5766

احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کتب ذخیرہ
میثم قادری

الترغیب والترہیب کامل

مِنَ الحدیثِ الشریف 1

تصنیف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج
مفتی
معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے

"فقہ حنفی PDF BOOK"

چینل کو جوائن کریں

http://T.me/FiqaHanfiBooks

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

1

مصنف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	الترغیب والترہیب (جلداوّل)
مصنف	....	امام ابومحمد زکی الدین عبدالعظیم منذری
ترجمہ وتخریج	....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	920
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	....	ستمبر 2017ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترہیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

انتساب

کنز العمال کے مصنف محدثِ کبیر

علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

نیاز مند

معاذ رضا خان عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیّد الانبیاء والمرسلین

اللہ رب العزت جل شانہ کا بے حد وشمار شکر کہ اس کی رحمتِ کاملہ' اعانت ونصرت اور اس کے محبوب کریم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلۂ جلیلہ سے' ہمیں آپ قارئین کی خدمت میں مختلف موضوعات پر معیاری دینی اسلامی کتب شائع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ الحمد للہ۔

ہم اہلِ شوق ومحبت کی علمی پیاس بجھانے کے لئے حتی الامکان سعی وکاوش میں مسلسل کوشاں ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری کی مشہور ومعروف کتاب ''الترغیب والترھیب'' ہے' جو اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی کہ اب تک اس کتاب کے جتنے بھی نسخے اُردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوئے ہیں وہ نامکمل ہیں۔ یہ اس کتاب کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ ہے' جس میں عربی متن کو ساتھ شامل کیا گیا ہے' احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ کی زبان آسان اور عام فہم ہو۔

امید ہے کہ یہ کتاب علم دوست حلقوں میں مقبولیت حاصل کرے گی' درس حدیث دینے والے حضرات ومبلغین کے لئے یہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے' آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف' فاضل مترجم' ہمارے ادارے کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انسان خطا کا پتلا ہے' ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں کہیں کوئی غلطی نہ رہ جائے اس کے باوجود اگر بشری تقاضوں کے تحت کسی مقام پر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں اس سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ آپ کی معاونت' رہنمائی اور مشورے ادارے کے معیار کی بہتری اور عمدگی کے لئے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کا خیر اندیش

محمد اکبر قادری

عرضِ مترجم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد وشمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے سب سے محبوب رسول کی اُمت میں پیدا کیا' جس رسول کے حوالے سے اس نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان پر اپنے احسان کا ذکر کیا۔ وہ رسول جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں' جنہیں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے مبعوث کیا گیا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی ساری مخلوق سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' جن کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وحی کے مطابق کلام کرتے ہیں۔ ان کی بیان کی ہوئی باتوں کی اسی عظمت واہمیت کے پیشِ نظر صحابہ کرام نے اس بات کا بھرپور اہتمام کیا کہ ان کے الفاظ و افعال کو بھرپور احتیاط کے ساتھ اُمت تک منتقل کیا جائے اور یہی روایت آگے آنے والے زمانوں میں امت میں مضبوط ہوتی چلی گئی۔ جس کے نتیجے میں محدثین نے بیش بہا مجموعہ جات مرتب کئے۔ ابتدائی زمانوں میں یہ معمول تھا کہ کوئی محدث اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی روایات کو سند کے ذکر کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کر دیتا تھا۔ بعد کے زمانے میں یہ اسلوب سامنے آیا کہ کوئی عالم مختلف محدثین کی کتابوں میں مذکور روایات کو ایک جگہ جمع کر دیتا تھا۔ عام طور پر اس اسلوب میں روایات کے مضمون کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرز اور اسی نوعیت کی ایک کتاب ''الترغیب والترہیب'' ہے۔ کتاب اور اس کے فاضل مصنف کا تعارف ہم نے آئندہ صفحات میں دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ہمیں یہ توفیق اور سعادت نصیب ہوئی کہ ہم اس کتاب کا اُردو ترجمہ کریں۔ ہم نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ روایات کے متن میں استعمال ہونے والے عربی الفاظ کو اُردو کے مروجہ محاورے میں منتقل کیا جائے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عربی متن میں لفظی طور پر مؤنث سے متعلق الفاظ ہوتے ہیں' لیکن اُردو متن میں اس کے لئے مذکر کی ترکیب استعمال ہوتی ہے' اسی طرح کبھی اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے۔ کتاب کی اہمیت اور احادیث کی عظمت کے پیشِ نظر ہم نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ اصل کتاب کا متن بھی ترجمے کے ساتھ شامل کیا جائے۔

اس کام کے لئے برادرِ مکرم محمد اکبر قادری نے ہمیں متوجہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے دنیا وآخرت میں ہمارے اور ہمارے والدین کی مغفرت' کامیابی وکامرانی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔

معاذ رضا عفی عنہ

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام: عبدالعظیم کنیت: ابومحمد اور لقب: زکی الدین ہے۔

آپ کے آباؤ اجداد ملک شام سے تعلق رکھتے ہیں' تاہم آپ کی جائے پیدائش اور جائے قیام مصر ہے۔ آپ مصر کے شہر فسطاط میں شعبان کے مہینے میں 581 ہجری میں پیدا ہوئے۔

قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا اور بہت جلد اس میں مہارت حاصل کر لی۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیے۔ آپ نے اپنے زمانے کے جلیل القدر ائمہ محدثین سے استفادہ کیا اور یہ عالم ہو گیا کہ آپ کو ''حافظِ وقت'' اور ''محدثِ مصر'' کا خطاب دیا گیا۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست میں دو افراد مشہور و معروف ہیں۔ شیخ ابونصر موسیٰ الگیلانی جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے ہیں اور امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی جو شام کے مشہور حنبلی فقیہ ہیں۔ اسی طرح امام منذری کے شاگردوں کی طویل فہرست ہے۔ امام منذری نے ایک طویل عرصے تک دارالحدیث الکاملیہ میں درسِ حدیث دیا۔ جہاں خلق کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں سے زیادہ شہرت قاضی القضاۃ تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی کو حاصل ہوئی' جو تاریخ میں ''ابن دقیق العید'' کے نام سے معروف ہیں اور امام منذری کے دوسرے معروف شاگرد رشید امام شرف الدین عبدالمومن بن خلف دمیاطی ہیں' جو مشہور کتاب ''المتجر الرابح'' کے مصنف ہیں۔

ہفتہ کے دن 4 ذیقعدہ 656 ہجری میں' 75 برس کی عمر میں امام منذری کا انتقال ہو گیا۔ دارالحدیث کاملیہ میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حافظ ناجی

آپ کا نام ابراہیم بن محمد ہے۔ لقب برہان الدین اور اسم منسوب دمشقی ہے۔ آپ ''ناجی'' کے نام سے معروف ہیں' 810 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال رمضان المبارک کے مہینے میں 900 ہجری میں ہوا۔

آپ نے حافظ ابن حجر اور ان کے معاصر اہل علم سے سماع کیا۔ علم حدیث میں بھرپور مہارت رکھتے تھے' ساری زندگی اپنی زبان اور قلم کے ذریعے آپ نے علم حدیث کی خدمت کی۔

حافظ ناجی نے ''کتاب الترغیب والترہیب'' پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ تاہم اس کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں ان تعلیقات میں امتیاز نہیں کیا گیا بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جن روایات کے بعد متن میں ذکر ہونے والے کسی مشکل لفظ کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے' وہ وضاحت حافظ ناجی کی تحریر کردہ ہے۔ واللہ اعلم

الترغیب والترہیب

اس کتاب کا نام ''الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف'' ہے۔

یہ کتاب 5766 روایات پر مشتمل ہے۔ یہ وہ ترقیم ہے جو مطبوعہ نسخے کے ناشر نے بیان کی ہے ورنہ اس کتاب میں اس ترقیم کے مطابق ذکر ہونے والی بہت سی روایات ایسی ہیں جن کے ضمن میں مزید روایات موجود ہیں۔ اگر ان سب کی الگ سے ترقیم کی جائے تو ان کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر جائے گی۔

اس کتاب میں مصنف نے صرف وہ روایات ذکر کی ہیں جن میں کسی عمل کو کرنے کی ترغیب ہے یا کسی عمل سے روکا گیا ہے۔ اس اعتبار سے اس کتاب میں ذکر ہونے والی زیادہ تر روایات اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے ''حدیثِ قولی'' کی حیثیت رکھتی ہیں۔

فاضل مصنف نے کتاب کے آغاز میں جو مقدمہ تحریر کیا ہے اس میں اپنے اسلوب کی وضاحت کر دی ہے۔

ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں فاضل مصنف سے پہلے پانچ افراد نے ''الترغیب والترہیب'' کے عنوان سے کتابیں تحریر کی ہیں:

1- ابن زنجویہ 2- ابن شاہین 3- امام بیہقی 4- ابوالقاسم اصبہانی 5- ابوموسیٰ مدینی

امام منذری نے یہ وضاحت کی ہے کہ انہوں نے ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترہیب'' سے استفادہ کیا ہے۔

امام منذری نے یہ کتاب دارالحدیث الکاملیہ میں اپنے شاگردوں کو املاء کروائی تھی۔ بہت سے علماء نے ان سے اس کتاب کا سماع کیا۔ امام منذری کے انتقال کے بعد اس کتاب کی شہرت میں اتنا اضافہ ہوا کہ اس موضوع پر ان سے پہلے کی تحریر کی گئی کتابیں معدوم ہو گئیں۔ علماء نے اس کتاب کی مختلف حوالوں سے خدمت کی ہے جن میں سب سے زیادہ شہرت حافظ ابن حجر عسقلانی کی خدمت کو حاصل ہوئی جنہوں نے اس کتاب کا اختصار کیا تھا۔ یہ کتاب مطبوع اور متداول ہے۔

اس کتاب کے ترجمے کے وقت اس کے دو نسخے ہمارے سامنے موجود تھے۔

1- الترغیب والترہیب مطبوعہ دار ابن کثیر / دار الکلم الطیب - 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان

اس کی تحقیق و تقدیم کی خدمت تین افراد نے سرانجام دی اور یہ بڑے خط میں 4 جلدوں میں ہے۔

2- الترغیب والترہیب مطبوعہ دار الکتاب العربی - 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان

اس کی تحقیق کی خدمت ڈاکٹر محمد اسکندرانی نے سرانجام دی اور یہ باریک خط میں 1 جلد میں ہے۔

فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
شرفِ انتساب	۳	**کِتَابُ الْعِلْمِ**	
دعائے نبوی	۴	کتاب: علم کے بارے میں روایات	۸۷
عرضِ ناشر	۵	علم، اسے حاصل کرنے اسے سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے کے بارے	
عرضِ مترجم	۶	میں ترغیبی روایات	۸۷
امام منذری	۷	نیز علماء اور طالب علم کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول	
الترغیب والترھیب	۸	ہے	۸۷
مقدمۃ المؤلف	۱۷	فصل:	۸۹
کِتَابُ الْاِیْمَانِ		فصل:	۱۰۵
کتاب: ایمان کے بارے میں روایات	۲۵	باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنے کی ترغیب	۱۰۶
صدق، اخلاص اور نیک نیت سے متعلق ترغیبی روایات	۲۵	باب: حدیث کے سماع، اس کی تبلیغ اور اسے (تحریری طور پر)	
فصل:	۳۵	نقل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۰۹
ریاکاری سے متعلق ترہیبی روایات، جس شخص کو ریاکاری کا اندیشہ		نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق	
ہو وہ کیا پڑھے؟	۴۳	ترہیبی روایات	۱۰۹
فصل:	۶۷	باب: علماء کی ہم نشینی اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۱۱۴
کتاب وسنت کی پیروی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۸	باب: علماء کی عزت واحترام تعظیم وتوقیر کے متعلق ترغیبی	
باب: سنت ترک کرنے بدعت کے ارتکاب	۷۵	روایات	۱۱۶
اور نفسانی خواہشات (کی پیروی) سے متعلق ترہیبی روایات	۷۵	اور علماء کو ضائع کرنے یا ان سے لاپرواہی اختیار کرنے سے	
باب: اچھے کام کا آغاز کرنے، تاکہ اس کی پیروی کی جائے، کے		متعلق ترہیبی رویات	۱۱۶
بارے میں ترغیبی روایات	۸۲	باب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے (کسی اور مقصد کیلئے) علم	
اور برے کام کے آغاز سے متعلق ترہیبی روایات جو اس اندیشے		حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۲۰
کے تحت ہیں کہ کہیں اس کی پیروی نہ کی جائے	۸۲	باب: علم کو پھیلانے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کے	

مضامین	صفحہ
بارے میں ترغیبی روایات	۱۲۴
فصل:	۱۲۶
باب: علم چھپانے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۲۸
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے وہ خود نہیں کرتا ہے	۱۳۲
باب: علم اور قرآن کے بارے میں دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۴۰
باب: جھگڑا، بحث مخاصمت، حجت بازی، غصے کا اظہار اور غلبہ ظاہر کرنے کی کوشش سے متعلق ترہیبی روایات	۱۴۳

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

مضامین	صفحہ
کتاب: طہارت کے بارے میں روایات	۱۴۸
لوگوں کے راستے' ان کے سائے' ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس	۱۴۸
باب: پانی، غسل کی جگہ' یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۵۱
باب: قضائے حاجت کرنے کے دوران کلام کرنے کے متعلق ترہیبی روایات	۱۵۳
باب: کپڑے یا کسی اور چیز پر پیشاب لگ جانے' اور اس سے نہ بچنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۵۴
باب: مردوں کے تہبند باندھے بغیر' حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۶۰
باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۶۶
باب: وضو کرنے' اور اچھی طرح وضو کرنے کے متعلق ترغیبی روایات	۱۶۸
باب: ہمیشہ باوضو رہنے' اور اس کی تجدید کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۱۸۲
باب: وضو کرتے وقت' جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۸۴
باب: مسواک کرنے کی ترغیب' نیز اس کی فضیلت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے	۱۸۶
باب: (وضو کرتے ہوئے) انگلیوں کا خلال کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۹۴
باب: ان کلمات کی ترغیب' جنہیں آدمی وضو کے بعد پڑھے گا	۱۹۶
باب: وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے کی ترغیبی روایات	۱۹۸

كِتَابُ الصَّلَاةِ

مضامین	صفحہ
کتاب: نماز کے بارے میں روایات	۲۰۱
اذان سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۰۱
باب: مؤذن (کی اذان) کا جواب دینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۱۳
اور آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھے؟ (اس کا بیان)	۲۱۳
باب: اقامت کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۱۹
باب: اذان ہو جانے کے بعد' کسی عذر کے بغیر' مسجد سے باہر	

مضامین	صفحہ
جانے سے متعلق ترہیبی روایات	۲۲۰
باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۲۱
باب: ایسی جگہوں پر مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت' جہاں اُن کی ضرورت ہو	۲۲۳
باب: مساجد کو صاف رکھنے' اور انہیں پاک رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۲۷
نیز ان میں خوشبو سلگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۲۷
باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے (تھوکنے) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے	۲۳۱
اور ان کے علاوہ دیگر امور سے متعلق ترہیبی روایات	۲۳۱
باب: مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق ترغیبی روایات خاص طور پر جب تاریکی ہو	۲۴۰
نیز اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔	۲۴۰
باب: مساجد کے لزوم اور اُن میں بیٹھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۵۵
باب: جس شخص نے پیاز یا لہسن یا گندنا' یا کراث (ایک بدبودار سبزی) یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو' اس کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق ترہیبی روایات	۲۵۲
باب: خواتین کیلئے' اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے' گھروں میں رہنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۶۲
اور ان کے گھروں سے باہر نکلنے سے متعلق ترہیبی روایات	۲۶۲
باب: پانچ نمازوں اور ان کی حفاظت کرنے ان کے واجب ہونے پر ایمان رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۶۶
باب: نماز سے متعلق' مطلق ترغیبی روایات' نیز رکوع کرنے سجدہ کرنے' اور خشوع کی فضیلت	۲۸۲
باب: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے کی ترغیب	۲۹۱
باب: باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۲۹۵
باب: جماعت (میں' نمازیوں) کی کثرت سے متعلق ترغیبی روایات	۳۰۱
باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۰۲
باب: بطور خاص عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۰۴
باب: کسی عذر کے بغیر باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے کے متعلق ترہیبی روایات	۳۱۰
باب: نوافل گھر میں ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۱۷
باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۱۹
باب: صبح اور عصر کی نماز کی حفاظت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۲۶
باب: آدمی کے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد' اپنی نماز جگہ پر بیٹھے رہنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۳۰
باب: فجر' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد' مخصوص اذکار پڑھنے کے متعلق ترغیبی روایات	۳۳۴
باب: کسی عذر کے بغیر عصر کی نماز قضاء کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۴۰
باب: امامت کرتے ہوئے مکمل نماز ادا کرنے اور اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان دونوں	

مضامین	صفحہ
چیزوں کی عدم موجودگی سے متعلق ترہیبی روایات	۳۴۱
باب: ایسی آدمی کی امامت سے متعلق ترہیبی روایات	۳۴۴
جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں	۳۴۴
باب: پہلی صف سے متعلق ترغیبی روایات	۳۴۶
باب: صف ملانے اور خالی جگہ پُر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۵۲
مردوں کے آخری صف میں کھڑے ہونے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۵۵
اور خواتین کے پہلی صف میں کھڑے ہونے نیز جو شخص صف کو ٹیڑھا کرتا ہے (اس سے متعلق ترہیبی روایات)	۳۵۵
باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۵۸
نیز آدمی رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کیا پڑھے گا؟	۳۵۸
باب: مقتدی کے رکوع اور سجدے کے بعد امام سے پہلے سر اٹھانے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۶۴
رکوع یا سجود مکمل نہ کرنے اور اُن کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۶۵
نیز خشوع کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۶۵
باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۳۸۱
باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور دیگر چیزیں جن کا ذکر ہوا ہے	۳۸۳

مضامین	صفحہ
باب: (نماز کے دوران) کسی ضرورت کے بغیر سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا اُن پر پھونک مارنا	۳۸۹
باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۹۱
باب: نمازی کے آگے سے گزرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۳۹۱
باب: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے یا نماز کو ہلکا سمجھتے ہوئے	۳۹۳
اس کے مخصوص وقت میں اس کو ادا نہیں کرتا' اس سے متعلق ترہیبی روایات	۳۹۳

كِتَابُ النَّوَافِل

مضامین	صفحہ
کتاب: نوافل کے بارے میں روایات	۴۱۰
(روزانہ) دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۱۰
باب: صبح سے پہلے کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۱۲
باب: ظہر سے پہلے اور بعد کی (سنت) نماز کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۱۴
باب: عصر سے پہلے کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات	۴۱۸
باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۲۰
باب: عشاء کے بعد (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۲۲
وتر کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس	

مضامین	صفحہ
کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۲۳
باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی سوتے ہوئے باوضو ہو	۴۲۵
اور اس کی نیت یہ ہو کہ (رات کو کسی وقت) بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا	۴۲۵
باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں آدمی کو اس وقت پڑھنا چاہیے	۴۲۸
جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے' اور جو شخص اللہ کا ذکر کیے بغیر سو جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟	۴۲۸
باب: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہو' اُس وقت کچھ کلمات پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۳۹
باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب	۴۴۰
باب: اونگھ کے عالم میں' آدمی کے نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۴۶۲
آدمی کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل کو مطلق طور پر ترک کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات	۴۶۴
باب: چند آیات اور اذکار سے متعلق ترغیبی روایات' جنہیں آدمی صبح اور شام کے وقت پڑھے گا	۴۶۷
باب: آدمی کا کوئی ورد رات کے وقت رہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۴۸۹
باب: چاشت کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات	۴۸۹
باب: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۹۶
باب: نمازِ توبہ سے متعلق ترغیبی روایات	۵۰۴
باب: نمازِ حاجت کے بارے میں' ترغیبی روایات اور اُس کی	
دعا کا بیان	۵۰۵
باب: نماز استخارہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۱۱

كتاب الجمعة

مضامین	صفحہ
کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات	۵۱۴
باب: جمعہ کی نماز اور اس کی طرف جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۱۴
باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۳۰
باب: جمعہ کے لئے جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۳۲
باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر جانے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۳۹
باب: امام کے خطبہ دینے کے دوران کلام کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۴۰
باب: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۴۶
باب: سورۂ کہف پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۵۲

كتاب الصدقات

مضامین	صفحہ
کتاب: صدقات (یعنی زکوٰۃ) کے بارے میں روایات	۵۵۴
باب: زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی فرضیت کی تاکید	۵۵۴
باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۵۶۳
فصل:	۵۷۷
باب: زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۵۸۵

مضامین	صفحہ
فصل	۵۹۳
باب: مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات' نیز خوشحالی کے وقت اس (مانگنے) کا حرام ہونا	۵۹۸
باب: جس شخص کو فاقہ' یا حاجت لاحق ہو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے' اس بارے میں ترغیبی روایات	۶۲۶
باب: جب دینے والے کی خوشی کے بغیر' کوئی چیز مل رہی ہو' اُس چیز کو حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۶۲۶
باب: جس شخص کے پاس مانگے بغیر کوئی چیز آ رہی ہو' اور اس کے لالچ کے بغیر آ رہی ہو' تو اسے قبول کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص اس وقت' جب آدمی اس چیز کا محتاج بھی ہو' اور اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اُس سے بے نیاز ہو	۶۲۹
باب: اللہ کے نام پر' جنت کے علاوہ کچھ اور مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات	۶۳۳
باب: صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۳۷
باب: پوشیدہ طور پر' صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۶۰
باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز اُن کو دوسروں پر مقدم کرنا	۶۶۴
باب: اس بارے ترہیبی روایات' کہ آدمی اپنے آقا سے' یا قریبی رشتہ دار سے' اُن کا اضافی مال مانگے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کا اظہار کرے' یا وہ اپنا صدقہ اجنبی لوگوں کو دیدے' حالانکہ اُس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں	۶۶۶
باب: قرض (دینے) سے متعلق ترغیبی روایات' اِس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۶۸
باب: تنگ دست (مقروض) شخص کو آسانی فراہم کرنے' اُسے مہلت دینے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۷۰
باب: بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۷۸
باب: عورت کے لئے اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۶۹۳
باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے متعلق ترغیبی روایات' اور ایسا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۶۹۶
فصل:	۷۱۵
باب: بھلائی کا شکریہ ادا کرنا' بھلائی کرنیوالے کو بدلہ دینے اور اس کو دعا دینے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۱۷

کتاب الصَّوم

مضامین	صفحہ
کتاب: روزے کے بارے میں روایات	۷۲۱
مطلق روزے کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۲۱
روزے کی فضیلت' اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۷۲۱
فصل:	۷۳۳
ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۳۴
باب: رمضان میں' کسی عذر کے بغیر' روزہ توڑ دینے سے متعلق ترہیبی روایات	۷۵۶
باب: شوال کے چھ روزوں سے متعلق ترغیبی روایات	۷۵۸
باب: جو شخص میدان عرفات میں موجود نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے	

مضامین	صفحہ
دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۶۰
باب: اللہ کے مہینے محرم کے روزوں کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۶۳
باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور اِس دن میں اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنا	۷۶۵
باب: شعبان کے روزوں سے متعلق ترغیبی روایات	۷۶۷
ہر مہینے میں تین دن' بطورِ خاص ایام بیض میں 'روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۷۲
باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۷۹
باب: بدھ' جمعرات' جمعہ اور ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۸۱
نیز جمعہ یا ہفتہ کے دن کو' روزہ رکھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے	۷۸۱
باب: ایک دن (نفلی) روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۷۸۶
یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے	۷۸۶
باب: خاتون کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب اس کا شوہر موجود ہو	۷۹۰
تو اُس کی اجازت کے بغیر' وہ (عورت) نفلی روزہ رکھے	۷۹۰
مسافر شخص کے لئے جب روزہ گراں ہو' تو اُس کے لئے روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۷۹۱
اور اس کے لئے روزہ ترک کرنے کی ترغیب	۷۹۱
باب: سحری کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطورِ خاص کھجور کے ذریعے (سحری کرنا)	۷۹۷
باب: افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۰۱
باب: کھجور کے ذریعے' اور اگر وہ نہ ملے' تو پانی کے ذریعے 'افطار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۰۲
باب: کھانا کھلانے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۰۳
جس روزہ دار کے پاس' روزہ کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں' اس سے متعلق ترغیبی روایات	۸۰۵
باب: روزہ دار کے لیے غیبت' فحش کلامی' جھوٹ اور ان کی مانند چیزوں سے متعلق ترہیبی روایات	۸۰۶
باب: اعتکاف سے متعلق ترغیبی روایات	۸۱۰
باب: صدقہ فطر سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی تاکید کا بیان	۸۱۱

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأُضْحِيَّة

مضامین	صفحہ
باب: عیدین کے بارے میں اور قربانی کے بارے میں روایات	۸۱۴
باب: عید کے دن تکبیر کہنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور اِس کی فضیلت کا تذکرہ	۸۱۵
باب: قربانی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۱۶
جانور کا مثلہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۸۲۰

كِتَابُ الْحَجّ

مضامین	صفحہ
کتاب: حج کے بارے میں روایات	۸۲۴
حج اور عمرہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۲۴
باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۴۳

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

نیز جو شخص حرام مال میں سے ان دونوں پر خرچ کرتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۸۴۳

باب: رمضان میں عمرہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات ___ ۸۴۵

انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے حج کے دوران تواضع اختیار کرنے ___ ۸۴۸

(اور) عام سا لباس پہننے سے متعلق ترغیبی روایات ___ ۸۴۸

احرام' تلبیہ اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنے سے متعلق ترغیبی روایات ___ ۸۵۴

باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے سے متعلق ترغیبی روایات ___ ۸۵۸

باب: طواف کرنے' حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے سے متعلق ترغیبی روایات ___ ۸۵۹

باب: ذوالحج (کے پہلے عشرے) میں نیک عمل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس (عشرے کی) فضیلت ___ ۸۶۸

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور عرفہ کے دن کی فضیلت ___ ۸۷۲

باب: جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات ___ ۸۸۳

منیٰ میں' سر منڈوانے کے بارے میں ترغیبی روایات ___ ۸۸۵

باب: آب زم زم پینے کے بارے میں ترغیبی روایات' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۸۸۷

باب: ایسے شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جو حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی حج نہ کرے ___ ۸۹۰

مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد بیت المقدس اور مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات ___ ۸۹۲

باب: مرتے دم تک مدینہ منورہ میں رہائش اختیار رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات ___ ۹۰۱

باب: اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے' اُن کے بارے میں' برا ارادہ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات ___ ۹۱۷

بسم الله الرحمن الرحيم
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليمًا

مقدمة المؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْدِئِ الْمُعِيدِ، الْغَنِيِّ الْحَمِيدِ، ذِي الْعَفْوِ الْوَاسِعِ وَالْعِقَابِ الشَّدِيدِ، مَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ فَهُوَ السَّدِيدُ السَّعِيدُ، وَمَنْ أَضَلَّهُ فَهُوَ الطَّرِيدُ الْبَعِيدُ، وَمَنْ أَرْشَدَهُ إِلَى سَبِيلِ النَّجَاةِ وَوَفَّقَهُ فَهُوَ الرَّشِيدُ كُلَّ الرَّشِيدِ، يَعْلَمُ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ، وَمَا خَفِيَ وَمَا عَلَنَ، وَمَا هَجَسَ وَمَا كَمَنَ، وَهُوَ أَقْرَبُ إِلَى كُلِّ مُرِيدٍ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ. قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ، وَجَعَلَ لَهُمْ مَنْزِلَتَيْنِ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ، إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ. رَغَّبَ فِي ثَوَابِهِ، وَرَهَّبَ مِنْ عِقَابِهِ، وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ، فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ. أَحْمَدُهُ وَهُوَ أَهْلُ الْحَمْدِ وَالتَّمْجِيدِ، وَأَشْكُرُهُ وَالشُّكْرُ لَدَيْهِ مِنْ أَسْبَابِ الْمَزِيدِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ، شَهَادَةً كَافِلَةً لِي عِنْدَهُ بِأَعْلَى دَرَجَاتِ أُولِي التَّوْحِيدِ، فِي دَارِ الْقَرَارِ وَالتَّأْبِيدِ.

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْبَشِيرُ النَّذِيرُ، أَشْرَفُ مَنْ أَظَلَّتِ السَّمَاءُ وَأَقَلَّتِ الْبِيدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ أُولِي الْمَعُونَةِ عَلَى الطَّاعَةِ وَالتَّأْيِيدِ، صَلَاةً دَائِمَةً فِي كُلِّ حِينٍ تَنْمُو وَتَزِيدُ، وَلَا تَنْفَدُ مَا دَامَتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَلَا تَبِيدُ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

أَمَّا بَعْدُ! فَلَمَّا وَفَّقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِإِمْلَاءِ كِتَابِ مُخْتَصَرِ أَبِي دَاوُدَ، وَإِمْلَاءِ كِتَابِ الْخِلَافِيَّاتِ، وَمَذَاهِبِ السَّلَفِ، وَذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَسَعَةٍ مِنْهُ، سَأَلَنِي بَعْضُ الطَّلَبَةِ الْحُذَّاقِ أُولِي الْهِمَمِ الْعَالِيَةِ مِمَّنِ اتَّصَفَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْإِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، زَادَهُ اللّٰهُ قُرْبًا مِنْهُ، وَعُزُوفًا عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، أَنْ أُمْلِيَ عَلَيْهِ كِتَابًا جَامِعًا فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ، مُجَرَّدًا عَنِ التَّطْوِيلِ، بِذِكْرِ إِسْنَادٍ، أَوْ كَثْرَةِ تَعْلِيلٍ.

فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَسْعَفْتُهُ بِطَلِبَتِهِ، لِمَا وَقَرَ عِنْدِي مِنْ صِدْقِ نِيَّتِهِ وَإِخْلَاصِ طَوِيَّتِهِ، وَأَمْلَيْتُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابَ، صَغِيرَ الْحَجْمِ، غَزِيرَ الْعِلْمِ، حَاوِيًا لِمَا تَفَرَّقَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْكُتُبِ، مُقْتَصِرًا فِيهِ عَلَى مَا وَرَدَ صَرِيحًا فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ، وَلَمْ أَذْكُرْ مَا كَانَ مِنْ أَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَرَّدَةِ عَنْ زِيَادَةِ نَوْعٍ مِنْ صَرِيحِهِمَا إِلَّا نَادِرًا فِي ضِمْنِ بَابٍ، أَوْ نَحْوِهِ لِأَنِّي لَوْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَخَرَجَ هٰذَا الْإِمْلَاءُ إِلَى حَدِّ الْإِسْهَابِ الْمُمِلِّ، مَعَ أَنَّ الْهِمَمَ قَدْ دَاخَلَهَا الْقُصُورُ، وَالْبَوَاعِثَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهَا الْفُتُورُ، وَقِصَرُ الْعُمُرِ مَانِعٌ مِنْ

اسْتِيفَاءِ الْمَقْصُوْدِ .

فَاذْكُرُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَعْزُوْهُ اِلٰى مَنْ رَوَاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَصْحَابِ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِىْ يَاْتِىْ ذِكْرُهَا ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ' طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' لَاسِيَمَا اِنْ كَانَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِىْ اَحَدِهِمَا ' ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى صِحَّةِ اِسْنَادِهٖ وَحَسَنِهٖ اَوْ ضُعْفِهٖ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' اِنْ لَّمْ يَكُنْ مَنْ عَزَوْتُهٗ اِلَيْهِ مِمَّنِ الْتَزَمَ اِخْرَاجَ الصَّحِيْحِ ' وَلَا اَذْكُرُ الْاِسْنَادَ كَمَا تَقَدَّمَ ' لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ الْاَعْظَمَ مِنْ ذِكْرِهٖ اِنَّمَا هُوَ مَعْرِفَةُ حَالِهٖ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْحَسَنِ وَالضُّعْفِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' وَهٰذَا لَا يُدْرِكُهٗ اِلَّا الْاَئِمَّةُ الْحُفَّاظُ ' اَوْ مَنْ لَهُ الْمَعْرِفَةُ التَّامَّةُ وَالْاِتْقَانُ .

فَاِذَا اُشِيْرُ اِلٰى حَالِهٖ اَغْنٰى عَنِ التَّطْوِيْلِ بِاِيْرَادِهٖ ' وَاشْتَرَكَ فِىْ مَعْرِفَةِ حَالِهٖ مَنْ لَّهٗ يَدٌ فِىْ هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ وَغَيْرِهٖ . وَاَمَّا دَقَائِقُ الْعِلَلِ فَلَا مَطْمَعَ فِىْ شَىْءٍ مِّنْهَا لِغَيْرِ الْجَهَابِذَةِ النُّقَّادِ مِنْ اَئِمَّةِ هٰذَا الشَّاْنِ ' وَقَدْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ كَثِيْرٍ مِّنْهَا فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' وَخَوْفًا مِّنَ التَّنْفِيْرِ الْمُنَاقِضِ لِلْمَقْصُوْدِ ' وَلِاَنَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَسَاغُوْا التَّسَاهُلَ فِىْ اَنْوَاعِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ ' حَتّٰى اَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ذَكَرُوْا الْمَوْضُوْعَ وَلَمْ يُبَيِّنُوْا حَالَهٗ ' وَقَدْ اَشْبَعْنَا الْكَلَامَ عَلٰى عِلَلٍ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ ' وَفِىْ غَيْرِهٖ مِنْ كُتُبِنَا .

فَاِذَا كَانَ اَسْنَادُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحًا اَوْ حَسَنًا ' اَوْ مَا قَارَبَهُمَا صَدَّرْتُهٗ بِلَفْظَةِ (عَنْ) .

وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُرْسَلًا ' اَوْ مُنْقَطِعًا ' اَوْ مُعْضَلًا ' اَوْ فِىْ اِسْنَادِهٖ رَاوٍ مُّبْهَمٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وُّثِّقَ اَوْ ثِقَةٌ ضُعِّفَ ' وَبَقِيَّةُ (رُوَاةِ) الْاِسْنَادِ ثِقَاتٌ ' اَوْ فِيْهِمْ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ ' اَوْ رُوِىَ مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْحُ وَقْفُهٗ ' اَوْ مُتَّصِلًا وَالصَّحِيْحُ اِرْسَالُهٗ ' اَوْ كَانَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفًا لٰكِنْ صَحَّحَهٗ اَوْ حَسَّنَهٗ بَعْضُ مَنْ خَرَّجَهٗ ' اُصَدِّرُهٗ اَيْضًا بِلَفْظَةِ (عَنْ) ' ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى اِرْسَالِهٖ اَوْ اِنْقِطَاعِهٖ اَوْ عَضْلِهٖ ' اَوْ ذٰلِكَ الرَّاوِى الْمُخْتَلَفُ فِيْهِ ' فَاَقُوْلُ : رَوَاهُ فُلَانٌ مِنْ رِوَايَةِ فُلَانٍ (اَوْ مِنْ طَرِيْقِ فُلَانٍ) اَوْ فِىْ اِسْنَادِهٖ فُلَانٌ اَوْ نَحْوُ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ ' وَلَا اَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِيْهِ مِنْ جَرْحٍ وَّ تَعْدِيْلٍ خَوْفًا مِّنْ تَكْرَارِ مَا قِيْلَ فِيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ ' وَاَفْرَدْتُ لِهٰؤُلَاءِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِمْ بَابًا فِىْ اٰخِرِ الْكِتَابِ ' اَذْكُرُهُمْ فِيْهِ ' مُرَتَّبًا عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ ' وَاَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِىْ كُلٍّ مِّنْهُمْ مِنْ جَرْحٍ وَّ تَعْدِيْلٍ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ ' (وَقَدْ لَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهِ) فَاَقُوْلُ اِذَا كَانَ رُوَاةُ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ ثِقَاتٌ وَّفِيْهِمْ مَنْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ: اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ' اَوْ مُسْتَقِيْمٌ ' اَوْ لَا بَاْسَ بِهٖ ' وَنَحْوِ ذٰلِكَ حَسْبَمَا يَقْتَضِيْهِ حَالُ الْاِسْنَادِ ' وَالْمَتْنِ ' وَكَثْرَةِ الشَّوَاهِدِ .

وَاِذَا كَانَ فِى الْاِسْنَادِ مَنْ قِيْلَ فِيْهِ كَذَّابٌ ' اَوْ وَضَّاعٌ ' اَوْ مُتَّهَمٌ ' اَوْ مُجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهٖ اَوْ ضُعْفِهٖ ' اَوْ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ ' اَوْ هَالِكٌ ' اَوْ سَاقِطٌ ' اَوْ لَيْسَ بِشَىْءٍ (اَوْ ضَعِيْفٌ جِدًّا) اَوْ ضَعِيْفٌ فَقَطْ ' وَلَمْ اَرَ فِيْهِ تَوْثِيْقًا بِحَيْثُ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ اِحْتِمَالُ التَّحْسِيْنِ ' صَدَّرْتُهٗ بِلَفْظَةِ (رُوِىَ) ' وَلَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ ' وَلَا مَا قِيْلَ فِيْهِ اَلْبَتَّةَ ' فَيَكُوْنُ لِلْاِسْنَادِ الضَّعِيْفِ دَلَالَتَانِ : تَصَدُّرُهٗ بِلَفْظَةِ : رُوِىَ ' وَاِهْمَالُ الْكَلَامِ عَلَيْهِ فِىْ اٰخِرِهٖ .

وَقَدِ اسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِىْ:

1- كِتَابُ مُوَطَّا مَالِكٍ .

2-(وَ كِتَابُ مُسْنَدِ الْإِمَامِ اَحْمَدَ)
3-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ
4-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ
5-وَ كِتَابُ سُنَنِ اَبِيْ دَاوُدَ ' وَ كِتَابُ الْمَرَاسِيْلِ لَهُ .
6-وَ كِتَابُ جَامِعِ اَبِيْ عِيْسٰى التِّرْمِذِيِّ
7- وَ كِتَابُ سُنَنِ النَّسَائِيِّ الْكُبْرٰى' وَ كِتَابُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (لَهُ)
8-وَ كِتَابُ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ
9-وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ' الثَّلَاثَةُ لِلطَّبَرَانِيِّ .
10-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ يَعْلٰى الْمُوْصِلِيِّ .
11-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ بَكْرٍ الْبَزَّارِ
12-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ
13-وَ كِتَابُ الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحَاكِمِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيِّ .(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

وَلَمْ اَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ' وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ حَالَ الْاِمْلَاءِ اَوْ نِسْيَانٌ (اَوْ اَكُوْنَ قَدْ ذَكَرْتُ غَيْرَهُ اَوْ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ' وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَدِيْثِ دَلَالَتَانِ فَاَكْثَرَ' فَاَذْكُرُهُ فِيْ بَابٍ ثُمَّ لَا اُعِيْدُهُ' فَيَتَوَهَّمُ النَّاظِرُ اَنِّيْ تَرَكْتُهُ' وَقَدْ يَرِدُ الْحَدِيْثُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ اَوْ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ' فَاَكْتَفِيْ بِوَاحِدٍ مِنْهَا عَنْ سَائِرِهَا' وَكَذٰلِكَ لَا اَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ اَوْ نِسْيَانٌ) ' اَوْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْتُ اَصْلَحَ اِسْنَادًا مِمَّا تَرَكْتُ' اَوْ يَكُوْنَ ظَاهِرُ النَّكَارَةِ جِدًّا ' اَوْ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى وَضْعِهٖ اَوْ بُطْلَانِهٖ .

وَاَضَفْتُ اِلٰى ذٰلِكَ جُمَلًا مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَعْزُوَّةً اِلٰى اُصُوْلِهَا كَصَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ ' وَ كُتُبِ ابْنِ اَبِي الدُّنْيَا' وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ' وَ كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ لَهُ ' وَ كِتَابِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ لِاَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ' وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَمَا سَتَقِفُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

وَاسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا فِيْ كِتَابِ اَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ الْمَذْكُوْرَةِ' وَهُوَ قَلِيْلٌ ' اَوْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُحَقَّقَةِ الْوَضْعِ .

وَاِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ لَمْ اَعْزُهُ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا نَادِرًا لِفَائِدَةٍ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَتْنُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ .

اُنَبِّهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّا حَضَرَنِيْ فِيْ حَالِ الْاِمْلَاءِ' مِمَّا تَسَاهَلَ اَبُوْ دَاوُدَ فِي السُّكُوْتِ عَنْ تَضْعِيْفِهٖ ' اَوْ

التِرْمِذِیُّ فِیْ تَحْسِیْنِہٖ ، اَوِ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ فِی تَصْحِیْحِہٖ ، لَا اِنْتِقَادًا عَلَیْھِمْ ۔ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ بَلْ مِقْیَاسًا لِمُتَبَصِّرٍ فِیْ نَظَائِرِھَا مِنْ ھٰذَا الْکِتَابِ ، وَکُلُّ حَدِیْثٍ عَزَوْتُہٗ اِلٰی اَبِیْ دَاوٗدَ وَ سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ کَمَا ذَکَرَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا یَنْزِلُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ ، وَقَدْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْطِ الصَّحِیْحَیْنِ ۔

وَاَنَا اَسْتَمِدُّ الْعَوْنَ عَلٰی مَا ذَکَرْتُ مِنَ الْقَوِیِّ الْمَتِیْنِ ، وَاَمُدُّ کَفَّ الضَّرَاعَةِ اِلٰی مَنْ یُّجِیْبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ ، اَنْ یَّنْفَعَ بِہٖ کَاتِبَہٗ وَقَارِئَہٗ وَمُسْتَمِعَہٗ وَ جَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ ، وَاَنْ یَّرْزُقَنِیْ فِیْہِ مِنَ الْاِخْلَاصِ ، مَا یَکُوْنُ کَفِیْلًا لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ بِالْخَلَاصِ ، وَمِنَ التَّوْفِیْقِ مَا یَدُلُّنِیْ عَلٰی اَرْشَدِ طَرِیْقٍ ، وَاَرْجُوْ مِنْہُ الْاِعَانَةَ عَلٰی حَزْنِ الْاَمْرِ وَسَھْلِہٖ ، وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ، وَاَعْتَصِمُ بِحَبْلِہٖ ، وَھُوَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔

ثُمَّ بَعْدَ تَمَامِہٖ رَاَیْتُ اَنْ اُقَدِّمَ فَھْرِسْتَ مَا فِیْہِ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالْکُتُبِ لِیَسْھُلَ الْکَشْفُ عَلٰی مَنْ اَرَادَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ ، وَاللہُ الْمُسْتَعَانُ ۔

مقدمہ مؤلف

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے (جو مخلوق کی تخلیق) کا آغاز کرنے والا ہے اور (قیامت کے دن) دوبارہ (انہیں زندگی دینے والا ہے) وہ بے نیاز اور لائق حمد ہے۔ وسیع معافی دینے والا اور زبردست سزا دینے والا ہے' جسے وہ ہدایت عطا کردے وہ درست ہوتا ہے اور سعادت مند ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے وہ پرے اور دور ہو جاتا ہے' جسے وہ نجات کے راستے کی رہنمائی اور توفیق عطا کردے وہ ہی حقیقی ہدایت یافتہ ہے وہ ظاہری اور باطنی خفیہ اور علانیہ پست اور بلند چیزوں کا علم رکھتا ہے اور وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان کے لئے دو مقامات متعین کئے' ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں ہوگا۔ بے شک تمہارا پروردگار وہ کرتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے ثواب کی ترغیب دی اور اپنی سزا سے ڈرایا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بلیغ حجت مخصوص ہے جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور وہ حمد اور بزرگی کا اہل ہے اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے شکر پر مزید نعمتیں نصیب ہوتی ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ بزرگ عرش کا مالک ہے اور زبردست گرفت کرنے والا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو قرار اور ابدیت کے مقام (یعنی جنت) میں توحید والوں کے بلند درجات کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری کفیل ہوگی اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ آسمان نے جن پر سایہ کیا اور زمین نے جنہیں اپنے اوپر اٹھایا وہ ان سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے (جن اصحاب نے) فرمانبرداری اور تائید کی۔ ایسا درود جو دائمی ہو اور ہر گھڑی میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا رہے اور جب تک دنیا و آخرت باقی ہیں وہ ختم نہ ہو اور (اللہ تعالیٰ ان پر) بہت سا سلام بھی نازل کرے۔

اما بعد! جب اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی (کہ میں) کتاب ''مختصر ابوداؤد'' کتاب ''الخلافیات و مذاہب السلف'' املاء کرواؤں تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل تھا۔ اس کے بعد بعض ذہین طلباء جو بلند ہمتوں کے مالک تھے اور اس بات سے متفق تھے کہ دنیا سے لاتعلق تھے اور علم اور عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بارگاہ کا قرب عطا کرے اور فریب کے گھر (یعنی دنیا) سے انہیں لاتعلق رکھے۔ انہوں نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ میں انہیں ایک کتاب املاء کرواؤں جو ترغیبی اور ترہیبی روایات کی جامع ہو اور اسناد کے ذکر یا تعلیلات کی کثرت کے حوالے سے طوالت سے پاک ہو۔

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کی اس فرمائش کی تکمیل کے حوالے سے استخارہ کیا اور اس سے مدد مانگی اور جب میرے سامنے

ان کی نیت کی سچائی اوران کی خواہش کا اخلاص ثابت ہو گیا تو میں نے انہیں یہ کتاب املاء کروائی جس کا حجم چھوٹا ہے اور علم بہت زیادہ ہے۔ یہ ان تمام روایات پر مشتمل ہے جو کئی کتابوں میں متفرق مقامات پر موجود ہیں۔ میں نے اس کتاب میں صرف ان روایات کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے جو صراحت کے ساتھ ترغیب وترہیب کے بارے میں منقول ہیں۔ میں نے اس میں وہ روایات ذکر نہیں کی ہیں جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے افعال سے ہے لیکن ان میں کسی ترغیب یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا کیا بھی ہے تو کسی باب میں ضمنی طور پر ایسا کیا ہوگا کیونکہ اگر میں ان روایات کو بھی شامل کرتا تو کتاب میں اتنی طوالت آ جاتی جو اکتاہٹ کا باعث ہوتی اور لوگوں کی یہ صورت حال ہے کہ ان کی ہمتوں میں کوتاہی آ چکی ہے اور کوششوں میں فتور آ چکا ہے۔ عمروں کا کم ہو جانا مقصود کو مکمل طور پر حاصل کرنے میں رکاوٹ بن چکا ہے۔

میں اس میں کوئی حدیث ذکر کروں گا اور پھر اس کتاب کا حوالہ دوں گا کہ مشہور کتب کے مصنفین ائمہ میں سے جس نے اس کو روایت کیا ہوگا ان کتب کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اور میں حوالے میں کسی ایک کتاب کا ذکر کروں گا' اور دوسری کا نہیں کروں گا' اس کی وجہ اختصار ہے۔ خاص طور پر جب کوئی روایت صحیحین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کتاب میں موجود ہو پھر میں اس روایت کی سند کے صحیح یا حسن یا ضعیف وغیرہ ہونے کی طرف اشارہ کر دوں گا اگر اس کے ناقل کا یہ طریق نہ ہو کہ انہوں نے صرف صحیح روایات نقل کرنے کا التزام کیا ہو۔ البتہ میں سند ذکر نہیں کروں گا' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' کیونکہ سند ذکر کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صحیح' حسن یا ضعیف ہونے کے حوالے سے روایت کی حالت کی معرفت حاصل ہو' اور یہ چیز صرف ائمہ اور حافظانِ حدیث کو حاصل ہو سکتی ہے یا اس شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جسے مکمل معرفت اور اتقان حاصل ہو اور جب میں نے روایت کی حالت کی طرف اشارہ کر دیا تو یہ چیز سند ذکر کرنے سے بے نیاز کر دے گی اور روایت کی حالت کی معرفت میں وہ شخص بھی حصہ دار ہو جائے گا جو اس فن کی معرفت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو' جہاں تک دقیق علتوں کا تعلق ہے تو اس میں دلچسپی صرف اس فن کے جلیل القدر ناقدین کو ہوتی ہے۔ میں نے اختصار کے پیش نظر اس کتاب میں علتیں ذکر نہیں کی ہیں' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ایسی اکتاہٹ نہ آ جائے جو مقصود سے دور کر دے' پھر ایک پہلو یہ بھی کہ متقدمین اہل علم نے ترغیب وترہیب سے متعلق روایات میں تساہل سے کام لیا ہے' یہاں تک کہ انہوں نے کئی جگہ موضوع روایات نقل کر دیں اور ان کی حالت بیان نہیں کی۔ اس کتاب میں ذکر ہونے والی بہت سی روایات کے بارے میں تفصیلی کلام ہم نے اپنی دوسری کتابوں میں کیا ہے۔

جب کسی حدیث کی سند صحیح یا حسن یا ان کے قریب ہو تو میں نے اسے لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کیا ہوگا' اسی طرح اگر کوئی روایت مرسل یا منقطع یا معضل ہو یا اس کی سند میں کوئی مبہم راوی ہو یا ضعیف راوی ہو' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہو' یا ثقہ راوی ہو جسے ضعیف قرار دیا گیا ہو اور اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہوں یا ان کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہو' جو نقصان دہ نہ ہو یا کوئی روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہو اور درست یہ ہو کہ وہ موقوف ہے یا کوئی متصل روایت ہو اور اس کا مرسل ہونا درست ہو یا اس کی سند ضعیف ہو لیکن اسے نقل کرنے والے مصنف نے صحیح یا حسن قرار دے دیا ہو تو میں ایسی روایت کو بھی لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کروں گا اور پھر اس کے ارسال یا انقطاع یا عضل کی طرف یا جس راوی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کی طرف اشارہ کر دوں گا' میں یہ

کہوں گا'فلاں نے اسے فلاں کی روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند میں فلاں راوی ہے' یا اس کی مانند کوئی اور عبارت ہوگی' اس راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ میں ذکر نہیں کروں گا' کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہوگا کہ جب بھی اس راوی کا ذکر دوبارہ آئے گا تو یہ وضاحت بھی تکرار کے ساتھ آئے گی۔ میں نے ایسے تمام راویوں کے لئے الگ سے ایک باب قائم کیا ہے' جس میں ان راویوں کا تذکرہ حروفِ تہجی کی ترتیب کے حوالے سے کیا گیا ہے اور میں نے اس باب میں ان میں سے ہر ایک راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے اسے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور کبھی میں اس راوی کا ذکر نہیں بھی کروں گا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' جب کسی حدیث کی سند کے راوی ثقہ ہوں اور ان میں ایسا شخص موجود ہو جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہو تو میں یہ کہہ دوں گا اس کی سند حسن یا مستقیم ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی مانند کوئی کلمات ہوں گے' جو صورتحال کے تقاضا کے مطابق ہوں گے۔ جو حالت سند یا متن یا شواہد کی کثرت کے حوالے سے ہوگی اور جب کسی سند میں ایسا راوی ہو جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ جھوٹا ہے یا روایات ایجاد کرنے والا ہے یا اس پر تہمت عائد کی گئی ہے یا اس کے متروک یا ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' یا وہ ذاہب الحدیث یا ہلاکت کا شکار ہونے والا یا ساقط الاعتبار یا وہ کوئی چیز نہیں یا وہ انتہائی ضعیف ہے یا وہ صرف ضعیف ہے' اور میں نے اس راوی کے بارے میں کوئی توثیق نہ دیکھی ہو' لیکن روایت کے طرق کی کثرت اس بات کا احتمال رکھتی ہو کہ اسے حسن قرار دیا جائے تو میں اس روایت کو لفظ ''روی'' کے ساتھ نقل کروں گا اور میں اس راوی کا یا اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کا تذکرہ نہیں کروں گا' اب ایسی ضعیف سند کی دو نشانیاں ہوں گی' لفظ ''روی'' اور اس کے آخر میں کلام کا نہ ہونا۔

میں نے اس (ترہیب وترہیب) کے بارے میں تمام تر روایات ان کتابوں سے حاصل کی ہیں:

مؤطا امام مالک - مسند امام احمد - صحیح بخاری - صحیح مسلم - سنن ابوداؤد - امام ابوداؤد کی کتاب مراسیل - جامع ترمذی - سنن نسائی کبریٰ - امام نسائی کی کتاب الیوم والیلۃ - سنن ابن ماجہ - معجم کبیر - معجم اوسط - معجم صغیر' یہ تینوں امام طبرانی کی کتابیں ہیں - مسند ابویعلیٰ - مسند ابوبکر بزار - صحیح ابن حبان - اور مستدرک علی الصحیحین جو امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری کی تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

میں نے ان کتابوں میں سے سات بنیادی کتابوں (شاید اس سے مراد صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک ہیں) اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں سے (ترغیب وترہیب کے بارے میں) کوئی روایت ترک نہیں کی' البتہ املاء کروانے کے دوران ذھول ہو گیا ہو یا بھول ہوگئی ہو یا میں نے کوئی دوسری ایسی روایت ذکر کر دی ہو' جو اس سے بے نیاز کر دے تو معاملہ مختلف ہے۔ بعض اوقات کسی حدیث میں دو مختلف پہلوؤں یا ان سے زیادہ کا ذکر ہوتا ہے اور میں اس حدیث کو کسی ایک باب میں ذکر کر دوں گا اور دوبارہ ذکر نہیں کروں گا تو دیکھنے والے کو یہ وہم ہو سکتا ہے کہ میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کوئی حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہوگی اور اس کے الفاظ ایک جیسے یا قریب قریب ہوں گے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو ذکر کر دیا ہوگا' اسی طرح مسانید اور معاجم میں سے میں نے صرف اسی روایت کو ترک کیا ہوگا جس میں مجھ پر ذھول یا نسیان غالب آ گیا ہوگا یا میں نے

ترک کی جانے والی روایت سے زیادہ بہتر سند والی روایت کو ذکر کر دیا ہوگا' یا اس روایت میں ان انتہائی منکر ہونا پایا جاتا ہوگا' یا اس کے جھوٹے یا باطل ہونے پر اتفاق ہوگا (تو اس وجہ سے میں نے وہ روایت ذکر نہیں کی ہوگی)۔ میں نے ان تمام روایات کے حوالے ذکر کر دیئے ہیں' جیسے صحیح ابن خزیمہ' ابن ابودنیا کی کتابیں' امام بیہقی کی شعب الایمان' ان کی کتاب الزہد الکبیر' ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترہیب'' اور اس کے علاوہ دیگر کتابیں جن سے آپ ان شاءاللہ عنقریب واقف ہو جائیں گے۔

ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب میں مذکورہ کتابوں میں سے جو روایات ذکر نہیں ہوئی تھیں' میں وہ سب ذکر کر دی ہیں' حالانکہ وہ تھوڑی ہی ہیں' اور میں نے ان کی کتاب میں مذکور ان روایات کو ذکر نہیں کیا جن کا جھوٹا ہونا واضح ہے۔ جب کوئی حدیث سات بنیادی کتابوں میں مذکور ہو تو پھر میں نے اس کے حوالے میں مسانید یا معاجم کا ذکر نہیں کیا' البتہ نادر طور پر کیا بھی ہو تو اختصار کے ساتھ کسی فائدے کے لئے کیا ہوگا' اسی طرح اگر کسی روایت کا متن صحیحین میں نہ ہو تو میں نے اس کا حوالہ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم کا دیا ہوگا۔

املاء کروانے کے دوران میں نے بہت سی ایسی روایات پر تنبیہ کی ہے جسے ضعیف قرار دینے کے حوالے سے خاموشی اختیار کر کے امام ابوداؤد نے تساہل کیا ہو یا جسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی نے تساہل کیا ہو یا جسے صحیح قرار دینے میں امام ابن حبان یا امام حاکم نے تساہل کیا ہو' اس کا مقصد ان حضرات پر تنقید کرنا نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی روایات میں بصیرت حاصل کرنے والے شخص کے لئے رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ جس روایت کی نسبت میں نے امام ابوداؤد کی طرف کی ہو اور اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا ہو تو وہ ویسی ہی ہوگی جیسی امام ابوداؤد نے ذکر کی اور وہ حسن کے درجے سے کم نہیں ہوگی' بلکہ بعض اوقات وہ صحیحین کی شرط کے مطابق بھی ہو سکتی ہے۔

میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس کے حوالے سے میں نے قوت اور مضبوطی رکھنے والی ذات سے مدد طلب کرتا ہوں اور میں بیچارگی کا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتا ہوں جو مجبور لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ اس کتاب کے ذریعے اس کے لکھنے والے' اس کو پڑھنے والے' اس کو سننے والے اور تمام مسلمانوں کو نفع عطا کرے اور وہ اس کتاب (کی تحریر کے حوالے سے) مجھے اخلاص نصیب کرے جو آخرت میں نجات کے لئے میرا کفیل ہو اور ایسی توفیق عطا کرے جو سب سے زیادہ ہدایت والے طریقے کی طرف میری رہنمائی کرے میں اس کی ذات سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کام میں سہولت اور آسانی کے حوالے سے میری مدد کرے گی۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں' اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامتا ہوں' وہی میرے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس کتاب کو مکمل کرنے کے بعد مجھے یہ مناسب محسوس ہوا کہ میں اس کے آغاز میں ابواب اور کتب کی فہرست بنا دوں تاکہ جو شخص (کسی مضمون سے متعلق کوئی بھی حدیث تلاش کرنا چاہتا ہو) اس کے لئے سہولت ہو' باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ

کتاب: ایمان کے بارے میں روایات

التَّرْغِيبُ فِي الْإِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ

صدق، اخلاص اور نیک نیت سے متعلق ترغیبی روایات

1 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْا فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اِسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ

حديث1:صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء' باب حديث الغار - حديث:3296صحيح مسلم - كتاب الرقاق' باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الأعمال - حديث: 5033'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب ذكر الخبر الدال على الإباحة لمتولي مال غيره أن يصرفه - حديث:4505'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأدعية - ذكر الخبر الدال على أن دعاء المرء بأوثق عمله قد يرجى' حديث: 897سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في الرجل يتجر في مال الرجل بغير إذنه - حديث: 2956السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الإجارة' باب جواز الإجارة - حديث: 10871مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 5807المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2499المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث:12967شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث:6825

ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ .فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ الثَّالِثُ :اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أُجْرَتَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أُجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِءْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِءُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَسَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ

وَفِي رِوَايَةٍ :أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلٰى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَإِنِّي عَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ إِلٰى أَنِ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَإِنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَرِيبًا مِنَ الْأَوَّلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاخْتِصَارٍ وَيَأْتِي لَفْظُهُ فِي "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ "إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قَوْلُهُ :(وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا)

اَلْغَبُوقُ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ الَّذِي يُشْرَبُ بِالْعَشِيِّ وَمَعْنَاهُ كُنْتُ لَا أُقَدِّمُ عَلَيْهِمَا فِي شُرْبِ اللَّبَنِ أَهْلًا وَلَا غَيْرَهُمْ يَتَضَاغَوْنَ بِالضَّادِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ أَيْ يَصِيحُونَ مِنَ الْجُوعِ

اَلسَّنَةُ الْعَامُ الْمُقْحِطُ الَّذِي لَمْ تُنْبِتِ الْأَرْضُ فِيهِ شَيْئًا سَوَاءٌ نَزَلَ غَيْثٌ أَمْ لَمْ يَنْزِلْ

تَفُضَّ الْخَاتَمَ هُوَ بِتَشْدِيدِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْوَطْءِ

اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَالرَّاءِ مِكْيَالٌ مَعْرُوفٌ

فَانْسَاحَتْ هُوَ بِالسِّينِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ أَيْ تَنَحَّتِ الصَّخْرَةُ وَزَالَتْ عَنِ الْغَارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ ایک سفر کے لئے نکلے رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار کے پاس آئے اور اس میں داخل ہو گئے اس دوران پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑا پتھر گرا اور اس نے (غار کے) دہانے کو بند کر دیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اب غار کے دہانے سے یہ پتھر ہٹتا ہوا محسوس نہیں ہو رہا اس لئے اس کو ہٹانے کے لئے ہمیں اپنے اپنے اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہیے' تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میرے ماں باپ بوڑھے تھے لیکن

میں ان سے پہلے اپنے بیوی بچوں میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں (جانوروں کو) چراتے ہوئے دور چلا گیا اور جب واپس آیا تو وہ اس وقت سوچکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا' اور جب (ان کے پاس آیا) تو انہیں سویا ہوا پایا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے دوں' تو میں ہاتھ میں دودھ کا برتن پکڑ کر ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی (یہاں بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اس دوران میرے بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے چیخ رہے تھے جب میرے ماں باپ بیدار ہوئے' تو انہوں نے وہ دودھ پی لیا اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس غار کے منہ سے پتھر کو ہٹا دے' تو وہاں سے پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دوسرے شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! میری ایک چچازاد تھی جس سے میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا لیکن وہ میرے لئے رکاوٹ بنی رہی یہاں تک کہ ایک مرتبہ قحط سالی آئی' تو اس دوران وہ میرے پاس آئی' تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میری راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی اس نے میری یہ بات مان لی یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو اس نے یہ کہا: تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ ناحق طور پر یہ عمل کرو تو میں ایسا کرنے سے باز آ گیا اور میں نے اسے ترک کردیا حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے جو رقم اسے دی تھی وہ بھی اس کے پاس ہی رہنے دی اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم جس صورت حال میں ہیں اس میں کشادگی عطا کردے' تو وہاں سے پتھر مزید ہٹ گیا لیکن وہ پتھر اتنا نہیں ہٹا تھا کہ وہ لوگ باہر نکل سکتے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تیسرے شخص نے دعا کرتے ہوئے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میں نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو مزدور رکھا پھر میں نے ان کی مزدوری ادا کردی ان میں سے ایک مزدور نے اپنی مزدوری نہیں لی اور ویسے ہی چلا گیا میں نے اس کی رقم کو کاروبار میں لگایا جس کے نتیجے میں بہت سال مال اکٹھا ہوگیا ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا اے خدا کے بندے! تم مجھے میرا معاوضہ ادا کرو تو میں نے اس سے کہا: یہ تمام اونٹ گائے بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آرہے ہیں یہ سب تمہاری مزدوری ہیں (تم انہیں حاصل کرلو) اس نے کہا: اے خدا کے بندے تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کررہا پھر اس نے وہ سب کچھ حاصل کیا اور انہیں ساتھ لے کر چلا گیا میں نے اس میں سے کچھ بھی اپنے پاس نہیں رکھا تھا اے میرے پروردگار! اگر میں نے تیری رضا کی حصول کے لئے ایسا کیا تھا تو اس پتھر کو اس (غار) کے منہ سے ہٹا دے' اور ہم جس صورت حال میں ہیں (اس سے ہمیں نجات دے دے) تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آئے' اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

(یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ پہلے زمانے میں تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے راستے میں انہیں بارش نے آلیا تو وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے ایک غار میں چلے گئے غار کا منہ بند ہوگیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اب صرف سچ بیانی

تمہیں یہاں سے نجات دے سکتی ہے' تو تم میں سے ہر ایک کو اپنے اس عمل کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیے' جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ اس نے اس عمل میں اخلاص سے کام لیا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو مزدور رکھا تھا اور اس نے چاولوں کے ایک فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے عوض میں میرے پاس کام کیا تھا' اس کے بعد وہ اپنا معاوضہ وصول کیے بغیر چلا گیا تھا تو میں نے ان چاولوں کو کاروبار میں استعمال کیا انہیں کھیت میں بو دیا تو وہ اتنے زیادہ ہو گئے کہ میں نے ان کے ذریعے گائیں خریدلیں ایک دن وہ مزدور میرے پاس آیا اور اپنے معاوضے کا مطالبہ کیا تو میں نے اس سے کہا: یہ گائیں تمہارے ان چاولوں کا بدلہ ہیں' تو وہ ان گائیوں کو ہانک کرلے گیا اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیرے خوف کی وجہ سے یہ کام کیا تھا تو غار کے منہ کے حوالے سے ہمیں کشادگی نصیب کردے' تو غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا''۔

اس کے بعد راوی نے پہلی حدیث کے قریب' قریب کے الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ ''والدین کے ساتھ حسن سلوک'' سے متعلق باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

متن کے الفاظ ''**وکنت لا اغبق قبلهما اهلا و لا مالاً**'' میں لفظ ''الغبوق'' میں غ پر زبر ہے' اس سے مراد: شام کو پی جانے والی چیز ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں دودھ والدین سے پہلے اپنے اہلِ خانہ یا کسی اور کو نہیں دیتا تھا۔

لفظ ''یتضاغون'' میں ضاد ہے اور غین ہے یعنی وہ بھوک سے چیخ و پکار کر رہے تھے۔

لفظ ''السنۃ'' سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہ ہوئی ہو' خواہ اس سال میں بارش نازل ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

''تفض الخاتم'' میں ضاد پر شد ہے' یہ صحبت کرنے کا کنایہ ہے۔

لفظ ''الفرق'' میں ف اور ر پر زبر ہے۔ یہ ماپنے کا معروف پیمانہ ہے۔

لفظ ''فانساحت'' یہ س اور ح کے ساتھ ہے یعنی وہ پتھر کھسک گیا اور غار سے ہٹ گیا۔

2 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے وہ دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

حديث 2: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث:6573

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3 - وَعَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: نَادٰی رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ وَفِیْ لَفْظٍ آخَرَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَنَادٰی رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاةِ قَالَ فَمَا الْاِیْمَانُ قَالَ الْاِخْلَاصُ قَالَ فَمَا الْیَقِیْنُ قَالَ التَّصْدِیْقُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ

❀ ابوفراس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخلاص۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جو چاہتے مجھ سے دریافت کرلو! تو ایک شخص نے بلند آواز میں عرض کی یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اس نے عرض کی: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اخلاص' اس نے عرض کی: یقین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تصدیق۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

4 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ بُعِثَ اِلَی الْیَمَنِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ اَخْلِصْ دِیْنَكَ یَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ من طَرِیْقِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زُحْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ كَذَا قَالَ

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہیں یمن کی طرف بھیجا جانے لگا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے دین کو خالص کرلو تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے ابن ابوعمران سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

5 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِیْنَ اُولٰٓئِكَ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ

حدیث3: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث:6575

حدیث4: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الرقاق' حديث:7914 تفسير ابن أبي حاتم - سورة النساء' قوله تعالى : وأخلصوا دينهم لله - حديث:6194 حلية الأولياء - معاذ بن جبل' حديث:857

حدیث5: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث:6581 الإخلاص والنية لابن أبي الدنيا' حديث:1 حلية الأولياء' حديث:26

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اخلاص والے لوگوں کو مبارک باد ہو کیونکہ وہ لوگ ہدایت کا چراغ ہیں جن کے ذریعے ہر فتنے کی تاریکی ختم ہو جائے گی''۔
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

6 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَیْسَ بِفَقِیْهٍ ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ امْرِیءٍ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالْمُنَاصَحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمِ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ هُمْ مُحِیْطٌ مِنْ وَرَائِهِمْ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَیَاْتِیْ فِیْ سَمَاعِ الْحَدِیْثِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ قِرْصَافَةَ جَنْدَرَةَ بْنِ خَیْشَنَةَ وَغَیْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَبَعْضُ اَسَانِیْدِهِمْ صَحِیْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا:
''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے محفوظ کرلے بعض اوقات براہِ راست علم سیکھنے والا شخص (حقیقی طور پر) عالم نہیں ہوتا۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیرخواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت ''حدیث کے سماع'' سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

(حافظ عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ حضرت جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی منقول ہے' اور ان میں سے بعض روایات کی سند صحیح ہے۔

7 - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

حدیث 6: صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر رحمة الله جل وعلا - حدیث: 67 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم' وأما حديث كعب بن مالك - حديث: 266 سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 237 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب فضل نشر العلم - حديث: 3193 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من بلغ علما' حديث: 228 الجامع للترمذي' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع' حديث: 2647 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' الحث على إبلاغ العلم - حديث: 5676 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث جبير بن مطعم - حديث: 16457

بعضہ علی من دونہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انما ینصر اللہ ہذہ الامۃ بضعیفہا بدعوتہم وصلاتہم واخلاصہم. رواہ النسائی وغیرہ وہو فی البخاری وغیرہ دون ذکر الاخلاص

مصعب بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہیں یہ خیال آیا کہ وہ ان لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں جو کمزور درجہ کے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور افراد کی دعاؤں نمازوں اور اخلاص کی برکت سے کرے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے لیکن ان کی روایت میں اخلاص کا ذکر نہیں ہے۔

8- وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا خَيْرُ شَرِيْكٍ فَمَنْ اَشْرَكَ مَعِيْ شَرِيْكًا فَهُوَ لِشَرِيْكِيْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَخْلِصُوْا اَعْمَالَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا خَلَصَ لَهٗ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَاِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَّلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِوُجُوْهِكُمْ فَاِنَّهَا لِوُجُوْهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ. قَالَ الْحَافِظُ لٰكِنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ مُخْتَلَفٌ فِيْ صُحْبَتِهٖ

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کسی عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا' تو وہ عمل میرے شریک کے لئے مخصوص ہوگا اے لوگو! اپنے اعمال کو خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اس کے لئے کیا گیا ہو' اور تم (کسی چیز کے بارے میں) یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ رشتہ داروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ چیز رشتہ داروں کے لئے شمار ہوگی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا' اور تم یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ تمہارے سرداروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ سرداروں کے لئے شمار ہوگا اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث 7:صحیح البخاری - کتاب الجہاد والسیر' باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب - حدیث: 2761 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجہاد' باب لمن الغنیمۃ - حدیث: 9392 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الجہاد' الاستنصار بالضعیف - حدیث: 4256 البحر الزخار مسند البزار - ومما روی طلحۃ بن مصرف' حدیث: 1031 المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمہ احمد - حدیث: 2289 شعب الایمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الایمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الایمان وہو باب فی الزہد وقصر الامل' حدیث: 10076

حدیث 8:سنن الدارقطنی - کتاب الطہارۃ' باب النیۃ - حدیث: 111 مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الزہد' ما ذکر فی زہد الانبیاء وکلامہم علیہم السلام - کلام الضحاک بن قیس' حدیث: 34124 شعب الایمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الایمان' الخامس والاربعون من شعب الایمان وہو باب فی اخلاص العمل للہ - حدیث: 6550 معجم الصحابۃ لابن قانع - الضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبۃ بن واثلۃ' حدیث: 729

حافظ منذری فرماتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔

9 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ مَا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ وَجْهُهٗ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَسَیَاْتِیْ اَحَادِیْثُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِی الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو جہاد کے لئے نکلتا ہے اور اس کا مقصد ثواب اور شہرت دونوں چیزوں کا حصول ہوتا ہے تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا۔ سوال کرنے والے نے تین مرتبہ یہی بات عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ اسے یہی جواب دیا کہ اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر اس کے لئے کیا گیا ہو اور جس میں صرف اس کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں آگے آئیں گی۔

10 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے البتہ وہ چیز ملعون نہیں ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام طبرانی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

11 - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یجاء بالدنیا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُقَالُ میزوا مَا کَانَ مِنْهَا لِلّٰهِ

حدیث 9: السنن للنسائی - كتاب الجهاد' من غزا يلتمس الأجر والذكر - حديث: 3103 السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجهاد' من غزا يلتمس الأجر والذكر - حديث: 4217 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1119 المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - شداد أبو عمار' حديث: 7471

حديث 10: مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - كلام أبي الدرداء رضي الله عنه' حديث: 33923 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 10093

عَزَّ وَجَلَّ فیماز ویرمی سائرہ فِی النَّار . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنهُ مَوْقُوفًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا' اور حکم ہوگا کہ اس میں سے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اسے الگ کرلو تو ان چیزوں کو الگ کرلیا جائے گا' اور باقی سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

امام بیہقی نے اسے شہر بن حوشب سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

12 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ شهر عَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا كَانَ يَوْمِ الْقِيَامَة جِيءَ بالدنيا فيميز مِنْهَا مَا كَانَ لله وَمَا كَانَ لغير الله رمي بِهِ فِيْ نَار جَهَنَّم مَوْقُوْف اَيْضًا

قَالَ الْحَافِظِ وَقد يُقَال إِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّأْي وَالِاجْتِهَاد فسبيله سَبِيْل الْمَرْفُوْع

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور اس میں سے جو چیز اللہ تعالیٰ کے لئے تھی اسے الگ کیا جائے گا' اور جو غیر اللہ کے لئے اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

یہ روایت بھی موقوف ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس طرح کی بات اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے نہیں کی جاسکتی ہے تو اس کا حکم مرفوع روایت کا ہوگا۔

13 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أخلص لله اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهرت يَنَابِيع الْحِكْمَة من قلبه على لِسَانه

ذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ كِتَابه وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْأُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَلَمْ اَقف لَهٗ على إِسْنَاد صَحِيْح وَلَا حسن إِنَّمَا ذكر فِيْ كتب الضُّعَفَاء كالكامل وَغَيْرِهٖ لٰكِن رَوَاهُ الْحُسَيْن بن الْحُسَيْن الْمروزِي فِيْ زَوَائِده فِيْ كتاب الزّهْد لعبد الله بن الْمُبَارك فَقَالَ حَدثنَا اَبُوْ مُعَاوِيَة اَنبانَا حجاج عَن مَكْحُوْل عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره مُرْسلا وَكَذَا رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ عَن مَكْحُوْل مُرْسلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک اخلاص اختیار کرتا ہے' تو اس کے دل کے راستے سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں''۔

حدیث11: شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث:6563' الزهد لابن أبی الدنیا' حدیث:6

حدیث12: شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث:6564

حدیث13: مسند الشهاب القضاعی - من أخلص لله أربعین صباحا ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی' حدیث: 446' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الزهد' ما ذکر فی زهد الأنبیاء وکلامهم علیهم السلام - ما ذکر عن نبینا صلی الله علیه وسلم فی الزهد' حدیث:33676' حلیة الأولیاء - یحیی بن معاذ' حدیث: 14987' الزهد والرقائق لابن المبارک - باب فضل ذکر الله عز وجل' حدیث:1003

رزین عبدری نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

تاہم میں نے یہ روایت ان اصول میں نہیں دیکھی جوانہوں نے جمع کیے ہیں اور میں اس روایت کی کسی صحیح یا حسن سند پر واقف نہیں ہوسکا۔ اس روایت کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتابوں جیسے ''الکامل'' اور دیگر کتابوں میں ہوا ہے' تاہم حسین بن حسین مروزی نے عبداللہ بن مبارک کی کتاب ''الزہد'' پر جوزوائد تحریر کیے ہیں' ان میں یہ روایت مکحول کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے بھی اسے مکحول کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

14 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي ذَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أخْلص قلبه لِلْاِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة وَجعل أُذُنه مستمعة وعينه ناظرة فَأما الْأذن فقمع وَالْعين مقرة بِمَا يوعي الْقلب وَقد اَفْلح من جعل قلبه واعيا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْ إِسْنَاد اَحْمد احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث14:مسند أحمد بن حنبل - حديث أبي ذر الغفاري - حديث:20785' شعب الإيمان للبيهقي - أسامي صفات الذات' حديث: 103' صحيح البخاري - باب بدء الوحي' بسم الله الرحمن الرحيم قال الشيخ' حديث:1صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب : ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة - حديث:54صحيح البخاري - كتاب العتق' باب الخطإ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه - حديث: 2412صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة - حديث: 3707صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب من هاجر أو عمل خيرا لتزويج امرأة فله ما نوى - حديث:4785صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب النية في الأيمان - حديث:6322صحيح البخاري - كتاب الحيل' باب في ترك الحيل - حديث: 6570صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب قوله صلى الله عليه وسلم : " إنما الأعمال بالنية - حديث: 3621صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الوضوء وسننه - باب إيجاب إحداث النية للوضوء والغسل' حديث:143مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' باب الخبر الدال على أن من قاتل للمغنم - حديث:5995صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - حديث: 389سنن أبي داود - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب فيما عني به الطلاق والنيات' حديث: 1895سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب النية - حديث:4225السنن للنسائي - سؤر الهرة' باب النية في الوضوء - حديث:74السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' النية في الوضوء - حديث: 76المنتقى لابن الجارود - كتاب الطهارة' في النية في الأعمال - حديث: 61شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الطلاق' باب طلاق المكره - حديث:3002مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:4466سنن الدارقطني - كتاب الطهارة باب النية - حديث:109السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب النية في الطهارة الحكمية' حديث: 169معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب النية في الوضوء' حديث: 151السنن الصغير للبيهقي - باب استعمال العبد الصدق والنية والإخلاص فيما يقول ويعمل لله عز' حديث:1مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - أول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 168' مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر' حديث: 36مسند الحميدي - أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى' حديث: 30البحر الزخار مسند البزار - ومما روى علقمة بن وقاص الليثي' حديث: 258المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 39مسند الشهاب القضاعي - الأعمال بالنيات' حديث: 1شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6551الزهد والرقائق لابن المبارك - باب الإخلاص والنية' حديث:188

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا' اور اپنے دل کو سلامت رکھا' اپنی زبان کو سچا بنالیا' اپنے نفس کو مطمئن کرلیا' اپنے اخلاق کو ٹھیک کرلیا' اپنے کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا بنالیا' کان' تو ایک برتن ہوتا ہے' اور آنکھ بڑا برتن ہوتا ہے' جس کو دل جمع کرتا ہے' اور وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو اپنے اندر (علم کو) محفوظ کرنے کی جگہ بنالیا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہونے کا احتمال رکھتی ہے۔

فصل:

15 - عَنْ عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَال بِالنِّيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء مَا نوى

فَمَنْ كَانَت هجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله فهجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله وَمَنْ كَانَت هجرته اِلى دنيا يُصِيبهَا اَوْ امْرَاَة ينكحهَا فهجرته اِلى مَا هَاجر اِلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَزعم بعض الْمُتَاَخِّرين اَن هٰذَا الحَدِيْث بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُ انْفَرد بِهِ يحيى بن سعيد الْاَنْصَارِيّ عَن مُحَمَّد بن اِبْرَاهِيْم التَّيْمِيّ ثُمَّ رَوَاهُ عَن الْاَنْصَارِيّ خلق كثير نَحْو مِائَتي راو وَقِيْلَ سبع مِائَة راو وَقِيْلَ اكثر من ذٰلِكَ وَقد رُوِيَ من طرق كَثِيْرَة غير طَرِيْق الْاَنْصَارِيّ وَلَا يَصح مِنْهَا شَيْءٌ

كَذَا قَالَه الْحَافِظ عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ وَغَيره من الْاَئِمَّة

وَقَالَ الْخطابِيّ لَا اَعْلَمُ فِيْ ذٰلِكَ خلافًا بَيْنَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر انسان کو وہی (اجروثواب) ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دُنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس طرف (نیت رکھ کے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بعض متاخرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ حدیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن سعید انصاری اسے محمد بن ابراہیم تیمی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور پھر انصاری سے دو سو کے لگ بھگ اور ایک قول کے مطابق سات سو افراد اور ایک قول کے مطابق اس سے بھی زیادہ افراد نے اسے روایت کیا ہے۔ یہ روایت انصاری کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' لیکن ان میں سے کوئی بھی مستند نہیں ہے۔ حافظ علی بن مدینی اور دیگر ائمہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

علامہ خطابی فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس بارے میں علم حدیث کے ماہرین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

16 - وَعَنْ عَائِشَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيش الْكَعْبَة فَإِذَا كَانُوْا ببيداء من الْاَرْض يخسف بِاَوَّلهم وَآخرهم . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يخسف بِاَوَّلهم وَآخرهمْ وَفِيْهِمْ أسواقهم وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُم قَالَ يخسف بِاَوَّلهم وَآخرهمْ ثُمَّ يبعثون على نياتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت سے کچھ پہلے) ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام کے قریب پہنچیں گے تو اس لشکر کے آگے والے حصے کو اور پیچھے والے حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ام المومنین بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کے آگے والوں کو اور ان کے پیچھے والوں کو زمین میں کیسے دھنسا دیا جائے گا حالانکہ ان کے ساتھ ان کے بازار بھی ہوں گے (اور ان میں شریک افراد کا حملے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا) اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے (یعنی جو حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے آگے والوں کو اور پیچھے والوں کو بھی دھنسا دیا جائے گا اور پھر قیامت کے دن انہیں ان کی نیتوں کے مطابق دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

17 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يبْعَث النَّاس على نياتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَيْضًا من حَدِيْثِ جَابر اِلَّا انه قَالَ يحْشر النَّاس

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیت کے حساب سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

امام ابن ماجہ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے اور وہاں پر ایک لفظ مختلف ہے۔

18 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجعْنَا من غَزْوَة تَبُوك مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن اَقْوَامًا خلفنا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سلكنا شعبًا وَلَا وَاديا اِلَّا وهم مَعنا حَبسهم الْعذر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد تركْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ

حدیث 16: صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب ما ذكر في الأسواق - حديث: 2028' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخبر المدحض قول من نفى كون الخسف في هذه الأمة - حديث: 6863' حلية الأولياء - محمد بن سوقة' حديث: 6315

حدیث 17: سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب النية - حديث: 4227' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8904' مسند أبي يعلى الموصلي - طاوس' حديث: 6115

مسیرًا وَلَا انفقتم من نَفَقَة وَلَا قطعتُمْ من وَاد إِلَّا وهم مَعكُمْ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يكونُونَ مَعنا وهم بِالْمَدِينَة قَالَ حَبسهم الْمَرَض

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آئے وہ مدینہ منورہ میں ہی رہ گئے لیکن ہم جس بھی پہاڑی راستے سے گزرے اور جس بھی نشیبی راستے سے گزرے تو وہ ہمارے ساتھ شمار ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو معذور ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے افراد کو چھوڑا ہے کہ تم نے جب بھی کسی پڑاؤ کی جگہ سے سفر کیا اور تم نے جو بھی چیز خرچ کی اور تم نے جس بھی وادی کو عبور کیا تو وہ لوگ (اجر و ثواب کے حصول کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شمار ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ وہ تو مدینہ منورہ میں موجود ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے نہیں آسکے''۔

19 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله لَا ينظر إِلَى أجسامكم وَلَا إِلَى صوركُمْ وَلَكِن ينظر إِلَى قُلُوْبكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم

حدیث18:صحیح البخاری - کتاب الجہاد والسیر' باب من حبسه العذر عن الغزو - حدیث:2704'صحیح البخاری - کتاب المغازی' باب نزول النبی صلی الله علیه وسلم الحجر - حدیث:4170'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ کتاب الجہاد' بیان عقاب من مات - حدیث:6005'صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب - ذکر تفضل الله جل وعلا' حدیث:4804'سنن أبي داود - کتاب الجہاد' باب في الرخصة في القعود من العذر - حدیث:2160'سنن ابن ماجه - کتاب الجہاد' باب من حبسه العذر عن الجہاد - حدیث:2761'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجہاد' باب فضل الجہاد - حدیث:9256'مصنف ابن أبي شیبة - کتاب المغازی' ما حفظ أبو بکر في غزوة تبوك - حدیث:36328' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب السیر' باب من اعتذر بالضعف والمرض والزمانة والعذر في ترك الجہاد - حدیث:16564'مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حدیث:11800'مسند عبد بن حمید - مسند أنس بن مالك' حدیث:1404'مسند أبي يعلى الموصلي - حمید الطویل' حدیث:3734

حدیث19:صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب تحریم ظلم المسلم - حدیث:4756'صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - ذکر الإخبار بأن على المرء تعهد قلبه وعمله' حدیث:395'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حدیث:7649'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعری - شریح بن عبید الحضرمی عن أبي مالك' حدیث:3375'شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس في جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الإیمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حدیث:10058'الأسماء والصفات للبیہقی - باب ما جاء في النظر' حدیث:948'حلیة الأولیاء - یزید بن الأصم' حدیث:4965

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

20 - وَعَنْ اَبِىْ كَبْشَةَ الْاَنمَارِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلاث أقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُم حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح الله عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثكُم حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لاربعة نفر عبد رزقه الله مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِى فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه الله علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت بِعَمَل فَلان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه الله مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِىْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِى فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا باخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه الله مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فلان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل هٰذِهِ الْامة كَمثل اَرْبَعَة نفر رجل آتَاهُ الله مَالا وعلما فَهُوَ يعْمل بِعلمِهِ فِىْ مَاله يُنْفِقهُ فِىْ حَقه وَرجل آتَاهُ الله علما وَلَمْ يؤته مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِىْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ بِمثل الَّذِىْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِى الْاجر سَوَاء وَرجل آتَاهُ الله مَالا وَلَمْ يؤته علما فَهُوَ يخبط فِىْ مَاله يُنْفِقهُ فِىْ غير حَقه وَرجل لم يؤته الله علما وَلَا مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِىْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ مثل الَّذِىْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِى الْوزر سَوَاء

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تین باتیں ہیں جن کے حوالے سے میں قسم اٹھا سکتا ہوں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے یاد رکھ لو! وہ تین چیزیں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا' جب کوئی شخص کسی پر ظلم کرے اور دوسرا شخص صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب کوئی شخص (غیر ضروری طور پر) مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے (یا اس کی مانند کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی)۔
(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم اسے اچھی طرح سے یاد رکھنا! دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے

حدیث 20: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر' حديث:2303' مسند أحمد بن حنبل ' حديث أبي كبشة الأنماري - حديث:17715' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' من اسمه يعيش - من يكنى أبا كبشة أبو كبشة الأنماري' حديث:18684

ڈرتا ہوا ور صلہ رحمی سے کام لیتا ہو وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہو ایسا شخص سب سے زیادہ فضیلت والے مقام میں ہوگا دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو لیکن دولت نہ دی ہو اور اس کی نیت سچی ہو اور وہ یہ سوچے اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں بھی فلاں شخص کی طرح (اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) عمل کرتا تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا یہ دونوں افراد اجر وثواب کے اعتبار سے برابر کی فضیلت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص کے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور علم عطا نہ کیا ہو اور وہ اپنے مال کے بارے میں جاہلوں والا عمل کرتا ہو اور اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہ ہو اس کے ذریعے صلہ رحمی نہ کرتا ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ پہچانتا ہو' تو ایسا شخص برے ٹھکانے میں ہوگا' اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو نہ علم عطا کیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق طور پر خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' یہ دونوں افراد (یعنی تیسری اور چوتھی قسم کے افراد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حسن صحیح ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کیے ہوں' تو وہ علم کے مطابق اپنے مال کے بارے میں عمل کرتا ہو اور اس مال کو حق طور پر خرچ کرتا ہو' دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو لیکن مال نہ دیا ہو' اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ شخص (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہ دونوں افراد اجر وثواب کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو' اور علم نہ دیا ہو' اور وہ لاعلمی کی بنیاد پر مال میں تصرف کرتا ہو' اور اسے غلط طور پر خرچ کرتا ہو چوتھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہو نہ ہی علم دیا ہو' اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اپنے مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص (ناحق طور پر) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: یہ دونوں افراد (یعنی تیسرا اور چوتھا فرد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

21 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اِن الله كتب الْحَسَنَات و السيئات ثُمَّ بَيَّن ذٰلِكَ فَمَنْ هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده حَسَنَة كَامِلَة فَإِن هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده عشر حَسَنَات اِلٰى سَبْعِمِائَة ضعف اِلٰى اَضْعَاف كَثِيْرَة وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها

حدیث21: صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب من هم بحسنة أو بسيئة - حديث:6136' صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب إذا هم العبد بحسنة كتبت - حديث: 212' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2740' شعب الإيمان للبيهقي - فصل فيما يجاوز الله عن عباده' حديث:338

كتبهَا اللّٰه عِنْده حَسَنَة كَامِلَة وَاِن هُوَ هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه سَيِّئَة وَاحِدَةٍ زَادَ فِي رِوَايَةٍ أَوْ محاها وَلَا يهْلك على اللّٰه إِلَّا هَالك . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں متعین کردی ہیں اور پھر انہیں بیان کردیا ہے جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اور اگر کوئی شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک' اور اس سے بھی بے شمار گنا زیادہ نوٹ کرے گا اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک برائی کے طور پر نوٹ کرے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں یا اسے مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی کر کے) وہی شخص ہلاکت کا شکار ہوگا جو (حقیقی طور پر) ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے۔

22 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِذا اَرَادَ عَبدِى اَن يعْمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتّٰى يعملها فَإِن عَملهَا فاكتبوها بمثلهَا وَإِن تَركهَا من اَجلي فاكتبوها لَهُ حَسَنَة وَإِن اَرَادَ اَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها اكتبوها لَهُ حَسَنَة فَإِن عَملهَا فاكتبوها لَهُ بِعشر اَمْثَالهَا إِلَى سَبْع مِائَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ (اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا کوئی بندہ برا عمل کرنے کا ارادہ کرے تو تم اسے نوٹ نہ کرنا جب تک وہ اس عمل کا مرتکب نہیں ہوجاتا جب وہ اس عمل کو کرلے گا' تو تم اس کو ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا اور اگر وہ میری رضا کی خاطر اس گناہ کو ترک کردیتا ہے' تو تم اس بات کو نیکی کے طور پر نوٹ کرلینا اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرے' اور اس کو نہ کرپائے' تو اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلینا اور اگر وہ اس نیکی کو کرلے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نوٹ کرلینا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے نقل کردہ ہیں۔

23 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ هم بحسنة فعملها كتبت لَهُ عشر حَسَنَات إِلَى سَبْعمِائة ضعف وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها لم تكْتب عَلَيْهِ وَإِن عَملهَا كتبت

❀❀ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نیکی کا ارادہ کرے' اور اس پر عمل نہ کرسکے' تو یہ چیز بھی نیکی کے طور پر نوٹ کرلی جاتی ہے' اور جو شخص نیکی کا ارادہ

کرے اور اس پر عمل بھی کرلے تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اسے گناہ کے طور پر نوٹ نہیں کیا جاتا اور اگر وہ اس گناہ پر عمل کر لے تو یہ چیز اس کے لئے گناہ کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے"۔

24 - وَفِي أُخْرٰى لَهُ قَالَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تحدث عَبْدِي بِاَن يعْمل حَسَنَة فَاَنا اكتبهَا لَهُ حَسَنَة مَا لم يعملها فَإِذَا عَملهَا فَاَنا اكتبهَا لَهُ بِعشر اَمْثَالهَا وَإِذَا تحدث بِاَن يعْمل سَيِّئَة فَاَنا اغفرها لَهُ مَا لم يعملها فَإِذَا عَملهَا فَاَنا اكتبهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِن تركهَا فاكتبوها لَهُ حَسَنَة إِنَّمَا تركهَا من جراي .قَوْله من جراي بِفَتْح الْجِيم وَتَشْدِيد الرَّاء اَي من اَجلي

❀❀ مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کوئی نیک عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں جب تک وہ اس نیکی پر عمل نہیں کرتا جب وہ اس نیکی پر عمل کرے تو میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرتا ہوں اور اگر میرا کوئی بندہ برا کام کرنے کا ارادہ کرے تو میں اس سے درگزر کرتا ہوں جب تک وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کر لیتا اگر وہ گناہ کا ارتکاب کرے تو میں اس کے لئے ایک گناہ نوٹ کرتا ہوں اور اگر وہ اسے ترک کر دے تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا کیونکہ اس نے صرف میرے خوف کی وجہ سے اسے ترک کیا ہے"۔

متن کا یہ لفظ "جرای" میں ج پر زبر ہے اور ر پر شد ہے۔ اس سے مراد "میری وجہ سے" ہے۔

25 - وَعَنْ معن بن يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَبِيْ يزِيْد اخرج دَنَانِير يتَصَدَّق بهَا فوضعها عِنْد رجل فِي الْمَسْجِد فَجئْت فأخذتها فَاَتَيْته بهَا فَقَالَ وَاللّٰه مَا إياك أردْت فَخَاصَمته إِلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْت يَا يزِيْد وَلَك مَا أخذت يَا معن .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت معن بن یزید ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد یزید نے صدقہ کرنے کے لئے چند دینار نکالے اور مسجد میں آ کر ایک آدمی کے پاس رکھ دیے میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اٹھا لئے اور انہیں لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں نے یہ تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا میں یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کروں گا (جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یزید! تمہیں وہ اجر مل جائے گا جس کی تم نے

حدیث 25: صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب إذا تصدق علی ابنه وهو لا یشعر - حدیث: 1367' سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب فیمن یتصدق علی غنی - حدیث: 1644' سنن سعید بن منصور - کتاب الجهاد' باب ما یخمس فی النفل - حدیث: 2528' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - ومن ذکر معن بن یزید السلمی رضی الله عنه' حدیث: 1232' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3897' السنن الکبری للبیهقی - کتاب قسم الصدقات' باب الرجل یخرج صدقته إلی من ظنه من أهل السهمان فبان - حدیث: 12383' مسند أحمد بن حنبل - مسند المکیین' حدیث معن بن یزید السلمی - حدیث: 15580' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' من اسمه معن - ما أسند معن بن یزید السلمی' حدیث: 16820' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3897

نیت کی تھی اور اسے معن! تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے حاصل کرلیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

28 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لاتصدقن اللَّیْلَة بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ یَد سَارِق فَاَصْبحُوا یتحدثون تصدق اللَّیْلَة علی سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد علی سَارِق لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ یَد زَانِیَة فَاَصْبحُوا یتحدثون تصدق اللَّیْلَة علی زَانِیَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد علی زَانِیَة لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ یَد غَنِیٍّ فَاَصْبحُوا یتحدثون تصدق اللَّیْلَة علی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد علی سَارِق وزانیة وغنی فَاتی فَقِیْل لَهٗ أما صدقتك علی سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن یستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِیَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِیّ فَلَعَلَّهٗ اَن یعْتَبر فینفق مِمَّا أعطَاهُ الله .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ قَالَا فِیْهِ فَقِیْل لَهٗ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذکر الحَدِیْث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے سوچا (یعنی نیت کی) کہ میں آج رات ضرور صدقہ دوں گا وہ صدقے کے مال کو لے کر نکلا اور لاعلمی میں کسی چور کو دے دیا اگلے دن لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے دل میں کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور کے پاس پہنچ گیا ہے لیکن میں پھر بھی دوبارہ صدقہ کروں گا اگلے دن وہ صدقے کا مال لے کر نکلا اور لاعلمی میں ایک زنا کرنے والی عورت کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ ایک زنا کرنے والی عورت کے پاس چلا گیا ہے پھر بھی میں ضرور صدقہ دوں گا تیسری رات اس نے صدقے کا مال لیا' اور کسی خوشحال شخص کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی خوشحال شخص کو صدقہ دے دیا گیا ہے' تو وہ شخص بولا ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور، زنا کرنے والی عورت یا مالدار شخص تک پہنچا ہے' تو اس شخص سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص چوری سے بچ گیا ہو اور زنا کرنے والی عورت کو جو صدقہ دیا تھا' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا کرنے سے بچ گئی ہو' اور جو صدقہ خوشحال شخص

حدیث 26:صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب إذا تصدق علی غنی وهو لا یعلم - حدیث: 1366'صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب ثبوت أجر المتصدق - حدیث:1760'صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقة التطوع - ذکر الخبر الدال علی إباحة إعطاء المرء صدقته من أخذها' حدیث: 3415'السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب إذا أعطاها غنیا وهو لا یشعر - حدیث: 2488'السنن الکبری للنسائی - کتاب الزکاۃ' إذا أعطی صدقته غنیا وهو لا یشعر - حدیث: 2274'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع ، - باب صدقة النافلة علی المشرك' حدیث: 7380'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8097

کو دیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس نے عبرت حاصل کی ہو اور بھی اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔
یہ روایت امام مسلم امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔
مسلم اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''صدقہ کرنے والے شخص سے کہا گیا تمہارا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے''۔ اس بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

27 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ یبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتی فراشه وَهُوَ یَنْوِی اَن یَقُوْمُ یُصَلِّیْ من اللَّیْل فغلبته عَیناهُ حَتّٰی اَصبح کتب لَهٗ مَا نوی وَکَانَ نومه صَدَقَة عَلَیْهِ من ربه
رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَرَوَاهُ ابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ ذَر اَوْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ علی الشَّك .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَتَاْتِیْ اَحَادِیْث من هٰذَا النَّوْع مُتَفَرِّقَة فِیْ اَبْوَاب مُتَعَدِّدَة من هٰذَا الْکتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سونے کے لئے بستر پر آئے' اور اس کا یہ ارادہ ہو کہ رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرے گا' اور پھر اس پر نیند غالب آجائے' اور وہ صبح تک بیدار نہ ہوسکے' تو اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق (اجر و ثواب) نوٹ کرلیا جاتا ہے' اور اس کی نینداس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ شمار ہوتی ہے''۔
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے البتہ انہیں اس بارے میں شک ہے کہ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: اس کتاب میں متعدد ابواب میں اس حوالے سے متفرق روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِیب من الرِّیَاء وَمَا یَقُوْله من خَافَ شَیْئًا مِنْهُ

ریاکاری سے متعلق ترہیبی روایات' جس شخص کو ریاکاری کا اندیشہ ہو وہ کیا پڑھے؟

28 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَوَّلَ النَّاس یقْضی یَوْم الْقِیَامَة عَلَیْهِ رجل اسْتشْهد فَاُتی بِهٖ فَعرفهٗ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ قَاتَلت فِیْك حَتّٰی استشهدت قَالَ کذبت وَلٰکِنَّك قَاتَلت لِاَن یُقَال هُوَ جرىء فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰی وَجهِهٖ حَتّٰی اُلقِی فِی النَّار وَرجل تعلم الْعلم وَعلمه وقرا الْقرآن فَاُتی بِهٖ فَعرفهٗ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرات فِیْك الْقُرْآن قَالَ کذبت وَلٰکِنَّك تعلمت لیقال عَالم وقرات الْقُرْآن لیقال هُوَ قَارِیء فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰی وَجهِهٖ حَتّٰی اُلقِی فِی النَّار وَرجل وسع اللّٰه عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ من اَصْنَاف الْمَال فَاُتی بِهٖ فَعرفهٗ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِیْهَا قَالَ مَا ترکت من سَبِیْل تحب اَن ینْفق فِیْهَا اِلَّا اَنفقت فِیْهَا

لَكَ قَالَ كذبت وَلٰكِنَّكَ فعلت ليقال هُوَ جواد فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى القى فِى النَّار رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِىّ وَرَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَحسنه وَابْن حبَان فِى صَحِيحه كِلَاهُمَا بِلَفْظ وَاحِد

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جس شخص کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ ہوگا وہ ایک شہید ہوگا جسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے تم نے لڑائی میں اس لئے حصہ لیا تھا تا کہ تمہیں بہادر کہا جائے' تو تمہیں بہادر کہہ دیا گیا تو حکم ہوگا' اور اس شخص کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا ہوگا' اور اس کی تعلیم دی ہوگی اور قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن سیکھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس نیت کے تحت علم حاصل کیا تھا تا کہ تمہیں عالم کہا جائے گا اس نیت کے ساتھ قرآن سیکھا تھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے' تو وہ کہہ دیا گیا' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال و دولت میں کثرت عطا کی تھی اور مختلف اقسام کا مال عطا کیا تھا' اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے ہر اس جگہ پر مال کو خرچ کیا' جس سے' تو راضی ہوتا میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے اسے وہاں خرچ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے یہ کام صرف اس لئے کیا تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ تم بڑے سخی ہو' اور وہ کہہ دیا گیا' پھر حکم ہوگا' تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے امام ترمذی اور امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

29 - وَعَنِ الْوَلِيد بن اَبِى الْوَلِيد اَبِىْ عُثْمَان الْمَدِينِىّ اَن عقبَة بن مُسلم حَدثهُ اَن شفيا الأصبحي حَدثهُ اَنه دخل الْمَدِينَة فَإِذَا هُوَ بِرَجُل قد اجْتمع عَلَيْهِ النَّاس فَقَالَ من هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فدنوت مِنْهُ حَتّٰى قعدت بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يحدث النَّاس فَلَمَّا سكت وخلا قلت لَهُ اَسأَلك بِحَق وبحق لما حَدَّثتنِي حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعقلته وعلمته فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة افعل لأحدثنك حَدِيثا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علقته وعلمته ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة فَمَكَثْنَا قَلِيلا ثُمَّ افاق فَقَالَ لأحدثنك حَدِيثا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا وَهُوَ فِى هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحَدٌ غَيْرِى وَغَيْرِهٖ ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة

نشغة أخرى ثُمَّ افاق وَمسح عَن وَجهه فَقَالَ افعل لاحدثنك حَدِيثا حَدثنِيهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا أحَد غَيْرِي وَغَيْرِه ثُمَّ نشغ أبُوْ هُرَيْرَة نشغة شَدِيْدَة ثُمَّ مَال خارا عَلٰى وَجهه فاسندته طَوِيلا ثُمَّ أفَاق فَقَالَ حَدثنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن اللهَ تبَارَك وَتَعَالٰى إذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل إلَى الْعباد ليقضي بَيْنَهُمْ وكل أمة جاثية فَأوَّل من يدعى بِه رجل جمع الْقُرآن وَرجل قتل فِيْ سَبِيْل اللهِ وَرجل كثير المَال فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ للقارىء ألم أعلمك مَا أنزلت على رَسُوْلي قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَا عملت فِيْمَا علمت قَالَ كنت أقوم بِه آناء اللَّيْل وآناء النَّهَار فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ كذبت وَتقول لَهُ الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللهُ تبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت أن يُقَال فلَان قارىء وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِب المَال فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ألم أوسع عَلَيْكَ حَتّٰى لم أدعك تحْتَاج إلٰى أحَد قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَاذَا عملت فِيْمَا آتيتك قَالَ كنت أصل الرَّحِم وأتصدق فَيَقُوْلُ اللهُ لَهُ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللهُ تبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت أن يُقَال فلَان جواد وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قتل فِيْ سَبِيْل اللهِ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهُ فِيْ مَاذَا قتلت فَيَقُوْلُ أي رب أمرت بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللهُ لَهُ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللهُ بل أردْت أن يُقَال فلَان جريء فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتي فَقَالَ يَا أبَا هُرَيْرَة أُولٰئِكَ الثَّلَاثَة أوَّل خلق اللهِ تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْوَلِيد أبُوْ عُثْمَان الْمَدِيْنِيّ وَأخْبرنِيْ عقبَة أن شفيا هُوَ الَّذِيْ دخل على مُعَاوِيَة فَأخْبرهُ بِهٰذَا قَالَ أبُوْ عُثْمَان وَحدثنِي الْعَلَاء بن أبِيْ حَكِيم أنه كَانَ سيافا لمعاوية قَالَ فَدخل عَلَيْهِ رجل فَأخْبرهُ بِهٰذَا عَن أبِيْ هُرَيْرَة فَقَالَ مُعَاوِيَة قد فعل بهؤلاء هٰذَا فَكيف بِمن بَقِي مِنَ النَّاس ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَة بكاء شَدِيْدا حَتّٰى ظننا أنه هَالك وَقُلْنَا قد جَاءَ هٰذَا الرجل بشر ثُمَّ أفَاق مُعَاوِيَة وَمسح عَن وَجهه وَقَالَ صدق اللهُ وَرَسُوله اصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد الْحَيَاة الدُّنْيَا وَزينتهَا نوف إلَيْهِمْ أعْمَالهم فِيْهَا وهم فِيْهَا لَا يبخسون أُولٰئِكَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الأخرة إلَّا النَّار وحبط مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وباطل مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه نَحْو هٰذَا لم يخْتَلف إلَّا فِيْ حرف أوْ حرفين .قَوْلِه جريء هُوَ بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء وبالمد أي شُجَاع نشغ بِفَتْح النُّوْن والشين الْمُعْجَمَة وَبعدهَا غين مُعْجَمَة أي شهق حَتّٰى كَاد يغشى عَلَيْهِ أسفا أوْ شوقا

❀❀ شفی اصحی بیان کرتے ہیں: وہ مدینہ منورہ آئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے اردگرد کچھ لوگ اکٹھے ہیں' تو دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شفی بیان کرتے ہیں: میں ان کے قریب ہوا اور ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا وہ حدیث بیان کرتے رہے جب ان کا بیان ختم ہوا تو لوگ چلے گئے' تو میں نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اسے سمجھا ہو' اور اسے یاد رکھا ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیان کی تھی میں

نے اسے سمجھا اور یاد رکھا اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوئی کچھ دیر گزر گئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس گھر میں تھے اور میرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی یہاں موجود نہیں تھا' اس کے بعد دوبارہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی' تو انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا پھر بولے میں تمہیں وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھر میں تھے اور یہاں میرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پھر غشی کی کیفیت طاری ہوئی اور ان کا یہ عالم ہوا کہ وہ منہ کے بل گر گئے میں کافی دیر تک انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا جب ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کردے' اور اس وقت ہر گروہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا سب سے پہلے جن افراد کو پیش کیا جائے گا ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا ایک ایسا شخص ہوگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا ہوگا' اور ایک شخص ہوگا جس کے پاس (دنیا میں) مال و دولت ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں اس چیز کا علم عطا نہیں کیا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو تم نے اپنے اس علم کے حوالے سے کیا عمل کیا تو وہ عرض کرے گا میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس کو کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری نیت یہ تھی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص قرآن کا عالم ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی اس کے بعد مال والے شخص کو لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی کہ تمہیں کسی کا محتاج نہیں رہنے دیا تھا وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! تو نے یہ عطا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا تو تم نے اس حوالے سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے صلہ رحمی کے حوالے سے خرچ کیا اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصد یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تمہیں کس لئے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم ملا تو میں نے جہاد میں حصہ لیا یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو' اور فرشتے بھی کہیں گے تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصود یہ تھا کہ یہ کہا جائے فلاں شخص بڑا بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے

ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین افراد ہیں جن کے لئے قیامت کے دن سب سے پہلے آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

ابوعثمان ولید بیان کرتے ہیں: عقبہ نامی راوی نے شفی نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ حدیث بیان کی۔

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: علاء بن ابوحکیم جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے تلواریں بنایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک شخص موجود تھا جس نے ان کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بیان کی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان لوگوں کا یہ حال ہوگا' تو جو لوگ ان کے علاوہ ہیں ان کا کیا عالم ہوگا؟ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ روئے کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ انتقال نہ کر جائیں' تو ہم نے یہ کہا: یہ آدمی ایک بری چیز لے کر آیا ہے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور بولے: اللہ کے رسول نے سچ ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک وہ لوگ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ انہیں اس دنیا میں ہی دے دیں گے' اور اس میں انہیں کوئی کمی نہیں دی جائے گی یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں حصہ آگ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا' اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا تھا' وہ ضائع ہو جائے گا' اور جو کچھ انہوں نے عمل کیا تھا وہ کالعدم شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ اس کے ایک دو الفاظ مختلف ہیں۔

لفظ ''جری'' میں ج پر زبر ہے اور ر پر زیر ہے اور مد ہے۔ اس سے مراد بہادر ہونا ہے' لفظ ''نشغ'' میں نون اور شین پر زبر ہے' اس کے بعد غ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بے تاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس پر غشی کی کیفیت طاری ہونے لگی۔

30 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرنِىْ عَن الْجِهَاد والغزو فَقَالَ يَا عبد الله بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا محتسبا بَعثك الله صَابِرًا محتسبا وَان قَاتَلت مرائيا مكاثرا بَعثك الله مرائيا مكاثرا يَا عبد الله بن عَمْرو على اَى حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك الله على تِلْكَ الْحَال . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . قَالَ الْحَافِظ وَسَتَاْتِىْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِىْ بَاب مُفْرد فِى الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! جہاد اور قتال کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر سے کام لیتے

حدیث 30: سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - حديث: 2170' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب بيان النية التي يقاتل عليها ليكون في سبيل الله عز' حديث: 17254' مسند الطيالسي - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - الأفراد عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2378' شعب الإيمان للبيهقي - السادس والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الجهاد' حديث: 4084' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' حديث: 2375

ہوئے ثواب کے حصول کے لئے جنگ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن صبر کرنے والے' اور ثواب کے حصول کے طلب گار کے طور پر زندہ کرے گا' اور اگر تم ریا کاری کے لئے یا مال کی کثرت کے حصول کے ارادے کے تحت جنگ میں حصہ لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک ریا کار شخص اور کثرت کے طلبگار شخص کے طور پر زندہ کرے گا: اے عبداللہ بن عمرو! تم جس بھی حالت میں جنگ میں حصہ لو گے' یا مارے جاؤ گے' اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں زندہ کرے گا''۔

یہ حدیث امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عنقریب اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں الگ سے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

31 - وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالسناء والرفعة وَالدِّين والتمكين فِي الْاَرْض فَمَنْ عمل مِنْهُم عمل الْاٰخِرَة للدنيا لم يكن لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِي رِوَايَة للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالتيسير والسناء والرفعة بِالدِّينِ والتمكين فِي الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَة للدنيا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو عزت' دین' سربلندی اور زمین میں غلبے کے حصول کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل' صرف دنیا کے حصول کے لئے کرے گا' اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو آسانی' عزت' دین کے ذریعے سربلندی' شہروں میں غلبے' اور (اللہ تعالیٰ کی) مدد کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل' صرف دنیا کے لئے کرے گا' تو اس شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

32 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَقف الْموقف اُرِيد وَجه اللّٰه وَاُرِيد اَن يرى موطني فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعبَادة ربه أحدا) الكهف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطيهما وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه ثُمَّ قَالَ رَوَاهُ عَبْدَانِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك فَاَرْسلهُ لم يذكر فِيْهِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں (عبادت کے لئے) کھڑا ہوتا ہوں' تو میرا مقصود یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو' اور یہ بھی ذہن میں ہوتا ہے کہ لوگ مجھے دیکھ لیں' تو نبی

اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:
''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے عبدان نے اسے عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

33 - وَعَنْ اَبِیْ هِنْد الدَّارِیّ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِيَاء وَسُمْعَة رايا اللّٰه بِه يَوْم الْقِيَامَة وَسمع. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رايا بِاللّٰهِ لغير اللّٰه فَقَدْ برىء من اللّٰه

❀❀ حضرت ابو ہند داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص ریاکاری کے لئے کچھ کرے گا اسے ریاکاری کرنے والے کے طور پر زندہ کیا جائے گا''۔
امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام بیہقی اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کے لئے ریاکاری کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

34 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع النَّاس بِعَمَلِه سمع اللّٰه بِه سامع خلقه وصغره وحقره
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بأسانيد اَحدهَا صَحِيح وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص لوگوں میں شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق میں مشہور کرے گا لیکن اسے چھوٹا اور حقیر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کئی اسناد کے حوالے سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

35 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع سمع اللّٰه بِه وَمَنْ يراء يراء اللّٰه بِه. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم. سمع بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ من أظهر عمله للنَّاس رِيَاء أظهر اللّٰه نِيَّته الْفَاسِدَة فِيْ عمله يَوْم الْقِيَامَة وفضحه على رُؤُوس الأشهاد

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شہرت کا حصول چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کے حصول کو ظاہر کر دے گا جو شخص ریا کاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''سمع'' میں م پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ریا کاری کے طور پر اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے بارے میں اس کی فاسد نیت کو ظاہر کر دے گا اور اسے لوگوں کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا۔

36 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِيَاء رايا اللّٰه بِهِ وَمَنْ قَامَ مقَام سمعة سمع اللّٰه بِهِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریا کاری کے طور پر کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو ظاہر کر دے گا' اور جو شخص شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت (کی خواہش) کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

37 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مقَام سمعة ورياء اِلَّا سمع اللّٰه بِهِ على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ شہرت اور دکھاوے کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کے سامنے اس کی اس نیت کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

38 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من رايا بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا من عمله وَكله اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَقَالَ انْظُر هَلْ يُغني عَنْك شَيْئًا ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں کسی عمل کے بارے میں ریا کاری سے کام لے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کے سپرد کر دے گا (یا وہ عمل اس کے سپرد کر دے گا) اور فرمائے گا: دیکھو! کیا یہ تمہارے کسی کام آ رہا ہے؟''

یہ روایت امام بیہقی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

39 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تزين بِعَمَلِ الْاٰخِرَة وَهُوَ لَا يريدها وَلَا يطلبها لعن فِي السَّمٰوَات وَالْاَرْض ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حدیث37: البحر الزخار مسند البزار - أول الخامس والعشرين حديث: 2302 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم من اسمه معاذ - شرحبيل بن معشر العبسي حديث: 17065

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص آخرت سے متعلق کسی عمل کے ذریعے دنیا کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہے اور اس کی حالت یہ ہو کہ وہ آخرت کے ثواب کے حصول کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اس کا طلبگار بھی نہ ہو تو آسمانوں اور زمین میں اس پر لعنت کی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

40 - وَرُوِیَ عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ طمس وَجهه ومحق ذكره وَاثبت اسمه فِي النَّارِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

حضرت جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے گا اس کے چہرے کو بگاڑ دیا جائے گا اس کا تذکرہ ختم ہو جائے گا' اور اس کا نام جہنمیوں میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

41 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج فِيْ آخر الزَّمَان رجال يختلون الدُّنْيَا بِالدّين يلبسُوْنَ للنَّاس جُلُوْد الضَّأْن من اللين ألسنتهم أحلى من الْعَسَل وَقُلُوْبهمْ قُلُوْب الذئاب يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَبِیْ يغترُّوْنَ أم عَليّ يجترئون فَبِي حَلَفت لَابْعَثَن على اُولَئِكَ مِنْهُم فتْنَة تدع الْحَلِيم حيران ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبيد سَمِعت اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَةَ فَذكره وَرَوَاهُ مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ ابْن عمر وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعے دنیا کو دھوکہ دیں گے وہ لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے نرمی سے گفتگو یوں کریں گے کہ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی محسوس ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں یا میرے خلاف دلیر بنے ہوئے ہیں؟ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے! جو لوگ بھی ایسے ہوں گے میں انہیں مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلاء کروں گا جو ایسی ہوں گی جو بردبار ترین شخص کو بھی حیران کر دیں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے یحییٰ بن عبید کے حوالے سے یوں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے امام ترمذی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

42 - وَرُوِیَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَی النَّاس بِمَا يحبونَ وبارز اللّٰه

حدیث 42: المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2877 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله من اسمه عصمة - عصمة بن مالك الخطمی حديث: 14352

بِمَا يكرهُونَ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی محبوب چیز کے حوالے سے ان کے ساتھ دوستی کا اظہار کرے اور ان کی ناپسندیدہ چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف چلے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

43 - وَرُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَارَسُوْلُ اللّٰه وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم مائَة مرّة وَمِائَة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدْخلهُ قَالَ الْقُرَّاء المراؤون بأعمالهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَة وَلَفْظه تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم أَرْبَعمِائَة مرّة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدْخلهُ قَالَ أعد للقراء المرائين بأعمالهم وَإِن من أبْغض الْقُرَّاء إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ يزورون الْاُمَرَاء وَفِي بعض النّسخ الْاُمَرَاء الجورة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِنَحْوِهٖ إِلَّا انه قَالَ يلقى فِيْهِ الغرارون قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الغرارون قَالَ المراؤون بأعمالهم فِي الدُّنْيَا

❀❀ اُنہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک حصہ ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ایک سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! کون لوگ اس میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے وہ عالم جو اپنے اعمال کے ذریعے دکھاوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جب حزن سے پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک جگہ ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قرآن کے ان عالموں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کے عالموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو امراء سے ملنے کے لئے جاتے ہیں''۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین عالم وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں سے میل جول رکھتے ہیں''۔

امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس میں دھو کے باز لوگ ڈالے جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دھوکے باز سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو دنیا میں اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیتے ہیں''۔

44 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِىْ جَهَنَّم لوادیا تستعیذ جَهَنَّم من ذٰلِكَ الْوَادى فِىْ كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة أعد ذٰلِكَ الْوَادى للمرائين من امة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحامل كتاب اللّٰه والمتصدق فِىْ غير ذَات اللّٰه والحاج اِلٰى بَيت اللّٰه وللخارج فِىْ سَبِيْل الله

قَالَ الْحَافِظ رفع حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس غَرِيْبٌ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جہنم میں ایک جگہ ہے' جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے' اور اسے حضرت محمد ﷺ کی امت کے ان ریاء کار لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے جو اللہ کی کتاب کے عالم ہوتے ہیں اور خیرات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات (کی رضا) کی نیت نہیں کرتے ہیں جو حج کے لئے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے) لئے نکلتے ہیں (لیکن ان کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں ہوتا)''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے شاید یہ روایت موقوف ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

45 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم من أحسن الصَّلَاة حَيْثُ يرَاهُ النَّاس وأساء ها حَيْثُ يَخْلُو فَتلك استهانة استهان بهَا ربه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِىْ كِتَابِه وَاَبُوْ يعلى كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْم بن مُسْلِم الهجرى عَنْ اَبِى الْاَحْوَص عَنهُ . وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطّرق ابْن جرير الطَّبَرِىّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وموقوفا على ابْن مَسْعُوْد وَهُوَ أشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے نماز ادا کرے' اور تنہائی میں برے طریقے سے نماز ادا کرے' تو یہ توہین کے مترادف ہوگا جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی توہین کر رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں اور اس کے علاوہ امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے۔

ان دونوں نے اسے ابراہیم بن مسلم ہجری کی ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابن مسعود سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اسی سند کے حوالے سے ابن جریر طبری نے اسے مرفوع روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور یہ زیادہ موزوں ہے۔

46 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يرائى فَقَدْ أشرك وَمَنْ صلى يرائى فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق يرائى فَقَدْ أشرك

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ من طریق عبد الْمجید بن بھرام عَن شھر بن حَوْشَب وَسَیَاْتِیْ اتم من ھٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعَالٰی

❀❀ حضرت شداد بن اوس ﷛ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریا کاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو شخص ریا کاری کے طور پر نماز پڑھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو شخص ریا کاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے عبدالمجید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کے بارے میں زیادہ مکمل کلام آگے آئے گا۔ اگر اللہ نے چاہا۔

47 - وَعَنْ ربیح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نتذاکر الْمَسِیْح الدَّجَّال فَقَالَ الا اخبرکُمْ بِمَا ھُوَ أخوف عَلَیْکُمْ عِنْدِی من الْمَسِیْح الدَّجَّال فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الشرك الْخفی اَن یَقُوْمُ الرجل فَیُصَلِّی فیزین صلَاته لما یری من نظر رجل

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْھَقِیّ ربیح بِضَم الرَّاء وَفتح الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدھَا یَاء آخر الْحُرُوف وحاء مُھْملَة وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعَالٰی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتائیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پوشیدہ قسم کا شرک ہے وہ یہ ہے کہ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ لفظ ربیح میں ر پر پیش ہے ب پر زبر ہے اس کے بعد ی ہے اور آخر میں ح ہے' اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

48 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبید قَالَ خرج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاس اِیَّاکُمْ وشرك السرائر قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا شرك السرائر قَالَ یَقُوْمُ الرجل فَیُصَلِّی فیزین صَلَاته جاھدا لما یری من نظر النَّاس اِلَیْهِ فَذٰلِكَ شرك السرائر. رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت محمود بن لبید ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچ کے رہو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پوشیدہ شرک سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اسے سنوارتا ہے' یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں' یہ چیز پوشیدہ شرک ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

49 - وَعَنْ زید بن اسلم عَنْ اَبِیْهِ اَن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ خرج اِلَی الْمَسْجد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یبکی فَقَالَ مَا یبکیك قَالَ حَدِیْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْیسیر من الرِیَاء شرك وَمَنْ عادی اَوْلِیَاء اللّٰہ فَقَدْ بارز اللّٰہ بالمحاربة اِن اللّٰہ یحب الْاَبْرَار الْاَتقیاء الْاَخفیاء اَلَّذِیْنَ اِن غَابُوا لم یفتقدوا وَاِن حَضَرُوْا لم یعرفوا قُلُوْبھم مصابیح الْھدی یخرجُون من کل غبراء مظْلمَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ فِیْ کتاب الزّھْد لَهٗ وَغَیْرِہٖ قَالَ الْحَاکِم صَحِیْح وَلَا عِلّة لَهٗ

❀❀ زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں آئے' تو انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک حدیث کی وجہ سے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے' اور جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو مقابلے کا چیلنج دیتا ہے اللہ تعالیٰ نیک اور پرہیزگار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ اگر وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی' اور اگر موجود ہوں' تو ان کو پہچانا نہیں جاتا ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو ہر قسم کے گرد و غبار اور تاریکی سے نکل جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام حاکم نے امام بیہقی نے اپنی کتاب ''الزہد'' میں' اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

50 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبید اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَیْکُمْ الشّرك الْاَصْغَر قَالُوْا وَمَا الشّرك الْاَصْغَر یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرِّیَاء یَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِذا جزی النَّاس بأعمالھم اذْھَبُوا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تراؤون فِی الدُّنْیَا فانظروا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدھم جَزَاء

وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْھَقِیّ فِی الزّھْد وَغَیْرِہٖ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰہُ ومحمود بن لبید رأی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَصح لَهٗ مِنْهُ سَمَاع فِیْمَا أری .وَقد خرج اَبُوْ بَکْرِ بن خُزَیْمَة حَدِیْثٍ مَحْمُود الْمُتَقَدّم فِیْ صَحِیْحِہٖ مَعَ اَنه لَا یخرج فِیْهِ شَیْئًا من الْمَرَاسِیل وَذکر ابْن اَبِیْ حَاتِم اَن الْبُخَارِیّ قَالَ لَهٗ صُحْبَة

قَالَ وَقَالَ اَبِیْ لَا یعرف لَهٗ صُحْبَة وَرجح ابْن عبد الْبر اَن لَهٗ صُحْبَة وَقد رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَن مَحْمُود بن لبید عَن رَافع بن خدیج وَقِیْلَ اِن حَدِیْثٍ مَحْمُود ھُوَ الصَّوَاب دون ذکر رَافع بن خدیج فِیْهِ وَاللّٰہُ

حدیث 49: المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب الإیمان' حدیث: 4 سنن ابن ماجه - کتاب الفتن' باب من ترجی له السلامة من الفتن - حدیث: 3987 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' حدیث: 1547 المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' روایة أهل الکوفة - أسلم مولی عمر' حدیث: 17142 مسند الشهاب القضاعی - إن اللہ یحب الأبرار الأخفیاء الأتقیاء' حدیث: 994 شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل للہ - حدیث: 6526 معرفة الصحابة لأبی نعیم الأصبهانی - باب المیم' من اسمه معاذ - معاذ بن جبل الأنصاری' حدیث: 5381

أَعْلَمُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن چیزوں کے بارے میں' مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک چیز چھوٹا شرک ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چھوٹے شرک سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریاء کاری' جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا' تو (ریاکاری کرنے والے لوگوں سے) فرمائے گا: تم لوگ ان کے پاس چلے جاؤ جن کے لیے تم دنیا میں ریاکاری کرتے تھے' اور پھر اس بات کا جائزہ لو کہ کیا تمہیں ان کے پاس سے کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم میرے خیال میں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت گزر چکی ہے وہ امام ابوبکر بن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حالانکہ انہوں نے اس کتاب میں کوئی ''مرسل'' روایت نقل نہیں کی۔ ابن ابوحاتم نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں: انہیں (یعنی حضرت محمود بن لبید کو) صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد کا یہ کہنا ہے: ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے' البتہ ابن عبدالبر اس قول کو ترجیح دی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام طبرانی نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق: جو روایت حضرت رافع بن خدیج کے ذکر کے بغیر حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ درست ہے۔

51 - وَعَنْ اَبِیْ سعید بن اَبِیْ فضالة وَكَانَ من الصَّحَابَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اِذا جمع اللّٰه الْاَوَّلين والآخرين يَوْم الْقِيَامَة لِيَوْم لَا ريب فِيهِ نَادَى مُنَاد من كَانَ أشرك فِيْ عمله لله اَحَدًا فليطلب ثَوَابه من عِنْده فَإِن اللّٰه أغْنى الشُّرَكَاء عَن الشّرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي التَّفْسِير من جَامعه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا دن جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اس دن اللہ تعالیٰ تمام پہلے والے' اور بعد والے افراد کو اکٹھا کرے گا' اور پھر ایک منادی بلند آواز میں یہ کہے گا:

''جس شخص نے اپنے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تھا تو وہ اس (شریک) سے اپنے عمل کا بدلہ طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی' نے اپنی ''جامع ترمذی'' کی کتاب التفسیر میں' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

52 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلاً اَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِيْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَهُوَ لِلَّذِيْ اَشْرَكَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ .ورواة ابن مَاجَه ثِقَات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کوئی عمل میرے لئے کرے اور اس میں کسی دوسرے کو بھی شریک کرلے تو میں اس سے لاتعلق ہوؤں گا' اور وہ عمل اس کے لئے شمار ہوگا جس کو اس شخص نے شریک کیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

53 - وَعَنْ شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم قَالَ لما دخلت مَسْجِد الْجَابِيَة ألفينا عبَادَة بن الصَّامِت فَأخذ يَمِيني بِشِمَالِهِ وشمال اَبِيْ الدَّرْدَاءِ بِيَمِينِهِ فَخرج يمشي بَيْننَا وَنَحْنُ نتنجي وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَا تناجي فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت لَئِن طَال بكما عمر اَحَدكُمَا اَوْ كلاكما لتوشكان اَن تريا الرجل من ثبج الْمُسْلِمين يَعْنِيْ من وسط قراء الْقُرْآن عَلٰى لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَعَادَهُ وَاَبْدَاهُ فأحل حَلَاله وَحرم حرَامه وَنزل عِنْد مَنَازِله لَا يحور مِنْهُ اِلَّا كَمَا يحور رَاس الْحمار الْمَيِّت

قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ طلع علينا شَدَّاد بن اَوْس وَعَوْف بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَا اِلَيْهِ فَقَالَ شَدَّاد إِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ اَيهَا النَّاس لما سَمِعت من رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من الشَّهْوَة الْخفية والشرك فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اللّٰهُمَّ غفرا اَوَلم يكن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد حَدثنَا اَن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِيْ جَزِيرَة الْعَرَب فَاَما الشَّهْوَة الْخفية فَقَدْ عرفناها هِيَ شهوات الدُّنْيَا من نسائها وشهواتها فَمَا هٰذَا الشّرك الَّذِيْ تخوفنا بِهِ يَا شَدَّاد فَقَالَ شَدَّاد اَرَاَيْتُمْ لَو رَاَيْتُم رجلا يُصَلِّي لرجل اَوْ يَصُوم لرجل اَوْ يتَصَدَّق لَهُ لقد أشرك قَالَ عَوْف بن مَالك عِنْد ذٰلِكَ اَفلا يعمد اللهُ اِلٰى مَا ابْتغِي بِهِ وَجهه من ذٰلِكَ الْعَمَل كُله فَيقبل مَا خلص لَهُ ويدع مَا أشرك بِهِ قَالَ شَدَّاد عِنْد ذٰلِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنا خير قسيم لمن أشرك بِي من أشرك بِي شَيْئًا فَإِن جسده وَعَمله وقليله وَكَثِيره لِشَرِيكِهِ الَّذِيْ أشرك بِهِ اَنا عَنهُ غَنِي

رَوَاهُ اَحْمد وَشهر يَاْتِيْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم اَنه كَانَ فِيْ مَسْجِد دمشق مَعَ نفر من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيهم معَاذ بن جبل فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن يَا اَيهَا النَّاس إِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْخَفي فَقَالَ معَاذ بن جبل اللّٰهُمَّ غفرا أوما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَيْثُ وَدعنَا إِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِيْ جزيرتكم هٰذِهٖ وَلٰكِن يطاع فِيمَا تحتقرون من اَعمالكُم فَقَدْ رَضِي بذٰلِكَ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن أنْشدك اللهَ يَا معَاذ أما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ رِيَاء فَقَدْ اشرك وَمَنْ تصدق رِيَاء فَقَدْ اشرك

فَذكر الحَدِيْثَ وَاِسْنَاده لَيْسَ بالقائم وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْحَاكِم من رِوَايَةِ عبد الْوَاحِد بن زيد عَن عبَادَة بن نسي: قَالَ دخلت على شَدَّاد بن اَوْس فِيْ مُصَلَّاهُ وَهُوَ يبكي فَقُلْتُ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن مَا الَّذِيْ ابكاك قَالَ حَدِيْثٌ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت وَمَا هُوَ قَالَ بَيْنَمَا اَنا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْت بِوَجْهِهِ اَمرا سَاءَنِيْ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ ارى بِوَجْهِك قَالَ امرا اتخوفه على اُمتِي الشّرك وشهوة خُفْيَة قلت وتشرك اُمتك من بعْدك قَالَ يَا شَدَّاد اِنَّهُم لَا يَعْبُدُوْنَ شمسا وَلَا وثنا وَلَا حجرا وَلٰكِن يراؤون النَّاس باعمالهم قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّيَاء شرك هُوَ قَالَ نعم قلت فَمَا الشَّهْوَة الْخفية قَالَ يصبح اَحدهم صَائِما فتعرض لَهُ شَهْوَة من شهوات الدُّنْيَا فيفطر قَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قلت كَيْفَ وَعبد الْوَاحِد بن زيد الزَّاهِد مَتْرُوك وَرَوَاهُ ابْن مَاجه مُخْتَصرًا من رِوَايَةِ رواد بن الْجراح عَن عَامر بن عبد اللّٰه عَن الْحسن بن ذكْوَان عَن عبَادَة بن نسي عَن شَدَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَخوف مَا اَخَاف على اُمتِي الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ اما اِنِّيْ لست اَقُوْل يَعْبُدُوْنَ شمسا وَلَا قمرا وَلَا وثنا وَلٰكِن اَعمالا لغير اللّٰه وشهوة خُفْيَة

وعامر بن عبد اللّٰه لَا يعرف ورواد يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وروى الْبَيْهَقِيّ عَن يعلى بن شَدَّاد عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نعد الرِّيَاء فِيْ زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك الْاَصْغَر

❀❀ شہر بن حوشب نے عبدالرحمٰن بن غنم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں جابیہ (نامی شہر) کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو موجود پایا انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا' اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ ہمارے ساتھ چلتے ہوئے وہاں سے باہر آئے ہم اس دوران بات چیت کر رہے تھے' جس کے بارے میں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں میں سے کسی ایک کی' یا دونوں کی عمر طویل ہوئی' تو تم ضرور کسی ایسے شخص کو دیکھو گے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نازل ہونے والے قرآن کو بار بار پڑھتا ہوگا مستقل پڑھتا ہوگا وہ اس کے حلال کو حلال سمجھتا ہوگا' اور حرام کو حرام سمجھتا ہوگا وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہے گا لیکن اس کے باوجود وہ یوں رہے گا جیسے مردہ گدھے کا سر ہوتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اسی دوران حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے حضرت شداد رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تم لوگوں کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ ایک ایسی بات ہے' جس کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' اور وہ یہ ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''پوشیدہ شہوت اور شرک (کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے)''۔

تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تیری معافی کا سوال ہے (پھر انہوں نے فرمایا)

کہ اللہ کے رسول نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب جزیرہ نما عرب پر اس کی عبادت کی جائے''۔

جہاں تک پوشیدہ شہوت کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں' تو ہمیں یہ پتہ ہے کہ اس سے مراد دنیا میں عورتوں کی طرف دلچسپی اور لگاؤ ہے لیکن وہ شرک کون سا ہے' جس کے حوالے سے آپ ہمیں خوف دلا رہے ہیں' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں جو نماز ادا کرتا ہے' تو اسے کسی انسان کے لئے ادا کرتا ہے روزہ رکھتا ہے' تو کسی انسان کے لئے رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے' تو کسی انسان کے لئے کرتا ہے کیا وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے' تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کی طرف' توجہ نہیں فرماتا جس میں اس کی رضا کی نیت نہ کی گئی ہو اور وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر صرف اس کے لئے کیا گیا ہو' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''جسے میرے ساتھ شریک کیا جاتا ہے میں اس سے بہتر ہوں (یعنی میں شرک سے پاک ہوں) اور جو شخص کسی کو میرا شریک بناتا ہے' تو اس کا جسم اس کا عمل اس کا تھوڑا یا زیادہ سب کچھ اس شریک کے لئے ہوتا ہے' جسے اس نے میرا شریک بنایا ہے میں اس (عمل یا شرک) سے بے نیاز ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

عبدالرحمن بن غنم کے بارے میں یہ منقول ہے: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دمشق کی مسجد میں چند صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تمہارے بارے میں مجھے' جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ شرک خفی ہے' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال ہے کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت (یعنی الوداعی خطاب) کر رہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس جزیرہ (نما عرب) میں اس کی عبادت کی جائے البتہ جب تم اپنے عمل کو حقیر کرو گے' تو یہ اس کی پیروی ہوگی اور وہ اس سے بھی راضی ہو جائے گا''۔

تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے: ''جو شخص ریا کاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو ریا کاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

اس کے بعد (امام بیہقی) نے ایسی حدیث ذکر کی ہے' جس کی سند قوی نہیں ہے اس روایت کو امام احمد اور امام حاکم نے عبدالواحد بن زید کے حوالے سے عبادہ بن نسی سے روایت کیا ہے عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی نماز کی جگہ پر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمن آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں اس حدیث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے دریافت کیا: وہ

حدیث کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: "ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آرہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس اندیشے کے اثرات ہیں جو مجھے اپنی امت کے بارے میں ہے اور وہ خفیہ شہوت اور شرک کے حوالے سے ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد کیا آپ کی امت شرک میں مبتلاء ہو جائے گی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شداد! وہ لوگ سورج یا بت یا کسی پتھر کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ریاکاری شرک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: خفیہ شہوت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو صبح کے وقت روزہ رکھ لیں گے لیکن پھر انہیں دنیاوی خواہش لاحق ہو گی' تو وہ روزے کو ترک کر دیں گے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام منذری بیان کرتے ہیں: امام حاکم کا اس روایت کو سند کے اعتبار سے صحیح قرار دینا درست نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند کا ایک راوی عبدالواحد بن زید متروک ہے امام ابن ماجہ نے یہ روایت رواد بن جراح کے حوالے سے نقل کی ہے عامر بن عبداللہ نے اسے حسن بن ذکوان کے حوالے سے عبادہ بن نسی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس چیز کے بارے میں مجھے اپنی امت کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے' اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بتوں کی عبادت کریں گے بلکہ وہ غیر اللہ (کے لئے دکھاوے کے طور پر) عمل کریں گے' اور خفیہ شہوت کی پیروی کریں گے"۔

اس روایت کا ایک راوی عامر بن عبداللہ معروف نہیں ہے' اور رواد بن جراح کے بارے میں کلام آگے آئے گا امام بیہقی نے یعلیٰ بن شداد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم ریاکاری کو چھوٹا شرک شمار کرتے تھے"۔

54 - وَعَنِ الْقَاسِمِ بن مخيمرة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يقبل الله عملا فِيهِ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من رِيَاء . رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے جتنی ریاکاری ہو"۔

یہ روایت ابن جریر طبری نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

55 - وَرُوِيَ عَن عدي بن حَاتِم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤمر يَوْم الْقِيَامَة بناس مِنَ النَّاس إِلَى الْجَنَّة حَتَّى إِذا دنوا مِنْهَا واستنشقوا رِيحهَا ونظروا إِلَى قُصُورهَا وَمَا أعد اللّٰهِ لاهلها فِيهَا نُودُوا

أن اصرفوهم عنها لا نصيب لهم فيها فيرجعون بحسرة ما رجع الأولون بمثلها فيقولون ربنا لو ادخلتنا النار قبل أن تريننا ما أريتنا من ثوابك وما أعددت فيها لأوليائك كان أهون علينا قال ذاك أردت بكم كنتم إذا خلوتم بارزتموني بالعظائم وإذا لقيتم الناس لقيتموهم مخبتين تراؤون الناس بخلاف ما تعطوني من قلوبكم هبتم الناس ولم تهابوني وأجللتم الناس ولم تجلوني وتركتم للناس ولم تتركوني اليوم أذيقكم أليم العذاب مع ما حرمتم من الثواب. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ملے گا جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے' اور اس کی خوشبو محسوس کریں گے وہاں کے محلات اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس سب کو دیکھیں گے' تو حکم ہوگا انہیں جنت کی طرف سے واپس لے جایا جائے' کیونکہ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے' تو وہ لوگ ایسی حسرت کے ساتھ وہاں سے واپس آئیں گے کہ کوئی اس سے پہلے اس طرح کی حسرت کے ساتھ واپس نہیں آیا ہوگا وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اپنا اجر و ثواب اور اپنی نعمتیں' جو تو نے اپنے دوستوں کے لئے تیار کی ہیں' وہ سب ہمیں دکھانے سے پہلے اگر ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو ہمارے لئے یہ زیادہ آسان ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں یہی چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ اسی طرح کیا جائے تم وہ لوگ ہو کہ جب تم تنہا ہوتے تھے' تو کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے میری نافرمانی کرتے تھے' اور جب تم لوگوں سے ملا کرتے تھے' تو نیکوکار بن جایا کرتے تھے تم اپنے دل سے میرے فرمانبردار نہیں تھے لیکن لوگوں کے سامنے ریاکاری سے کام لیتے تھے تمہیں لوگوں کا خوف تھا اور تم مجھ سے نہیں ڈرتے تھے تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے' اور میری تعظیم نہیں کرتے تھے تم نے لوگوں کے لئے بہت کچھ کیا اور میرے لئے کچھ نہیں کیا تو آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم بھی کروں گا' اور تمہیں عذاب کی تکلیف میں مبتلاء بھی کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اس کے علاوہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

57 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ آخر الزَّمَان صَارَت أمتِي ثَلَاث فرق فرقة يعْبدُونَ اللّٰهِ خَالِصا وَفرْقَة يعْبدُونَ اللّٰهِ رِيَاء وَفرْقَة يعْبدُونَ اللّٰهِ ليستأكلوا بِهِ النَّاس فَإِذَا جمعهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة قَالَ للَّذي يستأكل النَّاس بعزتي وَجَلَالِي مَا أردْت بعبادتي فَيَقُوْلُ وَعزَّتك وجلالك أستأكل بِهِ النَّاس قَالَ لم ينفعك مَا جمعت انْطَلقُوْا بِهِ إِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذي كَانَ يعبده رِيَاء بعزتي وَجَلَالِي مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك رِيَاء النَّاس قَالَ لم يصعد إِلَيّ مِنْهُ شَيْءٌ انْطَلقُوْا بِهِ إِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذي كَانَ يعبده خَالِصا بعزتي وَجَلَالِي مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك أَنْت أعْلَم بذلك من أردْت بِهِ أردْت بِهِ ذكرك ووجهك قَالَ صدق عَبدِي انْطَلقُوْا بِهِ إِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من رِوَايَة عبيد بن إِسْحَاق الْعَطَّار وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ عَن مولى أنس وَلَمْ يسمه قَالَ قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره باخْتِصَار

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں میری امت میں تین گروہ بن جائیں گے ایک گروہ خالص طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا ایک گروہ ریاکاری کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا' اور ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لئے کرے گا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے مال حاصل کرے قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں جمع کرے گا' تو جن لوگوں کا مقصد لوگوں کے اموال حاصل کرنا تھا اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم مجھے یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے؟ تو وہ عرض کرے گا اے اللہ! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں لوگوں کا مال حاصل کرنا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اس کے بعد اللہ تعالیٰ ریاکاری کے طور پر عبادت کرنے والے شخص سے دریافت کرے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں صرف دکھاوا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں سے کچھ بھی میری بارگاہ تک نہیں پہنچا ہے (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) تم میں اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اور اسے جہنم میں ڈال دو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والے شخص سے فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا' تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے اس بارے میں جو میری نیت تھی؛ میں نے اس کے ذریعے تیرے ذکر' تیری رضامندی کے حصول کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے (پھر وہ فرشتوں سے فرمائے گا:) تم اسے جنت کی طرف لے جاؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبید بن اسحاق عطار کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے باقی راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا وہ غلام یہ کہتا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو مختصر روایت کے طور پر نقل کر دیا ہے۔

58 - وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بصحف مختمة فتنصب بَيْنَ يَدى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ألقوا هٰذِهٖ واقبلوا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ وَعزّتك وجلالك مَا رَأينا إلَّا خيرا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إن هٰذَا كَانَ لغير وَجْهي وَإنِّي لَا أقبل إلَّا مَا ابْتغِي بِهٖ وَجْهي

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة احدهمَا رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن مہر بند صحیفے لائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کو ایک طرف کر دو اور ان کو لے لو تو فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے ہم نے صرف بھلائی دیکھی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ (جو ایک طرف کیے گئے ہیں) وہ عمل ہیں جن میں میری رضا کو مطلوب نہیں رکھا گیا اور میں صرف وہ چیز قبول کروں گا جس کے ذریعے میری رضا مراد لی گئی ہو۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے دو ایسی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ امام

بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

59 - وَرُوِیَ عَن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ حَدثنِي حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ قَالَ فَبكى معَاذ حَتّٰى ظَنَنت انه لَا يسكت ثُمَّ سكت ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ لي يَا معَاذ قلت لَهُ لَبَّيْكَ بِاَبِيْ اَنْت وَامي . قَالَ اِنِّیْ محدثك حَدِيثا اِن اَنْت حفظته نفعك وَاِن اَنْت ضيعته وَلَمْ تحفظه انْقَطَعت حجتك عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَا معَاذ اِن اللّٰه خلق سَبْعَة اَمْلَاك قبل اَن يخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض ثُمَّ خلق السَّمٰوَات فَجعل لكل سَمَاء من السَّبْعَة ملكا بوابا عَلَيْهَا قد جَلَّلَهَا عظما فتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من حِين اصبح اِلَى اَن اَمْسَى لَهُ نور كنور الشَّمْس حَتّٰى اِذا صعدت بِهِ اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا ذكرته فَكَثرته فَيَقُوْلُ الْملك للحفظة اضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا صَاحب الْغَيْبَة اَمرنِیْ رَبِّي اَن لَا أدع عمل من اغتاب النَّاس يجاوزني اِلَى غَيْرِي قَالَ ثُمَّ تَاتِي الْحفظَة بِعَمَل صَالح من اَعمال العَبْد فتمر فتزكيه وتكثره حَتّٰى تبلغ بِهِ اِلَى السَّمَاء الثَّانِيَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بالسماء الثَّانِيَة قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ اَرَادَ بِعَمَلِهِ هٰذَا عرض الدُّنْيَا اَمرنِیْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني اِلَى غَيْرِي اِنَّهٗ كَانَ يفتخر على النَّاس فِیْ مجَالِسهمْ قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد يبتهج نورا من صَدَقَة وَصِيَام وَصَلَاة قد أعجب الْحفظَة فتجاوزوا بِهِ اِلَى السَّمَاء الثَّالِثَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا ملك الْكبر اَمرنِیْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني اِلَى غَيْرِي اِنَّهٗ كَانَ يتكبر على النَّاس فِیْ مجَالِسهمْ

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد يزهر كَمَا يزهر الْكَوْكَب الدُّرِّي لَهُ دوِي من تَسْبِيح وَصَلَاة وَحج وَعمرَة حَتّٰى يجاوزوا بِهِ اِلَى السَّمَاء الرَّابِعَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اضربوا ظَهره وبطنه اَنا صَاحب الْعجب اَمرنِیْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني اِلَى غَيْرِي اِنَّهٗ كَانَ اِذا عمل عملا اَدخل الْعجب فِیْ عمله

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد حَتّٰى يجاوزوا بِهِ اِلَى السَّمَاء الْخَامِسَة كَاَنَّهٗ الْعَرُوْس المزفوفة اِلَى بَعْلهَا فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واحملوه على عَاتِقه اَنا ملك الْحَسَد اِنَّهٗ كَانَ يحْسد النَّاس مِمَّن يتَعَلَّم وَيعْمل بِمثل عمله وكل من كَانَ يَاْخُذ فضلا من الْعِبَادَة يحسدهم وَيَقَع فيهم اَمرنِیْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني اِلَى غَيْرِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَحج وَعمرَة وَصِيَام فيجاوزون بِهِ اِلَى السَّمَاء السَّادِسَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ كَانَ لَا يرحم اِنْسَانا قطّ من عباد اللّٰه اَصَابَهُ بلَاء اَوْ ضرّ بل كَانَ يشمت بِهِ اَنا ملك الرَّحْمَة اَمرنِیْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني اِلَى غَيْرِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد اِلَى السَّمَاء السَّابِعَة من صَوْم وَصَلَاة وَنَفَقَة واجتهاد وورع لَهُ دوِي كَدَوِيِّ الرَّعْد وضوء كضوء الشَّمْس مَعَه ثَلَاثَة

آلاف ملك فيجاوزون بِه إِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهَذَا الْعَمَل صَاحبه واضربوا جوارحه اقفلوا على قلبه إِنِّي احجب عَن رَبِّي كل عمل لم يرد بِه وَجه رَبِّي إِنَّهُ أَرَادَ بعمله غير الله إِنَّهُ أَرَادَ بِه رفْعَة عِنْد الْفُقَهَاء وذكرا عِنْد الْعلمَاء وصوتا فِي الْمَدَائِن أَمرنِي رَبِّي أَن لَا أدع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي وكل عمل لم يكن لله خَالِصا فَهُوَ رِيَاء وَلَا يقبل الله عمل الْمرَائِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَصِيَام وَحج وَعمرَة وَخلق حسن وَصمت وَذكر لله تَعَالَى وتشيعه مَلَائِكَة السَّمَوَات حَتَّى يقطعوا بِهِ الْحجب كلهَا إِلَى الله عز وَجل فيقفون بَين يَدَيْهِ وَيشْهدُونَ لَهُ بِالْعَمَلِ الصَّالح المخلص لله قَالَ فَيَقُول الله لَهُم أَنْتُم الْحفظَة على عمل عَبدِي وَأَنا الرَّقِيب على نَفسه إِنَّه لم يردني بِهَذَا الْعَمَل وَأَرَادَ بِه غَيْرِي فَعَلَيهِ لَعنتي فَتَقول الْمَلَائِكَة كلهَا عَلَيْهِ لعنتك ولعنتنا وَتقول السَّمَوَات كلهَا عَلَيْهِ لعنة الله ولعنتنا وتلعنه السَّمَوَات السَّبع وَمن فِيهِنَّ

قَالَ معَاذ قلت يَا رَسُول الله أَنْت رَسُول الله وَأَنا معَاذ قَالَ اقتد بِي وَإِن كَانَ فِي عَمَلك تقصير يَا معَاذ حَافظ على لسَانك من الوقيعة فِي إخوانك من حَملَة الْقُرْآن واحمل ذنوبك عَلَيْك وَلَا تحملهَا عَلَيْهِم وَلَا تزك نَفسك بذمهم وَلَا ترفع نَفسك عَلَيْهِم وَلَا تدخل عمل الدُّنْيَا فِي عمل الْآخِرَة وَلَا تتكبر فِي مجلسك لكَي يحذر النَّاس من سوء خلقك وَلَا تناج رجلا وعندك آخر

وَلَا تتعظم على النَّاس فَيَنْقَطِع عَنْك خير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَلَا تمزق النَّاس فتمزقك كلاب النَّار يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار قَالَ الله تَعَالَى وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (النازعات 2) أَتَدْرِي مَا هن يَا معَاذ

قلت مَا هن بِأبي أَنْت وَأمي قَالَ كلاب فِي النَّار تنشط اللَّحْم والعظم

قلت بِأبي أَنْت وَأمي فَمن يُطيق هَذِه الْخِصَال وَمن ينجو مِنْهَا قَالَ يَا معَاذ إِنَّه ليسير على من يسره الله عَلَيْهِ

قَالَ فَمَا رَأَيْت أَكثر تِلَاوَة لِلْقُرْآنِ من معَاذ للحذر مِمَّا فِي هَذَا الحَدِيث

رَوَاهُ ابْن الْمُبَارك فِي كتاب الزّهْد عَن رجل لم يسمه عَن معَاذ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي غير الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَغَيرهمَا وَرُوِيَ عَن عَليّ وَغَيره وَبِالْجُمْلَةِ فآثار الْوَضع ظَاهِرَة عَلَيْهِ فِي جَمِيع طرقه وبجميع أَلْفَاظه

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے یہ کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو؛ راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ یوں محسوس ہوا کہ اب وہ خاموش نہیں ہوں گے پھر وہ خاموش ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات بتانے لگا ہوں اگر تم اس کو یاد رکھو گے تو یہ تمہیں فائدہ دے گی اور اگر تم نے اسے یاد نہ رکھا اور ضائع

کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری حجت منقطع ہو جائے گی (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:)

''اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتوں کو پیدا کیا اس کے بعد اس نے آسمانوں کو پیدا کیا تو ساتوں آسمانوں میں سے ہر ایک کے لئے ان میں سے ایک ایک فرشتے کو دربان مقرر کیا پھر اس نے ان آسمانوں کو اپنی عظمت کے ذریعے ڈھانپ لیا جب اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی شخص کے اعمال کو ساتھ لے کر صبح کے وقت یا شام کے وقت اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ان اعمال کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوتی ہے یہاں تک کہ جب وہ فرشتے دنیاوی آسمان تک پہنچتے ہیں اور اس عمل کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے کہتا ہے: اس عمل کو کرنے والے کے منہ پر مار دو میں غیبت کے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ غیبت کرنے والے شخص کے کسی بھی عمل کو آگے نہ جانے دوں (نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) پھر کبھی عمل نوٹ کرنے والے وہ فرشتے آدمی کے نیک اعمال کو لے کر جاتے ہیں اور اس کے پاک ہونے' اور زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو دوسرے آسمان سے متعلق دربان فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ اس کا مقصد اس کے ذریعے دنیاوی اسباب کا حصول تھا اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے سامنے اپنے عمل پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور یہ حالت ہوتی ہے کہ اس عمل میں سے نماز' روزے' اور صدقے کا نور نکل رہا ہوتا ہے' جس کو دیکھ کر فرشتے خوش ہوتے ہیں وہ فرشتے جب تیسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے:

ٹھہر و اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ میں تکبر سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس نوعیت کے عمل کو آگے نہ جانے دوں یہ شخص لوگوں کی محفل میں ان کے سامنے تکبر کا اظہار کیا کرتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور وہ عمل یوں چمک رہا ہوتا ہے' جس طرح چمک دار ستارہ چمکتا ہے اس عمل سے تسبیح نماز حج اور عمرے کی آواز آتی ہے یہاں تک کہ فرشتے وہ عمل لے کر چوتھے آسمان تک پہنچتے ہیں' تو وہاں دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کو اس کے ظاہر پر اور باطن پر مارنا کیونکہ میں خود پسندی سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ ایسے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں جب یہ شخص نیک عمل کرتا تھا تو اس عمل میں خود پسندی کو شامل کر دیتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور پانچویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل یوں (بنا سنورا ہوتا ہے) جس طرح دلہن ہو جس کی رخصتی کروائی جانی ہو' تو پانچویں آسمان سے متعلق فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے کہ تم ٹھہر جاؤ اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے کندھے پر رکھ دو کیونکہ میں حسد سے متعلق فرشتہ ہوں یہ شخص علم سیکھنے والے لوگوں سے حسد کیا کرتا تھا اور عمل ان کی طرح کرتا تھا بندوں میں سے' جسے بھی کوئی فضیلت ہوتی تھی یہ اس سے حسد کرتا تھا اور

اس میں عیب بیان کرتا تھا میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح عمل نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز زکوٰۃ حج عمرہ اور روزہ اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور چھٹے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں' تو چھٹے آسمان کا دربان فرشتہ ان سے یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل، عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے مصیبت زدہ پریشان حال بندوں پر ذرا بھی رحم نہیں کرتا تھا بلکہ یہ ان کی مصیبت پر خوش ہوا کرتا تھا اور میں رحمت سے متعلق فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے کسی عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کے روزے، نماز، صدقہ، اجتہاد اور تقویٰ کے متعلق اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل بجلی کی کڑک کی مانند (آواز والا) اور سورج کی روشنی کی مانند روشنی والا ہوتا ہے جب کہ تین ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں' جب وہ فرشتے ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا نگران فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے تم ٹھہر جاؤ اور اس عمل کو اس کے کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے دیگر اعضاء پر بھی مارو اور اس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ میں کوئی بھی ایسا عمل اپنے پروردگار کی بارگاہ تک نہیں جانے دوں گا جو عمل آدمی نے میرے پروردگار کی رضا کے لئے نہ کیا ہو' اور اس عمل کے ذریعے اس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو اس نے وہ عمل اس لئے کیا ہوتا کہ اس عمل کے ذریعے فقہاء کے سامنے بلند مرتبہ حاصل کرے علماء کے سامنے شہرت حاصل کرے' اور مختلف علاقوں میں مشہور ہو جائے۔

میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو آگے نہ جانے دوں' جو عمل خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں ریاکاری شامل ہو' تو اللہ تعالیٰ ریاکار شخص کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز، زکوٰۃ، روزے، حج، عمرہ، اچھے اخلاق، خاموشی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور ان اعمال کے ساتھ آسمان کے فرشتے چلتے ہیں یہاں تک کہ تمام حجاب پار کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے' اور وہ فرشتے یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ نیک عمل ہے' اور خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے کیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے عمل سے متعلق نگران فرشتے ہو' اور میں اس کی ذات کا نگران ہوں اس نے اس عمل کے ذریعے میری ذات مراد نہیں لی تھی بلکہ میری بجائے کسی اور کی رضا مراد تھی' تو اس پہ میری لعنت ہو' تو تمام فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر تیری اور ہماری لعنت ہو پھر تمام آسمانوں کے فرشتے پر کہتے ہیں: اس پر اللہ کی اور ہماری لعنت ہو پھر اس پر سات آسمانوں اور ان میں موجود تمام مخلوق لعنت کرتی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں معاذ ہوں (میں ان سب چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری پیروی کرو! اے معاذ اگر تمہارے عمل میں کوئی کوتاہی ہوئی (تو وہ معاف ہو جائے گی) تم اپنے ان بھائیوں میں عیب نہ نکالو جو قرآن کے عالم ہیں' جس نے اس حوالے سے اپنی زبان کی

حفاظت کوئی اپنے گناہ کا وزن خود اٹھاؤ اسے ان پر نہ ڈالو اور ان کی برائی بیان کر کے اپنے آپ کی اچھائی کو ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو اور خود ان سے بلند مرتبہ نہ سمجھو اور دنیا سے متعلق عمل کو آخرت سے متعلق عمل میں داخل نہ کرو اور اپنی محفل میں تکبر کا اظہار نہ کرنا کہ لوگ تمہارے برے اخلاق سے ڈرنے لگیں اور جب تمہارے پاس دو آدمی موجود ہوں تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کرو اور لوگوں کے سامنے اپنی عظمت اور رعب کا اظہار نہ کرو ورنہ دنیا اور آخرت کی بھلائی تم سے لاتعلق ہو جائے گی اور لوگوں کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ قیامت کے دن جہنم کے کتے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور قسم ہے آسانی سے (روح قبض کرنے والے فرشتوں کی)''۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اے معاذ! کیا تم جانتے ہو؟ وہ کتے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے کتے ایسے ہیں جو گوشت اور ہڈی کو الگ الگ کر دیں گے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون شخص ہے؟ جو ان سب خامیوں سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو اور کون ان سے نجات پا سکتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ تعالیٰ انہیں جس کے لئے آسان کر دے اس کے لئے یہ آسان ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا اور اُن کے بکثرت تلاوت کرنے کی وجہ یہی تھی کہ اس حدیث میں جو امور مذکور ہوئے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے ڈرا کرتے تھے۔

(مصنف بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام عبداللہ بن مبارک نے اپنی کتاب الزہد میں ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے ابن حبان اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے تاہم مختصر یہ ہے کہ اس کے تمام طرق اور اس کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

فصل:

60 - عَنْ اَبِیْ عَلِیٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ کَاهِل قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَاِنَّهٗ أخفی من دَبِیب النَّمل فَقَامَ اِلَیْهِ عبد الله بن حزن وَقیس بن الْمضَارب فَقَالَا وَاللّٰه لَنخرجَنَّ مِمَّا قلت اَوْ لنأتین عمر مَاْذُونا لنا اَوْ غیر مَاْذُون فَقَالَ بل أخرج مِمَّا قلت خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَاِنَّهٗ أخفی من دَبِیب النَّمل فَقَالَ لَهٗ من شَاءَ اللّٰه اَن یَقُوْلُ وَکَیْف نتقیه وَهُوَ أخفی من دَبِیب النَّمل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذ بك من اَن نشْرك بك شَیْئًا نعلمهٗ ونستغفرك لما لَا نعلمهٗ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلَی اَبِی عَلِیّ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

وَاَبُوْ عَلِیّ وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ أر اَحَدًا جرحه وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ حُذَیْفَة اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ یَقُوْلُ کل یَوْم ثَلَاث مَرَّات

❀❀ بنو کاہل سے تعلق رکھنے والے ابو علی نامی ایک صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچتے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتی

ہے اس پر عبداللہ بن حزن اور قیس بن مضارب نامی صاحبان کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! آپ نے جو کچھ کہا ہے یا تو آپ
کو اس کا حوالہ بتانا ہوگا ورنہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے خواہ وہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیں یا نہ دیں
تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے تمہیں اس کا حوالہ بتا دیتا ہوں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ مخفی ہے
تو جس کے بارے میں اللہ کو منظور تھا اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب اس کی حالت چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے
تو پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! ہم اس چیز سے تیری پناہ مانگتے
ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جب کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہم اس چیز کے بارے میں بھی تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں جس
کا ہمیں علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ابوعلی تک اس کے تمام راوی مستند ہیں اور ''صحیح'' ان سے استدلال کیا جاتا ہے
اور امام ابن حبان نے ابوعلی کو ثقہ قرار دیا ہے (مصنف کہتے ہیں) میں نے بھی کسی کو اس پر جرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔
امام ابویعلیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس روایت میں یہ مذکور ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم یہ کلمہ روزانہ تین مرتبہ پڑھا کرو''۔

3 - اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِتِّبَاعِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّة

کتاب وسنت کی پیروی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

61 - عَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وعظنا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موعظة وجلت
مِنْهَا الْقُلُوْبُ وذرفت مِنْهَا الْعُيُوْنُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا موعظة مُودع فأوصنا
قَالَ أوصيكم بتقوى الله والسمع وَالطَّاعَة وَإِن تأمر عَلَيْكُمْ عبد وَاَنَّهُ من يَعش مِنْكُمْ فسيرى اخْتِلَافا
كثيرا فَعَلَيْكُمْ بسنتي وَسنة الْخُلَفَاء الرَّاشِدين المهديين عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ وَاِيَّاكُمْ ومحدثات الْأُمُور فَإِن
كل بِدعَة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح
قَوْله عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ اى اجتهدوا على السّنة والزموها واحرصوا عَلَيْهَا كَمَا يلْزم العاض على
الشَّيْء بنواجذه خوفًا من ذَهَابه وتفلته والنواجذ بالنُّوْن وَالْجِيم والذال الْمُعْجَمَة هِيَ الأنياب وَقيل

حدیث 61: صحیح ابن حبان - ذکر وصف الفرقة الناجیة من بین الفرق التی تفترق علیها أمة حدیث: 5 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب العلم وأما حدیث عبد الله بن مسعود - حدیث: 298 سنن الدارمی - باب اتباع السنة حدیث: 100 السنن الکبری للبیهقی - کتاب آداب القاضی باب ما یقضی به القاضی ویفتی به المفتی ، فإنه غیر جائز - حدیث: 18914 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله من اسمه عفیف - عبد الرحمن بن أبی بلال الخزاعی حدیث: 15436 شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان فصل فی فضل الجماعة والألفة وکراهیة الاختلاف والفرقة وما جاء فی - حدیث: 7238 حلیة الأولیاء - خالد بن معدان حدیث: 7187

الأضراس

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جسے سن کر دلوں پر خوف طاری ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہے تو آپ ہمیں کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور (حاکم وقت) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی ہدایت کرتا ہوں خواہ کسی غلام کو تمہارا حاکم مقرر کر دیا جائے تم میں سے جو شخص (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا (تو ایسی صورت حال میں) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کے مرکز خلفاء کی سنت کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کے رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے الفاظ "عضوا علیھا بالنواجذ" یعنی سنت کے بارے میں بھرپور کوشش کرو اسے لازم پکڑو اس کی حرص رکھو جس طرح دانتوں کے ذریعے کوئی چیز پکڑنے والا شخص اسے پکڑ کے رکھتا ہے اس خوف کے تحت کہ کہیں وہ چیز رخصت نہ ہو جائے یا چھوٹ نہ جائے اور لفظ "نواجذ" میں ن اور ج اور ذ ہیں۔ اس سے مراد اطراف کے دانت اور ایک قول کے مطابق داڑھیں ہیں۔

62 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ تَشْهَدُوْن اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا بلٰی

قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید اللّٰه وطرفه بِاَيْدِيْكُمْ فتمسكوا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لن تضلوا وَلَنْ تهلكوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے تو اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو! اس کے بعد تم کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

63 - وَرُوِیَ عَنْ جُبَیْر بن مطعم قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ اَلَيْسَ تَشْهَدُوْن اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهٗ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَن الْقُرْآن جَاءَ من عِنْد اللّٰه قُلْنَا بلٰی

قَالَ فأبشروا فَاِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید اللّٰه وطرفه بِاَيْدِيْكُمْ فتمسكوا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لن تهلكوا وَلَنْ تضلوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْر

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "جحفہ" نامی جگہ پر موجود تھے نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیاتم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تو تم اس کو مضبوطی سے تھام کے رکھو! تم اس کے بعد کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے' اور گمراہ نہیں ہو گے''۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

64 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدرِىّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكل طيبا وَعمل فِىْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجَنَّة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِن هٰذَا فِىْ أمتك الْيَوْم كثير قَالَ وسيكون فِىْ قوم بعدِى

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الصمت وَغَيْرِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص پاکیزہ خوراک کھائے' اور سنت پر عمل کرے' لوگوں کو اپنی زیادتی سے محفوظ رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طرح کے لوگ' تو آج کل آپ کی امت میں بہت زیادہ ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد بھی کچھ ایسے لوگ ہوں گے (جن میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہوں گی)''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ نہیں ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

65 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تمسك بِسنتى عِنْد فَسَاد أمتِىْ فَلَهٗ أجر مائَة شَهِيد

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ من رِوَايَة الْحسن بن قُتَيْبَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة بِإِسْنَادٍ لَا بَاس بِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فَلَهٗ أجر شَهِيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھام کے رکھے گا اسے ایک سو شہیدوں کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن بن قتیبہ کے حوالے سے' اور امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے ایک شہید کا اجر ملے گا''۔

66 - وَعَنهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطب النَّاس فِىْ حجَّة الْوَدَاع فَقَالَ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد بِأَرْضكُم وَلٰكِن رَضِى اَن يطاع فِيْمَا سوى ذٰلِكَ مِمَّا تحاقرُوْنَ من اَعمالكُم فاحذروا اِنِّى قد تركت فِيْكُمْ مَا اِن اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تضلوا اَبَدًا كتاب اللّٰه وَسنة نبيه الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

احتج البخاري بعكرمة واحتج مسلم بابي اويس وله اصل في الصحيح

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن دیگر اعمال کے بارے میں اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اس کی پیروی کی جائے اور یوں تم اپنے اعمال کے حوالے سے اپنے آپ کو کمتر کرلو تو تم لوگ اس چیز سے بچ کے رہنا بے شک میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام بخاری نے عکرمہ سے جب کہ امام مسلم نے ابواویس سے روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث کی اصل ''صحیح'' میں موجود ہے۔

67 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الاقتصاد فِي السّنة أحسن من الِاجْتِهَاد فِي الْبِدْعَة رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت کو اختیار کرنا بدعت کے بارے میں کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

امام حاکم نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند امام مسلم اور امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

68 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مرعوب فَقَالَ وأطيعوني مَا كنت بَيْن أظهركُمْ وَعَلَيْكُمْ بِكِتَاب الله أحلُّوا حَلَاله وحرموا حرَامه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ پر مرعوب ہونے کی کیفیت تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم پر لازم ہے کہ اللہ کی کتاب (کے مطابق عمل کرو) تم اس کے حلال کو حلال قرار دو اور اس کی حرام قرار دی ہوئی چیز کو حرام سمجھو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

69 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن شَافِع مُشَفع من اتبعهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّة وَمَنْ تركه اَوْ أعرض عَنهُ اَوْ كلمة نَحْوهَا زج فِي قَفاهُ اِلَى النَّار

رَوَاهُ الْبَزَّار هٰكَذَا مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد وَرَوَاهُ مَرْفُوْعا من حَدِيْث جَابر وَاسْنَاد الْمَرْفُوْع جيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن سفارش کرنے والا ہے اور اس کی سفارش اس شخص کے حق میں

مقبول ہوگی جو اس کی پیروی کرے گا یہ اس شخص کو جنت میں لے جائے گا' اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا یا اس سے منہ موڑ لے گا (یا اس کی مانند کوئی کلمہ ہے) تو اس شخص کو گردن کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور مرفوع روایت کی سند عمدہ ہے۔

70 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن اللّٰہ قد أعْطی کل ذِیْ حق حَقه اِلَّا اَن اللّٰہ قد فرض فَرَائض وَسن سننا وحد حدودا وَأحل حَلالا وَحرم حَرَامًا وَشرع الدّین فَجعله سهلا سَمحا وَاسِعًا وَلَمْ یَجعله ضیقا اَلا اِنَّهٗ لَا اِیمَان لمن لَا اَمَانَة لَهٗ وَلَا دین لمن لَا عهد لَهٗ وَمَنْ نکث ذمَّة اللّٰہ طلبه وَمَنْ نکث ذِمَّتِیْ خاصمته وَمَنْ خاصمته فلجت عَلَیْهِ وَمَنْ نکث ذِمَّتِیْ لم ینل شَفَاعَتِیْ وَلَمْ یرد علی الْحَوْض الحَدِیْثِ. رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

قَوْلِه فلجت عَلَیْهِ بِالْجِیم اَی ظهرت عَلَیْهِ بِالْحجَّةِ والبرهان وظفرت بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ فرض لازم کیے ہیں کچھ سنتیں مقرر کی ہیں کچھ حدود مقرر کی ہیں کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے کچھ کو حرام قرار دیا ہے اس نے جو دین مقرر کیا ہے اسے آسان نرم اور وسعت والا بنایا ہے اسے تنگی والا نہیں بنایا ہے یہ بات یاد رکھنا کہ اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس میں امانت نہ ہو' اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا جو عہد (کی پاسداری) نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کو توڑ دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' اور جو میری دی ہوئی ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا میں اس کا مقابل فریق بنوں گا' اور اس سے اختلاف کروں گا جو شخص میری دی ہوئی پناہ کو توڑ دے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور وہ میرے حوض پر نہیں آسکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''فلجت علیه'' ج کے ساتھ ہے یعنی انہوں نے حجت اور برہان کی بنیاد پر ان پر غلبہ حاصل کیا اور ان کے خلاف کامیابی حاصل کی۔

71 - وَعَنْ عَابس بن ربیعَة قَالَ رَاَیْت عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یقبل الْحجر یَعْنِی الْاَسود وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لأَعْلم اَنَّك حجر لَا تَنفع وَلَا تضر وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقبلك مَا قبلتك

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم صرف ایک پتھر ہو تم (بذات خود) نہ تو کوئی نفع دے سکتے ہو' اور نہ کوئی نقصان کرسکتے ہو' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں نے تمہیں بوسہ نہیں دینا تھا''۔

یہ روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کی ہے۔

72 - وَعَنْ عُرْوَةَ بن عبد الله بن قُشَيْر قَالَ حَدثنِي مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتيت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْط من مزينة فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّهُ لمُطلق الأزرار فادخلت يَدي فِيْ جنب قَمِيصه فمسست الخَاتم .قَالَ عُرْوَة فَمَا رَأَيْت مُعَاوِيَة وَلَا ابْنه قطّ فِيْ شتاء وَلَا صيف إِلَّا مطلقي الأزرار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَه إِلَّا مُطلقَة أزرارهما

عروہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن قرہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ مزینہ قبیلے کے افراد کے درمیان تشریف فرما تھے ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے' تو میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کی مہر نبوت کو چھولیا۔

راوی عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ دیکھا کہ معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے گرمی یا سردی ہر موسم میں قمیص کے بٹن کھلے رکھتے تھے (یعنی وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے)۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مگر ان کے بٹن (ہمیشہ) کھلے ہوتے تھے''۔

73 - وَعَنْ زيد بن أسلم قَالَ رَأَيْت ابْن عمر يُصَلِّي محلولا أزراره فَسَأَلته عَن ذَلِك فَقَالَ رَأَيْت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَله .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ عَن الْوَلِيد بن مُسْلِم عَن زيد وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن زُهَيْر بن مُحَمَّد عَن زيد

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ادا کرتے ہوئے اپنے بٹن کھولے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ولید بن مسلم کے حوالے سے زید سے نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس کو زہیر بن محمد کے حوالے سے زید سے نقل کیا ہے۔

74 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ كُنَّا مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ سفر فَمر بمَكَان فحاد عَنهُ فَسئلَ لم فعلت ذَلِك قَالَ رَأَيْت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعل هٰذَا فَفعلت

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .قَوْله حاد بِالْحَاء وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ اَى تنحى عَنهُ وَأخذ يَمِينا أَو شمالا

مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک مقام پر پہنچ کر وہ عام راستے سے ہٹ گئے ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں ہے' تو انہوں نے جواب دیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ

نے (اس مقام سے گزرتے ہوئے) اسی طرح کیا تھا تو میں نے بھی ویسا ہی کیا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "حاذ" میں ح اور د ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان سے ہٹ گئے اور دائیں یا بائیں ہو گئے۔

75 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ يَاتِي شَجَرَة بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِينَة فيقيل تحتها ويخبر اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يفعل ذٰلِكَ .رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کے دوران وہ ایک مخصوص درخت کے پاس آ کر اس کے نیچے کچھ دیر کے لئے آرام کیا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔

امام بزار نے اس روایت کو ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

76 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كنت مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ بِعَرَفَات فَلَمَّا كَانَ حِيْن رَاحَ رحت مَعَه حَتّٰى اَتـى الإِمَام فصلى مَعَه الاُوْلٰى وَالْعصر ثُمَّ وقف وَاَنَا وَاَصْحَاب لى حَتّٰى اَفَاضَ الامام فأفضنا مَعَه حَتّٰى انْتهى اِلَى الْمضيق دون المأزمين فَاَنَاخَ وأنخنا وَنَحْنُ نحسب انه يُرِيد اَن يُصَلِّي فَقَالَ غُلَامه الَّذِيْ يمسك رَاحِلَته اِنَّهُ لَيْسَ يُرِيد الصَّلَاة وَلكنه ذكر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما انْتهى اِلَى هٰذَا الْمَكَان قضى حَاجته فَهُوَ يحب اَن يقْضِي حَاجته

رَوَاهُ اَحْـمـد وَرُوَاتـه مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح .قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ والاٰثار عَن الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فِيْ اتباعهم لَهُ واقتفائهم سنته كَثِيْرَة جدا وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيره

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میدان عرفات میں، میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا جب بھی کسی مخصوص عمل کا مخصوص وقت ہوتا تو وہ اس عمل کو کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ وہ عمل کر لیتا تھا یہاں تک کہ جب حاکم وقت آ گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا یہاں تک کہ جب حاکم وقت عرفات سے واپس آیا تو ہم بھی وہاں سے واپس آ گئے جب ہم "مازمین جگہ کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا لیا اور یہ بات بیان کی کہ وہ نماز نہیں ادا کرنے لگے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قضائے حاجت کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند تھی کہ وہ اس جگہ رک کر قضائے حاجت کریں"۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح (بخاری یا صحیح مسلم) میں روایات منقول ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے کے بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا جس کے علاوہ کوئی اور پروردگار نہیں ہے۔

4 - التَّرْهِيب من ترك السّنة وارتكاب البدع والأهواء

باب: سنت ترک کرنے' بدعت کے ارتکاب اور نفسانی خواہشات (کی پیروی) سے متعلق ترہیبی روایات

77 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحدث فِيْ أمرنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظه: من صنع أمرا على غير أمرنَا فَهُوَ رد وَابْن مَاجه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: من عمل عملا لَيْسَ عَلَيْهِ أمرنَا فَهُوَ رد

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے ہمارے اس معاملے (دین) کے بارے میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس کا حصہ نہ ہو' تو وہ چیز مسترد کی جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص نے ہمارے معاملے (یعنی دینی حکم) سے ہٹ کر کوئی اور نیا کام کیا تو وہ مسترد ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مسترد ہوگا''۔

78 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا خطب احْمَرَّتْ عَيناهُ وَعلا صَوْته وَاشْتَدَّ غَضَبه كَاَنَّهُ مُنْذر جَيش يَقُوْلُ صبحكم ومساكم وَيَقُوْلُ بعثت اَنا وَالساعَة كهاتين وَيقرن بَيْن أُصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى وَيَقُوْلُ أما بعد فَإِن خير الحَدِيْثِ كتاب اللّٰه وَخير الْهَدْى هدى مُحَمَّد وَشر الْاُمُور محدثاتها وكل بِدعَة ضَلَالَة ثُمَّ يَقُوْلُ انا اَوْلى بِكُل مُؤْمِن من نَفسه من ترك مَالا فلاهله وَمَنْ ترك دينا اَوْ ضيَاعًا فَإِلَيَّ وَعلي.

حديث 77: صحيح البخاري - كتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود - حديث: 2571 صحيح مسلم - كتاب الأقضية' باب نقض الأحكام الباطلة - حديث: 3328 صحيح ابن حبان - ذكر الزجر عن أن يحدث المرء في أمور المسلمين' حديث: 26 سنن أبي داود - كتاب السنة' باب في لزوم السنة - حديث: 4011 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 14 سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3971 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب: لا يحيل حكم القاضي على المقضي له والمقضي - حديث: 19107 السنن الصغير للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب ما يحكم به الحاكم - حديث: 3254 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 25783 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4473 مسند الشهاب القضاعي - من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد' حديث: 345

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَة وَغَيْرُهُمَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوش میں اضافہ ہو جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تمہاری صبح اور تمہاری شام (یعنی اپنی صبح وشام کا خیال رکھو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ فرماتے تھے آپ یہ بھی فرماتے تھے: امابعد! بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے‘ اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور سب سے برا کام نیا پیدا شدہ ہے ہر بدعت گمراہی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا‘ تو وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا‘ اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا‘ تو وہ میری طرف آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ذمہ ہوں گے“۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

79 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اِنَّ مَن كَانَ قَبلَكُمْ مِن اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَاِن هٰذِهِ الْاُمة ستفرق على ثَلَاث وَسَبْعِيْنَ ثِنتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّار وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّة وَهِي الْجَمَاعَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَزَاد فِي رِوَايَةٍ: وَاِنَّهُ لَيخرج فِيْ اُمتِيْ اَقوام تتجارى بهم الْاَهْوَاء كَمَا يتجارى الْكَلْب بِصَاحِبِهِ لَا يبْقى مِنْهُ عرق وَلَا مفصل اِلَّا دخله. قَوْلِهِ الْكَلْب بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام

قَالَ الْخطابِيّ هُوَ دَاءٌ يعرض لِلْاِنْسَان من عضة الْكَلْب الْكَلْب قَالَ وعلامة ذٰلِكَ فِي الْكَلْب اَن تحمر عَيناهُ وَلَا يزَال يدْخل ذَنبه بَيْن رجلَيْهِ فَاِذَا رأى اِنْسَانا ساوره

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم سے پہلے کے اہل کتاب 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے‘ اور یہ امت عنقریب 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی 72 فرقے جہنم میں جائیں گے‘ اور ایک جنت میں جائے گا‘ اور وہ ”الجماعہ“ ہوگا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

”میری امت میں کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جن کی نفسانی خواہشات ان کے ساتھ یوں لگی رہیں گی جس طرح کتے کے کاٹنے کے اثرات متعلقہ شخص کے ساتھ رہتے ہیں اور یہ اثرات اس شخص کی ہر رگ اور ہر جوڑ میں داخل ہو جاتے ہیں“۔

لفظ ”کلب میں کاف پر زبر ہے‘ اور لام پر بھی زبر ہے علامہ خطابی کہتے ہیں: یہ ایک بیماری ہے جو کتے کے کاٹنے کی وجہ سے آدمی کو لاحق ہوتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی علامت کتے میں یہ ہوتی ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور اس کی دم اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہوتی ہے‘ اور جب وہ کسی انسان کو دیکھتا ہے‘ تو اس کی طرف لپکتا ہے۔

80 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة لعنتهم ولعنهم الله

وكل نبي مجاب الزَّائِدِ فِيْ كتاب الله عَزَّ وَجَلَّ والمكذب بِقدر الله والمتسلط على امتِيْ بالجبروت ليذل من اعز الله ويعز من اذلّ الله والمستحل حُرْمَةَ الله والمستحل من عِتْرَتِيْ مَا حرم الله والتارك السّنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَابن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَا اعرف لَهٗ عِلّة

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''چھ لوگ ایسے ہیں' جن پر میں نے بھی لعنت کی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے' اور ہر مستجاب الدعوات ''نبی'' نے ان پر لعنت کی ہے (وہ لوگ یہ ہیں) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی مقرر کردہ تقدیر کا انکار کرنے والا' میری امت پر ظلم کے طور پر حکمران بننے والا' تاکہ وہ اس شخص کو ذلیل کردے' جسے اللہ تعالیٰ' عزت دی ہے' اور اس شخص کو عزت دیدے' جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال قرار دینے والا' اور میری عترت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اور سنت کو ترک کرنے والا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

81 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخْشَى عَلَيْكُمْ شهوات الغي فِيْ بطونكم وفروجكم ومضلات الْهوى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَبَعض اسانيدهم رُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں اور تمہاری شرم گاہوں کے حوالے سے گمراہ کردینے والی خواہشات کا اندیشہ ہے' اور نفسانی خواہشات کی گمراہیوں کا (اندیشہ ہے)''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے اپنی تینوں معاجیم میں اسے نقل کیا ہے' اور ان کی بعض اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

82 - وَعَنْ عَمرو بن عَوف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّیْ اَخَاف على أمتِيْ من ثَلَاث من زَلَّة عَالم وَمَنْ هوى مُتبع وَمَنْ حكم جَائِر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق كثير بن عبد الله وَهُوَ واه وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ فِيْ مَوَاضِع وصححها فِيْ مَوضِع فَانكر عَلَيْهِ وَاحْتج بهَا ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے عالم کی لغزش' نفسانی خواہشات کی پیروی اور ظالم شخص کی حکمرانی''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ راوی واہی ہے امام ترمذی نے متعدد مقام پر اسے حسن قرار دیا ہے' اور ایک مقام پر اسے صحیح قرار دیا ہے' اور انہوں نے اس پر انکار کیا ہے اس ایت کے ذریعے

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں استدلال کیا ہے (یعنی اسے نقل کیا ہے)۔

83 - وَرُوِیَ عَنْ غُضَیْف بن الْحَارِث الثمالی قَالَ بعث اِلَیّ عبد الْملك بن مَرْوَان فَقَالَ یَا اَبَا سُلَیْمَان اِنَّا قد جمعنا النَّاس علی امرین فَقَالَ وَمَا هما قَالَ رفع الْاَیْدِی علی المنابر یَوْم الْجُمُعَة و القصص بعد الصُّبح وَالْعصر فَقَالَ اما اِنَّهُمَا امثل بدعتکم عِنْدِی وَلست بمجیبکم اِلَی شَیْءٍ مِنْهُمَا قَالَ لم قَالَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا احدث قوم بِدعَة اِلَّا رفع مثلهَا من السّنة فتمسك بسنة خیر من اِحْدَاث بِدعَة. رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر عبدالملک نے مجھے پیغام بھیج کر دریافت کیا: اے ابوسلیمان! ہم نے دو باتوں پر لوگوں کو اکھٹا کرلیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ دو باتیں کیا ہیں' تو اس نے کہا: ایک یہ کہ جمعہ کے دن منبر پر ہاتھ بلند کیے جائیں گے' اور ایک یہ کہ صبح اور عصر کے بعد قصے بیان کیے جائیں گے' تو حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے نزدیک یہ تم لوگوں کی ایجاد کی ہوئی بدعتیں ہیں اور میں ان دونوں میں سے کسی میں بھی شرکت نہیں کروں گا اس نے دریافت کیا: وہ کیوں' تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم کسی بدعت کو ایجاد کرے گی' تو اس بدعت کی مانند سنت اٹھالی جائے گی''۔

(تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) سنت کو مضبوطی سے تھامنا' بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

84 - وروی عَنهُ الطَّبَرَانِیّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أمة ابتدعت بعد نبیها فِی دینهَا اِلَّا أضاعت مثلهَا من السّنة

❀❀ انہی سے امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی امت' اپنے نبی کے بعد اپنے دین کے بارے میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے' تو وہ اس بدعت کی مانند کسی سنت کو ضائع کردیتی ہے''۔

85 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحت ظلّ السَّمَاء من اِلَه یعبد أعظم عِنْد اللّٰه من هوی مُتبع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَابْن اَبِی عَاصِم فِی کتاب السّنة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آسمان کے نیچے ایسے کسی بھی معبود کی عبادت نہیں کی جاتی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس (نفسانی) خواہش سے زیادہ برا ہو جس کی پیروی کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے جبکہ ابن ابوعاصم نے کتاب السنہ میں نقل کی ہے۔

86 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأما المهلکات فشح مُطَاع

وهوى متبع وإعجاب المرء بنفسه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي انْتِظَار الصَّلَاة إِن شَاءَ الله تَعَالَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جہاں تک ہلاک کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے (تو وہ یہ ہیں) وہ بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے وہ نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا"۔

یہ روایت امام بزار امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اگر اللہ نے چاہا تو نماز کے انتظار سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر آگے آئے گی۔

87 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله حجب التَّوْبَة عَن كل صَاحب بِدعَة حَتَّى يدع بدعته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْن عَاصِم فِيْ كتاب السّنة من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَلَفظهمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبى الله أَن يقبل عمل صَاحب بدعَة حَتَّى يدع بدعته وَرَوَاهُ ابْن مَاجه أَيْضا من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقبل الله لصَاحب بِدعَة صوما وَلَا صَلَاة وَلَا حجا وَلَا عمْرَة وَلَا جهادا وَلَا صرفا وَلَا عدلا يخرج من الاسلام كَمَا يخرج الشّعْر من الْعَجِين

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی توبہ سے حجاب کر لیتا ہے (یعنی اسے قبول نہیں فرماتا) جب تک وہ شخص اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اس روایت کو امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور ابن عاصم نے کتاب السنہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور ان دونوں کے نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ وہ کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول کرے جب تک وہ اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا"۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کے روزے یا نماز یا حج یا عمرے یا جہاد یا فرض یا نفلی عبادت کو قبول نہیں فرماتا وہ شخص اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جس طرح آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے"۔

88 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُم والمحدثات فَإِن كل محدثة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیْ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَتقدم بتَمَامِه بنَحْوِه

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کر رہنا کیونکہ ہرنئی پیدا ہونے والی چیز گمراہی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مانند روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

89 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِیس قَالَ اَهْلَکتهم بِالذنُوبِ فأهلكونی بالاستغفار فَلَمَّا رَاَیت ذٰلِكَ اَهْلَکتهم بالأهواء فهم یحسبون انهم مهتدون فَلَا یَسْتَغْفِرُوْنَ .رَوَاهُ ابن اَبِیْ عَاصِم وَغَیْرِه

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابلیس یہ کہتا ہے: میں نے ان لوگوں کو گناہوں کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا اور انہوں نے استغفار کے ذریعے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے انہیں نفسانی خواہشات کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا تو وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور اس وجہ سے وہ استغفار بھی نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

90 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لکل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَمَنْ کَانَت فترته اِلٰی سنتی فَقَدْ اهْتَدٰی وَمَنْ کَانَت فترته اِلٰی غیر ذٰلِكَ فَقَدْ هلك

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لکل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَاِن کَانَ صَاحبهَا سَاد اَوْ قَارب فارجوه وَاِن اُشیر اِلَیْهِ بالأصابع فَلَا تعدوه الشرة بِکَسْر الشین الْمُعْجَمَة وَتَشْدِید الرَّاء بعْدهَا تَاء تَاْنِیث هِیَ النشاط والهمة وشرة الشَّبَاب اَوله وحدته

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے اور ہر خواہش کے لئے ایک میلان ہوتا ہے تو جس شخص کا میلان میری سنت کی طرف ہوگا وہ ہدایت پالے گا' اور جس شخص کا میلان سنت کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف ہوگا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

حدیث 90: صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام جماع أبواب صوم التطوع - باب استحباب صوم یوم وإفطار یوم حدیث: 1957 صحیح ابن حبان - ذکر إثبات الفلاح لمن کانت شرته إلی سنة المصطفی صلی اللہ علیه وسلم حدیث: 11 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حدیث: 1048 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما - حدیث: 6601

منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے (ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے' اور ہر خواہش کا ایک میلان ہوتا ہے' تو اگر عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے' اور میانہ روی اختیار کرے' تو اس کے بارے میں (بھلائی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا جائے' تو پھر تم اسے کسی گنتی میں نہ سمجھنا''۔

لفظ اشرہ میں شین پر زیر ہے' اور ''ر'' پر شد ہے' جس کے بعد تائے تانیث ہے اس سے مراد نشاط اور پختہ ارادہ کرنا ہے شرۃ الشباب کا مطلب اس کا ابتدائی حصہ اور حد ہے۔

91 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رغب عَن سنتی فَلَيْسَ منی

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

92 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث يَوْمًا اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَم اَن من اَحْيَا سنة من سنتی أميتت بعدِی كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حسن .

قَالَ الْحَافِظِ بل كثير بن عبد اللّٰه مَتْرُوك رَوَاهُ كَمَا تقدم وَلٰكِن للْحَدِيْثِ شَوَاهِد

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ جان لو کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو' تو اس شخص کو ہر اس شخص کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کرے گا' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کوئی بدعت ایجاد کرے' جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں' تو جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے گناہوں کی مانند اس شخص کو گناہ ملے گا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: بلکہ کثیر بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے انہوں نے اسے نقل کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' تاہم اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

93 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انّه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لقد تركتكم على مثل الْبَيْضَاء لَيلُهَا كنهارها لا يزيغ عَنْهَا اِلَّا هَالك

رَوَاهُ ابن اَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں تم لوگوں کو واضح ترین صورت حال پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اس کی دن کی مانند (روشن اور واضح) ہے تو اب کوئی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہی اس کو چھوڑ کر بھٹک سکتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے کتاب السنہ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

94 - وَعَنْ عَمْرو بن زُرَارَة قَالَ وقف عَلَيّ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد وَاَنا اقص فَقَالَ يَا عَمْرو لقد ابتدعت بِدعَة ضَلَالَة اَوْ اِنَّك لأهدى من مُحَمَّد وَاَصْحَابه فَلَقَد رَاَيتهمْ تفرقُوْا عني حَتّٰى رَاَيْت مَكَاني مَا فِيْهِ أحد. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث مُتَفَرِّقَة من هٰذَا النَّوْع فِيْ هٰذَا الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) میرے پاس ٹھہرے میں اس وقت وعظ کر رہا تھا انہوں نے فرمایا: اے عمرو! تم نے ایک گمراہ کرنے والی بدعت ایجاد کی ہے یا پھر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو؟

(عمرو کہتے ہیں:) میں نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی جگہ پر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں رہا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی کتاب میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس قسم سے متعلق متفرق روایات آگے اس کتاب میں آئیں گی۔

باب الترغيب في البداءة بالخير ليستن به

والترهيب من البداءة بالشر خوف ان يستن به

باب: اچھے کام کا آغاز کرنے، تاکہ اس کی پیروی کی جائے' کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے کام کے آغاز سے متعلق ترہیبی روایات جو اس اندیشے کے تحت ہیں کہ کہیں اس کی پیروی نہ کی جائے

95 - عَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ صدر النَّهَار عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قوم غزَاة مجتابي النمار والعباء متقلدي السيوف عامتهم من مُضر بل كلهم من مُضر فتمعر وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما رأى مَا بهم من الْفَاقَة فَدخل ثُمَّ خرج فَأمر بِلَالًا فَاذن وَاَقَام فصلى ثُمَّ خطب

فَقَالَ (يَا اَيُّهَا النَّاس اتَّقوا ربكُمُ الَّذِىْ خلقكُمْ من نفس وَاحِدَة) اِلَى آخر الْاٰيَة (إن الله كَانَ عَلَيْكُمْ رقيبا) النساء ۱

وَالْاٰيَة الَّتِىْ فِى الْحَشْر (اتّقوا الله ولتنظر نفس مَا قدمت لغد) الحشر

تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثَوْبه من صَاع بره من صَاع تمره حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بشق تَمْرَة

قَالَ فجَاءَ رَجُلٌ من الْاَنْصَار بصرة كَادَت كَفه تعجز عَنْهَا بل قد عجزت قَالَ ثُمَّ تتابع النَّاس حَتّٰى رَاَيْت كومين من طَعَام وَثيَاب حَتّٰى رَاَيْت وَجه رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّل كَاَنَّهُ مذهبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ فِى الْإِسْلَام سنة حَسَنَة فَلَهُ اجرهَا وَاَجر من عمل بهَا من بعده من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَىْءٍ وَّمن سنّ فِى الْإِسْلَام سنة سَيِّئَة كَانَ عَلَيْهِ وزرها ووزر من عمل بهَا من غير اَن ينقص من اوزارهم شَىْءٍ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَوْلِه مجتابى هُوَ بِالْجِيم الساكنة ثُمَّ تَاء مثناة وَبعد الْاَلف بَاء مُوَحدَة والنمار جمع نمرة وَهِى كسَاء من صوف مخطط اَى لابسى النمار قد خرقوها فِىْ رؤوسهم والجوب الْقطع وَقَوله تمعر هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة الْمُشَدّدَة اَى تغير وَقَوله كَاَنَّهُ مذهبَة ضَبطه بعض الْحفاظ بدال مُهْملَة وهاء مَضْمُومَة وَنون وَضَبطه بَعْضُهُمْ بذال مُعْجمَة وبفتح الْهَاء وَبعدهَا بَاء مُوَحدَة وَهُوَ الصَّحِيح الْمَشْهُور وَمَعْنَاهُ على كلا التَّقْدِيرَيْنِ ظهر الْبشر فِىْ وَجهه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى استنار واشرق من السرُوْر والمذهبة صحيفَة منقشة بِالذَّهَب اَوْ ورقة من القرطاس مطلية بِالذَّهَب يصف حسنه وتلألؤه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀ حضرت جریر ؓ بیان کرتے ہیں: دن کے ابتدائی حصے میں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے لباس پورے نہیں تھے انہوں نے موٹے کپڑے اور عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں ان میں سے زیادہ تر کا' بلکہ ان سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا ان کے فاقہ کو دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہوگئی آپ ﷺ (گھر میں) تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے''۔

اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی جو سورۂ حشر میں ہے:

''تم اللہ سے ڈرو! اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے''۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) آدمی کو اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنی گندم کا صاع اپنی کھجور کا صاع صدقہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواہ نصف کھجور ہی (صدقہ کرے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا جو اس سے اٹھائی نہیں جارہی تھی اس کے بعد دیگر لوگ چیزیں لانے لگے یہاں تک کہ میں نے اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے' اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا جو سونے کی طرح چمک رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے' تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کے بعد جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کا اجر بھی اسے ملے گا' اور ان لوگوں کے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقہ کا آغاز کرے' تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا' اور اس پر جو بھی عمل کرے گا' اس کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے' امام ترمذی نے اس واقعہ کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''مجتابی'' اس میں جیم ہے جو ساکن ہے' اس کے بعد تا ہے' اس کے بعد الف ہے' پھر ب ہے (اس کا مطلب پہنے ہوئے ہونا ہے) اور لفظ ''نمار'' لفظ نمرہ کی جمع ہے' جو اون سے بنے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اون سے بنے ہوئے ایسے کپڑے پہنے ہوئے تھے' جنہیں انہوں نے سر کی طرف سے پھاڑا ہوا تھا' لفظ ''جوب'' کا مطلب کاٹ دینا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ تمعیر میں عین ہے' جس پر شد ہے' اس سے مراد متغیر ہونا ہے' روایت کے الفاظ ''کانہ مذہبۃ'' اسے بعض حافظان حدیث نے دال کے ساتھ اور پیش والی ہا کے ساتھ اور نون کے ساتھ روایت کیا ہے' جبکہ بعض نے ذال کے ساتھ اور ہا پر زبر کے ساتھ اور اس کے بعد باء کے ساتھ روایت کیا ہے' اور یہی لفظ صحیح اور مشہور ہے' دونوں صورتوں میں اس کا مفہوم یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوئے' یہاں تک کہ وہ روشن ہوگیا' اور خوشی کی وجہ سے چمک دار ہوگیا' لفظ ''مذہبۃ'' سے مراد ایسا صحیفہ ہے' جس پر سونے یا چاندی کے نقش و نگار بنائے گئے ہوں' یا ایسا ٹکڑا ہے' جس پر سونے کا کام ہوا ہو' یہ نبی اکرم ﷺ کے حسن اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جھلملاہٹ کی صفت بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

96 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رجل على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامسك الْقَوْم ثُمَّ اِن رجلا أعطاهُ فَأعْطى الْقَوْم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ خيرا فاستن بِهِ كَانَ لَهُ أجره وَمثل أجور من تبعه غير منقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ سنّ شرا فاستن بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وزره وَمثل أوزار من تبعه غير منتقص من أوزارهم شَيْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے (لوگوں کو) مدد کے لئے کہا تو لوگوں نے اسے کچھ نہیں دیا' پھر ایک شخص نے کچھ دیا تو دوسرے لوگوں نے بھی اسے دینا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے کام کا آغاز کرے اور پھر اس کی پیروی کی جائے' تو اس شخص کو اس کا اجر ملتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی تھی ان کے اجر کی مانند بھی اسے ملتا ہے' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی برے

طریقے کا آغاز کرے' جس کی پیروی کی جائے' تو اس کا گناہ اسے ہوتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی ہو ان کا گناہ بھی اسے ہوتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

97 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس تقتل ظلما إِلَّا كَانَ على ابْن آدم الْأَوَّل كفل من دَمهَا لِأَنَّهُ أَوَّل من سنّ الْقَتْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس بھی جان کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا' تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا اس کے قتل (کے گناہ) میں حصہ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا آغاز کیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

97/1 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْأَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلَهُ اجرهَا مَا عمل بهَا فِيْ حَيَاته وَبعد مماته حَتّٰى تترك وَمَنْ سنّ سنة سَيِّئَة فَعَلَيْهِ إِثمها حَتّٰى تترك وَمَنْ مَاتَ مرابطا جرى عَلَيْهِ عمل المرابط حَتّٰى يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ .قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْث كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُ من أَحْيَا سنة من سنتي قد أميتت بعدِي كَانَ لَهُ من الْأجر مثل من عمل بهَا من غير أَن ينقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' تو اسے اس کا اجر ملے گا جتنے بھی لوگ اس کی زندگی میں یا اس کے مرنے کے بعد اس پر عمل کریں گے یہاں تک کہ اس (کام کو) ترک کر دیا جائے (یعنی جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا مسلسل اس کا ثواب ملتا رہے گا) اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے' تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا' اور جو شخص (سرحد پر) پہرا دیتے ہوئے مرجائے' تو اس کا پہرا دینے کا عمل مسلسل جاری رہے گا جب تک وہ قیامت کے دن زندہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں۔

حافظ فرماتے ہیں اس سے پہلے اس باب میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان

کے دادا کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے جب وہ میرے بعد ختم ہو چکی ہو تو اس شخص کو ان لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص کوئی گمراہی والی بدعت ایجاد کرے، جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں، تو اس شخص پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا ان لوگوں کو ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

98 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِن ولتلك الخزائن مَفَاتِيح فطوبى لعبد جعله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مفتاحا للخير مغلاقا للشر وويل لعبد جعله اللّٰه مفتاحا للشر مغلاقا للخير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِيْ عَاصِم وَفِيْ سَنَده لين وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ بِقِصَّة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک یہ بھلائی، خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں، تو اس بندے کو مبارک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کے لئے چابی بنایا ہو، اور برائی کے لئے بندش بنایا ہو، اور اس بندے کے لئے بربادی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کے لئے چابی بنایا ہو، اور بھلائی کے لئے بندش بنایا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور اس کے علاوہ ابن ابوعاصم نے بھی اسے نقل کیا اور ان کی نقل کردہ سند میں کمزوری پائی جاتی ہے، اور یہ روایت جامع ترمذی میں پورے واقعہ کے ساتھ مذکور ہے۔

99 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَاع يَدْعُو اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا وقف يَوْم الْقِيَامَة لَازِما لدعوته مَا دَعَا اِلَيْهِ وَاِن دَعَا رجل رجلا .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی دعوت دینے والا کسی بھی (اچھی یا بری) چیز کی طرف دعوت دے گا، تو وہ قیامت کے دن اپنی دعوت کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا جس کی طرف وہ دعوت دیتا تھا خواہ کسی ایک شخص نے، ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو''۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب: علم کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعِلْمِ وَطَلَبِهٖ وتعلمه وتعليمه وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الْعُلَمَاء والمتعلمين

علم، اسے حاصل کرنے، اسے سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز علماء اور طالب علم کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

100 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يرد الله بِهٖ خيرا يفقهه فِي الدّين رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَزَاد فِيْهِ: وَمَنْ لم يفقهه لم يبال بِهٖ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفظِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّمَا الْعلم بالتعلم وَالْفِقْه بالتفقه وَمَنْ يرد الله بِهٖ خيرا يفقهه فِي الدّين و (اِنَّمَا يخْشَى الله من عباده الْعلمَاء) فاطر وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے

حديث 100: صحيح البخاری - كتاب العلم' باب: من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين - حديث: 71' صحيح البخاری - كتاب فرض الخمس' باب قول الله تعالى: فأن لله خمسه وللرسول - حديث: 2965' صحيح البخاری - كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا تزال - حديث: 6903' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب النهي عن المسألة - حديث: 1785' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' باب بيان إثبات الجهاد - حديث: 6042' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر إرادة الله جل وعلا خير الدارين بمن تفقه في الدين - حديث: 89' سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 231' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 218' سنن الترمذی الجامع الصحيح' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب إذا أراد الله بعبد خيرا فقهه في الدين' حديث: 2636' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' في الفقه في الدين - حديث: 30426' السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' باب فضل العلم - حديث: 5668' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم "' حديث: 1461' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث معاوية بن أبي سفيان - حديث: 16549' مسند الطيالسي - معاوية بن أبي سفيان' حديث: 1047' مسند عبد بن حميد - معاوية بن أبي سفيان' حديث: 414' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1448

اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "جو شخص دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا"۔

(اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ جسے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اے لوگو! بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے اور سمجھ بوجھ سیکھنے سے آتی ہے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں"۔

اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

101 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خيرا فقهه فِي الدّين وألهمه رشده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور اسے ہدایت (یا عقلمندی) الہام کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

102 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّين الْوَرع. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْ إِسْنَاده مُحَمَّد بن أبي ليلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور سب سے زیادہ فضیلت والا دینی کام پرہیزگاری ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں ذکر کی ہیں اور اس کی سند میں محمد بن ابولیلیٰ نامی راوی ہے۔

103 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُمُ الْوَرع. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے دین (کے کاموں میں) پرہیزگاری سب سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

104 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلِيل الْعلم خير من كثير الْعِبَادَة وَكفى بِالْمَرْءِ فقها إِذا عبد الله وَكفى بِالْمَرْءِ جهلا إِذا اعجب بِرَأْيِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيْ إِسْنَاده إِسْحَاق بن اسيد وَفِيْه تَوْثِيق لين وَرفع هٰذَا الحَدِيْثُ غَرِيْبٌ قَالَ الْبَيْهَقِيّ ورويناه صَحِيْحا من قَوْل مطرف بن عبد الله بن الشخير ثُمَّ ذكره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑا علم، زیادہ عبادت سے بہتر ہے' اور آدمی کے سمجھدار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے (یعنی اس کے احکام پر عمل پیرا ہو) اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کے حوالے سے خود پسندی کا شکار ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں اسحاق بن اسید نامی راوی ہے' جس کی نرم توثیق کی گئی ہے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے امام بیہقی کہتے ہیں: ہم نے اس روایت کو صحیح سند کے ساتھ مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول کے طور پر نقل کیا ہے پھر انہوں نے اس روایت کو ذکر بھی کیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فصل:

105 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نفس عَن مُؤمن كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس الله عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسلما ستره الله فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَمَنْ يسر على مُعسر يسر الله عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَالله فِي عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون أَخِيْه وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل الله لَهُ بِهِ طَرِيْقا إِلَى الْجنَّة وَمَا اجْتمع قوم فِيْ بَيت من بُيُوت الله يَتلون كتاب الله وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَنزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَذكرهمُ الله فِيْمَن عِنْده وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عمله لم يسْرع بِهِ نسبه رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں

حدیث105: صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر - حدیث:4974 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الحدود' وأما حدیث شرحبیل بن أوس - حدیث:8228 سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی المعونة للمسلم - حدیث:4316 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم' حدیث:223 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' فی الستر علی الرجل - حدیث: 26027 السنن الکبرى للنسائی - کتاب الرجم' الترغیب فی ستر العورة وذکر الاختلاف علی إبراهیم بن نشیط فی - حدیث:7050 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7261 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1980 شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی فضل العلم وشرف مقداره' حدیث:1639

میں سے کوئی پریشانی اس سے دور کردے گا' اور جو شخص (دنیا میں) کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور جو شخص کسی تنگدست کو آسانی فراہم کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے' اور جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کردیتا ہے' اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے پیچھے کردے اس کا نسب اسے تیز (یا آگے) نہیں کرسکتا''۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

106 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سلك طَرِيْقا يلتمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ طَرِيْقا اِلَى الْجَنَّة وَان الْمَلَائِكَة لتضع اَجْنِحَتهَا لطَالب الْعلم رضَا بِمَا يصنع وَان الْعَالم ليَسْتَغْفِر لَهُ من فِي السَّمَوَات وَمَنْ فِي الْاَرْض حَتَّى الْحِيتَان فِي المَاء وَفضل الْعَالم على العابد كفضل الْقَمَر على سَائِر الْكَوَاكِب وَان الْعلمَاء وَرَثَة الْاَنْبِيَاء اِن الْاَنْبِيَاء لم يورثوا دِينَارا وَلَا درهما اِنَّمَا ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظ وافر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا يعرف اِلَّا من حَدِيْثِ عَاصِم بن رَجَاء بن حَيْوَة وَلَيْسَ اِسْنَاده عِنْدِي بِمُتَّصِل وَاِنَّمَا يروى عَن عَاصِم بن رَجَاء بن حَيْوَة عَن دَاوُد بن جميل عَن كثير بن قيس عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصح

قَالَ المملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب وَغَيْرهَا وَقد رُوِيَ عَن الْاَوْزَاعِيّ عَن كثير بن قيس عَن يزِيْد بن سَمُرَة عَنهُ وَعَنِ الْاَوْزَاعِيّ عَن عبد السَّلَام بن سليم عَن يزِيْد بن سَمُرَة عَن كثير بن قيس عَنهُ قَالَ الْبُخَارِيّ وَهٰذَا اَصح وَرُوِيَ غير ذٰلِكَ وَقد اخْتلف فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ اخْتِلَافا كثيرا ذكرت بعضه فِيْ مُخْتَصر السّنَن وبسطته فِيْ غَيْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کردیتا ہے' اور طالب علم کے عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں) اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی

ہے بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے وہ بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کے حوالے سے منقول ہے' اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے انہوں نے اس روایت کو عاصم بن رجاء کے حوالے سے داؤد بن جمیل کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

املاء کروانے والے صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: اس سند کے اعتبار سے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے یہی روایت امام اوزاعی کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے ان سے منقول ہے' اور امام اوزاعی کے حوالے سے عبدالسلام بن سلیم کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے ان سے منقول ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ سند زیادہ مستند ہے یہ روایت اس کے علاوہ بھی نقل کی گئی ہے اس روایت کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے' جس میں سے کچھ کا ذکر میں نے مختصر السنن میں کیا ہے' اور کسی دوسری جگہ پر اسے زیادہ تفصیل سے ذکر کیا ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

107 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلموا الْعلم فَإِن تعلمه لله خشيَة وَطَلَبه عبَادَة ومذاكرته تَسْبِيح والبحث عَنهُ جِهَاد وتعليمه لمن لَا يُعلمهُ صَدَقَة وبذله لأَهله قربَة لانه معالم الْحَلَال وَالْحَرَام ومنار سبل اَهْلِ الْجنَّة وَهُوَ الأنيس فِي الوحشة والصاحب فِي الغربة والمحدث فِي الْخلْوَة وَالدَّلِيل على السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالسِّلَاح على الأَعْدَاءِ والزين عِنْد الأخلاء يرفع اللّٰه بِهِ أقوَامًا فيجعلهم فِي الْخَيْر قادة قَائِمَة تقتص آثَارهم ويقتدى بفعالهم وينتهي إِلَى رَأْيهمْ ترغب الْمَلَائِكَة فِيْ خلتهم وبأجنحتها تمسحهم ويستغفر لَهُمْ كل رطب ويابس وحيتان الْبَحْر وهوامه وسباع الْبر وأنعامه لِأَن الْعلم حَيَاة الْقُلُوْب من الْجَهْل ومصابيح الأَبْصَار من الظُّلم يبلغ الْعَبْد بِالْعلمِ مَنَازِل الأخيار والدرجات العلى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ التفكر فِيْهِ يعدل الصّيام ومدارسته تعدل الْقيام بِهِ توصل الأَرْحَام وَبِه يعرف الْحَلَال من الْحَرَام وَهُوَ إِمَام الْعَمَل وَالْعَمَل تَابعه يلهمه السُّعَدَاءِ ويحرمه الأشقياء

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم من رِوَايَةِ مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطَاءِ الْقرشِي حَدثنَا عبد الرَّحِيم بن زيد الْعمي عَنْ أَبِيْهِ عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَكِن لَيْسَ لَهُ إِسْنَاد قوي وَقد رويناهُ من طرق شَتَّى مَوْقُوْفًا كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَفعه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرو کیونکہ علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرتا ہے اس کا حصول عبادت ہے اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اس بارے میں بحث کرنا جہاد ہے اس کی تعلیم اس شخص کو دینا جو اس سے واقف نہ ہو صدقہ ہے' اور اس کے اہل

افراد پر اسے خرچ کرنا نیکی ہے' کیونکہ یہ حلال اور حرام کے درمیان امتیاز واضح کرتا ہے' اور اہل جنت کے راستوں کا مینارہ ہے' اور یہ وحشت میں غمخوار اور غربت میں ساتھی ہے خلوت میں بات چیت کرنے والا ہے خوشحالی اور تنگی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا ہے دشمن کے خلاف ہتھیار ہے دوستوں کے نزدیک زینت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا' اور انہیں بھلائی کے بارے میں قائد بنادے گا جن کی پیروی کی جائے گی ان کے افعال کی اقتداء کی جائے گی ان کی رائے کو قبول کیا جائے گا فرشتے ان کی دوستی کے خواہشمند ہوں گے اپنے پروں کے ذریعے ان کو چھوئیں گے' اور ہر خشک اور تر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گی خشکی کے کیڑے مکوڑے، درندے' اور جانور بھی (ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے) اس کی وجہ یہ ہے کہ علم دلوں کو جہالت سے زندگی عطا کرتا ہے' اور بصیرت کو تاریکی سے روشنی عطا کرتا ہے علم کے ذریعے آدمی نیک لوگوں کے مقام تک پہنچ جاتا ہے' اور بلند مرتبوں تک پہنچ جاتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' علم کے بارے میں غور و فکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے' اور اس کا ایک دوسرے کو درس دینا قیام کرنے کے برابر ہے یہ صلہ رحمی کرواتا ہے اس کے ذریعے حرام کے مقابلے میں حلال کی شناخت حاصل ہوتی ہے یہ عمل کا پیشوا ہے' اور عمل اس کا پیروکار ہے یہ سعادت مند لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے' اور بدعت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں''۔

یہ روایت علامہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب ''العلم'' میں موسیٰ بن محمد عطاء قرشی کے حوالے سے ان کی سند کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' تاہم اس کی سند قوی نہیں ہے ہم نے یہ روایت متعدد حوالوں سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہی بات بیان کی ہے' اس روایت کا مرفوع ہونا انتہائی غریب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

108 - وَعَنْ صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِد متكیء على برد لَهُ أحْمَر فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ جِئْت أطلب الْعلم فَقَالَ مرْحَبًا بطالب الْعلم اِن طَالب الْعلم تحفه الْمَلَائِكَة بأجنحتها ثُمَّ يركب بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يبلغُوا السَّمَاء الدُّنْيَا من محبتهم لما يطْلب .رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن مَاجَه نَحْوه بِاخْتِصَار وَيَاْتِیْ لَفظه اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سرخ چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! میں علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کے طالب کو خوش آمدید! بے شک علم کے طالب کو فرشتے اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر سوار ہوتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فرشتے اس طالب علم کی طلب سے محبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں

امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کیا ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئیں گے۔

109 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فَرِیضَۃٌ علی کل مُسْلِم وَوَاضِعِ الْعِلْمِ عِنْدَ اَهله كمقلد الْخَنَازِیر الْجَوْهَر واللؤلؤ وَالذَّهَب ۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَغَیْرُه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل شخص کو علم سکھانے والا شخص ایسے ہے جیسے خنزیر کو جواہرات موتی اور سونا پہنادے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

110 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جَاءَهُ اَجله وَهُوَ یطْلب الْعلم لَقِیَ اللّٰه وَلَمْ یکن بَیْنَه وَبَیْنَ النَّبِیین اِلَّا دَرَجَة النُّبُوَّة ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے' اور انبیاء کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

111 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من طلب علما فَادْرَكه كتب اللّٰه لَهُ كِفْلَیْنِ من الْاَجر وَمَنْ طلب علما فَلَمْ یُدْرِكهُ كتب اللّٰه لَهُ كفلا من الْاَجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات وَفِیْهِمْ كَلَام

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم حاصل کررہا ہو' اور پھر اسے حاصل کرلے' تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا اجر عطا کرتا ہے' اور جو شخص علم کا حصول شروع کرے لیکن اسے پوری طرح حاصل نہ کرسکے' تو اللہ تعالیٰ اسے ایک گنا اجر عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں تاہم ان راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

112 - وَرُوِیَ عَن سَخْبَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجلَان علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یذكر فَقَالَ اجلسا فَإِنكما علی خیر فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتفرق عَنهُ اَصْحَابه قاما فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لنا اجلسا فَإِنكما علی خیر اَلنا خَاصَّة أم للنَّاس عَامَّة قَالَ مَا من عبد یطْلب الْعلم اِلَّا كَانَ كَفَّارَة مَا تقدم ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَاللَّفْظ لَهُ سَخْبَرَة بِالسِّین الْمُهْملَة

الْمَفْتُوحَةِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ السَّاكِنَةِ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَرَاءٍ بَعْدَهَا تَاءُ تَأْنِيثٍ فِيْ صُحْبَتِهِ اخْتِلَافٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وعظ و نصیحت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم بھلائی پر ہو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اٹھ کر چلے گئے تو وہ دونوں صاحبان اٹھے اور ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہم سے فرمایا تھا تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم دونوں بھلائی پر ہو تو کیا یہ چیز ہمارے ساتھ مخصوص ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ علم حاصل کرتا ہے تو یہ چیز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں لفظ ''سخبرہ'' میں ''سین'' پر زبر ہے اس کے بعد ''خ'' ساکن ہے اس کے بعد ''ب'' ہے اور اس کے بعد ''ۃ'' ہے جو تانیث کی ہے ان (یعنی حضرت سخبرہ) کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

113 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يجري للعَبد أجرهن وَهُوَ فِيْ قَبره بعد مَوته من علم علما أَوْ كرى نَهرا أَوْ حفر بِئرا أَوْ غرس نخلا أَوْ بنى مَسْجِدا أَوْ ورث مُصحفا أَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته

رَوَاهُ الْبَزَّار وَأَبُو نُعَيْم فِي الْحِلْيَة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ قَتَادَة تفرد بِهِ أَبُو نُعَيْم عَن الْعَرْزَمِي وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّد بن عبد الله الْعَرْزَمِي ضَعِيْفٌ غير أَنه قد تقدمه مَا يشْهد لبعضه وهما يَعْنِي هٰذَا الحَدِيْثَ والحَدِيْثَ الَّذِي ذكره قبله لَا يخالفان الحَدِيْثَ الصَّحِيْح فَقَدْ قَالَ فِيْهِ إِلَّا من صَدَقَة جَارِيَة وَهُوَ يجمع مَا وردا بِهِ من الزِّيَادَة وَالنُّقْصَان انْتهى

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَة وَيَأْتِي إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے حالانکہ وہ مرنے کے بعد قبر میں پہنچ چکا ہوتا ہے جو شخص کسی علم کی تعلیم دے یا نہر کھدوائے یا کنواں کھدوائے یا درخت لگوائے یا مسجد تعمیر کرے یا قرآن مجید (تحریر کرے یا لے کر دے) یا ایسی اولاد چھوڑ کر جائے جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام ابونعیم نے اسے حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے جسے عرزمی سے نقل کرنے میں ابونعیم نامی راوی منفرد ہیں امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے محمد بن عبداللہ عرزمی نامی راوی ضعیف ہے تاہم انہوں نے اس سے پہلے ان کے حوالے سے ایسی

روایات نقل کی ہیں جن میں سے بعض میں یہ لگتا ہے کہ انہیں حدیث میں وہم ہو جاتا ہے یعنی یہ روایت اور جو روایت انہوں نے اس سے پہلے ذکر کی ہے' تاہم یہ دونوں روایات کسی صحیح روایت کے برخلاف نہیں ہیں' البتہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''البتہ صدقہ جاریہ کا معاملہ مختلف ہے'' لیکن یہ الفاظ ان تمام مفاہیم کو جامع ہیں جن میں کمی وبیشی پائی جاتی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور وہ روایت بھی ان شاء اللہ آگے آجائے گی۔

114 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اكتسب مكتسب مثل فضل علم يهدي صَاحبه إِلَى هدى أَوْ يرده عَن ردى وَمَا استقام دينه حَتّٰى يَسْتَقِيم عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَالصَّغِيْر إِلَّا انه قَالَ فِيْهِ حَتّٰى يَسْتَقِيم عقله واسنادهما مُتَقَارب

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی حاصل کرنے والے نے علم کی فضیلت جیسی کوئی چیز حاصل نہیں کی' کیونکہ یہ صاحب علم کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے' اور بے کار چیزوں سے اسے روک دیتا ہے' اور آدمی کا دین اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا عمل درست نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اس کے علاوہ معجم صغیر میں بھی نقل کی ہے البتہ اس روایت میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

''جب تک اس کی عقل ٹھیک نہیں ہوتی'' ان دونوں روایات کی اسناد ایک دوسرے کے قریب کی ہیں۔

115 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا لباب يتعلمه الرجل أَحَبّ إِلَيَّ من ألف رَكْعَة تطوّعا وَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا جَاءَ الْمَوْت لطَالب الْعلم وَهُوَ على هٰذِهِ الْحَالة مَاتَ وَهُوَ شَهِيد. رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ إِلَّا انه قَالَ خير لَهُ من ألف رَكْعَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: ان دونوں حضرات نے علم کے ایک باب کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جسے کوئی آدمی سیکھتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ایک ہزار نوافل ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی طالب علم کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے' تو وہ شہید ہونے کے عالم میں مرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: ''یہ اس کے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے بہتر ہے''۔

116 - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَر لَأَن تغدو فتعلم

آيَة من كتاب الله خير لَك من اَن تصلى مائة رَكْعَة وَلَاَن تغدو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهِ اَوْ لم يعْمل بِهِ خير لَك من اَن تصلي ألف رَكْعَة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! تم صبح کے وقت جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم حاصل کرو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک سو رکعات (نوافل) ادا کرو اور تم صبح کے وقت جا کر علم سے متعلق ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

117 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر الله وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ معلون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، ذکر کرنے والے افراد، عالم، اور طالب علم کا معاملہ مختلف ہے (یعنی یہ ملعون نہیں ہیں)''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

118 - وَرُوِىَ عَن عبد الله بن مَسْعُوْد عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم بَابا من الْعلم ليعلم النَّاس أعطي ثَوَاب سبْعين صديقا . رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْند الفردوس وَفِيْهِ نَكَارَة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص علم کا ایک باب سیکھے تا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے تو اسے ستر صدیقین کا اجر وثواب دیا جائے گا''۔

یہ روایت ابو منصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

119 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل تعلم كلمة اَوْ كَلِمَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبعا اَوْ خمْسا مِمَّا فرض الله عَزَّ وَجَلَّ فيتعلمهن ويعلمهن اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَمَا نسيت حَدِيْثا بعد اِذْ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْم وَاِسْنَاده حسن لَو صَحَّ سَمَاع الْحسن من اَبِىْ هُرَيْرَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان میں سے کسی ایک کلمے یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات کا جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور (وہ ان کا علم حاصل کر کے) ان کی تعلیم دیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی میں نے یہ کلمات سنے ہیں اس کے بعد سے میں کبھی

کوئی حدیث نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابونعیم نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے بشرطیکہ حسن بصری کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو۔

120 - وَعَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الصَّدَقَة اَن یَتَعَلَّم الْمَرْء الْمُسْلِم علما ثُمَّ یُعلمهُ اَخَاهُ الْمُسْلِم .رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ من طَرِیْق الْحسن اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کرے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو اس کی تعلیم دے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

121 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ علی هَلَکته فِی الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه الْحِکْمَة فَهُوَ یقْضِی بهَا وَیعلمهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمِ الْحَسَد یُطلق وَیُرَاد بِهِ تمنی زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام وَیُطلق وَیُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا لَهُ وَهٰذَا لَا بَاس بِهِ وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اس مال کو حق کے راستے میں خرچ کرنے کی اسے توفیق دی ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے جب لفظ حسد مطلق طور پر استعمال ہو اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ جس شخص سے حسد کیا جا رہا ہے' اس کے پاس موجود نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' تو یہ چیز حرام ہے' اور جب یہ لفظ ایسی جگہ پر استعمال ہو رہا ہو کہ اس سے مراد رشک کرنا ہو یعنی یہ آرزو کرنا کہ آدمی کو دوسرے شخص کی مانند نعمت نصیب ہو جائے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور یہاں یہی (مفہوم) مراد ہے۔

حدیث 121: صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب فضل من یقوم بالقرآن - حدیث: 1392' مستخرج أبی عوانة - مبتدأ فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا فی اثنتین : رجل آتاه الله القرآن - حدیث: 3126' صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر إباحة الحسد لمن أوتی الحکمة - حدیث: 90' سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب الحسد - حدیث: 4206' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب فضائل القرآن' من قال : الحسد فی قراء ة القرآن - حدیث: 29670' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب العلم' الاغتباط فی العلم - حدیث: 5669' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب وجوه الصدقة' حدیث: 7363' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3981' مسند الحمیدی - أحادیث عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حدیث: 98' البحر الزخار مسند البزار - قیس بن أبی حازم' حدیث: 1665' مسند أبی یعلی الموصلی - من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 1047' المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1735' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حدیث: 12941' شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الحادی والخمسون من شعب الإیمان - حدیث: 7250

122 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھدی وَالعلم کَمثل غیث اَصاب اَرْضًا فَکَانَت مِنْھَا طَائِفَۃ طیبۃ قبلت المَاء وانبتت الْکلأ والعشب الکثیر فَکَانَ مِنْھَا اجادب اَمْسکت المَاء فنفع اللّٰہ بھَا النَّاس فَشَرِبُوا مِنْھَا وَسقوا وزرعوا وَاَصاب طَائِفَۃ اُخْریٰ مِنْھَا اِنَّمَا ھِیَ قیعان لَا تمسک مَاء وَلَا تنبت کلأ فَذٰلِکَ مثل من فقہ فِیْ دین اللّٰہ تَعَالٰی ونفعہ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعلم وَعلم وَمثل من لم یرفع بِذٰلِکَ رَاْسا وَلَمْ یقبل ھدی اللّٰہ الَّذِیْ اُرسلت بِہٖ .رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال بارش کی مانند ہے جو کسی زمین پر پڑتی ہے تو اس زمین کا کچھ حصہ صاف ہوتا ہے وہ پانی کو جذب کر لیتا ہے اور وہاں سبزہ پیدا ہو جاتا ہے اور گھاس پیدا ہوتی ہے اور زمین کا کچھ حصہ عمدہ (یعنی نرم) ہوتا ہے وہاں پانی رک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ لوگ اس پانی کو پیتے ہیں اور اس کے ذریعے (جانوروں کو) پلاتے ہیں زراعت میں استعمال کرتے ہیں زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہوتا ہے جہاں نہ پانی رک سکتا ہے اور نہ ہی گھاس پیدا ہو سکتی ہے تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی اس کا علم) حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے نفع دیتا ہے وہ یہ علم حاصل کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے اور جو شخص اس (ہدایت اور رہنمائی جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے) کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے (اس کی مثال چٹیل میدان کی طرح ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

123 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا یلْحق الْمُؤْمِن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره وَولدا صَالحا تَرکه اَوْ مُصحفا وَرثہٗ اَوْ مَسْجدا بناه اَوْ بَیْتا لِابْنِ السَّبِیْل بناه اَوْ نَھرا اجراه اَوْ صَدَقَۃ اخرجھَا من مَاله فِیْ صِحَّته وحیاته تلْحقہٗ من بعد مَوته

رَوَاہُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْھَقِیّ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِه مثله اِلَّا انه قَالَ اَوْ نَھرا کراه وَقَالَ یَعْنِیْ حفره وَلَمْ یذکر الْمُصحف

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیزیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے ایک علم ہے جسے اس نے حاصل کیا اور اسے پھیلایا اور نیک اولاد ہے جسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے اور قرآن مجید ہے جسے وہ وراثت میں چھوڑ کر جاتا ہے یا مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا نہر ہے جسے اس نے جاری کیا ہوتا ہے یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنی صحت کے دوران اور اپنی زندگی کے دوران نکالا ہوتا ہے ان (سب) کا اجر و ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ نہر جسے اس نے کھدوایا ہو'' یعنی اسے کھدوایا ہو' اور انہوں نے اپنی روایت میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا۔

124 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِیَة اَوْ علم یُنْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح یَدْعُو لَهُ .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لیے دعا کرتی رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

125 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر مَا یخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح یَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِی یبلغهُ أجرهَا وَعلم یعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے پیچھے جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے اس میں سب سے بہتر تین چیزیں ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے وہ صدقہ جو جاریہ ہو' اور اس کا اجر آدمی تک پہنچتا رہے' اور وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

126 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاء هٰذِهِ الْأمة رجلَانِ رجل آتَاهُ اللّٰه علما فبذله للنَّاس وَلَمْ یَأْخُذ عَلَیْهِ طَمَعا وَلَمْ یشْتَرِ بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ تستغفر لَهُ حیتان الْبَحْر ودواب الْبر وَالطیر فِیْ جو السَّمَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَیْهِ طَمَعا وشرى بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ یلجم یَوْم الْقِیَامَة بلجام من نَار وینادی مُنَاد هٰذَا الَّذِیْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَیْهِ طَمَعا وَاشْترى بِهِ ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰی یفرغ الْحساب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَفِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن خِدَاش وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَحده فِیْمَا أعلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کے علماء دو قسم کے ہوں گے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہوگا' اور وہ اسے لوگوں پر خرچ کرے گا' اور وہ اس کے عوض میں کوئی لالچ نہیں رکھے گا' اور اس کا معاوضہ وصول نہیں کرے گا وہ ایسا شخص ہوگا جس کے لئے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے جانور آسمان کی فضا کے پرندے دعائے مغفرت کریں گے' اور ایک وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہوگا وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لے گا وہ اس بارے میں لالچ رکھے گا' اور اس کے عوض میں معاوضہ وصول کرے گا'

تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس علم کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لیا اس کے بارے میں لالچ رکھا اس کے ذریعے معاوضہ وصول کیا تو جب تک حساب ختم نہیں ہوتا اس وقت تک (یہ اعلان ہوتا رہے گا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خداش نامی راوی ہے' جسے میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

127 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعلم قبل اَن يقبض وَقَبضه اَن يرفع وَجمع بَيْن اِصبعيه الْوُسْطى وَالَّتِیْ تلِی الْاِبْهَام هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالم والمتعلم شريكان فِی الْخَيْر وَلَا خير فِیْ سَائِر النَّاس ۔رَوَاهُ ابْن مَاجه من طَرِيْق عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

قَوْلِه وَلَا خير فِیْ سَائِر النَّاس اَی فِیْ بَقِيَّة النَّاس بعد الْعَالم والمتعلم وَهُوَ قريب الْمَعْنى من قَوْلِهِ الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما وَتقدم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس علم کو حاصل کرلو! اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے' اور اس کا اٹھانا یہ ہے کہ اس کو اوپر لے جایا جائے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا اور فرمایا: عالم اور طالب علم بھلائی میں اس طرح شراکت دار ہوتے ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: (باقی) ''سارے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ عالم اور طالب علم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے' اور یہ روایت اس روایت کے مضمون کے قریب ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''دنیا ملعون ہے' اور دنیا میں موجود سب کچھ ملعون ہے البتہ اللہ کے ذکر اور جو شخص اللہ کا ذکر کرے وہ اور عالم اور طالب علم' ان کا معاملہ مختلف ہے''۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

128 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الْعلمَاء فِی الْاَرْض كَمثل النُّجُوْم يهتدى بهَا فِیْ ظلمات الْبر وَالْبَحْر فَاِذَا انطمست النُّجُوْم أوشك اَن تضل الهداة

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ حَفْص صَاحب أنس عَنهُ وَلَمْ أعرفهُ وَفِيْهِ رشدين اَيْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں علماء کی مثال (آسمان میں موجود) ستاروں کی مانند ہے جن کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے' اور جب ستارے بجھ جائیں (یعنی غروب ہو جائیں) تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے

کہ ہدایت پانے والے (یا ہدایت دینے والے) لوگ گمراہ ہو جائیں (یعنی وہ راستہ بھٹک جائیں)''۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوحفص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میں ان صاحب سے واقف نہیں ہوں اس روایت کی سند میں رشدین نامی راوی بھی ہے۔

129 - وَعَنْ سهل بن معاذ بن انس عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم علما فَلهُ أجر من عمل بِهِ لَا ينقص من أجر الْعَامِل شَيْءٍ .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَسَهل يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ سہل بن معاذ بن انس اپنے والد کے حوالے سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی علم کی تعلیم دے تو اسے اس علم پر عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا' اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی سہل کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

130 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ ذكر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَان اَحدهمَا عَابِد وَالْآخر عَالم فَقَالَ عَلَيْهِ أفضل الصَّلَاة وَالسَّلَام فضل الْعَالم على العابد كفضلي على أدناكم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه وَمَلَائِكَته وَاَهلِ السَّمَوَات وَالْاَرْض حَتَّى النملة فِيْ جحرها وَحَتَّى الْحُوت ليصلون على معلم النَّاس الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عَائِشَة مُخْتَصرًا قَالَ معلم الْخَيْر يسْتَغْفر لَهُ كل شَيْءٍ حَتَّى الْحيتَان فِي الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک شخص عبادت گزار تھا اور دوسرا عالم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عالم کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تم میں سے عام شخص پر حاصل ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اور آسمان والے' اور زمین والے یہاں تک کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور مچھلیاں تک' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے اس روایت کو امام بزار نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختصر حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں)''۔

131 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن الحكم الصَّحَابِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاء يَوْم الْقِيَامَة إِذا قعد على كرسيه لفصل عباده إِنِّي لم اجعَل علمي وحلمي فِيكُمْ إِلَّا وَانا أُرِيد ان اغفر لكم على مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا أُبَالِي .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَانْظُر إِلَى قَوْله سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى علمي وحلمي وأمعن النّظر فِيهِ يَتَّضِح لَك بِإِضَافَتِه إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ انه لَيْسَ الْمُرَاد بِهِ علم اكثر اَهْلِ الزَّمَان الْمُجَرّد عَن الْعَمَل بِهِ وَالْإِخْلَاص

❀❀ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر (اپنی شان کے مطابق) تشریف فرما ہوگا اس وقت وہ علماء سے یہ فرمائے گا:

''میں نے اپنا علم اور اپنی بردباری تمہارے اندر صرف اس لئے رکھی تھی' کیونکہ میں یہ چاہتا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کردوں' خواہ تمہارے اندر جو مرضی خامی ہو' میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: آپ روایت کے ان الفاظ کی طرف دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''میرا علم اور میری بردباری''۔

آپ اس کے بارے میں غور وفکر کریں' تو آپ کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ان چیزوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے' اور یہاں وہ علم مراد نہیں ہے جو اکثر اہل زمانہ کے پاس ہے جو عمل اور اخلاص سے عاری ہوتا ہے۔

132 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث اللّٰه الْعباد يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ يُمَيِّز الْعلمَاء فَيَقُوْلُ يَا معشر الْعلمَاء إِنِّي لم اَضع علمي فِيكُمْ لأعذبكم اذْهَبُوا فَقَدْ غفرت لكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا' اور پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا: اے علماء کے گروہ! میں نے تمہارے اندر اپنا علم اس لئے نہیں رکھا تھا تاکہ میں تمہیں عذاب دوں تم لوگ جاؤ! میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

133 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بالعالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجنَّة وَيُقَال للْعَالم قف حَتَّى تشفع للنَّاس .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو لایا جائے گا پھر عبادت گزار کو کہا جائے گا: تم جنت میں داخل

ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہر واور لوگوں کی شفاعت کرو"۔

یہ روایت اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

134 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبعث الْعَالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجنَّة وَيُقَال للْعَالم اثْبتْ حَتَّى تشفع بِمَا أَحْسَنت أدبهم. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(قیامت کے دن) ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو زندہ کیا جائے گا' اور عبادت گزار سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہر جاؤ اور پہلے ان لوگوں کی شفاعت کرو جن کی تم نے تعلیم و تربیت کی تھی"۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

135 - وَرُوِیَ عَنْ عبد الله بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعَالم على العابد سَبْعُوْنَ دَرَجَة مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ حضر الْفرس سَبْعِيْنَ عَاما وَذٰلِكَ لِأَن الشَّيْطَان يدع الْبِدْعَة للنَّاس فيبصرها الْعَالم فينهى عَنْهَا وَالْعَابِد مقبل على عبَادَة ربه لَا يتَوَجَّه لَهَا وَلَا يعرفهَا

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ وَعجز الحَدِيْث يشبه المدرج حضر الْفرس يَعْنِيْ عدوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عالم کو عبادت گزار پر ستر درجہ فضیلت ہے جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ کوئی گھڑ سوار ستر سال میں طے کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے' اور عالم اس کی بصیرت حاصل کر کے اس سے منع کرتا ہے جبکہ عبادت گزار صرف اپنے پروردگار کی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے نہ وہ بدعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے' نہ وہ اسے پہچان سکتا ہے"۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ حدیث اس بات سے عاجز ہے کہ یہ مدرج سے مشابہت رکھے' اور حضر الفرس کا مطلب اس کا فاصلہ طے کرنا ہے۔

136 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيه وَاحِد أَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ روح بن جنَاح تفرد بِهِ عَن مُجَاهد عَنهُ

حدیث 136: سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 220' سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة' حديث: 2673' سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2711' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6276' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث: 10894' مسند الشهاب القضاعي - لكل شيء عماد وعماد هذا الدين الفقه' حديث: 197' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث: 1670

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے''۔

یہ روایات امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے روح بن جناح کے حوالے سے نقل کی ہے' اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کرنے وہ منفرد ہیں۔

137 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَة عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عبد اللّٰه بِشَیْءٍ أفضل من فقه فِی دین ولفقیه وَاحِد اَشد علی الشَّیْطَان من ألف عَابِد وَلكُلِّ شَیْءٍ عماد وعماد هٰذَا الدّین الْفِقْه

وَقَالَ اَبُو هُرَیْرَة لَاَن اَجلِس سَاعَة فافقه اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أحیی لَیْلَة الْقدر

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَیْهَقِیّ اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أحیی لَیْلَة اِلَی الصَّبَاح وَقَالَ الْمَحْفُوظ هٰذَا اللَّفْظ من قَول الزُّهْرِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی بندے نے اللہ تعالیٰ کی اس سے زیادہ فضیلت والی عبادت نہیں کی (جو فضیلت) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے (کو حاصل ہے) اور ایک فقیہ (یعنی عالم) شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے' اور اس دین کا ستون (اس کی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی کے لئے بیٹھ کر دین کا علم حاصل کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شبِ قدر میں رات بھر عبادت کرتا رہوں''۔

یہ روایت امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر صبح ہونے تک عبادت کرتا رہوں''۔

وہ فرماتے ہیں: زیادہ مستند طور پر یہ الفاظ زہری کے قول کے طور پر منقول ہیں۔

138 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بسوق الْمَدِیْنَة فَوقف عَلَیْهَا فَقَالَ یَا اَهْلِ السُّوق مَا أعجزكم قَالُوْا وَمَا ذَاكَ یَا اَبَا هُرَیْرَة قَالَ ذَاكَ مِیرَاث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقسم وَاَنْتُمْ هَا هُنَا اَلا تذهبون فتأخذون نصیبكم مِنْهُ قَالُوْا وَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِی الْمَسْجِد فَخرجُوْا سرَاعًا ووقف اَبُو هُرَیْرَة لَهُمْ حَتّٰی رجعُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لكم فَقَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَة قد اَتَیْنَا الْمَسْجِد فَدَخَلْنَا فِیهِ فَلَمْ نر فِیهِ شَیْئًا یقسم فَقَالَ لَهُمْ اَبُو هُرَیْرَة وَمَا رَاَیْتُمْ فِی الْمَسْجِد اَحَدًا قَالُوْا بَلٰی رَاَیْنَا قوما یصلونَ وقوما یقرؤون الْقُرْآن وقوما یتذاكرُوْنَ الْحَلَال وَالْحَرَام فَقَالَ لَهُمْ اَبُو هُرَیْرَة وَیحكم فَذَاكَ مِیرَاث مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے' تو وہاں ٹھہر گئے اور بولے: اے بازار والو! تم لوگ کیوں عاجز آ گئے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے

رسول کی میراث ہے جو تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں موجود ہو کیا تم لوگ جا کر اس میں سے اپنا حصہ وصول نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مسجد میں ہے تو وہ لوگ تیزی سے وہاں سے نکلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے لئے وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! ہم مسجد گئے اس میں داخل ہوئے ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو حلال اور حرام کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہی (علم دین کی تعلیم) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل:

139 - وَعَنْ جَابِر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان علم فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم على اللِّسَان فَذَاك حجَّة الله على ابْن آدم .رَوَاهُ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ الْخَطِيب فِيْ تَارِيخه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم عَن الْحسن مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک علم وہ ہے جو دل میں ہو یہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک علم وہ ہے جو (صرف) زبان پر ہو یہ آدمی کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"۔

یہ روایت حافظ ابو بکر خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب "العلم" میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

140 - وَرُوِيَ عَن حرج انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان فَعلم ثَابت فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم فِي اللِّسَان فَذَاك حجَّة الله على عباده .رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْند الفردوس والأصبهاني فِيْ كِتَابه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن الفضيل بن عِيَاض من قَوْلِه غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم دو قسم کے ہیں ایک وہ علم ہے جو دل میں مضبوط ہوتا ہے وہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہوتا ہے یہ بندوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"۔

یہ روایت ابو منصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اصبہانی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے فضیل بن عیاض کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

141 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْعلم كَهَيْئَةِ الْمكنون لَا يُعلمهُ اِلَّا الْعلمَاء بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا نطقوا بِهٖ لَا يُنكره اِلَّا اَهْلِ الْغرّة بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِي الْمسند وَاَبُوْ عبد الرَّحْمٰن السّلمِيّ فِي الْاَرْبَعين الَّتِيْ لَهٗ فِي التصوف

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ علم ایسے ہیں جو پوشیدہ ہوتے ہیں اور ان کے بارے میں صرف ان لوگوں کو علم ہوتا ہے جو عارف باللہ ہوں اور جب وہ اس علم کے حوالے سے کلام کرتے ہیں تو ان کا انکار صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے اپنی مسند میں نقل کی ہے جبکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ''اربعین'' میں نقل کی ہے جو تصوف کے بارے میں انہوں نے ترتیب دی ہے۔

2 - اَلتَّرْغِيْبُ فِي الرحلة فِيْ طلب الْعلم

باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنے کی ترغیب

142 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهٗ بِهٖ طَرِيْقا اِلَى الْجنَّة .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِي الْبَاب قبله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے مکمل روایت کے طور پر اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

143 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ أتيت صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَاءَ بك قلت أنبط الْعلم قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من خَارج من بَيته فِيْ طلب الْعلم اِلَّا وضعت لَهُ الْمَلَائِكَة اَجْنِحَتهَا رضَا بِمَا يصنع

حديث 143: صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الأحداث الموجبة للوضوء - باب ذكر وجوب الوضوء من الغائط والبول والنوم' حديث: 17' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر بسط الملائكة أجنحتها لطلبة العلم - حديث: 85' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 224' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - باب كم يمسح على الخفين' حديث: 763' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث صفوان بن عسال المرادي - حديث: 17787' مسند الحميدي - حديث صفوان بن عسال المرادي رضي الله عنه' حديث: 851' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي - عاصم بن أبي النجود عن زر' حديث: 7185

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصححهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَوْلِهِ انبط الْعلم اى أطلبه واستخرجه

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو اس کے اس عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس کے علاوہ امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انبط العلم اس سے مراد اسے طلب کرنا اور نکالنا ہے۔

144 - وَعَنْ قبيصَة بن الْمخَارِق رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا جَاءَ بك قلت كبرت سني ورق عظمي فأتيتك لتعلمني مَا يَنْفَعنِي اللّٰه تَعَالَى بِهِ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا مَرَرْت بِحجر وَلَا شجر وَلَا مدر إِلَّا اسْتغْفر لَك يَا قبيصَة إِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تعاف من الْعَمى والجذام والفلج يَا قبيصَة قل اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلك مِمَّا عِنْدك وأفض عَلَيَّ من فضلك وانشر عَلَيَّ من بركاتك. رَوَاهُ أَحْمد وَفِي إِسْنَاده راو لم يسم

❀❀ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہو گئی ہے' اور ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں' میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں' تاکہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر یا درخت یا مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرے ان سب نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو تم تین مرتبہ سبحان اللّٰه العظيم وبحمده پڑھا کرو تم نابینا پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے پاس ہے' اور تو اپنا فضل مجھ پر نازل کر دے' اور اپنی برکتیں مجھ پر پھیلا دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

145 - وَعَنْ أبي أُمَامَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غدا إِلَى الْمَسْجِد لَا يُرِيد إِلَّا أَن يتَعَلَّم خيرا أَو يُعلمهُ كَانَ لَهُ كَأَجر حَاج تَاما حجَّته. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَاد لَا بَأْس بِهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا' یا اس کی تعلیم دینا ہوتا ہے' تو اسے ایسے حاجی کی مانند اجر ملتا ہے' جس نے اپنا حج مکمل کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

146 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ مَسْجِدِی هٰذَا لم يَاتِه اِلَّا لخير يتعلمه اَوْ يُعلمهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهدين فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرجل ينظر اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِه

رَوَاهُ ابن مَاجه وَالْبَيْهَقِیّ وَلَيْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا أجمع على ضعفه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری اس مسجد میں آئے' اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا یا اس کی تعلیم دینا ہو' تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا' اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آئے' تو وہ ایسے شخص کی مانند ہوگا جو کسی دوسرے کے سامان پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

147 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انتعل عبد قطّ وَلَا تخفف وَلَا لبس ثوبا فِیْ طلب علم اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ ذنُوبه حَيْثُ يخطو عتبَة دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ .قَوْله تخفف اَی لبس خفه

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی بندے نے علم کے حصول کے لئے جوتے پہنے یا موزے پہنے یا لباس پہنا تو جیسے ہی وہ اپنے گھر کی چوکھٹ سے قدم نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ تخفف سے مراد موزے پہننا ہے۔

148 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ طلب الْعلم فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يرجع .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

149 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غدا يُرِيد الْعلم يتعلمه

للہ فتح اللہ لہٗ بَابا اِلَی الْجَنَّۃ وفرشت لہٗ الْمَلَائِکَۃ اکنافھا وصلت عَلَیْہِ مَلَائِکَۃ السَّمٰوٰات وحیتان الْبَحْر وللعالم من الْفضل علی العابد کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْر علی اَصْغَر کَوْکَب فِی السَّمَاء وَالْعُلَمَاء وَرَثَۃ الْاَنْبِیَاء اِن الْاَنْبِیَاء لم یورثوا دِیْنَارا وَلَا درھما وَلٰکنھُمْ ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذہ اَخذ بحظہ

وَمَوْت الْعَالم مُصِیبَۃ لَا تجبر وثلمۃ لَا تسد وَھُوَ نجم طمس موت قَبِیلَۃ ایسر من موت عَالم . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَیْسَ عِنْدھم موت الْعَالم اِلٰی آخِرہ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ من رِوَایَۃِ الْوَلِید بن مُسْلِم . حَدثنَا خَالِدِ بْن یَزِیْد بن اَبِیْ مَالك عَن عُثْمَان بن اَیمن عَنْہُ وَسَیَاتِیْ فِی الْبَاب بعدہ حَدِیْثِ اَبِیْ الردین اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تاکہ وہ اللہ کی رضا کے لئے وہ علم حاصل کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیتا ہے' اور فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں آسمانوں کے فرشتے سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور عالم شخص کو عابد شخص پر وہ فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند کو آسمان میں موجود سب سے چھوٹے ستارے پر حاصل ہوتی ہے' اور علماء' انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے وہ اپنے حصے کو حاصل کر لیتا ہے' اور عالم کا انتقال کر جانا ایسی مصیبت ہے جس کا کوئی حل نہیں ہے ایک ایسا شگاف ہے' جسے بند نہیں کیا جا سکتا' وہ ایک ستارہ تھا' جو بجھ گیا' ایک پورے قبیلے کا مر جانا ایک عالم کے انتقال سے زیادہ آسان ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں ''عالم کا انتقال کر جانا'' یہاں سے لے کر اس کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ولید بن مسلم کے نقل کردہ ہیں انہوں نے خالد بن یزید بن ابومالک کے حوالے سے عثمان بن ایمن کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے عنقریب اس کے بعد والے باب میں ابوردین کی نقل کردہ روایت آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِیْب فِیْ سَمَاع الْحَدِیْثِ وتبلیغہ ونسخہ والترھیب من الْکَذِب عَلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

باب: حدیث کے سماع، اس کی تبلیغ اور اسے (تحریری طور پر) نقل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

150 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نضر اللّٰہ امرا

سمع منا شَيْئًا فَبَلغهُ كَمَا سمعه فَرب مبلغ أوعى من سامع

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ إِلَّا أَنه قَالَ رحم الله امرأ .وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح . قَوْلِهِ نضر هُوَ بتَشْديد الضَّاد الْمُعْجَمَة وتخفيفها حَكَاهُ الْخطابِيّ وَمَعْنَاهُ الدُّعَاء لَهُ بالنضارة وَهِي النِّعْمَة والبهجة وَالْحسن فَيكون تَقْدِيْره جمله الله وزينه وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سن کر اسے اسی طرح آگے منتقل کردے' جس طرح اس کو سنا تھا کیونکہ بعض اوقات وہ شخص جس کی طرف بات منتقل کی گئی ہو وہ (ہم سے براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے'' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

روایت کے یہ الفاظ نضر اس میں ضاد پر شد ہے البتہ علامہ خطابی نے اس کو تخفیف کے ساتھ بھی نقل کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں خوش وخرم رہنے کی دعا دی جارہی ہے ''نضارہ'' سے مراد نعمت اور خوشی اور خوبصورتی ہے' تو اب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے آراستہ و پیراستہ رکھے ایک قول کے مطابق اس کا مطلب کچھ اور بھی ہے۔

151 - وَعَنْ زيد بن ثَابت قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر الله امرأ سمع منا حَدِيْثا فَبَلغهُ غَيره فَرب حَامِل فقه إِلَى من هُوَ أفقه مِنْهُ وَرب حَامِل فقه لَيْسَ بفقيه ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُسْلِم إخلاص الْعَمَل لله ومناصحة وُلَاة الْأَمر وَلُزُوْم الْجَمَاعَة فَإِن دعوتهم تحيط من وَرَاءَهُمْ وَمَنْ كَانَت الدُّنْيَا نِيَّته فرق الله عَلَيْهِ أمره وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْته من الدُّنْيَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَت الْآخِرَة نِيَّته جمع الله أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ بتَقْدِيم وَتَأْخِير وروى صَدره إِلَى قَوْلِهِ لَيْسَ بفقيه

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِزِيَادَة عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے حدیث سن کر اسے دوسرے تک منتقل کردے' کیونکہ بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک اسے منتقل کردیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے' اور بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص بذات خود عالم نہیں ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے' اور جس شخص کی نیت محض دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کردے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا' اور دنیا اس کے پاس نہیں آئے گی صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی اور جس شخص کی نیت

آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اکٹھا کر دے گا اس کا غنا اس کے دل میں ڈال دے گا' اور دنیا اس کی طرف فرمانبردار ہو کر آئے گی"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ ان الفاظ تک نقل کیا ہے: "وہ عالم نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اضافی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

152 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَسْجِد الْخیف من منی فَقَالَ نضر اللّٰه امْرأ سمع مَقَالَتی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم یسْمعهَا ثُمَّ ذهب بهَا اِلٰی من لم یسْمعهَا الا فَرب حَامِل فقه لَا فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ أفقه مِنْهُ الحَدِیْث .
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسجد خیف میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد رکھے' اور محفوظ کر لے اور اس شخص تک پہنچا دے جس نے اسے نہیں سنا تھا پھر وہ اس شخص تک پہنچا دے جسے اس نے نہیں سنا تھا' خبردار! (بعض اوقات) براہ راست کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہ راست بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک بات کو منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

153 - وَعَنْ جُبَیر بن مطعم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بالخیف خیف منی یَقُوْلُ نضر اللّٰه عبدا سمع مَقَالَتی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم یسْمعهَا فَرب حَامِل فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ أفقه مِنْهُ ثَلَاث لَا یغل عَلَیْهِنَّ قلب مُؤمن اِخلاص الْعَمَل لله والنصیحة لائمة الْمُسلمین وَلُزُوْم جَمَاعَتهمْ فَاِن دعوتهم تحفظ من وَرَاءَهُمْ
رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر مُخْتَصرًا وَمُطَولًا اِلَّا انه قَالَ تحیط بیاء بعد الْحَاء رَوَوْهُ كلهم عَن مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد السَّلام عَن الزُّهْرِیّ عَن مُحَمَّد بن جُبَیر بن مطعم عَن اَبِیْهِ وَله عِنْد اَحْمد طَرِیْق عَن صَالح بن كیسَان عَن الزُّهْرِیّ وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ کی مسجد خیف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد کر لے اور اسے محفوظ کر لے اور اس کی تبلیغ اس شخص تک کر دے' جس نے اس کو نہیں سنا تھا کیونکہ بعض اوقات علم کی کوئی بات سیکھنے والا شخص اس بات کو اس شخص تک منتقل

کردیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا مسلمان حکمران کے لئے خیر خواہی اور ان (مسلمانوں) کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی شامل ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے لفظ ''تحیط'' نقل کیا ہے ان سب حضرات نے یہ روایت محمد بن اسحاق کے حوالے سے عبدالسلام کے حوالے سے امام زہری کے حوالے سے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہے یہی روایت امام احمد نے صالح بن کیسان کے حوالے سے زہری سے نقل کی ہے' اور اس روایت کی سند حسن ہے۔

154 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ خلفائی قُلْنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خلفاؤك قَالَ الَّذِيْنَ يَاْتُونَ من بعدِی يروون أحاديثی ويعلمونها النَّاس رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میرے بعد والوں پر رحم کرنا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد والے کون ہیں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے' اور میری احادیث روایت کریں گے' اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

155 - وَعَنْ اَبِی الردين قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما من قوم يَجْتَمِعُوْنَ علی كتاب الله يتعاطونه بَيْنَهُمْ اِلَّا كَانُوْا أضيافا لله وَاِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة حَتّٰی يَقُوْمُوْا اَوْ يخوضوا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِه وَمَا من عَالم يخرج فِیْ طلب علم مَخَافَةَ اَنْ يَمُوْتَ اَوْ انتساخه مَخَافَةَ اَنْ يدرس اِلَّا كَانَ كالغازی الرَّائِح فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ يبطیء بِهٖ عمله لم يسْرع بِهٖ نسبه ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

❀❀ حضرت ابوردین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حوالے سے اکٹھے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں' تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان شمار ہوتے ہیں اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' جب تک وہ اپنی جگہ سے اٹھتے نہیں ہیں یا کسی اور بات میں مصروف نہیں ہوجاتے ہیں' جب بھی کوئی عالم علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' جسے یہ اندیشہ ہو کہ یہ علم کہیں ختم نہ ہوجائے یا وہ عالم اس علم کو منتقل کرتا ہے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ ختم نہ ہوجائے' تو وہ اس غازی کی مانند ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلتا ہے' اور جس شخص کا عمل اس کو سست کردے' اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

156 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِه اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَتقدم هُوَ وَمَا يَنْتَظِم فِیْ سلكه وَيَاْتِیْ لَهٗ نَظَائِر فِیْ نشر الْعلم وَغَيْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی .قَالَ الْحَافِظ وناسخ الْعلم النافع لَهٗ أجره وَأجر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِه من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِه لهٰذَا الحَدِيْثِ وَاَمْثَاله وناسخ غير النافع مِمَّا يُوجب الْاِثْم عَلَيْهِ وزره ووزر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِه من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِه لما تقدم من الْاَحَادِيْث من سنّ سنة حَسَنَة اَوْ سَيِّئَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لیے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت بھی گزری ہے' اور اس کی مانند دیگر روایات بھی گزری ہیں اور عنقریب ان کی مانند اور روایات آئیں گی' جو علم کو پھیلانے وغیرہ سے متعلق ہوں گی اگر اللہ نے چاہا۔

حافظ فرماتے ہیں: جو شخص نفع دینے والے علم کو (تحریری طور پر) نقل کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے' اور جو شخص اس کی تحریر کو پڑھتا ہے یا اس سے آگے تحریری طور پر نقل کرتا ہے' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی اس وقت تک اس کا اجر بھی اس شخص کو ملتا رہے گا' اور جب تک اس کی تحریر پر عمل کیا جاتا رہے گا (اس وقت تک بھی اس کا اجر اسے ملے گا) اس کی دلیل یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث ہیں اور جو شخص غیر نافع علم کو تحریری طور پر نقل کرتا ہے جو علم اس پر گناہ کو لازم کرتا ہے' تو اس کا گناہ اور جو شخص کو اس پڑھے گا یا اس کو تحریری طور پر نقل کرے گا یا اس کے بعد اس پر عمل کرے گا' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی یا اس کی تحریر پر عمل باقی رہے گا' تو ان سب کا گناہ اسے ملتا رہے گا اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اس سے پہلے گزر گئی ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جو کوئی اچھا طریقہ آغاز کرتا ہے یا برے طریقے کا آغاز کرتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

157 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلَیَّ فِیْ كتاب لم تزل الْمَلَائِكَة تستغفر لَهٗ مَا دَامَ اسْمِی فِیْ ذٰلِكَ الْكتاب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِهٖ وَرُوِیَ من كَلَام جَعْفَر بن مُحَمَّد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اشبه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر تحریری طور پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک میرا نام اس تحریر میں موجود رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی روایت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہ زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

158 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كذب عَلَيّ مُتَعمدا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعده مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا وَهٰذَا الحَدِيْثِ قد رُوِيَ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَالسّنَن وَالْمَسَانِيد وَغَيرهَا حَتّٰى بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ حدیث ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے صحاح سنن مسانید اور دیگر کتابوں میں منقول ہے یہاں تک کہ یہ' تواتر کی حد تک پہنچ جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

160 - وَعَنِ الْمُغِيرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كذبا عَلَيّ لَيْسَ ككذب على اَحَد فَمَنْ كذب عَلَيّ مُتَعمدا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعده مِنَ النَّار .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِي مجالسة الْعلمَاء

باب: علماء کی ہم نشینی اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

161 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجنَّة فارتعوا

حدیث 158: صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب ما يكره من النياحة على الميت - حديث: 1242 صحيح مسلم - باب في التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم' حديث: 4 صحيح ابن حبان - ذكر إيجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 31 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث أشعث بن جابر - حديث: 235 سنن الدارمي - باب اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 245 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 3184 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 30 الآثار لأبي يوسف - باب الغزو والجيش' حديث: 912 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في تعمد الكذب على النبي صلى الله عليه وسلم وما جاء - حديث: 25701 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر الزبير بن العوام' حديث: 201 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 5743 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب البكاء على الميت - حديث: 4628 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2879 مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 336 مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1114 مسند ابن الجعد - أحاديث حماد بن أبي سليمان' حديث: 301 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث: 367 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 243 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1213 المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خالد بن عرفطة العذري' حديث: 3991

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیاض الْجَنَّۃ قَالَ مجَالِس الْعلم .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ وَفِیْہِ راو لم یسم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو ان میں سے کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی محافل''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

162 - عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن لُقْمَان قَالَ لِابْنِہٖ یَا بنی عَلَیْک بمجالسۃ الْعلمَاء واسمع کَلَام الْحُکَمَاء فَاِن اللّٰہ لیحیی الْقلب الْمَیِّت بِنور الْحِکْمَۃ کَمَا یحیی الْاَرْض الْمیتَۃ بوابل الْمَطَر .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من طَرِیْق عبید اللّٰہ بن زحر عَن عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم وَقد حسنھا التِّرْمِذِیّ لغیر ھٰذَا الْمَتْن وَلَعَلَّہ مَوْقُوْف وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: تم پر لازم ہے کہ تم علماء کی ہم نشینی اختیار کرو اور دانش وروں کا کلام سنو! کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور کے ذریعے مردہ دل کو زندگی عطا کر دیتا ہے جس طرح وہ بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندگی دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن اس سے کچھ مختلف ہے اور شاید وہ روایت موقوف ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

163 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَی جلسائنا خیر قَالَ من ذکرکُمُ اللّٰہ رُؤْیَتہ وَزَاد فِیْ علمکُمْ مَنْطِقہ وذکرکم بِالْآخِرَۃ عمله .رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح اِلَّا مبارک بن حسان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا ہم نشین زیادہ بہتر ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا باعث بنے اور جس کے عمل کی وجہ سے تمہیں آخرت یاد آئے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں صرف مبارک نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

حدیث 161: مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12297 مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث: 3336' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث: 10953' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 554' حلية الأولياء - زياد بن عبد الله النميري' حديث: 8838

5 - التَّرْغِيْب فِيْ اِكرام الْعلمَاء واِجلالهم وتوقيرهم والترهيب من اِضاعتهم وَعدم المبالاة بهم

باب: علماء کی عزت واحترام تعظیم وتوقیر کے متعلق ترغیبی روایات

اور علماء کو ضائع کرنے یا ان سے لاپرواہی اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی رویات

164 - عَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يجمع بَيْنَ الرجلَيْن من قتْلَى اُحد يَعْنِيْ فِي الْقَبْر ثُمَّ يَقُوْلُ ايهمَا اكثر اخذا لِلْقُرْآن فَاِذَا اُشير اِلٰى اَحدهمَا قدمه فِي اللَّحْد. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو افراد کو ایک ساتھ قبر میں رکھواتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دریافت کر لیتے تھے ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لحد میں پہلے اتارتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

165 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من اِجلال اللّٰه اِكرام ذِيْ الشيبة الْمُسْلِم وحامل الْقُرْآن غير الغالي فِيهِ وَلَا الجافي عَنهُ واِكرام ذِيْ السُّلْطَان المقسط رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے جو قرآن کے بارے میں غلو نہ کرتا ہو اور اس سے اعراض بھی نہ کرتا ہو نیز انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

166 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبركَة مَعَ اَكابركم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"برکت تمہارے اکابرین کے ساتھ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

167 - وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرْحَم الصَّغِير وَيَاْمُر بِالْمَعْرُوف وينه عَن الْمُنكر. رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ انہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

168 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرَنَا وَيعرف حق كَبِيرِنَا .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

169 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من أمتِي من لم يجل كَبِيرَنَا وَيرْحَم صَغِيرَنَا وَيعرف لعالمنا .رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم إِلَّا انه قَالَ لَيْسَ منا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہوگا جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے عالم (کے حق کو) پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے''۔

170 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرَنَا ويجل كَبِيرَنَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ ابْن شهَاب عَن وَاثِلَة وَلَم يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث170: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث سمرة بن جندب - حديث: 193 سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الرحمة - حديث: 4313 سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في رحمة الصبيان' حديث: 1891 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث: 24838 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث: 6349 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6568 مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث: 569 مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 586 البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2357 مسند أبي يعلى الموصلي - أبو عمران الجوني' حديث: 4130 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' باب الضاد - ضميرة بن أبي ضميرة مولى رسول الله' حديث: 8038

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے جو ابن شہاب کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حالانکہ انہوں (یعنی ابن شہاب زہری) نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

171 - وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرَنَا وَيعرف شرف كَبِيْرِنَا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اِلَّا انه قَالَ وَيعرف حق كَبِيْرِنَا

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف کو پہچانتا نہیں ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے"۔

172 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم وتعلموا للْعلم السكينَة وَالْوَقار وتواضعوا لمن تعلمُونَ مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو اور ان لوگوں کے سامنے' تواضع اختیار کرو جن سے تم نے علم حاصل کیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

173 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا يدركني زمَان اَوْ قَالَ لَا تدركوا زَمَانا لَا يتبع فِيهِ الْعَلِيم وَلَا يستحيى فِيهِ من الْحَلِيم قُلُوبهم قُلُوب الْاَعَاجِم والسنتهم اَلْسِنَة الْعَرَب .رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے اللہ! مجھ تک وہ زمانہ نہ آئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس زمانے تک نہ پہنچنا جس میں عالم کی پیروی نہ کی جائے' اور جس میں بردبار شخص سے حیاء نہ کی جائے' ایسے لوگوں کے دل عجمی لوگوں کی مانند ہوں گے' اور ان کی زبانیں عربوں کی زبانیں جیسی ہوں گی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

174 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث لَا يستخف بهم اِلَّا مُنَافِق ذُو الشيبة فِي الْاِسْلَام وَذُو الْعلم وَاِمَام مقسط .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيق عبيد الله بن زحر عَن عَليّ بن يزِيد عَن الْقَاسِم وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں کوئی منافق ہی حقیر سمجھے گا' بوڑھا مسلمان' صاحب علم اور عادل حکمران"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن کچھ مختلف ہے۔

175 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد سَمِعت حَدِيْثا مُنْذُ زَمَان اِذا كنت فِيْ قوم عِشْرِيْنَ رجلا اَوْ اقل اَوْ اكثر فتصفحت وُجُوْهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فيهم رجلا يهاب فِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَم اَن الْاَمر قد رق

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاسْنَاده حسن

❀❀ عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں: میں نے طویل عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)
"جب تم بیس یا اس سے کم یا اس سے زیادہ ایسے افراد کے درمیان موجود ہو کہ جب ان کے چہروں کا جائزہ لو تو تمہیں ان میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اللہ سے ڈرتا ہو' تو تم یہ بات جان لو کہ اب معاملہ کمزور ہو چکا ہے (یعنی لوگوں کی دینی حالت کمزور ہو چکی ہے)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

176 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَخاف على أمتِيْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدوا وَاَن يفتح لَهُمُ الْكتاب يَاْخُذهُ الْمُؤْمِن يَبْتَغِي تَاْوِيله وَمَا يعلم تَاْوِيله اِلَّا اللّٰه والراسخون فِي الْعلم يَقُوْلُوْنَ آمنا بِهٖ كل من عِنْد رَبنَا وَمَا يذكر اِلَّا اُولُو الْاَلْبَاب آل عمرَان 7 وَاَن يرَوا ذَا علم فيضيعوه وَلَا يبالوا عَلَيْهِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا خوف ہے ایک یہ کہ ان کے لئے دنیا زیادہ ہو جائے گی' تو ایک دوسرے سے حسد کریں گے' اور ان کے لئے کتاب (یعنی قرآن مجید کے علم کو) کھول دیا جائے گا ہر مومن شخص اسے حاصل کرے گا' اور اس کی تاویل تلاش کرے گا حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یا ان لوگوں کے پاس ہے جو علم میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے' اور اس سے نصیحت صرف عقل مند ہی حاصل کر سکتے ہیں (اور تیسری بات یہ ہے) کہ جب وہ کسی علم والے شخص کو دیکھیں گے' تو اسے ضائع کر دیں گے' اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من تعلم الْعلم لغير وَجه الله تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے (کسی اور مقصد کیلئے) علم حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

177 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم علما مِمَّا يَبْتَغِي بِهِ وَجه اللّٰه تَعَالَى لَا يتعلمه إِلَّا ليصيب بِهِ عرضا من الدُّنْيَا لم يجد عرف الْجنَّة يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِي رِيحهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَتقدم حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة فِيْ اَوَّل بَاب الرِّيَاء وَفِيْه رجل تعلم الْعلم وَعلمه وَقَرَأَ الْقُرْآن فَأتى بِهِ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرأت فِيك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلَكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرأت الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمر بِهِ فسحب عَلَى وَجهه حَتَّى ألقِي فِي النَّار الحَدِيْث رَوَاهُ مُسلم وَغَيره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے' اور وہ شخص اس علم کو صرف اس لئے حاصل کرے' تاکہ اس کے ذریعے دنیاوی فوائد حاصل کرے' تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پائے گا''۔

(یہاں روایت میں مذکور لفظ عرف سے مراد) اس کی خوشبو ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث ریاکاری سے متعلق باب کے آغاز میں گزر چکی ہے' جس میں ایسے شخص کا ذکر ہے: ''جو علم حاصل کرے گا' اور اس کی تعلیم دے گا اس نے قرآن پڑھا ہوگا اسے لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا' تو وہ اس کی شناخت کرلے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے بدلے میں تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: میں نے علم حاصل کیا تھا اور اس کی تعلیم دی تھی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس لئے علم حاصل کیا تھا تاکہ یہ بات کہی جائے کہ یہ عالم ہے' اور تم نے قرآن اس لئے پڑھا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ قاری ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ حدیث امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

178 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن مَالك قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طلب الْعلم ليجاري بِهِ الْعلمَاء أَوْ ليماري بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهِ وُجُوه النَّاس إِلَيْهِ أدخلهُ اللّٰه النَّار. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَغَيره وَالْحَاكِم شَاهدا وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث غَرِيْب

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس لئے علم حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے اور لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کیا ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے شاہد روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

179 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعلمُوا الْعلم لتباهوا بِهِ الْعلماء وَلَا تماروا بِهِ السُّفَهَاء وَلَا تخيروا بِهِ الْمجَالِس فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَالنَّار النَّار. رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ يحيى بن اَيُّوْبَ الغافقي عَنِ ابْنِ جريج عَنْ اَبِيْ الزبير عَنْهُ وَيحيى هٰذَا ثِقَة احتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرهمَا وَلَا يلْتَفت اِلٰى من شَذَّ فِيْهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ حُذَيْفَة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ علم اس لئے حاصل نہ کرو تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرو اور اس کے ذریعے محافل میں نمایاں حیثیت حاصل کرو جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) آگ ہوگی' آگ ہوگی (یا جہنم ہوگی)''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اس کو یحییٰ بن ایوب غافقی کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یحییٰ نامی یہ راوی ثقہ ہے شیخین نے اس سے روایات نقل کی ہیں دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں اُس شخص کے قول کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جس نے اِس کے بارے میں شاذ رائے دی ہے امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

180 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء اَوْ ليصرف وُجُوْه النَّاس اِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّار. رَوَاهُ ابْن مَاجه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے' تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

181 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهٖ وُجُوْه النَّاس أدخلهُ اللّٰه جَهَنَّم. رَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت بھی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

182 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم علما لغير الله أَوْ أَرَادَ بِهٖ غير الله فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بْن دريك عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرِجَال اِسناده‌هما ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے یا اس کے ذریعے غیر اللہ (کی رضا) مراد لے تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے حضرات نے اسے خالد بن دریک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے حالانکہ ان صاحب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے ان دونوں حضرات (یعنی ترمذی وابن ماجہ) کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

183 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من أمتِي سيتفقهون فِي الدّين يقرؤون الْقُرْآن يَقُولُوْنَ نَأتي الْأُمَرَاء فنصيب من دنياهم ونعتزلهُم بديننا وَلَا يكون ذٰلِكَ كَمَا لَا يجتنى من القتاد اِلَّا الشوك كَذٰلِكَ لَا يجتنى من قربهم اِلَّا قَالَ ابْن الصَّباح كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا .

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کا علم حاصل کریں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے' اور وہ یہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جا کر ان کی دنیا میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے' اور اپنے دین کے حوالے سے ان سے لاتعلق رہیں گے حالانکہ (عملی طور پر) ایسا نہیں ہو سکے گا جس طرح قتاد (نامی کانٹے دار درخت) سے صرف کانٹے ہی چنے جا سکتے ہیں اسی طرح ان امراء کے قرب کے ذریعے صرف یہی حاصل ہوگا''۔

ابن صباح کہتے ہیں: گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ صرف گناہ حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

184 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم صرف الْكَلَام لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْب الرِّجَال أَوْ النَّاس لم يقبل الله مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة صرفا وَلَا عدلا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ يشبه اَن يكون فِيهِ انْقِطَاع فَاِنَّ الضَّحَّاك بن شُرَحْبِيل ذكره البُخَارِيّ وَابْن اَبِي حَاتِم وَلَمْ

يذكرُوا لَهُ رِوَايَةً عَنِ الصَّحَابَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے گفتگو کا فن صرف اس لئے سیکھا' تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کے دل جیت لے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہو کیونکہ ضحاک بن شرحبیل کا ذکر امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم نے کیا ہے' اور ان حضرات نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس نے کوئی روایت صحابہ سے نقل کی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

186 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه ذكر فتنا تكون فِيْ آخر الزَّمَان فَقَالَ لَهُ عمر مَتى ذٰلِكَ يَا عَليّ قَالَ اِذا تفقه لغير الدّين وَتعلم الْعلم لغير الْعَمَل والتمست الدُّنْيَا بِعَمَل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق اَيْضًا فِيْ كِتَابه مَوْقُوْفًا وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس الْمَرْفُوْع وَفِيْه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِه عَن عباد اللّٰه وَاَخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِه ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادي مُنَاد هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِه عَن عباد اللّٰه وَاَخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِه ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

❀❀ حضرت علی ﷛ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے آخری زمانے میں پیش آنے والے فتنوں کا ذکر کیا تو حضرت عمر ﷛ نے ان سے دریافت کیا: اے علی! یہ کب ہوگا؟ تو حضرت علی ﷛ نے جواب دیا: جب دین کا علم دینی مقصد کیلئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور جب علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا کا حصول مقصود ہوگا۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث ذکر ہو چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:
''ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' اور وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لے' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھے' اور اس کا معاوضہ وصول کرے' تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لیا' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھا اور اُس کا معاوضہ وصول کیا تو یہ اعلان اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک حساب ختم نہیں ہوتا''۔

7 - التَّرْغِيب فِيْ نشر الْعلم وَالدّلَالَة على الْخَيْر

باب: علم کو پھیلانے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

188 - وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِي يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْنِ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة إِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله إِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سب سے زیادہ بہتر تین چیزیں ہیں ایک وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے ایک وہ صدقہ جو جاری ہو اس کا اجر اس تک پہنچتا ہو ایک وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جب انسان مر جاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

189 - وَرُوِيَ عَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تصدق النَّاس بِصَدَقَة مثل علم ينشر رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَغَيْرِه

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے کوئی بھی ایسی چیز صدقہ نہیں کی جو علم پھیلانے کی مانند (زیادہ اجر و ثواب کے حصول) کا باعث ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

190 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم الْعَطِيَّة كلمة حق تسمعها ثُمَّ تحملهَا إِلَى أَخ لَك مُسْلِم فتعلمها إِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَيُشبه اَن يكون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین عطیہ وہ بات ہے جسے تم سنو اور پھر اسے اپنے مسلمان بھائی تک منتقل کر دو اور اسے اس کی تعلیم دے دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور زیادہ موزوں یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہو۔

191 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أخبركُم

عَنِ الأجود الأجود اللّٰہ الأجود الأجود وَأنا أجود ولد آدم وأجودکم من بعدِی رجل علم علما فنشر علمه يبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَة أمة وَحده وَرجل جاد بِنَفسِهِ للّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يقتل .رَوَاهُ أبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے جو سب سے زیادہ سخی ہے سب سے زیادہ سخی ہے اور اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں اور میرے بعد تم میں سے زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم حاصل کرے گا' اور پھر اپنے علم کو پھیلا دے گا اسے قیامت کے دن ایک مستقل امت کے طور پر زندہ کیا جائے گا' اور (سب سے زیادہ سخی) وہ شخص ہے جو اپنی جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتا ہے) یہاں تک کہ شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

192 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل ينعش لِسَانه حَقًا يعْمل بِهِ بعده إِلَّا جرى لَهُ أجره إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَة ثُمَّ وفاه اللّٰه ثَوَابه يَوْمَ الْقِيَامَة

رَوَاهُ أحْمد بِإِسْنَادٍ فِيهِ نظر وَلٰكِن الْأُصُوْل تعضده .قَوْلِهٖ ينعش أى يَقُوْلُ وَيذكر

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی زبان کو ایسی حق بات کے لئے استعمال کرتا ہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے ایسے شخص کا اجر اس کے بعد قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کا پورا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے' تاہم اصول اس کو مضبوط کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ینعش سے مراد وہ کہتا ہے' اور وہ ذکر کرتا ہے۔

192/1 - وَرُوِىَ عَنْ أبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أرْبَعَة تجْرِي عَلَيْهِمْ أُجُورهم بعد الْمَوْت رجل مَاتَ مرابطا فِي سَبِيْلِ اللّٰه وَرجل علم علما فَأجره يجْرِي عَلَيْهِ مَا عمل بِهِ وَرجل أجْرى صَدَقَة فأجرها لَهُ مَا جرت وَرجل ترك ولدا صَالحا يَدْعُو لَهُ

رَوَاهُ الإمَام أحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَهُوَ صَحِيْح مفرقا من حَدِيْث غير وَاحِد من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چار لوگ ایسے ہیں جن کے اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں ایک وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہے ایک وہ

حدیث 191: مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أنس بن مالك ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث: 2725' شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وألا' حديث: 1718' المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني - كتاب العلم' باب الترغيب في طلب العلم والحث عليه - حديث: 3157

شخص جو کسی علم کی تعلیم دیتا ہے' تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس علم پر عمل ہوتا رہتا ہے' اور ایک وہ شخص جو صدقہ جاریہ کرتا ہے' تو اس کا اجر اسے اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ چیز چلتی رہتی ہے' اور ایک وہ شخص جو نیک اولاد چھوڑ کر جاتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے مختلف ٹکڑے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہیں۔

فصل:

193 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیستحمله فَقَالَ اِنَّهٗ قد ابدع بِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فلَانا فَاَتَاهُ فَحمله قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خیر فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ قَالَ عَامله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ .قَوْلِهٖ أبدع بِی هُوَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الدَّال يَعْنِیْ ظلعت ركابی يُقَال أبدع بِهٖ إِذا كلت ركابه اَوْ عطبت وَبَقِی مُنْقَطِعًا بِهٖ

❀❀ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے اس نے عرض کی: میرا جانور سفر کے قابل نہیں رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ اس شخص کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے' تو اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے

روایت کے یہ الفاظ ''ابدع بی'' اس میں ہمزہ پر پیش ہے' اور دال پر زیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری رکاب کمزور ہوگئی ہے یہ بات کہی جاتی ہے ابدع بہ یعنی جب اس کی رکاب کمزور ہو جائے' اور جانور تھک جائے' اور ایسی حالت میں آ جائے کہ سفر کے قابل نہ رہے۔

194 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِی مَا أعطيكه وَلٰكِن ائْتِ فلَانا فَاَتَی الرجل فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خیر فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ عَامله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا الدَّال علی الْخَیْر كفاعله .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَالْأَوْسَط من حَدِیْثِ سهل بن سعد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ مانگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تم فلاں کے پاس جاؤ وہ شخص اس شخص کے پاس گیا اس نے اسے کچھ دے دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

195 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّالُ على الْخَيْرِ كفاعله وَاللّٰه يحب اِغاثة اللهفان . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ زِيَاد بن عبد الله النميرى وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے' اور اللہ تعالیٰ مجبور شخص کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے زیاد بن عبداللہ نمیری سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

196 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا اِلَى هدى كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل أجور من تبعه لَا ينقص ذٰلِكَ من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلَى ضَلَالَة كَانَ عَلَيْهِ من الْاِثْم مثل آثام من اتبعهُ لَا ينقص ذٰلِكَ من آثامهم شَيْئًا . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَتقدم هُوَ وَغَيْرِه فِيْ بَاب الْبدَاءَة بِالْخَيْرِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے' تو اسے ان لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان دوسرے لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے' تو اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہ جتنا گناہ ملتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے یہ اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھلائی کا آغاز کرنے سے متعلق باب میں ہیں۔

197 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى (قوا اَنفسكُمْ وأهليكم نَارا) التحريم قَالَ علمُوا اَهْليكم الْخَيْر . رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے) تم اپنے اہل خانہ کو بھلائی کی تعلیم دو۔

یہ روایت امام حاکم نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

8 - التَّرْهِيب من كتم الْعلم

باب: علم چھپانے سے متعلق ترہیبی روایات

198 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَنْ علم فكتمه الْجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يخرجَاهُ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجه قَالَ مَا من رجل يحفظ علما فيكتمه اِلَّا اَتَى يَوْم الْقِيَامَة ملجوما بلجام من نَار

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس سے کسی علمی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے' اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام پہنائی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی شخص کسی علم کو یاد کرے' اور پھر اسے چھپالے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی''۔

199 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم علما اَلْجمهُ اللّٰه يَوْم

حديث198: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم' ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي - حديث:312 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب كراهية منع العلم - حديث:3191 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من سئل عن علم فكتمه' حديث: 262 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7404 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2529 المعجم الأوسط للطبراني - باب الحاء' من اسمه حفص - حديث: 3611 المعجم الصغير للطبراني - باب التاء' حديث: 316 المعجم الكبير للطبراني - باب الضاد' باب الظاء - أيوب بن عتبة اليمامي' حديث: 8130 شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وأن لا' حديث:1698

الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح لَا غُبَار عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی علم کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث صحیح ہے' جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

200 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة مُلجمًا بلجام من نَار وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآن بِغَيْر مَا يعلم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة مُلجمًا بلجام من نَار .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِسَنَد جيد بالشطر الْأَوَّل فَقَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے' اور وہ اسے چھپالے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی اور جو شخص قرآن کے بارے میں علم نہ ہونے کے باوجود کوئی بات کہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی''۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا صرف پہلا حصہ نقل کیا ہے (یعنی قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے والے سے متعلق حصہ نقل نہیں کیا)۔

201 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كتم علما مِمَّا ينفع اللّٰه بِهِ النَّاس فِي اَمر الدّين أَلجمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث دون قَوْله مَا ينفع اللّٰه بِهِ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة غير من ذكر مِنْهُم جَابر بن عبد اللّٰه وَأنس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعَمْرو بن عبسة وَعلي بن طلق وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کوئی ایسا علم چھپائے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دین کے معاملے میں نفع دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ان الفاظ کے علاوہ بھی منقول ہے: ''جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نفع عطا کرے'' یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے جن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

202 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا لعن آخر هٰذِهِ الْاُمة اَولها فَمَنْ كتم حَدِيْثا فَقَدْ كتم مَا أنزل الله . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِيْه انْقِطَاع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اس امت کا آخری حصہ پہلے والوں پر لعنت کرے گا' تو جو شخص حدیث کو چھپائے گا' تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس میں انقطاع پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

203 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ يتَعَلَّم الْعلم ثُمَّ لَا يحدث بِهٖ كَمثل الَّذِیْ يكنز الْكَنز ثُمَّ لَا يُنْفق مِنْهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اسے آگے بیان نہیں کرتا اس کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص کو خزانہ حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ اس میں سے خرچ نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ موجود ہے۔

204 - وَعَنْ عَلْقَمَة بن سعيد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبزی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَاَثْنٰى على طوائف من الْمُسْلِمين خيرا ثُمَّ قَالَ مَا بَال اَقوام لَا يفقهُوْنَ جيرانهم وَلَا يعلمونهم وَلَا يعظونهم وَلَا يأمرونهم وَلَا ينهونهم وَمَا بَال اَقوام لَا يتعلمون من جيرانهم وَلَا يتفقهون وَلَا يتعظون وَاللّٰه ليعلمن قوم جيرانهم ويفقهونهم ويعظونهم ويأمرونهم وينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتفقهون ويتعظون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة ثُمَّ نزل فَقَالَ قوم من تَرَوْنَهٗ عَنى بهؤلاء قَالَ الْاَشْعَرِيين هم قوم فُقَهَاء وَلَهُمْ جيران جُفَاة من اَهْلِ الْمِيَاه والأعراب فبلغ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيين فَاَتوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكرت قوما بِخَير وذكرتنا بشر فَمَا بالنا فَقَالَ ليعلمن قوم جيرانهم وليعظنهم وليأمرنهم ولينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتعظون ويتفقهون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة فِی الدُّنْيَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنفطن غيرنَا فَاَعَادَ قَوْله عَلَيْهِمْ فَاَعَادُوا قَوْلهم أنفطن غيرنَا فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالُوْا أمهلنا سنة فأمهلهم سنة ليفقهوهم ويعلموهم ويعظوهم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة (لعن الَّذِيْنَ كفرُوْا من بني اِسْرَائِيل على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم) المائدة الْاٰيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر عَن بكير بن مَعْرُوف عَنْ عَلْقَمَة

❀❀ علقمہ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: کچھ

لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو دینی تعلیمات نہیں دیتے ہیں انہیں تعلیم نہیں دیتے ہیں انہیں وعظ ونصیحت نہیں کرتے ہیں انہیں (نیکی کا) حکم نہیں کرتے ہیں (برائی سے) انہیں منع نہیں کرتے ہیں کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے کچھ سیکھتے نہیں ہیں دین کی تعلیم حاصل نہیں کرتے ہیں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں اللہ کی قسم لوگوں کو اپنی پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے دین کی تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے' اور دوسرے لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے ضرور علم حاصل کرنا چاہیے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے نصیحت حاصل کرنی چاہیے (یا تو وہ لوگ ایسا کرلیں گے) یا پھر میں انہیں سزا دوں گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے' تو کچھ لوگوں نے (دوسروں سے) دریافت کیا: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ذریعے کونسے لوگ مراد لئے ہیں' تو (نبی اکرم ﷺ نے یا شاید کسی نے جواب دیا: اس سے مراد اشعر قبیلے کے لوگ ہیں' کیونکہ وہ لوگ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوسی وہ لوگ ہیں جو مختلف پانیوں کے آس پاس رہتے ہیں اور ان میں سختی پائی جاتی ہے' اور دیہاتی لوگ ہیں اس بات کی اطلاع اشعر قبیلے کے لوگوں کو ملی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا بھلائی کے ہمراہ ذکر کیا اور ہمارا ذکر برائی کے ساتھ کیا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے' اور انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے' اور کچھ لوگوں کو اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کرنا چاہیے' اور ان سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ان سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے (یا تو ایسا کرلیں گے) یا پھر میں انہیں دنیا میں سزا دوں گا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے علاوہ دوسروں کو سمجھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ بھی مراد ہے ان لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عطا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک سال مہلت عطا کر دی' تاکہ وہ ان لوگوں کو دین کی تعلیمات دیں انہیں وعظ ونصیحت کریں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بکیر بن معروف کے حوالے سے علقمہ سے نقل کی ہے۔

205 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تناصحوا فِي الْعلم فَإِن خِيَانَةَ اَحَدُكُمْ فِي علمه اَشد من خيانته فِي مَاله وَإِن الله مسائلكم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا اَبَا سعيد الْبَقَّال واسمه سعيد بن الْمَرْزُبَان فِيهِ خلاف يَأْتِي

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم کے بارے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو کیونکہ کسی شخص کا اپنے علم کے بارے میں خیانت کرنا اس کے مال کے بارے میں خیانت کرنے سے زیادہ شدید ہے' اور اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوسعید بقال نامی راوی ثقہ نہیں ہے اس کا نام سعید بن مرزبان ہے اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے

اَلتَّرْهِيب من اَن يعلم وَلَا يعْمل بِعلْمِهٖ وَيَقُوْلُ وَلَا يَفْعَله

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے وہ خود نہیں کرتا ہے۔

206 - عَن زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو ڈرے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو (ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

207 - وَعَنْ أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتابه فيدورها كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فتجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَأْنك اَلَسْت كنت تَأمر بِالْمَعْرُوفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتيه وأنهاكم عَن الشَّرّ و آتيه

قَالَ وَاِنِّىْ سمعته يَقُوْلُ يَعْنِىْ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَيْلَة أسرِي بِي بِاَقْوَام تقْرض شفاههم بمقاريض من نَار قلت من هَؤُلَاءِ يَا جبْرِيل قَالَ خطباء أمتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ أنس وَزَاد ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِىْ رِوَايَةٍ لَهما ويقرؤون كتاب اللّٰه وَلَا يعْملُوْنَ بِهِ

حدیث 206:صحیح مسلم - کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل - حدیث:5006سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب في الاستعاذة' حديث:1337سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب الانتفاع بالعلم والعمل به' حديث:248السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة' الاستعاذة من قلب لا يخشع - حديث:5370مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الدعاء' باب جامع الدعاء - حديث:28536السنن الكبرى للنسائي - كتاب الاستعاذة' الاستعاذة من قلب لا يخشع - حديث:7610مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6703مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث:6403المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10815

قَالَ الْحَافِظِ وَسَيَأْتِي اَحَادِيْث نَحْوِهِ فِيْ بَابِ من اَمر بِمَعْرُوْف اَوْ نهي عَن مُنكر وَخَالف قَوْله فعله

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ یوں چکر لگا رہا ہوگا جس طرح کوئی گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے' اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے' تو وہ کہے گا: میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود وہ نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود وہ کام کرتا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یعنی نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹا جا رہا تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں' تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں' جو وہ باتیں کرتے تھے جو خود نہیں کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے ابن حبان اور امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ابن ابودنیا' اور امام بیہقی نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے' اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے''۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب اس کی مانند احادیث اس باب میں آئیں گی' جو نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے' اور آدمی کے قول کے اس کے فعل کے برخلاف ہونے سے متعلق ہے۔

208 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّبَانِيَةُ اَسرع اِلٰى فسقة الْقُرَّاءِ مِنهُم اِلٰى عَبدة الْاَوْثَان فَيَقُوْلُوْنَ يبدا بِنَا قبل عَبدة الْاَوْثَان فَيُقَالُ لَهُمْ لَيْسَ من يعلم كمن لَا يعلم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِيْ طوالة تفرد بِهِ الْعمريّ عَنهُ يَعْنِيْ عبد اللّٰه بن عمر بن عبد الْعَزِيز الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَلِهٰذَا الحَدِيْثِ مَعَ غرابته شَوَاهِد وَهُوَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة الصَّحِيْح اِن اَوّل من يَدْعُو اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة رجل جمع الْقُرْآن ليقال قارىء وَفِيْ آخِره اُولَئِكَ الثَّلَاثَة اَوّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَتقدم لفظ الحَدِيْثِ بِتَمَامِهِ فِي الرِّيَاء

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عذاب کے فرشتے فاسق قاریوں کو بتوں کی عبادت کرنے والوں سے زیادہ جلدی پکڑیں گے' تو وہ قاری یہ کہیں گے بتوں کے عبادت گزاروں سے پہلے ہی ہمیں پکڑ لیا گیا ہے' تو ان سے کہا جائے گا جس شخص کو علم ہے وہ اس کی مانند نہیں ہے' جسے علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور ابونعیم نے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ابوطوالہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر یہ روایت غریب ہے جسے ان سے نقل کرنے میں عمری نامی راوی منفرد ہے اس سے مراد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز صوفی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس حدیث کے غریب ہونے کے باوجود اس کے شواہد موجود ہیں اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول صحیح حدیث ہے (جس میں یہ مذکور ہے:)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جن لوگوں کو بلائے گا ان میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا تا کہ اسے قاری کہا جائے اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا (یعنی جنہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)''۔

یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

209 - وَرُوِيَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِالْقُرْآنِ من اسْتحلَّ مَحَارمه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَاده بِالْقَوِيّ

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اور یہ فرمایا ہے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔

210 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْل قدما عبد حَتّٰى يسْاَل عَنْ عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ علمه فِيمَ فعل فِيْهِ وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم أنفقهُ وَعَنْ جِسْمه فِيمَ أبلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره من حَدِيْث معَاذ بن جبل عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْاَل عَنْ اَربع عَنْ عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم أنفقهُ وَعَنْ علمه مَاذَا عمل فِيْهِ

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) آدمی کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے اس کی عمر کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے عمر کو کس کام میں صرف کیا اور اس کے علم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس علم پر کتنا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور اس سے اس کے جسم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس کو کن کاموں میں استعمال کیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن آدمی کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس چیز میں استعمال کی، اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

211 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُوْلُ قدما ابن آدم يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يسْأَلَ عَنْ خمس عَنْ عمره فيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وفيم أنفقهُ وَمَا عمل فِيْمَا علم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من حَدِيْثِ حُسَيْن بن قيس

قَالَ الْحَافِظُ حُسَيْن هٰذَا هُوَ حَنش وَقد وَثَّقَهُ حُصَيْن بن نمير وَضعفه غَيْرِه وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ فِي المتابعات اِذا أضيف اِلٰى مَا قبله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ابن آدم کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو اس کو علم تھا اس پر اس نے کس حد تک عمل کیا''۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر ہم اس حدیث کو صرف حسین بن قیس سے منقول حدیث کے طور پر پہچانتے ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: حسین نامی یہ راوی حنش ہے' جسے حصین بن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن شمار ہوگی جبکہ اس کی نسبت اس سے پہلے کی روایات کی طرف کر دی جائے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

212 - وَرُوِيَ عَنِ الْوَلِيد بن عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا من اَهْلِ الْجَنَّةِ ينطلقون اِلٰى اُنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نقُوْلُ وَلَا نفعل .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کی طرف جائیں گے' تو وہ کہیں گے

تم لوگ کیوں جہنم میں داخل ہوئے تھے اللہ کی قسم! ہم' تو جنت میں اس وجہ سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم نے تم سے جو تعلیم حاصل کی تھی' تو وہ لوگ جواب دیں گے ہم لوگ جو کہا کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

213 - وَعَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلُهُ عَنْهَا اَظُنُّهُ قَالَ مَا اَرَادَ بِهَا

قَالَ جَعْفَرٌ كَانَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰى حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثُمَّ يَقُوْلُ تَحْسَبُوْنَ اَنَّ عَيْنِيْ تَقَرُّ بِكَلَامِيْ عَلَيْكُمْ وَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلِيْ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا اَرَدْتَ بِهِ

رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ مالک بن دینار نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''جو بھی بندہ کوئی خطبہ دیتا ہے' تو اللہ اس بندے سے اس خطبے کے بارے میں دریافت کرے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے راویت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) کہ اس نے اس خطبے کے ذریعے کیا مراد لی تھی؟ (یعنی صرف اللہ کی رضا مراد تھی یا دنیاوی فائدہ مراد تھا)

جعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو رونے لگتے تھے پھر جب ان کا رونا ختم ہوتا تھا تو یہ فرماتے تھے: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے سامنے جو کلام کرتا ہوں اس کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے حساب لے گا کہ میں نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا (اللہ کی رضا مراد لی تھی یا لوگوں کی' توجہ حاصل کرنا مراد لیا تھا)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

214 - وَعَنْ لُقْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَخْشٰى مِنْ رَبِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَدْعُوَنِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فَيَقُوْلُ لِيْ يَا عُوَيْمِرُ فَاَقُوْلُ لَبَّيْكَ رَبِّ فَيَقُوْلُ مَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

❀❀ لقمان بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''قیامت کے دن مجھے اپنے پروردگار کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے مجھے بلائے گا' اور پھر مجھ سے فرمائے گا: اے عویمر! تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں' تو پروردگار فرمائے گا تمہیں جو علم تھا تم نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

215 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَرَّضْتُ اَوْ تَصَدَّيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ شَرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ غَفْرًا سَلْ

عَنِ الْخَيْرِ وَلَا تسْأَلَ عَنِ الشَّرِّ شرار النَّاس شرار الْعلمَاء فِي النَّاس
رَوَاهُ الْبَزَّارِ وَفِيْهِ الْخَلِيل بن مرّة وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے برے لوگ کون ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تیری مغفرت کا سوال ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا) تم بھلائی کے بارے میں پوچھا کرو برائی کے بارے میں نہ پوچھا کرو' لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں میں سے بدترین علماء ہوں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس میں جلیل بن مرہ نامی راوی ہے اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

215/1 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِيْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه مثل الفتيلة تضيء على النَّاس وَتحرق نَفسهَا .رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی بتی کی مانند ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کر دیتی ہے' اور خود کو جلا لیتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

216 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب حَامِل فقه غير فَقِيه وَمَنْ لم يَنْفَعهُ علمه ضره جَهله اقرإ الْقُرْآن مَا نهاك فَإِن لم ينهك فلست تقرؤه
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ شهر بن حَوْشَب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی علمی بات سیکھنے والے عالم نہیں ہوتے' اور جس شخص کا علم اسے نفع نہیں دیتا اس کی جہالت اسے نقصان دیتی ہے تم قرآن کا علم حاصل کرو جب تک وہ تمہیں (برائیوں) سے روکے' جب وہ تمہیں نہ روک پائے' تو تم اس کا علم حاصل نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

217 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله الْاَزْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه كَمثل السراج يضيء للنَّاس وَيحرق نَفسه الحَدِيْث .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے' اور اپنے آپ کو جلا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

218 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسقع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه و كل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا وَفِيْه هانيء بن المتوكل تكلم فِيْهِ ابْن حبَان

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تعمیر کرنے والے کے لئے وبال کا باعث ہوگی' ماسوائے اس کے جو اس طرح ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا اور فرمایا: ''ہر علم اپنے متعلقہ فرد کے لئے وبال ہوگا' ماسوائے اس شخص کے جو اس علم پر عمل بھی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ہانی بن متوکل ہے' جس کے بارے میں ابن حبان نے کلام کیا ہے۔

219 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة عَالم لم يَنْفَعهُ علمه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اسے فائدہ نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

220 - وَرُوِيَ عَن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيّ من قيس أعلمهم شرائع الْاِسْلَام فَاِذا قوم كَاَنَّهُمْ الْاِبل الوحشية طامحة اَبْصَارهم لَيْسَ لَهُمْ هم اِلَّا شَاة اَوْ بعير فَانْصَرَفت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عمار مَا عملت فقصصت عَلَيْهِ قصَّة الْقَوْم وأخبرته بِمَا فيهم من السهوة فَقَالَ يَا عمار اَلا أخبرك بِاَعْجَب مِنْهُم قوم علمُوا مَا جهل اُولٰئِكَ ثُمَّ سَهوا كسهوهم رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیس قبیلے کی ایک شاخ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان لوگوں کو اسلامی احکام کی تعلیم دوں' تو وہ لوگ سرکش اونٹوں کی مانند تھے انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائی ہوئی تھیں (یعنی توجہ نہیں دیتے تھے) اور انہیں اپنی بکریوں اور اونٹوں کے علاوہ اور کسی چیز کی فکر نہیں تھی میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تم نے کیا کام کیا؟ میں نے آپ کو پوری صورت حال بتائی اور ان لوگوں میں جو عدم دلچسپی تھی اس کے بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ حیران کن لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ لوگ ہیں جو ناواقف شخص کو تعلیم دیں گے' اور پھر خود اس طرح غفلت کا شکار ہو جائیں گے' جس طرح

حدیث 219: المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ طاہر' حدیث: 508' شعب الایمان للبیہقی - فصل' حدیث: 1728

یہ لوگ غفلت کا شکار تھے (جن کے پاس تم گئے تھے)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

221 - وَعَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَتَخَوَّف علی اُمتِیْ مُؤمنا وَلَا مُشْرِكًا فَاَما الْمُؤمِن فیحجزه اِیْمَانه وَاما الْمُشرك فیقمعه کفره وَلٰکِن اَتَخَوَّف عَلَیْکُمْ منافقا عَالم اللِّسَان یَقُوْلُ مَا تعرِفُوْنَ وَیعْمل مَا تنکرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط من رِوَایَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر وَقد وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَیره

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی مشرک کے حوالے سے اندیشہ ہے جہاں تک مومن کا تعلق ہے تو اس کا ایمان اس کے لئے رکاوٹ بنے گا اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے تو اس کا کفر اس کے لئے رکاوٹ بنے گا لیکن مجھے تم لوگوں کے حوالے سے منافق کا اندیشہ ہے جو زبانی طور پر عالم ہوگا جو باتیں ایسی کرے گا جن سے تم واقف ہوگے اور عمل وہ کرے گا جس کو تم منکر قرار دو گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور کبیر میں حارث کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ حارث اعور ہے جسے ابن حبان اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

222 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَیْکُمْ بعدِی کل مُنَافِق علیم اللِّسَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِیْثِ عمر بن الْخطاب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ایسے منافق کے حوالے سے ہے جو زبانی طور پر عالم ہوگا (لیکن اس میں عمل نہیں ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اس کے تمام راوی ایسے ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام احمد بن حنبل نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

223 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا یکون مُؤمنا حَتّٰی یکون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَیکون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا یُخَالف قَوْله عمله ویأمن جَاره بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ نہ ہو اور اس کی زبان اس کے دل کے ساتھ نہ ہو اس کا قول اس کے عمل کے برخلاف نہ ہو اور اس کا ہمسایہ اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

224 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لاحسب الرجل ينسى الْعِلم كَمَا تعلمه للخطيئة يعملها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بن عبد الرَّحْمٰن بن عبد الله عَنْ جَدِّهٖ عبد الله وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی علم بھول جاتا ہے اس آدمی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اس نے اس علم کو کسی گناہ کے ارتکاب کے لئے سیکھا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اپنے دادا سے سماع نہیں کیا ہوا لیکن اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

225 - وَعَنْ مَنْصُوْر بن زَاذَان قَالَ نبئت اَن بعض من يلقى فِي النَّار تتاذى اَهْلِ النَّارِ بريحه فَيُقَال لَهٗ وَيلك مَا كنت تعْمل مَا يكفينا مَا نَحْنُ فِيْهِ من الشَّرّ حَتّٰى ابتلينا بك وبنتن رِيحك فَيَقُوْلُ كنت عَالما فَلَم أنتفع بعلمي . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ منصور بن زاذان بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے ایک شخص کو آگ میں ڈالا جائے گا' تو اہل جہنم اس کی بدبو کی وجہ سے اذیت محسوس کریں گے' تو اس سے کہا جائے گا تمہارا ستیاناس ہو تم کیا کرتے تھے؟ ہم لوگ پہلے سے' جس تکلیف میں تھے کیا وہ کافی نہیں تھی کہ اب تمہاری وجہ سے تمہاری بدبو کے ذریعے ہمیں اور بھی تکلیف ہو رہی ہے' تو وہ شخص جواب دے گا میں ایک عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا (یعنی اس پر عمل نہیں کیا)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من الدَّعْوَى فِي الْعلم وَالْقُرْآن

باب: علم اور قرآن کے بارے میں دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

226 - عَنْ اُبَیّ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِیْ بنی اِسْرَائِيل فَسئلَ اى النَّاس أَعْلَمُ فَقَالَ انا أَعْلَمُ فعتب اللّٰه عَلَيْهِ اِذْ لم يرد الْعلم اِلَيْهِ فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَن عبدا من عِبَادِیْ بمجمع الْبَحْرين هُوَ أَعْلَمُ مِنْك

حدیث226:صحیح البخاری - کتاب العلم' باب ما یستحب للعالم إذا سئل : أی الناس أعلم ! - حدیث:121صحیح مسلم - کتاب الفضائل' باب من فضائل الخضر علیہ السلام - حدیث:4490صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر وصف حال موسی حین لقی الخضر بعد فقد الحوت - حدیث:6311المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبیاء والمرسلین' ذکر النبی الکلیم موسی بن عمران وأخیہ ھارون بن عمران - حدیث:4034سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب : ومن سورۃ الکھف' حدیث: 3157السنن الکبری للنسائی - کتاب العلم' الرحلۃ فی طلب العلم - حدیث:5673مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث عبد اللہ بن عباس - حدیث:20632مسند الحمیدی - أحادیث أبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حدیث:366

قَالَ يَا رب كَيْفَ بِهِ فَقِيْل لَهُ احْمِلْ حوتا فِي مكتل فَإِذَا فقدته فَهُوَ ثَمَّ

فَذكر الْحَدِيْث فِي اجتماعه بالخضر اِلَى اَن قَالَ فَانْطَلقَا يمشيان على سَاحل الْبَحْر لَيْسَ لَهما سفينة فمرت بهما سفينة فكلموهم اَن يحملوهما فعرف الْخضر فحملوهما بِغَيْر نول فجاء عُصْفُور فَوَقع على حرف السَّفِينَة فنقر نقرة اَوْ نقرتين فِي الْبَحْر فَقَالَ الْخضر يَا مُوسَى مَا نقص علمي وعلمك من علم الله اِلَّا كنقرة هٰذَا العصفور فِي هٰذَا الْبَحْر فَذكر الْحَدِيْث بِطُوْلِهِ

وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَمَا مُوسَى يمشي فِي مَلَاٍ من بني اِسْرَائِيل اِذْ جَاءَهُ رجل فَقَالَ لَهُ هَلْ تعلم اَحَدًا اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَاوحى الله اِلَى مُوسَى بل عَبدنَا الْخضر فَسَاَلَ مُوسَى السَّبِيْل اِلَيْهِ الْحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو ان سے دریافت کیا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے بڑا عالم ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے (اس بات کے) علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جو دو سمندروں (یا دو دریاؤں) کے ملنے کی جگہ کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے جاسکتا ہوں' تو ان سے کہا گیا کہ تم برتن میں مچھلی رکھ لو جب تم مچھلی کو غیر موجود پاؤ گے' تو وہ بندہ وہاں ہوگا

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر ہے آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں صاحبان دریا کے کنارے چلتے ہوئے جارہے تھے ان دونوں کے پاس کشتی نہیں تھی ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری ان لوگوں نے ان کشتی والوں سے بات چیت کی کہ ان دونوں کو سوار کرلیں' تو حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا گیا تو ان لوگوں نے کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کرلیا پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے دریا میں ایک یا دو مرتبہ چونچ مار کر (پانی پیا) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ میرا علم اور آپ کا علم' اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنی کمی بھی نہیں کرتے جتنی اس چڑیا کی چونچ نے اس دریا (یا سمندر) میں کمی کی ہے' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے درمیان چلتے ہوئے جارہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں پتہ ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا جی نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: جی ہاں! ہمارا بندہ خضر (تم سے بڑا عالم ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تک جانے کا راستہ دریافت کیا: اس کے بعد پوری حدیث ہے' جسے امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

227 - وَعَنْ عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظهر الاسلام حَتّٰى تختلف التجار فِي الْبَحر وَحَتّٰى تخوض الْخَيل فِيْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ يظهر قوم يقرؤون الْقُرآن يَقُوْلُوْنَ من اَقرا منا من اَعْلَمُ منا من افقه منا ثُمَّ قَالَ لاصحابه هَلْ فِيْ اُولٰئِكَ من خير قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمة وَاُولٰئِكَ هم وقود النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ اَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيُّ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام پھیل جائے گا یہاں کے تاجر لوگ سمندر میں مختلف علاقوں کی طرف جائیں گے' اور گھڑ سوار مختلف علاقوں کی طرف سفر کریں گے پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن کی تلاوت کریں گے' اور یہ کہیں گے کون ہم سے بڑا قرآن کا عالم ہے کون ہم سے زیادہ علم رکھتا ہے کون ہم سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی' تو لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تم میں سے اس امت میں سے ہوں گے' اور وہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے نقل کی ہے یہ ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام ابویعلیٰ امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَامَ لَيْلَة بِمَكَّة من اللَّيْل فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات فَقَامَ عمر بن الْخطاب وَكَانَ أواها فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ وحرضت وجهدت وَنَصَحْت فَقَالَ لَيَظْهَرَن الْاِيمَان حَتّٰى يرد الْكفْر اِلٰى مواطنه ولتخاضن الْبحار بالاسلام وليأتين على النَّاس زَمَان يتعلمون فِيْهِ الْقُرْآن يتعلمونه ويقرؤونه ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ قد قَرَاْنَا وَعلمنَا فَمَنْ ذَا الَّذِيْ هُوَ خير منا فَهَلْ فِيْ اُولٰئِكَ من خير قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اُولٰئِكَ قَالَ اُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولٰئِكَ هم وقود النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے (یا اللہ جانتا ہے) کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو بڑے فرمانبردار تھے انہوں نے عرض کی: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے آپ نے ترغیب دی بھرپور کوشش کی اور خیرخواہی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور ظاہر ہوگا یہاں تک کہ کفر اپنے مقامات کی طرف لوٹ جائے گا' اور تم لوگ سمندروں میں سفر کرو گے' اور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے

گا کہ جس میں وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے اور پھر اسے پڑھیں گے پھر یہ کہیں گے: ہم نے اسے پڑھ بھی لیا اور سیکھ بھی لیا تو کون شخص ہے جو ہم سے زیادہ بہتر ہو؟ کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوسکتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) ہوں گے اور یہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

229 - وَعَنْ مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا لَا أعلمهُ اِلَّا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِنِّي عَالم فَهُوَ جَاهِل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن لَيْث هُوَ ابْن اَبِي سليم عَنهُ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَاد .قَالَ الْحَافِظ وَسَتَاتِي اَحَادِيث تنتظم فِي سلك هٰذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے ہی نقل کی ہوگی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں تو وہ (درحقیقت) جاہل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث کے حوالے سے جو لیث بن ابوسلیم ہے ان کے حوالے سے مجاہد سے نقل کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف اسی سند سے منقول ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عنقریب ایسی روایات آئیں گی جو اگلے ابواب میں آئیں گی وہ اس باب کے موضوع سے بھی مناسبت رکھتی ہوں گی اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من المراء والجدال والمخاصمة والمحاججة والقهر وَالْغَلَبَة وَالتَّرْغِيب فِي تَركه للمحق والمبطل

باب: جھگڑا، بحث مخاصمت، حجت بازی، غصے کا اظہار اور غلبہ ظاہر کرنے کی کوشش سے متعلق ترہیبی روایات

نیز حق پر ہونے والے شخص یا باطل پر ہونے والے شخص (دونوں کے لئے) اس کو ترک کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

230 - عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك المراء وَهُوَ مُبْطل بنى لَهُ بَيت فِي ربض الْجنَّة وَمَنْ تَركه وَهُوَ محق بنى لَهُ فِي وَسطهَا وَمَنْ حسن خلقه بنى لَهُ فِي أَعْلَاهَا

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيث ابْن عمر وَلَفْظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا زَعِيم بِبَيْت فِي ربض

الْجَنَّة لمن ترك المراء وَهُوَ محق وببيت فِي وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَهُوَ مازح وببيت فِي أَعلَى الْجَنَّة لمن حسنت سَرِيرَته ربض الْجَنَّة هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَالْبَاء الْمُوَحدَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَا حولهَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بحث کو ترک کر دے حالانکہ وہ باطل پر ہو تو اس کے لئے جنت کے اطراف میں گھر بنا دیا جائے گا' اور جو شخص حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کر دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا' اور جو شخص اپنے اخلاق کو عمدہ کر لے اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر بنایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کر دے' اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کر دے خواہ مزاح کے طور پر ہی ہو' اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو اپنے پوشیدہ معاملات کو سنوار لے''۔

لفظ ''ربض الجنۃ'' میں ''ر'' پر زبر ہے اس کے بعد ''ب'' ہے پھر ''ضاد'' ہے اس سے مراد آس پاس کا علاقہ ہے۔

231 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي اُمَامَةَ وواثلة بن الْاَسْقَع وَانس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوا خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نتمارى فِي شَيْءٍ من اَمر الدّين فَغَضب غَضبا شَدِيدا لم يغْضب مثله ثُمَّ انتهرنا فَقَالَ مهلا يَا أمة مُحَمَّد اِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بِهٰذَا ذَروا المراء لقلَّة خَيره ذَروا المراء فَإِن الْمُؤْمِن لَا يُمَارِي ذَروا المراء فَإِن الممارى قد تمت خسارته ذَروا المراء فَكفى اِثْمًا اَن لَا تزَال ممارِيا ذَروا المراء فَإِن الممارى لَا أشفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ذَروا المراء فَاَنا زعيم بِثَلَاثَة أَبْيَات فِي الْجَنَّة فِي رباضها ووسطها وأعلاها لمن ترك المراء وَهُوَ صَادِق ذَروا المراء فَإِن اَوَّل مَا نهاني عَنهُ رَبِّي بعد عبَادَة الْاَوْثَان المراء ...... الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت کسی دینی مسئلے کے بارے میں بحث کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے غصے میں (پہلے) کبھی نہیں دیکھا گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے محمد کی اُمت! تم لوگ احتیاط کرو تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کرو کیونکہ مومن شخص بحث مباحثہ نہیں کرتا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کا خسارہ مکمل ہو جاتا ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی بحث کرتا رہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی قیامت کے دن میں

شفاعت نہیں کروں گا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ میں جنت میں تین قسم کے گھروں کا ضامن ہوں اس کے اطراف کے علاقے میں اس کے درمیان میں اور اس کے بالائی حصے میں جو شخص بحث کو ترک کر دے اور وہ سچا ہو تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ میرے پروردگار نے بتوں کی عبادت کے بعد سب سے پہلے مجھے اسی سے منع کیا ہے۔

یہ پوری حدیث ہے جسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

232 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا زعيم بِبَيْت فِي ربض الْجَنَّة وببيت فِي وسط الْجَنَّة وببيت فِي اَعلى الْجَنَّة لمن ترك المراء وَاِن كَانَ محقا وَترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا وَحسن خلقه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْه سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْم اَبُوْ حَاتِم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو بحث کو ترک کر دیتا ہے خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اخلاق کو عمدہ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے اپنی تینوں میں معاجیم میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم نامی ایک راوی ہے۔

233 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نتذاكر ينْزع هٰذَا بِآيَة وَيَنْزع هٰذَا بِآيَة فَخرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يفقأ فِي وَجهه حب الرُّمَّان فَقَالَ يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بعثتم أم بِهٰذَا أمرتُمْ لَا ترجعوا بعدِي كفَّارًا يضْرب بَعْضكُم رِقَاب بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه سُوَيْد اَيْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور بحث کر رہے تھے ایک شخص ایک آیت سے استدلال کر رہا تھا اور دوسرا شخص دوسری آیت سے استدلال کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (تو غصے کی شدت کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا) جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر انار (کا رس) چھڑک دیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اس چیز کے لیے مبعوث کیا گیا ہے یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ تم لوگ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں بھی سوید نامی راوی ہے۔

234 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضل قوم بعد هدى

حدیث232: سنن أبی داؤد - کتاب الأدب' باب فی حسن الخلق - حدیث:4188' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : عبد الرحمن - حدیث:4795' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سلیمان بن حبیب المحاربی قاضی عمر بن عبد العزیز' حدیث: 7320' شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' السابع والخمسون من شعب الإیمان وهو باب فی حسن الخلق ودخل - حدیث:7768

كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الجدل . ثُمَّ قَرَاَ (مَا ضربوه لك اِلَّا جدلا) الزخرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَغَيْرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی قوم ہدایت پر گامزن رہنے کے بعد صرف اس وجہ سے گمراہ ہوئی کہ ان میں بحث مباحثہ ڈال دیا گیا''۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''وہ تمہارے سامنے یہ مثال صرف بحث کے طور پر پیش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

235 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبْغض الرِّجَال اِلَى اللّٰه الألد الْخصم .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ الألد بتَشْدِيد الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الشَّدِيد الْخُصُومَة الْخصم بِكَسْر الصَّاد الْمُهْملَة هُوَ الَّذِيْ يحجّ من يخاصمه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو انتہائی جھگڑالو اور بحث کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم ،امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے لفظ ''الد'' میں د پر شد ہے اس سے مراد شدید بحث کرنے والا ہے اور لفظ ''خصم'' میں ص پر زیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے مقابل فریق کے سامنے حجت پیش کرے۔

236 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بك اِثْمًا اَن لَا تزَال مخاصما .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم مسلسل بحث کرتے رہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

237 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المراء فِي الْقُرْآن كفر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهٖ من حَدِيْث زيد بن ثَابت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے بارے میں (لایعنی) بحث کرنا' کفر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

238 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ

اِنَّمَا الْاُمُور ثَلَاثَة اَمر تبین لَك رشده فَاتبعهُ وَاَمر تبین غیة فاجتنبه وَاَمر اختلف فِیْهِ فَرده اِلٰی عَالم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے: امور تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ایسا معاملہ جس کا ہدایت ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس کی پیروی کرو ایک ایسا معاملہ جس کا گمراہی ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس سے اجتناب کرو ایک ایسا معاملہ جس کے بارے میں اختلاف سامنے آ رہا ہو تو تم اسے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

التَّرْهِيب من التخلي على طرق النَّاس اَوْ ظلهم اَوْ موارِدهم وَالتَّرْغِيب فِي الانحراف عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها

لوگوں کے راستے‘ ان کے سائے‘ ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس

قضائے حاجت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات‘ نیز (قضائے کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے سے بچنے سے متعلق ترغیبی روایات

239 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا اللاعنين قَالُوْا وَمَا اللاعنان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ يتخلى فِیْ طرق النَّاس اَوْ فِیْ ظلهم .رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

قَوْلِهِ اللاعنين يُرِيد الْاَمريْنِ الجالبين اللَّعْن وَذٰلِكَ اَن من فعلهمَا لعن وَشتم فَلَمَّا كَانَا سَببا لذٰلِكَ اُضيف الْفِعْل اِلَيْهِمَا فَكَانَا كَاَنَّهُمَا اللاعنان

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

’’لعنت کرنے والے‘ دو کاموں سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لعنت کرنے والے دو کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے راستے میں‘ یا ان کے سائے میں قضائے حاجت کرنا‘‘۔

حدیث 239: صحیح مسلم - کتاب الطہارۃ' باب النہی عن التخلی فی الطرق - حدیث: 423' صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الوضوء' جماع أبواب الآداب المحتاج إلیہا فی إتیان الغائط والبول إلی الفراغ - باب النہی عن التغوط علی طرق المسلمین وظلہم الذی ہو مجالسہم' حدیث: 66' مستخرج أبی عوانۃ - مبتدأ کتاب الطہارۃ' بیان حظر الخلاء فی طرق الناس وظلہم وإیثار التباعد بہ من - حدیث: 364' صحیح ابن حبان - کتاب الطہارۃ' باب الاستطابۃ - ذکر الزجر عن البول فی طرق الناس وأفنیتہم' حدیث: 1431' مسند أبی یعلی الموصلی - شہر بن حوشب' حدیث: 6350' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 8672' السنن الصغیر للبیہقی - جماع أبواب الطہارۃ' باب الاستنجاء - حدیث: 38' معرفۃ السنن والآثار للبیہقی - باب الاستطابۃ' حدیث: 232' السنن الکبری للبیہقی - کتاب الطہارۃ' جماع أبواب الاستطابۃ - باب النہی عن التخلی فی طریق الناس وظلہم' حدیث: 441' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطہارۃ' وأما حدیث عائشۃ - حدیث: 545' سنن أبی داود - کتاب الطہارۃ' باب المواضع التی نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البول - حدیث: 23

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤداور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: ''لعنت کرنے والے دوکام'' اس سے مراد دوایسے کام ہیں' جن کے نتیجے میں لعنت حاصل ہوتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے: جو شخص یہ دونوں کام کرے گا' اس پر لعنت کی جائے گی اور اس کو برا بھلا کہا جائے گا' تو جب یہ دونوں لعنت کا سبب بنتے ہیں' تو اب فعل کی نسبت' اِن دونوں کی طرف کردی گئی' تو گویا وہ دونوں لعنت کروانے والے کام ہوگئے۔

240 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا الْمَلاعن الثَّلاث البرَاز فِي الْمَوَارِد وقارعة الطَّرِيْق والظل .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ سعيد الْحِمْيَرِي عَن معَاذ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد هُوَ مُرْسل يَعْنِيْ اَن اَبَا سعيد لم يدْرك معَاذًا .الْمَلاعن مَوَاضِع اللَّعْن

قَالَ الْخطابِيّ وَالْمرَاد هُنَا بالظل هُوَ الظل الَّذِيْ اتَّخذهُ النَّاس مقيلا ومنزلا ينزلونه وَلَيْسَ كل ظلّ يحرم قَضَاء الْحَاجة تَحْتَهُ فَقَدْ قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجته تَحت حايش من النّخل وَهُوَ لَا محَالة لَهُ ظلّ...... انْتهى

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! (وہ تین کام یہ ہیں) لوگوں کے گھاٹ' ان کے راستے' اور سائے میں قضائے حاجت کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤداور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابوسعید حمیری کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے' یعنی ابوسعید نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

یہاں روایت کے لفظ ''ملاعن'' سے مراد لعنت کے مقامات ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں سائے سے مراد' ایسا سایہ ہے' جسے لوگ آرام کرنے کے لئے' یا پڑاؤ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں' اس سے یہ مراد نہیں ہے: ہر قسم کے سائے میں قضائے حاجت کرنا حرام ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے قضائے حاجت کی تھی اور اس کا لازمی طور پر سایہ موجود ہوگا' ان کی بات ختم ہوگئی۔

241 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقوا الْمَلاعن الثَّلَاث قِيْلَ مَا الْمَلاعن الثَّلَاث يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يقْعد اَحَدُكُم فِيْ ظلّ يستظل بِه اَوْ فِيْ طَرِيْق اَوْ نقع مَاء .رَوَاهُ اَحْمد

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! لعنت کا باعث بننے والے تین کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کوئی شخص سائے والی جگہ پر' یا راستے میں' یا پانی کے قریب کی جگہ پر (قضائے حاجت کرے)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

242 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن أسيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذى الْمُسلِمين فِي طرقهم وَجَبت عَلَيْهِ لعنتهم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے کے حوالے سے انہیں اذیت پہنچائے' اس کے لئے ان لوگوں کی لعنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

243 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لابى هُرَيْرَة أفتيتنا فِي كل شَيْءٍ يُوشك اَن تفتينا فِي الخراء فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سل سخيمته على طَرِيْق من طرق الْمُسلِمين فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن عَمْرو الْاَنْصَارِيّ .قَوْله يُوشك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَفتحهَا لُغَة .مَعْنَاهُ يكَاد ويسرع والخراء والسخيمة الْغَائِط

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ہمیں ہر چیز کے بارے میں فتویٰ دیا ہے' یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہمیں قضائے حاجت کرنے کے بارے میں بھی فتویٰ دے دیں گے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے میں' قضائے حاجت کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام بیہقی نے' اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن عمرو انصاری' نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

روایت کے الفاظ ''یوشک'' میں ''ش'' پر زیر ہے اس پر زبر پڑھنا درست نہیں ہے' اس کا مطلب یہ ہے: عنقریب ایسا ہو گا' اور لفظ ''خراء'' اور ''سخیمہ'' سے مراد پاخانہ ہے۔

244 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُم والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ راستے کے عین درمیان میں' رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا وہاں نماز ادا کرنے سے بچو! کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں اور وہاں قضائے کرنے سے بھی بچو! کیونکہ یہ لعنت کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

245 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال بِاَبْوَاب

الْمَسَاجِد ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مساجد کے دروازوں کے پاس پیشاب کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

246 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يسْتَقْبل الْقبْلَة وَلَمْ يستدبرها فِي الْغَائِط كتب لَهُ حَسَنَة ومحى عَنهُ سَيِّئَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ النَّهْي عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها فِي الْخَلَاء فِيْ غير مَا حَدِيْث صَحِيح مَشْهُور تغني شهرته عَن ذكره لكَونه نهيا مُجَردا وَاللّٰه سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أعلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرتا' اس کے لئے (یہ عمل) نیکی نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی برائی کو مٹادیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت سے متعلق اور بھی صحیح اور مشہور روایات مذکور ہیں' جن کی شہرت ان کے ذکر سے بے نیاز کردیتی ہے' کیونکہ یہ مطلق ممانعت ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2 - التَّرْهِيب من الْبَوْل فِي الْمَاء والمغتسل والجحر

باب: پانی، غسل کی جگہ' یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

247 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه نهى اَن يبال فِي الْمَاء الراكد رَوَاهُ مُسلم وَابْنُ مَاجَة وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے

یہ روایت امام مسلم، امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

248 - وَعنهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْمَاء الْجَارِي رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

249 - وَعَنْ بكر بن مَاعِز قَالَ سَمِعت عبد الله بن يزِيْد يحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينقع بَوْل فِيْ طست فِي الْبَيْت فَإِن الْمَلَائِكَة لَا تدخل بَيْتا فِيْهِ بَوْل منتقع وَلَا تبولن فِيْ مغتسلك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھر میں کسی طشت میں پیشاب نہ کیا جائے' کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جہاں پیشاب پڑا ہوا ہو' اور تم اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

250 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن قَالَ لقِيت رجلا صحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحبه أَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ نهى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يمتشط اَحدنَا كل يَوْم اَوْ يَبُول فِيْ مغتسله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ اَوَّل حَدِيْث

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میری ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے' جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے' انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے' یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے۔

251 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يَبُول الرجل فِيْ مستحمه وَقَالَ إِن عَامَّة الوسواس مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْث غَرِيْب لَا نعرفه مَرْفُوْعا إِلَّا من

حديث251: سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب في البول في المستحم - حديث:25 سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب كراهية البول في المغتسل - حديث:302 سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل - حديث:23 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث:546 السنن للنسائي - كتاب الطهارة' ذكر الفطرة - كراهية البول في المستحم' حديث:36 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - باب البول في المغتسل' حديث:944 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' الكراهية في البول في المستحم - حديث:33 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب الاستطابة - باب النهي عن البول في مغتسله أو متوضاه ثم يتطهر فيه' حديث:446 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عبد الله بن مغفل المزني - حديث:20073 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن مغفل' حديث:506 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث:3073

حَدِيْثِ اَشْعَث بن عبد الله وَيُقَال لَهٗ اَشْعَث الْاَعْمٰى
قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده صَحِيْح مُتَّصِل وَاَشْعَث بن عبد الله ثِقَة صَدُوق وَكَذٰلِكَ بَقِيَّة رُوَاته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے غسل کی جگہ میں پیشاب کرے آپ فرماتے ہیں: زیادہ تر وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں

یہ روایت امام احمد، امام نسائی، امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کا مرفوع ہونا ہمیں صرف اشعث بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے پتہ چلا ہے اور اس راوی کو اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند صحیح اور متصل ہے اشعث بن عبداللہ نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے اسی طرح اس روایت کے بقیہ راوی بھی (ثقہ اور صدوق) ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

252 - وَعَنْ قَتَادَة عَنْ عبد الله بن سرجس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يبال فِي الْجُحر .قَالُوْا لِقَتَادَة مَا يكره من الْبَوْل فِي الْجُحر قَالَ يُقَال اِنَّهَا مسَاكِن الْجِنّ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ قتادہ نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ سوراخ میں پیشاب کیا جائے''۔
لوگوں نے قتادہ سے کہا: سوراخ میں پیشاب کرنے کو کیوں ناپسندیدہ کہا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے: یہ جنات کے ٹھکانے ہیں۔

یہ روایت امام احمد، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من الْكَلَام على الْخَلَاء

باب: قضائے حاجت کرنے کے دوران کلام کرنے کے متعلق ترہیبی روایات

253 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَان على غائطهما ينظر كل وَاحِد مِنْهُمَا اِلٰى عَوْرَة صَاحبه فَاِن الله يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظِه كَلَفْظِ اَبِيْ دَاوُد قَالَ سَمِعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يخرج الرَّجلَانِ يضربان الْغَائِط كاشفين عَن عوراتهما يتحدثان فَاِن الله عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَة هِلَال بن عِيَاض اَوْ عِيَاض بن هِلَال عَنْ اَبِيْ سعيد وعياض هٰذَا روى لَهٗ اَصْحَاب السّنَن وَلَا اعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة وَهُوَ فِيْ عداد المجهولين .قَوْله يضربان الْغَائِط قَالَ اَبُوْ عَمْرو صَاحب

ثَعْلَب یُقَال ضربت الْاَرْض اِذا أتيت الْخَلاء وَضربت فِي الْاَرْض اِذا سَافَرت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی قضائے حاجت کرنے کے دوران اس طرح بات چیت نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھ رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ یہ انہی کے ہیں امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ امام ابوداؤد کے الفاظ کی مانند ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی اس طرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں قضائے حاجت کریں اور انہوں نے اپنی شرم گاہوں سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو اور اس دوران وہ آپس میں بات چیت بھی کر رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

ان سب حضرات نے یہ روایت ہلال بن عیاض یا شاید عیاض بن ہلال کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور عیاض نامی اس راوی کے حوالے سے اصحاب سنن نے روایات نقل کی ہیں مجھے اس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کا علم نہیں ہے اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یضربان الغائط'' اس کے بارے میں ''ثعلب'' کے مصنف ابوعمرو کہتے ہیں: ضربت الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ اور ضربت فی الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم زمین میں سفر کرو۔

254 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج اثْنَان من الْغَائِط فيجلسان يتحدثان كاشفين عَن عوراتهما فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ لين

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی قضائے حاجت کے لئے اس طرح سے نہ جائیں کہ وہ دونوں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر رہے ہوں اور انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من اِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَغَيْرِهٖ وَعدم الِاسْتِبْرَاء مِنْهُ

باب: کپڑے یا کسی اور چیز پر پیشاب لگ جانے اور اس سے نہ بچنے سے متعلق ترہیبی روایات

255 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين فَقَالَ اِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِي كَبِير بَلٰى اِنَّهٗ كَبِير اما اَحدهمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاما الآخر فَكَانَ لَا يسْتَتر من بَوْله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَهٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ویسے یہ بڑا ہی ہے' ان دونوں میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا شخص پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ الفاظ میں سے ایک روایت کے ہیں' اسے امام مسلم، امام ابوداؤد وامام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

256 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ......اَلْحَدِيْثُ وَبَوَّبَ الْبُخَارِيُّ عَلَيْهِ: بَابٌ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

قَالَ الْخطابِيّ قَوْلِهٖ وَمَا يعذبان فِيْ كَبِيْر مَعْنَاهُ اَنَّهُمَا لم يعذبا فِيْ اَمر كَانَ يكبر عَلَيْهِمَا اَوْ يشق فعله لَو اَرَادَا اَن يفعلاه وَهُوَ التَّنَزُّه من الْبَوْل وَترك النميمة وَلَمْ يرد اَن الْمَعْصِيَة فِيْ هَاتين الخصلتين لَيست بكبيرة فِيْ حق الدّين وَاَن الذَّنب فِيْهِمَا هَين سهل . قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم ولخوف توهم مثل هٰذَا استدرك فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى اِنَّهٗ كَبِيْر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام بخاری کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ' یا مدینہ منورہ میں' ایک باغ کے پاس سے گزرے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ان دونوں میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا''۔

اس حدیث کے لئے امام بخاری نے یہ باب قائم کیا ہے: ''کبیرہ گناہوں میں ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچے''۔

خطابی کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ: ''ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا'' اس کا مطلب یہ ہے: ان دونوں کو کسی ایسے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' کہ جو ان کے لئے بڑا ہوتا' یا جس کو کرنا' ان کے لئے مشقت کا باعث ہوتا' اگر وہ اس کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہوتے' اور وہ کام پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا اور چغلی نہ کرنا ہے' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دونوں صورتوں میں جس معصیت کا ارتکاب کیا گیا ہے' وہ دینی اعتبار سے کبیرہ گناہ شمار نہیں ہوتی اور ان دونوں صورتوں میں کیا جانے والا گناہ آسان اور نرم ہے

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اسی نوعیت کے وہم کے اندیشے کے تحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فوراً بعد ہی یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

''جی ہاں! ویسے یہ بڑے ہیں''- باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

257 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّة عَذَاب الْقَبْر فِي الْبَوْل فاستنزهوا من الْبَوْل

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِيّ كلهم من رِوَايَة اَبِي يحيى القَتَّات عَن مُجَاهِد عَنهُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ اِسْنَاده لَا بَأْس بِهٖ والقتات مُخْتَلف فِي تَوْثِيقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے' تو تم لوگ پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنے کی کوشش کرو''۔

یہ روایت امام بزار' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم نے' امام دارقطنی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت ابویحییٰ قتات کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے' اور قتات نامی راوی کی توثیق کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

258 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنزهوا من الْبَوْل فَاِن عَامَّة عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَقَالَ الْمَحْفُوْظ مُرْسل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیشاب سے بچنے کی کوشش کرو! کیونکہ قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

259 - وَعَنْ اَبِي بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمشي بيني وَبَيْن رجل آخر اِذْ اَتَى على قبرين فَقَالَ اِن صَاحِبي هٰذَيْن القبرين يعذبان فائتياني بجريدة قَالَ اَبُوْ بكرَة فاستبقت اَنا وصاحبي فَاَتَيْته بجريدة فَشَقهَا نِصْفَيْنِ فَوضع فِي هٰذَا الْقَبْر وَاحِدَة وَفِي ذَا الْقَبْر وَاحِدَة وَقَالَ لَعَلَّه يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين اِنَّهُمَا يعذبان بِغَيْر كَبِيْر الْغَيْبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرًا من رِوَايَة بَحر بن مرار عَن جَدّه اَبِي بكرَة وَلَم يُدْرِكهُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے' اور ایک شخص کے درمیان چلتے ہوئے جارہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے' تم دونوں میرے پاس کوئی شاخ لے کر آؤ! حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' اور میرے ساتھی نے ایک دوسرے سے پہلے یہ کام کرنے کی کوشش کی' میں ایک شاخ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا' اور ایک حصہ ایک قبر پر رکھ دیا' اور دوسرا' دوسری قبر پر رکھ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تر رہیں

گی اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی' ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ (یعنی جس سے بچنا مشکل ہو) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' یعنی غیبت کرنا اور پیشاب (سے نہ بچنا)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو بحر بن مرار نے اپنے دادا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں (یعنی بحر) نے ان (یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

260 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكثر عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیح على شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَا أَعْلَمُ لَهٗ عِلَّة قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اکثر عذابِ قبر' پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں نے بیان کی ہے۔

261 - وَعَنْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْم شَدِیْد الْحر نَحْو بَقِیع الْغَرْقَدقَالَ وَكَانَ النَّاس یَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِیْ نَفسه فَجلسَ حَتّٰى قدمهم اَمَامه فَلَمَّا مر ببقیع الْغَرْقَد اِذا بقبرین قد دفنُوْا فِیهِمَا رجلَیْنِ قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم هَاهُنَا الْیَوْم قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ أما اَحدهمَا فَكَانَ لَا یتنزه من الْبَوْل وَأما الْآخر فَكَانَ یمشي بالنمیمة وَأخذ جَرِیدَة رطبَة فَشَقهَا ثُمَّ جعلهَا على القبرین قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ لیخففن عَنْهُمَاقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى مَتى هما یعذبان قَالَ غیب لَا یُعلمهُ اِلَّا اللّٰه وَلَوْلَا تمرغ قُلُوْبكُم وتزیدكم فِی الْحَدِیْث لسمعتم مَا اسمع

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شدید گرم دن میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بقیع غرقد کے پاس سے ہوا' راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنی' تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کچھ خیال آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے' یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے سے آگے جانے دیا' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے پاس سے گزرے' جہاں دو قبریں موجود تھیں' جن میں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے یہاں آج کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک

پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو حصے کیے اور اسے دونوں کی قبروں پر لگا دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاکہ ان دونوں (کے عذاب) میں تخفیف ہو جائے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ غیب ہے' اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' اگر تمہارے دلوں میں خیالات کا ہجوم نہ ہوتا اور تمہارا بات چیت زیادہ کرنا نہ ہوتا' تم لوگ بھی وہ بات سن پاتے جو میں سنتا ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے روایت کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے یہ روایت علی بن یزید الہانی کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

262 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حَسَنَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدہ الدرقة فوضعها ثُمَّ جلس فَبَال اِلَیْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انظُرُوْا اِلَیْهِ یَبُوْل کَمَا تبول الْمَرْاَة فَسمعهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیحك مَا علمت مَا اَصَاب صَاحب بنی اِسْرَائِیل کَانُوْا اِذا اَصَابَهُم الْبَوْل قرضوہ بِالْمَقَارِیضِ فنهاهم فعذب فِیْ قبرہ. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ڈھال تھی' آپ ﷺ نے اسے رکھا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے' تو کسی شخص نے کہا: تم ان کی طرف دیکھو! یہ (بیٹھ کر) یوں پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح عورت (بیٹھ کر) پیشاب کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سن لی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے؟ بنی اسرائیل کے ایک فرد کو کیا صورت حال پیش آئی تھی' جب ان لوگوں کے (کپڑے پر) پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ لیتے تھے' ایک شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا' تو اس شخص کو اس کی قبر میں عذاب دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

263 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا نمشی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمررنا علی قبرین فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه یتَغَیَّر حَتّٰی رعد کم قَمِیصه فَقُلْنَا مَا لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اما تَسْمَعُوْنَ مَا أسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَان رجلَان یعذبان فِیْ قبورهما عذَابا شَدِیْدا فِیْ ذَنْب هَین قُلْنَا فِیم ذٰلِكَ قَالَ کَانَ اَحدهمَا لَا یستنزه من الْبَوْل وَکَانَ الْآخر یُؤْذِی النَّاس بِلِسَانِهٖ وَیَمْشِیْ بَیْنَهُمْ بالنمیمة فَدَعَا بجریدتین من جرائد النّخل فَجعل فِیْ کل قبر وَاحِدَةٍ قُلْنَا وَهل یَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ یُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتین

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه. قَوْلُه فِیْ ذَنْب هَین یَعْنِیْ هَین عِنْدهمَا وَفِیْ ظنهما اَوْ هَین عَلَیْهِمَا اجتنابه لَا اِنَّهٗ هَین فِیْ نفس الْاَمر لِاَن النمیمة مُحرمَة اِتِّفَاقًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے

ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین کانپنے لگی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو سن رہا ہوں' کیا تم لوگ وہ نہیں سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دو قبروں والوں کو ان کی قبروں میں شدید عذاب ہو رہا ہے' جو (بظاہر ایک) ہلکے گناہ کی وجہ سے ہے' ہم نے عرض کی: کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اُن کی چغلیاں کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ لگا دی' ہم نے عرض کی: کیا اس کا ان کو فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب تک یہ دونوں تر رہیں گی' اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "ذنب ھین" سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں کے نزدیک ہلکا تھا اور ان دونوں کے گمان میں ہلکا تھا' یعنی اس سے اجتناب کرنا' ان دونوں کے لئے آسان تھا' ایسا نہیں ہے کہ وہ گناہ فی نفسہ ہلکا تھا' کیونکہ چغلی کرنا تو بالاتفاق حرام ہے۔

264 - وَعَنْ شفي بن ماتع الأصبحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ على مَا بهم من الْاَذَى يسعون بَيْنَ الْحَمِيم والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ بَعْضُهُمْ لبَعض مَا بَال هٰؤُلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا من الْاَذَى قَالَ فَرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاء ه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحْمه قَالَ فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِيْ عُنُقه اَمْوَال النَّاس مَا يجد لَهَا قَضَاء اَوْ وَفَاء ثُمَّ يُقَال للَّذي يجر أمعاء ه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِي اَيْنَ أَصَاب الْبَوْل مِنْهُ لَا يغسلهٔ......وَذكر بَقِيَّة الحَدِيْث

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَكتاب ذمّ الْغَيْبَة وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُو نُعَيم وَقَالَ شفي بن ماتع مُخْتَلف فِيْهِ فَقِيْل لَهُ صُحْبَة وَيَاْتِي الحَدِيْث بِتَمَامِهٖ فِي الْغَيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت شفی بن ماتع اصحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار افراد ایسے ہیں' جو اہل جہنم کو پہلے سے ہونے والی اذیت کی موجودگی میں مزید اذیت سے دوچار کر دیں گے' وہ کھولتے ہوئے پانی اور جحیم (یعنی جہنم) کے درمیان بھاگتے پھریں گے' اور بربادی اور تباہی کی آوازیں نکالتے ہوں اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم تو پہلے ہی اذیت میں تھے' انہوں نے ہمیں مزید اذیت کا شکار کر دیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ان میں سے ایک ایسا شخص ہو گا' جو تابوت میں بند ہو گا' اور وہ تابوت انگاروں کا بنا ہوا ہو گا' ایک وہ شخص ہو گا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو گا' ایک وہ شخص ہو گا' جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہے ہوں گے' اور ایک وہ شخص ہو گا' جو اپنا گوشت کھا رہا ہو گا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تابوت

والے شخص سے کہا جائے گا: اس منحوس کیا معاملہ ہے؟ کہ ہم پہلے ہی اذیت کا شکار تھے' اور اس نے ہمیں مزید اذیت سے دوچار کردیا ہے' تو وہ کہے گا: یہ منحوس جب مرا تھا' تو اس کی گردن میں (یعنی اس کے ذمہ) لوگوں کا مال تھا' جس کی ادائیگی کے لئے کچھ بھی دستیاب نہیں تھا' پھر اس شخص سے پوچھا جائے گا: جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا کہ اس منحوس کا معاملہ کیا ہے' جس نے ہمیں پہلے سے موجود اذیت میں اضافہ کردیا ہے' تو وہ کہے گا: اس منحوس نے اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی کہ اس کا پیشاب کہاں لگ رہا ہے؟ یہ اس کو دھوتا نہیں تھا''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور کتاب ''ذم الغیبۃ'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: شفی بن ماتع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ حدیث آگے چل کر ''غیبت سے متعلق باب'' میں مکمل طور پر نقل ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

265 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْبَوْلَ فَاِنَّهُ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِی الْقَبْرِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ اَیْضًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچتے رہو! کیونکہ قبر میں آدمی سے' سب سے پہلے اسی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

التَّرْهِیب من دُخُول الرِّجَال الْحمام بِغَیْر أزر

وَمَنْ دُخُول النِّسَاء بأزر وَغَیْرِهَا اِلَّا نفسَاء اَوْ مَرِیضَة وَمَا جَاءَ فِی النَّهْی عَن ذٰلِك

باب: مردوں کے تہبند باندھے بغیر' حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز خواتین کے لیے تہبند سمیت' یا اُس کے بغیر (حمام میں داخلے کی ممانعت) البتہ نفاس والی خواتین' یا بیمار خواتین کا معاملہ مختلف ہے' اس بارے میں جو ممانعت منقول ہے' اس کا تذکرہ

266 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْآخر فَلَا یدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْآخر فَلَا یدْخل حلیلته الْحمام رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وحسنه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 266: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الأدب' وأما حدیث سالم بن عبید النخعی فی ھذا الباب - حدیث: 7846 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ - حدیث: 14387 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث: 1880 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 694 شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' وھو باب فی المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنه منھا - حدیث: 5336

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

267 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ستفتح عَلَيْكُمْ اَرْضُ الْعَجم وستجدون فِيْهَا بُيُوتًا يُقَال لَهَا الحمامات فَلَا يدخلنها الرِّجَال اِلَّا بالأزر وامنعوها النِّسَاء اِلَّا مَرِيضَةً اَوْ نفساء .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عنقریب تمہارے سامنے عجم کی سرزمین فتح ہوگی' تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے' جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا' مرد ان میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں' اور خواتین کو وہاں جانے سے منع کرنا' البتہ بیمار عورت' یا نفاس والی عورت کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے۔

268 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن دُخُول الحمامات ثُمَّ رخص للرِّجَال اَن يدخلوها فِي المآزر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَمْ يرخص للنِّسَاء

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَوَوْهُ كلهم من حَدِيْثِ اَبِيْ عذرة عَن عَائِشَة وَقد سُئِلَ اَبُوْ زرْعَة الرَّازِيّ عَنْ اَبِيْ عذرة هَلْ يُسمي فَقَالَ لَا أَعْلَمُ اَحَدًا سَمَّاهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْر بن حَازِم لَا يعرف هٰذَا الحَدِيْث اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَاَبُوْ عذرة غير مَشْهُوْر وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حمام میں داخل ہونے سے منع کیا تھا' پھر مردوں کو اس کی اجازت دیدی کہ وہ تہبند باندھ کر اس میں جاسکتے ہیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اس کی اجازت نہیں دی"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تمام مصنفین نے یہ روایت ابوعذرہ کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ابوزرعہ رازی سے ابوعذرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' کیا ان کا نام پتہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے نہیں علم کہ کسی نے ان کا نام بیان کیا ہو' ابوبکر بن حازم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے تھے' ابوعذرہ نامی راوی مشہور نہیں ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند اتنی زیادہ مستند نہیں ہے۔

269 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الحمام حرَام على نسَاء أمتِي .رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيح الإسنَاد

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حمام (میں جانا) میری امت کی خواتین کے لئے حرام ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

270 - وَعَن أبي أيُّوبَ الأنصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللهِ وَاليَوم الآخر فَليكرم جَاره وَمَن كَانَ يُؤمن بِاللهِ وَاليَوم الآخر فَلَا يدْخل الحمام إلَّا بمئزر وَمَن كَانَ يُؤمن بِاللهِ وَاليَوم الآخر فَليقل خيرا أو ليصمت وَمَن كَانَ يُؤمن بِاللهِ وَاليَوم الآخر من نِسَائِكُم فَلَا يدْخل الحمام

قَالَ فنميت بذلِكَ إلَى عمر بن عبد العَزِيز رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِي خِلَافَته فَكتب إلَى أبي بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم أن سل مُحَمَّد بن ثَابت عَن حَدِيثه فَإنَّهُ رَضِي فَسَألَهُ ثمَّ كتب إلَى عمر فَمنع النِّسَاء عَن الحمام .رَوَاهُ ابن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفظ لَهُ وَالحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الإسنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الكَبِير والأوسط من رِوَايَة عبد الله بن صَالح كَاتب اللَّيث وَلَيسَ عِندَه ذكر عمر بن عبد العَزِيز

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونا چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' یا پھر خاموش رہنا چاہیے' جو خاتون اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو' وہ حمام میں داخل نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں' اس ممانعت کا انہیں پتہ چلا' تو انہوں نے اس بارے میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو خط لکھا کہ تم محمد بن ثابت سے' اس حدیث کے بارے میں دریافت کرو' کیونکہ وہ پسندیدہ آدمی ہیں ابوبکر بن محمد نے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا: پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا' تو انہوں نے خواتین کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو لیث کے معتمد تھے' لیکن انہوں نے اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

271 - وَعَنِ ابنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ احذَرُوا بَيتا يُقَال لَهُ

الحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ ينقى الْوَسخ قَالَ فاستتروا .رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ رَوَاهُ النَّاس عَن طَاوس مُرْسلا

قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته كلهم مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظه: اتقوا بَيْتا يُقَال لَهُ الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يذهب الدَّرن وينفع الْمَرِيض قَالَ فَمَنْ دخله فليستتر .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِنَحْوِ الْحَاكِم وَقَالَ فِيْ اَوله شَرّ الْبيُوت الْحمام ترفع فِيْهِ الْاَصْوَات وَتكشف فِيْهِ العورات الدَّرن بِفَتْح الدَّال وَالرَّاء هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو صاف کردیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پردہ کر کے جانا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' کئی لوگوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے مرسل طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو ختم کردیتا ہے' اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اس میں جائے' وہ پردہ کر کے جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور شرم گاہیں بے پردہ ہوتی ہیں''۔

لفظ ''الدرن'' میں' 'د' پر اور 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

272 - وَعَنْ قَاص الأجناد بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ انه حدث اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يقعدن على مائدة يدار عَلَيْهَا الْخمر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بِاِزَار وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام .رَوَاهُ اَحْمد

وَقَاص الأجناد لَا أعرفهُ وَرُوِيَ آخِره اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْهِ اَبُوْ خيرة لَا أعرفهُ اَيْضا الحليلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هِيَ الزَّوْجَة

❀❀ قسطنطنیہ میں لشکروں کے واعظ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے' جس پر شراب گردش کر رہی ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو' اور جو شخص اللہ

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' لشکروں کے واعظ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے' یہی روایت ایک سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور اس سند میں ابوخیرہ نامی راوی ہے' میں اس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

لفظ ''حلیلہ'' سے مراد بیوی ہے۔

273 - وَعَنْ اَبِي الْمليح الْهُذلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نسَاء من اَهْل حمص اَوْ من اَهْلِ الشَّام دخلن على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَت أنتن اللَّاتِيْ تدخلن نساء كن الحمامات سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امْرَاَة تضع ثِيَابهَا فِيْ غير بَيت زَوجهَا اِلَّا هتكت السّتْر بَينهَا وَبَيْن رَبهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا .وروى اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم اَيْضًا من طَرِيْق دراج اَبِي السَّمح عَن السَّائِب اَن نسَاء دخلن على أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فسألتهن من أنتن قُلْنَ من اَهْل حمص

قَالَت من اَصْحَاب الحمامات قُلْنَ وَبهَا باس

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا امْرَاَة نزعت ثِيَابهَا فِيْ غير بَيتهَا خرق الله عَنْهَا ستره

❀❀ ابوملیح ہذلی بیان کرتے ہیں: حمص یا شاید شام کی کچھ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ہی وہ خواتین ہو؟ جو حمام میں داخل ہوتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ' اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو پھاڑ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے یہ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام احمد، امام ابویعلیٰ، امام طبرانی اور امام حاکم نے دراج ابوسمح کے حوالے سے سائب سے یہ روایت نقل کی ہے:

کچھ خواتین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل حمص سے' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم حمام میں جانے والی خواتین ہو؟ ان خواتین نے عرض کی: کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے' وہ اپنے سے اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر دیتی ہے''۔

274 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمن اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنهُ وَاللّٰه

غَنِيٌّ حميد ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار دون ذكر الْجُمُعَة وَفِيْهِ عَلِيّ بن يزِيْد الْاَلْهَانِي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لئے جلدی چلا جائے' جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی اختیار کر لے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق حمد ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے نقل کیا ہے انہوں نے اس میں جمعہ کا ذکر نہیں کیا اس میں ایک راوی علی بن یزید الہانی ہے۔

275 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا انَّهَا سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْحمام فَقَالَ اِنَّهُ سَيكون بعدِي حمامات وَلَا خير فِي الحمامات للنِّسَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تدخله بِإِزَار فَقَالَ لَا وَإِن دَخلته بِإِزَار وَدرع وخمار وَمَا من امْرَاَة تنْزع خمارها فِي غير بَيت زَوجهَا اِلَّا كشفت السّتْر فِيمَا بَينهَا وَبَيْن رَبهَا ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن لَهِيعَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمام کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد حمام ہوں گے' اور خواتین کے لئے حمام میں کوئی بھلائی نہیں ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت تہبند باندھ کر اس میں داخل ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! (عورت کو اس میں جانے کی اجازت نہیں ہے) خواہ وہ تہبند' قمیص اور اوڑھنی باندھ کر ہی اس میں کیوں نہ جا رہی ہو' جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنی چادر اتارتی ہے' وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

276 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يدْخل الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يشرب الْخمر من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يجلس على مائدة يشرب عَلَيْهَا الْخمر من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلَا يخلون بِامْرَاَة لَيْسَ بَيْنه وَبَيْنهَا محرم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ يحيى بن اَبِي سُلَيْمَان الْمدنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی

جاری ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو کہ اس مرد اور اس عورت کے ساتھ (عورت کا کوئی) محرم موجود نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی نامی راوی ہے۔

277 - وَرُوِیَ عَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ ستفتحون آفاقا فِيْهَا بيوت يُقَال لَهَا الحمامات حرَام على أمتِيْ دُخُولهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تذهب الوصب وتنقى الدّرن قَالَ فَاِنَّهَا حَلَال لذكور امتِيْ فِي الْأزر حرَام على اِناث أمتِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ الْأُفق بِضَم الْأَلف وَسُكُون الْفَاء وَبِضَمِّهَا اَيْضًا هِيَ النَّاحِيَة والوصب الْمَرَض

❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''عنقریب تم دور دراز کے علاقے فتح کرو گے وہاں کچھ ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جائے گا ان میں جانا میری امت کے لئے حرام ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ بیماری کو ختم کرتا ہے اور میل کو صاف کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حلال ہوگا جبکہ وہ تہبند باندھ کر جائیں اور میری امت کی عورتوں کے لئے حرام ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''افق'' میں 'ا' پر پیش ہے اور 'ف' ساکن ہے اس سے مراد کونے کا علاقہ ہے اور لفظ ''وصب'' سے مراد بیماری ہے۔

6 - التَّرْهِيب من تَأْخِير الْغُسْل لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

278 - عَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة جيفة الْكَافِر والمتضمخ بالخلوق وَالْجنب اِلَّا اَن يتَوَضَّأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنِ الْحسن بن اَبِي الْحسن عَن عمار وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ هُوَ وَغَيره عَن عَطاء الْخُرَاسَانِيّ عَن يحيى بن يعمر عَن عمار قَالَ:

قدمت على اَهلِي لَيْلًا وَقد تشققت يداي فخلقوني بزعفران فغدوت على رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسلمت عَلَيْهِ فَلَمْ يرد عَلَيّ السَّلَام وَلَمْ يرحب بِي وَقَالَ اذْهَبْ فاغسل عَنْك هَذَا فغسلته ثُمَّ جِئْت فَسلمت عَلَيْهِ فَرد عَلَيّ ورحب بِي وَقَالَ اِن الْمَلَائِكَة لَا تحضر جَنَازَة الْكَافِر بِخَير وَلَا المتضمخ بزعفران وَلَا الْجنب قَالَ وَرخص للْجنب اِذا نَام اَو اكل اَو شرب اَن يتَوَضَّأ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْمُرَاد بِالْمَلَائِكَةِ هُنَا هم الَّذِيْنَ ينزلون بِالرَّحْمَةِ وَالْبركَة دون الْحفظَة فَاِنَّهُم لَا يفارقونه على حَال من الْأَحْوَال ثُمَّ قِيْلَ هَذَا فِيْ حق كل من أخر الْغسْل لغير عذر ولعذر اِذا أمكنه الْوضُوء

فَلَمْ يَتَوَضَّأ وَقِيلَ هُوَ الَّذِیْ يُؤَخِرهُ تهاونا و كسلا ويتخذ ذٰلِكَ عَادَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کے پاس فرشتے نہیں جاتے ہیں' کافر کا مردار' وہ شخص جس نے خلوق (نام کی مخصوص خوشبو) لگائی ہوئی ہو' اور جنبی شخص' البتہ اگر وہ وضو کر لے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بن ابوالحسن کے حوالے سے' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ حسن نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' یہ روایت انہوں نے ایک اور سند کے حوالے سے عطاء خرسانی کے حوالے سے' یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس آیا' میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے' تو اس نے میرے ہاتھ پر زعفران لگا دیا' اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید نہیں کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور اس کو اپنے آپ سے دھولو! میں نے اسے دھولیا' پھر میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا: فرشتے کافر شخص کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ہیں اور جس نے زعفران لگایا ہو' اس کے پاس نہیں آتے ہیں اور جنبی کے پاس نہیں آتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو یہ اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے لگے یا کچھ کھانے لگے یا پینے لگے' تو وضو کر لے۔

حافظ کہتے ہیں: یہاں فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں' جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں' یہاں حفاظت والے فرشتے مراد نہیں ہیں (جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں) کیونکہ وہ کسی بھی حالت میں لوگوں سے لاتعلق نہیں ہوتے ہیں' پھر یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ حکم ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو کسی عذر کے بغیر غسل کو مؤخر کر دے' لیکن جب کوئی عذر ہو' اور آدمی کے لئے وضو کرنا ممکن ہو' اور پھر وہ وضو نہ کرے' تو بھی یہ حکم ہوگا' ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہلکا سمجھ کر سستی کے اظہار کے طور پر غسل کو مؤخر کرتا ہے' اور اس کو عادت بنا لیتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

279 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِی طَالب كرم الله وَجهه عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيهِ صُورَة وَلَا كلب وَلَا جنب .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث 279: صحیح ابن حبان - کتاب الطهارة' باب أحکام الجنب - ذکر نفی دخول الملائکة الدار التی فیها الجنب' حدیث:1221' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطهارة' وأما حدیث عائشة - حدیث:562' سنن أبی داود - کتاب الطهارة' باب فی الجنب یؤخر الغسل - حدیث:199' السنن للنسائی - سؤر الهرة' صفة الوضوء - باب فی الجنب إذا لم یتوضأ' حدیث:261' السنن الکبری للنسائی - ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' الجنب إذا لم یتوضأ - حدیث:249

''فرشتے ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر' یا کتا' یا جنبی شخص موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

280 - وَعَنِ الْبَزَّارِ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تقربهم الْمَلَائِكَةُ الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

❀❀ امام بزار نے اپنی صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تین لوگوں کے قریب فرشتے نہیں جاتے ہیں' جنبی شخص' نشے کا شکار شخص' اور جس نے خلوق ملی ہوئی ہو''۔

7 - اَلتَّرْغِيبُ فِي الْوُضُوْءِ وَاِسْبَاغِه

باب: وضو کرنے' اور اچھی طرح وضو کرنے کے متعلق ترغیبی روایات

281 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤَالِ جِبْرَائِيلَ اِيَّاهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تشهد اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْ تقيم الصَّلَاةَ وتؤتي الزَّكَاةَ وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَةِ وَاَنْ تتم الْوُضُوْءَ وتصوم رَمَضَانَ قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صدقت .رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ هٰكَذَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ بِغَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو' اور تم وضو مکمل کرو' اور تم رمضان کے روزے رکھو''

انہوں نے عرض کی: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح نقل کی ہے یہ روایت صحیحین میں اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں یہ سیاق نہیں ہے (یعنی اس میں وضو کا تذکرہ نہیں ہے)۔

282 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اُمتي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غرا محجلين من آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيل غرته فَلْيَفْعَلْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَقَدْ قِيلَ اِن قَوْلِهِ من اسْتَطَاعَ اِلَى آخِرِه اِنَّمَا هُوَ مدرج من كَلَامِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْف عَلَيْهِ ذكره غير وَاحِد من الْحفاظ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگوں کو قیامت کے دن بلایا جائے گا' وہ چمکتی ہوئی پیشانیوں والے ہوں گے' جو وضو کے آثار کی.

وجہ سے (چمک رہی) ہوگی' تو تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں اضافہ کرسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق روایت کے یہ الفاظ ''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو'' یہاں سے آخر تک کے الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں درج ہوگئے ہیں' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' کئی حافظان حدیث نے یہ بات ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

283 - وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ كنت خلف اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يمد يده حَتّٰى يبلغ إبطه فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوء فَقَالَ يَا بني فروخ اَنْتُمْ هَاهُنَا لَو علمت اَنكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْت هٰذَا الْوُضُوء سَمِعت خليلي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تبلغ الْحِلْيَة من الْمُؤْمِن حَيْثُ الْوُضُوء

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِ هٰذَا اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْحِلْيَة تبلغ مَوَاضِع الطّهُور . الْحِلْيَة مَا يحلى بِهِ اَهْلِ الْجنَّة من الأساور وَنَحْوهَا

❀❀ امام مسلم نے ابوحازم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا' وہ نماز کے لئے وضو کررہے تھے وہ اپنا ہاتھ پھیلاتے تھے اور بغلوں تک اسے دھوتے تھے' میں ان سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! یہ کون سا وضو ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنو فروخ! تم لوگ یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں ہو تو میں یہ وضو نہ کرتا' میں نے اپنے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(جنت میں) مومن کا زیور' وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(جنت میں آدمی کا) زیور اس مقام تک ہوگا' جہاں تک وضو کے مقام ہیں''۔

روایت کے متن میں لفظ ''حلیہ'' سے مراد وہ چیز ہے' جو اہل جنت زیور کے طور پر پہنیں گے' اس میں کنگن اور (اس طرح کی) دیگر چیزیں شامل ہیں۔

284 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبرَة فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ دَار قوم مُؤْمِنِين وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰه بكم عَن قريب لاحقون وددت اَنا قد رَأينَا اِخْوَاننَا قَالُوْا اَوَلسنا اِخوانك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُم اَصْحَابِي وإخواننا الَّذين لم يَأْتُوا بعد قَالُوْا كَيفَ تعرف من لم يَأْتِ بعد من أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرَاَيْت لَو اَن رجلا لَهُ خيل غر محجلة بَيْن ظَهْرِي خيل دهم بهم اَلا يعرف خيله قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُم يأْتونَ غرا محجلين من الْوُضُوء وَاَنا فرطهم على الْحَوْض . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے' اور یہ فرمایا:

''اے اہل ایمان کی قوم کے علاقے رہنے والو! تم پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا' تو ہم عنقریب تم سے آملیں گے''

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں' جو ابھی نہیں آئے' جو بعد میں آئیں گے لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت کا جو فرد ابھی نہیں آیا' یارسول اللہ! آپ (قیامت کے دن) اسے کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کا کوئی ایسا گھوڑا ہو' جو پنج کلیان ہو' تو کیا وہ مکمل سیاہ گھوڑوں کے درمیان اپنے اس گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ لوگ آئیں گے' تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر اُن کا پیش رو ہوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

285 - وَعَنْ زر عَن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تعرف من لم تَرَ من امتك قَالَ غر محجلون بلق من آثار الْوضُوء . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِي بِإِسْنَاد جَيِّدٍ نَحْوِهِ من حَدِيْثِ اَبِي اُمَامَة

❀❀ زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن افراد کو دیکھا نہیں ہے' آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو کے آثار کی وجہ سے' وہ چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

286 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اَوَّل من يُؤذن لَهُ بِالسُّجُود يَوْم الْقِيَامَة وَانا اَوَّل من يرفع رَاسه فَانْظُر بَيْن يَدي فاعرف أمتِي من بَيْنَ الْاُمَم وَمَنْ خَلْفي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِيْنِي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ شمَالي مثل ذٰلِك فَقَالَ رجل كَيْفَ تعرف أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من بَيْنَ الْاُمَم فِيْمَا بَيْن نوح اِلَى أمتك قَالَ هم غر محجلون من اثر الْوضُوء لَيْسَ لاحَدٍ كَذٰلِكَ غَيْرِهِمْ واعرفهم انهم يُؤْتَوْنَ كتبهمْ بايمانهم واعرفهم تسْعَى بَيْن اَيْدِيهم ذُرِّيتهمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَفِي اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِي المتابعات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں وہ پہلا شخص ہوں گا' جسے سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور میں پہلا شخص ہوں گا' جو پہلی مرتبہ اپنے سر کو اٹھائے گا' میں اپنے سامنے دیکھوں گا' تو دیگر امتوں کے درمیان' اپنی امت کو پہچان لوں گا' اپنے پیچھے بھی اسی طرح' اپنے دائیں طرف بھی اسی طرح' اور اپنے بائیں طرف بھی اسی طرح (اپنی امت کے افراد کو پہچان لوں گا)''

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک کی درمیانی امتوں کے درمیان میں اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ وضو کے اثرات کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے' اور ان کے علاوہ اور کسی میں یہ نشانی نہیں ہوگی' میں انہیں پہچان لوں گا' وہ اپنے نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر آئیں گے' اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے بچے اُن کے آگے دوڑتے ہوئے آرہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن ہے۔

287 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغسل وَجهه خرج من وَجهه كل خَطِيئَة نظر اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء فَاِذَا غسل يَدَيْهِ خرج من يَدَيْهِ كل خَطِيئَة كَانَت بطشتها يَدَاهُ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء فَاِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت كل خَطِيئَة مشتها رِجْلَاهُ مَعَ المَاء اَوْ مَعَ آخر قطر المَاء حَتّٰى يخرج نقيا من الذُّنُوب

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك وَالتِّرْمِذِيّ غسل الرجلَيْن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا' وہ پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری کے ساتھ نکل جاتا ہے' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف وہ اپنے پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو کر باہر آتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ امام مالک اور امام ترمذی کی روایت میں ''پاؤں دھونے'' کا ذکر نہیں ہے۔

288 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّاَ فَاَحْسن الْوضُوء خرجت خطاياه من جسده حَتّٰى تخرج من تَحت اَظْفَاره

وَفِیْ رِوَايَةٍ :اَن عُثْمَان تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مثل وضوئی هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّاَ هٰكَذَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَكَانَت صلَاته ومشيه اِلَى الْمَسْجِد نَافِلَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ مُخْتَصرًا وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء يَتَوَضَّاُ فيحسن وضوءه اِلَّا غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْن الصَّلَاة الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصليهَا

وَاِسْنَاده على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه مُخْتَصرًا بِنَحْوِ رِوَايَة النَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن

مَاجه اَیضًا بِاختِصَار وَزَاد فِی آخرہ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یغتر احد

وَفِی لفظ النَّسَائِیّ قَالَ: من اتم الوُضُوء کَمَا امرہ اللّٰہ فالصلوات الخمس کَفَّارَات لما بَینَهُنَّ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' تو اس کے' جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس طرح وضو کرتا ہے' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اس کی نماز اور اس کا مسجد تک چل کر جانا' نفل (یعنی اضافی ثواب کا باعث شمار ہوتا ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اُس کے' اُس نماز اور اس کے آگے والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' جب تک وہ اگلی نماز کو ادا نہیں کر لیتا''۔

اس کی سند شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر طور پر نقل کی ہے' جو امام نسائی کی روایت کی مانند ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو''۔

امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے' جس طرح اسے اللہ نے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

289 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ اَنَّه تَوَضَّاَ فَاَحسَن الوُضُوء ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّاَ مثل وضوئی ھٰذا ثُمَّ اَتَی المَسجد فَرَکَعَ رَکعَتَینِ ثُمَّ جلس غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغتروا ۔رَوَاہُ البُخَارِیّ وَغَیرہ

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں) نے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' اور وہاں دو رکعات ادا کرے' اور پھر بیٹھ جائے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

290 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مَا اَضْحَكَنِيْ فَقَالُوْا مَا اَضْحَكَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مَا اَضْحَكَكَ فَقَالُوْا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ اَصَابَهَا بِوَجْهِهٖ فَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ وَاِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يَعْلٰى وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَزَادَ فِيْهِ فَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهٗ كَانَ كَذٰلِكَ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر ہنس پڑے' پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم لوگ مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا' جس طرح میں نے وضو کیا تھا' پھر آپ ﷺ ہنس پڑے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے' آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ وضو کا پانی منگوا کر اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے ہر اس گناہ کو ختم کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس نے اپنے چہرے کے ذریعے کیا تھا' جب وہ اپنے بازوؤں کو دھوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' جب وہ اپنے پاؤں کو پاک کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

291 - وَعَنْ حُمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَضُوْءٍ وَهُوَ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ اِلَى الصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَجِئْتُهٗ بِمَاءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَاللَّيْلَةُ شَدِيْدَةُ الْبَرْدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا وہ ایک سرد رات میں نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جانے لگے تھے' میں ان کے پاس پانی لے کر آیا انہوں نے اپنے چہرے' اور دونوں بازوؤں کو دھویا' میں نے کہا: آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے' آج رات بہت شدید سردی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

292 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَ الْخصلَةَ الصَّالِحَةَ تكون فِي الرجل فيصلح اللّٰه بهَا عمله كُله وطهور الرجل لصلاته يكفر اللّٰه بطهوره ذنوبه وَتبقى صلَاته لَهُ نَافِلَة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ بشار بن الحكم

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات کسی آدمی میں کوئی ایک اچھی عادت ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے سارے عمل کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور آدمی کا نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا' اللہ تعالیٰ اس کے طہارت کے حصول کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے' اور اس کی نماز اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے طور پر) باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں بشار بن حکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصنابحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَوَضَّأ الْعَبْد فَمَضْمَضَ خرجت الْخَطَايَا من فِيهِ فَإِذَا استنثر خرجت الْخَطَايَا من اَنفه فَإِذَا غسل وَجهه خرجت الْخَطَايَا من وَجهه حَتّٰى تخرج من تَحت أشفار عَيْنَيْهِ فَإِذَا غسل يَدَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من يَدَيْهِ حَتّٰى تخرج من تَحت أظفار يَدَيْهِ فَإِذَا مسح بِرَأسِهِ خرجت الْخَطَايَا من رَأسه حَتّٰى تخرج من اُذُنَيْهِ فَإِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من رجلَيْهِ حَتّٰى تخرج من تَحت أظفار رجلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيه اِلَى الْمَسْجِد وَصلَاته نَافِلَة . رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ والصنابحي صَحَابِيّ مَشْهُور

❀ حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے پردے کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے پاؤں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر اس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز ادا کرنا' اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے حصول کا باعث) ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صنابحی' مشہور صحابی ہیں۔

294 - وَعَنْ عَمْرو بن عَبَسَةَ السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت وَاَنا فِي الْجَاهِلِيَّة اَظن اَن النَّاس على ضَلَالَة وَاَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيْءٍ وهم يعْبدُوْن الْاَوْثَان فَسَمِعت بِرَجُل فِي مَكَّة يخبر اَخْبَارًا فَقَعَدت على

رَاحِلَتِی فَقَدِمت عَلَیْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فذكر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فالوضوء حدثنی عَنْهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق فیستنثر اِلَّا خرت خطایا وَجهه من فِیْهِ وخیاشیمه ثُمَّ اِذا غسل وَجهه كَمَا امره اللّٰهُ اِلَّا خرت خطایا وَجهه من اَطْرَاف لحیته مَعَ المَاء ثُمَّ یغسل یَدَیْهِ اِلَی الْمرفقین اِلَّا خرت خطایا یَدَیْهِ من انامله مَعَ المَاء ثُمَّ یمسح رَاسه اِلَّا خرت خطایا رَاسه من اَطْرَاف شعره مَعَ المَاء ثُمَّ یغسل رجلَیْهِ اِلَی الْكَعْبَیْنِ اِلَّا خرت خطایا رجلَیْهِ من انامله مَعَ المَاء فَاِن هُوَ قَامَ وَصلی فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ومجده بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْل وَفرغ قلبه لله تَعَالٰی اِلَّا انصرف من خطیئته كَیَوْم وَلدته امه .رَوَاهُ مُسْلِم

❀ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں زمانہ جاہلیت میں یہ گمان کیا کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں' میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں ہے' اور کچھ واقعات کے بارے میں بتاتا ہے' تو میں اپنی اونٹنی پر بیٹھا اور اس کے پاس گیا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے' (مصنف فرماتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتایئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے لگتا ہے' اور کلی کرتا ہے' اور ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کے منہ سے' اور اس کے نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ اس کے داڑھی کے اطراف سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ کہنیوں تک اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ' اس کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو پانی کے ساتھ اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ بالوں کے کونوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ اپنے دونوں پاؤں' دونوں ٹخنوں تک دھوتا ہے' تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ' اس کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے اس کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا جس اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

295 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رجل قَامَ اِلٰی وضوئه یُرِیْد الصَّلَاة ثُمَّ غسل كفیه نزلت كل خَطِیئَة من كفیه مَعَ اَوّل قَطْرَة فَاِذَا مضمض واستنشق واستنثر نزلت خطیئته من لِسَانه وشفتیه مَعَ اَوّل قَطْرَة فَاِذَا غسل وَجهه نزلت كل خَطِیئَة من سَمعه وبصره مَعَ اَوّل قَطْرَة فَاِذَا غسل یَدَیْهِ اِلَی الْمرفقین وَرجلَیْهِ اِلَی الْكَعْبَیْنِ سلم من كل ذَنْب كهیئته یَوْم وَلدته امه قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاة رفع اللّٰهُ دَرَجَته وَاِن قعد قعد سالما .رَوَاهُ اَحْمد وَغَیره من طَرِیق عبد الحمید بن

بهرام عن شهر بن حوشب وقد حسنها الترمذي لغير هذا المتن وهو اسناد حسن في المتابعات لا بأس به

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے اور اس کا نماز کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پہلے قطرے کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی سماعت اور بصارت سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں بازو کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ اس دن کی طرح ہر گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے اور اگر وہ بیٹھا رہے (یعنی نماز ادا نہ کرے) تو وہ سلامتی کے عالم میں بیٹھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن اس سے مختلف ہے اور اس روایت کی سند متابعات میں حسن ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

296 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من تَوَضَّأ فاسبغ الْوضُوء غسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَأسه وَأُذُنَيْهِ وَغسل رجلَيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلَى صَلَاة مَفْرُوضَة غفر لَهُ فِي ذَٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت اِلَيْهِ رجله وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت اِلَيْهِ أذناهُ وَنظرت اِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِهِ نَفسه من سوء قَالَ وَاللَّه لقد سمعته من نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أحصيه

انہی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اپنے دونوں بازو اور چہرے کو دھوئے اپنے سر پر اور کانوں پر مسح کرے اور دونوں پاؤں دھوئے پھر وہ فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن کے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے یا اس کے ہاتھوں نے جنہیں مٹھی میں لیا تھا یا اس کے کانوں نے جس کو سنا تھا یا اس کی آنکھوں نے جس کی طرف دیکھا تھا یا اس کے دل میں جو برا خیال آیا تھا''

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات اتنی مرتبہ سنی ہے جسے میں شمار نہیں کر سکتا۔

297 - وَرَوَاهُ أَيْضًا بِنَحْوِهِ من طَرِيق صَحِيح وَزَاد فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوضُوء يكفر مَا قبله ثُمَّ تصير الصَّلَاة نَافِلَة

انہوں نے یہ روایت اس کی مانند صحیح سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور پھر نماز نفل (یعنی اضافی

اجر وثواب کے حصول کا باعث) ہوتی ہے''۔

298 - وَفِيْ أُخْرىٰ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خرجت ذنوبه من سَمعه وبصره وَيَدَيه وَرِجلَيْهِ فَإِن قعد قعد مغفورا لَهُ .وَإِسْنَاد هٰذِهِ حسن

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے' تو اس کی سماعت' بصارت' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب وہ بیٹھتا ہے' تو ایسی حالت میں بیٹھتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

299 - وَفِيْ أُخْرىٰ لَهُ أَيْضًا إِذَا تَوَضَّأَ الْمُسْلِمُ فَغسل يَدَيْهِ كفر عَنْهُ مَا عملت يداه فَإِذَا غسل وَجهه كفر عَنْهُ مَا نظرت إِلَيْهِ عَيناهُ وَإِذَا مسح بِرَأْسِهِ كفر بِهِ مَا سَمِعت أذناهُ فَإِذَا غسل رجلَيْهِ كفر عَنْهُ مَا مشت إِلَيْهِ قدماه ثُمَّ يَقُوْمُ إِلَى الصَّلَاة فَهِيَ فَضِيلَة .وَإِسْنَاد هٰذِهِ حسن أَيْضا

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب مسلمان وضو کرتا ہے' اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کی طرف سے یہ ان چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو اس کے دونوں ہاتھوں نے (گناہ کا) کام کیا تھا' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جن کو اس کے کانوں نے سنا تھا' جب وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو یہ چیز فضیلت کا باعث ہوتی ہے''۔

اس روایت کی سند بھی حسن ہے۔

300 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني فِي الْكَبِيْر قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سبع مَرَّات مَا حدثت بِهِ قَالَ :إِذا تَوَضَّأَ الرجل كَمَا أَمر ذهب الْإِثْم من سَمعه وبصره وَيَدَيه وَرِجلَيْهِ وَإِسْنَاده حسن أَيْضا

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سات مرتبہ نہ سنی ہوتی' تو میں اسے بیان نہ کرتا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی وضو کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس کی سماعت اور اس کی بصارت اور اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں''۔

اس کی سند بھی حسن ہے۔

301 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن عباد عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَدْرِي كم حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا أَوْ أفرادا قَالَ مَا من عبد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء فَيغسل وَجهه حَتَّى يسيل المَاء على ذقنه ثُمَّ

يغسل ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء على مرفقيه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء من كعبيه ثُمَّ يَقُوْمُ فَيصَلي اِلَّا غفر لَهُ مَا سلف من ذنبه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ لين الذقن بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالْقَاف اَيْضًا وَهُوَ مُجْتَمع اللحيين من أسفلهما

ثعلبہ بن عباد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ بات بتائی ہے جفت تعداد میں بتائی ہے یا طاق تعداد میں بتائی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور اپنے چہرے کو دھوئے اور اپنی ٹھوڑی تک پانی کو بہائے پھر اپنے دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر پانی بہائے پھر اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ اپنے ٹخنوں تک پانی بہائے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''ذقن'' میں 'ذ' پر زبر اور 'ق' پر بھی زبر ہے اس سے مراد جبڑوں کے ملنے کی جگہ ہے جو نیچے کی طرف ہو (یعنی ٹھوڑی مراد ہے)۔

302 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْاِيمَان وَالْحَمد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها .رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ اِسباغ الْوضُوء شطر الْاِيمَان وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ دون قَوْله كل النَّاس يَغْدُو اِلَى آخِره .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد أفردت لهَذَا الحَدِيث وطرقه وَحكمه وفوائده جُزْءا مُفردا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں بھر دیتے ہیں

حديث 302:صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - حديث:354مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث:457صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر تفضل الله جل وعلا على حامده بإعطائه ملء الميزان ثوابا' حديث:844سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث:689سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء شطر الإيمان - حديث:278سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث:3521السنن للنسائي - كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة - حديث:2406السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' وجوب الزكاة - حديث:2192السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه - باب فرض الطهور ومحله من الإيمان' حديث:173معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب سنة الوضوء وفرضه' حديث:154مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي مالك الأشعري' حديث:22322المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعري - أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعري' حديث:3343شعب الإيمان للبيهقي - العشرون من شعب الإيمان وهو باب في الطهارات' حديث:2591سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث:689

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ' برہان ہے' صبر' روشنی ہے' قرآن' تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے' تو یا تو خود آزاد کروالیتا ہے' یا خود کو برباد کروالیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اچھی طرح وضو کرنا' نصف ایمان ہے''۔

امام نسائی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ' ان کے بعد آخر تک نقل نہیں کیے ہیں: ''ہر شخص اپنی ذات کا سودا کرتا ہے''

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: میں نے اس حدیث' اس کے طرق' اس کی حکمتوں اور اس کے فوائد کے بارے میں' ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔

303 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو' اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو وہ یوں ہوتا ہے' جیسے (اس وقت تھا' جب) اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

304 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسباغ الْوضُوء فِي المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' اور زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہ گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

305 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا ادلکم علی مَا یمحو اللّٰہ بِہِ الْخَطَایَا وَیرْفَع بِہِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء علی المکارہ وَکَثرَۃ الخطا اِلَی الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاۃ بعد الصَّلَاۃ فذلکم الرِّبَاط فذلکم الرِّبَاط فذلکم الرِّبَاط

رَوَاہُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ بِمَعْنَاہُ وَرَوَاہُ ابْن مَاجَہ اَیْضًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا فِیْہِ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا اُدلکم علی مَا یکفر اللّٰہ بِہِ الْخَطَایَا وَیزِیْد بِہٖ فِی الْحَسَنَات وَیکفر بِہِ الذُّنُوب قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء علی المکروھات وَکَثرَۃ الخطا اِلَی الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاۃ بعد الصَّلَاۃ فذلکم الرِّبَاط . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ شُرَحْبِیْل بن سعد عَنْہُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور درجات کو بلند کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور زیادہ قدم چل کر مساجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے ایک اور جگہ بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ان دونوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے' اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طبیعت آمادہ نہ ہونے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

306 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَسبغ الْوضُوء فِی الْبرد الشَّدِید کَانَ لَہٗ من الْاَجر کفلان . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرے' اُسے دگنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

307 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِی اللَّیْلَۃ آتٍ من

رَبِّی قَالَ یَا مُحَمَّد اَتَدْرِی فِیمَ یَخْتَصِم الْمَلأ الاَعْلٰی قلت نَعَمْ فِی الْکَفَّارَات والدرجات وَنقل الاَقْدَام للجماعات وإسباغ الْوضُوء فِی السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَیْهِنَّ عَاشَ بِخَیر وَمَاتَ بِخَیر وَکَانَ من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی حَدِیْثٍ یَأْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی فِیْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ السبرات جمع سُبْرَة وَهِی شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ کفاروں درجات اور باجماعت کے لئے زیادہ قدم چل کر جانے اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے (کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں) جو شخص ان نمازوں کی حفاظت کرتا ہے وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے اور بھلائی کے ساتھ مرجاتا ہے اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہوتا ہے جیسے (اس دن تھا جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے جو آگے چل کر مکمل طور پر باجماعت نماز سے متعلق باب میں آئے گی وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

روایت کے متن میں لفظ مذکور ''سبرات'' لفظ سبرۃ کی جمع ہے اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

308 - وَعَنْ اَبِیِّ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ وَاحِدَةٍ فَتلک وَظِیفَة الْوضُوء الَّتِی لَا بُد مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأ اثْنَیْنِ فَلهُ کفلان من الأجر وَمَنْ تَوَضَّأ ثَلَاثًا فَذٰلِکَ وضوئی ووضوء الْاَنْبِیَاء قبلی . رَوَاهُ الاِمَام اَحْمد وَابْنُ مَاجَة وَفِیْ اِسنادهما زید الْعَمی وَقد وثق وَبَقِیَّة رُوَاة اَحْمد رُوَاة الصَّحِیْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه أطول مِنْهُ من حَدِیْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ ضَعِیْف

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک مرتبہ وضو کرتا ہے تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جو ضروری ہے اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے تو اسے دگنا اجر ملے گا جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کا وضو کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں زید العمی نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے امام احمد کی روایت کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابن ماجہ نے زیادہ طویل حدیث کے طور پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر ضعیف سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

309 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أتم الْوضُوء کَمَا أمره اللّٰه فالصلوات المکتوبات کَفَّارَات لما بَیْنَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو فرض نمازیں درمیان میں ہونے والے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

310 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَن تَوَضَّاَ کَمَا اَمر وَصلی کَمَا اَمر غفر لَہٗ مَا تقدم من عمل

رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا انہ قَالَ غفر لَہٗ مَا تقدم من ذنبہ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے، جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے، اور اس طرح نماز ادا کرے، جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے، تو اس کے گزشتہ عمل کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام نسائی، امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

8 - اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلَی الْوُضُوْءِ وَتجدیدہ

باب: ہمیشہ باوضو رہنے، اور اس کی تجدید کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

311 - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنّ خیر اَعمالکُمُ الصَّلَاۃ وَلَن یحافظ علی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ علی شرطھمَا وَلَا عِلَّۃَ لَہٗ سوی وھم اَبِیْ بِلَال الْاَشْعَرِیّ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من غیر طَرِیْقِ اَبِیْ بِلَال وَقَالَ فِیْ اَولہ سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالکُمُ الصَّلَاۃ...... الحدیثُ- وَرَوَاہُ ابن مَاجہ اَیضًا من حَدِیْثِ لَیْث ھُوَ ابن اَبِیْ سلیم عَنْ مُجَاھِد عَنْ عبد اللّٰہ بن عمر من حَدِیْثِ اَبِیْ حفص الدِّمَشْقِی وَھُوَ مَجْھُوْلٌ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ یرفعہ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو، اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے، اور وضو کی حفاظت صرف مؤمن کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے، امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے، اور اس میں کوئی علت نہیں ہے، البتہ ابوبلال اشعری نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے، یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبلال کے علاوہ کسی اور حوالے سے نقل کی ہے، انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے''...... الحدیث

یہی حدیث امام ابن ماجہ نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ روایت ابوحفص دمشقی سے منقول ہے جو ایک مجہول راوی ہے اس نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

312 - وَعَنْ ربيعة الجرشي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَنعما اِن اسْتَقَمْتُمْ وحافظوا على الْوضُوء فَاِن خير اَعمالكُمُ الصَّلَاة وتحفظوا من الْاَرْض فَاِنَّهَا امكُمْ وَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَد عَامل عَلَيْهَا خيرا اَوْ شرا اِلَّا وَهِي مخبرة بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة .قَالَ المملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْمِ وَرَبِيعَة الجرشي مُخْتَلف فِىْ صحبته وروى عَن عَائِشَة وَسعد وَغَيرِهمَا قتل يَوْم مرج راهط

❀❀ حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور یہ کتنی اچھی بات ہے اگر تم ٹھیک رہو اور تم وضو کی حفاظت کرو! تمہارے اعمال میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور تم لوگ زمین کے حوالے سے احتیاط کرو! کیونکہ وہ تمہاری اصل ہے روئے زمین پر جو بھی شخص جو بھی اچھا یا برا کام کرے گا' تو وہ زمین اس کے بارے میں (قیامت کے دن) خبر دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال ''مرج راہط'' کی جنگ میں ہوا تھا۔

313 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن اَشق على اُمتِىْ لأمرتهم عِنْد كل صَلَاة بِوضُوء وَمَعَ كل وضوء بسواك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

314 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّىْ دخلت البارحة الْجَنَّة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ بِلَال يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذنت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَلَا اصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّات عِنْده فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

بلوایا اور فرمایا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی چاپ اپنے سے آگے سنی' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جب بھی اذان دیتا ہوں' تو دو رکعت ادا کرلیتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ختم ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی وجہ سے ہوگا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

315 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من توضأ على طهر كتب لَهُ عشر حَسَنَات .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَأما الحَدِيْثِ الَّذِیْ يرْوى عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ: "الْوضُوء على الْوضُوء نور على نور" - فَلَا يحضرني لَهُ أصل من حَدِيْثِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّه من كَلَام بعض السّلف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کرلے' اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''وضو ہونے کے باوجود وضو کرنا نور علیٰ نور ہے''۔

تو میرے ذہن میں اس روایت کی کوئی اصل (یعنی حوالہ) موجود نہیں ہے' جو اس کے حدیث ہونے کے طور پر ہو' یہ ہوسکتا ہے یہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہو' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْهِيب من ترك التَّسْمِيَة على الْوضُوء عَامِدًا

باب: وضو کرتے وقت' جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے سے متعلق ترہیبی روایات

316 - قَالَ الإِمَام اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِیْ شيبَة رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَبت لنا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وضوء

حدیث 314: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ' حديث: 3707 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن ' جماع أبواب التطوع غير ما تقدم ذكرنا لها - باب استحباب الصلاة عند الذنب يحدثه المرء لتكون تلك الصلاة كفارة ' حديث: 1138 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بأن بلالا كان لا تصيبه حالة حدث إلا توضأ - حديث: 7195 المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع ' فأما حديث عبد الله بن فروخ - حديث: 1113 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل ' في بلال رضي الله عنه وفضله - حديث: 31695 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر بلال بن رباح أبي عبد الله ' حديث: 250 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار ' حديث بريدة الأسلمي - حديث: 22413 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء ' بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 1006 شعب الإيمان للبيهقي - المحافظة على الوضوء وإسباغه ' حديث: 2598

لمن لم يسم الله كَذَا قَالَ

امام ابوبکر بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بات ثابت شدہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے آغاز میں اللہ کا نام نہیں لیتا (یا بسم اللہ نہیں پڑھتا)''۔

317 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ وَلَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْمِ وَلَيْسَ كَمَا قَالَ فَاِنَّهُم رَوَوْهُ عَن يَعْقُوب بن سَلَمَة اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقد قَالَ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه لَا يعرف لسَلَمَة سَمَاع من اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَا ليعقوب سَمَاع من اَبِيه انْتهى وَاَبُوْ سَلَمَة اَيْضًا لَا يعرف مَا رُوِيَ عَنهُ غير ابْنه يَعْقُوب فَاَيْنَ شَرْطِ الصِّحَّة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس شخص کا وضو نہ ہو' اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے (آغاز میں) اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہے' جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے' کیونکہ یہ روایت محدثین نے یعقوب بن سلمہ لیثی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: سلمہ لیثی کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے' اسی طرح یعقوب کا اپنے والد سے سماع معروف نہیں ہے' امام بخاری کی بات یہاں ختم ہوگئی' ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے صرف وہی چیزیں معروف ہیں' جو ان کے بیٹے نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں' تو صحیح ہونے کی شرط کہاں گئی؟

318 - وَعَنْ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ سُفْيَان بن حويطب عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِىْ الْبُخَارِيّ أحسن شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَاب حَدِيْث رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ التِّرْمِذِيّ وأبوها سعيد بن زيد بن عَمْرو بن نفَيْل. قَالَ الْحَافِظ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة لَا يسلم شَيْءٍ مِنْهَا عَن مقَال. وَقد ذهب الْحسن وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَاَهْلِ الظَّاهِر اِلٰى وجوب التَّسْمِيَة فِي الْوضُوء حَتّٰى اِنَّهٗ اِذا تعمد تركهَا أعَاد الْوضُوء وَهُوَ رِوَايَة عَن الْاِمَام اَحْمد وَلَا شكّ اَن الْاَحَادِيْث الَّتِيْ وَردت فِيهَا وَاِن كَانَ لَا يسلم شَيْءٍ مِنْهَا عَن

مقال فَاِنَّهَا تتعاضد بِكَثْرَة طرقها وتكتسب قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اس خاتون کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس (کے آغاز) میں اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری' فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے بہترین روایت وہ ہے جو رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے' اس خاتون کے والد سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں' لیکن ان میں کسی حد تک کلام کی گنجائش ہے۔

حسن بصری' اسحاق بن راہویہ اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں: وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کر دے' تو اس پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا' امام احمد سے بھی ایک روایت یہی منقول ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس بارے میں جو احادیث منقول ہیں' ان میں گفتگو کی گنجائش ہے' لیکن ان کے طرق کی کثرت ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے' اور وہ قوت حاصل کر لیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

10 - اَلتَّرْغِيْبُ فِي السِّوَاكِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِه

باب: مسواک کرنے کی ترغیب' نیز اس کی فضیلت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

319 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن اَشق على اُمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل صَلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ: "عِنْد كل صَلَاة"

وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ: "مَعَ الْوضُوء عِنْد كل صَلَاة".

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَعِنْدهمَا: "لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام مسلم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: ''ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کو نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: ''ہر نماز کے وقت' وضو کے ساتھ (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

یہی روایت امام احمد' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:
''انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

320 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

321 - وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ كَمَا يَتَوَضَّئُوْنَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ حَدِيْثِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَفْظُهُ:
لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ
وَرَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَنْزِلَ فِيْهِ قُرْاٰنٌ

❀❀ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرتے ہوئے مسواک کرنے

حدیث 319: صحیح البخاری - كتاب الجمعة' باب السواك يوم الجمعة - حديث: 861 صحیح البخاری - كتاب التمني' باب ما يجوز من اللو - حديث: 6834 صحیح مسلم - كتاب الطهارة' باب السواك - حديث: 396 صحیح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الأواني اللواتي يتوضأ فيهن أو يغتسل - باب ذكر الدليل على أن الأمر بالسواك أمر فضيلة لا أمر حديث: 141 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' بيان الترغيب في السواك عند كل صلاة والدليل على إباحة تركه - حديث: 356 صحیح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء - ذكر إرادة المصطفى صلى الله عليه وسلم أمر أمته بالمواظبة على' حديث: 1074 موطأ مالك - كتاب الطهارة' باب ما جاء في السواك - حديث: 143 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ينزل الله إلى السماء الدنيا - حديث: 1502 سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب السواك - حديث: 43 سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب السواك - حديث: 285 سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في السواك - حديث: 24 السنن للنسائي - كتاب الطهارة' الرخصة في السواك بالعشي للصائم - حديث: 7 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطهارات' ما ذكر في السواك - حديث: 1765 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' الرخصة في السواك بالعشي للصائم - حديث: 6 شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوضوء هل يجب لكل صلاة أم لا ؟ حديث: 156 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب تأكيد السواك عند القيام إلى الصلاة' حديث: 144 معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب السواك' حديث: 146 مسند أحمد بن حنبل - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 598 البحر الزخار مسند البزار - أبو رافع' حديث: 445 مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين' حديث: 6967 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7565 المعجم الكبير للطبراني - باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن خالد الجهني يكنى أبا طلحة ويقال أبو محمد ويقال - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 5071

کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کو لازم قرار دیتا' جس طرح میں نے ان کے لئے (ہر نماز کے وقت) وضو کو لازم قرار دیا ہے''۔

امام ابویعلیٰ نے بھی یہ روایت اس کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مسواک کا ذکر کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن (کا حکم) نازل نہ ہو جائے''۔

322 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مطهرة للفم مرضاة للرب .رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلّقا مَجْزُومًا وتعليقاته المجزومة صَحِيْحَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْكَبِيْر من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَزَادَ فِيْهِ ومجلاة لِلْبَصَرِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بخاری نے یہ روایت تعلیق کے طور پر نقل کی ہے جو یقینی ہے' اور ان کی یقینی تعلیقات صحیح شمار ہوتی ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ بینائی کے لئے روشنی کا باعث ہے''۔

323 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَع من سنَن الْمُرْسَلِيْنَ الْخِتَان والتعطر والسواك وَالنِّكَاح .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں' مرسلین عظام کی سنت ہیں' ختنہ کرنا' عطر لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

324 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُم بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهُ مطيبة للفم مرضاة للرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کے لئے پاکیزگی اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

325 - وَعَنْ شُرَیْح بن ھانیء قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَاُ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا دخل بَیته قَالَتْ بِالسِّوَاکِ . رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہ

❀❀ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

326 - وَعَنْ زَیدِ بن خَالِد الْجُھَنِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یخرج من بَیته لشَیْءٍ من الصَّلَاۃ حَتّٰی یستاك . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہٖ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک پہلے مسواک نہیں کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

327 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ ینْصَرف فیستاك . رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالنَّسَائِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت دو دو کر کے رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نماز ختم کر کے مسواک کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

328 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تسوکوا فَاِن السِّوَاك مطهرة للفم مرضاة للرب مَا جَاءَنِیْ جِبْرِیْل اِلَّا اَوْصَانِیْ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی لقد خشیت اَن یفْرض عَلَیَّ وَعلی أمتِی وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَاف اَن أشق علی أمتِی لفرضته عَلَیْھِمْ وَاِنِّیْ لأستاك حَتّٰی خشیت اَن أحفی مقادم فمی رَوَاہُ ابْن مَاجَہ من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنہُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ مسواک کرو! کیونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے جب بھی جبریل (علیہ السلام) میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کے بارے میں تلقین کی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے اور اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں ان پر اسے لازم قرار دیتا میں مسواک کرتا رہتا ہوں یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میں اپنے جبڑوں کو زخمی نہ کر لوں"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد امرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنْتُ انه ينزل عَلَيَّ فِيهِ قُرْآن اَوْ وَحي . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاحمد وَلَفظه: قَالَ لقد امرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن يُوحى اِلَيَّ فِيهِ شَيْءٌ . وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے مسواک کرنے کا (اتنی مرتبہ) حکم دیا گیا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن یا وحی نازل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام احمد نے نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ اس کے بارے میں میری طرف وحی نازل ہو جائے گی''۔

اس روایت کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

330 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن يكْتب عَلَيَّ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيهِ لَيْث بن اَبِي سليم

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر فرض ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں لیث بن ابوسلیم نامی راوی ہے۔

331 - وَعَنْ ام سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيل يوصيني بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خفت على اضراسي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لين

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبریل مجھے مسلسل مسواک کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے اپنی داڑھوں کے بارے میں اندیشہ ہوا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

332 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لزمت السِّوَاك حَتّٰى خشيت اَن يدرد فِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيث اَنَس وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد امرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن اُدرد الدرد، سُقُوط الْاَسْنَان

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اتنی مرتبہ مسواک کرتا ہوں' کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے دانت نہ گرنے لگ جائیں''۔

333 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه امر بِالسِّوَاكِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا تسوك ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْملك خَلفه فيستمع لقِرَاءَته فيدنو مِنْهُ أَوْ كلمة نَحْوَهَا حَتّٰى يضع فَاه على فِيهِ فَمَا يخرج من فِيهِ شَيْءٌ من الْقُرْآن اِلَّا صَار فِي جَوف الْملك فطهروا اَفْوَاهكُمْ لِلْقُرْآنِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَا بَأْس بِهِ وروى ابْن مَاجه بعضه مَوْقُوفًا وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ مسواک کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتا ہے' وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے (یہاں راوی نے اس کی مانند کوئی کلمہ نقل کیا) یہاں تک کہ وہ (فرشتہ) اپنا منہ اس آدمی کے منہ پر رکھ دیتا ہے' یہاں تک کہ اس آدمی کے منہ سے (قرأت کرتے ہوئے) قرآن کا جو حصہ نکلتا ہے' وہ فرشتے کے اندر چلا جاتا ہے' تو قرآن کے لئے تم اپنے منہ کو پاک صاف رکھو''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن ماجہ نے اس روایت کا کچھ حصہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ موزوں لگتا ہے۔

334 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الصَّلَاة بِالسِّوَاكِ على الصَّلَاة بِغَيْر سواك سَبْعُوْنَ ضعفا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَقَالَ فِي الْقلب من هٰذَا الْخَبَر شَيْءٌ فَاِنِّي اَخَاف اَن يكون مُحَمَّد بن اِسْحَاق لم يسمعهُ من ابْن شهَاب وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم كَذَا قَالَ وَمُحَمّد بن اِسْحَاق اِنَّمَا اخرج لَهُ مُسلم فِي المتابعات

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مسواک کر کے نماز ادا کرنے کو بغیر مسواک کے نماز ادا کرنے پر ستر گنا فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام ابو یعلی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن تھی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ محمد بن اسحاق نامی راوی نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی ہوگی' یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے' امام مسلم نے متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔

335 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اُصَلِّي رَكْعَتَيْن

بسواك اَحَبُّ اِلَيَّ من اَنْ اُصَلِّي سَبْعِيْنَ رَكْعَة بِغَيْر سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ كتاب السِّوَاك بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں مسواک کرنے کے بعد دو رکعات ادا کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں بغیر مسواک کے ستر رکعات ادا کروں''۔

یہ روایت حافظ ابونعیم نے کتاب ''السواک'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

336 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ افضل من سَبْعِيْنَ رَكْعَة بِغَيْر سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک کے ساتھ دو رکعت بغیر مسواک کے ستر رکعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں''۔

یہ روایت بھی حافظ ابونعیم نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

11 - التَّرْغِيْبُ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

والترهيب من تركه وترك الاسباغ اِذا أخل بِشَيْءٍ من الْقدر الْوَاجِب

باب: (وضو کرتے ہوئے) انگلیوں کا خلال کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جو شخص خلال کو ترک کر دیتا ہے یا اچھی طرح وضو کرنے کو ترک کر دیتا ہے اور یوں وہ فرض مقدار میں خلل پیدا کرتا ہے تو اس کے متعلق ترہیبی روایات

337 - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يَعْنِي الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حبذا المتخللون من اُمتِي قَالَ وَمَا المتخللون يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتخللون فِي الْوضُوء والمتخللون من الطَّعَام أما تَخْلِيل الْوضُوء فالمضمضة وَالِاسْتِنْشَاق وَبَيْنَ الْاَصَابِع وَأما تَخْلِيل الطَّعَام فَمن الطَّعَام اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٍ اَشد على الْملكَيْنِ من اَن يريا بَيْن اَسْنَان صَاحبهمَا طَعَاما وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالْاِمَام اَحْمد كِلَاهُمَا مُخْتَصرًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَطَاء قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حبذا المتخللون من اُمتِيْ فِي الْوضُوء وَالطَّعَام" . وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ أنس ومدار طرقه كلهَا على وَاصل بن عبد الرَّحْمٰن الرقاشي وَقد وَثَّقَهُ شُعْبَة وَغَيْرِه

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میری امت کے خلال کرنے والے لوگوں کے کیا کہنے! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: خلال کرنے والے لوگ کون ہیں؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو وضو کے دوران خلال کرتے ہیں اور وہ لوگ جو کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں وضو کا خلال یہ ہے کہ مسواک کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا جائے اور کھانے

کا خلال یہ ہے کہ کھانے کو (دانتوں میں سے نکالا جائے) کیونکہ فرشتوں کے لئے اس سے زیادہ ناگوار چیز اور کوئی نہیں ہوتی' کہ وہ جس شخص کے ساتھ ہیں اُس کے دانتوں کے درمیان انہیں کھانے کی کوئی چیز نظر آئے اس وقت جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی معجم کبیر میں نقل کی ہے انہوں نے اور امام احمد نے اِسے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عطاء کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ دونوں صاحبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کے وضو اور کھانے کا خلال کرنے والوں کے کیا کہنے!"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کے تمام تر طرق کا مدار واصل بن عبدالرحمٰن رقاشی نامی راوی پر ہے جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

338 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخللوا فَإِنَّهُ نظافة والنظافة تَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مَعَ صَاحِبه فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ هٰكَذَا مَرْفُوْعًا وَوَقفه فِي الْكَبِيْرِ على ابْن مَسْعُوْد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ الْأَشْبَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ خلال کرو! کیونکہ یہ پاکیزگی کا باعث ہے اور پاکیزگی ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کے ساتھ جنت میں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

339 - وَرُوِيَ عَنْ وَاثِلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يخلل أَصَابِعه بِالْمَاءِ خللهُ اللّٰه بالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَة. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص پانی کے ذریعے اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے ذریعے اُن (انگلیوں) کا خلال کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنهكن الْأَصَابِع بالطهور أَوْ لتنهكنها النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مَرْفُوْعًا وَوَقفه فِي الْكَبِيْرِ على ابْن مَسْعُوْد بِإِسْنَادٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یا تو طہارت (کے پانی) کے ذریعے انگلیوں کو اچھی طرح دھویا جائے گا' یا پھر آگ ان کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر ایک سند کے ساتھ نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

341 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ فِی الْکَبِیْرِ مَوْقُوْفَۃً - قَالَ: خللوا الْاَصَابِع الْخمس لَا یحشوھا اللّٰہ نَارا

قَوْلہ: لتنھکن ای لتبالغن فِیْ غسلھا اَوْ لتبالغن النَّار فِیْ اِحراقھا والنھك الْمُبَالغَۃ فِیْ کل شَیْءٍ

❀❀ انہوں نے معجم کبیر میں یہ موقوف روایت نقل کی ہے: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''پانچوں انگلیوں کا خلال کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ ان میں آگ بھر دے گا''۔

روایت کا یہ لفظ ''لتنتھکن'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو دھونے میں' یا تو تم مبالغہ کرو گے' یا آگ ان کو جلانے میں مبالغہ کرے گی ''نہک'' کا مطلب کسی بھی چیز میں مبالغہ کرنا ہے۔

342 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رأی رجلا لم یغسل عَقِبَیْہِ فَقَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا' اس نے اپنی ایڑھیاں نہیں دھوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے''۔

343 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَن اَبَا ھُرَیْرَۃَ رأی قوما یتوضؤون من الطھرۃ فَقَالَ اَسبغُوا الْوضُوء فَاِنِّیْ سَمِعت اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَوْ ویل لِلْعَرَاقِیبِ مِنَ النَّار

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصرا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے'' (یہاں عربی کا لفظ مختلف استعمال ہوا ہے' مفہوم اس کا یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

344 - وروی التِّرْمِذِیّ مِنْہُ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار ثُمَّ قَالَ وَقد رُوِیَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ وبطون الْاَقْدَام مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ الَّذِیْ اَشَارَ اِلَیْہِ التِّرْمِذِیّ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ عبد اللّٰہ بن الْحَارِث بن جُزْء الزبیدِیّ مَرْفُوْعا وَرَوَاہُ اَحْمد مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ

❀❀ امام ترمذی نے اُن کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ایڑیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے'' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایڑیوں کے لئے' اور پاؤں کے نیچے والے حصے کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے''۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں جبکہ امام ابن خزیمہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام احمد نے اسے ان پر (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر) موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

345 - وَعَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتوضأ فَقَالَ بطن الْقَدَم يَا اَبَا الْهَيْثَمِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ابوالہیثم! پاؤں کے نیچے والے حصے کا دھیان رکھنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

346 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى قوما وَاَعْقَابهمْ تلوح فَقَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَسْبغُوا الْوضُوء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ بنحوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی خشک نظر آ رہی تھیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

348 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فتردد فِي آيَة فَلَمَّا انصرف قَالَ اِنَّهُ لبس علينا الْقُرْآن اِن اَقْوَامًا مِنْكُمْ يصلونَ مَعنا لَا يحسنون الْوضُوء فَمَنْ شهد الصَّلَاة مَعنا فليحسن الْوضُوء

رَوَاهُ اَحْمد هٰكَذَا وَرِجَال الرِّوَايَتَيْنِ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنْ اَبِي روح عَن رجل

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قرآن کی ایک آیت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تردد ہوا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''قرآن کی تلاوت ہمارے لئے مشابہہ کا باعث بنی' (اس کی وجہ یہ ہے) تم میں سے کچھ لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ بہت اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں' تو جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے' اور ان دونوں روایات کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے (یعنی ان سے روایات نقل کی گئی ہیں)۔

یہ روایت امام نسائی نے ابوروح کے حوالے سے ایک شخص سے نقل کی ہے۔

349 - وَعَنْ رِفَاعَةَ بن رَافع انه كَانَ جَالِسا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تتمّ صَلَاة لاحَدَ حَتَّى يسبغ الْوضُوء كَمَا امر اللّٰه يغسل وَجهه وَيَدَيْهِ إِلَى الْمرْفقين وَيمْسَح بِرَأْسِهِ وَرجلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد جَيِّد

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو دھوئے' دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے' اپنے سر کا مسح کرے' اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

12 - التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن بعد الْوضُوء

باب: ان کلمات کی ترغیب' جنہیں آدمی وضو کے بعد پڑھے گا

350 - رُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيبلغ اَوْ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْلُ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاشهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِية يدْخل من اَيهَا شَاءَ

رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَا فَيحسن الْوضُوء

وَزَاد اَبُوْ دَاوُد ثُمَّ يرفع طرفه اِلَى السَّمَاء ثُمَّ يَقُوْلُ فَذكره وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَاَبِيْ دَاوُد وَزَاد اللّٰهُمَّ اجْعَلنِي من التوابين واجعلني من المتطهرين الحَدِيْث وَتكلم فِيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر یہ کلمات پڑھے:

حديث 350:صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب الذكر المستحب عقب الوضوء - حديث: 371صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب فضول التطهير والاستحباب من غير إيجاب - باب فضل التهليل والشهادة للنبي صلى الله عليه وسلم بالرسالة والعبودية' حديث: 221مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث: 463صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - ذكر إيجاب دخول الجنة لمن شهد لله بالوحدانية ولنبيه صلى الله عليه وسلم' حديث: 1055سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب ما يقول الرجل إذا توضأ - حديث: 147السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب ما يجوز من العمل في الصلاة - جماع أبواب الخشوع في الصلاة والإقبال عليها' حديث: 3279مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 17000شعب الإيمان للبيهقي - فضل الوضوء' حديث: 2631

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے' اور اس کے رسول ہیں''۔
(نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ ان میں سے' جس سے چاہے' داخل ہو جائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

امام ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''پھر وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر پھر یہ کلمات پڑھے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق کلمات ذکر کیے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی امام ابوداؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''اے اللہ! تو مجھے' توبہ کرنے والوں میں بنادے' اور تو مجھے طہارت حاصل کرنے والوں میں بنادے''.....الحدیث
اس روایت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

351 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف كَانَت لَهُ نورا يَوْمَ الْقِيَامَة من مقامه اِلٰى مَكَّة وَمَنْ قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يضرّهُ وَمَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت استغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك كتب فِيْ رق ثُمَّ جعل فِيْ طَابع فَلَمْ يكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره ختم عَلَيْهَا بِخَاتم فَوضعت تَحت الْعَرْش فَلَمْ تكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَصوب وَقفه على اَبِیْ سعيد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سورہ کہف کی تلاوت کرے گا' یہ قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے لے کر' مکہ تک اس کے لئے نور ہوگی اور جو شخص سورۃ کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا' پھر اگر دجال نکل بھی آیا' تو اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا پائے گا' (آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:
''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف' تو ہی معبود ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں'
تو یہ کلمات ایک صحیفے میں لکھ کر ان پر مہر لگادی جائے گی اور پھر قیامت تک وہ مہر نہیں توڑی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی مجمم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ

روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''ان پر مہر لگادی جائے گی اور انہیں عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور پھر وہ مہر قیامت کے دن تک نہیں توڑی جائے گی''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

352 - وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فغسل يَدَيْهِ ثُمَّ مضمض ثَلَاثًا واستنشق ثَلَاثًا وغسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَدَيه اِلَى الْمرفقين ثَلَاثًا وَمسح رَأسه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثُمَّ لم يتكلّم حَتّٰى يَقُوْلُ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ وَاَشهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غفر لَهٗ مَا بَيْنَ الوضوء ين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے پھر تین مرتبہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے ان دو وضوؤں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ رَكْعَتَيْنِ بعد الْوضُوء

باب: وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے کی ترغیبی روایات

353 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال يَا بِلَال حَدثنِيْ بأرجى عمل عملته فِي الْإِسْلَام اِنِّيْ سَمِعت دف نعليك بَيْنَ يَدي فِي الْجنَّة قَالَ مَا عملت عملا اَرْجَى عِنْدِي من اَنِّي لم اتطهر طهُورا فِيْ سَاعَة من ليل اَوْ نَهَار اِلَّا صليت بذلك الطّهُور مَا كتب لي اَن اُصَلِّي

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم- الدُّف بِالضَّمِّ صَوت النَّعْل حَال الْمَشْي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ! جو تم نے مسلمان ہونے کے بعد کیا ہو اور جس کے بارے میں سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایسا کوئی عمل نہیں

کیا‘ جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ امید والا ہو‘ کہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں وضو کرتا ہوں‘ تو اس کے ساتھ اتنی نماز ادا کر لیتا ہوں‘ جو میرے نصیب میں لکھی ہوئی ہو“۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے‘ لفظ ”دف“ کا مطلب‘ چلتے ہوئے جوتے کی آواز ہے۔

354 - وَعَنْ عقبة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَحد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وَوَجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے‘ اور پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے‘ جس میں وہ پوری طور پر متوجہ رہتا ہے‘ تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے“۔

یہ روایت امام مسلم‘ امام ابوداؤد‘ امام نسائی‘ امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے‘ امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

356 - وَعَنْ حمْرَان مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنه رَاى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِي الله عَنهُ دَعَا بِوضُوء فَافرغ على يَدَيْهِ من اِنَائه فغسلهما ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اَدخل يَمِينه فِي الْوضُوء ثُمَّ تمضمض واستنشق واستنثر ثُمَّ غسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمرْفقين ثَلَاثًا ثُمَّ مسح بِرَاْسِهِ ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يحدث فِيهِمَا نَفسه غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حمران‘ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں‘ وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے وضو کا پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا‘ پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کیا‘ پھر انہوں نے کلی کی‘ ناک میں پانی ڈالا‘ ناک صاف کیا‘ پھر انہوں نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا‘ پھر انہوں نے اپنے بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے‘ پھر انہوں نے اپنے سر پر مسح کیا‘ پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے‘ پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی مانند وضو کرتے ہوئے دیکھا‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے‘ اور پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے‘ جن میں اپنے خیالوں میں گم نہ ہو‘ تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے“۔ یہ روایت امام بخاری‘ امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

357 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ اسْتغْفر اللّٰه غفر

لَہٗ . رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہ شک سہل نامی راوی کو ہے) اس دوارن وہ رکوع بھی ٹھیک کرے' اور خشوع کا بھی خیال رکھے' پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

کِتَابُ الصَّلاۃِ

کتاب: نماز کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاَذَانِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله

اذان سے متعلق ترغیبی روایات اوراس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

358 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لو یعلم النّاس مَا فِی النداء والصف الْاَوّل ثُمَّ لم یَجدوا اِلَّا اَن یستهموا عَلَیْهِ لاستهموا وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی التهجیر لاستبقوا اِلَیْهِ وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی الْعَتَمَة وَالصُّبح لأتوهما وَلَوْ حبوا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم . قَوْلِهٖ لاستهموا ای لاقترعوا والتهجیر هُوَ التبکیر اِلَی الصَّلاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے' اور پہلی صف (میں شریک ہوکر باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنا اجروثواب ہے؟) اور پھر انہیں اس کا موقع قرعہ اندازی سے ملے' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے' اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ (نماز کی ادائیگی کے لئے جلدی جانے کا کتنا اجروثواب ہے) تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے میں کتنا اجروثواب ہے؟) تو وہ ان دنوں میں ضرور شریک ہوں گے' خواہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاستھموا'' سے مراد قرعہ اندازی کرنا ہے' اور لفظ ''تھجیر'' سے مراد نماز کے لئے جلدی جانا ہے۔

359 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی التأذین لتضاربوا عَلَیْهِ بِالسُّیُوفِ . رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِیعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان دینے (کا کتنا اجروثواب ہوتا ہے) تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں کے ذریعے لڑائی کریں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

360 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ صعصعة عَنْ اَبِیْهِ اَن اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ اِنِّیْ اَرَاكَ تحب الْغنم و البادية فَاِذَا كنت فِیْ غنمك اَوْ باديتك فَاَذنت للصَّلاة فارفع صَوْتك بالنداء فَاِنَّهُ لَا يسمع مدى صَوْت الْمُؤَذّن جن وَلَا اِنس وَلَا شَیْءٍ اِلَّا شهد لَهُ يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ اَبُوْ سعيد سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وَلَا حجر وَلَا شجر اِلَّا شهد لَهُ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسمع صَوْته شجر وَلَا مدر وَلَا حجر وَلَا جن وَلَا اِنس اِلَّا شهد لَهُ

❀❀ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور ویرانوں میں رہنے کو پسند کرتے ہو تو جب تم اپنے بکریوں میں یا ویرانے میں ہو تو نماز کے لئے اذان دو! اور اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو! کیونکہ اذان دینے والے شخص کی آواز جہاں تک جاتی ہے اُسے جو بھی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مالک، امام بخاری، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جو بھی پتھر یا درخت (سنتا ہے) تو وہ اس کے حق میں گواہی دے گا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس کی آواز جو بھی درخت، یا ڈھیلا، یا پتھر، یا جن یا انسان سنتا ہے تو وہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا"۔

361 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغْفر للمؤذن مُنْتَهى اَذَانه ويستغفر لَهُ كل رطب ويابس سَمعه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ ويجيبه كل رطب ويابس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں تک مؤذن کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "ہر تر اور خشک چیز اُس کو جواب دیتی ہے"۔

362 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال الْمُؤَذّن يغْفر لَهُ مدى صَوْته

ويصدقه كل رطب ويابس

رَوَاهُ اَحمد وَاللَّفظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَعِنْدَهُمَا: وَيشهد لَهُ كل رطب ويابس وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيهِ:وَله مثل اجر من صلى مَعَه . وَابْنُ مَاجَة وَعِنده: يغفر لَهُ مد صَوْته ويستغفر لَهُ كل رطب ويابس وَشَاهد الصَّلَاة تكْتب لَهُ خمس وَعِشْرُوْنَ حَسَنَة وَيكفر عَنهُ مَا بَيْنَهُمَا . قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مدى الشَّيْء غَايَته وَالْمعْنَى انه يستكمل مغْفرَة اللّٰه تَعَالٰى إِذا استوفي وَسعه فِي رفع الصَّوْت فيبلغ الْغَايَة من الْمَغْفِرَة إِذا بلغ الْغَايَة من الصَّوْت . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيشْهد لهٰذَا القَوْل رِوَايَة من قَالَ يغْفر لَهُ مد صَوْته . بتَشْدِيد الدَّال اى بِقدر مُدَّة صَوْته . قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيه وَجه آخر وَهُوَ انه كَلَام تَمْثِيل وتشبيه يُرِيد اَن الْكَلَام الَّذِيْ يَنْتَهِي إِلَيْهِ الصَّوْت لَو يقدر اَن يكون مَا بَيْن أقصاه وَبَيْن مقامه الَّذِيْ هُوَ فِيهِ ذنُوب تملأ تِلْكَ الْمسَافَة غفرها اللّٰه انتهى

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز اس کی تصدیق کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر تر اور خشک چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:''اس مؤذن کو اُن سب لوگوں جتنا اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اُتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز نماز میں شریک ہونے والے (فرشتے) اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اس کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان دونوں (یعنی نماز اور جماعت کے درمیان یا ایک نماز اور دوسری نماز کے درمیان یا ایک اذان اور دوسری اذان کے درمیان) کے اس کے گناہوں کو ختم کر دیا جاتا ہے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں:''مدی الشیء'' سے مراد ہے اس کی آخری حد اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مکمل مغفرت کر دیتا ہے جب وہ بھرپور طریقے سے آواز بلند کرتا ہے تو اسی طرح وہ مغفرت کی بھی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جس طرح وہ آواز کی آخری حد تک پہنچتا ہے (یعنی آخری حد تک آواز بلند کرتا ہے)۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی تائید اس روایت کے الفاظ سے ہوتی ہے:''اس کی آواز جتنی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

اس میں ''ذ'' پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جتنی دیر اس کی آواز رہتی ہے اتنی مقدار میں (مغفرت) ہو جاتی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس میں ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ یہ کلام مثال بیان کرنے کے لئے ہو اور تشبیہ کے طور پر ہو اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ وہ آواز جہاں تک جاتی ہے اگر یہ بات ممکن ہو کہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس آخری

حد کے درمیان کو گناہوں سے بھر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اُن گناہوں کی بھی مغفرت کر دیتا ہے'ان (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

363 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْمُقدم والمؤذن يغفر لَهُ مدى صَوته وَصدقه من سَمعه من رطب ويابس وَله اجر من صلى مَعه . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفْظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن يغفر لَهُ مد صَوته واجره مثل اجر من صلى مَعَه

❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے' وہ اس کی تصدیق کرتی ہے' اور جتنے لوگ اس (اذان) کے ہمراہ (یعنی اذان کے جواب میں) نماز ادا کرتے ہیں' اس (مؤذن کو) ان (کے اجر جتنا) اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) یہی روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مؤذن کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے' اور اسے اُن سب کی مانند اجر ملتا ہے' جو اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں''۔

364 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد الرَّحْمٰن فَوق رَاس الْمُؤَذّن وَاِنَّهُ ليغفر لَهُ مدى صَوته اَيْن بلغ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کا دستِ رحمت' مؤذن کے سر پر ہوتا ہے' اور اس کی آواز جہاں تک بھی جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

365 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن اللّٰهُمَّ اَرشد الْاَئِمَّة واغفر للمؤذنين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فارشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَغفر للمؤذنين . وَلابْن خُزَيْمَة رِوَايَة كَرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے' اے اللہ! ائمہ کو ہدایت نصیب کر! اور مؤذنین کی مغفرت کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان دونوں صاحبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت نصیب کرے اور مؤذنین کی مغفرت کرے''۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

366 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المؤذنون اُمَنَاء وَالْاَئِمَّة ضمناء اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمؤذنين وسدد الْاَئِمَّة......ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ ان کی دوسری روایت میں یہ منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان دینے والے امین ہوتے ہیں اور امامت کرنے والے ضامن ہوتے ہیں اے اللہ! تو اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے اور امامت کرنے والوں کو سیدھا رکھنا''۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

367 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن فأرشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَعَفا عَن المؤذنين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنین سے درگزر کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

368 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا نُودي بِالصَّلَاةِ ادبر الشَّيْطَان وَله ضراط حَتّٰى لَا يسمع التأذين فَاِذَا قضى الْاَذَان أقبل فَاِذَا ثوب أدبر فَاِذَا قضى التثويب أقبل حَتّٰى يخطر بَيْنَ الْمَرْء وَنَفسه يَقُوْلُ اذكر كَذَا اذكر كَذَا لما لم يكن يذكر من قبل حَتّٰى يظل الرجل مَا يدْرِی كم صلى . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

حدیث 365: صحیح ابن خزیمة - كتاب الإمامة في الصلاة باب ذكر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم للأئمة بالرشاد - حديث: 1438 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة باب الأذان - ذكر إجابة عفو الله جل وعلا عن المؤذنين حديث: 1692 سنن أبي داود - كتاب الصلاة باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت - حديث: 439 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث: 1819 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب فضل التأذين على الإمامة حديث: 1870 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7010 مسند الشافعي - ومن كتاب الإمامة حديث: 223 مسند الطيالسي - أحاديث النساء ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح حديث: 2515 مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه حديث: 966 مسند ابن الجعد - شريك عن الأعمش حديث: 1714 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة حديث: 4443 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف من اسمه أحمد - حديث: 73 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه الفضيل حديث: 751 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم باب الواو - جناح أبو مروان مولى الوليد بن عبد الملك حديث: 18066 مسند الشهاب القضاعي - الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن حديث: 225 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الأذان والإقامة للصلاة المكتوبة حديث: 2921

قَالَ الْخطابِیّ رَحِمَہُ اللّٰہُ التثویب ھُنَا الْإِقَامَۃ والعامۃ لَا تعرف التثویب اِلَّا قَول الْمُؤَذّن فِیْ صَلَاۃ الْفجْر الصَّلَاۃ خَیْرٌ مِّنَ النّوم وَمعنی التثویب الْإِعْلَام بالشَّیْء والاِنْذار بِوُقُوْعِہٖ وَاِنَّمَا سمیت الْإِقَامَۃ تثویبا لِاَنَّہٗ اِعْلَام بِاِقَامَۃ الصَّلَاۃ وَالْاَذَان اِعْلَام بِوقْت الصَّلَاۃ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے' اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے' جہاں اذان کی آواز نہیں جاتی' پھر جب وہ ختم ہوتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہوتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کے ذہن میں مختلف خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے' یہاں تک کہ یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' تم فلاں چیز کو یاد کرو' وہ آدمی کو ایسی باتیں یاد کرواتا ہے' جو پہلے یاد نہیں ہوتی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں ''تھویب'' سے مراد اقامت ہے ویسے عام لوگ تھویب سے مراد فجر کی نماز میں مؤذن کے یہ کلمات لیتے ہیں الصلوۃ خیر من النوم ویسے تھویب کا لغوی معنی کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا یا کسی چیز کے واقع ہونے کے بارے میں بتانا ہے اقامت کو تھویب کا نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ اس کے ذریعے (باجماعت) نماز قائم ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے' اور اذان کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے۔

369 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَان اِذا سمع النداء بِالصَّلَاۃِ ذھب حَتّٰی یکون مَکَان الروحاء

قَالَ الرَّاوِی والروحاء من الْمَدِیْنَۃِ علی سِتَّۃ وَثَلَاثِیْنَ مِیلًا . رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب شیطان نماز کے لئے اذان سنتا ہے' تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ روحاء نامی جگہ تک چلا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''روحاء' مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

370 - وَعَنْ مُعَاوِیَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ المؤذنون أطول النَّاس أعناقا یَوْم الْقِیَامَۃ . رَوَاہُ مُسْلِم وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ من حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ اونچی ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے۔

371 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَقْسَمتُ لبررت اِنَّ اَحَبَّ عباد الله اِلَى الله لرعاة الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ يَعْنِيْ المؤذنين وَاِنَّهُم ليعرفون يَوْمَ الْقِيَامَةِ بطول اَعْنَاقهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میں اس بارے میں قسم اٹھاؤں' تو میں سچا ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں' جو سورج اور چاند کا خیال رکھتے ہیں' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اذان دینے والے افراد تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن' یہ لوگ اپنی گردنوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے پہچانے جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

372 - وَعَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خِيَار عباد الله الَّذِيْنَ يراعون الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ والنجوم لذكر الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ثُمَّ رَوَاهُ مَوْقُوْفًا وَقَالَ هٰذَا لَا يفسد الْاَوَّلَ لِاَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ حَافِظٌ وَكَذٰلِكَ ابْنُ الْمُبَارَكِ انْتَهٰى . وَرَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين وَقَالَ تفرد بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مسعر وَحدث بِهِ غَيْرُهُ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو سورج اور چاند اور ستاروں کا' اللہ کے ذکر کے لئے خیال رکھتے ہیں (یعنی نمازوں کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام بزار اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' پھر انہوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ چیز پہلی روایت کو فاسد نہیں کرتی ہے' کیونکہ ابن عیینہ نامی راوی حافظ الحدیث ہیں اور عبداللہ بن مبارک بھی حافظ الحدیث ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مسعر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں' ابن عیینہ منفرد ہیں' اور ان کے حوالے سے دیگر حضرات نے اس روایت کو نقل کیا ہے' اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

373 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ المؤذنين والملبين يخرجون من قُبُورهم يُؤذن الْمُؤَذِّنُ ويلبي الملبي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان دینے والے' اور تلبیہ پڑھنے والے' جب (قیامت کے دن) اپنی قبروں سے نکلیں گے' تو اذان دینے والے

اذان دے رہے ہوں گے اور تلبیہ پڑھنے والے تلبیہ پڑھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

374 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك . وَاَرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة زَادَ فِي رِوَايَة يَغْبِطهُمْ الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ عبد اَدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِي كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَة سُفْيَان عَنْ اَبِيْ الْيَقظَان عَنْ زَاذَان عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ الْحَافِظ وَاَبُو الْيَقظَان واه وَقد روى عَنهُ الثِّقَات واسمه عُثْمَان بن قيس قَالَه التِّرْمِذِيّ وَقيل عُثْمَان بن عُمَيْر وَقيل عُثْمَان بن اَبِيْ حميد وَقيل غير ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: قیامت کے دن''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''سب پہلے والے' اور بعد والے لوگ ان پر رشک کر رہے ہوں گے ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہے' اور اپنے آقاؤں کے حق کو ادا کرتا ہے ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے سفیان کی ابویقظان کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابویقظان نامی راوی 'واہی' ہے' ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا نام عثمان بن قیس ہے یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عثمان بن عمیر' ایک قول کے مطابق عثمان بن ابوحمید' اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

375 - وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَاَم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيمَا بَيْنه وَبَيْن ربه وَفِيمَا بَيْنه وَبَيْن موَالِيه وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير

❀❀ ان کی (یعنی امام طبرانی کی) نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی وجہ سے پریشانی نہیں ہوگی اور انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا' وہ مشک کے ٹیلوں پر اس وقت تک موجود رہیں گے' جب تک مخلوق حساب ختم نہیں ہو جاتا' ایک وہ

شخص جس نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس کے ذریعے کسی قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے ایک وہ دعوت دینے والا جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے نماز کی دعوت دیتا تھا (یعنی اذان دیتا تھا) اور ایک وہ غلام جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا تھا"۔

یہ روایت (امام طبرانی نے) معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

376 - وَلَفْظِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مرّة وَمرَّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك يَوْم الْقِيَامَة لَا يهولهم الْفَزع وَلَا يفزعون حِيْن يفزع النَّاس رجل علم الْقُرْآن فَقَامَ بِهٖ يطْلب بِهٖ وَجه اللّٰـه وَمَا عِنْده وَرجل نَادَى فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة خمس صلوَات يطْلب وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده ومملوك لم يمنعهُ رق الدُّنْيَا من طَاعَة ربه

❀❀ (امام طبرانی کی دوسری روایت) کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا شمار کروایا کہ اتنی مرتبہ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت کی ہولناکی کا سامنا نہیں ہوگا جب لوگ پریشان ہوں گے تو وہ پریشان نہیں ہوں گے ایک وہ شخص جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے ساتھ قائم رہتا ہے (یعنی اس کی تعلیم دیتا ہے یا نماز میں اس کی تلاوت کرتا ہے) اور ایک وہ شخص جو روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے پاس موجود اجر و ثواب کے لئے پانچ وقت اذان دیتا ہے اور ایک وہ غلام جس کی دنیا میں غلامی اس کے لئے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے"۔

377 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ فِيْ مسير لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰـه أكبر اللّٰه أكبر فَقَالَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْفطْرَة فَقَالَ اشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قَالَ خرج مِنَ النَّار فَاسْتَبق الْقَوْم اِلَى الرجل فَاِذَا رَاعى غنم حَضرته الصَّلَاة فَقَامَ يُؤذن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کر رہے تھے اور وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر اللہ اکبر (یعنی وہ شخص اذان دے رہا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے تو اس نے کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا لوگ تیزی سے چلتے ہوئے اس شخص کے پاس گئے تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور وہ کھڑا ہوا اذان دے رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور یہ روایت مسلم میں اس کی مانند منقول ہے۔

378 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلال یُنَادی فَلَمَّا سکت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل هٰذَا یَقِینا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے' جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

379 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلمنِیْ اَوْ دلَّنِیْ علی عمل یدخلنی الْجَنَّة قَالَ کن مُؤذنًا قَالَ لَا اَسْتَطِیْع قَالَ کن اِمَامًا قَالَ لَا اَسْتَطِیْع فَقَالَ فَقُمْ بِاِزَاءِ الامَام . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مؤذن بن جاؤ! اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم امام بن جاؤ! اس شخص نے عرض کی: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم امام کے عین پیچھے (یعنی باجماعت نماز میں) کھڑے ہو۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اپنی اوسط میں نقل کی ہے۔

380 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤذن الْمُحْتَسب کالشهید المتشحط فِیْ دَمه یتَمَنّٰی علی اللّٰه مَا یَشْتَهِی بَیْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِی الْکَبِیْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' وہ اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے' اللہ تعالیٰ کے سامنے آرزو کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے۔

381 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤذن الْمُحْتَسب کالشهید المتشحط فِیْ دَمه اِذا مَاتَ لم یدود فِیْ قَبره . وَفِیْهِمَا اِبْرَاهِیْم بن رستم وَقد وثق.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' جب وہ مرجائے گا' تو وہ اپنی

قبر میں پرانا نہیں ہوگا (یعنی اس کا جسم سلامت رہے گا)''۔

ان دونوں روایات میں ابراہیم بن رستم نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

382 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أذن فِیْ قَرْيَة أمنها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَذَابه ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس بستی کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔

383 - وَرَوَاهُ فِی الْكَبِيْر من حَدِيْثِ معقل بن يسَار وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا قوم نُودی فيهم بِالْاَذَانِ صباحا اِلَّا كَانُوْا فِیْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يمسوا وَاَيّمَا قوم نُودی فيهم بِالْاَذَانِ مسَاء اِلَّا كَانُوْا فِیْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يصبحوا

❀❀ امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی قوم میں صبح کے وقت اذان دے دی جائے' تو وہ لوگ شام ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں اور جن لوگوں کے درمیان شام کے وقت اذان دے دی جائے' تو وہ صبح ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں''۔

384 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يعجب رَبك من رَاعِی غنم على رَأس شظية للجبل يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلی فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة يخَاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ -الشظية بِفَتْح الشين وَكسر الظَّاء معجمتين وبعدهما يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة وتاء تَأْنِيث هِیَ الْقطعَة تَنْقَطِع من الْجَبَل وَلَمْ تنفصل مِنْهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹان پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے' اور پھر نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! یہ اذان دے رہا ہے' اور نماز ادا کر رہا ہے' یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے' اور اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''شظیہ'' - 'ش' پر زبر ہے' اور 'ظ' پر زیر ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' جو شد والی ہے' پھر 'تا' ئے تانیث' ہے' اس سے مراد وہ ٹکڑا ہے' جو پہاڑ سے ذرا ہٹ کے ہو' لیکن بالکل جدا نہ ہو۔

385 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اذن اثْنَتَيْ عشرَة سنة وَجبت لَهُ الْجَنَّةَ وَكتب لَهُ بتأذينه فِي كل يَوْم سِتُّوْنَ حَسَنَة وَبِكُل اِقَامَة ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِن عبد الله بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَإِن كَانَ فِيهِ كَلَام فقد روى عَنهُ الْبُخَارِيّ فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا رہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' اور اس کے اذان دینے کی وجہ سے روزانہ اُس کے نامہ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں (یعنی امام حاکم) نے بیان کیا ہے' کیونکہ عبداللہ بن صالح نامی راوی عبداللہ کا معتمد ہے' اگرچہ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' لیکن امام بخاری اس سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

386 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اذن محتسبا سبع سِنِين كتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سات سال تک ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتا رہتا ہے' اس کے لئے جہنم سے بری ہونا نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

387 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ الرجل بِأَرْض قي فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّا فَإِن لم يجد مَاء فليتيمم فَإِن اَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَإِن اذن وَاَقَامَ صلى خَلفه من جنود الله مَا لَا يرى طرفاه

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِي كِتَابه عَنِ ابْنِ التَّيْمِيمِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي عُثْمَان النَّهْدِي عَنهُ

القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هِيَ الأَرْض القفر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر ہو' اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کر لینا چاہیے' اگر اسے پانی نہیں ملتا' تو تیمم کر لینا چاہیے' اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں' اور اگر وہ اذان بھی دیتا ہے' اور اقامت بھی کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے ایسے لشکر نماز ادا کرتے ہیں' جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں

دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں' ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لفظ ''القی'' میں ق پر زیر ہے اور ی پر شد ہے' اس سے مراد بے آب وگیاہ زمین ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ اِجَابَة الْمُؤَذّن وبماذا يجيبه وَمَا يَقُوْلُ بعد الْاَذَان

باب: مؤذن (کی اذان) کا جواب دینے کے بارے میں ترغیبی روایات اور آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھے؟ (اس کا بیان)

388 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذّن

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو' تو وہی کلمات کہو' جو مؤذن کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

389 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ من صلى عَلَیَّ صَلَاة صلى اللّٰه بهَا عشرا ثُمَّ سلوا اللّٰه لی الْوَسِيلَة فَاِنَّهَا منزلَة فِی الْجنَّة لَا تنبغی اِلَّا لعبد من عباد اللّٰه وَاَرْجُو اَن أكون اَنا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لی الْوَسِيلَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو' تو اس کی مانند کلمات کہو' جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے 'وسیلہ' کی دعا مانگو! کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک (مخصوص) مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ''ایک

حديث388:صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه - حديث:602موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة - حديث:146سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما يقول إذا سمع المؤذن - حديث:443السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' القول بمثل ما يقول المؤذن - حديث:1618السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب القول مثل ما يقول المؤذن' حديث:1782مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11293مسند الشافعي - باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' حديث:123مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1154

بندے'' کو ملے گا' اور مجھے یہ یقین ہے کہ وہ بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

390 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الْمُؤذن اللّٰه أکبر اللّٰه أکبر فَقَالَ اَحَدُکُمُ اللّٰه أکبر اللّٰه أکبر ثُمَّ قَالَ اشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ثُمَّ قَالَ اشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ اشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه ثُمَّ قَالَ حَیّ علی الصَّلَاۃ قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیّ علی الْفَلاح قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰه أکبر اللّٰه أکبر قَالَ اللّٰه أکبر اللّٰه أکبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ من قلبه دخل الْجَنَّة

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور کوئی شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن اشھدان لاالہ الااللہ کہے' اور وہ شخص (جو اذان کا جواب دے رہا ہے) اشھدان لاالہ الااللہ کہے' پھر مؤذن اشھدان محمدرسول اللہ کہے' اور وہ شخص اشھدان محمدالرسول اللہ کہے' پھر مؤذن حی علی الصلوۃ کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن حی علی الفلاح کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور وہ شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن لاالہ الااللہ کہے' اور وہ شخص لاالہ الااللہ صدق دل سے کہے' تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

391 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یسمع النداء اَللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَۃ التَّامَّة وَالصَّلَاۃ الْقَائِمَة آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیلَة و الفضیلة وابعثه مقاما مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وعدته حلت لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَرَوَاہُ الْبَیْهَقِیّ فِیْ سننه الْکُبْرٰی وَزَاد فِیْ آخِره اِنَّکَ لَا تخلف الميعاد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سن لینے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اُس مقام محمود پر فائز کردے' جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری، امام ابوداؤد، امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے سنن کبریٰ میں نقل

کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا"۔

392 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْنَ یسمع الْمُؤَذِّن وَاَنَا أشهد اَن لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہ وحده لَا شريك لَهٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله رضيت بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُولا غفر اللّٰہ لَهٗ ذنوبه ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَاَبُوْ دَاوٗد وَلَمْ یقل ذنوبه وَقَالَ مُسْلِم غفر لَهٗ ذَنبه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر یہ پڑھے:

"میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی اُن پر ایمان رکھتا ہوں)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے (جو یہ کلمات پڑھتا ہے)"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: "اس کے گناہوں کی"

امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کے گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

393 - وَعَنْ هِلَال بن يسَاف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انه سمع مُعَاوِیَة یحدث انه سمع رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سمع الْمُؤَذِّن فَقَالَ مثل مَا یَقُوْلُ فَلَهٗ مثل أجره ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش عَن الْحِجَازِیِّیْنَ لٰكِن مَتنه حسن وشواهده كَثِیْرَة

❀❀ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر اس کی مانند کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے تو اس شخص کو اس مؤذن کی مانند اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے اہل حجاز سے نقل کی ہے تاہم اس کا متن حسن ہے اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

394 - وَرُوِیَ عَن مَیْمُوْنَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ بَیْنَ صف الرِّجَال وَالنِّسَاء فَقَالَ یَا معشر النِّسَاء اِذَا سَمِعْتُمْ اَذَان هٰذَا الحبشی واقامته فَقُلْنَ كَمَا یَقُوْلُ فَاِن لَكِن بِكُل حرف ألف ألف دَرَجَة قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ هٰذَا لِلنِّسَاء فَمَا لِلرِّجَال قَالَ ضعفان یَا عمر ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْهِ نَكَارَة

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں اور خواتین کی صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! جب تم اس حبشی کی اذان سنو اور اس کی اقامت سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو یہ کہتا ہے کیونکہ اس کے ہر ایک حرف کے عوض میں ایک ہزار ایک ہزار (دس لاکھ) درجات ملیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ حکم خواتین کے لئے ہے تو مردوں کے لئے کیا حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس کا دگنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

395 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال یُنَادی فَلَمَّا سکت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مَا قَالَ هٰذَا یَقِینا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی عَن یزِیْد الرقاشِی عَنْ اَنَسِ بن مَالك وَلَفْظِهٖ: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عرس ذَات لَیْلَة فَاذن بِلَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مقَالَته وَشهد مثل شَهَادَته فَلهُ الْجنَّة عرس الْمُسَافِر بتَشْدید الرَّاء اِذا نزل آخر اللَّیْل لیستریح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ خاموش ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کلمات اس نے کہے ہیں جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت امام ابویعلی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کے کلمات کی مانند کلمات کہے اور اس کی گواہی کی مانند گواہی دے اُسے جنت نصیب ہوگی''۔

''عرس المسافر'' میں ''ر'' پر شد ہے اس سے مراد رات کے آخری حصے میں راحت حاصل کرنے کے لئے پڑاؤ کرنا ہے۔

396 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِین یُنَادی الْمُنَادِی اَللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة النافعة صل علی مُحَمَّد وَارْض عنی رضی لَا سخط بعده اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ دَعوته ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْهِ ابْن لَهِیعَة وَسَیَاْتِیْ فِیْ بَابِ الدُّعَاء بَیْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیدے اُس وقت جو شخص یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس نفع دینے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما اور ہم سے راضی ہو جا' ایسا راضی ہو کہ اس کے بعد ناراضگی نہ ہو''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اس روایت کا آگے چل کر ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا'' سے متعلق باب میں آئے گا' جہاں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل ہو گی' اگر اللہ نے چاہا۔

397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن المؤذنین یفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قل کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انتھیت فسل تعطہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم پر فضیلت حاصل کر لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتے ہیں' جب وہ کلمات ختم ہو جائیں' تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

398 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذا سمع الْمُؤَذّن اللّٰھُمَّ رب ھٰذِہِ الدعْوَۃ التَّامَّۃ وَالصَّلاۃ الْقَائِمَۃ صل علی مُحَمَّد واعطہ سؤلہ یَوْم الْقِیَامَۃ وَکَانَ یسمعھَا من حولہ وَیُحب اَن یَقُوْلُوْا مثل ذٰلِكَ اِذا سمعُوا الْمُؤَذّن قَالَ وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ اِذا سمع الْمُؤَذّن وَجَبت لَہُ شَفَاعَۃ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْم الْقِیَامَۃ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَلَفظہ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا سمع النداء قَالَ اللّٰھُمَّ رب ھٰذِہِ الدعْوَۃ التَّامَّۃ وَالصَّلاۃ الْقَائِمَۃ صل علی عَبدك وَرَسُوْلك واجعلنا فِیْ شَفَاعَتہ یَوْم الْقِیَامَۃ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ ھٰذَا عِنْد النداء جعلہ اللّٰہ فِیْ شَفَاعَتِیْ یَوْم الْقِیَامَۃ ۔ وَفِیْ اِسنادھما صَدَقَۃ بن عبد اللّٰہ السمین

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے (تو اس کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن انہیں وہ عطا کرنا' جو انہیں نے مانگا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا اتنی بلند آواز میں پڑھی کہ آپ ﷺ کے آس پاس کے افراد اسے سن سکتے تھے' آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ وہ لوگ بھی جب اذان سنا کریں' تو اس کی مانند دعا پڑھا کریں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد اس کی مانند دعا پڑھے گا' اس کے لئے قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب اذان سنتے تھے تو اس کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت کے اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو اپنے بندے اور اپنے رسول پر درود نازل فرما اور قیامت کے دن ہمیں اُن کی شفاعت نصیب فرما''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے بعد یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب کرے گا''۔

ان دونوں روایات کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین نامی راوی ہے۔

399 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا اللّٰه لی الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهُ لم يسألها لی عبد فِي الدُّنْيَا إِلَّا كنت لَهُ شَهِيدا أَوْ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن عبد الْملك الْحَرَّانِيُّ عَن مُوسَى بن أعين والوليد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ فِيمَا رَوَاهُ عَن الثِّقَات وَابْن أعين ثِقَة مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا کرو' کیونکہ جو بھی بندہ دنیا میں' میرے لئے اس کی دعا کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شفاعت کرنے والا ہوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ولید بن عبدالملک حرانی کے حوالے سے' موسیٰ بن اعین سے نقل کی ہے' ولید نامی راوی مستقیم الحدیث ہے' اُن روایات کے بارے میں' جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں' جبکہ ابن اعین نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

400 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيرِ أَيْضًا وَلَفْظِهِ قَالَ من سمع النداء فَقَالَ أشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَأَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اللَّهُمَّ صل على مُحَمَّد وبلغه دَرَجَة الْوَسِيلَة عنْدك واجعلنا فِي شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة وَجَبت لَهُ الشَّفَاعَة ۔ وَفِيْهِ إِسْحَاق بن عبد اللّٰه بن كيسَان وَهُوَ لين الحَدِيْث

❀❀ امام طبرانی نے یہی روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور انہیں اپنی بارگاہ میں وسیلہ کے درجہ تک پہنچادے' اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرما''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے شفاعت واجب ہوجائے گی''۔

اس روایت (کی سند میں) ایک راوی اسحاق بن عبداللہ بن کیسان ہے' جو حدیث میں کمزور ہے۔

401 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سمع الْمُؤَذِّن يتشهد قَالَ وَاَنَا وَاَنَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مؤذن کو شہادت کے کلمات کہتے ہوئے سنتے تھے تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: میں بھی میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الْاِقَامَة

باب: اقامت کے بارے میں ترغیبی روایات

402 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودِي بِالصَّلَاةِ أدبر الشَّيْطَان وَلَهُ ضُرَاط حَتّٰى لَا يسمع التاذين فَاِذَا قضى الْاَذَان اقبل فَاِذَا ثوب أدبر الحَدِيْث تقدم وَالْمُرَاد بالتثويب هُنَا الْاِقَامَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان مکمل ہو جائے تو وہ پھر آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے"...... الحدیث۔

یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے یہاں تثویب سے مراد اقامت کہنا ہے۔

403 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثوب بِالصَّلَاةِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء . رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حديث 402: صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب الأذان - ذكر البيان بأن الشيطان إذا تباعد إنما يتباعد عند الأذان بحيث' حديث: 1684 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الشيطان إذا سمع النداء فر - حديث: 1233 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب رفع الصوت بالأذان - حديث: 438 السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' التحري - حديث: 1153 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغيب في الأذان' - حديث: 1882 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7954 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 2454 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - من اسمه : مفضل' حديث: 9371

404 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان لا ترد على داع دعوته حِيْنَ تُقَام الصَّلاة وَفِی الصَّف فِيْ سَبِيْلِ الله . رَوَاهُ ابن حبان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں کسی دعا کرنے والی کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے اس وقت جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے اور اس وقت جب اللہ کی راہ میں صف بندی کی جائے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْخُرُوْج من الْمَسْجِد بعد الْاَذَان لغير عذر

باب: اذان ہو جانے کے بعد کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

405 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل بَعْدَمَا اذن الْمُؤَذِّن فَقَالَ أما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِد فَنُودِیَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يخرج اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّی . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاسناده صَحِيْح وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ دون قَوْله امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص موذن کے اذان دینے کے بعد باہر چلا گیا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''جب تم لوگ مسجد میں موجود ہو اور نماز کے لئے اذان دے دی جائے' تو کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے' باہر نہ جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند صحیح ہے' یہی روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا''...... اس سے لے کر آخر تک۔

406 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يسمع النداء فِیْ مَسْجِدی هٰذَا ثُمَّ يخرج مِنْهُ اِلَّا لحَاجَة ثُمَّ لا يرجع اِلَيْهِ اِلَّا مُنَافِق .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' اذان سننے کے بعد' کسی ضرورت کے بغیر باہر جانے' اور پھر واپس نہ آنے والا شخص' کوئی منافق ہی ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

407 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادْرَكَهُ الْاَذَان فِي الْمَسْجِد ثُمَّ خرج لم يخرج لحَاجَة وَهُوَ لَا يُرِيد الرّجْعَة فَهُوَ مُنَافِق . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد میں اذان کو پائے' اور پھر باہر چلا جائے' اور وہ کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نہ گیا ہو' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو' تو وہ شخص منافق ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

408 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخرج من الْمَسْجِد اَحَد بعد النداء إِلَّا مُنَافِق إِلَّا لعذر أخرجته حَاجَة وَهُوَ يُرِيد الرُّجُوْع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ سعید بن مسیب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان ہونے کے بعد' مسجد سے باہر جانے والا کوئی منافق ہی ہوگا' البتہ عذر کا معاملہ مختلف ہے کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت کے پیش نظر باہر جائے' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

409 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة لَا يرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَزَاد: فَادعوا وَزَاد التِّرْمِذِيّ فِيْ رِوَايَة: قَالُوْا فَمَاذَا نقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی مسترد نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تم لوگ دعا کرو''۔

ایک روایت میں امام ترمذی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو''۔

410 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح فِيهِمَ

اَبْوَاب السَّمَاء وقلما ترد على دَاع دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِي سَبِيل الله

وَفِي لفظ: قَالَ ثِنْتَانِ لَا تردان أَوْ قَالَ مَا يردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَأْس حِين يلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا إِلَّا انه قَالَ فِي هٰذِهٖ عِنْد حُضُور الصَّلَاة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد ہوتی ہے' ایک اذان کے وقت' اور ایک اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دو اوقات کی دعائیں مسترد نہیں ہوتی ہیں'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت' جب لڑائی کا آغاز ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اُس وقت جب نماز کھڑی ہونے لگے''۔

411 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ساعتان لَا ترد على دَاع دَعوته حِين تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِي سَبِيل الله

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ مَالك مَوْقُوفًا

قَوْله يلحم هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة اَي حِين ينشب بَعضهم بِبَعْض فِي الْحَرْب

❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' ایک جب نماز کھڑی ہونے لگے' اور ایک جب اللہ کی راہ میں صف بندی ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام مالک نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یلحم'' اس سے مراد یہ ہے کہ جنگ کے دوران جب وہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

412 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا نَادَى الْمُنَادِي فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهِ كرب اَوْ شدَّة فليتحين الْمُنَادِي فَإِذا كبر كبر وَإِذا تشهد تشهد وَإِذا قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ حَيّ على الصَّلَاة وَإِذا قَالَ حَيّ على الْفَلاح قَالَ حَيّ على الْفَلاح ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَهَا دَعْوَة الْحق وَكلمَة التَّقْوَى أحينا عَلَيْهَا وأمتنا عَلَيْهَا وابعثنا عَلَيْهَا واجعلنا من خِيَار اَهلهَا اَحيَاء وأمواتا ثُمَّ يسْأَل اللّٰه حَاجته

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ عفير بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَوْله فليتحين الْمُنَادِي اَي ينْتَظر بدعوته حِين يُؤذن الْمُؤَذّن فيجيبه ثُمَّ يسْأَل اللّٰه تَعَالَى حَاجته

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے' تو جس شخص کو کوئی

پریشانی یا مصیبت لاحق ہو تو اسے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب مؤذن اذان دیتا ہے جب وہ تکبیر کہے تو آدمی بھی تکبیر کہے جب وہ شہادت کے کلمات پڑھے تو آدمی بھی شہادت کے کلمات پڑھے جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو آدمی بھی حی علی الصلوٰۃ کہے جب وہ حی علی الفلاح کہے تو آدمی بھی حی علی الفلاح کہے پھر آدمی یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اس مکمل سچی اور مستجاب پکار کے پروردگار! جو قبول ہوتی ہے جو حق کی دعوت ہے اور پرہیزگاری کا کلمہ ہے تو ہمیں اس پر زندہ رکھنا اور اس پر ہی ہمیں موت دینا اور اس پر ہی ہمیں دوبارہ زندہ کرنا اور ہمیں اس کے اہل افراد میں سے نیک افراد میں شامل کرنا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی''۔

پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

یہ روایت امام حاکم نے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

- روایت کے یہ الفاظ فليتحين الْمُنَادِي اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے دعا مانگنے کے لئے مؤذن کے وقت کا انتظار کرے اور پھر اذان کا جواب دے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے۔

413 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالا تعط بِغَيْر هَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے افراد ہم پر فضیلت حاصل کر چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح وہ کہتے ہیں: تم بھی کہو جب یہ (یعنی اذان کا جواب) ختم ہو جائے تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان دونے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''دیا جائے گا'' (یعنی اس کے آخر میں) ''ہ'' نہیں ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ بِنَاء الْمَسَاجِد فِي الْاَمْكِنَة المحتاجة اِلَيْهَا

باب: ایسی جگہوں پر مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت جہاں اُن کی ضرورت ہو

414 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ عِنْد قَول النَّاس فِيْهِ حِيْن بنى مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكثرْتُمْ عَلَيّ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى مَسْجِدا يَبْتَغِي بِه وَجه اللّٰه بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَفِيْ رِوَايَة بنى اللّٰه لَهُ مثله فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا اور لوگوں

نے اس بارے میں باتیں کرنا شروع کیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میرے خلاف بہت سی باتیں کی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے اور اس کا مقصد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کی مانند گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

415 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى لله مَسْجِدا قدر مفحص قطاة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی جگہ پر مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے، اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں، امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے، جبکہ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

416 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى لله مَسْجِدا يذكر فِيهِ بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، تاکہ اس میں ذکر کیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے، اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

417 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر بِئْر مَاء لم يشْرب مِنْهُ كبد حرى من جن وَلَا إنس وَلَا طَائِر إِلَّا آجره الله يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ بنى لله مَسْجِدا كمفحص

حديث 414: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل بناء المساجد والحث عليها - حديث: 860 صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب من بنى مسجدا' حديث: 441 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب فضائل المساجد وبنائها وتعظيمها - باب فضل بناء المساجد إذا كان الباني يبني المسجد لله لا' حديث: 1219 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان فضيلة المساجد وثواب بانيها' حديث: 900 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب المساجد - ذكر البيان بأن الله جل وعلا إنما يبني البيت في الجنة' حديث: 1630 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب من بنى لله مسجدا - حديث: 1412 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب من بنى لله مسجدا - حديث: 734 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب في فضل بناء المساجد' حديث: 3988 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث: 368 شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد' حديث: 2801

قطاۃ اَوْ اَصْغَر بنی اللہ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃ ۔ رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وروی ابْن مَاجَہ مِنْہُ ذکر الْمَسْجِد فَقَط بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَرَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا: کمفحص قطاۃ لبیضھا مفحص القطاۃ بِفَتْح الْمِیم والحاء الْمُھْملَۃ وَھُوَ مجثمھا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی کا کنواں کھدواتا ہے' تو اس سے جو بھی جاندار' خواہ وہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' جو بھی اُس میں سے پیتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو (اس کا) اجر دے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کرتا ہے خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی ہو' یا اس سے بھی چھوٹی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اس میں سے صرف مسجد کا ذکر کیا ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے' یہی روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قطاۃ کا گھونسلہ جو اس کے انڈے کے لئے ہوتا ہے''۔

''مفحص القطاۃ'' ۔'م' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد اس کا کھودا ہوا گڑھا ہے۔

418 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی للہ مَسْجِدا صَغِیرا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا بنی اللہ لَہٗ بَیْتا فِی الْجنَّۃ-رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے' خواہ وہ چھوٹی ہو' یا بڑی ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بنی للہ مَسْجِدا بنی اللہ لَہٗ بَیْتا أوسع مِنْہُ ۔ رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لین

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے' اس سے زیادہ بڑا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

420 - وَرُوِیَ عَن بشر بن حَیَّان قَالَ جَاءَ وَاثِلَۃ بن الْاَسْقَع وَنَحْنُ نَبْنِیْ مَسْجِدا قَالَ فَوقف علینا فَسلم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بنی مَسْجِدا یصلی فِیْہِ بنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ فِی الْجَنَّۃ أفضل مِنْہُ ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

بشر بن حیان بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم اس وقت مسجد بنا رہے تھے راوی کہتے ہیں: وہ ہمارے پاس آکر ٹھہر گئے انہوں نے سلام کیا اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی مسجد بناتا ہے جس میں نماز ادا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے زیادہ بہتر گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

421 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى بَيْتا يعبد اللّٰه فِيْهِ من مَال حَلَال بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة من در وَيَاقُوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار دون قَوْلِهِ من در وَيَاقُوْت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا گھر (یعنی مسجد) بناتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور وہ حلال مال کے ذریعے اسے بناتا ہے تو اللہ جنت میں اس کے لئے موتیوں اور یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''موتیوں اور یاقوت''۔

422 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنى مَسْجِدا لَا يُرِيد بِهِ رِيَاء وَلَا سمعة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص مسجد بناتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا مقصد ریاکاری یا شہرت نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

423 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن مِمَّا يلْحق الْمُؤمن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره اَوْ ولدا صَالحا تَركه اَوْ مُصحفا ورثه اَوْ مَسْجِدا بناه اَوْ بَيْتا لِابْنِ السَّبِيل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة اخرجها من مَاله فِيْ صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ وَإِسْنَاد ابْن مَاجَه حسن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے اعمال اور نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد جو چیز اس تک پہنچتی ہے اس میں سے ایک چیز علم ہے جس کی اس نے تعلیم دی ہو اور اسے پھیلایا ہو یا وہ نیک اولاد ہے جسے اس نے چھوڑا ہو یا وہ قرآن مجید ہے جسے اس نے وراثت میں چھوڑا ہو یا وہ مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ نہر ہے جسے اس

نے جاری کیا ہو یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنے مال میں سے اپنی صحت اور اپنی زندگی کے دوران کیا ہو ان (سب) کا ثواب اُس کے مرنے کے بعد بھی اُس تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی سند حسن ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

7 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ تنظیف الْمَسَاجِد وتطھیرھا وَمَا جَاءَ فِیْ تجمیرھا

باب: مساجد کو صاف رکھنے' اور انہیں پاک رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز ان میں خوشبو سلگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

424 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَۃ سَوْدَاءِ کَانَت تقم الْمَسْجد ففقدھا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا بعد اَیَّام فَقِیْل لَهٗ اِنَّهَا مَاتَت فَقَالَ فَهلا آذنتمونی فَاَتی قبرھا فصلی عَلَیْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه اِلَّا انه قَالَ اِن امْرَاَۃ کَانَت تلقط الْخرق والعیدان من الْمَسْجد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پایا' تو چند دن کے بعد اس کے بارے میں دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی قبر پر تشریف لے گئے' اور اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک خاتون مسجد سے کچرا چنا کرتی تھی (یعنی صفائی کیا کرتی تھی)''۔

425 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَیْضًا وَابْن خُزَیْمَة عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَت سَوْدَاءِ تقم الْمَسْجد فَتُوُفِّیَتْ لَیْلًا فَلَمَّا اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخبر بهَا فَقَالَ اَلا آذنتمونی فَخرج بِاَصْحَابِهٖ فَوقف علی قبرھا فکبر عَلَیْهَا وَالنَّاس خَلفه ودعا لَهَا ثُمَّ انْصَرف

❀❀ امام ابن ماجہ نے ہی یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے بھی اسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' اس کا رات میں انتقال ہو گیا' اگلے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ساتھ

لے کر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے اس خاتون کے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

426 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر عَن ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن امْرَاَۃ کَانَت تلقط القذی من الْمَسْجِد فَتُوُفِّیَتْ فَلَمْ یُؤذن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بدفنها فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ لکم میت فآذنونی وَصلى عَلَیْهَا وَقَالَ اِنِّی رَاَیْتهَا فِی الْجنَّة تلقط القذی من الْمَسْجِد

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک خاتون مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ کو اس کے دفن کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس بارے میں اطلاع دیا کرو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے کہ وہ وہاں بھی مسجد میں صفائی کر رہی ہے''۔

427 - وروی اَبُو الشَّیْخ الْاَصْبَهَانِیّ عَن عبید اللّٰه بن مَرْزُوق قَالَ کَانَت امْرَاَۃ بِالْمَدِینَةِ تقم الْمَسْجِد فَمَاتَتْ فَلَمْ یعلم بهَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمر على قبرها فَقَالَ مَا هٰذَا الْقَبْر فَقَالُوْا قبر اُم محجن قَالَ الَّتِی کَانَت تقم الْمَسْجِد قَالُوْا نعم فَصف النَّاس فصلى عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اَی الْعَمَل وجدت اَفضل قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتسمع قَالَ مَا اَنْتُم باَسمع مِنْهَا فَذکر اَنَّهَا اَجَابَتهُ قُم الْمَسْجِد

وَهٰذَا مُرْسل قُم الْمَسْجِد بِالْقَافِ وَتَشْدِید الْمِیم هُوَ کنسه

❀❀ ابوشیخ اصبہانی نے عبیداللہ بن مرزوق کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں ایک خاتون تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں پتہ نہیں چلا آپ ﷺ کا گزر اس کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ اُمِّ محجن کی قبر ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ خاتون جو مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! پھر لوگوں نے صف قائم کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کون سے عمل کو سب سے زیادہ فضیلت والا پایا ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے اس خاتون کی میت سے دریافت کیا:) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ سنتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے زیادہ بہتر نہیں سنتے ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کی اس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کو یہ جواب دیا ہے: مسجد کی صفائی کرنا (میں نے سب سے زیادہ افضل عمل پایا ہے)۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔ ''قم المسجد'' میں ق ہے اور م پر شد ہے اس سے مراد جھاڑو دینا ہے۔

428 - وَرُوِیَ عَن اَبِی قرصافة اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ابْنُوا الْمَسَاجِد واَخرجوا القمامة مِنْهَا فَمَنْ بنى لله مَسْجِدا بنى اللّٰه لَهُ بَیْتا فِی الْجنَّة فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الْمَسَاجِد الَّتِی تبنى فِی الطَّرِیق قَالَ نَعَمْ وَاِخْرَاج القمامة مِنْهَا مُهُور الْحور الْعین

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر القمامة بِالضَّمِّ الکناسة وَاسم اَبِی قرصافة بِکَسْر الْقَاف جندرة بن خیشنة

❀❀ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مساجد تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ باہر نکال دو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مساجد بھی جو راستے میں بنائی گئی ہیں (اس فضیلت میں شامل ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مساجد سے کوڑے کرکٹ کو باہر نکالنا' حورعین کا مہر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' لفظ ''قمامہ'' پیش کے ساتھ اس سے مراد جھاڑو دینا ہے' اور حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کا نام 'ق' پر زیر کے ساتھ ہے' اور ان کا نام ''جندرہ بن خیشنہ'' ہے۔

429 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ أجور أمتِيْ حَتّٰى القذاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذنُوب أمتِيْ فَلَمْ أر ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن اَوْ آيَة أوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه قَالَ وذاكرت بِهِ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ فَلَمْ يعرفهُ وَاسْتَغْرَبَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أعرف للمطلب بن عبد الله سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلِهِ حَدثنِيْ من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد الله بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد الله وَأنكر عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ اَن يكون الْمطلب سمع من أنس

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم قَالَ اَبُوْ زرْعَة الْمطلب ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة وَمَعَ هٰذَا فَفِيْ اِسْنَاده عبد الْمجِيد بن عبد الْعَزِيز بن اَبِيْ رواد وَفِيْ توثيقه خلاف يَاْتِيْ فِيْ آخر الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری امت کے اُجور پیش کیے گئے' یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی پیش کیا گیا' جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے' اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن کی کوئی بڑی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم کسی بندے کو دیا گیا ہو' اور پھر وہ بندہ اسے بھول جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت مطلب بن عبداللہ بن حطب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کے ساتھ مذاکرہ کیا تھا' تو وہ بھی اس حدیث سے واقف نہیں تھے' انہوں نے بھی اسے ''غریب'' قرار دیا تھا' امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے کسی بھی صحابی سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ ان کا یہ کہنا: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے' اس (روایت) کا معاملہ مختلف ہے' (امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسی طرح میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں مطلب بن عبداللہ کے' کسی بھی صحابی سے سماع

کا پتہ نہیں ہے امام داری فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: مطلب نامی راوی ثقہ ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا لیکن اس کے ساتھ' ساتھ اس کی سند میں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد نامی راوی بھی ہے' جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

430 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اخرج اَذًى من الْمَسْجِد بنى الله لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِىْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز (یعنی کوڑا کرکٹ) کو نکال دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے۔

431 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نتَّخذ الْمَسَاجِد فِىْ دِيَارنَا وأمرنَا اَن ننظفها ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْث صَحِيْح

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اپنے محلوں میں مساجد بنائیں اور آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم انہیں صاف رکھیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

432 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاء الْمَسَاجِد فِى الدّور وَاَن تنظف وتطيب ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْث صَحِيْح اِلَىّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ مُسْندًا ومرسلا وَقَالَ فِى الْمُرْسل هٰذَا أصح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محلوں میں مساجد بنانے کا حکم دیا تھا اور انہیں صاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے (کا حکم دیا تھا)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' یہی روایت امام ابن داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اسے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے مرسل روایت کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند ہے۔

433 - وَرُوِىَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جنبوا مَسَاجِدكُم صِبْيَانكُم وَمَجَانِينكُم وشراءكم وَبَيْعكُمْ وَخُصُومَاتكُمْ وَرفع اَصْوَاتكُمْ وَاِقَامَة حُدُوْدكُمْ وسل سُيُوفكُمْ وَاتَّخذُوا على اَبْوَابهَا الْمَطَاهِر وَجَمِّرُوهَا فِى الْجمع

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَبِىْ اُمَامَة وواثلة وَرَوَاهُ فِى الْكَبِيْر اَيْضًا بِتَقْدِيْم وَتَاْخِير من رِوَايَة مَكْحُوْل عَن معَاذ وَلَم يسمع مِنْهُ جمروها اَى بخروها وزنا وَمعنى

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی مسجدوں کو بچوں' پاگلوں' خرید وفروخت کرنے' آپس کے جھگڑوں' آواز بلند کرنے' حدود قائم کرنے' تلواریں سونت کرآنے' سے محفوظ رکھو اوران کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں' الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ہمراہ نقل کی ہے' اور یہ روایت مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ''جمروہا'' سے مراد یہ ہے: اس میں خوشبو کی دھونی دو' وزن اور معنی دونوں کے اعتبار سے' اس کا یہی مفہوم ہے۔

اَلتَّرْهِيب من البصاق فِي الْمَسْجِد وَاِلَى الْقبْلَة وَمَنْ اِنشاد الضَّالة فِيْهِ وَغَيْر ذٰلِكَ مِمَّا يذكر هُنَا

باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے (تھوکنے) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے اوران کے علاوہ دیگر امور سے متعلق ترہیبی روایات

434 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب يَوْمًا اِذْ رأى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجِد فتغيظ على النَّاس ثُمَّ حكها قَالَ وَاَحْسبهُ قَالَ فَدَعَا بزعفران فلطخه بِهِ وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قبل وَجه اَحَدُكُم اِذا صلى فَلَا يبصق بَيْن يَدَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران منگوا کر اس جگہ پر لگا دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں ہوتا ہے' اس لئے وہ سامنے کی طرف نہ تھوکے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

435 - وروى ابْن مَاجه عَن الْقَاسِم بن مهْرَان وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِيْ رَافع عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجِد فَاقبل على النَّاس فَقَالَ مَا بَال اَحَدُكُم يَقُوْمُ مُسْتَقْبل ربه فيتنخع اَمَامه اَيحبُّ اَحَدُكُم اَن يسْتَقْبل فيتنخع فِيْ وَجهه اِذا بَصق اَحَدُكُمْ فليبصق عَن شِمَاله اَوْ ليتفل هٰكَذَا فِيْ ثَوْبه ثُمَّ اَرَانِيْ اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ ابْن علية يبصق فِيْ ثَوْبه ثُمَّ يدلكه

امام ابن ماجہ نے' قاسم بن مہران نامی ایک مجہول شخص کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور پھر سامنے کی طرف تھوک دیتے ہیں' کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے کھڑا ہوا ہو' اور اس کی طرف منہ کر کے تھوک دیا جائے' جب کسی شخص نے (ایسی صورت حال میں) تھوکنا ہو' تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے' اور اس طرح اپنے کپڑے میں مل دے''

پھر اسماعیل یعنی ابن علیہ نامی راوی نے کر کے دکھایا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے یوں ملتا ہے۔

436 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعجبهُ العراجين اَن يمْسِكهَا بِيَدِهِ فَدخل الْمَسْجِد ذَات يَوْم وَفِي يَده وَاحِد مِنْهَا فَرَأى نخامات فِي قبْلَة الْمَسْجِد فحتهن حَتَّى أنقاهن ثُمَّ اَقبلَ على النَّاس مغضبا فَقَالَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يستقبله رجل فيبصق فِيْ وَجهه اِن اَحَدُكُمْ اِذا قَامَ اِلَى الصَّلاة فَاِنَّمَا يسْتَقْبل ربه وَالْملك عَن يَمِينه فَلَا يبصق بَيْن يَدَيْهِ وَلَا عَن يَمِينه الحَدِيْث رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ اپنے ہاتھ میں کوئی شاخ پکڑ کر رکھیں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگی ہوئی دیکھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا پھر اچھی طرح صاف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کے عالم میں' لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص' جو اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہو' وہ اس کے منہ کی طرف تھوک دے' جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کی طرف منہ کیے ہوئے ہوتا ہے' اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے''.....الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

437 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ فَاِن اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْن اَيْدِيكُمْ فِيْ صَلاتكُمْ فَلَا توجهوا شَيْئًا من الْاَذَى بَيْن اَيْدِيكُم...... الحَدِيْث

وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة بَاب الزّجر عَن تَوْجِيه جَمِيع مَا يَقع عَلَيْهِ اسْم اَذَى تِلْقَاء الْقبْلَة فِي الصَّلاة

ان کی ایک روایت' جو اس کی مانند ہے' اس میں یہ مذکور ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں کے دوران تمہارے سامنے ہوتا ہے' تو تم کوئی بھی گندی چیز سامنے کی طرف نہ پھینکو''

امام ابن خزیمہ نے اس روایت کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: ''باب اس بات کی ممانعت کہ نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں

کوئی بھی ایسی چیز پھینکی جائے، جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہو"۔

438 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدنَا وَفِي يَدِه عرجون فَرَاٰى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِد نخامة فَاَقبل عَلَيْهَا فحتها بالعرجون ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يحب اَن يعرض اللّٰه عَنْهُ اِن اَحَدُكُمْ اِذا قَامَ يُصَلِّي فَاِن اللّٰه تَعَالٰى قبل وَجهه فَلَا يبصقن قبل وَجهه وَلَا عَن يَمِينه وليبصق عَن يَسَارِه تَحت رجله الْيُسْرٰى فَاِن عجلت بِه بادرة فليتفل بِثَوْبِه هٰكَذَا وَوَضعه على فِيْهِ ثُمَّ دلكه..... الحَدِيْث رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو اس کی طرف گئے' اور اس چھڑی کے ذریعے اسے کھرچ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے؟ کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ سامنے کی طرف ہرگز نہ تھوکے' اور دائیں طرف بھی نہ تھوکے' اسے بائیں طرف' اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے' اور اگر تھوک زیادہ تیزی سے آ رہا ہو' تو پھر اپنے کپڑے میں تھوک کر' اس طرح کر دینا چاہیے' (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے کپڑے کو اپنے منہ کی طرف کر کے' اس کو مل دینا چاہیے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

439 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وتفلته بَيْن عَيْنَيْهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِي اُمَامَةَ وَلَفْظِه: قَالَ من بَصق فِي قبْلَة وَلَمْ يوارها جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أحمى مَا تكون حَتّٰى تقع بَيْن عَيْنَيْهِ ۔ تفل بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاة فَوق اَى بَصق بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص قبلہ کی طرف تھوکتا ہے' اور اسے ڈھانپتا نہیں ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک پہلے سے زیادہ ہوگا' یہاں تک کہ وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگ جائے گا"۔

لفظ "تفل" "ت" کے ساتھ ہے' اس سے مراد تھوکنا ہے' یہ وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے (لفظ بصق جیسا ہے)۔

440 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث صَاحب

النخامة فِی الْقِبْلَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَهِیَ فِیْ وَجْهِه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَهٰذَا لَفْظه وَابْن حبَّان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکنے والے شخص کو جب قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

441 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البصاق فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَة وكفارتها دَفنها . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

442 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التفل فِی الْمَسْجِدِ سَیِّئَة وَدَفنه حَسَنَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد میں تھوکنا برائی ہے' اور اس کو دفن کر دینا اچھائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

443 - وَعَنْ اَبِیْ سهلة السَّائِب بن خَلاد من اَصْحَاب النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا أم قوما فبصق فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ینظر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ فرغ لَا یُصَلِّی لكم هٰذَا فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَهُمْ فمنعوه وَاَخْبَرُوْهُ بقول رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وحسبت انه قَالَ اِنَّكَ آذیت اللّٰهَ وَرَسُوله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَّان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے' انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے' جب وہ صاحب فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص تمہاری امامت نہ کرے' اس کے بعد ان صاحب نے اُن لوگوں کو نماز پڑھانی چاہی' تو لوگوں نے انہیں منع کر دیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتایا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (یعنی میں نے اس سے منع کیا ہے) راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں

یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

444 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظُّهْرِ فتفل فِي الْقِبْلَة وَهُوَ يُصَلِّي للنَّاس فَلَمَّا كَانَت صَلَاة الْعَصْر ارسل اِلٰى آخر فاشفق الرجل الْاَوَّل فجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انزل فِيْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنَّك تفلت بَيْن يَدَيْك وَاَنْت قَائِم تؤم النَّاس فآذيت اللّٰه وَالْمَلَائِكَة. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھانے کی ہدایت کی' تو ان صاحب نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا' وہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اور صاحب کو پیغام بھیجا (کہ وہ نماز پڑھائیں) تو وہ پہلے والے صاحب ڈر گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! لیکن تم نے اپنے سامنے کی طرف تھوک دیا تھا اور تم اس وقت کھڑے ہوئے لوگوں کی امامت کر رہے تھے' تو تم نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو اذیت پہنچائی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

445 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْعَبْد اِذا قَامَ فِي الصَّلَاة فتحت لَهُ الْجنان وكشفت لَهُ الْحجب بَيْنه وَبَيْن ربه واستقبله الْحور الْعين مَا لم يمتخط اَوْ يتنخع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده نظر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے' تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان سے حجابات ہٹا دیے جاتے ہیں' اور حورعین اس شخص کی طرف رُخ کر لیتی ہیں' (یہ سب اس وقت تک رہتا ہے) جب تک وہ تھوکتا یا کھنکارتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

446 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع رجلا ينشد ضَالَّة فِي الْمَسْجِد فَلْيقل لَا ردهَا اللّٰه عَلَيْك فَاِن الْمَسَاجِد لم تبن لهٰذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے' تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ وہ چیز تمہیں نہ لوٹائے' کیونکہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

447 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيتُم من يَبيع اَو يَبتَاع فِي المَسجِد فقولُوا لَا اربح اللّٰه تجارتك وَاِذَا رَاَيتُم من ينشد ضَالَّة فقولُوا لَا ردهَا اللّٰه عَلَيك

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح وَالنَّسَائِيّ وَابن خُزَيمَة وَالحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلِم وَرَوَاهُ ابن حبَان فِي صَحِيحه بِنَحوِهِ بالشطر الاَوَّل

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے' یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری اس تجارت میں فائدہ نہ دے' اور جب تم کسی شخص کو کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں وہ چیز نہ لوٹائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' لیکن اس کا ابتدائی نصف حصہ نقل کیا ہے۔

448 - وَعَن بُرَيدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَن رجلا نشد فِي المَسجِد فَقَالَ من دَعَا اِلَى الجمل الاَحمَر فَقَالَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا وجدت اِنَّمَا بنيت المَسَاجِد لما بنيت لَهُ

رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَابن مَاجَه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کیا اور بولا: کون شخص سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں نہ ملے' مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

449 - وَعَن ابنِ سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَو غَيره قَالَ سمع ابن مَسعُود رجلا ينشد ضَالَّة فِي المَسجِد فأسكته وانتهره وَقَالَ قد نهينَا عَن هٰذَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الكَبِير وَابن سِيرِين لم يسمع من ابن مَسعُود وَتقدم حَدِيث وَاثِلَة فِي البَاب قبله جنبُوا مَسَاجِدكُم صِبيَانكُم وَمَجَانِينكُم وشراءكم وبيعكم الحَدِيث

❀❀ ابن سیرین' یا شاید کسی اور راوی نے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو اسے خاموش کروادیا اور اُسے ڈانٹا اور بولے: ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابن سیرین نامی راوی نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اس بارے میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"اپنی مساجد کو بچوں' پاگلوں اور خرید وفروخت سے محفوظ رکھو'.....الحدیث۔

450 - وَعَنْ مولى لابي سَعِيْدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا انا مَعَ اَبِيْ سعيد وَهُوَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخلنَا الْمَسْجد فَاِذَا رجل جَالس فِيْ وسط الْمَسْجد مُحْتَبِيًا مشبكا اَصَابِعه بَعْضهَا فِيْ بعض فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يفطن الرجل لِاشارة رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتفت اِلَى اَبِيْ سعيد فَقَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجد فَلَا يشبكن فَاِن التشبيك من الشَّيْطَان وَاِن اَحَدُكُمْ لَا يزَال فِيْ صَلَاة مَا كَانَ فِي الْمَسْجد حَتّٰى يخرج مِنْهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں مسجد کے درمیان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا' جس نے احتباء کے طور پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور اپنی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا' اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کی سمجھ نہیں آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ مسجد سے باہر نہیں چلا جاتا"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

451 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيته ثُمَّ اَتَى الْمَسْجد كَانَ فِي الصَّلَاة حَتّٰى يرجع فَلَا يقل هٰكَذَا وَشَبك بَيْنَ اَصَابِعه

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْمَا قَالَه نظر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' تو وہ واپس جانے تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لئے اسے اس طرح نہیں کرنا چاہیے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی

حديث 451: صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب النهي عن التشبيك بين الأصابع عند الخروج إلى الصلاة - حديث: 428 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر السبب الذي من أجله قال صلى الله عليه وسلم هذا' حديث: 2173 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 690 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن الاشتباك إذا خرج إلى المسجد - حديث: 1426 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب التشبيك بين الأصابع - حديث: 3222 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 845 شعب الإيمان للبيهقي - فصل المشي إلى المساجد حديث: 2767

شرط کے مطابق ہے' (امام منذری فرماتے ہیں:) لیکن ان کی یہ بات محل نظر ہے۔

452 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خرج عَامِدًا إِلَى الصَّلَاة فَلَا يشبكن بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِيْ صَلَاة

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ دَاوُد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَايَةِ سعيد الْمَقْبُرِي عَنْ رجل عَنْ كَعْب بن عجْرَة وَابْنُ مَاجَةَ من رِوَايَةِ سعيد الْمَقْبُرِي أَيْضًا عَنْ كَعْب وَأَسقط الرجل الْمُبْهم

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتا ہے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' تو وہ اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے درمیان والے مبہم شخص کا ذکر نہیں کیا ہے۔

453 - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِد وَقد شبكت بَيْنَ أَصَابِع فَقَالَ لي يَا كَعْب إِذا كنت فِي الْمَسْجِد فَلَا تشبكن بَيْنَ أصابعك فَأَنت فِيْ صَلَاة مَا انتظرت الصَّلَاة . وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے میں نے اس وقت انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں موجود ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

454 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِصَال لَا يَنْبَغِيْ فِي الْمَسْجِد لَا يتَّخذ طَرِيْقًا وَلَا يشهر فِيْهِ سلَاح وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس وَلَا ينثر فِيْهِ نبل وَلَا يمر فِيْهِ بِلَحْم نيء وَلَا يضْرب فِيْهِ حد وَلَا يقْتَص فِيْهِ من أحد وَلَا يتَّخذ سوقا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وروى مِنْهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر: وَلَا تَتَّخِذُوا الْمَسَاجِد طرقا إِلَّا لذكر أَوْ صَلَاة . وَإِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ لَا بَأْس بِهِ . قَوْله وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس يُقَال أنبض الْقوس بالضاد الْمُعْجَمَة إِذا حرك وترها لترن نيء بِكَسْر النُّوْن وهمزة بعد الْيَاء ممدودا هُوَ الَّذِيْ لم يطْبخ وَقِيْلَ لم ينضج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

'' کچھ کام ایسے ہیں' جو مسجد میں نہیں کرنے چاہئیں' اسے راستہ نہیں بنانا چاہیے اس میں ہتھیار سونت کر نہیں

گزرنا چاہیے اس میں کمان کو سیدھا نہیں کرنا چاہیے اس میں تیر کو نہیں پھیلانا چاہیے اس میں کچے گوشت کے ساتھ نہیں گزرنا چاہیے اس میں حد جاری نہیں کرنی چاہیے' اس میں کسی سے قصاص نہیں لینا چاہیے' اور اسے بازار نہیں بنانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ مساجد کو راستہ نہ بناؤ البتہ صرف ذکر یا نماز کے لئے ہو' تو معاملہ مختلف ہے''۔

امام طبرانی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس میں کمان کو کھینچنا نہیں چاہیے'' یہ بات کہی جاتی ہے: ''انبض القوس'' یہ 'ض' کے ساتھ ہے' اس سے مراد اس کے تار کو حرکت دینا ہے' تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے اور لفظ 'نی' میں 'ن' پر زیر ہے' اور 'ی' کے بعد 'ہمزہ' ہے' اس سے مراد وہ گوشت ہے جو پکا ہوا نہ ہو' اور ایک قول کے مطابق وہ گوشت ہے جو کچا نہ ہو۔

455 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ بدر اَرَاهُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَصَاة تناشد الَّذِیْ یُخرجها من الْمَسْجِد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّقد سُئِلَ الدَّارَقُطْنِی عَن هٰذَا الحَدِیْثِ فَذکر انه رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ هُرَیْرَة وَقَالَ رَفعه وهم من اَبِیْ بدر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: یہاں ابوبدر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل یہ بات کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''وہ کنکریاں' جنہیں آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) واسطے دیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام دارقطنی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مرفوع ہونا ابوبدر نامی راوی کا وہم ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

456 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیکون فِیْ آخر الزَّمَان قوم یکون حَدِیْثهمْ فِیْ مَسَاجِدهمْ لَیْسَ لله فیهم حَاجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کی بات چیت مسجدوں میں ہوا کرے گی' اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

9 - اَلتَّرْغِیْب فِی الْمَشْی اِلَی الْمَسَاجِد سِیمَا فِی الظُّلَم وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلھَا

باب: مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق ترغیبی روایات خاص طور پر جب تاریکی ہو نیز اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

457 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃ الرجل فِی الْجَمَاعَۃ تضعف علی صلاتہ فِیْ بَیتہ وَفِیْ سوقہ خمسا وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃ وَذٰلِكَ انہ اِذا تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوُضُوء ثُمَّ خرج اِلَی الصَّلَاۃ لَا یُخرجہُ اِلَّا الصَّلَاۃ لم یخط خطوَۃ اِلَّا رفعت لَہٗ بھَا دَرَجَۃ وَحط عَنہُ بھَا خَطِیئَۃ فَاِذَا صلی لم تزل الْمَلَائِکَۃ تصلی عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اللّٰھُمَّ صل عَلَیْہِ اللّٰھُمَّ ارحمہ وَلَا یزَال فِیْ صَلَاۃ مَا انتظر الصَّلَاۃ

وَفِیْ رِوَایَۃ: اللّٰھُمَّ اغْفِر لَہٗ اللّٰھُمَّ تب عَلَیْہِ مَا لم یؤذ فِیْہِ مَا لم یحدث فِیْہِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃ بِاخْتِصَار

وَمَالك فِی الْمُوَطَّا وَلَفظہ: من تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوُضُوء ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَی الصَّلَاۃ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلَاۃ مَا کَانَ یعمد اِلَی الصَّلَاۃ وَاِنَّہٗ یکْتب لَہٗ بِاِحْدَی خطوتیہ حَسَنَۃ ویمحی عَنہُ بِالْاُخْرَی سَیِّئَۃ فَاِذَا سمع اَحَدُکُمْ الْاِقَامَۃ فَلَا یسع فَاِن أعظمکم أجرا أبعدکم دَارًا قَالُوْا لم یَا اَبَا ھُرَیْرَۃ قَالَ من اجل کَثْرَۃ الخطا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں تنہا نماز ادا کرنے' یا بازار میں (تنہا نماز ادا کرنے) سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کی صورت یوں ہے کہ جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز کی ادائیگی کے لئے نکلے اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو' تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب وہ نماز ادا کرتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے (فرشتے یہ کہتے ہیں:) ''اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! تو اس پر رحم کر!'' اور آدمی جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما' جب تک آدمی وہاں اذیت پیدا نہیں کرتا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب تک وہ وہاں بے وضو نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے (اس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' پھر نماز کی ادائیگی کے ارادہ سے نکلے' تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز کی ادائیگی کے ارادے سے چلتا ہے' اور اس کے دونوں قدموں میں سے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے' اور دوسرے قدم کے عوض میں اس کی ایک برائی کو مٹا دیا جاتا ہے' اور جب کوئی شخص اقامت کی آواز سنے' تو وہ دوڑتا ہوا نہ جائے' اور تم میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا' جس کا گھر (مسجد سے) سب سے زیادہ دور ہو (یعنی جو زیادہ دور سے چل کر مسجد تک آئے)''

لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ اس طرح اس کے قدم زیادہ ہوں گے۔

458 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حِيْن يخرج اَحَدُكُم من منزله اِلٰى مَسْجِدى فَرجل تكْتب لَهٗ حَسَنَة وَرجل تحط عَنهُ سَيِّئَة حَتّٰى يرجع وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَلَيْسَ عِنْدهمَا حَتّٰى يرجع وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّا اَحَدُكُمْ فِيْ بَيته ثُمَّ اَتٰى الْمَسْجِد كَانَ فِيْ صَلَاة حَتّٰى يرجع الحَدِيْث

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص میری اس مسجد میں آنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے حق میں نیکی کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' اور ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے (یہ فضیلت اس وقت تک حاصل ہوتی ہے) جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم ان دونوں صاحبان نے ''جب تک وہ واپس نہیں آتا'' کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کر کے پھر مسجد میں آئے' تو واپس جانے تک وہ نماز میں شمار ہوتا ہے''.....الحدیث۔

459 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِذا تطهر الرجل ثُمَّ اَتٰى الْمَسْجِد يرْعَى الصَّلَاة كتب لَهٗ كَاتِبَاه اَوْ كَاتِبه بِكُل خطْوَة يخطوها اِلَى الْمَسْجِد عشر حَسَنَات والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَبَعض طرقه صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ مفرقا فِيْ موضِعين

الْقُنُوت يُطلق بِاِزَاءِ معَان مِنْهَا السُّكُوت وَالدُّعَاء وَالطَّاعَة والتواضع وَادامة الْحَج وادامة الْغَزْو وَالْقِيَام فِي الصَّلَاة وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص طہارت حاصل کر کے مسجد میں آئے' اور وہ نماز دھیان سے ادا کرے' تو اس کے دونوں کاتب (فرشتے) اس کے لئے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ایک کاتب فرشتہ (تو دونوں فرشتے) اس کے لئے اس کے ہر قدم کے عوض میں' جو وہ مسجد کی طرف اٹھا کر جاتا ہے' دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں اور بیٹھ کر نماز کا دھیان رکھنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آجاتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے بعض طرق صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے مختلف مقامات پر اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ''قنوت'' لغوی طور پر کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس سے مراد خاموش رہنا' دعا کرنا' اطاعت کرنا' تواضع اختیار کرنا' ہمیشہ حج کرنا' ہمیشہ جنگ میں حصہ لینا' اور نماز میں قیام کرنا ہے' اور یہاں اس حدیث میں یہی مراد ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رَاحَ اِلَى مَسْجِد الْجَمَاعَة فخطوة تمحو سَيِّئَة وخطوة تُكْتب لَهُ حَسَنَة ذَاهِبًا وراجعا

رَوَاهُ احْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باجماعت نماز والی مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ایک قدم اس کے لئے نیکی نوٹ کرنے کا باعث بنتا ہے (یہ فضیلت) جاتے ہوئے بھی' اور واپس آتے ہوئے بھی (حاصل ہوتی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

461 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْإِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا أُوتينا بِهِ قَالَ أمرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيف صَلَاة وانحاؤك القذر عَن الطَّرِيق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر ایک جوڑ پر روزانہ ایک نماز ادا کرنا واجب ہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: ہمیں جو بھی احکام دیے گئے ہیں ان میں سے یہ سب سے زیادہ سخت ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا

تمہارا برائی سے منع کرنا نماز ہے تمہارا کمزور شخص کے لئے بردباری کا اظہار کرنا نماز ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹادینا نماز ہے اور نماز کے لئے جانے والا تمہارا ہر قدم نماز ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

462 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فصلاهَا مَعَ الاِمَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر چل کر فرض نماز ادا کرنے کے لئے جائے اور اسے امام کے ساتھ ادا کرے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت بھی امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

463 - وَعَنْ سَعِيْد بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حضر رجلا من الْاَنْصَار الْمَوْت فَقَالَ اِنِّي محدثكم حَدِيْثا مَا أحدثكموه اِلَّا احتسابا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لم يرفع قدمه الْيُمْنٰى اِلَّا كتب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَة وَلَمْ يضع قدمه الْيُسْرٰى اِلَّا حط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنهُ سَيِّئَة فليقرب اَحَدُكُمْ اَوْ ليبعد فَاِن اَتٰى الْمَسْجِد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَاِن اَتٰى الْمَسْجِد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتٰى الْمَسْجِد وَقد صلوا فَاَتَمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اور میں یہ حدیث صرف ثواب کے حصول کے لئے بیان کرنے لگا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے لئے نکلے تو وہ جب دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور جب وہ بایاں قدم رکھتا ہے تو اس سے گناہ کو ختم کر دیتا ہے تو اب آدمی قریب سے جائے یا دور سے جائے (یہ اس کی مرضی ہے) پھر وہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ مسجد میں آیا اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں اور کچھ نماز باقی ہو تو جتنی نماز اسے ملے اسے ادا کر لے اور جو باقی رہ گئی ہو اسے بعد میں مکمل کر لے تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اگر وہ مسجد میں آیا اور لوگ نماز ادا کر چکے ہوں اور پھر اگر وہ مکمل نماز ادا کرے تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

464 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ قَالَ لي يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات

وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَةِ واسباغ الْوضُوءِ فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيرٍ وَمَاتَ بِخَيرٍ وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْمِ وَلدته امه

الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک (فرشتہ) میرے پاس آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پروردگار نے' یا اُس فرشتے نے) مجھ سے کہا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاءِ اعلیٰ کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' جماعت کے ساتھ نماز کے لئے قدموں سے چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے موسم میں' اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' جو شخص ان نمازوں کی پابندی کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اس کے گناہ یوں ہوتے ہیں' (جیسے اس دن تھے) جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ حدیث آگے مکمل طور پر آئے گی۔

465 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّا اَحَدُكُمْ فَيحسن وضوءه فيسبغه ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِد لَا يُرِيد اِلَّا الصَّلَاة اِلَّا تبشش اللّٰه اِلَيْهِ كَمَا يتبشش اَهْلِ الْغَائِب بطلعته . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور مکمل وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح غائب شخص کے واپس آنے پر اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

466 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلت الْبِقَاع حول الْمَسْجِد فَاَرَادَ بَنو سَلمَة اَنْ يَنْتَقِلُوْا قرب الْمَسْجِد فَبلغ ذٰلِكَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلغنِيْ اَنكُمْ تُرِيدُوْنَ اَن تنتقلوا قرب الْمَسْجِد قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد اردنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بني سلم دِيَاركُم تكْتب آثَاركُم دِيَاركُم تكْتب آثَاركُم فَقَالُوْا مَا يسرنَا انا كُنَّا تحولنا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ آخِره: اِن لكم بِكُل خطْوَة دَرَجَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد نبوی کے اردگرد کا کچھ علاقہ خالی ہو گیا' تو بنوسلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے

قریب منتقل ہو جائیں نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو جاؤ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے' تو انہوں نے عرض کی: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم (اپنی جگہ سے) منتقل ہو جائیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' ان کی ایک روایت اسی مفہوم کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''تمہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملے گا''۔

467 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَت الْاَنْصَار بعيدَة مَنَازِلهم من الْمَسْجِد فأرادوا اَن يتقربوا فَنزلت (ونكتب مَا قدمُوا وآثارهم) يٰس فثبتوا - رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار کے گھر مسجد سے بہت دور تھے انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم اس کو نوٹ کر رہے ہیں' جو انہوں نے آگے بھیجا ہے' اور جو ان کے قدموں کے نشان ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو وہ لوگ اپنی جگہ پر ہی ٹھہر گئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

468 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَبْعَد فالأبعد من الْمَسْجِد أعظم أجرا - رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح مدنِيُّ الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷛' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا (اور وہ دور سے چل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے آئے گا) تو اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' اور اس کی سند مدنی ہے۔

469 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حديث 468: سنن أبي داؤد - كتاب الصلاة' باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة - حديث: 474 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا - حديث: 780 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 697 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' القرب من المسجد أفضل أم البعد - حديث: 5918 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب فضل بعد الممشى إلى المسجد وما جاء في احتساب الآثار' حديث: 4636 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9348

نُرِيد الصَّلَاة فَكَانَ يُقَارِب الخطا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لم أُقَارِب الخطا قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ لَا يزَال العَبْد فِيْ صَلَاة مَا دَامَ فِيْ طلب الصَّلَاة ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّمَا فعلت لتكثر خطاى فِيْ طلب الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَرْفُوْعا وموقوفا على زيد وَهُوَ الصَّحِيْح

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جارہا تھا ہم لوگ نماز کے لئے جارہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھارہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو میں چھوٹے قدم کیوں اٹھارہا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز کے لئے جاتا ہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ نماز کے لئے میرے قدم زیادہ ہوجائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہی مستند ہے۔

470 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أعظم النَّاس أجرا فِي الصَّلَاة أبعدهم اِلَيْهَا ممشى فأبعدهم وَالَّذِيْ يَنْتَظر الصَّلَاة حَتّٰى يُصليهَا مَعَ الإِمَام أعظم أجرا من الَّذِيْ يُصليهَا ثُمَّ ينَام ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز (باجماعت کے بارے میں) لوگوں میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو زیادہ دور سے چل کر اس کے لئے آتا ہے' اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسے امام کے ساتھ ادا کرلیتا ہے اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہوتا ہے' جو (گھر میں نماز ادا کرکے) سوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

471 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجل من الْاَنْصَار لَا أَعْلَمُ اَحَدًا ابعد من الْمَسْجِد مِنْهُ كَانَت لَا تخطئه صَلَاة فَقِيْل لَهُ لَو اشتريت حمارا تركبه فِي الظلماء وَفِي الرمضاء فَقَالَ مَا يسرني اَن منزلي اِلٰى جنب الْمَسْجِد اِنِّيْ أُرِيد اَن يكْتب لي ممشاي اِلَى الْمَسْجِد ورجوعي اِذا رجعت اِلٰى اَهلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد جمع اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ كُله

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فتوجعت لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فلَان لَو اَنَّك اشْتريت حمارا يقيك الرمضاء وهوام الْاَرْض قَالَ أما وَاللّٰه مَا اَحَبَّ اَن بَيْتِيْ مطنب بِبَيْت مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحملت بِه حملا حَتّٰى أتيت نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرته فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ وَذكر اَنه يَرْجُو أجر الْاَثر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ مَا احتسبت ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِنَحْوِ الثَّانِيَة

الرمضاء ممدودا هِيَ الْاَرْض الشَّدِيْدَة الْحَرَارَة من وَقع الشَّمْس

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' میرے علم کے مطابق اس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا' لیکن اس کے باوجود وہ ہر باجماعت نماز میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتا تھا' اس سے کہا گیا: اگر تم کوئی گدھا خرید لو تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' تاکہ تم تاریکی میں اور گرمی میں اس پر سوار ہوکر آجایا کرو' تو اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں موجود ہو' کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا' اور واپس آنا ثواب کے طور پر نوٹ کیا جائے' جب میں اپنے گھر واپس جاؤں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب چیزیں' اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جمع کردے گا (یعنی یہ سارا ثواب تمہیں عطا کرے گا)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مجھے اس کی مشکل کا احساس ہوا' تو میں نے اسے کہا: اے فلاں! اگر تم گدھا خرید لو' تو وہ تمہیں گرمی سے بھی بچائے گا' اور حشرات الارض سے بھی بچائے گا' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ ہو' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی الجھن ہوئی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بات بھی ذکر کی کہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کے اجر کا امیدوار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو نیت کی ہے' تمہیں وہ اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' جبکہ امام ابن ماجہ نے دوسری روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

''الرمضاء'' سے مراد وہ زمین ہے' جو دھوپ کی وجہ سے گرم ہو۔

472 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل سلامی مِنَ النَّاس عَلَیْهِ صَدَقَة کل یَوْم تطلع فِیْهِ الشَّمْس تعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ صَدَقَة وَتعین الرجل فِیْ دَابَّته فتحمله عَلَیْهَا اَوْ ترفع لَهُ عَلَیْهَا مَتَاعه صَدَقَة والکلمة الطّیبَة صَدَقَة وَبِکُل خطْوَة یمشیها اِلَی الصَّلَاة صَدَقَة وتمیط الْاَذَی عَن الطَّرِیْق صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

السلامی بِضَم السِّین وَتَخْفِیف اللَّام وَالْمِیم مَقْصُوْر هُوَ وَاحِد السلامیات وَهِی مفاصل الْاَصَابِع

قَالَ اَبُوْ عبید هُوَ فِیْ الْاَصْل عظم یکون فِیْ فرسن الْبَعِیر فَکَانَ الْمَعْنی علی کل عظم من عِظَام ابْن آدم صَدَقَة تعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ ای تصلح بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ تمیط الْاَذَی عَن الطَّرِیْق ای تنحیه وتبعده عَنْهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ لازم ہوتا ہے' جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا صدقہ ہے' اس کا سامان لدوا دینا صدقہ ہے اچھی بات کہہ دینا صدقہ ہے' اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کے لیے جائے' وہ صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''السلامی'' میں 'س' پر پیش' ہے اور 'ل' پر تخفیف ہے' اور 'م' مکسورہ' یہ سلامیات کی جمع ہے' اس سے مراد انگلیوں کے جوڑ ہیں ابوعبید کہتے ہیں: یہ اصل میں ہڈی کو کہتے ہیں: جو اونٹ کے فرسن میں ہوتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہے' دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنے سے مراد دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے مطابق صلح کروانا ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ آپ اسے ایک طرف کر دیں' یا راستے سے دور کر دیں۔

473 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أدلكم على مَا يمحو اللّٰـه بِـهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَلَفظِهٖ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَات الْخَطَايَا اِسباغ الْوضُوء على المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم کے ساتھ چل کر جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کیا جائے' اور قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جایا جائے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کیا جائے''۔

474 - وَرَوَاهُ ابْـن مَاجَه اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا انه قَالَ اَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذكره

❀❀ یہی روایت' امام ابن ماجہ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ!..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

475 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ جابر وَعِنْده الا أدلكم على مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيكفر بِهِ الذُّنُوب

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

476 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي الْمكاره وإعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة تغسل الْخَطَايَا غسلا رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کرنا اور قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

477 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غدا اِلَى الْمَسْجِد اَوْ رَاح أعد اللّٰه لَهُ فِي الْجَنَّة نزلا كلما غدا اَوْ رَاح . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار کر لیتا ہے' جب کبھی بھی' وہ صبح کے وقت جاتا ہے' یا شام کے وقت جاتا ہے' (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

478 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغدو والرواح اِلَى الْمَسْجِد من الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق الْقَاسِم عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد کی طرف صبح اور شام کے وقت چل کر جانا (یا مسجد کی طرف آنا جانا) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

479 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلم اِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِى وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرِجَال اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِلَفْظ من حَدِيْث أنس

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکیوں میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور ملنے کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس کے سند کے راوی ثقہ ہیں' یہی روایت ابن ماجہ نے انہی الفاظ میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

480 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه لِيضىء لِلَّذِيْنَ يتخللون اِلَى الْمَسَاجِد فِى الظُّلم بنور سَاطِع يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قیامت کے دن چمکتے ہوئے نور کی روشنی عطا کرے گا' جو تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کر جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

481 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِىْ ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسْجِد لَقِى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بنور يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

وَلَفْظِه قَالَ من مَشى فِىْ ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسَاجد آتَاهُ اللّٰه نورا يَوْم الْقِيَامَة

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' نور کے ہمراہ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مساجد کی طرف جاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے نور عطا کرے گا''۔

482 - وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر المدلجين اِلَى الْمَسَاجد فِى الظُّلم بمنابر من النُّور يَوْم الْقِيَامَة يفزع النَّاس وَلَا يفزعون . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَفِىْ اِسْنَاده نظر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکی میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوشخبری دے دو' جب لوگ گھبراہٹ

کا شکار ہوں گے تو وہ لوگ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند محل نظر ہے۔

483 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليبشر المشاؤون فِي الظُّلم إِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْط الشَّيْخَيْنِ كَذَا قَالَ . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن ابْنِ عَبَّاس وَابْن عمر وَاَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ وَزيد بن حَارِثَة وَعَائِشَة وَغَيْرهم

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دی جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

484 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المشاؤون إِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم أُولَئِكَ الخواضون فِي رَحْمَة اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِي إِسْنَاده إِسْمَاعِيل بن رَافع تكلم فِيهِ النَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ ضعفه بعض اَهْل الْعلم وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَة مقارب الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے لوگ ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند میں اسماعیل بن رافع نامی راوی ہے جس کے بارے میں کچھ لوگوں نے

حدیث 483: صحیح ابن خزیمة - کتاب الإمامة فی الصلاة باب فضل المشی إلی الصلاة فی الظلام باللیل - حدیث: 1410 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - ومن کتاب الإمامة حدیث: 713 سنن أبی داود - کتاب الصلاة باب ما جاء فی المشی إلی الصلاة فی الظلام - حدیث: 479 سنن ابن ماجه - کتاب المساجد والجماعات باب المشی إلی الصلاة - حدیث: 779 السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بترکها - باب ما جاء فی فضل المشی إلی المسجد للصلاة حدیث: 4629 مسند الطیالسی - أحادیث النساء ما روی أبو سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم - الأفراد عن أبی سعید حدیث: 2312 مسند أبی یعلی الموصلی - من مسند أبی سعید الخدری حدیث: 1075 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف من اسمه أحمد - حدیث: 1285 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سهل وما أسند سهل بن سعد - أبو غسان محمد بن مطرف عن أبی حازم حدیث: 5665 مسند الشهاب القضاعی - بشر المشائین فی ظلم اللیل إلی المساجد بالنور التام یوم القیامة حدیث: 700 شعب الإیمان للبیهقی - فصل المشی إلی المساجد حدیث: 2768

کلام کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میں نے امام محمد یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ ثقہ اور مقارب الحدیث ہے۔

485 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بيته متطهرا اِلٰی صَلَاة مَكْتُوبَة فَاَجره كَاَجر الْحَج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰی تَسْبِيح الضُّحَی لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاَجره كَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثر صَلَاة لَا لَغو بَيْنَهُمَا كتاب فِیْ عليين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من طَرِيْق الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

تَسْبِيح الضُّحَی يُرِيد صَلَاة الضُّحَی وكل صَلَاة يتَطَوَّع بهَا فَهِيَ تَسْبِيح وسبحة قَوْله: لَا ينصبه اَی لَا يتعبه وَلَابْن عجة اِلَّا ذٰلِكَ وَالنصب بِفَتْح النُّوْن وَالصَّاد الْمُهْملَة جَمِيْعًا هُوَ التَّعَب

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص طہارت حاصل کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا اجر حج کرنے والے کے اجر کی مانند ہے اور جو شخص چاشت کی نفل نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے جبکہ اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جبکہ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ ہوئی ہو یہ علیین میں نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

چاشت کی تسبیح سے مراد چاشت کی نماز ہے اور جو بھی نماز نفل طور پر پڑھی جائے اسے ''تسبیح'' یا ''سبحہ'' کہا جاتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاینصبہ'' یعنی وہ اس مشقت کا شکار صرف اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے ''نصب'' میں 'ن' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ص' ہے اس سے مراد تنگی (اور مشقت ہے)۔

486 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن على اللّٰه اِن عَاشَ رزق وكفی وَاِن مَاتَ أدخله اللّٰه الْجنَّة من دخل بَيته فَسلم فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج اِلَی الْمَسْجد فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج فِیْ سَبِيْل اللّٰه فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَيَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الْجِهَاد وَغَيْره اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق عطا کیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور سلام کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور جو شخص مسجد کی طرف جانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے یا حج کے لئے) نکلتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ میں ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق کچھ احادیث آگے چل کر جہاد اور

دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

487 - وَعَنْ سلمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأَ فِي بَيته فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فَهُوَ زَائِر اللّٰه وَحق على المزور اَن يكرم الزائر رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وروى الْبَيْهَقِيّ نَحْوه مَوْقُوفًا على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے' اور میزبان پر یہ لازم ہے کہ مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے' امام بیہقی نے اس کی مانند روایت صحابہ کرام پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

488 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسأَلك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق ممشاي هٰذَا فَإِنِّيْ لم اخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِيَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فأسألك اَن تعيذني مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لي ذُنُوبِي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت أقبل اللّٰه عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ واستغفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَاْتِيْ بَاب فِيمَا يَقُوْله اِذا خرج اِلَى الْمَسْجِد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

قَالَ الْهَرَوِيّ اِذا قِيلَ فعل فلَان ذٰلِكَ أشرا وبطرا فَالْمَعْنٰى اَنه لج فِي البطر

وَقَالَ الْجَوْهَرِي الأشر والبطر بِمَعْنى وَاحِد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور اپنے چلنے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' میں کسی برے کام' ریاکاری' یا شہرت کے لئے نہیں نکلا' میں اس لئے نکلا ہوں' تاکہ تیری ناراضگی سے بچ جاؤں اور تیری رضامندی حاصل کروں اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچا دینا اور تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر ایک باب میں یہ روایت آئے گی جس میں ۔ اللہ

ہیں: "جب وہ مسجد کی طرف جائے تو یہ پڑھ لے"۔

ہروی فرماتے ہیں جب یہ کہا جائے: فعل فلان ذلك اشرو بطرا تو اس کا مطلب یہ ہے: فلاں بہت زیادہ برا ہے۔

جوہری کہتے ہیں: "اشر" اور "بطر" دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

489 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تُعَالٰی مساجدها وَاَبْغض الْبِلَادِ اِلَى اللّٰه أسواقها . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے پسندیدہ حصہ وہاں کی مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حصہ وہاں کے بازار ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

490 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْبلدَان اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ وَاَی الْبلدَان اَبغض اِلَى اللّٰه قَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسال جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاَتَاهُ فَاَخبرهُ جِبْرِيْل اَن أحسن الْبِقَاع اِلَى اللّٰه الْمَسَاجِد وَاَبْغض الْبِقَاع اِلَى اللّٰه الْاَسْوَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین کا کون سا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور کون سا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کروں گا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جبرئیل نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے زیادہ عمدہ حصہ مساجد ہیں اور زمین کا سب سے ناپسندیدہ حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

491 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْبِقَاع خير وَاَی الْبِقَاع شَرّ قَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسال جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَسَاَلَ جِبْرِيْل فَقَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسال مِيكَائِيل فَجَاءَهُ فَقَالَ خير الْبِقَاع الْمَسَاجِد وَشر الْبِقَاع الْاَسْوَاق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: (زمین کا) کون سا حصہ زیادہ بہتر ہے؟ اور کون سا حصہ زیادہ برا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں پہلے اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کرلوں نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میں پہلے اس بارے میں میکائیل

سے دریافت کرلوں' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا: (زمین کا) سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں' اور سب سے بُرا حصہ بازار ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

492 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لجبريل اى الْبِقَاع خير قَالَ لَا اَدْرِی قَالَ فاسال عَن ذٰلِكَ ربك عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلام وَقَالَ يَا مُحَمَّد وَلنا اَن نَسْاَلهُ هُوَ الَّذِیْ يخبرنا بِمَا يَشَاء فعرج اِلَى السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ خير الْبِقَاع بيُوت اللّٰه فِي الْاَرْض قَالَ فَاَی الْبِقَاع شَرّ فعرج اِلَى السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ شَرّ الْبِقَاع الأسوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: (زمین کا) کون سا حصہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بارے میں اپنے پروردگار سے دریافت کرنا' راوی کہتے ہیں: حضرت جبرئیل رو پڑے' اور بولے: اے حضرت محمد! ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ ہم اس سے سوال کریں' وہ جس چیز کے بارے میں چاہتا ہے' ہمیں بتا دیتا ہے' پھر وہ آسمان کی طرف چلے گئے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے بتایا: زمین میں سب سے بہتر حصہ' اللہ کے گھر (یعنی مساجد) ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کون سا حصہ برا ہے؟ وہ پھر آسمان کی طرف چلے گئے' پھر وہ واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' اور بتایا: (زمین کا) سب سے بُرا حصہ بازار ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِيْب فِیْ لُزُوْم الْمَسَاجِد وَالْجُلُوس فِيْهَا

باب: مساجد کے لزوم اور اُن میں بیٹھنے سے متعلق ترغیبی روایات

493 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الإِمَام الْعَادِل والشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' ایک عادل حکمران' ایک وہ نوجوان' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' جس کی نشوونما ہوئی ہو' ایک شخص جس کا دل مسجد سے جڑا رہتا ہو' دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حال میں ملتے ہوں اسی حال میں جدا ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت' برائی کی دعوت دے' اور وہ یہ

کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص' جو اس طرح سے صدقہ کرے کہ اسے یوں پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے' کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

494 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرجل یعْتَادُ الْمَسَاجِد فَاشْھَدُوا لَہٗ بِالْاِیمَان قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّمَا یعمر مَسَاجِد اللّٰہ من آمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِر) الْآیَۃ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم کلھم من طَرِیْق دراج اَبِی السَّمْح عَنْ اَبِی الْھَیْثَم عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں باقاعدگی سے آتا جاتا ہے' تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دو' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اس روایت کو دراج ابوسمح کے حوالے سے' ابوہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

495 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا توطن رجل الْمَسَاجِد لِلصَّلَاۃ وَالذکر اِلَّا تبشبش اللّٰہ تَعَالٰی اِلَیْہِ کَمَا یتبشبش اَھْلِ الْغَائِب بغائبھم اِذا قدم عَلَیْھِم . رَوَاہُ ابْن اَبِیْ شیبَۃ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ خُزَیْمَۃَ: قَالَ مَا من رجل کَانَ توطن الْمَسَاجِد فَشغلہٗ اَمر اَوْ عِلَّۃ ثُمَّ عَادَ اِلٰی مَا کَانَ اِلَّا یتبشبش اللّٰہ اِلَیْہِ کَمَا یتبشبش اَھْلِ الْغَائِب بغائبھم اِذا قدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص نماز کے لئے' اور ذکر کے لئے' مسجد میں ٹھہرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سے اِس طرح خوش ہوتا ہے' جس طرح گمشدہ (شخص) کے واپس آنے پر' اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہمیشہ مسجد میں رہتا ہو اور پھر کسی مشغولیت یا بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہ آسکے تو پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے آنے پر یوں خوش ہوتا ہے جیسے گمشدہ شخص کے واپس آنے پر اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

496 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتّ مجَالِس الْمُؤْمِن ضَامِن على الله تَعَالَى مَا كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا فِيْ مَسْجد جمَاعَة وَعند مَرِيض اَوْ فِيْ جَنَازَة اَوْ فِيْ بَيته اَوْ عِنْد اِمَام مقسط يعزره ويوقره اَوْ فِيْ مشْهد جِهَاد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَلَيْسَ اِسْنَاده بِذَاكَ لَكِن رُوِيَ من حَدِيْثِ معَاذ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَيَاْتِيْ فِي الْجِهَاد وَغَيْرِه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ قسم کی مجالس (یعنی نشستیں) ایسی ہیں کہ مومن اُن میں ہو تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے' خواہ اُن میں سے کسی میں بھی ہو' باجماعت نماز والی مسجد میں ہونا' کسی بیمار کے پاس ہونا' یا جنازے میں ہونا' یا اپنے گھر میں ہونا' یا عادل حکمران کے پاس ہونا' جبکہ اس کی تائید اور توقیر کی جائے' یا جہاد میں ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند اتنی پائے کی نہیں ہے' یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

497 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عمار بيُوت الله هم اَهْلِ الله عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے لوگ ہی اللہ والے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

498 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ألف الْمَسْجد اَلفه الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد کے ساتھ الفت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

499 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ذِئْب الْاِنْسَان كذئب الْغنم يَاْخُذ الشَّاة القاصية والناحية فَاِيَّاكُم والشعاب وَعَلَيْكُم بِالْجَمَاعَة والعامة وَالْمَسْجِد

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة الْعَلَاء بن زِيَاد عَن معَاذ وَلَم يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک شیطان انسان کے لئے بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیے کی حیثیت ہوتی ہے کہ وہ الگ ہونے والی اور کونے پر آجانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے تو تم لوگ الگ الگ ہونے سے بچو اور تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے عام لوگوں کے ساتھ اور مسجد (میں رہنا لازم ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے علاء بن زیاد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے حالانکہ علاء بن زیاد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

500 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للمساجد أوتادا الْمَلَائِكَة جلساؤهم إِن غَابُوا يفتقدوهم وَإِن مرضوا عادوهم وَإِن كَانُوْا فِيْ حَاجَة اَعَانُوهُم ثُمَّ قَالَ جليس الْمَسْجِد على ثَلَاث خِصَال اَخ مُسْتَفَاد اَوْ كلمة حِكْمَة اَوْ رَحْمَة منتظرة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد الله بن سَلام دون قَوْله جليس الْمَسْجِد اِلَى آخِره فَاِنَّهُ لَيْسَ فِيْ اُصلِي وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک مساجد کے کچھ اوتاد (کیل) ہوتے ہیں (یعنی مسجد میں زیادہ دیر بیٹھنے والے لوگ ہوتے ہیں) جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں اگر وہ لوگ غیر موجود ہوں تو فرشتے ان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو وہ فرشتے اس کی عیادت کرتے ہیں اگر وہ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا شخص تین قسم کا ہوتا ہے ایسا شخص جسے فائدہ حاصل ہوا ہو یا کوئی حکمت کی بات ملی ہو یا رحمت اس کی منتظر ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام حاکم نے عبداللہ بن سلام کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''مسجد میں بیٹھنے والا شخص'' اس سے لے کر روایت کے آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں کیونکہ یہ میری اصل میں نہیں ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

501 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْجِد بَيت كل تَقِيّ وتكفل اللّٰه لمن كَانَ الْمَسْجِد بَيته بِالروحِ وَالرَّحْمَة وَالْجَوَاز على الصِّرَاط اِلَى رضوَان اللّٰه اِلَى الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْبَزَّار وَقَالَ إِسْنَاده حسن وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث غير مَا ذكرنَا تَاْتِي فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے اور جس شخص کا مسجد گھر ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راحت اور رحمت اور پل صراط سے

حدیث500:المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر' تفسیر سورۃ النور - حدیث:3442جامع معمر بن راشد - باب فضل المساجد' حدیث:1189مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث:9241شعب الإیمان للبیہقی - فضل المشی إلی المساجد' حدیث:2815

گزر کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جنت کی طرف جانے کا کفیل ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بزار نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے بیان کیا ہے اس بارے میں کچھ احادیث اور بھی ہیں جو ہم نماز کے انتظار سے متعلق باب میں آگے ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

11 - التَّرْهِيب من اِتْيَان الْمَسْجِد لمن أكل بصلا اَوْ ثوما اَوْ كراثا اَوْ فجلا وَنَحْو ذٰلِكَ مِمَّا لَهُ رَائِحَة كريهة

باب: جس شخص نے پیاز یا لہسن یا گندنا' یا کراث (ایک بدبودار سبزی) یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اس کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق ترہیبی روایات

502 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة يَعْنِيْ الثوم فَلَا يقربن مَسْجدنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم فَلَا يقربن مَسَاجدنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهما فَلَا يَأْتِين الْمَسَاجِد وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربن الْمَسَاجِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص اس درخت سے یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔ ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ مساجد میں ہرگز نہ آئیں'' اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص نے اس درخت سے کچھ کھایا ہو وہ مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔

503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربنا وَلَا يصلين مَعنا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ اِيَّاكُم وَهَاتين البقلتين المنتنتين اَن تاكلوهما وتدخلوا مَسَاجدنَا فَاِن كُنْتُم لَا بُد آكلوهما اقتلوهما بالنَّار قتلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے اس درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے' اور ہمارے ساتھ نماز ادا نہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم ان دو بدبودار سبزیوں سے بچ کے رہو! تم انہیں کھا کر ہماری مساجد میں آؤ' اگر تم نے ضرور ہی کھانا ہے' تو آگ پر پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر دو''۔

504 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل بصلا اَوْ ثوما فليعتزلنا اَوْ

فليعتزل مَسَاجِدنَا وليقعد فِيْ بَيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِيْ رِوَايَةٍ: لِمُسْلِم من أكل البصل والثوم والكراث فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَفِيْ رِوَايَةٍ :نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أكل البصل والكراث فغلبتنا الْحَاجة فأكلنا مِنْهَا فَقَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَلَفظِهِ قَالَ إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الخضراوات الثوم والبصل والكراث والفجل فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا يحيى بن رَاشد الْبَصْرِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے پیاز یا لہسن کھایا ہو' تو وہ ہم سے الگ رہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری مساجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے' پیاز یا لہسن' یا گندنہ کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیاز اور گندنہ کھانے سے منع کر دیا' ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی' تو ہم نے اسے کھالیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس چیز سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لہسن' پیاز' گندنہ کراث کو کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اُس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف یحییٰ بن راشد بصری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

505 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثوم والبصل والكراث وَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَشد ذٰلِكَ كُله الثوم أفتحرمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوه من أكله مِنْكُمْ فَلَا يقرب هٰذَا الْمَسْجِد حَتّٰى يذهب رِيحه مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن پیاز اور گندنے کا ذکر کیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! ان میں سے سب سے زیادہ سخت بدبو لہسن کی ہوتی ہے' کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالیا کرو! لیکن تم میں سے' جس نے اسے کھایا ہو وہ اس مسجد کے قریب' اس وقت تک نہ آئے' اس سے اس کی بدبو ختم نہیں ہو جاتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

506 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خطب يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيْ خطبته ثُمَّ اِنَّكُمْ ايها النَّاس تَاكُلُوْنَ شجرتين لا اراهما اِلَّا خبيثتين البصل والثوم لقد رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا وجد ريحهما من الرجل فِي الْمَسْجِد امر بِهِ فَاُخرج اِلَى البقيع فَمَنْ اكلهما فليمتهما طبخا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: اے لوگو! تم ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں پیاز اور لہسن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کسی شخص سے مسجد میں ان دونوں (یا ان میں سے کسی ایک چیز) کی بدبو آتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر میدان کی طرف نکال دیا جاتا تھا جس شخص نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ ان کو پکا کر ان کی بدبو ختم کرے۔

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

507 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الثوم فَلَا يؤذينا بهَا فِيْ مَسْجِدنَا هٰذَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے اس درخت یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری اس مسجد میں آ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائے''۔

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

508 - وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه غزا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَر فوجدوا فِيْ جنانها بصلا وثوما فَاَكَلُوْا مِنْهُ وهم جِيَاع فَلَمَّا رَاح النَّاس اِلَى الْمَسْجِد اِذا ريح الْمَسْجِد بصل وثوم فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربنا . فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ فِيْ مُسْلِم من حَدِيْث اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ بِنَحْوِهِ لَيْسَ فِيْهِ ذكر البصل

❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی انہیں وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن ملے تو ان لوگوں نے وہ کھا لئے کیونکہ وہ لوگ بھوکے تھے جب وہ مسجد کی طرف آئے اور مسجد میں پیاز اور لہسن کی بو پھیلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں پیاز کا تذکرہ نہیں ہے۔

509 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وتفله بَيْن عَيْنَيْهِ وَمَنْ أكل مِنْ هٰذِهِ البقلة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا ثَلَاثًا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا' اور جو شخص اس خبیث سبزی کو کھالے' وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

ترغيب النِّسَاء فِي الصَّلَاة فِي بُيُوتهنَّ ولزومها وترهيبهن من الْخُرُوج مِنْهَا

باب: خواتین کیلئے اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے' گھروں میں رہنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان کے گھروں سے باہر نکلنے سے متعلق ترہیبی روایات

510 - عَن أم حميد امْرَأَة أبي حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَت إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أحب الصَّلَاة مَعَك قَالَ قد علمت أَنَّك تحبين الصَّلَاة معي وصلاتك فِي بَيْتك خير من صَلَاتك فِي حجرتك وصلاتك فِي حجرتك خير من صَلَاتك فِي دَارك وصلاتك فِي دَارك خير من صَلَاتك فِي مَسْجِد قَوْمك وصلاتك فِي مَسْجِد قَوْمك خير من صَلَاتك فِي مَسْجِدي قَالَ فَأمرت فَبنِي لَهَا مَسْجِد فِي أقْصَى شَيْء من بَيتهَا وأظلمه وَكَانَت تصلي فِيهِ حَتَّى لقِيت الله عز وَجل

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة: بَاب اخْتِيَار صَلَاة الْمَرْأَة فِي حُجْرَتهَا على صَلَاتهَا فِي دارها وصلاتها فِي مَسْجِد قَومهَا على صَلَاتهَا فِي مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِن كَانَت صَلَاة فِي مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعدل ألف صَلَاة فِي غَيره من الْمَسَاجِد وَالدَّلِيل على أَن قَول النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِي مَسْجِدي هَذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ صَلَاة الرِّجَال دون صَلَاة النِّسَاء هَذَا كَلَامه

سیدہ ام حمید رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ تم میری اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو لیکن تمہارا تمہارے گھر میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے محلے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا

حديث510: صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب صلاة النساء في الجماعة - باب اختيار صلاة المرأة في حجرتها على صلاتها في دارها' حديث: 1586 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر البيان بأن صلاة المرأة كلما كانت أستر كان أعظم لأجرها' حديث: 2241 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم حميد' حديث: 26508 مسند الروياني - أبو زرعة عمرو بن جابر' حديث: 1096

کرنا' تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس خاتون کی ہدایت کے تحت' اس کے لئے اس کے گھر کے اندرونی اور تاریک ترین حصے میں نماز کی جگہ مخصوص کر دی گئی' وہ خاتون اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک' اسی جگہ نماز ادا کرتی رہیں۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ نے اس کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: "باب: عورت کا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے کو' اپنے محلے میں نماز ادا کرنے پر' اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر' اور اس کے مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے پر اختیار کرنا' اگرچہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا' کسی اور مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے کے برابر ہے' اور اس کی دلیل' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے' مردوں کا نماز ادا کرنا مراد لیا ہے' اس کے ذریعے خواتین کی نماز مراد نہیں ہے۔ یہ امام ابن خزیمہ کا کلام تھا۔

511 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير مَسَاجد النِّسَاء قَعْر بُيُوتهنَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْ إِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج أَبِي السَّمْح عَن السَّائِب مولى أم سَلمَة عَنْهَا وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة لَا أعرف السَّائِب مولى أم سَلمَة بعدالة وَلَا جرح وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الإِسْنَاد

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"خواتین کے لئے' نماز ادا کرنے کی' سب سے بہترین جگہ اُن کے گھر کا اندرونی حصہ ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جبکہ امام حاکم نے' اسے دراج ابوسمح کے حوالے سے' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے حوالے سے' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے بارے میں کسی عدالت یا جرح کا مجھے علم نہیں ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

512 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الْمَرْأَة فِيْ بَيتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِيْ حُجْرَتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ دارها خير من صَلَاتهَا فِيْ مَسْجِد قَومهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت کا اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور اس کا اپنے بیرونی کمرے میں' نماز ادا کرنا' اس کے لئے اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور اس کا اپنے

گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا اُس کے لئے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

513 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تمنعوا نساء كم الْمَسَاجِد وبيوتهن خير لَهُنَّ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اپنی خواتین کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو ویسے اُن کے گھر (نماز کی ادائیگی کے لئے) ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

514 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة وَانَّهَا اِذا خرجت من بَيتهَا استشرفها الشَّيْطَان وَانَّهَا لَا تكون أقرب اِلَى اللّٰه مِنهَا فِيْ قَعْر بَيتهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت پردے کی چیز ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

515 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْمَرْاَة فِيْ بَيتهَا أفضل من صَلَاتهَا فِيْ حُجرَتهَا وصلاتها فِيْ مخدعها أفضل من صَلَاتهَا فِيْ بَيتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتردد فِيْ سَمَاع قَتَادَة هٰذَا الْخَبَر من مُورق

والمخدع بِكَسْر الْمِيم وَإِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الخزانة فِي الْبَيْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت کا اپنے (اندرونی) کمرے میں نماز ادا کرنا اس کے لئے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس کا اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا اس کے لئے اپنے کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے قتادہ کے اس روایت کے مورق سے سماع کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے۔

لفظ "مخدع" میں 'م' پر زیر ہے اور 'خ' ساکن ہے اور 'د' پر زبر ہے اس سے مراد گھر کی اندرونی کوٹھڑی ہے۔

516 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة فَاِذا خرجت استشرفها الشَّيْطَان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا بِلَفْظِهٖ وَزَاد وَأقرب مَا تكون من وَجه رَبهَا وَهِي فِيْ قَعْر بَيتهَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت پردے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''عورت اپنے پروردگار کے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرے''۔

518 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه من رِوَايَة اِبْرَاهِيم الهجرى عَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ صَلَاة الْمَرْاَة اِلَى اللّٰه فِي اَشد مَكَان فِي بَيتهَا ظلمَة

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابراہیم ہجری کے حوالے سے ابواحوص کے حوالے سے اُن سے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کرے''۔

519 - وَفِي رِوَايَة عِنْد الطَّبَرَانِيّ قَالَ النِّسَاء عَورَة وَان الْمَرْاَة لتخرج من بَيتهَا وَمَا بهَا بَاس فيستشرفها الشَّيْطَان فَيَقُول اِنَّك لَا تمرين بِاَحَد اِلَّا اَعْجَبته وَان الْمَرْاَة لتلبس ثِيَابهَا فَيُقَال اَيْن تريدين فَتَقول اَعُود مَرِيضا اَوْ اَشهد جَنَازَة اَوْ اُصَلِّي فِي مَسْجِد وَمَا عبدت امْرَاَة رَبهَا مثل اَن تعبده فِي بَيتهَا . وَاِسْنَاد هٰذِه حسن

قَوْله فيستشرفها الشَّيْطَان اَي ينتصب وَيرْفَع بَصَره اِلَيْهَا ويهم بهَا لِاَنَّهَا قد تعاطت سَببا من اَسبَاب تسلطه عَلَيْهَا وَهُوَ خُرُوجهَا من بَيتهَا

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین پردے کی چیز ہیں جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے جبکہ اسے اس کی ضرورت بھی نہ ہو تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم جس بھی شخص کے پاس سے گزرو گی اسے اچھی لگو گی جب عورت (باہر جانے کے لئے) کپڑے پہنتی ہے (یعنی تیار ہوتی ہے) اور اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم (کہاں) جانا چاہ رہی ہو؟ تو وہ جواب دیتی ہے: میں بیمار کی عیادت کے لئے یا جنازے میں شرکت کے لئے یا مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جانے لگی ہوں حالانکہ کوئی بھی عورت اپنے پروردگار کی اس طرح عبادت نہیں کر سکتی جس طرح کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں کر سکتی ہے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''فیستشرفہ الشیطان'' سے مراد یہ ہے: وہ اس کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا ہے کیونکہ اس عورت نے ایسا سبب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کے ذریعے شیطان کو اس پر غلبہ حاصل ہو سکے اور وہ سبب اس عورت کا اپنے گھر سے نکلنا ہے۔

520 - وَعَنْ اَبِي عَمْرو الشَّيْبَانِيّ اَنه راى عبد اللّٰه يخرج النِّسَاء من الْمَسْجِد يَوْم الْجُمُعَة وَيَقُولُ

اخرجن الی بیوتکن خیر لکن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن مسجد سے خواتین کو باہر نکلوادیا اور بولے: تم نکل کر اپنے گھر چلی جاؤ' یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَوَات الْخمس والمحافظة عَلَيْهَا وَالْإِيمَان بِوُجُوبِهَا فِيهِ حَدِيثِ ابْن عمر وَغَيره

باب: پانچ نمازوں اور ان کی حفاظت کرنے ان کے واجب ہونے پر ایمان رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے احادیث منقول ہیں

521 - عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بنى الْإِسْلَام على خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه واقام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة وَصَوْم رَمَضَان وَحج الْبَيْت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' اور زکوٰۃ ادا کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا' اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے' ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

522 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طلع علينا رجل شَدِيْد بَيَاض الثِّيَاب شَدِيْد سَواد الشّعْر لَا يرى عَلَيْهِ اثر السّفر وَلَا يعرفهُ منا اَحد حَتّٰى جلس إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسند رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوضع كفيه على فَخذيهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَخْبرنِي عَن الْإِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَهُوَ مَرْوِيّ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک صاحب ہمارے سامنے آئے' جن کے کپڑے انتہائی سفید تھے' اور ان کے بال انتہائی سیاہ تھے' ان پر سفر کا نشان نظر نہیں آرہا تھا' اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گئے' انہوں نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملالئے' اور اپنی ہتھیلی اپنی رانوں پر رکھ لیں' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے' تو نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اسلام سے مراد یہ ہے) کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے' صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

523 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهرا بِبَاب اَحَدُكُمْ یغْتَسل فِیْهِ كل یَوْم خمس مَرَّات هَلْ یبْقى من درنه شَیْءٍ قَالُوْا لَا یبْقى من درنه شَیْءٍ قَالَ فَكَذٰلِكَ مثل الصَّلَوَات الْخمس یمحو اللّٰه بِهن الْخَطَایَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِیْثِ عُثْمَان

الدَّرن بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِیْعًا هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر کسی شخص کے دروازے کے آگے نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے' تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "الدرن" میں 'د' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

524 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَی الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَیْنَهُنَّ مَا لم تغش الْكَبَائِر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

525 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصَّلَوَات الْخمس كَفَّارَة لما بَیْنهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْت لَو اَن رجلا كَانَ یعتمل وَكَانَ بَیْن مَنْزِلِه وَبَیْن معتمله خَمْسَة اَنهَار فَاِذَا اَتَی معتمله عمل فِیْهِ مَا شَاءَ اللّٰه فَاَصَابَهُ الْوَسخ اَوْ الْعرق فَكلما مر بنهر اغْتسل مَا كَانَ ذٰلِكَ یبْقى من درنه فَكَذٰلِكَ الصَّلَاة كلما عمل خَطِیئَة فَدَعَا واستغفر غفر لَهُ مَا كَانَ

قبلها . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِير بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وشواهده كَثِيرَة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' درمیان میں ہونے والے (صغیرہ گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص کہیں کام کرتا ہو' اور اس کے گھر اور کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں ہوں' جب وہ اپنے کام کرنے کی جگہ پر آئے' تو جتنا اللہ کو منظور ہو' وہاں کام کرے' تو اسے میل کچیل لگ جائے' پسینہ آ جائے' پھر (واپسی پر) جب بھی وہ (جس بھی) نہر کے پاس سے گزرے' تو وہاں غسل کرلے' تو اس کا کوئی بھی میل باقی نہیں رہے گا' نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے جب کوئی خطا کرے گا' تو پھر دعا کرے گا' اور مغفرت طلب کرے گا' تو اس کے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے' اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

526 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الصَّلَوَات الْخمس كَمثل نهر جَار غمر على بَاب اَحَدكُم يغْتَسل مِنْهُ كل يَوْم خمس مَرَّات..... رَوَاهُ مُسلِم

وَالغمر بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَإِسْكَان الْمِيم بعدهمَا رَاء هُوَ الْكثير

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ نمازوں کی مثال بہتی ہوئی نہر کی مانند ہے' جو کسی شخص کے دروازے پر موجود ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''غمر'' میں 'غ' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد زیادہ ہونا ہے۔

527 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الصُّبْح غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الظُّهْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الْعَصْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الْمغرب غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَإِذَا صليتم الْعشَاء غسلتها ثُمَّ تنامون فَلَا يكْتب عَلَيْكُم حَتَّى تستيقظوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَإِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اشبه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جل جاتے ہو' تم لوگ جل جاتے ہو' پھر جب تم صبح کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' تم جلتے ہو (یعنی تم گناہ کرتے ہو) پھر تم ظہر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو (یعنی گناہوں کو) دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو

پھر جب تم عصر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو' جب تم مغرب کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو' پھر جب تم عشاء کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اسے دھو دیتی ہے' پھر تم سو جاتے ہو' تو تمہارے بیدار ہونے تک تمہارے خلاف کچھ نوٹ نہیں کیا جاتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہ زیادہ مناسب ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

528 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا يُنَادي عِند كل صَلَاة يَا بني آدم قُوْمُوْا اِلٰى نيرانكم الَّتِيْ أوقدتموها فاطفئوها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ يحيى بن زُهَيْر الْقرشِي

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرِجَالِهِ كلهم مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح سراة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے' جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے: اے بنی آدم! تم نے جو آگ جلائی تھی' اس کی طرف جاؤ (اور نماز پڑھ کر) اسے بجھا دو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن زہیر قرشی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

529 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يُبْعَث مُنَادٍ عِنْد حَضْرَة كل صَلَاة فَيَقُوْلُ يَا بني آدم قُوْمُوْا فاطفئوا مَا أوقدتم على اَنفسكُمْ فَيَقُوْمُوْنَ فيتطهرُوْنَ وَيصلونَ الظّهْر فَيغْفر لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حضرت الْعَصْر فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْمغرب فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْعَتَمَة فَمثل ذٰلِكَ فينامون فمدلج فِيْ خير ومدلج فِيْ شَرّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اے اولادِ آدم! تم اٹھو اور تم نے اپنے خلاف جو آگ جلائی تھی اسے (نماز پڑھ کر) بجھا دو! تو وہ لوگ اٹھتے ہیں' وضو کرتے ہیں اور ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں' تو ان دو نمازوں کے درمیان کے اُن کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر جب عصر کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب عشاء کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب لوگ سو جاتے ہیں' تو کوئی بھلائی کے عالم میں رات گزارتا ہے' اور کوئی برائی کے عالم میں رات گزارتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

530 - وَعَنْ طارق بن شهاب انه بات عِند سلمان الفارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لِينظر مَا اجتِهاده قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي من آخر اللَّيْل فَكَأَنَّهُ لم يرَ الَّذِي كَانَ يظن فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا على هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَات لهٰذِهِ الْجراحَات مَا لم تصب المقتلة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا هٰكَذَا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنے اہتمام سے عبادت کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: رات کے آخری حصے میں' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' یوں محسوس ہو رہا تھا' جیسے انہیں طارق بن شہاب کے ارادے کا اندازہ نہیں ہو سکا' انہوں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو! یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی' جبکہ تم نے قتل کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر' ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو یہ روایت آگے چل کر مکمل آئے گی۔

531 - وَعَنْ عمر بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن شهِدت أَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَأَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ أَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀ حضرت عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں' اور میں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں' اور میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں' اور میں رمضان میں نوافل ادا کرتا ہوں' تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

532 - وَعَنْ أَبِي مُسْلِم التغلبي قَالَ دخلت على أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ إِن رجلا حَدثنِي عَنْك أَنَّك سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ فأسبغ الْوضُوء فَغسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَأسه وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاة مَفْرُوضَة غفر اللّٰه لَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت إِلَيْهِ رِجْلَاهُ وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت إِلَيْهِ أُذُنَاهُ وَنظرت إِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِهِ نَفسه من سوء

فَقَالَ وَاللّٰه قد سَمعته من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرا

رَوَاهُ أَحْمد وَالْغَالِب على سَنَده الْحسن وَتقدم لَهُ شَوَاهِد فِي الْوضُوء وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ابو مسلم تغلبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! ایک شخص نے آپ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور دونوں بازو دھوتا ہے' اور اپنا چہرہ دھوتا ہے' اور اپنے سر پر مسح کرتا ہے' اور کانوں پر مسح کرتا ہے' پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا جس کو اس کے ہاتھوں نے سرانجام دیا تھا یا جس کو اس کے کانوں نے سنا تھا یا جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' یا جس کے بارے میں اس نے اپنے دل میں برا سوچا تھا''۔

تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند پر غالب یہ ہے کہ یہ حسن ہے' وضو سے متعلق اس سے پہلے اس کے شواہد گزر چکے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

533 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يُصَلِّي وخطاياه مَرْفُوْعَة على رَأسه كلما سجد تحات عَنهُ فيفرغ من صلَاته وَقد تحاتت عَنهُ خطاياه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير وَفِيْهِ اَشْعَث بن اَشْعَث السعداني لم اقف على تَرْجَمته

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مسلمان نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں' جب وہ سجدے میں جاتا ہے' تو وہ اس سے نیچے گر جاتی ہیں' جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے' تو اُس سے اس کی تمام خطائیں گر چکی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن اشعث سعدانی ہے' میں اس کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

534 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كنت مَعَ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ تَحت شَجَرَة فَاَخذ غصنا مِنْهَا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم افعل هٰذَا قلت وَلم تَفْعَلهُ قَالَ هٰكَذَا فعل بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مَعَه تَحت شَجَرَة وَاَخذ مِنْهَا غصنا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه فَقَالَ يَا سلمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم افعل هٰذَا قلت وَلم تَفْعَلهُ قَالَ اِن الْمُسلم اِذا تَوَضَّا فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ صلى الصَّلَوَات الْخمس تحاتت خطاياه كَمَا تحات هٰذَا الْورق وَقَالَ اَقِمِ الصَّلَاة طرفِي النَّهَار وَزُلَفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِيْنَ هود

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا عَليّ بن زيد

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں ایک درخت کے نیچے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے اس

درخت کی ایک شاخ پکڑی جو خشک تھی اور اسے ہلایا' تو اس شاخ کے پتے نیچے گر گئے' پھر انہوں نے فرمایا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا' میں بھی اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھا' آپ ﷺ نے ایک خشک پکڑ کر اسے ہلایا' تو اس کے پتے نیچے گر گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر پانچ نمازیں ادا کرے' تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں' جس طرح یہ پتے جھڑ گئے ہیں''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی نماز ادا کرو' کیونکہ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے نقل کردہ روایت کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

535 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اکب فاکب کل رجل منا یبکی لَا نَدْرِی علی مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِیْ وَجهه الْبُشْرٰی وَکَانَت اَحَبَّ اِلَیْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من رجل یُصَلِّی الصَّلَوَات الْخمس ویصوم رَمَضَان وَیخرج الزَّکَاة ویجتنب الْکَبَائِر السَّبع اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِیَة یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی اِنَّهَا لتصطفق ثُمَّ تَلا (اِن تجتنبوا کَبَائِر مَا تنهون عَنهُ نکفر عَنْکُمْ سَیِّئَاتکُمْ وَنُدْخِلکُمْ مدخلًا کَرِیمًا) النِّسَاء وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے' جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد آپ ﷺ نے سر جھکا لیا' تو ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا لیا' ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا' تو آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کا تاثر تھا' اور یہ چیز ہمارے لئے سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ بہتر تھی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص پانچ نمازیں ادا کرے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے' یہاں تک کہ وہ (یعنی جنت کے آٹھوں دروازے) اضطراب کا شکار ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو' جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے' تو ہم تمہاری برائیاں تم سے ختم کر دیں گے' اور تمہیں عزت والے ٹھکانے میں داخل کریں گے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

536 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد انصرافنا من صَلاتنَا اراهُ قَالَ الْعَصْر فَقَالَ مَا اَدْرِي احدثكُمْ اَوْ أسكت قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن خيرا فحدثنا وَاِن كَانَ غير ذٰلِكَ فَاللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ مَا من مُسْلِم يتَطَهَّر فَيتم الطَّهَارَة الَّتِيْ كتب اللّٰه عَلَيْهِ فَيصَلي هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس اِلَّا كَانَت كَفَّارَات لما بَيْنهَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه لأحدثكم حَدِيْثا لَوْلَا آيَة فِيْ كتاب اللّٰه مَا حَدَّثتكُمُوْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يتَوَضَّا رجل فَيحسن وضوءه ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاة اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ مَا بَيْنهَا وَبَيْنَ الصَّلَاة الَّتِيْ تَلِيهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ بات تمہارے ساتھ کروں یا خاموش رہوں، تو ہم نے عرض کی: اگر بھلائی کی بات ہے تو آپ ہمیں بیان کردیں اور اگر اس کے علاوہ ہے تو پھر اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے مکمل وضو کرے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر لازم قرار دیا ہے اور یہ پانچ نمازیں ادا کرے، تو یہ چیز اس کے لئے درمیان (میں ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جائے گی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں، اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت مذکور نہ ہوتی، تو میں یہ حدیث تم لوگوں کو بیان نہ کرتا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے، اور پھر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے بعد والی نماز کے درمیان والے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

537 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا للصَّلَاة فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلَى الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة فصلاهَا مَعَ النَّاس اَوْ مَعَ الْجَمَاعَة اَوْ فِي الْمَسْجِد غفر لَهٗ ذنُوبه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے، اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چل کر جائے، اور اسے لوگوں کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے جماعت کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے مسجد میں ادا کرے، تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے"۔

538 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امرىءٍ مُسْلِم

تحضره صَلَاة مَكْتُوبَة فيحسن وضوء ها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم تؤت كَبِيْرَة وَذٰلِكَ الدَّهر كُله

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح وضو کر کے اچھی طرح خشوع وخضوع اور رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ نماز اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہتی ہے''۔

539 - وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كل صَلَاة تحط مَا بَيْن يديهَا من خَطِيئَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابو یوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نماز اپنے سے آگے (یعنی پہلے) والے گناہوں کو مٹا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

540 - وَعَنِ الْحَارِث مولى عُثْمَان قَالَ جلس عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَه فجَاء الْمُؤَذّن فَدَعَا بِمَاء فِیْ اِنَاء اَظُنُّه يكون فِيْهِ مد فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ وضوئی هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ وضوئی هٰذَا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي صَلَاة الظّهْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الصُّبْح ثُمَّ صلى الْعَصْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الظّهْر ثُمَّ صلى الْمغرب غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الْعَصْر ثُمَّ صلى الْعشَاء غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الْمغرب ثُمَّ لَعَلَّه يبيت يتمرغ ليلته ثُمَّ اِن قَامَ فَتَوَضَّأ فصلى الصُّبْح غفر لَهُ مَا بَيْنهَا وَبَيْن صَلَاة الْعشَاء وَهن الْحَسَنَات يذهبن السَّيِّئَات قَالُوْا هٰذِهِ الْحَسَنَات فَمَا الْبَاقِيَات يَا عُثْمَان قَالَ هِيَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَاللّٰه أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے' ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران مؤذن آیا' تو انہوں نے پانی منگوایا' جو ایک ایسے برتن میں آیا' میرا یہ گمان ہے کہ اس میں ایک 'مد' پانی آتا ہوگا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر ظہر کی نماز ادا کرے' تو اس کے اُس نماز اور صبح کی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر وہ عصر کی نماز ادا کر لے' تو اس کے عصر اور ظہر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ مغفرت کی نماز ادا کر لے' تو اس کے مغرب اور عصر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ عشاء کی

نماز ادا کرلے تو اس کے عشاء اور مغرب کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر وہ رات یوں بسر کرے گا کہ اس رات میں وہ کروٹیں بدلتا رہا ہوگا' پھر اگر وہ وضو کر کے صبح کی نماز ادا کرلے' تو اس کے صبح اور عشاء کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی یہی وہ نیکیاں ہیں' جو برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں' لوگوں نے عرض کی: یہ تو وہ نیکیاں ہوگئیں' تو باقی رہ جانے والی چیزوں سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے۔

541 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِيْ ذمَّة الله فَلَا يطلبكم الله من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه على وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم . رَوَاهُ مُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرِهم وَيَاتِيْ فِيْ بَاب صَلَاة الصُّبْح وَالْعَصر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب نہ لے' کیونکہ جس شخص سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب لے گا' اور پھر (وہ اس کی کوتاہی) پکڑے گا' تو اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے جہنم میں آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو صبح اور عصر کی نماز سے متعلق باب میں بھی یہ روایت آئے گی۔

542 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِيْ صَلَاة الصُّبْح وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسالهم رَبّهُمْ وَهُوَ أَعْلَم بهم كَيفَ تركتُم عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کے فرشتے' اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں' وہ صبح کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے

حدیث 541: صحیح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة - حديث: 1086' مستخرج أبي عوانة - باب الدليل على أن من صلى المكتوبة وحده ليس عليه إعادتها' حديث: 999' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر إثبات ذمة الله جل وعلا للمصلي صلاة الغداة' حديث: 1763' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب من قال : في الصبح' حديث: 2021' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث جندب - حديث: 18446

ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے: حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تھا' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

543 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَ اَوَّلَ مَا افترض اللّٰه على النَّاس من دينهم الصَّلاة وَآخر مَا يبْقى الصَّلاة وَاَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الصَّلاة وَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا فِيْ صَلَاةِ عَبْدِي فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَت نَاقِصَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا هَلْ لعبدى من تطوع فَاِن وجد لَهٗ تطوع تمت الْفَرِيضَة من التَّطَوُّع ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ زَكَاته تَامَّة فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَت نَاقِصَة قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لَهٗ صَدَقَة فَاِن كَانَت لَهٗ صَدَقَة تمت لَهٗ زَكَاته . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دین کے حوالے سے' اُن پر جو چیز سب سے پہلے فرض کی ہے' وہ نماز ہے' اور جو چیز سب سے آخر میں باقی رہے گی' وہ بھی نماز ہے' اور سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کی نماز کا جائزہ لو! اگر یہ مکمل ہے' تو اسے مکمل نوٹ کرو' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے' اگر تو اس کی نفل نماز موجود ہوگی' تو نفل کے ذریعے اس کے فریضے کو مکمل کر لیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو! کیا اس کی زکوٰۃ مکمل ہے؟ اگر مکمل ہوگی' تو اس کو مکمل نوٹ کیا جائے گا' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا اس نے کوئی صدقہ کیا تھا؟ اگر تو اس نے صدقہ کیا ہوگا' تو اس کے ذریعے اس کی زکوٰۃ مکمل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

544 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهِن مَعَ اِيْمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلا وَآتى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه وَاَدّى الْاَمَانَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءِ الْاَمَانَة قَالَ الْغسْل من الْجَنَابَة اِن اللّٰه لم يَاْمَن ابْن آدم على شَيْءٍ من دينه غَيرهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جنہیں کوئی شخص ایمان کے ہمراہ ادا کرے گا' تو جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے' اور ان کے وضو' ان کے رکوع' ان کے سجود' ان کے اوقات سمیت حفاظت کرے' اور رمضان کے روزے رکھے' اور بیت اللہ

کا حج کرے اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور زکوٰۃ ادا کرے اور اپنی خوشی سے ادا کرے اور امانت ادا کرے (تو اسے یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا) عرض کی گئی: یارسول اللہ! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غسل جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اس کے دین میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کے حوالے سے امین نہیں بنایا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

545 - وَعَنْ عبادة بن الصامت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوات كتبهن الله على العباد فَمَنْ جَاءَ بهن وَلَمْ يضيع مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بحقهن كَانَ لَهُ عِنْد الله عهد اَن يدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ لم يَأْتِ بِهن فَلَيْسَ لَهُ عِنْد الله عهد اِنْ شَاءَ عذبه وَاِنْ شَاءَ ادخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا' اور ان میں سے کسی بھی چیز کو ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ضائع نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

546 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوات افترضهن الله من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَاَتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على الله عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ على الله عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه

❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کا وضو اچھی طرح کر کے انہیں مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

547 - وَعَنْ سَعْد بْنِ اَبِيْ وَقَّاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ اخوان فَهَلَك أَحدهمَا قبل صَاحبه بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَذكرت فَضِيلَة الْاَوَّل مِنْهُمَا عِنْد رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الم يكن الاخر مُسلما قَالُوْا بَلٰى وَكَانَ لَا بَاْس بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريكم مَا بلغت بِهِ صلَاته اِنَّمَا مثل الصَّلَاة كَمثل نهر عذب غمر بِبَاب اَحَدكُمْ يقتحم فِيْهِ كل يَوْم خمس

مَرَّات فَمَا تَرَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يبقى من درنه فَاِنَّكُم لَا تَدْرُوْنَ مَا بلغت بِهٖ صَلاته

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهٗ وَأحمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا انه قَالَ عَن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعت سَعْدا وناسا من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رجلَانِ اَخَوان فِيْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحدهمَا أفضل من الْاٰخر فتوفي الَّذِيْ هُوَ أفضلهما ثُمَّ عمر الْاٰخر بعد اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة ثُمَّ توفّي فَذكر ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ألم يكن يُصَلِّي قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَأْس بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وماذا يدريكم مَا بلغت بِهٖ صَلَاته الحَدِيْث

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی بھائی تھے ان میں سے ایک کا دوسرے سے چالیس دن پہلے انتقال ہو گیا' ان دونوں میں سے پہلے والے کی فضیلت کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوسرا (جو زندہ بچا ہے) وہ مسلمان نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ اس کی نماز اسے کہاں تک پہنچا دے گی؟ نماز کی مثال میٹھے پانی کی اس نہر کی طرح ہے جو زیادہ پانی والی ہو' اور کسی شخص کے دروازے کے پاس موجود ہو' اور آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو' تو تم کیا سمجھتے ہو اس کے میل میں سے کچھ باقی بچے گا؟ تم لوگوں کو کیا پتہ؟ کہ اس دوسرے شخص کی نماز اسے کہاں تک پہنچا دے گی؟

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام نسائی نے نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ فضیلت رکھتا تھا' جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا' اس کا انتقال ہو گیا' جبکہ دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک زندہ رہا' پھر اس کا بھی انتقال ہو گیا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس (دوسرے والے بھائی) نے (پہلے بھائی کے انتقال کے بعد) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے؟''......الحدیث۔

548 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد اَحدهمَا وَأخر الْاٰخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبيد اللّٰه فَرَاَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا اَدخل الْجنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَاَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذكر لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهٖ أطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا ابعد من السَّمَاء وَالْاَرْض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے کی شاخ "بلی" سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے' وہ دونوں ایک ساتھ اسلام لائے' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا' اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ان دونوں میں سے' جس کا بعد میں انتقال ہوا تھا' وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا' میں اس پر بڑا حیران ہوا' اگلے دن میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا اس دوسرے والے نے) اس (پہلے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے' اور چھ ہزار رکعات ادا نہیں کیں اور اتنی' اتنی نماز ادا نہیں کی' یعنی پورے سال کی نمازیں ادا نہیں کیں۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کی مانند' لیکن اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے"۔

549 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْاِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وَاَسْهُمُ الْاِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالزَّكَاةُ وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيْهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعَهُمْ وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا رَجَوْتُ اَنْ لَا اٰثَمَ لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں' اس شخص کو' جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ اس شخص کی مانند نہیں کرے گا' جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کو اس لئے اپنا دوست نہیں بناتا کہ قیامت کے دن اسے کسی اور کے حوالے کردے' اور جو بھی بندہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس بندے کو ان لوگوں کے ساتھ رکھے گا' اور چوتھی بات یہ ہے کہ اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں' تو مجھے یہ امید ہے کہ یہ گناہ نہیں ہوگا (یعنی یہ قسم سچی ہوگی) کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی کرے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

550 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهِ اَبُوْ يَحْيَى الْقَتَّاتُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی کنجی' نماز ہے"۔

یہ روایت امام دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابویحییٰ قتات ہے۔

551 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قرط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صلحت صلح سَائِر عمله وَإِنْ فَسدتْ فسد سَائِر عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِإِسْنَادِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ ٹھیک ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک ہوں گے اور اگر یہ خراب ہوگی تو باقی تمام اعمال بھی خراب ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

552 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ ينظر فِي صَلَاته فَإِنْ صلحت فَقَدْ اَفْلح وَإِنْ فَسدتْ خَابَ وخسر

رَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضا

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اس کی نماز کا جائزہ لیا جائے گا اگر وہ ٹھیک ہوگی تو وہ بندہ کامیاب ہوگا اور اگر وہ خراب ہوگی تو وہ بندہ رسوا ہوگا اور خسارے کا شکار ہوگا''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

553 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ إِنَّمَا مَوضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّاْس من الْجَسَد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں جس کی امانت نہیں اور اس شخص کی نماز نہیں جس کی طہارت نہیں اس شخص کا دین نہیں جس کی نماز نہیں دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو جسم میں سر کا مقام ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: حسین بن حکم حبری اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

554 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من امته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظُ وَلَا بَأْس بِإسْنَادِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے اپنے آس پاس موجود افراد سے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز، زکوۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ، زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ سے صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

555 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمرو رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا اَن رجلا اَتى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَن افضل الْاَعْمَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلاة ثَلَاث مَرَّات قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل الله فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نماز' تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہی جواب دیا' پھر اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

556 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خير اَعمالكُم الصَّلاة وَلنْ يحافظ على الْوضُوء إِلَّا مُؤمن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ سوى وهم اَبِيْ بِلَال وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من غير طَرِيْق اَبِيْ بِلَال بِنَحْوِهِ وَتقدم هُوَ وَغَيْرِه فِي الْمُحَافظَة على الْوضُوء وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ سَلمَة بن الْاَكْوَع وَقَالَ فِيْهِ وَاعْلَمُوا اَن اَفضل اَعمالكُم الصَّلاة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سیدھے رہو' اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صرف یہ علت ہے کہ ابوبلال نامی راوی کو وہم ہوا ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبلال کے علاوہ' ایک اور سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے' یہ اور دوسری روایات' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' جو وضو کی حفاظت کرنے سے متعلق ہیں

یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''تم لوگ یہ بات جان لو! تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز ہے''۔

557 - وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَن حَافَظَ علي الصَّلَوَاتِ الْخمس ركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَعلم اَنَّهُنَّ حق من عِنْد الله دخل الْجنَّة اَوْ قَالَ وَجبت لَهُ الْجنَّة اَوْ قَالَ حرم على النَّار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پانچ نمازوں کی' اُن کے رکوع' سجود اور اوقات سمیت حفاظت کرے' اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ حق ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ جہنم کے لئے حرام ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

558 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم اَن الصَّلَاة حق مَكْتُوْب وَاجِب دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَعبد الله ابْن الامَام اَحْمد على الْمسند وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَيْسَ عِنْده وَلَا عِنْد عبد الله لَفْظَة مَكْتُوْب . قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث أخر تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِيْ الزَّكَاة وَالْحج وَغَيرهمَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات جان لے کہ نماز حق ہے' لازم کی گئی ہے' اور واجب ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ''مسند'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم امام حاکم اور عبداللہ بن احمد کی روایت میں لفظ ''لازم کی گئی'' نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب دیگر احادیث بھی آئیں گی' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہوں گی وہ حج' زکوٰۃ اور دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

14 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة مُطلقًا وَفضل الرُّكُوْع وَالسُّجُوْد والخشوع

باب: نماز سے متعلق' مطلق ترغیبی روایات' نیز رکوع کرنے' سجدہ کرنے' اور خشوع کی فضیلت

559 - عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْاِيمَان وَالْحَمد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك . رَوَاهُ مُسلم وَغَيره وَتقدم

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ' الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ' برہان ہے' صبر' روشنی ہے' قرآن تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

560 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج فِى الشتَاء وَالْوَرق يتهافت فَاخذ بِغُصْن من شَجَرَة قَالَ فَجعل ذٰلِكَ الْوَرق يتهافت فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن العَبْد الْمُسْلِم لَيُصَلِّى الصَّلَاة يُرِيد بهَا وَجه اللّٰه فتهافت عَنهُ ذنُوبه كَمَا تهافت هٰذَا الْوَرق عَن هٰذِهِ الشَّجَرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے اس وقت پت جھڑ کا موسم تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ پکڑی' تو (اس کو ہلایا) تو اس کے پتے گرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ نماز ادا کرتا ہے' اور اس نماز کے ذریعے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو اس شخص کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

561 - وَعَنْ معدان بن اَبِىْ طَلْحَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقِيت ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخبرنِىْ بِعَمَل أعمله يدخلنى اللّٰه بِهِ الْجنَّة اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه فَسكت ثُمَّ سَالته فَسكت ثُمَّ سَالته الثَّالِثَة فَقَالَ سَالت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْك بِكَثْرَة السُّجُود فَاِنَّك لَا تسْجد لله سَجْدَة اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط بهَا عَنْك خَطِيئَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀❀ معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے کہا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جس پر میں عمل کروں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کر دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے بارے میں بتایئے' تو وہ خاموش رہے' میں نے پھر ان سے سوال کیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم پر بکثرت سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہاری خطاء کو ختم کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نقل کی ہے۔

562 - وَعَنْ عبادۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من عبد یسجد للّٰہ سَجْدَۃً اِلَّا کتب اللّٰہ لَہٗ بھَا حَسَنَۃ ومحا عَنْہُ بھَا سَیِّئَۃ وَرفع لَہٗ بھَا دَرَجَۃ فاستکثروا من السُّجُود . رَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' تو تم لوگ بکثرت سجدے کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

563 - وَعَنْ ابی ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أقرب مَا یکون الْعَبْد من ربہ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ ساجد فَاَکْثرُوْا الدُّعَاء . رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب وہ سجدے کی حالت میں ہو' تو تم لوگ (سجدے کی حالت میں) بکثرت دعا کرو''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

564 - وَعَنْ ربیعَۃ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت اخدم النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھاری فَاِذَا کَانَ اللَّیْل آویت اِلٰی بَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبت عِنْدہ فَلَا اَزَال اسمعہ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّی حَتّٰی امل اَوْ تغلبنی عَیْنی فانام فَقَالَ یَوْمًا یَا ربیعَۃ سلنی فاعطیك فَقُلْتُ اَنْظرنِیْ حَتّٰی أنظر وتذکرت اَن الدُّنْیَا فانیۃ مُنْقَطِعَۃ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسالك اَن تَدْعُو اللّٰہ اَن ینجینی مِنَ النَّار ویدخلنی الْجَنَّۃ فَسکت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من اَمرك بھٰذَا قلت مَا اَمرنِیْ بِہٖ اَحَد وَلٰکِنِّیْ علمت اَنَ الدُّنْیَا مُنْقَطِعَۃ فانیۃ وَاَنت من اللّٰہ بِالْمَکَان الَّذِیْ اَنْت مِنْہُ فَاَحْبَبْت اَن تَدْعُو اللّٰہ لی قَالَ اِنِّیْ فَاعل فاعنی

حدیث 562: صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الصلاۃ' باب فضیلۃ السجود فی الصلاۃ وحط الخطایا بھا مع رفع الدرجات - حدیث: 315 مستخرج أبی عوانۃ - باب فی الصلاۃ بین الأذان والإقامۃ فی صلاۃ المغرب وغیرہ' بیان ثواب السجود والترغیب فی کثرۃ السجود - حدیث: 1473 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاۃ' باب فضل الصلوات الخمس - ذکر حط الخطایا ورفع الدرجات لمن سجد فی صلاتہ للہ عز' حدیث: 1755 سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب فضل من سجد للہ سجدۃ - حدیث: 1481 سنن ابن ماجہ - کتاب إقامۃ الصلاۃ' باب ما جاء فی کثرۃ السجود - حدیث: 1419 السنن للنسائی - کتاب التطبیق' باب ثواب من سجد للہ عز وجل سجدۃ - حدیث: 1132 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاۃ' باب فضل التطوع - حدیث: 4694 مصنف ابن أبی شیبۃ - کتاب الصلاۃ' الرجل یرفع رأسہ قبل الإمام من قال یعود فیسجد - حدیث: 4567 السنن الکبرٰی للنسائی - التطبیق' ثواب من سجد للہ عز وجل سجدۃ - حدیث: 714 السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاۃ' جماع أبواب صلاۃ التطوع - باب من أجاز أن یصلی بلا عقد عدد' حدیث: 4254 مسند الطیالسی - وثوبان رحمہ اللہ' حدیث: 1067 مسند ابن الجعد - عمرو عن سالم بن أبی الجعد' حدیث: 59 البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبادۃ بن الصامت' حدیث: 2345 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمہ أحمد - حدیث: 874 معجم الصحابۃ لابن قانع - أبو ذر جندب بن جنادۃ بن سفیان بن عبید بن الوقیعۃ' حدیث: 201

على نَفسِكَ بِكَثرَةِ السُّجُود

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ اِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ مُخْتَصِرًا وَلَفظ مُسْلِمٍ قَالَ كُنتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتيه بوضوئه وَحَاجته فَقَالَ لي سلني فَقُلْتُ اَسالك مرافقتك فِي الْجَنَّة قَالَ اَوْ غير ذٰلِكَ قلت هُوَ ذَاكَ قَالَ فاعني على نَفسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُود

❀❀ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' جب رات کا وقت آتا' تو میں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آجاتا تھا' ایک رات میں وہاں موجود تھا' میں مسلسل نبی اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا' سبحان اللہ' سبحان ربی' یہاں تک کہ میں تھک گیا' یا میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا' ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے ربیعہ! تم مجھ سے کچھ مانگو' میں تمہیں دوں گا' میں نے عرض کی: آپ مجھے موقع دیجئے' تاکہ میں غور کرلوں' پھر مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فنا ہونے والی ہے' اور ختم ہو جائے گی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے نجات دیدے' اور مجھے جنت میں داخل کردے' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ کہنے کے لئے کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ کسی نے نہیں کہا' بلکہ مجھے یہ علم ہے کہ دنیا آخر کار چھوٹ جاتی ہے' اور فنا ہو جاتی ہے' اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے' وہ ہے' اس لئے میری یہ خواہش ہوئی کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا' تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات بسر کی' میں آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کے آیا' تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کچھ اور بھی مانگتے ہو؟ میں نے عرض کی: یہی کافی ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

565 - وَعَنْ اَبِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِي بِعَمَل أستقيم عَلَيْهِ واعمله قَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُود فَاِنَّكَ لَا تسْجد لله سَجْدَةً اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنْك بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصرا

وَلَفظه قَالَ قَالَ لي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا فَاطِمَةَ اِن أردْت اَن تلقاني فَاَكْثر السُّجُود

❀❀ حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے'

جس پر میں استقامت اختیار کروں اور اسے سرانجام دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہارے گناہ کو مٹادے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام احمد نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''اے ابوفاطمہ! اگر تم مجھ سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہو' تو تم بکثرت سجدے کرو''۔

566 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد عَلَيْهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ عُثْمَان . قَالَ الْحَافِظ عُثْمَان هٰذَا هُوَ ابْن الْقَاسِم ذكره ابْن حبَان فِي الثِّقَات

❀❀ حضرت حذیفہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی' کہ اللہ تعالیٰ بندے کو سجدے کے عالم میں دیکھے کہ اس نے اپنا چہرہ مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عثمان نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عثمان نامی یہ راوی عثمان بن قاسم ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے کتاب الثقات میں کیا ہے۔

567 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة خير مَوْضُوع فَمَنْ اسْتَطَاعَ اَن يستكثر فليستكثر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز بہترین چیز ہے' جو شخص اسے زیادہ ادا کر سکتا ہو' وہ اسے زیادہ ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

569 - وَعَنْ مطرف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قعدت اِلَى نفر من قُرَيْش فجَاء رَجُلٌ فَجعل يُصَلِّي وَيرْفَع وَيسْجد وَلَا يقْعد فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا أرى هٰذَا يدْرِي ينْصَرف على شفع اَوْ على وتر فَقَالُوْا اَلا تقوم اِلَيْهِ فَتَقُوْلُ لَهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا عبد اللّٰه اَرَاك تَدْرِي تنْصَرف على شفع اَوْ على وتر قَالَ وَلٰكِن اللّٰه يدْرِي وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سجد لله سَجْدَة كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فَقُلْتُ من اَنْت فَقَالَ اَبُوْ ذَر فَرَجَعت اِلَى اَصْحَابِي فَقُلْتُ جزاكم اللّٰه من جلساء شرا اَمرتُمُونِي اَن أُعلِّم رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فرأيته يُطِيل الْقيام وَيكثر الرُّكُوع وَالسُّجُود فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا آلوت اَن أحسن اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ركع رَكْعَة اَوْ سجد سَجْدَة رفع اللّٰه لَهُ بهَا دَرَجَة

وَحط عَنهُ بِهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار بِنَحْوِهِ وَهُوَ بِمَجْمُوع طرقه حسن اَوْ صَحِيْح . مَا آلوت اَى قصرت

❀ مطرف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب تشریف لائے' اور نماز ادا کرنے لگے' وہ اٹھتے تھے' اور سجدے میں جاتے تھے' قعدہ نہیں کرتے تھے' میں نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پتہ نہیں چل رہا کہ یہ صاحب جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو ان لوگوں نے کہا: تم اٹھ کر ان کے پاس چلے جاؤ! وہ تمہیں بتا دیں گے' مطرف کہتے ہیں: میں اٹھا' میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں' یہ پتہ نہیں چل رہا کہ آپ جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو انہوں نے جواب دیا: لیکن اللہ تعالیٰ' تو یہ بات جانتا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے''۔

مطرف بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ابوذر' مطرف کہتے ہیں: میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو جزائے خیر دے! تم لوگوں نے مجھے کہا تھا' تو مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے بارے میں پتہ چل گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے انہیں دیکھا کہ وہ طویل قیام کر رہے تھے' بکثرت رکوع اور سجود کر رہے تھے' میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اچھی طرح سے نماز ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک مرتبہ رکوع کرتا ہے' یا ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اُس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کی ہے' اور یہ روایت مجموعی طور پر' اپنے تمام طرق کے حوالے سے حسن یا صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''ما آلوت'' سے مراد' میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

570 - وَعَنْ يُوسُف بن عبد الله بن سَلام قَالَ أتيت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ قبض فِيهِ فَقَالَ يَا ابْن أخي مَا علمت إِلَى هٰذِهِ الْبَلدة اَوْ مَا جَاءَ بك قَالَ قُلْتُ لَا إِلَّا صلَة مَا كَانَ بَيْنك وَبَيْن وَالِدي عبد الله بن سَلام فَقَالَ بئس سَاعَة الْكَذِب هٰذِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ يسْتَغْفر اللّٰه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

❀ یوسف بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران' ان کی خدمت میں

حاضر ہوا' جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم اس شہر میں کیا کرنے آئے ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: میں صرف اس تعلق کی وجہ سے یہاں آیا ہوں' جو آپ کے اور میرے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا' تو انہوں نے فرمایا: جھوٹ بولنے کے لئے' یہ وقت بہت برا ہے (یعنی ایک ایسا وقت جب میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں اس وقت جھوٹ بولنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہاں پر شک سہل نامی راوی کو ہے) اور وہ ان رکعات میں رکوع اور خشوع اچھی طرح سے ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

571 - وَعَنْ زید بن خالد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فَأَحْسن وضوء ه ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يسهو فِيهِمَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْده: مَا من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وبوجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر دو رکعت ادا کرے' جن میں وہ غفلت کا شکار نہ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور دو رکعت ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ' دونوں کے ساتھ متوجہ ہو' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

572 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدام أَنْفُسنَا نتناوب الرِّعَايَة رِعَايَة إبلنا فَكَانَت عَلَيّ رِعَايَة الْإِبِل فروحتها بالْعَشي فَإِذا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب النَّاس فَسَمعته يَوْمًا يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فيركع رَكْعَتَيْنِ يقبل عَلَيْهِمَا بِقَلْبِه وَوَجهه فَقَدْ اَوجب فَقُلْتُ بخ بخ مَا اَجود هَذِه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ بعض حَدِيْث وَرَوَاهُ الْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . اَوجب اَي اَتَى بِمَا يُوجب لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے' تو اپنے سارے کام

خود ہی کیا کرتے تھے باری باری اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اونٹوں کی دیکھ بھال میرے ذمہ تھی میں شام کے وقت انہیں لے کر جا رہا تھا اس وقت نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ (دونوں) کے ساتھ مکمل طور پر متوجہ ہو تو وہ واجب کر لیتا ہے''۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: بہت خوب بہت خوب یہ کتنی اچھی بات ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس میں اس حدیث کا کچھ حصہ ہے یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو وہ اس طرح ہوتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''......الحدیث۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اوجب'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

573 - وَعَنْ عَاصِمِ بن سُفْيَان الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم غزوا غَزْوَةَ السلاسل ففاتهم الْغَزْو فرابطوا ثُمَّ رجعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْده اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعقبَة بن عَامر فَقَالَ عَاصِم يَا اَبَا اَيُّوْبَ فاتنا الْغَزْو الْعَام وَقد أخبرنَا انه من صلى فِي الْمَسَاجِد الْاَرْبَعَة غفر لَهٗ ذَنبه فَقَالَ يَا بن أخي اَلا أدلك على أيسر من ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّاَ كَمَا اَمر وَصلى كَمَا اَمر غفر لَهٗ مَا قدم من عمل كَذٰلِكَ يَا عقبَة قَالَ نعم . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتقدم فِي الْوضُوء حَدِيْثٍ عَمْرو بن عبسة وَفِيْ آخِره: فَاِن هُوَ قَامَ فَحَمدَ اللّٰه وَاَثْنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثٍ عُثْمَان وَفِيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء مُسْلِم تحضره صَلَاة مَكْتُوْبَة فَيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم يُؤْت كَبِيْرَة وَكَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثٍ عبَادَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خمس صلوَات افترضهن اللّٰه من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهٗ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهٗ . وَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده حَدِيْثٍ أنس اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: وہ (اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ) غزوہ سلاسل میں شرکت کے لئے گئے' تو اس میں شامل نہ ہو سکے' تو وہ وہاں پہرے داری کرتے رہے' پھر وہ واپس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے' اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب! اس سال ہم میں جنگ میں حصہ نہیں لے سکے ہیں' اور ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے: جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہاری رہنمائی اس سے زیادہ آسان کام کی طرف نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس سے پہلے اس نے جتنے بھی عمل کیے ہوں گے' ان کی مغفرت ہو جائے گی''۔

(پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' یہ اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر اگر وہ کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' اس کی ثناء بیان کرے' اس کی بزرگی کا تذکرہ کرے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو چکا ہوتا ہے' جس طرح اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے پہلے کے باب میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح سے وضو کرے' اچھی طرح سے خشوع کے ساتھ' رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ چیز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ اس نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے بھی پہلے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور اچھی طرح ان کے مخصوص اوقات میں انہیں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''۔

اس کے بعد والے باب میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

15 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة فِي أَوَّل وَقتهَا

باب: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے کی ترغیب

574 - عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَأَلت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي الْعَمَل أَحَبّ إِلَى الله تَعَالَى قَالَ الصَّلَاة على وَقتهَا قلت ثُمَّ أَي قَالَ بر الْوَالِدين قلت ثُمَّ أَي قَالَ الْجِهَاد فِي سَبِيل الله قَالَ حَدثنِي بِهن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَو استزدته لزادني
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ باتیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائیں تھیں' اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزید جواب ارشاد فرماتے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

575 - وَرُوِيَ عَن رجل من بني عبد الْقَيْس يُقَال لَهُ عِيَاض أَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول عَلَيْكُم بِذكر ربكُم وصلوا صَلَاتكُم فِي أَوَّل وقتكم فَإِن الله يُضَاعف لكم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ بنو عبدالقیس سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عیاض رضی اللہ عنہ ہے' ان سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم پر یہ لازم ہے کہ تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو' اور تم نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

576 - وَرُوِيَ عَن ابْن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْت الأَوَّل من الصَّلَاة رضوَان الله وَالآخر عَفْو الله . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا ابتدائی وقت' اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہے' اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دار قطنی نے نقل کی ہے۔

حدیث576: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی الوقت الأول من الفضل' حدیث: 162' سنن الدارقطنی - کتاب الصلاة' باب النهی عن الصلاة بعد صلاة الفجر وبعد صلاة العصر - حدیث: 845' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' ذکر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغیب فی التعجیل بالصلوات فی أوائل الأوقات' حدیث: 1897

577 - وروى الدارقطني ايضًا من حديث ابراهيم بن عبدالعزيز بن عبدالملك بن ابى محذورة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اول الوقت رضوان الله ووسط الوقت رحمة الله، واخر الوقت عفوالله .

امام دارقطنی نے ابراہیم بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے والد اور دادا (حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کا) ابتدائی وقت' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اس کا درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

578 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل اَوَّل الْوَقْت على آخِره كفضل الْاٰخِرَةِ على الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْنَد الفردوس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کے) ابتدائی وقت کو اس کے آخری وقت پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو آخرت کو دنیا پر حاصل ہے"۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے۔

579 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الْعَمَل أفضل قَالَ شُعْبَة قَالَ أفضل الْعَمَل الصَّلَاة لوَقْتهَا وبر الْوَالِدين وَالْجِهَاد

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ یہاں شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' اور جہاد کرنا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

580 - وَعَنْ أم فَرْوَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَت مِمَّن بَايع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت سُئِلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الْاَعْمَال أفضل قَالَ الصَّلَاة لأوّل وَقتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا يرْوى اِلَّا من حَدِيْث عبد الله بن عمر الْعمرِيّ

وَلَيْسَ بِالْقَوِيّ عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْث واضطربوا فِيْ هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عبد الله هٰذَا صَدُوق حسن الحَدِيْث فِيهِ لين قَالَ اَحْمد صَالح الحَدِيْث لَا بَاس بِه وَقَالَ ابْن معِين يكْتب حَدِيْثه وَقَالَ ابْن عدى صَدُوق لَا بَاس بِه وَضَعفه اَبُوْ حَاتِم وَابْن الْمَدِيْنِيّ وَام فَرْوَة هٰذِه هِيَ اُخْت اَبِى بكر الصّديق لِاَبِيْهِ وَمَنْ قَالَ فِيْهَا ام فَرْوَة الْاَنْصَارِيَّة فَقَدْ وهم

سیدہ اُم فروہ بڑی جنہیں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے منقول ہے اور یہ شخص محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی صدوق ہے اور حسن الحدیث ہے تاہم اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا ابن عدی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوحاتم اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

سیدہ اُم فروہ بڑی حضرت ابوبکر صدیق بڑی کی والد کی طرف سے شریک بہن ہیں جن لوگوں نے اس خاتون کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ اُم فروہ انصاریہ ہیں انہیں وہم ہوا ہے۔

581 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أشهد انّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم رُكوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ لَهُ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه . رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبادہ بن صامت بڑی بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے اور انہیں اپنے مخصوص وقت میں ادا کرے ان کے رکوع، سجود اور خشوع کو مکمل کرے تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا اگر وہ چاہے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا"۔

یہ روایت امام مالک امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

582 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سَبْعَة نفر اَرْبَعَة من موالينا وَثَلَاثَة من عربنا مسندي ظُهُورنَا اِلَى مَسْجده فَقَالَ مَا أجلسكم قُلْنَا جلسنا ننتظر الصَّلَاة قَالَ فأرم قَلِيلا ثُمَّ أقبل علينا فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُم قُلْنَا لَا قَالَ فَاِن ربكُم يَقُوْلُ من صلى الصَّلَاة لوَقْتهَا وحافظ عَلَيْهَا وَلَم يضيعها استخفافًا بحقها فَلهُ عَلَيَّ عهد اَن أدخلهُ الْجَنَّة وَمَن لم يصلها لوَقْتهَا وَلَم يحافظ عَلَيْهَا وضيعها استخفافًا بحقها فَلَا عهد لَهُ عَلَيَّ اِن شِئْت عذبته وَاِن شِئْت غفرت لَهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَأحمد بنحوه أرم هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَتَشْديد الْمِيم اي سكت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت سات افراد تھے جن میں سے چار کا تعلق موالی سے تھا' اور تین کا تعلق عربوں سے تھا' ہم نے اپنی پشت مسجد کی دیوار سے لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: جو شخص نماز کو اس کے وقت میں ادا کرے' اور نماز کی حفاظت کرے' اسے اس کے حق کو کمتر سمجھتے ہوئے ضائع نہ کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ یہ عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں' اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا نہ کرے' اور اس کی حفاظت نہ کرے' اور اس کے حق کو کم سمجھتے ہوئے نماز کو ضائع کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ کوئی عہد نہیں ہے' اگر میں چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اس کی مغفرت کر دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

لفظ ''ارم'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' پر 'شد' ہے' اس سے مراد خاموش ہونا ہے۔

583 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على اَصْحَابه يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُصليهَا اَحَد لوَقْتهَا اِلَّا ادخلته الْجَنَّة وَمَنْ صلاهَا بِغَيْر وَقتهَا اِن شِئْت رَحمته وَاِن شِئْت عَذبته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دریافت کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پروردگار فرماتا ہے:

''مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' ان نمازوں کو ان کے مخصوص وقت میں جو بھی شخص ادا کرے گا' میں اسے جنت میں داخل کروں گا' اور جو شخص ان کو ان کے وقت کے علاوہ میں ادا کرے گا' تو اگر میں چاہوں گا' تو اس پر رحم کروں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

584 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصَّلَوَات لوَقتهَا واسبغ لَهَا وضوء ها وَاتم لَهَا قِيَامهَا وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وَهِي بَيْضَاء مسفرة تَقول حفظك اللّٰه كَمَا حفظتني وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَمْ يسبغ لَهَا وضوء ها وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِي سَوْدَاء مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقدم فِی بَابِ الصَّلَوَاتِ الْخمس حَدِیْثُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَغَیْرِہٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نمازیں' ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرے' نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرے' ان کے قیام' خشوع' رکوع اور سجود کو مکمل کرے' تو وہ نماز یوں نکلتی ہے کہ وہ روشن اور چمک دار ہوتی ہے' اور یہ کہہ رہی ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت کرے' جس طرح تم نے میری حفاظت کی تھی' اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ ادا کرتا ہے' اس کے لئے اچھی طرح وضو نہیں کرتا ہے' اس کے خشوع' رکوع' سجود کو مکمل نہیں کرتا ہے' تو جب وہ نماز نکلتی ہے' وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے' اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اسی طرح ضائع کرے' جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے' یہاں تک کہ جب وہ ایک مخصوص مقام تک پہنچتی ہے' جو اللہ کو منظور ہوتا ہے' تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے' پھر اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صَلَاۃِ الْجَمَاعَۃِ

وَمَا جَاءَ فِیْمَن خرج یُرِیدُ الْجَمَاعَۃَ فوجدَ النَّاس قد صلوا

باب: باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کے ارادے سے نکلتا ہے' اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

585 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃ الرجل فِیْ جمَاعَۃ تضعف علی صَلَاتہ فِیْ بَیته وَفِیْ سوقه خمْسا وَعِشْرِیْنَ ضعفا وَذٰلِكَ انه اِذا تَوَضَّا فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَی الْمَسْجد لَا یُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاۃ لم یخط خطْوَۃ اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَۃ وَحط عَنهُ بهَا خَطِیئَۃ فَاِذَا صلی لم تزل الْمَلَائِکَۃ تصلی عَلَیْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ مَا لم یحدث اَللّٰھُمَّ صل عَلَیْهِ اَللّٰھُمَّ ارحمه وَلَا یزَال فِیْ صَلَاۃ مَا انتظر الصَّلَاۃ . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں' یا بازار میں (تنہا) نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' اس کی صورت یوں ہے' جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کے لئے نکلے' اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو' تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیا جاتا ہے' پھر جب وہ

نمازادا کر لیتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے جب تک وہ حادث نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

586 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ افضل من صَلَاةِ الْفَذِ بِسبع وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

587 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سره اَن يلقى الله غدا مُسلما فليحافظ على هؤُلَاءِ الصَّلَوَات حَيْثُ يُنَادى بِهن فَإِن الله تَعَالٰى شرع لنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سنَن الْهدى وانهن من سنَن الْهدى وَلَو انكم صليتم فِي بُيُوتكُم كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِي بَيته لتركتم سنة نَبِيكُم وَلَو تركتم سنة نَبِيكُم لضللتم وَمَا من رجل يتَطَهَّر فيحسن الطّهُور ثُمَّ يعمد اِلٰى مَسْجِد من هٰذِهِ الْمَسَاجِد اِلَّا كتب الله لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها حَسَنَة وَيرْفَعهُ بهَا دَرَجَة ويحط عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَلَقَد رَأَيْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَنْهَا اِلَّا مُنَافِق مَعْلُوم النِّفَاق وَلَقَد كَانَ الرجل يُؤْتى بِهِ يهادى بَين الرجلَيْن حَتّٰى يُقَام فِي الصَّف

وَفِي رِوَايَة: لقد رَأَيْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَن الصَّلَاة اِلَّا مُنَافِق قد علم نفَاقه اَو مَرِيض اِن كَانَ الرجل ليمشي بَين رجلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِي الصَّلَاة وَقَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمنَا سنَن الْهدى وَاِن من سنَن الْهدى الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الَّذِي يُؤذن فِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

قَوْله يهادى بَين الرجلَيْن يَعْنِي يرفد من جَانِبه وَيُؤْخَذ بعضده يمشي بِهِ اِلَى الْمَسْجِد

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کل جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو مسلمان ہونے کے عالم میں حاضر ہو' اسے ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے' جب ان کے لئے اذان دی جاتی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت والی سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت والی سنتوں میں شامل ہیں' اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' جس طرح پیچھے رہنے والے لوگ اپنے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ کسی مسجد کی طرف جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے رکھے والے ہر قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ ختم

ہمیں اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ باجماعت نماز سے پیچھے صرف وہ شخص رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو گیا ہو، یا کوئی بیمار ہو، بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ (ہم لوگ یہ سمجھتے تھے) نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا' جو منافق ہو' اور جس کا منافق ہونا پتہ ہو' یا بیمار پیچھے رہتا تھا' بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر نماز کے لئے لایا جاتا تھا''

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت والی سنتوں کی تعلیم دی اور ہدایت والی سنتوں میں سے ایک مسجد میں نماز ادا کرنا ہے' وہ مسجد جس میں اذان دی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یھادی بین الرجلین'' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ایک طرف سے ایک شخص سہارا دیتا تھا اور اس کے بازوؤں کو پکڑ کر اسے چلاتے ہوئے مسجد میں لایا جاتا تھا۔

588 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة الرجل فِي الْجَمَاعَة على صَلَاته وَحده بضع وَعِشْرُوْنَ دَرَجَة . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كلهَا مثل صَلَاته فِيْ بَيته

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ان میں سے ہر ایک گنا اُس کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے امام بزار نے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

589 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالَى ليعجب من الصَّلَاة فِي الْجمع

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَكَذَٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حديث 588: مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3458' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' ما جاء في فضل صلاة الجماعة على غيرها - حديث: 8259' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل صلاة الجماعة' حديث: 4612' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' فضل صلاة الجماعة - حديث: 1506' مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب الصلاة في الجماعة - حديث: 154' البحر الزخار مسند البزار - عقبة بن وساج ، عن الأحوص ، عن عبد الله' حديث: 1811' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 4863' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند صهيب - صهيب بن النعمان' حديث: 7154

''بے شک اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی طرح یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

590 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ الإِمَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے چل کر جائے' اور اسے امام کے ہمراہ ادا کرے' تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

591 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي

وَفِيْ رِوَايَةٍ: رَاَيْت رَبِّي فِيْ احسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رب وَسَعْدَيك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلَأ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْنَ كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْنَ ثدييَّ اَوْ قَالَ فِيْ نحري فَعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلَأ الْاَعْلٰى قلت نعم فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْدَيك فَقَالَ اِذا صليت قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اَساَلك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِين وَاِذَا اَرَدْت بعبادك فتْنَة فاقبضني اِلَيْك غير مفتون قَالَ وَالدَّرَجَات اِفشاء السَّلَام واطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ الْمَلَأ الْاَعْلٰى هم الْمَلَائِكَة المقربون والسبرات بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات' میرے پروردگار کی طرف سے (ایک فرشتہ) میرے پاس آیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا' تو اس (پروردگار) نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' اس نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست رحمت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گلے میں محسوس کی' تو مجھے ان سب باتوں کا پتہ چل گیا' جو (کچھ بھی) آسمانوں میں ہے اور جو (کچھ بھی) زمین میں ہے (راوی کو شک ہے

شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہے اور جو مغرب میں ہے' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات' کفارات' باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانے' اور سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے' اور نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں' جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' اس نے فرمایا: جب تم نماز ادا کر لو تو یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میں بھلائی کے کام کروں' اور برے کاموں کو ترک کر دوں اور مساکین کے ساتھ محبت رکھوں' اور جب تو اپنے بندوں کو آزمائش کا شکار کرنے کا ارادہ کرے' تو مجھے کسی آزمائش کا شکار کیے بغیر اپنی طرف اٹھا لینا''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) درجات سے مراد' سلام پھیلانا' رات کو اس وقت نماز ادا کرنا' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ملاء اعلیٰ سے مراد مقرب فرشتے ہیں' 'سبراۃ' میں 'س' پر 'زبر' ہے اور 'ب' ساکن ہے' یہ 'سبرۃ' کی جمع ہے' جس سے مراد شدید سردی ہے۔

592 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم ھٰذَا المتخلف عَن الصَّلَاۃِ فِی الْجَمَاعَۃِ مَا لِھٰذَا الْمَاشِی اِلَیْھَا لأتاھا وَلَوْ حبوا علی یَدَیْہِ وَرجلَیْہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثٍ یَّاْتِیْ بِتَمَامِہٖ فِیْ ترکِ الْجَمَاعَۃِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باجماعت نماز میں' شریک نہ ہونے والے لوگوں کو' اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر آنے والے لوگوں کو (کتنا اجر و ثواب) حاصل ہوتا ہے' تو وہ بھی باجماعت نماز میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے' جماعت ترک کرنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

593 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی للّٰہ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جماعَۃ یدرِک التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کتب لَہٗ براء تان بَرَاءَ ۃ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَ ۃ من النِّفَاق

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفعہ اِلَّا مَا روی مُسْلِم بن قُتَیْبَۃَ عَن طعمۃ بن عَمْرو

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَمُسْلِم وطعمۃ وَبَقِیَّۃ رُوَاتہ ثِقَات وَقد تکلمنا علی ھٰذَا الحَدِیْثِ فِیْ غیر ھٰذَا الْکتاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے باجماعت نماز ادا کرتا ہے' یوں کہ وہ پہلی تکبیر میں شریک ہوا ہو' تو اس کے لئے دو قسم کی برأت نوٹ کر لی جاتی ہے' جہنم سے برأت اور منافقت سے برأت''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف اس روایت میں نقل کیا گیا ہے' جو مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: مسلم' طعمہ اور اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' ہم نے کسی اور مقام پر اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

594 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلى فِيْ مَسْجد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُوْلَى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ نَحْو حَدِيْث انس يَعْنِيْ الْمُتَقَدّم وَلَمْ يذكر لَفظه وَقَالَ هٰذَا الحَدِيْث مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة الرَّاوِي عَنْ اَنَسٍ لم يدْرك انسا وَذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ جَامعه وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کرے' یوں کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے' یعنی جو اس سے پہلے گزر گئی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' ان کی مراد یہ ہے: عمارہ بن غزیہ نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' لیکن اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ روایت رزین عبدری نے اپنی جامع میں نقل کی ہے' تاہم میں نے اصول سے متعلق کتاب میں اس کو نہیں دیکھا' جنہیں عبدری نے جمع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

595 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّا فَاحسن وضوءه ثُمَّ رَاح فَوجدَ النَّاس قد صلوا أعطَاهُ اللّٰه مثل أجر من صلاهَا وحضرها لَا ينقص ذٰلِكَ من اُجُورهم شَيْئا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتقدم فِيْ بَاب الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد حَدِيْث سعيد بن الْمسيب عَنْ رجل من الْاَنْصَار قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكر الحَدِيْث وَفِيْه: فَإِن اَتَى الْمَسْجد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَإِن اَتَى الْمَسْجد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَإِن اَتَى الْمَسْجد وَقد صلوا فَاَتمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ جائے' اور لوگوں کو پائے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ

اس کو اس شخص کی مانند اجر دے دیتا ہے' جس نے وہ نماز لوگوں کے ساتھ ادا کی ہو اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اس سے پہلے مساجد کی طرف چل کر جانے کے متعلق باب میں سعید بن مسیب کے حوالے سے ایک انصاری کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' وہ انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر وہ مسجد میں آئے اور باجماعت نماز ادا کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اگر وہ مسجد میں آئے اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں' اور کچھ نماز باقی ہو' تو جتنی نماز اسے جماعت کے ساتھ ملے' اتنی وہ ادا کر لے اور جو باقی ہو' اسے بعد میں مکمل کر لے' تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے' اور اگر وہ مسجد میں آئے' اور لوگ اس وقت نماز ادا کر چکے ہوں' تو وہ مکمل نماز ادا کرے' تو بھی اسے یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

17 - التَّرْغِيْب فِيْ كَثْرَة الْجَمَاعَة

باب: جماعت (میں' نمازیوں) کی کثرت سے متعلق ترغیبی روایات

596 - عَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبح فَقَالَ أشاهد فلان قَالُوْا لَاقَالَ أشاهد فلان قَالُوْا لا قَالَ اِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُونَ مَا فِيْهِمَا لأتيتموهما وَلَوْ حبوا على الركب وَاِن الصَّف الْاَوَّل على مثل صف الْمَلَائِكَة وَلَوْ علمتُم مَا فضيلته لابتدرتموه وَاِن صَلَاة الرجل مَعَ الرجل أزكى من صَلَاته وَحده وَصَلَاته مَعَ الرجلَيْن أزكى من صَلَاته مَعَ الرجل وكل مَا كثر فَهُوَ اَحَبّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقد جزم يحيى بن معِين والذهلي بِصِحَّة هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر دریافت کیا: فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ گراں ہوتی ہیں' اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ ان دونوں میں شریک ہونے کا کتنا اجر و ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو' خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے' اگر تمہیں پتہ چل جائے کی اس کی فضیلت کیا ہے' تو تم اس کی طرف جلدی کرو' آدمی کا ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آدمی کا' دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' تو (باجماعت نماز میں لوگوں کی) تعداد جتنی زیادہ ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' یحییٰ بن معین اور زہری نے اس حدیث کے مستند ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار کیا ہے۔

597 - وَعَنْ قباث بن اَشْيَم اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجلَيْن يؤم أحدهمَا صَاحبه أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة اَرْبَعَة تترى وَصَلَاة اَرْبَعَة أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة ثَمَانِيَة تترى وَصَلَاة ثَمَانِيَة يؤمهم أحدهم أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة مائَة تترى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت قباث ابن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمیوں کا یوں نماز ادا کرنا' کہ ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کررہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور چار آدمیوں کا (باجماعت) نماز ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک آٹھ آدمیوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آٹھ آدمیوں کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کررہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک سولوگوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

18 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة فِي الفلاة

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد ذهب بعض الْعلمَاء اِلَى تفضيلها على الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة

باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

حافظ کہتے ہیں: بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے

598 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة تعدل خمْسا وَعشْرين صَلَاة فَإِذا صلاهَا فِي فلاة فَأتم رُكُوعهَا وسجودها بلغت خمسين صَلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ قَالَ عبد الْوَاحِد بن زِيَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث صَلَاة الرجل فِي الفلاة تضَاعف على صلَاته فِي الْجَمَاعَة رَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظِهِ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَصدر الحَدِيْث عِنْد البُخَارِيّ وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاة الرجل فِي جمَاعَة تزيد على صلَاته وَحده بِخمْس وَعشْرين دَرَجَة فَإِن صلاهَا بِأَرْض قي فَأتم رُكُوعهَا وسجودها تكْتب صلَاته بِخَمْسِيْنَ دَرَجَة . القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ الفلاة كَمَا هُوَ مُفَسّر فِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باجماعت نماز ادا کرنا' پچیس نمازوں کے برابر ہے' جب کوئی شخص بیابان میں نماز ادا کرتے ہوئے رکوع اور سجود مکمل

کرے (تو اس کا اجر و ثواب) پچاس نمازوں تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے سے دُگنا (اجر و ثواب) رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے' اور اگر کوئی شخص بیابان جگہ پر نماز ادا کرے' اور اس کے رکوع اور سجود مکمل کرے' تو اس کی نماز پچاس گنا نوٹ کی جاتی ہے''۔

روایت کا لفظ ''الفی'' ''ق' پر زبر ہے' اور 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد بیابان ہے' جیسا کہ امام ابوداؤد کی روایت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

599 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من بقْعَة يذكر اللّٰه عَلَيْهَا بِصَلَاة اَوْ بِذكر اِلَّا استشرفت بِذٰلِكَ اِلٰى مُنْتَهَاهَا اِلٰى سبع اَرْضين وفخرت على مَا حولهَا من الْبِقَاع وَمَا من عبد يَقُوْمُ بفلاة من الْاَرْض يُرِيد الصَّلَاة اِلَّا تزخرفت لَهُ الْاَرْض . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین کے جس بھی حصے پر نماز' یا ذکر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' تو وہ حصہ سات زمینوں تک' اپنی آخری حد پر نمایاں ہو جاتا ہے' اور اپنے آس پاس کے دیگر حصوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ کسی بیابان جگہ پر کھڑا ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز ادا کرتا ہے' تو وہ جگہ اس کے لئے آراستہ ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

600 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ الرجل بِاَرْض قی فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّأ فَاِن لم يجد مَاء فليتيمم فَاِن اَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَاِن أذن وَأَقَام صلى خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا يرى طرفاه . رَوَاهُ عبد الرازق عَنِ ابْنِ التَّيْمِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَان النَّهْدِیّ عَن سلْمَان وَتقدم حَدِيْث عقبَة بن عَامر عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعجب رَبك من راعی غنم فِیْ رَاس شظية يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة خَاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَتقدم فِی الْاَذَان

حديث600: مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي بإقامة وحده - حديث: 1887' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' أبو عثمان النهدي - سلمان التيمي' حديث: 5994' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فخر الأرض بعضها على بعض' حديث: 342' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب سنة الأذان والإقامة للمكتوبة في حالتي الانفراد والجماعة' حديث: 1763.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بیابان جگہ پر موجود ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کرنا چاہیے اور اگر پانی دستیاب نہیں ہوتا' تو تیمم کرنا چاہیے اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر وہ اذان دیتا ہے' اور اقامت کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ کے اتنے لشکر نماز ادا کرتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جا سکتا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے' اور نماز کے لئے اذان دے کر پھر نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو' جس نے اذان بھی دی ہے' اور نماز بھی قائم کی ہے' یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے' اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْعشَاء وَالصُّبْح خَاصَّة فِيْ جمَاعَة والترهيب من التَّأَخُّر عَنْهُمَا

باب: بطورِ خاص عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور انہیں باجماعت ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

601 - عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَكَأَنَّمَا قَامَ نصف اللَّيْل وَمَنْ صلى الصُّبْح فِيْ جمَاعَة فَكَأَنَّمَا صلى اللَّيْل كُله

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ وَابُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام نصف لَيْلَة وَمَنْ صلى الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام لَيْلَة

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَرِوَايَة اَبِيْ دَاوُد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح قَالَ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بَاب فضل صَلَاة الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة وَبَيَان اَن صَلَاة الْفجْر فِي الْجَمَاعَة أفضل من صَلَاة الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة وَاَن فَضلهَا فِي الْجَمَاعَة ضعفا فضل الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة

ثُمَّ ذكره بنَحْوِ لفظ مُسْلِم وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ يدافع مَا ذهب اِلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے وہ گویا پوری رات نوافل پڑھتا رہا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا

ہے: اوران کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عشاء کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازیں) با جماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا ساری رات نوافل ادا کرتا رہا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں یہ تحریر کیا ہے: ''باب عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت ادا کرنے کی فضیلت اوراس بات کا بیان کہ فجر کی نماز با جماعت ادا کرنا' عشاء کی نماز با جماعت ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور فجر کی نماز کو با جماعت ادا کرنا' عشاء کو با جماعت ادا کرنے سے کئی گنا فضیلت رکھتا ہے''

پھر انہوں نے امام مسلم کی روایت کے الفاظ کی مانند روایت نقل کی ہے' لیکن امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کے جو الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ان کے اس مؤقف کی تردید کرتے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

602 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أثقل صَلَاة على الْمُنَافِقين صَلَاة الْعشَاء وَصَلَاة الْفجْر وَلَوْ يعلمُونَ مَا فِيهِمَا لأتوهما وَلَوْ حبوا وَلَقَد هَمَمْت اَن آمُر بِالصَّلَاةِ فتقام ثُمَّ آمُر رجلا فَيصَلي بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطَلق معي بِرِجَال مَعَهم حزم من حطب اِلٰى قوم لَا يشْهدُونَ الصَّلَاة فَأحرق عَلَيْهِم بُيُوتهم بالنَّار . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں' اگر انہیں پتہ چل جائے کہ ان دونوں کا کتنا اجر وثواب ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے' میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نماز کے بارے میں حکم دوں' اسے قائم کیا جائے اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں' جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جاؤں' جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں' اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

603 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسا فِيْ بعض الصَّلَوَات فَقَالَ لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالف اِلٰى رجال يتخلفون عَنْهَا فآمر بهم فيحرقوا عَلَيْهِم بحزم الْحَطب بُيُوتهم وَلَوْ علم أحدهم اَنه يجد عظما سمينا لشهدها يَعْنِيْ صَلَاة الْعشَاء وَفِيْ بعض رِوَايَات الاِمَام اَحْمد لهٰذَا الحَدِيْثِ لَوْلَا مَا فِي الْبيُوت من النِّسَاء والذرية اَقمت صَلَاة الْعشَاء وَأمرت فتياني يحرقون مَا فِي الْبيُوت بالنَّار

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر ان لوگوں کی طرف چلا جاؤں

جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور پھر میں ان کے بارے میں حکم دوں' تو لکڑیوں کے گٹھوں کے ذریعے ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادی جائے' اگر ان میں سے کسی کو اگر یہ پتہ ہو کہ اسے ایک پُرگوشت ہڈی ملے گی' تو وہ اس نماز میں ضرور شریک ہوگا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی عشاء کی نماز میں شریک ہوگا''۔ امام احمد نے جو روایت نقل کی ہے اس میں ایک جگہ پر یہ الفاظ ہیں:

''اگر گھروں میں موجود خواتین اور بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز پڑھا کر کچھ نوجوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ان گھروں کو آگ لگادیں'' (یعنی ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں)

604 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا فقدنا الرجل فِي الْفَجْر وَالْعشَاء اسأنا بِهِ الظَّن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی شخص کو فجر اور عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں برا گمان کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

605 - وَعَنْ رجل من النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُم حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِن لم تكن تَرَاهُ فَاِنَّهُ يراك واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاِيَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَاِنَّهَا تستجاب وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يشْهد الصَّلَاتَيْنِ الْعشَاء وَالصُّبْح وَلَوْ حبوا فَلْيفْعَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وسمي الرجل الْمُبْهم جَابِرا وَلَا يحضرني حَاله

❀ نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا' جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم اپنا شمار مرحومین میں کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرو' کیونکہ وہ مستجاب ہوتی ہے' اور تم میں سے جو شخص دو نمازوں یعنی عشاء اور فجر (باجماعت) میں شریک ہوسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے' خواہ اسے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اس روایت کے آغاز میں مذکور مبہم شخص کا نام جابر ذکر کیا گیا ہے' لیکن اس کی حالت کیا ہے اس بارے مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

605/1 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَقَدْ اَخذ بحظه من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ شب قدر میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

606 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُولُ من صلى فِي مَسْجِد جمَاعَة اَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُولَى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار رَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ عَن عمر وَاَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ وَلَمْ يذكر لَفظِهِ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة وَهُوَ الْمَازِني الْمدنِيْ لم يدْرك انسا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس راتوں تک باجماعت نمازیں ادا کرے' کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی (جماعت کے ساتھ) فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا نام آگ سے آزاد لوگوں میں نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث مرسل ہے' عمارہ بن غزیہ (یعنی جن کا اسم منسوب) مازنی' مدنی ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

607 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّا ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فصلى رَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر ثُمَّ جلس حَتّٰى يُصَلِّيَ الْفجْر كتبت صلَاته يَوْمَئِذٍ فِيْ صَلَاة الْاَبْرَار وَكتب فِيْ وَفد الرَّحْمٰن. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن عَن اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرنے بعد مسجد میں آئے اور فجر کی پہلی دو رکعت (سنتیں) ادا کرے' پھر وہ بیٹھ جائے' پھر فجر کی نماز ادا کرے' تو اس کی اس دن کی وہ نماز' نیک لوگوں کی نماز میں نوٹ کی جاتی ہے' اور اس کا شمار پروردگار کے مہمانوں میں کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

608 - وَعَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْح فَقَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتين الصَّلَاتَيْنِ اثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُوْنَ مَا فِيهِمَا لَاَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حبوا على الركب الحَدِيْثَ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِيْ كَثْرَة الْجَمَاعَة

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھا لینے کے بعد دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری ہیں' اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل

جائے کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہے تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے..... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ روایت اس سے پہلے جماعت کی کثرت سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

609 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبح فِي جماعَة فَهُوَ فِي ذمَّة الله تَعَالَى . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرلے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

610 - وَرَوَاهُ أَيْضًا من حَدِيثِ أَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيهِ فَلَا تخفروا الله فِي عَهده فَمن قَتله طلبه الله حَتَّى يكبه فِي النَّار على وَجهه . رَوَاهُ مُسلم من حَدِيثِ جُنْدُب وَتقدم فِي الصَّلَوَات الْخمس يُقَال أخفرت الرجل بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة إِذا نقضت عَهده

یہی روایت انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کی خلاف ورزی نہ کرو جو شخص اس (نمازی) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفرت الرجل'' یعنی اس میں 'خ' ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب عہد کو توڑ دیا جائے۔

611 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من غَدا إِلَى صَلَاة الصُّبْح غَدا برَايَة الْإِيمَان وَمَنْ غَدا إِلَى السُّوق غَدا برَايَة الشَّيْطَان . رَوَاهُ ابْن مَاجه

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (صبح کے وقت) صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے جاتا ہے وہ ایمان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے اور جو شخص (صبح کے وقت) بازار کی طرف جاتا ہے وہ شیطان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

612 - وَرُوِيَ عَن ميثم رجل من أَصْحَاب رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلغنِي أَن الْملك يَغْدُو برايته مَعَ أول من يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِد فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتَّى يرجع فيدْخل بهَا منزله وَإِن الشَّيْطَان يَغْدُو برايته إِلَى السُّوق مَعَ أول من يَغْدُو فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتَّى يرجع فيدخلها منزله

رَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ معرفۃ الصَّحَابَۃِ وَغَیْرِهَا

❀ حضرت میثم رضی اللہ عنہ' جو ایک صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے:

''فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر صبح کے وقت اس شخص کے ساتھ جاتا ہے' جو صبح کے وقت سب سے پہلے مسجد کی طرف جاتا ہے' اور وہ فرشتہ مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے' جب تک وہ بندہ واپس نہیں آتا' پھر وہ اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے' اور شیطان اپنا جھنڈا ساتھ لے کر صبح کے وقت بازار کی طرف جاتا ہے' اس شخص کے ساتھ' جو صبح سب سے پہلے بازار جاتا ہے' اور مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے' جب تک وہ شخص واپس نہیں آ جاتا' پھر شیطان اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے

یہ روایت ابو عاصم نے نقل کی ہے' اسے ابونعیم نے ''معرفۃ الصحابہ'' میں نقل کیا ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

613 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن سُلَیْمَان بن اَبِیْ حَثْمَۃَ اَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَدَ سُلَیْمَان بن اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ صَلَاۃ الصُّبْح وَاَن عمر غَدا اِلَی السُّوق ومسکن سُلَیْمَان بَیْنَ الْمَسْجِد والسوق فَمر علی الشِّفَاء أم سُلَیْمَان فَقَالَ لَهَا لم أر سُلَیْمَان فِی الصُّبْح فَقَالَت لَہٗ اِنَّہٗ بَات یُصَلِّی فغلبتہ عَیناہُ قَالَ عمر لَاَن أشهد صَلَاۃ الصُّبْح فِیْ جمَاعَۃ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أقوم لَیْلَۃ . رَوَاہُ مَالک

❀ سلیمان بن ابوحثمہ کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو صبح کی نماز (باجماعت میں) غیر موجود پایا' بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے' تو سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر سلیمان کی والدہ ''شفاء'' کے پاس سے ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء سے دریافت کیا' سلیمان آج صبح کی نماز میں نظر نہیں آیا' تو اس خاتون نے بتایا کہ وہ ساری رات نوافل پڑھتا رہا تھا' اس لئے صبح کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہوؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

614 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشی فِیْ ظلمَۃ اللَّیْل اِلَی الْمَسَاجِد لَقِی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بِنور یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلِاَبْن حبَان فِیْ صَحِیْحہٖ نَحْوہ

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی' تاریکی میں پیدل چل کر مساجد کی طرف جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ساتھ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

615 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بشر

الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَتقدم مَعَ غَيْرِهِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکی میں چل کر مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (نصیب ہونے) کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس سے پہلے یہ روایت دیگر روایات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

20 - التَّرْهِيب من ترك حُضُور الْجَمَاعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے کے متعلق ترہیبی روایات

616 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَلَمْ يمنعهُ من اتِّبَاعه عذر قَالُوْا وَمَا الْعذر قَالَ خوف اَوْ مرض لم تقبل مِنْهُ الصَّلَاة الَّتِي صلى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سنے' تو کوئی عذر اس کے لیے اس اذان کی پیروی میں رکاوٹ نہ بنے لوگوں نے عرض کی: عذر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوف یا بیماری' اس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہوگی' وہ قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کو اس کی مانند نقل کیا ہے۔

617 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سمع النداء فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ اِلَّا من عذر . رَوَاهُ الْقَاسِم بن أصبغ فِي كِتَابِهِ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے' تو اس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت قاسم بن اصبغ نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

618 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من ثَلَاثَة فِي قَرْيَة وَلَا بَدو لَا تُقَام فيهم الصَّلَاة اِلَّا قد استحوذ عَلَيْهِم الشَّيْطَان فَعَلَيْكُم بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُل الذِّئْب من الْغنم القاصية . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَزَاد

رزین فِیْ جَامعه وَإِنْ ذِئْبَ الْإِنْسَانِ الشَّيْطَانِ إِذَا خلا بِهِ أكله وَتقدم حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِ وَلَوْ أَنَّكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تركتم سنة نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ الحَدِيْثُ رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی بستی یا علاقے میں تین افراد رہتے ہوں اور اس جگہ پر نماز قائم نہ ہو تو شیطان ان لوگوں پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے' تو تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ بھیڑیا الگ ہونے والی بکری کو کھا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' رزین نے اپنی جامع میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''آدمی کے لئے' شیطان' بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے' جب آدمی تنہا ہو' تو شیطان اُسے کھا لیتا ہے''۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح جماعت میں شریک نہ ہونے والا شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

619 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد وَلَوْ تركتم سنة نَبِيِّكُمْ لكفرتم . وَتقدم حَدِيْثُ أَبِيْ أُمَامَةَ فِي الْمَعْنى مَرْفُوْعا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم کفر کے مرتکب ہو گے''۔

اسی مفہوم سے متعلق حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' جو مرفوع روایت کے طور پر نقل ہوئی ہے۔

620 - وَعَنْ معَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ الْجفَاء كل الْجفَاء وَالْكفْر والنفاق من سمع مُنَادِي اللّٰه يُنَادي إِلَى الصَّلَاة فَلَا يجيبه

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کی پوری جفاء' کفر اور نفاق یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے زبان بن فائد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

621 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلطبرانى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسبِ الْمُؤْمِن من الشَّقَاء والخيبة اَن يسمع الْمُؤَذّن يثوب بِالصَّلَاةِ فَلَا يجيبه . التثويب هَاهُنَا اسْم لإِقَامَة الصَّلَاة

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی بدنصیبی اوررسوائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مؤذن کونماز کے لئے اقامت کہتے ہوئے سنے اوراس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہاں لفظ تثویب سے مراد نماز کے لئے اقامت کہنا ہے۔

622 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد هَمَمْت اَن آمر فتيتى فيجمعوا لى حزما من حطب ثُمَّ آتِىْ قوما يصلونَ فِىْ بُيُوتهم لَيست بهم عِلّة فاحرقها عَلَيْهِمْ فَقِيلَ ليزِيْد هُوَ ابْن الْاَصَم الْجُمُعَة عَنى اَوْ غَيرهَا قَالَ صمت أذناى إِن لم أكن سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يأثره عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر جُمُعَة وَلَا غَيرهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرمِذِىّ مُخْتَصرا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کوہدایت کروں وہ میرے لئے لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں اورانہیں کوئی علت لاحق نہیں ہوتی ہے اور پھر انہیں آگ لگادوں''۔

یزید بن اصم سے دریافت کیا گیا کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کی نماز مراد لی تھی یا کوئی اورنماز مراد لی تھی، توانہوں نے فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر میں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے نہ سنا ہولیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس میں نہ تو جمعہ کا ذکر کیا تھا اورنہ ہی جمعہ کے علاوہ کسی اورنماز کا ذکر کیا تھا۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

623 - وَعَنْ عَمْرو بن أم مَكْتُوم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا ضَرِير شاسع الدَّار ولى قَائِد لَا يلايمنى فَهَلْ تَجِد لى رخصَة اَن اُصَلِّي فِىْ بَيْتِىْ قَالَ أتسمع النداء قَالَ نعم قَالَ مَا أجد لَك رخصَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم

حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور مجھے ساتھ لانے والا بھی دستیاب نہیں ہوتا تو کیا آپ میرے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

یہ روایت امام احمد، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

624 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لاحمد عَنهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتى الْمَسْجد فَرَاى فِى الْقَوْم

رفقة فَقَالَ اِنِّي لَاهم اَن اجعَلَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ثُمَّ اخرج فَلَا اقدر عَلَى اِنسَان يتخلف عَن الصَّلَاة فِي بَيته اِلَّا احرقته عَلَيْهِ فَقَالَ ابْن ام مَكْتُوم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن بيني وَبَيْنَ الْمَسْجِد نخلا وشجرا وَلَا اقدر عَلَى قَائِد كل سَاعَة ايسعني اَن اُصَلِّي فِي بَيْتِي قَالَ اَتسمع الْاِقَامَة قَالَ نعم قَالَ فائتها . وَاِسْنَاد هٰذِه جيد

قَوْلُهٗ: شاسع الدَّار هُوَ بالشين الْمُعْجَمَة اَوّلا وَالسِّين وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ بعد الْاَلف اَى بعيد الدَّار وَلَا يلايمني اَى لَا يوافقني وَفِي نسخ اَبِي دَاوُد لَا يلاومني بِالْوَاو وَلَيْسَ بصواب قَالَهُ الْخطابِيّ وَغَيره

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر روينَا عَن غير وَاحِد من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انهم قَالُوْا من سمع النداء ثُمَّ لم يجب من غير عذر فَلَا صَلَاة لَهٗ مِنْهُم ابْن مَسْعُوْد وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ

وَقد رُوِيَ ذٰلِكَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يرى اَن حُضُور الْجَمَاعَات فرض عَطَاءٍ وَاحْمد بن حَنْبَل وَاَبُو ثَوْر وَقَالَ الشَّافِعِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا ارخص لمن قدر على صَلَاة الْجَمَاعَة فِي ترك اتيانها اِلَّا من عذر انْتهى . وَقَالَ الْخطابِيّ بعد ذكر حَدِيْث ابْن اُم مَكْتُوم وَفِي هٰذَا دَلِيل على اَن حُضُور الْجَمَاعَة وَاجِب وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ ندبا لَكَانَ اَوْلٰى من يَسعهُ التَّخَلُّف عَنْهَا اَهْلِ الضَّرُوْرَة والضعف وَمَنْ كَانَ فِي مثل حَال ابْن اُم مَكْتُوم وَكَانَ عَطَاءٍ بن اَبِي رَبَاح يَقُوْلُ لَيْسَ لاحد من خلق اللّٰه فِي الْحَضَر وبالقرية رخصَة اِذا سمع النداء فِي اَن يدع الصَّلَاة . وَقَالَ الْاَوْزَاعِيّ لَا طَاعَة للوالد فِي ترك الْجُمُعَة وَالْجَمَاعَات انْتهى

❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جوان سے (یعنی حضرت عمرو بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ سے) منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی تعداد کم ملاحظہ فرمائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو لوگوں کے لئے امام مقرر کروں اور پھر نکل کر جاؤں اور جس بھی انسان پر قابو پاؤں جو باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوا اور اپنے گھر میں تھا تو اسے آگ لگا دوں' حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجوروں کے درخت ہیں' دوسرے درخت ہیں' بعض اوقات کوئی ساتھ لانے والا نہیں ملتا' تو کیا میرے لیے کوئی گنجائش ہے؟ کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس میں شریک ہو''۔ اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''شاسع الدار'' اس میں پہلے 'ش' ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے' اور پھر 'ع' ہے' اس سے مراد گھر کا دور ہونا ہے' لفظ ''لا یلایمنی'' یعنی کبھی ایسا نہیں ہوتا اور ابوداؤد کے بعض نسخوں میں ''لاومنی'' یعنی 'و' کے ساتھ ہے' اور یہ درست نہیں ہے' یہ بات علامہ خطابی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اذان سنے اور کسی عذر کے بغیر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے' ان حضرات میں حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے' جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ باجماعت نماز میں شریک ہونا فرض

ہے ان میں عطاء ابن ابی رباح' امام احمد بن حنبل' ابوثور شامل ہیں' امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو میں اس کو جماعت میں شریک نہ ہونے کے رخصت نہیں دوں گا' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حکم مختلف ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

علامہ خطابی نے حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ذکر کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت میں شریک ہونا واجب ہے' اگر یہ مستحب ہوتا تو پھر زیادہ موزوں یہ تھا کہ جو لوگ مجبور ہیں اور کمزور ہیں' ان کے لئے جماعت ترک کرنے کی گنجائش ہوتی' یا وہ شخص جس کی حالت' حضرت ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ کی مانند ہوتی' عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے بھی (یعنی کسی مرد کے لئے) حضر کے عالم میں اور بستی میں رہتے ہوئے (یعنی وہ نہ تو مسافر ہو اور نہ ہی کسی ویرانے میں موجود ہو) یہ رخصت نہیں ہے کہ جب وہ اذان سنے' تو نماز (باجماعت) کو ترک کرے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جمعہ اور باجماعت نماز ترک کرنے میں' والدین کی اطاعت نہیں کی جائے گی' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

625 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل أعمى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لي قَائِد يقودني اِلَى الْمَسْجِد فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يرخص لَهٗ يُصَلِّي فِيْ بَيته فَرخص لَهٗ فَلَمَّا ولى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تسمع النداء بِالصَّلَاةِ قَالَ نعم قَالَ فاجب

رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهمَا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو مجھے ساتھ لے کر مسجد تک آ سکے' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی کہ آپ اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کر لے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی' جب وہ واپس مڑ گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اس سے دریافت کیا: تم نماز کے لئے اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو)۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حدیث 625: صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب یجب إتیان المسجد على من سمع النداء - حدیث: 1079 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا نودي بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 985 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث: 850 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب في التشديد في ترك الجماعة - حديث: 470 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب التغليظ في التخلف عن الجماعة - حديث: 790 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب من سمع النداء - حديث: 1845 السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة' المحافظة على الصلوات الخمس حيث ينادى بهن - حديث: 907 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث عتبان بن مالك - حديث: 16184 مسند عبد بن حميد - ابن أم مكتوم' حديث: 496 معجم الصحابة لابن قانع - عمرو بن أم مكتوم وهو عمرو بن قيس بن زائدة بن' حديث: 1094

626 - وَعَنْ اَبِیْ الشعْثَاء الْمحَاربی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قعُوْدا فِی الْمَسْجد فَاَذّنَ الْمُؤَذّن فقَامَ رجل من الْمَسْجد يمشی فَاتبعهُ اَبُوْ هُرَيْرَة بَصره حَتّٰى خرج من الْمَسْجد فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة اَمَا هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَتقدم

❀❀ ابوشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' مؤذن نے اذان دی' تو مسجد میں سے ایک شخص اٹھ کر باہر جانے لگا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھتے رہے' یہاں تک کہ وہ شخص مسجد سے باہر نکل گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

627 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقبل ابْن ام مَكْتُوم وَهُوَ اعمى وَهُوَ الَّذِیْ انزل فِيْهِ (عبس وَتَوَلّٰى اَن جَاءَهُ الْاَعْمٰى) وَكَانَ رجلا من قُرَيْش اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ وَاُمی اَنا كَمَا ترانی قد دبرت سنی ورق عظمی وَذهب بَصرِی ولی قَائِد لَا يلايمنی قياده اِيَّایَ فَهَلْ تجد لی رخصَة اُصَلِّی فِیْ بَيْتِی الصَّلَوَات فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تسمع الْمُؤَذّن فِی الْبَيْت الَّذِیْ اَنْت فِيْهِ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجد لَك رخصَة وَلَوْ يعلم هٰذَا الْمتَخلف عَن الصَّلَاة فِی الْجَمَاعَة مَا لهٰذَا الْمَاشِی اِلَيْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا على يَدَيْهِ وَرجلَيْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من طَرِيْق عَلیّ بن يزِيْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ آئے وہ نابینا تھے' یہ وہ صاحب ہیں' جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اس نے ماتھے پر بل ڈال دیے اور منہ پھیرلیا' جب اس کے پاس نابینا شخص آیا''

حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش سے تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' جیسا کہ آپ مجھے ملاحظہ فرما رہے ہیں' میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' بینائی رخصت ہو چکی ہے' بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر چلنے والا دستیاب نہیں ہوتا' تو کیا آپ میرے لئے یہ رخصت پاتے ہیں' کہ میں اپنے گھر میں نمازیں ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم گھر میں مؤذن کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا ہوں' باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص کو اگر اس کے اجر وثواب کا پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر جانے والے کو کتنا اجر وثواب ملتا ہے' تو وہ اس میں ضرور شریک ہو' خواہ اسے پاؤں اور ہاتھوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں علی بن یزید الہانی اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

628 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى ابْن ام مَكْتُوم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن منزلی شاسع وَاَنا مكفوف الْبَصَر وَاَنا اسمع الْاَذَان قَالَ فَاِن سَمِعت الْاَذَان فاجب وَلَوْ حبوا اَوْ زحفا

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلم يقل أَوْ زحفا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا گھر دور ہے اور میری بینائی رخصت ہو چکی ہے لیکن میں اذان کی آواز سن لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اذان کی آواز سنتے ہو تو تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو) خواہ تمہیں گھسٹ کر یا سرین کے بل چل کر آنا پڑے۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں "یا سرین کے بل"۔

629 - وَعَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا أَنه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيقوم اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة فَقَالَ هَذَا فِي النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نوافل پڑھتا ہے لیکن باجماعت نماز میں یا جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

630 - وَعنهُ أَيْضا رَضِي الله عَنهُ قَالَ من سمع حَيّ على الْفَلاح فَلم يجب فقد ترك سنة مُحَمَّد رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَاد حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہی یہ بات بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص حی علی الفلاح سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

631 - وَعَن أُسَامَة بن زيد رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم لينتهين رجال عَن ترك الْجَمَاعَة أَو لأحرقن بُيُوتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة الزبْرِقَان بن عَمْرو الضمرِي عَن أُسَامَة وَلم يسمع مِنْهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یا تو لوگ باجماعت نماز ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگادوں گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زبرقان بن عمرو ضمری کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم زبرقان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے۔

632 - وَعَن ابْن بُرَيْدَة عَن أَبِيه رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من سمع النداء فَارغًا صَحِيحا فَلم يجب فَلَا صَلَاة لَهُ

رَوَاہُ الْحَاکِم من رِوَایَۃِ اَبِیْ بکر بن عَیَّاش عَنْ اَبِیْ حُصَیْن عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد قَالَ الْحَافِظِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الصَّحِیْح وَقفه

❀ ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور وہ فارغ ہو اور تندرست ہو اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابوبکر بن عیاش کی ابوحصین کے حوالے سے ابن بریدہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

21 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ صَلَاۃ النَّافِلَۃ فِی الْبُیُوت

باب: نوافل گھر میں ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

633- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجعلوا من صَلَاتِکُمْ فِیْ بُیُوتِکُمْ وَلَا تتخذوھا قبورا . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی نمازوں میں کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے رکھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

634- وَعَنْ جَابر ھُوَ ابْن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا قضی اَحَدُکُمُ الصَّلَاۃ فِیْ مَسْجِدہ فلیجعل لبیتہ نَصِیبا من صَلَاتہ فَاِن اللہ جَاعل فِیْ بَیتہ من صَلَاتہ خیرا رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیرہ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ سعید

❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی (فرض) نماز مکمل کرلے تو اسے اپنی (نفل) نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

635- وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْبَیْت الَّذِیْ یذکر اللہ فِیْہِ وَالْبَیْت الَّذِیْ لَا یذکر اللہ فِیْہِ مثل الْحَیّ وَالْمَیِّت . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا افضل الصَّلَاةُ فِيْ بَيْتِيْ اَوْ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِد قَالَ اَلا ترى اِلٰى بَيْتِيْ مَا اقربه من الْمَسْجِد فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ من اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِد اِلَّا اَنْ تكون صَلَاة مَكْتُوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کونسی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے میرا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے میرا گھر دیکھا ہے' وہ مسجد کے کتنا قریب ہے' لیکن اس کے باوجود میں گھر میں (نفل) نماز ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں (نفل) نماز ادا کروں' البتہ فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

637 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج نفر من اَهْلِ الْعِرَاقِ اِلٰى عمر فَلَمَّا قدمُوا عَلَيْهِ سَاَلُوْهُ عَنْ صَلَاةِ الرجل فِيْ بَيته فَقَالَ عمر سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَما صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فنور فنوروا بُيُوتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ایک نور ہے' تو تم اپنے گھروں کو نورانی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

638 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلوا اَيهَا النَّاس فِيْ بُيُوتكُمْ فَاِن اَفضل صَلَاة الْمَرْءِ فِيْ بَيته اِلَّا الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو! کیونکہ آدمی کی سب سے زیادہ فضیلت والی (نفل) نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

639 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاهُ رَفعهٔ قَالَ فضل صَلَاة الرجل فِیْ بَيْته علی صَلَاته حَيْثُ يرَاهُ النَّاس كفضل الْفَرِيضَة علی التَّطَوُّع
رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ الله تَعَالٰی

❀❀ ایک صحابی بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا اس کے (نفل) نماز کو اس جگہ پر ادا کرنے' جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں' سے اتنی فضیلت رکھتا ہے' جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو عمدہ ہوگی۔

640 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوا بُيُوتكُمْ بِبَعْض صَلَاتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی (نفل) نمازوں میں سے بعض کے ذریعے اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

22 - التَّرْغِيْب فِیْ انْتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

641 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه لَا يمنعهُ اَن يَنْقَلِب اِلٰی اَهله اِلَّا الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ اَثْنَاء حَدِيْثٍ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو' اور اس کے اپنے گھر واپس جانے میں صرف نماز رکاوٹ ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے ایک حدیث کے دوران نقل کی ہے اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

642 - وللبخاری اِن اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه وَالْمَلَائِكَة تَقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهٗ اللّٰهُمَّ ارحمه مَا لم يقم من مُصَلَّاهُ اَوْ يحدث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو اور اس دوران فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی جائے نماز سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہ''

ہوجاتا''۔

643 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلَاةٍ مَا كَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ اَوْ يُحْدِثَ قِيلَ وَمَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو اَوْ يَضْرِطُ

وَرَوَاهُ مَالِكٌ مَوْقُوْفًا عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِیْ صَلَاةٍ حَتّٰى يُصَلِّیَ

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے' اور نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہیں ہو جاتا'' (شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا گیا: حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی ہوا خارج نہیں ہوتی' آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر''۔

یہ روایت امام مالک نے موقوف روایت کے طور پر نعیم بن عبداللہ مجمر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر لے اور پھر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (وہ کہتے ہیں:) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' تو اے اللہ! تو اس پر رحم کر! اگر وہ شخص اپنی جائے نماز سے اٹھ جائے اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتا''۔

644 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ بَعْدَمَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِیْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیا پھر آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھ بھی لی اور وہ سو بھی گئے لیکن تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

645 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) السجدة نَزَلَتْ فِیْ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِیْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت: ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''

یہ آیت اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس کو ''عتمہ'' (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

646 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صلينا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المغرب فَرجع من رَجَعَ وعقب من عقب فجاء رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرعا قد حفزه النَّفس قد حسر عَن رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا ربكُم قد فتح بَابا من اَبْوَاب السَّمَاء يباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلَى عِبَادِيْ قد قضوا فَرِيضَة وهم ينتظرُوْنَ اُخْرَى . رَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنهُ وَرُوَاته ثِقَات وَاَبُوْ اَيُّوْبَ هُوَ المراغي الْعَتكِي ثِقَة مَا اَرَاهُ سمع عبد الله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حفزه النَّفس هُوَ بِفَتْحِ الْحَاء الْمُهْملَة وَالْفَاء وبعدهما زَاي اَي سَاقه وتعبه من شدَّة سَعْيه

وحسر هُوَ بِفَتْح الْحَاء وَالسِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ اَي كشف عَن رُكْبَتَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کرلی پھر جس نے واپس جانا تھا وہ واپس چلا گیا اور جس نے ٹھہرنا تھا وہ ٹھہرا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنوں سے اپنا کپڑا اٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو! تمہارے پروردگار نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرما رہا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جنہوں نے ایک فرض ادا کر دیا ہے اور اب یہ دوسرے کے منتظر ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوایوب نامی راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ابوایوب نامی راوی کا اسم منسوب ''مراغی عتکی'' ہے اور یہ ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہوگا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''حفزہ النفس'' اس میں 'ح' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ف' ہے' اور ان کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ چلتے ہوئے آئے اور تیز چلنے کی وجہ سے' آپ نے اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کیا۔

لفظ ''حسر'' 'ح' پر زبر ہے' اور 'س' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے: گھٹنوں سے کپڑا اٹھانا۔

647 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَصَلَاة فِي اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِي عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نمازیوں ادا کرنا کہ ان کے درمیان کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو یہ علیین میں نام نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ مکمل طور پر اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

649 - وَعَنْ عَلِيِّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ مسجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

650 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن العَبْد إِذا جلس فِي مُصَلَّاهُ بعد الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة وصلاتهم عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِر لَهُ وَإِن جلس يَنْتَظِر الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ وصلاتهم عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِر لَهُ اللَّهُمَّ ارحمه ـ رَوَاهُ أَحْمد وَفِيه عَطاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' تو فرشتے اس کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے'' اگر آدمی بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ان کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے' اے اللہ! تو اس پر رحم کر''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے۔

651 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ منتظر الصَّلَاة بعد الصَّلَاة كفارس اشْتَدَّ بِهِ فرسه فِي سَبِيْل اللّٰه على كشحه وَهُوَ فِي الرِّبَاط الْأَكْبَر رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَاد أَحْمد صَالح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا شخص گھڑ سوار کی مانند ہے جو اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ گھڑ سوار بڑی پہرا داری کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام احمد کی سند صالح ہے۔

652 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي وَفِي رِوَايَةٍ رَبِّي فِي أحسن صُورَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأ الْأَعْلَى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْنَ كَتِفي حَتَّى وجدت بردهَا بَيْنَ ثدييّ أَوْ قَالَ فِي نحري

حدیث 652: الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب: ومن سورة ص' حديث: 3238' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3377' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 683' مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2551

فعلمت مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

الحَدِيْث رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا' یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' میرا پروردگار میرے پاس سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور اس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے' پروردگار نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی گردن میں محسوس کی' تو میں نے وہ چیزیں جان لیں' جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہیں' اور مغرب میں ہیں' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جان گئے ہو؟ کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' باجماعت نماز کے لئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں (اور اس بارے میں) کہ جو شخص ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ہمراہ مرے گا اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا (یعنی ملاء اعلیٰ ان سب چیزوں کے بارے میں) گفتگو کر رہے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

653 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهِ فِي الْحَسَنَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء اَوْ الطّهُور فِي المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسْجِد وَالصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَا من اَحَد يخرج من بَيته متطهرا حَتّٰى يَاْتِي الْمَسْجِد فيصلي فِيْهِ مَعَ الْمُسْلِمين اَوْ مَعَ الامَام ثُمَّ ينْتَظر الصَّلَاة الَّتِيْ بعْدهَا اِلَّا قَالَت الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه

الحَدِيْث رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ والدارمي فِيْ مُسْنده

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور جس کی وجہ سے

نیکیوں میں اضافہ کردیتا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے اچھی طرح طہارت حاصل کرنا) زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جو بھی شخص وضو کرنے کے بعد اپنے گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) امام کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے پھر اس کے بعد والی نماز کا انتظار کرنے لگے تو فرشتے کہتے ہیں: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے اے اللہ! تو اس پر رحم کر!''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

654 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ ثَلَاث كَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات وَثَلَاث منجيات وَثَلَاث مهلكات فَامَا الْكَفَّارَات فاسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات وَأما الدَّرَجَات فاطعام الطَّعَام وافشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام وَأما المنجيات فالعدل فِي الْغَضَب وَالرِّضَا وَالْقَصْد فِي الْفقر والغنى وخشية الله فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة وَأما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَهُوَ مَرْوِيّ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَاَسَانِيده وَاِن كَانَ لَا يسلم شَيْء مِنْهَا من مقَال فَهُوَ بمجموعها حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى السبرات جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین چیزیں ہیں جو کفارہ بنتی ہیں تین چیزیں ہیں جو درجات (میں اضافہ کا باعث بنتی ہے) تین چیزیں ہیں جو نجات دلاتی ہیں اور تین چیزیں ہیں جو ہلاکت کا شکار کروادیتی ہیں جہاں تک کفارہ بننے والی چیزوں کا تعلق ہے تو وہ سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا ہے جہاں تک درجات میں (اضافہ کرنے کا باعث بننے والی چیزوں کا تعلق ہے) تو وہ کھانا کھلانا سلام پھیلانا اور رات کو جب لوگ سورہے ہوں اس وقت نوافل ادا کرنا ہے جہاں تک نجات دلوانے والی چیزوں کا تعلق ہے تو وہ غصے اور رضامندی ہر حال میں انصاف سے کام لینا اور غربت اور خوشحالی ہر حالت میں میانہ روی اختیار کرنا اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنا ہے جہاں تک ہلاک کروانے والی چیزوں کا تعلق ہے تو وہ ایسی کنجوسی ہے جس کی اطاعت کی جائے ایسی نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام بیہقی نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے اور اس کی تمام اسانید اگرچہ کلام سے خالی نہیں ہیں لیکن مجموعی طور پر یہ ''حسن'' بنتی ہیں اگر اللہ نے چاہا۔

(متن کے لفظ) ''السبرات'' لفظ ''سبرۃ'' کی جمع ہے اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

655 - وَعَنْ دَاوُد بن صَالح قَالَ قَالَ لی اَبُوْ سَلمَة یَا ابْن اخی تَدْرِی فِیْ اَی شَیْءٍ نزلت (اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابطُوا) آل عمران قلت لَا قَالَ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يَقُوْلُ لم يكن فِیْ زمَان النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْو يرابط فِيْهِ وَلٰكِن انتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ داؤد بن صالح بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی تھی؟

''تم صبر سے کام لو ثابت قدم رکھو اور پہرہ داری کرو''۔

میں نے کہا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، تو کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی جس میں پہرہ داری کی ضرورت ہوتی 'اس سے مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

656 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيْره أطول مِنْهُ اِلَّا انه قَالَ والقاعد يرْعَی الصَّلَاة كالقانت وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْمَشْی اِلَی الْمَسَاجِد . قَوْلِهِ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت ای أجره كَاجر الْمُصَلِّی قَائِما مَا دَامَ قَاعِدا ينْتَظر الصَّلَاة لِاَن الْمُرَاد بِالْقُنُوتِ هُنَا الْقيام فِی الصَّلَاة

❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز (کے انتظار) میں بیٹھنے والا شخص (نماز میں) کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے' جس وقت وہ اپنے گھر سے نکلا تھا' اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب تک وہ گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اسے امام احمد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نماز کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھنے والا شخص' کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر' مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''نماز پر بیٹھنے والا شخص کھڑے شخص کی مانند ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے بیٹھنے والا شخص' اس نمازی کی مانند ہے جو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے جب تک وہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو کیونکہ یہاں قنوت سے مراد نماز کی حالت میں کھڑے ہونا ہے۔

657 - وَعَنْ امْرَاَة من المبايعات رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت جَاءَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَصْحَابه من بنی سَلمَة فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَاما فَاكل ثُمَّ قربنا اِلَيْهِ وضُوءً فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اقبل على اَصْحَابه فَقَالَ اَلا

اخبر كُم بمكفرات الخطايا قالوا بلٰى قال اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصّلاة بعد الصّلاة. رواه احمد وفيه رجل لم يسم وبقية اسناده مُحتج بهم فى الصّحيح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک خاتون بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کے ساتھ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا پیش کیا' آپ ﷺ نے اسے کھالیا' پھر ہم نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی پیش کیا' تو آپ ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے بتاؤں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کی سند کے باقی تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

23 - التَّرْغِيْبُ فِي الْمُحَافَظَةِ على الصُّبْحِ وَالْعصر

باب: صبح اور عصر کی نماز کی حفاظت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

658 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى البردين دخل الْجنَّة. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم البردان هما الصُّبْح وَالْعصر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نمازیں ہیں۔

659 - وَعَنْ اَبِيْ زهيرة عمَارَة بن رويبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لن يلج النَّار اَحَد صلى قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا يَعْنِيْ الْفجْر وَالْعصر. رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوزہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی (فجر کی نماز) اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی (عصر کی) نماز ادا کرتا ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد فجر اور عصر کی نمازیں تھیں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

660 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْجَعِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من

صلي الصُّبح فَهُوَ فِيْ ذِمَّة الله وحسابه على الله ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ والأوسط وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح إِلَّا الْهَيْثَم بن يمَان وَتكلم فِيْهِ فللحديث شَوَاهِد ۔ اَبُوْ مَالك هُوَ سعد بن طَارق

❀❀ ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کر لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ہیثم بن یمان نامی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے لیکن اس حدیث کے دیگر شواہد موجود ہیں۔

ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق ہے۔

661 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِيْ ذِمَّة الله فَلَا يطلبنكم الله من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه على وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب نہ لے کیونکہ جس شخص سے وہ اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب لے گا اور پھر اس شخص کی گرفت کرے گا تو اس شخص کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

662 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْغَدَاة فأصيبت ذمَّته فَقَدْ استبيح حمى الله وأخفرت ذمَّته وَاَنا طَالب بِذِمَّتِهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور پھر اس (کو ملنے والی) پناہ کو نقصان پہنچایا جائے تو گویا اللہ تعالیٰ کی حفاظتی چیز کو مباح قرار دیا گیا اور اس کی (دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کی گئی (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میں اس کی پناہ کا حساب لوگوں گا''

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

663 - وَعَنْ اَبِيْ بصرة الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْر بالمخمص وَقَالَ إِن هٰذِهِ الصَّلَاة عرضت على من كَانَ قبلكُمْ فضيعوها وَمَنْ حَافظ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أجره مرَّتَيْنِ الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ ۔ المخمص بِضَم الْمِيم وَفتح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْمِيم جَمِيعًا وَقِيْلَ بِفَتْح الْمِيم وَسُكُون الْخَاء وَكسر الْمِيم بعدهَا وَفِيْ آخِره صَاد مُهْملَة اسْم طَرِيْق

❀❀ حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز تم سے پہلے والے لوگوں کے سامنے پیش کی گئی تو ان لوگوں نے اسے ضائع کر دیا جو شخص اس

نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے گا اس کو اس کا اجر دُگنا ملے گا''.....الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ''مُخمص'' میں 'م' پر پیش ہے اور 'خ' پر زبر ہے اس کے بعد 'م' ہے ایک قول کے مطابق 'م' پر بھی زبر ہے اور ایک قول کے مطابق 'م' ساکن ہے اور ایک قول کے مطابق 'خ' ساکن ہے اور 'م' پر زیر ہے اس کے آخر میں 'ص' ہے یہ ایک راستے کا نام ہے۔

664 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فِي جماعَة فَهُوَ فِي ذمَّة الله فَمَنْ اَخفر ذمَّة الله كَبه الله فِي النَّار لوجهه

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالطَّبَرَانِیّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفظ لَهُ وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کر لے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور ان کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

665 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبح فَهُوَ فِي ذمَّة الله تَبَارَك وَتَعَالٰى فَلَا تخفروا الله تَبَارَك وَتَعَالٰى فِي ذمَّته فَاِنَّهُ من اَخفر ذمَّته طلبه الله تَبَارَك وَتَعَالٰى حَتّٰى يكبه على وَجهه. رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِنَحْوِهِ

وَفِي اَوَّل قصَّة: وَهُوَ اَن الْحَجَّاج اَمر سَالم بن عبد الله بقتل رجل فَقَالَ لَهُ سَالم أصليت الصُّبْح فَقَالَ الرجل نعم فَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ فَقَالَ لَهُ الْحجَّاج مَا منعك من قَتله فَقَالَ سَالم حَدثنِي اَبِي انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الصُّبْح كَانَ فِي جوَار الله يَوْمه فَكرِهت اَن أقتل رجلا أجاره الله فَقَالَ الْحَجَّاج لِابْنِ عُمَرَ اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْن عمر نعم

قَالَ الْحَافِظ وَفِي الْاُوْلٰى ابْن لَهِيعَة وَفِي الثَّانِيَة يحيى بن عبد الحميد الْحمانِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے' وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو تم لوگ اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی نہ کرو' کیونکہ جو شخص اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے (جہنم میں) ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

اس واقعہ کے آغاز میں یہ مذکور ہے: حجاج بن یوسف نے سالم بن عبداللہ کو حکم دیا کہ ایک شخص کو قتل کر دیں' تو سالم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے صبح کی نماز ادا کی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو سالم نے اس سے کہا: تم چلے جاؤ! حجاج نے

سالم سے دریافت کیا: آپ نے اسے کیوں قتل نہیں کیا؟ تو سالم نے جواب دیا: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے وہ اس دن کے لئے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ایک ایسے شخص کو قتل کروں جسے اللہ تعالیٰ نے پناہ دی ہوئی ہو بعد میں حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ کہتے ہیں: پہلے والی روایت کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے اور دوسری روایت سند کی میں یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نامی راوی ہے۔

666 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِيْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبهم وَهُوَ أَعْلَمُ بهم كَيفَ تركتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه فِيْ اِحْدَى رواياته قَالَ: تَجْتَمِع مَلَائِكَة اللَّيْل وملائكة النَّهَار فِيْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر فيجتمعون فِيْ صَلَاة الْفجْر فتصعد مَلَائِكَة اللَّيْل وَتثبت مَلَائِكَة النَّهَار ويجتمعون فِيْ صَلَاة الْعَصْر فتصعد مَلَائِكَة النَّهَار وتبيت مَلَائِكَة اللَّيْل فيسألهم رَبهم كَيفَ تركتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ أتيناهم وهم يصلونَ وتركناهم وهم يصلونَ فَاغْفِر لَهُمْ يَوْم الدّين

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے پاس آتے ہیں وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے تو ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے ان کو چھوڑا تھا تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی مختصر روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں جب وہ فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں تو رات والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے نیچے ٹھہر جاتے ہیں پھر وہ عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے رات گزارنے کے لئے نیچے رہ جاتے ہیں (جو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا تو وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم نے انہیں چھوڑا تو اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے اس لیے تو قیامت کے دن ان بندوں کی مغفرت کر دینا''۔

24 - اَلتَّرْغِيْب فِيْ جُلُوس الْمَرْءِ فِيْ مُصَلَّاهُ بعد صَلَاة الصُّبْح وَصَلَاة الْعَصْر

باب: آدمی کے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز جگہ پر بیٹھے رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

667 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فِي جَمَاعَة ثُمَّ قعد يذكر اللّٰه حتى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ كَانَت لَهُ كَاَجر حجَّة وَعمرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّة تَامَّة تَامَّة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر وہ دو رکعت ادا کرے تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''مکمل، مکمل، مکمل''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

668 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَقعد اُصَلِّي مَعَ قوم يذكرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى من صَلَاة الْغَدَاة حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِيل وَلَاَن أقعد مَعَ قوم يذكرُوْنَ اللّٰهِ من صَلَاة الْعَصْر اِلٰى اَن تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اعتق اَرْبَعَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى . قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِيل دِيَة كل وَاحِد مِنْهُم اثنا عشر ألفا . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا بالشطر الْاَوَّل اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں جو صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج نکلنے تک ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں اور میں عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چار افراد کو آزاد کروں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے دونوں مقامات پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی دیت (یعنی قیمت) بارہ ہزار ہو''۔

امام ابن ابودنیا نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

669 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قعد فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِف من صَلَاة الصُّبْح حَتّٰى يسبح رَكْعَتي الضُّحَى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خيرا غفر لَهُ خطاياه وَاِن

كَانَتْ اكثر من زبد الْبَحر ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى وَاَظنهُ قَالَ من صلى صَلَاة الْفجر ثُمَّ قعد يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس وَجَبت لَهُ الْجنَّة ۔ قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الثَّلَاثَة من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل وَقد حسنت وصححها بَعضهم

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعت ادا کرلے وہ اس دوران صرف بھلائی کی بات کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے میرا خیال ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: ان تینوں محدثین نے یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس روایت کو بعض حضرات نے حسن قرار دیا ہے اور بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔

670 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من صلى الْفجر ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَربع رَكْعَات لم تمس جلده النَّار وَأخذ الْحسن بجلده فمده ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہوجائے تو پھر وہ دو رکعت ادا کرے یا چار رکعت ادا کرے تو اس کی جلد کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

اس روایت کے راوی حسن بصری نے اپنی جلد کو پکڑ کر اسے کھینچ کر یہ الفاظ نقل کیے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

671 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَان اقعد اذكر اللّٰه تَعَالٰى وأكبره وأحمده وأسبحه واهلله حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن أعتق رقبتين من ولد اِسْمَاعِيل وَمن بعد الْعَصْر حَتّٰى تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن أعتق اَربع رقاب من ولد اِسْمَاعِيل ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں اس کی کبریائی بیان کرتا رہوں اس کی حمد کرتا رہوں سبحان اللہ پڑھتا رہوں لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہوں جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو غلام آزاد کروں اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک یہ کرتا رہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

672 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى صَلَاة الْغَدَاة فِي جمَاعَة ثُمَّ جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ انْقَلب بِاَجْر حجَّة وَعمْرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَادہ جید

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے اور پھر بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے' پھر اٹھ کر دو رکعت ادا کرے' تو وہ حج اور عمرے کے (اجر و ثواب کے) ہمراہ واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔

673 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْفجْر لم يقم من مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة وَقَالَ من صلى الصُّبْح ثُمَّ جلس فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة كَانَ بِمَنْزِلَة عمْرَة وَحجَّة مُتَقَبَّلَتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْفضل بن الْمُوفق فَفِيْهِ كَلَام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چاشت کی یا اشراق کی) نماز ادا نہیں کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ (اشراق یا چاشت کی) نماز ادا کرنے کے بعد اٹھے' تو یہ مقبول حج اور عمرہ کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف فضل بن موفق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

674 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غابر اَن اُمَامَة وَعتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى صَلَاة الصُّبْح فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ثَبت حَتّٰى يسبح لله سبْحَة الضُّحَى كَانَ لَهُ كَاجر حَاج ومعتمر تَاما لَهُ حجه وعمرته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَبعض رُوَاته مُخْتَلف فِيْهِ وَلِلْحَدِيْثِ شَوَاهِد كَثِيْرَة

عبداللہ بن غابر بیان کرتے ہیں حضرت امامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد' اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چاشت کی نماز ادا کرے' تو اس شخص کو حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے شخص کا سا اجر ملتا ہے جس نے اپنے حج اور عمرے کو مکمل ادا کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے بعض راویوں کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' لیکن اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں۔

675 - وَرُوِيَ عَن عمْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعت ام الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْنِيْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقول سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْفجْر اَوْ قَالَ الْغَدَاة فَقعدَ فِيْ مَقْعَده فَلَمْ يلغ بِشَيْء من اَمر الدُّنْيَا وَيذكر اللّٰه حَتّٰى يُصَلِّي الضُّحَى اَربع رَكْعَات خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه لَا ذَنب لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ

سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُمّ المومنین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ان کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص فجر کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے' اور اس دوران دنیا سے متعلق کوئی لغو حرکت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ چاشت کی نماز کی چار رکعت ادا کرلے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

676 - وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بن الْخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث بعثا قبل نجد فغنموا غَنَائِم كَثِيرَة وأسرعوا الرّجْعَة فَقَالَ رجل منا لم يخرج مَا رَأينَا بعثا أسرع رَجْعَة وَلَا أفضل غنيمَة من هَذَا الْبَعْث فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على قوم أفضل غنيمَة وأسرع رَجْعَة قوم شهدُوا صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ جلسُوا يذكرُونَ اللّٰهِ حَتَّى طلعت الشَّمْس أُولَئِكَ أسرع رَجْعَة وَأفضل غنيمَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلي وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَذكر الْبَزَّار فِيهِ اَن الْقَائِل مَا رَأينَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ فِيْ آخِره فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بكر اَلا أدلك على مَا هُوَ أسرع إيابا وَأفضل مغنما من صلى الْغَدَاة فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتَّى تطلع الشَّمْس

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آ گئے' تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو اور جسے اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف نہ کروں جنہیں ان سے زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے' اور وہ زیادہ جلدی فارغ ہو جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس وقت تک' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا ہے' تو یہ لوگ واپس بھی زیادہ جلدی آ جاتے ہیں اور انہیں غنیمت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' دعوات سے متعلق باب میں نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے' امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے' اپنی صحیح میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر' اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام بزار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم میں سے ایک شخص نے کہا: یہاں ''ایک شخص'' سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' امام بزار نے اپنی روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں تمہاری رہنمائی اس شخص کی طرف نہ کروں؟ جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ جاتا ہے' اور اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل کرتا ہے' جو شخص صبح کی نماز با جماعت ادا کرے' پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے''۔

677 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا صلى الْفجْر تربع

فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تطلع الشَّمْس حسنا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهٖ كَانَ اِذا صلى الصُّبْح جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظِهٖ قَالَ عَنْ سماك انه سَاَلَ جَابر بن سَمُرَة كَيفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع اِذا صلى الصُّبْح قَالَ كَانَ يقْعد فِيْ مُصَلَّاهُ اِذا صلى الصُّبْح حَتّٰى تطلع الشَّمْس

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر چار زانوں بیٹھے رہتے تھے“

یہ روایت امام مسلم‘ امام ابوداؤد‘ امام ترمذی‘ امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے‘ ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے‘ تو سورج نکلنے تک‘ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے“۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے‘ اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سماک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد‘ سورج کے نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے“۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ أذكار يَقُوْلهَا بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغرب

باب: فجر‘ عصر اور مغرب کی نماز کے بعد‘ مخصوص اذکار پڑھنے کے متعلق ترغیبی روایات

678 - عَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ فِيْ دبر صَلَاة الْفجْر وَهُوَ ثَان رجلَيْهِ قبل اَن يتَكَلَّم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكَانَ يَوْمه ذٰلِكَ كُله فِيْ حرز من كل مَكْرُوه وحرس من الشَّيْطَان وَلَمْ يَنْبغ لذنب اَن يُدْرِكهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ تَعَالٰى

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ بِيَدِهِ الْخَيْر وَزَاد فِيْهِ اَيْضًا وَكَانَ لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عتق رَقَبَة مُؤْمِنَة . وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ معَاذ وَزَاد فِيْهِ من قالهن

حدیث 677: صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح - حدیث: 1110 سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی الرجل یجلس متربعا - حدیث: 4231 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' فصل فی القنوت - ذکر ما یستحب للمرء إذا صلی الغداة أن یترقب طلوع الشمس' حدیث: 2053 السنن للنسائی - کتاب السہو' باب قعود الإمام فی مصلاہ بعد التسلیم - حدیث: 1345 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب الرجل یصلی الصبح ثم یقعد فی مجلسه - حدیث: 1955 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من کان إذا صلی جلس فی مصلاہ - حدیث: 7653 السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' قعود الإمام فی مصلاہ بعد السلام - حدیث: 1257 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصریین' حدیث جابر بن سمرة السوائی - حدیث: 20358 مسند ابن الجعد - زهیر عن سماك بن حرب' حدیث: 2232

حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِن صَلاةِ الْعَصْرِ اعطي مثل ذٰلِكَ فِيْ ليلته

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے پاؤں موڑ کر کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص دس مرتبہ اسے پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کے دس گناہ معاف کردے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور وہ اس پورے دن میں ہر ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے پناہ میں رہے گا اور شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی بھی گناہ اس دن میں اس تک نہیں پہنچ پائے گا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے: انہوں نے دعا میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''

انہوں نے اس میں یہ الفاظ بھی زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا' تو ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس کو ایک مومن کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان کلمات کو پڑے گا' اسے اس سے اگلی رات میں اتنا اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

679 - وَعَنِ الْحَارِث بن مُسْلِم التَّمِيمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صليت الصُّبْح فَقل قبل اَن تتكلّم اللّٰهُمَّ أجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَاِنَّك اِن مت من يَوْمك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار وَاِذَا صليت الْمغرب فَقل قبل اَن تتكلّم اللّٰهُمَّ أجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَاِنَّك اِن مت من ليلتك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفْظِه وَاَبُوْ دَاوُد عَن الْحَارِث بن مُسْلِم عَنْ اَبِيْهِ مُسْلِم بن الْحَارِث . قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ الصَّوَاب لِاَن الْحَارِث بن مُسْلِم تَابِعِيّ قَالَه اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ حَاتِم الرَّازِيّ

❀❀ حضرت حارث بن مسلم تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کرلو تو کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''۔

اگر تم اس دن میں مرگئے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے نجات نوٹ کرلے گا' اور اگر تم مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''

تو اگر تم اس رات میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے محفوظ رہنا نوٹ کر لے گا"۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے حارث بن مسلم کے حوالے سے ان کے والد مسلم بن حارث سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: درست یہی ہے کیونکہ حارث بن مسلم نامی راوی تابعی ہیں' یہ بات امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے۔

680 - وَعَنْ عمَارَة بن شبيب السبائى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات على اِثر الْمغرب بعث اللّٰه لَهٗ مسلحة يَحْفَظُوْنَهٗ من الشَّيْطَان حَتّٰى يصبح وَكتب اللّٰه لَهٗ بهَا عشر حَسَنَات مُوجبَات ومحا عَنهُ عشر سيئات موبقات وَكَانَت لَهٗ بِعدْل عشر رقبات مؤمنات

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ لَيْث بن سعد وَلَا نَعْرِف لعمارة سَمَاعا من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے"

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے' جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور ایسا صبح تک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی دس نیکیاں نوٹ کرتا ہے (جو جنت کو) واجب کرتی ہیں' اور اس کے ایسے دس گناہ ختم کر دیتا ہے' جو ہلاکت کو لازم کرتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لئے دس مومنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق عمارہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا ہے۔

681 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِهن عشر حَسَنَات ومحا بِهن عشر سيئات وَرفع لَهٗ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ عدل عتاقة اَربع رِقَاب وَكن لَهٗ حرسا حَتّٰى يُمْسِي وَمَنْ قالهن اِذا صلى الْمغرب دبر صلَاته فَمثل ذٰلِكَ حَتّٰى يصبح

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَهٰذَا لَفظه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: وَكن لَهٗ عدل عشر رِقَاب

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے: "اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی

شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں نوٹ کرلے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' اور یہ شام ہونے تک اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو (اس کو بھی) یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کی نقل کردہ ہیں' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے''۔

682 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يَنْصَرِف من صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات أعطى بِهن سبعا كتب اللّٰه لَهُ بِهن عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ بِهن عشر سيئات وَرفع لَهُ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عشر نسمات وَكن لَهُ حفظا من الشَّيْطَان وحرزا من الْمَكْرُوه وَلم يلْحقهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْم ذَنْب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قالهن حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْمغرب أعطى مثل ذٰلِكَ ليلته . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْعدْل بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وَبِالْفَتْح مَا عادله من غير جنسه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے''

تو ان کلمات کی وجہ سے' اسے سات چیزیں نصیب ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' یہ اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ شمار ہوں گے اور ناپسندیدہ چیزوں سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گے اور اس دن میں اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا' صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' اسے اس رات میں اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''عدل'' میں 'ع' پر 'زیر' بھی ہے' اور 'زبر' بھی ہے' اس سے مراد مثل ہے' بعض نے یہ کہا ہے: جب ''عدل'' میں 'ع' پر 'زیر' پڑھیں گے' تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی مانند ہو اور جب اس 'ع' پر 'زبر' پڑھیں گے

تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کے برابر ہو' لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

683 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر صَلَاۃ الْغَدَاۃ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ لَہُ الْملك وَلہ الْحَمد یحیی وَیُمِیت بِیَدِہِ الْخَیْر وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر مائَۃ مرّۃ قبل اَن یثنی رجلَیْہِ کَانَ یَوْمَئِذٍ من أفضل اَھْلِ الْاَرْض عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد علی مَا قَالَ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَرَوَاہُ فِیْہِ وَفِی الْکَبِیْر اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفظہ من قَالَ بعد صَلَاۃ الصُّبْح وَھُوَ ثَان رجلَیْہِ قبل اَن یتکَلَّم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریك لَہٗ لَہُ الْملك وَلہ الْحَمد یحیی وَیُمِیت بِیَدِہِ الْخَیْر وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر عشر مَرَّات کتب اللّٰہ لَہٗ بِکُل مرّۃ عشر حَسَنَات ومحا عَنہُ عشر سَیِّئَات وَرفع لَہٗ عشر دَرَجَات وَکن لَہٗ فِی یَوْمہ ذٰلِكَ حرْزا من کل مَکْرُوہ وحرسا من الشَّیْطَان الرَّجِیم وَکَانَ لَہٗ بِکُل مرّۃ عتق رَقَبَۃ من ولد اِسْمَاعِیل ثمن کل رَقَبَۃ اثنا عشر ألفا وَلَمْ یلْحقہُ یَوْمَئِذٍ ذَنب اِلَّا الشّرك بِاللّٰہِ وَمَنْ قَالَ ذٰلِكَ بعد صَلَاۃ الْمغرب کَانَ لَہٗ مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(جو شخص ان کلمات کو صبح کی نماز کے بعد) ٹانگ موڑنے سے پہلے' ایک سو مرتبہ پڑھ لے گا' تو یہ اس دن اہل زمین کا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے ان کلمات کو اتنی ہی مرتبہ' یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد اپنی ٹانگیں موڑنے اور کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اسے دس نیکیاں دے گا' اس کی دس برائیاں مٹا دے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس دن کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا' جس میں سے ہر ایک غلام کی قیمت بارہ ہزار ہو' اور اس دن میں کوئی گناہ اس بندے کو لاحق نہیں ہوگا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد اس کو پڑھے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا۔

684 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ قبل اَن يَنْصَرِف ويثنى رجلَيْهِ من صَلَاة الْمغرب وَالصُّبْح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكَانَت لَهٗ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرزا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَلَم يحل للذنب اَن يُدْرِكهُ اِلَّا الشّرك وَكَانَ من افضل النَّاس عملا اِلَّا رجلا يفضله يَقُوْلُ افضل مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح غير شهر بن حَوْشَب وَعبد الرَّحْمٰن بن غنم مُخْتَلف فِي صحبته وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثِ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد' اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور ٹانگ موڑے بغیر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ' اس کے لیے' ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا باعث بنیں گے اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور کسی گناہ کے لئے یہ حلال نہیں ہوگا کہ اس شخص تک پہنچے' البتہ شرک کا حکم مختلف ہے' اور وہ (شخص) عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص ہوگا' البتہ اس فرد کا معاملہ مختلف ہوگا' جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو' وہ اس پر فضیلت رکھے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف شہر بن حوشب اور عبدالرحمٰن بن غنم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

685 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ بعد صَلَاةُ الْفجْر ثَلَاث مَرَّات وَبعد الْعَصْر ثَلَاث مَرَّات اَسْتَغْفِر اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ كفرت عَنهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ ابْن السّني فِي كِتَابه . قَالَ الْحَافِظ وَاَما مَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات اِذا أصبح وَاِذَا اَمسَى فَلِكُلٍّ مِنْهُمَا بَاب يَأْتِي اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وَتقدم فِي بَاب الرحلة فِي طلب الْعلم حَدِيْث قبيصَة وَفِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا قبيصَة اِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعافى من الْعَمى والجذام والفلج . رَوَاهُ اَحْمد

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:
"میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے وہ زندہ ہے اور بذات خود قائم ہے (اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے) اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"
تو اس شخص کے گناہ ختم ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"۔
یہ روایت ابن سنی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔
حافظ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے ان کلمات کا تعلق ہے کہ جب صبح ہو تو نماز کے بعد اور جب شام ہو تو ان دونوں موضوعات سے متعلق "باب" آگے آئے گا اگر اللہ نے چاہا اس سے پہلے علم کے حصول کے لئے سفر کرنے سے متعلق باب میں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے:
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو تین مرتبہ "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھو تو تم نابینا پن جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے"
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

26 - التَّرْهِيب من فَوَات الْعَصْر بِغَيْر عذر

باب: کسی عذر کے بغیر عصر کی نماز قضاء کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

686 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر فَقَدْ حبط عمله . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ بكروا بِالصَّلَاةِ فِي يَوْم الْغَيْم فَإِنَّهُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر حبط عمله

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص عصر کی نماز ترک کر دے اس کا عمل ضائع ہو گیا"۔
یہ روایت امام بخاری امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"ابر آلود دن میں نماز جلدی ادا کرو کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی اس کا عمل ضائع ہو گیا"۔

687 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر مُتَعَمدا فَقَدْ حبط عمله . رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز ترک کر دے اس کا عمل ضائع ہو گیا"۔
یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

688 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تفوته صَلَاة الْعَصْر فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَزَاد فِيْ آخِره قَالَ مَالك تَفْسِيره ذهَاب الْوَقْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' ابوداؤد' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: امام مالک فرماتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اُس کا وقت رخصت ہو جائے (اور آدمی نے وہ نماز ادا نہ کی ہو)۔

689 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَوْفَل: صَلَاة من فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله-قَالَ ابْن عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جس شخص کی نماز رہ گئی' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ عصر کی نماز ہے۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْإِمَامَة مَعَ الْإِتْمَام وَالْإِحْسَان والترهيب مِنْهَا عِنْد عدمهما

باب: امامت کرتے ہوئے مکمل نماز ادا کرنے اور اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان دونوں چیزوں کی عدم موجودگی سے متعلق ترہیبی روایات

690 - عَنْ اَبِيْ عَلِيّ الْمصْرِيّ قَالَ سافرنا مَعَ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحضرتنا الصَّلَاة فأردنا اَن يتقدمنا فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أم قوما فَإِن اتم فَلَهُ التَّمام وَلَهُمْ التَّمام وَإِن لم يتم فَلَهُم التَّمام وَعَلَيْهِ الْإِثْم . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظهمَا من أم النَّاس فَأصَاب الْوَقْت وَاتم الصَّلَاة فَلهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتقصَ من ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِم . قَالَ الْحَافِظ هُوَ عِنْدهم من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن حَرْمَلَة عَنْ اَبِيْ

عَلیّ الْمِصرِیّ وَعبد الرَّحْمٰن یَاتِی الْکَلَام عَلَیْهِ

❀❀ ابوعلی مصری بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا' نماز کا وقت ہو گیا' تو ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ہمارے آگے ہو کر (ہمیں نماز پڑھائیں) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتے ہوئے مکمل نماز پڑھائے گا اسے بھی مکمل اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی مکمل اجر ملے گا اور اگر وہ مکمل نماز نہیں پڑھائے گا' تو لوگوں کو مکمل اجر نصیب ہوگا اور اس شخص کو گناہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام حاکم نے نقل کیا ہے: انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے' وقت کا خیال رکھے اور مکمل نماز پڑھائے' تو اسے بھی اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی اجر ملے گا اور نماز میں جو کمی ہوگی' اس کا وبال امام پر ہوگا' لوگوں پر نہیں ہوگا''۔

حافظ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ روایت عبدالرحمٰن بن حرملہ کے حوالے سے ابوعلی مصری سے منقول ہے' اور عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

691 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ام قوما فليتق الله وليعلم انه ضَامِن مسؤول لما ضمن وَإِن احسن كَانَ لَهُ من الْأجر مثل أجر من صلى خَلفه من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَا كَانَ من نقص فَهُوَ عَلَيْهِ .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ معارك بن عباد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہو' اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ ضامن ہے' اور اس سے حساب لیا جائے گا' اس چیز کے بارے میں' جس کا اسے ضامن بنایا گیا ہے' اگر وہ اچھائی کرے گا' تو اسے اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر نصیب ہوگا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی' لیکن اگر اس نے کوئی کوتاہی کی' تو اس کا وبال اس کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں معارک بن عباد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

692 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يصلونَ لكم فَإِن اَصَابُوا فلكم وَإِن أخطؤوا فلكم وَعَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهِ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه وَلَفظه: سَيَاْتِيْ اَوْ سَيكون اَقوام يصلونَ الصَّلَاة فَإِن اتموا فلكم وَإِن انتقصوا فَعَلَيْهِمْ وَلكم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو (امام) تمہیں نماز پڑھائیں گے' اگر وہ درست کریں گے' تو تمہیں بھی اجر و ثواب ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں گے' تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور گناہ اُن پر ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' آگے چل کر یہ روایت آئے گی:

''عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو نماز ادا کریں گے' اگر وہ مکمل نماز ادا کریں گے' تو تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ کوئی کمی کریں گے' تو اس کا وبال اُن پر ہوگا اور تمہیں اجر مل جائے گا''۔

693 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة عبد أدّى حق الله وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِي كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَاد لَا بَأْس بِهِ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب وهم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه الله وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون الحَدِيْث وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث الإِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن وَغَيرهَا وَتقدم فِي الْاَذَان

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے' راوی کہتے ہیں: روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن (مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے) ایک وہ غلام' جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرتا ہو' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور لوگ اس سے راضی ہوں' اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' یہی روایت امام طبرانی نے مجم صغیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کو بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی ہولناکی متاثر نہیں کرے گی' انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا ہوگا' جب تک مخلوق کے درمیان حساب مکمل نہیں ہو جاتا' وہ لوگ مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے' ایک وہ شخص جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے قرآن پڑھتا ہے' اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں''......الحدیث۔

اس موضوع کے ساتھ' وہ روایات بھی مناسبت رکھتی ہیں' جو امام کے ضامن اور مؤذن کے امین ہونے کے بارے میں ہیں اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں' جو اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

1 - التَّرهِيب من اِمَامَة الرجل القَوم وهم لَهٗ كَارِهُون

باب: ایسی آدمی کی امامت سے متعلق ترہیبی روایات جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں

694 - عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه مِنهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون وَرجل يَاتِي الصَّلَاة دبارا والدبار اَن يَاْتِيهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محررا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد الافْرِيقِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''تین قسم کے لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' ایک وہ شخص جو لوگوں کے آگے ہو (یعنی ان کی امامت کرے) اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کرے' (راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ ''دبار'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس کا وقت گزر جانے کے بعد اسے ادا کرے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو زبردستی غلام بنا لیا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

695 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا انه صلى بِقوم فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنِّي نسيت اَن أستأمركم قبل اَن أتقدم أرضيتم بصلاتي قَالُوْا نعم وَمَنْ يكره ذٰلِكَ يَا حوارِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل أم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون لم تجَاوز صلَاته أُذُنَيهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ من رِوَايَة سُلَيْمَان بن اَيُّوْبَ وَهُوَ الطلحي الْكُوفِيّ قِيْلَ فِيهِ لَهٗ مَنَاكِير

❀❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں بھول گیا تھا' مجھے آگے بڑھنے سے پہلے' تم لوگوں سے اجازت لینی چاہیے تھی کہ کیا تم لوگ میری نماز (یعنی امامت) سے راضی ہو؟ ان لوگوں نے کہا: جی ہاں! (ہم اس سے راضی ہیں) اے رسول اللہ کے حواری! کون اس بات کو ناپسند کرے گا (کہ آپ اس کی امامت کریں؟) تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' تو اس شخص کی نماز اس کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں سلیمان بن ایوب طلحی کوفی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے

بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

696 - وَعَنْ عَطَاءِ بن دِينَار الْهُذَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لا يقبل الله مِنْهُم صَلَاة وَلَا تصعد اِلَى السَّمَاء وَلَا تجَاوز رؤوسهم رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَرجل صلى على جَنَازَة وَلَم يُؤمر وَامْرَاَة دَعَاهَا زَوجهَا من اللَّيْل فَابَت عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه هٰكَذَا مُرْسلا وَرُوِيَ لَهُ سَنَد آخر اِلَى أنس يرفعهُ

❀❀ حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور وہ نماز آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی اور ان لوگوں کے سر سے اوپر نہیں جائے گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ شخص جو نماز جنازہ پڑھائے حالانکہ اسے اس کی ہدایت نہ کی گئی ہو' اور ایک وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کے وقت اپنے پاس بلائے' تو وہ انکار کردے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

697 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ترْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله مِنْهُم صَلَاة اِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا غَضْبَان وَاَخَوَانِ متصارمان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نمازیں اُن کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جائیں گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی' جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' وہ امام جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت' جس کا شوہر اس پر غضبناک ہو اور وہ دو بھائی جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں (یا جھگڑا کیے ہوئے ہوں)''۔

698 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تجَاوز صلَاتهم آذانهم العَبْد الْاَبِق حَتّٰى يرجع وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جاتی' مفرور غلام' جب تک واپس نہیں آجاتا' وہ عورت جو ایسی

حالت میں رات بسر کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِي الصَّفّ الْاَوَّل

وَمَا جَاءَ فِيْ تَسْوِيَة الصُّفُوف والتراص فِيهَا وَفضل ميامنها وَمَنْ صلى فِي الصَّفّ الْمُؤخر مَخَافَة اِيذَاء غَيْرِه لَو تقدم

باب: پہلی صف سے متعلق ترغیبی روایات

صفوں کو درست کرنے' اُن کو سیدھا رکھنے' اُن کے دائیں طرف کے حصے کی فضیلت' اور جو شخص سب سے پیچھے ہٹ کے نماز ادا کرے' جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ آگے ہوا' تو کسی دوسرے کو ایذاء پہنچائے گا' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

699 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم النَّاس مَا فِي النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم يَجدوا اِلَّا اَن يستهموا عَلَيْهِ لاستهموا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: لَو تعلمُونَ مَا فِي الصَّفّ الْمُقدم لكَانَتْ قرعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے' کہ اذان اور پہلی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے' اور پھر انہیں اس کا موقع' صرف قرعہ اندازی کے ذریعے مل سکتا ہو' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ آگے والی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے' تو اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کی جائے''۔

700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير صُفُوف

حديث700: صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:693 صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب ذكر خير صفوف الرجال' حديث:1469 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' الترغيب في الصف الأول للرجال - حديث:1073 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب أي صفوف النساء أفضل - حديث:1296 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب صف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول' حديث:586 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب صفوف النساء - حديث:997 السنن للنسائي - كتاب الإمامة' ذكر خير صفوف النساء وشر صفوف الرجال - حديث:815 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' في فضل الصف المقدم - حديث:3767 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب اختلاف نية الإمام والمأموم وغير ذلك - باب: لا يأتم رجل بامرأة' حديث:4765 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7201 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2519 مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث:967 مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب ما جاء في الصفوف - حديث:146 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1064 معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث:1476 مسند الشهاب القضاعي - خير صفوف الرجال أولها' حديث:1159

الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَرُوِيَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مِنهُم ابْن عَبَّاس وَعمر بن الْخطاب وَأنس بن مَالك وَاَبُوْ سعيد وَاَبُوْ اُمَامَة وَجَابِر بن عبد الله وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی صفوں میں بہترین صف ان کی پہلی صف ہے اوران کی سب سے کم بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر ان کی پہلی صف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

701 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يسْتَغْفر للصف الْمُقدم ثَلَاثًا وَللثَّانِي مرّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَا للعرباض وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظه: كَانَ يُصَلِّي على الصَّفّ الْمُقدم ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَة

وَلفظ النَّسَائِيّ كَابْن حبَان اِلَّا اَنه قَالَ: كَانَ يُصَلِّي على الصَّفّ الْاَوَّل مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

یہ روایت امام مالک' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل نہیں کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

امام نسائی کی روایت کے الفاظ' ابن حبان کی روایت کی مانند ہیں' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے دو مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

702 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِي وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم وحاذوا بَيْن مناكبكم ولينوا فِيْ اَيدي اِخْوَانكُمْ وسدوا الْخلَل فَإِن الشَّيْطَان يدْخل فِيْمَا بَيْنكُمْ بِمَنْزِلَة

اُلحَذف يَعْنِیْ اَوْلَاد الضَّاْن الصغار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِه
اُلحَذف بِالْحَاء الْمُهْمَلَة والذال الْمُعْجَمَة مفتوحتين وبعدهما فَاء

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف والوں پررحمت نازل کرتے ہیں'لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف (کا کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف والوں پررحمت نازل کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسری صف پر بھی (رحمت نازل کرتے ہیں)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست کرو! اپنے کندھے برابررکھواوراپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ' خالی جگہ کو پُر کرو' کیونکہ شیطان تمہارے درمیان یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کو امام طبرانی اوردیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''حذف'' میں 'ح' ہے' اوراس کے بعد 'ذ' ہے' ان دونوں پر 'زبر' ہے' اوران کے بعد 'ف' ہے' اسے مراد بکری کا بچہ ہے۔

703 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل اَوْ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلی صفوں پررحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

704 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ نَاحِيَة الصَّفّ وَيُسَوِّی بَيْن صُدُوْر الْقَوْم ومناكبهم وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے کنارے سے تشریف لاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سینے اورکندھے برابرکرواتے تھے اورفرماتے تھے: اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف والوں پررحمت نازل کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

705 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم فَاِن تَسْوِيَة

الصَّفِّ من تَمام الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجه وَغَيرهم وَفِي رِوَايَةٍ للْبُخَارِيّ: فَإِن تَسْوِيَة الصُّفُوف من إِقَامَة الصَّلَاة

وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَلَفظه: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رصوا صفوفكم وقاربوا بَيْنهَا وحاذوا بالاعناق فوالذي نَفسِي بِيَدِهِ اِنِّي لأرى الشَّيْطَان يدْخل من خلل الصَّفّ كَأَنَّهَا الْحَذف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا نَحْو رِوَايَةِ اَبِي دَاوُد

الْخلَل بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاللَّام اَيْضًا هُوَ مَا يكون بَيْنَ الِاثْنَيْنِ من الاتساع عِنْد عدم التراص

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو! کیونکہ صف کا درست رکھنا' نماز کی تکمیل کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''صفوں کا درست رکھنا' نماز قائم کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو اور ان کو ٹھیک رکھو' گردنیں برابر رکھو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ خالی صف کے درمیان یوں داخل ہو جاتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام داؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''خلل'' میں 'خ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ل' ہے' اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے' جو لوگوں کے ساتھ نہ ملنے کی وجہ سے ہو۔

706 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوُوا تستو قُلُوْبكُمْ وتماسوا تزاحموا . قَالَ شُرَيْح تماسوا يَعْنِي تزاحموا . اَوْفِي الصَّلَاة' وَقَالَ غَيره تماسوا تواصلوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حديث705:صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إقامة الصف من تمام الصلاة' حديث:702صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:685مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب قيامة الصفوف وأن تسوية الصف من تمام الصلاة - حديث:1078صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الأمر بتسوية الصفوف للمأمومين إذ استماله من تمام الصلاة' حديث: 2198سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في إقامة الصفوف - حديث:1290سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب تسوية الصفوف' حديث: 577سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب إقامة الصفوف - حديث:989السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب إقامة الصفوف وتسويتها' حديث:4807مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12588مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث:2080مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث:2919

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ ٹھیک رہو! تمہارے دل ٹھیک رہیں گے' ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو۔
شارح کہتے ہیں: لفظ ''تماسو'' کا مطلب یہ ہے' پوری نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو' دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: ''تماسو'' کا مطلب یہ ہے ایک دوسرے سے مل کے رہو۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

707 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيمُوا الصُّفُوف وحاذوا بَيْنَ المناكب وسدوا الْخلَل ولينوا بايدى اِخْوَانكُمْ وَلَا تذروا فرجات الشَّيْطَان وَمَنْ وصل صفا وَصله الله وَمَنْ قطع صفا قطعه الله . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَعند النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة آخِره الفرجات جمع فُرْجَة وَهِي الْمَكَان الْخَالِي بَيْنَ الِاثْنَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''صفیں قائم رکھو' کندھے برابر رکھو' خالی جگہ کو پر کرو' اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے کشادگی نہ چھوڑو' جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔
لفظ ''الفرجات'' لفظ ''فرجۃ'' کی جمع ہے' اور اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے۔

708 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا تصفون كَمَا تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا قَالَ يتمون الصُّفُوف الْاُوَّل ويتراصون فِي الصَّفّ . رَوَاهُ اَبُوْ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صف قائم نہیں کرتے ہو؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (پہلے) پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

709 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خياركم أَلينكم مناكب فِي الصَّلَاة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۷۱۰ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيمَتِ الصَّلَاة فَاقبل علينا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيمُوا صفوفكم وتراصوا فَاِنِّيْ اَرَاكُم من وَرَاءِ ظَهْرِي . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ بِنَحْوِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: فَكَانَ اَحَدُنَا يلزق مَنْكِبَه بمنكب صَاحبه وقدمه بقدمه

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: صفیں درست رکھو ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو' کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے کوئی ایک' اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے پاؤں کو اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملا کر رکھتا تھا''۔

۷۱۱ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِنُوْا اِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران صفیں اچھے طریقے سے قائم کرو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

۷۱۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على ميامن الصُّفُوف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حسن

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۷۱۳ - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذا صلينَا خلف رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احببنا اَن نكُون عَن يَمِينه يقبل علينا بِوَجْهِهٖ فَسَمِعته يَقُوْلُ رب قني عَذَابَكَ يَوْم تبْعَث عِبَادك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے' تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوں' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ پہلے ہماری طرف ہو' ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اے پروردگار! تو اُس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا' جس دن' تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

۷۱۴ - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّفّ الْاَوَّل مَخَافَةَ اَن يُّؤْذِيَ اَحَدًا اَضْعَفَ اللّٰهُ لَهٗ اجر الصَّفّ الْاَوَّل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خوف سے پہلی صف کو ترک کردے کہ کہیں وہ کسی کو اذیت نہ پہنچائے' تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف (میں شریک ہونے) سے دگنا اجر عطا کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيبُ فِيْ وصل الصُّفُوف وسد الْفرج

باب: صف ملانے اور خالی جگہ پُر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

715 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ زَادَ ابْن مَاجَه وَمَنْ سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص خالی جگہ کو پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''۔

716 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بِنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الصَّفّ من نَاحيَة اِلٰى نَاحيَة فيمسح مناكبنا اَوْ صدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ . قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے دوسری طرف تک پوری صف میں تشریف لاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینوں یا کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: ''اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا''۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

717 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد فِيْ آخر حَدِيْثٍ تقدم قَرِيبا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اس حدیث کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے۔

718 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خياركم الين كم مناكب فِي الصَّلَاة وَمَا من خطْوَة أعظم أجرا من خطْوَة مشاها رجل إِلَى فُرْجَة فِي الصَّف فسدها .

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ كِلَاهُمَا بالشطر الْاَوَّل وَرَوَاهُ بِتَمَامِهِ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں' اور کوئی بھی قدم اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہوتا' جس قدم کے ذریعے آدمی صف میں موجود خالی جگہ کو پر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے یہ روایت مکمل طور پر امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

719 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ مُسلِم بن خَالِد الزنجِي وَتقدم عِنْد ابْن مَاجَه فِي اَوَّل الْبَاب دون قَوْله وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِالزِّيَادَةِ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة وَفِي اِسْنَاده عصمَة بن مُحَمَّد قَالَ اَبُو حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ غَيره مَتْرُوك

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خالی جگہ کو پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مسلم بن خالد زنگی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے ابن ماجہ کے حوالے سے منقول روایت اس باب کے آغاز میں گزر چکی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

اصبہانی نے یہ روایت اس اضافے کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس روایت کی سند میں عصمہ بن محمد نامی راوی ہے' جس کے بارے میں امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

720 - وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سد فُرْجَة فِي الصَّف غفر لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم اَبِي جُحَيْفَة وهب بن عبد الله السوائي

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صف میں خالی جگہ کو پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

721 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله وَملائكته يصلون على الَّذِيْنَ يصلون الصُّفُوف وَلَا يصل عبد صفا اِلَّا رَفعه الله بِهِ دَرَجَة وذرت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة من الْبر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں' جو بھی بندہ صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے' اور فرشتے اس پر نیکی بکھیر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

722 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل وَمَا من خطْوَة اَحَبَّ اِلَى الله من خطْوَة يمشيها العَبْد يصل بهَا صفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِیْ حَدِيْثٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ بِدُوْنِ ذكر الخطوة وَتقدم

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں' اور کوئی بھی اٹھایا ہوا قدم' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس قدم سے زیادہ محبوب نہیں ہے' جسے بندہ اس لئے اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے صف کو پورا کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اُس کو ذکر کیا ہے' لیکن اس میں قدم اٹھانے کا ذکر نہیں ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

723 - وَعَنْ معَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خطوتان اِحْدَاهمَا اَحَبَّ الخطا اِلَى الله وَالْاُخْرٰى اَبْغض الخطا اِلَى الله فَاَما الَّتِیْ يُحِبهَا الله عَزَّ وَجَلَّ فَرجل نظر اِلٰى خلل فِی الصَّفّ فسده وَاَما الَّتِیْ يبغضها الله فَاِذَا اَرَادَ الرجل اَن يَقُوْمَ مد رجله الْيُمْنٰى وَوضع يَده عَلَيْهَا وَاَثبت الْيُسْرٰى ثُمَّ قَامَ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قدم ایسے ہیں' جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے' اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب قدموں سے زیادہ ناپسندیدہ ہے' جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے' جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو وہ ایسے شخص کا قدم ہے' جو کسی صف میں خالی جگہ کو دیکھتا ہے' تو اسے پر کرنے کے لئے (وہ قدم اٹھاتا ہے) جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے' جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو اس کی

صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اٹھنے لگے تو وہ دائیں ٹانگ کو لمبا کر کے اس پر ہاتھ رکھے اور بائیں پاؤں کو زمین کے ساتھ لگا کے رکھے اور پھر اٹھے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

724 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن میسرۃ الْمَسْجِد قد تعطلت فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من عمر میسرَۃ الْمَسْجِد کتب لَہٗ کفلان من الْاَجر

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃَ وَغَیْرُہٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: مسجد کا بایاں حصہ معطل ہو گیا ہے (یعنی وہاں کوئی نہیں ہوتا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا اس کو دگنا اجر نصیب ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

725 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من عمر جَانب الْمَسْجِد الْاَیْسَر لقلَّۃ اَھله فَلَہٗ اَجْرَانِ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَۃِ بَقِیَّۃ بن الْوَلِید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا" کیونکہ اس طرف کے لوگ کم ہیں تو اسے دگنا اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بقیہ بن ولید کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْھِیب من تَاَخّر الرِّجَال اِلٰی اَوَاخِر صفوفھم وَتقدم النِّسَاء اِلٰی اَوَائِل صفوفھن وَمَنْ اعوجاج الصُّفُوْف

مردوں کے آخری صف میں کھڑے ہونے سے متعلق ترہیبی روایات اور خواتین کے پہلی صف میں کھڑے ہونے نیز جو شخص صف کو ٹیڑھا کرتا ہے (اس سے متعلق ترہیبی روایات)

726 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر صُفُوْف الرِّجَال اَولھَا وشرھا آخرھَا وَخیر صُفُوْف النِّسَاء آخرھَا وشرھا اَولھَا

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی آخری صف ہے اور خواتین کی صفوں میں سب سے بہتر صف اُن کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی پہلی صف ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت' پہلے گزر چکی ہے۔

727 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رای فِیْ اَصْحَابه تاخرا فَقَالَ لَهُمْ تقدمُوا فائتموا بِی ولیاتم بکم من بعدکم لَا یزَال قوم یتاخرُوْنَ حَتّٰی یؤخرهم الله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے ہو کر کھڑے ہوئے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے آ جاؤ! اور میری پیروی کرو' تمہاری بعد والے لوگ' تمہاری پیروی کریں گے' لوگ مسلسل پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

728 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یزَال قوم یتاخرُوْنَ عَنِ الصَّفّ الْاَوَّل حَتّٰی یؤخرهم الله فِی النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا حَتّٰی یخلفهم الله فِی النَّار

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آگ میں اُنہیں پیچھے کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آگ میں پیچھے کر دے گا''۔

729 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یمسح مناکبنا فِی الصَّلَاة وَیَقُوْلُ اسْتَوُوا وَلَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبکُمْ لیلنی مِنْکُمْ اَوْلُو الأحلام والنهی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیره

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: سیدھے رہو اور اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' تم میں سے سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ' میرے قریب کھڑے ہوں' اس کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں' جو اُن کے قریب کے درجہ کے ہوں' اس کے بعد وہ لوگ ہوں' جو اُن کے بعد کے درجہ کے ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

730 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لتسون صفوفکم اَوْ لیخالفن الله بَیْنَ وُجُوْهکُمْ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمْ خلا الْبُخَارِیّ: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَوِّیْ صُفُوْفنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا

بها القداح حتى رآنا انا قد عقلنا عَنهُ ثُمّ خرج يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كاد يكبر فرى رجلا باديا صَدره من الصّف فَقَالَ عباد الله لتسون صفوفكم اَوْ ليخالفن الله بَيْن وُجُوهكُم

وَفِي رِوَايَةٍ لاَبِي دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه: اقبل رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على النَّاس بوَجْهِهِ فَقَالَ اقِيمُوا صفوفكم اَوْ لتخالفن الله بَيْن قُلُوْبكُمْ قَالَ فَرَايْت الرجل يلزق مَنْكِبه بمنكب صَاحبه وركبته بركبة صَاحبه وكعبه بكعبه القداح بِكَسْر الْقَاف جمع قدح وَهُوَ خشب السهْم اِذا برى قبل اَن يَجْعَل فِيهِ النصل والريش

❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا"۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام بخاری کے علاوہ دیگر حضرات کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:)

"نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں یوں درست کرواتے تھے جس طرح تیر کو سیدھا کروایا جاتا ہے جب آپ ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ ہمیں یہ سمجھ آ گئی ہے (کہ صف کیسی سیدھی کرنی ہے؟) تو ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ ایک شخص کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا"۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تم صفیں درست رکھو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ ہر شخص اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے ملاتا تھا اور اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے سے ملاتا تھا اور اپنا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملاتا تھا"۔

"قداح" میں 'ق' پر زیر ہے یہ لفظ 'قدح' کی جمع ہے اس سے مراد تیر کی لکڑی ہے جب اس میں پھل اور پر نہ لگایا گیا ہو۔

731 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلّل الصَّف من نَاحيَة اِلَى نَاحيَة يمسح صدورنا ومناكبنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصُّفُوف الاُوَّل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتينا فيمسح عواتقنا وصدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختلف صفوفكم فتختلف قُلُوْبكُمْ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الاُوَّل . وَفِي رِوَايَةٍ لابْنِ خُزَيْمَة: لَا تختلف صدوركم فتختلف قُلُوْبكُمْ

❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان ایک کونے سے دوسرے کونے کی

طرف گزرتے تھے آپ ﷺ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم لوگ (صف سیدھی کرنے کے حوالے سے) اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا نبی اکرم ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر (یا پہلی صفوں پر) رحمت نازل کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے، امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ جب ہمارے پاس تشریف لاتے تھے، تو ہماری گردنیں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: تم اپنی صف میں اختلاف پیدا نہ کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں"۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تم اپنے سینوں میں اختلاف نہ کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا"۔

732 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتسون الصُّفُوف اَوْ لتطمسن الْوُجُوْه اَوْ لتغمضن أبصاركم اَوْ لتخطفن أبصاركم .

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىْ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِىّ بن زيد وَقد مَشاهُ بَعضهم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یا تو تم صفیں درست رکھو گے، یا تمہارے چہرے بجھ جائیں گے، یا تو تم نگاہیں جھکا کر رکھو گے، یا تمہاری بینائی کو اُچک لیا جائے گا"۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کی ہے، بعض حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِى التَّامِين خلف الاِمَام وَفِى الدُّعَاء وَمَا يَقُوْله فِى الاِعْتِدَال والاستفتاح

باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کے بارے میں ترغیبی روایات نیز آدمی رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کیا پڑھے گا؟

733 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَالَ الاِمَام (غير الـمغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) الفاتحة 7 فَقولُوْا آمين فَاِنَّهُ من وَافق قَوْلِهِ قَول الْمَلائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنْبِهِ . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَة

وَفِىْ رِوَايَةِ الْبُخَارِىّ :اِذا قَالَ اَحَدُكُم آمين وَقَالَت الْمَلائِكَة فِى السَّمَاء آمين فَوَافَقت اِحْدَاهمَا

والأخرى غفر لهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
وَفِي رِوَايَةٍ لابْنِ مَاجه وَالنَّسَائِيّ: إذا أمن القارىء فأمنوا...... الحَدِيْث
وَفِي رِوَايَةٍ للنسائي: وَإذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) فقولوا آمين
فَإِنَّهُ من وافق كَلامُهُ كَلام الْمَلائِكَة غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ
آمين تمد وتقصر وتشديد الْمَمْدُوْد لغية وَقِيْلَ هُوَ اسم من اَسمَاء الله تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهَا اللّٰهُمَّ استجب اَوْ كَذٰلِكَ فافعل اَوْ كَذٰلِكَ فَلْيَكُن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے' تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے' تو آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ابن ماجہ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تلاوت کرنے والا آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو''......الحدیث۔

نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب وہ (یعنی امام) غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے' تو تم (آمین کہو)۔ کیونکہ جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا تو مسجد میں موجود ہر شخص کی مغفرت ہو جائے گی''۔

آمین 'مد' کے ساتھ اور 'کسر' کے ساتھ ہے' اور ممدود 'شد' پڑھی جائے گی اور ایک قول یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' اور ایک قول یہ ہے: اس کا معنی ہے: اے اللہ! تو اس دعا کو قبول کر لے' یا تو ایسا کر لے' یا اس طرح ہونا چاہیے۔

734 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على السَّلام والتأمين

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهٖ وَأحمد وَلَفظه: إِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكرت عِنْده الْيَهُود فَقَالَ إِنَّهُم لم يحسدونا على شَيْءٍ كَمَا حسدونا على الْجُمُعَة الَّتِي هدَانَا الله لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى الْقبْلَة الَّتِي هدَانَا الله لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى قَوْلنَا خلف الإِمَام آمين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفظه قَالَ: إِن الْيَهُود قد سئموا دينهم وهم قوم حسد وَلَمْ يحسدوا الْمُسْلِمين على أفضل من ثَلَاث رد السَّلام وَإِقَامَة الصُّفُوف وَقَوْلهمْ خلف إمَامهمْ فِي الْمَكْتُوبَة آمين

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''یہود تمہارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا وہ آمین کہنے اور سلام کہنے پر تم سے حسد کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہودیوں کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہمارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ لوگ جمعہ کے حوالے سے ہم سے حسد کرتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس کے حوالے سے گمراہ رہے اور قبلہ کے حوالے سے حسد کرتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس سے گمراہ رہے ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر (وہ ہم سے حسد کرتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں نے اپنے دین کو بوجھ بنالیا ہے یہ حسد کرنے والے لوگ ہیں یہ مسلمانوں سے تین چیزوں سے زیادہ کسی چیز پر حسد نہیں کرتے سلام کا جواب دینا صف قائم کرنا اور ان کا فرض نماز میں اپنے امام کے پیچھے آمین کہنا''۔

735 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ اِن اللّٰه قد اَعْطَانِیْ خِصَالًا ثَلَاثَةً اَعْطَانِیْ صَلَاة فِی الصُّفُوف وَاَعْطَانِیْ التَّحِيَّةَ اِنَّهَا لتحية اَهْلِ الْجنَّة وَاَعْطَانِیْ التَّامِين وَلَمْ يُعْطه اَحَدًا من النَّبِيين قبلی اِلَّا اَن يكون اللّٰه قد أعطاهُ هَارُوْن يَدْعُو مُوسَی ويؤمن هَارُوْن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه مِنْ رِوَايَةِ زَرْبِی مولی آل الْمُهلب وَتردد فِیْ ثُبُوته .

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصیات عطا کی ہیں اس نے صفوں میں نماز عطا کی ہے اور تحیت عطا کی ہے جو اہل جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے اور اس نے مجھے آمین کہنا عطا کیا ہے جو مجھ سے پہلے کے انبیاء میں سے کسی کو نہیں دیا گیا البتہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو یہ چیز عطا کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں آل مہلب کے غلام زربی کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کیا اظہار کیا ہے۔

736 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذا قَالَ الامام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ الَّذين خَلفَهُ آمين اِلْتَقت من اَهْلِ السَّمَاء وَاَهْلِ الْاَرْض آمين غفر اللّٰه لِلْعَبْد مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَمثل الَّذِیْ لَا يَقُوْلُ آمين كَمثل رجل غزا مَعَ قوم فاقترعوا فَخرج سِهَامهمْ وَلَمْ يخرج سَهْمه فَقَالَ مَا لسهمی لم يخرج قَالَ اِنَّك لم تقل آمين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلی من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتا ہے اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں تو آسمان والوں اور زمین والوں کی آمین مل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص

آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے وہ لوگ قرعہ اندازی کرتے ہیں تو سب لوگوں کا حصہ نکل آتا ہے اس کا حصہ نہیں نکلتا تو وہ کہتا ہے: کیا وجہ ہے میرا حصہ کیوں نہیں نکلا؟ تو دوسرا شخص کہتا ہے: تم نے آمین نہیں کہا تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

737 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَالَ الإِمَام (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوْا آمين يجبكم الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِي حَدِيْثٍ طَوِيل عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ قَالَ فِيْهِ: إِذا صليتم فاقيموا صفوفكم وليؤمكم اَحَدُكُمْ فَإِذَا كبر فكبروا وَإِذَا قَالَ (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوْا آمين يجبكم

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے تو تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کو امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کرو تو اپنی صفیں درست رکھو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو تو تمہاری دعا قبول ہوگی''۔

738 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على آمين فَاَكْثرُوْا من قَول آمين . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی کسی چیز پر تم سے اتنا حسد نہیں کرتے جتنا حسد وہ تمہارے آمین کہنے پر کرتے ہیں تو تم لوگ بکثرت آمین کہا کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

739 - وَعَنْ اَبِيْ مصبح الْمقرائي قَالَ كُنَّا نجلس إِلَى اَبِيْ زُهَيْر النميري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من الصَّحَابَة يحدث أحسن الحَدِيْثِ فَإِذَا دَعَا الرجل منا بِدُعَاء قَالَ اختمه بآمين فَإِن آمين مثل الطابع على الصَّحِيفَة . قَالَ اَبُو زُهَيْر النميري أخبركُمْ عَن ذٰلِكَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات لَيْلَة نمشي فأتينا على رجل قد ألح فِي الْمَسْاَلَة فَوقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستمع مِنْهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوجب إِن ختم فَقَالَ رجل من الْقَوْم بِاَيّ شَيْءٍ يخْتم فَقَالَ بآمين فَإِنَّهُ إِن ختم بآمين فَقَد أوجب فَانْصَرف الرجل الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتي الرجل فَقَالَ اختم يَا فلَان بآمين وَابشر رَوَاهُ اَبُو دَاوُد

مصبح بِضَم الْمِيم وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعدهَا حاء مُهْملَة والمقرائي بِضَم الْمِيم وَقيل بِفَتْحِهَا وَالضَّم

اشہر وبسکون الْقَاف وَبعدھَا رَاء ممدودۃ نِسْبَۃ اِلٰی قَرْیَۃ بِدِمَشْق

ابومصبح مقرائی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' جو صحابی رسول تھے' وہ بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے' جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم آمین کے ذریعے اسے ختم کرو' کیونکہ آمین کی مثال یوں ہے' جیسے کسی صحیفے پر مہر لگادی جائے' حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے' ہم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور اس کی بات سننے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے مہر لگادی تو یہ قبولیت واجب ہوجائے گی' حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: مہر کس چیز کے ساتھ لگائی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آمین کے ذریعے' اگر آمین کے ذریعے مہر لگائی جائے گی' تو (دعا کی قبولیت) واجب ہوجائے گی' وہ شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا: وہ گیا اور جا کر اُس نے اس شخص کو بتایا کہ اے فلاں! تم آمین کے ذریعے مہر لگاؤ اور (دعا کی قبولیت) کی خوشخبری حاصل کرو"۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

"مصبح" میں 'م' پر 'پیش' ہے' 'ب' پر 'زیر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اور "مقرائی" میں 'م' پر 'پیش' ہے' ایک قول کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' تاہم 'پیش' ہونا زیادہ مشہور ہے' اور 'ق' ساکن ہے اس کے بعد 'ر' ہے' یہ دمشق کی ایک بستی کی طرف منسوب (ایک اسم منسوب) ہے۔

740 - وَعَنْ حبيب بن سَلمَة الْفِهرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مجاب الدعْوَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يجْتَمع مَلأ فيدعو بَعْضُهُمْ ويؤمن بَعْضُهُمْ اِلَّا أجابهم الله ۔ رَوَاهُ الْحَاكِم

حضرت حبیب بن سلمہ فہری رضی اللہ عنہ جو مستجاب الدعوات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب بھی کچھ لوگ اکھٹے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک دعا کرے اور دوسرا آمین کہے' تو اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو قبول کرتا ہے"۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نصلي مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رجل من الْقَوْم الله أكبر كَبِيرًا وَالْحَمْد لله كثيرا وَسُبْحَان الله بكرَة وَأَصِيلا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْقَائِل كلمة كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رجل من الْقَوْم انا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عجبت لَهَا فتحت لَهَا أَبْوَاب السَّمَاء ۔ قَالَ ابْن عمر فَمَا تركتهن مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' بڑائی والا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو اور (میں) صبح

وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی (بیان کرتا ہوں)''

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اِن پر حیرانگی ہوئی کہ اِن کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد میں نے یہ پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

742 - وَعَنْ رفاعة بن رَافع الزرقي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نصلي وَرَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رفع رَأسه من الرَّكْعَة قَالَ سمع الله لمن حَمده قَالَ رجل من وَرَائه رَبنَا وَلَك الْحَمد حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ من الْمُتَكَلّم قَالَ أَنا قَالَ رَأَيْت بضعَة وَثَلَاثِينَ ملكا يبتدرونها أَيهمْ يَكْتُبهَا أول

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع الله لمن حمده کہا' تو آپ ﷺ کے پیچھے افراد میں سے ایک صاحب نے یہ کلمات کہے:

''اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو''

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو اُن صاحب نے عرض کی: میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اِن کلمات کی طرف لپکے کہ پہلے اِن کلمات کو کون نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

743 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَالَ الإِمَام سمع الله لمن حَمده فَقولُوا اللَّهُمَّ رَبنَا لَك الْحَمد فَإِنَّهُ من وَافق قَوْله قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

حديث 743: صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صفة الصلاة - باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' حديث: 775 صحيح البخاري - كتاب بدء الخلق' باب إذا قال أحدكم : آمين والملائكة في السماء - حديث: 3072 صحيح مسلم - كتاب الصلاة باب التسميع - حديث: 646 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذكر ما يقول المرء عند رفعه رأسه من الركوع' حديث: 1931 موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب ما جاء بالتأمين خلف الإمام - حديث: 196 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' أبواب تفريع استفتاح الصلاة - باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع' حديث: 729 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع - حديث: 872 السنن للنسائي - كتاب التطبيق' باب قوله ربنا ولك الحمد - حديث: 1058 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع - حديث: 2817 السنن الكبرى للنسائي - التطبيق' ثواب قوله ربنا ولك الحمد - حديث: 641 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة - باب ما استدل به من قال باقتصار المأموم على الحمد دون' حديث: 2433 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9731

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد بِالْوَاو

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سمع الله لمن حمده (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی) کہے تو تم یوں کہو اللّٰهم ربنا لك الحمد (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے) جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تم لوگ یہ کہو: اے ہمارے پروردگار! اور حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے'' (راوی کہتے ہیں:) یعنی ''وَ'' کے ساتھ پڑھو۔

التَّرْهِيب من رفع الْمَأْمُوم رَأسه قبل الإمَام فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

باب: مقتدی کے رکوع اور سجدے کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے سے متعلق ترہیبی روایات

744 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اما یخشی اَحَدُكُمْ اِذا رفع رَاسه من رُكُوع اَوْ سُجُود قبل الاِمَام اَن یَجْعَل اللّٰه رَاسه رَاس حمَار اَوْ یَجْعَل اللّٰه صورته صُوْرَة حمَار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا یُؤمن اَحَدُكُمْ اِذا رفع رَاسه قبل الاِمَام اَن یحول اللّٰه رَاسه رَاس كلب . وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیْر مَوْقُوْفًا علی عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد باسانید اَحدهَا جید وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة اَیْضًا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَفْظِهٖ: اَما یخْشَی الَّذِیْ یرفع رَاسه قبل الاِمَام اَن یحول اللّٰه رَاسه رَاس كلب . قَالَ الْخطابِیّ اخْتلف النَّاس فِیْمَن فعل ذٰلِكَ فَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنه قَالَ لَا صَلَاة لمن فعل ذٰلِكَ وَاما عَامَّة اَهْلِ الْعلم فَاِنَّهُم قَالُوْا قد اَسَاءَ وَصلَاته تُجزئه غیر اَن اَكْثَرهم یامرُوْنَ بِاَن یعود اِلَی السُّجُود وَیمْكث فِیْ سُجُوده بعد اَن یرفع الاِمَام رَاسه بِقدر مَا كَانَ ترك انْتهی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا کوئی شخص اس بات ڈرتا نہیں ہے کہ وہ رکوع یا سجدہ کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اس کی شکل کو گدھے کی شکل میں تبدیل کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کیا کوئی شخص اس بات سے خود کو محفوظ سمجھتا ہے؟ کہ اگر وہ امام سے پہلے اپنے

سر کو اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو مختلف سندوں کے ساتھ منقول ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے' کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر سے تبدیل کر دے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے' اس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے' اس کی نماز ہی نہیں ہوتی' تاہم عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص برا کرتا ہے' تاہم اس کی نماز ہو جائے گی' البتہ ان میں سے اکثر حضرات نے اس شخص کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ دوبارہ سجدے کی طرف جائے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرا رہے' یہ امام کے سر اٹھانے کے بعد ہوگا اور اتنی دیر کے لئے ہوگا' جتنی دیر اس نے پہلے ترک کی تھی''...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

745 - وَعَنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ يخفض وَيرفع قبل الامَام اِنَّمَا ناصيته بيد شَيْطَان . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّا فَوَقفهُ عَلَيهِ وَلَم يرفعهُ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص امام سے پہلے جھکتا ہے' یا اٹھتا ہے' اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام مالک نے ''الموطا'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

التَّرْهِيب من عدم اِتْمَام الرُّكُوع وَالسُّجُود وَاِقَامَة الصلب بَيْنَهُمَا وَمَا جَاءَ فِي الْخُشُوع

رکوع یا سجود مکمل نہ کرنے اور اُن کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خشوع کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

746 - عَنْ اَبِي مَسْعُود البدري رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا تجزىء صَلَاة الرجل حَتّٰى يُقيم ظَهره فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَا اِسْنَاده صَحِيْح ثَابت وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی نماز اس وقت تک درست نہیں ہوتی' جب تک وہ رکوع اور سجود میں پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح اور ثابت شدہ ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

747 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن شبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نقرة الْغُرَاب وافتراش السَّبع وَاَن يوطن الرجل الْمَكَان فِي الْمَسْجد كَمَا يوطن الْبَعِير

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگا مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی (منع کیا ہے) کہ آدمی مسجد میں اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلے' جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور (ان کے علاوہ) امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

748 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَأ النَّاس سَرقَة الَّذِيْ يسرق من صلَاته قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق من الصَّلَاة قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها اَوْ قَالَ لَا يُقيم صلبه فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے میں سب سے برا شخص وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

749 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرق النَّاس الَّذِيْ يسرق صلَاته قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بڑا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز کو کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجوع کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے' اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جو سلام کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

750 - وَعَنْ عَلیّ بن شَيبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا حَتّٰی قدمنَا علی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبايعنَاهُ وصلينا خَلفه فلمح بمؤخر عينه رجلا لَا يُقيم صَلَاته يَعْنِیْ صلبه فِی الرُّكُوع فَلَمَّا قضى النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ يَا معشر الْمُسلمين لَا صَلَاة لمن لَا يُقيم صلبه فِی الرُّكُوع وَالسُّجُود

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکلے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں ادا کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گوشہ چشم کے ذریعے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنی نماز کو درست ادا نہیں کر رہا تھا' یعنی رکوع میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

751 - وَعَنْ طلق بن عَلیّ الْحَنَفِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه إِلٰی صَلَاة عبد لَا يُقيم فِيهَا صلبه بَيْن رُكُوعهَا وسجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں کرتا' جو نماز میں رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

752 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰه الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأی رجلا لَا يتم رُكُوعه وينقر فِیْ سُجُوده وَهُوَ يُصَلِّی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو مَاتَ هٰذَا على حَالَه هٰذِهٖ مَاتَ على غير مِلَّة مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ لَا يتم رُكُوعه وينقر فِیْ سُجُوده مثل الجائع يَاْكُل التمرة والتمرتين لَا تُغنيَان عَنهُ شَيْئًا

قَالَ اَبُوْ صَالح قلت لابی عبد اللّٰه من حدث بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَرَاء الأجناد عَمْرو بن الْعَاصِ وخَالِدِ بْنُ الْوَلِيد وشرحبيل بن حَسَنَة سَمِعُوهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَاَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا' وہ شخص نماز میں رکوع مکمل نہیں کر رہا تھا اور سجدے میں ٹھونگے مار رہا تھا' وہ نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اس حالت میں مرا' تو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ مرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رکوع کو مکمل نہیں کرتا اور سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے اس شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جیسے کوئی بھوکا ایک یا دو کھجوریں کھالے' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آتی ہیں۔

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے دریافت کیا: یہ حدیث کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: لشکروں کے امراء' یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ ابویعلیٰ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

753 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَيُصَلِّی سِتِّيْنَ سنة وَمَا تقبل لَهُ صَلَاة لَعَلَّه يتم الرُّكُوع وَلَا يتم السُّجُود وَيتم السُّجُود وَلَا يتم الرُّكُوع

رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ وَيِنظر سَنَده

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ساٹھ سال تک نماز ادا کرتا رہتا ہے' لیکن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے' اگر وہ رکوع مکمل ادا کرتا ہے' تو سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا' اگر وہ سجدہ مکمل ادا کرتا ہے' تو رکوع مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

754 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لاصحابه وَاَنا حَاضِر لَو كَانَ لاحدكم هٰذِهِ السارية لكره اَن تجدع كَيفَ يعمد اَحَدُكُمْ فيجدع صلَاته الَّتِیْ هِیَ لله فَاَتِمُّوا صَلَاتكُمْ فَاِن اللّٰه لَا يقبل اِلَّا تَاما . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

الجدع قطع بعض الشَّیْء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: میں اس وقت وہاں موجود تھا' اگر کسی شخص کا ایک ستون ہو' تو وہ اس بات کو ناپسند کرے گا کہ اس کو اکھاڑ لیا جائے' تو کوئی شخص یہ کیوں کرتا ہے کہ وہ اپنی نماز کو اکھاڑ لیتا ہے؟ وہ نماز جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے' تم لوگ اپنی نماز کو مکمل ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف مکمل چیز کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

''الجدع'' کا مطلب کسی چیز کے کچھ حصے کو کاٹ دینا ہے۔

755- وَعَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أنه أبصر رجلا لا يتم الرُّكُوع وَلَا السُّجُود فَقَالَ لَو مَاتَ هٰذَا لمات على غير مِلَّة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کر رہا تھا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اسی حالت میں مرگیا' تو یہ شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ پر مرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

756- وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن للصَّلَاة الْمَكْتُوبَة عِنْد اللّٰه وزنا من انْتقصَ مِنْهَا شَيْئًا حُوسِبَ بِهِ فِيْهَا على مَا انْتقصَ - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"فرض نماز کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک (مخصوص) وزن ہوتا ہے' جو شخص اس میں کمی کرے گا اس نے جو کمی کی ہوگی' اُس حساب سے اُس نماز کے بارے میں' اس شخص سے حساب لیا جائے گا"۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

757- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه إِلَى عبد لَا يُقيم صلبه بَيْن رُكُوعه وَسُجُوده - رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جو رکوع و سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

758- وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهاني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن أَقْرَأ وَأَنا رَاكِع وَقَالَ يَا عَلِيّ مثل الَّذِي لَا يُقيم صلبه فِي صلَاته كَمثل حُبْلَى حملت فَلَمَّا دنا نفَاسهَا أسقطت فَلَا هِيَ ذَات حمل وَلَا هِيَ ذَات ولد - رَوَاهُ أَبُو يعلى والأصبهاني وَزَاد مثل الْمُصَلِّي كَمثل التَّاجِر لَا يخلص لَهُ ربحه حَتَّى يخلص لَهُ رَأس مَاله كَذَلِك الْمُصَلِّي لَا تقبل نافلته حَتَّى يُؤَدِّي الْفَرِيضَة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کے دوران قرأت کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! جو شخص اپنی نماز میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا' اس کی مثال حاملہ عورت کی مانند ہے جو حاملہ ہو جاتی ہے اور جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آتا ہے' تو حمل ضائع ہو جاتا ہے' تو اب وہ نہ حاملہ رہتی ہے اور نہ بچے والی"۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"نمازی کی مثال تاجر کی مانند ہے' اس کا منافع اس وقت تک خالص نہیں ہوگا' جب تک اس کا اصل سودا خالص نہیں ہوگا' نمازی کی مثال بھی اسی طرح ہے' اس کی نفل نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ فرض ادا نہیں کرتا"۔

759 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یسرق صلاته قَالَ وَکَیف یسرق صلاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' راوی نے دریافت کیا: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام احبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

760 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مصل اِلَّا وَملك عَن یَمِینه وَملك عَن یسَاره فَإِن أتمهَا عرجا بهَا وَإِن لم یُتمهَا ضربا بهَا علی وَجهه
رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب بھی کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اور ایک فرشتہ اس کے بائیں طرف ہوتا ہے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس نماز کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور اگر وہ اس کو مکمل ادا نہیں کرتا' تو وہ فرشتے اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیتے ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

761 - وَعَنِ النُّعْمَان بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ترَوْنَ فِی الشَّارِب وَالزَّانِیْ وَالسَّارِق وَذٰلِكَ قبل اَن تنزل فیهم الْحُدُوْد قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هن فواحش وفیهن عُقُوبَة وأسوأ السّرقَة الَّذِیْ یسرق صلاته قَالُوْا وَکَیف یسرق صلاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها
رَوَاهُ مَالك وَتقدم فِیْ بَاب الصَّلَاة علی وَقتهَا حَدِیْث أنس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ وَمَنْ صلاهَا لغیر وَقتهَا وَلَمْ یسبغ لَهَا وضوءها وَلَمْ یتم لَهَا خشوعها وَلَا رکوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِی سَوْدَاءِ مظْلمَة تَقول ضیعك اللّٰه کَمَا ضیعتنی حَتّٰی اِذا کَانَت حَیْثُ شَاءَ اللّٰه لفت کَمَا یلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ

❀❀ حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''شراب پینے والے' زنا کرنے والے اور چور کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کے بارے میں حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برے کام ہیں اور ان میں سزا دی جائے گی' لیکن سب سے برا چور وہ ہے' جو نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اس سے پہلے' نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنے سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ (قضاء کر کے) ادا کرتا ہے' اور نماز کے لئے اچھی طرح وضو بھی نہیں کرتا اور نماز کے خشوع کو' اور رکوع وسجود کو مکمل نہیں کرتا' تو جب وہ نماز نکلتی ہے' تو وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے' اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں اُسی طرح ضائع کرے' جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے' یہاں تک کہ جس مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے' جب وہ وہاں تک جاتی ہے' تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے' اور پھر اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

762 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا دخل الْمَسْجد وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِیْ نَاحيَة الْمَسْجد فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَيْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَيْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فَقَالَ فِی الثَّانِيَة اَوْ فِی الَّتِیْ تَلِيهَا عَلمنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذا قُمْت اِلَى الصَّلَاة فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ اسْتقْبل الْقبْلَة فَكبر ثُمَّ اقْرَا مَا تيَسّر مَعَك من الْقُرْآن ثُمَّ اركع حَتّٰى تطمئِن رَاكِعا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تستوی قَائِما ثُمَّ اسجد حَتّٰى تطمئِن سَاجِدا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تطمئِن جَالِسا ثُمَّ افْعَل ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتك كلهَا

وَفِیْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تستوی قَائِما يَعْنِیْ من السَّجْدَة الثَّانِيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّقَالَ فِیْ حَدِيْثه: فَقَالَ الرجل وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا أحسن غير هٰذَا فعلمنی وَلَمْ يذكر غير سَجْدَة وَاحِدَة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَفِیْ رِوَايَةٍ لابی دَاوُد: فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت من هٰذَا فَاِنَّمَا انتقصته من صَلَاتك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اس شخص نے نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے' اس شخص نے پھر نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اور اس نے آ کر سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' اس شخص نے پھر نماز ادا کی' پھر وہ آیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' تو اس شخص نے' دوسری یا شاید تیسری مرتبہ میں' عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے تعلیم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو' تو پہلے اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہو' پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو' پھر رکوع کرو' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رکوع میں

رہو پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رہو پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر اپنی پوری نماز میں ایسا ہی کرو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ'' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ دوسرے سجدے کے بعد اُٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا' تو آپ مجھے تعلیم دیں!''۔

انہوں نے اس روایت میں صرف ایک سجدے کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم ایسا کرلو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اُس حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) ہوگی''۔

763 - وَعَنْ رِفَاعَةَ بن رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِند رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل فَدخل الْمَسْجِد فصلى فَذكر الحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ فِيْهِ فَقَالَ الرجل لَا اَدْرِى مَا عبت عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَا تتم صَلَاة اَحَدُكُمْ حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه وَيغسل وَجهه وَيَدَيْهِ اِلَى الْمرفقين وَيمسح رَاسه وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يكبر اللّٰه وَيَحْمَدهُ وبمجده وَيقْرَأ من الْقُرْآن مَا اذن اللّٰه لَهُ فِيْهِ وتيسر ثُمَّ يكبر ويركع فَيَضَع كفيه على رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يَقُوْلُ سمع اللّٰه لمن حَمده وَيَسْتَوِى قَائِما حَتّٰى يَاْخُذ كل عظم مأخذه وَيُقِيم صلبه ثُمَّ يكبر فَيسْجد وَيُمكن جَبهته من الْاَرْض حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يكبر فيرفع رَاْسه وَيَسْتَوِى قَاعِدا على مقعدته وَيُقِيم صلبه فوصف الصَّلَاة هٰكَذَا حَتّٰى فرغ ثُمَّ قَالَ لَا تتم صَلَاة اَحَدُكُمْ حَتّٰى يفعل ذٰلِك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفْظِه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ فِي آخِره فَاِذَا فعلت ذٰلِك فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت مِنْهَا شَيْئًا انتقصت من صَلَاتك

قَالَ اَبُوْ عمر بن عبد الْبر النمرى هٰذَا حَدِيْثٌ ثَابت

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ بیان کرتے ہیں:) اس شخص نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو میری کونسی چیز درست نہیں لگی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص نماز اس وقت تک نماز مکمل نہیں کرتا' جب تک وہ پہلے اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک نہیں دھوتا' اپنے سر پر مسح نہیں کرتا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک نہیں دھوتا' اس

کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے گا' اس کی حمد اور بزرگی کا اعتراف کرے گا' قرآن' جو اللہ نے اس کو نصیب کیا ہوگا' اس کی تلاوت کرے گا اور جو اُسے آتا ہوگا (اس کی تلاوت کرے گا) پھر وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے گا' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور اس کی پشت سیدھی ہو جائے' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے گا اور اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائے گا اور اپنی سرین کے بل سیدھا بیٹھ جائے گا اور اپنی پشت کو سیدھا کر لے گا' انہوں (یعنی راوی) نے نماز کا یہی وصف (یعنی طریقہ) بیان کیا' (اس کے بعد روایت کے الفاظ یہ ہیں:) یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے' پھر یہ فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز' اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ ایسا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم ایسا کر لوگے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) کی جائے گی''۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت شدہ ہے۔

764 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل لينصرف وَمَا كتب لَهُ اِلَّا عشر صَلَاته تسعها ثمنهَا سبعها سدسها خمسها ربعهَا ثلثهَا نصفهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بعض اوقات کوئی شخص نماز ختم کرتا ہے' حالانکہ اس کے نامہ اعمال میں' اُس کی نماز کا صرف دسواں' یا نواں' یا آٹھواں' یا ساتواں یا چھٹا' یا پانچواں' یا چوتھا' یا تیسرا' یا نصف حصہ نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اس کی مانند نقل کی ہے۔

765 - وَعَنْ اَبِى الْيُسْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْكُمْ من يُصَلِّي الصَّلَاة كَامِلَة ومنكم من يُصَلِّي النّصْف وَالثُّلُث وَالرّبع وَالْخمس حَتَّى بلغ الْعشْر ـ رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاسم اَبِى الْيُسْر بالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَالسِّين الْمُهْمَلَة مفتوحتين كَعْب بن عَمْرو السّلمِيّ شهد بَدْرًا

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں اور تم میں سے کچھ ایسے ہیں' جو نصف' یا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ' نماز ادا کرتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں حصے تک کا ذکر کیا''۔

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ (کے نام) میں 'ی' ہے اور 'س' ہے ان دونوں پر 'زبر' ہے' ان کا نام حضرت کعب بن عمر سلمی رضی اللہ عنہ ہے' انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

766 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ اَثلاث الطَّهُور ثلث وَالرُّكُوع ثلث وَالسُّجُود ثلث فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قبلت مِنْهُ وَقبل مِنْهُ سَائِر عمله وَمَنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاته رد عَلَيْهِ سَائِر عمله . رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا نعلمهُ مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِیْثِ الْمُغِیرَة بن مُسْلِم قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے تین حصے ہوتے ہیں' ایک حصہ طہارت ہے' ایک حصہ رکوع ہے' اور ایک حصہ سجدہ ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے ادا کرتا ہے' اس کی طرف سے یہ قبول ہو جاتی ہے' اور اس کی طرف سے' اس کے دیگر تمام اعمال بھی قبول ہوتے ہیں' جس شخص کی نماز مسترد ہو جائے' اُس کے باقی اعمال بھی مسترد ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں' ہمیں صرف مغیرہ بن مسلم سے منقول روایت کے حوالے سے ہی علم ہے۔ حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

767 - وَعَنْ حُرَیْث بن قبیصَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدمت الْمَدِیْنَةَ وَقلت اللّٰهُمَّ ارزقنی جَلِیسا صَالحا قَالَ فَجَلَست اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَة فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلت اللّٰه اَن یَرْزُقنِیْ جَلِیسا صَالحا فَحَدثنِی بِحَدِیْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰه اَن یَنْفَعنِیْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَوَّلَ مَا یُحَاسب بِهِ الْعَبْد یَوْم الْقِیَامَة من عمله صَلَاته فَاِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وَاَنجح وَاِن فَسدتْ فَقَدْ خَابَ وخسر وَاِن انْتقصَ من فریضته قَالَ اللّٰه تَعَالٰی انْظُرُوْا هَلْ لعبدی من تطوع یکمل بِهٖ مَا انْتقصَ من الْفَرِیضَة ثُمَّ یکون سَائِر عمله علی ذٰلِك . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَیره وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ساتھی نصیب فرمانا! راوی کہتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا' میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ساتھی عطا کرے' تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے! جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو' تا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے' اُس کے اعمال میں سے' سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' وہ اس کی نماز ہے' اگر وہ درست ہوگی' تو وہ بندہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر وہ خراب ہوگی' تو وہ بندہ رُسوا اور خسارے کا شکار ہوگا' اور اگر اس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو! اور اس کے ذریعے اس چیز کو مکمل کر دو' جو اس کے فرائض میں کمی ہے' پھر دیگر تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

768 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انصرف فَقَالَ یَا فلَان اَلا تحسن صَلَاتك اَلا ینظر الْمُصَلِّی اِذا صلی کَیْفَ یُصَلِّی فَاِنَّمَا یُصَلِّی لنَفسِهٖ اِنِّیْ لَاُبصر من وراءی کَمَا اُبصر من بَیْن یَدی ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفظِهٖ قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظّهْر فَلَمَّا سلم نَادَی رجلا کَانَ فِیْ آخر الصُّفُوف فَقَالَ یَا فلَان اَلا تتقی اللّٰه اَلا تنظر کَیْفَ تصلی اِن اَحَدُکُمْ اِذا قَامَ یُصَلِّی اِنَّمَا یَقُوْمُ یُنَاجِی ربه فَلْینْظر کَیْفَ یناجیه اِنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اَرَاکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰه لَاَرٰی من خلف ظَهْرِی کَمَا اَری من بَیْن یَدی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز اچھے طریقے سے ادا نہیں کر سکتے ہو؟ کیا نمازی اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہے' تو کیسے ادا کر رہا ہے؟ کیونکہ وہ اپنی ذات کے لئے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' میں اپنے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا' تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو بلند آواز میں پکارا' جو آخری صف میں موجود تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے؟ کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کھڑا ہو کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے' تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کیسے مناجات کر رہا ہے؟ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا نہیں ہوں' اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں''۔

769 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ دهرش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یقبل اللّٰه من عبد عملا حَتّٰی یشْهد قلبه مَعَ بدنه ۔ رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی فِیْ کتاب الصَّلَاة هٰکَذَا مُرْسلا وَوَصله اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْند الفردوس بِاُبَیّ بن کَعْب والمرسل أصح

❀❀ حضرت عثمان بن ابودہرش رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بندے کا کوئی عمل' اُس وقت تک قبول نہیں کرتا' جب تک اس کے جسم کے ساتھ' اُس کا دل بھی گواہی نہ دیتا ہو''۔

یہ روایت شیخ محمد بن نصر مروزی نے کتاب ''الصلوٰۃ'' میں اِسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ ابومنصور دیلمی نے ''مسند فردوس'' میں اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

770 - وَعَنِ الْفضل بن الْعَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنی

مثنى تشهد فِي كل رَكعَتَيْنِ وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع يديك تقول ترفعهما اِلَى رَبك مُسْتَقْبلا بطونهما وَجهك وتقول يَا رب يَا رب من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وتردد فِي ثُبُوته رَوَوْهُ كلهم عَن لَيْث بن سعد حَدثنَا عبد ربه بن سعيد عَن عمرَان بن اَبِي أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن ربيعَة بن الْحَارِث عَن الْفضل وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ غير ابْن الْمُبَارك فِي هٰذَا الحَدِيْث من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج وَقَالَ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِي البُخَارِيّ يَقُول روى شُعْبَة هٰذَا الحَدِيْث عَن عبد ربه فَاَخْطَأَ فِي مَوَاضِع قَالَ وَحَدِيْث لَيْث بن سعد أصح من حَدِيْث شُعْبَة

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الله بن نَافِع ابْن العمياء لم يرو عَنهُ غير عمرَان بن اَبِي انس وَعمرَان ثِقَة وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَة من طَرِيق شُعْبَة عَن عبد ربه عَن ابْن اَبِي أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن عبد الله بن الْحَارِث عَن الْمطلب بن اَبِي ودَاعَة

وَلَفظ ابْن مَاجَه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنى مثنى وَتشهد فِي كل رَكْعَتَيْنِ وتباس وتمسكن وتقنع وَتقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لي فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج

قَالَ الْخطابِيّ اَصْحَاب الحَدِيْث يغلطون شُعْبَة فِي هٰذَا الحَدِيْث ثُمَّ حكى قَول البُخَارِيّ الْمُتَقَدّم وَقَالَ قَالَ يَعْقُوب بن سُفْيَان فِي هٰذَا الحَدِيْث مثل قَول البُخَارِيّ وَخطأ شُعْبَة وَصوب لَيْث بن سعد وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْحَاق بن خُزَيْمَة قَالَ وَقَوله تباس مَعْنَاهُ اِظْهَار الْبُؤْس والفاقة وتمسكن من المسكنة وَقيل مَعْنَاهُ السّكُون وَالْوَقَار وَالْمِيم مزيدة فِيهَا واقناع الْيَدَيْنِ رفعهما فِي الدُّعَاء وَالْمَسْاَلَة والخداج مَعْنَاهُ هَاهُنَا النَّاقِص فِي الْأجر والفضيلة ......انْتهى

❀❀ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے خشوع و خضوع کرو گے گریہ و زاری کرو گے مسکینی کا اظہار کرو گے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر انہیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اٹھاؤ گے ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہروں کی طرف ہوں گی اور تم یہ کہو گے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو وہ ایسا اور ویسا ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے' ان تمام حضرات نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے علاوہ' دیگر راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو یہ نامکمل ہوگی''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے یہ حدیث عبدرب کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں کئی مقام پر غلطی کی ہے' وہ کہتے ہیں: لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت' شعبہ کی نقل کردہ روایت

سے زیادہ درست ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ بن نافع نامی راوی سے عبداللہ بن ابوانس کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں اور عمران نامی راوی ثقہ ہے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے شعبہ کے حوالے سے عبدربہ کے حوالے سے ابن ابوانس کے حوالے سے عبداللہ بن نافع کے حوالے سے عبداللہ بن حارث کے حوالے سے مطلب بن ابووداعہ سے نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے اور عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے سر جھکا کر یہ کہو گے: اے اللہ! میری مغفرت کردے جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو وہ نماز ناکمل ہوگی''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس حدیث میں شعبہ کو غلطی کرنے والا قرار دیا ہے پھر انہوں نے امام بخاری کا قول نقل کیا ہے جو پہلے گزر چکا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یعقوب بن سفیان نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاری کے قول کی مانند نقل کیا ہے شعبہ نے اس روایت کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے جبکہ لیث بن سعد نے اسے درست بیان کیا ہے محمد بن اسحاق بن خزیمہ (یعنی امام ابن خزیمہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

(علامہ خطابی بیان کرتے ہیں:) روایت کا یہ لفظ ''تباءس'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پریشانی فقر و فاقہ کا اظہار کرنا اور لفظ ''تمسکن'' کا مطلب مسکینی کا اظہار کرنا ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کا مطلب سکون اور وقار کا اظہار کرنا ہے اور اس میں 'م' زائد ہے ''اقناع الیدین'' کا مطلب دونوں ہاتھ دعا میں بلند کرنا ہے یہاں ''الخداج'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجر اور فضیلت کے اعتبار سے ناقص ہو...... اُن (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اتقبل الصَّلَاة مِمَّن تواضع بهَا لعظمتي وَلَمْ يستطل على خلقي وَلَمْ يبت مصرا على معصيتي وَقطع النَّهَار فِيْ ذكري ورحم الْمِسْكِين وَابْن السَّبِيْل والأرملة ورحم الْمُصَاب ذٰلِكَ نوره كنور الشَّمْس أكلؤه بعزتي واستحفظه ملائكتي أجعَل لَهُ فِي الظلمَة نورا وَفِي الْجَهَالَة حلما وَمثله فِيْ خلقي كَمثل الفردوس فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن وَاقد الْحَرَّانِيْ وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو نماز میں میری عظمت کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے اور میری مخلوق کے سامنے خود کو نمایاں نہیں کرتا اور میری نافرمانی پر مصر نہیں رہتا اور دن کے وقت میرا ذکر کرتا ہے مسکین مسافر بیوہ پر رحم کرتا ہے مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے اس نماز کا ثواب سورج کی روشنی کی مانند ہوگا میں اپنی عزت کے ساتھ اس نماز کی حفاظت کروں گا اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے میں اس کے لیے تاریکی میں نور بنا دوں گا جہالت میں بردبار بنا دوں گا اور اس کی مثال میری مخلوق میں یوں گی جیسے جنت میں فردوس کی مثال ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عبداللہ بن واقد حرانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ

ہیں۔

772 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن العَبْدَ اِذا صلی فَلَمْ یتم صَلاته خشوعها وَلَا رکوعها وَاَکْثر الِالْتِفَات لم تقبل مِنْهُ وَمَنْ جر ثَوْبه خُیَلَاء لم ینظر اللّٰہ اِلَیْہِ وَاِن کَانَ علی اللّٰہ کَرِیمًا ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اور اس میں خشوع اور رکوع کو مکمل نہیں کرتا' اور اکثر ادھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے' تو اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (عبادت اور ریاضت کے حوالے سے) معزز ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

773 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل شَیْءٍ یرفع مِنْ هٰذِہِ الْاُمة الْخُشُوع حَتّٰی لَا تری فِیهَا خَاشِعًا ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحِہٖ فِی آخر حَدِیْثٍ مَوْقُوْفًا علی شَدَّاد بن اَوْس وَرَفعه الطَّبَرَانِیّ اَیْضًا وَالْمَوْقُوْف اشبه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت سے سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا' یہاں تک کہ تم کوئی شخص ایسا نہیں دیکھو گے جس میں خشوع موجود ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے آخر میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

774 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعا قَالَ مثل الصَّلَاۃ الْمَکْتُوْبَة کَمثل الْمِیزَان من اَوْفی استوفی ۔ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیّ هٰکَذَا وَرَوَاہُ غَیرہ عَن الْحسن مُرْسلا وَهُوَ الصَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''فرض نماز کی مثال' ترازو کی طرح ہے' جو شخص پورا ڈالتا ہے' وہ پورا حاصل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح نقل کی ہے' دیگر حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے' اس کو ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

775 - وَعَنْ مطرف عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی وَفِی صَدرہ أزیز کأزیز الرَّحَی من الْبکاء

رَوَاہُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَلَفظه: رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی ولجوفه أزیز کأزیز الْمرجل یَعْنِی یبکی ۔ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِیْحَیْهِمَا نَحْو رِوَایَة النَّسَائِیّ اِلَّا اَن ابْن خُزَیْمَة

قَالَ وَلِصَدرِہ اَزِیز کَازِیز الرَّحَی بِزَایین ھُوَ صَوتُھَا وَالمرجل بِکَسرِ الْمِیم وَفتح الْجِیم ھُوَ الْقدر یَعْنِیْ اَن لجوفہ حنینا کصوت غلیان الْقدر

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی، جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح ہنڈیا اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: یعنی رونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں امام نسائی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے''۔

لفظ ''ازیز'' میں دو مرتبہ 'ز' ہے' اس سے مراد ہنڈیا کی آواز ہے' لفظ ''مرجل'' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ج' پر زبر ہے' اس سے مراد ہنڈیا ہے' یعنی آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آتی' جس طرح ہنڈیا میں سے اُبلنے کی آواز آتی ہے۔

776 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا کَانَ فِینَا فَارِس یَوْم بدر غیر الْمِقْدَاد وَلَقَد رَاَیْتنَا وَمَا فِینَا اِلَّا نَائِم اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَۃ یُصَلِّی ویبکی حَتّٰی اصبح ۔ رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم میں سے ہر ایک فرد سو گیا تھا' صرف نبی اکرم ﷺ نہیں سوئے تھے' آپ ﷺ درخت کے نیچے موجود رہ کر صبح تک نماز ادا کرتے رہے' اور روتے رہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بکر اَن اَبَا طَلْحَۃ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُصَلِّی فِیْ حَائِط لَہٗ فطار

حدیث775:السنن للنسائي - كتاب السهو' باب البكاء في الصلاة - حديث:1204السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو' البكاء في الصلاة - حديث:540صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع أبواب الأفعال المباحة في الصلاة - باب الدليل على أن البكاء في الصلاة لا يقطع الصلاة مع' حديث: 859صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى - ذكر البيان بأن المرء إذا تهجد بالليل وخلا بالطاعات يجب أن' حديث: 666المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث: 912سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الركوع والسجود - باب البكاء في الصلاة' حديث: 782مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث مطرف بن عبد الله عن أبيه - حديث:16019مسند عبد بن حميد - عبد الله بن الشخير' حديث:515مسند أبي يعلى الموصلي - عبد الله بن الشخير' حديث: 1562معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن الشخير بن عوف بن كعب بن وقدان بن' حديث:774شعب الإيمان للبيهقي - الحادي عشر من شعب الإيمان وهو باب في الخوف من الله' حديث:788

دبسی فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ يلتمس مخرجا فَلَا يجد فأعجبه ذٰلِكَ فجعل يتبعهُ بَصَره سَاعَة ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صلَاته فَإِذَا هُوَ لَا يدْرِي كم صلى فَقَالَ لقد اصابني فِيْ مَالِيْ هٰذَا فتْنَة فجَاء اِلٰى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهُ فِيْ صلَاته وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَة فضعه حَيْثُ شِئْت

رَوَاهُ مَالك وَعبد اللّٰه بن اَبِيْ بكر لم يدْرك الْقِصَّة وَرَوَاهُ من طَرِيْق آخر فَلَمْ يذكر فِيْهِ اَبَا طَلْحَة وَلَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفظِه اَن رجلا من الْاَنْصَار كَانَ يُصَلِّي فِيْ حَائِط لَهُ بالقف وَاد من اَوديَة الْمَدِيْنَة فِيْ زمَان الثَّمر وَالنَّخل قد ذللت وَهِي مطوقة بثمرها فَنظر اِلَيْهَا فَاَعْجَبتهُ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صلَاته فَإِذَا هُوَ لَا يدْرِي كم صلى فَقَالَ لقد أصابني فِيْ مَالِيْ هٰذَا فتْنَة فجَاء عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَليفَة فَذكر ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَ هُوَ صَدَقَة فاجعله فِيْ سَبِيْل الْخَيْر فَبَاعَهُ بِخَمْسِيْنَ ألفا فَسمي ذٰلِكَ المَال الْخمسين

الْحَائِط هُوَ الْبُسْتَان والدبسي بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسر السِّين الْمُهْملَة بعْدهَا يَاء مُشَدّدَة هُوَ طَائِر صَغِير قِيْلَ هُوَ ذكر اليمام

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک پرندہ اُڑتا ہوا آیا' اور اِدھر اُدھر آنے جانے لگا' وہ نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا' لیکن اسے وہ نہیں مل رہا تھا' حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ منظر اچھا لگا' وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتے رہے' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ پھر وہ بولے: مجھے اپنے اس مال (یعنی باغ) کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ انہیں اپنی نماز کے حوالے سے کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ باغ صدقہ ہے' آپ اسے جہاں چاہیں استعمال کریں۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی اس واقعہ کے وقت موجود نہیں تھے' امام مالک نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں نہ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے' اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کا ذکر ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' وہ (باغ) ''قف'' نامی جگہ پر موجود تھا' جو مدینہ کا ایک نشیبی علاقہ ہے' یہ پھلوں اور کھجوروں کی پیداوار کے زمانے کی بات ہے' جب انہوں نے دیکھا کہ اتنا پھل لگا ہوا ہے' تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگے انہیں یہ چیز اچھی لگی' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ یہ بھول چکے تھے انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے کہا: مجھے اس مال کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان دنوں خلیفہ وقت تھے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ کہا: یہ باغ صدقہ ہے' اور آپ اسے بھلائی کے کاموں میں استعمال کریں'

حدیث 777: موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب النظر في الصلاة إلى ما يشغلك عنها - حديث:219' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب سجود السهو وسجود الشكر - باب من نظر في صلاته إلى ما يلهيه لم يسجد سجدتي' حديث:3612' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' من التفت في صلاته - حديث:1243' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب هوان الدنيا على الله عز وجل' حديث:515

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ باغ پچاس ہزار کے عوض میں فروخت کروایا تھا اور اس جگہ کا نام خمسین (یعنی پچاس ہزار والی جگہ) رکھا تھا۔

لفظ ''الحائط'' کا مطلب باغ ہے لفظ ''دبسی'' میں 'د' پر پیش ہے اور 'ب' ساکن ہے 'س' پر زیر ہے اس کے بعد 'ی' مشدد ہے یہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہے ایک روایت کے مطابق یہ جنگلی کبوتر ہے۔

778 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد اِذا صلى كَاَنَّهُ ثوب ملقى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہے (یعنی وہ حرکت نہیں کرتے تھے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ویسے امام اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

779 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِي صلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ بِنَحْوِهٖ وَتقدم

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو یوں ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت مسلم اور دیگر کتابوں میں بھی اس کی مانند منقول ہے' یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

8 - التَّرْهِيب من رفع الْبَصَر اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

780 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِيْ صلَاتهم فَاشْتَدَّ قَوْله فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لينتهن عَن ذٰلِكَ اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا لیتے ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت لفظ استعمال کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اس سے باز آ جائیں گے ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

781 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرفعُوْا أبصاركم اِلَى السَّمَاء فتلتمع يَعْنِيْ فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير ورواتهما رُوَاة الصَّحِيح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی نگاہیں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ' ورنہ وہ (بینائی) رخصت نہ ہو جائے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

782 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام عَن رفعهم اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء عِنْد الدُّعَاء فِي الصَّلَاة اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم . رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز میں' دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آجائیں گے' ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

783 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فَلَا يرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء لَا يلتمع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبَة اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثهُ وَلَمْ يسمعهُ

يلتمع بَصره بِضَم الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت اَي يذهب بِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے کہیں وہ (بینائی) نہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت امام نسائی نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک صحابی رسول نے انہیں یہ بات بتائی' حالانکہ عبیداللہ نے اُن سے سماع نہیں کیا ہے۔

''یلتمع بصرہ'' میں 'ی' پر پیش' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ رخصت ہو جائے گی۔

784 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِم . رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَلِاَبِيْ دَاوُد: دخل رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد فَرَاَى فِيْهِ نَاسا يصلونَ رافعي اَيْدِيهم اِلَى السَّمَاء فَقَالَ لينتهين

رجال يشخصون ابصارهم فِي الصَّلَاة اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِمْ ابصارهم

❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے باز آ جائیں گے' ورنہ ان کی بینائی واپس نہیں آئے گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا' جو نماز ادا کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ نماز کے دوران اوپر کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز آ جائیں گے' یا ان کی بصارت ان کی طرف واپس نہیں آئے گی''۔

9 - التَّرْهِيب من الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة وَغَيْرِه مِمَّا يذكر

باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور دیگر چیزیں' جن کا ذکر ہوا ہے

785 - عَن الْحَارِث الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه اَمر يحيى بن زَكَرِيَّا بِخَمْس كَلِمَات اَن يعْمل بهَا وَيَاْمُر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بهَا وَاِنَّهُ كَاد اَن يبطىء بهَا قَالَ عِيسَى اِن اللّٰه اَمرك بِخَمْس كَلِمَات لتعمل بهَا وتأمر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بهَا فَاِمَّا اَن تَاْمُرهُمْ وَاِمَّا اَن آمُرهُم فَقَالَ يحيى اَخْشَى اِن سبقتني بهَا اَن يخسف بِي اَوْ أعذب فَجمع النَّاس فِي بَيت الْمُقَدّس فَامْتَلَاَ وقعدوا على الشّرف فَقَالَ اِن اللّٰه اَمرنِي بِخَمْس كَلِمَات اَن أعمل بِهن وآمركم اَن تعملوا بِهن اَوَّلهنَّ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاِن مثل من اَشْرك بِاللّٰهِ كَمثل رجل اشْترى عبدا من خَالص مَاله بِذَهَب اَوْ ورق فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِي وَهٰذَا عَمَلِي فاعمل وأد اِلَيّ فَكَانَ يعْمل وَيُؤَدِّي اِلٰى غير سَيّده فَاَيُّكُمْ يرضى اَن يكون عَبده كَذٰلِكَ وَاِن اللّٰه اَمركُم بِالصَّلَاةِ فَاِذَا صليتم فَلَا تلتفتوا فَاِن اللّٰه ينصب وَجهه لوجه عَبده فِي صلَاته مَا لم يلْتَفت وآمركم بالصيام فَاِن مثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِي عِصَابَة مَعَه صرة فِيهَا مسك فكلهم يعجب اَوْ يُعجبهُ رِيحهَا وَاِن ريح الصَّائِم اطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وآمركم بِالصَّدَقَةِ فَاِن مثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَاَوْثقُوا يَده اِلٰى عُنُقه وقدموه ليضربوا عُنُقه فَقَالَ اَنا أفدي نَفسِي مِنْكُم بِالْقَلِيلِ وَالْكثير ففدى نَفسه مِنْهُم وآمركم اَن تَذكرُوا اللّٰه فَاِن مثل ذٰلِكَ كَمثل رجل خرج الْعَدو فِي اِثْره سرَاعًا حَتّٰى اِذا اَتٰى على حصن حَصِين فأحرز نَفسه مِنْهُم كَذٰلِكَ لعبد لَا يحرز نَفسه من الشَّيْطَان اِلَّا بِذكر اللّٰه قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا آمركُم بِخمْس اللّٰه اَمرنِي بِهن السّمع وَالطَّاعَة وَالْجهَاد وَالْهِجْرَة وَالْجَمَاعَة فَاِنَّهُ من فَارق الْجَمَاعَة قيد شبر فَقَدْ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه اِلَّا اَن يُرَاجع وَمَنْ ادّعى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّة فَاِنَّهُ من جثاء جَهَنَّم فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن صلى وَصَامَ فَقَالَ وَاِن صلى وَصَامَ فَادعوا اللّٰه الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسلمين الْمُؤمنِينَ عباد اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَهٰذَا لَفظِهِ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَالنَّسَائِيّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ وَمُسلِم

قَالَ الْحَافِظ وَلَيْسَ لِلْحَارِثِ فِي الْكتب السِّتَّة سوى هٰذَا

والربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَاحِدَة الربق وَهِي عرى فِي حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره وَقَوله من جثاء جَهَنَّم بِضَم الْجِيم بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة أي من جماعات جَهَنَّم

❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ ’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ’حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا تھا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں ’حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حوالے سے تاخیر کی ’تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور بولے:) اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں ’یا تو آپ ان کو حکم دیں ’ورنہ میں انہیں کہہ دیتا ہوں ’تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آپ نے اس حوالے سے مجھ سے سبقت کرلی ’تو مجھے زمین میں دھنسادیا جائے گا ’یا مجھے عذاب دیا جائے گا ’پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا ’وہ بھر گیا ’اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے ’تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ میں اُن پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم بھی ان پر عمل کرو ’ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ ’جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے ’اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے ’جو صرف اپنے مال میں سے کوئی غلام خریدتا ہے ’جو سونے یا چاندی کے عوض میں (خریدا گیا) ہوتا ہے ’اور پھر وہ شخص اس غلام سے کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے ’اور یہ میرا کام ہے ’تو تم کام کرکے میرے سپرد کرنا ’لیکن وہ غلام کام کرکے ’اپنے آقا کی بجائے ’کسی اور کے سپرد کردیتا ہے ’تو تم میں سے کون اس بات سے راضی ہوگا؟ کہ اُس کا غلام اس طرح کا ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو نماز کا حکم دیا ہے ’جب تم نماز ادا کرو ’تو ادھر اُدھر نہ دیکھو ’کیونکہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ آدمی کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے ’جب آدمی نماز ادا کررہا ہوتا ہے ’بشرطیکہ آدمی ادھر اُدھر نہ دیکھے اور اس نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے ’اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے ’جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو ’جس میں مشک موجود ہو اور ان سب کو اس مشک کی خوشبو اچھی لگتی ہو ’تو روزے دار شخص کی بُو ’اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ’مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے ’اور اُس نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے ’اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے ’جسے دشمن قید کرلیتا ہے ’اور اس کے ہاتھوں کو گردن پر باندھ دیتا ہے ’پھر وہ اس کی گردن اڑانے کی تیاری کرتا ہے ’تو وہ شخص یہ کہتا ہے: میں تھوڑے یا زیادہ مال کے عوض میں ’اپنی جان کا فدیہ تمہیں دے دیتا ہوں ’تو وہ اپنی ذات کا فدیہ اُن لوگوں کو دیتا ہے ’اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو! کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے ’جس کے پیچھے دشمن تیزی سے آرہا ہوتا ہے ’یہاں تک وہ شخص ایک محفوظ قلعے میں آکر اس میں داخل ہوکر ’خود کو اُن سے بچالیتا ہے ’اِسی طرح بندہ شیطان سے ’صرف اللہ کے ذکر کی مدد سے ہی بچ سکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی تم لوگوں کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے' وہ اطاعت وفرمانبرداری' جہاد' ہجرت اور جماعت ہیں' کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے بالشت بھر الگ ہوتا ہے' وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے' البتہ اگر وہ واپس آ جائے' تو معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص زمانہ جاہلیت کا سا دعویٰ کرتا ہے' تو یہ جہنم کا مستحق ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزہ رکھتا ہو' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزہ رکھتا ہو' تم وہی دعویٰ کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے' یعنی مسلمان اور مومن' اے اللہ کے بندو!''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حارث نامی راوی سے صحاح ستہ میں' اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

''ربقہ'' میں 'ر' پر زیر بھی ہے' اور 'زبر' بھی ہے' اور 'ب' ساکن ہے' 'ربق' سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے' اور یہ عاریت کے طور پر دیگر معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے' روایت کے الفاظ ''جثاء جہنم'' میں 'ج' پر پیش ہے' جس کے بعد 'ث' ہے' اس سے مراد جہنم کی جماعتیں ہیں۔

786 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن التلفت فِي الصَّلَاة فَقَالَ اختلاس يختلسه الشَّيْطَان من صَلَاة العَبْد . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک اُچکنا ہے' جس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اُچک لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

787 - وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد فِي صَلَاته مَا لم يلْتَفت فَإِذا صرف وَجهه انْصَرف عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

قَالَ الْمملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُو الْاَحْوَص هٰذَا لَا يعرف اسْمه لم يرو عَنهُ غير الزُّهْرِيّ وَقد صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان وَغَيرهمَا

❀❀ ابواحوص نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بندے کی نماز کے دوران' اللہ تعالیٰ بندے کی مسلسل طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا' جب بندہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے' توجہ ہٹا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی

نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
املاء کروانے والے حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: ابواحوص نامی اس راوی کا نام پتہ نہیں ہے اور زہری کے علاوہ کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی (اس سے منقول روایات کو صحیح قرار دیا ہے)۔

788 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خليلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث ونهانی عَن ثَلَاث نهانی عَن نقرة كنقرة الديك وإقعاء كإقعاء الْكَلْب والتفات كالتفات الثَّعْلَب

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمد حسن وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ شيبَة وَقَالَ كإقعاء القرد مَكَان الْكَلْب الإقعاء بِكَسْر الْهمزَة . قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ اَن يلزق الرجل أليتيه بِالْاَرْضِ وَينصب سَاقيه وَيَضَع يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ كَمَا يقعي الْكَلْب قَالَ وَفسرهُ الْفُقَهَاء بِاَن يضع أليتيه على عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ وَالْقَوْل هُوَ الْاَوَّل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی اور تین باتوں سے مجھے منع کیا تھا' آپ ﷺ نے مجھے مرغ کے ٹھونگے مارنے کی طرح' ٹھونگا مارنے سے منع کیا تھا اور کتے کے پاؤں بچھا کر بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا تھا اور لومڑی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کی طرح' دیکھنے سے منع کیا تھا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے' امام ابن ابوشیبہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے کتے کی بجائے لومڑی کے اقعاء کے طور پر بیٹھنے کا ذکر کیا ہے۔

''اقعاء'' میں 'ا' پر زیر پڑھی جائے گی' ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنی سرین کو زمین کے ساتھ ملا لے اور ایڑیاں کھڑی کر لے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے' جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: فقہاء نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: آدمی دو سجدوں کے درمیان اپنی سرین کو اپنی ایڑیوں پر رکھ لے' وہ کہتے ہیں: پہلا قول ہی درست ہے۔

789 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَامَ الرجل فِي الصَّلَاة أقبل اللّٰه عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا الْتفت قَالَ يَا ابْن آدم إِلَى من تلتفت إِلَى من هُوَ خير لَك مني أقبل إِلَيّ فَإِذَا الْتفت الثَّانِيَة قَالَ مثل ذَلِك فَإِذَا الْتفت الثَّالِثَة صرف اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى وَجهه عَنهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب آدمی نماز کے ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو؟ جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ تم میری طرف متوجہ ہو' جب بندہ دوسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے' جب بندہ تیسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

790 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا قَامَ اِلَی الصَّلَاة اَحسبهُ قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ بَیْنَ یَدی الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَاِذَا الْتفت یَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلٰی من تلتفت اِلٰی خیر منی اَقبل یَا ابْن آدم اِلَیّ فَاَنَا خیر مِمَّن تلتفت اِلَیْهِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو وہ رحمٰن کے سامنے ہوتا ہے جب وہ ادھر ادھر توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا وہ مجھ سے بہتر ہے؟ اے ابن آدم! تم میری طرف متوجہ رہو! کیونکہ میں اس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم توجہ کر رہے ہو''۔

یہ روایت بھی امام بزار نے نقل کی ہے۔

791 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِیَّاك وَالالتفات فِی الصَّلَاة فَاِن الِالْتِفَات فِی الصَّلَاة هلكة الحَدِیْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ عَلِیّ بن زید عَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ بعض النّسخ صَحِیْح ۔

قَالَ المملی وَعلی بن زید بن جدعَان یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ وَرِوَایَةِ سعید عَنْ اَنَسٍ غیر مَشْهُوْرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بیٹے نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے 'علی زید کی' سعید بن مسیب' کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: یہ صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: علی بن زید بن جدعان کے بارے میں کلام آگے آئے گا' سعید بن مسیب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا' غیر مشہور ہے۔

792 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّا فَاَحْسَن الْوضُوء ثُمَّ صلی رَكْعَتَیْنِ فَدَعَا ربه اِلَّا كَانَت دَعوته مستجابة معجلة اَوْ مؤخرة اِیَّاكُم والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِنَّهُ لَا صَلَاة لملتفت فَاِن غلبتم فِی التَّطَوُّع فَلَا تغلبوا فِی الْفَرِیضَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیْضًا: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ فِی الصَّلَاة فَالْتفت رد اللّٰه عَلَیْهِ صلَاته

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر دو رکعت نماز ادا کرے' پھر اپنے پروردگار سے دعا کرے' تو اس کی

دعا مستجاب ہوتی ہے' خواہ جلدی ہو یا تاخیر سے ہو اور تم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ جو شخص ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی اور اگر تم نفل نماز میں مغلوب ہو بھی جاتے ہو (یعنی ایسا کر بھی لیتے ہو) تو فرض نماز میں مغلوب نہ ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں نقل کی ہے

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور ادھر ادھر توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو مسترد کر دیتا ہے۔

793 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَزَالُ اللّٰه مُقبلا على العَبْد بِوَجْهِهِ مَا لم يلْتَفت اَوْ يحدث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا عَنْ اَبِي قلَابَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ (نماز کے دوران) ادھر ادھر نہیں دیکھتا' یا اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو ابو قلابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

794 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَامَ اَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاة فليقبل عَلَيْهَا حَتَّى يفرغ مِنْهَا وَإِيَّاكُمْ والالتفات فِي الصَّلَاة فَإِن اَحَدُكُمْ يُنَاجِي ربه مَا دَامَ فِي الصَّلَاة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اسے نماز مکمل کرنے تک نماز کی طرف ہی متوجہ کرنا چاہیے اور نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے بچو! کیونکہ بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اس وقت وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں نقل کی ہے۔

795 - وَعَنْ أم سَلمَة بنت اَبِي أُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النَّاس فِي عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَامَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع قَدَمَيْهِ فتوفي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاس إِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع جَبينه فتوفي اَبُو بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ النَّاس إِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع الْقبْلَة ثُمَّ توفّي عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت الْفِتْنَة فتلفت النَّاس يَمِينا وَشمَالا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ إِلَّا اَن مُوسَى بن عبد اللّٰه بن اَبِي أُمَيَّة المَخْزُوْمِي لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة غير ابْن مَاجَه وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ ام المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' جب کوئی نمازی' نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کے پاؤں کے مقام سے آگے نہیں جاتی تھی' جب نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہوا' کہ جب کوئی

شخص نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کی پیشانی سے آگے نہیں جاتی تھی' پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہو گیا کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ قبلہ کی جگہ سے آگے نہیں جاتی ہے' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو فتنہ پیدا ہو گیا اور پھر لوگ دائیں بائیں دیکھنے لگے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ اس میں موسیٰ بن عبداللہ مخزومی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستہ کے مصنفین میں سے کسی نے بھی اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں اور اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کے بارے میں' مجھے اس وقت یاد نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْهِيب من مسح الْحَصَى وَغَيْرِهٖ فِيْ مَوْضِع السُّجُود والنفخ فِيْهِ لغير ضَرُوْرَة

باب: (نماز کے دوران) کسی ضرورت کے بغیر سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا اُن پر پھونک مارنا

796 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاة فَلَا يمسح الْحَصَى فَاِن الرَّحْمَة تواجهه . رَوَاهُ التِرْمِذِیّ وحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاة فَاِن الرَّحْمَة تواجهه فَلَا تحركوا الْحَصَى . رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' اس کو امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان' امام ابن خزیمہ' ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو رحمت کے اس مدمقابل ہوتی ہے' تو تم لوگ (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

ان تمام لوگوں نے یہ روایت ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

797 - وَعَنْ معيقيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تمسح الْحَصَى وَاَنْت تصلی فَاِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَوَاحِدَةٍ تَسْوِيَة الْحَصَى . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَالتِرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرو' اگر ایسا ضروری کرنا ہو' تو ایک مرتبہ ایسا کر لو' کنکریاں برابر کر دو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

798 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن مسح الْحَصَى فِی الصَّلَاة

فَقَالَ وَاحِدَةٍ وَلَأَن تمسك عَنهَا خير لَك من مائَة نَاقَة كلهَا سود الحدق

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایسا کرلو! اگر اس سے بچ جاؤ' تو یہ تمہارے لئے ایک سو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' جو سب سیاہ آنکھوں والی ہوں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

799 - وَعَنْ أَبِي صَالح مولى طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد أم سَلمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأتى ذُو قرابتها شَاب ذُو جمة فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمَّا أَرَادَ أَن يسْجد نفخ فَقَالَت لَا تفعل فَإِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لغلام لنا أسود يَا رَبَاح ترب وَجهك . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مَيْمُون أبي حَمْزَة عَن أبي صَالح عَن أم سَلمَة قَالَت رأى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَاما لنا يُقَال لَهُ أَفْلح إِذا سجد نفخ فَقَالَ يَا أَفْلح ترب وَجهك

وَتقدم فِي التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة حَدِيثِ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد فِيهَا أحب إِلَى اللّٰه من أَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کا ایک رشتہ دار' ایک نوجوان آیا' جس کے بال لمبے تھے' وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب اس نے سجدے میں جانے کا ارادہ کیا' تو (سجدے کی جگہ کو صاف کرنے کے لئے) پھونک ماری' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک سیاہ فام غلام سے فرمایا تھا: اے رباح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ترمذی نے میمون ابوحمزہ کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام افلح کو دیکھا کہ جب وہ سجدے میں گیا' تو اس نے پہلے پھونک ماری' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو (یعنی اپنے چہرے پر مٹی لگنے دو)۔

اس سے پہلے نماز سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سجدے کی حالت میں دیکھے کہ اس نے اپنے چہرے کو مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

11 - التَّرْهِيب من وضع الْيَد على الخاصرة فِي الصَّلَاة

باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات

800 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى عَن الخصر فِي الصَّلَاة
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَلَفظهمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يُصَلِّي الرجل مُخْتَصرا . وَالنَّسَائِيّ نَحوه وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ يَعْنِيْ يضع يَده على خاصرته

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے
یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے''۔
امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے امام ابوداؤد نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آدمی جب کھڑا ہو تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھا ہوا ہو۔

801 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الِاخْتِصَار فِي الصَّلَاة رَاحَة اَهْلِ النَّار . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا اہل جہنم کا آرام حاصل کرنے کا طریقہ ہے''۔
یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

12 - التَّرْهِيب من الْمُرُوْر بَيْن يَدي الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے سے متعلق ترہیبی روایات

802 - عَنْ اَبِيْ الجهم عبد اللّٰه بن الْحَارِث بن الصمَّة الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه

حدیث800: صحیح البخاری - کتاب الجمعة' أبواب العمل فی الصلاة - باب الخصر فی الصلاة' حدیث:1176صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب کراھة الاختصار فی الصلاة - حدیث:880صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب المواضع التی تجوز الصلاة علیہا' جماع أبواب الأفعال المکروھة فی الصلاة التی قد نہی عنہا المصلی - باب النہی عن الاختصار فی الصلاة' حدیث: 864مستخرج أبی عوانة - باب فی الصلاة بین الأذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیرہ' بیان النہی عن الاختصار فی الصلاة - حدیث:1227صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر الزجر عن اختصار المرء فی صلاتہ' حدیث:2316المستدرک علی الصحیحین للحاکم - ومن کتاب الإمامة' أما حدیث عبد الرحمن بن مہدی - حدیث:915سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب : النہی عن الاختصار فی الصلاة - حدیث:1448السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' باب النہی عن التخصر فی الصلاة - حدیث:884السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' النہی عن التخصر فی الصلاة - حدیث:947السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب ما یجوز من العمل فی الصلاة - باب کراھیة التخصر فی الصلاة' حدیث: 3320مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرة رضی اللہ عنہ - حدیث:8996مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی ھریرة' حدیث:5906

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لو يعلم الْمَار بَيْن يَدى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَن يقف اَرْبَعِيْنَ خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدَيْهِ . قَالَ اَبُو النَّضر لا اَدْرِى قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شهرا اَوْ سنة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لو يعلم الْمَار بَيْن يَدى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ لَاَن يَقُوْمُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدَيْهِ وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح . قَالَ التِّرْمِذِىّ وَقد رُوِىَ عَنْ اَنَسٍ اَنه قَالَ: لَاَن يقف اَحَدُكُمْ مائَة عَام خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدى اَخِيْه وَهُوَ يُصَلِّى

❀❀ حضرت ابوجہم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو اس کا چالیس تک رُکے رہنا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے''۔

ابونضر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں ''چالیس دن کے الفاظ ہیں' یا مہینے کے ہیں' یا سال کے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا' تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے' یہ اس کے لئے' اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے''۔

اس کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی ایک شخص کا' ایک سو سال تک کھڑے رہنا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے اس وقت گزرے' جب وہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

804 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا صلى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَىْءٍ يستره مِنَ النَّاس فَاَرَادَ اَحَد اَن يجتاز بَيْن يَدَيْهِ فليدفع فِىْ نَحره فَاِن اَبى فليقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان . وَفِىْ لفظ آخر: اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْن يَدَيْهِ وليدراه مَا اسْتَطَاعَ فَاِن اَبى فليقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد نَحْوه

قَوْلِه وليدراه بدال مُهْملَة اَى فليدفعه بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو' جو لوگوں سے سترہ بن سکتی ہو' پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے' تو آدمی کو اسے روکنا چاہیے اگر وہ نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرنا چاہیے' کیونکہ وہ

شیطان ہوگا''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کررہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے اور جہاں تک ہوسکے اُسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے ہیں امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ: ''ولیدرأہ'' اس میں ذ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس پرے کرے یہ وزن اور مفہوم کے اعتبار سے ''یدفع'' (وہ پرے کرتا ہے) کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے''۔

805 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبى فليقاتله فَاِنَّ مَعَهُ القرين

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کررہا ہو تو وہ کسی آگے سے گزرنے نہ دے اور اگر وہ شخص نہیں مانتا تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ اس (گزرنے والے شخص) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

806 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَاَن يكون الرجل رَمَادًا يذرى بِهٖ خير لَهٗ من اَن يمر بَيْنَ يَدى رجل مُتَعَمدا وَهُوَ يُصَلِّي ۔ رَوَاهُ ابْن عبد الْبر فِي التَّمْهِيد مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی ایسی راکھ بن جائے جسے بکھیر دیا جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ جان بوجھ کر کسی ایسے شخص کے آگے سے گزرے جو نماز ادا کررہا ہو۔

یہ روایت امام ابن عبدالبر نے کتاب ''التمہید'' میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من ترك الصَّلَاة تعمدا وإخراجها عَن وَقتهَا تهاونا

باب: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردیتا ہے یا نماز کو ہلکا سمجھتے ہوئے اس کے مخصوص وقت میں اس کو ادا نہیں کرتا اس سے متعلق ترہیبی روایات

807 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

رَوَاہُ اَحمد وَمُسْلِمٍ وَّقَالَ: بَیْنَ الرجل وَبَیْنَ الشرك وَالْكفر ترك الصَّلاة
وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَلَفظِهٖ: لَیْسَ بَیْنَ العَبد وَبَیْنَ الْكفر اِلَّا ترك الصَّلاة
وَالتِرمِذِیّ وَلَفظِهٖ قَالَ: بَیْنَ الْكفر وَالْاِیمَان ترك الصَّلاة
وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظِهٖ قَالَ: بَیْنَ العَبْد وَبَیْنَ الْكفر ترك الصَّلاة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
آدمی اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:
"آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:
"کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔

808 - وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَهْد الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبینهم الصَّلَاة فَمَنْ تَركهَا فَقَدْ كفر . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح وَلَا نَعْرِف لَهٗ عِلّة

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"وہ بنیادی فرق جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے جو شخص اس کو ترک کر دے گا' وہ کفر کا مرتکب ہوگا"۔
یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' ہمیں اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

809 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسبع خِصَال فَقَالَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِن قطعْتُم اَوْ حرقتم اَوْ صلبتم وَلَا تتركوا الصَّلاة متعمدین فَمَنْ تَركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ خرج من الْملَّة وَلَا تركبوا الْمعْصِیَة فَاِنَّهَا سخط اللّٰه وَلَا تشربُوا الْخمر فَاِنَّهَا رَاس الْخَطَایَا كلهَا الحَدِیْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَمُحَمّد بن نصر فِیْ كتاب الصَّلاة بِاِسْنَادَیْنِ لَا بَاس بهما

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کی ہدایت کی

تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' خواہ تمہیں مصلوب کر دیا جائے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' وہ دین سے خارج ہو جائے گا' اور تم معصیت کا ارتکاب نہ کرنا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باعث بنتا ہے' اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی بنیاد ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں' یہ روایت دو اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے' اور ان دونوں اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

810 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا من الْاَعْمَال تركه كفر غير الصَّلَاة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے' صرف نماز کا معاملہ مختلف ہے (یعنی وہ اس کے ترک کو کفر سمجھتے تھے)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

811 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الْعَبْد وَبَيْنَ الْكفْر وَالْاِيمَان الصَّلَاة فَإِذا تَركهَا فَقَدْ أشرك . رَوَاهُ هبة اللّٰه الطَّبَرِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندے اور کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ہے' جب آدمی اسے ترک کر دے' تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت ہبۃ اللہ طبری نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

812 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سهم فِي الْإِسْلَام لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' جس شخص کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

813 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأْس من الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحِبرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کی طہارت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو' نماز کو دین میں وہی حیثیت حاصل ہے' جو جسم میں سر کو حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حسین بن حکم حبری نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

814 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك بِاللّٰهِ شَیْئًا وَان قطعت وَان حرقت وَلَا تترك صَلَاة مَكْتُوْبَة مُتَعَمدا فَمَنْ تركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّهُ مِفْتَاح كل شَرّ . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَیْهَقِیّ عَن شهر عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' اس سے ذمہ لاتعلق ہو جائے گا اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے شہر بن حوشب' سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

815 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قَامَ بَصرِی قِیلَ نداویك وَتَدَع الصَّلَاة اَیَّامًا قَالَ لَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة لَقِی اللّٰه وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر وَاِسْنَاده حسن . قَامَت الْعین اِذا ذهب بصرها والحدقة صَحِیحَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جب میری بینائی رخصت ہوگئی' تو یہ بات کہی گئی: ہم آپ کا علاج کریں گے لیکن آپ کو کچھ دن کے لئے نماز چھوڑنی ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

''قامت العین'' سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی بینائی رخصت ہو جائے اور آنکھ کا ڈھیلا اپنی جگہ پر سلامت ہو۔

816 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ كفر جهارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر فِیْ كتاب الصَّلَاة وَلَفْظه:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بَیْنَ الْعَبْد وَالْكفر اَوْ الشّرك ترك الصَّلَاة فَاِذَا ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَن یزِید الرقاشِی عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْد والشرك اِلَّا ترك الصَّلَاة فَاِذَا تركهَا فَقَدْ اشرك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' وہ اعلانیہ طور پر کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ یہ روایت محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) نماز کو ترک کرنا ہے جب آدمی نماز ترک کر دیتا ہے تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

امام ابن ماجہ نے یہ روایت یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے جب آدمی اسے ترک دیتا ہے تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

817 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا اعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْاِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَالصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ اَبُو يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ سعيد بن زيد اَخُو حَمَّاد بن زيد عَن عَمْرو بن مَالك النكرِي عَنْ اَبِيْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَرْفُوْعا وَقَالَ فِيهِ من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (حماد نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے)

''اسلام کی بنیاد اور دین کی بنیاد تین چیزوں پر ہے' اُنہی پر دین کی بنیاد قائم کی گئی ہے' جو شخص ان میں سے کسی کو ایک ترک کرے گا' تو وہ اس وجہ سے کافر ہو جائے گا' کسی ایسے (شخص کے) خون کو حلال قرار دینا' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز اور رمضان کے روزے (یعنی جو ان میں سے کسی ایک کو ترک کرے گا' وہ کافر ہو جائے گا)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہی روایت سعید بن زید نے نقل کی ہے' جو حماد بن زید کے بھائی ہیں انہوں نے عمرو بن مالک کے حوالے سے' ابو جوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والا شمار ہوگا اور اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی' اُس کا خون اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

818 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمنِي عملا اِذا اَنا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن عذبت وَحرقت أطع والديك وَاِن أخرجاك من مَالك وَمن كل شَيْءٍ هُوَ لَكَ لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَاِن من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فقد بَرِئت مِنْهُ

ذِمَّۃُ اللّٰہِ الحَدِیْثَ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِہٖ فِی المتابعات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے کہ جب میں وہ عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں عذاب دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' تم اپنے والدین کی اطاعت کرنا' اگرچہ وہ تمہیں اپنے مال میں سے نکال دیں اور ہر اس چیز سے الگ کر دیں' جو تمہارا حصہ بنتی ہو' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور متابعات کے بارے میں' اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

819 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعشرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تشرِك بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِن قتلت وَحرقت وَلَا تعص والدیك وَاِن أمراك اَن تخرج من اَھْلك وَمَالك وَلَا تترکن صَلَاۃ مَکْتُوْبَۃ مُتَعَمدا فَاِن من ترك صَلَاۃ مَکْتُوْبَۃ مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلَا تشربن خمرًا فَاِنَّہٗ رَاْس کل فَاحِشَۃ وَاِیَّاك وَالْمَعْصِیَۃ فَاِن بالمعصیۃ حل سخط اللّٰہ وَاِیَّاك والفرار من الزَّحْف وَاِن ھلك النَّاس وَاِن أَصَاب النَّاس موت فَاثْبُتْ وَأنْفق علی أھلك من طولك وَلَا ترفع عَنْھُم عصاك أدبا وأخفھم فِی اللّٰہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاِسْنَاد اَحْمد صَحِیح لَو سلم من الِانْقِطَاع فَاِن عبد الرَّحْمٰن بن جُبَیر بن نفیر لم یسمع من مُعَاذ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس کلمات کی تعلیم دی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دینا' خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' اگرچہ وہ دونوں تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ اور مال سے لاتعلق ہو جاؤ' اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا کیونکہ جو شخص فرض نماز' جان بوجھ کر ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے' اور تم شراب ہرگز نہ پینا' کیونکہ یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے' اور تم معصیت کے ارتکاب سے بچنا' کیونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو حلال کر دیتی ہے' اور تم میدان جنگ سے فرار اختیار کرنے سے بچنا' خواہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہوں' خواہ لوگوں کی موت واقع ہو چکی ہو' تم ثابت قدم رہنا اور تم اپنی استطاعت کے مطابق' اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا اور ان سے اپنے عصا کو نہ اٹھانا' جو ان کی تربیت کے لئے ہو' اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں خوف دلاتے رہنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ روایت صحیح ہے' اگر یہ انقطاع سے خالی ہو' کیونکہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

820 - وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَکِّرُوْا بِالصَّلَاۃِ فِیْ یَوْمِ الْغَیْمِ فَاِنَّہٗ من ترك الصَّلَاۃ فَقَدْ کفر . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابرآلود دن میں' نماز جلدی ادا کرلو! کیونکہ جو شخص نماز ترک کردے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

821 - وَعَنْ اُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مولاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت كنت أصب على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وضوء ه فدخل رجل فَقَالَ أوصني فَقَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِن قطعت وَحرقت بالنَّار وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك أن تتخلى من أهلك ودنياك فتخله وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ وَلَا تتركن صَلَاة مُتَعَمدا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِي إِسْنَاده يزِيْد بن سِنَان الرهاوي

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز سیّدہ امیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی انڈیل رہی تھی' ایک شخص اندر آیا' اس نے عرض کی: مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' یا آگ میں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' خواہ وہ تمہیں یہ ہدایت کریں کہ تم اپنی بیوی' یا اپنی دنیا کو چھوڑ دو' تم اسے چھوڑ دینا اور تم شراب کبھی نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہے اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ لاتعلق ہوجاتا ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن سنان رہاوی ہے۔

822 - وَعَنْ زِيَاد بن نعيم الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فرضهن اللّٰه فِي الْإِسْلَام فَمَنْ اَتَى بِثَلَاث لم يغنين عَنهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيْ بِهن جَمِيعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت . رَوَاهُ اَحْمد وَهُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' اگر کوئی شخص (ان میں سے) تین کام کرلے' تو یہ اس کسی کام نہیں آسکے گا' جب تک وہ ان سب کو نہیں کرتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

823 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنقضن عرى الْإِسْلَام عُرْوَة عُرْوَة فَكلما انتقضت عُرْوَة تشبث النَّاس بِالَّتِيْ تَلِيهَا فأَوَّلهن نقضا الحكم وآخرهن الصَّلَاة رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی رسی' ایک ایک کرکے ٹوٹتی چلی جائے گی' جب بھی ایک ٹوٹے گی' تو لوگ اس کے بعد والی کو مضبوطی سے تھام لیں گے' ان میں سے جو سب سے پہلے ٹوٹے گی' وہ حکم (یعنی شرعی احکام کے مطابق فیصلہ) دینا ہے' اور سب سے آخری نماز ہے

نماز ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

824 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتعمدا أحبط اللّٰه عمله وبرئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه حَتّٰى يُرَاجع للّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَة . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کردے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے لاتعلق ہو جائے گا' جب تک وہ' توبہ کر کے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

825 - وَعَنْ أم اَيمن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَإِنَّهُ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِيح إِلَّا اَن مَكْحُولًا لم يسمع من أم اَيمن

❀❀ سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرو! کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ مکحول نے سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے۔

826 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من لم يصل فَهُوَ كَافِر . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِي شيبَة فِي كتاب الْإِيمَان وَالْبُخَارِيّ فِي تَارِيخه مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے کتاب الایمان میں نقل کی ہے' امام بخاری نے اسے اپنی ''تاریخ'' میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

827 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي وَابْن عبد الْبر مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت محمد بن نصر مروزی اور ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

828 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من ترك الصَّلَاة فَلَا دين لَهٗ
رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر اَيْضًا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' اس کا دین نہیں ہے''۔
یہ روایت بھی محمد بن نصر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

829 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من لم يصل فَهُوَ كَافِر
رَوَاهُ ابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے''۔
یہ روایت ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

830 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا صَلَاة لَهٗ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهٗ
رَوَاهُ ابْن عبد الْبر وَغَيْرِهٖ مَوْقُوْفًا
وَقَالَ ابْن اَبِي شيبَة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ
وَقَالَ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي سَمِعت اِسْحَاق يَقُوْلُ صَحَّ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة كَافِر وَكَذٰلِكَ كَانَ رَاْيُ اَهْلِ الْعلم من لدن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة عمدا من غير عذر حَتّٰى يذهب وَقتهَا كَافِر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔
یہ روایت ابن عبدالبر اور دیگر حضرات نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
امام ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نماز ترک کر دے' وہ کافر ہوتا ہے''
امام محمد بن نصر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ نماز کو ترک کرنے والا شخص کافر ہوتا ہے' اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے لے کر (آج کے زمانے تک) ہر زمانے کے اہل علم کی یہی رائے ہے کہ نماز کو جان بوجھ ترک کرنے والا شخص' جو (ترک کرنا) کسی عذر کے بغیر ہو' یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے' وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔

831 - وَرُوِيَ عَنْ حَمَّاد بن زيد عَنْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ترك الصَّلَاة كفر لَا يخْتَلف فِيْهِ

حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''نماز کو ترک کرنا کفر ہے اس کے بارے میں اختلاف نہیں پایا جاتا''۔

832 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ذكر الصَّلاة يَوْمًا فَقَالَ من حَافظ عَلَيْهَا كَانَت لَهُ نورا وبرهانا وَنَجاة يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ لم يحافظ عَلَيْهَا لم يكن لَهُ نور وَلَا برهَان وَلَا نجاة وَكَانَ يَوْم الْقِيَامَة مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْن وهامان وَاُبَي بن خلف

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا' یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور' برہان اور نجات کا باعث ہوگی' اور جو شخص اس کی حفاظت نہیں کرے گا' یہ اس کے لئے نور نہیں ہوگی' برہان نہیں ہوگی' نجات کا باعث نہیں ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

833 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَول اللّٰه عَزَّوَجَلَّ (الَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون) الماعون قَالَ هم الَّذِيْنَ يؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن وَقتهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عِكْرِمَة بن اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ رَوَاهُ الْحفاظ مَوْقُوْفًا وَلَم يرفعهُ غَيْره

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِكْرِمَة هٰذَا هُوَ الْاَزْدِيّ مجمع على ضعفه وَالصَّوَاب وَقفه

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں''۔ (یعنی اس سے مراد کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے' عکرمہ بن ابراہیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حافظان حدیث نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس راوی کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عکرمہ نامی راوی ازدی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' اور درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

834 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لابي يَا أبتاه اَرَاَيْت قَوْلِه تبَارَك وَتَعَالَى (الَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون)

اَيّنَا لَا يسهو اَيّنَا لَا يحدث نَفسه قَالَ لَيْسَ ذَاك اِنَّمَا هُوَ اِضَاعَة الْوَقْت يلهو حَتّٰى يضيع الْوَقْت

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

"وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں"

ہم میں سے کون ہے؟ جو غفلت کا شکار نہیں ہوتا اور کون ہے؟ جو (نماز کے دوران) اپنے خیال میں گم نہیں ہو جاتا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وقت کو ضائع کر دینا ہے کہ آدمی مشغول رہے (یعنی نماز ادا نہ کرے) یہاں تک کہ وہ نماز کے وقت کو ضائع کر دے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

835 - وَعَنْ نَوْفَلِ بن مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَاتَتْهُ صَلَاة فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کی نماز قضاء ہو جائے گویا اس کے اہل خانہ اور مال ضائع ہو گئے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

836 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع بَيْن صَلَاتَيْنِ من غير عذر فَقَدْ اَتَى بَابا من اَبْوَاب الْكَبَائِر . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ حنش هُوَ ابْن قيس ثِقَة . قَالَ الْحَافِظ بل واه بِمرَّة لَا نعلم اَحَدًا وَثَّقَهُ غير حُصَيْن بن نمير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے (یعنی ایک نماز کو اس کے وقت سے تاخیر سے ادا کرے) تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: (اس روایت کا ایک راوی) حنش یہ حنش بن قیس ہے اور ثقہ ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جی نہیں! بلکہ یہ واہی ہے اور ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو صرف حصین بن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

837 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يكثر اَن يَقُوْلُ لاصحابه هَلْ راى اَحَد مِنْكُم من رُؤْيا فيقص عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يقص وَاِنَّهُ قَالَ لنا ذَات غَدَاة اِنَّهُ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قَالَا لى انْطَلِقْ وَاِنِّيْ انْطَلَقت مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا على رجل مُضْطَجع

وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بصخرة وَاِذَا هُوَ يهوى بالصخرة لراسه فيثلغ رَاسه فيتدهده الْحجر فَيَاخذهُ فَلَا يرجع اِلَيْهِ حَتّٰى يَصح رَاسه كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل بِه مثل مَا فعل الْمرة الْاَوّلٰى قَالَ قُلْتُ لَهما سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فاتينا على رجل مستلق على قَفَاهُ وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بكلوب من حَدِيْد وَاِذَا هُوَ يَاتِیْ اَحَد شقى وَجهه فيشرشر شدقه اِلٰى قَفَاهُ ومنخره اِلٰى قَفَاهُ وعينه اِلٰى قَفَاهُ

قَالَ وَرُبمَا قَالَ اَبُو رَجَاء فَيشق قَالَ ثُمَّ يتَحَوَّل اِلَى الْجَانِب الْاٰخر فيفعل بِه مثل مَا فعل بالجانب الْاَوّل قَالَ فَمَا يفرغ من ذٰلِكَ الْجَانِب حَتّٰى يَصح ذٰلِكَ الْجَانِب كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل مثل مَا فعل فِى الْمرة الْاَوّلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لى انْطلق فَانْطَلَقْنَا فاتينا على مثل التَّنور قَالَ فأحسب انه كَانَ يَقُوْلُ فَاِذَا فِيْهِ لغط وأصوات قَالَ فاطلعنا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَاِذَا هم يَاتِيهم لَهب من اَسْفَل مِنْهُم فَاِذَا اَتَاهُم ذٰلِكَ اللهب ضوضوا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فاتينا على نهر حسبت اَنه كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَر مثل الدَّم وَاِذَا فِى النَّهر رجل سابح يسبح وَاِذَا على شط النَّهر رجل عِنْده قد جمع حِجَارَة كَثِيْرَة وَاِذَا ذٰلِكَ السابح يسبح مَا سبح ثُمَّ يَاتِیْ ذٰلِكَ الَّذِیْ قد جمع عِنْده الْحِجَارَة فيفغر فَاه فيلقمه حجرا فَينْطَلق فيسبح ثُمَّ يرجع اِلَيْهِ كلما رَجَعَ اِلَيْهِ فغر فَاه فالقمه حجرا قلت لَهما مَا هٰذَان قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رجل كريه الْمرْآة كَاكره مَا اَنْت رَاء رجلا مرْآة وَاِذَا عِنْده نَار يحشها وَيسْعَى حولهَا قَالَ قُلْتُ لَهما مَا هٰذَا قَالَ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فاتينا على رَوْضَة معتمة فِيْهَا من كل نور الرّبيع وَاِذَا بَيْن ظَهْرى الرَّوْضَة رجل طَوِيل لَا أكاد أرى رَاسه طولا فِى السَّمَاء وَاِذَا حول الرجل من اكثر ولدان رَاَيْتهمْ قَالَ قُلْتُ مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فاتينا على دوحة عَظِيْمَة لم أر دوحة قطّ أعظم وَلَا أحسن مِنْهَا قَالَ قَالَا لى ارق فِيْهَا فارتقينا فِيْهَا اِلٰى مَدِيْنَة مَبْنِيَّة بِلَبن ذهب وَلبن فضَّة فاتينا بَاب الْمَدِيْنَة فاستفتحنا فَفتح لنا فدخلناها فتلقانا رجال شطر من خلقهمْ كأحسن مَا اَنْت رَاء وَشطر مِنْهُم كاقبح مَا اَنْت رَاء قَالَ قَالَا لى اذْهَبُوا فقعوا فِىْ ذٰلِكَ النَّهرقَالَ وَاِذَا نهر معترض يَجْرِى كَاَن مَاءَهُ الْمَحْض فِى الْبَيَاض فَذَهَبُوا فوقعوا فِيْهِ ثُمَّ رجعُوْا اِلَيْنَا قد ذهب ذٰلِكَ السوء عَنْهُم فصاروا فِىْ أحسن صُوْرَةقَالَ قَالَا لى هٰذِهٖ جنَّة عدن وَهٰذَا مَنْزِلك قَالَ فسما بَصرِى صعدا فَاِذَا قصر مثل الربابة الْبَيْضَاء قَالَ قَالَا لى هٰذَا مَنْزِلك قَالَ قُلْتُ لَهما بَارك اللّٰه فيكما فذرانى فَاَدْخلهُ قَالَا أما الْاٰن فَلَا وَاَنْت دَاخله قَالَ قُلْتُ لَهما فَاِنِّیْ رَاَيْت مُنْذُ اللَّيْلَة عجبا فَمَا هٰذَا الَّذِیْ رَاَيْت قَالَ قَالَا لى اِنَّا سنخبرك أما الرجل الْاَوّل الَّذِیْ أتيت عَلَيْهِ يثلغ رَاسه بِالْحجرِ فَاِنَّهُ الرجل يَاخذ الْقُرْآن فيرفضه وينام عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَأما الرجل الَّذِیْ أتيت عَلَيْهِ يشرشر شدقه اِلٰى قَفَاهُ ومنخره اِلٰى قَفَاهُ وعينه اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرجل يَغْدُو من بَيته فيكذب الكذبة تبلغ الْاٰفَاق وَأما الرِّجَال وَالنِّسَاء

المرأۃ الَّذِیْنَ ھم فِیْ مثل بِنَاء التَّنور فَاِنَّھُم الزناۃ والزوانی وَأما الرجل الَّذِیْ أتیت عَلَیْہِ یسبح فِی النَّھر ویلقم الحجر فَاِنَّہٗ آکل الرِّبَا وَاما الرجل الکریہ الْمرآۃ الَّذِیْ عِنْد النَّار یحشھا وَیسْعٰی حولھَا فَاِنَّہٗ مَالك خَازِن جَھَنَّم وَاما الرجل الطَّوِیل الَّذِیْ فِی الرَّوْضَۃ فَاِنَّہٗ اِبْرَاھِیْم وَاما الْولدَان الَّذِیْنَ حوله فکل مَوْلُوْد مَاتَ علی الْفطْرَۃ قَالَ فَقَالَ بعض الْمُسْلِمین یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَوْلَاد الْمُشرکین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَاد الْمُشرکین وَاما الْقَوْم الَّذِیْنَ کَانُوْا شطر مِنْھُم حسن وَشطر مِنْھُم قَبِیح فَاِنَّھُم قوم خلطوا عملا صَالحا وَآخر سَیِّئًا تجَاوز اللّٰہ عَنْھُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وذکرته بِتَمَامِہٖ لأحیل عَلَیْہِ فِیْمَا یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر اپنے اصحاب سے یہ دریافت کیا کرتے تھے' کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر لوگ' جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' وہ خواب نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کر دیتے تھے' ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ہمارے سامنے یہ بیان کیا:

''گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چلئے' تو میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہوا تھا جس کے پاس ایک پتھر تھا وہ اس پتھر کو اٹھا کر اس کے سر پر مار کر اس کا سر کچل دیتا تھا اور پتھر لڑھک کر کچھ آگے چلا جاتا تھا' تو کھڑا ہوا شخص اسے پکڑتا تھا اور اس کے واپس آنے تک' لیٹے ہوئے شخص کا سر درست ہو جاتا تھا' جیسے پہلے تھا' پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کرتا' جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے! آپ چلتے رہیے! پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے سرہانے کھڑا ہوا تھا وہ آنکڑے والا شخص لیٹے ہوئے شخص کے' چہرے کے ایک طرف آتا تھا اور پھر اس کے جبڑے کو' ناک کو' آنکھ کو' گردن تک چیر دیتا تھا' یہاں ابورجاء نامی راوی نے بعض اوقات لفظ ''پھاڑ دیتا تھا'' نقل کیا ہے' پھر وہ دوسری طرف آتا ہے' اس طرف وہی عمل کرتا جو پہلی طرف کیا تھا' جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا تو اس دوران پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی' وہ پھر اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا' میں نے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہیں! یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی جگہ کے پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں' ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ مرد اور کچھ خواتین تھے' جو برہنہ تھے' ان کے نیچے کی طرف سے آگ کا گولہ آتا تھا اور جب وہ ان کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار شروع کر دیتے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک نہر کے

پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی' اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور اس نہر کے کنارے ایک شخص موجود تھا' جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے' وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا اس شخص کے پاس آتا تھا' جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے تھے' تو وہ شخص تیرنے والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا اور وہ واپس جا کر پھر تیرنا شروع کر دیتا تھا' پھر وہ واپس اس کے پاس آتا تھا' جب بھی وہ کنارے والے شخص کے پاس آتا' وہ اس کے منہ میں پتھر بھر دیتا تھا' میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو انتہائی بدصورت ترین تھا' جو کسی بھی دیکھنے والے نے سب سے بدصورت دیکھا ہو' اس کے پاس آگ تھی' وہ اس آگ کو بھڑکاتا تھا اور اس کے ارد گرد چکر لگانا شروع کر دیتا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: آپ چلتے رہیں' آپ چلتے رہیں!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم چلتے ہوئے ایک باغ تک آ گئے' جس میں بہار پورے جوبن پر تھی اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص موجود تھا' یوں لگتا تھا' جیسے اس کی طوالت آسمان جتنی ہے' اور اس شخص کے ارد گرد ڈھیر سارے بچے تھے' جتنے بھی بچے تم نے ایک جگہ دیکھے ہوں' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک اور عظیم باغ تک آ گئے' میں نے اس سے زیادہ بڑا' اور اس سے زیادہ خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھ کر اوپر جائیں' ہم چڑھ کر اس میں آئے' تو وہاں ایک شہر تھا' جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں' ہم اس شہر کے دروازے پر آئے' ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا: تو دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس کے اندر داخل ہوئے' تو ہمارے سامنے کچھ ایسے افراد آئے' جن کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت ترین تھا' اور نصف حصہ انتہائی بدصورت ترین تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا: تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی' جس کا پانی انتہائی سفید تھا' وہ لوگ گئے اور اس نہر میں داخل ہو گئے' جب وہ ہماری طرف واپس آئے' تو ان سے ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکل و صورت سب سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُن دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے' جو آپ کا ٹھکانہ ہوگی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میری نگاہ اوپر اٹھی' وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل تھا' ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا ٹھکانہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت نصیب کرے' تم دونوں مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں' تو ان دونوں نے عرض کی: ابھی آپ نہیں جائیں گے' لیکن آپ یہیں تشریف لائیں گے' میں نے ان دونوں سے کہا: آج رات میں نے بڑی حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' جو کچھ میں نے دیکھا ہے' اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: ہم آپ

کو اس بارے میں بتاتے ہیں: جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے، جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے، جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا، تو وہ ایک ایسا شخص تھا، جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا، وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا، جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے، جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور اس کی باچھوں کو، نتھنوں اور آنکھوں کو گردن تک چیرا جا رہا تھا، تو وہ ایک ایسا شخص تھا، جو اپنے گھر سے نکلتا تھا اور ایک جھوٹ بولتا تھا، جو دور دور تک پھیل جاتا تھا، جہاں تک ان مردوں اور خواتین کا تعلق ہے، جو برہنہ تھے اور تنور کی مانند ایک جگہ پر موجود تھے، تو یہ زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تھے، جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے، جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے، تو وہ سود کھانے والا شخص تھا، جہاں تک اس بدصورت ترین شخص کا تعلق ہے، جو آگ کے پاس موجود تھا، جو آگ بھڑکاتا تھا اور پھر اس کے ارد گرد دوڑنے لگتا تھا تو وہ "مالک" تھا، جو جہنم کا نگران ہے، جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے، جو باغ میں نظر آیا تھا، تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے، جہاں تک اُن کے اردگرد موجود بچوں کا تعلق ہے، تو یہ وہ تمام بچے تھے، جو فطرت پر مر گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (اُن کے ساتھ ہوں گے)۔

(فرشتوں نے بتایا:) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے، جن کا نصف حصہ خوبصورت اور نصف حصہ بدصورت تھا، تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ، برائیاں بھی کی ہوئی تھیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے، میں نے یہ روایت مکمل طور پر اس لئے ذکر کر دی ہے، تاکہ آگے چل کر اس کی طرف رجوع کرنے کا کہا جا سکے اگر اللہ نے چاہا۔

838 - وَقد روى الْبَزَّار من حَدِيثِ الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِى الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِى هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اَتَى يَعْنِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخرة كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَىْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة . فَذكر الحَدِيْثِ فِىْ قِصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

قَوْلِه يثلغ رَأسه اَى يشدخ قَوْلِه فيتدهده اَى فيتدحرج والكلوب بِفَتْح الْكَاف وَضمّهَا وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ حَدِيْدَة معوجة الرَّأس وَقَوله يشرشر شدقه هُوَ بشينين معجمتين الْاَوْلى مِنْهُمَا مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وراءين الْاَوْلى مِنْهُمَا سَاكِنة وَمَعْنَاهُ يقطعهُ ويشقه وَاللَّفْظ محركا هُوَ الصخب والجلبة والصياح وَقَوله ضوضوا بِفَتْح الضاضين المعجمتين وَسُكُوْن الواوين وَهُوَ الصياح مَعَ الانضمام والفزع وَقَوله فغر فَاه بِفَتْح الْفَاء والغين الْمُعْجَمَة مَعًا بعدهمَا رَاء اَى فَتحه وَقَوله يحشها هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة المضمومة والشين الْمُعْجَمَة اَى يوقدها وَقَوله معتمة اَى طَوِيلَة النَّبَات يُقَال اعتم النبت اِذا طَال والنور بِفَتْح النُّوْن هُوَ الزهر

والمحض بِفَتح المِیم وَسُکُون الحَاء المُهمَلَة هُوَ الخَالِص من کل شَیْءٍ وَقَوله فسما بَصرِی صعدا بِضَم الصَّاد وَالعین المُهمَلتَینِ اَی ارْتَفع بَصرِی اِلَی فَوق والربابة هُنَا هِیَ السحابة البَیضَاء

قَالَ اَبُو مُحَمَّد بن حزم وَقد جَاءَ عَن عمر وَعبد الرَّحمٰن بن عَوْف ومعاذ بن جبل وَاَبِی هُرَیرَة وَغَیرهم من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم اَن من ترک صَلَاة فرض وَاحِدَةٍ مُتَعَمدا حَتّٰی یخرج وَقتهَا فَهُوَ کَافِر مُرْتَد وَلَا نعلم لِهٰؤُلَاءِ من الصَّحَابَة مُخَالفا

قَالَ الحَافِظ عبد العَظِیم قد ذهب جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَن بعدهم اِلَی تَکْفِیر من ترک الصَّلَاة مُتَعَمدا لتركها حَتّٰی یخرج جَمِیع وَقتهَا مِنهُم عمر بن الخطاب وَعبد اللّٰه بن مَسْعُود وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس ومعاذ بن جبل وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَمَن غیر الصَّحَابَة اَحْمد بن حَنبَل وَاِسْحَاق بن رَاهَوَیْه وَعبد اللّٰه بن المُبَارک وَالنَّخعِیّ وَالحکم بن عتیبة وَاَیوب السّختیَانِیّ وَاَبُو دَاوُد الطَّیَالِسِیّ وَاَبُو بَکر بن اَبِی شیبَة وَزُهَیر بن حَرْب وَغَیرهم رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے ابوالعالیہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر نبی اکرم ﷺ کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جارہے تھے جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا وہ پھر دوبارہ پہلے کی طرح ہوجاتا تھا اور یہ چیز مسلسل ان کے ساتھ ہورہی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نماز کے حوالے سے بھاری ہوتے تھے (یعنی جو فرض نماز کو بوجھ سمجھتے تھے)۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔

روایت کے الفاظ یثلغ رأسه کا مطلب اسے کچلا جارہا تھا۔

روایت کے الفاظ فیتدھدہ کا مطلب کچل دینا۔

لفظ ''کلوب'' میں 'ک' پر زبر ہے اور اس پر 'پیش' بھی ہوسکتی ہے 'ل' پر شد ہے اس سے مراد مڑے ہوئے سرے والا لوہا ہے۔

لفظ یشرشر دو 'شینیں' ہیں جن میں سے پہلی پر زبر ہے اور دوسری پر زیر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کاٹا جاتا ہے اور اس کو چیرا جاتا ہے اور لفظ 'محرک' سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے لفظ ''ضوضو'' میں دونوں 'ض' پر زبر ہے اور دونوں 'و' ساکن ہیں اس سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے اور گریہ وزاری کرنا ہے لفظ فغر فا 'ف' پر اور 'غ' پر زبر ہے اس کے بعد 'ر' ہے اس سے مراد اس کو کھولنا ہے لفظ یحشھا میں 'ح' ہے جس پر 'پیش' ہے اس کے بعد 'ش' ہے اس سے مراد آگ کو جلانا ہے۔ لفظ معتمة سے مراد نباتات کا لمبا ہونا ہے یہ بات کہی جاتی ہے: عتما النبت یعنی جب وہ لمبا ہوجائے۔

لفظ والنور اس میں 'ن' پر زبر ہے اس سے مراد سرسبز وشاداب ہونا ہے

لفظ المحض میں 'م' پر 'زبر' ہے اور 'ح' ساکن ہے اس سے مراد کسی بھی چیز کا خالص ہونا ہے

لفظ فسما بصری صعدا میں 'ص' پر 'پیش' ہے اور 'ع' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی۔

لفظ "ربابہ" میں یہاں مراد سفید بادل ہے

امام ابومحمد بن حزم فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے یہ بات منقول ہے: جو ایک فرض نماز جان بوجھ کر ترک کرتا ہے یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ شخص کافر اور مرتد ہو جاتا ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی ان صحابہ کرام کے برخلاف رائے نہیں دی ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: صحابہ کرام اور ان کے بعد کے اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک دیتا ہے تو اس کے نماز کو ترک کرنے کی وجہ سے اسے کافر قرار دیا جائے گا جبکہ اس نے نمازیوں ترک کی ہو کہ اس کا پورا وقت رخصت ہو چکا ہو ان حضرات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں اور صحابہ کرام کے علاوہ حضرات میں امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ عبداللہ بن مبارک ' براہیم نخعی' حکم بن عتیبہ' ایوب سختیانی ' امام ابوداؤد طیالسی' امام ابوبکر بن ابوشیبہ ' زہیر بن حرب اور دیگر حضرات شامل ہیں' اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر رحمت کرے۔

کِتَابُ النَّوَافِلِ

کتاب: نوافل کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ

(روزانہ) دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

839 - عَن اُم حَبِیبَة رَملَة بنت اَبِی سُفیَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا من عبد مُسلِم یُصَلِّی لِلّٰه تَعَالٰی فِی کل یَوْم ثِنْتَیْ عشرَة رَكْعَة تَطَوّعا غیر فَرِیضَة اِلَّا بنی اللّٰه تَعَالٰی لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة اَو اِلَّا بنی لَهٗ بَیت فِی الْجنَّة

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَدَاوُد اَربعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَیْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَیْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَیْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَیْنِ قبل صَلَاة الْغَدَاة

وَرَوَاهُ بِالزِّیَادَةِ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِیحَیْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیح عَلٰی شَرط مُسلِم اِلَّا

حدیث839: صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن - حدیث: 1233صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع أبواب صلاة التطوع قبل الصلوات المکتوبات وبعدهن - باب فضل التطوع قبل المکتوبات وبعدهن بلفظة مجملة غیر مفسرة' حدیث:1116صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر بناء الله جل وعلا بیتا فی الجنة لمن صلی فی' حدیث:2484المستدرك علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' أما حدیث النعمان بن سالم - حدیث: 1107سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فی صلاة السنة - حدیث: 1458سنن أبی داؤد - کتاب الصلاة' تفریع صلاة السفر - باب تفریع أبواب التطوع ورکعات السنة' حدیث:1072سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی ثنتی عشرة رکعة من السنة - حدیث:1137السنن للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلة ثنتی عشرة رکعة سوی - حدیث:1784مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' فی ثواب من ثابر علی اثنتی عشرة رکعة من التطوع - حدیث:5890السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الصلاة' ثواب من حافظ علی ثنتی عشرة رکعة فی کل یوم - حدیث: 483السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من قال: هی ثنتا عشرة رکعة' حدیث: 4161مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حدیث أم حبیبة بنت أبی سفیان رضی الله عنها' حدیث:26208مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما روت أم حبیبة بنت أبی سفیان عن النبی صلی الله - حدیث:1683مسند عبد بن حمید - من مسند أم حبیبة رضی الله عنها' حدیث:1556مسند أبی یعلی الموصلی - حدیث أم حبیبة بنت أبی سفیان أم المؤمنین' حدیث:6964المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث:11المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء' ما أسندت أم حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم - عنبسة بن أبی سفیان' حدیث:19331

أنهم زادوا وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْعَصْر وَلَمْ يذكرُوا رَكْعَتَيْنِ بعد الْعشاء

وَهُوَ كَذَلِكَ عِنْد النَّسَائِيّ فِي رِوَايَةٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه فَقَالَ وَرَكْعَتَيْنِ قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ أَظُنهُ قبل الْعَصْرِ وَوَافَقَ التِّرْمِذِيّ على الْبَاقِي

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' روزانہ فرض نماز کے علاوہ' بارہ رکعات نفل (یعنی سنتیں) ادا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت اس کے بعد ہیں' دو رکعت مغرب کے بعد ہیں' دو رکعت عشاء کے بعد ہیں' اور دو رکعت صبح کی نماز پہلے ہیں''۔

اس اضافے کے ساتھ اس روایت کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' تاہم ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''دو رکعت عصر سے پہلے ہیں' ان حضرات نے عشاء کے بعد کی دو رکعت کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت اسی طرح امام نسائی سے بھی' ایک روایت میں منقول ہے' جسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے' عصر سے پہلے ہیں''۔

باقی روایت میں' امام ترمذی نے ان کی موافقت کی ہے۔

840 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثابر عَنْ ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة دخل الْجنَّة أَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهَذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه كلهم من رِوَايَة الْمُغيرَة بن زِيَاد عَن عَطاءٍ عَن عَائِشَة وَقَالَ النَّسَائِيّ هَذَا خطأ وَلَعَلَّه أَرَادَ عَنْبَسَة بن أبي سُفْيَان فصحف ثُمَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنِ ابْنِ جريج عَن عَطاءٍ عَن عَنْبَسَة بن أبي سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ عَطاءٍ بن أبي رَبَاح لم يسمعهُ من عَنْبَسَة انْتهى

ثابر بالثاء الْمُثَلَّثَة وَبعد الْألف بَاء مُوَحدَة ثُمَّ رَاء أَي لَازم وواظب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں' دو رکعت اس کے بعد ہیں' دو رکعت مغرب کے بعد ہیں' دو رکعت عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعت فجر سے پہلے ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے

ان سب حضرات نے یہ روایت مغیرہ بن زیاد کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ غلطی ہے شاید ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت عنبسہ بن ابوسفیان سے منقول ہے اور تصحیف ہوگئی پھر امام نسائی نے یہ روایت امام ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت عنبسہ نہیں سنی ہے.....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

لفظ ''ثابرہ'' میں 'ث' ہے 'ا' کے بعد 'ب' ہے اس کے بعد 'ر' ہے اس سے مراد لازم کرنا اور باقاعدگی سے کرنا ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِي الْمُحَافظَة على رَكْعَتَيْنِ قبل الصُّبْح

باب: صبح سے پہلے کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

841 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفجر خير من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلِم: لَهما احب إِلَيّ من الدُّنْيَا جَمِيعًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ دونوں میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہیں''۔

842 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على شَيْءٍ من النَّوَافِل اَشد تعاهدا مِنْهُ على رَكْعَتي الْفجر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة:
قَالَت مَا رَأَيْت رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْءٍ من الْخَيْر أسرع مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قبل الْفجر وَلَا إِلَى غنيمَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نوافل میں کوئی بھی نماز اتنی زیادہ باقاعدگی سے ادا نہیں

حدیث841: صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب استحباب رکعتی سنة الفجر - حدیث:1228صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع أبواب الرکعتین قبل الفجر وما فیهما من السنن - باب فضل رکعتی الفجر إذ هما خیر من الدنیا جمیعا' حدیث:1036مستخرج أبی عوانة - باب فی الصلاة بین الأذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان فضل الرکعتین قبل صلاة الفجر - حدیث:1707المستدرك علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' حدیث:1086السنن للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' المحافظة علی الرکعتین قبل الفجر - حدیث:1747مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' فی رکعتی الفجر - حدیث:6244السنن الکبری للنسائی - الأمر بالوتر' فضل رکعتی الفجر - حدیث:1428شرح معانی الآثار للطحاوی - باب القراءة فی رکعتی الفجر' حدیث: 1129السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب تأکید رکعتی الفجر' حدیث:4152مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث:25742مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث:4641

کرتے تھے جتنی باقاعدگی کے ساتھ آپ ﷺ فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھلائی کے کسی بھی کام کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنی تیزی سے' آپ ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعت ادا کرتے تھے اور نہ ہی کسی غنیمت کی طرف (اتنی تیزی کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

843 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ علی عمل یَنْفَعنِیْ اللّٰه بِه قَالَ عَلَیْكَ برکعتی الْفجر فَاِن فِیْهَا فَضِیلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا تدعوا الرَّكْعَتَیْنِ قبل صَلَاة الْفجر فَاِن فِیهِمَا الرغائب

وروی اَحْمد مِنْهُ: ورکعتی الْفجر حَافظُوا عَلَیْهِمَا فَاِن فِیهِمَا الرغائب

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر فجر کی دو رکعت ادا کرنا لازم ہے کیونکہ ان میں فضیلت پائی جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنتوں) کو ترک نہ کرنا' کیونکہ ان دونوں میں رغبت پائی جاتی ہے"۔

امام احمد نے بھی یہ روایت ان سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"اور فجر کی دو رکعت کو باقاعدگی سے ادا کرنا' کیونکہ ان دونوں میں رغبتیں پائی جاتی ہیں"۔

844 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث بِصَوْم ثَلَاثَة اَیَّام من كل شهر وَالْوتر قبل النّوم ورکعتی الْفجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَغَیْرِه خلا قَوْلِه ورکعتی الْفجر وَذكر مكانهما رَكْعَتی الضُّحَی وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی تھی' ہر مہینے میں' تین روزے رکھنا' سونے سے پہلے وتر ادا کرنا' اور فجر کی دو رکعت (سنتیں ادا کرنا)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہی روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

تاہم اس میں ''فجر کی دو رکعت'' کا ذکر نہیں ہے' بلکہ ان کی جگہ چاشت کی دو رکعت کا ذکر ہے' یہ روایت ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

845 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قل هُوَ اللّٰهُ احد) الاخلاص تعدل ثلث الْقُرْآن و (قل يَا ايهَا الْكَافِرُوْنَ) الكافرون تعدل ربع الْقُرْآن وَكَانَ يقرؤهما فِيْ رَكْعَتي الْفَجْر وَقَالَ هَاتَانِ الركعتان فِيْهِمَا رغب الدَّهْر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قل ہو اللہ احد (یعنی سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' قل یا ایھا الکافرون (یعنی سورۂ کافرون) ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم ﷺ ان دونوں کو فجر کی دو رکعت (سنتوں) میں پڑھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: یہ دو رکعات وہ ہیں کہ جن میں انتہائی رغبت پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

846 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدعوا رَكْعَتي الْفَجْر وَلَوْ طردتكم الْخَيل. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعت ترک نہ کرنا' خواہ گھوڑے تمہیں روند رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة قبل الظّهْر وَبعدهَا

باب: ظہر سے پہلے اور بعد کی (سنت) نماز کے بارے میں ترغیبی روایات

847 - عَنْ أم حَبِيْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من يحافظ على اَرْبَع رَكْعَات قبل الظّهْر وَاَرْبَع بعدهَا حرمه اللّٰه على النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن صَاحب اَبِيْ اُمَامَةَ عَن عَنْبَسَة بن اَبِيْ سُفْيَان عَن أم حَبِيْبَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن شَامي ثِقَة...... انْتهى . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي: فتمس وَجهه النَّار اَبَدًا

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن مُحَمَّد بن اَبِيْ سُفْيَان عَن اُخْته أم حَبِيْبَة

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اَيْضًا وَغَيرهم من رِوَايَةِ مَكْحُوْل عَن عَنْبَسَة وَمَكْحُوْل لم يسمع من عَنْبَسَة

قَالَ اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ مسْهر وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهم وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَحسنه وَابْن مَاجَة كِلَاهُمَا من

رِوَایَۃ مُحَمَّد بن عبد اللہ الشعیثی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَنْبَسَۃ وَیَاْتِی الْکَلَام علی مُحَمَّد

❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) اور اس کے بعد چار رکعت (سنتیں) باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے لئے حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے' قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے' عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی شامی ہیں اور ثقہ ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے چہرے کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' محمد بن ابوسفیان کے حوالے سے' ان کی بہن سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے اسے مکحول کے حوالے سے عنبسہ سے نقل کیا ہے' جبکہ مکحول نے عنبسہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

امام ابوزرعہ' امام ابومسہر' امام نسائی اور دیگر حضرات نے بھی یہ بیان کی ہے: یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے بھی یہ نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے محمد بن عبداللہ شعیثی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' عنبسہ سے نقل کیا ہے' محمد بن عبداللہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

848 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع قبل الظّھر لَیْسَ فِیْھِنَّ تَسْلِیم تفتح لَھُنَّ اَبْوَاب السَّمَاء . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اِسنادھما احْتِمَال للتحسین وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَلَفظِہٖ: قَالَ لما نزل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلیَّ رَاَیْتہ یدیم اَربعا قبل الظّھر وَقَالَ اِنَّہٗ اِذا زَالَت الشَّمْس فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْھَا بَاب حَتّٰی تصلی الظّھر فَاَنا اَحبّ اَن یرفع لی فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃ خیر

❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر سے پہلی کی چار رکعت کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا' ان رکعت کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کے بعد) میرے ہاں آ کر ٹھہرے تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے' آپ ارشاد فرماتے تھے: جب سورج ڈھل جاتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوتا' جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی' تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میری طرف سے بھلائی اوپر جائے''۔

849 - وَعَنْ قَابُوس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ أرسل اَبِيْ اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَى صَلَاة رَسُوْلُ اللّٰـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَن يواظب عَلَيْهَا قَالَت كَانَ يُصَلِّي اَرْبعا قبل الظُّهْر يُطِيل فِيهِنَّ الْقيام وَيحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجه

وقابوس هُوَ ابْن اَبِيْ ظبْيَان وثق وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَغَيرهِم لٰكِن الْمُرسل اِلٰى عَائِشَة مُبْهَم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ قابوس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے سیّدہ عائشہ ؓ کو پیغام بھیج کر دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کونسی نماز' باقاعدگی سے ادا کرنا زیادہ محبوب تھا؟ تو سیّدہ عائشہ ؓ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' جن میں آپ ﷺ طویل قیام کرتے تھے اور عمدہ رکوع و سجود کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' قابوس نامی راوی' قابوس بن ابوظبیان ہیں' جنہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے' ان سے منقول روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے صحیح قرار دیا ہے' تاہم یہ درست یہ ہے کہ اس روایت کا سیّدہ عائشہ ؓ تک ''مرسل'' ہونا' مبہم ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

850 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اَرْبعا بَعْد اَن تَزُول الشَّمْس قبل الظُّهْر وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَة تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء فَاحَبَّ اَن يصعد لي فِيهَا عمل صَالح . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن سائب ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھڑی میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

851 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يسْتَحبّ اَن يُصَلِّي بعد نصف النَّهَار فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَاك تستحب الصَّلَاة هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَينظر اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى بِالرَّحْمَةِ اِلٰى خلقه وَهِي صَلَاة كَانَ يحافظ عَلَيْهَا آدم ونوح وَاِبْرَاهِيْم وَمُوسٰى وَعِيسٰى صلوَات اللّٰه عَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نصف النہار کے بعد نماز ادا کریں'

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اس گھڑی میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے' یہ ایک ایسی نماز ہے' جو حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باقاعدگی سے ادا کی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

852 - وَرُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی قبل الظُّهر اَربع رَکْعَات کَاَنَّمَا تهجد بِهن من لیلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء کمثلهن من لَیْلَة الْقدر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت ادا کرلے' تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی چار رکعت ادا کیں' اور جو شخص عشاء کے بعد انہیں ادا کرے گا' تو اس کی مثال شب قدر میں (انہیں ادا کرنے) کی مانند ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

853 - وَعَنْ بشیر بن سلمَان عَنْ عَمْرو بن الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی قبل الظُّهْر اَربعا کَانَ کعدل رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِیل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَرُوَاته اِلَی بشیر ثِقَات

❀❀ بشیر بن سلمان نے عمرو بن انصاری کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے' تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور بشیر تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

854 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حمید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الهجیر مثل صَلَاة اللَّیْل

قَالَ الرَّاوِی فَسَاَلت عبد الرَّحْمٰن بن حمید عَنِ الهجیر فَقَالَ اِذا زَالَت الشَّمْس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَفِیْ سَنَدہ لین وجد عبد الرَّحْمٰن هٰذَا هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن حمید نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دوپہر کی نماز' رات کی نماز کی مانند ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے لفظ ''ہجیر'' کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یعنی جب سورج ڈھل جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں کمزوری پائی جاتی ہے عبدالرحمن بن حمید کے دادا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔

855 - وَعَنِ الْاَسود وَمرّة ومسروق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهم قَالُوْا قَالَ عبد الله لَيْسَ شَیْءٍ يعدل صَلَاة اللَّيْل من صَلَاة النَّهَار اِلَّا اَرْبعا قبل الظّهْر وَفضلهنّ على صَلَاة النَّهَار كفضل صَلَاة الْجَمَاعَة على صَلَاة الْوحدَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَهُوَ مَوْقُوْف لَا بَاْس بِهِ

❀❀ اسود مرہ اور مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کی نمازوں میں کوئی بھی نماز رات کی نماز کے برابر نہیں ہوسکتی البتہ ظہر سے پہلی کی چار رکعت کا معاملہ مختلف ہے ان رکعات کو دن کی نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فضیلت باجماعت نماز کو اکیلے نماز ادا کرنے پر حاصل ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے یہ روایت موقوف ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

856 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبع قبل الظّهْر وَبعد الزَّوَال تحسب بمثلهن فِی السحر وَمَا من شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ يسبح اللّٰه فِی تِلْكَ السَّاعَة ثُمَّ قَرَاَ يتفيؤا ظلاله عَن الْيَمين وَالشَّمَائِل سجدا لله وهم داخرون النّحل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی التَّفْسِير من جَامعه وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثٍ عَلیّ بن عَاصِم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد کی چار رکعت سحری کے وقت چار رکعت ادا کرنے کی مانند شمار ہوتی ہیں اور اس گھڑی میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"ان کے سائے دائیں طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب "جامع الترمذی" کے کتاب التفسیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس روایت سے صرف عاصم سے منقول روایت کے طور پر واقف ہیں۔

4 - التَّرْغِيْب فِی الصَّلَاة قبل الْعَصْر

باب: عصر سے پہلے کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

857 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم الله امْرا صلى قبل الْعَصْر اَرْبعا ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد، امام ابوداؤد، امام ترمذی نے نقل کی ہے، امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

858 - وَعَنْ أم حَبِيبَة بنت اَبِیْ سُفْيَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن سعد الْمُؤَذّن لَا يدرى من هُوَ

❀❀ سیّدہ اُمِّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عصر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعد مؤذن ہے، جس کے بارے میں پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

859 - وَرُوِیَ عَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر حرم الله بدنه على النَّار . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير

❀❀ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام قرار دیدے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

860 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْت وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِیْ اُنَاس من اَصْحَابه فيهم عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فادركت من آخر الحَدِيْث وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر لم تمسه النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو میں نے حدیث کا آخری حصہ سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا، اس کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

861 - وَرُوِیَ عَن عَلیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال اُمتِیْ يصلونَ هٰذِهِ الْاَرْبَع رَكْعَات قبل الْعَصْر حَتّٰى تمشي على الْاَرْض مغفورا لَهَا مغْفرَة حَقًّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت مسلسل، عصر سے پہلے، یہ چار رکعات ادا کرتی رہے گی، یہاں تک کہ وہ زمین پر یوں چلیں گے کہ اُن کی

پوری طرح سے مغفرت ہو چکی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

862 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات لم يتَكَلَّم فِيمَا بَيْنهُنَّ بِسوء عدلن بِعبَادة ثِنْتَیْ عشرَة سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالتِّرْمِذِيّ كلهم من حَدِيث عمر بن خثعم عَن يحيى بن اَبِی كثير عَنْ اَبِی سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث غَرِيب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی برا کلام نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام بن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اس کو عمر بن خثعم کی یحیی بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

863 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب عشْرين رَكْعَة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة انْتهى ۔ وَهٰذَا الحَدِيث الَّذِي اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة يَعْقُوب بن الْوَلِيد الْمَدَائِنِي عَن هِشَام بن عُرْوَة عَن اَبِيه عَن عَائِشَة وَيَعْقُوب كذبه اَحْمد وَغَيره

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا''۔

وہ حدیث' جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے' اس کو امام ابن ماجہ نے یعقوب بن ولید مدائنی کی' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یعقوب نامی راوی کو امام احمد اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

864 - وَعَن مُحَمَّد بن عمار بن يَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ رَاَيْت عمار بن يَاسر يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ رَاَيْت حَبِيبِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات غفرت لَهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر حَدِيث غَرِيب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن قطن الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظِ وَصَالح هٰذَا لا يحضرني الْاٰن فِيْهِ جرح وَلَا تعْدِيل

❀❀ محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا (تو اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا) انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے محبوب' اللہ کے رسول کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نفل) ادا کرے گا' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: صالح بن قطن بخاری اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: صالح نامی راوی کے بارے میں اس وقت مجھے یاد نہیں ہے کہ اس بارے میں کوئی جرح ہے' یا تعدیل ہے۔

865 - وَعَنِ الْاَسود بن يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نعَمْ سَاعَة الْغَفْلَة يَعْنِي الصَّلَاة فِيْمَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ وَلَمْ يرفعهُ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! غفلت کی گھڑی' اُن کی مراد یہ تھی کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنی چاہیے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

866 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب قبل اَن يتَكَلَّم رَكْعَتَيْنِ-وَفِيْ رِوَايَة: اَربع رَكْعَات رفعت صَلَاته فِيْ عليين . ذكره رزين وَلَمْ أره فِي الْاُصُوْل

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد' کوئی کلام کرنے سے پہلے' دو رکعت ادا کرلے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) چار رکعت ادا کرلے' تو اس کی نماز بلند ہو کر ''علیین'' میں چلی جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' اور میں نے اصول (یعنی حدیث کی بنیادی ماخذ کتابوں میں) یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

867 - وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى (تَتَجَافٰى جنُوبهم عَن الْمضَاجِع) الْآيَة نزلت فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة الَّتِيْ تدعى الْعَتَمَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ كَانُوْا يتنفلون مَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء يصلونَ وَكَانَ الْحسن يَقُوْلُ قيام اللَّيْل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت' اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جس کو عتمہ (یعنی شام کی

نماز یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کیا کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے"۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ رات کا قیام ہے۔

868 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصليت مَعَه الْمغرب فصلى إِلَى الْعشَاء . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تک (نفل) نماز ادا کرتے رہے۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة بعد الْعشَاء

باب: عشاء کے بعد (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

869 - رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَربع قبل الظّهْر كأربع بعد الْعشَاء وَأَربع بعد الْعشَاء كعدلهن من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَتقدم حَدِيثُ الْبَراء: من صلى قبل الظّهْر أَربع رَكْعَات كَأَنَّمَا تهجد من ليلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْكَبِير من حَدِيثِ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من صلى الْعشَاء الْآخِرَةِ فِيْ جمَاعَة وَصلى أَربع رَكْعَات قبل أَن يخرج من الْمَسْجِد كَانَ كعدل لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْبَاب أَحَادِيث أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذا صلى الْعشَاء وَرجع إِلَى بَيته صلى أَربع رَكْعَات أضربت عَن ذكرهَا لِأَنَّهَا لَيست من شَرط كتَابنَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ظہر سے پہلے کی چار رکعت عشاء کے بعد کی چار رکعت کی مانند ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعات شب قدر میں چار رکعت ادا کرنے کی مانند ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

"جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی نماز ادا کی اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرے تو گویا اس نے شب قدر میں انہیں ادا کیا"۔

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:
''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے اور مسجد سے باہر جانے سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو یہ اس کے لئے شب قدر میں (چار رکعت ادا کرنے) کی مانند ہوگا''۔

اس بارے میں اور بھی احادیث منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کرلیتے تھے' تو اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے اور چار رکعت ادا کرتے تھے' لیکن ہم نے ان روایات کو ذکر کرنے سے اس لئے اجتناب کیا ہے' کیونکہ وہ ہماری کتاب کے شرط کے مطابق نہیں ہے (یعنی ان میں کسی ترغیب' یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے)۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْوترِ وَمَا جَاءَ فِيْمَن لم يُوتر

وتر کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

870 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوتر لَيْسَ بحتم كَصَلَاةِ الْمَكْتُوبَة وَلَكِن سنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه وتر يحب الْوتر فأوتروا يَا اَهْلِ الْقُرْآن ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر لازمی نہیں ہیں' جس طرح فرض نماز ہوتی ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسنون قرار دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے' تو اے اہل قرآن! تم بھی وتر ادا کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

871 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خَافَ اَن لَا يَقُوْمَ من آخر اللَّيْل فليوتر اَوله وَمَنْ طمع اَن يَقُوْمَ آخِره فليوتر آخر اللَّيْل فَإِن صَلَاة آخر اللَّيْل مَشْهُوْدَة محضورة وَذٰلِك أفضل . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہوسکے گا' تو اسے رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرلینے چاہیں اور جس شخص کو یہ توقع ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوگا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتوں کی حاضری اور موجودگی ہوتی ہے' اور یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نماز ہے''۔

حدیث870: صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' باب الترغیب فی الوتر واستحبابه إذ الله یحبه - حدیث:999سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب الحث علی الوتر - حدیث:1594سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی الوتر - حدیث:1166مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من قال : الوتر علی أهل القرآن - حدیث:6771السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الصلاة' الأمر بالوتر - حدیث:434

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

872 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَا اَهلِ القُرآن اوتروا فَاِن اللّٰه وتر يحب الوتر . رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَرَوَاهُ ابن خُزَيمَة فِي صَحِيحِهٖ مُختَصِرًا من حَدِيثِ اَبِي هُرَيرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اِن اللّٰه وتر يحب الوتر

❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہل قرآن! تم وتر ادا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر روایت کے طور پر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

873 - وَرُوِيَ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من صلى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهر وَلَم يتْرك الوتر فِي سفر وَلَا حضر كتب لَهُ اجر شَهِيد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الكَبِير وَفِيه نَكَارَة

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کی نماز ادا کرے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھے اور سفر یا حضر کے دوران کبھی بھی وتر ترک نہ کرے' تو اس کے لئے شہید کا سا اجر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

874 - وَعَن خَارِجَة بن حذافة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج علينا يَومًا رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد امدكم اللّٰه بِصَلَاة هِيَ خير لكم من حمر النعم وَهِي الوتر فَجَعلهَا لكم فِيمَا بَين العشَاء الآخِرَة اِلَى طُلُوع الفجر . رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَابن مَاجَة وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث غَرِيب لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيث يزِيد بن اَبِي حبيب انْتهى . وَقَالَ البُخَارِيّ لَا يعرف لِاسنادہ يَعنِي لِاسنَاد هٰذَا الحَدِيث سَمَاع بَعضهم من بعض

❀ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' اور وہ وتر کی نماز ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اور ہم اس حدیث سے صرف یزید بن ابوحبیب سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی سند کی شناخت نہیں ہو سکی یعنی اس روایت کی سند کی' اس حوالے سے شناخت نہیں ہو سکی کہ اس کے راویوں نے ایک دوسرے سے سماع کیا ہے۔

875 - وَعَنْ اَبِیْ تَمِیم الجیشانی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَخبرنی رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ زادکم صَلَاة فصلوها فِیمَا بَیْنَ الْعشَاء اِلَی الصُّبح الْوتر الْوتر - اَلا وَاِنَّهُ اَبُوْ بصرة الْغِفَارِیّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحد اِسنادی اَحْمد رُوَاته رُوَاة الصَّحِیح وَهٰذَا الحَدِیْث قد رُوِیَ من حَدِیْث معَاذ بن جبل وَعبد الله بن عَمْرو وَابْن عَبَّاس وَعقبَة بن عَامر الْجُهَنِیّ وَعَمْرو بن الْعَاصِ وَغَیرهم

ابوتمیم جیشانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' تو تم اسے عشاء سے لے کر' صبح صادق کے درمیانی وقت میں ادا کرو! وہ وتر کی نماز ہے' وہ وتر کی نماز ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں (جنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کی تھی)۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی دو اسناد میں سے' ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہے' اور یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

876 - وَعَنْ بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوتر حق فَمَنْ لم یُوتر فَلَیْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم یُوتر فَلَیْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم یُوتر فَلَیْسَ منا ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَفِیْ اِسْنَاده عبید الله بن عبد الله اَبُوْ الْمُنِیب الْعَتکِی وَرَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وتر حق ہیں' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' وتر حق ہیں' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' وتر حق ہیں جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

8 - التَّرْغِیْب فِیْ اَن ینَام الْاِنْسَان طَاهِرا نَاوِیا لِلْقِیَام

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی سوتے ہوئے باوضو ہو اور اس کی نیت یہ ہو کہ (رات کو کسی وقت) بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا

877 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَات طَاهِرا بَات فِیْ

شعاره ملك فَلَا يَسْتَيقِظ اِلَّا قَالَ الْملك اللّٰهُمَّ اغْفِر لعبدك فلَان فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه الشعار بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يَلِيْ بدن الْاِنْسَان من ثوب وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جو شخص باوضوحالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب اس شخص کی آنکھ کھلتی ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے فلاں بندے کی مغفرت کردے کیونکہ اس نے باوضوحالت میں رات گزاری تھی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لفظ الشعار میں 'ش' پر زیر ہے اس سے مرادوہ لباس ہے جو آدمی اپنے جسم پر اوڑھتا ہے۔

878 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلم يبيت طَاهِرا فيتعار من اللَّيْل فَيسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اِلَّا اعطاهُ اللّٰه اِيَّاه رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

من رِوَايَة عَاصِم بن بَهْدَلَة عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة عَن معَاذ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَذكر اَن ثَابتا الْبنانِي رَوَاهُ اَيْضًا عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ ظَبْيَة بِفَتْح الظَّاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة شَامي ثِقَة

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان باوضوحالت میں رات گزارتا ہے اور رات کو بیدار ہو کر دنیا یا آخرت کے کسی بھی معاملے سے متعلق جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے 'عاصم بن بہدلہ کے حوالے سے 'شہر کے حوالے سے 'ابوظبیہ کے حوالے سے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یہی روایت امام نسائی اورامام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ثابت بنانی نے اس کوشہر کے حوالے سے ابوظبیہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابوظبیہ نامی راوی کے نام میں 'ظ' پر زبر ہے اور 'ب' ساکن ہے' یہ شام کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

879 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طهروا هٰذِهِ الأجساد طهركم اللّٰه فَاِنَّهُ لَيْسَ من عبد يبيت طَاهِرا اِلَّا بَات مَعَه فِيْ شعاره ملك لَا يَنْقَلِب سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر لعبدك فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان جسموں کو پاک رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کردے گا' جو بھی بندہ باوضوحالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات گزارتا ہے' رات کی جو بھی گھڑی جو تبدیل ہوتی ہے' تو وہ فرشتہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے بندے کی مغفرت کردے' کیونکہ اس نے باوضوحالت میں رات گزاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

880 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من آوَى اِلٰی فراشه طاهرا يذكر الله حتّٰى يُدْرِكَهُ النعاس لم يَنْقَلِب ساعة من ليل يسأل الله خيرا من خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اعطاهُ اللّٰه اِيَّاه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَنْ شهر بن حَوْشَب عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر لیٹتا ہے' یہاں تک کہ اسے اونگھ آجاتی ہے' تو رات کی جو بھی گھڑی تبدیل ہوتی ہے' اس میں وہ اللہ تعالیٰ سے' دنیا یا آخرت کی بھلائی سے متعلق' جو بھی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اُسے عطا کردیتا ہے''۔

امام ترمذی نے یہ' شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

881 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امرىء تكون لَهُ صَلَاة بلَيْل فيغلبه عَلَيْهَا نوم اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ أجر صلَاته وَكَانَ نَومه عَلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَسَمَّاهُ النَّسَائِیّ فِیْ رِوَايَةٍ لَهُ الْاَسود بن يزِيْد وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو بھی شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہو' اور پھر کسی رات اس کی آنکھ لگ جائے (اور وہ ان نوافل کو ادا نہ کرسکے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس مخصوص عمل کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور اس کی نیند اس شخص کے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) صدقہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا' لیکن ایک روایت میں امام نسائی نے اس کا نام ذکر کیا ہے' کہ اس کا نام اسود بن یزید ہے' یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب التہجد میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

882 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَى فرَاشه وَهُوَ يَنْوِی اَن يَقُوْمَ يُصَلِّی من اللَّيْل فغلبته عينه حَتّٰى أصبح كتب لَهُ مَا نوى وَكَانَ نَومه صَدَقَة عَلَيْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَيْضًا وَابْن خُزَيْمَة عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَر مَوْقُوْفًا قَالَ الدَّارَقُطْنِیّ وَهُوَ الْمَحْفُوْظ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة هٰذَا خبر لَا اَعْلَمُ اَحَدًا أسْندهُ غير حُسَيْن بن عَلِیّ عَنْ زَائِدَة وَقد اخْتلف الرُّوَاة فِیْ اِسْنَاد هٰذَا الْخَبَر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر اس کی آنکھ لگی رہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے' تو اس نے جو نیت کی تھی' اس کا ثواب اسے مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ ہوگی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے' اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: محفوظ بھی یہی ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حسین بن علی نامی راوی نے' زائدہ کے حوالے سے' اس کی سند نقل کی ہے' اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی اور اس روایت کی سند میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

883 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ اَوْ اَبِی الدَّرْدَاءِ شكّ شُعْبَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يحدث نفسه بِقِيَام سَاعَة من اللَّيْل فينام عَنْهَا اِلَّا كَانَ نَوْمه صَدَقَة تصدق اللّٰه بهَا عَلَيْهِ وَكتب لَهُ أجر مَا نوى. رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ مَوْقُوْفًا لم يرفعهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ - یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے- وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص یہ ارادہ کر لے کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر وہ ان کی ادائیگی کے وقت سویا رہ جائے' تو یہ نیند اس کے لئے صدقہ ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر صدقہ کی ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق اجر نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

9 - التَّرْغِيْب فِیْ كَلِمَات يقولهن حِيْن يأوى اِلٰى فرَاشه وَمَا جَاءَ فِيْمَن نَام وَلَمْ يذكر اللّٰه تَعَالٰى

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں آدمی کو اس وقت پڑھنا چاہیے جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے' اور جو شخص اللہ کا ذکر کیے بغیر سو جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

884 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أتيت مضجعك فَتَوَضَّأْ وضوء ك للصَّلَاة ثُمَّ اضطجع على شقك الْاَيْمن ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّیْ أسلمت نَفسِي اِلَيْك ووجهت وَجْهِي اِلَيْك وفوضت اَمرِي اِلَيْك وألجأت ظَهْرِي اِلَيْك رَغْبَة وَرَهْبَة اِلَيْك لَا منجا وَلَا ملجأ مِنْك اِلَّا اِلَيْك

آمنت بكتابك الَّذِىْ أنزلت وَنَبِيك الَّذِىْ أرسلت فَإِن مت من ليلتك فَأَنت على الْفطْرَة واجعلهن آخر مَا تتكلّم بِهِ قَالَ فرددتها على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بلغت آمنت بكتابك الَّذِىْ أنزلت قلت وَرَسُولك قَالَ لا وَنَبِيك الَّذِىْ أرسلت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه وَفِيْ رِوَايَةٍ للْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ: فَإِنَّك إِن مت من ليلتك مت على الْفطْرَة وَإِن أَصبَحت أصبت خيرا أَوَىٰ غير مَمْدُوْد

❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اپنے بستر آ ؤ! تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ اور پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کردی' میں نے تیری طرف رخ کرلیا' میں نے اپنا معاملہ تجھے دے دیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگائی' رغبت رکھتے ہوئے بھی' اور ڈرتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جسے تو نے نازل کیا ہے' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا' جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر اس رات میں تمہارا انتقال ہو گیا' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرو گے اور تم ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بنانا' جن کے ذریعے تم کلام کرتے ہو (یعنی سونے سے پہلے تمہارا آخری کلام یہ کلمات ہوں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا' جب میں ان الفاظ پر پہنچا ''میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے' تو نے نازل کیا ہے'' اس کے بعد میں نے کہا ''اور تیرے رسول پر ایمان لایا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم یہ کہو: ''تیرے اُس نبی پر ایمان لایا' جسے تو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' بخاری اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اس رات میں مر گئے' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرو گے' اور اگر تم صبح تک زندہ رہے' تو تم بھلائی تک پہنچ جاؤ گے''۔

(کتاب کے مرتب کہتے ہیں:) لفظ ''اویٰ'' ممدود نہیں ہے۔

885 - وَعَنْ رَافع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا اضْطجع أحدكُم على جنبه الْأَيْمن ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أسلمت نَفسِي إِلَيْك ووجهت وَجْهي إِلَيْك وألجأت ظَهْرِي إِلَيْك وفوضت أَمْرِي إِلَيْك لَا منجا مِنْك وَلَا ملْجأ إِلَّا إِلَيْك أُؤمن بكتابك وبرسولك فَإِن مَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص لیٹتے ہوئے دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پھر یہ پڑھے:

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سامنے جھکا دیا' اپنا رخ تیری طرف کرلیا' اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات نہیں ہے' کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے رسول پر ایمان لایا''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

886 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لِابْنِ أعبد الا أحَدثك عني وَعَنْ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَت من اَحَبّ اَهله اِلَيْهِ وَكَانَت عِنْدِي قلت بلَى قَالَ اِنَّهَا جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِي يَدهَا واستقت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها وكنست الْبَيْت حَتّٰى اغبرت ثِيَابهَا فَاتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدم فَقُلْتُ لَو أتيت اَبَاك فَسَأَلته خَادِمًا فَاَتَتْهُ فَوجدت عِنْده حداثًا فَرَجَعت فَاَتَاهَا من الْغَد فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتك فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ انا أحَدثك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا وحملت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها فَلَمَّا اَن جَاءَ الخدم اَمَرتهَا اَن تَاْتِيك فتستخدمك خَادِمًا يَقِيهَا حر مَا هِيَ فِيْهِ قَالَ اتقِي اللّٰه يَا فَاطِمَة وَاَدِّي فَرِيضَة رَبك واعملي عمل اَهْلك وَاِذَا اخذت مضجعك فسبحي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ واحمدي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وكبري اَرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة فَهُوَ خير لَكَ من خَادِم قَالَت رضيت عَن اللّٰه وَعَنْ رَسُوله . زَاد فِيْ رِوَايَةٍ وَلَمْ يخدمها رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرا وَقَالَ وَفِي الحَدِيْثِ قِصَّة وَلَمْ يذكرهَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ابن اعبد سے یہ کہا: کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے بارے میں ایک بات نہ بتاؤں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک' اپنے اہل خانہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں' اور وہ میری اہلیہ تھیں (راوی ابن اعبد کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ چکی چلایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کے ہاتھوں پر ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کی گردن پر آنے لگے' وہ گھر میں جھاڑو بھی دیتی تھیں' جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے' تو میں نے کہا: اگر آج تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو! تو یہ مناسب ہوگا' فاطمہ' نبی اکرم ﷺ کے پاس گئیں' تو نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کو موجود پایا' وہ واپس آگئیں' اگلے دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہیں کیا کام تھا؟ تو وہ خاموش رہی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں' یہ چکی چلاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ خراب ہوگئے ہیں' یہ مشکیزہ اٹھاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کی گردن پر نشان بن گئے ہیں' جب کچھ خدمت گار آئے' تو میں نے اسے کہا: کہ یہ آپ کے پاس جائے اور آپ سے خدمت گار مانگ لے' تاکہ یہ ان پریشانیوں سے بچ جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا' اور اپنے پروردگار کے فریضہ کو ادا کرتی رہنا' اور اپنے گھر کے کام خود کرنا' اور جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ' اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' یہ

ہوں گے اور یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں تو فاطمہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔ ⑩⑩①⑩

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں خادم نہیں دیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مصنف بیان کرتے ہیں: یہ ایک پورا واقعہ ہے' جسے انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

887 - وَعَنْ فَرْوَةَ بن نَوْفَل عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنوفل اقْرَأ (قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ) الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نم على خاتمتها فَإِنَّهَا بَرَاءَة من الشّرك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُتَّصِلا ومرسلا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ فروہ بن نوفل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سورہ کافرون کی تلاوت کرو اور یہ پوری پڑھ کر سو جاؤ! یہ شرک سے بری الذمہ ہونے اظہار ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام نسائی نے متصل اور مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

888 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خصلتان اَوْ خلتان لَا يحافظ عَلَيْهِمَا عبد مُسْلِم اِلَّا دخل الْجَنَّة هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح فِيْ دبر كل صَلَاة عشرا ويحمد عشرا وَيكبر عشرا فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَة بِاللِّسَانِ وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِيْنَ إِذا اَخذ مضجعه ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ويسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَذٰلِكَ مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيْزَان فَلَقَد رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل قَالَ يَأْتِي اَحَدكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَان فِيْ مَنَامه فينومه قبل اَن يَقُوْله ويأتيه فِيْ صَلَاته فيذكره حَاجَة قبل اَن يَقُوْلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد بعد قَوْله وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة الْفَيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو عادتیں (یعنی عمل) ایسے ہیں (یہاں پر روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جو بھی مسلمان بندہ ان کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' یہ دونوں بہت آسان ہیں' لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سبحان اللہ' 10 مرتبہ الحمدللہ' 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' تو یہ (روزانہ) زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہوں گے' اور نامہ اعمال میں پندرہ سو ہوں گے' اور اس وقت جب آدمی اپنے بستر پر جائے' چونتیس مرتبہ' اللہ اکبر پڑھنا'

33 مرتبہ الحمدللہ پڑھنا اور 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا' یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے' راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلیوں پر شمار کر کے انہیں پڑھ رہے تھے (یا بیان کر رہے تھے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ کہ یہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں؟ (یعنی اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس وہ (یعنی شیطان) آتا ہے' اس وقت جب آدمی کو نیند آ رہی ہوتی ہے' اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی اسے سلا دیتا ہے' اسی طرح وہ نماز کے دوران اس کے پاس آتا ہے' اور اسے کوئی کام یاد کروا دیتا ہے' تو آدمی یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی (اٹھ کر چلا جاتا ہے)"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کلمات کے بعد "میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے" یہ کلمات نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جو روزانہ دن اور رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو"۔

889 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يقْرَأ المسبحات قبل اَن يرقد وَيَقُولُ اِن فِيهِنَّ آيَة خير من الف آيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ قَالَ مُعَاوِيَة يَعْنِي ابْن صَالح اِن بعض اَهْلِ الْعلم كَانُوا يجْعَلُوْنَ المسبحات ستا سُوْرَة الْحَدِيْد والحشر والحواريين وَسورَة الْجُمُعَة والتغابن وَسبح اسْم رَبك الْاَعْلَى

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے "سبح" سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اِن میں ایک آیت ایسی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن صالح نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں "مسبحات" سے مراد چھ سورتیں ہیں' سورۂ حدید' سورۂ حشر' سورۂ حوارین' سورۂ جمعہ' سورۂ تغابن اور سورۂ الاعلیٰ۔

890 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يَاوِي اِلَى فرَاشه لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر غفرت لَهُ ذُنُوبه اَوْ خطاياه شكّ مسعر وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَعند النَّسَائِيّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَقَالَ فِي آخِره غفرت لَهُ ذُنُوبه وَلَو كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر آ کر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) خطاؤں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر طرح کی حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے''۔

اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں''۔

891 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يَأْخذ مضجعه فَيقْرَأ سُوْرَة من كتاب اللّٰه اِلَّا وكل اللّٰه لَهُ بِه ملكا فَلَا يقربهُ شَيْءٌ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب من نَومه مَتٰى هَب . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَحْمد اِلَّا انه قَالَ: بعث اللّٰه لَهُ ملكا يحفظه من كل شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب مَتٰى هَب . وروَاة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح هَب انتبه من نَومه

❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص (رات کو سوتے وقت) جب اپنے بستر پر جائے' پھر اللہ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس پر مقرر کر دیتا ہے' جو کسی بھی اذیت دینے والی چیز کو اُس کے قریب نہیں آنے دیتا' جب تک وہ شخص اپنی نیند سے بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جو اذیت دینے والی ہر چیز سے' اس وقت تک' اس کی حفاظت کرتا ہے' جب تک وہ بندہ بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو''۔

امام احمد کی روایت کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ ''ہب'' کا مطلب نیند سے بیدار ہونا ہے۔

892 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَوَى الرجل اِلٰى فرَاشه ابتدره ملك وَشَيْطَان فَيَقُوْلُ الْملك اختم بِخَير وَيَقُوْلُ الشَّيْطَان اختم بشر فَاِن ذكر اللّٰه ثُمَّ نَام بَات الْملك

يكلؤه وَإِذَا استيقظ قَالَ الملك افْتح بِخَير وَقَالَ الشَّيْطَان افْتح بشر فَإِن قَالَ الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ رد عَلَىّ نَفسِي وَلَم يمتها فِي منامها الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ يمسك السَّمَوَات وَالْأَرْض اَن تزولا فاطر اِلَى آخر الْآيَة الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ يمسك السَّمَاء اَن تقع على الْأَرْض اِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِن وَقع عَن سَرِيْره فَمَاتَ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْحَاكِم وَزَاد فِي آخِره: الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ يحيى الْمَوْتَى وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير - وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ . يكلؤه اَى يَحْرُسهُ ويحفظه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہے' تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان لپک کر اُس کی طرف آتے ہیں' فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے اختتام کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے اختتام کرو! اگر آدمی اللہ کا ذکر کر کے سوئے' تو وہ فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے' پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے آغاز کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے آغاز کرو! اگر اس وقت آدمی یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میری جان کو مجھے واپس کر دیا' اور اسے نیند کے دوران موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے آسمان اور زمین کو زائل ہونے سے روک رکھا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے آسمان کو اس بات سے تھام رکھا ہے کہ وہ زمین پر گر جائے' البتہ اس کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر وہ اپنی چارپائی سے نیچے گر کر مر جائے' تو بھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو مردوں کو زندہ کرے گا' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''یکلؤہ'' سے مراد اس کی حفاظت کرنا اور اس کا پہرہ دینا ہے۔

893 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وضعت جَنْبك على الْفراش وقرأت فَاتِحَة الْكتاب وَقل هُوَ اللّٰه اَحد فَقَدْ أمنت من كل شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح اِلَّا غَسَّان بن عبيد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھو اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لو' تو تم موت کے علاوہ' ہر چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' صرف غسان بن عبید کا معاملہ مختلف ہے۔

894 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَرَادَ اَن ينَام عَلَى فرَاشه فَنَامَ على يَمِينه ثُمَّ قَرَاَ (قل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) الاخلاص مائَة مرّة فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ لَهُ الرب يَا

عَبدِی ادخل علی یمینك الْجنَّة ۔ رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے' اور دائیں پہلو کے بل لیٹ کر سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھے' تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

895 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یأوی اِلٰی فرَاشه أَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَیّ القیوم وَاَتُوْب اِلَیْهِ غفرت لَهٗ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر وَاِن كَانَت عدد ورق الشّجر وَاِن كَانَت عدد رمل عالج وَاِن كَانَت عدد اَیَّام الدُّنْیَا

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ من طَرِیْق الْوَصَّافِیْ عَن عَطِیَّة عَن اَبِیْ سعید وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه من حَدِیْثِ عبید اللّٰه بن الْوَلِید الْوَصَّافِی ۔ قَالَ المملی عبید اللّٰه هٰذَا واه لٰكِن تَابعه عَلَیْهِ عِصَام بن قدامَة وَهُوَ ثِقَة خرجه الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من طَرِیْقه بنَحْوِهٖ وعطیة هٰذَا هُوَ الْعَوفِیّ یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر آ کر یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ ''حی'' اور ''قیوم'' ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' خواہ درخت کے پتوں جتنے ہوں' خواہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں' خواہ وہ دنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے وصافی کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبیداللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: عبیداللہ نامی یہ راوی' واہی' ہے' تاہم اس روایت میں عصام بن قدامہ نے اس کے متابعت کی ہے' اور وہ ایک ثقہ راوی ہے' یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کی ہے' اور عطیہ نامی یہ راوی' عطیہ عوفی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

896 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن الحبلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ أخرج اِلَیْنَا عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قرطاسا وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعلمنَا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فاطر السَّمَوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَیْب وَالشَّهَادَة اَنْت رب كل شَیْءٍ واله كل شَیْءٍ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أعوذ بك من الشَّیْطَان وشركه وَاَعُوْذ بك اَن أقترف علی نَفسِی سوء ا اَوْ أجره اِلٰی مُسلم

قَالَ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعلمهُ عبد اللّٰه بن عَمْرو وَیَقُوْلُ ذٰلِكَ حِین یُرِید اَن ینَام ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

ابوعبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ ہماری طرف بڑھایا اور بیان کیا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے (کہ یہ پڑھا جائے:)

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تو ہر چیز کا پروردگار ہے اور ہر چیز کا معبود ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں شیطان سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کروں''۔

ابوعبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کلمات کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کلمات اس وقت پڑھا کرتے تھے جب وہ سونے لگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

897 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا آوى اِلٰى فراشه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ علا فقهر وبطن فخبر وَملك فقدر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَىْءٍ قدير خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِىّ فِى الشّعب وَغَيْرِه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے بلندی اختیار کی اور غلبہ پایا اور وہ باطن ہے اور باخبر ہے اور بادشاہی حاصل کی تو غلبہ پالیا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کے حوالے سے امام بیہقی نے اسے ''شعب الایمان'' میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

898 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا آوى اِلٰى فِرَاشه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كفاني وآواني وَالْحَمْد لله الَّذِىْ اَطْعمنِى وسقاني وَالْحَمْد لله الَّذِىْ من عَلىّ فأفضل فقد حمد الله بِجَمِيع محامد الْخلق كلهم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ وَلَا يحضرني اِسْنَاده الْآن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے کفایت عطا کی اور مجھے پناہ دی' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہترین احسان کیا"۔

تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کی' جو ساری مخلوق اس کی حمد بیان کرتی ہے (یعنی ساری مخلوق' جن حوالوں سے اس کی حمد بیان کرسکتی ہے' اس نے ان کلمات کے ذریعے وہ ساری حمد بیان کرلی)"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

899 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ آتٍ فَجعل يحثو من الطَّعَام فَاَخذته فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاج وَعلى دين وعيال ولى حَاجَة شَدِيْدَة فخليت عَنهُ فَاَصْبحت فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا فعل أسيرك البارحة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شكا حَاجَة شَدِيْدَة وعيالا فرحمته فخليت سَبيله قَالَ أما اِنَّهُ قد كذبك وَسَيَعُوْدُ فعرفت انه سيعود لقَوْل رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سيعود فرصدته فجَاء يحثو الطَّعَام وَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ فَاَخذته يَعْنِيْ فِي الثَّالِثَة فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخر ثَلَاث مَرَّات تزْعم اَنَّك لَا تعود ثُمَّ تعود قَالَ دَعْنِيْ أعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بهَا قلت مَا هن قَالَ اِذا أويت اِلٰى فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِيّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ القيوم) البقرة حَتّٰى تختم الْاٰيَة فَاِنَّك لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح فخليت سَبيله فَاَصْبحت فَقَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فعل أسيرك البارحة قلت قَالَ مَا هِيَ قلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زعم انه يعلمني كَلِمَات يَنْفَعنِيْ اللّٰه بهَا فخليت سَبيله قَالَ مَا هي قلت قَالَ لى اِذا أويت اِلٰى فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِيّ من اَولهَا حَتّٰى تختم الْاٰيَة (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ) وَقَالَ لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح وَكَانُوْا احرص شَيْءٍ على الْخَيْر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّهُ قد صدقك وَهُوَ كذوب تعلم من تخاطب مُنْذُ ثَلَاث لَيَال يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ لَا قَالَ ذَاك الشَّيْطَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَغَيرهمَا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيره من حَدِيْث اَبِىْ اَيُّوْب بِنَحْوِهٖ وَفِيْ بعض طرقه عِنْده: قَالَ اَرْسلنِيْ واعلمك آيَة من كتاب اللّٰه لَا تضعها على مَال وَلَا ولد فيقربك شَيْطَان اَبَدًا قلت وَمَا هِيَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْع اَن اتكلم بهَا آيَة الْكُرْسِيّ - قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْ الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة من فعل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيست من شَرط كتَابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (کی کھجوروں یا اناج) کا محافظ مقرر کیا' ایک رات ایک شخص میرے پاس آیا اور وہ اناج حاصل کرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے کہا: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا' اس نے کہا: میں محتاج ہوں' میرے ذمہ قرض ہے' میرے بال بچے بھی ہیں' مجھے

شدید حاجت ہے تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے شدید حاجت مند ہونے اور بال بچے دار ہونے کی شکایت کی' تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی تھی' وہ دوبارہ آئے گا' تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب وہ دوبارہ آئے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمادی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا' تو میں اس کی گھات میں رہا' ایک مرتبہ وہ دوبارہ آیا اور اناج اکٹھا کرنے لگا' (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں نے اسے پکڑ لیا' یعنی جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو میں نے کہا: میں تمہیں ضرور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا' اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے' تم یہ کہتے ہو کہ تم دوبارہ نہیں کرو گے' اور پھر دوبارہ آجاتے ہو' تو اس نے کہا: تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے تمہیں نفع عطا کرے گا' میں نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ' تو آیت الکرسی پڑھ لو اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یہ آیت پوری پڑھو' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ تم پر مقرر رہے گا' اور شیطان صبح تک تمہارے قریب نہیں آسکے گا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے پھر چھوڑ دیا' اگلے دن صبح مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا معاملہ بنا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس نے کہا کہ وہ مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: اس نے مجھ سے کہا: جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کر آخر تک پوری پڑھ لو' اس کا کہنا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ (فرشتہ) ہوگا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ (راوی کہتے ہیں: وہ لوگ یعنی صحابہ کرام) بھلائی کے بارے میں بہت حریص تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ بات تمہیں سچ بیان کی ہے' ویسے وہ جھوٹا ہے' کیا تم جانتے ہو؟ کہ تین دن سے تم کسے مخاطب تھے؟ اے ابو ہریرہ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کو امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی نقل کردہ بعض روایات کے طرق میں یہ الفاظ ہیں:

''(اس شیطان نے کہا:) تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں اللہ کی کتاب کی' ایک آیت کی تعلیم دوں گا' تم جس بھی مال پر وہ پڑھ دو گے' یا جس بھی بچے پر وہ پڑھو گے' تو شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا' میں نے کہا: وہ کونسی (آیت) ہے؟ اس نے کہا: میں اس کو نہیں پڑھ سکتا' وہ آیت الکرسی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے ان کے ذکر سے اجتناب کیا ہے۔

900 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اضطجع مضجعا

لم يذكر الله فِيهِ كَانَ عَلَيهِ ترة يَوْمَ الْقِيَامَة وَمَنْ قعد مقعدا لم يذكر الله فِيهِ كَانَ عَلَيهِ ترة يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وروى النَّسَائِيّ مِنهُ ذكر الِاضْطِجَاع فَقَط التِّرَة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق مخففا هُوَ النَّقْص وَقيل التبعة

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (سونے کے لئے) لیٹ کر اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی نشست یا محفل میں (میں بیٹھ کر) اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' یعنی جس میں صرف لیٹنے کا ذکر ہے۔

لفظ ''الترۃ'' میں 'ت' پر زیر ہے' اس سے مراد کسی چیز کا کم ہونا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد پریشانی ہے۔

10 - التَّرْغِيب فِي كَلِمَات يقولهن إِذا اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل

باب: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہو' اُس وقت کچھ کلمات پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

901 - عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعار من اللَّيْل فَقَالَ لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير الْحَمد لله وَسُبْحَان الله وَلَا إِلَه إِلَّا الله وَالله أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللَّه ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِر لي أَو دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِن تَوَضَّأ ثُمَّ صلى قبلت صلَاته . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه تعار بتَشْدِيد الرَّاء أَي اسْتَيْقَظَ

❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

اس کے بعد وہ شخص یہ دعا کرے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے'' یا جو بھی وہ دعا کرے گا' وہ دعا مستجاب ہوگی' اور اگر وہ وضو کر کے نماز ادا کرے گا' تو اس کی نماز قبول ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''تعار'' میں 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد بیدار ہونا ہے۔

حدیث900: سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب ما يقال عند النوم' حديث: 4421شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 567السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' من أوى إلى فراشه فلم يذكر الله تعالى - حديث:10247

902 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اللّٰه تَعَالٰی اِذَا رد اِلَی الْعَبْدِ الْمُؤْمِن نَفسه من اللَّیْل فسبحه ومجده وَاسْتَغْفرهُ فَدَعَاهُ تقبل مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ رات کے وقت بندہ مومن کی طرف اس کی جان کو لوٹاتا ہے (یعنی رات کو جب بندہ بیدار ہوتا ہے) اگر اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے اس کی بزرگی بیان کرے اور اس سے مغفرت طلب کرے اور اس سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی"۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

903 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰـه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یَتَحَرَّكَ من اللَّیْل بِسم اللّٰه عشر مَرَّات وَسُبْحَان اللّٰه عشرا آمَنت بِاللّٰهِ و كفرت بالطاغوت عشرا وقِی كل ذَنْب یتخوفه وَلَمْ یَنْبَغ لذنب اَن یُدْرِكهُ اِلَی مثلهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث كَثِیْرَة من فعله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیست صَرِیْحَة فِی التَّرْغِیْب لم اذكرها

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص رات کو بیدار ہونے پر دس مرتبہ بسم اللہ پڑھے دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت کا انکار کیا"۔

تو وہ بندہ ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے جس کا اسے خوف ہو اور گناہ اس قابل ہی نہیں رہتا کہ اس شخص تک پہنچ سکے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں لیکن کیونکہ ان میں کسی ترغیب کی صراحت نہیں ہے اس لئے میں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

11 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ قیام اللَّیْل

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب

904 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یعْقد الشَّیْطَان علی قافیة رَاس اَحَدُكُمْ اِذَا هُوَ نَام ثَلَاث عقد یضْرب علی كل عقدَة عَلَیْك لیل طَوِیل فارقد فَاِن اسْتَیْقَظَ فَذكر اللّٰه تَعَالٰی انْحَلَّت عقدَة فَاِن تَوَضَّا انْحَلَّت عقدَة فَاِن صلی انْحَلَّت عقده كلهَا فَاَصْبح نشیطا طیب النَّفس وَاِلَّا اَصبح خَبِیث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة وَقَالَ: فَیُصْبِح نشیطا طیب النَّفس قد اَصَاب خیرا وَاِن لم یفعل اَصبح كسلا خَبِیث النَّفس لم یصب خیرا

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِی صَحِیْحه نَحوه وَزَاد فِی آخِره: فحلوا عقد الشَّیْطَان وَلَوْ بِرَكْعَتَیْنِ قافیة الرَّاس مؤخره وَمِنْه سمی آخر بَیت الشّعْر قافیة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سوتا ہے' تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے' ہر مرتبہ گرہ لگاتے ہوئے' وہ یہ کہتا ہے: رات بہت لمبی ہے' تم آرام سے سوئے رہو' اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر وہ وضو کرتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ نماز ادا کرے' تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو وہ کسل مندی کے عالم میں' مزاج کی خرابی کے ساتھ صبح کرتا ہے' اور اسے بھلائی بھی نصیب نہیں ہوتی''۔

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ شیطان کی گرہیں کھول دو! خواہ دو رکعت کے ذریعے کھولو''۔

''قافیۃ الراس'' سے مراد سر کا پچھلا حصہ ہے' یہی وجہ ہے کہ شعر کے آخری حصے کو قافیہ کہا جاتا ہے۔

905 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذكر وَلَا أُنْثَى إِلَّا على رَاسه جرير مَعْقُود حِيْن يرقد بِاللَّيْلِ فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر الله انْحَلَّت عقدَة وَإِذا قَامَ تَوَضَّأ وَصلى انْحَلَّت الْعقد وَأصْبح خَفِيفا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهٖ وَقَالَ الْجَرِيْرُ الْحَبل رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَيَأْتِي لَفظه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مرد یا عورت' رات کے وقت سوتے ہیں' تو ان کے سر پر گرہ لگا دی جاتی ہے' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے' تو وہ گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ اٹھ کر نماز ادا کرے' تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے' اور مزاج بہتر ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے ''الجریر'' سے مراد ''رسی'' ہے' یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ آگے آئیں گے۔

906 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

حدیث906: سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب أی صلاة الليل أفضل ! - حديث:1496' السنن للنسائی - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' فضل صلاة الليل - حديث:1603' السنن الكبرى للنسائی - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' فضل صلاة الليل وذكر الاختلاف شعبة وأبی عوانة على أبی بشر - حديث:1290' مسند أبی يعلى الموصلی - الأعرج' حديث:6259

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے (روزے) ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت ادا کی جانے والی (نفل) نماز ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

907 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انجفل النَّاس اِلَيْهِ فكنت فِيْمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَاَمَّلت وَجهه واستبنته عرفت اَن وَجهه لَيْسَ بِوَجْه كَذَّاب قَالَ فَكَانَ اَوَّل مَا سَمِعت من كَلَامه اَن قَالَ اَيهَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا الْاَرْحَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالا صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

انجفل النَّاس بِالْجِيم اَي اَسرعُوا ومضوا كلهم استبنته اَي تحققته وتبينته

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے' تو لوگ تیزی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہونے والے افراد میں سے ایک تھا' جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا بغور جائزہ لیا' تو یہ بات میرے سامنے واضح ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ' کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے' راوی کہتے ہیں: سب سے پہلی بات' جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں سنی' وہ یہ تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' نوافل ادا کرو' اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اس کو امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ انجفل الناس اس میں 'ج' ہے' اس سے مراد تیزی سے جانا ہے' یعنی سب کے سب لوگ چلے گئے' لفظ استبنتہ سے مراد ہے' میں نے جب اس کی تحقیق کی اور اس کو واضح کیا۔

908 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجنَّة غرفَة يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطَاب الْكَلَام وَاَطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے' حضرت ابو مالک اشعری

نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس کو نصیب ہونگے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کلام کو پاکیزہ کرے' کھانا کھلائے' اور رات کے وقت جب لوگ سورہے ہوں' تو وہ کھڑا ہو کر نوافل ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

909 - وَعَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْعَرِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَتقدم حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس فِىْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَفِيْه: والدرجات افشاء السَّلَام واطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام-رَوَاهُ التِرْمِذِىْ وَحسنه

❀ حضرت ابو مالک اشعری ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اُس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے حوالے سے' باجماعت نماز سے متعلق باب میں' حدیث ذکر ہو چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''درجات یہ ہیں کہ سلام پھیلایا جائے' کھانا کھلایا جائے' اور رات کے وقت نماز ادا کی جائے' جبکہ لوگ سورہے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

910 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اِذا رَاَيْتك طابت نَفسِي وقرت عَيْنى أنبئني عَن كل شَىْءٍ قَالَ كل شَىْءٍ خلق من المَاء فَقُلْتُ اَخبرنِىْ بِشَىْءٍ اِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب بھی میں آپ کی زیارت کرتا ہوں' میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے' میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے' آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے' میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے کہ جس پر میں عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' تم سلام پھیلاؤ اور صلہ رحمی کرو' اور رات کے وقت نماز ادا کرو' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا نے ''کتاب التہجد'' میں نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

911 - وَرُوِىَ عَن عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِى الْجَنَّة

لَشَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ أَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ أَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ ذَهَبٍ مُسْرَجَةٌ مُلْجَمَةٌ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ لَهَا أَجْنِحَةٌ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِيرُ بِهِمْ حَيْثُ شَاؤُوا فَيَقُولُ الَّذِينَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً يَا رَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادُكَ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُونَ وَكَانُوا يَصُومُونَ وَكُنْتُمْ تَأْكُلُونَ وَكَانُوا يُنْفِقُونَ وَكُنْتُمْ تَبْخَلُونَ وَكَانُوا يُقَاتِلُونَ وَكُنْتُمْ تَجْبُنُونَ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایک ایسا درخت ہے' جس کے اوپر والے حصے سے حلے نکلتے ہیں اور نیچے والے حصے میں سونے سے بنے ہوئے گھوڑے ہیں' جن پر زین رکھی ہوئی ہے' اور موتیوں اور یاقوت سے لگی ہوئی لگامیں ہیں' وہ نہ لید کرتے ہیں' اور نہ پیشاب کرتے ہیں' اُن کے پر ہیں' اور ان کا ایک قدم وہاں پڑتا ہے' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' اہل جنت ان پر سوار ہو کر' ان کے ذریعے' جہاں چاہیں گے' اُڑتے ہوئے چلے جائیں گے' تو ان سے نیچے والے درجے کے لوگ کہیں گے: اے پروردگار! تیرے ان بندوں کو یہ ساری نعمتیں کس وجہ سے نصیب ہوئی ہیں؟ تو اُن سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ سور ہے ہوتے تھے' یہ لوگ (نفلی) روزے رکھتے تھے' جب تم لوگ کھا پی رہے ہوتے تھے' یہ لوگ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے تھے' جبکہ تم کنجوسی کرتے تھے' یہ لوگ (جہاد میں) قتال کرتے تھے' جبکہ تم بزدلی کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

912 - وَرُوِيَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''قیامت کے دن' تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' پھر ایک منادی اعلان کرتے ہوئے یہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ رہتے تھے اور وہ نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) وہ لوگ تعداد میں کم ہونگے' وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر باقی تمام لوگوں کو حساب دینے کا حکم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

913 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا وَلِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے) اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ

اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے (تو آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات اور امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں راوی بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ اتنا (طویل) قیام کرتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اتنے (زیادہ) نوافل ادا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ کی پنڈلیاں متورم ہوجاتی تھیں' آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟"۔

914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ حَتّٰى ترم قدماه فَقِيلَ لَهُ اَى رَسُوْلَ اللّٰه اَتَصْنَع هٰذَا وَقد جَاءَ ك من اللّٰه اَن قد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اكون عبدا شكُوْرًا . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہوجاتے تھے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات آچکی ہے کہ اس نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟"۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

915 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ من اللَّيْل حَتّٰى تتفطر قدماه فَقُلْتُ لَهُ لم تَصْنَع هٰذَا وَقد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اَحبّ اَن اَكون عبدا شكُوْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حديث:913 صحيح البخاري - كتاب الجمعة' أبواب تقصير الصلاة - باب : قيام النبي صلى الله عليه وسلم الليل حتى ترم' حديث: 1091 صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة - حديث: 5151 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر ما يستحب للمرء أن يقوم في أداء الشكر لله جل' حديث: 312 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في طول القيام في الصلوات - حديث: 1415 السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' الاختلاف على عائشة في إحياء الليل - حديث: 1633 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الصلاة من الليل - حديث: 4592 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' الركوع والسجود أفضل أم القيام - حديث: 8218 السنن الكبرى للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل واختلاف ألفاظ - حديث: 1301 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب ما روي في عدد ركعات القيام في شهر رمضان' حديث: 4293 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث المغيرة بن شعبة - حديث: 17871 مسند الطيالسي - ما أسند عن المغيرة بن شعبة' حديث: 721 مسند الحميدي - أحاديث المغيرة بن شعبة رضي الله عنه' حديث: 735 مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث: 2830 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2193 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث: 189 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه مغيرة - زياد بن علاقة ' عن المغيرة' حديث: 17787

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کر آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے گزشتہ و آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکر گزار بندہ بن جاؤں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

916 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوٗد وَاَحَبَّ الصّيَام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوٗد كَانَ يَنَام نصف اللَّيْل وَيَقُوْمُ ثلثه وينام سدسه ويصوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذكر التِّرْمِذِيّ مِنْهُ الصَّوْم فَقَط

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب زیادہ پسندیدہ (نفلی) روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں وہ نصف رات سوتے تھے پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس میں سے صرف روزے کا ذکر کیا ہے۔

917 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي اللَّيْل لساعة لَا يُوَافِقهَا رجل مُسْلِم يسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اعطاهُ اِيَّاه وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اگر اس گھڑی میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت سے متعلق کسی بھی بھلائی کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دے گا اور وہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

918 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقيَام اللَّيْل فَاِنَّهُ دَاب الصَّالِحين قبلكُمْ وقربة اِلَى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْاِثْم . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي كتاب الدُّعَاء من جَامعه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب التَّهَجُّد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِيّ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے صالحین کا طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کے حصول کا باعث ہے اور گناہوں کو ختم کرنے والی چیز ہے اور برائیوں سے روکنے والی چیز ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب "جامع ترمذی" - کتاب الدعاء میں نقل کی ہے اس کو ابن ابودنیا نے کتاب "التہجد" میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے یہ روایت لیث کے کاتب عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

919 - وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَإِنَّهُ داب الصَّالِحين قبلكُمْ ومقربة لكم إِلَى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْإِثْم ومطردة للداء عَن الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان بن اَبِيْ الجون وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من رِوَايَةِ بكر بن خُنَيْس عَنْ مُحَمَّد بن سعيد الشَّامي عَن ربيعَة بن يزِيْد عَنْ اَبِيْ اِدْرِيس الْخَولَانِيّ وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان أصلح حَالا من مُحَمَّد بن سعيد

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے مقرب ہونے کا باعث ہے اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے اور جسم سے بیماری کو پرے کرنے والا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبدالرحمٰن بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے اپنی "جامع" میں کتاب الدعوات میں بکر بن خنیس کے حوالے سے محمد بن سعید شامی کے حوالے سے ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابوادریس خولانی کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن سلیمان کی حالت محمد بن سعید نامی راوی سے بہتر ہے۔

920 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم الله رجلا قَامَ من اللَّيْل فصلي وَاَيقَظَ امْرَاَته فَإِن اَبَت نضح فِيْ وَجههَا المَاء وَرحم الله امْرَاَة قَامَت من اللَّيْل فصلت وأيقظت زَوجهَا فَإِن اَبى نضحت فِيْ وَجهه المَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفْظِهِ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَعند بَعْضُهُمْ رش ورشت بدل نضح ونضحت -وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اگر وہ نہیں اٹھتی تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز ادا کرتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے اور اگر وہ بیدار نہیں ہوتا تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اس کو امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اس کو نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی

شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کے متن میں لفظ ''نضح'' اور ''نضحت'' کی جگہ لفظ ''رش'' اور لفظ ''رشت'' نقل کیا ہے اور اس کا معنی بھی وہی ہے جو دوسرے لفظ کا ہے۔

921 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ عَنْ اَبِي مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل يَسْتَيقظ من اللَّيْل فيوقظ امْرَاَته فَإِن غلبها النّوم نضح فِي وَجههَا المَاء فيقومان فِي بيتهما فيذكران اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا غفر لهما

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور اگر اس عورت پر نیند کا غلبہ ہو تو اس عورت کے چہرے پر پانی چھڑک دے اور پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی تک اللہ کا ذکر کریں تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

922 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَاَبِي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أيقظ الرجل اَهله من اللَّيْل فصليا اَوْ صلى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كتبا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَات

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ رَوَاهُ ابْن كثير مَوْقُوفًا على اَبِي سعيد وَلَمْ يذكر اَبَا هُرَيْرَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِم وَاَلْفَاظهمْ مُتَقَارِبَة: من اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل وَاَيْقَظَ اَهله فصليا رَكْعَتَيْنِ زَاد النَّسَائِيّ جَمِيعًا: كتبا من الذَّاكِرِينَ اللّٰهِ كثيرا وَالذَّاكِرَات

قَالَ الْحَافِظ صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو رات کے وقت بیدار کرے اور وہ دونوں نماز ادا کریں اور وہ دونوں دو دو رکعت ادا کریں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی خواتین میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ابن ابوکثیر نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے ان تمام کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں دو رکعت ادا کریں''۔

امام نسائی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان دونوں کا نام اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

923 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة اللَّيْل على صَلَاة النَّهَار كفضل صَدَقَة السِّرّ على صَدَقَة الْعَلَانِيَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے پر فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

924 - وَرُوِيَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نصلي من اللَّيْل مَا قل اَوْ كثر ونجعل آخر ذٰلِكَ وترا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم رات کے وقت نوافل ادا کریں' خواہ تھوڑے ہوں' یا زیادہ ہوں' اور ان نوافل کا آخری حصہ وتر کو بنائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

925 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي تعدل بِعشْرَة آلَاف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط تعدل بألفي ألف صَلَاة وَأَكْثر من ذٰلِكَ كُله الركعتان يُصَلِّيهِمَا العَبْد فِيْ جَوف اللَّيْل لَا يُرِيد بهما اِلَّا مَا عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور پہرا دیتے ہوئے' ایک نماز ادا کرنا' دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور ان سب سے زیادہ فضیلت' اس بات کی ہے کہ آدمی نصف رات کے وقت' دو رکعت ادا کرے' اور ان دونوں کے ذریعے' اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا کا حصول ہو''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

926 - وَعَنْ اِيَاس بن مُعَاوِيَة الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُد من صَلَاة بلَيْل وَلَوْ حلب شَاة وَمَا كَانَ بعد صَلَاة الْعشَاء فَهُوَ من اللَّيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن اِسْحَاق

❀❀ حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے وقت نوافل ادا کرنا ضروری ہے' خواہ اتنی دیر کے لئے ہو' جتنی دیر میں' بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' اور عشاء کی نماز کے بعد' جو بھی نوافل ادا کئے جائیں' وہ رات کے نوافل شمار ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن اسحاق کا معاملہ مختلف ہے۔

927 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ فَذكرت قيام اللَّيْل فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نصفه ثلثه ربعه فوَاق حلب نَاقَة فوَاق حلب شَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالِهِ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَهُوَ بعض حَدِيْث

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَهُوَ هُنَا قدر مَا بَيْن رفع يَدَيْك عَن الضَّرع وَقت الْحَلب وضمهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا ذکر کیا' تو بعض حضرات نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواہ اس (رات) کا نصف حصہ' خواہ ایک تہائی' خواہ ایک چوتھائی حصہ (میں نوافل ادا کیے جائیں) خواہ اتنی دیر' جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' یا جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اور یہ ایک حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

فواق الناقة میں 'ف' پر پیش ہے' اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ دودھ دوہ رہے ہوں' تو جتنی دیر میں دودھ دوہ کر فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

928 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاة اللَّيْل وَرغب فِيهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاة اللَّيْل وَلَوْ رَكْعَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا اور ہمیں اس کی ترغیب دی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' خواہ ایک ہی رکعت کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

929 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَإِنَّك ميت وَاعْمَل مَا شِئْت فَإِنَّك مَجْزِي بِهِ وَأحب من شِئْت فَإِنَّك مفارقه وَاعْلَم أَن شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَإِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جتنا بھی عرصہ زندہ رہیں' اس کے باوجود (اصل حقیقت کے اعتبار سے) مردہ ہیں' آپ جو چاہیں عمل کریں' آپ کو اس کی جزا ملے گی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو چاہیں محبوب رکھیں' لیکن آپ نے اس سے جدا ہونا ہے' اور آپ یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت' رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

930 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَاف أمتِي

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ . رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے معزز لوگ' قرآن کے عالم ہیں' اور رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے لوگ ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

931 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى مِنْكُمْ من اللَّيْل فليجهر بقرَاءَ ته فَإِن الْمَلَائِكَة تصلي بِصَلَاتِهِ وتستمع لقرَاءَ ته وَإِن مؤمني الْجِنّ الَّذِيْنَ يكونُونَ فِي الْهَوَاء وجيرانه فِيْ مَسْكنه يصلونَ بِصَلَاتِهِ ويستمعون قِرَاءَ ته وَاِنَّهُ يطرد بقرَاءَ ته عَن دَاره وَعَنِ الدّور الَّتِي حوله فساق الْجِنّ ومردة الشَّيَاطِين وَإِن الْبَيْت الَّذِيْ يقْرَأ فِيهِ الْقُرْآن عَلَيْهِ خيمة من نور يَهْتَدِي بهَا اَهْلِ السَّمَاء كَمَا يهتدى بالكوكب الدُّرِّي فِيْ لجج الْبحار وَفِي الْاَرْض القفر فَإِذَا مَاتَ صَاحب الْقُرْآن رفعت تِلْكَ الْخَيْمَة فتنظر الْمَلَائِكَة من السَّمَاء فَلَا يرَوْنَ ذٰلِكَ النُّور فتلقاهُ الْمَلَائِكَة من سَمَاء اِلَى سَمَاء فَتُصَلِّي الْمَلَائِكَة على روحه فِي الْاَرْوَاح ثُمَّ تَسْتَقْبل الْمَلَائِكَة الحافظين الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَه ثُمَّ تستغفر لَهُ الْمَلَائِكَة اِلَى يَوْم يبْعَث وَمَا من رجل تعلم كتاب اللّٰه ثُمَّ صلى سَاعَة من ليل اِلَّا أوصت بِهِ تِلْكَ اللَّيْلَة الْمَاضِيَة اللَّيْلَة المستأنفة اَن تنبهه لساعته وَاَن تكون عَلَيْهِ خَفِيفَة فَإِذَا مَاتَ وَكَانَ اَهله فِيْ جهازه جَاءَ الْقُرْآن فِي صُورَة حَسَنَة جميلَة فَوقف عِنْد رَأسه حَتّٰى يدرج فِيْ اَكْفَانه فَيكون الْقُرْآن على صَدره دون الْكَفَن فَإِذَا وضع فِي قَبره وسوى وتفرق عَنهُ اَصْحَابه اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير عَلَيْهِمَا السَّلَام فيجلسانه فِيْ قَبره فَيَجِيْء الْقُرْآن حَتّٰى يكون بَيْنه وَبَيْنهمَا فَيَقُوْلَانِ لَهُ اِلَيْك حَتّٰى نَسْأَلهُ فَيَقُوْلُ لَا وَرب الْكَعْبَة اِنَّهُ لصاحبي وخليلي وَلست أخذله على حَال فَإِن كنتما أمرتما بِشَيْءٍ فامضيا لما أمرتما وَدَعَانِيْ مَكَانِي فَإِنِّيْ لست أفارقه حَتّٰى أدخلهُ الْجَنَّة ثُمَّ ينظر الْقُرْآن اِلَى صَاحبه فَيَقُوْلُ اَنا الْقُرْآن الَّذِيْ كنت تجْهر بِي وتخفيني وتحبني فَاَنا حَبِيْبك وَمَنْ أحببته أحبه اللّٰه لَيْسَ عَلَيْك بعد مَسْأَلَة مُنكر وَنَكِير هم وَلَا حزن فيسأله مُنكر وَنَكِير ويصعدان وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن فَيَقُوْلُ لأفرشنك فراشا لينًا ولأدثرنك دثارا حسنا جميلا بِمَا اَسهرت ليلك وأنصبت نهارك قَالَ فيصعد الْقُرْآن اِلَى السَّمَاء أسْرع من الطّرف فَيسْأَل اللّٰه ذٰلِكَ لَهُ فيعطيه ذٰلِكَ فَيَجِيْء الْقُرْآن فينزل بِهِ ألف الف ملك من مقربي السَّمَاء السَّادِسَة فَيَجِيْء الْقُرْآن فيحييه فَيَقُوْلُ هَلْ استوحشت مَا زِدْت مُنْذُ فارقتك اَن كلمت اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى حَتّٰى أخذت لَك فراشا ودثارا ومصباحا وَقد جئْتُك بِهِ فَقُمْ حَتّٰى تفرشك الْمَلَائِكَة عَلَيْهِم السَّلَام قَالَ فتنهضه الْمَلَائِكَة إنهاضا لطيفا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره مسيرَة اَرْبَعمِائَة عَام ثُمَّ يوضع لَهُ فرَاش بطانته من حَرِيْر اَخْضَر حشوه الْمسك الأذفر وَيُوضَع لَهُ مرافق عِنْد رجلَيْهِ وَرَأسه من السندس والإستبرق ويسرج لَهُ سراجان من نور الْجَنَّة عِنْد رَأسه وَرجلَيْهِ يزهران اِلَى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ تضجعه الْمَلَائِكَة على شقه الْاَيمن مُسْتَقْبل الْقبْلَة ثُمَّ يُؤْتِي بياسمين الْجَنَّة وتصعد عَنهُ وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن

فَيَأْخُذ الْقُرْآن الياسمين فيضعه على أنفه غضا فيستنشقه حَتّٰى يبعث وَيرجع الْقُرْآن إِلى أهله فيخبرهم كل يَوْم وَلَيْلَة ويتعاهده كَمَا يتعاهد الْوَالِد الشفيق وَلَده بِالْخَيرِ فَإِن تعلم أحد من وَلَده الْقُرْآن بشره بِذَلِكَ وَإِن كَانَ عقبه عقب سوء دَعَا لَهُمْ بالصلاح والإقبال...... أَوْ كَمَا ذكر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ خَالِد بْن معدان لم يسمع من معَاذ

وَمَعْنَاهُ أنه يَجِيء ثَوَاب الْقُرْآن كَمَا قَالَ إِن اللُّقْمَة تَجِيء يَوْم الْقِيَامَة مثل أحد وَإِنَّمَا يَجِيء ثَوَابهَا انْتهى

قَالَ الْحَافِظ فِي إِسْنَاده من لَا يعرف حَاله وَفِي مَتنه غرابة كَثِيرَة بل نكارة ظَاهِرَة وَقد تكلم فِيهِ الْعقيلِيّ وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَغَيره عَن عبَادَة بن الصَّامِت مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے، جس شخص نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے ہوں، اسے بلند آواز میں تلاوت کرنی چاہیے، کیونکہ فرشتے اس کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں، اور اس کی قرأت کو غور سے سنتے ہیں، اور جنات سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان، جو ہوا میں رہتے ہیں، اور اس گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہیں، وہ بھی اس کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے ہیں، اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں اور وہ شخص اپنی تلاوت کے ذریعے، اپنے گھر سے اور اپنے آس پاس کے گھروں سے، فاسق جنوں اور سرکش شیطانوں کو پرے کر دیتا ہے، وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، اس پر نور کا خیمہ لگا دیا جاتا ہے، جس کے ذریعے آسمان والے یوں روشنی حاصل کرتے ہیں، جس طرح سمندر کی تاریکیوں میں، اور بیابان زمین پر، چمکتے ہوئے ستارے سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

جب قرآن کا عالم (یا قرآن کو پڑھنے والا) انتقال کر جاتا ہے، تو وہ خیمہ اٹھا لیا جاتا ہے، فرشتے آسمان سے دیکھتے ہیں، انہیں وہ نور نظر نہیں آتا، پھر فرشتے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک، ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور فرشتے ارواح میں سے، صرف اس کی روح کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں، پھر فرشتے ان لوگوں کا سامنا کرتے ہیں، جو لوگ ان کی حفاظت کے طور پر ہوتے تھے، پھر یہ تمام فرشتے اس دن تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں، جب اسے زندہ کیا جائے گا، جو بھی شخص اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتا ہے، اور پھر رات کو گھڑی بھر کے لئے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے، تو اس شخص کے بارے میں ہر گزرنے والی رات، آنے والی رات کو تلقین کرتی ہے کہ تم اس کی مخصوص گھڑی میں، اس کو بیدار کر دینا، اور تم اس کے لئے ہلکی رہنا، جب وہ شخص انتقال کر جاتا ہے، تو اس کے گھر والے، اس کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہوتے ہیں، تو قرآن انتہائی خوبصورت شکل میں، اُس کے پاس آتا ہے، اور اس کے سرہانے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے کفن کے اندر شامل ہوتا ہے، تو کفن سے پہلے اس کے سینے کے ساتھ قرآن لگا ہوا ہوتا ہے، جب اس شخص کو قبر میں رکھا جاتا ہے، اور مٹی ڈال دی جاتی ہے، اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، تو منکر اور نکیر اس شخص کے پاس آتے ہیں، اور قبر میں اسے بٹھا دیتے ہیں، تو قرآن آتا ہے، اور اس شخص، اور منکر اور نکیر کے درمیان آ جاتا ہے، وہ دونوں فرشتے قرآن سے کہتے ہیں: تم ایک طرف ہو جاؤ! تاکہ ہم اس سے حساب کتاب کریں، تو قرآن کہتا ہے: جی نہیں! رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی اور میرا دوست تھا، میں کسی صورت میں اِسے رُسوا نہیں ہونے دوں گا، اگر تم دونوں کو کسی بات کا حکم دیا گیا ہے، تو تم وہ کام کر لو! جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے، لیکن مجھے اپنی جگہ پر رہنے دو! کیونکہ میں اِس سے اُس وقت تک الگ

نہیں ہوؤں گا' جب تک اسے جنت میں داخل نہیں کروادیتا' پھر قرآن اپنے ساتھی (یعنی اس میت) کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: میں وہ قرآن ہوں' جسے تم بلند اور پست آواز میں پڑھتے تھے' میں تمہارا دوست ہوں' اور جس سے تم محبت کرتے ہو' اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے' منکر نکیر کے سوال کے بعد' تمہارے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور کوئی غم نہیں ہوگا' پھر منکر اور نکیر اس شخص سے سوال کرتے ہیں' پھر وہ دونوں اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' قرآن کہتا ہے: میں تمہارے لئے نرم بچھونا بچھاؤں گا' اور تمہارے اوڑھنے کے لئے عمدہ چادر دوں گا' یہ اس چیز کی وجہ سے ہے' جو تم رات کو جاگ کر میری تلاوت کرتے تھے اور دن میں بھی میرے ساتھ مصروف رہتے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر قرآن آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے' اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ' جتنی دیر میں پلک جھپکی جاتی ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیزیں عطا کردیتا ہے' پھر قرآن آتا ہے' تو اس کے ساتھ ایک' ایک ہزار (شاید دس لاکھ مراد ہے) فرشتے ہوتے ہیں' جو مقرب فرشتے ہوتے ہیں' جن کا تعلق چھٹے آسمان سے ہوتا ہے' پھر قرآن آکر اس شخص کو سلام کرتا ہے' اور کہتا ہے: کیا تمہیں پریشانی' تو نہیں ہوئی' جب میں تم سے جدا ہو کر گیا تھا' اس کے بعد میں نے' صرف اللہ تعالیٰ سے کلام کیا ہے' اور تمہارے بچھونا اور اوپر لینے کے لئے چادر اور چراغ لیا ہے' میں وہ لے کر تمہارے پاس آگیا ہوں' اب تم اُٹھو! تاکہ فرشتے تمہارے لئے بچھونا بچھادیں' راوی کہتے ہیں: تو فرشتے اسے نرمی سے اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے اس کی قبر کو' اتنا کشادہ کردیتے ہیں' جتنا چار سو سال کا فاصلہ ہوتا ہے' پھر اس کے لئے بچھونا بچھایا جاتا ہے' جو سبز رنگ کے ریشم کا ہوتا ہے' جس کے اندر مشک اذفر بھری ہوئی ہوتی ہے' اور اس کے لئے اس کے پاؤں کے پاس تکیہ رکھ دیا جاتا ہے' اس کے سرہانے سندس اور استبرق رکھ دیا جاتا ہے' اس کے لئے نور کے دو چراغ روشن کیے جاتے ہیں جو جنت کے نور کے ہوتے ہیں' ایک اس کے سرہانے کی طرف' اور ایک اس کے دونوں پاؤں کی طرف' وہ قیامت کے دن تک' اس شخص کے لئے روشنی کرتے ہیں' پھر فرشتے اس شخص کو دائیں پہلو کے بل لٹادیتے ہیں کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا ہے' پھر جنت کی یاسمین لائی جاتی ہے' پھر فرشتے اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' تو قرآن اس یاسمین کو لیتا ہے' اور اس شخص کی ناک پر رکھتا ہے' تو وہ شخص قیامت کے دن تک اسے سونگھتا رہے گا' پھر قرآن اس کے اہل خانہ کے پاس واپس جاتا ہے' اور روزانہ ان لوگوں کی خبریں دیتا ہے' قرآن اس شخص اتنا خیال رکھتا ہے' جس طرح کوئی مہربان باپ' اپنی اولاد کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھتا ہے' اگر اس میت کی اولاد میں سے کوئی قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے' تو قرآن اس میت کو خوشخبری سناتا ہے' اور اگر اس کے بعد' اس کے پسماندگان برے ہوں' تو پھر وہ اُن کے بہتری' اور نیکی کے لیے دعا کرتا ہے' (راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی انہوں نے ذکر کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کا ثواب آتا ہے' جیسا کہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: لقمہ' قیامت کے دن اُحد پہاڑ کی مانند ہو کر آئے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا ثواب آئے گا...... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایسا راوی بھی ہے' جس کی حالت کا پتہ نہیں ہے' اور اس کے متن میں انتہائی غرابت پائی جاتی

ہے بلکہ اس کا منکر ہونا ظاہر ہے' عقیلی اور دیگر حضرات نے اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے' ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اُن پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

932 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَاتَ لَيْلَة فِىْ خفَّة من الطَّعَام وَالشرَاب يُصَلِّي تراكضت حوله الْحور الْعين حَتّٰى يصبح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانے پینے کے حوالے سے ہلکا ہو کر رات بسر کرتا ہے' اور نماز ادا کرتا رہتا ہے' تو صبح ہونے تک حورعین اس کے گرد رہتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

933 - وَعَنْ عَمْرو بن عَبَسَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أقرب مَا يكون الرب من الْعَبْد فِىْ جَوف اللَّيْل الآخر فَإِن اسْتَطَعْت اَن تكون مِمَّن يذكر اللّٰه فِىْ تِلْكَ السَّاعَة فَكُن رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب' اُس وقت ہوتا ہے' جب وہ نصف رات کے وقت (عبادت کرے) تو اگر تم سے ہو سکے' تو تم بھی ان لوگوں میں ہو جاؤ' جو اُس گھڑی میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

934 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خيب اللّٰه امْرأ قَامَ فِىْ جَوف اللَّيْل فَافْتتح سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَفِىْ اِسْنَادِه بَقِيَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوائی کا شکار نہیں کرتا' جو نصف رات کے وقت کھڑا ہو کر' سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ''بقیہ'' ہے۔

935 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ اللّٰه ويضحك اِلَيْهِمْ ويستبشر بهم الَّذِىْ اِذا انكشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَ هَا بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ فَإِمَّا اَن يقتل وَإِمَّا اَن ينصره اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويكفيه فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِى هٰذَا كَيفَ صَبر لي بِنَفسِهِ وَالَّذِىْ لَهٗ امْرَأَة حَسَنَة وفراش لين حسن فَيقوم من اللَّيْل فَيَقُوْلُ يذر شَهْوَته ويذكرني وَلَو شَاءَ رقد وَالَّذِىْ اِذا كَانَ فِىْ سفر وَكَانَ مَعَه ركب فسهروا ثُمَّ هجعوا فَقَامَ من السحر فِىْ ضراء وسراء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور ان کی طرف مسکراتا ہے اور انہیں خوشخبری دیتا ہے ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے جنگ کے موقع پر اپنی جان لڑائی کے لئے پیش کرتا ہے تو یا تو شہید ہو جاتا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کفایت کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو! کہ کیسے اس نے میرے لئے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کیا ہے؟ ایک وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہو اور نرم بچھونا ہو اور وہ رات کو اٹھ کر (نوافل ادا کرے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اپنی خواہش نفس کو چھوڑ دیا ہے اور میرا ذکر کیا ہے اگر یہ چاہتا تو یہ سویا رہتا اور ایک وہ شخص جو سفر میں جا رہا ہو اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں اور وہ لوگ رات بھر سفر کرنے کے بعد سو جائیں اور یہ شخص تنگی اور پریشانی ہر حال میں اُٹھ کر نوافل ادا کرے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

936 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عجب رَبنَا تَعَالٰى من رجلَيْنِ رجل ثار عَن وطائه ولحافه من بَيْن اَهله وحبه اِلٰى صَلَاته فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی ثار عَن فراشه ووطائه من بَيْن حبه وَاَهله اِلٰى صَلَاته رَغْبَة فِيْمَا عِنْدِی وشفقة مِمَّا عِنْدِی وَرجل غزا فِي سَبِيْل اللّٰه وَانْهَزَمَ اَصْحَابه وَعلم مَا عَلَيْهِ فِي الانهزام وَمَا لَهٗ فِي الرُّجُوْع فَرجع حَتّٰى يهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی رَجَعَ رَجَاء فِيْمَا عِنْدِی وشفقة مِمَّا عِنْدِی حَتّٰى يهريق دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفظه:

اِن اللّٰه ليضحك اِلٰى رجلَيْنِ رجل قَامَ فِيْ لَيْلَة بَارِدَة من فراشه ولحافه ودثاره فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته مَا حمل عَبدِی هٰذَا على مَا صنع فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا رَجَاء مَا عندك وشفقة مِمَّا عندك فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قد اَعْطيته مَا رجا وآمنته مِمَّا يخَاف -وَذكر بَقِيَّته

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو اپنے بستر لحاف اور اہلیہ کو چھوڑ دیتا ہے اور اُٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جس نے اپنے بستر اور بچھونے کو چھوڑ دیا ہے اپنی بیوی سے الگ ہو کر نماز کی طرف آ گیا ہے یہ اس چیز کی رغبت رکھتا ہے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتا ہے جو میرے پاس ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں وہ یہ جانتا ہے کہ پسپائی کی صورت میں اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اسے (میدان جنگ کی طرف) واپس نہیں جانا چاہیے لیکن وہ واپس جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو! کہ یہ (میدان جنگ کی طرف) اس لئے واپس آیا ہے کیونکہ یہ اس چیز کی امید رکھتا ہے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتا ہے جو میرے پاس ہے یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا"۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے

حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے' ایک وہ شخص' جو سرد رات میں' اپنے بستر' لحاف اور اوڑھنے والی چیز کو چھوڑ کر اُٹھتا ہے' اور نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے جو یہ کام کیا ہے' اس نے یہ کیوں کیا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! اس نے اس چیز کی امید رکھی ہے' جو تیرے پاس ہے' اور یہ اس چیز سے ڈرا ہے' جو تیری طرف سے آسکتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے جس کی امید رکھی' میں اس کو وہ دیتا ہوں' اور جس چیز کا اسے خوف ہے' اس کے حوالے سے' میں اسے امن دیتا ہوں''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے۔

937 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرجل من أمتِي يَقُوْمُ من اللَّيْل يعالج نَفسه إِلَى الطّهُور وَعَلَيْهِ عقد فَإِذَا وضأ يَدَيْهِ انْحَلَّت عقدَة وَإِذَا وضأ وَجهه انْحَلَّت عقدَة وَإِذَا مسح رَأسه انْحَلَّت عقدَة وَإِذَا وضأ رجلَيْهِ انْحَلَّت عقدَة فَيَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ للَّذِيْنَ وَرَاء الْحجاب انْظُرُوْا إِلَى عَبدِي هٰذَا يعالج نَفسه يسألني مَا سَألنِي عَبدِي هٰذَا فَهُوَ لَهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اُٹھ کر' طہارت کے حصول کے لئے جاتا ہے' حالانکہ اس پر گرہیں ہوتی ہیں' جب وہ وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ پاؤں دھوتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسری طرف موجود اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جو اپنے آپ کے ساتھ یہ کام کر رہا ہے' میرا یہ بندہ مجھ سے جو چیز بھی مانگے گا' وہ اس کو ملے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

938 - وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله إِنَّهُ مَكْتُوْب فِي التَّوْرَاة لقد أعد الله للَّذِيْنَ تَتَجَافَى جنُوبهم عَن الْمَضَاجِع مَا لم تَرَ عين وَلَمْ تسمع أذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر وَلَا يُعلمهُ ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل قَالَ وَنَحْنُ نقرؤها (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِي لَهُم من قُرَّة أعين) السجدة الْآيَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ . قَالَ الْحَافِظ أَبُوْ عُبَيْدَة لم يسمع من عبد الله بن مَسْعُوْد وَقيل سمع

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تورات'' میں یہ تحریر ہے:

''وہ لوگ' جو اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' کسی کان نے' ان کے بارے میں سنا نہیں ہے' کسی انسان کے دل میں' ان کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا' اور کسی مقرب فرشتے یا کسی مرسل نبی کو (اس کا علم نہیں ہے' یا اس نے اس کے بارے میں بتایا نہیں ہے)

انہوں نے یہ بتایا: ہم یہ آیت تلاوت کرتے تھے:
"کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے؟"۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
حافظ کہتے ہیں: ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اور ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا

939 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تدع قیام اللَّیْل فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یدعه وَكَانَ اِذا مرض اَوْ كسل صلی قَاعِدا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحه

❀❀ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم رات کا قیام ترک نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے' یا تھکاوٹ کی وجہ سے (نوافل ادا نہیں کر سکتے تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نفل) نماز ادا کرتے تھے۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

940 - وَعَنْ طَارق بن شهَاب اَنه بَاتَ عِنْد سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لینْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ یُصَلِّی من آخر اللَّیْل فَكَاَنَّهُ لم یر الَّذِیْ كَانَ یظنّ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا علی هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَات لهَذِهِ الْجِرَاحَات مَا لم تصب المقتلة فَإِذَا صلی النَّاس الْعشَاء صدرُوْا عَن ثَلَاث مَنَازِل مِنْهُم من عَلَیْهِ وَلَا لَهُ وَمِنْهُم من لَهُ وَلَا عَلَیْهِ وَمِنْهُم من لَا لَهُ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل اغتنم ظلْمَة اللَّیْل وغفلة النَّاس فَركب فرسه فِی الْمعاصِی فَذٰلِكَ عَلَیْهِ وَلَا لَهُ وَمن لَهُ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل اغتنم ظلْمَة اللَّیْل وغفلة النَّاس فَقَامَ یُصَلِّی فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَیْهِ وَمن لَا لَهُ وَلَا عَلَیْهِ فَرجل صلی ثُمَّ نَام فَلَا لَهُ وَلَا عَلَیْهِ إِیاك والحقحقة وَعَلَیْكَ بِالْقَصْدِ وداومه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَفعه جمَاعَة

الْحَقْحَقَةُ بحاء ین مهملتین مفتوحتین وقافین الْاُوْلٰی سَاكِنة وَالثَّانِیَة مَفْتُوحَة هُوَ اَشد السّیر وَقِیْلَ هُوَ اَن یجْتَهد فِی السّیر ویلح فِیْهِ حَتّٰی تعطب رَاحِلَته اَوْ تقف وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے' تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنی عبادت کرتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' یوں لگا کہ جیسے انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ طارق بن شہاب کیا سوچ رہے ہیں؟ بعد میں طارق نے' ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرو' یہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جبکہ تم نے قتل کا جرم نہ کیا ہو' جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں' تو ان کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے ذمہ گناہ ہوتا ہے' ان کے حق میں کوئی چیز نہیں ہوتی' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں ہوتی ہے' اور ان کے خلاف نہیں

ہوتی' اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے نہ حق میں کچھ ہوتا ہے' اور نہ ان کے خلاف کچھ ہوتا ہے۔

ایک شخص جورات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور وہ معاصی کے بارے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے' اس شخص کو گناہ ہوتا ہے' اس شخص کو کچھ ملے گا نہیں' ایک وہ شخص ہے' جسے کچھ ملے گا اور اسے گناہ نہیں ہوگا' یہ وہ شخص ہے' جو رات کی تاریکیوں میں' لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور اس وقت نماز ادا کرتا ہے' تو اس شخص کو نیکی ملے گی اور اس کو کوئی گناہ نہیں ملے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جسے نہ کوئی نیکی ملے گی' اور نہ کوئی گناہ ملے گا' یہ وہ شخص ہے' جو نماز ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے' تو اسے مزید کوئی ثواب بھی نہیں ملے گا اور اسے کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا' تو تم پر لازم ہے' کہ تم انتہاء پسندی سے بچو! اور میانہ روی اختیار کرو اور باقاعدگی سے ایسا کرو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک جماعت نے' اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ ''الحقحقه'' میں دو دو مرتبہ 'ح' ہے' اور 'ق' ہے' اس سے مراد چلتے ہوئے تیزی سے چلنا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد یہ ہے: آدمی چلتے ہوئے بھرپور کوشش کرے' یا سفر کرتے ہوئے اتنی تیزی دکھائے کہ اپنی سواری کو تھکا دے یا اُسے ٹھہرنے پر مجبور کر دے' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔

941 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لنا لَيْسَ فِي الدُّنْيَا حسد إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ الرجل يغبط الرجل اَن يُعْطِيهِ اللّٰه المَال الْكثير فينفق مِنْهُ فيكثر النَّفَقَة يَقُوْلُ الْأُخر لَو كَانَ لِيْ مَال لأنفقت مثل مَا يُنْفق هَذَا وَاحسن فَهُوَ يحسده وَرجل يقْرَأ الْقُرْآن فَيقُوْمُ اللَّيْل وَعِنْده رجل إِلَى جنبه لَا يعلم الْقُرَان فَهُوَ يحسده على قِيَامه وَعَلى مَا علمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْقُرْآن فَيَقُوْلُ لَو عَلمنِيْ اللّٰه مثل هَذَا لقمت مثل مَا يَقُوْمُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ سَنَده لين

الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِهِ تمنى زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهَذَا حرَام بالِاتِّفَاقِ وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمني حَالَة كحالة المغبط من غير تمني زَوَالهَا عَنهُ وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هَذَا الحَدِيْث وَفِيْ نَظَائِره فَإِن كَانَت الْحَالة الَّتِيْ عَلَيْهَا المغبط محمودة فَهُوَ تمن مَحْمُود وَإِن كَانَت مذمومة فَهُوَ تمن مَذْمُوم يَأْثَم عَلَيْهِ المتمني

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرماتے تھے: دنیا میں' دو لوگوں پر رشک کیا جا سکتا ہے' آدمی کسی ایسے شخص پر رشک کر سکتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو' اور بکثرت خرچ کرتا ہو' تو آدمی یہ سوچے کہ کاش میرے پاس بھی اتنا مال ہوتا' تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا' جس طرح یہ شخص خرچ کرتا ہے' تو اس طرح وہ آدمی اُس شخص پر رشک کر سکتا ہے' اور ایک وہ شخص' جو قرآن پڑھتا ہے' اور رات کو اس کی تلاوت کرتا ہے' اس کے پاس اس کے پہلو میں' ایک ایسا شخص موجود ہوتا ہے' جو قرآن کا علم نہیں رکھتا' تو وہ اس پر رشک کرتا ہے کہ یہ نوافل ادا کر رہا ہے' اور اس پر رشک کرتا ہے' کہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے' تو وہ یہ سوچتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی' اس طرح علم

عطا کیا ہوتا' تو میں بھی اسی طرح نوافل ادا کرتا' جس طرح یہ شخص ادا کر رہا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند کمزور ہے۔

''حسد'' کا اطلاق اور مفہوم یہ ہے کہ جس سے حسد کیا جا رہا ہے' اس سے نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' یہ چیز بالاتفاق حرام ہے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اور مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ''رشک'' کیا جائے' اس سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جا رہا ہے' اس کے جیسی حالت حاصل کرنے کی خواہش کی جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ یہ خوبی دوسرے شخص سے زائل ہو جائے' اس حدیث میں یہی (یعنی رشک) مراد ہے' اس کی مثالیں بہت سی ہیں' اگر وہ حالت' جس پر رشک کیا جا رہا ہے' وہ لائق تعریف ہو' تو یہ آرزو بھی لائق تعریف ہوگی' اور اگر وہ حالت قابل مذمت ہوگی' تو پھر یہ آرزو بھی' قابل مذمت ہوگی اور آرزو کرنے والے شخص کو اس کے حوالے سے گناہ ہوگا۔

942 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو' اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس میں سے خرچ کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

943 - وَعَنْ يَزِيْد بن الْاَخنَس وَكَانَت لَهُ صُحْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنافس اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل أعطاهُ اللّٰه قُرْآنًا فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل وَالنَّهَار فَيَقُوْلُ رجل لَو اَن اللّٰه اَعْطَانِيْ مَا أعْطى فلَانا فأقوم بِهِ كَمَا يَقُوْمُ وَرجل اعطاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ ينفق مِنْهُ وَيتَصَدَّق فَيَقُوْلُ رجل مثل ذٰلِك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد نَحْوِه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم صرف دو آدمیوں پر رشک کرو! ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' اور وہ رات دن' اُس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' تو آدمی یہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ چیز عطا کر دیتا' جو فلاں کو عطا کی ہے' تو میں بھی اس کے ساتھ' اُسی طرح مصروف رہتا' جس طرح وہ مصروف رہتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو اور صدقہ کرتا ہو' تو آدمی کہے (اس بعد اُس کی مانند کلمات ہیں' یعنی اس پر رشک کا اظہار کرے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی مشہور اور ثقہ ہیں' اسے امام یعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' جو عمدہ سند کے ساتھ منقول ہے۔

944 - وَعَنْ فضالة بن عبيد وَتميم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَأَ عشر آيَات فِي لَيْلَة كتب لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار خير مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُولُ رَبك عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأ وارق بِكُل آيَة دَرَجَة حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى آخر آيَة مَعَه يَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْعَبد اقبض فَيَقُولُ الْعَبْد بِيَدِهِ يَا رب أَنْت أعلم يَقُولُ بِهَذِهِ الْخلد وَبِهَذِهِ النَّعِيم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَفِيهِ إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الشاميين وَرِوَايَته عَنْهُم مَقْبُولَة عِنْد الْأَكْثَرين

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' دس آیات کی تلاوت کرلے گا' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' کا ثواب نوٹ کیا جائے گا' اور ایک ''قنطار'' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جب قیامت کا دن ہوگا' تو تمہارا پروردگار فرمائے گا: تم تلاوت کرو! اور ہر ایک آیت کے عوض میں' ایک درجہ پر چڑھتے جاؤ' یہاں تک کہ آدمی کو جو آخری آیت آتی ہوگی' وہاں تک آدمی چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: قبضے (یعنی مٹھی) میں لو! تو بندہ اپنے ہاتھ کے ذریعے عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو زیادہ بہتر جانتا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ خلد ہے' اور یہ نعمتیں ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' جس نے اہل شام سے روایات نقل کی ہیں' اس کی اہل شام سے روایات' اکثر محدثین کے نزدیک مقبول ہیں۔

945 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ بِعشر آيَات لم يكْتب من الغافلين وَمن قَامَ بِمِائَة آيَة كتب من القانتين وَمن قَامَ بِأَلف آيَة كتب من المقنطرين

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة أبي سَوِيَّة عَن أبي حجيرة عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِنِّي لَا أعرف أَبَا سَوِيَّة بعدالة وَلَا جرح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مِنْ هَذِهِ الطَّرِيق أَيْضًا إِلَّا أَنه قَالَ: وَمن قَامَ بمائتي آيَة كتب من المقنطرين

قَوْله من المقنطرين أَي مِمَّن كتب لَهُ قِنْطَار من الْأجر

قَالَ الْحَافِظ من سُورَة تبَارك الَّذِي بِيَدِهِ الْملك إِلَى آخر الْقُرْآن ألف آيَة وَاللّٰهُ أعلم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نوافل میں' دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جائے گا' جو ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کیا جائے گا اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوسریہ کی ابوحجیرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو میں ابوسریہ

کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسی حوالے سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص نوافل میں دو سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

متن کے الفاظ ''مقنطرین'' سے مراد وہ شخص ہے جس کے نامہ اعمال میں اجر کا ایک ''قنطار'' نوٹ کیا جائے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: سورۂ ملک سے قرآن کے آخر تک ایک ہزار آیات ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ القنطار اثنا عشر ألف أُوقِيَّةَ الْأُوقِيَّةُ خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک ''قنطار'' بارہ ہزار ''اوقیہ'' کا ہوتا ہے اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

947 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ مائَة آيَة كتب لَهُ قنوت لَيْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتى آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعِمائَة آيَة كتب من العابدين وَمَنْ قَرَاَ خَمْسمِائَة آيَة كتب من الحافظين وَمَنْ قَرَاَ سِتمائَة آيَة كتب من الخاشعين وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آيَة كتب من المخبتين وَمَنْ قَرَاَ الف آيَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار ألف وَمِائَتَا أُوقِيَّة وَالْأُوقِيَة خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ قَالَ خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ ألفي آيَة كَانَ من الموجبين - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

الْمُوجب الَّذِیْ اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ الْجنَّة وَيُطلق اَيْضًا على من اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ النَّار

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایک رات میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جاتا جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ایک رات کے قنوت (یعنی نوافل ادا کرنے والے شخص) کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار ''قانتین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص چار سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار ''عابدین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار ''حافظین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص چھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار ''خاشعین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص آٹھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار ''مخبتین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' ہوتا ہے اور ایک ''قنطار'' بارہ سو ''اوقیہ'' کا ہوتا ہے اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جو شخص دو ہزار آیات کی تلاوت کر لے تو اس کا شمار ''واجب کرنے والوں'' میں

ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں:) ''واجب کرنے والی چیز'' سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کرے' جو اس کے لئے جنت کو واجب کردے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر بھی ہوتا ہے' جو کوئی ایسا کام کرتا ہے' جو اس کے لئے جہنم کو واجب کردیتا ہے۔

948 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حافظ على هؤلاء الصَّلَوَاتِ المكتوبات لم يكن من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مائة آية لم يكتب من الغافلين اَوْ كتب من القانتين . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَلَفْظِهٖ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا قَالَ: من صلى فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَة آية لم يكتب من الغافلين وَمَنْ صلى فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَتَي آية كتب من القانتين المخلصين

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ فِيْهَا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اَيْضًا: من قَرَاَ عشر آيات فِيْ لَيْلَةٍ لم يكتب من الغافلين

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ ''غافلین'' میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات کی تلاوت کرلے گا' اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شمار قانتین میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور یہ الفاظ اُنہی کے ہیں' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ایک رات میں' ایک سو آیات کی تلاوت نماز میں کرے گا' اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا' اور جو شخص ایک رات میں' نماز میں' دو سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار ''قانتین مخلصین'' میں ہوگا''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی ایک اور روایت' جس کے بارے میں' انہوں نے یہ کہا ہے: وہ بھی امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے (اُس روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

''جو شخص ایک رات میں' دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا''۔

12 - اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ صَلَاةِ الْاِنْسَانِ وَقِرَاءَتِهٖ حَالَ النُّعَاسِ

باب: اونگھ کے عالم میں' آدمی کے نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

949 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَلَفْظِهٖ: اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ

يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلَعَلَّهُ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ .

❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے' جب تک اس کی نیند ختم نہیں ہو جاتی' کیونکہ بعض اوقات' (یہ ممکن ہے) جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اونگھ رہا ہو' تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے دعائے مغفرت کر رہا ہو' لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے' کیونکہ ہو سکتا ہے' وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہو' اور اُسے اِس بات کا پتہ بھی نہ ہو''۔

950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا نعس اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فلينم حَتّٰى يعلم مَا يَقْرَؤُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ اِذا نعس اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاته فلينصرف وليرقد

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے' جب تک وہ (اتنے ہوش میں نہیں ہوتا) کہ اسے یہ پتہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر کے سو جانا چاہیے''۔

951 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ من اللَّيْل فاستعجم الْقُرْآن على لِسَانه فَلَمْ يدر مَا يَقُوْلُ فليضطجع

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

حديث950: صحيح البخاري - كتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم - حديث:208صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب أمر من نعس في صلاته - حديث:1349مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب النوم والاضطجاع إذا نعس المصلي في صلاته إذا استعجم - حديث:1774موطأ مالك - كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل - حديث:259سنن أبي داود - كتاب الصلاة' أبواب قيام الليل - باب النعاس في الصلاة' حديث:1128سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في المصلي إذا نعس - حديث:1366السنن للنسائي - كتاب الغسل والتيمم' باب الأمر بالوضوء من النوم - حديث: 441مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يلتبس عليه القرآن في الصلاة - حديث:4083السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' النعاس - حديث:151السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من نعس في صلاته فليرقد حتى يذهب عنه النوم' حديث:4389مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 11762مسند الحميدي - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث: 180مسند أبي يعلى الموصلي - أبو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي' حديث:2734

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہو اور قرآن پڑھتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑانے لگے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من نوم الْإِنْسَان إِلَى الصَّباح وَترك قيام شَيْءٍ من اللَّيْل

آدمی کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل کو مطلق طور پر ترک کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

952 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل نَام لَيْلَة حَتَّى أصبح قَالَ ذَاك رجل بَال الشَّيْطَان فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ فِي أُذُنَيْهِ على التَّثْنِيَة من غير شكّ وَرَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح عَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَقَالَ فِي أُذُنه- على الْإِفْرَاد من غير شكّ وَزَاد فِي آخِره: قَالَ الْحسن إِن بَوْله وَاللّٰه ثقيل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' جو صبح ہونے تک ساری رات سویا رہتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے کانوں میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے اس میں لفظ ''کانوں'' نقل کیا ہے' یعنی تثنیہ کا صیغہ نقل کیا ہے اور کسی شک کے بغیر کیا ہے' یہی روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے لفظ ''کان'' یعنی مفرد نقل کیا ہے اور یہ بھی کسی شک کے بغیر کیا ہے' اور انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: شیطان کا پیشاب' اللہ کی قسم! بوجھل ہوتا ہے۔

953 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ الْعَبْد الصَّلَاة من اللَّيْل اَتَاهُ ملك فَقَالَ لَهُ قُم فَقَدْ اَصبحت فصل وَاذْكُر رَبك فيأتيه الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ عَلَيْك ليل طَوِيل وسوف تقوم فَإِن قَامَ فصلى أصبح نشيطا خَفِيف الْجِسْم قرير الْعين وَإِن هُوَ أطَاع الشَّيْطَان حَتّٰى أصبح بَال فِي أُذُنه

امام طبرانی نے' معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ رات کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے' اور اس سے کہتا ہے: اُٹھو! صبح ہونے والی ہے' تم نماز ادا کرو اور تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو! اور ایک شیطان اس کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے: ابھی رات بہت لمبی

ہے تم تھوڑی دیر بعد اُٹھ جانا' اگر وہ شخص اٹھ کر نماز ادا کر لے تو صبح کے وقت وہ تازہ دم اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اگر وہ شیطان کی پیروی کرے تو وہ ایسے عالم میں صبح کرتا ہے کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہوتا ہے''۔

954 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد الله لَا تكن مثل فلان كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فترك قيام اللَّيْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مجھے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہوجانا' جو پہلے رات کو نوافل ادا کیا کرتا تھا' اور پھر اس نے رات کے نوافل ترک کر دیئے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

955 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعْقد الشَّيْطَان على قَافِيَة رَأس اَحَدُكُمْ إِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد يضْرب على كل عقدَة عَلَيْك ليل طَوِيل فارقد فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر الله انْحَلَّت عقدَة فَإِن تَوَضَّأ انْحَلَّت عقدَة فَإِن صلى انْحَلَّت عقدَة فَأصْبح نشيطا طيب النَّفس وَإِلَّا أصبح خَبيث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: فَيُصْبِح نشيطا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا وَإِن لم يفعل أصبح كسلان خَبيث النَّفس لم يصب خيرا – وَتقدم فِي الْبَاب قبله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی گردن پر گرہ لگاتا ہے' جب آدمی سونے لگتا ہے' وہ تین گرہیں لگاتا ہے' اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے: رات بڑی لمبی ہے' تم سوئے رہو! اگر آدمی بیدار ہو کر' اللہ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اگر آدمی وضو کرے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر نماز ادا کرے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اور آدمی صبح کے وقت تازہ دم' خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ آدمی کا مزاج بھی خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی صبح کے وقت تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر اس نے ایسا نہ کیا ہو' تو صبح کے وقت وہ کاہل ہوتا ہے' اور اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور اسے بھلائی حاصل نہیں ہوتی''۔

یہ روایت اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

956 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت أم سُلَيْمَان بن دَاوُد لِسُلَيْمَان يَا بني لَا تكْثر النّوم بِاللَّيْلِ فَإِن كَثْرَة النّوم بِاللَّيْلِ تتْرك الرجل فَقِيرا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا' کیونکہ رات کے وقت زیادہ سونا' آدمی کو قیامت کے دن فقیر بنادے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال ہے۔

957 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَيضا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلِم ذكر وَلَا اُنْثَى يَنَام اِلَّا وَعَلَيهِ جرير مَعْقُود فَإِن هُوَ تَوَضَّا وَقَامَ اِلَى الصَّلاة أصبح نشيطا قد أصَاب خيرا وَقد انْحَلَّت عقده كلهَا وَإِن اسْتَيقَظَ وَلَمْ يذكر اللّٰه أصبح وعقده عَلَيْهِ وَأصْبح ثقيلا كسلان وَلَمْ يصب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان وَتقدم لفظ ابْن خُزَيْمَة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سو جائے' تو اس پر گرہ لگی ہوئی رسی لگا دی جاتی ہے' اگر وہ اُٹھ کر وضو کرے اور نماز کی طرف جائے' تو صبح کے وقت وہ تازہ دم ہوتا ہے' اُسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے' اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں' اور اگر وہ بیدار ہونے کے بعد اللہ کا ذکر نہ کرے' تو صبح کے وقت اس پر گرہ موجود ہوتی ہے' اور وہ بوجھل اور سست ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ' اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

958 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه يبغض كل جعظري جواظ صخاب فِي الْاَسْوَاق جيفة بِاللَّيْلِ حمَار بِالنَّهَارِ عَالم بِاَمْر الدُّنْيَا جَاهِل بِاَمْر الْاخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه والأصبهاني وَقَالَ اَهْل اللُّغَة الجعظري الشَّدِيد الغليظ والجواظ الأكول والصخاب الصياح انْتهى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج' زیادہ کھانے پینے والے' بازاروں میں چیخ' چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو رات کے وقت مردار کی طرح پڑے ہوتے ہیں' جو دن کے وقت گدھے کی طرح ہوتے ہیں' جو دنیا سے متعلق امور سے واقف ہوتے ہیں' اور آخرت سے متعلق امور سے ناواقف ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کو اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اہل لغت کہتے ہیں: ''جعظری'' سے مراد شدت پسند اور سخت مزاج ہے' لفظ ''جواظ'' سے مراد زیادہ کھانے پینے والا ہے' لفظ ''صخاب'' سے مراد چیخ' چیخ کر بولنے والا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

التَّرْغِيْب فِيْ آيَات وأذكار يقُوْلهَا اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى

باب: چند آیات اوراذ کار سے متعلق ترغیبی روایات جنہیں آدمی صبح اور شام کے وقت پڑھے گا

959 - عَنْ مُعَاذ بن عبد الله بن خبيب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ خرجنَا فِيْ لَيْلَة مطر وظلمة شَدِيْدَة نطلب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّي بِنَا فادركناه فَقَالَ قل فَلَمْ اَقل شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قل فَلَمْ اَقل شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قل قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَقُوْلُ قَالَ قل هُوَ اللّٰهُ اَحَد والمعوذتين حِيْنَ تصبح وَحين تمسى ثَلَاث مَرَّات تكفيك من كل شَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حسن صَحِيْح غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُسْنَدًا ومرسلا

❀❀ معاذ بن عبداللہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک رات جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی شدید تھی ہم نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں ہم آپ ﷺ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھو تم صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی انہیں تین مرتبہ پڑھو یہ ہر چیز کے حوالے سے تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے امام نسائی نے یہ روایت مسند اور مرسل دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

960 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْنَ يصبح ثَلَاث مَرَّات أعوذ بِاللّٰهِ السَّمِيْع الْعَلِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَقَرَأَ ثَلَاث آيَات من آخر سُوْرَة الْحَشْر وكل اللّٰه بِهِ سَبْعِيْنَ ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِي وَاِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم مَاتَ شَهِيدا وَمَنْ قَالهَا حِيْنَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمنزلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة خَالِد بن طهْمَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ بعض النّسخ حسن غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

"میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں"

اس کے بعد آدمی سورۂ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو شہید ہونے کے طور پر مرے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا تو یہ اس کی مانند ہوگا (یعنی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

یہ روایت امام ترمذی نے خالد بن طہمان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے بعض

نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

961 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ حِين يصبح فسبحان اللّٰه حِيْن تمسون وَحين تُصبحُونَ وَله الْحَمد فِي السَّمٰوَات وَالْاَرْض وعشيا وَحين تظهرُوْنَ يخرج الْحَيّ من الْمَيِّت وَيخرج الْمَيِّت من الْحَيّ ويحيي الْاَرْض بعد مَوتهَا وَكَذٰلِكَ تخرجُونَ الرّوم اُدْرك مَا فَاتَهُ فِيْ يَوْمه ذٰلِكَ وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي اُدْرك مَا فَاتَهُ فِيْ ليلته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس وقت جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو' اور ہر طرح کی حمد' اُسی کے لیے مخصوص ہے' آسمانوں میں اور زمین میں' رات کے وقت بھی' اور جب تم دوپہر کرتے ہو' اس وقت بھی' وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے' اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے' اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد' وہ اسے زندگی دیتا ہے' اسی طرح تمہیں بھی نکالا جائے گا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کا' اُس دن' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو' وہ آدمی اس تک پہنچ جاتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' اس کا اس رات میں' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو' وہ شخص اس کے اجر و ثواب تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

962 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الاسْتِغْفَار اَللّٰهُمَّ اَنْت رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت خلقتني وَاَنا عَبدك وَاَنا على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت أعوذ بك من شَرّ مَا صنعت اَبُوء لَك بنعمتك عَلَيّ وأبوء بذنبي فَاغْفِر لي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت من قَالَهَا موقنا بهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة وَمَنْ قَالَهَا موقنا بهَا حَتّٰى يصبح فَمَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده: لَا يَقُوْلهَا اَحَد حِيْن يُمْسِي فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يصبح اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَلَا يَقُوْلهَا حِيْن يصبح فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يُمْسِي اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

وَلَيْسَ لشداد فِي الْبُخَارِيّ غير هٰذَا الحَدِيْث وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان وَالْحَاكِم من حَدِيْث بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوء بباء مُوَحدَة مَضْمُومَة وهمزة بعد الْوَاو ممدودا مَعْنَاهُ أقرّ وأعترف

❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سید الاستغفار یہ کلمات ہیں: ''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر' اپنی استطاعت کے مطابق کاربند ہوں' میں نے جو کیا ہے' اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں'

تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت' صرف تو ہی کر سکتا ہے''

جو شخص شام کے وقت' ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے' انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس رات میں انتقال کر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے' صبح کے وقت انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس دن میں انتقال کر گیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور شام ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

صحیح بخاری میں' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے' یہ امام ابوداؤد' امام ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''ابوء'' میں 'ب' ہے' جس پر پیش ہے' اور 'وٗ' کے بعد 'ء' ہے' اس کا مطلب ہے: میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

963 - وَرُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ منا من حلف بالأمانة وَلَیْسَ منا من خَان امْرأ مُسلما فِیْ اَهله وخادمه

وَمن قَالَ: حِیْن یُمْسِی وَحین یصبح اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أشهدك بانك اَنْتَ اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شریك لَكَ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك اَبُوء بنعمتك عَلَیّ وأبوء بذنبی فَاغْفِر لی اِنَّهٗ لَا یغْفر الذُّنُوب غَیْرك فَاِن قَالَهَا من یَوْمه ذٰلِكَ حِیْن یصبح فَمَاتَ من یَوْمه ذٰلِكَ قبل اَن یُمْسِی مَاتَ شَهِیدا وَاِن قَالَهَا حِیْن یُمْسِی فَمَاتَ من لیلته مَاتَ شَهِیدا ۔ رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ وَغَیْره

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو امانت کے نام کا حلف اٹھائے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی مسلمان کے ساتھ' اس کے اہل خانہ' یا خادم کے حوالے سے خیانت کرے''۔ اور جو شخص شام کے وقت' یا صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں تجھے اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' اور تیرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف' تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے! کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا''

اگر وہ شخص دن میں' صبح کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں' شام ہونے سے پہلے انتقال کر جائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر وہ شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

964 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ مَا لقِیت من عقرب لدغتنی البارحة قَالَ اما لَو قلت حِیْن امسیت اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضُرك . رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَلَفظه: من قَالَ حِیْن يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّات اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضره حمة تِلْكَ اللَّيْلَة

قَالَ سُهَيْل فَكَانَ اَهْلنَا تعلموها فَكَانُوا يَقُوْلُوْنَهَا كل لَيْلَة فلدغت جَارِيَة مِنْهُم فَلَمْ تجد لَهَا وجعا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ الْحمة بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْمِيم هُوَ السم وَقِيْلَ لدغة كل ذِیْ سم وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات' جوبھی بچھومیرے سامنے آیا اس نے مجھے ڈس لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے ہوتے: ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے' جو اُس نے پیدا کی ہے''۔

تو اُن بچھوؤں نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اُس چیز کے شر سے' جسے اُس نے پیدا کیا ہے''

تو اس رات میں کوئی تکلیف دینے والی چیز اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

سہیل بیان کرتے ہیں: ہمارے اہل خانہ' ان کلمات کو سیکھ کر روزانہ ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے' ایک مرتبہ ان میں سے ایک لڑکی کو ایک ڈسنے والی چیز نے ڈس لیا' لیکن اسے تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جو امام ترمذی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

لفظ ''الحمۃ'' میں 'ح' پر پیش' ہے اس کے بعد 'م' تخفیف کے ساتھ ہے' اس سے مراد زہر ہے' اور ایک قول کے مطابق ہر زہریلے جانور کا ڈسنا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا کوئی اور مفہوم ہے۔

965 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِیْن يصبح وَحِیْن يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مائَة مرّة لم يَاْتِ اَحد يَوْم الْقِيَامَة بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحد قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِهٖ من قَالَ اِذا أصبح مائَة مرّة وَاِذَا اَمْسٰی مائَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غفرت ذنُوبه وَاِن كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: ''سبحان اللہ وبحمدہ''

تو قیامت کے دن کوئی بھی شخص اُس سے زیادہ فضیلت والا عمل لے کر نہیں آئے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے

اتنی ہی تعداد میں' یا اس سے زیادہ تعداد میں اِن کلمات کو پڑھا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے لفظ سبحان العظیم وبحمدہ نقل کیا ہے' یہ روایت ابن ابودنیا نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اُن کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص صبح کے وقت' ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے گا' اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں"۔

966 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهٗ لَهٗ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير فِیْ يَوْم مائَة مرّة كَانَت لَهٗ عدل عشر رِقَاب وَكتب لَهٗ مائَة حَسَنَة ومحيت عَنهُ مائَة سَيِّئَة وَكَانَت لَهٗ حرْزا من الشَّيْطَان يَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِی وَلَمْ يَاْتِ اَحد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رجل عمل اكثر مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"

تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی' اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور اس دن میں' یہ اُس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا' اور اس دن کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت عمل نہیں کیا ہوگا' ماسوائے اس شخص کے' جس نے یہی عمل زیادہ تعداد میں کیا ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

967 - وَعَنْ اَبان بن عُثْمَان قَالَ سَمِعت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يَقُوْلُ فِیْ صباح كل يَوْم وَمَسَاء كل لَيْلَة بِسم اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يضر مَعَ اسْمه شَیْءٌ فِی الْاَرْض وَلَا فِی السَّمَاء وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيم ثَلَاث مَرَّات فيضره شَیْءٌ وَكَانَ اَبان قد اَصَابَهٗ طرف فالج فَجعل الرجل ينظر اِلَيْهِ فَقَالَ اَبان مَا تنظر اما اِن الحَدِيْث كَمَا حدثتك وَلٰكِنِّیْ لم اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ ليمضی اللّٰه قدره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو بھی بندہ روزانہ صبح کے وقت اور رات کو شام کے وقت' یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لے:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے اسم کے ہمراہ' زمین میں اور آسمان میں کوئی چیز نقصان

نہیں پہنچا سکتی' اور وہ (اللہ تعالیٰ) سننے والا اور علم رکھنے والا ہے"
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی"

ابان نامی راوی کو ایک طرف فالج ہو گیا' ایک شخص نے حیرانی کے ساتھ ان کو دیکھا' تو ابان نے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث اُسی طرح ہے' جس طرح میں نے تمہیں بیان کی تھی' لیکن ایک دن میں نے یہ کلمات نہیں پڑھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تقدیر کے فیصلے کو جاری کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

968 - وَعَنْ اُم الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَی حسبی اللّٰه لَا اِلَه اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تو کلت وَهُوَ رب الْعَرْش الْعَظِیْم سبع مَرَّات کَفاهُ اللّٰه مَا اهمه صَادِقا کَانَ اَوْ کَاذِبًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰکَذَا مَوْقُوفًا وَرَفعه ابْن السّنی وَغَیْرِهٖ وَقد یُقَال اِن مثل هٰذَا لَا یُقَال من قبل الرَّای وَالاجْتِهَاد فسبیله سَبِیْل الْمَرْفُوْع

❀❀ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت' یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لے:

"میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اسی پر میں نے توکل کیا' اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے"

تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام پریشانیوں کے حوالے سے' اس کے لئے کفایت کر جائے گا' خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' ابن سنی اور دیگر حضرات نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی جاتی ہے: اس طرح کے کلمات' اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے بیان نہیں کیے جاسکتے' تو اب اس کی صورت "مرفوع" حدیث کی ہو سکتی ہے۔

969 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یصبح اَوْ یُمْسِی اللّٰهُمَّ اِنِّی اَصبحت اشهدك وَاشهد حَمَلَة عرشك وملائکتك وَجَمِیْع خلقك اَنَّك اَنْت لَا اِلَه اِلَّا اَنْت وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك أعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار فَمَنْ قَالَهَا مرَّتَیْنِ أعتق اللّٰه نصفه مِنَ النَّار وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أعتق اللّٰه ثَلَاثَة اَرْبَاعه مِنَ النَّار فَاِن قَالَهَا اَرْبعا أعْتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد فِیْهِ بعد اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شریك لَك ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَمْ یقل أعتق اللّٰه اِلَی آخِره وَقَالَ اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا أصَاب من ذَنْب فِی یَوْمه ذٰلِكَ فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسَی غفر اللّٰه لَهُ مَا أصَاب فِی لیلته تِلْكَ ۔ وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْد التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے صبح کی' اس عالم میں کہ میں' تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو' اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو' اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا' جو شخص یہ کلمات دو مرتبہ پڑھے گا' اللہ تعالیٰ' اس کے نصف حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا' جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا' اور اگر آدمی یہ کلمات چار مرتبہ پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''مگر تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ کلمات نقل نہیں کیے: ''اللہ تعالیٰ آزاد کر دے گا'' اس سے لے کے آخر تک (کلمات انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں) انہوں نے یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے' اس دن کے ہونے والے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور اگر آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے' تو اس نے اس رات میں جو گناہ کیے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا''۔

''جامع ترمذی'' میں یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

970 - وَعَنْ اَبِىْ عَيَّاش رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير كَانَ لَهُ عدل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل وَكتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنْهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ فِي حرز من الشَّيْطَان حَتّٰى يُمسِي فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسَى كَانَ لَهُ مثل ذٰلِكَ حَتّٰى يصبح

قَالَ حَمَّاد فَرَاى رجل رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يرى النَّائِم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَبَا عَيَّاش يحدث عَنْك بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عَيَّاش

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفظِهِ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن السّني وَزَاد: "يحيي وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوْت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير" -وَاتَّفَقُوْا كلهم على الْمَنَام . اَبُوْ عَيَّاش بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت والشين الْمُعْجَمَة وَيُقَال ابْن اَبِىْ عَيَّاش ذكره الْخَطِيب وَيُقَال ابْن عَيَّاش الزرقي الْاَنْصَارِيّ ذكره اَبُوْ اَحْمد وَالْحَاكِم واسْمه زيد بن الصَّامِت وَقِيْلَ زيد بن النُّعْمَان وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَلَيْسَ لَهُ فِي الْاُصُوْل السِّتَّة غير هٰذَا الحَدِيْث فِيمَا اَعْلَمُ وَحَدِيْث آخر فِيْ قصر الصَّلَاة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقِيْلَ بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْءَ من جنسه وبالفتح مَا عادله من غير جنسه

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو یہ چیز اس کے لئے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند شمار ہوگی' اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے' اور شام تک یہ عمل' اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوگا اور جو شخص شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے' تو اگلے دن صبح تک اسے بھی یہی فضیلت نصیب ہوگی''۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوعیاش نے' آپ کے حوالے سے' اس اس طرح کی حدیث بیان کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور ابن سنی نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

خواب نقل کرنے کے بارے میں' یہ تمام حضرات متفق ہیں۔

ابوعیاش نامی راوی کا جہاں تک تعلق ہے' تو ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوعیاش ہیں' خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ایک قول کے مطابق یہ ابن عیاش زرقی انصاری ہیں' ابواحمد اور امام حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے' ان کا نام زید بن صامت ہے' اور ایک قول کے مطابق زید بن نعمان ہے' اور ایک قول کے مطابق کچھ اور ہے' میرے علم کے مطابق ''صحاح ستہ'' میں ان کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' البتہ امام ابوداؤد نے' نماز قصر کرنے سے متعلق' ایک حدیث ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ ''العدل'' میں 'ع' پر 'زیر' ہے' اور ایک لغت کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' اس سے مراد مثل ہے' ایک قول کے مطابق اگر 'زیر' ہو تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو' اور اس کے برابر ہو' اور اگر 'زبر' کے ساتھ ہو' تو وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو' لیکن اس کے برابر ہو۔

971 - وَعَنْ اَبِیْ سَلامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَمْطُور الحبشی انه كَانَ فِیْ مَسْجِد حمص فمر بِهٖ رجل فَقَالُوْا هٰذَا خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِیْ بِحَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يتداوله بَيْنك وَبَيْنه الدَّجّال فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلا اِلَّا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يرضيه

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفظ لَهُ وَالتِّرمِذِی من رِوَايَةِ اَبِیْ سعد سعيد بن الْمَرْزُبَان عَنْ اَبِیْ سَلَمَة عَن ثَوْبَان وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِی بعض النّسخ حسن صَحِيح وَهُوَ بعيد وَعِنْده وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَيَنْبَغِی اَن يجمع بَيْنَهُمَا فَيُقَال وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا ورسولا

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَن سَابق عَنْ اَبِیْ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم فَقَالَا عَنْ اَبِیْ سَلام سَابق بن نَاجِية وَعند اَحْمد اَنه يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاث مَرَّات حِيْن يُمْسِی وَحين يصبح وَهُوَ فِی مُسْلِم من حَدِيثِ اَبِیْ سعيد من غير ذكر الصَّباح والمساء وَقَالَ فِی آخِره وَجَبت لَهُ الْجَنَّة صحح ابْن عبد الْبر النمرى فِی الِاسْتِيعَاب رِوَايَةِ ابْن مَاجه وَقَالَ رَوَاهُ وَكِيع عَن مسعر عَنْ اَبِیْ عقيل عَنْ اَبِیْ سَلامَة عَن سَابق فَاَخْطَاَ فِيهِ وَكَذَا فِی سَلام اَبِیْ سَلامَة فَاَخْطَاَ فِيهِ قَالَ وَلَا يَصح سَابق فِی الصَّحَابَة

❀❀ ابوسلام جو مطور حبشی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ حمص کی مسجد میں موجود تھے اُن کے پاس سے ایک شخص گزرا تو لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خادم ہیں تو ابوسلام اُٹھ کر ان صاحب کے پاس گئے اور بولے: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور اس کے حوالے سے آپ کو کوئی اُلجھن نہ ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی ان پر ایمان رکھتے ہیں)''

تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو راضی کردے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی نے یہ روایت ابوسعد سعید بن مرزبان کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نسخوں میں یہ بات مذکور ہے: یہ حسن صحیح ہے لیکن یہ بات بعید از امکان ہے اور امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہیں'' -تو اب مناسب یہ ہے کہ ان دونوں کو جمع کرلیا جائے اور یہ کہا جائے:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے سے راضی ہوں''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے سابق کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے خادم سے نقل کی ہے یہی امام احمد اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ابوسلام سابق بن ناجیہ کے حوالے سے منقول ہے امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ اور شام کے وقت تین مرتبہ پڑھے جائیں گے''۔

امام مسلم کی نقل کردہ روایت ابوسعید کے حوالے سے منقول ہے اور اس میں صبح اور شام کا ذکر نہیں ہے اور انہوں نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے''

علامہ ابن عبدالبر نمری نے کتاب ''الاستیعاب'' میں اس روایت کو مستند قرار دیا ہے' جو امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے' یہ روایت مسعر کے حوالے سے' ابوعقیل کے حوالے سے' ابوسلامہ کے حوالے سے' سابق سے نقل کی ہے اور اس میں غلطی کی ہے' اور اسی طرح سلام ابوسلامہ کے بارے میں بھی انہوں نے غلطی کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے کہ ''سابق'' کا شمار صحابہ کرام میں کیا جائے۔

972 - وَعَنْ المنيذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يكون بإفريقية قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ إِذا أصبح رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَأَنا الزعيم لآخذن بِيَدِهِ حَتّٰى أدخله الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت منیذر رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' یہ افریقہ میں ہوتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

973 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّام البياضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح اللَّهُمَّ مَا أصبح بِي من نعْمَة أَوْ بِأحد من خلقك فمنك وَحدك لَا شريك لَك فلك الْحَمد وَلَك الشُّكْر فَقَدْ أدّى شكر يَوْمه وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ حِيْن يُمْسِي فَقَدْ أدّى شكر ليلته . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس بِلَفْظ دون ذكر الْمسَاء وَلَعَلَّه سقط من أَصْلِي

❀ حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! جو بھی مجھ پر نعمت ہے' یا تیری مخلوق میں سے' جس کسی پر بھی نعمت ہے' تو وہ صرف تیری طرف سے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے' ہر طرح کا شکر تیرے لئے مخصوص ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ شخص اس دن کا شکر ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' تو وہ اس رات کا شکر ادا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں شام کو پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے' شاید یہ اصل سے ساقط ہو گئے ہوں۔

حدیث972: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم من اسمه منيذر - منيذر الأسلمي حديث:17629

974 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سبح الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى كَانَ كمن حج مائة حجّة وَمَنْ حمد الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى كَانَ كمن حمل على مائة فرس فِيْ سَبِيْل الله اَوْ قَالَ غزا مائة غَزْوَة فِيْ سَبِيْل الله وَمَنْ هلل الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى كَانَ كمن أعتق مائة رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام وَمَنْ كبر الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بِالْعَشى لم يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَحَد بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ سُفْيَان الْحِمْيَرِي واسمه سعيد بن يحيى عَن الضَّحَّاك بن حمرَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ سُفْيَان وَالضَّحَّاك وَعَمْرو بن شُعَيْب يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِم وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَلَفْظِهٖ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مائة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائة بَدَنَة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مائة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائة فرس يحمل عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْل الله وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من عتق مائة رَقَبَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا لم يجىء يَوْمَ الْقِيَامَة اَحَد بِعَمَل أفضل من عمله اِلَّا من قَالَ مثل قَوْلِهٖ اَوْ زَاد عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے ایک سو حج کیے ہوں اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ الحمدللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اللہ کی راہ میں ایک سو گھوڑے دیے ہوں یا جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک سو جنگوں میں حصہ لیا ہو جو شخص صبح وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو اس دن میں اور کسی نے اس کے عمل سے زیادہ عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ابوسفیان حمیری جن کا نام سعید بن یحیٰی ہے ان کے حوالے سے ضحاک بن حمرہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: ابوسفیان ضحاک اور عمرو بن شعیب ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو یہ ایک سو قربانیاں کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے

ایک سومرتبہ الحمدللہ پڑھے گا' تو یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دیے جائیں اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے گا' تو یہ ایک سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے یہ کلمات ایک سو مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا' جس کا عمل اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کی مانند یہ کلمات پڑھے ہوں' یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں۔

975 - وَعَنْ عبد الحميد مولى بنى هَاشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أمه حدثته وَكَانَت تخْدم بعض بَنَات النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْنة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثتها اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعلمهَا فَيَقُوْلُ قولى حِيْن تصبحين سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه كَانَ وَمَا لم يَشَأ لم يكن أَعْلَمُ اَن اللّٰه على كل شَيْءٍ قدير وَاَن اللّٰه قد اَحَاط بِكُل شَيْءٍ علما فَاِنَّهٗ من قالهن حِيْن يصبح حفظ حَتّٰى يُمْسِي وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي حفظ حَتّٰى يصبح . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَأم عبد الحميد لَا أعرفهَا

❀❀ عبدالحمید' جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں' نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی نے اُس خاتون کو یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت حاصل نہیں ہوسکتی' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا' وہ ہوا' اور جو اس نے نہیں چاہا' وہ نہیں ہوا' میں یہ بات جانتی ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علمی اعتبار سے احاطہ کیا ہوا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو شخص صبح کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک حفاظت میں رہے گا' اور جو شخص شام کے وقت' ان کلمات کو پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' (حافظ عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں:) ام عبدالحمید نامی خاتون سے میں واقف نہیں ہوں۔

976 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدع هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالك الْعَفو والعافية فِيْ ديني ودنياى وَاَهلي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عوراتي وآمن روعاتي اَللّٰهُمَّ احفظني من بَيْن يَدي وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيني وَعَنْ شمَالي وَمِنْ فَوقِي وَاَعُوْذ بعظمتك اَن أغتال من تحتي . قَالَ وَكِيع وَهُوَ ابْن

الْجراح يَعْنِيْ الْخَسْف ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے:

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا' تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے بارے میں معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرما اور پریشان کن معاملات میں امن نصیب فرما' اے اللہ! میرے آگے سے' میرے پیچھے سے میرے دائیں سے' میرے بائیں سے' میرے اوپر سے' میری حفاظت فرما' میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ نیچے کی طرف سے' میرے ساتھ کوئی خرابی ہو''

وکیع بن جراح کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

977 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ وَهُوَ فِيْ اَرْض الرّوم اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ غدْوَة لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَكن لَهٗ قدر عشر رِقَاب وَاَجَارَهُ اللّٰه من الشَّيْطَان وَمَنْ قَالَهَا عَشِيَّة مثل ذٰلِك ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتقدم لَفظِه فِيْمَا يَقُوْلُ بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب ۔ وَزَاد اَحْمد فِيْ رِوَايَته بعد قَوْلِه وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَقَالَ كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرَفعه اللّٰه بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ كعشر رِقَاب وَكن لَهٗ مسلحة مُن اَوَّل النَّهَار اِلٰى آخِره وَلَمْ يعْمل يَوْمَئِذٍ عملا يقهرهن فَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَمثل ذٰلِك ۔ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِ اَحْمد وإسنادهما جيد المسلحة بِفَتْح الْمِيم وَاللَّام وبالسين والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ الْقَوْم اِذا كَانُوْا ذَوي سلَاح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ روم کی سرزمین پر موجود تھے' وہاں انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کر لے گا' اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' کہ آدمی کو صبح کے بعد' عصر کے بعد اور مغرب کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

امام احمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے''

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور دس گناہ معاف کرے گا' اور اس وجہ سے' اُس کے دس درجے بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور یہ دن کے ابتدائی حصے سے لے کر' آخری حصے تک' اس کے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' اور اس دن میں کسی بھی شخص نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا' جو ان کلمات پر غالب ہو' اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو بھی اس کی مانند ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

لفظ ''المسلحہ'' میں 'م' پر زبر ہے' پھر 'ل' ہے اور 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس ہتھیار موجود ہوں۔

978 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدع رَجُلٌ مِّنْکُمْ اَن یعمل لله کل یَوْم الفی حَسَنَة حِیْن یصبح یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة فَاِنَّهَا الفا حَسَنَة وَاللّٰه اِنْ شَاءَ اللّٰه لن یعمل فِیْ یَوْمه من الذُّنُوب مثل ذٰلِكَ وَیکون مَا عمل من خیر سوی ذٰلِكَ وافرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاحمد وَعِنْده الف حَسَنَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس چیز کو ترک نہ کرے کہ وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو ہزار نیکیاں کرے' وہ صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے' کیونکہ یہ دو ہزار نیکیوں کے برابر ہے' اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو اس شخص نے اس دن میں اتنے گناہ نہیں کرنے ہوں گے' اور وہ شخص اس کے علاوہ اور جو بھلائی کا کام کرے گا' وہ اضافی خوبی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک ہزار نیکیاں''۔

979 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الدُّخان کلهَا وَاَوَّل حم غَافِر اِلٰی وَاِلَیْهِ الْمصیر ﴿٣﴾ وَآیَة الْکُرْسِیّ حِیْن یُمْسِی حفظ بهَا حَتّٰی یصبح وَمَنْ قَرَاَهَا حِیْن یصبح حفظ بهَا حَتّٰی یُمْسِی . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد تکلم بَعْضُهُمْ فِیْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِی بکر بن اَبِی ملیکَة من قبل حفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورۂ دخان مکمل پڑھے اور سورۂ حم غافر کا ابتدائی حصہ لفظ ''الیہ المصیر'' تک پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے' اگر وہ شام کے وقت اسے پڑھے' تو ان کے حوالے سے صبح تک حفاظت میں رہے گا' اور اگر صبح کے وقت انہیں پڑھے گا' تو ان کے حوالے سے

شام تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمن بن ابوبکر بن ابوملیکہ نامی راوی کے بارے میں اُس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

980 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استفتح اَوَّل نَهَاره بِخَير وختمه بِخَير قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته لَا تكْتبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْن ذٰلِكَ من الذُّنُوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دن کا آغاز بھلائی کے ذریعے کرتا ہے اور اس کا اختتام بھلائی کے ذریعے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کے درمیان میں جو اس نے گناہ کیے ہیں انہیں نوٹ نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

981 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ اَصبَحت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَاِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَ حِيْن يُمْسِي اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ أمسيت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَمَاتَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة ثُمَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف مَا لَا يحلف على غَيْرِه يَقُوْلُ وَاللّٰه مَا قَالَهَا عبد فِيْ يَوْم فَيَمُوْت فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فتوفي فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق (گامزن رہتے ہوئے) صبح کی میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں اپنے عمل کی خرابی کے اعتبار سے اور اپنے گناہوں کے حوالے سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اس دن میں انتقال کر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیری عہد اور تیرے وعدے پر' اپنی استطاعت کے مطابق گامزن رہتے ہوئے' شام کی' میں تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں' اپنے عمل کے شر کے حوالے سے اور اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اُن گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اگر وہ شخص اس رات میں انتقال کر گیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وہ حلف اُٹھایا' جو آپ ﷺ نے اس کے علاوہ نہیں اٹھایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو بھی بندہ دن کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے' اور اگر وہ اس دن میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

982 - وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ مِن حَدِيْثِ مُعَاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا يَسْتَثْنِيْ اِنَّهُ مَا من عبد يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات بعد صَلَاة الصُّبْح فَيَمُوْتُ من يَوْمه اِلَّا دخل الْجَنَّةَ وَاِن قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجَنَّةَ فَذكره بِاخْتِصَارٍ اِلَّا انه قَالَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ من سيء عَمَلِي . وَهُوَ أقرب من قَوْلِهِ شَرّ عَمَلِي -وَلَعَلَّهُ تَصْحِيف وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أعلم

❀❀ ابن ابوعاصم نے' یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ' کسی استثناء کے بغیر' یہ حلف اُٹھاتے ہوئے سنا:

''جو بندہ اِن کلمات کو صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھ لے' اور اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''

انہوں نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے: اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اپنے عمل کی خرابی کی' تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اور یہ کلمات اِس سے زیادہ قریب ہیں: ''میں عمل کے شر کے حوالے سے'' ہوسکتا ہے' یہ تصحیف ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

983 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا أصبح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ أَلف مرّة فَقَدْ اشْترى نَفسه من اللّٰه وَكَانَ آخر يَوْمه عَتيق اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ والخرائطي والأصبهاني وَغَيْرِهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے گا' وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے خرید لے گا اور دن کے آخر میں' وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے علاوہ خرائطی اصبہانی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

984 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفاطمة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يمنعك اَن تسمعي مَا أوصيك بِهِ اَن تقولي إِذا أَصبحت وَإِذَا أمسيت يَا حَيّ يَا قيوم بِرَحْمَتك استغيث أصلح لي شاني كُله وَلَا تكلني إِلَى نَفسِي طرفَة عين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحٍ على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں جس بارے میں تلقین کی تھی کہ تم نے یہ پڑھنا ہے تم اسے سنتی نہیں ہو؟ تم صبح اور شام کے وقت یہ پڑھو:

''اے زندہ اور بذات خود قائم رہنے والی ذات! میں تیرے وسیلے سے مدد مانگتا ہوں کہ تو میرے تمام معاملات ٹھیک کردے اور مجھے پلک جھپکنے کے عرصے تک کے لئے بھی میری ذات کے سپرد نہ کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

985 - وَعَنْ أَبِي بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ لَهُ جرن من تمر فَكَانَ ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَإِذَا هُوَ بِدَابَّة شبه الْغُلَام المحتلم فَسلم عَلَيْهِ فَرد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَا أَنْت جني أم إنسي قَالَ جني قَالَ فناولني يدك فناوله يَده فَإِذَا يَده يَد كلب وشعره شعر كلب قَالَ هَذَا خلق الْجِنّ قَالَ قد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم رجل اشد مني قَالَ فَمَا جَاءَ بك قَالَ بلغنَا أَنَّك تحب الصَّدَقَة فَجِئْنَا نصيب من طَعَامك قَالَ فَمَا ينجينا مِنْكُم قَالَ هَذِهِ الْآيَة الَّتِي فِي سُوْرَة الْبَقَرَة (الله لَا إِلَه إِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم) البقرة من قَالَهَا حِين يُمْسِي أجير مِنْهَا حَتَّى يصبح وَمن قَالَهَا حِين يصبح أجير منا حَتَّى يُمْسِي فَلَمَّا أصبح أَتَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذَلِك لَهُ فَقَالَ صدق الْخَبيث. رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَاللَّفْظ لَهُ

الجرن بِضَم الْجِيم وَسُكُون الرَّاء هُوَ البيدر وَكَذَلِكَ الجرين

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا کھجوروں کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں کم ہو رہی تھیں ایک رات وہ اس کی پہریداری کرتے رہے تو نوجوان لڑکے کے ساتھ مشابہت رکھنے والا ایک جانور آیا اس نے سلام کیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا: تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے جواب دیا: جن ہوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا اور اس کے بال کتے کے بالوں کی مانند تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح کی ہوتی ہے؟ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم آپ کے اناج میں سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے آئے ہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم (یعنی بنی نوع انسان) تم سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: سورۂ بقرہ میں موجود اس آیت کے

ذریعے اللہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم''۔

جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک محفوظ رہے گا' اور جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک ہم سے محفوظ رہے گا۔

اگلے دن صبح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس خبیث نے سچ بیان کیا ہے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''الجرن'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے اور 'ر' ساکن ہے اس سے مراد گودام ہے۔

986 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمُرَة بن جُنْدُب اَلا اُحدثك حَدِيثًا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِي بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قلت بلَى قَالَ من قَالَ اِذا أصبح وَاِذا اَمْسَى اللّٰهُمَّ اَنْت خلقتني وَاَنْت تهديني وَاَنْت تطعمني وَاَنْت تسقيني وَاَنْت تميتني وَاَنْت تحييني لم يسْاَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه قَالَ فَلَقِيت عبد اللّٰه بن سليم فَقُلْتُ اَلا اُحدثك حَدِيثًا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِي بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قَالَ بَلٰى فَحَدَّثته بِهٰذَا الحَدِيْثِ فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات كَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قد أعطاهن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَكَانَ يَدْعُو بِهن فِيْ كل يَوْم سبع مَرَّات فَلَا يسْاَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' (حسن بصری کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں' تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا ہے' تو نے مجھے ہدایت دی ہے' تو نے مجھے کھانے کے لئے دیا ہے' تو نے مجھے پینے کے لئے دیا ہے' تو مجھے موت دے گا' تو مجھے زندہ کرے گا''

تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے' جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا۔

راوی (حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عبداللہ بن سلیم سے ہوئی' تو میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی' تو عبداللہ بن سلیم بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (بھی) ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ کلمات ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے' تو وہ روزانہ سات مرتبہ' ان کلمات کے ہمراہ

دعا کرتے تھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتے تھے اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کر دیتا تھا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

987 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلَیّ حِیْن یصبح عشرا وَحین یُمْسِی عشرا اَدْرَکته شَفَاعَتِی یَوْم الْقِیَامَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا جید

❀❀ حضرت ابودرداء روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا' اُسے قیامت کے دن' میری شفاعت نصیب ہو گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

988 - وَعَنْ زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علمه دُعَاء وَأمره اَن یتعاهده ویتعاهد بِهِ اَهله فِیْ کل یَوْم قَالَ قل حِیْن تصبح لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَسَعْدیك وَالْخَیْر فِیْ یَدیك ومنك وَاِلَیْكَ اللّٰهُمَّ مَا قلت من قَول اَوْ حَلَفت من حلف اَوْ نذرت من نذر فمشیتك بَیْن یَدَیْهِ مَا شِئْت كَانَ وَمَا لم تشأ لم یکن وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بك اِنَّك علی کل شَیْءٍ قدیر اللّٰهُمَّ مَا صلیت من صَلَاة فعلی من صلیت وَمَا لعنت من لعن فعلی من لعنت اِنَّك ولیی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ توفنی مُسْلِما والحقنی بالصالحین اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسأَلك الرِّضَا بعد الْقَضَا وَبرد الْعَیْش بعد الْمَوْت وَلَذَّة النّظر اِلٰی وَجهك وشوقا اِلٰی لقائك فِیْ غیر ضراء مضرَّة وَلَا فتْنَة مضلة وَاَعُوْذ بك اللّٰهُمَّ اَن اظلم اَوْ اظلم اَو اعتدی اَوْ یعتدی عَلَیّ اَوْ اَکسب خَطِیْئَة اَوْ ذَنبا لَا تغفره اللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَیْب وَالشَّهَادَة ذَا الْجلَال وَالْاِکْرَام فَاِنِّیْ اَعهد اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیَاة الدُّنْیَا واشهدك وَکفی بِاللّٰهِ شَهِیدا اِنِّیْ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شریك لَكَ لَكَ الْملك وَلَكَ الْحَمد وَاَنْت علی کل شَیْءٍ قدیر وَاَشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُوْلك وَاَشْهد اَن وَعدك حق ولقاءك حق وَالْجنَّة حق والساعة آتِیَة لَا ریب فِیْهَا وَاَنَّك تبْعَث من فِی الْقُبُور وَاَنَّك اِن تکلنی اِلٰی نَفسی تکلنی اِلٰی ضَعِیْفٍ وعورة وذنب وخطیئة وَاِنِّیْ لَا اَثِق اِلَّا بِرَحْمَتك فَاغْفِر لی ذُنُوبی کلهَا اِنَّهٗ لَا یغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت وَتب عَلَیّ اِنَّك التواب الرَّحِیم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وروی ابْن اَبِیْ عَاصِم مِنْهُ اِلٰی قَوْله بعد الْقَضَاء

❀❀ حضرت زید بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک دعا کی تعلیم دی اور انہیں یہ ہدایت کی وہ خود بھی باقاعدگی سے اسے پڑھیں' اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ باقاعدگی سے اسے پڑھوائیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' تیری طرف سے ہے' اور تیری ہی طرف جانا ہے' اے اللہ! میں جو بھی بات کہوں' یا جو بھی حلف اٹھاؤں' یا جو بھی

نذر مانوں' تو وہ سب تیری مشیت کے تحت ہوگا' جو تو چاہے گا' وہ ہوگا' جو تو نہیں چاہے گا' وہ نہیں ہوگا' بے شک تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

اے اللہ! تو نے جو بھی رحمت نازل کی' تو وہ اس پر نازل ہو جس پر تو نے رحمت نازل کی اور تو نے جس پر بھی لعنت کی' تو اس پر لعنت ہو جس پر تو نے لعنت کی' تو دنیا میں میرا کارساز ہے' تو مسلمان ہونے کے عالم میں مجھے موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ مجھے ملا دینا۔

اے اللہ! میں تقدیر کے فیصلے پر رضامندی' مرنے کے بعد عمدہ زندگی' تیرے دیدار کی لذت' تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' یہ سب کچھ کسی پریشان کن صورت حال کے بغیر ہو' اور کسی گمراہ کرنے والے فتنے کے بغیر ہو' اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ میں ظلم کروں' یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں زیادتی کروں یا میرے خلاف زیادتی کی جائے' یا میں کسی ایسی خطا' یا گناہ کا ارتکاب کروں' جس کی تو مغفرت نہ کرے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! جلال اور اکرام والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے حوالے سے کافی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی تیرے لئے مخصوص ہے' حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' قیامت نے آنا ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' جو لوگ مر چکے ہیں' تو انہیں زندہ کرے گا' اگر تو نے مجھے میرے سپرد کیا' تو' تو مجھے ایک کمزور وجود' پردہ پوشی' گناہ اور خطا کے سپرد کرے گا' مجھے صرف تیری رحمت پر اعتماد ہے' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے' اور میری توبہ قبول فرما لے! بے شک' تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ابن عاصم نے یہ روایت ''بعد القضاء'' کے الفاظ تک نقل کی ہے۔

989 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مقالید السَّمٰوَات وَالْاَرْض فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا سَاَلَنِی عَنْهَا اَحَد تَفْسِیرهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَکبر وَسُبْحَان اللّٰه وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِر اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّل الْاٰخر الظَّاهِر الْبَاطِن بِیَدِهِ الْخَیر یحیی وَیُمِیت وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر یَا عُثْمَان من قَالَهَا اِذا اصبح عشر مَرَّات اعطَاهُ اللّٰه بهَا سِتّ خِصَال

اَما وَاحِدَةٍ فیحرس من اِبْلِیس وَجُنُوده وَاَما الثَّانِیَة فَیُعْطی قِنْطَارًا فِی الْجَنَّة وَاَما الثَّالِثَة فترفع لَهٗ دَرَجَة فِی الْجَنَّة وَاَما الرَّابِعَة فیزوج من الْحور الْعین وَاَما الْخَامِسَة فَلَهٗ فِیهَا من الْاَجر کمن قَرَاَ الْقُرْآن والتوراة وَالْاِنْجِیل وَاَما السَّادِسَة یَا عُثْمَان لَهٗ کمن حج وَاعْتَمر فَقبل اللّٰه حجه وعمرته وَاِن مَاتَ من یَوْمه ختم لَهٗ بطَابع الشُّهَدَاءِ . رَوَاهُ ابْن اَبِی عَاصِم وَاَبُو یعلی وَابْن السّنی وَهُوَ اَصْلحهم اِسْنَادًا وَغَیرهمْ وَفِیهِ نکارَة وَقد

قِيلَ فِيهِ مَوْضُوعٌ وَلَيْسَ بِبَعِيدٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے بارے میں کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کیا' اس کی وضاحت یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' وہ سب سے پہلے ہے' وہ سب کے بعد ہے' وہ ظاہر ہے' وہ باطن ہے' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت دس مرتبہ پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے' اُسے چھ خصوصیات عطا کرے گا:

پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ' شیطان اور اس کے لشکروں سے' اس شخص کی حفاظت کرے گا' دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جنت میں اسے ایک ''قنطار'' عطا کرے گا' تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا' چوتھی یہ ہے کہ حور عین کے ساتھ اس کی شادی کی جائے گی' پانچویں یہ ہے کہ اُسے یہ پڑھنے سے اتنا ہی اجر ملے گا' جس طرح اس شخص کو اجر ملتا ہے' جو قرآن' توراۃ اور انجیل پڑھتا ہے' چھٹی یہ ہے' اے عثمان! کہ اس شخص کو اتنا ہی اجر ملے گا' جو اس شخص کو ملتا ہے جس نے حج کیا ہو اور عمرہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حج اور عمرے کو قبول کر لیا ہو' اور اگر وہ شخص اسی دن انتقال کر جائے' تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم اور امام ابویعلیٰ اور ابن سنی نے نقل کی ہے' اور یہ سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صالح ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' لیکن اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اس کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے: یہ روایت موضوع ہے' اور یہ بات بعید از امکان بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

990 - وَرُوِیَ عَنْ أَبَانَ الْمُحَارِبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِن عبد مُسْلِم يَقُولُ إِذا أصبح وَإِذَا اَمسَى رَبِّي اللّٰه لَا أشرك بِهِ شَيْئًا وَأشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اِلَّا غفر لَهُ ذُنُوبه حَتّٰى يُمسِي وَكَذٰلِكَ اِن قَالَهَا اِذا أصبح . رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَيْرُه

❀❀ حضرت ابان محاربی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے:

''میرا رب' اللہ تعالیٰ ہے' میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو شام تک کے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اسی طرح اگر وہ یہ کلمات صبح کے وقت کہتا ہے (تو یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

991 - وَعَنْ وهيب بن الورد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل إلى الجبانة بعد ساعة من الليل قال
فسمعت حسا واصواتا شديدة وَجِيءَ بسرير حتى وضع وَجَاءَ شَيْءٌ حتى جلس عَلَيْهِ قَالَ وَاجتمعت إِلَيْهِ
جُنُوده ثُمَّ صرخ فَقَالَ من لي بِعُرْوَة بن الزبير فَلَمْ يجبهُ أحد حَتَّى قَالَ مَا شَاءَ الله من الأصوات فَقَالَ وَاحِد
أنا أكفيكه قَالَ فتوجه نَحْو الْمَدِينَة وَأَنا انظر إِلَيْهِ فَمَكث مَا شَاءَ الله ثُمَّ اوشك الرّجْعَة فَقَالَ لا سَبِيل لي إِلَى
عُرْوَة قَالَ وَيلك لم قَالَ وجدته يَقُول كَلِمَات إِذا اصبح وَإِذا أمسى فَلَا يخلص إِلَيْهِ مَعَهُنَّ قَالَ الرجل فَلَمَّا
أَصبحت قلت لأهلي جهزوني فَأتيت الْمَدِينَة فَسَأَلت عَنهُ حَتَّى دللت عَلَيْهِ فَإِذا هُوَ شيخ كَبِير فَقلت شَيْئا
تَقوله إِذا أَصبحت وَإِذا أمسيت فَأبى أَن يُخبرنِي فَأَخْبَرته بِمَا رَأَيْت وَمَا سَمِعت فَقَالَ مَا أَدْرِي غير أَنِّي أَقُول
إِذا أَصبحت وَإِذا أمسيت آمَنت بِاللَّهِ الْعَظِيم وكفرت بالجبت والطاغوت واستمسكت بالعروة الوثقى لَا
انفصام لَهَا وَالله سميع عليم إِذا أَصبحت ثَلَاث مَرَّات وَإِذا أمسيت ثَلَاث مَرَّات
رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا فِي مكايد الشَّيْطَان . اوشك أَي أسرع بوزنه وَمَعْنَاهُ

✿✿ وہیب بن ورد بیان کرتے ہیں: ایک شخص رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ویرانے کی طرف گیا' وہ بیان کرتا ہے:
میں نے ایک شدید آواز سنی' پھر ایک پلنگ آیا اور اُسے رکھ دیا گیا' پھر کوئی آیا اور پر بیٹھ گیا' وہ شخص بیان کرتا ہے' پھر اس کے لشکر اس
کے اردگرد اکٹھے ہوئے' پھر اس نے چیخ کر کہا: کون مجھے عروہ بن زبیر کے پاس لے کر جائے گا؟ تو کسی نے اسے جواب نہیں
دیا' یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور تھا' اس نے وہ آوازیں نکالیں' پھر ایک نے کہا: میں ان کے حوالے سے تمہارے لئے کفایت کر جاؤں
گا' پھر اس نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا' میں اسے دیکھ رہا تھا' جتنا اللہ کو منظور تھا' وہ اتنی دیر ٹھہرا رہا' پھر وہ جلدی واپس آ گیا اور
بولا: میں عروہ کے پاس نہیں جا سکتا' دوسرے نے کہا: تیرا ستیاناس ہو' اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے انہیں صبح اور شام کے
وقت یہ کلمات پڑھتے ہوئے پایا ہے' تو ان کلمات کی موجودگی میں اُن تک نہیں پہنچا جا سکتا
وہ شخص بیان کرتا ہے: جب صبح ہوئی' تو میں نے اپنے اہل خانہ سے کہا: تم مجھے سامان تیار کر کے دیدو' میں مدینہ منورہ آیا اور عروہ
کے بارے میں دریافت کیا' مجھے ان کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ ایک بڑی عمر کے شخص تھے' میں نے کہا: آپ کوئی کلمات صبح اور شام
کے وقت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے مجھے اس بارے میں بتانے سے انکار کر دیا' تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا اور جو کچھ سنا تھا' میں نے اس
کے بارے میں انہیں بتایا تو وہ بولے: میں تو صبح اور شام کے وقت صرف یہ کلمات پڑھتا ہوں:
''میں عظیم اللہ پر ایمان لایا' اور میں نے جبت اور طاغوت کا انکار کیا' اور میں نے مضبوط رسی کو تھام لیا' جس نے
ٹوٹنا نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''
جب صبح ہوتی ہے' تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں اور جب شام ہوتی ہے' تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں۔
یہ روایت امام بزار نے ''مکاید الشیطان'' میں نقل کی ہے۔
''اوشک'' وزن اور معنیٰ کے اعتبار سے ''اسرع'' (وہ تیزی سے آیا) کی مانند ہے۔

992 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حافظين يرفعان اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَا حفظا من ليل اَوْ نهار فيجد اللّٰه فِیْ اَوَّل الصَّحِيفَة وَفِیْ آخرهَا خيرا اِلَّا قَالَ لِلْمَلَائِكَة اشهدكم اَنِّیْ قد غفرت لعبدی مَا بَيْن طرفِی الصَّحِيفَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ من رِوَايَة تمام بن نجيح عَن الْحسن عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حفاظت کرنے والے فرشتے' جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نوٹ کی ہوئی چیزیں لے کر اوپر جاتے ہیں' تورات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو' اگر اللہ تعالیٰ صحیفے کے آغاز میں' یا آخر میں بھلائی پائے' تو فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں اپنے بندے کی اُن چیزوں کی مغفرت کردی ہے' جو صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان میں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے تمام بن نجیح کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

15 - التَّرْغِيْب فِیْ قَضَاء الْاِنْسَان ورده اِذا فَاتَهُ من اللَّيْل

باب: آدمی کا کوئی ورد رات کے وقت رہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

993 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وارضاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نَام عَن حزبه اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فقراه فِيمَا بَيْن صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الظّهْر كتب لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ من اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو ادا کیے بغیر سو جائے' یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے' پھر وہ فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی وقت میں' اس (وظیفے یا ورد) کو پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ یہ اس کے لئے' اُسی طرح نوٹ کرتا ہے' جس طرح اس شخص نے اس (وظیفے) کو رات کے وقت پڑھا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

16 - التَّرْغِيْب فِیْ صَلَاة الضُّحَی

باب: چاشت کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

993/1 -عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خليلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وركعتی الضُّحَی وَاَن اُوتر قبل اَن ارقد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ نَحْوه وَابْن خُزَيْمَة وَلَفظه قَالَ: اَوْصَانِیْ

خلیلی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثلاث لست بتار کھن اَن لا اَنام اِلّا علی وتر وَاَن لا ادع رَکْعَتی الضُّحی فَاِنّھَا صَلاۃ الْاَوّابِینَ وَصِیَام ثلاثۃ اَیَّام من کل شھر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے' چاشت کی دو رکعت ادا کرنے' اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی ہدایت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے' جبکہ ابن خزیمہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں انہیں ترک نہیں کروں گا' ایک یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں' ایک یہ کہ چاشت کی دو رکعت ترک نہ کروں' کیونکہ یہ رجوع کرنے والے لوگوں کی نماز ہے' اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا''۔

994 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یصبح علی کل سلامی من اَحَدُکُمْ صَدَقَۃ فَکل تَسْبِیحَۃ صَدَقَۃ وکل تَحْمِیدَۃ صَدَقَۃ وکل تَھْلِیلَۃ صَدَقَۃ وکل تَکْبِیرَۃ صَدَقَۃ وَامر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَۃ وَنھی عَنِ الْمُنکر صَدَقَۃ ویجزیء من ذٰلِکَ رَکْعَتَیْنِ یر کعھما من الضُّحَی ۔ رَوَاہُ مُسلِم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح کے وقت ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' ہر سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے' ہر الحمدللہ پڑھنا صدقہ ہے' ہر لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے' ہر اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' برائی سے منع کرنا صدقہ ہے' اور ان سب کی جگہ چاشت کے وقت دو رکعت ادا کرنا کفایت کر جاتا ہے''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

995 - وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَان سِتُّوْنَ وثلثمائۃ مفصل فَعَلَیْہِ اَن یتَصَدَّق عَن کل مفصل مِنْھَا صَدَقَۃ قَالُوْا فَمَنْ یُطِیق ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النخاعۃ فِی الْمَسْجِد تدفنھا وَالشَّیْء تنحیہ عَن الطَّرِیْق فَاِن لم تقدر فرکعتا الضُّحَی تجزیء عَنْک

رَوَاہُ اَحمد وَاللَّفْظ لَہُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انسان میں 360 جوڑ ہوتے ہیں' تو اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ان میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے بلغم کو دفن کر دینا' راستے سے (تکلیف دہ چیز کو) ہٹا دینا (بھی صدقہ ہے) اور اگر تم یہ نہیں کر سکتے' تو چاشت کے وقت دو رکعت ادا کر لینا' تمہاری طرف سے (ان سب کی جگہ) کفایت کر جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

996 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من حَافظ علی

شُفْعَةَ الضُّحٰی غفرت لَهٗ ذنوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ وَقد روى غير وَاحِد من الْاَئِمَّة هٰذَا الحَدِيْث عَن نهاس بن قهم انْتهى وَاَشَارَ اِلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه بِغَيْر اِسْنَاد شُفْعَة الضُّحٰی بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَقد تفتح اَی رَكعَتَا الضُّحٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت کی جفت رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: کئی ائمہ نے یہ روایت نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

''شفعۃ الضحیٰ'' میں 'ش' پر پیش ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد چاشت کی دو رکعات ہیں۔

997 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لن ادعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحٰی وَاَن لَا انام اِلَّا على وتر رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' چاشت کی نماز' اور وتر ادا کر کے سونا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

998 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحٰی ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهٗ قصرا فِي الْجَنَّة من ذهب

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ بِاِسْنَادٍ وَاحِد عَن شيخ وَاحِد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے ایک ہی سند کے ساتھ' ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

999 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّة فغنموا وأسرعوا الرَّجْعَة فتحدث النَّاس بِقرب مغزاهم وَكَثْرَة غنيمتهم وَسُرْعَة رجعتهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا ادلكم على أقرب مِنْهُم مغزى وَاَكْثَر غنيمَة وأوشك رَجْعَة من تَوَضَّأ ثُمَّ غدا اِلَى الْمَسْجِد لسبحة الضُّحٰی فَهُوَ أقرب مِنْهُم مغزى وَاَكْثَر غنيمَة وأوشك رَجْعَة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی' انہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوا' اور وہ لوگ جلد ہی واپس آ گئے' تو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' کہ یہ لوگ کتنی جلدی واپس آ گئے ہیں؟ اور انہیں کتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس کام کی طرف نہ کروں؟ جس میں اس سے زیادہ غنیمت حاصل ہوگی' اور اس سے زیادہ جلدی واپس آیا جائے گا؟ جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف جائے' تاکہ چاشت کی نماز ادا کرے' تو یہ اِن کے مقابلے میں زیادہ جلدی واپس آنے والا ہوگا' اسے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوگا اور وہ زیادہ جلدی واپس آ جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1000 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فاعظموا الْغَنِيمَة واسرعوا الكرة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا بعثا قطّ اسْرع كرة وَلَا أعظم غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ اَلا أخبركُمْ باسرع كرة مِنْهُم وَاعظم غنيمَة رجل تَوَضَّاَ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلَى الْمَسْجِد فصلى فِيهِ الْغَدَاة ثُمَّ عقب بِصَلَاة الضحوة فَقَدْ أسْرع الكرة وَاعظم الْغَنِيمَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَبَيَّنَ الْبَزَّار فِيْ رِوَايَته اَن الرجل اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد روى هٰذَا الحَدِيْثَ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من حَدِيْث عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' اُن لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا' اور وہ لوگ جلدی واپس بھی آ گئے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ایسی کوئی جنگی مہم نہیں دیکھی' جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو' اور جسے ان لوگوں سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ان سے بھی زیادہ جلدی واپس آنے والے' اور ان سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کی طرف جا کر' وہاں فجر کی نماز ادا کرے' پھر اس کے بعد چاشت کی نماز ادا کرے (تو یہ دونوں نمازیں ادا کرنے کے بعد) وہ شخص زیادہ جلدی واپس آ جائے گا' اور اسے زیادہ غنیمت حاصل ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی سند کے راوی صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام بزار نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب (جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کی تھی کہ میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی) وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' کے دعاؤں سے متعلق باب میں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث 1000: صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذکر إثبات أعظم الغنیمة لمعقب صلاة الغداة بركعتی الضحی' حدیث:2575' مسند أبی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6424

حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

1001 - وَعَنْ عقبة بن عامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَا ابْن آدم اكْفِنِيْ اَوَّل النَّهَار بِاَرْبَع رَكْعَات اكفك بِهن آخر يَوْمك

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَرِجَال اَحدهمَا رجال الصَّحِيْح

❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت ادا کرلو! میں دن کے آخری حصے تک ان کی وجہ سے تمہاری کفایت کروں گا“۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے ان دونوں میں سے ایک کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1002 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنه قَالَ يَا ابْن آدم لَا تعجزني من اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار اكفك آخِره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَلكنه اِسْنَاد شَامي وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَحده وَرُوَاته كلهم ثِقَات وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من حَدِيْثِ نعيم بن همار

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت کے حوالے سے عاجز نہ ہونا میں اس کے آخری حصے تک تمہاری کفایت کروں گا“۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے اور اس کی سند شامی ہے امام احمد نے یہ روایت صرف حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور ان کے تمام راوی ثقہ ہیں امام ابوداؤد نے یہ روایت نعیم بن ہمار سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1003 - وَعَنْ اَبِيْ مرّة الطَّائِفِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ ابْن آدم صل لي اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار اكفك آخِره

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ حضرت ابومرہ طائفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعت ادا کرلینا میں اس کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا“۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1004 - وَرُوِيَ عَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَة تبوك فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يحدث اَصْحَابه فَقَالَ من قَامَ اِذا استقبلته الشَّمْس فَتَوَضَّا فَاحسن وضوء ه ثُمَّ قَامَ فصلي رَكْعَتَيْنِ غفرت لَهٗ خطاياه وَكَانَ كَمَا وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب سورج نکل کر سامنے آتا ہے اس وقت جو شخص اُٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ یوں ہو جاتا ہے جیسے اُس وقت تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

1005 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَيته متطهرا اِلَى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَاجره كَاجر الْحَاج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلَى تَسْبِيح الضُّحَى لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاجره كَاجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِي عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے جائے تو اس کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلے اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو اس کا عمل عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ کی گئی ہو یہ چیز ''علیین'' میں نوٹ کیے جانے کا باعث بنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1006 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى اَرْبعا كتب من العابدين وَمَنْ صلى سِتا كفى ذٰلِكَ الْيَوْم وَمَنْ صلى ثمانيا كتبه اللّٰه من القانتين وَمَنْ صلى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهٗ بَيْتا فِي الْجنَّة وَمَا من يَوْم وَلَا لَيْلَة اِلَّا للّٰه من يمن بِهٖ على عباده وَصدقَة وَمَا من اللّٰه على اَحد من عباده أفضل من اَن يلهمه ذكره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِي مُوسَى بن يَعْقُوب الزمعِي خلاف وَقد رُوِيَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَنْ طرق وَهٰذَا أحسن أسانيده فِيمَا أعلم

وَرَوَاهُ الْبَزَّار من طَرِيق حُسَيْن بن عَطَاءٍ عَن زيد بن أسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لابي ذَر يَا عماه أوصني قَالَ سَالَتِنِي كَمَا سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن صليت الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم تكْتب

من الغافلين -فذكر الحديث ثُمَّ قَالَ لَا نعلمهُ يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کی (نماز میں) دو رکعت ادا کرتا ہے' اس کو ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص چار رکعت ادا کرتا ہے' اس کا نام ''عابدین'' میں نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص چھ رکعت ادا کرتا ہے' تو اس دن کے لئے اس کی کفایت ہو جاتی ہے' جو شخص آٹھ رکعت ادا کرتا ہے' اس کا نام اللہ تعالیٰ ''قانتین'' میں نوٹ کر لیتا ہے' جو شخص بارہ رکعت ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے' ہر دن اور ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اپنے بندوں پر فضل اور صدقہ ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر' اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز صدقہ نہیں کرتا' کہ اُسے اپنا ذکر کرنے کی' توفیق عطا فرما دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' موسیٰ بن یعقوب زمعی نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے' اور مختلف طرق سے منقول ہے' اور میرے علم کے مطابق یہ سند سب سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے' حسین بن عطاء کے حوالے سے' زید بن اسلم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اے چچا جان! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے' تو انہوں نے فرمایا' تم نے مجھ سے وہی بات کہی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی' تو (اس کے جواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر تم چاشت کی دو رکعت ادا کرلو' تو تمہارا نام ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جائے گا''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے

مصنف کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' امام بزار نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

1007 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا طلعت الشَّمْس من مطْلعهَا كهيئتها لصَلَاة الْعَصْر حِيْن تغرب من مغْربهَا فصلى رجل رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبع سَجدَات فَإِن لَهُ أجر ذٰلِكَ الْيَوْم وحسبته قَالَ وَكفر عَنهُ خطيئته واثمه وَاَحسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإسْنَاده مقارب وَلَيْسَ فِيْ رُوَاته من ترك حَدِيْثه وَلَا أجمع على ضعفه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج مشرق کی طرف سے نکلے اور اس مقام تک پہنچ جائے' جو غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے اس وقت اگر آدمی دو رکعت' چار سجدے ادا کر لے' تو اسے اس دن کا اجر ملتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اس کی خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند "مقارب" ہے اور اس کے راویوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایت کو متروک قرار دیا گیا ہو یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1008 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحافظ علی صَلَاة الضُّحی اِلَّا اواب قَالَ وَهِی صَلَاة الْاَوَّابِیْنَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ لم یُتَابع اِسْمَاعِیل بن عبد الله یَعْنِی ابْن زُرَارَة الرقی علی اتِّصَال هٰذَا الْخَبَر وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِی عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَة مُرْسلا وَرَوَاهُ حَمَّاد بن سَلَمَة عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَة قَوْله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چاشت کی نماز کی حفاظت صرف "اوّاب" ہی کریں گے وہ فرماتے ہیں: یہ اوّابین کی نماز ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عبداللہ یعنی ابن زرارہ رقی کی اس روایت کے متصل ہونے کے بارے میں متابعت نہیں کی گئی ہے یہی روایت دراوردی نے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

1009 - وَرُوِیَ عَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجنَّة بَابا یُقَال لَهُ الضُّحی فَاِذَا كَانَ یَوْم الْقِیَامَة نَادَى مُنَاد اَیْنَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یدیمون صَلَاة الضُّحی هٰذَا بَابُكُمْ فادخلوه برحمة الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ضحیٰ" ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جو باقاعدگی کے ساتھ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے یہ تمہارا (مخصوص) دروازہ ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

17 - التَّرْغِیْب فِیْ صَلَاة التَّسْبِیح

باب: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ترغیبی روایات

1010 - عَن عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس بن عبد الْمطلب یَا عَبَّاس یَا عماه اَلا اُعْطِیك اَلا أمنحك اَلا أحبوك اَلا أفعل بك عشر خِصَال اِذا اَنْت فعلت ذٰلِكَ غفر الله لَكَ ذَنْبك اَوله وَآخره وقدیمه وَحَدِیْثه وَخَطَاهُ وعمده وصغیره وكبیره وسره وعلانیته عشر خِصَال اَن تصلی اَربع رَكْعَات تقْرَأ فِیْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسُورَة فَاِذَا فرغت من الْقِرَاءَة فِیْ اَوّل

رَكْعَة فقل وَأنت قَائِم سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله أكبر خمس عشرَة مرّة ثمَّ تركع فَتَقُول وَأنت رَاكِع عشرا ثمَّ ترفع رَأسك من الرُّكُوع فتقولها عشرا ثمَّ تهوى سَاجِدا فَتَقُول وَأنت ساجد عشرا ثمَّ ترفع رَأسك من السُّجُود فتقولها عشرا ثمَّ تسْجد فتقولها عشرا ثمَّ ترفع رَأسك من السُّجُود فتقولها عشرا فَذَلِك خمس وَسَبْعُونَ فِي كل رَكْعَة تفعل ذَلِك فِي أَربع رَكْعَات وَإِن اسْتَطَعْت أَن تصليها فِي كل يَوْم مرّة فافعل فَإِن لم تستطع فَفِي كل جُمُعَة مرّة فَإِن لم تفعل فَفِي كل شهر مرّة فَإِن لم تفعل فَفِي كل سنة مرّة فَإِن لم تفعل فَفِي عمرك مرّة

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَقَالَ إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِن فِي الْقلب من هَذَا الْإِسْنَاد شَيْئا فَذكره ثمَّ قَالَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيم بن الحكم بن أبان عَن أَبِيه عَن عِكْرِمَة مُرْسلا لم يذكر ابْن عَبَّاس

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ فِي آخِره فَلَو كَانَت ذنوبك مثل زبد الْبَحْر أَو رمل عالج غفر الله لَك . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هَذَا الحَدِيث من طرق كَثِيرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وأمثلها حَدِيث عِكْرِمَة هَذَا وَقد صَححهُ جمَاعَة مِنْهُم الْحَافِظ أَبُو بكر الْآجُرِيّ وَشَيخنَا أَبُو مُحَمَّد عبد الرَّحِيم الْمصْرِيّ وَشَيخنَا الْحَافِظ أَبُو الْحسن الْمَقْدِسِي رَحِمهم الله تَعَالَى

وَقَالَ أَبُو بكر بن أبي دَاوُد سَمِعت أبي يَقُول لَيْسَ فِي صَلَاة التَّسْبِيح حَدِيث صَحِيح غير هَذَا وَقَالَ مُسلم بن الْحجَّاج رَحمَه الله تَعَالَى لَا يرْوى فِي هَذَا الحَدِيث إِسْنَاد أحسن من هَذَا يَعْنِي إِسْنَاد حَدِيث عِكْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم قد صحت الرِّوَايَة عَن ابْن عمر أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم علم ابْن عَمه هَذِه الصَّلَاة ثمَّ قَالَ حَدثنَا أَحْمد بن دَاوُد بِمصْر حَدثنَا إِسْحَاق بن كَامِل حَدثنَا إِدْرِيس بن يحيى عَن حَيْوَة بن شُرَيْح عَن يزِيد بن أبي حبيب عَن نَافِع عَن ابْن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ وَجه رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم جَعْفَر بن أبي طَالب إِلَى بِلَاد الْحَبَشَة فَلَمَّا قدم اعتنقه وَقبل بَين عَيْنَيْهِ ثمَّ قَالَ أَلا أهب لَك أَلا أسرك أَلا أمنحك فَذكر الحَدِيث ثمَّ قَالَ هَذَا إِسْنَاد صَحِيح لَا غُبَار عَلَيْهِ

قَالَ المملي رَضِي الله عَنهُ وَشَيْخه أَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار أَبُو صَالح الْحَرَّانِي ثمَّ الْمصْرِيّ تكلم فِيهِ غير وَاحِد من الْأَئِمَّة وَكذبه الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو کوئی عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ کوئی (اچھائی) نہ کروں؟ دس کام ہیں اگر آپ انہیں کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے والے اور بعد والے پرانے اور نئے غلطی سے کیے گئے جان بوجھ کر کیے گئے صغیرہ اور کبیرہ پوشیدہ اور علانیہ سب گناہ بخش دے گا' وہ دس خصال یہ ہیں کہ آپ چار رکعت ادا کریں' جن میں سے ہر ایک رکعت میں' سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں' جب آپ پہلی رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہو جائیں' تو آپ قیام کی حالت میں' یہ کلمات پندرہ مرتبہ

پڑھیں: سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پھر آپ رکوع میں چلے جائیں' پھر آپ رکوع کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ رکوع سے سر اٹھائیں' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ سجدے میں جائیں اور سجدے کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر آپ دوبارہ سجدے میں جائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' پھر سجدے سے سر کو اٹھائیں' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں' تو ہر رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہو جائیں گے آپ اس طرح چار رکعت ادا کریں' اگر آپ سے ہو سکے' تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز ادا کریں' اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے' تو ہفتے میں اسے ایک مرتبہ ادا کرلیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ اسے ادا کرلیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو سال میں ایک مرتبہ اسے ادا کرلیں' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے' تو اپنی زندگی میں ایک مرتبہ اسے ادا کرلیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: اگر یہ روایت مستند ہو' تو اس کی سند کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے' پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' اور یہ کہا ہے: اس روایت کو ابراہیم بن حکم بن ابان نے' اپنے والد کے حوالے سے' عکرمہ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر آپ کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں' یا ریت کے ذرات جتنے ہوں' تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کر دے گا''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت کئی حوالوں سے' صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' اور ان میں سب سے زیادہ بہتر روایت عکرمہ سے منقول یہ روایت ہے' جسے محدثین کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے' جن میں سے ایک حافظ ابوبکر آجری ہیں اور ہمارے شیخ ابومحمد عبدالرحیم مصری ہیں' اور ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن مقدسی ہیں۔

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں اس روایت کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث منقول نہیں ہے۔

امام مسلم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اس سے زیادہ عمدہ سند کے ساتھ روایت نہیں کی گئی' یعنی عکرمہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کی سند (سب سے بہتر ہے)۔

امام حاکم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مستند طور پر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد کو اس نماز کی تعلیم دی تھی۔

پھر امام حاکم نے یہ بات بیان کی: احمد بن داؤد نے مصر میں' اسحاق بن کامل کے حوالے سے' ادریس بن یحییٰ کے حوالے سے حیوہ بن شریح کے حوالے سے' یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا' جب وہ وہاں سے تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

گلے لگایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک چیز ہبہ نہ کروں؟ کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک عطیہ نہ دوں؟''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' پھر امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے' اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان کے استاد احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی ثم مصری ہیں' ان کے بارے میں کئی ائمہ نے کلام کیا ہے' اور امام دارقطنی نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے۔

1011 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس يَا عَم اَلا احبوك اَلا انفعك اَلا أصلك قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فصل اَربع رَكْعَات تقْرَاُ فِیْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة فَاِذَا انْقَضتْ الْقِرَاءَ ة فَقل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر خمس عشرَة مرّة قبل اَن تركع ثُمَّ اركع فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسك فقلها عشرا قبل اَن تقوم فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِیْ كل رَكْعَة وَهِی ثَلَاثمِائَة فِیْ اَربع رَكْعَات فَلَو كَانَت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها اللّٰه لَك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ لم يسْتَطع يَقُوْلهَا فِیْ كل يَوْم قَالَ قلها فِیْ كل جُمُعَة فَاِن لم تستطع فقلها فِیْ شهر حَتّٰى قَالَ فقلها فِیْ سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ كَانَ عبد اللّٰه بن الْمُبَارك يَفْعَلهَا وتداولها الصالحون بَعْضُهُمْ من بعض وَفِيْه تَقْوِيَة لِلْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْع انْتهى

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِیْ رَافع ثُمَّ قَالَ وَقد رأى ابْن الْمُبَارك وَغير وَاحِد من اَهْلِ الْعلم صَلَاة التَّسْبِيح وَذكروا الْفضل فِيْهِ

حَدثنَا اَحْمد بن عَبدة الضَّبِّیّ حَدثنَا اَبُوْ وهب قَالَ سَالت عبد اللّٰه بن الْمُبَارك عَن الصَّلَاة الَّتِیْ يسبح فِيْهَا قَالَ يكبر ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك وتبارك اسْمك وَتَعَالٰى جدك وَلَا اِلٰه غَيْرك ثُمَّ يَقُوْلُ خمس عشرَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر ثُمَّ يتَعَوَّذ وَيقْرَاُ بِسم اللّٰه الرَّحْمٰن الرَّحِيم وفاتحة الْكتاب وَسورَة ثُمَّ يَقُوْلُ عشر مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر ثُمَّ يرْكَع فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَاسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَاسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد الثَّانِيَة فيقولها عشرا يُصَلِّی اَربع رَكْعَات على هٰذَا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَة فِیْ كل رَكْعَة يَبْدَاُ فِیْ كل رَكْعَة بِخمس عشرَة تَسْبِيحَة ثُمَّ يقْرَاُ ثُمَّ يسبح عشرا فَاِن صلى لَيْلًا فَاَحَبّ اَن يسلم فِیْ كل رَكْعَتَيْنِ وَاِن صلى نَهَارا فَاِنْ شَاءَ سلم وَاِنْ شَاءَ لم يسلم

قَالَ اَبُوْ وهب وَاَخْبرنِیْ عبد الْعَزِيز هُوَ ابْن اَبِیْ رزمة عَن عبد اللّٰه انه قَالَ يَبْدَاُ فِی الرُّكُوع بسبحان رَبِّی الْعَظِيْم وَفِی السُّجُوْد بسبحان رَبِّی الْاَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يسبح التسبيحات

قَالَ اَحْمد بن عَبدة وَحدثنَا وهب بن زَمعَة قَالَ اَخْبرنِیْ عبد الْعَزِيز وَهُوَ ابْن اَبِیْ رزمة قَالَ قُلْتُ لعبد

اللّٰہ بن الْمُبَارَكْ اِن سَھَا فِيْھَا اَيسبح فِیْ سَجْدَتی السَّھْو عشرا عشرا قَالَ لَا اِنَّمَا ھِیَ ثلثمِائة تَسْبِيحَة انتھی مَا ذکره التِرْمِذِی

قَالَ المملی الْحَافِظُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھٰذَا الَّذِیْ ذکره عَنْ عبد اللّٰہ بن الْمُبَارَكْ من صفتھَا مُوَافق لما فِیْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِیْ رَافع اِلَّا انه قَالَ يسبح قبل الْقِرَاءَ ة خمس عشرَة وَبعدھَا عشرا وَلَمْ يذكر فِیْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة تسبيحا وَفِیْ حديثيھما انه يسبح بعد الْقِرَاءَ ة خمس عشرَة مرّة وَلَمْ يذكرَا قبلھَا تسبيحا ويسبح اَيْضًا بعد الرّفْع فِیْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة قبل اَن يَقُوْمُ عشرا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچاجان! کیا میں آپ کو کچھ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ چار رکعت ادا کریں جن میں سے ہرایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں جب تلاوت مکمل ہوجائے تو سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ لیں یہ رکوع میں جانے سے پہلے پڑھیں پھر آپ رکوع میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر آپ اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر اپنا سر اٹھائیں اور کھڑے ہونے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں تو ہرایک رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہوں گے اور چار رکعت میں یہ تین سو ہوجائیں گے اگر آپ کے گناہ ریت کے ذروں کی مانند ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کردے گا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جوشخص روزانہ انہیں پڑھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ ہفتے میں ایک مرتبہ انہیں پڑھ لیں اگر آپ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ اسے پڑھ لیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک یہ عمل کرتے تھے اور صالحین نے بھی اسے اختیار کیا ہے انہوں نے ایک دوسرے سے اسے روایت کیا ہے اور اس میں مرفوع حدیث کی تقویت موجود ہے.....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مبارک اور کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: صلوۃ التسبیح ادا کی جائے گی اور انہوں نے اس کی فضیلت کا ذکر کیا ہے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں دریافت کیا جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہہ کر سبحانك اللّٰھم پڑھے گا پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پڑھے گا پھر اعوذ باللہ پڑھے گا پھر بسم اللہ پڑھے گا سورہ فاتحہ پڑھے گا اور ایک سورت پڑھے گا پھر دس مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پڑھے گا پھر رکوع میں جاکر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات

دس مرتبہ پڑھے گا' پھر سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر دوسری مرتبہ سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' اسی طرح وہ چار رکعت ادا کرے گا' تو ایک رکعت میں یہ پچھتر تسبیحات ہوں گی' آدمی ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے گا' اگر آدمی رات کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور اگر وہ دن کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو اگر وہ چاہے' تو سلام پھیر دے اور اگر چاہے' تو سلام نہ پھیرے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز بن ابورزمہ نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی رکوع میں پہلے **سبحان ربی العظیم** پڑھے گا اور سجدے میں پہلے **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھے گا' یہ تین' تین مرتبہ پڑھے گا' پھر ان تسبیحات کو پڑھے گا۔

احمد بن عبدہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن ابورزمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر آدمی کو اس نماز میں سہو ہو جاتا ہے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تین سو تسبیحات ہوں گی ..... اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی' جو امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ فرماتے ہیں: یہ چیز جو انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' نماز کے طریقے کے بارے میں نقل کی ہے' یہ اس روایت کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی تلاوت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا اور تلاوت کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا' انہوں نے جلسہ استراحت میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا' جبکہ ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے کہ آدمی تلاوت کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا انہوں نے تلاوت سے پہلے تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا' کہ آدمی جلسہ استراحت میں' اُٹھنے کے بعد اور کھڑے ہونے سے پہلے تسبیح پڑھے گا۔

1012 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ حباب الْكَلْبِيّ عَنْ اَبِيْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أحبوك الا أُعْطِيك فَذكر الحَدِيْثِ بِالصّفة الَّتِيْ رَوَاهَا التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا يُوَافق مَا رويناه عَنِ ابْنِ الْمُبَارك وَرَوَاهُ قُتَيْبَة عَنْ سَعِيْدٍ عَن يحيى بن سليم عَن عمرَان بن مُسْلِم عَنْ اَبِيْ الجوزاء قَالَ نزل عَلَيّ عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ فَذكر الحَدِيْثِ وَخَالفهُ فِيْ رَفعه إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر التسبيحات فِيْ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَة إِنَّمَا ذكرهَا بعْدهَا ثُمَّ ذكر جلْسَة الاسْتِراحة كَمَا ذكرهَا سَائِر الرّوَاة انْتهى

قَالَ الْحَافِظ جُمْهُور الرّوَاة على الصّفة الْمَذْكُورَة فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِيْ رَافع وَالْعَمَل بهَا اَوْلى إِذْ لَا يَصح رفع غَيرهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ امام بیہقی نے' ابوحباب کلبی کے حوالے سے' ابوجوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث

ذکر کی ہے' جو اس طریقے کے مطابق ہے' جسے امام ترمذی نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' یہ اس طریقے کے مطابق ہے' جو ہم نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت قتیبہ نے سعید کے حوالے سے' یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' عمران بن مسلم کے حوالے سے' ابوجوزاء سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میرے ہاں ٹھہرے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' البتہ انہوں نے اس حدیث کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کے حوالے سے اس سے مختلف نقل کیا ہے' اور تلاوت کے آغاز میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے تسبیح کا ذکر تلاوت کے بعد کیا ہے' اور پھر انہوں نے جلسہ استراحت کا بھی ذکر کیا ہے' جس طرح باقی تمام راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جمہور راویوں نے وہی طریقہ نقل کیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے' اور اس روایت پر عمل کرنا' زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کے علاوہ کسی اور روایت کا مرفوع ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1013 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا غُلَامُ اَلا اَحبوك اَلا اَنحلك اَلا اُعْطِيك قَالَ قُلْتُ بَلٰی بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَظَنَنْتُ اَنه سيقطع لی قِطْعَة من مَال فَقَالَ لی اَربع رَكْعَات تصليهن -فَذكر الحَدِيْثِ كَمَا تقدم وَقَالَ فِیْ آخِره :

فَاِذَا فرغت قلت بعد التَّشَهُّد وَقبل السَّلَام: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك توفيق اَهْلِ الْهدى واَعمال اَهْلِ الْيَقِين ومناصحة اَهْلِ التَّوْبَة وعزم اَهْلِ الصَّبْر وجد اَهْلِ الْخشية وَطلب اَهْلِ الرَّغْبَة وَتعبد اَهْلِ الْوَرع وعرفان اَهْلِ الْعلم حَتّٰى اَخافك اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك مَخَافَة تحجزنی عَنْ مَعَاصِيك حَتّٰى اَعمل بطاعتك عملا اَستحق بِهٖ رضاك وَحَتّٰى اُناصحك بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْك وَحَتّٰى اُخْلص لَك النَّصِيحَة حبا لَك وَحَتّٰى اتوكل عَلَيْك فِی الْاُمُور حسن ظن بك سُبْحَانَ خَالق النُّور فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يَا ابْن عَبَّاس غفر اللّٰه لَك ذنوبك كلهَا صغيرها وكبيرها وقديمها وحديثها وسرها وعلانيتها وعمدها وخطأها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِيْهِ اَيْضًا عَنْ اَبِیْ الجوزاء قَالَ قَالَ لی ابْن عَبَّاس يَا اَبَا الجوزاء اَلا اَحبوك اَلا اَعلمك اَلا اُعْطِيك قلت بَلٰی فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات فَذكر نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَاِسْنَاده واه وَقد وَقع فِیْ صَلَاة التَّسْبِيح كَلَام طَوِيل وَخلاف منتشر ذكرته فِیْ غير هٰذَا الْكتاب مَبْسُوطا وَهٰذَا كتاب ترغيب وترهيب وَفِيْمَا ذكرته كِفَايَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' جی ہاں! یارسول اللہ! راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی زمین وغیرہ عطا کریں گے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار رکعت ادا کرو...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' البتہ انہوں نے

اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ' تو تم تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اہل ہدایت کی سی توفیق' اہل یقین کے سے اعمال' اہل توبہ کی سی خیر خواہی' اہل صبر کی سی پختہ کاری' اہل خشیت کی سی کوشش' اہل رغبت کی سی طلب' پرہیزگاروں کی سی عبادت' اہل علم کے سے عرفان کا سوال کرتا ہوں' تاکہ میں تیرا خوف رکھوں' اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے گناہوں کے ارتکاب سے روک دے' تاکہ میں تیری فرمانبرداری پر عمل کر سکوں' اور اس کے ذریعے تیری رضامندی کا مستحق ہو جاؤں' اور میں تیری بارگاہ میں خالص توبہ کر سکوں' جو تیرے خوف کی وجہ سے ہو' اور میں تیرے لئے خالص طور پر خیر خواہی رکھوں' جو تیری محبت کی وجہ سے ہو' یہاں تک کہ میں تمام امور میں تجھ پر توکل کروں' تیرے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے' پاک ہے' وہ ذات جس نے نور کو پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے ابن عباس! جب تم ایسا کر لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کی' چھوٹے' بڑے' پرانے' نئے' پوشیدہ' علانیہ' جان بوجھ کر کیے گئے' غلطی سے کیے گئے' (یعنی) تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت ابو جوزاء کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اے ابو جوزاء! کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص چار رکعت ادا کرے''۔

اس کے بعد راوی نے' حسب سابق روایت مختصر طور پر نقل کی ہے' تاہم اس روایت کی سند ''واہی'' ہے' صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں طویل کلام کیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں بہت اختلاف بھی پھیلا ہوا ہے' جسے میں نے کسی اور کتاب میں' زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے' یہ کتاب کیونکہ ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں ہے' اس لئے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

1014 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ام سليم غدت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت عَلمنِيْ كَلِمَات اقولهن فِيْ صَلَاتي فَقَالَ كبرى الله عشرا وسبحيه عشرا واحمديه عشرا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْت يَقُوْلُ نَعَمْ نعم . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتائیے' جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو' دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو' پھر تم جو چاہو' دعا مانگو' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا)''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

18 - التَّرْغِيب فِيْ صَلَاة التَّوْبَة

باب: نمازِ توبہ سے متعلق ترغیبی روایات

1015 - عَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يُذنب ذنبا ثُمَّ يَقُوْمُ فيتطهر ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يسْتَغْفر اللّٰه اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة (وَالَّذِيْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَة اَوْ ظلمُوا أنفسهم ذكرُوْا اللّٰه) آل عمران اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَذكره ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِغَيْر اِسْنَاد وَذكر فِيْهِ الرَّكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ اٹھ کر وضو کرے' پھر نماز ادا کرے' پھر مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کی:

''جب وہ کسی برائی کا ارتکاب کرتے ہیں' یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں''۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پھر وہ دو رکعت ادا کرے''۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر ذکر کی ہے' انہوں نے اس میں دو رکعت کا ذکر کیا ہے۔

1016 - وَعَنِ الْحسن يَعْنِيْ الْبَصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذْنب عبد ذَنبا ثُمَّ تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلٰى برَاز من الْاَرْض فصلى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ واستغفر اللّٰه من ذٰلِكَ الذَّنب اِلَّا غفره اللّٰه لَهُ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا

قَوْلِهِ البرَاز بِكَسْر الْبَاء وَبعدهَا رَاء ثُمَّ الف ثُمَّ زَاي هُوَ الْاَرْض الفضاء

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کسی کھلی جگہ پر جا کر وہاں دو رکعت ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''البراز'' میں 'ب' پر زیر ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ا' ہے' پھر 'ز' ہے' اس سے مراد کھلی جگہ ہے۔

1017 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت الْجَنَّة البارحة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اذنبت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَمَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّات عِنْدهَا وَصليت رَكْعَتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اذنبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں تو دو رکعت ادا کر لیتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر کے دو رکعت ادا کر لیتا ہوں''۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں جب بھی گناہ کروں''۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

19 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْحَاجة و دعائها

باب: نمازِ حاجت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اُس کی دعا کا بیان

1018 - عَن عُثْمَان بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أعمى أتى اِلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰه اَن يكْشف لي عَن بَصرِي قَالَ اَوْ أدعك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قد شقّ عَلَيّ ذهَاب بَصرِي قَالَ فَانْطَلق فَتَوَضَّا ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك وأتوجه اِلَيْك بنبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ أتوجه اِلَى رَبِّي بك اَن يكْشف لي عَن بَصرِي اللّٰهُمَّ شفعه فِيْ وشفعني فِيْ نَفسِي فَرجع وَقد كشف اللّٰه عَن بَصَره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَلَيْسَ عِنْد التِّرْمِذِيّ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ اِنَّمَا قَالَ فَأمره اَن يتَوَضَّا فَيحسن وضوء ه ثُمَّ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاء فَذكره بنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ فِي الدَّعْوَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكر فِيْ اَوله قصَّة وَهُوَ اَن رجلا كَانَ يخْتَلف اِلَى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَة لَهٗ وَكَانَ عُثْمَان لَا يلْتَفت اِلَيْهِ وَلَا ينظر فِيْ حَاجته فلقي عُثْمَان بن حنيف

حدیث 1018: سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب فی دعاء الضیف' حدیث:3587' سنن ابن ماجہ - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی صلاة الحاجة - حدیث:1381' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' فأما حدیث عبد اللہ بن فروخ - حدیث:1114' السنن الکبری للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' ذکر حدیث عثمان بن حنیف - حدیث:10097' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث عثمان بن حنیف - حدیث:16924' مسند عبد بن حمید - عثمان بن حنیف' حدیث:381' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ طاهر' حدیث:509' المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمہ عمر' من اسمہ عثمان - ما أسند عثمان بن حنیف' حدیث:8190

فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَان بن حنيف ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّا ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجد فصل فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسالك واتوجه اِلَيْك بنبينا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِى الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّىْ اتوجه بك اِلٰى رَبِّى فَيقْضِى حَاجَتِى وتذكر حَاجَتك ورح اِلَىَّ حَتّٰى اروح مَعَك فَانْطلق الرجل فَصنعَ مَا قَالَ لَهُ ثُمَّ اَتى بَاب عُثْمَان فَجَاء البواب حَتّٰى اَخذ بِيَدِهٖ فَاَدْخلهُ على عُثْمَان بن عَفَّان فاجلسه مَعَه على الطنفسة وَقَالَ مَا حَاجَتك فَذكر حَاجته فقضاها لَهُ ثُمَّ قَالَ مَا ذكرت حَاجَتك حَتّٰى كَانَت هٰذِهِ السَّاعَة وَقَالَ مَا كَانَت لَك من حَاجَة فائتنا ثُمَّ اِن الرجل خرج من عِنْده فلقى عُثْمَان بن حنيف فَقَالَ لَهُ جَزَاك اللّٰه خيرا مَا كَانَ ينظر فِىْ حَاجَتِى وَلَا يلْتَفت اِلَىَّ حَتّٰى كَلمته فِىَّ فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف وَاللّٰه مَا كَلمته وَلٰكِن شهِدت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رجل ضَرِيْر فَشَكَا اِلَيْهِ ذهَاب بَصَره فَقَالَ لَهُ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تصبر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لى قَائِد وَقد شقّ عَلىّ فَقَالَ لَهُ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّا ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْع بِهٰذِهِ الدَّعْوَات فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف فَوَاللّٰهِ مَا تفرقنا وَطَالَ بِنَا الحَدِيْث حَتّٰى دخل علينا الرجل كَاَنَّهٗ لم يكن بِهٖ ضرّ قطّ ۔ قَالَ الطَّبَرَانِىّ بعد ذكر طرقه والْحَدِيْث صَحِيْح

الطنفسة مُثَلّثَة الطَّاء وَالْفَاء اَيْضًا وَقد تفتح الطَّاء وتكسر الْفَاء اسْم للبساط وَتطلق على حَصِير من سعف يكون عرضه ذِرَاعا

❀❀ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا کردے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس کو ترک کردوں؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بینائی کی رخصتی میرے لئے بہت گراں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ' وضو کرو' پھر دورکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے' جو رحمت والے نبی ہیں' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ مجھے بینائی عطا کردے' اے اللہ! میرے بارے میں' اُن کی شفاعت کو قبول فرما' اور میری ذات کے بارے میں میری سفارش (یعنی دعا) کو قبول فرما''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ شخص واپس آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا کردی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''پھر تم دورکعت ادا کرو'' اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا کرے'' اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' یہ روایت امام

ترمذی نے دعاؤں سے متعلق باب میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس سے پہلے' ایک واقعہ نقل کیا ہے' جو یہ ہے:

''ایک شخص' اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہا (جو اس وقت خلیفہ وقت تھے) لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور اس کی ضرورت کو پورا نہیں کیا' اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے اُن کے سامنے یہ صورت حال پیش کی' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم وضو کے برتن کے پاس جا کر وضو کرو' پھر مسجد میں جا کر اس میں دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' جو رحمت والے نبی ہیں' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' تاکہ وہ میری حاجت پوری کردے''۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھر اس کے بعد' تم اپنی حاجت کا ذکر کرنا' پھر میرے پاس آنا میں تمہارے ساتھ جاؤں گا' وہ شخص گیا' اس نے یہ عمل کیا' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا تھا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان آیا اور اس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا' اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور دریافت کیا: تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنی حاجت ذکر کی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پورا کیا' پھر وہ بولے: تم نے اپنی ضرورت کا ذکر ہی نہیں کیا یہاں تک کہ یہ وقت ہو گیا' پھر انہوں نے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی کام ہو' تو میرے پاس آجانا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے نکلا' اُس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے' وہ صاحب جو کبھی میری حاجت کی طرف' توجہ نہیں کرتے تھے اور میری طرف التفات نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ نے ان کے ساتھ میرے بارے میں بات چیت کی (تو انہوں نے میرا یہ کام کیا)' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) البتہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص جو نابینا تھا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بینائی کی رخصتی کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم صبر کرلو! (تو یہ زیادہ بہتر ہے) اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ساتھ لے کر چلنے والا کوئی نہیں ہے' اور یہ بات میرے لئے بہت گراں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم وضو کے برتن کے پاس جاؤ' وضو کرو' پھر دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو (پھر دعا کے وہی کلمات ہیں' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اس شخص کو بتا چکے تھے)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! ابھی وہ وہاں سے اٹھ کر گئے نہیں تھے' اور زیادہ بات چیت بھی نہیں کی تھی' وہ شخص پھر ہمارے پاس آیا' تو یوں لگ رہا تھا' جیسے اسے (بینائی کی رخصتی کی) تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی تھی''۔

امام طبرانی نے' اس روایت کے طرق ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

"مطنفسہ" میں 'ط' ہے 'پھر' ف' ہے 'ط' پر کبھی 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے اور 'ف' پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' یہ بچھونے کے لئے استعمال ہوتا ہے' بعض اوقات اس کا اطلاق سعف سے بنی ہوئی چٹائی پر بھی ہوتا ہے' جس کی چوڑائی ایک بالشت ہوتی ہے۔

1019 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَتْ لَهُ اِلَى اللّٰه حَاجَة اَوْ اِلَى اَحَد من بنى آدم فَلْيَتَوَضَّا وليحسن الْوضُوء وَليصل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ليثن على اللّٰه وَليصل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ليقل لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيم الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اَسأَلك مُوجبَات رحمتك وعزائم مغفرتك وَالْغنيمَة من كل بر والسلامة من كل اِثْم لَا تدع لي ذَنبا اِلَّا غفرته وَلَا هما اِلَّا فرجته وَلَا حَاجَة هِيَ لَك رضَا اِلَّا قضيتها يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من رِوَايَة فَايد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي الورقاء عَنهُ وَزَاد ابْن مَاجَه بعد قَوْله يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ ثُمَّ يسْاَل من امر الدُّنْيَا وَالْآخِرَة مَا شَاءَ فَاِنَّهُ يقدر

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِاخْتِصَار ثُمَّ قَالَ اَخرجته شَاهدا وفايد مُسْتَقِيم الحَدِيْث وَزَاد بعد قَوْله وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذَنب . قَالَ الْحَافِظ فَايد مَتْرُوك روى عَنهُ الثِّقَات وَقَالَ ابْن عدى مَعَ ضعفه يكْتب حَدِيثه

❀❀ حضرت عبداللہ ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو' یا کسی انسان کے ساتھ کوئی کام ہو' تو اسے وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرنا چاہیے' پھر دو رکعت ادا کرنی چاہئیں' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے' پھر یہ کلمات پڑھنے چاہئیں:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار ہے' کرم کرنے والا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں' جو تیری رحمت کو واجب کر دیں' اور تیری مغفرت کو پختہ کر دیں' اور ہر نیکی کے حوالے سے غنیمت کا' اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں' تو میرے ہر گناہ کی مغفرت کر دے' اور ہر پریشانی کو ختم کر دے' اور جو بھی کام تیری رضامندی کا ہو' اسے پورا کر دے' اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت فاید بن عبدالرحمٰن بن ابوورقاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے روایت کے یہ الفاظ: "یا ارحم الراحمین" کے بعد یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"پھر وہ شخص' اپنی دنیا یا آخرت سے متعلق' جس بھی معاملے کے بارے میں' چاہے دعا کرے' وہ چیز اسے نصیب ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام حاکم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس کا ایک شاہد بھی نقل کیا ہے: فاید نامی راوی "مستقیم الحدیث" ہے' البتہ انہوں نے متن کے الفاظ یہ نقل کیے ہیں:

''تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی اور ہر گناہ سے بچاؤ والی چیز کا (سوال کرتا ہوں)''۔

حافظ کہتے ہیں: فاید نامی راوی متروک ہے' ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

1020 - وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ اَنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفظِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيّ اَلا اعلمك دُعَاء اِذا اَصَابَك غم اَوْ هم تَدْعُو بِهِ رَبك فيستجاب لَك بِاِذن اللّٰه ويفرج عَنْك تَوَضَّا وصل رَكْعَتَيْنِ وَاحْمَدْ اللّٰه واثن عَلَيْهِ وصل على نبيك واستغفر لنَفسك وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اَنْت تحكم بَيْن عِبَادك فِيمَا كَانُوْا فِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْعلي الْعَظِيم لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب السَّمَوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيم الْحَمْدُ للّٰهِ رب الْعَالمين اللّٰهُمَّ كاشف الْغم مفرج الْهم مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرِين اِذا دعوك رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ورحيمهما فارحمني فِيْ حَاجَتِي هٰذِهِ بقضائها ونجاحها رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

❀❀ صبہانی نے یہ حدیث' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں؟ کہ جب بھی تمہیں کوئی غم' یا پریشانی لاحق ہو' اور پھر تم اس کے ذریعے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرو' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تمہاری دعا قبول ہو' اور وہ پریشانی تم سے ختم ہو جائے' تم وضو کر کے دو رکعت ادا کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' اس کی ثناء بیان کرو' اپنے نبی پر درود بھیجو' اپنے لئے اور مومن مردوں اور مومن خواتین کے لئے دعائے مغفرت کرو! پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان' اُس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا' جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور معزز ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے' اور عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اے اللہ! غم کو پرے کرنے والے! پریشانی کو ہٹا دینے والے! پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے! جب وہ تجھ سے دعا کرتے ہیں' اے دنیا اور آخرت والے رحمان! اور ان دونوں والے رحیم! تو میری حاجت کو پورا کر کے' اس کی کامیابی کی صورت میں' مجھ پر رحم فرما! ایسی رحمت' جو مجھے تیرے علاوہ' اور کسی کی بھی رحمت سے بے نیاز کر دے''۔

1021 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَيْ عشرَة رَكْعَة تصليهن من ليل اَوْ نَهَار وتتشهد بَيْن كل رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا تشهدت فِيْ آخر صَلَاتك فاثن على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وصل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقرا وَاَنْت ساجد فَاتِحَة الْكتاب سبع مَرَّات وَآيَة الْكُرْسِيّ سبع مَرَّات وَقل لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اسالك بمعاقد الْعِزّ من عرشك ومنتهى الرَّحْمَة من كتابك واسمك الْاَعْظَم وجدك الْاَعْلَى وكلماتك التَّامَّة ثُمَّ سل

حَاجَتَكَ ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ ثُمَّ سلم يَمِينا وَشمَالًا وَلَا تعلموها السُّفَهَاء فَإِنَّهُم يَدْعُوْنَ بهَا فيستجابون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ قَالَ اَحْمد بن حَرْب قد جربته فَوَجَدته حَقًّا وَقَالَ اِبْرَاهِيْم بن عَلِيّ الدبيلي قد جربته فَوَجَدته حَقًّا وَقَالَ الْحَاكِم قَالَ لنا اَبُوْ زَكَرِيَّا قد جربته فَوَجَدته حَقًّا

قَالَ الْحَاكِم قد جربته فَوَجَدته حَقًّا . تفرد بِهِ عَامر بن خِدَاش وَهُوَ ثِقَة مَامُوْن انتهى

قَالَ الْحَافِظ اما عَامر بن خِدَاش هٰذَا هُوَ النَّيْسَابُوْرِي

قَالَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن كَانَ صَاحب مَنَاكِير وَقد تفرد بِهِ عَن عمر بن هَارُوْن الْبَلْخِي وَهُوَ مَتْرُوْك مُتَّهم اثنى عَلَيْهِ ابْن مهْدي وَحده فِيْمَا أعلم والاعتماد فِيْ مثل هٰذَا على التجربة لَا على الْإِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بارہ رکعات ہیں' جنہیں تم رات یا دن میں' کسی بھی وقت ادا کرو گے' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے' پھر جب تم نماز کا آخری تشہد پڑھ لو' تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو' پھر سجدے کی حالت میں' تم سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھو' سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اس کے بعد تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیرے عرش کے غلبے کی گرہوں کے واسطے سے' اور تیری کتاب میں سے رحمت کی آخری حد کے واسطے سے' تیرے اسم اعظم کے واسطے سے' تیرے بلند مرتبے کے واسطے سے' تیرے مکمل کلمات کے واسطے سے دعا کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو' پھر تم اپنا سر اٹھاؤ' دائیں طرف' اور بائیں طرف سلام پھیر دو! یہ چیز بے وقوفوں کو تعلیم نہ دینا' کیونکہ وہ دعائیں کریں گے اور اُن کی دعائیں قبول ہوں گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن حرب فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن علی دبیلی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ابوزکریا نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا' امام حاکم کہتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا۔

یہ روایت نقل کرنے میں عامر بن خداش نامی راوی منفرد ہے' لیکن یہ ثقہ اور مامون ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک عامر بن خداش کا تعلق ہے' تو وہ نیشاپوری ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے' عمر بن ہارون بلخی نے اس کے حوالے سے کچھ انفرادی

روایات نقل کی ہے اور یہ راوی متروک اور متہم ہے' میرے علم کے مطابق صرف ابن مہدی نے' اس کی تعریف بیان کی ہے' اس نوعیت کی صورت حال میں اعتماد تجربہ پر کیا جائے گا' سند پر نہیں کیا جائے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1022 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام بدعوات فَقَالَ إِذَا نزل بك أمر من أمر دنياك فقدمهن ثُمَّ سل حَاجَتك يَا بديع السَّمَوَات وَالْأَرْض يَا ذَا الْجلَال وَالْإِكْرَام يَا صريخ المستصرخين يَا غياث المستغيثين يَا كاشف السوء يَا أرْحم الرَّاحِمِينَ يَا مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرِين يَا إِلَه الْعَالمين بك أنزل حَاجَتي وَأَنت أَعْلَمُ بهَا فاقضها

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ وَفِي إِسْنَاده إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرئیل میرے پاس کچھ دعائیں لے کر آئے اور بولے: جب آپ کو دنیا کے کسی معاملے سے متعلق کوئی پریشانی لاحق ہو' تو آپ پہلے اِن کلمات کو پڑھیں' پھر اپنی حاجت بیان کریں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال اور اکرام والے! اے چیخ و پکار کرنے والوں کے مددگار! اے مدد مانگنے والوں کے مددگار! اے برائی کو ختم کرنے والے! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے پریشان حال لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے! اے تمام جہانوں کے معبود! تیری مدد سے' میں اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہوں' تو اس کے بارے میں زیادہ جانتا ہے' پس تو اس کو پورا کر دے''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

20 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الاستخارة وَمَا جَاءَ فِيْ تركهَا

باب: نماز استخارہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1023 - عَنْ سعد بن أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم استخارته اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَزَاد وَمَنْ شقوة ابْن آدم تَركه استخارة الله

وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفظه من سَعَادَة ابْن آدم كَثْرَة استخارة اللّٰه تَعَالَى وَرضَاهُ بِمَا قضى اللّٰه لَهُ وَمَنْ شقاوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه تَعَالَى وسخطه بِمَا قضى اللّٰه لَهُ

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث مُحَمَّد بن أَبِيْ حميد وَلَيْسَ بِالْقَوِيّ عِنْد أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَعَادَة الْمَرْء استخارته ربه وَرِضَاهُ بِمَا قضى وَمَنْ شقاء الْمَرْء تَركه الاستخارة وسخطه بعد الْقَضَاء

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب والأصبهاني بِنَحْوِ الْبَزَّار

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات بھی شامل ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کردے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت استخارہ کرے' اور اس کے فیصلے پر راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کردے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہو' اُس پر ناراض ہو''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس روایت سے' صرف محمد بن ابوحمید سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' اور یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے استخارہ کرے' اور پروردگار کے فیصلے سے راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ استخارہ کو ترک کرے اور تقدیر کے فیصلے پر ناراض ہو''۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں اور اصبہانی نے' امام بزار کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1024 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنا الاستخارة فِي الْاُمُوْر كلهَا كَمَا يعلمنا السُّورَة من الْقُرْآن يَقُوْلُ اِذا هم اَحَدُكُمْ بِالْاَمر فليركع رَكْعَتَيْنِ من غير الْفَرِيضَة ثُمَّ ليقل اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وَاَسألك من فضلك الْعَظِيمِ فَاِنَّكَ تقدر وَلَا أقدر وَتعلم وَلَا أَعْلَمُ وَاَنت علام الغيوب اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر خير لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمْرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمْرِي وآجله فاقدره لي ويسره لي ثُمَّ بَارك لي فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر شَرّ لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمْرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمْرِي وآجله فاصرفه عني واصرفني عَنْهُ واقدر لي الْخَيْر حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارضني بِهِ . قَالَ ويسمي حَاجته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں' استخارہ کرنے کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

''جب کسی شخص کو کسی معاملے میں' کوئی پریشانی لاحق ہو' تو اسے فرض نماز کے علاوہ دو رکعت (نفل) ادا کرنی چاہئیں' اور پھر یہ دعا کرنی چاہیے:

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق' تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں' اور تیری قدرت کے مطابق' تیری مدد مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں' کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے' اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا' تو علام الغیوب ہے' اے اللہ! اگر تو یہ علم رکھتا ہے کہ یہ معاملہ میرے دین' میری زندگی' اور میرے انجام کے اعتبار سے' میرے حق میں بہتر ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا بدیر انجام کے حوالے سے' میرے حق میں زیادہ بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے' اور اسے میرے لئے آسان کر دے' اور پھر اس میں میرے لئے برکت رکھ دے' اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے حق میں' میرے دین' میری زندگی' میری آخرت (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں' میرے حق میں برا ہے' تو اِسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اِس سے پھیر دے' اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے' خواہ وہ جہاں بھی ہو' اور مجھے اُس سے راضی کر دے''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر آدمی اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

التَّرْغِيب فِيْ صَلاة الْجُمُعَة وَالسَّعْي اِلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ فضل يَوْمهَا وساعتها

باب: جمعہ کی نماز اوراس کی طرف جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ کے دن اوراس میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1025 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّا فَاحْسَن الْوضُوء ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَة فاستمع وأنصت غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْأُخْرَى وَزِيَادَة ثَلَاثَة أَيَّام وَمَنْ مس الْحَصَا فَقَدْ لَغَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

لَغَا قِيْلَ مَعْنَاهُ خَابَ من الْأجر وَقِيْلَ اخطأ وَقِيْلَ صَارَت جمعته ظهرا وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے پھر غور سے (خطبہ سنے) اور خاموش رہے تو اس شخص کے اس جمعہ اور دوسرے (یعنی اگلے) جمعہ کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور مزید تین دن کے (گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے) اور جو شخص اس دوران کنکریوں کو مس کرے تو اس نے لغو حرکت کی''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس نے لغو حرکت کی'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: اُسے اجر نصیب نہیں ہوگا ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے غلطی کی ایک قول یہ ہے اس کا مطلب یہ ہے اس کا جمعہ ظہر کی نماز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک قول اس کے علاوہ ہے۔

1026 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة ورمضان اِلَى رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنهُنَّ اِذا اجْتنبت الْكَبَائِر . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 1025: صحیح مسلم - کتاب الجمعة باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة - حدیث: 1465 سنن أبی داود - کتاب الصلاة تفریع أبواب الجمعة - باب فضل الجمعة حدیث: 899

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک' درمیان میں ہونے والے (گناہوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1027 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَة کَفَّارَة لما بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَة الَّتِیْ تَلِیهَا وَزِیَادَة ثَلَاثَة اَیَّام وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان تک' اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نیکی کرتا ہے' تو اس کا (اجر) دس گنا ملتا ہے''۔

1028 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ یَوْم کتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِیضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ یَوْمًا وَرَاحَ اِلَی الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' اگر کوئی شخص انہیں ایک دن میں ادا کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے جنتی ہونے کو نوٹ کرلیتا ہے' جو بیمار کی عیادت کرے' جنازے میں شریک ہو' روزہ رکھے' جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1029 - وَعَنْ یزِید بن اَبِیْ مَرْیَم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَحِقَنِیْ عَبَایَة بن رِفَاعَة بن رَافع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنا اَمْشِیْ اِلَی الْجُمُعَة فَقَالَ اَبشر فَاِن خطاك هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْل اللّٰه سَمِعت اَبَا عبس یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل اللّٰه فهما حرَام علی النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ

وَعِنْده قَالَ عَبَایَة اَدْرکنِی اَبُوْ عبس وَاَنا ذَاهب اِلَی الْجُمُعَة فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل اللّٰه حرمه اللّٰه علی النَّار

وَفِیْ رِوَایَة مَا اغبرت قدما عبد فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَتَمَسهُ النَّار وَلَیْسَ عِنْده قَول عَبَایَة لیزِید

❀❀ یزید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: عبایہ بن رفاعہ بن رافع کی مجھ سے ملاقات ہوئی' میں اس وقت جمعہ کے لئے چلتا ہوا جا رہا تھا' انہوں نے فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو! کہ تمہارے یہ قدم' اللہ کی راہ میں ہیں' کیونکہ میں نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو وہ دونوں پاؤں جہنم کے لئے حرام ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبایہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اُس وقت جمعہ کے لئے جا رہا تھا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام قرار دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس بھی بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو اُسے آگ نہیں چھوئے گی''

اس روایت میں عبایہ کا یزید کو یہ بات بتانے کا ذکر نہیں ہے۔

1030 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغتسل یَوْمَ الْجُمُعَة وَمَسّ من طیب اِن کَانَ عِنْده وَلبس من أحسن ثِیَابه ثُمَّ خرج حَتّٰی یَاْتِی الْمَسْجِد فیرکع مَا بدا لَهُ وَلَمْ یؤذ اَحَدًا ثُمَّ أنصت حَتّٰی یُصَلِّی کَانَ کَفَّارَة لما بَیْنهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰی

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه ورواة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر وہ اس کے پاس موجود ہو اور عمدہ لباس پہنے پھر نکل کر مسجد میں آئے اور جتنا اس کو مناسب لگے اتنے نوافل ادا کرے اور کسی کو تکلیف نہ دے اور خاموش رہے یہاں تک کہ (باجماعت نماز) ادا کر لے تو یہ چیز اس کے لئے اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

1031 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغتسل یَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لبس من أحسن ثِیَابه وَمَسّ طیبا اِن کَانَ عِنْده ثُمَّ مَشٰی اِلَی الْجُمُعَة وَعَلَیْهِ السکینَة وَلَمْ یتخط اَحَدًا وَلَمْ یؤذه ثُمَّ رکع مَا قضی لَهُ ثُمَّ انْتظر حَتّٰی یَنْصَرِف الاِمَام غفر لَهُ مَا بَیْنَ الجمعتین

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَة حَرْب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے عمدہ لباس پہنے اور اگر اس کے پاس موجود ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے جائے اور پرسکون انداز میں جائے کسی کو پھلانگے نہیں کسی کو اذیت نہ پہنچائے جو اس کے نصیب میں ہو اتنے نوافل ادا کرے پھر انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ امام (نماز ادا کر کے) فارغ ہو جائے تو اس شخص کے دو جمعوں کے درمیان (کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے 'حرب کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1032 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِم اِذا اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ اقبل اِلَى الْمَسْجد لَا يُؤْذِيْ اَحَدًا فَاِن لم يجد الاِمَام خرج صلى مَا بدا لَهُ وَاِن وجد الاِمَام قد خرج جلس فاستمع وانصت حَتّٰى يقْضِي الاِمَام جمعته وَكَلَامه اِن لم يغْفر لَهُ فِيْ جمعته تِلْكَ ذنُوبه كلهَا اَن يكون كَفَّارَة الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَعَطَاء لم يسمع من نُبَيْشَة فِيمَا أعلم

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' جمعہ کے دن غسل کر کے مسجد کی طرف جائے' اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے اور اگر وہ امام کو نہ پائے کہ وہ ابھی نہیں آیا' تو جتنا اسے مناسب لگے نوافل ادا کر لے' پھر جب امام آجائے' تو وہ بیٹھ جائے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام جمعہ ادا کر لے اور اپنا کلام مکمل کر لے' تو اس شخص کے' اگر اس جمعہ تک کے گناہوں کی مغفرت نہ بھی ہوئی' تو یہ (عمل) اس کے بعد والے جمعہ تک کے (گناہوں کا) کفارہ بن جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' میرے علم کے مطابق' عطاء نے حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1033 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يغْتَسل رجل يَوْمُ الْجُمُعَة ويتطهر مَا اسْتَطَاعَ من الطّهُور ويدهن من دهنه ويمس من طيب بَيته ثُمَّ يخرج فَلَا يفرق بَيْن اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كتب لَهُ ثُمَّ ينصت اِذا تكلم الاِمَام اِلَّا غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنسائي مَا من رجل يتَطَهَّر يَوْم الْجُمُعَة كَمَا اَمر ثُمَّ يخرج من بَيته حَتّٰى يَاْتِي الْجُمُعَة وينصت حَتّٰى يقْضِي صلَاته اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما قبله من الْجُمُعَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ نَحْو رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى مَا اجْتنبت المقتلة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' تیل لگائے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور گھر سے نکلے اور (مسجد میں آ کر) دو آدمیوں کو جدا نہ کرے اور پھر جو اس کے نصیب میں ہو' اتنے نوافل ادا کرے' جب امام کلام شروع کرے' تو وہ خاموش رہے' تو اس شخص کے اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح طہارت حاصل کرے جیسے اسے حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کی ادائیگی کے

لئے آئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ نماز ادا کر لے تو یہ چیز اس سے پہلے کے جمعہ (کے درمیان کے) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام نسائی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو یہ چیز اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ قتل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہو اور یہ فضیلت ہمیشہ برقرار رہتی ہے''۔

1034 - وَرُوِیَ عَن عَتِیق اَبِیْ بکر الصّدیق وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل یَوْم الْجُمُعَة کفرت عَنهُ ذنُوبه وخطایاه فَإِذَا اَخذ فِی الْمَشْی کتب لَهٗ بِکُل خطْوَة عشرُوْن حَسَنَة فَإِذَا انْصَرف من الصَّلَاة اُجیز بِعَمَل مِائَتی سنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَفِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحده وَقَالَ فِیْهِ کَانَ لَهٗ بِکُل خطْوَة عمل عِشْرِیْنَ سنة

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ اور خطائیں اس سے دور ہو جاتے ہیں اور جب وہ پیدل چلتا ہوا جاتا ہے تو اس کو ہر قدم کے عوض میں بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اسے دو سو سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت معجم اوسط میں انہوں نے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اسے ہر ایک قدم کے عوض میں بیس سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے''۔

1035 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس الثَّقَفِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غسل یَوْم الْجُمُعَة واغتسل وَبکر وابتکر وَمَشی وَلَمْ یرکب ودنا من الإِمَام فاستمع وَلَمْ یلغ کَانَ لَهٗ بِکُل خطْوَة عمل سنة أجر صیامها وقیامها

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ

حدیث 1035: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة - حديث: 1083 سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الجمعة' باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة - حديث: 478 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث: 5400 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في غسل الجمعة - حديث: 4920 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه' حديث: 1399 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الجمعة' باب التبكير إلى الجمعة - حديث: 1800 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث أوس بن أبي أوس الثقفي وهو أوس بن حذيفة - حديث: 15873 مسند الطيالسي - وحديث أوس بن حذيفة الثقفي' حديث: 1195 المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه أوس' مما أسند أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه - باب في الغسل يوم الجمعة' حديث: 580 معجم الصحابة لابن قانع - أوس بن أوس بن ربيعة بن مالك بن كعب بن عمرو' حديث: 34

صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس

قَالَ الْخطابِيّ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام غسل واغتسل وَبكر وابتكر

اخْتلف النَّاس فِيْ مَعْنَاهُ فَمنهم من ذهب إِلَى انه من الْكَلَام المتظاهر الَّذِيْ يُرَاد بِهِ التوكيد وَلَمْ تقع الْمُخَالفَة بَيْنَ الْمَعْنيين لاخْتِلَاف اللَّفْظَيْنِ وَقَالَ آلا ترَاهُ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَمَشى وَلَمْ يركب ومعناهما وَاحِد وَالِىٰ هٰذَا ذهب الْاَثْرَم صَاحب اَحْمد

وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ غسل الرَّاْس خَاصَّة وَذٰلِكَ لِاَن الْعَرَب لَهُمْ لمَم وشعور وَفِيْ غسلهَا مُؤنَة فَاَرَادَ غسل الرَّاْس من أجل ذٰلِكَ وَالِىٰ هٰذَا ذهب مَكْحُوْل وَقَوله واغتسل مَعْنَاهُ غسل سَائِر الْجَسَد وَزعم بَعْضُهُمْ اَن قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ اَصَاب اَهله قبل خُرُوْجه إِلَى الْجُمُعَة لِيَكُون أملك لنَفسِهِ وأحفظ فِيْ طَرِيْقه لبصره وَقَوله وَبكر وابتكر

زعم بَعْضُهُمْ اَن معنى بكر أدْرك باكورة الْخطْبَة وَهِي اَولهَا وَمعنى ابتكر قدم فِي الْوَقْت وَقَالَ ابْن الْاَنْبَارِي معنى بكر تصدق قبل خُرُوْجه وَتَاَول فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِي الحَدِيْثِ من قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبَلَاء لَا يتخطاها

وَقَالَ الْحَافِظِ اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة من قَالَ فِي الْخَبَر غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّشْدِيْدِ مَعْنَاهُ جَامعَ فَاَوجب الْغسْل على زَوجته اَوْ أمته واغتسل وَمَنْ قَالَ غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّخْفِيفِ اَرَادَ غسل رَاسه واغتسل فضل سَائِر الْجَسَد لخَبر طَاوس عَنِ ابْنِ عَبَّاس ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيح إِلَى طَاوس

قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاس زَعَمُوا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغتسلوا يَوْم الْجُمُعَة واغسلوا رؤوسكم وَإِن لم تكونُوْا جنبا وَمَسُّوا من الطّيب

قَالَ ابْن عَبَّاس أما الطّيب فَلَا اَدْرِي وَأما الْغسْل فَنعم

❀❀ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مکمل غسل کرے اور جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے' سوار ہو کر نہ جائے' امام کے قریب رہے' اور غور سے خطبہ سنے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے ہر قدم کے عوض میں' ایک سال کے عمل' یعنی ایک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "غسل واغتسل وبكر وابتكر"

اس کے مفہوم کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے' بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: یہ ایسا کلام ہے جس کے ذریعے تاکید مراد لی گئی ہے' اس صورت میں الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے معانی کے اندر اختلاف واقع نہیں ہوگا' وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ کہ انہوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں: وہ پیدل چل کر جائے اور سوار نہ ہو' تو اب ان دونوں باتوں کا مفہوم ایک ہی ہے' امام احمد کے شاگرد "اثرم" اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں: لفظ "غسل" کا معنیٰ سر کو دھونا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کو لمبے اور بال ہوتے تھے تو ان کے لئے غسل کرنے میں مشکل ہوتی تھی' تو اس وجہ سے سر دھونے کو مراد لیا گیا ہے' مکحول کا یہی موقف ہے' اور متن کے یہ الفاظ "واغتسل" کا مطلب ہے' پورے جسم کو دھونا' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ "غسل" کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جمعہ کے لئے جانے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' تاکہ وہ جمعہ کے راستے میں اپنے باطن کا مالک رہے' اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرے اور روایت کے یہ الفاظ "بکر وابتکر" اس کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اتنی جلدی جائے کہ خطبہ کا ابتدائی حصہ پالے' اور "ابتکر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ وقت کے اندر چلا جائے' ابن انباری بیان کرتے ہیں: "بکر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ نکلنے سے پہلے صدقہ کرے' اور یہی تاویل اس حدیث میں کی گئی ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے:

"صدقہ کرنے میں جلدی کرو' کیونکہ بلاء اس کو پھلانگ کر آگے نہیں جاسکتی ہے"

حافظ ابوبکر بن خزیمہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس روایت میں لفظ "غسّل واغتسل" نقل کیا ہے' یعنی شد کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے: وہ صحبت کر کے اپنی بیوی یا اپنی کنیز پر غسل کو واجب کر دے' اور پھر خود بھی غسل کرے' بعض حضرات نے اسے "غسل واغتسل" نقل کیا ہے' یعنی تخفیف کے ساتھ نقل کیا ہے' تو اب اس سے مراد یہ ہوگی کہ اب وہ سر بھی دھوئے اور باقی تمام جسم بھی دھوئے' اس کی دلیل طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت ہے' پھر انہوں نے اپنی مستند سند کے ساتھ طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو بھی دھوؤ' اگرچہ تم جنبی نہ ہو' اور تم خوشبو لگاؤ"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے' تو اس کا مجھے پتہ نہیں ہے' جہاں تک غسل کا تعلق ہے' تو یہ بات ٹھیک ہے۔

1036 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُلِّ خطوَة يخطوها قيام سنة وصيامها

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے اور قریب رہ کر غور سے (خطبہ) سنے تو اس کے اٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں اُسے ایک سال کے نوافل اور ایک سال کے نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال 'صحیح' کے رجال ہیں۔

1037 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت الْجُمُعَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بهَا جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ كَفه كالمرآة الْبَيْضَاء فِيْ وَسطهَا كالنكتة السَّوْدَاءِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضهَا عَلَيْكَ رَبك لتكُوْنَ لَكَ عيدا ولقومك من بعْدك وَلكم فِيْهَا خير تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتَكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارٰى من بعْدك وفِيهَا سَاعَة لَا يَدْعُو اَحد ربه فِيْهَا بِخَير هُوَ لَهٗ قسم اِلَّا أعطَاهُ اَوْ يتعَوَّذ من شَرّ اِلَّا دفع عَنهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْاٰخِرَةِ يَوْم الْمَزِيْد الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جمعہ پیش کیا گیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی ہتھیلی میں ایک سفید آئینے کی طرح' اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس آئینے کے درمیان میں' ایک سیاہ نقطہ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ جمعہ ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد' آپ کی قوم کے لئے عید ہو جائے' اور اس دن میں آپ لوگوں کے لئے بہتری ہے کہ آپ پہلے وہ لوگ ہیں (جو اس دن کو قبول کر رہے ہیں) یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہیں (یعنی ان کا مخصوص دن ہفتہ اور اتوار ہے) اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں' بندہ اپنے پروردگار سے' جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا کرے گا' پروردگار وہ اُسے عطا کر دے گا اور جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' پروردگار وہ اس سے دور کر دے گا اس سے بڑا (دن) اور کوئی نہیں ہے' ہم آخرت میں اسے ''یوم المزید'' کہتے ہیں...... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1038 - وَعَنْ اَبِىْ لبَابَة بن عبد الْمُنْذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة سيد الْاَيَّام وَاَعْظَمهَا عِنْد اللّٰه وَهُوَ أعظم عِنْد اللّٰه من يَوْم الْاَضْحٰى وَيَوْم الْفطر وَفِيْهِ خمس خلال خلق اللّٰه فِيْهِ آدم وأهبط اللّٰه فِيْهِ آدم اِلَى الْاَرْض وَفِيْهِ توفى اللّٰه آدم وَفِيْهِ سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه فِيْهَا العَبْد شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه مَا لم يسْاَل حَرَامًا وَفِيْهِ تقوم السَّاعَة مَا من ملك مقرب وَلَا سَمَاء وَلَا اَرْض وَلَا رِيَاح وَلَا جبال وَلَا بَحر اِلَّا وَهن يشفقن من يَوْم الْجُمُعَة . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِلَفْظ وَاحِد وَفِيْ اِسنادهما عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَهُوَ مِمَّن احْتج بِهِ اَحْمد وَغَيره وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْبَزَّار من طَرِيْق عبد اللّٰه اَيْضًا من حَدِيْثِ سعد بن عبَادَة . وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جمعہ کا دن' تمام دنوں کا سردار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تمام دنوں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت رکھتا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف نازل کیا اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے بشرطیکہ اس نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو اور اس دن میں قیامت قائم ہوگی ہر مقرب فرشتہ آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں (کہ کہیں آج قیامت نہ آ جائے)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے ایک ہی الفاظ میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے یہ ان راویوں میں سے ایک ہے جس سے امام احمد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں یہی روایت امام احمد نے اور امام بزار نے عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے بھی نقل کی ہے جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1039 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير يَوْم طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق اللّٰه آدم وَفِيْهِ ادخل الْجَنَّة وَفِيْهِ اخرج مِنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه قَالَ مَا طلعت الشَّمْس وَلَا غربت على يَوْم خير من يَوْم الْجُمُعَة هدَانَا اللّٰه لَهُ وضل النَّاس عَنْهُ فَالنَّاس لنا فِيْهِ تبع فَهُوَ لنا وَالْيَهُوْد يَوْم السبت وَالنَّصَارٰى يَوْم الْاَحَد اِن فِيْهِ لساعة لَا يُوَافِقهَا مُؤمن يُصَلِّی يسْاَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا اعطاهُ . فَذكر الحَدِيْث

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا تھا اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سورج ایسے کسی بھی دن پر نہ طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا جو جمعہ کے دن سے زیادہ بہتر ہو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت نصیب کی اور دوسرے لوگ اس کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے تو اس دن کے بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہ دن ہمارے لئے ہے اور یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا دن ہے اور عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار ہے اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن بندہ نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1040 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من افضل ايامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق اللّٰه آدم وَفِيْهِ قبض وَفِيْهِ النفخة وَفِيْهِ الصعقة فَاَكْثرُوْا من الصَّلَاة عَلَیّ فِيْهِ فَاِن صَلَاتكُم يَوْم الْجُمُعَة معروضة عَلَیّ قَالُوْا وَكَيْف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد ارمت اَی بليت فَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ

وَجَلَّ وَعلا حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل اَجسامنا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اَتم وَله عِلَّة دقيقة امتاز اِلَيْهَا الْبُخَارِيّ وَغَيره لَيْسَ هٰذَا موضعهَا وَقد جمعت طرقه فِيْ جُزْء ارمت بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْمِيم اَي صرت رميما وَرُوِيَ ارمت بِضَم الْهمزَة وَسُكُون الْمِيم

❀❀ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن' جمعہ کا دن ہے' اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں ''نفخہ'' ہوگا اسی دن میں ''صعقہ'' ہوگا (یعنی اسی دن قیامت آئے گی) تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو! کیونکہ جمعہ کے دن تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' لوگوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) کے اجسام کو کھائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت سب سے زیادہ مکمل ہے' لیکن اس میں ایک باریک علت پائی جاتی ہے' جس کے حوالے سے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس میں امتیاز کیا ہے' لیکن یہ مقام اس وضاحت کے لائق نہیں ہے' میں نے اس روایت کے تمام طرق ایک جزء میں جمع کیے ہیں۔

لفظ ''ارمت'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' یعنی آپ بوسیدہ ہو جائیں گے' ایک روایت کے مطابق اس لفظ میں 'ا' پر پیش پڑھی گئی ہے' اور 'م' کو ساکن پڑھا گیا ہے۔

1041 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تطلع الشَّمْس وَلَا تغرب على اَفضل من يَوْم الْجُمُعَة وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي تفزع يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا هٰذَيْنِ الثقلَيْنِ الْجِنّ وَالْاِنْس

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحهمَا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيره اَطول من هٰذَا وَقَالَ فِيْ آخِره وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي مصيخة يَوْم الْجُمُعَة من حِيْن تصبح حَتّٰى تطلع الشَّمْس شفقا من السَّاعَة اِلَّا الْاِنْس وَالْجِنّ مصيخة مَعْنَاهُ مستمعة مصغية تتَوَقَّع قيام السَّاعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' ہر جانور جمعہ کے دن سے خوف زدہ رہتا ہے' صرف یہ دو قسم کی مخلوق (یعنی) جنات اور انسان (اس سے غافل رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر جانور جمعہ کے دن صبح کے وقت چیختا ہے' یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے وہ قیامت کے ڈر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے صرف انسان اور جنات (اس سے غافل ہیں)''۔

''مصیخہ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ کان لگا کر توجہ سے سنتا ہے' اور اسے قیامت قائم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

1042 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحشر الْاَیَّام علی هیئتها وتحشر الْجُمُعَة زهراء منیرة اَهلهَا یحفونَ بهَا کالعروس تهدی اِلٰی خدرها تضیء لَهُم یَمْشُوْنَ فِیْ ضوئها الوانهم کالثلج بَیَاضًا وریحهم کالمسك یَخُوْضُوْنَ فِیْ جبال الکافور ینظر اِلَیْهِمُ الثقلان لَا یطرقون تَعَجبا حَتّٰی یدْخلُوْنَ الْجنَّة لَا یخالطهم اَحد اِلَّا المؤذنون المحتسبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ اِن صَحَّ هٰذَا الْخَبَر فَاِن فِی النَّفس من هٰذَا الْاِسْنَاد شَیْئًا

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه غرابة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام دنوں کو اُن کی مخصوص شکل وصورت میں اٹھایا جائے گا' اور جمعہ کے دن کو اپنے اہل کے لئے' روشن اور چمک دار کر کے اٹھایا جائے گا' جسے ڈھانپا گیا ہو گا' یوں جیسے کسی دلہن کو اس کی خواب گاہ کی طرف لے جایا جاتا ہے' اور جمعہ اپنے اہل افراد کے لئے روشنی کرے گا' وہ لوگ اس کی روشنی میں چلتے ہوئے جائیں گے' ان کی رنگت برف کی طرف سفید ہوگی اور ان کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں ہوں گے' دونوں قسم کی مخلوق اُن کی طرف دیکھ رہی ہوگی اور وہ حیرانگی کی وجہ سے ان کے قریب نہیں آئیں گے' یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور کوئی بھی' اِن کے ساتھ نہیں مل پائے گا' البتہ جو لوگ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتے تھے' اُن کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو بھی اس کی سند کے حوالے سے' میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' البتہ اس کا متن غریب ہے۔

1043 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰہ تبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ بتارك اَحَدًا من الْمُسلمین یَوْم الْجُمُعَة اِلَّا غفر لَهُ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا فِیْمَا اری بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن' ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی سند حسن ہے۔

1044 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَحُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَضلَّ اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَنِ الْجُمُعَة من کَانَ قبلنَا کَانَ للْیَهُوْد یَوْم السبت والاحد لِلنَّصَارٰی فهم لنا تبع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة نَحْنُ الْاٰخرُوْنَ من اَهلِ الدُّنْیَا والاَوَّلون یَوْم الْقِیَامَة المقضی لَهُمْ قبل الْخَلَائق

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَزَّار ورجالهما رجال الصَّحِيح إِلَّا أَن الْبَزَّار قَالَ نَحْنُ الآخِرُوْنَ فِي الدُّنْيَا الأولونَ يَوْم الْقِيَامَة المغفور لَهُمْ قبل الْخَلَائق وَهُوَ فِي مُسْلِم بِنَحْوِ اللَّفْظ الأَوَّل من حَدِيْث حُذَيْفَة وَحده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کے بارے میں ہم سے پہلے والے لوگوں کو گمراہ رہنے دیا' یہودیوں کا مخصوص دن ہفتہ ہے' اور اتوار عیسائیوں کا مخصوص دن ہے' اور وہ قیامت کے دن تک' ہمارے پیروکار ہوں گے' ہم اہل دنیا کے اعتبار سے بعد والے ہیں' اور قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے' باقی تمام مخلوق سے پہلے جن کا حساب ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' البتہ امام بزار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم دنیا میں بعد والے ہیں' اور قیامت میں پہلے ہوں گے' جن کی دیگر تمام مخلوق سے پہلے مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت ''صحیح مسلم'' میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی روایت کی مانند ہے۔

1045 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة أَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ سَاعَة لَيْسَ فِيهَا سَاعَة إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا سِتّمائَة ألف عَتِيق مِنَ النَّار

قَالَ فَخرجنا من عِنْده فَدَخَلْنَا على الْحسن فَذَكرنَا لَهُ حَدِيْث ثَابت فَقَالَ سمعته وَزَاد فِيهِ كلهم قد استوجبوا النَّار . رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَلَفظه لله فِي كل جُمُعَة سِتّمائَة ألف عَتِيق مِنَ النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں' چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں' اور ان میں سے ہر ایک ساعت میں' اللہ تعالیٰ چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں سے اٹھے اور حسن بصری کے پاس گئے اور ان کے سامنے ثابت کی نقل کردہ روایت ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے انہیں (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے:

''وہ سب ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام بیہقی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے' ہر جمعہ کو چھ لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں''۔

1046 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيهَا سَاعَة لَا يُوَافقهَا عبد مُسْلِم وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه شَيْئًا إِلَّا أعطَاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يقللها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه . وَأما تعْيين السَّاعَة فَقَدْ ورد فِيهِ أَحَادِيْث كَثِيْرَة صَحِيحَة وَاخْتلف الْعلمَاء فِيهَا اخْتِلَافا كثيرا بسطته فِي غير هَذَا الْكتاب وأذكر هُنَا نبذة من الْأَحَادِيْث الدَّالَّة لبَعض الْأَقْوَال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اس دن میں' ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے' جس میں کوئی مسلمان بندہ' اگر کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہوتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

جہاں تک اس گھڑی کے تعین کا تعلق ہے' تو اس بارے میں بہت سی مستند احادیث منقول ہیں' اور علماء کا اس گھڑی کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے' جو میں نے اس کتاب کی بجائے' کسی اور مقام پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے' میں ان میں سے چند احادیث یہاں ذکر کروں گا' جو بعض اقوال پر دلالت کرتی ہیں۔

1047 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی عبد الله بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا أسمعت اَبَاك يحدث عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْن سَاعَة الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ نَعَم سمعته يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِیَ مَا بَيْن اَن يجلس الْاِمَام اِلٰی اَن تقضى الصَّلَاة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَقَالَ يَعْنِی على الْمِنبر وَاِلٰی هٰذَا الْقَوْل ذهب طوائف من اَهْلِ الْعلم

حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ گھڑی' امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر' نماز ختم ہونے تک ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد اس کا منبر پر بیٹھنا ہے' اور اس قول کی طرف اہل علم کا ایک گروہ گیا ہے۔

1048 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف الْمُزنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجُمُعَة سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه الْعَبْد فِيهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰه اِيَّاه

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّة سَاعَة هِیَ قَالَ هِیَ حِيْن تُقَام الصَّلَاة اِلَی الِانْصِراف مِنْهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد الله بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد الله واه بِمرَّة وَقد حسن لَهُ التِّرْمِذِیّ هٰذَا وَغَيْرِهٖ وَصحح لَهُ حَدِيْثًا فِی الصُّلْح فانتقد لَهُ الْحفاظ تَصْحِيْحه لَهُ بل وتحسينه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جمعہ میں' ایک مخصوص گھڑی ہے' اس گھڑی میں' جو بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے

عطا کر دیتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ گھڑی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (جمعہ کی) نماز قائم ہونے سے لے کر اس کے ختم ہونے تک کا وقت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے امام ترمذی نے اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے امام ترمذی نے صلح کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے تو اس حوالے سے حافظانِ حدیث نے ان پر تنقید کی ہے کہ اس روایت کو صحیح کیوں قرار دیا گیا ہے؟ بلکہ اسے حسن قرار دینا چاہیے تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1049 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التمسوا السَّاعَة الَّتِیْ ترجی فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بعد صَلَاة الْعَصْر اِلٰى غيبوبة الشَّمْس

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَزَاد فِیْ آخِره وَهِی قدر هٰذَا يَعْنِیْ قَبْضَة وَاِسْنَاده أصلح من اِسْنَاد التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن میں جس گھڑی کی امید کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیانی وقت میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ روایت امام طبرانی نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وہ اتنی ہوتی ہے'' یعنی مٹھی بھر جتنی ہوتی ہے اس کی سند امام ترمذی کی سند سے زیادہ صالح ہے۔

1050 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِنَّا لنجد فِیْ كتاب اللّٰه تَعَالٰى فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُؤْمِن يُصَلِّی يسْأَل اللّٰه بهَا شَيْئًا اِلَّا قضى اللّٰه لَهُ حَاجته . قَالَ عبد اللّٰه فَاَشَارَ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بعض سَاعَة فَقُلْتُ صدقت اَوْ بعض سَاعَة . قلت اَى سَاعَة هِیَ قَالَ آخر سَاعَات النَّهَار . قلت اِنَّهَا لَيست سَاعَة صَلَاة قَالَ بَلٰى اِن الْعَبْد اِذا صلى ثُمَّ جلس لم يجلسه اِلَّا الصَّلَاة فَهُوَ فِیْ صَلَاة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاِسْنَاده على شَرط الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تشریف فرما تھے (میں نے کہا:) ہم اللہ کی کتاب میں یہ بات پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے کوئی مومن بندہ اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیث 1050: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة - حديث: 1135' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 13825

نبی اکرم ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: وہ ایک گھڑی کا کچھ حصہ ہوتا ہے' میں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے' ایک گھڑی یا اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے' میں نے دریافت کیا: وہ گھڑی کون سی ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دن کی آخری گھڑیوں میں ہوتی ہے' میں نے عرض کی: اس وقت میں تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن جب کوئی بندہ نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھا رہے' اور وہ صرف نماز (یعنی اگلی نماز کی ادائیگی کے لئے) بیٹھا رہے' تو وہ نماز (کی حالت) میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

1051 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ شَیْءٍ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِيهَا طُبِعَت طِينَةُ اَبِيكَ آدم وفِيهَا الصعقة وفِيهَا الْبَعْثَة وفيهَا البطشة وَفِیْ آخر ثَلَاث سَاعَات مِنْهَا سَاعَة من دَعَا اللّٰه فِيهَا استُجِيبَ لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عَلیّ بن اَبِیْ طَلْحَة عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرِجَالُه مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: جمعہ کے دن میں کیا خصوصیت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن میں' تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں قیامت آئے گی' اسی دن میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اور اسی دن میں پکڑ ہو گی' اور اسی دن کی آخری تین گھڑیوں میں سے' ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے' تو اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن ابوطلحہ کی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1052 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعَة الَّتِیْ يُسْتَجَاب فِيهَا الدُّعَاء يَوْم الْجُمُعَة آخر سَاعَة من يَوْم الْجُمُعَة قبل غرُوب الشَّمْس اغفل مَا يكون النَّاس

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھڑی' جس میں جمعہ کے دن دعا مستجاب ہوتی ہے' وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے' جس کے بارے میں لوگ غافل ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نقل کی ہے۔

1053 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْم الْجُمُعَة اثْنَتَا عشرَة سَاعَة لَا يُوجد عبد مُسلم يسْاَل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اِيَّاه فالتمسوها آخر سَاعَة بعد الْعَصْر

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰی شَرط مُسلم وَهُوَ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِیّ وَرَاٰی بعض اَهْلِ الْعلم من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيرِهِم اَن السَّاعَة الَّتِیْ ترجى بعد الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس وَبِه يَقُولُ اَحْمد وَاِسْحَاق وَقَالَ اَحْمد اكثر الحَدِيث فِی السَّاعَة الَّتِیْ ترجى

فِيهَا إِجَابَةَ الدَّعْوَةِ أَنَّهَا بعد صَلَاةِ الْعَصْرِ

قَالَ وترجى بعد الزَّوَال ثُمَّ روى حَدِيْثِ عَمْرو بن عَوْف الْمُتَقَدّم وَقَالَ الْحَافِظِ أَبُوْ بَكْرِ بن الْمُنْذر اخْتلفُوا فِيْ وَقت السَّاعَة الَّتِيْ يُسْتَجَاب فِيْهَا الدُّعَاء من يَوْم الْجُمُعَة فروينا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ هِيَ من بعد طُلُوْع الْفجْر إِلَى طُلُوْع الشَّمْس وَمن بعد صَلَاة الْعَصْر إِلَى غُرُوْب الشَّمْس وَقَالَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَأَبُو الْعَالِيَة هِيَ عِنْد زَوَال الشَّمْس وَفِيْه قَول ثَالِث وَهُوَ أَنه إِذا أذن الْمُؤَذِّن لصَلَاة الْجُمُعَة رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَة وروينا عَنِ الْحسن الْبَصْرِيّ أَنه قَالَ هِيَ إِذا قعد الإِمَام على الْمِنْبَر حَتّٰى يفرغ وَقَالَ أَبُوْ بردة هِيَ السَّاعَة الَّتِيْ اخْتَار اللّٰه فِيْهَا الصَّلَاة وَقَالَ أَبُو السوار الْعَدوي كَانُوْا يرَوْنَ الدُّعَاء مستجابا مَا بَيْنَ أَن تَزُوْل الشَّمْس إِلَى أَن يدْخل فِي الصَّلَاة وَفِيْه قَول سَابِع وَهُوَ أَنَّهَا مَا بَيْنَ أَن تزِيغ الشَّمْس يُشِيْر إِلَى ذِرَاع وروينا هٰذَا الْقَوْل عَنْ أَبِيْ ذَر وَفِيْه قَول ثَامِن وَهُوَ أَنَّهَا مَا بَيْنَ الْعَصْر إِلَى أَن تغرب الشَّمْس كَذَا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَة وَبِه قَالَ طَاوس وَعبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں (جن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں) جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے تم اس مخصوص گھڑی کو عصر کے بعد کی گھڑی میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یا یہ ویسی ہے جیسے امام ترمذی نے بیان کیا ہے۔

بعض اہل علم جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: وہ گھڑی جس کی امید کی جاتی ہے وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہوتی ہے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے امام احمد فرماتے ہیں: زیادہ تر احادیث اس بارے میں منقول ہیں جس گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کی توقع ہوتی ہے وہ گھڑی عصر کی نماز کے بعد ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: زوال کے بعد بھی اس کی توقع کی جا سکتی ہے پھر انہوں نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا جو پہلے گزر چکی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن جس مخصوص گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں روایات منقول ہیں اس کے وقت کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ گھڑی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک رہتی ہے اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک رہتی ہے۔

حسن بصری اور ابوالعالیہ کہتے ہیں: یہ سورج ڈھلنے کے وقت ہوتی ہے اس بارے میں ایک تیسرا قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن نماز کے لئے مؤذن کی اذان دینے کے وقت ہوتی ہے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

ہم نے حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام

منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے فارغ ہونے تک رہتی ہے۔

ابو بردہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو اختیار کیا ہے۔

ابو سوار عدوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا مستجاب اس وقت ہوتی ہے جو سورج ڈھلنے سے لے کر آدمی کے نماز شروع کرنے کا درمیانی وقت ہے۔

اس بارے میں ایک ساتواں قول بھی ہے اور وہ یہ ہے: یہ سورج ڈھلنے سے لے کر (سائے کے) ایک بالشت ہونے تک رہتی ہے ہم نے یہ قول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں ایک آٹھواں قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیان میں ہوتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے اور طاؤس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

22 - التَّرْغِيب فِي الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة وَقد تقدم ذكر الْغسْل فِي الْبَاب قبله فِي حَدِيْثِ نُبَيْشَة الْهُذلِيّ وسلمان الْفَارِسِي وَاَوْس بن اَوْس وَعبد الله بن عَمْرو وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِىْ بكر وَعمرَان بن حُصَيْن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذنُوبه وخطاياه الحَدِيْث

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس سے پہلے والے باب میں غسل کے ذکر میں حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں اس سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو اُس سے دور کر دیا جاتا ہے''.....الحدیث۔

1054 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة ليسل الْخَطَايَا من أُصُوْل الشّعْر استلالا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا بالوں کی جڑوں میں سے بھی گناہوں کو کھینچ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1055 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِن اَبِىْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَليّ اَبِىْ وَاَنا اَغْتَسِل يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ غسلك هٰذَا من جَنَابَة اَوْ للْجُمُعَة قلت من جَنَابَة . قَالَ أعد غسلا آخر اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كَانَ فِيْ طَهَارَة اِلَى الْجُمُعَة الْاُخْرَى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَاِسْنَاده قريب من الْحسن وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لم يروه غير هَارُوْن يَعْنِىْ ابْن

مُسْلِم صَاحب الحنا وَرَوَاهُ الحَاكِم بِلَفْظ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة لم يزل طَاهِرا اِلَى الْجُمُعَة الْأُخْرَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد میرے ہاں تشریف لائے میں اس وقت جمعہ کے دن غسل کر رہا تھا' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے؟ یا جمعہ کے لئے ہے؟ میں نے کہا: جنابت کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہارون بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے' یہی روایت امام حاکم نے' طبرانی کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک مسلسل پاک رہتا ہے''۔

1056 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فاغتسل الرجل وَغسل رَأسه ثُمَّ تطيب من أطيب طيبه وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة وَلَمْ يفرق بَيْن اثْنَيْنِ ثُمَّ اسْتمع الإِمَام غفر لَهُ من الْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ دَلِيل على مَا ذهب اِلَيْهِ مَكْحُوْل وَمَنْ تَابعه فِيْ تَفْسِير قَوْله غسل واغتسل . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے' اور آدمی غسل کرتا ہے' اور اپنا سر دھوتا ہے' اور اپنے پاس موجود سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو لگاتا ہے' اور سب سے عمدہ لباس پہنتا ہے' پھر نماز کے لئے نکلتا ہے' اور (مسجد میں آنے کے بعد) دو آدمیوں کے درمیان جدائی پیدا نہیں کرتا' اور پھر امام (کا کلام) غور سے سنتا ہے' تو اس شخص کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک' اور مزید تین دنوں (کے گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے' جس موقف کی طرف مکحول گئے ہیں' اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے انہوں نے روایت کے الفاظ ''غسل واغتسل'' کی جو وضاحت کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1057 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غسل يَوْم الْجُمُعَة وَاجِب على كل محتلم وَسوَاك ويمس من الطّيب مَا قدر عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا' ہر بالغ شخص پر لازم ہے' اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا' جو اس کی قدرت رکھتا ہو (یہ بھی لازم ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1058 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا يَوْم عيد جعله الله لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَة فليغتسل وَإِن كَانَ عِنْده طيب فليمس مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَسَتَاتِيْ اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِيمَا يَاْتِي من الْاَبْوَاب إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ عید کا دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے' تو جو شخص جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے آئے' اسے غسل کر لینا چاہیے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو' تو وہ بھی لگا لینی چاہیے' اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' عنقریب ایسی احادیث آئیں گی' جو دیگر مختلف ابواب میں آئیں گی اور وہ اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1 - التَّرْغِيْب فِي التبكير إِلَى الْجُمُعَة وَمَا جَاءَ فِيْمَن يتَاَخَّر عَن التبكير من غير عذر

باب: جمعہ کے لئے جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص کسی عذر کے بغیر جلدی نہیں جاتا اور تاخیر کرتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

1059 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة غسل الْجَنَابَة ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَة الْاُوْلٰى فَكَاَنَّمَا قرب بَدَنَة وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الثَّانِيَة فَكَاَنَّمَا قرب بقرة وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الثَّالِثَة فَكَاَنَّمَا قرب كَبْشًا أقرن وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الرَّابِعَة فَكَاَنَّمَا قرب دجاجة وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الْخَامِسَة فَكَاَنَّمَا قرب بَيْضَة فَإِذَا خرج الإِمَام حضرت الْمَلَائِكَة يَسْتَمِعُوْنَ الذّكر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کے دن غسل جنابت کی طرح (مکمل طور پر) غسل کرے' اور پھر پہلی گھڑی میں (نماز کی ادائیگی کے لئے) جائے تو وہ یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی' جو شخص دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے' گویا اس نے مرغی قربان کی' جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام آجائے' تو فرشتے (مسجد کے اندر) آکر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1060 - وَفِيْ رِوَايَة الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة وقفت الْمَلَائِكَة على بَاب

الْمَسْجِد يَكْتُبُونَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمثل المهجر كَمثل الَّذِيْ يهدى بَدَنَة ثُمَّ كَالَّذى يهدى بقرة ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دجَاجَة ثُمَّ بَيْضَة فَإِذَا خرج الإِمَام طووا صُحُفهم يَسْتَمِعُوْن الذّكر . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام بخاری‘ امام مسلم اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر ٹھہر جاتے ہیں‘ اور درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں سب سے پہلے آنے والا شخص اس شخص کی مانند ہے‘ جو اونٹ قربان کرتا ہے‘ پھر اس شخص کی مانند ہے‘ جو گائے صدقہ کرتا ہے‘ پھر دنبہ پھر مرغی‘ پھر انڈا‘ پھر جب امام آ جائے‘ تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں‘ اور غور سے ذکر (یعنی خطبہ) سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

1061 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستعجل إِلَى الْجُمُعَة كالمهدى بَدَنَة وَالَّذِيْ يَلِيهِ كالمهدى بقرة وَالَّذِيْ يَلِيهِ كالمهدى شَاة وَالَّذِيْ يَلِيهِ كالمهدى طيرا

وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ على كل بَاب من أَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة ملكان يكتبان الْاَوَّل فَالْاَوَّل كَرجل قدم بَدَنَة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شَاة وكرجل قدم طيرا وكرجل قدم بَيْضَة فَإِذا قعد الإِمَام طويت الصُّحُف . المهجر هُوَ المبكر الْآتِي فِي أول سَاعَة

❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے لئے جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے‘ اس کے بعد والا گائے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے‘ اس کے بعد والا بکری کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے‘ اس کے بعد پرندے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے''۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جمعہ کے دن‘ مساجد کے مختلف دروازوں میں سے‘ ہر ایک دروازے پر دو فرشتے موجود ہوتے ہیں‘ جو درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں‘ تو پہلے آنے والا شخص اُس شخص کی مانند ہوتا ہے‘ جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے‘ پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے‘ جو گائے کی قربانی کرتا ہے‘ پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے‘ جو بکری صدقہ کرتا ہے‘ پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے‘ جو پرندہ صدقہ کرتا ہے‘ پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے‘ جو انڈا صدقہ کرتا ہے‘ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے‘ تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں''۔

''المھجر'' سے مراد جلدی کرنے والا شخص ہے‘ جو ابتدائی گھڑی میں آ جائے۔

1062 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب مثل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ التبكير كَأجر الْبَقَرَة كَأجر الشَّاة حَتّٰى ذكر الدَّجَاجَة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کی مثال بیان کرتے ہوئے جلدی آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا: وہ گائے صدقہ کرنے والے‘ (اس کے بعد آنے والا شخص) بکری صدقہ کرنے والے کی مانند ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے مرغی کا بھی ذکر کیا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1063 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تقعد الْمَلَائِكَة يَوْم الْجُمُعَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد مَعَهم الصُّحُف يَكْتُبُوْنَ النَّاس فَإِذَا خرج الإِمَام طويت الصُّحُف قُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ لَيْسَ لمن جَاءَ بعد خُرُوْج الإِمَام جُمُعَة قَالَ بَلٰى وَلٰكِن لَيْسَ مِمَّن يكْتب فِي الصُّحُف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده مبارك بن فضَالة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں ان کے پاس صحیفے ہوتے ہیں وہ لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں جب امام آ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں"

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! جو شخص امام کے آنے کے بعد جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتا ہے اس کو کچھ نہیں ملتا؟ انہوں نے فرمایا: ملتا ہے لیکن یہ ان لوگوں میں شمار نہیں ہوتا جن کا نام صحیفے میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے۔

1064 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لاحمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون الْاَوَّل وَالثَّانِي وَالثَّالِث حَتّٰى اِذا خرج الإِمَام رفعت الصُّحُف

وروَاة هٰذَا ثِقَات

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے تیسرے نمبر پر آنے والے افراد کے نام (درجہ بدرجہ) نوٹ کرتے ہیں یہاں تک کہ جب امام آ جاتا ہے تو صحیفے اٹھا لئے جاتے ہیں"۔ اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1065 - وَعَنْ عَلِيِّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة خرجت الشَّيَاطِين يريثون النَّاس اِلٰى اَسْوَاقهم وتقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَكْتُبُوْنَ النَّاس على قدر مَنَازِلهمْ السَّابِق وَالْمُصَلِّي وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى يخرج الإِمَام فَمَنْ دنا من الإِمَام فانصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر وَمَنْ نَاى فاستمع وأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفل من الْاَجر وَمَنْ دنا من الإِمَام فلغا وَلَمْ ينصت وَلَمْ يستمع كَانَ عَلَيْهِ كفلان من الْوزر وَمَنْ قَالَ صه فَقَدْ تكلم وَمَنْ تكلم فَلَا جُمُعَة لَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ . رَوَاهُ اَحْمد وَهٰذَا لَفظه

حديث 1065: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 708' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث: 5394' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة - حديث: 1088

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ اِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة غَدَتْ الشَّيَاطِين براياتها اِلَى الْاَسْوَاق فيرمون النَّاس بالترابيث اَوْ الربايث ويثبطونهم عَن الْجُمُعَة وتغدو الْمَلَائِكَة فَيَجْلِسُوْنَ على اَبْوَاب الْمَسَاجِد ويكتبون الرجل من سَاعَة وَالرجل من ساعتين حَتّٰى يخرج الإِمَام فَإِذَا جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر فانصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفلان من الْاَجر فَإِن نأى حَيْثُ لَا يسمع فانصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفل من الْاَجر فَإِن جلس مَجْلِسا لَا يستمكن فِيهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر فلغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهٗ كفلان من وزر فَإِن جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر ولغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهٗ كفل من وزر قَالَ وَمَنْ قَالَ لصَاحبه يَوْم الْجُمُعَة انصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا لَيْسَ لَهٗ فِيْ جمعته شَيْءٌ

ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ اِسنادهما راو لم يسم

الربايث بالراء وَالْبَاء الْمُوَحدَة ثُمَّ الف وياء مثناة تَحت بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة جمع ربيثة وَهِي الْاَمر الَّذِيْ يحبس الْمَرْء عَن مقْصده ويثبطه عَنهُ وَمَعْنَاهُ اَن الشَّيَاطِين تشغلهم وتقعدهم عَن السَّعْي اِلَى الْجُمُعَة اِلٰى اَن تمْضِي الْاَوْقَات الفاضلة

قَالَ الْخطابِيّ الترابيث لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ الربايث وَقَوله فيرمون النَّاس اِنَّمَا هُوَ فيربثون النَّاس

قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ لنا فِيْ غير هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ يُشِير اِلٰى لفظ رِوَايَة اَحْمد الْمَذْكُورَة

وَقَوله صه بِسُكُون الْهَاء وتكسر منونة وَهِي كلمة زجر للمتكلم اَي اسْكُتْ

والكفل بِكَسْر الْكَاف هُوَ النَّصِيب من الْاَجر اَوْ الْوزر

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین نکلتے ہیں' اورلوگوں کو بازاروں کی طرف رغبت دلاتے ہیں' جبکہ فرشتے' مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اورلوگوں کی حیثیت کے اعتبار سے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' پہلے کون آیا ہے' اس کے بعد کون ہے اس کے بعد کون ہے؟ یہاں تک کہ امام آجائے (یعنی اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا) جو شخص امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ سنے) اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص دور بیٹھے اور غور سے سنے اور خاموش رہے' اور لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص امام کے قریب ہو اور لغو حرکت کرے اور خاموش بھی نہ رہے' اور توجہ سے بھی نہ سنے' اسے گناہ کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص یہ کہے: چپ رہو' تو اس نے بھی کلام کیا' اور جو شخص کلام کرلے' اُس کا جمعہ نہیں ہوتا''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے'

اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں' اورلوگوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ انہیں جمعہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں' جبکہ فرشتے صبح کے وقت آتے ہیں' اور مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' پھر پہلے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے نام اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا' جب امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے (یا وہ مقتدی اپنی جگہ پر بیٹھ جائے تو) اس مقتدی کو غور سے امام کا کلام سننا چاہیے اوراس میں غور وفکر کرنا چاہیے اور خاموش رہنا چاہیے اور کوئی لغو حرکت نہیں کرنی چاہیے' اگر وہ ایسا کرے گا' تو اسے اجر کے دو کفل ملیں گے اور اگر وہ اتنی دور بیٹھ جائے' جہاں اس تک امام کی آواز نہ آرہی ہو' لیکن وہ خاموش رہے' اور کوئی لغو حرکت بھی نہ کرے' تو اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' اور اگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ توجہ سے اور غور وفکر سے امام کا کلام نہیں سن سکتا اور وہ لغو حرکت بھی کرتا ہے' اور خاموش بھی نہیں رہتا' تو اسے دگنا گناہ ملتا ہے' اور اگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ غور سے امام کا کلام سن سکتا ہے' لیکن پھر بھی وہ لغو حرکت بھی کرے اور خاموش بھی نہ رہے' تو اسے گناہ کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم خاموش رہو' تو اس شخص نے بھی لغو حرکت کی اور جو شخص لغو حرکت کرے' اس کا جمعہ میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان دونوں روایات کی سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

لفظ ''ربایث'' میں 'ر' ہے اور 'ب' ہے' پھر 'ا' اور 'ی' ہے' جس کے بعد 'ث' ہے' یہ لفظ ''ربیثہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ معاملہ ہے' جو آدمی کو اپنے مقصد سے روک دے' اور اسے اُس سے ہٹا دے' اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین انہیں مصروف کرنے کی کوشش کرتے ہیں' اور جمعہ کے لئے جلدی جانے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ فضیلت والے اوقات گزر جائیں۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ ''ترابیث'' یہ کوئی چیز نہیں ہے اصل لفظ ''ربایث'' ہے' اور متن کے یہ الفاظ ''وہ لوگوں کو ڈالتے ہیں'' یعنی وہ لوگوں کو مصروف کر رہے ہوتے ہیں' راوی کہتے ہیں' اس حدیث کے علاوہ اور جگہ پر' اسی طرح کی روایت ہمارے سامنے بیان کی گئی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسی مفہوم کی طرف امام احمد کی نقل کردہ اُس روایت کے الفاظ بھی اشارہ کرتے ہیں' جو پہلے ذکر ہوئی ہے۔

متن کے الفاظ ''صہ'' میں 'ہ' ساکن ہے' یہ کسی بولنے والے شخص کو خاموش کرنے کے لئے کہا جانے والا 'ڈانٹنے' کا لفظ ہے

لفظ ''کفل'' میں 'ک' پر زیر ہے' اس سے مراد اجر یا گناہ میں سے حصہ ہے۔

1066 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة قعدت الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون من جَاءَ مِنَ النَّاس على مَنَازِلهمْ فَرجل قدم جزورا وَرجل قدم بقرة وَرجل قدم شَاة وَرجل قدم دجَاجَة وَرجل قدم بَيْضَة

قَالَ فَاِذَا اذن الْمُؤَذّن وَجلسَ الامَام على الْمِنبَر طويت الصُّحُف ودخلوا الْمَسْجِد يَسْتَمِعُوْن الذّكر

رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ صدقہ کیا' اور ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے گائے صدقہ کی ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے بکری صدقہ کی' ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے' جیسے اس نے مرغی صدقہ کی' اور ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے' جیسے اس نے انڈا صدقہ کیا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دیتا ہے' اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں' فرشتے مسجد میں آ کر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند الفاظ میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1067 - وَعَنْ عَمرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ تبْعَث الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة يَكْتُبُوْنَ مَجِيْء النَّاس فَاِذَا خرج الإمَام طويت الصُّحُف وَرفعت الأقلام فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة بَعْضُهُمْ لبَعض مَا حبس فلَانا فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اِن كَانَ ضَالًّا فاهده وَاِن كَانَ مَرِيضا فاشفه وَاِن كَانَ عائلا فأغنه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه العائل الْفَقِير

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جمعہ کے دن' فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیجا تا ہے' اور وہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آ جاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں' اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں' فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ پھر وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہو گیا ہے' تو اسے ہدایت نصیب کر! اگر بیمار ہو گیا ہے' تو اسے شفاء نصیب کر! اور اگر تنگدست ہو گیا ہے' تو اسے خوشحال کر دے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ لفظ ''العائل'' کا مطلب فقیر ہے۔

1068 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه سارعوا اِلَى الْجُمُعَة فَاِن اللّٰه يبرز اِلَى اَهْلِ الْجنَّة فِيْ كل يَوْم جُمُعَة فِيْ كثيب كافور فيكونون مِنْهُ فِي الْقرب على قدر تسارعهم فيحدث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ من الْكَرَامَة شَيْئًا لم يَكُوْنُوْا رَاَوْهُ قبل ذٰلِكَ ثُمَّ يرجعُوْنَ اِلٰى اَهْليهمْ فيحدثونهم بِمَا اَحدث اللّٰه لَهُم

قَالَ ثُمَّ دخل عبد اللّٰه الْمَسْجد فَاِذَا هُوَ برجلَيْن يَوْم الْجُمُعَة قد سبقاه فَقَالَ عبد اللّٰه رجلَانِ وَاَنا الثَّالِث اِنْ شَاءَ اللّٰه اَن يُبَارك فِي الثَّالِث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

وَاَبُوْ عُبَيْدَة اسْمه عَامر وَلَمْ يسمع من اَبِيه عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقيل سمع مِنْهُ

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے لئے جلدی جاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کے دن اہل جنت کے سامنے ظاہر ہوگا' جو کافور کے ٹیلے پر ہوگا' اور وہ لوگ جمعہ کے لئے جلدی جانے کے حساب سے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

مقرب شمار ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کی عزت افزائی کے لئے ان کے ساتھ کلام کرے گا' ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا ہوگا (یا ان لوگوں نے اس سے پہلے وہ عزت افزائی نہیں دیکھی ہوگی) پھر وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آئیں گے' تو ان کے اہل خانہ میں بھی' اللہ تعالیٰ نے نئی صورت حال پیدا کر دی ہوگی' یا وہ اپنے اہل خانہ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں گے جو (فضل) اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں دو آدمی مسجد میں موجود تھے' جو ان سے پہلے وہاں آ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی پہلے سے موجود ہیں' اور میں تیسرا ہوں' اگر اللہ نے چاہا' تو تیسرے میں بھی برکت رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ابوعبیدہ نامی راوی کا نام عامر ہے' انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

1069 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت مَعَ عبد الله بن مَسْعُوْد يَوْم الْجُمُعَة فَوجدَ ثَلَاثَة قد سبقوهُ فَقَالَ رَابِع اَرْبَعَة وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس يَجلِسُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة من الله عَزَّ وَجَلَّ على قدر رَوَاحهم اِلَى الْجُمُعَات الْاَوَّل ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِث ثُمَّ الرَّابِع وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ عَاصِم واسنادهما حسن . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتقدم حَدِيْث عبد الله بن عَمْرو عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها وَكَذٰلِكَ تقدم حَدِيْث اَوْس بن اَوْس نَحْوه

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز کی ادائیگی کے لئے) نکلا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو پایا' کہ وہ ان سے پہلے مسجد میں پہنچ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چار آدمیوں میں سے چوتھا ہوں' چار آدمیوں میں سے چوتھا شخص بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوتا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اسی حساب سے بیٹھیں گے' جتنی جلدی وہ جمعہ کے لئے جایا کرتے تھے پہلا شخص ہوگا' پھر دوسرا' پھر تیسرا' پھر چوتھا' اور چوتھا شخص بھی' اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے:

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے اور قریب رہے' اور غور سے سنے' تو اسے ہر ایک قدم' جو اس نے اٹھایا ہو' اس کے عوض میں' ایک سال کے نوافل اور نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

اسی طرح حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث جو اس کی مانند ہے وہ بھی پہلے گزر چکی ہے۔

1070 - وَرُوِیَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْجُمُعَة وادنوا من الاِمَام فَاِن الرجل لَیکون من اَهْلِ الْجنَّة فَیتَاَخَّر عَنِ الْجُمُعَة فیؤخر عَنِ الْجَنَّة وَاِنَّهٗ لمن اَهلهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں شریک ہو اور امام سے قریب رہو' کیونکہ ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے' وہ جمعہ ادا نہیں کر پاتا' تو وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے' حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی' اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْهِیب من تخطی الرّقاب یَوْم الْجُمُعَة

باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

1071 - عَنْ عبد الله بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل یتخطی رِقَاب النَّاس یَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذیت و آنیت

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَلَیْسَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ و آنیت وَعند ابْن خُزَیْمَة فَقَدْ آذیت وأوذیت وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِیْثِ جَابر بن عبد الله آنیت بِمد الْهمزَة وَبعدهَا نون ثُمَّ یَاء مثناة تَحت ای أخرت الْمَجِیْء وَآذَیْت بتخطیك رِقَاب النَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم نے اذیت پہنچائی ہے' اور تاخیر سے آئے ہو''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''تم نے تاخیر کی ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم نے اذیت پہنچائی ہے' اور خود کو اذیت کا شکار کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''آنیت'' میں 'مد والا ا' ہے' اور اس کے بعد 'ن' ہے' پھر 'ی' ہے' اس سے مراد یہ ہے: تم نے آنے میں تاخیر کی ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اذیت پہنچائی ہے۔

1072 - وَرُوِیَ عَنْ معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تخطی رِقَاب النَّاس یَوْم الْقِیَامَة اتخذ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَل عَلَیْهِ عِنْد اَهْلِ الْعلم

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ شخص جہنم میں جانے کے لئے پل بناتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

1073 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب اِذْ جَاءَ رجل يتخطی رِقَاب النَّاس حَتّٰی جلس قَرِيبًا من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قضی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلاته قَالَ مَا مَنعك يَا فلَان اَن تجمع مَعنا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد حرصت اَن اَضَع نَفْسِی بِالْمَكَانِ الَّذِی تری قَالَ قد رَاَيْتُك تَتَخَطّٰی رِقَاب النَّاس وتؤذيهم من آذَی مُسلما فَقَدْ آذَانِی وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر بیٹھ گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا ہے' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں ایک ایسی جگہ پر رہوں' جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر سکوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آ رہے تھے اور انہیں اذیت پہنچا رہے تھے' جو شخص کسی مسلمان کو اذیت پہنچاتا ہے' وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے' اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1074 - وَرُوِیَ عَنِ الأرقم بن اَبِی الأرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِی يتخطی رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَيفرق بَيْنَ الِاثْنَيْنِ بعد خُرُوج الاِمَام كجار قصبه فِی النَّار . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير

❀❀ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن' امام کے آ جانے کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگنا اور دو آدمیوں کے درمیان فرق کرنا' ایسے ہے' جیسے کوئی شخص آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الْكَلَام وَالْاِمَام يخْطب وَالتَّرْغِيب فِی الْاِنْصَات

باب: امام کے خطبہ دینے کے دوران کلام کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

اور اس وقت خاموش رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

1075 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قلت لصاحبك يَوْم

الْجُمُعَةِ انصت وَالْإِمَام يخطب فَقَدْ لغوت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ

قَوْلُه لغوت قِيْلَ مَعْنَاهُ خبت من الْأَجر وَقِيْلَ تكلّمت وَقِيْلَ اخطات وَقِيْلَ بطلت فَضِيلَة جمعتك وَقِيْلَ صَارَت جمعتك ظهرا وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کے دن' تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم خاموش رہو! اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لغوت'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے' اس کا اجر ضائع ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے کلام کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے غلطی کی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے جمعہ کی فضیلت ضائع ہو گئی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ' ظہر میں تبدیل ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا کچھ اور مطلب ہے۔

1076 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا تكلّمت يَوْم الْجُمُعَة فَقَدْ لغوت وَالغيت يَعْنِيْ وَالْإِمَام يخْطب . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم نے جمعہ کے دن کلام کیا' تو تم نے لغو حرکت کی اور ضائع کر دیا (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب امام خطبہ دے رہا ہو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1077 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تكلم يَوْم الْجُمُعَة وَالْإِمَام يخْطب فَهُوَ كَمثل الْحمار يحمل أسفارا وَالَّذِي يَقُوْلُ لَهُ أنصت لَيْسَ لَهُ جُمُعَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن کلام کرے' جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس کی مثال اس گدھے کی طرح ہے' جس نے اپنے اوپر بوجھ لادا ہوا ہو اور جو شخص اس سے یہ کہے: تم خاموش ہو جاؤ! تو اس کا جمعہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1078 - وَعَنْ اَبِيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَا يَوْم الْجُمُعَة تَبَارَك وَهُوَ قَائِم يذكر بأيام اللّٰه وَاَبُوْ ذَر يغمز اَبِيّ بن كَعْب فَقَالَ مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّوْرَة اِنِّي لم أسمعها اِلَى الْآن فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَن اسكُتْ فَلَمَّا انصرفوا قَالَ سَالتك مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّوْرَة فَلَمْ تخبرنِي فَقَالَ اَبِيّ لَيْسَ لَك من صَلَاتك الْيَوْم اِلَّا مَا لغوت فَذهب اَبُوْ ذَر اِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخبرهُ بِالَّذِي قَالَ اَبِيّ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صدق ابی . رَوَاہُ ابن مَاجه بِاِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاہُ ابن خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انه قَالَ دخلت الْمَسْجد یَوم الْجُمُعَةِ وَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یخْطب فَجَلَسْت قَرِیبًا من اَبِی بن کَعْب فَقَرَاَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُوْرَۃ بَرَاء ۃ فَقُلْتُ لابی مَتی نزلت ھٰذِہِ السُّوْرَۃ قَالَ فتجھمنی وَلَمْ یکلمنی ثُمَّ مکثت سَاعَة ثُمَّ سَاَلته فتجھمنی وَلَمْ یکلمنی ثُمَّ مکثت سَاعَة ثُمَّ سَاَلته فتجھمنی وَلَمْ یکلمنی فَلَمَّا صلی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قلت لابی سَاَلتك فتجھمتنی وَلَمْ تکلمنی قَالَ اَبِیْ مَا لَكَ من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت فَذَھَبت اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کنت بِجنب اَبِیْ وَاَنت تقرَاُ بَرَاء ۃ فَسَاَلته مَتی نزلت ھٰذِہِ السُّوْرَۃ فتجھمنی وَلَمْ یکلمنی ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صدق اَبی قَوْلہ فتجھمنی مَعْنَاہُ قطب وَجھه وَعبس وَنظر اِلَیّ نظر الْمُغضب الْمُنکر

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کھڑے ہوکر ''سورۂ ملک'' کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایام کا ذکر کیا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ٹہوکا دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں نے ابھی تک نہیں سنی تھی' حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ خاموش رہیں' جب یہ حضرات نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو آپ نے مجھ بتایا نہیں' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: آج کے دن' آپ کی نماز میں سے صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت نے آپ کی ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن' میں مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ برأت کی تلاوت شروع کی' تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ بات چیت نہیں کی' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے انہیں یہی سوال کیا' تو انہوں نے پھر مجھے گھور کر دیکھا' اور پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے اُن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور میرے ساتھ بات نہیں کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرلی' تو میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے آپ سے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھے گھور کر دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا حصہ آپ کی اس نماز میں' صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت آپ نے کی ہے' (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ برأت کی تلاوت کررہے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے

مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' پھر بعد میں انہوں نے کہا: کہ آپ کا اس نماز میں حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپؐ نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

متن کے الفاظ ''تجھمنی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی چہرے پر ناگواری کا تاثر ڈالا اور تیوری چڑھالی اور میری طرف ایسی نظروں سے دیکھا' جو ناراض شخص کی نظریں ہوتی ہیں۔

1079 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا على الْمِنبَر فَخطب النَّاس وتلا آيَة وَالِی جَنْبِیْ اُبَیُّ بن كَعْب فَقُلْتُ لَهٗ يَا اُبَیُّ وَمَتی أنزلت هٰذِهِ الْاٰيَة قَالَ فَاَبیٰ اَن يكلمني ثُمَّ سَاَلته فَاَبیٰ اَن يكلمني حَتّٰی نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُبَیُّ مَا لَك من جمعتك اِلَّا مَا لغيت فَلَمَّا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جئته فَاَخْبَرته فَقُلْتُ اَی رَسُوْلَ اللّٰه اِنَّك تَلَوت آيَة وَالِی جَنْبِی اُبَیُّ بن كَعْب فَقُلْتُ لَهٗ مَتی أنزلت هٰذِهِ الْاٰيَة فَاَبیٰ اَن يكلمني حَتّٰی اِذا نزلت زعم اُبَیُّ انه لَيْسَ لی من جمعتی اِلَّا مَا لغيت فَقَالَ صدق اُبَیُّ اِذا سَمِعت اِمَامك يتَكَلَّم فأنصت حَتّٰی يفرغ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ حَرْب بن قيس عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی' میں نے پھر ان سے سوال کیا' پھر انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' جب نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آ گئے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جمعہ میں' آپ کا حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا' پھر جب آپ منبر سے نیچے اترے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اس جمعہ میں' میرا حصہ صرف وہ لغو حرکت ہے' جو میں نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' جب تم امام کو کلام کرتے ہوئے سن رہے ہو' تو خاموش رہو' جب تک وہ فارغ نہیں ہو جاتا۔

یہ روایت امام احمد نے حرب بن قیس کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب بن قیس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1080 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لرجل لَا جُمُعَة لَك فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يَا سعد قَالَ لانه كَانَ يتَكَلَّم وَاَنْت تخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق سعد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا: تمہارا جمعہ نہیں ہوا' نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے سعد! وہ کیوں؟ انہوں نے عرض کی: کیونکہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے تو یہ اس دوران کلام کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

1081 - وَعَنْ جَابِرٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِد وَالنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب فَجَلَسَ اِلٰى جنب اُبَيّ بن كَعْب فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلمه بِشَيْءٍ فَلَمْ يرد عَلَيْهِ اُبَيّ فَظن ابْن مَسْعُوْد اَنَّهَا موجدة فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَلَاته

قَالَ ابْن مَسْعُوْد يَا اُبَيّ مَا مَنعك اَن ترد عَلَيّ قَالَ اِنَّك لم تحضر مَعنا الْجُمُعَة

قَالَ لم قَالَ تَكَلَّمت وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَامَ ابْن مَسْعُوْد فَدخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اُبَيّ صدق اُبَيّ اطع اُبَيًا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے انہوں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا یا کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہوگیا کہ وہ ناراض ہیں جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُبی! آپ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ آپ نے اس وقت کلام کیا تھا جب آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے اُبی نے ٹھیک کہا ہے تم اُبی کی اطاعت کرو (یعنی اس کی بات مان لو)"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1082 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كفى لَغوا اَن تَقول لصاحبك أنصت اِذا خرج الاِمَام فِي الْجُمُعَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ عَلِيّ الْمَرْفُوْع

وَمن قَالَ يَوْم الْجُمُعَة لصَاحبه أنصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِيْ جمعته تِلْكَ شَيْءٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لغو حرکت ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام کے جمعہ کے لئے آجانے کے بعد تم اپنے ساتھی سے یہ کہہ دو: کہ تم خاموش ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث گزر چکی ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: کہ تم خاموش ہو جاؤ' تو اس نے لغو حرکت کی' اور جو شخص لغو حرکت کرے' اس کا اس جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں ہوتا''۔

1083 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة وَمَسّ من طيب امْرَاَته اِن كَانَ لَهَا وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ لم يتخط رِقَاب النَّاس وَلَمْ يلغ عِنْد الموعظة كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وتخطى رِقَاب النَّاس كَانَت لَهُ ظهرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه من رِوَايَة عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَتقدم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی بیوی کے پاس موجود خوشبو لگائے' اگر اس کے پاس موجود ہو اور عمدہ لباس پہنے اور پھر وہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' اور وعظ کے وقت کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو یہ جمعہ اُن دونوں (جمعوں) کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص لغو حرکت کرتا ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے' تو یہ نماز اس کے لئے' ظہر کی نماز ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' عمرو بن شعیب' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' جو اس روایت کی مانند ہے' اور پہلے گزر چکی ہے۔

1084 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحضر الْجُمُعَة ثَلَاثَة نفر فَرجل حضرها بلغو فَذٰلِكَ حَظه مِنْهَا وَرجل حضرها بِدُعَاء فَهُوَ رجل دَعَا اللّٰه اِنْ شَاءَ اَعطاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنعه وَرجل حضرها بِاِنصات وسكوت وَلَمْ يتخط رَقَبَة مُسلم وَلَمْ يؤذ اَحَدًا فَهِیَ كَفَّارَة اِلَى الْجُمُعَة الَّتِی تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 061

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَتقدم فِیْ حَدِيْث عَلیّ

فَمَنْ دنا من الاِمَام فانصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر الحَدِيْث

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں' ایک وہ شخص ہوتا ہے' جو لغو حرکت کے ساتھ جمعہ میں شریک ہوتا ہے' تو جمعہ میں اس کا حصہ یہ حرکت ہی ہوتی ہے' ایک وہ شخص ہے' جو دعا کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو اُسے عطا کردے گا اور اگر چاہے گا' تو عطا نہیں کرے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جو خاموشی' سکوت کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا ہے' کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا ہے' تو یہ جمعہ اس کے بعد والے جمعہ اور مزید تین دن کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا (اجر وثواب) ملے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ حدیث حضرت علی رٹائنڈ کے حوالے سے گزر چکی ہے:

''جو شخص امام کے قریب رہے' اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ) سنے' اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں''......الحدیث۔

4 - التَّرْهِيب من ترك الْجُمُعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1085 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقوم يتخلفون عَن الْجُمُعَة لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أحرق على رجال يتخلفون عَن الْجُمُعَة بُيُوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْحَاكِم بِإِسْنَادٍ على شَرطهمَا وَتقدم فِيْ بَاب الْحمام حَدِيْثُ اَبِيْ سعيد وَفِيْه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمَنْ اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حميد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رٹائنڈ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے' کہ میں نے یہ آرزو کی' کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' اور پھر میں ان لوگوں سمیت اُن کے گھر جلا دوں' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم نے ایسی سند کے ہمراہ نقل کی ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے' اس سے پہلے حمام سے متعلق باب میں' حضرت ابوسعید خدری رٹائنڈ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے جمعہ کے لئے جلدی جانا چاہیے' اور جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے نیازی اختیار کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور

حديث 1085: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة - حديث: 1075مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا تؤدى بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 981صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن العلة في هؤلاء الذين' حديث: 2122المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجمعة' وأما حديث حسان بن عطية - حديث: 1017سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ما يستحب من تأخير العشاء - حديث: 1241مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في تفريط الجمعة وتركها - حديث: 5459السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء من التشديد في ترك الجماعة من غير عذر' حديث: 4590مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3704مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 310مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5707المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف من اسمه أحمد - حديث: 437

لائق حمد ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1086 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّهُمَا سمعا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ علی اَعْوَاد منبره لينتهين اَقوام عَنْ ودعهم الْجُمُعَات اَوْ ليختمن اللّٰه علی قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُونن من الغافلين

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهمَا

قَوْلِهٖ ودعهم الْجُمُعَات هُوَ بِفَتْح الْوَاو وَسُكُون الدَّال اَی تركهم الْجُمُعَات

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ بِلَفْظ تركهم من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْد الْخُدْرِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کی لکڑیوں پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا' اور پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "ودعهم الجمعات" میں 'و' پر زبر ہے اور 'د' ساکن ہے' اس سے مراد ان لوگوں کا جمعہ ترک کرنا ہے۔

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت "تركهم" کے الفاظ کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1087 - وَعَنْ اَبِی الْجَعْد الضمرِی وَكَانَت لَهٗ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك ثَلَاث جمع تهاونا بهَا طبع اللّٰه علی قلبه.

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غير عذر فَهُوَ مُنَافِق

وَفِیْ رِوَايَةٍ ذكرهَا رزين وَلَيْسَت فِی الْاُصُوْل فَقَدْ بریء من اللّٰه

اَبُو الْجَعْد اسْمه أدرع وَقِيْل جُنَادَة وَذكر الْكَرَابِيسِی اَن اسْمه عمر بن اَبِیْ بكر

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ سَالت مُحَمَّدًا يَعْنِی الْبُخَارِیّ عَن اسْم اَبِی الْجَعْد فَلَمْ يعرفهُ

❀❀ حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص جمعہ کو کم تر سمجھتے ہوئے' تین جمعے چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دے گا"۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ

فرمایا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' وہ منافق ہوگا''۔

ایک اور روایت' جسے رزین نے ذکر کیا ہے' اور وہ روایت ''اصول'' میں نہیں ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کا نام ''ادرع'' ہے' اور ایک قول کے مطابق ''جنادہ'' ہے' کرابیسی نے یہ بات ذکر کی ہے' ان کا نام ''عمر بن ابوبکر'' ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

1088 - وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث مَرَّات من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه ۔ رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین مرتبہ جمعہ ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1089 - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك ثَلَاث جمعات من غير عذر كتب من الْمُنَافِقين ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير من رِوَايَةِ جَابر الْجعفِىّ وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اس کا نام منافقین میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1090 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يَسْمَعُوْنَ النداء يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لَا يأتونها اَوْ ليطبعن اللّٰه على قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ جمعہ کے دن اذان سنتے ہیں' اور پھر جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتے' یا تو وہ لوگ ایسا کرنے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے' پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1091 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسَى اَحَدُكُمْ اَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَاْسِ مِيْلٍ اَوْ مِيْلَيْنِ فَيَتَعَذَّرُ عَلَيْهِ الْكَلَاُ فَيَرْتَفِعُ ثُمَّ تَجِيْءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَجِيْءُ وَلَا يَشْهَدُهَا وَتَجِيْءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا حَتّٰى يُطْبَعَ عَلَى قَلْبِهِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهِ

الصُّبَّةُ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ هِیَ السَّرِيَّةُ اِمَّا مِنَ الْخَيْلِ اَوِ الْاِبِلِ اَوِ الْغَنَمِ مَا بَيْنَ الْعِشْرِيْنَ اِلَى الثَّلَاثِيْنَ تُضَافُ اِلٰى مَا كَانَتْ مِنْهُ وَقِيْلَ هِیَ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ لے کر ایک یا دو میل کے فاصلے تک جائے گا' وہاں اسے گھاس نہیں ملے گی' پھر وہ کچھ اور بلندی پر چلا جائے گا' یہاں تک کہ جمعہ آئے گا' تو وہ اس میں شرکت کے لئے نہیں آئے گا' پھر اگلا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی شریک نہیں ہوگا' یہاں تک کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''الصبۃ'' میں 'ص' پر پیش' ہے اور 'ب' پر 'شد' ہے' اس سے مراد ریوڑ ہے' خواہ وہ گھوڑوں کا ہو' یا اونٹوں کا ہو' یا بکریوں کا ہو' جو بیس سے لے کر تیس جانوروں تک کا ہو' اور ایک قول کے مطابق' یہ دس سے لے کر چالیس تک کا ہوگا۔

1092 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عَسَى رَجُلٌ تَحْضُرُهُ الْجُمُعَةُ وَهُوَ عَلَى قَدْرِ مِيْلٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّانِيَةِ عَسَى رَجُلٌ تَحْضُرُهُ الْجُمُعَةُ وَهُوَ عَلَى قَدْرِ مِيْلَيْنِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَحْضُرُهَا وَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ عَسَى يَكُوْنُ عَلَى قَدْرِ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ وَيَطْبَعُ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ . رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلَى بِاِسْنَادٍ لَيِّنٍ

وَرَوَى ابْنُ مَاجَه عَنْهُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَرْفُوْعًا مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جمعہ کا دن آئے گا اور ایک شخص مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا' لیکن وہ پھر بھی جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: پھر دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت ہوگا کہ جمعہ کا دن آئے گا' اور ایک شخص مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر ہوگا اور وہ اس میں شریک نہیں ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ کے بارے میں فرمایا: عنقریب ایسا ہوگا کہ وہ شخص مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہوگا' اور جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' عمدہ سند کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

1093 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس تُوبُوا اِلَى اللّٰه قبل اَن تَمُوتُوا وَبَادرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلُوْا وصلوا الَّذِي بَيْنكُم وَبَين ربكُم بِكَثْرَة ذكركُم لَهُ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة تُرْزَقُوْا وَتنصرُوْا وَتجبرُوْا وَاعْلَمُوا اَن اللّٰه افْترض عَلَيْكُم الْجُمُعَة فِي مقَامي هٰذَا فِي يومي هٰذَا فِي شَهْرِي هٰذَا من عَامي هٰذَا اِلَى يَوْم الْقِيَامَة فَمن تركهَا فِي حَيَاتِي اَوْ بعدِي وَله اِمَام عَادل اَوْ جَائِر استخفافًا بهَا وجحودا بهَا فَلَا جمع اللّٰه لَهُ شمله وَلَا بَارك لَهُ فِي اَمْره اَلا وَلَا صَلَاة لَهُ اَلا وَلَا زَكَاة لَهُ اَلا وَلَا حج لَهُ اَلا وَلَا صَوْم لَهُ اَلا وَلَا بر لَهُ حَتّٰى يَتُوب فَمن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث اَبِي سَعِيْد الْخُدْرِيّ اخصر مِنْهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مرنے سے پہلے توبہ کرلو اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان' اس (پروردگار) کا بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر صدقہ کر کے تعلق قائم کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی تمہارا ساتھ دیا جائے گا' تم لوگ یہ بات جان لو! کہ اللہ تعالیٰ نے' تم پر جمعہ فرض قرار دیا ہے' جو میری جگہ پر کھڑے ہونے کے درمیان میں' آج کے دن میں' اس مہینے میں' اس سال میں ہوا ہے' اور یہ قیامت کے دن تک رہے گا' جو شخص میری زندگی میں' یا میرے بعد جمعہ کو ترک کرے گا' اور اس وقت کوئی عادل' یا ظالم حکمران موجود ہو اور وہ شخص جمعہ کو کمتر سمجھے گا اور اس کا انکار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات اکٹھے نہیں کرے گا اور اس کے معاملے میں' اس کے لئے برکت نہیں رکھے گا' خبردار! ایسے شخص کی نہ تو کوئی نماز قبول ہوگی' اور نہ ہی زکوٰۃ ہوگی' نہ حج قبول ہوگا نہ ہی عمرہ قبول ہوگا' نہ کوئی اور نیکی قبول ہوگی' جب تک وہ توبہ نہیں کرتا' جو شخص توبہ کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1094 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث جمع مُتَوَالِيَات فقد نبذ الْاِسْلَام وَرَاء ظَهره . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص مسلسل تین جمعے ترک کرے گا' وہ اسلام کو پس پشت ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1095 - وَعَنْ حَارِثَة بن النُّعْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَّخذ اَحَدُكُم السَّائِمَة فَيشْهد الصَّلَاة فِي جمَاعَة فتتعذر عَلَيْهِ سائمته فَيَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتي مَكَانا هُوَ اكلاً من هٰذَا فيتحول وَلَا يشْهد اِلَّا الْجُمُعَة فتتعذر عَلَيْهِ سائمته فَيَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتي مَكَانا هُوَ اكلاً من هٰذَا فيتحول وَلَا يشْهد الْجُمُعَة وَلَا الْجَمَاعَة فيطبع اللّٰه على قلبه

رَوَاهُ أَحْمد من رِوَايَة عمر بن عبد الله مولى غفرة وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَتقدم حَدِيث أَبِي هُرَيْرَة عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة بِمَعْنَاهُ . قَوْله أكلأ من هَذَا أَي أَكثر كلأ

والكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام وَفِي آخِره همزَة غير ممدودة هُوَ العشب الرطب واليابس

❀❀ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص جانور پالتا ہے' وہ باجماعت نماز میں بھی شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کو چارہ فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے' پھر وہ یہ سوچتا ہے' اگر میں ان جانوروں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں زیادہ گھاس پھوس ہو' تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' پھر وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے' اور صرف جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کی دیکھ بھال اور مشکل ہو جاتی ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اگر میں ان جانوروں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں اس سے بھی زیادہ چارہ موجود ہو' تو یہ مناسب ہوگا' تو وہ کہیں' اور چلا جاتا ہے' اور وہ جمعہ کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' اور وہ باجماعت نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے عمر بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' امام احمد کے نزدیک وہ ثقہ ہیں' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جسے امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' اکلأ '' اس سے مراد جہاں اس سے زیادہ گھاس ہو' کیونکہ لفظ'' الکلاء'' میں 'ک' پر زبر ہے' 'ل' پر بھی 'زبر' ہے' اس کے آخر میں 'ا' ہے' جو ممدودہ نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' خواہ وہ خشک ہو یا تر ہو۔

1096 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمَن بن زُرَارَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عمر وَلَمْ أر رجلا منا بِهِ شَبِيها قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء يَوْم الْجُمُعَة فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه وَلَمْ يأتها طبع الله على قلبه وَجعل قلبه قلب مُنَافِق . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

وروى التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس أَنه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة قَالَ هُوَ فِي النَّار

❀❀ محمد بن عبدالرحمن بن زرارہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا' میں نے اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو اُن جیسا ہو' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لئے) اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو (پھر اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے' اور وہ اس میں شریک نہ ہو (پھر اس سے اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے دل کو منافق کے دل کی مانند کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' اور رات کو نوافل پڑھتا ہے' لیکن باجماعت نماز میں' یا جمعہ میں شریک نہیں ہوتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

5 - اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ قِرَاءَ ةِ سُوْرَةِ الْکَهْفِ وَمَا یذکر مَعَهَا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ وَیَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: سورۂ کہف پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز شب جمعہ یا جمعہ کے دن اس سورت کو پڑھنے کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

1097 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاء لَهٗ من النُّور مَا بَیْنَ الجمعتین

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَیْهَقِیّ مَرْفُوْعا وَالْحَاکِم مَرْفُوْعا وموقوفا اَیْضًا وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ الدَّارِمِیّ فِیْ مُسْنده مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ سعید وَلَفْظه قَالَ من قَرَاَ سُوْرَةَ الْکَهْف لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاء لَهٗ من النُّور مَا بَیْنه وَبَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْق وَفِیْ اسانیدهم کلهَا اِلَّا الْحَاکِم اَبُوْ هَاشم یحیی بن دِیْنَار الرومانی وَالْاَکْثَرُوْنَ علی توثیقه وَبَقِیَّة الْإِسْنَاد ثِقَات وَفِیْ اِسْنَاد الْحَاکِم الَّذِیْ صَححهُ نعیم بن حَمَّاد وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ وَعَلٰی اَبِیْ هَاشم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا' تو اس شخص کے لئے یہ سورت دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دے گی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور ذکر کی ہے' اور امام حاکم نے اسے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھ لے گا' تو اس کے لئے اس کی جگہ سے لے کر بیت عتیق تک نور روشن کر دے گا''۔

امام حاکم کے علاوہ' اس روایت کی دیگر تمام اسانید میں ابو ہاشم یحییٰ بن دینار رومانی نامی راوی ہے' زیادہ تر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں' البتہ امام حاکم کی وہ سند' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں ایک راوی نعیم بن حماد ہے' اس کے بارے میں اور اس ابو ہاشم کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

1098 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَةَ الْکَهْف فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهٗ نور من تَحت قدمه اِلٰی عنان السَّمَاء یضیء لَهٗ یَوْم الْقِیَامَة وَغفر لَهٗ مَا بَیْنَ الجمعتین . رَوَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بن مرْدَوَیْه فِیْ تَفْسِیره بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا' اس کے لئے اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک نور روشن ہو جائے گا' جو قیامت کے دن تک اسے روشنی دے گا اور اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان کے' اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت ابوبکر بن مردویہ نے اپنی ''تفسیر'' میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1099 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم

الدُّخان لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غفر لَهُ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ من قَرَأَ حم الدُّخان فِيْ لَيْلَةٍ أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ الف ملك

رَوَاهُ التِرْمِذِيّ والأصبهاني وَلَفْظِهِ من صلى بِسُوْرَة الدُّخان فِيْ لَيْلَةٍ بَات يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ الف ملك

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني أَيْضًا من حَدِيْثِ أَبِيْ أُمَامَةَ وَلَفظهمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ حم الدُّخان فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَوْ يَوْم الْجُمُعَة بنى الله لَهُ بهَا بَيْتا فِي الْجنَّة

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص رات کے وقت ''حم الدخان'' کی تلاوت کرے گا' تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا' وہ ایسی حالت میں رات بسر کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

امام طبرانی اور اصبہانی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' یا جمعہ کے دن سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

1100 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ سُوْرَة يس فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَة غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1101 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ السُّوْرَة الَّتِيْ يذكر فِيهَا آل عمرَان يَوْم الْجُمُعَة صلى عَلَيْهِ الله وَمَلَائِكَته حَتّٰى تغيب الشَّمْس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن' اس سورت کی تلاوت کرے گا' جس میں آل عمران کا ذکر ہے' تو سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اس پر رحمت نازل کرتے رہیں گے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

حدیث1101: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6267' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10797

کِتَابُ الصَّدَقَاتِ

کتاب: صدقات (یعنی زکوٰۃ) کے بارے میں روایات

التَّرْغِیب فِیْ اَدَاءِ الزَّکَاۃ وتاکید وُجُوبھَا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بنی الْاِسْلَام علی خمس شَھَادَۃ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله واقام الصَّلَاۃ وایتاء الزَّکَاۃ وَحج الْبَیْت وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیرھمَا

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق ترغیبی روایات' اوراس کی فرضیت کی تاکید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا' اور بیت اللہ کا حج کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1103 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا خطبنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِہٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اکب فاکب کل رجل منا یبکی لَا یدْرِی علی مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَاْسه وَفِیْ وَجهه الْبُشْرٰی فَکَانَت اَحَبَّ اِلَیْنَا من حمر النعم

قَالَ مَا من عبد یُصَلِّی الصَّلَوَات الْخمس ویصوم رَمَضَان وَیخرج الزَّکَاۃ ویجتنب الْکَبَائِر السَّبع اِلَّا

حدیث 1103: صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : " بنی الإسلام - حدیث: 8صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الإسلام علی خمس - حدیث:44صحیح ابن حبان - کتاب الإیمان' باب فرض الإیمان - ذکر البیان بأن الإیمان والإسلام اسمان لمعنی واحد' حدیث: 158 الجامع للترمذی' أبواب الإیمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء بنی الإسلام علی خمس' حدیث: 2597السنن للنسائی - کتاب الإیمان وشرائعہ' علی کم بنی الإسلام - حدیث:4939السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز' کتاب الزکاۃ - حدیث:6806مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث:4659مسند الحمیدی - أحادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' حدیث: 679مسند عبد بن حمید - أحادیث ابن عمر' حدیث: 824مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد اللہ بن عمر' حدیث: 5653المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' باب من اسمہ إبراہیم - حدیث: 2990المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - سالم عن ابن عمر' حدیث:12982شعب الإیمان للبیہقی - باب الدلیل علی أن الإیمان والإسلام علی الإطلاق عبارتان عن دین' حدیث:20

لتحت لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ لَهُ ادخل بِسَلام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے'یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا' ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا دیا' کسی کو یہ نہیں پتہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار تھے' اور یہ چیز ہمارے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' زکوٰۃ ادا کرے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُس سے کہا جائے گا: تم سلامتی سے اندر داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1104 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رجل من تَمِيم رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذُوْ مَال كثير وَذُوْ اَهْل وَمَال وحاضرة فَاَخْبرنِيْ كَيْفَ أصنع وَكَيْف أنْفق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخرج الزَّكَاة من مَالك فَاِنَّهَا طهرة تطهرك وَتصل أقرباءك وتعرف حق الْمِسْكِين وَالْجَار والسائل . الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمیم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سامال ہے' اور بال بچے بھی ہیں' آپ مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو! کیونکہ یہ ایسی پاکیزگی ہے' جو تمہیں پاک کر دے گی اور تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو' اور تم مسکین پڑوسی اور مانگنے کے والے کے حق کو پہچانو!''......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1105 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهِن مَعَ اِيْمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَاَعْطى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه

الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَتقدم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو شخص ایمان کے ہمراہ انہیں ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازیں ان کے

وضو کرے' سجود اور اوقات کے ہمراہ ادا کرے' اور رمضان کے روزے رکھے' اور بیت اللہ کا حج کرے' اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو' اور اپنی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرے (تو اسے یہ فضیلت حاصل ہوگی)''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1106 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَاَصْبحت يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِعَمَلٍ يدخلني الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدنِيْ مِنَ النَّار قَالَ لقد سَاَلت عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت . الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَيَاتِي بِتَمَامِهٖ فِي الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' ایک دن میں صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا' ہم چل رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور مجھے جہنم سے دور کروادے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' لیکن یہ اُس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے' اللہ تعالیٰ اِس کو آسان کردے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو' اور بیت اللہ کا حج کرو''......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' خاموشی سے متعلق باب میں یہ حدیث آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1107 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّكَاة قنطرة الْاِسْلَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْهِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زکوٰۃ اسلام کا ''قنطرہ (ڈھیر) ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی' بقیہ بن ولید ہے۔

1108 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ واسهم الْاِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلّٰى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة . الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزوں کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں (ایک یہ) کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اُس کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مانند نہیں بنایا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ' اور ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں

کسی بندے کو دوست بنائے اور قیامت کے دن اُسے کسی اور کے حوالے کردے''......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1109 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من اُمته اكفلوا لی بست اكفل لكم بِالْجَنَّةِ

قلت مَا هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَله شَوَاهد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز' زکوٰۃ' امانت' شرمگاہ' پیٹ اور زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس روایت کے شواہد بہت سے ہیں۔

1110 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِيَة اَسْهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْی عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهٗ

رَوَاهُ الْبَزَّار مَرْفُوْعا وَفِيْهِ يزِيْد بن عَطاءِ الْيَشْكُرِی وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عَلیّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَهُوَ اَصح قَالَه الدَّارَقُطنِیّ وَغَيْره

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی اسلامی تعلیمات کا اعتراف) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' روزہ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' اور وہ شخص رسوا ہو گیا جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک راوی یزید بن عطاء یشکری ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے' یہ بات امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1111 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن اَدّى الرجل زَكَاة مَاله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَدّى زَكَاة مَاله فَقَدْ ذهب عَنهُ شَره ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا اِذا اَدَّيْت زَكَاة مَالك فَقَدْ اَذهبت عَنْك شَره

وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ کہ ایک شخص مال کی زکوۃ ادا کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دیتا ہے وہ اس مال کی خرابی کو اپنے آپ سے پرے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"جب تم اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دو تو تم اپنے آپ سے اس کے شر کو دور کر دو گے"

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1112 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصنوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وداووا مرضاكم بِالصَّدَقَةِ واستقبلوا أمواج الْبَلاء بِالدُّعَاءِ والتضرع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مَرْفُوْعا مُتَّصِلا والمرسل أشبه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے اموال کو زکوۃ کے ذریعے محفوظ کرو اور صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دو اور دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے آزمائشوں کی موجوں کا سامنا کرو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی امام بیہقی اور دیگر حضرات نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے "مرفوع" اور متصل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس کا "مرسل" ہونا زیادہ مناسب ہے۔

1113 - وَرُوِيَ عَن عَلْقَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم اَتَوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لنا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تَمام اِسلامكم اَن تُؤَدُّوا زَكَاة اَمْوَالكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1114 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مَال وَاِن كَانَ تَحت سبع اَرضين تُؤدى زَكَاته فَلَيْسَ بكنز وكل مَال لَا تُؤدى زَكَاته وَاِن كَانَ ظَاهرا فَهُوَ كنز رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيره مَوْقُوْفًا على ابْن عُمَرو وَهُوَ الصَّحِيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مال خواہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہی ہو اگر تم اس کی زکوۃ ادا کرو تو وہ کنز شمار نہیں ہوگا اور ہر وہ مال جس کی تم نے زکوۃ ادا نہ کی ہو وہ اگرچہ ظاہر ہی کیوں نہ ہو وہ کنز شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن

عمر بن جابر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

1115 - وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وحجوا واعتمروا واستقيموا يستقم بكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الثَّلَاثَةِ وَاِسْنَادُه جيد اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی عمرَان الْقطَّان صَدُوق

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج کرو عمرہ کرو اور سیدھے رہو تمہارے ساتھ سیدھا رہا جائے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے اس کی سند ٹھیک ہے اگر اللہ نے چاہا ہے عمران القطان نامی راوی صدوق ہے۔

1116 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتي الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْر وَله شَوَاهد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بیت اللہ کا حج کرے رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1117 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فليؤد زَكَاة مَاله وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيقل حَقًّا اَوْ لِيَسْكُت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيكرم ضَيفه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ حق بات کہے یا پھر خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے"۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1118 - وَعَنْ اَبِی اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِی بِعَمَل يدخلنِی الْجنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهِ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتی الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے! جو مجھے جنت میں داخل کروا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم صلہ رحمی کرو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1119 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ . قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے، جسے میں کرلوں، تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم فرض نماز ادا کرو، تم فرض زکوٰۃ ادا کرو، تم رمضان کے روزے رکھو! اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں اس میں کوئی اضافہ بھی نہیں کروں گا اور کوئی کمی بھی نہیں کروں گا، جب وہ شخص چلا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو، وہ اس شخص کو دیکھ لے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1120 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ قُضَاعَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّیْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ وَآتَیْتُ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ عَلٰی هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَابْنُ حِبَّانَ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهٗ فِی الصَّلَاةِ

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، آپ اللہ کے رسول ہیں، میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں، رمضان میں نوافل بھی ادا کرتا ہوں، میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے گا، وہ صدیقین اور شہداء میں سے ایک ہوگا"۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے، اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے، امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے، اور ان کے الفاظ، نماز سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

1121 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْغَاضِرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَّنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَعَلِمَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْطٰی زَكَاةَ مَالِهٖ طَیِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَیْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَمْ یُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِیْضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَةَ وَلٰكِنْ مِّنْ وَّسَطِ اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَسْاَلْكُمْ خَیْرَهٗ وَلَمْ یَاْمُرْكُمْ بِشَرِّهٖ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ . قَوْلُهٗ رَافِدَةً عَلَیْهِ مِنَ الرِّفْدِ وَهُوَ الْاِعَانَةُ

وَمَعْنَاهُ انه يُعْطى الزَّكَاة وَنَفسه تعينه على اَدَائِهَا بطيبها وَعدم حَدِيْثهَا لَهُ بِالْمَنْع وَالشَّرط بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء وَهِي الرذيلة من المَال كالمسنة والعجفاء وَنَحْوهمَا والدرنة الجرباء

❀❀ حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام ایسے ہیں' جو شخص انہیں کرلے گا' وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لے گا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی خوش دلی سے ہر سال ادا کرے' اور وہ کوئی بوڑھا' خارش زدہ یا بیمار جانور نہ دے اور نہ ہی گھٹیا قسم کا جانور دے' بلکہ تم اپنے مالوں میں سے' درمیانی قسم کے مال ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے سب سے بہتر مال نہیں مانگتا' اور نہ ہی سب سے بُرے مال کے بارے میں حکم دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رافدۃ علیہ'' یہ لفظ ''رفد'' سے منقول ہے جس کا معنیٰ مدد کرنا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب آدمی زکوٰۃ ادا کرے' تو اس کا نفس اس کی ادائیگی کے لئے' اپنی خوش دلی سے اس کی مدد کررہا ہو' اور زکوٰۃ نہ دینے پر اصرار نہ کررہا ہو۔

لفظ ''شرط'' میں 'ش' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد گھٹیا قسم کا مال ہے' جیسے بوڑھا' یا لنگڑا' یا اس قسم کا جانور۔

لفظ ''الدرنۃ'' سے مراد خارش زدہ جانور ہے۔

1122 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسلِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی رکھنے کی بیعت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1123 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حديث1122: صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " الدين النصيحة - حديث:57صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة - حديث:108مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان نفي الإيمان عن الذي يحرم هذه الأخلاق المثبتة في هذا - حديث:84صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم - ذكر ما يستحب للإمام أخذ البيعة من الناس على شرائط معلومة' حديث:4615سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النصيحة - حديث:2497 الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النصيحة' حديث: 1897السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على فراق الشرك - حديث:4126السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' البيعة على الصلوات الخمس - حديث:312السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' باب : المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا بيع الخيار - حديث: 9811مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' ومن حديث جرير بن عبد الله - حديث:18776مسند الحميدي - أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه' حديث: 768معجم ابن الأعرابي - باب الباء' حديث: 1205المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 591المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - باب' حديث:2198شعب الإيمان للبيهقي - الثاني والعشرون من شعب الإيمان' حديث:3140

حَجَّة الْوَدَاع إِن أَوْلِيَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ يُقيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِي كتبهن اللّٰه عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه ويؤتي الزَّكَاة محتسبا طيبَة بهَا نَفسه ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِي نهى اللّٰه عَنْهَا فَقَالَ رجل من أَصْحَابه يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسلمين وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْعَتِيق الْحَرَام قبلتكم أَحيَاء وأمواتا لَا يَمُوت رجل لم يعْمل هَؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة وَيُؤْتِي الزَّكَاة إِلَّا رَافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بحبوحة جنَّة أَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِي بَعْضهمْ كَلَام وَعند أبي دَاوُد بعضه

بحبوحة الْجنَّة بِضَم الباءين الموحدتين وبحاءين مهملتين هُوَ وَسطهَا

❀❀ عبید بن عمیر لیثی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے دوست نمازی ہوتے ہیں وہ شخص جو پانچ نمازیں قائم کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض قرار دی ہیں اور رمضان کے روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزے کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے دل کی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور ناحق طور پر کسی مؤمن کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا اور جادو کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ الحرام کی بے حرمتی کرنا ہے جو زندگی میں اور موت (ہر حال میں) تمہارا قبلہ ہے (یہ سب کبیرہ گناہ ہیں) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے ان کبیرہ گناہوں میں سے کوئی کام نہ کیا ہو وہ نماز ادا کرتا ہو زکوٰۃ دیتا ہو تو وہ جنت کے درمیان میں حضرت محمد ﷺ کا ساتھی ہوگا جس (جنت) کے دروازوں کی چوکھٹ سونے سے بنی ہوئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کے بعض راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے امام ابوداؤد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

''حبوحة الجنة'' میں دو 'ب' پر پیش ہے اور دو 'ح' ہیں اس سے مراد جنت کا درمیانی حصہ ہے۔

1124 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا أدّيت الزَّكَاة فقد قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيهِ أجر وَكَانَ إصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم زکوٰۃ ادا کردو تو تم نے اپنے ذمہ لازم ادائیگی کردی اور جو شخص مال کو حرام طور پر جمع کرتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے تو اسے اس میں کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1125 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش اَن ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عِنْده غُلَام يقْرَأ فِي الْمُصحف وَعِنْده اَصْحَابه فجَاءَ رَجُلٌ يُقَال لَهُ حضرمة فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اَى دَرَجَات الْاِسْلَام افضل قَالَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ اَى قَالَ الزَّكَاة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهٖ

قَالَ الْمملي وَتقدم فِيْ كتاب الصَّلَاة اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب وَتَاتِيْ اَحَادِيْث أخر فِيْ كتاب الصَّوْم وَالْحج اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا' جو قرآن پاک دیکھ کر پڑھا کرتا تھا ایک مرتبہ ان کے پاس' ان کے کچھ شاگرد موجود تھے' ایک شخص آیا جس کا نام حضرمہ تھا' وہ بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! اسلام کے درجات میں کون سا درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: زکوٰۃ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں' ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب پر بھی دلالت کرتی ہیں' آگے روزے اور حج سے متعلق باب میں' دیگر ایسی حدیثیں آئیں گی (جو اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی) اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِيب من منع الزَّكَاة وَمَا جَاءَ فِيْ زَكَاة الْحلِيّ

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1126 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من صَاحب ذهب وَلَا فضَّة لَا يُؤَدِّى مِنْهَا حَقّهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة صفحت لَهُ صفايح من نَار فأحمي عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فيكوى بهَا جنبه وجبينه وظهره كلما بردت أُعِيدَت لَهُ فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالابل قَالَ وَلَا صَاحب اِبل لَا يُؤَدِّى مِنْهَا حَقّهَا وَمِنْ حَقّهَا حلبها يَوْم وردهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة بطح لَهَا بقاع قرقر اوفر مَا كَانَت لَا يفْقد مِنْهَا فصيلا وَاحِدًا تطؤه بأخفافها وتعضه بأفواهها كلما مر عَلَيْهِ أولَاهَا رد عَلَيْهِ أخراهَا فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالبقر وَالْغنم قَالَ وَلَا صَاحب بقر وَلَا غنم لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة بطح لَهَا بقاع قرقر اوفر مَا كَانَت لَا يفقد مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ مِنْهَا عقصاء وَلَا جلحاء وَلَا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما مر عَلَيْهِ اولها رد عَلَيْهِ آخرهَا فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة حَتّٰى يقضى بَيْنَ الْعباد فَيرى سَبيله اِمَّا اِلَى الْجَنَّة وَاِمَّا اِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالخيل قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة هِيَ لرجل وزر وَهِي لرجل ستر وَهِي لرجل أجر فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وزر فَرجل ربطها رِيَاء وفخرا ونواء لاهل الْاِسْلَام فَهِيَ لَهٗ وزر وَاَما الَّتِيْ هِيَ لَهٗ ستر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ لم ينس حق اللّٰه فِيْ ظُهُورهَا وَلَا رقابها فَهِيَ لَهٗ ستر وَاَما الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اجر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه لاهل الْاِسْلَام فِيْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا أكلت من ذٰلِكَ المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَيْءٍ اِلَّا كتب لَهٗ عدد مَا أكلت حَسَنَات وَكتب لَهٗ عدد أرواثها وَاَبْوَالهَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولهَا فاستنت شرفا اَوْ شرفين اِلَّا كتب لَهٗ عدد آثارها وأرواثها حَسَنَات وَلَا مر بهَا صَاحبهَا على نهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلَا يُرِيد اَن يسقيها اِلَّا كتب اللّٰه تَعَالٰى لَهٗ عدد مَا شربت حَسَنَات

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالحمر قَالَ مَا انزل عَلَيَّ فِي الْحمر اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَة الفاذة الجامعة (فَمَنْ يَعْمل مِثْقَال ذرة خيرا يره وَمَنْ يَعْمل مِثْقَال ذرة شرا يره) الزلزلة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے یا چاندی کا' جو بھی مالک شخص ان کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرتا' تو جب قیامت کا دن آئے گا' تو اس سونے اور چاندی کو ٹکڑوں میں بنا کر جہنم کی آگ کے ذریعے انہیں گرم کیا جائے گا' اور پھر اس ٹکڑے کے ذریعے اس شخص کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا' جب اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے گا' تو اس کے ساتھ دوبارہ یہ عمل کیا جائے گا' اور یہ اس پورے دن میں ہوتا رہے گا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' اس کے بعد وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اونٹوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کا جو مالک اُن کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا ہوگا' اور ان کے حق میں یہ بات شامل ہے کہ جب انہیں پانی پلانے کے لئے لے جایا جائے' تو ان کا دودھ دوہ لیا جائے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو اس شخص کو ان اونٹوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اونٹ پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر' بھاری بھرکم ہو کر آئیں گے' ان میں سے کوئی ایک دودھ پیتا بچہ بھی غیر موجود نہیں ہوگا' اور پھر وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے اور منہ کے ذریعے اسے کاٹیں گے' جب ان میں سے پہلا اونٹ اس شخص پر سے گزر جائے گا' تو دوسرا دوبارہ آئے گا' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گائے اور بکریاں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گائے اور بکریوں کا مالک' جو اُن کا حق ادا نہیں کرے گا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو اسے ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہوں گی اور وہ شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی غیر موجود نہیں پائے گا' ان میں سے کوئی ایسی نہیں ہوگی جو سینگ کے بغیر ہو' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' جب ان میں سے پہلی اس پر سے گزر جائے گی' تو دوسری دوبارہ اس کے پاس آجائے گی' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہے' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک شخص کے لئے گناہ کا باعث ہیں' ایک شخص کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہیں' اور ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کے لئے یہ گناہ کا باعث ہیں' تو وہ ایک ایسا شخص ہے' جو ریاکاری کے لئے' فخر کے لئے' اہل اسلام کو تنگ کرنے کے لئے انہیں رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے گناہ کا باعث ہوں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ پردہ پوشی کا باعث ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ کے لئے اسے باندھتا ہے' اور پھر اس گھوڑے کی پشت اور گردن کے بارے' میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہوگا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر کا باعث ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں' اہل اسلام کے لئے اسے باندھتا ہے' ایسا شخص جس بھی چراگاہ' یا باغ میں اس گھوڑے کو کچھ کھلائے گا' تو جتنا اس گھوڑے نے کھایا ہوگا' اتنی تعداد میں اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی' اور جتنا اس گھوڑے نے لید اور پیشاب کیا ہوگا' اتنی تعداد میں اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی اور جتنا فاصلہ اس نے طے کیا ہوگا' خواہ وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ گیا ہو' تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی مینگنیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اگر اس کا مالک اس گھوڑے کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے' وہ گھوڑا اس نہر میں سے پانی پی لیتا ہے' حالانکہ اس کے مالک کا' اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا' تو جتنا پانی اس نے پیا ہے' اللہ تعالیٰ اُتنی تعداد میں' اس کے مالک کے لئے نیکیاں نوٹ کرلے گا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی مستقل آیت نازل نہیں ہوئی' البتہ یہ ایک جامع اور مانع آیت ہے:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے۔

1127 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من رجل لَا یُؤَدِّی زَکَاۃَ مَالہ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ شجاعا من نَار فیکوی بھَا جَبھته وجنبه وظھره فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَاره خمسین الف سنة حَتّٰی

يقضى بَيْنَ النَّاس

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ مال آگ سے بنا ہوا سانپ ہو گا' اور اس کے ذریعے اس شخص کی پیشانی' پہلو اور پشت کو داغا جائے گا' یہ ایک ایسے دن میں ہو گا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

1128 - وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من صَاحب إبل لَا يفعل فِيهَا حَقّهَا إِلَّا جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أَكثر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر تستن عَلَيْهِ بقوائمها وأخفافها . وَلَا صَاحب بقر لَا يفعل فِيهَا حَقّهَا إِلَّا جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أوفر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها لَيْسَ فِيهَا جماء وَلَا منكسر قرنها وَلَا صَاحب كنز لَا يفعل فِيهِ حَقه إِلَّا جَاءَ كنزه يَوْم الْقِيَامَة شجاعا أَقرع يتبعهُ فاتحا فَاه فَإِذا أَتَاهُ فر مِنْهُ فيناديه خُذ كنزك الَّذِي خبأته فَأَنا عَنهُ غَنِي فَإِذا رأى أَن لَا بُد لَهُ مِنْهُ سلك يَده فِي فِيهِ فيقضمها قضم الْفَحْل . رَوَاهُ مُسْلِم

القاع الْمَكَان المستوى من الأَرْض . والقرقر بقافين مفتوحتين وراءين مهملتين هُوَ الأملس

والظلف للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للْفرس . والعقصاء هِيَ الملتوية الْقرن

والجلحاء هِيَ الَّتِي لَيْسَ لَهَا قرن . والعضباء بالضاد الْمُعْجَمَة هِيَ الْمَكْسُورَة الْقرن

والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو وَهُوَ حَبل تشد بِهِ قَائِمَة الدَّابَّة وترسلها ترعى أَوْ تمسك طرفه وترسلها

(استنت بتَشْدِيد النُّوْن . أَي جرت بِقُوَّة . شرفا بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء أَي شوطا . وَقِيلَ نَحْو ميل . والنواء بِكَسْر النُّوْن وبالمد هُوَ المعاداة . والشجاع بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَكسرهَا هُوَ الْحَيَّة وَقِيلَ الذّكر خَاصَّة وَقِيلَ نوع من الْحَيَّات . والأقرع مِنْهُ الَّذِي ذهب شعر رَأسه من طول عمره

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک ان اونٹوں کے بارے میں' ان کا حق ادا نہیں کرے گا' تو جب وہ اونٹ قیامت کے دن آئیں گے' تو ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہو گی' وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' گائیوں کا جو مالک ان کے بارے میں ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا' تو وہ قیامت کے دن زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی' اور وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی' اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' ان میں کوئی ایسی گائے نہیں ہو گی' جس کا سینگ نہ ہو' یا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' خزانے کا جو مالک' اس کا حق ادا نہیں کرے گا' وہ خزانہ قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا' وہ اپنا منہ اس کی طرف بڑھائے گا' جب وہ اپنے مالک کے قریب آئے گا' تو اس کا مالک اس سے بھاگے گا' تو وہ اُسے پکار کر کہے گا: تم اپنے خزانے

کو پکڑلو! جسے تم نے سنبھال کررکھا تھا' کیونکہ میں اس سے بے نیاز ہوں' جب وہ دیکھے گا کہ اب اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ ڈال دے گا' تو وہ اس کا ہاتھ یوں چبائے گا' جیسے اونٹ کوئی چیز چباتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ''القاع''اس سے مراد چٹیل میدان ہے''القرقر''میں دو'ق' ہیں' ان دونوں پر زبر ہے' اس کے بعد'ر' ہے' اس سے مراد چٹیل ہونا ہے''الظلف'' یہ گائیوں اور بکریوں کے پاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے' جیسے''حافر''کا لفظ گھوڑے کے لئے استعمال ہوتا ہے''العقصاء''جس کا سینگ مڑا ہوا ہو''الجلحاء''یعنی جس کا سینگ نہ ہو''العضباء''یہ'ض' کے ساتھ ہے' اس سے مراد ہے' جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو''الطّول''اس میں'ط' پر زیر ہے' اور'و' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانور کو باندھا جاتا ہے' اور پھر اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے' اس کے ایک طرف کو پکڑا جاتا ہے' یا اسے بھی کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے''استنت'' اس میں'ن' پر'شد' ہے' اس سے مراد قوت کے ذریعے دوڑنا ہے''شرفا''اس میں'ش' پر زبر ہے' اس کے بعد'ر' ہے' اس سے مراد ٹیلہ ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک میل ہے''النوء''اس میں'ن' پر زیر ہے' اور اس کے بعد'مد' ہے' اسے مراد دشمنی ہے''الشجاع''اس میں'ش' پر'پیش' ہے' اور اس پر'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد سانپ ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد'نر سانپ' ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد سانپ کی ایک مخصوص قسم ہے''الاقرع''اس سے مراد وہ سانپ ہے' جس کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے' اس کے سر کے بال اڑ گئے ہوں۔

1129 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِه اِلَّا مثل لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شجاعا اَقرع حَتّٰى يطوق بِه عُنُقه ثُمَّ قَرَاَ علينا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من كتاب الله (وَلَا يَحسبن الَّذِيْنَ يَبْخلُوْنَ بِمَا آتَاهُم الله من فَضله) آل عمران الْاٰيَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو اس مال کو قیامت کے دن اس شخص کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا اور اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر' ہمارے سامنے' اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اس چیز کے بارے میں بخل کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل کے ذریعے عطا کی ہے' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی''صحیح''میں نقل کیا ہے۔

1130 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله فرض على اَغْنِيَاء

الْمُسْلِمِين فِيْ اَمْوَالِهِم بِقَدرِ الَّذِيْ يسع فقراء هم وَلَنْ يَجْهَد الْفُقَرَاءِ اِذَا جَاعُوْا وعروا اِلَّا بِمَا يصنع اغنياؤهم اَلا وَاِن اللّٰه يحاسبه م حسابا شَدِيْدًا ويعذبهم عذَابا اَلِيمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهٖ ثَابت بن مُحَمَّد الزَّاهد

قَالَ الْحَافِظ وثابت ثِقَة صَدُوق روى عَنهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَبَقِيَّة رُوَاته لَا بَاس بهم وَرُوِيَ مَوْقُوفًا على عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَهُوَ اشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خوشحال مسلمانوں پر اُن کے اموال میں اتنی ہی مقدار فرض قرار دی ہے' جتنی ان کے غریبوں کے لئے گنجائش ہو اور جب ان کے غریب لوگ بھوکے ہوں' اور بے لباس ہوں' تو وہ ہرگز مشقت کا شکار نہ ہوں' البتہ وہ ہوگا جو ان کے اغنیاء کرتے ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ ان سے زبردست حساب لے گا اور نہیں دردناک عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ثابت بن محمد زاہد نامی شخص اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ثابت نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس روایت کے بقیہ راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ روایت حضرت علی پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

1131 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه اِذا علماه والواشمة والمؤتشمة ولاوى الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه عَن الْحَارِث الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . لاوى الصَّدَقَة هُوَ المماطل بهَا الْمُمْتَنع من اَدَائِهَا

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سود کھانے والا' اُسے کھلانے والا' اس کے دونوں گواہ' جبکہ وہ دونوں اس بارے میں جانتے ہوں' جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت' زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص' اور ہجرت کے بعد واپس چلا جانے والا دیہاتی' اِن سب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' قیامت کے دن تک کے لئے ملعون قرار دیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

''لاوی الصدقہ'' اس سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا اور اس کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص ہے۔

1132 - وروى الْاَصْبَهَانِيّ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا

وموكله وَشاهده وكاتبه والواشمة والمستوشمة ومانع الصَّدَقَة والمحلل والمحلل لَهُ

❀❀ اصبہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اس کا گواہ بننے والے اسے نوٹ کرنے والے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب لوگوں پر) لعنت کی ہے"۔

1133 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويل للأغنياء من الْفُقَرَاء يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُوْنَ رَبنَا ظلمونا حقوقنا الَّتِيْ فرضت لنا عَلَيْهِم فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأدنينكم ولأباعدنهم . ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالهم حق مَعْلُوم للسَّائِل والمحروم) المعارج . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاَبُوْ الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحَارِث بن النُّعْمَان . قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوِي وَقَالَ الْبُخَارِيّ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"خوشحال لوگوں کے لئے قیامت کے دن غریبوں کی طرف سے بربادی ہوگی وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق کے حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی کی جو تو نے ہمارے لئے ان پر لازم قرار دیے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! یا تو میں تمہیں قریب کرلوں گا یا پھر انہیں دور کردوں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہ لوگ کہ جن کے اموال میں مانگنے والے اور محروم شخص کے لئے متعین حصہ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے حارث بن نعمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ راوی قوی نہیں ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

1134 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيَّ اَوَّل ثَلَاثَة يَدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَأما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ النَّار فأمير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيْ مَاله وفقير فخور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَابْن حبَان مفرقا فِيْ موضِعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث 1134: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الزكاة' حديث: 1366 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 19159 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' كتاب الزكاة - باب ما ورد من الوعيد فيمن كنز مال زكاة ولم يؤد' حديث: 6811 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9310 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو عامر العقيلي' حديث: 2679 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' التاسع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حسن السادة على - حديث: 8338

''میرے سامنے وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے' جو (سب سے پہلے) جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے' جو (سب سے پہلے) جہنم میں داخل ہوں گے' جہاں تک ان پہلے تین افراد کا تعلق ہے' جو جنت میں داخل ہوں گے' تو ایک شہید تھا' ایک وہ غلام تھا' جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے' اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی کرتا ہے اور ایک وہ شخص تھا' جو غریب اور عیال دار ہو' اور مانگنے سے بچتا ہو' جہاں تک جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد کا تعلق ہے' تو ایک وہ حکمران تھا جو مسلط ہوا تھا' ایک وہ خوشحال شخص تھا' جو اپنے مال میں اللہ کے حق کو ادا نہیں کرتا تھا' اور ایک متکبر غریب تھا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے جبکہ امام ابن حبان نے مختلف مقامات پر اس کے ٹکڑے نقل کیے ہیں۔

1135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا بِإقام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة وَمَنْ لم يزك فَلَا صَلَاة لَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بأسانيد أحدهمَا صَحِيْح والأصبهاني

وَفِيْ رِوَايَةٍ للأصبهاني قَالَ من أقَام الصَّلَاة وَلَمْ يُؤْت الزَّكَاة فَلَيْسَ بِمُسْلِم يَنفَعهُ عمله

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر اسی طرح نقل کی ہے' اس کی دو اسناد میں سے ایک صحیح ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مسلمان شمار نہیں ہوگا اس کا عمل اسے فائدہ نہیں دے گا''۔

1136 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك بعده كنزا مثل لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شُجَاع أَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يتبعهُ فَيَقُوْلُ من أَنْت فَيَقُوْلُ أَنا كنزك الَّذِيْ خلفت فَلَا يزَال يتبعهُ حَتّٰى يلقمه يَده فيقضمها ثُمَّ يتبعهُ سَائِر جسده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ إِسْنَاده حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے پیچھے خزانہ چھوڑ کر جائے اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس شخص کے سامنے لایا جائے گا جس کی باچھوں کے پاس دو دانت ہوں گے' وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا وہ شخص پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جو تم اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے پھر وہ خزانہ مسلسل اس شخص کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا پھر وہ اس کے بعد اس کے پورے جسم کو بھی نگل لے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1137 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الَّذِیْ لَا يُؤَدِّی زَكَاةَ مَاله يخيل اِلَيْهِ مَاله يَوْمَ الْقِيَامَة شجاعا اَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ قَالَ فَيلْزمهُ اَوْ يطوقه يَقُوْلُ اَنا كَنْزك اَنا كَنْزك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح . الزبيبتان هما الزبدتان فِي الشدقين وَقِيْلَ هم النكتتان السوداوان فَوق عَيْنَيْهِ . والشجاع تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''بے شک جوشخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہیں کرتا اس کے مال کوقیامت کے دن اس کے سامنے ایک گنجے سانپ کی شکل میں پیش کیاجائے گاجس کی دودانت ہوں گے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ سانپ اس شخص کوپکڑلے گا(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:)اس کواس کے گلے میں طوق کےطور پرڈال دیاجائے گاوہ کہے گا:میں تمہاراخزانہ ہوں'میں تمہاراخزانہ ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ''الزبیبتان''اس سے مراد باچھوں کے اندر موجوددودانت ہیں'ایک قول کے مطابق یہ آنکھوں کے اوپر موجوددوسیاہ نقطے ہیں'لفظ''شجاع''کامطلب اس سے پہلے گزرچکا ہے۔

1138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه مَالا فَلَمْ يؤد زَكَاته مثل لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شجاعا اَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يطوقه يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ يَاْخذ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شدقيه ثُمَّ يَقُوْلُ اَنا مَالك اَنا كَنْزك ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَة (وَلَا يَحسبن الَّذِيْنَ يَبْخلُوْنَ) آل عمران الْاٰيَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَمُسْلِم

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:''جس شخص کواللہ تعالیٰ نے مال عطاکیاہواوروہ اس کی زکوٰۃ ادانہ کرے'تواس کے مال کوقیامت کے دن اس کے لئے سانپ کی شکل میں بنادیاجائے گا۔جس کے دودانت ہوں گے' اسے طوق کے طور پرقیامت کے دن اس شخص کے گلے میں ڈال دیاجائے گاپھروہ اپنی باچھوں کے ذریعے اس شخص کوپکڑے گااور بولے گا:میں تمہارامال ہوں'میں تمہاراخزانہ ہوں'پھرنبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جولوگ بخل کرتے ہیں'وہ لوگ ہرگز یہ گمان نہ کریں''۔یہ روایت امام بخاری'امام نسائی اورامام مسلم نے نقل کی ہے۔

1139 - وَعَنْ عمَارَة بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فرضهن اللّٰه فِي الْاِسْلَام فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاث لم يغنين عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيْ بِهن جَمِيْعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ نعيم بن زِيَاد الْحَضْرَمِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''چارچیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قراردیا ہے' جوشخص ان میں سے تین کوسرانجام دے گا'تو یہ اس کے کسی کام نہیں آئیں گی جب تک وہ ان سب کوانجام نہیں دیتا' نماز'زکوٰۃ'رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے یہی روایت انہوں نے نعیم بن زیاد حضرمی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1140 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بفرس يَجْعَل كل خطوة مَعَه اَقْصى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاتى على قوم يزرعون فِیْ يَوْم ويحصدون فِیْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِیْ سَبِيْل اللّٰه تضاعف لَهُم الْحَسَنَة بِسبع مائة ضعف وَمَا اَنْفقُوا من شَیْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتٰى على قوم ترضخ رُؤُوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَیْءٍ

قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رُؤُوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتٰى على قوم على ادبارهم رقاع وَعلى اقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم

قَالَ مَا هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يؤدون صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبيد . الحَدِيْث بِطُوْلِه فِیْ قصَّة الْاِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن اَنس عَنْ اَبِی الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (معراج کی رات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا' جو اپنا قدم اتنی دور رکھتا تھا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ایک دن میں بیج بوتے' اور ایک دن میں اس کی پیداوار بھی کاٹ لیتے' جب وہ اس کو کاٹ لیتے' تو وہ دوبارہ پیداوار بن جاتی' جیسے پہلے تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی ایک نیکی کو سات سو گنا سے زیادہ کر دیا گیا ہے' انہوں نے جو خرچ کیا تھا انہیں اس کا بدلہ دے دیا گیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے سر کچلے جا رہے تھے' جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح بن جاتا تھا اور اس میں کوئی وقفہ نہیں ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو نماز کے وقت اپنے سروں کو بوجھل رکھتے تھے (یعنی سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کی پیٹھ پر چیتھڑے تھے' اور آگے کی طرف بھی چیتھڑے تھے' وہ یوں بیٹھتے تھے جس طرح جانور بیٹھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے' جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابوالعالیہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1141 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت من عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سمعته مِنْهُ وَكنت اَكْثَرهم لُزُوْما لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تلف مَال فِيْ بر وَّلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی' حالانکہ میں سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خشکی یا سمندر میں جو بھی مال ضائع ہوتا ہے' وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

1142 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانع الزَّكَاة يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير عَن سعد بن سِنَان وَيُقَال فِيْهِ سِنَان بن سعد عَن أنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا شخص' قیامت کے دن جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں سعد بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق ان کا نام سنان بن سعد ہے' ان کے حوالے سے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1143 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خالطت الصَّدَقَة اَو قَالَ الزَّكَاة مَالا اِلَّا افسدته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

وَقَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الحَدِيْث يحْتَمل مَعْنيين اَحدهمَا اَن الصَّدَقَة مَا تركت فِيْ مَال وَلَمْ تخرج مِنْهُ اِلَّا اَهلكته . وَيشْهد لهٰذَا حَدِيْث عمر الْمُتَقَدّم مَا تلف مَال فِيْ بر وَّلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة

وَالثَّانِيْ اَن الرجل يَاْخُذ الزَّكَاة وَهُوَ غَنِيّ عَنْهَا فَيَضَعهَا مَعَ مَاله فتهلكه

وَبِهٰذَا فسره الإمَام اَحْمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی صدقہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ ملتے ہیں' تو اسے خراب کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث دو مفاہیم کا احتمال رکھتی ہے' اس میں ایک مفہوم یہ ہے: جب بھی کسی مال میں سے صدقہ دینے کو ترک کیا جائے اور اس میں سے صدقہ نہ نکالا جائے' تو یہ چیز اس مال کو ہلاکت کا شکار کر دیتی ہے' اور اس کی تائید وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزری ہے۔

''خشکی یا سمندر میں کوئی بھی مال ضائع نہیں ہوتا' صرف اس وقت ہوتا ہے' جب زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو''۔

دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے: اگر کوئی شخص' جو خوشحال ہو' وہ زکوٰۃ لے کر اسے اپنے مال کے ساتھ شامل کر دے' تو وہ زکوٰۃ اس کے

مال کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1144 - وَرُوِيَ عَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ظهرت لَهُمُ الصَّلاة فقبلوها وخفيت لَهُمُ الزَّكَاة فاكلوها أُولَئِكَ هم الْمُنَافِقُونَ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اُن لوگوں کے سامنے نماز کو ظاہر کیا' تو انہوں نے اسے قبول کرلیا' اور میں نے اُن سے زکوٰۃ کو پوشیدہ رکھا' تو انہوں نے اسے کھالیا' یہ لوگ منافق ہیں''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1145 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا ابْتَلَاهُم اللّٰه بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي حَدِيثٍ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا وَلَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا حبس اللّٰه عَنْهُم الْقطر . وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيثِ ابْن عمر وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرين خِصَال خمس إِن ابتليتم بِهن ونزلن بكم أعوذ بِاللّٰهِ أَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِي قوم قطّ حَتَّى يعلنوا بهَا إِلَّا فَشَا فيهم الأوجاع الَّتِي لم تكن فِي أسلافهم وَلَم ينقصوا الْمِكْيَال وَالْمِيزَان إِلَّا أخذُوا بِالسِّنِينَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَم يمنعوا زَكَاة أَمْوَالهم إِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَلَا نقضوا عهد اللّٰه وعهد رَسُوله إِلَّا سلط عَلَيْهِم عدو من غَيرهم فَيَأْخُذ بعض مَا فِي أَيْدِيهم وَمَا لم تحكم أئمتهم بِكِتَاب اللّٰه إِلَّا جعل بأسهم بَيْنهم

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلاء کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک لیتا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ' امام بزار' اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' امام بیہقی کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان کی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ' اور وہ تم پر نازل ہو جائیں' تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تمہیں اُن کا سامنا کرنا پڑے' جب بھی کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کرنے لگتے ہیں' تو ان کے درمیان تکالیف (بیماریاں) پھیل جاتی ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں کے درمیان نہیں تھیں' اور جو بھی لوگ ماپنے اور تولنے میں کمی کرتے ہیں' تو ان پر قحط سالی اور شدت اور حکام کی طرف سے ظلم وستم

مسلط ہو جاتا ہے' جو بھی لوگ اپنے اموال کی زکوۃ دینا بند کرتے ہیں' تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے' اور اگر جانور نہ ہوں' تو ان پر بارش ہی نازل نہ ہو' اور جو لوگ اللہ کے نام کے عہد' یا اللہ کے رسول کے نام کے عہد کو توڑتے ہیں' تو ان پر دوسروں سے تعلق رکھنے والے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' وہ ان سے ان کی چیزیں چھین لیتا ہے' اور جب بھی حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے حصے' ان کے درمیان کر دیتا ہے''۔

1146 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس بِخمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خمس بِخمْس قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد إِلَّا سلط عَلَيْهِم عدوهم وَمَا حكمُوا بِغَيْر مَا أنزل اللّٰه إِلَّا فَشَا فيهم الْمَوْت وَلَا منعُوا الزَّكَاة إِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَال إِلَّا حبس عَنْهُم النَّبَات وَأخذُوا بِالسِّنِين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَسَنَده قريب من الْحسن وَله شَوَاهِد

السنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الأَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر أَو لم يَقع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی قوم عہد توڑتی ہے' تو ان پر ان کا دشمن مسلط ہو جاتا ہے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ہیں' ان کے درمیان موت پھیل جاتی ہے' جو لوگ زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کرتے ہیں' ان سے بارش روک لی جاتی ہے' جو لوگ ماپنے میں کمی کرتے ہیں' ان سے نباتات کی پیداوار روک لی جاتی ہے' اور انہیں قحط سالی گرفت میں لے لیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

لفظ ''السنین'' لفظ ''سنۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد قحط والا سال ہے' جس سال زمین میں پیداوار نہیں ہوتی' خواہ بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

1147 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لَا يكوى رجل بكنز فيمس دِرْهَم درهما وَلَا دِينَارا يُوسع جلده حَتّٰى يوضع كل دِينَار وَدِرْهَم على حِدته .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں: جب آدمی کو (قیامت کے دن عذاب کے طور پر) اس کے خزانے کے ذریعے داغ لگایا جائے گا تو ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی درہم کسی درہم یا دینار کے ساتھ مس ہو رہا ہو' بلکہ اس شخص کی جلد کو بڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ہر دینار اور درہم کو الگ سے (اس کی جلد پر) رکھا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1148 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ من كسب طيبا خبثه منع الزَّكَاة وَمن كسب خبيثا لم تطيبه الزَّكَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا بِإِسْنَاد مُنْقَطع

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص پاکیزہ کمائی کرتا ہے' زکوۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ کمائی خبیث ہو جاتی ہے' اور جو شخص خبیث (یعنی حرام) کمائی کرتا ہے' تو زکوۃ کی ادائیگی بھی اسے پاک نہیں کر سکتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1149 - وَعَنِ الْاَحْنَف بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَست اِلٰى ملا من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ خشن الشّعْر وَالثِّيَاب والهيئة حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسلم ثُمَّ قَالَ بشر الكانزين برضف يحمى عَلَيْهِ فِيْ نَار جَهَنَّم ثُمَّ يوضع على حلمة ثدي أحدهم حَتّٰى يخرج من نغض كتفه وَيُوضَع على نغض كتفه حَتّٰى يخرج من حلمة ثدييه فيتزلزل ثُمَّ ولي فَجَلَسَ اِلٰى سَارِيَة وتبعته وَجَلَست اِلَيْهِ وَاَنَا لَا اَدْرِي من هُوَ فَقُلْتُ لَا ارى الْقَوْم اِلَّا قد كَرِهُوا الَّذِيْ قلت . قَالَ اِنَّهُم لَا يعْقلُوْنَ شَيْئًا قَالَ لي خليلي

قلت من خليلك قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتبصر اَحَدًا قَالَ فَنَظَرت اِلَى الشَّمْس مَا بَقِي من النَّهَار وَاَنَا أرى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلنِي فِيْ حَاجَة لَهٗ قلت نعم

قَالَ مَا اُحِبُّ اَن لي مثل اُحد ذَهَبا أنفقهُ كُله اِلَّا ثَلَاثَة دَنَانِير وَاِن هَؤُلَاءِ لَا يعْقلُوْنَ اِنَّمَا يجمعُوْنَ الدُّنْيَا لَا وَاللّٰه لَا اسألهم دنيا وَلَا أستفتيهم عَن دين حَتّٰى اَلْقَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب آئے' جن کے بال' لباس اور ظاہری ہیئت کھردری محسوس ہوتی تھی' وہ ان لوگوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور بولے: خزانہ جمع کرنے والوں کو ان انگاروں کے بارے میں بتا دو! جن کے ذریعے انہیں جہنم کی آگ میں داغا جائے گا' اس کو کسی شخص کی چھاتی پر رکھا جائے گا' اور وہ اس کے کندھوں کے درمیان میں سے باہر نکل جائے گا' پھر کندھوں پر رکھا جائے گا' تو وہ اس کی چھاتی میں سے باہر نکل جائے گا' انہوں نے (لوگوں کو) جھنجوڑا' پھر وہ واپس چلے گئے اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے' میں ان کے پیچھے گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا' مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی کہی ہوئی بات پر ناپسندیدگی محسوس کی ہے' انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کو کوئی عقل نہیں ہے' میرے خلیل ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی' میں نے دریافت کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں انہوں نے یہ ذکر کیا ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم کچھ دیکھ رہے ہو؟ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے دھوپ کی طرف دیکھا کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیجا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر میں اس سب کو خرچ کر دوں' صرف تین دینار خرچ نہ کروں

(پھر اُس صحابی نے فرمایا:) یہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں' یہ لوگ دنیا جمع کر رہے ہیں' جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ان سے ان کی دنیا نہیں مانگوں گا' ان سے ان کے دین کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا' جب تک میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر نہیں

ہو جاتا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1150 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّه قَالَ بشر الكانزين بكی فِیْ ظُهُورِهِمْ يخرج من جنوبهم وبكی من قبل اقفائهم حَتّٰى يخرج من جباههم قَالَ ثُمَّ تنحی فَقعدَ قَالَ قُلْتُ من هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَر قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَیْءٍ سَمِعتك تقول قبيل قَالَ مَا قلت اِلَّا شَيْئًا قد سمعته من نَبِيّهم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقول فِیْ هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِن فِيْهِ الْيَوْم مَعُوْنَة فَإِذَا كَانَ ثمنا لدينك فَدَعْهُ

الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ الْحِجَارَة المحماة

والنغض بِضَم النُّوْن وَسُكُون الْغَيْن الْمُعْجَمَة بعْدهَا ضاد مُعْجمَة وَهُوَ غضروف الْكَتف

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''تم خزانہ جمع کرنے والوں کو بتادو! کہ ان کی پشتوں کو داغا جائے گا' جوان کے پہلو سے نکل جائے گا' اُن کی گدی کو داغا جائے گا' جوان کی پیشانی سے نکل جائے گا' پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کر ان کے پاس گیا' میں نے کہا: ابھی میں نے آپ کو تھوڑی دیر پہلے ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے صرف وہی بات بیان کی ہے' جو میں نے اِن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سرکاری تنخواہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اسے وصول کرلو! کیونکہ آج کل اس کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن جب تمہارے پاس اپنے خرچ کی رقم موجود ہو' تو پھر تم اسے ترک کردو''

''الرضف'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ض' ساکن ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

''النغض'' میں 'ن' پر پیش ہے' 'غ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ض' ہے' اس سے مراد کندھے کے اُبھار ہیں۔

فصل:

1151 - رُوِیَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّه اَن امْرَاَة اَتَت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنة لَهَا وَفِیْ يَد ابْنَتهَا مسكتان غليظتان من ذهب فَقَالَ لَهَا أتعطين زَكَاة هٰذَا قَالَت لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَن يسورك اللّٰه بهما يَوْم الْقِيَامَة سِوَارَيْنِ من نَار قَالَ فحذفتهما فألقتهما اِلَی النَّبِی صَلَّى

حدیث1150: صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فی الکنازین للأموال والتغلیظ علیہم - حدیث:1716صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب الوعید لمانع الزکاۃ - ذکر البیان بأن قول أبی ذر ہذا سمعہ من رسول اللّٰہ' حدیث: 3319مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاۃ' باب ما تجب فی الإبل - حدیث:6649تہذیب الآثار للطبری - ذکر بعض من حضرنا ذکرہ ممن فعل منہم ذلک' حدیث:2185

حدیث1151: سنن أبی داود - کتاب الزکاۃ' باب الکنز ما ہو ؟ وزکاۃ الحلی - حدیث:1349السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب : زکاۃ الحلی - حدیث:2446السنن الکبری للنسائی - کتاب الزکاۃ' زکاۃ الحلی - حدیث:2232سنن الدارقطنی - کتاب الزکاۃ' باب استقراض الوصی من مال الیتیم - حدیث: 1741السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقۃ الورق - باب سیاق أخبار وردت فی زکاۃ الحلی ' حدیث:7108معرفۃ السنن والآثار للبیہقی - کتاب الزکاۃ' باب فرض الإبل السائمۃ - باب زکاۃ الحلی' حدیث:2501

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هما لله وَلِرَسُوْلِهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَلَفظ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ نَحْوه اَن امْرَاَتَيْنِ اَتتا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيهِمَا سواران من ذهب فَقَالَ لَهما اَتُؤديان زَكَاته قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهما رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتحبان اَن يسوركما اللّٰه بسوارين من نَار قَالَتَا لَا قَالَ فاديا زَكَاته وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُرْسلا ومتصلا وَرجح الْمُرْسل

المسكة محركة وَاحِدَةِ الْمسك وَهُوَ اسورة من ذبل اَوْ قرن اَوْ عاج فَاِذَا كَانَت من غير ذٰلِكَ اضيفت اِلَيْهِ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّك اَن يسورك اللّٰه بهما سِوَارَيْنِ من نَار اِنَّمَا هُوَ تَاْوِيل قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْم يحمى عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فتكوى بهَا جباههم وجنوبهم) الْآيَة انْتهى

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی بھی تھی' ان کی صاحبزادی کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو موٹے کنگن تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ ان کے عوض میں' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے؟ راوی کہتے ہیں: تو اس خاتون نے وہ دونوں کنگن اتارے اور وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے' اور عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں' اور دارقطنی کے الفاظ اس کی مانند ہیں:

''دو خواتین' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو کنگن تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اِن کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرتی ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں خواتین نے ان کی زکوٰۃ ادا کی۔

یہ روایت امام نسائی نے ''مرسل'' اور ''متصل'' دونوں طرح سے نقل کی ہے' اور ''مرسل'' روایت کو ترجیح دی ہے۔

لفظ ''المسکہ'' یہ حرکت کے ساتھ ہے' اور ''المسک'' کی واحد ہے' اس سے مراد جانور کی ہڈی یا سینگ یا ہاتھی دانت کا بنا ہوا کنگن ہے' اور جب یہ ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے بنا ہوا ہو' تو اس کی نسبت اس کی طرف کی جائے گی۔

خطابی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''کیا تم دونوں یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عوض میں تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے''۔ اِس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم مراد ہے:

''جس دن اُن پر جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا اور اس کے ذریعے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا''۔

1152 - وَعَنْ عَائِشَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخل عَليّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاى فِيْ يَدي فتخات من ورق فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة فَقُلْتُ صنعتهن أتزين لَك يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ أتؤدين زكاتهن قلت لا أوْ مَا شَاءَ اللّٰه قَالَ هِيَ حَسبك مِنَ النَّار

رَوَاهُ أبُوْ دَاوُد وَالدَّارَقُطْنِيّ وَفِيْ إسنادهما يحيى بن أيُّوبَ الغافقي وَقد احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرهمَا وَلَا اعْتِبَار بِمَا ذكره الدَّارَقُطْنِيّ من أن مُحَمَّد بن عَطاءٍ مَجْهُوْل فَإنَّهُ مُحَمَّد بن عمر بن عَطاءٍ نسب إلى جده وَهُوَ ثِقَة ثَبت روى لَهُ أصْحَاب السّنَن وَاحْتج بِهِ الشَّيْخَانِ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

الفتخات بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة جمع فتخة وَهِي حَلقَة لَا لَهَا تجعلها الْمَرْأَة فِيْ أصَابِع رِجْلَيْهَا وَرُبمَا وَضَعتهَا فِيْ يَدهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ خَوَاتِم كبار كَانَ النِّسَاء يتختمن بهَا

قَالَ الْخطابِيّ وَالْغَالِب أن الفتخات لَا تبلغ بانفرادها نِصَابا وَإنَّمَا مَعْنَاهُ أن تضم إلى بَقِيَّة مَا عِنْدهَا من الْحلِيّ فتؤدي زَكَاتهَا فِيْهِ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دیکھیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میں نے اس لیے تیار کروائی ہیں' یارسول اللہ! تا کہ میں آپ کے سامنے زیب و زینت اختیار کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! (راوی کہتے ہیں: یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' وہ کہا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم (تک پہنچانے کے لئے) تمہارے لئے یہی کافی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں' ایک راوی یحییٰ بن ایوب غافقی ہے' جس سے شیخین اور دیگر حضرات نے استدلال کیا ہے' اس بارے میں امام دارقطنی کی اس بات کا اعتبار نہیں ہوگا کہ محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے' کیونکہ وہ محمد بن عمر بن عطاء ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے' اور یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' سنن کے مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' شیخین نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے۔

''الفتخات'' میں 'خ' ہے' یہ لفظ ''فتخہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ چھلا ہے' جسے عورت پاؤں کی انگلی میں پہنتی ہے' اور بعض اوقات ہاتھ کی انگلی میں بھی پہن لیتی ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں' جنہیں خواتین پہنتی ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: غالب یہ ہے کہ انگوٹھیاں عام طور پر' انفرادی طور پر (زکوٰۃ کے فرض) نصاب کی حد تک نہیں پہنچتی ہیں تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب ان کے ساتھ دیگر زیورات کو بھی ملا دیا جائے' تو پھر ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

1153 - وَعَنْ أسْمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخلت أنَا وخالتي على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلينا أسورة من ذهب فَقَالَ لنا أتعطيان زَكَاته قَالَت فَقُلْنَا لَا فَقَالَ أما تخافان أن يسوركما اللّٰه أسورة من نَار أدّيا زَكَاته . رَوَاهُ أحْمد بِإسْنَادٍ حسن

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میری خالہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ وہ خاتون کہتی ہیں: ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتی نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیا کرو''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1154 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابَا أُمَامَةَ وَهُوَ يسْأَل عَن حلية السيوف أَمن الْكُنُوز هِيَ قَالَ نَعَم من الْكُنُوز فَقَالَ رجل هٰذَا شيخ أَحمَق قد ذهب عقله فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ أما إِنِّي مَا أحدثكُم إِلَّا مَا سَمِعت . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِي إِسْنَاده بَقِيَّة بن الْوَلِيد

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے تلوار کے زیور کے بارے میں دریافت کیا گیا' کہ یہ کنوز شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ کنوز (خزانہ) شمار ہوگا' تو وہ شخص بولا: یہ تو ایک احمق بوڑھا ہے' جس کی عقل رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں وہی بات بتائی ہے' جو میں نے سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

1155 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت هِند بنت هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدهَا فتخ من ذهب اى خَوَاتِيم ضخام فَجعل رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يضْرب يَدهَا فَدخلت على فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صنع بهَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانتزعت فَاطِمَة سلسلة فِي عُنُقهَا من ذهب قَالَت هٰذِه أهداها أَبُو حسن فَدخل رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَة أيغرك أَن يَقُوْلُ النَّاس ابْنة رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يدك سلسلة من نَار ثُمَّ خرج وَلَم يقْعد فَأرْسلت فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بالسلسلة إِلَى السُّوق فباعتها واشترت بِثمنِهَا غُلَاما وَقَالَ مرّة عبدا وَذكر كلمة مَعْنَاهَا فَأعْتقته فَحدث بذلك النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أنجى فَاطِمَة مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہند بنت ہبیرہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی بڑی انگوٹھیاں تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ پر مارا' وہ خاتون' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور ان کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کی شکایت کی' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گلے میں موجود سونے کا ہار اتار دیا' انہوں نے بتایا: یہ ہار حضرت ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے انہیں تحفے کے طور پر دیا تھا' نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس غلط فہمی کا شکار ہو؟ کہ لوگ کہیں گے: یہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی ہیں' اور تم نے ہاتھ میں آگ کی زنجیر پکڑی ہوئی ہے' پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور ان کے ہاں بیٹھے نہیں' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار بھجوا کر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا' پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں

بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد' اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا کی ہے"۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1156 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا امْرَاَة تقلدت قلادة من ذهب قلدت فِيْ عُنُقهَا مثلهَا مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَاَيّمَا امْرَاَة جعلت فِيْ أذنها خرصا من ذهب جعل فِيْ أذنها مثله مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ سیدہ اسماء بنت یزید ﷝ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی عورت سونے کا ہار لے کر اپنی گردن میں ڈالے گی' اسے قیامت کے دن اسی طرح کا آگ کا بنا ہوا ہار پہنایا جائے گا' جو بھی عورت اپنے کان میں سونے کی بنی ہوئی بالیاں پہنے گی' اس کے کان میں قیامت کے دن' اس کی مانند آگ سے بنی ہوئی بالیاں پہنائی جائیں گی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1157 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يحلق جَبينه حَلقَة من نَار فليحلقه حَلقَة من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يطوق جَبينه طوقا من نَار فليطوقه طوقا من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يسور جَبينه بسوار من نَار فليسوره بسوار من ذهب وَلٰكِن عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فالعبوا بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح . قَالَ الممل‍ى رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْث الَّتِيْ ورد فِيهَا الْوَعيد على تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب تحْتَمل وُجُوهًا من التَّاوِيل

اَحدهَا اَن ذٰلِكَ مَنْسُوخ فَاِنَّهُ قد ثَبت اِبَاحَة تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب

الثَّانِي اَن هٰذَا فِيْ حق من لَا يُؤَدِّي زَكَاته دون من اَدَّاهَا وَيدل على هٰذَا حَدِيْث عَمْرو بن شُعَيْب وَعَائِشَة وَاَسْمَاء

وَقد اخْتلف الْعلمَاء فِيْ ذٰلِكَ فَروِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه أوجب فِي الْحلِيّ الزَّكَاة وَهُوَ مَذْهَب عبد الله بن عَبَّاس وَعبد الله بن مَسْعُوْد وَعبد الله بن عَمْرو وَسَعِيد بن الْمسيب وَعَطَاء وَسَعِيد بن جُبَير وَعبد الله بن شَدَّاد وَمَيْمُون بن مهْرَان وَابْن سِيرِين وَمُجَاهد وَجَابِر بن زيد وَالزهْرِيّ وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَاَبِيْ حنيفَة وَاَصْحَابه وَاخْتَارَهُ ابْن الْمُنْذر

وَمِمَّنْ اسقط الزَّكَاة فِيهِ عبد الله بن عمر وَجَابِر بن عبد الله وَاَسْمَاء ابْنة اَبِيْ بكر وَعَائِشَة وَالشَّعْبِيّ وَالْقَاسِم بن مُحَمَّد وَمَالك وَاحْمد وَاِسْحَاق وَاَبُو عُبَيْدَة

قَالَ الْمُنْذر وَقد كَانَ الشَّافِعِي قَالَ بِهٰذَا اِذا هُوَ بالعراق ثُمَّ وقف عَنهُ بِمصر وَقَالَ هٰذَا مِمَّا أستخير الله تَعَالٰى فِيهِ

وَقَالَ الْخطابِيّ الظَّاهِر من الْاٰيَات يشْهد لقَوْل من أوجبهَا والأثر يُؤَيّدهُ وَمَنْ أسقطها ذهب اِلَى النّظر

وَمَعَهُ طرف من الْاَثر وَالِاحْتِيَاط اَدَاؤُهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الثَّالِث اَنه فِیْ حق من تزينت بِهِ واظهرته وَيدل لهٰذَا مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد عَن ربعي بن خرَاش عَن امْرَاَته عَن اُخت لِحُذَيْفَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر النِّسَاء مَا لَكِن فِیْ الْفضة مَا تحلين بِهِ اما اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُن امْرَاَة تتحلى ذهبا وتظهره اِلَّا عذبت بِهِ وَاُخْت حُذَيْفَة اسْمهَا فَاطِمَة

وَفِیْ بعض طرقه عِنْد النَّسَائِيّ عَن ربعي عَن امْرَاَة عَن اُخْت لِحُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ لَهُ اَخَوَات قد ادركن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّسَائِيّ بَاب الْكَرَاهَة للنِّسَاء فِیْ اِظْهَار حلى الذَّهَب ثُمَّ صدره بِحَدِيْثِ عقبَة بن عَامر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يمْنَع اَهله الْحِلْيَة وَالْحَرِير وَيَقُوْلُ اِن كُنْتُم تحبون حلية الْجنَّة وحريرها فَلَا تلبسوهما فِی الدُّنْيَا وَهٰذَا الحَدِيْث رَوَاهُ الْحَاكِم اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا ثُمَّ راى النَّسَائِيّ فِی الْبَاب حَدِيْث ثَوْبَان الْمَذْكُور وَحَدِيْث اَسمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اپنی پیشانی پر آگ کا بنا ہوا حلقہ پہنے' تو اسے پیشانی پر سونے سے بنا ہوا حلقہ پہن لینا چاہیے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ پیشانی پر آگ سے بنا ہوا طوق پہنے' تو اسے سونے سے بنا ہوا طوق پہن لینا چاہیے' اور جو شخص پسند کرتا ہو کہ اس کی پیشانی پر آگ سے بنا ہوا کنگن پہنایا جائے' تو اسے سونے سے بنا ہوا کنگن پہن لینا چاہیے' البتہ تم چاندی استعمال کر سکتے ہو' اور اس کے ذریعے دل بہلا سکتے ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ تمام احادیث' جن میں خواتین کے لیے' سونے کا زیور پہننے کے بارے میں وعید منقول ہوئی ہے' یہ تاویل کے اعتبار سے کئی صورتوں کا احتمال رکھتی ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو' کیونکہ خواتین کے لئے سونے کو زیور کے طور پر پہننے کا مباح ہونا ثابت شدہ ہے

دوسری بات یہ ہے کہ یہ احکام ان خواتین کے حق میں ہیں' جو ان زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی ہیں' یہ ان کے بارے میں نہیں ہیں' جو زیورات کی زکوٰۃ ادا کرتی ہیں' اور عمرو بن شعیب' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے زیور میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سعید بن مسیب' عطاء' سعید بن جبیر' عبداللہ بن شداد' میمون بن مہران' ابن سیرین' مجاہد' جابر بن زید' زہری' سفیان ثوری' امام ابوحنیفہ' اُن کے اصحاب کا یہی مسلک ہے' اور ابن منذر نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

جن حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' اُن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' امام شعبی' امام قاسم بن محمد' امام مالک' امام احمد' اسحاق بن راہویہ اور ابوعبیدہ شامل ہیں۔

منذر بیان کرتے ہیں: امام شافعی جب عراق میں تھے تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا تھا اور پھر انہوں نے مصر میں اس سے رجوع کرلیا تھا' اور فرمایا تھا: یہ ان مسائل میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں' میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: آیات بظاہر اس قول کی تائید کرتی ہیں' جنہوں نے زکوٰۃ کو واجب قرار دیا ہے' اور آثار بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں' لیکن جن حضرات نے زکوٰۃ کو واجب قرار نہیں دیا ہے' انہوں نے غور و فکر کا سہارا لیا ہے' اور ان کے ساتھ کچھ آثار منقول ہیں' تاہم احتیاط اس میں ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ یہ روایات ایسی عورت کے بارے میں ہیں' جو زیب و زینت کے طور پر زیورات پہنتی ہے' اور اس کا اظہار کرتی ہے' اس مفہوم پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جسے امام نسائی' امام ابوداؤد نے' ربعی بن خراش کے حوالے سے' اُن کی اہلیہ کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے خواتین کے گروہ! کیا وجہ ہے؟ تم چاندی کو زیور کے طور پر کیوں نہیں پہنتی ہو؟ جو عورت سونے کو زیور کے طور پر پہنے گی' اور اس کا اظہار کرے گی' تو اس عورت کو اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام "فاطمہ" تھا۔

امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ربعی نے ایک خاتون کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کئی بہنیں تھیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا' امام نسائی نے خواتین کے لئے سونے کے زیور کے اظہار کے حرام ہونے سے متعلق باب میں' یہ بات ذکر کی ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیور اور ریشم سے منع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور وہاں کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو پھر دنیا میں انہیں نہ پہنو"

یہ حدیث امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' پھر امام نسائی نے اس باب میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے ذکر ہو چکی ہے' اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ذکر کی ہے۔

1158 - وَرُوِىَ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت قَاعِدا عِنْد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ من ذهب قَالَ سِوَارَيْنِ من نَار قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طوق من ذهب قَالَ طوق من نَار قَالَت قرطين من ذهب قَالَ قرطين من نَار قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سوار من ذهب فرمت بِهِ

الرَّابِع من الِاحْتِمَالَات انه اِنَّمَا منع مِنْهُ فِىْ حَدِيْثِ الأسورة والفتخات لما رأى من غلظه فَاِنَّهُ مَظِنَّة الْفَخر وَالْخُيَلَاء وَبَقِيَّة الْاَحَادِيْث مَحْمُولَة على هٰذَا وَفِىْ هٰذَا الِاحْتِمَال شَىْءٌ وَّيدل عَلَيْهِ مَا رَوَاهُ النَّسَائِىّ عَن عبد الله بن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ قِلَابَة عَن مُعَاوِيَة بن اَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ ركوب النمار وَعَنْ لبس الذهب اِلَّا مقطعا وَاَبُوْ قلابة لم يسمع من مُعَاوِيَة وَلٰكِن روى النَّسَائِيّ اَيْضًا عَن قَتَادَة عَنْ اَبِیْ قَتَادَة عَنْ اَبِیْ شيخ انه سمع مُعَاوِيَة فَذكر نَحْوه وَهٰذَا مُتَّصِل وَاَبُوْ شيخ ثِقَة مَشْهُور

وَفِي التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وصحيح ابْن حبَان عَن عبد الله بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتم من حَدِيْد فَقَالَ مَا لي ارى عَلَيْك حلية اَهْلِ النَّارِ فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ من اى شَیْءٍ اتخذه قَالَ من ورق لَا تتمه مِثْقَالا . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! یہ سونے کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ سونے سے بنا ہوا ہار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ سے بنا ہوا ہار ہے' اس نے عرض کی: یہ سونے سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' راوی کہتے ہیں' اس خاتون نے سونے سے بنے ہوئے جو کنگن پہنے ہوئے تھے انہیں اُتار دیا۔

احتمالات میں' چوتھا احتمال میں یہ ہے کہ کنگنوں اور بالیوں کے بارے میں جو روایت منع کرنے کے بارے میں منقول ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تھی کہ وہ موٹے تھے اور اس سے فخر اور تکبر کا اظہار ہوتا ہے' تو دیگر تمام روایات بھی اسی صورت پر محمول ہوں گی' لیکن اس احتمال میں کچھ گنجائش ہے' اس احتمال پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اسے کاٹا گیا ہو' تو حکم مختلف ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے' سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اس کے ٹکڑے ہو گئے ہوں' تو حکم مختلف ہے''۔

ابوقلابہ نامی راوی نے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ امام نسائی نے یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ابوشیخ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' تو یہ روایت متصل شمار ہو گی اور ابوشیخ' ثقہ اور مشہور ہیں' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' ابن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کہ میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''اس نے دریافت کیا: میں کون سی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کی' اور اس کا بھی ایک مثقال پورا نہ کرنا'' - باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْعَمَل على الصَّدَقَة بالتقوى والترهيب من التَّعَدِّي فِيْهَا

والخيانة واستحباب ترك الْعَمَل لمن لَا يَثِق بِنَفسِهِ وَمَا جَاءَ فِي المكاسين والعشارين والعرفاء

باب: زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اوراس بارے میں زیادتی کرنے یا خیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات اور جس شخص کو اپنی ذات کے بارے میں اعتماد نہ ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہونا کہ وہ یہ کام نہ کرے نیز مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرنے والے افراد اور ریاستی اہل کاروں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1159 - عَن رَافع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَامِل على الصَّدَقَة بِالْحَقِ لوجه الله تَعَالٰى كالغازى فِيْ سَبِيْل الله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يرجع إِلٰى اَهله

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِل إِذا اسْتعْمل فَأخذ الْحق وَأعْطى الْحق لم يزل كالمجاهد فِيْ سَبِيْل الله حَتّٰى يرجع إِلٰى بَيته

❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حق کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنے والا شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے شخص کی مانند ہوتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (زکوٰۃ کی وصولی کا) اہلکار جب یہ کام کرتے ہوئے حق وصول کرے اور حق کے مطابق ادائیگی کرے تو وہ اپنے گھر واپس آنے تک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند شمار ہوتا ہے''۔

1160 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ إِن الخازن الْمُسلم الْاَمِين الَّذِيْ ينفذ مَا اَمر بِهِ فيعطيه كَامِلا موفرا طيبَة بِهِ نَفسه فيدفعه إِلَى الَّذِيْ اَمر بِهِ اَحد المتصدقين . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا خزانچی جو مسلمان بھی ہو اور امانت دار بھی ہو اُسے جو حکم دیا گیا ہو اس کے مطابق وہ عمل کرے اور مکمل ادائیگی کرے اور اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرے اور جس کے بارے میں دینے کا حکم دیا گیا تھا وہ چیز اس شخص کے حوالے کرے تو وہ شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری‘ امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1161 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الْكسب كسب الْعَامِل إِذا نصح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سب سے بہتر کمائی (زکوۃ وصول کرنے والے) اہلکار کی کمائی ہے‘ جبکہ وہ خیر خواہی سے کام لے“۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے‘ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1162 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن قبیصَة اَوْ قبیصَة بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی هٰذَا الْحَیّ من محَارب الصُّبْح فَلَمَّا صلوا قَالَ شَاب مِنْهُم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهُ ستفتح عَلَیْكُمْ مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا وَإِن عمالها فِی النَّار اِلَّا من اتَّقی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَاَدّی الْاَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْ اِسْنَاده شَقِیق بن حبَان وَهُوَ مَجْهُوْل ومسعود لَا أعرفهُ

❀ مسعود بن قبیصہ (راوی کو شک ہے‘ شاید یہ الفاظ ہیں:) قبیصہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: محارب قبیلے کے اس خاندان کے لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی‘ جب انہوں نے نماز ادا کرلی‘ تو ان میں سے ایک نوجوان نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”عنقریب تمہارے سامنے زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے فتح ہو جائیں گے‘ اور وہاں (ریاستی ذمہ داریاں انجام دینے والے) اہلکار آگ میں جائیں گے‘ البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے‘ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے‘ اور امانت ادا کرے“۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے‘ اس کی سند میں ایک راوی شقیق بن حیان ہے‘ اور یہ مجہول ہے‘ اور مسعود نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

1163 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ قُم علی صَدَقَة بنی فلَان وَانْظُر اَن تَاْتِی یَوْم الْقِیَامَة ببكر تحمله علی عاتقك اَوْ كاهلك لَهٗ رُغَاء یَوْم الْقِیَامَة قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصرفها عنی فصرفها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا اَن سعید بن الْمسیب لم یدْرك سَعْدا وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سعد بن عبَادَة فَذكر نَحوه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح .

الْبكر بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الْكَاف هُوَ الْفَتی من الْإِبِل وَالْاُنْثَی بكرَة

❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بنوفلاں کی زکوۃ کی وصولی کا کام کرو‘ اور اس بات کا دھیان رکھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کسی جوان اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ‘ جسے تم نے اپنے کندھے پر رکھا ہوا ہو‘ اور وہ آوازیں نکال رہا ہو‘ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ خدمت میرے سپرد نہ کریں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

کام اُن کے سپرد نہیں کیا۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی روایت کے راوی ثقہ ہیں' البتہ سعید بن میتب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' یہی روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

''البکر'' میں 'ب' پر زبر ہے' اور 'ک' ساکن ہے' اس سے مراد نوجوان اونٹ ہے' اور جوان اونٹنی کو 'بکرہ' کہتے ہیں۔

1164 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فَمَا اَخذ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غلُوْل . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

عبداللہ بن بریدہ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' اور اسے اس کا معاوضہ دے دیں' تو اس کے علاوہ' وہ جو کچھ بھی وصول کرے گا' وہ خیانت شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1165 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعثه على الصَّدَقَة فَقَالَ يَا اَبَا الْوَلِيد اتَّقِ اللّٰه لَا تَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَة بِبَعِير تحمله لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة لَهَا ثُغَاء قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ذٰلِكَ لكذلك قَالَ اِي وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ قَالَ فو الذي بَعثك بِالْحَقِّ لَا أعمل لَك على شَيْءٍ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاسْنَاده صَحِيح

الرُّغَاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ صَوْت الْبَعِير

والخوار بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة صَوْت الْبَقر

والثغاء بِضَم الثَّاء الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ صَوْت الْغنم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا اور ارشاد فرمایا: اے ابولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم کوئی اونٹ لے کر آؤ' جسے تم نے اٹھایا ہوا ہو' اور وہ آوازیں نکال رہا ہو' یا تم کوئی گائے لے کر آؤ' جو ڈکرا رہی ہو' یا کوئی بکری لے کے آؤ' جو منمنا رہی ہو' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں آپ کے لئے یہ کام کبھی نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند صحیح ہے۔

لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر پیش ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اور پھر 'مد' ہے' اس سے مراد اونٹ کی آواز ہے۔

لفظ ''الخوار'' میں 'خ' پر پیش ہے اس سے مراد گائے کی آواز ہے۔

لفظ ''الثغاء'' میں 'ث' پر پیش ہے اس کے بعد 'غ' ہے اس کے بعد ''ا'' ممدودہ ہے اس سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1165/1 - وَعَنْ عدی بن عمیرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من استعملناہ مِنْکُمْ علی عمل فکتمنا مخیطا فَمَا فَوْقہ کَانَ غلولا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃ فَقَامَ اِلَیْہِ رجل اسود من الْاَنْصَار کَاَنِّیْ أنظر اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقبل عنی عَمَلك

قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعتك تَقول کَذَا وَکَذَا

قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْاٰن من استعملناہ مِنْکُمْ علی عمل فلیجیء بقلیلہ وَکَثِیْرہ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخذ وَمَا نهی عَنہُ انتھی . رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِھِمَا

❀ حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم میں سے ہم جس شخص کو کسی کام کا اہلکار مقرر کریں اور وہ ایک دھاگے یا اس سے بھی چھوٹی کسی چیز کو چھپائے تو یہ خیانت شمار ہوگا جسے ساتھ لے کر وہ شخص قیامت کے دن آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا کام مجھ سے واپس لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں تو وہ تھوڑی یا زیادہ جتنی بھی وصولی ہو اُسے لے آئے اس میں سے جو اُسے دیا جائے وہ اسے حاصل کرلے اور جس سے منع کیا گیا ہو اس سے باز رہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1166 - وَعَنْ اَبِیْ حمید السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ استعمل النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجلا من الأزد یُقَال لَہٗ ابْن اللتبیة علی الصَّدَقَة فَلَمَّا قدم قَالَ ھٰذَا لکم وَھٰذَا أھدی اِلَیّ

قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمدَ اللّٰہ وَاَثنی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَاِنِّیْ اَسْتَعْمل الرجل مِنْکُمْ علی الْعَمَل مِمَّا ولانی اللّٰہ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لکم وَھٰذَا ھَدِیَّة أھدیت لي أفلا جلس فِیْ بَیت أَبِیه وَأمه

حدیث 1166: صحیح البخاری - کتاب الحیل' باب احتیال العامل لیھدی لہ - حدیث: 6596صحیح مسلم - کتاب الإمارۃ' باب تحریم ھدایا العمال - حدیث: 3501مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء' بیان التشدید فی قبول الوالی ھدایا رعیتہ - حدیث: 5680صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارۃ - ذکر الزجر عن أخذ الأمراء وعمالھم شیئا من أموال المسلمین' حدیث: 4585سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب ما یھدی لعمال الصدقة لمن ھو - حدیث: 1672سنن أبی داؤد - کتاب الخراج والإمارۃ والفیء' باب فی ھدایا العمال - حدیث: 2572مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاۃ' باب غلول الصدقة - حدیث: 6735مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی حمید الساعدی - حدیث: 22997مسند الشافعی - ومن کتاب الزکاۃ من أولہ إلا ما کان معادا' حدیث: 424مسند الطیالسی - أبو حمید الساعدی' حدیث: 1294مسند الحمیدی - حدیث أبی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ' حدیث: 812البحر الزخار مسند البزار - حدیث أبی حمید الساعدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 3130

حَتّٰى تَاتِيه هديته اِن كَانَ صَادِقًا وَاللّٰه لَا يَاْخذ اَحَد مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَير حَقه اِلَّا لَقِى اللّٰه يحمله يَوْم الْقِيَامَة فَلَا اَعرفن اَحَدًا مِنكُمْ لَقِى اللّٰه يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة تَيعر ثُمَّ رفع يَدَيْهِ حَتّٰى رئى بَيَاض اِبطَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد . اللتبية بِضَم اللَّام وَسُكُون التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ هَاء تَانِيث نِسبَة اِلٰى حَيّ يُقَال لَهُمْ بَنو لتب بِضَم اللَّام وَسُكُون التَّاء وَاسم ابْن اللتبية عبد الله

وَقَوله وتيعر هُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مثناة تَحت سَاكِنة ثُمَّ عين مُهْملَة مَفْتُوحَة وَقد تكسر اَى تصيح واليعار صَوْت الشَّاة

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ازد" قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کا نام ابن لتبیہ تھا' انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا جب وہ وصولی کر کے آئے' تو یہ بولے: یہ آپ کے لئے ہے' اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! میں تم میں سے کسی ایک شخص کو کسی کام کے لیے اہلکار مقرر کرتا ہوں' اس کام کے لئے جس کا' اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران بنایا ہے' پھر وہ شخص آتا ہے' اور آ کر یہ کہتا ہے: یہ چیزیں آپ کے لئے ہیں' اور یہ تحفہ ہے' جو مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' اگر وہ شخص سچا ہے' تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا؟ تا کہ اس کا تحفہ اس کے پاس پہنچ جایا کرے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی شخص کوئی چیز ناحق طور پر حاصل کرے گا' تو جب وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس نے اس چیز کو اٹھایا ہوا ہوگا' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو ممنا رہی ہو (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ "اللتبیہ" میں 'ل' پر پیش' ہے' 'ت' ساکن ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' جو شد والی ہے' پھر 'ہ' ہے' جو تانیث کے لئے ہے' یہ قبیلے کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے' جنہیں "بنولتب" کہا جاتا ہے' اس میں 'ل' پر پیش ہے' اور 'ت' ساکن ہے اور "ابن لتبیہ" نامی صاحب کا نام عبداللہ تھا۔

متن کے لفظ "تیعر" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیخ رہی ہو "الیعار" سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1167 - وَعَنْ اَبِى مَسْعُوْد الْاَنْصَارِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعيا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْد لَا أَلفينك تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على ظهرك بعير من اِبل الصَّدَقَة لَهُ رُغَاء قد غللته قَالَ فَقُلْتُ اِذا لَا انطلق قَالَ اِذا لَا أكرهك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابومسعود! تم چلے جاؤ' میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب تم قیامت کے دن آؤ' تو تمہاری پشت پر صدقہ کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ موجود ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' جس کی تم نے خیانت کی ہو' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے عرض کی: ایسی صورت میں' تو نہیں جاؤں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی صورت میں' ہم تمہیں مجبور بھی نہیں کریں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1168 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلی الْعَصْر ذهب اِلٰی بنی عبد الْاَشْهَلْ فيتحدث عِنْدهم حَتّٰی ينحدر للمغرب

قَالَ اَبُوْ رَافع فَبَيْنَمَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرع اِلَی الْمغرب مَرَرْنَا بِالْبَقِيع فَقَالَ افا لَك افا لَك فَكبر ذٰلِكَ فِیْ ذرعی فاستاخرت وظننت انه يُرِيدنِیْ فَقَالَ مَا لَكَ امش فَقُلْتُ ااحدثت حدثا قَالَ وَمَا لَكَ قلت اففت بی قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فَلان بعثته ساعيا علی بنی فلان فغل نمرة فدرع علی مثلها مِنَ النَّار

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه . النمرة بِكَسْر الْمِيم كسَاء من صوف مخطط

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد' بنو عبدالاشہل کی طرف تشریف لے گئے' تا کہ ان کے ہاں بات چیت کرتے رہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے وقت واپس تشریف لانا تھا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لئے تیزی سے جا رہے تھے' ہمارا گزر ''بقیع'' کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر اُف ہے' تم پر اُف ہے' مجھ پر یہ بات گراں گزری' میں پیچھے ہٹ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں یہ ارشاد فرما رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ چلتے رہو! میں نے عرض کی: ابھی آپ نے ایک بات کہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ نے میرے بارے میں کہا تھا: تم پر اُف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ فلاں شخص کو میں نے بنوں فلاں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا' تو اس نے ایک چادر کی خیانت کر لی تھی' تو وہ چادر (اس کی قبر میں) اس کے لئے آگ سے بنی ہوئی قمیص بن کر اس پر آ گئی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''النمرۃ'' میں 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد اون سے بنی ہوئی کڑھائی والی چادر ہے۔

1169 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُمسك بِحُجزِكُمْ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار وتغلبوننی تقاحمون فِيهِ تقاحم الْفراش اَوِ الجنادب فاوشك اَن ارسل بِحُجزِكُمْ وَاَنَا فَرَطكُمْ علی الْحَوْض فتردون عَلَیَّ مَعًا واشتاتا فاعرفكم بِسِيمَاكُمْ وَاَسْمَائِكُمْ كَمَا يعرف الرجل الغريبة مِنَ الْاِبِلِ فِیْ اِبله وَيذْهب بكم ذَات الشمَال واناشد فِيكُمْ رب الْعَالمين فَاَقُوْلُ ای رب قومی ای رب اُمتِیْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ لا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوْا بعْدكَ اِنَّهُم كَانُوْا يَمْشُوْنَ بعْدكَ الْقَهْقری

علی اَعْقَابِھم فَلَا اَعرفن اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یحمل شَاۃ لَھَا ثُغَاء فینادی یَا مُحَمَّد یَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَیْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُکُمْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یحمل بَعِیرًا لَہٗ رُغَاء فینادی یَا مُحَمَّد یَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَیْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُکُمْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یحمل فرسا لَہٗ حَمْحَمَۃ فینادی یَا مُحَمَّد یَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَیْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُکُمْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یحمل سقاء من اَدَم یُنَادِی یَا مُحَمَّد یَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَیْئًا قد بلغتك

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار اِلَّا اَنہ قَالَ قشعا مَکَان سقاء واسنادھما جید اِنْ شَاءَ اللّٰہ

الفرط بِالتَّحْرِیكِ ھُوَ الَّذِیْ یَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ اِلَی الْمنزل لیھییء مصالحھم

والحجز بِضَم الْحَاء الْمُھْملَۃ وَفتح الْجِیم بعدھمَا زَای جمع حجزۃ بِسُکُون الْجِیم وَھُوَ معقد الْإِزَار وَمَوْضِع التکۃ من السَّرَاوِیل والحمحمۃ بحاء ین مھملتین مفتوحتین ھُوَ صَوْت الْفرس وَتقدم تَفْسِیر الثغاء والرغاء . والقشع مُثَلّثَۃ الْقَاف وبفتح الشین الْمُعْجَمَۃ ھُوَ ھُنَا الْقِرْبَۃ الْیَابِسَۃ وَقِیْلَ بَیت من اَدَم وَقِیْلَ ھُوَ النطع وَھُوَ مُحْتَمل الثَّلَاثَۃ غیر اَنہ بالقربۃ أمس

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہاری پشت سے پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روکتا ہوں' تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! لیکن تم مجھ پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہو اور اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو' جیسے پتنگے (آگ پر) گرنے کی کوشش کرتے ہیں' عنقریب ایسا ہو سکتا ہے (یعنی اس بات کا احتمال موجود ہے) کہ میں تمہاری پشت کو چھوڑ دوں' میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوں گا' تم لوگ ایک ساتھ میرے پاس آؤ گے اور مختلف حصوں میں بھی آؤ گے' تو میں تمہارے ناموں اور مختلف نشانیوں کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا' جس طرح آدمی اپنے اونٹوں کے درمیان' کسی اجنبی اونٹ کو پہچان لیتا ہے' پھر تم میں سے کسی کو بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں تمام جہانوں کے پروردگار سے تمہارے بارے میں فریاد کروں گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری قوم ہے' اے میرے پروردگار! یہ میری امت ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تم نہیں جانتے تھے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا نیا کام کیا؟ یہ لوگ تمہارے بعد الٹے قدموں واپس پلٹ گئے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کسی نے بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو' اور وہ شخص یہ کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تبلیغ کر دی تھی' اور میں کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے کوئی اونٹ اٹھایا ہوا ہو جو آوازیں نکال رہا ہو اور وہ شخص اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' اور میں تم میں سے کسی کو شخص ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس نے گھوڑے کو اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہو اور وہ شخص پکار کر کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے چمڑے ۔۔۔

مشکیزہ اٹھایا ہوا ہو اور وہ پکار رہا ہو: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے لفظ''سقاء'' کی جگہ لفظ''قشعا'' نقل کیا ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند عمدہ ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

''الفرط'' حرکت کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو منزل پر دوسرے لوگوں سے پہلے پہنچ جائے' تا کہ ان کے لئے تیاری کر سکے

لفظ''الحجز'' اس میں'ح' پر'پیش' ہے' 'ج' پر'زبر' ہے' اس کے بعد'ز' ہے' یہ لفظ'حجزة' کی جمع ہے' جس میں'ج' ساکن ہے' اس سے مراد تہبند باندھنے کی جگہ ہے' اور شلوار کا ازار بند باندھنے کی جگہ ہے۔

لفظ''الحمحمة'' میں دو'ح' ہیں' ان دونوں پر'زبر' ہے' اس سے مراد گھوڑے کی آواز ہے۔

لفظ''الثغاء'' اور''الرغاء'' کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ''القشع'' میں'ق' ہے' پھر'ش' پر'زبر' ہے' یہاں اس سے مراد پرانا مشکیزہ ہے' ایک قول کے مطابق چمڑے کا بنا ہوا گھر ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چمڑے کا دستر خوان ہے' اور یہاں تینوں مفاہیم مراد ہو سکتے ہیں' البتہ مشکیزہ مراد لینا' زیادہ مناسب ہے۔

1170 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ سعد بن سِنَان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَحْمد بن حَنْبَل فِيْ سعد بن سِنَان ثُمَّ قَالَ وَقَوله المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها يَقُوْلُ على المعتدى من الْاِثْم كَمَا على الْمَانِع اِذا منع

قَالَ الْحَافِظ وَسعد بن سِنَان وثق كَمَا سَيَاتِيْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے زیادتی کرنے والا شخص' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے سعد بن سنان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' پھر وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ''زکوٰۃ پر زیادتی کرنے والا اسے نہ دینے والے کی مانند ہے'' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے دوران زیادتی کرنے والے کو اسی طرح گناہ ہوگا' جیسے نہ دینے والا' نہ دے کر' گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''

حافظ کہتے ہیں: سعد بن سنان نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات عنقریب آئے گی۔

1171 - وَعَنْ جَابِر بن عتيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاتِيكُمْ ركب

مبغضون فَإِذَا جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِن عدلوا فلانفسهم وَإِن ظلموا فَعَلَيْهِمْ وارضوهم فَإِن تَمام زَكَاتكُمْ رضاهم وليدعوا لكم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے پاس ایسے سوار آئیں گے جو (زکوٰۃ وصول کرنے والے ہوں گے) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہنا اور ان کے لئے اور جو وہ چاہتے ہوں اس کے لئے راستہ چھوڑ دینا کیونکہ اگر وہ انصاف سے کام لیں گے تو اس کا انہیں فائدہ ہوگا اور اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال بھی ان پر ہوگا تم لوگ ان کو راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگ راضی ہوں اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے (زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد) دعا کریں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

فصل:

1172 - عَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل صَاحب مكس الْجنَّة . قَالَ يزِيْد بن هَارُوْن يَعْنِيْ العشار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمِ كَذَا قَالَ وَمُسْلِم اِنَّمَا خرج لمُحَمد بن اِسْحَاق فِي المتابعات

قَالَ الْبَغوِيّ يُرِيد بِصَاحب المكس الَّذِيْ يَاْخُذُ مِنَ التُّجَّار اِذَا مروا عَلَيْهِ مكسا باسم الْعشْر

قَالَ الْحَافِظ أما الْآن فَإِنَّهُم يَاْخُذُوْنَ مكسا باسم الْعشْر ومكوسا اخر لَيْسَ لَهَا اسْم بل شَيْءٍ يَاخذونه حَرَامًا وسحتا وياكلونه فِيْ بطونهم نَارا حجتهم فِيْهِ داحضة عِنْد رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غضب وَلَهُمْ عَذَاب شَدِيْد

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''

یزید بن ہارون کہتے ہیں اس سے مراد عشر (ناجائز ٹیکس یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے اور امام مسلم نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے متابعات کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

امام بغوی بیان کرتے ہیں: یہاں ٹیکس وصول کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو تاجروں سے (بھتہ) وصول کرتا ہے جب تاجر اس کے پاس سے گزرتے ہیں اور ''مکس'' یہ عشر کا ایک نام ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک آج کے زمانے کا تعلق ہے تو آج کل یہ لوگ عشر کے نام سے مکس (بھتہ) وصول کرتے ہیں کچھ دوسری قسم کے بھی مکوس ہیں جن کا کوئی نام نہیں ہے لیکن یہ لوگ اسے حرام کے طور پر حاصل کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈال کر کھاتے ہیں اور ان کے پروردگار کی بارگاہ میں ان کی دلیل کالعدم شمار ہوگی اور ان پر غضب نازل ہوگا ان کے لئے

زبردست عذاب ہوگا۔

1173 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على كلاب بن اُمَيَّة وَهُوَ جَالس على مجْلِس الْعَاشِر بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَا يجلسك هَاهُنَا قَالَ استعملني على هٰذَا الْمَكَان يَعْنِيْ زيادا فَقَالَ لَهٗ عُثْمَان اَلا اُحدثك حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بلٰى فَقَالَ عُثْمَان سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداود نَبِيَّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام سَاعَة يوقظ فِيهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاوُد قُوْمُوْا فصلوا فَإِن هٰذِهٖ سَاعَة يستجيب اللّٰه فِيهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر فَركب كلاب بن اُمَيَّة سفينة فَأتى زيادا فاستعفاه فأعفاه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَلَفظِهٖ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّيْل فينادي مُنَاد هَلْ من دَاع فيستجاب لَهٗ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من مكروب فيفرج عَنْهُ فَلَا يبْقى مُسْلِم يَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ اِلَّا زَانِيَة تسْعَى بفرجها اَوْ عشارا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا گزر کلاب بن امیہ کے پاس سے ہوا' جو بصرہ میں عشر وصول کرنے والے شخص کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے دریافت کیا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: اس شخص نے مجھے اس جگہ پر ریاستی اہل کار مقرر کیا ہے' ان کی مراد زیاد تھا (جو وہاں کا گورنر تھا) تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ کلاب بن امیہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک مخصوص وقت تھا' جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اے آل داؤد! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرلو' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے' البتہ جادوگر کی' یا عشر (بھتہ یا ناجائز ٹیکس) وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا''۔

تو کلاب بن امیہ کشتی پر سوار ہو کر زیاد کے پاس آئے' اور اسے استعفیٰ دے دیا' اس نے ان کا استعفیٰ قبول کرلیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نصف رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا کو مستجاب کیا جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی پریشان حال ہے جس کو آسانی فراہم کی جائے؟ تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہتا' جو کوئی دعا کرتا ہو' مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے' البتہ زنا کرنے والی عورت جو اپنی شرم گاہ کے لئے کوشش کرتی ہے' یا عشر وصول کرنے والا شخص (ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)''۔

1174 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهٗ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تَعَالٰى يدنو من خلقه فَيغْفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغي بفرجها اَوْ عشار ۔ وَاِسْنَاد اَحْمد فِيْهِ عَليّ بن يزِيْد وَبَقِيَّة رُوَاتِهٖ مُحْتَجّ بهم فِي الصَّحِيْح وَاخْتلف فِيْ سَمَاع الْحسن بن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت یہ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے' اور جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے' اس کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ اس عورت کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی شرم گاہ کے حوالے سے سرکشی کرتی ہے' یا عشر وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام احمد کی سند میں' ایک راوی علی بن یزید ہے' اس کے بقیہ تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' حسن کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1175 - وَعَنْ اَبِى الْخَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرض مسلمة بن مخلد وَكَانَ اَمِيْرًا على مصر على رويفع بن ثَابت رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن يوليه العشور فَقَالَ اِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَاحب المكس فِى النَّار . رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِىّ بِنَحْوِهٖ وَزَاد يَعْنِىْ الْعَاشِر

ابوالخیر بیان کرتے ہیں: مسلمہ بن مخلد' جو مصر کے گورنر تھے' انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ پیشکش کی کہ وہ عشر کی وصولی کے نگران بن جائیں' تو حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والا شخص' جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے' ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام طبرانی نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان کی مراد عشر (ناجائز ٹیکس' یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے''۔

1176 - وَرُوِىَ عَن اُم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّحرَاء فَاِذَا مُنَاد يُنَادِيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْتفت فَلَمْ ير اَحَدًا ثُمَّ الْتفت فَاِذَا ظَبْيَة موثقة فَقَالَت ادن منى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ مَا حَاجَتك قَالَت اِن لى خشفين فِىْ هٰذَا الْجَبَل فحلنى حَتّٰى اذهب فارضعهما ثُمَّ ارجع اِلَيْك قَالَ وتفعلين قَالَت عذبنى اللّٰه عَذَاب العشار اِن لم افعل فاطلقها فَذَهَبت فارضعت خشفيها ثُمَّ رجعت فاوثقها وانتبه الْاَعْرَابِى فَقَالَ اَلَك حَاجَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ تطلق هٰذِهٖ فاطلقها فَخرجت تعدو وَهِى تَقول اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُول اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صحراء میں موجود تھے' اسی دوران آپ ﷺ کو کسی نے پکارا: یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا' لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہیں آیا' پھر آپ ﷺ نے توجہ کی تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی نظر آئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے قریب آجائیں نبی اکرم ﷺ اس کے قریب ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے' اس نے عرض کی: میرے دو بچے اس پہاڑ میں ہیں' آپ مجھے کھول دیں' تاکہ میں جا کر انہیں دودھ پلاؤں' پھر آپ کے پاس واپس آجاؤں گی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ مجھے ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے' اگر میں ایسا نہ کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھول دیا' وہ گئی' اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا' پھر وہ واپس آگئی' نبی اکرم ﷺ نے اسے باندھ دیا' اس بات پر وہ دیہاتی حیران ہوا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا میرے

لائق کوئی خدمت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم اسے چھوڑ دو تو اس نے اُس ہرنی کو چھوڑ دیا' تو وہ دوڑتی ہوئی وہاں سے نکلی اور وہ یہ کہہ رہی تھی: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1177 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل للعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْمَ الْقِیَامَة اَن ذوائبهم معلقَة بِالثُّرَیَّا یتذبذبون بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَمْ یَکُونُوْا عملُوْا علی شَیْءٍ . رَوَاهُ اَحْمد من طرق رُوَاهُ بَعْضهَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے اور عرفاء کے لئے اور امناء (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) کے لئے بربادی ہے' قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں لٹکا دیا جاتا' اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان جھکولے کھا رہے ہوتے' لیکن انہیں کوئی سرکاری عہدہ نصیب نہ ہوا ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف راویوں سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض ثقہ ہیں۔

1178 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل للعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْمَ الْقِیَامَة اَن ذوائبهم معلقَة بِالثُّرَیَّا یدلون بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَاَنَّهُم لم یلوا عملا رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے بربادی ہے' عرفاء کے لئے بربادی ہے' امناء کے لئے بربادی ہے (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا دیا جاتا' لیکن وہ کسی ریاستی عہدے پر فائز نہ ہوتے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1179 - وَرُوِیَ عَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی النَّار حجرا یُقَال لَهُ ویل یصعد عَلَیْهِ العرفاء وینزلون . رَوَاهُ الْبَزَّار

حدیث1177: مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حدیث:8443صحیح ابن حبان - كتاب السير' باب فی الخلافة والإمارة - ذكر الإخبار عما يتمنى الأمراء أنهم ما ولوا مما ولوا شيئا' حدیث: 4547المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأحكام' حدیث:7078السنن الكبرى للبيهقی - كتاب آداب القاضی' باب كراهية الإمارة ' وكراهية تولی أعمالها لمن رأى من نفسه - حدیث:18806مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حدیث:10542مسند الطيالسی - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو حازم' حدیث: 2635مسند أبی يعلى الموصلی - أبو حازم' حدیث:6086

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک جہنم میں ایک پتھر ہے' جس کا نام ''ویل'' ہے' عرفاء (یہ لفظ عریف کی جمع ہے' اور یہ ایک مخصوص ریاستی عہدہ ہے) اس پر چڑھیں گے اور اس سے نیچے اتریں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1180 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرت بِهٖ جَنَازَة فَقَالَ طُوْبٰى لَهٗ اِن لم يكن عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَادهٗ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو' اگر یہ عریف نہ ہو''

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

1181 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب على مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ أفلحت يَا قديم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِيْرًا وَلَا كَاتبا وَلَا عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے قدیم! تم کامیاب ہو جاؤ گے' اگر تم ایسی حالت میں مرو کہ نہ تو تم امیر ہو' نہ کاتب ہو' اور نہ عریف ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1182 - وَعَنْ مودود بن الْحَارِث بن يزِيْد بن كريب بن يزِيْد بن سيف بن حَارِثَة الْيَرْبُوعِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن رجلا من بني تَمِيم ذهب بِمَالِي كُله فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدِي مَا اعطيكه ثُمَّ قَالَ هَلْ لَك اَن تعرف على قَوْمك اَوْ اَلا أعرفك على قَوْمك قلت لَا . قَالَ أما اِن العريف يدْفع فِي النَّار دفعا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ ومودود لَا اعرفهُ

❀❀ مودود بن حارث نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے میرا سارا مال حاصل کر لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ تم اپنی قوم کے عریف بن جاؤ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا عریف نہ بنا دوں؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک عریف کا تعلق ہے' تو وہ جہنم میں ایک ہی مرتبہ ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی مودود بن حارث کے بارے میں' میں کچھ نہیں جانتا۔

1183 - وَعَنْ غَالب الْقطَّان عَن رجل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن قوما كَانُوْا على منهل من المناهل فَلَمَّا بلغهُمُ الْاِسْلَام جعل صَاحب المَاء لِقَوْمِهٖ مائَة من الْاِبِل على اَن يسلمُوا فاسلموا وَقسم الْاِبِل بَيْنَهُم وبدا لَهٗ اَن يرتجعها فَاَرْسل ابْنه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْث وَفِيْ آخِره ثُمَّ قَالَ اِن

اَبِیْ شیخ کَبِیر وَهُوَ عریف المَاء وَاِنَّهٗ یَسْاَلُكَ اَن تجعَل لی العرافة بعده

قَالَ اِن العرافة حق وَلَا بُد للنَّاس من عرافة وَلٰكِن العرفاء فِی النَّار ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يسم الرجل وَلَا اَبَاهُ وَلَا جده

❀❀ غالب قطان نے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگ دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے جب اسلام ان تک پہنچا تو اس پانی کے مالک نے اپنی قوم کے افراد کو ایک سو اونٹ کی پیشکش کی کہ وہ اسلام قبول کرلیں تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ اونٹ ان کے درمیان تقسیم کردیے گئے پھر اس مالک کو یہ مناسب لگا کہ وہ ان سے وہ اونٹ واپس لے اس نے اپنے بیٹے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) اس نے کہا: میرے والد ایک بوڑھے آدمی ہیں اور وہ پانی کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ ان کے بعد عریف کا عہدہ میرے لئے (یعنی اس بزرگ کے بیٹے کے لئے مقرر کردیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عریف ہونا حق ہے اور لوگوں کے لئے عریف کی موجودگی ضروری بھی ہے لیکن عریف جہنم میں جائیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے اس شخص کا نہ اس کے والد کا اور نہ ہی اس کے دادا کا نام ذکر کیا ہے۔

1184 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لياتين عَلَيْكُمْ اُمَرَاء يقربون شرار النَّاس ويؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن مواقيتها فَمَنْ اَدْرك ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا يكونن عريفا وَلَا شرطيا وَلَا جابيا وَلَا خَازِنًا ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر سے ادا کریں گے تم میں سے جو شخص اس صورت حال کو پائے تو وہ اس زمانے میں عریف یا کوتوال یا جابی یا خازن (منشی یا خزانچی) نہ بنے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الْمَسْاَلَة وتحريمها مَعَ الْغنى وَمَا جَاءَ فِیْ ذمّ الطمع وَالتَّرْغِيب فِی التعفف والقناعة وَالْاَكل من كسب يَده

باب: مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خوشحالی کے وقت اس (مانگنے) کا حرام ہونا

لالچ کی مذمت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے مانگنے سے بچنے اور قناعت اختیار کرنے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کھانے سے متعلق ترغیبی روایات

1185 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال الْمَسْاَلَة باحدكم

حَتّٰی یلقی اللّٰہ تَعَالٰی وَلَیْسَ فِیْ وَجھه مزعة لحم ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیّ

المزعة بِضَم الْمِیم وَسُکُون الزاء وبالعین الْمُھْمَلَة ھِیَ الْقطعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص مسلسل مانگتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

روایت کا لفظ ''المزعة'' میں 'م' پر پیش ہے 'ز' ساکن ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' اس سے مراد ٹکڑا ہے۔

1186 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْمَسَائِل کدوح یکدح بھَا الرجل وَجھه فَمَنْ شَاءَ اَبقی عَلٰی وَجھِهٖ وَمَنْ شَاءَ ترک اِلَّا اَن یسْاَل ذَا سُلْطَان اَوْ فِیْ اَمر لَا یجد مِنْهُ بدا ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ ۔ وَعِنْده الْمَسْاَلَة کد یکد بھَا الرجل وَجھه الحَدِیْث وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه بِلَفْظ کد فِیْ رِوَایَة و کدوح فِیْ اُخْرٰی ۔ الکدوح بِضَم الْکَاف آثَار الخموش

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنا' ایک خراش ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو داغدار کر لیتا ہے' جو شخص چاہے' وہ اس خراش کو اپنے چہرے پر باقی رہنے دے' اور جو شخص چاہے' وہ اسے ترک کر دے' البتہ آدمی حاکم وقت سے مانگ سکتا ہے' یا کسی ایسی صورت حال میں مانگ سکتا ہے' جس میں مانگنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مانگنا' ایک زخم ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے''......الحدیث۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں لفظ ''کد'' کے ساتھ اور ایک روایت میں لفظ ''کدوح'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الکدوح'' میں 'ک' پر پیش ہے' اس سے مراد خراش کے نشان ہیں۔

1187 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَسْاَلَة کلوح فِیْ وَجه صَاحبھَا یَوْم الْقِیَامَة فَمَنْ شَاءَ استبقی علی وَجھه الحَدِیْث ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاته کلھم ثِقَات مَشْھُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مانگنا' قیامت کے دن مانگنے والے شخص کے چہرے پر ایک زخم کے طور پر آئے گا' تو جو شخص چاہے' اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے''......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1188 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال العَبْد یسْاَل وَهُوَ غَنِیٌّ حَتّٰی یخلق وَجهه فَمَا یکون لَهٗ عِنْد اللّٰه وَجه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی مسلسل مانگتا رہتا ہے حالانکہ وہ خوشحال ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے چہرے کو خراب کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا چہرہ نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ ہے۔

1189 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس فِیْ غیر فاقة نزلت بِه اَوْ عِیَال لَا یطیقهم جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَة بِوَجْه لَیْسَ عَلَیْهِ لحم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فاقہ نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے یا عیال کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا''۔

1190 - وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فتح علی نَفسه بَاب مَسْاَلَة من غیر فاقة نزلت بِه اَوْ عِیَال لَا یطیقهم فتح اللّٰه عَلَیْهِ بَاب فاقة من حَیْثُ لَا یحْتَسب

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَهُوَ حَدِیْثٌ جید فِی الشواهد

❀❀ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے لئے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے جبکہ اسے فاقہ نہ ہو جو اس کو لاحق ہوا ہو یا عیال نہ ہوں جن کا خرچ وہ پورا نہ کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر غربت کا دروازہ وہاں سے کھول دیتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور شواہد میں یہ عمدہ حدیث ہے۔

1191 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یسْاَله فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وضع رجله علی اُسْكُفَّة الْبَاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو یعلمُوْنَ مَا فِی الْمَسْاَلَة مَا مَشی اَحد اِلٰی اَحد یسْاَله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر من طَرِیْق قَابُوس عَن عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو یعلم صَاحب الْمَسْاَلَة مَا لَهٗ فِیْهَا لم یسْاَل

❀❀ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نبی

اکرم ﷺ سے کچھ مانگا' نبی اکرم ﷺ نے وہ اسے دے دیا' جب اس شخص نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے' کہ مانگنے میں کتنی خرابی ہے' تو کوئی شخص' چل کر کسی دوسرے شخص کے پاس'
مانگنے کے لئے نہ جائے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قابوس کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر مانگنے والے کو پتہ چل جائے کہ اس میں' اُس کے لئے کتنی (خرابی) ہے' تو وہ نہ مانگے''۔

1192 - وَعَنْ عِمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْاَلَة الْغَنِيّ
شين فِي وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَزَاد وَمَسْاَلَة الْغَنِيّ نَار اِن أعطى
قَلِيلا فقليل وَاِن أعطى كثيرا فكثير

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''خوشحال شخص کا مانگنا' قیامت کے دن' اس کے چہرے پر بے عزتی (کا نشان) ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ
زائد نقل کیے ہیں:
''خوشحال شخص کا مانگنا آگ ہے' اور اگر اسے تھوڑا دیا جائے گا' تو تھوڑی آگ ہوگی' اور اگر زیادہ دیا جائے گا' تو زیادہ
آگ ہوگی''۔

1193 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ مَسْاَلَة وَهُوَ عَنْهَا غَنِيّ
كَانَت شَيْئا فِي وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کوئی چیز مانگے اور وہ اس سے بے نیاز ہو' تو یہ چیز قیامت کے دن' اس کے چہرے پر کچھ (زخم یا نشان کی شکل
میں) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1194 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ وَهُوَ
غَنِيٌّ عَن الْمَسْاَلَة يحْشر يَوْم الْقِيَامَة وَهِي خموش فِي وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کچھ مانگتا ہے' حالانکہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو' تو قیامت کے دن' جب اس کو اٹھایا جائے گا' تو اس کے چہرے پر داغ
ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1195 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اُتِيَ بِرَجُل يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ كم ترك قَالُوْا دينارين اَوْ ثَلَاثَة

قَالَ ترك كيتين اَوْ ثَلَاث كيات فَلَقِيت عبد الله بن الْقَاسِم مولى اَبِيْ بكر فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَاك رجل كَانَ يسَأَل النَّاس تكثرا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد الحميد الْحمانِي

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص (کی میت) کو لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے کتنا ترکہ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا: دو دینار' یا تین دینار' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے دو داغ' یا تین داغ چھوڑے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم کے بیٹے' عبداللہ سے ہوئی' میں نے ان کے سامنے یہ روایت ذکر کی' تو انہوں نے بتایا: وہ ایک ایسا شخص تھا' جو لوگوں سے بکثرت مانگا کرتا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1196 - وَعَنْ حبشِي بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَاَلَ من غير فقر فَكَاَنَّمَا يَاْكُل الْجَمْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الَّذِيْ يسْأَل من غير حَاجَة كَمثل الَّذِيْ يلتقط الْجَمْر

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مجالد عَن عَامر عَن حبشِي أطول من هٰذَا وَلَفْظِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع وَهُوَ وَاقِف بِعَرَفَة اَتَاهُ اَعْرَابِي فَاَخذ بِطرف رِدَائه فَسَاَلَهُ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذهب فَعِنْدَ ذٰلِكَ حرمت الْمَسْاَلَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمَسْاَلَة لَا تحل لغَنِيّ وَلَا لِذِيْ مرّة سوى اِلَّا لِذِيْ فقر مدقع اَوْ غرم مقطع وَمَنْ سَاَلَ النَّاس ليثرى بِهٖ مَاله كَانَ خموشا فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَة ورضفا يَاْكُلهُ من جَهَنَّم فَمَنْ شَاءَ فليقلل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ زَاد فِيْهِ رزين وَاِنِّيْ لأعطي الرجل الْعَطِيَّة فَينْطَلق بهَا تَحت اِبطه وَمَا هِيَ اِلَّا النَّار فَقَالَ لَهُ عمر وَلَمْ تُعْطِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَار فَقَالَ اَبى اللّٰه لي الْبُخْل وأبوا اِلَّا مَسْاَلَتِي

قَالُوا وَمَا الْغنى الَّذِيْ لَا تنبغي مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه اَوْ يعشيه وَهٰذِهِ الزِّيَادَة لَهَا شَوَاهِد كَثِيْرَة لكني لم اَقف عَلَيْهَا فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ

الْمرة بِكَسْر الْمِيم وَتَشْدِيد الرَّاء هِيَ الشدَّة وَالْقُوَّة

والسوى بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ التَّام الْخلق السَّالِم من مَوَانِع الِاكْتِسَاب

يثرى بالثاء الْمُثَلَّثَة اَي مَا يزِيْد مَاله بِهٖ . والرضف يَاْتِي وَكَذَا بَقِيَّة الْغَرِيْب

❀❀ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص غربت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' تو وہ گویا انگارے کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اوران کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ضرورت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو انگارے اکٹھے کرتا ہے''۔

یہ راوایت امام ترمذی نے' مجالد کی عامر کے حوالے سے' حضرت حبشی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے زیادہ طویل روایت ہے' اوراس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجۃ الوداع کے موقع پر' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ اس وقت عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے' ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا کنارہ پکڑا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چادر مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر اُسے دیدی' وہ چلا گیا' اس وقت مانگنے کو حرام قرار دے دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خوشحال شخص کے لئے اور کسی گنجائش والے شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' مانگنا صرف اس شخص کے لئے جائز ہے' جس کو ایسی غربت لاحق ہو' جو بے حال کر دے' یا ایسی ادائیگی لازم ہو' جو پریشان کر دے' جو شخص لوگوں سے اس لئے مانگتا ہے' تا کہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' تو قیامت کے دن یہ اس کے چہرے پر داغ ہوگا' یہ وہ انگارہ ہے' جسے وہ جہنم میں سے کھا رہا ہے' اب اس کی مرضی ہے' وہ تھوڑا حاصل کرے یا زیادہ حاصل کرے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات میں کسی شخص کو کوئی چیز دے دیتا ہوں' اور وہ اسے اپنے بغل کے نیچے دبا کر چلا جاتا ہے' حالانکہ وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ دیتے کیوں ہیں؟ جبکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کنجوسی سے انکار کیا ہے' اور لوگ مانگنے پر اصرار کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار ہو' جو آدمی کے صبح اور شام کے کھانے کے لئے کفایت کر جائے''۔

اس اضافی حصے کے بہت سے شواہد موجود ہیں' لیکن ترمذی کے کسی بھی نسخے میں' میں اس اضافی حصے پر واقف نہیں ہو سکا۔

لفظ ''المرۃ'' میں' م' پر' زیر' ہے' اور' ر' پر شد ہے' اس سے مراد شدت اور قوت ہے۔

لفظ ''السوی'' میں' س' پر' زبر' ہے' 'ی' پر' شد' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کی تخلیق مکمل ہو اور وہ صحیح وسالم ہو' اور کمائی کر سکتا ہو' لفظ ''یثری'' میں' ث' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' لفظ ''الرضف'' یہ آگے بھی آئے گا' اسی طرح دیگر غریب الفاظ بھی آگے آئیں گے۔

1197 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس تكثرا فَاِنَّمَا يسْاَل جمرا فليستقل اَوْ ليستكثر . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مال میں اضافے کے لئے لوگوں سے مانگتا ہے وہ انگارے مانگتا ہے وہ چاہے تو تھوڑے مانگ لے اور چاہے تو زیادہ مانگ لے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1198 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس عَن ظهر غنى استكثر بهَا من رضف جَهَنَّم . قَالُوْا وَمَا ظهر غنى قَالَ عشَاء لَيْلَة

رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِیْ زوائده على الْمسند وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده جيد

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خوشحالی ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے وہ اس کے ذریعے جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: خوشحالی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے جو مسند احمد پر ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور ان کی سند عمدہ ہے۔

1199 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدم عُيَيْنَة بن حصن والأقرع بن حَابِس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فَامر مُعَاوِيَة فَكتب لَهما مَا سَاَلَا فَاَما الْاَقْرَع فَاخذ كِتَابه فلفه فِیْ عمَامَته وَانْطَلق وَاما عُيَيْنَة فَاخذ كِتَابه واتى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَترَانِیْ حَامِلا اِلٰى قومِی كتابا لَا اَدْرِیْ مَا فِيْهِ كصحيفة المتلمس فَاَخْبر مُعَاوِيَة بقوله رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر مِنَ النَّار

قَالَ النُّفَيْلِیْ وَهُوَ اَحَد رُوَاته قَالُوْا وَمَا الْغنى الَّذِیْ لَا تنبغی مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه ويعشيه

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَقَالَ فِيْهِ من سَاَلَ شَيْئًا وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر من جمر جَهَنَّم . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيه قَالَ مَا يغديه اَوْ يعشيه كَذَا عِنْده اَوْ يعشيه بِالْف

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا اَنه قَالَ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغنى الَّذِیْ لَا تنبغی مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ اَن يكون لَهٗ شبع يَوْم وَلَيْلَة اَوْ لَيْلَة وَيَوْم

قَوْله كصحيفة المتلمس هٰذَا مثل تضربه الْعَرَب لمن حمل شَيْئًا لَا يدْرِیْ هَلْ يعود عَلَيْهِ بنفع اَوْ ضرّ وَاَصله اَن المتلمس واسْمه عبد الْمَسِيْح قدم هُوَ وطرفة الْعَبْدِیّ على الْملك عَمْرو بن الْمُنْذر فَاَقَامَا عِنْده فنقم عَلَيْهِمَا امرا فَكتب اِلٰى بعض عماله يَاْمُرهُ بِقَتْلِهِمَا وَقَالَ لَهما اِنِّیْ قد كتبت لَكمَا بصلَة فاجتازا

بِالْحِيرَةِ فَأَعْطى المتلمس صَحِيفَته صَبيا فقرأها فَإِذَا فِيهَا الْأَمر بقتله فالقاها وَقَالَ لطرفة افْعَل مثل فعلي فَأبى عَلَيْهِ وَمضى إِلَى عَامل الْملك فقرأها وَقَتله

قَالَ الْخطابِيّ اخْتلف النَّاس فِي تَأْوِيله يَعْنِي حَدِيث سهل فَقَالَ بَعضهم من وجد غداء يَوْمه وعشاءه لم تحل لَهُ الْمَسْأَلَة على ظَاهر الحَدِيث وَقَالَ بَعضهم إِنَّمَا هُوَ فِيمَن وجد غداء وعشاء على دَائِم الْأَوْقَات فَإِذَا كَانَ عِنْده مَا يَكْفِيهِ لقوته الْمدَّة الطَّوِيلَة حرمت عَلَيْهِ الْمَسْأَلَة وَقَالَ آخَرُونَ هَذَا مَنْسُوخ بالأحاديث الَّتِي تقدم ذكرهَا يَعْنِي الْأَحَادِيث الَّتِي فِيهَا تَقْدِير الْغنى بِملك خمسين درهما أَو قيمتهَا أَو بِملك أُوقِيَّة أَو قيمتهَا

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ادِّعَاء النّسخ مُشْتَرك بَينهمَا وَلَا أعلم مرجحا لأَحَدهمَا على الآخر

وَقد كَانَ الشَّافِعِي رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُول قد يكون الرجل بالدرهم غَنِيا مَعَ كَسبه وَلَا يُغْنِيه الْألف مَعَ ضعفه فِي نَفسه وَكَثْرَة عِيَاله وَقد ذهب سُفْيَان الثَّوْريّ وَابْن الْمُبَارك وَالْحسن بن صَالح وَأحمد بن حَنْبَل وَإِسْحَاق بن رَاهَوَيْه إِلَى أَن من لَهُ خَمْسُونَ درهما أَو قيمتهَا من الذَّهَب لَا يدْفع إِلَيْهِ شَيْء من الزَّكَاة

وَكَانَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَأَبُو عُبَيْدَة يَقُولَانِ من لَهُ أَرْبَعُونَ درهما فَهُوَ غَنِي وَقَالَ أَصْحَاب الرَّأْي يجوز دَفعهَا إِلَى من يملك دون النّصاب وَإِن كَانَ صَحِيحا مكتسبا مَعَ قَوْلهم من كَانَ لَهُ قوت يَوْمه لَا يحل لَهُ السُّؤَال اسْتِدْلَالا بِهَذَا الحَدِيث وَغَيره وَاللّٰهُ أعلم

❀❀ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ انہوں نے جو مانگا ہے' اس کے بارے میں انہیں لکھ کردے دیں' تو اقرع نے اپنی تحریر لی اور اسے اپنے عمامے میں لپیٹ لیا اور چلا گیا' جہاں تک عیینہ کا تعلق تھا' تو وہ اس تحریر کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ میرے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس یہ تحریر اٹھا کرلے جاؤں گا؟ جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟ یہ تو ایک ایسا صحیفہ ہے جو واضح نہیں ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مانگے' جبکہ اس کے پاس ایسی چیز موجود ہو' جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ آگ میں اضافہ کرواتا ہے''۔

نفیلی' جو اس کے راویوں میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا چیز ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار' جو آدمی کے صبح اور رات کے کھانے کے لئے کافی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرواتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جو اسے بے نیاز کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا صبح کا

کھانا یا شام کا کھانا''۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں یا یہ الفاظ ہیں: اس کا شام کا کھانا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی کے پاس ایک دن اور ایک رات کا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک رات اور ایک دن کا' سیر ہو کر کھانے کا سامان موجود ہو''۔

متن کے یہ الفاظ ''کصحیفۃ المتلمس'' یہ ضرب المثل عرب اس وقت استعمال کرتے ہیں' جب کوئی شخص ایسی چیز اٹھاتا ہے' جس کے بارے میں اس کو اس کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اس میں فائدہ ہوگا یا نقصان ہوگا؟

اس کی اصل یہ ہے: متلمس کا اصل نام عبدالمسیح تھا' وہ اور طرفہ عبدی' عمرو بن منذر نامی بادشاہ کے پاس آئے اور اس کے ہاں ٹھہرے' پھر بادشاہ نے ان دونوں کے بارے میں حکم جاری کیا' اور اس بارے میں اپنے کسی اہلکار کو خط لکھا' جس میں یہ ہدایت کی کہ ان دونوں کو قتل کروے' پھر اس نے ان دونوں سے کہا: میں نے تم لوگوں کے لئے ایک ادائیگی کی تحریر لکھی ہے (تم وہ دونوں حاصل کر لینا) جب ان دونوں نے ''حیرہ'' نامی جگہ کو عبور کیا' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک بچے کو دیا' اس نے اسے پڑھ کر سنایا کہ اس میں تو اس کے قتل کا حکم موجود ہے' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک طرف رکھ دیا' اس نے طرفہ سے کہا: تم بھی اپنا صحیفہ پڑھوالو! جیسے میں نے اپنا صحیفہ پڑھوالیا ہے' اس نے اس کی بات نہیں مانی' وہ بادشاہ کے گورنر کے پاس گیا' گورنر نے اس صحیفے کو پڑھا اور اسے قتل کروا دیا۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کی تاویل کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' یعنی وہ حدیث جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جس شخص کے پاس' اس دن کا صبح کا اور شام کا کھانا موجود ہو' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' جیسا کہ حدیث کے ظاہر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس کو ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا ملتا ہو' جب اس کے پاس اتنی چیز موجود ہو' جو اس کی بنیادی خوراک طویل عرصے تک پوری کر سکتی ہو' تو اب اس کے لئے مانگنا حرام ہو جائے گا' بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ روایت ان دیگر احادیث کی بنیاد پر منسوخ قرار پاتی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' یعنی وہ احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے کہ خوشحال وہ شخص ہوتا ہے جو پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنی چیز' یا ایک اوقیہ' یا اس کی قیمت جتنی چیز کا مالک ہو۔

حافظ کہتے ہیں: منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا' تو ان دونوں کے درمیان مشترک ہے' اور مجھے اس بارے میں کسی ترجیحی بات کا علم نہیں ہے' جو ان دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دیتی ہو۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: بعض اوقات آدمی ایک درہم کی موجودگی میں بھی غنی ہوتا ہے' جبکہ وہ اس کے ساتھ مزید کمائی کر سکتا ہو' اور بعض اوقات ایک ہزار درہم بھی اس کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے' جبکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کمزور ہو اور اس کے عیال بکثرت ہوں۔

سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، حسن بن صالح، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: جس شخص کے
پاس پچاس درہم ہوں، یا ان کی قیمت جتنا سونا ہو، ایسے شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

حسن بصری اور ابوعبیدہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں، وہ خوشحال شمار ہوگا۔

اصحاب رائے یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، جو نصاب سے کم چیز کا مالک ہو، اگرچہ وہ شخص تندرست بھی
ہو اور کمائی بھی کرسکتا ہو، اس کے ساتھ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں: جس شخص کے پاس ایک دن کی خوراک موجود ہے، اس کے لئے
مانگنا جائز نہیں ہے، انہوں نے اس حدیث کے ذریعے استدلال کیا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1200 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَالَ
النَّاس ليثرى مَاله فَإِنَّمَا هِيَ رضف مِنَ النَّار ملهبة فَمَنْ شَاءَ فليقل وَمَنْ شَاءَ فليكثر
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه . الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُوْن الضَّاد الْمُعْجَمَة بعْدهَا فَاء الْحِجَارَة
المحماة

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں سے، اس لئے مانگے، تاکہ اپنے مال میں اضافہ کرلے، تو یہ آگ کا انگارہ ہے، جو بھڑک رہا ہے، اب وہ شخص
چاہے، تو اسے تھوڑا لے، چاہے تو زیادہ لے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الرضف'' میں 'ر' پر زبر ہے 'ض' ساکن ہے، اس کے بعد 'ف' ہے، اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

1201 - وَرُوِيَ عَن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَال من الْبَحْرين فَدَعَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْعَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَمْ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَم فحفن لَهُ ثُمَّ
قَالَ أزيدك قَالَ نعم

قَالَ أبق لمن بعْدك ثُمَّ دَعَانِي فحفن لي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خير لي أَوْ شَرّ لي قَالَ لَا
بل شَرّ لَكَ فَرددت عَلَيْهِ مَا أَعْطَانِيْ ثُمَّ قلت لَا وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا أقبل من أحد عَطِيَّة بعْدك
قَالَ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰهَ أَن يُبَارك لي
قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُ فِيْ صَفْقَة يَده . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بحرین سے کچھ مال آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور
انہیں اس میں سے دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

حدیث 1200: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب المسألۃ بعد أن أغناه اللہ جل وعلا عنها - ذکر الزجر عن سؤال المرء
یرید التکثیر دون الاستغناء والتقوت' حدیث: 3450' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمہ : محمد -
حدیث: 7679' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ الحارث' حریث بن زید بن ثعلبۃ الأنصاری - حبشی بن جنادۃ السلولی'
حدیث: 3421

پھر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعد والے کے لئے بھی تھوڑا رہنے دیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا' مجھے ایک مرتبہ مال دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے حق میں بہتر ہے یا میرے حق میں برا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! یہ تمہارے حق میں برا ہے' تو آپ ﷺ نے جو مال مجھے دیا تھا' میں نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا' پھر میں نے عرض کی: جی نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں آپ کے بعد کسی سے بھی کوئی عطیہ قبول نہیں کروں گا''۔

محمد بن سیرین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے برکت عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کے ہاتھ کے سودوں میں اس کے لئے برکت رکھ دے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1202 - وَعَنْ اسلم قَالَ قَالَ لی عبد اللّٰه بن الأرقم أدللنی علی بعیر من العطایا استحمل عَلَيْهِ اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ قلت نَعَمْ جمل من اِبل الصَّدَقَة فَقَالَ عبد اللّٰه بن الأرقم اَتُحِبُّ لَو اَن رجلا بادنا فِیْ یَوْم حَار غسل مَا تَحت اِزَاره ورفغیه ثُمَّ أعطاكه فَشربته قَالَ فَغضِبت وَقلت یَغفر اللّٰه لَك لم تَقول مثل هٰذَا لی قَالَ فَاِنَّمَا الصَّدَقَة أوساخ النَّاس یغسلونها عَنْهُم . رَوَاهُ مَالك

البادن السمین والرفغ بِضَم الرَّاء وَفتحهَا وبالغین الْمُعْجَمَة هُوَ الْاِبط وَقِیْلَ وسخ الثَّوْب والأرفاغ المغابن الَّتِیْ یجْتَمع فِیْهَا الْعرق والوسخ من الْبدن

❀ اسلم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ارقم نے مجھ سے کہا: تم میری رہنمائی ادائیگی کے اونٹ کی طرف کرو' تاکہ میں امیرالمؤمنین سے اسے سواری کے لئے حاصل کر لوں' میں نے کہا: ٹھیک ہے' صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہے' تو عبداللہ بن ارقم نے کہا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو' کہ کوئی شخص' کسی گرم دن میں اپنے تہبند کے نیچے والے حصے کو اور خصیوں کو دھوئے اور پھر وہ پانی تمہیں دیدے' تاکہ تم اسے پی لو؟ اسلم کہتے ہیں: میں غصے میں آ گیا' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے' آپ نے میرے لئے یہ مثال کیوں بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ' لوگوں کا میل ہے' جسے وہ اپنے آپ سے دھوتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

لفظ ''البادن'' کا مطلب موٹا ہونا ہے' لفظ ''الرفغ'' میں 'ر' پر پیش ہے' 'ف' پر زبر ہے' اور 'غ' ہے' اس سے مراد بغل ہے' ایک قول کے مطابق کپڑے کا میل ہے' لفظ ''ارفاغ'' سے مراد جسم کے جوڑ ہیں' جن میں پسینہ جمع ہوتا ہے' اور جسم کا میل مراد ہے۔

1203 - وَعَنْ عَلِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْعَبَّاس سل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یستعملك علی الصَّدَقَة فَسَاَلَهُ قَالَ مَا كنت لاستعملك علی غسالة ذنُوب النَّاس . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کریں کہ

وہ آپ کو زکوۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کر دیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے گناہوں کے غسالہ کے لئے آپ کو اہلکار مقرر نہیں کروں گا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1204 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسعَة اَوْ ثَمَانِيَة اَوْ سَبْعَة فَقَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْث عهد بيعة فَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبسطنا اَيْدِيْنَا وَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلام نُبَايِعك قَالَ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا والصَّلَوات الْخمس وتطيعوا وَاسر كلمة خَفِيَة وَلَا تسألوا النَّاس فَلَقَد رَاَيْت بعض اُولَئِكَ النَّفر يسْقط سَوْط أحدهم فَمَا يسْاَل اَحَدًا يناوله إِيَّاه . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار

❀ حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ہم نو یا شاید آٹھ' افراد تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کچھ دیر پہلے ہی بیعت کی تھی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ ہم نے ہاتھ آگے بڑھا دیئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' لیکن ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' پانچ نمازیں ادا کرو گے اور اطاعت کرو گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں ایک بات کہی اور یہ فرمایا: اور لوگوں سے مانگو گے نہیں"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان حضرات میں سے کچھ کو دیکھا ہے' کہ اگر ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تھا' تو وہ کسی کو یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ اسے پکڑا دے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1205 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بايعني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمسا واوثقني سبعا وَاشهد اللّٰه عَليّ سبعا اَن لَا اَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم قَالَ اَبُو الْمثنى قَالَ اَبُوْ ذَر فدعاني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اِلَى الْبيعَة وَلَكَ الْجَنَّة قلت نَعَمْ وَبسطت يَدي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يشْتَرط عَليّ اَن لَا أسأَل النَّاس شَيْئًا قلت نعم . قَالَ وَلَا سَوْطك اِن سقط مِنْك حَتّٰى تنزل فتأخذه

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَيَّام ثُمَّ اعقل يَا اَبَا ذَر مَا يُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم السَّابِع قَالَ اوصيك بتقوى اللّٰه فِيْ سر اَمرك وعلانيته وَاِذَا اَسَأْت فَاَحْسن وَلَا تسألن اَحَدًا شَيْئًا وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبضن اَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانچ باتوں پر مجھ سے بیعت لی تھی' اور سات باتوں کے

بارے میں مجھے پختہ کیا تھا' اور آپ ﷺ نے مجھ پر سات باتوں کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا تھا' یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا۔

ابوثنی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا: کیا تم بیعت کرنا چاہتے ہو؟ اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' آپ نے مجھ پر شرط عائد کی کہ میں لوگوں سے کچھ نہیں مانگوں گا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ اگر تمہارا کوڑا بھی تم سے گر جائے' تو تم خود نیچے اُتر کر اسے پکڑو گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھ دن یہ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! وہ بات سمجھ لو! اس کے بعد جو کہا جائے' جب ساتواں دن آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں' جو تمہارے معاملے کی پوشیدہ صورت' اور اعلانیہ صورت' دونوں میں ہو' اور جب تم سے برائی ہو جائے' تو تم اچھائی کر لو اور تم کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگر تمہارا کوڑا نیچے گر جائے' تو بھی نہ مانگنا اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1206 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکۃ قَالَ رُبمَا سقط الخطام من یَد اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَیضْرب بِذِرَاع نَاقَته فینیخہا فَیَاْخذهُ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ اَفلا أمرتنا فنناولکه قَالَ اِن حبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امرنِیْ اَن لَا اَساَل النَّاس شَیْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ ملیکۃ لم یدْرک اَبَا بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

الخطام بِکَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَۃ هُوَ مَا یوضع علی أنف النَّاقۃ وفمها لتقاد بِهٖ

❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لگام گر جاتی تھی' تو وہ اپنی اونٹنی کو ٹانگ پر مار کر اسے بٹھاتے تھے اور خود اسے پکڑتے تھے' راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے ہمیں کیوں نہیں حکم دیا؟ ہم آپ کو پکڑا دیتے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ ''الخطام'' میں 'خ' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اونٹنی کے منہ اور ناک پر رکھی جاتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے اسے چلایا جائے۔

1207 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یُبَایع فَقَالَ ثَوْبَان مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایعنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ علی اَن لَا تسْاَل اَحَدًا شَیْئًا فَقَالَ ثَوْبَان فَمَا لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّۃ فَبَایعهٗ ثَوْبَان

قَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ فَلَقَد رَاَیْته بِمَکَّۃ فِیْ اجمع مَا یکون مِنَ النَّاس یسْقط سَوْطه وَهُوَ رَاکب فَرُبمَا وَقع علی

عاتق رجل فَيَأخذهُ الرجل فيناوله فَمَا يَأخذهُ حَتّٰي يكون هُوَ ينزل فَيَأخذهُ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيْق عَليّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِي اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کون بیعت کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم بیعت کر چکے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں دیکھا کہ وہ بہت سے لوگوں کے درمیان موجود تھے تو ان کا کوڑا نیچے گر گیا' وہ اس وقت سوار تھے' وہ کسی شخص کے کندھے پر گرا' اس شخص نے اسے پکڑا اور ان کی طرف بڑھایا' لیکن انہوں نے وہ نہیں لیا' یہاں تک کہ وہ خود نیچے اترے' اور خود انہوں نے اسے پکڑا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1208 - وَعَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع بحب الْمَسَاكِين وَاَن أدنو مِنْهُم وَاَن أنظر اِلٰى من هُوَ اَسْفَل مني وَلَا أنظر اِلٰى من هُوَ فَوقِي وَاَن أصل رحمي وَاِن جفاني وَاَن اكثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَن اتكلم بمر الْحق وَلَا تأخذني فِي اللّٰه لومة لائم وَاَن لَا أسأل النَّاس شَيْئًا . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الشّعبِيّ عَنْ اَبِي ذَر وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی تلقین کی تھی: مساکین کے ساتھ محبت رکھنے کی' یہ کہ میں ان کے قریب رہوں' اور اس بات کی کہ میں اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھوں' اور اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں' اور یہ کہ میں صلہ رحمی کروں' اگرچہ رشتہ دار میرے ساتھ زیادتی کریں' اور یہ کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' اور میں حق بات کروں' خواہ وہ کڑوی ہو' اور میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں' کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں' اور میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام شعبی کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ امام شعبی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1209 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيم هٰذَا المَال خضر حُلو فَمَنْ اَخذه بسخاوة نفس بورك لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَخذه بِاِشْرَاف نفس لم يُبَارك لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذي يَاْكُل وَلَا يشْبع وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى

قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أرزأ اَحَدًا بعْدك شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِق الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُو حكيما ليعطيه الْعَطَاءِ فيأبى اَن يقبل مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ ليعطيه فَاَبٰى اَن يقبله فَقَالَ يَا معشر الْمُسلمين اُشهدكم على حَكِيم اَنِّيْ أعرض عَلَيْهِ حَقه الَّذِيْ قسم اللّٰه لَهُ

فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ فیَاْبٰی اَنْ یَّاْخُذَهُ وَلَمْ یرزا حَکِیْم اَحَدًا مِنَ النَّاس بعد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی توفی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار

یرزا براء ثُمَّ زَای ثُمَّ همزة مَعْنَاهُ لم یَاْخُذْ مِنْ اَحَد شَیْئًا

واشراف النَّفس بِکَسْر الْهمزَة وبالشین الْمُعْجَمَة وَآخره فَاء هُوَ تطلعها وطمعها وشرهها وسخاوة النَّفس ضد ذٰلِك

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے عطا کردیا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کردیا' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کردیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز وشاداب اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے' اور جو شخص نفس کے لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے' اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' آپ کے بعد' میں مرتے دم تک کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے وہ لینے سے انکار کردیا' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں بلوایا' تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو انہوں نے وہ بھی قبول کرنے سے انکار کردیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تم لوگوں کو حکیم کے بارے میں گواہ بنا رہا ہوں کہ ان کے حق کو' میں نے اُن کے سامنے پیش کیا تھا' وہ حق' جو اللہ تعالیٰ نے' اس مال فیٔ میں سے ان کا حصہ رکھا ہے' لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کردیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' مرتے دم تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا (یا کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں لیا)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''یرزا'' میں 'ر' ہے' پھر 'ز' ہے' پھر 'ا' ہے' اس کا مطلب' انہوں نے کسی سے کچھ نہیں لیا۔

لفظ ''اشراف النفس'' میں 'ا' پر زیر ہے' پھر 'ش' ہے' اور آخر میں 'ف' ہے' اس سے مراد لالچ ہے' اور نفس کی سخاوت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

1210 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یکفل لی اَن لَا یسْاَل النَّاس شَیْئًا أتکفل لَهُ بِالْجنَّةِ فَقُلْتُ اَنا فَکَانَ لَا یسْاَل اَحَدًا شَیْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ . وَابْنُ مَاجَة وَاَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

وَعند ابْن مَاجَه قَالَ لَا تسْاَل النَّاس شَیْئًا

قَالَ فَكَانَ ثَوْبَان يَقع سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَلَا يَقُوْلُ لاحَدٌ ناولنيه حَتّٰى ينزل فَيَاْخذهُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: میں یہ ضمانت دیتا ہوں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ' اور امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے کچھ نہ مانگنا''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا اگر کوڑا نیچے گر جاتا تھا' اور وہ اس وقت سوار ہوتے تھے' تو وہ کسی شخص کو یہ نہیں کہتے تھے کہ وہ پکڑا دو! بلکہ وہ خود نیچے اتر کر اسے پکڑتے تھے۔

1211 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اِنْ كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَاَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَتقدم فِي الْاِخْلَاص من حَدِيْثِ اَبِي كَبْشَة الْاَنمَارِي مطولا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْثِ أم سَلمَة وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا فاعفوا يعزكم اللّٰه . وَالْبَاقِي بنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں اگر حلف اُٹھانا چاہوں (تو ایسا کر سکتا ہوں) یہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو' اور جب بھی کوئی بندہ' کوئی زیادتی معاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کی وجہ سے' اُس بندے کی عزت میں اضافہ کرے گا' اور جو بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' جسے امام یعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں' حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث گزر چکی ہے' جسے

حدیث 1211: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه' حديث: 1628 مسند عبد بن حميد - مسند عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه' حديث: 160 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حديث: 815 البحر الزخار مسند البزار - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 920

امام ترمذی نے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے 'معجم صغیر' میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بندہ کسی زیادتی پر درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ درگزر کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت (میں اضافہ) کرے گا''...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1212 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لقد سَمِعت فلانا وَفلَانًا یحسنان الثَّنَاء یذکران اَنَّك اعطیتھما دینارین

قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہ لٰکِن فلَانا مَا ھُوَ کَذٰلِكَ لقد اَعْطیته مَا بَیْن عشرَۃ اِلٰی مائَۃ فَمَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ اما وَاللّٰہ اِن اَحَدُکُم لیخرج مَسْاَلته من عِنْدِی یتابطھا یَعْنِیْ تکون تَحت اِبطه نَارا فَقَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لم تعطیھا اِیَّاھُم قَالَ فَمَا اُصنع یابون اِلَّا ذٰلِكَ ویاْبَی اللّٰہ لی الْبُخل

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح

وَفِیْ رِوَایَۃٍ جَیِّدَۃ لابی یعلی وَاِن اَحَدُکُم لیخرج بِصَدَقَتِہٖ من عِنْدِی متابطھا وَاِنَّمَا ھِیَ لَہٗ نَار قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیفَ تعطیه وَقد علمت اَنَّھَا لَہٗ نَار قَالَ فَمَا اُصنع یابون اِلَّا مَسْاَلَتی ویاْبَی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لی الْبُخل

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے فلاں اور فلاں شخص کو سنا کہ وہ دونوں تعریف کررہے تھے اور یہ بات ذکر کررہے تھے کہ آپ نے انہیں دو دینار دیے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! فلاں شخص تو ایسا نہیں ہے میں نے تو اسے دس سے لے کر ایک سو تک کے درمیان میں دینار دیے ہیں تو پھر وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا؟ اللہ کی قسم! بعض اوقات کوئی شخص کوئی چیز مانگ کر میرے پاس سے وہ لے لیتا ہے جسے وہ اپنی بغل میں دبا لیتا ہے تو وہ اپنی بغل کے نیچے آگ دبا تا ہے راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ نے وہ انہیں دیے کیوں تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ اپنی بات پر اصرار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے امام احمد کے رجال 'صحیح' کے رجال ہیں' امام ابویعلی کی نقل کردہ ایک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے کوئی ایک شخص میرے پاس سے صدقہ کی چیز لے کر اپنی بغل کے نیچے دبا لیتا ہے تو وہ چیز اس کے لئے آگ ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ وہ اسے کیوں دے دیتے ہیں؟ جب آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ اس کے لئے آگ ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ لوگ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

1213 - وَعَنْ اَبِیْ بشر قبیصَۃ بن الْمخَارِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تحملت حمالَۃ فَاتیت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی

...الله عليه وسلم أسأله فيها فقال أقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة إن المسألة لا تحل إلا لأحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل أصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو قال سدادا من عيش ورجل أصابته فاقة حتى يقول ثلاثة من ذوي الحجى من قومه لقد أصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو قال سدادا من عيش فما سواهن من المسألة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ ۔ الحمالة بِفَتْحِ الْحَاء الْمُهْمَلَة هُوَ الدِّيَة يتحملها قوم من قوم وَقِيْلَ هُوَ مَا يتحمله المصلح بَيْن فئتين فِيْ مَاله ليرتفع بَيْنَهُمْ الْقِتَال وَنَحْوَهُ

والجائحة الْآفة تصيب الْإِنْسَان فِيْ مَاله

والقوام بِفَتْحِ الْقَاف وَكسرهَا أَفْصَح هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهِ حَال الْإِنْسَان من مَال وَغَيْرِه

والسداد بِكَسْر السِّين الْمُهْمَلَة هُوَ مَا يسد حَاجَة المعوز ويكفيه

والفاقة الْفقر والاحتياج ۔ والحجى بِكَسْر الْحَاء الْمُهْمَلَة مَقْصُوْرًا هُوَ الْعقل

❀ حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ذمہ ایک ادائیگی لازم آگئی' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس سلسلے میں آپ ﷺ سے مدد مانگی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! ہمارے پاس صدقے کی چیز آتی ہے' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دے دیں گے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے' البتہ تین آدمیوں میں سے' کوئی ایک مانگ سکتا ہے' ایک وہ شخص جس کے ذمہ کوئی ادائیگی لازم آجائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے جب تک وہ ادائیگی کر نہیں دیتا' اس کے بعد وہ رُک جائے گا' ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو اور اس کا مال ضائع ہو جائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' جب تک وہ اپنی ضروریات پوری نہیں کر لیتا' اور ایک وہ شخص' جسے فاقہ لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ یہ گواہی دے دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہو گیا ہے' تو اب اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہوگا' جب تک وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری نہیں کرتا' اے قبیصہ! اس کے علاوہ جو بھی مانگنا ہے' وہ حرام ہوگا' اور وہ مانگنے والا شخص' اُس چیز کو حرام کے طور پر کھائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الحمالة'' میں 'ح' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ دیت ہے' جس کی ادائیگی کسی قوم پر' دوسری قوم کو کرنا لازم ہوتا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ ادائیگی ہے' جو دو گروہوں کے درمیان' صلح کروانے والا شخص اپنے ذمہ لے لیتا ہے' تاکہ ان کے درمیان جھگڑا ختم ہو سکے۔ لفظ ''الجائحة'' سے مراد وہ آفت ہے' جو آدمی کے مال میں لاحق ہوتی ہے۔

لفظ ''القوام'' میں 'ق' پر زبر ہے' تاہم اس پر زیر پڑھنا زیادہ فصیح ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کا تعلق مال سے ہو' یا کسی اور چیز سے ہو' اور اس کے ذریعے آدمی اپنی ضروریات پوری کرے۔

لفظ ''السداد'' میں 'س' پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز' جو آدمی کی بنیادی ضروریات پوری کرے' اور اس کے لئے

کفایت کرے۔

لفظ ''الفاقة'' سے مراد فقر اور حاجت ہے ''الحجی'' میں 'ج' پر زیر ہے اور اس کے بعد 'ی' مکسورہ ہے اس سے مراد عقل ہے۔

1214 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استغنوا عَن النَّاس وَلَوْ بشوص السِّوَاك . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں سے بے نیاز رہو! خواہ مسواک کے ایک ٹکڑے کی بات ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1215 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى يَأْمَن جَاره بوائقه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت إِن اللّٰه يحب الْغَنِيّ الْحَلِيم الْمُتَعَفِّف وَيبغض الْبذِي الْفَاجِر السَّائِل الْملح . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا' جب تک اس کا پڑوسی' اس کی خرابی سے محفوظ نہ ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' ورنہ خاموش رہنا چاہیے' بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار اور مانگنے سے بچنے والے شخص کو پسند کرتا ہے' اور بدگمانی کرنے والے' گنہگار' مانگنے والے اور لپٹ جانے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1216 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلّي اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِيْ منع الزَّكَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے' وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اور وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین افراد تھے' (ان میں سے ایک) شہید' (دوسرا) وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہو اور (تیسرا) وہ شخص جو عیال دار ہو' پاک دامن ہو اور مانگنے سے بچتا ہو۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل

طور پر گزر چکی ہے۔

1217 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃ بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَت لی عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عدَة فَلَمَّا فتحت قُرَیْظَة جِئْت لینجز اِلَیّ مَا وَعَدَنی فَسَمعته یَقُوْلُ من یسْتَغْن یُغْنِیه اللّٰه وَمَنْ یقنع یقنعه اللّٰه فَقُلْتُ فِیْ نَفسِی لَا جرم لَا اساله شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ سَلَمَة لم یسمع من اَبِیه قَالَه ابْن معِیْن وَغَیْرہ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا' جب قریظہ فتح ہوا' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ ادائیگی کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قناعت نصیب کرتا ہے''

(حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں:) تو میں نے سوچا کہ یہ ضروری ہے کہ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ابوسلمہ نامی راوی نے' اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے' یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1218 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ علی الْمِنبَر وَذکر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَن الْمَسْاَلَة الْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی والعلیا هِیَ المنفقة والسفلی هِیَ السائلة رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد اخْتلف علی اَیُّوْبَ عَن نَافِع فِیْ هٰذَا الحَدِیْث

قَالَ عبد الْوَارِث الْیَد الْعلیا المتعففة

وَقَالَ اَکْثَرهم عَن حَمَّاد بن یزِیْد عَن اَیُّوْبَ المنفقة وَقَالَ وَاحِد عَن حَمَّاد المتعففة

قَالَ الْخطابِیّ رِوَایَة من قَالَ المتعففة أشبه وَاَصَح فِی الْمَعْنی وَذٰلِكَ اَن ابْن عمر ذکر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذکر هٰذَا الْکَلَام وَهُوَ یذکر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَنْهَا فعطف الْکَلَام جزم علی سَبَبه الَّذِیْ خرج عَلَیْهِ وَعَلی مَا یطابقه فِیْ مَعْنَاهُ اَوْلی وَقد یتَوَهَّم کثِیر مِّنَ النَّاس اَن معنی الْعلیا اَن یَد الْمُعْطِی مستعلیة فَوق یَد الْاٰخِذ یجعلونه من علو الشَّیْء اِلٰی فَوق وَلَیْسَ ذٰلِكَ عِنْدِی بِالْوَجْهِ وَاِنَّمَا هُوَ من علا الْمجد وَالْکَرم یُرِید التعفف عَن الْمَسْاَلَة والترفع عَنْهَا انْتهی کَلَامه وَهُوَ حسن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر صدقہ کرنے' مانگنے سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے' یہ بات ارشاد فرمائی:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے' اور نیچے والا' مانگنے والا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: نافع سے ایوب کی نقل کردہ اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

عبدالوارث نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اوپر والا ہاتھ مانگنے سے بچنے والا ہے''۔

اکثر حضرات نے حماد بن یزید کے حوالے سے ایوب سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''خرچ کرنے والا ہے''۔

ایک راوی نے حماد بن یزید کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مانگنے سے بچنے والا ہے''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: جن حضرات نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''مانگنے سے بچنے والا ہے'' یہ زیادہ موزوں ہے' اور مفہوم کے اعتبار سے زیادہ درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام اس وقت ارشاد فرمایا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے' تو اب کلام کا عطف لازمی طور پر اس سبب پر ہوگا' جس پس منظر میں وہ کلام کیا گیا ہے' اور معنوی طور پر' جس کے ساتھ وہ مطابقت رکھتا ہے' بہت سے لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اوپر کے ہاتھ سے مراد دینے والا ہاتھ ہے' کیونکہ وہ بلند ہوتا ہے' اور لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے' تو انہوں نے چیز کے بلند ہونے کو' اوپر ہونا سمجھ لیا' حالانکہ میرے نزدیک یہ مفہوم نہیں ہے' میرے نزدیک یہ مفہوم' اس کی بلندی' بزرگی اور کرم کے اعتبار سے ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مانگنے سے بچنا تھی' اور اس سے دور رہنا تھی ...... علامہ خطابی کا کلام یہاں ختم ہو گیا' اور یہ بہت عمدہ کلام ہے۔

1219 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَیْدِی ثَلَاثَة فید اللّٰه الْعلیا وَید الْمُعْطِی الَّتِیْ تَلِیهَا وَید السَّائِل السُّفْلی اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة فاستعف عَن السُّؤَال وَعَن الْمَسْاَلَة مَا اسْتَطَعْت فَاِن اَعْطیت شَیْئًا اَوْ قَالَ خیرا فلیر عَلَیْك وابدأ بِمن تعول وارضخ من الْفضل وَلَا تلام علی الکفاف . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْغَالِب علی رُوَاتِهِ الثِّقَة وَرَوَاهُ الْحَاکِم وَصحح اِسْنَاده

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے' اور دینے والے کا ہاتھ' جو اس کے بعد کے مرتبے میں ہوتا ہے' اور مانگنے والے کا ہاتھ' قیامت کے دن تک نیچے رہے گا' تو تم مانگنے سے بچو! جہاں تک ہو سکے' تم مانگنے سے بچو! اگر تمہیں کوئی چیز دی جائے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی بھلائی دی جائے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہو) تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اُس پر خرچ کرنے سے آغاز کرو' جو تمہارے زیرِ کفالت ہیں' اور پھر جو اضافی مال ہو' اُسے دوسروں پر خرچ کرو' اور اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق' مال رکھنے پر ملامت نہیں کی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے زیادہ تر راویوں کی توثیق کی گئی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

1220 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَیْدِی ثَلَاثَة فید اللّٰه الْعلیا وَید الْمُعْطِی الَّتِیْ تَلِیهَا وَید السَّائِل السُّفْلی فاعط الْفضل وَلَا تعجز عَن نَفسك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اوپر والا ہے' اور دینے والے کا ہاتھ اُس کے بعد ہے' اور مانگنے والا کا ہاتھ نیچے والا ہوتا ہے' تو تم اضافی چیز دے دو! اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ ہونا (یعنی اپنی ضروریات کا خیال رکھنا)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1221 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى وابدأ بِمن تعول وَخير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى وَمَنْ يستعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يَسْتَغْنِ يغنه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اپنے زیر کفالت لوگوں سے آغاز کرو' اور بہترین صدقہ وہ ہے' جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بچا کے رکھتا ہے' اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1222 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُنَاسًا من الْاَنْصَار سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذا نفد مَا عِنْده قَالَ مَا يكون عِنْدِي من خير فَلَنْ ادخره عَنْكُمْ وَمَنْ استعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يَسْتَغْنِ يغنه اللّٰه وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا أعْطى اللّٰه اَحَدًا عَطاءٍ هُوَ خير لَهٗ وأوسع من الصَّبْر . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کردیا' انہوں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پھر عطا کردیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ بھی موجود تھا' وہ سب ختم ہوگیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو بھی بھلائی موجود ہوگی' وہ میں تم لوگوں سے بچا کر سنبھال کے نہیں رکھوں گا' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے بچا کے رکھتا ہے' جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں سے) بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص صبر اختیار کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کو' کوئی ایسی چیز عطیہ کے طور پر نہیں دی' جو اس شخص کے لئے صبر سے زیادہ بہتر ہو' اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1223 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجْزِي بِهٖ واحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن

شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب تک آپ چاہیں زندہ رہیں' لیکن آخر کار آپ نے مرنا ہے' اور جو عمل بھی آپ چاہیں وہ کرلیں' آپ کو اس کا بدلہ ملے گا' جس سے چاہیں آپ محبت رکھیں' آپ کو اس سے جدا ہونا پڑے گا' اور یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1224 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْغنی عَن کَثْرَة الْعرض وَلٰکِن الْغنی غنی النَّفس . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَالرَّاء هُوَ كل مَا يقتنى من الْمَال وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحالی' مال کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ خوشحالی دل کی خوشحالی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''العرض'' میں 'ع' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جسے مال کے طور پر آدمی رکھتا ہے۔

1225 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّی أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے' جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے' جو مستجاب نہ ہو''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1226 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَر اَتری کَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنی قلت نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أفترى قلَّة الْمَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ اِنَّمَا الْغنی غنی الْقلب والفقر فقر الْقلب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا کم ہونا غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشحالی' دل کا بے نیاز ہونا ہے' اور غربت' دل کا غریب ہونا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئے گی۔

1227 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْكِین الَّذِیْ ترده اللُّقْمَة وَاللُّقْمَتَان وَالتَّمْرَة وَالتَّمْرَتَان وَلٰكِن الْمِسْكِین الَّذِیْ لا یجد غنی یُغْنِیه وَلَا یفْطن لَهٗ فَیتَصَدَّق عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیسْاَل النَّاس . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسکین وہ نہیں ہوتا' جو ایک یا دو لقمے لے کر' یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس اتنی خوشحالی نہیں ہوتی' جو اسے لوگوں سے بے نیاز کرے' اور اس کی حالت سے بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ اسے صدقہ دیا جائے اور وہ اُٹھ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من اَسلم ورزق كفافا وقنعه اللّٰه بِمَا آتَاهُ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے اسلام قبول کیا' اسے بنیادی ضروریات کا رزق دیا گیا' اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے' اسے عطا کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر' اُسے قناعت نصیب کی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1229 - وَعَنْ فضَالة بن عبید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طُوْبٰی لمن هدی لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عیشه كفافا وقنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

الكفاف من الرزق مَا كفا عَن السُّؤَال مَعَ القناعة لَا یزِید علی قدر الْحَاجة

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی' اور اس کی زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوئیں اور اس نے قناعت اختیار کی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

رزق میں ''الکفاف'' سے مراد وہ چیز ہے' جس میں قناعت موجود ہو' اور آدمی مانگنے سے بچ جائے' اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔

1230 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْن آدم اِنَّك اَن تبذل

الْفضل خير لَكَ وَاَن تمسكه شَرّ لَكَ وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى
رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِرْمِذِي وَغَيرِهِمَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے ابن آدم! اضافی چیز کو اگر تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کردو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' اور اگر تم اسے روک کے رکھو تو یہ تمہارے لئے برا ہے' اور بنیادی ضرورتوں کے حوالے سے ملامت نہیں کی جائے گی' اور تم زیر کفالت پر خرچ کا آغاز کرو اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1231 - وَرُوِيَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والطمع فَإِنَّهُ هُوَ الْفقر وَاِيَّاكُمْ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لالچ سے بچ کے رہو! کیونکہ یہی غربت ہے' اور اس چیز سے بھی بچ کے رہو! جس کی وجہ سے عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1232 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني وأوجز فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْك بالاياس مِمَّا فِي أَيدي النَّاس وَإِيَّاك والطمع فَإِنَّهُ فقر حَاضر وَإِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کے پاس جو کچھ موجود ہے' تم اس سے ناامید رہنا اور لالچ سے بچ کے رہنا' کیونکہ یہ موجود رہنے والا فقر ہے' اور ایسی چیز سے بچ کے رہنا' جس کا عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1233 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القناعة كنز لَا يفنى
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَرَفعه غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قناعت' ایک ایسا خزانہ ہے' جو ختم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے اور اس کا ''مرفوع'' ہونا غریب ہے۔

1234 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحصن الخطمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح آمنا فِیْ سربه معافی فِیْ بدنه عِنْده قوت يَوْمه فَكَاَنَّمَا حيزت لَهُ الدُّنْيَا بحذافيرها

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ـ فِیْ سربه بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة اَی فِیْ نفسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن محصن خطمی رٹائٹؤ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ (یا جس شخص کی حالت یہ ہو) کہ اپنے نفس کے اعتبار سے وہ امن میں ہو(یعنی اُسے کوئی پریشانی نہ ہو) اور جسمانی اعتبار سے وہ عافیت میں ہو(یعنی کوئی بیماری لاحق نہ ہو) اور اس کے پاس' اُس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لئے' دنیا اپنی تمام تر خوبیوں سمیت سمیٹ دی گئی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

''سربہ'' میں' س' پر زیر ہے' اور اس سے مراد اُس کا نفس ہے۔

1235 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَنْصَار اَتَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ أما فِیْ بَيْتك شَیْءٍ قَالَ بلٰی ـ حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه وَقعْب نشرب فِيْهِ من المَاء

قَالَ ائْتِنِیْ بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ من يَشْتَرِی هٰذَيْنِ

قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يزِيْد على دِرْهَم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاه وَأخذ الدرهمين فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِیّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَاما فانبذه اِلٰی اَهْلك واشتر بِالْاٰخرِ قدومًا فائتنی بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشد فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا أرينك خَمْسَة عشر يَوْمًا فَفعل فجَاء وَقد أصَاب عشرَة دَرَاهِمْ فَاشْترى بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير لَّك من اَن تَجِیْءِ الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِیْ وَجهك يَوْم الْقِيَامَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تصلح اِلَّا لثلاث لِذِیْ فقر مدقع اَوْ لِذِیْ غرم مفظع اَوْ لِذِیْ دم موجع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِیّ بِطُوْلِه وَاللَّفْظ لاَبِیْ دَاوُد وَأخرج التِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ مِنْهُ قصَّة بيع الْقدح فَقَط وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِيْثٌ حسن

الحلس بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة وَسُكُون اللَّام وبالسين الْمُهْملَة هُوَ كسَاء غليظ يكون على ظهر الْبَعِير وَسمی بِهٖ غَيْره مِمَّا يداس ويمتهن من الْأَكْسِية وَنَحْوِهَا الْفقر المدقع بِضَم الْمِيم وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة

حديث 1234: صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر الإخبار عن طيب الله جل وعلا عيشه في هذه الدنيا' حديث: 672 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1853 مسند الشهاب القضاعي - من أصبح معافى في بدنه آمنا في سربه عنده قوت يومه' حديث: 511 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 9944 حلية الأولياء - إبراهيم بن أبي عبلة' حديث: 7305

وَكسر الْقَاف هُوَ الشَّدِيد الملصق صَاحبه بالدقعة وَهِي الأَرْض الَّتِي لَا نَبَات بهَا

وَالْغُرْم بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء هُوَ مَا يلْزم اَدَاؤُهُ تكلفا لَا فِي مُقَابلَة عوض

والمفظع بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْفَاء وَكسر الظَّاء الْمُعْجَمَة هُوَ الشَّدِيد الشنيع

وَذُو الدَّم الموجع هُوَ الَّذِي يتَحَمَّل دِيَة عَن قَرِيبه اَوْ حميمه اَوْ نسيبه الْقَاتِل يَدْفَعهَا اِلَى اَوْلِيَاء الْمَقْتُول

وَلَوْ لم يفعل قتل قَرِيبه اَوْ حميمه الَّذِي يتوجع لقَتله

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگی' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں' اور کچھ حصہ نیچے بچھا لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے' جس میں ہم پانی پی لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے کر آؤ! وہ شخص ان دونوں چیزوں کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا' نبی اکرم ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑیں اور فرمایا: کون شخص یہ دو چیزیں مجھ سے خریدے گا؟ ایک صاحب نے کہا: میں یہ دونوں چیزیں ایک درہم کے عوض میں خرید لوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ دریافت کیا: کون شخص ایک درہم سے زیادہ دے گا؟ تو ایک صاحب بولے: میں دو درہم کے عوض میں یہ دونوں چیزیں خرید لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اس کو دیں' وہ دو درہم وصول کر کے اس انصاری کو دیے اور فرمایا: ان دونوں میں سے ایک کے ذریعے تم اناج خریدو! وہ اپنے گھر والوں کے سپرد کرو اور دوسرے کے ذریعے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ' وہ کلہاڑی لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی لگائی' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرو' اور اب میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں' اس شخص نے ایسا ہی کیا' پھر وہ شخص آیا' تو اس نے دس درہم کما لیے ہوئے تھے' اس میں سے کچھ درہم کے ذریعے اس نے کپڑے خریدے تھے اور کچھ کے ذریعے اناج خریدا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آتے' اور تمہارے چہرے پر مانگنے کی وجہ سے داغ لگا ہوا ہوتا' مانگنا صرف تین قسم کے آدمیوں کے لئے درست ہے' ایسی غربت جو آدمی کو زمین کے ساتھ لگا دے' ایسی ادائیگی' جو انتہائی مشکل ہو' یا کسی قریبی عزیز کی (طرف سے) دیت ادا کرنی ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام بیہقی نے' طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی اور امام نسائی نے' اس میں سے پیالہ فروخت کرنے کا قصہ ذکر کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ'' الحلس ''اس میں 'ح' پر زیر ہے' اور 'ل' ساکن ہے' اس کے بعد 'س' ہے' اس سے مراد موٹی چادر ہے' جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے' اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ دیگر چادروں کے مقابلے میں' یہ زیادہ موٹی ہوتی ہے۔

لفظ'' المدقع ''اس میں 'م' پر پیش' ہے' 'د' ساکن ہے' 'ق' پر زیر ہے' اس سے مراد شدید ہونا ہے' جو آدمی کو زمین کے ساتھ ملا دے' ایسی زمین جہاں کوئی نباتات نہیں ہوتی ہیں۔

لفظ ''الغرم '' اس میں 'غ' پر 'پیش' ہے 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد کسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو تکلف کے طور پر ہو' جو کسی چیز کے مقابلے یا عوض میں نہ ہو۔

لفظ ''المفظع ''میں 'م' پر 'پیش' ہے' اور 'ف' ساکن ہے' اور 'ظ' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد زبردست اور شنیع ہے۔

لفظ ''ذوالدم الموجع ''اس سے مراد دیت کی ادائیگی لازم ہونا ہے' جو کسی قریبی عزیز' یا دوست' یا ساتھی کی طرف سے ہو' جس نے قتل کیا ہو' اور وہ ادائیگی مقتول کے ورثاء کو کرنی ہو' اور اگر وہ آدمی ایسا نہیں کرتا' تو اس کا وہ قریبی عزیز' یا دوست' جس نے قتل کیا تھا' وہ قتل ہو جائے گا۔

1236 - وَعَنِ الزبير بن الْعَوام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يَأْخذ اَحَدُكُمْ احبله فَيَأْتِيَ بحزمة من حطب على ظَهره فيبيعها فيكف بهَا وَجهه خير لَهُ من اَن يسْأَل النَّاس اَعْطوهُ ام منعُوهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی ایک شخص' اپنی رسی پکڑ کر اس کے ذریعے اپنی لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر' اسے اپنی پشت پر لاد کر' اسے فروخت کر دے' اور اس کے ذریعے اپنے چہرے کو محفوظ رکھے' یہ اس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے' کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے' اور لوگ اسے دیں' یا نہ دیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1237 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يحتطب اَحَدُكُمْ حزمة على ظَهره خير لَهُ من اَن يسْأَل اَحَدًا فيعطيه اَوْ يمنعهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے' یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے اور دوسرا شخص اُسے کچھ دے' یا نہ دے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1238 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معد يكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أكل اَحد طَعَاما خيرا من اَن يَأْكُل من عمل يَده وَإِن نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَأْكُل من عمل يَده ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص' اس سے زیادہ بہتر کھانا نہیں کھاتا' جو کھانا وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے' اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (اس کمائی کے ذریعے) کھاتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5 - ترغیب من نزلت بِهٖ فاقة اَوْ حَاجَة اَن ینزلها بِاللّٰہِ تَعَالٰی

باب: جس شخص کوفاقہ' یا حاجت لاحق ہو' وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے' اِس بارے میں ترغیبی روایات

1239 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰهِ فیوشك اللّٰه لَهٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح ثَابت وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ أرسل اللّٰه لَهٗ بالغنی اِمَّا بِمَوْت عَاجل اَوْ غنی آجل یُوشك اَی یسْرع وزنا وَمعنی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو فاقہ لاحق ہو' اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو اس شخص کا فاقہ ختم نہیں ہوگا' اور جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر' اس کو رزق عطا کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح اور ثابت ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف خوشحالی بھیج دے گا' جو موت کی شکل میں جلدی ہوگی' یا خوشحالی کی شکل میں ذرا دیر سے ہوگی''۔

لفظ ''یوشک'' وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ ''یسرع'' (جلدی ہونے) کے معنی میں ہے۔

1240 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جَاعَ اَوْ احْتَاجَ فکتمه النَّاس وأفضی بِهٖ اِلَی اللّٰه تَعَالٰی کَانَ حَقًّا علی اللّٰه اَن یفتح لَهٗ قوت سنة من حَلَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھوکا ہو' یا محتاج ہو اور لوگوں سے اس چیز کو چھپائے' اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ حلال طریقے سے اُس کی سال بھر کی خوراک اُس کے لئے کھول دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِیب من اَخذ مَا دفع من غیر طیب نفس الْمُعْطِی

باب: جب دینے والے کی خوشی کے بغیر' کوئی چیز مل رہی ہو' اُس چیز کو حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1241 - عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْمَال خضرَة حلوة فَمَنْ

اعطیناہ مِنھَا شَیْئًا بِطِیب نفس منا وَحسن طعمۃ مِنْہُ من غیر شَرہ نفس بورک لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اعطیناہ مِنھَا شَیْئًا بِغَیْر طیب نفس منا وَحسن طعمۃ مِنْہُ وشرہ نفس کَانَ غیر مبارک لَہٗ فِیْہِ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وروی اَحْمد وَالْبَزَّار مِنْہُ الشّطْر الآخیر بِنَحْوِہٖ بِاِسْنَادٍ حسن

الشرہ بشین مُعْجمَۃ محرکا ھُوَ الْحِرْص

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جسے ہم اس میں سے' کوئی چیز اپنی خوشی سے دیں' اور اس کی طرف سے لالچ نہ ہو' جو اس کے نفس کے شر کے بغیر ہو' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے ہم کوئی چیز اپنی طرف سے ناپسندیدگی کے ساتھ دیں' اور اس کی طرف سے بھی لینے میں اچھائی نہ ہو' اور اس کے نفس کی خرابی ہو' تو اس چیز میں' اس شخص کے لئے برکت نہیں رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''الشرۃ'' میں 'ش' ہے جس پر حرکت موجود ہے' اس سے مراد لالچ ہے۔

1242 - وَعَنْ مُعَاوِیَۃ بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي الْمَسْاَلَۃ فَوَاللّٰہِ لَا یسالنی اَحَد مِنْکُمْ شَیْئًا فَتخرج لَہٗ مَسْاَلته منی شَیْئًا وَاَنا لَہٗ کَارِہ فیبارک لَہٗ فِیْمَا اَعْطیتہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگتے ہوئے لپٹ ہی نہ جایا کرو! اللہ کی قسم! تم میں کوئی شخص مجھ سے کوئی چیز مانگے گا' اور پھر اس کی مانگی ہوئی چیز میری طرف سے اس کو مل جائے' جبکہ مجھے یہ بات پسند نہ ہو' تو میں نے جو کچھ اسے دیا ہو گا' اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہو گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1243 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم قَالَ وَسَمِعت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن فَمَنْ اَعْطیتہ عَن طیب نفس فمبارک لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَعْطیتہ عَن مَسْاَلَۃ وشرہ نفس کَانَ کَالَّذِی یَاْکُل وَلَا یشبع لَا تلحفوا اَی لَا تلحوا فِی الْمَسْاَلَۃ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں خزانے کا نگران ہوں' جسے میں کوئی چیز اپنی خوشی کے ساتھ دوں گا' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے میں مانگنے کی وجہ سے کوئی چیز دے دوں گا' اور اس کے لالچ کی وجہ سے دوں گا' تو اس شخص کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا''۔

لفظ ''لا تلحفوا'' یعنی تم مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو۔

1244 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِی

الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّهُ من يستخرج منا شَيْئًا بهَا لم يُبَارك لَهُ فِيهِ . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو! کیونکہ جس شخص کے لئے' ہماری طرف سے زبردستی کوئی مال نکلے گا' اس شخص کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1245 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل يأتيني فيسألني فَاُعْطِيه فَينْطَلق وَمَا يحمل فِيْ حضنه اِلَّا النَّار . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور وہ (چیز) میں اسے دے دیتا ہوں' اور پھر وہ (شخص) چلا جاتا ہے' تو اس نے اپنی جھولی میں' صرف آگ اٹھائی ہوئی ہوتی ہے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1246 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم ذَهَبا اِذْ اَتَاهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ قَالَ زِدْنِيْ فزاده ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولى مُدبرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني الرجل فيسألني فَاُعْطِيه ثُمَّ يسألني فَاُعْطِيه ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولى مُدبرا وَقد جعل فِيْ ثَوْبه نَارا اِذا انْقَلب اِلٰى اَهله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم کررہے تھے' اسی دوران ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ! مجھے دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دے دیا' اس نے عرض کی: مجھے مزید دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید دے دیا' ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور میں اسے دے دیتا ہوں' وہ مجھ سے پھر مانگتا ہے' میں اسے دے دیتا ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے' پھر وہ چلا جاتا ہے' جبکہ اس نے اپنے کپڑے میں آگ رکھی ہوئی ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کی واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1247 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْت فلَانا يشْكر يذكر اَنَّك اَعْطيته دينارين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِن فلَانا قد اَعْطيته مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْمِائَة فَمَا شكره وَمَا يَقُوْله اِن اَحَدُكُمْ ليخرج من عِنْدِي بحاجته متأبطها وَمَا هِيَ اِلَّا النَّارقَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطهم قَالَ يأبون اِلَّا اَن يَسْاَلُوْنِيْ ويأبى اللّٰه لي الْبُخل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْث اَبِيْ سعيد وَتقدم

متأبطها اَي جاعلها تَحت اِبطه

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے فلاں شخص کو ملاحظہ کیا؟ کہ وہ شکر گزار ہو رہا تھا' اور یہ بات ذکر کر رہا تھا کہ آپ نے اس کو دو دینار دیے ہیں' (یا کچھ دینار دیے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن فلاں شخص کو' تو میں نے دس سے لے کر ایک سو تک کے' درمیان میں دینار دیے ہیں' تو اس نے کس بات کا شکریہ ادا کیا؟ اور اس نے کیا بات کہی؟ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) ایک شخص اپنی ضرورت کی چیز لے' اپنی بغل میں رکھ کر' میرے پاس سے نکلتا ہے' اور وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ اُن کو دیتے کیوں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ ''متابطھا'' یعنی وہ اسے بغل کے نیچے رکھ لیتا ہے۔

ترغيب من جاءَهُ شَيْءٌ من غير مَسْألَة وَلَا اِشراف نفس فِيْ قبوله سِيمَا اِن كَانَ مُحْتَاجا وَالنَّهْي عَنْ رده وَاِن كَانَ غَنِيا عَنْهُ

باب: جس شخص کے پاس مانگے' بغیر کوئی چیز آ رہی ہو' اور اس کے لالچ کے بغیر آ رہی ہو' تو اسے قبول کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص اس وقت' جب آدمی اس چیز کا محتاج بھی ہو' اور اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اُس سے بے نیاز ہو

1248 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطيني الْعَطَاءِ فَاَقُوْل اَعْطه من هُوَ اِلَيْهِ أفقر مني . قَالَ فَقَالَ خُذْهُ اِذا جَاءَ كَ من هٰذَا الْمَال شَيْءٌ وَّاَنْت غير مشرف وَلَا سَائل فَخذه فتموله فَاِن شِئْت كُله وَاِن شِئْت تصدق بِه وَمَا لَا فَلَا تتبعه نَفسك

قَالَ سَالم بن عبد اللّٰه فلاجل ذٰلِكَ كَانَ عبد اللّٰه لَا يسْأَل اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يرد شَيْئًا اُعْطِيه رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی چیز دی' تو میں نے عرض کی: یہ آپ اُسے دیدیں' جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے وصول کرلو! جب تمہارے پاس یہ مال آئے' اور تم اس کی طرف دیکھ بھی نہ رہے ہو' اور تم اس کا لالچ بھی نہ رکھتے ہو' تو تم اسے وصول کر کے اپنے مال میں شامل کرو' پھر خواہ تم اسے کھاؤ' خواہ تم اسے صدقہ کر دو' لیکن جو ایسا نہ ہو (یعنی جس کا لالچ ہو' یا جو مانگ کر مل رہا ہو) تم اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لے جاؤ''۔

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کوئی چیز مانگتے نہیں تھے اور جب انہیں کوئی چیز دی جاتی تھی تو وہ اسے واپس نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1249 - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرسل اِلٰى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بعطاء فرده عمر فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم رَددته فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ أخبرتنا اَن خيرا لاحدنا اَن لَا يَاْخُذَ مِنْ اَحد شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَة فَاَمَّا مَا كَانَ عَنْ غير مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق يرزقكه اللّٰه فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اما وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا اَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلَا ياتيني شَيْءٌ من غير مَسْاَلَة اِلَّا اَخذته

رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ زيد بن أسلم عَنْ اَبِيه قَالَ سَمِعت عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَذكر بِنَحْوِهٖ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ ادائیگی بھجوائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دی نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے یہ کیوں واپس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی ہے؟ ہم میں بہتر وہ شخص ہے جو کسی دوسرے سے کوئی چیز نہیں لیتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مانگنے کی صورت میں ہے جب مانگے بغیر ہو تو یہ وہ رزق ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا گیا ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اب میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور جب بھی مانگے بغیر کوئی چیز میرے پاس آئے گی تو میں وہ وصول کر لوں گا"۔

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ روایت امام بیہقی نے زید بن اسلم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1250 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطب اَن عبد اللّٰه بن عَامر بعث اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَفَقَة وَكِسْوَة فَقَالَت للرسول اَي بني لَا اقبل من اَحد شَيْئًا فَلَمَّا خرج الرَّسُوْل قَالَت رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرَدُّوْهُ قَالَت اِنِّي ذكرت شَيْئًا قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة من اَعْطَاك عَطاءٍ من غير مَسْاَلَة فاقبليه فَاِنَّمَا هُوَ رزق عرضه اللّٰه اِلَيْك . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات لٰكِن قد قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد يَعْنِي الْبُخَارِيّ لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدثنِي من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَاَما عَائِشَة فَقَالَ اَبُوْ حَاتِم الْمطلب لم يدْرك عَائِشَة

وَقَالَ اَبُوْ زرعة ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة فَاِن كَانَ الْمطلب سمع من عَائِشَة فالاِسناد مُتَّصِل وَاِلَّا فالرسول اِلَيْهَا لم يسم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ مطلب بن عبداللہ نے 'سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ خرچ اور لباس بھجوائے' تو انہوں نے قاصد سے کہا: اے میرے بیٹے! میں ان میں سے کچھ بھی قبول نہیں کروں گی' جب وہ قاصد واپس چلا گیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ! لوگ اسے واپس لے کر آئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! جو شخص مانگے' بغیر تمہیں کچھ دیدے' تو تم اسے قبول کرلو' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے راوی ثقہ ہیں' تاہم امام ترمذی نے یہ بات بیان کی ہے: امام محمد (یعنی امام بخاری) فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' کسی سے بھی سماع نہیں کیا ہے' صرف ایک روایت ہے' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں ''مطلب'' کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے' سماع کا علم نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' یا شاید سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: مطلب نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راوی ہے' مجھے یہ امید ہے کہ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا' اگر تو مطلب نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے' تو پھر اس کی سند متصل ہوگی' ورنہ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جانے والے قاصد کا نام بیان نہیں کیا گیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1251 - وَعَنْ وَاصل بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد قلت لي اِن خيرا لَك اَن لَا تسْاَل اَحَدًا مِنَ النَّاس شَيْئًا

قَالَ اِنَّمَا ذَاك اَن تسْاَل . وَمَا آتاك اللّٰه من غير . مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق رزقكه الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت واصل بن حطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' یہ کہ تم لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس صورت میں ہے' جب تم نے کچھ مانگنا ہو' لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ تمہیں مانگے بغیر عطا کردے' تو یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1252 - وَعَنْ خَالِد بن عَلِيّ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغه عَن اَخِيه مَعْرُوْف من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فليقبله وَلَا يردهُ فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه عَزَّ

وَجَلَّ اِلَيْهِ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت خالد بن علی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی ملے (یعنی رقم وغیرہ وصول ہو) تو اُسے اسکو قبول کر لینا چاہیے اور اسے واپس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی طرف بھجوایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے نقل کر کے یہ فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1253 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه شَيْئًا من هٰذَا الْمَال من غير اَن يسْاَله فليقبله فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه اِلَيْهِ . وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس مال میں سے کچھ مانگے بغیر دیدے تو آدمی کو اسے قبول کر لینا چاہیے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بھجوایا ہے''۔

اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1254 - وَعَنْ عَابِد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عرض لَهُ من هٰذَا الرزق شَيْءٌ من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشْرَاف نفس فليتوسع بِهِ فِيْ رزقه فَاِن كَانَ غَنِيا فليوجهه اِلَى من هُوَ اَحْوج اِلَيْهِ مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد جيد قوى

قَالَ عبد اللّٰه بن اَحْمد بن حَنْبَل رَحِمَهُ اللّٰهُ سَاَلت اَبِيْ مَا الاستشراف قَالَ تَقول فِيْ نَفسك سيبعث اِلَيّ فلَان سيصلني فلَان

❀❀ حضرت عابد بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے سامنے اس رزق میں سے کوئی چیز مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر پیش کی جائے تو اسے اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت اختیار کرنی چاہیے اگر آدمی خوشحال ہو تو پھر وہ اس مال کو اس شخص کو آگے دیدے جو اس مال کا اس سے زیادہ ضرورت مند ہو''۔ یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: ''استشراف'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ تم سوچو کہ عنقریب فلاں بھجوادے گا عنقریب فلاں شخص مجھے ملے گا (اور مجھے مال دے گا)۔

1255 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمُعْطِي من سَعَة بِاَفْضَل من الْاٰخِذ اِذا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گنجائش رکھنے والا' دینے والا شخص' لینے والے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا' جبکہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1256 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِىْ يُعْطِى بسعة باعظم اجرا من الَّذِىْ يقبل اِذا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِى الضُّعَفَاء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جس نے گنجائش ہونے کی وجہ سے کچھ دیا ہو' وہ اجر کے اعتبار سے اس شخص سے بڑھ کر نہیں ہے' جس نے اُسے لیا ہو' جبکہ وہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

ترهيب السَّائِل اَن يسْاَل بِوَجْه اللّٰه غير الْجَنَّة وترهيب المسؤول بِوَجْه اللّٰه اَن يمْنَع

باب: اللہ کے نام پر' جنت کے علاوہ کچھ اور مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات

جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو' اس کے نہ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1257 - عَنْ اَبِىْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه ثُمَّ منع سائله مَا لم يسْاَل هجرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح اِلَّا شَيْخه يحيى بن عُثْمَان بن صَالح وَهُوَ ثِقَة وَفِيْهِ كَلَام هجرا بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِيم اَى مَا لم يسْاَل أمرا قبيحا لَا يَلِيق

وَيحْتَمل اَنه اَرَادَ مَا لم يسْاَل سؤالا قبيحا بِكَلَام قَبِيح

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص بھی معلون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے' اور پھر وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے' جبکہ مانگنے والے نے کسی نامناسب چیز کو نہ مانگا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد یحییٰ بن صالح کا معاملہ مختلف ہے' وہ ثقہ ہیں' لیکن ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

لفظ ''ہجر'' میں 'ہ' پر پیش ہے پھر 'ج' پر پیش ہے' یعنی جبکہ اس نے کوئی ایسی چیز نہ مانگی ہو' جو قبیح ہو اور مناسب نہ ہو' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو: جبکہ اس نے قبیح کلام کے ذریعے' کوئی قبیح چیز نہ مانگی ہو''۔

1258 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فاعيذوه وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ وَمَنْ دعَاكُمْ فاجيبوه وَمَنْ صنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فكافئوه فَاِن لم تجدوا مَا تكافئوه فَادعوا لَهُ حَتّٰى تروا اَنكُمْ قد كافأتموه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اسے پناہ دے دو' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے' اسے دیدو' جو شخص تمہیں دعوت پر بلائے اس کی دعوت کو قبول کرو' جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تم اسے اس کا بدلہ دو' اور اگر تمہیں' اس کا بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' تو تم اس کے حق میں دعا کرو' اتنی دعا کرو کہ تمہیں محسوس ہو کہ اب تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1259 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة مولى رِفَاعَة عَنْ رَافِع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَمنع سائله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ ابوعبیدہ' جو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' انہوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص ملعون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو اور وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1260 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُمْ بشر النَّاس رَجل يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ آخر حَدِيْثٍ يَاْتِيْ فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو اور وہ کچھ بھی نہ دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جو ایک حدیث کا آخری حصہ ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں' آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1261 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُمْ بشر الْبَرِيَّة قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ الَّذِيْ يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث 1258: سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب عطية من سأل بالله - حديث: 1437 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله عز وجل - حديث: 2533 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله - حديث: 2319 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2185 الأدب المفرد للبخاري - باب من صنع إليه معروف فليكافئه حديث: 219

''کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا گیا ہو اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

1262 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا احدثكُمْ عَن الْخضر قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ بَيْنَمَا هُوَ ذَات يَوْم يمشي فِيْ سوق بني اِسْرَائِيل ابصره رجل مكَاتب فَقَالَ تصدق عَلَيّ بَارك اللّٰه فِيك فَقَالَ الْخضر آمنت بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه من اَمر يكون مَا عِنْدِى شَيْءٍ اعطيكه فَقَالَ الْمِسْكِين اَسأَلك بِوَجْه اللّٰه لما تَصَدَّقت عَلَيّ فَاِنِّيْ نظرت السماحة فِيْ وَجهك ورجوت الْبركَة عنْدك فَقَالَ الْخضر آمنت بِاللّٰهِ مَا عِنْدِى شَيْءٍ اعطيكه اِلَّا اَن تاخذني فتبيعني فَقَالَ الْمِسْكِين وَهل يَسْتَقِيم هٰذَا قَالَ نَعَمْ اَقُوْل لقد سَاَلتنِيْ بِاَمْر عَظِيم اما اِنِّيْ لَا اخيبك بِوَجْه رَبِّي بعني

قَالَ فقدمه اِلَى السُّوق فَبَاعَهُ باربع مائَة دِرْهَم فَمَكث عِنْد الْمُشْتَرِى زَمَانا لَا يَسْتَعْمِلهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اشتريتني التمَاس خير عِنْدِى فاوصني بِعَمَل

قَالَ اكره اَن اشق عَلَيْك اِنَّك شيخ كَبِير ضَعِيف قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ قُم فانقل هٰذِهِ الْحِجَارَة وَكَانَ لَا ينقلها دون سِتَّة نفر فِيْ يَوْم فَخرج الرجل لبَعض حَاجته ثُمَّ انْصَرف وَقد نقل الْحِجَارَة فِيْ سَاعَة

قَالَ اَحْسَنت وأجملت واطقت مَا لم ارك تُطِيقهُ

قَالَ ثُمَّ عرض للرجل سفر فَقَالَ اِنِّيْ احسبك اَمينا فَاخْلُفْنِي فِيْ اَهلِي وَمَالِي خلَافَة حَسَنَة

قَالَ وأوصني بِعَمَل

قَالَ اِنِّيْ اكره اَن اشق عَلَيْك قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ فَاضْرب من اللَّبن لبيتي حَتّٰى اقدم عَلَيْك

قَالَ فَمر الرجل لسفره قَالَ فَرجع الرجل وَقد شيد بناءه قَالَ اَسأَلك بِوَجْه اللّٰه مَا سببك وَمَا اَمرك قَالَ سَاَلتنِيْ بِوَجْه اللّٰه وَوجه اللّٰه اوقعني فِيْ هٰذِهِ الْعُبُودِيَّة فَقَالَ الْخضر سأخبرك من اَنا اَنا الْخضر الَّذِيْ سَمِعت بِهِ سَاَلنِي مِسْكين صَدَقَة فَلَمْ يكن عِنْدِى شَيْءٍ اعطيه فَسَاَلنِيْ بِوَجْه اللّٰه فأمكنته من رقبتي فباعني وأخبرك اَنه من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَرد سائله وَهُوَ يقدر وقف يَوْم الْقِيَامَة جلدَة وَلَا لحم لَهُ يتقعقع فَقَالَ الرجل آمنت بِاللّٰهِ شققت عَلَيْك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَلَمْ اعلم

قَالَ لَا بَاس اَحْسَنت واتقنت فَقَالَ الرجل بِاَبِيْ اَنْت وَامي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احكم فِيْ اَهلِي بِمَا شِئْت اَوْ اختر فأخلي سَبِيلك

قَالَ اَحَبَّ اَنْ تخلی سبیلی فاعبد رَبِّی فخلی سَبیله فَقَالَ الْخضر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْثقنی فِی الْعُبُوْدِیَّة ثُمَّ نجانی مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَغَیْر الطَّبَرَانِیّ وَحسن بعض مَشَایخنَا اِسْنَاده وَفِیْهِ بعد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کو ''خضر'' کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض : کی جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ وہ بنی اسرائیل کے بازار میں پیدل چلتے ہوئے جا رہے تھے ایک مکاتب غلام نے انہیں دیکھا اور بولا: آپ مجھے صدقہ کے طور پر کچھ دیجئے! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت نصیب کرے گا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے' وہی ہوتا ہے' میرے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے' اس نے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں' اور آپ سے اللہ کے نام پر مانگا ہے' کہ آپ مجھے صدقے کے طور پر کچھ دیجئے' کیونکہ میں نے آپ کے چہرہ پر مہربانی کے آثار دیکھے ہیں' اور میں آپ کے پاس سے برکت کی امید رکھتا ہوں کہ (آپ مجھے کچھ دیدیں گے) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں' میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جو میں تمہیں دوں' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم مجھے پکڑو اور مجھے فروخت کردو اس مسکین نے کہا: کیا یہ ٹھیک ہوگا؟ حضرت خضر نے کہا: جی ہاں! میں یہ سوچتا ہوں کہ تم نے ایک عظیم ذات کے حوالے سے مجھ سے مانگا ہے' تو میں اپنے پروردگار کے نام پر تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کروں گا' تم مجھے فروخت کردو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص انہیں لے کر بازار گیا' اور چار درہم کے عوض میں' انہیں فروخت کر دیا' وہ ایک طویل عرصہ تک خریدار کے پاس رہے' اس خریدار نے ان سے کوئی کام نہیں لیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھے اس لئے خریدا ہے' تاکہ میرے پاس سے کوئی بھلائی حاصل کرو' تو تم مجھے کوئی کام کرنے کا کہو' اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' آپ بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر اٹھیں اور اس پتھر کو منتقل کر دیں' حالانکہ وہ ایسا پتھر تھا' جسے چھ آدمی مل کر ایک دن میں دوسری جگہ منتقل کر سکتے تھے' وہ شخص کسی کام سے گیا' جب وہ واپس آیا تو اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام ایک گھڑی میں' اسے دوسری جگہ منتقل کر چکے تھے' اس شخص نے کہا: آپ نے اچھا اور عمدہ کام کیا ہے' اور ایسی طاقت کا اظہار کیا ہے' جو میں نہیں سمجھتا تھا کہ آپ میں اتنی طاقت ہوگی' پھر اس شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہوا تو اس نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک امین آدمی ہیں' تو آپ میری غیر موجودگی میں' میرے گھر والوں اور میرے مال کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کیجئے گا' تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم مجھے کوئی کام کرنے کا بھی کہہ دو! اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر آپ میرے گھر کے لئے اینٹیں بناتے رہیں' جب تک میں واپس نہیں آجاتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ شخص سفر پر چلا گیا' جب وہ شخص واپس آیا' تو حضرت خضر علیہ السلام عمارت تعمیر کر چکے تھے' اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے' اور آپ کا معاملہ کیا ہے؟ (یعنی آپ کون ہیں' اور اتنا کام کیسے کرلیا ہے؟) تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کیا ہے' حالانکہ اللہ کے نام نے ہی مجھے اس طرح غلام بنایا ہے' پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں تمہیں بتاتا ہوں' میں وہ خضر ہوں' جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہوگا' ایک مسکین

نے مجھ سے صدقہ کرنے کیلئے کہا' میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی' جو میں اسے دیتا' اس نے مجھ سے اللہ کے نام پر مانگا تھا' تو میں نے اپنا آپ اس کے حوالے کردیا' تو اس نے مجھے فروخت کردیا' میں تمہیں یہ بات بتاتا ہوں' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے اور جو مانگنے والے کو (کچھ دیے بغیر) لوٹادے' حالانکہ وہ دینے کی قدرت رکھتا ہو' تو قیامت کے دن اسے ایسی حالت میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس کے جسم پر صرف کھال ہوگی' گوشت نہیں ہوگا اور وہ حرکت کررہا ہوگا' تو اس شخص نے کہا: میں اللہ پر ایمان لایا' اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو مشقت کا شکار کیا' لیکن لاعلمی میں کیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے' تم نے اچھا کیا اور مجھ پر بھروسہ بھی کیا' اس شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میرے گھر والوں کے بارے میں مجھے جو چاہیں حکم دیں' یا پھر اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو' تاکہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں' تو اس شخص نے انہیں چھوڑ دیا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے غلام بنا کر پابند کروایا' اور پھر مجھے اس چیز سے نجات دے دی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام طبرانی کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' لیکن یہ بعید از امکان ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ والحث عَلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ جهد الْمقل وَمَنْ تصدق بِمَا لَا يجب

باب: صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز اس کی ترغیب دینا اور جس شخص کے پاس مال کم ہو' اُس کا (صدقہ کرنا) اور جو شخص کوئی ایسا صدقہ کرے' جو لازم نہ ہو' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

1263 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تصدق بعدل تَمْرَة من كسب طيب وَلَا يقبل الله اِلَّا الطّيب فَاِن الله يقبلهَا بِيَمِينِه ثُمَّ يُرَبِّيهَا لصَاحِبهَا كَمَا يُربى اَحَدُكُم فلوه حَتّٰى تكون مثل الْجَبَل . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور جتنی چیز صدقہ کرے گا' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اس (صدقہ) کرنے والے کے لئے اُسے بڑھاتا رہتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ (وہ کھجور' جو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی) وہ پہاڑ کی مانند ہوجاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' نسائی' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1264 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِن الْعَبْد اِذا تصدق من طيب تقبلهَا اللّٰه مِنْهُ وَاَخذهَا بِيَمِينِه فرباها كَمَا يُربى اَحَدُكُم مهره اَوْ فَصِيله وَاِن الرجل ليتصدق باللقمة فتربو فِيْ يَد اللّٰه اَوْ قَالَ فِيْ كف اللّٰه حَتّٰى تكون

مثل الجَبل فتصدقوا

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی بندہ پاکیزہ چیز میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست قدرت میں لے کر اسے پالنا پوسنا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو''۔

1265 - وَفِیْ رِوَایَةٍ صَحِیْحَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه يقبل الصَّدَقَة ويأخذها بيَمِينِهٖ فيربيها لاحدكم كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ مهره حَتّٰى اِن اللُّقْمَة لتصير مثل اُحد وتصديق ذٰلِكَ فِیْ كتاب اللّٰه (الم يعلموا اَن اللّٰه هُوَ يقبل التَّوْبَة عَن عباده وَيَأخُذ الصَّدَقَات) التوبة ويمحق اللّٰه الرِّبَا ويربى الصَّدَقَات البقرة . وَرَوَاهُ مَالك بنَحْوِ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیْ هٰذِهٖ عَنْ سَعِيْدِ بن يسَار مُرْسلا لم يذكر اَبَا هُرَيْرَة

امام ترمذی کی ایک ''صحیح'' روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ ایک لقمہ اُحد پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے''

اس کی تصدیق' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور صدقات وصول کرتا ہے''

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے' اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' انہوں نے اسے سعید بن یسار کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

1266 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ليربى لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ فلوه اَوْ فَصِيله حَتّٰى تكون مثل اُحد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ الفلو بِفَتْح الْفَاء وَضم اللَّام وَتَشْدِيد الْوَاو هُوَ الْمهْر اَوَّل مَا يُولد . والفصيل ولد النَّاقة اِلٰى اَن يفصل عَن اُمه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی شخص کی' ایک کھجور' یا ایک لقمے کو بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ

ہیں۔

لفظ "الفلو" میں 'ف' پر زبر ہے 'ل' پر پیش ہے اور 'و' پر شد ہے اس سے مراد جانور کے ہاں پیدا ہونے والا پہلا بچہ ہے۔

لفظ "الفصیل" سے مراد اونٹنی کا وہ بچہ ہے جو دودھ چھڑانے تک کی عمر کا ہو۔

1267 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد لیتصدق بالکسرة تربو عِنْد الله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی تکون مثل أحد ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بندہ ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1268 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لیدخل باللقمة الْخبز وقبضة التَّمْر وَمثله مِمَّا ینتفع بِهِ الْمِسْکِین ثَلَاثَة الْجنَّة رب الْبَیْت الْاٰمِر بِهِ وَالزَّوْجَة تصلحه وَالْخَادِم الَّذِیْ یناول الْمِسْکِین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا ۔ رَوَاهُ الْحَاکِم وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

الْقَبْضَة بِفَتْح الْقَاف وَضَمِّهَا وَاِسْکَان الْبَاء وبالصاد الْمُهْمَلَة هُوَ مَا یتناوله الْاٰخِذ برؤوس أنامله الثَّلَاث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے یا مٹھی بھر کھجوروں یا اس کی مانند کوئی اور چیز جس کے ذریعے کسی مسکین کو نفع حاصل ہوا ہو ان کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے گھر کے مالک کو جس نے اس کے بارے میں حکم دیا ہو اس کی بیوی کو جس نے اسے تیار کیا ہو اور اس خادم کو جو وہ چیز مسکین کو پکڑاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہمارے خادموں کو بھی نہیں بھولتا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ "القبضة" میں 'ق' پر زبر ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے 'ب' ساکن ہے اور اس کے بعد 'ض' ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جسے کوئی پکڑنے والا تین انگلیوں کی پوروں کی مدد سے پکڑ سکے۔

1269 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد اللّٰه عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَرَوَاهُ مَالك مُرْسلا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1270 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یرفعهُ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا مد عبد یَده بِصَدَقَة اِلَّا القیت فِیْ یَد الله قبل اَن تقع فِیْ یَد السَّائِل وَلَا فتح عبد بَاب مَسْأَلَة لَهُ عَنْهَا غنی اِلَّا فتح الله لَهُ بَاب فقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 'مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' اور جب کوئی بندہ صدقہ کرنے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے' تو مانگنے والے کے ہاتھ میں جانے سے پہلے' وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتی ہے' اور جب بھی کوئی بندہ' خوشحال ہونے کے باوجود مانگنے کا دروازہ اپنے لئے کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1271 - وَرُوِیَ عَن جَابِر بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس تُوبُوا اِلَی الله قبل اَن تَمُوتُوا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلوا وصلوا الَّذِیْ بَیْنکُم وَبَیْن ربکُم بِكَثْرَة ذكركُم لَهُ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَة ترزقوا وتنصروا وتجبروا

رَوَاهُ ابْن مَاجه فِیْ حَدِیْثٍ تقدم فِی الْجُمُعَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو' اس سے پہلے کہ تم مرجاؤ' اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرو' اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مضبوط کیا جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے جمعہ سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1272 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنهم ذَبحُوا شَاة فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِی مِنْهَا قَالَت مَا بَقِی مِنْهَا اِلَّا كتفها . قَالَ بَقِی كلهَا غیر كتفها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَمَعْنَاهُ اَنهم تصدقوا بهَا اِلَّا كتفها

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس میں سے کتنا حصہ باقی بچا ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف اس کا کندھا باقی بچا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے کندھے کے علاوہ باقی سب حصہ باقی بچا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن لوگوں نے اس بکری کا سارا گوشت صدقہ کر دیا تھا' صرف اس کا کندھا صدقہ نہیں کیا تھا۔

1273 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهٗ من مَاله ثَلَاث مَا أكل فأفنى اَوْ لبس فأبلى اَوْ أعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس رَوَاهُ مُسْلِم

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال اور میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں سے' اُس کے حصے میں سے صرف تین چیزیں آتی ہیں' وہ چیز جسے وہ کھا کر فنا کر دے' یا پہن کر پرانا کر دے' اور وہ جو (اللہ کی راہ میں) دے کر محفوظ کر لے' اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے آدمی لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1274 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّكُمْ مَال وَارثه اَحَبّ اِلَیْهِ من مَاله قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبّ اِلَیْهِ

قَالَ فَاِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جس کے وارث کا مال' اس کے نزدیک اس کے اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے' ہر ایک کو اپنا ہی مال پسندیدہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جسے وہ (اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیج دے' اور جسے وہ چھوڑ جائے' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1275 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا رجل فِیْ فلاة من الْاَرْض فَسمع صَوْتا فِیْ سَحَابَة اسْقِ حديقة فلَان فتنحى ذٰلِكَ السَّحَاب فأفرغ مَاءَهُ فِیْ حرَّة فَاِذَا شرجة من تِلْكَ الشراج قد استوعبت ذٰلِكَ المَاء كُله فتتبع المَاء فَاِذَا رجل قَائِم فِیْ حديقة يحول المَاء بمسحاته فَقَالَ لَهٗ يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك قَالَ فلَان للاسم الَّذِیْ سمع فِی السحابة فَقَالَ لَهٗ يَا عبد اللّٰه لم سَأَلتنِیْ عَن اسْمِی قَالَ سَمِعت فِی السَّحَاب الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حديقة فلَان لاسمك فَمَا تَصْنَع فِيْهَا قَالَ أما اِذْ

حدیث1273: صحیح مسلم - کتاب الزھد والرقائق' حدیث: 5371صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب ما جاء فی الحرص وما یتعلق بہ - ذکر الإخبار عما یخلف المرء بعدہ من مالہ' حدیث: 3303السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجنائز' باب ما ینبغی لکل مسلم أن یستعملہ من قصر الأمل والاستعداد - حدیث: 6128مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 8632شعب الإیمان للبیہقی - التحریض علی صدقۃ التطوع' حدیث: 3177

حدیث1274: صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب ما قدم من مالہ فہو لہ - حدیث: 6086السنن للنسائی - کتاب الوصایا' الکراھیۃ فی تأخیر الوصیۃ - حدیث: 3574السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الوصایا' الکراھیۃ فی تأخیر الوصیۃ - حدیث: 6247مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ - حدیث: 3518شعب الإیمان للبیہقی - التحریض علی صدقۃ التطوع' حدیث: 3175الأدب المفرد للبخاری - باب من مات لہ سقط' حدیث: 154

قلت هٰذَا فَاِنِّيْ أنظر اِلٰى مَا يخرج مِنْهَا فاتصدق بِثُلثِهٖ وآكل أنَا وعيالى ثلثه وأرد ثلثه

رَوَاهُ مُسْلِم ۔ الحديقة اَلْبُسْتَان اِذا كَانَ عَلَيْهِ حَائِط

الحَرَّة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَشْدِيد الرَّاء الْاَرْض الَّتِيْ بهَا حِجَارَة سود

والشرجة بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الرَّاء بعْدهَا جيم وتاء تَأْنِيث مسيل الْمَاء اِلَى الْاَرْض السهلة

والمسحاة بِالسِّين والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ هِيَ المجرفة من الْحَدِيْد

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ ایک شخص بے آب وگیاہ زمین پر چلتا ہوا جارہا تھا' اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو' تو وہ بادل ایک طرف چل پڑا' اس نے سارا پانی ایک پتھریلی جگہ پر بہادیا' وہاں سے ایک نالی نکل رہی تھی' وہ سارا پانی اس نالی کے اندر آگیا' وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلتا رہا' تو وہاں ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا پھاوڑے کے ذریعے پانی کا راستہ بنا رہا تھا' اس شخص نے اس دوسرے شخص سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ دوسرے شخص نے نام بتایا' تو یہ وہی نام تھا' جو اس نے بادل میں سنا تھا' اس نے دریافت کیا: اے اللہ! کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جس بادل میں سے یہ پانی برسا ہے' میں نے اس میں یہ سنا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو' اس نے تمہارا نام لیا تھا' تو تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب تم نے یہ بات بتادی ہے' تو پھر میں بتاتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی پیداوار ہوتی ہے' میں اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں' ایک تہائی حصہ' میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں' اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس پر لگا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لفظ ''الحديقة'' کا مطلب ایسا باغ' جس کی چاردیواری موجود ہو۔

لفظ ''الحرة'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں سیاہ پتھر موجود ہو (یعنی پتھریلی سرزمین)

''الشرجة'' میں 'ش' پر زبر ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ج' ہے' پھر اس کے بعد تائے تانیث ہے' اس سے مراد پانی کی ایسی نالی ہے' جو نرم زمین کی طرف جاتی ہے۔

''المسحاة'' میں 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد لوہے کا بنا ہوا پھاوڑا ہے۔

1276 - وَعَنْ عدى بن حَاتِم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْكُم مِن اَحَد اِلَّا سيكلمه اللّٰه لَيْسَ بَيْنه وَبَيْنه ترجمان فَينْظر اَيمن مِنْهُ فَلَا يرى اِلَّا مَا قدم فَينْظر أشأم مِنْهُ فَلَا يرى اِلَّا مَا قدم فَينْظر بَيْن يَدَيْهِ فَلَا يرى اِلَّا النَّار تِلْقَاء وَجهه فَاتَّقُوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يستتر مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَلْيَفْعَل ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ عنقریب' اللہ تعالیٰ یوں کلام کرے گا' کہ اس شخص کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے وہ چیز دکھائی دے گی (جو اس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیجی تھی

پھر وہ بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف وہ چیز نظر آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ سامنے دیکھے گا' تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی' جو اس کے بالکل سامنے ہوگی' تو تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرو"۔

(یعنی نصف کھجور کے ذریعے کرو) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تم میں سے جو شخص جہنم سے بچ سکتا ہو' وہ ایسا کرے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1277 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليق اَحَدُكُمْ وَجهه النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے ہر شخص کو اپنے چہرے کو آگ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے' خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرے"

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1278 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة استتري مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تسد من الجائع مسدها من الشبعان . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ بھوکے کی بھی اتنی ضرورت پوری کرتی ہے جتنی سیر شخص کی ضرورت پوری کرتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1279 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَعْوَاد الْمِنبر يَقُوْلُ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تقيم العوج وتدفع ميتَة السوء وَتَقع من الجائع موقعها من الشبعان . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ اُمَامَةَ والنعمان بن بشير وَغَيرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی لکڑیوں پر (تشریف فرما ہوکر) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ ٹیڑھے کو درست کرتی ہے' بری موت کو پرے کرتی ہے اور بھوکے کی وہی ضرورت پوری کرتی ہے' جو سیر کی ضرورت پوری کرتی ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہے۔

1280 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لكعب بن عجْرَة يَا

كَعْب بن عجرة الصَّلاة قربان وَالصِّيَام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار يَا كَعْب بن عجرَة النَّاس غاديان فبائع نَفسه فموبق رقبته ومبتاع نَفسه فِي عتق رقبته . رَوَاهُ أَبُو يعلى بِإِسْنَاد صَحِيح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے اور روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں ہوتے ہیں یا تو آدمی اپنے آپ کا سودا کر کے خود کو غلام بنوالیتا ہے یا اپنے آپ کو خرید کر آزاد کروالیتا ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1281 - وَعَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَعْب بن عجرَة إِنَّه لَا يدْخل الْجنَّة لحم وَدم نبتا على سحت النَّار أولى بِهِ

يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فغاد فِي فكاك نَفسه فمعتقها وغاد فموبقها . يَا كَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قرْبَان وَالصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يذهب الجليد على الصَّفَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور خون داخل نہیں ہوں گے جن کی نشو و نما حرام کے ذریعے ہوئی ہو یہ جہنم کے زیادہ لائق ہوں گے اے کعب بن عجرہ! لوگ نکلتے ہیں تو ان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک شخص اپنے آپ کو چھڑواتا ہے اور آزاد کروالیتا ہے اور ایک شخص خود کو غلام بنوالیتا ہے اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح کوئی سخت چیز ڈھلوان سے گر جاتی ہے۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1282 - وَعَن معَاذ بن جبل قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فَذكر الحَدِيث إِلَى أَن قَالَ فِيهِ ثمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أدلك على أَبْوَاب الْخَيْر

قلت بلَى يَا رَسُول اللّٰه . قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي الصمت وَهُوَ عِنْد ابْن حبَان من حَدِيث جَابر فِي حَدِيث يَأْتِي فِي كتاب الْقَضَاء إِن شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں وہ آگے چل کر بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ آگے چل کر خاموشی سے متعلق باب میں مکمل

روایت کے طور پر آئے گی' یہ روایت امام ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ روایت قضاء سے متعلق باب میں' آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1283 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لتطفیء غضب الرب وتدفع میتة السوء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وروی ابن الْمُبَارك فِيْ كتاب الْبر شطره الآخير وَلَفْظِه اِن الله ليدرا بِالصَّدَقَةِ سبْعين بَابا من ميتة السوء

يدرا بِالدَّال الْمُهْملَة اَى يدْفع وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور بری موت کو پرے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' عبداللہ بن مبارک نے اس روایت کا آخری نصف حصہ ''کتاب البر'' میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کی وجہ سے' بری موت کے ستر دروازے پرے کر دیتا ہے''۔

لفظ ''یدرأ'' میں ''ذ'' ہے اس سے مراد ''یدفع'' یعنی پرے کرنا' یہ وزن اور معنی دونوں کے اعتبار سے اس سے مناسبت رکھتا ہے۔

1284 - وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَة الْاَنْمَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث اقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده الله عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح الله عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه . قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لأربعة نفر عبد رزقه الله مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه الله علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لي مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فاجرهما سَوَاء وَعبد رزقه الله مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِيْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِي فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا باخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه الله مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لي مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین باتیں ہیں' جن کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں' میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کر لو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا' اور جب کسی بندے کے ساتھ زیادتی ہو' اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے (یہ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کر لو!

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے' ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو' اور وہ اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو' اور اس کے بارے میں صلہ رحمی سے کام لیتا ہو' اور وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق سے واقف ہو' تو یہ مرتبے کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا ہوگا' ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' لیکن اسے مال عطا نہ کیا ہو' اور وہ سچی نیت کے ساتھ یہ سوچتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس کے ذریعے وہی کام کرتا' جو فلاں شخص کرتا ہے' تو اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا اور ان دونوں کا اجر برابر ہوگا' ایک وہ بندہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' لیکن اسے علم عطا نہ کیا ہو' تو وہ لاعلمی کی وجہ سے' اپنے مال کو ضائع کرتا ہو' اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہ ڈرتا ہو' اور صلہ رحمی نہ کرتا ہو' اس مال کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے حق سے ناواقف ہو' تو یہ سب سے زیادہ بری جگہ پر ہوگا' اور ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو' اور نہ علم عطا کیا ہو' اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' اور ان دونوں کا گناہ برابر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1285 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الْبَخِیل والمتصدق كَمثل رجلَیْنِ عَلَیْهِمَا جنتان من حَدِیْد قد اضطرت اَیْدِیهِمَا اِلٰی ثدیهما وتراقیهما فَجعل الْمُتَصَدّق كلما تصدق بِصَدَقَة انبسطت عَنهُ حَتّٰی تغشی أنامله وَتعفو اثره وَجعل الْبَخِیل كلما هم بِصَدَقَة قلصت وَأخذت كل حَلقَة بمكانها

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة فَاَنا رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاُصْبُعَیْهِ هٰكَذَا فِیْ جیبه یوسعها وَلَا تتوسع . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیّ وَلَفظِهِ مثل الْمُنفق الْمُتَصَدّق وَالبخیل كَمثل رجلَیْنِ عَلَیْهِمَا جبتان اَوْ جنتان من حَدِیْد من لدن ثدیهما اِلٰی تراقیهما فَاِذَا اَرَادَ الْمُنفق اَن ینْفق اتسعت عَلَیْهِ الدرع اَوْ مرت حَتّٰی تجن بنانه وَتعفو اَثَره فَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیل اَن ینْفق قلصت ولزمت كل حَلقَة موضعهَا حَتّٰی أخذت بترقوته اَوْ برقبته

یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد اَنه رای رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یوسعها وَلَا تتسع

الْجنَّة بِضَم الْجِیم وَتَشْدِید النُّوْن كل مَا وقی الْاِنْسَان ویضاف اِلٰی مَا یكون مِنْهُ

التراقی جمع ترقوة بِفَتْح التَّاء وَضمّهَا لحن وَهُوَ الْعظم الَّذِیْ یكون بَیْن ثغرة نحر الْاِنْسَان وعاتقه

وقلصت بِفَتْح الْقَاف وَاللَّام اَی انجمعت وتشمرت وَهُوَ ضد استرخت وانبسطت

والجیب هُوَ الْخرق الَّذِیْ یخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِی الثَّوْب وَنَحْوَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کنجوس شخص اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے' جن کے جسم پر لوہے کی زرہ موجود ہوتی ہے' وہ زرہ اُن کے بازوں سے لے

کر اُن) کی گردن تک ہوتی ہے صدقہ کرنے والا شخص جب بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اسے کشادگی نصیب ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ زرہ (کھلی ہو کر نیچے گر جاتی ہے) اور اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو چھپا لیتی ہے جبکہ کنجوس شخص جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور سخت ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر مضبوط ہو جاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے گریبان میں اس طرح اشارہ کیا کہ وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''صدقہ کرکے خرچ کرنے والے شخص اور کنجوسی کرنے والے شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے جن کے جسم پر لوہے کی بنی ہوئی دو جبے یا دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کے سینے سے لے کر اُن کی گردن تک ہوتی ہیں جب خرچ کرنے والا شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے اور نیچے گر جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا لیتی ہے اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور تنگ ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (زرہ) اس کی گردن یا اس کے حلق کو پکڑ لیتی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اشارہ کر کے دکھایا کہ وہ شخص اسے کشادہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی''۔

''الجنة'' میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ن' پر شد ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے آدمی خود کو محفوظ کرتا ہے اور اس کی نسبت اس چیز کی طرف کی گئی ہے جس سے یہ ہو (یعنی زرہ مراد ہے)۔

''التراقی'' یہ لفظ 'ترقوة'' کی جمع ہے جس میں 'ت' پر زبر ہے اور اس پر پیش پڑھنا غلطی ہے یہ وہ ہڈی ہے جو آدمی کی گردن کے درمیان سے لے کر اس کے کندھے تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

لفظ 'قلصت'' میں 'ق' اور 'ل' پر زبر ہے اس سے مراد جمع ہونا اور سمٹنا ہے یہ کھلے اور کشادہ ہونے کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

''الجیب'' اس سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے آدمی اپنے کپڑے میں سے میں اپنا سر باہر نکالتا ہے (یعنی گریبان)۔

1286 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه بلغه عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَن مِسْكينا سَاَلَهَا وَهِي صَائِمَة وَلَيْس فِي بَيتهَا اِلَّا رغيف فَقَالَت لمولاة لَهَا أعطيها اِيَّاه فَقَالَت لَيْسَ لَك مَا تفطرين عَلَيْهِ فَقَالَت أعطيها اِيَّاه قَالَت فَفعلت فَلَمَّا أمسينا أهْدى لَهَا اَهْل بَيت اَوْ اِنْسَان مَا كَانَ يهدى لَهَا شَاة و كفنها فدعتها عَائِشَة فَقَالَت كلي من هٰذَا خير من قرصك

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: اُن تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: ایک مسکین نے ان سے کچھ کھانے کے لئے مانگا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا ان کے گھر میں اس وقت صرف روٹی تھی تو انہوں نے اپنی کنیز سے کہا: تم یہ اسے دے دو! اس کنیز نے کہا: آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے آپ افطاری کریں تو سیّدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم یہ اس مسکین کو دے دو! اس کنیز نے ایسا ہی کیا' جب شام ہوئی' تو کسی گھر کے افراد نے' یا کسی شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر' بکری کا گوشت بھیجا' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ کھاؤ! یہ کھانا تمہاری روٹی سے زیادہ بہتر ہے (جو تم نے فقیر کو دی تھی)۔

1287 - قَالَ مَالك وَبَلغنِيُ اَن مِسُكينا استطعم عَائِشَة ام الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَبَين يَديهَا عِنَب فَقَالَت لإِنْسَان خُذ حَبَّة فَاعطه اِيَّاهَا فَجعل ينظر اِلَيْهَا ويعجب فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اتعجب كم ترى فِيْ هٰذِهِ الْحبَّة من مِثْقَال ذرة ذكره فِي الْمُوَطَّا هٰكَذَا بلاغا بِغَيْر سَنَد

قَوْله و كفنها اَى مَا يَستُرهَا من طَعَام وَغَيْرِه

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ ایک مسکین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کے لیے کچھ مانگا' اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے' تو انہوں نے کسی شخص سے کہا: تم ایک دانہ لے کر وہ دانہ اس مسکین کو دے دو' تو اس شخص نے حیرانگی سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنا شروع کیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ حالانکہ اس ایک دانے کے اندر ذرے کے وزن جتنے کتنے ہی حصے بن جاتے ہیں"۔

یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں "بلاغ" کے طور پر نقل کی ہے' جو کسی سند کے بغیر ہے۔

متن کے یہ الفاظ "وکفنہا" اس سے مراد وہ چیز ہے' جس سے کھانے وغیرہ کو ڈھانپا جاتا ہے۔

1288 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد سَارِق فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد زَانِيَة فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة . قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد غَنِيّ فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِي

قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على سَارِق وزانية وغني فَاُتي فَقِيْل لَهُ أما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهُ اَن يستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِيّ فَلَعَلَّهُ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطاهُ الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَقَالا فِيْهِ فَاُتي فَقِيْل لَهُ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص نے کہا: کہ میں کوئی چیز صدقہ کروں گا' پھر وہ صدقے کی چیز کو لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) اس کو کسی چور کے ہاتھ میں رکھ دیا' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی چور کو صدقے کے طور پر کچھ دیا گیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اگرچہ (صدقہ کی چیز) چور کے پاس چلی گئی ہے' میں ضرور پھر صدقہ کروں گا' پھر وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) وہ چیز زنا کرنے والی کسی عورت کے ہاتھ میں رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت

کوصدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی ہے اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ (میری صدقہ کی ہوئی چیز) زنا کرنے والی عورت کو مل گئی ہے میں (دوبارہ) ضرور کوئی چیز صدقہ کروں گا وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) ایک خوشحال شخص کے ہاتھ پر رکھ دی اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے (اگرچہ میری صدقہ کی ہوئی چیز) ایک چور زنا کرنے والی عورت اور خوشحال شخص کو مل گئی (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس شخص سے کہا گیا: جہاں تک تمہارے اس صدقے کا تعلق ہے جو چور کو دیا گیا تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ چوری کرنے سے باز آجائے جہاں تک زنا کرنے والی عورت کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا سے بچ گئی ہو اور جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے اس نے عبرت حاصل کی ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو مال اسے عطا کیا ہے وہ بھی اس میں سے خرچ کرنا شروع کردے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس کے پاس ایک شخص آیا اس کو بتایا: تمہارا صدقہ قبول ہو گیا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1289 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل امرىء فِيْ ظلّ صدقته حَتّٰى يقْضى بَيْنَ النَّاس . قَالَ يزِيْد فَكَانَ اَبُو الْخَيْر مرْثَد لَا يخطئه يَوْم اِلَّا تصدق فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّلَو بكعكة اَوْ بصلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص اس وقت تک اپنے صدقہ کے سائے میں رہے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں جاتا''

یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوالخیر مرثد نامی راوی روزانہ کوئی نہ کوئی چیز صدقہ کیا کرتے تھے خواہ وہ روٹی یا پیاز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1290 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا عَن يزِيْد بن اَبِيْ حبيب عَن مرْثَد بن اَبِيْ عبد الله الْيَزنِيْ اَنه كَانَ اَوَّل اَهْل مصر يروح اِلَى الْمَسْجِد وَمَا رَاَيْته دَاخِلا الْمَسْجِد قطّ اِلَّا وَفِيْ كمه صَدَقَة اِمَّا فلوس وَاِمَّا خبز وَاِمَّا قمح . قَالَ حَتّٰى رُبمَا رَاَيْت البصل يحملهُ قَالَ فَاَقُوْل يَا اَبَا الْخَيْر اِن هٰذَا ينتن ثِيَابك قَالَ فَيَقُوْلُ يَا ابْن اَبِيْ حبيب اَما اِنِّيْ لم اجد فِي الْبَيْت شَيْئًا اتصدق بِهٖ غَيره اِنَّهٗ حَدثنِيْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظلّ الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة صدقته

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
یزید بن ابوحبیب نے مرثد بن ابوعبداللہ یزنی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ مصر کے رہنے والے تھے' وہ سب سے پہلے مسجد جایا کرتے تھے' میں نے دیکھا کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے' تو ان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور ہوتی تھی' خواہ وہ روٹی ہو' یا گندم ہو' یہاں تک کہ میں نے دیکھا کبھی انہوں نے پیاز بھی اٹھایا ہوتا تھا' میں نے کہا: اے ابوالخیر! یہ پیاز تو آپ کے کپڑے کو بدبودار کردے گا' تو انہوں نے فرمایا: اے ابن ابوحبیب! مجھے گھر میں صدقہ کرنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی تھی' اور ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن' آدمی کا سایہ اُس کا صدقہ ہوگا''۔

1291 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفىء عَن اَهلهَا ح الْقُبُور وَاِنَّمَا يستظل الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة فِي ظلّ صدقته
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''صدقہ' صدقہ کرنے والے سے قبر کی تپش کو ختم کردے گا اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

1292 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ انه يَقُوْلُ يَا ابْن آدم أفرغ من كنزك عِنْدِي وَلَا حرق وَلَا غرق وَلَا سرق أوفيكه أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقد روينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن اللّٰه اِذا استودع شَيْئًا حفظه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تم اپنے خزانے (یعنی مال) کو میرے پاس رکھوا دو! پھر یہ نہ جلے گا' نہ ڈوبے گا' اور نہ چوری ہوگا' اور یہ میں تمہیں پورا اُس وقت واپس کردوں گا' جب تمہیں' اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی''۔
یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مرسل'' ہے' ہم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی چیز رکھوائی جاتی ہے' تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے''۔

1293 - وَرُوِيَ عَن مَيْمُونَة بنت سعد اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَن الصَّدَقَة فَقَالَ اِنَّهَا حجاب مِنَ النَّار لمن احتسبها يَبْتَغِي بهَا وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صدقہ کرنے کے بارے میں ہمیں حکم بیان کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اس شخص کے لئے' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے

حصول کے لئے اسے کیا ہو"۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1294 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج رجل شَيْئًا من الصَّدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيي سَبْعِيْن شَيْطَانا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَتردد فِيْ سَمَاع الْاَعْمَش من بُرَيْدَة وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ ذَر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ مَا خرجت صَدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيا سَبْعِيْنَ شَيْطَانا كلهم ينْهى عَنْهَا

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز اس وقت تک نہیں نکالتا' جب تک وہ اس چیز کو 70 شیاطین کے جبڑوں میں سے نہیں کھینچتا"۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں اسے روایت کیا ہے' انہوں نے اعمش کے' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بیہقی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"صدقہ اُس وقت تک نہیں نکالا جاتا' جب تک اسے "ستر" شیاطین کے جبڑوں سے نہیں کھینچا جاتا' وہ سب اُسے روک رہے ہوتے ہیں"۔

1295 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَة اكثر الْاَنْصَار بِالْمَدِيْنَةِ مَالا من نخل وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بيرحاء وَكَانَت مُسْتَقْبلَة الْمَسْجِد وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخلهَا وَيشْرب من مَاءٍ فِيْهَا طيب . قَالَ أنس فَلَمَّا نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) آل عمران

قَامَ اَبُوْ طَلْحَة اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى يَقُوْلُ (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) وَاِن اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بيرحاء وَاِنَّهَا صَدَقَة اَرْجُو برهَا وَذُخْرهَا عِنْد اللّٰه فضعها يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰه

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ ذٰلِكَ مَال رابح ذٰلِكَ مَال رابح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا بيرحاء بِكَسْر الْبَاء وَفتحهَا ممدودا اسْم لحديقة نخل كَانَت لِاَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ بعض مَشَايِخنَا صَوَابه بيرحي بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء مَقْصُوْرا وَاِنَّمَا صحفه النَّاس

وَقَوله رابح رُوِيَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة وبالياء الْمُثَنَّاة تَحت

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات

تھے اور ان کے نزدیک اُن کے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ "بیرحاء" نام کا باغ تھا' جو مسجد کے بالکل مدمقابل تھا' نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: "تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو"۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو"

تو میرے اموال میں سے' میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ "بیرحاء" ہے' یہ صدقہ ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں' یارسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں' اسے استعمال کریں' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت عمدہ' یہ نفع بخش مال ہے' یہ نفع بخش مال ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "بیرحاء" میں 'ب' پر 'زیر' ہے' اور اس پر 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے' اس کے بعد 'اسم ممدود' ہے' یہ کھجوروں کے ایک باغ کا نام ہے جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا' ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات نقل کی ہے: اس کا درست تلفظ یہ ہے کہ "بیرحیٰ" یعنی 'ب' پر 'زبر' ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے' اور پھر اس میں "اسم مکسور" ہے' لوگوں نے اس کو غلط نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "رائح" اسے 'ب' کے ساتھ اور 'ی' کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

1296 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تقول فِی الصَّلَاة قَالَ تَمام الْعَمَل

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترکت افضل عمل فِیْ نَفسِی اَوْ خیره قَالَ مَا هُوَ قلت الصَّوْم

قَالَ خیر وَلَیْسَ هُنَاكَ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَای الصَّدَقَة وَذکر کلمة

قلت فَإِن لم أقدر قَالَ بِفضل طَعَامك

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بشق تَمْرَة

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بِكَلِمَة طيبَة

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ دع النَّاس من الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة تصدق بهَا على نَفسك

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ تُرِيدُ اَن لَا تدع فِيك من الْخَيْر شَيْئا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه أطول مِنْهُ بِنَحْوِهِ وَالْحَاكِم وَيَأْتِی لَفظه إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مکمل عمل ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک اور عمل کا ذکر نہیں کیا' جو میرے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے زیادہ بہتر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ میں نے عرض کی: روزہ' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی بہتر ہے' لیکن یہاں اس کی بات نہیں ہو رہی' میں نے عرض کی: یارسول

اللہ! کون سا صدقہ (زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس کے بعد راوی نے ایک کلمہ ذکر کیا تھا) میں نے عرض کی: اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اضافی کھانا دے دو' میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نصف کھجور دیدو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ بات کہہ دو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو' کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے' جو تم اپنے آپ پر کرو گے' میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے اندر کوئی بھی بھلائی نہ رہنے دو؟''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر اور اس کی مانند نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور وہ روایت آگے آئے گی۔

1297 - وروى الْبَيْهَقِيّ وَلَفْظِهِ فِيْ اِحْدَى رواياته قَالَ سَالت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُنجي العَبْد مِنَ النَّار قَالَ الْإِيمَان بِاللّٰه

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَعَ الْإِيمَان عمل قَالَ اَن ترضخ مِمَّا خولك اللّٰه وترضخ مِمَّا رزقك الله

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرْضخ قَالَ يَاْمر بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهى عَن الْمُنكر

قلت اِن كَانَ لَا يَسْتَطِيع اَن يَاْمر بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهى عَن الْمُنكر قَالَ فليعن الأخرق

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ لَا يحسن اَن يصنع قَالَ فليعن مَظْلُوما

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ ضَعِيْفا لَا يَسْتَطِيع اَن يعين مَظْلُوما قَالَ مَا تُرِيدُ اَن تترك لصاحبك من خير ليمسك اَذَاهُ عَن النَّاس

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن فعل هٰذَا يدْخلهُ الْجنَّة قَالَ مَا من عبد مُؤمن يُصِيب خصْلَة مِنْ هٰذِهِ الْخِصَال اِلَّا اخذت بِيَدِهٖ حَتّٰى تدخله الْجنَّة

❀ امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کی روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سی چیز بندے کو آگ سے نجات دے سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہونا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے' اس میں سے تم کچھ صدقہ کرو' اور جو کچھ رزق' اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' اس میں سے کچھ صدقہ کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص فقیر ہو اور وہ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پاتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے' میں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی معذور شخص کی مدد کر دے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی مظلوم کی مدد کرے' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص کمزور ہو اور کسی مظلوم کی مدد بھی نہ کر سکتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے ساتھی کے پاس کوئی بھلائی رہنے دو؟ اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے' میں نے

عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا؟ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ' اِن میں سے کوئی ایک خصوصیت بھی حاصل کرے گا' تو خصوصیت اُس کا ہاتھ پکڑ کر' اُسے جنت میں داخل کروا دے گی''۔

1298 - وَرُوِیَ عَنْ رَافِع بن خدیج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَة تسد سَبْعِیْنَ بَابا من السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ' 70 برائیوں کے دروازے بند کر دیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1299 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باکروا بِالصَّدَقَةِ فَاِن الْبلَاء لَا یتخطی الصَّدَقَة . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مَرْفُوْعا وموقوفا علی انس وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ ''بلا'' صدقے کو عبور کر کے نہیں آ سکتی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور شاید یہی زیادہ مناسب ہے۔

1300 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تصدقوا فَاِن الصَّدَقَة فكاككم مِنَ النَّار . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق الْحَارِث بن عُمَیْر عَن حمید عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرو! کیونکہ صدقہ' تمہارے بچاؤ کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے' حارث بن عمیر کے حوالے' سے حمید نامی راوی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1301 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بن اَبِی طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باکروا بِالصَّدَقَةِ فَاِن الْبلَاء لَا یتخطاها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَذکره رزین فِی جَامعه وَلَیْسَ فِی شَیْءٍ من الْاُصُوْل

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ کوئی بھی ''بلا'' اِسے عبور نہیں کر سکتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت رزین نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے' البتہ ''اصول'' میں سے کسی میں' یہ

حدیث 1300: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8219' شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث:3199' حلية الأولياء - ابن معدان' حديث:15929

روایت موجود نہیں ہے۔

1302 - وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه أوحى اِلٰى يحيى بن زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام بخمس كَلِمَات اَن يعْمل بِهن وَيَاْمر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بِهن فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ وآمركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَاَوْثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن أفدي نَفسِي مِنْكُمْ وَجعل يُعْطى الْقَلِيل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفسه . الحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ باتوں کی وحی کی کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:)

''میں تم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ گردن پر باندھ دیتا ہے' اور قریب ہوتا ہے کہ وہ اس کی گردن بھی اڑا دیں' تو وہ شخص یہ کہتا ہے: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ ادا کر دوں؟ پھر وہ شخص تھوڑی' یا زیادہ رقم ادا کر کے اپنی ذات کا فدیہ دے دیتا ہے''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت اس سے پہلے' مکمل روایت کے طور پر' نماز میں ادھر اُدھر توجہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1303 - وَعَنْ رَافع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وتقي ميتَة السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ رجل لم يسم وروى اَبُوْ دَاوُد بعضه

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ' جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرنا' نشوونما (یعنی مال میں اضافے) کا باعث ہے' اور برا اخلاق نحوست ہوتی ہے' نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے' اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے' اور بری موت سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' امام ابوداؤد نے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

1304 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن صَدَقَة الْمُسْلِم تزيد فِي الْعُمر وتمنع ميتَة السوء وَيذْهب الله بهَا الْكبر وَالْفَخْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيق كثير بن عبد الله عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَمْرو بن عَوْف وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ وصححها ابْن خُزَيْمَة لغير هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کا صدقہ' عمر میں اضافہ کرتا ہے' اور بری موت کو پرے کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' فخر اور تکبر کو رخصت کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے' کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' لیکن اس کا متن اور ہے۔

1305 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر لي اَن الْاَعْمَال تباهي فَتَقُوْلُ الصَّدَقَة اَنا افضلكم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اعمال' ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرتے ہیں' تو صدقہ کہتا ہے: میں تم سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1306 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهٖ عَصا وَقد علق رجل قنو حشف فَجعل يطعن فِيْ ذٰلِكَ الْقنو فَقَالَ لَوْ شَاءَ رب هٰذِهِ الصَّدَقَة تصدق بأطيب من هٰذَا اِن رب هٰذِهِ الصَّدَقَة يَاْكُل حشفا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عصا تھا' ایک شخص نے ہلکی قسم کی کھجوروں کا ایک خوشہ (صدقے کے طور پر مسجد میں) لٹکایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھڑی کے ذریعے اس خوشے کو چھوا' اور فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص' اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ (کھجوریں) بھی صدقہ کر سکتا تھا' یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1307 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهٖ لم يكن لَهٗ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم

كلهم من رِوَايَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص حرام طور پر مال جمع کرتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے تو اس شخص کو ایسا کرنے سے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ یہ اس کے ذمہ گناہ کے طور پر لازم ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابن حجیرہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1308 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الصَّدَقَة مَا أبقت غنى وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلی وابدأ بِمن تعول تَقول امْرَاَتك أنْفق عَلَیَّ اَوْ طَلقنِي وَيَقُوْلُ مملوكك أنْفق عَلَیَّ اَوْ بعنى وَيَقُوْلُ ولدك اِلٰى من تكلنا رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَلَعَلَّ قَوْلِه تَقول امْرَاَتك اِلٰى آخِره من كَلَام اَبِیْ هُرَيْرَة مدرج

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو (ورنہ) تمہاری بیوی کہے گی: مجھ پر خرچ کرو ورنہ مجھے طلاق دیدو! تمہارا غلام کہے گا: مجھ پر خرچ کرو یا پھر مجھے فروخت کردو! تمہارا بچہ کہے گا: تم ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو؟"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور شاید روایت کے یہ الفاظ "تمہاری بیوی کہے گی" یہاں سے لے کر آخر تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو روایت کے درمیان میں درج ہو گیا ہے۔

1309 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل وابدأ بِمن تعول رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تنگ دست شخص محنت کر کے دے اور تم اپنے زیر کفالت شخص سے خرچ کرنے کا آغاز کرو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1310 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبق دِرْهَم مائَة ألف دِرْهَم فَقَالَ رجل وَكَيف ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل لَهُ مَال كثير اَخذ من عرضه مائَة ألف دِرْهَم تصدق بهَا وَرجل لَيْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخذ اَحدهمَا فتصدق بِه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَوْلِه من عرضه بِضَم الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة اَی من جَانبه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(بعض اوقات) ایک درہم ایک لاکھ درہموں پر سبقت لے جاتا ہے ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس بہت سا مال ہوتا ہے وہ اپنے سامان میں سے ایک لاکھ درہم نکالتا ہے اور صدقہ کر دیتا ہے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہوتے ہیں اور وہ اُن میں سے ایک کو لے کر اُسے صدقہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''عرضة'' میں 'ع' پر پیش ہے اس کے بعد 'ض' ہے اس سے مراد اس کی ایک طرف ہے۔

1311 - وَعَنْ أم بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الْمِسْكِين لَيَقُوْمُ على بَابِي فَمَا اجد لَهٗ شَيْئًا اعْطِيه اِيَّاه فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لم تجدى اِلَّا ظلفا محرقا فادفعيه اِلَيْهِ فِيْ يَده رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة . وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ لَا تردى سَائِلك وَلَوْ بظلف محرق وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح الظلْف بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس

❀ سیدہ اُم بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے' اور مجھے اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اسے دینے کے لئے جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) ملتا ہے' تو وہی تم اس کے ہاتھ میں رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تم مانگنے والے کو واپس نہ لوٹاؤ! خواہ کوئی جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) دے کر واپس کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''الظلف'' میں 'ظ' پر 'زیر' ہے' یہ گائے اور بکری کے پاؤں کو کہتے ہیں' جس طرح گھوڑے کا کھر ہوتا ہے۔

1312 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بني اِسْرَائِيل فعبد اللّٰه فِيْ صومعة سِتِّيْنَ عَاما فامطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْض لَقِيَته امْرَاَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ اُغمى عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائل فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّيْنَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهٗ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَلَفظه اِن رَاهِبًا عبد اللّٰه فِيْ صومعته سِتِّيْنَ سنة فَجَاءَت امْرَاَة فَنزلت اِلٰى جنبه فَنزل اِلَيْهَا فواقعها سِتّ لَيَال ثُمَّ سقط فِيْ يَده فهرب فَاَتٰى

مَسْجِدًا فَاوَى فِيهِ ثَلَاثًا لَا يطعم شَيْئًا فَاتى برغيف فَكَسرهُ فَاعْطى رجلا عَن يَمِينه نصفه وَاعْطى آخر عَن يسَاره نصفه فَبعث اللّٰه اِلَيْهِ ملك الْمَوْت فَقبض روحه فَوضعت السِّتُّونَ فِي كفة وَوضعت السِّتَّة فِي كفة فرجحت يَعْنِي السِّتَّة ثمَّ وضع الرَّغِيف فرجح يَعْنِي رجح الرَّغِيف السِّتَّة

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک بندہ عبادت گزار تھا' اس نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ کی عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی' زمین سرسبز و شاداب ہوگئی' اس راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر جھانک کر دیکھا' تو سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کے جاؤں' اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں مزید اضافہ ہوگا' وہ نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) دو روٹیاں تھیں' راستے میں اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی' وہ اس عورت کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' اور وہ عورت اس کے ساتھ بات چیت کرتی رہی' یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی' پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوئی' پھر وہ ایک کنویں میں نہانے کے لیے اُترا' اسی دوران ایک سائل آیا' تو اس (راہب) نے اشارہ کیا کہ وہ اُن دو روٹیوں کو حاصل کر لے پھر اُس راہب کا انتقال ہو گیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا' اُس زنا کے ساتھ وزن کیا گیا' تو اس کے نیکیوں کے مقابلے میں زنا کا پلڑا بھاری تھا' پھر اُن ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) یا دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا' اور اس کی مغفرت ہوگئی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک راہب نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' پھر ایک عورت آئی اور اس کے (عبادت خانے کے) پہلو میں آکر ٹھہری' وہ اُتر کر اس کے پاس گیا' اور چھ دن تک' اس کے ساتھ صحبت کرتا رہا' پھر جب' جو اس کے ہاتھ میں تھا وہ گر گیا (یعنی اس کی عبادت ضائع ہوگئی) تو وہ بھاگا اور مسجد میں آیا' تو مسجد میں تین آدمی موجود تھے' جنہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا' راہب کے پاس ایک روٹی تھی' اس نے اُسے توڑا' جو اس کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' اسے نصف حصہ دیا اور دوسرے شخص کو جو اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا نصف حصہ دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس راہب کی طرف ملک الموت کو بھیج دیا' اور اس نے اس کی روح کو قبض کر لیا' تو ساٹھ سال کی عبادت ایک پلڑے میں رکھی گئی اور وہ چھ راتیں ایک پلڑے میں رکھی گئیں' تو چھ راتیں بھاری ہوگئیں' پھر اس ایک روٹی کو رکھا گیا' تو وہ والا پلڑا بھاری ہو گیا' یعنی وہ روٹی اُن چھ راتوں پر بھاری ہوگئی۔

1313 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن عبد اللّٰه الْجعْفِيّ قَالَ جلسنا اِلَى رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لَهُ خصفة بن خصفة فَجعل ينظر اِلَى رجل سمين فَقُلْتُ لَهُ مَا تنظر اِلَيْهِ فَقَالَ ذكرت حَدِيثا سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ هَل تَدْرُوْنَ مَا الشَّدِيد قُلْنَا الرجل يصرع الرجل

حدیث1313: شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث:3186' معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني - باب الخاء' باب من اسمه خارجة - خصفة' حديث:2296

قَالَ اِن الشَّدِيد كل الشَّدِيد الَّذِيْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب تَدْرُوْنَ مَا الرقوب قُلْنَا الرجل الَّذِيْ لَا يُولد لَهٗ ۔ قَالَ اِن الرقوب الرجل الَّذِيْ لَهُ الْوَلَد لم يقدم مِنْهُم شَيْئًا ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الصعلوك قَالَ قُلْنَا الرجل الَّذِيْ لَا مَال لَهٗ قَالَ اِن الصعلوك كل الصعلوك الَّذِيْ لَهُ الْمَال لم يقدم مِنْهُ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَينظر سَنَده

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِيْ كتاب الملبس بَاب فِي الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلْبسهُ

❀❀ مغیرہ بن عبداللہ جعفی بیان کرتے ہیں: ہم ایک صحابی کے پاس بیٹھتے تھے جن کا نام حضرت خصفہ بن خصفہ رضی اللہ عنہ تھا وہ ایک موٹے تازے آدمی کی طرف دیکھنے لگے میں نے اُن سے کہا: آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آگئی ہے جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟'' طاقتور'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ایسا شخص جو کسی دوسرے شخص کو پچھاڑ دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکمل طاقتور'' وہ شخص ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے تم لوگ جانتے ہو کہ ''رقوب'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رقوب'' وہ شخص ہوتا ہے جس کی اولاد ہو اور اُس نے آگے کسی کو نہ بھیجا ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''مفلس'' کون ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل مفلس'' وہ شخص ہے جس کے پاس مال موجود ہو لیکن اس نے اس میں سے کچھ بھی آگے نہ بھیجا ہو (یعنی صدقہ وخیرات نہ کیا ہو)۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند محل نظر ہے

حافظ کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو عنقریب لباس سے متعلق باب میں یہ باب کہ آدمی کا کسی ایسے فقیر کو صدقہ کرنا جو اُسے پہن سکتا ہو (اس میں یہ روایت آئے گی)

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صَدَقَة السِّرّ

باب: پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1314 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِيْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد وَرجلَانِ تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّيْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة هٰكَذَا ورويناه اَيْضًا وَمَالك وَالتِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَوْ اَبِيْ سعيد على الشَّك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران' ایسا نوجوان' جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' ہوئی ہو' ایسا شخص' جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' اسی محبت کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہوں' اور اسی کی وجہ سے جدا ہوتے ہوں' ایک وہ شخص' جسے کوئی عورت' جو صاحب منصب بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو' دعوت دے' اور وہ شخص یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص' جو کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے' اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے' تو اس کے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی طرح نقل کی ہے' ہم نے بھی اسے روایت کر دیا ہے' اسے امام مالک اور امام ترمذی نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یعنی شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1315 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه الْاَرْض جعلت تميد وتكفأ فأرساها بالجبال فاستقرت فعجبت الْمَلَائِكَة من شدَّة الْجبَال فَقَالَت يَا رَبنَا هَلْ خلقت خلقا اَشد من الْجبَال قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْد قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْحَدِيْد قَالَ النَّار

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد مِنَ النَّار قَالَ الْمَاء

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْمَاء قَالَ الرّيح قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الرّيح قَالَ ابْن آدم اِذا تصدق بِصَدَقَة بِيَمِينِه فأخفاها من شِمَاله رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا' تو وہ ہلنے لگی اور اوندھی ہونے لگی' تو اللہ تعالیٰ نے اُسے پہاڑوں کے ذریعے باندھ دیا تو یہ ٹھہر گئی' تو فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر بڑی حیرانگی ہوئی' انہوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ زبردست کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں لوہا' انہوں نے کہا: کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے آگ سے بھی زیادہ زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے فرمایا: پانی' انہوں نے دریافت کیا: تو نے پانی سے زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے کہا: ہوا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے ہوا سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ تو اس نے فرمایا: انسان' جب وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے صدقہ کرے' اور اُسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے (تو وہ ان سب چیزوں سے زبردست ہوگا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1316 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن صَدَقَة السِّر تطفيء غضب الرب تبَارَك وَتَعَالَى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْه صَدَقَة بن عبد الله السمين وَلَا بَأس بِه فِي الشواهد

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ سمین ہے' اور شواہد کے طور پر نقل کرنے میں' اس روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1317 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيّ مصَارِع السوء وَصدقَة السِّرّ تطفيء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مختلف قسم کی اچھائیاں کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1318 - وَرُوِيَ عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيّ مصَارِع السوء وَالصَّدَقَة خفِيا تطفيء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر وكل مَعْرُوف صَدَقَة وَاَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الاٰخِرَة وَاَهْلِ الْمُنكر فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمُنكر فِي الْاٰخِرَة وَاَوّل من يدْخل الْجنَّة اَهْلِ الْمَعْرُوف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کے کام کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اور پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے' ہر بھلائی' صدقہ ہے' اور دنیا میں' جو لوگ نیکوکار ہیں' وہ آخرت میں بھی نیکوکار ہوں گے' جو لوگ دنیا میں برے ہیں' وہ آخرت میں بھی برے ہوں گے' اور جنت میں سب سے پہلے' بھلائی کرنے والے لوگ داخل ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1319 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَا ذَر قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصَّدَقَة قَالَ اَضْعَاف مضاعفة وَعند اللّٰه الْمَزِيْد ثُمَّ قَرَاَ (من ذَا الَّذِي يقْرض اللّٰه قرضا حسنا فيضاعفه لَهُ أضعافا كَثِيْرَة) البَقَرَة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ سر اِلَى فَقير اَوْ جهد من مقل ثُمَّ قَرَاَ (إِن تبدوا الصَّدَقَات فَنعما هِيَ) البَقَرَة الْاٰيَة

رَوَاهُ اَحْمد مطولا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَفِيْ إِسْنَادهمَا عَليّ بن يزِيْد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صدقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر کئی گنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مزید (بدلہ بھی عطا ہوتا ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''کون ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو وہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا''

عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غریب کو پوشیدہ طور پر صدقہ دینا یا غریب آدمی کا مشقت کر کے صدقہ کرنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی اچھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں کی سند میں علی بن یزید نامی راوی ہے۔

1320 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمُ الله وَثَلَاثَة يبغضهم الله فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبهُمْ فَرجل اتی قوما فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يسالهم بِقَرَابَة بَيْنَهُمْ وَبَيْنه فمنعوه فتخلف رجل باعقابهم فَاَعْطَاهُ سرا لا يعلم بعطيته اِلَّا الله وَالَّذِی اعطاهُ وَقوم سَارُوْا ليلتهم حَتّٰی اِذا كَانَ النّوم اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يعدل بِهٖ فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقنی وَيَتْلُو آياتی وَرجل كَانَ فِیْ سَرِيَّة فلقی الْعَدو فهزموا فَاَقبل بصدره حَتّٰی يقتل اَوْ يفتح لَهُ

وَالثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم الله الشَّيْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِير المختال والغنی الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهما اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة لم يقل فمنعوه

وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ ذكره فِیْ بَاب كَلَام الْحور الْعين وَصَححهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فِیْ آخِره وَيبغض الشَّيْخ الزَّانِیْ والبخيل والمتكبر

وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین لوگ ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کسی قوم کے پاس آتا ہے' اور اُن سے اللہ کے نام پر مانگتا ہے وہ کسی قرابت داری کی وجہ سے نہیں مانگتا' جو (رشتہ داری) ان لوگوں اور اس شخص کے درمیان ہو' لیکن ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس سے کچھ نہیں دیتا' لیکن پھر (ان لوگوں میں سے) ایک شخص اُٹھ کر جاتا ہے' اور پوشیدہ طور پر اس شخص کو دے دیتا ہے' اس عطیہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہوتا' یا اس شخص کو پتہ ہوتا ہے' جس نے وہ دیا ہے (دوسرا یہ) کہ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب نیند اُن کے نزدیک' ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو جاتی ہے' اور وہ سر رکھ کر سو جاتے ہیں' تو اس وقت ایک شخص کھڑا ہوتا ہے' اور میری بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا ہے' میری آیات کی تلاوت کرتا ہے (تیسرا وہ شخص ہے) جو شخص کسی مہم میں موجود ہو' وہ دشمن کا سامنا کرے' دوسرے لوگ پسپا ہو جائیں' لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے

یا اُسے فتح نصیب ہو جائے۔

وہ تین لوگ' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو وہ بوڑھا زانی' متکبر غریب اور ظالم خوشحال (یہ تین افراد ہیں)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تو وہ لوگ اُسے کچھ نہیں دیتے''

امام نسائی اور امام ترمذی نے یہ روایت ''حورعین سے کلام'' سے متعلق باب میں ذکر کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بوڑھے زانی' کنجوس اور متکبر کو ناپسند کرتا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الصَّدَقَة على الزَّوْج والأقارب وتقديمهم على غَيرِهم

باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز اُن کو دوسروں پر مقدم کرنا

1321 - عَن زَيْنَب الثقفية امْرَأَة عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقن يَا معشر النِّسَاء وَلَو من حليكن قَالَت فَرَجَعت إِلَى عبد الله بن مَسْعُوْد فَقُلْتُ إِنَّك رجل خَفِيف ذَات الْيَد وَإِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أمرنَا بِالصَّدَقَةِ فائته فَاسْأَلْهُ فَإِن كَانَ ذَلِك يجزىء عني وَإِلَّا صرفتها إِلَى غَيْركُم فَقَالَ عبد الله بل ائته أَنْت فَانْطَلَقت فَإِذا امْرَأَة من الْأَنْصَار بِبَاب رَسُوْلِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حَاجَتهَا حَاجَتي وَكَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ألقيت عَلَيْهِ المهابة فَخرج علينا بِلَال رَضِيَ اللهُ عَنهُ فَقُلْنَا لَهُ ائتِ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخْبرهُ أَن امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يسألانك أتجزىء الصَّدَقَة عَنْهُمَا على أَزوَاجهمَا وعَلى أَيْتَام فِي حجورهما وَلَا تخبره من نَحن

قَالَت فَدخل بِلَال على رَسُوْلِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هما فَقَالَ امْرَأَة من الْأَنْصَار وَزَيْنَب فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي الزيانب قَالَ امْرَأَة عبد الله بن مَسْعُوْد فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهما أَجْرَانِ أجر الْقَرَابَة وَأجر الصَّدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو' خواہ اپنے زیورات ہی (صدقہ) کرو' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں واپس' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' میں نے کہا: آپ ایسے فرد ہیں' جن کی مالی حیثیت کمزور ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' تو آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ اگر تو یہ میری طرف سے کفایت کر جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ پھر میں آپ کی بجائے کسی اور کو صدقہ دے دوں گی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

جا' وہ خاتون گئیں تو وہاں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون موجود تھی' اُس کا مسئلہ بھی یہی تھا جو میرا مسئلہ تھا' نبی اکرم ﷺ بارعب شخصیت کے مالک تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' تو ہم نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں اور آپ ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں' اور وہ دونوں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ دونوں اپنے شوہروں کو صدقہ دے دیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں (جو ان کے سابقہ شوہر سے ہوں اُن) کو صدقہ دے دیں' تو کیا ان کی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا؟ تم نبی اکرم ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ ﷺ سے یہ سوال کیا: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ دونوں خواتین کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ایک انصار سے تعلق رکھنے والی خاتون ہے' اور ایک زینب ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں خواتین کو دگنا اجر ملے گا' ایک رشتہ داری کا اجر اور ایک صدقہ کرنے کا اجر''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1322 - وَعَنْ سلمَان بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلى ذَوي الرَّحِم ثِنْتَانِ صَدَقَة وصلَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلى الْقَرِيب صدقتان صَدَقَة وصلَة

❀❀ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' (صرف) صدقہ دینا ہے' اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

1323 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصَّدقَات اَيهَا افضل قَالَ على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

الْكَاشِح بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ الَّذِي يضمر عداوته فِي كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِي اَن أفضل الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْقَاطِع الْمُضمر الْعَدَاوَة فِي بَاطِنه

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے صدقہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: کون سا (صدقہ) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے رشتے دار کو صدقہ دینا' جو اچھا رویہ نہ رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

لفظ ''الکاشح'' میں 'ش' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنے پہلو میں (یعنی دل میں) عداوت چھپا کے رکھتا ہو' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے' جو کسی ایسے رشتہ دار کو دیا جائے' جو رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو۔

1324 - وَعَنْ ام كُلْثُوم بنت عقبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسْلِم

❀❀ سیدہ اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ ایسے رشتہ دار کو صدقہ دیا جائے' جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی 'صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1325 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الصَّدَقَة على ذِي قرَابَة يضعف اجرهَا مرَّتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيق عبد الله بن زحر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشتے دار کو صدقہ دینا' دُگنا اجر کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں عبداللہ بن زحر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يسْأَل الْاِنْسَان مَوْلَاهُ اَوْ قَرِيبه من فضل مَاله فيبخل عَلَيْهِ اَوْ يصرف صدقته اِلَى الْاَجَانِب وأقرباؤه محتاجون

باب: اس بارے ترہیبی روایات' کہ آدمی اپنے آقا سے' یا قریبی رشتہ دار سے' اُن کا اضافی مال مانگے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کا اظہار کرے' یا وہ اپنا صدقہ اجنبی لوگوں کو دیدے' حالانکہ اُس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں

1326 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِي الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يتطاول على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ الله

وَقَالَ يَا أمة مُحَمَّد وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يقبل الله صَدَقَة من رجل وَله قرَابَة محتاجون اِلَى صلته

وبصرفها إِلَى غَيْرِهِمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا ينظر الله إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَعبد الله بن عَامر الْأَسْلَمِيّ قَالَ أَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا' جس نے یتیم پر رحم کیا ہو' اور وہ اس کے ساتھ نرمی سے کلام کرتا ہو' اس شخص نے اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کیا ہو' اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے اضافی مال عطا کیا تھا' اس کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے سامنے بڑائی کا اظہار نہ کیا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا' جس کے قریبی رشتہ دار موجود ہوں' جو اس کی صلہ رحمی کے محتاج ہوں' اور وہ اُن کی بجائے کسی اور کو صدقہ دیدے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' عبداللہ بن اسلم نامی راوی کے بارے میں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے۔

1327 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أبر قَالَ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ أَبَاك ثُمَّ الْأَقْرَب فَالْأَقْرَب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يسْأَل رجل مَوْلَاهُ من فضل هُوَ عِنْده فيمنعه إِيَّاهُ إِلَّا دعِي لَهُ يَوْم الْقِيَامَة فَضله الَّذِي مَنعه شجاعا أَقرع

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

قَالَ أَبُوْ دَاوُد الْأَقْرَع الَّذِي ذهب شعر رَأسه من السم

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہارا باپ' اس کے بعد درجہ بدرجہ (دوسرے) قریبی عزیز۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص اپنے آقا سے' اُس کے پاس موجود اضافی چیز مانگے' اور آقا اُسے دینے سے انکار کردے' تو جب اس کے آقا کے لئے قیامت کے دن' اس کا وہ اضافی مال منگوایا جائے گا' جسے دینے سے اُس نے انکار کیا تھا' تو وہ (اضافی مال) گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ''اقرع'' اس کو کہتے ہیں' جس کے بال زہر کی وجہ سے اُڑ گئے ہوں۔

1328 - وَعَنْ جرير بن عبد الله البَجلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذِيْ رحم يَاتِيْ ذَا رَحمه فيساله فضلا اعطاهُ اللّٰه اِيَاه فيبخل عَلَيْهِ اِلَّا اخرج اللّٰه لَهٗ من جَهَنَّم حَيَّة يُقَال لَهَا شُجَاع يتلمظ فيطوق بِهِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

التلمظ تطعم مَا يبْقى فِي الْفَم من آثَار الطَّعَام

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رشتہ دار اپنے کسی رشتہ دار کے پاس آئے اور اس سے اضافی چیز مانگ لے اور وہ شخص' جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہو اس میں بخل کا اظہار کرے' تو اللہ تعالیٰ (انکار کرنے والے شخص کے لئے) جہنم سے ایک سانپ نکالتا ہے' جس کا نام ''شجاع'' ہوگا' جو منہ میں چیز چبا رہا ہوگا' اس سانپ کو اس شخص کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''التلمظ'' سے مراد یہ ہے کہ کھانے کے جو آثار منہ میں باقی رہ گئے ہوں' اُسے کھایا جائے۔

1329 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل اَتَاهُ ابْن عَمه يسْأَله مِنْ فَضْلِهِ فَمَنعه مَنعه اللّٰه فَضله يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَهُوَ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے پاس' اُس کا چچازاد آئے' اور اس کے پاس موجود اضافی چیز' اُس سے مانگے اور وہ شخص اسے دینے سے انکار کر دے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اپنا فضل اُس شخص سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْقَرْض وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ

باب: قرض (دینے) سے متعلق ترغیبی روایات' اِس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1330 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من منح منيحة لبن اَوْ ورق اَوْ هدى زقاقا كَانَ لَهٗ مثل عتق رَقَبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمعنى قَوْله منح منيحة ورق

اِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قرض الدِّرْهَم وَقَوله اَوْ هدى زقاقا اِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَة الطَّرِيق وَهُوَ اِرْشَاد السَّبِيل انْتهى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حدیث 1330: الجامع للترمذی' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في المنحة حدیث: 1929' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه: محمد - حديث: 7339

''جو شخص دودھ یا چاندی عطیہ کے طور پر دے' یا کسی کو راستے کے بارے میں رہنمائی کردے تو یہ عمل اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ''چاندی عطیہ کے طور پر دے'' اس سے مراد یہ ہے: درہم' قرض کے طور پر دے' اور روایت کے یہ الفاظ ''زقاق کے بارے میں رہنمائی کرے'' اس سے مراد یہ ہے: راستے کے بارے میں رہنمائی کرے یعنی یہ راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل قرض صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر (دیا ہوا) قرض' صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1332 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخل رجل الْجَنَّة فَرَأى مَكْتُوبًا على بَابهَا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عتبَة بن حميد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِیّ اَيْضًا كِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بْن يزِيْد بن اَبِی مَالك عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِی بِی على بَاب الْجَنَّة مَكْتُوبًا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر . الحَدِيْثِ وَعتبَة بن حميد عِنْدِی أصلح حَالا من خَالِد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص جنت میں داخل ہوا' تو اس نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کا اجر دس گنا ہے' اور قرض کا اٹھارہ گنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عتبہ بن حمید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ خالد بن یزید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کرنے کا اجر دس گنا ہے' اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے''......الحدیث۔

عتبہ بن حمید نامی راوی' میرے نزدیک خالد بن یزید کے مقابلے میں' زیادہ اچھی حالت کا مالک ہے۔

1333 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يقرض مُسْلِما قرضا مرّة اِلَّا كَانَ كصدقتها مرّتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان کسی مسلمان کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے تو یہ اُتنی ہی رقم دو مرتبہ صدقہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

1334 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست (مقروض) کو آسانی فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُسے آسانی فراہم کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام ترمذی امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اس کا ذکر جس حدیث میں ہے وہ ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

1 - التَّرْغِيْب فِي التَّيْسِير على الْمُعسر وإنظاره والوضع عَنهُ

باب: تنگ دست (مقروض) شخص کو آسانی فراہم کرنے اُسے مہلت دینے یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1335 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه طلب غريما لَهُ فتوارى عَنهُ ثُمَّ وجده فَقَالَ اِنِّيْ مُعسر قَالَ آللّٰهُ قَالَ آللّٰهُ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن يُنجيه اللّٰه من كرب يَوْم الْقِيَامَة فلينفس عَن مُعسر اَوْ يضع عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَقَالَ فِيْهِ من سره اَن يُنجيه اللّٰه من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَاَن يظله تَحت عَرْشه فَلْيُنْظر مُعسرا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے ایک مقروض سے مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا پھر ایک مرتبہ وہ انہیں ملا تو اس نے بتایا کہ میں تنگ دست ہوں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات عطا کردے' تو اسے تنگ دست (مقروض) شخص کو مہلت دینی چاہیے' یا اُسے (قرض کی رقم) معاف کردینی چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا کرے' اور اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے' تو اُسے تنگ دست (مقروض) کو مہلت دینی چاہیے''۔

1336 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلقت الْمَلَائِكَة روح رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَقَالُوْا عملت من الْخَيْر شَيْئًا قَالَ لَا . قَالُوْا تذكر . قَالَ كنت أداين النَّاس فآمر فتياني اَن يُنظرُوا الْمُعسر ويتجوزوا عَن الْمُوسر قَالَ قَالَ اللّٰه تجاوزوا عَنهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتوں نے' تم سے پہلے کے زمانے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! فرشتوں نے کہا: تم یاد کرو! اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے یہ کہتا تھا: وہ تنگ دست (مقروض) کو مہلت دیں' اور خوشحال سے درگزر کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: تم لوگ اِس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1337 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ حُذَيْفَة أَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن رجلا مَاتَ فَدخل الْجَنَّة فَقِيْلَ لَهُ مَا كنت تعمل قَالَ فإمَّا ذكر وَإِمَّا ذكر فَقَالَ كنت أبايع النَّاس فَكنت أنظر الْمُعسر وأتجوز فِي السِّكَّة أَوْ فِي النَّقْد فغفر لَهُ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت' جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص کا انتقال ہوگیا' وہ جنت میں داخل ہوا' تو اُس سے دریافت کیا گیا: تم کیا عمل کرتے تھے؟ تو اُسے یاد آیا' یا اُسے یاد کروایا گیا' تو اس نے بتایا: میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا' تو میں تنگ دست شخص کو مہلت دیتا تھا' اور سکے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نقدی کے بارے میں درگزر کرتا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی مغفرت ہوگئی۔

1338 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنهُ أَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن رجلا مِمَّن كَانَ قبلكُمْ أَتَاهُ الْملك ليقْبض روحه فَقَالَ هَلْ عملت من خير قَالَ مَا أعلم قيل لَهُ انْظُر قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غير أَنِّي كنت أبايع النَّاس فِي الدُّنْيَا فَأَنْظر الْمُوسر وأتجاوز عَن الْمُعسر فَأدْخلهُ اللّٰه الْجَنَّة فَقَالَ أَبُو مَسْعُوْد وَأَنا سمعته يَقُوْلُ ذٰلِك

❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت' جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پاس فرشتہ آیا' تا کہ اس کی روح قبض کرلے فرشتے نے دریافت کیا: تم نے کبھی بھلائی کا کوئی کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میرے علم میں نہیں ہے' اس (فرشتے) نے کہا: تم جائزہ لو! اس (شخص) نے کہا: مجھے علم نہیں ہے' البتہ یہ ہے کہ میں دنیا میں' لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا' تو میں خوشحال شخص کو مہلت دیتا تھا' اور تنگ دست شخص سے درگزر کرتا تھا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو جنت میں داخل کر دیا''۔

اِس پر حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1339 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اُتِيَ اللّٰه بِعَبْد من عباده آتاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عملت فِي الدُّنْيَا قَالَ (وَلَا يكتمون الله حَدِيثًا) النِّسَاء 24 قَالَ يَا رب آتيتني مَالا فَكنت أبايع النَّاس وَكَانَ من خلقي الْجَوَاز فَكنت أيسر على الْمُوسر وَأنْظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰى اَنا اَحَق بِذٰلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِي

فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُو مَسْعُوْد الْاَنْصَارِيّ هٰكَذَا سمعناه من فِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَاَبِيْ مَسْعُوْد

❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے''

اس بندے نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو میرے اخلاق میں درگزر کرنے کا پہلو پایا جاتا تھا' میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ''میں'' ہوں' (اے فرشتو!) تم میرے اِس بندے سے درگزر کرو''۔

تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے بھی نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہی بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے' اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1340 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يداين النَّاس وَكَانَ يَقُوْلُ لفتاه اِذا أتيت مُعسرا فَتَجَاوز عَنهُ لَعَلَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يتَجَاوَز عَنَّا فلقي اللّٰه فَتَجَاوز عَنهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَلَفظه اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا لم يعْمل خيرا قطّ وَكَانَ يداين النَّاس فَيَقُوْلُ لرسوله خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا فَلَمَّا هلك

قَالَ اللّٰه لَهٗ هَل عملت خيرا قطّ قَالَ لَا اِلَّا انه كَانَ لِيْ غُلَام وَكنت أداين النَّاس فَاِذا بَعثته يتقاضى

قلت لَهُ خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا
قَالَ اللّٰه تَعَالَى قد تجاوزت عَنْك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' وہ اپنے کارندوں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگ دست شخص کے پاس جاؤ' تو اس سے درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی' وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' اور اپنے قاصد سے یہ کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے وصول کر لینا' اور جو تنگ دست ہو' اُسے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اس جواب دیا: جی نہیں! البتہ میرا ایک غلام تھا' میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' جب میں اس غلام کو بھیجتا تھا' تاکہ وہ تقاضا کرے' تو میں کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے لے لینا' جو تنگی کا شکار کرتا ہو' اُسے ترک کر دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تم سے درگزر کیا''۔

1341 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدرى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَلَمْ يُوجد لَهُ من الْخَيْر شَيْءٍ اِلَّا انه كَانَ يخالط النَّاس وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَأْمر غلمانه اَن يتجاوزوا عَن الْمُعسر

قَالَ اللّٰه تَعَالَى نَحْنُ اَحَق بِذٰلِكَ تجاوزوا عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِرمِذِيّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا' تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی بھلائی نہیں پائی گئی' البتہ یہ بات تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا اور وہ ایک خوشحال شخص تھا' وہ اپنے ملازمین سے یہ کہتا تھا کہ وہ تنگ دست شخص سے درگزر کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں (اے فرشتو!) تم اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1342 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة

ثُمَّ سمعته يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة ثُمَّ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة قَالَ لَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين فَاِذَا حل فأنظره فَلهُ بِكُل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم صَدَقَة قبل أَن يحل الدّين فَإِذا حل الدّين فأنظره بَعْدَ ذٰلِكَ فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرطهمَا

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں (یعنی روزانہ کے حساب سے) اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا اجر ملے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اسے روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اسے روزانہ اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے اُسے روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (تو اس میں فرق کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تک قرض کی ادائیگی کا مخصوص وقت نہ آیا ہو اس سے پہلے اُسے روزانہ اس کی مانند صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب قرض کی ادائیگی کا وقت ہوگیا ہو اور وہ مقروض کو مہلت دیدے تو اُسے روزانہ اُس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا اجر و ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اُسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی تنگ شخص کو مہلت دے تو اسے روزانہ اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا جبکہ قرض کی واپسی کا وقت نہ آیا ہو لیکن جب قرض کی واپسی کا وقت آگیا ہو پھر وہ اُسے اِس کے بعد بھی مہلت دے تو اسے روزانہ اُس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1343 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسلم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَمَنْ ستر على مُسلم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَاللّٰه فِي عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِي عون أَخِيه . رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے (کوئی) دنیاوی پریشانی دور کرے' اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا' اور جو شخص کسی تنگ دست کو دنیا میں آسانی فراہم کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا' اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1344 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فرج عَنْ مُسْلِم كربَة جعل اللّٰه تَعَالٰى لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَة شعبتين من نور على الصِّرَاط يستضىء بضوء يهما عَالم لَا يحصيهم اِلَّا رب الْعِزَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پل صراط پر (سے گزرنے کے لئے) نور کے دو حصے عطا کرے گا' جن کی روشنی سے اتنے لوگ مستفید ہوں گے' جن کا شمار رب العزت کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

1345 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَة تَحت ظلّ عَرْشه يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمعنى وضع لَهٗ اَى ترك لَهٗ شَيْئًا مِمَّا لَهٗ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اُس کو ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

روایت کے الفاظ ''وضع لہٗ'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے دوسرے شخص سے جو رقم لینی تھی' اس کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

1346 - وَعَنْ اَبِی الْيُسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبصرت عَيْنَایَ هَاتَانِ وَوضع أصبعيه على عَيْنَيْهِ وَسمعت أذنَای هَاتَانِ وَوضع أصبعيه فِی اُذُنَيْهِ ووعاه قلبِی هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى نِيَاط قلبه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰه فِیْ ظله

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ

حَسَنٌ وَلَفظِهِ قَالَ اشهد على رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لسمعته يَقُوْلُ اِن اَوّل النَّاس يستظل فِي ظلّ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة لرجل انظر مُعسرا حَتّٰى يجد شَيْئًا اَوْ تصدق عَلَيْهِ بِمَا يَطْلبهُ يَقُوْلُ مَالِيْ عَلَيْكَ صَدَقَة ابْتِغَاء وَجه الله ويخرق صَحِيفَته . قَوْلِهِ ويخرق صَحِيفَته اى يقطع الْعُهْدَة الَّتِيْ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا' اُنہوں نے اپنی دونوں انگلیاں پر اپنی آنکھوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور اپنے اِن دونوں کانوں کے ذریعے سنا' اُنہوں نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنے دونوں کانوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا' اُنہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' جو شخص سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سائے میں آئے گا' وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جس نے کسی تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی' اس وقت تک کے لئے' جب تک وہ (مقروض) اس کی گنجائش نہیں پاتا' یا اُس نے جو رقم وصول کرنی تھی' وہ دوسرے شخص کو صدقہ کر دی ہو' اور یہ کہا ہو: کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے میں تمہیں اپنی رقم صدقہ کرتا ہوں' اور اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو (جس پر لین دین کا معاہدہ تحریر ہو)''۔

متن کے یہ الفاظ ''اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو'' اس سے مراد وہ عہد نامہ ہے' جو اس نے دوسرے شخص کے ساتھ طے کیا تھا۔

1347 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَرَادَ اَن تستجاب دَعوته وَاَن تكشف كربته فليفرج عَن مُعسر . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب اصطناع الْمَعْرُوْف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو' اور اس کی پریشانی ختم ہو' تو اسے تنگ دست شخص کو مہلت دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں نقل کی ہے۔

1348 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اِلٰى ميسرته أنظرهُ الله بِذَنبِهِ اِلٰى تَوْبَته . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو خوشحالی نصیب ہونے تک' مہلت دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کے حوالے سے توبہ کرنے تک مہلت دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1349 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِد وَهُوَ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَوْمَا اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن بِيَدِهٖ إِلَى الْاَرْض من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهُ وَقَاه الله من فيح جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ اصطناع الْمَعْرُوف وَلَفْظِهٖ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد وَهُوَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ يسره اَن يَقِيه الله عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يسره قَالَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهُ وَقَاه الله عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا- ابوعبدالرحمٰن نامی راوی نے زمین کی طرف ارشاہ کرکے یہ بات کہی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے ادائیگی معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ابودنیا نے اسے ''اصطناع المعروف'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی تپش سے بچائے؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اسے ادائیگی معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

1350 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نفس عَن غَرِيمه اَوْ محى عَنهُ كَانَ فِيْ ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَغَوِيّ فِيْ شرح السّنة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم فِيْ اَوّل الْبَاب بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے مقروض سے پریشانی دور کرے' یا اُس سے ادائیگی کو مٹادے (یعنی رقم معاف کردے) تو وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا''۔

یہ روایت امام بغوی نے ''شرح السنۃ'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے باب کے آغاز میں اس کی مانند روایت گزر چکی ہے۔

1351 - وَرُوِيَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أظل الله عبدا فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ إِلَّا ظله أنظر مُعسرا اَوْ ترك لغارم . رَوَاهُ عبد الله بن اَحْمد فِيْ زَوَائِد الْمسند

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' اس دن' جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' جس نے کسی

تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی یا مقروض کو ترک کر دیا ہوگا (یعنی اسے ادائیگی معاف کر دی ہوگی)''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے ''زوائد مسند'' میں نقل کی ہے۔

1352 - وَرُوِیَ عَنْ اسعد بن زُرَارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره ان يظله اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظل إِلَّا ظله فلييسر على مُعسر اَوْ ليضع عَنهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' تو اسے تنگ دست کو مہلت دینی چاہیے یا اسے ادائیگی معاف کر دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1353 - وَرُوِیَ عَـنْ شَـدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من انظر مُعسرا اَوْ تصدق عَلَيْهِ اظله اللّٰه فِیْ ظله يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اسے (قرض کی رقم) صدقہ کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِی الْإِنْفَاق فِیْ وُجُوْه الْخَيْر كرما والترهيب من الْإِمْسَاك والادخار شحا

باب: بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز کنجوسی کی وجہ سے روکنے (یعنی خرچ نہ کرنے) اور ذخیرہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1354 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيْهِ إِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُوْلُ احدهمَا اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَيَقُوْلُ الاخر اللّٰهُمَّ اعْط ممسكا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَلَفظه إِن ملكا بِبَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة يَقُوْلُ من يقْرض الْيَوْم يجز غَدا وَملك بِبَاب آخر يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَاعْطِ ممسكا تلفا

حديث 1353: صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الديون - ذكر إظلال الله جل وعلا في القيامة في ظله من أنظر' حديث: 5121 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث: 2166 سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع باب : فيمن أنظر معسرا - حديث: 2545 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' إنظار المعسر والرفق به - حديث: 21707 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - أبو اليسر كعب بن مالك' حديث: 1690 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب ما جاء في إنظار المعسر والتجوز عن الموسر' حديث: 10274 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2919 مسند عبد بن حميد - أبو اليسر كعب بن عمرو الأنصاري' حديث: 380 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 886 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه العباس' حديث: 582 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء' حديث: 11125

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مثل ابن حبان إِلَّا انه قَالَ بِبَاب من أَبْوَاب السَّمَاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی بندے صبح کرتے ہیں' تو اس (صبح کے وقت) میں دو فرشتے نیچے اترتے ہیں' ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں مزید عطا فرما' اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''جنت کے دروازوں میں سے' ایک دروازے پر ایک فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: جو آج قرضہ دے گا' کل اس کا بدلہ پالے گا' ایک اور دروازے پر ایک اور فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ دوسرا عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے کے (مال کو) ضائع کردے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر''۔

1355 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الله تَعَالَى يَا عَبدِي أنفق أنْفق عَلَيْك . وَقَالَ يَد الله ملأى لَا يغيضها نَفَقَة سحاء اللَّيْل وَالنَّهَار أَرَأَيْتُم مَا أنْفق مُنْذُ خلق السَّمَوَات وَالْأَرْض فَإِنَّهُ لم يغض مَا بِيَدِهِ وَكَانَ عَرْشه على المَاء وَبِيَدِهِ الْمِيزَان يخْفض وَيرْفَع . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

لَا يغيضها بِفَتْح أَوله أَي لَا ينقصها

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو خرچ کر! میں تم پر خرچ کروں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں' رات دن میں مسلسل خرچ کرتے رہنا' اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' تب سے وہ خرچ کررہا ہے' لیکن یہ چیز اس کے ہاتھ میں موجود (نعمتوں) کو کم نہیں کرسکی اس کا عرش پانی پر ہے' میزان اس کے دست قدرت میں ہے' جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''لا یغیضھا'' میں پہلے (حرف) پر زبر ہے' یعنی وہ اس میں کمی نہیں کرتا۔

1356 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن آدم إِنَّك إِن تبذل الْفضل خير لَك وَإِن تمسكه شَرّ لَك وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خير من الْيَد السُّفْلى . رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ

الكفاف بِفَتْح الْكَاف مَا كف عَن الْحَاجة إِلَى النَّاس مَعَ القناعة لَا يزِيد على قدر الْحَاجة وَالْفضل مَا زَاد على قدر الْحَاجة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابن آدم! اگر تم اضافی چیز کو خرچ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے خرچ نہ کرو تو یہ تمہارے لئے برا ہے البتہ بنیادی ضرورت کی چیز (سنبھال کر رکھنے کے حوالے سے) تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

''الکفاف'' میں 'ک' پر زبر ہے یعنی اس سے مراد اس چیز کو روکنا ہے جس کی وجہ سے آدمی قناعت کے ساتھ لوگوں سے کچھ بھی لینے سے بچا رہے اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور ''الفضل'' سے مراد وہ چیز ہے جو اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ ہو۔

1357 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا وبجنبيها ملكان يناديان اللّٰهُمَّ من انْفق فاعقبه خلفا وَمَنْ امسك فاعقبه تلفا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالْبَيْهَقِیّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفْظِهٖ فِیْ اِحْدَی رواياته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه اِلَّا وبجنبيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربكُم اِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَكَانَ بجنبيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اللّٰهُمَّ أعْطِ منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا وَأنزل اللّٰه فِیْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِیْ قَول الْملكَيْنِ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربكُم فِیْ سُوْرَة يُوْنُس (وَاللّٰه يَدْعُو اِلٰی دَار السَّلَام وَيهْدِی من يَشَاء اِلٰی صِرَاط مُسْتَقِيم) يونس 52 وَأنزل فِیْ قَوْلهمَا اللّٰهُمَّ أعْطِ منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا (وَاللَّيْل اِذا يغشى وَالنَّهَار اِذا تجلى وَمَا خلق الذّكر وَالْاُنْثٰى) اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰی اللّيل

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں جو پکار کر یہ کہتے ہیں: اے اللہ! جس نے خرچ کیا ہے اس کے بدلے میں دوسری چیز اسے عطا کرنا اور جس نے خرچ نہیں کیا ہے اس کے بدلے میں (اس کے مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام بیہقی نے اسے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں جو پکار کر کہتے ہیں ان کی پکار کو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں

(وہ فرشتے کہتے ہیں:) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! جو تھوڑا ہو اور کفایت کر جائے وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ

ہو اور غافل کردے' پھر جب سورج غروب ہوتا ہے' تو بھی اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں' جو بلند آواز میں پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں' اور عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس قول کی تائید میں' قرآن میں آیت نازل کی' یعنی فرشتوں کا یہ کہنا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ' (وہ آیت) سورۂ یونس کی (یہ آیت) ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے' اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''

اور فرشتوں کا یہ کہنا: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں اور عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے' اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ ڈھانپ لیتی ہے' اور دن کی قسم ہے' جب وہ روشن ہوتا ہے' اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔ یہ الفاظ ''للعسری'' تک ہیں۔

1358 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مثل الْبَخِیل والمنفق کَمثل رجلَیْنِ عَلَیْهِمَا جنتان من حَدِیْد من ثدیهما اِلٰی تراقیهما فَاَما الْمُنفق فَلَا یُنفق اِلَّا سبغت اَوْ وفرت علی جلده حَتّٰی تخفی بنانه وَتَعْفُو اَثَره وَاَما الْبَخِیل فَلَا یُرِید اَن یُنفق شَیْئًا اِلَّا لَزِمت کل حَلقَة مَکَانهَا فَهُوَ یوسعها فَلَا تتسع . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

الْجنَّة بِضَم الْجِیم مَا أجن الْمَرْء وستره وَالْمرَاد بِه هَهُنَا الدرْع وَمعنی الحَدِیْث اَن الْمُنفق کلما أنْفق طَالَتْ عَلَیْهِ وسبغت حَتّٰی تستر بنان رجلَیْهِ وَیَدیه والبخیل کلما اَرَادَ اَن یُنفق لَزِمت کل حَلقَة مَکَانهَا فَهُوَ یوسعها وَلَا تتسع شبه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعَمُ اللّٰه تَعَالٰی ورزقه بِالْجنَّةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ بالجبة فالمنفق کلما أنْفق اتسعت عَلَیْهِ النعم وسبغت ووفرت حَتّٰی تستره سترا کَامِلا شَامِلا

والبخیل کلما اَرَادَ اَن یُنفق مَنعه الشُّح والحرص وَخَوف النَّقْص فَهُوَ بِمَنْعه یطْلب اَن یزِید مَا عِنْده وَاَن تتسع عَلَیْهِ النعم فَلَا تتسع وَلَا تستر مِنْهُ مَا یروم ستره وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کنجوس اور خرچ کرنے والے شخص کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے' جن کے سینے سے لے کر گردن تک' لوہے کی زرہیں موجود ہوں' خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زنجیر کشادہ ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے جسم پر ڈھیلی ہو جاتی ہے (اور پھر نیچے گر کر) اس کی انگلیوں اور اس کے قدموں کے نشانات کو ڈھانپ دیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس (زرہ) کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آدمی کو چھپالے اور اسے ڈھانپ لے اور یہاں مراد زرہ ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے: خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زرہ اس کے لئے بڑی اور کشادہ ہو جاتی ہے (یہاں تک کہ نیچے گر کر) اس کے پاؤں اور ہاتھوں کے پوروں تک کو ڈھانپ لیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی' تو یہاں نبی اکرم ﷺ نے جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے رزق کی تشبیہ بیان کی ہے' ایک روایت میں لفظ (جنة) کی جگہ لفظ ''جبة'' استعمال ہوا ہے کہ خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو اس پر نعمتیں زیادہ ہو جاتی ہیں' کشادہ ہو جاتی ہیں' اور وافر ہو جاتی ہیں' یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر پوری طرح سے ڈھانپ لیتی ہیں' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو کنجوسی' لالچ اور کمی کا خوف اسے روک دیتا ہے' تو اس روکنے کی وجہ سے وہ اس بات کا طلبگار رہتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہے وہ اور زیادہ ہو اور اس پر نعمتوں کی مزید وسعت ہو لیکن وہ وسعت نہیں ہوتی اور وہ نعمتیں اسے نہیں ڈھانپتی ہیں' جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے ڈھانپ دیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1359 - وَعَنْ قيس بن سلع الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اِخوته شكوه اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ يبذر مَاله وينبسط فِيهِ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخذ نَصِيبِي من الثمرة فانفقه فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَعلى من صحبني فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدره وَقَالَ انفق ينْفق اللّٰه عَلَيْك ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ خرجت فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَعِي رَاحِلَة وَاَنا اكثر اَهْل بَيْتِي الْيَوْم وايسره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهٖ سعيد بن زِيَاد اَبُوْ عَاصِم

❀❀ حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے بھائیوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کی شکایت کرتے ہوئے یہ کہا: یہ اپنا مال خرچ کرتا ہے' اور کھل کر خرچ کرتا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کھجوروں میں سے اپنا حصہ لیتا ہوں اور اسے اللہ کی راہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر دیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تم خرچ کرو! اللہ تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد میں اللہ کی راہ میں نکلا' تو میرے پاس صرف ایک اونٹنی تھی' اور آج میرا گھرانہ سب سے بڑا ہے' اور میں سب سے زیادہ خوشحال ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سعید بن زیاد ابوعاصم نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

1360 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأخلاء ثَلَاثَة فَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَك حَتّٰى تَاْتِي قبرك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ لَك مَا اَعْطَيْت وَمَا اَمْسَكت فَلَيْسَ لَك فَذٰلِكَ مَالك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله فَيَقُوْلُ وَاللّٰه لقد كنت من اَهْوَن الثَّلَاثَة عَلَى

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دوست (یا ساتھی) تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک دوست وہ ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ اس وقت تک رہوں گا' جب تک تم اپنی قبر میں نہیں چلے جاتے' ایک دوست تم سے یہ کہے گا: جو تم نے دیا اور جو تم نے نہیں دیا' وہ تمہارا نہیں ہے' یہ تمہارا مال ہے' اور ایک دوست وہ ہے: جو یہ کہے گا: تم جہاں بھی جاؤ گے' جہاں سے باہر نکلو گے' میں تمہارے ساتھ ہوں گا' یہ تمہارا عمل ہے' تو آدمی کہے گا: اللہ کی قسم میں تو ان تینوں میں' تمہیں سب سے زیادہ کم حیثیت کا سمجھتا تھا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَال وَارثه اَحَبُّ اِلَيْهِ من مَاله . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبُّ اِلَيْهِ من مَال وَارثه قَالَ فَإِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پسند ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جو اس نے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) آگے بھیج دیا ہو' اور جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے"

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1362 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بِلَال وَعِنْده صبر من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ اعد ذٰلِكَ لاضيافك

قَالَ اما تخشى اَن يكون لَكَ دُخان فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِيْ الْعَرْش اِقلالا

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَقَالَ اما تخشى اَن يفور لَهٗ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کے مہمانوں کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں نصیب ہو' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو"۔

یہ روایت امام بزار نے' حسن سند کے ساتھ اور امام طبرانی نے' معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

"کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو کہ جہنم کے دھوئیں کی تپش اسے لاحق ہو"۔

1363 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاد بِلَالًا فَاخرج لَهٗ صبرا من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ ادخرته لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ اما تخشى اَن يَجْعَل لَكَ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِيْ الْعَرْش اِقلالا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِإِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے کھجوروں کا ایک ڈھیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکالا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں مل جائے' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1364 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِي بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا توكي فيوكأ عَلَيْك . وَفِي رِوَايَةٍ أنفقي اَوْ انفحي اَوْ انضحي وَلَا تحصي فيحصي الله عَلَيْك وَلَا توعي فيوعي الله عَلَيْك . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد

انفحي بِالْحَاء الْمُهْملَة وانضحي وأنفقي الثَّلَاثَة معنى وَاحِد وَقَوله لَا توكي قَالَ الْخطابِيّ لَا تدخري والايكاء شدّ رَأس الْوِعَاء بالوكاء وَهُوَ الرِّبَاط الَّذِي يرْبط بِهِ يَقُوْلُ لَا تمنعي مَا فِي يدك فتنقطع مَادَّة بركَة الرزق عَنْك انْتهى

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بند کر کے نہ رکھو! ورنہ تم پر بندش کی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم خرچ کرو (راوی کو شک ہے' شاید یہاں لفظ مختلف ہے' لیکن تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے) اور تم شمار نہ کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا' اور تم بند کر کے نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''انفحی'' میں 'ح' ہے' اور لفظ ''انضحی'' اور لفظ ''انفقی'' ہے' ان تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ''لاتوکی'' علامہ خطابی کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم ذخیرہ کر کے نہ رکھو!

لفظ ''لایکاء'' کا مطلب تھیلی کے منہ کو باندھنا ہے' اور یہ وہ باندھنا ہے' جس کے ذریعے کسی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ تم اس چیز کو روک کے نہ رکھو' جو تمہارے ہاتھ میں ہے' ورنہ رزق کے برکت کا مادہ تم سے منقطع ہو جائے گا۔...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1365 - وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَال مت فَقِيرا وَلَا تمت غَنِيا . قلت وَكَيف لي بذلك قَالَ مَا رزقت فَلَا تخبأ وَمَا سُئِلت فَلَا تمنع فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيف لي بذلك قَالَ هُوَ ذَاك اَوْ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَعِنْده قَالَ لي الق الله فَقِيرا وَلَا تلقه غَنِيا . وَالْبَاقِي بنحوه

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بلال! فقیر ہونے کے عالم میں

مرنا' خوشحال ہونے کے عالم میں نہ مرنا' میں نے عرض کی: میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رزق تمہیں دیا جائے' اسے سنبھال کے نہ رکھنا' اور جو چیز تم سے مانگی جائے' اسے دینے سے انکار نہ کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا تو یہ ہوگا' یا پھر آگ ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم فقیر ہونے کے عالم میں' اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا' خوشحال ہونے کے عالم میں' اُس کی بارگاہ میں حاضر نہ ہونا''...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1366 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِي الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه حِكْمَة فَهُوَ يقْضِي بهَا وَيعلمهَا

وَفِي رِوَايَةٍ لَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالْمُرَاد بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمني مثل مَا للمغبط وَهٰذَا لَا بَاْس بِهٖ وَله نِيَّته فَاِن تمنى زَوَالهَا عَنهُ فَذٰلِكَ حرَام وَهُوَ الْحَسَد المذموم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال کیا عطا ہو' اور اسے حق کے راستے میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو' اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (یعنی دین کا علم) عطا کیا ہو' اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن (اسے اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہاں ''حسد'' سے مراد ''رشک کرنا'' ہے' اور رشک سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جارہا ہے' اسے جو نعمت حاصل ہے' اس نعمت کے حصول کی آرزو کی جائے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا' لیکن اگر آدمی کی نیت یہ ہو کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہوجائے تو یہ حرام ہے' اور یہ وہ ''حسد'' ہے' جس کی مذمت کی گئی ہے۔

1367 - وَعَنْ طَلْحَة بن يحيى عَن جدته سعدى قَالَت دخلت يَوْمًا على طَلْحَة تَعْنِيْ ابْن عبيد اللّٰه فَرَاَيْت مِنْهُ ثقلا فَقُلْتُ لَهٗ مَا لَك لَعَلَّه رَابَك منا شَيْءٍ فنعتبك قَالَ لَا ولنعم حَلِيلَة الْمَرْءِ الْمُسْلِم اَنْت وَلٰكِن اجْتمع عِنْدِي مَال وَلَا اَدْرِي كَيْفَ اَصْنع بِهٖ . قَالَت وَمَا يغمك مِنْهُ اذْع قَوْمك فاقسمه بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا غُلَام عَلَيّ بقومي فَسَاَلت الخازن كم قسم قَالَ اَرْبَع مِائَة اَلف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ طلحہ بن یحییٰ' اپنی دادی سعدیٰ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو میں نے انہیں کچھ پریشان دیکھا' میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے شاید آپ کو ہماری طرف سے کوئی بات ناگوار گزری ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! کسی بھی مسلمان کی جتنی اچھی بیوی ہو سکتی ہے' وہ تم ہو' لیکن میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہو گیا ہے' اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس کا کیا کروں؟ اس خاتون نے کہا: کیا یہ چیز آپ کو پریشان کرے گی؟ آپ اپنی قوم کے افراد کو بلائیں اور اس مال کو ان کے درمیان تقسیم کر دیں' تو انہوں نے فرمایا: میری قوم کے افراد کو میرے پاس لے کر آؤ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں: بعد میں) میں نے خزانچی سے دریافت کیا: انہوں نے کتنا مال تقسیم کیا؟ تو اس نے بتایا: چار لاکھ۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1368 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشر الله عَبْدَيْنِ من عباده اكثر لهما من المَال وَالْولد فَقَالَ لاحدهمَا اى فلَان ابْن فلَان قَالَ لَبَّيْكَ رب وَسَعْدَيك

قَالَ الم اكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بلٰى اى رب

قَالَ وَكَيْف صنعت فِيمَا آتيتك قَالَ تركته لولدى مَخَافَة الْعيلَة

قَالَ اما انك لَو تعلم الْعلم لضحكت قَلِيلا ولبكيت كثيرا اما ان الَّذِى تخوفت عَلَيْهِم قد انزلت بهم وَيَقُوْلُ للاخر اى فلَان ابْن فلَان فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اى رب وَسَعْدَيك قَالَ لَهُ الم اكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بلٰى اى رب

قَالَ فَكيف صنعت فِيمَا آتيتك فَقَالَ انفقت فِىْ طَاعَتك ووثقت لولدى من بعدِى بِحسن طولك

قَالَ اما انك لَو تعلم الْعلم لضحكت كثيرا ولبكيت قَلِيلا اما ان الَّذِىْ قد وثقت بِهِ انزلت بهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط

الْعيلَة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُون الْيَاء هُوَ الْفقر

والطول بِفَتْح الطَّاء هُوَ الْفضل وَالْقُدْرَة والغنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو زندہ کیا' جنہیں اس نے دنیا میں بکثرت مال اور اولاد سے نوازا تھا' اس نے ان دونوں میں سے ایک سے دریافت کیا: اے فلاں بن فلاں! اس نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' پروردگار نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد عطا نہیں کی ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار نے دریافت کیا: میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ اس نے کہا: میں نے وہ مال اپنی اولاد کے لئے ترک کیا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ محتاج نہ ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں واقعی علم ہوتا' تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے' تمہیں ان کے بارے میں جس چیز کا اندیشہ تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دی ہے' پھر پروردگار دوسرے شخص سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں

حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد سے نہیں نوازا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے تیری فرمانبرداری میں خرچ کیا' اور میں نے اپنے بعد اپنی اولاد کے لئے یہ یقین رکھا کہ تو ان پر بھی بڑا کرم فرمائے گا' پروردگار فرمائے گا: تم اگر علم رکھتے' تو زیادہ ہنستے اور تھوڑا روتے' البتہ تم نے ان کے بارے میں جو یقین رکھا تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ''العیلہ'' میں'ع' پر زبر ہے' اور'ی' ساکن ہے' اس سے مراد غربت ہے

لفظ''الطول'' میں'ط' پر زبر ہے' اس سے مراد فضل' قدرت اور خوشحالی ہے۔

1369 - وَعَنْ مَالك الدَّار اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخذ اَرْبَعمِائَة دِيْنَار فَجعلهَا فِيْ صرة فَقَالَ للغلام اذْهَبْ بهَا اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَة بن الْجراح ثُمَّ تله فِي الْبَيْت سَاعَة حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا الْغُلَام اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ وَصله الله ورحمه ثُمَّ قَالَ تعالى يَا جَارِيَة اذهبى بِهٰذِهِ السَّبْعَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان حَتّٰى انفذها وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَاَخْبرهُ فَوَجَدَهُ قد أعد مثلهَا لِمعَاذ بن جبل فَقَالَ اذْهَبْ بهَا اِلٰى معَاذ بن جبل وتله فِي الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَوَصله تعالى يَا جَارِيَة اذهبى اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبى اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبى اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا فاطلعت امْرَاَة معَاذ وَقَالَت نَحْنُ وَاللّٰه مَسَاكِين فَاَعْطِنَا فَلَمْ يبْق فِي الْخِرْقَة اِلَّا دِينَارَانِ فدحى بهما اِلَيْهَا وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَاَخْبرهُ فسر بذلك فَقَالَ اِنَّهُم اِخْوَة بَعْضهمْ من بعض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته اِلٰى مَالك الدَّار ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَمَالك الدَّار لَا أعرفهُ

تله هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَاللَّام اَيْضًا وَتَشْدِيد الْهَاء اَى تشاغل

فدحى بهما بِالْحَاء الْمُهْملَة اَى رمى بهما

❀❀ مالک الدار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لئے اور انہیں ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: تم انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور پھر ایک گھڑی ان کے ہاں ٹھہرے رہنا' تاکہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام' وہ رقم لے کر' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المومنین نے آپ کے لئے یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اس رقم کو اپنی ضروریات میں استعمال کریں' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ملا کے رکھے' اور ان پر رحم کرے' پھر انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! تم یہ والے سات فلاں شخص کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' یہاں تک کہ انہوں نے پوری رقم خرچ کر دی' وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا' اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا' تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ انہوں نے اتنی ہی رقم حضرت معاذ بن

جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی تیار کی ہوئی ہے انہوں نے فرمایا: تم یہ رقم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان کے گھر میں ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ تم یہ دیکھ لو کہ وہ اس کا کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام وہ رقم لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المومنین نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کریں تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انہیں ملا کے رکھے اے لڑکی! اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اسی دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے جھانک کر دیکھا اور بولیں: اللہ کی قسم! ہم بھی غریب ہیں آپ ہمیں بھی کچھ دے دیں اس تھیلی میں اس وقت صرف دو دینار بچے تھے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وہ دو دینار اس خاتون کو دے دیئے وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے مالک الدار تک اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں البتہ مالک الدار نامی شخص سے میں واقف نہیں ہوں۔

''تلہ'' اس میں 'ت' پر زبر ہے اور پھر 'ل' ہے اور 'ہ' پر شد ہے اس سے مراد مشغول ہونا ہے

''فدحی بہما'' اس سے مراد انہیں پھینک دینا ہے۔

1370 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَة دَنَانِير وَضعهَا عِند عَائِشَة فَلَمَّا كَانَ عِند مَرضه قَالَ يَا عَائِشَة ابعثي بِالذَّهَب اِلٰى عَلَىّ ثُمَّ اُغمى عَلَيْهِ وشغل عَائِشَة مَا بِهٖ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ مرَارًا كل ذٰلِكَ يغمى على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويشغل عَائِشَة مَا بِهٖ فَبعث اِلٰى عَلىّ فتصدق بهَا وَأمسى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْد الْمَوْت لَيْلَة الِاثْنَيْنِ فَأرْسلت عَائِشَة بمصباح لَهَا اِلٰى امْرَأَة من نسائها فَقَالَت أهدى لنا فِيْ مصباحنا من عكتك السّمن فَاِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسَى فِيْ حَدِيْد الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث عَائِشَة بِمَعْنَاهُ

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات دینار موجود تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوائے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! وہ سونا علی کو بھجوا دو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کام نہ کر سکیں یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہو جاتی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس دوران وہ کام نہ کر پاتیں پھر آخر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ رقم بھجوا دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ رقم صدقہ کر دی پیر کی رات جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک چراغ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھیجا اور بولیں: آپ اپنے گھی میں سے ہمارے چراغ کے لئے تھوڑا سا گھی تحفے کے طور پر دے دیں کیونکہ آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ بھی نہیں بچا تھا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی "صحیح" میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے طور پر اسی مضمون کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1371 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِت قَالَ كنت مَعَ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخرج عطاؤہ وَمَعَهُ جَارِيَة لَهُ قَالَ فَجعلت تقضی حَوَائِجه ففضل مَعهَا سَبْعَة فَامرهَا اَن تشتری بِهٖ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَو اَخَّرته للْحَاجة تنوبك اَوْ للضيف ينزل بك قَالَ اِن خليلی عهد اِلَیّ اَن اَيّمَا ذهب اَوْ فضَّة اوکیء عَلَيْهِ فَهُوَ جمر علی صَاحبه حَتّٰی يفرغه فِیْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالطَّبَرَانِیّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اوکی علی ذهب اَوْ فضَّة وَلَمْ يُنْفِقهُ فِیْ سَبِيْل اللّٰه کَانَ جمرا يَوْم الْقِيَامَة يکوی بِهٖ

هٰذَا لفظ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَالِهٖ اَيْضًا رجال الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے اپنی تنخواہ کی رقم نکالی ان کے ساتھ ان کی کنیز بھی تھی' راوی کہتے ہیں' اس کنیز نے ان کی ضروریات پوری کروانا شروع کیں' پھر اس کنیز کے پاس سات درہم (یا دینار) بچے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کے بدلے میں سکے خرید لے' راوی نے کہا: اگر آپ انہیں کسی ضرورت کے لئے سنبھال کے رکھ لیں' یا مہمان کے لئے سنبھال کے رکھ لیں' جو آپ کے ہاں آجاتا ہے (تو یہ مناسب ہوگا) تو انہوں نے فرمایا: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ جو بھی سونا یا چاندی سنبھال کر رکھے جائیں' تو وہ آدمی کے لئے انگارہ ثابت ہوں گے' جب آدمی انہیں اللہ کی راہ خرچ نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' یہی روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختصر واقعہ کے طور پر بھی نقل کی ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص سونے یا چاندی کو سنبھال کر رکھ لے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے' تو وہ قیامت کے دن انگارے کی شکل میں ہوں گے' جس کے ذریعے آدمی کو داغا جائے گا"۔

روایت کے یہ الفاظ' امام طبرانی کے نقل کردہ ہیں' اور ان کی روایت کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1372 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهديت للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث طوائر فأطعم خَادمه طائرا فَلَمَّا کَانَ من الْغَد اَتَتْهُ بهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ألم اَنْهَك اَن ترفعی شَيْئًا لغد . فَاِن اللّٰه يَاْتِیْ برزق غَد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلی وَالْبَيْهَقِیّ ورواة اَبِیْ يعلی ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندوں (کا گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا گیا' آپ نے اس میں سے ایک پرندے کا گوشت اپنے خادمہ کو کھانے کے لئے دے دیا' اگلے دن وہ خادمہ اس کا گوشت لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم کوئی

چیز کل کے لیے سنبھال کے رکھو؟ اللہ تعالیٰ نے کل کا رزق عطا کر دینا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔

1373 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدخر شَيْئًا لغد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ان دونوں نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے' ثابت نامی راوی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1374 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَالج هٰذِهِ الغرفة مَا ألجها اِلَّا خشيَة اَن يكون فِيْهَا مَال فاتوفى وَلَمْ انفقهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن. لألج اَي لأدخل. والغرفة بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْعلية

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں: میں اس گھر میں داخل ہوتا ہوں اور میں اس گھر میں صرف اس اندیشے کے تحت داخل ہوتا ہوں' کہ کہیں اس میں کوئی مال موجود نہ ہو' جسے میں نے خرچ نہ کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''لالج'' سے مراد میں داخل ہوتا ہوں' اور لفظ ''الغرفہ'' سے مراد بالا خانہ ہے۔

1375 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُحِبُّ اَن لي اُحُدًا ذَهَبا أبقى صبح ثَالِثَة وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٍ اِلَّا شَيْئًا أعده لدين

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عَطِيَّة عَنْ اَبِيْ سعيد وَهُوَ اِسْنَاد حسن وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا موجود ہو اور پھر تیسرے دن کی صبح تک اس میں سے کوئی بھی چیز باقی ہو' ماسوائے اس رقم کے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھی گئی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے' اور اس کے کئی شواہد موجود ہیں۔

1376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي اَبُوْ ذَر يَا ابْن أخي كنت مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذا بِيَدِهِ فَقَالَ لي يَا اَبَا ذَر مَا اُحِبُّ اَن لي اُحُدًا ذَهَبا وَفِضة أنفقهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمُوْت،

حدیث 1373: صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر العلة التی من أجلها کان تعرض المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:6447 الجامع للترمذی' أبواب الزهد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی معیشة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأهله' حدیث:2342 شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی زهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصبره علی شدائد' حدیث:1442 الشمائل المحمدیة للترمذی - باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث:346

يَوْمَ اَمُوْتُ ادع مِنْهُ قيراطا . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قِنطَارًا . قَالَ يَا اَبَا ذَر اذهب اِلَى الْاَقَلِّ وَتذهب اِلَى الْاَكْثَر أُرِيد الْاٰخِرَة وتريد الدُّنْيَا قيراطا فَاَعَادَهَا عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: اے میرے بھتیجے! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا' یا چاندی موجود ہو' اور میں انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کروں' اور جس دن میرا وصال ہو' اس دن اس میں سے ایک قیراط رہ گیا ہو (جو میں نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا ہو) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قنطار شمار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں اس کی طرف جا رہا ہوں' جو تھوڑا ہے' اور تم اس کی طرف جا رہے ہو' جو زیادہ ہے' میری مراد آخرت ہے' اور تمہاری مراد دنیا کا قیراط ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ میرے سامنے دہرائی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1377 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتفت اِلَى اَحد فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ مَا يسرني اَن اَحَدًا تحول لآل مُحَمَّد ذَهَبا انفقهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه اَمُوْت يَوْم اَمُوْت أدع مِنْهُ دينارين اِلَّا دينارين أعدهما للدّين اِن كَانَ . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلي وَاِسْنَاد اَحْمد جيد قوي

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ پر نظر ڈالی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اُحد پہاڑ آل محمد کے لئے سونے کا ہو جائے' اور میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کروں' یہاں تک کہ جس دن میرا وصال ہو' تو اس میں سے دو دینار باقی رہ گئے ہوں' البتہ ان دیناروں کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے ہوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

1378 - وَعَنْ قيس بن اَبِي حَازِم قَالَ دخلت على سعيد بن مَسْعُوْد نعوده فَقَالَ مَا اَدْرِي مَا يَقُوْلُوْنَ وَلَكِن لَيْت مَا فِيْ تابوتي هَذَا جمر فَلَمَّا مَاتَ نظرُوْا فَاِذَا فِيْهِ ألف اَوْ الفان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسعود کی عیادت کرنے کے لئے' ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ لیکن کاش کہ میرے اس تابوت میں یہ انگارے نہ ہوتے' جب ان کا انتقال ہو گیا' اور لوگوں نے جائزہ لیا' تو اس تابوت میں ایک ہزار' یا شاید دو ہزار (درہم یا دینار) موجود تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1379 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا توفّي على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُوجد لَهُ كفن فَاَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلَى دَاخِلَة اِزَاره فاصيب دِيْنَار اَوْ دِيْنَارَان فَقَالَ كَيَّتَانِ . وَفِي رِوَايَةٍ توفّي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصّفة فَوجدَ فِيْ مِئْزَره دِيْنَار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَيَّة ثُمَّ توفّي آخر فوجدَ فِيْ مِئزَرِه دِيْنَارَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طرق ورواة بَعْضهَا ثِقَات أثبات غير شهر بن حَوْشَب

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے لئے کفن دستیاب نہیں ہورہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے تہبند کے اندورنی حصے (یعنی اس کے تہبند کے ڈب کا) جائزہ لو تو اس میں سے ایک دینار' یا دو دینار مل گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اہل صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے تہبند میں سے ایک دینار ملا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی ایک چیز ہے' پھر ایک اور صاحب کا انتقال ہوا' اور ان کے تہبند میں سے دو دینار ملے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختلف طرق کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض کے راوی ثقہ اور ثبت ہیں' البتہ شہر بن حوشب کا معاملہ مختلف ہے۔

1380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّي رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصّفة فوجدوا فِيْ شملته دينارين فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَان

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه ـ قَالَ الْحَافِظ وَاِنَّمَا كَانَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهُ ادخر مَعَ تلبسه بالفقر ظَاهرا ومشاركته الْفُقَرَاء فِيْمَا يَأْتِيهم من الصَّدَقَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوا' لوگوں کو ان کے شملہ میں سے دو دینار ملے' لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ایسا اس لئے ہوا' کیونکہ ان صاحب نے ظاہری طور پر فقر کے اظہار کے باوجود انہیں سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور وہ ظاہری طور پر غرباء کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے' اس چیز کے حوالے سے' جو ان غرباء کے پاس صدقہ کے طور پر آتی تھی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1381 - وَعَنْ سَلمَة بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتي بِجنَازَة ثُمَّ اُتِيَ بِاُخْرى فَقَالَ هَلْ ترك من دين قَالُوْا لَا

قَالَ فَهَلْ ترك شَيْئًا قَالُوْا نَعَمْ ثَلَاثَة دَنَانِير فَقَالَ بأصابعه ثَلَاث كيات الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبُخَارِيّ بِنَحْوِهٖ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک جنازہ لایا گیا پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

دریافت کیا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تین دینار تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا: یہ داغ لگانے والی (تین چیزیں ہیں)...... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اس کی مانند "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1382 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا غزا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَاَصَابَهُ من سَهْمِه دِيْنَارَانِ فَاَخذهُمَا الْاَعْرَابِى فجعلهما فِىْ عباء ة فخيط عَلَيْهِمَا ولف عَلَيْهِمَا فَمَاتَ الْاَعْرَابِى فَوجدَ الديناران فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن لَا بَاْس بِهٖ فِى المتابعات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی اس کے حصے میں دو دینار آئے اس دیہاتی نے وہ دونوں لئے انہیں اپنی عباء میں رکھا اور اس پر سلائی کر دی اور ان دونوں کو اس میں لپیٹ لیا جب اس دیہاتی کا انتقال ہوا اور وہ دو دینار پائے گئے اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور متابعات کے طور پر اس کو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ترغيب الْمَرْاَة فِى الصَّدَقَة من مَال زَوجهَا اِذا أذن وترهيبها مِنْهَا مَا لم يَاْذَن

باب: عورت کے لئے اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جبکہ شوہر نے اس کی اجازت دی ہو اور اگر اجازت نہ دی ہو تو عورت کے لئے ایسا کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1383 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أنفقت الْمَرْاَة من طَعَام بَيتهَا غير مفْسدَة كَانَ لَهَا أجرهَا بِمَا أنفقت ولزوجها أجره بِمَا اكْتسب وللخادم مثل ذٰلِكَ لَا ينقص بَعْضهمْ من أجر بعض شَيْئًا. رَوَاهُ البُخَارِىّ وَمُسلِم وَّاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَعند بَعْضهمْ اِذا تَصَدَّقت بدل أنفقت

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی عورت اپنے گھر کے اناج میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس عورت کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملے گا اس کے شوہر کو اس کو کمانے کا اجر ملے گا اور خادم کو بھی اس کی مانند اجر ملے گا اور ان میں سے کسی ایک کے اجر میں کسی دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام ترمذی امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے البتہ بعض راویوں نے لفظ "انفقت" کی جگہ لفظ "تصدقت"

(یعنی صدقہ کرے) نقل کیا ہے"۔

1384 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل للمَرْاَة اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاذن فِیْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں (کوئی نفلی) روزہ رکھے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' اور (یہ بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے) کہ وہ شوہر کے گھر میں کسی کو اندر آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے"۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1385 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لابی دَاوُد اَن اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَن الْمَرْاَة هَلْ تَتَصَدَّق من بَيت زَوجهَا قَالَ لَا اِلَّا من قوتها وَالْاَجر بَيْنَهُمَا وَلَا يحل لَهَا اَن تَتَصَدَّق من مَال زَوجهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

زَاد رزين الْعَبدَرِی فِیْ جَامعه فَاِن أذن لَهَا فالأجر بَيْنَهُمَا فَاِن فعلت بِغَيْر اِذْنه فالأجر لَهُ وَالْاِثْم عَلَيْهَا

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا وہ اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ وہ اپنی ذاتی خوراک کی چیز کو صدقہ کرسکتی ہے' اور اس کا اجر ان دونوں (میاں بیوی) کو ملے گا' عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر' شوہر کے مال میں سے کچھ صدقہ کرے"۔

رزین عبدری نے اپنی "جامع" میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اگر شوہر نے عورت کو اجازت دی ہو' تو پھر اجر ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا' اور اگر وہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا کرتی ہے' تو شوہر کو اجر مل جائے گا' اور عورت کو گناہ ہوگا"

1386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجوز لامْرَاَة عَطِيَّة اِلَّا بِاِذن زَوجهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ من طَرِيق عَمْرو بن شُعَيْب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عورت کے لئے کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے' البتہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1387 - وَعَنْ اَسمَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لی مَال اِلَّا مَا اَدخل عَلیّ الزبير أفأتصدق قَالَ تصدقی وَلَا توعی فيوعی عَلَيْك

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا جَاءَت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَيْسَ لی شَیْءٌ اِلَّا مَا اَدخل عَلیّ الزبير فَهَلْ عَلیّ جنَاح اَن أرضخ مِمَّا يدْخل عَلیّ قَالَ ارضخی مَا اسْتَطَعْت وَلَا توعی فيوعی اللّٰهُ عَلَيْك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ مال موجود ہوتا ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا میں صدقہ کردیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کیا کرو' اور روک کے نہ رکھا کرو' ورنہ تمہیں بھی روک کردیا جائے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا مجھے اس پر کوئی گناہ ہوگا کہ انہوں نے جو مجھے دیا تھا' اس میں سے میں کوئی چیز (اللہ کی راہ میں) دے دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم سے ہو سکے تم دے دو' اور تم روک کر نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو روک' روک کردے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1388 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَصَدَّقت الْمَرْاَة من بَيت زَوجهَا كَانَ لَهَا اجرهَا ولزوجها مثل ذٰلِكَ لَا ينقص كل وَاحِد مِنْهُمَا من اجر صَاحبه شَيْئًا لَهُ بِمَا كسب وَلها بِمَا انفقت . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے' تو عورت کو اس کا اجر ملتا ہے' اور شوہر کو بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کے اجر میں' دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی' شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے' اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1389 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خطبَته عَام حجَّة الْوَدَاع لَا تنْفق امْرَاَة شَيْئًا من بَيت زَوجهَا اِلَّا بِاِذن زَوجهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَام قَالَ ذٰلِكَ افضل اَمْوَالنَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال آپ کے خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز خرچ نہیں کرے گی' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں' سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث 1388: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقة التطوع - ذکر تفضل اللہ جل وعلا علی المرأۃ إذا تصدقت من بیت' حدیث: 3417 السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' صدقة المرأۃ من بیت زوجها - حدیث: 2504 السنن الکبری للنسائی - کتاب الزکاۃ' صدقة المرأۃ من بیت زوجها - حدیث: 2291 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حدیث السیدۃ عائشة رضی اللہ عنها' حدیث: 24157 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث: 4243

التَّرْغِيْب فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَسقى المَاء والترهيب من مَنعه

باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے متعلق ترغیبی روایات اور ایسا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1390 - عَن عبد اللّٰه بن عَمرو بن العَاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الاِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام ونقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اسلام (میں کون سا عمل) سب سے بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے' اُسے سلام کرو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1391 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذا رَاَيْتُك طابت نَفْسِی وقرت عَيْنِی أنبئنی عَن كل شَیْءٍ قَالَ كل شَیْءٍ خلق من المَاء

فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِشَیْءٍ اِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ اَطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں آپ کی زیارت کرتا ہوں' تو میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے' اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے' میں نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے' جس پر میں عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں' تم نماز ادا کرو' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1392 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأطعموا الطَّعَام وأفشوا السَّلَام تدخلُوا الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1393 - وَعنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُو مَالك الْاَشعَرِىّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لمن أطاب الْكَلَام وَاَطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ' اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے' تو حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اُسے ملیں گے جو عمدہ کلام کرتا ہو' کھانا کھلاتا ہو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں' تو وہ کھڑا ہو کر (نوافل) ادا کرتا ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1394 - وَعَنْ اَبِي مَالك الْاَشعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه تَعَالٰى لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام - رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ ان کے اندر سے' اور ان کا اندرونی حصہ ان کے باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں"۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1395 - وَعَنْ حَمْزَة بن صُهَيْب عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عمر لِصُهَيْب فِيك سرف فِي الطَّعَام فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خياركم من أطْعم الطَّعَام - رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب وَفِي اِسْنَاده عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَمَنْ لَا يحضرني الْاٰن حَاله

❀❀ حمزہ بن صہیب' اپنے والد (حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کھانا کھلانے کے حوالے سے فضول خرچی کرتے ہیں' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جو کھانا کھلاتے ہیں"

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل نامی راوی ہے اور ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1396 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَات اِطْعَام

الطَّعَام وإفشاء السَّلام وَالصَّلاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الإسْنَاد
قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيفَ وَعبد اللّٰه بن اَبِيْ حميد مَتْرُوك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(گناہوں کا) کفارہ بننے والے چیزیں یہ ہیں' کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات کے وقت نماز ادا کرنا' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: ایسا کیسے ہوسکتا ہے' جبکہ (اس روایت کا ایک راوی) عبداللہ بن ابوحمید متروک ہے۔

1397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ انجفل النَّاس اِلَيْهِ فَكنت فِيمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَاَمَّلت وَجهه واستبنته علمت اَن وَجهه لَيْسَ بِوَجْه كَذَّاب . قَالَ وَكَانَ اَوَّل مَا سَمِعت من كَلامه اَن قَالَ اَيهَا النَّاس اَفشوا السَّلام واطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ
انجفل النَّاس بِالْجِيم اَي اَسرعُوا ومضوا كلهم
استبنته اَي تحققته وتبينته وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب فِي الْوضُوء وَالصَّلاة وَغَيرهمَا وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث اُخر فِي السَّلام وطلاقة الْوَجْه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کر کے) پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ جوق درجوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والوں میں' میں بھی شامل تھا' جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا بغور جائزہ لیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے پتہ چل گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' جو سب سے پہلی بات سنی' وہ یہ تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' اور رات کے وقت نوافل ادا کرو' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(روایت کے متن کے الفاظ) "انجفل الناس" یہ 'ج' کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ تیزی سے گئے' اور وہ سب لوگ چلے گئے

لفظ "استبنته" یعنی میں نے اس کی تحقیق کی اور اس کی وضاحت دیکھی' اس سے پہلے وضو' نماز اور دیگر ابواب میں اس نوعیت کی کچھ احادیث گزر چکی ہیں' اور کچھ دیگر احادیث' سلام کرنے اور خندہ پیشانی سے متعلق باب میں آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1398 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مُوجبَات الرَّحْمَة اِطْعَام الْمُسْلِم الْمِسْكِين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ مُتَّصِلا ومرسلا من طَرِيقه اَيْضًا اِلَّا انه قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان وَقَالَ قَالَ عبد الْوَهَّاب يَعْنِي الجائع

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ اِن من مُوجبَات الْجنَّة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان

السغبان بِالسِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحمت کوواجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' غریب مسلمان کوکھانا کھلانا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام بیہقی نے' امام حاکم کے حوالے سے ہی اسے متصل اور مرسل روایت دونوں کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''مغفرت کوواجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کوکھانا کھلانا ہے''

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''السغبان'' کا مطلب بھوکا ہونا ہے۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جنت کوواجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کوکھانا کھلانا ہے''

لفظ ''السغبان'' یہ 'س' اور 'غ' کے ساتھ ہے' جس کے بعد 'ب' ہے۔

1399 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله ليربى لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربي اَحَدُكُم فلوه اَوْ فَصِيله حَتَّى يكون مثل أحد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَتقدم هُوَ وَحَدِيث اَبِي بَرزَة اَيْضًا اِن العَبْد ليتصدق بالكسرة تربو عِنْد الله عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تكون مثل أحد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے' کسی ایک شخص (کے صدقہ کیے ہوئے) ایک کھجور' یا ایک لقمہ کو یوں بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور' اجر کے اعتبار سے) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے' یہ روایت ہے' اور حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

''آدمی روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے' جو اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے''۔

1400 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ ليُدْخل بلقمة الْخبز وقبصة التَّمْر وَمثله مِمَّا ينفع الْمِسْكِين ثَلَاثَة الْجنَّة الْآمِر بِهِ وَالزَّوْجَة الْمصلحَة لَهُ

حدیث1400: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأطعمة وأما حديث عمر - حديث:7254

وَالْخَادِمِ الَّذِیْ یناول الْمِسْکِیْن

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِمِ وَتقدم

القبصۃ بِفَتْحِ الْقَافِ وَضَمِّھَا وبالصاد الْمُھْمَلَۃ ھِیَ مَا یتَنَاوَلُہُ الْاٰخِذ برؤوس اَصَابِعہ الثَّلاث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے' یا تین انگلیوں میں آنے والی کھجور' یا اس کی مانند کوئی چیز' جو مسکین کو فائدہ دیتی ہو' اس کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے' وہ شخص جس نے اس کو دینے کا حکم دیا ہو' اس کی وہ بیوی' جس نے اسے تیار کیا ہو اور وہ خادم' جس نے وہ چیز مسکین کو پکڑائی ہو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہمارے خادموں کو بھی بھولتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ''القبصہ'' میں 'ق' پر 'زبر' ہے' اور 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے' پھر 'ص' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو لینے والا شخص تین انگلیوں کے پوروں سے پکڑ سکے۔

1401 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِیل فعبد اللّٰہ فِیْ صومعتہ سِتِّیْنَ عَاما وأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراھب من صومعتہ فَقَالَ لَو نزلت فذکرت اللّٰہ فازددت خیرا فنزل وَمَعَہٗ رغیف اَوْ رغیفان فَبَیْنَمَا ھُوَ فِی الْاَرْض لَقِیتہ امْرَاَۃ فَلَمْ یزل یکلمھا وتکلمہ حَتّٰی غشیھا ثُمَّ اُغمی عَلَیْہِ فَنزل الغدیر یستحم فجاء سَائل فَاَوْمَأ اِلَیْہِ اَن یَاْخُذ الرغیفین ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَۃ سِتِّیْنَ سنۃ بِتِلْکَ . الزنیۃ فرجحت الزنیۃ بحسناتہ ثُمَّ وضع الرَّغِیف اَوْ الرغیفان مَعَ حَسَنَاتہ فرجحت حَسَنَاتہ فغفر لَہٗ . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے' اپنے عبادت خانے میں' ساٹھ سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' ایک مرتبہ بارش ہونے سے زمین سرسبز و شاداب ہوگئی' راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر دیکھا اور سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں اضافہ ہوگا' وہ وہاں سے نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک' یا شاید دو روٹیاں تھیں' (یہ شک راوی کو ہے) وہ زمین پر موجود تھا کہ اس کی ملاقات' کسی خاتون کے ساتھ ہوئی' وہ اس خاتون کے ساتھ کلام کرنے لگا' اور وہ خاتون اس کے ساتھ کلام کرنے لگی' یہاں تک کہ اس راہب نے اس خاتون کے ساتھ زنا کرلیا' پھر اس پر (خوف کی وجہ سے) بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی' تو وہ غسل کرنے کے لئے ایک کنویں میں اترا' اسی دوران ایک مانگنے والا آیا' تو راہب نے اس کو اشارہ کیا کہ وہ ان دو روٹیوں کو حاصل کرلے' پھر اس راہب کا انتقال ہوگیا' اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن' اس زنا کے ساتھ کیا گیا' تو زنا کا پلڑا' اس کی نیکیوں کے پلڑے پر بھاری ہوگیا' پھر اس ایک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو روٹیوں کو اس

کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور اس کی مغفرت ہو گئی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1402 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عملا يدخلني الْجَنَّةَ قَالَ اِن كنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَإِن لم تطق ذٰلِكَ فاطعم الجائع واسق الظمآن . الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي الْعتق اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے گفتگو کرتے ہوئے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں' لیکن مسئلہ بھرپور دریافت کیا ہے' تم غلام آزاد کرو' گردن چھڑاؤ' اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' اور پیاسے کو پلاؤ''......الحدیث۔

یہ حدیث امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں' آگے چل کر یہ مکمل حدیث کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1403 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أطْعم أخَاهُ حَتّٰى يشبعه وسقاه من المَاء حَتّٰى يرويه باعده الله مِنَ النَّار سبع خنادق مَا بَيْن كل خندقين مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے سیر کر دے' اور اسے پانی پلائے یہاں تک کہ اسے سیراب کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے' سات خندقوں کے فاصلے جتنا دور کر دے گا' جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان' پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہو گا''

یہ روایت امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1404 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة اَن تشبع كبدا جائعا . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ والأصبهاني كلهم من رِوَايَة زربي مُؤذن هِشَام عَنْ اَنَسٍ وَلَفظ اَبِي الشَّيْخ والأصبهاني قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عمل أفضل من إشْبَاع كبد جَائِع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جاندار کو سیر کروا دو''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے ہشام کے مؤذن زربی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ابوشیخ اور اصبہانی کے یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی عمل بھوکے جاندار کو سیر ہو کر (کھانا کھلانے) سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔

1405 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیّمَا مُؤْمِن اَطْعم مُؤْمِنا عَلی جوع اَطْعمہُ اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ من ثمار الْجَنَّۃ وَاَیّمَا مُؤْمِن سقی مُؤْمِنا علی ظمإ سقَاہُ اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ من الرَّحِیق الْمَخْتُوم وَاَیّمَا مُؤْمِن کسا مُؤْمِنا علی عری کَسَاہ اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ من حلل الْجَنَّۃ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد

وَیَاْتِیْ لَفْظِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ سعید وَھُوَ اَصح واشبہ وَرَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْد وَلَفْظِہٖ قَالَ یحْشر النَّاس یَوْم الْقِیَامَۃ اَعری مَا کَانُوْا قطّ واَجوع مَا کَانُوْا قطّ واَظما مَا کَانُوْا قطّ وانصب مَا کَانُوْا قطّ فَمَنْ کسا لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کَسَاہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَطْعم لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَطْعمہُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقی لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سقَاہُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل لِلّٰہ اَغناہ اللّٰہ وَمَنْ عَفا لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاہُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ . وَرُوِیَ مَرْفُوْعا بِھٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مومن کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا اور جو بھی مومن کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر بند مشروب پلائے گا اور جو بھی مومن کسی مومن کو لباس کی ضرورت کے وقت لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کے حلے پہنائے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ آگے آئیں گے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور وہ روایت زیادہ مستند اور زیادہ موزوں ہے یہی روایت امام ابن ابودنیا نے اپنی کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو انہیں لباس کی اتنی شدید ضرورت ہوگی جو پہلے کبھی نہیں تھی وہ اتنے زیادہ بھوکے ہوں گے جتنے پہلے کبھی نہیں رہے ہوں گے اتنے زیادہ پیاسے ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے پیاسے نہیں رہے ہوں گے اتنے زیادہ پریشان ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے زیادہ پریشان نہیں رہے ہوں گے تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو لباس پہننے کے لئے دیا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے پہننے کے لئے لباس عطا کردے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا اللہ

کے لئے کھانا کھلائے گا' جس نے کسی کو اللہ کے لئے پانی پلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پانی پلائے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو معاف کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا''۔

یہی روایت انہی الفاظ کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

1406 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَة یَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدنی قَالَ یَا رب کَیْفَ اعودك وَاَنت رب الْعَالمین قَالَ أما علمت اَن عَبدِی فلَانا مرض فَلَمْ تعده اما علمت انَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِیْ عِنْده

یَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمنی

قَالَ یَا رب کَیْفَ أطعمك وَاَنت رب الْعَالمین قَالَ اما علمت اَنه استطعمك عَبدِی فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت اَنَّك لَو اطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِی

یَا ابْن آدم استسقیتك فَلَمْ تَسْقِنِی

قَالَ یَا رب وَکَیْف اسقیك وَاَنت رب الْعَالمین

قَالَ استسقاك عَبدِی فلَان فَلَمْ تسقه اما اِنَّك لَو سقیته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِی . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا' لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوگیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے' اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تجھے کچھ کھلاسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا؟ تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے تو اس کا ثواب میری بارگاہ میں پالیتے؟ اے ابن آدم! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پینے کے لئے نہیں دیا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلاسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پینے کے لئے نہیں دیا' اگر تم اسے پینے کے لئے دیتے' تو اس کا اجر و ثواب میری بارگاہ میں پالیتے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1407 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْیَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنا فَقَالَ من اَطْعم مِنْكُمُ الْیَوْم مِسْکینا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنا

قَالَ مَن تبع مِنكُمُ الْيَوْم جَنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من عَاد مِنكُمُ الْيَوْم مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل إِلَّا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہوا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم
میں سے کس شخص نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم
کون شخص آج جنازے میں شریک ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے
بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اعمال' جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں
گے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1408 - وَرُوِىَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى
الْاَعْمَال أفضل قَالَ إدخالك السرُوْر على مُؤْمِن أشبعت جوعته اَوْ كسوت عورته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَحَبَّ الْاَعْمَال إِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد
عَنهُ جوعا اَوْ تقضي عَنهُ دينا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کو خوش کر دینا' اگر وہ بھوکا ہے' تو اسے سیر کرو' اگر اسے لباس کی ضرورت ہو' تو اسے لباس فراہم
کرو' یا اس کی (کوئی اور) ضرورت پوری کر دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوشیخ نے اسے کتاب ''الثواب'' میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول
حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان کو فراہم کرتے ہو' یا اس سے کوئی تکلیف دہ
چیز کو دور کر دیتے ہو' یا اس سے بھوک کو ختم کر دیتے ہو' یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو''۔

1409 - وَرُوِىَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أطْعم مُؤمنا
حَتّٰى يشبعه من سغب أدخلهُ الله بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة لَا يدخلهُ إِلَّا من كَانَ مثله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

السغب بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة جَمِيعًا هُوَ الْجُوع

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے بھوک کے حوالے سے سیر کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایک ایسے

دروازے سے جنت میں داخل کرے گا کہ اس دروازے سے صرف وہی شخص داخل ہوگا' جو اس کی مانند ہو'
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔
لفظ ''السغب'' میں 'س' پر زبر ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس سے مراد بھوک ہے۔

1410 - وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَر الْعَبْدِی وَالْحسن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي مَلَائكته بالذين يطعمُون الطَّعَام من عبيده . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مُرْسلا

❀ جعفر عبدی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اس کے جو بندے (دوسروں کو) کھانا کھلاتے ہیں''۔
یہ روایت امام ابوالشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1411 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَاَدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين واحسان اِلَى الْمَمْلُوك وَثَلَاث من كن فِيهِ أظلهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَحت عَرْشه يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الْوضُوء فِي المكاره وَالْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم واطعام الجائع . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ بِالثَّلَاثِ الْاَوّل فَقَط وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَاَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ بِتَمَامِهِ

❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین خصوصیات ہیں' جو کسی شخص میں پائی جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا' کمزور شخص کے ساتھ نرمی کرنا' والدین پر شفقت کرنا' اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اور تین خصوصیات ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں گی' اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ فراہم کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' طبیعت کی عدم آمادگی میں وضو کرنا' تاریکی میں پیدل چل کر مسجد جانا' اور بھوکے کو کھانا کھلانا''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' لیکن اس میں صرف پہلی تین باتیں ذکر کی ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہی روایت (ابو) شیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اور ابوالقاسم اصبہانی نے بھی مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1412 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَن أجمع نَفرا من اِخْوَانِي على صَاع اَوْ صَاعَيْنِ من طَعَام اَحَبّ اِلَيّ من اَن اَدخل سوقكم فأشتري رَقَبَة فَأعْتقهَا
رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَفِي اِسْنَاده لَيْث بن اَبِي سليم

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے کچھ بھائیوں کو (یعنی دوستوں کو) اکٹھا کروں' اور انہیں کھانے کا ایک یا دو صاع کھلاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر وہاں سے کوئی غلام خرید کر اسے آزاد کر دوں''۔ یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے۔

1413 - وَرُوِیَ عَنِ الْحسن بن علیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اُطعم اَخا لی فِی اللّٰه لقمة اَحَبُّ اِلَیّ من اَن اَتصدق علی مِسکین بدرھم وَلَاَن اعطی اَخا لی فِی اللّٰه درھما اَحَبُّ اِلَیّ من اَن اَتصدق علی مِسکین بِمائة دِرْهَم . رَوَاهُ اَبُو الشَّیخ اَیْضًا فِیْهِ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف کَالَّذِی قبله

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں اپنے کسی دینی بھائی کو ایک لقمہ کھانا کھلا دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک درہم صدقہ دوں' اور میں اپنے دینی بھائی کو ایک درہم دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک سو درہم دوں"۔

یہ روایت ابوشیخ نے ہی نقل کی ہے' اور شاید یہ روایت "موقوف" ہے' جیسے وہ والی روایت ہے' جو اس سے پہلے ذکر ہوئی ہے۔

1414 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجلَان سلکا مفازة عَابِد وَالْاٰخر بِهٖ رهق فعطش العابد حَتّٰی سقط فَجعل صَاحِبه ینظر اِلَیْهِ وَهُوَ صریع فَقَالَ وَاللّٰهِ اِن مَاتَ هٰذَا الْعَبْد الصَّالح عطشا وَمَعِی مَاء لَا اُصِیب من اللّٰه خیرا اَبَدًا وَلَئِن سقیته مائی لأموتن فتوکل علی اللّٰه وعزم فرش عَلَیْهِ من مَائه وسقاه فضله فَقَامَ فَقطع الْمَفَازَة فَیُوْقف الَّذِیْ بِهٖ رهق لِلْحساب فَیُؤْمَر بِهٖ اِلَی النَّار فتسوقه الْمَلَائِکَة فیری العابد فَیَقُوْلُ یَا فلَان أما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ انا فلَان الَّذِیْ آثرتك علی نَفسِی یَوْم الْمَفَازَة فَیَقُوْلُ بَلٰی أعرفك فَیَقُوْلُ لِلْمَلَائِکَة قفوا فیقفون فَیَجِیْء حَتّٰی یقف فیدعو ربه عَزَّ وَجَلَّ فَیَقُوْلُ یَا رب قد عرفت یَده عِنْدِی وَکَیْفَ آثرنی علی نفسه

یَا رب هبه لی فَیَقُوْلُ هُوَ لَك فَیَجِیْء فَیَاْخُذ بید اَخِیْه فیدخله الْجنَّة فَقُلْتُ لِاَبِیْ ظلال أحَدثك انس عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ ظلال اسْمه هلَال بن سُوَیْد اَوْ ابْن اَبِی سُوَیْد وَثَّقَهُ الْبُخَارِیّ وَابْن حبَان لَا غَیره وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ فِی الشّعب عَنْ اَبِیْ ظلال اَیْضًا عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهٖ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد اِن کَانَ غیر قوی فَلهُ شَاهد من حَدِیْثِ أنس ثُمَّ رُوِیَ بِاِسْنَادِهٖ من طَرِیْق عَلِیّ بن اَبِی سارة وَهُوَ مَتْرُوك

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ دو آدمی ایک ویرانے میں سفر کر رہے تھے' ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گنہگار تھا' عبادت گزار کو پیاس لگی' یہاں تک کہ وہ گر گیا' اس کے ساتھی نے اس کی طرف دیکھا کہ وہ گر گیا ہے' تو اس نے سوچا: اللہ کی قسم! اگر یہ نیک آدمی پیاس کی وجہ سے مر گیا' جبکہ میرے پاس پانی موجود ہے' تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی' لیکن اگر میں نے اپنا پانی اسے پینے کے لئے دے دیا' تو میں مر جاؤں گا' تو اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور پختہ ارادہ کر کے اس پر پانی چھڑک کر (اسے ہوش میں لایا) اور اسے اضافی پانی پینے کے لئے دے دیا' تو وہ عبادت گزار کھڑا ہوا' ان لوگوں نے اس ویرانے کو عبور کر لیا (ان دونوں کے مرنے کے بعد) اس گنہگار شخص کو حساب کے لئے پیش کیا گیا' اور اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا' فرشتے اسے جہنم کی

طرف لے جانے لگے، جب عبادت گزار شخص نے اسے دیکھا' تو بولا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں' صحراء سے گزرتے ہوئے تم نے میرے ساتھ احسان سے کام لیا تھا' تو اس گنہگار نے کہا: میں تمہیں پہچان گیا ہوں' تو اس عبادت گزار نے فرشتوں سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! وہ لوگ ٹھہر گئے' تو وہ عبادت گزار آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا: اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو جانتا ہے کہ اس شخص کا مجھ پر ایک احسان ہے کہ اس نے کس طرح میرے لئے احسان سے کام لیا تھا' اے میرے پروردگار! اس کو مجھے ہبہ کردے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ تمہارا ہوا' پھر وہ عبادت گزار آئے گا' اور اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوظلال سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوظلال کا نام ہلال بن سوید' یا شاید ابن ابوسوید ہے' اسے امام بخاری' امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' اور کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا' یہی روایت امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابوظلال ہی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ سند اگرچہ ایسی ہے کہ دوسری سندیں اس سے زیادہ قوی ہوتی ہیں' لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی ایک شاہد روایت موجود ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن ابوسارہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' لیکن وہ راوی بھی متروک ہے۔

1415 - وَعَنْ ثَابت الْبنانِي عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا من اَهْلِ الْجنَّة يشرف يَوْم الْقِيَامَة على اَهْلِ النَّار فيناديه رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان هَلْ تعرفنِيْ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت فَيَقُوْلُ انا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك قَالَ قد عرفت قَالَ فاشفع لي بهَا عِنْد رَبك

قَالَ فَيسْأَل اللّٰه تَعَالٰى جلّ ذكره فَيَقُوْلُ اِنِّيْ أشرفت على النَّار فناداني رجل من اَهلهَا فَقَالَ لي هَلْ تعرفنِيْ قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت قَالَ انا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك فاشفع لي عِنْد رَبك فشفعني فِيْهِ فيشفعه اللّٰه فيأمر بِه فَيخرج مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفظه قَالَ يصف النَّاس يَوْم الْقِيَامَة صُفُوفا ثُمَّ يمر اَهْلِ الْجنَّة فيمر الرجل على الرَّجُلْ مِنْ اَهْلِ النَّار فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم استَسْقَيْت فسقيتك شربة

قَالَ فَيشفع لَهٗ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ أما تذكر يَوْم ناولتك طهُورا فَيشفع لَهٗ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم بعثتني لحَاجَة كَذَا وَكَذَا فَذَهَبت لَك فَيشفع لَهٗ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه

قَوْله بِه رهق بِفَتْح الرَّاء وَالْهَاء بعدهمَا قَاف اَي غشيان للمحارم وارتكاب للطغيان والمفاسد

❀❀ ثابت بنانی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:)''قیامت کے دن اہل جنت میں سے ایک شخص جھانک کر اہل جہنم کی طرف دیکھے گا' تو اہل جہنم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اسے پکار کر کہے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا؟ وہ کہے گا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہیں پہچانا' تم کون ہو؟ تو وہ جہنمی کہے گا: میں وہ شخص ہوں کہ دنیا میں' تم میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' وہ شخص کہے گا: میں نے پہچان لیا ہے' وہ جہنمی کہے گا: تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ جنتی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گا اور عرض کرے گا: میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم میں سے ایک شخص نے مجھے پکار کر کہا: اس نے مجھ سے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں پہچانتا' تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: کہ میں وہ شخص ہوں کہ تم دنیا میں میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو (تو اے اللہ!) تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے! تو اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت کو قبول کرے گا' اور اس جہنمی کے بارے میں حکم دے گا' تو اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اُن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' لوگ مختلف صفوں میں کھڑے ہوں گے' پھر اہل جنت گزریں گے' تو ایک شخص کا' ایک جہنمی کے پاس سے ہوگا' تو وہ کہے گا: اے فلاں کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ کہ فلاں دن تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ شخص' اس دوسرے شخص کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص' دوسرے شخص کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: کیا تمہیں فلاں دن یاد نہیں ہے؟ کہ جب میں نے تمہیں طہارت کے لئے پانی پکڑایا تھا؟ تو وہ شخص اس کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص دوسرے کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے' جب تم نے مجھے فلاں' فلاں کام کے سلسلے میں بھجوایا تھا' تو میں تمہارے لئے گیا تھا' تو وہ شخص بھی اس کی شفاعت کرے گا''

اصبہانی نے بھی امام ابن ماجہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''رہق'' میں 'ر' اور 'ہ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ق' ہے' اس سے مراد حرام کاموں کا ارتکاب کرنا ہے' اور سرکشی اور مفاسد کا ارتکاب کرنا ہے۔

1416 - وَعَنْ كديرِ الضَّبِّيِّ اَن رجلا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخبرنِي بِعَمَل يقربنِي من الْجنَّة وَيُبَاعِدنِي مِنَ النَّار فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ هما أعملتاك قَالَ نَعَمْ قَالَ تَقول الْعدْل وَتُعْطِي الْفضل

قَالَ وَاللّٰه لَا اَسْتَطِيع اَن اَقُول الْعدْل كل سَاعَة وَمَا اَسْتَطِيع اَن أعطي الْفضل

قَالَ فتطعم الطَّعَام وتفشي السَّلَام قَالَ هٰذِهِ اَيْضًا شَدِيْدَة

قَالَ فَهَلْ لَكَ اِبل قَالَ نعم

قَالَ فَانْظُرْ اِلٰى بعير من اِبلك وسقاء ثُمَّ اعمد اِلٰى اَهْل بَيت لَا يشربون المَاء اِلَّا غبا فاسقهم فلعلك لَا

یھلك بعیرك وَلَا ینخرق سقاؤك حَتّٰى تجب لَكَ الْجنَّة

قَالَ فَانْطَلق الْاَعْرَابِي یكبر فَمَا انخرق سقاؤه وَلَا هلك بعیره حَتّٰى قتل شَهِیدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَیْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اِلٰی كدیر رُوَاة الصَّحِیح وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِي صَحِیحه بِاخْتِصَار وَقَالَ لست اَقف على سَماع اَبِي اِسْحَاق هٰذَا الْخَبَر من كدیر

قَالَ الْحَافِظ قد سَمعه اَبُوْ اِسْحَاق من كدیر وَلٰكِن الحَدِیْث مُرْسل

وَقد توهم ابْن خُزَیْمَة اَن لكدیر صُحْبَة فَاَخْرج حَدِیْثه فِي صَحِیحه وَاِنَّمَا هُوَ تَابِعِيّ شیعي تكلم فِیهِ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقواهُ اَبُوْ حَاتِم وَغَیره وَقد عده جمَاعَة من الصَّحَابَة وهما مِنْهُم وَلَا یَصح وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اعملتاك اَی بعثتاك واسعملتاك وحملتاك على الْاِتْیَان وَالسُّؤَال وَقَوله لَا یشربون المَاء اِلَّا غبا بِكَسْر الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَتَشْدِید الْبَاء الْمُوَحدَة اَی یَوْمًا دون یَوْم

❀ حضرت کدیر ضبی ﷜ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی مقصد کے لیے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انصاف کے مطابق بات کرو اور اضافی چیز دے دو! اس نے عرض کی: میں تو ہر وقت انصاف کے مطابق بات نہیں کہہ سکتا' اور نہ ہی میں ہر وقت اضافی چیز دے سکتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ! اس نے عرض کی: یہ بھی بہت مشکل ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے اونٹ کو لو اور مشکیزے کو لو اور پھر کسی ایسے گھر کی طرف جاؤ' جن لوگوں کو پانی پینے کے لئے کم ملتا ہے' اور انہیں پانی پلا دیا کرو' تو ہوسکتا ہے کہ تمہارے اونٹ کے مرنے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے' تمہارے لئے جنت واجب ہوجائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ دیہاتی چلا گیا اور اس کے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے اور اس کے اونٹ کے مرنے سے پہلے' وہ شہید ہونے کے طور پر مارا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی' امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے ''کدیر'' تک نقل کیا ہے' جس کے راوی صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے واقف نہیں ہوسکا کہ ابواسحاق نامی راوی نے یہ روایت کدیر سے سنی ہے؟

حافظ فرماتے ہیں: ابواسحاق نے کدیر سے سماع کیا ہے' لیکن یہ روایت ''مرسل'' ہے' امام ابن خزیمہ کو یہ وہم ہوا تھا کہ شاید کدیر' صحابی ہیں' تو انہوں نے ان کی نقل کردہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کردی' حالانکہ یہ تابعی ہیں' اور شیعہ ہیں' اور ان کے بارے میں امام بخاری' امام نسائی نے کلام کیا ہے' اور ابوحاتم اور دیگر حضرات نے انہیں قوی قرار دیا ہے' ایک جماعت نے وہم کی بنیاد پر ان کا شمار صحابہ کرام میں کیا ہے' لیکن یہ درست نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

''اعملتاک'' مطلب یہ ہے کہ کیا تم اس مقصد کے لئے اور یہ سوال پوچھنے کے لئے آئے ہو' اور روایت کے یہ الفاظ کہ'' وہ

لوگ صرف وقفے کے ساتھ پانی پیتے ہیں"۔ اس میں لفظ "غبا" "غ" پر زیر ہے اس کے بعد "ب" پر شد ہے اس سے مراد ایک دن کے وقفے سے ہونا ہے۔

1417 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ مَا عمل اِن عملت بِهِ دخلت الْجَنَّة قَالَ اَنْت ببَلَد يجلب بِهِ المَاء قَالَ نعم

قَالَ فاشتر بهَا سقاء جَدِيْدا ثُمَّ اسْقِ فِيهَا حَتّٰى تخرقها فَاِنَّك لن تخرقها حَتّٰى تبلغ بهَا عمل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر ورواة اِسْنَاده ثِقَات اِلَّا يحيى الحماني

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: وہ کون سا عمل ہے؟ کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم کسی ایسے علاقے میں رہتے ہو؟ جہاں باہر سے پانی لایا جاتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہاں کے لئے ایک نیا مشکیزہ خریدو پھر وہاں پانی لا کر دیا کرو یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو جائے اس مشکیزہ کے پھٹنے سے پہلے تم اس عمل کے ذریعے جنت تک پہنچ جاؤ گے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں صرف یحییٰ حمانی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1418 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي أنزع فِي حَوْضِي حَتّٰى اِذا ملاْته لابلي ورد عَليّ الْبَعِير لغيري فسقيته فَهَلْ فِي ذٰلِكَ من أجر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي كل ذَات كبد أجرا . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنے حوض میں پانی بھرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے اونٹوں کے لئے اسے بھر لیتا ہوں پھر میرے پاس کسی اور شخص کا اونٹ آ جاتا ہے میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں تو کیا اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار (کے ساتھ بھلائی کرنے کا) اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1419 - وَعَنْ مَحْمُود بن الرّبيع اَن سراقَة بن جعْشم

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالة ترد على حَوْضِي فَهَلْ لي فِيهَا من أجر اِن سقيتها

قَالَ اسقها فَاِن فِي كل ذَات كبد حراء أجرا

رَوَاهُ ابْـن حبَان فِـي صَـحِيْحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن عبد الرَّحْمٰن بن مَالك بن جعْشم عَنْ اَبِيْهِ عَن عَمه سراقَة بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آتا ہے تو اگر میں اسے پانی پلا دوں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانی پلاؤ کیونکہ

ہر جاندار (کے ساتھ اچھائی کرنے) میں اجر ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے عبدالرحمن بن مالک بن جعشم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1420 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشى بطريق اشتد عَلَيْهِ الحر فوجد بئرا فنزل فِيهَا فشرب ثُمّ خرج فَاِذَا كلب يَلْهَثُ يَاكُل الثرى من العطش فَقَالَ الرجل لقد بلغ هٰذَا الْكَلْب من العطش مثل الَّذِیْ كَانَ منى فنزل الْبِئْر فملا خفه ماء ثُمّ امسكهُ بِفِيهِ حَتّٰى رقى فسقى الْكَلْب فشكر اللّٰه لَهُ فغفر لَهُ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لنا فِى الْبَهَائِم اجرا فَقَالَ فِىْ كل كبد رطبة اجر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فشكر اللّٰه لَهُ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "ایک مرتبہ ایک شخص کہیں جارہا تھا' گرمی بہت شدید تھی' اسے ایک کنواں ملا' وہ اس میں اترا اور اس میں سے پانی پیا' جب وہ باہر آیا' تو وہاں ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا' تو اس نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے' جس طرح مجھے لگی تھی' وہ کنویں میں اترا' اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا' پھر اپنے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا' اور چڑھ کر اوپر آیا' اور اس کتے کو پانی پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے کا) اجر ملتا ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا"۔

1421 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تجرى للْعَبد بعد مَوته وَهُوَ فِىْ قَبره من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْم فِى الْحِلْيَة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْث قَتَادَة تفرد بِهِ اَبُوْ نُعَيْم عَن الْعَرْزَمِى

قَالَ الْحَافِظ تقدم اَن ابْن مَاجَه رَوَاهُ من حَدِيْث اَبِىْ هُرَيْرَة بِاِسْنَاد حَسَنٌ لَكِن لم يذكر ابْن مَاجَه غرس النّخل وَلَا حفر الْبِئْر وَذكر موضعهما الصَّدَقَة وَبَيت ابْن السَّبِيْل

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه لم يذكر فِيْهِ الْمُصحف وَقَالَ اَوْ نَهرا اكراه . يَعْنِىْ حفره

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات چیزیں ایسی ہیں جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی اس کے لئے جاری رہتی ہیں جبکہ آدمی اپنی قبر میں موجود ہوتا ہے (یعنی اُن کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو یا نہر بنوائی ہو یا کنواں کھدوایا ہو یا کھجور کا درخت لگایا ہو یا مسجد تعمیر کی ہو یا وراثت میں قرآن مجید چھوڑا ہو یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے حافظ ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں اس کو نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے ابونعیم نامی راوی عزرمی سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے لیکن امام ابن ماجہ نے کھجور کا درخت لگانے یا کنواں کھدوانے کا ذکر نہیں کیا انہوں نے ان دونوں کی جگہ صدقہ کرنے یا مسافر خانہ تعمیر کرنے کا ذکر کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس نے نہر جاری کی ہو'' یعنی اسے کھدوایا ہو۔

1422 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَدَقَةٌ أعظم أجرا من مَاء . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی سے زیادہ کسی اور صدقے کا اجر نہیں ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1423 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَعْدًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّی توفيت وَلَمْ توص أفينفعها اَنْ اتصدق عَنْهَا قَالَ نَعَمْ وَعَلَيْكَ بِالْمَاءِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْحِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں اگر میں اُن کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا ان کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم پر لازم ہے کہ تم پانی (کی فراہمی کے حوالے سے کوئی کام کرو)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1424 - وَعَنْ سعد بن عبادة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّی مَاتَت فَاَیُّ الصَّدَقَة أفضل قَالَ الْمَاء فحفر بِئْرا وَقَالَ هٰذِهٖ لأم سعد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه اِلَّا انه قَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر وَابْن حبَان فِیْ

صَحِيحِهِ وَلَفظِهِ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَىّ الصَّدَقَة افضل قَالَ سقى المَاء وَالحَاكِم بِنَحوِ ابن حبان وَقَالَ صَحِيح على شرطهمَا

قَالَ المملى الحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ بل هُوَ مُنقَطِع الاِسنَاد عِند الكل فَاِنَّهُم كلهم رَوَوْهُ عَن سَعِيد بن المسيب عَن سعد وَلَم يُدرِكهُ فَاِن سَعدا توفى بِالشَّام سنة خمس عشرَة وَقِيلَ سنة اَربع عشرَة ومولد سعيد بن المسيب سنة خمس عشرَة وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد اَيضًا وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهمَا عَن الحسن البَصرِيّ عَن سعد وَلَم يُدرِكهُ اَيضًا فَاِن مولد الحسن سنة اِحدَى وَعشرِين وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد اَيضًا وَغَيره عَن اَبِى اِسحَاق السبيعِي عَن رجل عَن سعد وَاللّٰهُ اَعلَم

❀❀ حضرت سعد بن عباده رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' تو کون ساصدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ اُمِّ سعد کے نام پر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: شرط یہ ہے کہ یہ روایت مستند ہو' امام ابن حبان نے بھی اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون ساصدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا''

امام حاکم نے یہ روایت' ابن حبان کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: بلکہ یہ سند کے اعتبار سے منقطع ہے' کیونکہ ان تمام حضرات نے' اسے سعید بن میّب کے حوالے سے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور سعید نے ان کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال پندرہ ہجری میں' اور ایک روایت کے مطابق چودہ ہجری میں شام میں ہوا تھا' جبکہ سعید بن میّب' پندرہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے' امام ابوداؤد نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' امام نسائی نے اور دیگر حضرات نے بھی اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے بھی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حسن بصری اکیس ہجری میں پیدا ہوئے تھے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے' ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1425 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر مَاء لم تشرب مِنهُ كبد حرى من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره اللّٰه يَوم القِيَامَة . رَوَاهُ البُخَارِيّ فِي تَارِيخه وَابن خُزَيمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی (یعنی کنواں) کھدوائے' تو اس میں سے جو بھی جاندار چیز پانی پیے گی' خواہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو اس کا اجر دے گا''

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1426 - وَعَنْ عَلِيّ بن الْحسن بن شَقِيق قَالَ سَمِعت ابْن الْمُبَارك وَسَأَلَهُ رجل يَا أَبَا عبد الرَّحْمٰن قرحَة خرجت فِي رکبتي مُنْذُ سبع سِنِين وَقد عَالَجت بأنواع العلاج وَسَأَلت الْأَطِبَّاء فَلَمْ انتفع بِهِ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُر موضعا يحْتَاج النَّاس المَاء فاحفر هُنَاكَ بِئْرا فَإِنِّي أَرْجُو أَن تنبع هُنَاكَ عين ويمسك عَنْك الدَّم فَفعل الرجل فبرأ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَفِي هٰذَا الْمَعْنى حِكَايَة شَيخنَا الْحَاكِم أبي عبد الله رَحمَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ قرح وَجهه وعالجه بأنواع المعالجة فَلَمْ يذهب وَبَقِي فِيهِ قَرِيبًا من سنة فَسَأَلَ الْأُسْتَاذ الإِمَام أَبَا عُثْمَان الصَّابُونِي أَن يَدْعُو لَهُ فِي مَجْلِسه يَوْم الْجُمُعَة فَدَعَا لَهُ وَأَكْثر النَّاس التَّأْمِين فَلَمَّا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة الْأُخْرَى أَلْقَت امْرَأَة فِي الْمجْلس رقْعَة بِأَنَّهَا عَادَتْ إِلَى بَيتهَا وَاجْتَهَدت فِي الدُّعَاء لِلْحَاكِم أبي عبد الله تِلْكَ اللَّيْلَة فرأت فِي منامها رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ لَهَا قولي لأبي عبد الله يُوسع المَاء على الْمُسلمين فجئت بالرقعة إِلَى الْحَاكِم فَأمر بسقاية بنيت على بَاب دَاره وَحين فرغوا من بنائها أَمر بصب المَاء فِيهَا وَطرح الجمد فِي المَاء وَأخذ النَّاس فِي الشّرْب فَمَا مر عَلَيْهِ أُسْبُوع حَتَّى ظهر الشِّفَاء وزالت تِلْكَ القروح وَعَاد وَجهه إِلَى أحسن مَا كَانَ وعاش بعد ذٰلِكَ سِنِين

❀❀ علی بن حسن بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سنا: اُن سے ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرے گھٹنوں میں سات سال پہلے ایک زخم بنا تھا' میں نے مختلف قسم کے علاج کروائے' اطباء سے علاج کروایا' لیکن مجھے کوئی نفع نہیں ہوا' تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: تم جاؤ! اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں کے لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو' وہاں تم کنواں کھدوادو' مجھے یہ امید ہے کہ اس کنویں میں سے جب پانی نکلے گا' تو تمہارے (زخم میں سے) خون نکلنا رک جائے گا' اس شخص نے ایسا ہی کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسی مفہوم کی ایک روایت ہمارے شیخ حاکم ابوعبداللہ نے نقل کی ہے: کیونکہ ان کے چہرے پر زخم بن گیا' انہوں نے اس کے مختلف قسم کے علاج کروائے' لیکن وہ ختم نہیں ہوا اور تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا' انہوں نے استاد ابوعثمان صابونی سے یہ درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن اپنی مجلس میں ان کے لئے دعا کریں' انہوں نے ان کے لئے دعا کی اور اکثر لوگوں نے اس پر آمین کہا' جب اگلا جمعہ آیا تو کسی خاتون نے اس محفل میں ایک رقعہ بھجوایا کہ وہ اپنے گھر واپس گئی' اور اس نے امام حاکم کے لئے زیادہ اہتمام کے ساتھ دعا کی' تو اس رات اس نے نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: کہ تم ابوعبداللہ سے یہ کہو کہ مسلمانوں کے لئے زیادہ پانی کا انتظام کرے' میں وہ رقعہ لے کر امام حاکم کے پاس گئی' تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی کا انتظام کرنے کا حکم دیا' جب لوگ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو انہوں نے وہاں پانی رکھنے کا حکم دیا اور اس پانی کو ٹھنڈا کرنے کا بھی انتظام کیا' لوگوں نے وہاں سے پانی پینا شروع

کیا' تو ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے ان پر شفا کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پھوڑے پھنسیاں ختم ہونا شروع ہو گئے اور ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا' اس کے بعد وہ کئی سال زندہ رہے۔

فصل:

1427 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یکلمهم الله یَوْم الْقِیَامَة وَلَا ینظر اِلَیْهِمْ وَلَا یزکیهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِیم رجل علی فضل مَاء بفلاة یمنعهٔ ابْن السَّبِیل

زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ یَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ الْیَوْم أمنعك فضلی كَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل یداك الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کے ساتھ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' ایک ایسا شخص جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر اضافی پانی کا مالک ہو اور کسی مسافر کو وہ (پانی) استعمال نہ کرنے دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تم سے اپنا فضل روک لیا تھا؟ جو تم نے اضافی چیز کو روک لیا' جس کے بارے میں' تمہارے ہاتھوں نے کوئی کام نہیں کیا تھا''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

1428 - وَعَنْ امْرَاَة یُقَال لَهَا بهیسة عَنْ اَبِیهَا قَالَت اسْتَأذن اَبِیْ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدخل بَیْنه وَبَیْن قَمِیصه فَجعل یقبل ویلتزم ثُمَّ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ المَاء

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ الْملح

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ اَن تفعل الْخَیْر خیر لَك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ بہیسہ نامی خاتون' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے اندر داخل ہوئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لینے لگے اور اپنے ساتھ چمٹانے لگے' پھر انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے' جنہیں نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ایسی ہے' جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمک' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے جسے نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم جو بھی بھلائی کرو گے' تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1430 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا یحل مَنعه قَالَ

المَاء وَالْملح وَالنَّار . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا المَاء وَقد عَرفْنَاهُ فَمَا بَال الْملح وَالنَّار قَالَ يَا حميراء من اعْطى نَارا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا أنضجت تِلْكَ النَّار وَمَنْ اعْطى ملحا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا طيبت تِلْكَ الْملح وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ يُوجد المَاء فَكَاَنَّمَا أعتق رَقَبَة وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ لَا يُوجد المَاء فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا . رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہابیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ایسی ہے؟ جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانی' نمک اور آگ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پانی کا تو ہمیں پتہ چل گیا' نمک اور آگ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خاتون! جو شخص آگ دے گا' تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں' جو اس آگ پر پکائی جائیں گی' اور جو شخص نمک دے گا' تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں' جو وہ اس نمک کی وجہ سے اچھی بن گئیں' جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے' ایک ایسی جگہ پر جہاں پانی ملتا ہو' تو گویا اس نے غلام آزاد کیا' اور جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ کسی ایسی جگہ پر پلائے' جہاں پانی نہ ملتا ہو' تو گویا اس شخص نے اسے زندگی دی''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1431 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاء فِيْ ثَلَاث فِي المَاء والكلإ وَالنَّار وثمنه حرَام . قَالَ اَبُوْ سعيد يَعْنِيْ المَاء الْجَارِي

رَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضا

الْكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام بعدهمَا همزَة غير مَمْدُوْد هُوَ العشب رطبه ويابسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''مسلمان تین چیزوں کے بارے میں شرکت دار ہیں' پانی' گھاس اور آگ' ان کی قیمت حرام ہے''

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بہتا ہوا پانی ہے' یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ''الکلاء'' میں 'ک' اور 'ل' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ء' ہے' جو ممدود نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' جو تر ہو' یا خشک ہو۔

حدیث 1431: سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في منع الماء' حديث:3033سنن ابن ماجه - كتاب الرهون' باب المسلمون شركاء في ثلاث - حديث:2469مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في الكلأ وبيعه - حديث:22699السنن الكبرى للبيهقي - كتاب إحياء الموات' باب ما لا يجوز إقطاعه من المعادن الظاهرة - حديث:11057معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' باب ما لا يجوز إقطاعه - حديث:3844مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' أحاديث رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:22499المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث:10900

5 - اَلتَّرْغِیب فِیْ شکر الْمَعْرُوف ومکافأة فَاعله وَالدُّعَاء لَهٗ وَمَا جَاءَ فِيمَن لم يشْكر مَا اَوْلَى اِلَيْهِ

باب: بھلائی کا شکریہ ادا کرنا‘ بھلائی کرنیوالے کو بدلہ دینے اور اس کو دعا دینے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص شکریہ ادا نہیں کرتا‘ اس کے بارے میں کیا منقول ہے‘ اور اس کے لئے کیا مناسب ہے؟

1432 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فاعيذوه وَمَنْ سألكم بِاللّٰهِ فَاعْطُوهُ وَمَنْ استجار بِاللّٰهِ فاجيروه وَمَنْ اَتٰى اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فكافئوه فَإِن لم تجدوا فَادعوا لَهُ حَتّٰى تعلمُوا اَن قد كافأتموه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مُخْتَصرًا قَالَ من اصْطنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فجازوه فَإِن عجزتم عَن مجازاته فَادعوا لَهٗ حَتّٰى تعلمُوا اَن قد شكرتم فَإِن اللّٰه شَاكر يحب الشَّاكِرِيْنَ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے‘ اُسے پناہ دو‘ جو شخص اللہ کے نام پر‘ تم سے کچھ مانگے‘ تو اسے دو‘ جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے‘ اسے تم پناہ دو‘ جو شخص تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے‘ تو اسے بدلہ دو‘ اگر تمہیں بدلہ دینے کی گنجائش نہیں ملتی‘ تو اس کے لئے اتنی دعا کرو‘ کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا“

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے‘ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں‘ امام ابن حبان نے اسے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے‘ وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے‘ امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے‘ جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے‘ تو اس کو بدلہ دو‘ اگر تم اس کو بدلہ دینے سے عاجز ہو جاؤ‘ تو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کر دیا ہے‘ کیونکہ اللہ تعالیٰ شکر کو قبول کرنے والا ہے‘ اور شکریہ ادا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“۔

1433 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعطي عَطاءً فَوجدَ فليجز بِهٖ فَإِن لم يجد فليثن فَإِن من أثنى فَقَدْ شكر وَمَنْ كتم فَقَدْ كفر وَمَنْ تحلى بِمَا لم يُعْط كَانَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِي الزبير عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد عَن رجل عَن جَابر وَقَالَ هُوَ شُرَحْبِيل بن سعد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ عَن شُرَحْبِيل عَنهُ وَلَفْظِهٖ من اَوْلٰى مَعْرُوفا فَلَمْ يجد لَهٗ جَزَاءً اِلَّا الثَّنَاء فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره وَمَنْ تحلى بباطل فَهُوَ كلابس ثوبي زور

قَالَ الْحَافِظ وشرحبيل بن سعد تَاْتِي تَرْجَمته

وَفِيْ رِوَايَةٍ جَيِّدَة لِاَبِيْ دَاوٗد من أبلى فَذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره

قَوْلُه من ابلى اى من انعم عَلَيْهِ والابلاء الانعام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جس شخص کو کوئی چیز دی جائے' اور اس کے پاس گنجائش ہو' تو اسے اس کے بدلے میں کچھ دینا چاہیے' اور اگر گنجائش نہ ہو' تو پھر تعریف کرنی چاہیے' کیونکہ جو شخص تعریف کرتا ہے' وہ شکریہ ادا کرتا ہے' اور جو شخص چھپاتا ہے' وہ ناشکری کرتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے' جو اسے نہ دی گئی ہو' تو وہ جھوٹ کے دولباس پہننے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہی روایت امام ابوداؤد نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص شرحبیل بن سعد ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' شرحبیل کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' اور اسے بدلے میں دینے کے لئے کچھ نہ ملے' صرف تعریف ملے' تو وہ یہی کردے' کیونکہ اس طرح وہ شکریہ ادا کردے گا' اور جو شخص اسے چھپائے گا' تو وہ شخص اس کی ناشکری کرے گا' اور جو شخص جھوٹی بات کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے' تو وہ جھوٹ کے دولباس پہننے والے کی مانند ہوگا''۔

حافظ فرماتے ہیں: شرحبیل بن سعد کے حالات آگے بیان کیے جائیں گے' امام ابوداؤد کی ایک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے' اور وہ اس کا ذکر کردے' تو اس نے شکریہ ادا کردیا' اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا''

متن کے یہ الفاظ ''من ابلی'' اس سے مراد یہ ہے کہ جسے کوئی نعمت دی جائے' کیونکہ ''ابلا'' کا مطلب نعمت دینا ہے (یا انعام کرنا ہے)۔

1434 - وَعَنْ أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صنع اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ لفَاعِله جَزَاك الله خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

وَفِيْ رِوَايَةٍ من أولى مَعْرُوفا أَوْ أسدى اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ للَّذى أسداه جَزَاك الله خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد أسقط من بعض نسخ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير مُخْتَصرًا اِذا قَالَ الرجل جَزَاك الله خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ' کوئی بھلائی کی جائے' تو وہ کرنے والے کو کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے تعریف پوری کردی''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے مکمل تعریف کردی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: "جامع ترمذی" کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ساقط ہیں' امام طبرانی نے معجم صغیر میں یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"جب کوئی شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو اس نے مکمل تعریف کر دی"۔

1435 - وَعَنِ الْاَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اشكر النَّاس لله تبَارك وَتَعَالَى أشكرهم للنَّاس . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يشْكر الله من لَا يشْكر النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اُسَامَة بن زيد بِنَحْوِ الْاَوْلَى

❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے' جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہو"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا' جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام طبرانی نے یہ روایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر پہلی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1436 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اُتِيَ اِلَيْهِ مَعْرُوف فليكافىء بِهِ وَمَنْ لم يسْتَطع فليذكره فَإِن من ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ تشبع بِمَا لم يُعْط فَهُوَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا صَالح بن اَبِي الْاَخْضَر

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے' اسے اس کا بدلہ دینا چاہیے' اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' اسے اس کا ذکر کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص اس کا ذکر کر دے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرے جو اسے نہ دی گئی ہو' تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف صالح بن ابواخضر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1437 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشْكر اللّٰه من لَا يشْكر النَّاس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِرَفْعِ اللّٰه وبرفع النَّاس وَرُوِيَ اَيْضًا بنصبهما وبرفع اللّٰه وَنصب النَّاس وَعَكسه اَربع رِوَايَات

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا' جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے' اس میں "اسم جلالت" اور لفظ "الناس" پر "رفع" پڑھا گیا ہے' اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ ان دونوں الفاظ پر "نصب" پڑھا گیا ہے' اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ "اسم جلالت"

پر پیش پڑھی گئی ہے اور لفظ ''الناس'' پر زبر پڑھی گئی ہے اور اس کے برعکس بھی روایت کی گئی ہے تو یہ چار طرح سے منقول ہے۔

1438 - وَرُوِيَ عَنْ طَلْحَة يَعْنِيُ ابْن عبيد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَوّلي مَعْرُوفا فليذكره فَمَنْ ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀❀ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' تو اسے اُس کا ذکر کرنا چاہیے' جو شخص اس کا ذکر کر دیتا ہے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' جو اسے چھپاتا ہے' تو وہ اس کی ناشکری کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1439 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يشْكر الْقَلِيل لم يشْكر الْكثير وَمَنْ لم يشْكر النَّاس لم يشْكر اللّٰه والتحدث بِنِعْمَة اللّٰه شكر وَتَركهَا كفر وَالْجَمَاعَة رَحْمَة والفرقة عَذَاب . رَوَاهُ عبد الله بن اَحْمد فِيْ زوائده بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تھوڑے پر شکرادا نہیں کرتا' وہ زیادہ پر بھی شکرادا نہیں کرتا' اور جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے' اور اس بیان کو ترک کرنا کفر ہے' جماعت' رحمت ہے' اور علیحدگی' عذاب ہے''

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج ہے' جبکہ امام ابن ابودنیا نے یہ روایت کتاب ''اصطناع المعروف'' میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

1440 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الْاَنْصَار بِالْاَجْرِ كُله مَا رَأينَا قوما أحسن بذلا لكثير وَلَا أحسن مواساة فِيْ قَلِيل مِنْهُم وَلَقَد كفونا الْمُؤنَة

قَالَ اَلَيْسَ تثنون عَلَيْهِمْ بِهِ وتدعون لَهُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذَاك بِذَاكَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! انصار پورا اجر لے گئے ہیں' کیونکہ ہم نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی' جو زیادہ چیزوں کو ان سے اچھے طریقے سے خرچ کرتے ہوں اور تھوڑے ہونے کی صورت میں ان سے زیادہ اچھا رویہ رکھتے ہوں' انہوں نے ہماری تمام پریشانیاں اپنے ذمے لے لیں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ان کی تعریف بیان نہیں کی؟ اور ان کے لئے دعا نہیں کی؟ مہاجرین نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ اس کا بدلہ ہو جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

کِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزے کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْب فِی الصَّوْمِ مُطْلَقًا

وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله وَفضل دُعَاء الصَّائِم

مطلق روزے کے بارے میں ترغیبی روایات

روزے کی فضیلت اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1441 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کل عمل ابْن آدم لَهٗ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهٗ لی وَاَنا أجزی بِهٖ وَالصِّیَام جنَّة فَاِذَا کَانَ یَوْم صَوْم اَحَدُکُمْ فَلَا یرْفث وَلَا یصخب فَاِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْیقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك للصَّائِم فرحتان یفرحهما اِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِی ربه فَرح بصومه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے صرف روزہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا' روزہ ڈھال ہے' اور جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے' اور گالی گلوچ نہ کرے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' اور اس سے جھگڑنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' محمد کی جان ہے' روزہ دار شخص کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ افطاری کرتا ہے' تو وہ افطاری کرنے پر خوش ہوتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہو گی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گا' تو اپنے اس روزے کے حوالے سے خوش ہو گا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1442 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ یترك طعامه وشرابه وشهوته من اجلی الصیام لی وانا اجزی به والحسنة بعشر امثالها

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے میری خاطر اپنے کھانے پینے اور نفسانی خواہش کو ترک کیا' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے''۔

1443 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف قال الله تعالٰی الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ابن آدم کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ شخص اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے ترک کر دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی' ایک خوشی افطاری کے وقت نصیب ہو گی اور ایک خوشی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے وقت نصیب ہو گی' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

1444 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ اَیْضًا وَلِابْنِ خُزَیْمَةَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فجزاه فرح...... الحدیث

وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بِمَعْنَاهُ مَعَ اخْتِلَافٍ بَیْنَهُمْ فِی الْاَلْفَاظِ

امام مسلم کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا' اللہ تعالیٰ اسے جزا دے گا' تو وہ خوش ہو گا''...... الحدیث۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے اسی مفہوم میں نقل کی ہے' لیکن الفاظ کے حوالے سے ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

1445 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن ربكم یقول کل حسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف والصوم لی وانا اجزی به والصوم جنة من النار ولخلوف الصائم اطیب عند الله من ریح المسك وان جهل علی احدكم جاهل وهو صائم فلیقل انی صائم انی صائم

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار فرماتا ہے: ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کا بدلہ دوں گا' روزہ' جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' اگر کوئی شخص جو جاہل ہو' وہ تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' اور آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو

تو آدمی کو یہ بتا دینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے"

1446 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ إِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لي وَأَنا أجزى بِهِ الصّيام جنَّة وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من ريح الْمسك للصَّائِم فرحتان إِذا أفطر فَرح بفطره وَإِذا لَقِي ربه فَرح بصومه

❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' روزہ ڈھال ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' روزہ دار شخص کے منہ کی بو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' جب وہ افطاری کرتا ہے' تو اپنی افطاری پر خوش ہوگا' اور جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے روزے کے حوالے سے خوش ہوگا"۔

1447 - وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كل عمل ابْن آدم لَهُ الْحَسَنَة بِعشر أَمْثَالهَا إِلَى سَبْعمِائة ضعف قَالَ اللّٰه إِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لي وَأَنا أجزى بِهِ يدع الطَّعَام من أَجلي ويدع الشَّرَاب من أَجلي ويدع لذته من أَجلي ويدع زَوجته من أَجلي ولخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وللصائم فرحتان فرحة حِين يفْطر وفرحة حِين يلقى ربه الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحْش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل وَالْمَرْأَة فِيمَا يتَعَلَّق بِالْجِمَاع وَقَالَ كثير من الْعلمَاء إِن المُرَاد بِهِ فِي هٰذَا الحَدِيث الْفُحْش ورديء الْكَلَام وَالْجنَّة بِضَم الْجِيم هُوَ مَا يجنك أَي يسترك ويقيك مِمَّا تخَاف وَمعنى الحَدِيث إِن الصَّوْم يستر صَاحبه ويحفظه من الْوُقُوع فِي الْمعاصِي والخلوف بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَضم اللَّام هُوَ تغير رَائِحَة الْفَم من الصَّوْم

وَسُئِلَ سُفْيَان بن عُيَيْنَة عَن قَوْله تَعَالَى كل عمل ابْن آدم لَهُ إِلَّا الصَّوْم فَإِنَّهُ لي فَقَالَ إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يُحَاسب اللّٰه عز وَجل عَبده وَيُؤَدِّي مَا عَلَيْهِ من الْمَظَالِم من سَائِر عمله حَتَّى لَا يبْقى إِلَّا الصَّوْم فيتحمل اللّٰه مَا بَقِي عَلَيْهِ من الْمَظَالِم ويدخله بِالصَّوْمِ الْجنَّة هٰذَا كَلَامه وَهُوَ غَرِيب وَفِي معنى هٰذِه اللَّفْظَة أوجه كَثِيرَة لَيْسَ هٰذَا مَوضِع استيفائها

وَتقدم حَدِيث الْحَارِث الْأَشْعَرِيّ فِيهِ وآمركم بالصيام وَمثل ذٰلِك كَمثل رجل فِي عِصَابَة مَعَه صرة مسك كلهم يحب أَن يجد رِيحهَا وَإِن الصّيام أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك...... الحَدِيث

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ إِلَّا أَنه قَالَ وَإِن ريح الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك -وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀ امام ابن خزیمہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''ابن آدم کا ہر عمل کا بدلہ دس گنا سے لے کے سات سو گنا تک ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے اپنی لذت کو ترک کرتا ہے' میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے' جب وہ افطاری کرتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' اور 'ف' پر 'زبر' ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد فحش کلامی کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اور اس کے ذریعے مراد آدمی اور عورت کا صحبت کرنے سے متعلق گفتگو کرنا ہوتا ہے' بہت سے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث میں مراد فحش کلامی اور بدزبانی کرنا ہے۔

لفظ ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آپ کو بچائے' یعنی آپ کو اس چیز سے بچائے' جس سے آپ کو اندیشہ ہے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ روزہ' روزے دار شخص کو بچاتا ہے' اور اسے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

لفظ ''الخلوف'' میں 'خ' پر 'زبر' ہے' اور 'ل' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد روزے کے وجہ سے منہ کی بو کا تبدیل ہو جانا ہے۔

سفیان بن عیینہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے''؟

تو سفیان بن عیینہ نے جواب دیا: جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا' تو اس بندے نے جو بھی زیادتیاں کی ہوں گی' ان کی ادائیگی کر دی جائے گی' یہاں تک کہ صرف روزہ باقی بچ جائے گا' تو جو باقی زیادتیاں ہوں گی ان کی ادائیگی' اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے گا اور روزے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ سفیان بن عیینہ کا کلام تھا اور یہ غریب ہے' ان الفاظ کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں' جن سب کو یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا' اس سے پہلے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو' اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو' ان میں سے ہر ایک یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اس خوشبو کو پائے' تو روزہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''روزہ دار کی بو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے یہ روایت مکمل طور پر' نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1448 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ عِنْدَ

اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سبع عملان موجبان وعملان بأمثالهما وَعمل بعشر أمثاله وَعمل بسبع مائة وَعمل لَا يعلم ثَوَاب عَامله إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ فَأَما الموجبان فَمَنْ لَقِي الله يعبده مخلصا لَا يُشْرك بِهِ شَيْئًا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ لَقِي الله قد اشرك بِهِ وَجَبت لَهُ النَّار وَمَنْ عمل سَيِّئَة جزى بهَا وَمَنْ أَرَادَ أَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها جزى مثلهَا وَمَنْ عمل حَسَنَة جزى عشرا وَمَنْ أنْفق مَاله فِي سَبِيل الله ضعفت لَهُ نَفَقَته الدِّرْهَم بسبع مائة وَالدِّينَار بسبع مائة وَالصِّيَام لله عَزَّ وَجَلَّ لَا يعلم ثَوَاب عَامله إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْبَيْهَقِيّ وَهُوَ فِي صَحِيح ابْن حبَان من حَدِيث خُرَيم بن فاتك بِنَحْوِهِ لم يذكر فِيهِ الصَّوْم

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال کی سات قسمیں ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو واجب کر دیتے ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو اس جیسے ہیں' ایک عمل وہ ہے' جس کا اجر دس گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا عمل سات گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' جہاں تک دو واجب کرنے والے اعمال کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی اور جو شخص کوئی برا کام کرے' تو اس کے بدلے میں اس کی مثل (یعنی ایک گنا) نوٹ کیا جائے گا اور جو شخص کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہ کر پائے' تو اسے اس کی مثل (یعنی ایک نیک عمل کا) ثواب ملے گا اور جو شخص کوئی نیکی کر لے گا' تو اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے خرچ کرے گا' تو اس کا اجر کئی گنا ہوگا' اس نے ایک درہم خرچ کیا ہوگا' تو وہ سات سو درہم شمار ہوں گے' ایک دینار خرچ کیا ہوگا' تو وہ سات سو دینار شمار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھنا' ایک ایسا عمل ہے کہ اس کو کرنے والے کو جو ثواب ملے گا' اس کا پتہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اُسے نقل کیا ہے' صحیح ابن حبان میں یہ روایت حریم بن فاتک کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں روزے کا ذکر نہیں ہے۔

1449 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن فِي الْجنَّة بَابا يُقَال لَهُ الريان يدْخل مِنْهُ الصائمون يَوْم الْقِيَامَة لَا يدْخل مِنْهُ احد غَيرهم فَإِذا دخلُوا أغلق فَلَمْ يدْخل مِنْهُ أحد

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ - وَزَاد: وَمَنْ دخله لم يظمأ أبدا

وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه إِلَّا أَنه قَالَ: فَإِذا دخل أحدهم أغلق من دخل شرب وَمَنْ شرب لم يظمأ أبدا

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے' قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار افراد (جنت میں) داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا' جب وہ اس میں سے داخل ہو جائیں گے' تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا' پھر اس میں

سے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس میں داخل ہوگا' اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''

امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب ان میں سے کوئی ایک (یعنی ان کا آخری فرد) داخل ہو جائے گا' تو وہ بند کر دیا جائے گا' جو شخص اس کے اندر جائے گا وہ مشروب بھی پیے گا' جو مشروب پی لے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی''۔

1450 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرُوَاتُه ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ غزوات میں حصہ لو! تمہیں غنیمت ملے گی' تم لوگ روزہ رکھو تم تندرست رہو گے' اور تم سفر کرو' تمہیں خوشحالی نصیب ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1451 - وَرُوِىَ عَنْ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّيام جنّة وحصن حُصَيْنٌ مِنَ النَّار رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِىّ

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے:

''روزہ ڈھال ہے' اور جہنم سے بچاؤ کے لئے مضبوط قلعہ ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1452 - وَعَنْ جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّيام جنّة يستجن بهَا الْعَبْد مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِىّ

حديث1449: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب : الريان للصائمين - حديث:1806صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب فضل الصيام - حديث:2019مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الصيام' وما فيه - حديث:2164صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر البيان بأن الصائمين إذا دخلوا من باب الريان أغلق بابهم' حديث:3479سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في فضل الصيام - حديث:1636السنن للنسائي - الصيام' ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة - حديث:2216مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في أبي بكر الصديق رضي الله عنه - حديث:31324السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة' حديث:2511السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام' باب في فضل شهر رمضان وفضل الصيام على سبيل الاختصار - حديث:7993مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9610مسند عبد بن حميد - سهل بن سعد الساعدي' حديث:456مسند أبي يعلى الموصلي - حديث سهل بن سعد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:7360المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6271المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد - قشام بن سعد عن أبي حازم' حديث:5619

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''روزہ ڈھال ہے' جس کے ذریعے بندہ آگ سے بچاؤ کرتا ہے''
یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1453 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصّیام جنَّة مِنَ النَّار کجنة اَحَدُکُمْ من الْقِتَال وَصِیَام حسن ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' جس طرح کوئی شخص جنگ کے دوران ڈھال استعمال کرتا ہے' اور ہر مہینے کے تین (نفلی) روزے بہترین روزے ہیں''
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1454 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلا أدلك على اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یطفیء المَاء النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَصَححهُ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِیْ الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِیْثِ کَعْب بن عجْرَة وَغَیْرِه بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو یوں ختم کردیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''
یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' اور یہ روایت مکمل طور پر' خاموشی سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اس مفہوم کی حدیث گزر چکی ہے۔

1455 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام وَالْقُرْآن یشفعان للْعَبد یَوْم الْقِیَامَة یَقُوْلُ الصّیام ای رب منعته الطَّعَام والشهوة فشفعنی فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآن منعته النّوم بِاللَّیْلِ فشفعنی فِیْهِ قَالَ فیشفعان
رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ الْکَبِیْر وَرِجَالِهٖ مُحْتَج بهم فِیْ الصَّحِیْح وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوْع وَغَیْرِه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''روزہ اور قرآن' قیامت کے دن' بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: میرے پروردگار! میں نے اسے کھانے

اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمائے قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الجوع'' میں اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1456 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن قيصر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه باعده اللّٰه من جَهَنَّم كبعد غراب طَار وَهُوَ فرخ حَتّٰى مَاتَ هرما

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَسَماهُ سَلامَة بِزِيَادَة ألف وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم

❀❀ حضرت سلمہ بن قیصر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنی دور کا سفر کوئی ایسا کوا طے کرتا ہے' جو بچپن میں اڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہو کر مرے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے راوی کا نام ''سلامہ'' نقل کیا ہے' یعنی اس میں ''ا'' زائد ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ہے' یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1457 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا صَامَ يَوْمًا تَطَوّعا ثُمَّ أعطى ملْء الْاَرْض ذَهَبا لم يسْتَوْف ثَوَابه دون يَوْم الْحساب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھ لے اور پھر اگر اسے روئے زمین جتنا سونا دیا جائے' تو بھی یوم حساب سے پہلے' وہ اس روزے کے ثواب کو پوری طرح وصول نہیں کر سکے گا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف لیث بن ابوسلیم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1458 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا مُوسَى على سَرِيَّة فِي الْبَحْر فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ قد رفعوا الشراع فِيْ لَيْلَة مظْلمَة اِذا هَاتِف فَوْقهم يَهْتِف يَا اَهْلِ السَّفِينَة قفوا أخبركُم بِقَضَاء قَضَاهُ اللّٰه على نَفسه فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى اخبرنَا اِن كنت مخبرا قَالَ اِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى

قضى على نفسه انه من أعطش نفسه لَهُ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْعَطش

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ لَقِيط عَنْ اَبِيْ بردة عَنْ اَبِيْ مُوسَى بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: قَالَ اِن اللّٰه تَعَالَى قضى على نَفسه انه من عَطش نَفسه للّٰه فِيْ يَوْم حَار كَانَ حَقًّا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يرويه يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ مُوسَى يتوخى الْيَوْم الشَّدِيد الْحر الَّذِيْ يكَاد الْاِنْسَان يَنْسَلِخ فِيْهِ حرا فيصومه

الشراع بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ قلع السَّفِينَة الَّذِيْ يصفقه الرّيح فتمشي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' جو سمندری راستے سے تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ وہاں موجود تھے' ایک مرتبہ ایک تاریک رات میں انہوں نے بادبان اٹھائے ہوئے تھے' اسی دوران ان کے اوپر سے کسی ہاتف غیبی نے پکار کر کہا: اے اہل سفینہ! ٹھہر جاؤ! میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں' جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے طے کیا ہے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم نے بتانا ہے' تو ہمیں بتاؤ' تو اس نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے' یہ طے کیا ہے کہ جو شخص گرمی میں' ایک دن کے لئے' اللہ کی رضا کے لئے خود کو پیاسا رکھے گا' تو پیاس والے (یعنی قیامت کے) دن' اللہ تعالیٰ اسے سیراب کرے گا۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے لقیط کی' ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے یہ طے کیا ہے' جو شخص گرم دن میں' خود کو اللہ کی رضا کے لئے پیاسا رکھے گا' تو اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کو سیراب کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایسے شدید گرم دن میں' اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے' جس میں یوں لگتا تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے' آدمی کی کھال اتر جائے گی''

لفظ ''الشراع'' میں 'ش' پر زیر ہے' اس سے مراد کشتی کا بادبان ہے' جسے ہوا کے لئے رکھا جاتا ہے' تو وہ کشتی چلتی ہے۔

1459 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل شَيْءٍ زَكَاة وَزَكَاة الْجَسَد الصَّوْم وَالصِّيَام نصف الصَّبْر - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ' روزہ ہے' اور روزہ' نصف صبر ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1460 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسندت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى صَدْرِي فَقَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة وَمن صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بِهِ دخل الْجنَّة وَمن تصدق بِصَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة - رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ والأصبهاني وَلَفظه: يَا حُذَيْفَة

من ختم لَهُ بصیام یَوْم یُرِید بِهٖ وَجه اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ أدخلهُ اللّٰہ الْجنَّة

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے' تو اس کے لئے اس بات پر مہر لگادی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اس کے لئے اس پر مہر لگادی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اس کے لئے مہر لگادی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے حذیفہ! جس شخص کے لئے ایک دن کے روزے کی مہر لگادی جائے' جس کے ذریعے صرف اللہ کی رضا کا حصول مراد لیا گیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''۔

1461 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عدل لَهٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عدل لَهٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا مثل لَهٗ ۔

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ هٰكَذَا بالتکرار وبدونه وللحاكم وَصَححهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کے بارے میں ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مانند کچھ نہیں ہے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح تکرار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے بغیر بھی نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1462 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی قَالَ أتیت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِأَمْر یَنْفَعنِی اللّٰهُ بِهٖ قَالَ عَلَیْكَ بالصیام فَاِنَّهٗ لَا مثل لَهٗ

وَرَوَاهُ ابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ علی عمل ادخل بِهِ الْجنَّة قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا مثل لَهٗ قَالَ فَکَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یرى فِیْ بَیته الدُّخان نَهَارًا اِلَّا اِذا نزل بهم ضیف

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے کام کے بارے میں حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مثل

اور کچھ نہیں ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

"میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے' جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مثل کچھ نہیں ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کے وقت دھواں نظر نہیں آتا تھا' صرف اس دن نظر آتا تھا جس دن ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تھا۔

1463 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يَصُوم يَوْمًا فِيْ سَبِيْل الله تَعَالٰى اِلَّا باعد الله بِذٰلِكَ الْيَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِمٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اُسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1464 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْل الله جعل الله بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ' جہنم اور اس شخص کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1465 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْل الله بَعدت مِنْهُ النَّار مسيرَة مائَة عَام ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' وہ جہنم سے ایک سو سال کی مسافت جتنا دور ہو جاتا ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1466 - وَعَنْ معَاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْل الله فِيْ غير رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سير الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلي من طَرِيْق زبان بن فائد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' رمضان کے علاوہ ایک دن روزہ رکھتا ہے' وہ جہنم سے اِتنا دور ہو جاتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا' ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1467 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْل اللّٰه زحزح اللّٰه وَجهه عَن النَّار بِذٰلِكَ الْيَوْم سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ النَّسَائِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِىّ وَبَقِيَّة الْإِسْنَاد ثِقَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے عوض میں' اُسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے'' یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1468 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْل اللّٰه جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن جميل عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ اِلَّا اَنه قَالَ: من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْل اللّٰه بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسيرَة مائَة عَام ركض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَقد ذهب طوائف من الْعلمَاء اِلٰى اَن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث جَاءَ ت فِىْ فضل الصَّوْم فِى الْجِهَاد وَبَوَّبَ على هٰذَا التِّرْمِذِىّ وَغَيْرِه وَذَهَبت طَائِفَة اِلٰى اَن كل الصَّوْم فِىْ سَبِيْل اللّٰه اِذا كَانَ خَالِصا لوجه اللّٰه تَعَالٰى وَيَاْتِى بَاب فِى الصَّوْم فِى الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے ولید بن جمیل کی' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

علماء کا ایک گروہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ یہ احادیث اُس روزے کی فضیلت کے بارے میں ہیں' جو جہاد کے دوران روزہ رکھا جاتا ہے' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کے لئے یہی عنوان تجویز کیا ہے' جبکہ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ہر روزہ اللہ کی راہ میں ہوتا ہے' جبکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا گیا ہو' یہ روایت آگے چل کر' جہاد کے دوران روزہ رکھنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

فصل:

1469 - عَن عبد اللّٰه يَعْنِيُ ابْنَ اَبِيْ مليكة عَن عبد اللّٰه يَعْنِيُ ابْنُ عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للصَّائِم عِنْد فطره لَدَعْوَة مَا ترد قَالَ وَسمعت عبد اللّٰه يَقُوْلُ عِنْد فطره اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وسعت كل شَيْءٍ اَنْ تغْفر لي -زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ذُنُوبِي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن اِسْحَاق بن عبيد اللّٰه عَنهُ وَاِسْحَاق هٰذَا مدنِيٌّ لَا يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ عبداللہ بن ابوملیکہ نے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''روزہ دار شخص کی افطاری کے وقت کی گئی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا ہے کہ وہ افطاری کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں اس رحمت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے کہ تو میری مغفرت کر دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''میرے گناہوں کی (مغفرت کر دے)''

یہ روایت امام بیہقی نے اسحٰق بن عبداللہ کے حوالے سے' ان سے نقل کی ہے' اسحاق نامی یہ راوی مدنی ہے' لیکن معروف نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1470 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حِيْن يفْطر وَالْاِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا انهم قَالُوْا: حَتّٰى يفْطر

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا: ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' روزہ دار شخص جب افطار کرتا ہے' عادل حکمران اور مظلوم کی دعا' وہ بادلوں

اوپر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کرلے''

امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''تین لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی (دعا کو) مسترد نہیں کرتا روزہ دار شخص کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرلے مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اس کی مدد ہو جائے مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

2 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ صِیَام رَمَضَان احتسابا وَقیام لیله سِیمَا لَیْلَة الْقدر وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله

ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز رمضان میں نوافل ادا کرنے بطور خاص شب قدر میں نوافل ادا کرنے (سے متعلق ترغیبی روایات)

اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1471 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَیْلَةَ الْقدر اِیمَانًا واحتسابا غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ صَامَ رَمَضَان اِیمَانًا واحتسابا غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرا

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حدیث 1471: صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة باب الحدث فی الصلاة - ذکر خبر ثان یصرح بصحة ما ذکرناه حدیث: 2583السنن للنسائی - الصیام ثواب من قام رمضان وصامه إیمانا واحتسابا والاختلاف علی الزهری فی - حدیث: 2176السنن الکبرى للنسائی - کتاب الصیام الحث علی السحور - ثواب من قام رمضان إیمانا واحتسابا وذکر الاختلاف علی الزهری فی حدیث:2472السنن الکبرى للبیهقی - کتاب الصیام باب فضل لیلة القدر - حدیث:8004مسند أحمد بن حنبل مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:8391مسند أبی یعلى الموصلی - أول مسند ابن عباس حدیث:2572شعب الإیمان للبیهقی - فضائل شهر رمضان حدیث:3452

1472 - وَفِي رِوَايَةٍ للنسائي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ وَفِي حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَمَا تَاَخّر

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهَذِهِ الزِّيَادَة قُتَيْبَة بن سعيد عَن سُفْيَان وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَاِسْنَاده على شَرط الصَّحِيح وَرَوَاهُ اَحْمد بِالزِّيَادَةِ بعد ذكر الصَّوْم بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَن حمادا شكّ فِي وَصله اَوْ اِرْسَاله قَالَ الْخطابِيّ قَوْله اِيمَانًا واحتسابا اَي نِيَّة وعزيمة وَهُوَ اَن يَصُومهُ على التَّصْدِيق وَالرَّغْبَة فِي ثَوَابه طيبَة بِهِ نَفسه غير كَارِه لَهُ وَلَا مستثقل لصيامه وَلَا مستطيل لأيامه لَكِن يغتنم طول اَيَّامه لعظم الثَّوَاب

وَقَالَ الْبَغَوِيّ قَوْله احتسابا اَي طلبا لوجه اللّٰه تَعَالَى وثوابه يُقَال فلَان يحْتَسب الْاَخْبَار ويتحسبها اَي يتطلبها

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی' اور جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''

راوی بیان کرتے ہیں: قتیبہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آئندہ کے گناہوں کی (بھی مغفرت ہوجائے گی)''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ''اضافہ'' نقل کرنے میں' قتیبہ بن سعید نامی راوی منفرد ہے' اس نے سفیان سے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

یہ روایت امام احمد نے روزے کے ذکر کے بعد' اضافے کے ساتھ نقل کی ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ حماد نامی راوی نے اس کے ''موصول'' یا ''مرسل'' ہونے کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نیت اور عزیمت کے ساتھ' اور وہ یہ کہ آدمی یہ روزہ رکھے تو تصدیق کا پہلو موجود ہو اور اس کی ثواب میں رغبت موجود ہو' اور آدمی اپنی خوشی کے ساتھ' ناپسندیدگی کے بغیر روزہ رکھے' وہ اپنے روزے کو بوجھ محسوس نہ کرے' اور دن کو طویل محسوس نہ کرے' بلکہ زیادہ ثواب کے حصول کے حوالے سے' دن کے طویل ہونے کو غنیمت سمجھے۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: متن کے الفاظ ''ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب کی خاطر ایسا کرے' یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص روایات کا احتساب کرتا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی تحقیق کرتا ہے۔

1473 - وَعَنهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرغب فِي قيام رَمَضَان من غير اَن يَاْمُرهُم بعزيمة ثُمَّ يَقُوْلُ من قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے البتہ آپ ﷺ لازمی طور پر اس کا حکم نہیں دیتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1474 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَعرف حُدُوْده وَتحفظ مِمَّا يَنْبَغِی لَهُ اَن يتحفظ كفر مَا قبله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے' اس کی حدود کو پہچانے اور اس کے لئے جو مناسب ہو' اس کی حفاظت کرے' تو یہ اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1475 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان بِمَكَّة فصامه وَقَامَ مِنْهُ مَا تيَسّر كتب اللّٰه لَهُ مائَة ألف شهر رَمَضَان فِيمَا سواهُ وَكتب لَهُ بِكُل يَوْم عتق رَقَبَة وَبِكُل لَيْلَة عتق رَقَبَة وكل يَوْم حملان فرس فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَفِیْ كل يَوْم حَسَنَة وَفِیْ كل لَيْلَة حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَا يحضرنی الْآن سَنَده

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے اور روزے رکھے اور اس میں وہ نوافل ادا کرے جو آسانی سے ادا ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے اجر و ثواب کو نوٹ کر لیتا ہے' جو اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر گزارے گئے ہوں' اور اس کے لئے ہر ایک دن کے عوض میں' ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور ہر ایک رات کے عوض میں' غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور روزانہ' اللہ کی راہ میں گھوڑا دینے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' ہر دن میں نیکی ملتی ہے' اور ہر رات میں نیکی ملتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1476 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیَتْ أمتی خمس خِصَال فِیْ رَمَضَان لم تعطهن أمة قبلهم خلوف فَم الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْحيتَان حَتّٰی يفطروا ويزين اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل يَوْم جنته ثُمَّ يَقُوْلُ يُوشك عِبَادِیَ الصالحون اَن يلقوا عَنْهُم الْمُؤْنَة ويصيروا اِلَيْك وتصفد فِيهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين فَلَا يخلصوا فِيهِ اِلٰی مَا كَانُوْا يخلصون اِلَيْهِ فِیْ غَيره

آخر لیلة قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھی لیلة القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ . رواہ احمد والبزار والبیھقی ورواہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الثواب الا انہ قال وتستغفر لھم الملائکة بدل الحیتان

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کو پانچ خصوصیات رمضان کے حوالے سے عطا کی گئی ہیں' جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی ہیں' روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' مچھلیاں تک' ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتے' اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو آراستہ کرتا ہے' اور پھر فرماتا ہے: عنقریب میرے نیک بندے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پا کے تیری طرف آ جائیں گے' اور اس مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' وہ اس مہینے میں کھلے نہیں رہتے' اس طرح انہیں کسی اور مہینے میں قید نہیں کیا جاتا' اور آخری رات میں ان لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت ہو جاتی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! لیکن کوئی مزدور جب اپنا کام پورا کرتا ہے' تو اسے مکمل معاوضہ دیا جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام بیہقی نے نقل کی ہے' ابو شیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے مچھلیوں کی دعائے استغفار کی جگہ' فرشتوں کی دعائے مغفرت کا تذکرہ کیا ہے۔

1477 - وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعطیت امتی فی شھر رمضان خمسا لم یعطھن نبی قبلی اما واحدة فانہ اذا کان اول لیلة من شھر رمضان نظر اللہ عز وجل الیھم ومن نظر اللہ الیہ لم یعذبہ ابدا واما الثانیة فان خلوف افواھھم حین یمسون اطیب عند اللہ من ریح المسک واما الثالثة فان الملائکة تستغفر لھم فی کل یوم ولیلة واما الرابعة فان اللہ عز وجل یامر جنتہ فیقول لھا استعدی وتزینی لعبادی اوشک ان یستریحوا من تعب الدنیا الی داری وکرامتی واما الخامسة فانہ اذا کان آخر لیلة غفر اللہ لھم جمیعا فقال رجل من القوم اھی لیلة القدر فقال لا الم تر الی العمال یعملون فاذا فرغوا من اعمالھم وفوا اجورھم . رواہ البیھقی واسنادہ مقارب اصلح مما قبلہ

❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کو رمضان کے مہینے کے حوالے سے پانچ خصوصیات عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت کر دے' اس کو کبھی عذاب نہیں دیتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے منہ کی بو' جو شام کے وقت ہوتی ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ رات اور دن کے وقت' فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے اور اس سے فرماتا ہے: تم تیار ہو جاؤ اور میرے بندوں کے لئے آراستہ ہو جاؤ! عنقریب وہ دنیا کی پریشانیوں سے راحت حاصل کر کے میرے گھر اور میری عزت افزائی کی طرف آ جائیں گے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت کر دیتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کیا یہ شب قدر ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب مزدور کام کرتے ہیں تو جب وہ اپنا کام کر کے فارغ ہوتے ہیں تو انہیں ان کا پورا معاوضہ دے دیا جاتا ہے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند "مقارب" ہے یہ اس سے پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔

1478 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة ورمضان اِلَى رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنَهُنَّ اِذا اجْتنبت الْكَبَائِر -رَوَاهُ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِيْ كتاب الصَّلَاة وَكتاب الزَّكَاة تدل على فضل صَوْم رَمَضَان فَلَمْ نعدها لكثرتها فَمَنْ اَرَادَ شَيْئًا من ذٰلِكَ فَلْيُرَاجع مظانه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے کتاب "الصلوٰۃ" اور "کتاب الزکوٰۃ" میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں جو رمضان کے روزوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ہم نے ان کی کثرت کی وجہ سے انہیں یہاں دہرایا نہیں ہے جو شخص مزید روایات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو وہ اس طرف رجوع کرلے جہاں یہ پائی جا سکتی ہیں۔

1479 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِيَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمين فَلَمَّا نزل قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْيَوْم شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام عرض لي فَقَالَ بعد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ قلت آمين فَلَمَّا رقيت الثَّانِيَة قَالَ بعد من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَقُلْتُ آمين فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من أدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدخلَاهُ الْجنَّة قلت آمين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس آجاؤ! ہم پاس آگئے جب نبی اکرم ﷺ نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین جب دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین جب تیسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین! جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا جو ہم نے پہلے آپ کو نہیں سنا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی جبریل میرے پاس تشریف لائے اور بولے

شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ دور ہو جائے (یعنی ناکام ہو جائے) تو میں نے کہا: آمین جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا: آمین جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے تو اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے اور پھر وہ دونوں اُسے جنت میں داخل نہ کروائیں (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو) تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1480 - وَعَنِ الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَلَمَّا رقى عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقى اُخْرى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ اَدْرك وَالِدَيهِ اَوْ اَحدهمَا فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حسن بن مالک بن حویرث اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھنے لگے جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین جب دوسری پر رکھا تو فرمایا: آمین جب تیسری پر رکھا تو فرمایا: آمین پھر آپ ﷺ نے بتایا جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے تو میں نے کہا: آمین! انہوں نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1481 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنبَر فَقُلْتُ آمين آمين آمين فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِي فَقَالَ من اَدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين......الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین آمین آمین عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے فرمایا: آمین آمین آمین تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: حضرت جبریل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور وہ جہنم میں جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے آپ آمین

حدیث 1480: صحیح ابن حبان - کتاب البر والاحسان' باب حق الوالدین - حدیث: 410' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' ما أسند أبو أسید - مالک بن الحویرث أبو سلیمان اللیثی' حدیث: 16413

کہیں تو میں نے کہا: آمین ..... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

1482 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّل لَیْلَة من رَمَضَان فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰی یکون آخر لَیْلَة من رَمَضَان وَلَیْسَ عبد مُؤمن یُصَلِّی فِیْ لَیْلَة فِیْهَا اِلَّا كتب اللّٰه لَهٗ الفا وَخَمْسمِائة حَسَنَة بِكُل سَجْدَة وَبنى لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة من یاقوتة حَمْرَاء لَهَا سِتُّوْنَ ألف بَاب لكل بَاب قصر من ذهب موشح بیاقوتة حَمْرَاء فَاِذَا صَامَ اَوَّل یَوْم من رَمَضَان غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه اِلٰی مثل ذٰلِكَ الْیَوْم من شهر رَمَضَان واستغفر لَهٗ كل یَوْم سَبْعُوْنَ ألف ملك من صَلَاة الْغَدَاة اِلٰی اَن تواری بالحجاب وَكَانَ لَهٗ بِكُل سَجْدَة یسجدها فِیْ شهر رَمَضَان بلَیْل اَوْ نَهَار شَجَرَة یسیر الرَّاكِب فِیْ ظلها خَمْسمِائَة عَام ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَقَالَ قد روینَا فِی الْاَحَادِیْث الْمَشْهُوْرَة مَا یدل علی هٰذَا اَوْ لبَعض مَعْنَاهُ كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور وہ رمضان کی آخری رات تک کھلے رہتے ہیں جب بھی کوئی بندہ رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک سجدے کے عوض میں پندرہ سو نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور اس کے لئے سرخ یاقوت سے بنا ہوا گھر جنت میں بنا دیتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے پر سونے سے بنا ہوا قصر ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا جب آدمی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے کے رمضان کے پہلے دن تک کے تھے اور پھر روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کی نماز سے لے کر دن ڈوبنے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ہر وہ سجدہ جو وہ شخص رمضان میں رات میں یا دن میں کسی وقت کرتا ہے اس کے نتیجے میں ایک ایسا درخت پیدا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں پانچ سو سال تک مسلسل چل سکتا ہے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ہم اس سے پہلے مشہور احادیث روایت کر چکے ہیں جو اس بات پر یا اس کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتی ہیں انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1483 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ آخر یَوْم من شَعْبَان قَالَ یَا اَیهَا النَّاس قد أظلكم شهر عَظِیْم مبارك شهر فِیْهِ لَیْلَة خیر من ألف شهر شهر جعل اللّٰه صِیَامه فَرِیضَة وَقیام لیله تَطَوّعا من تقرب فِیْهِ بخصلة من الْخَیْر كَانَ كمن أدّی فَرِیضَة فِیْمَا سواهُ وَمَنْ أدّی فَرِیضَة فِیْهِ كَانَ كمن أدّی سبعین فَرِیضَة فِیْمَا سواهُ وَهُوَ شهر الصَّبْر وَالصَّبْر ثَوَابه الْجنَّة وَشهر الْمُوَاسَاة وَشهر یُزَاد فِیْ رزق الْمُؤمن فِیْهِ من فطر فِیْهِ صَائِما كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رقبته مِنَ النَّار وَكَانَ لَهٗ مثل أجره من غیر اَن ینقص من أجره شَیْءٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ كلنا یجد مَا یفطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ على شربة مَاء اَوْ مذقة لبن وَهُوَ شهر اَوله رَحْمَة واوسطه مغْفرَة وَآخره عتق مِنَ النَّار من خفف عَن مَمْلُوكه فِيهِ غفر اللّٰه لَهُ وَاَعْتقهُ مِنَ النَّار واستكثروا فِيهِ من اَربع خِصَال خَصْلَتَيْنِ ترْضونَ بهما ربكُمْ وخصلتين لَا غناء بكم عَنْهُمَا فَاَما الخصلتان اللَّتَان ترْضونَ بهما ربكُمْ فشهادة اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وتستغفرونه وَاَما الخصلتان اللَّتَان لَا غناء بكم عَنْهُمَا فتسالون اللّٰه الْجنَّة وتعوذون بِهِ مِنَ النَّار وَمَنْ سقى صَائِما سقَاهُ اللّٰه من حَوْضِي شربة لَا يظمأ حَتّٰى يدْخل الْجنَّة .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه ثُمَّ قَالَ صَحَّ الْخَبَر وَرَوَاهُ من طَرِيق الْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب بِاخْتِصَار عَنْهُمَا

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے ایک عظیم برکت والا مہینہ آنے لگا ہے جس میں ایک ایسی رات موجود ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں نوافل ادا کرنے کو نفل قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں جس بھی بھلائی کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کا) قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ یوں ہوگا جیسے اس شخص نے اس کے علاوہ کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا ہو اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے کسی اور مہینے میں ستر فرائض سرانجام دیے ہوں یہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا ثواب جنت ہے یہ بھائی چارگی کا مہینہ ہے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے تو یہ چیز اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتی ہے اور اس کے جہنم سے آزاد ہو جانے کا باعث بنتی ہے اور اس شخص کو روزے دار کے اجر کی مثل اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں رکھتا کہ وہ روزہ دار کو افطاری کروائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کے ایک گھونٹ کے ذریعے کسی روزہ دار کو افطاری کروا دے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے درمیانی (عشرہ) مغفرت ہے اور آخری (عشرہ) جہنم سے آزادی کا باعث ہے جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دے گا اس مہینے میں چار کام زیادہ کرو! دو کام ایسے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے اور دو کام ایسے ہیں کہ جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو! اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو! جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے مشروب پلائے گا اس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے پھر وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند طور پر ثابت ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں ان دونوں کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1484 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي الشَّيْخ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما فِيْ شهر رَمَضَان من كسب حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة لَيَالِيْ رَمَضَان كلهَا وَصَافحهُ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة الْقدر وَمَنْ صَافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبضة من طَعَام قلت اَفَرَاَيْت إِن لم يكن عِنْده لقْمَة خبز قَالَ فمذقة من لبن قَالَ اَفَرَاَيْت إِن لم تكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء . قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أسانيدهم عَلِيّ بن زيد بن جدعَان وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار عَنهُ من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ إِسْنَاده كثير بن زيد

❀❀ ابوشیخ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص حلال کمائی میں سے رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے رمضان کی پوری راتوں میں فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں' اور حضرت جبریل علیہ السلام جس کے ساتھ مصافحہ کرلیں' اس کا دل نرم ہو جاتا ہے' اور اس کے آنسو زیادہ بہتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ مٹھی بھر اناج دیدے' میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی کے پاس روٹی کا ایک لقمہ بھی نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ کا ایک گھونٹ دیدے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اگر کسی کے پاس وہ بھی نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پانی کا ایک گھونٹ دیدے''۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کی اسانید میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے اس کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن زید ہے۔

1485 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أظلكم شهر كم هٰذَا بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مر بِالْمُسْلِمين شهر خير لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مر بالمنافقين شهر شَرّ لَهُمْ مِنْهُ بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه ليكتب أجره ونوافله قبل اَن يدْخلهُ وَيكْتب إصره وشقاءه قبل اَن يدْخلهُ وَذٰلِكَ اَن الْمُؤمن يعد فِيْهِ الْقُوت من النَّفَقَة لِلْعِبَادَةِ ويعد فِيْهِ الْمُنَافِق اتِّبَاع غفلات الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاع عَوْرَاتهمْ فغنم يغنمه الْمُؤمن وَقَالَ بنْدَار فِيْ حَدِيْثه فَهُوَ غنم لِلْمُؤْمِنين يغتنمه الْفَاجِر . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيره

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہونے لگا ہے' جو اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے' مسلمانوں پر کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو ان کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو اور منافقین کے لئے کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو اس سے زیادہ برا ہو اور یہ اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر اور اس کے نوافل کو لازم قرار دیا ہے' اس سے پہلے کہ وہ اس کو شروع کرواتا اور اس

ہے گناہ اور بدبختی کو نوٹ کر لیا ہے' اس سے پہلے کہ وہ اسے داخل کرے' اس کی صورت یوں ہے کہ مومن اس میں اپنے خرچ میں سے خوراک تلاش کرتا ہے' تا کہ عبادت کر سکے اور منافق اس میں اس بات کی تیاری کرتا ہے کہ اہل ایمان کی غفلت کی پیروی کرے اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے' تو یہ غنیمت ہے' جو مومن کو حاصل ہوتی ہے"

بندار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہ اہل ایمان کے لئے غنیمت ہے' اور فاجر شخص اس کی غنیمت کو حاصل کرتا ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" اور دیگر کتابوں میں نقل کی ہے۔

1486 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وصفدت الشَّيَاطِين . رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب رمضان آجاتا ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے" یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1487 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم :فتحت اَبْوَاب الرَّحْمَة وغلقت اَبْوَاب جَهَنَّم وسلسلت الشَّيَاطِين رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیْ كلهم من رِوَايَةِ اَبِیْ بكر بن عَيَّاش عَن الْاَعْمَش عَنْ اَبِیْ صَالح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَفظهمْ قَالَ:اِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان صفدت الشَّيَاطِين ومردة الْجِنّ – وَقَالَ ابْن خُزَيْمَةَ:الشَّيَاطِين مَرَدَة الْجِنّ – بِغَيْر وَاو – وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب وَفتحت اَبْوَاب الْجَنَّة فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وينادی مُنَاد يَا باغی الْخَيْر أقبل وَيَا باغی الشَّر أقصر وَلِلّٰهِ عُتَقَاء مِنَ النَّار.وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . قَالَ التِّرْمِذِیْ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِیْ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ هٰذَا اللَّفْظ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا . صفدت بِضَم الصَّاد وَتَشْدِيد الْفَاء اَی شدت بالأغلال

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور شیاطین کو پابندِ سلاسل کر دیا جاتا ہے"

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے' اعمش کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' ان حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

"جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو شیاطین اور سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے"

امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "شیاطین' جو سرکش جن ہیں (انہیں قید کیا جاتا ہے) یعنی اس میں "و" نہیں ہے (باقی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں:) اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا' اور جنت کے

دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا' اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! آگے آجاؤ! اے برائی کے طلبگار! کمی کر دو! اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے ان الفاظ کی مانند نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ ''صفدت'' میں 'ص' پر پیش اور 'ف' پر شد ہے' اس سے مراد بیڑیوں کے ذریعے باندھنا ہے۔

1488 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلَ لَيْلَةٍ من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه اِلٰى خلقه وَاِذَا نظر اللّٰه اِلٰى عبد لم يعذبه اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِیْ كل يَوْم ألف ألف عَتِيق مِنَ النَّار فَاِذَا كَانَت لَيْلَة تسع وَعشْرِيْنَ أعتق اللّٰه فِيْهَا مثل جَمِيْع مَا أعتق فِی الشَّهْر كُله فَاِذَا كَانَت لَيْلَةُ الْفطر ارتجت الْمَلَائِكَة وتجلى الْجَبَّار تَعَالٰى بنوره مَعَ اَنه لَا يصفه الواصفون فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة وهم فِیْ عيدهم من الْغَد يَا معشر الْمَلَائِكَة يُوحِی اِلَيْهِمْ مَا جَزَاءُ الْاَجِير اِذا وفى عمله تَقول الْمَلَائِكَة يُوفى أجره فَيَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰى أشهدكم اَنِّیْ قد غفرت لَهُم . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظر رحمت کرلے' تو اسے کبھی عذاب نہیں دے گا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس (مہینے) کے ہر دن میں دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور جب (اس مہینے کی) انتیسویں رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس رات میں اُتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنے پورے مہینے میں آزاد کیے ہوتے ہیں' جب عیدالفطر کی رات آتی ہے' تو فرشتے آواز بلند کرتے ہیں' پھر ''جبار'' (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے نور کے ذریعے ایسی تجلّی فرماتا ہے کہ اس کی صفت بیان کرنے والا اس کی صفت بیان نہیں کرسکتا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی طرف وحی کر کے اُن سے فرماتا ہے' جبکہ لوگوں کی اگلے دن عید ہوتی ہے' اے فرشتوں کے گروہ! ایسے مزدور کا بدلہ کیا ہوتا ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کردیا ہو؟ تو فرشتے کہتے ہیں: یہ کہ اس کا معاوضہ اسے دے دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1489 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ شهر رَمَضَان شهر مبارك فرض اللّٰه عَلَيْكُمْ صِيَامه تفتح فِيْهِ اَبْوَاب السَّمَاء وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب الْجَحِيم وتغل فِيْهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين لله فِيْهِ لَيْلَة خير من ألف شهر من حرم خَيرهَا فَقَدْ حرم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَيْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ قِلَابَة عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ فِيْمَا أعلم

قَالَ الْحَلِيْمِیّ وتصفيد الشَّيَاطِين فِیْ شهر رَمَضَان يحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد بِهِ اَيَّامه خَاصَّة وَاَرَادَ الشَّيَاطِين الَّتِیْ مسترقة السّمع اَلا تراهُ قَالَ مَرَدَة الشَّيَاطِين لِاَن شهر رَمَضَان كَانَ وقتا لنزول الْقُرْآن اِلَى

السَّمَاء الدُّنْيَا وَكَانَت الحراسة قد وَقعت بِالشُّهُب كَمَا قَالَ تَعَالَى (وحفظا من كل شَيْطَان مارد) الصافات 7 فزيدوا التصفيد فِي شهر رَمَضَان مُبَالغَة فِي الْحِفْظ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَيحْتَمل أَن يكون المُرَاد أَيَّامه وَبعده وَالْمعْنَى أَن الشَّيَاطِين لَا يخلصون فِيهِ من إِفْسَاد النَّاس إِلَى مَا كَانُوا يخلصون إِلَيْهِ فِي غَيره لاشتغال الْمُسلمين بالصيام الَّذِي فِيهِ قمع الشَّهَوَات وبقراءة الْقُرْآن وَسَائِر الْعِبَادَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تمہارے سامنے ایک ایسا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں' اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' اس مہینے میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا' وہ محروم رہا"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور میرے علم کے مطابق' ابوقلابہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

علامہ حلیمی بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں شیاطین کو قید کرنے میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کے ذریعے رمضان کے دن مراد ہوں' اور شیاطین کے ذریعے وہ شیاطین مراد ہوں' جو چوری چھپے (فرشتوں کا کلام) سن لیتے ہیں' کیا آپ نے یہ چیز ملاحظہ نہیں کی؟ کہ وہ سرکش شیاطین ہوتے ہیں' اور رمضان کا مہینہ' قرآن کے نزول کا وقت ہے' جب قرآن' آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے' اور شہاب ثاقب کے ذریعے اس کی حفاظت ہو رہی ہوتی ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور یہ ہر سرکش شیطان کی طرف سے حفاظت میں ہیں"

تو رمضان کے مہینے میں' ان کے پابند کرنے میں اضافہ ہو جاتا ہے' جو حفاظت کے لحاظ سے مبالغے کے لیے ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہاں مراد اس کے دن اور اس کے بعد کے دن بھی ہوں' اور مفہوم یہ ہو کہ شیاطین اس مہینے میں' اس طرح لوگوں کو خراب نہیں کرتے ہیں' جس طرح دیگر مہینوں میں خراب کرتے ہیں' کیونکہ اس مہینے میں مسلمان روزے رکھنے میں مصروف ہوتے ہیں' جس کے نتیجے میں شہوت ختم ہو جاتی ہے' یا قرآن کی تلاوت میں اور دیگر عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔

1490 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحضر رَمَضَان اَتَاكُم رَمَضَان شهر بركَة يغشاكم اللّٰه فِيهِ فَينزل الرَّحْمَة ويحط الْخَطَايَا ويستجيب فِيهِ الدُّعَاء ينظر اللّٰه تَعَالَى إِلَى تنافسكم فِيهِ ويباهي بكم مَلَائكَته فأروا اللّٰه من اَنفسكُمْ خيرا فَإِن الشقي من حرم فِيهِ رَحْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا أَن مُحَمَّد بن قيس لَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت رمضان شروع ہو چکا تھا' تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' جو برکت اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈال دی ہے اس میں (اللہ تعالیٰ) رحمت نازل کرتا ہے' اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور اس میں دعا کو قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ (عبادت اور دعا) میں تمہاری دلچسپی کو ملاحظہ

فرماتا ہے' فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کرتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی ذات کے حوالے سے بھلائی پیش کرو' کیونکہ وہ شخص بد بخت ہوتا ہے' جو اس مہینے میں اللہ کی رحمت سے محروم رہے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ محمد بن قیس نامی راوی کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل میرے ذہن میں اس وقت نہیں ہے۔

1491 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَمَضَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذَا الشَّهْر قد حضركم وَفِيْهِ لَيْلَة خير من الف شهر من حرمهَا فَقَدْ حرم الْخَيْر كُله وَلَا يحرم خَيرهَا اِلَّا محروم - رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کا مہینہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مہینہ تمہارے سامنے آگیا ہے' اس میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے' جو شخص اس سے محروم رہے وہ پوری بھلائی سے محروم رہتا ہے' اور اس کی بھلائی سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے' جو واقعی محروم ہو"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

1492 - وروى الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَط عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا رَمَضَان قد جَاءَ تفتح فِيْهِ اَبْوَاب الْجنَّة وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب النَّار وتغل فِيْهِ الشَّيَاطِين بعدا لمن أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ اِذا لم يغْفر لَهُ فَمَتٰى

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے' جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں شیاطین کو پابند کر دیا جاتا ہے' وہ شخص دور ہو جائے' جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' کیونکہ اگر اب اس کی مغفرت نہیں ہوئی' تو پھر کب ہوگی؟"

1493 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْجنَّة لتنجد وتزين من الْحول اِلَى الْحول لدُخُول شهر رَمَضَان فَاِذَا كَانَت اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان هبت ريح من تَحت الْعَرْش يُقَال لَهَا المثيرة فتصفق ورق اَشجَار الْجنان وَحلق المصاريع فَيسمع لذٰلِكَ طنين لم يسمع السامعون أحسن مِنْهُ فتبرز الْحور الْعين حَتّٰى يقفن بَيْن شرف الْجنَّة فيناديْن هَلْ من خاطب اِلَى اللّٰه فيزوجه ثُمَّ يقلن الْحور الْعين يَا رضوَان الْجنَّة مَا هٰذِهِ اللَّيْلَة فيجيبهن بِالتَّلْبِيَة ثُمَّ يَقُوْلُ هٰذِهِ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنَّة للصائمين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا رضوَان افْتَح اَبْوَاب الْجنان وَيَا مَالك أغلق اَبْوَاب الْجَحِيم عَن الصائمين من أمة اَحْمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا جِبْرَائِيل اهبط اِلَى الْاَرْض فاصفد مَرَدَة الشَّيَاطِين وغلهم بالأغلال ثُمَّ اقذفهم فِى الْبحار حَتّٰى لَا

بهذا على امة مُحَمَّد حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامهمْ
قَالَ وَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لمناد يُنَادى ثَلَاث مَرَّات هَلْ من سَائل فَأعْطِيه مَسْأَله هَلْ من تائب فاتوب عَلَيْهِ هَلْ من مُسْتَغْفِر فَأغْفِر لَهُ من يقْرض الملىء غير العدوم والوفي غير الظلوم قَالَ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل يَوْم من شهر رَمَضَان عِنْد الْإِفْطَار ألف ألف عَتيق مِنَ النَّار كلهم قد استوجبوا النَّار فَإِذا كَانَ آخر يَوْم من شهر رَمَضَان أعتق الله فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم بِقدر مَا أعتق من أَوّل الشَّهْر إِلَى آخِره وَإِذا كَانَت لَيْلَة الْقدر يَأْمر الله عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فيهبط فِيْ كبكبة من الْمَلَائِكَة وَمَعَهُمْ لِوَاء أَخْضَر فيركزوا اللِّوَاء على ظهر الْكَعْبَة وَله مائَة جنَاح مِنْهَا جناحان لَا ينشرهما إِلَّا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فينشرهما فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فيجاوزان الْمشرق إِلَى الْمغرب فيحث جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام الْمَلَائِكَة فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فيسلمون على كل قَائِم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دُعَائِهِمْ حَتّٰى يطلع الْفجْر فَإِذا طلع الْفجْر يُنَادى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام معاشر الْمَلَائِكَة الرحيل الرحيل فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيل فَمَا صنع الله فِيْ حَوَائِج الْمُؤْمِنِيْنَ من امة أَحْمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ نظر الله إِلَيْهِمْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فَعَفَا عَنْهُم وَغفر لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَة فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ من هم قَالَ رجل مدمن خمر وعاق لوَالِدَيْهِ وقاطع رحم ومشاحن قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا المشاحن قَالَ هُوَ المصارم فَإِذا كَانَت لَيْلَة الْفطر سميت تِلْكَ اللَّيْلَة لَيْلَة الْجَائِزَة فَإِذا كَانَت غَدَاة الْفطر بعث الله عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة فِيْ كل بِلَاد فيهبطون إِلَى الأَرْض فَيقومُونَ على أَفْوَاه السكك فينادون بِصَوْت يسمع من خلق الله عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْجِنّ وَالْإِنْس فَيَقُوْلُوْنَ يَا أمة مُحَمَّد اخْرُجُوا إِلَى رب كريم يُعْطى الجزيل وَيَعْفُو عَن الْعَظِيم فَإِذا برزوا إِلَى مصلاهم يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ مَا جَزَاء الْأَجِير إِذا عمل عمله قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة إلهنا وَسَيِّدنَا جَزَاؤُهُ أَن توفيه أجره

قَالَ فَيَقُوْلُ فَإِنِّي أشهدكم يَا ملائكتي أَنِّي قد جعلت ثوابهم من صِيَامهمْ شهر رَمَضَان وقيامهم رضاي ومغفرتي وَيَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سلوني فوعزتي وَجَلَالِي لَا تسألوني الْيَوْم شَيْئًا فِيْ جمعكم لآخرتكم إِلَّا أعطيتكم وَلَا لدنياكم إِلَّا نظرت لكم فوعزتي لأسترن عَلَيْكُم عثراتكم مَا راقبتموني وعزتي وَجَلَالِي لَا أخزيكم وَلَا أفضحكم بَين أَصْحَاب الْحُدُود وانصرفوا مغفورا لكم قد أرضيتموني ورضيت عَنْكُم فتفرح الْمَلَائِكَة وتستبشر بِمَا يُعْطى الله عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْأمة إِذا أفطروا من شهر رَمَضَان

رَوَاهُ الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَلَيْسَ فِيْ إِسْنَاده من أجمع على ضعفه

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جنت ایک سال سے دوسرے سال تک آراستہ اور تیار ہوتی رہتی ہے تاکہ رمضان کا مہینہ شروع ہو پھر جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے ''مثیرہ'' کہا جاتا ہے وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے اور اس کی کنڈیوں کو ہلاتی ہے تو اس کے نتیجے میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے کہ کسی سننے والے نے اس سے زیادہ اچھی آواز نہیں سنی

ہوگی' تو حورعین نکل آتی ہیں' یہاں تک کہ جنت کے درمیان میں آ کر ٹھہرتی ہیں' اور پکارتی ہیں: کیا کوئی شخص ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو شادی کا پیغام دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی کروادے' پھر حورعین یہ کہتی ہیں: اے رضوان جنت! یہ کون سی رات ہے؟ تو وہ انہیں جواب دیتا ہے: میں حاضر ہوں' پھر وہ انہیں بتاتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہے' جس میں حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے رضوان! تم جنت کے دروازے کھول دو! اے مالک! تم جہنم کے دروازے بند کر دو! یہ احمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے ہے' اے جبریل! تم زمین کی طرف نازل ہو جاؤ' اور سرکش شیاطین کو پابند کر دو' انہیں بیڑیوں میں جکڑ دو' اور پھر انہیں سمندر میں ڈال دو' تاکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کر سکیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں منادی سے فرماتا ہے' تو وہ تین مرتبہ یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ جسے میں مانگنے کے مطابق عطا کروں' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ جس کی توبہ میں قبول کروں' کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ جس کی میں مغفرت کر دوں' کون شخص ہے؟ جو اس ذات کو قرض دے' جو (ہمیشہ) موجود رہے گی (یعنی غیر موجود یا گم نہیں ہوگی) اور (اس کا بدلہ دیتے ہوئے) ظلم کرنے والی نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: رمضان کے مہینے میں روزانہ افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' یہ سب وہ لوگ ہوتے ہیں' جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے' پھر جب رمضان کے مہینے کا آخری دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُتنی ہی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنی تعداد میں' اُس نے مہینے کے آغاز سے لے کر' اُس کے آخر تک لوگوں کو آزاد کیا تھا' جب شب قدر آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے' تو وہ فرشتوں کو ساتھ لے کر نیچے اترتے ہیں' ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے' وہ اس جھنڈے کو خانہ کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں' ان کے' ایک سو' پر ہیں' جن میں سے 'دو' پر ایسے ہیں کہ انہیں' وہ صرف اس رات میں پھیلاتے ہیں' جب وہ انہیں' اس رات میں پھیلاتے ہیں' تو وہ مشرق سے مغرب تک پورے حصے کو گھیر لیتے ہیں' پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو اس بارے میں ترغیب دیتے ہیں' کہ وہ اس رات میں ہر نوافل ادا کرنے والے اور بیٹھے ہوئے اور نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے شخص کو سلام کریں' اور ان کے ساتھ مصافحہ کریں اور ان کی دعا کے ساتھ آمین کہیں' ایسا صبح صادق ہونے تک رہتا ہے' جب صبح صادق ہو جاتی ہے' تو حضرت جبریل علیہ السلام پکار کر کہتے ہیں: اے فرشتوں کے گروہ! اب روانہ ہو جاؤ! اب روانہ ہو جاؤ! تو فرشتے کہتے ہیں: اے حضرت جبریل! اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان کی ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان کی طرف نظر رحمت کی اور ان سے درگزر کیا اور ان کی مغفرت کر دی' صرف چار لوگوں کا معاملہ مختلف ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو باقاعدگی سے شراب پیتا ہو' جو والدین کا نافرمان ہو' جو قطع رحمی کرتا ہو اور مشاحن' ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! مشاحن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جھگڑا کرتا ہے۔

جب عیدالفطر کی رات آتی ہے' تو اس رات کو معاوضے کی رات کہا جاتا ہے' کیونکہ جب اگلے دن عیدالفطر ہو' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے' وہ زمین پر اترتے ہیں' اور بازاروں کے کناروں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف جنات اور انسان نہیں سنتے' وہ یہ کہتے ہیں: اے حضرت محمد ﷺ کی امت! تم لوگ نکل کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آؤ' تاکہ وہ بہترین (اجر و ثواب) عطا کرے اور بڑی چیزوں سے درگزر کرے' پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف آتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: ایسے مزدور کا کیا معاوضہ ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کرلیا ہو' تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! ان کا صلہ یہ ہے کہ تو انہیں' ان کا پورا معاوضہ عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں' ان کے روزوں اور ان کے قیام کا ثواب اپنی رضامندی اور اپنی مغفرت کو قرار دیا ہے' اور وہ فرماتا ہے: میرے بندو! تم مجھ سے مانگو! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' آج کے دن' تم مجھ سے اپنے اس اجتماع میں' اپنی آخرت کے لئے' تم مجھ سے جو بھی مانگو گے' وہ میں تمہیں عطا کروں گا' اور اپنی دنیا کے لئے جو بھی مانگو گے' تو میں تمہاری طرف نظر رحمت کروں گا' مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہارے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کروں گا' جب تک تم میری طرف متوجہ رہو گے' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں اصحاب حدود کے درمیان تمہیں رسوائی اور ذلت کا شکار نہیں کروں گا' پھر تم لوگ واپس جاؤ گے' تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہوگی' تم نے مجھے راضی کیا ہے' میں تم سے راضی ہو گیا' تو فرشتے اس بات پر خوش ہوتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو جو کچھ عطا کیا ہے' اس سے خوشخبری حاصل کرتے ہیں' جب وہ لوگ رمضان کے مہینے کے بعد عیدالفطر کرتے ہیں۔

یہ روایت شیخ (یعنی ابوشیخ) ابن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1494 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شهر رَمَضَان شهر اُمتِيْ يمرض مريضهم فيعودونه فَاِذَا صَامَ مُسلِم لم يكذب وَلَمْ يغتب وفطره طيب سعى اِلَى العتمات محافظا على فَرَائِضه خرج من ذُنُوبه كَمَا تخرج الْحَيَّة من سلخها . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيضا

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک رمضان کا مہینہ' میری امت کا مہینہ ہے' ان میں سے جو شخص بیمار ہوتا ہے' تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں' جب کوئی مسلمان روزہ رکھتا ہے' اور جھوٹ نہیں بولتا اور غیبت نہیں کرتا' اور پاکیزہ چیز کے ذریعے افطاری کرتا ہے' اور شام کی نمازوں کے لئے کوشش کرتا ہے' اور اپنے فرائض کو باقاعدگی سے سرانجام دیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح سانپ اپنی کھال میں سے نکلتا ہے''۔ یہ روایت بھی ''ابوشیخ'' نے نقل کی ہے۔

1495 - وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْد الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم وَاَهل رَمَضَان فَقَالَ لَو يعلم الْعباد مَا رَمَضَان لتمنت اُمتِيْ اَن تكون السّنة كلهَا رَمَضَان فَقَالَ رجل من خُزَاعَة يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدثنَا فَقَالَ اِن الْجَنَّة لتزين لرمضان من رَاس الْحول اِلَى الْحول فَاِذَا كَانَ اَوَّل يَوْم من

رَمَضَانَ هبت ريح من تحت الْعَرْش فصفقت ورق اَشجَار الْجَنَّة فتنظر الْحور الْعين اِلٰى ذٰلِكَ فيقلن يَا رَبنَا اجْعَل لنا من عِبَادك فِيْ هٰذَا الشَّهْر اَزْوَاجًا تقر اَعيننا بهم وتقر اَعينهم بنَا قَالَ فَمَا من عبد يَصُوم يَوْمًا من رَمَضَان اِلَّا زوج زَوْجَة من الْحور الْعين فِيْ خيمة من درة كَمَا نعت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (حور مقصورات فِي الْخيام) الرَّحْمٰن 72 على كل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة على لون الْاُخْرٰى وتعطى سَبْعِيْنَ لونا من الطّيب لَيْسَ مِنْهُ لون على ريح الْاٰخر لكل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ ألف وصيفة لحاجتها وَسَبْعُوْنَ ألف وصيف مَعَ كل وصيف صَحْفَة من ذهب فِيْهَا لون طَعَام يجد لآخر لُقْمَة مِنْهَا لَذَّة لم يجده لاوله وَلكُلِّ امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سريرا من ياقوتة حَمْرَاء على كل سَرِيْر سَبْعُوْنَ فراشا بطائنها من اِستبرق فَوق كل فرَاش سَبْعُوْنَ اريكة وَيُعْطى زَوجهَا مثل ذٰلِكَ على سَرِيْر من ياقوت اَحْمَر موشحا بالدر عَلَيْهِ سواران من ذهب هٰذَا بِكُل يَوْم صَامَهُ من رَمَضَان سوى مَا عمل من الْحَسَنَات

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة وَفِي الْقلب من جرير بن اَيُّوْبَ شَيْءٍ ۔ قَالَ الْحَافِظ جرير بن اَيُّوْبَ الْبَجلِيّ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ الأريكة اسْم لسرير عَلَيْهِ فرَاش وبشخانة وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاق الأرائك الْفرش فِي الحجال يَعْنِيْ البشخانات وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يفهم اَن الأريكة اسْم للبشخانة فَوق الْفراش والسرير وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
جب رمضان کا پہلی کا چاند نظر آیا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو پتہ چل جائے کہ رمضان میں کتنا اجر وثواب ہے' تو میری امت یہ آرزو کرے کہ پورا سال رمضان ہی رہے' اس پر خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بیان کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت' ایک پورا سال' رمضان کے لئے آراستہ ہوتی ہے' جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جو جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے' حورعین اس کا انتظار کرتی ہیں' وہ عرض کرتی ہیں: اے ہمارے پروردگار! تو اس مہینے میں' اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر مقرر کردے' جن کے ذریعے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں' اور ہمارے ذریعے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ رمضان کا ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اس کی شادی حورعین کے ساتھ کردی جاتی ہے' جو موتی کے بنے ہوئے خیمے میں موجود ہوگی' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اِن الفاظ میں کیا ہے: ''ایسی حوریں' جو خیموں میں پردہ نشین ہوں گی''۔

ان میں سے ہرایک عورت کے جسم پر' ستر لباس ہوں گے' اور کسی ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' انہیں ستر قسم کی خوشبو دی جائے گی' ان میں سے کسی ایک کی بو دوسری کی بو سے نہیں ملتی ہوگی' ان میں سے ہر بیوی کو ستر ہزار ملازمائیں اور ستر ہزار ملازم دیے جائیں گے اور ہر ملازم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا' جس میں مختلف اقسام کا کھانا ہوگا' جس کے ہر لقمے کی لذت پہلے سے مختلف ہوگی' ان میں سے ہرایک بیوی کو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ستر ہزار پلنگ دیے جائیں گے' ان ستر ہزار پلنگوں پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے' جن کے اندر ریشم بھرا ہوا ہوگا' اور ہر بچھونے پر ستر تکیے لگے ہوئے ہوں گے' ان کے شوہر کو بھی اس کی

سرخ یاقوت کے بنے ہوئے پلنگ دیے جائیں گے' جو جواہرات سے آراستہ ہوں گے' ان کے شوہروں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے' یہ سب اجروثواب اس شخص کو ملے گا' جس نے رمضان میں ایک روزہ رکھا ہوگا' اور یہ اس کے علاوہ ہے' جو اس نے دوسری نیکیاں کی ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں اسے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے ذہن میں جریر بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے

حافظ فرماتے ہیں: جریر بن ایوب بجلی نامی راوی ''واہی'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے

لفظ ''الاریکۃ'' اس پلنگ کا نام ہے' جس پر بچھونا موجود ہو اور بشخانہ ہو' اور ابواسحاق فرماتے ہیں: ''الارائک'' اُن بچھونوں کو کہتے ہیں' جو حجلے میں ہوں' حدیث میں بھی یہ چیز مذکور ہے' جس سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ ''اریکہ'' اس بشخانہ کو کہتے ہیں جو فراش اور سریر سے اوپر ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1496 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لله عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر عُتقَاء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فِيْ رِوَايَةِ الْأَكَابِر عَنِ الأصاغر وَهُوَ رِوَايَةِ الْاَعْمَش عَنِ الْحُسَيْن بن وَاقد

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' اور اسے اکابر نے اصاغر سے نقل کیا ہے' یعنی اعمش نے اسے حسین بن واقد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

1498 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها الله فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين .

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار وَلَفظِهٖ ثَلَاثَة حق على الله اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی' روزہ دار شخص' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' عادل حکمران اور مظلوم شخص کی دعا' اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے' اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا' خواہ کچھ دیر بعد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اسے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی دعا کو مسترد نہ کرے' روزہ دار شخص کی دعا' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' مظلوم کی دعا' جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی' اور مسافر کی دعا' جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا''۔

1499 - وَعَنِ الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن لله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من رَمَضَان سِتمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار فَإِذَا كَانَ آخر لَيْلَة أعتق الله بِعَدَد من مضى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کی ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور جب رمضان کی آخری رات آتی ہے' تو گزرے ہوئے (پورے مہینے میں) جتنے تعداد میں لوگ آزاد ہوئے ہوتے ہیں' اتنی تعداد میں' لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آزاد کیا جاتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور یہ اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

1500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه عَنْ رَسُوْلُ الله صلى الله عيه وَسلم قَالَ إِذا كَانَ أَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت أَبْوَاب الْجنان فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وَاحِد الشَّهْر كُله وغلقت أَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب الشَّهْر كُله وغلت عتاة الْجِنّ ونادى مُنَاد من السَّمَاء كل لَيْلَة إِلَى انفجار الصُّبْح يَا باغي الْخَيْر يمم وَأبْشر وَيَا باغي الشَّرّ اقصر وَأبْصر هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ هَلْ من تائب يَتُوب الله عَلَيْهِ هَلْ من دَاع يُسْتَجَاب لَهُ هَلْ من سَائل يعْطى سُؤَاله وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر من شهر رمضان كل لَيْلَة عتقا مِنَ النَّار سِتُّوْنَ ألف فَإِذَا كَانَ يَوْم الْفطر أعتق الله مثل مَا أعتق فِيْ جَمِيع الشَّهْر ثَلَاثِيْنَ مرّة سِتِّيْنَ ألف ألف رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا بَأْس بِهِ فِي المتابعات فِيْ إِسْنَاده ناشب بن عَمْرو الشيباني وثق وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پورا مہینہ' ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں ہوتا' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور پورا مہینہ' ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا' اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' آسمان سے ایک منادی' ہر رات میں' صبح صادق ہونے تک' یہ پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! ارادہ کر لو اور اے برائی کے طلبگار! باز آ جاؤ' اور تم لوگ دیکھو کہ کیا کوئی مغفرت کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ

حدیث 1500: شعب الایمان للبیہقی - فضائل شہر رمضان' حدیث:3446

اس کے مانگنے کے مطابق اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں ہر افطاری کے وقت ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو پورے مہینے میں جتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا گیا ہوتا ہے اتنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار کر لیں"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے یہ حدیث حسن ہے متابعات ہونے کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی سند میں ناشب بن عمرو شیبانی نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور امام دارقطنی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

1501 - وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِی رَمَضَانَ مغفور لَهُ وَسَائِلُ اللّٰهِ فِیهِ لَا يخيب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِیّ والأصبهانی

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

1502 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يستقبلكم وتستقبلون ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ عمر بن الْخطاب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحی نزل قَالَ لَا قَالَ عَدو حضر قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ اِن اللّٰه يغْفر فِی اَوَّلِ لَيْلَة من شهر رَمَضَان لكل اَهْلِ هٰذِهِ الْقبْلَة وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَيْهَا فَجعل رجل بَيْن يَدَيْهِ يهز رَأسه وَيَقُولُ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فلَان ضَاقَ بِهٖ صدرك قَالَ لَا وَلٰكِن ذكرت الْمُنَافِق فَقَالَ اِن الْمُنَافِقين هم الْكَافِرُوْنَ وَلَيْسَ للْكَافِرِينَ فِیْ ذٰلِكَ شَیْءٌ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّی لَا أعرف خلفا اَبَا الرّبيع بعدالة وَلَا جرح وَلَا عَمْرو بن حَمْزَة الْقَيْسِی الَّذِیْ دونه

قَالَ الْحَافِظ قد ذكرهمَا ابْن اَبِیْ حَاتِم وَلَمْ يذكر فِيهِمَا جرحا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا چیز تمہارے سامنے آرہی ہے اور تم کس چیز کے سامنے آرہے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کوئی دشمن سامنے آنے والا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اہل قبلہ میں سے ہر ایک کی مغفرت کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تو ہر شخص جو آپ کے سامنے موجود تھا وہ اپنے سر کو ہلاتے ہوئے بہت خوب بہت خوب بہت خوب کہنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا اس حوالے سے تمہارے ذہن میں کوئی الجھن ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! لیکن مجھے ایک منافق کا خیال آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق لوگ کافر ہوتے ہیں کافروں کو اس میں سے کچھ نصیب نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت درست ہو' تو میں خلف ابوربیع نامی راوی کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں' اسی طرح اس کے بعدوالے راوی عمرو بن حمزہ قیسی کے حوالے سے بھی کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔

حافظ کہتے ہیں: ابن ابوحاتم نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے' اورانہوں نے ان کے بارے میں کسی جرح کا ذکر نہیں کیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1503 - وَعَنْ عبد الرَّحْمن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رَمَضَان يفضله على الشُّهُور فَقَالَ من قَامَ رَمَضَان إِيمَانًا واحتسابا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ هٰذَا خطأ وَالصَّوَاب انه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے' اسے دیگر تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اورارشاد فرمایا: جوشخص رمضان کے مہینے میں' ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غلط ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1504 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ إِن اللّٰـه فرض صِيَام رَمَضَان وسننت لكم قِيَامه فَمَنْ صَامَهُ وقامه إِيمَانًا واحتسابا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

❀❀ امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے' اور میں اس کے نوافل کو' تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں تو جوشخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس مہینے میں روزے رکھے اور نوافل ادا کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

1505 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ اَرَاَيْت إِن شهِدت اَن لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ اَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اورکوئی معبود نہیں ہے' اورآپ اللہ کے رسول ہیں' اور میں پانچ نمازیں ادا کروں اور میں زکوٰۃ ادا کروں اور میں رمضان کے روزے رکھوں اوراس میں نوافل ادا کروں' تو میں کن لوگوں میں ہوؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں''

یہ روایت امام بزار' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ' ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

1506 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ لَيْلَةَ الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه ...... الحَدِيْث - اَخْرجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ . وَتقدم فِیْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ: من يقم لَيْلَةَ الْقدر فيوافقها وَأرَاهُ قَالَ اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''...... الحدیث۔

یہ روایت ''صحیحین'' میں مذکور ہے' اس سے پہلے امام مسلم کی یہ روایت گزر چکی ہے:

''جو شخص شب قدر میں نوافل ادا کرنے اور وہ شب قدر میں ایسا کرے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے (نوافل ادا کرے) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

1507 - وروى اَحْمد من طَرِيْق عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل عَن عَمْرو بن عبد الرَّحْمٰن عَن عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ أخبرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَةَ الْقدر قَالَ هِيَ فِيْ شهر رَمَضَان فِي الْعشْر الْاَوَاخِر لَيْلَة اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاث وَعِشْرِيْنَ اَوْ خمس وَعِشْرِيْنَ اَوْ سبع وَعِشْرِيْنَ اَوْ تسع وَعِشْرِيْنَ اَوْ آخر لَيْلَة من رَمَضَان من قامها احتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

وَمَا تقدمت هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ اَوَّل الْبَاب

❀❀ امام احمد بن حنبل نے' اپنی سند کے ساتھ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کے بارے میں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' اکیسویں رات ہوتی ہے' یا تیئیسویں رات ہوتی ہے یا پچیسویں' یا ستائیسویں' یا انتیسویں' یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی تیسویں بھی ہو سکتی ہے) جو شخص اس رات میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

اس باب کے آغاز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں' یہ اضافہ پہلے گزر چکا ہے۔

1508 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه سمع من يَثِق بِهِ من اَهْلِ الْعلم يَقُوْلُ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرِیَ أعمار النَّاس قبله اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فَكَاَنَّهُ تقاصر اَعمار أمته اَن يبلغُوا من الْعَمَل مثل الَّذِيْ بلغ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَاهُ اللّٰه لَيْلَةَ الْقدر خيرا من ألف شهر . ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀❀ امام مالک نے' ایک قابل اعتماد اہل علم سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں ملاحظہ فرمائیں' یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' اس بارے میں ملاحظہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو کم محسوس کیا' کہ وہ

عمل کے حساب سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے' جہاں تک دوسرے لوگ پہنچیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو شب قدر عطا کی' جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے''

یہ روایت امام مالک نے ''موطا'' میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من اِفطار شَیْءٍ من رَمَضَان من غير عذر

باب: رمضان میں' کسی عذر کے بغیر' روزہ توڑ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1509 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من افطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير رخصَة وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر كُله وَإِن صَامَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ كلهم من رِوَايَةِ ابْن المطوس وَقيل اَبِیْ المطوس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَذكره الْبُخَارِیّ تَعْلِيقا غير مجزوم فَقَالَ وَيذكر عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفعه: من أفطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير عذر وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر وَإِن صَامَهُ ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِیْ الْبُخَارِیّ يَقُوْلُ اَبُو المطوس اسْمه يزِيد بن المطوس وَلَا أعرف لَهُ غير هٰذَا الحَدِيْث..... انْتهى- وَقَالَ الْبُخَارِیّ اَيْضًا لَا اَدْرِی سمع اَبُوهُ من اَبِیْ هُرَيْرَة أم لَا وَقَالَ ابْن حبَان لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِمَا انْفَرد بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت' یا بیماری کے بغیر' رمضان کے ایک دن کا روزہ ترک کر دے' تو پورا مہینہ روزہ رکھنا (یا پورا زمانہ' یا پوری زندگی) روزہ رکھنا' اُس کی قضا نہیں بن سکتا' اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے ابن مطوس کے حوالے سے' اور ایک قول کے مطابق ابومطوس کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام بخاری نے اس کا ذکر ''تعلیق'' کے طور پر' کسی جزم کے بغیر کیا ہے' اور فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے' انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے:

''جو شخص کسی عذر' یا بیماری کے بغیر' رمضان کا ایک روزہ ترک کر دے' تو ہمیشہ روزہ رکھنا بھی' اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا' اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں' میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ابومطوس کا نام یزید بن مطوس ہے' اور میں اس حدیث کے علاوہ' اُس سے واقف نہیں ہوں' ان کی بات یہاں ختم ہو گئی' امام بخاری نے یہ بات بھی بیان کی ہے: مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' یا نہیں کیا ہے؟

امام ابن حبان فرماتے ہیں: جب یہ راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1510 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِیْ رَجُلَانِ فاخذا بضبعی فَاَتَيَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِيْقُهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَكَ فَصَعِدْتُ حَتّٰى اِذا كنت فِیْ سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ قلت مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ معلقين بعراقيبهم مشققة أشداقهم تسيل أشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَا الَّذِيْنَ يفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم...... الحَدِيْثِ - رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حبان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

وَقَوله قبل تَحِلَّة صومهم مَعْنَاهُ يفطرُوْنَ قبل وَقت الْاِفْطَار

❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں سویا ہوا تھا' دو آدمی میرے پاس آئے' اور میرے دونوں پہلوؤں میں بیٹھ گئے' وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ کی طرف آئے اور بولے: آپ اس پر چڑھ جائیں' میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا' انہوں نے کہا: ہم آپ کے لئے اسے آسان کر دیں گے' میں چڑھا' میں نے خود کو پہاڑ کے اوپر پایا' جس میں سے بہت زیادہ آوازیں تھیں' میں نے دریافت کیا: یہ کس قسم کی آوازیں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اہل جہنم کے شور وغل کی آوازیں ہیں' پھر میں ان کے ساتھ گیا' تو وہاں کچھ لوگ نظر آئے' جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے' ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں' اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ ہیں جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے افطاری کر لیتے تھے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ان کا روزہ حلال ہونے سے پہلے'' اس کا مطلب یہ ہے' وہ افطار کے وقت سے پہلے افطاری کر لیتے تھے۔

1511 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا أعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْاِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَصَوْم رَمَضَان - رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

وَفِی رِوَايَةٍ: من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِی ترك الصَّلَاة وَغَيره

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اسلام کی رسیاں' دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں' جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے' جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دے گا' وہ کافر ہو جائے گا' اور اس کا خون بہانا حلال ہوگا' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز اور رمضان کے روزے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا شمار ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اس کی جان اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز ترک کرنے اور دیگر ابواب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔

4 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم سِتّ من شَوَّال

باب: شوال کے چھ روزں سے متعلق ترغیبی روایات

1512 - عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان ثُمَّ أتبعه سِتا من شَوَّال كَانَ كصيام الدَّهْر رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَة وَالطَّبَرَانِىّ

وَزَاد: قَالَ قُلْتُ بِكُل يَوْم عشرَة قَالَ نعم- وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''میں نے دریافت کیا: کیا ہر ایک دن کے بدلے میں دس دن کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!''

اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1513 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر كَانَ تَمام السّنة (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 160

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِىّ وَلَفْظِهٖ جعل اللّٰه الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا فشهر بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر تَمام السّنة

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ وَهُوَ رِوَايَة النَّسَائِىّ قَالَ: صِيَام شهر رَمَضَان بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بشهرين فَذٰلِكَ صِيَام السّنة

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ: مَنْ صَامَ رَمَضَان وستا من شَوَّال فَقَدْ صَامَ السّنة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ من حَدِيْث جَابر بن عبد اللّٰه

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عید الفطر کے بعد' چھ دن روزے رکھ لے' تو یہ پورے سال کے برابر ہوں گے'' (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو شخص ایک نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجۂ امام نسائی نے نقل کی ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا مقرر کیا ہے تو ایک مہینے کے بدلے میں دس مہینے ہو جائیں گے اور عیدالفطر کے بعد چھ دن کے روزے پورے سال کے برابر ہو جائیں گے''۔

امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں جو امام نسائی کی روایت میں ہیں آپ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے روزے دس مہینے کے برابر ہو جائیں گے اور چھ دن کے روزے دو مہینوں کے برابر ہو جائیں گے تو یہ پورے سال کے روزے بن جائیں گے''۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے (گویا) پورا سال روزے رکھے''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1514 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ بست من شَوَّال فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَحَد طرقه عِنْده صَحِيْح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر قَالَ:

'' من صَامَ سِتَّةَ اَيَّام بعد الْفطر متتابعة فَكَاَنَّمَا صَامَ السّنة كلهَا''

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی ایک سند صحیح ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو محل نظر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عیدالفطر کے بعد چھ دن لگاتار روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

1515 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ سِتا من شَوَّال خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے

حديث 1515: مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب صوم الستة التي بعد رمضان - حديث: 7666السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر اختلاف الناقلين لخبر أبي أيوب فيه' حديث: 2806مسند الحميدي - أحاديث أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 375المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مسعود - حديث: 8789المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - عمر بن ثابت الأنصاري' حديث:3802شعب الإيمان للبيهقي - صوم ستة أيام من شوال' حديث:3569

گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صِيَام يَوْم عَرَفَة لمن لم يكن بهَا وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَنْهَا لمن كَانَ بهَا حَاجا

باب: جو شخص میدان عرفات میں موجود نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور جو شخص حج کرنے کے لئے میدان عرفات میں موجود ہو اس کے لئے اِس کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1516 - عَنْ اَبِىْ قَتَادَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة قَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة والباقية

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ اِن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام يَوْم عَرَفَة اِنِّيْ أحتسب على الله اَن يكفر السّنة الَّتِيْ بعده وَالسّنة الَّتِيْ قبله

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ امید ہے' کہ یہ اُس کے بعد کے ایک سال اور اُس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

1517 - وروى ابْـن مَاجَه اَيْضًا عَن قَتَادَة بن النُّعْمَان قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة بعده

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' تو یہ اس کے' اُس ایک سال کے' اور اُس کے بعد والے ایک سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

1518 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ اَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ بكر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دخل على عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة وَهِي صَائِمَة وَالْمَاء يرش عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عبد الرَّحْمٰن افطرى فَقَالَت افطر وَقد سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَوْم يَوْم عَرَفَة يكفر الْعَام الَّذِيْ قبله ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ لم يسمع من عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ بكر

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں' عرفہ کے دن حاضر ہوئے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور اُن پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

کہا: آپ روزہ ختم کر دیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا میں روزہ ختم کر دوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عرفہ کے دن کا روزہ' اُس سے پہلے کے ایک سال (کے گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے' صرف یہ بات ہے کہ عطاء خراسانی نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1519 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمَ عَرَفَة غفر لَهُ ذَنب سنتَيْن متتابعتين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1520 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمَ عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَاء غفر لَهُ سنة .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' اس کے اس سے پہلے کے' اور اس کے بعد کے' ایک' ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے' اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1521 - وَعَنْ مَسْرُوق اَنه دخل على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة فَقَالَ اسقونی فَقَالَت عَائِشَة يَا غُلَام اسْقِهِ عسلا ثُمَّ قَالَت وَمَا اَنْت بصائم يَا مَسْرُوق قَالَ لَا اِنِّیْ اَخَاف اَن يكون يَوْم الْاَضْحَى فَقَالَت عَائِشَة لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا عَرَفَة يَوْم يعرف الاِمَام وَيَوْم النَّحر يَوْم ينحر الاِمَام اَوما سَمِعت يَا مَسْرُوق اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعدله بِاَلف يَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: وہ عرفہ کے دن' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے کچھ پینے کے لئے دیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لڑکے! اسے شہد پینے کے لئے دو! پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے مسروق! آج تم نے روزہ نہیں رکھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں آج عیدالاضحیٰ کا دن نہ ہو' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' عرفہ کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن کو امام (یعنی حاکم وقت) نے عرفہ کا دن قرار دیا ہو' اور قربانی کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن امام قربانی کرتا ہے' اے مسروق! کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' اِس دن (یعنی عرفہ کے دن) کے روزے کو' ایک ہزار دن کے برابر قرار دیا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1522 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی: قَالَت کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صِیَام یَوْم عَرَفَة کصیام الف یَوْم

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن کے روزے کو ایک ہزار دن کے روزوں کی مانند قرار دیتے تھے"۔

1523 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن جُبَیر قَالَ سَاَلَ رجل عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن صَوْم یَوْم عَرَفَة فَقَالَ کُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعدله بِصَوْم سنتَیْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ عِنْد النَّسَائِیّ بِلَفْظ سنة

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' ہم لوگ اسے دو سال کے روزوں کے برابر شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام نسائی نے "ایک سال" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1524 - وَعَنْ زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ عَن صِیَام یَوْم عَرَفَة قَالَ یکفر السّنة الَّتِیْ اَنْت فِیهَا وَالسّنة الَّتِیْ بعْدهَا۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَةٍ رشدین بن سعد

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' جس میں تم موجود ہو اور اس کے بعد والے سال (کے گناہوں کا بھی کفارہ بن جاتا ہے)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں رشدین بن سعد کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1525 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن صَوْم یَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه ۔ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ عَن عَائِشَة

قَالَ الْحَافِظ اخْتلفُوا فِیْ صَوْم یَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة فَقَالَ ابْن عمر لم یصمه النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عمر وَلَا عُثْمَان وَاَنَا لَا أصومه وَکَانَ مَالك وَالثَّوْرِی یختاران الْفطر وَکَانَ ابْن الزبیر وَعَائِشَة یصومان یَوْم عَرَفَة

وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَن عُثْمَان بن اَبِی الْعَاصِی وَکَانَ اِسْحَاق یمیل اِلَی الصَّوْم وَکَانَ عَطاء یَقُوْلُ اَصوم فِی الشتَاء وَلَا اَصوم فِی الصَّیف وَقَالَ قَتَادَة لَا بَاْس بِهِ اِذا لم یضعف عَن الدُّعَاء

وَقَالَ الشَّافِعِی یسْتَحبّ صَوْم یَوْم عَرَفَة لغیر الْحَاج فَاَما الْحَاج فَاَحَبّ اِلَیّ اَن یفْطر لتقویته علی الدُّعَاء

وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل اِن قدر علی اَن یَصُوْم صَامَ وَاِن أفطر فَذٰلِكَ یَوْم یحْتَاج فِیهِ اِلَی الْقُوَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔
یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھتا۔

امام مالک اور سفیان ثوری نے اس دن روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے البتہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

عثمان بن ابوالعاص کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: اسحاق کا میلان روزہ رکھنے کی طرف تھا اور عطاء یہ فرماتے تھے: میں سردیوں کے موسم میں یہ روزہ رکھ لیتا ہوں اور گرمیوں کے موسم میں روزہ نہیں رکھتا ہوں۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی دعا کرنے کے حوالے سے کمزور نہ ہو جائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس شخص کے لئے مستحب ہے جو حاجی نہ ہو جہاں تک حاجی کا تعلق ہے تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ (اس دن میں) روزہ نہ رکھے تاکہ وہ دعا کے لئے قوت حاصل کرے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اگر وہ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہو تو روزہ رکھ لے اور اگر اسے اس دن قوت حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو پھر روزہ نہ رکھے۔

6 - التَّرْغِيْبُ فِيْ صِيَامِ شهر الله الْمحرم

باب: اللہ کے مہینے محرم کے روزوں کے بارے میں ترغیبی روایات

1526 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار ذكر الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت (نفل کے طور پر) ادا کی جانے والی نماز ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ صرف نماز کے ذکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1527 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَی شهر تَاْمُرنِیْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان فَقَالَ لَهُ

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1533 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يكن يتوخى فضل يَوْم على يَوْم بعد رَمَضَان اِلَّا عَاشُوْرَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن بِمَا قبله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان کے بعد کسی ایک دن کی فضیلت اہتمام کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے اہتمام نہیں کرتے تھے صرف عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1534 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِيَوْم فضل على يَوْم فِي الصّيام اِلَّا شهر رَمَضَان وَيَوْم عَاشُوْرَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ ورواة الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے' جس کو روزہ رکھنے کے حوالے سے' دیگر دنوں پر فضیلت حاصل ہو البتہ رمضان کے مہینے اور عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' امام طبرانی کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1535 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَاء غفر لَهُ سنة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھ لے' اس شخص کے' اُس سے پہلے کے ایک سال' اور اُس کے بعد کے' ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے' اُس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1536 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أوسع على عِيَاله وَاَهله يَوْم عَاشُوْرَاء أوسع اللّٰه عَلَيْهِ سَائِر سنته . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه من طرق وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰذِهِ الْاَسَانِيد وَاِن كَانَت ضَعِيفَة فَهِيَ اِذْ ضم بَعْضهَا اِلَى بعض أخذت قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عاشورہ کے دن' اپنے زیر کفالت لوگوں اور اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ پورا سال اُسے زیادہ عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے مختلف طرق سے نقل کی ہے' یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' امام بیہقی بیان کرتے ہیں: یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں' لیکن جب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا' تو ان میں قوت آجائے گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1 - التَّرْغِيْب فِيْ صَوْم شَعْبَان

وَمَا جَاءَ فِيْ صِيَام النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ وَفضل لَيْلَة نصفه

باب: شعبان کے روزوں سے متعلق ترغیبی روایات

شعبان میں نبی اکرم ﷺ کے روزے رکھنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے' نیز نصف شعبان کی رات (شب برأت) کی فضیلت

1537 - عَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم ارك تَصُوم من شهر من الشُّهُور مَا تَصُوم من شعْبَان قَالَ ذَاك شهر يغْفل النَّاس عَنهُ بَيْن رَجَب ورمضان وَهُوَ شهر ترفع فِيهِ الْاَعْمَال اِلٰى رب الْعَالمين وَاَحَبَّ اَن يرفع عَمَلي وَاَنا صَائِم- رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو کسی بھی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس سے لوگ غافل ہیں' یہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے' اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل اوپر جائے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1538 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم وَلَا يفْطر حَتّٰى نَقُوْل مَا فِيْ نفس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يفْطر الْعَام ثُمَّ يفْطر فَلَا يَصُوم حَتّٰى نَقُوْل مَا فِيْ نَفسه اَن يَصُوم الْعَام وَكَانَ اَحَبَّ الصَّوْم اِلَيْهِ فِيْ شعْبَان . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل نفلی روزے رکھتے تھے' کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' پھر آپ ﷺ نفلی روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے' اور کوئی روزہ نہیں رکھتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اس سال نبی اکرم ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نفلی روزے شعبان کے تھے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1539 - وروى التِّرْمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الصَّوْم أفضل بعد رَمَضَان قَالَ شعْبَان لتعظيم رَمَضَان . قَالَ فَاَى الصَّدَقَة أفضل قَالَ صَدَقَة فِيْ رَمَضَان

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: رمضان کے بعد کون سے روزے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کے' تاکہ رمضان کی تعظیم ہو (یا اس کی تیاری کی جائے) سائل

نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں کیا گیا صدقہ''

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1540 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّ الشُّهُوْر اِلَيْكَ اَن تصومه شعْبَان قَالَ اِن اللّٰه يكْتب فِيْهِ على كل نفس ميتَة تِلْكَ السّنة فَاُحِبَّ اَن يَأْتِينِي اَجلي وَاَنا صَائِم . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تقریباً پورا شعبان ہی روزے رکھا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ ﷝ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزے رکھنے کے حوالے سے' آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس مہینے میں' اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کے بارے میں نوٹ کرلیتا ہے' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے آخری وقت کا حکم میرے پاس آئے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

1541 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم حَتّٰى نَقُوْل لَا يفْطر وَيفْطر حَتّٰى نَقُوْل لَا يَصُوم وَمَا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتكْمل صِيَام شهر قطّ اِلَّا شهر رَمَضَان وَمَا رَاَيْته فِيْ شهر اكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا :قَالَت مَا رَاَيْت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شهر اكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان كَانَ يَصُومهُ اِلَّا قَلِيلا بل كَانَ يَصُومهُ كُله

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' اور کبھی آپ ﷺ نفلی روزے ترک کردیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں' نبی اکرم ﷺ کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' اور میں نے آپ ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ' روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے' سیّدہ عائشہ ﷝ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' آپ ﷺ اس کے کچھ دنوں کے علاوہ' (تقریباً) پورا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

1542 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوُد قَالَت كَانَ اَحَبَّ الشُّهُوْر اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَصُومهُ شعْبَان ثُمَّ يصله برمضان

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ ﷝ بیان کرتی ہیں: نفلی روزے رکھنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا تھا' آپ ﷺ اسے رمضان کے ساتھ ملادیتے تھے۔

1543 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِي قَالَت لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشهر اكثر صياما مِنْهُ

لشعبان كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامته

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پورا مہینہ یا اس کا زیادہ تر حصہ روزے رکھتے تھے۔

1544 - وَفِى رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شهرا اكثر من شعْبَان فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَإِن اللّٰه لَا يمل حَتّٰى تملوا وَكَانَ اَحَبُّ الصَّلَاة اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دووم عَلَيْهَا وَإِن قلت وَكَانَ إِذا صلى صَلَاة داوم عَلَيْهَا

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اتنا ہی عمل کیا کرو! جتنی تمہاری طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' لیکن تم اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ نماز وہ تھی' جسے باقاعدگی سے ادا کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفلی عبادت کیا کرتے تھے' تو اُسے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

1545 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شَهْرَيْن مُتَتَابعين إِلَّا شعْبَان ورمضان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظه: قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم من السّنة شهرا تَاما إِلَّا شعْبَان كَانَ يصله برمضان . رَوَاهُ النَّسَائِيّ باللفظين جَمِيعًا

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو ماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ شعبان اور رمضان کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورے سال میں' کسی بھی مہینے میں' پورا مہینہ روزے نہیں رکھتے تھے' صرف شعبان میں ایسا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے''۔

امام نسائی نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1546 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه إِلَى جَمِيع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيع خلقه إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت

کر دیتا ہے صرف مشرک اور لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے“

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

1547 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةَ النِّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب وَلَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِديْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر . فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهٖ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي التهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ امام بیہقی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جبریل میرے پاس آئے اور بولے: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک شخص یا ناراض شخص یا قطع رحمی کرنے والے شخص یا تکبر کے طور پر چادر لٹکانے والے شخص یا والدین کے نافرمان یا باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرتا“۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جو لاتعلقی اختیار کرنے سے متعلق باب میں آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1548 - وروى الاِمَام اَحْمد عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَةَ النِّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتل نفس

❀❀ امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر مطلع ہوتا ہے اور اپنے سب بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے صرف دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور خودکشی کرنے والا شخص“۔

1549 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت اَنه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت اِبهامه فَتحَرك فَرَجَعت فَسَمعته يَقُوْلُ فِيْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك اِلَيْك لَا أحصى ثَنَاء عَلَيْك اَنْت كَمَا أثنيت على نَفسك فَلَمَّا رفع رَأسه من السُّجُود وَفرغ من صلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَوْ يَا حميراء أظننت اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِيْنَ اَى لَيْلَة هَذِه قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةَ النِّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِيْ لَيْلَةَ النِّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْعَلَاء بن الْحَارِث عَنْهَا وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد يَعْنِيْ اَن الْعَلَاء لم يسمع من عَائِشَة وَاللّٰه سُبْحَانَهُ أعلم . يُقَال خاس بِهٖ اِذا غدره وَلَم يوفه حَقه وَمعنى الحَدِيْث أظننت أنني غدرت بك

مَا سَمِعت اَحَدًا یسْاَلُ عَن ھٰذَا اِلاَّ رجلا سمعته یسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعد عِنْده فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیّ شهر تَاْمُرنِیْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان قَالَ اِن کنت صَائِما بعد شهر رَمَضَان فَصم الْمحرم فَاِنَّهٗ شهر اللّٰه فِیْهِ یَوْم تَابَ اللّٰه فِیْهِ علی قوم وَیَتُوْب فِیْهِ علی قوم آخَرین

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد عَن غیر اَبِیه وَالتِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق وَھُوَ ابْن اَبِی شیبَة عَن النُّعْمَان بن سعد عَن عَلیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے سوال کیا: رمضان کے بعداورکون سے مہینے کے بارے میں آپ مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی بھی شخص کوسوال کرتے ہوئے نہیں سنا' صرف ایک شخص کوسنا تھا' اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رمضان کے بعد آپ مجھے کون سے مہینے کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''اگر تم نے رمضان کے مہینے کے بعد' تم نے روزے رکھنے ہی ہوں' تو تم محرم میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اس مہینے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے' اوراس مہینے میں دوسرے لوگوں کوتوبہ کی توفیق دیتا ہے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے' اپنے والد کے علاوہ کسی اور سے نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اوروہ ابن ابوشیبہ ہے' اس کے حوالے سے نعمان بن سعد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1528 - وَعَنْ جُنْدُب بن سُفْیَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن أفضل الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة الصَّلَاة فِیْ جَوف اللَّیْل وَأفضل الصّیام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الَّذِیْ تدعُوْنَهٗ الْمحرم . رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرض نماز کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والی نمازوہ ہے' جونصف رات کے وقت ادا کی جائے اور رمضان کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ کے مہینے کے روزے ہیں' جسے تم لوگ ''محرم'' کہتے ہو''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1529 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْم عَرَفَة کَانَ لَهٗ کَفَّارَة سنتَیْن وَمَنْ صَامَ یَوْمًا من الْمحرم فَلهُ بِکُل یَوْم ثَلَاثُوْنَ یَوْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر وَھُوَ غَرِیْبٌ وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهٖ . والھیثم بن حبیب وَثَّقَهٗ ابْن حبَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے دوسال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور جوشخص محرم کے ایک دن

کا روزہ رکھتا ہے تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں تیس دن کا ثواب ملتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے یہ روایت غریب ہے اور اس کی سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ہیثم بن حبیب نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاء والتوسیع فِیْهِ علی الْعِیَال

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اِس دن میں اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنا

1530 - عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاء فَقَالَ یکفر السّنة الْمَاضِیَة ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهٖ قَالَ صِیَام یَوْم عَاشُوْرَاء اِنِّیْ أحتسب علی اللّٰه اَن یکفر السّنة الَّتِیْ بعْدهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے' کہ یہ اس کے بعد والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

1531 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَامَ یَوْم عَاشُوْرَاء اَوْ امر بصیامه رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1532 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سُئِلَ عَنْ صِیَام یَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ مَا علمت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَامَ یَوْمًا یطْلب فَضله علی الْاَیَّام اِلَّا هٰذَا الْیَوْم وَلَا شهرا اِلَّا هٰذَا الشَّهْر یَعْنِیْ رَمَضَان-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک مخصوص دن کی مخصوص فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے' دیگر دنوں کو چھوڑ کر اس میں روزہ نہیں رکھا' صرف اِس دن (یعنی عاشورہ کے دن) کا معاملہ مختلف ہے' اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے حوالے سے بھی ایسا نہیں کیا' لیکن اس مہینے کا معاملہ مختلف ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھی۔

وَذَهَبْتُ إِلَى لَيْلَتِكَ إِلَى غَيْرِكَ وَهُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح قبض نہ ہوگئی ہو' جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں کھڑی ہوئی' اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کو حرکت دی' تو اس نے حرکت کی میں واپس آ گئی' میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں' تیری معافی کی' تیری ناراضگی کے مقابلے میں' تیری رضامندی کی' تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثنا کا شمار نہیں کر سکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''

پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا' اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اے خاتون! کیا تم یہ گمان کر رہی تھیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! بلکہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ آپ کی روح نہ قبض ہو گئی ہو' کیونکہ آپ نے سجدہ بہت طویل کر دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں' اپنے بندوں پر مطلع ہو کر مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے' رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' البتہ ناراضگی رکھنے والے افراد کو ویسے ہی رہنے دیتا ہے' جیسے وہ ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے' علاء بن حارث کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور عمدہ ہے' یعنی علاء نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''خاس بہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ عہد شکنی کرے اور اس کا حق پورا ادا نہ کرے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم یہ گمان کر رہی تھیں؟ کہ میں نے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی کی ہے' اور تمہاری مخصوص رات میں کسی اور بیوی کی طرف چلا گیا ہوں' یہ لفظ 'خ' کے ساتھ ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے۔

1550 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ من شعْبَان فَقُومُوا لَيْلَهَا وصوموا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ينزل فِيهَا لغروب الشَّمْس إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلا من مُسْتَغْفِر فَأَغْفِر لَهُ أَلا من مسترزق فأرزقه أَلا من مبتلى فأعافيه أَلا كَذَا أَلا كَذَا حَتَّى يطلع الْفجْر -رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف شعبان کی رات ہو' تو تم اس کی رات میں نوافل ادا کرو' اور اس کے دن میں روزہ رکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے پر آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی

حدیث 1550: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان - حديث: 1384' شعب الإيمان للبيهقي - ما جاء في ليلة النصف من شعبان' حديث: 3654

مغفرت کردوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی آزمائش کا شکار ہے کہ میں اسے عافیت عطا کردوں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ویسا ہے؟ ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے"۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِي صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر سِيمَا الْأَيَّام الْبيض

ہر مہینے میں تین دن بطورِ خاص ایام بیض میں روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1551 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث صِيَام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر وركعتي الضُّحَى وَأَن أوتر قبل أَن أنام. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی دو رکعات ادا کرنا' اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلوں''

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1552 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحَى وَبِأَن لَا أنام حَتَّى أوتر - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہوں گا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی نماز اور یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1553 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صَوْم الدَّهْر كُله - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) روزے رکھنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1554 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَامَ نوح عَلَيْهِ السَّلَام الدَّهْر كُله إِلَّا يَوْم الْفطر والأضحى وَصَامَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام نصف الدَّهْر وَصَامَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صَامَ الدَّهْر وَأفْطر الدَّهْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إسنادهما أَبُو فراس لم أقف فِيهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَلَا أرَاهُ يعرف وَاللّٰهُ أعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے' صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نہیں رکھتے تھے' حضرت داؤد علیہ السلام نصف زمانہ روزہ رکھتے تھے (یعنی ایک دن رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے میں تین (نفلی) روزے رکھتے تھے' یوں ان کے پورے مہینے کے روزے بھی شمار ہوتے تھے اور وہ روزے کے بغیر بھی ہوتے تھے (کیونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو تین روزے تمیں روزوں کی مانند شمار ہونگے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اس کو نقل کیا ہے' ان دونوں کی سند میں ایک راوی ابوفراس ہے' میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوسکا' اور اس کے بارے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معروف بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1555 - وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كل شهر ورمضان اِلٰى رَمَضَان فَهٰذَا صِيَام الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان' اگلے رمضان تک' یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1556 - وَعَنْ قُرَّة بن اِيَاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر وإفطاره

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' اور (عملی طور پر) آدمی نے روزے نہیں بھی رکھے ہونگے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام بزار' امام طبرانی' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1557 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر الصَّبْر وَثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر يذهبن وحر الصَّدْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِىّ الثَّلَاثَة من حَدِيْثِ الْاَعْرَابِى وَلَم يسموه وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَيْضًا من حَدِيْثِ عَلِىّ

شهر الصَّبْر هُوَ رَمَضَان ووحر الصَّدْر هُوَ بِفَتْح الْوَاو والحاء الْمُهْملَة بعدهمَا رَاء هُوَ غشه وحقده ووساوسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''صبر کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینے کی الجھن کو رخصت کر دیتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح' کے رجال ہیں' یہی روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان تینوں نے اسے ایک دیہاتی سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا' جبکہ امام بزار نے اسے حضرت علی ﷺ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں مذکور ''صبر والے مہینے'' سے مراد رمضان کا مہینہ ہے' اور روایت کے متن میں مذکور ''وحر الصدر'' میں 'و' پر 'زبر' ہے' اور اس کے بعد 'ح' ہے' جس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد کھوٹ' الجھن اور وسوسے ہیں۔

1558 - وَرُوِیَ عَنْ مَیْمُونَۃَ بنت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ من کل شھر ثَلَاثَۃَ اَیَّام من اسْتَطَاعَ اَن یصومھن فَاِن کل یَوْم یکفر عشر سیئات وینقی من الْاِثْم کَمَا ینقی المَاء الثَّوْب ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ سیّدہ میمونہ بنت سعد ﷺ بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں روزے کے بارے میں بتایئے! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہر مہینے میں' تین روزے رکھ سکتا ہو' اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ ہر ایک دن کے عوض میں' دس گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور آدمی گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا' جس طرح پانی کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1559 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ من کل شھر ثَلَاثَۃَ اَیَّام فَذٰلِکَ صِیَام الدَّھْر فَاَنْزل اللّٰہ تَصْدِیق ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِہٖ (من جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہُ عشر اَمْثَالھَا)- الْیَوْم بِعَشْرَۃِ اَیَّام

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃَ فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر مہینے میں' تین دن روزے رکھے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں' اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ''جو شخص کوئی نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''

تو ایک دن' دس دن کے برابر ہوگا (تو تین روزے' تیس دنوں کے برابر ہو جائیں گے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1560 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ للنسائی من صَامَ ثَلَاثَۃَ اَیَّام من کل شھر فَقَدْ تمّ صَوْم الشَّھْر اَوْ فَلَہٗ صَوْم الشَّھْر

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے' تو اس نے پورا مہینہ روزے رکھے (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو پورے مہینے کے روزوں کا اجر ملے گا''۔

1561 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُرَحْبِيْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يَصُوم الدَّهْر فَقَالَ وددت انه لم يطعم الدَّهْر قَالُوْا فثلثيه قَالَ اكثر قَالُوْا فنصفه قَالَ اكثر ثُمَّ قَالَ اَلا اُخبرُكُمْ بِمَا يذهب وحر الصَّدْر قَالَ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر-رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀ عمرو بن شرحبیل' ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ایک شخص ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ وہ کبھی کھانا نہ کھائے' لوگوں نے عرض کی: اگر وہ مہینے کے دو تہائی حصے میں (نفلی روزے) رکھ لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ ہیں' لوگوں نے عرض کی: نصف رکھ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں' اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو سینے کی الجھن کو ختم کردے؟ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (ایسا عمل ہے)''۔ یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1562 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ بَلغنِيْ اَنَّكَ تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل فَلَا تفعل فَإِن لجسدك عَلَيْك حظا ولعينيك عَلَيْك حظا وَإِن لزوجك عَلَيْك حظا صم وَأفطر صم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَذٰلِكَ صَوْم الدَّهْر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن لي قُوَّة قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام صم يَوْمًا وَأفطر يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي أخذت بِالرُّخْصَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه قَالَ: ذكرت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْم فَقَالَ صم من كل عشرَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ التِّسْعَة قلت اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل تِسْعَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ الثَّمَانِية فَقُلْتُ اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل ثَمَانِيَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ السَّبْعَة قلت اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يزل حَتّٰى قَالَ صم يَوْمًا وَأفطر يَوْمًا

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے یہ بات پتا چلی ہے تم روزانہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھتے ہو؟ اور رات کو نوافل پڑھتے رہتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے' تم (نفلی روزہ) رکھ بھی لیا کرو' اور چھوڑ بھی دیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن (نفلی روزے) رکھ لیا کرو' تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اندر قوت موجود ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو' ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو''

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے: کاش میں نے یہ رخصت قبول کرلی ہوتی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے روزے کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ہر دس دن بعد' ایک روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو کا اجر مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نویں دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں

آٹھ دن کا ثواب مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم آٹھویں دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی سات دنوں کا تمہیں اجرمل جایا کرے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' پھر مسلسل بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ٹھیک ہے! تم ایک دن (نفلی) روزہ رکھا کرو' اور ایک دن (نفلی) روزہ نہ رکھا کرو''۔

1563 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیْضًا وَلِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صم یَوْمًا وَلَك اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم یَوْمَیْنِ وَلَك أجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة اَیَّام وَلَك أجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم اَرْبَعَة اَیَّام وَلَك اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم أفضل الصّیام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد کَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا

❀❀ اُنہی کے حوالے سے منقول ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو امام مسلم نے بھی نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی دنوں کا اجرمل جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن روزہ رکھو' بقیہ کا تمہیں اجرمل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھو' بقیہ کا تمہیں اجرمل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم چار دن روزے رکھو' جو باقی ہوگا' اس کا تمہیں اجرمل جائے گا انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''پھر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کی سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔

1564 - وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِم قَالَ اخبر رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه یَقُوْلُ لأقومن اللَّیْل ولأصومن النَّهَار مَا عِشْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك الَّذِیْ تقول ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قد قلته یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّك لَا تَسْتَطِیْع ذٰلِكَ فَصم وَأفْطر ونم وقم صم من الشَّهْر ثَلَاثَة اَیَّام فَاِنَّ الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا وَذٰلِكَ مثل صِیَام الدَّهْر قَالَ فَاِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ صم یَوْمًا وَأفْطر یَوْمَیْنِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصم یَوْمًا وَأفْطر یَوْمًا وَذٰلِكَ صِیَام دَاوُد وَهُوَ اعدل الصّیام قَالَ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا افضل من ذٰلِك ۔ زَاد مُسْلِم: قَالَ عبد اللّٰه بن عَمْرو لَاَن اکون قبلت الثَّلَاثَة الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَیَّ من اَهلِیْ وَمَالِیْ

وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِم :قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلغنِیْ اَنَّك تقوم اللَّیْل وتصوم النَّهَار قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اردت بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَیْر قَالَ لَا صَامَ من صَامَ الدَّهْر —وَفِیْ رِوَایَةٍ— الْاَبَد وَلٰکِن ادلك علی صَوْم الدَّهْر ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انا اُطِیق اکثر من ذٰلِك..... الحَدِیْث

امام بخاری اور امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: میں رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھوں گا' جب تک میں زندہ رہا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس چیز کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے' تم (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو' اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرو' اور نفل بھی پڑھ لیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو' ہر چیز کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو یہ پورا مہینہ روزے کے اجر کے برابر ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو' اور دو دن نہ رکھا کرو' میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

امام مسلم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے تین روزوں کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اس کو قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے ہو' اور دن کو نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا' لیکن میں تمہاری رہنمائی ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرف کر دیتا ہوں' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں......الحدیث

1565 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صمت من الشَّهر ثَلَاثًا فَصم ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن . وَزَاد ابْن مَاجَه: فَاَنْزل اللّٰه تَصْدِيق ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ (من جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام فاليوم بِعشْرَة اَيَّام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں' تو تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو''

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کر دی:

''جو شخص نیکی کرے گا' تو اُسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''

(شاید راوی کہتے ہیں:) تو ایک دن دس دن کے برابر ہوگا۔

1566 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ قدامة بن ملحان عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرنَا بصيام اَيَّام الْبيض ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَهَيئَةِ الدَّهْر . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهِ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرنَا بِهٰذِهِ الْاَيَام الثَّلَاث الْبيض وَيَقُوْلُ هن صِيَام الشَّهْر . قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا وَقع فِي النَّسَائِيّ عبد الْملك بن قدامَة وَصَوَابه قَتَادَة كَمَا جَاءَ فِيْ اَبِيْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَجَاء فِي النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة اَيْضًا عبد الْملك بن الْمنْهَال عَن اَبِيه

❀❀ عبداللہ بن قدامہ بن ملحان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ''ایام بیض'' کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ (تاریخ کے روزے رکھنا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ہمیں ان تین دنوں میں یعنی ایام بیض میں روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے''۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: امام نسائی کی روایت کے الفاظ ہیں: عبدالملک بن قدامہ سے منقول ہے۔ تاہم درست یہ ہے: یہ قتادہ سے منقول ہے جیسا کہ سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں مذکور ہے سنن نسائی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ عبدالملک بن ملحان کے حوالے سے ان کے والد سے بھی منقول ہے۔

1567 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر اَيَّام الْبيض صَبِيحَة ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے وہ ایام بیض ہیں یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ (کو روزہ رکھنا)''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کو امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1568 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصّيام فَقَالَ عَلَيْك بالبيض ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ایام بیض کے

روزے رکھنا لازم ہے ہر مہینے کے تین دن"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3 - التَّرْغِيبُ فِي صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1569 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَاُحِبُّ اَن يعرض عَمَلي وَاَنا صَائِم ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1570 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك تَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقَالَ اِن يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس يغْفر اللّٰه فِيهِمَا لكل مُسْلِم اِلَّا مهتجرين يَقُوْلُ دعهما حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار ذكر الصَّوْم وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِي كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَت بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتركوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: تفتح اَبْوَاب الْجنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا كَانَ بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء...... الحَدِيْث ـ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهِ قَالَ: تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْض فِي دواوين اَهْلِ السَّمَاء فِي كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ (اہتمام کے ساتھ) پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات ایسے دن ہیں ان دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے البتہ آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے اللہ تعالیٰ

حدیث 1570: سنن الدارمی - کتاب الصلاة باب فی صیام یوم الاثنین والخمیس - حدیث: 1749 سنن ابن ماجه - کتاب الصیام باب صیام یوم الاثنین والخمیس - حدیث: 1736 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار حدیث أسامة بن زید حب رسول الله صلی الله علیه وسلم - حدیث: 21244 المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم باب الواو - أسماء بنت واثلة بن الأسقع حدیث: 18095

فرماتا ہے: ان دونوں کو ایسے ہی رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کرتے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں روزہ رکھنے کا ذکر ہے' امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس دن میں' ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو اس وقت تک یوں ہی رہنے دو' جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے"۔

اُنہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن' جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ہر اس بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی چل رہی ہو"......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اہل زمین کے دیوان' اہل آسمانوں کے دیوانوں میں' ہر پیر اور جمعرات کے دن منتقل ہوتے ہیں' تو ہر ایسے مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کی اپنی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو"۔

1571 - وَعَنْ أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوم حَتّٰى لَا تكَاد تفطر وتفطر حَتّٰى لَا تكَاد تَصُوم اِلَّا يَوْمَيْنِ اِن دخلا فِيْ صيامك وَاِلَّا صمتهما قَالَ اَى يَوْمَيْنِ قلت يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَانِ تعرض فِيْهِمَا الْاَعْمَال على رب الْعَالمين فَاُحِبّ اَن يعرض عَمَلي وَاَنا صَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجلَانِ مَجْهُوْلَان مولى قدامَة وَمولى اُسَامَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نفلی روزے رکھنا شروع کرتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ترک نہیں کریں گے' اور پھر ترک کر دیتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے آپ نفلی روزے رکھیں گے ہی نہیں' البتہ دو دنوں کا معاملہ مختلف ہے' اگر تو یہ (دو دن) آپ کے معمول کے روزوں کے درمیان آ جائیں' تو ٹھیک ہے' ورنہ آپ ان دو دنوں میں اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سے دو دن؟ تو میں نے عرض کی: پیر اور جمعرات کا دن' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں' جن میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں دو مجہول راوی ہیں' ایک قدامہ کا غلام اور دوسرا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا غلام۔

1572 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَن اُسَامَة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيس وَيَقُوْلُ اِن هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تعرض فِيهِمَا الْاَعْمَال

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے:

''ان دونوں میں اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں''۔

1573 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهُ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ کہ اس کی مغفرت کردی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ البتہ باہمی رنجش رکھنے والوں کو اُن کی رنجش سمیت واپس کردیا جاتا ہے جب تک وہ توبہ نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1574 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتحرّى صَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس ـ رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن اہتمام کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اس کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة والسبت والاحد وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن تَخْصِيص الْجُمُعَة بِالصَّوْمِ اَوْ السبت

باب: بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ یا ہفتہ کے دن کو روزہ رکھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1575 - رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس كتبت لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار ـ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص بدھ اور جمعرات کے دن (نفلی) روزہ رکھتا ہے'اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کرلی جاتی ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1576 - وَرُوِیَ عَنهُ اَيضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة بري ظَاهره من بَاطِنه وباطنه من ظَاهره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِي اُمَامَة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص بدھ'جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے'اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادیتا ہے'جس کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو معجم کبیر میں'حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1577 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة بنى الله لَهُ قصرا فِي الْجَنَّة من لُؤْلُؤ وَيَاقُوت وَزَبَرْجَد وَكتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص بدھ'جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے'اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد سے بنا ہوا محل بنادیتا ہے'اور اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کرلیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں'اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

1578 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَيَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ تصدق يَوْم الْجُمُعَة بِمَا قل اَوْ كثر غفر لَهُ كل ذَنْب عمله حَتّٰى يصير كَيَوْم وَلدته أمه من الْخَطَايَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص بدھ'جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے'اور پھر جمعہ کے دن صدقہ بھی کرتا ہے'خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو'تو اس نے جو بھی گناہ کیا ہو'اس کی مغفرت ہوجاتی ہے'یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہوجاتا ہے'جیسے اُس دن تھا' جب اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے'اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1579 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْجُمُعَة كتب اللّٰه لَهُ عشرَة اَيَّام عددهن من اَيَّام الْاٰخِرَة لَا تشاكلهن اَيَّام الدُّنْيَا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من جشم عَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَعَنْ رجل من اَشْجَع عَنْ اَبِي هُرَيْرَة اَيضًا وَلَم يسم الرجلَيْن وَهٰذَا الحَدِيْث على تَقْدِير

وجوده مَحْمُول على مَا اِذا صَامَ يَوْمَ الْخَمِيس قبله اَوْ عزم على صَوْم السبت بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے دن نوٹ کر لیتا ہے' جن کا شمار آخرت کے ایام کے حساب سے ہوتا ہے' دنیا کے ایام اس کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے ان دونوں آدمیوں کا نام نقل نہیں کیا' اگر اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے' جبکہ آدمی نے' اس سے پہلے جمعرات کے دن روزہ رکھا ہو' یا اس کا اس سے اگلے دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہو' تو یہ درست ہوگا۔

1580 - وَعَنْ عبيد الله بن مُسْلِم الْقرشِي عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَالت اَوْ سُئِلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام الدَّهْر فَقَالَ لَا اِن لاهلك عَلَيْك حَقًّا صم رَمَضَان وَالَّذِي يَلِيهِ وكل أربعاء وخميس فَاِذن اَنْت قد صمت الدَّهْر وَاَفْطرت . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ المملي عبد الْعَظِيم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ عبیداللہ بن مسلم قرشی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تم رمضان کے روزے رکھو' اس کے بعد (شوال میں) روزے رکھو' اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزے رکھ لیا کرو' اس طرح تم نے ہمیشہ نفلی روزہ رکھا بھی ہوگا' اور نہیں بھی رکھا ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1581 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تخصوا لَيْلَة الْجُمُعَة بِقيَام من بَيْنَ اللَّيَالِي وَلَا تخصوا يَوْم الْجُمُعَة بصيام من بَيْنَ الْاَيَّام اِلَّا اَن يكون فِي صَوْم يَصُومهُ اَحَدُكُم رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر' شب جمعہ کو نوافل ادا کرنے کے لیے مخصوص نہ کرو' اور دیگر تمام دنوں کو چھوڑ کر' جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو' البتہ اگر کوئی شخص کسی اور ترتیب کے حوالے سے روزے رکھ رہا ہو' اور اس دن روزہ آ جائے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1582 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يصومن اَحَدُكُم يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن

مَاجَةَ وَابْنِ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِه . وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عيد فَلَا تجعلُوْا يَوْمَ عيدكم يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا اَنْ تَصُومُوا قبله اَوْ بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کوئی بھی شخص (صرف) جمعہ کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے تو تم اپنی عید کے دن کو روزہ کا دن نہ بناؤ البتہ اگر تم اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو تو حکم مختلف ہوگا''۔

1583 - وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بنت الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أصمت أمس قَالَتْ لَا قَالَ تريدين اَنْ تصومي غدا قَالَتْ لَا قَالَ فافطري رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ ام المومنین سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا روزہ ختم کردو''

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1584 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عباد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت جَابِرا وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ أنهى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَامِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرب هٰذَا الْبَيْت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے ''کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس گھر کے پروردگار کی قسم (ایسا ہی ہے)''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1585 - وَعَنْ عَامِر بن لدين الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عيد كم فَلَا تَصُومُوا إِلَّا اَنْ تَصُومُوا قبله اَوْ بعده . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک جمعہ کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے' تو تم اس دن روزہ نہ رکھو البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ

رکھ لو تو حکم مختلف ہے"

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1586 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحيى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ويصوم يَوْمَهَا فَأَتَاهُ سلْمَان وَكَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخى بَيْنَهُمَا ونام عِنده فَأَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَن يَقُوْمَ ليلته فَقَامَ إِلَيْهِ سلْمَان فَلَمْ يَدعه حَتَّى نَام وَأَفطر فجاء أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخبرهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوَيْمِر سُلَيْمَان أَعْلَمُ مِنْكَ لَا تخص لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصَلَاة وَلَا يَوْمَهَا بصيام
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شب جمعہ میں نوافل ادا کیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے (ایک مرتبہ) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہوا تھا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات اُن کے ہاں ٹھہر گئے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُٹھ کر ان کے پاس گئے اور انہیں نوافل ادا نہیں کرنے دیئے' یہاں تک کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی سو گئے' پھر انہوں نے انہیں اگلے دن روزہ بھی نہیں رکھنے دیا' جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عویمر! سلمان تم سے زیادہ علم رکھتا ہے' تم شب جمعہ کو نوافل کی ادائیگی کے لئے' اور جمعہ کے دن کو (نفلی) روزے کے لئے مخصوص نہ کرو"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1587 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر عَن أُخته الصماء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا لَيْلَةَ السبت إِلَّا فِيمَا افْترض عَلَيْكُمْ فَإِن لم يجد أَحَدُكُمْ إِلَّا لحاء عنبة أَوْ عود شَجَرَة فليمضغه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَأَبُو دَاوُد وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوخ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ أَيْضًا وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه عَن عبد الله بن بسر دون ذكر أُخته

عبداللہ بن بسر اپنی بہن "سیّدہ صماء" کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم ہفتہ کی رات روزہ نہ رکھو' البتہ وہ روزہ رکھو' جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے' اور اگر تمہیں اس دن صرف انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی ہی ملتی ہے' تو اسے ہی چبا لو"۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منسوخ ہے' یہی روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' عبداللہ بن بسر کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس میں اُن کی بہن کا ذکر نہیں کیا۔

1588 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه أَيْضًا عَن عبد الله بن شَقِيق عَن عمته الصماء أُخت بسر أَنَّهَا كَانَت تَقول نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام يَوْم السبت وَيَقُوْلُ إِن لم يجد أَحَدُكُمْ إِلَّا عودا

اَخْضَر فليفطر عَلَيْهِ . اللحاء بِكَسْر اللَّام وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَة ممدودا هُوَ القشر

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا النَّهْي اِنَّمَا هُوَ عَنْ اِفْرَاده بِالصَّوْمِ لما تقدم من حَدِيْث اَبِىْ هُرَيْرَة لَا يَصُوم اَحَدُكُمْ يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده فَجَاز اِذا صَومه

❀❀ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے اُن کی پھوپی "سیّدہ صماء رضی اللہ عنہا" کے حوالے سے نقل کی ہے جو بسر کی بہن ہیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر کسی شخص کو سبز لکڑی ملتی ہے تو اس کے ذریعے ہی افطار کرلے"

لفظ "لحاء" میں 'ل' پر زیر ہے اس کے بعد اسم ممدود ہے اس سے مراد چھلکا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ممانعت ان لوگوں کے لئے ہے جو بطور خاص صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھتے ہیں اس کی وجہ یہ حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پہلے نقل ہو چکی ہے:

"کوئی شخص صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے البتہ اگر وہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہوگا" (تو اس حدیث کی روشنی میں) ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا درست ہوگا (جبکہ پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا ہوا ہو)۔

1589 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر مَا كَانَ يَصُوم من الْاَيَّام يَوْم السبت وَيَوْم الْاَحَد كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمًا عيد للْمُشْرِكين وَاَنَا اُرِيد اَن اخالفهم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْرِه

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن عام طور پر روزہ رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ دو دن مشرکین کے عید کے دن ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اُن کے برخلاف کروں"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم يَوْم وإفطار يَوْم وَهُوَ صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام

باب: ایک دن (نفلی) روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے

1590 - عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لتصوم الدَّهْر وَتقوم اللَّيْل قلت نعم قَالَ اِنَّك اِذا فعلت ذٰلِكَ هجمت لَهُ الْعين ونفهت لَهُ النَّفس لَا صَامَ من صَامَ الْاَبَد صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر صَوْم الشَّهْر كُله قلت فَاِنِّي اُطِيق اكثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لَاقَى

وَفِيْ رِوَايَة: اَلم أخبر اَنَّك تَصُوم وَلَا تفطر وَتصلي اللَّيْل فَلَا تفعل فَاِن لعينك حظا وَلنَفْسك حظا

ولاهلك حظا فصم وَافطر وصل ونم وصم من كل عشرة ايام يَوْمًا وَلَكَ اجر تسعة قَالَ اِنِّیْ اجد أقوى من ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فصم صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلام قَالَ وَكَيفَ كَانَ يَصُوم يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفطر يَوْمًا وَلَا يفر إِذا لاقى

وَفِيْ أُخْرى: قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْم فَوق صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلام شطر الدَّهْر صم يَوْمًا وَافطر يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم ہمیشہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات کو نفل پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تم خود کمزور ہو جاؤ گے ایسے شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو ہمیشہ نفلی روزہ رکھتا ہو ہر مہینے کے تین دن کے روزے پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہوں گے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے' اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور روزہ ترک نہیں کرتے؟ اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری ذات کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے' تم نفلی روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) نفل نماز پڑھو بھی' اور سو بھی جایا کرو' ہر دس دن بعد ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو (دنوں) کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی قوت اپنے اندر پاتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ کے مطابق روزہ رکھو' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ کیسے روزہ رکھتے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے''۔

ایک اور روایت میں الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ روزے رکھے' جو نصف زمانہ ہوتے ہیں' تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1591 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صم يَوْمًا وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ أَنا أُطِيق أفضل من ذَلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة أَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيق أفضل من ذَلِكَ قَالَ صم أفضل الصّيام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ

کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھ لو تمہیں باقی کا اجرل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کے سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن (نفلی) روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1592 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد قَالَ صم یَوْمًا وَاَفْطر یَوْمًا وَهُوَ اعدل الصیام وَهُوَ صِیَام دَاوُد عَلَیْهِ السَّلَام قلت اِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا افضل من ذٰلِك

❀ امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم ایک دن روزہ رکھو' اور ایک دن روزہ نہ رکھو' یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے''۔

1593 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی صم اَحَبَّ الصّیام اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صَوْم دَاوُد كَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا

❀ امام نسائی کی ایک روایت میں' یہ الفاظ ہیں:

''تم اس طریقے کے مطابق روزہ رکھو! جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ ہے' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1594 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم: قَالَ كنت اَصوم الدَّهْر واقرا الْقُرْآن كل لَیْلَة قَالَ فإمَّا ذكرت للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَإمَّا ارسل اِلَیَّ فَاَتَیْته فَقَالَ الم اخبر اَنَّك تَصُوم الدَّهْر وتقرا الْقُرْآن كل لَیْلَة فَقُلْتُ بلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ ارد بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَیْر قَالَ فَاِن بحسبك اَن تَصُوم من كل شهر ثَلَاثَة اَیَّام فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّی اُطِیق افضل من ذٰلِك قَالَ فَاِن لزوجك عَلَیْك حَقًّا ولزورك عَلَیْك حَقًّا ولجسدك عَلَیْك حَقًّا قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد نَبِیّ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَام فَاِنَّهٗ كَانَ اعبد النَّاس قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا صَوْم دَاوُد قَالَ كَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا قَالَ واقرا الْقُرْآن فِیْ كل شهر قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقراه فِیْ كل عشْرین قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقراه فِیْ كل عشرَة قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقراه فِیْ كل سبع وَلَا تزد علی ذٰلِكَ فَاِن لزوجك عَلَیْك حَقًّا ولزورك عَلَیْك حَقًّا ولجسدك عَلَیْك حَقًّا

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں روزانہ نفلی روزہ رکھتا تھا' اور ساری رات قرآن کی تلاوت کرتا رہتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' تو آپ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا' میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم روز نفلی روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! میں نے اس

کے ذریعے صرف بھلائی ہی کا ارادہ رکھا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے تم ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو کیونکہ وہ سب سے بڑے عبادت گزار تھے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت داؤد علیہ السلام کا روزے رکھنے کا کیا طریقہ تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک مہینے میں پورا قرآن پڑھا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم بیس دن میں اس کو پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اسے پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو اس سے زیادہ نہیں کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے"۔

1595 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الصِّيَام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد وَاَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيَقُوْمُ ثلثه وينام سدسه وَكَانَ يفْطر يَوْمًا ويصوم يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَه

هجمت الْعين بِفَتْح الْهَاء وَالْجِيم اَى غارت وَظهر عَلَيْهَا الضعْف ونفهت النَّفس بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْفَاء اَى كلت وملت وأعيت والزور بِفَتْح الزَّاى هُوَ الزائر الْوَاحِد وَالْجمع فِيْهِ سَوَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

''ھجمت العین'' میں عین پر زبر ہے اور 'ج' پر بھی زبر ہے اس سے مراد خراب ہو جانا اور اس پر ضعف کا غالب آجانا ہے۔

''نفھت النفس'' میں 'ن' پر زبر ہے اور 'ف' پر زیر ہے اس سے مراد تھک جانا' اکتا جانا ہے۔

لفظ ''الزور'' میں 'ز' پر زبر ہے اس سے مراد زائر اور ملاقاتی ہے اس میں واحد اور جمع ایک جیسی ہوتی ہیں۔

ترھیب الْمَرْاَة اَنْ تَصُوم تَطَوّعا وَزوجھا حَاضر اِلّا اَنْ تستأذنه

باب: خاتون کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب اس کا شوہر موجود ہو تو اُس کی اجازت کے بغیر وہ (عورت) نفلی روزہ رکھے

1596 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَة اَنْ تَصُوم وَزوجھا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاذن فِیْ بَیته اِلَّا بِاِذْنِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَزَاد: "اِلَّا رَمَضَان" -وَفِیْ بعض رِوَایَات اَبِیْ دَاوٗد: "غیر رَمَضَان"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزہ رکھ لے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے' اور وہ اپنے شوہر کے گھر میں' کسی کو اندر نہ آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''البتہ رمضان کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام ابوداؤد کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ''(یہ حکم) رمضان کے علاوہ کے بارے میں ہے''۔

1597 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ لَا تصم الْمَرْاَة وَزوجھا شَاهد یَوْمًا من غیر شهر رَمَضَان اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا بِنَحْوِ التِّرْمِذِیّ

❀❀ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی عورت رمضان کے علاوہ (نفلی) روزہ نہ رکھے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ' وہ (نفلی) روزہ رکھ سکتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1598 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیمَا امْرَاَة صَامت بِغَیْر اِذن زَوجھَا فارادھا علی شَیْءٍ فامتنعت عَلَیْهِ کتب اللّٰه عَلَیْھَا ثَلَاثًا من الْکَبَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ بَقِیَّة وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْهِ نکَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھتی ہے' اور شوہر عورت کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا ہے' اور عورت اسے روک دیتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے خلاف تین کبیرہ گناہ نوٹ کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ حدیث غریب ہے' اور اس میں منکر

ہونا پایا جاتا ہے‘ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1599 - وروى الطَّبَرَانِيّ حَدِيْثا عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَمِنْ حق الزَّوْج على الزَّوْجَة اَن لَا تَصُوم تَطَوّعا اِلَّا بِإِذْنِهٖ فَإِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا يقبل مِنْهَا وَيَاتِيْ بِتَمَامِه فِي النِّكَاح اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ امام طبرانی نے‘ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی ہے‘ جس میں یہ بات مذکور ہے: ”بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بیوی‘ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے‘ اگر وہ ایسا کرے گی‘ تو وہ (صرف) بھوکی اور پیاسی رہے گی‘ اور اس سے یہ چیز (یعنی نفلی روزہ) قبول نہیں ہوگی“۔

یہ روایت آگے چل کر‘ کتاب النکاح میں‘ مکمل روایت کے طور پر آئے گی‘ اگر اللہ نے چاہا۔

ترهيب الْمُسَافِر من الصَّوْم إِذا كَانَ يشق عَلَيْهِ وترغيبه فِي الْإِفْطَار

مسافر شخص کے لئے جب روزہ گراں ہو‘ تو اُس کے لئے روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور اس کے لئے روزہ ترک کرنے کی ترغیب

1600 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَام الْفَتْح اِلٰى مَكَّة فِيْ رَمَضَان حَتّٰى بلغ كرَاع الغميم فصَام وَصَامَ النَّاس ثُمَّ دَعَا بقدح من مَاء فرفعه حَتّٰى نظر النَّاس اِلَيْهِ ثُمَّ شرب فَقِيْل لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ العصاة—وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقِيْل لَهٗ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ العصاة اُولٰئِكَ العصاة—وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقِيْل لَهٗ اِن بعض النَّاس قد شقّ عَلَيْهِمُ الصّيام وَاِنَّمَا ينظرُوْنَ فِيْمَا فعلت فَدَعَا بقدح من مَاء بعد الْعَصْر..... الحَدِيْث -رَوَاهُ مُسْلِم

كرَاع بِضَم الْكَاف الغميم بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَوْضِع على ثَلَاثَة اَمْيَال من عسفان

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں‘ مکہ کی جانب روانہ ہوئے‘

حديث1600: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية - حديث: 1943صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع أبواب الصوم في السفر - باب ذكر خبر روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في' حديث: 1882صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر ما يستحب للمرء أن يستعمل في سفره إذا صعب عليه' حديث: 2751سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية الصوم في السفر' حديث:676السنن للنسائي - الصيام' ذكر اسم الرجل - حديث: 2242السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر اسم الرجل' حديث: 2537شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصيام في السفر - حديث: 2067السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام' باب تأكيد الفطر في السفر إذا كان يريد لقاء العدو - حديث: 7661معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصيام' الفطر والصوم في السفر - حديث: 2644مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث: 709مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى عنه محمد بن علي بن الحسين' حديث: 1761مسند الحميدي - أحاديث جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه' حديث:1227مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث:1836

جب آپ "کراع الغمیم" کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا' یہاں تک کہ جب لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا' تو آپ نے اسے پی لیا' اس کے بعد آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں' وہ نافرمان لوگ ہیں"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے' اور وہ لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا"...... الحدیث

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

"کراع" میں 'ک' پر پیش ہے' الغمیم میں 'غ' پر زبر ہے' یہ "عسفان" سے تین میل کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

1601 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فَرأى رجلا قد اجْتمع النَّاس عَلَيهِ وَقد ظلل عَلَيهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رجل صَائِم فَقَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيسَ الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر -زَاد فِي رِوَايَةٍ: وَعَلَيكُم بِرُخصَة اللّٰه الَّتِي رخص لكم -وَفِي رِوَايَةٍ: لَيسَ من الْبر الصَّوْم فِي السّفر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ کیا' جس کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "تم پر لازم ہے کہ اللہ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس نے تمہیں عطا کی ہے"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1602 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلنسائي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مر على رجل فِي ظلّ شَجَرَة يرش عَلَيهِ المَاء قَالَ مَا بَال صَاحبكُم قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَائِم قَالَ اِنَّهُ لَيسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر وَعَلَيكُم بِرُخصَة اللّٰه عزَّ وَجلَّ الَّتِي رخص لكم فاقبلوها

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے اس ساتھی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس

نے تمہیں عطا کی ہے''۔

1603 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَزْوَة فسرنَا فِيْ يَوْم شَدِيْد الْحر فنزلنَا فِيْ بعض الطَّرِيْق فَانْطلق رجل منا فَدخل تَحت شَجَرَة فَاِذَا اَصْحَابه يلوذون بِه وَهُوَ مُضْطَجع كَهَيْئَةِ الوجع فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر عَلَيْكُمْ بِالرُّخْصَةِ الَّتِيْ أرخص اللّٰه لكم فاقبلوها ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ سے آ رہے تھے ایک شدید گرمی کا دن تھا ہم نے راستے میں کسی جگہ پڑاؤ کیا' ہم میں سے ایک شخص گیا اور ایک درخت کے نیچے آ گیا' اس کے ساتھی اسے ہلا جلا رہے تھے اور وہ لیٹا ہوا تھا' جیسے وہ تکلیف کا شکار ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو' تم پر یہ بات لازم ہے کہ اس رُخصت کو اختیار کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1604 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنزل بِاَصْحَابِه وَاِذَا نَاس قد جعلُوْا عَرِيْشًا على صَاحبهمْ وَهُوَ صَائِم فَمر بِه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْن صَاحبكُمْ أوجع قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَكنه صَائِم وَذٰلِكَ فِيْ يَوْم حرور فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بر اَن يصام فِيْ سفر ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سمیت پڑاؤ کیا' تو وہاں کچھ لوگ موجود تھے' جنہوں نے اپنے کسی ساتھی پر سایہ کیا ہوا تھا' اور وہ ساتھی روزہ دار تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے پاس سے گزر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ اسے کوئی تکلیف ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں:) وہ دن شدید گرم تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1605 - وَعَنْ كَعْب بن عَاصِم الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من الْبر الصّيام فِي السّفر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَهُوَ عِنْد اَحْمد بِلَفْظ: لَيْسَ من اَمْ بر اَمْ صِيَام فِيْ اَمْ سفر وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے:

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1606 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من البر الصَّوْم فِي السّفر . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمار وایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1607 - وَعَنْ عبد الرَّحْمَن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِم رَمَضَان فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجه مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا انه قَالَ كَانَ يُقَال الصّيام فِي السّفر كالافطار فِي الْحَضَر -وَفِيْ رِوَايَةٍ :الصَّائِم فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

قَالَ الْحَافِظ قَوْل الصَّحَابِيّ كَانَ يُقَال كَذَا هَلْ يلْتَحق بالمرفوع اَوْ الْمَوْقُوْف فِيْهِ خلاف مَشْهُور بَيْنَ الْمُحدثين والأصوليين لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع بَسطه لٰكِن الْجُمْهُور على اَنه إِذا لم يضفه إِلَى زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون مَوْقُوْفًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر روایت کی ہے اور امام نسائی نے بھی اس کو حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ بات کہی جاتی ہے: سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

حافظ کہتے ہیں: صحابی کا یہ کہنا: ''یہ بات کہی جاتی ہے'' - یہ چیز ''مرفوع'' حدیث کے ساتھ لاحق ہوسکتی ہے' یا ایسی ''موقوف'' روایت ہے' جس کے بارے میں محدثین اور اصولیوں کے درمیان مشہور اختلاف ہے' یہ مقام اس کی تفصیلی وضاحت کا نہیں ہے' تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جب اس کی اضافت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرف کی گئی ہو' تو یہ چیز ''موقوف'' شمار ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1608 - وَعَنْ اَبِیْ طعمة قَالَ کنت عِنْد ابْن عمر فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اِنِّیْ اقوی علی الصّیام فِی السّفر فَقَالَ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لم یقبل رخصَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کَانَ عَلَیْهِ من الْاِثم مثل جبال عَرَفَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر ـ وَکَانَ شَیْخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ اِسْنَاد اَحْمد حسن وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ کتاب الضُّعَفَاء هُوَ حَدِیْث مُنکر - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابوطعمہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہیں کرتا' اُس شخص کو عرفہ کے پہاڑوں جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: امام احمد کی سند حسن ہے' امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث منکر ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1609 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یحب اَن تُؤْتی رخصه کَمَا یکره اَن تُؤْتی مَعْصِیَته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة قَالَ: اِن اللّٰه یحب اَن تُؤْتی رخصه کَمَا یحب اَن تترك مَعْصِیَته

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رُخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو اختیار کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے''

1610 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط اَیْضًا وَالْکَبِیْر عَن عبد اللّٰه بن یزِیْد بن آدم قَالَ حَدثنِیْ اَبُو الدَّرْدَاءِ وواثلة بن الْاَسْقَع وَاَبُوْ اُمَامَة وَاَنس بن مَالك اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یحب اَن تقبل رخصه کَمَا یحب الْعَبْد مغْفرَة ربه

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں' عبداللہ بن یزید بن آدم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کیا جائے' جس طرح بندہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے پروردگار کی طرف سے مغفرت نصیب ہو''۔

1611 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله يحب اَن تُؤتى رخصه كَمَا يحب اَن تُؤتى عَزَائِمه . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت پر عمل کیا جائے''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1612 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السّفر فمنا الصَّائِم وَمنا الْمُفطر قَالَ فنزلنا منزلا فِيْ يَوْم حَار أَكثرنا ظلا صَاحب الكساء فمنا من يَتَّقِي الشَّمْس بِيَدِهِ قَالَ فَسقط الصوام وَقَامَ الْمفطرُوْنَ فَضربُوا الْاَبْنِيَة وَسقوا الركاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب الْمفطرُوْنَ الْيَوْم بِالْاَجْرِ - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: ایک گرم دن میں' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ شخص تھا' جس کے پاس چادر موجود تھی' یہاں تک کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے' (جب پڑاؤ کیا گیا' تو) روزہ دار لوگ گر پڑے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا' وہ اُٹھے اور انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے اور جانوروں کو پانی پلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن وہ لوگ اجر لے گئے ہیں' جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1613 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غزونا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لست عشرَة مَضَت من رَمَضَان فمنا من صَامَ وَمنا من أفطر فَلَمْ يعب الصَّائِم على الْمُفطر وَلَا الْمُفطر على الصَّائِم وَفِيْ رِوَايَةٍ يرَوْنَ اَن من وجد قُوَّة فصَام فَاِن ذٰلِكَ حسن ويرُوْنَ اَن من وجد ضعفا فَأفْطر فَاِن ذٰلِكَ حسن . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

قَالَ الْحَافِظ اخْتلف الْعلمَاء اَيّمَا أفضل فِي السّفر الصَّوْم اَوْ الْفطر فَذهب أنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَن الصَّوْم أفضل وَحكى ذٰلِكَ اَيْضًا عَن عُثْمَان بن اَبِيْ الْعَاصِي وَاِلَيْهِ ذهب اِبْرَاهِيْم النَّخعِيّ وَسَعِيد بن

عليہ وَالثَّوْرِی وَاَبُو ثَوْرٍ وَاَصْحَاب الرَّأْی وَقَالَ مَالك والفضيل بن عِيَاض وَالشَّافِعِیّ الصَّوْم اَحَبّ اِلَيْنَا لمن قوی عَلَيْهِ وَقَالَ عبد الله بن عمر وَعبد الله بن عَبَّاس وَسَعِيد بن الْمسيب وَالشّعْبِیّ وَالْاَوْزَاعِیّ وَاحمد بن حَنْبَل وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْهِ الْفطر اَفضل وَرُوِیَ عَن عمر بن عبد الْعَزِيز وَقَتَادَة وَمُجَاهد اَفضلهمَا اَيسرهمَا على الْمَرْء وَاخْتَارَ هٰذَا الْقَوْل الْحَافِظ اَبُو بَكْرٍ بن الْمُنْذر وَهُوَ قَول حسن-وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہوئے اس وقت رمضان کے سولہ دن گزر چکے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا' تو جس نے روزہ رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ نہ رکھنے والے پر اعتراض نہیں کیا' اور جس نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص اپنے اندر قوت محسوس کرتا ہے' اور روزہ رکھ لیتا ہے' تو یہ بہتر ہے' اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے' اور وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے"

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ سفر میں کیا افضل ہے؟ روزہ رکھنا یا روزہ نہ رکھنا؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: روزہ رکھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور یہی بات حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیر' سفیان ثوری' فقیہ ابوثور اور اصحاب رائے اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک' فضیل بن عیاض' امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو شخص روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہے' اس کے لئے روزہ رکھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سعید بن مسیب' امام شعبی' امام اوزاعی' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا' زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز' قتادہ اور مجاہد سے یہ بات منقول ہے: ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت وہ رکھتا ہوگا' جو آدمی کے لئے زیادہ آسان ہو۔

حافظ ابوبکر بن منذر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے' اور یہ بہترین قول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِيب فِي السّحُور سِيمَا بِالتَّمْرِ

باب: سحری کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص کھجور کے ذریعے (سحری کرنا)

1614 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوْا فَاِن فِي السّحُور بركَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سحری کرو! کیونکہ سحری میں برکت ہے''
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1616 - وَعَنْ سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البركة فِيْ ثَلَاثَة فِي الْجَمَاعَة والثريد والسحور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِيهِمْ اَبُوْ عبد الله الْبَصْرِيّ لَا يدرى من هُوَ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''برکت تین چیزوں میں ہے جماعت میں' ثرید میں' سحری میں''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' ان میں ایک راوی ابوعبداللہ بصری ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

1617 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1618 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السّحُور فِيْ رَمَضَان فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاء الْمُبَارك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

قَالَ الْمملِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث بن زِيَاد عَنْ اَبِيْ رهم عَن الْعِرْبَاض وَالْحَارِث لم يرو عَنهُ غير يُوْنُس بن سيف وَقَالَ اَبُوْ عمر النمري مَجْهُوْل يروي عَنْ اَبِيْ رهم حَدِيْثه مُنكر

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں' مجھے سحری کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا:''مبارک کھانے کی طرف آؤ!''
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔
املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت حارث بن زیاد کے حوالے سے' ابورہم کے حوالے سے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ حارث نامی راوی کے حوالے سے یونس بن سیف کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں

حديث 1616: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل - أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي حديث: 6001 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان فصل في فضل الجماعة والألفة وكراهية الاختلاف والفرقة وما جاء في - حديث: 7242

کی ابوعمر نمیری (یعنی شیخ ابن عبدالبر) فرماتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے اس نے ابورہم سے روایات نقل کی ہیں اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

1619 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْغذاء الْمُبَارك یَعْنِیْ السّحور رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مبارک کھانا ہے'' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1620 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِیْنُوْا بِطَعَام السحر علی صِیَام النَّهَار والقیلولة علی قیام اللَّیْل

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ کلهم من طَرِیْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة هُوَ ابْن وهران عَن عِکْرِمَة عَنهُ اِلَّا اَن ابْن خُزَیْمَة قَالَ وبقیلولة النَّهَار علی قیام اللَّیْل

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سحری کھا کر دن کے روزے کے بارے میں اور قیلولہ کر کے رات کے نوافل کے بارے میں مدد حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان تمام حضرات نے یہ روایت زمعہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن وہران کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے تاہم ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دن کے قیلولہ کے ذریعے رات کے قیام کے بارے میں (مدد حاصل کرو)''۔

1621 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت علی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یتسحر فَقَالَ اِنَّهَا برکَة اَعْطَاکُمُ اللّٰه اِیَّاهَا فَلَا تدعوهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀ عبداللہ بن حارث نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت سحری کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے تو تم اس کو ترک نہ کرو''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1622 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَیْسَ عَلَیْهِم حِسَاب فِیْمَا طعموا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی اِذا کَانَ حَلَالا الصَّائِم والمتسحر والمرابط فِیْ سَبِیْل اللّٰه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا ہے' اللہ نے چاہا' تو اس کے حوالے سے ان کو حساب نہیں دینا ہوگا' جبکہ وہ کھانا حلال ہو' روزہ رکھنے والا' سحری کرنے والا' اور اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1623 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّحُور كُلُّه بركة فَلَا تَدعُوهُ وَلَو أَن يجرع أحَدُكُمْ جرعة من مَاء فَإِن الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ أَحْمد وَإسْنَاده قوي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سحری ساری کی ساری برکت ہے' تم اسے نہ چھوڑو' خواہ کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی بھر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند قوی ہے۔

1624 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تسحروا وَلَو بجرعة من مَاء . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''سحری کرو! خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے کرو''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1625 - وَرُوِیَ عَنِ السَّائِب بن يزِيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم السّحُور التَّمْر وَقَالَ يرحم الله المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بہترین سحری کھجور ہے' آپ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1626 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم سحور الْمُؤمن التَّمْر . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن کی بہترین سحری' کھجور ہے''
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

9 - اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ تَعْجِیْلِ الْفِطْرِ وَتَاْخِیْرِ السَّحُوْرِ

باب: افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1627 - عَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزال النَّاس بِخَير مَا عجلوا الْفطر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ مسلسل بھلائی پر قائم رہیں گے' جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1628 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال اُمتِیْ على سنتی مَا لم تنْتَظر بفطرها النُّجُوْم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میری سنت پر' اُس وقت تک گامزن رہے گی' جب تک وہ افطاری کرنے کے لئے ستاروں کا انتظار نہیں کریں گے''۔ یہ روایت ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1629 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ أعجلهم فطرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں' میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں' جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1630 - وَرُوِیَ عَنْ يعلى بن مرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيْل الْاِفْطَار وَتَاْخِيْر السَّحُوْر وَضرب الْيَدَيْنِ اِحْدَاهمَا على الْاُخْرَى فِی الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' افطار میں جلدی کرنا' سحری میں تاخیر کرنا اور نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزال الدین ظاهرا مَا عجل النَّاس الْفطر لَان الْیَهُود وَالنَّصَارٰی یؤخرون

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَعند ابْن مَاجَه لَا یزَال النَّاس بِخَیر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے مؤخر کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لوگ مسلسل بھلائی پر گامزن رہیں گے''۔

1632 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قطّ صلی صَلَاة الْمغرب حَتّٰی یفْطر وَلَوْ علی شربة من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' خواہ آپ نے پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے افطاری کی ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِیْب فِی الْفطر علی التَّمْر فَاِن لم یجد فعلی الْمَاء

باب: کھجور کے ذریعے' اور اگر وہ نہ ملے' تو پانی کے ذریعے' افطار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1633 - عَنْ سلمَان بن عَامر الضَّبِّیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أفطر اَحَدُکُمْ فلیفطر علی تمر فَاِنَّهُ برکَة فَاِن لم یجد تَمرا فالماء فَاِنَّهُ طهُور

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص نے افطاری کرنی ہو' تو وہ کھجور کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ برکت کا باعث ہے' اور اگر اسے کھجور نہیں ملتی' تو پانی سے کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1634 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یفْطر قبل اَن یُصَلِّی علی رطبات فَاِن لم تکن رطبات فتمرات فَاِن لم تکن حسا حسوات من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز ادا کرنے سے پہلے کھجوروں کے ذریعے افطاری کرتے تھے اور اگر کھجوریں نہیں ہوتی تھیں' تو خشک کھجوروں کے ذریعے کرتے تھے' اور اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں' تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1635 - وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی قَالَ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یحب اَن یفطر علی ثَلَاث تمرات اَوْ شَیْءٍ لم تصبه النَّار

❀❀ یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے (حضرت انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ تین کھجوروں کے ذریعے یا کسی ایسی چیز کے ذریعے افطاری کریں' جو آگ پر نہ پکی ہو''۔

1636 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجد تمرا فلیفطر عَلَیْهِ وَمَنْ لم یجد فلیفطر علی المَاء فَاِنَّهُ طهُور . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کھجور پائے' وہ اس کے ذریعے افطاری کرے' اور جو کھجور نہ پائے' وہ پانی کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

11 - التَّرْغِیب فِیْ اِطْعَام الطَّعَام

باب: کھانا کھلانے سے متعلق ترغیبی روایات

1637 - عَن زید بن خَالِد الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فطر صَائِما کَانَ لَهُ مثل اجره غیر اَنه لَا ینقص من اَجر الصَّائِم شَیْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ صَحِیْح . وَلَفظ ابْن خُزَیْمَة وَالنَّسَائِیّ من جهز غازیا اَوْ جهز حَاجا اَوْ خَلفه فِیْ اَهله اَوْ فطر صَائِما کَانَ لَهُ مثل اُجُورهم من غیر اَن ینقص من اُجُورهم شَیْءٍ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے' اس کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے' اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن خزیمہ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرے' یا کسی حاجی کو سامان فراہم کرے' یا ان کی غیر موجودگی میں' ان کے گھر والوں کا خیال رکھے' یا کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو اسے اُن لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے' اور اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

1638 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما على طَعَام وشراب من حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة فِي سَاعَات شهر رَمَضَان وَصلى عَلَيْهِ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَأَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب إِلَّا انه قَالَ وَصَافحهُ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدر وَزَاد فِيهِ وَمَنْ صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبصة من طَعَام قلت أَفَرَأَيْت إِن لم يكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء

القبصة بالصَّاد الْمُهْملَة هُوَ مَا يتَنَاوَلهُ الْآخِذ بأنامله الثَّلَاث

وَتقدم حَدِيث سلمَان الَّذِي رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَفِيه من فطر فِيهِ صَائِما يَعْنِي فِي رَمَضَان كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رَقَبَة من النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير أَن ينقص من أجره شَيْء قَالُوا لَيْسَ كلنا يجد مَا يفْطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطي اللّٰه هَذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة أَو شربة مَاء أَو مذقة لبن......الحَدِيث

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی روزہ دار کو حلال کھانے اور مشروب کے ذریعے افطاری کروائے' تو فرشتے رمضان کے مہینے کی گھڑیوں میں اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' اور حضرت جبرائیل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اس کو کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جبرائیل' شب قدر میں اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں''

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جبرائیل جس کے ساتھ مصافحہ کر لیں' اس کا دل نرم ہو جاتا ہے' اور آنسو زیادہ ہو جاتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس کے پاس یہ گنجائش نہ ہو (کہ وہ کسی کو افطاری کروا سکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مٹھی بھر اناج دیدے' میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک گھونٹ پانی کے ذریعے (وہ افطاری کروادے)''

روایت کے متن میں استعمال ہونے والا ''قبصۃ'' ۔ ''ص'' کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو تین پوروں کے مدد سے

حاصل کی جاسکے۔

اس سے پہلے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اس میں' یعنی رمضان کے مہینے میں' کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتا ہے' اور جہنم سے اس کی آزادی کا باعث بن جاتا ہے' اور اس شخص کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے' اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے' لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں پاتا' کہ وہ کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے' جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور' یا پانی کے ایک گھونٹ' یا تھوڑے سے دودھ کے ذریعے افطاری کروائے''......الحدیث

12 - ترغيب الصَّائِم فِيْ أكل المفطرين عِنْده

جس روزہ دار کے پاس' روزہ کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں' اس سے متعلق ترغیبی روایات

1639 - عَن أم عمَارَة الْاَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فقدمت اِلَيْهِ طَعَاما فَقَالَ كلي فَقَالَت اِنِّي صَائِمَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّائِم تصلي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة اِذا أكل عِنْده حَتّٰى يفرغوا وَرُبمَا قَالَ حَتّٰى يشبعوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ الصَّائِم اِذا أكل عِنْده المفاطير صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة

❀ سیدہ اُمِّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی کھاؤ! اس خاتون نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار شخص کے پاس' جب کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک وہ لوگ کھا پی کر فارغ نہیں ہو جاتے' (بعض اوقات راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں) جب تک وہ لوگ سیر نہیں ہوتے' اس وقت تک فرشتے' روزہ دار کے لئے (مسلسل) دعائے

حديث 1639: صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر صلاة الملائكة على الصائم عند أكل المفطرين عنده' حديث:1989صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر استغفار الملائكة للصائم إذا أكل عنده حتى يفرغوا' حديث:3489سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1739سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1744سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الصائم إذا أكل عنده' حديث: 749مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر في الصائم إذا أكل عنده - حديث:9461السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - الصائم إذا أكل عنده' حديث:3168مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم عمارة' حديث: 26481مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 728مسند عبد بن حميد - من حديث أم عمارة' حديث: 1572مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم عمارة بنت كعب' حديث:6988شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم' حديث:3426

رحمت کرتے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب روزہ دار کے پاس روزے کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں تو فرشتے روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں''۔

1640 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبلَال الْغَدَاءِ يَا بِلَال فَقَالَ اِنِّىْ صَائِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاكُل أرزاقنا وَفضل رزق بِلَال فِي الْجَنَّة شعرت يَا بِلَال اَن الصَّائِم تسبح عِظَامه وَتَسْتَغْفِر لَهُ الْمَلَائِكَة مَا أكل عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة بَقِيَّة حَدثنَا مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن عَن سُلَيْمَان وَمُحَمّد بن عبد الرَّحْمٰن هٰذَا مَجْهُوْل وَبَقِيَّة مُدَلّس وتصريحه بِالتَّحْدِيْثِ لَا يُفِيد مَعَ الْجَهَالَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! کھانا کھاؤ! تو انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہے اے بلال! کیا تم جانتے ہو؟ کہ جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا پیا جاتا ہے تو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور ان دونوں نے اسے بقیہ کے حوالے سے محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے سلیمان سے نقل کیا ہے محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے اور بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے اور جب اگلا راوی مجہول ہے تو اب اس کا یہ صراحت کرنا کہ اس نے مجھے حدیث بیان کی یہ فائدہ نہیں دے گا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

13 - ترهيب الصَّائِم من الْغِيبَة وَالْفُحْش وَالْكَذِب وَنَحْو ذٰلِك

باب: روزہ دار کے لیے غیبت فحش کلامی جھوٹ اور ان کی مانند چیزوں سے متعلق ترہیبی روایات

1641 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع قَول الزُّوْر وَالْعَمَل بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰه حَاجَة فِيْ اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

حدیث1640: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام باب فی الصائم إذا أكل عنده - حديث:1745شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم حديث:3427 حديث 1651: سنن أبی داود - كتاب الزكاة باب زكاة الفطر - حديث:1384 سنن ابن ماجه - كتاب الزكاة باب صدقة الفطر - حديث:1823 سنن الدارقطنی - كتاب زكاة الفطر حديث: 1813 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الزكاة باب فرض الإبل السائمة - باب من يلزمه زكاة الفطر حديث: 2541 السنن الصغير للبيهقي - كتاب الزكاة باب : زكاة الفطر - حديث:983

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده من لم يدع قول الزُّور وَالْجهل وَالْعَمَل بِهٖ وَهُوَ رِوَايَة للنسائي وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من حَدِيْث انس بن مَالك وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع الْخَنَا وَالْكَذِب فَلَا حَاجَة لله اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے''

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جھوٹی اور جہالت کی بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہیں کرتا''

امام نسائی کی ایک روایت میں اس کی مانند الفاظ ہیں' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فحش کلامی اور جھوٹ بولنے کو ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

1642 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصّيام فَاِنَّهُ لي وَاَنا أجزي بِهٖ وَالصِّيَام جنَّة فَاِذَا كَانَ يَوْم صَوْم اَحَدكُم فَلَا يرْفث وَلَا يصخب فَاِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْيقل اِنِّي صَائِم اِنِّي صَائِم. الحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم بطرقه وَذكر غَرِيْبه فِي الصّيام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میری طرف آئے گا' اور میں اس کی جزاء دوں گا' روزہ ڈھال ہے' جب کوئی شخص روزہ رکھے ہوئے ہو' تو وہ اس دوران بدگمانی نہ کرے' چیخ کر نہ بولے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' یا اُس کے ساتھ جھگڑا کرنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''......الحدیث

یہ حدیث امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اس روایت کے مختلف طرق پہلے گزر چکے ہیں' اور یہ روایت روزوں سے متعلق باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

1643 - وَعَنْ اَبِي عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصّيام جنَّة مَا لم يخرقها . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

من حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَة وَزَاد قِيلَ وبِمَ يخرقها قَالَ بكذب اَوْ غيبة

❀❀ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ ڈھال ہے' جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: آدمی کیسے اسے پھاڑے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ بول کر' یا غیبت کرکے''

1644 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الصّيام من الْاَكل وَالشرب اِنَّمَا الصّيام من اللَّغْو والرفث فَإِن سابك اَحَد اَوْ جهل عَلَيْك فَقل اِنِّي صَائِم اِنِّي صَائِم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ' صرف کھانے اور پینے کے حوالے سے نہیں ہوتا' روزہ لغویات کرنے اور بدزبانی کرنے سے بھی ہوتا ہے' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو تم کہہ دو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1645 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تساب وَاَنْت صَائِم فَإِن سابك اَحَد فَقل اِنِّي صَائِم وَإِن كنت قَائِما فاجلس

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو کسی کو برا بھلا نہ کہو' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہنے کی کوشش کرے' تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' اور اگر اس وقت تم کھڑے ہوئے ہو' تو بیٹھ جاؤ''۔

1646 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم لَيْسَ لَهُ من صِيَامه اِلَّا الْجُوع وَرب قَائِم لَيْسَ لَهُ من قِيَامه اِلَّا السهر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط الْبُخَارِيّ وَلَفْظهمَا: رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه رب قَائِم حَظه من الْقيام السهر وَرب صَائِم حَظه من الصّيام الْجُوع والعطش

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے روزے میں سے صرف بھوک نصیب ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جنہیں اپنے قیام کے ذریعے صرف جاگنا نصیب ہوتا ہے'' (یعنی ان اعمال کا انہیں کوئی اجر وثواب حاصل نہیں ہوتا)

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں' جن کا روزے میں سے حصہ' صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے' اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جن کا اپنے قیام میں سے حصہ' صرف جاگنا ہوتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے' اور کئی روزہ دار ایسے ہیں' جن کا اپنے روزے میں سے حصہ' صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے''۔

1647 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں' جن کا اپنے روزے میں سے حصہ' صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے' اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جن کا اپنے قیام میں سے حصہ' صرف جاگنا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1648 - وَعَنْ عبيد مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَتَيْنِ صَامتا وَاَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هَاهُنَا امْرَاَتَيْنِ قد صَامتا وانهما قد كادتا اَن تموتا من الْعَطش فَاَعْرض عَنهُ اَوْ سكت ثُمَّ عَاد وَاُرَاهُ قَالَ بالهاجرة قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰه قد ماتتا اَوْ كادتا اَن تموتا قَالَ ادعهما قَالَ فجاءتا قَالَ فجيء بقدح اَوْ عس فَقَالَ لاِحداهما قيئي فقاءت قَيْحا ودما وصديدا وَلَحْمًا حَتّٰى مَلَاَت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قيئي فقاءت من قيح وَدم وصديد وَلحم عبيط وَغَيْرِه حَتّٰى مَلَاَت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتين صامتا عَمَّا اَحل اللّٰه لَهما وافطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا جَلَست اِحْدَاهمَا اِلَى الْاُخْرٰى فجعلتا تاكلان من لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى كلهم عَن رجل لم يسم عَن عبيد وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي ذمّ الْغِيبَة وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث اَنس وَيَاْتِي فِي الْغِيبَة اِن شَاءَ اللّٰه

الْعس بِضَم الْعين وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ هُوَ الْقدح الْعَظِيْم والعبيط بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطري

نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوخواتین نے روزہ رکھا' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں خواتین نے روزہ رکھا ہے' اور ان دونوں کی یہ حالت ہے کہ پیاس کی وجہ سے یہ مرنے کے قریب ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے منہ پھیرلیا' یا آپ خاموش رہے' تو اس نے اپنی بات دھرائی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! یہ دونوں مرنے والی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو بلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ دونوں خواتین آئیں اور پھر ایک پیالہ لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے پیپ' خون اور گوشت کی قے کی' یہاں تک نصف پیالہ بھر گیا' پھر آپ نے دوسری خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے بھی پیپ' خون' گوشت اور دیگر چیزوں کی قے کی' جس نے پیالے کو بھر دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے تو روزہ رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حلال قرار دی ہے' اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حرام قرار دی ہے' یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی تھیں اور انہوں نے لوگوں کے گوشت کھانے شروع کر دیے تھے (یعنی غیبت کرنا شروع کر دی تھی)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا' یہی روایت امام ابوداؤد طیالسی اور ابن ابودنیا نے غیبت کی مذمت میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہ حدیث آگے چل کر غیبت کے بیان میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''عس'' میں 'عین' پر پیش' ہے' 'س' پر شد' ہے' اس سے مراد بڑا پیالہ ہے۔

والعبیط بِفَتْحِ الْعینِ الْمُھْمَلَۃ بعدھَا بَاء مُوَحدَۃ ثُمَّ یَاء مثناۃ تَحت وطاء مُھْملَۃ ھُوَ الطری

لفظ ''عبیط'' میں 'ع' پر زبر' ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' پھر 'ی' اور پھر 'ط' ہے' اس سے مراد تازہ ہونا ہے۔

14 - التَّرْغِیب فِی الِاعْتِکَاف

باب: اعتکاف سے متعلق ترغیبی روایات

1649 - رُوِیَ عَن عَلیّ بن حُسَیْن عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اعْتکف عشرا فِیْ رَمَضَان کَانَ کحجتین وعمرتین -رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص رمضان میں ایک عشرے کا اعتکاف کرے' تو یہ دو مرتبہ حج کرنے اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے روایت کی ہے۔

1650 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه کَانَ معتکفا فِیْ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رجل فَسلم عَلَیْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ لَهٗ ابْن عَبَّاس یَا فلَان اَرَاك مکتئبا حَزینًا قَالَ نَعَمْ یَا ابْن عَم رَسُوْلُ اللّٰه

لِفُلَانٍ عَلَيَّ حق وَلَاء وَحُرْمَة صَاحب هٰذَا الْقَبْر مَا اقدر عَلَيْهِ قَالَ ابْن عَبَّاس افلا اُكَلِّمهُ فِيك فَقَالَ إِن احْبَبْت قَالَ فانتعل ابْن عَبَّاس ثُمَّ خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ لَهُ الرجل انسيت مَا كنت فِيهِ قَالَ لَا وَلَكِنِّي سَمِعت صَاحب هٰذَا الْقَبْر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والعهد بِهِ قريب فَدَمَعَتْ عَيناهُ وَهُوَ يَقُوْلُ من مَشى فِي حَاجَة اَخِيْه وَبلغ فِيهَا كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه تَعَالَى جعل اللّٰه بَينه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم مُخْتَصِرًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ - قَالَ الْحَافِظ وَاَحَادِيْث اعْتِكَاف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُوْرَة فِي الصِّحَاح وَغَيْرهَا لَيست من شَرط كتابنا

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اعتکاف کیا ہوا تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' سلام کیا اور بیٹھ گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پریشان اور غمگین ہو' تو اس نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول کے چچازاد! فلاں شخص کا میرے ذمے حق ہے' جو ولاء کا حق ہے' اور اس صاحب قبر کی حرمت کی قسم ہے' میں اس کی قدرت نہیں رکھتا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہارے بارے میں اس شخص کے ساتھ بات چیت نہ کروں؟ اس نے کہا: اگر آپ پسند کریں تو ایسا کرلیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے' تو اس شخص نے کہا: آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کس حالت میں تھے (یعنی آپ نے تو اعتکاف کیا ہوا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! (میں بھولا نہیں ہوں) میں نے اِن صاحب قبر (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جن کو رخصت ہوئے' ابھی زیادہ زمانہ نہیں ہوا' اس کے بعد اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' اور اس بارے میں کوشش کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنا دیتا ہے' جو اس سے زیادہ بڑی ہوتی ہیں' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف سے متعلق احادیث مشہور ہیں' جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مذکور ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

15 - التَّرْغِيب فِيْ صَدَقَة الْفطر وَبَيَان تأكيدها

باب: صدقہ فطر سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی تاکید کا بیان

1651 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَة الْفطر طهرة

لِلصَّائِم من اللّغو والرفث وطعمة للْمَسَاكِين فَمَنْ اَدَّاهَا قبل الصَّلَاة فَهِيَ زَكَاة مَقْبُولَة وَمَنْ اَدَّاهَا بعد الصَّلَاة فَهِيَ صَدَقَة من الصَّدَقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَوْلِه فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاة الْفطر فِيْهِ بَيَان اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَاجب كافتراض الزَّكَاة الْوَاجِبَة فِي الْاَمْوَال وَفِيْهِ بَيَان اَن مَا فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا فرض اللّٰه لِاَن طَاعَته صادرة عَن طَاعَة اللّٰه وَقد قَالَ بفرضية زَكَاة الْفطر ووجوبها عَامَّة اَهْل الْعلم وَقد عللت بِاَنَّهَا طهرة للصَّائِم من الرَّفَث واللغو فَهِيَ وَاجِبَة على كل صَائِم غَنِيّ ذِي جدة اَوْ فَقير يجدهَا فضلا عَن قوته اِذا كَانَ وُجُوبهَا لِعِلَّة التَّطْهِير وكل الصائمين محتاجون اِلَيْهَا فَاِذَا اشْتَرَكُوا فِي الْعِلَّة اشْتَرَكُوا فِي الْوُجُوب ...... انْتهى

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن الْمُنْذر أجمع عوام اَهْلِ الْعلم على اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَمِمَّنْ حفظنا ذٰلِكَ عَنهُ من اَهْلِ الْعلم مُحَمَّد بن سِيرِين وَاَبُو الْعَالِيَة وَالضَّحَّاك وَعَطَاء وَمَالك وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَالشَّافِعِيّ وَاَبُو ثَوْر وَأحمد وَاِسْحَاق وَاَصْحَاب الرَّاْي وَقَالَ اِسْحَاق هُوَ كالاجماع من اَهْلِ الْعلم انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر اس لئے مقرر کیا تھا' تا کہ روزہ دار سے جو لغو فضول حرکت سرزد ہوئی ہو' وہ پاک ہو جائے اور مساکین کو کھانا نصیب ہو' جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے اسے ادا کر دے گا' تو یہ مقبول ادائیگی ہوگی اور جو شخص (عید کی) نماز کے بعد اسے ادا کرے گا' تو یہ ایک عام صدقہ شمار ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ'' نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر مقرر کیا ہے'' اس میں اس بات کا بیان ہے کہ صدقہ فطر ایسا لازم عمل ہے' جو واجب ہے' جس طرح اموال میں زکوۃ واجب ہے' اور اس میں اس بات کا بھی بیان موجود ہے کہ جو چیز نبی اکرم ﷺ نے فرض قرار دی ہو' وہ اسی طرح ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے' اور عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ فطر' فرض ہے' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے جو یہ علت بیان کی ہے: یہ روزہ دار سے صادر ہونے والی لغزشوں اور فضول چیزوں سے طہارت کا باعث بنتا ہے' تو یہ چیز ہر روزہ دار پر واجب ہے کہ جو خوشحال اور صاحب حیثیت ہو' غریب ہو' لیکن اس کے پاس اپنی ذاتی خوراک کے علاوہ اضافی (اناج یا رقم) موجود ہو' تو جب اس کے وجوب کی وجہ یہ ہوگی کہ پاک کرنا ہے' تو پھر تمام روزہ دار اس کے محتاج ہوں گے' اور جب وہ علت میں مشترک ہوں گے' تو وہ وجوب میں بھی مشترک ہوں گے ...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ ابوبکر بن منذر فرماتے ہیں: اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے' جن اہل علم کے نام' اس وقت ہمیں یاد ہیں' وہ یہ ہیں: محمد بن سیرین' ابوالعالیہ' ضحاک' مالک' سفیان ثوری' شافعی' ابوثور' احمد' اسحاق اور اصحاب رائے۔

اسحٰق کہتے ہیں: یہ اہل علم کے اجماع کی مانند ہے ...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1652 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بن عبد الله بن اَبِىْ صعير عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاع من بر اَوْ قمح على كل صَغِير اَوْ كَبِير حر اَوْ عبد ذكر اَوْ اُنْثٰى غَنِىّ اَوْ فَقير اما غنيكم فيزكيه اللّٰه وَاما فقيركم فَيرد اللّٰه عَلَيْهِ اكثر مِمَّا اعْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد . صعير هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة مُصَغرًا

❀❀ :عبداللہ بن ثعلبہ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصعیر' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(صدقہ فطر میں) گندم کا ایک صاع (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے) ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث' خوشحال اور غریب پر لازم ہوگا' جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کا تزکیہ کردے گا' اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اس سے زیادہ واپس کرے گا' جو اس نے دیا ہوگا''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(روایت کی سند میں استعمال ہونے والے لفظ) ''صعیر'' میں 'ع' ہے' اور یہ اسم تصغیر ہے۔

1653 - وَعَنْ جرير رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر رَمَضَان مُعَلّق بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع اِلَّا بِزَكَاة الْفطر

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين فِىْ فَضَائِل رَمَضَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جيد الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینے کے روزے' آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں' اور انہیں صدقہ فطر اوپر لے جاتا ہے''

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے ''فضائل رمضان'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' لیکن سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

1654 - وَعَنْ كثير بن عبد اللّٰه الْمُزنِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَة (قد اَفْلح من تزكّى وَذكر اسْم ربه فصلى) قَالَ اُنزلت فِىْ زَكَاة الْفطر

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد اللّٰه واه

❀❀ کثیر بن عبداللہ مزنی' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے تزکیہ کیا' اور اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کیا' اور نماز ادا کی''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے۔

کِتَابُ الْعِیدَیْنِ وَالْاُضْحِیَّة

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِحْیَاءِ لَیْلَتَیِ الْعِیْدَیْنِ

باب: عیدین کے بارے میں اور قربانی کے بارے میں روایات

عیدین سے پہلے کی دونوں راتوں میں رات بھر عبادت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَیْلَتَیِ الْعِیْدَیْنِ محتسبا لم یمت قلبه یَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن بَقِیَّة مُدَلّس وَقد عنعنه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عیدین سے پہلے والی راتوں میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن' (لوگوں کے) دل مردہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور یہ روایت ''عنعنہ'' کے طور پر منقول ہے۔

1656 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَحْیَا اللَّیَالِی الْخمس وَجبت لَهُ الْجَنَّة لَیْلَة التَّرْوِیَة وَلَیْلَة عَرَفَة وَلَیْلَة النَّحر وَلَیْلَة الْفطر وَلَیْلَة النّصْف من شعْبَان

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پانچ راتیں جاگ کر عبادت کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' ترویہ کی رات' عرفہ کی رات' قربانی کی رات' عید الفطر کی رات' اور نصف شعبان کی رات (یعنی شب برات)''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1657 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحْیَا لَیْلَة الْفطر وَلَیْلَة الْاَضْحَی لم یمت قلبه یَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَالْکَبِیر

حدیث 1655: سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب فیمن قام فی لیلتی العیدین - حدیث: 1778 شعب الإیمان للبیهقی - فی لیلة العیدین ویومهما' حدیث: 3547 السنن الکبری للبیهقی - کتاب صلاة العیدین' باب عبادة لیلة العیدین - حدیث: 5917 معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب صلاة الخوف' عبادة لیلة العیدین - حدیث: 2009

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے' اس کا دل اُس دن مردہ نہیں ہوگا' جس دن قلوب مردہ ہو نگے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2 - اَلتَّرْغِيبُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدِ وَذِكْرِ فَضْلِهِ

باب: عید کے دن تکبیر کہنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور اِس کی فضیلت کا تذکرہ

1658 - رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوْا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَفِيْهِ نَكَارَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اپنی عیدوں کو تکبیر کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1659 - وَعَنْ سعد بن اَوْس الْاَنْصَارِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْم عيد الْفطر وقفت الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الطّرق فَنَادوا اغدوا يَا معشر الْمُسلمين اِلَى رب كَرِيم يمن بِالْخَيْرِ ثُمَّ يثيب عَلَيْهِ الجزيل لقد أمرْتُمْ بِقِيَام اللَّيْل فقمتم وأمرتم بصيام النَّهَار فصمتم وأطعتم ربكُمْ فاقبضوا جوائزكم فَإِذَا صلوا نَادَى مُنَاد اَلا اِن ربكُمْ قد غفر لكم فَارْجِعُوْا راشدين اِلَى رحالكُم فَهُوَ يَوْم الْجَائِزَة وَيُسمى ذَلِكَ الْيَوْم فِي السَّمَاء يَوْم الْجَائِزَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ وَتقدم فِي الصّيام مَا يشْهد لَهُ.

سعد بن اوس انصاری' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب عید الفطر کا دن آتا ہے' تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر ٹھہر جاتے ہیں' اور پکارتے ہیں: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنے معزز پروردگار کی بارگاہ کی طرف جاؤ' جو بھلائی کے ذریعے احسان کرتا ہے' اور پھر اس پر بہترین ثواب بھی عطا کرتا ہے' تم لوگوں کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' تم نے نوافل ادا کیے' تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تھا' تم نے روزے رکھے' تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی' تو اب اپنا بدلہ حاصل کرو' جب لوگ (عید کی) نماز ادا کر لیتے ہیں' تو منادی یہ کہتا ہے: تمہارے پروردگار نے تمہاری مغفرت کر دی ہے' اب تم اپنی رہائش گاہ کی طرف کامیابی حاصل کیے ہوئے جاؤ' تو یہ بدلے کا دن ہے' اور آسمان میں' اس دن کو بدلے (یعنی اجر وثواب) کا دن کہا جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
اس سے پہلے روزوں سے متعلق باب میں' ایسی حدیث گزر چکی ہے' جو اس کی شاہد ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الْاُضْحِيَة

وَمَا جَاءَ فِيمَن لم يضح مَعَ الْقُدْرَة وَمَنْ بَاعَ جلد أضحيته

باب: قربانی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص قدرت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا اور جو اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے ان کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1660 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ من عمل يَوْم النَّحْر اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اِهراق الدَّم وَاِنَّهُ لتاتي يَوْم الْقِيَامَة فِيْ فرشه بقرونها وَاَشْعَارهَا واظلافها وَان الدَّم ليَقَع من اللّٰه بمَكَان قبل اَن يَقع من الْاَرْض فطيبوا بهَا نفسا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ من طَرِيق اَبِيْ الْمثنى واسمه سُلَيْمَان بن يزِيْد عَن هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْهَا وَسليمَان واه وَقد وثق

قَالَ التِّرْمِذِيّ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْاُضْحِيَة لصَاحبهَا بِكُل شَعْرَة حَسَنَة وَهٰذَا الحَدِيْث الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَغَيرهمَا كلهم عَن عَائِذ اللّٰه عَنْ اَبِيْ دَاوُد عَن زيد بن اَرقم قَالَ قَالَ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِي قَالَ سنة أبيكم اِبْرَاهِيم صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه قَالُوْا فَمَا لنا فِيهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة قَالُوْا فالصوف قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واهيه عَائِذ اللّٰه هُوَ الْمُجَاشِعِي وَاَبُوْ دَاوُد هُوَ نفيع بن الْحَارِث الْاَعْمَى وَكِلَاهُمَا سَاقِط

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قربانی کے دن انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں سمیت (میدان محشر میں) میں آئے گا اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام پر گرتا ہے تو تم اس حوالے سے خوشخبری حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت ابوثنیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے جن کا نام سلمان بن یزید ہے انہوں نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے سلمان نامی راوی ''واہی'' ہے البتہ اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''قربانی کرنے والے شخص کو اُس (قربانی کے جانور) کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''
یہ حدیث جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے اس کو امام ابن ماجہ امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے عائذ اللہ کے حوالے سے ابوداؤد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ان قربانیوں کا کیا حکم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی اون کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی لوگوں نے عرض کی: اُون کے؟ آپ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''
امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے حافظ کہتے ہیں: بلکہ یہ روایت ''واہی'' ہے اور اس کا راوی عائذ اللہ مجاشعی ہے اور ابوداؤد نامی (راوی کا نام) نفیر بن حارث اعمٰی ہے اور یہ دونوں راوی ''ساقط الاعتبار'' ہیں۔

1661 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم أضحى مَا عمل آدَمِيّ فِيْ هٰذَا الْيَوْم أفضل من دم يهراق إِلَّا أَن يكون رحما توصل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْ إِسْنَاده يحيى بن الْحسن الْخُشَنِيّ لَا يحضرني حَالَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا:
''آج کے دن میں انسان کا کوئی بھی عمل خون بہانے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا ہے البتہ اگر صلہ رحمی کی جائے تو اس کا حکم مختلف ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن حسن خشنی ہے اس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

1662 - وَعَنْ أَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَة قومِي إِلَى أضحيتك فاشهديها فَإِن لَكِ بِأول قَطْرَة تقطر من دَمهَا أَن يغْفر لَكِ مَا سلف من ذنوبك قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلنا خَاصَّة أهل الْبَيْت أَو لنا وللمسلمين قَالَ بل لنا وللمسلمين

رَوَاهُ الْبَزَّار وَأَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الضَّحَايَا وَغَيره وَفِيْ إِسْنَاده عَطِيَّة بن قيس وثق وَفِيْه كَلَام

وَرَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ عَن عَليّ وَلَفظه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَاطِمَة قومِي فاشهدي أضحيتك فَإِن لَكِ بِأول قَطْرَة تقطر من دَمهَا مغْفرَة لكل ذَنْب أما إِنَّه يجاء بلحمها ودمها تُوضَع فِيْ ميزانك سبعين ضعفا قَالَ أَبُو سعيد يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لآل مُحَمَّد خَاصَّة فَإِنَّهُم أهل لما خصوا بِهِ من الْخَيْر أَو لِلْمُسلمين عَامَّة قَالَ لآل مُحَمَّد خَاصَّة وللمسلمين عَامَّة

وَقد حسن بعض مَشَايِخنَا حَدِيثِ عَليّ هٰذَا وَاللّٰهُ أعلم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے فاطمہ! تم اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ' اور اس کے پاس موجود رہو' کیونکہ اس کے خون کا جب پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اس کی وجہ سے تمہارے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ یا ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں (سب) کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الضحایا'' میں نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطیہ بن قیس ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم اصبہانی نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس موجود رہو' کیونکہ جب اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے' تو یہ ہر گناہ سے مغفرت کا باعث ہوتا ہے (قیامت کے دن) اس جانور کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا' اور تمہارے میزان میں ستر گنا کر کے رکھا جائے گا' تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کے لئے خاص ہے' کیونکہ وہ اس چیز کے اہل ہیں' کہ بھلائی ان کے ساتھ مخصوص ہو' یا پھر مسلمانوں کے لئے عمومی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے خاص بھی ہے' اور مسلمانوں کے لئے عام بھی ہے''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) ہمارے بعض مشائخ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1663 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسِ ضحوا واحتسبوا بدمائها فَإِنَّ الدَّمَ وَإِن وَقع فِي الْاَرْضِ فَإِنَّهُ يَقع فِيْ حرز اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! قربانی کرو' اور اس کے خون کے ذریعے ثواب کی امید رکھو' کیونکہ اس کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1664 - وَرُوِيَ عَنِ الْحُسَيْنِ بنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضحى طيبَة نَفسه محتسبا لاضحيته كَانَتْ لَهُ حِجَابا مِنَ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

❀❀ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت رکھتے ہوئے قربانی کرتا ہے' تو اس کی وہ قربانی اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1665 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انفقت الْوَرق فِیْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من نحر ینحر فِیْ یَوْم عید
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأصبهانی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی بھی چیز کے بارے میں جو رقم خرچ کی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں جو شخص عید کے دن قربانی کرتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1666 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خیر الْاُضْحِیة الْكَبْش وَخیر الْكَفَن الحلَّة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ الْكَبْش الأقرن رَوَوْهُ كلهم من رِوَایَةِ عفیر بن معدان عَن سلیم بن عَامر عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔ قَالَ الْحَافِظ عفیر واه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بہترین قربانی دنبے کی ہے اور سب سے بہترین کفن حلہ ہے''
یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے تاہم ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''سینگوں والے مینڈھے کی ہے''
ان تمام حضرات نے یہ روایت عفیر بن معدان کے حوالے سے سلیم بن عامر کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ حافظ کہتے ہیں: عفیر نامی راوی ''واہی'' ہے۔

1667 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وجد سَعَةً لِاَن یُضحی فَلَمْ یضح فَلَا یحضر مصلانا
رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَصَححهُ وموقوفا وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں (یعنی عید کی نماز میں) شامل نہ ہو''
یہ روایت امام حاکم نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی موزوں ہے۔

1668 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ جلد أضحیته فَلَا أضحِية لَهٗ ۔ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد
قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن عَيَّاش الْقتبَانِیّ الْمصْرِیّ مُخْتَلف فِیْهِ وَقد جَاءَ فِیْ غیر مَا حَدِیْث عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْی عَن بیع جلد الْاُضْحِیة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے' اس کی قربانی نہیں ہوتی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عیاش قتبانی مصری ہے' جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک اور حدیث میں' قربانی کی کھال فروخت کرنے کی ممانعت مذکور ہے۔

4 - التَّرْهِیب من الْمثلَة بِالْحَیَوَانِ

وَمَنْ قَتله لغیر الْأَكل وَمَا جَاءَ فِي الْأَمر بتحسین القتلة والذبحة

جانور کا مثلہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

جو شخص کھانے کی بجائے (بے مقصد طور پر) جانور کو قتل کرتا ہے' اور اچھی طرح سے قتل کرنے اور اچھی طرح سے ذبح کرنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے۔

1669 - عَنْ شَدَّاد بن أَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله كتب الْإِحْسَان على كل شَيْءٍ فَإِذَا قتلتم فَأَحْسنُوا القتلة وَإِذَا ذبحتم فَأَحْسنُوا الذبْحَة وليحد أَحَدُكُمْ شفرته وليرح ذَبِيحَته . رَوَاهُ مُسلِم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے حوالے سے اچھائی کو لازم قرار دیا ہے' جب تم قتل کرو' تو اچھی طرح (یعنی اذیت پہنچائے بغیر) قتل کرو' اور جب تم ذبح کرو' تو احسن طریقے سے ذبح کرو' اور آدمی کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے' اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہئے''۔ یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حدیث1669: صحیح مسلم - کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان' باب الأمر بإحسان الذبح والقتل - حدیث:3709 صحیح ابن حبان - کتاب الحظر والإباحة' کتاب الذبائح - ذکر الأمر بحد الشفار' حدیث:5967 سنن أبی داود - کتاب الضحایا' باب فی النہی أن تصبر البہائم - حدیث:2447 سنن ابن ماجہ - کتاب الذبائح' باب إذا ذبحتم - حدیث:3168 السنن للنسائی - کتاب الصید والذبائح' الأمر بإحداد الشفرة - حدیث:4353 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب المناسک' باب سنة الذبح - حدیث:8337 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الدیات' المثلة فی القتل - حدیث:27365 السنن الکبری للنسائی - کتاب الضحایا' الأمر بإحداد الشفرة - حدیث:4363 السنن الکبری للبیہقی - کتاب النفقات' جماع أبواب القصاص بالسیف - 40 باب یحفظ الإمام سیفه لیأخذ سیفا صارما لا یعذبه ولا' حدیث:14974 معرفة السنن والآثار للبیہقی - کتاب الصید' ذکاة المقدور علیه - حدیث:5859 السنن الصغیر للبیہقی - کتاب الصید والذبائح' باب ما یذکی به وکیف یذکی وموضع الذکاة فی غیر المقدور - حدیث:3023 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث شداد بن أوس - حدیث:16809 مسند ابن الجعد - شعبة' حدیث:1033 البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن أوس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم' حدیث:2930 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه محمد' حدیث:1058 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الشین' ما أسند شداد - أبو الأشعث الصنعانی عن شداد' حدیث:6954 شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر' حدیث:10598

1671 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمرَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشفار وَاَن توارى عَن الْبَهَائِم وَقَالَ اِذا ذبح اَحَدُكُمْ فليجهز - رَوَاهُ ابْن مَاجَه . الشفار جمع شفرة وَهِي السكين وليجهز هُوَ بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْجِيم وَكسر الْهَاء وَآخره زَاى اَى فليسرع ذبحها ويتمه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری کی دھار کو تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ اسے جانوروں کی نگاہ سے اوجھل رکھا جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے ذبح کرنا ہو' تو وہ جلدی اور مکمل ذبح کرے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔لفظ''الشفار''لفظ''شفرۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد چھری ہے لفظ''فلیجز'' اس میں'ی' پر پیش ہے' اور'ج' ساکن ہے' اور'ہ' پر زیر ہے' اس کے آخر میں'ز' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو تیزی سے ذبح کرنے کا چاہیے اور اسے مکمل کرنا چاہیے۔

1672 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اِنْسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا اِلَّا يسْأَله الله عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ اَن يذبحها فيأكلها وَلَا يقطع رَأسهَا وَيَرْمِى بهَا . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی چڑیا' یا اس سے بھی چھوٹے کسی پرندے کو ناحق قتل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں' اُس سے حساب لے گا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اسے ذبح کر کے کھا لے اور اس کا سر نہ کاٹے اور اسے پھینک نہ دے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1673 - وَعَنِ الشَّرِيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج اِلَى الله يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ يَا رب اِن فلَانا قتلنى عَبَثا وَلَمْ يقتلنى مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِى صَحِيحه

❀❀ حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بے کار طور پر کسی چڑیا کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ قتل کر دیا تھا' کسی فائدے کے لئے مجھے قتل نہیں کیا تھا''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1674 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين اَن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاى رجلا يسحب شَاة بِرِجْلِهَا ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدها اِلَى الْمَوْت قودا جميلا . رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِى كِتَابه مَوْقُوفًا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جو بکری کو ذبح کرنے کے لیے' ٹانگ سے پکڑ

کر (گھسیٹ کر) لے جا رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے موت کی طرف آرام سے لے کر جاؤ'
یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1675 - وَرَوَاهُ اَيضًا مَرْفُوعا عَن مُحَمَّد بن رَاشد عَن الْوَضِين بن عَطاء قَالَ إِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتَّى جَاءَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فَأَخذهَا يسحبها بِرجلهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِي لأمر الله وَأَنت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيقًا

وَهَذَا معضل والوضين فِيهِ كَلَام

❀❀ انہوں نے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو محمد بن راشد کے حوالے سے' وضین کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک قصاب نے بکری کے لئے دروازہ کھولا' تاکہ وہ اسے ذبح کر دے' تو وہ بکری اس سے چھوٹ کر چلی گئی اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا' وہ اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اُسے کھینچ رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بکری سے فرمایا: تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو! اور اے قصائی! تم اس بکری کو آرام سے لے کر چلو"

یہ روایت "معضل" ہے' اور "وضین" نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1676 - وَعَن أبي صَالح الْحَنَفِيّ عَن رجل من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مثل بِذِي روح ثُمَّ لم يتب مثل الله بِهِ يَوْم الْقِيَامَة. رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُونَ

❀ ابو صالح حنفی' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ (صحابی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی جاندار کا مثلہ کرے گا اور پھر توبہ نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا مثلہ کرے گا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

1677 - وَعَن مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَل تنْتج إبل قَوْمك صحاحا فتعمد إِلَى الموسى فتقطع آذانها وتشق جلودها وَتقول هَذِه صرم فتحرمها عَلَيْك وعَلى أهلك قلت نعم قَالَ فَكل مَا آتاك الله حل ساعد الله أَشد من ساعدك وموسى الله أَشد من موساك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَسَيَأْتِي فِي بَاب الشَّفَقَة وَالرَّحْمَة إِن شَاءَ الله

الصرم بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَسُكُون الرَّاء جمع الصريم وَهُوَ الَّذِي صرم مِنْهُ أَي قطع

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ایسا ہوتا ہے؟ کہ تمہاری قوم کے اونٹ صحیح و سالم بچے کو جنم دیتے ہیں' اور پھر تم اُسترہ لے کر ان کے کان کاٹ دیتے ہو' ان کی کھال چیر دیتے ہو' اور پھر کہتے ہو: یہ "صرم" ہے' اور پھر تم اس کو اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ کے لئے حرام قرار دیتے ہو؟ میں نے عرض کی:

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز تمہیں عطا کی ہو' اُسے کھالیا کرو' اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے' اللہ تعالیٰ کا اُسترہ' تمہارے اُسترے سے زیادہ تیز ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' عنقریب یہ قطع رحمی سے متعلق باب میں بھی آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''صرم'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے' اس کے بعد 'ر' ساکن ہے' یہ لفظ ''صریم'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ جانور ہے' جس کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الْحَج وَالْعمْرَة وَمَا جَاءَ فِيْمَن خرج يقصدهما فَمَاتَ

حج اور عمرہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو شخص ان کے قصد سے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1678 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْعَمَل أفضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه تَعَالٰى اِيمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلُول فِيْهِ وَحج مبرور

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة حجَّة مبرورة تكفر خَطَايَا سنة

الْمبرور قِيْلَ هُوَ الَّذِیْ لَا يَقع فِيْهِ مَعْصِيَة وَقد جَاءَ من حَدِيْث جَابر مَرْفُوْعا إِن بر الْحَج إطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام وَعند بَعْضهمْ إطْعَام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام ...... وَسَيَأْتِي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبرور حج''

حديث 1678: صحيح البخاری - كتاب الإيمان' باب من قال إن الإيمان هو العمل - حديث: 26 صحيح البخاری - كتاب الحج باب فضل الحج المبرور - حديث: 1457 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال - حديث: 143 مستخرج أبی عوانة - كتاب الإيمان' بيان أفضل الأعمال والدليل على أن الإيمان قول وعمل - حديث: 138 صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فضل الإيمان - ذكر البيان بأن الواو الذی فی خبر أبی ذر الذی ذكرناه' حديث: 153 سنن الدارمی - كتاب الجهاد' باب أی الأعمال أفضل - حديث: 2353 الجامع للترمذی' أبواب فضائل الجهاد - باب ما جاء أی الأعمال أفضل' حديث: 1625 السنن للنسائی - كتاب مناسك الحج' فضل الحج - حديث: 2590 جامع معمر بن راشد - أی الأعمال أفضل' حديث: 907 مصنف ابن أبی شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر فی فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 18959 السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' فضل الحج - حديث: 3481 السنن الكبرى للبيهقی - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب فی فضل الجهاد فی سبيل الله' حديث: 17189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7422 شعب الإيمان للبيهقی - فضل الحج والعمرة' حديث: 3920

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ایسا ایمان ہے' جس میں کوئی شک نہ ہو' اور ایسا غزوہ (جنگ میں حصہ لینا) ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مبرور حج' ایک سال کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے''

(حافظ منذری بیان کرتے ہیں:) ''مبرور'' کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ حج ہے' جس میں کسی معصیت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک ''مرفوع'' حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

''حج کی نیکی میں یہ بات شامل ہے کہ کھانا کھلایا جائے اور پاکیزہ کلام کیا جائے''

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے''...... یہ حدیث آگے چل کر آئے گی۔

1679 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج فَلَمْ يرفث وَلَمْ يفسق رَجَعَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

الرَّفَث بِفَتْحِ الرَّاء وَالْفَاء جَمِيعًا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس انه قَالَ الرَّفَث مَا رُوجِعَ بِهِ النِّسَاء وَقَالَ الْاَزْهَرِي الرَّفَث كلمة جَامِعَة لكل مَا يُرِيدهُ الرجل من الْمَرْاَة . قَالَ الْحَافِظ الرَّفَث يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحْش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل الْمَرْاَة فِيْمَا يتَعَلَّق بِالْجِمَاعِ وَقد نقل فِيْ معنى الحَدِيْث كل وَاحِد مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَة عَن جمَاعَة من الْعلمَاء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی بری بات نہ کرے' اور اس میں کسی فسق کا ارتکاب نہ کرے' تو وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ف' پر بھی 'زبر' ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: ''رفث'' سے مراد عورتوں کے ساتھ تعلق قائم کرنا ہے' ازہری کہتے ہیں: ''رفث'' ایک جامع کلمہ ہے' جو ہر اس چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے' جو آدمی عورت سے چاہتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ''رفث'' کا لفظ مطلق ہے' اور اس کے ذریعے مراد صحبت کرنا ہے' اور کبھی اس کا اطلاق فحش بات پر بھی ہوتا ہے

کبھی اس کے ذریعے مرد کا عورت کو مخاطب کرنا بھی مراد ہوتا ہے' جو اس چیز کے بارے میں ہو' جس کا تعلق شہوت سے ہوتا ہے' اور یہ تمام مفاہیم علماء کی ایک جماعت سے منقول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1680 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ العمرَة اِلَى العمرَة كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَالحج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجَنَّة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ والأصبهاني

وَزَاد وَمَا سبح الْحَاج من تَسْبِيحَة وَلَا هلل من تَهْلِيلَة وَلَا كبر من تَكْبِيرَة اِلَّا بشر بهَا تبشيرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاجی جو بھی تسبیح پڑھتا ہے' یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' یا تکبیر کہتا ہے' تو اسے اس حوالے سے خوشخبری نصیب ہوتی ہے''۔

1681 - وَعَنِ ابْنِ شماسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَضَرنَا عَمْرو بن العَاصِي وَهُوَ فِي سِيَاقَة الْمَوْت فَبكى طَوِيلا وَقَالَ فَلَمَّا جعل اللّٰه الْإِسْلَام فِيْ قلبِي أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُط يَمِينك لابايعك فَبسط يَده فقبضت يَدي فَقَالَ مَا لَك يَا عَمْرو قَالَ اردْت اَن اَشْتَرط قَالَ تشْتَرط مَاذَا قَالَ اَن يغْفر لي قَالَ أما علمت يَا عَمْرو اَن الْإِسْلَام يهدم مَا كَانَ قبله وَاَن الْهِجْرَة تهدم مَا كَانَ قبلهَا وَاَن الْحَج يهدم مَا كَانَ قبله ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه هٰكَذَا مُخْتَصرًا وَرَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره أطول مِنْهُ

ابن شماسہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جن کی موت کا وقت قریب تھا' وہ خاصی دیر روتے رہے' اور پھر بولے: جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام قبول کرنے کی بات ڈال دی' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا دست مبارک آگے کیجئے' تاکہ میں آپ کی بیعت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک آگے کیا' تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: میں ایک شرط عائد کرنا چاہتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا شرط عائد کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یہ کہ میری مغفرت ہو جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اسلام پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے' اور ہجرت اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتی ہے' اور حج اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1682 - وَعَنِ الْحسن بن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اِنِّیْ جبان وَاِنِّیْ ضَعِیْفٍ فَقَالَ هَلُمَّ اِلٰی جِهَاد لَا شَوْکَةَ فِیْهِ الْحَج

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات وَاخرجه عبد الرَّزَّاق اَیْضًا

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں بزدل ہوں اور میں کمزور ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے جہاد کی جانب آؤ' جس میں مشکل نہیں ہے (اور وہ) حج ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' یہ روایت امام عبدالرزاق نے بھی نقل کی ہے۔

1683 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نری الْجِهَاد أفضل الْاَعْمَال افلا نجاهد فَقَالَ لٰکِن أفضل الْجِهَاد حج مبرور ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِه وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَلَفْظِه قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ علی النِّسَاء من جِهَاد قَالَ عَلَیْهِنَّ جِهَاد لَا قتال فِیْهِ الْحَج وَالْعُمْرَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا عمل والا ہے' تو کیا ہم (خواتین بھی) جہاد میں حصہ نہ لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' مبرور حج ہے"

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا خواتین پر جہاد فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد لازم ہے' جس میں لڑائی نہیں ہوتی' وہ (جہاد) حج اور عمرہ ہیں"۔

1684 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَاد الْکَبِیْر والضعیف وَالْمَرْاَة الْحَج وَالْعُمْرَة-رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "بڑی عمر کے شخص' کمزور شخص اور عورت کا جہاد' حج اور عمرہ ہیں"۔ یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1685 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سُؤال جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلام اِیَّاه عَنِ الْاِسْلَام فَقَالَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن تقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّکَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَن تتمّ الْوضُوء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِم قَالَ نعم قَالَ صدقت

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَهُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِهِمَا بِغَیْر هٰذَا السِّیَاق وَتقدم فِیْ کتاب الصَّلَاة وَالزَّکَاة اَحَادِیْث کَثِیْرَة تدل علی فضل الْحَج وَالتَّرْغِیْب فِیْهِ وتأکید وُجُوبه لم نعدها لکثرتها فَلْیُرَاجعهَا من اَرَادَ شَیْئًا من ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اسلام کے بارے میں سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج اور عمرہ کرو غسل جنابت کرو وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کی: اگر میں ایسا کرلوں گا تو کیا میں مسلمان ہوؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں منقول ہے تاہم اس کا سیاق کچھ مختلف ہے۔

اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الزکوٰۃ میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں جو حج کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی ترغیب کے بارے میں منقول ہیں اس کے وجوب کے تاکید کے بارے میں منقول ہیں ہم نے انہیں دوبارہ اس لئے بیان نہیں کیا کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ وہاں رجوع کرلے۔

1686 - وَعَنْ أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج جِهَاد كل ضَعِيف - رَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِیْ جَعْفَر عَنْهَا

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''حج' ہر کمزور شخص کا جہاد ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوجعفر کے حوالے سے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

1687 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَام قَالَ اَن يسلم لله قَلبك وَاَن يسلم الْمُسْلِمُوْنَ من لسَانك ويدك قَالَ فَاَی الْإِسْلَام افضل قَالَ الْإِيمَان قَالَ وَمَا الْإِيمَان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَته وَكتبه وَرُسُله والبعث بعد الْمَوْت قَالَ فَاَی الْإِيمَان افضل قَالَ الْهِجْرَة قَالَ وَمَا الْهِجْرَة قَالَ اَن تهجر السوء قَالَ فَاَی الْهِجْرَة افضل قَالَ الْجِهَاد قَالَ وَمَا الْجِهَاد قَالَ اَن تقَاتل الْكفَّار اِذا لقيتهم قَالَ فَاَی الْجِهَاد افضل قَالَ من عقر جَوَاده وَاُهْرِيقَ دَمه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عملان هما افضل الْاَعْمَال اِلَّا من عمل بمثلهما حجَّة مبرورة اَوْ عمْرَة مبرورة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ عَنْ اَبِی قلَابَة عَن رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّام عَن اَبِيه

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارا دل' اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے اور مسلمان' تمہاری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اس نے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان' اس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو اس نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہجرت۔ اس نے دریافت کیا: ہجرت

سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا کہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد' اس نے دریافت کیا: جہاد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تمہارا کفار سے سامنا ہو' تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہادیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو اعمال ایسے ہیں' جو سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' البتہ جس شخص نے ان کی مانند عمل کیا ہو' اس کا معاملہ مختلف ہے مبرور حج اور مبرور عمرہ''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد سے نقل کیا ہے۔

1688 - وَعَنْ مَاعِز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْاَعْمَال افضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَحده ثُمَّ الْجِهَاد ثُمَّ حجَّة برة تفضل سَائِر الْاَعْمَال كَمَا بَيْن مطلع الشَّمْس اِلٰى مغْرِبهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد اِلٰى مَاعِز رُوَاة الصَّحِيح وماعز هٰذَا صَحَابِيّ مَشْهُور غير مَنْسُوب

❀❀ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا پھر جہاد کرنا اور پھر نیکی کے ساتھ حج کرنا' دیگر تمام اعمال پر اتنی فضیلت رکھتے ہیں' جتنا فرق سورج کے طلوع ہونے کے مقام سے لے کر اس کے غروب ہونے کے مقام کے درمیان ہے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تک امام احمد کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں' ان کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔

1689 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة قيل وَمَا بره قَالَ اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَاد حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد وَفِي رِوَايَة لِاَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ: اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مبرور حج کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے' عرض کی گئی: اس کی نیکی (یعنی مبرور ہونے) سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: کھانا کھلانا اور پاکیزہ کلام کرنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا''۔

1690 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تابعوا

بَیْنَ الحَجِ وَالعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا ینفیان الْفقر والذنوب کَمَا یَنْفِی الْکِیر خبث الْحَدِیْد وَالذَّھَب وَالْفِضَّۃ وَلَیْسَ للحجۃ المبرورۃ ثَوَاب اِلَّا الْجَنَّۃ

رَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاہُ ابْن مَاجہ وَالْبَیْھَقِیّ من حَدِیْثٍ عمر وَلَیْسَ عِنْدھمَا وَالذَّھَب اِلٰی آخِرہ وَعند الْبَیْھَقِیّ:

"فَاِن مُتَابعَۃ بَیْنَھُمَا یزیدان فِی الْاَجَل وینفیان الْفقر والذنوب کَمَا یَنْفِی الْکِیر الْخبث"

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے اور مبرور حج کا ثواب صرف جنت ہے"

یہ روایت امام ترمذی امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے تاہم ان دونوں کی روایت میں "سونے" کے بعد والے الفاظ نہیں ہیں یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

"ان دونوں کو آگے پیچھے کرنا زندگی کو لمبا کرتا ہے اور یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی زنگ کو ختم کر دیتی ہے"

1691 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن جَراد الصَّحَابِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حجُّوا فَاِن الْحَج یغسل الذُّنُوب کَمَا یغسل المَاء الدَّرن ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن جراد صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج کرو! کیونکہ حج گناہوں کو یوں دھو دیتا ہے جس طرح پانی میل کو دھو دیتا ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1692 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفعہ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاج یشفع فِی اَرْبَعِمائَۃ من اَھْل بَیت اَوْ قَالَ من اَھْل بَیته وَیخرج من ذُنُوبه کَیَوْم وَلدته امه ۔ رَوَاہُ الْبَزَّار وَفِیْہِ راو لم یسم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حاجی اپنے اہل خانہ کے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے) اور وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

1693 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا ترفع اِبل الْحَاج رجلا وَلَا تضع یدا اِلَّا کتب اللّٰہ لَہٗ بھَا حَسَنَۃ اَوْ محا عَنْہُ سَیِّئَۃ اَوْ رفع بھَا دَرَجَۃ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه فِي حَدِيْث يَأْتِي إِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حاجیوں کے اونٹ جو (بھی) پاؤں اٹھاتے ہیں اور جو رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُن (حاجیوں) کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' ان کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ان کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1694 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ يؤم الْبَيْتَ الْحَرَام فَركب بعيره فَمَا يرفع الْبَعِير خفا وَلَا يضع خفا إِلَّا كتب الله لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتّٰى إِذا انْتهى إِلَى الْبَيْت فَطَاف وَطَاف بَيْنَ الصَّفَا والمروة ثُمَّ حلق أَوْ قصر إِلَّا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَهَلُمَّ نستأنف الْعَمَل.....فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت الحرام کی زیارت کی نیت سے آتا ہے' تو جب وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے' تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک گناہ ختم کرتا ہے' اور اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص بیت اللہ تک پہنچ کر اس کا طواف کرتا ہے' اور صفا و مروہ کا چکر لگاتا ہے' پھر سر منڈوا لیتا ہے' یا بال چھوٹے کروا لیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' تو اس کے بعد ہمیں نئے سرے سے عمل شروع کرنا چاہئے''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1695 - وَعَنْ زَاذَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرض ابْن عَبَّاس مَرضا شَدِيْدا فَدَعَا وَلَده فَجَمعهُمْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج من مَكَّة مَاشِيا حَتّٰى يرجع إِلَى مَكَّة كتب الله لَهُ بِكُل خطْوَة سَبْعمِائة حَسَنَة كل حَسَنَة مثل حَسَنَات الْحرم قيل لَهُ وَمَا حَسَنَات الْحرم قَالَ بِكُل حَسَنَة مائَة ألف حَسَنَة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عِيسَى بن سوَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِن فِي الْقلب من عِيسَى بن سوَادَة قَالَ الْحَافِظ قَالَ البُخَارِيّ هُوَ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے' انہوں نے اپنے بچوں کو بلا کر انہیں جمع کیا اور انہیں بتایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مکہ سے پیدل چلتے ہوئے حج کے لئے جائے اور واپس پیدل آ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض اسے سات سو نیکیاں عطا کرتا ہے' جن میں سے ہر ایک نیکی' حرم کی نیکیوں کی مانند ہوتی ہے' ان سے دریافت کیا گیا: حرم کی نیکیاں کیا ہوتی

ہیں؟انہوں نے جواب دیا: ہرایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عیسیٰ بن سوادہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو تو بھی میرے ذہن میں عیسیٰ بن سوادہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: یہ راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

1696 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن آدم عَلَيْهِ السَّلَام اَتى الْبَيْت ألف أتية لم يركب قط فِيهِنَّ من الْهِنْد على رجلَيْهِ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه اَيْضًا وَقَالَ فِي الْقلب من الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن . قَالَ الْحَافِظ الْقَاسِم هذَا واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے تھے' وہ ہندوستان سے پیدل چل کر یہاں آئے تھے' اور اس دوران کبھی سوار ہو کر نہیں آئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: قاسم نامی یہ راوی ''واہی'' ہے۔

1697 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد الله دعاهم فَاَجَابُوهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے افراد اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو یہ اس کے بلانے پر آتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1698 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِي فِي سَبِيل الله والحاج والمعتمر وَفد الله دعاهم فَاَجَابُوهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة عمرَان بن عُيَيْنَة عَن عَطاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لینے والا شخص' حج کرنے والا شخص اور عمرہ کرنے والا شخص' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو یہ جاتے ہیں' یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے اس روایت کو عمران بن عیینہ کے حوالے سے عطا بن سائب سے نقل کیا ہے۔

1699 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد الله اِن دَعوه اجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظهمَا قَالَ وَفد الله ثَلَاثَة الْحَاج والمعتمر والغازى وَقدم ابْن خُزَيْمَةَ الْغَازِى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو وہ جاتے ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے مہمان تین لوگ ہوتے ہیں' حاجی' عمرہ کرنے والا شخص' اور غازی''۔

امام ابن خزیمہ نے ''غازی'' کا لفظ پہلے ذکر کیا ہے۔

1700 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغْفر لِلْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَلَفظهمَا: قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر لِلْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج -وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَالَ الْحَافِظ فِىْ اِسْنَاده شريك الْقَاضِى وَلَمْ يخرج لَهُ مُسْلِم اِلَّا فِى المتابعات وَيَاْتِى الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جس کے لئے حاجی نے دعائے مغفرت کی ہو' اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو حاجیوں کی مغفرت فرما اور حاجیوں نے' جس کے لئے دعائے مغفرت کی ہو (اس کی بھی مغفرت کر دے)''

حدیث 1700: المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1550' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' ما قالوا في ثواب الحج - حديث: 15749' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه منتصر' حديث: 1085' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه منتصر - حديث: 8760' شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث: 3944

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں قاضی شریک ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے صرف متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں' اس راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

1701 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمْتِعُوْا بِهٰذَا الْبَيْت فَقَدْ هدم مرَّتَيْنِ وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ ابْن خُزَيْمَة قَوْله وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة يُرِيد بعد الثَّالِثَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس گھر سے جہاں تک ہو سکے' فائدہ حاصل کرلو' کیونکہ یہ دو دفعہ منہدم ہو چکا ہے' اور تیسری مرتبہ اِسے اٹھالیا جائے گا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: ''تیسری مرتبہ اسے اٹھالیا جائے گا'' سے مراد یہ ہے کہ تیسری مرتبہ منہدم ہونے کے بعد اسے اٹھالیا جائے گا۔

1702 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أهبط الله آدم عَلَيْهِ السَّلَام من الْجَنَّة قَالَ إِنِّي مهبط مَعَك بَيْتا أَوْ منزلا يُطَاف حوله كَمَا يُطَاف حول عَرْشِي وَيصلى عِنْده كَمَا يصلى عِنْد عَرْشِي فَلَمَّا كَانَ زمن الطوفان رفع وَكَانَ الْأَنْبِيَاء يحجونه وَلَا يعلمُوْنَ مَكَانَهُ فبوأه لإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فبناه من خَمْسَة أجبل حراء وثبير ولبنان وجبل الطّور وجبل الْخَيْر فتمتعوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا وَرِجَال إِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے نازل کیا تو فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھیج رہا ہوں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اور ایک منزل بھیج رہا ہوں' جس کے گرد یوں چکر لگایا جائے گا' جس طرح میرے عرش کے گرد چکر لگایا جاتا ہے' اور اس کے پاس نماز ادا کی جائے گی' جس طرح میرے عرش کے پاس نماز ادا کی جاتی ہے' تو جب طوفان نوح کا زمانہ آیا' تو خانہ کعبہ کو اُٹھالیا گیا' انبیاء کرام علیہم السلام اِس کا حج کرتے رہے' لیکن انہیں اس کی جگہ کا علم نہیں تھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ کے بارے میں پتا چلا' تو انہوں نے پانچ پہاڑوں یعنی حرا' ثبیر' لبنان' جبل طور اور جبل خیر سے پتھر حاصل کر کے' اس کی تعمیر کی' تو تم سے جہاں تک ہو سکے' تم اس گھر سے نفع حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1703 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعجلوا إِلَى الْحَج يَعْنِيْ الْفَرِيْضَة فَإِن أَحَدكُمْ لَا يَدْرِي مَا يعرض لَهُ . رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج کرنے کے لئے جلدی کرو (نبی اکرم ﷺ کی مراد فرض حج تھی) کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا' کہ اس کو آگے کیا صورتحال درپیش ہو"۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1704 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اوحی اللّٰه تَعَالٰی اِلٰی آدم عَلَیْهِ السَّلَام اَن یَا آدم حج هٰذَا الْبَیْت قبل اَن یحدث بك حدث الْمَوْت قَالَ وَمَا یحدث عَلیّ یَا رب قَالَ مَا لَا تَدْرِی وَهُوَ الْمَوْت قَالَ وَمَا الْمَوْت قَالَ سَوف تذوق قَالَ وَمَنْ أستخلف فِیْ اَهلِیْ قَالَ اعْرِض ذٰلِكَ علی السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَالْجبَال فعرض ذٰلِكَ علی السَّمٰوَات فَابت وَعرض علی الْاَرْض فَابت وَعرض علی الْجبَال فَابت وَقبله ابْنه قَاتل اَخِیْه فَخرج آدم عَلَیْهِ السَّلَام من اَرْض الْهِنْد حَاجا فَمَا نزل منزلا أكل فِیْهِ وَشرب اِلَّا صَار عمرانا بعده وقری حَتّٰی قدم مَكَّة فاستقبلته الْمَلَائِكَة فَقَالُوا السَّلَام عَلَیْك یَا آدم بر حجك أما اِنَّا قد حجَجنَا هٰذَا الْبَیْت قبلك بألفی عَام قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَیْت یَوْمَئِذٍ یاقوتة حَمْرَاء جوفاء لَهَا بَابَانِ من یطوف یری من فِیْ جَوف الْبَیْت وَمَنْ فِیْ جَوف الْبَیْت یری من یطوف فَقضی آدم نُسكه فَاَوحی اللّٰه تَعَالٰی اِلَیْهِ یَا آدم قضیت نسكك قَالَ نَعَمْ یَا رب قَالَ فسل حَاجتك تعط قَالَ جلّ حَاجتی اَن تغْفر لی ذَنبی وذنب وَلَدی قَالَ أما ذَنبك یَا آدم فَقَدْ غفرنا حِیْن وَقعت بذنبك وَأما ذَنب ولدك فَمَنْ عرفنی وآمن بِی وَصدق رُسُلِیْ وكتابی غفرنا لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی: اے آدم! تم اس گھر کا حج کرو' اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا حادثہ لاحق ہو جائے' انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے کیا حادثہ لاحق ہوسکتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: وہ جو تم نہیں جانتے' اور وہ موت ہے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: موت کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تم اس کا ذائقہ چکھ لو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسے اپنا جانشین چھوڑوں گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ پیشکش آسمان' زمین اور پہاڑوں پر کرو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے آسمانوں پر کی' تو انہوں نے انکار کر دیا' انہوں نے زمین پر کی' تو اس نے بھی انکار کر دیا' انہوں نے پہاڑوں پر کی' تو انہوں نے بھی انکار کر دیا' حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اسے قبول کر لیا' جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا' حضرت آدم علیہ السلام ہند کی سرزمین سے حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے' انہوں نے جس جگہ پر بھی ٹھہر کر کچھ کھایا پیا' وہ جگہ آباد ہو گئی اور وہاں بستیاں بن گئیں' یہاں تک کہ وہ مکہ آ گئے' تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا اور بولے: اے حضرت آدم! آپ پر سلام ہو' آپ کا حج نیکی والا ہے' آپ سے پہلے ہم دو ہزار سال سے اس گھر کا حج کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت خانہ کعبہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا تھا' جو اندر سے کھوکھلا تھا' اس کے دو دروازے تھے' جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا' وہ خانہ کعبہ کے اندر موجود شخص کو دیکھ سکتا تھا اور جو خانہ کعبہ کے اندر ہوتا تھا' وہ طواف کرنے والے کو دیکھ لیتا تھا' حضرت آدم علیہ السلام نے مناسک حج پورے کر لئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی

کی: اے آدم! تم نے مناسک حج پورے کر لیے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میری سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تو میرے گناہ کی مغفرت کر دے اور میری اولاد کے گناہوں کی مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے گناہ کا تعلق ہے' اے آدم! تو ہم نے اس کی اسی وقت مغفرت کر دی تھی' جب تم سے یہ صادر ہوا تھا' باقی جہاں تک تمہاری اولاد کے گناہوں کا تعلق ہے' تو جو شخص مجھے پہچان لے گا' اور مجھ پر ایمان لے آئے گا' اور میرے رسولوں کی تصدیق کرے گا' ہم اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیں گے''

یہ روایت صرف اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1705 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَر مُحَمَّد بن عَلیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة يضن بِنَفَقَة ينفقها فِيْمَا يُرْضِي اللّٰه إِلَّا أنْفق اضعافها فِيْمَا يسْخط اللّٰه وَمَا من عبد يدع الْحَج لحَاجَة من حوائج الدُّنْيَا إِلَّا رأى الْمُخلفين قبل اَن يقْضِي تِلْكَ الْحَاجة يَعْنِي حَجَّة الْإِسْلَام وَمَا من عبد يدع الْمَشْي فِي حَاجَة اَخِيْه الْمُسْلِم قضيت اَوْ لم تقض إِلَّا ابْتُلِي بمعونة من يَاْثَم عَلَيْهِ وَلَا يُؤجر فِيْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضًا وَفِيْهِ نَكَارَة . يضن بالضاد الْمُعْجَمَة اى يبخل ويشح

❀❀ امام ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ' یا کنیز کوئی رقم اس کام میں خرچ کرتے ہیں' جو کام اللہ کو راضی کرتا ہو' جو بھی بندہ' یا کنیز اللہ کو راضی کرنے والے کسی کام میں رقم خرچ کرنے والے کام سے کنجوسی کرتے ہیں' تو وہ اس سے کئی گنا زیادہ رقم' اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ کر دیتے ہیں' اور جو بھی بندہ' حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے' تو وہ اس حاجت کو پوری کرنے سے پہلے ہی پیچھے والوں کو دیکھ لیتا ہے' اور جو بھی بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جانے کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ کام ہو' یا نہ ہو' تو وہ ایسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جس کے حوالے سے وہ گناہگار ہوتا ہے' اور اسے کوئی اجر نہیں ملتا''

یہ روایت اصبہانی نے ہی نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

لفظ ''یضن'' میں 'ض' کے ساتھ' اس سے مراد بخل اور کنجوسی کرنا ہے۔

1706 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَعْبَة لَهَا لِسَان وشفتان وَلَقَد اشتكت فَقَالَت يَا رب قل عوادي وَقل زواري فَأوحى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي خَالق بشرا خشعا سجدا يحنون اِلَيْكِ كَمَا تحن الْحَمَامَة اِلَى بيضها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خانہ کعبہ کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' اس نے شکایت کی اور عرض کی: اے میرے رب! میرے ہاں آنے والے اور میری زیارت کرنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی: میں ایسے انسانوں کو پیدا کروں گا' جو خشوع والے ہوں گے سجدہ کرنے والے ہوں گے' وہ تیری طرف یوں آئیں گے' جس طرح کبوتری اپنے انڈوں کی طرف جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1707 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن دَاوٗد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلٰھِی مَا لِعِبَادِكَ عَلَیْكَ اِذا ھم زاروك فِی بَیْتِك قَالَ لکل زائر حق علی المزور حَقًّا یَا دَاوٗد اِن لَھُمْ عَلَیَّ اَن أعافیھم فِی الدُّنیَا و أغفر لَھُمْ اِذا لقیتھم ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے معبود! تیرے بندوں کا تجھ پر کیا حق ہوگا؟ جب وہ تیرے گھر میں تیری زیارت کے لئے آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ملاقاتی کا میزبان پر حق ہوتا ہے' اے داؤد! ان لوگوں کا مجھ پر یہ حق ہوگا کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا کروں' اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوں' تو میں ان کی مغفرت کر دوں''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے ''اوسط'' میں میں نقل کی ہے۔

1708 - وَرُوِیَ عَن سھل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسْلِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ مُجَاھِدًا اَوْ حَاجا مھلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْھَا رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضا

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے احرام باندھ کر' یا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے' اور وہ شخص گناہوں سے نکل جاتا ہے''

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1709 - وروی ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کنت جَالِسا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجد منی فَاَتَاہُ رجل من الْاَنْصَار وَرجل من ثَقِیف فسلما ثُمَّ قَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جئنا نسألك فَقَالَ اِن شئتما أخبرتكما بِمَا جئتما تسألانی عَنْہُ فعلت وَاِن شئتما اَن أمسك وتسألانی فعلت فَقَالَا أخبرنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّقَفِیّ لِلْاَنْصَارِیّ سل فَقَالَ اَخبرنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ جئتنی تَسْأَلنِی عَن مخرجك من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام وَمَا لَك فِیْہِ وَعَنْ رکعتیك بعد الطّواف وَمَا لَك فِیْھِمَا وَعَنْ طوافك بَیْنَ الصَّفَا والمروۃ وَمَا لَك فِیْہِ وَعَنْ وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة وَمَا لَك فِیْہِ وَعَنْ رمیك الْجمار وَمَا لَك فِیْہِ وَعَنْ نحرك وَمَا لَك فِیْہِ مَعَ الْاِفَاضَة فَقَالَ وَالَّذِی بَعثك بِالْحَقِّ لعن ھٰذَا جئت اَسالك قَالَ فَاِنَّك اِذا خرجت من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام لَا تضع نَاقَتك خفا وَلَا ترفعه اِلَّا کتب اللّٰہ لَك بِہٖ حَسَنَة ومحا عَنْك خَطِیئَة وَأما رکعتاك بعد الطّواف کعتق رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِیل عَلَیْہِ السَّلَام وَأما طوافك بالصفا والمروۃ کعتق سبعین رَقَبَة وَأما وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة فَاِن اللّٰہ یهبط اِلٰی سَمَاء الدُّنْیَا فیباھی بکم الْمَلَائِکَة یَقُوْلُ عِبَادِیْ جاؤونی شعثا من کل فج عمیق یرجون جنتی فَلَو کَانَت ذنوبکم کعدد الرمل اَوْ کقطر الْمَطَر اَوْ کزبد الْبَحْر لغفرتھا أفیضوا عِبَادِیْ مغفورا لکم

وَلمن شفعتم لَهُ وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تكْفِير كَبِيرَة من الموبقات وَأما نحرك فمذخور لَك عِنْد رَبك وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة ويمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ بعد ذَلِك فَإنَّك تَطوف وَلَا ذَنب لَك يَأْتِي ملك حَتَّى يضع يَدَيْهِ بَين كتفيك فَيَقُول اعْمَل فِيمَا تسْتَقْبل فقد غفر لَك مَا مضى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِيَ هَذَا الحَدِيث من وُجُوه وَلَا نعلم لَهُ أحسن من هَذَا الطَّرِيق . قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهِي طَرِيق لَا بَأْس بهَا رواتها كلهم موثقون وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَيَأْتِي لَفظه فِي الْوُقُوف إِن شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں منیٰ کی مسجد میں' نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے سلام کیا' پھر ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو! تو میں تم دونوں کو اس بارے میں بتا دیتا ہوں کہ تم دونوں کس چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' تو میں ایسا کر لیتا ہوں' اور اگر تم چاہو تو میں رُک جاتا ہوں' تم مجھ سے سوال کر لو۔ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ارشاد فرما دیجئے' ثقفی نے انصاری سے کہا: تم سوال کرو! تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ تم میرے پاس اس لئے آئے ہو تاکہ تم اپنے گھر سے نکل کر بیت الحرام کی نیت سے روانہ ہونے کے بارے میں دریافت کرو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ اور طواف کے بعد کی دو رکعات کا کیا اجر ہوگا' اور تمہیں' ان دونوں کا کیا اجر و ثواب ہوگا' اور تم صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر و ثواب ملے گا' اور عرفہ کی شام تمہارے وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو کہ تمہیں' اس کا کتنا اجر و ثواب ملے گا اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اور اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا' اور قربانی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ نیز واپسی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث فرمایا ہے' میں اسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے بارے میں ہی حاضر ہوا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الحرام کی نیت کر کے اپنے گھر سے نکلتے ہو' تو تمہاری اونٹنی جو بھی قدم رکھتی ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور تم سے ایک خطا کو مٹا دیتا ہے' جہاں تک تمہارے طواف کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا جو تعلق ہے' تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے صفا و مروہ کے چکر لگانے کا سوال ہے' تو یہ ستر غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور تم لوگوں کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر' میری خدمت میں دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں' وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں' اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذرات جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو میں ان کی مغفرت کر دوں

گا اے میرے بندو! جب تم واپس جاؤ گے تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہو گی' اور اس شخص کی مغفرت بھی ہو چکی ہو گی' جس کی تم شفاعت کرو گے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جہاں تک تمہارا جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو تم جو بھی کنکری پھینکو گے اس میں سے ہر ایک کے عوض میں' ہلاک کرنے والا ایک کبیرہ گناہ ختم ہو جائے گا' اور جہاں تک تمہاری قربانی کرنے کا تعلق ہے' تو یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سنبھال کر رکھ لی جائے گی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جو بھی بال منڈوایا ہے' ہر ایک بال کے عوض میں تمہیں ایک نیکی ملے گی' اور اس کے عوض میں تمہاری ایک برائی کو مٹا دیا جائے گا' جہاں تک تمہارے اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم طواف کرو گے' تو تمہارا کوئی گناہ نہیں ہو گا' ایک فرشتہ آئے گا' وہ اپنے دونوں ہاتھ تمہارے کندھوں کے درمیان رکھے گا اور کہے گا:

''اب تم نئے سرے سے عمل شروع کرو! کیونکہ تمہارے گزشتہ گناہوں کی تو مغفرت ہو چکی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ حدیث کئی حوالوں سے منقول ہے' لیکن ہمارے علم کے مطابق اس کی اس سے زیادہ اچھی سند اور کوئی نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک ایسا واسطہ ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں امام ابن حبان نے بھی اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور اس روایت کے الفاظ ''وقوف'' سے متعلق باب میں آگے آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

1710 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت وَقَالَ فِيهِ فَإِن لَك من الْأجر إِذا أممت الْبَيْت الْعَتِيق أَلا ترفع قدما أَو تضعها أَنْت ودابتك إِلَّا كتبت لَك حَسَنَة وَرفعت لَك دَرَجَة وَأما وقوفك بِعَرَفَة فَإِن الله عز وَجل يَقُول لملائكته يَا ملائكتي مَا جَاءَ بعبادي قَالُوا جاؤوا يَلْتَمِسُونَ رضوانك وَالْجنَّة فَيَقُول الله عز وَجل فَإِنِّي أشهد نَفسِي وخلقي أَنِّي قد غفرت لَهُم وَلَو كَانَت ذنوبهم عدد أَيَّام الدَّهْر وَعدد رمل عالج وَأما رميك الْجمار قَالَ الله عز وَجل (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِي لَهُم من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوا يعْملُونَ) السجدة 17 وَأما حلقك رَأسك فَإِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الأَرْض إِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ إِذا ودعت فَإنَّك تخرج من ذنوبك كَيَوْم وَلدتك أمك

وَرَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ أنس بن مَالك نَحوه إِلَّا أَنه قَالَ فِيهِ: وَأما وقوفك بِعَرَفَات فَإِن الله تَعَالَى يطلع على أهل عَرَفَات فَيَقُول عِبَادِي أَتَوْنِي شعثا غبرا أَتَوْنِي من كل فج عميق فيباهي بهم الْمَلَائِكَة فَلَو كَانَ عَلَيْك من الذُّنُوب مثل رمل عالج ونجوم السَّمَاء وقطر الْبَحْر والمطر غفر الله لَك وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مدخور لَك عِنْد رَبك أحوج مَا تكون إِلَيْهِ وَأما حلقك رَأسك فَإِن لَك بِكُل شَعْرَة تقع مِنْك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ فَإنَّك تصدر وَأَنت من ذنوبك كهيئة يَوْم وَلدتك أمك

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

''جب تم ''بیت عتیق'' کے ارادے سے نکلو گے' تو تمہیں' اس کا یہ اجر ملے گا کہ تم جو بھی قدم اٹھاؤ گے' یا رکھو گے' تم اٹھاؤ' یا تمہارا جانور اٹھائے' تو تمہارے نامہ اعمال میں' ایک نیکی نوٹ کی جائے گی' اور تمہارا ایک درجہ بلند کیا جائے گا' اور جہاں تک تمہارا عرفہ میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے کیوں آئے ہیں' وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری رضامندی اور جنت کی تلاش میں آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں ان کی مغفرت کر دی ہے' خواہ ان کے گناہ' زمانے کے دنوں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں کی تعداد میں ہوں' جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھتا گیا ہے یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''

جہاں تک تمہارے سر منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارے بالوں میں سے' جو بھی بال زمین پر گرتا ہے' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' یعنی طواف وداع کا تعلق ہے' تو تم گناہوں سے یوں نکل جاؤ گے' جیسے اُس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جہاں تک تمہارے عرفات میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ' اہل عرفات کی طرف دیکھ کر یہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں' یہ دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے کہ اگر تمہارے اتنے گناہ ہوں' جو ریت کے ذروں جتنے ہوں' اور آسمان کے ستاروں جتنے ہوں' اور سمندر کے قطروں جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے گا' یہاں تک تمہارے کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ چیز تمہارے پروردگار کی راہ میں تمہارے لئے سنبھال کر رکھ لی جائے گی' اور اس وقت کام آئے گی' جب تمہیں' اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال گرے گا' وہ قیامت کے دن نور ہوگا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم اس سے فارغ ہو گے' تو تم اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو گے' جیسے اس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''۔

1711 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْحَاج اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْمُعْتَمِر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج غَازِيا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْغَازِی اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج کرنے کے لئے نکلے اور راستے میں فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا'

اور جو شخص عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب نصیب ہوگا' جو شخص جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک جنگ میں حصہ لینے کا اجر و ثواب ملے گا"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1712 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ هٰذَا الْوَجه لحج اَوْ عمْرَة فَمَاتَ فِيْهِ لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب وَقِيْلَ لَهُ ادخل الْجنَّة قَالَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله يباهي بالطائفين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص حج یا عمرہ کرنے کے لئے' اس طرف نکلے' اور راستے میں انتقال کر جائے' تو اس سے حساب نہیں لیا جائے گا' اور اسے (حساب کے لئے) پیش بھی نہیں کیا جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!"

سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ طواف کرنے والے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام دارقطنی' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1713 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْبَيْت دعامة من دعائم الْاِسْلَام فَمَنْ حج الْبَيْت اَوْ اعْتَمر فَهُوَ ضَامِن على الله فَاِن مَاتَ أدخلهُ الْجَنَّة وَاِن رده اِلٰى اَهله رده بِاَجر وغنيمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ . الدعامة بِكَسْر الدَّال هِیَ عَمُود الْبَيْت والخباء

❀❀ حضرت جابر ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یہ گھر (یعنی بیت اللہ) اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے' جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے' یا عمرہ کرتا ہے' تو اللہ کے ذمہ یہ لازم ہے کہ جب وہ مر جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے' اور اگر اسے واپس' اس کے گھر والوں کی طرف لوٹائے' تو اسے اجر اور غنیمت کے ہمراہ لوٹائے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ "الدعامۃ" میں 'د' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد گھر اور خیمے کا ستون ہے۔

1714 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِیْ طَرِيْق مَكَّة ذَاهِبًا اَوْ رَاجعا لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب اَوْ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص (حج یا عمرے کے لئے) جاتے ہوئے' یا واپس آتے ہوئے' مکہ کے راستے میں انتقال کر جائے' اُسے (قیامت کے دن حساب کے لئے) پیش نہیں کیا جائے گا' اور نہ ہی اُس سے حساب لیا جائے گا (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1715 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ بَيْنا رجل وَاقِف مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقع عَن رَاحِلَته فاقصعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر وكفنوه بثوبيه وَلَا تخمروا رَأسه وَلَا تحنطوه فَإِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّابْن خُزَيْمَة

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُمْ: اَن رجلا كَانَ مَعَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوقصته نَاقَته وَهُوَ محرم فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر وكفنوه فِىْ ثوبيه وَلَا تمسوه بِطيب وَلَا تخمروا رَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھا' وہ اپنی سواری سے گرا' اوراس کی گردن ٹوٹ گئی (اوروہ انتقال کرگیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اوراسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دینا' اس کے سر کو نہ ڈھانپنا' اس کوخوشبو نہ لگانا' کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اورامام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' ان حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' اس کی اونٹنی نے اسے گرادیا' وہ احرام باندھے ہوئے تھا' اوراس شخص کا انتقال ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو' اسے خوشبو نہ لگانا اوراس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا''۔

1716 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم فَأمرهمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يغسلوه بِمَاء وَسدر وَاَن يكشفوا وَجهه حسبته قَالَ وَرَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث وَهُوَ يهل

حديث1715: صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن في ثوبين - حديث:1218 صحيح مسلم - كتاب الحج' باب ما يفعل بالمحرم إذا مات - حديث:2167 مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب صفة الكفن إذا مات المحرم وغسله وحظر تخمير وجهه ورأسه - حديث: 2483 صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " ألبسوه ثوبين' حديث:4022 سنن الدارمي - من كتاب المناسك' باب في المحرم إذا مات ما يصنع به - حديث:1843 سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب المحرم يموت - حديث:3082 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' تخمير المحرم وجهه ورأسه - حديث:2678 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج' في المحرم يموت يغطى رأسه - حديث:17472 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' المواقيت - تخمير المحرم وجهه ورأسه' حديث:3570 سنن الدارقطني - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث:2423 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب غسل الميت - باب المحرم يموت' حديث:6258 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:1798 مسند الشافعي - ومن كتاب الجنائز والحدود' حديث:1521 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد بن جبير' حديث:2734 مسند الحميدي - أحاديث ابن عباس رضي الله عنه التي قال فيها سمعت رسول' حديث: 452 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2417 المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم' حديث:214 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث:4438 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12030

وقصته نَاقَته مَعْنَاهُ رمته نَاقَته فكسرت عُنُقه وَكَذٰلِكَ فاقصعته

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے غسل دیں اور اس کا چہرہ کھلا رکھیں''

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے سر کو بھی کھلا رکھو کیونکہ جب (قیامت کے دن) یہ زندہ ہوگا' تو تلبیہ پڑھ رہا ہوگا''۔

متن کے الفاظ ''وقصتہ ناقتہ'' کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا' تو اس کی گردن ٹوٹ گئی لفظ ''فاقصتہ'' کا بھی یہی مطلب ہے۔

1- التَّرْغِيب فِي النَّفَقَة فِي الْحَج وَالْعمْرَة وَمَا جَاءَ فِيمَن أنْفق فِيهِمَا من مَال حرَام

باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جو شخص حرام مال میں سے ان دونوں پر خرچ کرتا ہے' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1717 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ عمرتها اِن لَك من الْأجر على قدر نصبك ونفقتك . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها: اِنَّمَا اجرك فِيْ عمرتك على قدر نَفَقَتك . النصب هُوَ التَّعَب وزنا وَمعنى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرے کے بارے میں' اُن سے یہ فرمایا تھا:

''تمہیں اس کا اتنا ہی اجر ملے گا' جتنی تم نے مشقت برداشت کی ہوگی' اور جتنا خرچ کیا ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی نقل کردہ ایک اور روایت' جس کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمہارے عمرے کے بارے میں' تمہارا اجر' تمہارے خرچ کے حساب سے ہوگا''

لفظ ''نصب'' وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ 'تعب' (مشقت) کے معنی میں ہے۔

1718 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة فِي الْحَج كَالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه بسبع مائة ضعف . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حج پر خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو سات سو گنا ہو''

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

1719 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةَ فِي الْحَجِ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الدِّرْهَم بِسبع مائة

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''حج میں خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو ایک درہم' سات سو کے برابر ہوگا''۔

1720 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحجَّاج والعمار وَفد الله اِن سَاَلُوْا اُعْطُوْا وَاِن دعوا اُجيبُوا وَاِن اَنفقُوْا أخلف لَهُمْ وَالَّذِيْ نفس اَبِيْ الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ مَا كبر مكبر على نشز وَلَا اَهَلَّ مهل على شرف من الْاَشْرَاف اِلَّا اَهَلَّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكبر حَتّٰى يَنْقَطِع مِنْهُ مُنْقَطع التُّرَاب-رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

النشز بِفَتْح النُّوْن وَاِسْكَان الشين الْمُعْجَمَة وبالزاى هُوَ الْمَكَان الْمُرْتَفع

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اگر وہ مانگیں تو انہیں عطا کیا جاتا ہے' اگر وہ دعا کریں' تو وہ قبول ہوتی ہے' اگر وہ خرچ کریں' تو انہیں' اس کا بدلہ ملتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' ابوالقاسم کی جان ہے' جب بھی تکبیر کہنے والا کسی ٹیلے پر تکبیر کہتا ہے' یا تلبیہ پڑھنے والا کسی اونچی چیز پر تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے سامنے والی چیزیں تلبیہ پڑھتی ہیں' اور تکبیر کہتی ہیں' جتنی دور تک' جہاں تک مٹی ہوتی ہے''
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔
لفظ ''نشز'' میں 'ن' پر زبر ہے' اور 'ش' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد بلند جگہ ہے۔

1721 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد الله عَزَّ وَجَلَّ يعطيهم مَا سَاَلُوْا ويستجيب لَهُمْ مَا دعوا ويخلف عَلَيْهِمْ مَا اَنفقُوا الدِّرْهَم ألف ألف-رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' وہ جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کرتا ہے' اور وہ جو دعا کرتے ہیں' ان کی وہ دعا قبول کرتا ہے' اور جو درہم' انہوں نے خرچ کیے ہوئے ہوتے ہیں' ان کا ہزار' ہزار گنا مزید انہیں عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1722 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ مَا أمعر حَاج قطّ-قيل لجَابِر مَا الإمعار قَالَ مَا افْتقر ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار وَرِجَاله رجال الصَّحِيح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: ''حاجی کبھی فقیر نہیں ہوتا''
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: (متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''امعار'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ کبھی غریب نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1723 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا خرج الْحَاج حَاجا بِنَفَقَة طيبَة وَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لبيك ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ زادك حَلَال وراحلتك حَلَال وحجك مبرور غير مأزور وَاِذا خرج بِالنَّفَقَةِ الخبيثة فَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَا لَبَّيْكَ وَلَا سعديك زادك حرَام ونفقتك حرَام وحجك مأزور غير مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ أسلم مولى عمر بن الْخطاب مُرْسلا مُخْتَصرا الغرز بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا زَاي هُوَ ركاب من جلد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حاجی حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرتا ہے تو جب وہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو آسمان سے ایک منادی پکار کر اسے کہتا ہے: تم حاضر بھی ہو اور تمہیں سعادت بھی نصیب ہوگی تمہارا زادِ سفر حلال ہے تمہاری سواری حلال ہے تمہارا حج مقبول ہے جس میں کوئی گناہ نہیں ہے اور جب کوئی حاجی حرام مال لے کر نکلتا ہے تو جیسے ہی اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے اور لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اُسے پکار کر کہتا ہے: نہ تمہاری حاضری قبول ہے اور نہ تمہیں سعادت نصیب ہوگی تمہارا زادِ سفر حرام ہے تمہارا خرچ حرام ہے تمہارا حج گناہ والا ہے اس میں نیکی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ اصبہانی نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے ''مرسل'' اور ''مختصر'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

لفظ ''غرز'' میں 'غ' پر زبر ہے 'ر' ساکن ہے اس کے بعد 'ز' ہے اس سے مراد چمڑے کی بنی ہوئی رکاب ہے۔

2 - اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعُمْرَةِ فِیْ رَمَضَان

باب: رمضان میں عمرہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1724 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج فَقَالَت امْرَاَة لزَوجهَا أحججني مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججني على جملك فلَان قَالَ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاَتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن امْرَاَتي تقْرَا عَلَيْك السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَاِنَّهَا سَاَلَتنِي الْحَج مَعَك فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججني على جملك فلَان فَقُلْتُ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أما اِنَّك لَو أحججتها عَلَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَاِنَّهَا اَمرتنِي اَن اَساَلك مَا يعدل حجَّة مَعَك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرئها السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته وَاَخْبرهَا اَنَّهَا تعدل حجَّة معي عمْرَة فِيْ رَمَضَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا بالقصة وَاللَّفْظ لاَبِيْ دَاوُد وَآخِره عِنْدهمَا سَوَاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا' تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: تم بھی مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرواؤ! اس نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' اس عورت نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کے لئے بھجوا دو! اس نے کہا: وہ اللہ کی راہ میں مخصوص کیا گیا ہے' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی نے آپ کو سلام عرض کیا ہے' اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی ہے' کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے' تو میں نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' تو اس نے کہا: تم مجھے فلاں اونٹ پر مجھے حج کے لئے بھجوا دو! میں نے کہا: وہ تو اللہ کی راہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس عورت کو اس اونٹ پر حج کروا دیتے ہو' تو یہ بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوگا' اس شخص نے کہا: اس خاتون نے مجھ سے کہا ہے: میں آپ سے دریافت کروں' کون سی چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو سلام کہنا' اور اسے یہ بتانا کہ رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے پورا واقعہ نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' تاہم اس کا آخری حصہ' ان دونوں کے نزدیک ایک جیسا ہے۔

1725 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا: "عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَان تعدل حَجَّة"

وَمُسْلِمٍ وَّلَفظِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لامْرَاَة من الْاَنْصَار يُقَال لَهَا أم سِنَان مَا مَنعك اَن تحجي مَعنا قَالَت لم يكن لنا اِلَّا ناضحان فحج اَبُوْ وَلَدهَا وَابنهَا على نَاضِح وَترك لنا ناضحا ننضح عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَان فاعتمري فَاِن عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: تعدل حجَّة اَوْ حجَّة معي

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے"

یہ روایت امام مسلم نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جس کا نام 'ام سنان' تھا' اس سے دریافت کیا' کیا وجہ ہے؟ تم ہمارے ساتھ حج کے لئے کیوں نہیں جارہی ہو؟ اس نے عرض کی: ہمارے پاس صرف دو اونٹ ہیں' اس کے بچوں کا باپ' اور اس عورت کا ایک بیٹا' ایک اونٹ پر حج کے لئے جارہے ہیں' اور ہمارے لئے دوسرا' اونٹ چھوڑ کر جارہے ہیں' جو ہم اپنے استعمال میں لائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان آئے گا' تو تم عمرہ کرلینا' رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے"

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "حج کرنے کے برابر ہے" (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) "میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"۔

1726 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَت أم سليم اِلَى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت حج اَبُو طَلْحَة وَابْنه وتر كاني فَقَالَ يَا أم سليم عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة معي . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے صاحب زادے حج کے لئے چلے گئے ہیں اور مجھے چھوڑ گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمِ سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1727 - وَعَنْ أم معقل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما حج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة الْوَدَاع وَكَانَ لنا جمل فَجعله اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْلِ الله قَالَت وأصابنا مرض وَهلك اَبُوْ معقل قَالَت فَلَمَّا قفل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حجه فَقَالَ يَا أم معقل مَا مَنعك اَن تخرجي مَعنا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد تهيأنا فَهلك اَبُوْ معقل وَكَانَ لنا جمل هُوَ الَّذِيْ نحج عَلَيْهِ فاوصى بِه اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْل الله قَالَ فَهلا خرجت عَلَيْهِ فَإِن الْحَج فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَاَما اِذْ فاتتك هٰذِهِ الْحجَّة فاعتمري فِيْ رَمَضَان فَاِنَّهَا كحجة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِرمِذِيّ مُخْتَصرًا عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة . وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ: اِن الْحَج وَالْعُمْرَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة اَوْ تجزي حجَّة

سیدہ اُمِ معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے لے جانے لگے' تو ہمارا ایک اونٹ تھا' جسے حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہمیں بیماری لاحق ہوئی' تو حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کر کے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمِ معقل! تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں گئی تھی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ارادہ تو کیا تھا' لیکن حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' ہمارا ایک ہی اونٹ تھا' یہی وہ اونٹ تھا جس پر ہم نے حج کے لئے جانا تھا' اور حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کر دی کہ یہ اللہ کی راہ میں وقف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نہیں گئیں؟ کیونکہ حج بھی' اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' اب تمہارا یہ حج تو رہ گیا ہے' تم رمضان میں عمرہ کر لینا' وہ بھی حج کی مانند ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رمضان میں' عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''

• امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک حج اور عمرہ بھی' اللہ کی راہ میں ہوتے ہیں' اور رمضان عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے'' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''حج کی جگہ کفایت کر جاتا ہے''۔

1728 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لاَبِيْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَة قد كبرت وسقمت

فَهَلْ من عمل يَجْزِى عنى من حجتى --قَالَ عمْرَة فِى رَمَضَان تعدل حجَّة . قفل محركة اى رَجَعَ من سَفره

❀❀ امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے' اس خاتون سے ایک روایت یہ منقول ہے:

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی خاتون ہوں' جس کی عمر زیادہ ہو چکی ہے' اور میں بیمار بھی ہوں' تو کیا کوئی ایسا عمل ہے؟ جو میرے لئے' اس حج کی جگہ کفایت کر جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔

لفظ ''قفل'' میں' تینوں الفاظ پر حرکت ہے' یعنی جب آپ ﷺ سفر سے واپس آئے۔

1729 - وَعَنْ اَبِىْ معقل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان تعدل حجَّة . رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1730 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر فِىْ حَدِيْث طَوِيل بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِىْ طليق انه قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يعدل الْحَج مَعَك قَالَ عمْرَة فِىْ رَمَضَان

قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْ طليق هُوَ اَوْ معقل وَكَذٰلِكَ زَوجته أم معقل تكنى أم طليق اَيْضًا ذكره ابْن عبد الْبر النمرى

❀❀ امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں طویل حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ' حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ' یا حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' اُن کی زوجہ ''ام معقل'' ہیں' اور ان کی کنیت ''ام طلیق'' ہے' یہ بات ''ابن عبدالبرنمری'' نے ذکر کی ہے

3 - التَّرْغِيب فِى التَّوَاضُع فِى الْحَج والتبذل وَلبس الدون من الثِّيَاب اقْتِدَاءً بالأنبياء عَلَيْهِم الصَّلَاة وَالسَّلَام

انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے' حج کے دوران تواضع اختیار کرنے (اور) عام سا لباس پہننے سے متعلق ترغیبی روایات

1731 - رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رَحل رث وقطيفة خلقَة تَسَاوِى اَرْبَعَة دَرَاهِمْ اَوْ لَا تَسَاوِى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حجَّة لَا رِيَاء فِيهَا وَلَا سمعة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الشَّمَائِل وَابْنُ مَاجَةَ والاصبهاني إِلَّا أَنه قَالَ لَا تَسَاوِي أَرْبَعَة دَرَاهِمْ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من حَدِيث ابْن عَبَّاس . القطيفة كسَاء لَهُ خمل

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے پالان پر سفر کرکے حج کیا تھا' جو عام سا تھا' اور ایک ایسی چادر جو پرانی تھی' جس کی قیمت چار درہم' یا اس کے برابر بھی نہیں ہوگی' پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! یہ ایسا حج ہو' جس میں کوئی ریاکاری اور شہرت نہ ہو"

یہ روایت امام ترمذی نے "شمائل" میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کی قیمت چار درہم کے برابر بھی نہیں تھی"

امام طبرانی نے' یہ روایت معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "قطیفة" کا مطلب' وہ چادر ہے' جس کا کپڑا روئیں والا ہو۔

1732 - وَعَنْ ثُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج أنس على رَحل وَلَمْ يكن شحيحا وَحدث أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حج على رَحل وَكَانَت زاملته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' وہ کنجوس نہیں تھے' لیکن انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' اور (جس اونٹنی پر سفر کیا تھا) وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامان والی اونٹنی تھی۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

1733 - وَعَنْ قدامَة بن عبد اللّٰه وَهُوَ ابْن عمار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَة يَوْم النَّحر على نَاقَة صهباء لَا ضرب وَلَا طرد وَلَا إِلَيْك إِلَيْك

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَغَيره

❀❀ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن اپنی اونٹنی "صہباء" پر بیٹھ کر' جمرہ کو کنکریاں مار رہے تھے' اور وہاں کوئی مار پیٹ اور "ہٹو بچو" نہیں ہو رہی تھی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

1734 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْن مَكَّة وَالْمَدِينَة فمررنا بواد فَقَالَ أَي وَاد هٰذَا قَالُوْا وَادي الْأَزْرَق قَالَ كَأَنِّي أنظر إِلَى مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر من طول شعره شَيْئًا لَا يحفظه دَاوُد وَاضِعا إِصبعه فِي أُذُنه لَهُ جؤار إِلَى اللّٰه بِالتَّلْبِيَةِ مارا بِهٰذَا الْوَادي قَالَ ثُمَّ سرنا حَتّٰى أَتَيْنَا على ثنية فَقَالَ أَي ثنية هٰذِهِ قَالُوْا ثنية هرشي أَوْ لفت قَالَ كَأَنِّي أنظر إِلَى يُونُس صَلَّى اللّٰهُ

حدیث 1732: صحیح البخاری - کتاب الحج' باب الحج علی الرحل - حدیث: 1455 صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب مقدمات الحج - ذکر إباحة الحج للرجل علی الرحال وإن کان موسرا بغیرها' حدیث:3814 السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الحج' باب من اختار الرکوب لما فیہ من زیادة النفقة والإجمام للدعاء - حدیث:8125

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على نَاقَة حَمْرَاء عَلَيْهِ جُبَّة صوف وخطام نَاقَته خلبة مارا بِهٰذَا الْوَادي ملبيا
رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہمارا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بالوں کی لمبائی کی کوئی بات ذکر کی' جو داؤد نامی راوی کو الفاظ یاد نہیں رہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) انہوں نے اپنی انگلی اپنے کان میں رکھی ہوئی تھی' اور وہ تلبیہ کے ذریعے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے تھے' راوی کہتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ''ہرشیٰ'' یا ''لفت'' نامی گھاٹی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا' اس وقت بھی' حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے' اور ان کی اونٹنی کی لگام انگور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان دونوں حضرات کے نقل کردہ ہیں۔

1735 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى على وَادي الْاَزْرَق فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا وَادي الْاَزْرَق فَقَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام مهبطا لَهُ جؤار اِلَى اللّٰه بِالتَّكْبِيْرِ ثُمَّ اَتَى على ثنية فَقَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى يُوْنُس عَلَيْهِ السَّلَام على نَاقَة حَمْرَاء جعدة خطامها لِيف وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلَيهِ جُبَّة صوف ۔ هرشى بِفَتْح الْهَاء وَسُكُوْن الرَّاء بعدهمَا شين مُعْجمَة مَقْصُوْرَة ثنية قريب الْجحْفَة ۔ ولفت بِكَسْر اللَّام وَفتحهَا اَيْضًا هُوَ ثنية جبل قديد بَيْن مَكَّة وَالْمَدِيْنَة
والخلبة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن اللَّام هِيَ اللِّيف كَمَا جَاءَ مُفَسّرًا فِي الحَدِيْث

یہ روایت امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''وادی ازرق'' تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ یہاں سے نیچے اتر رہے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تکبیر کے ذریعے گریہ وزاری کر رہے ہیں' پھر آپ ایک گھاٹی پر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر تشریف فرما ہیں' جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں' اور انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے۔

لفظ ''ھرشی'' میں 'ہ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ش' ہے' اس کے بعد 'ا' مقصورہ ہے' جو ایک گھاٹی ہے' جو ''جحفہ'' کے قریب ہے
لفظ ''لفت'' اس میں 'ل' پر زیر ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' یہ ''جبل قدید'' کی ایک گھاٹی ہے' جو مکہ اور مدینہ کے

رمضان ہے۔

لفظ" خلبة" میں 'خ' پر پیش ہے اور 'ل' ساکن ہے اس سے مراد تے ہیں جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

1736 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى فِيْ مَسْجِد الخيف سَبْعُوْنَ نبيا مِنهُم مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ انظر اِلَيْهِ وَعَلَيهِ عباء تان قطوانيتان وَهُوَ محرم على بعير من ابل شنوءة مَخطُوم بِخطَام لِيف لَهُ ضفيرتان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

قطوان بِفَتْح الْقَاف والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا مَوْضِع بِالْكُوفَةِ تنْسب اِلَيْهِ العبى والأكسية

❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مسجد 'خیف' میں ستر انبیاء نے نماز ادا کی ہے جن میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں گویا میں آج بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے دو قطوانی عبائیں پہنی ہوئی ہیں احرام باندھا ہوا ہے اور اونٹ پر سوار ہیں وہ شنوءہ قبیلے کے اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام چھوں سے بنی ہوئی تھی اور ان کی دو مینڈھیاں تھیں (یعنی دونوں طرف بال آ رہے تھے)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے۔

"قطوان" میں 'ق' اور 'ط' دونوں پر زبر کے ساتھ ہے یہ کوفہ میں موجود ایک جگہ کا نام ہے عباء اور چادر کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔

1737 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لما مر رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوادی عسفان حِيْن حج قَالَ يَا اَبَا بكر اَی وَاد هٰذَا قَالَ وَادی عسفان قَالَ لقد مر بِهِ هود وَصَالح على بكرات خطمها الليف أزرهم العباء وأرديتهم النمار يحجون الْبَيْت الْعَتِيق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَلَا بَاْس بحديثهما فِي المتابعات وَقد احْتج بهما ابْن خُزَيْمَة وَغَيره

عسفان بِضَم الْعين وَسُكُون السِّين الْمُهْملَتَيْنِ مَوْضِع على مرحلتين من مَكَّة والبكرات جمع بكرَة بِسُكُون الْكَاف وَهِي الْفتية من الْاِبِل والنمرات بِكَسْر الْمِيم جمع نمرة وَهِي كسَاء مخطط

❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر حج پر جاتے ہوئے وادی "عسفان" سے ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وادی عسفان ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام ایسی اونٹیوں پر (سوار ہو کر) گزرے تھے جن کی لگامیں چھوں سے بنی ہوئی تھیں ان حضرات کے تہبند عبا تھے اور اوپر اوڑھنے والی چادریں چمڑے کی تھیں وہ بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے جا رہے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے زمعہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن بہرام کے

حوالے سے نقل کیا ہے اور متابعات کے بارے میں ان دونوں حضرات کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے ان دونوں سے استدلال کیا ہے

عسفان میں 'ع' پر پیش ہے اور 'س' ساکن ہے یہ مکہ مکرمہ سے دو مرحلے کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

لفظ "بکرات" لفظ "بکرۃ" کی جمع ہے جس میں 'ک' ساکن ہے اس سے مراد جوان اونٹ ہے

لفظ "نمرات" میں 'م' پر زیر ہے یہ "نمرۃ" کی جمع ہے اس سے مراد کشیدہ کاری والی چادر ہے۔

1738 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حج مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام على ثَوْر اَحْمَر عَلَيْهِ عباء ة قطوانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِي سليم وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرخ جانور پر سوار ہو کر حج کیا تھا انہوں نے قطوانی عباء پہنی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1739 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد مر بِالرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبيا فيهم نَبِيّ اللّٰهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام حُفَاة عَلَيْهِمُ العباء يؤمُّونَ بَيت اللّٰه الْعَتِيق . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَا بَأس بِاِسْنَادِهِ فِي المتابعات وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى اَيْضًا من حَدِيْثِ أنس بن مَالك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"روحاء" کے مقام سے ستر انبیاء گزرے ہیں جن میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے یہ سب برہنہ پاؤں تھے اور انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی اور وہ بیت اللہ العتیق کی طرف جا رہے تھے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1740 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَى مُوسَى بن عمرَان عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ هٰذَا الْوَادي محرما بَيْن قطوانيتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو اس وادی سے دو قطوانی چادروں میں احرام باندھ کر گزر رہے ہیں"

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْحَاج قَالَ

الشعث التفل قَالَ فَأى الْحَج أفضل قَالَ العج والثج قَالَ وَمَا السَّبِيْل قَالَ الزَّاد والرحالة
رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ حسن وَعند التِّرْمِذِيّ عَنهُ: جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوجب الْحَج قَالَ الزَّاد وَالرَّاحِلَة - وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: حاجی کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور جس نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو اس نے دریافت کیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کے جانور کو قربان کیا جائے اس نے دریافت کیا: ''سبیل'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز حج کو لازم کرتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1742 - وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ ابْن عمر وَأما وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة فَإِن اللّٰه يهْبط إِلَى سَمَاء الدُّنْيَا فيباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ عِبَادِيْ جاؤوني شعثا من كل فج عميق يرجون جنتي فَلَو كَانَت ذنوبكم كعدد الرمل أَو كقطر الْمَطَر أَو كزبد الْبَحْر لغفرتها أفيضوا عِبَادِيْ مغفورا لكم وَلمن شفعتم لَهُ......الحَدِيْث

❀❀ اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے میری بارگاہ میں پراگندہ حال دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں جتنے ہوں یا بارش کے قطروں جتنے ہوں یا سمندر کے جھاگ جتنے ہوں تو میں ان کی مغفرت کردوں گا اے میرے بندو! تم ایسی حالت میں واپس جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے اور اس کی بھی مغفرت ہو چکی ہے جس کی تم نے سفارش کی ہو''......الحدیث۔

1743 - وَفِيْ رِوَايَةِ ابْن حبَان قَالَ: فَإِذَا وقف بِعَرَفَة فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ينزل إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا اشهدوا أَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَإِن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج......الحَدِيْث

الشعث بِكَسْر الْعين هُوَ الْبعيد الْعَهْد بتسريح شعره وغسله والتفل بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْفَاء هُوَ الَّذِيْ ترك الطّيب والتنظيف حَتَّى تغيّرت رَائِحَته والعج بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْديد الْجِيم هُوَ رفع الصَّوْت بِالتَّلْبِيَةِ وَقيل بِالتَّكْبِيْرِ والثج بِالْمُثَلَّثَةِ هُوَ نحر الْبدن

❀❀ امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب آدمی عرفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کر کے (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال' غبار آلود ہیں' تم گواہ ہو جاؤ! میں نے ان لوگوں کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے' اگرچہ وہ آسمان (یعنی بارش کے) قطروں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں جتنے ہوں'' ..... الحدیث۔

لفظ ''الشعث'' میں 'ع' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد بالوں کو سنوارنے اور دھونے سے دور ہونا ہے۔

لفظ ''تفل'' میں 'ت' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ف' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد خوشبو اور پاکیزگی کو ترک کرنا ہے' یہاں تک کہ آدمی کی بو تبدیل ہو جائے۔

لفظ ''العج'' میں 'ع' پر 'زبر' ہے اور 'ج' پر شد ہے' اس سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے اور ایک قول کے مطابق تکبیر کہتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے' لفظ ''الثج'' سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا ہے۔

1744 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يباهی بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ مَلَائِكَةَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ هٰؤُلَاءِ جاؤونی شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِی صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَسَيَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْعِ فِی الْوُقُوْف اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہو کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور عنقریب اس نوعیت سے متعلق چند احادیث ''وقوف'' سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِيْب فِی الْاِحْرَام والتلبية وَرفع الصَّوْت بهَا

احرام' تلبیہ' اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنے' سے متعلق ترغیبی روایات

1745 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تابعوا بَيْنَ الْحَج وَالْعُمْرَة فَاِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِی الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجنَّة وَمَا من مُؤْمِن يظل يَوْمه محرما اِلَّا غَابَتْ الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح وَلَيْسَ فِی بعض نسخ التِّرْمِذِیّ وَمَا من مُؤْمِن اِلٰى آخِره وَكَذَا هُوَ فِی النَّسَائِیّ وصحيح ابْن خُزَيْمَة بِدُوْنِ الزِّيَادَة

وَزَاد رزين فِيْهِ: وَمَا من مُؤْمِن يُلَبِّی لله بِالْحَجِّ اِلَّا شهد لَهُ مَا على يَمِيْنه وشماله اِلٰى مُنْقَطع الْاَرْض وَلَمْ

از هذه الزِّيَادَة فِي شَيْءٍ من نسخ التِّرمِذِيّ وَلَا النَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یکے بعد دیگرے حج اور عمرہ کرو! کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے' اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے' جو بھی مومن سارا دن احرام کی حالت میں رہتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے' ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو بھی مومن''۔ اس کے بعد سے لے کر' آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں' سنن نسائی میں بھی یہ روایت اسی طرح ہے' اور صحیح ابن خزیمہ میں اس اضافہ کے بغیر ہے۔

رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو بھی مومن شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کا تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں' جہاں تک زمین ہے' ہر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی''۔

مصنف (حافظ عبدالعظیم) کہتے ہیں: میں نے ترمذی یا نسائی کے کسی بھی نسخے میں' یہ اضافی کلمات نہیں دیکھے ہیں۔

1746 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ملب يُلَبِّي إِلَّا لبى مَا عَن يَمِينه وشماله من حجر أَوْ شجر أَوْ مدر حَتَّى تَنْقَطِع الْأَرْض من هَاهُنَا وَهَاهُنَا عَن يَمِينه وشماله. رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ أبي حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه عَن عُبَيْدَة يَعْنِي ابْن حميد حَدثنِي عمَارَة بن غزيَّة عَنْ أبي حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف جہاں تک زمین ہے' وہاں تک موجود تمام پتھر' درخت اور مٹی کے ڈھیلے' یہاں سے لے کر وہاں تک' دائیں طرف اور بائیں طرف' تلبیہ کہتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے اسماعیل بن عیاش کی' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبیدہ بن حمید کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1747 - وَعَنْ خَلاد بن السَّائِب عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرَائِيل فَأمرنِي أَن آمُر أَصْحَابِي أَن يرفعوا أَصْوَاتهم بالإهلال والتلبية

رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَزَاد ابْن مَاجَه فَاِنَّهَا شعار الْحج

❀❀ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبریل میرے پاس آئے اورانہوں نے مجھ سے کہا: میں اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بے شک یہ (یعنی بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) حج کا شعار ہے''۔

1748 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مر اَصْحَابك فَلْيَرْفَعُوْا اَصْوَاتهم بِالتَّلْبِيَةِ فَاِنَّهَا من شعار الْحج

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبریل میرے پاس آئے اور بولے: آپ اپنے اصحاب کو یہ حکم دیں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں' کیونکہ یہ حج کا شعار ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1749 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَهَلَّ مهل قطّ وَلَا كبر مكبر قطّ اِلَّا بشر قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْجنَّة قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادَيْنِ رجال الصَّحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَهَلَّ مهل قطّ اِلَّا آبت الشَّمْس بذنوبه

اَهَلَّ الْملبي اِذا رفع صَوْته بِالتَّلْبِيَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی تلبیہ پڑھنے والا' تلبیہ پڑھتا ہے' یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے' تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا جنت کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''۔

''اہل الملبی'' کا مطلب ہے' بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا۔

1750 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَی الْاَعْمَال افضل قَالَ العج والثج . رَوَاهُ ابْـن مَاجَـه وَالتِّـرْمِـذِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ کلهم من رِوَایَة مُحَمَّد بن الْمُنْکدر عَن عبد الرَّحْمٰن بن یَرْبُوع وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لم یسمع مُحَمَّد من عبد الرَّحْمٰن

وَرَوَاهُ الْـحَاکِم وَصَححهُ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ مَا بر الْحَج قَالَ العج والثج قَالَ وَکِیع یَعْنِیْ بالعج العجیج بِالتَّلْبِیَةِ والثج نحر الْبدن وَتقدم

❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عج (بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) اور ثج (یعنی جانور ذبح کرنا)''

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یربوع کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن منکدر نے عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بزار نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے دریافت کیا: حج کی نیکی کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عج اور ثج۔

وکیع نامی راوی کہتے ہیں: ''عج'' سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے اور ''ثج'' سے مراد جانور قربان کرنا ہے یہ بات اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1751 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من محرم یُضحی لله یَوْمه یُلَبِّی حَتّٰی تغیب الشَّمْس اِلَّا غَابَتْ بذنوبه فَعَاد کَمَا وَلدته أمه

رَوَاهُ اَحْـمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثٍ عَامر بن ربیعَة رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْـهُ وَتـقدم حَدِیْثٍ سهل بن سعد فِی الْبَاب الْاَوَّل وَفِیْه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسْلِم فِیْ سَبِیْل اللّٰه مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

حدیث1750: صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك' باب ذکر البیان أن رفع الصوت بالإهلال من أفضل الأعمال - حدیث: 2453 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - بسم الله الرحمن الرحیم أول کتاب المناسك' حدیث: 1594 سنن الدارمی - ومن کتاب المناسك' باب أی الحج أفضل - حدیث: 1793 سنن ابن ماجه - کتاب المناسك' باب رفع الصوت - حدیث: 2922 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الحج' من کان یرفع صوته بالتلبیة - حدیث: 18084 سنن الدارقطنی - کتاب الحج' حدیث:2123 السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الحج' باب الرجل یطیق المشی ولا یجد زادا ولا راحلة فلا یجب - حدیث: 8112 مسند الشافعی - ومن کتاب المناسك' حدیث:459 البحر الزخار مسند البزار - عبد الرحمن بن یربوع' حدیث:54 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی بکر الصدیق رضی الله عنه' حدیث: 110 المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث: 5144 شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی الإحرام والتلبیة ورفع الصوت بها' حدیث:3851

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لیے احرام باندھنے والا' جو شخص تلبیہ پڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' تو وہ سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' تو وہ شخص دوبارہ اسی طرح ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے اسے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

پہلے باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' اور وہ (مسلمان شخص) اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِي الْإِحْرَام من الْمَسْجِد الْاَقْصَى

باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1752 - عَن أم حَكِيم بنت اَبِي اُمَيَّة بن الْاَخْنَس عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَهَلَّ بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدَّس غفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَهَلَّ بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدَّس كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب قَالَت فَخرجت اُمِّي من بَيت الْمُقَدَّس بِعُمْرَة

ام حکیم بنت ابوامیہ نے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' اُس کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابن ماجہ صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' تو یہ چیز اس کے لئے اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی''۔

راوی خاتون (ام حکیم) بیان کرتی ہیں: میری والدہ بیت المقدس سے عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔

1753 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من اَهَلَّ من الْمَسْجِد الْاَقْصَى بِعُمْرَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ فَركبت أم حَكِيم اِلَى بَيت الْمُقَدَّس حَتَّى اَهَلَّت مِنهُ بِعُمْرَة

ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں یہ روایت نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرہ کا احرام باندھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"

راوی بیان کرتے ہیں: تو اُمِ حکیم نامی راوی خاتون بیت المقدس گئی تھیں اور وہاں سے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

1754 - وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِي وَلَفْظهمَا من اَهَل بِحجَّة اَوْ عمْرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر اَوْ وَجَبت لَهُ الْجنَّة . شكّ الرَّاوِي اَيَّتهمَا

یہی روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک باندھے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

1755 - وَفِي رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَل بِالْحَج وَالْعمرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر وَوَجَبت لَهُ الْجنَّة

امام بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتا ہوا آئے گا اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

اَلتَّرْغِيْب فِيْ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا وَفَضْلِ الْمَقَامِ وَدُخُوْلِ الْبَيْتِ

باب: طواف کرنے، حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز ان دونوں کی فضیلت، مقام ابراہیم کی فضیلت، اور بیت اللہ کے اندر جانے کے بارے میں، جو کچھ منقول ہے

1756 - عَن عبد الله بن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لي لَا اَرَاك تستلم اِلَّا هَذَيْن الرُّكْنَيْنِ الْحجر الْاَسود والركن الْيَمَانِيّ فَقَالَ ابْن عمر اِن أفعل فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن استلامهما يحط الْخَطَايَا

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: من طَاف اسبوعا يُحْصِيه وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعدل رَقَبَة

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: مَا رفع رجل قدما وَلَا وَضعهَا اِلَّا كتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات . رَوَاهُ اَحْمد وَهَذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفْظه اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِن مسحهما كَفَّارَة للخطايا وسمعته يَقُوْلُ لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرَى اِلَّا حط الله عَنهُ بهَا

خَطِيئَةً وَكتب لَهُ بِهَا حَسَنَةً

❀❀ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سنا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ان دو ارکان کا استلام کرتے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایسا اس لئے کرتا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں کا استلام' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سات چکر لگائے' جن کی وہ گنتی کرے اور پھر دو رکعت ادا کرلے' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص قدم اٹھاتا ہے' یا رکھتا ہے' تو ہر (ایک قدم کے عوض میں) اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں' اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(طواف کرتے ہوئے) آدمی جو بھی قدم رکھتا ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کی نیکی کو نوٹ کرتا ہے''۔

1757 - وَرَوَاهُ الْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحِ الْإِسْنَاد وَابْنِ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ إِن أفعل فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مسحهما يحط الْخَطَايَا وسمعته يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ لم يرفع قدما وَلَمْ يضع قدما إِلَّا كتب اللّٰه لَهُ حَسَنَة وَحط عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ دَرَجَة وسمعته يَقُوْلُ من أحصى أسبوعا كَانَ كعتق رَقَبَة

❀❀ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ایک درجہ کو نوٹ کرتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص گن کر سات چکر لگائے تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

1758 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مسح الْحجر وَالرُّكْن الْيَمَانِيّ يحط الْخَطَايَا حطا . قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَنْ عَطَاءِ بن السَّائِب عَنْ عبد الله

❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

حافظ فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے عبداللہ (بن عبید بن عمیر) سے نقل کی ہے۔

1759 - وَعَنْ مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ اسبوعا لَا يَلْغُو فِيْهِ كَانَ كعدل رَقَبَة يعتقها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ محمد بن منکدر نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر یوں لگائے' کہ اس دوران اس نے کوئی لغو کام نہ کیا ہو' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1760 - وَعَنْ حميد بن اَبِي سوية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابْن هِشَام يسْأَل عَطَاءِ بن اَبِي رَبَاح عَن الرُّكْن الْيَمَانِي وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطَاءِ حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وكل بِهِ سَبْعُوْنَ ملكا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْآخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار قَالُوْا آمين فَلَمَّا بلغ الرُّكْن الْاَسود قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّد مَا بلغك فِي هٰذَا الرُّكْن الْاَسود فَقَالَ عَطَاءِ حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فاوضه فَاِنَّمَا يفاوض يَد الرَّحْمٰن

قَالَ لَهُ ابْن هِشَام يَا اَبَا مُحَمَّد فالطواف قَالَ عَطَاءِ حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طَاف بِالْبَيْتِ سبعا وَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بسبحان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ محيت عَنهُ عشر سيئات وكتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَرفع لَهُ بهَا عشر دَرَجَات وَمن طَاف فَتكلم وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَال خَاضَ فِي الرَّحْمَة بِرجلَيْهِ كخائض المَاء بِرجلَيْهِ

رَوَاهُ ابن مَاجه عَن إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش حَدثنِي حميد بن أَبِي سوية وَحسنه بعض مَشَايِخنَا

❀ حمید بن ابوسویہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' جو اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' تو عطاء نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں' جو شخص یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''

(تو وہ ستر فرشتے) آمین کہتے ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر جب وہ (یعنی ابن ہشام اور عطاء) حجر اسود کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اے ابومحمد! حجر اسود کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس کو چھوتا ہے' وہ رحمان کے ہاتھ کو چھوتا ہے''

ابن ہشام نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! طواف کے بارے میں (کیا روایت سنی ہے؟) تو عطاء نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے' اور اس دوران وہ کوئی کلام نہیں کرتا' صرف سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہتا ہے' تو اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں' اس کی دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں' اور اس وجہ سے اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں' اور جو شخص طواف کے دوران کلام کر لیتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے' جس نے صرف اپنے پاؤں رحمت میں ڈبوئے ہوئے ہوں' جیسے کوئی شخص پاؤں پانی میں ڈبو لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حمید بن ابوسویہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض مشائخ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

1761 - وَعَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينزل الله كل يَوْم على حجاج بَيته الْحَرَام عِشْرِيْنَ وَمِائَة رَحْمَة سِتِّيْنَ للطائفين وَأَرْبَعين للمصلين وَعِشْرِيْنَ للناظرين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے حرمت والے گھر کا حج کرنے والے افراد پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتا ہے' جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور بیس زیارت کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1762 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّواف حول الْبَيْت صَلَاة اِلَّا انكُمْ تتكلمون فِيْهِ فَمَنْ تكلم فِيْهِ فَلَا يتكَلَّم اِلَّا بِخَير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَالَ التِّرْمِذِيّ وَقد رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوفًا وَلَا نعرفه مَرْفُوعا اِلَّا من حَدِيْثِ عَطَاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا' نماز کی مانند ہے' البتہ تم لوگ اس دوران کلام کر سکتے ہو' تو جو شخص اس دوران کوئی کلام کرے تو وہ صرف بھلائی کی بات کرے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے' اور اس روایت کا ''مرفوع'' ہونا' صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت سے پتہ چلتا ہے۔

1763 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ خمسين مرّة خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَالت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ عَن هٰذَا الحَدِيْث فَقَالَ اِنَّمَا يرْوى عَنِ ابْنِ عَبَّاس من قَوْله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کر لے' تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔

1764 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعتق رَقَبَة رَوَاهُ ابْن ماجة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحَة وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت ادا کر لے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1765 - وَعنهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ اسبوعا لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرى اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَكتب لَهُ بهَا حَسَنَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ ابن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَابْن حبان وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے گا' وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اور جو بھی قدم رکھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دے گا' اس کی وجہ سے اس کی نیکی نوٹ کرے گا' اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ابن حبان نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1766 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من تَوَضَّأ فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ اتى الرُّكْن يستلمه خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذا استلمه فَقَالَ بِسم الله وَالله أكبر أشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد أَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غمرته الرَّحْمَة فَإِذا طَاف بِالْبَيْتِ كتب الله لَهُ بِكُل قدم سبْعين ألف حَسَنَة وَحط عَنهُ سبْعين ألف سَيِّئَة وَرفع لَهُ سبْعين ألف دَرَجَة وشفع فِي سبْعين من أهل بَيته فَإِذا اتى مقَام إِبْرَاهِيم فصلى عِنْده رَكْعَتَيْنِ إِيمَانًا واحتسابا كتب الله لَهُ عتق رَقَبَة محررة من ولد إِسْمَاعِيل وَخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ مَوْقُوفًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ رُکن کے پاس آ کر اس کا استلام کرے' تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے' اور جب وہ اس کا استلام کر لے' تو پھر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

تو رحمت اس شخص کو ڈھانپ لیتی ہے' پھر جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے' اور اس کے ستر ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے' اور اس کے اہل خانہ میں سے ستر افراد کے بارے میں' اس کی شفاعت قبول کرتا ہے' پھر جب وہ شخص مقام ابراہیم کے پاس آ کر ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس کے پاس دو رکعت ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے' جسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا گیا ہو' اور وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1767 - وَعَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحجر وَالله ليبعثنه الله يَوْم الْقِيَامَة لَهُ عينان يبصر بهما ولسان ينْطق بِهِ يشْهد على من استلمه بِحَق

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حبان فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجرِ اسود کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا' تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے یہ دیکھے اور ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے یہ کلام کرے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1768 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَلَفْظِهِ يبْعَث الله الْحجر الْأسود والركن الْيَمَانِيّ يَوْم الْقِيَامَة وَلَهُمَا عينان ولسانان وشفتان يَشْهَدَانِ لمن استلمهما بِالْوَفَاءِ

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حجر اسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا' تو ان دونوں کی دو آنکھیں ہوں گی' اور دو زبانیں ہوں گی اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ دونوں ہر اس شخص کے حق میں گواہی دیں گے' جس نے صحیح طریقے سے ان دونوں کا استلام کیا تھا''۔

1769 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الرُّكْن الْيَمَانِيّ يَوْم الْقِيَامَة أعظم من أبي قبيس لَهُ لسانان وشفتان

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَزَاد: يشْهد لمن استلمه بِالْحَقِّ وَهُوَ يَمِين الله عَزَّ وَجَلَّ يُصَافح بهَا خلقه

وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَزَاد: يتَكَلَّم عَمَّن استلمه بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِين الله الَّتِي يُصَافح بهَا خلقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن رکن یمانی' جبل ابوقبیس سے بڑا ہو کر آئے گا' اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے بارے میں کلام کرے گا' جس نے نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا تھا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''۔

1770 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشهدوا هَذَا الْحجر خيرا فَإِنَّهُ يَوْم الْقِيَامَة شَافِع يشفع لَهُ لسانان وشفتان يشْهد لمن استلمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاتُه ثِقَاتٌ اِلَّا اَنَّ الْوَلِيدَ بن عباد مَجْهُوْل

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پتھر کو بھلائی کے بارے میں گواہ بناؤ! کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا' اور آدمی کے حق میں شفاعت کرے گا' اس کی دو زبانیں ہوں گی' اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ولید بن عباد نامی راوی مجہول ہے۔

1771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزل الْحجر الْاسود من الْجَنَّة وَهُوَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن فسودته خَطَايَا بني آدم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا' تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' اولادِ آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ برف سے زیادہ سفید تھا''۔

1772 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفْظه قَالَ الْحجر الْاسود من حِجَارَة الْجَنَّة وَمَا فِي الْاَرْض من الْجَنَّة غَيره وَكَانَ اَبيض كالمها وَلَوْلَا مَا مَسّه من رِجْس الْجَاهِلِيَّة مَا مَسّه ذُوْ عاهة اِلَّا برأ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حجرِ اسود جنت کا پتھر ہے' اور روئے زمین پر' اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے' اور یہ بلور کی طرح سفید تھا' اگر اسے زمانہ جاہلیت کی گندگی نے نہ چھوا ہوتا' تو اسے جو بھی مصیبت زدہ چھو لیتا' وہ ٹھیک ہو جاتا''۔

1773 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة قَالَ الْحجر الْاسود ياقوتة بَيْضَاء من يَوَاقِيت الْجَنَّة وَاِنَّمَا سودته خَطَايَا الْمُشْركين يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة مثل اُحد يشْهد لمن استلمه وَقَبله من اَهْلِ الدُّنْيَا

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حجرِ اسود سفید یاقوت تھا' جو جنت کے یاقوتوں میں سے ایک تھا' مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے' قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا' تو یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگا' اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' اہلِ دنیا میں سے' جس نے اس کا استلام کیا تھا' اور اس کو بوسہ دیا تھا''۔

1774 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرًا قَالَ الْحجر الْاسود من الْجَنَّة وَكَانَ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج حَتّٰى سودته

خطایا اَھل الشرك - المھا مقصُورًا جمع مھاۃ وَھی البلورۃ

❀ یہ روایت امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"حجر اسود جنت میں سے ہے یہ برف سے زیادہ سفید تھا' یہاں تک کہ مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا"

"المہا" یہ مقصورہ یہ لفظ "مہاۃ" کی جمع ہے' اس سے مراد بلور ہے۔

1775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نزل الرُّکن الْاَسود من السَّمَاء فوضع علی اَبِی قُبیس کَانَّهٗ مھاۃ بَیْضَاء فَمکث اَرْبَعِیْنَ سنة ثُمَّ وضع علی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجر اسود آسمان سے نازل ہوا تھا اور جبل ابوقبیس پر رکھا گیا تھا' تو یہ سفید بلور کی مانند تھا' چالیس سال یہ یوں ہی رہا' پھر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر رکھ دیا گیا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1776 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِد ظَهره اِلَی الْکَعْبَة یَقُوْلُ الرُّکن وَالْمقَام یاقوتتان من یَوَاقِیت الْجَنَّة وَلَوْلَا اَن اللّٰه تَعَالٰی طمس نورهما لأضاءَتا مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ رَجَاء بن صبیح وَالْحَاکِم وَمن طَرِیْقه الْبَیْهَقِیّ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رکن اور مقام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نور پر پردہ نہ ڈال دیا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کی ساری جگہ کو روشن کر دیتے"

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے رجاء بن صبیح کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم' اور امام حاکم کے حوالے سے' امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

1777 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبَیْهَقِیّ قَالَ اِن الرُّکن وَالْمقَام من یاقوت الْجَنَّة وَلَوْلَا مَا مَسّه من خَطَایَا بنی آدم لأضاء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب وَمَا مسهما من ذِیْ عاهة وَلَا سقیم اِلَّا شفی

❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"رکن اور مقام جنت کے یاقوت ہیں' اگر اولادِ آدم کی خطاؤں نے انہیں نہ چھوا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیتے' انہیں جو بھی آفت زدہ چھو لے گا' یا بیمار چھو لے گا' وہ شفا پا لے گا"

1778 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا رَفعه قَالَ لَوْلَا مَا مَسّه من أنجاس الْجَاهِلِیَّة مَا مَسّه ذُو عاهة اِلَّا شفی وَمَا علی الْاَرْض شَیْءٌ من الْجنَّة غَیره

امام بیہقی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہیں:
"اگر زمانہ جاہلیت کی نجاستوں نے اسے نہ چھوا ہوتا (تو اس کا رنگ تبدیل نہ ہوتا) اُسے جو بھی آفت زدہ چھوئے گا وہ شفا پالے گا' روئے زمین پر اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے"

1780 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَدَخَلْنَا مَكَّةَ ارْتِفَاعَ الضُّحَى فَاَتَى يَعْنِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِد فَاَنَاخَ رَاحِلَته ثُمَّ دخل الْمَسْجِد فَبَدَاَ بِالْحجرِ فاستلمه وفاضت عَيناهُ بالبكاء فَذكر الحَدِيث قَالَ ورمل ثَلَاثًا وَمَشى اَرْبعا حَتّٰى فرغ فَلَمَّا فرغ قبل الْحجر وَوضع يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مسح بهما وَجهه . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھے کے وقت' ہم مکہ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا' رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری تھے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں' عام رفتار سے چلے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے' تو فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھے' اور پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1781 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دخل الْبَيْت دخل فِيْ حَسَنَة وَخرج من سَيِّئَة مغفورا لَهٗ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَة عبد اللّٰه بن المؤمل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہو جائے' وہ بھلائی میں داخل ہو جاتا ہے' اور برائی سے نکل جاتا ہے' اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں عبداللہ بن مؤمل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

7 - التَّرْغِيب فِي الْعَمَل الصَّالح فِيْ عشر ذِيْ الْحجَّة وفضله

باب: ذوالحج (کے پہلے عشرے) میں' نیک عمل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس (عشرے کی) فضیلت

1782 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل

الصَّالح فِيهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِن هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِي اَيَّام الْعشر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهٖ وَمَاله ثمَّ لم يرجع من ذٰلِكَ بِشَيْءٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفظِهٖ قَالَ: مَا من اَيَّام اعظم عِند اللّٰه وَلَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه الْعَمَل فِيهِنَّ من اَيَّام الْعشر فَاَكْثرُوْا فِيهِنَّ من التَّسْبِيح والتحميد والتهليل وَالتَّكْبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں' جن میں کوئی نیک عمل کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِن ایام میں (نیک عمل کرنے سے) زیادہ محبوب ہو' نبی اکرم ﷺ کی مراد ذوالحج (کا پہلا عشرہ) تھا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلتا ہے' پھر ان میں سے' کچھ بھی واپس لے کر نہیں آتا''

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن دنوں میں عمل کرنا' اِس سے زیادہ بڑا' اور اِس سے زیادہ محبوب ہو جو اِن دس دنوں میں عمل کرنا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے) تو تم ان دنوں میں تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو''۔

1783 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلبيهقي قَالَ مَا من عمل أزكى عِنْد اللّٰه وَلَا أعظم أجرا من خير يعمله فِي عشر الْاَضْحَى قيل وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهٖ وَمَاله فَلَمْ يرجع من ذٰلِكَ بِشَيْءٍ فَقَالَ فَكَانَ سعيد بن جُبَير اِذا دخل اَيَّام الْعشر اجْتهد اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتّٰى مَا يكَاد يقدر عَلَيْهِ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عمل' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے' اور اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہے' جو بھلائی آدمی ذوالحج کے (پہلے) عشرے میں کرتا ہے' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلتا ہے' اور ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہیں آتا''

راوی بیان کرتے ہیں: جب ذوالحج کا پہلا عشرہ شروع ہوتا تھا' تو سعید بن جبیر بھرپور عبادت کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اتنی

حديث 1782: سنن أبي داؤد - كتاب الصوم' باب في صوم العشر - حديث: 2095' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب صيام العشر - حديث: 1723' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر استحباب الاجتهاد في أنواع الطاعات في أيام العشر من ذي' حديث: 325' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل العمل في عشر ذي الحجة' حديث: 2673' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 19144' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام' باب العمل الصالح في العشر من ذي الحجة - حديث: 7880' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1915

عبادت کرتے تھے کہ وہ ویسے اتنی عبادت نہ کر پاتے۔

1784 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل الصَّالح فِيْهَا أفضل من اَيَّام الْعشر قيل وَلَا الْجِهَاد فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِىْ سَبِيْلِ الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی دن ایسے نہیں ہیں، جن میں نیک عمل کرنا (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو، عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1785 - وَعَنْ جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل اَيَّام الدُّنْيَا الْعشر يَعْنِىْ عشر ذِىْ الْحجَّة قيل وَلَا مثلهن فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه قَالَ وَلَا مثلهن فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه إِلَّا رجل عفر وَجهه بِالتُّرَاب ......الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفظه قَالَ: مَا من اَيَّام أفضل عِنْد اللّٰه من اَيَّام عشر ذِىْ الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم عدتهن جهادا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه إِلَّا عفير يعفر وَجهه فِى التُّرَاب ......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَيَاْتِىْ بتَمَامه إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا کے دنوں میں، سب سے زیادہ فضیلت والے دن، دس ہیں، یعنی ذوالحج (کے پہلے عشرے) کے دن، عرض کی گئی: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی رہ میں (دس دن بسر کرنا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی راہ میں بسر کرنا، البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس کا چہرہ خاک آلود ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے)''......الحدیث

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے کے دنوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں، راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کہ اتنے ہی دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں گزارے جائیں، البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس کا چہرہ خاک میں مل جاتا ہے (یعنی جو شہید ہو جاتا ہے)''......الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت آگے مکمل طور پر آئے گی اللہ نے چاہا۔

1786 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَيَّام اَحَبَّ إِلَى اللّٰه اَن يتعبد لَهُ فِيْهَا من عشر ذِىْ الْحجَّة يعدل صِيَام كل يَوْم مِنْهَا بصيام سنة وَقيام كل لَيْلَة مِنْهَا بِقيَام لَيْلَة

القدر . رَوَاهُ التِرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِرمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ مَسْعُوْد بن وَاصل عَن النهاس بن قهم وَسَالت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ عَن هٰذَا الحَدِيْثِ فَلَمْ يعرفهُ من غير هٰذَا الْوَجه

قَالَ الْحَافِظ روى الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن يحيى بن عِيسَى الرَّمْلِيّ حَدثنَا يحيى بن اَيُّوبَ الْبَجلِيّ عَن عدى بن ثَابت وَهَؤُلَاء الثَّلَاثَة ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ تكلم فيهم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں کہ اُن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے میں اس کی عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہو ان دنوں میں سے ہر ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان میں سے ہر ایک رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کی مانند ہیں''

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل کی نہاس بن قہم سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس کے علاوہ کسی اور حوالے سے اس روایت سے واقف نہیں تھے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اسے یحییٰ بن عیسیٰ رملی کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ایوب بجلی نے علی بن ثابت کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ تینوں راوی ثقہ اور مشہور ہیں اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1787 - وَعَنْ سَعِيْد بن جُبير عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام أفضل عِنْد اللّٰه وَلَا الْعَمَل فِيهِنَّ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِي من الْعشْر فَاَكْثرُوْا فِيهِنَّ من التهليل وَالتَّكْبِير وَذكر اللّٰه وَاِن صِيَام يَوْم مِنْهَا يعدل بصيام سنة وَالْعَمَل فِيهِنَّ يُضَاعف بسبع مائة ضعف

❀❀ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی اور دن میں کیا ہوا عمل ان دنوں میں کیے ہوئے عمل سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (ذوالحج کا پہلا عشرہ) تھی۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تم ان دنوں میں بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھو تکبیر پڑھو اللہ کا ذکر کرو ان میں سے کسی ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے ان دنوں میں کیا ہوا عمل سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے''

1788 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُقَال فِي اَيَّام الْعشْر بِكُل يَوْم ألف يَوْم وَيَوْم عَرَفَة عشرَة آلَاف يَوْم -قَالَ يَعْنِي فِي الْفضل . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَاِسْنَاد الْبَيْهَقِيّ لَا بَاسَ بِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذوالحج کے دس دنوں کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے: اس کا ہر ایک دن ایک ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے راوی کہتے ہیں: یعنی فضیلت کے

اعتبار سے ایسا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' امام بیہقی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1789 - وَعَنِ الْاَوْزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَ الْعَمَلَ فِي الْيَوْمِ من اَيَّام الْعشر كَقدْر غَزْوَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه يصام نهارها ويحرس لَيْلهَا اِلَّا اَن يخْتَص امْرُؤ بِشَهَادَة . قَالَ الْاَوْزَاعِيّ حَدثنِيْ بِهٰذَا الحَدِيْث رجل من بني مَخْزُوْم عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں سے ایک دن میں کیا ہوا عمل' اتنے ہی عرصے کے لیے اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لینے کے برابر ہے' جس کے دن میں روزہ رکھا گیا ہو' اور رات میں پہرہ داری کی گئی ہو' البتہ جو آدمی شہید ہو جائے' اُس کا معاملہ مختلف ہے''

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث' بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' مجھے بیان کی ہے' یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِي الْوُقُوْف بِعَرَفَة والمزدلفة وَفضل يَوْم عَرَفَة

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' اور عرفہ کے دن کی فضیلت

1790 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام عِنْد اللّٰه أفضل من عشر ذِيْ الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَا من يَوْم أفضل عِنْد اللّٰه من يَوْم عَرَفَة ينزل اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيباهي بِاَهْل الْاَرْض اَهْل السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ جاؤوني شعثا غبرا ضاحين جاؤوا من كل فج عميق يرجون رَحْمَتي وَلَمْ يروا عَذَابي فَلَمْ ير يَوْم اكثر عتيقا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم عَرَفَة فَاِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى يباهي بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شعثا غبرا ضاحين من كل فج عميق أشهدكم اَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اِن فيهم فلَانا مرهقا وَفُلَانًا قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفرت لَهُم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم اكثر عتيقا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة

وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة نَحْوه لم يختلفا اِلَّا فِيْ حرف اَوْ حرفين . المرهق هُوَ الَّذِيْ يغشى الْمَحَارِم ويرتكب الْمَفَاسِد قَوْله ضاحين هُوَ بالضاد الْمُعْجَمَة والحاء الْمُهْمَلَة اَي بارزين للشمس غير مستترين مِنْهَا يُقَال لكل من برز للشمس من غير شَيْءٍ يظله ويكنه اِنَّهُ لضاح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ذوالحج کے عشرے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن' اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' اور کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا (اس دن میں) اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اہل آسمان کے سامنے اہل زمین پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ پراگندہ حال ہو کر' غبار آلود ہو کر' دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' یہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں' انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب عرفہ کا دن ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہو کر' غبار آلود ہو کر' دور دراز کے علاقوں سے میری بارگاہ میں آئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا ہے' جو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے' اور فلاں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اُن لوگوں کی مغفرت کردی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں' لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے"۔

امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ ان کی مانند ہیں' ان دونوں نے کوئی اختلاف نہیں کیا' صرف (روایت کے متن میں) ایک یا دو حرفوں کا اختلاف ہے۔

لفظ "الرہق" سے مراد وہ شخص ہے' جو حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہو اور مفاسد کا مرتکب ہوتا ہو۔

متن کے لفظ "ضاحین" میں 'ض' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں' اور دھوپ سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا' ہر وہ شخص جو دھوپ کے سامنے ہو' اور اور کوئی چیز ایسی نہ ہو' جو اس پر سایہ کر سکے' اور اسے چھپا سکے تو اس کے لئے لفظ "ضاح" استعمال ہوتا ہے۔

1791 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبيد الله بن كريز رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رئي الشَّيْطَان يَوْمًا هُوَ فِيهِ اَصْغَر وَلَا اَدْحَر وَلَا اَحْقَر وَلَا اَغيظ مِنْهُ فِيْ يَوْم عَرَفَة وَمَا ذَاكَ اِلَّا لما يرى فِيهِ من تنزل الرَّحْمَة وَتجاوز اللّٰه عَن الذُّنُوب الْعِظَام اِلَّا مَا راى يَوْم بدر فَاِنَّهُ راى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يزع الْمَلَائِكَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه وَغَيرهمَا وَهُوَ مُرْسل

اَدْحَر بِالدَّال والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ بعدهمَا رَاء اَي أبعد وأذل

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اور کسی بھی دن میں' شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ کمتر' بے چین' حقیر اور غضبناک نہیں دیکھا جاتا' اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ وہ اس دن میں' رحمت نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے' اور یہ دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرمارہا ہے' البتہ بدر کے دن' اسے اتنا پریشان دیکھا گیا تھا' جب اس نے جبریل کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کو لے کر آرہے ہیں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے' امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

لفظ ''ادحر'' میں 'د' ہے' پھر 'ح' ہے' پھر اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد دور ہونا اور ذلیل ہونا ہے۔

1792 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة ايهَا النَّاس إن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تطول عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْم فغفر لكم إِلَّا التَّبعَات فِيمَا بَيْنكُمْ ووهب مسيكم لمحسنكم وَأعْطى لمحسنكم مَا سَأَلَ فادفعوا باسم اللّٰه فَلَمَّا كَانَ بِجمع قَالَ إن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم فِيْ طالحيكم تنزل الرَّحْمَة فعمهم ثُمَّ تفرق الْمَغْفِرَة فِي الْأَرْض فَتَقَع على كل تائب مِمَّن حفظ لِسَانه وَيَده وابليس وَجُنُوده على جبال عَرَفَات ينظرُوْنَ مَا يصنع اللّٰه بهم فَإِذَا نزلت الرَّحْمَة دَعَا إِبْلِيس وَجُنُوده بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح إِلَّا أَن فيهم رجلا لم يسم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر بڑا فضل کیا ہے' اور تمہاری مغفرت کردی ہے' البتہ جو تمہارے آپس کے معاملات ہیں' ان کا معاملہ مختلف ہے' اس نے تمہارے برے شخص کو تمہارے نیک شخص کے حوالے کردیا ہے' اور تمہارے نیک شخص کو وہ چیز عطا کی ہے' جو اس نے مانگی ہوگی' تو تم لوگ اللہ کا نام لے کر روانہ ہوجاؤ''

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی مغفرت کردی ہے' اور تمہارے برے لوگوں کے بارے میں' تمہارے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کیا ہے' رحمت نازل ہورہی ہے' اور وہ سب لوگوں کو عام ہے' پھر مغفرت زمین میں پھیل گئی' اور ہر توبہ کرنے والے پر واقع ہوگئی' جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی تھی' جب کہ ابلیس اور اس کا لشکر' عرفات کے پہاڑوں پر دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کررہا ہے؟ تو جب رحمت نازل ہونا شروع ہوئی' تو ابلیس اور اس کے لشکریوں نے واویلا کرنا شروع کردیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' البتہ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1793 - وَرَوَاهُ أَبُوْ يعلى من حَدِيْث أنس وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إن اللّٰه تطول على أهل عَرَفَات يباهي بهم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ يَا ملائكتي انظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا أقبلُوْا

يضربُونَ اِلَيّ من كل فج عميق فاشهدكم اَنِّي قد اجبت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسيئهم لمحسنهم وَاَعطيت لمحسنهم جَمِيعَ مَا سَاَلُوْنِي غير التَّبِعَات الَّتِي بَيْنَهُمْ فَإِذَا اَفَاضَ الْقَوْم إِلَى جمع ووقفوا وعادوا فِي الرَّغبَة والطلب إِلَى اللّٰه تَعَالٰى فَيَقُوْلُ يَا ملائكتي عِبَادِيْ وقفوا فعادوا فِي الرَّغبَة والطلب فاشهدكم اَنِّي قد اجبت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسيئهم لمحسنهم وَاَعطيت محسنيهم جَمِيعَ مَا سَاَلُوْنِي وكفلت عَنْهُم التَّبِعَات الَّتِي بَيْنهم

❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوا اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے فرشتو! تم میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں' وہ دور دراز کے علاقوں سے میری طرف آئے ہیں' میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کرلیا ہے' اور ان کی دلچسپی کی چیزوں کے بارے میں سفارش قبول کرلی ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کر دیا ہے' اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کیا ہے' جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا' البتہ ان کے آپس کے معاملات کا حکم مختلف ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب لوگ روانہ ہو کر مزدلفہ آئے اور وہاں ٹھہرے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے فرشتو! میرے بندوں نے وقوف کیا ہوا ہے' وہ دوبارہ میری طرف رغبت رکھتے ہوئے ہیں' اور طلب رکھے ہوئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کرلیا ہے' ان کی رغبت کے بارے میں سفارش کو قبول کرلیا ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کر دیا ہے' اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے' جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا' اور میں ان کے حوالے سے' ان کے آپس کے معاملات کا بھی کفیل بن گیا ہوں''

1794 - وَعَنْ عَبَّاس بن مرداس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لامته عَشِيَّة عَرَفَة فَاُجيب اَنِّي قد غفرت لَهُمْ مَا خلا الْمَظَالِم فَإِنِّي آخذ للمظلوم مِنْهُ قَالَ اَي رب إِن شِئْت اَعطيت الْمَظْلُوم الْجَنَّة وغفرت للظالم فَلَمْ يجب عَشِيَّة عَرَفَة فَلَمَّا اصبح بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَاد فَاُجيب إِلَى مَا سَاَلَ قَالَ فَضحِك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تبسم فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاَبِي اَنْت وَاُمِي إِن هٰذِهٖ لساعة مَا كنت تضحك فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ اَضحكك اَضحك اللّٰه سنك قَالَ إِن عَدو اللّٰه إِبْلِيس لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ دعائي وَغفر لامتي اَخذ التُّرَاب فَجعل يحثوه على رَاسه وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور فأضحكني مَا رَاَيْت من جزعه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن عبد اللّٰه بن كنَانَة بن عَبَّاس بن مرداس اَن اَبَاهُ اَخْبرهُ عَن اَبِيه

❀ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کی شام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: میں نے ان سب کی مغفرت کر دی ہے' البتہ مظالم کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میں مظلوم کو اس کا بدلہ دلواؤں

گا' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے' تو مظلوم کو جنت عطا کر دے' اور ظالم کی مغفرت کر دے' تو عرفہ کی شام' نبی اکرم ﷺ کو اس کا جواب نہیں ملا' اگلے دن صبح مزدلفہ میں نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے جو دعا کی تھی وہ مقبول ہوگئی' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ مسکرا دیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کوئی ایسا وقت تو نہیں ہے جس میں آپ مسکرایا کرتے تھے' تو اب آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ ویسے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا ہوا رکھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن' ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے' اور میری امت کی مغفرت کر دی ہے' تو اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر میں ڈالنا شروع کی' اور واویلا شروع کر دیا' تو اس کی گریہ وزاری دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے' عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے۔

1795 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لامته بالمغفرة وَالرَّحْمَة فَأَكْثر الدُّعَاء فَاوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَنِّيْ فعلت اِلَّا ظلم بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَأما ذنوبهم فِيْمَا بيني وَبينهم فَقَدْ غفرتها فَقَالَ يَا رب اِنَّكَ قَادر على اَن تثيب هٰذَا الْمَظْلُوم خيرا من مظلمته وَتغْفر لهٰذَا الظَّالِم فَلَمْ يجبهُ تِلْكَ الْعَشِيَّة فَلَمَّا كَانَ غَدَاة الْمزْدَلِفَة أعَاد الدُّعَاء فَاَجَابَهُ اللّٰهُ اَنِّيْ قد غفرت لَهُم قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بعض اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبسمت فِيْ سَاعَة لم تكن تتبسم قَالَ تبسمت من عَدو اللّٰه اِبْلِيس اِنَّهُ لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ لي فِيْ أمتِي اَهْوى يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور ويحثو التُّرَاب على رَأسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث ابْن كنَانَة بن الْعَبَّاس بن مرداس السّلمِيّ وَلَمْ يسمه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبَّاس ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الحَدِيْث لَهُ شَوَاهِد كَثِيْرَة وَقد ذكرنَاهَا فِيْ كتاب الْبَعْث فَاِن صَحَّ بشواهده فَفِيْهِ الْحجَّة وَاِن لم يَصح فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيغْفر مَا دون ذٰلِكَ لمن يَشَاء) النساء وظلم بَعْضُهُمْ بَعْضًا دون الشّرك انْتهى

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی شام' اپنی امت کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کی' آپ ﷺ نے بکثرت دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف یہ وحی کی: میں نے ایسا کر دیا ہے' البتہ جو انہوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم کیا ہے' اس کا معاملہ مختلف ہے' یا ان کے وہ گناہ' جو ان کے اور میرے درمیان معاملے سے تعلق رکھتے ہیں' ان کی میں نے مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اس بات پر قادر ہے' کہ تو مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا' زیادہ بہتر ثواب عطا کر دے' اور ظالم کی مغفرت کر دے' تو اس شام اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول نہیں کیا' اگلے دن مزدلفہ کی صبح' نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ میں نے ان کی بھی مغفرت کر دی ہے' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے' آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس وقت میں مسکرائے ہیں' حالانکہ آپ اس وقت میں مسکراتے نہیں ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس پر مسکرا دیا ہوں' جب اسے یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے

بارے میں میری دعا کو مستجاب کرلیا ہے' تو اس نے واویلا شروع کردیا اور مٹی اٹھا کر اپنے سر میں ڈالنے لگا''

یہ روایت امام بیہقی نے ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا' یہ ان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا عباس سے منقول ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں' جنہیں ہم نے کتاب ''البعث'' میں نقل کیا ہے' اور اگر یہ شواہد کے ساتھ مستند قرار پاتی ہے' تو اس میں حجت موجود ہوگی اور اگر یہ مستند نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا' مغفرت کردے گا''

تو لوگوں کا ایک دوسرے پر جو ظلم ہے' وہ شرک سے کم درجے کا ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1796 - وروى ابـن الـمُبَارك عَن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَن الزبير بن عدى عَنْ آنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِي اللّٰه عَنهُ قَالَ وقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَات وَقد كَادَت الشَّمْس اَن تؤوب فَقَالَ يَا بِلَال أنصت لى النَّاس فَقَام بِلَال فَقَالَ اَنصتُوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانصت النَّاس فَقَالَ معشر النَّاس اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام آنِفا فاقرأنى من رَبِّي السَّلَام وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ غفر لاهل عَرَفَات وَاَهْلِ الْمشعر وَضمن عَنْهُم التَّبِعَات فَقَامَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لنا خَاصَّة قَالَ هٰذَا لكم وَلمن اَتى من بعدكم اِلَى يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كثر خير اللّٰه وطاب

❀❀ عبداللہ بن مبارک نے' سفیان ثوری کے حوالے سے' زبیر بن عدی کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا' سورج غروب ہونے کے قریب تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کرواؤ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کے رسول کی بات سننے کے لئے خاموش ہو جاؤ! تو لوگ خاموش ہوگئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! ابھی جبریل میرے پاس آئے' اور انہوں نے مجھے میرے پروردگار کا سلام پہنچایا اور بولے: اللہ تعالیٰ نے تمام اہل عرفات کی اور اہل مشعر کی مغفرت کردی ہے' اور ان کے آپس کے معاملات حوالے سے ضامن بن گیا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے بھی ہے' اور تمہارے بعد' قیامت تک جو لوگ بھی آئیں گے' ان کے لئے بھی ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بھلائی زیادہ بھی ہے' اور پاکیزہ بھی ہے''

1797 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يباهى بِاَهْل عَرَفَات اَهْلِ السَّمَاء فَيَقُوْلُ لَهُمْ انْظُرُوْا اِلَى عِبَادِيْ جاؤونى شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ' اہل عرفات پر' اہل آسمان کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ ان سے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی

طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں آئے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1798 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي مَلَائِكَته عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِاَهْلِ عَرَفَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِيْر وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاْس بِهِ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام اہل عرفہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے ہوئے بالوں والے اور غبار آلود ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور امام احمد کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1799 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم اَكثر من اَن يعْتق اللّٰه فِيْهِ عبدا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَةَ وَاِنَّهُ ليدنو يتجلى ثُمَّ يباهي بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هَؤُلَاءِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه وَزَاد رزين فِيْ جَامعه فِيْهِ: اشْهَدُوْا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُم

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی دن ایسا نہیں ہے' جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں جہنم سے بندوں کو آزاد کرتا ہو اور تعالیٰ قریب ہو کر تجلی کرتا ہے اور پھر فرشتوں کے سامنے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے؟''

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے رزین نے اپنی ''جامع'' میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے''۔

1800 - وَعَنْ عبد الْعَزِيْز بن قيس الْعَبْدي قَالَ سَمِعت ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ فلَان ردف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَةَ فَجعل الْفَتى يلاحظ النِّسَاء وَينظر اِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْن اَخي اِن هٰذَا يَوْم من ملك فِيْهِ سَمعه وبصره وَلسَانه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَعِنْدهم كَانَ الْفضل بن عَبَّاس رَدِيف رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَدِيْث

حديث1800: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل حفظ البصر والسمع واللسان يوم عرفة' حديث:2645' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2944' مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2384' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبد العزيز' حديث:12757' شعب الإيمان للبيهقي - الوقوف يوم عرفة بعرفات' حديث:3900

عبدالعزیز بن قیس عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: فلاں صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے یہ عرفہ کے دن کی بات ہے ان صاحب نے خواتین کی طرف دیکھنا شروع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں جو شخص اپنی سماعت اور اپنی بصارت اور زبان کا مالک رہے (یعنی ان کی حفاظت کرے) تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے امام ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے البتہ ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھے...... الحدیث

1801 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيخ ابن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن الْفضل بن الْعَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصرًا قَالَ من حفظ لِسَانه وسَمعه وبصره يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ من عَرَفَة اِلَى عَرَفَة

ابوشیخ ابن حبان نے یہ روایت کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر روایت کے طور پر نقل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عرفہ کے دن اپنی زبان اپنی سماعت اور اپنی بصارت کی حفاظت کرتا ہے اس شخص کی ایک عرفہ سے لے کر دوسرے عرفہ تک کے (درمیان کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''

1802 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو يعلم اَهْلِ الْجمع بِمن حلوا لاستبشروا بِالْفَضْلِ بعد الْمَغْفِرَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اہل مزدلفہ کو یہ بات پتہ چل جائے کہ انہیں کیا نصیب ہوا ہے؟ تو وہ مغفرت کے بعد فضیلت کی بھی خوشخبری حاصل کریں''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1803 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل من الْاَنْصَار اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسأل عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَجَاءَ رَجُلٌ من ثَقِيف فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسأل عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيّ فَقَالَ الْاَنْصَارِيّ اِنَّهُ رجل غَرِيبٌ وَاِن للغريب حَقًّا فابدأ بِهِ فَاَقبل على الثَّقَفِيّ فَقَالَ اِن شِئْت اَنْبَاْتك عَمَّا كنت تَسْاَلنِي عَنهُ وَاِن شِئْت تَسْاَلنِي وأخبرك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بل أجبني عَمَّا كنت اَسأَلك قَالَ جِئْت تَسْاَلنِي عَن الرُّكُوع وَالسُّجُود وَالصَّلَاة وَالصَّوْم فَقَالَ وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخطَأت مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِي شَيْئًا قَالَ فَاِذَا رَكعت فضع راحتيك على ركبتيك ثُمَّ فرج أصابعك ثُمَّ اسكن حَتَّى يَاْخُذ كل عُضْو مأخذه وَاِذَا سجدت فمكن جبهتك وَلَا تنقر نقرا وصل اَوَّل النَّهَار وَآخره فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِن اَنا صليت بَيْنَهُمَا قَالَ فَاَنْت اِذا مصل وصم من

كل شهر ثلاث عشرة وَاَربع عشرة وَخمس عشرة فقام الثقفي ثُمَّ اقبل على الأنصارِيّ فَقَالَ إن شِئت اَخبرتك عَمَّا جِئت تَسْاَلنِي وَإن شِئت تَسْاَلنِي واخبرك فَقَالَ لا يَا نَبِيَّ اللهِ اَخبرنِي بِمَا جِئت اَسالك قَالَ جِئت تَسْاَلنِي عَن الْحَاج مَا لَهُ حِيْن يخرج من بَيته وَمَا لَهُ حِيْن يَقُوْمُ بِعرَفَات وَمَا لَهُ حِيْن يَرْمِي الْجمار وَمَا لَهُ حِيْن يحلق رَاسه وَمَا لَهُ حِيْن يقْضِي آخر طواف بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخطَات مِمَّا كَانَ فِي نَفسِي شَيْئا قَالَ فَإن لَهُ حِيْن يخرج من بَيته اَن رَاحِلَته لا تخطو خطْوَة إلَّا كتب الله بهَا حَسَنَة اَوْ حط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَإذَا وقف بِعرَفَات فَإن الله عَزَّ وَجَلَّ ينزل إلَى سَمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انظُرُوْا إلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا اشْهَدُوا اَنِّي قد غفرت لَهُم ذنوبهم وَإن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج وَإذَا رمى الْجمار لا يدْرِي اَحَد مَا لَهُ حَتَّى يتوفاه الله يَوْم الْقِيَامَة وَإذَا قضى آخر طواف بِالْبَيْتِ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی آ گیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم سے پہلے آیا ہے' انصاری نے کہا: یہ ایک غریب الوطن شخص ہے' اور غریب الوطن شخص کا حق ہوتا ہے' آپ پہلے اس کی طرف متوجہ ہوں' نبی اکرم ﷺ ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو اور اگر تم چاہو' تو مجھ سے سوال کرو! اور میں تمہیں بتا دوں گا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع' سجدے' نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں' (بتانے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ' تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو! اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو' اور پرسکون رہو' یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے' اور جب تم سجدے میں جاؤ' تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو' اور تم ٹھونگا نہ مارو' تم دن کے ابتدائی حصے میں اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان نماز ادا کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی شمار ہو گے اور تم ہر مہینے میں 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھو' پھر وہ ثقفی شخص اُٹھ کر چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اُس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں' تم دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اور اگر تم چاہو' تو تم مجھ سے پوچھ لو! میں تمہیں بتا دوں گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس کے بارے میں بتایئے' جس کے بارے میں' میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو کہ جب حاجی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ عرفات میں ٹھہرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے'

اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں (بیان کرنے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے یہ اجر ملتا ہے کہ اس کی سواری جو بھی قدم رکھتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے' اس کی ایک خطا کو مٹا دیتا ہے' جب وہ عرفات میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں' تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے سب گناہوں کی مغفرت کر دی ہے' خواہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں' جب وہ حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اسے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر و ثواب عطا کرے گا' اور جب وہ شخص بیت اللہ کا آخری طواف مکمل کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1804 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يقف عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بالموقف فيستقبل الْقبْلَة بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة ثُمَّ يقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحد مائَة مرّة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وَعلى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاهِيْمَ وَآل اِبْرَاهِيْمَ اِنَّك حميد مجيد وعلينا مَعَهم مائَة مرّة اِلَّا قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ملائكتي مَا جَزَاء عَبدِي هٰذَا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني وَاثْنى عَلَيّ وَصلى على نبيي اشْهَدُوا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُ وشفعته فِيْ نَفسه وَلَوْ سَاَلَنِي عَبدِي هٰذَا لشفعته فِيْ اَهْلِ الْموقف - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا متن غَرِيْبٌ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من ينْسب اِلَى الْوَضع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص عرفہ کی شام وقوف کی جگہ پر وقوف کرتا ہے' اور اپنا رخ قبلہ کی طرف کر کے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

وہ شخص ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے' پھر ایک سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے' یہ پھر یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا تھا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اور ان کے ہمراہ ہم پر بھی (درود نازل فرما)''

وہ ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا بدلہ کیا ہوگا؟ اس نے میری پاکی بیان کی ہے' میری معبودیت کا اعتراف کیا ہے' میری کبریائی بیان کی ہے' میری عظمت کا اعتراف کیا ہے' میری تعریف کی ہے' میری ثناء بیان کی ہے' اور میرے نبی پر درود بھی بھیجا ہے' اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ! کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے' میں نے اس کی ذات کے بارے میں' اس کی شفاعت کو قبول کر لیا ہے' اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے (یعنی دعا مانگے) تو میں تمام اہل موقف کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کر لوں گا''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ متن غریب ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو اس کو وضع کی طرف منسوب کر سکے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1805 - وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَان الدرانی قَالَ سُئِلَ عَلیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن الْوُقُوْف بِالْجَبَلِ وَلَمْ لـم یکن فِی الْحرم قَالَ لَان الْکَعْبَة بَیت اللّٰه وَالْحرم بَاب اللّٰه فَلَمَّا قصدوه وافدین أوقفهم بِالْبَابِ یَتَضَرَّعُوْنَ قیـل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فالوقوف بالمشعر الْحَرَام قَالَ لِاَنَّهٗ لما أذن لَهُمْ بِالدُّخُولِ اِلَیْهِ وقفهم بالحجاب الثَّانِیْ وَهُوَ الْـمزْدَلِـفَة فَلَمَّا اَن طَال تضرعهم أذن لَهُمْ بتقریب قُرْبَانهمْ بمنی فَلَمَّا اَن قضوا تفثهم وقربوا قُرْبَانهمْ فتطهروا بهَا من الذُّنُوب الَّتِیْ کَانَت عَلَیْهِمْ أذن لَهُمْ بالزیارة اِلَیْهِ علی الطَّهَارَة قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَمَنْ اَیْنَ حـرم الصّیام اَیَّام التَّشْرِیْق قَالَ لَان الْقَوْم زوار اللّٰه وهم فِیْ ضیافته وَلَا یجوز للضیف اَن یَصُوْم دون اِذن من اَضَافَـهٗ قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَتعلق الرجل بِاَسْتَارِ الْکَعْبَة لای معنی هُوَ قَالَ هُوَ مثل الرجل بَیْنه وَبَیْن صَاحبه جِنَایَة فَیَتَعَلَّق بِثَوْبِهٖ ویتنصل اِلَیْهِ ویتخدع لَهٗ لیهب لَهٗ جِنَایَته

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیره هٰکَذَا مُنْقَطِعًا وَرَوَاهُ اَیْضًا عَنْ ذِیْ النُّوْن من قَوْلِهٖ وَهُوَ عِنْدِی أشبه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابو سلیمان دارانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے جبل عرفات کے پاس وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ وقوف' حرم کی حدود میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ' اللہ تعالیٰ کا گھر ہے' اور حرم' اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے' تو جب ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا قصد کیا' اور گروہوں کی شکل میں آئے' تو انہیں دروازوں پر کھڑا کر دیا گیا' تاکہ وہ وہاں گریہ وزاری کریں' عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! پھر مشعر حرام میں وقوف کو کیوں رکھا گیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیونکہ جب ان لوگوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی' تو انہیں دوسرے حجاب میں ٹھہرا دیا گیا' اور وہ مزدلفہ ہے' جب وہاں ان کی گریہ وزاری طویل ہوگئی' تو انہیں اجازت دی گئی کہ وہ منیٰ میں قربانی کر کے قرب حاصل کریں' جب ان لوگوں نے اپنا میل اتار دیا اور قربانی کر لی' اور ان گناہوں سے پاک ہو گئے' جو پہلے ان کے ذمہ تھے تو پھر انہیں پاک حالت میں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی' عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! ایام تشریق میں روزوں کو حرام کیوں قرار دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ یہ لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں' اور مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے' عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! لوگ خانہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں چمٹتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب ایک شخص نے' دوسرے کے ساتھ کوئی زیادتی کی

ہو تو وہ اس کے کپڑے سے چمٹ جاتا ہے اور اس کے سامنے آہ وزاری کرتا ہے تاکہ دوسرا شخص اس کی کوتاہی کو معاف کردے"

امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اسی طرح منقطع روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام مسلم نے اسے ذوالنون مصری کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ موزوں ہے باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ رمی الْجمار وَمَا جَاءَ فِیْ رَفعهَا

قَالَ الْحَافِظ تقدم فِی الْبَاب قبله فِیْ حَدِیْثِ ابْن عمر الصَّحِیْح وَإِذا رمی الْجمار لَا یدْرِی اَحَد مَا لَهٗ حَتّٰی یتوفاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَوْم الْقِیَامَة لفظ ابْن حبَان وَلفظ الْبَزَّار: وَاما رمیك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رمیتها تَكْفِیر كَبِیرَة من الموبقات وَتقدم فِیْ حَدِیْثِ عبَادَة بن الصَّامِت وَاما رمیك الْجمار قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَاتعلم نفس مَا اُخْفِیَ لَهُمْ من قُرَّة أعین جَزَاء بِمَا كَانُوْا یعْملُوْنَ) السَّجْدَة

باب: جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اُن کے اٹھائے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے ایک باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک صحیح حدیث گزر چکی ہے:

"جب آدمی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی یہ نہیں جانتا کہ ایسے شخص کو کیا اجر وثواب ملتا ہے؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا اجر وثواب عطا کرے گا"

روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام بزار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم ہے تو ہر ایک کنکری جو تم نے ماری ہوگی اس کے عوض میں ہلاک کرنے والے کبیرہ گناہ کا (اس کا) کفارہ ہونے کا ثواب ملے گا"

اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:

"جہاں تک تمہارے جمرات کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے؟ جو اس کی جزا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے"۔

1806 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن رمی الْجمار مَا لنا فِیْهِ فَسَمعته یَقُوْلُ تجد ذٰلِكَ عِنْد رَبك اَحْوج مَا تكون اِلَیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْكَبِیر من رِوَایَة الْحجَّاج بن اَرْطَاة وَتقدم فِیْ حَدِیْثِ أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاما رمیك الْجمار فَإِنَّهُ مذخور لَك عِنْد رَبك اَحْوج مَا تكون اِلَیْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے

میں دریافت کیا: ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یہ اجر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس وقت پاؤ گے' جب تمہیں اس کی شدید ضرورت ہوگی ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' حجاج بن ارطاۃ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

"جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ذخیرہ کرلیا جائے گا' اس وقت کے لئے' جب تمہیں اس کی شدید ترین ضرورت ہوگی"۔

1807 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما اَتَى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه الْمَنَاسِك عرض لَهُ الشَّيْطَان عِنْد جَمْرَة الْعقبَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّانِيَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّالِثَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الشَّيْطَان ترجمون وملة أبيكم اِبْرَاهِيْمَ تتبعون

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لئے آئے' تو جمرہ عقبہ کے قریب' شیطان ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ دوسرے جمرہ کے قریب' ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ تیسرے جمرہ کے قریب ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' تو وہ زمین میں دھنس گیا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہو' اور اپنے جدامجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کرتے ہو۔

یہ روایت امام خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1808 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رميت الْجمار كَانَ لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ صَالح مولى التَّوْاَمَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو' تو یہ چیز تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگی"

یہ روایت امام بزار نے' صالح مولیٰ توامہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1809 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجمار الَّتِیْ ترمى كل سنة فحسب اَنَّهَا تنقص قَالَ مَا تقبل مِنْهَا رفع وَلَوْلَا ذٰلِكَ رايتموها مثل الْجبَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَاد

قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِیْ اِسنادهما يزِيْد بن سِنَان التميلی مُخْتَلف فِیْ توثيقه

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جمرات' جنہیں ہر سال کنکریاں ماری جاتی ہیں'ہم تو یہ گمان کرتے ہیں' یہ کم ہو جاتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہوتی ہیں' انہیں اٹھا لیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو' تو تم ان کنکریوں کو پہاڑ کی مانند دیکھو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان دونوں کی سند میں' یزید بن سنان تمیلی نامی راوی ہے' جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

10 - اَلتَّرْغِيْب فِیْ حلق الرَّاْس بمنى

منیٰ میں' سر منڈوانے کے بارے میں ترغیبی روایات

1810 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرين قَالَ وللمقصرين

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا فرمایئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بال چھوٹے کروانے والوں (کی بھی مغفرت کر دے)''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حديث 1809: المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1693 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1773' سنن الدارقطني - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2439' السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب دخول مكة - باب أخذ الحصى لرمي جمرة العقبة وكيفية ذلك' حديث: 8968

1811 - وَعَنْ ام الحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعت النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّة الْوَدَاعِ دَعَا للمحلقين ثَلَاثًا وللمقصرين مرّة وَاحِدَة ـ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیّدہ اُمِّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1812 - وَعَنْ مَالك بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين قَالَ يَقُوْلُ رجل من الْقَوْم وللمقصرين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَة اَوْ الرَّابِعَة وللمقصرين ثُمَّ قَالَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ محلوق الرَّاْس فَمَا يسرني بحلق رَاْسِي حمر النعم ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي حَدِيْثِ ابْن عمر الصَّحِيح: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ وَاَما حلاقك رَاْسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة وتمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة

وَتقدم اَيْضًا فِي حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت: وَاَما حلقك رَاْسك فَاِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الْاَرْض اِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے' حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری' یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں کی (بھی مغفرت کر دے)"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج میں نے سر منڈوایا ہوا ہے' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے اپنے بال منڈوانے کے بدلے میں سرخ اونٹ مل جائیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول یہ صحیح حدیث گزر چکی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا تھا: جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جتنے بھی بال منڈوائے ہیں' ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی' اور اس کی وجہ سے تمہارے ایک گناہ کو مٹا دیا جائے گا''۔

اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال زمین پر گرے گا' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا''۔

2 - التَّرْغِيبُ فِيْ شرب مَاء زَمْزَم وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله

باب: آبِ زم زم پینے کے بارے میں ترغیبی روایات' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1813 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء زَمْزَم فِيْهِ طَعَام الطّعْم وشفاء السقم وَشر مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء بوادى برهوت بقبة بحضرموت كَرجل الْجَرَاد تصبح تتدفق وتمسى لَا بِلَال فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

برهوت بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء وَضم الْهَاء آخِره تَاء مثناة وحضرموت بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة اسْم بلد قَالَ اَهْلِ اللُّغَة وهما اسمان جعلا اسْما وَاحِدًا إِن شِئْت بنيت حضر على الْفَتْح وأعربت موت إِعْرَاب مَا لَا ينْصَرف وَإِن شِئْت أضفت الْاَوَّل إِلَى الثَّانِيْ فأعربت حضرا وخفضت موت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷟ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین پر سب سے بہتر پانی' آبِ زم زم ہے' جس میں کھانے والے کی خوراک' اور بیمار کی شفاء پائی جاتی ہے اور روئے زمین پر موجود سب سے برا پانی ''وادی برہوت'' کا ہے جو (وادی) ''حضرموت'' (نامی جگہ) میں ہے' اور وہ مکڑی کے پاؤں کی طرح ہے' اور اس کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت وہاں پورا پانی ہوتا ہے' اور شام کے وقت اس میں ذرا سی بھی تری نہیں ہوتی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''برہوت'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ہ' پر پیش ہے' جس کے آخر میں 'ت' ہے۔

''حضرموت'' یہ ایک جگہ کا نام ہے' اہل لغت کہتے ہیں: یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے' جسے ملا کر ایک اسم بنا دیا گیا ہے' اگر آپ چاہیں تو لفظ 'حضر' کو مبنی علی الفتحہ'' رکھیں اور لفظ 'موت' کو معرب' بنا دیں' جو منصرف' نہ ہو اور اگر آپ چاہیں' تو پہلے لفظ کی نسبت دوسرے کی طرف کر دیں' تو اس صورت میں آپ لفظ 'حضر' کو معرب' بنائیں گے اور لفظ 'موت' پر کسرہ' پڑھیں گے۔

1814 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْزَم طَعَام طعم وشفاء سقم - رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

قَوْله طَعَام طعم بِضَم الطَّاء وَسُكُون الْعين اَى طَعَام يشْبع من أكله

❀❀ حضرت ابوذر غفاری ﷛ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آبِ زم زم کھانے والے کے لئے خوراک اور بیمار کے لئے شفاء ہے''

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ 'طعم' اس میں 'ط' پر پیش ہے' اور 'ع' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ایسا کھانا ہے' جسے کھانے والا سیر ہو جاتا ہے۔

1815 - وَعَنْ اَبِيْ الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سمعته يَقُوْلُ كُنَّا نسميها شباعة يَعْنِيْ زَمْزَم وَكُنَّا نجدها نعم العون على الْعِيَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَهُوَ مَوْقُوْف صَحِيْح الْإِسْنَاد

ابوطفیل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اسے ''شباعہ'' (یعنی سیر کردینے والی چیز) کا نام دیتے تھے' ان کی مراد آب زم زم ہے' اور ہم اسے پاتے تھے کہ یہ گھروالوں کے لئے بہترین چیز ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور یہ روایت ''موقوف'' ہے' اور سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1816 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ إِن شربته تستشفي شفاك اللّٰه وَإِن شربته لشبعك أشبعك اللّٰه وَإِن شربته لقطع ظمئك قطعه اللّٰه وَهِي هزمة جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام وسقيا اللّٰه إِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم

وَزَاد وَإِن شربته مستعيذا أعاذك اللّٰه وَكَانَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذا شرب مَاء زَمْزَم قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلك علما نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وشفاء من كل دَاءٍ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد إِن سلم من الْجَارُود يَعْنِيْ مُحَمَّد بن حبيب

قَالَ الْحَافِظ سلم مِنْهُ فَإِنَّهُ صَدُوق قَالَه الْخَطِيب الْبَغْدَادِيّ وَغَيْرُه لَكِن الرَّاوِي عَنهُ مُحَمَّد بن هِشَام الْمروزِي لَا أعرفهُ وروى الدَّارَقُطْنِيّ دُعَاء ابْن عَبَّاس مُفردا من رِوَايَة حَفْص بن عمر الْعَدنِي

الهزمة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُوْن الزَّاي هُوَ أَن تغمز موضعا بِيَدِك أَو رجلك فَتَصِير فِيهِ حُفْرَة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آب زم زم اُسی مقصد کے لئے ہوتا ہے' جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے' اگر تم اسے اس مقصد کے لئے پیو' تا کہ تم اس سے شفا حاصل کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا کردے گا' اگر تم اسے اس لئے پیو تا کہ تم سیر ہو جاؤ' تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کردے گا' اور اگر تم اسے اس لئے پیو' تا کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس کو ختم کردے گا' یہ جبریل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کے لئے بنایا ہے''

یہ روایت امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اگر تم پناہ حاصل کرنے کے لئے اسے پیو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم' وسعت والے رزق' ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اگر یہ جارود یعنی محمد بن حبیب نامی راوی کے حوالے سے سلامت ہو۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ اس کے حوالے سے سلامت ہے' کیونکہ وہ راوی صدوق ہے' یہ بات خطیب بغدادی اور دیگر حضرات

نے نقل کی ہے' تاہم اس سے روایت نقل کرنے والا شخص محمد بن ہشام مروزی نامی راوی' سے میں واقف نہیں ہوں' امام دراقطنی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دعا والی روایت الگ سے' حفص بن عمر عدنی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ "الھزمۃ" میں 'ہ' پر زبر ہے' 'ز' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ' یا پاؤں کے ذریعے' کسی جگہ کو کریدو' تو وہاں گڑھا بن جائے۔

1817 - وَعَنْ سُوَيْد بن سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت عبد الله بن الْمُبَارك بِمَكَّة أَتَى مَاء زَمْزَم واستقى مِنْهُ شربة ثُمَّ اسْتقْبل الْكَعْبَة فَقَالَ اللَّهُمَّ إِن ابْن أَبِي الموَالِي حَدثنَا عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ وَهٰذَا أشربه لعطش يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ شرب . رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ ابْن أَبِي الموَالِي عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدر تفرد بِهِ سُوَيْد عَنِ ابْنِ الْمُبَارك من هٰذَا الْوَجْه عَنْهُ انْتهى

وروى أَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ الْمَرْفُوْع مِنْهُ عَن عبد الله بن المؤمل أَنه سمع أَبَا الزبير يَقُوْلُ سَمِعت جَابر بن عبد الله يَقُوْلُ فَذكره وَهٰذَا إِسْنَاد حسن

❀ سوید بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا کہ وہ آب زم زم کے پاس آئے انہوں نے پینے کے لئے تھوڑا سا پانی لیا' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے یہ کہا: اے اللہ! ابن ابوموالی نے محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"آب زم زم کا وہی فائدہ ہوتا ہے' جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے"

(عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:) میں اسے اس لئے پی رہا ہوں تاکہ (مجھے) قیامت کے دن پیاس (نہ لگے)' پھر انہوں نے اسے پی لیا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابوموالی کی' ابن منکدر کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہونے کے حوالے سے' یہ روایت غریب ہے' اور سوید نامی راوی' عبداللہ بن مبارک' سے اس کو اس سند کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ نے اس روایت کا "مرفوع" حصہ' عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوزبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اور یہ سند حسن ہے۔

1818 - وَعَنِ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه كَانَ يَقُوْلُ اشربوا من سِقَايَة الْعَبَّاس فَإِنَّهُ من السّنة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ إِسْنَاده رجل لم يسم وبقيته ثِقَات

❀ سائب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سقایہ سے پیو! کیونکہ یہ سنت ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کے باقی تمام

راوی ثقہ ہیں۔

ترھیب من قدر علی الْحج فَلَمْ یحجّ

وَمَا جَاءَ فِیْ لُزُوْمِ الْمَرْاَۃِ بَیتھَا بعد قَضَاءِ فرض الْحَج

باب: ایسے شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جو حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی حج نہ کرے

عورت کے فرض حج ادا کر لینے کے بعد اپنے گھر میں رہنے کے بارے میں جو منقول ہے

1819 - رُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ملك زادا وراحلة تبلغه اِلٰی بَیت اللّٰہ الْحَرَام فَلَمْ یحجّ فَلَا عَلَیْہِ اَن یَمُوْت یَھُوْدِیًا اَوْ نَصْرَانِیًا وَذٰلِكَ اَن اللّٰہ یَقُوْلُ (وَلِلّٰہِ علی النَّاس حج الْبَیْت من اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا) آل عمران ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْھَقِیّ من رِوَایَۃِ الْحَارِث عَن عَلیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من ھٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زادِ سفر اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہ جائے' تو اب اس پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ یہودی ہو کر مرے' یا عیسائی ہو کر مرے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو وہاں تک جانے کی گنجائش رکھتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1820 - وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ اَیْضًا عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم تحبسه حَاجَۃ ظَاھِرَۃ اَوْ مرض حَابِس اَوْ سُلْطَان جَائِر وَلَمْ یحجّ فلیمت اِنْ شَاءَ یَھُوْدِیًا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًا

❀❀ امام بیہقی نے' یہی روایت عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے لئے' کوئی ظاہری رکاوٹ نہ ہو' روکنے والا کوئی مرض نہ ہو' کوئی ظالم حکمران نہ ہو' (یعنی کوئی بھی عذر نہ ہو) اور پھر بھی وہ حج نہ کرے' تو وہ خواہ یہودی ہو کر مرے' خواہ عیسائی ہو کر مرے''

1821 - وَتقدم حَدِیْثُ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِیَۃ اَسْھم الْاِسْلَام سھم وَالصَّلَاۃ سھم وَالزَّکَاۃ سھم وَحج الْبَیْت سھم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سھم وَالنَّھْی عَن الْمُنكر سھم وَالْجِھَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰہ سھم وَقد خَابَ من لَا سھم لَهٗ ۔ رَوَاہُ الْبَزَّار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اسلام کے آٹھ حصے ہیں (زبانی طور پر) اسلام (قبول کرنے کا اعتراف کرنا) ایک حصہ ہے نماز ایک حصہ ہے زکوٰۃ ایک حصہ ہے بیت اللہ کا طواف ایک حصہ ہے نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے اور وہ شخص رُسوا ہو گیا' جس کا کوئی حصہ نہ ہو''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1822 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِن عبدا صححت لَهٗ جِسْمه ووسعت عَلَيْهِ فِى الْمَعِيشَة تمْضِى عَلَيْهِ خَمْسَة اَعْوَام لَا يفد اِلَىَّ لمحروم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ قَالَ عَلىّ بن الْمُنْذر اَخْبرنِیْ بعض اَصْحَابنَا قَالَ كَانَ حسن بن حيّ يُعجبهُ هٰذَا الحَدِيْثِ وَبِه يَاْخُذ وَيُحب للرجل الْمُوسر الصَّحِيْح اَن لَا يتْرك الْحَج خمس سِنِين

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب کسی بندے کے جسم کو میں صحت دوں' اور مالی اعتبار سے اسے گنجائش دوں' اور پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میرے (گھر کی) زیارت کے لئے نہ آئے' تو وہ شخص محروم ہے''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: علی بن منذر نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض اصحاب یہ فرماتے ہیں: حسن بن حی کو یہ روایت بہت پسند تھی' اور وہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور وہ آدمی کے لئے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اگر کوئی خوشحال ہو' اور تندرست ہو' تو وہ پانچ سال تک حج کو ترک نہ کرے (اس سے پہلے ہی حج ادا کر لے)۔

1823 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسائه عَام حجَّة الْوَدَاع هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر . قَالَ وَكن كُلهنَّ يحججن اِلَّا زَيْنَب بنت جحش وَسَوْدَة بنت زَمعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُن وكانتا تقولان وَاللّٰه لَا تحركنا دَابَّة بعد اِذْ سمعنَا ذٰلِكَ من النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْحَاق فِیْ حَدِيْثه قَالَتَا وَاللّٰه لَا تحركنا دَابَّة بعد قَول رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاده حسن رَوَاهُ عَن صَالح مولى التَّوْاَمَة بن اَبِیْ ذِئْب وَقد سمع مِنْهُ قبل اخْتِلَاطه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا: '' یہ ہے پھر 'حصر' کا ظہور ہوگا''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج نے حج کر لیا تھا صرف سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نہیں کیا تھا یہ دونوں خواتین کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سننے کے بعد' ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

اسحاق نامی راوی نے اپنی راویت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان دونوں خواتین نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

فرمان کے بعد ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے یہ روایت ان کے حوالے سے صالح نے نقل کی ہے انہوں نے اس سے اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔

1824 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ لنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع هِيَ هٰذِهِ الْحجَّة ثُمَّ الْجُلُوس على ظُهُور الْحصْر فِي الْبيُوت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات

❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی حج ہے اس کے بعد گھروں میں چٹائیوں کی پشت پر بیٹھا جا رہے (یعنی گھر سے نہیں نکلا جائے گا)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اُن کے راوی ثقہ ہیں۔

1825 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه قَالَ اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِظُهُور الْحصْر

❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو حج کروادیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بس یہی حج ہے اس کے بعد تم پر گھروں میں رہنا لازم ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام وَمَسْجِد الْمَدِيْنَة وَبَيت الْمُقَدّس وقباء

مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد بیت المقدس اور مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1827 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي هٰذَا

حدیث 1827: صحیح مسلم - کتاب الحج' باب فضل الصلاة بمسجدی مکة والمدینة - حدیث:2548 صحیح البخاری - کتاب الجمعة' أبواب تقصیر الصلاة - باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة' حدیث: 1148 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب المساجد - ذکر فضل الصلاة فی المسجد الحرام علی الصلاة فی مسجد المدینة' حدیث: 1641 سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فضل الصلاة فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث:1438 سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی فضل الصلاة فی المسجد الحرام ومسجد النبی - حدیث:1400 السنن للنسائی - کتاب مناسك الحج' فضل الصلاة فی المسجد الحرام - حدیث: 2863 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب المناسك' باب فضل الصلاة فی الحرم - حدیث: 8868 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' فی الصلاة فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث: 7401 السنن الکبری للنسائی - کتاب المناسك' إشعار الهدی - فضل الصلاة فی المسجد الحرام' حدیث: 3753 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حدیث: 4698 مسند الطیالسی - عبد الله بن الزبیر' حدیث: 1449 مسند الحمیدی - أحادیث أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 913 مسند ابن الجعد - أبو غسان محمد بن مطرف' حدیث: 2494 مسند عبد بن حمید - عبد الله بن الزبیر' حدیث: 522 البحر الزخار مسند البزار - موسی بن عبیدة' حدیث: 1090 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حدیث: 5652 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1604 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب - حدیث: 1539 شعب الإیمان للبیهقی - فضل الحج والعمرة' حدیث: 3970

افضل من الف صَلاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1828 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة صَلَاة فِيْ هٰذَا ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد يَعْنِيْ فِيْ مَسْجِد الْمَدِيْنَة وَالْبَزَّار وَلَفْظه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدى هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام فَاِنَّهٗ يزِيْد عَلَيْهِ مائَة صَلَاة ۔ وَاِسْنَاده صَحِيْح اَيْضا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' یہاں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یعنی مسجد مدینہ میں''۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' کسی بھی مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' کیونکہ وہاں (ایک نماز ادا کرنا) یہاں (مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے پر) ایک سو گنا فضیلت رکھتا ہے'' اس کی سند بھی صحیح ہے۔

1829 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِي أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے دو صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

1830 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدِی هٰذَا خير من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

1831 - وروى الْبَزَّار عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا خَاتم الْاَنْبِيَاء ومسجدی خَاتم مَسَاجِد الْاَنْبِيَاء اَحَق الْمَسَاجِد اَن يزار وتشد اِلَيْهِ الرَّوَاحِل الْمَسْجِد الْحَرَام ومسجدی وَصَلَاة فِیْ مَسْجِدی أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

❀❀ امام بزار نے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں' میری مسجد' انبیاء کی مساجد میں سے' آخری مسجد ہے' تمام مساجد میں سے (جو مسجدیں) سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف سفر کیا جائے' تو وہ مسجد حرام ہے' اور میری مسجد ہے' میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

1832 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى فِیْ مَسْجِدی اَرْبَعِيْنَ صَلَاة لَا تفوته صَلَاة كتبت لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار وَبَرَاءَة من الْعَذَاب وبرىء من النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِیّ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری مسجد میں' چالیس نمازیں یوں ادا کرے' کہ اس کی کوئی ایک نماز بھی' درمیان میں فوت نہ ہو' تو اس شخص کے لئے جہنم سے لاتعلقی نوٹ کرلی جاتی ہے' اور عذاب سے لاتعلقی اور نفاق سے لاتعلقی (نوٹ کرلی جاتی ہے)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور امام ترمذی نے اسے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔

1833 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِیْ بَيته بِصَلَاة وَصَلَاته فِیْ مَسْجِد الْقَبَائِل بِخمْس وَعِشْرِيْنَ صَلَاة وَصَلَاة فِی الْمَسْجِد الَّذِیْ يجمع فِيْهِ بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِينَ اَلف صَلَاة وَصَلَاة فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ اَلف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة اَلف صَلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الْخطاب الدِّمَشْقِي لَا تحضرني الْاٰن تَرْجَمته وَلَمْ يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد اِلَّا ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے قبیلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' اور جامع مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو گنا فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا' پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا باعث ہے' اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز' پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ابوخطاب دمشقی نامی راوی کے بارے میں' اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں ہے' صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے بھی' اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1834 - وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيت بعض نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْمَسْجِدين الَّذِي اسس على التَّقْوَى فَاَخذ كفا من حَصْبَاء فَضرب بِهِ الْاَرْض ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدكُم هٰذَا لمَسْجِد الْمَدِيْنَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه قَالَ تمارى رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِي اسس على التَّقْوَى من اَوَّل يَوْم فَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد قبَاء وَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی مسجد ہے؟ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کنکریاں لے کر انہیں زمین پر پھینکا اور پھر فرمایا: وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''دو افراد اس مسجد کے بارے میں بحث کر رہے تھے' جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی (جس کا ذکر قرآن میں ہے) ایک شخص کا یہ کہنا تھا: اس سے مراد مسجد قباء ہے' جبکہ دوسرے شخص کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد' مسجد نبوی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

1835 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخْتلف رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِي اسس على التَّقْوَى

فَقَالَ اَحدهمَا هُوَ مَسْجد الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاخر هُوَ مَسْجد قباء فاتوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مَسْجدى هٰذَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے' (جس کا ذکر قرآن میں ہے) تو ان میں سے ایک نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے' اور دوسرے نے کہا: اس مراد مسجد قبا ہے' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1836 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة فِي مَسْجدى بِألف صَلَاة وَالصَّلَاة فِي بَيت الْمُقَدّس بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَلَفظه: قَالَ صَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِمِائَة ألف صَلَاة وَصَلَاة فِي مَسْجِد الْمَدِيْنَة أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ وَصَلَاة فِي مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه قَالَ فضل الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام على غَيره بِمِائَة ألف صَلَاة وَفِي مَسْجِدى ألف صَلَاة وَفِي مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس خَمْسمِائَة صَلَاة . وَقَالَ الْبَزَّار إِسْنَاده حسن كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' ایک ہزار نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو نمازوں کا ثواب رکھتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' پانچ سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز کی فضیلت' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ ہے' اور میری اس مسجد میں' ایک ہزار جتنی ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' پانچ سو نمازوں جتنی ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1837 - وَرُوِيَ عَن بِلَال بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَان بِالْمَدِيْنَة خير من ألف رَمَضَان فِيمَا سواهَا من الْبلدَان وجمعة بِالْمَدِيْنَة خير من ألف جُمُعَة فِيمَا سواهَا من

الْبُلْدَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

❀❀ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ میں' ایک رمضان گزارنا' اس کے علاوہ اور کہیں' کسی بھی شہر میں' ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے' اور مدینہ منورہ میں' ایک جمعہ (اس سے مراد جمعہ کا دن بھی ہوسکتا ہے' اور پورا ہفتہ بھی ہوسکتا ہے) اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1838 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما فرغ سُلَيْمَانُ بن دَاوُد عَلَيْهِمَا السَّلام من بِنَاء بَيت الْمُقَدّس سَأَلَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا أَن يؤتيه حكما يُصَادف حكمه وملكا لَا يَنْبَغِي لأحدٍ من بعده وَأَنه لَا يَأْتِي هٰذَا الْمَسْجِد أحد لَا يُرِيد إِلَّا الصَّلَاة فِيهِ إِلَّا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اثْنَتَيْنِ فَقَدْ أعطيهما وَأَرْجُو أَن يكون قد أعطي الثَّالِثَة . رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم اطول من هٰذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں' ایک یہ کہ وہ انہیں فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحت عطا کرے' جو اللہ تعالیٰ کے حکم مطابق ہو اور ایسی بادشاہت عطا کرے' کہ جو ان کے بعد اور کسی کو نہ ملے' اور یہ کہ جو شخص مسجد بیت المقدس کی زیارت کے لئے آئے' اور اس کا ارادہ' صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: انہیں دو چیزیں تو عطا کردی گئی تھیں' اور مجھے امید ہے کہ انہیں تیسری چیز بھی عطا کردی گئی ہوگی (یعنی جو شخص بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے گا' اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے)''

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1839 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة وَعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِي مَسْجِدِي خير من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِلَّا الْمَسْجِد الْأَقْصَى . رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ

مسجد اقصیٰ کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

1840 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاة فِیْ بَیْت الْمُقَدّس أفضل اَوْ فِیْ مَسْجد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجدی هٰذَا افضل من اَربع صلوَات فِیْه ولنعم الْمصلی هُوَ اَرْض الْمَحْشَر والمنشر وليأتين على النَّاس زمَان ولقيد سَوْط اَوْ قَالَ قَوْس الرجل حَیْثُ یری مِنْهُ بَیت الْمُقَدّس خیر لَهٗ اَوْ اَحَبَّ اِلَیْهِ من الدُّنْیَا جَمِیْعًا

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَفِیْ مَتنه غرابَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا: بیت المقدس میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا مسجد نبوی میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' وہاں (یعنی بیت المقدس میں) چار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور بہترین نمازی وہ ہوگا' جو میدان محشر میں نماز ادا کرے گا' لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' کہ جب ایک کوڑا' یا ایک کمان (یہ شک راوی کو ہے) جتنی دوری' سے بیت المقدس نظر آنا' آدمی کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اس کے متن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

1841 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِیْ مَسْجدی هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِیْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام وَالْجُمُعَة فِیْ مَسْجدی هٰذَا أفضل من ألف جُمُعَة فِیْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام وَشهر رَمَضَان فِیْ مَسْجدی هٰذَا أفضل من ألف شهر رَمَضَان فِیْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَیْضًا هُوَ وَغَیْرهٖ من حَدِیْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ وَتقدم حَدِیْثِ بِلَال مُخْتَصرا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ' اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' میری اس مسجد میں' ایک جمعہ ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار جمعہ ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار رمضان کے مہینے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' انہوں نے اور دیگر حضرات نے' اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت' جو مختصر ہے' وہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1843 - وَعَنْ سهل بن حنیف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تطهر فِیْ

بيته ثُمَّ اَتَى مَسْجِد قُبَاء فصلى فِيهِ صَلَاة كَانَ لَهُ كَاَجر عمْرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَرَوَاهُ يُوسُف بن طهْمَان عَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ بن سهل عَنْ اَبِيْهِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَاد وَمَنْ خرج على طهر لَا يُرِيد إِلَّا مَسْجِدِي هٰذَا يُرِيد مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ لِيُصَلِّي فِيْهِ كَانَت بِمَنْزِلَة حجَّة

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة يُوسُف بن طهْمَان وَهُوَ واه وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں طہارت حاصل کر کے پھر مسجد قباء میں آئے اور (وہاں) نماز ادا کرے تو یہ اس کے لئے عمرے کے اجر کی مانند ہوگا''

یہ روایت امام احمد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اسے یوسف بن طہمان نے ابوامامہ بن سہل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اسی مضمون میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص باوضو ہو کر نکلے اور اس کا ارادہ میری اس مسجد میں آنے کا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسجد نبوی تھی تاکہ وہ یہاں نماز ادا کرے تو یہ اس کے لئے حج کی مانند ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ اضافی حصہ نقل کرنے میں یوسف بن طہمان نامی راوی منفرد ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1844 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ دخل مَسْجِد قبَاء فيركع فِيهِ اَربع رَكْعَات كَانَ ذٰلِكَ عدل رَقَبَة

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد قباء میں آ کے وہاں چار رکعت ادا کرے تو یہ اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا۔

1845 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فَأسبغ الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلَى مَسْجِد قبَاء لَا يُرِيد غَيره وَلَا يحملهُ على الغدو اِلَّا الصَّلَاة فِيْ مَسْجِد قبَاء فصلى فِيهِ اَربع رَكْعَات يقْرَأ فِيْ كل رَكْعَة بِاُمِّ الْقُرْآن كَانَ لَهُ كَاَجر الْمُعْتَمِر اِلَى بَيت اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَهٰذِهِ الزِّيَادَة فِي الحَدِيْث مُنكرَة

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد قباء آئے اس کا مقصد اس کے لئے علاوہ اور کچھ نہ ہو وہ صرف مسجد قباء میں نماز کی نیت سے ہی آیا ہو پھر وہ وہاں چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے تو یہ اس کے لئے بیت اللہ

کا عمرہ کرنے کے اجر کے برابر ہوگا“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور حدیث میں یہ اضافہ منکر ہے۔

1846 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزور قباء اَوْ يَاْتِي قباء رَاكِبًا وماشيا - زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَيصَلى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر یا پیدل چل کر مسجد قباء کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے“ (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے“

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1847 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي مَسْجد قباء كل سبت رَاكِبًا وماشيا وَكَانَ عبد اللّٰه يَفْعَله

❀❀ امام بخاری اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن سوار ہوکر یا پیدل مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1848 - وَعَنْ عَامر بن سعد وَعَائِشَة بنت سعد سمعا أباهما رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَاَن اُصَلِّي فِيْ مَسْجد قباء اَحَبّ اِلَيّ من اَن اُصَلِّي فِيْ مَسْجد بَيت الْمُقَدّس

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”میں مسجد قباء میں نماز ادا کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کروں“

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1849 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه شهد جَنَازَة بالأوساط فِيْ دَار سعد بن عبَادَة فَاَقبل مَاشِيا اِلَى بني عَمْرو بن عَوْف بِفنَاء الْحَارِث بن الْخَزْرَج فَقِيْلَ لَهُ اَيْنَ تؤم يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ أؤم هٰذَا الْمَسْجد فِيْ بني عَمْرو بن عَوْف فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى فِيْهِ كَانَ كعدل عمْرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دار سعد بن عبادہ میں موجود اوساط میں ایک جنازے میں شریک ہوئے پھر وہ پیدل چلتے ہوئے حارث بن خزرج کے علاقے میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں آئے ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں موجود اس مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (یعنی مسجد قباء میں جانا چاہتا ہوں) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

ہے:
''جو شخص یہاں نماز ادا کرتا ہے تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1850 - وَعَنْ جَابِر يَعْنِيْ ابْن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِيْ مَسْجِد الْفَتْح ثَلَاثًا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَيَوْم الثُّلَاثَاء وَيَوْم الْاَرْبَعَاء فاستجيب لَهُ يَوْم الْاَرْبَعَاء بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَعرف الْبشر فِيْ وَجهه . قَالَ جَابر فَلَمْ ينزل بِي اَمر مُهِمّ غليظ اِلَّا توخيت تِلْكَ السَّاعَة فأدعو فِيْهَا فاعرف الْاِجَابَة
رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَغَيرهمَا وَاسْنَاد اَحْمد جيد

❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ''مسجد فتح'' میں تین دن تک دعا کی پیر کے دن منگل کے دن اور بدھ کے دن تو بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان آپ ﷺ کی دعا قبول ہوگئی آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی مشکل معاملہ پیش ہوتا ہے تو میں اس مخصوص گھڑی کا انتظار کرتا ہوں اور اس مخصوص گھڑی میں دعا کرتا ہوں اور دعا کی قبولیت مجھے پتہ چل جاتی ہے۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِيْ سُكْنى الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْمَمَات

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَفضل اَحَد ووادی العقيق قَالَ الْحَافِظ تقدم فِيْ الْبَاب قبله مِمَّا يَنْتَظِم فِيْ سلكه وَيقرب مِنْهُ حَدِيْث بِلَال بن الْحَارِث . رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من الف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَان وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من الف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من الْبلدَان
وَحَدِيْث جَابر اَيْضًا وَفِيْهِ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

باب: مرتے دم تک مدینہ منورہ میں رہائش اختیار رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

مدینہ منورہ کی فضیلت اُحد پہاڑ کی فضیلت اور وادی عقیق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے ایک باب میں یہ روایت گزر چکی ہے جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے اور اس موضوع کے قریب ہے اور وہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''مدینہ میں ایک رمضان گزارنا اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ (نماز جمعہ ادا کرنا یا ایک ہفتہ گزارنا) اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی ہے جس میں یہ مذکور ہے:
''البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

1851 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يصبر على لأواء الْمَدِيْنَةِ وشدتها اَحَد من امتِيْ اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة اَوْ شَهِيدا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِرْمِذِيْ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ (میں رہائش اختیار کرنے) کی مشکل اور پریشانی پر میری امت کا جو بھی فرد صبر کرے گا' تو میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1852 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يصبر اَحَد على لأوائها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة اِذا كَانَ مُسْلِما- رَوَاهُ مُسْلِم

اللأواء مهموزا ممدودا هِيَ شدَّة الضّيق

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کی سختی پر جو شخص صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا' جبکہ وہ شخص مسلمان ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''اللاواء'' میں اسم ممدود ہے' اس سے مراد شدید تنگی ہے۔

1853 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ أحرم مَا بَيْن لابتي الْمَدِيْنَةِ اَن يقطع عضاهها اَوْ يقتل صيدها وَقَالَ الْمَدِيْنَةِ خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ لَا يَدعهَا اَحَد رَغْبَة عَنْهَا اِلَّا أبدل اللّٰه فِيْهَا مَن هُوَ خير مِنْهُ وَلَا يثبت اَحَد على لأوائها وجهدها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة . وَزَاد فِيْ رِوَايَة وَلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه اللّٰه فِي النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِي المَاء -رَوَاهُ مُسْلِم

لابتا الْمَدِيْنَةِ بِفَتْح الْبَاء مُخَفّفَة هُوَ حرتاها وطرفاها والعضاه بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَبعد الْأَلف هَاء جمع عضاهة وَهِي شَجَرَة الخمط وَقيل بل كل شَجَرَة ذَات شوك وَقيل مَا عظم مِنْهَا

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حديث 1851: صحيح مسلم - كتاب الحج' باب فضل المدينة - حديث: 2526 مستخرج أبي عوانة - كتاب الحج' باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم للمدينة إذا أتي بالباكورة - حديث: 3049 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ذكر أسماء ابنة عميس الخثعمية' حديث: 2784 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' إشعار الهدي - ثواب من صبر على جهد المدينة وشدتها' حديث: 4153 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8976 مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6354 المعجم الكبير للطبراني - باب الألف' ما أسندت أسماء بنت عميس - سعيد بن المسيب' حديث: 20240

''میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں یہاں کی ٹہنی کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو مارا نہیں جائے گا''

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''مدینہ منورہ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے اگر انہیں اس کا علم ہو جو شخص اس سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے' اسے ترک کر کے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے لئے' ایسا شخص بدلے میں دیدے گا' جو اس سے زیادہ بہتر ہوگا' اور یہاں کی تنگی اور مشکل پر' جو شخص ثابت قدم رہے گا' میں قیامت کے دن' اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا گواہ ہوؤں گا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جو شخص' اہل مدینہ میں سے' کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ پگھلایا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

''لابتا المدینة'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس سے مراد اس کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین اور دونوں کنارے ہیں۔

لفظ ''العضاۃ'' یہ لفظ ''العضة'' کی جمع ہے' اس سے مراد پیلو کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد خاردار درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد بڑا درخت ہے۔

1854 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَن على اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ زَمَانٌ يَنْطَلِق النَّاس مِنْهَا اِلَى الأرياف يَلْتَمِسُوْنَ الرخَاء فيجدون رخاء ثُمَّ يَاْتُونَ فيتحملون بأهليهم اِلَى الرخَاء وَالْمَدِيْنَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح . الأرياف جمع ريف بِكَسْر الرَّاء وَهُوَ مَا قَارب الْمِيَاه فِيْ اَرْض الْعَرَب وَقِيْلَ هُوَ الْاَرْض الَّتِيْ فِيْهَا الزَّرْع وَالْخصب وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل مدینہ پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب یہاں سے کچھ لوگ دوسرے علاقوں کی طرف جائیں گے اور وہ خوشحالی کی تلاش میں ہوں گے' انہیں خوشحالی مل جائے گی' وہ واپس آئیں گے' اور اپنے اہل خانہ کو بھی سوار کروا کے' اس خوشحالی کی طرف لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس روایت کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الاریاف'' لفظ 'ریف' کی جمع ہے' جس میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے عرب سرزمین کا' وہ حصہ ہے' جو پانی کے قریب ہو' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں کھیتی باڑی اور سبزہ وغیرہ ہوتا ہو' ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1855 - وَعَنْ سُفْيَان بن اَبِيْ زُهَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تفتح الْيمن فَيَاْتِيْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ وتفتح الشَّام فَيَاْتِيْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ وتفتح الْعرَاق فَيَاْتِيْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم . البس السُّوق الشَّدِيد وَقِيْلَ البس سرعَة الذّهاب

❀❀ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے'اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبردار (غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' شام فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں پتہ ہو' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' عراق فتح ہوگا' پھر کچھ لوگ چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''البس'' سے مراد جانور کو تیزی سے ہانکنا ہے' ایک قول کے مطابق ''البس'' کا مطلب تیزی سے چلنا ہے۔

1856 - وَعَنْ اَبِيْ اسيد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قبر حَمْزَة بن عبد الْمطلب فَجعلُوْا يجرُّوْنَ النمرة عَلى وَجهه فتنكشف قدماه ويجرونها على قَدَمَيْهِ فينكشف وَجهه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عَلى وَجهه وَاجْعَلُوْا على قَدَمَيْهِ من هَذَا الشّجر قَالَ فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأسه فَإِذَا اَصْحَابه يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ يَاْتِيْ على النَّاس زَمَان يخرجُون إِلَى الأرياف فيصيبون مِنْهَا مطعما وملبسا ومركبا اَوْ قَالَ مراكب فيكتبون اِلَى اَهْلِيهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنَّكُمْ بِاَرْض حجاز جدوبة وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن . النمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيم وَهِي بردة من صوف تلبسها الْأَعْرَاب

❀❀ حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی (میت کے پاس) موجود تھے' لوگ ان پر چادر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے' جب وہ چادران کے چہرے پر ڈالتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے' جب کھینچ کر پاؤں پر ڈالتے تھے' تو چہرے سے چادر ہٹ جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چادران کے چہرے پر ڈال دو' اور ان کے پاؤں پر اس درخت (کی گھاس) ڈال دو!

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سر کو اٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ نکل کر سرسبز علاقوں کی طرف چلے جائیں گے وہاں انہیں کھانے کے لئے پہننے کے لئے سواری کے لئے ملے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر وہ اپنے اہل خانہ کو خط لکھیں گے: تم لوگ بھی ہماری طرف آجاؤ! کیونکہ تم تو حجاز کی بے آب وگیاہ سرزمین پر موجود ہو۔

''(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) مدینہ اُن کے لئے زیادہ بہتر ہوگا' اگر انہیں اس کا علم ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''النمر ۃ'' میں ن پر زبر ہے م پر زیر ہے اس سے مراد اُون کی بنی ہوئی وہ چادر ہے جسے دیہاتی لوگ پہنتے ہیں۔

1857 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غلا السّعر بِالْمَدِيْنَةِ فَاشتَدّ الجهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا وَابْشِرُوْا فَاِنِّي قد باركت على صاعكم ومدكم وكلوا وَلَا تتفرقوا فَاِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَام الاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الْخَمْسَة والستة وَاِن الْبركَة فِي الْجَمَاعَة فَمَنْ صَبر على لأوائها وشدتها كنت لَهُ شَفِيعًا وشهيدا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج عَنْهَا رَغْبَة عَمَّا فِيهَا ابدل الله بِهِ من هُوَ خير مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ ارادها بِسوء أذابه الله كَمَا يذوب الْملح فِي المَاء . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے دام زیادہ ہوگئے لوگوں کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صبر سے کام لو اور خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے تمہارے صاع اور تمہارے مد میں برکت کی دعا کی ہے' تم لوگ کھاؤ پیو اور متفرق نہ ہو (یعنی الگ' الگ نہ کھاؤ' بلکہ مل جل کے کھاؤ) کیونکہ ایک شخص کا کھانا' دو کے لئے کفایت کر جاتا ہے' اور دو کا کھانا' چار کے لئے کفایت کر جاتا ہے' چار کا کھانا' پانچ یا چھ کے لئے کفایت کر جاتا ہے' مل کر کھانا برکت ہے' جو شخص یہاں کی شدت اور مشکل پر صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور اس کا گواہ ہوں گا اور جو شخص یہاں موجود (فضیلت) کو ترک کر کے اس (مدینہ منورہ) کو چھوڑ کر چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ یہاں وہ شخص لے آئے گا' جو اس شخص سے زیادہ بہتر ہوگا' اور جو شخص (مدینہ منور کے ساتھ) برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے یوں گھول دے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1858 - وَعَنْ اَفْلح مولى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيّ انه مر بزيد بن ثَابت وَاَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وهما قاعدان عِنْد مَسْجِد الْجَنَائِز فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه تذكر حَدِيثا حَدثنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِد الَّذِي نَحْنُ فِيهِ قَالَ نَعَم عَن الْمَدِيْنَةِ سمعته يزْعم انه سَيَاْتِي على النَّاس زمَان تفتح فِيهِ فتحات الْاَرْض فَتخرج اِلَيْهَا رجال يصيبون رخاء وعيشا وَطَعَامًا فيمرُّوْنَ على اِخْوَان لَهُمْ حجاجا اَوْ عمارا فَيَقُوْلُوْنَ مَا يقيمكم فِي لأواء الْعَيْش وَشدَّة الْجُوع فذاهب وقاعد حَتّٰى قَالَهَا مرَارًا وَالْمَدِيْنَة خير لَهُمْ لَا يثبت بهَا اَحد فيصبر على لأوائها وشدتها حَتّٰى يَمُوْت اِلَّا كنت لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام اُفلح بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کا گزر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' یہ دونوں حضرات مسجد جنائز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ کو وہ حدیث یاد ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس مسجد میں سنائی تھی' جہاں ہم اس وقت موجود ہیں' تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مدینہ منورہ کے بارے میں ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب ان کے لئے زمین کے مختلف علاقے فتح ہو جائیں گے' تو لوگ نکل کر ان علاقوں کی طرف جائیں گے' وہاں انہیں خوشحالی' آرام اور کھانے پینے کی چیزیں ملیں گی' پھر وہ لوگ حج کے لئے' یا عمرہ کے لئے جاتے ہوئے' اپنے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے' تو ان سے کہیں گے: تم لوگ کیوں اس مشکل اور بھوک والی زندگی میں ٹھہرے ہوئے ہو؟ تو کچھ لوگ چلے جائیں گے اور کچھ لوگ نہیں جائیں گے' یہاں تک کہ وہ کئی مرتبہ انہیں کہیں گے' حالانکہ مدینہ ان لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' یہاں جو شخص ٹھہرا رہے گا' اور یہاں کی پریشانی اور شدت پر صبر سے کام لے گا' یہاں تک کہ یہیں انتقال کر جائے' تو میں قیامت کے دن' اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا شفاعت کرنے والا ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1859 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنِّيْ أشفع لمن يَمُوْت بهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ ابْن مَاجَه من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيفْعَل فَاِنِّيْ أشهد لمن مَاتَ بهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مدینہ منورہ میں مر سکتا ہو' اُسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں مرے' تو اسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کا گواہ بنوں گا''۔

1860 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهٗ من مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شفعت لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة

حديث1859: مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5281' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في المدينة وفضلها - حديث:31781' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - الدارية امرأة من بني عبد الدار رضي الله عنها' حديث:2828' معجم ابن الأعرابي - حديث الثرقفي' حديث:2305' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' صميتة الليثية - حديث:20666' شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث:4011

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے تو اسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوگا' میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا''۔

1861 - وَعَنْ الصميتة امْرَاَة من بني لَيْث رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن لا يَمُوْت اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنَّهُ من يمت بهَا نشفع لَهُ اَوْ نشهد لَهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ

بنولیث سے تعلق رکھنے والی' ایک خاتون سیّدہ صمیتہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' تو اسے یہیں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' ہم اس کی شفاعت کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم اس کے حق میں گواہی دیں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1862 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا' میں اس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) گواہ ہوؤں گا''۔

1863 - وَعَنْ سبيعة الأسلمية رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ لَا يَمُوْت بهَا اَحَد اِلَّا كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عبد الله بن عِكْرِمَة روى عَنهُ جمَاعَة وَلَمْ يُخرجهُ اَحَد وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هُوَ خطاء وَاِنَّمَا هُوَ عَن صميتة كَمَا تقدم

سیّدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

'تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں قیامت کے دن' اُس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوؤں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف عبداللہ بن عکرمہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں' کسی نے بھی ان سے احادیث نقل نہیں کی ہیں' امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا شخص ہے' اس راوی نے سیّدہ صمیتہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

1864 - وَعَنْ امْرَاَةٍ يتيمة كَانَت عِند رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثقيف اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ من مَاتَ بها كنت له شهيدا او شفيعا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو نبی اکرم ﷺ کے ہاں رہتی رہی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا شفیع ہوں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1865 - وَعَنْ حَاطِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زارني بعد موتي فَكَاَنَّمَا زارني فِيْ حَيَاتِيْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بعث من الْاٰمنين يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ رجل من آل حَاطِبٍ لم يسمه عَنْ حَاطِبٍ

❀❀ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا' تو گویا اس نے میری زندگی میں' میری زیارت کی' اور جو شخص حرمین میں کسی ایک جگہ پر انتقال کرے گا' قیامت کے دن' اُسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے' آل حاطب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1867 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بعث من الْاٰمنين يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ زارني محتسبا اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِيْ جواري يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ اَيْضا ۔ قَالَ المملي الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيْقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الوباء و الدجال لَا يدخلانها اختصرت ذٰلِكَ لشهرته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا' قیامت کے دن' اُسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا' اور جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے' میری زیارت کے لئے مدینہ منورہ آئے گا' وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہو گا''

یہ روایت بھی امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے کئی حوالوں سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: وباء اور دجال' مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوں گے' ان روایات کی شہرت کی وجہ سے' میں نے اختصار کر دیا ہے۔

1868 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّا ثُمَّ صلى بِاَرْض سعد

بِأَرْضِ الْحرَّة عِنْد بُيُوت السقيا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ خليلك وَعَبدك وَنبيك دعَاك لاهل مَكَّة وَأَنا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ مثل مَا دعَاك بِهِ اِبْرَاهِيْمَ لمَكَّة ندعوك اَن تبَارك لَهُمْ فِيْ صاعهم ومدهم وثمارهم اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كَمَا حببت اِلَيْنَا مَكَّة وَاجعَل مَا بهَا من وباء بخم اللّٰهُمَّ اِنِّيْ حرمت مَا بَيْن لابتيها كَمَا حرمت على لِسَان اِبْرَاهِيْمَ الْحرم

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

خم بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْمِيم اسْم غيضة بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ قَرِيبًا من الْجحْفَة لَا يُولد بهَا اَحَد فيعيش اِلَى اَن يَحْتَلِم اِلَّا اَن يرتحل عَنْهَا لشدَّة مَا بهَا من الوباء والحمى بدعوة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاظن غَدِيْر خم مُضَافا اِلَيْهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر ''بیوت سقیا'' کے قریب' پتھریلی سرزمین پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں' نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل' تیرے بندے اور تیرے نبی تھے' انہوں نے اہل مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی تھی' اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں' میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے' اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے کی تھی' ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو اِن لوگوں کے لئے' اِن کے صاع' اِن کے مد اور اِن کے پھلوں میں برکت رکھ دے' اے اللہ! تو مدینہ منورہ کو اُسی طرح ہمارے نزدیک محبوب کر دے' جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا ہے' اور یہاں جو وبا ہے' اسے خم (نامی جگہ) کی طرف منتقل کر دے' اے اللہ! میں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی (مکہ کو) حرام قرار دیا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

لفظ ''خم'' میں 'خ' پر پیش ہے' اور 'م' پر شد ہے' یہ دونوں حرموں کے درمیان 'جحفہ'' کے قریب' ایک جگہ ہے جہاں پانی جمع ہوتا ہے' یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے' وہ بالغ ہونے کی عمر تک زندہ نہیں رہتا' بلکہ اس سے پہلے ہی منتقل کروا دیا جاتا ہے' کیونکہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے شدید وبا اور بخار پایا جاتا ہے' اور میرا خیال ہے' 'غدیر خم'' کی نسبت بھی اِسی کی طرف ہے۔

1869 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ كَانَ النَّاس اِذا رَاَوْا اَوَّل الثَّمر جاؤوا بِهِ اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا اَخذه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ ثَمَرنا وَبَارك لنا فِيْ مدينتنا وَبَارك لنا فِيْ صاعنا ومدنا اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ عَبدك وخليلك وَنبيك وَاِنِّي عَبدك وَنبيك وَاِنَّهُ دعَاك لمَكَّة وَاِنِّي اَدْعُوك للمدينة بِمثل مَا دعَاك بِهِ لمَكَّة وَمثله مَعَه قَالَ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَر وليد يرَاهُ فيعطيه ذٰلِكَ الثَّمر

رَوَاهُ مُسلم وَغَيره . قَوْله فِيْ صاعنا ومدنا يُرِيد فِيْ طعامنا الْمكيل بالصاع وَالْمد وَمَعْنَاهُ اَنه دَعَا لَهُمْ بِالْبركَةِ فِيْ اقواتهم جَمِيعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ (موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تھے' تو وہ اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آتے تھے' نبی اکرم ﷺ اسے لے کر یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے' ہمارے پھلوں میں' برکت رکھ دے! ہمارے لئے ہمارے شہروں میں برکت رکھ دے! ہمارے لئے' ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے! اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے' اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں' انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی' اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے' اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں' جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے کی تھی' اور اس کی مانند مزید (برکتوں کی دعا کرتا ہوں)''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ وہاں موجود سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے تھے' جو آپ ﷺ کو نظر آتا تھا' اور وہ پھل اُسے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' ہمارے صاع اور ہمارے مد'' اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارا وہ اناج' جسے صاع' یا مد کے حوالے سے ماپا جاتا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے لئے' خوراک کی ہر قسم میں' برکت کی دعا کی تھی۔

1870 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كحبنا مَكَّة اَوْ اَشد وصححها لنا وَبَارك لنا فِيْ صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها بِالْجُحْفَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره قِيْلَ اِنَّمَا دَعَا بِنَقْل الْحمى اِلَى الْجحْفَة لِاَنَّهَا كَانَت اِذْ ذَاك دَار الْيَهُود

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے مدینہ منورہ کو محبوب کر دے' جس طرح ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں' بلکہ اس سے زیادہ محبوب کر دے اور ہمارے لئے اسے صحت افزا جگہ بنا دے' اور ہمارے لئے' یہاں کے صاع اور مد میں برکت رکھ دے' اور یہاں کے بخار کو یہاں سے منتقل کر دے' اور اسے جحفہ بھیج دے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے بخار کے جحفہ منتقل ہونے کی دعا اس لئے کی تھی' کیونکہ اُس زمانے میں' وہ یہودیوں کا علاقہ تھا۔

1871 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذا كُنَّا عِنْد السقيا الَّتِيْ كَانَت لسعد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْم عَبدك وخليلك دعَاك لاهل مَكَّة بِالْبركَةِ وَاَنا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك وَاِنِّي اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ اَن تبَارك لَهُم فِيْ صاعهم ومدهم مثل مَا باركت لاهل مَكَّة وَاجعَل مَعَ الْبركَة بركتين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلے' یہاں تک کہ جب ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی سقیا کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے صاع اور ان کے مد میں ان کے لئے برکت رکھ دے اس کی مانند جو تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی ہے اور اس برکت کے ہمراہ دو برکتیں (مزید شامل کردے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1872 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ بَارك لنا فِیْ مدینتنا اللّٰھُمَّ اجْعَل مَعَ الْبر کَة بر کتین وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِہٖ مَا من الْمَدِیْنَةِ شَیْءٍ وَّلَا شعب وَّلَا نقب اِلَّا عَلَیْهِ ملكان يحرسانها ۔ رَوَاهُ مُسْلِم فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت رکھ دے اے اللہ! تو اس برکت کے ساتھ دو مزید برکتیں شامل کردے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستے پر دو فرشتے تعینات ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں''

یہ روایت امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

1873 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَل بِالْمَدِیْنَةِ ضعفی مَا جعلت بِمَکَّة من الْبر کَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! تو نے مکہ میں جتنی برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دگنی برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا نَبِیّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ صاعنا ومدنا وَبَارك لنا فِیْ شامنا ويمننا فَقَالَ رجل من الْقَوْم يَا نَبِیّ اللّٰہِ وعراقنا قَالَ اِن بهَا قرن الشَّيْطَان وتهيج الْفِتَن وَاِن الْجفَاء بالمشرق ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات ۔ قرن الشَّيْطَان قِيْلَ مَعْنَاهُ اَتبَاع الشَّيْطَان وأشياعه وَقِيْلَ شدته وقوته وَمحل ملكه وتصريفه وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کرتے ہوئے کہا:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت رکھ دے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق (کے لئے بھی دعا کریں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں شیطان کے سینگ ہیں اور فتنے پھیلیں گے جفا مشرقی علاقوں میں پائی جائے گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

شیطان کے سینگ سے مراد ایک قول کے مطابق شیطان کے پیروکار اور اس کا ساتھ دینے والے افراد ہیں ایک اور قول کے مطابق وہاں شدت اور قوت ہے کہ شیطان کو ان علاقوں میں وہاں کے لوگوں پر تصرف کرنے کی صلاحیت حاصل ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد کوئی اور مفہوم ہے۔

1875 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثائرة الرَّاْس خرجت حَتّٰى قَامَت بمهيعة وَهِي الْجحْفَة فَاَوَّلت اَن وباء الْمَدِيْنَة نقل اِلَى الْجحْفَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ ورواة اِسْنَاده ثِقَات

مهيعة بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْهَاء بعْدهَا يَاء مثناة تَحت وَعين مُهْملَة مفتوحتين هِيَ اسْم لقرية قديمَة كَانَت بميقات الْحَج الشَّامي على اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ ميلًا من مَكَّة فَلَمَّا اخرج العماليق بني عبيل اِخْوَة عَاد من يثرب نزلوها فَجَاءَهُمْ سيل الجحاف بِضَم الْجِيم فجحفهم وَذهب بهم فسميت حِيْنَئِذٍ الْجحْفَة بِضَم الْجِيم وَاِسْكَان الْحَاء الْمُهْملَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب میں ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا' جس کے بال بکھرے ہوئے تھے' وہ نکلی اور مہیعہ میں کھڑی ہوگئی (راوی کہتے ہیں) یہ جحفہ نامی جگہ ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) میں نے اس خواب کی یہ تعبیر مراد لی کہ مدینہ منورہ کی وبا جحفہ کی طرف منتقل ہوگئی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور ان کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

''مہیعہ'' میں 'م' پر زبر ہے 'ہ' ساکن ہے اس کے بعد 'ی' ہے اس کے بعد 'ع' ہے ان دونوں پر زبر ہے یہ ایک پرانی بستی کا نام ہے' جو اہل شام کے میقات میں آتی ہے' اور مکہ مکرمہ سے 32 میل کے فاصلے پر ہے' جب عمالقہ نے 'عاد' سے تعلق رکھنے والے بنو عبیل کو یثرب سے نکال دیا' تو انہوں نے اس جگہ پر پڑاؤ کیا تھا' وہاں جحاف کا سیلاب آیا تھا اور انہیں بہا کر لے گیا تھا' اس وقت اس جگہ کا نام جحفہ رکھا گیا تھا' جس میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ح' ساکن ہے۔

1876 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَة قبَّة الْاِسْلَام وَدَار الْاِيمَان وَاَرْض الْهِجْرَة ومثوى الْحَلَال وَالْحرَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ اسلام کا گنبد' ایمان کا ٹھکانہ' ہجرت کی سرزمین' حلال وحرام کی جگہ ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1877 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا ركبت اِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِد اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومسجدي

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه اِلَّا انه قَالَ: مَسْجِدي هَذَا وَالْبَيْت

الْمَعْمُور . وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه: إِن خير مَا ركبت إِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِدي هَذَا وَالْبَيْت الْعَتِيق

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيق أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تشد الرَّوَاحِل إِلَّا إِلَى ثَلَاثَة مَسَاجِد مَسْجِدي هَذَا وَالْمَسْجِد الْحَرَام وَالْمَسْجِد الْأَقْصَى

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سواریوں پر' جن چیزوں کی طرف سفر کیا جاتا ہے' ان میں سے سب سے بہتر' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ مسجد (یعنی مسجد حرام) ہے' اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور آباد گھر (یعنی مسجد حرام) ہے''

ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سواریوں پر سوار ہو کر' جن کی طرف سفر کیا جاتا ہے' ان میں سب سے بہتر' میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے' اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: دیگر اسناد کے ساتھ' یہ بات مستند طور پر منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جائے گا' میری یہ مسجد' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ''۔

1878 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لما رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَبُوك تَلقاهُ رجال من المتخلفين من الْمُؤمنِينَ فأثاروا غبارا فخمر بعض من كَانَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنفه فأزال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللثام عَن وَجهه وَقَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ إِن فِي غبارها شِفَاء من كل دَاء . قَالَ وَأرَاهُ ذكر وَمن الجذام والبرص . ذكره رزين الْعَبدَرِي فِي جامعه وَلم أره فِي الْأُصُول

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے' تو چند آدمیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی' جن کا تعلق اہل ایمان سے تھا اور وہ ساتھ نہیں گئے تھے' ان کے آنے سے غبار اڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افراد میں سے کسی نے اپنا ناک ڈھانپ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس کا (یعنی مدینہ منورہ کا) غبار' ہر بیماری کے لیے شفاء ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں جذام اور برص کے لیے بھی شفا ہونے کے الفاظ ہیں۔

یہ روایت رزین عبدری نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے' میں نے یہ روایت بنیادی کتابوں میں کہیں نہیں دیکھی ہے۔

1879 - وَعَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأبي طَلْحَة التمس لي غُلَاما من غِلْمَانكُمْ يخدمني فَخرج أَبُو طَلْحَة يردفني وَرَاءه فَكنت أخدم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلما نزل قَالَ ثُمَّ أقبل حَتَّى إِذا بدا لَهُ أحد قَالَ هَذَا جبل يحبنا ونحبه فَلَمَّا أشرف على الْمَدِينَة قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أحرم مَا بَين جبليها مثل مَا حرم إِبْرَاهِيم مَكَّة ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَارك لَهُمْ فِي مدهم وصاعهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِهٖ هذا جبل يحبنا ونحبه اَرَادَ بِهٖ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وسكانها كَمَا قَالَ تَعَالٰى واسأل الْقَرْيَة يوسف اَى اَهْلِ الْقَرْيَة

قَالَ الْبغوِيّ وَالْاَوْلٰى اجراؤه على ظاهره وَلَا يُنكر وصف الجمادات بحب الْاَنْبِيَاء والاَوْلياء وَاَهْلِ الطَّاعَة كَمَا حنت الأسطوانة على مُفَارقته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سمع الْقَوْم حنينها اِلٰى اَن سكنها وكما أخبر اَن حجرا كَانَ يسلم عَلَيْهِ قبل الْوَحْي فَلَا يُنكر عَلَيْهِ وَيكون جبل اُحد وَجَمِيْع اَجزَاء الْمَدِيْنَةِ تحبه وتحن اِلٰى لِقَائِه حَالَة مُفَارقته اِيَّاهَا ۔ قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الَّذِىْ قَالَه الْبَغْوِىّ حسن جيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے بچوں میں سے میرے لئے کوئی لڑکا ڈھونڈو! جو میری خدمت کیا کرے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ کرتے تھے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُحد پہاڑ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک ایسا پہاڑ ہے' جو ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے آثار نظر آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو اُسی طرح حرام قرار دیتا ہوں' جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! اِن لوگوں کے لئے' اِن کے مد اور اِن کے صاع میں برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ:

''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

اس سے مراد اہل مدینہ اور وہاں کے رہنے والے لوگ ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بستی سے پوچھو!''

اس سے مراد یہ ہے کہ بستی والوں سے پوچھو۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: زیادہ بہتر یہ ہے کہ اِن الفاظ کو ان کے ظاہری مفہوم پر محمول کیا جائے' اور اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا' کہ جمادات کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ انبیاء کرام' اولیاء عظام اور نیک لوگوں سے محبت رکھتے ہیں' جس طرح ایک ستون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر رو دیا تھا' یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کے رونے کی آواز سنی تھی' یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: ''وحی کے نزول سے پہلے ایک پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا تھا''

تو اِس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اُحد پہاڑ اور مدینہ منورہ کے تمام اجزا (یعنی وہاں کے پہاڑ' درخت' پتھر وغیرہ) نبی

اکرم ﷺ سے محبت کرتے ہوں' اور جب نبی اکرم ﷺ انہیں چھوڑ کر گئے ہوں' تو نبی اکرم ﷺ کی ملاقات (یا واپس تشریف آوری کے مشتاق رہتے ہوں)''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علامہ بغوی نے جو بات بیان کی ہے' وہ حسن اور عمدہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1880 - وَقد روى التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ الْوَلِيد بن اَبِي ثَوْر عَن السّديّ عَن عبَادَة بن اَبِي يزِيْد عَن عَلِيّ بن اَبِي طَالب قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّة فخرجنا فِي بعض نَوَاحِيهَا فَمَا استقبله جبل وَلَا شجر اِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَام عَلَيْك يَا رَسُوْل اللّٰهِ

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے ولید بن ابوثور کے حوالے سے' سدی کے حوالے سے' عبادہ بن ابویزید کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں مکہ میں' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' ہم وہاں کے کسی نواحی علاقے کی طرف جانے کے لئے نکلے' تو جو بھی پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا' تو وہ یہ کہتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1881 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَد جبل يحبنا ونحبه فَإِذا جئتموه فَكُلُوا من شَجَره وَلَوْ من عضاهه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من رِوَايَة كثير بن زيد

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' جب تم لوگ اس کے پاس آؤ' تو اس کے درخت میں سے کھالیا کرو' خواہ وہ اس کے کانٹے ہی کیوں نہ ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کثیر بن زید سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1882 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد اللّٰه بن مكنف عَنْ اَنَسٍ وَّهٰذَا اِسْنَاد وَاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن جبل اَحد يحبنا ونحبه وَهُوَ على ترعة من ترع الْجَنَّة وعير على ترعة من ترع النَّار قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَقد صَحَّ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غير مَا طَرِيق وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة انه قَالَ لاحَدٍ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه

وَالزِّيَادَة على هٰذَا عِند الطَّبَرَانِيّ غَرِيبَة جدا

العضاه تقدم والترعة بِضَم التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا عين مُهْملَة مَفْتُوحَة هِيَ الرَّوْضَة وَالْبَاب اَيْضا وَهُوَ المُرَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث فَقَدْ جَاءَ مُفَسرًا فِي حَدِيْث اَبِي عَبْس بن جبر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاحد هٰذَا جبل يحبنا ونحبه على بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة وَهٰذَا عير جبل

يبغضنا و تبغضه على بَاب من اَبوَاب النَّار
رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ یہ روایت' امام ابن ماجہ نے' محمد بن اسحاق کی' عبداللہ بن مکنف کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ سند "واہی" ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں' اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا' اور "عیر" پہاڑ جہنم کے دروازے پر ہوگا"

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے' جو دیگر حوالوں سے منقول ہے' اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں"

تاہم اضافی الفاظ (یعنی "عیر" پہاڑ کو ناپسند کرنا) یہ اضافہ' امام طبرانی نے نقل کیا ہے' اور یہ انتہائی غریب ہے۔

لفظ "العضاۃ" اس کا مطلب پہلے گزر چکا ہے' لفظ "الترعۃ" میں 'ت' پر 'پیش' ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' جس پر 'زبر' ہے' اس سے مراد باغ ہے' اور اس سے مراد دروازہ بھی ہے' اور یہاں یہی مراد ہے' کیونکہ حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں' یہ بات وضاحت کے ساتھ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

"یہ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا' اور "عیر" پہاڑ ہمیں ناپسند کرتا ہے' اور ہم اسے ناپسند کرتے ہیں' اور وہ جہنم کے دروازے پر ہوگا"

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1883 - وَرُوِىَ عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَحد ركن من اَرْكَان الْجنَّة ـ رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اُحد پہاڑ جنت کے ارکان میں سے' ایک رکن ہے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1884 - وَعَنْ سَلَمَة بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كنت أرمي الْوَحْش وأصيدها وأهدى لَحمهَا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اما لَو كنت تصيدها بالعقيق لشيعتك اِذا ذهبت وتلقيتك اِذا جئْت فَاِنِّيْ اُحِبُّ العقيق ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سرکش جانوروں کو تیر مار کر ان کا شکار کیا کرتا تھا' اور ان کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم انہیں وادی عقیق میں شکار کرو' تو جب تم جاؤ گے' تو یہ تمہارے ساتھ چلیں گے' اور جب تم آؤ گے' تو یہ تمہارا استقبال کریں گے' میں وادی عقیق سے محبت کرتا ہوں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1885 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ آتٍ وَّاَنَا بالعقيق فَقَالَ اِنَّكَ بواد مبارك . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میرے پاس ایک پیغام رساں (فرشتہ) آیا' میں اس وقت ''وادی عقیق'' میں موجود تھا' اس پیغام رساں (فرشتے) نے بتایا: آپ اِس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1886 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ آتٍ من رَبِّي وَّاَنَا بالعقيق اَن صل فِيْ هٰذَا الْوَادي الْمُبَارك . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں (فرشتہ) میرے پاس آیا' میں اس وقت وادی عقیق میں موجود تھا' (اُس نے کہا:) آپ اِس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اِخافة اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اِرادتهم بِسوء

باب: اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے' اُن کے بارے میں' برا ارادہ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

1887 - عَن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يكيد اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَد اِلَّا انماع كَمَا ينماع الْملح فِي الْمَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو تنگ کرے گا' تو وہ (جہنم کی آگ میں) یوں گھول دیا جائے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1888 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَلَا يُرِيد اَحَد اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه الله فِي النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِي الْمَاء . وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص' اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ کو پگھلایا جاتا ہے' یا جس طرح نمک' پانی میں حل ہوتا ہے''

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے' صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

1889 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَمِيْرًا من اُمَرَاء الْفِتْنَة قدم الْمَدِيْنَة وَكَانَ قد ذهب بصر جَابر فَقِيْل لجَابر لَو تنحيت عَنهُ فَخرج يمشي بَيْن ابنيه فانكب فَقَالَ تعس من اَخَاف رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابناه اَوْ اَحدهمَا يَا ابتاه وَكَيْف اَخَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد مَاتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة فَقَدْ اَخَاف مَا بَيْن جَنْبي

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ فتنے کے زمانہ میں ایک امیر مدینہ منورہ آیا' اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر آپ اس کے راستے سے ہٹ جائیں' تو یہ مناسب رہے گا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے دو صاحبزادوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلے' انہیں روکا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص برباد ہو جائے' جس نے اللہ کے رسول کو خوف زدہ کیا' تو ان کے صاحبزادوں نے' یا ان کے صاحبزادوں میں سے' کسی ایک نے کہا: اے ابا جان! یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے خوف زدہ کر سکتا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' وہ میرے پہلو کے درمیان (یعنی مجھے) خوف زدہ کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1890 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه مُخْتَصرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة أخافه الله

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلا کرے گا''

1891 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اللّٰهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَة وأخافهم فأخفه وَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص اہل مدینہ پر ظلم کرے' اور انہیں خوف کا شکار کرے' تو اُسے خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں' اور تمام لوگوں کی لعنت ہو' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل نماز قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1892 - وروى النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ عَن السَّائِب بن خَلاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث 1891: المعجم الأوسط للطبرانی - باب الراء' من اسمه روح - حدیث: 3673 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه السائب' السائب بن خلاد بن سويد بن ثعلبة الأنصاری - حدیث: 6482

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ من ظلم اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ واخافھم فاخفہ وَعَلَیِہِ لعنۃ اللہ وَالْمَلاَئِکَۃ وَالنَّاس اَجْمَعِیْنَ لا یقبل اللہ مِنْہُ صرفا وَلَا عدلا

❀❀ امام نسائی اور امام طبرانی نے حضرت سائب خلاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے اللہ! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں خوف زدہ کرے تو اس کو خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا''

1893 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ للطبرانی قَالَ من اَخَاف اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اخافہ اللہ یَوْم الْقِیَامَۃ وَغضب عَلَیِہِ وَلَم یقبل مِنْہُ صرفا وَلَا عدلا

الصَّرْف ھُوَ الْفَرِیضَۃ الْعدْل التَّطَوُّع قَالَہ سُفْیَان الثَّوْرِیّ وَقِیْلَ ھُوَ النَّافِلَۃ وَالْعدْل الْفَرِیضَۃ وَقِیْلَ الصَّرْف التَّوْبَۃ وَالْعدْل الْفِدْیَۃ قَالَہ مَکْحُول وَقِیْلَ الصَّرْف الِاکْتِسَاب وَالْعدْل الْفِدْیَۃ وَقِیْلَ الصَّرْف الْوَزْن وَالْعدْل الْکَیْل وَقِیْلَ غیر ذٰلِک

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوف میں مبتلاء کرے گا' اور اُس پر غضب کرے گا' اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''

لفظ ''الصرف'' سے مراد فرض عبادت ہے' لفظ ''العدل'' سے مراد نفل عبادت ہے' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد نفل عبادت ہے' اور ''عدل'' سے مراد فرض عبادت ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد توبہ ہے' اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے' یہ بات مکحول نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد کمائی اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد وزن ہے' اور ''عدل'' سے مراد ماپنا ہے' ایک قول کے مطابق ان الفاظ کا کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1894 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذَی اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ آذاہ اللہ وَعَلَیِہِ لعنۃ اللہ وَالْمَلاَئِکَۃ وَالنَّاس اَجْمَعِیْنَ لا یقبل مِنْہُ صرف وَلَا عدل

• رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اہل مدینہ کو اذیت پہنچائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اذیت میں مبتلاء کرے گا' ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

---

* حدیث 1892: المعجم الأوسط للطبرانی - باب الراء ' من اسمہ روح - حدیث: 3673

1895 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اكفهم من دهمهم ببأس يَعْنِیْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يريدها اَحَد بسوء اِلَّا اذابه اللّٰه كَمَا يذوب الْملح فِی الْمَاء

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَآخر فِی الصَّحِيْح بِنَحْوِهٖ وَتقدم

دهمهم محركة اَی غشيهم بِسُرْعَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو ان لوگوں کے لئے' اُن کے مقابلے میں کافی ہوجا' جو انہیں نقصان پہنچائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اہل مدینہ تھے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے (جہنم میں) یوں گھول دے گا' جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کا آخری حصہ ''صحیح'' میں' اس کی مانند منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

متن کے الفاظ ''دھمھم'' میں حرکت ہے' اس سے مراد یہ ہے: ان کو تیزی سے ڈھانپ لے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث1895: البحر الزخار مسند البزار - وما روى يحيى بن النضر' حديث:1010

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری

http://ataunnabi.blogspot.in

الترغیب و الترہیب

مُصنّف

امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

محمد صابر علی صابر بولٹن انگلینڈ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی پاکستان

for more books click on the link

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الترغیب والترہیب

جلد دوم (حصہ اوّل)

مُصنّف

امام حافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

محمد صابر علی صابر بولٹن انگلینڈ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔کراچی پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	الترغیب والترہیب (جلد دوم)
مصنف	امام زکی الدین عبدالعظیم المنذری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	محمد صابر علی صابر، بولٹن یو کے
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اگست 2015ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	HS3

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون:۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فہرست مضامین

ترغیب: سود (Interest) کی برائی 11
ترھیب: زمین وغیرہ غصب کر لینا 17
ترھیب: ایک دوسرے کو کثرت مال دکھانے اور اظہار فخر کیلئے ضرورت سے زائد بڑی بڑی عمارات تعمیر کرنا 18
ترھیب: مزدور کی مزدوری روک لینا نیز جلدی ادا کر دینے کا حکم 21
ترغیب: اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرنے والا غلام 22
ترھیب: غلام کا اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانا 24
ترغیب: غلام آزاد کرنا 25
ترھیب: آزاد کو غلام بنا لینا یا اسے بیچنا 25

کتاب النکاح

نکاح اور اس کے متعلقات کا بیان 28
ترغیب: نگاہیں نیچی رکھنا 28
ترھیب: نظر کی حفاظت نہ کرنا، اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اور اس کو چھونا 28
ترغیب: نکاح کرنا، خصوصاً ایسی عورت سے جو دین دار اور بچے پیدا کرنے والی ہو 33
ترغیب: شوہر پر بیوی کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاشرت، بیوی پر شوہر کے حقوق اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری 37
ترھیب: عورت کا اپنے شوہر کی نافرمانی اور مخالفت کرنا 37
ترھیب: ایک سے زائد بیویوں میں کسی ایک کو ترجیح دینا اور ان کے درمیان عدل قائم نہ کرنا 47
ترغیب: بیوی بچوں پر مال خرچ کرنا اور بیٹیوں کی تعلیم و تربیت پر خرچ کرنے کا ثواب و فضیلت 48
ترھیب: انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دینا 48

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل:(بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت) 52

ترغیب:بچوں کے اچھے نام رکھنا،نیز قبیح نام رکھنے کی ممانعت اورانہیں بدل دینے کا حکم 54

فصل:(برے اورناپسندیدہ نام تبدیل کردینا) 55

ترغیب:اولاد کوادب آداب کی تعلیم دینا 56

ترھیب:آدمی کا اپنے حقیقی والد سے انکار کرکے خود کوکسی اور کی طرف منسوب کرنا 57

ترغیب:جس شخص کے تین،دو یاایک بچہ فوت ہوگیا،اس کو حاصل ہونے والے عظیم ثواب کا بیان 59

ترھیب:عورت کواس کے شوہر کے خلاف بھڑکانا یااس کے برعکس کرنا(دونوں میں جھگڑا کرانا) 64

ترھیب:بیوی کا بلاوجہ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا 64

ترھیب:عورت کا اپنے گھر سے خوشبولگانے اور زیب وزینت(Make up) کرکے نکلنا 65

ترھیب:راز کی بات افشا کرنا خصوصاًوہ راز جومیاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں 67

کتاب اللباس والزینۃ

لباس اورزیب وزینت کا بیان 68

ترغیب:سفید لباس پہننا 68

ترغیب:قمیض پہننا 69

ترھیب:اسے بہت لمبا رکھنا بطور تکبر زمین پر گھسیٹنا اور نماز میں لٹکانا وغیرہ 69

ترغیب:نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعائیں 72

ترھیب:عورتوں کا ایسے باریک کپڑے پہننا جن سے بدن چھلکتا ہو 73

ترھیب:مردوں کا ریشمی لباس پہننا،ریشمی گدوں یابستروں پر بیٹھنا اورسونے کے زیورات پہننا 74

ترھیب:مردوں کا عورتوں کے ساتھ اورعورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس،گفتگو اورحرکت وسکون وغیرہ
میں مشابہت کرنا 79

ترغیب:عجز وانکساری کی وجہ سے متکبرانہ لباس ترک کردینا اور سید الکائنات مصطفٰی جان رحمت صلی اللہ
علیہ وسلم اورصحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنا 81

ترھیب:شہرت،فخر اورتکبر کا لباس پہننا 81

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب: فقیر پر کپڑے وغیرہ صدقہ کرنا 87
ترغیب: سفید بالوں کو باقی رہنے دینا اور ان کو نوچنے کی کراہت 88
ترھیب: داڑھی کو سیاہ خضاب لگانا 89
ترھیب: بال جوڑنے جڑوانے، گود سے گدوانے، چہرے سے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کشادگی کروانے والی عورتوں کی مذمت 89

کتاب الطعام

کھانے پینے کا بیان 93
ترغیب: کھانے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا 93
ترھیب: کھاتے وقت بسم اللہ چھوڑ دینا 93
ترھیب: کھانے پینے کیلئے سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال اور اس کا مردوں اور عورتوں کیلئے حرام ہونا 65
ترھیب: بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، برتن میں پھونکنا، مشکیزے کے منہ کے ساتھ اور پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر منہ لگا کر پینا 96
ترغیب: برتن کی ایک جانب سے کھانا نہ کہ درمیان سے 98
ترغیب: سرکہ اور زیتون کھانا نیز چھری کانٹے کے بغیر دانتوں سے نوچ کر گوشت کھانا 99
ترغیب: مل کر کھانے کی برکت 100
ترھیب: سیر ہونے میں آنتوں کا بیان اور لالچ وطمع کی بنا پر بسیار خوری کی مذمت 101
ترھیب: کھانے کی دعوت بغیر کسی عذر کے قبول نہ کرنا دعوت قبول کرنے کا حکم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دکھاوے کی غرض سے کھانے پکانے والوں کے کھانے کی مذمت کرنا 106
ترغیب: حصول برکت کیلئے پونچھنے سے پہلے انگلیاں چاٹ لینا 107
ترغیب: کھانے کے بعد حمد الٰہی بجالانا 108
ترغیب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا 111
ترھیب: ہاتھوں میں لگی کھانے کی بو دھوئے بغیر سو جانا 111

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب القضاوغیرہ

(قاضی یا حاکم بننے، بنانے اور فیصلوں کا بیان) 113
ترغیب: سلطان، قاضی یا امیر بننا خصوصاً اس شخص کا جسے اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو کہ وہ ظلم وزیادتی سے خود کو بچا سکے گا اور درست فیصلے کرے گا 113
ترغیب: اس آدمی کی فضیلت جو مسلمانوں کے معاملات میں عدل وانصاف قائم کرنے کی خاطر کوئی عہدہ قبول کرے، وہ حاکم وقت ہو یا کوئی اور 120
ترہیب: رعایا پر سختی یا ظلم کرنا، ان سے دھوکہ کرنا، چھپے رہنا اور ان کی حاجات کو نظر انداز کر کے دروازہ بند کئے رکھنا 120
ترہیب: حکمران کا مسلمانوں پر کسی ایسے شخص کو حاکم بنا دینا جس سے بہتر افراد رعایا میں موجود ہوں 129
ترہیب: رشوت دینے والا، لینے والا اور دلانے والا 130
ترہیب: ظلم، مظلوم کی بددعا اور اس کی تذلیل وتحقیر 133
ترغیب: مظلوم کی امداد کرنا 133
ترغیب: جو کسی ظالم کا خوف رکھتا ہو یہ دعائیں مانگا کرے 142
ترغیب: ظالم حکمرانوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا 143
ترہیب: ان سے میل ملاقات رکھنا اور ان کی تصدیق واعانت کرنا 143
ترہیب: باطل کی اعانت وحمایت اور ناجائز سفارش جو حدود اللہ کے نفوذ پر اثر انداز ہو 145
ترہیب: لوگوں کو خوش رکھنا اور اللہ عزوجل کو ناراض کر دینا 147
ترغیب: اللہ تعالیٰ کی مخلوق یعنی اولاد، رعایا اور غلاموں وغیرہ پر شفقت، رحمت اور نرمی کرنا 149
ترہیب: مذکورہ مخلوق پر سختی وزیادتی کرنا، غلام یا چار پائے کو بلا وجہ شرعی سزا دینا اور چوپایوں کے منہ پر داغ دینا 149
فصل: جانوروں کے چہرے داغنا 163
ترغیب: حکمران وقت کو نیک وزیر اور اچھا مشیر رکھنا چاہیے 164
ترہیب: جھوٹی شہادت 165

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الحدود وغیرہا

سزاؤں کا بیان 168

ترغیب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا) 168

ترھیب: یہ دونوں کام چھوڑ دینا یا ان میں نرمی کرنا 168

ترھیب: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا جبکہ خود اپنا فعل اپنے قول کے مخالف ہو 180

ترغیب: مسلمان کی پردہ پوشی کرنا 183

ترھیب: مسلمان کی پردہ دری اور اس کی خفیہ باتوں کی ٹوہ لگانا 183

ترھیب: حدود اللہ کا توڑنا اور حرام افعال کا ارتکاب 187

ترغیب: حدود قائم کرنا 189

ترھیب: اقامت حدود میں مداہنت و نرمی اختیار کرنا 189

ترھیب: شراب نوشی اس کی خرید و فروخت، اس کو نچوڑنا بنانا، اٹھانا، اس کے کاروبار کی کمائی کھانا اور اس کے متعلق سخت احکامات 191

ترغیب: ان کاموں کو چھوڑنا اور ان سے توبہ کرنا 191

ترھیب: زنا، بالخصوص ہمسائے کی بیوی اور اس عورت سے جس کا شوہر غائب ہو 204

ترغیب: شرم گاہ کی حفاظت کرنا 204

فصل: شرم گاہ کی حفاظت 213

ترھیب: قوم لوط کا عمل، چارپاؤں سے بدفعلی اور عورتوں کے ساتھ غیر فطری عمل، عورت اپنی بیوی ہو یا اجنبیہ 216

ترھیب: قتل ناحق جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے 221

ترھیب: خودکشی 227

ترھیب: ایسی جگہ جانا جہاں کسی انسان کو ظلماً مارا پیٹا یا قتل کیا جا رہا ہو (جبکہ جانے کا مقصد مظلوم کی مدد کرنا نہ ہو بلکہ تماش بینی ہو) نیز اس شخص کا گناہ جس نے مسلمان کی پشت سے ناحق مارنے پیٹنے کیلئے کپڑا اٹھایا 230

ترغیب: قاتل، مجرم اور ظالم کو معاف کر دینا 231

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترھیب: مسلمان کو مبتلائے تکلیف دیکھ کر خوش ہونا 231
ترھیب: گناہائے صغیرہ اور ان پر اصرار 237

کتاب البر والصلۃ وغیرہما

نیکی اور صلہ رحمی وغیرہ کا بیان 240
ترغیب: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی، ان کی اطاعت اور ان کے ساتھ احسان کی تاکید اور ان کی وفات کے بعد ان کے دوستوں سے بھلائی سے پیش آنا 240
ترھیب: ماں باپ کی نافرمانی 250
ترغیب: رشتوں کو جوڑنا قائم رکھنا اگرچہ دوسرے توڑ دیں 255
ترھیب: رشتے توڑنا ان کا لحاظ نہ رکھنا (صلہ رحمی اور قطع رحمی) 255
ترغیب: یتیم کی کفالت، اس پر رحم کرنا اور اس پر مال خرچ کرنا نیز بیوہ عورت اور مسکین کی مدد کے لئے کوشش کرنا 264
ترھیب: ہمسائے کو دکھ پہنچانا اور اس کے حقوق ادا کرنے کی تاکید 270
ترغیب: بہن بھائیوں کی ملاقات کو جانا اور ملنے آنے والوں کا احترام واکرام کرنا 279
ترغیب: مہمان نوازی مہمان کا اکرام اور اس کے حقوق کی تاکید 283
ترھیب: مہمان کا میزبان کے ہاں اتنا عرصہ قیام کہ اہل خانہ کیلئے مہمان بلائے جان بن جائے 283
ترھیب: میزبان کی طرف سے پیش کردہ چیزوں کو مہمان کا حقیر جاننا یا اپنی چیز مہمان کو پیش کرتے ہوئے اپنی تحقیر محسوس کرنا 287
ترغیب: کھیتی باڑی کرنا اور پھلدار درخت لگانا 288
ترھیب: بخل وشح کی مذمت 290
ترغیب: جود وسخا کی فضیلت 290
ترھیب: کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد واپس مانگنا 298
ترغیب: بوقت ضرورت مسلمانوں کے کام آنا، انہیں خوش کرنا اور ان کی جائز سفارش کرنا 300

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الادب وغیرہ

(ادب وآداب وغیرہ کا بیان) 307

ترغیب: حیاء اوراس کی فضیلت 307

ترھیب: بے حیائی اور گالی گلوچ کی مذمت 307

ترغیب: حسن اخلاق اوراس کی فضیلت 311

ترھیب: بداخلاقی اوراس کی مذمت 311

ترغیب: نرمی بردباری اور حلم 320

ترغیب: خندہ پیشانی اور خوش کلامی وغیرہ 324

ترغیب: سلام عام کرنا اوراس کی فضیلت 327

ترغیب: اس شخص کی مذمت جو اپنے لئے لوگوں کا کھڑا ہونا پسند کرتا ہو 327

ترغیب: مصافحہ کرنا 333

ترھیب: اشارے سے سلام کرنا، نیز کافر کو سلام یا سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟ 333

ترھیب: اندر آنے کی اجازت طلب کرنے سے پہلے آدمی کا کسی گھر کے اندر جھانکنا 337

ترھیب: لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرنا حالانکہ لوگ یہ حرکت پسند نہ کرتے ہوں 339

ترغیب: لوگوں کے ساتھ میل ملاپ سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتو گوشہ نشینی اختیار کر لینا 339

ترھیب: غضب وغصہ 344

ترغیب: اسے روکنا اور پی جانا، نیز غصے کے وقت کیا کیا جائے 344

ترھیب: ترک ملاقات، آپس میں بغض وعداوت رکھنا اور دیکھ کر منہ پھیر لینا 349

ترھیب: کسی مسلمان کو ''کافر'' کہنا 355

ترھیب: گالی دینا، لعنت کرنا خصوصاً آدمی یا چار پائے وغیرہ کو، مرغ، پسو یا ہوا کو لعنت وگالی گلوچ کرنا

پاک دامن خاتون اور غلام پر بدکاری کی تہمت 357

مرغ پر لعنت ملامت کی ممانعت 360

پسو کو لعنت اور گالی دینا 361

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوا کو لعنت کرنا 362
ایمان والی پاک دامن عورت کو تہمت لگانا 362
ترھیب: زمانے کو گالی دینا 363
ترھیب: مسلمان کو ڈرانا اور اس کی طرف اسلحہ وغیرہ سے اشارہ کرنا حقیقتاً ہو یا بطور مذاق 365
ترغیب: لوگوں میں میل ملاپ اور صلح کروانا 368
ترھیب: معذرت قبول نہ کرنا 371
ترھیب: چغل خوری کی مذمت 373
ترھیب: غیبت اور بہتان کا بیان 376
ترغیب: ان دونوں برائیوں کا رد 376
ترغیب: سوائے اچھی بات کہنے کے خاموش رہنا 387
ترھیب: زیادہ بولنے کی مذمت 387
ترھیب: حسد کی مذمت اور سینے کو حسد، بغض، کینے اور عداوت وغیرہ سے پاک رکھنے کی فضیلت 399
ترغیب: تواضع اور عجز وانکسار کی فضیلت 404
ترھیب: تکبر، غرور اور فخر کی مذمت 404
ترھیب: کسی بدکار یا بدعتی کو یا سیدی (اے میرے سردار) کہہ کر پکارنا، یا اس کو کوئی لفظ کہنا جو اس کی تعظیم کی دلالت کرتا ہو 413
ترغیب: سچ بولنے کی فضیلت 415
ترھیب: جھوٹ کی مذمت 415
ترھیب: دو چہروں اور دو زبانوں والا ہونا یعنی منافق 430
ترھیب: مسلمان کو حقیر جاننا اور یہ کہ وجہ فضیلت صرف تقویٰ ہے 434
ترغیب: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا وغیرہ ذالک 437
ترغیب: چھپکلی، سانپ وغیرہ موذی جانوروں کو مارنا 440

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ترہیب

سود (1) (Interest) کی برائی

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچتے رہو۔ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: نمبر 1 اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نمبر 2 جادوگری کرنا، نمبر 3 جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ اسے ناحق قتل کرنا (حق قتل

1۔ سود "ربا" کا ترجمہ ہے جو عربی لفظ ہے اور "رَبْو" یا "رُبُوّ" سے بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں بڑھنا زیادہ ہونا اور پکنا۔ شریعت میں ربا یا سود اس زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابل کوئی عوض نہ ہو اور سود طے کرتے وقت اس کی شرط کرلی جائے۔ جیسے ایک کلو گندم دے کر سوا کلو گندم وصول کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس سے نہایت شدت کے ساتھ منع فرمایا اور اسے حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے:

اَلَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَقُوۡمُ الَّذِىۡ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَيۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں) کھڑے نہیں ہوسکیں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسے شیطان نے چھوکر مخبوط الحواس بنادیا ہو (دنیا میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ آرام کہیں نہیں) یہ حالت اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے تھے کہ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔ (یہ سودی کاروبار کو جائز ثابت کرنے کے لئے کہتے تھے) حالانکہ اللہ نے حلال کیا خرید و فروخت کو اور حرام فرمایا سود کو۔ تو جسے اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو وہ (احکام حرمت نازل ہونے سے) پہلے لے چکا۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جس نے دوبارہ کیا (سود حرام ہوجانے کے بعد بھی باز نہ آیا۔ سودی کاروبار کرتا ہی رہا) وہ جہنمی ہے۔ ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

اس کے ساتھ ہی اگلی آیت میں سود کی بے برکتی اور نقصان کو بھی واضح فرمادیا:

يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: "اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات وخیرات کو۔ اور اللہ ناپسند کرتا ہے ہر ناشکرے گناہ گار کو"۔

اسی سورہ مبارکہ کے اسی رکوع میں سود خوروں سے اعلان جنگ فرماتا ہے۔ فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَـكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ ۝ (البقرۃ)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) سے لڑائی کا چیلنج قبول کرلو۔ اور اگر توبہ کرلو تو (سود چھوڑ کر) اپنے اصل مال لے لو۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تمہارا نقصان ہو"۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: "اے اہل ایمان! سود دوگنا چوگنا نہ کھاؤ (بالکل ہی نہ کھاؤ) اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں (دنیوی و اخروی) کامیابی نصیب ہو۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔

اتنی شدید وعیدات کے باوجود اسلامی ممالک میں دھڑلے سے سودی کاروبار ہو رہے ہیں۔ پاکستان، جسے اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے، ناقابل بیان حد تک سود میں جکڑا ہوا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یہ ہے کہ اگر کسی نے زنا کیا یا کسی کو عمداً قتل کیا تو حاکم وقت اسے زنا میں سنگسار اور قتل میں قصاصاً قتل کرائے گا) نمبر 4 سود کھانا، نمبر 5 یتیم کا مال کھانا، نمبر 6 میدان جہاد سے (بزدلی کی وجہ سے) بھاگ جانا اور نمبر 7 پاک دامن شوہر والی، انجان (جنھیں برے کاموں کی خبر بھی نہ ہو) ایمان والی بیبیوں پر تہمت لگانا۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی۔ (بزار)۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے دو (فرشتے بشکل) آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس کی سرزمین کی طرف لے گئے۔ ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر کے کنارے پر پہنچ گئے۔ اس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور ایک شخص نہر کے کنارے پر تھا، اس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر والا آدمی چلتا اور جب کنارے کے قریب پہنچ کر باہر نکلنا چاہتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر ایک پتھر دے مارتا اور اسے وہیں پہنچا دیتا جہاں وہ پہلے تھا۔ نہر والا آدمی جب بھی نکلنا چاہتا، کنارے والا اسی طرح اس کے منہ پر پتھر مارتا اور وہ وہیں لوٹ جاتا جہاں پہلے تھا۔ تو میں نے پوچھا: یہ کون شخص ہے، جس کو میں نے نہر میں دیکھا؟ (میرے ساتھیوں میں سے) ایک نے کہا: "اٰکِلُ الرِّبَا" یہ سود کھانے والا شخص ہے۔

اسے امام بخاری نے اسی طرح کتاب البیوع میں مختصراً روایت کیا اور باب ترک الصلوۃ میں یہ حدیث طوالت کے ساتھ گزر چکی ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ" رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔

اسے مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے صحیح کہا۔ (ایک اور روایت میں ہے کہ: "سود کے گواہان اور دستاویز لکھنے والوں پر بھی لعنت فرمائی"۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی دستاویز لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: "هُمْ سَوَاءٌ" یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہما اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت رسول اللہ ﷺ نے بال گوندنے اور گوندوانے (1) والی عورت پر، سود دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی، کتے (کو بیچ کر اس) کی قیمت وصول کرنے اور زنا کی اجرت سے منع فرمایا۔ (کہ سوائے شکاری کتے کے اس کی بیع جائز نہیں اور زنا بنص قطعی حرام، لہٰذا اس کی اجرت بدرجہ اولیٰ حرام) اور تصویریں بنانے والوں پر بھی لعنت فرمائی۔ (بخاری وابوداؤد)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: سود کھانے والا، سود کھلانے والا، اس کی

1۔ جو بال خود اپنے جسم سے یا کسی دوسرے کے جسم سے علیحدہ ہو چکے ہوں، انہیں اپنے سر میں خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے عورتیں جوڑا کرتی ہیں۔ اس پر لعنت فرمائی گئی۔ مسلمان عورتیں تیزی سے اس وبا میں مبتلا ہو رہی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گواہی دینے والا، اس کا لکھنے والا، خوبصورتی کی غرض سے بال گوندنے والی اور گوندوانے والی عورت (کہ یہ تخلیق خداوندی میں تبدل ہے)، صدقہ دینے میں پہلو تہی کرنے والا اور مسلمان ہو کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد پھر مرتد ہو کر کافروں کی بستیوں کی طرف نکل جانے والا، "مَلْعُونُونَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" یہ سب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک کے مطابق لعنتی ہیں۔

اسے امام احمد، ابو یعلیٰ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ابن حبان کی روایت میں "یوم القیامۃ" کے الفاظ بھی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی العالمین ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چار بندے ایسے (بدنصیب) ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ فرمائے اور (بلکہ) اس کی نعمتیں بھی نہ چکھنے دے نمبر 1 ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، نمبر 2 سود لینے والا، نمبر 3 یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور نمبر 4 اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا۔ (جبکہ بغیر توبہ مر جائے)۔

اسے حاکم نے بروایت ابراہیم بن خیثم بن عراک روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کا تہتر درجے گناہ ہے۔ ان میں سب سے چھوٹا درجہ ایسا ہے جیسے آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔ (نعوذ باللہ من ذالك)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کے مطابق صحیح ہے۔ نیز بیہقی نے بھی اسے حاکم کے طریق سے روایت کیا اور پھر کہا: یہ اسناد صحیح ہے اور اس کے ساتھ یہ متن منکر ہے۔ (علاوہ ازیں حضرت ابو ہریرہ سے بیہقی نے بھی ایسی روایت کی، اس میں ستر درجے کا ذکر ہے)

حدیث: انہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: سود کا گناہ ستر اور کچھ زیادہ درجے ہے۔ اور شرک اسی کی مثل ہے۔ (یعنی اس کا عذاب شرک کے عذاب کے برابر ہوگا)۔

اسے بزار نے روایت کیا اور ان کے راوی صحیح ہیں۔ ابن ماجہ میں بھی صحیح اسناد کے ساتھ اختصاراً موجود ہے۔ یعنی شرک اس کی طرح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک درہم جو انسان سود کے ذریعہ حاصل کرتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک تینتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بڑا (گناہ) ہے اور زنا بھی وہ جو اس نے مسلمان ہونے کی حالت میں کیا ہو۔

اسے طبرانی نے کبیر میں عطا خراسانی عن عبداللہ کے طریق سے روایت کیا، عطا کی عبداللہ سے سماعت ثابت نہیں۔ اور ابن ابی الدنیا و بغوی وغیرہما نے اسے حضرت عبداللہ پر موقوف روایت کیا۔ یہی صحیح ہے۔ موقوف کے طرق میں سے ایک کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الفاظ یہ ہیں: ''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سود لینا بہتر گناہوں کے برابر ہے۔ جن میں سب سے چھوٹا گناہ ایسا ہے جیسا اس نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا جبکہ یہ مسلمان بھی ہو۔ سود کا ایک درہم لینا تیس مرتبہ سے زیادہ زنا کرنے کے برابر ہے۔ فرمایا: روز قیامت اللہ تعالیٰ ہر نیک و بد کو کھڑا ہونے کا حکم دے گا سوائے سود خور کے کہ اس سے کھڑا نہ ہوا جاسکے گا مگر اس شخص کی طرح کھڑا ہوگا جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنادیا ہو''۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ (1) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کسی آدمی کا جانتے بوجھتے سود کا ایک درہم کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے''۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی صحیح ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابن ابی الدنیا اور بیہقی کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی طبرانی اور بیہقی کی روایات میں بھی یہ مفہوم موجود ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ پھل کو پکنے سے پہلے خرید لیا جائے (اور پکنے کے بعد کاٹا جائے یہ بھی سود ہے) اور ارشاد فرمایا: جس بستی میں زنا اور سود عام پھیل جائے تو ایسی بستی والوں نے اپنی جانوں پر اللہ کے عذاب کو واجب کرلیا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔ (ابویعلیٰ کی جید اسناد کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی یہ مضمون پایا جاتا ہے)۔

حدیث: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جس قوم میں سود کی وبا پھوٹ پڑے، انہیں تنگ دستی کی لپیٹ میں لے لیا جائے گا اور جس قوم کے اندر رشوت دینا لینا عام ہوجائے، ان پر رعب و گھبراہٹ مسلط کردی جائے گی۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کچھ جرح ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں نے دیکھا، جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے اوپر نظر اٹھائی۔ دفعتہً گرج، چمک اور گڑگڑاہٹ محسوس ہوئی۔ فرماتے ہیں: پھر میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جن کے پیٹ گھڑوں کی طرح بڑے تھے، ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آتے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔

اسے امام احمد نے ایک طویل حدیث میں، ابن ماجہ نے مختصراً اور اصبہانی نے روایت کیا، یہ روایت علی بن زید عن ابی الصلت عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے سود،

1۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسیل ملائکہ اس لئے کہتے ہیں کہ جنگ احد میں شہادت کے بعد انہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا کیونکہ ان پر غسل جنابت فرض تھا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

زنا اور شراب نوشی عام ہو جائے گی۔ (معلوم ہوتا ہے قیامت کچھ زیادہ دور نہیں ہے)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت قاسم بن عبدالواحد وراق سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو صرافوں کے بازار (جہاں سونے چاندی اور روپے پیسے کا کاروبار ہوتا ہے) میں دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے: اے گروہ صرافاں! تمہیں خوشخبری ہو۔ صراف کہنے لگے: اے ابومحمد! (عبداللہ بن ابی اوفی کی کنیت) اللہ آپ کو جنت کی بشارت دے، ہمیں کس چیز کی خوشخبری دے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (سود کا کاروبار کرنے والو!) تمہیں عذاب نار کی خوشخبری ہو۔

اسے طبرانی نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی اعتراض نہیں۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناقابل بخشش گناہوں سے بچتے رہو، یعنی خیانت سے کہ جس نے کسی چیز میں کچھ خیانت کی، وہ قیامت کے دن اس خیانت زدہ چیز کو اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا۔ اور سود کھانے سے کہ جس نے سود کھایا، اسے قیامت کے روز دیوانہ اور مخبوط الحواس بنا کر اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (البقرہ:275) ”سود کھانے والے قیامت کے دن کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اصبہانی نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سود خور قیامت کے روز دیوانگی کی حالت میں اس طرح آئے گا کہ اپنے دونوں پہلوؤں کو گھسیٹ رہا ہوگا۔ (جیسے ہاتھ پاؤں سے معذور چلتا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہی مذکورۃ الصدر آیت تلاوت فرمائی“۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ جتنا بھی سود کا مال زیادہ کرلے مگر انجام غربت و افلاس ہی ہوگا (کہ اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے، برکت نہیں ہو سکتی)۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔ حاکم کی ایک اور روایت میں ہے: ”اَلرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ اِلٰی قُلٍّ“ سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے بے شک اس کا انجام قلت و غربت ہے۔ حاکم نے اسے بھی صحیح الاسناد کہا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا جب کوئی شخص بھی سود کھانے سے باقی نہ بچے گا۔ اگر کوئی سود کھائے گا نہیں تو سود کا غبار ضرور اس کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پہنچے (1) گا۔

اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بروایت حسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کیا۔

حدیث: حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول مقبول ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کریمہ کی قسم جس کے ید قدرت میں میری جان ہے، میری امت میں کچھ لوگ (بلکہ موجودہ دور میں اکثر لوگ) تکبر و غرور، ناشکر گذاری، کھیل کود اور بیکار کاموں میں ضرور مبتلا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بندروں اور خنزیروں کی طرح (لالچی، بے غیرت اور بے شرم) ہو جائیں گے۔ کیونکہ اللہ کے حرام فرمودہ کو حلال ٹھہرائیں گے، گانے بجانے والی لونڈیوں (رنڈیوں) کو گھروں میں رکھیں گے، شراب نوشی کریں گے، سود کھائیں گے اور ریشمی لباس پہنیں گے۔ (حالانکہ یہ سب چیزیں حرام فرمادی گئی ہیں)۔

اسے عبداللہ بن امام احمد رحمہما اللہ نے اپنی ''زوائد'' میں روایت کیا۔ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں بھی یہ مضمون پایا جاتا ہے)۔

1۔ مخبر صادق نبی اعظم علیہ الصلوٰت والتسلیمات کے ارشادات کی صداقت دنیا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ شاید ہی کوئی آدمی ہو جو سود کے اثرات سے محفوظ ہے۔ اگر خود نہیں لیتا دیتا تو کسی لینے دینے والے سے کھاتا پیتا تو ضرور ہے۔ یہی غبار سود ہے۔ اللہ ہی حفاظت فرمانے والا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

زمین وغیرہ غصب کر لینا

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک بالشت کے برابر بھی ظلماً کسی کی زمین غصب کی، "طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ" (قیامت کے روز) ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جس نے کسی کی زمین ناحق ایک بالشت بھر بھی چھین لی، اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

اسے امام احمد و مسلم نے روایت کیا۔ امام صاحب کی دو اسناد میں سے ایک صحیح ہے۔

حدیث: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی دو عالم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے ایک بالشت بھر زمین ظلماً لے لی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سات زمینوں کی تہہ تک گڑھا کھودنے کا حکم دے گا پھر اس کی گردن میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا (اور یہ طوق اس وقت تک اس کے گلے میں رہے گا) کہ لوگوں کے درمیان ان کے اعمال کا فیصلہ ہو جائے۔

اسے امام احمد و طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور انہی سے امام احمد و طبرانی کی ایک روایت میں ہے ہے کہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی زمین ناحق ہتھیالی، اسے اس کی مٹی اٹھا کر میدان محشر میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا"۔

کبیر میں طبرانی کی ایک اور روایت میں ہے کہ: "جس نے ظلماً ایک بالشت کے برابر زمین چھینی، اسے وہ زمین کھودنے کا حکم دیا جائے گا حتی کہ کھدائی پانی تک پہنچ جائے پھر اس مٹی کو اٹھا کر محشر میں لے جانے کے لئے (1) مجبور کیا جائے گا"۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی زمین کا کوئی ٹکڑا ناجائز طور پر ہتھیا لے گا، اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا "لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ" اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں ہوگا (تاوقتیکہ واپس کر کے سچی توبہ نہ کر لے)۔

اسے امام احمد و طبرانی نے بروایت حمزہ بن ابی محمد روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) سب

1۔ ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے والے کی یہ سزا ہے تو اندازہ فرمایئے جو لوگ اپنی سرکاری حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر سینکڑوں ایکڑ زرعی زمین اور کروڑوں روپے کے پلاٹ اپنے نام اور اپنے عزیزوں کے نام کروا لیتے ہیں، کیسے کھودیں گے اتنی زمین کو اور کیسے اٹھائیں گے اپنی گردنوں پر اتنے بوجھ کو؟ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ برابر زمین جو ایک مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملکیت سے چھین لے، زمین کی ایک کنکر بھی جو اس نے چھینی ہوگی، زمین کی تہہ سے لے کر اس کے گلے کا طوق بنادی جائے گی اور زمین کی گہرائی و تہہ کہاں تک ہے؟ اسے اس کے خالق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ امام احمد کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کی زمین غصب کی، قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

اسے طبرانی نے بروایت یحییٰ بن عبدالحمید حمانی روایت کیا۔

حدیث: حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندے نے مسلمانوں کی گذرگاہ میں سے ایک بالشت بھر زمین بھی قبضہ میں کرلی، وہ قیامت کے روز اس حالت میں پیش ہوگا کہ ساتوں زمینوں کے برابر بوجھ اٹھائے ہوگا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں بروایت محمد بن عقبہ السدوسی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ ایک ڈنڈا (یا اس جیسی کوئی بھی اور چیز) مالک کی رضامندی کے بغیر لے سکے۔ ارشاد فرمایا: ''ذَالِكَ لِشِدَّةِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ'' یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال (اس کی مرضی کے بغیر) دوسرے مسلمان کے لئے سختی کے ساتھ حرام فرمادیا ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

ترہیب

ایک دوسرے کو کثرت مال دکھانے اور اظہار فخر کے لئے ضرورت سے زائد بڑی بڑی عمارات تعمیر کرنا

حدیث: حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک روز جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ظاہر ہوا اس کے کپڑے بہت ہی سفید اور بال سخت سیاہ تھے۔ اس پر آثار سفر نظر نہ آتے تھے اور ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اتنا قریب ہو کر بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے نبی محترم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے (انتہائی ادب ہے) اور عرض کرنے لگا: اے محمد! (ﷺ) مجھے ارشاد فرمائیں، اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر تمہیں راستہ کے اخراجات پورے کرنے کی توفیق ہو تو اللہ کے گھر کا حج کرو۔اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ہمیں عجیب معلوم ہوا کہ سوال بھی کرتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے اسے پہلے سے جواب معلوم ہے) عرض کرنے لگا: ایمان کے متعلق ارشاد فرمائیں؟ فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور یوم آخر پر ایمان رکھو۔اور اچھی بری تقدیر پر بھی یقین رکھو (کہ اسی کی طرف سے ہے اور حق ہے) اس پر اس نے کہا: آپ درست فرماتے ہیں: بولا: احسان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت یہ جان کر کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے دیکھ نہیں سکتے تو یہ سمجھ کر کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔عرض کی: قیامت کے متعلق خبر دیں؟ (کہ کب آئے گی؟) ارشاد فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے، وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (اس بارے میں دونوں کا علم برابر ہے لوگوں نہیں بتاتا) اس نے عرض کیا: تو مجھے اس کی نشانیاں ہی بتادیں؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: (نشانیاں یہ ہیں کہ) لونڈی اپنے مالک کو جنے گی (اولاد ماؤں کے ساتھ وہ سلوک کرے گی جو مالک لونڈیوں سے کرتے ہیں)، اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں پھرنے والے، برہنہ بدن رہنے والے، کنگال، بکریوں کے چرواہے (بطور فخر وتکبر)، بڑی بڑی عمارتیں (Buildings) تعمیر کریں گے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر وہ (اجنبی مسافر) چلا گیا۔کچھ دیر گذری کہ پھر سید العالمین ﷺ نے فرمایا: عمر! جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ“ وہ جبریل (علیہ السلام) تھے، تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

اسے بخاری ومسلم وغیرہما نے روایت کیا ہے (نیز بخاری ومسلم ہی کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کا مضمون بھی ایسا ہی ہے)۔

حدیث: سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر تشریف لے گئے۔ہم بھی ہمراہ تھے۔راستہ میں آپ ﷺ نے ایک بلند گنبد دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ فلاں صاحب کا ہے جو انصار میں سے ہیں۔آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس بات کو دل میں رکھا۔یہاں تک کہ وہ گنبد والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لوگوں کے درمیان آپ ﷺ کو سلام پیش کیا۔آپ نے ان کی طرف سے چہرہ پاک پھیر لیا۔ایسا کئی مرتبہ ہوا حتی کہ وہ صاحب رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی اور اعراض کو سمجھ گئے۔اپنے دوستوں سے اس بات کی شکایت کی اور کہنے لگے: اللہ کی قسم، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض کرلیا (وجہ معلوم نہیں) دوستوں نے انہیں بتایا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے تھے اور تمہارے گنبد کو دیکھا تھا (بس یہ وجہ ناراضگی ہے) وہ صاحب اپنے گنبد کے پاس گئے، اسے گرادیا یہاں تک کہ زمین کے برابر کردیا۔اس کے بعد پھر ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو گنبد نہ دیکھا۔ارشاد فرمایا: اس گنبد کو کیا ہوا؟ صحابہ نے عرض کی: اس کے مالک نے آپ کی ناراضگی کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

متعلق ہم سے بات کی تھی۔ چنانچہ ہم نے اسے وجہ بتادی تو انہوں نے اسے گرادیا ہے۔ اس پر نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن لو! ہر عمارت اپنے مالک کے لئے وبال ہے۔ ہاں مگر جس کے بغیر گذارہ نہ ہو، جس کی اشد ضرورت ہو۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ نے مختصر (اور طبرانی نے اسناد جید کے ساتھ اختصاراً) روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

حدیث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بلڈنگ اپنے مالک پر وبال ہے سوائے اس کے جو اس قدر (بلند) ہو اور اپنے دست مبارک کے ساتھ (سر انور کی طرف) اشارہ فرمایا۔ اور ہر علم صاحب علم پر وبال ہے سوا اس کے جو اپنے علم پر عمل کرے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے کئی شواہد ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بدی میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اینٹ گارے کی محبت میں ڈال دیتا ہے حتی کہ وہ بندہ عمارات بنانا شروع کر دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے اپنی تینوں کتابوں (کبیر، اوسط، صغیر) میں جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: اور طبرانی نے ہی اوسط میں حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو بندہ اپنا مال عمارتیں بنانے میں صرف کر دیتا ہے۔

حدیث: حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب (عم پاک رسول اللہ ﷺ) رضی اللہ عنہ نے ایک بالا خانہ (چوبارہ) بنوایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: اسے گرادو۔ انہوں نے عرض کی: گرادوں یا اسے بیچ کر قیمت غرباء پر صدقہ کردوں؟ فرمایا: (نہیں) اسے گرادو۔

اسے ابوداؤد نے مراسیل میں اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ یہ حدیث مرسل جید الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔ آدمی جو کچھ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے وہ بھی صدقہ لکھا جاتا ہے۔ جس خرچہ سے بندہ اپنی عزت محفوظ کرے وہ بھی صدقہ مکتوب ہوتا ہے۔ اور بندہ مومن جو بھی (راہ خدا میں) خرچ کرے،، اس کا بدلہ دینا اللہ کے ذمہ کرم پر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ذمہ دار ہے۔ مگر جو کچھ عمارتیں بنانے اور گناہ کے کاموں میں خرچ کیا۔ (اس کا اللہ ذمہ دار نہیں بلکہ یہ دنیا و آخرت میں وبال جان ہے)۔

اسے دارقطنی اور حاکم نے عبدالحمید الحسن الہلالی عن محمد بن المنکدر رعنہ سے روایت کیا۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گئے جبکہ (بطور علاج) انہیں سات مرتبہ داغ دیا گیا تھا۔ وہ فرمانے لگے: میری بیماری طول پکڑ گئی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ موت کی ہرگز آرزو نہ کرو تو میں اس کی آرزو کرتا۔ مزید فرمایا کہ "یُوْجَرُ الرَّجُلُ فِی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نَفَقَتِهٖ كُلِّهَا اِلَّا فِي التُّرَابِ اَوْ قَالَ فِي الْبِنَاءِ" آدمی کو اس کے تمام اخراجات میں اجر ملتا ہے سوائے اس کے جو مٹی میں یا فرمایا کہ عمارت بنانے میں خرچ کرے (اس کا کوئی اجر نہیں)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: تمام خرچے فی سبیل اللہ ہیں (ان کا ثواب راہ خدا میں خرچ کرنے کی مثل ہے) مگر جو کچھ عمارت بنانے میں خرچ ہو "فَلَا خَيْرَ فِيْهِ" کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ترمذی۔

حدیث: حضرت عطیہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی مختار ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن کے حجرے کھجور کی شاخوں کے بنے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کسی غزوہ میں تشریف لے گئے۔ ادھر حضرت ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مال دار خاتون تھیں، انہوں نے کھجور کی شاخوں کی جگہ اینٹوں کا مکان بنالیا۔ نبی پاک ﷺ واپس تشریف لائے تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اپنی طرف اٹھنے والی لوگوں کی نگاہیں روکنا چاہتی تھی۔ (اس لئے یہ مکان بنالیا) اس پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! "اِنَّ شَرَّ مَا ذَهَبَ فِيْهِ مَالُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الْبُنْيَانُ" سب سے برے کام جن میں مسلمان کا مال خرچ ہوتا ہے اس میں سے ایک مکان تعمیر کرنا ہے۔

اسے ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مسجد شریف بنائی تو ارشاد فرمایا: اس کی چھت موسیٰ علیہ السلام کے چھپر کی طرح بناؤ۔ امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کی چھت کیسی تھی؟ فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ بلند کرتے تھے تو وہ چھپر یعنی چھت تک پہنچ جاتا تھا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے مرسلاً روایت کیا۔ اس میں کچھ جرح ہے۔

حدیث: حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی سات ہاتھ سے اونچی بلڈنگ بناتا ہے تو اسے ندا دی جاتی ہے: او بدکاروں میں سب سے بڑے بدکار! کہاں تک اونچا جانا چاہتا ہے؟

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔ بعض نے مرفوع بھی روایت کیا۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔

ترہیب

مزدور کی مزدوری روک لینا۔ نیز جلدی ادا کر دینے کا حکم

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی دوجہاں ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین اشخاص ہیں کہ قیامت کے روز میں ان کے مدمقابل ہوں گا اور جس کا میں مدمقابل ہوں گا، اس کو ہلاک و برباد کردوں گا۔ نمبر 1 وہ آدمی جس نے میرے نام پر قسم کھائی پھر دھوکا کیا۔ نمبر 2 وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو (غلام بنا کر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بیچا اور اس کی قیمت کھا گیا اور نمبر 3 ''وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ'' وہ بندہ جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، پھر اس سے کام تو پورا پورا لیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

اسے بخاری وابن ماجہ وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ'' مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

اسے ابن ماجہ نے بروایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم روایت کیا۔ انہیں ثقہ کہا گیا ہے اور ابن عدی کہتے ہیں: ان سے مروی احادیث حسن ہوتی ہیں۔

(یہی الفاظ ابو یعلیٰ وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں)

ترغیب

اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرنے والا غلام

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور احسن طریقہ سے اللہ کی عبادت کرتا ہو، اس کے لئے دوگنا اجر ہے (ایک آقا کی خدمت کا اور ایک اللہ کی عبادت کا)۔

اسے بخاری، مسلم اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ غلام جو اپنے پروردگار کی احسن انداز سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کی طرف سے عائد حقوق ادا کرتا ہو، اس کی خیر خواہی کرتا اور اس کے احکام کی اطاعت کرتا ہو، اس کے لیے دو دو اجر ہیں۔ بخاری۔

حدیث: یہ بھی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین افراد ہیں جن کے لئے دوگنا اجر ہے، نمبر 1 وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ نمبر 2 وہ غلام جو اپنے اللہ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرے۔ اور نمبر 3 وہ آدمی جس کے پاس اپنی کنیز تھی، اس نے اس کو ادب آداب سکھائے اور خوب سکھائے، اس کو علم سکھائے اور خوب اچھی طرح پڑھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے، تو اس کے لئے (ان تینوں کے لیے) دوگنا اجر ہے۔

اسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا، ترمذی کے الفاظ ہیں: ''تین اشخاص کو دو مرتبہ اجر عطا فرمایا جائے گا، نمبر 1 غلام، جس نے اللہ اور اپنے آقاؤں کے حقوق ادا کیے، اس کو دو مرتبہ اجر دیا جائے گا، نمبر 2 وہ آدمی جس کے پاس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خوبصورت کنیز ہو، یہ اسے ادب سکھائے اور خوب تادیب کرے، پھر اسے آزاد کرے پھر اس سے نکاح کر لے اور اس سے اس کا مقصود فقط اللہ کی رضا ہو، اسے بھی دو دفعہ ثواب عنایت فرمایا جائے گا، نمبر 3 وہ شخص جو پہلی کتاب پر ایمان رکھتا ہو پھر اس کی زندگی میں دوسری کتاب (قرآن) آ گئی تو وہ اس پر بھی ایمان لے آئے، اسے بھی دو مرتبہ اجر دیا جائے گا''۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کی عبادت اور آقا کی خدمت میں) صالح غلام کے لئے دوگنا اجر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج کا سفر اور ماں کی خدمت میرے ذمہ نہ ہوتے تو میں غلام ہو کر مرنا پسند کرتا (تاکہ غلامی کا دوگنا اجر حاصل کرتا)۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اللہ کی اطاعت اور اپنے مولیٰ کی فرماں برداری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے مولیٰ سے ستر سال پہلے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس وقت اس کا مولیٰ کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا؟ اللہ کریم فرمائے گا، میں نے اسے اس کے عمل کی جزا اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ عطا فرمایا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ایک شخص جنت میں داخل ہوگا تو اپنے درجہ سے اوپر اپنے غلام کو دیکھ کر عرض کرے گا: اے میرے رب! یہ میرا غلام میرے درجہ سے بھی بلند ہے؟ (حالانکہ میں آقا ہوں) رب تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، میں نے اسے اس کے عمل کی جزا دی ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص میرے سامنے پیش کئے گئے نمبر 1 (راہ حق کا) شہید، نمبر 2 پاک دامن صابر اور نمبر 3 وہ غلام جس نے اللہ کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے مولیٰ کا خیر خواہ رہا۔

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کا دن (مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے) نمبر 1 غلام جس نے اللہ کے فرائض ادا کئے اور اپنے آقا کے حقوق پورے کئے۔ نمبر 2 وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور لوگ اس پر (اس کی دین داری کی وجہ سے) خوش ہوں۔ اور نمبر 3 وہ آدمی جو لوگوں کو ہر رات اور دن کو پانچ نمازوں کے لئے پکارتا ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ طبرانی نے اسے اوسط وصغیر میں روایت کیا۔ اس روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین حضرات ہیں جنہیں (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ خوف زدہ نہ کر سکے گی، حساب وکتاب بھی نہیں ہوگا اور وہ دوسرے لوگوں کے حساب وکتاب سے فارغ ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر آرام فرما رہیں گے۔ نمبر 1 وہ بندہ جس نے اللہ کی رضا کی خاطر قرآن پڑھا سیکھا اور اس سے کسی قوم کی امامت کی جبکہ وہ قوم اس کی امامت پر خوش ہو۔ نمبر 2 وہ بلانے والا جو رضائے الٰہی کے لئے لوگوں کو نماز کی دعوت دیتا ہو (یعنی مؤذن یا گھر گھر جا کر نماز کے لئے مسجد آنے کی دعوت دینے والا) اور نمبر 3 وہ غلام جس نے اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اور اپنے اور اپنے آقا کے درمیان معاملات کو باحسن طریق نبھایا۔

طبرانی نے اسے کبیر میں بھی روایت کیا مگر اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''اور وہ غلام جسے دنیا میں غلامی اپنے رب کی اطاعت سے نہ روک سکی''۔

حدیث: سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول مقبول ﷺ کا فرمان شریف ہے ''بخیل، مکار اور خبیث طبع خائن جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ اور جنت کا سب سے پہلے دروازہ کھٹکھٹانے والے وہ غلام ہوں گے جنہوں نے اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان معاملات بحسن وخوبی انجام دیئے ہوں گے (1)۔

اسے امام احمد اور ابویعلیٰ نے باسناد حسن روایت کیا۔ اس کا کچھ حصہ ترمذی وغیرہ کے ہاں بھی ہے۔

ترہیب

غلام کا اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانا (2)

حدیث: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام (بلاوجہ) بھاگ جائے (اللہ کی بخشش کا) ذمہ اس سے بری ہو گیا۔ مسلم۔

حدیث: یہی حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: ''اس نے (بھاگ کر) ارتکاب کفر کیا حتی کہ اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے''۔ مسلم۔

1۔ اس باب میں جن مخصوص غلاموں کا تذکرہ ہے یقیناً ہمارے ممالک میں بلکہ دنیا میں کہیں آج کل ان کا وجود نہیں ہے اور یہ بھی اسلام کا انسانیت پر احسان ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے نزدیک اس میں دور حاضر کے ملازمین یا مزدور (Workers) بھی داخل ہیں، اس لئے ہم نے انتخاب میں اس باب کی احادیث لے لی ہیں۔ نیز اس کے علاوہ بھی مسائل ہیں مثلاً قرآن پاک رضائے خداوندی کے لئے پڑھنا، امامت کرنا اور لوگوں کو نیکی کی خصوصاً نماز کی دعوت دینا وغیرہ۔ (مترجم)

2۔ یہاں بھی دیگر فوائد کی بنا پر غلاموں کے متعلق روایات لی گئی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: تین افراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی جانب آسمان بلند ہوتی ہے (قبول نہیں ہوتی) نمبر 1 نشہ کرنے والا جب تک کہ اس کی عقل واپس نہ آجائے۔ نمبر 2 عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور نمبر 3 بھاگا ہوا غلام تاوقتیکہ واپس آکر اپنا ہاتھ اپنے آقاؤں کے ہاتھ میں نہ دے دے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں بروایت عبداللہ بن محمد بن عقیل اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں بروایت زہیر بن محمد روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ (نیز ابن حبان، طبرانی اور حاکم کی فضالہ بن عبید سے، طبرانی نے حاکم کی حضرت ابن عمر سے اور ترمذی کی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث میں بھی یہ مضمون موجود ہے)۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام بھگوڑا ہونے کی حالت میں مرجائے وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا اگرچہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا قتل ہوجائے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں بروایت عبداللہ بن محمد بن عقیل روایت کیا ہے۔ بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

ترغیب

غلام آزاد کرنا

ترہیب

آزاد کو غلام بنالینا یا اسے بیچنا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد فرمائے گا۔ سعید بن مرجانہ (ایک راوی) کہتے ہیں: میں یہ حدیث لے کر حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو آپ نے اپنے اس غلام کو (جس کا نام مطرف تھا) آزاد فرمانے کا ارادہ کیا، جس کی قیمت انہیں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دس ہزار درہم یا ایک ہزار درہم دے رہے تھے (آپ نے اسے اتنی خطیر رقم کے بدلہ بیچا نہیں بلکہ) اسے آزاد فرمادیا۔

اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔ نیز بخاری، مسلم اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ: ''حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بندہ کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر حصہ جسم کو غلام کے ہر حصہ کے عوض آزاد فرمادے گا حتی کہ غلام کی شرم گاہ کے عوض اس کی شرم گاہ آگ سے آزاد فرمادے گا''۔

(حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ترمذی، ابن ماجہ، امام احمد اور ابوداؤد کی اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی امام احمد، ابوداؤد، ابویعلیٰ اور حاکم کی روایت میں بھی یہی مضمون ہے)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: غزوہ تبوک میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ قبیلہ بنی سلیم کے کچھ لوگوں نے عرض کیا: ہمارے فلاں ساتھی پر دوزخ واجب ہو چکی ہے۔ (وہ زندگی میں گناہوں کا مرتکب ہوتا رہا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام آزاد کر دو، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد فرما دے گا۔ (کہ نیکی کا ثواب مرنے والے کو پہنچتا ہے)

اسے ابوداؤد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔ (نیز امام احمد نے شعبہ کوفی سے یہی مضمون روایت کیا جس کے راوی ثقہ ہیں)

حدیث: حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کو کھانے پینے میں اپنے ساتھ ملا لیا حتی کہ وہ (اپنی یتیمی سے) بے نیاز ہو گیا، ایسے شخص کے لئے لازماً جنت واجب ہو گئی۔ اور جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو یہ آزاد کرنا اس کے لئے نار جہنم سے آزادی ہو گی۔ غلام کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے لئے آگ سے آزادی کا بدلہ ہو جائے گا۔

اسے امام احمد نے علی بن زید عن زرارہ بن ابی اوفی عنہ کے طریق سے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: رات کے کس حصہ میں (دعا و نماز) زیادہ قبول فرمائی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: رات کے آخری پہر میں۔ پھر طلوع آفتاب تک نماز قبول ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد سورج کے ایک یا دو نیزہ بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں (یہ تقریباً بیس پچیس منٹ کا وقت ہوتا ہے) پھر نماز قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ نیزہ کی طرح کھڑا ہو جائے (یعنی نصف النہار تک) پھر نماز نہیں ہوتی حتی کہ ایک یا دو نیزے تک سورج ڈھل جائے۔ (اس کو وقت زوال کہتے ہیں، اس کا وقت بھی بیس پچیس منٹ کے برابر ہوتا ہے) پھر اس کے بعد نماز قبول ہوتی ہے (یعنی ظہر و عصر اپنے اپنے وقت میں) پھر نماز نہیں ہوتی (جب کہ ایک یا دو نیزے کے برابر یعنی بیس پچیس منٹ تک آفتاب باقی ہو) یہاں تک کہ آفتاب غروب (1) ہو جائے۔ فرمایا: پھر جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے، یہ اس کے لئے آگ سے خلاصی کا باعث ہوگا۔ غلام (آزاد شدہ) کی ہر ہڈی اس کی ہر ہڈی کے بدلہ میں ہو جائے گی۔ اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کرے تو یہ اس کے لئے آگ سے چھٹکارے کا سبب ہوگا۔ لونڈی کی ہر ہڈی آزاد کرنے والی کی ہر ہڈی کا بدل ہو جائے گی۔ اور جو مسلمان مرد دو مسلمان کنیزوں کو آزاد کرے گا، یہ اس کے لئے نار دوزخ سے بچاؤ ہوں گی۔ ان کی ہر ہڈی آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی کے عوض میں ہو گی۔ طبرانی۔

(یہی مضمون حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے مروی ابوداؤد، ابن حبان اور ترمذی کی احادیث میں بھی موجود ہے)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت

1۔ اس حدیث پاک میں ضمناً نماز کے اوقات مکروہہ کا بیان بھی آ گیا ہے یعنی تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز جائز نہیں نمبر 1 طلوع آفتاب سے بیس پچیس منٹ تک، نمبر 2 نصف النہار سے بیس پچیس منٹ تک اور نمبر 3 غروب آفتاب سے بیس پچیس منٹ پہلے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بات تو بڑی مختصر کی ہے لیکن مسئلہ بہت بڑا پوچھ لیا ہے۔ (کیونکہ دخول جنت کے لیے بہت سے عقائد واعمال کی ضرورت ہے) غلام آزاد کرو اور گردن چھڑاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ دونوں کیا ایک ہی چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تم خود اکیلے اسے آزادی دے دو اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ کسی کے غلام کی قیمت ادا کر کے اس کو آزاد کرادو۔ دودھ دینے والے جانوروں کی سخاوت کرو اور بے وفا رشتہ دار کے ساتھ مہر و وفا سے پیش آؤ۔ اور اگر تمہیں ان اعمال کی توفیق نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو اور گناہ کے کاموں سے لوگوں کو روکو اور اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے تو سوائے اچھی باتوں کے اپنی زبان کو روکو۔

اسے امام احمد، ابن حبان فی صحیحہ اور بیہقی وغیرہ نے روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: پانچ اعمال ہیں کہ جو شخص کسی دن میں انہیں کر لے، اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں لکھ لیتا ہے۔ نمبر 1 کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے، نمبر 2 جنازے میں حاضر ہو، نمبر 3 ایک دن کا روزہ رکھے، نمبر 4 نماز جمعہ کے لئے جلدی پہنچے اور نمبر 5 کسی غلام کو آزاد کرائے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں فرمائی جاتی نمبر 1 وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کے لئے آگے بڑھے حالانکہ وہ لوگ اسے برا سمجھتے ہوں۔ نمبر 2 وہ آدمی جو نماز کو ادبار کے ساتھ ادا کرے، ادبار یہ ہے کہ نماز اس وقت ادا کرے جبکہ اس کا وقت فوت ہو چکا ہو، اور نمبر 3 وہ انسان جو اپنے ہی آزاد کردہ شخص کو پھر غلام بنا لے۔

اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب النکاح

نکاح(1)اور اس کے متعلقات کا بیان

ترغیب

نگاہیں نیچی رکھنا

اور ترہیب

نظر کی حفاظت نہ کرنا، اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اور اس کو چھونا

حدیث: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
یعنی ان روایات میں جو آپ ﷺ اپنے رب عزوجل کی طرف سے روایت فرماتے ہیں کہ (وہ فرماتا ہے): نظر شیطان کے

1۔نکاح کا لفظ ''نکح'' سے بنا ہے جس کے معنی ملنے کے ہیں۔ چونکہ نکاح کی وجہ سے دو افراد یعنی خاوند و بیوی مل کر زندگی بسر کرتے ہیں نیز خاوند اور بیوی کے خاندان بھی اس رشتے کی وجہ سے آپس میں مل جاتے ہیں، اس لئے اس کو نکاح کہا جاتا ہے۔ اصطلاح شرع میں یہ لفظ عقد نکاح اور ہم بستری دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نکاح کا رکن مرد اور عورت کا ایجاب وقبول یعنی ایک دوسرے کو قبول کرنا ہے اور دو گواہوں کی موجودگی شرط انعقاد ہے۔ غلبۂ شہوت نہ ہو اور حالات پرسکون ہوں، کفالت کے ذرائع مہیا ہوں تو نکاح کرنا سنت ہے۔ غلبۂ شہوت کی وجہ سے مبتلائے زنا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو فرض ہے۔ جو شخص اخراجات پر قدرت نہ رکھتا ہو یا بیوی پر ظلم وزیادتی کا اندیشہ ہو اسے نکاح کرنا مکروہ ہے اور نامرد جو بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنے کے قابل نہ ہو، اس کے لئے نکاح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ جرم ہے۔

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر نکاح کا بیان موجود ہے۔ سورہ نساء میں ارشاد ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (نساء:3)

ترجمہ: ''تو نکاح میں لاؤ تم جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں دو دو، تین تین اور چار چار۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دو (یا زائد) بیویوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو صرف ایک ہی عورت سے نکاح کرو''۔

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾ (نور)

ترجمہ: ''اور نکاح کر دو اپنے میں سے ان کا جو ابھی تک بے نکاح ہوں اور اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا۔ اگر وہ غریب وفقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اللہ وسعت والا علم والا ہے''۔

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ (روم)

ترجمہ: ''اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے (میاں بیوی) تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت ورحمت رکھ دی۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں''۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةً (رعد:38)

ترجمہ: ''اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے، اور ان کے لئے بیویاں اور بچے کئے''۔ (یعنی نکاح سنت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تیروں میں سے ایک زہرناک تیر ہے۔ "مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَّخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهٗ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ" جو شخص صرف میرے خوف کی وجہ سے اسے (یعنی غیر محرموں کی طرف نظر کرنے کو) ترک کردے (1)، میں اسے اس کے بدلہ میں ایسا ایمان نصیب کروں گا جس کی حلاوت یہ اپنے دل میں پائے گا۔

اسے طبرانی نے اور حاکم نے بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مرد (بلا قصد) کسی عورت کے حسن کی طرف نظر کر بیٹھے پھر (اللہ کے خوف سے) اپنی نگاہ جھکالے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایسی عبادت جاری فرمائے گا جس کی مٹھاس وشیرینی یہ اپنے دل میں پائے گا۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام فرمودہ چیزوں کو دیکھنے سے جھکی رہی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) جاگتی رہی اور سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہاتی رہی۔ اصبہانی۔

حدیث: حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: تین آنکھیں ہیں جو (داخل ہونا تو درکنار) نار جہنم کو دیکھیں گی بھی نہیں۔ نمبر 1 وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگ کر مجاہدین اسلام

1۔ نگاہیں نیچی رکھنے اور ان کی حفاظت کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں مردوں اور عورتوں کو بڑے زوردار الفاظ میں دیا ہے۔ حکم ہوتا ہے:
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ (نور)
ترجمہ: "(اے حبیب پاک! ﷺ) اہل ایمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لئے بہت پاکیزہ طریقہ زندگی ہے بے شک اللہ ان کے کاموں کی خوب خبر رکھتا ہے۔ اس سے اگلی ہی آیت مبارکہ میں خواتین اسلام کے لئے تفصیلاً احکام زندگی بیان ہو رہے ہیں۔ ارشاد ہے:
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ (نور)
ترجمہ: "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں (غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں) اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ اور اپنا بناؤ سنگار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہو (یعنی چہرہ ہتھیلیاں اور پاؤں۔ جبکہ خوف فتنہ نہ ہو ورنہ ان کو چھپانا بھی ضروری ہے) اور اپنی اوڑھنیاں (دوپٹے سر پر اوڑھ کر ان کے پلو اپنی گردن اور) اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔ اور نہ ظاہر ہونے دیں اپنی آرائش وزیبائش کو مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے والدوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے باپوں (سسروں) کے لئے یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے یا اپنے بھتیجوں کے لئے یا اپنے بھانجوں کے لئے یا اپنی ہم مذہب عورتوں کے لئے یا اپنی کنیزوں کے لئے یا اپنے ایسے نوکروں چاکروں کے لئے جو عورت کی خواہش نہ رکھتے ہوں (نامرد، خصی وغیرہ) یا ان بچوں کے لئے جو ابھی تک عورتوں کی شرم والی باتوں پر آگاہی نہیں رکھتے۔ اور اپنے پاؤں زور زور سے زمین پر نہ ماریں کہ کہیں ان کا چھپا ہوا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہو جائے۔ اور سب کے سب (مرد وعورتیں) اے ایمان والو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کی چوکی داری کرتی رہی، نمبر 2 وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی رہی اور نمبر 3 وہ آنکھ جو اللہ کے محارم کو دیکھنے سے رکی رہی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ معروف ہیں سوائے ابو حبیب عنقری کے جنہیں قوی کہا جاتا ہے۔ میں (صاحب کتاب) ان کے حال پر واقف نہیں ہوں۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔ نمبر 1 جب بات کرو سچ بولو، نمبر 2 جب وعدہ کرو تو پورا کرو، نمبر 3 جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، نمبر 4 اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نمبر 5 اپنی نگاہیں (اجنبی کی طرف دیکھنے سے) جھکائے رکھو اور نمبر 6 اپنے ہاتھوں کو (ایذا رسانی اور ناجائز کاموں سے) روکے رہو۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے سب نے بروایت مطلب بن عبد اللہ بن حطب عنہ روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد فرمایا۔

حدیث: امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے اور بے شک تم دو قرنوں والے ہو (1)۔ "فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّمَا لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ" اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر نہ کرو۔ اس لئے کہ پہلی نظر تو تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔

یہ امام احمد کی روایت ہے۔ امام ترمذی اور ابوداؤد نے اسے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا کہ "فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے علی! (رضی اللہ عنہ) اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کہ پہلی نظر معاف ہے مگر دوسری کی اجازت نہیں ہے"۔

ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم (محدثین) اسے صرف حضرت شریک کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نبی العالمین ﷺ سے راوی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ اسے ہر حالت میں پائے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا غیر محرم کی آواز سننا ہے، زبان کا زنا فحش باتیں کرنا ہے۔ ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا بدکاری کے لئے چل کر جانا ہے۔ "وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهٗ" دل زنا کی خواہش و تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

1۔ "تم دو قرنوں والے ہو" اس جملہ کے مختلف مطالب بیان فرمائے گئے ہیں نمبر 1 تمہیں جنت میں اتنا بڑا محل دیا جائے گا جو جنت کے دونوں کناروں کو گھیر لے گا، نمبر 2 تم امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں دو زخموں والے ہو یعنی تمہارے سر پر دو زخم لگیں گے۔ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر دو زخم لگے تھے ایک تو جنگ خندق میں عمرو ابن عبدود کے ہاتھ سے اور دوسرا شہادت کے وقت ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے، نمبر 3 بعض علماء کے نزدیک دو قرن سے مراد دو صاحبزادے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

یاد رہے اس حدیث پاک میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ پوری امت کو پیغام حیاء دیا جا رہا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے امام مسلم و بخاری نے مختصراً اور ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا۔ مسلم و ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے: ''دونوں ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں۔ ان کا زنا پکڑنا ہے۔ پاؤں بھی زنا کرتے ہیں۔ ان کا زنا چل کر جانا ہے۔ اور منہ بھی زنا کرتا ہے، اس کا زنا بوسہ بازی کرنا ہے''۔

(ایسا ہی مضمون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی امام احمد، بزار اور ابویعلیٰ کی حدیث کا ہے)

حدیث: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظر کو دوسری طرف پھیر لو۔ (اور دوبارہ مت دیکھو) مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقَلْبِ وَمَا مِنْ نَظْرَةٍ اِلَّا وَلِلشَّيْطَانِ فِيْهَا مَطْمَعٌ'' گناہ دلوں کو گھیر لیتا ہے (توبہ نہ کی جائے تو سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے) اور (غیر محرم کی طرف اٹھنے والی) ہر نظر میں شیطان کا مقصد ہوتا ہے۔ بیہقی وغیرہ۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَتَغُضَّنَّ اَبْصَارَكُمْ وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوْجَكُمْ اَوْ لَيَكْسِفَنَّ اللّٰهُ وُجُوْهَكُمْ'' اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بگاڑ دے گا۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ہر صبح دو فرشتے پکارتے ہیں: وَیل (1) ہے مردوں کے لئے عورتوں کی طرف سے اور وَیل ہے عورتوں کو مردوں کی طرف سے۔

اسے ابن ماجہ نے اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد پاک میں تشریف رکھتے تھے کہ بنی مزینہ کی ایک عورت اندر داخل ہوئی جو اپنے کپڑوں کے خوبصورت پلو ہلا ہلا کے اترا کر مسجد میں چل رہی تھی۔ یہ دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی خواتین کو لباس زینت پہننے اور مسجد میں اترا اترا کر چلنے سے روکو۔ کیونکہ بنی اسرائیل اس وقت تک ملعون نہیں ہوئے تھے جب تک ان کی عورتوں نے زینت کے لباس پہننا اور مسجدوں میں اترا کر چلنا شروع نہیں کیا تھا۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: دیور کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ (بھابی کے سامنے آ جا سکتا ہے؟) ارشاد

1۔ وَیل کا معنی خرابی، تباہی و بربادی بھی ہے اور جہنم کے ایک طبقہ کا نام بھی۔ جس سے جہنم خود پناہ مانگتی ہے۔ مطلب حدیث یہ ہوگا کہ بے حجابانہ مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کے پاس آنا جانا انہیں تباہ و برباد کر دے گا اور وَیل میں پہنچا دے گا۔ لہٰذا اس سے بچو۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرمایا:''اَلْحَمُ الْمَوْتُ'' دیورتو موت ہے(1)۔

اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔پھر ترمذی نے فرمایا: عورتوں کے سامنے آنے جانے کا مطلب وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ فرمایا:''لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھَا الشَّیْطَانُ'' ''مرد کسی عورت کے پاس تنہائی میں ہرگز نہ جائے ورنہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا (جو شرم وحیا کی چادر تار تار کر دے گا)''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''لَا یَخْلُوَنَّ اَحَدُکُمْ بِامْرَأَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ'' تم میں سے کوئی بھی کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو جب تک کہ ساتھ کوئی ذی رحم محرم نہ ہو۔(ذی رحم محرم وہ ہے جس کے ساتھ کبھی نکاح حلال نہیں ہوتا جیسے باپ، دادا، بیٹا، پوتا، بھائی وغیرہ)۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔(ایسی ہی حدیث طبرانی میں بھی ہے)۔

حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل ٹھونک دیا جانا اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لئے حلال نہیں (بلکہ اجنبیہ ہے)۔

اسے طبرانی وبیہقی نے روایت کیا۔طبرانی کے راوی ثقہ اور صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے سے بچ۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب بھی کوئی مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے درمیان شیطان داخل ہو جاتا ہے (جو بدکاری پر اکساتا ہے) اور کسی آدمی کا مٹی یا گارے سے لتھڑے ہوئے خنزیر کو چھو لینا اس کے لئے اس سے کہیں اچھا ہے کہ اس کا کندھا کسی عورت کے کندھے سے چھو جائے جو اس کے لئے حلال(2) نہیں ہے۔یہ حدیث غریب ہے۔طبرانی۔

1۔ دیور کا لفظ حدیث میں مذکور لفظ ''حَمْ'' کا ترجمہ ہے۔دراصل یہ لفظ عورت کے سسرالی مرد رشتے داروں جیسے سسر، دیور، جیٹھ، شوہر کے چچا تایا کے لڑکے وغیرہم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔دیگر اقوال بھی ہیں مگر لیث بن سعد کی تفسیر کے مطابق حدیث میں یہی رشتے دار مراد ہیں۔ان کے موت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی کسی ایسی عورت کے پاس آنے جانے سے ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ مر جائیں تا کہ فتنہ کا احتمال نہ رہے۔(واللہ اعلم)(مترجم)

2۔ باب مذکور کی احادیث اور حاشیہ میں مندرجہ آیات قرآنی پر غور فرمائیں کہ غیر محرم اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنے اور ہاتھ لگانے کے بارے میں کس قدر شدید احکام وارد ہوئے ہیں۔دوسری طرف مسلم معاشرہ پر بھی نگاہ دوڑائیں کہ کتنے فیصد ہم اور ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہیں؟ ہر طرف بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی کا دور دورہ ہے۔اللہ ورسول جل وعلا و ﷺ کے فرامین کس بے دردی کے ساتھ پامال کئے جا رہے ہیں اور کن کے ہاتھوں؟ انہیں کے ہاتھوں جو خود کو مسلمان کہتے سمجھتے ہیں۔اور یہاں یورپ میں تو انتہاء ہو چکی ہے۔الا ماشاء اللہ ہر فیملی اپنے آپ کو ایڈوانس اور ماڈرن ثابت کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتی ہے۔حیرانگی کی حد ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ حاجی نمازی، سفید ریش ماتھے پر محراب عبادت سجانے والوں کی نوجوان صاحبزادیاں ٹاپ کلاس میک اپ کر کے ننگے منہ، ننگے سر سینہ نکالے غیر محرم گورے کافروں کے سامنے ہنستی کھلکھلاتی اٹھکیلیاں کرتی پھرتی ہیں۔العیاذ باللہ۔مساجد میں ائمہ وخطباء کو ان مسائل کے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے۔اگر کوئی ہمت کر کے توجہ دلانے کی کوشش کرلے تو مساجد کمیٹیاں خلاف اور مقتدی برگشتہ ہو جاتے ہیں وجہ یہی ہے کہ سب کے گھر کا حال یکساں ہے۔اور جس صاحب نے ذرا (بقیہ اگلے صفحہ پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

نکاح کرنا، خصوصاً ایسی عورت سے جو دین دار اور بچے پیدا کرنے والی ہو

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جسے نکاح کرنے کی استطاعت ہو اسے نکاح کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ نکاح نظر کو جھکانے والا اور شرم گاہ کی بہت حفاظت کرنے والا ہے۔ اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ روزہ خواہش نفسانی توڑنے والا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔ لفظ مسلم و بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے صاف پاک (گناہوں سے) ہو کر ملاقات کرے، اسے چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔ ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرسلین (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی چار سنتیں ہیں، حنا (مہندی لگانا)، خوشبو، مسواک اور نکاح۔ دیگر راویوں نے حنا کی بجائے حیاء روایت کیا ہے۔ (یعنی شرم وحیاء بھی انبیاء ومرسلین کی سنن میں سے ہے)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّ خَیْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ'' دنیا استعمال کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔

اسے مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ابن ماجہ کے الفاظ اس طرح ہیں: ''دنیا تو ایک سامان استعمال ہے اور اس دنیا کے سامان میں نیک بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز افضل نہیں ہے''۔

حدیث: انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا استعمال کا سامان ہے اور اس کی بہترین متاع وہ بیوی ہے جو آخرت کے کاموں میں اپنے شوہر کی مددگار رہو۔ مسکین ہے، مسکین ہے وہ آدمی جس کی بیوی نہ ہو اور مسکین ہے مسکین ہے (بے یار ومددگار ہے) وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔ (بے نکاح ہونا بھی بڑی مصیبت ہے)۔

اسے رزین نے ذکر کیا اور میں (مصنف) نے کتب اصول میں اسے نہیں دیکھا۔ اس کا آخری حصہ منکر ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نرمی کے ساتھ امام کو تنبیہ کی وہ فرمائے گا: مولوی صاحب! کیا کریں یہاں کا ماحول ہی ایسا ہے۔ ماحول کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔ وائے ناکامی کہ مسلمان ماحول کے سانچے میں ڈھل گیا۔ ماحول کو اپنے سانچے میں نہ ڈھال سکا۔ یہ سب کیوں ہوا؟ کیوں ہو رہا ہے؟ فقط دنیوی مال و دولت اور معاشرتی سٹیٹس (Status) کے حصول کی خاطر۔ آخرت بالکل فراموش کردی گئی۔

خدایا! اپنے محبوب ﷺ کی امت کے شرم وحیا کی حفاظت فرما۔ آمین۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: بندہ مومن اللہ عزوجل کے تقویٰ کے بعد اپنے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں حاصل کرسکتا۔ ایسی نیک بیوی کہ اگر اسے کوئی حکم کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے، اگر اسے دیکھے تو وہ خوش کردے، اگر یہ اس کے متعلق کوئی قسم کھالے تو بیوی اس کی قسم کو پورا کردے ''وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ'' اور اگر خاوند کہیں چلا جائے تو اپنی عفت کی اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔

اسے ابن ماجہ نے علی بن یزید عن القاسم عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی العالمین ﷺ نے فرمایا: جسے چار چیزیں دی گئیں، اسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمادی گئی۔ نمبر 1 شکر کرنے والا دل، نمبر 2 ذکر الٰہی کرنے والی زبان، نمبر 3 مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور نمبر 4 ایسی بیوی جو اپنی عفت و عصمت اور شوہر کے مال میں ارتکاب گناہ نہ کرے۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ ایک کی اسناد جید ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ (توبہ) ''یعنی جو لوگ سونا چاندی جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اور راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو''۔ ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ تو آپ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کاش ہمیں معلوم ہوجاتا کہ بہتر مال کیا ہے تو ہم وہی اختیار کرتے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہتر مال ہے ذکر کرنے والی زبان، شکر گذار دل اور ایمان والی بیوی جو اپنے شوہر کے ایمان پر اس کی مددگار ہو۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: جناب اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تین چیزوں کا حاصل ہونا ابن آدم کی سعادت مندی کی دلیل ہے۔ اسی طرح تین چیزیں ابن آدم کی بدبختی کی علامت ہیں۔ سعادت مندی کی دلیل یہ ہیں نمبر 1 نیک پاک بیوی، نمبر 2 اچھا گھر (جو وسیع خوبصورت اور صاف ستھرا ہو) اور نمبر 3 اچھی سواری۔ اور بدبختی کی علامت یہ تین چیزیں ہیں، نمبر 1 بری (بے ادب و نافرمان) بیوی، نمبر 2 بری رہائش گاہ اور نمبر 3 بری سواری۔

اسے امام احمد نے صحیح اسناد کے ساتھ، طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح بھی قرار دیا مگر ان کی روایت میں ''بری رہائش گاہ'' کی بجائے ''تنگ رہائش گاہ'' کے الفاظ ہیں۔ نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یوں ہیں کہ فرمایا: ''چار چیزیں خوش بختی کی دلیل ہیں، نمبر 1 نیک بیوی، نمبر 2 وسیع اور کھلا گھر، نمبر 3 اچھا ہمسایہ اور نمبر 4 خوش رفتار سواری۔ اور چار چیزیں بدبختی سے ہیں نمبر 1 برا پڑوسی، نمبر 2 بری عورت، نمبر 3 بری سواری اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نمبر 4 تنگ و تاریک رہائش گاہ"۔ (محمد بن سعید سے حاکم نے بھی اسی معنی کی روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے نیک بیوی عطا فرمائی، گویا اس کے نصف دین پر اس کی مدد فرمادی۔ اب اسے دین کے باقی آدھے حصے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں، حاکم نے اور حاکم کے طریق پر بیہقی نے روایت کیا۔ حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔ بیہقی کی ایک اور روایت میں ہے کہ: "جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اب اسے باقی آدھے میں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے"۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر واجب ہے نمبر 1 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، نمبر 2 مکاتب جو اپنا طے شدہ مال کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور نمبر 3 پاک دامنی کے ارادہ سے نکاح کرنے والا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ الفاظ بھی انہیں کے ہیں۔ نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اتنا صاحب حیثیت ہو کہ نکاح کر سکتا ہو پھر وہ نکاح نہ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔ (میرے اور میری امت کے طریقہ پر نہیں)۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے، فرماتے ہیں: کچھ حضرات (سیدنا علی، عبد اللہ بن عمرو اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ جب انہیں آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہیں گویا (اپنا عبادت کرنا) کچھ کم محسوس ہوا تو کہنے لگے: بھلا ہم کہاں اور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک کہاں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام الزامات سے بری فرما دیا ہے (یا آپ کے طفیل امت کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے گا) ایک صاحب کہنے لگے: میں ساری رات ہمیشہ نماز پڑھا کروں گا (رات کو سوؤں گا نہیں) دوسرے بولے: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ اور تیسرے صاحب نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں؟ سن لو! اللہ کی قسم، میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں۔ (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ "فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ" جس نے میری سنت سے منہ پھیرا، وہ میری امت سے نہیں۔

اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت فرمایا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح مندرجہ ذیل وجوہات میں سے کسی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، اس کی دولت کی وجہ سے، اس کے حسن اخلاق کی وجہ سے یا اس کی دین داری کی وجہ سے۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ دین دار اور با اخلاق عورت سے نکاح کرو۔ تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ امام احمد باسناد صحیح، بزار، ابویعلیٰ، ابن حبان فی صحیحہ۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کے ساتھ چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، اس کی دولت، اس کے حسب ونسب، اس کے حسن اور اس کی دین داری کی وجہ سے۔ "فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ" تم پر لازم ہے کہ تم دین دار عورت کو تلاش کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (اللہ تمہیں مال دار کرے)۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی سرور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا۔ جس نے کسی عورت سے اس کے مال و دولت کے لالچ میں نکاح کیا، اللہ اس کی غربت ہی زیادہ فرمائے گا، جس کسی نے عورت سے اس کے حسب ونسب (خاندانی بڑائی) کی بناء پر نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی بڑھائے گا۔ اور جس نے عورت کے ساتھ نکاح کیا اور ان میں سے کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس کی نگاہ جھکی رہے اور اس کی شرم گاہ محفوظ ہو جائے یا وہ اس نکاح سے صلہ رحمی چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس عورت میں اس کے لئے برکت فرمائے گا اور عورت کے لئے اس مرد میں برکت کر دے گا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو، ہوسکتا ہے ان کا حسن تمہیں تباہی میں ڈال دے۔ اور نہ ان کے مال دولت کی وجہ سے شادی کرو، کہ ہوسکتا ہے ان کا مال تمہیں گناہوں میں مبتلا کر دے۔ بلکہ ان کی دین داری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ "وَلَاَمَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِيْنٍ اَفْضَلُ" اور چپٹی ناک، سیاہ رنگ والی دین دار کنیز (بدکار خوبصورت آزاد عورت سے) افضل ہے۔

اسے ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے طریق سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ مجھے ایک عورت ملی ہے جو حسب ونسب کی اونچی اور مالدار ہے مگر اولاد پیدا نہیں کرسکتی۔ کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے اسے منع فرمادیا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا اور وہی بات عرض کی: (آپ نے منع کیا) پھر تیسری دفعہ حاضر ہوا تو سرور عالم ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: "تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ" محبت کرنے والی بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں۔ انہوں نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ترغیب

شوہر(1) پر بیوی کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاشرت، بیوی پر شوہر کے حقوق اور اس کی اطاعت و فرماں برداری

ترہیب

عورت کا اپنے شوہر کی نافرمانی اور مخالفت کرنا

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت (جو کچھ مال یا افراد اس کی نگرانی میں ہیں) کے بارے میں سوال

1۔قرآن پاک نے بہت سے مقامات پر میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق، آپس میں تعلقات اور حسن سلوک و آداب معاشرت اور گھریلو زندگی با حسن طریق سے گذارنے کا بیان فرمایا ہے۔ارشاد ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا۝ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا۝ (نساء)

ترجمہ: ''مرد حاکم ہیں عورتوں پر (لہٰذا عورتوں کو ان کی اطاعت کرنی چاہیے) اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک (مرد) کو دوسرے (عورت) پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان (عورتوں) پر اپنے مال خرچ کئے۔تو نیک بخت عورتیں (اپنے شوہروں کا) ادب کرنے والیاں ہیں، خاوند کے پیچھے (اپنی عفت اور خاوند کے مال کی) حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کرنے کا حکم دیا۔اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں (ہلکی مار) مارو۔پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ ڈھونڈو بے شک اللہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔اور اگر تمہیں میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک ذمہ دار پنچ مردوالوں کی طرف سے اور ایک عورت والوں کی طرف بھیجو (تاکہ ان میں صلح کرادیں) اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا فرمادے گا۔بے شک اللہ علم والا خبر والا ہے''۔

مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا۝ (النساء)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔اور عورتوں کو اس لئے نہ روک رکھو کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا اس میں سے کچھ واپس لے لو۔مگر اس صورت میں کہ کھلی بے حیائی کا کام کریں۔(ایسی حالت میں خلع کرنے میں حرج نہیں) اور ان عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں پسند نہ ہو اور اللہ اسی میں کوئی بھلائی رکھ دے''۔

سورۂ بقرہ میں احکام طلاق و عدت وغیرہ کا بیان فرماتے ہوئے مرد و عورت کے حقوق بھی ارشاد فرمادیئے۔

وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ (البقرۃ:228)

ترجمہ: اور ''(مردوں پر) عورتوں کے حقوق بھی ایسے ہی ہیں جیسے عورتوں پر (مردوں کے) ہیں اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے''۔

جو لوگ یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو حقوق نہیں دیتا، وہ اندھیرے میں ٹاک ٹوئیاں مارتے پھرتے ہیں، انہیں قرآن حکیم کے مطالعہ کی اشد ضرورت ہے۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوگا۔ امام (حکمران) نگران ہے، اس سے اس کی رعیت (محکوم عوام) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے بیوی بچوں کا نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے آقا کے مال پر نگران ہے۔ اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا اور (الغرض) تم میں سے ہر کوئی نگران ہے چنانچہ اس سے اس کی رعیت کے بارے میں (بروز قیامت) سوال کیا جائے گا۔

اسے بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل ایمان میں ایمان کے لحاظ سے کامل وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔ ''وَخِیَارُکُمْ لِنِسَآئِهِمْ'' اور تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔

اسے امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (نیز ترمذی اور حاکم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ مضمون روایت کیا)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے بہتر ہو ''وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ'' اور میں تم سے اپنے اہل وعیال کے لئے زیادہ بہتر ہوں۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ مگر حاکم کے الفاظ ہیں کہ: ''تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو عورتوں کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ (ابن حبان نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عورت کو (آدم علیہ السلام کی) پسلی سے پیدا کیا گیا ہے (پسلی کی طرح ٹیڑھی رہتی ہے) اب اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے (مگر سیدھی نہ کر سکو گے) ''فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا'' اس لئے اس کے ساتھ نرم برتاؤ کرو اس سے نبھا کرو۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں عورتوں کے متعلق اچھائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا فرمائی گئی ہے اور پسلی میں زیادہ ٹیڑھا اس کا اوپر والا حصہ ہوتا ہے (اشارہ عورت کے سر کی طرف ہے جس میں منہ، زبان، آنکھیں، کان وغیرہ ہیں اور یہی اعضاء مرد کی اذیت کا باعث بنتے ہیں)۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ ''فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ'' اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ بخاری و مسلم وغیرہما۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ تمہارے لئے سیدھے راستہ پر کبھی نہیں چلے گی۔ اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اٹھا لو جبکہ اس میں ٹیڑھا پن تو موجود ہی رہے گا۔ اور اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گے تو اسے توڑ دو گے "وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا" اور اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن مرد (خاوند) ایمان والی عورت (بیوی) سے دشمنی نہیں رکھتا۔ اگر کوئی ایک عادت اس کی بری لگے گی تو عورت کی کسی دوسری عادت سے خوش بھی ہو جائے گا۔ یا اس کے علاوہ کچھ اور فرمایا۔ مسلم۔

حدیث: حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تو خود کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلائے، جب تو کپڑا پہنے تو اس کو بھی پہنائے۔ (مارنے کی ضرورت پڑے تو) اس کے منہ پر نہ مارے، اور گھر کے علاوہ کہیں اور (اور کسی کے سامنے) اس کو برا بھلا نہ کہے، نہ اسے تنہا چھوڑے۔ (کہ بگاڑ بڑھ جائے گا)۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمرو بن الاحوص جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ پہلے آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: سن لو! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں۔ صحبت کے علاوہ تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو سوائے اس کے کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ سو اگر ایسا کریں تو انہیں ان کے بستروں میں چھوڑ دو (اپنا سونا الگ کر لو اور اب بھی باز نہ آئیں تو) انہیں ایسی مار مارو جو اذیت ناک نہ ہو۔ اب اگر وہ تمہارا حکم ماننے لگیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ تلاش کرتے پھرو۔ خوب یاد رکھ لو کہ تمہارے عورتوں پر حقوق ہیں اور عورتوں کے بھی تمہارے اوپر حقوق ہیں۔ عورتوں پر تمہارے حقوق یہ ہیں کہ جن لوگوں کو تم برا جانتے ہو انہیں تمہارے بستروں پر بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔ اور تمہارے گھروں میں ایسے افراد کو نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ خبردار ہو جاؤ کہ عورتوں کے تم پر یہ حقوق ہیں کہ تم ان کے کپڑے لتے اور کھانے پینے میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت فرمایا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ" جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا شوہر اس پر خوش تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔

اسے امام ابن ماجہ اور ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن کہا اور حاکم نے صحیح الاسناد۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت پانچوں فرض نمازیں ادا کرتی ہو، اپنی پارسائی کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت گذار ہو، "دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ" جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی پارسائی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت و فرماں برداری کرتی رہے تو (قیامت کے دن) اسے فرمایا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے تو چاہتی ہے، داخل ہو جا۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی ابن لہیعہ کے سوا صحیح ہیں۔ ابن لہیعہ کی حدیث متابعات میں حسن ہوتی ہے۔

حدیث: حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ وہ بولیں: جی ہاں۔ فرمایا: تم اپنے شوہر کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہو؟ عرض کی: جہاں تک میرے بس میں ہو میں اس کی نافرمانی نہیں کرتی۔ ارشاد فرمایا: تم شوہر کے نزدیک کیسی ہو؟ (وہ تم سے خوش ہے یا ناراض؟) کیونکہ وہ تمہاری جنت بھی ہے اور دوزخ بھی۔

اسے امام احمد ونسائی نے دو جید سندوں کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: لوگوں میں سے عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا۔ میں نے عرض کیا: پھر لوگوں میں سے مرد پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: اس کی والدہ کا۔

اسے بزار اور حاکم نے روایت کیا۔ بزار کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئیں اور بولیں: یارسول اللہ! (ﷺ) میں عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں (عورتوں نے مجھے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا ہے کہ) یہ جہاد اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض فرمایا ہے، اگر وہ ٹھیک ٹھیک جہاد کریں تو انہیں اجر و ثواب دیا جاتا ہے اور اگر جہاد میں قتل ہو جائیں تو زندہ ہوتے ہیں اپنے اللہ کے ہاں روزی پاتے ہیں۔ جبکہ ہم عورتوں کی جماعت ان کے بعد ان کے گھربار کی حفاظت کرتی رہتی ہے۔ تو ہمیں اس سے کیا ثواب حاصل ہوتا ہے؟ (مرد تو ثواب میں بڑھ گئے اور ہم عورتیں؟) فرماتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں میں جس سے بھی تمہاری ملاقات ہو، اسے میرا یہ فرمان پہنچا دو کہ شوہر کی فرماں برداری کرنا اور اس کے حقوق کا اعتراف کر کے انہیں پورا کرتے رہنا، اس (جہاد) کے برابر ہے۔ اور تم میں بہت کم عورتیں ہیں جو ایسا کرتی ہیں۔

اسے بزار نے اسی طرح مختصراً روایت کیا اور طبرانی نے ایک حدیث کے آخر میں روایت کیا کہ: ''پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک خاتون حاضر ہو کر عرض گذار ہوئیں: میں آپ کی خدمت میں عورتوں کا پیغام لے حاضر ہوئی ہوں۔ عورتوں کو میرا آپ کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے آنا معلوم ہو یا نہ لیکن اسے ہر عورت پسند کرے گی (کیونکہ میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سب کی طرف سے پوچھ رہی ہوں۔ عرض یہ کرنا ہے کہ) اللہ ہی مردوں اور عورتوں کا پروردگار اور معبود ہے اور آپ مردوں عورتوں سب کے لئے اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے مردوں پر جہاد فرض کیا۔ اب اگر وہ جہاد کرتے ہیں (اور زندہ واپس آتے ہیں) تو انہیں اجر ملتا ہے اور اگر شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ کے ہاں زندہ ہوتے ہیں رزق پاتے ہیں۔ ہمارے کون سے نیک اعمال ان کے ان عملوں کے برابر ہو سکتے ہیں؟ سید عالم ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا اور اپنے اوپر ان کے حقوق پہچاننا۔ (جہاد و شہادت کے برابر ہے) لیکن تم میں بہت کم ہیں جو ایسا کرتی ہیں''۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یہ میری بیٹی شادی سے انکار کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی سے فرمایا: اپنے باپ کی بات مان لے۔ تو وہ عرض کرنے لگی: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، میں اس وقت تک شادی نہ کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتا دیں کہ شوہر کا بیوی پر حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کا بیوی پر حق یہ ہے کہ اگر شوہر کے بدن پر رسنے والے زخم ہوں تو بیوی انہیں چاٹے یا اس کے ناک سے پیپ یا خون نکلے پھر عورت اسے نگل لے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ لڑکی نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو پیغمبر حق بنا کر بھیجا، میں کبھی شادی نہیں کروں گی (1)۔ تو نبی دو جہاں ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَنْکِحُوْھُنَّ اِلَّا بِاِذْنِھِنَّ'' عورتوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کرو۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ بزار کے راوی ثقہ مشہور ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض گذار ہوئی: میں فلاں کی بیٹی فلانہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، بتاؤ کیا حاجت ہے؟ بولی: میرا مسئلہ میرے چچا کے بیٹے کے بارے میں ہے جس کا نام فلاں ہے جو عبادت گذار آدمی ہے۔ فرمایا: میں اسے جانتا ہوں۔ کہنے لگی: اس نے میرے لئے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ مجھے شوہر کے بیوی پر حقوق ارشاد فرما دیں تا کہ اگر میں انہیں ادا کر سکتی ہوں تو اس سے شادی کر لوں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: شوہر کے حقوق یہ ہیں کہ اگر اس کے ناک سے خون اور پیپ بہے اور عورت اسے اپنی زبان کے ساتھ چاٹ لے تو بھی کماحقہٗ اس کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اگر کسی انسان کے لئے جائز ہوتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ جب اس کا شوہر آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ اللہ نے اسے عورت پر فضیلت بخشی ہے۔ اس عورت نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں رہتی دنیا تک کبھی شادی نہیں کروں گی۔

اسے بزار اور حاکم نے سلیمان بن داؤد الیمامی عن القاسم بن الحکم سے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

1۔ حضور انور ﷺ کا اس لڑکی کو فرمانا کہ ''اپنے باپ کی بات مان لے'' مشورۃً ہو گا ورنہ اگر حکماً ہوتا تو اس پر عمل کرنا فرض ہوتا اور لڑکی شادی سے انکار نہ کر سکتی تھی۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عورت پر مرد کے حقوق کس قدر ہیں۔ نیز یہ بھی پتہ چلا کہ لڑکی کی مرضی پوچھے بغیر اور اس کی اجازت کے بغیر کسی سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ زبردستی کی شادیاں ناکام ہی ہوتی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: انصار میں سے ایک گھر والوں کے پاس ایک اونٹ تھا جس پر وہ پانی بھر کر لایا کرتے تھے۔ وہ اونٹ شریر ہو گیا اور اپنے اوپر انہیں پانی نہ لادنے دیا تو وہ انصار رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کرنے لگے: ہمارے پاس ایک اونٹ ہے ہم اس پر پانی لایا کرتے ہیں۔ اب وہ بگڑ گیا ہے اور اپنے اوپر پانی نہیں لادنے دیتا جبکہ ہماری کھیتی اور کھجور کا باغ سوکھ رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اٹھو۔ وہ اٹھ کر ساتھ چل پڑے۔ پھر آپ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ اونٹ اسی باغ کے ایک کونے میں موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف آگے بڑھے تو انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ اونٹ تو باؤلے کتے کی طرح ہو گیا ہے ہمیں ڈر ہے کہیں آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب اونٹ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ آپ کی طرف چلنے لگا حتی کہ سامنے آ کر سجدہ ریز ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیشانی سے پکڑ لیا۔ وہ اس قدر مطیع ہو گیا کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر آپ نے اسے کام میں لگا دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ اونٹ بے سمجھ ہو کر آپ کو سجدہ کرتا ہے۔ ہم تو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ ہمارا زیادہ حق بنتا ہے کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کسی بشر کو جائز نہیں کہ کسی دوسرے بشر کو سجدہ کرے۔ اور اگر کسی بشر کو دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ اس کا عورت پر عظیم حق ہے۔ اگر مرد کے بدن پر پاؤں سے لے کر سر تک زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو رستا ہو۔ پھر عورت آ کر اسے چاٹے تو بھی اس نے شوہر کا حق ادا نہ کیا۔

اسے امام احمد ونسائی نے جید اسناد کے ساتھ اور بزار نے اس طرح بھی اور مختصر بھی روایت کیا۔ نسائی کے راوی ثقہ مشہور ہیں۔ نیز ابن حبان نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مختصراً روایت کیا۔

حدیث: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں حیرہ (کوفہ کے نزدیک عراق میں ایک شہر کا نام) گیا۔ وہاں میں نے اہل حیرہ کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ سجدے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: میں نے اہل حیرہ کو دیکھا ہے کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، آپ تو زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ تو سید عالم ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر (میں فوت ہو گیا اور) تم میری قبر کے پاس سے گذرے تو کیا میری قبر کو سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ'' تو مجھے بھی سجدہ (1) نہ کرو۔ اگر میں کسی شخص کو دوسرے شخص کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو

1۔ ان احادیث مقدسہ میں جہاں شوہر کے مقام اور عورت کے اطاعت وفرماں برداری کے احکام معلوم ہوئے، ساتھ ہی ساتھ پتہ چلا کہ کسی رسول، نبی، ولی، غوث، قطب، ابدال اور پیر وفقیر صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کو سجدہ کرنا جائز نہیں، نہ عبادت کا اور نہ تعظیم کا، سجدہ عبادت شرک اکبر اور سجدہ تعظیم حرام حرام حرام۔ جاہل و بے دین پیروں فقیروں کی بات نہ مانی جائے۔ خود کو سجدہ کروانے والے یا مزاروں کو سجدہ کرنے یا کروانے والوں کو سختی کے ساتھ روکا جانا چاہیے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔ اس لئے کہ اللہ نے ان کا حق عورتوں پر قائم فرمایا ہے۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اس کی سند میں شریک ہیں جن سے مسلم نے متابعات میں احادیث لی ہیں اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ (اس مرکزی مضمون کو ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم فرماتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اگر شوہر اپنی عورت کو حکم دے کہ احمر پہاڑ کو اسود کی جگہ یا اسود پہاڑ کو احمر کی جگہ اٹھا کر لے جائے تو عورت کی فرماں برداری یہی ہے کہ ایسا کرنے پر کمربستہ ہو جائے۔

اسے امام ابن ماجہ نے بروایت علی بن زید بن جدعان روایت کیا۔ بقیہ راوی صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنتی مردوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں، (ضرور ارشاد فرمائیں) فرمایا: نبی جنتی ہیں، صدیق جنتی ہیں اور وہ شخص جو اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے کسی دور دراز شہر پہنچے، یہ ملاقات صرف اللہ کی خوشنودی کی خاطر ہو تو ایسا شخص بھی جنتی ہے۔ کیا تمہیں میں جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ ہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) ارشاد ہو۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: (خاوند سے) محبت کرنے والی، بچے پیدا کرنے والی عورت (جنتی ہے) کہ جب وہ ناراض ہو یا کسی محرومی کا سامنا کرنا پڑے یا اس کا شوہر غصے ہو جائے تو کہے: یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں اس وقت تک آنکھ میں سرمہ بھی نہ لگاؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔ (کسی نہ کسی طرح شوہر کو خوش کرے اور راضی کرلے)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ابراہیم بن زیاد قرشی کے سوا اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ" عورت کو (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں جبکہ اس کا شوہر گھر پر موجود ہو۔ ہاں اگر شوہر اجازت دے تو رکھ سکتی ہے۔ (کہ شوہر کی خدمت اس کے نفلی روزہ سے زیادہ ثواب رکھتی ہے) اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو شوہر کے گھر آنے دے۔

اسے امام بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لئے حلال نہیں کہ کسی ایسے کو اپنے شوہر کے گھر آنے کی اجازت دے جسے شوہر ناپسند کرتا ہو۔ نہ اس کے گھر سے باہر جائے جبکہ اس کا باہر جانا شوہر کو برا لگتا ہو۔ نہ شوہر کے بارے میں کسی کی بات مانے، نہ اس کے بستر سے الگ ہو اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نہ اس کی خیانت کرے۔ اگر وہ ظالم ہوتو بھی اس کی اطاعت کرتی رہے حتی کہ اس کو راضی کرلے۔ اب اگر شوہر نے اس کی منت سماجت مان لی تو اچھا ہوا اور یہ عورت کتنی اچھی عورت ہے، اللہ اس کے عذر کو قبول فرمائے گا اور اس کی دلیل کو قوی کرے گا۔ اور یہ بے گناہ ہوگی۔ اور اگر وہ راضی نہیں ہوا تو اللہ کے ہاں اس عورت کا عذر قبول ہے (مرد گناہ گار ہوگا)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے بتائیں کہ شوہر کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ کیونکہ میں ایک غیر شادی شدہ عورت ہوں۔ اگر میں اس حق کو ادا کرنے کی قدرت رکھتی ہوں (تو شادی کرلوں) ورنہ بغیر شادی کیے بیٹھی رہوں۔ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ اگر اسے بیوی کے جسم کی خواہش ہو اور بیوی اونٹ کی پشت پر سوار ہو تو بھی خود سے اس کو منع نہ کرے (یعنی ہر حال میں اس کی خواہش کی تکمیل کرے) اور بیوی پر شوہر کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو فقط بھوک پیاس ہی اٹھائی۔ اس کا روزہ قبول نہ ہوگا۔ نیز ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر کی اجازت لئے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر بلا اجازت باہر نکلے تو آسمان کے فرشتے اور رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے واپس آنے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ اس سائلہ عورت نے عرض کیا: یقیناً آپ سچ فرماتے ہیں۔ اب میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے اوپر اللہ کے حقوق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر اسے طلب کرے اور وہ سواری کی پشت پر ہو تو بھی اسے اپنے آپ سے نہ روکے۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنے شوہر کی شکر گذار نہیں ہوتی جبکہ یہ اس سے (کسی حال میں) بے نیاز نہیں ہوسکتی۔

اسے نسائی نے اور بزار نے دو اسناد کے ساتھ جن میں ایک صحیح ہے نیز حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو جنتی حوروں میں سے اس کی زوجہ کہتی ہے: "لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوْشِكُ اَنْ يفَارِقَكِ اِلَيْنَا" اللہ تجھے غارت کرے، اس کو اذیت نہ دے، یہ تو کچھ عرصہ کے لئے تیرے پاس ہے۔ عنقریب تجھے چھوڑ کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہمارے پاس آنے والا ہے۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے "فَلْتَأْتِهِ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ" تو اسے حاضر ہو جانا چاہیے۔ چاہے تنور پر (روٹی پکا رہی) ہو۔

اسے ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور یہ حاضر نہ ہو پھر مرد ناراضگی کی حالت میں رات گذارے "لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ" تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ: "جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور بیوی آنے سے انکار کردے تو آسمان والا اس عورت پر اس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک کہ یہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرلے"۔

بخاری و مسلم اور نسائی کی روایت میں ہے کہ: "جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گذارتی ہے (جبکہ شوہر ناراض ہو) تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث "کتاب الصلوٰۃ" میں گذر چکی ہے کہ: "تین شخصوں کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی۔ نمبر 1 وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرائے اور لوگ اسے (شرعی عیب کی وجہ سے) ناپسند کرتے ہوں۔ نمبر 2 وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو، نمبر 3 آپس میں قطع تعلق کرنے والے دو بھائی (ان کی ناراضگی و بے تعلقی دینی نہ ہو بلکہ فقط دنیوی ہو)۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو افراد کی نماز ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی، نمبر 1 اپنے مولیٰ سے بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے اور نمبر 2 "وَامْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰی تَرْجِعَ" اپنے شوہر کی نافرمانی کرنے والی عورت جب تک نافرمانی سے باز نہ آجائے۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا۔

حدیث: انہی (ابن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے باہر جاتی ہے جبکہ خاوند اس کو ناپسند کرتا ہے تو آسمان میں ہر ہر فرشتہ اور جن اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

انسانوں کے علاوہ جس چیز کے پاس سے گذرتی ہے وہ چیز بھی اس کے واپس گھر آ جانے تک لعنت (1) کرتی ہے۔
اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ سوید بن عبدالعزیز کے سوا اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

1۔ بیوی پر شوہر کے اور شوہر پر بیوی کے حقوق و فرائض خدا و مصطفےٰ جل وعلا و ﷺ نے متعین و مقرر فرما دیئے ہیں۔ جس معاشرے میں انہیں ملحوظ خاطر رکھا جائے گا وہاں پیار و محبت، امن و آشتی اور سکون و اطمینان کے سدا بہار پھول مسکرائیں گے۔ اور جہاں انہیں نظر انداز کیا جائے گا وہاں زندگی جہنم زار بن جائے گی۔ یورپین ممالک میں غیر مسلم معاشرہ تو اس مہلک مرض میں مبتلا تھا ہی، مسلم فیملیاں بھی یہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر تشتت و افتراق کا شکار ہو رہی ہیں۔ فرائض شرعیہ اور حقوق دینیہ کو فراموش کر کے خاندان ٹوٹ رہے ہیں۔ دولت کی ہوس شوہر کو بیوی سے اور بیوی کو شوہر سے دور کر رہی ہے۔ انکم سپورٹ (Income Support) کی رقم زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی غرض سے میاں بیوی خود کو الگ الگ ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے کیس بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ بیویوں نے شوہروں کو گھروں سے نکال باہر کیا۔ خدا کی پناہ۔ یہ سب اسلامی احکام کو پس پشت ڈالنے کا نتیجہ بد ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ایک سے زائد بیویوں میں کسی ایک کو ترجیح دینا اور ان کے درمیان عدل قائم (1) نہ کرنا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے نکاح میں دو عورتیں ہوں پھر وہ ان کے درمیان عدل وانصاف نہ کرے "جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمِثْقُہٗ سَاقِطٌ" تو قیامت کے دن اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کا ایک پہلو ٹیڑھا ہوگا۔

اس کو امام ترمذی نے اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے اس کے بارے میں کچھ جرح کی اور حاکم نے کہا: یہ حدیث برشرائط بخاری ومسلم صحیح ہے۔ (نیز ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ (ازواج کے درمیان باریاں) تقسیم فرماتے تو عدل وانصاف فرماتے اور کہتے تھے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے ان چیزوں میں جن کا مجھے اختیار ہے۔ مجھ پر ان چیزوں کے بارے میں ناراض نہ ہو جو تیرے اختیار میں ہیں اور مجھے ان پر اختیار نہیں ہے یعنی دل (کی رغبت وچاہت وغیرہ)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ روایت مرسل ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدل وانصاف کرنے والے لوگ (قیامت کے روز) اللہ کے نزدیک نورانی منبروں پر رحمان کے دائیں ہاتھ کی جانب ہوں گے۔

1۔ ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض ہے۔ بیویاں نئی ہوں یا پرانی، باکرہ ہوں یا ثیبہ، اس عدل میں سب برابر ہیں۔ اور یہ عدل رہائش خوراک پوشاک اور ان کے پاس رات بسر کرنے میں لازم ہے۔ ارشاد باری ہے: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً (نساء:3) یعنی اگر تم کو خوف ہو کہ ایک سے زائد بیویوں میں عدل نہ کرسکو گے تو صرف ایک ہی عورت سے نکاح کرو۔

یہ حکم اختیاری معاملات کا ہے اور چونکہ قلبی رغبت ودلی محبت انسان کے اختیار میں نہیں، اس لئے اسی سورہ مبارکہ میں ایک دفعہ پھر اختیاری معاملات میں عدل وانصاف کی تاکید کے ساتھ ساتھ غیر اختیاری معاملات میں انسان کو معذور رکھا گیا۔ ارشاد ہوا:

وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (نساء:)

ترجمہ: "اور تم سے یہ ہرگز نہ ہو سکے گا کہ (دلی محبت ومیل اور خواہش ورغبت میں) عورتوں کے درمیان برابری رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو (لہٰذا اس میں تو تم معذور رہو) تو یہ تو نہ ہو کہ (اختیاری معاملات میں بھی) کسی ایک کی طرف مکمل طور پر جھک جاؤ اور دوسری کو درمیان میں لٹکتی ہوئی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں (1) ہی ہیں۔ ''اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَاوَلُوْا'' یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے احکام میں، اپنے اہل وعیال میں اور اپنے ماتحتوں میں عدل کرتے رہے ہوں گے۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت فرمایا۔

ترغیب

بیوی بچوں پر مال خرچ کرنا اور بیٹیوں کی تعلیم وتربیت پر خرچ کرنے کا ثواب وفضیلت

ترہیب

انہیں بے یارومددگار چھوڑ دینا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جسے تو غلام آزاد کرنے میں صرف کرتا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جسے تو کسی مسکین پر صدقہ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔ ''اَعْظَمُھَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ'' ان سب میں اجر وثواب کے اعتبار سے سب سے عظیم وہ دینار ہے جسے تو نے اہل وعیال (بیوی بچوں) پر خرچ کیا۔ مسلم۔

حدیث: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دینار آدمی خرچ کرتا ہے ان میں افضل وہ دینار ہے جسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ وہ دینار بھی افضل ہے جسے اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے اپنے گھوڑے پر صرف کرے اور اسی طرح وہ دینار بھی افضل ہے جسے راہ خدا میں (جہاد کرنے والے) اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے سب سے پہلے اہل وعیال کا ذکر فرمایا۔ پھر ابو قلابہ نے کہا: اس شخص سے بڑھ کر کون اجر پا سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے تاکہ اللہ ان کو (غربت وبھیک مانگنے کی ذلت سے) محفوظ رکھے۔ یا اس وجہ سے کہ اللہ ان کو نفع دے اور انہیں غنی کر دے۔ مسلم وترمذی۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ اور سب سے پہلے دوزخ میں جانے والے تین طرح کے افراد پیش کئے گئے۔ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ یہ تھے نمبر 1 شہید، نمبر 2 وہ غلام جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرتا رہا اور اپنے آقا کی خیرخواہی کی اور نمبر 3 پاک دامن، سوال کرنے سے بچنے والا بال بچے

1۔ یعنی یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح اس کا بھی بایاں ہاتھ کمزور ہو۔ اس کے دونوں ہاتھ (جیسے اس کی شان کے لائق ہیں) یکساں زور وقوت رکھتے ہیں تو گویا دونوں داہنے ہوئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دار آدمی (جو اپنے بال بچوں پر حلال کمائی خرچ کرتا ہو) اور سب سے پہلے دوزخ میں جانے والے یہ افراد تھے، نمبر 1 ظالم و جابر حکمران، نمبر 2 مال کثیر کا مالک جو اپنے مال سے اللہ کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو اور نمبر 3 متکبر و مغرور فقیر۔ (تکبر و غرور تو صاحب مال و منال کو بھی جائز نہیں چہ جائیکہ فقیر و غریب کرتا پھرے)۔

اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز ترمذی و ابن حبان نے بھی اسی جیسی روایت کی۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: تم جو کچھ بھی رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرو گے، اس پر تمہیں اجر و ثواب ملے گا حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اس پر بھی اجر ملے گا)۔

اسے امام بخاری و مسلم نے ایک طویل حدیث میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود بدری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے ''وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً'' اور اس پر ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ مال اس کے لئے صدقہ (کا ثواب رکھتا) ہے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی۔

حدیث: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی جان کو (حلال کمائی سے) کھلاتا پلاتا ہے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ جو تو اپنے بچوں کو کھلاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلاتا پلاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنے خادم کو کھلاتا ہے وہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔

اسے امام احمد نے اسناد جید کے ساتھ روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور دینے کی ابتدا ان سے کر جو تیرے ساتھ زیادہ خونی رشتہ رکھتے ہیں یعنی پہلے اپنی ماں، پھر اپنا باپ، پھر اپنی بہن، پھر بھائی اور پھر جوان کے بعد زیادہ قریبی ہو۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔ اور اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے بھی حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان شریف ہے: جو شخص اپنی ذات پر اس لئے خرچ کرتا ہے تاکہ اس وجہ سے (سوال کی ذلت وغیرہ سے) خود کو بچائے رکھے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو اپنے بیوی بچوں اور دیگر اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔

اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا۔ ان میں ایک حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارشاد فرمایا: صدقہ کیا کرو۔ ایک صاحب عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) میرے پاس ایک دینار ہے۔ (اسے کہاں خرچ کروں؟) فرمایا: اسے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ عرض کیا: ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اپنی زوجہ پر خرچ کرو۔ وہ بولے: ایک اور دینار بھی رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: یہ اپنے بچے پر خرچ کرو۔ انہوں نے عرض کی: ایک مزید دینار بھی ہے۔ فرمایا: اپنے خادم پر خرچ کرو۔ وہ پھر عرض گذار ہوئے: میرے پاس ایک دینار اور بھی ہے۔ ارشاد فرمایا: اب تم جہاں مناسب دیکھو اسے خرچ کرلو۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ابن حبان ہی کی ایک دیگر روایت میں ''خرچ کرو'' کی بجائے ''صدقہ کرو'' کے الفاظ ہیں۔

حدیث: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دفعہ ایک شخص نبی پاک ﷺ کے پاس سے گذرا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کی جسمانی صحت وتندرستی دیکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا اچھا ہوتا اگر یہ شخص اللہ کی راہ میں جہاد پر جاتا۔ (اس کی جسمانی صحت وقوت اللہ کے راستہ میں صرف ہوتی) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ شخص اس لئے گھر سے نکلا ہے کہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے کچھ کمانے کی کوشش کرے تو یہ اللہ کی راہ ہی میں ہے۔ اگر اس واسطے نکلا ہے کہ اپنے بوڑھے عمر رسیدہ والدین کے لئے کوشش کرے تو بھی راہ خدا میں ہے۔ اگر اس غرض سے چلا ہے کہ اپنی ذات کے لئے دوڑ دھوپ کرے تاکہ اپنی حاجت پوری کرلے (اور کہیں بھیک مانگنے کی نوبت نہ آئے) تو بھی یہ اللہ ہی کی راہ میں نکلا ہے۔ اور اگر اس لئے نکلا ہے کہ دنیا حاصل کرکے ریاکاری اور تکبر وغرور کا مظاہرہ کرے تو شیطان کے راستہ پر چل رہا ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے رجال صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ جو کچھ آدمی اپنے اہل پر خرچ کرے وہ اس کے لئے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ جو کچھ کوئی شخص اپنی عزت بچانے کے لئے خرچ کرے وہ بھی اس کے لئے صدقہ تحریر فرمایا جاتا ہے۔ اور بندۂ مومن جو خرچ بھی کرتا ہے، اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور اللہ اس کا ضامن ہے۔ مگر وہ جو اس نے مکانات تعمیر کرنے یا گناہ کے کاموں میں خرچ کیا (اس کا نہ بدلہ ہے نہ ضمانت)۔ عبدالحمید یعنی ابن الحسن الہلالی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ کیا چیز ہے جس سے آدمی اپنی عزت بچاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ مال ہے جو کوئی شخص کسی بدنہاد شاعر کو یا کسی خطرناک زبان دراز شخص کو دیتا ہے (تاکہ وہ ہجو یا زبان درازی کرکے اس کی تذلیل نہ کریں)۔

اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اَوَّلُ مَا يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهُ عَلٰى اَهْلِهٖ'' (قیامت کے دن) جو چیز سب سے پہلے بندے کی میزان عمل میں رکھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جائے گی وہ وہ چیز ہوگی جو اس نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کی ہوگی۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس پر بھی اجر پاتا ہے۔ فرماتے ہیں: میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اسے پانی پلایا اور جو حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اسے سنائی۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جن کی روزی اس کے ذمہ ہے انہیں ضائع ہونے (1) دے۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔ مگر حاکم کی روایت میں ہے "انہیں ضائع ہونے دے جو اس کے خونی رشتے دار ہیں"۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

حدیث: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نبی اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے سوال کرے گا اس کے بارے میں جس کا اسے ذمہ دار بنایا۔ آیا اس نے اس کی حفاظت کی یا ضائع کر دیا؟ حتیٰ کہ آدمی سے اس کے اہل وعیال کے متعلق بھی پوچھے گا۔ (ان کی ذمہ داریاں پوری کیں یا انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا؟)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (ابن حبان نے یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی کی ہے)۔

1۔ یعنی جن لوگوں کو کھلانا پلانا اس کے ذمہ ہے، انہیں کھانے پینے کو نہ دے اور بھوک پیاس اور فاقے کے حوالے کر کے انہیں ہلاکت میں ڈال دے، جیسے ماں باپ، اولاد، بیوی، نوکر چاکر وغیرہ۔ اسی طرح گائے، بیل، گھوڑا، بکری وغیرہ جو جانور اس کی ذمہ داری میں ہوں وہ بھی اسی میں داخل ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

(بچیوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت)

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ایک عورت میرے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دولڑکیاں بھی تھیں۔ اس نے سوال کیا۔ اس وقت میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہیں تھا۔ وہ میں نے اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں لڑکیوں کے درمیان تقسیم کردی۔ اور خود کچھ نہیں کھایا۔ پھر اٹھ کر چلی گئی۔ تو نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے اس عورت کے متعلق عرض کی۔ (اور کھجور والی بات بھی ذکر کی) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ" جس کو ان لڑکیوں کی ذمہ داری میں ڈالا گیا (جسے اللہ نے بیٹیاں عطا کیں) پھر اس نے اس ذمہ داری کو باحسن طریق نبھایا (انہیں پڑھایا لکھایا، شادیاں کیں اور ادب آداب سکھائے) تو وہ لڑکیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے آڑ بن جائیں گی۔ بخاری، مسلم، ترمذی۔

حدیث: ام المومنین رضی اللہ عنہا سے ہی یہ بھی روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک غریب عورت آئی جو اپنی دو بچیوں کو اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ایک ایک کھجور بچیوں کو دی اور تیسری خود کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف اٹھائی ہی تھی کہ بچیوں نے وہ بھی مانگ لی تو اس عورت نے وہ کھجور بھی جو خود کھانا چاہتی تھی انہیں آدھی آدھی کر کے دے دی۔ مجھے اس کی اس حالت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے جو کچھ کیا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهِمَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا بِهِمَا مِنَ النَّارِ" اللہ تعالیٰ نے ان بچیوں کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت واجب فرمادی ہے یا اسے آگ سے آزاد فرمادیا ہے۔ مسلم۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دولڑکیوں کی تربیت کی حتی کہ وہ جوان ہوگئیں "جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ" تو یہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ یوں ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملالیا۔

اسے مسلم وترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔ ترمذی کے الفاظ اس طرح ہیں: "جس نے دو بچیوں کو پالا پوسا، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے داخل ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت کی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا"۔

ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے دو یا تین بچیوں کی یا دو یا تین بہنوں کی تربیت و پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہوگئیں یا یہ خود انہیں چھوڑ کر فوت ہوگیا، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور ساتھ والی انگلی سے اشارہ فرمایا"۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور یہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا رہے (اچھی تربیت اور ادب آداب سکھائے) جب تک وہ اس کی نگرانی میں ہوں یا ان کی حفاظت میں مشغول رہے تو وہ اسے جنت میں لے جائیں گی۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں بروایت شرحبیل اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی یتیم کی پرورش کی، یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو انگلیوں کو ملایا۔ اور جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کو پالا، وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہ خدا میں اس جہاد کرنے والے کی مثل اجر ملے گا جس نے دوران جہاد روزے بھی رکھے اور نماز بھی قائم کرتا رہا۔

اسے بزار نے بروایت لیث بن ابی سلیم روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، پھر اس نے ان کی خوب اچھے طریقے سے پرورش کی ہو اور ان کے متعلق اللہ سے ڈرتا رہا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔

اسے امام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ ابو داؤد کے الفاظ ہیں: ''اس نے ان کو ادب آداب سکھائے، ان سے اچھا برتاؤ کیا پھر (جوان ہونے پر) ان کی شادیاں کردیں تو اس کے لئے جنت ہے''۔

اور ترمذی کی ایک اور روایت میں ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: جس کسی کے بیٹی ہوئی تو اس نے اسے زندہ درگور نہ کیا (جیسا کہ زمانہ جہالت میں اہل عرب کیا کرتے تھے) اسے حقیر نہ جانا اور نہ بیٹوں کو اس پر ترجیح دی، اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔

اسے ابوداؤد اور حاکم نے ابن جدیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ جدیر غیر معروف ہیں۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کے لئے رہائش مہیا کرے، ان پر مہربان رہے اور ان کی ضروریات کی کفالت کرے تو اس کے لئے ضرور جنت واجب ہو جائے گی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر دو ہوں تو؟ ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں تو بھی۔ (جنت واجب ہوگی)
راوی کہتے ہیں: بعض لوگوں نے خیال کیا کہ اگر سائل ایک بیٹی کے متعلق عرض کرتا تو بھی حضور انور ﷺ فرماتے: اگر ایک ہو تو بھی جنت واجب ہو جائے گی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ، بزار اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ (نیز ایسی ہی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حاکم نے روایت کی اور صحیح الاسناد کہا)۔

ترغیب

بچوں کے اچھے نام رکھنا، نیز قبیح نام رکھنے کی ممانعت اور انہیں بدل دینے کا حکم

حدیث: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّکُمْ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَسْمَآءِ کُمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآءِ کُمْ فَحَسِّنُوْا اَسْمَآءَ کُمْ" قیامت کے دن تم اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے۔ اس لئے اپنے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت کیا۔ یہ عبداللہ بن ابی زکریا ثقہ عبادت گذار بزرگ تھے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ" ناموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ، انہیں بھی صحابی رسول ہونے کی سعادت حاصل ہوئی، سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے ناموں پر نام رکھا کرو۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ ناموں میں بہت سچے نام حارث اور ہمام ہیں (کہ حارث کا معنی کمائی کرنے والا اور ہمام کا قصد وارادہ والا۔ یہ اسم با مسمیٰ ہیں کیونکہ کوئی شخص کمائی کرنے اور قصد وارادہ سے خالی نہیں ہوتا) اور ان میں قبیح ترین نام حرب (جنگ وخون ریزی) اور مرہ (جھگڑالو، سخت طبیعت، نیز شیطان کا بھی ایک نام یہی ہے)(1) ہیں۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو

1۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن، اس لئے پیارے نام ہیں کہ ان میں بندہ اپنی بندگی اپنے مولیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور اسی طرح عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالقادر، عبدالخالق وغیرہ محبوب نام ہیں۔ پھر انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا بھی اللہ کو پسند ہے کہ یہ نام اللہ کے برگزیدہ بندوں کے نام ہیں اس کے علاوہ وہ نام جن کے معانی اچھے ہوں اور ان سے نیک فال لی جاسکتی ہو، رکھ سکتے ہیں۔ وہ نام جن کے معنی اچھے نہ ہوں نہیں رکھنے چاہئیں۔ جیسے کلب (کتا)، حمار (گدھا) وغیرہ۔ جن ناموں میں شرکیہ معنی ہوں وہ بھی جائز نہیں جیسے عبدالشمس (سورج کا بندہ) وغیرہ۔ خدا و مصطفےٰ جل وعلا و ﷺ کے دشمنوں کے ناموں پر نام رکھنا بھی ممنوع ہے جیسے پرویز وغیرہ۔ فرشتوں کے ناموں پر نام رکھنا بھی جائز نہیں جیسے جبریل و میکائیل وغیرہ۔ آج کل عجیب وغریب نام سننے میں ملتے ہیں۔ بالخصوص برطانیہ میں اور اہل ثروت خاندانوں میں ایسے ناموں کی بہتات ہے۔ جیسے ٹینا، ٹونی، جمروز، ریشم، روبی، شیلا وغیرہ۔ کئی نام سن کے ہنسی آجاتی ہے۔ مثلاً سونا، چاندی، بہرکیف مسلمانوں کو اپنے بچوں کے نام رکھنے میں بھی اپنے خدا اور رسول ﷺ کے احکام کی پیروی اور اپنے اسلاف کا اتباع کرنا چاہیے۔ خدا توفیق دے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چار باتیں بہت پسند ہیں: نمبر 1 سبحان اللہ، نمبر 2 الحمد للہ، نمبر 2 لا الہ الا اللہ اور نمبر 4 واللہ اکبر ان میں سے جو بھی پہلے (یا بعد) کہہ لو تمہیں کوئی حرج نہ ہوگا۔ اور اپنے غلام کا نام یسار (فراخی و کشادگی)، رباح (منافع والا)، نجیح (کامیاب) اور افلح (نجات والا) نہ رکھو۔ اس لئے کہ اگر تم کسی سے (اس غلام کا نام لے کر) پوچھو گے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ اور وہ وہاں نہیں ہوگا تو جواب دینے والا کہے گا: یہاں نہیں ہے۔ (یعنی یہاں نجات والا، کامیابی والا وغیرہ نہیں ہے، یہ اچھا نہیں، بدفالی ہوگی۔ یہ نہی تنزیہی ہے، غلام سے مراد لڑکا ہے)۔ (راوی حدیث حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) یہی چار نام منع فرمائے گئے ہیں اس لئے میری طرف سے اس سے زائد نام نقل نہ کرو۔

اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے مختصراً روایت کیا۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے نام افلح، نافع، رباح اور یسار رکھنے سے منع فرمایا"۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ترین نام یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا نام مَلِكُ الْاَمْلَاك رکھوائے (بادشاہوں کا بادشاہ)۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں"۔ حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا معنی ہے "شہنشاہ" اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابو عمرو شیبانی سے اَخْنَع (یہ لفظ حدیث میں وارد ہوا ہے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: اس کا معنی ہے "ذلیل ترین"۔ بخاری و مسلم۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز قیامت بہت غضب انگیز اور خبیث ترین وہ شخص ہوگا جس نے اپنا نام مَلِكُ الْاَمْلَاك (1) (شہنشاہ) رکھوایا ہوگا کیونکہ اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں ہے"۔ (حقیقی بادشاہت اسی کی ہے۔ باقی کو اس کی عطا سے ملی لہٰذا ایسے نام رکھ کر یا اختیار کر کے اس کے غضب کو دعوت کیوں دی جائے)"۔

فصل

(برے اور ناپسندیدہ نام تبدیل کر دینا)

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (انسانوں، جانوروں اور شہروں بستیوں کے) "كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ" برے نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔ (کہ نام کا اثر شخصیت پر بھی پڑ سکتا ہے)۔

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھیں جنہیں عاصیہ (گناہ گار عورت) کہا جاتا تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ (حسین و پاک باز بی بی) رکھا۔

1۔ کیونکہ اس قسم کے ناموں میں تکبر و غرور کا اظہار ہے۔ لہٰذا ایسے نام جن سے تکبر و غرور وغیرہ ظاہر ہوتا ہو، نہ رکھے جائیں۔ جن ناموں سے ذلت جھلکتی ہو وہ بھی ممنوع ہیں۔ ایسے نام تبدیل کر دیئے جائیں ورنہ نام رکھنے والے گناہ گار ہوں گے اور اگر نام والا بھی اس نام سے خوش ہو تو وہ بھی گناہ گار ہوگا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ مسلم نے بھی اسے اختصاراً روایت کیا ہے کہ فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا، فرمایا: تم جمیلہ ہو''۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا نام برہ (بہت صالحہ عورت) تھا۔ تو لوگ کہتے کہ یہ خود ہی اپنی صفائی دیتی ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان نام زینب (1) رکھ دیا۔

اسے امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ وغیرہم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ (بہت صالحہ عورت) رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خود ہی اپنی پاک بازی بیان نہ کرتے پھرو۔ اللہ تم میں سے نیک و بھلائی والے کو خوب جانتا ہے۔ اس پر میرے گھر والوں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا نام رکھیں؟ فرمایا: ''سَمُّوْهَا زَيْنَبَ'' اس کا نام زینب رکھو۔

اسے مسلم و ابوداؤد نے روایت کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے عاص (گناہ گار) عزیز (غلبہ رکھنے والا)، عتلہ (تشدد پسند) شیطان (یہ شطن سے بنا ہے بمعنی بھلائی اور نیکی سے دور نیز یہ ابلیس مردود کا نام بھی ہے) حکم (ایسا حاکم جس کا حکم ٹالا نہ جاسکے) غراب (بمعنی دور نیز معروف پرندے کوے کا نام بھی ہے) حباب (سانپ نیز شیطان کا نام بھی ہے) شہاب (آگ کا شعلہ) جیسے ناموں کو تبدیل فرما دیا۔ چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہاب کا نام ہشام (نرم مزاج و مہربان) اور حرب (جنگ و خون ریزی) کا نام سلم (سلامتی) رکھا۔ مضطجع (سونے والا) کا نام منبعث (بیدار ہونے والا)، جس زمین کو عفرہ (غیر آباد) کہا جاتا تھا اس کا خضرہ (زرخیز) نام رکھا، شعب الضلالہ (گمراہی کی وادی) کا نام شعب الہدیٰ (ہدایت کی وادی)، بنو زنیہ (ایک قبیلہ کا نام تھا بمعنی زنا کی اولاد) کا نام بنو رشدہ (حلال اولاد) رکھا اور اسی طرح بنو مغویہ (اغوا کرنے والی کی اولاد) کا نام بھی بنو رشدہ رکھا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا: (یہ ناموں کی تبدیلی کی احادیث مستند ہیں مگر) میں نے اختصار کے پیش نظر ان کی اسناد ترک کی ہیں۔

ترغیب

اولاد کو ادب آداب کی تعلیم دینا

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے بچے کو ادب کی بات سکھانا، اس کے ایک صاع (ایک پیمانہ اہل عرب کا) غلہ صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

1۔ یہ زینب رضی اللہ عنہا سرور عالم ﷺ کی سوتیلی بیٹی ہیں جو اپنی والدہ محترمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور انور ﷺ کے گھر آئیں اور آپ کی پرورش میں رہیں۔ یاد رہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک سگی صاحبزادی کا نام بھی زینب ہے۔ جو حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یہ آپ ﷺ کی زوجہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ رضی اللہ عنہا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام ترمذی نے بروایت ناصح عن سماک عنہ روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو اس سے اچھا کوئی عطیہ نہیں دیا کہ اسے اچھا ادب سکھائے۔

اسے بھی ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور میرے نزدیک مرسل ہے۔

حدیث: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی رحمت ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَكْرِمُوا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ" اپنی اولاد کو عزت دو اور انہیں حسن ادب (1) سکھاؤ۔

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ترہیب

آدمی کا اپنے حقیقی والد سے انکار کر کے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کیا (یعنی حقیقی باپ کے متعلق کہا کہ یہ میرا باپ نہیں بلکہ فلاں ہے) حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یہ (منسوب الیہ) اس کا باپ نہیں ہے "فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ" تو جنت اس پر حرام ہے۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت سعد و ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا حالانکہ جانتا ہے (کہ میرا باپ کون ہے) تو اس نے کفر کیا (کافروں جیسا کام کیا)، جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو حقیقت میں اس کی نہیں ہے تو وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں، اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ کی آگ میں بنا لینا چاہیے۔ اور جس کسی نے دوسرے شخص کو کفر کے ساتھ پکارا (کسی کو کافر کہا)۔ یا اسے کہا: اے عدو اللہ (اللہ کے دشمن) جبکہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا یہ کہنا اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔ (وہ خود کافر ہو جائے گا)۔ مسلم و بخاری۔

حدیث: حضرت یزید بن شریک بن طارق تیمی (رحمہم اللہ) سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی مرتضیٰ رضی

1۔ اولاد کی تعلیم و تربیت کرنا، اسے ادب آداب سکھانا اور معاشرے کے لئے اچھا شہری بنانا والدین کی بہت بڑی اور اہم ذمہ داری ہے۔ اگر اولاد کا چال چلن اچھا نہ ہو، انداز گفتگو مہذب نہ ہو، بڑے چھوٹے کی تمیز نہ ہو تو مرتے وقت اس کے لئے کروڑوں روپیہ چھوڑ جانا یا اسے بس روپیہ کمانے میں لگائے رکھنا کس کام کا؟ مگر کیا جائے کہ

دولت ہی زمانے کا چلن ٹھہرا ہے　　　کون کرتا ہے یہاں چال چلن کی باتیں

سب سے ضروری یہ ہے کہ بچوں کو درست قرآن مجید پڑھایا جائے۔ دین کی ضروری ضروری باتیں سکھائی جائیں۔ نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ اور طہارت و پاکیزگی و دیگر ان دینوی مسائل جن کی روزمرہ ضرورت پڑا کرتی ہے، کی تعلیم دی جائے۔ بچہ علم کی طرف رجحان رکھتا ہو تو کسی مفید شعبہ علم میں داخل کروایا جائے۔ اگر علم دین پڑھایا جائے اور بچہ صحیح و پارسا عالم دین بن جائے تو ماں باپ کی دنیا و آخرت سنور گئے۔ اللہ توفیق دے۔ آمین (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا: میں نے سنا کہ آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے۔ خدا کی قسم ہمارے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) کے علاوہ کوئی اور کتاب نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں۔ اور نہ اس صحیفہ (1) کے سوا کوئی اور صحیفہ ہے جسے عام کیا جائے۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے (کہ کس عمر کا اونٹ زکوۃ میں لیا جائے)، کچھ زخموں کے قصاص لینے کا تذکرہ ہے اور اسی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ عیر اور ثور کے درمیان حرم ہے (بقول بعض یہ دونوں پہاڑ ہیں جو مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں پر واقع ہیں) جو کوئی اس میں بدعت (قرآن وسنت کے خلاف نیا عقیدہ وعمل) ایجاد کرے یا جو کسی بدعتی کو پناہ دے۔ اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی فرض اور نفل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ تمام مسلمانوں کی امان ایک ہے، ان میں سے سب سے کم درجہ کا مسلمان بھی پناہ وامان دینے کی کوشش کر سکتا ہے (اور اس کی دی ہوئی پناہ کی حفاظت سب پر لازم ہوگی) تو جو کوئی کسی مسلمان کے کئے ہوئے عہد کو توڑے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کا کوئی فرض اور کوئی نفل قبول نہیں فرمائے گا۔ اور جس نے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا، یا (اگر غلام ہو اور) اپنی غلامی کو اپنے مولیٰ کے غیروں کی طرف نسبت دی ''فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَّ لَا صَرْفًا'' تو اس پر بھی اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے روز اللہ اس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کرے گا۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال اندازے سے یا ستر برس کی مسافت سے محسوس ہوگی۔ (یہ کم بخت جنت سے اس قدر دور ہوگا)۔

اسے امام احمد وابن ماجہ نے روایت کیا۔ لیکن ابن ماجہ کے الفاظ میں اس طرح ہے کہ: ''اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی دوری سے بھی محسوس ہو جائے گی''۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا یا غلام نے خود کو اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور کا غلام بتایا ''فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ'' تو اس پر قیامت تک مسلسل اللہ کی لعنت برستی رہے گی۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ

1۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں روافض نے مشہور کر دیا تھا کہ آپ کے پاس حضور ﷺ کا خصوصی وصیت نامہ ہے جس میں آپ کی خلافت بلافصل کا بیان ہے اور ایک چھپا قرآن بھی آپ کے پاس ہے اور اصلی قرآن وہی ہے۔ سیدنا علی مرتضیٰ اکثر اس کی تردید فرماتے تھے۔ اس روایت میں بھی آپ اس غلط خیال کا رد فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس یہی قرآن ہے جو اللہ نے نازل فرمایا کوئی اور بالکل نہیں اور یہ ایک صحیفہ ہے جو ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سن کر لکھا ہے۔ اس میں خلافت کی کوئی بات نہیں ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی غیر معروف نسب (1) کا دعویٰ کیا (کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں حالانکہ اس کا بیٹا نہیں ہے) اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ اور جس نے اپنے (معروف) نسب کی نفی کی اگرچہ مجبوراً کی ہو، اس نے بھی اللہ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں بروایت حجاج بن ارطاۃ روایت کیا۔

ترغیب

جس شخص کے تین، دو یا ایک بچہ فوت ہو گیا، اس کو حاصل ہونے والے عظیم ثواب کا بیان

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ" جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو گئے جو ابھی حد بلوغت کو نہیں پہنچے تھے، اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت و فضل کے طفیل اسے جنت میں داخل فرما (2) دے گا۔

بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ۔ نسائی کی ایک اور روایت میں ہے: "رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص نے اپنی پشت سے پیدا شدہ فوت ہو جانے والے تین بچوں کے وسیلہ سے ثواب طلب کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس پر ایک خاتون کھڑی ہو کر عرض کرنے لگیں: دو کے ذریعہ سے بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں دو کے ذریعے سے بھی (جنت میں داخلہ ہو جائے گا)۔ اس خاتون نے کہا: کاش میں صرف ایک بچے کے بارے میں بھی پوچھ لیتی"۔ (مختصراً اسے ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے)

حدیث: حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گئے، (قیامت کے روز) جنت کے آٹھوں دروازوں پر وہ اس سے ملاقات کریں گے، یہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو (ہر دروازے پر بچے اس کا استقبال کریں گے)۔

اسے ابن ماجہ نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں میں سے کسی کے تین بچے فوت ہو جائیں پھر بھی آگ اس کو چھو جائے۔ مگر قسم پوری کرنے کے لئے (دوزخ پر قائم

1۔ معاشرے میں ایسے افراد بکثرت ملتے ہیں جو خود کو بڑے بڑے خاندانوں کی طرف منسوب کرتے ہیں، سید صاحب، خان صاحب، راجپوت، چوہدری اور پتہ نہیں کیا کیا القاب اختیار کئے جاتے ہیں۔ مقصد سوسائٹی میں اپنا مرتبہ (Status) بلند کرنا اور اپنے وقار و دبدبے کا اظہار ہوتا ہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عزت و وقار ذات میں نہیں، اچھی صفات میں ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اس سے سختی کے ساتھ منع فرما رہے ہیں کیونکہ اگر غیر سید خود کو سید کہتا ہے اور غیر راجپوت، خود کو راجپوت وعلیٰ ھذا القیاس تو اس شخص نے گویا اپنی ماں کو گالی دی۔ اللہ ایسے جھوٹے عزت و وقار کے اظہار سے محفوظ رکھے۔ آمین (مترجم)

2۔ جبکہ اس نے ان بچوں کے فوت ہونے پر صبر کیا۔ مالک و مولیٰ کا شکوہ شکایت نہ کیا بلکہ اجر و ثواب اور رحمت و مغفرت کا امیدوار رہا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پل صراط پر سے گذرنا ضروری ہوگا)۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے انصار کی خواتین سے فرمایا: تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں پھر وہ اللہ سے ثواب کی طالب رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ اس پر ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اگر دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو؟ ارشاد فرمایا: دو ہوں تو بھی''۔

مسلم شریف ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ: ''ایک بی بی اپنا بچہ لئے ہوئے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی اور بولی: یا نبی اللہ! (ﷺ) اللہ سے میرے لئے دعا فرمائیں، میں تین بچوں کو دفن کر چکی ہوں۔ (تین فوت ہو چکے ہیں اس موجودہ بچہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ اس کو زندگی عطا کرے) سید عالم ﷺ نے فرمایا: تین بچے دفن کر چکی ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: بے شک تم نے آتش دوزخ سے مضبوط آڑ بنالی ہے۔ (اب یہ آتش تم تک نہیں پہنچ سکتی)''۔ (ایسی ہی ایک حدیث حضرت زہیر بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے صحیح اسناد کے ساتھ طبرانی نے کبیر میں روایت کی)۔

حدیث: حضرت ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے دو لڑکے فوت ہو گئے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث نہیں سناتے جسے سن کر اپنے فوت ہو جانے والوں کی طرف سے ہمارے دل خوش ہو جائیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں سناتا ہوں، مسلمانوں کے چھوٹے بچے (جو صغرسنی میں فوت ہو گئے) جنت کے کیڑے ہیں (جو جنت سے الگ نہیں ہوتے جہاں چاہتے ہیں جاتے آتے ہیں) جب ان میں سے کسی کی اپنے باپ سے، یا فرمایا: ماں باپ دونوں سے ملاقات ہوگی تو یہ ان کا کپڑا پکڑ لے گا یا فرمایا کہ ان کا ہاتھ تھام لے گا جیسے میں تمہارے اس کپڑے کا دامن پکڑتا ہوں۔ پھر وہ چھوڑے گا نہیں۔ یا فرمایا کہ اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے باپ کو (یا ماں باپ دونوں کو) جنت میں داخل نہ فرمادے گا۔ مسلم۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک خاتون، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ پاک میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئیں: یارسول اللہ! (ﷺ) مرد حضرات تو آپ کی مجلس شریف میں حاضر ہو کر آپ کی حدیثیں سن جاتے ہیں، ہمارے لئے بھی آپ خود کوئی دن مقرر فرمادیں جس میں ہم عورتیں حاضر ہوا کریں اور جو علم اللہ نے آپ کو دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی کچھ تعلیم فرمائیں۔ نبی العلمین ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) تم فلاں دن فلاں مقام پر اکٹھی ہو جانا۔ خواتین اسلام جمع ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے پھر جو علوم اللہ نے آپ کو عطا فرمائے تھے، ان میں سے کچھ علم کی باتیں انہیں سکھائیں۔ پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے جو عورت (اپنے فوت ہونے سے پہلے) تین بچے آگے بھیج چکی ہوگی (فوت ہو چکے ہوں گے) وہ بچے اس کیلئے دوزخ کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ اس پر ایک خاتون نے عرض کیا: اور اگر دو فوت ہوئے ہوں تو پھر؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو دو بھی (اسی طرح رکاوٹ بنیں گے)۔
بخاری و مسلم وغیرہما۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جس کے چار بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ دونوں (ماں اور باپ) کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حاضرین عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) اگر تین ہوں؟ فرمایا: تین بھی۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: دو ہوں پھر؟ فرمایا: دو ہوں پھر بھی۔ ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگوں کے (ان کے جرموں کی وجہ سے) جسم جہنم کی آگ میں ڈالنے کے لئے بڑے بڑے کردیئے جائیں گے حتی کہ ایک جسم جہنم کے ایک کونے کے برابر ہوجائے گا اور میری امت سے بچے کی شفاعت کے ساتھ جنت میں داخل ہونے والے لوگ قبیلہ مضر کے برابر ہوں گے۔

اسے جناب عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (ایسی ہی ایک روایت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے ابویعلیٰ اور حاکم نے کی ہے)۔

حدیث: حضرت ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) مسلمان ہونے کے بعد میرے دو بچے فوت ہوگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے اسلام کی حالت میں دو بچے فوت ہوجائیں، اللہ ان بچوں پر اپنی رحمت و فضل کے صدقہ میں اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ فرماتے ہیں: اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے اور مجھے کہنے لگے: آپ ہی وہ شخص ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے دو بچوں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس پر کہنے لگے: اگر کہیں یہ ارشاد آپ نے مجھ سے فرمایا ہوتا تو مجھے یہ اس چیز سے بھی زیادہ محبوب ہوتا جس پر حمص (1) اور فلسطین گروی رکھے جاسکتے ہیں۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور ان کے ساتھ ان کا ایک چھوٹا بیٹا بھی ہوتا تھا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس بچے سے محبت ہے؟ عرض کرنے لگے: جی ہاں یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ آپ سے اتنی محبت کرے جتنی میں اس سے کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو کچھ عرصہ کے لئے نہ دیکھا تو پوچھا: فلاں بن فلاں کو کیا ہوا؟ (کہ حاضر نہیں ہورہا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اس کا بیٹا فوت ہوگیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ (اس کے ہاں تشریف لے گئے اور) بچے کے والد سے فرمایا: کیا تم یہ پسند نہیں کروگے کہ جنت کے جس دروازے سے تم آؤ اسے اسی دروازے پر اپنا انتظار کرتے ہوئے پاؤ؟ تو ایک صاحب عرض کرنے لگے: یارسول اللہ (ﷺ) یہ بات انہیں کے لئے خاص ہے یا ہم سب (مسلمانوں) کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم سب کے لئے ہے۔

1۔ حمص شام میں ایک شہر کا نام ہے۔ فلسطین، بحرروم کے مشرقی ساحل پر اردن اور مصر کے درمیان ایک عظیم الشان خوبصورت اور زرخیز علاقہ جو کبھی ملک شام کا ایک حصہ تھا۔ یہ علاقہ جو انبیاء علیہم السلام کا مسکن رہا، جس میں بیت المقدس نام کا پرعظمت شہر بھی ہے اور جہاں سے شب اسریٰ کے دولہا ﷺ کے معراج آسمانی کی ابتدا ہوئی تھی۔ آج دشمنان اسلام یہودیوں کے ناپاک قبضہ میں ہے اور دنیا کا بدترین ملک اسرائیل اسی پر قائم ہوا ہے۔ صد افسوس۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے امام احمد نے نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں مختصراً روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی صحیح ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ: ''فرمایا: جب اللہ کے پیغمبر ﷺ مجلس میں تشریف لاتے تو آپ کے سامنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی حاضر خدمت ہوتی۔ ان میں ایک صحابی تھے جن کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پیچھے پیچھے آجاتا تو وہ اسے اپنے سامنے بٹھا لیتے۔ (ایک روز) وہ بچہ فوت ہو گیا۔ تو وہ صحابی اس کی وفات کی وجہ سے حلقۂ ذکر میں حاضر ہونے سے رک گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گم پایا تو فرمایا: کیا وجہ ہے، فلاں شخص نظر نہیں آ رہا؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ان کا وہ بچہ فوت ہو گیا ہے جسے آپ نے دیکھا تھا۔ نبی سرور ﷺ نے ان کو شرف ملاقات بخشا اور ان سے بچے کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ انتقال کر گیا ہے۔ آپ ﷺ نے تعزیت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: تمہیں دو باتوں میں سے کون سی بات زیادہ پسند ہے؟ یہ کہ تم اپنی تمام عمر اس سے فائدہ اٹھاتے (وہ زندہ رہتا) یا یہ کہ جب تم جنت کے کسی دروازے پر پہنچو تو دیکھو کہ وہ تم سے پہلے وہاں پہنچ چکا ہے اور تمہارے لئے دروازے کھول رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) بلکہ وہ مجھ سے پہلے دروازہ جنت پر پہنچے اور اسے میرے لئے کھولے، یہ تو مجھے بہت ہی محبوب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فَذَاكَ لَكَ'' ''جا تیرے لئے ایسا ہی ہو چکا ہے''۔

حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: وہ دو مسلمان (ماں اور باپ) جن کے تین بچے فوت ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی فضل و رحمت کے صدقہ میں ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ فرمایا: دو ہوں تو پھر بھی۔ حاضرین پھر بولے: اگر ایک فوت ہوا تو؟ (ارشاد فرمایا: ایک ہوا تب بھی) پھر ارشاد فرمایا: ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ'' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نامکمل (مردہ) پیدا ہونے والا بچہ اپنی ماں کو اپنے ناڑو کے ساتھ باندھ کر جنت کی طرف کھینچ لے جائے گا جبکہ ماں نے اس کے مردہ ہونے پر ثواب کی نیت رکھی ہو۔ (صبر و شکر کیا ہو)۔

اسے امام احمد و طبرانی نے روایت کیا۔ اور امام احمد کی اسناد حسن یا حسن کے قریب ہے۔

حدیث: حضرت ابو سلمٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے چرواہے تھے، فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: واہ واہ، کیا خوب ہے، (کل قیامت کے روز) میزان عمل میں پانچ چیزیں بڑی وزن دار ہوں گی۔ نمبر 1 سُبْحَانَ اللّٰهِ، نمبر 2 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، نمبر 3 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، نمبر 4 اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور نمبر 5 مسلمان شخص کے نیک بچے کی وفات پا جانا کہ اس مسلمان نے اس پر صبر و شکر کا مظاہرہ کیا ہو۔

اسے نسائی، ابن حبان فی صحیحہ اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ اور بزار نے اسے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جس کی اسناد حسن ہے اور طبرانی نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا، اس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رجال بھی صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت سے جس کے دو بچے فوت ہو گئے اللہ ان کے سبب اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جس کا ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے موفقہ! (وہ خاتون جسے اللہ کی طرف سے توفیق خیر نصیب ہو) جس کا ایک بچہ فوت ہوا اس کو بھی (جنت میں داخل فرمایا جائے گا) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی: تو آپ کی امت میں سے جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو؟ ارشاد فرمایا: "فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ" میں اپنی امت کا جنت کی طرف قائد ہوں گا کیونکہ انہیں میرے وصال سے زیادہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین نابالغ بچے آگے بھیج دیئے (فوت ہو گئے) وہ اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا محفوظ قلعہ بن جائیں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں دو بچوں کو آگے بھیج چکا ہوں؟ فرمایا: اور دو بھی ہوں گے۔ حضرت ابی بن کعب سید القراء رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے ایک بچے کو بھیجا ہے؟ فرمایا: اور ایک بھی ایسا ہی ہوگا۔ ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ پاک پھر فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے دل کا پھل قبض کر لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا۔ اس پر اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کر دو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھ دو۔

اسے امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکانا یا اس کے برعکس کرنا (دونوں میں جھگڑا کرانا)

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے (ہمارے دین اور ہماری ملت کاملہ پر) نہیں ہے جو امامت (دین وایمان) کی قسم کھائے (کہ یہ طریقہ کفار ہے) "وَمَنْ خَبَّبَ عَلٰی امْرِئٍ زَوْجَتَهٗ اَوْمَمْلُوْکَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا" اور جو آدمی کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف یا غلام کو (اس کے آقا کے خلاف) بھڑکائے، وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

اسے امام احمد نے صحیح اسناد کے ساتھ نیز بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ امام صاحب کے ہیں۔

(یہی مضمون حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد، نسائی، ابن حبان نے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے طبرانی نے صغیر و اوسط میں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طبرانی نے اوسط میں اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ابویعلیٰ کے تمام راوی ثقہ ہیں)۔

حدیث: سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس (لعین) پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے۔ پھر (مختلف اطراف عالم میں) اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں ابلیس کے سب سے زیادہ قریب درجہ اس کا ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ مچاتا ہے۔ اس کے بعد ایک لشکر واپس آ کر اس کو کہتا ہے: میں نے فلاں فلاں فتنہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور آ کر کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال (1) دی۔ ابلیس اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: "نِعْمَ اَنْتَ، فَیَلْتَزِمُهٗ" تو کتنا اچھا ہے: اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔

اسے امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

ترہیب

بیوی کا بلا وجہ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی العالمین ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَیُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَیْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ" جو عورت بغیر کسی (شرعی) وجہ کے اپنے شوہر

1۔ یعنی میاں بیوی میں غلط فہمیاں پیدا کر کے جھگڑا کرا دینا اور جدائی، طلاق کے اسباب پیدا کرنا شیطان کا پسندیدہ فعل ہے۔ مسلمانوں کو اس سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے۔ اور امکانی حد تک میاں بیوی کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کر کے صلح صفائی کی کوشش کرنی چاہیے اور خود کو معاشرہ کا ایک مفید و کارآمد فرد ثابت کرنا چاہیے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔ اور بیہقی نے ایک حدیث میں یوں روایت کیا کہ فرمایا: ”(بلاوجہ شرعی خاوند سے طلاق یا) خلع (1) کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقہ ہیں۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی عورت اپنے خاوند سے بلاوجہ طلاق مانگے پھر جنت کی ہوا پائے۔ یا فرمایا کہ جنت کی خوشبو سونگھ لے“۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ“ اللہ تعالیٰ کو تمام حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسند (2) طلاق ہے۔

اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

ترہیب

عورت کا اپنے گھر سے خوشبو لگا کے اور زیب وزینت (Make up) کر کے نکلنا

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ، وَالْمَرْاَۃُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً“ ہر آنکھ (جو غیر محرم کو دیکھتی ہو) زنا کار ہے۔ اور عورت جب خوشبو لگاتی ہے پھر مجلس کے پاس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسے امام نسائی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی اپنی اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا کہ: ”حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو عورت خوشبو لگا کر کسی قوم کے سامنے سے گذرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زنا کار عورت ہے اور ہر آنکھ (جو اسے دیکھے) زانیہ ہے“۔

اسے حاکم نے بھی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قریب سے ایک عورت گذری، اس سے تیز خوشبو پھیل رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: اے خدائے زبردست کی کنیز! کہاں جا رہی ہے؟ بولی: مسجد جا رہی ہوں۔ فرمایا: اس طرح خوشبو لگا کے؟ کہنے لگی: ہاں جی۔ آپ نے فرمایا: واپس لوٹ جا اور اس خوشبو کو دھو کر صاف کر اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنِ امْرَاَۃٍ صَلٰوۃً خَرَجَتْ اِلَی

1۔ عورت کا کچھ مال دے کر طلاق حاصل کرنا خلع کہلاتا ہے۔ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

2۔ بلا کسی وجہ شرعی کے طلاق دینا ممنوع وناپسندیدہ ہے۔ معقول شرعی وجہ ہو تو مباح بلکہ بعض اوقات مستحب۔ مثلاً عورت اسے یا کسی اور کو ایذا دیتی ہو یا بے نماز ہو۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے۔ مثلاً خاوند نامرد ہے یا ہیجڑا ہے، یا کوئی ایسی وجہ رکھتا ہے کہ حقوق زوجیت ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا عورت کو تکلیف پہنچانا ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ بلکہ ان اعذار کی موجودگی میں مرد نکاح ہی کیوں کرے۔ اسلام مرد کے ساتھ ساتھ عورت کے حقوق کا بھی نگہبان ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْمَسْجِدِ وَرِيْحُهَا تَعْصِفُ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ'' اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو مسجد کو اس حال میں جائے کہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو یہاں تک کہ واپس گھر جائے اور اسے دھو کر صاف کرے۔

اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت خوشبو کی دھونی لے، وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لئے حاضر نہ ہو۔ ابونقل کہتے ہیں: عشاء سے مراد (مغرب کی نماز نہیں بلکہ) عشاء کی نماز ہے۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا وعن ابیہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے، قبیلہ مزینہ کی ایک عورت اندر آئی جو اپنی زیب و زینت کے ساتھ تفاخراً مسجد میں چل رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یَاَیُّھَا النَّاسُ انْھَوْا نِسَآءَ کُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّیْنَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِی الْمَسْجِدِ، فَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یُلْعَنُوْا حَتّٰی لَبِسَ نِسَآءُ ھُمُ الزِّیْنَةَ وَتَبَخْتَرُوْا فِی الْمَسْجِدِ'' لوگو! اپنی عورتوں کو مزین لباس پہننے اور مسجد میں متکبرانہ چلنے سے روکو۔ کیونکہ بنی اسرائیل اس وقت تک ملعون نہیں ہوئے جب تک ان کی عورتوں نے مزین لباس پہننا اور مسجد میں متکبرانہ چلنا پھرنا (1) شروع نہیں کیا۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

1۔ اللہ رب العزت نے خواتین اسلام کو اپنی زیب و زینت چھپانے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْکٰی لَھُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ (نور)

ترجمہ: ''اور (اے حبیب پاک! ﷺ) ایمان والی خواتین کو حکم دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو کچھ نیچا رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زیب و زینت دکھاتی نہ پھریں۔ مگر جو خود بخود ظاہر ہو (یعنی چہرہ، ہاتھ اور پاؤں۔ اور آج کے دور پرفتن میں تو ان اعضاء کا پردہ بھی فرض ہے) اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (یعنی سر پر اس طرح دوپٹہ رکھیں کہ اس کے پلو گریبان پر بھی آجائیں تاکہ مکمل پردہ ہو جائے)''۔

قرآن وحدیث کے احکام کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک مسلمان جب اپنے مسلمان معاشرہ (Muslim Society) میں نکلتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی غیر مسلم معاشرہ میں آنکلا ہو۔ اللہ کی پناہ۔

مذکورہ بالا حدیث میں عورتوں کو زینت کر کے مسجد میں آنے سے روکا گیا ہے۔ اس دور میں عورت کو مسجد میں آنے کی اجازت تھی۔ آج تو اجازت بھی نہیں۔ پھر اگر مسجد میں ایسی حالت میں آنا منع ہے تو درباروں مزاروں پر اور پیر خانوں میں بناؤ سنگار کر کے آنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

راز کی بات افشا کرنا

خصوصاً وہ راز جو میاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مرتبے کے لحاظ سے سب لوگوں سے بدترین شخص وہ آدمی ہوگا جو اپنی عورت کے پاس تنہائی میں جائے اور وہ عورت ہوگی جو اپنے مرد کے پاس خلوت میں جائے پھر یہ ایک دوسرے کے راز افشا کرتے پھریں۔ (ایسا راز افشا کرنا حرام ہے)۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کے ساتھ اور عورت اپنے مرد کے ساتھ تنہائی میں ہو پھر اس کے راز کو ظاہر کرے۔ (یہ سب سے بڑی خیانت ہے)''۔

اسے ابوداؤد اور مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھیں، کئی دیگر خواتین و حضرات بھی خدمت عالیہ میں موجود تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کوئی مرد کہتا ہو کہ اس نے اپنی بیوی سے کیا کچھ کیا اور شاید کوئی عورت بتاتی پھرتی ہو کہ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ کس طرح سلوک کیا۔ لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا: ہاں، اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! (ﷺ) مرد ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی بتایا کرتی ہیں۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: ایسا بالکل نہ کیا کرو۔ اس کی مثال تو شیطان کی طرح ہے کہ وہ اپنی شیطانہ سے ملتا ہے پھر اس سے بدکاری کرتا ہے جب کہ لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

اسے امام احمد نے بروایت شہر بن حوشب روایت کیا (اسی مضمون کی ایک حدیث بزار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: سباع (1) حرام ہے۔ ابن لہیعہ نے کہا: سباع کا معنی ہے جماع پر فخر کرنا۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا۔

1۔ سباع، کثرت جماع پر فخر کرنا۔ جیسے بعض احمق اور بے حیاء لوگ کہا کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا اتنی عورتوں سے ہم بستر ہو سکتا ہوں۔ بعض نے اس کا معنی گالی دینا بھی کیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

كتاب اللباس والزينة

لباس(1)اور زیب وزینت کا بیان

ترغیب

سفید لباس پہننا

حدیث: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ" سفید کپڑے پہنا کرو۔ کیونکہ تمہارے کپڑوں میں یہی بہترین ہیں اور انہیں میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے، پہن

---

(1) لباس میں ہر وہ چیز داخل ہے جو پہنی جاتی ہو مثلاً کپڑے، جوتے، زیورات وغیرہ۔ لباس اور زیب وزینت کے متعلق بھی کتاب اللہ خاموش نہیں ہے۔ بلکہ ارشاد فرمایا جاتا ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (اعراف)

ترجمہ: "اے اولاد آدم! بے شک ہم نے تمہارے اوپر اتارا ہے لباس، جو تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانپتا ہے اور باعث زینت ہے۔ اور پرہیزگاری کا لباس تو بہترین لباس ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت قبول کریں"۔

آیت مذکورہ میں انسان کو لباس کے دو فائدے بتائے گئے ہیں نمبر 1 ستر عورت اور نمبر 2 آسائش وزیب وزینت۔ اسی سورہ مبارکہ میں کچھ آگے چل کر فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ (اعراف)

ترجمہ: "(اے محبوب! ﷺ) آپ فرمائیں کہ کس نے حرام کیا ہے اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی؟ (اور کس نے حرام کیا ہے) لذیذ پاکیزہ کھانوں کو؟ آپ فرمادیں کہ یہ چیزیں اس دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں (اور بے ایمان بھی ان کے ساتھ شامل ہیں) قیامت کے روز تو خاص طور پر انہیں کے لئے ہیں۔ ہم اسی طرح کھول کھول کر اپنی آیات بیان فرماتے ہیں علم والوں کے لئے۔ آپ ارشاد فرمائیں کہ میرے پروردگار نے تو حرام کردیا ہے تمام بے حیائیوں کو چھپی ہوئی یا ظاہر۔ اور گناہ کو اور ناجائز سرکشی کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری، اور اس کو کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں"۔

شریعت اسلامیہ میں مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک اور عورت کے لئے نامحرم سے سارے جسم کو ڈھانپنا فرض ہے۔ اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو نیز نعمت خداوندی کا اظہار ہو، مستحب ہے۔ خاص مواقع پر مثلاً جمعہ وعیدین پر عمدہ لباس زیب تن کرنا مباح ہے۔ تکبر وغرور کے طور پر جو بھی کپڑے پہنے جائیں گے ممنوع ہوں گے چاہے کیسے بھی ہوں کہ یہ صفت نہایت مردود ہے۔ مسلمان کو اس سے پرہیز لازم ہے۔ لباس کے باقی مسائل احادیث میں ملاحظہ ہوں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرو کیونکہ یہ صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور انہیں میں اپنے فوت شدگان کو کفن دیا کرو۔

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَحۡسَنُ مَازُرۡتُمُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ فِیۡ قُبُوۡرِکُمۡ وَمَسَاجِدِکُمُ الۡبَیَاضُ'' اللہ عزوجل کے ساتھ تمہاری قبروں اور مسجدوں میں ملاقات کے لئے تمہارے لئے بہترین لباس، سفید لباس ہے۔ ابن ماجہ۔

ترغیب

قمیص پہننا

ترہیب

اسے بہت لمبا رکھنا، بطور تکبر زمین پر گھسیٹنا اور نماز میں لٹکانا وغیرہ

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الۡقَمِیۡصُ'' جناب رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

اسے ابوداؤد، نسائی، ترمذی، حاکم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح کہا۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں نیز یہ ابوداؤد کی روایت بھی ہے: ''رسول اللہ ﷺ کو قمیص سے زیادہ کوئی دوسرا کپڑا پسند نہیں تھا''۔

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا اَسۡفَلَ مِنَ الۡکَعۡبَیۡنِ مِنَ الۡاِزَارِ فَفِی النَّارِ'' ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا تہبند دوزخ میں ہوگا۔

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ تہبند کے متعلق ارشاد فرمایا (کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا دوزخ میں ہوگا) وہی حکم قمیص کے متعلق ہے (یعنی قمیص بھی اتنی لمبی نہیں ہونی چاہیے کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکے)۔ یہ ابوداؤد کی روایت ہے۔

حدیث: حضرت علاء بن عبدالرحمن اپنے والد بزرگوار رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا: تم نے ایک خبر رکھنے والے پر اس مسئلے کا بوجھ ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مومن کا تہبند پنڈلی کے نصف تک ہو تو کوئی حرج نہیں یا فرمایا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں کہ تہبند اس کے اور ٹخنوں کے درمیان تک ہو۔ اور جو اس سے نیچے ہو وہ آگ میں ہوگا۔ جو شخص از روئے تکبر تہبند کو گھسیٹتا پھرے،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

اسے امام مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، جبکہ میں ایسا تہبند پہنے ہوئے تھا جو لٹک رہا تھا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی: عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) ہوں۔ فرمایا: اگر تم عبداللہ ہو تو اپنے تہبند کو اوپر کرلو۔ میں نے اپنا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک اوپر کرلیا۔ (راوی فرماتے ہیں:) پھر ان کا تہبند وفات تک اسی مقام تک رہا۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہ فرمائے گا، ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو نامراد و ناکام ہوگئے، یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: "اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ" کپڑا لٹکانے والا، کچھ دے کر بہت احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان تجارت فروخت کرنے والا۔

اور ایک دیگر روایت میں ہے: "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ" اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی دو جہاں ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لٹکانا تہبند، قمیص اور پگڑی میں ہوتا ہے۔ جس آدمی نے ان میں سے کوئی چیز ازراہ تکبر لٹکائی، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر کرم (1) نہیں فرمائے گا۔

اسے ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے بروایت عبدالعزیز بن ابی رواد روایت کیا۔ جمہور محدثین ان کو ثقہ مانتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَآءَ" اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ رحمت نہ فرمائے گا جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کے ارادے سے زمین پر گھسیٹا۔

امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ (امام مالک، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے)۔

1۔ اس حدیث پاک سے دو مسئلے معلوم ہوئے، نمبر 1 کپڑے کا لٹکانا جو ناجائز ہے وہ صرف تہبند، قمیص اور پگڑی میں ہوتا ہے۔ کسی اور کپڑے میں نہیں۔ اگر کسی نے کمبل وغیرہ اوڑھ رکھا ہو اور وہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا۔ نمبر 2 یہ لٹکانا ناجائز و حرام تب ہوگا جبکہ بنیت تکبر و غرور ہو۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ یہ ٹخنوں کے نیچے نہ ہو۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: یہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تکبر کی نیت سے کپڑے لٹکائے، اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) میرا تہبند زمین پر ڈھلک جاتا ہے مگر میں اسے سنبھال لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو ازراہ تکبر ایسا کیا کرتے ہیں۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت فرمایا۔ اور مسلم کے الفاظ یوں ہیں: ''فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ان دونوں کانوں سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ تہبند جسے پہننے سے صرف تکبر ہی مراد ہو، تو اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے کی طرف قیامت کے دن نظر کرم نہیں فرمائے گا''۔

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت سفیان بن ابی سہل رضی اللہ عنہ کی کمر تھامی اور ارشاد فرمایا: ''يَاسُفْيَانُ لَا تُسْبِلْ إِزَارَكَ فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ'' اے سفیان! اپنے تہبند کو مت لٹکانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کپڑے لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ قریش کا ایک شخص اپنے خوبصورت لباس میں ٹہلتا ہوا آیا۔ جب وہ ٹھہر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے میزان قائم نہیں فرمائے گا (کہ اس کی کوئی نیکی قابل وزن نہیں، جہنمی ہوگا)۔ اسے بزار نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اکٹھے ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مسلمین! اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کیا کرو۔ اس لئے کہ صلہ رحمی سے بڑھ کر جلد ملنے والا اور کوئی ثواب نہیں، ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ایسی کوئی سزا نہیں جو ظلم کی سزا سے جلد مل جانے والی ہو۔ اور والدین کی نافرمانی سے خود کو بچاؤ، کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سالہ دوری کی راہ سے بھی محسوس ہو جاتی ہے لیکن اللہ کی قسم، یہ خوشبو والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، زنا کار بوڑھا اور ازراہ تکبر اپنے تہبند کو گھسیٹنے والا نہ پا سکے گا۔ عظمت و بڑائی تو فقط اللہ رب العالمین کو زیبا ہے۔ الحدیث۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: جس شخص نے دوران نماز تکبر کے ارادہ سے تہبند لٹکایا، اللہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ رہا، نہ حلال کاموں میں (کہ انہیں قبول فرمائے) اور نہ حرام افعال میں (کہ انہیں معاف کر دے)۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور فرمایا: اسے ایک جماعت نے حضرت ابن مسعود پر موقوفا روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک آدمی اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اپنے تہبند کو لٹکائے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: جا جا کر وضو کر کے آ۔ وہ گیا اور وضو کر کے واپس آیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جا اور جا کر وضو کر۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ اسے بار بار وضو کرنے کا حکم کیوں ارشاد فرما رہے ہیں؟ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر فرمایا: یہ نماز کی حالت میں تہبند لٹکائے ہوئے ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا(1) (یعنی نماز میں کپڑا لٹکانا اور بھی برا ہے)۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

ترغیب

نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعائیں

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ کھانا کھائے پھر کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ" (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ میری محنت و ہمت کے بغیر دیا) تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اور جو شخص نیا کپڑا پہنے پھر پڑھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ" (یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور بغیر طاقت و محنت کے مجھے عنایت فرمایا) "غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَتَاَخَّرَ" تو اس کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ (یعنی صغیرہ گناہ) معاف فرما دیئے جائیں گے۔

اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کا پہلا حصہ (جس میں کھانے کا ذکر ہے) روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا

1۔ اس باب کی احادیث میں قمیص، تہبند یا عمامہ کو اس طرح لٹکانے سے منع فرمایا گیا جس سے تکبر و غرور کا اظہار ہوتا ہو، خداوند قدوس جل شانہ کو تکبر و غرور انتہائی ناپسند ہے۔ اسی لئے اپنے کلام مقدس میں انسانوں کو اس فعل شنیع سے سختی کے ساتھ روکا ہے۔ فرمان ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: "اور زمین میں اتراتا اکڑ کر نہ چل، بے شک تو ہرگز زمین نہ پھاڑ ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچ سکے گا"۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ (لقمان)

ترجمہ: "اور کسی کے ساتھ بات کرنے میں اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر (تکبراً منہ نہ پھیر لے) اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چل، بے شک اللہ نہیں پسند فرماتا کسی اترانے والے فخر کرنے والے کو۔ اور درمیانی چال چلا کر، اور اپنی آواز کچھ دھیمی رکھ، بے شک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے"۔

تکبر و غرور اتنی بری عادت ہے کہ شیطان رجیم بھی اسی کی وجہ سے مردود بارگاہ الٰہی ہوا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد　　بزندان لعنت گرفتار کرد　(شیخ سعدی رحمہ اللہ) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پھر کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ'' (تمام تعریفیں ہیں اس اللہ کو جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنی پردے کی چیزیں چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں) پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بندہ نیا کپڑا پہنے پھر کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ'' (ترجمہ ابھی گذرا) پھر پرانا کپڑا اٹھائے اور صدقہ کردے، ''كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّ مَيِّتًا'' تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ کی رحمت، اللہ کی حفاظت اور اللہ کے پردہ میں رہے گا۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: حدیث غریب ہے۔ (اسی مضمون کی ایک روایت بیہقی نے بھی کی ہے)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ بندہ یقین کرلے کہ یہ اللہ ہی کی جانب سے ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا شکریہ حمد کرنے سے پہلے ہی قبول فرمالے گا۔ اور جس آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے وہ اس پر شرمندہ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ معافی مانگنے سے پہلے ہی اس کا گناہ بخش دے گا۔ اور جو بندہ کوئی کپڑا ایک دینار میں یا آدھے دینار میں خریدے پھر اسے پہن کر اللہ عزوجل کی حمد کرے تو وہ کپڑا اس کے گھٹنوں تک بھی پہنچنے نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا۔ اور حاکم نے فرمایا: میں اس حدیث کے راویوں میں کسی کو مجروح نہیں جانتا۔

ترہیب

عورتوں کا ایسے باریک کپڑے پہننا جن میں سے بدن چھلکتا ہو

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں آخری زمانہ میں کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے، ان لوگوں کی طرح جو مسجدوں کے دروازوں کے پاس آکر اترتے ہیں حالانکہ ان کی عورتیں کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی۔ ان کے سروں پر دبلے اونٹوں کی کہانوں کی طرح ابھار ہوں گے (1)۔ ان پر تم لعنت بھیجو کیوں کہ وہ لعنتی ہوں گی۔ اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تمہاری عورتیں اس کی اسی طرح خدمت کرتیں جس طرح تم سے پہلی امتوں کی عورتوں نے تمہاری خدمت کی۔

1۔ یعنی مرد تو بڑی سج دھج کے ساتھ ٹیپ ٹاپ کا مظاہرہ کرتے ہوئے مساجد میں آئیں گے جبکہ ان کی بیویاں اور بہو، بیٹیاں اتنے باریک لباس پہنے پھر رہی ہوں گی کہ جسم کے تمام اتار چڑھاؤ اور اعضاء نظر آرہے ہوں گے۔ مخبر صادق ﷺ کے ارشاد کی سو فیصد سچائی سر کی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔ خصوصاً یورپ میں بسنے والے مسلمان اس فرمان پر بہت زیادہ توجہ فرمائیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ حاکم کہتے ہیں۔ یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں جن سے لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں (بلاوجہ لوگوں کو ستانے والے) دوسرے "وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْ خُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا" وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے ہیں مگر پھر بھی ننگی ہیں۔ (اتنا باریک لباس کہ جیسے ننگی ہی ہوں) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں، خود مائل ہو جاتی ہیں۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی کہان کی طرح ایک جانب جھکے ہوئے ہیں۔ یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دوری سے محسوس کی جا سکے گی۔ اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ان کی ہمشیرہ) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ یہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے چہرہ انور پھیر لیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اسے یہ جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے (1) سوائے اس کے اور آپ ﷺ نے اپنے چہرہ پاک اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث مرسل ہے۔

ترہیب

مردوں کا ریشمی لباس پہننا، ریشمی گدوں یا بستروں پر بیٹھنا اور سونے کے زیورات پہننا

حدیث: حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ" ریشم نہ پہنا کرو اس لئے کہ جو

1۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو ارشاد فرمایا ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ (احزاب)

ترجمہ: "اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو اگلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم مانو۔ اے میرے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے۔ اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے"۔

اگلی جہالت سے اسلام کی آمد سے پہلے کا زمانہ مراد ہے جب عورتیں اپنے گھروں سے اتراتی ہوئی نکلا کرتی تھیں۔ اپنی زیب و زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں اور ایسے لباس پہنتی تھیں جن سے جسم اچھی طرح چھپتا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب بے ہودگیوں سے منع فرمایا اور کہا کہ اللہ تو تمہیں تمام ناپاکیوں سے پاک فرمانا چاہتا ہے۔ یعنی یہ کام ناپاکی کے کام ہیں۔ تم ان کے قریب بھی نہ جانا۔ دور حاضر کی مسلم خواتین غور فرمائیں کہ کیا وہ امہات المومنین سے زیادہ نیک اور متقی ہیں؟ کیا یہ احکام ان کے لئے نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں۔ تو انہیں چاہیے کہ مسلمان خواتین بن کر دکھائیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہن (1) سکے گا۔

اسے امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور نسائی نے یہ الفاظ زائد کئے ہیں: ''ابن زبیر نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشم پہنے، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ (الحج) ''یعنی ان (اہل جنت) کا لباس ریشمی ہوگا''۔

حدیث: آپ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ'' ریشم وہی پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں۔

بخاری، ابن ماجہ، نسائی نے روایت کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ: ''مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ'' ''جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی لباس پہنا، وہ آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور اگر جنت میں چلا بھی گیا تو اہل جنت ریشم پہنے ہوں گے مگر یہ محروم ہی رہے گا۔

اسے نسائی، ابن حبان فی صحیحہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ریشم کو دائیں ہاتھ میں اور سونے کو بائیں دست مبارک میں پکڑا پھر ارشاد فرمایا: ''اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ'' یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

ابوداؤد اور نسائی نے اسے روایت فرمایا۔

حدیث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس دنیا میں ریشمی لباس پہن لیا وہ اسے آخرت میں نہ پہن سکے گا۔ جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں نہیں پیئے گا۔ اور جس نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کچھ پیا۔ وہ آخرت میں ان برتنوں میں نہ پی سکے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: (یہ چیزیں) اہل جنت کے لباس، اہل جنت کے مشروب اور اہل جنت کے برتن ہیں۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ آپ نے اسے پہن لیا پھر اس میں نماز ادا فرمائی پھر واپس تشریف لائے اور اسے جلدی سے اتار کر یوں

1۔ مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا حرام ہے۔ جسم اور ریشمی کپڑوں کے درمیان میں کوئی غیر ریشمی کپڑا پہنا ہو یا نہ۔ دونوں صورتوں میں حرام ہے۔ ریشم کے بستر، لحاف، گدے وغیرہ بھی ناجائز ہیں۔ دروازوں اور کھڑکیوں پر ریشمی پردے لٹکانا مکروہ وممنوع ہے۔ مرد کے لباس میں ریشمی کپڑے کی پٹی جو چار انگلی سے زیادہ چوڑی نہ ہو جائز ہے، لمبائی چاہے جتنی بھی ہو۔ اسی طرح ریشمی کناری لگانا بھی جائز ہے۔ عورتوں کا ریشم پہننا مطلقاً جائز ہے۔ ریشمی مصلے پر نماز پڑھنا حرام تو نہیں لیکن مناسب بھی نہیں۔ بچنا ہی بہتر ہے۔ ریشمی کپڑے سے بنے ہوئے جزدان میں قرآن حکیم رکھ سکتے ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پھینک دیا جیسے اسے ناپسند فرماتے ہوں پھر ارشاد فرمایا: ''لَا یَنْبَغِیْ ھٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ'' یہ لباس اہل تقویٰ کو زیب ہی نہیں دیتا۔ بخاری ومسلم۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، ریشم و دیباج پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ بخاری۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو بندہ اللہ کی نعمتوں کی امید رکھتا ہو، وہ ریشم استعمال نہ کرے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ اس میں ایک قصہ کا بیان ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جو آخرت میں اسے پہننے کی امید نہیں رکھتا۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جنہیں ان کے پیغمبر ﷺ کی یہ حدیث پہنچ چکی ہے، پھر بھی اپنے کپڑوں اور گھروں میں ریشم استعمال کرتے ہیں۔

اسے بھی امام احمد نے بطریق مبارک بن فضالہ عن الحسن عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت پانچ چیزوں میں مبتلا ہو جائے گی تو ان پر ہلاکت و بربادی وارد ہوگی۔ نمبر 1 جب ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے گا، نمبر 2 جب لوگ شرابیں نوش کریں گے۔ نمبر 3 جب نوجوان داشتائیں گھروں میں رکھنے لگیں گے، نمبر 4 جب مرد مردوں سے خواہش نفسانی پوری کریں گے اور نمبر 5 جب عورتیں عورتوں سے قضائے شہوت کر لیں گی۔

اسے بیہقی نے ایک اور حدیث کے بعد روایت کیا۔ پھر کہا: اس کی اور ماقبل حدیث کی اسناد غیر قوی ہے مگر جب ایک اسناد دوسری سے مل جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک جبہ دیکھا جس کا گریبان ریشم سے بنا ہوا تھا تو فرمایا: یہ قیامت کے روز (پہننے والے کے گلے میں) جہنم کی آگ کا طوق ہوگا۔

اسے بزار اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے گا، اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کا لباس پہنائے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: '' جو دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا، اللہ قیامت کے روز اسے آگ سے بنا ہوا ذلت کا لباس پہنائے گا۔ یا آگ کے کپڑے پہنائے گا''۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں جابر الجعفی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ حَرِيْرًا وَّلَا ذَهَبًا'' جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ نہ ریشم پہنے اور نہ ہی سونا۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی دو عالم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص فوت ہوا اور وہ شراب نوشی کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں جنتی شراب پینا حرام کر دے گا اور جو شخص (مرد) میری امت سے مرا جبکہ وہ (دنیا میں) سونے کے زیورات پہنا کرتا تھا، اللہ اس پر جنت میں سونا پہننا حرام فرما دے گا۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا اور امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا۔ اور فرمایا: تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے انگارے کی طرف بڑھے اور اسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے (1)؟ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اسے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی لے لے اور اس سے کوئی فائدہ حاصل کر لے، تو اس آدمی نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم، میں اسے نہیں لوں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے۔ مسلم۔

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجران سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا اور فرمایا: ''اِنَّكَ جِئْتَنِيْ وَفِيْ يَدِكَ جَمْرَةٌ'' تم میرے پاس آئے ہو جبکہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارا ہے۔ نسائی۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زیور اور ریشم پہننے والوں کو منع فرماتے اور ارشاد فرماتے: ''اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا'' اگر تم جنت کے زیورات اور ریشم پسند کرتے ہو تو انہیں دنیا میں مت پہنو۔

اسے نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس نے شراب

1۔ مرد کو ہر قسم کا زیور پہننا حرام ہے۔ صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جس کا وزن ساڑھے چار (4½) ماشہ سے کم ہو۔ سونے، پیتل، تانبے، جست وغیرہ کی انگوٹھی بھی ناجائز ہے۔ عورت کے لئے سونے چاندی کے تمام زیورات جائز ہیں۔ سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے زیورات عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہیں۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مسلمان مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔ سونے یا چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگوا سکتے ہیں جبکہ ان کے ساتھ زنجیر نہ ہو کیونکہ یہ زیور کے حکم میں نہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چھوڑ دی حالانکہ وہ اسے پینے پر قدرت رکھتا تھا، میں اسے حظیرۃ القدس (دار آخرت) میں سیراب فرماؤں گا۔ اور جس نے ریشم پہننا ترک کر دیا جبکہ وہ پہن سکتا تھا تو میں اسے حظیرۃ القدس میں لباس پہناؤں گا۔

اسے بزار نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ اسے آخرت میں شراب (طہور) پلائے تو اسے دنیا میں شراب نوشی ترک کر دینی چاہیے۔ اور جسے یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشمی لباس پہنائے، اسے دنیا میں اس کا پہننا چھوڑ دینا چاہیے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی مقدام بن داؤد کے سوا ثقہ ہیں۔ ان کو بھی ثقہ کہا گیا ہے۔ اس کے کئی شواہد بھی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے کچھ لوگ کھاتے پیتے اور کھیل کود کرتے ہوئے رات گذاریں گے۔ پھر صبح کو ان چہرے بگاڑ کر بندر اور خنزیر کر دیئے جائیں گے، انہیں زمین میں دھنس جانا اور اوپر سے پتھروں کا برسنا پہنچے گا۔ حتی کہ لوگ بوقت صبح اٹھیں گے تو کہیں گے: آج رات فلاں کا بیٹا زمین میں دھنس گیا۔ اور آج شب فلاں کا گھر زمین دوز ہو گیا۔ اور ضرور ان پر آسمان سے پتھر برسیں گے جس طرح قوم لوط کے قبائل اور گھروں پر پتھروں کی برسات ہوئی تھی۔ اور ان پر خشک آندھی ضرور بھیجی جائے گی جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا یہ قوم عاد کے قبائل اور گھروں (1) پر چلی تھی۔ (یہ سارے عذاب) بسبب ان کی شراب نوشی، ان کے ریشم پہننے، ان کے خوبصورت نوجوان طوائفوں کو گھروں میں رکھنے، سود کھانے اور قطع رحمی کرنے کے (ہوں گے)۔ جعفر (ایک راوی) ایک اور خصلت کو بھول گئے۔

اسے امام احمد و بیہقی نے روایت کیا۔

1۔ یہ عذاب انفرادی طور پر تو کبھی کبھار عبرت آموزی کے لئے ہوں گے، مجموعی طور پر نہیں ہوں گے جس طرح عاد و ثمود اور لوط علیہ السلام کی اقوام پر نازل ہوئے تھے کہ ان اقوام کا کوئی فرد باقی نہ بچ سکا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (انفال:33)

''یعنی اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک (اے محبوب ﷺ) آپ ان پر تشریف فرما ہیں''۔

حدود خداوندی کو توڑنے کے نتائج یہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ تو کرم ہے ہمارے مدنی آقا علیہ التحیۃ والثناء کا کہ ہم محفوظ ہیں ورنہ سوائے بت پرستی کے باقی اعمال بد تو ہمارے اندر موجود ہیں۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے۔ اور خدا و مصطفےٰ جل وعلا و ﷺ کے احکام سے منہ موڑ کر ذلت و رسوائی کا عذاب تو ہم اٹھا ہی رہے ہیں۔ آج اقوام عالم میں مسلمانوں کی کیا پوزیشن ہے؟ سب جانتے ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

مردوں کا عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس، گفتگو، اور حرکت وسکون وغیرہ میں مشابہت کرنا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ'' رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ (چال ڈھال لباس وغیرہ میں) مشابہت کرنے والے مردوں پر اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

اسے بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔ طبرانی کے نزدیک الفاظ اس طرح ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک عورت گلے میں کمان ڈالے ہوئے گذری، تو آپ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرماتا ہے''۔

اور بخاری کی ایک اور روایت میں یوں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے مُخَنَّث (1) مردوں اور مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی''۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا سا لباس پہنے۔

اسے ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان فی صحیحہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: بنوہذیل قبیلہ کے ایک صاحب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان کا گھر حرم سے باہر اور مسجد حرم کے اندر تھی۔ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ان کے پاس تھا کہ انہوں نے ام سعد بنت ابو جہل کو دیکھا کہ اپنے گلے میں کمان ڈالے مردوں کی طرح چل رہی ہے (اس وقت وہ مسلمان ہوچکی ہوں گی) اسے دیکھ کر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ ام سعد بنت ابوجہل ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مرد عورتوں سے مشابہت کرے اور جو عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت کریں وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ (ہمارے طریقہ اور ہماری سنت پر نہیں ہے)۔

1۔ مُخَنَّث وہ مرد ہے جو حرکات وسکنات، بات چیت وغیرہ عورتوں کی طرح کرتا ہو۔ اسے ہماری زبان میں ہیجڑا اور خسرا کہتے ہیں۔ یہاں لعنت اس کے لئے ہے جو خلقتاً تو ایسا نہیں ہے بلکہ تکلفاً ایسا کرتا ہے۔ اور جو خلقتاً ہی ایسا ہو اس پر کوئی لعنت ملامت نہیں کیونکہ اس میں اس کا اپنا قصور نہیں ہے۔ ہاں اسے بھی کوشش کرنی چاہیے کہ مردوں کی طرح حرکات وسکنات وگفتگو وغیرہ کرے۔ اگرچہ تکلفاً ہی سہی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راوی سوائے ایک مبہم راوی کے جس کا نام مذکور نہیں، ثقہ ہیں۔ اور طبرانی نے بھی اسے مختصراً روایت کیا ہے اور اس مبہم راوی کا ذکر نہیں کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے مرد مخنثوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں، مردوں کی طرح چال ڈھال رکھنے والی عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرلیں اور صحرا میں (بغیر ذی محرم کے) اکیلی سفر کرنے والی عورت پر۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے رجال سوائے طیب بن محمد کے صحیح ہیں۔ ان میں کچھ گفتگو ہے اور حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار افراد پر لعنت کی گئی اور فرشتوں نے اس پر آمین کہا۔ نمبر 1 وہ آدمی جسے اللہ نے مرد بنایا مگر اس نے خود کو عورت بنالیا اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرلی، نمبر 2 وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے مونث پیدا کیا، پھر اس نے خود کو مرد بنایا اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرلی، نمبر 3 وہ شخص جس نے کسی نابینے کو غلط راستے پر ڈال دیا اور نمبر 4 عورتوں سے کنارہ (1) کشی کرنے والا مرد حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے علاوہ کسی کو عورتوں سے کنارہ کش نہیں پیدا فرمایا۔

اسے طبرانی بطریق علی بن یزید الہانی روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں غرابت ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مخنث لایا گیا جس نے مہندی کے ساتھ اپنے ہاتھ پاؤں رنگے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا حال ہے اس کا؟ لوگوں نے عرض کی: یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے نقیع (مدینہ طیبہ سے باہر ایک جگہ) کی طرف نکال دیا گیا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ اسے قتل کیوں نہیں کردیتے؟ تو ارشاد فرمایا: مجھے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہے (اور یہ نماز پڑھا کرتا تھا)۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے، نمبر 1 والدین کا نافرمان، نمبر 2 دیوث (وہ بے غیرت جو اپنی بیوی غیر مردوں کو پیش کرے، اور غیر مردوں کی

1۔ عورتوں سے کنارہ کشی کرنے والا، یہ حدیث میں مذکور عربی لفظ ''حَصُوْر'' کا ترجمہ ہے۔ جس کے معنی ہیں روکنا۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اصطلاح میں حَصُوْر وہ ہے جو قدرت و طاقت کے باوجود محض زہد و پرہیزگاری کی وجہ سے نکاح نہ کرے اور عورت کے پاس نہ جائے۔ اپنے نفس کو شہوت سے دور رکھے۔ شریعت اسلامیہ میں یہ نہ زہد و تقوی ہے اور نہ کوئی اچھائی۔ نکاح کرنا اور بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنا سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ (آل عمران)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ آپ (زکریا علیہ السلام) کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ (علیہ السلام) کی جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرنے والے، سردار، عورتوں سے بچنے والے اور نیکوں میں سے نبی ہوں گے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بیوی کے ساتھ اختلاط سے حیا نہ کرے) اور نمبر 3 عورتوں جیسی وضع قطع رکھنے والا مرد۔

اسے نسائی، بزار اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور وہ اسے صحیح الاسناد کہتے ہیں۔

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے، نمبر 1 دیوث، نمبر 2 عورتوں میں سے مرد اور نمبر 3 ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) شراب نوشی پر ہمیشگی کرنے والے کو تو ہم پہچانتے ہیں، یہ دیوث کون ہوتا ہے؟ فرمایا: دیوث وہ ہے جسے کچھ پروانہ ہو کہ اس کے پاس کون آتا ہے۔ پھر ہم نے عرض کیا: عورتوں میں سے مرد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راویوں میں کوئی مجروح نہیں ہے۔

ترغیب

عجز وانکسار کی وجہ سے متکبرانہ لباس ترک کردینا اور سید الکائنات مصطفےٰ جانِ رحمت ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنا

ترہیب

شہرت، فخر اور تکبر کا لباس پہننا

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تواضع کے طور پر (فخر وزینت کا) لباس ترک کردیا حالانکہ وہ ایسا لباس پہن سکتا تھا "دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا" اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے قیامت کے دن شان سے پکارے گا حتی کہ اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے (یعنی جنت کے) لباسوں میں سے جو لباس چاہے زیب تن کرلے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا: حدیث حسن ہے۔ اور حاکم نے مستدرک میں دو جگہ پر اسے روایت کیا اور ایک کے بارے میں کہا: صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری جن کا نام ایاس رضی اللہ عنہ تھا، سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ایک روز آپ کے پاس دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ لباس میں تواضع ایمان کا ایک حصہ ہے، لباس پہننے میں انکسار، ایمان کا جزو ہے۔ یعنی سادہ لباس پہننا۔

اسے ابوداؤد وابن ماجہ دونوں نے بروایت محمد بن اسحاق روایت کیا۔ ابوعمر نمری نے اس حدیث میں کلام کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھٹے پرانے کپڑے پہننے والا جسے کچھ پروانہ ہو کہ کیا پہنا ہے، سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔ بیہقی۔

حدیث: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں موٹے سوت کی بنی ہوئی ایک چادر جسے ملبّدہ کہتے تھے اور ایک موٹا تہبند جو یمن میں بنایا جاتا تھا، نکال کر دکھائے "وَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ لَقَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ الثَّوْبَیْنِ" اور اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک انہیں دو کپڑوں میں قبض فرمائی گئی تھی۔

اسے امام بخاری، مسلم اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے اس سے مختصر روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو آپ کے پاس اون کی ایک کملی تھی جو آپ کے لئے بنی گئی تھی۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موٹے کھانے (ان چھنے آٹے سے بنے ہوئے) کھائے اور موٹے لباس زیب تن فرمائے۔ آپ ﷺ اون کا لباس پہنتے اور اپنے ٹوٹے ہوئے نعلین مبارک خود مرمت فرمالیتے تھے۔ حضرت سے حسن پوچھا گیا: موٹے کھانے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو کا موٹا پسا ہوا آٹا۔ رسول اللہ ﷺ اسے پانی کے گھونٹوں کے ساتھ حلق شریف (1) سے نیچے اتارتے تھے۔

اسے ابن ماجہ و حاکم دونوں نے بروایت یوسف بن ابی کثیر عن نوح بن ذکوان روایت کیا۔ یہ الفاظ حاکم کے ہیں اور انہوں نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کے پروردگار نے (طور پر) کلام فرمایا، اس دن آپ اونی چادر، اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی پاجامہ پہنے ہوئے تھے اور آپ کے نعلین مردہ گدھے کے چمڑے کے بنے ہوئے تھے۔

اسے امام ترمذی اور حاکم دونوں نے حمید اعرج عن عبداللہ بن الحارث عن ابن مسعود روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا: علی شرط البخاری صحیح ہے۔

حدیث: حضرت احوص سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرات انبیاء علیہم السلام اونی لباس پہننا، بکریوں کو دوہنا اور اونٹوں پر سوار ہونا پسند فرمایا کرتے تھے۔

اسے حاکم نے موقوفاً روایت کیا اور کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

1۔ دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا　　اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام　　(امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے جسم اطہر پر ایک جبہ تھا جس کی آستینیں آپ نے باندھی ہوئی تھیں۔ اسے پہنے ہوئے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ اس کے علاوہ جسم انور پر کوئی اور کپڑا نہیں تھا۔ ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکبر سے براءت، اونی لباس پہننا، مسلمان فقراء کے ساتھ بیٹھنا، گدھے پر سوار ہونا اور بکری یا اونٹ کو باندھنا ہے۔ بیہقی وغیرہ۔

حدیث: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج (رضی اللہ عنہن) کی چادروں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ چادریں اون کی بنی ہوئی ہوتیں جو چھ سات درہم میں مل جاتی تھیں اور آپ کی ازواج یہی اوڑھتی تھیں۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی اسناد میں لین ہے۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک کملی تھی جس پر اونٹ کے کجاوے کی تصویریں تھیں۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔

حدیث: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حدیث: آپ رضی اللہ عنہا ہی سے یہ بھی روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کا بستر شریف جس پر آپ آرام فرما ہوتے تھے چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

ان دونوں حدیثوں کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس مانگا تو آپ نے مجھے کتان (ایک کپڑے کا نام) کے دو کپڑے پہنائے، اس کے بعد میں خود کو دیکھتا کہ اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوش پوشاک ہوں۔ (کیوں نہ ہوتا کہ یہ کپڑے اللہ کے رسول ﷺ نے پہنائے تھے)۔

اسے ابوداؤد و بیہقی دونوں نے بروایت اسمٰعیل بن عیاش روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مجھے میرے والد ماجد نے فرمایا: (اے فرزند!) کاش تم ہمیں اس وقت دیکھتے جب ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے۔ حالت یہ تھی کہ اگر ہم پر بارش ہو جاتی تو تم خیال کرتے کہ ہماری بو بھیڑوں کی بو کی طرح ہے۔ (کپڑوں سے ایسی بو اٹھتی تھی۔ اللہ رے سادگی!)

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حدیث صحیح کہا۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: سردی کی ایک صبح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں خالی پیٹ گھر سے نکلا جبکہ سردی مجھے بہت تنگ کر رہی تھی۔ ہمارے پاس ایک اونی کپڑا تھا۔ میں نے وہ لے لیا پھر اپنی گردن میں ڈال کر گرمائش حاصل کرنے کی غرض سے اپنے سینے پر باندھ لیا۔ قسم بخدا ہمارے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ اور اگر نبی کریم ﷺ کے گھر میں بھی کچھ ہوتا تو مجھے ضرور معلوم ہوتا (وہیں سے کھا لیتا) یہاں تک بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ جبکہ آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی حاضر خدمت تھی۔ پھر ہمارے سامنے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آ گئے جو ایک چادر میں ملبوس تھے جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ حالانکہ مکہ مکرمہ میں یہ بہت مال دار اور فارغ البال نوجوان تھے۔ جب نبی رحمت ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ کو ان کی (مکہ میں) ناز و نعمت کی زندگی یاد آ گئی اور ان کی موجودہ حالت بھی دیکھی تو آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور آپ رونے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم آج بہتر حالت میں ہو یا اس وقت اچھا سمجھو گے جب تم میں سے کسی کے پاس صبح و شام کھانے اور گوشت سے بھرے برتن حاضر کئے جائیں گے، صبح کو ایک لباس زیب تن کرو گے اور شام کو دوسرا اور اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جیسے کعبہ پر لٹکائے جاتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: بلکہ اس دن ہم بہتر ہوں گے (کیونکہ معاشی مصروفیات نہ ہوں گی مال و دولت کی ریل پیل ہو گی تو) عبادت الٰہی کے لئے فارغ ہوں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) بلکہ تم آج بہتر ہو (کہ دنیا فانی ہے اور مال و دولت آنی جانی۔ اس وقت تم اللہ کی عبادت بہتر طور پر کرتے ہو)۔

اسے ابو یعلیٰ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ابو یعلیٰ کے ہیں۔ (ترمذی کے الفاظ مختلف ہیں اور حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر بھی نہیں۔ ترمذی نے یہ واقعہ دو جگہ ذکر کیا اور ہر ایک کے متعلق فرمایا: حدیث حسن غریب ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف نظر فرمائی جو آپ ہی کی جانب آ رہے تھے، انہوں نے اپنی کمر پر مینڈھے کی کھال باندھی ہوئی تھی۔ انہیں دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو جس کا دل اللہ نے روشن کر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے والدین کے پاس دیکھا ہے جو دو سو درہم میں خریدا جا سکتا تھا۔ پھر اسے اللہ کی محبت اور اس کے رسول (ﷺ) کا پیار اس حالت کی طرف لے آیا جسے تم اب دیکھ رہے ہو۔

اسے طبرانی و بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان ایام میں دیکھا جبکہ آپ امیر المومنین تھے۔ آپ کے کندھوں کے درمیان کرتے پر تین پیوند لگے تھے جو ایک دوسرے پر چپکے ہوئے تھے۔

اسے امام مالک نے روایت کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ ایسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے، بدن غبار آلود ہوتے ہیں۔ دو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں ان کا کچھ خیال نہیں کیا جاتا (حالانکہ ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر اللہ کے سامنے کوئی قسم اٹھالیں تو اللہ اسے پورا فرما دیتا ہے۔ ان ہی میں سے ایک برآء بن مالک ہیں (رضی اللہ عنہ)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے معذرت فرمائی۔ اور میرے ذہن میں غلط خیالات آنے لگے (کہ آپ کے پاس ہے مگر عطا نہیں فرمایا) پھر نماز کا وقت ہو گیا تو میں آپ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنی بیٹی کے ہاں آ گئی جو شرحبیل بن حسنہ کے نکاح میں تھی۔ میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا تو بولی: نماز کا وقت ہو چکا اور تم ابھی تک گھر میں بیٹھے ہو؟ میں انہیں ملامت کرنے لگی۔ تو وہ بولے: خالہ جی! آپ مجھے ملامت نہ کریں دراصل میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جو نبی پاک ﷺ نے عاریتاً لے لیا ہے (اور اب کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے مسجد نہیں جا سکا(1) میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، میں آج تک آپ کے متعلق غلط سوچتی رہی حالانکہ آپ کی حالت یہ ہے اور مجھے احساس ہی نہیں ہوا۔ اس پر حضرت شرحبیل کہنے لگے: ہمارے پاس ایک ہی قمیص ہے جس پر ہم نے کئی پیوند لگائے ہوئے ہیں۔

اسے طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے عدن کا بنا ہوا ایک موٹا تہبند اور ایک رنگین کوفی چادر پہنی ہوئی تھی۔ تہبند کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی۔ آپ کا جسم دبلا پتلا، ریش مبارک لمبی اور چہرہ خوبصورت تھا۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کی شادی میں حاضر ہوئے۔ ہم نے اس سے اچھی شادی کبھی نہیں دیکھی۔ ہمارے لئے کھجور کے پتوں کا فرش بچھایا گیا اور ہمیں کھجور اور چھوہارے پیش کئے گئے جو ہم نے کھائے اور سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا بستر شادی کی رات مینڈھے کی کھال کا تھا۔ بزار۔

حدیث: حضرت امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے گیرو میں رنگے ہوئے کتان (ایک قسم کا باریک اور عمدہ کپڑا) کے دو کپڑے پہن رکھے تھے۔ انہوں نے ایک کے ساتھ اپنا ناک صاف کیا۔ پھر کہا: واہ جی، سبحان اللہ ابو ہریرہ اب کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتا ہے! حالانکہ

1۔ سوچئے! آج کون ہے جس کے پاس دس بیس سوٹ نہ ہوں گے؟ ہم میں کتنے ہیں جو مسجد نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ سچ ہے عموماً غریب ہی خدا کو یاد رکھتے ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر شریف اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک سے گر پڑا تھا۔ اور کوئی آنے والا آیا تو اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیا۔ اس کا خیال تھا، مجھے جنون ہو گیا ہے حالانکہ یہ بات نہ تھی بلکہ میں بھوک کی وجہ سے گرا ہوا تھا۔

اسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا ہے۔ ان میں کسی کے پاس چادر تھی، کسی کے پاس تہبند یا کمبل تھا (پورا لباس کسی کے پاس نہیں تھا) انہوں نے یہ کپڑے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھ رکھے تھے۔ تو کسی کا کپڑا نصف پنڈلی تک اور کسی کا ٹخنوں تک پہنچتا تھا۔ ستر کھل جانے کے ڈر سے اپنے ہاتھوں سے کپڑے کو پکڑے رہتے تھے۔ بخاری۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے دنیا میں کیا کچھ کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اتنا جو تمہاری بھوک مٹا سکے اور تمہاری شرم گاہ چھپا سکے۔ اگر تمہارے لئے اپنا گھر ہو جو تمہیں سایہ فراہم کرے تو بہت اچھا ہے اور اگر سواری کا جانور بھی ہو پھر تو کیا ہی بات ہے۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت ابو یعفور سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے سنا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہا تھا: میں کیسے کپڑے پہنا کروں؟ آپ نے جواب دیا: ایسے کہ ان میں تجھے بیوقوف لوگ حقیر نہ جانیں اور دانا تجھے عیب دار خیال نہ کریں۔ اس نے کہا: وہ کون سے کپڑے ہیں؟ فرمایا: وہ جن کی قیمت پانچ درہموں سے لے کر بیس درہم کے درمیان ہو۔ (یہ قیمت اس زمانے کے اعتبار سے تھی۔ ورنہ مقصد یہ ہے کہ لباس نہ بہت مہنگا ہو نہ بہت گھٹیا)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح ہیں۔

حدیث: سیدہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی انور ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے کوئی لباس پہنے کہ اس پر اظہار فخر کرے اور لوگ اس کی طرف دیکھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر عنایت نہیں فرمائے گا حتی کہ اسے اتار پھینکے جب بھی اتارے۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ دو یمنی حلے پہنے ہوئے تھے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے ضمرہ! تم کیا سمجھے ہو کہ یہ کپڑے تمہیں جنت میں داخل کر دیں گے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ میرے لئے استغفار فرمائیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں کہ انہیں اتار دوں۔ تو نبی اقدس ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ضمرہ کو معاف فرما دے۔ یہ جلدی جلدی گئے اور دونوں کپڑے اتار دیئے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی سوائے بقیہ کے ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب میری امت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں کچھ لوگ ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، رنگارنگ مشروبات پئیں گے، کئی کئی اقسام کے لباس پہنیں گے اور لغو وبیہودہ باتیں بنایا کریں گے۔ یہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

اسے طبرانی نے کبیر واوسط میں (اور ابن ابی الدنیا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کتاب ذم الغیبۃ میں) روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے، فرماتے ہیں: جس شخص نے شہرت کے لئے کپڑے پہنے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ایک لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا اور جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی (قیامت کے روز) وہ اسی قوم میں سے (1) ہوگا۔

اسے رزین نے اپنی جامع میں ذکر کیا۔ میں (مصنف) نے اس روایت کو رزین کے جمع کردہ اصول میں نہیں دیکھا۔

ابن ماجہ نے بھی اسے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں: ''فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ اسے قیامت کے دن ذلت ورسوائی کا لباس پہنائے گا۔ پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا''۔

ترغیب

فقیر پر کپڑے وغیرہ صدقہ کرنا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنائے گا تو وہ اس وقت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک کوئی چیتھڑا اس محتاج کے جسم پر رہے گا۔

اسے ترمذی اور حاکم نے بروایت خالد بن طہمان روایت کیا، حاکم کے الفاظ یہ ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے، جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے پردہ میں رہتا ہے جب تک کہ اس (فقیر) کے جسم پر اس کپڑے کا ایک دھاگا یا ایک لڑی موجود رہے۔

امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کو کپڑا پہنائے جبکہ وہ ننگا ہو، اللہ اسے جنتی سبز لباس پہنائے گا۔ جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ اسے جنتی پھلوں کا کھانا عطا فرمائے گا۔ اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اسے نتھری ہوئی صاف ستھری شراب پلائے گا۔

اسے ابوداؤد نے بروایت ابو خالد یزید بن عبدالرحمٰن الدالانی روایت کیا۔ ان سے مروی حدیث حسن ہوتی ہے۔ اور

1۔ یعنی مسلمان کو اپنی وضع قطع، لباس، چال ڈھال اور بول کلام بھی مسلمانوں جیسی ہی رکھنی چاہئے۔ کفار ومشرکین اور فساق وبدکردار لوگوں کی مشابہت سے بچنا چاہیے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترمذی نے بھی کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ روایت کیا۔ انہوں نے کھانا کھلانے کے الفاظ مقدم کئے ہیں اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نیز انہوں نے اسے موقوف برابو سعید بھی روایت کیا۔ جوزیادہ صحیح اور مناسب ہے۔ (حافظ کہتے ہیں) اور اسے ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب اصطناع المعروف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفا روایت کیا ہے کہ: ''فرمایا: قیامت کے روز لوگ اس طرح ننگے اٹھائے جائیں گے کہ کبھی نہ ہوئے ہوں گے، ایسے بھوکے ہوں کہ کبھی نہ ہوئے ہوں گے، ایسے پیاسے ہوں گے کہ پہلے کبھی نہ ہوئے ہوں گے اور اس طرح تھکے ہوئے کہ کبھی ایسے تھکے نہ ہوں گے۔ تو جو کوئی (دنیا میں) کسی کو اللہ عزوجل کے لئے لباس پہنائے، اللہ عزوجل (قیامت کے دن) اسے لباس پہنائے گا۔ جو شخص اللہ عزوجل کے لئے کسی کو کھانا کھلائے، اللہ عزوجل اسے کھانا کھلائے گا، جو کوئی اللہ عزوجل کے لئے کسی کو پانی پلائے، اللہ عزوجل اسے سیراب فرمائے گا، جو بندہ اللہ عزوجل کی خاطر کوئی نیک عمل کرے، اللہ اسے بے نیاز کردے گا اور جو شخص اللہ عزوجل کے لئے کسی کو معاف کرے، اللہ عزوجل اسے معافی عطا فرمائے گا''۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ افضل الاعمال مومن کے دل کو خوش کرنا ہے۔ (اس طرح کہ) تم اس کے ستر کو لباس پہنا کے ڈھانپ دو، کھانا کھلا کے اس کی بھوک مٹا دو یا اس کی کوئی حاجت پوری کردو۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

ترغیب

سفید بالوں کو باقی رہنے دینا اور ان کو نوچنے کی کراہت

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' سفید بالوں کو اکھاڑا نہ کرو کیونکہ جس مسلمان کو حالت اسلام میں سفید بال آئیں گے تو بروز قیامت وہ اس کے لئے نور ہوں گے۔

ایک دیگر روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کے لئے ہر سفید بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھے گا اور اس کی ایک خطاء مٹا دے گا''۔ اسے ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ترمذی کے الفاظ ہیں: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ'' بے شک یہ (سفید بال) مسلمان کا نور ہیں''۔

اور اسے نسائی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو حالت اسلام میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سفید بال آئیں، قیامت کے روز وہ اس کے لئے نور ہوں گے۔ اس پر ایک صاحب نے عرض کیا: کئی مرد سفید بالوں کو اکھاڑ پھینکتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اپنے (چہرہ پر سے) نور کو اکھاڑ پھینکے (اس نے اپنا نقصان خود کیا)۔

اسے بزار اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ آدمی اپنی داڑھی اور سر سے سفید بال اکھاڑ دے۔ مسلم۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا سفید بالوں کو اکھاڑا نہ کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جسے اسلام کی حالت میں سفید بال آئیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا، اس کا ایک گناہ مٹاتا اور (جنت میں) ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ (مفت میں اتنا اجر! سبحان اللہ)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

ترہیب

داڑھی کو سیاہ خضاب (1) لگانا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کبوتر کے سینے جیسا سیاہ خضاب لگائے گی۔ "لَا یَرِیْحُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ" وہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکیں گے۔

اسے ابوداؤد، نسائی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

ترہیب

بال جوڑنے جڑوانے، گودنے گدوانے، چہرے سے بال اکھاڑنے اکھڑوانے اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کشادگی کروانے والی عورتوں کی مذمت

حدیث: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ عرض کرنے لگیں: یارسول اللہ! (ﷺ) میری لڑکی کو چیچک نکل آئی تھی جس سے اس کے بال جھڑ گئے اور میں نے اس کی شادی کردی ہے۔ کیا اس کے بالوں میں مصنوعی بال لگا سکتی ہوں؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: "لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمَوْصُوْلَۃَ" اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

1۔ مہندی وغیرہ کے ساتھ زرد رنگ کا خضاب لگانا درست ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ سیاہ خضاب کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جیسا کہ درج بالا حدیث مبارک سے ظاہر ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور ایک اور روایت ہے: ''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والیوں پر لعنت فرمائی''۔ بخاری، مسلم، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بال لگانے اور لگوانے والیوں، گودنے اور گدوانے والیوں پر لعنت کی۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گودنے والی گدوانے والی، چہرے پر سے بال اکھاڑنے والی، اور سامنے کے دانتوں میں خوبصورتی کے لئے کشادگی کرانے والی عورتوں پر جو اللہ کی تخلیق (1) میں تبدیلی کرنے والی ہیں، لعنت بھیجی ہے۔ ایک خاتون نے اس بارے میں کچھ گفتگو کی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ اس پر لعنت بھیجوں جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر: 7) یعنی اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو)۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ لعنت کی گئی ہے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، پیشانی کے بال اکھاڑنے والی، اکھڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر جبکہ بغیر کسی بیماری کے ایسا کرتی ہوں۔ (بامر مجبوری جواز ثابت ہوا)۔ اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی، وہ بیمار ہوگئی جس سے اس کے سر کے بال گر گئے، اس کے گھر والوں نے اس کو مصنوعی بال لگانے چاہے تو نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ'' مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی عورت پر اللہ نے لعنت کی ہے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ: ''انصار کی ایک خاتون نے اپنی صاحبزادی کی شادی کی۔ پھر اس کے بال جھڑ گئے۔ وہ خاتون نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، اپنا مسئلہ ذکر کیا اور عرض کی: میری بچی کا شوہر مجھے کہتا ہے کہ میں اس کے سر پر مصنوعی بال لگا دوں۔ تو سید عالم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ مصنوعی بال لگوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔ بخاری و مسلم۔

1۔ چہرے یا ہاتھوں پر تل پھول وغیرہ بنوانا، ابروؤں وغیرہ سے بال اکھاڑنا اور دانتوں کی تراش خراش کروانا اور بال کٹانا یا کتروانا تاکہ عورتیں حسین و خوبصورت نظر آئیں، سب حرام ہے اور موجب لعنت خدا اور رسول (جل وعلا و ﷺ) ہے۔ نیز وہ بناؤ سنگار (Makeup) جو غیر مردوں کو دکھانے کے لئے کیا جائے وہ بھی حرام و ناجائز ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا، جس سال انہوں نے حج کیا۔ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ اپنے ایک محافظ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: مدینہ والو! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرنے (بال لگوانے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ "اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْاِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآئُهُمْ" بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ایسا کام کرنا شروع کر دیا۔

اسے امام مالک، امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بالوں کا ایک گچھا (1) لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: بنی اسرائیل کی عورتیں یہ گچھے اپنے سروں پر لگایا کرتی تھیں تو ان پر لعنت کی گئی اور ان کا مسجدوں میں آنا حرام کر دیا گیا۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

ترغیب

مردوں اور عورتوں کو اثمد سرمہ لگانا چاہیے

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اثمد (2) سرمہ لگایا کرو کیونکہ

1۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بالوں کے ان گچھوں کی تجارت سرعام ہوتی ہے۔ کروڑوں کا بزنس ہے۔ حالانکہ جس چیز کا استعمال کرنا حرام ہو اس کی بیع و شراء بھی حرام ہوتی ہے۔ جیسے شراب و خنزیر۔ (مترجم)

2۔ اثمد ایک خاص سرمہ ہے جسے اصفہانی سرمہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا رنگ ہلکا سرخ ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مل جاتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عام سیاہ رنگ کا سرمہ ہی اثمد ہے اور بعض فرماتے ہیں: جس سرمہ میں تھوڑا سا مشک ملا لیا جائے وہ اثمد ہے۔ واللہ اعلم: ماخوذ از مراۃ شرح مشکوۃ۔ (مترجم)

کتاب اللباس میں حضور انور اقدس ﷺ اور آپ سے تربیت یافتہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت کا لباس وغیرہ کے متعلق طرز عمل اور ارشادات بیان ہوئے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے اللہ کے رسول مقبول ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونا باعث فلاح و نجاح ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (احزاب)

ترجمہ: "(اے اہل اسلام!) بے شک تمہیں اللہ کے رسول (ﷺ) کی پیروی ہی بہتر ہے۔ (اور یہ ہی بہتر ہے ہر) اس شخص کے لئے جو اللہ (سے ملاقات کی) اور یوم آخرت (میں کامیابی) کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے"۔

اسی سلسلہ میں ایک اور مقام پر ارشاد باری عزاسمہ ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الحشر: 7)

ترجمہ: "اور جو کچھ تمہیں رسول (ﷺ) عطا فرمائیں، لے لو (جو حکم فرمائیں اس پر عمل کرنا شروع کر دو) اور جس سے منع فرمائیں، اس سے باز رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں ان کی کسی عمل میں مخالفت کر بیٹھو) بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے"۔

یہ آیات بصراحت بتا رہی ہیں کہ قول ہو یا فعل، لباس ہو یا خوراک، صورت ہو یا سیرت، عبادات ہوں یا معاملات، زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو، مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے پیغمبر اعظم ﷺ کے "اسوہ حسنہ" کو اپنی دنیاوی و اخروی کامیابی کے حصول کے لئے نشان منزل بنا لے۔ اللہ توفیق دے آمین۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یہ نظر کو تیز کرتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات آپ سرمہ لگایا کرتے تھے (اس طرح کہ) تین سلائیاں اس (دائیں) آنکھ میں اور تین اس (بائیں) آنکھ میں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔نیز نسائی اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں ایک حدیث میں اسے روایت کیا۔ان کے الفاظ ہیں: ''فرمایا: تمہارے سرموں میں بہترین سرمہ اثمد ہے۔یہ نظر کو جلا بخشتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے''۔(بزار نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی ایک روایت کی ہے)۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اثمد سرمہ لگانا لازم کرلو کیونکہ یہ پلکوں کے بال اگانے والا، آنکھوں کی میل کچیل دور کرنے والا اور بینائی کو صاف کرنے والا ہوتا ہے۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الطعام

کھانے (1) پینے کا بیان

ترغیب

کھانے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا

ترہیب

کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ چھوڑ دینا

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جناب رسول خدا ﷺ اپنے چھ صحابہ

(1) خداوند عالم جل شانہ نے اپنے مومن بندوں کے لئے اشیائے خورد و نوش کا بیان بھی اپنی پاک کتاب میں فرمادیا ہے۔ ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (البقرۃ)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں (حلال چیزیں) اور اللہ کا شکر کرتے رہو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس اللہ نے تو یہی چیزیں تم پر حرام کی ہیں، مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو (ان کے علاوہ جو حرام چیزیں ہیں ان کی حرمت حدیث پاک سے ثابت ہے) تو جو شخص مجبور ہو (اس قدر کہ نہ کھائے تو ہلاکت جان کا اندیشہ ہو) خواہش نفس سے نہ کھائے اور نہ حد سے بڑھے تو اس پر (مذکورہ چیزیں کھالینے میں) کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

اس سے چند آیات قبل ارشاد ہوا تھا:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''لوگو! کھاؤ ان چیزوں سے جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں بدی اور بے حیائی کا ہی حکم دے گا اور اس کا کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کی تمہیں خبر نہیں''۔

مومن کی یہ شان نہیں کہ ہر ایری غیری چیز کھا جائے بلکہ صرف حلال و پاکیزہ چیزیں ہی اس کی غذا ہوتی ہیں۔ اور یہ وہ غذا ہے جس کا خالق عالم نے اپنے انبیاء و رسل علیہم السلام کو حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ (مومنون)

ترجمہ: ''اے میرے رسولان کرام! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ بے شک میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں''۔

اور یہ بھی نہیں کہ بندہ مومن حلال و طیب کھانے پینے کی چیزیں بے حد وحساب استعمال کرلے اور روحانی و جسمانی امراض کا شکار ہو جائے بلکہ حکم دیا کہ:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ (اعراف)

ترجمہ: ''اے اولاد آدم! جب کسی مسجد میں جاؤ تو اپنی زینت کا لباس پہن کر جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور (لباس، کھانے اور پینے وغیرہ میں) حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(رضی اللہ عنہم) کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اعرابی آ حاضر ہوا۔ اس نے دو لقموں میں ہی وہ کھانا صاف کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى كَفَاكُمْ" اگر یہ "بِسْمِ اللهِ" کہہ لیتا تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن حبان میں یہ الفاظ بھی ہیں: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھانا شروع کرے تو اسے "بِسْمِ اللهِ" پڑھنی چاہیے اور اگر شروع میں بِسْمِ اللهِ کہنا بھول گیا ہو تو (کھاتے ہوئے جب یاد آ جائے) یوں کہہ لیا کرے: "بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ" (میں اس کھانے کی ابتداء میں بھی اور آخر میں بھی بِسْمِ اللهِ کہتا ہوں)"۔ (یہ زائد الفاظ ابن ماجہ میں ہیں ابوداؤد میں نہیں)۔

حدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس آدمی کو پسند ہو کہ شیطان اس کے گھر میں کھانا نہ پا سکے، نہ دوپہر کو آرام میں شریک ہو سکے اور نہ ہی اس کے گھر میں رات بسر کر سکے تو اسے چاہیے کہ جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو سلام (السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ) کہے اور اپنے کھانے پر "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ لیا کرے۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتا ہے (یعنی بِسْمِ اللهِ پڑھ لیتا ہے) تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے: آج تمہارے لئے اس گھر میں نہ ٹھکانہ ہے نہ رات کا کھانا۔ جب وہ گھر میں آتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تم نے ٹھکانہ تو پا لیا۔ اور جب وہ بندہ کھانا کھاتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: "اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ" تم نے ٹھکانہ بھی پا لیا اور رات کا کھانا بھی۔

مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے، سے روایت ہے کہ ایک صاحب کھانا کھا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے بِسْمِ اللهِ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ جب وہ کھانا ختم کرنے والے تھے (چند ہی لقمے باقی تھے) تو انہوں نے پڑھا: بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (اس کھانے کے اول و آخر بسم اللہ ہو) نبی سرور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے بسم اللہ کہنے تک شیطان برابر ان کے ساتھ کھا رہا تھا۔ جب انہوں نے بسم اللہ کہا "فَمَا بَقِيَ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْءٌ اِلَّا قَاءَهٗ" تو شیطان نے جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا، قے کر دیا۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے پر حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنا ہاتھ کھانے میں نہ ڈالتا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ ابتداء نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے پر حاضر تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آ گیا جیسے کوئی اسے پیچھے سے دھکیل رہا ہو (شیطان دھکیل رہا تھا) وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر ایک لڑکی ایسے ہی آئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ جیسے اسے بھی دھکیلا جارہا ہو۔ وہ بھی کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اور ارشاد فرمایا: شیطان اپنے لئے اس کھانے کو حلال جانتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ وہ اس دیہاتی کو لے کر آیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا اپنے لئے حلال کرلے، تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس لڑکی کو لے آیا کہ اس کے ذریعے ہی کھانا حلال کرلے، میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس (شیطان) کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے (1) ہاتھ میں ہے۔ اسے مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

ترہیب

کھانے پینے کے لئے سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال اور اس کا مردوں اور عورتوں کے لئے حرام ہونا

حدیث: ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ'' جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ (پانی حلق سے نیچے اترنے کی آواز) کرکے اتارتا ہے۔ بخاری ومسلم۔

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ: ''بے شک وہ بندہ جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا یا پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹا غٹ اتارتا ہے''۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج (ریشم ہی کی ایک قسم ہے) نہ پہنا کرو۔ سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو۔ اور نہ ہی ان سے بنی ہوئی تھالیوں میں کھایا کرو۔ ''فَاِنَّھَا لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ'' کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کفار ومشرکین) کے لئے ہیں اور تمہارے لئے یہ سب آخرت میں ہیں۔

یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا، جو دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پیئے آخرت میں نہ پی سکے گا اور جو دنیا میں شراب نوشی کرے وہ آخرت میں (شراب طہور) نوش نہ کرسکے گا۔ پھر فرمایا: یہ اہل جنت کا لباس، اہل جنت کا پینا اور اہل جنت کے برتن ہیں۔

1۔ معلوم ہوا کھانے پر بِسْمِ اللہِ پڑھنی چاہیے ورنہ شیطان ساتھ شامل ہوجائے گا۔ نیز بِسْمِ اللہِ پڑھنے سے شیطان دفع ہوجاتا ہے تو قرآن حکیم کی دیگر سورتیں بھی پڑھ لی جائیں تو بدرجہ اولیٰ دور ہوجائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ بِسْمِ اللہِ ذرا بلند آواز سے پڑھی جائے تاکہ جو بھول گیا ہو اسے بھی یاد آجائے اور وہ بھی پڑھ لے۔ حیض ونفاس والی عورت اسی طرح جنابت والے مرد اور عورت کو بھی کھانے پینے پر بِسْمِ اللہِ پڑھنا منع نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی پتہ چلا کہ حضور انور نبی مختار ﷺ کی طاقت وقوت کس قدر ہے۔ شیطان کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ چھڑا نہیں سکا۔ بلکہ یہ طاقت تو اللہ نے آپ ﷺ کے کئی غلاموں کو بھی دے رکھی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ریشمی لباس پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جس نے عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکایا یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف برانگیختہ کیا وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں، ہمارے دین کی پیروی کرنے والا نہیں ہے)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا، ابوطیبہ عبداللہ بن مسلم کے سوا اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

ترہیب

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، برتن میں پھونکنا، مشکیزے کے منہ کے ساتھ اور پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر منہ لگا کر پینا

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہرگز اس کے ساتھ پیئے۔ کیونکہ شیطان کھاتا بھی بائیں ہاتھ سے ہے اور پیتا بھی اس کے ساتھ ہے (اور تمہیں شیطان کی بہرحال مخالفت کرنی ہے) اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس میں یہ الفاظ زیادہ کرتے تھے: ''وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِ بِهَا'' اور نہ کوئی اس (بائیں ہاتھ) کے ساتھ کچھ لے اور نہ کچھ اس کے ساتھ کسی کو دے۔

اسے مسلم اور ترمذی نے بغیر زیادتی کے اور امام مالک و ابوداؤد نے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تم میں سے ہر کسی کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے، دائیں ہاتھ کے ساتھ پیے، دائیں ہاتھ کے ساتھ لے اور دائیں ہاتھ ہی کے ساتھ دے ''فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ'' کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا، بائیں ہاتھ کے ساتھ پیتا، بائیں ہاتھ کے ساتھ دیتا اور بائیں ہاتھ ہی کے ساتھ لیتا ہے۔ (اور وہ لعین تمہارا کھلا دشمن ہے، تم اس کی مخالفت کرو)۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیزوں میں (پیتے وقت) پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اگر میں برتن میں میل دیکھوں تو؟ (کیا کروں؟) ارشاد فرمایا: اسے گرا دو۔ انہوں نے عرض کیا: میں ایک ہی سانس میں پینے سے سیراب نہیں ہوتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ'' تو پیالہ اپنے منہ سے الگ کرلو (اور سانس لے کر پھر پیو)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: اور یہ حدیث بھی انہی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے منہ لگا کر پینے اور پینے کی چیزوں میں (پیتے وقت) پھونکیں مارنے سے منع (1) فرمایا۔

اسے ابوداؤد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ دونوں کی روایت بروایت قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل المصری المعافری ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ پانی وغیرہ نوش فرماتے وقت (برتن کو دہن مبارک سے الگ فرما کر) تین سانس لیتے اور ارشاد فرماتے ''هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰی'' اس طرح پینا زیادہ خوشگوار اور بہت سیراب کرنے والا ہوتا ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: نیز حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (کچھ پیتے وقت منہ مبارک سے برتن الگ فرما کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

(اسے روایت کرنے کے بعد) امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔ یعنی اس طرح کہ مشکیزے کا منہ کھول کر اس کے منہ کے ساتھ منہ لگایا جائے اور پھر اس میں سے پیا جائے۔

بخاری ومسلم وغیرہما۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ پھر مجھے خبر ملی کہ ایک شخص نے مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینا چاہا تو مشکیزے کے اندر سے سانپ نکل آیا۔

اسے امام بخاری نے مختصراً اور حاکم نے مکمل روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بر شرط بخاری صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ کھول کر ان کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس سے منع فرما دینے کے بعد (ایک دفعہ)

1۔ برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر منہ لگا کر پینے سے ممانعت کی کئی حکمتیں ہیں مثلاً نمبر 1 یہ جگہ منہ سے اچھی طرح نہیں لگتی جس سے پانی وغیرہ بہہ کر کپڑوں پر پڑتا ہے، نمبر 2 گرنے سے پانی وغیرہ ضائع ہوتا ہے، نمبر 3 یہ جگہ مناسب طور پر صاف بھی نہیں ہوتی ہے، اس میں لگی ہوئی میل کچیل میں جراثیم ہوتے ہیں جو پیٹ میں جا کر بیماری کا باعث بن سکتے ہیں، نمبر 4 ٹوٹا ہوا کنارہ لبوں کو زخمی بھی کر سکتا ہے۔ پانی وغیرہ پیتے وقت برتن میں پھونکیں مارنے سے ممانعت کی بھی متعدد حکمتیں ہو سکتی ہیں جیسے کہ نمبر 1 سانس کبھی زہریلی بھی ہو سکتی ہے جو نقصان دہ ہو سکتی ہے، نمبر 2 گندہ دہن کی بیماری والے کی سانس پینے کی چیز کو بدبودار کر سکتی ہے، نمبر 3 دوسرا شخص ایسے برتن میں پینے سے گھن کرے گا، نمبر 4 اگر کوئی شخص برتن منہ کے ساتھ لگائے لگائے پیتا بھی جاتا ہے اور برتن ہی میں سانس بھی لیتا ہے تو یہ اور بھی برا ہے کہ جانوروں کا طریقہ ہے۔ علاوہ ازیں بے شمار حکمتیں ہیں جو خدا و مصطفےٰ جل وعلاو ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ایک آدمی نے رات کو اٹھ کر مشکیزہ پکڑا پھر اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینا ہی چاہتا تھا کہ اس میں سے سانپ (1) نکل آیا۔

اسے ابن ماجہ نے بطریق زمعہ بن صالح عن سلمہ بن وہرام روایت کیا۔ بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

ترغیب

برتن کی ایک جانب سے کھانا نہ کہ درمیان سے

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک قصعہ تھا (ایک بڑا برتن جس میں بیک وقت کئی آدمی کھانا کھا سکتے ہیں) اس کو ''غرا'' کہا جاتا تھا۔ چار آدمی اس کو اٹھاتے تھے۔ (ایک روز) جب چاشت کا وقت ہوا اور حاضرین نے نماز چاشت ادا کر لی تو وہی قصعہ لایا گیا۔ یعنی اس میں ثرید (2) بنایا گیا تھا۔ حاضرین اس کے اردگرد جمع ہو گئے۔ پھر جب لوگ زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے (آپ ﷺ کی اس سادگی کو دیکھ کر) ایک اعرابی کہنے لگا: یہ کیسا بیٹھنا ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تواضع پسند بندہ بنایا ہے، متکبر و مغرور نہیں پیدا فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهَا'' اس کے اردگرد سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑے رکھو کیونکہ تمہارے لئے درمیان میں برکت فرمائی جاتی ہے۔ ابوداؤد و ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے راوی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهٖ'' برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی اطراف سے کھاؤ۔ درمیان سے نہ کھاؤ۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں، سب نے عطا بن سائب عن سعید بن جبیر عنہ سے روایت کیا۔ یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد وغیرہ کے الفاظ ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو برتن کی اعلیٰ جانب (درمیان) سے نہ کھائے بلکہ نچلی جانب (ایک طرف) سے کھائے ''فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا'' کیونکہ برکت اس برتن کی اعلیٰ جانب (درمیان) میں اترتی ہے۔

1۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو مشکیزوں کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے کیوں منع فرمایا؟ اس کی حکمت اوپر مذکور دونوں حدیثیں خوب واضح کرتی ہیں کہ کیا معلوم مشکیزے کے اندر کوئی زہریلا جانور ہو جو تمہارے منہ میں داخل ہو کر تمہیں نقصان پہنچائے۔ دیکھا آپ نے، ہمارے غم خوار آقا ﷺ کو ہم گناہ گاروں سے کتنی محبت ہے کہ ہمارا تکالیف میں پڑنا انہیں گراں گذرتا ہے۔ اسی لئے تو ان کا رب ان کی شان یوں بیان فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝ (توبہ)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (ﷺ) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، اہل ایمان پر کمال مہربان، بڑے رحم فرمانے والے ہیں''۔ (مترجم)

2۔ ''ثرید'' اس کھانے کو کہتے ہیں جو روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھگو کر بنایا جاتا ہے۔ یہ کھانا سید عالم ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ طبی لحاظ سے بھی یہ جلد ہضم ہونے والا اور مفید ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

سرکہ اور زیتون کھانا نیز چھری کانٹے کے بغیر دانتوں سے نوچ کر گوشت کھانا

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خانہ سے کھانا مانگا۔ انہوں نے عرض کیا: سرکہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے وہی منگوالیا۔ اور تناول فرمانے لگے۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ "نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ" سرکہ بہت اچھا سالن ہے، سرکہ بہت اچھا سالن ہے، سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے یہ الفاظ میں نے اللہ کے پیارے نبی ﷺ سے سنے ہیں، اس وقت سے سرکہ سے محبت رکھتا ہوں۔ طلحہ بن نافع (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں اس وقت سے سرکہ پسند کرتا ہوں جب سے یہ الفاظ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنے ہیں۔

اسے مسلم نے روایت فرمایا۔ اور ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی "سرکہ بہت اچھا سالن ہے" کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

حدیث: سیدہ ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، صرف سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ "فَمَا افْتَقَرَ بَيْتٌ مِنْ اِدَامٍ فِيْهِ خَلٌّ" وہ گھر سالن کا محتاج نہیں، جس میں سرکہ موجود ہو۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابن ماجہ نے محمد بن زاذان سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں: مجھ سے ام سعد رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جبکہ میں ان کی خدمت میں حاضر تھی۔ ارشاد فرمایا: کھانے کو کچھ ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں: جی ہاں) ہمارے پاس روٹی، خشک کھجوریں اور سرکہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ، فَاِنَّهٗ كَانَ اِدَامَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَلَمْ يَفْتَقِرْ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ" سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے کیونکہ مجھ سے پہلے نبیوں (علیہم السلام) کا یہ سالن ہوتا تھا اور وہ گھر محتاج نہیں ہوتا جس میں سرکہ موجود ہو۔

حدیث: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ بھی اور (جسم پر) اس کی مالش بھی کرو "فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ" کیونکہ یہ برکت (1) والے

1۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زیتون کے درخت کو برکت والا قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (نور:35) کیونکہ یہ برکت والی زمین فلسطین میں زیادہ تر پیدا ہوتا ہے جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا مولد و مسکن و مدفن ہے۔ اس میں بہت سے فوائد و برکات ہیں۔ کئی بیماریوں کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ غذا بھی ہے اور دوا بھی۔ بواسیر میں بہت مفید ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زیتون کا تیل ستر امراض کا علاج ہے۔ جن میں جذام بھی ہے۔ (ابونعیم و مرقات) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

درخت سے ہے۔

اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور حاکم کہتے ہیں: صحیح الاسناد ہے۔ (اسی مضمون کی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حاکم نے اور ابن ماجہ وترمذی نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ'' گوشت کو دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ خوشگوار اور جلد ہضم ہونے والا ہوتا ہے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پکے ہوئے) گوشت کو چھری سے کاٹ کر مت کھاؤ (جب کہ بوٹیاں چھوٹی چھوٹی بنی ہوئی ہوں) کیونکہ یہ عجمیوں (خصوصاً نصاریٰ) کا طریقہ ہے۔ اسے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھاؤ کہ یہ (اس طرح کھانا) زیادہ مزیدار اور زود ہضم ہے۔ ابوداؤد وغیرہ۔

(یاد رہے کہ اگر پکے ہوئے گوشت کے ٹکڑے بڑے بڑے ہوں جیسا کہ پوری ران کو بھون لیا جاتا ہے تو چھری سے کاٹ کر کھانے میں حرج نہیں بلکہ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے بکری کی ران کا گوشت کاٹ کر تناول فرمایا۔ (ترمذی وغیرہ))۔

ترغیب

مل کر کھانے کی برکت

حدیث: حضرت وحشی بن حرب بن وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے۔ ارشاد فرمایا: کھانا مل کر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کیا: الگ الگ کھاتے ہیں۔ فرمایا: ''اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ'' مل کر کھانا کھایا کرو اور اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرو تو اس میں برکت فرمائی جائے گی۔

اسے ابن ماجہ، ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ'' دو افراد کا کھانا تین کو اور تین افراد کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔ (جبکہ مل کر کھائیں۔ تجربہ شاہد ہے) بخاری ومسلم

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے۔ دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے (جبکہ مل کر کھائیں)۔ مسلم، ترمذی،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ابن ماجہ۔

نیز بزار نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسے روایت کیا۔ جس میں چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے: کے الفاظ نہیں۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں:۔ ''وَيَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ یعنی اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے'' (ایسی ہی ایک روایت طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کی ہے)

حدیث: یہ روایت بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى اللهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْاَيْدِيْ'' اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کھانا بہت پسندیدہ ہے جس پر ہاتھوں کی کثرت ہو۔ (بہت سے افراد مل کر کھائیں)

اسے ابویعلی، طبرانی اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔ ان سب نے اسے بروایت عبدالمجید بن ابوداؤد روایت کیا ہے۔ انہیں ثقہ کہا گیا ہے۔ البتہ اس حدیث میں کچھ نکارت ہے۔

ترہیب

سیر ہونے میں آنتوں کا بیان اور لالچ وطمع کی بنا پر بسیار خوری کی مذمت

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ'' مسلمان آدمی ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں (1) میں کھاتا ہے۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ وغیرہم نے روایت کیا۔ بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: ''ایک شخص

1۔ مطلب یہ نہیں کہ کافر کے پیٹ میں سات آنتیں ہوتی ہیں اور مسلمان کے پیٹ میں صرف ایک، مسلمان ہو یا کافر سب کے پیٹ میں آنتیں سات ہی ہوتی ہیں۔ بلکہ یہ ایک تمثیل ہے کہ بندہ مومن کو دنیا کی رغبت نہیں ہوتی اور کافر کو بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مومن کم کھاتا ہے اور کافر بہت زیادہ۔ اس فرمان عالی شان میں مسلمان کو کم کھانے کی رغبت دلائی گئی ہے کیونکہ بسیار خوری سے دل کی سختی، شہوت اور خواہشات کی کثرت ہوتی ہے۔ ایک مطلب یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ مسلمان صرف ایک کمائی یعنی رزق حلال میں سے کھاتا ہے اور کافر سات کمائیوں سے کھاتا ہے جن میں صرف ایک حلال باقی سب حرام ہیں۔ جیسا کہ سود، رشوت، جعلسازی، ظلم وزیادتی، چوری ڈاکہ خیانت وغیرہ۔ افسوس کہ آج یہ ذرائع آمدن مسلمانوں، خصوصاً پاکستانیوں میں عام ہیں۔ بہت کھانا پینا کفار کی عادت وطریقہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ (محمد)

''یعنی کفار لوگ عیش اڑا رہے ہیں اور ڈھور ڈنگروں کی طرح کھا (پی) رہے ہیں حالانکہ ان کا ٹھکانہ آگ ہے''۔

بلاضرورت زیادہ کھانا اور زیادہ پینا اسراف ہے۔ جس سے قرآن حکیم نے منع فرمایا ہے:

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (اعراف)

ترجمہ: ''اور کھاؤ اور پیو اور اسراف (بلاضرورت کھانا پینا) نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''۔

خداوند گفتا کلوا واشربوا   ولکن نہ گفتا کلوا تا گلو (سعدی رحمہ اللہ) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(مسلمان ہونے سے پہلے) بہت کھایا کرتا تھا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا تو بہت کم کھانے لگا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: ''جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک کافر مہمان کی میزبانی فرمائی۔ اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری (دوہنے) کا حکم دیا۔ وہ دوہی گئی تو یہ کافر اس کا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری دوہی گئی۔ یہ اس کا دودھ بھی پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو اسلام لے آیا۔ اب رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا تو اس نے اس کا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری کا دودھ لایا گیا تو یہ نہ پی سکا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے''۔

اور اسے امام مالک اور ترمذی نے بھی ایسے ہی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برے کسی برتن کو نہیں بھرتا۔ ابن آدم کو اتنے لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھ سکیں۔ پھر اگر بھوک بہت ہو تو ''فَثُلُثٌ لِّطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِّشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِّنَفْسِهٖ'' (کھاتے وقت اپنے پیٹ کا) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کے لئے رہنے دے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا نیز ابن ماجہ و ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا مگر ابن ماجہ نے کہا: ''اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آجائے (بھوک بہت ہی زیادہ ہو) تو پیٹ کی ایک تہائی کھانا کھایا جائے''۔ (الحدیث)

حدیث: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے روٹی اور گوشت سے بنا ہوا ثرید کھایا۔ پھر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ڈکار لینے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! ہم سے اپنی ڈکاریں دور رکھو۔ کیونکہ دنیا میں جو لوگ زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے ہیں، روز قیامت زیادہ بھوکے وہی (1) ہوں گے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (ایسی ہی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ترمذی اور ابن ماجہ نے کی ہے جسے امام ترمذی نے حسن کہا)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَھْلَ الشِّبَعِ فِی الدُّنْیَا ھُمْ اَھْلُ الْجُوْعِ غَدًا فِی الْاٰخِرَةِ'' دنیا میں پیٹ بھر بھر کر کھانے والے ہی کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

1۔ ابن ابی الدنیا، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا کہ اس کے بعد حضرت ابو جحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتی کہ یہ دنیا چھوڑ گئے۔ صبح کھاتے تو رات کو نہ کھاتے اور اگر رات کو کھا لیتے تو صبح کو کچھ نہیں کھاتے تھے۔ ابن ابی الدنیا کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیس سالوں سے میں نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عطیہ بن عامر جہنی سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ انہیں کھانے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: میرے لئے یہ کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: وہ اکثر لوگ جو دنیا میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں، قیامت کے دن ان کی بھوک سب سے طویل ہوگی۔

اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا اور بیہقی نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے: ''اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان!''اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ'' یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

حدیث: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا فتنہ جو اس امت میں اس کے نبی ﷺ کے بعد پیدا ہوگا وہ پیٹ بھر بھر کر کھانا ہوگا۔ کیونکہ جو لوگ پیٹ بھر کر کھاتے ہیں ان کے بدن موٹے ہو جاتے ہیں پھر ان کے دل کمزور پڑ جاتے ہیں اور ان کی خواہشات انہیں لے بھاگتی ہیں۔

اسے امام بخاری نے کتاب الضعفاء میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے موٹے پیٹ والے ایک آدمی کو دیکھا تو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر یہ (موٹاپا) اس (پیٹ) کے علاوہ کہیں اور ہوتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا (پیٹ کے بجائے دماغ بڑا ہونا چاہیے تھا)۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بہت موٹا لمبا بہت کھانے پینے والا شخص پیش کیا جائے گا، تو اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہوگا (وہاں وزن نیکیوں کا ہوگا جسم کا نہیں) اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ۝ (کہف) تو ہم ان کے اعمال تولنے کے لئے کوئی ترازو نصب نہیں کریں گے)۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ الفاظ انہیں کے ہیں۔ اور بخاری و مسلم نے اسے اختصاراً روایت کیا کہ فرمایا: ''ایک بڑا موٹا شخص یوم قیامت لایا جائے گا تو اللہ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر برابر بھی نہ ہوگا''۔

حدیث: سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے صحابہ!) تم آج بہتر ہو (اس حالت فقر و فاقہ میں) یا اس وقت بہتر ہو گے جب صبح کے وقت روٹی گوشت کا ایک طباق تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا اور شام کے وقت دوسرا، صبح ایک لباس پہنو گے اور شام کو دوسرا اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبہ پر لٹکائے جاتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: بلکہ ہم تو اس وقت بہتر ہوں گے کیونکہ عبادت کے لئے خود کو فارغ پائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ایسا نہیں)''بَلْ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ'' بلکہ آج (اس حالت میں) تم بہتر ہو (کہ اللہ کے ہاں تمہارا حساب کم اور ثواب زیادہ ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔ کتاب اللباس میں یہ حدیث گذر چکی ہے۔ (اس معنی کی ایک حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن بجیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں: ایک روز نبی کریم ﷺ کو سخت بھوک محسوس ہوئی تو آپ نے ایک پتھر لے کر بطن مبارک پر باندھ لیا۔ پھر ارشاد فرمایا: دنیا میں عیش اڑانے والی نعمتوں سے لذت اٹھانے والی کئی جانیں قیامت کے روز بھوکی ننگی ہوں گی۔ یاد رکھو! (دنیا میں) کئی لوگ اپنے نفس کی عزت کرنے والے ہیں حالانکہ وہ اسے ذلیل کرنے والے ہیں۔ سن لو! بہت سے لوگ اپنے نفس کو (عبادت و ریاضت سے) ذلیل کرنے والے ہیں حالانکہ (قیامت میں) وہ اس کو عزیز بنانے والے ہیں۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب سے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہوں، میں نے کبھی اپنے پیٹ کو کھانے سے نہیں بھرا۔ ضرورت کے مطابق کھاتا اور حسب ضرورت ہی پیتا ہوں یعنی اتنا جس سے زندگی بحال رہے۔

اسے طبرانی نے ایسی اسناد کے ساتھ جس پر کوئی اعتراض نہیں اور بیہقی نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے یہ الفاظ زیادہ کئے: ''حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ نے ایک سوبیس سال زندگی پائی۔ پچاس سال جاہلیت میں اور ستر سال اسلام میں''۔ (گویا ستر سال پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا)۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں نے ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا ہے تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمہیں تمہارے پیٹ کے علاوہ اور کوئی کام نہ ہو؟ ''اَلْاَکْلُ فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ مِنَ الْاِسْرَافِ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ'' ایک دن میں دو مرتبہ کھانا اسراف میں سے ہے اور اللہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں ابن لہیعہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے تم پر (اے مسلمانو!) تمہارے پیٹوں اور شرم گاہوں کے بارے میں غی (جہنم کی بدترین وادی میں ڈالنے کا باعث بننے والی) خواہشات کا اور گمراہ کن حرص و ہوا کا خوف ہے۔ (کہ کہیں تم لذائذ دنیا میں کھو کر زناکاری میں مبتلا نہ ہو جاؤ)۔

اسے امام احمد، طبرانی اور بزار نے روایت کیا۔ ان کی بعض اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوگئی جبکہ میں نے ایک درہم کا گوشت خریدا تھا۔ فرمانے لگے: اے جابر! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میرے اہل خانہ کی شدید خواہش تھی اس لئے یہ میں نے ایک درہم کا گوشت خریدا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہ جملہ دہرانے لگے: میرے اہل خانہ کی خواہش تھی، میرے اہل خانہ کی خواہش تھی، حتی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ یہ درہم میرے ہاتھ سے کہیں گر گیا ہوتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات نہ ہوتی۔ (بیہقی)۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد صاحب سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ'' کھاؤ پیو اور صدقہ کرو جب تک کہ اس میں فضول خرچی اور تکبر نہ مل جائے۔

اسے امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ تک اس کے راوی ثقہ ہیں صحیح میں ان سے روایت لی گئی ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انہیں رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ'' ناز و نعم میں کھو جانے سے بچے رہنا کیونکہ اللہ کے بندے ناز پروریوں میں نہیں کھویا کرتے۔

اسے امام احمد، بیہقی نے روایت کیا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو (انواع و اقسام کی) نعمتیں کھائیں گے جن سے ان کے جسم خوب موٹے تازے ہوں گے۔ (اور حقوق اللہ و حقوق العباد سے غافل ہوں گے)۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو مختلف اقسام کے کھانے کھائیں گے، قسم قسم کے مشروبات نوش کریں گے، کئی کئی رنگوں کے ملبوسات پہنیں گے (جھوٹی اور بے کار) باتیں کرنے میں ماہر ہوں گے۔ ''فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ اُمَّتِيْ'' میری امت کے یہی بدترین لوگ ہوں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے کھانے کو دنیا کی مثال بنایا گیا ہے۔ اگرچہ انسان اس میں کتنا ہی مرچ مصالحہ اور نمک ڈالے۔ دیکھو، (آخر کار) وہ کیا بن جاتا ہے (جیسے کھانا فانی ایسے ہی دنیا فانی، اور جیسے کھانا غلاظت بن جاتا ہے ایسے ہی انجام دنیا گندا)۔

اسے عبداللہ بن امام احمد نے اپنے زوائد میں جید و قوی اسناد کے ساتھ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے ضحاک! تمہارا کھانا کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) گوشت اور دودھ ہے۔ فرمایا: پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ بولے: آپ کو معلوم ہی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ ابن آدم کے پیٹ سے خارج ہوتا ہے (پاخانہ) اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال (1) بیان فرمایا ہے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ علی بن زید بن جدعان کے سوا باقی راوی صحیح کے ہیں۔

ترہیب
کھانے کی دعوت بغیر کسی عذر کے قبول نہ کرنا
دعوت قبول کرنے کا حکم
اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دکھاوے کی
غرض سے کھانے پکانے والوں کے کھانے کی مذمت

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے، جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو شخص دعوت پر نہیں آیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول (جل و علا و ﷺ) کی نافرمانی کی۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ پر موقوف روایت کیا۔ اور مسلم نے اسے نبی ﷺ تک مرفوع بھی روایت کیا ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''بدترین کھانا، اس ولیمے کا کھانا ہے جس سے اس کو منع کیا جائے جو (مسکین غریب) آنا چاہتا ہوا ور اسے بلایا جائے جو نہیں آنا چاہتا (حاجت مند نہیں بلکہ غنی مالدار ہے)'' وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ'' اور جس نے دعوت قبول نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول پاک (جل و علا و ﷺ) کی نافرمانی کی''۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت دی گئی پھر اس نے قبول نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی نافرمانی کی ''وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ

1۔ظاہر ہے یہ مثال کافرین و مجرمین کی دنیا کی ہے جو دنیوی جھنجٹوں میں پڑ کر اپنے خالق و رازق کو بھول بیٹھے۔ ان کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی خوفناک۔ ورنہ متقی و نیکوکار بندہ مومن کی دنیا تو آخرت کی کامرانیوں کا زینہ ہوتی ہے۔ اسی لئے ''اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ'' فرمایا گیا ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا: ع

چیست دنیا، از خدا غافل بودن

خدائے تعالیٰ سے غافل ہو جانے کا نام دنیا ہے۔ اور پیغمبر اعظم ﷺ نے اسی کی مذمت فرمائی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِيرًا" اور جو شخص بن بلائے دعوت میں چلا گیا، وہ چور بن کر اندر داخل ہوا اور لیٹرا بن کر باہر نکلا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو چاہیے کہ اسے قبول کرلے (اور شامل ہو) بخاری، مسلم، ابوداؤد۔

حدیث: اور یہ روایت بھی انہی رضی اللہ عنہ سے ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو دعوت دے تو وہ اسے قبول کرلے چاہے یہ دعوت شادی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ مسلم وابوداؤد۔

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ: "اِذَا دُعِيْتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيْبُوْهُ" اگر تمہیں بکری کے کھر (جیسی سادی اور کم تر کھانے کی چیز) کی دعوت بھی دی جائے تو اس کو قبول کرلو۔ (اس میں دعوت دینے والے کی دل جوئی ہوگی)

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرے "فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ" اب اگر چاہے تو کھانا کھائے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، نمبر 1 سلام کا جواب دینا، نمبر 2 بیمار کی بیمار پرسی کرنا، نمبر 3 جنازے کے ساتھ چلنا، نمبر 4 دعوت قبول کرنا اور نمبر 5 چھینک کا جواب دینا۔ بخاری و مسلم۔

(ایسی ہی ایک حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: "اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ" بے شک نبی پاک ﷺ نے بطور تفاخر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کھانا پکانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد۔

ترغیب

حصول برکت کے لئے پونچھنے سے پہلے انگلیاں چاٹ لینا

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں اور برتن چاٹ لینے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے کھانے کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کس حصہ میں برکت ہے۔ (ممکن ہے اسی میں ہو جو انگلیوں یا برتن میں لگا رہ گیا ہو)۔ مسلم۔

حدیث: اور یہ بھی انہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے، تو اسے اٹھالے۔ اگر اس میں کوئی میل کچیل لگ گئی ہو تو اسے صاف کرے اور لقمے کو کھالے اور اسے شیطان کے لئے پڑا نہ رہنے دے۔ اور جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے رومال کے ساتھ انہیں صاف نہ کرے۔ "فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَکَةُ" کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ مسلم۔

حدیث: انہی (جابر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے ہر کسی کے پاس ہر کام کے وقت موجود ہوتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی حاضر رہتا ہے۔ لہٰذا اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو چاہیے کہ اسے اٹھالے، اس پر لگی مٹی وغیرہ صاف کرے پھر اسے کھالے اور شیطان کے لئے پڑا نہ رہنے دے۔ پھر جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے کھانے کے کس جز میں برکت ہے۔

اسے مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا۔ ابن حبان نے کہا کہ فرمایا: "شیطان ہر کام میں لوگوں یا انسان کو تاکتا رہتا ہے یہاں تک کہ انسان کے کھانے کے وقت بھی تاکتا ہے۔ اور انسان کو چاہیے کہ اس وقت تک برتن نہ اٹھائے جب تک کہ اسے خود نہ چاٹ لے یا (بیوی بچوں میں سے) کسی کو چٹوا نہ دے (جبکہ وہ اس سے گھن نہ کرتے ہوں)۔ "فَاِنَّ اٰخِرَ الطَّعَامِ الْبَرَکَةُ" "کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں برکت ہوتی ہے"۔

(حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ایسی ہی مزید احادیث بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں روایت کی گئی ہیں)۔

ترغیب

کھانے کے بعد حمدِ الٰہی بجالانا

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کھانا کھایا پھر کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ" (سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری طاقت و اختیار کے اسے میرا رزق بنایا)، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے سے یقیناً راضی ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو اس پر اس کی حمد بجالاتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔

اسے مسلم، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن بھی کہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (ایک روز) ظہر کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے آنے کی آہٹ سنی (جو پہلے سے مسجد میں موجود تھے) تو کہا: اس وقت (سخت گرمی میں) کس وجہ سے آپ گھر سے نکلے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بھوک کی شدت گھر سے نکال لائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: قسم بخدا! میرے باہر آنے کی بھی صرف یہی وجہ ہے۔ دونوں حضرات اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک اللہ کے رسول ﷺ بھی ان کے پاس تشریف لے آئے۔ اور ارشاد فرمایا: اس وقت گھروں سے نکلنے پر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا ہے؟ دونوں عرض گذار ہوئے: اللہ کی قسم! مجبوری کوئی نہ تھی سوائے اس سخت بھوک کے جو ہم اپنے پیٹوں میں محسوس کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر آیا ہوں۔ چلو اٹھو۔ پھر تینوں نفوس قدسیہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر تشریف لائے۔ جبکہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ کھانا ہوتا یا دودھ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے حفاظت سے رکھا کرتے تھے۔ آج وہ کہیں جلدی میں تھے، کوئی چیز مل نہ سکی تھی، جو کچھ موجود تھا اپنے اہل خانہ کو کھلا کر کھجوروں کے باغ میں کام کے لئے جا چکے تھے۔ جب یہ حضرات ان کے دروازے پر پہنچے تو ان کی زوجہ محترمہ باہر نکلیں اور عرض کرنے لگیں: ”مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَّعَهُ“ اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے دوستوں کا تشریف لانا، زہے نصیب۔ نبی اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ابوایوب کہاں ہیں؟ اپنے باغ میں کام کرتے ہوئے انہوں نے بھی یہ (میٹھی) آواز سن لی۔ جلدی جلدی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے: اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے دوستوں کا ہمارے ہاں تشریف لانا ہمارے لئے رحمات و برکات کا باعث ہوا۔ یا نبی اللہ! (ﷺ) ایسے وقت میں (شدید گرمی میں) تو آپ تشریف نہیں لایا کرتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک کہتے ہو۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ گئے اور کھجور کے درخت کی ایک ڈالی توڑ لائے جس کے ساتھ خشک، تر اور کچی کھجوریں تھیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: تم میرے لئے خشک کھجوریں توڑ کر نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ: (ﷺ) میں نے یہ پسند کیا کہ آپ خشک، تر اور کچی (ہر قسم کی) کھجوریں تناول فرمائیں جبکہ ساتھ ہی میں آپ کے لئے ایک جانور بھی ذبح کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ذبح کرو تو کسی دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ انہوں نے بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ذبح کیا اور بیوی سے فرمایا: آٹا گوندھو اور روٹیاں تیار کرو۔ تم روٹیاں بنانا خوب جانتی ہو۔ پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے جانور کا نصف حصہ سالن پکایا اور نصف کو بھون لیا۔ جب کھانا تیار ہو گیا اور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہما کے سامنے رکھ دیا گیا تو آپ ﷺ نے کچھ پکا ہوا گوشت لے کر ایک روٹی پر رکھا اور فرمایا: اے ابوایوب! یہ (میری بیٹی) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو پہنچا دو کہ کئی دنوں سے انہیں ایسا کھانا نصیب نہیں ہوا۔ حضرت ابوایوب وہ کھانا لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ پھر جب یہ حضرات کھانا کھا چکے اور سیر ہو چکے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ جبکہ آپ کی چشمان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رحمت سے آنسو بہہ رہے تھے: روٹی، گوشت، خشک، تر اور کچی کھجوریں، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق قیامت کے روز تم سے سوال ہو گا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب رضی اللہ عنہما کو یہ بات بڑی سخت محسوس ہوئی (بروز قیامت سوال کئے جانے سے بہت گھبرائے) تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: بلکہ (اس سوال کے جواب میں کامیاب ہونے کا طریقہ ہے کہ) جب تم ایسی نعمتیں پاؤ اور کھانے کے لئے ہاتھ بڑھاؤ تو ''بسم اللہ'' کہہ لیا کرو اور سیر ہو جاؤ تو کہا کرو: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَشْبَعَنَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا فَاَفْضَلَ'' (ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں سیر کیا اور ہم پر اپنا انعام و فضل کیا) یہ الفاظ ان نعمتوں کا شکریہ ہو جائیں گے۔ جب سید عالم ﷺ فارغ ہو کر اٹھے تو ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کل ہمارے پاس آنا۔ اور عادت شریفہ یہ تھی کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کے ساتھ بھلائی سے پیش آتا آپ ﷺ اس کا بدلہ دینا پسند فرمایا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہ سنی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ تمہیں کل اپنے ہاں حاضر ہونے کا حکم فرما رہے ہیں۔ اگلے دن حضرت ابوایوب حاضر بارگاہ ہوئے تو رحمت عالم ﷺ نے انہیں ایک کنیز عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! اس کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرنا کیونکہ جب تک یہ ہمارے پاس رہی ہے، ہم نے اس سے بھلائی ہی دیکھی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے یہ کنیز لے کر حضرت ابوایوب واپس آئے تو کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بجا لانے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ میں اس کنیز کو آزاد کر دوں۔ پھر انہوں نے اسے آزاد فرما دیا۔

اسے طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چند یوم گذارے۔ (ایک روز) فرمانے لگے: کیا تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو مجھے ابوعبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس شخص نے کھانا کھایا اور سیر ہو گیا۔ پھر پانی پیا اور خوب سیراب ہو گیا۔ پھر یہ کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَاَشْبَعَنِیْ وَسَقَانِیْ وَ اَرْوَانِیْ'' (سب تعریفیں ہیں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے کھانا کھلایا اور مجھے سیر کر دیا اور مجھے پانی پلایا اور خوب سیراب کیا) وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح صاف ہو کر نکل گیا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

ترہیب

ہاتھوں میں لگی کھانے کی بو دھوئے بغیر سو جانا

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے میں برکت کھانے کے بعد وضو کرنے سے ہوتی ہے۔ (اسلام لانے کے بعد) میں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس بات کا ذکر کیا۔ اور تورات میں جو پڑھا تھا، عرض کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ'' کھانے میں برکت اس سے پہلے اور بعد (1) وضو کرنے میں ہے۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صرف قیس بن الربیع سے معروف ہے اور قیس ضعیف فی الحدیث ہیں۔ (مؤلف کے نزدیک ان راوی کا ضعف حدیث کے حسن ہونے پر اثر انداز نہیں۔ یعنی یہ حدیث حسن ہے)۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ فرمائے تو ''فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غِدَاؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ'' جب کھانا حاضر ہو وضو کرلے اور جب کھانا اٹھالیا جائے تو بھی وضو کرلے (ہاتھ دھوئے اور کلی کرلے)۔

اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور وضو سے مراد یہاں ہاتھ دھونا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں سو گیا کہ اس کے ہاتھوں میں کھانے کی بو تھی اور (سونے سے پہلے) اسے دھویا نہیں۔ ''فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ'' پھر اسے کوئی نقصان پہنچا (کسی کیڑے مکوڑے نے کاٹ لیا) تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ (یہ اس کی اپنی غفلت سے ہوا)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے اس کو حسن کہا۔ نیز ابن ماجہ نے

1۔ وضو سے مراد یہاں شرعی وضو نہیں بلکہ لغوی ہے جس کے معنی صفائی اور اچھائی کے ہیں اور فرمان عالی کا مطلب ہے کہ کھانے سے پہلے بھی اور کھا لینے کے بعد بھی ہاتھ دھو لو اور کلی کرلو۔ اس مفہوم کی تائید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث موجود ہے جسے مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ بیت الخلا تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ عرض کیا گیا: کیا حضور انور وضو نہیں فرمائیں گے؟ اس پر ارشاد فرمایا: نماز نہیں پڑھنی کہ وضو کروں (بلکہ صرف کھانا کھانا ہے) ابوداؤد اور ترمذی کے الفاظ ہیں کہ: '' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ'' وضو کرنے کا حکم صرف مجھے اس وقت دیا گیا ہے جب نماز کے لئے کھڑا ہوؤں''۔ مقصد یہ کہ کھانے کے وقت وضو کا حکم نہیں ہے۔ یاد رہے کہ سجدہ تلاوت، مَسِّ قرآن اور طواف کعبہ کے لئے وضو کا حکم ہے اور ان کا ثبوت بھی ارشادات عالیہ سے ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔(علاوہ ازیں اس معنی کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی و حاکم نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بزار اور طبرانی نے روایت کی)۔

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ بَاتَ وَفِی یَدِہٖ رِیْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَہٗ وَضَحٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ'' جو شخص رات اس حالت میں گذارے کہ اس کے ہاتھوں میں کھانے کی بو (چکناہٹ وغیرہ) لگی ہو پھر اسے برص (سفید داغوں کی بیماری) لگ جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔(اگر فرمان مصطفوی ﷺ کے مطابق ہاتھ دھو کر سوتا تو یہ بیماری نہ ہوتی)۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب القضا(1) وغیرہ

(قاضی یا حاکم بننے، بنانے اور فیصلوں کا بیان)

ترہیب

سلطان، قاضی یا امیر بننا خصوصاً اس شخص کا جسے اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو کہ وہ ظلم وزیادتی سے خود کو بچا سکے گا اور درست فیصلے کرے گا

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ" تم میں ہر ایک نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے (یوم قیامت)

1۔ قضا سے مراد منصب قضا پر فائز ہونا اور شریعت اسلامیہ کے مطابق فیصلے کرنا ہے۔ قرآن حکیم جا بجا عدل وانصاف، مساوات، اور کتاب وسنت کے مطابق فیصلے انجام دینے اور احکام نافذ کرنے کے بارے میں ارشادات فرماتا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۞ (نساء)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ اور جب بھی کوئی فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے کرو بے شک اللہ تمہیں بہی اچھی باتوں کی نصیحت فرماتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ (ﷺ) کی اور ان حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اسے اللہ (کی کتاب) اور رسول (ﷺ کی سنت) کی طرف لوٹا دو (کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرو) اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے"۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۞ (نساء)

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے بن جاؤ (اور) گواہی دینے والے محض اللہ تعالیٰ کے لئے، اگر چہ یہ گواہی تمہیں خود اپنے خلاف یا والدین اور قریبی رشتے داروں کے خلاف دینی پڑے۔ (جس کے خلاف گواہی دے رہے ہو) چاہے مالدار ہو چاہے غریب، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ پس عدل وانصاف کرنے میں خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ اور اگر (عدل وانصاف کرنے میں) تم ہیر پھیر کرو یا منہ موڑو تو بے شک اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے"۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ (مائدہ)

ترجمہ: "اے اہل ایمان! مضبوطی سے قائم رہنے والے، اللہ کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ تم انصاف نہ کرو۔ عدل وانصاف کیا کرو۔ یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال سے اچھی طرح خبردار ہے"۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سوال ہوگا۔ امام (حکمران) نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کا سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (اہل خانہ، بیوی بچوں) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت (زیر نگرانی چیزوں) کے متعلق سوال ہوگا۔ اور نوکر اپنے آقا کے مال میں نگران و ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور تم میں سے ہر کوئی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت (ماتحتوں) کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) ہر نگران سے ان (چیزوں یا افراد) کے بارے میں سوال کرے گا جن پر اسے نگران و ذمہ دار بنایا تھا، آیا اس نے ان کی حفاظت کی یا انہیں ضائع کر دیا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص منصب قضا پر فائز ہوا یا اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا، تو وہ بغیر چھری کے ذبح (1) کیا گیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (المائدہ)

ترجمہ: ''اور اگر آپ فیصلہ فرمائیں تو ان کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے''۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ـ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ـ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (المائدہ)

ترجمہ: ''اور جو فیصلہ نہ کرے اس (قرآن) کے مطابق جسے اللہ نے نازل فرمایا، تو یہی لوگ ہیں جو کافر ہیں، ظالم ہیں اور فاسق ہیں''۔

جو مسلمان حکمران اسلامی ملکوں میں اسلامی نظام عدل و انصاف اور قرآنی نظام معیشت و معاشرت نافذ نہیں کرتے بلکہ یہود و نصاریٰ کے غیر منصفانہ نظاموں کے دلدادہ ہیں، ان کے لئے اس سے بڑھ کر تنبیہ اور کیا ہوسکتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (النحل)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے عدل و احسان کا اور رشتے داروں کو دینے کا، اور منع فرماتا ہے بے حیائی، بری باتوں اور سرکشی سے، وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ کہیں تم نصیحت قبول کرو''۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ (المائدہ:49)

ترجمہ: ''اور یہ کہ ان کے درمیان آپ فیصلہ فرمائیں اس (قرآن) کے مطابق جو اللہ نے نازل فرمایا۔ اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں''۔

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ (شوریٰ:15) ترجمہ: اور مجھے تمہارے درمیان انصاف و عدل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن پاک ایسی بے شمار آیات سے پُر ہے۔ (مترجم)

1۔ چھری کے ساتھ ذبح کرنے میں جان جلدی اور آسانی کے ساتھ نکل جاتی ہے۔ مگر بغیر چھری کے مارنے میں تڑپ تڑپ کے بڑی مصیبت کے ساتھ بہت دیر کے بعد نکلتی ہے۔ یہاں وہ قاضی مراد ہے جو عہدہ قضا دوڑ دھوپ محنت و جانفشانی اور حرص و لالچ سے حاصل کرے۔ ظاہر ہے ایسا قاضی یا حکمران عوام کے حقوق کی حفاظت کب کرے گا؟ اور غیر جانبدار فیصلہ کا اہل کیونکر ہوگا۔ اسے تو اپنا قبیح مقصد پورا کرنا ہے جس کے لئے وہ اس مقام تک پہنچا ہے۔ اس کی خاطر وہ ظلم، حق تلفی اور رشوت سے ذرا شرم محسوس نہیں کرے گا۔ خدا اور رسول ﷺ کی لعنت دنیا میں اس کے حصہ میں آئے گی اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جیل میں جان دے دینا قبول کر لیا۔ مگر عہدہ قضا قبول نہ فرمایا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں صرف ایک جنت میں جائے گا اور دو جہنم رسید ہوں گے جنت میں وہ قاضی جائے گا جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ اور وہ جس نے حق کو تو پہچانا مگر حکم دینے میں ظلم کیا، وہ جہنم میں جائے گا نیز جس نے لوگوں کے فیصلے جہالت کی بنا پر کئے، وہ بھی جہنم رسید ہوگا۔

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: چلو قاضی (JUDGE) بن جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے اس سے معاف رکھیں گے؟ فرمایا: جاؤ لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرو۔ وہ بولے: اے امیر المومنین! کیا مجھے معاف کردیں گے؟ حضرت عثمان نے فرمایا: میں نے تمہارے بارے میں پکا ارادہ کرلیا ہے کہ تم ضرور قاضی بنو گے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ جلد بازی نہ فرمائیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کی پناہ مانگتا ہے، اللہ اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ فرمایا: ہاں (یہ تو ٹھیک ہے) تو وہ کہنے لگے: "فَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ قَاضِياً" میں قاضی بننے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیا چیز مانع ہے حالانکہ تمہارے والد تو فیصلے فرمایا کرتے تھے؟ حضرت ابن عمر نے کہا وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قاضی بنا پھر اس نے جہالت سے فیصلے کئے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔ جو قاضی بنا اور فیصلہ کرنے میں ظلم کا مرتکب ہوا وہ بھی جہنمیوں میں سے ہوگا۔ اور وہ آدمی جو قضا کی کرسی تک پہنچا اور حق یا انصاف کے ساتھ فیصلے کئے وہ بھی برابری کے ساتھ بچ نکلنے کی (اللہ سے) دعا کرتا رہے۔ "فَمَا اَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذَالِكَ" اب اس کے بعد میں اور کیا امید رکھ سکتا ہوں۔

اسے ابویعلی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے ان دونوں سے مختصر روایت کی ہے کہ: (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مَنْ كَانَ قَاضِياً فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُو بَعْدَ ذَالِكَ" جو شخص قاضی بنے اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرے تو وہ اس قابل ہے کہ برابری کے ساتھ (نہ گناہ نہ ثواب) بچ نکلے۔ تو اس کے بعد میں اور کیا امید رکھ سکتا ہوں۔

اور امام ترمذی نے دوسرے (جہنمی) کا ذکر نہیں کیا۔ اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرماتے سنا: قیامت کے دن قاضی عادل پر بھی ایک ساعت ایسی ضرور آئے گی جب وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے دو شخصوں کے درمیان ایک سوکھی کھجور کا بھی ہرگز فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (اتنی شدت و دقت کے ساتھ باز پرس ہوگی)

اسے امام احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہیں امارت وحکومت کے متعلق بتاؤں کہ وہ کیا ہوتی ہے؟ میں نے اپنی بلند آواز میں عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا ہوتی ہے؟ فرمایا: ''اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَثَانِيهَا نَدَامَةٌ وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّامَنْ عَدَلَ'' اس میں اول ملامت دوم ندامت اور سوم قیامت کے دن عذاب ہے مگر وہ شخص جس نے عدل وانصاف کیا (وہ ان تینوں سے محفوظ رہے گا) حالانکہ وہ اپنے قریبی رشتہ دار کے ساتھ (جبکہ وہ مدعیٰ علیہ ہو) کیسے انصاف کر سکے گا؟ (کتنے دل گردے کا کام ہے اپنے عزیز کے خلاف غیر عزیز کے حق میں انصاف کرنا؟)

اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ صحیح کے راوی ہیں۔ (اس معنی کے قریب ایک حدیث حضرت ابوہریرہ سے طبرانی نے باسناد حسن روایت کی)

حدیث: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص دس یا اس سے زیادہ افراد کے معاملات کا والی بنا، قیامت کے دن اس حالت میں اپنے اللہ کے حضور پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے، اب اس کی نیکی (لوگوں کے معاملات میں انصاف اگر دنیا میں کیا ہوگا) انہیں کھولے گی۔ یا اس کا گناہ (ظلم و ناانصافی) انہیں مضبوط کر دے گی۔ امارت وولایت کی ابتدا میں ملامت، درمیان میں ندامت اور آخر میں قیامت کے روز ذلت ہوتی ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ یزید بن ابی مالک کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابووائل بن شقیق بن سامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو قبیلہ ہوازن سے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ تو حضرت بشر ٹھہرے رہے (اپنی ڈیوٹی پر نہ پہنچے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور فرمایا: تمہیں اپنے کام پر کس چیز نے نہیں پہنچنے دیا؟ کیا تم ہمارا حکم نہیں سنتے اور اطاعت نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی: ایسی بات نہیں۔ بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جو شخص مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی معاملے کا والی وذمہ دار بنا، روز قیامت اسے لایا جائے گا حتی کہ جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا، ''فَاِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَجَا وَ اِنْ كَانَ مُسِيئًا اِنْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ فَهَوىٰ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا'' اب اگر وہ نیک ہوگا (اس معاملہ میں باحسن وجوہ عدل وانصاف سے کام لیا ہوگا) تو نجات پائے گا اور گناہ گار ہوگا (ظلم وزیادتی کا مرتکب ہوا ہوگا) تو وہ پل منہدم ہو جائے گا اور یہ ستر برس تک جہنم میں نیچے گرتا چلا جائے گا (اللہ ہی کو معلوم ہے اسے جہنم میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتنا عرصہ رہنا پڑے) راوی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے رنجیدہ خاطر اور مغموم ہو کر نکلے۔ راستے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا: کیا بات ہے، میں آپ کو پریشان و مغموم دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کیا بتاؤں؟ پریشانی و غم کی وجہ یہ ہے کہ میں نے بشر بن عاصم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنا، قیامت کے دن اسے لایا جائے گا یہاں تک کہ جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اور یہ ستر سال تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیا آپ نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے خود نہیں سنا؟ فرمایا: میں نے نہیں سنا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی مسلمانوں میں سے کسی ایک مسلمان کے معاملے کا بھی والی بنا، اسے روز قیامت پیش کیا جائے گا حتی کہ جہنم کے پل پر لا کر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اگر نیک ہوگا تو نجات پا جائے گا اور اگر برا ہوگا تو پل اس کے ساتھ ٹوٹ کر گر جائے گا اور یہ ستر سال تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔ اور وہ جہنم سخت تاریک و سیاہ ہوگا۔ اب فرمائیے کہ دونوں حدیثوں میں سے کس نے آپ کے دل کو غمگین کیا ہے؟ فرمایا: دونوں ہی درد دل کا باعث ہوئی ہیں۔ اب ہمارے معاملات کون سنبھالے گا؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (یہ ذمہ داری اتنی سخت ہے کہ اسے وہی اپنے کندھوں پر اٹھائے گا) جس کی ناک اللہ کاٹ ڈالے اور جس کے گالوں کو زمین کے ساتھ ملا دے۔ (ذلیل و خوار کر دے) سن لیجئے، ہم آپ سے خیر و بھلائی ہی جانتے ہیں، اگر آپ نے ان معاملات میں ایسے لوگوں کو والی بنایا جو ان میں عدل و انصاف نہ کریں تو قریب ہے کہ آپ ان کے گناہوں سے نجات نہ پا سکیں۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتہ اس کی گردن پکڑے ہوئے ہوگا۔ پھر یہ اپنی گردن آسمان کی طرف بلند کرے گا۔ اب اگر (اس کی ناانصافی، ظلم و زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے) فرمادیا: اسے گرادے تو فرشتہ اس کو گرادے گا تو یہ (جہنم کے) بہت گہرے کنویں میں چالیس برس تک گرتا چلا جائے گا۔ (چالیس برس کے بعد تہہ تک پہنچے گا۔ العیاذ باللہ)۔

اسے ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے عم محترم) جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی ذمہ داری سونپ دیں جسے میں نبھاتا رہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یَاحَمْزَۃُ! نَفْسٌ تُحْیِیْھَا اَحَبُّ اِلَیْكَ اَمْ نَفْسٌ تُمِیْتُھَا؟'' اے حمزہ نفس جسے تم زندہ رکھ سکو وہ تمہیں زیادہ اچھا لگتا ہے یا وہ نفس جسے تم مار ڈالو؟ عرض کیا: وہ نفس جسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں زندہ رکھوں۔اس پر ارشاد فرمایا: "عَلَيْكَ نَفْسَكَ" جاؤ اپنے نفس کی حفاظت کرو۔(کوئی عہدہ ذمہ داری قبول کرنا نفس کو ہلاکت میں ڈالنا ہے)۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ابن لہیعہ کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا: "اَفْلَحْتَ يَاقُدَيْمُ اِنْ مِتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيْفًا" اے قدیم! (حضرت مقدام کے نام کی تصغیر) تم کامیاب ہو گئے اگر تم اس حال میں فوت ہوئے کہ تم نہ امیر (حکمران) تھے، نہ منشی اور نہ پنچ و چوہدری تھے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ مجھے (زکوٰۃ وغیرہ اکٹھا کرنے پر) عامل نہیں بنا دیتے؟ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے میرے کندھے پر اپنا دست مبارک مارا، پھر فرمایا: اے ابوذر! "اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّ اِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَّ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا" تم کمزور ہو یہ ایک امانت ہے اور روز قیامت اس سے سوائے رسوائی اور شرمساری کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اس کے حقوق ادا کرے اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔(وہی اس ندامت و رسوائی سے بچ سکے گا)۔ مسلم۔

حدیث: اور یہ روایت بھی انہیں سے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: "يَا اَبَاذَرٍّ! اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تُؤَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَلِيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ" اے ابوذر! میں تمہیں کمزور پاتا ہوں اور تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو خود اپنے لئے کرتا ہوں۔ دو آدمیوں پر بھی کبھی امیر نہ بننا، اور نہ کبھی کسی یتیم کے مال کے متولی ہونا۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ برشرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے مسلمانو!) تم عنقریب حکومت حاصل کرنے پر حرص کرنے لگو گے۔ حالانکہ یہ قیامت کے دن ندامت و شرمندگی ہوگی۔ "فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ" تو کیا ہی اچھی ہے دودھ پلانے والی ماں (عدل و انصاف کرنے والی اور رعایا کے حقوق کا خیال رکھنے والی حکومت) اور کتنی بری ہے دودھ چھڑانے والی ماں (ظالم غاصب اور خائن حکومت)۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے امیروں (خواہش نفس سے دنیا پرستی کے لئے بننے والے بادشاہوں اور حکمرانوں) کے لئے، بربادی ہے چوہدریوں (ظالم، نمبرداروں، ذیلداروں، حاکموں کے درباریوں خوشامدیوں) کے لئے اور تباہی ہے (بددیانت) خزانچیوں کے لئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يُدَلْدَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا" قیامت کے روز کچھ قومیں (مذکورہ بالاقسم کے لوگ) ضرور تمنا کریں گی کہ ان کے بالوں کی لٹیں ثریا تارے کے ساتھ بندھی ہوئی ہوتیں اور وہ زمین وآسمان کے درمیان لٹک رہے ہوتے مگرانہوں نے کسی کام کی سرداری نہ لی ہوتی۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: اور حاکم کی ہی ایک روایت میں ہے جس کی اسناد کوانہوں نے صحیح کہا ہے کہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے: "لَيُوْشِكَنَّ رَجُلٌ اَنْ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ خَرَّ مِنَ الثُّرَيَّا وَلَمْ يَلِ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا" عنقریب (قیامت کے روز) آدمی تمنا کرے گا کہ اے کاش وہ ثریا ستارے سے گر پڑتا مگرلوگوں کے معاملات میں سے کسی کا والی نہ بنا ہوتا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! حکومت حاصل کرنے کا سوال مت کرنا۔ "فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا" اگر سوال کئے بغیر تمہیں حکومت دے دی گئی تو اس پر (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد فرمائی جائے گی اور اگر تمہارے مانگنے پر دی گئی تو تم اسی کے سپرد کر دیئے جاؤ گے۔ (خدا کی طرف سے کوئی مدد نہ ہوگی، تم جانو اور تمہاری حکومت جانے) الحدیث۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عہدہ قضا تلاش کرے اور اس کی خاطر سوال کرے، اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جائے گا (اللہ کی طرف سے مدد نہیں پائے گا) اور جسے یہ عہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا جائے تو "اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ" اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ نازل فرمادے گا جو اسے درست راہ پر چلاتا رہے گا۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں اور ترمذی کی ایک روایت بھی اس طرح ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهٗ" جس نے قضا کا منصب مانگ کر لیا، اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا(1) جائے گا اور جس کو اسے قبول کرنے پر مجبور کیا گیا (اور اس نے قبول کرلیا) تو اس پر ایک فرشتہ اترے گا جو اسے درست رستے پر چلائے گا"۔

1۔ مندرجہ بالا متعدد احادیث مبارکہ سے صراحت و وضاحت کے ساتھ معلوم ہوا کہ سلطنت وحکومت وقضا و گورنری، وزارت وصدارت، وزارت عظمیٰ و وزارت اعلیٰ اور کسی قسم کا منصب وعہدہ دنیوی مال و دولت، عزت وشہرت کے لئے خود طلب کرنا ناجائز وحرام ہے۔ ایسے لالچی اور حریص لوگ حاکم بن کر ظلم وستم کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے جو شخص وزارت وصدارت، گورنری وممبری اور مختلف عہدوں میں بھرتی ہونے کے لئے رشوت، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

اس آدمی کی فضیلت جو مسلمانوں کے معاملات میں عدل وانصاف قائم کرنے کی خاطر کوئی عہدہ قبول کرے، وہ حاکم وقت ہو یا کوئی اور

ترہیب

رعایا پر سختی یا ظلم کرنا، ان سے دھوکہ کرنا، چھپے رہنا اوران کی حاجات کو نظر انداز کر کے دروازہ بند کئے رکھنا

حدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں لے لے گا (اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا) جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ (اور وہ ہیں) نمبر 1 عدل قائم کرنے والا الحکمران، نمبر 2 وہ نوجوان جو اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں صرف کرے، نمبر 3 وہ آدمی جس کا دل مساجد میں اٹکا ہوا ہو، نمبر 4 وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں، ملتے ہوں تو اسی کی محبت میں اور جدا ہوتے ہوں تو وہ بھی اسی کی محبت میں، نمبر 5 وہ بندہ جسے کسی مال و جمال والی عورت نے دعوت گناہ دی تو اس نے کہا: میں اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں (اور ارتکاب گناہ سے اجتناب کیا) نمبر 6 وہ آدمی جو صدقہ دیتا ہے تو چھپا کر دیتا ہے حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ معلوم نہیں کر سکتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، نمبر 7 وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہو تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت فرمایا رحمہما اللہ تعالیٰ۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سفارش سے کام لے گا۔ ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرے گا، اپنی بساط کے مطابق ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں روپیہ صرف کرے گا، اس سے عدل وانصاف کی امید؟ ایں خیال است ومحال است وجنوں۔ پاکستان کی سیاسی ومعاشی تباہی کی وجوہ پر کون پاکستانی واقف نہیں؟ ہے کوئی محکمہ جو رشوت، سفارش اور بدمعاشی کا شکار نہ ہو؟

البتہ جب نااہل، جاہل و نالائق لوگ حکومتی عہدوں پر براجمان ہو کر ملک وقوم کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہوں تو پھر کسی عہدہ کو حاصل کرنا، اس کے لئے سوال کرنا اور تگ ودو کرنا ناجائز وحرام نہیں بلکہ ایسے حالات میں لائق وذمہ دار، ایماندار ودیانتدار لوگوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ آگے آئیں اور ملک وقوم کو درندوں سے نجات دلائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب ملک کی معاشی حالت خطرے میں دیکھی تو وزارت مال کا عہدہ طلب فرمایا تھا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ (یوسف: 55)

یعنی آپ نے فرمایا: (اے بادشاہ!) مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دے، بے شک میں ان کی حفاظت کرنے والا (اور امور مالیہ کا) خوب جاننے والا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی بکوشش خلافت سنبھالی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے وصال شریف کے بعد ملکی حالات شدید خطرات کی خبر دے رہے تھے اور آپ سے بڑھ کر انہیں سنبھالا دینے والا کوئی دوسرا نہ تھا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: اور یہ حدیث بھی آپ (ابو ہریرہ) رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، کہتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں فرمائی جاتی (بلکہ قبول کی جاتی ہے) نمبر 1 روزہ دار جبکہ افطاری کے وقت دعا کرے، نمبر 2 عادل حکمران اور نمبر 3 مظلوم کی دعا کہ اس کی دعا کو تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے۔ (بہت جلد قبول فرماتا ہے) اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور رب تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ'' (اے مظلوم!) مجھے میری عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور فرماؤں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہی ہو۔

اسے امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ نے اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عدل و انصاف قائم کرنے والے اللہ کی بارگاہ میں (قیامت کے دن) رحمٰن کے دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ اور اللہ کے دونوں (1) ہاتھ دائیں ہیں۔ (جیسے اس کی شان کے لائق ہیں) یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے فیصلوں میں انصاف کیا، اپنے اہل وعیال میں انصاف کیا اور اپنے ماتحتوں میں انصاف کیا۔ (دنیا میں عدل و انصاف کرتے وقت اپنے بیگانے میں کوئی امتیاز نہیں کیا)۔

اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین شخص جنتی ہیں نمبر 1 عدل و انصاف کرنے والا رعایا کی اصلاح کرنے والا حکمران، نمبر 2 رحم دل، ہر رشتے دار مسلمان کے لئے دل میں نرمی رکھنے والا آدمی اور نمبر 3 بال بچے دار پاک دامن سوال کرنے سے بچنے والا شخص۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے کہ ''يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً'' عدل و انصاف کرنے والے حکمران کا ایک دن ساٹھ سالوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اور وہ حد (سزا) جو زمین میں (مجرم پر) کسی حق کی وجہ سے قائم کی جائے، وہ چالیس دن کی بارش سے زیادہ پاک کرنے والی ہوتی ہے۔ (یعنی چالیس دن کی مسلسل بارش سے کوئی ناپاک چیز اتنی پاک نہیں ہوتی جتنی حد کسی مجرم کو گناہ سے

1۔ یعنی جیسے مخلوق کا دایاں ہاتھ قوی و مضبوط ہوتا ہے اور بایاں کمزور، یہ عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہاتھ کمزور نہیں۔ کوئی شخص اسے مخلوق کی طرح نہ سمجھ لے، وہ کسی کی سمجھ میں آنے سے بھی ورا ہے، کوئی مخلوق اس کی ذات وصفات میں اس کی مثل نہیں ہو سکتی۔ خود فرماتا ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (شوریٰ: 11) یعنی کوئی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔ اس طرح کے جملے متشابہات میں سے ہوتے ہیں۔ ان کا ظاہری معنی تو سمجھ میں آتا ہے مگر حقیقت الامر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ قرآن مجید میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں مثلاً وَجْهُ اللّٰهِ ''اللہ کا چہرہ'' يَدُ اللّٰهِ ''اللہ کا ہاتھ'' واللہ اعلم۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پاک کر دیتی ہے۔ واللہ اعلم)۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا۔ کبیر کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! "عَدْلُ سَاعَةٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً، قِيَامُ لَيْلِهَا وَصِيَامُ نَهَارِهَا" ایک گھڑی کا عدل ساٹھ سالوں کی عبادت سے افضل ہے جن میں راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کی ہو اور دنوں کو روزے رکھے ہوں۔ اور اے ابو ہریرہ! "جَوْرُ سَاعَةٍ فِيْ حُكْمٍ اَشَدُّ وَاَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مَعَاصِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً" کسی فیصلہ میں ایک گھڑی کا ظلم اللہ عزوجل کے نزدیک ساٹھ سالوں کے گناہوں سے زیادہ شدید اور بڑا ہے۔

اور ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: "عَدْلُ يَوْمٍ وَّاحِدٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً" ایک دن کا عدل و انصاف ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ اصبہانی۔

حدیث: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو سب زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ اللہ کے قریب بیٹھنے والا عدل کرنے والا حکمران ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور اس سے سب سے زیادہ دور بیٹھنے والا ظالم حاکم ہوگا۔

اسے امام ترمذی نے اور طبرانی نے اوسط میں مختصراً روایت کیا۔ مگر طبرانی کے الفاظ اس طرح ہیں: "اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ" قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب اٹھانے والا ظالم بادشاہ ہوگا"۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حسن غریب ہے۔ (طبرانی نے اوسط میں اسی معنیٰ کی ایک حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم میں قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اسے ہوگا جس نے کسی نبی (علیہ السلام) کو شہید کیا یا کسی نبی نے اسے قتل کیا اور ظالم حکمران کو۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔ صحیح بخاری میں اس روایت کا کچھ حصہ مروی ہے۔ اور بزار نے بھی اسے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا مگر گمراہ حکمران کے الفاظ کہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چار افراد سے دشمنی رکھتا ہے (ان پر رحم نہیں فرماتا) نمبر 1 جھوٹی قسمیں اٹھانے والا بیوپاری، نمبر 2 تکبر و غرور کرنے والا نوجوان، نمبر 3 بوڑھا زناکار اور نمبر 4 ظلم کرنے والا حکمران۔

اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور یہ مسلم میں بھی اسی طرح ہے مگر مسلم کے الفاظ میں ہے کہ: "مَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ" "جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اَلَا یَآاَیُّھَا النَّاسُ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اِمَامٍ جَائِرٍ“ لوگو! خبردار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ ظالم حاکم کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

اسے حاکم نے بروایت عبداللہ بن محمد العدوی روایت کیا اور کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثَلَاثَۃٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لَھُمْ شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَذَکَرَ مِنْھُمُ الْاِمَامَ الْجَائِرَ“ تین شخصوں کی شہادت توحید بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا پھر ان میں سے ایک ظالم حاکم کو شمار فرمایا۔ طبرانی فی الاوسط۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (مسلمان) بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے، اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم اسی کی پناہ میں آتا ہے، اب اگر وہ عدل وانصاف سے کام لے تو اس کے لئے اجر وثواب ہے۔ اور رعایا پر شکر واجب ہے۔ اور اگر اس نے جور، زیادتی اور ظلم کیا تو اس کا گناہ اس کی گردن پر ہوگا اور رعیت کو صبر سے کام لینا چاہیے (کہ جلد ہی ان کی جان چھوٹنے والی ہے) ”وَاِذَا جَارَتِ الْوُلَاۃُ قُحِطَتِ السَّمَآءُ وَاِذَا مُنِعَتِ الزَّکَاۃُ ھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ وَاِذَا ظَھَرَ الزِّنَا ظَھَرَ الْفَقْرُ وَالْمَسْکَنَۃُ وَاِذَا اُخْفِرَتِ الذِّمَّۃُ اُدِیْلَ الْکُفَّارُ“ جب حکمران ظلم کرنے لگیں تو آسمان سے بارش رک جاتی ہے۔ جب زکوٰۃ کی ادائیگی روک لی جائے تو ڈھور ڈنگر ہلاک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب زنا عام ہونے لگے تو فاقہ اور بھوک ظاہر ہوتی ہے اور عہد شکنی کی جانے لگے تو کفار کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ یا ایسا ہی کوئی اور لفظ فرمایا۔

اسے ابن ماجہ، بزار اور بیہقی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بزار کے ہیں اور بیہقی کے الفاظ یہ ہیں: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ ارشاد فرمانے لگے: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں پانچ چیزیں وقوع پذیر ہوں گی اور میں اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ تم میں پائی جائیں یا تم انہیں پاؤ۔ نمبر 1 جب کسی قوم میں فحاشی اس قدر عام ہو جائے کہ لوگ اعلانیہ اس کا ارتکاب کرنے لگیں تو (نتیجتاً) ان میں طاعون (Plague) پھوٹ پڑے گی اور وہ بیماریاں پیدا ہوں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں ہوئی ہوں گی (تازہ مثال ایڈز Aids ہے)، نمبر 2 جب کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی روک دے گی تو آسمان سے ان پر بارش برسنی بند ہو جائے گی۔ اور اگر ان کے ہاں مویشی نہ ہوں گے تو ان پر بارش نہ برسے گی (ان مویشیوں کی وجہ سے بارش ہوتو ہو کیونکہ بے زبان بے قصور ہیں)، نمبر 3 جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرے گی تو لوگ قحط سالی اور مہنگائی کا شکار ہو جائیں گے۔ (پاکستان کے حالات کا جائزہ لے لیں) اور حکمرانوں کا جور وستم مزید بر آں ہوگا، نمبر 4 جب حکام اللہ کی نازل فرمودہ کتاب (قرآن) کو چھوڑ کر کسی اور قانون کے مطابق فیصلے کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دے گا جو ان کے مال و جائیداد چھین لیں گے۔ اور نمبر 5 جب لوگ اللہ کی کتاب اور اپنے نبی (ﷺ) کی سنت معطل کر دیں گے، (ان پر عمل کرنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چھوڑ دیں گے) تو اللہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے ڈال دے گا۔ (مسلمانوں کا نفاق وانتشار اور عمل اس فرمان عالی کی سچائی کی منہ بولتی تصویر ہے)۔

اسے حاکم نے بھی اسی طرح روایت کیا اور کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت بکیر بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو ہر کسی کے سامنے بیان نہیں کیا کرتا (وہ یہ ہے کہ) جناب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے جبکہ ہم اس کے اندر تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ(1)" امام (خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔ بے شک میرا تم پر حق ہے اور اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہوگا (ان کے لئے لازم ہوگا کہ) اگر ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو رحم کریں، اگر کوئی معاہدہ کریں تو اسے پورا کریں اور فیصلہ کریں تو عدل و انصاف سے کریں۔ "فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذَالِكَ مِنْهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" تو جو کوئی ان میں سے ایسا نہیں کرے گا (ان ائمہ وخلفاء میں سے جو کوئی رحم، وعدہ وفائی اور عدل وانصاف نہ کرے گا) اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

اسے امام احمدؒ نے جید اسناد کے ساتھ اور ابو یعلیٰ وطبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ امام صاحب کے ہیں۔ (اسی معنی کی ایک حدیث حضرت سیار بن سلامہ ابومنہال رضی اللہ عنہ سے امام احمد، بزار اور ابو یعلیٰ نے اور ایک اور حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کی۔ ان دونوں روایتوں میں امام احمد رحمہ اللہ کی اسناد کے راوی ثقہ ہیں)۔

حدیث: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لَا تُقَدَّسُ اُمَّةٌ لَا یُقْضٰی فِیْهَا بِالْحَقِّ وَلَا یَاْخُذُ الضَّعِیْفُ حَقَّهٗ مِنَ الْقَوِیِّ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ" وہ امت پاک نہیں ہوسکتی جس میں حق (عدل وانصاف) کے ساتھ فیصلے نہ ہوتے ہوں اور کمزور طاقتور سے اپنا حق بغیر کسی تکلیف کے نہ لے سکتا ہو۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔ علاوہ ازیں اسے مختصراً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اور

1۔ حکومت اسلامیہ کے امام کا قریشی ہونا ضروری ہے اور اس پر اجماع ہے۔ قریشی وہ جو جناب نضر بن کنانہ (جو کہ سرور عالم ﷺ کے اجداد میں سے ہیں) کی اولاد میں سے ہو۔ عقائد اہل سنت کی معروف ومعتبر کتاب شرح العقائد میں ہے:

وَیَكُوْنُ مِنْ قُرَیْشٍ وَ لَا یَجُوْزُ مِنْ غَیْرِهِمْ وَلَا یَخْتَصُّ بِبَنِیْ هَاشِمٍ وَ اَوْلَادِ عَلِیٍّ یُشْتَرَطُ اَنْ یَكُوْنَ الْاِمَامُ قُرَیْشِیًّا لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ "اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ" وَهٰذَا وَاِنْ كَانَ خَبَرًا اٰحَادًا لٰكِنْ لَمَّا رَوَاهُ اَبُوْبَكْرٍ مُحْتَجًّا بِهٖ عَلَی الْاَنْصَارِ وَلَمْ یُنْكِرْهُ اَحَدٌ فَصَارَ مُجْمَعًا عَلَیْهِ۔
(شرح عقائد نسفی صفحہ 108)

اور (امام) قریشی ہونا ضروری ہے۔ غیر قریشی کا امام ہونا جائز نہیں اور امام کا بنی ہاشم یا اولاد علی کے ساتھ خاص ہونا ضروری نہیں (قریشی ہونا کافی ہے) امام کے قریشی ہونے کی شرط نبی علیہ السلام کے اس فرمان "اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ" کی وجہ سے ہے۔ یہ حدیث اگرچہ خبر واحد ہے لیکن جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انصار کے سامنے اسے خلافت کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا تو کسی نے بھی اس کا انکار نہ کیا۔ اس لئے یہ مجمع علیہ ہوگئی۔ (یعنی اس پر اجماع صحابہ منعقد ہوگیا)
(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ نیز ابن ماجہ نے بھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مطولاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں میں منصب قضا طلب کرے حتیٰ کہ (اپنی طلب وتگ ودو پر) اسے حاصل کر لے پھر اس کے عدل پر اس کا ظلم غالب ہو جائے "فَلَهُ النَّارُ" تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابو بریدہ اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: قاضی (Judges) تین (طرح کے) ہیں۔ ان میں سے دو قسم کے جہنم کی آگ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ نمبر 1 وہ آدمی، جس نے ناحق فیصلہ کیا جبکہ اس کا ناحق ہونا اسے معلوم بھی ہو تو یہ آگ میں جائے گا، نمبر 2 وہ شخص جو (مسائل قضا کا) علم ہی نہیں رکھتا پھر لوگوں کے حقوق (بے علمی سے) ضائع کرتا ہے یہ بھی دوزخ کی آگ میں جائے گا۔ اور نمبر 3 وہ قاضی جو حق (عدل وانصاف) کے ساتھ فیصلے کرتا ہے تو یہ ہے وہ جو جنت میں پہنچے گا۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذی شان ہے: "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ" اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ ظلم نہ کرے۔ جب قاضی ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دیتا ہے اور پھر شیطان اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا مگر حاکم کی روایت میں ہے: "جب قاضی ظلم کرنے لگتا ہے (ناحق غیر منصفانہ فیصلے کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے"۔ سب نے اسے عمران القطان کی حدیث سے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی اپنا جھگڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ آپ نے حق یہودی کی طرف دیکھا تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس پر یہودی کہنے لگا: "وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ" اللہ کی قسم، آپ نے حق فیصلہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اسے ایک درہ رسید کیا (1) اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے کہا: قسم خدا کی ہم اپنی تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ جو قاضی حق (وانصاف) کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کی دائیں جانب اور ایک فرشتہ بائیں جانب ہوتا ہے۔ یہ دونوں اسے درست رکھتے ہیں اور حق کے ساتھ اس کی موافقت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ یہ قاضی حق کے ساتھ (رہنے کی کوشش کرتا) رہتا ہے۔ "فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ" جب یہ حق چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

1۔ آپ نے اسے درہ اس لئے مارا کہ وہ آپ کی تعریف کر رہا تھا اور آپ کو اپنی تعریف وثنا ناپسند تھی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام مالک نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی معاملہ کا والی بنا تو (بروز قیامت) اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر کھڑا کرے گا پھر اس کی وجہ سے وہ پل شدید زلزلے میں آجائے گا۔ اب یہ یا تو نجات پا جائے گا (اگر معاملہ درست رکھا ہوگا) یا نجات نہ پا سکے گا تو اس کی کوئی ہڈی ایسی نہ ہوگی جو اس سے الگ نہ ہو جائے گی۔ اگر اس کی نجات نہ ہوئی تو اسے جہنم کے اندر ایک گہرے اندھے کنوئیں میں پھینک دیا جائے گا جو قبر جیسا ہوگا۔ ''لَا يَبْلُغُ قَعْرَهُ سَبْعِينَ خَرِيفًا'' (وہ کنواں اتنا گہرا ہوگا کہ) ستر برس تک یہ اس کی تہہ تک نہ پہنچے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا تم دونوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں (ہم نے سنی ہے)۔

اسے ابن ابی الدنیا وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی میری امت میں سے کسی جماعت کا امیر بنا وہ جماعت قلیل ہو یا کثیر پھر اس نے ان (اپنے ماتحتوں) میں عدل وانصاف نہ کیا تو ''كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِى النَّارِ'' اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) اس کے منہ کے بل دوزخ کی آگ میں گرا دے گا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں بروایت عبدالعزیز بن حصین روایت کیا۔ یہ حدیث میں واہی ہیں۔ اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔ (اس کی نظیر صحیحین میں بھی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے اندر ایک وادی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جسے ہبہب کہا جاتا ہے۔ ''حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّسْكِنَهٗ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ'' اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ہر مغرور دانستہ حق بات نہ ماننے والے کو اس میں ٹھہرائے۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی العلمین ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس افراد کا امیر ہوا وہ قیامت کے روز زنجیروں میں جکڑا ہوا لایا جائے گا۔ حتی کہ اس کا عدل (اگر کیا ہوگا) اسے رہائی دلائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک و برباد کر دے گا۔

اسے بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ بزار کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ (یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تھوڑے تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ مروی ہے۔ مفہوم ایک ہی ہے)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے تین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے دوزخ کی آگ میں داخل ہوں گے (وہ یہ ہیں) "اَمِیْرٌ مُسَلَّطٌ وَذُوْثَرْوَةٍ مِّنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهِ وَ فَقِيْرٌ فَخُوْرٌ" نمبر1 ظالم حکمران، نمبر2 وہ صاحب ثروت مال دار جو اس مال سے اللہ کا حق (زکوٰۃ وصدقات واجبہ) ادا نہیں کرتا اور نمبر3 تکبر کرنے والا بھکاری۔

اسے ابن خزیمہ وابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنی امت پر تین کاموں سے خوف رکھتا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کیا کام ہیں؟ فرمایا: "زَلَّةُ عَالِمٍ وَحُكْمُ جَائِرٍ وَهَوًى مُتَّبَعٌ" نمبر1 عالم کی لغزش (کہ اس سے عوام میں گمراہی پھیلتی ہے) نمبر2 ظالم کی حکمرانی اور نمبر3 خواہش نفس کی پیروی۔

اسے بزار اور طبرانی نے کثیر بن عبداللہ مزنی کے طریق سے روایت کیا جو کہ واہی ہیں۔ امام ترمذی نے ان سے دلیل لی اور ابن خزیمہ نے ان سے تخریج کی ہے۔ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے اپنے اس گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اے پروردگار! جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا امیر بنے پھر (بلاوجہ) ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما۔ اور جو آدمی میری امت کے کسی معاملے کا والی بنے پھر ان پر رفق ونرمی کرے تو تو اس پر نرمی ومہربانی فرما۔

اسے مسلم ونسائی نے روایت کیا۔ ابوعوانہ نے بھی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔ جس میں ہے کہ: "فرمایا: جو شخص میری امت کے لوگوں میں سے امیر بنے پھر ان پر سختی کرے اس پر اللہ کی 'بہلہ' ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ بہلہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: یہ اللہ کی لعنت ہے"۔

حدیث: حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف خط تحریر فرمایا جبکہ ہم آذربائیجان (ایران میں جانب شمال ایک علاقہ) میں تھے۔ "اے عتبہ بن فرقد! (یہ وہاں امیر تھے) یہ (مال ودولت جو اس وقت تمہارے پاس ہے) تمہاری کوشش سے تمہیں حاصل نہیں ہوا، نہ تمہارے باپ کی محنت اور نہ ہی تمہاری ماں کی تگ ودو سے جمع ہوا ہے (بلکہ قومی خزانہ ہے) مسلمانوں کو ان کی قیام گاہوں میں پیٹ بھر کھانا وغیرہ پہنچاؤ جیسے تم خود اپنی قیام گاہ پر پیٹ بھر کر کھاتے ہو۔ "وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ، وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ" اور عیش پسندی، مشرکین جیسے لباس اور ریشم پہننے سے بچتے رہو۔ مسلم۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص لوگوں کے کسی معاملہ کا امیر بنا، پھر اس نے ان لوگوں کی ان چیزوں سے حفاظت نہ کی جن سے خود اپنی ذات کی حفاظت کرتا ہے تو "لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ" وہ آخرت میں جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے صغیر واوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا امیر بنایا، پھر وہ اپنی موت کے دن اس حالت میں مرا کہ اپنی رعایا سے خیانت کرنے والا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: ''فَلَمْ یَحُطْهَا بِنُصْحِهٖ لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ'' پھر اس نے خیر خواہی کے ساتھ لوگوں کے حقوق کی حفاظت نہ کی تو جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا''۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: اور یہ بھی انہیں سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو امیر مسلمانوں کے کسی معاملہ کا والی بنا پھر ان کی خاطر جدوجہد نہ کی اور نہ ان کی خیر خواہی کی، ''لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ'' وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (ماتحت جنت میں اپنے اعمال سے جائیں تو جائیں مگر یہ نہ جا سکے گا)۔

اسے مسلم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ طبرانی نے یہ الفاظ بھی زائد کئے: ''کَنُصْحِهٖ وَجَهْدِهٖ لِنَفْسِهٖ'' ایسی ہی خیر خواہی اور ایسی ہی جدوجہد جیسی خود اپنی ذات کے لئے کرتا ہے (ماتحت مسلمانوں کے لئے نہ کی تو ان کے ساتھ جنت نہ جائے گا)''۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَا مِنْ اِمَامٍ وَّلَا وَالٍ بَاتَ لَیْلَةً سَوْدَاءَ غَاشًّا لِرَعِیَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ'' جس حکمران اور امیر نے ایک تاریک رات بھی اپنی رعایا سے خیانت کرتے ہوئے گذاری (ان کی حفاظت، ضرورت اور حقوق سے غافل پڑا سوتا رہا) اللہ نے اس پر جنت حرام فرمادی۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ طبرانی ہی کی ایک روایت میں ہے: ''جس حکمران نے اپنی رعایا سے خیانت کرتے ہوئے ایک رات بھی بسر کی، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام فرمادی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو قیامت کے دن ستر برس کے مسافت سے بھی سونگھی جا سکے گی۔ (اور یہ حکمران جنت سے اس سے بھی دور رہے گا)''۔

حدیث: حضرت ابن مریم عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا امیر بنایا، پھر اس نے ان مسلمانوں کی حاجت، مجبوری اور غربت کو نظر انداز کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، مجبوری اور بے بسی کو نظر انداز فرمادے گا۔ یہ سن کر امیر معاویہ نے اہل اسلام کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ''فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مَا مِنْ اِمَامٍ یُّغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ'' جو حکمران حاجت مندوں، غریبوں اور مسکینوں پر اپنے دروازے بند کر لیتا ہے (آج کل کے حکمرانوں کی طرح کہ کسی ضرورت مند غریب مسکین کی ان تک رسائی ممکن نہیں ہوتی) تو اللہ تعالیٰ اس کی غربت، حاجت اور مسکینی کے وقت آسمان کے دروازے (دربائے رحمت) بند فرمالیتا ہے''۔

اور حاکم نے بھی اسے ابوداؤد کے الفاظ کی مثل روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے کسی علاقہ کے لوگوں پر ایک لشکر روانہ کیا۔ اہل لشکر روانہ ہو گئے۔ تو حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ امیر معاویہ نے ان سے پوچھا: کیا تم نہیں روانہ ہوئے؟ وہ بولے: کیوں نہیں! (میں روانہ ہوا تو تھا) لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہوئی تھی، میں نے چاہا کہ وہ آپ کے سامنے رکھ دوں، مجھے خوف تھا کہ شاید دوبارہ میری آپ سے ملاقات نہ ہو۔ (اس لئے لوٹ آیا ہوں اور وہ حدیث یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگو! جو شخص تم پر کسی کام کا امیر بنے پھر اس نے مسلمانوں کی حاجات کو نظر انداز کر کے اپنے دروازے کو بند کر لیا، اللہ تعالیٰ بھی اس کو جنت کے دروازے میں داخل ہونے سے روک دے گا۔ اور وہ آدمی جس کی دلی خواہش دنیا ہی حاصل کرنا ہو اللہ تعالیٰ اس پر قرب حرام فرما دیتا ہے۔ میں تو دنیا (کی خواہش) کو اجاڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں، اسے آباد کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ طبرانی کے شیخ جبرون بن عیسیٰ کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔ ان کے متعلق جرح وتعدیل سے میں (صاحب کتاب) واقف نہیں ہوں۔ واللہ اعلم۔

ترہیب

حکمران کا مسلمانوں پر کسی ایسے شخص کو حاکم بنا دینا جس سے بہتر افراد رعایا میں موجود ہوں

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس (حکمران) نے تعصب (ناحق) سے کسی آدمی کو امیر بنایا حالانکہ لوگوں میں اس سے زیادہ اللہ کا پسندیدہ بندہ موجود تھا تو ''فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ'' اس نے اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین سے خیانت کی۔

اسے حاکم نے بطریق حسین بن قیس عن عکرمہ عنہ روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت یزید بن ابوسفیان سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جبکہ آپ مجھے شام کی طرف (حاکم بنا کر) بھیج رہے تھے۔ اے یزید! تمہاری قریبی رشتے داریاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے رشتے داروں کو امیر بنانے میں (دوسروں پر) ترجیح دو اور اسی کا مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف ہے۔ حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا والی بنا پھر اس نے کسی کو آپس کی دوستی کی بنا پر مسلمانوں کے اوپر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

امیر بنادیا"فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَ لَا عَدْلًا حَتّٰی یُدْخِلَهٗ جَهَنَّمَ" تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل فرمادے (1) گا۔

اسے بھی حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے۔

ترہیب

رشوت (2) دینے والا، لینے والا اور دلانے والا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ" رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی۔

1۔ کیا آج کا حکمران ٹولہ ان فرامین عالیہ پر غور کرنے کی زحمت گوارا کرے گا؟ ایک فیصد بھی امید نہیں۔ وہ تو حکمرانی کے اصول یورپ اور امریکہ سے درآمد کریں گے جو اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ فیاللعجب! (مترجم)

2۔ رشوت کا لفظ مشتق ہے "رِشَآءٌ" سے جس کے معنی ہیں کنوئیں سے پانی نکالنے کے ڈول کی رسی۔ چونکہ رشوت اپنے حق میں ناجائز فیصلہ کرانے یا ناجائز کام نکالنے کے لئے حاکم وغیرہ کو دی جاتی ہے، اس لئے اس کو رشوت کہا جاتا ہے۔ یہ حرام وناجائز ہے۔ قرآن مجید نے بھی شدت کے ساتھ اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ (البقرۃ)

ترجمہ: اور "(مسلمانو!) نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال آپس میں ناجائز طریقوں سے اور نہ رسائی حاصل کرو اس مال سے (رشوت دے کر) حاکموں تک تاکہ اس طرح کھاؤ تم لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ذریعے سے حالانکہ تم جانتے ہو (کہ خدا ومصطفےٰ جل وعلاو ﷺ نے یہ حرام فرمایا ہے)"۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾ (نساء)

ترجمہ: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں (رشوت وغیرہ سے) مت کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو (پھر اس پر منافع کما کر کھا سکتے ہو) اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو (خودکشی کر کے) بے شک اللہ تعالیٰ تو تمہارے ساتھ بڑا مہربان ہے"۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (مائدہ: 2)

ترجمہ: "اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر اور نہ مدد کرو ایک دوسرے کی گناہ کے کاموں اور زیادتی پر (رشوت بہت بڑا گناہ بھی ہے اور فریق مخالف پر زیادتی بھی) اور اللہ سے ڈرتے رہو"۔

یہود اور منافقین جو حرام طریقوں سے مال کھاتے تھے اور ان کے علماء، پوپ پادری نہ صرف یہ کہ انہیں منع نہ کرتے تھے بلکہ ان کے ساتھ حرام خوری میں شامل ہوتے تھے، قرآن پاک نے ان کی شدید مذمت فرمائی اور اس کے ضمن میں رشوت خور مسلمانوں کو بھی متنبہ فرمایا ہے، ارشاد ہے:

وَتَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ (مائدہ)

ترجمہ: "اور (اے حبیب ﷺ!) آپ ان (یہود ومنافقین) میں سے بہت سوں کو دیکھتے ہیں کہ گناہ اور زیادتی کے کاموں اور حرام خوری میں بہت تیز رفتاری دکھاتے ہیں بے شک بہت برے ہیں وہ کام جو یہ کرتے رہے ہیں"۔

لَوْلَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ (مائدہ)

ترجمہ: "کیوں نہیں منع کرتے ان کو ان کے مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام کھانے سے، بلاشبہ بہت برے ہیں وہ کرتوت جو وہ کرتے تھے"۔

علماء اپنے معتقدین کو اور مشائخ اپنے مریدین کو اگر جانتے بوجھتے ان حرام کاموں سے نہیں روکتے تو سب اس تہدید شدید میں شامل ہوں گے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ'' رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو''۔

نیز اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: اور یہ حدیث بھی انہوں (عبداللہ بن عمرو) نے ہی نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي النَّارِ'' رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ اور معروف ہیں۔ بزار نے بھی یہی الفاظ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کئے ہیں۔

حدیث: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس قوم میں سودی لین دین عام ہو جائے وہ قحط میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت کی وبا پھوٹ پڑے وہ (دوسری اقوام کے) رعب دبدبے کا شکار ہو جاتی ہے۔ (بدقسمتی سے یہ دونوں کام بھی بڑی بے حیائی کے ساتھ ہمارے ملک میں کئے جا رہے ہیں)۔ اسے امام احمد نے روایت کیا اس کی اسناد میں کچھ بحث ہے۔

حدیث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ''۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی فیصلہ کرانے میں رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اسے امام ترمذی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔ اور ابن حبان و حاکم نے یہ الفاظ بھی زائد کئے:۔ ''اَلرَّائِشَ، يَعْنِي الَّذِيْ يَسْعٰى بَيْنَهُمَا''۔ رائش، یعنی جو ان دونوں کے درمیان دلالی کرتا ہے (اس پر بھی لعنت فرمائی)۔ ایسی ہی ایک حدیث امام احمد، بزار اور طبرانی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَ الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ: (ناجائز) فیصلہ کرانے کے سلسلے میں رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس افراد کا (بھی) حاکم بنا پھر ان کے درمیان فیصلے کرتا رہا۔ لوگوں نے اس کے فیصلے پسند کئے ہوں یا ناپسند، (قیامت کے دن) اسے اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ اب اگر (دنیا میں فیصلہ کرتے وقت) اس نے عدل کیا ہوگا،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رشوت نہیں لی ہوگی اور ظلم نہیں کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو آزاد فرما دے گا۔ اور اگر اللہ کے نازل فرمودہ احکام کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا، رشوت وصول کی ہوگی اور ناانصافی کی ہوگی: تو ''شُدَّتْ يَسَارُهُ اِلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ رُمِىَ فِىْ جَهَنَّمَ فَلَمْ يَبْلُغْ قَعْرَهَا خَمْسَ مِائَةِ عَامٍ'' اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو یہ جہنم کی تہہ تک پانچ سو سال میں نہ پہنچ سکے گا۔ (اس سے زیادہ عرصہ گرتا ہی چلا جائے گا)۔ اسے حاکم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''اَلرِّشْوَةُ فِى الْحُكْمِ كُفْرٌ وَّهِىَ بَيْنَ النَّاسِ سُحْتٌ'' فیصلہ کرانے کے لئے رشوت لینا دینا کفر ہے (کافروں کا سا فعل ہے) اور لوگوں کے درمیان اس کا ہونا حرام (1) ہے۔ اسے طبرانی نے موقوفاً صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

1۔ ہمارے ملک عزیز میں رشوت کی کئی صورتیں مروج ہیں مثلاً وزراء، حکام، پولیس افسران اور دیگر بااختیار لوگوں کی خصوصی دعوتیں کرنا، انہیں تحفہ تحائف بھیجنا، نقد رقمیں دینا، ان کے ہاں شادی بیاہ کے مواقع پر لاکھوں کی سلامیاں پیش کرنا، مذہبی جلسوں میں فساق افسران کو کرسی صدارت پر بٹھانا وغیرہ یہ سب صورتیں حرام و ناجائز ہیں۔ ہاں اپنے آپ کو کسی کے ظلم و زیادتی سے بچانے کے لئے بامر مجبوری کچھ دینا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حبشہ میں ناجائز طور پر ظلماً گرفتار کر لئے گئے تو انہوں نے دو اشرفیاں دے کر رہائی حاصل کی تھی۔ (مرقات) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ظلم، مظلوم کی بددعا اور اس کی تذلیل وتحقیر

ترغیب

مظلوم کی امداد کرنا

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے ان احادیث میں سے راوی ہیں جو آپ ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت فرماتے ہیں (یعنی احادیث قدسیہ) کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے کسی پر ظلم کرنا حرام فرما رکھا (1) ہے۔ ''وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً فَلَا تَظَالَمُوْا'' اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ الحدیث۔

اسے مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ دعا وغیرہ کے ابواب میں یہ حدیث مکمل گذر چکی ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں کا باعث ہوگا۔ اور بخل سے بچو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ اس بخل نے انہیں اس بات پر برانگیختہ کیا کہ لوگوں کا خون بہائیں اور ان کے حرام کو اپنے لئے حلال سمجھیں۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' ظلم، قیامت کے روز کئی تاریکیوں کا سبب ہوگا۔

بخاری، مسلم، ترمذی۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا سبب ہوگا۔ اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کی باتیں اور بے شرمی کے کام کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ اور بخل (2) سے بھی بچتے رہو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو آمادہ کیا کہ دوسروں کا خون بہائیں اور ان کی حرام چیزوں کو اپنے لئے حلال کر لیں۔ (یہ بخل لڑائی جھگڑے اور جنگ وجدال کا باعث بنا)۔

1۔ قرآن حکیم نے فرمایا: وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (انفال) ترجمہ: ''در اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہے''۔
وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (ق) ترجمہ: ''اور میں (اللہ رب العزت) اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں''۔ (مترجم)

2۔ فرمان خداوندی ہے:
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر: 9 اور تغابن: 16)
ترجمہ: ''اور جن لوگوں کو ان کے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی اپنی مراد کو حاصل کرنے والے ہیں''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ (اس سے ملتی جلتی ایک حدیث طبرانی نے کبیر و اوسط میں حضرت ہرماس بن زیادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَظْلِمُوا فَتَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ وَتَسْتَسْقُوا فَلَا تُسْقَوْا وَتَسْتَنْصِرُوا فَلَا تُنْصَرُوا“ کسی پر ظلم نہ کرنا ورنہ تم دعا کرو گے تو قبول نہ فرمائی جائے گی، بارش مانگو گے تو تم پر بارش نہ برسائی جائے گی اور امداد طلب کرو گے تو تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ (نہ خدا کی طرف سے نہ خدائی کی طرف سے)۔طبرانی۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی، نمبر 1 ظالم وغاصب حکمران اور نمبر 2 ہر بد دیانت بے دین آدمی۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے: ”اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ“ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ آپ ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے: ”وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهٗ اَحَدُهُمَا“ اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، آپس میں محبت رکھنے والے دو شخصوں کے درمیان جدائی کسی گناہ کی وجہ سے ہی ہوتی ہے جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کوئی ایک کرتا ہے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے۔ پھر جب اسے پکڑتا ہے تو بھاگنے نہیں دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ (ہود) اور یوں ہی پکڑ ہوتی ہے آپ کے رب کی جب وہ پکڑتا ہے بستیوں کو درانحالیکہ وہ ظالم ہوتی ہیں (ان کے رہنے والے ظالم ہوتے ہیں) بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک شدید ہوتی ہے)۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سرزمین عرب میں شیطان بتوں کی پوجا سے تو مایوس ہو چکا ہے لیکن اسے چھوڑ کر اب وہ تمہارے ان گناہوں سے ہی خوش ہو جایا کرے گا جنہیں تم حقیر جانتے ہو حالانکہ قیامت کے روز یہی گناہ ہلاکت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ امکانی حد تک ظلم سے بچتے رہو۔ اس لئے کہ بندہ قیامت کے روز اپنی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا۔ خیال کرے گا کہ یہ اسے نجات دلا دیں گی۔ تو ایک اور بندہ عرض کر رہا ہوگا: اے میرے رب! تیرے اس بندے نے مجھ پر بہت ظلم کیا تھا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا: ”اُمْحُوْا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مِنْ حَسَنَاتِہٖ'' اس ظالم کی نیکیاں اس کے ظلم کے مطابق مٹا دو۔ اور مظلوم اسی طرح عرض کرتا رہے گا حتی کہ اس کے گناہوں (ظلم) کے مقابل اس کی کوئی نیکی باقی نہ رہے گی (پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا) اس کی مثال ایک سفر کی سی ہے کہ مسافروں نے کسی جنگل میں پڑاؤ کیا۔ ان کے پاس (کھانا وغیرہ پکانے کے لئے) لکڑیاں نہیں تھیں تو لوگ ادھر ادھر بکھر گئے تاکہ لکڑیاں جمع کر لیں۔ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ وہ لکڑیاں جمع کر لائے پھر آگ کا ایک الاؤ تیار کیا اور اس پر جو چاہا پکا لیا۔ اور اسی طرح گناہ ہوتے ہیں (کہ ایک ایک کر کے بہت بڑا انبار بن جاتے ہیں جو نیکیاں برباد کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں)۔

اسے ابویعلیٰ نے بطریق ابراہیم بن مسلم الجری عن ابی الاحوص عن ابن مسعود روایت کیا۔ نیز امام احمد وطبرانی نے بھی اسی طرح اختصاراً اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس نے اپنے بھائی پر اس کی عزت یا کسی اور چیز (مال وغیرہ) کے سلسلہ میں ظلم کیا ہو، اسے چاہیے کہ اس دن سے پہلے پہلے اس سے معاف کرا لے جس دن اس کے پاس (بدلہ دینے کے لئے) نہ کوئی دینار ہوگا نہ درہم۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو اس کے ظلم کے برابر اس سے چھین لئے جائیں گے۔ ''وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ'' اور اگر اس ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے ساتھی (مظلوم) کے گناہ لے کر اس پر لاد دیئے جائیں گے۔

اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کی روایت کے ابتدائی الفاظ یوں ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے (مسلمان) بھائی نے اس کی عزت یا کسی اور شے کے بارے میں اس پر ظلم کیا ہو''۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ کوئی روپیہ پیسہ ہو اور نہ کوئی سامان دنیا۔ تو حضور انور ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزے اور زکوٰۃ (جیسی نیکیاں) لے کر آئے گا اور اس حال میں پیش ہوگا کہ (دنیا میں) کسی کو گالیاں دی ہوں گی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ اب اس کی نیکیاں کچھ اس کو دے دی جائیں گی اور کچھ اس کو (مظلومین اس کی نیکیاں لے جائیں گے)۔ ''فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ'' اور اس کی زیادتیوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان (مظلومین) کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ مسلم وترمذی۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ'' مظلوم کی دعا سے بچتے رہنا، اس لئے کہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ (بہت جلد قبول ہو جاتی ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے ایک حدیث میں روایت کیا۔ اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح مختصراً بھی اور دیگر کی طرح طویل بھی روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں فرمائی جاتی، نمبر 1 روزہ دار جب وہ روزہ افطار کرے، نمبر 2 عدل وانصاف کرنے والا حکمران اور نمبر 3 مظلوم کی دعا اس کی دعا کو تو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور رب کریم فرماتا ہے: ''وَعِزَّتِی لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْبَعْدَ حِیْنٍ'' (اے میرے مظلوم بندے!) مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور فرماؤں گا اگرچہ وقت کے بعد ہی سہی۔

اسے امام احمد نے ایک حدیث میں اور ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ نیز بزار نے بھی مختصراً روایت کیا ہے۔ الفاظ ہیں: ''تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ ان کی دعا کو رد نہ فرمائے، نمبر 1 روزہ دار جب تک کہ افطار نہیں کر لیتا، نمبر 2 مظلوم جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی، اور نمبر 3 مسافر جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا''۔

اور ترمذی کی ایک حسن روایت میں یوں ہے کہ: ''ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ لَا شَكَّ فِیْ اِجَابَتِهِنَّ، دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ'' تین دعائیں ایسی ہیں کہ قبول ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، نمبر 1 مظلوم کی دعا، نمبر 2 مسافر کی دعا اور نمبر 3 باپ کی اپنی بیٹے کے خلاف دعا''۔

اسے ابوداؤد نے بھی کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (نیز اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے صحیح الاسناد کے ساتھ روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بھی روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے: ''دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَّاِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُوْرُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ'' مظلوم کی دعا مقبول ہے اگرچہ وہ خود گناہ گار ہی ہو کہ اس کا گناہ اس کی اپنی جان پر ہے۔

اسے امام احمد نے حسن اسناد کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں ہیں کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ نمبر 1 مظلوم کی دعا اور نمبر 2 کسی آدمی کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے شواہد کثیرہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوعبداللہ اسدی سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم اگرچہ کافر ہو، اس کی دعا کے سامنے کوئی حجاب نہیں ہوتا (وہ بھی قبول ہوتی ہے) اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "دَعْ مَایُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ" جو چیز تجھے شک میں ڈالتی ہوا سے اس چیز کی خاطر چھوڑ دے جو تجھے شک میں مبتلا نہیں کرتی۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی عبداللہ تک صحیح ہیں۔ ابو عبداللہ کے متعلق جرح و تعدیل کا مجھے علم نہیں۔

حدیث: سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِشْتَدَّ غَضَبِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَّا یَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَیْرِیْ" اس شخص پر میرا غضب شدید ہوتا ہے جو ایسے آدمی پر ظلم کرے جو میرے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پاتا ہو۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے، تقویٰ اس جگہ ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا: "بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ" آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے یعنی اس کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال۔ مسلم۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے کیا تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مثالیں تھیں: (جیسے کہ) اے ظالم، امتحان میں پڑے ہوئے، مغرور حکمران! میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا (حکمرانی دی تھی) کہ تو دنیا پر دنیا جمع کرتا رہے بلکہ میں نے تو تجھے اس واسطے بھیجا تھا کہ تو مظلوم کی دعا میرے پاس آنے سے روکے (کسی پر ظلم نہ ہونے دو کہ مظلوم کو میری بارگاہ میں دعا کرنی پڑے) کیونکہ میں مظلوم کی دعا رد نہیں فرماتا اگرچہ کسی کافر کی طرف سے ہو۔ اور عقل مند پر ضروری ہے جب تک کہ اس کی عقل مغلوب نہ ہو جائے کہ اس کے لئے (زندگی میں کثرت سے ایسی) گھڑیاں ہوں کہ کسی گھڑی میں وہ اپنے پروردگار سے محو مناجات ہو، کسی گھڑی میں اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہو، کسی ساعت میں اللہ عزوجل کی مخلوقات میں غور و فکر کرتا ہو اور کسی گھڑی میں اپنے کھانے پینے کی ضروریات کا انتظام کرتا ہو۔ نیز عاقل پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ سوائے تین کاموں کے اور کسی کام کے لئے کوچ نہ کرے (وہ یہ ہیں) نمبر 1 اپنی آخرت کے لئے زادِ راہ جمع کرنا (اعمال صالحہ)، نمبر 2 اپنی زندگی کو درست کرنا (طلب معاش)، اور نمبر 3 حلال میں لذت (حلال اشیاء استعمال کرنا اور حرام سے بچنا) عقل مند کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے وقت کو خوب نظر میں رکھے (وقت ضائع نہ کرے) اپنے کام کی طرف متوجہ رہے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ اور جس کا کلام اس کے عمل سے زیادہ ہو اسے کلام بہت کم کرنا چاہیے۔ صرف وہی بات کرے جو مفید ہو۔ میں نے عرض کی:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یارسول اللہ! (ﷺ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ان سب میں عبرت انگیز باتیں تھیں (جیسے کہ) تعجب ہے اس آدمی پر جسے موت کا یقین ہو پھر خوش رہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جسے جہنم کی آگ کا یقین ہو پھر ہنستا ہے، عجیب ہے وہ بندہ جسے تقدیر پر ایمان ہو پھر بے صبرا ہو۔ عجیب ہے وہ آدمی جس نے دنیا دیکھی اور اہل دنیا کے انقلابات دیکھے پھر بھی اسی دنیا پر مطمئن ہو گیا (آخرت کی فکر نہ کی) تعجب ہے اس شخص پر جو کل (قیامت کے دن) حساب و کتاب کا یقین تو رکھتا ہے پھر عمل نہیں کرتا۔ (ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہی تمام معاملات (کے درست رہنے) کی اصل ہے۔ میں بولا: یارسول اللہ! (ﷺ) کچھ اور ارشاد فرمایئے: فرمایا: ''عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ'' تلاوت قرآن اور اللہ عزوجل کا ذکر اپنے لئے لازم کرلو۔ کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمان میں ذخیرہ ہے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) مزید ارشاد ہو۔ فرمایا: ''اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ'' زیادہ ہنسنے سے بچو کہ یہ دل کو مردہ کر دیتا اور چہرے کے نور کو مٹا دیتا ہے۔ میں عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) اور بھی کچھ فرمایئے۔ آقا ﷺ گویا ہوئے: ''عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ'' جہاد کرنا ضروری جان لو کہ یہ میری امت کی ترک دنیا ہے۔ (اسلام میں کسی اور معاملہ میں ترک دنیا جائز نہیں) میں نے کہا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کچھ اور بھی ارشاد ہو۔ فرمایا: ''اَحِبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَجَالِسْهُمْ'' مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ بیٹھا کرو۔ میں عرض کرنے لگا: مزید فرمان یارسول اللہ! (ﷺ) ارشاد فرمایا: اسے دیکھو جو تمہارے نیچے ہے اور اس کی طرف نظر مت کرو جو تمہارے اوپر ہو۔ یہ عمل تمہارے اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو حقیر جاننے سے روکتا رہے گا۔ عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اور فرمائیں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ''قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا'' حق بات کہتے رہو اگرچہ کڑوی ہو (کہ حق ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اور بھی ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: چاہیے کہ تمہیں لوگوں سے وہ چیز روکے جو تم اپنے دل میں جانتے ہو (جو دل میں رکھتے ہو اس کے متعلق لوگوں پر اعتراض مت کرو) اور جو تم خود کرتے ہو وہ لوگوں کے لئے قابل اعتراض نہ جانو۔ تمہارے لئے یہی ایک عیب کافی ہے کہ لوگوں میں وہ برائی ڈھونڈتے پھرو جسے اپنے بارے میں نظر انداز کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کے لئے وہ کام برا سمجھو جسے خود کرتے ہو۔ پھر آپ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مبارک مارا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر! ''لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ'' تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں، (حرام کاموں سے) رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور حسن خلق جیسی کوئی شرافت نہیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت جابر اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان آدمی کو ایسی جگہ ذلیل کرے جہاں اس کی عزت ہوتی ہو اور یہ اس کی عزت کو گھٹانے کی کوشش کرے تو اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تعالیٰ اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں اسے اللہ کی مدد کی ضرورت ہوگی (یعنی میدان محشر میں) اور جو آدمی کسی مسلمان کو ایسے مقام پر مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹانے کی کوشش کی جارہی ہو حالانکہ ایسے مقام پر اس کی عزت ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسے مقام پر مدد فرمائے گا جہاں اسے اللہ کی مدد محبوب ہوگی۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لئے حکم ہوگا کہ اسے اس کی قبر میں سو کوڑے مارے جائیں۔ تو وہ (معافی کے لئے) سوال کرے گا اور دعا مانگے گا حتی کہ ایک کوڑا رہ جائے گا (ننانوے معاف ہوجائیں گے) پھر اس کی قبر آگ سے بھر جائے گی۔ اس کے بعد جب یہ سزا ختم ہوگی اور اسے افاقہ ہوگا تو (فرشتوں سے) پوچھے گا: تم نے مجھے یہ کوڑا کس وجہ سے مارا ہے؟ ایک فرشتہ کہے گا: "اِنَّكَ صَلَّيْتَ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّ مَرَرْتَ عَلٰى مَظْلُوْمٍ فَلَمْ تَنْصُرْهُ" (اس لئے کہ) تو نے ایک نماز بغیر وضو پڑھی تھی اور ایک مظلوم کے پاس سے گزرا تھا مگر تو نے اس کی کوئی مدد نہ کی تھی۔

اسے ابوالشیخ بن حبان نے کتاب التوبیخ میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمد بن یحیٰی بن حمزہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے امیر المومنین خلیفہ مہدی نے خط لکھا اور نفوذ احکام میں سختی کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اپنے خط میں تحریر کیا: مجھ سے میرے والد نے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: "وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَنْتَقِمَنَّ مِنَ الظَّالِمِ فِيْ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ وَلَاَنْتَقِمَنَّ مِمَّنْ رَاٰى مَظْلُوْمًا فَقَدَرَ اَنْ يَّنْصُرَهٗ فَلَمْ يَفْعَلْ" مجھے میری عزت جلال کی قسم، میں ظالم سے جلد اور بدیر (دنیا اور آخرت میں) ضرور انتقام لوں گا۔ اور اس شخص سے بھی ضرور انتقام لوں گا جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور اس کی مدد کرنے پر قادر تھا پھر بھی اس کی مدد نہ کی۔

اسے بھی ابوالشیخ نے ہی کتاب التوبیخ میں بروایت احمد بن محمد بن یحیٰی روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا" اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) جب وہ مظلوم ہوگا، پھر تو میں اس کی مدد کروں گا۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ اگر وہ ظالم ہو تو پھر میں اس کی مدد کیسے کروں؟ ارشاد فرمایا: اسے ظلم کرنے سے روک دے۔ "فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ" یہی اس کی مدد ہے۔ بخاری۔

اسے مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ حدیث میں کہا: "(آپ ﷺ نے فرمایا) "وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا، اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهٗ فَاِنَّهٗ لَهٗ نُصْرَةٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ" آدمی کو اپنے بھائی کی ضرور مدد کرنی چاہیے وہ چاہے ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ ظالم ہے تو اسے ظلم سے روک دے کیونکہ اس کی یہی مدد ہے۔ اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص کسی مومن بندے کی منافق کے مقابلے میں حمایت کرے (راوی فرماتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جھنم" تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کھڑا فرمادے گا جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو نار جہنم سے بچاتا (1) رہے گا۔ الحدیث۔

1۔ یہاں تک ظالم کے خلاف اور مظلوم کے حق میں نبی رحمت ﷺ کے ارشادات مذکور ہوئے اور اب آیئے دیکھیں، آپ ﷺ کا پروردگار اس بارے میں کیا حکم فرماتا ہے:

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۝ (نساء)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ (کسی کے بارے میں) بری بات برملا کہی جائے مگر وہ شخص جس پر ظلم کیا گیا ہو (یعنی مظلوم، ظالم کا ظلم برملا کہے تاکہ ظالم کو ظلم سے روکا جاسکے) اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اچھی طرح سب کچھ جاننے والا ہے"۔

آیت کریمہ میں ظالم کو احساس دلایا گیا ہے کہ یہ مت سمجھ کہ تیرے ظلم کو کوئی دیکھنے جاننے والا نہیں اور تجھے کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ باز آجا ورنہ اللہ سب جانتا ہے، سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ اور مظلوم کو تسلی دی جارہی ہے کہ حوصلہ رکھ ہم تیرے فریادرس ہیں، تیری مظلومیت کو خوب جانتے ہیں۔

وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ (ابراہیم)

ترجمہ: "تم یہ مت خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ بے خبر ہے ان کرتوتوں سے جو یہ ظالم کررہے ہیں۔ وہ تو انہیں اس دن (قیامت) کے لئے مہلت دے رہا ہے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ بھاگے پھر رہے ہوں گے اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے۔ ان کی پلکیں نہیں جھپکتی ہوں گی اور ان کے دل (خوف ودہشت سے) اڑے جارہے ہوں گے"۔

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ (ہود)

ترجمہ: "اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے۔ یہ (بہتان باز ظالم) لوگ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ (ظالم مفتری) لوگ جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹے بہتان لگائے تھے۔ خبردار رہو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے"۔

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (شوریٰ)

ترجمہ: "اور برائی (زیادتی) کا بدلہ ویسی ہی برائی (اتنی ہی زیادتی) ہے۔ تو جو معاف کردے اور اصلاح کرلے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا"۔

وَ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ (شوریٰ)

ترجمہ: "اور جو بدلہ لے لیتے ہیں اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد تو ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں"۔

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (شوریٰ)

ترجمہ: "بے شک ملامت تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد برپا کرتے پھرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ لوگ جن کیلئے دردناک عذاب ہے"۔

وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ (شوریٰ)

ترجمہ: "اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں۔ اور آپ (اے محبوب محترم! ﷺ) ملاحظہ فرمائیں گے ظلم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ مکمل حدیث غیبت کے باب میں آئے گی ان شاء اللہ۔

(بقیہ سابقہ صفحہ)

کرنے والوں کو کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے تو (مارے خوف کے) کہیں گے کہ واپس لوٹنے کا بھی کوئی راستہ ہے؟''۔

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ (شوریٰ)

ترجمہ: ''اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ دوزخ پر پیش کئے جارہے ہوں گے اس حال میں کہ ذلت سے عاجز و درماندہ ہیں اور کن اکھیوں سے چوری چوری دیکھتے ہوں گے (جہنم کی طرف کہ ابھی اس میں گرے) اور ایمان والے کہیں گے کہ بے شک خسارے میں رہنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے روز۔ خبردار! بے شک ظالم لوگ ہی ہمیشہ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے''۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اہل اسلام کو ظالم یا مظلوم بننے سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

جو کسی ظالم کا خوف رکھتا ہو، یہ دعائیں مانگا کرے

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی دو عالم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو (ظالم) بادشاہ کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (اس جگہ اس ظالم کا نام لے جس سے بچنے کی دعا کر رہا ہے) وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَتْبَاعِھِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ، عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ كَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ'' (اے میرے پروردگار، ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے مالک! فلاں بن فلاں کی شرارت سے میرے لئے پناہ ہو جا اور جن وانس کی اور ان کے ماتحتوں کی شر سے بھی میری پناہ بن جا کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی نہ کر سکے۔ تیری پناہ زبردست ہے، تیری ثنا بزرگ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔)

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے جناد بن سلم کے جبکہ ان کو بھی ثقہ کہا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اصبہانی نے بھی اسے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر موقوفاً غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب تو کسی ہیبت ناک حکمران کے پاس جائے اور ڈرتا ہو کہ تجھ پر کوئی زیادتی کرے گا تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہہ لیا کر: ''اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ اَنْ یَّقَعْنَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاءُ كَ وَعَزَّجَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ'' (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ غلبہ والا ہے، اللہ ان سب سے زیادہ طاقت والا ہے جن سے میں خوف کھاتا اور ڈرتا ہوں۔ میں اس اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کو زمین پر گر پڑنے سے روکے ہوئے ہے ہاں جب اس کا اذن ہوگا (تو گر پڑیں گے) تیرے فلاں بندے سے (یہاں اس کا نام لے)، اس کے لشکر سے، اور اس کے جن وانس ماتحتوں اور دوستوں سے (تیری پناہ لیتا ہوں) اے اللہ! ان کی برائی سے میری پناہ ہو جا۔ تیری ثنا بزرگ ہے، تیری پناہ زبردست ہے۔ تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے)۔

اسے ابن ابی شیبہ نے موقوفاً روایت کیا۔ یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔ اور یہ پوری حدیث ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ان کے ہاں ''تین مرتبہ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

حدیث: حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ جن کا نام لاحق بن حمید ہے، سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جو شخص کسی حکمران سے ظلم کا خوف رکھتا ہو، یہ الفاظ کہہ لیا کرے: ''رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وَ بِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّ اِمَامًا" (میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین حق ہونے پر، حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور قرآن کے حاکم وامام ہونے پر) تو اللہ تعالیٰ اسے اس ظالم سے نجات عطا فرمائے گا۔

اسے ابن ابی شیبہ نے ابو مجلز رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا اور یہ تابعی ہیں ثقہ ہیں۔

ترغیب

ظالم حکمرانوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا

ترہیب

ان سے میل ملاقات رکھنا، اور ان کی تصدیق واعانت کرنا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دیہات میں سکونت پذیر ہوا (اہل علم سے دوری کی بنا پر) اس کی طبیعت سخت ہوگئی۔ جو شکار کے پیچھے بہت بھاگا وہ (یاد الٰہی سے) غافل ہوگیا۔ جو بادشاہ کے دروازوں پر گیا وہ فتنہ میں پڑ گیا۔ "وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِّنَ السُّلْطَانِ قُرْبًا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا" اور بندہ جس قدر بادشاہ کے قریب ہوتا جاتا ہے، اسی قدر اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ان میں ایک کے راوی صحیح کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ بَدَا جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتَتَنَ" جس نے گاؤں میں (شہر چھوڑ کر) سکونت اختیار کی وہ سخت مزاج ہوگیا، جو شکار کے پیچھے بھاگنے لگا وہ غافل ہوگیا اور جو بادشاہ کے پاس پہنچا وہ مبتلائے فتنہ ہوا۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں احمقوں کی حکومت سے اپنی پناہ میں رکھے۔ انہوں نے عرض کیا: احمقوں کی حکومت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میرے بعد کچھ حکمران ہوں گے جو میری دی ہوئی ہدایت پر عمل پیرا نہیں ہوں گے اور نہ میری سنت کو سنت سمجھیں گے۔ تو جو لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کریں گے، وہ میرے (امتی) نہیں اور نہ میں ان کا (نبی) ہوں اور یہ لوگ میرے حوض کوثر پر نہیں آسکیں گے۔ اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی۔ یہ لوگ میرے اپنے ہیں، میں ان کا ہوں۔ اور عنقریب یہ میرے حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔ (اور میں انہیں کوثر کے جام عطا فرماؤں گا) اے کعب بن عجرہ! "اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ وَالصَّلٰوةُ قُرْبَانٌ اَوْقَالَ بُرْهَانٌ" روزہ (گناہوں سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے یا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرمایا کہ نجات کی دلیل قوی ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کو نکلتے ہیں تو کوئی اپنے نفس کو خریدنے والا ہوتا ہے (گناہوں کو ترک کر کے خود کو محفوظ کرتا ہے) تو یہی اپنے نفس کو (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے۔ اور کوئی اپنے نفس کو بیچنے والا ہوتا ہے (خود کو گناہوں کے حوالے کر دیتا ہے) پس یہ اپنے نفس ہلاک کرنے والا ہے۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا۔ الفاظ امام صاحب کے ہیں۔ دونوں کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔

اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا مگر اس میں ہے کہ فرمایا: ''عنقریب کچھ حکمران ہوں گے جو لوگ ان کے پاس جائیں گے پھر ان کے ظلم پر ان کی اعانت کریں گے اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے، وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔ وہ ہرگز حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے۔ اور جو لوگ ان کے پاس آنا جانا نہ رکھیں گے، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کریں گے اور ان کے جھوٹوں کی تصدیق نہیں کریں گے تو وہ میرے ہیں، میں ان کا ہوں اور وہ حوض کوثر پر حاضر ہوں گے''۔ الحدیث۔

نیز اسے امام ترمذی اور نسائی نے بھی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ آپ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے کعب بن عجرہ! میں تمہیں اپنے بعد آنے والے حکمرانوں سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ جو شخص ان کے دروازوں پر آئے جائے گا، ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے گا۔ ''فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ'' وہ مجھ (میری امت) سے نہیں اور میرا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اور وہ حوض کوثر پر نہ آئے گا۔ اور وہ شخص جو ان کے دروازوں پر جائے یا نہ جائے مگر ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے، نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے۔ ''فَهُوَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ'' تو وہ میری امت سے ہے اور میں اس کا (نبی) ہوں، وہ عنقریب میرے حوض کوثر پر وارد ہوگا۔ الحدیث۔

یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ (اسی مضمون پر ایک اور حدیث حضرت کعب بن عجرہ ہی سے امام ترمذی نے روایت کی جسے غریب صحیح کہا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے امام احمد نے، حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ سے طبرانی اور ابن حبان نے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے امام احمد و ابویعلیٰ نے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے راوی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ داری حاصل کریں گے (عالم دین بنیں گے) اور قرآن پڑھیں گے۔ کہیں گے: ہم امراء و سلاطین کے پاس جاتے ہیں۔ ان سے ان کی دنیا کا مال حاصل کرتے ہیں اور انہیں اپنے دین سے الگ رکھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوگا۔ جیسا کہ قتاد (ایک کانٹے دار جنگلی درخت) سے سوائے کانٹوں کے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا ایسے ہی ان (امراء و سلاطین) کے قرب سے سوائے گناہوں کے کچھ اور حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: جناب رسول خدا ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے اہل بیت کے لئے دعا فرمائی اور حضرت علی و فاطمہ اور دیگر اہل بیت رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا میں بھی اہل بیت سے ہوں؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: "نَعَمْ مَا لَمْ تَقُمْ عَلٰى بَابِ سُدَّةٍ اَوْ تَاْتِيَ اَمِيْرًا تَسْئَلُهٗ" ہاں (تم بھی اہل بیت میں ہو) جب تک کہ کسی بادشاہ کے دروازے پر کھڑے نہیں ہوتے یا کسی حکمران کے پاس سوال کرنے نہیں جاتے۔ اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

ترہیب

باطل کی اعانت وحمایت اور ناجائز سفارش جو حدود اللہ کے نفوذ پر اثر انداز ہو

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کی سفارش حدود اللہ میں سے کسی حد کے سامنے حائل ہوگئی (خدا کی حد کو جاری نہ ہونے دیا)، "فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ" اس نے اللہ عزوجل کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جس نے جانتے بوجھتے کسی ناحق بات پر جھگڑا کیا، وہ اس وقت تک اللہ کے غضب میں رہے گا جب تک کہ اس سے الگ نہ ہو جائے۔ اور جس نے کسی مومن بندے کے متعلق وہ بات کہی جو اس میں نہیں ہے (غلط الزام لگایا) "اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ" تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخیوں کی پیپ اور خون کے کیچڑ میں رکھے گا۔ یہاں تک کہ اپنے اس غلط قول کی سزا نہ بھگت لے۔

اسے ابوداؤد نے اور طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ طبرانی کے آخری الفاظ ہیں: "وَلَيْسَ بِخَارِجٍ" وہ اس کیچڑ سے نکل نہ سکے گا۔

نیز اسے حاکم نے مطولاً بھی اور مختصراً بھی روایت کیا ہے اور دونوں کے متعلق صحیح الاسناد کہا ہے۔ ان کی مختصر روایت کے الفاظ ہیں کہ فرمایا: "مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ فِيْ سُخْطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ" جس نے کسی ناجائز جھگڑے میں کسی کی معاونت کی، وہ اس وقت تک اللہ کے غضب میں رہے گا جب تک کہ اس سے جدا نہ ہو جائے۔

اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ: "وَمَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ" جس نے کسی خصومت میں ظلم کی اعانت کی تو وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو کسی قوم کی ناجائز معاملے میں مدد کرتا ہے اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر پڑتا ہے پھر اپنی دم کے بل اس سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ (ظاہر ہے کہ دم کے بل نکل نہیں سکتا، اندر ہی ہلاک ہو جائے گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ عبدالرحمٰن کا اپنے والد سے سماع نہیں۔

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کی سفارش اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے درمیان رکاوٹ بن گئی، وہ اللہ کے غضب کا شکار رہے گا یہاں تک کہ اسے واپس لے لے۔ جس شخص نے کسی مسلمان پر کسی جھگڑے میں شدید غضب کیا حالانکہ اسے اس (جھگڑے کے حق یا باطل ہونے) کا کچھ علم نہیں تو یقیناً اس نے اللہ کے حق کی دانستہ مخالفت کی اور اس کے غضب کا خواہش مند ہوا ''وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ تُتَابَعُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ'' اور اس پر قیامت کے روز تک اللہ کی لعنت مسلسل ہوتی رہے گی۔ اور جس آدمی نے کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات اڑائی جس سے وہ بری ہے (اس میں وہ عیب نہیں) اس نے اس مسلمان کو دنیا میں اس عیب کی گالی دی ''كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُذِيْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَأْتِيَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ'' تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو قیامت کے دن آگ میں پگھلائے گا یا یہ اپنی اس بات کا ثبوت لائے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد کا حال میرے (مصنف کے) ذہن میں حاضر نہیں۔ اور اس روایت کا کچھ حصہ طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے۔ وہ یہ ہے: ''مَنْ ذَكَرَ امْرَأً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ لِيَعِيْبَهُ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَأْتِيَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ فِيْهِ'' جس شخص نے کسی آدمی کا ایسی چیز کے ساتھ ذکر کیا جو اس میں نہیں ہے تاکہ اسے عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) اسے جہنم کی آگ میں روکے رکھے گا یہاں تک کہ جو اس نے اس آدمی کے بارے میں کہا تھا، اس کا ثبوت پیش کرے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی سفارش حدود اللہ میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی، اس نے اللہ تعالیٰ کے مُلک میں اللہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جس شخص نے کسی جھگڑے پر کسی کی امداد کی جبکہ اسے معلوم نہیں، یہ جھگڑا حق ہے یا باطل، تو یہ اللہ کے غضب میں رہے گا حتی کہ اس سے الگ ہو جائے (اور توبہ کرے)۔ جو شخص کسی قوم کے ساتھ اپنے خیال میں اس کا گواہ بن کر چلا حالانکہ وہ (درحقیقت) گواہ نہیں ہے۔ تو وہ جھوٹی گواہی دینے والے کی مثل ہے۔ اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا (جیسا کہ آج کل عام بیماری ہے) اسے پابند کیا جائے گا کہ ایک بال کے دونوں طرف گرہیں لگائے (اور یہ مشکل کام اس سے نہ ہو سکے گا تو عذاب پائے گا) ''وَسِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ'' اور مسلمان کو گالی دینا بدکرداری ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے (اگر حلال جان کر کرے)۔

اسے طبرانی نے بروایت رجاء بن صبیح سقطی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی باطل کے ساتھ مدد کی کہ اس باطل کے ذریعہ حق کو جھوٹا ثابت کر دے، ''فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ'' تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وہ اللہ کے ذمہ (بخشش) سے اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ (شفاعت) سے دور ہو گیا۔ طبرانی واصبہانی۔

حدیث:۔ حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ جو بنی اشجع سے تعلق رکھتے ہیں، سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی ظالم کے ساتھ چلا تا کہ اس کا مددگار ثابت ہو اور جانتا بھی ہو کہ یہ ظالم ہے، "فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ" تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (اگر اس فعل کو جائز جانتا ہو ورنہ سخت مجرم ہوگا)۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ اور یہ حدیث غریب ہے۔

ترہیب

لوگوں کو خوش رکھنا اور اللہ عزوجل کو ناراض کر دینا

حدیث: اہل مدینہ طیبہ میں سے ایک صاحب سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک خط لکھا کہ مجھے کوئی تحریر لکھ کو ارسال فرمائیں جس میں میرے لئے نصیحت ہو اور وہ تحریر بہت لمبی نہ ہو (بلکہ مختصر ہو)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے امیر معاویہ کو یہ تحریر روانہ فرمائی۔ تمہیں سلام پہنچے، اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی ایذا رسانی سے کفایت کرے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو نظر انداز کر کے عوام الناس کی رضا تلاش کی، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد فرما دے گا (جو اسے ذلیل و رسوا کریں گے) اور تمہیں میرا سلام پہنچے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور راوی کا نام ذکر نہیں کیا (1)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: جس نے لوگوں کو راضی کرتے ہوئے اللہ کو ناراض کر دیا، اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور ان لوگوں کو بھی اس پر ناراض کر دے گا جنہیں اس نے اللہ کی ناراضگی کے باوجود راضی کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور جس نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ کو راضی کیا تو اللہ خود بھی اس پر خوش ہوگا اور جنہیں اس نے اللہ کو راضی کرتے ہوئے ناراض کر لیا تھا انہیں بھی اس پر خوش کر دے گا۔ حتیٰ کہ اس کو زینت دے گا اور اس کا قول اس کے عمل کو اللہ کی نظر میں خوبصورت بنا دے گا۔

اسے طبرانی نے جید اور قوی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

1۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے مرفوعاً روایت کیا ہے، الفاظ یہ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسُخْطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضٰى عَنْهُ النَّاسَ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسُخْطِ اللّٰهِ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ" "جس نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ کی مرضی تلاش کی، اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور لوگوں کو بھی اس پر راضی کر دے گا۔ اور جس نے اللہ کی ناراضگی کے باوجود لوگوں کی رضا چاہی، اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس پر غضبناک کر دے گا"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"مَنْ اَرْضٰی سُلْطَانًا بِمَا یُسْخِطُ رَبَّہٗ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ" جس نے کسی بادشاہ کو وہ کام کرکے خوش کیا جو اس کے رب کو ناخوش کر دیتے ہیں تو وہ اللہ کے دین سے خارج ہو گیا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ اس روایت میں علی بن ابی مسلم حضرت جابر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ان کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کو ناراض کرکے لوگوں سے اپنی تعریف کروانی چاہی، اس کی تعریف کرنے والے (آخرکار) اس کی مذمت کرنے والے بن جائیں گے (1)۔

اسے بزار نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں: "جس نے عوام کی ناراضگی کے باوجود اللہ کو راضی کر لیا، اللہ اس کی (عوام کی طرف سے) کفایت فرمائے گا۔ اور جس نے عوام کو خوش کرتے ہوئے اپنے اللہ کو ناراض کر دیا، اللہ اسے انہیں لوگوں کے حوالے کر دے گا۔ (پھر عوام اس شخص کی جو درگت بناتے ہیں دنیا جانتی ہے)"۔

اور بیہقی نے بھی اسی طرح اسے کتاب الزہد الکبیر میں روایت کیا۔ ان کی ایک اور روایت میں ہے: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ اَرَادَ سَخَطَ اللّٰہِ وَرِضَی النَّاسِ عَادَ حَامِدُہٗ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا" جو شخص اللہ کی ناراضگی اور لوگوں کی خوشنودی چاہے، تو انہیں لوگوں میں اس کی تعریف کرنے والے اس کی مذمت کرنے والے ہو جائیں گے"۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں میں ان کے پسندیدہ کام کرکے خود کو محبوب بنانے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ سے (نافرمانی کر کے) مقابلہ کیا، "لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ" وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

یہ طبرانی کی روایت ہے۔

1۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۞ (ہود) "یعنی اچھا اور نیک انجام تو صرف اہل تقویٰ کے لئے ہے"۔
نتیجہ یہ ہے کہ خدا کو ناراض کرکے مخلوق کو خوش کرنے والا متقی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس کا انجام بھی برا ہی ہوگا۔ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ خدا و مصطفےٰ جل وعلاو ﷺ کو راضی کرنا ہی سب سے مقدم ہے اور جو لوگ اللہ و رسول جل وعلاو ﷺ کو ناراض کرتے اور لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ منافقوں کا وطیرہ اپنائے ہوئے ہیں۔ ارشاد ہے:
یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ ۚ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۞ (توبہ)
ترجمہ: "(یہ منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں اٹھاتے ہیں تاکہ تمہیں خوش کر دیں، حالانکہ اللہ اور اس کا رسول (جل وعلاو ﷺ) اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر یہ مومن ہیں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

اللہ تعالیٰ کی مخلوق یعنی اولاد، رعایا اور غلاموں وغیرہ پر شفقت، رحمت اور نرمی کرنا

ترہیب

مذکورہ مخلوق پر سختی و زیادتی کرنا، غلام یا چار پائے کو بلاوجہ شرعی سزا دینا اور چوپایوں کے منہ پر داغ دینا

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ" جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ بخاری، مسلم، ترمذی۔

امام احمد نے بھی اسے روایت کیا اور یہ الفاظ زائد کئے: "وَمَنْ لَّا یَغْفِرْ لَہٗ" "جس کسی کو معاف نہیں کرتا، اسے بھی معاف نہیں کیا جائے گا"۔

نیز یہ روایت مسند میں بھی صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے آئی ہے۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی رحمت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم ہرگز مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ ایک دوسرے پر رحم نہ کرنے لگو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم سب رحم کرنے والے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ رحمت مراد نہیں جو تمہارا ایک دوست اپنے دوست پر کرتا ہے بلکہ رحمت عامہ مراد ہے (جو اپنے بیگانے، دوست دشمن اور انسان حیوان سب کے لئے ہو)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ لَّمْ یَرْحَمِ النَّاسَ لَمْ یَرْحَمْہُ اللّٰہُ" جس نے لوگوں پر رحم نہیں کیا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت نہیں فرمائے گا۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ لَّا یَرْحَمْ مَنْ فِی الْاَرْضِ لَا یَرْحَمْہُ مَنْ فِی السَّمَآءِ" جو زمین والوں پر رحم نہیں کرتا، آسمان والا اس پر رحم نہیں کرے گا(1)۔

1۔ اسی لئے کہا گیا ہے: کرو مہربانی تم اہل زمیں پر — خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے جید وقوی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر ہی رحمٰن رحمت کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحمتیں فرمائے گا۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ ترمذی نے بھی زیادتی کے ساتھ روایت کیا اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: انہی (حضرت عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی سرور ﷺ نے فرمایا: رحم کیا کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرتے رہا کرو، تمہیں بھی معافی ملتی رہے گی۔ تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو قیف (چھوٹے سے منہ والا برتن جو دوسرے برتن میں پانی یا تیل وغیرہ ڈالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔Funnel) کی طرح بات کو سنتے ہیں (جیسے قیف میں کچھ نہیں ٹھہرتا اسی طرح ان کے دماغ میں کوئی بات نہیں یعنی سنی اَن سنی کر دیتے ہیں) اور بربادی ہے ان ہٹ دھرمی کرنے والوں کے لئے جو اپنے گناہوں پر اڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں (1) (کہ گناہ گار ہیں)۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یُوَقِّرِ الْکَبِیْرَ وَیَرْحَمِ الصَّغِیْرَ وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ'' وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بڑوں کا ادب نہ کرے، چھوٹوں پر رحم نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے۔

اسے امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھر کے دروازے پر تشریف فرما ہوئے جس کے اندر قریش کے لوگ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے دروازے کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر فرمایا: کیا گھر کے اندر قریشیوں کے علاوہ بھی کوئی ہے؟ لوگ عرض کرنے لگے: نہیں، صرف ہمارا بھانجا ہے (جو غیر قریشی ہے) فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: یہ (خلافت کا) معاملہ قریش میں ہوگا جب تک حالت یہ رہے کہ جب ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو رحم کریں۔ جب کوئی فیصلہ کریں تو عدل کریں اور جب قسم اٹھالیں تو انصاف کریں۔ ''وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ'' اور جو ایسا نہ کرے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سارے

1۔ خدائے رحمٰن ورحیم اپنے نیک بندوں کی شان میں ارشاد فرماتا ہے:
وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ (آل عمران)
ترجمہ: ''اور وہ لوگ کہ جب کوئی برا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اپنے پروردگار کا ذکر کرنے لگتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہوں کو کون بخش سکتا ہے۔ (کوئی نہیں) اور جو ان سے سرزد ہوا، اس پر اڑے نہیں رہتے حالانکہ جانتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے ندیاں رواں دواں ہیں یہ لوگ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور کیا ہی خوب بدلہ ہے نیک کام کرنے والوں کا!''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

انسانوں کی لعنت ہو۔

اسے طبرانی نے صغیر واوسط میں روایت کیا۔اس کے راوی ثقہ ہیں۔(ایسی ہی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے کبیر میں حسن اسناد کے ساتھ، امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ اور ابو یعلی نے روایت کی ہے۔نیز ابن حبان نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسے مختصراً اپنی صحیح میں روایت کیا)۔

حدیث: حضرت نصیح عنسی، رکب مصری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: طوبی (جنتی درخت یا بشارت) ہے اس آدمی کے لئے جس نے بغیر نقصان اٹھائے تواضع اختیار کی، بغیر کسی سے سوال کئے اپنے نفس کو ذلیل رکھا، وہ مال (راہ خدا میں) خرچ کیا جو بغیر گناہ کئے جمع کیا تھا، ذلیل و مسکین لوگوں پر رحم کیا اور اہل علم و حکمت کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھا۔الحدیث۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور نصیح تک اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے صادق و مصدوق، اس حجرہ پاک میں راحت فرمانے والے حضرت ابو القاسم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ" بد بخت کے سوا رحمت کسی سے نہیں چھینی جاتی۔(بے رحم بد بخت ہی ہوتا ہے)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں ہے کہ حسن صحیح ہے۔

حدیث: اور یہ روایت بھی انہیں رضی اللہ عنہ سے ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن یا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بوسہ دیا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔کہنے لگے: میرے دس بیٹے ہیں۔میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا: "مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ" جو خود رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔

حدیث: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ" اگر اللہ نے تمہارے دل سے محبت چھین لی ہے تو میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے بکری پر بڑا رحم آتا ہے کہ اسے ذبح کروں۔ارشاد فرمایا: "اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ" اگر تم اس پر رحم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرتے ہوتو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔ اصبہانی نے بھی یہ روایت کی ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: ''اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) میں بکری کو پکڑتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اسے ذبح کروں مگر مجھے اس پر رحم آجاتا ہے (اور چھوڑ دیتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: بکری پر اگر تم رحم کرتے ہوتو اللہ تم پر رحم فرمائے گا''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی بکری کو (ذبح کرنے کے لئے) لٹا کر چھری تیز کررہا تھا۔ نبی رحمت ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تم اس بکری کو دو موتیں مارنا چاہتے ہو، تم نے اسے لٹانے سے پہلے کیوں نہ چھری تیز کرلی؟۔

اسے طبرانی نے کبیر واوسط میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث برشرط بخاری صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس انسان نے چڑیا یا اس سے چھوٹا (یا بڑا) جانور اس کے حق کے بغیر مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور سوال کرے گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ!! (ﷺ) اس جانور کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کرو تو کھالو۔ اور اس کا سر (ذبح کے وقت) کاٹ کر نہ پھینک دو۔

اسے نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی چڑیا کو بیکار قتل کیا (کھانے کے لئے نہیں) تو وہ قیامت کے دن پکار پکار کر کہے گی: ''یَارَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ عَبَثًا وَلَمْ یَقْتُلْنِیْ مَنْفَعَةً'' اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے بیکار مار ڈالا اور کسی فائدہ (کھانے) کے لئے ذبح نہیں کیا۔

اسے نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت وضین بن عطا سے روایت ہے، کہتے ہیں: ایک قصاب نے دروازہ کھول کر بکری کو ذبح کرنے کے لئے نکالا تو وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ نکلی حتی کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں جا حاضر ہوئی۔ وہ قصاب بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا اور اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچنے لگا۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے بکری! تو اللہ کے امر پر صبر کر اور اے قصاب! تو بھی اسے نرمی کے ساتھ ہانک کر لے جا۔

اسے عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں محمد بن راشد سے روایت کیا۔ یہ روایت معضل ہے۔

حدیث: حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ بکری کی ٹانگ پکڑ کر ذبح کرنے کو کھینچے لے جارہا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ نے اسے فرمایا: ''وَیْلَكَ قُدْهَا اِلَی الْمَوْتِ قَوْدًا جَمِیْلًا'' تجھے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خرابی ہو، اسے موت کی جانب اچھے طریقے سے لے کر جا۔

اسے بھی عبدالرزاق نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گذرے جنہوں نے ایک پرندے کو یا مرغی کو باندھا ہوا تھا اور اسے تیروں کا نشانہ بنا رہے تھے، اور پرندے کے مالک سے طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر خطا ہو جائے، اس مالک کا ہوگا۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو ادھر ادھر بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ جس نے یہ کیا ہے، اللہ اس پر لعنت کرے۔ ''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا'' بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بنائے۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ ﷺ کسی ضرورت سے ایک جانب تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک سرخ رنگ کی چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لئے۔ وہ چڑیا آئی اور اوپر پرواز کرنے لگی۔ نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے پریشان کس نے کیا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس کردو۔ اور آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے چیونٹیوں کی بستی دیکھی جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے جلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ'' آگ کے مالک (رب تعالیٰ) کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتا کہ کسی مخلوق کو آگ کا عذاب دے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا پھر سرگوشی کے انداز میں مجھے ایک حدیث سنائی جو میں لوگوں میں کسی سے بیان نہیں کرتا۔ اور آپ ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت پردہ فرمانا پسند تھا۔ چاہے تیر کی لکڑی سے ہو یا کسی باغ کی دیوار سے۔ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو وفور شوق سے آواز نکالنے لگا، اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے قریب تشریف لے گئے، اس کے کانوں کے قریب ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد حضور انور ﷺ نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نوجوان حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ میرا اونٹ ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا، فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَتُدْئِبُہٗ'': کیا تم اس جانور کے بارے میں خدا سے ڈرتے نہیں جس کا خدا تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ کیونکہ اس نے میرے سامنے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام بہت زیادہ لیتے ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد اور امام ابوداؤد نے روایت کیا۔ رحمہما اللہ۔

حدیث: امام احمد رحمہ اللہ ہی نے ایک طویل حدیث میں حضرت یحیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ اچانک ایک اونٹ بھاگتا ہوا آیا اور اپنی گردن آپ ﷺ کے سامنے زمین پر رکھ دی (یعنی آپ کو سجدہ کیا) پھر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارا بھلا ہو، جاؤ پتہ کرو یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس کا ایک مسئلہ ہے۔ کہتے ہیں: میں اس کے مالک کو ڈھونڈ نے نکل پڑا تو ایک انصاری آدمی کا پتہ معلوم کرلیا۔ پھر میں اسے خدمت پاک میں بلا لایا۔ تو سرور عالم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہارے اونٹ کا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے عرض کی: اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ کی قسم، میں نہیں جانتا اسے کیا ہوا، ہم اس سے کام لیتے تھے اور پانی لاد کر لایا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ پانی ڈھونے سے عاجز ہو گیا تو ہم نے کل رات آپس میں مشورہ کیا کہ اسے ذبح کرلیں اور اس کا گوشت تقسیم کر دیں۔ نبی دوعالم ﷺ نے فرمایا: "فَلَا تَفْعَلْ، هَبْهُ لِي أَوْ بِعْنِيهِ": ایسا نہ کرو بلکہ مجھے یہ ہبہ کر دو یا میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) بلکہ یہ آپ ہی کی ملک ہے۔ روای فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس اونٹ پر صدقہ کا نشان لگایا اور اسی انصاری کے ساتھ (صدقے کے اونٹوں میں) بھیج دیا۔

اس کی اسناد جید ہے۔ امام احمد کی ایک اور روایت بھی اسی طرح ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کے مالک سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تمہارا اونٹ تمہاری شکایت کرتا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ تم نے اس سے پانی لانے کا کام بہت لیا ہے حتی کہ یہ کمزور ہو گیا ہے۔ اب تم اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ وہ عرض گذار ہوئے: "صَدَقْتَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَفْعَلُ" آقا! آپ نے سچ فرمایا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اس ذبح نہیں کروں گا"۔

اور امام صاحب ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اونٹ کے پاس سے گذرے جس سے پانی لانے کا کام لیا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور گردن آپ ﷺ کے سامنے زمین پر رکھ دی۔ نبی پاک ﷺ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حاضر ہوا تو فرمایا: اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو، اس نے عرض کیا: نہیں، بلکہ میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔ حالانکہ اس کے اہل خانہ کا اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اب تم نے اس کے بارے میں یہ بات کی ہے۔ "فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ" اس نے تمہاری کام زیادہ لینے اور چارہ پانی کم دینے کی شکایت کی ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو"۔ (الحدیث)

حدیث: اور ابن ماجہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ فرماتے ہیں: ہم اللہ کے رسول ﷺ کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھے کہ ایک اونٹ بھاگتا ہوا آیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے سرانور کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اونٹ! پرسکون ہو جا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کی تجھے سزا ملے گی۔ ہماری شان یہ ہے کہ ''اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اٰمَنَ عَائِذَنَا وَلَیْسَ بِخَائِبٍ لَّائِذُنَا'' جو بھی ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اسے امن دے دیا ہے اور ہمارے دامن میں چھپنے والا نامراد نہیں ہوا کرتا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھا لینے کا پروگرام بنالیا ہے، '' فَھَرَبَ مِنْھُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'': تو یہ ان کے ہاتھ سے بھاگ آیا ہے اور تمہارے پیغمبر ﷺ کی بارگاہ میں فریاد لے کر حاضر ہوا ہے۔ ہم ابھی اسی گفتگو میں تھے کہ اس کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ اب جب اونٹ نے انہیں آتے دیکھا تو دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے پاس ہو گیا اور آپ کے پیچھے چھپنے لگا۔ مالک عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ ہمارا اونٹ ہے اور تین دن سے بھاگا ہوا ہے۔ اسے آج ہم آپ کی خدمت میں دیکھ رہے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! یہ میرے سامنے تمہاری شکایت کر رہا ہے اور وہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ وہ عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا کہتا ہے؟ فرمایا: یہ اونٹ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پناہ میں کئی سال تک پلا بڑھا اور تم اس پر گھاس چارے والے علاقوں کی طرف جانے کے لئے موسم گرما میں سواری کرتے ہو پھر جب موسم سرما آتا ہے تو گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے ہو (تو بھی اسے استعمال کرتے ہو) پھر جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑے رکھا۔ تو اللہ نے تمہیں اس سے کئی چرنے والے اونٹ عطا فرمائے۔ اور اب جب کہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھا لینے کا اردہ کر لیا۔ اونٹ کے مالک عرض کرنے لگے: ''قَدْ وَاللّٰہِ کَانَ ذَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' اللہ کی قسم، یا رسول اللہ (ﷺ) یہ بات بالکل اسی طرح ہے۔ نبی رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: ایک اچھے خدمت گذار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟ عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ذبح کریں گے۔ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جھوٹ کہتے ہو، اس نے تمہارے سامنے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی فریاد رسی نہیں کی۔ اور میں تم سے زیادہ اس پر مہربان ہوں۔ ''فَاِنَّ اللّٰہَ نَزَعَ الرَّحْمَۃَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِیْنَ وَاَسْکَنَھَا فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ'' بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے ایمان والوں کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد سرور عالم ﷺ نے ان سے ایک سو درہم میں اسے خرید لیا۔ اور فرمایا: اے اونٹ! جا، اللہ تعالیٰ کے نام پر تو آزاد ہے۔ پھر اونٹ نے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے پاس منہ کر کے آواز نکالی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے پھر فرمایا: آمین۔ پھر اس نے چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ رو پڑے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: اس نے کہا: ''جَزَاکَ اللّٰہُ اَیُّھَا النَّبِیُّ عَنِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْاِسْلَامِ وَالْقُرْاٰنِ خَیْرًا'' اے نبی محترم! (ﷺ) آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے اللہ بہترین جزا عطا فرمائے۔ جس پر میں نے آمین کہی۔ پھر اس نے کہا: ''سَکَّنَ اللّٰهُ رُعْبَ اُمَّتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَمَا سَکَّنْتَ رُعْبِیْ'' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت کے خوف کو دور فرمائے جیسے آپ نے میرا خوف دور فرمایا ہے۔ تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا مانگی: ''حَقَنَ اللّٰهُ دِمَاءَ اُمَّتِكَ مِنْ اَعْدَآئِهَا کَمَا حَقَنْتَ دَمِیْ'' اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی امت کے خون محفوظ فرمائے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے یوں کہا: ''لَا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهَا بَیْنَهَا'' اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ و جدال پیدا نہ ہونے دے۔ یہ سن کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے اپنے رب سے مانگی تھیں۔ تو اس نے انہیں (پہلی تین کو) قبول فرمایا اور اس (آخری) سے منع فرمادیا۔ ''وَاَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنَّ فَنَاءَ اُمَّتِیْ بِالسَّیْفِ جَرَی الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَانَ'' اور جبریل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری امت تلوار کے ساتھ (آپس کے جنگ و جدال و خون ریزی سے) فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے، قلم اسے لکھ چکی ہے(1)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے نار جہنم میں داخل ہوئی، اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، کھانے کو کچھ نہ دیا اور نہ اسے کھولا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: ''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئی جسے اس نے قید کیا ہوا تھا حتی کہ بلی مر گئی۔ یہ عورت اسے نہ کھانے کو کچھ دیتی نہ پینے کو حالانکہ اسے محبوس کر رکھا تھا اور نہ اسے کھلا چھوڑتی کہ زمین کے جانور وغیرہ کھا کر گذارہ کر لیتی''۔

اسے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد نے بھی اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا جس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے: ''فَوَجَبَتْ لَهَا النَّارُ بِذٰلِكَ'' اس وجہ سے اس کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوگئی۔

حدیث: حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک اونٹ کے پاس سے گذر ہوا جس کی پشت (بھوک کی وجہ سے) اس کے پیٹ کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، اِرْکَبُوْهَا صَالِحَةً وَّکُلُوْهَا صَالِحَةً'' ان بے زبان حیوانوں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرو، ان پر سواری بھی اچھے طریقہ سے کرو اور انہیں کھاؤ بھی تو اچھے طریقہ سے کھاؤ۔ (ان کو بھوکے نہ رکھا کرو، ضرورت سے زیادہ کام نہ لیا کرو اور ان سے اچھا سلوک کرو۔ کیا شان رحمۃ للعالمینی ہے۔)

1۔ دونوں احادیث میں اونٹ کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں، الگ الگ ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ متعدد مرتبہ اونٹ وغیرہ جانور اپنی فریاد لے کر بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں حاضر ہوئے ہیں اور ان کی فریادرسی بھی فرمائی گئی ہے۔ نیز یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ جانوروں تک کی زبان بھی جانتے ہیں۔ سبحان اللہ! (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد نے اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں (شب معراج) جنت میں داخل ہوا تو میں نے اکثر اہل جنت غریب دیکھے۔ اور آگ میں جھانکا تو اہل نار کی اکثریت عورتوں پر مشتمل دیکھی وہاں میں نے تین افراد کو عذاب ہوتے دیکھا۔ نمبر 1 بنی حمیر کی لمبے قد کی وہ عورت جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا جسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتی تھی اور نہ آزاد کرتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔ وہ بلی (بے چاری بھوک کی وجہ سے) اپنے جسم کے اگلے پچھلے حصوں کو کاٹتی تھی۔ (حتی کہ اسی حالت میں مرگئی) نمبر 2 میں نے آگ میں بنی دعدع کے اس شخص کو بھی دیکھا جو حاجیوں کا سامان اپنی ٹیڑھے منہ والی لکڑی کے ذریعے چرالیا کرتا تھا۔ جب اسے کوئی (چوری کرتے) دیکھ لیتا تو بکواس کرتا تھا کہ یہ تو میری لکڑی کے ساتھ پھنس گیا تھا۔ اور نمبر 3 (آپ ﷺ نے) وہاں اس بدبخت کو بھی دیکھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی دو اونٹنیاں چوری کی تھیں

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور رسول اللہ ﷺ سے روای ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی (دوران سفر) کسی کنوئیں کے پاس پہنچا، اس کے اندر اترا اور اس سے پانی پیا۔ اور (جب باہر نکلا تو دیکھا کہ) کنوئیں کے کنارے ایک کتا (شدت پیاس سے) زبان نکالے ہانپ رہا تھا، اسے اس پر رحم آیا تو اپنے ایک جوتے سے پانی نکال کر اسے پلایا، "فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ" تو اللہ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمالیا اور اسے جنت میں داخل فرمادیا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور امام مالک، بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے اسے اس سے طویل روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ "نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ" جناب رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر ابھارنے (آپس میں لڑانے) سے منع فرمایا۔ (جیسے اونٹوں، ہاتھیوں، مرغوں وغیرہ کو لڑایا جاتا ہے۔ یہ حرام ہے کیونکہ یہ بھی ظلم ہے)۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے متصل اور مرسل دونوں طرح روایت کیا۔ ترمذی نے مرسل کے متعلق کہا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں اپنے غلام کو چھڑی کے ساتھ مار رہا تھا کہ اپنے پیچھے ایک آواز سنی کہ ابومسعود! یاد رکھو۔ میں غصہ کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا (کہ آواز دینے والا کون ہے؟) پھر جب آواز میرے قریب آگئی تو میں نے دیکھا کہ وہ تو اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اور ارشاد فرما رہے ہیں: اے ابومسعود! جتنے تم اس غلام پر قادر ہو، اللہ عزوجل اس سے زیادہ تم پر قدرت رکھتا ہے۔ اس بات کو یاد رکھو۔ تو میں نے عرض کی: اس کے بعد میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ایک اور روایت میں ہے کہ: ''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ غلام اللہ کے نام پر آزاد ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَمَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ، اَوْلَمَسَّتْكَ النَّارُ'' ''سن لو! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں دوزخ کی آگ چھو لیتی''۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت زاذان کندی جن کے آزاد کرنے والے کوفی ہیں، سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا، اس وقت انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا تھا۔ انہوں نے زمین پر سے ایک تنکا یا کوئی اور چیز پکڑی اور کہنے لگے: مجھے یہ غلام آزاد کرنے میں اس کے برابر بھی ثواب نہیں ملا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے غلام کو طمانچہ لگایا یا کسی اور طرح سے مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔ (تو گویا میں نے اس کو مارنے کا کفارہ ادا کیا ہے)۔

اسے ابوداؤد اور مسلم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں: فرمایا: ''مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ اَوْلَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ'' جو شخص اپنے غلام کو کسی نا کردہ جرم کی سزا دے یا اسے طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔

حدیث: حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مار دیا تو میرے والد نے اسے اور مجھے بلایا اور غلام سے فرمایا کہ اس سے بدلہ لے لو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں بنی مقرن کے ہم سات آدمی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ تو ہم میں سے ایک آدمی نے اسے طمانچہ مار دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خادم ان لوگوں کی خدمت کرے حتی کہ ان کا کام ہو جائے اور جب ان کا کام ہو جائے تو یہ اسے آزاد کردیں۔

مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جھ سے ارشاد فرمایا: ''مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَهٗ ظُلْمًا اُقِيْدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' جس نے اپنے غلام کو ظلما (بلاوجہ) مارا، قیامت کے روز اس سے اس کا قصاص لیا جائے گا۔

اس طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: توبہ قبول کروانے والے پیغمبر جناب ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ غلام اس تہمت سے بری ہے تو قیامت کے روز اس پر حد قائم کی جائے گی۔ سوائے اس کے کہ اس غلام میں وہ عیب (جس کا الزام ہے) پایا جائے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا الفاظ ترمذی کے ہیں۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جو کہ حدیبیہ میں حاضر ہونے والے اصحاب میں سے ہیں، سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ'' خوش مزاجی ترقی کا زینہ ہے اور بد خلقی نحوست ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ابوداؤد نے اسے حضرت رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے روایت کیا جس نے ان سے سماعت نہیں کی۔ نیز ابوداؤد نے اسے حارث بن رافع بن مکیث سے مرسلاً بھی روایت کیا ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بداخلاق آدمی (خصوصاً غلاموں، یتیموں اور کمزوروں کے بارے میں) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا آپ نے ہمیں خبر نہیں دی کہ اس امت کے اکثر لوگ غلام اور یتیم ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، تم ان کی ایسی ہی عزت کرنا جیسی اپنی اولاد کی کرتے ہو۔ اور انہیں وہی کھلانا جو خود کھاتے ہو۔ عرض کیا: وہ کیا چیز ہے جو ہمیں دنیا میں فائدہ مند ہو؟ فرمایا: ایک گھوڑا جسے تم جہاد فی سبیل اللہ کے لئے باندھ رکھو اور تمہارا ایک غلام تمہارے لئے کافی ہوگا، اگر غلام نمازی ہو تو بہت ہی مناسب ہے۔

اسے امام احمد و ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے صرف یہ الفاظ روایت کئے: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ'' ''بداخلاق آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔ اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (ابویعلیٰ اور اصبہانی نے بھی مختصراً اسے روایت کیا ہے)۔

حدیث: حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے ربذہ (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر بستی تھی، شروع زمانہ اسلام میں آباد تھی۔ یہاں حضرت ابوذر غفاری رہتے تھے۔ آپ کی قبر شریف بھی یہیں ہے)۔ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک موٹی چادر اوڑھے ہوئے ہیں اور آپ کے غلام پر بھی ایسی ہی چادر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے انہیں کہا: اے ابوذر! اگر آپ غلام پر سے چادر لے لیں اور اپنی اس چادر کے ساتھ ملا لیں تو آپ کا حلہ (جوڑا) مکمل ہو جائے اور غلام کو اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہنا دیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ایک مرتبہ) میں نے ایک صاحب کو برا بھلا کہا تھا، ان کی والدہ عجمیہ (غیر عربی) تھیں تو میں نے انہیں ان کی والدہ کا طعنہ دیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں میری شکایت لے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جہالت پائی جاتی ہے۔ (جو قبل اسلام تھی) پھر فرمایا: یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے تمہیں ان پر فضیلت دی ہے۔ ان میں جو تمہاری طبیعت کے موافق نہ ہو اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو مبتلائے عذاب نہ کرو۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ الفاظ انہیں کے ہیں۔ اور یہ روایت معناً بخاری و مسلم اور ترمذی میں بھی ہے۔ مگر ان حضرات نے یہ الفاظ بیان کئے ہیں: ''یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارا ماتحت کیا ہے۔ تو جس کے بھائی کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ اس کے ماتحت کردے تو چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اس سے وہ کام نہ لے جو اس کے لئے مشکل ہو اور اگر ایسا کام کروائے جو اس کے لئے مشکل ہو تو اس پر اس کی مدد کرے''۔

(یہ حدیث کتب صحاح میں متعدد مرتبہ مختلف الفاظ کے ساتھ مذکور ہوئی ہے)۔

حدیث: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا: اپنے غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اپنے غلام کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلائے جو خود کھاتے ہو اور وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہو جائے جسے تم معاف نہیں کرنا چاہتے تو ان اللہ کے بندوں کو بیچ دو اور انہیں عذاب نہ دو۔

اسے امام احمد و طبرانی نے بروایت عاصم بن عبید اللہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر وہ اچھا کام کریں تو اسے قبول کرو، اگر برائی کے مرتکب ہو جائیں تو معاف کر دو اور اگر تمہارے شدید مخالف ہو جائیں تو بیچ ڈالو۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ اس میں بھی عاصم بن عبید اللہ راوی ہیں۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری اپنے مالکوں کے لئے باعث برکت ہے۔ اونٹ اپنے مالکوں کے لئے عزت کا سبب ہے۔ گھوڑے کی پیشانی میں خیر و برکت بندھی ہوئی ہے۔ ''وَالعَبْدُ اَخُوْكَ فَاَحْسِنْ اِلَيْهِ وَاِنْ رَأَيْتَه مَغْلُوْبًا فَاَعِنْهُ'' اور غلام تمہارا بھائی ہے اس سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم اسے مشکل کام میں دیکھو تو اس کی مدد کرو۔ اصبہانی۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم پر) غلام کو کھلانا پلانا اور کپڑا پہنانا ضروری ہے۔ اور اسے صرف اسی کام کی تکلیف دو جو وہ کر سکتا ہو۔ پھر اگر تم ان غلاموں کو مشکل کام کی تکلیف دو تو خود اس کام پر ان کی مدد کرو۔ ''وَلَا تُعَذِّبُوْا عِبَادَ اللّٰهِ خَلْقًا اَمْثَالَكُمْ'' اور ان اللہ کے بندوں کو عذاب میں نہ ڈالو جو تمہاری طرح ہی کی مخلوق ہیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور یہ مسلم میں بھی اختصاراً موجود ہے۔

حدیث: حضرت عمر بن حریث رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: ''مَا خَفَّفْتَ عَلٰى خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهٖ كَانَ لَكَ اَجْرًا فِيْ مَوَازِيْنِكَ'' تم اپنے خادم پر کام لینے میں جس قدر نرمی کرو گے اس کا اجر تمہارے اعمال نامے میں درج ہوگا۔

اسے ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رحمت والے نبی ﷺ کا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(وصال پاک سے پہلے) آخری کلام یہ تھا: ''اَلصَّلٰوۃَ اَلصَّلٰوۃَ، اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ'' نماز کی پابندی کرنا، نماز کو قائم رکھنا، اپنے غلاموں کنیزوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا مگر ابن ماجہ نے یہ الفاظ بیان کئے: ''اَلصَّلٰوۃَ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ'' نماز کی پابندی اور ماتحتوں سے اچھا سلوک کرنا''۔ (اور اسی معنی کی ایک حدیث ابن ماجہ وغیرہ نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا میر منشی (Secretary) ان کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا تم غلاموں، کنیزوں کا کھانا پانی دے آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں کھانا دانہ دے کر آؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کَفٰی اِثْمًا اَنْ تَحْبِسَ عَمَّنْ تَمْلِکُ قُوْتَھُمْ'' تمہارے گناہ گار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنے غلاموں، لونڈیوں سے ان کی روزی روک لو۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: تمہارے پیغمبر ﷺ کے ساتھ وصال پاک سے پانچ راتیں پہلے میری ملاقات ہوئی تھی، اس وقت میں نے سنا کہ آپ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے: ہر نبی کا اپنی امت میں سے ایک خلیل ہوا کرتا تھا اور میرا خلیل (انتہائی قریبی جانی دوست) ابوبکر بن ابی قحافہ ہے۔ (رضی اللہ عنہ) جب کہ اللہ تعالی نے تمہارے صاحب (مجھ محمد مصطفےٰ ﷺ) کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ یاد رکھو! تم سے پہلی امتوں کے لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔ (ان کو سجدے کرتے تھے ان کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے) اور میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہا'' اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ'' اے اللہ! کیا میں نے تیرے احکام کی تبلیغ کردی ہے؟ پھر تین مرتبہ ہی یہ الفاظ ادا فرمائے'' اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ'' اے میرے پروردگار! تو میرا گواہ ہوجا۔ اور کچھ دیر کے لئے آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر فرمایا: ''اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ، اَشْبِعُوْا بُطُوْنَھُمْ وَاکْسُوْا ظُھُوْرَھُمْ وَاَلِیْنُوا الْقَوْلَ لَھُمْ'' تمہارے لونڈی غلاموں کے متعلق میں تمہیں اللہ کا خوف دلاتا ہوں، انہیں پیٹ بھر کھانا دینا، ان کے جسموں کو لباس پہنانا اور ان کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرنا۔

اسے طبرانی نے بطریق عبداللہ بن زحر عن علی بن یزید روایت کیا۔ ان دونوں راویوں کو ثقہ کہا گیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے خادم کو (اسکی غلطیوں پر) کتنی مرتبہ معاف کردیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً: ہر روز ستر مرتبہ معاف کردیا کرو۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ترمذی کے بعض نسخوں میں حسن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

صحیح کے الفاظ ہیں نیز ابو یعلی نے بھی حضرت عبداللہ ہی سے اسے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا اور یہ روایت ترمذی میں بھی ہے کہ ''ایک شخص نبی پاک ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرا خادم برے کام کرتا ہے اور ظلم کا مرتکب ہوتا ہے تو کیا میں اس کو مار سکتا ہوں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تَعْفُوْعَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً: ہر روز اسے ستر مرتبہ معاف کر دیا کرو۔''

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا پھر عرض کرنے لگا: میرے کچھ غلام ہیں جو مجھے جھوٹا کہتے ہیں، میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں، اس پر میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں۔ تو میرا ان کے ساتھ یہ سلوک کیسا ہے؟ (آیا میں حق بجانب ہوں یا خطا کار؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب روز قیامت آئے گا تو جو کچھ انہوں نے تیری خیانت کی، نافرمانی کی اور تیری تکذیب کی ہوگی، اس کا حساب ہوگا۔ اگر تیرا انہیں سزا دینا، ان کے گناہوں کے برابر ہوگا تو یہ کافی ہو جائے گا۔ (ان کے گناہوں کی وہاں انہیں سزا نہ دی جائے گی) تجھے اس کا نہ کوئی ثواب ہوگا نہ عذاب (حساب برابر ہو جائے گا) اور اگر تو نے انہیں ان کے گناہوں سے زیادہ سزا دی ہوگی تو اس زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ آدمی ایک طرف ہٹ گیا اور چلانے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا، وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ (الانبیاء) ''اور ہم قیامت کے روز انصاف کے ترازو نصب فرمائیں گے۔ پھر کسی جان پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر (کسی کا کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے بھی (وزن کے لئے) لے آئیں گے۔ اور ہم ہی کافی ہیں حساب کرنے والے''۔ اب وہ آدمی عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے اور ان کے لئے اس سے زیادہ کوئی بہتری نہیں پاتا کہ انہیں اپنے سے الگ کر دوں، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ تمام آزاد ہیں۔

اسے امام احمد و امام ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے عبدالرحمٰن بن غزوان کی حدیث کے سوا نہیں پہچانتے، جب کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن غزوان سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ (یہ عبدالرحمٰن ثقہ ہیں)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ ضَرَبَ سَوْطًا ظُلْمًا اُقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' جس نے (کسی کو) ظلماً کوڑے سے مارا، بروز قیامت اس سے قصاص لیا جائے گا۔

اسے بزار اور طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں (ایک روز) اللہ کے رسول پاک ﷺ میرے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ کے دست اقدس میں مسواک تھی۔ آپ نے اپنی یا ان کی کنیز کو بلایا۔ (اس کے واپس آواز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نہ دینے پر) چہرہ انور میں غصے کے آثار نمودار ہو گئے۔ جب کہ سیدہ ام سلمہ (اسے تلاش کرنے) کمروں کی طرف گئیں، تو دیکھا کہ وہ ایک بھیڑ کے بچے کے ساتھ کھیل رہی ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تو یہاں اس بھیڑ کے بچے کے ساتھ کھیل رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ تجھے بلا رہے ہیں؟ (وہ حاضر ہوئی) تو عرض کرنے لگی: مجھے اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَوْلَا خَشْيَةُ الْقَوَدِ لَاَوْجَعْتُكَ بِهٰذَا السِّوَاكِ" اگر قصاص لئے جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک کے ساتھ مارتا۔

اسے امام احمد نے کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک جید ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ علاقہ شام میں نبطی قوم (جو عراق عجم اور عراق عرب کے درمیان رہتی تھی) کے کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا گیا تھا۔ یہ دیکھ انہوں نے دریافت کیا: کہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا گیا کہ ان لوگوں کو خراج ادا نہ کرنے کے سلسلہ میں سزا دی جا رہی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جزیہ نہ دینے کی بنا پر انہیں قید کیا گیا ہے۔ حضرت ہشام کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا" اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (قیامت کے روز) عذاب میں مبتلا کرے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہشام امیر (معاویہ) کے پاس گئے۔ انہیں یہ سب کچھ بتایا تو امیر نے حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیا جائے۔ پھر انہیں رہا کر دیا گیا۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ہیں، جس شخص میں پائی جائیں گی، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ (اور وہ یہ ہیں) رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ" نمبر 1 ضعیف کے ساتھ نرمی، نمبر 2 والدین پر شفقت اور نمبر 3 غلاموں کے ساتھ بھلائی کا سلوک۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

فصل

جانوروں کے چہرے داغنا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی دو عالم ﷺ ایک گدھے کے قریب سے گذرے جس کے چہرے پر داغ (1) دیا گیا تھا یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ" جس نے اسے داغ دیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے۔ مسلم۔

1۔ لوہا گرم کر کے جانور کے جسم پر لگا کر داغ دیا جاتا ہے۔ جانور کو اگر داغ دینا ہی ہو تو پٹھے پر دینا چاہئے نہ کہ چہرے پر۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:۔ ''نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ '' رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ دینے سے منع فرمایا۔'' (طبرانی نے بھی یہی مفہوم مختصراً روایت کیا ہے۔)

حدیث: حضرت جنادہ بن جرادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ بنی غیلان بن جنادہ سے تعلق رکھتے ہیں فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک اونٹ لے کر حاضر ہوا جس کے ناک پر میں نے داغ دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جنادہ کیا تمہیں چہرے کے سوا اس کے جسم کا کوئی اور عضو داغ دینے کے لئے نہیں ملا تھا؟ یاد رکھو! تمہارے اوپر اس کا قصاص ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اب اس کا معاملہ آپ کے سپرد ہے۔ الحدیث۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ کے قریب سے ایک گدھا گذرا جس کا منہ لوہا گرم کر کے داغ دیا گیا تھا، اس کے ناک کے سوراخوں سے خون ابل رہا تھا۔ یہ ملاحظہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ'' جس نے یہ فعل کیا، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ پھر منہ پر داغ دینے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور ترمذی نے مختصراً اسے روایت کیا ہے۔ چہرے پر داغ دینے سے ممانعت پر بہت سی احادیث آئی ہیں۔

ترغیب

حکمران وقت کو نیک وزیر اور اچھا مشیر رکھنا چاہیے

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے راست گو وزیر مقرر فرما دیتا ہے کہ اگر حکمران بھول جائے تو یہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے (معاملات حکومت) یاد ہوں تو وزیر اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ حکمران کے ساتھ کوئی اور ارادہ فرماتا ہے تو کسی برے شخص کو اس کا وزیر بنا دیتا ہے کہ اگر حکمران معاملات بھلا بیٹھے تو یہ اسے یاد نہیں دلاتا (بلکہ جی حضوری کرتا اور ''سب اچھا ہے'' کی سرگوشیاں کرتا ہے۔) اور اگر اسے کچھ یاد آ جائے تو (انجام دہی میں) اس کی مدد نہیں کرتا۔ (بلکہ صرف پلاٹ، پجارو، تنخواہ اور الاؤنسز کی بات کرتا ہے)

اسے ابوداؤد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی پیغمبر مبعوث فرمایا اور کسی کو خلیفہ مقرر کیا تو اس کے ساتھ دو مخصوص مشیر ہوتے تھے۔ ایک مشیر انہیں نیکی کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کام انجام دینے کو کہتا اور انہیں کرنے پر ابھارتا تھا۔ اور دوسرا برائی کے لئے کہتا اور اس پر برانگیختہ کرتا تھا۔ "وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰہُ" اور معصوم وہی ہے جس کی حفاظت (1) اللہ فرمائے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا۔ الفاظ بھی انہیں کے ہیں۔ (نسائی نے یہ مضمون صرف ابوہریرہ سے روایت کیا نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی ایک اور روایت کی ہے)

ترہیب

جھوٹی شہادت (2)

حدیث: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ پاک میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اکبرالکبائر (گناہوں میں سب سے بڑے گناہ) نہ بتادوں؟ یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ (پھر فرمایا: وہ یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی۔ "اَلَا وَشَهَادَةِ الزُّوْرِ وَقَوْلِ الزُّوْرِ" ہاں یاد رکھ لو! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات (دونوں کبیرہ گناہ ہیں) اس وقت سرور عالم ﷺ تکیہ لگائے

1۔ اچھا اور برا مشیر تو سبھی کے ساتھ ہے حتی کہ انبیاء علیہم السلام اور خلفاء کے ساتھ بھی اب برے مشیر سے وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔ کوئی فرد محض اپنی قوت و طاقت سے نہیں بچ سکتا علماء کرام فرماتے ہیں کہ اچھا مشیر فرشتہ ہے اور برا مشیر قرین شیطان۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو اس قرین شیطان پر غالب فرمایا اور وہ مسلمان ہو گیا جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے۔ فرمایا "وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ" اللہ نے مجھے اس پر غالب کیا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ (مترجم)

2۔ جھوٹی شہادت دینے اور جھوٹی بات کہنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس طرح منع فرمایا ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ (حج)

ترجمہ: "تو بتوں کی گندگی سے دور رہو اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو"۔

اپنے نیک پاک بندوں کی تعریف میں ارشاد فرمایا جاتا ہے:

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ (فرقان)

ترجمہ: "اور وہ جھوٹی شہادت نہیں دیتے اور جب بیہودہ کاموں کے قریب سے گذرتے ہیں تو اپنی عزت بچا کر گذر جاتے ہیں"۔

جس طرح جھوٹی شہادت دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح علم ہوتے ہوئے شہادت کو چھپانا بھی فرمان خداوندی کے خلاف ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (بقرہ)

ترجمہ: "اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کے پاس اللہ کی طرف سے شہادت ہو وہ اسے چھپائے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے (اچھے ہوں یا برے) بے خبر نہیں ہے"۔

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (بقرہ:)

ترجمہ: "اور نہ چھپاؤ شہادت کو، اور جو شہادت کو چھپائے تو اندر سے اس کا دل گناہ گار ہے۔ اور اللہ کریم تمہارے اعمال کو اچھی طرح جانتا ہے"۔

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: "تو انصاف کرنے میں خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ اور اگر تم (سچی گواہی دینے میں) ہیر پھیر کرو یا اس سے منہ موڑو تو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھنے والا ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوئے تھے پھر (اس بات کی اہمیت کی بنا پر) اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور اس جملہ کو بار بار دہرانے لگے حتی کہ (آپ ﷺ کی تکلیف کے پیش نظر اپنے دلوں میں) ہم کہنے لگے کہ کاش آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ رحمہم اللہ۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الوالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ" اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی حکم عدولی کرنا اور کسی جان کو قتل کر (1) ڈالنا (گناہائے کبیرہ ہیں) اور فرمایا: کیا تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ وہ جھوٹی بات کہنا ہے یا فرمایا: جھوٹی شہادت دینا ہے۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت خزیم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: "عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ" جھوٹی گواہی دینا اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا برابر کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ تین دفعہ ارشاد فرمائے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (الحج: 30-31) "تو تم بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔ ہر طرح اللہ ہی کی طرف مائل ہو کر، کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہوئے"۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ نیز طبرانی نے اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف اسناد حسن کے ساتھ کبیر میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ شَهَادَةً لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ" جس نے کسی مسلمان کے خلاف ایسی شہادت دی جس کا یہ اہل نہیں تھا (جھوٹی شہادت دی) تو یہ اپنا ٹھکانہ دوزخ کی آگ میں بنالے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں مگر اس کے دوسرے راوی کا نام امام صاحب نے ذکر نہیں کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَنْ تَزُوْلَ قَدَمُ

1۔ قتل نفس اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس پر قاتل کے لئے لعنت اور خلود جہنم کی وعید وارد ہوئی ہے۔ فرمان ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (نساء)

ترجمہ: "اور جو کسی مومن کو قتل کرے جان بوجھ کر (حلال سمجھ کر) تو اس کی سزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اور اس پر لعنت فرمائے گا۔ اور اللہ نے اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے"۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (انعام)

ترجمہ: "اور نہ قتل کرو اس جان کو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام فرمادیا ہے سوائے حق کے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا حکم تمہیں اللہ نے دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو"۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (بنی اسرائیل: 33) ترجمہ: "اور نہ قتل کرو اس جان کو جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے سوائے حق (یعنی حدود و قصاص وغیرہ) کے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰی یُوْجِبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ" جھوٹی شہادت دینے والے کا قدم اپنی جگہ سے ہلنے نہ پائے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ واجب فرمادے گا۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ طبرانی نے بھی اسے اوسط میں روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: "فرمایا: قیامت کے دن کی ہولنا کی کی وجہ سے پرندے اپنی چونچیں ماریں گے اور ان کی دمیں حرکت کر رہی ہوں گی اور جھوٹی شہادت دینے والا وہاں کوئی بات نہ کر سکے گا اور نہ اس کے قدم زمین سے اٹھیں گے حتی کہ اس کو جہنم کی نار میں پھینک دیا جائے گا"۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ کَتَمَ شَھَادَۃً اِذَا دُعِیَ اِلَیْھَا کَانَ کَمَنْ شَھِدَ بِالزُّوْرِ" جس کسی نے شہادت کو چھپایا جبکہ اسے شہادت دینے کے لئے بلایا گیا، وہ اس شخص کی مثل ہوگا جس نے جھوٹی شہادت دی۔ (یہ حدیث غریب ہے)۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں بروایت عبداللہ بن صالح کاتب اللیث روایت کیا۔ جبکہ امام بخاری نے ان سے روایت لی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الحدود(1) وغیرہا

سزاؤں کا بیان

ترغیب

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا)

ترہیب

یہ دونوں کام چھوڑ دینا یا ان میں نرمی کرنا

حدیث: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو کوئی برائی کی بات دیکھے تو چاہیے کہ اسے ہاتھ (قوت وطاقت) سے تبدیل کر دے، اگر ایسا نہ کر سکتا ہو (طاقت نہ رکھتا ہو) تو زبان سے روک دینے کی کوشش کرے، پھر اگر اس کی بھی ہمت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس بری بات

1۔ ''حدود'' حد کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں آڑ ہونا، روکنا منع کرنا، غصہ ہونا، جدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا وغیرہ۔ اصطلاح شریعت میں کسی جرم پر خدا و مصطفےٰ جل وعلاو ﷺ کی طرف سے مقرر فرمودہ سزا کو حد کہا جاتا ہے۔ کیونکہ سزا بھی جرائم سے روکتی ہے اور انسان کو اعمال میں ایک مخصوص حد کے اندر رکھتی ہے۔ زنا کی سزا سنگساری یا سو کوڑے، چوری کی ہاتھ کاٹنا، شراب نوشی کی اسی کوڑے، پاک دامن خاتون کو تہمت لگانے کی اسی کوڑے ڈکیتی کی سزا پھانسی وغیرہ اور قتل کے بدلے قتل کی سزا، حدود شرعیہ ہیں۔ مجرم اگر سزا پالینے کے ساتھ توبہ بھی کر لے تو دنیاوی اور اخروی دونوں طرح گناہ سے پاک ہو جائے گا۔ اگر سزا تو پائی مگر توبہ نہیں کی تو آخرت کا عذاب سر پر رہے گا تا آنکہ توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حدود شرعیہ کے اندر رہنے، ان کا پاس وحفاظت کرنے کی ہدایت اور انہیں توڑنے، ان کا احترام نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی ہے۔ فرمایا:

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (بقرہ)

ترجمہ: ''یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو۔ جو اللہ کی حدود سے آگے بڑھیں تو وہی لوگ ظالم ہیں''۔

وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُھَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ (بقرہ)

ترجمہ: ''یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں اللہ بیان فرماتا ہے اہل علم لوگوں کے لئے''۔

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا ۠ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ (نساء)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے، اور اس کی حدوں سے آگے بڑھ جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ جس کے اندر وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لئے توہین آمیز عذاب ہے''۔

وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ۭ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ (طلاق:1)

ترجمہ: ''اور یہ حدیں ہیں اللہ تعالیٰ کی، اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا، بے شک اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا''۔

یاد رہے کہ ان آیات میں حدود سے مراد احکام ہیں جنہیں توڑنے پر سزائیں مقرر ہیں۔ حدود اللہ کے توڑنے پر جو سزائیں مقرر ہیں۔ اپنے اپنے مقام پر ان کا بیان ہوگا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کو برا جانے۔ "وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ" اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (اس کے بعد ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے)۔

اسے مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں: "بے شک رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص نے کوئی برائی دیکھی پھر اپنے ہاتھ سے اسے بدل دیا تو وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہو گیا۔ اگر ہاتھ سے بدل دینے کی سکت نہیں رکھتا تھا تو اپنی زبان سے اسے تبدیل کر دیا، اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔ اور جس نے زبان سے بھی تبدیل کرنے کی ہمت نہ پائی تو اسے دل سے برا جانا، وہ بھی بری ہوا۔ "وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ" (مگر) یہ ایمان کا سب سے کمزور (1) درجہ ہے"۔

1۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا دین اسلام میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہت سی آیات قرآنی اس سلسلہ میں نازل فرمائی ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: "اور (اے مسلمانو!) تم میں ایک جماعت ضرور ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی دعوت دیا کرے اور نیکی کا حکم کیا کرے اور برائی سے روکا کرے۔ اور یہی لوگ کامیاب و کامران ہیں"۔

مندرجہ ذیل آیت میں اس عظیم الشان عمل کو امت مسلمہ کا طرہ امتیاز قرار دیا گیا ہے۔ فرمان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران)

ترجمہ: "(اے اہل اسلام!) تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں (کی ہدایت) کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو"۔

اہل کتاب میں سے مومن و متقی گروہ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: "وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور یوم آخر پر بھی اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں"۔

اہل ایمان بندوں کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (توبہ)

ترجمہ: "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحمت فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ غلبے والا حکمت والا ہے"۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ (الحج)

ترجمہ: "وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار عطا فرمائیں تو وہ قائم کریں نماز اور ادا کریں زکوٰۃ۔ حکم کریں نیکی کرنے کا اور منع کریں برائی کرنے سے۔ اور سارے کاموں کا انجام اللہ ہی کے لئے ہے"۔

مسلم معاشرے کے افراد کو زندگی کا ایک زریں اصول بتایا، آپس کے تعلقات کی نوعیت بیان فرمائی اور اس اصول پر عمل کا حکم ان الفاظ میں دیا:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (مائدہ)

ترجمہ: "اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے تنگی وراحت اور خوشی و مجبوری میں غور سے حکم سننے اور اس پر عمل کرنے پر اگر چہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز اس بات پر بیعت کی ہے کہ ہم کسی معاملہ میں حاکم سے جھگڑا نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ (فرمایا آپ ﷺ نے) تم کھلم کھلا کفر دیکھو جس کے بارے میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے قوی دلیل موجود ہو (ایسے معاملہ میں ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا کوئی اطاعت نہ ہوگی اور نہ کوئی بات سنی جائے گی) اور اس بات پر بھی بیعت کی ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے حق بات ہی کہیں گے۔ اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں رکھیں گے۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک شکریہ (واجب) ہے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: جس قدر آپ نے ہمیں احکام بتائے ہیں، ان میں یہ سب سے مشکل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایسا نہیں، بلکہ) تمہارا نیکی کے لئے حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی شکریہ ہے، کمزور پر سے بوجھ اٹھالینا بھی شکریہ ہے۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا بھی شکریہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم نماز کو جاتے ہوئے اٹھاتے ہو وہ بھی شکریہ ہی ہے۔

اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) "ذَهَبَ اَهلُ الدُّثُورِ بِالْاَجُورِ" "مال دار لوگ تو اجر و ثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔ وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے ضرورت سے زائد مال صدقہ کرتے ہیں (جو ہم غریب لوگ نہیں کر سکتے) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری خاطر وہ چیزیں نہیں بنائیں جن کا تم صدقہ کر سکتے ہو؟ یقین رکھو کہ ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) ایک صدقہ ہے۔ ہر تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) ایک صدقہ ہے۔ "وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ" "نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے۔ مسلم وغیرہ۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ اَوْ اَمِيْرٍ جَائِرٍ" "سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے عطیہ عوفی سے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی انور ﷺ سے سوال کیا جبکہ آپ ﷺ سوار ہونے کے لئے اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے: "اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟" افضل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جہاد کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب عطا فرمایا: ''كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ'' ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا (سب سے افضل جہاد ہے)۔

اسے امام نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب جمروں کو رمی کرنے کے لئے حضور انور تشریف لائے تو) پہلے جمرہ کے پاس ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ جب آپ ﷺ نے دوسرے جمرے کی رمی فرمائی تو اس نے پھر وہی سوال کیا۔ سرکار دو عالم ﷺ اس وقت بھی خاموش رہے۔ پھر جب آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ (بڑے اور آخری جمرے) کی رمی فرمائی اور سوار ہونے کے لئے پائے مقدس رکاب میں رکھ لیا تو ارشاد فرمایا: سوال پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''كَلِمَةُ حَقٍّ تُقَالُ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ'' ''سب سے افضل جہاد وہ حق بات ہے جو کسی ظالم و جابر بادشاہ کے دربار میں کہی جائے۔ (اور کہنے والے پر خوف سلطانی غالب نہ آنے پائے)۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہ) ہیں اور وہ شخص بھی (سید الشہداء ہے) جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا، اسے نیکی کا حکم کیا اور برائی سے منع کیا تو اس پر اس ظالم نے اسے قتل کر دیا۔

اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی حدوں پر قائم رہنے والے اور انہیں توڑنے والے کی مثال اس قوم کی طرح ہے جنہوں نے کشتی پر سوار ہونے کے لئے قرعہ ڈالا (اوپر والے حصے میں کون سوار ہو اور نیچے والے حصے میں کون) تو کچھ اوپر والے حصے میں سوار ہو گئے اور کچھ نیچے والے حصے میں۔ جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت پڑتی تو اپنے سے اوپر والوں کے پاس جاتے (اور پانی لے آتے) پھر نیچے والے آپس میں کہنے لگے کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے کی کشتی کو نیچے سے پھاڑ لیں اور اوپر والوں کو (بار بار اوپر جا کر) تنگ نہ کریں۔ اب اگر اوپر والے انہیں نظر انداز کر دیں گے اور انہیں اپنی مرضی کرنے دیں گے تو (اوپر نیچے والے) سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے (کہ کشتی ہی ڈوب جائے گی) اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں گے (کشتی نہ پھاڑنے دیں گے) تو یہ بچ جائیں گے اور باقی سب بھی محفوظ رہیں گے۔ (اسی طرح اگر اچھے لوگ بروں کو برائی سے نہیں روکیں گے تو اچھے بھی شریک سزا ہوں گے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی امت میں مبعوث فرمایا تو اس کی امت میں سے اس کے کچھ دلی دوست اور اصحاب ہوتے تھے جو اس کی سنت کو اپناتے اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد کچھ ناخلف قسم کے لوگ آتے تھے جو وہ کہتے جو نہیں کرتے تھے اور وہ کچھ کرتے جس کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (اور یہ سلسلہ میری امت میں بھی جاری ہوگا) تو جو شخص ایسے لوگوں سے ہاتھ (قوت) کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے، جو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے، وہ بھی مومن ہے اور جو اپنے دل کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کرے (انہیں دل سے برا جانے) وہ بھی مومن ہے۔ "لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ" "اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں ہے۔ مسلم۔

حدیث: ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک روز) نبی اقدس ﷺ گھبراہٹ کی حالت میں ان کے پاس تشریف لائے، فرمار ہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اہل عرب کی ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب پہنچ چکی ہے۔ آج یاجوج ماجوج (1) کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس کے

1۔ یاجوج وماجوج (Gog and Magog) اور ان کی دیوار کا بیان قرآن حکیم میں پارہ 16 سورہ کہف کی آیت 93 سے آیت 99 تک اور پارہ 17 سورہ انبیاء کی آیت 96 میں آیا ہے۔

یاجوج اور ماجوج کے بارے میں قرآن پاک بس اس قدر بتاتا ہے کہ یہ ایک فسادی قوم تھی دوسرے لوگوں پر ظلم کرتی تھی۔ ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار تعمیر کر کے انہیں دوسرے لوگوں کے علاقہ میں جا کر فساد پھیلانے سے روک رکھا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ جب ذوالقرنین شمالی علاقوں کے پہاڑی سلسلے میں دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو وہاں ایک قوم دیکھی جس کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ تو

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ (کہف)

ترجمہ: "(اشاروں کنایوں سے) وہ لوگ کہنے لگے: اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد پھیلاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال جمع کر دیں تا کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار تعمیر کر دیں"۔

حضرت ذوالقرنین نے ان سے مالی مدد تو نہ لی البتہ جسمانی امداد حاصل کی کہ انہیں بنیاد کھودنے پر لگا دیا۔ جب کھدائی پانی تک پہنچ گئی تو اس میں پگھلے ہوئے تانبے کے ساتھ پتھر چنے گئے اور اوپر نیچے لوہے کے تختے لگا کر درمیان میں کوئلہ لکڑی بھر کر آگ لگا دی گئی۔ آگ بجھنے پر پگھلا ہوا تانبہ اوپر سے ڈالا گیا اور اس طرح یہ ایک سخت دیوار بن گئی جو دونوں پہاڑوں کی بلندی تک اونچی تھی۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی۔

قرآن پاک نے ان کے دوبارہ نکلنے کو قرب قیامت کی نشانی قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے:

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ (کہف)

ترجمہ: "اور ہم چھوڑ دیں گے ان میں سے بعض کو اس دن کہ (تند موجوں کی طرح) دوسروں میں گھس جائیں گے۔ اور پھر صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو اکٹھا کر دیں گے"۔

سورہ انبیاء میں فرمایا:

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (انبیاء: 97-96)

ترجمہ: "حتی کہ جب کھول دیا جائے گا یاجوج و ماجوج کو اور وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ نیچے اترنے لگیں گے۔ (اس وقت پتہ چلے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ساتھ والی انگلی، سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ اس پر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم پھر بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ "قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ" فرمایا: ہاں، جب خباثت (گناہ و بدکاری) بڑھ جائے گی۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم کیا کرو اور برائی سے روکا کرو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ (اس کام کو ترک کرنے کی وجہ سے) تم پر عذاب بھیجے۔ "ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَکُمْ" پھر تم اللہ سے دعا بھی کرو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں فرمائے گا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو ہرگز ذلیل نہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم میں سے کوئی خود کو کیسے ذلیل کرسکتا ہے؟ فرمایا: تم میں سے کوئی کچھ (گناہ و برائی) دیکھے جس میں اسے (منع کرنے کے لئے) بولنا ضروری ہو پھر وہ اس معاملہ میں نہ بولے۔ تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا: تجھے اس فلاں فلاں معاملہ میں بولنے سے کس چیز

(بقیہ صفحہ گزشتہ) گا کہ) قریب آچکا ہے (قیامت کا) سچا وعدہ، تو اس وقت تارے لگ جائیں گی ان لوگوں کی آنکھیں جنہوں نے کفر کیا تھا"۔

یاجوج ماجوج کون ہیں، کس ملک میں رہتے ہیں اور ذوالقرنین نے دیوار کہاں تعمیر کی تھی؟ ان سوالات کے جواب میں مفسرین و مؤرخین کی آرا مختلف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کی قوم عام انسانوں اور جنوں کے درمیان ایک برزخی مخلوق ہے۔ ان کا سلسلہ نسب باپ کی طرف سے آدم علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے مگر ماں کی طرف سے حضرت حوا سلام اللہ علیہا تک نہیں پہنچتا۔ گویا وہ عام آدمیوں کے باپ کی طرف سے بھائی ہیں اور ماں کی طرف سے نہیں۔ اور ایک تیسرا قول یہ ہے جسے حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ نے ابوالکلام آزاد کے حوالے سے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں نقل کیا ہے کہ یاجوج ماجوج شمال مشرقی میدانوں کے وہ وحشی اور طاقت ور قبائل تھے جن کے حملوں کی روک تھام کے لئے چین کے شہنشاہ شین ہوانگ ٹی کو وہ عظیم الشان دیوار بنانی پڑی جو پندرہ سو میل تک چلی گئی ہے۔ اور جو دیوار چین کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی تعمیر 214 قبل مسیح میں شروع ہوئی اور دس برس تک جاری رہی۔ اس دیوار نے ان وحشیوں کے شمال مغرب کی طرف حملوں کی راہیں مسدود کر دیں تو اب ان کا رخ وسط ایشیا کی طرف مڑ گیا۔ انہیں حملوں کو روکنے کے لئے ذوالقرنین نے دیوار تعمیر کی جس کا ذکر قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ انتہی۔

حدیث پاک میں ہے کہ یاجوج ماجوج دن بھر اس دیوار کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب یہ ٹوٹنے کے قریب ہوتی ہے تو ان میں سے کوئی کہتا ہے: چلو اب چھوڑ دو باقی کل توڑ لیں گے مگر جب کل آتے ہیں تو یہ دیوار بحکم خداوندی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہوتی ہے۔ قرب قیامت جب اس کے ٹوٹنے کا وقت آئے گا تو ان میں سے کوئی کہے گا: چلو باقی دیوار کل ان شاء اللہ توڑ لیں گے۔ اس کلمہ کا یہ اثر ہوگا کہ اگلے دن انہیں اتنی دیوار ٹوٹی ہوئی ملے گی جتنی پہلے توڑ گئے تھے۔ اب وہ نکل آئیں گے اور قتل و غارت کریں گے جو چیز ہاتھ آئے گی کھا جائیں گے۔ چشموں کا پانی پی جائیں گے۔ جانور، درخت، حتی کہ جو انسان بھی ملے گا سب ہڑپ کر جائیں گے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس داخل نہ ہو سکیں گے۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دعا سے اللہ انہیں اس طرح ہلاک فرمائے گا کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہو جائیں گے جو ان کی تباہی کا سبب بنیں گے۔

بہرحال ان کا نکلنا قیامت کی علامات میں سے ہوگا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے روکا تھا؟ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہ بولا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "فَاِیَّایَ کُنْتَ اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰی" "سب سے زیادہ حق دار تو میں تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔ (تو قیامت میں اس طرح اس نے خود کو ذلیل و رسوا کیا)۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" "کوئی بندہ اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد، ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ مسلم وغیرہ۔

حدیث: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے ہر حکم توجہ کے ساتھ سننے اور اطاعت کرنے پر نبی محترم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے تلقین فرمائی کہ حتی المقدور نیک عمل کروں اور ہر مسلم کے لئے خیر خواہ رہوں۔ (نیکی کی راہ بتانا اور برائی سے روکنا عظیم خیر خواہی ہے)۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں داخل ہوئی وہ یہ تھی کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے ملتا تو اسے کہتا: اے فلاں! اللہ سے ڈر اور جو (گناہ کے کام) کرتا ہے، انہیں چھوڑ دے کیونکہ یہ تیرے لئے جائز نہیں۔ پھر جب اگلے دن ملاقات ہوتی اور وہ شخص اسی حال پر ہوتا (جرائم سے باز نہ آیا ہوتا) تو پہلا شخص اب اسے منع نہ کرتا، اس لئے کہ اسے اس کے ساتھ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں شامل ہونا ہوتا۔ جب انہوں نے یہ طریقہ اپنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط کر دیئے (اور اس طرح وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰی كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (مائدہ) "لعنت کی گئی ان لوگوں پر جنہوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر اختیار کیا حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) کی زبان سے، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے آگے بڑھتے تھے۔ منع نہیں کرتے تھے ایک دوسرے کو ان گناہوں سے جن کا وہ ارتکاب کرتے تھے۔ بہت برے کام تھے جو کیا کرتے تھے۔ آپ ان میں سے بہت سوں کو دیکھیں گے کہ وہ کافروں کے ساتھ دوستیاں رکھتے ہیں۔ بہت ہی برا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لئے آگے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہو گیا اور وہ عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اگر ایمان لائے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور اس پر جو اس نبی) کی طرف نازل فرمایا گیا تو نہ بناتے ان (کافروں) کو اپنا دوست۔ لیکن اکثر ان میں سے بدکار ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں (ایمان کامل ہوگا جب تک کہ) اللہ کی قسم تم نیکی کا حکم نہ کرو، برائی سے منع نہ کرو، ظالم کا ہاتھ نہ پکڑ لو اور اسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ٹھیک طرح سے راہ راست پر نہ لے آؤ''۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ترمذی کے الفاظ ہیں:

''جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلاء ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا جب وہ باز نہیں آئے تو علماء بھی ان کی مجلسوں میں بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کر دیے اور حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) کی زبان سے ان پر لعنت فرمائی۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ پہلے تکیہ لگائے تھے اور فرمایا: ''لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی تَاْطُرُوْھُمْ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا'' (ایمان مکمل) نہیں ہو سکتا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم انہیں مکمل طور پر راہ حق پر نہیں لے آتے۔''

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کسی قوم میں کوئی آدمی گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو، لوگ اسے روک دینے کی قدرت رکھتے ہوں اور روکتے نہ ہوں تو اس جرم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اسے ابوداؤد نے ابواسحاق سے روایت کیا۔ نیز ابن ماجہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور اصبہانی نے بھی عن ابی اسحاق عن عبیداللہ بن جریر عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

حدیث: امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ (مائدہ:105) یعنی اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو۔ نہیں نقصان پہنچا سکے گا تمہیں جو گمراہ ہوا جبکہ تم خود ہدایت یافتہ ہو) حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب ظالم کو دیکھیں پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر روک نہ دیں تو قریب ہے کہ اللہ ان پر اپنا عذاب عام کر دے (1)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: بے شک جب کسی قوم کے لوگ برائی کو دیکھیں پھر اس کو تبدیل نہ کریں تو اللہ ان پر عذاب عام کر دے گا۔''

اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: ''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْھِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْا اِلَّا یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ مِنْهُ بِعِقَابٍ'' جس

1۔ یعنی آیت کا مطلب یہ نہیں کہ خود تو ہدایت پر رہو اور دوسرے لوگ جو چاہیں کرتے رہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ انہیں بھی راہ راست پر لانے کی پوری کوشش کرو، احکام کی تبلیغ کرو اور اب بھی وہ گمراہی پر رہتے ہیں تو ان کی گمراہی تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھی قوم میں گناہوں کا عمل جاری ہو اور لوگ انہیں تبدیل کرنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں پھر تبدیل نہ کرتے ہوں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بنا پر انہیں عذاب سے ڈھانپ لے۔"

حدیث: حضرت ابو کثیر سحیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روای ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ بندہ جب اسے بجالائے تو جنت میں داخل ہو جائے۔ وہ فرمانے لگے: میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ عمل یہ ہے کہ تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) ایمان کے ساتھ ساتھ کوئی اور عمل بھی ہے؟ فرمایا: بندے کو جو اللہ نے رزق دیا ہے، اس سے کچھ تھوڑا بہت صدقہ عطیہ کرتا رہے۔ میں عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا ارشاد ہے، اگر وہ فقیر ہو کہ دینے کے لئے کچھ نہ پاتا ہو؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کیا کرے اور گناہوں سے لوگوں کو روکتا رہے۔ میں عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر وہ عاجز ہو۔ نیکی کا حکم کرسکتا ہو نہ برائی سے روک سکتا ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: ایسے شخص کے لئے کوئی چیز بنادے جو کوئی ہنر نہ جانتا ہو (تاکہ وہ بے ہنر کچھ کمانے کے قابل ہو سکے) میں نے عرض کیا: اگر وہ بے ہنر ایسا ہو کہ کچھ نہ بنا سکتا ہو تو؟ فرمایا: کسی مظلوم کی مدد کرے۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس قدر کمزور ہو کہ مظلوم کی مدد نہ کرسکتا ہو تو کیا کرے؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دوست میں اور کون سی خوبی چاہتے ہو جو خود کو لوگوں کو اذیت دینے سے بچاتا ہو؟ اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) جب کوئی بندہ یہ اعمال کرلے کیا جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفْعَلُ خَصْلَةً مِنْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَخَذَتْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ" جو مسلمان ان اعمال میں سے کوئی عمل کرلے گا تو (روز محشر) وہ عمل اس کا ہاتھ پکڑ لے گا حتی کہ اسے جنت میں داخل کردے گا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ذرہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) بہترین لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ وَاٰمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ" وہ لوگ جوان میں سب سے زیادہ اپنے رب عزوجل سے ڈرنے والے ہوں، سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہوں، سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والے ہوں اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والے ہوں (وہ بہترین لوگ ہیں)

اسے ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں اور بیہقی نے الزہد الکبیر میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم اللہ سے دعا مانگو تو وہ تمہاری دعا قبول نہ فرمائے۔ [illegible] سے قبل کہ تم گناہوں کی معافی طلب کرو تو وہ تمہاری مغفرت نہ کرے۔ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا رزق کو دفع نہیں کرتا (بلکہ بڑھاتا ہے) اور کسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کی موت کو قریب نہیں کرتا (بلکہ وہ تو اپنے وقت پر ہی آئے گی) اور یہودیوں کے علماء اور عیسائیوں کے مشائخ نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا تو اللہ نے ان کے نبیوں (علیہم السلام) کی زبان سے ان پر لعنت فرمائی۔ پھر وہ مصائب و آلام کا شکار ہو گئے۔ اصبہانی۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یعنی کلمہ طیبہ) اپنے پڑھنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا رہے گا اور اس سے عذاب و سزا روکتا رہے گا تاوقتیکہ لوگ اس (کلمہ) کے حق کو ہلکا جاننے لگیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ (ﷺ)! اس کے حق کا ہلکا جاننا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''یَظْهَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَلَا یُنْکَرُ وَلَا یُغَیَّرُ'' اللہ کی نافرمانی کے کام ہونے لگیں گے تو نہ انہیں برا سمجھا جائے گا اور نہ تبدیل کیا جائے گا۔

اسے بھی اصبہانی نے ہی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دلوں پر فتنے چٹائی کے تنکوں کی طرح (پے در پے) پیش آئیں گے۔ اب جو دل ان فتنوں کو اچھا سمجھے گا، اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جائے گا (جو بڑھ کر پورے دل کو سیاہ کر دے گا) اور جو دل ان کو برا جانے گا، اس میں ایک سفید (نورانی) نقطہ پیدا کر دیا جائے گا (جو سارے دل کو نورانی کر دے گا) حتی کہ لوگ دو قسم کے دلوں والے ہو جائیں گے (سیاہ اور سفید دل والے) ایک وہ جو سنگ مرمر کی طرح سفید دل والے ہوں گے، ایسے دل کو جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور دوسرے وہ جن کے دل راکھ کی طرح سیاہ ہوں گے۔ جیسے کوزہ الٹا رکھا گیا ہو (جیسے الٹے کوزے میں کچھ نہیں ٹھہرتا ایسے ہی انہیں بھی کوئی نصیحت کارگر نہ ہو سکے گی)۔ ایسا دل نہ کسی اچھائی کو پہچانے گا نہ کسی برائی کو برا جانے گا سوائے اس کے جس کی خواہش اس میں ڈالی گئی ہوگی۔ (اچھائی برائی کا معیار اس کی اپنی خواہشات ہوں گی)۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میری امت کو دیکھو کہ ظالم کو ظالم کہنے سے گھبرانے لگی ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت و حمایت کرنا چھوڑ دے گا)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے کئی اچھی باتوں کی وصیت فرمائی ''اَوْصَانِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ'' آپ ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ رکھوں۔ ''وَاَوْصَانِیْ اَنْ اَقُوْلَ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا'' اور یہ بھی وصیت فرمائی کہ سچی بات کہوں اگرچہ کڑوی ہو۔ الحدیث۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔مکمل حدیث آئندہ آنے والی ہے۔

حدیث: حضرت عرس بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا: جب زمین میں گناہ کے کام ہوں گے تو ایسے لوگ بھی ان میں ملوث ہوں گے جو انہیں برا جانتے ہوں گے (باوجود برا جاننے کے شامل گناہ ہوں گے)۔

اور ایک اور روایت میں ہے: ''پھر ان سے اس شخص کی طرح انکار کریں گے جو ان گناہوں سے دور رہا۔ اور جو ان سے دور رہا مگر ان پر راضی رہا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ان میں موجود رہا''۔ اسے ابوداؤد نے بروایت مغیرہ بن زیاد موصلی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرو، برائی سے منع کرو اور اپنے اہل خانہ کو (گھر میں داخل ہوتے وقت) سلام کرو۔ جس نے ان میں سے کوئی چیز کم کردی تو اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا۔ ''وَمَنْ تَرَكَهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ'' اور جس نے ان چیزوں کو ترک کر دیا، اس نے اسلام سے اپنی پشت پھیر لی۔ (اسلام سے نکل گیا)۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: حضور نبی پاک ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے چہرہ انور میں آثار پہچان لئے کہ آپ کو کوئی معاملہ درپیش آیا ہے۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور کسی سے کوئی بات نہ کی۔ میں اپنے حجرے کی دیوار کے ساتھ لگ گئی تاکہ غور سے سن سکوں کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ منبر شریف پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے: نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو قبل ازیں کہ تم دعا کرو تو میں تمہاری دعا قبول نہ فرماؤں، مجھ سے سوال کرو تو میں تمہیں کچھ نہ دوں اور مجھ سے مدد طلب کرو تو میں تمہاری مدد نہ کروں۔ اس سے زیادہ آپ ﷺ نے کوئی لفظ نہ کہا حتی کہ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بروایت عاصم بن عمر بن عثمان عن عروہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ'' وہ شخص ہم میں سے (ہمارے طریقہ پر) نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے (1)۔

1۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انداز کیا ہونا چاہیے؟ اس کی تعلیم خود اللہ کریم نے اپنے کلام میں دی ہے۔ فرماتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿ (النحل)

ترجمہ: ''(اے مبلغ!) بلاؤ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت و دانائی اور بہترین نصیحت کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ بحث و مناظرہ (اگر ضرورت پڑ جائے تو) اس انداز سے جو بڑا پسندیدہ اور بہت شائستہ ہو۔ بے شک تیرا پروردگار خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا اور اچھی طرح جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ قیامت کے دن ایک آدمی ایک دوسرے آدمی کے ساتھ چمٹ جائے گا حالانکہ یہ دوسرا اسے پہنچانتا بھی نہ ہوگا۔ یہ دوسرا کہے گا: تیرا میرے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تیرے میرے درمیان تو کوئی جان پہچان نہیں۔ (پھر مجھے کیوں پکڑ رکھا ہے، جانے کیوں نہیں دیتا؟) وہ پہلا کہے گا: ''كُنْتَ تَرَانِيْ عَلَى الْخَطَاءِ وَعَلَى الْمُنْكَرِ وَلَا تَنْهَانِيْ'' ''تو (دنیا میں) مجھے گناہ اور برائیاں کرتے دیکھتا تھا اور روکتا نہیں تھا۔

اسے رزین نے ذکر کیا۔ میں (امام منذری صاحب کتاب) نے یہ روایت کہیں نہیں دیکھی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا جبکہ خود اپنا فعل اپنے قول کے مخالف ہو

حدیث: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا۔ پھر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی۔ وہ ان کے اردگرد یوں گھومے گا جیسے گدھا چکی کے اردگرد گھومتا ہے۔ اہل دوزخ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تو نیکی کا حکم نہ کیا کرتا تھا اور برائی سے منع نہ کرتا تھا؟ (جب تو دنیا میں یہ سب کرتا تھا تو پھر آج دوزخ میں کیوں اور یہ حالت کس لئے ہے؟)۔ وہ جواب دے گا: "بَلٰی کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْهِ" "ہاں تم درست کہتے ہو (لیکن دراصل میری حالت یہ تھی کہ) میں نیکی کا حکم تو دیتا تھا مگر خود وہ نیکی نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع تو کرتا تھا مگر خود وہی (1) برائی کرتا تھا۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: "اَلْخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ" یہ آپ کی امت کے وہ خطباء و مقررین ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ اللہ کی کتاب تلاوت کرتے ہیں۔ تو کیا یہ عقل سے کام نہیں لیتے؟

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: ابن ابی الدنیا کی ایک اور روایت میں ہے کہ (فرمایا:) "جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: "خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ" یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو وہ کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے ہیں۔

1۔ اللہ رب العزت سبحانہ وتعالیٰ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ آدمی دوسروں کو تو نیکی کی باتیں بتائے، برائی سے منع کرتا پھرے اور خود اس کا اپنا عمل اس کے قول کے مخالف ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (صف)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود کرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی ناراضگی کا باعث ہے کہ تم ایسی بات کہو جو خود نہیں کرتے ہو"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(اسی مضمون کی ایک اور روایت بیہقی میں بھی آئی ہے)۔

حدیث: حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی خطبہ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور اس سے اس خطبہ کے متعلق سوال کرے گا کہ تیرا اس سے کیا ارادہ تھا؟ (میرے احکام کی تبلیغ یا ریاکاری)۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رونے لگتے۔ پھر فرماتے: تمہارا کیا خیال ہے کہ تم سے یہ کلام کر کے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہیں؟ (مجھے خوشی ہوئی؟) جبکہ میں جانتا ہوں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے متعلق مجھ سے سوال کرے گا۔ فرمائے گا: تیرا اس کلام سے ارادہ کیا تھا؟ تو میں عرض کروں گا: (اے اللہ!) تو میرے دل پر گواہ ہے کہ اگر میں یہ نہ جانتا کہ اس (حدیث) کو بیان کرنا تجھے پسند ہے تو میں دو آدمیوں کو بھی کبھی پڑھ کر نہ سناتا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے مرسلاً جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں سے کچھ لوگ کچھ دوزخیوں کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: کس وجہ سے تم نار دوزخ میں داخل ہوئے ہو؟ اللہ کی قسم ہم تو تمہارے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے کیوجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس پر وہ اہلِ دوزخ جواب دیں گے۔ "اِنَّا کُنَّا نَقُوْلُ مَا لَا نَفْعَلُ"، بے شک ہم جو تمہیں کہا کرتے تھے اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوتمیمہ، حضرت جندب ابن عبداللہ ازدی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روای ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو لوگوں کو تو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے، اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود کو جلاتا رہتا ہے۔ الحدیث۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اس کی اسناد ان شاء اللہ حسن ہے۔ بزار نے بھی اسے ابوبرزہ کی حدیث سے روایت کیا ہے مگر اس میں "چراغ" کی بجائے چراغ میں جلنے والے "دھاگے" کی مثال ہے۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ خوفناک چیز جس کا میں اپنے بعد تم پر خوف کھاتا ہوں، وہ ہر منافق ہے جو خوب زبان دان ہو۔ (جو زبان دانی کے زور سے گمراہی پھیلائے گا)

اسے طبرانی نے کبیر میں اور بزار نے روایت کیا۔ اس کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ الرَّجُلَ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَکُوْنَ قَلْبُهٗ مَعَ لِسَانِهٖ سَوَآءً وَّیَکُوْنَ لِسَانُهٗ مَعَ قَلْبِهٖ سَوَآءً وَلَا یُخَالِفَ قَوْلَهٗ عَمَلَهٗ وَیَأْمَن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جَارُهٗ بَوَآئِقَهٗ'' آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل اس کی زبان کے اور اس کی زبان اس کے دل کے موافق نہ ہو جائے۔اس کا عمل اس کے قول کے مخالف نہ ہو۔اور اس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

اسے اصبہانی نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جس میں کچھ جرح ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھے اپنی امت پر نہ کسی مومن کی طرف سے خوف ہے اور نہ کسی مشرک کی طرف سے۔مومن کو تو اس کا ایمان (گناہوں سے) روکے رکھتا ہے اور مشرک کو اس کا کفر ذلیل وخوار کرتا رہتا ہے۔لیکن مجھے تم پر اس منافق سے خوف ہے جو زبان دان ہو۔''یَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَیَعْمَلُ مَا تُنْکِرُوْنَ'' باتیں ایسی کہے گا جن کی تم تعریف کرو گے اور عمل وہ کرے گا جس کو تم برا جانو گے۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں بروایت حارث عن علی روایت کیا۔

حدیث: حضرت اغر ابو مالک سے روایت ہے کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنانا چاہا تو ان کی طرف آدمی بھیج کر انہیں بلایا۔وہ آئے تو انہیں فرمایا: میں تمہیں ایسے امر کی دعوت دیتا ہوں کہ جس نے اسے قبول کیا اس نے اسے مشکل میں ڈال دیا۔تو اے عمر! اطاعت کے ساتھ اللہ سے ڈرتے رہنا۔اور اس کے ڈر کے ساتھ اس کی فرماں برداری کرتے رہنا۔یقیناً متقی ہی مامون ومحفوظ رہتا ہے۔پھر یہ امر (خلافت) اسی کو پیش کیا جاتا ہے جو (اس کے تقاضوں کے مطابق) اس پر عمل کرتا ہو۔پس وہ شخص جو حکم تو حق کا کرے اور عمل باطل پر کرے، حکم نیکی کرنے کا دے اور خود عمل گناہ کرے، تو عنقریب اس کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور اعمال ضائع کر دئے جائیں گے۔اگر تمہیں لوگوں کے امور کا والی بنا دیا جائے تو جہاں تک ممکن ہو تمہارا ہاتھ ان کے خون سے خشک رہنا چاہیے، تمہارا پیٹ ان کے اموال سے دبلا پتلا ہونا چاہیے اور تمہاری زبان ان کی عزتوں سے سوکھی رہنی چاہیے۔اب کام (امور خلافت کا) کرو، سب طاقت و قوت اللہ کے لئے ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔اس کے راوی تو ثقہ ہیں مگر اسناد میں انقطاع ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ'' تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر وہ اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتا ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

مسلمان کی پردہ پوشی کرنا

ترہیب

مسلمان کی پردہ دری اور اس کی خفیہ باتوں کی ٹوہ(1) لگانا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان پر سے دنیا کی سختیوں مین سے کوئی سختی دور کردے، اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی سختیوں میں سے سختی دور فرمادے گا۔

"وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ"

اور جو بندہ مسلمان کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اسے مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد وترمذی کے ہیں۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا (قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث ابوداؤد وترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لَا يَسْتُرُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ مسلم

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: "لَا يَرٰى مُؤْمِنٌ مِّنْ اَخِيْهِ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا عَلَيْهِ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ" جس مومن بندے نے اپنے (مسلمان بھائی

1۔ کسی مسلمان کی پردہ دری کرنا، اس کی خفیہ باتوں کی ٹوہ لگاتے پھرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ آیئے دیکھیں! اس بارے میں خداوند عالم کا فرمان کیا ہے؟

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ (حجرات)

ترجمہ: "اے ایمان والو بہت زیادہ بدگمانی کرنے سے بچتے رہا کرو۔ بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور (ایک دوسرے کے عیوب کی) جاسوسی نہ کیا کرو (کہ اس سے پردہ دری ہوتی ہے اور تمہیں پردہ پوشی کا حکم ہے) اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تو تم اسے تو مکروہ جانتے ہو۔ (پھر غیبت کیوں؟) اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول فرمانے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔ آیت کریمہ میں مسلم معاشرہ کو ان قبیح عادات وافعال سے روک دیا گیا ہے، جن کی موجودگی میں کوئی شخص سکون کا سانس نہیں لے سکتا۔ پورا معاشرہ جہنم زار دکھائی دیتا ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے کسی خفیہ عیب کو دیکھ لیا پھر اس پر پردہ ڈال دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اسے ضرور جنت میں داخل فرمادے گا۔

اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت دخیر ابوالہیثم سے روایت ہے۔ یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے منشی تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہمارے کچھ پڑوسی شراب نوشی کرتے ہیں اور میں ان کو پکڑنے کے لئے پولیس بلانے والا ہوں۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ انہیں نصیحت کرو اور جھڑکو۔ دخیر نے کہا کہ میں نے انہیں منع کیا ہے مگر وہ باز نہیں آتے۔ اب تو میں ان کے لئے پولیس بلاؤں گا کہ انہیں پکڑ لے۔ اس پر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مَن سَتَرَ عَوْرَةً فَكَأَنَّمَا اسْتَحْيَا مَوْءُ وْدَةً فِي قَبْرِهَا '' جو شخص کسی کی خفیہ بات چھپائے تو (یہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ) گویا اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو اس کی قبر کے اندر دوبارہ زندہ کر دیا۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے اس پورے قصے کے ساتھ بھی اور قصے کے بغیر بھی روایت کیا اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت یزید بن نعیم سے روایت ہے کہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے چار مرتبہ (زنا کا) اقرار کیا تو آپ ﷺ نے انہیں رجم (سنگسار) کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ہزال (1) رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ '' اگر تم انہیں (حضرت ماعز کو) اپنے کپڑے کے ساتھ چھپا لیتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔ ابوداؤد و نسائی۔

حدیث: حضرت مکحول سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ دربان کے ساتھ کوئی تکرار ہو گئی تو ان کی آواز حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سن لی، اور اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری زیارت کرنے نہیں آیا بلکہ ایک ضرورت کے تحت آیا ہوں۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: '' مَنْ عَلِمَ مِنْ اَخِيهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' جس شخص کو اپنے بھائی کا کوئی گناہ معلوم ہو جائے پھر وہ اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا؟ یہ سن کر حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں (مجھے یاد ہے) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بس اس (حدیث پاک کی تصدیق) کے لئے تمہارے پاس آیا تھا۔ (حضرت مسلمہ ان دنوں گورنر مصر تھے) اسے طبرانی نے روایت

1۔ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی کنیز سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے زنا کیا تھا۔ پھر نادم ہو کر ہزال سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو حضرت ہزال نے انہیں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ آپ ﷺ ان کے لئے استغفار فرمائیں۔ اس لئے حضور انور ﷺ نے ہزال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم پردہ پوشی کرتے۔ ماعز کو میرے پاس اقرار کے لئے نہ بھیجتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔ خیال رہے کہ اگر کوئی شخص بار بار متنبہ کرنے کے باوجود جرم سے باز نہ آئے اور سوسائٹی میں خرابی واقع ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر پردہ پوشی نہ کی جائے گی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کیا۔اس کے رواۃ صحیح کے راوی ہیں۔(تقریباً ایسا ہی ایک واقعہ طبرانی نے اوسط میں رجاء بن حیات سے روایت کیا۔جس میں حضرت مسلمہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی گفتگو مذکور ہے)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی مخفی بات کو چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی مخفی باتوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔اور جو بندہ اپنے مسلمان بھائی کا پردہ فاش کرے گا اللہ تعالیٰ (اسی دنیا میں) اس کے پردے فاش کرے گا۔"حَتّٰی یَفْضَحَهٗ بِهَا فِیْ بَیْتِهٖ" یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں رسوا کردے گا (چاہے دنیا کی نظروں سے کتنا ہی چھپتا پھرے)

اسے ابن ماجہ نے باسناد حسن روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر جلوہ فرما ہوئے۔پھر با آواز بلند پکارا اور ارشاد فرمایا: اے ان لوگوں کی جماعت، جنہوں نے صرف اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کیا ہے اور ابھی ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا! مسلمانوں کو اذیت مت پہنچاؤ (1) اور ان کی مخفی باتوں کا کھوج نہ لگاتے پھرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کی چھپی باتوں کا کھوج لگاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خفیہ باتوں کا کھوج لگاتا ہے اور جس کی خفیہ باتوں کا کھوج اللہ لگائے، اسے ذلیل و رسوا کردیتا ہے اگرچہ وہ اپنے کجاوے کے اندر (چھپا بیٹھا) ہو۔اور (اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کعبہ معظمہ کی طرف نظر اٹھائی اور کہا: "مَا اَعْظَمَكِ وَمَا اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ! وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ"، تو کتنا عظیم ہے اور تیری عزت و حرمت کتنی اعظم ہے! اور بندہ مومن کی حرمت اللہ کے ہاں تجھ سے بھی عظیم تر ہے۔

اسے ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔مگر ابن حبان کی روایت میں ہے کہ فرمایا: "اے ان لوگوں کے گروہ، جنہوں نے زبان سے اسلام قبول کیا ہے اور دلوں میں ابھی ایمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ، انہیں برا بھلا نہ کہو اور ان کی خطائیں تلاش نہ کرتے پھرو۔" الحدیث۔

(اسی معنی کی ایک حدیث حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد نے اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ابویعلیٰ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْسَدْتَهُمْ اَوْ كِدْتَ تُفْسِدُهُمْ" "اگر تم نے مسلمانوں کی مخفی باتوں کی جانچ

1۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (الاحزاب)

ترجمہ: "اور جو لوگ اذیت پہنچاتے ہیں ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو حالانکہ انہوں نے کوئی برا کام نہیں کیا تو یقیناً انہوں نے اپنے سروں پر بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا"۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پڑتال شروع کردی تو تم نے انہیں برباد کردیا یا انہیں برباد کرنے کے قریب پہنچ گئے۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت شریح بن عبد، حضرات جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن الاسود، مقدام بن معد یکرب اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور یہ سب حضرات نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ الْاَمِیْرَ اِذَا ابْتَغَی الرِّیْبَةَ فِی النَّاسِ اَفْسَدَھُمْ'' حاکم جب لوگوں کے عیب تلاش کرنا شروع کردیتا ہے تو انہیں تباہ کرکے چھوڑتا ہے۔

اسے ابوداؤد نے بروایت اسمٰعیل بن عیاش سے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

حدود اللہ کوتوڑنا اور حرام افعال کا ارتکاب

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمہاری کمریں تھامے ہوئے ہوں (کہ تم کہیں دوزخ میں نہ جا گرو) میں کہتا ہوں: دوزخ سے بچو، حدود (کو توڑنے) سے باز رہو۔ دوزخ سے بچو، حدود سے باز رہو۔ دوزخ سے بچو، حدود سے باز رہو۔ یہ الفاظ تین دفعہ ارشاد فرمائے۔ جب میں انتقال فرما جاؤں گا، تمہیں پیچھے چھوڑ جاؤں گا اور حوض (کوثر) پر تمہارا منتظر رہوں گا۔ ''فَمَنْ وَرَدَ اَفْلَحَ'' جو حوض پر حاضر ہو گیا (جسے کوثر کا جام نصیب ہو گیا) وہ کامیاب ہو گیا۔ الحدیث۔

اسے بزار نے بروایت لیث بن ابی سلیم روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ'' اللہ عزوجل غیرت فرماتا ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ بندہ مومن ان افعال کا ارتکاب کرے جو اللہ نے اس پر حرام فرمائے ہیں۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور اپنی امت میں سے کچھ لوگ بتاؤں گا جو قیامت کے دن تہامہ (مکہ اور حجاز کا شمالی علاقہ) کے پہاڑوں کے برابر اعمال (صالحہ) لے کر حاضر ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو گرد و غبار کے ذرے بنا دے گا (برباد کر دے گا)۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ان کے وصف اور خصلتیں ہمیں بتا دیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی انہیں میں سے ہوں اور ہمیں معلوم ہی نہ ہو۔ ارشاد فرمایا: یاد رکھو! وہ تمہارے ہی بھائی بند اور ہم قوم ہوں گے۔ رات کو اسی طرح (اعمال نیک تہجد وغیرہ) ادا کریں گے جیسے تم کرتے ہو۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب تنہائی میں ہوں گے تو اللہ کے حرام فرمودہ افعال کا ارتکاب کریں گے۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہر اللہ عزوجل کے عرش کے پائے کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ جب حرام کاموں کا ارتکاب ہونے لگتا ہے، گناہوں کے کام کئے جاتے ہیں اور اللہ پر جرأت ہونے لگتی ہے تو اللہ مہر کو بھیجتا ہے۔ وہ مجرم کے دل پر لگ جاتی ہے۔ ''فَلَا یَعْقِلُ بَعْدَ ذَالِكَ شَیْئًا'' پھر اس کے بعد وہ کسی چیز کو نہیں سمجھتا۔ (گناہ و ثواب کی کوئی تمیز نہیں کرتا)۔ اسے بزار اور بیہقی نے روایت کیا۔ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ اس صراط (سیدھے راستے) کی دونوں طرفوں میں دو گھر ہیں جن میں کئی دروازے ہیں جو کھلے ہوئے ہیں۔ دروازوں پر پردے پڑے ہیں۔ اوپر ایک بلانے والا بلا رہا ہے۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ (یونس) یعنی اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے امن وسلامتی کے گھر کی طرف۔ اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم (سیدھے راستے) کی ہدایت عطا فرماتا ہے وہ دروازے جو اس راستے کے دونوں اطراف ہیں، حدود اللہ ہیں۔ تو حدود اللہ (ان دروازوں) میں کوئی شخص داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ پردوں کو اٹھا نہیں دیتا۔ اور وہ جو اوپر سے بلانے والا ہے اپنے پروردگار کا واعظ ہے۔ (وہ بندوں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے کہ پردوں کو مت اٹھانا اور دروازوں میں داخل نہ ہونا یعنی حدود الٰہی مت توڑنا بلکہ سیدھے چلتے ہوئے امن وسلامتی کے گھر یعنی جنت میں آجاؤ)۔

اسے امام ترمذی نے بروایت بقیہ عن بحیر بن سعد روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم (سیدھا راستہ) کی مثال بیان فرمائی ہے۔ اس راستے کی دونوں جانب دو دیواریں ہیں جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں۔ ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں۔ راستے کے آخر پر ایک کہنے والا کہہ رہا ہے: ''اِسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا'' راستہ پر سیدھے سیدھے چلے آؤ اور ادھر ادھر مت بھٹکو۔ اور اس کے اوپر ایک اور بلانے والا بلاتا ہے۔ جب بھی کوئی بندہ ان دراوزوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ بلانے والا کہتا ہے: ''وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ'' ''تیرا بھلا ہو، مت کھول اسے، اس لئے کہ اگر تو نے اس کو کھول دیا تو تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر حضور انور ﷺ نے اس کی تفسیر فرمائی اور بتایا کہ صراط (راستے) سے مراد ہے دین اسلام۔ جو کھلے ہوئے دروازے ہیں وہ اللہ کے حرام فرمائے کام ہیں، ان پر لٹکنے والے پردے اللہ کی حدیں ہیں۔ راستہ کے آخر پر بلانے والا قرآن پاک ہے۔ اور جو اوپر سے دعوت دینے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا واعظ (فرشتہ) ہے جو ہر مومن کے دل میں ہوتا ہے۔ (یہ حدیث اوپر والی حدیث کی تفسیر وتشریح کررہی ہے)۔ اسے زرین نے ذکر کیا۔ اصول میں میں (مصنف) نے اسے نہیں دیکھا۔ البتہ امام احمد و بزار نے اسے ان الفاظ کے بغیر اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات حاصل کرے پھر ان پر عمل کرے یا کسی اور کو سکھا دے جو ان پر عمل پیرا ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں گنوائیں۔ فرمایا: نمبر 1 حرام کاموں سے بچتے رہو تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جاؤ گے۔ نمبر 2 جو کچھ اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس پر راضی رہو تو تمام انسانوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ نمبر 3 اپنے ہمسائے سے حسن سلوک رکھو تو مومن ہو گے۔ نمبر 4 لوگوں کے لئے وہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو تو مسلمان ہو گے۔ اور نمبر 5 زیادہ ہنسا نہ کرو کیونکہ بہت زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (پھر اس پر کوئی وعظ و نصیحت کارگر نہیں ہوتی)۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے جعفر بن سلیمان کی حدیث کے سوا نہیں جانتے۔

ترغیب

حدود قائم کرنا

ترہیب

اقامت حدود میں مداہنت و نرمی اختیار کرنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَحَدٌّ يُقَامُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِّاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُّمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا" ایک حد (شرعی سزا) جو زمین میں قائم کی جاتی ہے اہل زمین کے لئے تیس دنوں کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایک حد کا زمین میں (کسی مجرم پر) قائم کرنا، اہل زمین کے لئے چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے۔" اسے نسائی نے اسی طرح مرفوع اور موقوف روایت کیا۔ ابن ماجہ نے بھی اسے روایت کیا الفاظ ہیں: "حَدٌّ يُعْمَلُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِّاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُّمْطَرُوْا اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا" یک حد جس پر زمین میں عمل درآمد کیا جائے، وہ زمین والوں کے لئے چالیس دن کی (مفید) بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

حدیث: ابن ماجہ ہی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کا قائم کرنا، اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدل و انصاف کرنے والے حکمران کی زندگی کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اور ایک حد جو کسی حق (چوری، ڈکیتی، زنا وغیرہ) کی بنا پر زمین میں (مجرم پر) قائم کی جاتی ہے، وہ زمین میں چالیس سال کی بارش سے زیادہ پاک کرنے والی ہوتی ہے۔ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذُكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ" اللہ کی حدیں ہر قریب اور بعید (اپنا ہو یا بیگانہ، شہری ہو یا دیہاتی، مال دار ہو یا غریب، حکام کا مقرب ہو یا ان سے دور، چوہدری ہو یا کمی) پر قائم کرو اور تمہیں اللہ کی راہ میں کسی ملامت گر (کافر و منافق) کی ملامت روک نہ دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ابن ربیعہ بن ناجد کے سوا باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب قریش کے لئے مخزومیہ (1) عورت (جس کا نام فاطمہ بنت اسود تھا) کا معاملہ اہمیت اختیار کر گیا جس نے چوری کی تھی تو قریش آپس میں کہنے لگے: اس عورت کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے؟ پھر کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے سفارش کی جرأت کون کر سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔ پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ؟'' اے اسامہ! کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ صرف اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی صاحب مرتبہ شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے (اس پر حد قائم نہ کرتے) اور جب کوئی غریب ضعیف چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ ''وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا '' اور قسم ہے اللہ کی، اگر (بالفرض المحال) فاطمہ بنت محمد (ﷺ ورضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ)

1۔ بنی مخزوم قریش کا ایک بہت بڑا قبیلہ تھا۔ یہ عورت اسی قبیلہ کی ایک معزز و محترم اور شریف فرد تھی۔ اس نے کسی کا زیور چرایا تھا۔ مقدمہ بارگاہ رسالت میں پیش ہو گیا۔ چوری ثابت ہو گئی تو قریش کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ اس کا ہاتھ کٹنے سے قریش کی بدنامی ہو گی۔ اس عورت کا نام فاطمہ بنت اسود تھا۔ اسی نام کی مناسبت سے سرور عالم ﷺ نے صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام استعمال فرمایا: (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

شراب نوشی(1)، اس کی خرید وفروخت، اس کو نچوڑنا بنانا، اٹھانا، اس کے کاروبار کی کمائی کھانا اور اس کے متعلق سخت احکام

ترغیب

ان کاموں کو چھوڑنا اور ان سے توبہ کر لینا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي

1۔شراب عربی لفظ ''خمر'' کا ترجمہ ہے۔جس کے معنی ہیں چھپانا۔شراب شرابی کی عقل کو چھپا لیتی ہے، اس لئے اسے خمر کہتے ہیں۔یہ ام الخبائث ہے۔ان گنت جسمانی اور روحانی امراض کا سبب، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی خرابیوں کی جڑ اور فتنہ وفساد کی علت ہے۔اسلام کے پاکیزہ اور مقدس نظام حیات میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں تھی۔اس لئے خداوند عالم نے اسے حرام قطعی قرار دے دیا۔اس کی حرمت کا منکر کافر اور اس کا پینے والا فاسق مردود الشہادہ ہے۔چونکہ ظہور اسلام سے قبل عرب میں اس کا بہت رواج تھا، اس لئے اس کی حرمت کے احکام آہستہ آہستہ نازل ہوئے تاکہ لوگوں کو ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔
چنانچہ حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کے عرض کرنے پر سب سے پہلے اس بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (بقرہ)

ترجمہ:''(اے حبیب کریم! ﷺ) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔آپ فرما دیں کہ ان دونوں میں بڑا بھاری گناہ ہے۔اور لوگوں کے لئے کچھ (وقتی وعارضی) فائدے بھی ہیں۔اور ان کا گناہ ان کے فائدوں سے بہت بڑا ہے۔چونکہ اس حکم میں صراحۃً روکا نہیں گیا تھا اس لئے بعض لوگ اس کے بعد بھی پیتے رہے۔پھر ایک دن کسی محفل میں صحابہ رضی اللہ عنہم مدعو تھے۔کھانے کے بعد شراب کا دور چلا اسی دوران میں نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔امام نے سورۃ الکافرون پڑھنی شروع کی اور عالم مدہوشی میں لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (میں اس کی (بتوں کی) عبادت نہیں کرتا جس تم عبادت کرتے ہو) کی بجائے اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (میں اسی کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم کرتے ہو) پڑھ دیا۔ظاہر ہے معنی یکسر بدل گیا۔اس پر اوقات نماز میں شراب نوشی ممنوع قرار دے دی گئی اور یہ آیت قرآنی نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (نساء:43)

ترجمہ:''اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم حالت نشہ میں ہو یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو''۔

اس کا یہ اثر ہوا کہ دن کے وقت شراب کا استعمال بند ہو گیا۔اب نماز عشاء کے بعد ہی اس شوق کا وقت ملتا تھا۔بہر کیف ابھی تک ممانعت قطعیہ نہیں آئی تھی۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر اوقات بارگاہ ایزدی میں التجا کیا کرتے:''اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا بَيَانًا شَافِيًا'' اے اللہ! اس بارے میں ہمیں شافی کافی حکم عطا فرما۔اسی دوران کچھ فتنہ وفساد کے واقعات رونما ہوئے جن کی وجہ شراب نوشی تھی۔اس پر سورہ مائدہ کی مندرجہ ذیل آیات نازل فرمائی گئیں اور شراب پر حرمت قطعیہ کی مہر ثابت فرما دی گئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (مائدہ)

ترجمہ:''اے ایمان والو! یہ شراب، جوا، بت اور جوا کھیلنے کے تیر، شیطان کی کارستانی کی ناپاکیاں ہیں، لہٰذا ان سے بچو تاکہ تمہیں کامیابی وفلاح نصیب ہو۔شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت وبغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔تو کیا تم باز آنے والے ہو (یا نہیں)؟''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ" "زنا کار زنا نہیں کرتا جبکہ وہ زنا کرتا ہوا اور مومن بھی ہو (حالت زنا میں ایمان سینے سے نکل جاتا ہے) کوئی چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ چوری کررہا ہو اور مومن بھی ہو۔ اور کوئی شرابی شراب نہیں پیتا کہ شراب نوشی بھی کررہا ہو اور مومن بھی ہو۔

اسے بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ اور مسلم نے یہ الفاظ بھی زائد کئے: اور ابوداؤد نے بھی اس فرمان "اور کوئی شراب پینے والا نہیں پیتا دراں حالیکہ وہ مومن ہو" کے بعد یہ الفاظ زائد کئے ہیں کہ: "وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ" "لیکن (سچی) توبہ تو اس کے بعد بھی قبول ہو جاتی ہے"۔

حدیث: اور نسائی کی روایت میں ہے کہ فرمایا: "اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا حالانکہ وہ مومن ہو۔ کوئی چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی شرابی شراب نوشی نہیں کرتا دراں حالیکہ وہ مومن ہو (راوی فرماتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے چوتھی چیز کا ذکر بھی کیا مگر میں اسے بھول ہو گیا ہوں "فَإِنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" "پھر اگر کوئی (مومن ہوتے ہوئے) ان افعال کا ارتکاب کرے تو یقیناً اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اتار پھینکا۔ اب اگر وہ (پکڑے جانے سے پہلے پہلے) توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ (اور پکڑے جانے کے بعد توبہ عنداللہ تو مقبول ہوگی مگر سزا سے نہیں بچ سکے گا)"۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَبَائِعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ" اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اسے پینے والے پر، پلانے والے پر، خریدنے والے پر، بیچنے والے پر، بنانے والے اور بنوانے والے پر، اٹھانے والے اور اٹھوانے والے پر۔

اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا (1) یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ ابن ماجہ نے یہ جملہ زائد کیا: "وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا" "اور شراب کی قیمت کھانے والے پر بھی اللہ نے لعنت فرمائی ہے"۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ" اللہ کے رسول ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی۔ یعنی شراب بنانے والے اور بنوانے والے پر، پینے والے اور اٹھا کر دینے والے پر، اس پر جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے، پلانے والے اور بیچنے والے، اس کی کمائی کھانے والے، خریدنے والے اور خرید کروانے والے پر۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور انہوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ حافظ منذری نے کہا کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

1۔ اسی مضمون کی ایک حدیث امام احمد نے صحیح اسناد کے ساتھ، ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ ثَمَنَھَا وَحَرَّمَ الْمَیْتَۃَ وَثَمَنَھَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِیْرَ وَثَمَنَہٗ" "بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اوراس کی قیمت کوحرام فرمایا: مرداراوراس کی قیمت کوحرام فرمایااورخنزیراوراس کی قیمت کوبھی حرام فرمایا ہے۔ ابوداؤدوغیرہ۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر تین مرتبہ لعنت فرمائی (کیونکہ) اللہ نے ان پر جانوروں کی چربیاں حرام کی تھیں تو یہ ان کو بیچتے اوران کی قیمت کھاتے تھے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام فرماتا ہے تواس کی قیمت وصول کرنا بھی حرام کردیتا ہے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: "مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْیُشَقِّصِ الْخَنَازِیْرَ" "جوشخص شراب بیچے، اسے چاہیے کہ خنزیر(1) بھی کاٹے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی عالم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اس امت میں سے کچھ لوگ کھاتے پیتے اورکھیلتے کودتے رات گذاریں گے (رات کے کسی حصہ میں اپنے خالق کو یادنہیں کریں گے) پھر صبح اس حالت میں کریں گے کہ ان کے چہرے بندروں اورسوروں کی صورتوں میں بدل چکے ہوں گے۔ اورزمین میں دھنسے اورآسمان سے پتھروں کی بارش کا شکارہوں گے۔ حتی کہ دوسرے لوگ صبح بیدارہوں گے توکہیں گے: آج رات فلاں قبیلہ زمین میں دھنسادیا گیا۔ اورآج رات کوفلاں خاص شخص کا گھرزمین میں دھنس گیا۔ ان پرضرورآسمان سے پتھربرسیں گے جیسے قوم لوط کے قبیلوں اورگھروں پر برسے تھے۔ اورضروران پرخیروبرکت سے خالی ہواچلے گی جس نے قوم عادکوہلاک کرڈالا تھااوروہ ہواقوم عاد کے قبیلوں اورگھروں پرچلی تھی۔ "بِشُرْبِھِمُ الْخَمْرَ وَلُبْسِھِمُ الْحَرِیْرَ وَاتِّخَاذِھِمُ الْقَیْنَاتِ وَاَکْلِھِمُ الرِّبٰوا وَقَطِیْعَتِھِمُ الرَّحِمَ" (اس امت پران عذابوں کا آنا) بوجہ ان کی شراب نوشی، ریشمی لباس، خوبصورت گانے والیاں رکھنے، سودخوری اورقطع رحمی کے ہوگا۔ اورایک اوربھی خصلت بیان ہوئی تھی مگراس کوجعفرراوی بھول گئے۔

اسے امام احمد نے مختصراًاورابن ابی الدنیاوبیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: امیرالمومنین سیدنامولاعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب میری امت پندرہ برے کام کرنے لگے گی تواس پرمصائب وآلام گھیراڈال لیں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون سے کام ہیں؟ ارشادفرمایا: نمبر1 "اِذَاکَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا" جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی، نمبر2 "وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا" امانت، مال غنیمت جان کرہڑپ کرلی جائے گی، نمبر3 "وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا" زکوۃ دیناتاوان سمجھا جائے گا، نمبر4 "وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَہٗ" آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے گا، نمبر5 "وَعَقَّ اُمَّہٗ" اوراپنی ماں کا نافرمان ہوگا،

1۔ اوراسے بھی بیچے، کیونکہ شراب وخنزیردونوں حرام ہونے میں برابرہیں۔ اسی طرح شراب پینے والاخنزیربھی کھالے۔ معنی یہ نہیں کہ شراب اورخنزیرکھانے پینے اوربیچنے کی اجازت دی جارہی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ سب حرام کام ہیں مسلمان کوان سے بچنافرض ہے۔ حدیث پاک میں شراب کا کاروبارکرنے والے پرازحدناراضگی فرمائی گئی ہے۔ بدقسمتی سے یورپ میں شراب فروشی کی اکثردوکانیں مسلمانوں خصوصاپاکستانیوں کی ہیں۔ اعاذنااللہ منہ۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نمبر6 "وَبَرَّ صَدِيْقَهُ" اپنے دوست کے ساتھ احسان کرے گا، نمبر7 "وَجَفَا اَبَاهُ" اور اپنے باپ سے بے وفائی کرے گا، نمبر8 "وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ" مساجد میں (نمازیوں کی) آوازیں بلند ہوں گی، نمبر9 "وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ" لوگوں میں سے ذلیل ترین شخص ان کا سردار ہوگا، نمبر10 " وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ" آدمی کا احترام اس کی شرارت کے خوف سے کیا جائے گا (نہ کہ نیکی وتقویٰ کی بنا پر)، نمبر11 "وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ" شرابیں نوش کی جائیں گے، نمبر12 "وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ" اور ریشمی لباس پہنا جانے لگے گا، نمبر13-14 "وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ" گانے بجانے والی لڑکیاں اور سامان (ڈھول باجے وغیرہ) گھروں میں رکھا جائے گا، نمبر15 " وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا" اور اس امت کے بعد میں پیدا ہونے والے لوگ پہلوں کو لعن طعن کریں گے، "فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ اَوْ خَسْفًا وَّ مَسْخًا" جب یہ سب کچھ ہونے لگے تو لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنس جانے اور چہرے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے(1)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے زنا کیا یا شراب پی، اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح کھینچ لے گا جس طرح انسان کرتہ اپنے سر کے اوپر سے اتار لیتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شراب سے بچو کیونکہ اس سے گناہ اس طرح پھیلتے ہیں جس طرح درخت سے درخت پھیلتے ہیں (کہ ایک دانے سے سیکڑوں درخت اور پھر ہزاروں، لاکھوں)۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کوئی متروک راوی نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ دینے والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ جس نے دنیا میں شراب پی پھر مر گیا جبکہ ہمیشہ شراب نوشی کرتا تھا تو آخرت میں شراب (طہور) نہ پیئے گا۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا۔ بیہقی کی دو روایتوں میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور (مرنے سے پہلے) توبہ نہ کی، وہ آخرت میں اسے نہ پی سکے گا اگرچہ جنت میں داخل ہو بھی جائے۔"

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ"

1۔ سوچنا چاہیے کہ کیا یہ سب کچھ آج مسلمانوں میں ہو نہیں رہا ہے؟ اور مسلمانوں پر پوری دنیا میں مصائب وآلام کے کالے بادل اسی وجہ سے تو نہیں چھائے ہوئے؟ کیا ہمیں اپنی موجودہ حالت کا شکوہ کسی سے کرنا چاہیے؟ خود کردہ را علاج نیست۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جس نے اس دنیا میں شراب پی اور (قبل موت) اس سے تائب نہ ہوا تو آخرت میں اس کے لئے شراب (طہور) حرام فرما دی جائے گی۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین افراد جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو اس حال میں مرے کہ ہمیشہ شراب پیتا تھا تو اللہ جل وعلا اسے نہر غوطہ میں سے پلائے گا۔ عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: "نَهْرٌ يَجْرِيْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ يُؤْذِيْ اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِمْ" یہ ایک نہر ہے جو زنا کار عورتوں کی شرم گاہوں سے جاری ہو گی۔ ان کی شرم گاہوں کی بد بو اور گندگی خود اہل جہنم کو بھی اذیت میں مبتلا کر دے گی۔

اسے امام احمد، ابو یعلی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے اسے صحیح بھی کہا۔ ابن حبان کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ وَّلَا قَاطِعُ رَحِمٍ" ہمیشہ شراب پینے والا، جادو پر ایمان رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان چار شخصوں کو جنت میں داخل نہ فرمائے اور نہ انہیں جنت کی نعمتیں چکھائے۔ نمبر 1 ہمیشہ کا شراب نوش، نمبر 2 سود خور، نمبر 3 ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور نمبر 4 والدین کا نافرمان۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا يَلِجُ حَائِطَ الْقُدْسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا الْعَاقُّ وَلَا الْمَنَّانُ عَطَآءً" ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، نافرمان اور دے کر احسان جتانے والا پاکیزگی کے باغ (جنت) میں داخل نہ ہوں گے۔

اسے امام احمد نے بروایت علی بن زید اور بزار نے روایت کیا۔ مگر بزار کے الفاظ اس طرح ہیں: "لَا يَلِجُ جِنَانَ الْفِرْدَوْسِ" وہ فردوس کی جنتوں میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث: حضرت منکدر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مجھ سے بیان کی گئی، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مُدْمِنُ خَمْرٍ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ" ہمیشہ شراب پینے والا (اسی حالت میں) اگر مر گیا تو اللہ سے بت پرستوں کی طرح ملے گا (العیاذ باللہ)

اسے امام احمد نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کے روای صحیح کے روای ہیں۔ اور ابن حبان نے اسے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: مجھے اس سے کچھ غرض نہیں کہ شراب نوشی کی جائے یا خدا کو چھوڑ کر اس ستون کو پوجا جائے۔ (یعنی دونوں فعل برابر ہیں جب کہ شراب کو حلال سمجھ کر پیا جائے کہ یہ کفر ہے) نسائی۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ مُدۡمِنُ خَمۡرٍ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مَنَّانٌ'' ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا (والدین کا) نافرمان اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بات نے مجھے پریشان کر دیا کیونکہ مسلمان ان گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ حتی کہ یہی بات میں نے نافرمان کے متعلق اللہ عزوجل کی کتاب میں پالی: فَهَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَكُمۡ ۝ (محمد) پھر تم سے یہی امید ہے اگر تمہیں حکومت مل جائے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور قطع رحمی کے مرتکب ہو گے، احسان جتانے والے کے بارے میں یہ آیت کریمہ ہے: لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى (بقرہ:264) ''اے ایمان والو! احسان جتا کر اپنے صدقے ضائع نہ کیا کرو''۔ اور شراب کی بابت یہ آیت میں نے کتاب اللہ میں پائی اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ (مائدہ:90) ''اے ایمان والوں! یہ شراب، جوا، بت اور جوا کھیلنے کے تیر شیطان سب شیطان کی کارروائیوں کی ناپاکی ہے)''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ لیکن عتاب بن بشیر کی سماعت میرے خیال میں مجاہد سے نہیں ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین افراد ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے۔ (اور وہ یہ ہیں) نمبر 1 شراب پینے والا، نمبر 2 (والدین کا) نافرمان اور نمبر 3 دیوث (وہ بے غیرت) جو اپنی بیوی کے متعلق خود خباثت (بدکاری) کا اقرار کرتا ہو۔

اسے امام احمد، نسائی، بزار اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی دوری سے بھی سونگھی جاسکتی ہے۔ (مگر) اپنے نیک عمل (صدقہ وخیرات) کا احسان جتانے والا، (ماں باپ کا) نافرمان اور ہمیشہ کا شرابی اس کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔

اسے طبرانی نے صغیر میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے روای ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ نمبر 1 دَیُّوثُ نمبر 2 رَجُلَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ۔ اور نمبر 3 ہمیشہ کا شرابی۔ صحابی رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہمیشہ کے شرابی کو تو ہم پہچانتے ہیں، یہ دیوث کون ہوتا ہے؟ فرمایا: یہ وہ (بے غیرت) ہے جسے کچھ پروانہ ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کون آتا ہے۔ ہم نے عرض کیا: ''اَلرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ'' کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"اَلَّتِیْ تُشَبِّهُ بِالرِّجَالِ" وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راویوں میں کوئی مجروح نہیں ہے اور اس کے شواہد کثیرہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ" شراب (خانہ خراب) سے بچو، کیونکہ یہ ہر گناہ کی کنجی ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ" شراب گناہوں کا مجموعہ ہے، عورتیں شیطان کی رسیاں (جال) ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سرچشمہ ہے۔

اسے رزین نے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث اصول میں نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (جگری دوست) ﷺ نے وصیت فرمائی: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور اگرچہ تمہیں جلا دیا جائے۔ جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرو کیونکہ یہ تمام شرارتوں کی کنجی ہے۔

اسے ابن ماجہ اور بیہقی دونوں نے شہر بن حوشب عن ام الدرداء عنہ سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور کچھ اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ گناہ ہائے کبیرہ میں سے سب سے بڑے گناہ کا ذکر چھڑ گیا۔ اس کے بارے میں ان کے پاس زیادہ علم نہ تھا تو انہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ ان سے پوچھ کے آؤں۔ آپ نے مجھے بتایا کہ گناہائے کبیرہ میں سب سے بڑا گناہ شراب نوشی ہے۔ میں نے واپس آ کر انہیں اس کی خبر دی تو انہیں یہ بات گراں گذری اور سب کے سب حضرت عبداللہ بن عمرو کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ ان کے گھر پہنچ گئے اب انہوں نے ان حضرات کو اس حدیث کی خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا پھر اسے اختیار دیا کہ شراب پئے یا کسی شخص کو قتل کر دے یا زنا کرے یا پھر خنزیر کا گوشت کھائے۔ ورنہ اسے قتل کر دیں گے۔ تو اس نے شراب پینا پسند کر لیا۔ اور جب اس نے شراب پی لی تو ان کے ارادے سے خود کو روک نہ سکا (قتل کیا زنا کیا اور خنزیر کا گوشت بھی کھا گیا) اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ "مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَلَا تُقْبَلُ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً" جو شخص شراب پئے، اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں فرمائی جاتی۔ "وَلَا يَمُوْتُ وَفِيْ مَثَانَتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةُ فَاِنْ مَاتَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً" جو اس شخص اس حال میں مرا کہ اس کے پیٹ میں ابھی تک شراب کا کوئی قطرہ موجود تھا، تو اس (ایک قطرہ) کی وجہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے اس پر جنت حرام کردی جائے گی۔ اور جو بندہ (شراب پینے کے بعد) چالیس راتوں کے اندر اندر مر گیا (اور توبہ نہ کی) تو وہ جاہلیت (زمانہ کفر) کی موت مرا۔

اسے طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اِجْتَنِبُوْا اُمَّ الْخَبَائِثِ" اُمُّ الخبائث (گندگیوں کی ماں شراب) سے بچتے رہو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) میں ایک آدمی تھا جو عبادت گذار تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا۔ پھر اسے ایک عورت سے محبت ہوگئی۔ عورت نے اس کے پاس ایک نوکر بھیجا کہ ہم تجھے ایک شہادت کی ادائیگی کے لئے بلا رہے ہیں۔ وہ آدمی اس کے گھر میں داخل ہوا تو جس جس دروازے سے گزرتا عورت اس کو تالا لگاتی جاتی۔ یہاں تک کہ وہ ایک حسین وجمیل عورت کے پاس پہنچ گیا جو بیٹھی تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور شراب سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا۔ وہ حسینہ بولی: ہم نے تجھے کسی شہادت کے لئے نہیں بلایا بلکہ میں تجھے دعوت دیتی ہوں کہ اس لڑکے کو قتل کردے یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی لے۔ اگر تو نے انکار کیا تو میں چیخنا چلانا شروع کردوں گی اور تجھے ذلیل ورسوا کردوں گی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب اس آدمی نے دیکھا کہ اب اس سے چھٹکارا ممکن نہیں تو کہنے لگا: شراب کا پیالہ پلا دے۔ عورت نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا۔ پھر بولا: اور پلا۔ یہ اور مانگتا رہا وہ دیتی رہی حتی کہ اس کے ساتھ زنا بھی کر بیٹھا اور لڑکے کو قتل بھی کر دیا۔ (شراب نوشی زنا اور قتل جیسے گھناؤنے جرائم کا باعث بن گئی)" فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ اِيْمَانٌ وَّ اِدْمَانُ الْخَمْرِ فِي صَدْرِ رَجُلٍ اَبَداً، وَلَيُوْشِكَنَّ اَحَدُهُمَا يُخْرِجُ صَاحِبَهٗ "لہٰذا تم شراب سے اجتناب کرو اس لئے کہ ایمان اور شراب پر ہمیشگی کسی آدمی کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے، ان میں ایک دوسرے کو نکال پھینکنے کی کوشش کرتا رہے گا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں (الفاظ بھی انہی کے ہیں) اور بیہقی نے روایت کیا۔ بیہقی نے اسے مرفوع اور موقوف دونوں طرح روایت کیا اور ذکر کیا کہ یہ روایت محفوظ ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو فرشتے عرض کرنے لگے: اے ہمارے پروردگار! کیا تو اسے زمین پر اتارتا ہے جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا۔ حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ فرشتے بولے: اے ہمارے رب! ہم بنی آدم سے بڑھ کر تیری اطاعت وفرماں برداری کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا: فرشتوں میں سے دو فرشتے منتخب کرلو۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔ فرشتوں نے عرض کی: ہم ہاروت اور ماروت کو منتخب کرتے ہیں اللہ نے فرمایا: تم دونوں زمین پر اتر جاؤ۔ پھر زہرہ ستارے کو ان کے امتحان کے لئے پری چہرہ عورت کی شکل بنا کر بھیجا گیا۔ (انہیں معلوم نہ تھا) یہ دونوں اس کے پاس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گئے اور طالب وصال ہوئے وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم، میں ایسا نہیں کروں گی جب تک کہ تم یہ شرکیہ کلمات نہ کہو۔ کہنے لگے: قسم اللہ کی، اللہ کے ساتھ شرک تو ہم ہرگز نہیں کر سکتے۔ وہ حسین عورت انہیں چھوڑ کر چلی گئی۔ پھر لوٹ کر آئی تو ایک بچہ اٹھائے ہوئے تھی۔ ہاروت اور ماروت نے پھر تقاضائے وصال کیا تو وہ بولی: بخدا ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اس بچے کو قتل نہ کر دو۔ کہنے لگے: بخدا ہم اسے کبھی قتل نہیں کریں گے۔ اس پر وہ رخصت ہو گئی۔ پھر لوٹی تو شراب سے بھرا پیالہ اٹھائے ہوئے تھی۔ فرشتے پھر وصال کا سوال کرنے لگے۔ اس نے کہا خدا کی قسم ایسا ممکن نہیں حتی کہ یہ شراب پی لو۔ اب انہوں نے (سب سے ہلکا جرم جان کر) شراب پی لی تو ان پر نشہ طاری ہو گیا پھر عورت سے زنا بھی کیا اور بچے کو قتل کر دیا۔ جب انہیں ہوش آیا تو عورت نے کہا جب تم نشے میں تھے تو تم نے وہ سب کچھ کر لیا جس کا پہلے میرے سامنے انکار کرتے تھے۔ اب انہیں (اللہ کی طرف سے) اختیار دیا گیا کہ دنیا یا آخرت کے عذاب میں سے جو چاہیں اپنے لیے منتخب کر لیں۔ تو انہوں نے دنیا کا عذاب اختیار کر لیا۔ (1)

اسے امام احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق زہیر بن محمد روایت کیا۔ اور کہا گیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت کعب پر موقوف ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب شراب حرام فرمائی گئی تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے پاس جا کر کہتے تھے۔ " حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَجُعِلَتْ عِدْلًا لِلشِّرْكِ " شراب حرام فرمادی گئی اور اس کو شرک کے برابر کر دیا گیا ہے۔ (اس کا عذاب شرک کے عذاب کے برابر کر دیا گیا ہے)

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو تمیم جیشانی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت قیس بن سعید بن عبادہ انصاری کو کہتے ہوئے سنا۔ وہ ان دنوں مصر کے گورنر تھے۔ فرماتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے جان بوجھ کر کوئی جھوٹ میری طرف منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے یا اپنا گھر جہنم میں بنا لے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اَتٰی عَطْشَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" "جس نے شراب نوشی کی، قیامت کے روز پیاسا آئے گا"۔ یاد رکھو! ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ (غُبَیْرَاء (ایک شراب کا نام) سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ (راوی کہتے ہیں) اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔ وہ سوائے ٹھکانے یا گھر کے کسی لفظ میں اختلاف نہ کرتے تھے۔

1۔ ہاروت اور ماروت دونوں بہت عبادت گذار فرشتے تھے۔ دیگر فرشتوں کے انتخاب میں آ گئے اور انہیں غصہ اور شہوت دے کر شہر بابل میں اتارا گیا جہاں یہ واقعہ رونما ہوا۔ روایات کے مطابق لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اب بھی بابل کے ایک ویران کنویں میں لٹکے ہوئے ہیں اور فرشتے ان کو کوڑے مارتے ہیں۔ ان کے متعلق روایات مختلف بھی ہیں۔ ان دونوں ذکر قران پاک میں بھی ہے۔ بہر کیف یہاں مقصود یہ ہے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ نُوْرُ الْاِیْمَانِ مِنْ جَوْفِهٖ'' ''جس نے شراب پی، نور ایمان اس کے دل سے خارج ہو گیا۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اَسْقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ'' ''جو شخص شراب نوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ (بروز قیامت) اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائے گا (جس سے منہ کی چمڑی گر جائے گی)'' بزار۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جیشان سے حاضر ہوا۔ یہ جیشان یمن کا ایک شہر ہے۔ اس نے اس شراب کے متعلق مسئلہ پوچھا جو اس کے علاقے میں پی جاتی تھی اور جوار سے بنتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا وہ نشہ آور ہوتی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ'' ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نشہ والی چیزیں پینے والے کے لئے عہد فرمایا ہوا ہے کہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ'' ''دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا نچوڑ (پیپ وکچلہو وغیرہ) ہے۔ مسلم ونسائی۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: تین افراد ایسے ہیں کہ (رحمت کے) فرشتے ان کے قریب نہیں آتے۔ جنبی (ناپاک)، نشئی اور خلوق (زعفران وغیرہ سے بنی ہوئی ایک خوشبو) سے لتھڑا ہوا آدمی۔

اسے بزار نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔ نمبر 1 بھاگا ہوا غلام، حتی کہ واپس لوٹ آئے اور خود کو اپنے آقا کے سپرد کر دے۔ نمبر 2۔ وہ عورت، جس کا شوہر اس پر ناراض ہو حتی کہ راضی ہو جائے اور نمبر 3 نشہ میں دھت شخص، حتی کہ ہوش میں آ جائے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں، ابن حبان و ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ مزامیر (گانے بجانے کے آلات) سارنگیاں، طبلے توڑ ڈالوں اور وہ بت بھی پاش پاش کر دوں جن کو زمانہ جاہلیت میں پوجا جاتا تھا۔ اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ ایک گھونٹ بھی شراب پئے گا، میں اسے اس کے بدلہ میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا چاہے وہ گناہ گار ہو یا نیکوکار۔ جو بندہ کسی چھوٹے بچے کو شراب کا گھونٹ پلائے گا، میں اسے (پلانے والے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کو) اس کے بدلے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا چاہے وہ پلانے والا گناہ گار ہو یا پرہیزگار۔ "وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ" اور میرے بندوں میں سے جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا، میں اسے بہشت کی نعمتیں پلاؤں گا۔

اسے امام احمد نے علی بن زید کے طریق سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب نوشی ترک دی حالانکہ وہ اسے جاری رکھنے پر قادر تھا، اس کے بدلے اسے بہشتی مشروبات پلائے جائیں گے اور جس نے ریشم پہننا چھوڑ دیا حالانکہ اسے پہن سکتا تھا تو اسے بہشتی لباس پہنائے جائیں گے۔

اسے بزار نے باسناد حسن روایت کیا۔ (یہی مضمون اس حدیث پاک کا ہے جسے طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے شراب کا ایک گھونٹ پیا، اللہ تعالیٰ تین دن تک اس کی کوئی نماز فرض ہو یا نفل قبول نہیں فرمائے گا۔ جس نے پورا پیالہ پیا، اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں فرمائے گا۔ اور شراب پر ہیشگی کرنے والے کے لئے اللہ کا حق ہے کہ اسے نہر خبال میں سے پلائے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) نہر خبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی پیپ ہے۔

اسے طبرانی نے بروایت حکم بن نافع روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور ان کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کے گانے بجانے کے سامان اور گانے والی لڑکیاں ان کے سروں پر رکھ کر اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔ اور ان میں سے بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دے گا۔

اسے ابن ماجہ نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں بھی زمین میں دھنسنا، چہروں کا مسخ ہونا اور پتھر برسنا ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کب ہوگا؟ فرمایا: "إِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ" "جب گانے والی کنجریاں اور گانے بجانے کے آلات عام ہو جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی"۔

اسے امام ترمذی نے بروایت عبداللہ بن عبدالقدوس روایت کیا۔ انہیں ثقہ مانا گیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ روایت اعمش عن عبدالرحمٰن بن سابط سے مرسلاً بھی مروی ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان عالی شان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے: میری امت سے جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ شراب نوشی کیا کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس پر شراب طہور پینا حرام فرما دے گا۔ اور میری امت کا جو فرد اس حال میں فوت ہوا کہ سونے کا زیور پہنتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں اس (سونے) کا پہننا حرام کر دے گا۔

اسے امام احمد و طبرانی نے روایت کیا۔ طبرانی کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ شَرِبَ الْخَمرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُ'' ''جو شخص شراب پئے، اسے (اسی) کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو (1)۔ ترمذی و ابوداؤد و ابن حبان۔

(نیز یہی مضمون اس حدیث کا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شراب پیتا ہے چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اگر دوبارہ پئے تو پھر چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اب بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اگر پھر (تیسری دفعہ) بھی پیتا ہے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائی جاتی، اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اب اگر پھر (چوتھی دفعہ) بھی پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ''فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ'' اگر اب توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا اور اسے نہر خبال میں سے پلائے گا۔ پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! (حضرت ابن عمر کی کنیت) نہر خبال کیا ہے؟ فرمایا: ''نَهْرٌ یَجْرِیْ مِنْ صَدِیْدِ اَهْلِ النَّارِ'' یہ ایک نہر ہے جو دوزخیوں کی پیپ سے جاری ہوگی۔

اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن کہا اور حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا۔ نیز نسائی نے بھی اسے مختصراً حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔ ''جس نے شراب پی اور اسے نشہ نہیں چڑھا تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ اس کا کچھ بھی حصہ (کوئی قطرہ) اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں موجود رہے گا۔ ''وَاِنْ مَاتَ مَاتَ کَافِرًا'' اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو کافر مرا۔ (اگر اسے حلال جان کر پیا اور نہ فعل حرام کا مرتکب ہوا) اور اگر اسے نشہ بھی ہو گیا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر ان دنوں میں مر گیا (اور توبہ بھی نہ کی نیز شراب نوشی کو حلال جانتا تھا) تو کافر ہو کر مرا۔ (سیدھا جہنم رسید ہوا)''۔

1۔ قتل سے مراد یہاں سخت سزا دینا ہے نہ کہ جان سے مار دینا یا یہ حکم شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ کسی امام کا مذہب نہیں کہ شرابی کو قتل کیا جائے۔ ترمذی کی ایک اور روایت میں مذکورہ بالا الفاظ کے بعد ہے: ''ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ یَقْتُلْهُ'' پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے مارا مگر قتل نہیں کیا۔ یاد رہے سزا حکومت اسلامی دے گی نہ کہ ہر فرد۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے بھی نسائی نے روایت کی ہے۔ نیز اس مقام پر اس سلسلہ کی بہت سی احادیث مندرج ہیں۔ سب کا ذکر باعث طوالت ہوگا)۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ نشے کی حالت میں دنیا سے جدا ہوا (نشہ ہی میں مرگیا) وہ قبر میں بھی نشہ کی حالت میں جائے گا۔ قبر سے اٹھایا بھی نشہ کی حالت میں جائے گا۔ اور اس کو جہنم میں ڈالے جانے کا حکم بھی حالت نشہ ہی میں ہوگا۔ اسے (جہنم میں) اس پہاڑ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا جسے سکران کہا جاتا ہے۔ اس پہاڑ میں ایک چشمہ بہہ رہا ہوگا۔ جس میں دوزخیوں کی پیپ اور خون ہوگا۔ "وَھُوَ طَعَامُھُمْ وَشَرَابُھُمْ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" اور جب تک آسمان وزمین موجود رہیں گے ان کا یہی کھانا اور یہی پینا ہوگا۔

اسے اصبہانی نے روایت کیا۔ اور میرا خیال ہے کہ مسند ابو یعلیٰ میں بھی مختصراً ہے۔ اس میں نکارت ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نشہ کی وجہ سے ایک دفعہ نماز چھوڑ دی تو گویا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کچھ اس سے چھن گیا۔ اور جس نے بوجہ نشہ چار مرتبہ نماز ترک کر دی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال میں سے پلائے۔ عرض کی گئی۔ طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل نار کا نچوڑ (پسینہ، پیپ لہو وغیرہ) ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: اور انہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے امام احمد نے روایت کیا کہ: "مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ سُكْرًا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَكَاَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا"، جس شخص نے نشے کی بنا پر ایک مرتبہ نماز چھوڑی تو گویا اس کی دنیا اور جو کچھ اس پر ہے سب چھن گیا۔

اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال جاننے لگے گی تو اس پر ہلاکت وتباہی نازل ہوگی۔ "اِذَا ظَھَرَ التَّلَاعُنُ وَشَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ وَاتَّخَذُوا الْقِيَانَ وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَآءُ بِالنِّسَآءِ" نمبر 1 جب ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے گا۔ نمبر 2 لوگ شراب نوشی کرنے لگیں گے۔ نمبر 3 ریشم پہنیں گے نمبر 4 اور گانے والی کنجریاں گھروں میں رکھیں گے۔ نمبر 5 خواہشات نفسانیہ مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے پوری کرنا شروع کر دیں گے۔

اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

زنا(1)، بالخصوص ہمسائے کی بیوی اور اس عورت سے جس کا شوہر غائب ہو

ترغیب

شرم گاہ کی حفاظت کرنا

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ زنا کر رہا ہو اور مومن بھی ہو۔ کوئی چور چوری نہیں کرتا جب کہ چوری کر رہا ہو اور مومن بھی ہو اور کوئی شرابی شراب نہیں پیتا کہ وہ شراب بھی پی رہا ہو اور مومن بھی ہو۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کیے ہیں: ''فَاِذَا فَعَلَ

1۔ زنا بڑی بے حیائی و بے غیرتی کا کام اور بہت برا راستہ ہے۔ خدائے پاک فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: ''اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ بے شک یہ بہت بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے''۔

اپنے پسندیدہ اور کامیاب بندوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ (مومنون)

ترجمہ: ''اور یہ وہ (کامل الایمان پاکباز محبوب و کامیاب بندے) ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

اسی طرح سورہ فرقان میں انہیں ''عباد الرحمٰن'' کا پاکیزہ لقب عطا فرما کر ان کی صفات حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ (فرقان)

''ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہیں کرتے (کہ اور کوئی اللہ کے سوا معبود ہے ہی نہیں) اور نہیں قتل کرتے کسی جان کو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ زنا کاری کرتے ہیں''۔

ساتھ ہی ایسے جرائم کے مرتکبین کی اخروی سزا بھی بیان فرما دی:

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ (فرقان)

''ترجمہ: اور جو یہ جرائم کرے گا، وہ ان کی سزا پائے گا۔ اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا قیامت کے روز اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا''۔

فحش و بے حیائی کو خداوند عالم نے حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ (اعراف:33)

ترجمہ: '' آپ فرمائیں کہ بلاشبہ حرام کر دیا ہے میرے پروردگار نے ساری بے حیائیوں کو چاہے ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور حرام کر دیا ہے اس نے گناہوں کو''۔

زانی اور زانیہ کی دنیوی سزا ملاحظہ ہو، کتنی سخت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النور)

ترجمہ: ''جو عورت زنا کار ہو اور جو مرد زناکار ہو تو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں ان پر ذرا رحم نہ آئے (ورنہ اس بدکاری کا سد باب نہ ہوگا) اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ وہاں موجود ہونا چاہیے (تاکہ عبرت حاصل کریں اور اس جرم سے باز رہیں)''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ذَالِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ'' ''جب کوئی شخص یہ (افعال محرمہ) کرے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اتار پھینکا (حلال سمجھ کے کئے تو کافر ہو گیا ورنہ فاسق) اب اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا''۔

اور بزار نے بھی اسے مختصراً روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں: ''کوئی چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ ایمان والا ہو اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ ''اَلْاِیْمَانُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ'' اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان اس سے زیادہ عزیز ہے (کہ زانی کے دل میں بوقت زنا اور چور کے دل میں بوقت چوری موجود رہنے دے)''۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون (اسے قتل کرنا حلال) نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے تین باتوں کے (کہ جب یہ تینوں یا کوئی ایک پائی جائے تو اسے قتل کیا جائے گا) نمبر 1 شادی شدہ زانی، نمبر 2 جان کے بدلہ میں جان (اس نے کسی کو قتل کر دیا ہو) اپنے دین کو ترک کرنے والا (مرتد) کہ وہ جماعت (مسلمین) سے الگ ہونے والا ہے۔
بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔

حدیث: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں جو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی شہادت دیتا ہو سوائے اس کے کہ تین باتوں میں سے کوئی ایک اس میں پائی جائے۔ نمبر 1 شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو تو اس کو رجم کیا جائے گا (پتھر مار مار کر قتل کر دیا جائے گا) نمبر 2 وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑنے کے لئے نکلا (یہ مرتد ہو گیا) اسے قتل کیا جائے گا یا سولی چڑھا دیا جائے گا اور یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور نمبر 3 وہ شخص جو کسی جان کو قتل کرے تو اسے اس کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ ابوداؤد اور نسائی۔

حدیث: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور ایک منادی ندا کرتا ہے: ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی سوال کرنے والا اسے عطا فرما دیا جائے؟ ہے کوئی مبتلائے مصائب کہ اس کے مصائب دور فرما دئے جائیں؟ ''فَلَا یَبْقٰی مُسْلِمٌ یَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ اِلَّا زَانِیَةً تَسْعٰی بِفَرْجِهَا اَوْعَشَّارًا'' پھر کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہ جاتا کہ اس نے کوئی دعا کی ہو اور اللہ عزوجل نے اسے قبول نہ فرمالیا ہو سوائے زانیہ عورت کے جو اپنی شرمگاہ (بدکاری کے لئے) لئے پھرتی ہو اور (ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والے کے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ (فرمایا) ''اِنَّ اللّٰهَ یَدْنُوْ مِنْ خَلْقِهٖ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّسْتَغْفِرُ اِلَّا لِبَغِیٍّ بِفَرْجِهَا اَوْعَشَّارٍ'' (آدھی رات کو) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے اور جو بھی مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر اپنی شرمگاہ کو بدکاری کے لئے پیش کرنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

والی عورت اور (ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والے کی مغفرت نہیں فرماتا۔"

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلزُّنَاۃُ تَشْتَعِلُ وُجُوْھُھُمْ نَارًا" زانیوں کے چہرے آگ کے ساتھ بھڑکائے جائیں گے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کچھ جرح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "اَلزِّنَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ" زنا کاری غربت وفقیری لاتی ہے۔ (نہ صرف مالی بلکہ جسمانی بھی)۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں ماضی بن محمد راوی ہیں۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات دیکھا کہ دو آدمی (فرشتے بصورت آدمی) میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدسہ (بیت المقدس) کی طرف لے کر چلے۔ اس کے بعد یہاں تک حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح تھا اور اوپر سے تنگ نیچے سے کھلا تھا۔ اس کے نیچے آگ جل رہی تھی۔ جب آگ بلند ہوتی تو (اس میں جلنے والے) لوگ بھی اوپر آجاتے کہ باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب آگ بجھنے لگتی تو وہ بھی نیچے لوٹ جاتے۔ "وَفِیْھَا رِجَالٌ وَنِسَآءٌ عُرَاۃٌ" اس میں بے لباس مرد اور عورتیں تھیں۔ الحدیث۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ (فرمایا):۔

"پھر ہم تنور جیسے ایک سوراخ کے پاس پہنچے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: اس میں شور شرابہ اور آوازیں تھیں فرماتے ہیں: ہم نے اس کے اندر جھانک کر دیکھا تو اندر ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ اور ان کے نیچے سے شعلے بھڑکتے تھے اور جب یہ شعلے ان تک پہنچتے تھے تو یہ لوگ شور مچاتے تھے۔" اور اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں: "وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاۃُ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّھُمُ الزُّنَاۃُ وَالزَّوَانِیْ" وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی عمارت میں جل رہے تھے وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔" بخاری۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ دو (فرشتے بصورت) آدمی میرے پاس آئے اور میرے کندھے پکڑ کر مجھے ایک پہاڑ کے پاس لے آئے جس پر چڑھنا بہت مشکل تھا۔ عرض کرنے لگے: اس پر چڑھیں۔ تو میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ بولے: ہم اسے آپ کے لئے آسان کر دیتے ہیں، پھر میں اس پر چڑھ گیا حتی کہ جب پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو اچانک میں نے کچھ سخت آوازیں سنیں۔ میں نے فرمایا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ اپنی کونچوں کے بل الٹے لٹکے ہوئے ہیں، ان کے جبڑے کاٹے ہوئے ہیں اور جبڑوں سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خون بہہ رہا ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: مَنْ ھٰؤُلَآءِ؟ یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے روزے وقت سے پہلے ہی افطار کرلیا کرتے تھے۔ یہود ونصاریٰ نامراد ہوں۔ (یہی لوگ وقت سے پہلے روزے افطار کر لیتے تھے) سلیم راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ یہ الفاظ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں یا ان کی اپنی رائے ہے؟ (حضور انور ﷺ نے فرمایا) پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔ اچانک دیکھا کہ شدید پھٹے پھولے ہوئے کچھ لوگ ہیں، سخت بدبودار ہیں اور انتہائی بدصورت ہیں۔ میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ ایک نے جواب دیا: یہ مقتول کفار ہیں۔ پھر اس سے آگے لے جایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ ہیں جو سخت پھٹے پھولے ہوئے شدید بدبو چھوڑ رہے ہیں ان کی بدبو گویا بول و براز کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہنے والے نے کہا: یہ زانی لوگ ہیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو میں نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ عورتیں ہیں جن کے پستانوں پر سانپ ڈنگ مار رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: ان کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی: یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ (جبکہ کوئی مجبوری یا بیماری بھی نہ تھی) اس کے بعد پھر آگے لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ کچھ بچے ہیں جو دو نہروں کے درمیان کھیل کود رہے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بچے کون ہیں؟ جواب ملا کہ یہ اہل ایمان کے چھوٹے بچے ہیں (جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے) پھر مجھے بہت بلندی پر لے جایا گیا۔ وہاں میں نے تین اشخاص دیکھے جو اپنی شراب (طہور) نوش کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟ میرے ساتھی نے جواب دیا: یہ حضرت جعفر، زید اور ابن رواحہ ہیں (رضی اللہ عنہم جو جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے) پھر مجھے ایک اور بلندی پر لے جایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین حضرات تشریف فرما ہیں۔ میں نے دریافت فرمایا: یہ حضرات کون ہیں؟ ساتھی نے جواب دیا: یہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (علیہم السلام) ہیں اور آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ عَلَیْهِ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ'' جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے سر کے اوپر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر جب یہ آدمی اس حرکت سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

اسے ابوداود، ترمذی، بیہقی اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابوداود کے ہیں۔ حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

''مَنْ زَنٰی اَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَّاْسِهٖ'' جب کوئی شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص کھینچ کر اتار لیتا ہے۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں یوں ہے: ''اِنَّ الْاِیْمَانَ سِرْبَالٌ یُسَرْبِلُهُ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ فَاِذَا زَنَی الْعَبْدُ نَزَعَ مِنْهُ سِرْبَالَ الْاِیْمَانِ فَاِنْ تَابَ رُدَّ عَلَیْهِ'' بے شک ایمان ایک لباس ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پہناتا ہے۔ جب بندہ زنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کا لباس اتار لیتا ہے اب اگر بندہ توبہ کر لے تو یہ لباس ایمان اسے واپس کر دیا جاتا ہے''۔

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! وقت آچکا ہے (دین اسلام ظاہر ہو چکا ہے) کہ تم اللہ کی حدیں (توڑنے سے) باز رہو۔ جو بندہ اس ناپاک چیز کو پی بیٹھے تو اسے اللہ کے ستر میں چھپانا چاہیے (اللہ سے معافی مانگے اور سچی توبہ کرے) کیونکہ اگر اس کا یہ جرم ہمارے سامنے ظاہر ہو گیا تو ہم اس پر اللہ کی کتاب قائم فرمائیں گے۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ (فرقان: 68) ترجمہ: یعنی اور (اللہ کے نیک بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہیں قتل کرتے کسی جان کو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اور نہیں زنا کاری کرتے ہیں) اور فرمایا: ''قُرِنَ الزِّنَا مَعَ الشِّرْكِ'' ''زنا شرک کے قریب کیا گیا ہے۔ نیز فرمایا: ''وَلَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ'' کوئی شخص مومن ہوتے زنا نہیں کر سکتا۔

اسے رزین نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عابد بہت عبادت گذار تھا۔ اس نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ پھر ایک مرتبہ بارش ہوئی تو زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔ عابد نے عبادت خانے سے باہر جھانکا (اور دنیا کی رونق دیکھی) تو کہنے لگا: اگر میں باہر نکلوں، اور (زمین کی بہاریں دیکھ کر) اللہ کا ذکر کروں تو میری نیکی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا وہ عبادت گاہ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں تھیں۔ جب وہ زمین میں چہل قدمی کر رہا تھا تو اسے ایک عورت ملی۔ عابد اس عورت سے اور وہ عورت اس سے گفتگو کرنے لگی پھر نوبت ایں جا رسید کہ عابد اس عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ پھر (جب غلطی کا احساس شدید ہوا تو) اس پر غشی طاری ہوگئی۔ اس کے بعد وہ ایک تالاب پر غسل کرنے کے لئے پہنچا تو ایک سائل اس کے پاس آ کر سوال کرنے لگا۔ عابد نے اشارہ کیا کہ دونوں روٹیاں لے لے۔ پھر اس کی موت واقع ہوگئی۔ تو (قبر میں) اس کی ساٹھ سالہ عبادت اس ایک مرتبہ کے زنا کے ساتھ تولی گئی تو وہ زنا اس کی نیکیوں سے بھاری ہو گیا۔ (یعنی زنا اس قدر بڑا گناہ ہے کہ ساٹھ سال کی عبادت لے ڈوبا۔ اور اسی بات کے اظہار کے لئے یہ حدیث یہاں ذکر فرمائی گئی ہے) پھر اس کی وہ ایک دو روٹیاں (جو اس نے سائل کو دی تھیں) اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھی گئیں تو اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں (گناہ ہلکے ہو گئے) اور اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ (یہ حدیث صدقہ کے باب میں گذر چکی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد ہیں کہ بروز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

قیامت اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ نمبر 1 بوڑھا زانی، نمبر 2 جھوٹا بادشاہ اور نمبر 3 متکبر فقیر۔

اسے مسلم اور نسائی نے روایت فرمایا۔ طبرانی نے بھی اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: "لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَی الشَّیْخِ الزَّانِیْ وَلَا الْعَجُوْزِ الزَّانِیَۃِ" "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی اور بوڑھی زانیہ کی طرف نظر عنایت نہیں فرمائے گا"۔

حدیث: یہ بھی انہیں (حضرت ابوہریرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) نمبر 1 جھوٹی قسمیں کھانے والا تاجر، نمبر 2 تکبر کرنے والا بھکاری، نمبر 3 زنا کرنے والا بوڑھا اور نمبر 4 ظلم کرنے والا حکمران۔

اسے نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (اسی مضمون کی احادیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بزار نے جید اسناد کے ساتھ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ابن حبان و حاکم نے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے طبرانی نے روایت کی ہیں)۔

حدیث: جناب رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین متکبر، بوڑھا زانی اور اللہ کے سامنے اپنی نیکیوں پر فخر کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

اسے طبرانی نے بروایت صباح بن خالد بن ابی امیہ عن رافع روایت کیا۔ صباح تک راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو فرمایا: پھر حدیث بیان کرتے ہوئے راوی یہاں تک پہنچے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سالہ راہ سے سونگھی جائے گی مگر اللہ کی قسم، والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی اور از راہ تکبر اپنا تہبند گھسیٹ کر چلنے والا جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائیں گے۔ "اِنَّمَا الْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" "کبریائی تو فقط اللہ رب العالمین ہی کو زیبا ہے۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی دوجہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعَ لَیَلْعَنَّ الزَّانِیَ وَ اِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاۃِ لَیُؤْذِیْ اَھْلَ النَّارِ نَتْنُ رِیْحِھَا" "ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں زانی پر لعنت کرتی ہیں۔ اور زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو اہل دوزخ کو بھی اذیت میں مبتلا کردے گی۔ بزار۔

حدیث: ابن ابی الدنیا اور خرائطی وغیرہما سے عبدالسلام بن شداد ابو طالوت کی حدیث مروی ہے۔ انہوں نے اسے غزوان بن جریر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں پر ایک بدبودار ہوا چلائی جائیگی یہاں تک کہ ہر نیک و بد اس سے اذیت اٹھائے گا۔ جب وہ انتہا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کو پہنچ جائیگی تو ایک منادی اہل محشر کو اپنی آواز سنا کر پکارے گا: جانتے ہو یہ بو کیسی ہے جس نے تمہیں مبتلائے اذیت کر رکھا ہے؟ کہیں گے: ہمیں معلوم نہیں اللہ کی قسم، مگر یہ ہم پر انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ تو انہیں بتایا جائے گا۔ ''اَلَا اِنَّھَا رِیْحُ فُرُوْجِ الزُّنَاۃِ الَّذِیْنَ لَقُوا اللّٰہَ بِزِنَاھُمْ وَلَمْ یَتُوْبُوْا مِنْہُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ بِھِمْ وَلَمْ یَذْکُرْ عِنْدَ الصَّرْفِ بِھِمْ جَنَّۃً وَّلَا نَارًا'' سن لو! یہ زانیوں کی شرمگاہوں کی ہوا ہے جو اللہ سے اپنے زنا (کے گناہ) کو لئے ہوئے ملے ہیں اور توبہ بھی نہ کی تھی۔ پھر اللہ انہیں نظر انداز فرما دے گا اور نظر انداز فرماتے وقت جنت اور دوزخ کا ذکر تک نہ کرے گا۔

حدیث: حضرت راشد بن سعد مقرائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے چمڑے آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو خوبصورتی کے لئے بناؤ سنگار کرتے تھے۔ پھر میں ایک اندھیرے کنوئیں کے قریب سے گذرا جس سے سخت بدبو اٹھ رہی تھی۔ میں نے اس میں سخت آوازیں سنیں۔ تو پوچھا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ وہ بولے: یہ آپ کی امت کی وہ عورتیں ہیں۔ جو خوبصورتی کے لئے (لوگوں کو دکھانے کی خاطر) زیب و زینت (MAKEUP) کیا کرتی تھیں۔ اور وہ فعل کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں تھے۔

اسے طبرانی نے ایک حدیث میں روایت کیا ہے جو غیبت کے باب میں انشاء اللہ آ رہی ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمُقِیْمُ عَلَی الزِّنَا کَعَابِدِ وَثَنٍ'' زنا کاری پر قائم رہنے والا (ہمیشہ کرنے والا اور حلال جاننے والا) بت پرست کی مثل (کافر) ہے۔

اسے خرائطی وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت اس وقت تک ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک کہ ان میں زنا کی اولاد عام نہ ہو جائے گی ''فَاِذَا فَشَا فِیْھِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَاَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعَذَابٍ'' جب زنا کی اولاد عام ہو جائے گی تو ہو سکتا ہے اللہ ان پر اپنا عذاب عام کر دے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اسکی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا ظَھَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِیْ قَرْیَۃٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَذَابَ اللّٰہِ'' جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو گیا تو اہل بستی نے اپنی جانوں پر اللہ کا عذاب حلال کر لیا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابو یعلی نے بھی جید اسناد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے ساتھ اسی طرح کی ایک حدیث روایت کی ہے)

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کیلئے کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ وہ تمہارا خالق ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے، پھر اس کے بعد سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اس ڈر سے اپنی اولاد کو مارڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیگی۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرو۔ (یہ برائی تو کسی سے بھی جائز نہیں پھر ہمسایہ تو نیک سلوک کا حق دار ہے۔ اس کی بیوی سے یہ حرکت تو انتہائی بددیانتی ہے)

اسے بخاری، مسلم، ترمذی ونسائی نے روایت کیا۔ ترمذی اورنسائی کی روایت میں ہے کہ۔'' اور حضور انور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ۙ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۖ (الفرقان)

ترجمہ:'' اور وہ (رحمٰن کے بندے) وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام کردیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص یہ جرم کرے، وہ ان کی سزا پائے گا۔ اس کا عذاب قیامت کے دن دوگنا کردیا جائے گا اور وہ ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ اس میں (1) رہے گا''۔

حدیث: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) سے دریافت فرمایا: زنا کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: حرام ہے، اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے اسے حرام فرمایا ہے اور یہ یوم قیامت تک حرام ہی رہے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَاَةِ جَارِهٖ'' کسی مرد کا دس عورتوں سے زنا کرنا، اپنے ہمسائے کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے (گناہ میں) ہلکا ہے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے کبیر واوسط میں روایت کیا۔ امام صاحب کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اپنے ہمسائے کی عورت کے ساتھ زنا کرنے والے کی طرف قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ اسے پاک فرمائے گا۔ ارشاد فرمائے گا'' اُدْخُلِ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ'' دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی اس میں داخل ہوجا۔

اسے ابن ابی الدنیا اور خرائطی وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایسی عورت کے بستر پر

1۔ آیت مبارکہ میں ان تینوں گناہوں کا بیان ہے جنہیں سرور عالم ﷺ نے ترتیب وار گناہ ہائے عظیم قرار دیا یعنی اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، قتل نفس اور زنا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بیٹھا جس کا شوہر غائب ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک اژدھا مقرر فرمادے گا (جو اس کو ڈستا رہے گا)

اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اس حدیث کو مرفوع کرتے ہوئے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اس آدمی کی طرح ہے جس کو قیامت کے روز کے سیاہ ناگوں میں سے کوئی ناگ ڈنک مارے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد پر جانے والوں کی عورتوں کی عزت پیچھے رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی عزت کی مثل ہے۔ وہ شخص جسے جہاد پر جانے والوں میں سے کسی نے اپنے اہل وعیال میں پیچھے چھوڑا، پھر اس (پیچھے رہنے والے) نے اس کے اہل میں بددیانتی کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز کھڑا کرے گا پھر مجاہد اس کی نیکیاں جتنی چاہے گا لے لے گا حتی کہ راضی ہو جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟

اسے مسلم اور ابوداود نے روایت کیا۔ مگر ابوداود کے الفاظ میں اس طرح ہے کہ "قیامت کے دن اسے ایک جگہ ٹھہرایا جائے گا پھر (مجاہد سے) ارشاد ہوگا یہ ہے تیرے اہل وعیال میں پیچھے رہنے والا، اب تو جتنی چاہے اس کی نیکیاں لے لے۔"

اور نسائی نے بھی اسے ابوداود کی مثل روایت کیا ہے۔ اور یہ الفاظ زائد کئے۔

"اَتَرَوْنَ یَدَعُ لَهٗ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَیْئًا" تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑ دے گا؟"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

شرم گاہ کی حفاظت

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سات (خوش نصیب) افراد وہ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے (رحمت) میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ (وہ سات حضرات یہ ہیں) عدل وانصاف کرنے والا حکمران، وہ جوان جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہوئے بڑا ہوا، وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہو۔ وہ دو شخص جو محض اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں، اسی کی محبت کے لئے ملتے ہوں اور اسی کی محبت میں جدا ہوتے ہوں۔" وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ" وہ مرد جسے کسی جاہ ومرتبہ والی حسین عورت نے دعوت گناہ دی ہو اور اس نے کہہ دیا ہو: میں اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ بندہ جو صدقہ دیتا ہے تو اس طرح چھپا کر دیتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ (کہ تنہائی میں ذکر اللہ ریاء سے پاک ہوتا ہے)

اسے امام بخاری ومسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حدیث بیان فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے یہ حدیث ایک دو مرتبہ حتی کہ سات مرتبہ نہیں سنی بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: بنی اسرائیل میں ایک معذور شخص تھا جو اپنے آپ کو کسی گناہ کے عمل سے نہیں بچایا کرتا تھا (ایک دفعہ) ایک عورت اس کے پاس آئی، اس نے عورت کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ اس کے ساتھ صحبت کرے گا۔ جب اس نے عورت کو ہاتھ لگانا چاہا تو وہ کانپنے اور رونے لگی۔ اس نے کہا: کیوں روتی ہے؟ عورت بولی: اس لئے کہ یہ وہ کام ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا۔ اور آج اپنی ضرورت کی وجہ سے اس پر مجبور ہوگئی ہوں۔ کہنے لگا: تو یہ (کانپنا، رونا) اللہ کے خوف سے کر رہی ہے۔ تو (میں مرد ہوں) مجھے تجھ سے زیادہ اللہ کا خوف کرنا چاہیے۔ جا چلی جا اور جو کچھ میں تجھے دے چکا ہوں وہ بھی لے جا۔ اور تجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی آج کے بعد میں اس کی کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اس رات کو فوت ہوگیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا، "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذَالِكَ" بے شک اللہ تعالیٰ نے اس معذور کی مغفرت فرما دی ہے۔ تو لوگ یہ دیکھ کر بہت متعجب ہوئے۔ (کہ ایسا گناہگار! اور مغفرت ہوگئی! انہیں اس کے اس عمل کی خبر نہ تھی)

اسے ترمذی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور حاکم نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہا: صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی کہیں سفر پر نکلے حتیٰ کہ سفر کرتے ہوئے رات کو پناہ لینے کی غرض سے ایک غار کے پاس پہنچے اور اندر داخل ہو گئے۔ پہاڑ پر سے ایک بڑا پتھر گر پڑا جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ (اب تو بہت گھبرائے) آپس میں کہنے لگے: اب تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرنا ہی تمہیں اس پتھر سے نجات دلا سکتا ہے۔ اس کے بعد راوی نے یہاں تک حدیث بیان کی کہ (پہلے دو شخصوں نے اپنے اعمال کے وسیلے سے دعائیں کیں اور پتھر تھوڑا تھوڑا سرکتا گیا) آخری شخص نے یہ دعا کی: اے ہمارے پروردگار! میری ایک چچازاد تھی جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے (ایک دفعہ) اس سے اپنی خواہش نفس پوری کرنی چاہی تو اس نے مجھے روک دیا۔ یہاں تک کہ ایک سال قحط نے اسے ستایا تو میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے اس شرط پر کہ میرے ساتھ تنہائی میں آئے اور مجھے اپنے جسم پر اختیار دے۔ وہ میری بات مان گئی۔ حتیٰ کہ جب میں نے اس پر قابو پالیا تو کہنے لگی: تیرے لئے حلال نہیں کہ تو سوائے حق (نکاح) کے میرے ساتھ ایسا کام کرے۔ تو میں اس گناہ میں پڑنے سے باز آ گیا۔ اور اسے چھوڑ کر چل دیا حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیاری تھی۔ وہ سونا (ایک سو بیس دینار) جو میں اسے دے چکا تھا وہ چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ تیری خوشی کی خاطر کیا تھا (تو جانتا ہے) تو ہمیں اس مصیبت سے نکال دے۔ تو اس کی دعا پر پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا۔ الحدیث۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ مکمل حدیث باب اخلاص میں (پہلی جلد کی پہلی حدیث) گذر چکی ہے۔ نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ان شاء اللہ والدین کے ساتھ احسان کے باب میں بھی آ رہی ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے نوجوانو! اپنی پارسائی کی حفاظت کرو اور زنا مت کرو۔ "اَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ" یاد رکھو! جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، اس کیلئے جنت ہے۔ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ (فرمایا:) "یَا فِتْیَانَ قُرَیْشٍ لَا تَزْنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ سَلِمَ لَهٗ شَبَابُهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ" اے قریشی جوانو! زنا مت کرنا کیونکہ جس کی جوانی (گناہوں میں آلودہ ہونے سے) محفوظ رہی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے: جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے، اپنی پارسائی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے تو "دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ" جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائیگی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَضَمَّنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ" جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان والی شے (شرم گاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اسے بخاری اور ترمذی وغیرہما نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ نے اس کے جبڑوں کے درمیانی چیز کی شرارت سے اور پاؤں کے درمیان والی چیز کے شر سے بچالیا، وہ جنت میں داخل ہوا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمَيْهِ وَ فَخِذَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" جس نے اپنے جبڑوں اور رانوں کے درمیان والی چیزوں (زبان و شرم گاہ) کی حفاظت کی، جنت میں داخل ہو گیا۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (اسی معنی کی ایک اور حدیث ابو یعلیٰ اور طبرانی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔ دونوں کے راوی ثقہ ہیں)۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی جانوں کی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ "اُصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ" جب بات کرو تو سچی بات کرو۔ "وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ" جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔ "وَاَدُّوا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ" جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو۔ "وَاحْفَظُوا فُرُوْجَكُمْ" اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ "وَ غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ" اپنی نظریں نیچی رکھو۔ "وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ" اور اپنے ہاتھوں کو (دوسروں پر زیادتی کرنے سے) روکو۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

قوم لوط کا(1) عمل، چارپاؤں سے بدفعلی اور عورت کے ساتھ غیر فطری عمل، عورت اپنی بیوی ہو یا اجنبیہ

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں سے میں اپنی امت پر خوف کھاتا ہوں، ان میں سب سے خوفناک قوم لوط کا سا عمل ہے۔

اسے ابن ماجہ، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

1۔حضرت لوط علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔انہیں ایک ایسی قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا جو انتہائی کمینی خصلتیں رکھتی تھی۔ان میں سے سب سے ذلیل وقبیح خصلت یہ تھی کہ لڑکوں کے ساتھ بدکاری کرتی تھی اور اس پر شرمندہ ہونے کی بجائے فخر کیا کرتی تھی۔یہ قوم دریائے اردن کی ترائی میں ملک شام کے جنوب میں آباد تھی اور اس کا پایہ تخت سدوم تھا۔یہ بڑا زرخیز اور سرسبز و شاداب علاقہ تھا،میلوں تک پھل دار درختوں کے سلسلے چلے جاتے تھے۔جب اس بدنصیب قوم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور اپنی اس عادت بد سے باز نہ آئی تو خدا کا عذاب آیا جس نے اس قوم اور اس کے شہروں کا نام ونشان صفحۂ زمین سے مٹا دیا۔قرآن حکیم نے عبرت کے لئے اس کی تباہی کا حال جابجا بیان فرمایا ہے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (اعراف)

''اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا، جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے سارے جہانوں میں کسی نے نہیں کیا۔بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔بلکہ تم حد سے گذر جانے والی قوم ہو۔اور آپ کی اس قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ کہنے لگے: انہیں (حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کے مسلمان ساتھیوں کو) اپنی بستی سے باہر نکال دو، یہ لوگ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں۔(پھر ان پر عذاب نازل ہوا) تو ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو بچالیا۔سوائے ان کی بیوی کے (کہ وہ اس قوم کی ہمنوا مخبر اور کافرہ تھی) وہ ہو گئی پیچھے رہ جانے (عذاب کا شکار ہو جانے) والوں میں سے۔اور ہم نے ان پر (آگ اور پتھروں کا) مینہ برسایا۔تو (اے مخاطب!) دیکھ کیسا انجام (عبرت ناک) ہوا ان مجرموں کا''۔

(اس قوم کی تباہی کا زمانہ اندازاً ۲۰۶۱ قبل مسیح ہے)اس قوم کی تباہی وبربادی کی مزید تفصیلات درکار ہوں تو محولہ ذیل آیات اور ان کی تفسیر دیکھ لی جائے۔(ہود:77 تا 83،حجر:61 تا 79،انبیاء:73 تا 74،شعراء:160 تا 175،عنکبوت:28 تا 35،نمل:54 تا 58)یاد رہے کہ اگر کسی شخص کا کسی مرد کے ساتھ یہ غیر فطری عمل ثابت ہو جائے اور مفعول کی رضا بھی ثابت ہو تو حاکم اسلام دونوں کو قتل کرا دے گا۔اس کے ثبوت کے لئے زنا کی طرح چار گواہوں کی چشم دید گواہی کی ضرورت نہیں بلکہ دو گواہ یا فاعل ومفعول کا ایک بار اقرار کافی ہوگا۔اگر اپنی بیوی کے ساتھ ایسا فعل کیا تو اگرچہ ہے حرام مگر اس کی یہ سزا نہیں ہو گی۔اگر غیر عورت کے ساتھ یہ فعل بد کیا تو چونکہ یہ نہ زنا ہے نہ قوم لوط کا عمل اس لئے اس کی سزا حاکم کی صواب دید پر ہے۔اور اگر چار پائے کے ساتھ کیا تو مرد کو بھی اور چار پائے کو بھی مار دیا جائے گا۔حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب تعزیریں ہیں حدود نہیں اسی لئے علمائے امت میں اختلاف رہا ہے کہ بعض نے ایسا فعل کرنے والے کو قتل کرا دیا، بعض نے جلوا دیا۔بعض نے شادی شدہ کو رجم کا حکم دیا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے لگوائے۔اور بعض نے قتل کروانے کے بعد اس کی نعش کو جلوایا۔حافظ منذری نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، علی مرتضی، عبداللہ بن زبیر اور ہشام بن عبدالملک رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے دورِ خلافت میں لواطت کے مرتکب کو جلوایا تھا۔بہرکیف ایسے مجرم کیلئے کسی کے نزدیک رعایت نہیں ہے۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو قوم (کتاب وسنت پر عمل کے) عہد کو توڑ دیتی ہے، اس میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے۔ جب کسی قوم میں فحاشی (زنا ولواطت وغیرہ) عام ہو جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ موت مسلط کر دیتا ہے۔ اور جو قوم زکوۃ دینا چھوڑ دیتی ہے، اس پر بارش کا برسنا روک لیا جاتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔ (علاوہ ازیں اسے ابن ماجہ، بزار اور بیہقی نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے)

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب (مسلمانوں کی حکومت میں) ذمیوں (غیر مسلم جو رعایا بن کر رہ رہے ہوں) پر ظلم ہونے لگے گا تو حکومت دشمنوں کے پاس چلی جائے گی، جب زنا عام ہو جائے گا تو بہت زیادہ لوگ قیدی بنا لئے جائیں گے۔ "وَاِذَا کَثُرَ اللُّوْطِیَّۃُ رَفَعَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَدَہٗ عَنِ الْخَلْقِ" اور جب لواطت بہت ہو جائیگی تو اللہ عزوجل اپنا ہاتھ (رحمت) مخلوق سے اٹھا لے گا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں عبدالخالق بن زید بن واقد ہیں جو ضعیف ہیں مگر متروک نہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سات افراد پر ساتوں آسمانوں کے اوپر سے لعنت فرمائی ہے۔ ان میں سے ہر ایک پر تین دفعہ لعنت کو لوٹایا ہے اور ہر ایک پر ایسی لعنت بھیجی ہے جو اس کے لئے کافی ہو۔ فرمایا: لعنتی ہے وہ شخص جو قوم لوط والا کام کرے، لعنتی ہے وہ شخص جو قوم لوط والا کرے، لعنتی ہے وہ شخص جو قوم لوط والا کام کرے۔ لعنتی ہے وہ بندہ جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے، لعنتی ہے وہ انسان جو جانوروں کے ساتھ بدکاری کرے۔ لعنتی ہے وہ آدمی جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ لعنتی ہے وہ جو اپنے نکاح میں ماں بیٹی کو جمع کرے۔ لعنتی ہے وہ شخص جو زمین کی حدیں تبدیل کرے۔ لعنتی ہے وہ غلام جو خود کو اپنے آقا کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے محرز بن ہارون تیمی کے۔ (حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر (جانور) ذبح کرے، اللہ نے لعنت کی ہے اس آدمی پر جو (کسی کی زمین اپنی زمین میں شامل کر لینے کے لئے) زمین کی حدود تبدیل کرے، لعنت بھیجی اللہ کریم نے اس بندے پر جو کسی نابینا کو رستے سے بھٹکائے۔ لعنت کی ہے اللہ نے اس پر جو اپنے والدین کو گالی دے۔ اللہ نے لعنت کی ہے اس غلام پر جو اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور کو آقا بنا لے۔ "وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَھَا ثَلَاثًا فِیْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ" اور لعنت فرمائی ہے اللہ نے اس شخص پر جو قوم لوط والا عمل کرے۔ آپ ﷺ نے قوم لوط والے عمل کے بارے میں یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔نسائی کے ہاں آخری جملہ تکرار کے ساتھ ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار افراد ہیں جو صبح اللہ کے غضب کے ساتھ کرتے ہیں اور شام اللہ کی ناراضگی کے ساتھ۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون ہیں؟ فرمایانمبر 1 عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مرد اور نمبر 2 مردوں کے ساتھ (چال ڈھال،لباس وگفتار وغیرہ میں) مشابہت کرنے والی عورتیں، نمبر 3 وہ شخص جو جانوروں کے ساتھ بدفعلی کرائے اور نمبر 4 وہ جو مرد کے ساتھ بدکاری کرے۔

اسے طبرانی نے اور بیہقی نے بطریق محمد بن سلام خزاعی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ ''جسے تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول (بشرطیکہ یہ راضی ہو اس عمل کے کروانے پر) دونوں کو قتل کردو۔

اسے ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: ابوداود نے اوپر والی حدیث کی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا''مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ '' جو شخص کسی چار پائے کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے قتل کردو اور ساتھ ہی اس چار پائے کو بھی مار ڈالو۔(کہ اب اس کا گوشت کھانا جائز نہیں رہا نیز اس کے زندہ رہنے سے فاعل مقتول کی بدنامی ہوگی)

حدیث: اور بیہقی وغیرہ نے بھی مفضل بن فضالہ سے،انہوں نے جریج سے،انہوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی انور ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:'' اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ وَالَّذِیْ يَاْتِی الْبَهِيْمَةَ'' فاعل ومفعول دونوں کو قتل کردو اور جو چار پائے کے ساتھ بدمعاشی کرے اسے بھی قتل کردو۔

حدیث: ابن ابی الدنیا نے روایت کیا اور بیہقی کے طریق سے جید اسناد کے ساتھ محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ (اسلامی افواج کے سپہ سالار اعظم) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ انہوں نے عرب کے کسی علاقے سے ایک مرد پکڑا ہے جس کے ساتھ اسی طرح نکاح کیا جاتا ہے جس طرح عورت کے ساتھ کرتے ہیں۔(اس کو کیا سزا دی جائے؟)اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وہ گناہ ہے جو ایک امت (لوط علیہ السلام کی قوم) کے سوا کسی نے نہیں کیا۔اور تم جانتے ہی ہو کہ اللہ نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔(اس پر عذاب نازل ہوا) میری رائے یہ ہے کہ اسے آگ میں جلا دیں۔اس پر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی رائے ایسے شخص کو آگ میں جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی۔پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے آگ میں جلا دینے کا حکم صادر فرما دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین افراد وہ ہیں کہ ان کی "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی گواہی بھی مقبول نہیں۔ یعنی (لواطت کا) نمبر 1 کا فاعل اور مفعول، (جنسی تلذذ کی غرض سے دو عورتوں کے ملاپ میں) نمبر 2 فاعلہ اور مفعولہ عورت اور ظالم بادشاہ۔ (جبکہ یہ بدمعاش ان کرتوتوں کو جائز بھی سمجھتے ہوں) یہ حدیث بہت غریب ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِامْرَاَةً فِي دُبُرِهَا" اللہ عزّ وجلّ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو مرد کے ساتھ بدکاری کرے یا عورت کے ساتھ پچھلی طرف سے جماع کرے۔

اسے ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اس مفہوم کی ایک حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ابن ماجہ وبیہقی میں بھی ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی لواطت صغریٰ (چھوٹی) ہے یعنی یہ کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے۔

اسے امام احمد و بزار نے روایت کیا ہے۔ دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِسْتَحْيُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ" حیادار بنو، کہ اللہ تعالیٰ حق بیان فرمانے سے شرم نہیں فرماتا۔ اور اپنی عورت کے پاس ان کے پیچھے والے مقام کی طرف سے مت آؤ۔

اسے ابویعلیٰ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (ابن ماجہ ونسائی کی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی ودارقطنی کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَاْتُوْنَ النِّسَآءَ فِيْ مَحَاشِهِنَّ" اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جو اپنی عورتوں کے پاس پیچھے سے آتے ہیں۔

اسے طبرانی نے بروایت عبدالصمد بن فضل روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ اَتَى النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَقَدْ كَفَرَ" جو شخص عورتوں کے پاس پیچھے سے آیا بلاشبہ اس نے کفر کیا۔ (کافروں والا کام کیا یا اگر حلال جانا تو فی الحقیقت کافر ہو گیا۔)

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَى امْرَاَةً فِي دُبُرِهَا" وہ شخص ملعون ہے جو اپنی عورت کے ساتھ پیچھے سے وطی کرے۔ اسے امام احمد امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

حدیث: یہ بھی انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حیض (ماہواری) (1) والی عورت کے ساتھ صحبت کی یا عورت کے پاس پیچھے سے آیا یا کسی جادوگر کے پاس گیا اور اس کی تصدیق کی "كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" تو اس نے حضرت محمد ﷺ پر نازل شدہ (شریعت) کا انکار کیا۔

اسے امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابوداود نے روایت کیا۔ مگر ابوداود کے الفاظ یوں ہیں: "فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" بے شک وہ شخص حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل شدہ (احکام) سے الگ ہو گیا۔"

1۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (بقرہ)

ترجمہ: "اے حبیب پاک! ﷺ) لوگ آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرمادیں کہ وہ (عورت و مرد دونوں کے لئے) تکلیف دہ ہے۔ لہذا حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہا کرو اور ان کے قریب نہ جایا کرو (صحبت نہ کیا کرو) حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب وہ خوب اچھی طرح پاک ہو جائیں (حیض بند ہو جانے کے بعد غسل کر لیں) تو اب ان کے پاس اللہ کے حکم کے مطابق جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں اور محبت فرماتا ہے خوب صاف ستھرا رہنے والوں سے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

قتل ناحق (1)، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ'' قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں (قتل ناحق) کے متعلق فیصلہ فرمایا جائے گا۔

اسے بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور نسائی کے ہاں یہ روایت بھی ہے کہ۔'' (فرمایا) اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَاَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ '' (حقوق اللہ میں) بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اور (حقوق العباد میں) سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کا فیصلہ ہوگا

1۔ آئیں قتل ناحق کے متعلق نصوص قرآنیہ دیکھتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو (نہ خودکشی کرو اور نہ کسی دوسرے کو قتل کرو) بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جو شخص ایسا کرے گا۔ سرکشی اور ظلم سے تو ہم اسے آگ میں ڈال دیں گے۔ اور یہ (کسی ظالم وسرکش کو آگ میں ڈالنا) اللہ کے لئے نہایت آسان ہے''۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل)

''اور نہ قتل کرو اس جان کو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ، اور جو ظلماً قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس (مقتول) کے وارث کو (قصاص کے مطالبے کا) زبردست حق دے رکھا ہے، تو اسے چاہیے کہ (قاتل کو) قتل کرنے میں زیادتی نہ کرے۔ بلاشبہ اس کی مدد ضرور ہوگی''۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ (فرقان)

ترجمہ: اور (اللہ کے پسندیدہ بندے) وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی معبود باطل کی پرستش نہیں کرتے اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام فرمادیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسا کرے گا، اپنے جرم کی سزا پائے گا۔ دوگنا کر دیا جائے گا اس کے لئے قیامت کے روز عذاب اور ذلیل وخوار ہوکر ہمیشہ اس میں رہے گا''۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (نساء)

ترجمہ: ''اور جو شخص کسی ایمان والے کو دانستہ قتل کرے (جائز جان کر اور توبہ کئے بغیر مر جائے) تو اس کی سزا جہنم ہے۔ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لئے اس نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (مائدہ)

''اسی وجہ سے (کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرکے ایک انتہائی خوفناک جرم کی ابتدا کردی) ہم نے بنی اسرائیل پر (ان کی کتابوں میں) لکھ دیا کہ جس نے کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد کرنے کے لئے قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی انسان کو بچالیا (ناحق قتل ہونے سے) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا''۔ (مترجم)

نمبر 2۔ حق کے ساتھ قتل یہ ہے کہ قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے۔ شادی شدہ زانی کو پتھر مار مار کر قتل کر دیا جائے۔ مرتد کو قتل کیا جائے، یا حکومت کے باغی کو قتل کیا جائے وغیرہ۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جائے گا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات مہلک گناہوں سے بچتے رہو۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نمبر 1 اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، نمبر 2 جادو گری، نمبر 3 ایسی جان کو قتل کرنا جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہو مگر حق کے ساتھ۔ نمبر 4 یتیم کا مال کھانا، نمبر 5 سود کھانا، نمبر 6 لڑائی کے روز میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، نمبر 7 اور پاکدامن بے خبر ایمان والی خواتین پر برائی کی تہمت لگانا۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ہمیشہ اپنے دین کے معاملہ میں وسعت و کشادگی میں رہتا ہے (اعمال خیر کی توفیق پاتا رہتا ہے) جب تک کہ کسی ناحق خون کا ارتکاب نہیں کرتا (اس کے بعد نیکی و خیر کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ہلاکت خیز امور جن میں پڑنے کے بعد نکلنے کی کوئی راہ نہیں رہتی ان میں سے ایک ناحق حرام خون بھی ہے۔ (کسی کو ظلماً قتل کر دینا)

اسے امام بخاری اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَزَوَالُ الدُّنیَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ مُؤمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ" ساری دنیا کا مٹ جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مومن کے ناحق قتل کو دئے جانے سے زیادہ آسان و ہلکا ہے۔ (اللہ کے ہاں مومن کی اس درجہ شان ہے)

اسے ابن ماجہ باسناد حسن روایت کیا۔ نیز بیہقی اصبہانی نے بھی اسے روایت کیا۔ اصبہانی نے یہ الفاظ بھی زائد کئے ہیں:

"وَلَوْ اَنَّ سَموتِه وَاَهْلَ اَرْضِهِ اشْتَرَكُوْا فِي دَمِ مُؤمِنٍ لَاَدْخَلَهُمُ اللهُ النَّارَ" اگر بالفرض زمین و آسمانوں کی ساری مخلوق کسی مومن کے خون (کرنے) میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ سب کو دوزخ میں ڈال دے" (ایسی ہی ایک حدیث حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ترمذی نے بھی روایت کی ہے)

اور بیہقی کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:۔

" جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَزَوَالُ الدُّنیَا جَمِیْعًا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ دَمٍ سُفِكَ بِغَيْرِ حَقٍّ" "پوری کی پوری دنیا کا مٹ جانا اللہ کے ہاں اس خون سے آسان ہے جسے ناحق بہایا گیا"۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ دنیا کا زائل ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان آدمی کے (ناحق) قتل کر دیئے جانے سے زیادہ آسان ہے۔

اسے مسلم، نسائی نے اور ترمذی نے مرفوع اور موقوف دونوں طرح روایت کیا اور موقوف کو ترجیح دی اور نسائی و بیہقی نے بھی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے یہ الفاظ روایت کئے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قَتْلُ الْمُؤمِنِ اَعْظَمُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا'' ''بندہ مومن کا قتل کر دیا جانا اللہ کے ہاں دنیا کے مٹ جانے سے زیادہ بڑا ہے''۔

حدیث: اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کعبہ معظمہ کا طواف کر رہے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے: (اے کعبہ!) تو کتنا پاک ہے! اور تیری خوشبو کس قدر پاکیزہ ہے، کتنی عظمتیں ہیں تیری اور تیری عزت و حرمت کتنی عظیم ہے: ''وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِكَ مَالِهٖ وَدَمِهٖ'' ''قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی جان ہے، اللہ کے ہاں مومن کی، اس کے مال اور خون کی حرمت تیری حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔ (یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہی ہیں)۔

حدیث: بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مدینہ طیبہ میں ایک شخص قتل ہو گیا اور پتہ نہ چلا کہ کس نے قتل کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر جلوہ فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! ایک شخص قتل ہو گیا جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور معلوم نہیں ہو رہا کہ قاتل کون ہے؟ ''لَوِاجْتَمَعَ اَهْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ عَلٰی قَتْلِ امْرِیءٍ لَعَذَّبَهُمُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَّفْعَلَ مَایَشَآءُ'' ''اگر آسمان والے اور زمین والے کسی شخص کو قتل کرنے پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب میں ڈال دے مگر وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مومن بندے کے قتل پر (قاتل کی) آدھے لفظ کے ساتھ بھی مدد کی، اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا ''اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ'' ''یہ بدقسمت اللہ کی رحمت سے محروم ہے''۔

اسے ابن ماجہ اور اصبہانی نے روایت کیا اور اصبہانی نے یہ الفاظ زائد کئے کہ: ''سفیان بن عیینہ (رحمہ اللہ) نے فرمایا: وہ (آدھے لفظ کے ساتھ مدد کرنا) یہ ہے کہ کہے: ''اُقْ'' یعنی لفظ ''اُقْتُلْ'' ''(قتل کر دے) پورا نہ کہا ہو''۔ (ایسی ہی ایک حدیث بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس سے ممکن ہو کہ کسی مسلمان کے قتل کا چلو بھر خون جتنا کہ مرغی ذبح کرنے سے بہتا ہے، اس کے اور جنت کے درمیان روکاوٹ نہ بنے (اسے ایسا ضرور کرنا چاہیے کیونکہ قاتل یا قتل میں مدد کرنے والا) جنت کے جس دروازے سے بھی داخل ہونے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جنت کے درمیان روکاوٹ بنا دے گا۔ اور تم میں سے جس سے یہ ہو سکے کہ اس کے پیٹ میں حلال رزق کے سوا کوئی اور چیز نہ جانے پائے تو اسے بھی ایسا ضرور کرنا چاہیے۔ کیونکہ (قبر میں) انسان کے اعضاء میں سے جو سب سے پہلے بدبو چھوڑتا ہے، وہ اس کا پیٹ ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور بیہقی نے بھی اسی طرح مرفوعا اور موقوفا بھی روایت کیا اور کہا کہ صحیح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

حدیث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرما دے سوائے اس کے کہ آدمی کفر کی حالت میں مر گیا۔ یا کسی شخص نے کسی مومن کو دانستہ قتل کر دیا (اور مرنے سے پہلے توبہ نہ کی)۔

اسے نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔ (یہی معنی اس حدیث کا ہے جسے ابوداؤد ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی سائل نے مسئلہ پوچھا اور کہنے لگا: اے ابوالعباس! کیا قاتل کی توبہ مقبول ہو سکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے اس کے سوال پر تعجب کرتے ہوا کہا: کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے اپنا مسئلہ دہرایا تو آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: یہ تم کیا پوچھ رہے ہو؟ (پھر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (روز قیامت) مقتول اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ایک ہاتھ میں اس کا سر لٹک رہا ہوگا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے ہوگا، اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ حتی کہ عرش الہی کے سامنے جا پیش ہوگا۔ پھر یہ مقتول رب العالمین کی بارگاہ میں عرض کرے گا: ''ھٰذَا قَتَلَنِیْ'' اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ عزوجل قاتل سے ارشاد فرمائے گا: ''تَعِسْتَ، وَیُذْھَبُ بِہٖ اِلَی النَّارِ'' جا تو ذلیل و رسوا ہو گیا۔ اور اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔ نیز طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور یہ الفاظ بھی طبرانی کے ہیں۔

حدیث: اور طبرانی نے اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس طرح روایت کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے رب العزت کی بارگاہ میں آئے گا جبکہ اس کی رگیں خون بہا رہی ہوں گی۔ عرض کرے گا: ''یَارَبِّ سَلْ ھٰذَا فِیْمَ قَتَلَنِیْ؟'' ''میرے رب! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ رب تعالیٰ فرمائے گا: فِیْمَ قَتَلْتَہٗ؟ (او قاتل!) تو نے اسے کس لئے قتل کیا تھا؟ قاتل کہے گا: میں نے اسے فلاں شخص کی عزت کے لئے قتل کیا تھا۔ اس وقت آواز آئے گی: ھِیَ لِلّٰہِ عزت تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس (زمین میں) اپنے لشکر پھیلا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے: آج جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا۔ فرمایا ایک آکر کہتا ہے میں ایک مسلمان کے ساتھ چمٹا رہا حتی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس اسے کہتا ہے: (یہ کوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بڑا کارنامہ نہیں) ہوسکتا ہے وہ پھر اس سے نکاح کر لے ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: میں ایک مسلمان پر مسلط رہا یہاں تک کہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو گیا۔ ابلیس کہتا ہے۔ (یہ بھی کوئی خاص کارگزاری نہیں) ممکن ہے یہ پھر والدین کے ساتھ اچھائی سے پیش آنے لگے۔ پھر ایک اور آ کر بیان کرتا ہے کہ میں ایک مسلمان کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ وہ شرک کر بیٹھا۔ ابلیس اسے کہتا ہے، بہت خوب، تو بہت لائق ہے۔ اس کے بعد ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے میں ایک مسلمان کے ساتھ چمٹا رہا حتی کہ اس نے (کسی کا ناحق) قتل کر دیا۔ ابلیس (خوش ہو کر) کہتا ہے۔ "اَنْتَ اَنْتَ، وَیُلْبِسُهُ التَّاجَ" کیا بات ہے! تو نے تو کمال کر دیا۔ اور اس کو تاج پہنا دیتا ہے۔ اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهٖ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا" جس نے کسی مومن کو قتل کیا پھر اس کو قتل کرنے پر خوش ہوا، اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی نفل قبول فرمائے گا نہ فرض۔ (چاہے کتنی عبادت کرتا پھرے)۔ ابوداود۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ (قیامت کے روز) دوزخ میں سے ایک گردن بلند ہوگی جو کلام کرے گی۔ کہے گی آج کے روز مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے یعنی ہر ظالم سرکش پر، اس پر جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی اور اس پر کی اور اس پر جس نے کسی کو ناحق قتل کیا۔ پھر وہ ان کے ساتھ لپٹ جائے گی اور جہنم کی آگ میں پھینک دے گی۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا۔ بزار کے الفاظ یوں ہیں۔ "دوزخ کی آگ میں سے ایک (جانور کی سی) گردن نکلے گی جو بڑی تیز اور فصیح زبان میں کلام کرے گی۔ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے بولے گی۔ کہے گی۔ مجھے حکم ملا ہے (کہ پکڑلوں) اسے جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنالیا، ہر ظالم سرکش کو اور اسے جس نے کسی جان کو بغیر قصاص کے قتل کر دیا۔ پھر وہ باقی لوگوں سے پانچ سو سال پہلے ان (تین قسم کے لوگوں) پر لپٹ جائے گی۔ ان دونوں کی اسناد میں عطیہ عوفی راوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے ہیں۔ نیز اسے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی روایت کیا گیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا یُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا" جس نے کسی معاہد (ذمی، مستامن اور جن کفار سے مسلمانوں کی صلح ہو) کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سالہ راہ کی دوری سے بھی سونگھی جا سکے گی۔

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ مگر نسائی نے بیان کیا۔ "مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ" جس نے ذمیوں میں سے کسی کو قتل کیا۔" (وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا)۔"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی معاہد کو بلا وجہ قتل کیا، اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

اسے ابوداود و نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا: جس نے ذمیوں میں سے کسی آدمی کو قتل کیا۔ وہ جنت کی ہوا بھی نہ پائے گا جنت کی ہوا ستر برس کی مسافت سے بھی پائی جائے گی۔

(اسی مضمون کی ایک روایت ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں بیان کی ہے۔ جس میں سو سالہ راہ کی دوری کا ذکر ہے)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

خودکشی

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے پہاڑ پر سے گر کر اپنے آپ کو قتل کرلیا، وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی، تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں زہر پیتا رہے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے کسی تیز دھار آلے سے اپنی جان کو قتل کرلیا، وہ ہمیشہ دوزخ کی آگ کے اندر اپنے پیٹ میں وہی آلہ مارتا رہے گا، یہ آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسے ہمیشہ دوزخ میں رہنا پڑے گا (کبھی رہائی نہ ہوگی)

اسے بخاری، مسلم، نسائی اور ترمذی نے کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ روایت کیا۔ اور ابوداود کے الفاظ ہیں، ''وَمَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهٗ فِي يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ'' اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی، تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، وہ نار جہنم میں اسے پیتا پھرے گا۔''

حدیث: اور یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ يَطْعُنُ نَفْسَهٗ يَطْعُنُ نَفْسَهٗ فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ يَقْتَحِمُ يَقْتَحِمُ فِي النَّارِ'' جو اپنا گلا گھونٹ کر مر گیا وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا۔ جس نے خود کو نیزہ مار کر مار لیا، جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزے مارتا رہے گا اور جس نے بلندی سے گر کر جان دی وہ بھی جہنم کے اندر بلندی سے گرتا رہے گا۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم سے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی، نہ ہم اس حدیث کو بھولے ہیں اور نہ یہ خوف ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کر سکتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو زخم تھا تو اس نے (تنگ آکر) خودکشی کرلی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''بَادَرَ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ، فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ'' میرے اس بندے نے اپنی جان لینے میں جلد بازی کی، اس لئے میں نے بھی اس پر جنت حرام فرمادی۔''

ایک روایت میں یوں ہے کہ: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، جس کو کوئی زخم پہنچا، وہ (تکلیف سے) گھبرا گیا اور چھری لے کر اپنا (زخم والا) ہاتھ کاٹ ڈالا تو بہت زیادہ خون بہہ گیا حتی کہ وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنا جان لینے میں جلد بازی سے کام لیا۔ الحدیث۔

اسے بخاری سے مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں: ''فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس کے چہرے پر پھوڑا نکل آیا جب اس پھوڑے نے اسے تکلیف دی تو (برداشت نہ کرسکا اور) اپنے ترکش سے تیر نکال کر اسے چیر ڈالا، اب خون بند نہ ہوسکا یہاں تک کہ وہ مرگیا تمہارے پروردگار نے فرمایا: ''قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ'' میں نے اس پر جنت حرام فرمادی ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو زخم لگ گیا تھا۔ تو وہ اپنے ترکش کے پاس آیا، اس میں سے ایک تیر نکال کر اپنے آپ کو ذبح کرلیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔(1) (اظہار ناراضگی کے لئے)

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے (مقام حدیبیہ میں) درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ اور رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے جس کسی نے اسلام کے سوا کسی اور دین (یہودیت نصرانیت وغیرہ) پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ ''وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' جس نے کسی چیز (ہتھیار وغیرہ) کے ساتھ خودکشی کی قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دیا جائے گا۔ آدمی ایسی چیز کی نذر نہیں مان سکتا جس کا وہ مالک نہ ہو۔ بندہ مومن پر لعنت کرنا، اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا تو اس نے اسے قتل کردیا (قتل کے برابر گناہگار ہوا) ''وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' اور جس نے خود کو کسی چیز کے ساتھ ذبح کرلیا، قیامت کے روز اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

اسے بخاری ومسلم، ابوداود نیز نسائی نے باختصار روایت کیا۔ اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور صحیح قرار دیا ان کے الفاظ یہ ہیں۔ ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ آدمی پر ایسی چیز کی نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے مومن پر لعنت کرنے والا، اسے قتل کرنے والے کی مثل ہے۔ ''وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' اور جس کسی نے جس چیز کے ساتھ خودکشی کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب دے گا جس کے ساتھ اس نے خود کو قتل کیا ہوگا۔''

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان مقابلہ ہوا (یہ جنگ حنین کا واقعہ ہے) خوب لڑائی ہوئی پھر رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف تشریف لے آئے اور مشرکین اپنے لشکر کی طرف لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں ایک آدمی تھا (جس کا نام قزمان تھا اور یہ منافق تھا) یہ کسی اکے دکے اکیلے کافر کے پیچھے پہنچ جاتا اور اپنی تلوار سے اسے قتل کردیتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے۔ آج تو ہم میں سے کسی

1۔ خودکشی کرنے والے پر امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک پڑھی جائے گی آج کے دور میں اسی پر عمل ہے۔ حدیث میں مذکور خودکشی کرنے والے پر نبی علیہ السلام کے جنازہ نہ پڑھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسروں کو بھی منع فرمایا ہو اور کسی نے بھی نہ پڑھی ہو۔ جیسے مقروض کی نماز جنازہ آپ علیہ السلام نے نہ پڑھی مگر صحابہ کو اجازت دی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے اتنا کام نہیں کیا جتنا فلاں (قزمان منافق) نے کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ'' اچھی طرح سن لو کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ۔'' تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) آپس میں کہنے لگے: اگر یہ شخص (جس نے اتنے مشرکین کو قتل کیا ہے) دوزخیوں میں سے ہے تو پھر ہم میں سے جنتی کون ہو سکتا ہے؟ (یہ جملہ بطور تعجب کہا گیا) لوگوں میں سے ایک شخص (بقول قسطلانی اس کا نام اکثم خزاعی تھا) کہنے لگا: میں اب اس کے ساتھ لگا رہوں گا (اور اس بارے میں تفتیش کروں گا) راوی کہتے ہیں پھر یہ شخص اس کے ساتھ نکل پڑا جب وہ کہیں ٹھہرتا تو یہ بھی اس کے ساتھ ٹھہر جاتا اور تیز چلنے لگتا تو یہ بھی تیز چلنے لگتا۔ کہتے ہیں پھر وہ آدمی (قزمان منافق) شدید زخمی ہو گیا تو مرنے کے لئے جلدی کرنے لگا کہ اپنی تلوار کو زمین میں گاڑا اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھی پھر اپنی تلوار پر اپنا بوجھ ڈال دیا (تلوار سینے کے آر پار ہو گئی) اور اس طرح اس نے خودکشی کر لی۔ وہ آدمی (جو تفتیش کی غرض سے ساتھ ساتھ تھا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'': ''میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)'' ارشاد فرمایا: کیا بات ہوئی؟ اس نے عرض کیا: وہ شخص جس کے متعلق ابھی ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ اہل نار میں سے ہے تو لوگوں نے (اس کے ظاہری کارنامے دیکھتے ہوئے) آپ کے ارشاد پر تعجب کیا تھا۔ تو میں نے کہا تھا کہ میں تمہاری خاطر اس کی تحقیق کرتا ہوں۔ پھر میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہو گیا۔ پھر اس نے موت کیلئے جلد بازی کی کہ تلوار کا پھل زمین میں کھڑا کیا، اس کی نوک سینے کے درمیان میں رکھی پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا۔ تو (اس طرح) اس نے اپنے آپ کو قتل (1) کر لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کئی آدمی لوگوں کو دکھانے کیلئے اہل جنت کے سے اعمال کرتے ہیں حالانکہ (درحقیقت) وہ اہل نار میں سے ہوتے ہیں (اور یہ خودکشی کرنے والا انہیں میں سے تھا کہ منافق تھا) اور بعض لوگ دوسروں کو دکھانے کیلئے ان کے سامنے دوزخیوں کے سے عمل کرتے ہیں جبکہ (حقیقت میں) وہ اہل جنت میں سے ہوتے ہیں۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

1۔ خودکشی کی ممانعت قرآن حکیم کی ان آیات میں بیان فرمائی گئی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۞ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۞ (نساء)

ترجمہ: ''اور نہ قتل کرو اپنی جانوں کو (نہ خودکشی کرو اور نہ کسی اور کو قتل کرو) بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔ (وہ نہیں چاہتا کہ تم ایسے کام کر کے جہنم کا عذاب اٹھاؤ) اور جو شخص سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دیں گے۔ اور یہ اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔ خودکشی حرام قطعی ہے۔ اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور حرمت کا انکار تو نہ کرے مگر پھر بھی ایسی مذموم حرکت کر لے تو سخت عذاب کا مستحق ہے۔ بہرکیف ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی اور دعائے مغفرت بھی کی جائیگی''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ایسی جگہ جانا جہاں کسی انسان کو ظلما مارا پیٹا یا قتل کیا جا رہا ہو۔ (جبکہ جانے کا مقصد مظلوم کی مدد کرنا نہ ہو بلکہ تماش بینی ہو) نیز اس شخص کا گناہ جس نے مسلمان کی پشت سے ناحق مارنے پیٹنے کیلئے کپڑا اٹھایا

حدیث: حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) میں سے ہیں، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی مقتول کے پاس (جہاں وہ قتل ہوا پڑا ہے) حاضر نہ ہو۔ ہوسکتا ہے، اسے ظلما قتل کیا گیا ہو جس کی وجہ سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا ہو۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ امام صاحب کے ہیں۔ طبرانی کے الفاظ یہ ہیں ''فَعَسٰی اَنْ یُّقْتَلَ مَظْلُوْمًا فَتَنْزِلَ السَّخْطَۃُ عَلَیْھِمْ فَتُصِیْبَہٗ مَعَھُمْ'': ''ممکن ہے، یہ قتل ظلما ہوا ہو تو ان (قاتلین) پر اللہ کا غضب نازل ہو رہا ہو اور ساتھ کھڑے ہونے والے بھی اس کا شکار ہو جائیں۔

دونوں کے راوی سوائے ابن لہیعہ کے صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسی جگہ ہرگز کھڑا نہ ہو جہاں کسی آدمی کو ظلما قتل کیا جا رہا ہو۔ ''فَاِنَّ اللَّعْنَۃَ تَنْزِلُ عَلٰی کُلِّ مَنْ حَضَرَ حِیْنَ لَمْ یَدْفَعُوْا عَنْہُ'': '' کیونکہ وہاں تمام حاضرین پر لعنت نازل ہوتی ہے جبکہ انہوں نے اس (مظلوم) کی مدد نہ کی ہو۔ اور تم میں سے کوئی بھی ایسی جگہ نہ ٹھہرے جہاں کسی آدمی کو ظلما مارا پیٹا جا رہا ہو۔ کیونکہ ایسی جگہ پر تمام حاضرین پر لعنت اترتی ہے جبکہ انہوں نے اس (بے چارے) کی مدد نہ کی ہو''۔ (1)

اسے طبرانی اور بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ناحق مارنے پیٹنے کیلئے کسی مسلمان کی پشت ننگی کی، ''لَقِیَ اللّٰہَ وَ ھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ'': وہ (قیامت کے روز) اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ظَھْرُ الْمُؤْمِنِ

1۔ معلوم ہوا کہ اگر کوئی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اسے ایسی جگہ جانا اور مظلوم کی مدد کرنا چاہیے کہ یہ تو بڑے ثواب کی بات ہے۔ اور مسلمان کی شان بھی یہی ہونی چاہیے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حِمیً اِلَّا بِحَقِّهٖ۔'' مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (اسے مارنے پیٹنے کا کسی کو حق نہیں پہنچتا) سوائے حق کے (کہ اگر کوئی جرم کرے تو حاکم اسے سزا کے طور پر مار پیٹ سکتا ہے)

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ عصمہ کا پورا نام ''عصمہ بن مالک خطمی انصاری'' ہے۔ رضی اللہ عنہ

ترغیب

قاتل، مجرم اور ظالم کو معاف کر دینا (1)

اور ترہیب

مسلمان کو مبتلائے تکلیف دیکھ کر خوش ہونا

حدیث: حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ایک آدمی نے دوسرے ایک شخص کا منہ توڑ دیا، پھر اس نے اس (زخمی) کو دیت (خون بہا) دینا چاہی تو اس نے

1۔ قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر معاف کر دینے کی ترغیب اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔ سورۂ آل عمران میں اہل تقوی کی تعریف میں ارشاد ہوا

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (آل عمران)

ترجمہ: ''یہ (متقی) وہ ہیں جو خوشحالی اور تنگ دستی میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ (ایسے ہی) نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہے''۔

ان کی مزید خوبیاں بیان فرمانے کے بعد ان کے اجر وثواب کو یوں بیان فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ (آل عمران)

ترجمہ: ''یہ ہیں وہ (خوش نصیب) لوگ، جن کی جزا ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنت ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا''۔

وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (بقرہ)

ترجمہ: ''اور تمہارا معاف کر دینا تقوی کے بہت ہی قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنا مت بھولو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے''۔

اپنے حبیب محترم ﷺ سے ارشاد فرمایا جاتا ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ (آل عمران)

ترجمہ: ''تو آپ اللہ کی رحمت سے ان لوگوں کیلئے نرم دل ہو گئے ہیں (کہ رحمۃ للعلمین جو ہوئے) اور اگر (بالفرض) آپ تند مزاج، سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے ارد گرد سے منتشر ہو جاتے۔ پس آپ انہیں معاف فرماتے رہیئے، اور ان کیلئے بخشش طلب کیجئے۔ اور ان کے ساتھ اس امر (حکومت) میں مشورہ فرمایا کیجئے۔ پھر جب آپ کسی کام کا مضبوط ارادہ فرمالیں تو اللہ پر توکل کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے''۔

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ (اعراف)

ترجمہ: '' (گنہگاروں سے) معذرت قبول کیجئے اور انہیں نیک کاموں کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے رخ انور پھیر لیجئے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

قبول کرنے سے انکار کر دیا۔حتی کہ اس نے تین مرتبہ پیش کش کی (مگر اس نے قبول نہ کی) تو وہ شخص (جس نے مارا تھا) کہنے لگا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ اَوْ دُوْنَهٗ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ مِنْ يَّوْمِ وُلِدَ اِلٰى يَوْمِ تَصَدَّقَ'': ''جس نے قتل یا اس سے کم درجہ کا جرم معاف کر دیا تو یہ اس کے پیدا ہونے کے دن سے لے کر معاف کرنے کے دن تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جائے گا۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا۔عمران بن ظبیان کے سوا اس کے راوی صحیح کے ہیں۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم پہنچا، پھر اس نے (زخم لگانے والے کو) اس کی معافی دیدی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے معاف کرنے کی مثل اس کے گناہ مٹا دے گا۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عمل ہیں کہ جو شخص ایمان کے ساتھ انہیں لے کر (روز قیامت) حاضر ہوگا، جنت کے جس دروازے سے چاہے گا، داخل ہو جائے گا۔اور جنتی حوران بہشتی سے چاہے گا، نکاح کرلے گا۔(وہ اعمال ہیں) ''مَنْ اَدّٰى دَيْنًا خَفِيًّا'' ''جس نے (کسی مسلمان کو مشکل وقت میں) چھپا کر قرض دیا (کہ اس کی عزت نفس مجروح نہ ہو) ''وَعَفَا عَنْ قَاتِلِهٖ'': ''اپنے قاتل (اپنے کسی عزیز کے قاتل) کو معاف کر دیا (قصاص نہیں لیا) ''وَقَرَءَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ''، ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لیا۔اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اَوْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟'' اگر کوئی ان میں سے کوئی ایک عمل کرلے تو؟ ارشاد فرمایا: اَوْ اِحْدَاهُنَّ۔ہاں ایک کی بھی یہی جزاء ہوگی۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوالسفر سے روایت ہے۔کہتے ہیں: قریش میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا۔انصاری اپنا استغاثہ لے کر حضرت امیر معاویہ کے پاس پہنچے اور کہا: اے امیر المومنین! اس شخص نے میرا دانت توڑا ہے۔امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ہم آپ کو راضی کریں گے۔قریشی نے امیر کے سامنے زاری کی تو امیر معاویہ نے فرمایا: تمہارا معاملہ تمہارے ساتھی کے ہاتھ میں ہے۔(وہ معاف کر دے تو تم بچ سکتے ہو)۔اس وقت امیر معاویہ کے پاس حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے۔فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔''مَا مِنْ رَّجُلٍ يُّصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَّ حَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً'' ''جس آدمی کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ پہنچا۔پھر اس نے (زخم پہنچانے والے کو) معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اس کی خطائیں معاف کر دے گا۔اس پر انصاری (جن کا دانت ٹوٹا تھا) فرمانے لگے: کیا آپ نے یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث میرے کانوں نے سنی اور میرے دل نے محفوظ رکھی ہے۔ انصاری کہنے لگے: تو پھر میں اس قریشی کو معاف کرتا ہوں۔ امیر معاویہ نے یہ سن کر فرمایا: بے شک میں آپ کو بھی محروم نہیں رہنے دوں گا۔ پھر آپ نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم جاری فرمایا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ (ابن ماجہ نے بھی مرفوعا یہ حدیث روایت کی ہے)

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں ان (کے حق ہونے) پر حلف اٹھاتا ہوں۔ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا، لہٰذا صدقہ کیا کرو۔ جو بندہ کوئی زیادتی معاف کر دے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی عزت بڑھا دے گا۔ اور جو شخص اپنے لئے بھیک مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اسے امام احمد (ان کی اسناد میں ایک غیر معروف راوی ہے) ابویعلی اور بزار (ان کی اسناد درست ہے) نے روایت کیا۔ نیز طبرانی نے بھی اسے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا کی حدیث سے روایت کیا۔ اس میں ہے کہ "وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا فَاعْفُوْا يُعِزَّكُمُ اللّٰهُ" اور جو شخص زیادتی کی معافی دے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ تو تم معاف کر دیا کرو، اللہ تمہیں عزت بخشے گا"۔

(ایسی ہی ایک حدیث حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے امام احمد اور ترمذی نے روایت کی اور ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ" صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، بندے کے معاف کر دینے سے اللہ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو بندہ اللہ (کی خوشی) کیلئے جھکتا ہے اللہ اس کو بلندیاں عطا فرماتا ہے۔ (مسلم و ترمذی)

حدیث: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اس کیلئے (جنت میں) محلات تعمیر ہوں اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو "فَلْيَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهٗ، وَيُعْطِ مَنْ حَرَمَهٗ، وَيَصِلْ مَنْ قَطَعَهٗ" اسے چاہیے کہ جو اس پر زیادتی کرے، اسے معاف کر دیا کرے، جو اسے محروم کرے، یہ اسے عطا کیا کرے اور جو اس سے قطع رحمی کرے، یہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا مگر اس میں انقطاع ہے۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں، جن سے اللہ تعالیٰ درجے بلند فرماتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: جی ہاں، یا رسول اللہ!

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(ﷺ) حضور انور ﷺ نے فرمایا: "تَحلُمُ علی مَن جَهِلَ عَلَيكَ، وَتَعفُو عَمَّن ظَلَمَكَ، وَتُعطِي مَن حَرَمَكَ، وَتَصِلُ مَن قَطَعَكَ" جو تیرے ساتھ جہالت سے پیش آئے، تو اس کے ساتھ بردباری سے پیش آ، جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کردے، جو تجھے محروم رکھے، تو اس کو عطا کر اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

اسے طبرانی و بزار نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خصال ہیں، جس میں یہ پائی جائیں گی، اللہ تعالیٰ اس سے نہایت ہی آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا کیا ہیں؟ ہمارے ماں باپ آپ پر صدقے واری جائیں۔ ارشاد فرمایا: جو تجھے محروم کرے تو اس کو دے، جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کردے۔ "فَإذَا فَعَلتَ ذٰلِكَ تَدخُلُ الجَنَّةَ" جب تو یہ عمل کرے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اسے بزار، طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت کیا۔ نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔ مگر حاکم کے الفاظ میں ہے کہ عرض کیا "فَإذَا فَعَلتُ ذٰلِكَ فَمَا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟" جب میں یہ عمل کروں تو یا رسول اللہ ﷺ مجھے کیا اجر ملے گا؟ فرمایا: "أن تُحَاسَبَ حِسَاباً يَسِيراً، وَيُدخِلَكَ اللّٰهُ الجَنَّةَ بِرَحمَتِهِ" آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم یہ عمل کرو گے تو تمہارا حساب آسان کردیا جائیگا۔ اور اللہ تمہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا"۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "اِرحَمُوا تُرحَمُوا وَاغفِرُوا يُغفَرلَكُم" رحم کیا کرو، تم پر رحم ہوگا، اور معاف کیا کرو، تمہیں معافی ملتی رہے گی"۔

اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: امام صاحب ہی کی ایک روایت حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان پاک ہے۔ "مَن لَا يَرحَمُ النَّاسَ لَا يَرحَمهُ اللّٰهُ، وَمَن لَا يَغفِرُ لَا يُغفَرُ لَهُ" جو لوگوں پر رحم نہ کرے، اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا اور جو لوگوں کو معاف نہیں کرتا، اسے بھی معاف نہیں کیا جاتا۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار مبارک کے دستے پر یہ الفاظ لکھے ہوئے دیکھے: جو تیرے ساتھ زیادتی کرے تو اسے معاف کر، جو تجھ سے قطع کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کر، جو تیرے ساتھ برا سلوک کرے تو اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ اور ہمیشہ سچی بات کر، چاہے خود تیری ذات کے خلاف ہو۔

اسے زرین بن العبدری نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی کوئی چیز چوری ہوگئی تو وہ چور کو بددعا دینے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لگیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ'' چور کو بد دعا دے کر اس کے جرم کو ہلکا اور اپنے اجر کو ناقص نہ کرو۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کائنات ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) جب بندے حساب و کتاب کے لئے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ آئیں گے جنہوں نے اپنی گردنوں پر تلواریں رکھی ہوئی ہوں گی اور اس سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے۔ وہ دروازہ جنت کے سامنے ہجوم کر دیں گے۔ پوچھا جائیگا: یہ کون لوگ ہیں۔ جواب ملے گا: یہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور رزق پاتے تھے۔ پھر ایک منادی ندا کریگا: جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے، وہ کھڑے ہو جائیں اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ پھر دوسری مرتبہ ندا دے گا: جن کا اجر اللہ کے ذمے ہے، کھڑے ہو جائیں اور جنت میں چلے جائیں۔ پوچھا جائے گا: وہ کون لوگ ہیں، جن کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے؟ ارشاد ہوگا ''اَلْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ'' وہ جو لوگوں کو معاف کر دیتے تھے''۔ پھر منادی کرنے والا تیسری مرتبہ آواز دے گا: وہ لوگ جن کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم ہے وہ اٹھیں اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ ''فَقَامَ كَذَا وَ كَذَا اَلْفًا، فَدَخَلُوْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ'' ''اس پکار پر ہزاروں لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: اور یہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہنس پڑے حتی کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر نثار، کس چیز نے آپ کو ہنسایا ہے؟ سید عالم ﷺ نے فرمایا: (میں نے دیکھا ہے کہ) میرے دو امتی رب العزت کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اس میرے بھائی سے مجھ پر کی ہوئی زیادتیوں کا بدلہ لے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو اپنے بھائی سے کیا لینا چاہتا ہے جبکہ اس کی تو کوئی نیکی باقی نہیں رہی (سب اہل حقوق لے جا چکے ہیں) وہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! پھر میرے گناہ اس پر ڈال دے۔ اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے۔ پھر فرمایا: ''اِنَّ ذَالِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُّحْمَلَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ'' بلاشبہ یہ دن بڑا زبردست ہوگا۔ لوگ اس دن محتاج ہوں گے کہ ان کے کچھ بوجھ (گناہ) اٹھا لئے جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فریادی سے ارشاد فرمائیگا: ''اِرْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ'' آنکھ اٹھا کر دیکھ، وہ نظر اٹھا کر دیکھے گا تو عرض کرے گا: اے پروردگار! میں سونے کے میدان اور سونے سے بنے ہوئے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے جگمگا رہے ہیں۔ یہ کسی پیغمبر کیلئے ہیں؟ یا کسی صدیق کے واسطے ہیں؟ یا کسی شہید کو دیئے جائیں گے؟ ارشاد ہوگا ''لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ'' جو ان کی قیمت ادا کریگا۔ (اسے عنایت فرمائے جائیں گے) بندہ عرض کرے گا: یا مولا! ان کی قیمت بھلا کون دے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: ''اَنْتَ تَمْلِکُہٗ'' ''تو دے سکتا ہے''۔ وہ عرض کریگا: میں کیا دے سکتا ہوں؟ (یاں میرے پاس ہے کیا؟) ارشاد فرمائیگا ''یَعْفُو لَکَ عَنْ اَخِیْکَ'' ''تیرا اپنے بھائی کو معاف کر دینا، ان کی قیمت ہے''۔ (خوش ہو کر) عرض گذار ہوگا: اے اللہ! میں نے اسے معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا ''فَخُذْ بِیَدِ اَخِیْکَ وَ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ'' ''تو پھر پکڑ لے اپنے اس بھائی کا ہاتھ اور اسے اپنے ساتھ جنت میں لے جا''۔ اس وقت اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''اِتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ'' ''اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح کر لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح کراتا ہے''۔

اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور حاکم نے کہا۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَ یَبْتَلِیْکَ'' ''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر، ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے اس مصیبت میں مبتلاء کر دے گا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مکحول راوی نے حضرت واثلہ سے سماعت کی ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے ''مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ'' ''جس شخص نے اپنے بھائی کو اس کا گناہ یاد دلا کر شرمندہ کیا، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جبتک کہ خود اس گناہ میں مبتلاء نہ ہوگا (1)۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علما نے کہا ہے: یہ اس گناہ کے بارہ میں ہے جس سے بندہ توبہ کر چکا ہو۔ (ورنہ جس گناہ میں وہ مبتلاء ہے۔ اس پر شرم دلانا درست ہے تا کہ وہ یہ گنا ترک کر کے توبہ کر لے)

اسے بھی ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بھی حسن غریب ہے۔

1۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست

کہ زندگانی نیز ماجاودانی نیست

اور پنجاب کے مشہور شاعر اور دانشور حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کو ہمیشہ کیلئے اپنے کلام میں زندہ فرما دیا۔ فرماتے ہیں۔

دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے سجناں بھی مر جانا

ڈیگر تے دن آیا محمد اوڑک نوں ڈب جانا (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

گناہائے(1) صغیرہ اوران پر اصرار

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔اس کے بعد اگر وہ باز آجائے اور گناہ کی معافی مانگ لے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے۔"فَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْھَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ" اور اگر وہ بندہ دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو نکتہ اور بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے(2)۔اور یہی وہ "زنگ" ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں فرمایا ہے: كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (مطففین) ہرگز نہیں بلکہ زنگ چڑھ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کے ان کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور نسائی،ابن ماجہ،ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی دو طریق سے روایت کیا اور ان میں سے ایک کے متعلق کہا: یہ برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اِیَّاکُمْ وَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّھُنَّ یَجْتَمِعْنَ عَلَی الرَّجُلِ حَتّٰی یُھْلِکْنَہٗ""ان گناہوں سے بھی اجتناب کرو جن کو تم حقیر (وصغیر) سمجھتے ہو کیونکہ یہ انسان پر جمع ہو کر اسے ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں۔بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ جیسے کچھ لوگ ہوں جنہوں نے کسی جنگل میں (دوران سفر) پڑاؤ کیا۔پھر ان کے کھانے کا وقت ہو گیا تو کچھ آدمی ادھر ادھر (لکڑیاں اکٹھی کرنے) نکل گئے۔اور ایک شخص ایک لکڑی لے کر آیا،دوسرا ایک اور لے آیا حتی کہ انہوں نے ایندھن کا ڈھیر لگا لیا۔اور آگ جلائی۔پھر جو کچھ اس آگ میں ڈالا،پکا لیا۔(اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر بہت بڑی ہلاکت کا باعث ہو سکتے ہیں)

اسے امام احمد،طبرانی اور بیہقی نے بروایت عمران القطان روایت کیا۔امام صاحب اور طبرانی کے بقیہ راوی صحیح کے راوی

1۔صغیرہ گناہ کا سمجھنا،کبیرہ گناہ کو سمجھنے پر موقوف ہے۔کبیرہ گناہ کی تعریف میں بہت اقوال ہیں۔سب سے پسندیدہ قول یہ ہے کہ ہر وہ گناہ جس پر شارع علیہ السلام نے کوئی حد (سزا) مقرر کی ہو یا عذاب کی دھمکی دی ہو،وہ گناہ کبیرہ ہے۔حضور اقدس ﷺ نے مندرجہ ذیل گناہوں کو کبیرہ شمار فرمایا ہے۔1 شرک 2 ناحق قتل 3 پاکدامن خاتون پر تہمت 4 یتیم کا ناحق مال کھانا 5 زنا 6 میدان جنگ سے بھاگنا اور 7 والدین کی نافرمانی۔احادیث میں کئی اور امور بھی کبیرہ شمار فرمائے گئے ہیں۔ان کے علاوہ گناہ صغیرہ ہیں۔علماء فرماتے ہیں: صغیرہ گناہ کو بار بار کرنا اور اسے گناہ نہ جاننا بھی کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔قرآن مجید نے صغیرہ گناہوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ (نساء)

ترجمہ:"اگر تم بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہاری برائیاں (گناہائے صغیرہ) مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ (جنت) میں داخل فرمائیں گے"۔(مترجم)

(2) معلوم ہوا کہ کسی گناہ کا بار بار کرنا دل کے سیاہ ہو جانے کی دلیل ہے۔شاید اسی لئے علماء نے فرمایا کہ صغیرہ گناہ کو بار بار کرنا کبیرہ بن جاتا ہے۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں نیز ابو یعلی نے بھی اسے اسی کی مثل بطریق ابراہیم الہجری عن ابی الاحوص عنہ روایت کیا، اس کے شروع میں یہ الفاظ بیان کئے ''اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ تُعْبَدَ الْاَصْنَامُ فِی الْاَرْضِ الْعَرَبِ وَ لٰكِنَّهٗ سَیَرْضٰی مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذَالِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ وَهِیَ الْمُوْبِقَاتُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ'' سرزمین عرب میں بتوں کی پوجا سے تو شیطان مایوس ہو چکا ہے لیکن وہ تم سے وہ گناہ کروا کر خوش ہو جایا کریگا جنہیں تم بہت حقیر جانتے ہو حالانکہ روز قیامت یہ بھی ہلاکت خیز ثابت ہوں گے''۔

اسے طبرانی اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود پر موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگ حنین سے فارغ ہو کر لوٹے تو ہم نے ایک ایسے صحراء میں پڑاؤ کیا، جہاں کوئی چیز نہیں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اکٹھے ہو جاؤ، جس نے جو کوئی چیز پائی ہو، لے آئے، اور جسے کوئی ہڈی یا دانت ملا ہو وہ بھی لے آئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ کچھ ہی دیر کے بعد ہم نے ایک ڈھیر اکٹھا کر لیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ڈھیر کو دیکھ رہے ہو؟ پس اسی طرح آدمی پر گناہ جمع ہوتے رہتے ہیں جس طرح تم نے اس ڈھیر کو اکٹھا کیا ہے؟''فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَجُلٌ فَلَا یُذْنِبُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً فَاِنَّهَا مُحْصَاةٌ عَلَیْهِ'' ''لہٰذا آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے (اور توبہ کرتے رہنا چاہیے) کہ نہ کسی چھوٹے گناہ کا ارتکاب کرے نہ بڑے کا، کیونکہ یہ سب اس کے خلاف شمار (1) ہوں گے۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بھی بچتی رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے متعلق بھی سوال پوچھا جائے گا۔

ان دونوں حدیثوں کو نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ ابن حبان نے گناہوں کی بجائے اعمال کا لفظ استعمال کیا ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا''اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُهٗ'' ''بے شک آدمی گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

اسے نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں کچھ زیادتی کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آدمی خطاؤں کا ارتکاب کر کے

1۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ (کہف)

ترجمہ: ''اور (سب کے سامنے) نامہ اعمال رکھ دیا جائیگا تو آپ دیکھیں گے مجرموں کو کہ ڈر رہے ہوں گے اس سے جو کچھ اس میں ہے۔ اور کہیں گے: ہائے افسوس! اس اعمال نامے کو کیا ہے کہ اس نے کسی چھوٹے بڑے گناہ کو نہیں چھوڑا بلکہ سب کو شمار کر لیا ہے۔ اور جو جو اعمال کرتے رہے ہوں گے سب کو وہاں موجود پائیں گے۔ اور (اے محبوب! ﷺ) آپ کا پروردگار تو کسی پر زیادتی نہیں فرماتا''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس علم کو بھلا بیٹھتا ہے جو اس نے سیکھا ہوتا ہے۔

اسے طبرانی نے موقوفا روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں مگر قاسم راوی نے اپنے دادا عبداللہ سے سماع نہیں کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: تم لوگ کچھ اعمال (بد) کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں ایک بال سے بھی کم اہمیت رکھتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم انہیں موبقات شمار کرتے تھے یعنی مہلک سمجھتے تھے۔

اسے امام بخاری وغیرہ نے روایت کیا۔ اور امام احمد نے بھی اسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ میرا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا ہماری خطاؤں (اگر بالفرض ہوں) کی وجہ سے مواخذہ فرمائے تو سزا دے یہ بھی اس کی طرف سے ہم پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور ساتھ والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ "اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ان دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کی خطاؤں کی وجہ سے مواخذہ فرمائے تو اللہ سزا دے پھر بھی اس نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا" (1)۔

یہ دونوں روایتیں ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر کیں۔

حدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے وہ گناہ بخش دئے گئے جو تم جانوروں کے ساتھ کرتے ہو (مارنا پیٹنا، زیادہ بوجھ لادنا وغیرہ) تو تمہارے دیگر گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اسے امام احمد و بیہقی نے ایسے ہی مرفوع روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو الاحوص سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت قرآنی پڑھی وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ (النحل) "یعنی اگر اللہ تعالیٰ پکڑ فرمائے لوگوں پر ان کے ظلم (گناہ) کی وجہ سے تو زمین پر کسی جانور کو بھی نہ چھوڑے (ہر جاندار کی زندگی معدوم ہو جائے) لیکن وہ انہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت مقرر آ جاتا ہے تو وہ ایک لحہ آگے ہو سکتے ہیں نہ پیچھے)"۔ پھر فرمایا: ہو سکتا ہے کہ ابن آدم کے گناہوں کی وجہ سے غلاظت کے کیڑے کو بھی اس کے سوراخ میں عذاب دیا جائے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

1۔ یہ ارشادات تعلیم امت کیلئے ہیں۔ ورنہ انبیاء علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ پھر سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی تو شان ہی نرالی ہے۔ قیامت کے روز مغفرتیں تو آپ ﷺ کے اشارہ ابرو کی منتظر ہونگی۔ امت کو بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی بڑے سے بڑے نیک شخص کی چھوٹی سے چھوٹی خطا پر بھی مواخذہ کرے اور سزا دے تو یہ اس کا عدل ہوگا ظلم نہ ہوگا۔ اگر اس نے عدل کیا تو چھٹکارا نہیں ہوگا۔ وہ اگر فضل کرے تو بات بنتی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

كتاب البر والصلة وغيرهما

نیکی اور صلہ رحمی وغیرہ کا بیان

ترغیب

ماں(1) باپ کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی، ان کی اطاعت اور ان کے ساتھ احسان کی تاکید، اور ان کی وفات کے بعد ان کے دوستوں سے بھلائی سے پیش آنا

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

1۔ خالق کائنات نے اپنے کلام حکیم میں متعدد آیات نازل فرمائی ہیں جن میں ماں باپ کے ساتھ احسان، ان کی اطاعت وفرماں برداری اور ان سے نیکی وصلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: "اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے بھی نیکی کرنا، اور دیگر لوگوں سے اچھی اچھی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ دیتے رہنا۔ پھر چند آدمیوں کے سوا تم سب نے منہ موڑ لیا اور تم ہو ہی روگردانی کرنے والے۔"

یاد رہے یہ وعدہ یہ توبنی اسرائیل سے لیا گیا تھا مگر یہ دہرایا جا رہا ہے مسلمانوں کو کیوں؟ مسلمان غور کریں:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ (النساء)

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار وغیر رشتے دار ہمسایوں، ہم مجلس ساتھیوں، مسافروں اور جو لوگ (غلام ولونڈیاں) تمہارے قبضہ میں ہیں، کے ساتھ (بھی حسن سلوک سے پیش آؤ)۔ بے شک اللہ تعالیٰ غرور اور فخر کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا۔"

مذکورہ دونوں آیات میں نہ صرف والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ مسلم معاشرہ کی پوری خصوصیات اور خاکہ بیان فرما دیا گیا ہے۔ اگر اہل اسلام ان فرمانات الٰہیہ پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارے گھر، ہمارے محلے، سوسائٹیاں اور ہمارے ممالک نمونہ جنت بن جائیں۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: "اور (اے محبوب کرم! ﷺ) آپ کے رب نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہاری زندگی میں والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک بھی نہ کہنا۔ اور نہ کبھی جھڑکنا اور جب ان سے بات کرنا تو بڑی تعظیم کے ساتھ کرنا۔"

ویسے مذکورہ تینوں آیات میں ایک بات خصوصی توجہ کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے متصل ہی والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا ہے۔ جس سے والدین کی اطاعت وفرماں برداری کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ" "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھیک

(بقیہ سابقہ صفحہ) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ اِنْ تَكُونُوا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: "اور ان (والدین) کے لئے تواضع وانکساری کے پر جھکا دو (انتہائی عجز وانکساری سے پیش آؤ) رحمت سے۔ اور (ان کے لئے دعا کرتے ہوئے) عرض کرو: اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحمتیں فرما، جس طرح انہوں نے مجھے بچپنے میں پالا پوسا تھا۔ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ (والدین کی اطاعت وحسن سلوک یا نفرت وبیزاری کے جذبات) تمہارے دلوں میں ہیں۔ اگر تم نیک بن جاؤ (نافرمانی چھوڑ کے اطاعت ومحبت کرنے لگو) تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے"۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (عنکبوت)

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اور اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے تو (اب ایسی صورت میں) ان کی اطاعت نہ کر (کہ ایمان بتوحید ورسالت سب نیکیوں سے مقدم ہے) تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں خبر دوں گا ان اعمال کی جو تم کیا کرتے تھے"۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ (لقمان)

ترجمہ: "اور ہم نے تاکیدی حکم دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا۔ شکم میں اٹھائے رکھا ہے اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری کے باوجود۔ اور اس کا دودھ چھوٹنے میں دو سال کا عرصہ لگا۔ (اس لئے ہم نے اسے یہ بھی حکم فرمایا ہے) کہ (اے انسان!) تو میرا بھی شکریہ ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ تجھے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے"۔

اور اس کے ساتھ ہی اگلی آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا:

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (لقمان)

ترجمہ: "اگر وہ (والدین) تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے تو ان کی یہ بات مت مان (البتہ اس کے باوجود) دنیا میں خوب اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔ اور اس کے راستہ کی پیروی کر جو میری طرف مائل ہوا (بقول علماء مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ) پھر تمہیں لوٹ کر میری ہی طرف آنا ہے تو میں تمہیں آگاہ کروں گا ان کاموں سے جو تم کیا کرتے تھے"۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۚ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (احقاف)

"ترجمہ: اور ہم نے تاکیداً حکم دیا ہے انسان کو کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس کی ماں نے اسے بڑی مشقت کے ساتھ اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔ اور اسے شکم میں اٹھائے رکھنے اور اس کا دودھ چھڑانے میں تیس مہینے (اڑھائی سال) لگ گئے۔ حتیٰ کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا (اب اگر وہ نیک بخت بیٹا یا بیٹی ہے) تو اس نے عرض کی: اے میرے پالنے والے! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں شکر ادا کرتا رہوں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی۔ اور ایسے کام کرتا رہوں جن کو تو پسند فرمائے۔ اور میری اولاد کے سلسلہ میں میری اصلاح فرما۔ میں بے شک تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں تیرا حکم ماننے والوں میں سے ہوں"۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے والدین کے لئے جو دعا بارگاہ الٰہی میں عرض کی تھی اسے قرآن پاک نے نقل فرمایا اور سید الانبیا حبیب اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اپنی ہر نماز میں یہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (ابراہیم)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! مغفرت فرما میری اور میرے ماں باپ کی جس دن حساب وکتاب قائم ہو"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر اس کے بعد کون سا عمل؟ فرمایا: ''بِرُّالْوَالِدَیْنِ'' ''ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا''۔ میں عرض گذار ہوا: پھر اس کے بعد کون سا عمل اللہ کو محبوب ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَّالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ'' ''کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق نہیں ادا کرسکتا سوائے اس صورت کے کہ اپنے باپ کو کسی کا غلام پائے پھر اسے خرید کر آزاد کردے۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تیرے ماں باپ حیات ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: ''فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ'' ''تو پھر ان کے پاس رہ کر جہاد کر (ان کی دیکھ بھال، خدمت کرو، یہی تمہارا جہاد ہے۔ اسی میں تمہیں ثواب جہاد مل جائے گا)۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔

حدیث: اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ پاک میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: میں ہجرت اور جہاد پر آپ سے بیعت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ وہ عرض کرنے لگا: جی ہاں، بلکہ دونوں حیات ہیں۔ فرمایا: پھر تو اللہ سے اجر و ثواب تلاش کرتا پھرتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَیْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا'' ''جاؤ اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے اچھا سلوک کرو (ان کی خدمت کرو)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں ہجرت کے لئے آپ سے بیعت کرنے حاضر ہوا ہوں اور اپنے ماں باپ کو پیچھے روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ''اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا'' ''ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں خوش کرو جیسے انہیں رُلا کے آئے ہو۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یمن میں تمہارا کوئی عزیز ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، میرے ماں باپ ہیں۔ فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں ہجرت کرنے کی اجازت دی تھی؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا، واپس جا کر ان سے اجازت طلب کرو۔ ''فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا'' اگر وہ تمہیں اجازت دے دیں تو پھر راہ حق میں جہاد کے لئے آجانا ورنہ وہیں ان کی خدمت کرو۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عرض کرنے لگے: میں جہاد پر جانے کی خواہش رکھتا ہوں مگر اس پر قدرت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں جی، والدہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی خدمت کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو جاؤ۔ (خدمت کرتے ہوئے موت آئے) "فَاِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ فَاَنْتَ حَاجٌّ وَّ مُعْتَمِرٌ وَّ مُجَاهِدٌ" جب تم یہ کرو گے تو (صرف جہاد ہی کا ثواب نہیں بلکہ) پھر تم حاجی بھی ہو، عمرہ کرنے والے بھی ہو اور جہاد کرنے والے بھی ہو۔

اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے صغیر و اوسط میں روایت کیا۔ دونوں کی اسناد جید ہیں۔ میمون بن نجیح راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔ اور بقیہ راوی ثقہ مشہور ہیں۔

حدیث: حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نبی محترم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) میں جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری والدہ حیات ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْزِمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ" اپنی ماں کے قدموں میں پڑے رہو، تمہاری جنت وہیں ہے۔ طبرانی۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! (ﷺ) بیٹے پر اس کے ماں باپ کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ" (اگر تو ان کی خدمت کر کے انہیں خوش کر لے تو) وہ تیرے لئے جنت ہیں اور (اگر نافرمانی کر کے ناراض کر بیٹھے تو) تیرے لئے دوزخ ہیں۔

اسے ابن ماجہ نے بطریق علی بن یزید عن القاسم روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ان کے والد) جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت میں مشورہ لینے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: تمہاری والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا" "اس کے پاس حاضر رہو (اور خدمت کرو) اس لئے کہ جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے"۔

اسے ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ (نیز طبرانی نے بھی اسے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ مگر اس میں صرف "ماں" کی بجائے "ماں باپ" کے الفاظ ہیں)

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: میرے نکاح میں ایک عورت ہے اور میری والدہ اسے طلاق دے دینے کا حکم کرتی ہیں (کیا کروں؟) حضرت ابودرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کا درمیان والا دروازہ ہوتا ہے۔ اب تیری مرضی، چاہے تو اسے ضائع کر ڈال یا اس کی حفاظت کر (اور ماں تو باپ سے بھی زیادہ حق رکھتی ہے)۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ سفیان راوی نے کہیں تو ماں کا لفظ استعمال کیا اور کہیں باپ کا۔ نیز کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (ابن حبان نے بھی اسے بالفاظ مختلفہ اپنی صحیح میں روایت کیا)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: میرے نکاح میں ایک عورت تھی جو مجھے بہت پیاری تھی۔اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اچھا نہیں جانتے تھے۔پھر مجھے فرمانے لگے: اسے طلاق دیدے، میں نے انکار کیا۔ تو (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ساری بات آپ کی خدمت میں ذکر کی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اس عورت کو طلاق دیدو (کہ تمہارے والد ایسا کرنے کا حکم کرتے ہیں۔تو ابن عمر نے طلاق دیدی)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمُرِهٖ وَیُزَادَ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْهِ وَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ" "جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز فرمائی جائے اور اس کے رزق میں برکت ہو، اسے چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے اور صلۂ رحمی سے پیش آئے"۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔اور یہ حدیث مختصراً صحیح میں بھی ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ بَرَّ وَالِدَیْهِ طُوْبٰی لَهٗ زَادَ اللّٰهُ فِیْ عُمُرِهٖ "جس نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا، اسے مبارک ہو (یا اس کیلئے جنت میں شجرۂ طوبٰی ہے(1)) اللہ اس کی عمر دراز فرمائے۔

اسے ابویعلی، طبرانی اور حاکم نے زبان بن فائد عن سہل بن معاذ عن ابیہ کے طریق سے روایت کیا۔حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک انسان اپنے گناہوں کی بنا پر رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی عمل نہیں ٹال سکتا، "وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ" "اور عمر میں اضافہ صرف والدین کی خدمت سے ہو سکتا ہے"۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔اور حاکم نے بھی کچھ تقدیم و تاخیر سے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: "لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ" "قضاء کو صرف دعا ٹال سکتی ہے۔اور عمر میں اضافہ صرف والدین کی خدمت و اطاعت ہی کر سکتی ہے"۔

اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی العالمین ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی خواتین سے دامن بچاتے رہو، تمہاری اپنی عورتیں پاکدامن رہیں گی۔اپنے آباء و اجداد کی خدمت کرو تمہارے بیٹے پوتے تمہارے ساتھ

1۔"طوبٰی" جنت میں ایک بہت بڑے درخت کا نام بھی ہے۔والدین کی خدمت کرنے والے کو بقدر خدمت اس کا سایہ نصیب ہوگا۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حسن سلوک کریں گے۔ اور جس شخص کے پاس اس کا بھائی معافی کا طلبگار ہو کر آئے، اسے چاہیے کہ اس کی معذرت قبول کرے، آنے والا حق پر ہو یا باطل پر، (سچا ہو یا جھوٹا) پھر جس نے ایسا نہیں کیا (معذرت خواہ کی معذرت قبول نہ کی) وہ میرے حوض کوثر پر نہیں آسکے گا۔

اسے حاکم نے بروایت سوید عن ابی رافع عنہ روایت کیا اور کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''بَرُّوا اٰبَآئَکُمْ تَبَرُّکُمْ اَبْنَآءُ کُمْ وَ عِفُّوْا تَعِفَّ نِسَآئُکُمْ'' ''اپنے باپ دادوں کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے حسن سلوک کرے گی۔ اور پاکدامن رہو، تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ نیز یہی الفاظ طبرانی وغیرہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بھی روایت کیے ہیں۔

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو (وہ برباد ہو) پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) کسی کی ناک؟ ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَوْ اَحَدَھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ'' جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ مسلم۔

حدیث: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور نبی انور ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: آمین (یااللہ قبول فرما)، آمین، آمین۔ (عرض کئے جانے پر) ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہو کر کہنے لگے: '' یَامُحَمَّدُ! مَنْ اَدْرَکَ اَحَدَ اَبَوَیْہِ فَمَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ'' یا محمد! (ﷺ) جس بندے نے اپنی زندگی میں اپنے ماں باپ میں سے کسی کو (بڑھاپے میں) پایا۔ پھر مر گیا تو (حسن سلوک اور خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) دوزخ میں داخل ہوا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کردے۔ اس پر آپ امین کہیں۔ تو میں نے آمین کہا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! (ﷺ) جو شخص رمضان کا مہینہ پائے (نہ روزے رکھے نہ اس کا احترام کرے) پھر مر جائے اور بخشا نہ جائے، وہ جہنم میں جائے اور اللہ اسے اپنی رحمت سے بعید کردے، کہیں: آمین۔ تو میں نے کہا: آمین۔ انہوں نے پھر کہا: جس کے پاس آپ کا ذکر شریف ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے پھر اسے موت آجائے تو وہ دوزخ میں جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کردے۔ کہیے: آمین۔ تو اس پر بھی میں نے آمین کہا۔

اسے طبرانی نے کئی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ جن میں ایک حسن ہے۔ نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے (حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور خود طبرانی نے بھی ایک اور جگہ حضرت ابن عباس کی حدیث سے) روایت کیا ہے (ان روایات میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔ مگر مفہوم ایک ہی ہے)۔

حدیث: حضرت مالک بن عمرو القشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو یہ غلام آگ سے اس کے لئے بدلہ بن جائے گا۔ اور جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو (یا دونوں کو) اپنی زندگی میں پایا۔ پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی "فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ" تو اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کردے۔ اور ایک روایت میں یہ زیادہ کیا: "وَاَسْحَقَهٗ" اور اسے تباہ و برباد کرے۔

اسے امام احمد نے کئی طرق سے روایت کیا۔ جن میں ایک حسن ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (گزشتہ اقوام میں سے) تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آگھیرا۔ تو انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی (قدرت خدا کی کہ) غار کے منہ پر پہاڑ کی چٹان آ گری اور غار کا منہ بند کر دیا (یہ لوگ اندر مقید ہو گئے) اب یہ لوگ آپس میں کہنے لگے: "اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰی بِهَا" اپنے اپنے نیک اعمال دیکھو جو تم نے صرف اللہ کی رضا کی خاطر کئے تھے پھر ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرو۔ ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نکال دے۔ تو ان میں سے ایک نے دعا کی۔ اے ہمارے رب! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور بیوی بھی تھی، چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں جانور چرایا کرتا تھا۔ شام کو جب واپس آتا، دودھ دوہتا، سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا تھا اور بعد میں بچوں کو دیتا۔ ایک روز درختوں نے مجھے دور کر دیا (پتے وغیرہ بکریوں کے لئے جھاڑتے ہوئے دیر ہوگئی) شام تک واپس نہ لوٹ سکا۔ رات کو جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ ماں باپ سو چکے تھے۔ حسب معمول میں نے دودھ دوہا، پیالہ بھر کر لایا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ انہیں نیند سے بیدار کرنا مناسب نہ تھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی میں نے گوارہ نہ کیا۔ حالانکہ بچے میرے قدموں میں پڑے (بھوک سے) چیخ چلا رہے تھے۔ صبح تک میری اور میرے والدین کی یہی حالت رہی (وہ سوتے رہے اور میں پیالہ لئے سرہانے کھڑا رہا) تو (اے میرے اللہ!) اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ سب کچھ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس غار کا منہ ہمارے لئے کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ "فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ" تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اتنا منہ کھول دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے آدمی نے اس طرح دعا مانگی: الٰہی! میری ایک چچا کی بیٹی تھی، میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا، جتنی شدید محبت مردوں کو عورتوں سے ہوا کرتی ہے۔ میں نے اس سے مطالبہ وصل کیا، اس نے انکار کر دیا۔ اور ایک سو دینار۔ مانگا میں نے بڑی کوششوں سے سو دینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچا۔ پھر جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا (اپنا مطلب پورا کرنے کے قریب ہوا) وہ کہنے لگی: اے بندہ خدا! اللہ کا خوف کر اور اس مہر کو بغیر حق (نکاح) کے مت توڑ۔ یہ سن کر میں اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ (اے اللہ!) تو جانتا ہے، اگر میں نے یہ سب تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس کا منہ کچھ نہ کچھ کھول دے۔ تو اللہ نے ان کے لئے کچھ اور کشائش پیدا کر دی۔ اور آخری آدمی نے عرض کی: یا مولا! میں نے ایک فرق (تین صاع کے برابر غلہ کا ایک پیمانہ) چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ جب وہ اپنا کام کر چکا تو کہنے لگا: مجھے میری مزدوری دے دے۔ میں نے اسے ایک فرق چاول دیئے۔ مگر وہ انہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر میں اس کے ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے اس سے کئی گائے، بیل اور چرواہے جمع کر لئے۔ پھر (ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

روز) وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے اسے کہا: ان گائے، بیل اور چرواہوں کے پاس جا اور ان سب کو لے جا۔ کہنے لگا: خدا کا خوف کر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے اسے بتایا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ یہ گائے، بیل، چرواہے لے جا۔ چنانچہ وہ یہ سب کچھ لے کر چلا گیا۔ "فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ" (اے پروردگار!) اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ سب کچھ صرف تیری خوشی کی خاطر کیا تھا تو غار کے منہ کا باقی حصہ بھی کھول دے۔ "فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ" تو اللہ تعالیٰ نے باقی حصہ بھی کھول دیا۔ (اور وہ تینوں حضرات غار سے نکل کر چلدیئے) بخاری و مسلم (1)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے سلوک کا حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، وہ بولا: اس کے بعد کون؟ فرمایا: تمہاری ماں، اس نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ وہ پھر عرض گذار ہوا: پھر اس کے بعد کون؟ ارشاد فرمایا: اس کے بعد تمہارا باپ۔ (پتہ چلا ماں کا حق باپ سے کئی گناہ بڑھ کر ہے)۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میری والدہ میرے پاس آئیں جبکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مشرکہ تھیں۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ چاہا، میں نے عرض کیا: میری ماں میرے پاس آئی ہیں اور (میرے مال وخدمت) کی خواہش مند ہیں۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (اگرچہ مشرکہ ہو) بخاری، مسلم، ابوداؤد۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رِضَا اللّٰهِ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسُخْطُ اللّٰهِ فِي سُخْطِ الْوَالِدِ" اللہ کی خوشی باپ کی خوشی میں اور ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا۔ اور اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے ابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کیا۔ جس میں یہ الفاظ ہیں: "طَاعَةُ اللّٰهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ، وَمَعْصِيَةُ اللّٰهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ" اللہ کی اطاعت، باپ کی اطاعت اور اللہ کی

1۔ اس مقام پر صاحب کتاب حافظ منذری علیہ الرحمۃ نے بخاری اور مسلم کی احادیث کے وہ حصے درج فرمائے ہیں جو عنوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ البتہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ابن حبان کی روایت مکمل ذکر کی ہے۔ ہم نے یہاں بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث درج کر دی ہے۔ اور یہ روایت پہلے بھی گذر چکی ہے۔ ان روایات میں اگرچہ لفظی اختلاف ہے۔ مگر مفہوم ایک ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ مصیبت و پریشانی میں اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ پھر نیک بندوں کے وسیلہ سے دعا کیوں جائز نہ ہوگی؟ یہ بھی پتہ چلا کہ والدین کا حق اپنے جان و مال، بیوی، بچوں اور دیگر تمام رشتوں سے مقدم ہے۔ نیز یہ کہ محض خدا کے خوف سے قدرت ہونے کے باوجود گناہ سے بچنا اور اپنے نفس پر قابو پالینا کاملین کی خصلت ہے اور اللہ کے ہاں بہت محبوب و مقبول نیکی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نافرمانی، باپ کی نافرمانی ہے۔

علاوہ ازیں بزار نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح ہیں: ''رِضَا الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ، وَسُخْطُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ سُخْطِ الْوَالِدَيْنِ'' رب تبارک وتعالیٰ کی رضامندی، ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور رب تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ سید عالم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟ عرض کی: جی ہاں ہے۔ ارشاد فرمایا: جاؤ جا کر اس کی خدمت کرو (تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی)۔

اسے ترمذی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ ابن حبان اور حاکم کی روایت میں سوال ''ماں اور باپ'' دونوں کے بارے میں ہے۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک آدمی حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا میرے والدین کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی باقی ہے جو میں ان کی وفات کے بعد بھی ان سے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہے۔ ان پر نماز جنازہ، ان کے لئے دعائے مغفرت، ان کے بعد ان کی زندگی میں کئے ہوئے عہد نبھانا، ان رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جن سے رشتے ان (والدین) کی وجہ سے قائم ہوئے۔ (دادا، دادی، نانا، نانی، بہن، بھائی، چچا تائے وغیرہ) اور ان دونوں کے دوستوں (باپ کے دوستوں، ماں کی سہیلیوں) کا عزت واحترام کرنا۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ابن حبان نے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے: ''اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ کتنی زیادہ اور کتنی پاکیزہ بھلائیاں ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''فَاعْمَلْ بِهٖ'' ان پر عمل کرو''۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن دینار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ان سے ایک اعرابی (دیہاتی) کی ملاقات ہوگئی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام کہا، جس گدھے پر سوار تھے اس پر اسے سوار کر لیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اسے دے دیا۔ ابن دینار کہتے ہیں: ہم نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا فرمائے، یہ اعرابی (دیہاتی غریب) لوگ ہیں اور تھوڑی سی چیز پر بھی خوش ہو جاتے ہیں (آپ اس کا اتنا اکرام فرما رہے ہیں)۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا باپ (میرے والد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّ ابرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ'' بہترین بھلائیوں میں سے ہے کہ بیٹا اپنے باپ کے ساتھ محبت رکھنے والوں سے صلہ رحمی کرے۔ مسلم۔

حدیث: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے کچھ مال دیا۔ اور فرمانے لگے: جانتے ہو، میں نے یہ تمہیں کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصِلَ اَبَاهُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ'' جسے یہ پسند ہو کہ اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرے (بعد مردن اسے خوش رکھے) اسے چاہیے کہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اور میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے باپ کے درمیان اخوت و محبت ہوا کرتی تھی۔ اس لئے میں نے پسند کیا کہ اسے نبھاؤں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ماں باپ کی نافرمانی

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَھَاتِ" بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنا، بچیوں کو زندہ درگور کرنا اور حقوق روک لینا حرام فرمادیا ہے۔ "وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ، وَکَثْرَۃَ السُّوَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ" اور تمہارے واسطے قیل وقال (بیکار گفتگو)، کثرت سوال اور اضاعت (ضائع کرنا) مال ناپسند فرمایا ہے۔

اسے بخاری وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ نہ بتادوں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! یارسول اللہ! (ﷺ) ارشاد فرمایا: (وہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی۔ اس وقت آپ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: غور سے سن لو! جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی شہادت دینا۔ آپ ﷺ اس آخری جملہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش کہ آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔ بخاری، مسلم، ترمذی۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ" یہ کبیرہ گناہ ہیں، اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا اور یمین غموس (1)۔ بخاری۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس کبیرہ گناہوں کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی ہیں۔

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور وہ خط جو نبی کریم ﷺ نے اہل یمن کی طرف لکھا تھا اور اسے لے کر حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ گئے تھے، اس میں بھی ہے۔ "بے شک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں بڑے بڑے گناہ یہ ہوں گے۔ اللہ کے ساتھ شرک، مسلمان کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے روز جہاد فی سبیل کے میدان سے بھاگ جانا، والدین کی نافرمانی، پاکدامن خاتون کو تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود خوری اور یتیم کا مال (ناجائز طور پر) کھانا" الحدیث۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

1۔ یمین غموس، اس قسم کو کہتے ہیں جو کسی گذشتہ واقعہ کے ہونے یا نہ ہونے پر دانستہ طور پر جھوٹی اٹھائی جائے۔ اس پر کفارہ نہیں ہوتا کیونکہ کفارہ سے اس کے گناہ کا ازالہ ممکن نہیں، سچی توبہ ہی سے معافی ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ یہاں گناہائے کبیرہ کا چار میں حصر مراد نہیں بلکہ معنی یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہیں۔ کیونکہ ان کے علاوہ کبیرہ گناہ اور بھی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین افراد ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا یعنی والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا اور دے کر احسان جتانے والا۔ اور تین وہ ہیں جو جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ یعنی والدین کا نافرمان، دیوث (بے غیرت) اور مردوں جیسی چال ڈھال دکھانے والی عورت۔

اسے نسائی نے، بزار نے دو جید اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا، حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں صرف پہلا حصہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ، مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ الْخَبَثَ فِيْ اَهْلِهٖ'' تین شخص ہیں جن پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے۔ وہ ہیں، نمبر 1 ہمیشہ کا شراب نوش، نمبر 2 والدین کا نافرمان اور وہ دیوث جو اپنی بیوی کے متعلق (بے غیرتی سے) زنا کا اقرار کرتا ہو۔

اسے امام احمد، نسائی، بزار اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ امام صاحب کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سالہ راہ کی مسافت سے سونگھی جا سکے گی، ''وَلَا يَجِدُ رِيْحَهَا مَنَّانٌ بِعَمَلِهٖ وَلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ'' اور نیکی کر کے جتانے والا، ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا اس کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گے۔

اسے طبرانی نے صغیر میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثَلَاثَةٌ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُمْ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، عَاقٌّ وَّمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ'' تین (بدقسمت) ہیں جن کی اللہ عزوجل نہ نفلی عبادت قبول فرماتا ہے نہ فرضی یعنی والدین کا نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا۔

اسے ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اعظم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثَلَاثَةٌ لَّا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ، اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ'' تین (گناہ) وہ ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی نیک عمل فائدہ مند نہیں ہوتا (اور وہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی اور میدان جہاد سے بھاگ جانا۔ طبرانی فی الکبیر۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، (اور وہ اس طرح کہ) اس نے کسی آدمی کے باپ کو گالی دی تو (جواباً) اس نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس کے باپ کو گالی دے ڈالی اور اس نے اس کی ماں کو گالی دی تو (جواب میں) اس نے اس کی ماں کو گالی دے ڈالی (تو گویا اس پہلے گالی دینے والے نے اپنے ہی ماں باپ کو گالی دی)۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔

حدیث: حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (دن میں) پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ یہ سن کر نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ مَّاتَ عَلٰی ھٰذَا کَانَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ نَصَبَ اِصْبَعَیْہِ مَا لَمْ یَعُقَّ وَالِدَیْہِ'' جو اس طریقہ پر مرگیا، قیامت کے دن وہ نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں (علیہم السلام) کے ساتھ اس طرح ہوگا اور آپ ﷺ نے دو انگلیوں کو ملایا (یعنی جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں) بشرطیکہ والدین کی نافرمانی نہ کرتا ہو۔ (اللہ اکبر)۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ان میں ایک صحیح ہے۔ اور ابن حبان و ابن خزیمہ نے بھی اپنی اپنی صحیح میں اختصاراً روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کا تاکیدی حکم فرمایا: (جن میں دو باتیں یہ تھیں) ارشاد فرمایا: نمبر 1 اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اگرچہ تمہیں قتل کردیا جائے اور جلا دیا جائے اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں حکم دیں کہ اپنا بال بچہ اور مال و جائیداد چھوڑ دو۔ الحدیث۔

اسے امام احمد وغیرہ نے روایت کیا۔ یہ روایت ''ترک الصلوۃ'' کے باب میں مکمل طور پر گذر چکی ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ ہم اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت مسلمین! اللہ سے ڈرتے رہو۔ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو کیونکہ صلہ رحمی کے ثواب سے زیادہ جلدی ملنے والا اور کوئی ثواب نہیں۔ ظلم و زیادتی سے بچو کیونکہ ظلم کی سزا سے زیادہ جلدی پہنچنے والی اور کوئی سزا نہیں۔ ''وَاِیَّاکُمْ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّ رِیْحَ الْجَنَّۃِ تُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ اَلْفِ عَامٍ، وَاللّٰہِ لَا یَجِدُھَا عَاقٌّ وَّلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَّلَا شَیْخٌ زَانٍ وَّلَا جَارٌّ اِزَارَہٗ خُیَلَاءَ اِنَّمَا الْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' اور ماں باپ کی نافرمانی سے اجتناب کرو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی دوری سے محسوس ہوگی (مگر) اللہ کی قسم، یہ خوشبو والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زناکار اور ازراہ تکبر تہبند لٹکا کر چلنے والا نہ پاسکیں گے۔ کبریائی تو صرف اللہ رب العالمین ہی کو زیب دیتی ہے۔ جھوٹ پورے کا پورا گناہ ہے سوائے اس صورت کے کہ اس سے کسی مومن کو تم فائدہ پہنچاؤ یا اس سے دین پر سے کسی اعتراض کو دور کردو۔ اور جنت میں ایک بازار ہے۔ جس میں کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں ہوتی، اس میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

صرف (صالحین کی) تصویریں ہیں۔ جو شخص کسی (نیک) مرد یا عورت کی شکل وصورت سے محبت رکھتا ہوگا (یہاں تصویر مراد نہیں ہے) اسے اس بازار میں داخل کیا جائے گا۔ تاکہ (ان صالحین کی زیارت کرتا رہے)۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کُلُّ الذُّنُوْبِ یُؤَخِّرُ اللّٰہُ مِنْھَا مَا شَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُعَجِّلُہٗ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ" سب گناہوں میں سے جس (کی سزا) کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے روز قیامت تک موخر کردیتا ہے۔ (دنیا میں سزا نہیں دیتا) سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں مرنے سے پہلے سزا دے دیتا ہے۔

اسے حاکم اور اصبہانی نے بطریق بکار بن عبدالعزیز روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آکر عرض کرنے لگا: ایک نوجوان عالم نزع میں ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" پڑھ، مگر نہیں پڑھ سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نماز پڑھتا تھا؟ آنے والا بولا: جی ہاں۔ اب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل پڑے، ہم بھی آپ کے ساتھ چلے، آپ ﷺ اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: "لا الٰہ الا اللّٰہ" کہو۔ اس نے عرض کی: میں کہہ نہیں سکتا۔ فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کسی نے عرض کی: "کَانَ یَعُقُّ وَالِدَتَہٗ" یہ اپنی ماں کی نافرمانی کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا اس کی والدہ زندہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اسے بلالاؤ، والدہ کو بلایا گیا، وہ حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے تمہارا کہ اگر بہت بڑی آگ بھڑکائی جائے اور تمہیں کہا جائے کہ تم اگر اس کی سفارش کرو تو ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں ورنہ اس آگ میں اسے جلا ڈالیں گے، تو کیا تم اس کی سفارش کروگی؟ (یا جل جانے دوگی؟) ماں عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! (ﷺ) تب تو میں سفارش کروں گی۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ کو اور مجھے گواہ بنا کر کہو کہ تم اس سے راضی ہوگئی ہو۔ وہ عرض کرنے لگی: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ رَسُوْلَکَ قَدْ رَضِیْتُ عَنِ ابْنِیْ" یااللہ! میں تجھے اور تیرے رسول (ﷺ) کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی ہوں۔ اب رسول اللہ ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا: اے لڑکے کہو، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" نوجوان نے یہ الفاظ کہہ دئے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ بِیْ مِنَ النَّارِ" تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے میرے وسیلہ سے اس نوجوان کو دوزخ سے بچالیا۔

اسے طبرانی نے اور امام احمد نے مختصراً روایت کیا۔

حدیث: حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ (دوران سفر) میں ایک محلے میں ٹھہرا۔ اس محلے کے ایک طرف قبرستان تھا۔ جب نماز عصر کے بعد کا وقت ہوا تو قبرستان میں ایک قبر شق ہوگئی، اس میں سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ایک آدمی برآمد ہوا، اس کا سر گدھے کا تھا اور باقی جسم انسان کا۔ اس نے تین مرتبہ گدھے کی سی آواز نکالی (گدھے کی طرح ہینگا) پھر قبر اس پر برابر ہوگئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت بال یا اون کات رہی ہے۔ ایک خاتون مجھ سے کہنے لگیں۔ اس بڑھیا کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ خاتون نے جواب دیا: یہ (قبر سے نکلنے والے) اس شخص کی ماں ہے۔ میں نے پوچھا: اس کا واقعہ کیا ہے؟ خاتون کہنے لگیں: وہ شراب پیا کرتا تھا۔ شام کو جب گھر آتا تو اس کی ماں کہتی تھی: ''یَابُنَیَّ اِتَّقِ اللّٰہَ اِلٰی مَتٰی تَشْرَبُ ھٰذِہِ الْخَمْرَ'' بیٹے، اللہ کا خوف کر، کب تک تو یہ شراب پیتا رہے گا؟ تو یہ اسے جواب دیا کرتا تھا: ''اِنَّمَا اَنْتِ تَنْھَقِیْنَ کَمَا یَنْھَقُ الْحِمَارُ'' تو تو بس ہینگتی رہتی ہے جیسے گدھا ہینگتا ہے۔ (معاذ اللہ)۔ خاتون نے مزید بتایا کہ یہ شخص عصر کے بعد مرا تھا اور اب ''فَھُوَ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ کُلَّ یَوْمٍ، فَیَنْھَقُ ثَلَاثَ نَھَقَاتٍ ثُمَّ یَنْطَبِقُ عَلَیْہِ الْقَبْرُ'' روزانہ نمازِ عصر کے بعد اس کی قبر شق ہو جاتی ہے۔ یہ باہر نکل کر تین مرتبہ ہینگتا ہے۔ پھر قبر اس پر برابر ہو جاتی ہے۔

اسے اصبہانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اور اصبہانی کہتے ہیں کہ ابو العباس اصم نے نیشاپور میں حفاظ حدیث کی موجودگی میں یہ واقعہ بیان کیا تو کسی نے انکار نہیں کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

رشتوں کو جوڑنا، قائم رکھنا اگرچہ دوسرے توڑ دیں (1)

ترہیب

رشتے توڑنا، ان کا لحاظ نہ رکھنا (صلہ رحمی اور قطع رحمی)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے۔ ''وَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ''

1۔ رشتوں کو جوڑنے، انہیں قائم رکھنے اور ان کا احترام کرنے کا حکم اور انہیں توڑنے کی ممانعت قرآن پاک میں کئی مقامات پر بیان فرمائی گئی ہے۔ نافرمان و بدکردار لوگوں کی مذمت فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''یہ (نافرمان و فاسق) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ پختہ عہد باندھنے کے بعد اسے توڑتے ہیں اور کاٹتے ہیں ان رشتوں کو جنہیں جوڑنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ (قطع رحمی کرتے ہیں) اور زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یہی لوگ (دنیا و آخرت میں) نقصان اٹھانے والے ہیں''۔

سورہ نساء کی پہلی آیت میں فرمایا کہ یہ رشتے ہمارے قائم فرمائے ہیں، انہیں قطع کرنے سے اجتناب کرو۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا۝ (نساء)

ترجمہ: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا فرمایا۔ اور اسی سے اس کا جوڑ (بیوی حوا علیہا السلام کو) پیدا کیا۔ اور ان دونوں (آدم و حوا علیہما السلام سے) کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔ (اور اس طرح تمہارے ایک دوسرے سے رشتے قائم فرمائے کہ ماں، باپ، بھائی، بہن، چچا، تائے، دادا، دادی، نانا، نانی، خالہ، پھوپھی، بھانجے، بھتیجے وغیرہ کے رشتے پیدا ہوئے) اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق طلب کرتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بھی ڈرو) بے شک اللہ تعالیٰ تم پر ہر وقت نگہبان ہے''۔

سورہ رعد میں اپنے نیک اور عقل مند بندوں کی تعریف ان الفاظ سے فرمائی:

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝ وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ۝ (رعد)

ترجمہ: ''یہ وہ (خوش بخت) بندے ہیں جو اللہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پورا کرتے ہیں اور پختہ عہد کو توڑتے نہیں۔ اور یہ وہ ہیں جو جوڑتے ہیں ان رشتوں کو جنہیں جوڑنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے۔ (صلہ رحمی کرتے ہیں) اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور سخت حساب کا خوف رکھتے ہیں''۔

اس کے بعد والی آیات میں ان کے انعام و اکرام کا بیان فرمانے کے بعد نافرمان لوگوں کا تذکرہ بھی کر دیا۔ فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ۝ (رعد)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور توڑتے ہیں ان رشتوں کو جنہیں جوڑنے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں وہ جن پر (دنیا و آخرت میں اللہ کی) لعنت ہے۔ اور ان کے لئے (دوزخ میں) برا گھر ہے''۔

رشتوں کو نبھانے، ان کا پاس لحاظ رکھنے اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم ان الفاظ میں فرمایا گیا:

وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۝ (بنی اسرائیل) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جو آدمی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے (اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک کرے) اور جو بندہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے: "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ" جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں برکت ہو اور اس کی عمر دراز فرمائی جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک (صلہ رحمی) کرے۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو، اسے رشتے داروں سے نیک سلوک کرنا چاہیے۔

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ ہیں کہ فرمایا: "تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ" نسب کی (کم از کم) اتنی تعلیم تو ضرور حاصل کرو، جس سے تم اپنے رشتے داروں سے صلہ رحمی کر سکو۔ (تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کون ہمارا کیا لگتا ہے تا کہ تم اس سے صلہ رحمی کرو اس رشتے کا لحاظ رکھو) اس لئے کہ صلہ رحمی اپنے لوگوں میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں برکت کا باعث ہے۔

ترمذی نے اسے غریب حدیث کہا ہے۔ طبرانی نے بھی اسے علاء بن خارجہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اچھی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور بری موت اس سے دور کر دی جائے "فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ" تو اسے چاہیے کہ اللہ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کرے۔

اسے عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے زوائد میں، بزار نے جید اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تورات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جسے محبوب ہو کہ اس کی عمر میں زیادتی ہو اور روزی میں اضافہ ہو، اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: "اور رشتے داروں کو ان کا حق دو (تا کہ رشتے قائم رہیں) اور مسکین و مسافر کو بھی دو اور فضول خرچی بالکل نہ کرو"۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ (روم)

ترجمہ: "تو رشتے دار کو اس کا حق دو اور مسکین و مسافر کو بھی (ان کا حق دو) یہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو رضائے الٰہی کے طلب گار ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو (دونوں عالم میں) کامیابی و کامرانی پانے والے ہیں"۔

نیز والدین کی اطاعت کے باب میں مندرجہ آیات بھی باب مذکور میں شامل کی جا سکتی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بزار نے اسناد لاباٗس کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح بھی کہا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ اور صلہ رحم دو ایسے عمل ہیں کہ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں اضافہ کرتا ہے۔ برے خاتمہ سے بچاتا ہے اور ناجائز و حرام (کام) سے دور رکھتا ہے۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: قبیلہ بنی خثعم کے ایک صاحب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ ہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو میں عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) ''اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ'' اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے بعد؟ فرمایا: پھر صلہ رحمی کرنا، فرماتے ہیں: میں بولا: یارسول اللہ! پھر؟ فرمایا: پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا: ''اَیُّ الْاَعْمَالِ اَبْغَضُ اِلَی اللّٰہِ'' اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بدترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کہتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ! اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: پھر قطع رحمی کرنا، کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد؟ فرمایا: پھر برے کاموں کا حکم کرنا اور نیک کاموں سے روکنا۔

اسے ابویعلیٰ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگیا جبکہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔ اس نے آنحضور ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی پھر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے وہ عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ یہ سن کر ٹھہر گئے پھر اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کی طرف نظر فرمائی پھر ارشاد فرمایا: اس شخص کو ہدایت کی توفیق عطا فرما دی گئی ہے۔ اس نے عرض کی: آپ یہ کیسے فرماتے ہیں؟ کہتے ہیں: آپ نے یہی لفظ دوبارہ فرمائے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بنا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کیا کر اور صلہ رحمی کر، (اور اب) اونٹنی کی مہار چھوڑ دے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ (فرمایا) ''اور اپنے رشتے داروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کر، جب وہ اعرابی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنْ تَمَسَّكَ بِمَا اُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' اگر یہ شخص میرے حکم پر کاربند رہا تو جنت میں جائے گا۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ایک قوم کے شہروں کو آباد فرماتا ہے۔ ان کے مالوں میں برکت ڈالتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف غصے کی نظر نہیں فرمائی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کیونکر ہوا؟ ارشاد فرمایا: "بِصِلَتِهِمْ اَرْحَامَهُمْ" اس لئے کہ یہ لوگ اپنے رشتے داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: جس کو نرمی کا کچھ حصہ عطا فرمایا گیا، اسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمادی گئی۔ "وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ اَوْحُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الْاَعْمَارِ" رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ اور پڑوسیوں سے حسن سلوک یا حسن خلق شہروں کی آبادی اور عمروں میں برکت کا باعث ہوتے ہیں۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ عبدالرحمٰن بن قاسم کے علاوہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: جنابہ درہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) لوگوں میں بہترین شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جوان میں سب سے زیادہ رب سے ڈرنے والا، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور سب سے بڑھ کر گناہوں سے روکنے والا ہو۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے کئی نیک کاموں کا تاکیدی حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں (دولت و صحت وغیرہ میں) اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھوں۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں۔ یہ بھی حکم دیا کہ رشتے داروں سے اچھا سلوک کروں چاہے وہ مجھ سے قطع تعلق کریں۔ یہ وصیت بھی کی کہ اللہ کے دین کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ رکھوں۔ مجھ سے یہ ارشاد بھی فرمایا کہ سچی بات کروں اگرچہ کڑوی ہو۔ اور یہ تاکیدی حکم بھی دیا کہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کثرت کے ساتھ پڑھا کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

اسے طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک کنیز کو آزاد کر دیا اور نبی کریم ﷺ سے اس کی اجازت نہیں لی۔ پھر جب ان کی باری کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو عرض کرنے لگیں: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ جانتے ہیں، میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا: واقعی؟ عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ" کاش! تم وہ کنیز اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو اس سے بھی زیادہ اجر تمہیں حاصل ہوتا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: تین چیزیں عرش الٰہی کے ساتھ لٹک رہی ہیں۔ رحم (رشتہ داری) یہ دعا کرتی ہے: اے اللہ! میں تیرا واسطہ دیتی ہوں کہ مجھے توڑا نہ جائے؛ امانت، یہ کہتی ہے: اے میرے رب! تیرے واسطہ سے عرض ہے کہ مجھ میں خیانت نہ ہو۔ نعمت، یہ یوں عرض کرتی ہے۔ یاالٰہی! تیرے نام کا واسطہ، میری ناقدری نہ ہونے پائے۔ بزار۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی رحیم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا کہہ رہا ہے: جو مجھے ملائے گا (رشتوں کا خیال رکھے گا) اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا (اپنا قرب عطا کرے گا) اور جو مجھے قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، اور میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا فرمایا اور اس کا نام اپنے نام سے نکالا (یعنی رحم کو رحمٰن سے نکالا) اب جو کوئی اسے جوڑے گا، میں اسے جوڑوں گا۔ اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ دوں گا۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے بروایت ابوسلمہ روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (رشتہ داری) کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: یہ مقام قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اسے ملاؤں گا جو تجھے ملائے گا اور اس سے تعلق توڑ لوں گا جو تجھے توڑے گا؟ رحم نے عرض کی: کیوں نہیں! (میں راضی ہو گیا) اللہ نے فرمایا: جا یہ تیرا حق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ (محمد)، ترجمہ: پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور اپنی رشتہ داریوں کو توڑو گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، کہ انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا)۔ بخاری و مسلم

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: رحم (رشتہ داری) رحمٰن کی ایک شاخ ہے (رحم، رحمٰن سے بنا ہے) رحم کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے توڑا گیا۔ اے میرے پروردگار! مجھے محروم رکھا گیا۔ اے مولا! مجھ پر ظلم کیا گیا۔ اے میرے مالک! تو رحمٰن تعالیٰ اسے جواب دے: "الا ترضين أن أصل من وصلك واقطع من قطعك" کیا تو اس پر خوش نہیں ہے کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ کو جوڑے اور اس سے قطع تعلق کر لوں جو تجھے توڑے؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد نے جید وقوی اسناد کے ساتھ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم چرخے کے تکلے کی طرح ہے، عرش کو پکڑے ہوئے بزبان فصیح عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! اسے (اپنے ساتھ) ملا جو مجھے ملائے اور اس سے (تعلق) توڑ جو مجھ سے تعلق توڑے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں، رحیم ہوں، اور میں نے رحم کو اپنے نام (رحمٰن ورحیم) سے نکالا ہے۔ جو اسے ملائے گا، میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا، میں اس سے تعلق توڑ لوں گا۔

اسے بزار نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ کسی مسلمان کی عزت میں ناحق دست اندازی کرنا ہے اور یہ رحم (رشتہ داری) رحمٰن عزوجل کی ایک شاخ ہے۔ ”فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ“ جو کوئی اسے توڑے گا، اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دے گا۔

اسے امام احمد و بزار نے روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا“ بدلہ میں نیک سلوک کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے (کہ اگر کسی نے اس کے ساتھ نیک سلوک کیا تو اس نے بھی بدلہ میں ایسا کیا ورنہ نہیں) بلکہ (درحقیقت) صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتے داری توڑی جائے تو وہ پھر بھی (حسن سلوک سے) اس رشتہ داری کو جوڑتا رہے۔ (برے سلوک کے بدلہ میں بھی نیک سلوک کرے)۔

اسے بخاری، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈانواں ڈول اور دوسروں کی رائے پر عمل کرنے والے مت بنو کہ کہنے لگو: اگر لوگ ہمارے ساتھ نیک سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے اچھا برتاؤ کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم ظلم بھی کریں گے۔ بلکہ اپنے دلوں کو اس بات پر مضبوط کرلو کہ اگر لوگ اچھائی کریں گے تو بھی تم اچھا ہی کرو گے اور اگر وہ برائی کریں گے تو تم ظلم نہیں کرو گے (بلکہ پھر بھی اچھائی ہی کرو گے)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) میرے کچھ رشتے دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں۔ میں ان سے تحمل مزاجی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جاہلانہ سلوک کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ذَالِكَ'' اگر تم واقعی ایسے ہی ہو جیسا تم نے بتایا ہے کہ تو تم ان (رشتے داروں) کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو (تمہاری عزت بڑھ رہی ہے اوران کی کم ہورہی ہے) اوران کے خلاف تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک مددگار اس وقت تک موجود رہے گا جب تک تم اس حالت پر رہو گے۔ مسلم۔

حدیث: سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ'' افضل صدقہ، وہ صدقہ ہے جو دل میں دشمنی رکھنے والے رشتہ دار پر کیا جائے۔

اسے طبرانی نے، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو میں نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا پھر عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے افضل اعمال کی خبر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! ''صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ'' جو تم سے کٹے تم اس سے ملو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو۔ اور ایک روایت میں ہے: ''وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ'' جو تم پر ظلم کرے تم اسے معافی دیا کرو۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے یہ الفاظ زائد کئے: ''اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّمَدَّ فِیْ عُمْرِهٖ وَ یُبْسَطَ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ'' یاد رکھو! جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق وسیع ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

امام صاحب کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں (اسی مضمون کی ایک حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے طبرانی و بزار نے روایت کی۔ پہلی حدیث میں صلہ رحمی کو دنیا و آخرت کا بہترین اخلاق، دوسری میں افضل الفضائل اور تیسری میں بلندی درجات کا باعث بیان فرمایا گیا ہے)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَسْرَعُ الْخَیْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَاَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَةً الْبَغْیُ وَقَطِیْعَةُ الرَّحِمِ'' جس نیکی پر بہت جلد ثواب حاصل ہوتا ہے وہ حسن سلوک اور صلہ رحمی ہے، اور جس گناہ پر بہت جلد سزا ملتی ہے وہ ظلم اور قطع رحمی ہے۔ ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم اور قطع رحمی کے سوا اور کوئی ایسا گناہ نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں بھی بہت جلد دیتا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی آخرت کی سزا بھی محفوظ رکھتا ہو۔ (دنیوی سزا آخرت کی سزا کو کم نہیں کرے گی بلکہ وہ اپنے وقت پر الگ ملے گی)۔

اسے ابن ماجہ، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا۔ کہتے ہیں: مہر عرش الٰہی کے پائے کے ساتھ لٹک رہی ہے۔ جب رحم (اللہ کی بارگاہ میں اپنی بے حرمتی کی) شکایت کرتا ہے، گناہوں کے عمل ہونے لگتے ہیں اور بندے اللہ کے سامنے (گناہ کرنے پر) دلیر ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مہر کو بھیجتا ہے اور وہ مجرم کے دل پر لگ جاتی ہے۔ ''فَلَا یَعْقِلُ بَعْدَ ذَالِكَ شَیْئاً'' پھر اس کے بعد وہ کسی چیز (گناہ وثواب) کی عقل نہیں رکھتا۔

اسے بزار اور بیہقی نے روایت کیا۔ الفاظ بزار کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیان رات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ ''فَلَا یُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ'' تو قطع رحمی کرنے والے کے عمل مقبول نہیں ہوتے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یہ نصف شعبان کی (پندرھویں) رات ہے۔ اور اس رات میں اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر (گناہگاروں) کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ (لیکن) مشرک، حاسد، قطع رحمی کرنے والے، ازراہ تکبر کپڑا لٹکا کر چلنے والے، والدین کے نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ'' قاطع جنت میں داخل نہ ہوگا۔ سفیان نے فرمایا: قاطع سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔ بخاری و مسلم، ترمذی۔ اور لباس کے بیان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے۔ جس میں آپ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جماعت مسلمین! اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ اس لئے کہ رشتے داروں سے نیک سلوک سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں جس کا ثواب بہت جلد (اس دنیا میں ہی) مل جاتا ہو۔ ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ظلم سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں جس کی سزا بہت جلد مل جاتی ہو۔ اور والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سالہ راہ کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔ (مگر) اللہ کی قسم، والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا اور تکبر کی نیت سے کپڑے گھسیٹ کر چلنے والا جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ بڑائی تو صرف اللہ کو زیب دیتی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے'' (کسی اور کو تکبر کا حق نہیں پہنچتا)۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آج ہمارے پاس کوئی قطع رحمی کرنے والا نہ بیٹھے۔ حلقے میں سے ایک نوجوان اٹھ گیا، اپنی خالہ کے پاس گیا کہ ان کے (اس نوجوان اور اس کی خالہ کے) درمیان کوئی شکر رنجی تھی۔ اس نے معافی مانگی اور خالہ نے اسے معاف کر دیا پھر مجلس میں واپس حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ'' اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔ اصبہانی۔

اور طبرانی نے بھی اسے اس طرح مختصراً روایت کیا کہ۔'' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ'' بلاشبہ (رحمت کے) فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جس میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

یتیم (1) کی کفالت، اس پر رحم کرنا اور اس پر مال خرچ کرنا۔ نیز بیوہ عورت اور مسکین کی مدد کے لئے کوشش کرنا۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اَنَا وَ کَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا'' ''میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا اس طرح جنت میں ساتھ ساتھ ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان کچھ کشادگی فرمائی۔ بخاری، ابو داؤد، ترمذی

1۔ یتیم وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ قرآن حکیم نے یتیم کی پرورش رحمت و شفقت اور اس کے مال کی حفاظت وغیرہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (بقرہ)

ترجمہ: ''نیکی صرف یہی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے (نماز کی حالت میں) مشرق کی طرف یا مغرب کی جانب پھیر لو۔ بلکہ نیکی (کا کمال) یہ ہے کہ بندہ اللہ پر ایمان لائے، یوم آخرت، فرشتوں، کتابوں اور انبیاء (علیہم السلام) پر ایمان لائے۔ اور اللہ کی محبت میں اپنا مال دے رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور غلام آزاد کرانے میں خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے۔ اور (نیکی کی معراج کو پہنچنے والے وہ لوگ ہیں) جو اپنے کئے ہوئے وعدے پورے کرتے ہیں۔ اور جو مصیبت، سختی اور جہاد کے وقت صبر سے کام لیتے ہیں۔ یہی ہیں وہ لوگ جو سچے ہیں اور یہی لوگ تقوی و پرہیز گاری والے ہیں''۔

آیت مبارکہ میں یتیم، مسکین، مسافر وغریب، سب کے ساتھ نیک سلوک کا حکم فرما دیا گیا ہے۔ یتیم کی کفالت، اس کے مال کی حفاظت اور یتیم بچے بچی پر رحمت و شفقت سے متعلق سورۂ نساء کی مندرجہ ذیل آیات انتہائی قابل غور ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ (نساء)

ترجمہ: ''اور نہ دیدو اپنے مال ناسمجھ (یتیم بچے بچیوں) کو (کہ وہ اپنی ناسمجھی سے اسے ضائع کردیں گے اور یہ مال بڑی قیمتی چیز ہے) کہ یہ وہ مال ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے لئے سہارا بنایا ہے۔ اور ان (یتیموں) کو کھلاؤ ان مالوں سے اور لباس پہناؤ۔ اور ان کے ساتھ اچھی گفتگو کرو''۔

اس آیت میں حکم سرپرستوں کو ہے اور مال سے وہ مال مراد ہے جو یتیم کے ماں باپ چھوڑ جائیں۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ (نساء)

ترجمہ: ''اور آزماتے رہو یتیموں کو حتی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم ان میں دانائی محسوس کرو تو انہیں ان کے مال واپس کردو۔ اور ان کے مال فضول خرچی سے جلد بازی میں نہ کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (تو واپس لے لیں گے) اور جو سرپرست خود مالدار ہو وہ یتیموں کے مال (کھانے) سے اجتناب کرے۔ اور جو فقیر و نادار ہو (بطور خدمت گذاری یا اجرت) مناسب مقدار میں کھالے۔ پھر جب تم ان کے مال انہیں واپس کرو تو ان پر گواہ بنا لو (تاکہ غلط فہمی پیدا نہ ہو) اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے''۔

ناحق یتیموں کا مال کھانے والوں کو ان سخت الفاظ میں تہدید وتنبیہ فرمائی: (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کو پالنے والا، یہ یتیم اس کا اپنا عزیز ہو یا کسی غیر کا، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) کلمے کی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔ اور امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم سے مرسلا روایت کیا۔ نیز بزار نے اسے متصلا روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں فرمایا: جس نے رشتہ دار یا غیر رشتہ دار یتیم کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔ اور جس نے تین بیٹیوں کو پالنے کی کوشش کی، "فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ لَهُ كَاَجْرِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ صَائِمًا قَائِمًا" وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اور اسے مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح اجر ملے گا جو دوران جہاد روزہ دار بھی رہا اور نماز بھی قائم کرتا رہا۔"

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین یتیموں کو پالا پوسا، وہ اس شخص کی مثل ہے جو (اپنی ساری زندگی میں روزہ دار و شب زندہ دار رہا اور تلوار سونتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا۔ اور میں اور وہ جنت میں اس طرح بھائی بھائی (ساتھ ساتھ) ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں بہنیں ہیں۔ اور آپ ﷺ نے شہادت کی اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر دکھا دیا۔ ابن ماجہ

حدیث: اور انہی (ابن عباس) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمان یتیموں میں سے کسی یتیم کا کھانا پینا اپنے ذمہ لے لیا "اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ" تو

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: "بے شک وہ لوگ جو یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں۔ اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے"۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: "اور یتیموں کو ان کے مال دے دو، اور اپنی ردی چیز کو ان کی عمدہ چیز سے مت بدلو۔ اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے"۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (بقرہ)

ترجمہ: "اور آپ سے (اے حبیب کریم ﷺ) لوگ یتیموں کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ آپ ارشاد فرمائیں کہ ان کی اصلاح کرنا ہی بہتر ہے۔ اگر تم انہیں (اپنے کاروبار میں یا کھانے پینے پہننے میں) اپنے ساتھ ملا لو (تو کوئی حرج نہیں بلکہ بڑا اجر ہے کیونکہ) وہ تمہارے بھائی ہی ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشکل میں ڈال دیتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے"۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ (والضحیٰ)

ترجمہ: "پس کسی یتیم پر سختی نہ کیجئے۔ اور کسی مانگنے والے کو مت جھڑکئے۔ اپنے محبوب محترم ﷺ کے طفیل اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے کہ یتیموں کے ساتھ رحمت و شفقت کا رویہ رکھیں اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ نیز سائل کو جھڑکیں نہیں بلکہ اگر ہو سکے تو اس کی ضرورت کو پورا کریں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل فرمائے گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا گناہ (شرک وغیرہ) کر بیٹھے جس کی بخشش نہیں ہے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن مالک القشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ''وَمَنْ ضَمَّ يَتِيمًا مِّنْ بَيْنِ اَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ اِلٰى طَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ'' اور جس نے مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کو کھانے پینے میں اپنے ساتھ ملا لیا، اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔ علی بن زید کے علاوہ امام صاحب کے راوی قابل اعتماد ہیں۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مَا قَعَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلٰى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرُبُ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ'' ''یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی قوم کے دسترخوان پر یتیم بیٹھا ہو پھر شیطان ان کے دستر خوان کے قریب آ جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اور اصبہانی نے دونوں نے بروایت حسن بن واصل روایت کیا (کہتے ہیں کہ) ہمارے شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اِنَّ اَحَبَّ الْبُيُوتِ اِلَى اللّٰهِ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ'' ''اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم باعزت طور پر رہ رہا ہو۔ طبرانی و اصبہانی۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو اور اہل اسلام کے گھروں میں بدترین وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدتمیزی کی جاتی ہو۔ ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت کے روز ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے۔ اور (یہ حدیث بیان کرتے وقت) یزید بن زریع راوی نے شہادت کی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا۔ (کالے رخساروں والی عورت سے مراد ہے وہ) عورت جو عزت و جمال والی تھی، اس کا شوہر فوت ہو گیا تو اس نے خود کو اپنے یتیم بچوں کیلئے (دوسرا نکاح کرنے سے) روکے رکھا۔ حتیٰ کہ وہ جوان ہو گئے یا وفات پا گئے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھولوں گا مگر میں ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے بھی آگے جا رہی ہے۔ میں اس سے پوچھوں گا: تجھے کیا ہے اور تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی: ''اَنَا امْرَاَةٌ قَعَدْتُ عَلٰى اَيْتَامٍ لِّي'' میں وہ (بیوہ) عورت ہوں جو اپنے یتیم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بچوں کو لئے بیٹھی رہی (اوران کی وجہ سے دوسرا نکاح نہ کیا)

اسے ابویعلی نے روایت کیا۔اس کی اسناد ان شاء اللہ حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''مَنْ مَسَحَ عَلٰی رَأْسِ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ فِیْ کُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ'' ''جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی یتیم کے سرپر (پیار سے) ہاتھ پھیرا تو جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، ہر بال کے بدلہ میں اسے نیکیاں ملیں گی۔اور جس نے اپنے پاس موجود کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ نیک سلوک کیا، میں اور وہ جنت میں ان دوانگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔اور آپ ﷺ نے اپنی دوانگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی میں کچھ فرق ظاہر کر کے دکھایا۔

اسے امام احمد وغیرہ نے بطریق عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور اپنے دل کے سخت ہونے کی شکایت کرنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ؟''اِرْحَمِ الْیَتِیْمَ وَامْسَحْ رَأْسَهٗ وَ اَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ یَلِنْ قَلْبُكَ وَ تُدْرِكْ حَاجَتَكَ'' ''یتیم پر رحم کیا کرو، اس کے سر پر (محبت سے) ہاتھ رکھا کرو اور اپنے کھانے سے اسے کھلایا کرو، تمہارا دل نرم ہو جائیگا اور تم اپنی مراد حاصل کرلو گے۔

اسے طبرانی نے بروایت بقیہ (ایک راوی کا نام ہے) روایت کیا۔اس کی اسناد میں ایک غیر معروف راوی ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے دل کے سخت ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:''اِمْسَحْ رَأْسَ الْیَتِیْمِ وَ اَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ'' ''یتیم کے سرپر (پیار سے) ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو (تمہیں دل کی نرمی نصیب ہو جائیگی)۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔امام صاحب کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جس نے یتیم پر رحم کھایا، گفتگو میں اس کے ساتھ نرمی اختیار کی اور اس کی یتیمی و کمزوری پر رحم کیا اور اپنے ہمسائے پر اللہ کے دیئے ہوئے زائد مال سے اپنی بڑائی و فوقیت کا اظہار نہیں کیا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔عبد اللہ بن عامر کے سوا اس کے راوی ثقہ ہیں۔اور ابوحاتم نے کہا کہ عبد اللہ بن عامر متروک نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''اِیَّاکُمْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وَ بُكَاءَ الْيَتِيْمِ فَإِنَّهٗ يَسْرِيْ فِي اللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ'' یتیم کے رونے سے بچو (اسے نہ خود رلاؤ نہ رونے دو بلکہ اسے خوش کرو) کیونکہ اس کا رونا رات ہی کو بارگاہِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ اصبہانی۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوع کیا کہ ایک آدمی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا: آپ کی نظر کے چلے جانے کی وجہ کیا ہے؟ اور آپ کی کمر مبارک کیوں جھک گئی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری آنکھیں تو (اپنے بیٹے) یوسف (علیہ السلام) کے فراق میں روتے ہوئے چلی گئیں اور یوسف کے بھائی بنیامین کے صدمہ نے میری کمر جھکا دی ہے۔ اس پر ان کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: کہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (یوسف:86) '' میں تو اپنی مصیبت اور اپنے دکھوں کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہوں''۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ جو کچھ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے آپ سے بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: پھر جبریل علیہ السلام چلے گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے گھر تشریف لے آئے اور عرض کرنے لگے: اے میرے پروردگار! کیا مجھ بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں فرمائے گا۔ تو نے میری آنکھیں لے لیں اور میری پشت جھکا دی۔ اب میرے دونوں پھول میرے پاس واپس بھیج دے کہ میں ان کو ایک مرتبہ سونگھ لوں۔ پھر اس کے بعد جو تیری رضا ہو مجھ سے سلوک فرمالینا۔ حضرت جبریل علیہ السلام پھر آئے اور بولے: اے یعقوب! (علیہ السلام) اللہ عزوجل آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: خوش ہو جائیے، اگر آپ کے دونوں بیٹے فوت بھی ہو گئے ہوتے تو ہم انہیں آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے زندہ فرما دیتے۔ نیز آپ سے فرماتا ہے کہ کیا آپ کو معلوم ہے، آپ کی آنکھیں کیوں جاتی رہیں، آپ کی پشت کس وجہ سے جھک گئی اور یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے ان کے ساتھ یہ سب کچھ کیوں کیا؟ (بہانے سے جنگل میں لے جانا، کنوئیں میں پھینکنا۔ اور کھوٹے سکوں کے عوض بیچنا وغیرہ) آپ نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) آپ کے پاس ایک مرتبہ ایک یتیم مسکین حاضر ہوا تھا، وہ روزے سے تھا اور بھوکا تھا۔ جبکہ آپ اور آپ کے اہل وعیال ایک بکری ذبح کر کے اس کا گوشت تناول کر رہے تھے اور آپ نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ (کہیں سہواً ایسا ہو گیا ہوگا ورنہ پیغمبر کا اخلاق سارے جہان سے بڑھ کر ہوتا ہے وہ دانستہ ایسا نہیں کرتے) اور فرماتا ہے: میں اپنی مخلوق میں کسی سے اتنی محبت نہیں فرماتا جتنی یتیموں اور مسکینوں سے مجھے محبت ہے۔ اب آپ کھانا تیار کروائیں اور مسکینوں کی دعوت کریں۔ (آپ کے فرزند مل جائیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد یعقوب علیہ السلام کا یہ حال ہو گیا کہ جب شام ہوتی تو آپ کا منادی اعلان کرتا: جو کوئی روزہ دار ہو وہ یعقوب (علیہ السلام) کے دسترخوان پر حاضر ہو جائے۔ اور صبح کے وقت آپ کا اعلان کرنے والا یوں آواز دیتا: جس نے کھانا کھانا ہو وہ یعقوب (علیہ السلام) کے طعام خانے سے آکر کھالے۔

اسے حاکم، بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا، یہ الفاظ اصبہانی کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں کی مدد کیلئے کوشش کرنے والا (اجر وثواب میں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (راوی کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس نمازی کی طرح ہے جو نماز پڑھتے ہوئے کبھی تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو روزے رکھتے ہوئے کبھی اکتاتا نہیں۔

اسے امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ مگر ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہیں۔ ''اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَ کَالَّذِیْ یَقُوْمُ اللَّیْلَ وَ یَصُوْمُ النَّھَارَ'' بیواؤں اور مسکینوں کی امداد کیلئے دوڑ دھوپ کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل ہے۔ اور اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور ہر روز روزہ رکھتا ہے''۔

حدیث: حضرت مطلب بن عبد اللہ مخزومی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں ام المومنین ام سلمہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ فرمانے لگیں: بیٹے! کیا تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود اللہ کے رسول ﷺ سے سنی تھی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے مادر بزرگوار! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا اپنی دو رشتہ دار عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا تو یہ ان پر کیے ہوئے خرچ (کے ثواب) کو پالے گا یہاں تک کہ (روز قیامت) وہ دونوں اسے اللہ کے فضل سے غنی کر دیں گی یا اس کی کفایت کریں گی۔ (نیز) دوزخ سے اس کیلئے آڑ بن جائیں گی۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ہمسائے (1) کو دکھ پہنچانا اور اس کے حقوق ادا کرنے کی تاکید

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ"۔ جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کو مت ستائے۔ جو بندہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو آدمی اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: "وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِہٖ" "اور جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے"۔

حدیث: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حرام ہے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام فرمایا ہے۔ سو یہ تا قیامت حرام رہے گا کہتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یاَلَاَنْ یَزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَۃٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَزْنِیَ بِامْرَءَۃِ جَارِہٖ" "کسی آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا ہمسائے کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے ہلکا ہے"۔ (پھر) فرمایا: چوری کے متعلق کیا کہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے حرام فرما دیا، اس لئے حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لَاَنْ یَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَۃِ اَبْیَاتٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَسْرِقَ مِنْ جَارِہٖ" "کسی شخص کا دس گھروں میں چوری کرنا اپنے ہمسائے کے گھر میں چوری کرنے سے کم درجہ رکھتا ہے"۔

اسے امام احمد و طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ الفاظ امام احمد کے ہیں اور آپ کے راوی ثقہ ہیں۔

1۔ ہمسائے کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے ساتھ حسن سلوک کا بیان قرآن پاک میں یوں ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ (نساء)

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ نیز رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار ہمسائے اور غیر رشتے دار ہمسائے، ہم مجلس ساتھی، مسافر اور (لونڈی، غلام) جو تمہارے قبضہ میں ہیں کے ساتھ (بھی اچھا برتاؤ کرو) بے شک اللہ نہیں پسند فرماتا تکبر کرنے والے مغروروں کو اس آیت میں نہ صرف ہمسائے بلکہ معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم فرمایا گیا ہے"۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ (احزاب)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو دکھ پہنچاتے ہیں مومن مردوں اور مومن عورتوں کو (ان کے ہمسائے ہوں یا غیر) جبکہ انہوں (مومن مردوں اور عورتوں) نے کوئی گناہ کا کام بھی نہیں کیا تو ایسے (موذی) لوگوں نے بہتان بازی اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھا لیا"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم، وہ ایماندار نہیں، اللہ کی قسم، وہ ایماندار نہیں، اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ کون؟ ارشاد فرمایا: ''اَلَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ'' ''جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں''۔

اسے امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔ اور امام احمد نے یہ الفاظ بھی زائد کئے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اس کی ایذا رسانی (بوائق) کیا ہے؟'' فرمایا: اس کی شرارتیں'' اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یُوْمِنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ'' ''جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ آدمی جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔''

حدیث: حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! یقیناً وہ ناکام و نامراد ہوا، وہ ہے کون؟ ارشاد فرمایا: وہ جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو۔ صحابہ عرض گذار ہوئے: اس کی ایذا رسانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: اس کی شرارتیں۔ (بخاری)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ ایماندار نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔

اسے ابو یعلی نے بروایت ابن اسحاق روایت کیا۔ اور اصبہانی نے بھی اسے ابو یعلیٰ کی روایت سے طویل روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک آدمی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کی شر سے محفوظ نہ ہو۔ جب یہ ہمسایہ اپنے گھر میں رات بسر کرے تو اس کی شرارت سے امن میں ہو۔ ''فَاِنَّ الْمُوْمِنَ الَّذِیْ نَفْسُہٗ مِنْہُ فِیْ عِنَاءٍ وَّالنَّاسُ مِنْہُ فِیْ رَاحَۃٍ'' ''بلاشبہ مومن تو وہ ہے کہ اس کی ذات کو بھی اس سے فائدہ ہو اور دوسرے لوگ بھی راحت میں ہوں''۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ وہی کچھ اپنے ہمسائے کیلئے، یا فرمایا: اپنے بھائی کیلئے پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوا: یارسول اللہ ﷺ میں بنی فلاں کے محلے میں قیام پذیر ہوں اور مجھے سب سے زیادہ اذیت وہ شخص پہنچاتا ہے جو میرا سب سے زیادہ قریبی پڑوسی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرات ابوبکر صدیق، عمر اور علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، وہ مسجد میں آئے، دروازے پر کھڑے ہوگئے اور زور زور سے اعلان فرمانے لگے: ''اَلَا اِنَّ اَرْبَعِیْنَ دَارًا جَارٌ وَّلَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ خَافَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ'' (لوگو!) سن لو! چالیس گھروں تک (دائیں بائیں آگے پیچھے) ہمسائے ہوتے ہیں۔ اور وہ شخص جنت میں نہ جائیگا جس کا ہمسایہ اس کی شرارت سے خائف ہو''۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔ اور جس کا ہمسایہ اس کی شرارت سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اسے امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں روایت کیا۔

حدیث: اور انہی (انس) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمِنَهُ النَّاسُ'' ''مومن وہ جس سے دوسرے لوگ امن میں ہوں''۔ '' وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ'''' اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔ '' وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ'''' اور مہاجر وہ ہے جو گناہ کو ترک کردے''۔ اور قسم اس ذات کریمہ کی جس کے ید قدرت میں میری جان ہے، وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شر سے محفوظ نہ ہو۔

اسے امام احمد ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا۔ امام احمد کی اسناد جید ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے تمہارے درمیان اخلاق اسی طرح تقسیم فرمائے ہیں جیسے اس نے تمہارے رزق کی تقسیم فرمائی۔ اللہ عزوجل (مال) دنیا تو اسے بھی دے دیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے نہیں پسند فرماتا مگر دین صرف اسی کو عطا فرماتا ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ تو جسے اس نے دین (کا علم اور علم پر عمل) عطا فرمایا، اسے اپنا محبوب بنایا۔ اور اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے قلب و زبان مسلمان نہ ہو جائیں (1) اور وہ ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کی شر سے محفوظ و مامون نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: اس کا شر کیا ہے؟ فرمایا: اس کی جہالت اور ظلم، اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ مال حرام کما کر خرچ کرے تو اس میں برکت ہو۔ اور صدقہ کرے تو وہ مقبول ہو۔ اور جو کچھ اس مال حرام سے پیچھے چھوڑ جائیگا وہ اس کیلئے دوزخ کا ایندھن ہی ہوگا۔ '' اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ'''' یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی کے ذریعے مٹاتا ہے'' (2)۔ بے شک گندگی، گندگی کو نہیں مٹا سکتی۔

1۔ زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ (اقبال)

2۔ خداوند بزرگ و برتر فرماتے ہیں:
اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ (ہود) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد وغیرہ نے بطریق ابان بن اسحاق عن الصباح بن محمد عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے ہمسائے کو دکھ دیا اس نے مجھے دکھ پہنچایا۔اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا، اس نے اللہ کو دکھ پہنچایا (یعنی اس کی نافرمانی کی کیونکہ اللہ کو کوئی دکھ پہنچا سکتا ہی نہیں) جس نے اپنے پڑوسی کے ساتھ لڑائی کی تو اس نے میرے ساتھ لڑائی کی اور جس نے میرے ساتھ لڑائی کی بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل کے ساتھ لڑائی لے لی۔(اور ہے کوئی جو اللہ کے ساتھ لڑ سکے؟)

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے۔فرمایا: آج ہمارے ساتھ وہ شخص نہ بیٹھے جس نے اپنے ہمسائے کو اذیت پہنچائی ہو۔لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے ہمسائے کی دیوار کی بنیاد میں پیشاب کر دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یا لَا تَصْحَبْنَا الْیَوْمَ "تم آج ہمارے پاس مت بیٹھو"۔

یہ طبرانی کی روایت ہے اور اس میں کچھ نکارت ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جَارَانِ" "قیامت کے دن سب سے پہلے جو جھگڑا (فیصلے کیلئے) پیش ہوگا، وہ دو ہمسائیوں کا ہوگا"۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔نیز طبرانی نے اسے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا، ان میں ایک جید ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اپنے ہمسائے کی شکایت کی۔آپ ﷺ نے اسے فرمایا: جاؤ صبر کرو۔وہ دو تین دفعہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر رستے پر رکھ لو۔اس نے ایسا ہی کیا۔اب وہاں سے گذرنے والے لوگ اس سے اس کی وجہ پوچھتے (کہ تمہارا سامان رستے میں کیوں پڑا ہے؟) تو وہ انہیں اپنے ہمسائے کے متعلق بتاتا۔لوگ اس (ستانے والے) ہمسائے پر لعنت کرنے لگے، اللہ نے اس کے ساتھ وہی کیا جو اس نے کیا تھا۔(اس نے اپنے ہمسائے کو ستایا، اللہ نے اس پر لعنت کروائی) اور بعض لوگ اس کیلئے بددعا کرنے لگے۔اب وہ (ستانے والا) اس کے پاس آکر کہنے لگا: "اِرْجِعْ فَاِنَّكَ لَنْ تَرٰی مِنِّی شَیْئًا تَكْرَهُهٗ" "(اپنے گھر) واپس آجاؤ اب تم میری کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھو گے جو تمہیں ناپسند ہو"۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: "بے شک نیکیاں مٹا ڈالتی ہیں برائیوں کو نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے یہ ایک نصیحت ہے"۔
وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (حٰم سجدہ)
ترجمہ: "اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔برائی کو نیکی کے ذریعے دفع کرو جو بہت اچھی ہے، تو پھر وہ شخص بھی جو تمہارا سخت دشمن ہے تمہارا جانی دوست بن جائیگا"۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے۔ (نیز طبرانی نے اور بزار نے حسن اسناد کے ساتھ اسی مضمون کی ایک حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت بہت نمازیں پڑھتی ہے، بہت صدقہ کرتی ہے اور کثرت سے روزے رکھتی ہے، لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے اذیت پہنچاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''هِيَ فِي النَّارِ'' ''وہ دوزخ میں جائیگی''، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ (نفلی) روزے کم رکھتی ہے اور (نفلی) نمازیں بہت کم پڑھتی ہے۔ اور صرف پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ کرتی ہے۔ فرمایا: ''هِيَ فِي الْجَنَّةِ'' ''وہ جنت میں داخل ہوگی''۔

اسے امام احمد، بزار، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی اسے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے اور ان کے دادا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا دروازہ اپنے ہمسائے سے اپنے اہل وعیال اور مال پر خوف کرتے ہوئے بند کر لیا (کہ کہیں وہ کسی ضرورت کیلئے سوال نہ کر بیٹھے) تو وہ شخص مومن (کامل) نہیں ہے اور وہ آدمی بھی ایماندار نہیں ہے جس کی شرارت سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے، ہمسائے کا (تم پر) کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا) جب وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو۔ جب قرض کا سوال کرے، تو اس کو قرض دو۔ جب محتاج ہو تو اس کا خیال کرو۔ جب کبھی بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کو جاؤ۔ جب اسے کوئی خوشی حاصل ہو تو اسے مبارک باد دو، جب کسی صدمہ سے دوچار ہو تو اس کے ساتھ تعزیت کرو۔ اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلو۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر کے ساتھ اتنا اونچا مکان نہ بناؤ کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے۔ اور اپنی ہانڈی کی خوشبو سے اسے مبتلائے اذیت نہ کرو یا اسے اس ہانڈی میں سے کچھ حصہ بھیج دو۔ جب کوئی پھل خرید کے لاؤ تو ہدیۃً اسے بھی کچھ بھیجو۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے ہو تو اس پھل کو چھپا کے رکھو۔ اور تمہارا بچہ پھل لئے ہوئے باہر نہ نکلے تاکہ تمہارے ہمسائے کا بچہ اسے دیکھ کر احساس کم تری کا شکار نہ ہو۔

اسے خرائطی نے ''مکارم اخلاق'' سے روایت کیا۔ (اس مفہوم کی ایک حدیث طبرانی نے حضرت معاویہ بن حیدہ سے، ابن حبان نے حضرت معاذ بن جبل سے اور ابوالقاسم اصبہانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد سخت مصیبت ہیں۔ وہ حکمران کہ اگر تم اچھے کام کرو تو تمہارا شکر گزار نہ ہو اور اگر کہیں برا کام کر بیٹھو تو تمہیں معاف نہ کرے۔ برا ہمسایہ کہ اگر تم میں کوئی بھلائی دیکھے تو اسے چھپائے اور اگر برائی دیکھ لے تو اسے عام کرتا پھرے۔ وہ عورت کہ اگر تم اس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پاس موجود رہو تو تمہیں دکھ پہنچائے اور اگر کہیں چلے جاؤ تو تمہاری غیر موجودگی میں (تمہارے گھر، تمہارے مال یا تمہاری عزت میں) خیانت کرے۔

اسے طبرانی نے اسناد لا باس کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: ''مَا اٰمَنَ بِیْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَّ جَارُہٗ جَآئِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یَعْلَمُ'' ''جو شخص رات کو پیٹ بھر کر سویا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا ہے تو (درحقیقت) وہ شخص مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا''۔

اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا۔ بزار کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَ جَارُہٗ جَآئِعٌ'' ''وہ شخص ایماندار نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو''۔

اسے طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا۔ ابو یعلی کے راوی ثقہ ہیں۔ نیز حاکم نے بھی اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں۔ ''لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَبِیْتُ شَبْعَانًا وَّ جَارُہٗ جَآئِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ'' ''وہ مومن نہیں ہے جو رات پیٹ بھر کر گذارتا ہے اور اس کا ہمسایہ اس کے پہلو میں بھوکا ہوتا ہے''۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے لباس عنایت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے اس کا سوال نظرانداز فرما دیا۔ اس نے پھر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے لباس عطا فرمائیے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ہمسائے کے پاس دو کپڑے بھی فالتو نہیں ہیں؟ (جو تمہیں دیدے) وہ عرض گذار ہوا: کیوں نہیں جی، اس کے پاس ایک سے زائد لباس ہیں (مگر مجھے دیتا نہیں) ارشاد فرمایا: اللہ اسے تمہارے ساتھ جنت میں اکٹھا نہیں کریگا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول خدا ﷺ کا فرمان شریف ہے: (قیامت کے روز) کئی ہمسائے اپنے ہمسائے کے دامن کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گے: ''یَا رَبِّ سَلْ ھٰذَا لِمَ اَغْلَقَ عَنِّیْ بَابَہٗ وَ مَنَعَنِیْ فَضْلَہٗ'' ''اے میرے پروردگار! اس میرے ہمسائے سے پوچھ کہ اس نے مجھ سے اپنا دروازہ کیوں بند کر لیا تھا اور اپنی زائد از ضرورت چیزوں سے مجھے کیوں محروم رکھا''۔

اسے اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ ''وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فَلْيُکْرِمْ جَارَہٗ'' ''اور جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت و احترام کرے''۔

اسے امام احمد نے باسناد حسن روایت کیا۔ (نیز یہی مفہوم حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مسلم نے بھی روایت کیا ہے)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو یہ کلمات مجھ سے حاصل کرلے پھر خود ان پر عمل کرے یا کسی عمل کرنے والے کو سکھا دے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر پانچ باتیں شمار کرائیں۔ فرمایا: گناہوں سے بچتے رہو، سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار بن جاؤ گے۔ جو کچھ اللہ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے، اس پر راضی رہو تو سب انسانوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ ''وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا'' ''اپنے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کرو، مومن (کامل) ہو جاؤ گے''۔ لوگوں کیلئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو تو مسلمان ہو گے۔ اور بہت زیادہ ہنسا نہ کرو کیونکہ بہت زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

اسے ترمذی وغیرہ نے بروایت الحسن عن ابی ہریرہ روایت کیا۔ اور بزار و بیہقی نے بھی مکحول سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ وَ خَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِجَارِہٖ'' ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں بہتر ہے۔ اور پڑوسیوں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا ہے''۔

اسے ترمذی، اور ابن حبان و ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا: بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: مجھے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث پہنچی جبکہ میں ان سے خواہش ملاقات بھی رکھتا تھا۔ پھر ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا: اے ابو ذرؓ! مجھے آپ کی طرف سے ایک حدیث پہنچی تھی اور میں آپ سے ملنا بھی چاہتا تھا۔ فرمانے لگے: اللہ تمہیں برکت دے، چلو ملاقات تو ہوگئی، کہو کیا بات ہے؟ میں نے کہا: یہ حدیث ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے بیان فرمائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اللہ عز و جل تین حضرات سے محبت فرماتا ہے۔ اور تین افراد کو ناپسند کرتا ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کروں گا؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: (ایسی بات نہیں) وہ تین حضرات جن سے اللہ عز و جل محبت فرماتا ہے وہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے جہاد کرتا ہے۔ لڑائی کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ شہید ہو جاتا ہے۔ اور اس کا بیان تم اپنے پاس اللہ کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب میں بھی تلاش کر سکتے ہو پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ۝ (صف)، بے شک اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے ان لوگوں سے جو اس کی راہ میں پرے باندھ کر لڑائی کرتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ میں نے کہا: اور کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص، جس کا ہمسایہ برا ہو، اسے اذیت پہنچاتا ہو تو یہ اس کی اذیت پر صبر کرتا ہو یہاں تک کہ اللہ اس کی (ہمسائے کو ہدایت دے کر) زندگی میں یا موت سے کفایت کرتا ہے۔ (موت تک صبر کرتا رہتا ہے، پھر بعد موت اجر عظیم پاتا ہے) (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)۔

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ امام احمد کی ایک اسناد کے راویوں پر صحیح میں اعتماد کیا گیا۔ نیز حاکم وغیرہ نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَازَالَ جِبۡرِیۡلُ عَلَیۡہِ السَّلَامُ یُوۡصِیۡنِیۡ بِالۡجَارِ حَتّٰی ظَنَنۡتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ'' ''جبریل علیہ السلام لگاتار مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا وہ اسے وارث بنا دیں گے''۔

اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت فرمایا۔ ابوداؤد وابن ماجہ نے اسے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے، نیز ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی زیارت کیلئے چلا، دیکھا کہ آپ ﷺ قیام فرما ہیں اور ایک آدمی آپ کی جانب متوجہ ہے۔ میں نے سوچا، کوئی حاجت مند ہوگا۔ میں بیٹھ گیا۔ قسم اللہ تعالیٰ کی، اللہ کے رسول ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ مجھے آپ کے اس قدر طویل قیام سے دلی صدمہ ہوا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا تو میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے آپ کو اتنی دیر تک کھڑے رکھا کہ مجھے آپ کے اتنی دیر تک کھڑا رہنے سے دلی طور پر دکھ محسوس ہونے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا: جی نہیں۔ فرمایا: وہ تو جبریل علیہ السلام تھے، مجھے مسلسل ہمسائے کے حق میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اسے وارث بنا کے چھوڑیں گے۔ اگر تم انہیں سلام کہتے تو وہ تمہیں سلام کا جواب دیتے۔

اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ ﷺ حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی ناقہ جدعاء پر سوار تھے۔ فرما رہے تھے۔ ''اُوۡصِیۡکُمۡ بِالۡجَارِ'' ''میں تمہیں ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں''۔ آپ نے یہ بات اتنی زیادہ مرتبہ کہی کہ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ شاید ہمسائے کو وارث قرار دے دیں گے۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں اہل خانہ کیلئے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ باہر سے گھر تشریف لائے تو پوچھا: کیا تم نے اپنے ہمسائے یہودی کو بھی اس میں سے کچھ ہدیہ بھیجا؟ کیا تم نے اپنے ہمسائے یہودی کو ہدیہ بھیجا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے حق میں وصیت کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔

اسے ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (یہ متن کئی طرق سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہے)۔

حدیث: حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيئُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ'' ''نیک ہمسایہ، اچھی سواری اور کھلا گھر آدمی کی خوش بختی کی دلیل ہے''۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ آپ کے راوی صحیح کے ہیں۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں خوش قسمتی کی دلیل ہیں۔ نیک بیوی، کھلا گھر، نیک ہمسایہ اور اچھی سواری۔ اور چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔ برا پڑوسی، بدکردار عورت، بری سواری اور تنگ مکان۔

اس ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِّائَةِ اَهْلِ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِهِ الْبَلَاءَ'' ''اللہ تعالیٰ نیک مسلم کے طفیل اس کے پڑوس کے سو گھروں پر سے بلائیں دور فرماتا ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (بقرہ: 251) اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض کے طفیل نہ بچاتا تو زمین تباہ و برباد ہو جاتی)۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

بہن بھائیوں کی ملاقات کو جانا اور ملنے آنے والوں کا احترام واکرام کرنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی العالمین ﷺ سے راوی ہیں کہ ایک آدمی کسی بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کیلئے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتے کو اس کے انتظار میں بٹھا دیا۔ جب وہ آدمی فرشتے کے پاس سے گذرا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔ فرشتہ بولا: کیا اس پر تمہارا کوئی احسان ہے جس کا بدلہ حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس کے سوا اور کوئی غرض نہیں کہ میں اس سے صرف اللہ کیلئے محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: ''فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ'' ''میں تمہاری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ جیسے تم اس سے اللہ کیلئے محبت رکھتے ہو، اللہ بھی تم سے محبت فرماتا ہے''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کیلئے جائے یا محض اللہ کی رضا کی خاطر اپنے کسی بھائی کی ملاقات کو جائے تو ایک منادی ندا کرتا ہے: ''بِاَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا'' ''تو پاک ہو، تیرا چلنا مبارک ہو، تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا''۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ علاوہ ازیں ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اپنے کسی بھائی کے پاس آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس سے ملاقات کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے: تو پاکیزہ ہو گیا اور تجھے جنت مبارک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی بادشاہی میں ارشاد فرماتا ہے: ''عَبْدِیْ زَارَ فِیَّ وَ عَلَیَّ قِرَاہُ فَلَمْ یَرْضَ لَہٗ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ'' ''میرا بندہ میری خاطر اپنے بھائی کی ملاقات کو آیا ہے۔ اس کا اعزاز واکرام میرے ذمے ہے۔ اب یہ جنت کے علاوہ کسی بدلہ پر راضی نہ ہوگا''۔ (جو میں اسے عطا فرماؤں گا) الحدیث۔

اسے بزار اور ابو یعلی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ آپ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں جنتی لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں: فرمایا: نبی جنت میں ہوں گے۔ صدیق جنت میں ہوں گے اور وہ آدمی جو شہر کے دور دراز محلے میں اپنے بھائی کی زیارت کیلئے گیا اور یہ زیارت صرف رضائے الٰہی کیلئے ہو، یہ بھی جنت میں ہوگا۔ (الحدیث)

اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے ابو رزین!جب مسلمان بندہ اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں جو اس کیلئے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں:" اَللّٰهُمَّ كَمَا وَصَلَهُ فِيكَ فَصِلْهُ":یَااِلٰهَ العَالَمِیْنَ!"یا اللہ!جس طرح اس نے تیرے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کی تو بھی اس سے راضی ہو جا"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں:میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہوگئی جو صرف میرے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں۔میری خوشی کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری رضا کیلئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جنت کے اندر کئی بالا خانے(چوبارے)ہیں جن کی بیرونی زیب وزینت اندر سے اور اندرونی خوبصورتی باہر سے دیکھی جا سکتی ہے۔"اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيهِ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيهِ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيهِ""یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے تیار فرمائے ہیں جو اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں،اسی کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اسی کی خوشی کیلئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت زرین بن حبیش سے روایت ہے۔کہتے ہیں:ہم حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔وہ پوچھنے لگے:ملاقات کرنے آئے ہو؟ہم نے کہا:جی ہاں۔اس پر انہوں نے فرمایا:رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:جو شخص اپنے مومن بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے،واپسی تک وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔اور جو بندہ اپنے مومن بھائی کی بیمار پرسی کیلئے جاتا ہے،واپسی تک وہ جنت کے باغوں میں عیش کرتا رہتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا":ایک دن درمیان میں چھوڑ کر ملاقات کو آیا کرو،اس سے محبت میں اضافہ ہوگا۔(تجربہ بھی شاہد ہے)

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔نیز بزار نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسے روایت کیا پھر کہا کہ اس بارہ میں وہ صحیح حدیث نہیں جانتے۔(صاحب کتاب حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحابہ رضی اللہ عنہم کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ایک جماعت سے مروی ہے)

حدیث: ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے مجلس کا بندوبست کرو کیونکہ ایک فرشتہ زمین پر (میری ملاقات کو) نازل ہو رہا ہے جو اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔(1)

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں البتہ ایک تابعی کا نام مذکور نہیں۔

حدیث: حضرت ام بجید (حوا بنت یزید انصاریہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں: اللہ کے رسول ﷺ عمرو بن عوف کے قبیلہ میں ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے تو میں آپ کیلئے ایک پیالہ میں ستو بنایا کرتی تھی۔ آپ ﷺ جب بھی تشریف لاتے میں یہ ستو آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتی تھی۔

اسے بھی امام احمد نے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق کے سوا راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: جناب ابراہیم بن نشیط سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے نیچے سے تکیہ نکال کر انہیں دیا اور فرمایا: "مَنْ لَمْ يُكْرِمْ جَلِيْسَهُ فَلَيْسَ مِنْ اَحْمَدَ وَلَا مِنْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ" "جو شخص اپنے دوست کا اکرام نہیں کرتا وہ نہ حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کے طریقہ پر ہے اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر"۔

اسے طبرانی نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1۔ معلوم ہوا مہمان کی آمد پر اس کے استقبال کی تیاری کرنا، اس کے لئے انتظام کرنا سنت ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

مہمان نوازی (1)، مہمان کا اکرام اوراس کے حقوق کی تاکید

ترہیب

مہمان کا میزبان کے ہاں اتنا عرصہ قیام کہ اہل خانہ کیلئے مہمان بلائے جان بن جائے

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی رحیم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:"مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ""جو بندہ اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔ اور جو آدمی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے"۔ (بخاری ومسلم)

1۔ سید العالمین، نبی کریم، صاحب خلق عظیم، معلم اخلاق ﷺ نے اپنے مہمانوں سے کیا سلوک فرمایا اور مہمان کے اعزاز واکرام کے سلسلہ میں آپ کے ارشادات تو قارئین آئندہ صفحات میں دیکھ لیں گے۔ قرآن حکیم نے ہمیں بتایا کہ مہمان نوازی جد الانبیا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾ (ہود)

ترجمہ: "اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے بصورت مہمان) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئے۔ تو کہنے لگے: (اے ابراہیم علیہ السلام) آپ پر سلام ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ پھر آپ جلدی سے (ان کی مہمان نوازی کیلئے) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ سورۂ ذاریات میں فرمایا:

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ (ذاریات)

ترجمہ: "(اے محبوب کریم) کیا آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے سلام عرض کیا۔ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ (دل میں سوچنے لگے) بالکل انجانے لوگ ہیں۔ پھر چپکے سے اپنے اہل خانہ کے پاس گئے اور ایک (پکا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا (ان مہمانوں کے کھانے کیلئے) لے آئے۔ بچھڑا الاکران کے قریب کردیا (اور دیکھا کہ وہ تو کھاتے نہیں تو) فرمایا: کیا بات ہے تم لوگ کھاتے کیوں نہیں؟ مہمان کو چاہیے کہ اپنے میزبان کی ضروریات ومصروفیات کا بھی خیال رکھے۔ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ ٹھہرنا کہ اس کیلئے پریشانی کا باعث ہو اور اس سے مسائل پیدا ہو جائیں جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لاڈلے رسول مقبول ﷺ کے آستانہ رحمت پر بطور مہمان حاضر ہونے کے آداب صحابہ رضی اللہ عنہم کو خود سکھائے۔ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ (احزاب)

ترجمہ: "اے ایمان والو! نبی (کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو سوائے اس صورت کے کہ تمہیں کھانے کیلئے آنے کی اجازت دی جائے۔ (اور باہر بیٹھے) کھانا پکنے کا انتظار نہ کرتے رہا کرو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو اندر داخل ہو جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو واپس چلے جائے۔ اور وہاں بیٹھ کر دل بہلانے کی باتیں نہ شروع کردیا کرو۔ تمہارا یہ طریقہ نبی اکرم (ﷺ) کیلئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے تو وہ تم سے حیا فرماتے ہیں (خاموش رہتے ہیں، تمہیں منع نہیں فرماتے) اور اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے میں کسی سے شرم نہیں فرماتا"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم ساری رات عبادت کرتے ہو اور ہر دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں عرض گذار ہوا: آپ درست فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب ایسا مت کرنا، عبادت بھی کرو اور سویا بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ اس لئے کہ تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔ تم پر تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے۔ تم پر تمہیں ملنے آنے والے مہمان کا بھی حق ہے۔ اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے۔

اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں فاقے سے ہوں۔ تو حضور اقدس ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کی طرف آدمی بھیجا (تا کہ کھانے کی کوئی چیز لے آئے) انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میرے پاس اس وقت پانی کے سوا کوئی چیز نہیں۔ پھر دوسری زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ انہوں نے بھی وہی جواب عرض کیا۔ یہاں تک کہ (سب کے پاس آدمی بھیجا گیا اور) سب نے یہی عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، ہمارے پاس سوائے پانی کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ'' جو بندہ آج رات اس مہمان کی میزبانی کریگا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائیگا''۔ یہ سن کر ایک انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ میں کروں گا۔ چنانچہ وہ انصاری اسے لے کر اپنے گھر پہنچے، بیوی سے پوچھا: تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ بیوی نے عرض کی: نہیں، صرف بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے بیوی سے کہا کہ بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب رات کو کھانا چاہیں تو انہیں سلا دو۔ ''فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاطْفِئِي السِّرَاجَ وَ اَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ'': ''اور جب مہمان آئے (اور کھانا کھانے لگے تو) چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ: جب وہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے تو تم (کسی بہانہ سے) چراغ بجھا دینا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ سب لوگ (مہمان اور میزبان) کھانے بیٹھ گئے۔ اور مہمان نے تو کھانا کھا لیا جبکہ ان دونوں میاں بیوی نے بھوکے رات گذاری۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا'': ''تم نے جو اپنے مہمان کے ساتھ سلوک کیا، اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا یا فرشتوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا''۔ اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: پھر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (حشر:9) یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہو) مسلم وغیرہ۔

حدیث: حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو، اسے اپنے مہمان کا احترام کرنا چاہیے۔ پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات تک ہے۔ ضیافت تین روز تک ہے۔ اس کے بعد (میزبان) جو کچھ (مہمان پر) خرچ کرے، وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کو اپنے میزبان کے ہاں اسقدر ٹھہرنا جائز نہیں ہے کہ وہ (بے چارہ) تنگ پڑ جائے۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مہمان کا اپنے میزبان پر تین دن تک حق ہے۔ اس کے بعد جو کچھ خرچ ہوگا وہ صدقہ ہے۔ اور (تین دن کے بعد) مہمان پر ضروری ہے کہ رخصت ہو جائے، اہل خانہ کو گناہگار نہ کرے۔ (کہ اہل خانہ محسوس کرنے لگیں کہ مہمان رحمت کی بجائے بلائے جان بن گیا ہے۔ اس طرح وہ گناہگار ہوں گے۔ اگر میزبان رکنے کو خلوص دل سے کہے تو رکنا جائز ہوگا)۔

اسے امام احمد، ابویعلی اور بزار نے روایت کیا۔ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ بزار کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مہمان کسی قوم کے پاس آئے۔ پھر مہمان صبح تک محروم رہے (کہ کچھ کھانے پینے کو نہ دیا جائے) تو مہمان کو حق حاصل ہے کہ اپنا حق مہمانی خود لے لے اور اس پر کچھ گناہ نہیں۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں اور حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوکریمہ مقدام بن معدیکرب الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک رات تو ہر مسلمان پر مہمان کا حق ہے۔ جو کوئی کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے تو صاحب خانہ پر اس کی مہمان نوازی کرنا اس کا قرض (حق) ہے۔ اب اس کی مرضی، چاہے تو اپنا حق وصول کر لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: اور یہی (ابوکریمہ) رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اور صبح تک محروم رہے تو ہر مسلمان پر اس مہمان کی مدد کرنا لازم ہے۔ حتی کہ وہ صاحب خانہ کے کھیت اور مال میں سے ایک رات تک کا حق مہمانی وصول کر سکتا ہے۔

اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت تلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ حَقٌّ لَازِمٌ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَالِكَ فَصَدَقَةٌ'' ''تین دن تک مہمان نوازی (مہمان کا) لازمی حق ہے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ خرچ ہو صدقہ ہے''۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جس میں کچھ نظر ہے۔ (اسی معنی کی ایک حدیث امام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

احمد، بزار اور ابویعلی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ بزار کی اس روایت کے راوی ثقہ ہیں)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی میزبانی کرے وہ جنت میں داخل ہو جائیگا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً'' ''تم میں سے جب تک کسی کا دسترخوان بچھا رہے (مہمان کھاتے رہیں) تب تک فرشتے اس کیلئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں''۔ (اصبہانی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ'' ''جس گھر میں (مہمان وغیرہ کو) کھانا کھلایا جاتا ہو، اس میں خیر و برکت اس سے بھی جلدی اور تیزی سے آتی ہے جتنی جلدی اور تیزی سے اونٹ کی کوہان پر چھری چلتی ہے''۔ (کوہان کا گوشت چونکہ لذیذ ہوتا ہے اس لئے پہلے اسی کو کاٹتے ہیں اور چونکہ نرم ہوتا ہے اس لئے چھری تیزی سے چلتی ہے)۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ نیز ابن ابی الدنیا نے بھی اسے حضرت انس وغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت شہاب بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بنی عبدالقیس کے وفد (یہ وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا) کے کچھ لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے۔ جب ہم ان لوگوں کے قریب پہنچ گئے تو انہوں نے ہمارے لئے مجلس میں کشادگی پیدا کی۔ ہم بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مرحبا (محبت و الفت کا کلمہ ہے جسے اہل عرب اب بھی بوقت ملاقات کہا کرتے ہیں) فرمایا اور دعائیں دیں۔ پھر ہماری طرف نظر کی اور ارشاد فرمایا: تمہارا سردار و بزرگ کون ہے؟ ہم سب نے منذر بن عائذ (رضی اللہ عنہ) کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اشج (جس کے سر یا چہرہ پر نشان زخم ہو) تمہارا سردار ہے؟ اس دن سب سے پہلے ان کا نام اشج پڑا کیونکہ ان کے چہرے پر گدھے کے سم سے زخم کا نشان پڑا ہوا تھا۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ پھر دوسرے لوگوں کے چلے جانے کے بعد یہ وہیں ٹھہرے رہے۔ ساتھیوں کے سواری کے جانوروں کو باندھا، ان کے سامان ایک جگہ اکٹھے کر کے رکھے پھر اپنا تھیلا نکالا، اس میں سے سفر میں استعمال کئے جانے والے کپڑے نکالے اور سب سے بہتر لباس پہنا پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔ اس وقت جناب نبی اکرم ﷺ پاؤں مبارک بچھائے ہوئے تکیہ لگا کر تشریف فرما تھے۔ جب اشج آپ ﷺ کے پاس پہنچے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تو حاضرین بارگاہ نے ان کیلئے محفل میں جگہ کشادہ کردی اور کہنے لگے: اے اشج یہاں بیٹھو۔ تو نبی پاک ﷺ سید ھے ہو کر بیٹھ گئے، پاؤں مبارک سمیٹ لیا اور فرمایا: (نہیں، بلکہ) اے اشج! تم یہاں (ہمارے پاس) بیٹھ جاؤ۔ تو وہ نبی محترم ﷺ کی داہنی جانب بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں مرحبا کہا، اظہار محبت فرمایا اور ان کی بستیوں کے متعلق دریافت فرمایا اور ان کی صفا و مشقر وغیرہ بستیوں کے نام بتائے جو ہجر کے علاقہ میں واقع تھیں (یہ علاقہ ملک شام میں ہے) حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، آپ تو ہماری بستیوں کو ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ تو فرمایا: میں تمہاری بستیوں میں جا چکا ہوں، وہاں میرے لئے کشادگی پیدا کی گئی۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ حضرات انصار رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے گروہ انصار! اپنے ان بھائیوں کا اکرام و احترام کرو کیونکہ دین اسلام میں یہ تمہارے ہی جیسے ہیں اور بالوں کی رنگت اور چہرے مہرے میں بھی کچھ کچھ تم سے ملتے جلتے ہیں۔ انہوں نے بلا کسی مجبوری اور شک وشبہ کے خوشی کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ جبکہ دیگر لوگوں نے قبول اسلام سے انکار کیا حتی کہ مقتول ہوئے۔ پھر بوقت صبح حضور سرور عالم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے بھائیوں (انصار) نے جو تمہیں عزت واحترام دیا اور تمہاری مہمان نوازی کی تم نے اسے کیسا پایا؟ یہ عرض گزار ہوئے: ''خَیْرُ اِخْوَانٍ اَلَانُوْا فُرُشَنَا وَ اَطَابُوْا مَطْعَمَنَا وَ بَاتُوْا وَاَصْبَحُوْا یُعَلِّمُوْنَا کِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَ سُنَّۃَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ'' ''یہ لوگ بہترین بھائی ہیں۔ انہوں نے ہمیں نرم بستر دیے۔ اچھے کھانے پیش کئے۔ ہمارے پاس رات بسر کی اور صبح تک ہمیں ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کی کتاب اور ہمارے نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دیتے رہے''۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ بہت مسرور اور خوش ہوئے۔

اس حدیث کو طوالت کے ساتھ صحیح اسناد سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت حمید الطویل سیدنا انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ان کی بیماری کی حالت میں کچھ لوگ ان کی عیادت کو آئے تو انہوں نے اپنی کنیز سے فرمایا: جلدی سے کچھ نہ کچھ ہمارے ان دوستوں کیلئے لے کر آؤ چاہے روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مَکَارِمُ الْاَخْلَاقِ مِنْ اَعْمَالِ الْجَنَّۃِ'': ''اچھے اخلاق جنتی اعمال میں سے ہیں''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی معظم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یُضَیِّفُ'': ''اس شخص کے اندر کوئی بھلائی نہیں جو مہمان نوازی نہ کرتا ہو''۔ (کیونکہ بخیل وشحیح ہے)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا۔ ابن لہیعہ کے سوا باقی راوی صحیح کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

میزبان کی طرف سے پیش کردہ چیز کو مہمان کا حقیر جاننا یا اپنی چیز مہمان کو پیش کرتے ہوئے اپنی تحقیر محسوس کرنا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے انہیں روٹی اور سرکہ پیش کیا اور کہا: تناول فرمائیے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سرکہ بہترین سالن ہے، ہلاکت ہے اس آدمی کیلئے کہ جس کے پاس اس کے کچھ بھائی آئیں اور وہ گھر میں موجود چیزوں کو ان کے سامنے پیش کرنے میں اپنی تحقیر سمجھے۔ اور ان لوگوں کیلئے بھی بربادی ہے جن کے سامنے کچھ پیش کیا جائے اور وہ اسے حقیر خیال کریں۔ (1)

اسے امام احمد، طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ مگر ابویعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں ''وَكَفٰى بِالْمَرْءِ شَرًّا اَنْ يَّحْتَقِرَ مَا قُرِّبَ اِلَيْهِ'' ''کسی آدمی کے برا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ اس کیلئے پیش کیا جائے، اسے حقیر جانے، اس کی کچھ اسناد حسن ہیں''۔

1۔ یعنی غریب میزبان اپنی غریبانہ پیش کش کو حقیر نہ جانے۔ اللہ اس پر بھی اسے پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔ یہ کیا کم ہے کہ جو کچھ اس کے پاس تھا، اس نے مہمان کے سامنے پیش کر دیا اور اس سے بڑھ کر خدمت کرنے کا یہ مکلّف بھی نہیں ہے۔ دوسری طرف اپنی امارت و دولت کے زعم میں امیر آدمی کسی غریب آدمی کی مہمان نوازی کو بنظر حقارت مت دیکھے بلکہ اس کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئے۔ اس کی دل جوئی کی خاطر اس کی پیش کردہ اشیاء کو قبول کرے۔ اپنی دولت کے نشہ میں اس کی دل شکنی نہ کرے کہ غریب خدا کا مقرب ہوتا ہے۔ خدا کرے آج کے امیر رحمت عالم ﷺ کے ان فرمانات عالیہ کو اپنالیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

کھیتی باڑی کرنا اور پھل دار درخت لگانا

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان کوئی درخت لگائے گا، پھر اس (کے پھل وغیرہ) میں سے جو کچھ کھایا جائیگا یہ اس لگانے والے کیلئے صدقہ ہوگا (صدقہ کرنے کا ثواب عطا فرمایا جائے گا) جو کچھ اس میں سے چرایا جائیگا وہ بھی اس کیلئے صدقہ ہوگا۔ ''وَلَا یَرْزَءُہٗ اَحَدٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ صَدَقَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ'' ''اور جو کوئی بھی اس درخت میں کوئی کمی کریگا، قیامت کے روز تک اس کیلئے وہ صدقہ ہی ہوگا''۔

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: جو بھی مسلمان کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان کچھ کھالے یا چار پایہ کھا جائے یا کوئی پرندہ کھالے تو یہ کھائی ہوئی چیز قیامت کے دن تک اس کیلئے صدقہ ہوگا (صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا)۔ اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ: ''لَا یَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّۃٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ صَدَقَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ'': ''جو مسلمان بندہ کوئی درخت لگائے یا کوئی کھیتی بوئے پھر اس میں سے کوئی انسان یا کوئی چار پایہ یا کوئی بھی جانور کھالے تو یہ اس مسلمان کیلئے قیامت کے روز تک صدقہ ہوگا''۔

یہ روایات مسلم کی ہیں۔ (نیز ایسی ہی ایک حدیث بخاری و ترمذی میں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے)

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے (لوگوں کے فائدے کیلئے) بغیر ظلم و زیادتی کے کوئی مکان بنوایا (کسی کی زمین غصب کر کے یا مال چھین کر نہ بنوایا ہو) یا اس نے کھیتی بوئی بغیر کسی ظلم و زیادتی کے تو ''کَانَ لَہٗ اَجْرٌ جَارِیًا مَّا انْتَفَعَ بِہٖ مِنْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی'' اسے اس وقت تک صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہے گا جب تک رحمٰن تبارک و تعالیٰ کی مخلوق اس سے فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

اسے امام احمد نے زبان راوی کے طریق سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی بوئے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا کوئی جانور کچھ کھالے تو اس لگانے والے کو اس کھانے پر اجر حاصل ہوگا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت خلاد بن سائب اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فَاَکَلَ مِنْہُ الطَّیْرُ اَوِ الْعَافِیَۃُ کَانَ لَہٗ صَدَقَۃٌ'': ''جس شخص نے کوئی کھیتی کاشت کی پھر اس کھیتی سے کسی پرندے نے یا کسی بھوکے جاندار نے کچھ کھالیا تو یہ اس (کاشتکار) کیلئے صدقہ ہوگا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔امام صاحب کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ان دونوں کانوں سے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس بندے نے کوئی درخت لگایا اور اس کی حفاظت و سلامتی کیلئے مشکلات برداشت کرتا رہا یہاں تک کہ درخت پھل دینے لگا۔اب جس کو بھی اس کا پھل پہنچے گا، اس کیلئے اللہ عزوجل کے ہاں وہ صدقہ ہوگا۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔اس حدیث میں ایک واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گذرا جبکہ آپ دمشق (ملک شام کا ایک شہر) میں درخت لگا رہے تھے۔وہ آدمی کہنے لگا: آپ یہ کام کر رہے ہیں (درخت لگا رہے ہیں) حالانکہ آپ تو اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی ہیں؟ (آپ کو دنیا داری سے کیا کام؟) تو آپ نے جواب دیا: اے سائل جلد بازی سے کام نہ لے (میں یہ دنیا داری کیلئے نہیں کر رہا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے کوئی درخت لگایا، اس میں سے جو کچھ بھی کسی آدمی نے یا مخلوق خدا میں سے کسی نے کچھ کھایا تو یہ اس لگانے والے کیلئے صدقہ ہوگا۔

اسے بھی امام احمد نے روایت کیا۔اس کی اسناد بھی حسن ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔سات عمل ایسے ہیں کہ ان کا اجر بندے کیلئے جاری رہتا ہے حالانکہ وہ بندہ مرنے کے بعد اپنی قبر میں ہوتا ہے (اور وہ ہیں) نمبر 1 وہ جس نے کسی کو علم سکھایا نمبر 2 کوئی نہر کھدوائی نمبر 3 کنواں بنوادیا نمبر 4 کھجور کا (یا کوئی اور) درخت لگوا دیا نمبر 5 مسجد تعمیر کروادی نمبر 6 قرآن (یا کوئی کتاب) چھوڑ گیا اور نمبر 7 اولاد چھوڑ گیا جو اس کیلئے اس کی موت کے بعد مغفرت کی دعا کرے۔

اسے بزار، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب
بخل وشح کی مذمت
اور ترغیب
جودوسخا کی فضیلت

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ (1) یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡبُخۡلِ وَالۡكَسَلِ وَ اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ وَفِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَالۡمَمَاتِ'' اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، سستی سے، نکمی عمر سے (بڑھاپا، جب اعضاء کام کرنا چھوڑ دیں، اہل خانہ مرنے کی دعائیں مانگنے

1۔ بخل کے معنی ہیں، کنجوسی، اپنا مال نہ خود اپنے لئے خرچ کرنا، نہ کسی کو دینا، اور ''شح'' اس سے بھی بری خصلت ہے یعنی نہ صرف یہ کہ اپنا مال کسی کو نہ دینا بلکہ دوسروں کے اموال پر بھی قبضہ کرنے کی کوشش وخواہش کرنا۔ شح، بخل، حرص اور ظلم کے مجموعے کا نام ہے۔ جودوسخا، بخل، شح، حرص اور لالچ کی ضد ہے۔ یعنی اللہ کا دیا ہوا مال ودولت اپنے اوپر بھی جائز حد تک خرچ کرنا اور دوسرے حاجت مندوں کیلئے بھی خوشدلی سے رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرتے رہنا۔ متعدد آیات قرآنی میں جودوسخا کی فضیلت وترغیب اور بخل وشح کی مذمت وترہیب وارد ہوئی ہے۔ پہلے ہم جودوسخا سے متعلقہ چند آیات درج کرتے ہیں:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضۡعَافًا كَثِیۡرَةً ؕ وَاللّٰهُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُۜطُ ۪ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝ (بقرہ)

ترجمہ: ''کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دے تو اللہ تعالیٰ اس قرض کو اس دینے والے کیلئے کئی گنا بڑھا دے۔ اور اللہ تنگ کرتا ہے (رزق کو جس کیلئے چاہے) اور کشادہ کرتا ہے (جس کے لئے چاہے) اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے''۔

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجۡرٌ كَرِیۡمٌ ۝ (الحدید)

ترجمہ: ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے (اس کے مال کو) کئی گنا زیادہ کردے۔ اور اس کیلئے بہت بڑا اجر بھی ہوگا''۔

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۝ اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ یَّتۡبَعُهَاۤ اَذًی ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیۡمٌ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس دانہ کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا علم والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو کچھ خرچ کیا ہو اس کے پیچھے (لینے والے پر) نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ (اسے کسی قسم کا) دکھ پہنچاتے ہیں تو انہیں لوگوں کیلئے ان کا اجر ہے ان کے پروردگار کے پاس۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات کہنا اور معاف کرنا بہتر ہے اس صدقہ سے جس کے پیچھے کسی کو کوئی دکھ پہنچایا جائے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے بڑے علم والا ہے''۔

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَتَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبۡوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی خشنودیاں حاصل کرنے کیلئے اور اس لئے کہ ان کے دل (ایمان پر) پختہ ہو جائیں، خرچ کرتے ہیں، اس باغ جیسی ہے جو کسی بلند زمین پر واقع ہو، اس پر زوردار مینہ برسے تو وہ دوگنا پھل لائے۔ اور اگر زوردار بارش نہ بھی برسے تو (اس کے دوگنا پھل لانے کیلئے) شبنم ہی کافی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے''۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لگیں) عذاب قبر سے اور حیات و ممات کے فتنے سے"۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: ظلم (ناحق و باطل افعال و اعمال) سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے روز (پل صراط پر) کئی تاریکیوں کی صورت میں موجود ہوگا۔ اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی (شح) نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔ کنجوسی نے انہیں خون ریزی اور حرام کو حلال جاننے پر برانگیختہ

(بقیہ سابقہ صفحہ) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: "جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال (اللہ کی راہ میں) رات کو اور دن کو چھپ کر بھی اور علانیہ بھی تو ان کے لئے ان کا اجر ہے ان کے پروردگار کے پاس، اور انہیں کچھ خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ مندرجہ بالا آیات کے علاوہ بھی بہت سی آیات میں جود و سخا کی فضیلت و ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے۔ اب آیئے دیکھتے ہیں، کس طرح بخل و شح سے مسلمان کو نفرت دلائی جاتی ہے"۔

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: "اور ہرگز گمان نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں ان چیزوں میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھی ہیں کہ یہ بخل کرنا ان کیلئے بہتر ہے بلکہ یہ تو ان کیلئے بہت ہی برا ہے۔ طوق (گلے کا ہار) بنا کر انہیں پہنایا جائے گا، قیامت کے روز وہ مال جس میں یہ لوگ بخل کرتے تھے۔ اور زمین و آسمانوں کی میراث اللہ ہی کیلئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے"۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ (النساء)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کسی مغرور و متکبر کو، جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الحشر: 9، نیز التغابن: 16)

ترجمہ: "اور جنہیں ان کے نفس کے شح (بخل، حرص، لالچ اور ہوا و طمع) سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیابی و کامرانی پانے والے ہیں"۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المنافقون)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد کہیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی لوگ (دنیا و آخرت میں) خسارہ اٹھانے والے ہوں گے"۔

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (الانفال)

ترجمہ: "اور خوب جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تو ایک فتنہ (آزمائش) ہے اور بے شک اجر عظیم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے"۔

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (التغابن)

ترجمہ: "بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تو ایک فتنہ ہی ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم ہے"۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (التکاثر)

ترجمہ: "غافل کر دیا تمہیں، زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے، یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے"۔

(یہ طریقہ جو تم نے اپنا رکھا ہے، درست نہیں۔ اگر تم اس سے باز نہ آئے اور ذکر الٰہی کی طرف رجوع نہ کیا تو کل قیامت کے روز اس کا انجام بد) ضرور تم جان لو گے، پھر ہاں ہاں تم ضرور جان لو گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل ہر مسلمان کو بخوشی اور ناجائز حرص و طمع سے محفوظ رکھے اور اپنا عطا فرمودہ مال اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کیا۔(مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''اِیَّاکُمْ وَالْفُحْشَ وَالتَفَحُّشَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ'''' بے حیائی کی باتوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کی باتیں اور بے شرمی کے کام کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے''۔ظلم سے بچو کیونکہ ظلم بروز قیامت کئی اندھیریوں کی شکل میں ہوگا۔اور کنجوسی سے بچو کیونکہ اسی کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو آمادہ کیا کہ ایک دوسرے کا خون بہائیں۔اسی نے تم سے پہلوں کو بڑھکایا تو انہوں نے قطع رحمی کی اور اسی نے انہیں برانگیختہ کیا تو انہوں اپنے لئے حلال چیزوں کو حرام جانا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔الفاظ حاکم کے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کی صورت میں ہوگا۔بے حیائی کی باتیں بکنے اور بے شرمی کے کاموں سے بچو اور شح (کنجوسی) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کنجوسی کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے۔اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو وہ قطع رحمی کرنے لگے۔اس نے انہیں بخل کا حکم کیا تو انہوں نے بخل کرنا شروع کر دیا۔اور اسی نے انہیں فسق و فجور کا حکم دیا تو وہ فسق و فجور میں مبتلاء ہوگئے۔اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے:''یا رسول اللہ!''اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ''؟یا رسول اللہ ﷺ!کون سا اسلام افضل ہے؟آپ ﷺ نے جواب دیا:''اَنْ یَسْلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَیَدِكَ'' یہ کہ دوسرے مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے محفوظ رہیں''۔اسی صاحب نے یا کسی اور نے عرض کیا:یا رسول اللہ ﷺ!کون سی ہجرت افضل ہے؟آپ علیہ السلام نے فرمایا:''اَنْ تَھْجُرَ مَا کَرِہَ رَبُّكَ'':''یہ کہ جو چیز تیرے رب کو ناپسند ہے تو اسے چھوڑ دے اور ہجرت (مہاجر کے اعتبار سے) دو طرح کی ہے۔ایک شہری کی ہجرت اور دوسری دیہاتی کی ہجرت۔دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو حاضر ہو (یا اذان سنے تو نماز کے لئے حاضر ہو) اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اسے بجالائے۔اور شہری کی ہجرت آزمائش کے لحاظ سے بہت بڑی اور اجر و ثواب کے اعتبار سے افضل ہے۔(کیونکہ شہری ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ مشکلات کا سامنا ہوتا ہے)

اسے ابوداؤد نے مختصراً اور حاکم نے روایت کیا۔یہ الفاظ حاکم کے ہیں اور حاکم نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ'''' آدمی کی بدترین خصلت گھبراہٹ میں ڈال دینے والی کنجوسی اور ڈرا دینے والی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بزدلی ہے“۔

اسے ابوداؤد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی بندے کے پیٹ میں کبھی اکٹھا نہیں ہو سکتے (مجاہد دوزخ میں نہیں جا سکتا) ”وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌ وَإِيْمَانٌ فِي قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا“: ”اور کنجوسی اور ایمان کسی بندے کے پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے“۔

اسے نسائی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔لفظ حاکم کے ہیں۔انہوں نے اسے ایسی اسناد کے ساتھ اس سے طویل بھی روایت کیا جو مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مَا مَحَقَ الْاِسْلَامَ مَحْقَ الشُّحِّ شَيْءٌ“ ”دین اسلام کو کسی شی نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا کنجوسی نے پہنچایا“۔

اسے ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ کنجوس آدمی ظالم سے زیادہ بدطینت ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اَلشَّحِيْحُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ“: ”کنجوس جنت میں داخل نہیں ہو گا“۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَ لَا بَخِيْلٌ“ ”فریب (فراڈ) کرنے والا، کچھ دیکر احسان جتانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوں گے“۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن اپنے دست قدرت سے پیدا فرمائی، اس میں پھل لگائے اور نہریں نکالیں، پھر اس کی طرف توجہ فرمائی اور اسے حکم دیا کہ کلام کرے۔تو وہ ہم کلام ہوئی: ایمان دار بندے کامیاب ہو گئے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَا يُجَاوِرُنِيْ فِيْكِ بَخِيْلٌ“ ”مجھے میرے عزت وجلال کی قسم، تیرے اندر کوئی بخیل میرا اقرب نہ پا سکے گا“۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں دو سندوں کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک جید ہے۔نیز ابن ابی الدنیا نے بھی اسے صفۃ الجنۃ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔ تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ تین چیزیں (گناہوں کا) کفارہ ہیں اور تین چیزیں بلندی درجات کا باعث ہیں۔''فَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَشُحٌّ مُّطَاعٌ وَ هَوًى مُّتَبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ'': ''تو ہلاکت میں ڈالنے والی یہ تین چیزیں ہیں نمبر 1 کنجوسی جس کی اطاعت کی جائے۔ نمبر 2 حرص جس کی اتباع کی جائے اور نمبر 3 آدمی کا اپنی تعریف سن سن کر خوش ہونا''۔ الحدیث

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اور تین افراد سے اللہ عداوت رکھتا ہے۔ پھر یہاں تک حدیث ذکر کی کہ فرمایا:''وَيُبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّانِي وَ الْبَخِيلَ وَ الْمُتَكَبِّرَ'': ''اللہ تعالیٰ عداوت رکھتا ہے بوڑھے زانی سے بخیل سے اور تکبر کرنے والے سے''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَ سُوْءُ الْخُلُقِ'': ''دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں، یعنی بخل اور بد اخلاقی''۔

اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: مردِ سخی اللہ کے قریب، جنت کے قریب اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے۔ (لوگ اس سے محبت کرتے ہیں) اور آتش دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اور (اس کے برعکس) بخیل آدمی اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور نارِ جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ ''وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ'': ''اور بے شک جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتا ہے''۔

اسے امام ترمذی نے سعید بن محمد الوراق کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! ہر سخی جنت میں ہوگا، یہ اللہ کے ذمہ کرم پر ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اور سن رکھو کہ ہر بخیل دوزخ میں جائے گا، یہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ کون سا سخی اور کون سا بخیل؟ ارشاد فرمایا: سخی وہ ہے جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق خوب اچھی طرح ادا کرے۔ اور بخیل وہ جو اللہ کے حقوق ادا نہ کرے اور اپنے رب کے حضور بخل کا مظاہرہ کرے۔ ''وَلَيْسَ الْجَوَادُ مَنْ اَخَذَ حَرَامًا وَّاَنْفَقَ اِسْرَافًا'': ''اور سخی وہ نہیں ہے جو مال حرام اکٹھا کرے اور فضول اجاڑتا پھرے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے اصبہانی نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی اس حدیث کے بھی راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذی شان ہے۔ ''اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ'' ''مومن بندہ بھولا بھالا سیدھا سادہ اور کریم النفس ہوتا ہے اور بدکار (کافر و منافق) دھوکہ باز و بخیل ہوتا ہے''۔

اسے ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: اور یہ حدیث بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے (تقویٰ و دیانت کے اعتبار سے) بہتر لوگ ہوں، تمہارے صاحبان ثروت سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہوں تو زمین کی پشت اس کے پیٹ سے تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حاکم تم میں سے بدترین لوگ ہوں، تمہارے مال دار لوگ بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہو جائیں (عورتیں حکمران ہوں) تو اس وقت زمین کا پیٹ اس کی پشت سے تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ (موت زندگی سے بہتر ہوگی)

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اِذَا اَرَادَاللّٰہُ بِقَوْمٍ خَیْرًا وَلّٰی اَمْرَھُمُ الْحُکَمَآءَ وَجَعَلَ الْمَالَ عِنْدَ السُّمَحَآءِ وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ شَرًّا وَلّٰی اَمْرَھُمُ السُّفَھَآءَ وَ جَعَلَ الْمَالَ عِنْدَ الْبُخَلَآءِ'': ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاملات کا حاکم دانا (اہل علم و عمل) لوگوں کو مقرر فرماتا ہے اور اہل سخاوت کے پاس مال جمع فرماتا ہے (تاکہ اپنی ضرورت مند قوم پر خرچ کریں) اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی تباہی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے معاملات کا حاکم جاہلوں (علم و عمل، تقوی و دیانت سے عار لوگوں) کو مقرر فرما دیتا ہے اور مال بخیلوں کے پاس جمع کر دیتا ہے''۔

اسے امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلسَّخَآءُ خُلُقُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ'' ''سخاوت اللہ تعالیٰ کا سب سے عظیم خلق ہے۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے: ''مَا جُبِلَ وَلِیٌّ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا عَلَی السَّخَآءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ'': ''اللہ عزوجل کے ہر ولی کی فطرت سخاوت اور حسن خلق پر بنائی گئی ہے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بھی ابوالشیخ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دین (اسلام) کو اپنے لئے خالص کرلیا ہے۔ للہٰذ (اے اہل اسلام!) سخاوت اور حسن خلق ہی تمہارے دین کو زیبا ہے۔ ''اَلَا فَزَيِّنُوْا دِيْنَكُمْ بِهِمَا'': ''خبردار! اپنے دین کو ان دونوں خوبیوں سے آراستہ کرو''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اور اصبہانی نے روایت کیا مگر اصبہانی کے الفاظ اسطرح ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کرنے لگے: اے محمد ﷺ! اللہ نے اس دین کو چن لیا ہے۔ الی آخرہ''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! سید (اپنی قوم میں صاحب عزت وعظمت) کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علیہم السلام)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیا آپ کی امت میں کوئی سید نہیں؟ فرمایا: ''بَلٰى رَجُلٌ أُعْطِيَ مَالًا وَ رُزِقَ سَمَاحَةً وَادْنٰى الْفَقِيْرَ وَ قَلَّتْ شِكَايَتُهٗ فِي النَّاسِ'' ''کیوں نہیں! وہ آدمی جسے مال دیا گیا اور صفت سخاوت عنایت فرمائی گئی، اور وہ محتاج کو قریب کرتا ہے (اس پر مال خرچ کرتا ہے) اور لوگوں میں اس کی شکایت بہت کم ہوتی ہے۔ (کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ یہ میری امت میں سید ہے)

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَيْتًا يُقَالُ لَهٗ بَيْتُ السَّخَاءِ'': ''جنت میں ایک گھر ہے جسے بیت السخا کہا جاتا ہے۔ (جو اہل سخاوت کیلئے بنایا گیا ہے)''۔

اسے طبرانی اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔ مگر ابوالشیخ کے الفاظ ہیں کہ (فرمایا) ''اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاءِ'' ''جنت اہل سخاوت کا گھر ہے''۔

طبرانی کہتے ہیں کہ جحدر بن عبداللہ راوی اس روایت میں متفرد ہے۔

حدیث: حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے حبیب جبریل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجا اور فرمایا: اے ابراہیم! (علیہ السلام) میں نے آپ کو اپنا خلیل اس لئے نہیں بنایا کہ آپ میرے بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار ہیں۔ ''وَلٰكِنِ اطَّلَعْتُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمْ اَجِدْ قَلْبًا اَسْخٰى مِنْ قَلْبِكَ'': ''بلکہ میں نے مومن بندوں کے دلوں کو دیکھا ہے اور کسی دل کو آپ کے دل سے زیادہ سخی نہیں پایا''۔

اسے ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں اور طبرانی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں سخی ہوں، اس کی طرف رزق اونٹ کی کوہان کے گوشت میں چلنے والی چھری سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پہنچتا ہے۔

اسے بھی ابوالشیخ نے روایت کیا۔ (ابن ماجہ میں بھی اس جیسی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہے)

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اقدس ﷺ نے فرمایا: ''تَجَافَوْا عَنْ ذَنْبِ السَّخِيِّ فَإِنَّ اللّٰهَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ كُلَّمَا عَثَرَ'' ''سخی کے گناہوں کو نظر انداز کر دیا کرو کیونکہ وہ جب بھی ٹھوکر کھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے ہوتا ہے''۔

اسے ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے روایت کیا۔ نیز اسے ابوالشیخ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

کوئی چیز کسی کو ہبہ(1) کردینے کے بعد واپس مانگنا

حدیث: حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''اَلَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِہٖ'' وہ شخص جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے جاتا ہے، اس کتے کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے کھانے کو لوٹتا ہے''۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں۔ ''مَثَلُ الَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ فَیَاْکُلُہٗ'' ''اس آدمی کی مثال جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے کو جاتا ہے، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے۔ پھر اس کی طرف لوٹتا ہے تاکہ اسے کھالے''۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔ ''اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ'': ''اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کی طرف رجوع کرنے والا، اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی مثل ہے''۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک قے کھانا حرام ہے۔

حدیث: حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا (کسی مجاہد کو) جہاد فی سبیل اللہ کیلئے دیا (اس مجاہد نے گھوڑے کی ٹھیک طرح دیکھ بھال نہ کی اور کمزور کردیا) تو میں نے چاہا کہ اسے خریدلوں۔ میرا خیال تھا کہ وہ سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے اس بارہ میں نبی انور ﷺ سے مسئلہ پوچھا (خریدوں کہ نہیں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے مت خریدو اور اپنے دیئے ہوئے صدقے کی طرف رجوع نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں دے دے۔ ''فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ'': ''اپنا دیا ہوا صدقہ واپس لینے والا، اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی طرح ہے''۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کیلئے حلال نہیں ہے کہ کسی کو کوئی عطیہ دے یا کوئی چیز ہبہ کرے پھر اسے واپس لینے کیلئے رجوع کرے سوائے باپ کے کہ وہ اپنے بیٹے کو دی ہوئی چیز ہبہ کرے پھر اسے واپس لینے کیلئے رجوع کرے سوائے باپ کے کہ وہ اپنے بیٹے کو دی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔ ''وَمَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ عَطِیَّتِہٖ اَوْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَاْکُلُ فَاِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ'' اور اس آدمی کی مثال جو اپنے دیئے ہوئے عطیے یا ہبے کو واپس لینے کیلئے رجوع کرتا ہے، اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے، جب پیٹ بھر جائے تو قے کردیتا ہے پھر اپنی قے کو ہی کھانے لگتا ہے''۔

1۔ اپنی زندگی میں کسی کو کسی چیز کا بلا معاوضہ مالک بنا دینا ہبہ کہلاتا ہے۔ احناف کے نزدیک ہبہ کی ہوئی چیز واپس لی جاسکتی ہے اگرچہ مکروہ تحریمی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے روایت کیا اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا چاہتا ہے، اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو کھاتا ہے۔ جب ہبہ کرنے والا اپنی چیز واپس لینا چاہے تو موہوب لہ (جسے وہ چیز ہبہ کی گئی ہو) کو چاہیے کہ کچھ توقف کرے اور واپس لینے کی وجہ معلوم کرے۔ پھر (وجہ معلوم ہو جانے پر) وہ چیز واپس کر دے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

بوقت ضرورت (1) مسلمانوں کے کام آنا، انہیں خوش کرنا اور ان کی جائز سفارش کرنا

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ، مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٖ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا

---

(1) ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے۔ ان کے آپس کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ آیئے ذرہ قرآن حکیم کی چند آیات پڑھیں اور سوچیں کہ کیا آج کا مسلمان واقعی اپنے خدا و مصطفےٰ جل وعلاو ﷺ کے فرمانات عالیہ پر عمل پیرا ہے؟

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (التوبہ)

ترجمہ: "مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار (اور دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحمتیں برسائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ اگلی آیت میں ان مسلمانوں کو دیا جانے والا اجر عظیم بھی مذکور ہے"۔

ارشاد ہوا:

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبہ)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے ان (ایک دوسرے کے غمگسار و مددگار) مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ان باغات (جنت) کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے ندیاں رواں دواں ہیں۔ یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان محلات کا جو سدا بہار باغوں میں ہیں۔ (کا وعدہ بھی فرمایا ہے) اور اللہ کا ان پر راضی ہونا سب سے بڑی نعمت ہے۔ یہی تو عظیم الشان کامیابی ہے"۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح:29)

ترجمہ: "حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور وہ لوگ جو آپ (ﷺ) کے ساتھی ہیں، کفار کے مقابلہ میں بڑے سخت (بہادر و طاقتور) ہیں اور آپس میں بہت رحمدل ہیں"۔

ظاہر ہے یہاں آیت کے آخر تک مذکور ہونے والے اوصاف سرور عالمیاں ﷺ کے خوش نصیب اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہیں۔ قرآن حکیم میں ان کے ذکر کا مقصد صحابہ کی مدح و ستائش کے ساتھ ساتھ باقی اہل اسلام کو عملی ترغیب دینا بھی ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (الحجرات)

ترجمہ: "بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو (اگر کہیں آپس میں کوئی شکر رنجی ہو جائے تو) اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کر دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحم فرمایا جائے"۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ (حم سجدہ)

ترجمہ: "نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ برائی کو اچھائی کے ذریعہ دور کرو۔ تو وہ شخص کو تمہارے اور اس کے درمیان عداوت تھی، تمہارا دلی دوست بن جائے گا"۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھائی ہے۔ جو بندہ اپنے بھائی کی حاجت برآری میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ جس نے کسی مسلمان کی کوئی مصیبت دور کردی، اس کے عوض اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت رفع فرمادے گا، اور جو شخص کسی مسلمان (کے عیبوں) کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (کے گناہوں) کی پردہ پوشی فرمائے گا''۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد۔ رزین عبدری نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد کئے ہیں ''وَمَنْ مَشٰی مَعَ مَظْلُوْمٍ حَتّٰی یُثْبِتَ لَهٗ حَقَّهٗ، ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَیْهِ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ'' اور جو بندہ کسی مظلوم کے ساتھ (مدد کیلئے) چلا یہاں تک کہ اس کا حق ثابت کردیا (دلا دیا) اللہ تعالیٰ اسے پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے''۔

(مؤلف حافظ منذری کہتے ہیں) میں نے یہ زیادتی اصول میں نہیں دیکھی، اسے صرف ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی دنیوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کردے، اللہ تعالیٰ روز قیامت کی تکالیف میں سے اس کی تکلیف دور فرمائے گا۔ جو کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا و آخرت میں آسانیاں فرمائیگا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی اس دنیا میں پردہ پوشی کریگا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا ''وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ'' اور اللہ بندے کی اس وقت تک مدد فرماتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے''۔

اسے امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ایسی ہے۔ جسے اس نے صرف لوگوں کی حاجت روائی کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ لوگ اپنی حاجات میں گھبرا کر انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ''اُولٰٓئِكَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ'' یہ (لوگوں کے کام آنے والے) ہی اللہ کے عذاب سے امن میں رہنے والے ہیں''۔

اسے طبرانی اور ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اچھی اور جائز، بری اور ناجائز سفارش کے متعلق ارشاد ہوا:

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ۝ (النساء)

ترجمہ: ''تو اچھی (جائز) سفارش کریگا، اس میں سے اس کو (ثواب کا) حصہ ملے گا اور جو بری (ناجائز) سفارش کریگا، تو اس میں سے (گناہ کا) بوجھ اس پہ بھی ہوگا''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعام ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ انعام اس وقت تک ان کے پاس رکھتا ہے جب تک یہ مسلمانوں کی حاجت براری کرتے رہتے ہیں۔ (اور) ان سے بیزار نہیں ہوتے۔ جب لوگ مسلمانوں کی حاجت برآری سے بیزار ہو جاتے ہیں تو اللہ یہ انعامات اور لوگوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی اس معنی میں ایک حدیث ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے اوسط و کبیر میں روایت کی ہے)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے پر اللہ عزوجل کی سب سے عظیم نعمت یہ ہے کہ لوگوں کی ضروریات کا بوجھ اس پر بہت ہو جائے (لوگ اپنی ضروریات میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوں) ''وَمَنْ لَمْ یَحْمِلْ تِلْكَ الْمُؤْنَةَ فَقَدْ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ'' ''اور جس شخص نے یہ بوجھ برداشت نہیں کیا، یقیناً اس نے اس نعمت کو زوال کی طرف پھیر دیا''۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی وغیرہما نے روایت کیا۔ (نیز طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی جید اسناد کے ساتھ اسی معنی کی ایک اور حدیث روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ مَّشٰی فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ خَیْرًا لَّهٗ مِنِ اعْتِکَافِ عَشْرِ سِنِیْنَ'' ''جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کیلئے چلا، یہ چلنا اس کیلئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے''۔ اور جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرے اللہ اس کے اور دوزخ کی آگ کے درمیان تین خندقیں بنا دے گا۔ ہر خندق کے درمیان زمین و آسمان سے بھی زیادہ دوری ہو گی۔ (پھر دس برس کے اعتکاف کے اجر و ثواب کا پوچھنا ہی کیا!)

اسے طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت کیا۔ مگر حاکم کے الفاظ یہ ہیں۔ یقیناً تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کے ساتھ اس کی حاجت برآری کے لئے چلنا، میری اس مسجد (نبوی) میں دو مہینے کے اعتکاف سے افضل ہے اور آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک سے مسجد کی طرف اشارہ فرمایا''۔

حدیث: حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ دونوں صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اپنے بھائی کی حاجت کیلئے چلا یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری کر دی، اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کر دیتا ہے جو اس کیلئے مغفرت طلب کرتے اور دعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر یہ صبح کو اپنے بھائی کی مدد کو نکلا تو فرشتے شام تک دعا و طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو چلا تو صبح تک۔ ''وَلَا یَرْفَعُ قَدَمًا اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً وَّرَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً'' ''اور یہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطاء معاف فرماتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے اور اس کا (جنت میں) ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے"۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے: "مَنْ اَعَانَ عَبْدًا فِیْ حَاجَتِہٖ ثَبَّتَ اللّٰہُ لَہٗ مَقَامَہٗ یَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ" "جو شخص اپنے بھائی کی حاجت کے وقت مدد کرے، اللہ تعالیٰ اسے اس (قیامت کے) دن اس کے مقام پر ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے"۔

حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "لَا یَزَالُ اللّٰہُ فِیْ حَاجَةِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْہِ" "اللہ تعالیٰ بندے کی حاجات پوری فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت برآری میں مصروف رہتا ہے"۔

ان دونوں احادیث کو طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل دوزخ میں سے کچھ لوگ نکلیں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔ جنتی پوچھے گا: تو کون ہے؟ (میں تو نہیں پہچانتا) وہ کہے گا: میں وہ شخص ہوں جس سے تو نے (دنیا میں) وضوء کیلئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پیش کیا تھا۔ تو یہ اس دوزخی کی سفارش کرے گا (جو قبول ہوگی) اور ایک اور دوزخی شخص (ایک جنتی) آدمی کے قریب سے گذرے گا اور کہے گا۔ اے فلاں! کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ کہے گا: تو کون ہے؟ یہ کہے گا: "اَنَا الَّذِیْ بَعَثْتَنِیْ فِیْ حَاجَةِ کَذَا وَ کَذَا فَقَضَیْتُھَا لَكَ فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُشَفَّعُ فِیْہِ" "میں وہ ہوں کہ تو نے اپنی فلاں حاجت میں میرے پاس کسی کو بھیجا تھا تو میں نے وہ تیری حاجت پوری کر دی تھی۔ اس پر یہ جنتی اس کی سفارش کریگا جو قبول فرمائی جائیگی۔

اسے ابن ابی الدنیا نے مختصراً، ابن ماجہ اور اصبہانی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بھی اصبہانی کے ہیں۔

حدیث: انہی (حضرت انس) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ مَشٰی فِیْ حَاجَةِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعِیْنَ حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْہُ سَبْعِیْنَ سَیِّئَةً اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ مِنْ حَیْثُ فَارَقَہٗ" "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرنے کی غرض سے اس کے ساتھ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کیلئے ستر نیکیاں لکھے گا اور ستر گناہ معاف فرما دے گا یہاں تک کہ یہ اس کے الگ ہونے کے مقام تک پہنچ جائے۔ (یعنی اس جگہ تک پہنچنے میں جتنے قدم اٹھیں گے ہر قدم پر یہ ثواب حاصل ہوگا)"۔ پھر اگر اس کے ہاتھ پر حاجت مند کی حاجت پوری ہوگئی تو یہ گناہوں سے یوں نکل جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔ اور اگر اس (حاجت برآری کے) دوران میں فوت ہوگیا تو "دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ" "بلاحساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا"۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع المعروف میں اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہیے۔ عرض کی گئی: کیا ارشاد ہے، اگر وہ صدقہ کرنے کی کوئی چیز نہ پائے تو؟ ارشاد فرمایا: محنت مزدوری کرے، خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔ سائل نے عرض کی: اگر محنت مزدوری کرنے کے قابل نہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پوچھا گیا: آپ کیا فرماتے ہیں، اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو؟ فرمایا: نیکی یا خیر کا حکم کیا کرے۔ سائل نے پھر عرض کیا: فرمائیں، وہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟۔ اس پر فرمان ہوا کہ ایسا شخص (خود کو یا دوسروں کو) برائی سے روکتا رہے کیونکہ یہ بھی (اور گذشتہ تمام صورتیں بھی) صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اپنے مسلمان بھائی کا نیک کام کروانے یا کوئی مشکل حل کروانے میں حکام کی بارگاہ میں وسیلہ بنے، ''اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰی اِجَازَةِ الصِّرَاطِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ'' بروز قیامت پل صراط پر سے گذرنے میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا جب کہ قدم ڈگمگا رہے ہوں گے''۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ دونوں کی روایت ابراہیم بن ہشام غسانی سے ہے۔ نیز طبرانی نے صغیر و اوسط میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کا کوئی اچھا کام کروانے یا اس کا دل خوش کرنے کیلئے کسی حکمران تک ذریعہ بنا، ''رَفَعَهُ اللّٰهُ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ'' ''اللہ تعالیٰ اسے جنت کی بلندیوں میں اٹھائے گا''۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے اپنی پسندیدہ چیز اسے دیکر ملاقات کرے تاکہ وہ اس سے خوش ہو جائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کرے گا۔

اسے طبرانی نے صغیر میں حسن اسناد کے ساتھ اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِدْخَالَكَ السُّرُوْرَ عَلٰی اَخِیْكَ الْمُسْلِمِ'' تیرا کسی مسلم بھائی کو خوش کر دینا، اسباب مغفرت میں سے ہے۔

طبرانی نے اوسط و کبیر میں اسے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: مومن کو خوش کرنا، افضل اعمال میں سے ہے کہ اس کے ننگے بدن کو لباس پہنا دے یا اس کی بھوک مٹا دے یا اس کی حاجت پوری کر دے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اور ابوالشیخ نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں'' اللہ کے پسندیدہ اعمال یہ ہیں: کسی مسلمان کو خوش کرنا، یا اس کی مصیبت دور کر دینا یا اس کی گھبراہٹ کا ازالہ کر دینا یا اس کا قرض ادا کرنا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بَعْدَ الْفَرَآئِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُسْلِمِ'' ''فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب عمل مسلمان کو خوش کرنا ہے''۔

اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: مسلمان گھروں میں کسی گھرانے کو خوش کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ سوائے جنت کے کسی ثواب پر خوش نہیں ہوگا۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ ''اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟'' یا رسول اللہ! (ﷺ) کون لوگ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ'' ''لوگوں کے درمیان اللہ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو دوسرے لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہوتے ہیں''۔ اور اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کسی مسلمان کے دل کو خوش کرنا ہے۔ (اس طرح کہ) تم اس کی کوئی مشکل حل کر دو یا اس کا قرض ادا کر دیا اس کی بھوک دور کر دو (کھانا کھلاؤ) اور کسی بھائی کے ساتھ اس کی حاجت کی خاطر چلنا، اللہ کے ہاں اسے مسجد یعنی مسجد مدینہ میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جس نے اپنا غصہ پی لیا کہ اگر انتقام لینا چاہتا تو لے سکتا تھا (مگر نہ لیا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے دل کو اپنی خوشنودی سے معمور فرما دے گا۔ اور جو بندہ اپنے بھائی کے ساتھ اس کی حاجت برآری میں چلا حتی کہ اس کی حاجت پوری کر دی تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم متزلزل ہو رہے ہوں گے۔

اسے اصبہانی نے روایت کیا۔ الفاظ بھی انہیں کے ہیں۔ نیز ابن ابی الدنیا نے بھی اسے اصحاب رسول رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے روایت کیا ہے جن کا نام ذکر نہیں کیا۔

حدیث: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی مومن کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ کی عبادت اور اس کی توحید بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی بعد وفات اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ خوشی (بصورت فرشتہ) اس کے پاس آکر کہتی ہے: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ آدمی کہتا ہے: تو کون ہے؟ وہ کہتی ہے: وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں بندے کو دی تھی۔ آج اس وحشت میں تیری غمگسار و مونس ہوں گی۔ میں تجھے تیری حجت (نکیرین کا جواب) سکھاؤں گی۔ تجھے قول ثابت (توحید و رسالت پر ایمان) پر ثابت رکھوں گی۔ قیامت کے دن تجھے تیرے مقام کا مشاہدہ کراؤں گی۔ تیرے رب کی بارگاہ میں تیری سفارش کروں گی اور جنت میں تیرا ٹھکانہ دکھاؤں گی۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔ (امام منذری فرماتے ہیں) اس کی اسناد میں ایسے بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

راوی ہیں جن کا حال اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں۔ اس کے متن میں نکات ہے۔ (واللہ اعلم)

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً لِاَحَدٍ فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَآئِرِ" "جس شخص نے کسی کی سفارش کی۔ تو (جس کی سفارش کی گئی تھی) اس نے اس (سفارش کنندہ) کو کوئی ہدیہ پیش کیا جسے اس نے قبول کرلیا تو یہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے سے گذر گیا(1)۔ (گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا)

اسے ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن عنہ سے روایت کیا۔

1۔ موجودہ دور میں اسی قسم کی سفارشیں کرائی جاتی ہیں۔ سفارش کرنے والے کی اپنی کئی اغراض پوشیدہ ہوتی ہیں۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایسی سفارش ثواب کا باعث نہیں بلکہ الٹا گناہ کبیرہ کا سبب بن جاتی ہے، ناجائز سفارش بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ معنی یہ ہے کہ سفارش کرنے والا جائز سفارش کرے اور اس میں اس کی اپنی کوئی غرض نہ ہو۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الادب وغیرہ

(ادب آداب وغیرہ کا بیان)

ترغیب

حیاء(1) اور اس کی فضیلت

ترہیب

بے حیائی اور گالی گلوچ کی مذمت

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ انصار میں سے ایک صاحب کے پاس سے گذرے۔ وہ اپنے بھائی کو شرم کے بارہ میں نصیحت کر رہے تھے (کیونکہ ان کا بھائی بہت شرمیلا تھا اور یہ چاہتے تھے کہ بہت زیادہ شرم نہ کرے) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ'' اسے چھوڑ

1۔ شرم وحیاء جزو ایمان اور اخلاق عالیہ کا حصہ ہے۔ اہل ایمان کو جا بجا قرآن حکیم نے شرم وحیا کی صفت اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ ۝ (المؤمنون:5 نیز المعارج:29) ''اور (کامیاب مومنین) وہ ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ (النور)

ترجمہ: ''(اے حبیب کریم! ﷺ) آپ ایمان والوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ طریقہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کی خوب خبر رکھنے والا ہے''۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (النور)

ترجمہ: ''اور آپ (اے ہادی عالم! ﷺ) ایمان والی خواتین کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکا کے رکھا کریں اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کرتی رہیں اور نہ ظاہر کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا خود ظاہر ہو اس سے (یعنی چہرہ، ہتھیلیاں اور پاؤں۔ جبکہ احتمال فتنہ نہ ہو) اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سینہ اور گردن وغیرہ چھپے رہیں) اور نہ ظاہر ہونے دیں اپنے بناؤ سنگار کو (کسی کے سامنے) سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپوں کے، یا اپنے شوہروں کے باپوں کے، یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی (ہم مذہب) عورتوں کے یا اپنی کنیزوں کے یا اپنے ان نوکروں کے جو عورت کی خواہش نہیں رکھتے (اس کے قابل نہیں) یا ان (نابالغ) بچوں کے جو ابھی عورتوں کی شرم والی چیزوں سے آگاہی نہیں رکھتے۔ اور اپنے پاؤں زمین پر زور زور سے نہ ماریں کہ ظاہر ہو جائے وہ زیب وزینت جسے وہ چھپائے ہوئے ہیں۔ اور اے ایمان والو! سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو، تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دو (با حیا ہی رہنے دو) کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (رحمۃ اللہ علیہم)

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے:

"اَلْحَیَآءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ" "حیاء خیر و بھلائی ہی لاتا ہے"۔

یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: (فرمایا) "اَلْحَیَآءُ خَیْرٌ کُلُّهٗ" "حیاء پورے کا پورا خیر ہی خیر ہے"۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شعبے ہیں۔ ان میں سب سے افضل "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کو رستے سے ہٹا دینا ہے۔

"وَالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ" اور حیاء بھی ایمان کا ہی ایک شعبہ ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَآءِ وَالْجَفَآءُ فِی النَّارِ" "حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے اور بے حیائی ظلم سے ہے اور ظلم دوزخ کی آگ میں پہنچاتا ہے"۔

اسے امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَلْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ" "حیاء داری اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں اور بے حیائی و (بے کار) کثرت کلام منافقت کے حصے ہیں"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا۔ ان کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔ "جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء اور کم گوئی ایمان کے حصے ہیں۔ یہ جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرتے ہیں۔ اور فحش گوئی و بے حیائی شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ یہ (انسان کو) دوزخ کے قریب کرتے

(بقیہ گزشتہ) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (۵۹ الاحزاب)

ترجمہ: "اے نبی مکرم! (ﷺ) آپ ارشاد فرمائیں اپنی ازواج و اپنی صاحبزادیوں اور مومنین کی عورتوں کو کہ (باہر نکلیں تو) اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں۔ اس طرح آسانی سے پہچان لی جایا کریں گی (کہ یہ دار و مدار والی بی بی ہیں) پھر انہیں ستایا نہیں جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا رحم فرمانے والا ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور جنت سے دور لے جاتے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) سے کہا: ہم تو شعروں میں کہتے ہیں کہ کم گوئی حماقت ہے۔ (اس کے بارہ میں کیا خیال ہے؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم میرے سامنے اپنے بدبودار شعر پیش کر رہے ہو؟ (تم جھوٹے ہو، فرمان رسول ﷺ ہی سچا ہے)۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر حیاء انسانی شکل میں ہوتا تو اچھی خوبصورت شکل میں ہوتا اور اگر بے حیائی انسانی صورت میں ہوتی تو بہت بدصورت ہوتی۔

اسے طبرانی نے اوسط وصغیر میں اور ابوالشیخ نے بھی روایت کیا۔ دونوں کی اسناد میں ابن لہیعہ راوی ہے۔ اور باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

حدیث: حضرت زید بن طلحہ بن رکانہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقاً وَ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ" "ہر دین میں ایک اچھا خلق تھا اور دین اسلام کا عمدہ خلق حیاء ہے"۔

اسے امام مالک نے روایت کیا نیز ابن ماجہ وغیرہ نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ" "بے حیائی جس چیز میں بھی ہوگی اس کو عیب دار ہی کریگی اور حیاء جس میں بھی ہوگا اسے آراستہ وپیراستہ ہی کریگا"۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَلْحَيَاءُ وَالْاِيْمَانُ قُرَنَاءُ جَمِيْعاً فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ" "حیاء اور ایمان ایک ساتھ رہنے والے ساتھی ہیں۔ جب ان میں سے ایک رفع ہوجائے تو دوسرا خود بخود رفع ہوجاتا ہے"۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ برشرط شیخین صحیح ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اسے روایت کیا۔

حدیث: حضرت مجمع بن حارثہ بن زید بن حارثہ اپنے چچا رضی اللہ عنہم سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا حَيَاءَ لَهٗ" "حیاء ایمان کا شعبہ ہے اور اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس میں حیاء نہیں"۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں بشر بن غالب اسدی مجہول راوی ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس طرح حیاء کرو جس طرح اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے پیغمبر! (ﷺ) الحمد للہ، ہم حیاء کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہیں، بلکہ اللہ سے حیاء کرنے کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر (کے اندر دماغ) کا اور اس میں آنے والے خیالات کی حفاظت کرو۔ پیٹ کی اور جو اس میں ہے (غذا یا نفسانی خواہشات) کی حفاظت کرو۔ اور موت اور فنا کو یاد رکھو۔ اور جو شخص آخرت (کے ثواب) کا ارادہ رکھتا ہو وہ دنیا کی زینت ترک کر دے۔ پس جس نے یہ کام کیے، اس نے اللہ سے حیاء کرنے کا حق ادا کیا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ ہم اسے اس وجہ سے صرف ابان بن اسحاق کی حدیث سے ہی جانتے ہیں۔ جنہوں نے اسے الصباح بن محمد سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّھْلِکَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْہُ الْحَیَاءَ" "اللہ عزوجل جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیاء چھین لیتا ہے"۔ جب اس سے حیاء چھین لی جاتی ہے تو تو اسے عناد پرست ہی پائے گا۔ پھر جب تو اسے عناد پرست، مبغوض پائے تو (جان لے کہ) اس سے امانت چھین لی گئی ہے۔ تو جب اس سے امانت چھین لی گئی تو تو اسے بد دیانت، بداعتماد پائے گا۔ پھر جب تو اسے بددیانت و بداعتماد پائے تو اس سے رحمت کھینچ لی جاتی ہے۔ جب رحمت بھی کھینچ لی گئی تو تو اسے مردود و ملعون پائیگا۔ اب جب تو اسے مردود و ملعون پائے تو اس سے اسلام کا قلادہ بھی اتار لیا گیا (1)۔ رواہ ابن ماجہ

1۔ العیاذ باللہ، ایک حیاء کے جانے سے انسان کس ذلت کے عمیق غار میں جا گرا حتی کہ دین سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا۔ دوسری طرف معلوم ہوتا ہے، ایک حیاء کی موجودگی ان ساری صفات بد سے بچاتی اور صفات حسنہ سے متصف کرتی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

حسن اخلاق (1) اور اس کی فضیلت

ترہیب

بداخلاقی اور اس کی مذمت

حدیث: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بر (نیکی) اور اثم (گناہ) کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ" "نیکی حسن اخلاق کا نام

1۔ اخلاق جمع ہے "خُلق" کی۔ خُلق کے معنی ہیں عادات، طبیعت، خصلت، وہ قوت جس سے افعال بلا سوچے سمجھے سہولت کے ساتھ صادر ہوتے ہوں۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں "اَلْخُلُقُ مَلَكَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ يَسْهُلُ عَلَى الْمُتَّصِفِ بِهَا الْاِتْيَانُ بِالْاَفْعَالِ الْجَمِيْلَةِ" خلق نفس کے اس ملکہ اور استعداد کو کہتے ہیں کہ جس میں وہ پایا جائے، اس کیلئے افعال جمیلہ اور خصال حمیدہ پر عمل پیرا ہونا سہل اور آسان ہو جائے"۔ حسن خلق کے معنی اچھی عادت، اچھی طبیعت اور اچھے اعمال و افعال اور بداخلاقی یا سوئے خلق اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ عادات وخصال اور اعمال و افعال جن پر حسن اخلاق کا اطلاق ہوتا ہے، انہیں کلام مجید نے جابجا بیان فرمایا ہے۔ بلکہ درحقیقت کلام مجید مجموعہ حسن اخلاق ہے کہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب کسی نے اخلاق مصطفوی کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن" "آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا"۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔ مومنین کاملین کی صفات عالیہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ (التوبہ)

ترجمہ: "توبہ کرنے والے، عبادت گذار، ثنائے الٰہی میں مصروف رہنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے۔ اور (اے محبوب محترم ﷺ ان با اخلاق) اہل ایمان کو (فردوس بریں کی) خوشخبری سنا دیجئے"۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ﴿۴﴾ (الانفال)

ترجمہ: "درحقیقت مومن وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اور جب ان پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ انہی کیلئے ان کے پروردگار کے پاس (عظیم الشان) درجات ہیں اور گناہوں کی بخشش اور عزت والی روزی بھی ہے"۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾ (الفرقان)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب کبھی جاہل لوگ ان سے بات کریں تو یہ کہتے ہیں کہ تمہیں سلام (متارکہ) ہے۔ اور جو اپنے رب کے حضور سجدے کرتے اور قیام کرتے راتیں گذارتے ہیں۔

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ (القصص)

ترجمہ: "اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ تم پر سلامتی ہو۔ ہم جاہلوں کے ساتھ الجھنا نہیں چاہتے ہیں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے ''وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ'' ''اور گناہ وہ ہے جو (کوئی عمل کرنے کے بعد) تیرے دل میں کھٹکے۔ (ضمیر ملامت کرے کہ یہ کیا کر دیا تو نے؟ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا) اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے گراں گذرے (تو ڈرتا ہو کہ کہیں لوگوں کو میرا یہ فعل معلوم نہ ہو جائے)''۔ مسلم وترمذی۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کسی کے ساتھ زیادتی اور سخت کلامی فرمانے والے نہیں تھے (1)۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ''اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا'' ''تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو تم میں زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مَامِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ'' ''قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں حسن خلق سے زیادہ وزنی اور کوئی عمل نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ فحش گو زبان دراز سے دشمنی رکھتا ہے''۔

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز ترمذی نے اپنی ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد کیے ہیں ''وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ'' ''اور بے شک حسن اخلاق رکھنے والا شخص اپنے اس حسن اخلاق کی بدولت روزہ رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کے درجہ کو پا لیتا ہے''۔

یہ الفاظ بزار نے بھی جید اسناد کے ساتھ ایک حدیث میں روایت کیے ہیں۔ جس میں ''فحش گو زبان دراز'' کا جملہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد نے بھی یہ حدیث اختصاراً روایت کی ہے) نیز اسی معنی کی ایک حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوداؤد، ابن حبان اور حاکم نے اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے روایت کی ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس عمل کے متعلق سوال کیا گیا جس کی وجہ سے اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ'' ''وہ عمل اللہ کا ڈر اور حسن خلق ہیں''۔ پھر اس چیز کے بارہ میں عرض کی گئی جس کی بنا پر اکثر لوگ جہنم میں جائیں گے تو ارشاد فرمایا:

1۔ معلم و متمم مکارم اخلاق سرور عالمیاں ﷺ کے خلق عظیم کے کیا کہنے! اخلاق عالم اپنے اس شاہکار کی توصیف ان الفاظ میں فرماتا ہے: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (القلم) یعنی بے شک (اے محبوب عالم! ﷺ) آپ خلق عظیم کی بلندیوں پر ہیں۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا:
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ (آل عمران)
ترجمہ: ''تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے آپ ان (اپنی امت کے لوگوں خصوصاً صحابہ رضی اللہ عنہم) پر نرم دل ہو گئے ہیں۔ اور اگر آپ تند مزاج سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے آس پاس سے منتشر ہو جاتے۔ تو آپ (اے محبوب ﷺ) انہیں معاف فرمایا کریں اور ان کے لئے بخشش طلب کیا کریں اور (ان کی حوصلہ افزائی کے لیے) معاملات میں ان کے ساتھ مشورہ کیا کریں۔ تو جب آپ کوئی مضبوط ارادہ فرمالیں تو اللہ پر توکل کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ" "وہ منہ اور شرم گاہ ہیں"۔ (منہ کی بدزبانی فحش گوئی اور فرج کی بے حیائی اور زنا کاری)۔

اسے امام ترمذی نے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے زہد وغیرہ میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَ اَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ" "بے شک اہل ایمان کے درمیان از روئے ایمان کامل وہ شخص ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔ اور جو اپنے اہل و عیال پر زیادہ مہربان ہے"۔

اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ ترمذی نے فرمایا: حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے حسن اخلاق کی بدولت آخرت کے عظیم درجات اور بلند منزلیں حاصل کر لیتا ہے حالانکہ عبادات میں کمزور ہوتا ہے۔ اور اپنے سوئے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے درجے میں جا پڑتا ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ان کے راوی ثقہ ہیں سوائے ان کے ایک شیخ مقدام بن داؤد کے۔ جبکہ انہیں بھی ثقہ کہا گیا ہے۔

حدیث: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کریم ﷺ نے فرمایا "اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَیْسَرِ الْعِبَادَۃِ وَ اَھْوَنِھَا عَلَی الْبَدَنِ الصَّمْتُ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ" "کیا تمہیں آسان ترین اور جسم کیلئے ہلکی پھلکی عبادت نہ بتاؤں؟ وہ ہے خاموشی اور حسن خلق"۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں مرسلا روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: "یَا اَبَاذَرٍّ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ" "اے ابو ذر! تدبیر (معاملات میں غور و فکر) جیسی کوئی عقلمندی نہیں، (گناہوں سے) رک جانے جیسا کوئی تقوی نہیں اور حسن اخلاق جیسا کوئی حسب نسب نہیں (حسن اخلاق ہی قابل فخر بات ہے کہ کسی بظاہر اونچے اور مشہور خاندان کا فرد ہونا)"۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کے پاس سامنے کی طرف سے حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) "اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ" "سب سے افضل عمل کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "حُسْنُ الْخُلُقِ" "حسن اخلاق"۔ پھر وہ آدمی آپ کی دائیں جانب سے حاضر ہو کر عرض گذار ہوا۔ یا رسول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ! (ﷺ) کون سا عمل افضل ہے؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: حسن اخلاق۔ پھر بائیں طرف سے آکر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: حسن اخلاق ہی افضل ہے۔ اس کے بعد وہ شخص آپ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف سے حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کون سا عمل افضل ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "مَا لَكَ لَا تَفْقَهُ حُسْنُ الْخُلُقِ هُوَ اَنْ لَّا تَغْضَبَ اِنِ اسْتَطَعْتَ" "تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ سمجھتے نہیں ہو، حسن اخلاق یہ ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو (کسی بات پر) غضبناک مت ہونا۔

اسے محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس آدمی کو جنت کے قرب و جوار میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا ترک کر دے اگرچہ حق پر ہی ہو۔ اس شخص کو جنت کے درمیان میں ایک مکان کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ دل لگی ہی کیلئے بولتا ہو "وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ" "اور اس شخص کو جنت کے اعلیٰ درجہ میں ایک گھر دلوانے کا ضامن ہوں جو اپنے اخلاق کو بہتر کر لے"۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَ اَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا" (الحدیث): مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا وہ ہے جو تمہارے درمیان اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ (ایسی ہی ایک حدیث حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "حُسْنُ الْخُلُقِ خُلُقُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ" "حسن خلق اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم عادت شریفہ ہے"۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام سے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک میں نے اس (اسلام) دین کو اپنے لیے چن لیا ہے (اسی کے ماننے والوں کو نجات دوں گا) اور اس دین کو سوائے سخاوت اور حسن خلق کے کوئی اور چیز زیبا نہیں لہٰذا تم ان دونوں (سخاوت و حسن خلق) کے ساتھ جہاں تک تم سے ممکن ہو اس دین کو معزز و محترم کرو۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

السلام کی طرف وحی فرمائی تھی کہ "یَا خَلِیْلِی حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَو مَعَ الْکُفَّارِ تَدْخُلْ مَدْخَلَ الْاَبْرَارِ وَ اِنَّ کَلِمَتِی سَبَقَتْ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ اَنْ اُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِی وَاَنْ اَسْقِیَهُ مِنْ حَظِیْرَةِ قُدْسِی وَاَنْ اُدْنِیَهُ مِنْ جِوَارِی" "اے میرے خلیل حسن اخلاق کا برتاؤ کیجئے چاہے کفار کے ساتھ ہی ہو تو آپ ابرار (نیکی وتقویٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز لوگوں) کے مقام میں تشریف فرما ہوں گے اور بے شک حسن اخلاق اختیار کرنے والے کے حق میں میرا فیصلہ نافذ ہو چکا ہے کہ میں انہیں اپنے عرش کے نیچے سایہ دوں گا اپنے جنت کے جام عطا فرماؤں گا اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دوں گا۔

حدیث: آپ (ابو ہریرہ) رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَا حَسَّنَ اللّٰهُ خَلْقَ رَجُلٍ وَخُلُقَهُ فَتَطْعَمَهُ النَّارُ اَبَدًا" "یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو خَلق وخُلق (صورت وسیرت) اچھی بنائی پھر اسے دوزخ کی آگ کھائے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات فرمائی تو ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتادوں جو پشت پر بڑی ہلکی ہیں (ان پر عمل کرنا نہایت آسان ہے) اور میزان میں اپنے سوا باقی اعمال میں وزنی ہیں؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں! یا رسول اللہ! (ﷺ) تو آپ ﷺ نے فرمایا "عَلَیْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا" "حسن اخلاق اور لمبی خاموشی اختیار کرلو، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان دونوں جیسا مخلوق نے کوئی عمل نہیں کیا"۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی، بزار اور ابو یعلی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ابو یعلی کے راوی ثقہ ہیں اور یہ الفاظ بھی انہیں کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دفعہ) ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اندر بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا" "یہ وہ لوگ ہیں جو تم میں لمبی عمروں والے ہیں (کہ لمبی عمر اللہ کی اطاعت میں بسر کی اور نیک اعمال دوسروں سے زیادہ کئے) اور اخلاق لحاظ سے تم سے بہتر ہیں"۔

اسے بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایسے (ادب کے ساتھ) بیٹھے ہوئے تھے کہ جیسے ہمارے سروں کے اوپر پرندے بیٹھے ہوں (ایسی خاموشی طاری تھی کہ) ہم میں سے کوئی شخص بات نہیں کر رہا تھا کہ اچانک کچھ لوگ حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کرنے لگے "مَنْ اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللّٰہِ تَعَالٰی" "اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب بندے کون ہیں؟"۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا" "جو اخلاقی لحاظ سے ان میں سب سے اچھے ہوں"۔

اسے طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ طبرانی کے راویوں سے صحیح میں روایت لی گئی ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جس میں نبی محترم ﷺ، حضرت سمرہ اور حضرت ابو امامہ (رضی اللہ عنہما) بھی تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (اس مجلس میں) ارشاد فرمایا: بے حیائی کی باتیں اور بے شرمی کے کام ایسے (برے عمل) ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے "وَاِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ اِسْلَامًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا" "لوگوں میں بہترین اسلام اس کا ہے جو ان میں بہترین اخلاق والا ہے"۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔ امام صاحب کی اسناد جید اور راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کسی سفر پر جانے کا ارادہ کیا تو عرض کرنے لگے: یا نبی اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی وصیت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور اس کا کسی کو شریک مت بنانا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! (ﷺ) کچھ اور فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: جب تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک کرے تو تم اس کے ساتھ نیکی سے پیش آنا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی: یا نبی اللہ! (ﷺ) مزید ارشاد ہو۔ تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا "اِسْتَقِمْ وَلْیَحْسُنْ خُلُقُكَ" "اپنے رستے پر سیدھے چلتے رہو اور تمہارا اخلق اچھا ہونا چاہیے"۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب میں نے سفر پر روانہ ہونے کیلئے رکاب میں پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی کہ فرمایا "یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ" "اے معاذ! لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا"۔

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ کہیں کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد فوراً نیکی کرو کہ یہ نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ "وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ" "اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ"۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کون سی نماز افضل ہے؟ جواب ارشاد فرمایا: جس نماز میں خشوع وخضوع زیادہ اور ہمیشگی ہو۔ اس آدمی نے عرض کی: کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: غریب کا محنت سے کما کر صدقہ کرنا۔ وہ پھر عرض گذار ہوا: مؤمنوں میں ایمان کے لحاظ سے کون کامل ہے؟ آپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ﷺ نے فرمایا: ''اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا'' جوان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم کی روایت سے بیان کیا۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ''اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ'' ''اے میرے پروردگار! جس طرح تو نے میری صورت حسین بنائی ہے، میرے اخلاق کو بھی حسین بنادے''۔ (حالانکہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ'' آپ تو خلق عظیم کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں)''۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے درمیان زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں، جو ہر طرف عجز وانکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ بھی ان سے الفت رکھتے ہیں۔ اور تم میں سب سے زیادہ میرے ہاں ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو چغلیاں لگاتے پھرتے ہیں، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں، بے گناہوں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔

اسے طبرانی نے صغیر واوسط میں روایت کیا۔ نیز بزار نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) ایک عورت جس کے دو شوہر ہوں (ایک کی وفات کے بعد یا اس سے طلاق کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کیا ہو) پھر وہ فوت ہو جائے اور وہ اور اس کے دونوں شوہر بھی جنت میں داخل ہوں تو اب یہ عورت ان دونوں میں سے کس کے ساتھ ہوگی، پہلے کے ساتھ یا دوسرے کے ساتھ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اختیار دیا جائیگا، جو اس کے ساتھ دنیا میں (بنسبت دوسرے کے) زیادہ اچھا اخلاق رکھتا تھا، وہی جنت میں اس کا شوہر ہوگا۔ ''يَا اُمَّ حَبِيْبَةَ! ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ'' ''اے ام حبیبہ! حسن خلق دنیا وآخرت کی بھلائی لاتا ہے''۔

اسے طبرانی نے اور بزار نے بھی اختصاراً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ يُذِيْبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذِيْبُ الْمَاءُ الْجَلِيْدَ وَالْخُلُقُ السُّوْءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ'' ''حسن اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے (ختم کر دیتا ہے) جس طرح پانی برف کو، اور سوئے اخلاق (نیک) عمل کو یوں برباد کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا خِيَارُكُمْ وَخِيَارُكُمْ لِاَهْلِهٖ" اہل ایمان کے درمیان ایمان کے اعتبار سے کامل وہ ہے جو ان میں زیادہ بہتر اخلاق کا مالک ہے۔اور تم میں زیادہ اچھا وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے حق میں اچھا ہے۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔الفاظ ترمذی کے ہیں اور آپ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت بھی ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالوں کے ساتھ لوگوں کی ہرگز مدد نہیں کر سکتے بلکہ تمہارا کشادہ روئی اور حسن خلق سے پیش آنا ان کی مدد کر سکتا ہے۔

اسے ابویعلی اور بزار نے کئی طرق سے روایت کیا ہے۔جن میں ایک حسن جید ہے۔

حدیث: بنی مزینہ (ایک قبیلہ) کے ایک صاحب سے روایت ہے کہتے ہیں: پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ مسلمان آدمی کو (اللہ کی طرف سے) دیا جانے والا افضل عطیہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: حسن خلق سائل نے عرض کیا: تو مسلمان شخص کو ملنے والی بدترین چیز کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تجھے یہ ناپسند ہو کہ کسی کام کا اثر تیرے اوپر لوگوں کے سامنے نظر آئے (وہ کام کرنا بدترین چیز ہے اس لئے) اسے تنہائی میں بھی مت کر۔

اسے عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں معمر عن ابی اسحاق عنہ سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ اخلاق (اچھا یا برا) اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اچھا اخلاق عطا فرماتا ہے۔اور جسے ہلاک کرنا چاہتا ہے، اسے برا اخلاق دے دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جو کہ حدیبیہ میں حاضر ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حُسْنُ الْخُلُقِ نَمَاءٌ وَ سُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ وَالصَّدَقَةُ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ" "حسن اخلاق (اعمال صالحہ کو) بڑھانے والا ہے، بداخلاقی بدبختی ہے، نیک کام عمر میں اضافہ کا باعث ہیں اور صدقہ بری موت کو دور کر دیتا ہے"۔

اسے امام احمد نے اور ابوداؤد نے بھی مختصراً روایت کیا۔دونوں کی اسناد میں ایک راوی کا نام مذکور نہیں۔باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! (ﷺ) بدبختی کیا ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا: "سُوْءُ الْخُلُقِ" "بدبختی، بداخلاقی ہے"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی محترم ﷺ سے راویہ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر (برے) کام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے توبہ ہے (کہ توبہ سے اس کی معافی ہو سکتی ہے) سوائے بد اخلاق آدمی کے کہ وہ تو اپنے گناہ کی توبہ کرتا ہی نہیں بلکہ اس بد اخلاقی کی شرارت میں لوٹ جاتا ہے۔

اسے طبرانی نے صغیر میں اور اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ" "اے میرے مالک! میں تیری پناہ مانگتا ہوں منافرت (لوگوں سے نفرت کرنا) سے، منافقت سے اور برے اخلاق سے (1)۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت فرمایا۔

1۔ نبی کریم رؤف رحیم، صاحب خلق عظیم، وارث جنت وکوثر وسلسبیل وتسنیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سچے اور سچے ارشادات سے معلوم ہو گیا کہ حسن اخلاق دنیا وآخرت کی کامرانیوں کا ضامن ہے، انسانوں میں عزت دلاتا اور اللہ کی رحمتوں کا سزاوار ٹھہراتا ہے۔ خدا کا مطلوب اور مصطفےٰ ﷺ کا محبوب بناتا ہے۔ حسن اخلاق سے دنیا کا رزق اور آخرت کی مغفرت ورحمت حصے میں آتی ہے۔ اور اس سے بندہ بندگان خدا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ اللہ کا بندوں کیلئے عظیم الشان عطیہ ہے، نیکیوں کی اصل ہے اور یہ کبھی بارگاہ خداوندی میں مردود نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس بد اخلاقی ساری اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے۔ یوں کہیے کہ ساری برائیاں اور سارے گناہ اس ایک بد اخلاقی کے اندر مضمر ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخُلُقِ وَاحْفَظْنَا مِنْ سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ اٰمِیْن بِحُرْمَةِ طٰهٰ وَ یٰسٓ ﷺ۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

نرمی (1)، بردباری اور حلم

حدیث: سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ'' اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے،وہ ہر معاملے میں نرمی کو محبوب رکھتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)۔

حدیث: مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ (فرمایا) ''بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے۔ اور نرمی پر وہ (اجر و ثواب) عطا فرماتا ہے جو سختی پر نہیں عطا فرماتا اور نہ ہی کسی اور عمل پر اتنا اجر عطا کرتا ہے''۔(اسی معنی کی ایک حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے روایت کی ہے۔)

حدیث: اماں عائشہ رضی اللہ عنہا ہی نبی اقدس ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ'' ''نرمی جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے چھین لی جاتی ہے اس خراب کر دیتی ہے۔(مسلم)

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نرمی کرنے پر وہ (اجر) عطا فرماتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں عطا فرماتا''وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَعْطَاہُ الرِّفْقَ'' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے نرمی سے نواز دیتا ہے''مَامِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یُحْرَمُوْنَ الرِّفْقَ اِلَّا حُرِمُوْا'' ''جس گھر کے افراد نرمی سے محروم ہوتے ہیں وہ (ہر بھلائی سے) محروم کردیے جاتے ہیں''۔

1۔فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۚ (آل عمران)

ترجمہ:'' (اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان جنت تیار فرما رکھی ہے ان مومنین کیلئے) جو خوشحالی اور تنگ دستی میں (فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں، اور ضبط کرنے والے ہیں غصے کو، اور لوگوں کو معاف دینے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ (ایسے ہی) نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہے''۔

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ ۚ (الشوریٰ)

ترجمہ:'' اور جو لوگ بیرو گناہوں اور بدکاریوں سے بچتے رہتے ہیں۔اور جب بھی (کسی پر) غضبناک ہو جائیں تو معاف کر دیتے ہیں۔(ان کیلئے اللہ کے پاس بہت مدد اور ہمیشہ رہنے والا اجر عظیم ہے)''۔

اپنے محبوب کریم ﷺ و ارشاد فرمایا جاتا ہے: وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ (الشعراء)

''اور آپ (اے حبیب محترم ﷺ) نیچے کیا کریں اپنے پروں کو (درگذر، نرمی و بردباری کریں) ان ایمان والوں کیلئے جو آپ کی پیروی کرتے ہیں''۔

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ۙ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ۙ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۙ (الضحیٰ)

ترجمہ:'' پس کسی یتیم پر سختی نہ کیجئے۔اور نہ کسی سوال کرنے والے کو جھڑکئے۔اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجئے۔خیال رہے کہ سید الانس والجان ﷺ کے واسطے سے یہ فرمانات ہر مسلمان کیلئے بھی ہیں''۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔ اور ابوداؤد و مسلم نے بھی اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَيْرِ" "جسے نرم مزاجی کا حصہ عطا فرمایا گیا اسے خیر و بھلائی کا حصہ دیا گیا۔ اور جسے نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا بے شک اسے خیر و نیکی سے محروم کر دیا گیا"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "يَا عَائِشَةُ! اِرْفِقِيْ، فَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِاَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ" "اے عائشہ! نرم دل رہا کرو کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی گھر کے افراد کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں نرم دلی ڈال دیتا ہے"۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نیز بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔ دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے "اَلرِّفْقُ يُمْنٌ وَّ الْخُرْقُ شُؤْمٌ" "نرمی برکت ہے اور سخت دلی بدبختی ہے"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "مَا اُعْطِيَ اَهْلُ بَيْتٍ الرِّفْقَ اِلَّا نَفَعَهُمْ" "جس بھی گھر کے افراد کو نرم دلی عطا فرمائی گئی۔ اس نے انہیں فائدہ ہی فائدہ دیا"۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں لے لے گا اور اپنی جنت میں داخل فرمائیگا۔ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) "رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَ شَفْقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَ اِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ" "نمبر 1 ضعیف و کمزور کے ساتھ نرمی، نمبر 2 والدین پر شفقت اور نمبر 3 غلام پر احسان کرنا"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد (نبوی شریف) میں پیشاب کر دیا، لوگ اسے پکڑنے کو کھڑے ہو گئے۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اس چھوڑ دو۔ اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔ "فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ" "تمہیں آسانی کرنے والا پیدا فرمایا گیا ہے، تنگی میں ڈالنے والا نہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بنایا گیا۔ (بخاری)

حدیث: سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا" "آسانی کیا کرو، تنگی میں (کسی کو) مت ڈالو۔ خوشخبری دیا کرو اور نفرت نہ دلایا کرو"۔

اسے بخاری اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے دونوں میں سے آسان ہی کو اختیار فرمایا جبکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو۔ اگر وہ (آسان کام) گناہ کا کام ہوتا تو آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی کسی بھی معاملے میں اپنی ذات کیلئے انتقام نہیں لیا (بلکہ ہمیشہ معاف فرمایا) سوائے اس کے کہ اللہ کی حرمت کو توڑا گیا ہو (حرام کام کا کسی نے ارتکاب کیا ہو) تو اس پر آپ ﷺ نے (اس جرم کرنے والے کو) اللہ تعالیٰ کیلئے سزا دی ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ کیا میں تمہیں ایسے شخص کے متعلق نہ بتادوں جو آتش دوزخ پر حرام کر دیا گیا ہے یا آتش دوزخ اس پر حرام کر دی گئی ہے؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا) "تُحَرَّمُ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ" "دوزخ کی آگ ہر آسانی کرنے والے نرم دل سہولت دینے والے پر حرام فرما دی گئی ہے"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ان کی روایات میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں "اِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ" "بلاشبہ دوزخ کی آگ ہر آسانی کرنے والے، نرم دل، قریب، سہولت دینے والے پر حرام فرما دی گئی ہے"۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: متانت و سنجیدگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی معذرت قبول کرنے والا نہیں ہے۔ اور حمد و ثنا سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو محبوب نہیں ہے۔

اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اشج (رضی اللہ عنہ ایک صحابی کا لقب ہے) سے فرمایا: تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) محبوب رکھتے ہیں۔ یعنی حلم اور بردباری۔ (مسلم)

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے راوی ہیں (رضی اللہ عنہم)۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو (میدان حشر میں) جمع فرمائے گا تو ایک ندا دینے والا ندا دے گا "اَيْنَ اَهْلُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الۡفَضۡلِ؟'' ''فضیلت والے لوگ کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جو تعداد میں تھوڑے سے ہوں گے۔ وہ جنت کی طرف دوڑنے لگیں گے تو کچھ فرشتے ان سے ملیں گے جو کہیں گے: ہم تمہیں جنت کی طرف دوڑتا دیکھ رہے ہیں، تم کون لوگ ہو؟ یہ کہیں گے: ہم فضیلت والے لوگ ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری فضیلت کیا ہے؟ یہ جواب دیں گے: ''کُنَّا اِذَا ظُلِمۡنَا صَبَرۡنَا وَ اِذَا اُسِیۡءَ اِلَیۡنَا حَلُمۡنَا'' ہماری فضیلت یہ ہے کہ جب (دنیا میں) ہم پر ظلم ہوتا تھا تو ہم صبر سے کام لیتے تھے اور جب ہم سے بدسلوکی کی جاتی تھی تو برداشت کر لیا کرتے تھے''۔ تو انہیں حکم دیا جائے گا ''اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعَامِلِیۡنَ'' ''جنت میں داخل ہو جاؤ (اور دیکھو) کتنا اچھا اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کا اسے اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نجران کی بنی ہوئی سخت کناروں والی چادر لئے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی نے چادر شریف کو پکڑ کر بہت سختی کے ساتھ کھینچا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک کی جلد شریف کو دیکھا کہ اس پر دیہاتی کے سختی سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کناروں کا نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد! (ﷺ) اللہ نے جو مال آپ کو دیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دیں۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ پھر اسے کچھ عطا کرنے کا حکم دیا (اللہ اللہ! یہ مقام اور یہ بردباری! حلم و برداشت کا سبق تو دینا پیغمبر اعظم ﷺ سے سیکھے) (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں گویا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے ہیں کہ انہیں ان کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا۔ وہ نبی (علیہ السلام) اپنے چہرۂ مبارک سے خون صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے ''اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِقَوۡمِیۡ فَاِنَّھُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ'' ''اے میرے مولا! میری قوم کو معاف کر دے کہ یہ لوگ (مجھے) نہیں جانتے (کہ میں تیرا نبی ہوں) (بخاری و مسلم)

حدیث: اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''وَجَبَتۡ مَحَبَّةُ اللّٰهِ عَلٰی مَنۡ اُغۡضِبَ فَحَلُمَ'' ''اللہ کی محبت اس بندے پر واجب ہو گئی جسے غضبناک کیا گیا (ستایا گیا) تو اس نے برداشت کیا۔

اسے اصبہانی نے روایت کیا۔ ان کی سند میں احمد بن داؤد بن عبد الغفار مصری راوی ہیں جو حاکم کے شیخ ہیں اور صرف حاکم نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لَیۡسَ الشَّدِیۡدُ بِالصُّرۡعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیۡدُ الَّذِیۡ یَمۡلِكُ نَفۡسَهٗ عِنۡدَ الۡغَضَبِ'' ''پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو (1) پا سکے''۔ (بخاری و مسلم)

1۔ کیونکہ نفس ہی انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ یہی مشکلات و بلیات میں پھنساتا ہے۔ جب اسے پچھاڑ لیا، شریعت و عقل سے اسے مغلوب کر لیا تو سب سے بڑے دشمن کو مار لیا۔ اس لئے سب سے بڑا پہلوان وہی ہے جو اسے قابو کر لے۔ یہ حدیث مبارک اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

خندہ پیشانی اور خوش کلامی وغیرہ

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّ لَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ" "نیکی کے کسی کام کو حقیر ہرگز نہ جانو اگرچہ اتنا ہی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (ہنسی خوشی) کے ساتھ ملاقات کرو"۔ (مسلم)

حدیث: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی صدقہ کی قسم سے ہے کہ تم لوگوں کو اس طرح سلام کرو کہ تمہارا چہرہ ہشاش بشاش ہو۔ (چہرہ پر مسکراہٹ اور خوشی کے آثار ہوں)

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر نیکی کا کام صدقہ ہے اور یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔ اور یہ بھی (نیکی ہے کہ جب تم کسی کنوئیں سے پانی کھینچ رہے ہو اور تمہارا مسلمان بھائی پانی بھرنے آجائے تو) اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ صَدَقَةٌ" "اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا صدقہ ہے"۔ (اس پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا) تیرا نیکی کا حکم دینا اور گناہ سے منع کرنا بھی صدقہ ہے۔ گمراہی کی سرزمین میں تیرا کسی آدمی کو ہدایت کی بات بتانا بھی صدقہ ہے۔ تکلیف دہ چیز کو، کانٹے اور ہڈی کو تیرا راستے سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں تیرا پانی ڈال دینا بھی تیرے واسطے صدقہ (کا ثواب رکھتا) ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔ نیز ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں روایت کیا اور یہ الفاظ زائد کئے "وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ" "اور کمزور نظر والے آدمی کو تیرا رستہ بتانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے"۔

(اسی معنی میں باختلاف الفاظ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث بزار اور طبرانی نے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابو جری الہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم دیہات میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا عمل سکھا دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ عطا فرمائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کسی کام کو حقیر مت سمجھو اگرچہ اتنا ہی ہو کہ تم اپنے ڈول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے پانی بھرنے آنے والے کے برتن میں پانی ڈال دو۔ اور اگر چہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے اس حال میں ملو کہ تمہارے چہرے پر مسکراہٹ ہو۔ تہبند کو لٹکانے سے بچو کہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں فرماتا۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں ایسے عیب کا طعنہ دے جسے وہ جانتا ہے کہ تمہارے اندر ہے تو تم اسے ایسے عیب کا طعنہ نہ دینا جسے تم جانتے ہو کہ اس میں ہے۔ کیونکہ اس کا اجر تمہیں ملے گا اور وبال اس پر ہوگا جس نے یہ طعنہ دیا۔

اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی نے بھی کچھ فرق کے ساتھ روایت کیا۔ اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ''اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ'' اچھی اور پاکیزہ بات کہنا بھی صدقہ ہے''۔

اسے بخاری اور مسلم نے ایک حدیث میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ'' ''اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اگر چہ کھجور کے آدھے حصے (کو صدقہ وخیرات کرنے) کے ساتھ ہو۔ اور جو یہ (کھجور کا آدھا حصہ صدقہ کرنے کو) بھی نہ پائے تو وہ زبان سے اچھی بات کہا کرے (کہ یہ بھی صدقے کا ثواب رکھتی ہے)''۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت مقدام بن شریح اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جو میرے لئے جنت واجب کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مُوجِبُ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ'' جنت واجب کرنے والی یہ تین چیزیں ہیں نمبر 1 کھانا کھلانا، نمبر 2 سلام عام کرنا اور نمبر 3 اچھی کلام کرنا (جس سے کسی کا دل نہ دکھے بلکہ دلجوئی ہو)''۔

اسے طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک کے راوی ثقہ ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الصحت میں اور حاکم نے بھی روایت کیا مگر ان دونوں کے الفاظ اس طرح ہیں ''عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَ بَذْلِ الطَّعَامِ'' ''اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا اپنے لئے لازم کر لو''۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی علت نہیں۔ نیز بزار نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں۔'' ایک آدمی نے نبی محترم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے کوئی ایسا عمل سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَ اَفْشِ السَّلَامَ وَ اَطِبِ الْكَلَامَ وَ صَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ'' ''کھانا کھلایا کرو، سلام عام کیا کرو، اچھی اور پاکیزہ کلام کیا کرو اور رات کو نماز پڑھا کرو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بالا خانہ (چوبارہ) ہے جس کا اندر سے باہر اور باہر سے اندر نظر آتا ہے (اتنا شفاف ہے) اس پر حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کس (خوش نصیب) کیلئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِماً وَ النَّاسُ نِیَامٌ" "یہ اس بندے کیلئے ہے جو اچھی کلام کرے، لوگوں کو کھانا کھلائے اور رات عبادت میں گذارے جبکہ لوگ سو رہے ہوں"۔

اسے طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

سلام (1) عام کرنا اور اس کی فضیلت

ترہیب

اس شخص کی مذمت جو اپنے لئے لوگوں کا کھڑا ہونا پسند کرتا ہو

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ (اسلام میں کون سا عمل افضل و بہتر ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ'' کھانا کھلایا کرو اور ہر (مسلمان) شخص کو سلام کیا کرو چاہے تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو''۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور ایمان نصیب نہیں ہوگا جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔ کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تمہیں آپس میں محبت پیدا ہوجائے؟ (خود ہی فرمایا): ''اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ'' آپس میں ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کرو''۔

اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری طرف تم سے پہلی امتوں

1۔ارشاد رب العالمین ہے:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ (النساء)

ترجمہ: ''اور جب تمہیں کسی دعا کے لفظ کے ساتھ سلام دیا جائے تو تم ایسے الفاظ کے ساتھ جواب دو جو اس سے اچھے اور بہتر ہوں یا (کم از کم) وہی الفاظ دہرا دو (جو سلام دینے والے نے کہے ہوں) بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے''۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (النور)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو دوسروں کے گھروں میں اپنے گھروں کے سوا جب تک ان میں رہنے والوں سے اجازت نہ لے لو اور ان کو سلام نہ کرلو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو''۔

سلام کہنا نبی رحمت ﷺ کی سنت اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔ سلام کے جواب کے قرآن حکیم نے دو طریقے بیان فرمائے یعنی یا تو وہی الفاظ کہہ دو جو سلام دینے والے نے تمہیں کہے ہیں یا ایسے الفاظ کا اضافہ کرو جو محبت و تکریم پر دلالت کرتے ہوں۔ جیسا کہ سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی السلام علیکم کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور اگر کوئی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے تو تم جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو۔ آپس میں محبت و پیار کے جذبات کو تازہ و زندہ رکھنے کا یہ عظیم الشان اسلامی طریقہ ہے۔ دنیا میں جتنے بھی ملاقات کے آداب و طریقے ہیں، سب کو دیکھ لیجئے مگر جو طریقہ مسلمانوں کو قرآن و صاحب قرآن ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے اس کا کہیں جواب نظر نہ آئے گا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کی بیماری سرکتی آرہی ہے۔ وہ آپس میں بغض وحسد رکھنا ہے اور بغض تو جڑوں سے مونڈھ دیتا ہے، سر کے بالوں کو نہیں بلکہ دین کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور ایمان نہیں لاسکو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جو تمہیں اس پر ثابت قدم رکھے؟ (فرمایا) ''اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ'' ''آپس میں کثرت کے ساتھ سلام کہا کرو''۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت شیبہ الحجی اپنے چچا رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: تین چیزیں ہیں جو تجھے دل کی صفائی (اور دین کا خلوص) دیتی ہیں۔ (وہ ہیں) ''وُدَّاَخِیْكَ تُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیْتَهٗ وَتُوَسِّعُ لَهٗ فِی الْمَجْلِسِ وَتَدْعُوْهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ اِلَیْهِ'' اپنے بھائی سے محبت رکھ کہ جب تیری ملاقات ہوتو اسے سلام کہہ، مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کر اور اسے اس کے ان ناموں سے پکار جو اسے پسند ہوں۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت براء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا'' آپس میں کثرت سے سلام کیا کرو سلامتی میں رہو گے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اے لوگو! سلام عام کیا کرو، کھانا کھلایا کرو اور رات کو اس وقت اٹھ کر نماز پڑھا کرو جب دوسرے لوگ سوئے ہوئے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ'' رحمٰن کی عبادت کرو، اکثر سلام کہا کرو اور کھانا کھلایا کرو جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔ نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ انہیں کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (جن کو ادا کرنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہیں) نمبر 1 سلام کا جواب دینا، نمبر 2 مریض کی بیمار پرسی کرنا، نمبر 3 جنازے کے ساتھ جانا، نمبر 4 دعوت کو قبول کرنا اور نمبر 5 چھینکنے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا (جبکہ وہ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے)۔

اسے بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حقوق ہیں۔عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نمبر 1 جب تمہاری اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کہو، نمبر 2 جب تمہاری دعوت کرے تو قبول کرو، نمبر 3 جب تم سے مشورہ ونصیحت طلب کرے تو اسے مفید مشورہ دو، نمبر 4 جب چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو تم یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہو، نمبر 5 جب کبھی بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کو جاؤ اور نمبر 6 جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلو''۔

نیز اسے ترمذی اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَفْشُوا السَّلَامَ کَیْ تَعْلُوْا'' آپس میں اکثر سلام کہا کرو تا کہ تم (اپنے اخلاق، محبت، پیار اور الفت میں ترقی اور) بلندی پاؤ۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ'' بے شک اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کہنے میں ابتدا کرے۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن بھی قرار دیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ''عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) دو آدمی آپس میں ملتے ہیں تو ان میں پہلے سلام کون کرے؟ ارشاد فرمایا: ''اَوْلَاھُمَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی'' جو ان میں اللہ کا زیادہ مقرب ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے۔ پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کہے۔''وَالْمَاشِیَانِ اَیُّھُمَا بَدَأَ فَھُوَ اَفْضَلُ'' پیدل چلنے والے دو آدمیوں میں جو پہلے سلام کرے گا وہی افضل ہوگا۔

اسے بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَعَہٗ فِی الْاَرْضِ فَاَفْشُوْہُ بَیْنَکُمْ'' سلام اللہ تعالیٰ کے (مبارک) ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس نے زمین میں (اہل زمین کے لئے) رکھا ہوا ہے۔ اس لئے تم آپس میں اکثر ایک دوسرے کو یہ نام کہا کرو (السلام علیکم کہا کرو)۔ کیونکہ جب کوئی مسلمان کسی قوم کے پاس سے گذرتا ہے اور انہیں سلام کہتا ہے پھر وہ اسے سلام کا جواب کہتے ہیں تو اسے ان پر کئی درجے فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ اس نے انہیں سلام کہنا یاد دلایا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ اسے اس کے سلام کا جواب نہ دیں (وعلیکم السلام نہ کہیں) تو وہ اسے سلام کا جواب دیتا ہے جو ان سے کہیں بہتر و افضل ہے (یعنی اللہ تعالیٰ یا اس کے فرشتے سلام کا جواب دیتے ہیں)۔

اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا۔ بزار کی ایک اسناد جید وقوی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہمارا طریقہ یہ تھا کہ جب ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے ہوتے، درمیان میں کوئی درخت آجاتا پھر اس کے بعد دوبارہ ملتے تو ایک دوسرے کو سلام کہا کرتے۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ'' جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو (اہل مجلس کو) سلام کہے۔ پھر جب اٹھنا چاہے تب بھی سلام کہے کیونکہ پہلا سلام (جو آتے وقت کہا تھا) اس آخرت (جاتے وقت کے) سلام سے زیادہ ثواب نہیں رکھتا (بلکہ دونوں کا ثواب برابر ہے)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ ترمذی نے حسن کہا۔ اور رزین نے یہ الفاظ زائد کئے: ''وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ حِيْنَ يَقُوْمُ عَنْهُمْ كَانَ شَرِيْكَهُمْ فِيْمَا خَاضُوْا مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَهٗ'' جس شخص نے کسی قوم سے رخصت ہوتے وقت سلام کہا تو وہ قوم جب تک اس کے جانے کے بعد نیکی کے کام کے بارے میں غور و خوض کرتی رہے گی، یہ ان کے اس کارِ خیر میں برابر کا شریک رہے گا (اسے بھی ثواب حاصل ہوگا)۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیکم، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا پھر وہ مجلس پاک میں بیٹھ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں۔ پھر ایک اور شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ ﷺ نے جواب دیا، وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں حاصل ہوئیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کرنے لگا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آنحضور ﷺ نے اسے بھی سلام کا جواب عنایت فرمایا۔ یہ بھی جب بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تیس نیکیاں حاصل کیں۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا۔ ترمذی اور بیہقی نے اسے حسن کہا۔ نیز ابوداؤد نے اسے ابومرحوم عبدالرحیم بن میمون عن سہل بن معاذ عن ابیہ کے طریق سے بھی مرفوعاً اسی طرح روایت کیا اور یہ الفاظ زائد کئے: ''ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ'' پھر ایک اور صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ لوگوں پر سلامتی ہو، اس کی رحمت، برکتیں اور مغفرت ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَرْبَعُوْنَ'' اس کو چالیس نیکیاں مل گئیں۔ فرمایا: اسی طرح فضائل (نیکیاں) بڑھتے جاتے ہیں۔

حدیث: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وَمَنْ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً'' جس نے (صرف) السلام علیکم کہا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی گئیں، جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا، اس کے لئے بیس نیکیاں مکتوب ہوئیں اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی گئیں۔ (طبرانی)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذرا جبکہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ آنے والے نے عرض کیا: سلام علیکم، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آدمی گذرا اور عرض کیا: سلام علیکم و رحمة الله، سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں حاصل ہوئیں۔ پھر ایک اور آدمی گذرا اور عرض کرنے لگا: سلام علیکم و رحمة الله و برکاته، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اسے تیس نیکیاں مل گئیں۔ اس کے بعد ایک آدمی مجلس شریف سے اٹھ کر چلا گیا اور سلام نہ کہا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا ساتھی کتنی جلدی بھول گیا۔ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو سلام کہا کرے۔ پھر جتنی دیر بیٹھنا چاہے بیٹھے اور اگر اٹھ کر جانا چاہے تو پھر سلام کہے۔ کیونکہ پہلا سلام اس آخری سلام سے زیادہ ثواب نہیں رکھتا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس (عظیم الشان) خصائل ہیں، جن میں سب سے اعلیٰ خصلت مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ (کسی کو دودھ پینے کے لئے اپنی بکری یا اونٹنی دے دینا کہ جب تک دودھ دیتی رہے یہ پیتا رہے اور جب دودھ دینا بند کر دے مالک کو واپس کر دے) ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی خصلت پر عمل کرے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس پر مذکور ثواب ملنے کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے منيحة العنز کے علاوہ (ان چالیس میں سے) سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو یرحمك الله کہنا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ شمار کیا تو ہم پندرہ سے زیادہ تک شمار نہ کر سکے۔

اسے بخاری وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ وَاَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ اَبْخَلَ بِالسَّلَامِ'' لوگوں میں سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا کرنے میں عاجز ہو (اللہ تعالیٰ سے مانگ نہ سکے کہ وہ کریم تو سب کچھ دینے والا ہے) اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث صرف اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ (حافظ منذری فرماتے ہیں کہ یہ اسناد جید وقوی ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے درمیان سب سے بڑھ کر چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اپنی نماز میں چوری کوئی کیسے کرسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''لَا یُتِمّ رُکُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا'' اس طرح کہ نماز میں رکوع اور سجود مکمل نہ کرے۔ اور لوگوں میں بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام کہنے میں بخیل ہو۔

اسے بھی طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی محترم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے۔ اس سے مجھے اذیت پہنچتی ہے (وقت بے وقت میرے باغ میں گھس آتا ہے) اور اس کے درخت کی جگہ میرے لئے باعث تکلیف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آدمی بھیج کر اسے بلایا اور فرمایا کہ فلاں آدمی کے باغ میں تمہارا جو کھجور کا درخت ہے وہ میرے ہاتھ فروخت کردو۔ اس نے کہا کہ میں نہیں بیچوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر مجھے ہبہ کردو۔ وہ بولا کہ یہ بھی نہیں کرسکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو پھر جنت میں ایک کھجور کے درخت کے عوض میرے ہاتھ بیچ دو۔ وہ کہنے لگا: میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَارَأَیْتُ الَّذِیْ هُوَ اَبْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِیْ یَبْخَلُ بِالسَّلَامِ'' میں نے تم سے بڑھ کر کسی شخص کو بخیل نہیں دیکھا سوائے اس آدمی کے جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہو۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا۔ امام صاحب کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ'' جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہا کریں تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ کی آگ میں بنالے۔

ابوداؤد نے صحیح اسناد کے ساتھ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک لاٹھی پر ٹیک لگاتے ہوئے تشریف لائے تو ہم آپ ﷺ کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اس پر ارشاد فرمایا: ''لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا'' اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو جیسے عجمی (غیر عربی) لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوا کرتے (1) ہیں۔ اسے ابوداؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

1۔ اوپر کی دونوں احادیث میں تعظیماً کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ مگر خیال رہے کہ یہ اس وقت ہے جب کوئی شخص اپنے لئے لوگوں کا تعظیماً کھڑا ہونا پسند کرتا ہو یا جب یہ خود تو بیٹھا ہو مگر لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہیں۔ اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو تعظیماً کھڑا ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضور انور ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے لئے کھڑے ہونے سے منع فرمانا بطور انکسار و تواضع تھا۔ ابوداؤد ابواب السلام میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے تو سید عالم ﷺ نے انصار سے ارشاد فرمایا: ''قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِكُمْ'' اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

مصافحہ کرنا

ترہیب

اشارے سے سلام کرنا، نیز کافر کو سلام یا سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

حدیث: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا" جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں پھر مصافحہ کریں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

اسے ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا۔ (ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔ نیز ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا" جب دو مسلمان ملیں، پھر مصافحہ کریں، اللہ کی حمد و ثناء کریں اور اس سے مغفرت کی دعا مانگیں تو دونوں بخش دیئے جاتے ہیں۔

حدیث: طبرانی نے ابوداؤد داعمی سے روایت کی ہے جو کہ متروک ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کیا اور میرا چہرہ دیکھ کر ہنس پڑے۔ پھر کہنے لگے کہ تمہیں معلوم ہے، میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا؟ میں نے کہا: معلوم تو نہیں لیکن یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ نے کسی اچھائی کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔ تو وہ کہنے لگے: حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ملاقات فرمائی، آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایسا ہی کیا (میرا ہاتھ پکڑا مصافحہ فرمایا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے) پھر ارشاد فرمایا: جانتے ہو، میں نے تمہارے ساتھ ایسا کس لئے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے تو معلوم نہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ کر ہنستے مسکراتے ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نیز ابوداؤد شریف کے اسی باب میں ہے کہ: "كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا" جب وہ (سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ ان کے ہاتھ کو پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اور جب حضور انور ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو سیدہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ دست انور کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ معلوم ہوا کہ مطلقاً ہر تعظیمی قیام ممنوع نہیں ہے۔ ورنہ معلم اخلاقیات علیہ الصلوٰت والتسلیمات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کیوں حکم فرماتے؟ اور سیدہ خاتون قیامت رضی اللہ عنہا کے لئے نہ خود قیام فرماتے اور نہ سیدہ ہی سرور عالم ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے اسلام نے تعظیمی قیام کو جائز بلکہ مستحب قرار دیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: "كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَاقَوْا تَصَافَحُوْا وَإِذَا قَدِمُوْا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوْا" حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ جب ملاقات کرتے تو (بعد سلام) مصافحہ کرتے اور جب بھی کسی سفر سے واپس آتے تو معانقہ (گلے ملنا) کرتے تھے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مومن مومن سے ملاقات کرے، اسے سلام کہے، اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے تو "تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ" دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے درخت کے پتے (موسم خزاں میں) جھڑتے ہیں۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ ان کے راویوں میں میں (مؤلف کتاب) کسی کو مجروح نہیں جانتا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی ملاقات حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان سے مصافحہ فرمانا چاہا تو حضرت حذیفہ پیچھے ہٹ گئے اور عرض کرنے لگے: میں حالت جنابت (ناپاکی) میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کوئی حرج نہیں سلام بھی لے سکتے ہو اور مصافحہ بھی کر سکتے ہو) "إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا صَافَحَ أَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ" ایک مسلمان جب اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرا کرتے ہیں۔

اسے بزار نے مصعب بن ثابت کی روایت سے روایت کیا۔

حدیث: آپ (ابوہریرہ) رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں پھر مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں تو "أَنْزَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، تِسْعَةٌ وَّ تِسْعِيْنَ لِأَبَشِّهِمَا وَأَطْلَقِهِمَا وَأَبَرِّهِمَا وَأَحْسَنِهِمَا مُسَاءَلَةً بِأَخِيْهِ" اللہ تعالیٰ ان دونوں پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ان میں ننانوے اس کے لئے ہوتی ہیں جو دونوں میں زیادہ خوش باش، زیادہ کشادہ رو، زیادہ مخلص اور زیادہ اچھی طرح اپنے بھائی کا حال دریافت کرنے والا ہوتا ہے۔

اسے طبرانی نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جو محل نظر ہے۔

حدیث: حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں، ان میں ایک اپنے دوست کو سلام کہتا ہے تو ان میں اللہ کو زیادہ محبوب وہ ہے جو زیادہ خندہ پیشانی سے اپنے دوست کے ساتھ ملا ہو۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک سو رحمت نازل فرماتا ہے۔ "وَلِلْبَادِئِ مِنْهُمَا تِسْعُوْنَ وَلِلْمُصَافِحِ عَشْرَةٌ" اور مصافحہ کی ابتداء کرنے والے کو نوے اور دوسرے کو دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے بزار نے روایت لیا۔

حدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے پھر مصافحہ کرنے کو اس کا ہاتھ تھامتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے شدید آندھی کے روز خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ "وَاِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" اور ان کی مغفرت کردی جاتی ہے، اگر چہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اسے طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ" ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل میں سے ہے (اس کے بغیر سلام نامکمل ہے)۔

اسے ترمذی نے ایسے آدمی سے روایت کی جس کا نام مذکور نہیں اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، تھا۔ (بخاری و ترمذی)۔

حدیث: حضرت ایوب بن بشیر عدوی سے روایت ہے۔ وہ عنزہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کی جبکہ آپ شام میں چلے گئے تھے کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی بری بات نہ ہوئی (تمہارا ارادہ برا نہ ہوا) تو میں تمہیں ضرور بتادوں گا۔ میں نے کہا: بے شک کوئی بری بات نہیں ہے (بلکہ پوچھنا یہ ہے کہ) جب آپ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو کیا آپ ﷺ آپ لوگوں سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب بھی ملا تو آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ اور ایک روز آپ ﷺ نے مجھے بلایا۔ میں گھر پر نہیں تھا۔ واپس گھر آیا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ میں حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ ﷺ اپنی چارپائی شریف پر تشریف فرما تھے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا (معانقہ فرمایا) "فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ" یہ تو بڑی ہی عمدہ بات تھی، نہایت ہی کریمانہ طریقہ تھا۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور قبیلہ عنزہ کے آدمی کا نام عبداللہ ہے جو غیر معروف ہیں۔

حدیث: حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تَصَافَحُوْا يَذْهَبْ عَنْكُمُ الْغِلُّ وَتَهَادُوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ" ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو، تمہارا اندرونی کھوٹ دور ہو جائے گا۔ ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیا کرو آپس میں محبت بڑھے گی اور بغض دور ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

امام مالک نے اسے اسی طرح معضل روایت کیا ہے۔اور بھی طریقوں سے اس کی سند ہے جس میں کچھ گفتگو ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں (ہمارے طریقہ یا ملت پر نہیں یا وہ مومن کامل نہیں) جو ہمارے غیروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت اختیار مت کرو۔ ''فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَاِنَّ تَسْلِيْمَ النَّصَارٰی بِالْاَكُفِّ'' کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہاتھ کے اشارہ سے۔

اسے ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا اور طبرانی نے یہ الفاظ زائد کئے: ''پیشانیوں پر سے بال نہ کٹاؤ (فیشنی بال نہ بنواؤ)، مونچھیں چھوٹی کراؤ، داڑھیاں بڑھنے دو، اور مسجدوں اور بازاروں میں صرف ایک قمیص پہنے ہوئے مت پھرو (کہ یہ تو بے پردگی ہے) بلکہ اس کے نیچے تہبند بھی پہنو (تاکہ کامل پردہ ہو)''۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تَسْلِيْمُ الرَّجُلِ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ يُشِيْرُ بِهَا فِعْلُ الْيَهُوْدِ'' آدمی کا ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرنا یہودیوں کا فعل ہے۔

اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ ابویعلیٰ کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کہنے میں ابتداء مت کرو (اور اگر وہ ابتدا کریں تو صرف ''وعلیکم'' کہہ دو) اور جب تم ان میں سے کسی سے راستے میں ملو تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو (تاکہ ایک طرف ہو کر چلے راستہ کے درمیان نہ چل سکے)۔

اسے ابوداؤد، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ'' جب اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) تمہیں سلام کریں تو تم صرف ''وعلیکم'' کہہ دیا کرو(1)۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔

1۔ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو سلام کرتے وقت عموماً السام علیکم کہا کرتے تھے یعنی تم پر ہلاکت و بربادی یا موت ہو۔ اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ وعلیک کہہ دیا کریں تاکہ ان کی بددعا انہیں پر لوٹ جائے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ کفار و مشرکین کو بالاتفاق ابتداءً سلام کہنا حرام ہے۔ اگر وہ سلام کریں تو صرف ''وعلیکم'' یا ''علیکم'' کہہ دینا چاہیے۔ اور جہاں کہیں مسلمان اور کفار و مشرکین اکٹھے ہوں تو مسلمانوں کی نیت سے السلام علیکم کہنا درست ہے۔

یورپ و امریکہ وغیرہ غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سے انگریزوں نے مسلمانوں سے السلام علیکم کہنا سیکھ لیا ہے۔ وہ بوقت ملاقات السلام علیکم کہا کرتے ہیں۔ بلکہ پاکستان میں بھی اہل کتاب یہی کلمات کہتے ہیں فلہٰذا ایسے مواقع پر انہیں صرف وعلیکم یا علیکم کہا جائے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

اندر آنے کی اجازت طلب کرنے سے پہلے آدمی کا کسی کے گھر کے اندر (1) جھانکنا

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ" جو شخص کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے تو اہل خانہ کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

اسے بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ مگر ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ: "فَفَقَؤُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هُدِرَتْ" بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکا) تو گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو وہ بے کار گئی۔ (اس آنکھ کا کوئی تاوان یا قصاص نہیں ہے)۔ (اسی مضمون کی ایک حدیث پاک نسائی میں بھی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کے گھر کا پردہ ہٹایا اور اجازت کے بغیر گھر کے اندر نظر ڈالی، بے شک وہ اس حد تک پہنچ گیا جہاں تک پہنچنا اس کے لئے حلال نہ تھا۔ اور اگر گھر کے آدمی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو وہ بے کار گئی۔ اور اگر کوئی مرد کسی دروازے کے سامنے سے گذرا جس پر کوئی

1۔ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کرنا، اجازت ملنے پر گھر میں داخل ہو کر اہل خانہ کو سلام کہنا، اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا اور کسی کے گھر میں جھانکنے کی ممانعت اور نگاہوں کو جھکائے رکھنا، ان تمام امور سے متعلق قرآن حکیم کے واضح احکام موجود ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ (النور)

ترجمہ: "اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں جب تک کہ تم ان گھروں میں رہنے والوں سے اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام نہ کر لو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تمہیں نصیحت حاصل ہو"۔

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ (النور)

ترجمہ: "پھر اگر تم نہ پاؤ ان گھروں میں کسی کو (جو اجازت دے) تو ان میں مت داخل ہو یہاں تک کہ تمہیں اجازت دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس لوٹ جاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا اور پاکیزہ طریقہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے"۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ (النور)

ترجمہ: "تم پر کوئی گناہ نہیں اس بات پر کہ تم داخل ہو جاؤ ان گھروں میں جن کے اندر کوئی آباد نہیں جن میں تمہارا سامان رکھا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو"۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ (النور)

ترجمہ: "آپ (اے محبوب اکرم ﷺ) ایماندار مردوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ طریقہ ان کے لئے پاکیزہ تر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے اچھی طرح باخبر ہے"۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ (النور:31)

ترجمہ: "اور آپ ارشاد فرما دیں ایمان والی خواتین کو کہ جھکا کر رکھیں اپنی نگاہیں اور حفاظت کریں اپنی عصمتوں کی"۔

ان آیات مقدسہ میں اللہ رب العزت نے اسلامی طرز معاشرت کے چند اصول اور قواعد و ضوابط ارشاد فرما دیئے ہیں جو محتاج وضاحت نہیں ہیں۔ دیگر مسائل احادیث مبارکہ کے ضمن میں قارئین پڑھیں گے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پردہ نہیں تھا پھر اس کی نظر گھر کی کسی چھپانے کی چیز پر پڑ گئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو اہل خانہ پر ہے (کہ کیوں نہ پردے کا انتظام کیا)۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی ابن لہیعہ کے سوا صحیح کے راوی ہیں۔ نیز ترمذی نے بھی اسے روایت کیا اور کہا کہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی حدیث سے جانتے ہیں۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں داخلے کی اجازت لینے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ دَخلتْ عَيْنُهُ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَأْذِنَ وَيُسَلِّمَ فَلا اِذْنَ وَقَدْ عَصٰى رَبَّهُ" جس شخص کی آنکھ (کسی کے گھر میں) اجازت لینے اور سلام کہنے سے پہلے داخل ہوگئی اس کے لئے کوئی اجازت نہیں اور بے شک اس نے اپنے رب کی نافرمانی کا ارتکاب کیا۔

اسے طبرانی نے اسحاق بن یحییٰ عن عبادہ کی حدیث سے روایت کیا۔ اسحاق کا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرہ شریفہ میں جھانکا۔ تو نبی کریم ﷺ اسے مارنے کی خاطر تیر لے کر اٹھے۔ گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ تیر اٹھائے ہوئے ہیں کہ اس آدمی کو ماریں۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں کہ: "ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آیا اور دروازے کی دراڑ پر آنکھ لگا دی (جھانکنے لگا) نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھ لیا۔ تو لوہے یا لکڑی کی کوئی چیز لے کر ارادہ فرمایا کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔ جب اس نے یہ دیکھا تو پیچھے ہٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: "اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ عَلَيْكَ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ" کان کھول کر سن لے! اگر تیرا جھانکنا ثابت ہو جاتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارکہ کی دراز میں سے جھانکا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت کھجلانے کی کوئی چیز (کنگھا وغیرہ) تھی جس سے آپ ﷺ اپنے سر انور کھجلا رہے تھے۔ تو نبی مکرم ﷺ نے اسے فرمایا: اگر معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ" اجازت دیکھنے کی وجہ سے ہی تو مقرر کی گئی ہے۔ (تاکہ کوئی کسی کے گھر میں جھانکنے نہ پائے کہ یہ حرام ہے)۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ہیں جو کسی کو کرنے حلال نہیں ہیں: نمبر 1 ایسا آدمی کسی قوم کی امامت نہ کرے جو خاص اپنے لئے ہی دعا کرے دوسرے لوگوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(مقتدیوں) کے لئے نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے ان لوگوں کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا، نمبر 2 کوئی شخص کسی کے گھر کے اندر اجازت سے پہلے نہ دیکھے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے بددیانتی کی، اور نمبر 3 کوئی آدمی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اسے پیشاب کی سخت حاجت ہو جب تک کہ ہلکا نہ ہو لے۔ (پیشاب نہ کر لے)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مختصراً روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔ نیز ابوداؤد نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (دوسروں کے) گھروں میں دروازوں کے سامنے سے مت آؤ (تاکہ گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔ ہاں دروازے پر پردہ پڑا ہو تو حرج نہیں) بلکہ ایک جانب سے آؤ (کہ بلا ارادہ بھی نظر نہ پڑے)۔ "فَاسْتَأْذِنُوْا فَاِنْ اُذِنَ لَكُمْ فَادْخُلُوْا وَاِلَّا فَارْجِعُوْا" پھر اجازت مانگو، اب اگر تمہیں اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

اسے طبرانی نے کبیر میں کئی طرق سے روایت کیا۔ جن میں ایک جید ہے۔

ترہیب

لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرنا حالانکہ لوگ یہ حرکت پسند نہ کرتے ہوں

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا نہ ہو (جھوٹا خواب بیان کرتا پھرے) تو اسے (بروز قیامت) جو کے دو دانے جوڑنے کے لئے مجبور کیا جائے گا اور یہ اس سے ہرگز نہ ہو سکے گا۔ "وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اور جو شخص ایسے لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرے جو اس کی یہ حرکت پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اور جو بندہ کوئی تصویر (انسان یا حیوان یا کسی بھی ذی روح کی) بنائے گا (قیامت کے دن) اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا یا (بطور اہانت) اس تصویر میں روح ڈالنے پر مجبور کیا جائے گا حالانکہ نہیں ڈال سکتا۔

اسے بخاری وغیرہ نے روایت فرمایا۔

ترغیب

لوگوں کے ساتھ میل ملاپ سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو گوشہ نشینی اختیار کر لینا

حدیث: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ (جب رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد مسئلہ خلافت طے کیا جا رہا تھا) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں تھے کہ ان کے بیٹے عمر آئے۔ حضرت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سعد نے انہیں دیکھا تو کہا: اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ سواری سے اترے اور کہنے لگے: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں مشغول ہیں اور لوگوں سے کنارہ کش ہوکر بیٹھے ہیں جبکہ لوگ آپس میں حکومت کے متعلق الجھ رہے ہیں۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: خاموش ہو جاؤ، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ'' بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت فرماتا ہے جو پرہیز گار ہو، (دنیوی جھنجھٹوں سے) بے نیاز ہو، (دنیا کے بکھیڑوں سے بچ کر) اپنے گھر میں چھپا (اپنے رب کی عبادت کرتا) رہے۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) لوگوں کے درمیان افضل آدمی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بندہ مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ وہ عرض گذار ہوا: اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ''ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّہٗ'' پھر وہ شخص افضل ہے جو پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف ہو۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ'' اس کے بعد وہ افضل ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

اسے بخاری اور مسلم وغیرہما نے نیز حاکم نے بھی ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جو بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔ (حاکم کے الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم وہی ہے)۔

حدیث: آپ (ابو سعید خدری) رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال بھیڑ بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش والی جگہوں کی طرف نکل جائے گا (اور) اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے فتنوں سے بھاگ جائے گا۔

اسے امام مالک، بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: اور یہ حدیث بھی آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بہترین ذریعہ معاش اس آدمی کا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام تھامنے والا ہو، اس کی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے۔ جب بھی (دشمن کی طرف سے) خوف و گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر اڑنے لگتا ہے۔ وہ دشمن کو قتل کرنے یا شہادت کی موت تلاش کرنے لگتا ہے۔ ذریعہ معاش کے لحاظ سے دوسرا وہ شخص بہتر ہے جو اپنی بکریاں لئے ہوئے ان پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں چلا جاتا ہے۔ نماز قائم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رکھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ موت آجاتی ہے۔ یہ لوگوں کی طرف سے بھلائی ہی میں رہتا ہے۔ (ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے)۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ (بالفاظ مختلفہ اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نسائی، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے جسے ترمذی نے حسن غریب کہا ہے)۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے (کہ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے)، جس نے کسی بیمار کی عیادت کی، وہ بھی اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔ جو کسی حکمران کے پاس گیا کہ اس کی (حق پر چلنے، باطل سے بچنے پر) تعظیم کی، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ "وَمَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِهٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ" اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہا، کسی انسان کی غیبت نہ کی، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔

اسے امام احمد، طبرانی، ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ طبرانی کے الفاظ اس طرح ہیں کہ: "اَوْ قَعَدَ فِیْ بَیْتِهٖ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلِمَ مِنَ النَّاسِ" یا اپنے گھر میں بیٹھا رہا کہ لوگ اس سے محفوظ رہے اور وہ لوگوں کے شر سے حفاظت میں رہا۔

یہ حدیث ابوداؤد کے نزدیک اسی طرح ہے۔ نیز طبرانی نے اوسط میں اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بھی روایت کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں: "چھ کام وہ ہیں کہ جو مسلمان ان میں سے کسی ایک کو بھی کرتا ہوا مر گیا، اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس کے بعد ان میں سے ایک کا ذکر کیا کہ "وَرَجُلٌ فِیْ بَیْتِهٖ لَا یَغْتَابُ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا یَجُرُّ اِلَیْهِمْ سُخْطًا وَّلَا نِقْمَةً" اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں گوشہ نشین رہتا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہیں کرتا، نہ ان پر ناراض ہوتا ہے نہ ان کی عیب جوئی کرتا ہے۔ (یا ان پر طعنہ زنی کرتا ہے)۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ وہ شخص اچھا لگتا ہے کہ "یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَیَعْمُرُ مَالَهٗ وَیَحْفَظُ دِیْنَهٗ وَیَعْتَزِلُ النَّاسَ" اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، (حلال ذریعہ سے) اپنا مال بڑھاتا ہے، اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے عزلت میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهٗ وَوَسِعَهٗ بَیْتُهٗ وَبَكٰى عَلٰى خَطِیْئَتِهٖ" جنت کی بشارت ہو (یا جنت میں شجرہ طوبیٰ ہے) اس شخص کے لئے جس نے (بے حیائی، فحش گوئی، جھوٹ، غیبت وغیرہ سے) اپنی زبان کو قابو میں رکھا، اس کا گھر اس (کی گوشہ نشینی) کے لئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کافی ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو۔

طبرانی نے اسے اوسط اور صغیر میں روایت کیا اور اس کی اسناد کو حسن کہا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اَمسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ" اپنی زبان کی حفاظت کرو، تمہارا گھر تمہیں کافی ہونا چاہیے۔ اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔

اسے ترمذی، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید کے طریق سے روایت کیا۔ اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا (یعنی میں) سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا لیکن قیامت کی کچھ علامات ہیں اور ان میں سے بازاروں کا قریب ہو جانا ہے۔ اس نے عرض کی: بازاروں کا قریب ہونا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (دنیا کے) بازاروں کا اجڑ جانا (تجارت میں برکت و نفع نہ ہونا)، بارش کا ہونا مگر کسی پودے کا پیدا نہ ہونا، غیبت کا عام ہو جانا، اولاد زنا کی کثرت، صاحب مال کی (بوجہ مال، نہ کہ علم و تقوی) عزت و تکریم ہونا، مسجدوں میں فاسق و فاجر لوگوں کی آوازوں کا بلند ہونا، اہل حق پر جرائم پیشہ لوگوں کا غلبہ ہونا۔ وہ آدمی عرض گذار ہوا: پھر ایسے وقت میں آپ میرے لئے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "فِرَّ بِدِيْنِكَ وَكُنْ حِلْسًا مِّنْ اَحْلَاسِ بَيْتِكَ" اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے (ایسے مقامات سے) بھاگ جاؤ اور اپنے گھر کے کمبلوں میں سے ایک کمبل بن جاؤ (جیسے کمبل گھر کے اندر پڑا رہتا ہے تم بھی گھر میں اللہ اللہ کرتے رہنا)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: تمہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح کئی فتنے درپیش ہوں گے۔ کہ صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ ان فتنوں کے دور میں بیٹھنے والا شخص کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اچھا ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (جس قدر ان فتنوں میں پڑنے سے بچے گا اتنا ہی اچھا ہوگا) صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: ہمارے لئے اس وقت میں کیا حکم ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ" تم اپنے گھروں کے کمبلوں کی طرح (گھر میں پڑے رہنے والے) بن جانا۔ (گوشہ نشین ہو جانا)۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اسی مضمون کی بہت سی احادیث صحاح وغیرہا میں موجود ہیں۔

حدیث: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: اللہ کی قسم، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خوش قسمت ہے وہ شخص جو فتنوں سے بچا رہا، خوش نصیب ہے وہ بندہ جو فتنوں سے لاتعلق رہا، سعادت مند ہے وہ آدمی جس نے خود کو فتنوں میں پڑنے سے بچائے رکھا۔ ''وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا'' اور جو مجبوراً پھنس گیا پھر صبر سے کام لیا تو وہ شخص قابل تعریف ہے۔

اسے بھی ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ آپ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب تم لوگوں کو اس حالت میں دیکھو کہ ان کے عہد فاسد ہوگئے ہیں (عہد کی پاسداری نہیں رہی)، ان کی امانتیں ہلکی ہوگئی ہیں (ان میں خیانت ہونے لگی ہے) اور وہ اس طرح ہوگئے ہیں، آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے دکھایا (یعنی اچھے برے میں کوئی تمیز نہ رہے گی تو یہ بڑا فتنے کا دور ہوگا) فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، اس وقت مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر میں رہنا لازم کر لینا، اپنے نفس پر رونا، اپنی زبان کی حفاظت کرنا، نیکی اختیار کرنا، بدی کو ترک کر دینا، اپنے نفس کے معاملات خاص طور پر درست کرنا اور عوام کے معاملات چھوڑ دینا۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے تو انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کے پاس روتے ہوئے پایا تو پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ وہ کہنے لگے: اس حدیث نے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔ اور جس نے اللہ کے ولیوں کے ساتھ عداوت رکھی اللہ نے اسے جنگ کا چیلنج دیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں، پرہیزگاروں اور گوشہ نشینوں سے محبت فرماتا ہے جو غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہیں جاتے۔ ''قُلُوْبُهُمْ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ'' ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں، وہ ہر قسم کے گرد و غبار اور تاریکی (فتنہ و فساد) سے (دامن بچا کر) نکل جاتے ہیں۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا کہ کوئی دین دار اپنا دین سلامت نہ رکھ سکے گا سوائے اس شخص کے جو اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ایک چوٹی سے دوسری چوٹی (فتنے والی جگہ سے امن و حفاظت والی جگہ) کی طرف بھاگ جائے گا۔ اور ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں منتقل ہو جائے گا۔ جب یہ دور آئے گا تو اللہ تعالیٰ کو غضب ناک کئے بغیر روزی حاصل نہ کی جائے گی (لوگ حرام ذرائع سے روزی کمائیں گے) پھر جب یہ صورت حال ہوگی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے بیوی بچے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نہ ہوں گے تو والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اور اگر اس کے والدین بھی نہ ہوں گے تو اس کی ہلاکت اس کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ سب کیسے ہوگا؟ فرمایا: ''یُعَیِّرُوْنَهٗ بِضِیقِ الْمَعِیشَةِ فعِنْدَ ذَالِكَ یُوْرِدُ نَفْسَهُ الْمَوَارِدَ الَّتِی یُهْلِكُ فِیهَا نَفْسَهٗ'' لوگ اسے مال کی کمی کا طعنہ دیں گے، اس وقت وہ (زیادہ مال ودولت اکٹھا کرنے کی خاطر) اپنے آپ کو ایسی ایسی جگہوں پر لے جائے گا جن میں اپنی جان کو ہلاک کرلے گا۔ (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)۔

اسے بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان پاک ہے: ''مَنِ انْقَطَعَ اِلَی اللّٰهِ کَفَاهُ اللّٰهُ کُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ'' جو شخص اللہ کی عبادت کے لئے (دنیا سے) الگ تھلگ ہوجائے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل میں کافی ہوگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی (1) نہ ہوگا۔ ''وَمَنِ انْقَطَعَ اِلَی الدُّنْیَا وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلَیْهَا'' اور جو دنیا کی خاطر (لوگوں سے اور عبادت الٰہی سے) الگ ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا ہی کے سپرد کردے گا۔

اسے طبرانی، ابوالشیخ اور ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔ طبرانی کی اسناد مقارب ہے۔

ترہیب

غضب وغصہ

ترغیب

اسے (1) روکنا اور پی جانا، نیز غصے کے وقت کیا کیا جائے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی انور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: مجھے کوئی نصیحت فرمادیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَغْضَبْ'' غصے میں نہ آیا کرو انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال

1۔ فرمان خداوندی ہے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ (طلاق)

ترجمہ: ''اور جو بندہ اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کیلئے نجات کا راستہ بنادیتا ہے۔ اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے، اللہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنا امر پورا کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر فرما رکھا ہے''۔ (مترجم)

(2) خداوندلم یزل جل مجدہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں متعدد مقامات پر غیظ وغضب اور غصے کو پی جانے برداشت کرنے اور غصے کے وقت تحمل وبردباری سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ اور ایسے وقت میں غصہ پی جانے اور برداشت کرنے کو اپنے خاص بندوں کی صفت قرار دیا ہے۔ فرمایا:

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ (آل عمران) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دہرایا۔ آپ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا: "لَا تَغْضَبْ" غصے میں مت آیا کرو۔ (بخاری)

حدیث: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن نبی کریم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ میں نہ آیا کرو۔ وہ سائل کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر غور وفکر کرتا رہا۔ "فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ" تو اچانک میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ غصہ مکمل طور پر برائی کا مجموعہ ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سی چیز مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے دور کرسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَغْضَبْ" تم غضبناک نہ ہوا کرو۔

اسے امام احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا مگر ابن حبان کے لفظ ہیں کہ: "مَا يَمْنَعُنِي" کون سی چیز مجھ سے غضب الٰہی روک سکتی ہے؟۔

حدیث: حضرت جاریہ بن قدامہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی بات ارشاد فرمائیں جو بہت مختصر ہوتا کہ میں اسے حفظ کرلوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَغْضَبْ" غصے میں مت آیا کرو۔ انہوں نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ "لَا تَغْضَبْ" غصے میں نہ آیا کرو۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ الفاظ امام احمد رحمہ اللہ کے ہیں۔ اور آپ کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا: آپ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمادیں جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: "(ان پرہیزگاروں کے لئے وسیع جنت تیار فرمائی گئی ہے) جو خوشحالی اور تنگ دستی میں (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ (ایسے ہی) نیکوکاروں سے محبت فرماتا ہے"۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۞ (الاعراف) ترجمہ: "(خطا کاروں کی) معذرت قبول کیجئے، نیک کاموں کا حکم دیجئے اور نادانوں کی طرف سے منہ پھیر لیجئے"۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ۞ (الشوریٰ)

ترجمہ: "اور جو شخص (دوسروں کی زیادتیوں پر) صبر کرے اور معاف کردے تو یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے"۔

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ (النور)

ترجمہ: "اور چاہیے کہ یہ لوگ معاف کردیں اور درگذر کریں۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے"۔

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ (الزخرف)

ترجمہ: "پس منہ پھیر لو ان (دکھ دینے والوں) کی طرف سے اور کہو: تمہیں سلام ہو۔ وہ عنقریب (اپنا انجام) جان لیں گے"۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۞ (الشوریٰ)

ترجمہ: "اور جو لوگ بچتے رہتے ہیں کبیرہ گناہوں سے اور بدکاریوں سے اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کردیتے ہیں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ" غصہ نہ کیا کرو تمہیں جنت مل جائے گی۔

اسے طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ان میں ایک صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ الجھ پڑا۔ اور بد زبانی سے آپ کو اذیت پہنچائی۔ حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ پھر ایذا پہنچائی۔ حضرت ابوبکر پھر بھی خاموش رہے۔ اس شخص نے تیسری مرتبہ بھی اذیت ناک کلمات کہے۔ تو اب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا آپ مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا، یہ شخص جو کچھ تمہیں کہہ رہا تھا (جب تک تم خاموش تھے، تمہاری طرف سے) یہ فرشتہ اس کو جھوٹا کہہ رہا تھا۔ جب تم نے جواب دیا، وہ فرشتہ واپس چلا گیا اور اس کی جگہ شیطان آکر بیٹھ گیا۔ لہٰذا اب میں شیطان کے پاس نہیں بیٹھ سکتا۔

اسے اسی طرح ابوداؤد نے مرسل اور متصل محمد بن غیلان عن سعید بن ابی سعید المقری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم کے طریق سے روایت کیا۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا کہ مرسل زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" پہلوان وہ نہیں جو طاقت کے بل پر لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ درحقیقت پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا سکے۔

اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔ (اور مختصراً ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے نیز امام احمد رحمہ اللہ نے بھی ایک طویل حدیث اسی مضمون کی روایت کی ہے جس میں راوی کا نام ذکر نہیں کیا)۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک روز ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ پھر خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور قیامت تک وقوع پذیر ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی بلکہ سب کچھ کی ہمیں خبر دے دی۔ جس نے یاد رکھا، اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ آپ ﷺ نے جو کچھ بیان فرمایا، اس میں یہ بھی تھا کہ دنیا سرسبز (خوبصورت دلآویز) اور میٹھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں خلیفہ بنایا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ تم اس میں کیا اعمال کرتے ہو۔ "اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ" خبردار! دنیا (میں اعمال بد) سے ڈرو اور عورتوں (کے فتنوں) سے بچتے رہو۔ اور اس خطبے میں آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: خبردار! کسی شخص کو لوگوں کی ہیبت حق بات کہنے سے نہ روک سکے جب کہ اسے اس بات کا حق ہونا معلوم ہو۔ راوی کہتے ہیں: یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم، ہم نے ایسی کئی چیزیں دیکھیں (مگر حق بات کہنے سے) ڈر گئے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: سن لو! قیامت کے روز ہر غدار کے لئے اس کی غداری کے مطابق (اسے ذلیل و رسوا کرنے کے لئے) ایک جھنڈا نصب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کیا جائے گا۔کوئی غداری امام وقت (عادل حکمران) کے ساتھ بے وفائی سے بڑھ کر نہیں۔غدار کا جھنڈا اس کی پشت کے پاس کھڑا کیا جائے گا۔اس روز جو کچھ ہم نے حفظ کیا،اس میں یہ بھی تھا: یادرکھو! آدم علیہ السلام کی اولا دمختلف طبقات پر پیدا فرمائی گئی ہے۔خبردار! ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی اس حالت سے لوٹ آتے ہیں (غصہ بہت جلد کافور ہو جاتا ہے) اور کچھ وہ ہیں جو جلد غصہ ہوتے ہیں اور جلد ہی واپس آجاتے ہیں (مان جاتے ہیں) یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے خبردار! اولادِ آدم میں کچھ وہ لوگ ہیں جو بہت جلد غضبناک ہوتے اور دیر کے بعد لوٹتے ہیں۔یادرکھو کہ ان میں بہترین لوگ وہ ہیں جو بہت دیر کے بعد غصہ میں آتے ہیں اور بہت جلد ان کا غصہ اتر جاتا ہے۔اور بدترین وہ لوگ ہیں جنہیں بہت جلد غصہ آتا اور بہت دیر کے بعد اترتا ہے۔سن رکھو کہ غضب وغصہ بنی آدم کے دل میں ایک انگارہ ہوتا ہے۔

''اَمَا رَأَیْتُم اِلٰی حُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِہٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذَالِکَ فَلْیَلْصَقْ بِالْاَرْضِ'' کیا تم نے ایسے شخص کی آنکھوں کی سرخی اور رگوں کا پھول جانا نہیں دیکھا؟ (جو اس کے اندر انگارے کی دلیل ہے) لہٰذا جو شخص ایسی کچھ بھی حالت محسوس کرے اسے زمین کے ساتھ چمٹ جانا (بیٹھ یا لیٹ جانا) چاہیے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (حم سجدہ:34) برائی کو اس نیکی سے دور کرو جو بہتر ہے، کے بارے میں روایت ہے، فرماتے ہیں کہ (اس سے مراد ہے) غصہ کے وقت صبر سے کام لینا اور اگر کوئی برائی سے پیش آئے تو اسے معاف کر دینا۔جن لوگوں نے ایسا کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ فرما دیا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل وخوار کیا۔

اسے امام بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں پناہ دے گا، اپنی رحمت سے اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اپنی محبت میں داخل فرمائے گا۔(یعنی) ''مَنْ اِذَا اُعْطِیَ شَکَرَ وَاِذَا قَدَرَ غَفَرَ وَاِذَا غَضِبَ فَتَرَ'' وہ بندہ کہ جب اسے کچھ عطا فرمایا گیا، اس نے شکر ادا کیا۔جب (انتقام لینے پر) قادر ہوا تو معاف کر دیا اور جب غضبناک ہوا تو خاموش ہو گیا۔

اسے حاکم نے بروایت عمر بن راشد روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: ''مَنْ دَفَعَ غَضَبَہٗ دَفَعَ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ'' جو بندہ اپنا غصہ دور کرلے گا، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کر دے گا۔اور جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپا دے گا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مَا مِنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جُرْعَةٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ" اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصے کے اس گھونٹ سے عظیم تر کوئی اور گھونٹ نہیں جو کسی بندے نے اللہ کی رضا کی خاطر پیا ہو۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح میں محتج بہ ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے (انتقام لینے) پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا حتی کہ اسے اختیار دے گا کہ خوبصورت آنکھوں والی حسین حوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن بھی کہا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ" جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ اب اگر اس کا غصہ چلا جائے تو فبہا ورنہ لیٹ جائے۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنے لگے۔ ان میں سے ایک غضبناک ہو گیا، اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی جانب دیکھا اور فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص وہ کلمہ کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ (اور وہ ہے) "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" اس پر ایک آدمی جس نے نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان سنا تھا، اٹھ کر اس آدمی (جسے بہت غصہ آیا ہوا تھا) کے پاس گیا اور اسے کہا: تمہیں معلوم ہے ابھی ابھی اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ وہ بولا: نہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے وہ (یعنی تو) کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ کلمہ ہے: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا: کیا تم مجھے دیوانہ سمجھتے ہو؟ (یعنی اب یہ کلمہ میں کیوں نہ کہوں گا؟ ضرور کہوں گا یا پھر ممکن ہے یہ شخص منافق ہو)۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو وائل قاص سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم عروہ بن محمد سعدی (رحمہم اللہ) کے ہاں گئے۔ وہاں ایک آدمی نے ان سے ایسی بات کہہ دی جس سے انہیں سخت غصہ آگیا۔ انہوں نے اٹھ کر وضو کیا۔ اور کہا کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان پاک ہے: "اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ" غضب و غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اسے وضو کر لینا چاہے (غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ترک(1) ملاقات، آپس میں بغض وعداوت رکھنا اور دیکھ کر منہ پھیر لینا

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا

1۔ آیئے ذرا قرآن حکیم کی چند آیات ملاحظہ کرتے ہیں۔ خداوند عالم جل مجدہ وتعالیٰ نے اپنے مسلمان بندوں کو آپس میں کس طرح مل کر پیار ومحبت سے رہنے کے حسین اصول عطا فرمائے ہیں: ارشاد ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ (الحجرات)

ترجمہ: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادیا کرو۔ پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو تم زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ (زیادتی کرنے والا گروہ) اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اور اگر وہ (اللہ کے حکم کی طرف) لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے لوگوں سے محبت فرماتا ہے"۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (الحجرات)

ترجمہ: "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کے درمیان (اگر کہیں جھگڑا فساد، غصہ، ناراضگی ہو جائے تو) صلح کرادیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے"۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (الحجرات)

ترجمہ: "اے ایمان والو! مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے۔ شاید وہ لوگ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگایا کرو۔ اور نہ برے القاب سے ایک دوسرے کو بلایا کرو۔ ایمان لانے کے بعد فاسق کہلانا کتنا برا نام ہے (یہ کام فاسقوں کے ہیں، ایمان والوں کے نہیں) اور جو لوگ (ان برے کاموں سے) توبہ نہیں کرتے تو وہی ظالم ہیں"۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحجرات)

ترجمہ: "اے ایمان دارو! بہت زیادہ (کسی کے بارے میں) بدگمانی کرنے سے بچا کرو۔ بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے (کے عیبوں) کی جاسوسی نہ کیا کرو۔ اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تو اسے تم مکروہ جانتے ہو (اور غیبت کر لیتے ہو۔ کیا یہ طرز عمل تمہارے لئے قابل فہم ہے؟) اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔ (سو آئندہ کے لئے سچی توبہ کرو، قبول ہوگی)"۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ (الحجرات)

ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ (تمہارا ماں باپ ایک ہے، اس لحاظ سے تم بھائی بھائی ہو) اور ہم نے تمہیں مختلف شاخیں اور قبیلے بنادیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ تم میں سے اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت علم والا بڑا خبر رکھنے والا ہے"۔

مسلمان تو مسلمان ہیں، پوری دنیا کے انسان بلا امتیاز مذہب وملت آیات مذکورہ بالا پر عمل پیرا ہو جائیں تو یہ دھرتی جنت نظیر ہو جائے۔ کوئی عداوت، بغض، حسد، کینہ باقی نہ رہے۔ مگر وائے ناکامی! دوسروں کی بات چھوڑیں۔ مسلمان حاملین قرآن کا حال کون نہیں جانتا؟ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تَدَابَرُوْا وَلَاتَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ'' آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے کو دیکھ کر (ناراضگی سے) منہ مت پھیرو، آپس میں بغض وعناد نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اور اے بندگان خدا! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔

اسے امام مالک، بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے اور مسلم نے مختصراً نیز طبرانی نے روایت کیا۔ اور طبرانی نے یہ الفاظ بھی زائد کئے ہیں کہ: ''دو (مسلمان) آدمی ملتے ہیں پھر (کسی ناراضگی کی بناپر) یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ''وَخَيْرُهُمُ الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَالَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ يَسْبِقُ اِلَى الْجَنَّةِ'' ان میں افضل وہ ہے جو پہلے السلام علیکم کہتا ہے اور جو پہلے سلام کہے گا وہ پہلے جنت میں جائے گا۔ (اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت فرمائی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (اس سے ناراض رہے) ''فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ'' جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا، پھر مر گیا تو جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جو بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

حدیث: اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: کسی مومن کو حلال نہیں کہ وہ دوسرے مومن کو تین روز سے زیادہ تک چھوڑے رہے۔ اور اگر تین روز (ناراضگی میں) گذر جائیں تو اسے چاہیے کہ اس سے جاکر ملاقات کرے۔ پھر اسے سلام کہے۔ تو اگر وہ اسے سلام کا جواب دے تو اجر وثواب میں دونوں شریک ہوجائیں گے۔ ''وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ'' اور اگر اس نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا تو وہ گناہ گار ہوا اور سلام کہنے والا چھوڑنے (کے گناہ) سے نکل گیا۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسرے مسلمان کو تین روز سے زیادہ چھوڑے رہے۔ جب اس سے ملاقات ہو تو اسے تین مرتبہ سلام کہے۔ اگر اس نے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا (سارا) گناہ لے گیا۔ (سارے گناہ کا بوجھ اسی پر ہوگا)۔

اسے بھی ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رہے۔ کیونکہ جب تک یہ دونوں ترک تعلق پر قائم رہیں گے، راہ حق سے ہٹے رہیں گے۔ ان میں جو پہلے رجوع کرے گا، اس کا رجوع کرنا اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور اگر اس (رجوع کرنے والے) نے دوسرے کو سلام کہا، اس نے قبول نہ کیا اور نہ اس کا جواب دیا تو اس سلام کرنے والے کو تو رحمت کے فرشتے جواب دیں گے اور اس (قبول نہ کرنے والے) کو شیطان جواب دے گا۔ اور اگر دونوں ترک تعلق کی حالت میں مرگئے (کسی نے بھی تعلق بحال کرنے کی کوشش نہ کی) تو دونوں جنت میں اکٹھے کبھی داخل نہ ہوں گے۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ، طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی صحیح میں محتج بہ ہیں (نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی یہی مضمون روایت کیا)۔

حدیث: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ناراضگی کے ساتھ) ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، نہ ترک تعلق کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ ''هَجْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَلَاثًا فَاِنْ تَكَلَّمَا وَاِلَّا اَعْرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُمَا حَتّٰى يَتَكَلَّمَا'' اہل ایمان کی ناراضگی (زیادہ سے زیادہ) تین دن ہے۔ (پھر صلح کر لینا ضروری ہے۔ تین دن کے اندر اندر) دونوں نے کلام کر لیا تو بہت اچھا ورنہ اللہ عزوجل ان سے اپنی رحمت ونصرت پھیر لے گا۔ جب تک کہ آپس میں کلام نہیں کر لیتے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی کے سوا ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ اِلَّا اَنْ يَتَدَارَكَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ'' جس شخص نے اپنے بھائی کو (ناراضگی سے) تین دن سے زیادہ تک چھوڑے رکھا وہ آگ میں جائے گا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے معاف کر دے۔

اسے بھی طبرانی نے روایت کیا۔ اس روایت کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوحراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ'' جس نے اپنے بھائی کو ایک سال تک (ناراضگی میں) چھوڑے رکھا تو یہ (چھوڑنا) اس کا خون بہانے (قتل کرنے) کی طرح ہے۔

اسے ابوداؤد و بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی محترم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک شیطان جزیرہ عرب میں اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ اس کی پوجا کریں۔ لیکن ان کے درمیان لڑائی جھگڑا کرانے سے (مایوس نہیں ہے۔ وہ اس کی کوشش کرتا رہے گا)۔ (مسلم)

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: دو آدمی جو اسلام میں داخل ہو چکے ہوں، آپس میں ترک تعلق کر لیں تو ان میں سے ایک (جس کی زیادتی ہو) اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ آئے اور اس کا لوٹنا یہ ہے کہ اس (دوسرے مسلمان بھائی کے) پاس آئے اور اسے سلام کہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے موقوفاً اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ (نیز بزار نے بھی اسے مختلف الفاظ کے ساتھ متصل روایت کیا ہے۔ بزار کے راوی صحیح کے راوی ہیں)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ تو اللہ عزوجل ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اُتْرُکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا" (اے فرشتو!) ان دونوں کو مہلت دو حتی کہ آپس میں صلح کرلیں۔ (پھر ان کی مغفرت بھی ہو جائے گی)۔

اسے امام مالک اور مسلم نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔ ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا۔ مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: "جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ہر بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، بخش دیا جاتا ہے۔ سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ ان کے لئے حکم ہوتا ہے: "اُنْظُرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اُنْظُرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اُنْظُرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا" (اے فرشتو!) ان دونوں کو دیکھتے رہو (ابھی ان کی بخشش نہ لکھو) حتی کہ دونوں صلح کرلیں۔ انہیں دیکھتے رہو یہاں تک کہ آپس میں میل ملاقات کرلیں۔ انہیں دیکھتے رہو تا آنکہ ایک دوسرے سے مل جائیں۔ (جب صلح کرلیں تو تم ان کی بھی مغفرت لکھ دینا)۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو بخشش چاہنے والوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائی جاتی ہے۔ "وَیُرَدُّ اَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتّٰی یَتُوْبُوْا" اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والوں کو رد کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ توبہ کرلیں۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یَطَّلِعُ اللّٰهُ اِلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ" اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی تمام مخلوق پر نظر رحمت فرماتا ہے۔ پھر تمام مخلوق کو سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے بخش دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔ ابن ماجہ نے یہی الفاظ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں۔ نیز بزار اور بیہقی نے بھی اسی طرح اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس (میرے حجرے میں) تشریف لائے۔ اور لباس مبارک الگ کیا۔ پھر ٹھیک طرح سے بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ کھڑے ہو گئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور کپڑے زیب تن فرمالئے۔ مجھے سخت غیرت آئی۔ میں سمجھی کہ آپ ﷺ میری ساتھ والیوں (اپنی دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) میں سے کسی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے نکلی تو آپ ﷺ کو (جنت) البقیع (مدینہ طیبہ کا معروف قبرستان جو مسجد نبوی کے قریب ہی ہے اور اب وہاں دس ہزار کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم اور بے شمار ائمہ، اولیاء، صلحاء، شہداء اور علماء محواستراحت ہیں) میں پایا۔ آپ ﷺ مومن مردوں، مومن عورتوں اور شہداء کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تو اپنے رب کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیوی حاجت میں پڑی ہوئی ہوں۔ میں واپس لوٹ آئی اور اپنے حجرے میں داخل ہوگئی۔ میرا سانس پھول رہا تھا۔ میرے پیچھے پیچھے رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ اور فرمایا: اے عائشہ! تمہارا سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر نثار، آپ میرے پاس تشریف لائے تھے۔ لباس پاک اتارا تھا۔ پھر بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ کھڑے ہوگئے اور لباس زیب تن کر کے چل دیے تھے۔ مجھے سخت غیرت نے آ پکڑا۔ میں نے خیال کرلیا کہ آپ میری ساتھ والیوں میں سے کسی کے پاس تشریف لے جا رہے ہیں۔ حتی کہ میں نے آپ کو (جنت) البقیع میں دعا و استغفار کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم یہ خوف کر رہی تھیں کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) تم پر ظلم کریں گے؟ میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: ''هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ فِيْهَا اِلٰى مُشْرِكٍ وَّلَا مُشَاحِنٍ وَّلَا اِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ وَّلَا اِلٰى مُسْبِلٍ وَّلَا اِلٰى عَاقٍّ لِّوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ'' یہ نصف شعبان کی رات ہے (شب برأت) اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی کلب (ایک قبیلہ کا نام) کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگ نار جہنم سے آزاد فرمائے جاتے ہیں۔ اس میں مشرک، کینہ پرور، قطع رحمی کرنے والے، کپڑا لٹکا کر چلنے والے، والدین کے نافرمان اور ہمیشہ شراب نوشی کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرماتا۔ (تاوقتیکہ یہ توبہ نہ کرلیں) پھر آپ ﷺ نے لباس شریف اتارا اور مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! کیا آج رات تم مجھے قیام (عبادت و ریاضت) کی اجازت دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ صدقے ہوں (بھلا مجھے کیوں اعتراض ہوگا؟) تو آپ ﷺ نماز میں کھڑے ہوگئے پھر رات کا طویل حصہ سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھے خدشہ ہوا کہ شاید روح مبارک قبض کرلی گئی ہو۔ میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے اٹھی (چونکہ حجرہ پاک میں اندھیرا تھا) تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدم انور کو لگا۔ آپ ﷺ نے حرکت فرمائی تو میں خوش ہوگئی۔ میں نے سنا کہ آپ ﷺ سجدہ میں یہ دعا فرما رہے تھے: ''اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ'' اے میرے مالک! میں تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری عظمت کے سامنے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ اے اللہ! میں تیری حمد و ثناء اس طرح نہیں کرسکتا جس طرح تو خود اپنی تعریف و ثناء کرسکتا ہے۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دعائیہ کلمات آپ ﷺ کے سامنے بیان کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے انہیں سیکھ لیا؟ میں عرض گذار ہوئی: جی ہاں۔ تو ارشاد فرمایا: انہیں خود بھی سیکھ لو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام نے یہ مجھے کلمات سکھائے ہیں۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے سجدوں میں انہیں دہرایا کروں۔ (بیہقی)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اپنی مخلوق پر نصف شعبان کی رات نظر رحمت فرماتا ہے۔ "فَیَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلاَّ اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَّقَاتِلِ نَفْسٍ" اور اپنے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے سوائے دو (بدقسمت) شخصوں کے، جن میں ایک کینہ رکھنے والا اور دوسرا اپنی تعریف آپ کرنے والا ہے۔

اسے امام احمد نے اسناد لین کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین وہ چیزیں ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا ماسوائے اس آدمی کے جسے وہ بخشنا نہ چاہے۔ نمبر 1 وہ آدمی جو فوت ہو گیا جبکہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو (اس میں شرک نہ ہو)، نمبر 2 جو ایسا جادوگر نہ ہو جو جادوگروں کی پیروی کرتا ہو، اور نمبر 3 اپنے بھائی کے ساتھ کینہ نہ رکھتا ہو۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں بروایت لیث بن ابی سلیم روایت کیا۔

حدیث: اور یہ روایت بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی (قبول نہیں ہوتی) ایک وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرائے حالانکہ اس قوم کے لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں۔ دوسری وہ عورت جو رات اس حالت میں گذارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور تیسرے وہ دو بھائی جو آپس میں رنجش رکھتے ہوں (1)۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں کہ: "ثَلَاثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلٰوةً" (ان) تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

1۔ باب مذکور میں رسول کریم ﷺ کے فرامین عالیہ سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان سے ترک ملاقات اور ترک کلام و سلام تین روز سے زیادہ تک جائز نہیں۔ تین روز کے اندر اندر بہر صورت صلح صفائی ہو جانی چاہیے۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ یہ سب دنیوی رنجشوں، نزاعات اور ناراضگیوں کے بارے میں ہے۔ دینی معاملات میں تو ترک تعلق اس وقت تک ہو سکتا ہے جب تک وہ آدمی توبہ نہ کر لے۔ خود سید العالمین ﷺ نے حضرت کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے پچاس راتوں تک ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام فرما لیا تھا۔ بلکہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہ کو بھی یہی حکم فرمایا گیا۔ ان حضرات ثلاثہ سے غزوہ تبوک میں بلاوجہ پیچھے رہ جانے کی غلطی ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے ایک ماہ تک اپنی ازواج مطہرات سے ملنا ترک فرمایا تھا۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک عرصہ تک عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ترک کئے رکھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے بلال سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا جب بلال نے کہہ دیا تھا کہ وہ عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روکیں گے۔ یہ سب دینی معاملات تھے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

کسی مسلمان کو ''کافر'' کہنا

حدیث: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ ''یَا کَافِرُ'' فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا فَاِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْهِ'' جب کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کو ''اے کافر'' کہہ کر پکارے تو یہ کلمہ دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ (مخاطب) ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا (یعنی واقعۃً کافر ہی ہے تب تو ٹھیک) ورنہ یہ لفظ اسی (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔ (یہ قائل خود کافر ہوجائے(1) گا)۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ''وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْقَالَ: یَا عَدُوَّ اللّٰهِ؛ وَلَیْسَ کَذَالِكَ اِلَّا حَارَ عَلَیْهِ'' جس نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر بلایا۔ یا ''اے دشمن خدا'' کہا حالانکہ مخاطب ایسا نہیں ہے تو یہ (فتوی) اسی پر لوٹ آئے گا۔

اسے امام بخاری و مسلم نے ایک حدیث میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ قَالَ لِاَخِیْهِ: ''یَا کَافِرُ'' فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا'' جس نے اپنے بھائی سے کہا: ''اے کافر'' تو ان دونوں میں سے ایک ضرور اس کا مستحق ہوگیا۔ (اگر مخاطب درحقیت کافر نہیں ہے تو کہنے والا ضرور کافر ہوجائے گا) (بخاری)۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کافر کہے تو ان میں سے ایک ضرور اس کو لئے ہوئے لوٹتا ہے۔ ''اِنْ کَانَ کَافِرًا وَاِلَّا کَفَرَ بِتَکْفِیْرِهٖ'' اگر مخاطب کافر ہی ہے تو فبہا ورنہ کہنے والا خود دوسرے کو کافر کہنے سے کافر ہوجاتا ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی: انہوں نے

1۔ کافر کو کافر کہنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں کہ قرآن مقدس کی سیکڑوں آیات شاہد ہیں۔ بلکہ کافر کو مسلمان کہنا یا سمجھنا بذات خود کفر ہے۔ اور ان لوگوں کے قول کی طرف قطعاً توجہ نہیں کی جائے گی جو کافر کو کافر کہنے پر بھی برافروختہ ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ قیام برطانیہ کے دوران تجربہ ہورہا ہے۔ دراصل مسلمانوں کا دور حاضر میں دردناک مسئلہ یہ ہے کہ اہل اسلام کا ہر فرقہ دوسرے فرقے کو ڈنکے کی چوٹ سربازار کافر کہتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو ایک ہی فرقہ کے لوگ باہم ایک دوسرے کو فتوی کفر تقسیم فرمانے لگتے ہیں۔ ایک فرقہ کے نزدیک جو کفر ہے، وہی دوسرے کے ہاں عین اسلام ہے۔ ۔ کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک! (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(مقام حدیبیہ میں جب) درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جس شخص نے جان بوجھ کر اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائی (مثلاً یوں کہا کہ اگر اس نے فلاں کام کیا ہو تو وہ یہودی یا نصرانی ہو) تو ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا۔ (اگر قسم جھوٹی ہے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو گیا۔ ایسی قسم تو سچی بھی نہیں اٹھانی چاہیے) اور جس نے جس آلہ کے ساتھ خودکشی کی ہوگی اسی کے ساتھ قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا۔ اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس چیز کی اس پر نذر نہیں ہے (کہا کہ اگر میرا مریض تندرست ہو گیا تو میں زید کا مکان صدقہ کردوں گا۔ یہ نذر پوری کرنا اس پر لازم نہیں ہے کیونکہ زید کا مکان اس کی ملک میں نہیں۔ لیکن ایسی نذر ماننا کس حکیم نے بتایا تھا؟) "وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اور مومن آدمی پر لعنت کرنا اسے قتل کر دینے کے مترادف ہے۔ اور جس نے کسی ایماندار کو کفر کی تہمت لگائی تو اس نے گویا مومن کو قتل کر ڈالا۔ اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار کے ساتھ ذبح کر لیا تو قیامت کے روز اسے اسی ہتھیار کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ اور ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے مختصراً روایت کیا اور ترمذی نے صحیح بھی کہا۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی کوئی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو۔ مومن پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی طرح ہے۔ جس نے کسی مومن بندے پر کفر کا بہتان لگایا، یہ ایسے ہے جیسے اسے قتل کر دیا۔ اور جس نے جس چیز کے ساتھ خودکشی کی ہوگی، اسی چیز کے ساتھ اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ "يَا كَافِرُ" فَهُوَ كَقَتْلِهِ" جب کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کو "اے کافر" کہے تو یہ کہنا اسے قتل کر دینے کی طرح ہے۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

گالی دینا، لعنت کرنا خصوصاً آدمی یا چار پائے وغیرہ کو، مرغ، پسو یا ہوا کو لعنت و گالی گلوچ کرنا، پاک دامن خاتون اور غلام پر بدکاری کی تہمت

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَتَعَدَّى الْمَظْلُوْمُ" دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ ایک دوسرے کو کہا، اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ (تب وہ بھی شریک گنا ہوگا)۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُهٗ كُفْرٌ" مسلمان کو گالی دینا (اللہ و رسول جل وعلا و ﷺ کی) نافرمانی ہے اور اسے قتل کرنا (یا اس کے ساتھ جنگ کرنا) کفر ہے۔ (یعنی جبکہ حلال جان کر کیا ہو ورنہ گناہ اشد و اکبر)۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے، فرماتے ہیں: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ" مسلمان کو گالی دینا خود کو تباہی میں ڈالنے کے قریب کرنا ہے۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عیاض بن جمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) ایک آدمی مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے کمزور ہے۔ اگر میں اس سے بدلہ لے لوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: "اَلْمُتَسَابَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ" ایک دوسرے کو گالی دینے والے دونوں آدمی شیطان ہیں۔ آپس میں بری باتیں کہتے ہیں اور ایک دوسرے پر جھوٹے بہتان لگاتے ہیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان اللہ کی طرف سے (رحمت کا) ایک پردہ ہوتا ہے (جبکہ دونوں ایک دوسرے کے بارے میں اچھے خیالات رکھتے ہوں) "فَاِذَا قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ كَلِمَةَ هُجْرٍ خَرَقَ سِتْرَ اللّٰهِ" جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو بری بات کہتا ہے (گالی دیتا ہے) تو وہ اللہ کے پردہ کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

اسے بیہقی نے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا اور کہا کہ اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ (جب میں پہلی بار بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں پہنچا، میں آپ ﷺ کو پہچانتا نہیں تھا) میں نے دیکھا کہ لوگ ایک صاحب کی رائے کے مطابق چلتے ہیں۔ وہ جو کچھ کہتا ہے، لوگ بلا چون وچرا اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں۔ میں نے عرض کیا: ''عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ'' یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عَلَيْكَ السَّلَامُ'' نہ کہا کرو۔ ''عَلَيْكَ السَّلَامُ'' تو مردوں کا سلام ہے۔ بلکہ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ'' کہا کرو۔ کہتے ہیں: میں عرض گذار ہوا: آپ ہی اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں؟ فرمایا: ہاں، میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری تکلیف دور فرما دے۔ اگر تم قحط میں مبتلا ہو جاؤ پھر اس کی بارگاہ میں دعا کرو تو وہ تمہارے لئے سبزہ اگا دے۔ اور جب تم کسی بے آب ودانہ جنگل میں پھنس جاؤ اور وہاں تمہاری اونٹنی (یا کوئی سواری کا جانور) گم ہو جائے تو تم اسے پکارو۔ وہ تمہاری اونٹنی کو تمہارے پاس واپس پہنچا دے۔ فرماتے ہیں: میں عرض کرنے لگا: مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا'' کسی کو گالی ہرگز نہ دینا۔ (کہتے ہیں کہ) اس کے بعد پھر میں نے کسی آزاد، غلام اور اونٹ بکری کو کبھی گالی نہیں دی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ نیکی کے کسی کام کو حقیر مت جانو۔ جب اپنے بھائی سے بات کرو تو خندہ پیشانی کے ساتھ کرو۔ بے شک یہ بھی نیکی کا کام ہے۔ اپنا تہبند پنڈلی کے نصف تک اونچا رکھو۔ اگر یہ نہ کر سکو تو ٹخنوں تک رکھ لو۔ تہبند کو زمین پر گھسیٹ کر نہ چلو کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارا وہ عیب بیان کرتا پھرے جو اسے تمہارے اندر نظر آتا ہے تو تم اس کا وہ عیب (انتقامًا) بیان نہ کرو جو تم اس میں دیکھتے ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے کا وبال (گناہ) اسی پر ہوگا۔

اسے ابوداؤد، ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز نسائی نے بھی اسے مختصرًا روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ'' کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) اپنے ہی ماں باپ کو آدمی کیسے گالی دے سکتا ہے؟ (اتنا بے غیرت بھی کوئی ہوسکتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ'' اس طرح کہ یہ دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا۔ اور یہ اس کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔ (گویا خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دے ڈالی۔ نہ یہ دیتا نہ وہ دیتا)۔

اسے بخاری وغیرہ نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

يَكُوْنَ لَعَّانًا" صدیق(1) کولعنت کرنے والا ہونا زیب نہیں دیتا۔

اسے مسلم وغیرہ نے نیز حاکم نے روایت کیا۔ اور صحیح کہا۔ حاکم کے الفاظ ہیں: فرمایا: "لَا يَجْتَمِعُ اَنْ تَكُوْنُوْا لَعَّانِيْنَ صِدِّيْقِيْنَ" یہ دو چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں کہ تم لعنت کرنے والے بھی ہو اور صدیق بھی رہو۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ (ایک روز) نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق اپنے کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور فرمایا: "لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ" لعنت بھی کریں اور صدیق بھی ہوں؟ رب کعبہ کی قسم، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی روز اپنے کئی غلام آزاد کردیئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ جناب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "لَا اَعُوْدُ" آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ (بیہقی)

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: "لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" قیامت کے روز (دنیا میں) لعنت کرنے والے کسی کی سفارش کرنے والے اور کسی کی گواہی دینے والے نہ ہوں گے۔ (نہ انہیں اذن سفارش ہوگا نہ ان کی گواہی قبول ہوگی)۔

اسے مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ ابوداؤد نے "یوم القیامۃ" کے الفاظ نہیں ذکر کئے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: "لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا" مومن بندہ لعنت ملامت کرنے والا نہیں ہوا کرتا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ" ایک دوسرے کو اللہ کی لعنت، اس کے غضب اور دوزخ کی بددعائیں نہ دیا کرو۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اپنے (مسلمان) بھائی پر لعنت کرتا ہے تو ہم اس کے بارے میں یہی رائے رکھتے تھے کہ یہ کبیرہ گناہوں کے ایک دروازے میں داخل ہوگیا ہے۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کسی

1۔ صدیق، جس کی زبان پر کبھی جھوٹ نہ آئے۔ مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ہوسکتے ہیں کیونکہ روایت میں ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا تھا جب حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے غلام کو لعنت کی تھی۔ یا ہر سچا آدمی مراد ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چیز پر لعنت کرتا ہے تو یہ لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔ آسمان کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر زمین کی طرف اتر آتی ہے۔ تو زمین کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر دائیں بائیں پھرتی ہے۔ اور جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی۔ ”فَاِنْ کَانَ اَھْلًا وَ اِلَّا رَجَعَتْ اِلٰی قَائِلِھَا“ اگر وہ اس کا اہل ہے تو ٹھیک ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے (اسی پر پڑتی ہے)۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ سفر میں تھے۔ ایک انصاری خاتون بھی اپنی اونٹنی پر سوار (ساتھ جا رہی) تھی کہ اس کی اونٹنی کودنے لگی۔ خاتون نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ تو فرمایا: اس پر جو سامان ہے وہ اتار لو اور اسے آزاد چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ (یہ ارشاد ناراضگی کی بنا پر فرمایا) حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گویا اس وقت بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں کے درمیان پھر رہی ہے اور کوئی بھی اس سے تعرض نہیں کرتا (نہ اس پر سوار ہوتا ہے نہ قریب جاتا ہے)۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ انہوں نے اپنے اونٹ پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَسِرْ مَعَنَا عَلٰی بَعِیْرٍ مَلْعُوْنٍ“ او اللہ کے بندے! ہمارے ساتھ ملعون اونٹ پر سوار ہو کر مت چلو۔

اسے ابو یعلیٰ اور ابن ابی الدنیا نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے کہ ایک آدمی نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی کا مالک کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: جی میں حاضر ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”اَخِّرْھَا فَقَدْ اُجِیْبَ فِیْھَا“ اس اونٹنی کو (ہمارے قافلے سے) پیچھے کر دو۔ بے شک اس کے متعلق لعنت (کی بددعا) قبول ہو چکی ہے (1)۔

اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

مرغ پر لعنت ملامت کی ممانعت

حدیث: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ“ مرغ کو گالی مت دیا کرو کیونکہ یہ تو نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔

1۔ مندرجہ بالا تینوں احادیث میں ایسا جانور جس پر لعنت کی گئی ہو اسے اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہ لعنت کرنے والے کو تنبیہ کرنے کی غرض سے ہے کہ آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔ لعنت کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اب اسے ہمارے ساتھ نہ رکھے نہ ہمارے ساتھ اس پر سواری کرے۔ عطا فرماتے ہیں کہ اس جانور کو بیچنا یا خریدنا، ذبح کر لینا یا جب آپ ﷺ کے ساتھ نہ ہو اس پر سوار ہونا جائز ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ مگر ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں کہ: "فَاِنَّہٗ یَدْعُوْ لِلصَّلٰوۃِ" (مرغ کو گالی نہ دو) کیونکہ یہ نماز کی دعوت دیتا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کے قریب ایک مرغ نے آواز بلند کی تو ایک شخص نے اسے گالی دی اس پر حضور اکرم ﷺ نے مرغ کو گالی دینے سے منع فرمایا۔

اسے بزار نے بے ضرر اسناد کے ساتھ اور طبرانی نے روایت کیا۔ طبرانی کے الفاظ ہیں کہ: "آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَلْعَنْہُ وَلَا تَسُبَّہٗ فَاِنَّہٗ یَدْعُوْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" اسے نہ لعنت کرو اور نہ گالی دو کیونکہ یہ تو نماز کے لئے بلاتا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مرغ نے آواز نکالی۔ تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مَہْ کَلَّا اِنَّہٗ یَدْعُوْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" ایسا مت کہو، اس پر لعنت ہرگز نہیں۔ بے شک یہ تو نماز کے لئے پکارتا ہے۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ ان کے راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں سوائے عباد بن منصور کے۔

پسو کو لعنت اور گالی دینا

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی کو پسو نے ڈنگ مارا تو اس آدمی نے اس پر لعنت کی۔ حضور نبی انور ﷺ نے فرمایا: "لَا تَلْعَنْھَا فَاِنَّھَا نَبَّھَتْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ لِلصَّلٰوۃِ" اس کو لعنت مت کرو کیونکہ اس نے انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی کو نماز کے بیدار کیا تھا۔

اسے ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابویعلیٰ کے ہیں اور بزار کے الفاظ اس طرح ہیں: "لَا تَسُبَّہٗ فَاِنَّہٗ اَیْقَظَ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ" اسے برا بھلا مت کہو کیونکہ اس نے انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی کو نماز فجر کے لئے جگایا تھا۔

بزار کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے سوید بن ابراہیم کے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: "ذُکِرَتِ الْبَرَاغِیْثُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّھَا تُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ" جناب رسول اللہ ﷺ کے حضور پسوؤں کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نماز کے لئے جگاتے ہیں۔

طبرانی کے راوی سعید بن بشیر کے سوا ثقہ ہیں۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ (دوران سفر) ہم ایک منزل پر اترے۔ ہمیں پسوؤں نے تنگ کیا تو ہم نے انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ تو اللہ کے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تَسُبُّوْھَا فَنِعْمَتِ الدَّآبَّۃُ فَاِنَّھَا اَیْقَظَتْکُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ" ان کو برا بھلا نہ کہو، یہ کتنے اچھے جانور ہیں کہ انہوں نے تمہیں اللہ کے ذکر کے لئے جگا دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

ہوا کو لعنت کرنا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوا کو لعنت بھیجی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ'' ہوا پر لعنت مت بھیجو کیونکہ یہ تو اللہ کے حکم سے چلتی ہے۔ جو شخص ایسی چیز پر لعنت بھیجے جو لعنت کی اہل نہیں ہے تو لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ بشر بن عمر کے سوا ہمیں کوئی شخص معلوم نہیں جس نے اس حدیث کو مسند کہا ہو۔ (حافظ منذری کہتے ہیں کہ یہ بشر بن عمر ثقہ راوی ہے۔ بخاری و مسلم میں اس سے روایات لی گئی ہیں۔ مجھے اس میں کوئی جرح معلوم نہیں)۔

ایمان والی پاک دامن عورت کو تہمت لگانا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تباہ کر دینے والے سات گناہوں سے بچتے رہا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نمبر 1 اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نمبر 2 جادو کرنا، نمبر 3 ایسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام فرما دیا ہو، نمبر 4 سود کھانا، نمبر 5 یتیم کا مال کھانا، نمبر 6 میدان جہاد سے پیٹھ دے کر بھاگ جانا اور نمبر 7 ''قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ'' ایمان والی (اپنے اوپر لگائے گئے بہتان سے) بے خبر پاک دامن خواتین پر تہمت لگانا۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضور نبی العالمین ﷺ نے جو خط مبارک اہل یمن کو لکھا اس میں ارشاد فرمایا: یقین جان لو کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں بڑے بڑے گناہ یہ ہوں گے: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، مسلمان آدمی کو ناحق قتل کرنا، اللہ کے راستہ میں جہاد کے میدان سے بھاگ جانا، والدین کی نافرمانی کرنا، پاک دامن خاتون پر بہتان لگانا اور جادو سیکھنا۔ الحدیث۔ اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ ذَكَرَ امْرَأً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ لِيَعِيبَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بِنَفَادِ مَا قَالَ فِيهِ'' جس آدمی نے کسی شخص کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تاکہ اسے عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو نار جہنم میں اس وقت تک روکے رکھے گا جب تک اپنی کہی ہوئی بات کو ثابت نہ کرے گا (1)۔

1۔ لعنت کے لغوی معنی ہیں ''دور کرنا'' اگر یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو معنی ہوگا ''اللہ تعالیٰ کا کسی کو اپنی رحمت سے دور کر دینا'' اور اگر بندوں کی طرف منسوب ہو تو اس وقت اس کے معنی ہوں گے'' اللہ کی رحمت سے دوری کی کسی کے لئے بددعا کرنا''۔ کسی معین و خاص شخص، جانور (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

زمانے کو گالی دینا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یَسُبُّ بَنُوْاٰدَمَ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ" بنی آدم زمانے کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (میں ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور چلانے والا) تو میں خود ہوں کہ رات اور دن میرے ہی دست قدرت (1) میں ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: "اُقَلِّبُ لَیْلَہٗ وَنَھَارَہٗ وَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُھُمَا" "زمانے کے رات اور دن میں ہی پھیرتا ہوں اور جب چاہتا ہوں انہیں قبض کرتا ہوں"۔

اسے امام بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ارشاد فرمایا: "لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّھْرَ فَاِنَّ اللہَ ھُوَ الدَّھْرُ" تم میں سے کوئی شخص زمانے کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہی زمانہ ہے۔

اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا خَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللہَ ھُوَالدَّھْرُ" انگور کو کرم مت کہا کرو (2) اور یہ بھی نہ کہو کہ "زمانے کا برا ہو" کیونکہ زمانہ خود اللہ تعالیٰ ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ انسان مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہتا ہے: "یَاخَیْبَۃَ الدَّھْرِ" اے نامرادیٔ زمانہ! اس لئے تم میں سے کوئی بھی "اے نامرادیٔ زمانہ" نہ کہا کرے۔ کیونکہ زمانہ تو میں خود ہوں۔ میں ہی زمانے کے رات دن پھیرتا ہوں۔

اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ (امام مالک نے بھی مختصراً اسے روایت کیا ہے) حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ: "جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد

(بقیہ صفحہ گزشتہ) یا کسی چیز پر لعنت کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے۔ جن لوگوں کا کفر پر مرنا یقینی طور پر معلوم ہو، ان پر لعنت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح کسی خصلت بد کی وجہ سے نام لئے بغیر لعنت کرنا جائز ہے۔ جیسے "لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ وَالْکَاذِبِیْنَ وَالظَّالِمِیْنَ" وغیرہ جن بدقسمت لوگوں پر خدا اور رسول جل وعلا و ﷺ نے لعنت کی ہے، ان پر لعنت کرنا بھی بلاشبہ درست ہے۔ (مترجم)

1۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی مصیبت آتی تو زمانے کو برا بھلا کہنے لگتے، اور یہ عادت قبیحہ ہمارے ملکوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ وقت کی ستم ظریفی ہے۔ زمانہ ہی بہت برا ہے وغیرہ جیسے جملے اکثر سننے کو ملتے ہیں۔ ارشاد فرمایا گیا کہ یہ سب جہالت و بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ سب کچھ تو اللہ مالک الملک کے ہاتھ میں ہے۔ اسی کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ زمانہ خود تو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اگر تم زمانے کو برا کہو گے تو گویا خدا تعالیٰ کو برا کہو گے۔ معاذ اللہ (مترجم)

2۔ کرم بمعنی سخاوت و مہربانی ہے۔ اہل عرب کہتے تھے کہ شراب انگور سے بنتی ہے اور شراب پی لینے سے آدمی نشہ کی حالت میں سخاوت پر بہت آمادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا انگور کرم یعنی سخاوت و مہربانی ہے۔ مسلمانوں کو اس سے روک دیا کہ یہ قیاس و استدلال کتنا غلط اور مکروہ ہے۔ دوسری احادیث میں ہے کہ "انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے" یعنی یہ صفت تو مومن بندے کے دل کی ہے نہ کہ انگور وغیرہ کی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہیں دیا (1) ہے۔ اور میرا بندہ مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ جانتا نہیں۔ کہتا ہے: ''وَادَھرَاہُ وَادَھرَاہُ'' ہائے زمانہ (نے مجھ پر ظلم کیا) ہائے زمانہ (نے مجھ سے فلاں چیز چھین لی) حالانکہ زمانہ تو میں خود ہوں (کہ زمانہ میں ہر کام میرے حکم سے ہوتا ہے)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے۔ نیز بیہقی نے بھی روایت کیا۔ ان کے الفاظ اس طرح ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی مت دیا کرو۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اَنَا الدَّھرُ، اَلاَیَّامُ وَاللَّیَالِی اُجَدِّدُھَا وَاُبْلِیھَا وَاٰتِی بِمُلُوْكٍ بَعْدَ مُلُوْكٍ'' زمانہ میں ہوں، دنوں اور راتوں کو پیدا کرتا ہوں اور فنا بھی کرتا ہوں۔ اور ایک کے بعد دوسرے بادشاہ کو لاتا ہوں۔

1۔ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جنہیں اللہ نے سب کچھ دیا مگر وہ اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات نہیں کرتے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:
مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (البقرہ)
ترجمہ: ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے۔ (صدقہ وخیرات کرے) تو اللہ اس کے قرض کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ (جس کے لئے چاہتا ہے) رزق تنگ کرتا ہے اور بڑھا دیتا ہے۔ اور تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے''۔ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (مزمل:20) ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دو۔ اس مضمون کی کئی اور آیات پیش کی جاسکتی ہیں''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

مسلمان کو ڈرانا، اور اس کی طرف اسلحہ وغیرہ سے اشارہ کرنا حقیقتاً ہو یا بطور مذاق

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہمیں حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک صاحب سو گئے۔ ایک دوسرے ساتھی آگے بڑھے اور سونے والے کے پاس ایک رسی کو پکڑ لیا۔ جس سے وہ گھبرا گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا" کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو خوف زدہ کرے۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ ایک صاحب اپنی سواری پر اونگھنے لگے تو ایک آدمی نے ایک تیر اپنے ترکش (تیر رکھنے کی تھیلی) سے نکالا اور اس سے اونگھنے والے کو جگایا تو وہ خوف زدہ ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا" کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔ بزار نے بھی اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے مختصراً روایت کیا ہے۔ الفاظ ہیں: "لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَوْ مُؤْمِنٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا" کسی مسلمان یا مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد سے، وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کا سامان ہرگز نہ مذاق کے طور پر چھینے اور نہ ہی حقیقتاً۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کا جوتا پکڑ کر غائب کر دیا۔ مقصد اس کا دل لگی تھا۔ تو جوتے والے نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کر دی اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تُرَوِّعُوا الْمُسْلِمَ، فَاِنَّ رَوْعَةَ الْمُسْلِمِ ظُلْمٌ عَظِیْمٌ" مسلمان کو مت ڈرایا کرو کیونکہ مسلمان کو ڈرانا ظلم عظیم ہے۔

اسے بزار اور طبرانی نے اور ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ جو کہ بیعت عقبہ کرنے والے، بدری صحابی ہیں، سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب اٹھ کر چلے گئے اور اپنے جوتے بھول گئے۔ ایک دوسرے آدمی نے یہ جوتے لے کر اپنے نیچے چھپا لئے۔ وہ آدمی واپس آئے اور کہنے لگے: یہاں میرے جوتے تھے؟ لوگ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بولے کہ ہم نے تو نہیں دیکھے۔ چھپانے والا بولا: یہ میرے پاس ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فَكَيْفَ بِرَوْعَةِ الْمُؤْمِنِ؟" مومن کو پریشان کرنا کیسا (برا) ہے؟۔ اس نے عرض کیا: "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَاعِبًا" یارسول اللہ! (ﷺ) میں نے تو صرف ازراہ دل لگی ایسا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: "فَكَيْفَ بِرَوْعَةِ الْمُؤْمِنِ؟" بندہ مومن کو پریشان کرنا کیسا (برا فعل) ہے؟۔ (طبرانی)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ اَخَافَ مُؤْمِنًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُؤْمِنَهُ مِنْ اَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" جو کسی مومن بندے کو ڈرائے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے قیامت کے دن کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہ کرے۔ (طبرانی)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ نَظَرَ اِلٰى مُسْلِمٍ نَظْرَةً يُخِيْفُهُ فِيْهَا بِغَيْرِ حَقٍّ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جس شخص نے کسی مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس سے ناحق اسے خوف زدہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کر دے گا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اور ابوالشیخ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِىْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِىْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ" تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ نہ کرے، کیونکہ یہ کیا جانے کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار نکلوا دے (اور ہتھیار اس بھائی کو جا لگے پھر نتیجہ یہ ہو) کہ یہ (اشارہ کرنے والا اس جرم میں) آگ کے گڑھے میں جا پڑے۔ (بخاری و مسلم)۔

حدیث: اور یہ روایت بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَنْتَهِىَ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ" جو شخص اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک یہ اشارہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا۔ اگرچہ وہ (مشارالیہ) اس کا ماں باپ کی طرف سے حقیقی بھائی ہو۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ" جب دو مسلمان اپنی تلواریں لئے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے (لڑنے کو) آتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: جب مسلمانوں میں سے ایک نے دوسرے پر ہتھیار اٹھالیا تو دونوں جہنم کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کنارے پر پہنچ گئے۔ پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوئے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ تو قاتل کی سزا ہوئی، مقتول کا کیا حال ہے؟ (وہ کیوں دوزخ میں گیا؟) حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ'' یقیناً اس نے بھی تو دوسرے (قاتل) کو قتل کر دینے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ'' ،مومن بندے کو گالی دینا (اللہ ورسول جل وعلا و ﷺ کی) نافرمانی ہے اور اسے قتل کرنا (یا اس کے ساتھ جنگ کرنا بشرطیکہ اسے جائز جانتا ہو) کفر ہے۔ (ورنہ گناہ کبیرہ)۔

اسے بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ (یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

لوگوں میں میل ملاپ اور صلح کروانا(1)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے

1۔ روٹھے ہوؤں کو منانا اور صلح صفائی، میل ملاپ کرادینا اتنا عظیم، مقبول اور باعث اجر وثواب عمل ہے کہ خالق انس وجان نے اپنے کلام حکیم میں متعدد مرتبہ اس کا حکم فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں، ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: ''اور اگر تمہیں خوف ہو ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان ناچاقی کا تو مقرر کرلو ایک ثالث (صلح کروانے والا) خاوند کے خاندان سے اور ایک بیوی کے کنبہ سے۔ اگر یہ دونوں (ثالث خاوند وبیوی کے درمیان) صلح کرانے کا ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان موافقت پیدا فرمادے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا اخبر والا ہے''۔

لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (نساء)

ترجمہ: ''کوئی بھلائی نہیں ان لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں سوائے ان لوگوں (کی سرگوشی اور گفتگو) کے جو حکم دیتے ہیں صدقہ کرنے کا، نیک کاموں کا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا (بے شک ان کی سرگوشی اور بات چیت میں بھلائی ہی بھلائی، نیکی ہی نیکی اور خیر ہی خیر ہے) اور جو شخص یہ (مذکورہ) کام اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں حاصل کرنے کی غرض سے کرتا ہے تو ہم اسے (ان پر) اجر عظیم عطا فرمائیں گے''۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: ''اور اگر کوئی عورت خوف کرے اپنے خاوند سے اس کی زیادتی اور روگردانی کا تو ان پر کوئی حرج نہیں کہ آپس میں (کسی طرح) صلح کرلیں اور صلح کرلینا ہی (ہر شخص کے لئے) بہتر ہے۔ اور طبیعتوں میں بخل موجود رکھا گیا ہے۔ اور اگر تم احسان کرو اور متقی بن جاؤ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے''۔

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (الحجرات)

ترجمہ: ''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادیا کرو۔ اور اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو سب مل کر زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو حتی کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے (زیادتی سے باز آجائے) تو اگر وہ (اللہ کے حکم کی طرف) لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو (کسی گروہ کی جانبداری اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہونے دو) بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے''۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (الحجرات)

ترجمہ: بے شک ایمان والے لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے بھائیوں کے درمیان (اگر کہیں کوئی شکر رنجی وجھگڑا فساد ہوجائے تو) صلح کرادیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت فرمائی جائے۔

اللہ ورسول جل وعلا و ﷺ کا فرمان تو یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی بہنوں کے درمیان صلح کروایا کرو مگر بدقسمتی یہ ہوگئی ہے کہ ہمارے معاشرہ میں ایسے بدطینت افراد بھی موجود رہتے ہیں جو فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانے کے ماہر ہوتے ہیں۔ جب تک شرارت کرنہ لیں چین نہیں پاتے۔ اللہ بچائے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(جسم کے اندر) ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ (انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں) ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس میں دو آدمیوں کے درمیان عدل وانصاف سے صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی آدمی کی جانور پر سوار ہونے میں مدد کر دینا یا سواری پر اس کا سامان اٹھا کر پکڑا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کے لئے (مسجد میں جانے پر) اٹھتا ہے، اس پر بھی صدقہ کا ثواب ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز (کانٹا، پتھر وغیرہ) ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

اسے بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ'' کیا میں تمہیں (نفلی) روزے، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتادوں؟ ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: کیوں نہیں۔ (ضرور ارشاد فرمائیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ'' وہ ہے جدائی (اور ناراضگی) رکھنے والوں کے درمیان صلح کرا دینا۔ کیونکہ ناراضگیوں اور جدائیوں کا فساد بڑی مصیبت ہے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ'' انتہی۔ یہ مونڈھ دینے والی مصیبت ہے۔ میں نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈھتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈھ ڈالتی ہے۔

حدیث: سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمٰى بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ'' اس آدمی نے جھوٹ نہیں بولا جس نے صلح کرانے کی غرض سے دو (ناراض) آدمیوں کے درمیان پہلو دار بات کہی ہو۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا'' وہ آدمی جھوٹا نہیں ہے جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرائی اور (اس غرض کے لئے) اچھا ہی کہا اور اچھی ہی پہلو دار بات (جو صدق و کذب کا احتمال رکھتی ہو) کی۔ ابوداؤد۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عمل ایسا نہیں کیا گیا جو نماز سے، ناراض لوگوں کے درمیان صلح کروانے سے اور مسلمانوں پر ظلم کرنے والے بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے سے افضل ہو۔ (یہ تین اعمال سب سے افضل ہیں) (اصبہانی)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ'' افضل صدقہ روٹھے ہوؤں کے درمیان صلح کروانا ہے۔

اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ بزار کی اسناد میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں ایک (بہترین) کاروبار نہ بتادوں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں (ضرور فرمائیں): ارشاد فرمایا: "صِلْ بَیْنَ النَّاسِ اِذَا تَفَاسَدُوْا وَقَرِّبْ بَیْنَھُمْ اِذَا تَبَاعَدُوْا" لوگوں کے درمیان میل ملاپ کرادیا کرو جبکہ ان میں جھگڑا فساد ہو جائے اور انہیں آپس میں قریب کردیا کرو جب ان کے درمیان دوری ہو جائے۔

اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا۔ اور طبرانی کے الفاظ ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) "اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی عَمَلٍ یَّرْضَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ" کیا تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جسے اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) پسند فرماتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں: تو آپ ﷺ نے فرمایا: "صِلْ بَیْنَ النَّاسِ اِذَا تَفَاسَدُوْا وَقَرِّبْ بَیْنَھُمْ اِذَا تَبَاعَدُوْا" (ترجمہ وہی ہے)۔

نیز طبرانی اور اصبہانی نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: کیا تمہیں وہ صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) محبوب رکھتے ہیں؟ (فرمایا:) "تُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ اِذَا تَبَاغَضُوْا وَتَفَاسَدُوْا" (وہ صدقہ یہ ہے کہ) جب لوگوں میں بغض وفساد پیدا ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کروادیا کرو۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی دوجہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ اَصْلَحَ اللّٰہُ اَمْرَہٗ وَاَعْطَاہُ بِکُلِّ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا عِتْقَ رَقَبَۃٍ وَرَجَعَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ" جو بندہ لوگوں کے درمیان صلح کرائے، اللہ تعالٰی اس کے (بگڑے ہوئے) معاملات سنوار دے گا۔ اور ہر کلمہ جو یہ زبان سے (صلح کراتے وقت) نکالے گا اس کے بدلہ میں اللہ تعالٰی اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جب واپس لوٹے گا تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

اسے اصبہانی نے روایت کیا۔ یہ حدیث بہت غریب ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

معذرت قبول نہ کرنا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کی عورتوں سے خود کو بچا کے رکھو تو تمہاری عورتوں کی پاک دامنی بھی محفوظ رہے گی اپنے آباء واجداد کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے گی۔ ''وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوْهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذَالِكَ مُحِقًّا كَانَ اَوْ مُبْطِلًا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضَ'' اور جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے آئے تو اسے یہ معذرت قبول کرنی چاہیے (اور معاف کر دینا چاہیے) معذرت خواہ چاہے حق پر ہو یا باطل پر۔ تو جس نے معذرت قبول نہ کی، وہ (بروز قیامت) میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ سکے گا۔

اسے حاکم نے بروایت سوید عن قتادہ عن ابی رافع عنہ روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (یہ متن چند مختلف الفاظ کے ساتھ طبرانی نے اوسط میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا عَلٰى صَاحِبِ مَكْسٍ'' جس نے اپنے مسلمان بھائی سے (اپنی غلطی پر) معذرت چاہی اور اس نے قبول نہ کی تو اس پر عشر وصول کرنے والے (ظالم وراشی آفیسر) کے برابر گناہ ہوگا۔

اسے ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں اور ابن ماجہ نے دو جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ (نیز طبرانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اسے روایت کیا ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں شریر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: کیوں نہیں! یارسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ شِرَارَكُمُ الَّذِيْ يَنْزِلُ وَحْدَهٗ وَيَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَيَمْنَعُ رِفْدَهٗ'' تمہارے شریر لوگ وہ ہیں جو اکیلے رہتے ہیں (تنہائی پسند ہوتے ہیں، کسی سے ملنا پسند نہیں کرتے) اپنے غلام (ماتحتوں) کو سزا دیتے ہیں اور اپنے مال کو روکے رکھتے ہیں۔ (زکوٰۃ، صدقہ وخیرات نہیں کرتے)۔ کیا ان سے بھی برا آدمی نہ بتاؤں؟ اصحاب رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: کیوں نہیں! یارسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ پسند فرماتے ہیں تو ضرور فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: ''مَنْ يُّبْغِضُ النَّاسَ وَيُبْغِضُوْنَهٗ'' جو لوگوں سے اور لوگ اس سے بغض وعناد رکھتے ہوں۔ آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا: کیا تمہیں اس سے بھی برے لوگوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں! یارسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو ارشاد فرمادیں۔ فرمایا: ''اَلَّذِيْنَ لَا يُقِيْلُوْنَ عَثْرَةً وَّلَا يَقْبَلُوْنَ مَعْذِرَةً وَّلَا يَغْتَفِرُوْنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ذَنْبًا" یہ وہ لوگ ہیں جو کسی کی لغزش سے درگذر نہیں کرتے، کسی کی معذرت قبول نہیں کرتے اور کسی کی خطاء معاف نہیں کرتے۔ فرمایا: کیا ان سے بھی شریر اور برا شخص نہ بتادوں؟ حاضرین عرض گذار ہوئے: کیوں نہیں! یارسول اللہ (ﷺ) ضرور ارشاد ہو۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ" جس سے بھلائی کی توقع نہ ہو اور اس کی شرارت سے امن نہ ہو۔

اسے طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

چغل خوری (1) کی مذمت

حدیث: سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ"، چغل خور آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور ایک روایت میں "قَتَّاتٌ" کا لفظ ہے۔ اس کا معنی بھی چغل خور ہے۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے کہ دو قبروں کے قریب سے گذرے۔ آپ ﷺ وہاں کھڑے ہوگئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونے لگا حتی کہ آپ کی قمیص شریف کی آستین کانپنے لگی۔ تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا ہوا؟

1۔ چغل خوری کی خصلت بداللہ تعالیٰ کو کس قدر ناپسند ہے! آیئے چند آیات ملاحظہ کرتے ہیں: نمبر 1 حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیویاں چغل خور تھیں، اپنے پیغمبر شوہروں کی باتیں ان کے دشمنوں کو بتایا کرتی تھیں۔ ان کے کرتوتوں اور سزا کا بیان فرمایا:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ (التحریم)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے حضرت نوح اور حضرت لوط (علیہما السلام) کی بیویوں کی مثال بیان فرمائی ہے۔ وہ دونوں ہمارے نیک (پیغمبر) بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں۔ پھر ان دونوں نے ان دونوں (نیک بندوں) سے خیانت کی۔ (ان کی چغل خوری کی) تو انہوں نے ان دونوں کو اللہ کے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہ دیا (بلکہ ان بدکار و چغل خور بیویوں کو) حکم دیا گیا کہ تم دونوں جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ"۔

نمبر 2 ولید بن مغیرہ کافر رحمت عالم ﷺ کی چغلیاں کیا کرتا تھا۔ اللہ نے اس کے دس عیوب بیان فرمائے۔ اور وہ رہتی دنیا تک ذلت و رسوائی کا عبرت ناک نشان بن کر رہ گیا۔ فرمایا:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ (القلم)

ترجمہ: "اور نہ بات مانو کسی بہت 1۔ جھوٹی قسمیں کھانے والے 2۔ ذلیل آدمی کی جو 3۔ بڑا نکتہ چین ہے 4۔ چغلیاں کھاتا پھرتا ہے 5۔ نیکی کے کاموں سے بہت روکنے والا، 6۔ حد سے گذرا ہوا، 7۔ بڑا بدکار ہے، 8۔ اکھڑ مزاج ہے۔ اس کے علاوہ 9۔ بداصل (ولد حرام) ہے۔ (تھوڑا آگے چل کر فرمایا کہ جب اس پر آیات الٰہی کی تلاوت ہوتی ہے تو کہتا ہے: یہ تو 10۔ پہلے لوگوں کے افسانے ہیں)"۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ (الہمزہ) ترجمہ: "ہلاکت و بربادی ہے ہر اس شخص کے لئے جو چغل خور، عیب جوئی کرنے والا ہے"۔

ابولہب کی بیوی جو چغل خوری میں بدنام زمانہ تھی کی مذمت میں ارشاد ہوا:

وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (اللہب)

ترجمہ: "اور اس (ابولہب) کی بیوی، بدبخت ایندھن اٹھانے والی، (چغل خوری کرنے اور مخالفت کی آگ بھڑکانے والے کے لئے بھی یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں) اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی"۔

یاد رہے کہ ایک ہے چغل خوری اور ایک ہے غیبت، دونوں میں فرق ہے۔ چغل خوری یہ ہے کہ ایک کی بات دوسرے کو، دوسرے کی تیسرے کو پہنچاتے پھرنا وعلی ھذا القیاس۔ اور بسا اوقات اس میں چغل خور اپنی طرف سے بھی کئی باتیں شامل کر لیتا ہے۔ اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکاتا ہے۔ اس کا ذکر مذکورہ آیات میں اور احادیث مذکورہ فی الباب میں ہے۔ اور غیبت یہ ہے کہ کسی کا عیب دوسرے کو بتایا جائے اور یہ عیب واقعتہً اس میں موجود بھی ہو اور اگر اس میں یہ عیب نہیں بلکہ اپنی طرف سے اس کی طرف منسوب کیا جارہا ہے تو یہ بہتان ہے، غیبت اور بہتان کا ذکر آئندہ آرہا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرمایا: کیا تم نہیں سن رہے جو میں سنتا ہوں؟ ہم عرض گذار ہوئے: یا نبی اللہ! (ﷺ) وہ کیا ہے؟ فرمایا: ان دو قبروں میں دو آدمی ہیں جن کی قبروں کے اندر انہیں ایک ہلکے گناہ (یعنی جو ان کے نزدیک ہلکا تھا ورنہ وہ کبیرہ گناہ ہے) کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ ہم عرض کرنے لگے: کس گناہ کی وجہ سے انہیں عذاب ہو رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَنْزِہُ مِنَ الْبَوْلِ وَکَانَ الْاٰخَرُ یُؤْذِی النَّاسَ بِلِسَانِهٖ وَیَمْشِیْ بَیْنَھُمْ بِالنَّمِیْمَةِ" ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت پہنچاتا اور چغلیاں لگاتا پھرا کرتا تھا"۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی دو شاخیں منگوائیں اور ہر قبر میں ایک ایک شاخ رکھ دی۔ ہم نے عرض کیا: کیا یہ شاخیں انہیں کچھ فائدہ دیں گی؟ ارشاد فرمایا: "نَعَمْ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَا دَامَتَا رَطْبَتَیْنِ" ہاں، جب تک تر رہیں گی دونوں مردوں سے عذاب ہلکا رہے گا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (نیز یہی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلنَّمِیْمَةُ وَالشَّتِیْمَةُ وَالْحَمِیَّةُ فِی النَّارِ" چغل خوری، گالی بکنا اور (ناجائز کاموں کے کرنے پر) ضد دوزخ کی آگ میں ہوں گی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ: (فرمایا:) "اِنَّ النَّمِیْمَةَ وَالْحِقْدَ فِی النَّارِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ مُسْلِمٍ" بے شک چغل خوری اور کینہ پروری دوزخ میں لے جائیں گی، کسی مسلمان کے دل میں یہ دونوں جمع نہیں ہوسکتیں۔ (طبرانی)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اَلَا اِنَّ الْکَذِبَ یُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالنَّمِیْمَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" خبردار! جھوٹ چہرہ کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔

اسے ابویعلیٰ، طبرانی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَیْسَ مِنِّیْ ذُوْحَسَدٍ وَّلَا نَمِیْمَةٍ وَّلَا کَھَانَةٍ وَّلَا اَنَا مِنْهُ" حسد کرنے والا، چغل خور اور کاہن کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ (الاحزاب) یعنی اور وہ لوگ جو دل دکھاتے ہیں مومن مردوں اور مومن عورتوں کا بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی برا کام کیا ہو تو انہوں نے اپنے اوپر بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا۔ (طبرانی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ: ''خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُ وْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاءُ وْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ'' اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغلی لگاتے پھرتے ہیں، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کیا کرتے ہیں۔

اسے امام احمد نے روایت فرمایا نیز ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا نے اسماء رضی اللہ عنہا سے اسے روایت کیا۔ ان دونوں کے الفاظ میں ہے: ''اَلْمُفْسِدُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ'' دوستوں میں فساد کرواتے ہیں۔ علاوہ ازیں طبرانی نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت علاء بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْھَمَّازُوْنَ وَاللَّمَّازُوْنَ وَالْمَشَّاءُ وْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ یَحْشُرُھُمُ اللّٰہُ فِیْ وُجُوْہِ الْکِلَابِ'' غیبت کرنے والوں، طعنہ زنی کرنے والوں، چغل خوری کرتے پھرنے والوں اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں اسی طرح معضلاً روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

غیبت(1) اور بہتان کا بیان

ترغیب

ان دونوں برائیوں کا رد

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ'' بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تمہارے (ایک دوسرے) پر حرام ہیں۔ جیسا کہ اس ماہ (ذوالحجہ) میں، اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن (یوم عرفہ) کی حرمت ہے۔ (لہٰذا کسی کا خون بہا کے، مال غصب کر کے یا کسی پر غیبت و بہتان لگا کر ان حرمتوں کو پامال نہ کرنا)۔

اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ'' ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، عزت اور اس کا مال حرام ہے۔

اسے مسلم اور ترمذی نے ایک حدیث میں روایت کیا ہے۔

1۔ اس بارے میں چند قرآنی آیات درج کی جاتی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ○ (الاحزاب)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو اذیت پہنچاتے ہیں مومن مردوں اور مومن عورتوں کو (ان کی غیبت کر کے، بہتان بازی کر کے اور دیگر طریقوں سے) حالانکہ انہوں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہوتا (جس کا ان پر بہتان لگایا جاتا) تو ان لوگوں نے اپنے سروں پر بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا''۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (الحجرات)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! کوئی جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے شاید کہ وہ لوگ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں۔ اور نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑایا کریں شاید کہ وہ عورتیں مذاق اڑانے والیوں سے اچھی ہوں۔ اور ایک دوسرے کو عیب مت لگایا کرو۔ اور نہ برے القاب سے بلایا کرو۔ ایمان لانے کے بعد فاسق کہلوانا کتنا برا نام ہے! اور جو توبہ نہیں کرتے تو وہی لوگ ظالم ہیں''۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○ (الحجرات)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بکثرت بدگمانیوں سے دور رہا کرو۔ بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کی (عیب تلاش کرنے کو) جاسوسی مت کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ یہ تو تم ناپسند کرتے ہو (پھر غیبت کیسے کر سکتے ہو؟) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر (72) درجے ہیں۔ ان میں کم تر درجہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ (العیاذ باللہ) بدکاری کرے۔ ''وَاِنَّ اَرْبَی الرِّبَا اِسْتِطَالَۃُ الرَّجُلِ فِیْ عِرْضِ اَخِیْہِ'' اور سب سے بڑھ کر سود یہ ہے کہ آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو خراب کرے۔ (کم درجہ کے سود کا گناہ تو ماں کے ساتھ بدکاری کرنے کے برابر ہے تو سب سے بڑھ کر گناہ کتنا ہوگا؟)۔

اسے طبرانی نے اوسط میں بروایت عمر بن راشد روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں سود کا ذکر فرمایا اور اس کا گناہ بہت بڑا بتایا اور ارشاد فرمایا: ایک درہم جو آدمی کو سود سے حاصل ہوتا ہے، اللہ کے نزدیک اس کا گناہ آدمی کے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بڑھ کر ہے۔ ''اِنَّ اَرْبَی الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ'' اور سب سے بڑا سود مسلمان آدمی کی عزت پر دھبہ لگانا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ میں روایت کیا ہے۔ (اور اسی معنی کی ایک حدیث ابن ابی الدنیا، بیہقی اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے)۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے پوچھا: جانتے ہو سب سے بڑا سود کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا سود مسلمان کی عزت کو حلال جاننا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠ (الاحزاب) ''اور وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور ایمان والی خواتین کا دل دکھاتے ہیں حالانکہ انہوں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا تو انہوں نے اپنے اوپر بہتان کا اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا''۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے ہیں۔

حدیث: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد شریف ہے: ''اِنَّ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ'' سب سے بڑا سود مسلمان کی عزت کو ناحق خراب کرنا ہے۔ (ابوداؤد)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: آپ کے لئے حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) میں فلاں فلاں خوبی کافی ہے۔ بعض راویوں کا کہنا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب تھا: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا قد چھوٹا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ڈالا جائے تو وہ بھی رنگین ہو جائے۔ وہ عرض کرنے لگیں کہ میں نے تو ایک انسان کی حکایت کی ہے۔ (یعنی کسی کا قد لمبا یا چھوٹا ہونا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَا اُحِبُّ اَنْ حَکَیْتُ لِیْ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا'' مجھے پسند

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نہیں کہ مجھ سے کسی انسان کی (اس طرح) حکایت کرو اگر چہ مجھے اتنا اتنا (مال و دولت) مل جائے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ (ام المومنین سیدہ) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور (ام المومنین سیدہ) زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سے زائد سواری کے جانور تھے۔ نبی کریم ﷺ نے زینب (رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ ان (صفیہ رضی اللہ عنہا) کو ایک اونٹ دے دو۔ اس پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا: کیا اس یہودیہ کو اونٹ دے دوں؟ (سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا باپ یہودی تھا) تو رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض ہو گئے اور انہیں ذوالحجہ، محرم اور کچھ دن صفر کے چھوڑے رکھا۔ (ابوداؤد)۔

حدیث: اور یہ بھی آپ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھی کہ میں نے ایک عورت کے بارے میں کہا: یہ دبلی پتلی لمبی عورت ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِلْفِظِی اِلْفِظِی'' جو کچھ تمہارے منہ میں ہے باہر پھینک دو۔ میں نے گوشت کی ایک بوٹی (جسے کھا رہی تھی) باہر پھینک دی۔ (یعنی وہ بوٹی کھانے کے قابل نہیں رہی تھی)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نبی محترم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی اٹھ کر گیا۔ حاضرین کہنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ شخص کتنا عاجز ہے یا کہا کہ کتنا کمزور ہے (ٹھیک سے اٹھ بھی نہیں سکتا) یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِغْتَبْتُمْ صَاحِبَکُمْ وَاَکَلْتُمْ لَحْمَهٗ'' تم نے اپنے ساتھی کی غیبت کی اور اس کا گوشت کھایا۔

اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا۔ طبرانی کے الفاظ اس طرح ہیں: ''ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت سے اٹھ کر گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے اٹھنے میں کچھ کمزوری دیکھی تو کہنے لگے: فلاں آدمی کس قدر کمزور و عاجز ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَکَلْتُمْ اَخَاکُمْ وَاغْتَبْتُمُوْهُ'' تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا کیونکہ تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ (وہ اتنا لاغر ہے کہ) جب تک اس کو کوئی کھلائے نہیں وہ کھا نہیں سکتا اور جب تک کوئی سوار نہ کرائے وہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم نے تو وہی بات کی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے (واقعی وہ اتنا کمزور ہے)۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حَسْبُكَ اِذَا ذَكَرْتَ اَخَاكَ بِمَا فِيْهِ'' (غیبت کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ تو اپنے بھائی کی وہ بات (کمزوری) بیان کرے جو اس میں واقعی پائی جاتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے اصبہانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب تک میں حکم نہ دوں تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار نہ کرے۔ تو لوگوں نے روزہ رکھ لیا۔ جب شام ہوئی تو لوگ حاضر ہونے لگے۔ ہر آدمی عرض کرتا کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) میں نے سارا دن روزہ رکھا ہے اب مجھے افطار کرنے کی اجازت فرمائیے۔ آپ ﷺ اجازت دے دیتے۔ (وہ افطار کر لیتا) یہاں تک کہ ایک آدمی آ کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کے خاندان کی دو عورتوں نے روزہ سے دن گذارا ہے اور وہ آپ کے پاس حاضر ہونے میں حیاء محسوس کرتی ہیں۔ انہیں افطار کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ اس نے پھر یہی بات عرض کی۔ آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر یہی کہا۔ آپ نے پھر چہرہ انور دوسری جانب کر لیا۔ وہ پھر وہی بات دہرانے لگا۔ آپ نے پھر اعراض کر لیا۔ پھر فرمایا: ان دونوں نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔ اور وہ شخص روزہ دار کیسے ہوسکتا ہے جو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتا رہا ہو؟ جاؤ انہیں جا کر حکم دو کہ اگر وہ روزے سے تھیں تو قے کریں۔ وہ آدمی ان کے پاس واپس گیا اور انہیں بتایا کہ قے کریں تو ہر ایک نے جمے ہوئے خون کی قے کی۔ تو وہ آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں واپس حاضر ہوا اور یہ (جمے ہوئے خون کی قے کی) خبر عرض کی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ بَقِیَتَا فِیْ بُطُوْنِہِمَا لَاَکَلَتْہُمَا النَّارُ'' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر وہ اس (خون) کو اپنے پیٹوں میں رکھتیں تو انہیں دوزخ کی آگ کھاتی۔

اسے ابوداؤد طیالسی اور ابن ابی الدنیا نے ''ذم الغیبۃ'' میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ (نیز یہی مضمون امام احمد، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ایک اور راوی سے روایت کیا جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا)۔

حدیث: حضرت شفی بن ماتع الاصحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار شخص وہ ہیں جو اہل دوزخ کے عذاب میں مزید اذیت کا اضافہ کردیں گے۔ وہ کھولتے ہوئے پانی اور آگ میں دوڑتے پھریں گے، ہائے ہلاکت، ہائے ہمارے تباہی کا شور کرتے ہوں گے۔ اہل دوزخ ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے ہماری تکلیف میں اور اضافہ کردیا ہے؟ فرمایا کہ (وہ چار شخص یہ ہیں) ایک وہ آدمی جو انگاروں کے صندوق میں بند ہوگا۔ دوسرا اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر چل رہا ہوگا۔ تیسرا وہ جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور چوتھا اپنا ہی گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہا ہوگا۔ صندوق میں بند آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: اس ذلیل شخص کا کیا حال ہے جس نے ہماری اذیت اور بڑھا دی ہے؟ تو کوئی کہنے والا کہے گا: ''اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ مَاتَ وَفِیْ عُنُقِہٖ اَمْوَالُ النَّاسِ'' یہ ذلیل اس حال میں مرا کہ اس کی گردن پر لوگوں کے مالوں کا بوجھ تھا (جو اس نے مارے اور چھینے تھے) پھر اپنی انتڑیوں کو کھینچنے والے کے متعلق یوں پوچھا جائے گا: اس کمینہ آدمی کا کیا حال ہے جس نے ہماری اذیت میں اضافہ کردیا ہے۔ جواب ملے گا: ''اِنَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اِلاّ بعدَ کانَ لَا یُبَالِی اَینَ اَصَابَ البَولُ مِنہُ" اس کمینے کوکوئی پروانہیں تھی کہ اس کا پیشاب کہاں کہاں پڑتا ہے۔(اپنے کپڑے اورجسم کو پاک نہ رکھتا تھا)اس کے بعداس کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کے منہ سے پیپ اورخون بہہ رہا ہوگا کہ اس بدبخت کا کیا حال ہے جس نے ہمیں مزید اذیت میں مبتلا کر دیا ہے؟ تو کہنے ولا کہے گا:"اِنَّ الاَبعَدَ کَانَ یَنظُرُ اِلٰی کَلِمَةٍ فَیَستَلِذُ ھَاکَمَا یُستَلَذُ الرَّفَثُ" یہ بدبخت بری باتوں پرنظر رکھتا تھااوران سے یوں لذت محسوس کرتا جیسے بے حیائی کی باتوں سے کی جاتی ہے۔پھراس شخص کے متعلق کہا جائے گا جواپنا گوشت کھاتا ہوگا: اس مردود کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری پہلے سے موجود تکلیف (جواپنے گناہوں کی سزامل رہی تھی) میں اوراضافہ کر دیا ہے؟ کوئی جواب دینے والا جواب دے گا:"اِنَّ الاَبعَدَ کَانَ یَاکُلُ لُحُومَ النَّاسِ بِالغِیبَةِ وَیَمشِی بِالنَّمِیمَةِ" یہ مردود غیبت کر کے لوگوں کے گوشت کھایا کرتا تھااور چغلیاں لگاتا پھرتا تھا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت اور ذم الغیبة میں،طبرانی نے کبیر میں اسناد لین کے ساتھ اورابونعیم نے روایت کیا۔اورابونعیم کا کہنا ہے کہ شفی بن ماتع کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے،ان کے صحابی ہونے کا قول بھی ہے۔حافظ منذری (صاحب کتاب) کہتے ہیں کہ امام بخاری اورابن حبان نے انہیں تابعین میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا(اس کی غیبت کی) بروز قیامت اس (جس کی غیبت کی تھی) کواس کے پاس لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اب اس کے مردے کو کھا جیسے کہ اس کی زندگی میں اس کو کھاتا تھا۔"فَیَاکُلُہُ وَیَکلَحُ وَیَضِجُّ" تو یہ اسے کھائے گا اورمنہ برا بنائے گا اور چیخ وپکار کرے گا۔

اسے ابویعلیٰ،طبرانی اورابوالشیخ نے کتاب التوبیخ میں روایت کیا۔مگرابوالشیخ کے ہاں"یضج"کی بجائے"یصیح" کالفظ ہے۔(دونوں کا معنی چیخنا چلانا ہے)۔

حدیث: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مردہ خچر کے قریب سے گذرے تواپنے دوستوں سے فرمایا:"لَاَن یَاکُلَ الرَّجُلُ مِن ھٰذَا حَتّٰی یَملَأَ بَطنَہُ خَیرٌ لَّہُ مِن اَن یَّاکُلَ لَحمَ رَجُلٍ مُّسلِمٍ" کسی آدمی کا اس (مردارخچر) کو پیٹ بھر کر کھالینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان آدمی کا گوشت کھائے (اس کی غیبت وچغلی کرے)۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان وغیرہ نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ حضرت اسلمی (ایک صحابی کا نام رضی اللہ عنہ) اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اوراپنے اوپر چار مرتبہ زنا کی شہادت یہ کہتے ہوئے دی کہ میں نے ایک عورت سے بدکاری کی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ہر دفعہ چہرہ انور پھیرلیا۔یہاں تک حدیث ذکر کی کہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:اس کہنے سے تمہارا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرمادیں۔(مجھ پرحد جاری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرمادیں تاکہ آخرت کی پکڑ سے بچ جاؤں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا تو وہ رجم کر دیئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ انصار کے دو آدمی کہہ رہے تھے: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ نے اس (کے جرم) پر پردہ ڈال دیا تھا مگر اس نے خود کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کتے کی طرح پتھروں سے رجم کر دیا گیا۔ (اپنے اوپر حد قائم کروالی) اللہ کے رسول ﷺ یہ سن خاموش ہو رہے اور کچھ دیر چلتے رہے کہ ایک مردہ گدھے کے پاس سے گذرے جس کے پاؤں اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ (مر کر پھول گیا تھا) تو ارشاد فرمایا: فلاں اور فلاں آدمی کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم یہاں موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اس مردار گدھے کو کھاؤ۔ دونوں عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ)، بھلا اس کو کون کھاتا ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَانِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ هٰذَا الرَّجُلِ انِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ هٰذِهِ الْجِيفَةِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ انَّهُ الْاٰنَ فِي اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا" جو گناہ تم نے اس شخص کی عزت کو خراب کرنے کی کوشش میں پایا ہے وہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ شدید ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے، جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، وہ تو اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (اور تم نے خواہ مخواہ بار گناہ اٹھالیا ہے)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جس رات اللہ کے نبی ﷺ کو معراج کرائی گئی آپ ﷺ نے دوزخ کی طرف نظر فرمائی۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ مردار کھا رہے ہیں۔ پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کیا کرتے) تھے۔ ایک اور شخص کو دیکھا جس کا رنگ (عذاب شدید کی وجہ سے) سخت سرخ اور نیلا ہو گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے جبریل! یہ شخص کون ہے؟ وہ بولے: یہ (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا شخص ہے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ سوائے قابوس بن ابی ظبیان کے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے ناخن تانبے کے تھے۔ جن کے ساتھ وہ چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ وہ عرض گذار ہوئے: "هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ" یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتیں خراب کرتے تھے۔

اسے ابو داؤد نے روایت کیا۔ اور ذکر کیا کہ اسے بعض لوگوں نے مرسل بھی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت راشد بن سعد المقرائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ ایسے آدمیوں کے پاس سے گذرا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: "اَلَّذِيْنَ يَتَزَيَّنُوْنَ لِلزِّنْيَةِ" یہ لوگ بدکاری کے لئے زیب و زینت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرتے تھے۔فرماتے ہیں: پھر میں ایک بدبودار کنوئیں کے قریب سے گذرا تو اس سے میں نے سخت آوازیں سنیں۔تو پوچھا: اے جبریل: یہ کون ہیں؟ وہ بولے: "نِسَآءٌ کُنَّ یَتَزَیَّنَّ لِلزِّنْیَةِ" یہ تمہاری (امت کی) وہ عورتیں ہیں جو زنا کاری کے لئے بناؤ سنگار کیا کرتی تھیں۔اور وہ وہ کام کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں تھے۔پھر میرا گذر کچھ ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے ہوا جو اپنے پستانوں کے ساتھ لٹک رہے تھے۔یہ دیکھ کر میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟ وہ عرض گذار ہوئے: "هٰٓؤُلَآءِ اللَّمَّازُوْنَ وَالْهَمَّازُوْنَ" یہ طعنہ زن اور چغل خور لوگ ہیں۔انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ (الہمزہ) یعنی ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لئے جو روبرو طعنے دیتا ہے اور پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرتا ہے۔

اسے بیہقی نے بروایت بقیة عن سعید بن سنان روایت کیا اور یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے اسے متصل بھی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بدبودار ہوا چلنے لگی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ ہوا کون سی ہے؟ "هٰذِهٖ رِیْحُ الَّذِیْنَ یَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ" یہ بدبودار ہوا ان لوگوں کی (طرف سے آرہی) ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

اسے امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، دونوں صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا" غیبت زنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔عرض کی گئی: وہ کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلرَّجُلُ یَزْنِیْ ثُمَّ یَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَغْفِرَ صَاحِبُهٗ" آدمی زنا کرتا ہے۔پھر (ضمیر کے ملامت کرنے پر) توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔جبکہ غیبت کرنے والے کو اس وقت تک معافی نہیں مل سکتی جب تک کہ جس کی غیبت کی ہے وہ معاف نہ کرے (اور اس سے معافی کون مانگے گا کہ غیبت کرنے والا تو سوچتا بھی نہیں کہ یہ گناہ ہے)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الغیبة میں، طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی انور ﷺ سے بیعت کی جبکہ آپ ﷺ ایک قبر پر تشریف لائے۔اس میں قبر والے کو عذاب ہورہا تھا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ هٰذَا یَاْکُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ" یہ شخص لوگوں کے گوشت کھاتا (غیبت کرتا) تھا۔پھر آپ نے ایک ہری شاخ منگوائی اور قبر پر رکھ دی اور فرمایا: امید ہے جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اس مردہ کے عذاب میں کمی ہوگی۔(قبر پر پھول رکھنا ثابت ہوا)۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔عاصم بن بہدلہ کے سوا امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع الغرقد (مدینہ طیبہ کا قبرستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جنت البقیع) تشریف لائے۔ دوتازہ قبروں کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: تم نے فلاں مرد اور فلاں عورت یا فلاں فلاں مرد کو دفن کر دیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، یارسول اللہ! (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت فلاں اٹھا کر بٹھایا گیا ہے اور اسے مارا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اسے ایسی مار ماری گئی ہے کہ اس کے جسم کا ہر عضو ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اور اس کی قبر کو آگ سے بھر دیا گیا ہے۔ اس نے ایسی آواز کے ساتھ چیخ و پکار کی ہے جسے انسانوں اور جنوں کے سوا ہر مخلوق نے سنا ہے۔ اور اگر تمہارے دل کمزور نہ ہوتے اور تمہاری قوت سماعت زیادہ ہوتی تو تم بھی وہ کچھ ضرور سنتے جو میں سنتا ہوں۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) ان کا گناہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اَمَّافُلَانٌ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ فَاِنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ" فلاں شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور فلاں مرد یا عورت لوگوں کے گوشت کھاتا تھا۔

اسے ابن جریر طبری نے بطریق علی بن یزید عن القاسم عنہ روایت کیا۔ نیز اسی طریق سے امام احمد نے اسے بالفاظ مختلفہ روایت کیا جس میں یہ الفاظ زائد کئے: صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی (ﷺ) انہیں یہ عذاب کب تک ہوتا رہے گا؟ فرمایا: یہ غیب کی باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلْغِيْبَةُ وَالنَّمِيْمَةُ يَحُتَّانِ الْاِيْمَانَ كَمَا يَعْضِدُ الرَّاعِي الشَّجَرَةَ" غیبت اور چغل خوری ایمان کو یوں جھاڑ ڈالتے ہیں جیسے چرواہا درخت کے پتے جھاڑ دیتا ہے۔ (اصبہانی)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس و کنگال کون ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے درمیان تو مفلس و کنگال وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم (ودینار) ہوں اور نہ مال و متاع ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایسا نہیں بلکہ) میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوٰۃ (کی پونجی) لے کر آئے گا اور حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال (ناجائز) کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ تو اس وقت اس کی نیکیاں کچھ اس کو کچھ اس کو دے دی جائیں گی (یعنی جس جس پر زیادتی کی ہوگی اس کی نیکیاں انہیں دے دی جائیں گی) پھر اگر اس کی نیکیاں ان (مظلومین) کے حقوق پورا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اسے مسلم اور ترمذی وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ (قیامت کے دن) اس حال میں پیش ہوں گے کہ ان کا اعمال نامہ کھلا ہوا ہوگا۔ وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئیں۔ میں نے وہ (دنیا میں) کمائی تھیں۔ اب میرے نامہ اعمال میں موجود نہیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "مُحِيَتْ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بِغِیْبَتِکَ النَّاسَ" تیرے لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں مٹادی گئی ہیں۔ (اصبہانی)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرو کہ وہ اسے پسند نہ کرتا ہو۔ عرض کی گئی: کیا ارشاد ہے، اگر میں وہی بات کہوں (وہی عیب بتاؤں) جو واقعی اس میں پائی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: "اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ اِغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ" اگر تم نے وہی بات (اس کی پیٹھ پیچھے) کی جو واقعی اس میں پائی جاتی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر وہ بات (جو تم کہہ رہے ہو) اس میں نہیں پائی جاتی تو تم نے اس پر بہتان باندھا (جو غیبت سے بھی بڑھ کر ہے۔ اکثریت اس فرق کو مدنظر نہیں رکھتی)۔

اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ یہ حدیث بے شمار طریقوں سے مروی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اس کی راوی ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مومن بندے سے متعلق وہ بات کہی جو اس میں نہیں ہے (یعنی بہتان لگایا) اللہ تعالیٰ اسے اہل جہنم کے خون اور پیپ کے کنوئیں میں رکھے گا جب تک کہ اپنے کہے ہوئے (الفاظ) سے خارج نہ ہو جائے (یعنی وہ بات ثابت نہ کر دے اور یہ ثبوت اس کے بس کی بات نہ ہوگی)۔

اسے ابوداؤد نے ایک حدیث میں طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا۔ طبرانی نے یہ الفاظ زائد کئے "اور وہ اس کنوئیں سے نہیں نکل سکے گا"۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ (گناہ) ایسے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں (کسی طرح معاف نہیں ہوتے سوائے سچی توبہ کے)، نمبر 1 اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، نمبر 2 کسی جان کو ناحق قتل کرنا، نمبر 3 بندہ مومن پر بہتان باندھنا، نمبر 4 جہاد فی سبیل اللہ کے میدان سے بھاگ جانا اور نمبر 5 جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی کا مال ناحق ہڑپ کر لیا جائے۔

اسے امام احمد نے بطریق بقیہ روایت کیا۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔

حدیث: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ بِالْغِیْبَةِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ" جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کی خاطر اس کی غیبت سننے سے اپنے آپ کو بچائے رکھے گا، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے آتش دوزخ سے آزاد فرمادے۔

اسے امام احمد نے حسن اسناد کے ساتھ، ابن ابی الدنیا اور طبرانی وغیرہم نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی العلمین ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ'' جس نے اپنے بھائی کی عزت بچانے کی کوشش کی (اس کے متعلق غلط باتیں کہنے والے کو، اس کی غیبت کرنے والے کو روک دیا) قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے سامنے سے دوزخ کی آگ دور فرمادے گا۔

اسے ترمذی، ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے کتاب التوبیخ میں روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ابوالشیخ کے الفاظ اس طرح سے ہیں: ''جس نے اپنے بھائی کی عزت کا بچاؤ کیا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے عذاب جہنم دور فرما دے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ (الروم) یعنی اور اہل ایمان کی مدد فرمانا ہمارے ذمہ کرم پر ہے)۔

حدیث: حضرت سہل بن معاذ بن انس الجھنی اپنے والد رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی منافق کے مقابل کسی مومن کی حمایت کی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے: آپ ﷺ نے یوں فرمایا: ''بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ'' اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے جسم کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان پر اسے ذلیل کرنے کی غرض سے بہتان لگایا، تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر اس وقت تک روکے رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل نہ آئے۔ (یعنی بہتان ثابت نہ کردے اور یہ وہ نہیں کرسکے گا یہاں تک کہ اپنی بات کی سزا نہ اٹھالے)۔

اسے ابوداؤد اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے اس کی کوئی مدد نہ کی (اس کا دفاع نہ کیا اور غیبت کنندہ کو روکا نہیں) حالانکہ یہ اس کی مدد کرسکتا تھا۔ تو اس کا گناہ اسے دنیا و آخرت میں پکڑ لے گا (دنیا و آخرت میں سزا پائے گا)۔

اسے ابوالشیخ نے کتاب التوبیخ میں اور اصبہانی نے اس سے طویل روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں: ''مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ فَاسْتَطَاعَ نُصْرَتَهٗ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاِنْ لَّمْ یَنْصُرْهُ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ'' جس کے پاس اس کے بھائی کی غیبت ہوئی، یہ اس کی مدد کرسکتا تھا پھر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا اور اگر (باوجود قدرت کے) اس کی مدد نہ کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پکڑ فرمائے گا۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''مَنْ نَصَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِالْغَیْبِ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ'' جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اس کی پیٹھ پیچھے مدد کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان آدمی کو ایسی جگہ ذلیل کرے جہاں اس کی عزت ہوتی ہو اور یہ اس کی عزت خراب کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ (قیامت کے میدان میں) ذلیل و رسوا کرے گا جہاں اس کو اللہ کی مدد کی سخت ضرورت ہوگی۔ اور جو کسی مسلمان بندے کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی عزت و آبرو گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہو حالانکہ وہاں اس کی عزت کی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اس مقام پر مدد فرمائے گا جہاں اسے اللہ کی مدد و نصرت محبوب ہوگی۔

اسے ابوداؤد اور ابن ابی الدنیا وغیرہما نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

سوائے (1) اچھی بات کہنے کے خاموش رہنا

ترہیب

زیادہ بولنے کی مذمت

حدیث: حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مسلمانوں میں کون سا مسلمان افضل ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ" جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، مسلم، نسائی)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1۔ اچھی، نرم اور شیریں گفتار محبوب ومطلوب اور پسندیدہ ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کا حکم فرمایا گیا۔ زیادہ بولنا، بے مقصد ولغو گفتگو کوئی بھی صاحب عقل پسند نہیں کرتا، اسی لئے اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ متعدد آیات قرآنی درج کی جاسکتی ہیں۔ مگر ہم چند ایک پر اکتفا کریں گے۔

بنی اسرائیل سے لیا گیا عہد، اللہ تعالیٰ انہیں یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (البقرۃ:83)

ترجمہ: "اور لوگوں سے اچھی باتیں کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو"۔

حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کو جب فرعون کے پاس تبلیغ کے لئے بھیجا گیا تو فرمایا:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ (طٰہٰ)

ترجمہ: "(اے موسیٰ وہارون!) اس (فرعون) کے ساتھ نرم انداز سے گفتگو کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا (ہمارے عذاب سے) ڈر جائے"۔

اپنے محبوب محترم ﷺ کی مدح وتعریف ان الفاظ کے ساتھ فرمائی:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: "(اے حبیب! ﷺ) اللہ کی رحمت سے آپ ان لوگوں کے لئے نرم ہوگئے۔ اور اگر آپ سخت گو، سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ پس ان کو معاف کرتے رہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور معاملات میں ان کے ساتھ مشورہ کریں۔ پھر جب کسی کام کا مضبوط ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے"۔

کامیاب مومنین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے: وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (المومنون)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو ہر بیہودہ ولغو (کام وگفتگو) سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں"۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ (القصص)

ترجمہ: "اور جب وہ کوئی لغو وبے کار بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ جاؤ تمہیں سلام ہے۔ ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے"۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (نساء) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ" (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن وسلامتی میں رہیں اور اصل مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع فرمائی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے (بخاری ومسلم)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سوال کیا عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے یارسول اللہ! (ﷺ)؟ ارشاد فرمایا: "اَنْ يَّسْلِمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِكَ" یہ کہ لوگ تمہاری زبان سے سلامتی میں رہیں۔

اسے طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ اس کا پہلا حصہ بخاری ومسلم میں بھی ہے۔

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی ایسا عمل تعلیم فرمادیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے بات بہت مختصر کی اور مسئلہ بڑا پیش کیا ہے: روحوں کو آزاد کر، غلاموں کو رہائی دلا، اگر یہ نہیں کر سکتا تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا، نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر۔ "فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذَالِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا عَنْ خَيْرٍ" پھر اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اپنی زبان کو سوائے اچھی بات کہنے کے روک کر رکھ (1)۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) باعث نجات کون سی چیزیں ہیں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ" اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنا گھر وسیع کرو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ابی الدنیا نے العزلۃ اور الصمت میں اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهٗ وَوَسِعَهٗ بَيْتُهٗ وَبَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ" جنت کی بشارت ہو اس آدمی کو جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا، اپنے گھر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: "ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے ان لوگوں کے جو صدقہ کرنے یا نیکی یا لوگوں کے درمیان صلح کروانے کا حکم کرتے ہیں (کہ ان کی گفتگو اور سرگوشی بھلائی اور نیکی ہی ہے) اور جو شخص یہ سب اللہ کی رضا کے لئے کرے تو ہم عنقریب اسے اجر عظیم عطا فرمائیں گے"۔

سخت گوئی اور چیخنا چلانا کتنا مذموم ہے۔ ملاحظہ کریں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں:

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ (لقمان)

"ترجمہ: اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ بے شک آوازوں میں سب سے وحشت ناک آواز گدھے کی ہے"۔ (مترجم)

1۔ زبان کے لگائے ہوئے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔ کیا خوب کہا بابا وارث شاہ نے

اچھے تیر تلوار دے زخم ہوون مرہم نئیں زبان دے پھٹ دا ای۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کوکھلا بنایا اور اپنے گناہوں پر رویا۔

اسے طبرانی نے اوسط وصغیر میں روایت کیا اور اس کی اسناد کو حسن کہا۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور گواہی دیتا ہو کہ میں (محمد ﷺ) رسول اللہ ہیں، اسے چاہیے کہ اپنا گھر وسیع بنائے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرے۔ اور جو آدمی اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ کچھ کہے تو اچھی بات کہے جس سے خود (بھی اور دوسرے بھی) فائدہ پائیں اور بری بات کہنے سے زبان کو روکے تاکہ خود (بھی اور دوسرے بھی) سلامتی میں رہیں۔

اسے طبرانی نے اور بیہقی نے کتاب الزھد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ'' جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(بخاری وترمذی)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے جبڑوں کے درمیانی چیز (زبان) کی شرارت اور اس کے پاؤں کے درمیانی شئی (شرم گاہ) کے شر سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ لوگ خاموش رہے۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ'' وہ عمل زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں ایسے راوی بھی ہیں جن کا حال اس وقت میرے (مؤلف کے) ذہن میں حاضر نہیں ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ دَفَعَ غَضَبَهٗ دَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ'' جس نے اپنے غیظ وغضب کو دور کرلیا، اللہ اس سے عذاب دور کردے گا اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اللہ اس کے عیب چھپالے گا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ ابویعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں: ''جس نے اپنی زبان کو محفوظ کرلیا، اللہ اس کے عیب چھپائے گا، جس نے اپنے غصے کو روکا اللہ تعالیٰ اس سے عذاب روک دے گا اور جس نے اللہ کے حضور معافی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

طلب کی اللہ تعالیٰ اس کی معافی قبول فرمائے گا''۔

اور اس کو بیہقی نے مرفوع اور حضرت انس پر موقوفاً بھی روایت کیا۔ شاید موقوف زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِیْقَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَخْزُنَ مِنْ لِّسَانِهٖ'' بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اپنی زبان کو محفوظ ن کر لے۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَا عَلٰی ظَهْ الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَحْوَجَ اِلٰی طُوْلِ سِجْنٍ لِّسَانٍ'' قسم اس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں زمین کی پشت پر زبان کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جسے طویل عرصہ تک قید رکھنے کی محتاجی ہو۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''مَنْ حَفِظَ مَابَیْنَ فَقْمَیْهِ وَفَرْجَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' جس نے اپنے جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور شرم گاہ کی حفاظت کر لی، و جنت میں داخل ہو گیا۔

اسے امام احمد، طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔ (نیز طبرانی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے جید اسناد کے ساتھ ایسی ہی ایک حدیث اور روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بشارت ہو اس آدمی کو جس نے اپنے علم پر عمل کیا، اپنی ضرورت سے زیادہ مال (راہ خدا میں) خرچ کیا اور ضرورت سے زیادہ بولنے سے خود کو بچائے رکھا۔

اسے طبرانی نے ایک حدیث میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت سفین بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیں جسے میں مضبوطی سے تھامے رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ'' کہو: میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ کہتے ہیں کہ میں عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) میرے لئے زیادہ خوفناک چیز کیا ہو سکتی ہے؟ ''فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا'' آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی پھر فرمایا: یہ چیز۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: انہی (حضرت سفین) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کس چیز سے زیادہ ڈرا کروں؟ "فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى لِسَانِهٖ" آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنی زبان مقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: کسی ایسی بات کی خبر دیجئے جسے میں مضبوط پکڑے رکھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَمْلِكْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ" اس پر قابو کرلو اور آپ ﷺ نے اپنی زبان پاک کی جانب اشارہ فرمایا۔

اسے طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ جن میں ایک جید ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا يَسْتَقِيْمُ اِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهٗ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهٗ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ" بندے کا ایمان درست نہیں ہوتا جب تک دل ٹھیک نہ ہو اور دل ٹھیک نہیں ہوسکتا جب تک زبان درست نہ ہو اور کوئی آدمی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک اس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

اسے امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا کہ ایک صبح آپ ﷺ کے قریب ہوا جبکہ ہم چلتے جارہے تھے۔ میں عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور دوزخ سے دور کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک عظیم بات کا سوال کیا ہے جبکہ یہ آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کرے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کیا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو (یہ چیزیں تمہیں جنت میں لے جائیں گی اور دوزخ سے دور کردیں گی) پھر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں! آپ ارشاد فرمانے لگے: روزہ (دوزخ سے بچنے کی) ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں مٹا ڈالتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور انسان کا رات میں (تہجد کی) نماز پڑھنا نیک بندوں کا طریقہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد تلاوت فرمایا: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (السجدہ)، "(اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کو (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی طرف سے مغفرت کی) امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں اور اس رزق سے جو ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہم نے ان کے لئے چھپا رکھا ہے جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی۔ (یعنی جنت کی نعمتیں) یہ ان کے کئے ہوئے نیک اعمال کا بدلہ ہے''۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی اصل، دین کا ستون اور دین کی کوہان نہ بتادوں؟ میں عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں: ارشاد فرمایا: دین کی اصل مسلمان ہونا ہے، اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی کوہان جہاد ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس (دین) کا بڑا اہم جزنہ بتادوں؟ (جس پر دین موقوف و منحصر ہے) میں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ! (ﷺ) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ'' اس پر قابو رکھو اور آپ نے اپنی زبان مقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں بولا: یا نبی اللہ! (ﷺ) کیا ہماری گفتگو کا بھی مواخذہ ہوگا؟ فرمایا: تمہیں تمہاری ماں روئے، منہ کے بل یا فرمایا ناک کے بل لوگوں کو دوزخ میں ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی کھیتیاں (زبان سے نکلی ہوئی باتیں، جیسے جھوٹ غیبت، چغلی وغیرہ) ہی گرائیں گی۔

اسے امام احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ (امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔ (نیز یہی حدیث مختصراً طبرانی نے اور قدرے طویل امام احمد نے بھی روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ قابو میں رکھو (اس سے کسی کو تکلیف نہ دو) میں عرض گذار ہوا: جب ہاتھ پر قابو نہ رکھ سکوں تو کس چیز پر قابو رکھوں؟ فرمایا: اپنی زبان کو قبضے میں رکھو۔ میں نے عرض کی: اگر میری زبان میرے کنٹرول میں نہ رہے تو کسی چیز پر کنٹرول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا تَبْسُطْ يَدَكَ اِلَّا اِلٰى خَيْرٍ وَّلَا تَقُلْ بِلِسَانِكَ اِلَّا مَعْرُوْفًا'' اپنے ہاتھ کو سوائے نیک کام کرنے کے نہ بڑھاؤ اور سوائے اچھی بات کے اپنی زبان سے کچھ مت بولو۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد لمبی حدیث یہاں تک ذکر کی کہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہی تمہارے سارے دینی معاملات کی زیب و زینت ہے۔ میں عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) کچھ اور ارشاد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تلاوت قرآن اور اللہ کا ذکر اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اسی سے آسمان میں تمہارا ذکر ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: لمبی خاموشی اختیار کرلو کہ یہ شیطان کو دور بھگانے والی اور تمہارے دین کے معاملہ پر مددگار ہے۔ عرض کی: مزید ارشاد ہو۔ فرمایا: بہت زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا اور چہرے کے نور کو زائل کر دیتا ہے۔ میں بولا: آقا، اور بھی کچھ فرمایئے۔ فرمایا: حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو۔ عرض کی: اور فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے (دین کے) معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ رکھو۔ میں عرض کرنے لگا: حضور! مزید

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارشاد فرمایئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ'' جو کچھ تم اپنی ذات کے بارے میں (گناہ کوتاہیاں لغزشیں) جانتے ہو وہ تمہیں لوگوں کی (غیبت) سے روک دے۔ (کسی کو برائی کے ساتھ یاد کرنے سے پہلے اپنے نقائص وعیوب دیکھ لو پھر کسی کی غیبت کی ہمت نہ رہے گی)۔

اسے امام احمد، طبرانی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کچھ وصیت فرمادیں۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا لازم کرلو کیونکہ یہ ساری نیکیوں کا مجموعہ ہے، اللہ کی راہ میں جہاد ضروری جانو کیونکہ مسلمانوں کے لئے ترک دنیا یہی ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت لازم سمجھو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمان میں تمہارے ذکر کا باعث ہے۔ ''وَاخْزُنْ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّكَ بِذَالِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ'' اور اپنی زبان کی حفاظت کرو کیونکہ اسی طریقہ سے تم شیطان پر غلبہ پاسکتے ہو۔

اسے طبرانی نے صغیر میں اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں بروایت لیث بن ابی سلیم روایت کیا۔ نیز ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے اختصاراً مرفوع بھی روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ جیسے تم اسے اپنے سامنے دیکھ رہے ہو۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں کہ تم پر سب سے زیادہ قابو کس چیز کا ہے۔ فرمایا: ''هٰذَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى لِسَانِهٖ'' وہ چیز یہ ہے اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابوذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتادوں جو پشت پر ہلکی ہیں (ان پر عمل کرنا آسان ہے) اور اپنے سوا میزان عمل میں سب اعمال سے زیادہ بھاری ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں! (ضرور فرمائیں)۔ ارشاد فرمایا: ''عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ، فَوَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا'' حسن اخلاق اور لمبی خاموشی اختیار کرلو۔ قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مخلوق نے ان جیسا کوئی عمل نہیں کیا۔

اسے ابن ابی الدنیا، بزار، طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔ نیز بیہقی نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا۔ اور ابوالشیخ ابن حبان نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسے روایت کیا۔ فرمایا کہ: ''جناب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا تمہیں دو عمل ایسے نہ بتادوں جن کا کرنا آسان ہے اور ان کا اجر بہت بڑا ہے؟ ان جیسے عمل لے کر کوئی شخص اللہ سے نہیں ملا۔ ''طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ'' وہ ہیں لمبی خاموشی اور حسن خلق۔

اور اسے ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سے مرسل بھی روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو میں آسان ترین اور جسم کے لئے ہلکی پھلکی (جس میں کوئی جسمانی محنت نہیں) عبادت نہ بتاؤں؟ (خود ہی فرمایا:) ''اَلصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ'' وہ ہے خاموشی اور حسن اخلاق۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء فکرمند ہو کر زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، کیونکہ ہم تیرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، ''فَاِنِ اسْتَقَمْتَ، اِسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ، اِعْوَجَجْنَا'' کہ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

اسے ترمذی اور ابن ابی الدنیا وغیرہما نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا: اسے ایک سے زائد لوگوں نے حماد بن زید سے روایت کیا اور مرفوع نہیں کہا۔ نیز کہا کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: ۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور اپنی زبان کو پکڑ کر کہنے لگے: ''یَالِسَانُ قُلْ خَیْرًا تَغْنَمْ، وَاسْکُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَنْدَمَ'' اے زبان! اچھی بات کہہ، فائدے میں رہے گی، اور بری بات کہنے سے خاموش رہ، سلامتی پائے گی اس سے پہلے کہ تجھے ندامت اٹھانی پڑے۔ پھر فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَکْثَرُ خَطَایَا ابْنِ اٰدَمَ فِیْ لِسَانِہٖ'' انسان کے اکثر گناہ اس کی زبان سے ہی صادر ہوتے ہیں۔

اسے طبرانی، ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں اور بیہقی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔ طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے (رضی اللہ عنہما) جب کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، اس کو چھوڑ دیں۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِیْ شَرَّ الْمَوَارِدِ'' یہی مجھے برے کاموں میں ڈالتی ہے۔

اسے امام مالک، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا۔ بیہقی کے الفاظ میں ہے کہ: فرمایا: ''یہی مجھے برے کاموں میں ڈالتی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''لَیْسَ شَیْءٌ مِّنَ الْجَسَدِ اِلَّا یَشْکُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰی حِدَّتِہٖ'' جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جو زبان درازی کی سختیوں کی شکایت نہ کرتا ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چار چیزوں کا (کسی انسان میں) پایا جانا تعجب خیز بات ہے، نمبر 1 خاموشی، حالانکہ یہ عبادت کی بنیاد ہے، نمبر 2 نرم مزاجی، نمبر 3 اللہ کا ذکر اور نمبر 4 مال و اسباب کی قلت۔ (مال و اسباب کی قلت میں انسان اکثر اللہ کے ذکر کی بجائے شکایت کرتا ہے)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت مجاہد سے روایت ہے، آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: پانچ چیزیں ہیں جو اندھیری رات کے ستاروں سے زیادہ حسین ہیں، نمبر 1 جو تیرے مطلب کی نہیں وہ بات نہ کر کیونکہ ایسی بات فضول ہے۔ اور خود کو گناہ سے محفوظ نہ جان اور جو بات تیرے مطلب کی ہے وہ بھی اس وقت تک مت کہہ جب تک اس کا مناسب موقع نہ پائے۔ کیونکہ بہت سے مطلب کی بات کہنے والوں نے بے موقع بات کہہ دی تو معیوب ٹھہرائے گئے، نمبر 2 کسی بردبار سے اور کسی بے وقوف سے جھگڑا نہ کر، اس لئے کہ بردبار (اگرچہ جواب نہ دے مگر) تجھے برا جانے گا اور بے وقوف تجھے اذیت پہنچائے گا۔ نمبر 3 پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کر جس طرح تجھے پسند ہے کہ وہ تیرا ذکر کرے۔ نمبر 4 اس کی ایسی غلطیاں معاف کر دے کہ تو پسند کرتا ہو کہ تیری اس قسم کی غلطیاں وہ معاف کر دے۔ نمبر 5 اور اس آدمی کے عمل جیسے اعمال کر جو جانتا ہے کہ اسے اچھی جزا ملے گی (اللہ کی طرف سے مغفرت کا امیدوار ہے) اور گناہوں کے بدلہ میں پکڑا جائے گا۔ (اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے ڈرتا رہتا ہے۔ یعنی امید و خوف دونوں رکھتا ہے کہ یہ دونوں ایمان کے پر ہیں)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے: ''مَنْ صَمَتَ نَجَا'' جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

اسے طبرانی اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ طبرانی کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْلَمَ فَلْیَلْزَمِ الصَّمْتَ'' جسے یہ پسند ہو کہ امن و سلامتی میں رہے اسے چاہیے کہ خاموشی اختیار کر لے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ فِیْهَا یَزِلُّ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ'' بندہ کبھی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کے (اچھا یا برا ہونے کے) بارے میں غور و فکر نہیں کرتا تو (نتیجتاً) جہنم میں اتنی دور جا گرتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے امام بخاری، مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ابن ماجہ اور ترمذی نے بھی روایت کیا۔ مگر ان دونوں کے الفاظ اس طرح ہیں: ''اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ لَا یَرٰی بِهَا بَأْسًا یَهْوِیْ بِهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا'' بسا اوقات آدمی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں جانتا پھر اس کی وجہ سے (دوزخ میں) ستر سال دوری تک جا گرتا ہے۔

حدیث: حضرت نبی مکرم ﷺ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بندہ کبھی ایسی بات کہہ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہوتی ہے۔ بندے کی توجہ بھی اس طرف نہیں ہوتی حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے جنت میں اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔ اور کبھی بندہ ایسا کلمہ کہہ بیٹھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن جاتا ہے۔ بندے نے اس چیز کا خیال نہیں کیا ہوتا۔ حالانکہ اس کلمہ کی وجہ سے جہنم میں گر پڑتا ہے۔

اسے امام مالک، بخاری، نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: کبھی آدمی ایسی بات کہتا ہے کہ وہ وہاں تک جا پہنچتی ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اس کے نتیجہ میں وہ جہنم کی آگ میں ستر سال کی دوری تک جا گرتا ہے۔

نیز اسے بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یوں ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْکَلِمَةَ لَا یَقُوْلُهَا اِلَّا لِیُضْحِكَ بِهَا الْمَجْلِسَ یَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمَیْهِ'' بندہ کبھی ایسی بات کہتا ہے جس سے اس کا مقصد صرف اہل مجلس کو ہنسانا ہوتا ہے (جھوٹ شرارت وغیرہ مقصد نہیں ہوتا پھر بھی) اس بات کی وجہ سے (دوزخ میں) اتنا دور جا گرتا ہے جتنی دوری آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ یقین جان لو کہ آدمی کی زبان کا پھسل جانا اس کے دونوں قدموں کے پھسلنے سے زیادہ خطرناک ہے۔

(اس مضمون کی کئی اور احادیث بھی ہیں)۔

حدیث: سیدہ امہ بنت حکم غفاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی جنت کے اتنا قریب پہنچ چکا ہوتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک نیزے کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ (جنت سے) ملک صنعاء سے بھی دور ہو جاتا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور اصبہانی دونوں نے بروایت محمد بن اسحاق روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ کَثْرَةَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی الْقَلْبُ الْقَاسِیْ'' اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور سخت دل والا آدمی ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ حدیث پہنچی ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فرمایا کرتے تھے: (لوگو!) اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ کلام نہ کیا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ بے شک سخت دل شخص اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے لیکن تم جانتے نہیں۔ لوگوں کے گناہوں میں یوں مت دیکھو گویا کہ تم ہی رب ہو (کہ کون سا گناہ قابل بخشش ہے اور کون سا نہیں۔ یہ کام رب کریم کا ہے۔ تم کون ہوتے ہو؟) اور اپنے گناہوں کو یوں دیکھو گویا کہ تم غلام ہو (غلام اپنے آقا سے معافی مانگتا ہے تم بھی معافی طلب کرو)۔ یقیناً کچھ لوگ مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں اور کچھ عافیت میں۔ ''فَارْحَمُوْا اَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللهَ عَلَى الْعَافِيَةِ'' لہٰذا اہل مصیبت پر رحم کرو اور (اگر تم عافیت میں ہو تو) عافیت پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو۔

اسے امام مالک نے اپنے موطا میں روایت کیا ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللهِ'' انسان کی ہر بات اس کے خلاف ہی جاتی ہے، اس کے مفاد میں کوئی نہیں ہوتی سوائے نیکی کا حکم کرنے، برائی سے روکنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن یزید بن خنیس کی حدیث سے جانتے ہیں۔

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے پاک رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزیں ناپسند فرماتا ہے: ''قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّوَالِ'' زیادہ باتیں کرنا، مال ضائع کرنا اور بہت زیادہ سوال کرنا۔

اسے بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ نیز ابویعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایسا ہی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَكْثَرُ النَّاسِ ذُنُوْبًا اَكْثَرُهُمْ كَلَامًا فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ'' لوگوں میں زیادہ گناہ گار زیادہ لایعنی گفتگو کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔

اسے ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ'' لایعنی اور بے کار چیزوں کا چھوڑ دینا آدمی کے اسلام کی خوبصورتی اور حسن کا ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حصہ ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو ایک دوسرا کہنے لگا جبکہ رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے: تجھے جنت کی بشارت ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَوَلَا تَدْرِیْ؟ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ'' کیا تم نہیں جانتے؟ شاید اس نے کوئی بے کار گفتگو کی ہو یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو کہ (اگر بخل نہ کرتا تو) اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میرے (حافظ منذری) نزدیک اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ابن ابی الدنیا اور ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں: احد کی لڑائی کے دن ہم میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا۔ بھوک کی وجہ سے اس کے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ اس کی ماں اس کے چہرے سے مٹی صاف کرتی اور کہتی تھی: تجھے جنت کی مبارک ہو، یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم؟ شاید کہ اس نے کوئی بے فائدہ و بیکار بات کی ہو یا کوئی ایسی چیز روک رکھی ہو کہ (اگر نہ روکتا، کسی کو دے دیتا) تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔ (یہ کام تو شہید کے لئے بھی نقصان دہ ہیں چہ جائیکہ ایک عام آدمی کرے)۔

(اسی مضمون کی ایک اور روایت ابویعلیٰ اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی۔ کچھ اور خواتین بھی موجود تھیں۔ وہ عورت کہنے لگی: اللہ کی قسم، میں تو ضرور جنت میں جاؤں گی۔ کیونکہ میں نے اسلام قبول کیا ہے، کبھی چوری نہیں کی، نہ کبھی بدکاری کی مرتکب ہوئی ہوں۔ رات کو خواب میں اسے فرمایا گیا: ''اَنْتِ الْمُتَاَلِّيَةُ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ؟ كَيْفَ وَاَنْتِ تَبْخَلِيْنَ بِمَا لَا يُغْنِيْكِ وَ تَتَكَلَّمِيْنَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكِ'' تو قسمیں کھاتی پھرتی ہے کہ جنت میں ضرور جائے گی؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ تو ایسی چیزوں میں بخل کرتی ہے جو تجھے غنی نہیں کر سکتیں اور ایسی باتیں کرتی ہے جو تیرے کسی فائدہ میں نہیں ہیں۔ صبح وہ عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب بیان کیا۔ اور عرض کی کہ آپ ان عورتوں کو جمع کریں جو میری گفتگو کے وقت موجود تھیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بلا بھیجا۔ جب وہ پہنچ گئیں تو اس عورت نے انہیں اپنا خواب کا سارا واقعہ بتا دیا۔

اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

حسد (1) کی مذمت

اور سینے کو حسد، بغض، کینے اور عداوت وغیرہ سے پاک رکھنے کی فضیلت

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے۔ کسی کی (خفیہ) بات پر کان نہ لگاؤ اور نہ کسی (کے عیبوں) کی جاسوسی کرو۔ "وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا" نہ مال و دولت کی حرص میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور نہ آپس میں حسد کرو۔ آپس میں دشمنی نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ پھیرو اور اے بندگان خدا! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ مسلمان مسلمان پر ظلم نہیں کرتا، اسے ذلیل نہیں کرتا اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ

1۔ حسد دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نمبر 1 کسی پر نعمت الٰہی دیکھ کر جلنا اور اس کے زوال کی دل میں خواہش کرنا، نمبر 2 کسی پر نعمت و رحمت خداوندی دیکھ کر اپنے لئے اللہ سے ایسی ہی نعمت کی دعا کرنا۔ کسی پر نعمت سے نہ جلنا اور نہ اس کے زوال کی خواہش رکھنا۔ اسے غبطہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جائز بلکہ مستحسن ہے۔ پہلی قسم سخت حرام ہے اور یہاں وہی مراد ہے۔ قرآن و حدیث میں اسی کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ (البقرۃ)

ترجمہ۔ "بہت سے اہل کتاب دل سے چاہتے ہیں کہ کاش وہ تمہیں ایمان لا چکنے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ (یہ خواہش) اس حسد کی وجہ سے جو ان کے سینوں میں ہے، اس کے بعد کہ ان پر حق خوب واضح ہو چکا ہے۔ تو تم ان کو معاف کرتے رہو اور ان سے اس وقت تک درگذر کرتے رہو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نہیں بھیج دیتا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (اہل کتاب حسد کی بنا پر خود بھی مسلمان نہیں ہوتے اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی کافر بنا دیں)"۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ (نساء)

ترجمہ: "اور نہ تمنا کرو تم اس چیز کی جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے (کہ اس حسرت میں اپنی زندگانی کو تلخ اور زہر آلود نہ کرو، یہ حسد ہے اور یہ کسی مسلمان کو جائز نہیں) مردوں کے لئے حصہ ہے ان کی کمائی سے اور عورتوں کے لئے حصہ ہے ان کی اپنی کمائی سے۔ اور اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے"۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ (نساء)

ترجمہ: "کیا یہ (یہودی بدبخت) لوگوں پر حسد کرتے ہیں اس نعمت سے جو اللہ نے ان لوگوں کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے؟ (وہ حسد کرتے ہیں تو کیا کریں، خود ہی جلتے بجھتے رہیں گے) ہم نے تو ابراہیم (علیہ السلام) کے گھرانے کو کتاب و حکمت عطا فرما دی ہے اور انہیں عظیم سلطنت عنایت کی ہے"۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ (الفلق) ترجمہ: "اور (اے حبیب محترم! ﷺ) آپ فرمائیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی) حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے"۔

کسی نے کیا خوب صورت شعر کہا ہے:

یہ حسد، یہ بغض، یہ کینہ نہیں اچھا ‏ ‏ ‏ جس سینے میں ہو کینہ وہ سینہ نہیں اچھا (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔تقوی یہاں ہے(یہ فرماتے ہوئے) آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ہر مسلمان کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور یہ مکمل ترین روایت ہے۔

حدیث: انہی (حضرت ابوہریرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ'' کسی مومن بندے کے پیٹ میں جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور انہی کے طریق سے بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: اور یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْقَالَ الْعُشْبَ'' حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

اسے ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا۔ نیز اسے ابن ماجہ اور بیہقی وغیرہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''اَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ'' حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا ڈالتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے اور روزہ دوزخ سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔

حدیث: حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّالَمْ يَتَحَاسَدُوْا'' لوگ اس وقت تک بھلائی (امن وسکون) کے ساتھ رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہیں کریں گے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''لَيْسَ مِنِّي ذُوْحَسَدٍ وَّلَا نَمِيْمَةٍ وَّلَا كَهَانَةٍ وَّلَا اَنَا مِنْهُ'' حسد کرنے والا، چغلخور اور کاہن میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی: وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا (الاحزاب) '' اور وہ لوگ جو اذیت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پہنچاتے ہیں ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو حالانکہ انہوں نے ایسا (برا) کوئی کام نہیں کیا ہوتا تو ان (اذیت پہنچانے والے) لوگوں نے اٹھالیا اپنے سروں پر بوجھ بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا (اور یہ روایت چغلی کے باب میں گذر چکی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن کعب اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلاَ فِی زَرِیْبَۃِ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنَ الْحِرْصِ عَلَی الْمَالِ وَالْحَسَدِ فِی دِیْنِ الْمُسْلِمِ وَاِنَّ الْحَسَدَ لَیَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ'' دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے گئے ہوں وہ بکریوں کا اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال کی حرص اور حسد مسلمان کے دین کا نقصان کردیتے ہیں۔ اور حسد تو نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھاجاتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھاجاتا ہے۔ جیسے آگ خشک لکڑی کو کھاجاتی ہے''۔ اسے رزین نے ذکر کیا ہے۔ (مؤلف کے نزدیک یہ روایت اصول میں نہیں ہے)۔

حدیث: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دَبَّ اِلَیْکُمْ دَآءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْبَغْضَاءُ ھِیَ الْحَالِقَۃُ'' تم میں تم سے پہلی قوموں کی بیماری سرایت کرگئی ہے یعنی حسد اور بغض۔ اور بغض تو (سب کچھ) مونڈھ دینے والی چیز ہے۔ یاد رکھو! میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈھ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈھ کے رکھ دیتی ہے۔ (بسا اوقات آدمی بغض کی وجہ سے دین سے بھی ہاتھ دھولیتا ہے)۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ اور بیہقی وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! اگر تمہیں قدرت ہو کہ تم صبح اور شام اس حال میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کھوٹ (بغض وحسد وغیرہ) نہ ہو تو ایسا ہی کرو۔ الحدیث۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی ظاہر ہوگا۔ تو ایک انصاری آدمی ظاہر ہوا جس کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرات گر رہے تھے، اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں اپنے جوتے لٹکائے ہوئے تھے۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے پھر پہلے روز کی طرح ارشاد فرمایا تو وہی شخص پہلے دن کی حالت کے ساتھ سامنے آیا۔ جب تیسرا دن آیا تو نبی سرور ﷺ نے پھر وہی کلمات ارشاد فرمائے۔ تو پھر وہی شخص اپنی پہلی حالت میں آ ظاہر ہوا (یعنی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور جوتے بائیں ہاتھ میں تھے) جب نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عنہما اس شخص کے پیچھے پیچھے چل پڑے اور کہنے لگے: میرا میرے والد صاحب کے ساتھ جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے قسم کھالی ہے کہ تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ پسند کریں تو اتنے دن تک مجھے اپنے ہاں پناہ دے دیں۔ وہ شخص کہنے لگا: ہاں ٹھیک ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس شخص کے ساتھ یہ تین راتیں گذاریں تو میں نے اس کو رات میں کسی وقت اٹھتے نہیں دیکھا (تہجد وغیرہ کے لئے) سوائے اس کے کہ جب کبھی جاگتا، اپنے بستر پر کروٹ بدلتا تو اللہ کا ذکر کرتا، اللہ اکبر کہتا حتی کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات ہے کہ میں نے اسے اچھی بات کے سوا کوئی کلام کرتے نہیں سنا۔ پھر جب راتیں گذر گئیں، قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو حقیر سمجھنے لگتا کہ میں نے اس سے کہا: اے بندہ خدا! میرے اور میرے والد صاحب کے درمیان کوئی غصہ ناراضگی نہیں ہوئی تھی بلکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ابھی ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی ظاہر ہوگا۔ پھر تینوں مرتبہ تم ہی سامنے آئے۔ تو میں نے چاہا کہ تمہارے ساتھ رہوں اور تمہارا عمل دیکھوں۔ اس لئے تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا۔ مگر میں نے تمہیں کوئی بڑا عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تو کس عمل کی وجہ سے تم اس مرتبہ تک پہنچے ہو کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تمہارے متعلق یہ کچھ ارشاد فرمایا ہے؟ وہ بولا: بس یہی کچھ ہے جو تم نے دیکھ لیا۔ جب میں اس کے ہاں سے لوٹا تو اس نے مجھے واپس بلایا اور کہنے لگا: ''مَا هُوَ اِلاَّ مَارَاَيْتَ غَيْرَ اَنِّي لَا اَجِدُ فِي نَفْسِي لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا وَّلَا اَحْسُدُ اَحَدًا عَلٰى خَيْرٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ'' میرا عمل تو بس وہی ہے جو تم نے دیکھ لیا ہے مگر ایک بات ہے کہ میں کسی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کوئی کھوٹ نہیں رکھتا اور نہ کسی سے اس کی بھلائی (مال وغیرہ) پر حسد کرتا ہوں جو اللہ نے اس کو عطا فرمائی ہے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ کہنے لگے: ''هٰذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ'' تو یہی وہ عمل ہے جس نے تمہیں اس (عظیم) مرتبہ تک پہنچایا ہے۔

اسے امام احمد نے امام بخاری، مسلم اور نسائی کی شرائط کے مطابق اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ امام صاحب کے راویوں سے ان حضرات نے بھی استدلال کیا ہے سوائے آپ کے شیخ سوید بن نصر کے۔ حالانکہ سوید ثقہ ہیں۔ اور ابویعلی و بزار نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا اور جن صاحب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جنتی آدمی کہا تھا، ان کا نام حضرت سعد رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے۔ اور بزار نے اپنی روایت کے آخر میں بیان کیا: ''تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''مَا هُوَ اِلاَّ مَارَاَيْتَ يَابْنَ اَخِي اِلاَّ اَنِّي لَمْ اَبِتْ ضَاغِنًا عَلٰى مُسْلِمٍ'' اے میرے بھتیجے! میرا عمل تو وہی ہے جو تم دیکھ چکے ہو مگر یہ بات ہے کہ میں نے کسی مسلمان کے خلاف دل میں کینہ رکھ کر رات نہیں گذاری ہے۔ یا اسی طرح کی کوئی بات کہی۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) لوگوں میں کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آدمی جو مخموم القلب اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کے سچے آدمی کو تو ہم پہچانتے ہیں، یہ مخموم القلب کون ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ" وہ آدمی جو پرہیزگار، پاکباز ہو، اس میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت، نہ کھوٹ ہو نہ حسد۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ اور بیہقی وغیرہ نے اس سے بھی طویل روایت کیا۔

حدیث: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ابدال نماز، روزے اور صدقے کی کثرت کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے (اگرچہ یہ اعمال بھی باعث دخول جنت ہیں) بلکہ وہ اللہ کی رحمت، دل کی سخاوت اور (حسد و کینہ سے) صاف سینے کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الاولیاء میں مرسلاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً" کامیاب ہوگیا وہ شخص جس نے ایمان کے لئے اپنے دل کو خالص کرلیا اور قلب کو (حسد بغض وغیرہ سے) صاف، زبان کو سچا، نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق کو درست کرلیا۔ الحدیث۔

اسے امام احمد و بیہقی رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

تواضع اور عجز وانکسار کی فضیلت

ترہیب

تکبر، غرور اور فخر کی مذمت(1)

حدیث: حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّ لَا یَبْغِیَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ'' بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تواضع اختیار کرو حتی کہ کوئی کسی پر تکبر غرور نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی کرے۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

1۔ تکبر کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں فرماتا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اس شخص کو جو تکبر کرنے والا فخر کرنے والا ہے''۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ۝ (القصص) ترجمہ: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اترانے والوں کو''۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ (لقمان)

ترجمہ: ''اور لوگوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر، اور زمین میں اکڑ اکڑ کرمت چلا کر، بے شک اللہ تعالیٰ کسی اکڑ کر چلنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو کچھ پست کر، بے شک آوازوں میں بھدی ترین آواز گدھے کی ہے۔ (حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو یہ وصیت فرمائی تھی)''۔

لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ۝ (الحدید)

ترجمہ: ''تاکہ تم غم نہ کرو اس پر جو تمہارے ہاتھ سے چلا گیا اور شیخی نہ بگھارتے پھرو اس پر جو تم کو اس اللہ نے دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کوئی شیخی بگھارنے والا فخر کرنے والا''۔

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُہٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: ''اور زمین میں اکڑ اکڑ کرمت چلا کر، یقین جان لے کہ تو ہرگز زمین کو پھاڑ نہ سکے گا اور بلندی میں ہرگز پہاڑوں کو نہ پہنچ سکے گا۔ یہ سب کچھ (جو پہلے مذکور ہوا) اس میں ہر بری بات اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے''۔

کافروں کو ایمان قبول کرنے سے تکبر نے روکا

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ (البقرۃ)

''تو کیا جب کبھی تمہارے پاس آیا کوئی رسول وہ احکام لے کر جنہیں تمہارے دل پسند نہ کرتے تھے تو تم نے تکبر کیا تو تم نے بعض (رسولوں) کو تو جھٹلایا اور بعض کو قتل کرنے لگے''۔

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (الاعراف)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو تکبر کیا کرتے تھے بولے: ہم تو منکر ہیں اس چیز کے جس پر تم (اے مسلمانو!) ایمان لائے ہو''۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا (بلکہ مال میں باعث برکت ہوتا ہے)، معاف کردینے سے اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے کی عزت کو بڑھا دیتا ہے۔ "وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ" اور جو کوئی اللہ کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کو بلندیاں عطا فرماتا ہے۔ (مسلم وترمذی)

حدیث: حضرت نصیح عنسی حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طُوْبٰی لِمَنْ تَوَاضَعَ فِیْ غَیْرِ مَنْقَصَةٍ وَذَلَّ فِیْ نَفْسِهٖ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ" جنت کی بشارت ہو اس شخص کو جس نے بغیر کوئی قصور کئے تواضع اختیار کی اور بغیر کسی حاجت کے اپنے آپ کو جھکائے رکھا۔ اپنے جمع کئے ہوئے مال کو گناہ کے مقامات کے سوا میں خرچ کیا۔ ذلیل و مسکین لوگوں پر رحم کیا اور اہل فقہ و دانش کے ساتھ ملاپ رکھا۔ خوشخبری ہے اس بندے کو جس کی کمائی پاکیزہ ہو، جس کا باطن درست اور ظاہر بھی اچھا ہو اور جس نے اپنی برائی کو لوگوں سے دور رکھا ہو۔ بشارت ہو اس انسان کو جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا، اپنے زائد از ضرورت مال کو (راہِ خدا میں) خرچ کیا اور فضول باتوں سے خود کو بچائے رکھا۔

(بقیہ سابقہ صفحہ) ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝ (یونس)

"پھر ہم نے ان رسولوں کے بعد موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں (فرعونیوں) نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے"۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ۝ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِیْنَ ۝ (المومنون)

ترجمہ: "پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون (علیہما السلام) کو اپنی نشانیاں اور واضح دلیل دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور یہ لوگ بڑے ہی سرکش تھے۔ کہنے لگے: کیا ہم ان دو بشروں پر ایمان لے آئیں جو ہماری مثل ہیں۔ تو انہوں نے ان دونوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا تو (نتیجتاً) ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے"۔

وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ (نوح)

ترجمہ: "اور (حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار) میں نے جب بھی ان (کافروں) کو (ایمان کی طرف) بلایا تا کہ تو ان کی مغفرت فرما دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ہٹ دھرمی سے کام لیا اور بڑا تکبر وغرور کیا"۔

متکبرین کے لئے آسمانی دروازے بند ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝ (اعراف)

ترجمہ: "بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہ ہو جائے۔ (اور یہ ہو نہیں سکتا) اور ہم اسی طرح مجرم لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں"۔

تکبر کرنے والے عذاب میں

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (الاعراف)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے تکبر کیا وہ دوزخی ہیں۔ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہیں گے"۔

تکبر عزازیل را خوار کرد — بزندان لعنت گرفتار کرد۔ (سعدی) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ نصیح تک ان کے راوی ثقہ ہیں اور اس حدیث کو ابو عمر النمری وغیرہ نے حسن قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ مَّاتَ وَھُوَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ" جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ تکبر، خیانت اور قرضے (جس کے ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو) سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو چلے، ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے چلتے ہوئے راستہ میں کہیں پانی کے کنارے پہنچے۔ (جس میں سے گذرنا پڑتا تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ اونٹنی پر سے اُتر پڑے، اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ پھر اپنی اونٹنی کی نکیل پکڑی اور پانی میں چلنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا امیر المومنین! یہ آپ کیا کر رہے ہیں! مجھے اچھا نہیں لگتا کہ اہل شہر آپ کا استقبال اس حالت میں کریں۔ حضرت عمر نے فرمایا: افسوس ہے، اے ابو عبیدہ! یہ بات اگر تمہارے سوا کوئی اور کہتا تو میں ایسی بات کہنے پر امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں سزا مقرر کر دیتا۔ "اِنَّا کُنَّا اَذَلَّ قَوْمٍ فَاَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ فَمَھْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَیْرِ مَا اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِہٖ اَذَلَّنَا اللّٰہُ" ہم ایک ذلیل قوم تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ساتھ عزت دی (ہم مسلمان ہو گئے) اب جس چیز سے اللہ نے ہمیں عزت عطا فرمائی ہے، اسے چھوڑ کر کسی اور چیز میں عزت تلاش کریں گے تو اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔

اسے حاکم نے روایت کیا۔ اور کہا کہ یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ علیین (جنت الفردوس) میں پہنچا دیتا ہے اور جو شخص اللہ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرتا ہے، اللہ اس کو ایک درجہ گرا دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اسفل سافلین (دوزخ کی تہہ) میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایک پتھر میں (چھپ کر بھی) کوئی عمل کرے جس میں کوئی دروازہ اور کوئی سوراخ نہ ہو تو بھی جو کچھ لوگوں سے اس نے چھپایا ہو گا ظاہر ہو کر رہے گا۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ دونوں کی روایت بطریق دراج عن ابی الہیثم عنہ ہے۔ ابن ماجہ کے ہاں پتھر میں چھپ کر عمل کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جو فرشتے کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ جب بندہ تواضع کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کی لگام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بلند کردے۔ اور جب کوئی شخص تکبر کرتا ہے تو فرشتے کو حکم دیا جاتا ہے: اس کی لگام کو نیچے جھکا دے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا نیز بزار نے بھی اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ دونوں کی اسناد حسن ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ تَوَاضَعَ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللّٰهُ'' جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کو بلندیاں عطا فرماتا ہے اور جو اس کے سامنے بلندی ظاہر کرے (اسے اپنے سے کم تر جانے) اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: جو شخص ریا کاری کرے گا اللہ اس کی ریا کاری ظاہر کر دے گا۔ جو (نیک عمل کر کے لوگوں کو) سنانا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کی نیت (لوگوں کو) سنوا دے گا۔ جو اپنی تعظیم کے لئے بڑا بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا۔ ''وَمَنْ تَوَاضَعَ خَشْيَةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ'' جو خوف خدا سے تواضع اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا۔

اسے طبرانی نے بروایت مسعودی روایت کیا اور میرے (مؤلف کے) اصل میں یہ مرفوع نہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ فَاِنَّ الْكِبْرَ يَكُوْنُ فِي الرَّجُلِ وَاِنَّ عَلَيْهِ الْعَبَاءَةَ'' ''تکبر سے اجتناب کرتے رہا کرو کیونکہ آدمی میں یہ بھی تکبر ہے کہ (یہ سوچے کہ) اس پر ایک (خوبصورت) چادر ہے۔

اسے بھی طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میرے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو تمہارے درمیان زیادہ حسن اخلاق رکھنے والے ہیں اور تم میں سے مجھے زیادہ ناپسندیدہ اور بروز قیامت مجھ سے زیادہ دور بیٹھنے والے وہ ہوں گے جو بہت بولنے والے، لوگوں سے بہت زبان درازی کرنے والے اور چھلکنے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) بہت بولنے والے اور بہت زبان درازی کرنے والوں کو تو ہم جانتے ہیں۔ مگر یہ چھلکنے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ'' وہ تکبر کرنے والے ہیں۔

اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز امام احمد، طبرانی اور ابن حبان نے بھی اسے حضرت ابو ثعلبہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ دونوں صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اَلْعِزُّ اِزَارُهٗ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائُهٗ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهٗ" عزت میرا ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے۔ تو جو کوئی یہ مجھ سے چھیننا چاہے گا میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔ نیز برقانی نے بھی اسے مسلم کے طریق سے اپنی مستخرج میں روایت کیا ہے ان کے الفاظ ہیں: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اَلْعِزُّ اِزَارِيْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ فَمَنْ نَازَعَنِي شَيْئًا مِّنْهُمَا عَذَّبْتُهٗ" عزت میرا ازار ہے اور کبریائی میری چادر ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

اور ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اکیلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ اس طرح ہیں: "جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: "اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِّنْهُمَا قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ" بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار (تہبند (1)) ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے دوزخ میں پھینک دوں گا۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن سوال نہیں کیا جائے گا (بغیر حساب دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے) نمبر 1 وہ شخص جو اللہ سے اس کی چادر چھیننے کی کوشش کرے گا (خود کو بڑا ظاہر کرے گا) کیونکہ اس کی چادر اس کی بڑائی ہے اور ازار اس کی عزت ہے۔ نمبر 2 وہ آدمی جو اللہ کے احکام کے بارے میں شک کرے گا۔ اور نمبر 3 وہ بندہ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے گا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ انہی کے ہیں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے اس سے طویل روایت کیا۔

حدیث: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ" کیا میں تمہیں دوزخ والے لوگ نہ بتا دوں؟ (خود ہی فرمایا) ہر سخت دل، بدکار، تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔

اسے بخاری ومسلم رحمہما اللہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: انہی (حارثہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ" جنت میں جواظ اور متکبر داخل نہیں ہوں گے"۔ فرمایا کہ جواظ، سخت دل، بدزبان آدمی کو کہتے ہیں۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سراقہ! تمہیں

1۔ بڑائی یعنی کبر سے مراد ہے ذاتی بڑائی اور عزت وعظمت سے مراد ہے صفاتی بڑائی۔ اور چادر وازار فرمانا بندوں کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے چادر اور ازار ایک وقت میں دو آدمی نہیں پہن سکتے یوں ہی عزت وعظمت اور کبریائی سوائے میرے ذات کے کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔ نیز چھیننے کا مطلب ہے کہ بندہ اپنی ذات یا صفات کو بڑا جانے میرا مقابلہ کرے گویا میرا شریک بننا چاہے۔ معاذ اللہ۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اہل جنت اور اہل دوزخ کی خبر نہ دے دوں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں! تو ارشاد فرمایا: دوزخی تو ہر شیخی بگھارنے والا، سخت دل، متکبر ہے اور اہل جنت کمزور مغلوب (مسلمان) ہیں۔

اسے طبرانی نے کبیر واوسط میں باسناد حسن اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ فرمانے لگے: کیا میں تمہیں اللہ کے بدترین بندوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ "اَلْفَظُّ الْمُسْتَكْبِرُ" وہ سخت گو تکبر کرنے والے ہیں۔ کیا تمہیں اللہ کے بہترین بندے نہ بتادوں؟ "اَلضَّعِيفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُوالطِّمْرَيْنِ لا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" وہ ضعیف اور کمزور سمجھے جانے والے دو پرانے کپڑوں میں ملبوس بندے جن کی کوئی عزت نہیں کی جاتی (حالانکہ بارگاہ الہٰی میں ان کی یہ قدر ومنزلت ہے کہ) اگر وہ اللہ پر کوئی قسم اٹھالیں (قسم اٹھا کر کہہ دیں کہ اللہ فلاں کام کردے گا) تو اللہ ضرور ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راوی محمد بن جابر کے سوا صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی العالمین ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا دوزخ نے کہا: "فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ" میرے اندر ظالم ومتکبر لوگ ہوں گے"۔ اور جنت کہنے لگی: "فِيَّ ضُعَفَآءُ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَسَاكِيْنُهُمْ" مجھ میں ضعیف اور مسکین مسلمان داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت! بے شک تو میری رحمت ہے۔ میں جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحمت فرماؤں گا اور اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے۔ میں جس کو چاہوں گا، تیرے ذریعے عذاب میں مبتلا کروں گا۔ اور تم دونوں کو میں ضرور بھردوں گا۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین وہ (بدبخت) شخص ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہ فرمائے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔ اور ان کے لئے (اس دن) دردناک عذاب ہوگا۔ (اور وہ ہیں) "شَيْخٌ زَانٍ وَّ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَّ عَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ"، نمبر 1 بوڑھا زانی، نمبر 2 بہت جھوٹ بولنے والا بادشاہ (بدقسمتی سے آج کل مسلمانوں کے حکمران ایسے ہی ہیں) اور نمبر 3 تکبر کرنے والا فقیر۔ (مسلم ونسائی)

حدیث: انہی (ابو ہریرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں سے اللہ تعالیٰ عداوت رکھتا ہے۔ نمبر 1 بہت جھوٹی قسمیں کھانے والا تاجر، نمبر 2 تکبر کرنے والا فقیر، نمبر 3 زنا کار بوڑھا اور نمبر 4 ظلم کرنے والا حکمران۔

اسے امام نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: اور یہ بھی انہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: سب سے پہلے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دوزخ میں داخل ہونے والے یہ تین افراد میرے سامنے پیش کئے گئے۔نمبر 1 ظالم امیر،نمبر 2 وہ مال دار آدمی جو اپنے مال سے اللہ کا حق (زکوۃ وصدقہ) ادا نہیں کرتا اور نمبر 3 متکبر فقیر۔

اسے ابن حبان وابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ'' تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ نمبر 1 بوڑھا زنا کار،نمبر 2 جھوٹا حاکم اور نمبر 3 متکبر فقیر۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کی (ایک دن) مروہ پہاڑی پر ملاقات ہوئی۔دونوں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمرو ہیں رونے لگے۔ایک آدمی نے انہیں پوچھا: آپ کو کس نے رلایا ہے اے ابوعبدالرحمٰن؟ (یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) فرمانے لگے:اس شخص یعنی عبداللہ بن عمرو نے ان کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:''مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ'' جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا،اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل دوزخ میں پھینک دے گا۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے ہوئے بازار سے گذرے تو ان سے کہا گیا: آپ کو یہ کام کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے بے نیاز کر دیا ہے (آپ کے پاس مال و دولت کی کمی نہیں) انہوں نے جواب دیا: میں نے چاہا کہ تکبر کو خود سے دور کروں۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِّنْ كِبْرٍ'' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا نیز اصبہانی نے بھی اسے روایت کیا۔ان کے الفاظ ہیں:''مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ'' ایک ذرہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: متکبروں کو چیونٹیوں کی طرح انسانوں کی شکل میں قیامت کے روز اٹھایا جائے گا،ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ہر جگہ سے ہانک کر انہیں جہنم کے اندر ایک قید خانہ میں لایا جائے گا جسے بولس کہا جاتا ہے۔ان پر سب سے بڑی آگ مسلط کر دی جائے گی۔انہیں اہل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دوزخ کا نچوڑ (پیپ اور خون) پینے کو دی جائے گی جس کا نام "طینة الخبال" ہے۔

اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور آپ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ تو ایک صاحب عرض کرنے لگے: بے شک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کے جوتے خوبصورت ہوں؟ (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) سرور عالم ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" (نہیں یہ تکبر نہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ خود خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے (بلکہ) تکبر تو حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔ (مسلم وترمذی)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو تکبر سے اپنا تہبند زمین پر گھسیٹ گھسیٹ کر چلا کرتا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اب وہ قیامت کے روز تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

اسے امام نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو دو سبز رنگ کی چادریں پہن کر نکلتا تھا، انہیں پہن کر تکبر کیا کرتا تھا۔ اللہ عزوجل نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا۔ اور اب قیامت کے روز تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

اسے امام احمد اور بزار نے کئی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ جن میں ایک کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔ (بزار نے ایسی ہی ایک حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک لباس پہنا کرتا، اس کا دل بہت خوش ہوتا، سر کے بال لٹکائے تکبر وغرور سے چلا کرتا تھا کہ اچانک اللہ نے اسے دھنسا دیا "فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" اب وہ قیامت کے روز تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چلے گا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف بروز قیامت نگاہ رحمت نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے۔ یارسول اللہ! (ﷺ) میرا تہبند کبھی لٹک جاتا ہے جب تک اسے مضبوطی سے نہ باندھوں۔ (تو کیا یہ بھی تکبر میں شمار ہوگا؟) تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: "اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ" تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور یہ حدیث مکمل ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِهٖ اَوِ اخْتَالَ فِیْ مِشْیَتِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ'' جو شخص اپنے آپ کو اپنے دل میں بڑا جانے یا چلنے میں تکبر کرے، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں اور ایسے ہی حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ ان کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئیں۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جب میری امت کے لوگ تکبر سے ہاتھ ہلا ہلا کر چلنے لگیں گے اور فارس و روم ان کے مطیع ہو جائیں گے (مال دولت کثیر ہو جائے گا) تو انہیں ایک دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز ترمذی نے اور ابن حبان نے بھی اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: برا ہے وہ بندہ جو تکبر کرے اور اکڑ کر چلے اور اونچی شان والے (اپنے پروردگار) کو بھول جائے۔ بہت برا ہے وہ بندہ جو ظلم و زیادتی کرے اور جبار اعلیٰ کو فراموش کر دے۔ برا ہے وہ بندہ جو (خدا کو) بھول جائے اور کھیل کود میں مشغول ہو جائے اور قبرستان کو اور (اپنے اس جسم کے) گل سڑ جانے کو بھلا دے۔ برا ہے وہ بندہ جو تکبر کرے اور حد سے بڑھ جائے اور اپنی ابتدا و انتہا کو فراموش کر ڈالے۔ وہ بندہ بہت برا ہے جو نفسانی خواہشات میں پڑ کر اپنا دین بگاڑ ڈالے۔ وہ بندہ برا بندہ ہے جسے لالچ کھینچے لئے پھرتا ہو۔ وہ بندہ بہت برا بندہ ہے جسے (دنیا کی) حرص و ہوا گمراہ کر دے۔ اور وہ بندہ برا بندہ ہے جسے خواہشات دنیا ذلیل و رسوا کر دیں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ علاوہ ازیں طبرانی نے بھی اسے نعیم بن ہمار غطفانی کی حدیث سے مختصراً روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ فِیْ جَهَنَّمَ وَادِیًا یُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُسْكِنَهٗ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ'' جہنم کے اندر ایک وادی ہے جسے ''ہبہب'' کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ہر متکبر عناد رکھنے والے کو رکھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابویعلیٰ، طبرانی اور حاکم سب نے بروایت از ہر بن سنان روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے: آدمی اپنے آپ کو اونچا لے جانے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہی عذاب پہنچتا ہے جو ان (متکبرین) کو پہنچتا ہے۔

اسے امام ترمذیؒ نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَخَشِيْتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ: اَلْعُجْبُ" اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوتے تو مجھے تم پر اس (گناہوں کی مصیبت) سے بھی بڑی چیز کا خوف تھا یعنی (اپنی عبادات اور بے گناہی پر) فخر و غرور کا۔ (اللہ اکبر، سچے نبی کی باتیں کتنی سچی ہیں!)۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو چاہیے کہ اپنے (کافر و مشرک) باپ دادوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں جو مر کھپ چکے ہیں وہ تو (اپنے کفر و شرک کی وجہ سے) جہنم کا ایندھن ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے انہیں گندگی کا وہ کیڑا بنا دینا نہایت آسان ہے جو اپنی ناک سے غلاظت کو دھکیلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (تمہیں اسلام عطا فرما کے) تم سے جاہلیت کے زمانہ کا تکبر و غرور دور کر دیا ہے۔ اب تو صرف یا مومن پرہیزگار ہیں یا بد بخت بدکار۔ "اَلنَّاسُ بَنُوْآدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ" سارے انسان حضرت آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہیں اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے بنائے گئے تھے۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ یہ الفاظ بھی ترمذی کے ہیں۔

ترہیب

کسی بدکار یا بدعتی کو یاسیدی (اے میرے سردار) کہہ کر پکارنا، یا ایسا ہی کوئی لفظ کہنا جو اس کی تعظیم پر دلالت کرتا ہو

حدیث: سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَاِنَّهُ اِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ" منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر وہ سید ہو (اگر تم نے اسے سید یا معظم و محترم کہا) تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔

اسے ابوداؤد، نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم کے الفاظ ہیں کہ فرمایا: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لِلْمُنَافِقِ يَاسَيِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّهٗ" جب کسی آدمی نے منافق سے کہا: اے میرے سردار! تو اس نے اپنے رب کریم کو غضب ناک کرلیا(1)۔

حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

1۔ اہل ایمان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران)

"یعنی تم ہی بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو"۔

اور کفار، مشرکین اور منافقین کی مذمت میں نازل ہونے والی آیات سیکڑوں سے متجاوز ہیں۔ کیسے ممکن ہے کہ کافر و مشرک اور منافق مسلمان سے زیادہ قابل احترام ہو۔ اسی طرح بدعتی، فاسق و فاجر انسان بھی قابل احترام نہیں ہوسکتا کہ احترام تو ایمان، تقویٰ، پرہیزگاری اور خوفِ خدا کا ہوتا ہے اور یہ ان میں پایا نہیں جاتا۔ وہ لوگ، جو اپنے مفادات کی غرض سے کافروں، مشرکوں اور منافقوں اور بدعتی دنیاداروں بدکاروں کے لئے جناب، قابل صد احترام، حضور والا، Sir، My Lord، وغیرہ کے الفاظ استعمال کیا کرتے ہیں، انہیں کچھ خیال کرنا چاہیے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

سچ بولنے کی فضیلت (1)

ترہیب

جھوٹ کی مذمت

حدیث: حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے ان کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے علاوہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے کبھی نہیں رہا۔ البتہ غزوہ بدر میں پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن غزوہ بدر میں رہ جانے والے کسی شخص پر عتاب نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اس وقت

1۔قرآن پاک نے سچ کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت متعدد آیات میں بیان فرمائی ہے۔ پہلے چند آیات سچ کی فضیلت میں ملاحظہ فرمائیں:

نمبر1: يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۞ (توبہ) ''اے ایمان والو! ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ''۔

نمبر2: وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۞ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: ''اور کہو: اے میرے پروردگار! جہاں کہیں تو مجھے لے جائے سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں کہیں سے مجھے نکالے سچائی کے ساتھ نکال۔ اور اپنی جناب سے مجھے وہ قوت عطا فرما جو (سچائی پر) مددگار ہو''۔

نمبر3: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۞ (مریم)

ترجمہ: ''اور ذکر کیجئے کتاب میں حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کا۔ بے شک وہ وعدہ کے سچے تھے اور (اللہ کے) رسول، نبی تھے''۔

نمبر4: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۞ (مریم) ''اور ذکر کرو ادریس (علیہ السلام) کا کتاب میں بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے''۔

نمبر5: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۞ (مریم)

ترجمہ: ''اور ذکر کریں کتاب میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا۔ بے شک وہ بہت سچے پیغمبر تھے''۔

نمبر6: يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۞ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞ (احزاب)

''ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہمیشہ سچی کھری بات کیا کرو، اللہ تمہارے اعمال کو درست فرما دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت و فرماں برداری کرتا ہے تو اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی''۔

نمبر7: اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۞ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۞ (القمر)

ترجمہ: ''بلاشبہ پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے، سچ کی مجلس میں عظیم قدرتوں والے بادشاہ کی بارگاہ میں''۔

اب آیئے ذرا جھوٹ کی ذلت و مذمت قرآنی الفاظ میں ملاحظہ کرتے ہیں:

نمبر1: جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۞ (آل عمران) ''(مباہلہ کریں) پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں''۔

نمبر2: وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۞ (النور)

ترجمہ: ''اور (لعان کرتے ہوئے عورت) پانچویں مرتبہ کہے: اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ (شوہر) جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رسول اللہ ﷺ اور مسلمان صرف قریش کے قافلہ کے تعاقب میں تشریف لے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے درمیان بغیر لڑائی کے ارادہ کے مقابلہ کروا دیا تھا۔ عقبہ کی رات بھی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کیا تھا۔ اور میں عقبہ کی رات کی حاضری کو بدر میں حاضر ہونے کے بدلہ میں کرنا پسند نہیں کرتا اگرچہ بدر کی شہرت لوگوں میں زیادہ ہے۔ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا میرا واقعہ یہ ہے کہ اتنا طاقتور اور مالدار میں کسی غزوہ کے وقت نہیں تھا جتنا اس غزوہ میں تھا۔ اللہ کی قسم اس غزوہ کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں حالانکہ اس سے قبل میرے پاس کسی غزوہ میں دو سواریاں جمع نہیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ پر جانے کا ارادہ فرماتے تو کسی اور جنگ کا ذکر فرما دیتے اور اس خاص جنگ کو ظاہر نہ ہونے دیتے تھے۔ حتیٰ کہ جنگ تبوک کا وقت آ پہنچا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ سخت گرمی کے زمانہ میں سر کیا۔ دور دراز کا سفر اور جنگلوں بیابانوں کو طے کرنا اور دشمنوں کی کثیر تعداد کا مقابلہ تھا۔ لہٰذا آپ نے مسلمانوں کو کھول کر اس غزوہ کے بارے میں بتا دیا تاکہ وہ اس جنگ کی تیاری کر لیں۔ اور انہیں اپنے ارادہ کی خبر بھی دے دی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور مسلمانوں کے پاس کوئی رجسٹر نہیں تھا جس میں سب کے ناموں کو جمع کیا جا سکتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ چھپ جانا چاہتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ جب تک ان کے بارے میں اللہ عزوجل کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوگی، ان کا معاملہ پوشیدہ رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس غزوہ کا ارادہ اس وقت فرمایا جب میوہ جات پک چکے تھے اور درختوں کے سائے خوب ہو چکے تھے۔ اور میرا میلان ان (میوہ جات اور سایوں) کی طرف تھا۔ اب رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ میں بھی صبح کے وقت ان کے ساتھ سامانِ جنگ کی درستگی کے لئے جایا کرتا۔ مگر کچھ کام کئے بغیر لوٹ

(بقیہ سابقہ صفحہ) نمبر 3: جھوٹے ظالم ہیں: فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝ (آل عمران)

ترجمہ: ''تو جو شخص اس کے بعد بھی اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی لوگ ظالم ہیں''۔

نمبر 4: جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے: اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؕ وَکَفٰی بِہٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا۝ (نساء)

ترجمہ: ''دیکھو! اللہ پر کیسا جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ اور یہ کافی ہے کھلم کھلا گناہ''۔

نمبر 5: جھوٹوں کے لئے عذاب نار ہے:

وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یَکْرَھُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُھُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَھُمُ الْحُسْنٰی ؕ لَاجَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ وَاَنَّھُمْ مُّفْرَطُوْنَ۝ (النحل)

ترجمہ: ''اور وہ (مشرکین) ٹھہراتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے وہ (بیٹیاں) جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کی زبانیں جھوٹ بکتی ہیں کہ ان کے لئے اچھائی (جنت) ہے۔ بلا شک و شبہ ان کے لئے تو دوزخ کی آگ ہے اور یقیناً یہ لوگ حد سے گذرے ہوئے ہیں''۔

نمبر 6: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۝ (الحج) ترجمہ: ''تو دور رہو بتوں کی نجاست سے اور بچو جھوٹی بات کہنے سے''۔

نمبر 7: وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا۝ (الفرقان)

ترجمہ: ''اور (اللہ کے صالح بندے وہ ہیں) جو (کبھی) جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب کسی بیہودہ (کام یا کلام) کے پاس سے گذرتے ہیں تو اپنی عزت بچا کر گذر جاتے ہیں''۔

اور ایسی ہی بیسیوں آیات صدق و کذب کے متعلق پیش کی جا سکتی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

آتا تھا۔ دل میں خیال کرتا کہ میں یہ کام بعد میں کرلوں گا حتی کہ تیاری کا وقت ختم ہوگیا۔ اور دوسرے لوگوں نے کوشش کر کے اپنا سامان جنگ وسفر تیار کرلیا۔ اور بالآخر رسول اللہ ﷺ ایک صبح مسلمانوں کو ساتھ لے کر عازم سفر ہو گئے۔ حالانکہ میں نے اپنے سامان کی کوئی چیز درست نہ کی۔ پھر اگلی صبح ہوئی۔ میں پھر بھی کچھ کئے بغیر لوٹ آیا۔ مدت تک میری یہی ٹال مٹول کی کیفیت رہی۔ حتی کہ لوگ (مجاہدین) جلدی کر کے پہنچ گئے اور جہاد کا وقت گذر گیا۔ اور میں سوچتا رہ گیا کہ ابھی کوچ کر کے ان سے جاملوں گا۔ کاش میں ایسا کر لیتا۔ پھر یہ بھی میرے مقدر میں نہ ہوسکا۔ اب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں آتا تو یہ دیکھ کر مجھے رنج ہوتا کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں منافق ہونے کا خیال تھا یا ان ضعیف حضرات کے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذور تھے۔ مجھے کوئی شخص اپنے جیسا نظر نہ آتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی تبوک پہنچنے سے پہلے مجھے یاد نہیں فرمایا۔ ایک روز تبوک میں آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ (کہاں ہے کیوں نہیں پہنچا) تو قبیلہ بنی سلمہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اسے اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں طرف دیکھنے (غرور) نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: تم نے بہت بری بات کی ہے۔ اللہ کی قسم، یارسول اللہ! (ﷺ) سوائے خیر کے ہم تو اس کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمالی۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ آپ ﷺ نے دور سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس آدمی ریگستان میں سے آتا ہوا دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوخیثمہ ہوجا (ابوخیثمہ ہی ہونا چاہیے) تو واقعی وہ ابو خیثمہ انصاری ہی تھے۔ یہ وہی صحابی ہیں کہ جس وقت منافقوں نے انہیں فقیر سمجھا تھا تو انہوں نے ایک صاع چھوہارے خیرات کئے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: پھر جب مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ قافلہ کے ہمراہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے رنج وغم نے آن پکڑا۔ میں کوئی جھوٹ بولنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اور ایسی کوئی بات بنانے کی فکر کرنے لگا جس سے آپ ﷺ کی ناراضگی سے نجات مل جائے۔ سوجھ بوجھ رکھنے والے اپنے اہل خانہ سے بھی مدد طلب کی۔ پھر اطلاع ملی کہ سرور عالم ﷺ پہنچنے ہی والے ہیں۔ تو باطل خیالات سب جاتے رہے حتی کہ میں پہچان گیا کہ مجھے اس مصیبت سے کوئی طریقہ کبھی نجات نہیں دلاسکتا۔ تو میں نے سچ بیان کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ صبح سویرے حضور انور ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے۔ جب آپ ﷺ نے حسب معمول ایسا ہی کیا تو تبوک سے پیچھے رہ جانے والے لوگ حاضر ہو ہو کر عذرخواہی کرنے لگے۔ اور قسمیں اٹھانے لگے۔ یہ سب لوگ اسی (۸۰) سے کچھ زیادہ تھے۔ آپ نے ان کی ظاہری حالت دیکھ کر ان کی معذرت قبول فرمالی، انہیں بیعت فرمالیا۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور ان کے باطن اللہ عزوجل کے سپرد فرما دیئے۔ بالآخر میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا مگر یہ تبسم غصہ کی حالت کا تھا۔ پھر فرمایا: آجاؤ۔ میں جا کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ مجھے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارشاد فرمایا: تمہارے پیچھے رہ جانے کی کیا وجہ تھی؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ کی قسم، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیادار کے سامنے بیٹھا ہوتا اور جانتا کہ کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے چھٹکارا مل سکتا ہے تو میں بحث مباحثہ کر سکتا تھا۔ لیکن قسم بخدا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اگر میں آپ سے کوئی جھوٹی بات بیان کر دوں اور آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا۔ اور اگر آپ کے سامنے سچی سچی بات عرض کر دیتا ہوں جس سے آپ مجھ پر ناراض بھی ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ سے اچھی عاقبت کی امید ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی کا امیدوار ہوں۔ خدا کی قسم، مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ میں جب آپ سے پیچھے رہ گیا تو اس وقت سے بڑھ کر میں کسی جہاد میں طاقت ور اور مال دار نہیں تھا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر فرمانے لگے: بہر حال اب اس شخص نے سچی بات کہہ دی ہے۔ اب میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ یہاں تک کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرما دے۔ تو میں اٹھ آیا۔ بنی سلمہ کے کچھ آدمی بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے اور مجھے کہنے لگے: بخدا، اس سے پہلے جہاں تک ہم جانتے ہیں تم نے کوئی قصور نہیں کیا۔ پھر تم کیوں رسول اللہ ﷺ کے حضور عذر پیش کرنے سے عاجز رہے ہو جیسا کہ دوسرے رہ جانے والوں نے عذر خواہی کر لی ہے۔ اگر تم بھی معذرت کر لیتے تو تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی دعائے مغفرت کافی ہو جاتی۔ (تمہارا گناہ معاف ہو جاتا) کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے بار بار مجھے اس قدر ملامت کی کہ میرا ارادہ ہو گیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دوبارہ حاضر ہو کر اپنی پہلی بات کو جھٹلا دوں۔ فرماتے ہیں: پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا یہ معاملہ میرے ساتھ کسی اور کو بھی پیش آیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، اس معاملہ میں دو اور آدمی تمہارے ساتھ ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور ﷺ کے سامنے وہی بات عرض کی ہے جو تم نے کی اور انہیں بھی وہی جواب ملا ہے جو تمہیں ملا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: وہ دونوں حضرات کون کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں (رضی اللہ عنہما)۔ فرماتے ہیں: جب لوگوں نے دو نیک مسلمانوں کا ذکر کیا جو جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور ان میں کئی خوبیاں تھیں۔ تو میں اپنے پہلے خیال پر قائم رہا۔ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے باقی پیچھے رہ جانے والوں کو چھوڑ کر صرف ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا۔ فرماتے ہیں: لوگ ہم سے بچ بچ کر رہنے لگے۔ یا کہا کہ ہم سے بالکل بدل گئے۔ حتیٰ کہ میرے لئے تو زمین (مدینہ منورہ) ہی بالکل بدل گئی گویا یہ وہ زمین ہی نہ تھی جس کو میں پہچانتا تھا۔ پچاس راتوں تک ہم اسی حالت پر رہے۔ میرے دوسرے دونوں ساتھی تو اپنے گھروں میں گوشہ نشین ہو گئے اور وہیں بیٹھے روتے رہے۔ لیکن میں چونکہ نوجوان اور طاقت ور تھا۔ اس لئے باہر نکل آتا۔ نمازوں میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں گھومتا پھرتا مگر مجھ سے کوئی شخص بات نہ کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں تشریف فرما ہوتے۔ سلام عرض کرتا پھر اپنے دل میں سوچتا کہ نہ معلوم میرے سلام کے جواب میں آپ ﷺ کے لب مبارک حرکت میں آئے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا" وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِىْ نَظَرَ اِلَىَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فَاِذَا لْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّیْ'' اور دوران نماز ہی نظریں چرا کر آپ کی طرف دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب آپ کی طرف میں دیکھتا تو آپ ﷺ اپنا رخ انور پھیر لیتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی یہ بے رخی طویل ہوگئی تو میں ایک دن ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) کے باغ کی دیوار پر جا کر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچازاد بھائی اور سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ میں نے انہیں سلام کہا مگر اللہ کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تو میں نے انہیں کہا: اے ابوقتادہ! تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، مجھے بتاؤ کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہوں؟ فرماتے ہیں: وہ خاموش رہے۔ میں نے اپنی بات دہرائی اور انہیں دوبارہ قسم دی مگر وہ پھر بھی چپ ہی رہے۔ پھر میں نے انہیں تیسری مرتبہ قسم دے کر پوچھا تو وہ بولے: ''اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ'' اللہ و رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ میں دیوار پھاند کر واپس لوٹ آیا۔ پھر ایک روز میں مدینہ منورہ کے بازار میں جارہا تھا کہ شام کے علاقہ کا رہنے والا ایک نبطی جو مدینہ منورہ میں اپنا غلہ فروخت کرنے کی غرض سے آیا ہوا تھا (میں نے سنا کہ وہ) لوگوں سے کہہ رہا تھا: کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کے بارے میں بتا سکتا ہے؟ کہتے ہیں کہ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے تو وہ میرے پاس آ گیا اور غسان کے بادشاہ کا ایک خط مجھے دیا۔ میں چونکہ منشی تھا (پڑھنا لکھنا جانتا تھا) اس لئے اسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا: ''اَمَّابَعْدُ، فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ'' امابعد، ہمیں پتہ چلا ہے کہ تمہارے دوست نے تمہارے ساتھ بے وفائی کی ہے اور اللہ نے تمہیں ذلت و حق تلفی کی جگہ رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔ لہٰذا تم ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہاری دلجوئی کریں گے۔ کہتے ہیں: خط پڑھنے کے بعد میں نے کہا: یہ بھی میرے امتحان کا ایک حصہ ہے۔ تو میں نے خط کو تنور میں پھینک کر جلا ڈالا۔ حتی کہ پچاس میں سے جب چالیس راتیں گذر گئیں اور نزول وحی میں تاخیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کا قاصد ایک روز میرے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا میں بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے جواب دیا: نہیں، بلکہ اس سے الگ رہو اور اس کے قریب مت جاؤ۔ میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی پیغام پہنچا۔ فرماتے ہیں: میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ۔ اور وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے اس معاملہ کا کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔ بیان کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئی: یارسول اللہ! (ﷺ) ہلال بن امیہ ایک بوڑھے معذور آدمی ہیں، ان کے پاس کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے۔ کیا آپ اس کو ناپسند فرمائیں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ تو ناپسند نہیں کرتا لیکن وہ تمہارے قریب ہرگز نہ ہونے پائیں۔ وہ عرض کرنے لگیں: اللہ کی قسم وہ تو کچھ کرنے کے لئے حرکت بھی نہیں کر سکتے اور قسم بخدا، جس دن سے ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے اس دن سے مسلسل رو رہے ہیں۔ فرماتے ہیں: میرے بعض اہل خانہ نے مجھے کہا: تم بھی اگر رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی اجازت لے لو جس طرح کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہلال بن امیہ کی بیوی نے لی ہے تو تمہاری بیوی بھی تمہاری خدمت کرتی رہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم، میں رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں اجازت طلب نہیں کروں گا۔ اور میں نہیں جانتا کہ اگر میں اجازت مانگوں تو رسول اللہ ﷺ کیا ارشاد فرمائیں؟ اور پھر میں جوان آدمی بھی ہوں۔ فرماتے ہیں کہ اسی حالت میں دس راتیں اور گزر گئیں۔ اور جب سے مسلمانوں کو ہم سے کلام کرنے سے روک دیا گیا تھا اب تک پچاس راتیں مکمل ہو گئیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر پچاسویں رات صبح کی نماز پڑھ کر میں اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔ میں اسی حالت میں تھا جس کا ذکر ہمارے بارے میں اللہ عزوجل نے کیا ہے۔ میرا سانس تنگ ہو رہا تھا اور زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو رہی تھی۔ کہ اچانک میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر بلند آواز کے ساتھ پکار رہا تھا: ''یَا کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ! اَبْشِرْ'' اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ (تمہاری توبہ قبول ہو گئی)۔ میں سجدہ میں گر پڑا اور جان گیا کہ نجات کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا فرمانے کے بعد لوگوں کو ہماری توبہ قبول ہو جانے کی اطلاع دے دی تھی۔ اور لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل دیئے تھے۔ اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری پہنچانے بھی روانہ ہو گئے تھے۔ ایک آدمی گھوڑے کو ایڑ لگا کر میری طرف بھاگا اور بنی اسلم کا ایک اور آدمی بھی میری طرف آتے ہوئے بھاگتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور اس کی آواز گھوڑے والے سے بھی زیادہ جلدی مجھے پہنچ گئی۔ پھر جب وہ شخص میرے پاس پہنچا جس کی خوشخبری دینے کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے کیونکہ اس نے مجھے خوشخبری پہنچائی تھی۔ اللہ کی قسم اس دن میرے پاس ان دو کپڑوں کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی (ورنہ وہ بھی اسے دے دیتا) اور خود میں نے دو کپڑے کسی سے مانگ کر پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کے ارادہ سے چل پڑا۔ راستہ میں گروہ در گروہ لوگ مجھے ملتے اور میری توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے۔ کہتے: مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرما لی ہے۔ حتی کہ ہم مسجد شریف میں داخل ہوئے۔ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد لوگ حلقہ بنائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اٹھے اور بھاگتے ہوئے آ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔ اللہ کی قسم، ان کے علاوہ مہاجرین میں سے کوئی شخص نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ کی اس عزت افزائی کو حضرت کعب کبھی فراموش نہ کر سکے۔ (رضی اللہ عنہما) حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کیا تو خوشی سے آپ ﷺ کا چہرا انور چمک رہا تھا۔ ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ کے تمہیں جنم دینے کے دن سے لے کر آج تک جو دن تم پر گزرے ہیں، ان میں سے سب سے بہترین دن کی تمہیں بشارت ہو۔ کہتے ہیں کہ میں عرض گذار ہوا: ''اَمِنْ عِنْدِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَمْ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ؟'' یارسول اللہ ﷺ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ ارشاد فرمایا: ''بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ''وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ'' اور رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ خوشی کے وقت چہرہ انور چمک اٹھتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ ہم چہرہ انور کو دیکھ کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

آپ ﷺ کی خوشی معلوم کر لیتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ جب میں جا کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) میری توبہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی بارگاہ میں صدقہ کرتے ہوئے میں اپنے سارے مال سے دست بردار ہو جاؤں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ بَعۡضَ مَالِکَ فَھُوَ خَیۡرٌ لَّکَ'' کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہتے ہیں: میں عرض کرنے لگا: میں اپنا وہ حصہ اپنے پاس رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔ کہتے ہیں کہ میں عرض گذار ہوا: ''یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنۡجَانِیَ اللّٰہُ بِالصِّدۡقِ وَاِنَّ مِنۡ تَوۡبَتِیۡ اَنۡ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدۡقًا مَّابَقِیۡتُ'' یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی ہے اور اب میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ جب تک زندہ رہوں سچ ہی بولا کروں۔ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور یہ بات عرض کی ہے قسم بخدا اس وقت سے لے کر آج تک مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے سچ بات کہنے سے متعلق کسی کی ایسی آزمائش کی ہو جیسی میری کی ہے۔ ''وَاِنِّیۡ لَاَرۡجُوۡ اَنۡ یَّحۡفَظَنِیَ اللّٰہُ فِیۡمَا بَقِیَ'' اور میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: لَقَدۡ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡہُ فِیۡ سَاعَۃِ الۡعُسۡرَۃِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا کَادَ یَزِیۡغُ قُلُوۡبُ فَرِیۡقٍ مِّنۡہُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّہٗ بِہِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتۡ عَلَیۡہِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَیۡہِمۡ اَنۡفُسُہُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّاۤ اِلَیۡہِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَیۡہِمۡ لِیَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۱۸﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ (التوبہ) ''یقیناً رحمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ)، مہاجرین اور انصار پر توجہ فرمائی جنہوں نے مشکل گھڑی میں نبی (ﷺ) کی پیروی کی تھی، اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو جائیں، پھر رحمت کے ساتھ ان پر توجہ فرمائی۔ بے شک وہ اللہ ان کے ساتھ بہت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ اور ان تینوں پر (جن کا ذکر حدیث میں ہے) بھی رحمت بھری توجہ فرمائی جن کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت و کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور ان پر اپنی جانیں بھی بوجھ بن گئیں۔ اور انہیں یقین ہوگیا کہ اللہ کے سوا ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ پھر اللہ نے ان پر توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کر لیں (اور ان کو معافی دے دی جائے) بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا بہت ہی رحم فرمانے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ''۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، جب سے اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے آج تک اس سے بڑی کوئی اور نعمت اللہ نے مجھے عطا نہیں فرمائی جتنی رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے پر عطا فرمائی کہ اگر میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں جھوٹ بول دیتا تو میں بھی ان لوگوں کی طرح ہلاک ہو جاتا جو جھوٹ بولنے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔

بلاشبہ اللہ عزوجل نے جھوٹ بولنے والے لوگوں کے بارے میں جب وحی نازل فرمائی تو ان میں سے ہر ایک کی برائی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بیان کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا: سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۹۵ یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝۹۶ (التوبہ) ترجمہ: ''عنقریب وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹو گے تا کہ تم انہیں نظر انداز کر دو۔ سو تم ان کی طرف سے منہ پھیر لو۔ بے شک یہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ان کی کمائیوں کا بدلہ ہے۔ یہ قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ تو اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس نافرمان قوم سے راضی نہیں ہوگا''۔ جناب کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تینوں (میں، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم) کا معاملہ ان لوگوں سے الگ رہ گیا تھا جن کی رسول اللہ ﷺ نے معذرت قبول فرمالی تھی جب انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے قسمیں کھائی تھیں، آپ نے انہیں بیعت فرمالیا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی فرمائی مگر ہمارے معاملے کو رسول اللہ ﷺ نے مؤخر فرما دیا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس بارے میں فیصلہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا (توبہ)، (حوالہ و ترجمہ ابھی گذرا) اور اس آیت میں پیچھے رہ جانے سے مراد جہاد میں پیچھے رہ جانا نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمارا فیصلہ پیچھے کیا گیا اور ہمارے معاملے (کے فیصلے) کو ان لوگوں کے بعد رکھا گیا جنہوں نے آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھائی تھیں اور عذر خواہی کی تھی تو آپ ﷺ نے ان کی معذرت قبول فرمالی (1) تھی۔

اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور ابوداؤد و نسائی نے کچھ فرق کے ساتھ اسے مختصراً روایت کیا۔ نیز ترمذی نے بھی اس حدیث کا ابتدائی حصہ روایت کیا پھر فرمایا۔ وذکر الحدیث۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ نمبر 1 اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ جب بھی بات کرو تو سچ بولو۔ نمبر 2 جب وعدہ کرو تو پورا کرو، نمبر 3 جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، نمبر 4 اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نمبر 5 اپنی نظریں نیچی رکھو، نمبر 6 (کسی پر ظلم و زیادتی سے) اپنے ہاتھوں کو روکو۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں نیز حاکم و بیہقی سب نے بروایت مطلب بن عبداللہ بن حطب عنہ روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (اسی معنی کی ایک حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ، ابویعلیٰ، حاکم اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، سعد بن سنان کے علاوہ راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ نے فرمایا: ''اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ وَسَطِ الْجَنَّةِ

1۔ اس طویل حدیث مبارک سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ سچ نجات دہندہ اور خدا و مصطفےٰ جل و علا و ﷺ کی رضا و خوشنودی کا باعث اور جھوٹ مصائب کی جڑ اور اللہ و رسول جل و علا ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے، وہاں یہ بھی پتہ چلا کہ سفر سے واپسی پر مسجد میں آ کر دو رکعت نوافل پڑھنا، خوشخبری دینا، خوشخبری دینے والے کو خوش کرنا، ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا، صالحین کے استقبال کے لئے کھڑے ہونا، خوشی کے وقت صدقہ و خیرات کرنا، خوشی کے موقع پر مبارکباد دینا وغیرہ مستحبات میں سے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم دین اسلام اور بانی دین اسلام کے ساتھ کس درجہ خلوص و محبت رکھتے تھے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا" میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر دلانے کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگر چہ یہ جھوٹ از راہ مذاق ہو۔

اسے بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا اور ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ایک حدیث میں روایت کیا جو حسن خلق کے بیان میں گذر چکی ہے۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ابی قراد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نبی محترم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اس میں دست مبارک ڈبویا اور وضو فرمایا، ہم نے وضو کا (مستعمل) پانی لیا اور پی گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (جلا وعلاو ﷺ) کی محبت نے۔ فرمایا: اگر تم محبت رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) بھی تم سے محبت فرماتے ہیں: "فَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ" لہٰذا جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، جب بات کرو تو سچی بات کرو اور اپنے ہمسائیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اگر تم میں پائی جائیں تو کسی دنیوی چیز کا ضائع ہو جانا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ "حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ" (وہ چار چیزیں یہ ہیں) نمبر 1 امانت کی حفاظت، نمبر 2 سچی بات کہنا، نمبر 3 حسن اخلاق اور نمبر 4 پاکیزہ غذا۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا، طبرانی اور بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ حفظ کر لئے ہیں: "دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَّالْكَذِبَ رِيْبَةٌ" وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے، وہ چیز اختیار کر جو تجھے شک وشبہ میں مبتلاء نہ کرے، یقیناً سچ باعث اطمینان قلب ہے، اور جھوٹ شک میں ڈالنے والا ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) لوگوں میں بہترین انسان کون ہے؟ ارشاد فرمایا: قلب مخموم اور سچی زبان رکھنے والا۔ عرض کی: یا نبی اللہ! (ﷺ) سچی زبان کو تو ہم سمجھتے ہیں، یہ قلب مخموم کیا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: پرہیزگار، پاکباز جس میں نہ گناہ ہو، نہ بغض اور نہ حسد ہو۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا جو دنیا سے نفرت کرتا اور آخرت سے محبت رکھتا ہو۔ ہم عرض کرنے لگے: یہ چیز تو ہم سوائے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت رافع (رضی اللہ عنہ) کے اپنے اندر نہیں سمجھتے۔ تو اس کے بعد کون بہتر ہے؟ فرمایا: حسن خلق رکھنے والا مومن بندہ۔ ہم عرض گذار ہوئے: بہر حال یہ صفت ہم میں پائی جاتی ہے۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔ یہ مکمل روایت ہے، ابن ماجہ کے الفاظ گذر چکے ہیں۔

حدیث: حضرت منصور بن معتمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تَحَرَّوُا الصِّدْقَ وَاِنْ رَاَیْتُمْ اَنَّ الْھَلَکَۃَ فِیْہِ فَاِنَّ فِیْہِ النَّجَاۃَ'' سچ ہی بولنے کی کوشش کیا کرو اگر چہ تم اس میں ہلاکت سمجھو مگر یقین رکھو کہ اسی میں نجات ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اسی طرح معضل روایت کیا تاہم اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سچ کہنا لازم کرلو کیونکہ سچ نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ کہتا اور سچ کہنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے ''صدیق'' لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچتے رہا کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں پہنچا دیتا ہے۔ ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے ''کذاب'' لکھ دیا جاتا ہے۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔ یہ الفاظ بھی ترمذی کے ہیں۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّہٗ مَعَ الْبِرِّ وَھُمَا فِی الْجَنَّۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّہٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَھُمَا فِی النَّارِ'' سچ کہنا اپنے لیے لازم قرار دے لو کیونکہ سچ نیکی کا ساتھی ہے اور یہ دونوں (سچ اور نیکی) جنت میں جانے کا باعث ہیں۔ اور جھوٹ بولنے سے بچو کیونکہ جھوٹ بدی کا ساتھی ہے اور یہ دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (اسی مضمون کی ایک حدیث طبرانی نے کبیر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے باسناد حسن روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) جنت میں لے جانے والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلصِّدْقُ اِذَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ وَاِذَا بَرَّ اٰمَنَ وَاِذَا اٰمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ" سچ جنت میں لے جانے والا عمل ہے، جب بندے نے سچ بولا تو نیکی کی، جب نیکی کی تو مومن کامل ہوا اور جب مومن کامل ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگیا۔ سائل نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) دوزخ میں لے جانے والا کام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اَلْکِذْبُ اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ وَاِذَا فَجَرَ کَفَرَ وَاِذَا کَفَرَ یَعْنِیْ دَخَلَ النَّارَ" وہ کام جھوٹ بولنا ہے۔ جب بندے نے جھوٹ بولا تو اس نے گناہ کیا۔ جب گناہ کیا تو کافروں کا سا فعل کیا اور جب کافروں جیسا فعل کیا تو دوزخ میں جائے گا۔

اسے امام احمد نے بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں خبر پہنچی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ بولنے میں لگا رہتا ہے تو اس کے دل میں ایک (سیاہ) نقطہ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ (آہستہ آہستہ) اس کے پورے دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ "فَیُکْتَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ" پھر وہ بندہ اللہ کے ہاں جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

امام مالک نے اسے موطا میں ایسے ہی ذکر فرمایا ہے۔ اور ایسی ہی ایک روایت متصل مرفوع بھی گذر چکی ہے۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میرے پاس دو (فرشتے بشکل) آدمی آئے اور مجھ سے کہا: وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جارہے تھے وہ کذاب ہے۔ وہ جھوٹ بولتا تھا، تو اس سے وہ جھوٹ اٹھالیا جاتا حتی کہ آسمانوں تک پہنچ جاتا (لوگ اس سے جھوٹ سن کر ہر جگہ پھیلاتے پھرا کرتے تھے) "فَیُصْنَعُ بِہٖ ھٰکَذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ" اب یہ عذاب اسے اسی طرح قیامت تک ہوتا رہے گا۔

اسے امام بخاری نے اسی طرح اپنی صحیح سے الادب میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: نمبر 1 جب بات کرے تو جھوٹ بولے، نمبر 2 جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور نمبر 3 جب کوئی معاہدہ کرے تو اسے توڑ ڈالے۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ اور مسلم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: "وَاِنْ صَلّٰی وَصَامَ وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ" (مذکورہ شخص منافق ہی ہے) اگرچہ نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس آدمی میں ان میں سے کوئی ایک پائی جائے، اس میں منافقت کی ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خصلت موجود ہے تاوقتیکہ اس کو ترک نہ کردے۔"اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، نمبر2 جب بات کرے تو جھوٹی بات کرے، نمبر3 جب کوئی عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور نمبر4 جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالیاں بکے۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین باتیں جس شخص میں موجود ہوں، وہ منافق ہے اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے، حج کرے، عمرہ کرے اور کہتا پھرے کہ میں مسلمان ہوں۔"اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ" جب کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

اسے ابویعلیٰ نے بروایت الرقاشی روایت کیا۔ الرقاشی کو ثقہ کہا گیا ہے اور متابعات میں اس میں حرج نہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک جھوٹ کو دل لگی میں بھی اور جھگڑے میں بھی چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ حق پر ہی جھگڑ رہا ہو۔

(امام احمد و طبرانی)۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے:"يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ" مومن کی پیدائش سب خصلتوں پر ہوسکتی ہے (اگرچہ بری ہوں) مگر خیانت اور جھوٹ پر (نہیں ہوسکتی) کہ یہ دونوں چیزیں مسلمانی کی ضد ہیں۔ مومن سچا اور امانتدار ہوتا ہے)۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلٰى كُلِّ خَلَّةٍ غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ" مومن کی پیدائش سوائے خیانت اور جھوٹ کے ہر خصلت پر ہوسکتی ہے۔

اسے بزار اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ ابویعلیٰ کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ دارقطنی نے اسے"العلل" میں مرفوع اور موقوف ذکر کیا اور کہا: اس کا موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔ نیز طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے بھی اسے ابوعمر کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اَلْكَذِبُ مُجَانِبُ الْاِيْمَانِ" جھوٹ ایمان کو دور کردینے والی چیز ہے۔

اسے بیہقی نے روایت کیا اور کہا: صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں پوچھا گیا: کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں ہوسکتا ہے۔ (پھر) پوچھا گیا: "اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا" کیا مومن بندہ جھوٹا بھی ہوسکتا ہے؟ "قَالَ: لَا" حضور انور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اسے امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: "لَا یَجْتَمِعُ الْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ امْرِئٍ وَلَا یَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَالْکَذِبُ جَمِیْعًا وَلَا یَجْتَمِعُ الْخِیَانَۃُ وَالْاَمَانَۃُ جَمِیْعًا" کفر اور ایمان کسی آدمی کے دل میں اکٹھے نہیں ہوسکتے، سچ اور جھوٹ ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے اور خیانت و امانت آپس میں اکٹھے نہیں ہوسکتے (کہ یہ چیزیں آپس میں ایک دوسری کی ضد ہیں)۔

اسے امام احمد نے بروایت ابن لہیعہ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ ھُوَ لَکَ مُصَدِّقٌ وَّ اَنْتَ لَہٗ کَاذِبٌ" بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے اس بھائی سے (جھوٹی) بات کرے جو تجھے سچا جانتا ہو حالانکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔

اسے امام احمد نے اپنے شیخ عمر بن ہارون سے روایت کیا۔ جن کے متعلق اختلاف ہے۔ باقی راوی ثقہ ہیں۔ (ایسی ہی ایک حدیث حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد نے بروایت بقیہ بن الولید روایت کی)۔

حدیث: حضرت ابوبریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلَا اِنَّ الْکَذِبَ یُسَوِّدُ الْوَجْہَ وَالنَّمِیْمَۃُ عَذَابُ الْقَبْرِ" آگاہ رہو، بلاشبہ جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلخوری عذاب قبر کا باعث ہے۔

اسے ابویعلیٰ، طبرانی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی تمام نے بروایت زیاد بن منذر عن نافع بن الحارث روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بِرُّ الْوَالِدَیْنِ یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَالْکَذِبُ یَنْقُصُ الرِّزْقَ وَالدُّعَاءُ یَرُدُّ الْقَضَاءَ" ماں باپ کے ساتھ احسان عمر میں اضافہ کرتا ہے۔ جھوٹ روزی میں کمی کر دیتا ہے اور دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔ (اصبہانی)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان شریف ہے: "اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ الْمَلَکُ مِیْلًا مِّنْ نَّتَنِ مَا جَاءَ بِہٖ" جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے گناہ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ (رحمت) کئی میل دور چلا جاتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ترمذی نے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جھوٹ سے بڑھ کر کوئی اور عادت مبغوض نہیں تھی۔ جب آپ ﷺ کو کسی شخص کی اس (بری) عادت کی اطلاع ملتی تو اس وقت تک قلب مبارک سے قلق دور نہ ہوتا تھا جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے اس سے توبہ کر لی ہے۔

اسے امام احمد، بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ بزار کے ہیں۔ (نیز حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔ حاکم اور بزار کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے مگر مفہوم ایک ہے)۔

حدیث: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اگر ہم میں سے کوئی عورت کسی ایسی چیز کے متعلق جس کی اسے خواہش ہو، یہ کہے کہ مجھے تو اس کی خواہش نہیں ہے۔ تو کیا یہ بھی جھوٹ میں شمار ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الْکَذِبَ یُکْتَبُ کَذِبًا حتّٰی تُکْتَبَ الْکُذَیْبَۃُ کُذَیْبَۃً'' جھوٹ کو جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے حتی کہ چھوٹے سے جھوٹ کو بھی چھوٹا سا جھوٹ ہی لکھ دیا جاتا۔ (جھوٹ جھوٹ ہی ہے چھوٹا ہو یا بڑا)۔

اسے امام احمد نے ایک حدیث میں، ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ قَالَ لِصَبِیٍّ تَعَالَ ھَاكَ ثُمَّ لَمْ یُعْطِہٖ فَھِیَ کَذْبَۃٌ'' جس نے کسی بچے سے کہا: ادھر آؤ فلاں چیز لے لو۔ پھر کچھ نہ دیا تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

اسے امام احمد اور ابن ابی الدنیا دونوں نے زہری عن ابی ہریرہ سے روایت کیا۔ زہری کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماعت ثابت نہیں ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک روز میری والدہ نے مجھے پکارا جبکہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ والدہ نے کہا: لو ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ وہ عرض گذار ہوئیں: اسے ایک کھجور دینا چاہتی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِہٖ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْكِ کَذْبَۃٌ'' یاد رکھو اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

اسے ابوداؤد اور بیہقی نے مولیٰ عبداللہ بن عامر سے روایت کیا اور ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ اور ابن ابی الدنیا نے بھی اسے روایت کیا اور مولیٰ عبداللہ کا نام زیاد ذکر کیا ہے۔

حدیث: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِكَ بِہِ الْقَوْمَ فَیَکْذِبَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لَہٗ" تباہی ہے اس شخص کے لئے جو باتیں گھڑتا ہوتا کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے اور اس کے لئے جھوٹ بولے۔اس کے لئے ہلاکت ہے۔اس کے لئے تباہی ہے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین (بدقسمت) افراد ہیں کہ قیامت کے روز نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام فرمائے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ نمبر 1 بوڑھا زانی، نمبر 2 جھوٹا بادشاہ اور نمبر 3 متکبر فقیر۔ (مسلم وغیرہ)۔

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْاِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوْ" تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ بوڑھا زناکار، بہت جھوٹا حکمران اور متکبر فقیر۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ (یہ دونوں احادیث گذشتہ باب میں گذر چکی ہیں)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

دو چہروں (1) اور دو زبانوں والا ہونا یعنی منافق

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مختلف قسم کے لوگ پاؤ گے۔ اُن میں بہتر وہ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔ جب انہوں نے اسلام کو سمجھ لیا تو اسلام میں بھی بہتر ہیں۔ تم لوگوں میں بہترین وہ لوگ پاؤ گے جو اس حالت میں (اسلام لانے کے بعد) اس چیز (منافقت) کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ''وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ يَأْتِي هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ'' اور تم لوگوں میں بدترین شخص دو چہروں والے کو پاؤ گے۔ جو ایک چہرے کے ساتھ اس کے پاس آتا ہے اور دوسرے چہرے کے ساتھ دوسرے کے پاس جاتا ہے۔

اسے امام مالک، بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ ہم لوگ اپنے سلطان کے پاس جاتے ہیں تو اس کے حق میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو اس کے دربار سے نکلنے کے بعد نہیں کہتے۔ (اس طرزِ عمل کے بارے میں کیا حکم ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: ''كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' ہم تو رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں اس طرزِ عمل کو منافقت شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

1۔ قرآن حکیم نے دو چہروں اور دو زبانوں والے لوگوں یعنی منافقین کا تعارف خوب کروایا ہے اور آخرت میں انہیں ملنے والے عذاب کو واضح کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرۃ)

ترجمہ: ''اور کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخر پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکہ دینے کی کوشش میں ہیں حالانکہ وہ اپنے ہی نفسوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اس بات کو سمجھتے نہیں۔ (بھلا اللہ کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے؟) ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پھر اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ (اپنی اس منافقت سے) زمین میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح (یا صلح) کرنے والے ہیں۔ خبردار! فسادی وہی ہیں لیکن سمجھتے نہیں''۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ (البقرۃ)

ترجمہ: ''اور یہ لوگ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور جب اپنے شیطانوں (سرداروں) کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صرف (ان مسلمانوں کا) مذاق اڑا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے مذاق کی سزا دے رہا ہے۔ اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلہ میں گمراہی خرید لی ہے۔ تو ان کی یہ تجارت نفع بخش نہ ہوئی۔ اور وہ ہدایت پانے والے نہیں تھے''۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ (النساء)

ترجمہ: ''بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ اور تو ہرگز نہ پائے گا ان کے لئے کوئی مددگار''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''ذُوالْوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ وَجْهَانِ مِنَ النَّارِ'' دنیا میں دو چہرے رکھنے والا (دورخا) آدمی قیامت کے روز اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے آگ سے بنے ہوئے دو چہرے ہوں گے''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ'' جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے، قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ كَانَ ذَا لِسَانَيْنِ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَيْنِ مِنْ نَارٍ'' (دنیا میں) جس کی دو زبانیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آگ سے دو زبانیں (1) بنائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں اور طبرانی واصبہانی وغیرہم نے روایت کیا ہے۔

ترہیب

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا، امانت کی قسم کھانا یوں کہنا کہ اگر ایسا ہو تو میں اسلام سے بری یا کافر ہوں

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآءِ كُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ'' بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء واجداد کے ناموں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو صرف اللہ کے نام کی کھائے ورنہ خاموش رہے۔

(امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنے باپ دادوں کے نام کی قسم نہ کھایا کرو۔ ''مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ'' جو اللہ کے نام کی قسم کھائے تو وہ قسم سچی کھائے۔ ''وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ وَمَنْ لَمْ يَرْضَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ'' اور جس کے سامنے اللہ کی قسم کھائی

1۔ ذوالوجہین یعنی دو چہروں والا یا دورخا انسان وہ ہے جو کسی انسان کے ساتھ اپنی ہمدردیاں جتاتا ہے، خود کو اس کا ساتھی اور ہمراز بتاتا ہے اور دوسرے کی اس کے سامنے برائی کرتا ہے۔ اور جب اس دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے تو بعینہٖ وہی رویہ اس کے ساتھ بھی رکھتا ہے۔ جیسا کہ منافقین مدینہ کا طریقہ تھا۔ یہی حال ذولسانین یعنی دو زبانیں رکھنے والے کا ہے کہ جب ایک آدمی کے پاس ہوتا ہے تو اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے اور اس کے مخالف کی مذمت و برائی کرتا ہے اور جب اس کے دشمن کے ساتھ ملاقات ہوتی ہے تو وہی زبان اس کی تعریف میں اور پہلے کی مذمت میں استعمال کرنے لگتا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جائے اسے راضی ہو جانا چاہیے اور جو شخص اللہ کے نام پر بھی راضی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ (ابن ماجہ)

حدیث: اور یہ روایت بھی انہی (حضرت ابن عمر) رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا جو کہہ رہا تھا: کعبہ کی قسم۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے غیر کی قسم نہیں کھانی چاہیے کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ'' جس نے اللہ کے غیر کی قسم کھائی تو وہ کافر ہو گیا یا اس نے شرک کیا۔ (یعنی اس نے کافروں یا مشرکوں والا کام کیا کہ غیر اللہ کی قسمیں وہی کھاتے ہیں۔ اس حدیث میں ایسی قسم سے سختی کے ساتھ ممانعت فرمائی گئی ہے)۔

اسے ترمذی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا اور حاکم نے فرمایا: بر شرط مسلم و بخاری صحیح ہے۔ اور حاکم کی ایک اور روایت میں یوں ہے: ''فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''كُلُّ يَمِيْنٍ يُحْلَفُ بِهَا دُوْنَ اللّٰهِ شِرْكٌ'' ہر وہ قسم جو اللہ کے غیر کے نام پر کھائی جائے شرک ہے (مطلب وہی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھا لینا مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ غیر اللہ کے نام کی سچی قسم کھاؤں۔ (کیونکہ غیر اللہ کے نام کی سچی قسم گناہ میں اللہ کے نام کی جھوٹی قسم سے کہیں بڑھ کر ہے)۔

اسے طبرانی نے موقوفاً روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا'' جس نے امانت (احکام اسلام نماز، روزہ وغیرہ یا امانت اللہ جو اللہ کی صفت ہے) کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ہمارے طریقہ پر نہیں)۔ ابوداؤد۔

حدیث: انہی (بریدہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم کھا کر کہا (کہ اگر ایسا ہو تو) میں دین اسلام سے بری (جدا) ہوں۔ اب اگر وہ (اپنی قسم میں) جھوٹا ہے تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (وہ اسلام سے جدا ہو کر کافر ہو جائے گا) اور اگر سچا ہے تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ ہرگز نہیں لوٹے گا (بلکہ گناہ کا پہاڑ لئے ہوئے ہوگا)۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بات پر قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسی اس نے قسم کھائی ہوگی۔ (مثلاً) اگر اس نے کہا: (اگر ایسا ایسا ہو تو) وہ یہودی ہو تو وہ یہودی ہو جائے گا۔ اگر کہا کہ وہ نصرانی ہو تو وہ نصرانی ہو جائے گا اور اگر کہا کہ وہ اسلام سے بری ہو تو واقعی ہی اسلام سے الگ ہو جائے گا۔ اور جس نے زمانہ جاہلیت جیسی پکار کی (بتوں وغیرہ کو پوجا پکارا) وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) "وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی" اگرچہ وہ روزے رکھے اور نمازیں پڑھے؟ ارشاد فرمایا: "وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی" (ہاں) اگرچہ روزے رکھے اور نمازیں بھی پڑھے۔

اسے ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: اگر ایسا ایسا ہو تو میں یہودی ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَجَبَتْ" اس پر دوزخ واجب ہوگئی۔ (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ" جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا (1) اس نے کہا۔

اسے امام بخاری، مسلم نے ایک حدیث میں اور ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

1۔ اس اور اس جیسی دوسری مذکورہ فی الباب احادیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص عملی طور پر ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے یعنی یہودی و نصرانی وغیرہ۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ فرمان تشدد و تغلیظ کے لئے ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے: جس نے عمداً نماز چھوڑی وہ کافر ہوگیا۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے ہاں ایسی قسم منعقد ہوگی اور کفارہ واجب ہوگا۔

قسم کی تین اقسام ہیں: قسم لغو، قسم غموس اور قسم منعقدہ۔ قسم منعقدہ توڑنے پر کفارہ لازم ہے بشرطیکہ قسم اللہ کے نام کی کھائی ہو۔ قسم غموس میں صرف گناہ ہوتا ہے۔ توبہ کرنی چاہیے۔ اس میں کفارہ نہیں ہوتا اور قسم لغو میں نہ کفارہ ہے نہ گناہ، مگر اکثر قسم کھانا کوئی پسندیدہ فعل نہیں۔ بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں کے ساتھ قسم ہو جاتی ہے۔ مثلاً اللہ، رحمن، رحیم، پروردگار، خدا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ بھی۔ جیسے اللہ کی عزت و جلال، کبریائی، بڑائی، بزرگی، قدرت و قوت وغیرہا۔ قرآن یا کلام اللہ کی قسم بھی درست ہے۔ کیونکہ یہ بھی اللہ کی صفت ہے۔

قسم غموس اور لغو کا تعلق زمانہ ماضی یا حال کے ساتھ ہوتا ہے منعقدہ کا مستقبل کے ساتھ۔ مثلاً یوں قسم کھائی کہ اللہ کی قسم فلاں شخص مر چکا ہے۔ یا فلاں کام ہو رہا ہے اور درحقیقت وہ شخص مرا نہیں بلکہ زندہ ہے اور وہ کام نہیں ہو رہا ہے۔ اب اگر جانتے بوجھتے ایسی جھوٹی قسم کھائی تو یہ غموس ہے اور اگر اس کے علم میں تو ایسا ہی تھا کہ وہ شخص مر چکا ہے اور وہ کام ہو رہا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں تھا تو قسم لغو ہے۔ غموس میں کفارہ نہیں، توبہ فرض ہے اور لغو میں نہ کفارہ نہ گناہ۔ مگر یہ بڑی معیوب بات۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور اگر یوں قسم کھائی کہ اللہ کی قسم میں فلاں کام کروں گا یا نہیں کروں گا۔ تو یہ قسم منعقدہ ہے۔ جس کے توڑنے پر کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

قسم کے کفارہ کے متعلق قرآن حکیم فرماتا ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾ (المائدہ)

ترجمہ: "تم سے اللہ تعالیٰ تمہاری فضول قسموں (قسم لغو) پر باز پرس نہیں فرمائے گا۔ لیکن وہ قسمیں جن کو تم پختہ کر چکے ہو (قسم غموس اور منعقدہ) پر باز پرس کرے گا۔ تو قسم کو توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اس قسم کا کھانا کھلایا جائے جس قسم کا تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو (درمیانہ نہ بہت اعلیٰ نہ بہت گھٹیا) یا ان (دس مسکینوں) کو لباس (درمیانہ) پہنایا جائے۔ یا ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اور جو (قسم توڑنے والا کفارہ ادا کرنے کے لئے ان تین مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز) نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے (لگاتار) رکھ لے۔ یہ ہے تمہاری قسموں کا کفارہ جب تم قسم اٹھاؤ (اس کو پورا نہ کرسکو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات تمہارے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم شکر گزار بندے بنو"۔

خلاصہ یہ کہ کفارہ کی تین صورتیں ہیں۔ نمبر 1 دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، نمبر 2 یا انہیں کپڑے پہنانا، نمبر 3 غلام آزاد کرنا جو آج کل ممکن نہیں۔ اور اگر مذکورہ صورتوں میں سے کسی پر قدرت نہ ہو تو تین دن کے لگاتار روزے رکھنا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

مسلمان کو حقیر جاننا اور یہ کہ وجہ فضیلت صرف تقویٰ ہے

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ" مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے(1)، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے، تقویٰ اس جگہ ہے، تقویٰ اس جگہ ہے اور اپنے سینہ مقدسہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ "بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ" آدمی کے بدترین ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہر مسلمان کا خون، عزت اور مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم وغیرہ)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوگا۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا: انسان پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے خوبصورت ہوں اور اس کے جوتے اچھے ہوں؟ (کیا یہ بھی تکبر میں شمار ہوگا؟) یہ سن کر حضور انور ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" (یہ تکبر نہیں) اللہ تو خود خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو محبوب رکھتا ہے بلکہ تکبر تو حق بات سے انکار کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ (مسلم، ترمذی، حاکم)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنو: "هَلَكَ النَّاسُ" لوگ ہلاک ہوگئے۔ (بیڑہ غرق ہوگیا ہے لوگوں کا، اور رہا میں، میں تو بہت اچھا ہوں۔ تو سمجھ لو کہ) وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت میں پڑنے والا ہے۔ (امام مالک، مسلم، ابوداؤد)۔

حدیث: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کہا: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی بخشش نہیں فرمائے گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: کون ہے جو میرے بارے میں قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کی بخشش نہیں فرماؤں گا؟ "اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ" جا میں نے فلاں کی بخشش فرمادی ہے اور تیرے اعمال ضائع کردیئے ہیں (کہ تو نے اسے اور اس کے اعمال کو حقیر سمجھا اور خود کو اس سے بہتر خیال کیا)۔ (مسلم)۔

1۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (الحجرات)

ترجمہ: "بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم صلح کرادیا کرو اپنے بھائیوں کے درمیان (اگر کہیں ان میں ناراضگی ہوجائے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں (کو حقیر سمجھ کران) کا مذاق اڑانے والوں میں سے ایک کے سامنے قیامت کے دن جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: بھاگ کے آ داخل ہو جا۔ تو وہ تکلیف وغم کے ساتھ بھاگتا آئے گا۔ جب قریب جائے گا تو سامنے دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر ایک اور دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: چل جلدی سے آ۔ وہ شدت سے بھاگتا ہوا آئے گا جب قریب ہو گا تو اس کے سامنے وہ دروازہ بھی بند کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ہوتا رہے گا حتی کہ ان میں سے کسی کے لئے دربائے جنت میں سے ایک دروازہ کھول کر فرمایا جائے گا: آ کر (جنت میں) داخل ہو جا تو اب وہ ناامیدی کی وجہ سے قریب بھی نہ آ سکے گا۔

اسے بیہقی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ نسب (کہ فلاں شخص فلاں کی اولاد ہے) کسی کے لئے گالی یا عار نہیں ہیں۔ تم تو آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو (اور وہ مٹی سے بنائے گئے تھے) پیمانے کی کمی کو تم پورا نہیں کر سکتے (تم میں سے ہر کسی میں کوئی نہ کوئی کمی ضرور ہے جسے دور کرنا تمہارے بس کی بات نہیں) "لَيْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا بِالدِّيْنِ اَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ" سوائے دین (یعنی تقویٰ) اور نیک عمل کے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔

اسے امام احمد اور بیہقی نے بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔ اور بیہقی کے الفاظ ہیں: "سوائے دین اور نیک عمل کے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ آدمی کے برا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ فحش گو بدزبان اور بخیل ہو"۔

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: "اُنْظُرْ فَاِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى" غور کرو کہ تم کسی سرخ یا سیاہ شخص سے بہتر نہیں ہو۔ ہاں مگر تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو سکتے ہو۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ سوائے بکر بن عبداللہ مزنی کے ان کے راوی ثقہ مشہور ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایام تشریق کے وسط میں خطبۃ الوداع دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ یاد رکھو! سوائے تقویٰ کے کسی عربی کو کسی عجمی (غیر عربی) پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات: 13) بے شک تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ والا ہے۔ کیا میں نے تم تک اللہ کے احکام نہ پہنچا دیئے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں! (یقیناً پہنچا دیئے ہیں) ارشاد فرمایا: "فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" تو حاضرین کو چاہیے کہ غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں۔ الحدیث۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بیہقی نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد میں بعض غیر معروف راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے کو حکم دے گا کہ یہ ندا کرے: (اے اہل محشر!) سن لو! ایک نسب میں نے قائم فرمایا تھا اور ایک نسب تم نے خود قائم کر لیا۔ میں نے یہ نسب قائم کیا تھا کہ تم میں زیادہ عزت دار وہ ہے جو زیادہ تقویٰ رکھنے والا ہے۔ مگر تم نے اس کا انکار کیا اور کہنے لگے: فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں سے بہتر ہے۔ (یہ تمہارا قائم کردہ معیار فضیلت تھا) تو آج میں اپنا قائم فرمایا ہوا نسب اٹھا رہا ہوں اور تمہارا مقرر کیا ہوا نسب نافذ کرتا ہوں۔ ''اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ؟'' کہاں ہیں اہل تقویٰ لوگ (1)؟ (آج میں اہل تقویٰ کی مغفرت فرماؤں گا اور تم اپنے معیار فضیلت پر اڑے رہو)۔

اسے طبرانی نے اوسط و صغیر میں اور بیہقی نے مرفوع و موقوف دونوں طرح روایت کیا اور کہا: موقوف محفوظ ہے۔ کتاب العلم کے شروع میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے۔ جس میں ہے کہ (فرمایا:) ''مَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ'' (قیامت کے روز) جس کو اس کے (برے) اعمال نے (جنت میں جانے سے) روک لیا، تو اس کا خاندانی نسب اسے جلدی (جنت میں) نہ لے جا سکے گا۔ (یعنی جنت میں داخلہ اعمال صالحہ کی بنا پر ہوگا، خاندانی شرافت پر نہیں)۔

1۔ اللہ رب العزت خالق جن و انس جل وعلا فرماتا ہے:
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات)
''ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا ہے (سو اس لحاظ سے کسی کی کسی پر کوئی فضیلت نہیں) اور تمہیں مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنا دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ (تو قومیں اور قبیلے و خاندان صرف پہچان کے لئے ہیں فضیلت کے لئے نہیں۔ فضیلت کا معیار کیا ہے؟ سن لو) بے شک اللہ کی بارگاہ میں زیادہ عزت (و فضیلت) والا وہ ہے جو تم میں زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا خوب خبر رکھنے والا ہے (کہ کس کا تقویٰ کس درجہ کا ہے؟)''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا وغیر ذالک

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زائد یا ستر سے زائد شعبے ہیں۔ "اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ان میں کم درجے کا شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور اعلیٰ درجہ کا شعبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے: "فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ" تو میں نے ان کے نیک اعمال میں راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا دیکھا۔ اور میں نے ان کے برے اعمال میں اس بلغم کو دیکھا جو مسجد میں تھی اسے دفن نہیں کیا گیا تھا۔ (مسلم وابن ماجہ)۔

حدیث: حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) معلوم نہیں، آپ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپ کے بعد پیچھے رہ جاؤں آپ مجھے توشہ آخرت کے طور پر کوئی چیز عنایت فرما دیجئے جو مجھے نفع دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کام کیا کرو اور وہ عمل کرتے رہا کرو۔ "وَاَمِرَّ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ" اور تکلیف دہ چیزیں راستے سے ہٹا دیا کرو۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی عمل سکھا دیں جس سے فائدہ حاصل کرتا رہوں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: "اَعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ" مسلمانوں کے راستہ سے اذیت دینے والے چیزیں الگ کر دیا کرو۔ (مسلم وابن ماجہ)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز جب آفتاب طلوع ہوتا ہے، انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرا دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کی اس طرح مدد کر دینا کہ اسے اس کی سواری پر سوار کرا دینا یا اس کا سامان لدوا دینا صدقہ ہے۔ اچھی اور پاکیزہ بات کہنا صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کیلئے جانے کو اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ "وَيُمِيْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ" اور تکلیف دہ چیزوں کو راستہ سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے، ہر بنی آدم پر صدقہ ضروری ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم صدقہ کرنے کے لئے سامان کہاں سے لائیں؟ (غریب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں، صدقہ کرنے کو کچھ نہیں رکھتے) آنحضور ﷺ نے فرمایا: نیکی کے دروازے کثیر ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، اذیت رساں چیز راستے سے ہٹا دینا، بہرے کو بات سنوانا، نابینا کو راستہ بتانا، حاجت مند کو حاجت برآری کا طریقہ سکھا دینا، اپنی ٹانگوں سے چل کر مظلوم فریادی کی مدد کو جانا اور اپنی قوت بازو سے ضعیف کی امداد کرنا، یہ سب تمہاری طرف سے تمہاری جان کے صدقے ہیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے مختصراً روایت کیا۔ اور بیہقی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: ''وَتَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ صَدَقَةٌ وَّ هَدْيُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّالَّةِ صَدَقَةٌ'' اپنے بھائی کے روبرو بوقت ملاقات تمہارا مسکرا دینا بھی صدقہ ہے، لوگوں کے راستہ سے پتھر، کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اور اجنبی علاقے میں کسی شخص کو تمہارا راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور انسان پر اپنے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ واجب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں پڑی بلغم کو دفن کر دو اور راستے میں پڑی تکلیف دہ چیز ہٹا دو۔ اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے تو چاشت کی دو رکعت نماز تمہارے لئے کافی ہوگی۔

اسے امام احمد و ابو داؤد اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

حدیث: حضرت مستنیر بن اخضر بن معاویہ اپنے والد رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی راستہ میں جا رہا تھا کہ ہم ایک ایذا رساں چیز کے پاس سے گذرے تو انہوں نے اس چیز کو ہٹا دیا یا راستہ سے الگ کر دیا۔ پھر میں نے بھی ایسی ہی کوئی چیز دیکھی تو پکڑ کر رستہ سے دور کر دی۔ اس پر معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمانے لگے: اے بھتیجے! تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے عرض کی: اے عم محترم! میں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا تو میں بھی یوں ہی کرنے لگا۔ اس پر وہ کہنے لگے: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ اَمَاطَ اَذًى مِّنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَّ مَنْ تُقُبِّلَتْ مِنْهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' جس نے مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جس کی یہ نیکی قبول ہوگئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں اسی طرح روایت کیا۔ نیز امام بخاری نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں اسے روایت کیا اور اسی کی اسناد یوں ذکر کی: عن المستنیر بن اخضر بن معاویۃ بن قرۃ عن جدہ۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ جب سے ہم نے اسلام کو پہچانا ہے ہمیں اتنی خوشی کبھی نہ ہوئی تھی جتنی اس حدیث کو سن کر ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"اِنَّ الْمُؤمِنَ لَيُوْجَرُ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ" بندہ مومن کو راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر بھی اجر ملتا ہے۔ راستہ بتانے پر، توتلے شخص (زبان میں خرابی والا جو اپنی بات ٹھیک سے نہ سمجھا سکتا ہو) کی طرف سے کسی کو بات سمجھا دینے پر اور عاریتًا کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ والا جانور دینے پر بھی اجر حاصل ہوتا ہے۔ حتی کہ جو چیز (رقم وغیرہ) اس کی جیب میں ہو، اس نے اسے ٹٹولا تو اس کا ہاتھ ٹٹو لنے میں خطا کر گیا (وہ چیز تھی تو جیب میں ہی مگر ٹٹو لنے پر پہلی مرتبہ محسوس نہ ہوئی تو اسے فکر ہوا۔ اس تھوڑے سے فکر پر بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے)۔

اسے ابو یعلیٰ اور بزار نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو شیبہ ہروی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہیں جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا۔ آپ نے راستہ سے ایک پتھر اٹھا دیا۔ وہ شخص کہنے لگا: یہ کیا جی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ رَفَعَ حَجَرًا مِّنَ الطَّرِيْقِ كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَّ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ" جس شخص نے راستہ سے کوئی پتھر اٹھا دیا، اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی گئی۔ اور جس کے پاس (اس طرح کی) کوئی نیکی ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ نیز اوسط میں بھی اسے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے مگر اس کے الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں: "مَنْ اَخْرَجَ مِنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا يُؤْذِيْهِمْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ حَسَنَةً وَّ مَنْ كَتَبَ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً اَدْخَلَهٗ بِهَا الْجَنَّةَ" جس نے مسلمانوں کے راستہ سے ایسی کوئی چیز نکال دی جو انہیں گذرتے وقت تکلیف پہنچاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی اور جس کے لئے اللہ نے اپنے پاس نیکی لکھ لی، اس کے عوض اسے اللہ جنت میں داخل فرمائے گا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ کوئی شخص کہیں کسی راستہ پر جا رہا تھا کہ راستہ میں اس نے ایک کانٹوں بھری شاخ پائی تو اس شخص نے اسے راستہ سے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: "میں نے ایک آدمی کو جنت میں مزے لوٹتے دیکھا جس نے ایک راستہ کے درمیان سے ایک درخت کاٹ دیا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی"۔

مسلم ہی کی ایک اور روایت میں الفاظ اس طرح ہیں کہ ارشاد فرمایا: "مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ" ایک شخص نے راستہ کے درمیان میں ایک کانٹوں بھری ٹہنی پائی تو کہنے لگا: اللہ کی قسم میں اسے مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں گا تاکہ انہیں تکلیف نہ پہنچے۔ تو (اتنی سی بات پر) وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نیز اسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے۔ان کے الفاظ ہیں: ''ایک شخص نے ایک کانٹے دار شاخ کو کھینچ کر راستہ سے ہٹا دیا، اس نے کبھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا۔یا تو یہ شاخ کسی نے کاٹ کر راستہ میں ڈال دی تھی یا کسی طرح بھی وہاں پڑی ہوئی تھی۔''فَامَاطَهُ عَنِ الطَّرِيقِ فَشَكَرَ اللّٰهُ ذَالِكَ لَهُ فَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ'' اس شخص نے اسے راستہ سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرما لیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا، ایک آدمی نے آکر اسے کاٹا اور لوگوں کے راستہ سے ہٹا دیا۔فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَتَقَلَّبُ فِيْ ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ'' میں نے اس شخص کو دیکھا ہے وہ جنت کے اندر اسی درخت کے سائے میں مزے اڑا رہا تھا۔

اسے امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا متابعات میں اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔

ترغیب

چھپکلی، سانپ وغیرہ موذی جانوروں کو مارنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً'' جس نے پہلی ضرب میں چھپکلی کو مار ڈالا، اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں مگر پہلی ضرب میں مارنے سے کم۔اور جس نے اسے تیسری ضرب میں قتل کیا، اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں مگر دوسری ضرب میں قتل کرنے سے کم ہیں۔(چھپکلی کو مارنے کی وجہ آئندہ احادیث میں آرہی ہے)۔

اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: ''مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذَالِكَ وَ فِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذَالِكَ'' جس نے چھپکلی کو پہلی ہی ضرب میں قتل کر دیا، اس کے لئے ایک سو نیکی لکھ دی گئی، دوسری ضرب میں مارے سے اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے بھی کم نیکیاں (لکھی جاتی ہیں)۔

اور مسلم کی ایک اور روایت اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فرمایا: ''فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً'' پہلی ضرب میں مارنے سے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حدیث: فاکہ بن مغیرہ کی آزاد شدہ کنیز سائبہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہوا دیکھا۔عرض کرنے لگیں: اے ام المومنین! آپ اس کے ساتھ کیا کرتی ہیں؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے چھپکلیاں مارا کرتی ہوں۔(ان کو قتل کرنے کی وجہ یہ ہے) کہ اللہ کے رسول ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے ہمیں خبر دی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو سوائے اس چھپکلی کے زمین میں کوئی جانور ایسا نہیں تھا جس نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش نہ کی ہو۔ "فَاِنَّهُ یَنْفُخُ عَلَیْهِ فَامَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ" لیکن یہ چھپکلی (آگ کو مزید بھڑکانے کی کوشش میں) پھونکیں مارتی تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا۔ (کیونکہ پیغمبر کا دشمن چاہے جانور ہی ہو قابلِ معافی نہیں۔ علاوہ ازیں اس کی سانس سے ہوا بھی زہر آلود ہوتی ہے جس سے بیماریاں پھیلتی ہیں)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور نسائی نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: "کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ" یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (آگ میں) پھونکیں مارتی تھی۔

اسے بخاری، مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت عامر بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَیْسِقًا" حضور نبی اکرم ﷺ نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس کا نام فاسق (موذی) رکھا۔

اسے مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَتَلَ حَیَّةً فَلَهٗ سَبْعُ حَسَنَاتٍ" جس نے سانپ کو قتل کیا، اس کو سات نیکیاں حاصل ہوں گی" اور جس نے چھپکلی قتل کی اسے ایک نیکی ملی۔ اور جس نے سانپ کو اس کے نقصان پہنچانے کے خوف سے چھوڑ دیا (قتل نہیں کیا) فَلَیْسَ مِنَّا وہ ہم سے نہیں (ہمارے طریقہ پر نہیں کیونکہ بزدل ہے)۔

اسے امام احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا مگر ابن حبان کے ہاں "چھوڑ دینے" کا ذکر نہیں۔

حدیث: حضرت ابوالاحوص الجشمی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ دیکھا جو دیوار پر چل رہا تھا۔ آپ نے اپنا خطبہ چھوڑ دیا پھر سانپ کو اپنے ڈنڈے سے مارنے لگے حتی کہ قتل کر ڈالا۔ پھر فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ قَتَلَ حَیَّةً فَکَاَنَّمَا قَتَلَ مُشْرِکًا قَدْ حَلَّ دَمُهٗ" جس نے سانپ کو قتل کیا گویا کہ اس نے ایک مشرک کو قتل کیا جس کا قتل کرنا حلال ہے۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے مرفوعا و موقوفا اور بزار نے روایت کیا۔ مگر بزار کے الفاظ ہیں: "مَنْ قَتَلَ حَیَّةً اَوْ عَقْرَبًا" "جس نے سانپ یا بچھو کو قتل کیا۔ (اس نے گویا مشرک کو قتل کیا)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اُقْتُلُوا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَلْحَیَاتِ کُلَّھُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَھُنَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ'' ہر قسم کے سانپ قتل کر دیا کرو۔ جس نے انہیں ڈر کی وجہ سے چھوڑ دیا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے اور طبرانی نے کئی اسناد کے ساتھ روایت کیا جن کے راوی سوائے عبدالرحمٰن بن مسعود کے ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے ان (سانپوں) کے ساتھ صلح نہیں کی جب سے ان کے ساتھ لڑائی کی ہے۔ اور جس نے ان میں سے کسی کو خوف کی وجہ سے چھوڑ دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سانپوں کو ان کے انتقام کے خوف سے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم نے جب سے ان کے ساتھ لڑائی کی ہے کبھی صلح نہیں کی۔ (ابوداؤد)۔

حدیث: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، ہم چاہ زم زم کے قریب جھاڑو دینا چاہتے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہاں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں۔ (تو اب کیا کریں؟) ''فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِھِنَّ'' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں قتل کر دینے کا حکم دیا۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ سوائے عبدالرحمٰن بن سابط کے اس کی اسناد صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو کہا کرو: میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا۔ میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہم لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گے۔ (تو وہ واپس لوٹ جائیں گے)۔ ''فَاِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوْھُنَّ'' اگر اس کے باوجود پھر نکل آئیں تو ان کو قتل کر دیا کرو۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے بروایت ابن ابی لیلیٰ عن ثابت عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے سوائے اس مذکور سند کے نہیں جانتے۔ ابن ابی لیلیٰ کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے۔

حدیث: حضرت نافع سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم ہر قسم کے سانپوں کو مار ڈالتے تھے حتی کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد اس سے رک گئے۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔ اور مسلم کی ایک اور، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ: ''حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا سوائے دم کٹے اور دو لکیروں والے سانپوں کے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کو زائل کرتے اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوسائب سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا حتی کہ انہوں نے نماز ادا کر لی۔ اتنے میں میں نے گھر کے ایک کونے میں پڑی ہوئی لکڑیوں میں حرکت محسوس کی۔ میں ادھر متوجہ ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ ہے۔ میں جلدی سے اسے مارنے کو اٹھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو میں پھر بیٹھ گیا۔ جب سانپ چلا گیا تو انہوں نے گھر کے ایک کمرے کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا: یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمانے لگے: اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خندق کے لئے گئے ہوئے تھے۔ یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر اپنی بیوی کے پاس آجاتا تھا۔ ایک دن اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہتھیار پہن لو، مجھے خدشہ ہے کہ بنی قریظہ (یہود کا ایک قبیلہ تھا) کے لوگ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ اس شخص نے ہتھیار لے لئے اور گھر کو لوٹا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی دروازے کے درمیان میں کھڑی ہے۔ اس پر غیرت غالب آگئی، نیزہ اٹھالیا کہ اسے مار دے۔ تو بیوی بولی: اپنے نیزے کو مجھ سے روکو اور گھر کے اندر داخل ہو کر دیکھو کہ کیا چیز نکل آئی ہے۔ (میں شوق سے یہاں نہیں کھڑی ہوں) وہ اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ ہے جو کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا ہے۔ اس نے سانپ پر نیزہ مارا اور اسے نیزے میں پرولیا۔ پھر باہر نکل کر دیوار کے ساتھ مارا تو سانپ تڑپنے لگا (اس کے بعد وہ نوجوان بھی وہیں فوت ہو گیا) یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دونوں میں سے کون پہلے مرا، سانپ یا نوجوان؟ فرمایا کہ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سارا ماجرا بیان کیا اور عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اسے زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: مدینہ میں کچھ جن مسلمان ہو چکے ہیں: جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے (نکل جانے کی) دھمکی دو۔ ''فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَالِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ'' اب اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہی ہے۔ (معلوم ہوا کہ جن اور شیطان سانپ وغیرہ جیسی مختلف شکلوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں)۔

اور اس کی مثل ایک روایت میں ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان گھروں میں لمبی عمر والے کئی سانپ رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے تنگ کرو (کہ نکل جائے) ''فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ'' اگر وہ چلا جائے تو بہتر ورنہ اسے قتل کر ڈالو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کیونکہ وہ کافر (جن) ہے۔ اسے امام مالک، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی محترم ﷺ کو منبر شریف پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سانپوں کو مار دیا کرو اور دو دھاری والے اور دم کٹے سانپ کو بھی قتل کر دیا کرو کیونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ نظر ختم کر دیتے اور حمل گرا دیتے ہیں (ان کے زہر میں یہ اثر ہے کہ اگر ڈنگ مار دیں تو نظر جاتی رہتی ہے اور حمل والی کا حمل ساقط ہو جاتا ہے)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سانپ کو مارنے ہی والا تھا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: اسے مت قتل کرو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو قتل کر دینے کا حکم دیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اس کے بعد آپ ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ یہ لمبی عمر والے سانپ ہوتے ہیں۔

اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ نیز امام مالک، ابوداؤد اور ترمذی نے بھی اسے قریب قریب الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (باؤلے) کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔ آپ ارشاد فرما رہے تھے۔ سانپ اور (باؤلے) کتوں کو قتل کر دو اور دو دھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو بھی مار ڈالو، کیونکہ یہ نظر کو زائل کرتے اور حمل گرا دیتے ہیں (1)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ ایک چیونٹی نے انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی (حضرت عزیر علیہ السلام) کو کاٹ لیا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کی پوری بستی جلا دی گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ''فِیْ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ فَاَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ'' کہ ایک چیونٹی کے کاٹ لینے پر آپ نے امتوں میں سے ایک پوری امت کو جلا ڈالا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔

اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: ''فَھَلَّا نَمْلَۃً وَّاحِدَۃً'' ایک ہی چیونٹی کو آپ نے کیوں نہ ہلاک کیا؟ (سب کو کیوں کیا؟)۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اور مسلم اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں: ''حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے تو انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ انہوں نے چیونٹیوں کا چھتہ نکالنے کا حکم دیا۔ چھتہ نکالا گیا۔ پھر ان کے حکم سے اسے جلا دیا گیا۔ ''فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ ھَلَّا نَمْلَۃً وَّاحِدَۃً'' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: آپ نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ سزا دی۔ (سب کو کیوں جلا دیا؟)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اقدس ﷺ نے چار جانوروں یعنی چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

1۔ علماء فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع کئے اور بغیر ڈرائے مارنا درست نہیں۔ مدینہ منورہ کے علاوہ باقی تمام مقامات پر جنگل ہو یا گھر سانپوں کو مارنا مستحب ہے انہیں ڈرانے دھمکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے حضور نبی رحمت ﷺ سے مینڈک دوا میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ۔

آج مورخہ ۱۸۔محرم الحرام ۱۴۱۸ھ، 25 مئی 1997ء بروز اتوار، نماز ظہر سے کچھ دیر قبل ارشاد الحبیب انتخاب وترجمہ الترغیب والترہیب کی جلد سوم مکمل ہوئی۔ دعا ہے۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب محترم ﷺ کے صدقہ میں اس کتاب کی چوتھی اور آخری جلد مکمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ میرے لئے اور قارئین اور جملہ مسلمین کے لئے اسے ذریعہ نجات بنائے امین بحرمت طٰہٰ ویٰسین۔

مترجم

احقر العباد

حافظ محمد صابر علی صابر۔

خطیب مرکزی جامع مسجد مکہ بولٹن انگلینڈ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الترغیب والترہیب

جلد دوم (حصہ دوم)

مُصنِّف

امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

محمد صابر علی صابر بولٹن انگلینڈ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور-کراچی پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فہرست مضامین

ترغیب: وعدہ وفائی اور امانت	457
ترغیب: وعدہ خلافی، خیانت، دھوکہ، کسی کو امان دینے کے بعد قتل کرنا یا اس پر ظلم کرنا	457
ترغیب: اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کیلئے محبت رکھنا	464
ترھیب: اہل شر اور اہل بدعت کی محبت سے بچنا کیوں کہ قیامت کے روز آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا	464
ترھیب: جادو، کاہنوں، فال نکالنے والوں اور نجومیوں کے پاس جانا اور ان کی بات کی تصدیق کرنا	474
ترھیب: جانداروں کی تصویریں گھروں میں رکھنا	477
ترھیب: نرد (چوسر) کھیلنا	481
ترغیب: اچھا دوست	481
ترھیب: برا ساتھی، حلقہ کے درمیان بیٹھنا آداب مجلس وغیرہ	481
ترھیب: ایسی چھت پہ سونا جس کی منڈیر نہ ہو یا طوفان کے وقت بحری سفر کرنا	485
ترھیب: بلا عذر پیٹ کے بل سونا	486
ترھیب: دھوپ اور سائے میں بیٹھنا	486
ترغیب: قبلہ رخ بیٹھنا	486
ترغیب: ملک شام کی سکونت اور فضیلت	488
ترھیب: بدشگونی	491
ترھیب: شکار یا حفاظت کی غرض کے علاوہ کتے پالنا	492
ترھیب: تنہا یا صرف ایک ساتھی کے ہمراہ سفر پر جانا، سفر میں کتنے ساتھی ہوں	494
ترھیب: عورت کا بغیر محرم کے تنہا سفر کرنا	496
ترغیب: سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا	497
ترھیب: سفر وغیرہ میں کتا یا گھنٹی (گھنگرو، جھانجر وغیرہ) ساتھ رکھنا	498
ترغیب: رات کے وقت سفر کرنا	500

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترھیب: رات کے پہلے پہر سفر شروع کر لینا، راستوں پر پڑاؤ کرنا اور جائے قیام پر الگ الگ ٹھہرنا 500
ترغیب: جب پڑاؤ کر لیں تو نماز ادا کرنا 500
ترغیب: سواری ٹھوکر کھا کر گر جائے تو اللہ کا ذکر کرنا چاہیے 501
ترغیب: کسی جگہ پڑاؤ کرتے وقت کیا دعا کی جائے؟ 502
ترغیب: بندے کا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں خصوصاً مسافر کیلئے دعا کرنا 503
ترغیب: پردیس میں موت 504

کتاب التوبۃ الزہد

توبہ اور زہد کا بیان 505
ترغیب: توبہ، توبہ کرنے میں جلدی کرنا اور گناہ کر بیٹھنے کے بعد نیکی کرنا 505
ترغیب: عبادت کیلئے وقت نکالنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ لو لگانا 520
ترھیب: دنیا کو اہم جاننا اور اسی میں منہمک رہنا 520
ترغیب: دنیا میں بدعملی اور فساد کے وقت نیک اعمال کرنا 526
ترغیب: عمل اگرچہ تھوڑا ہو مگر ہمیشہ جاری رہنا چاہیے 527
ترغیب: فقر و تنگ دستی، فقراء و مساکین اور کمزوروں کی فضیلت، ان کے ساتھ محبت اور میل ملاپ رکھنا 529
ترغیب: دنیا سے بے رغبتی اور تھوڑے پر اکتفاء کرنا 545
ترھیب: دنیا سے محبت، دنیا کی کثرت اور اس پر فخر و تکبر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے اور
لباس مبارک کا کچھ بیان 545
فصل: سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک کی گذر اوقات 564
ترغیب: اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کی فضیلت 589
ترغیب: موت کی یاد اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے بچنا نیز عمل میں جلدی کرنا، نیک آدمی کیلئے لمبی عمر کی
فضیلت اور تمنائے موت کی ممانعت 596
ترغیب: خوف الٰہی کی فضیلت 611
ترغیب: اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کی امید اور حسن ظن خصوصاً بوقت موت 619

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الجنائز

ترغیب: اللہ تعالیٰ سے معافی اور خیر و عافیت کا سوال کرنا 622
ترغیب: کسی مبتلائے تکلیف کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے؟ 624
ترغیب: صبر کی فضیلت خصوصاً اس شخص کیلئے جو کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو مصیبت، بیماری اور بخار کی فضیلت نیز جس کی نظر جاتی رہی ہو اس کا ثواب 624
فصل: بینائی چلے جانے پر اجر و ثواب 644
ترغیب: جسے جسمانی تکلیف ہو وہ کیا کرے؟ 646
ترھیب: ناجائز تعویذ دھاگے لٹکانا 648
ترغیب: پچھنے لگوانا پچھنے کب لگوائے جائیں 651
ترغیب: بیمار پرسی کی فضیلت اور تاکید نیز بیمار آدمی سے دعا کروانا 654
فصل: بیمار سے دعا کروانے کا بیان 658
ترغیب: دعا جو مریض کیلئے کی جائے یا مریض خود کرے 659
ترغیب: وصیت کرنا اور اس میں عدل و انصاف ملحوظ خاطر رکھنا 662
ترھیب: وصیت نہ کرنا، اس میں کسی عزیز کو نقصان پہنچانا اور بوقت موت غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کا بیان 662
ترغیب: جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے، وہ کیا کہے؟ 668
ترغیب: قبر کھودنا اور میت کو غسل و کفن دینا 670
ترغیب: جنازے کے ساتھ جانا اور دفن کے وقت حاضر ہونا 672
ترغیب: جنازے پر نمازیوں کی کثرت اور تعزیت کا بیان 675
فصل: تعزیت کا ثواب 676
ترغیب: جنازہ لے جانے اور دفن کرنے میں جلدی کرنا 677
ترغیب: میت کیلئے دعا اور اسے تعریفی کلمات کے ساتھ یاد کرنا 678
ترھیب: میت کو برائی کے ساتھ یاد کرنا اور اس کے حق میں دعا نہ کرنا 678

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترھیب: میت پر بین اور نوحہ کرنا، موت کی خبر دینا، رخساروں کو پیٹنا چہرہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا 681
ترھیب: عورت کا شوہر کے علاوہ کسی اور عزیز کی وفات پر تین روز سے زیادہ سوگ کرنا 686
ترھیب: یتیم کا مال ناحق کھانا 688
ترغیب: مردوں کا زیارت قبور کو جانا 690
ترھیب: عورتوں کا قبروں کی زیارت کو اور جنازوں کے ساتھ جانا 690
ترھیب: ظالموں، کفار و مشرکین کی قبروں، ان کی بستیوں اور قتل گاہوں کے پاس سے ان کے بداعمالیوں
پر غور کئے بغیر گزر جانا 693
فصل: عذاب قبر، وہاں پر انعام الٰہی اور منکر و نکیر علیہما السلام کے سوالات 694
ترھیب: قبر کے اوپر چڑھ کر بیٹھنا اور میت کی ہڈی توڑنا 706

كِتَابُ الْبَعْثِ وَاَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کی ہولناکیوں کا بیان 707
فصل: صور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا 707
فصل: حشر وغیرہ 711
فصل: حساب و کتاب وغیرہ کا بیان 722
فصل: حوض کوثر، میزان عمل اور پل صراط 737
فصل: شفاعت وغیرہ کا بیان 745

کتاب صفة الجنة والنار

جنت اور دوزخ کا بیان 759
ترغیب: جنت کا سوال کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا 759
ترھیب: دوزخ کا بیان اللہ تعالیٰ اپنے احسان و کرم سے اس سے پناہ عطا فرمائے 761
فصل: دوزخ کی گرمی کی شدت وغیرہ 768
فصل: دوزخ کی تاریکی، سیاہی اور انگارے 771
فصل: دوزخ کے اندر وادیوں اور پہاڑوں کا بیان 772

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل: جہنم کی تہہ کی گہرائی	775
فصل: دوزخ میں زنجیروں اور طوق وغیرہ کا بیان	776
فصل: جہنم میں سانپوں اور بچھوؤں کا بیان	778
فصل: اہل دوزخ کا پینا	779
فصل: دوزخیوں کا کھانا	782
فصل: اہل جہنم کے اعضاء کا بڑا بڑا اور بدصورت ہونا	784
فصل: کفار کے عذاب کا کم وبیش ہونا اور ہلکے ترین عذاب کا بیان	788
فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ وپکار کرنا	791
فصل: اہل جنت کا جنت میں داخلہ	796
فصل: جنت میں ادنیٰ ترین جنتی کا مقام	802
فصل: جنت کے درجات اور بالا خانے	809
فصل: جنت کے محلات، مٹی اور سنگریزے	811
فصل: جنت میں خیموں اور بالا خانوں کا بیان	814
فصل: جنت کی نہریں	816
فصل: جنت کے درخت اور پھل	818
فصل: اہل جنت کا کھانا پینا وغیرہ	822
فصل: جنتیوں کے لباس اور حلے	826
فصل: جنت کے بستر	827
فصل: اہل جنت کی عورتوں کا حسن وجمال	828
فصل: حوران بہشتی کا گانا	834
فصل: بازار جنت	836
فصل: اہل جنت کا ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا اور ان کی سواریاں	838
فصل: اہل جنت کو رب تبارک وتعالیٰ کا دیدار	841
فصل: اہل جنت کا رب تعالیٰ کو دیکھنا	845

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل: جو حسن و خوبی اور انعام و اکرام وغیرہ کا خیال کسی انسان کے دل پر گزر سکتا ہے یا جو عقل میں آسکتا ہے جنت اور اہل جنت اس سے کہیں بالاتر ہیں 851

فصل: اہل جنت کا جنت میں اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا اور موت کا ذبح کیا جانا 853

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

وعدہ وفائی (1) اور امانت

اور ترہیب

وعدہ خلافی، خیانت، دھوکا، کسی کو امان دینے کے بعد قتل کرنا یا اس پر ظلم کرنا

حدیث: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم

---

(1) قرآن حکیم نے وعدہ وفائی، امانت و دیانت کو اختیار کرنے اور وعدہ خلافی، بدعہدی اور خیانت و ظلم سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

نمبر 1: الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: "(گمراہ اور فاسق و نافرمان وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے ساتھ پکا عہد کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں (قطع رحمی کرتے ہیں) اور زمین میں فساد مچاتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں"۔

نمبر 2: بنی اسرائیل کو جو احکام دیئے گئے اور جو اہل اسلام پر بھی من وعن لاگو ہیں۔ ان کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے:

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: "اے بنی اسرائیل یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا۔ اور پورا کرو تم میرے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو اور میں پورا کروں گا تمہارے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو اور صرف مجھ ہی سے ڈرا کرو"۔

نمبر 3: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (المائدہ: 1) ترجمہ: "اے ایمان والو! پورا کیا کرو اپنے وعدوں کو"۔

نمبر 4: وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ (التوبہ)

ترجمہ: "اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر اس نے ہمیں دیا تو ہم دل کھول کر صدقہ کریں گے اور ضرور نیکوکاروں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو وہ بخل کرنے لگے اور اس سے روگردانی کر لی اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔ نتیجتاً اللہ نے ان کے دلوں میں منافقت جمادی اس دن تک جس دن اس سے ملیں گے (یوم قیامت)۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرنے کے بعد اس سے وعدہ خلافی کی اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے"۔

نمبر 5: وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (النحل)

ترجمہ: "اور پورا کرو اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو جب تم نے اس سے عہد کر لیا اور اپنی قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد مت توڑو۔ حالانکہ تم نے اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنا لیا ہے۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو"۔

نمبر 6: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: "اور وعدہ پورا کیا کرو۔ بے شک وعدہ کے متعلق سوال ہوگا"۔

نمبر 7: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ (نساء)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے سپرد کر دو جو ان کے اہل ہیں۔ اور تم جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اچھی بات کی نصیحت فرماتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا ہر چیز دیکھنے والا ہے"۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میری طرف سے چھ چیزیں قبول کرلو(ان پر عمل کا وعدہ کرو) میں تمہارے لئے جنت (دلوانے کا وعدہ) قبول فرماتا ہوں۔"اِذَا حَدَّثَ اَحَدُکُم فَلَا یَکْذِبُ وَ اِذَا وَعَدَ فَلَا یُخْلِفُ وَ اِذَا ائْتُمِنَ فَلَا یَخُنْ"(الحدیث)"جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے"۔

ابویعلی، حاکم، بیہقی۔(اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں، حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے اردگرد اپنی امت کے لوگوں سے فرمایا: تم مجھے چھ کاموں کے کرنے کی ضمانت دیدو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کیا کیا کام ہیں؟ ارشاد فرمایا:"اَلصَّلٰوۃُ وَ الزَّکٰوۃُ وَالْاَمَانَۃُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَالِلّسَانُ"وہ ہیں: نمبر 1 نماز، نمبر 2 زکوۃ، نمبر 3 امانت(کی حفاظت)، نمبر 4 شرم گاہ(زنا سے بچانا)، نمبر 5 پیٹ(کو حرام سے) اور نمبر 6 زبان(کو فحش گوئی، جھوٹ اور لغویات سے محفوظ رکھنا)۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اسناد لا بأس بہ کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوئی۔ پھر قرآن اترا، تو انہوں نے قرآن کا علم حاصل کیا اور سنت سیکھی۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے امانت کے مرتفع ہوجانے کے بارے میں حدیث بیان فرمائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ایک آدمی تھوڑی دیر کیلئے سوئے گا تو اس کے دل سے امانت قبض کرلی جائے گی۔ اس کا اثر پھیکے رنگ کی طرح رہ جائیگا۔ پھر وہ آدمی سوئے گا تو امانت اس کے قلب سے نکال لی جائیگی اور اس کا نشان(دل پر) ایک چھالے کی طرح باقی رہ جائیگا۔ جیسے تو کوئی انگارہ اپنے پاؤں پر رکھ لے تو کھال پھول جائے۔ تو اس کو ایک چھالے کی صورت میں دیکھے گا۔ جبکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔(ایسے ہی اس دل میں

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نمبر 8:۔وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَہْدِہِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ (المومنون)

ترجمہ:"اور(کامیاب مؤمنین وہ ہیں) جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں"۔

نمبر 9:۔یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ (الانفال)

ترجمہ:"اے اہل ایمان! اللہ اور رسول(جل وعلاو ﷺ) کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو حالانکہ تم جانتے ہو(کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے)"۔

نمبر 10:۔حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا:

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ (مریم)

ترجمہ:"اور ذکر کرو اسمٰعیل علیہ السلام کا کتاب میں۔ بے شک وہ وعدہ کے سچے تھے اور رسول نبی تھے"۔

قرآن حکیم کی ان دس آیات مقدسہ نے وعدہ کی پابندی اور امانت کی حفاظت پر کس قدر زور دیا ہے، مسلمان بخوبی اندازہ کرسکتا ہے۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

امانت نہیں رہے گی) پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لی اور اپنے پاؤں مبارک سے لڑھکا دی۔ اب لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ خرید و فروخت کریں گے مگران میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت ادا کرے۔ یہاں تک کہ کہا جانے لگے گا: ''اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا'' فلاں قبیلے میں ایک آدمی امانت دار ہے''۔ (یعنی ڈھونڈے سے کہیں کوئی امانتدار ملے گا) حتیٰ کہ ایک شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ کتنا خوش مزاج، کس قدر عقل مند ہے! ''وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ'' '' حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا''۔ (شاید یہ دور حاضر ہی کا بیان ہے)۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا سوائے امانت کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے (امانت میں خیانت کی معافی شہید کو بھی نہیں ملتی) فرمایا: قیامت کے روز ایک بندہ پیش کیا جائیگا اگرچہ وہ راہ خدا میں شہید ہوا ہوگا۔ اسے فرمایا جائے گا: تمہارے پاس جو امانت رکھی گئی تھی، ادا کرو، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! امانت کیسے ادا کروں اب تو دنیا ختم ہو چکی ہے، حکم ہوگا: اسے ہاویہ دوزخ میں لے جاؤ۔ ہاویہ دوزخ میں لے جایا جائے گا اور امانت اسی شکل میں اس کے سامنے کی جائیگی جس شکل میں اس کے پاس رکھے جانے کے دن تھی۔ یہ اسے دیکھے گا اور پہچان لے گا۔ اس کے پیچھے چلے گا اور اسے جا پائے گا پھر اپنے کندھوں پر اٹھا کر چلنے لگے گا یہاں تک کہ جب گمان کریگا کہ (ہاویہ سے) نکلنے کے قریب ہے تو کندھوں سے پکڑ کر واپس کر دیا جائیگا پھر ہمیشہ کے لئے اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اَلصَّلٰوۃُ اَمَانَۃٌ وَّ الْوَزْنُ اَمَانَۃٌ وَّالْکَیْلُ اَمَانَۃٌ وَّ اَشْیَاءُ عَدَّدَھَا وَاَشَدُّ ذٰلِکَ الْوَدَائِعُ'' نماز امانت ہے، وضوء امانت ہے، پورا تول امانت ہے، پورا پورا ماپ امانت ہے اور آپ نے کئی اور چیزیں بھی شمار کیں (اور فرمایا) اور ان سب میں (گناہ کے لحاظ سے) سخت ترین ودیعتیں ہیں (وہ چیزیں جو کسی کے پاس حفاظت کیلئے رکھی گئیں اور اس نے ان میں خیانت کی)''۔ زاذان راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے وہ تو یہ یہ کہتے ہیں۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ درست کہتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (نساء)، ''یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہیں''۔

اسے امام احمد اور بیہقی نے موقوفاً روایت کیا۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ نے کتاب الزہد میں ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے والد صاحب (امام احمد) سے اس روایت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اس کی اسناد جید ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا طَھُوْرَ لَہٗ'' '' اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس آدمی کی نماز نہیں جس کا وضوء نہ ہو''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے روایت کیا اور یہ نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

حدیث: امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مدینہ کے کسی قریبی گاؤں کا ایک شخص ہمارے سامنے آ ظاہر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے اس دین اسلام میں سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ نرم چیز کے بارے میں بتائیں۔ تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: نرم اور آسان ترین چیز ہے، اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور اے گاؤں کے رہنے والے! اس دین کی سخت ترین چیز امانت ہے۔ ''اِنَّهٗ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا زَكٰوةَ لَهٗ'' بے شک جو امانتدار نہیں اس کا کوئی دین نہیں اور نہ اس کی نماز (قبول) ہے نہ زکوۃ''۔ الحدیث (بزار)

حدیث: حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نبی مصطفےٰ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی تو مصائب و آلام کی مستحق ہو جائیگی۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) وہ کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: نمبر 1 جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھ لیا جائے گا، نمبر 2 جب امانت کو غنیمت سمجھ (کر ہڑپ کر) لیا جائے گا، نمبر 3 زکوۃ ایک قرض متصور ہونے لگے گی، نمبر 4 آدمی اپنی بیوی کا مطیع (زن مرید) ہوگا اور نمبر 5 اپنی والدہ کا نافرمان ہوگا، نمبر 6 اپنے دوستوں سے اچھا سلوک کریگا، نمبر 7 اور اپنے باپ کے ساتھ ظلم روا رکھے گا، نمبر 8 مسجدوں میں (جہلاء کی) آوازیں بلند ہونے لگیں گی، نمبر 9 اور قوم کا سردار ذلیل ترین شخص بن جائیگا، نمبر 10 آدمی کی عزت اس کی بدمعاشی کی وجہ سے ہوگی، نمبر 11 شراب نوشی عام ہوگی، نمبر 12 ریشم پہنا جائیگا، نمبر 13 گانے بجانے والی نوجوان طوائفیں اور نمبر 14 آلات موسیقی رکھے جائیں گے، نمبر 15 اور اس امت کے بعد میں آنے والے (نا اہل و بدخصلت) لوگ سلف صالحین کو لعنت ملامت کرنے لگیں گے۔ ''فَلْيَرْتَقُوْا عِنْدَ ذَالِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا'' جب یہ سب ہونے لگے تو اس وقت لوگوں کو چاہیے کہ سرخ آندھی یا زمین میں دھنس جانے یا شکلیں بگاڑ دیئے جانے کا انتظار کریں''۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا: ہم کسی شخص کو سوائے فرج بن فضالہ کے نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کیا ہو۔ (اسی مضمون کی ایک اور حدیث ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا ارشاد پاک ہے: تین چیزیں عرش الٰہی سے لپٹی ہوئی دعا کرتی ہیں: نمبر 1 رحم، کہتی ہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ بِكَ فَلَا اُقْطَعُ'' ''اے میرے مولا! تیری پناہ، مجھے قطع نہ کیا جائے''، نمبر 2 امانت، یہ عرض کرتی ہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ بِكَ فَلَا اُخَانُ'' ''اے میرے رب! تیری پناہ، مجھ میں خیانت نہ ہو''، نمبر 3 اور نعمت، یوں دعا کرتی ہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ بِكَ فَلَا اُكْفَرُ'' ''اے پروردگار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عالم! تیری پناہ، میری ناشکری نہ ہونے پائے''۔ (البزار)

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین زمانہ میرا ہے۔ پھران لوگوں کا جو اس زمانے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں (یعنی صحابہ کا) پھر اس کے بعد ان کا زمانہ بہتر ہے جو ان (صحابہ) کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے (یعنی تابعین) پھر ان (تابعین) کے بعد ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو شہادت دیں گے مگر (ظلم و جور اور جھوٹ کی وجہ سے) ان کی گواہی وشہادت لی نہیں جائیگی۔ خیانت کریں گے (اس لئے) ان کے پاس امانت نہیں رکھی جائے گی۔ نذریں مانیں گے لیکن اپنی نذریں پوری نہیں کریں گے "وَتَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ" اور (حرام خوری ولذائذ دنیا کی وجہ سے) ان میں موٹاپا آجائیگا''۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے بعثت سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے کچھ خریدا۔ کچھ رقم میری طرف رہ گئی۔ میں نے وعدہ کیا کہ بقایا رقم لے کر اسی جگہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ میں جا کر بھول گیا۔ پھر تین روز بعد یاد آیا تو میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: "يَافَتَىٰ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ" اے جوان! تم نے مجھے مشقت میں ڈالے رکھا، میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں''۔

اسے ابوداؤد اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: منافق کی تین علامتیں ہیں: "اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" نمبر 1 جب بات کرے تو جھوٹ بولے، نمبر 2 جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، نمبر 3 اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے''۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔ اور مسلم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: "وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ" اگر چہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔ (مگر پھر بھی ہے منافق)''۔ (اور ابو یعلی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی ایک روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں، وہ خالص (عملی) منافق ہے۔ اور جس میں ان چار میں سے کوئی ایک پائی جائے تو جب تک وہ اسے چھوڑ نہیں دیتا، منافقت کی ایک علامت اس میں موجود رہے گی۔ (وہ چار باتیں یہ ہیں) نمبر 1 جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، نمبر 2 جب بات کرے تو جھوٹ بولے، نمبر 3 "وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ" جب کوئی عہد کرے تو بدعہدی کا مرتکب ہو''، نمبر 4 اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تعالیٰ تمام اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا تو ہر بدعہد و دغاباز کے سامنے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور آواز دی جائیگی: ''ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ'' (اے اہل محشر دیکھ لو) یہ فلاں بن فلاں کی بدعہدی و دغابازی کا جھنڈا ہے''۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ یُقَالُ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانٍ'' '' قیامت کے دن ہر بدعہد کیلئے ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ بدعہد پہچانا جائیگا۔ کہا جائیگا: یہ فلاں بدعہد کا جھنڈا ہے''۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: اے میرے مالک! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ بہت بری ساتھی ہے ''وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ'' ''اور اے میرے پروردگار! میں خیانت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کیونکہ یہ بہت بری خصلت ہے''۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کے ساتھ میں جھگڑا کروں گا۔ ''رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ'' ''ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد واقرار کیا، پھر اس عہد کو توڑ ڈالا''۔ دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو بیچ کر قیمت کھائی اور تیسرا وہ بندہ جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا پھر اس سے کام تو پورا پورا لیا۔ مگر اس کو مزدوری پوری نہ دی۔ (بخاری)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جب بھی خطبہ دیا تو یہ ضرور ارشاد فرمایا: ''لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ'' ''اس شخص کا ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس بندے کا کوئی دین نہیں جو اپنے عہد کا پابند نہ ہو''۔

اسے امام احمد، بزار، طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا نَقَضَ قَوْمٌ نِ الْعَھْدَ اِلَّا کَانَ الْقَتْلُ بَیْنَھُمْ'' ''جو قوم اپنے عہد توڑ دیتی ہے، اس کے اندر خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے''۔ جب کسی قوم میں زنا عام ہو جائے تو اس پر موت مسلط کر دی جاتی ہے۔ اور جو قوم زکوٰۃ کی ادائیگی بند کر دیتی ہے اس پر بارش کا برسنا روک لیا جاتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث بر شرائط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت صفوان بن سلیم اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے بہت سے صاحبزادوں سے راوی ہیں۔ جنہوں نے اپنے والدوں سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عہد والے (ذمی وغیرہ) پر ظلم کیا، یا اسے کوئی نقصان پہنچایا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لیا یا اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز اس سے لے لی ''فَاَنَا حَجِیْجُہٗ یَوْمَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْقِيَامَةِ'' قیامت کے روز میں اس کے خلاف مدعی ہوں گا''۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ صحابہ کرام کے صاحبزادگان کے نام معروف ہیں۔

حدیث: حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی آدمی کو جان کی امان دی پھر اسے قتل کر ڈالا۔ تو میں اس قاتل سے بری ہوں۔ مقتول اگرچہ کافر ہی ہو۔

اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ابن ماجہ نے یہ بھی کہا'' وہ قاتل قیامت کے روز اپنی بدعہدی کا جھنڈا اٹھائے ہوئے گا''۔

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ناحق کسی عہد والے کو قتل کر دیا وہ جنت کی ہوا بھی نہ سونگھ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔ (ایک اور روایت میں پانچ سال کی مسافت کا بیان ہے)

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا نیز ابوداؤد و نسائی کے ہاں بھی یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کر دیا جس سے اللہ و رسول (جل وعلا و ﷺ) کی ذمہ داری کا معاہدہ کیا ہو (اسے امان دی گئی ہو) اس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑ ڈالا۔ وہ جنت کی ہوا بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی ہوا ستر سال کی دوری سے سونگھی جا سکتی ہے۔

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

اللہ اور رسول (جل وعلا و ﷺ)(1) کیلئے محبت رکھنا

اور ترہیب

اہل شر اور اہل بدعت کی محبت سے بچنا کیونکہ قیامت کے روز آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت و چاشنی پالے گا۔ ''مَنْ کَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا'' ''ایک یہ کہ خدا و مصطفےٰ (جل وعلا و ﷺ) اسے باقی تمام جہان سے زیادہ محبوب ہوں۔ ''وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ'' دوسرے یہ کہ جس بندے سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کرے۔ ''وَمَنْ یَّكْرَهُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا یَكْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ'' اور تیسرے یہ کہ جب خدا تعالیٰ نے اسے کفر سے نجات دے دی تو پھر دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جانے کو اتنا برا جانے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے''۔ ایک روایت میں یوں ہے:

---

(1) اللہ و رسول جل وعلا و ﷺ سے محبت، اللہ و رسول جل وعلا و ﷺ کیلئے کسی اور سے محبت اور اہل شرک، اہل شر اور اہل بدعت سے نفرت و عداوت رکھنا عین ایمان ہے۔ اس عنوان سے قرآن مجید کی چند آیات سے تسکین قلب و جاں حاصل کرتے ہیں:

نمبر 1:۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: '' اور (اے مسلمانو!) مضبوطی سے پکڑ لو اللہ کی رسی (اللہ و رسول کی محبت) کو سب مل کر اور جدا جدا نہ ہو جاؤ اور یاد رکھو اللہ کی وہ نعمت جو اس نے تم پر فرمائی کہ جب تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دی پھر تم اس کے فضل و احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم تو دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔ یوں ہی اللہ تعالیٰ اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت یافتہ رہو''۔

نمبر 2:۔ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (الانفال)

ترجمہ: '' اور اللہ نے ان (مسلمانوں) کے دلوں میں الفت پیدا کر دی (اے محبوب پاک! ﷺ) اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے سارے کا سارا خرچ کرتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت پیدا فرما دی۔ بے شک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے''۔

نمبر 3:۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ (التوبہ:71)

ترجمہ: '' ایماندار مرد اور ایماندار خواتین ایک دوسرے کے دوست ہیں (اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھتے ہیں)''۔

نمبر 4:۔ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (المائدہ)

ترجمہ: '' (اے مسلمانو!) تمہارا ولی (دوست و مددگار) تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول (ﷺ) اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (اللہ کے سامنے) جھکنے والے ہیں۔ اور جس نے دوست بنا لیا اللہ کو، اس کے رسول (ﷺ) کو اور اہل ایمان کو (تو وہ اللہ کے گروہ میں شامل ہو گیا) تو بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے''۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تین باتیں جس آدمی میں موجود ہوں وہ ایمان کی حلاوت (1) اور مزہ پا لے گا، ایک یہ کہ اللہ اور رسول (جل وعلاو ﷺ) اسے تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں، دوم یہ کہ " اَنْ یُحِبَّ فِی اللّٰہِ وَیُبْغِضَ فِی اللّٰہِ " کسی سے محبت کرے تو اللہ کیلئے کرے اور کسی سے دشمنی رکھے تو بھی صرف اللہ کیلئے رکھے"۔ اور سوم یہ کہ اسے جلتی ہوئی عظیم آگ میں گر پڑنا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے زیادہ پسند ہو"۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(بقیہ صفحہ سابقہ) نمبر 5:۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح 29)

ترجمہ: "حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو آپ کے ساتھی ہیں وہ کفار پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں بڑے رحم دل (پرخلوص دوست) ہیں"۔

نمبر 6:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۝ (المائدہ)

ترجمہ: "اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (تمہارے نہیں) اور تم میں سے جس نے ان کو دوست بنایا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

نمبر 7:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۝ (الممتحنہ)

ترجمہ: "ایمان والو! ان لوگوں کو اپنا دوست مت بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے۔ یہ لوگ آخرت (کے اجر وثواب) سے یوں مایوس وناامید ہو چکے ہیں جیسے وہ کفار مایوس ہیں جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں"۔

نمبر 8:۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْ ۙ وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ (المجادلہ)

ترجمہ: "کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے ایسی قوم کو دوست بنا لیا جس پر اللہ نے غضب فرمایا۔ یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے۔ اور اللہ پر جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں حالانکہ (اپنا جھوٹ) جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے عذاب شدید تیار کر رکھا ہے۔ بے شک یہ لوگ بہت برے کام کیا کرتے تھے"۔

نمبر 9:۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ (المجادلہ)

ترجمہ: "(اے حبیب اکرم ﷺ) آپ ایسی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہو وہ محبت کرے ان لوگوں سے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہوں، چاہے وہ (مخالفین خدا ورسول ﷺ) ان کے اپنے باپ، بیٹے، بھائی یا ان کے اپنے کنبے کے لوگ ہوں۔ یہ تو وہ (عظیم المرتبہ) لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان نقش فرمادیا ہے اور اپنے خاص فیض سے انہیں قوت وطاقت بخشی ہے۔ اور وہ انہیں جنت کے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں۔ یاد رکھو! اللہ کا گروہ ہی کامیاب وکامران ہے۔

ان آیات مطہرہ کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح فرمادیا ہے کہ کون لوگ ہیں جن سے محبت ودوستی ضروری ہے اور کون قابل اجتناب وعلیحدگی! (مترجم)

(1) ایمان کی حلاوت وشیرینی اور لطف ومزہ یہ ہے کہ بندہ عبادات الٰہی اور خداو مصطفےٰ جل وعلاو ﷺ کی رضا جوئی کیلئے مشقت وتکلیف برداشت کرنے میں لذت محسوس کرے۔ دنیوی مفادات کو اللہ ورسول ﷺ کی مرضی پر قربان کرکے دلی مسرت حاصل ہو۔ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت یہی ہے کہ ان کی نافرمانی ترک کردے اور ان کے حکم کے سامنے سر نیاز جھکا دے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ'' میری عظمت و جلال کیلئے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا جبکہ آج میرے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہے''۔(مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی حضور نبی پاک ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ وہ ایمان کی حلاوت و مٹھاس پائے اس چاہیے کہ کسی شخص سے محبت رکھے تو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے رکھے۔

اسے حاکم نے دو طریقوں سے روایت کیا اور ایک کو صحیح قرار دیا۔

حدیث: اور یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات شخصوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔نمبر 1 عدل وانصاف کرنے والا حکمران،نمبر 2 وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے پلا بڑھا ہو،نمبر 3 وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ معلق ہو(ان میں کثرت سے آتا جاتا ہو)،''وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ'' نمبر 4'' وہ دو آدمی جو آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کیلئے محبت رکھتے ہوں، ملیں تو اسی محبت الٰہی پر اور جدا ہوں تو اسی کیلئے''،نمبر 5 وہ شخص جسے کسی اونچے گھرانے کی حسن و جمال والی عورت نے دعوت گناہ دی ہو تو اس نے کہہ دیا ہو(میری توبہ) میں تو اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں،نمبر 6 وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اتنا خفیہ رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے،نمبر 7 اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔(بخاری ومسلم وغیرہما)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِی اللّٰهِ اِلَّا کَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهٖ'' جو دو آدمی آپس میں اللہ کیلئے محبت رکھتے ہوں ان میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

اسے طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا۔ابو یعلی کے راوی صحیح کے ہیں سوائے مبارک بن فضالہ کے۔نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔مگر ان دونوں کے الفاظ یوں ہیں: ''کَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهٖ'' ''ان میں افضل وہ ہے جسے اپنے ساتھی سے زیادہ شدید محبت ہو''۔اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی کہا ہے۔(یہی مضمون اس حدیث کا ہے جو طبرانی نے باسناد جید قوی ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوستوں میں اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے ساتھی سے اچھا ہو۔اور پڑوسیوں میں اللہ کے ہاں بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی آدمی سے اللہ کیلئے محبت رکھتا ہو اور اسے بتا دے کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ تو یہ دونوں جنت میں اکٹھے داخل ہوں گے۔ اور جسے زیادہ محبت ہوگی جنت میں اس کا درجہ دوسرے سے زیادہ بلند ہوگا۔ اس (بلندئ مرتبہ) کا حق دار وہی ہے جسے اللہ کی خاطر زیادہ محبت ہو۔

اسے بزار نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی محبت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کیلئے چلا جو کسی دوسری بستی میں رہتا تھا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا۔ جب یہ شخص اس کے قریب پہنچا تو فرشتہ کہنے لگا: کہاں جا رہے ہو؟ وہ بولا: اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس پر تم نے کوئی احسان کیا تھا جس کا بدلہ حاصل کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، اس کے سوا کوئی غرض نہیں کہ میں اس سے صرف اللہ کی رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں۔ فرشتہ کہنے لگا ''فَاِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ'' ''میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے یہ پیغام لایا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم سے ایسی محبت فرماتا ہے جیسے تم اس سے محبت رکھتے ہو''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جس کے دانت چمکدار تھے۔ اس کے پاس کچھ لوگ تھے۔ جب وہ کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف کرتے تھے تو اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے اور اس کی رائے پر عمل کرتے۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگلے روز میں جلدی مسجد پہنچ گیا۔ دیکھا کہ وہ مجھ سے بھی جلدی پہنچ چکے ہیں۔ اور نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں انتظار کرنے لگا حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ چکے۔ پھر میں ان کے سامنے آیا اور سلام پیش کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: ''وَاللّٰہِ اِنِّی لَاُحِبُّکَ لِلّٰہِ'' ''قسم بخدا میں آپ سے اللہ کیلئے محبت رکھتا ہوں''۔ وہ فرمانے لگے: کیا اللہ کیلئے؟ تو میں نے کہا: ہاں اللہ کیلئے۔ وہ پھر کہنے لگے: کیا اللہ کیلئے؟ میں نے پھر عرض کیا: جی ہاں اللہ کیلئے۔ اب انہوں نے میری چادر کا دامن پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچ کر فرمانے لگے: تمہیں بشارت ہو، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَ لِلْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ لِلْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ'' ''میری محبت واجب ہوگئی ان لوگوں کیلئے جو آپس میں صرف میری خاطر محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے آپس میں مل بیٹھتے ہیں اور میرے ہی رستہ میں خرچ کرتے ہیں''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام مالک نے صحیح اسناد کے ساتھ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ'' میری عظمت وجلال کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے وہ عظیم لوگ ہیں کہ (قیامت کے روز) ان کیلئے نورانی منبر ہوں گے۔ انبیاء (علیہم السلام) اور شہداء ان پر رشک کریں گے''۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت شرحبیل بن سمط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنا سکتے ہیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو جس میں کوئی بھول چوک اور جھوٹ نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہو چکی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہو چکی ہے جو میرے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ میری محبت ان کیلئے واجب ہو چکی ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ایسے لوگوں کیلئے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا جوئی کیلئے ایک دوسرے پر صدقہ کرتے ہیں۔

اسے امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر اوسط اور صغیر میں اور حاکم نے روایت کیا۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔ یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔ (امام احمد نے صحیح اسناد کے ساتھ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی اسی معنی کی ایک حدیث روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے بیٹھے ہوں گے، اور اللہ کے سامنے دونوں طرفیں دائیں ہی ہیں (وہاں بائیں جانب نہیں) وہ نور کے منبروں پر ہوں گے، ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ نبی ہوں گے، نہ شہید اور نہ صدیق۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی'' وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بزرگی وجلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے لوگ ہیں''۔

اسے امام احمد نے اسناد لا باس بہ کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو نبی نہیں ہیں مگر (قیامت کے دن) نبی اور شہید ان پر رشک کریں گے۔ عرض کی گئی: وہ کون بندے ہیں کہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے نور (رحمت یا قرآن) کی وجہ سے ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دوسرے سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ ان کے درمیان کوئی نسبی رشتہ داری نہیں ہوتی۔ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے۔اور نہ انہیں کوئی غم ہوگا جب دوسرے لوگ غمگین ہوں گے۔پھر حضور اکرم ﷺ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی: اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (یونس) خبردار! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اسے امام نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔اور یہ روایت مکمل ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نورانی منبروں پر بٹھائے گا (اور) مخلوق کے حساب وکتاب سے فارغ ہونے تک ان کے چہروں پر نور چھایا رہے گا۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور چمک رہا ہوگا۔چمکدار موتی کے منبروں پر ہوں گے۔لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے حالانکہ وہ نہ نبی ہوں گے نہ شہید۔راوی کہتے ہیں: ایک اعرابی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) ان کی صفات بیان فرما دیجئے تا کہ ہم انہیں پہچان لیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَبِلَادٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ يَذْكُرُوْنَهٗ" وہ اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والے لوگ ہوں گے جو مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہوں گے۔(نسلی یا علاقائی تعلق نہ ہوگا مگر) اللہ کی یاد کیلئے جمع ہوں گے اور اس کا ذکر کریں گے"۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں اور نہ شہید۔قیامت کے دن ان کے قرب خداوندی کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام اور شہداء ان پر رشک فرمائیں گے۔صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمیں ارشاد ہو کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ کی رحمت سے آپس میں محبت رکھتے ہیں حالانکہ ان کے درمیان کوئی خاندانی رشتہ نہیں اور نہ آپس میں مال و دولت کا لین دین ہے۔اللہ کی قسم، ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے۔وہ خوف نہ کھائیں گے جب لوگوں کو خوف ہوگا اور انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ مغموم ہوں گے۔اور یہ آیت کریمہ پڑھی: اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (یونس) خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔(اسی مضمون کی باختلاف الفاظ ایک حدیث حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے امام احمد، ابویعلی نے باسناد حسن اور حاکم نے روایت کی اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی کہا)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں یاقوت کے بنے ہوئے کچھ ستون ہیں جن کے اوپر بالا خانے (چوبارے) ہیں جو زبرجد سے بنائے گئے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، یوں چمکتے ہیں جیسے ستارے موتیوں کی طرح چمکا کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ان بالا خانوں میں کون رہائش پذیر ہوں گے؟ارشاد فرمایا: ''اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَبَاذِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ'' ''اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والے، اللہ کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے اور اللہ کی رضا جوئی کیلئے آپس میں ملاقات کرنے والے لوگ''۔(البزار)

(اسی معنی کی ایک حدیث طبرانی نے اوسط میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ کیلئے محبت رکھو اور اللہ کیلئے ہی دشمنی رکھو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں استعمال کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کس طرح کروں؟ارشاد فرمایا ''وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ'' وہ اس طرح کہ لوگوں کیلئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور وہی چیز ان کیلئے ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو''۔(امام احمد)

حدیث: حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بندہ اس وقت تک خالص ایمان نہیں پا سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کیلئے محبت اور اللہ ہی کیلئے دشمنی نہ رکھے۔''فَإِذَا اَحَبَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوِلَايَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰى'' جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے محبت کرتا ہے اور اللہ کیلئے دشمنی رکھتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی ولایت (دوستی) کا حقدار بن جاتا ہے''۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔اس کی اسناد میں رشید بن سعید راوی ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو کچھ دیا تو صرف اللہ کی خاطر، نہ دیا تو وہ بھی اللہ کیلئے، کسی کو دوست بنایا تو فقط اللہ کیلئے، کسی سے دشمنی رکھی تو وہ بھی اللہ کی خوشی کیلئے اور شادی کی تو بھی رضائے الٰہی مقصود تھی،''فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ'' تو بلاشبہ اس کا ایمان کامل ہوگیا''۔

اسے امام احمد، ترمذی، حاکم اور بیہقی وغیرہم نے روایت کیا۔ترمذی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے جبکہ حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔(ابوداؤد نے ایسی ہی ایک حدیث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس میں شادی کا ذکر نہیں ہے)۔

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں بیٹھے تھے کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

آپ ﷺ فرمانے لگے: (بتاؤ) اسلام کا سب سے زیادہ مضبوط کنڈہ (وہ دستی یا ہتھی جو کسی چیز کو مضبوط پکڑنے کیلئے اس کے ساتھ لگائی جاتی ہے) کون سا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: نماز۔ فرمایا: بہت اچھی بات ہے۔ اس کے ساتھ اور کون سی چیز؟ لوگ عرض گذار ہوئے: ماہ رمضان کے روزے۔ فرمایا: یہ بھی اچھے ہیں، اس کے سوا اور کوئی چیز؟ انہوں نے عرض کی: جہاد۔ فرمایا: بہت خوب، اور کوئی چیز؟ (حاضرین کے خاموش ہو جانے پر خود ہی) ارشاد فرمایا: "اِنَّ اَوْثَقَ عُرَی الْاِیْمَانِ اَنْ تُحِبَّ فِی اللّٰہِ وَ تُبْغِضَ فِی اللّٰہِ" "ایمان کا مضبوط ترین کنڈہ یہ ہے کہ تم محبت کرو تو صرف اللہ کیلئے اور دشمنی رکھو تو وہ بھی فقط اللہ کی راہ میں ہو"۔

اسے امام احمد اور بیہقی نے بروایت لیث بن سلیم روایت کیا۔ نیز طبرانی نے اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا جو اس سے کچھ مختصر ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: "اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" "تمام اعمال میں افضل عمل اللہ کیلئے محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے"۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: کچھ بھی نہیں مگر صرف یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) سے محبت رکھتا ہوں۔ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" "(قیامت و جنت میں) تم اسی کے ساتھ رہو گے جس سے محبت کرتے ہو"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں اس قدر خوشی کسی چیز پر نہ ہوئی تھی جس قدر نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان پر ہوئی کہ "تم اسی کے ساتھ رہو گے جس سے محبت کرتے ہو"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے: "فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ" "پس میں نبی کریم ﷺ، ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان حضرات کے ساتھ اپنی محبت کی بنا پر انہیں کے ساتھ رہوں گا"۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی اقدس ﷺ کی بارگاہ پاک میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) قیامت کب قائم ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: تم پر افسوس تم نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اسنے عرض کی: میں نے اس کے سوا کوئی تیاری نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ اس پر ارشاد فرمایا: "وَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" "بے شک تم (قیامت کے روز) اپنے محبوب کے ساتھ ہو گے"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اور کیا ہم بھی اسی طرح ہوں گے؟ فرمایا: ہاں (تم بھی)۔ تو اس دن ہمیں زبردست خوشی ہوئی۔

اور اسے امام ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں۔ فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کو میں نے دیکھا کہ اس بات پر جتنی خوشی انہیں ہوئی کسی بات پر انہیں اس سے زیادہ خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ایک شخص دوسرے آدمی کو نیک عمل کرتے دیکھ کر اس سے محبت کرتا ہے حالانکہ خود وہ یہ عمل نہیں کرتا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہوگا''۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) ایسے آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت تو رکھتا ہے مگر ان کے ساتھ لاحق نہیں ہوتا (ان جیسے اعمال خود نہیں کر پاتا) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' ''آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی''۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔ نیز امام احمد نے باسناد حسن اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مختصراً روایت کیا کہ (فرمایا) ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ''۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ایک آدمی کسی قوم سے (ان کے نیک اعمال کی بناپر) محبت کرتا ہے حالانکہ خود ان کے اعمال جیسے عمل نہیں کرسکتا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''اَنْتَ یَا اَبَاذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ'' ''اے ابوذر! تم اسی کے ساتھ ہوگے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہوگی''۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ'' ''مجھے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ محبت ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ'' ''تو یقیناً تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں محبت ہوگی۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر وہی بات عرض کی، تو اللہ کے رسول ﷺ نے بھی وہی جواب دہرایا۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ'' ''مومن کے سوا کسی کو دوست مت بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی پرہیزگار ہی کھائے''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ہیں جو بہت ہی سچی ہیں: نمبر 1 اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جس کا دین اسلام میں کوئی حصہ ہے (اعمال صالحہ بجالاتا ہے) اس شخص کے برابر نہیں فرمائیگا جس کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں، نمبر 2 اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنا دوست نہیں بناتا جو اللہ کے غیر کے ساتھ دوستی رکھتا ہو ''وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا حُشِرَ مَعَهُمْ'' ''اور کوئی آدمی کسی قوم کے ساتھ محبت نہیں کریگا مگر اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے صغیر و اوسط میں روایت کیا۔ نیز کبیر میں بھی اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔ (علاوہ ازیں امام احمد نے بھی اسی جیسی حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس میں دین اسلام کے تین حصے بیان فرمائے گئے ہیں یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ)۔

حدیث: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک اندھیری رات میں صاف پتھر پر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ خفیہ ہوتا ہے۔ اور اس کا کم ترین درجہ یہ ہے کہ تم کسی چیز پر ظلم کو پسند کرو اور کسی چیز کے متعلق انصاف کو ناپسند کرو۔ ''وَهَلِ الدِّيْنُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ'' اور دین تو ہے ہی (اللہ کیلئے) دوستی اور (اسی کی خاطر) دشمنی رکھنے کا نام''۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران: 31)، ''(اے محبوب محترم! ﷺ) فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو پھر اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگے گا''۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

جادو(۱)، کاہنوں، فال نکالنے والوں اور نجومیوں کے پاس جانا اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنا

حدیث: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاکت خیز گناہوں سے بچتے رہا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ کیا کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نمبر 1 اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نمبر 2 جادوگری، نمبر 3 کسی ایسی جان کو ناحق قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام فرما دیا ہو، نمبر 4 سود کھانا، نمبر 5 یتیم کا مال کھانا، نمبر 6 اللہ کی راہ میں جہاد کے میدان سے بھاگ جانا اور نمبر 7 پاکدامن انجان ایمان والی خواتین پر تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم وغیرہما)۔

حدیث: انہی (ابو ہریرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دھاگے کو گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری (یعنی شرکیہ کلمات پڑھ کے نہ کہ آیات و اسماء الٰہی پڑھ کے) تو بے شک اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا، اس نے شرک کیا (اگر جادو کو حلال جانتا ہو ورنہ گناہ کبیرہ) ''وَمَنْ تَعَلَّقَ بِشَیْءٍ وُکِلَ اِلَیْهِ'' اور جس نے کوئی تعویذ گنڈا (گلے میں) (2) لٹکایا تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جائیگا (اللہ اپنی حفاظت اس سے اٹھا لے گا)''۔

---

(1) جادو اور جادوگروں، کاہنوں، نجومیوں، پنڈتوں کا پیشہ کرنا، انکے پاس جانا اور ان کی واہی تباہی بکواسات کی تصدیق کرنا کتنا گھناؤنا جرم ہے؟ مذکورہ فی الباب احادیث اس کی وضاحت کر رہی ہیں۔ مملکت خداداد، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہروں، دیہات، گلی کوچوں سڑکوں اور بازاروں، عمارات، بس اڈوں اور ریلوے سٹیشنوں نیز اخبارات و رسائل پر ذرا نظر کر لیں محبوب آپ کے قدموں میں، پسند کی شادی، کاروبار میں خسارہ، ملازمت نہ ملتی ہو، اولاد سے مایوسی، کسی نے جادو ٹونہ کر دیا ہو وغیرہ وغیرہ تو کالے علم کی کاٹ کے ماہر، علوم سفلیہ کے استاد رنجیت سنگھ کانے کے شاہی نجومیوں کی اولاد، شاہان مغلیہ کے درباری نجومیوں کے پوتے پڑپوتے پروفیسر فلاں بن فلاں ایم اے ڈبل ایم اے کے آفس تشریف لائیں۔ مسئلہ کیسا بھی ہو، الجھن کوئی بھی ہو فوراً حل، اور نہ جانے کیا کیا بکواسات و خرافات، یوں لگتا ہے، یہ ملک ہے ہی نجومیوں، کاہنوں اور پنڈتوں کا۔ تو ہم پرست غریب عوام سے پیسہ بٹورنے کے لاکھوں بہانے اور کوئی نوٹس لینے والا نہیں، گلیوں بازاروں میں چھابڑیاں لگا کر اور طوطے بٹھا کر قسمت کا حال بتانے والے بدقسمت اس کے علاوہ ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ (الانعام)

ترجمہ: ''اور اسی (اللہ) کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی اس کے سوا نہیں کوئی (نجومی، جادوگر، کاہن، پنڈت وغیرہ) نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے۔ اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ اسے جانتا ہے۔ اور نہیں کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز مگر وہ لکھی ہوئی ہے روشن کتاب (لوح محفوظ) میں''۔ (مترجم)

(2) اس سے وہی تعویذ گنڈے مراد ہیں جو شرکیہ الفاظ، شیاطین و کفار کے ناموں یا جادو و کالے علم وغیرہ کی باتوں پر مشتمل ہوں۔ جن تعویذات میں اسمائے الٰہی اور آیات قرآنی لکھی گئی ہوں وہ منع نہیں ہیں کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے پناہ اور مدد مانگنے میں داخل ہیں۔ اس حدیث پاک کو اس باب میں لانے کا مقصد بھی یہی ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے نسائی نے بروایت حسن عن ابی ہریرہ روایت کیا۔ جمہور کے نزدیک حسن کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں۔

حدیث: حضرت حسن حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ کے پیغمبر حضرت داؤد صلوات اللہ وسلامہ علیہ کیلئے ایک خاص ساعت تھی جس میں آپ اپنے اہل خانہ کو بیدار کر کے فرمایا کرتے: اے آل داؤد! اٹھو اور نماز ادا کرو "فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ فِيْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَاشِرٍ" "کیونکہ یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سوائے جادوگر یا (ظالم) عشر وصول کرنے والے کے (سب کی) دعا قبول فرماتا ہے"۔

اسے امام احمد نے علی بن زید عنہ سے روایت کیا۔ باقی راوی صحیح میں محتج بہم ہیں۔ حسن کی عثمان رضی اللہ عنہما سے سماعت میں اختلاف ہے۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا جس کیلئے فال نکالی گئی۔ جس نے کہانت کی یا جس کیلئے کہانت کی گئی۔ جس نے جادو کیا یا جس کیلئے جادو کیا گیا۔ "وَمَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" "اور جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی، اس نے حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی گئی چیزوں (شریعت) کا انکار کیا"۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ نیز طبرانی نے باسناد حسن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا طبرانی کی روایت میں " کاہن کے پاس جانے کے" الفاظ نہیں ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں سے جس بندے میں کوئی بھی نہ پائی جائے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اس کے باقی گناہوں کو معاف فرما دے گا (مگر ان تین میں سے ایک بھی معاف نہ فرمائیگا) نمبر 1 جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو، نمبر 2 جادوگر نہ ہو جو جادو کی پیروی کرتا ہو اور نمبر 3 اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ اس کی اسناد میں لیث بن ابی سلیم ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کاہن کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی وہ اس چیز (شریعت اسلامیہ) سے بری ہو گیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی گئی ہے "وَمَنْ اَتَاهُ غَيْرَ مُصَدِّقٍ لَّهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً" "اور جو آدمی کاہن کے پاس (کہانت کی غرض سے) آیا مگر اس کی تصدیق نہ کی تو اس کی نماز چالیس راتوں تک قبول نہ ہوگی"۔

اسے طبرانی نے رشید بن سعید کی روایت سے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی کاہن (جو غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ رکھتا ہے) کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا، تو چالیس راتوں تک اس کی توبہ روک دی جاتی ہے۔ (قبول نہیں ہوتی) "فَاِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ كَفَرَ" "اور اگر اس کی باتوں کو سچا جانا تو کفر کیا"۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف ہے: "لَنْ یَّنَالَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مَنْ تَكَهَّنَ اَوِ اسْتَقْسَمَ اَوْ رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ تَطَیُّرًا" "وہ شخص ہرگز درجات بلند حاصل نہیں کر سکے گا (چاہے کتنا عبادت گذار ہو) جس نے کہانت کی یا تیروں کی تقسیم سے فال نکالی (1) یا بدفالی کی بنا پر سفر سے لوٹ آیا"۔

اسے طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ایک اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت صفیہ بنت ابی عبید نبی سرور ﷺ کی بعض ازواج رضی اللہ عنہن سے روایت کرتی ہیں کہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا" "جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی تو اس کی نماز چالیس دنوں تک قبول نہ ہوگی۔ (کہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے)"۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ" "جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل شدہ (شریعت) سے کفر کیا"۔

اسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری اور مسلم صحیح ہے۔

(بزار اور ابو یعلیٰ نے یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی اور اس روایت میں "جادوگر" کا لفظ بھی ہے)۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّ مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ وَّ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ" "ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنِ اقْتَبَسَ

---

(1) مشرکین کا طریقہ تھا کہ جب کوئی کام کرنا ہوتا تو پہلے کسی کپڑے میں تین تیر ڈال لیتے، ایک پر لکھا ہوتا "میرے رب نے یہ کام کرنے کا حکم دیا ہے" دوسرے پر ہوتا "میرے رب نے اس سے روکا ہے" اور تیسرا تیر خالی ہوتا تھا۔ اب آنکھیں بند کر کے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکال لیتے جو نکلتا اس کے مطابق کام کرتے۔ اسی سے مسلمانوں کو منع کیا جا رہا ہے۔ قرآن حکیم پارہ نمبر 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں بھی اس فعل کو حرام فرمایا گیا ہے۔ "وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ" اور (حرام ہے) یہ کہ تم جوئے کے تیروں کی تقسیم کرو۔ یہ طوطے سے پرچی نکلوا کر قسمت بتانے والے کیا یہی تو نہیں کر رہے؟ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عِلْماً مِّنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ'' جس نے علم نجوم (1) کا حصہ حاصل کیا، اس نے جادو کا حصہ حاصل کیا (جو کفر یا قریب کفر ہے) جس نے (اس علم نجوم کو) بڑھایا، اس نے اتنا ہی (جادو کو) بڑھایا۔ (اور جتنا جادو بڑھایا اتنا ہی گناہوں کا بوجھ بڑھالیا)''۔

اسے ابن ماجہ اور ابوداؤد وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت قطن بن قبیصہ اپنے والد محترم رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَلْعِيَافَةُ وَ الطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ'' پرندوں سے فال لینا (کہ کوے کو منڈیر پر دیکھ کر کہنا کہ مہمان آئیں گے یا الو کو دیکھ کر تباہی کی فال لینا وغیرہ) کنکریاں پھینکنا (فال نکالنے کیلئے) اور پرندے اڑانا (کہ اگر دائیں کو اڑے تو اچھی فال ورنہ بری، یا ویسے پرندے اڑانا جیسے آجکل لوگ کبوتر وغیرہ اڑاتے ہیں) جبت (یعنی شیطانی کاموں میں) سے ہے''۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

ترہیب

جانداروں کی تصویریں گھروں میں رکھنا

حدیث: امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ'' ''وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ کہا جائے گا: اپنی بنائی ہوئی ان تصویروں میں جان ڈالو''۔ (اور وہ ایسا کرنہیں سکتے نہ کرسکیں گے) (بخاری ومسلم)۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر (غزوہ تبوک یا خیبر) سے واپس تشریف لائے جبکہ میں نے اپنے گھر کے ایک بوسیدہ حصے پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا: ''يَاعَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ'' ''اے عائشہ! اللہ کے نزدیک قیامت کے روز سب سے شدید عذاب ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح مخلوق بنانے کی کوشش کی ہوگی''۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اس پردے کو کاٹ کر ایک دو تکیے بنالئے۔

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس تشریف لائے

---

(1) یاد رہے کہ یہاں علم نجوم سے مراد ہے ستاروں سے آئندہ کے حالات معلوم کرنا، یہی مذموم و حرام ہے۔ لیکن ستاروں اور چاند سے اوقات، راستے، اطراف و جوانب معلوم کرنا بالکل برحق اور درست ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جبکہ گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا پھر آپ ﷺ نے پردہ پکڑ کر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: "اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یُصَوِّرُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ" "بلاشبہ بروز قیامت سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں"۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ یوں ہیں کہ: " آپ رضی اللہ عنہا نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر ہی ٹھہر گئے اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے آپ کے چہرہ پاک پر آثار ناپسندیدگی محسوس کر لئے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) میں اللہ اور رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ میں کیا گناہ کر بیٹھی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پردے کا کیا حال ہے؟ (یہ کیوں ہے؟) میں عرض گذار ہوئی: یہ میں نے آپ کی خاطر خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ تکیہ لگائیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اَصْحٰبَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَاخَلَقْتُمْ" "ان تصویریں بنانے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے فرمایا جائے گا: جو تم نے گھڑا اس میں اب جان بھی ڈالو" اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا: "اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرَۃُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَةُ" "بے شک جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے"۔

یہ احادیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہیں۔

حدیث: حضرت سعید بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: میں ایسا آدمی ہوں جو یہ تصویریں بناتا ہوں۔ آپ مجھے اس بارے میں فتویٰ دیں (کہ تصویریں بنانا جائز ہے یا ناجائز؟) آپ نے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ، وہ قریب ہوا، پھر فرمایا: میرے اور قریب آجاؤ۔ وہ مزید قریب ہو گیا یہاں تک کہ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا: تمہیں وہ کچھ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ" "ہر تصویر بنانے والا (PHOTOGRAPHER) آگ میں جائے گا۔ ہر تصویر جو اس نے بنائی ہو گی اس کے عوض ایک جان پیدا کی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دیتی رہے گی۔ (اسی تصویر میں جان ڈال دی جائیگی یا فرشتہ پیدا کیا جائیگا) یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہیں ضرور یہی پیشہ اختیار کرنا ہے تو درختوں اور ان چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں جان نہیں ہوتی۔ (عمارات وغیرہ)

اسے بخاری و مسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ" "بے شک لوگوں میں سخت ترین عذاب قیامت کے روز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تصویریں بنانے والوں کو ہوگا''۔(بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میری مخلوق کی طرح گھڑنے بنانے لگے۔''فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً وَ لْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَ لْيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً'' تو ایسے لوگوں کو چاہیے کہ ایک ذرہ پیدا کردیں۔یا ایک دانہ بنادیں یا ایک جو ہی گھڑ کر دکھادیں''۔(وہ ایسا نہیں کرسکتے)۔

اسے بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت حیان بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اسی کام کیلئے نہ بھیجوں جس کیلئے اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے بھیجا تھا:''اَلَّا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ'' کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑ و اور (قبور مشرکین میں سے) کسی اونچی قبر کو زمین کے برابر کیے بغیر نہ رہنے دو''۔(مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حدیث: حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ ایک جنازہ میں تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جو مدینہ جائے اور ہر بت کو توڑ دے، ہر قبر کو برابر کردے اور ہر تصویر کو مٹا ڈالے۔ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) میں ہوں۔راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اہل مدینہ کو ہیبت زدہ کردیا کہتے ہیں: وہ صاحب گئے پھر واپس آ کر عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) میں نے تمام بت توڑ ڈالے ہیں، ہر قبر برابر کردی ہے اور ہر تصویر مٹادی ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مَنْ عَادَ اِلٰى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ'' جس نے یہ کام دوبارہ کئے اس نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی گئی (شریعت) کا انکار کیا''۔

اس کی اسناد جید ہے ان شاء اللہ۔

حدیث: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّ لَا صُوْرَةٌ'' اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو''۔

اسے بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ''لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ'' ''جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔(کیا توجہ فرمائیں گے مسلمان، خصوصاً یورپ (EUROPE) میں بسنے والے فیشن ایبل گھرانے جو انگریز کی نقل کرتے ہوئے گھروں میں کتے پالتے اور اپنے گھروں کو غیر محرموں وغیرہ کی تصاویر سے سجاتے ہیں؟)''۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت جبریل علیہ السلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے حاضر خدمت ہونے کا وعدہ کیا۔لیکن خاضر ہونے میں تاخیر ہوگئی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سخت بے چین ہو گئے تو باہر تشریف لے آئے۔ وہاں حضرت جبریل علیہ السلام ملے تو حضور انور ﷺ نے ان سے (نہ آنے کی) شکایت فرمائی۔ وہ عرض گذار ہوئے: "اِنَّا لَا يَدْخُلُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ" ہم (ملائکہ) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو"۔ (اس دن ایک کتے کا بچہ آپ ﷺ کے تخت مبارک کے نیچے آکر بیٹھ گیا تھا) (بخاری)

حدیث: امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویر یا جنبی (ناپاک) شخص یا کتا ہو اس میں ملائکہ (رحمت) داخل نہیں ہوتے۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بروایت عبداللہ بن یحییٰ روایت کیا۔ امام بخاری نے فرمایا: ان میں کچھ اختلاف ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آ کر کہنے لگے: میں آج رات آپ کے ہاں حاضر ہوا تھا، مجھے گھر میں داخل ہونے سے کسی چیز نے نہ روکا بجز اس کے کہ دروازے پر تصویریں تھیں۔ اور گھر میں ایک باریک پردہ تھا اس میں بھی تصویریں تھیں۔ اور گھر کے اندر ایک کتا تھا (جو کہیں سے آکر بیٹھ گیا تھا ورنہ متمم مکارم اخلاق ﷺ نے کبھی گھر میں کتے نہیں پالے) آپ حکم دیجئے کہ ان تصویروں کے سر کاٹ دیئے جائیں جو گھر کے دروازے پر ہیں تا کہ وہ بصورت درخت رہ جائیں۔ اور (تصویروں والے) پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنا دیئے جائیں جو زمین پر پڑے رہیں اور پاؤں کے نیچے روندے جاتے رہیں۔ اور کتے کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ گھر سے نکال دیا جائے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن باہر نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گی دو کان ہوں گے جن سے سنتی ہو گی اور ایک زبان ہوگی جس سے گفتگو کرے گی، کہے گی "اِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَ وَ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّ بِالْمُصَوِّرِيْنَ" مجھے تین شخصوں پر مسلط کیا گیا ہے، نمبر 1 ہر اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنائے، نمبر 2 ہر جابر ظالم پر اور نمبر 3 تصویریں (1) بنانے والوں پر"۔

---

(1) جاندار کی تصویر بلاوجہ اور شوقیہ بنانا بنوانا حرام اور بے جان کی جائز ہے۔ اور تصویر کی تعریف میں مروجہ فوٹو، برش و پینٹ سے بنائی جانے والی تصویریں اور مجسمے سب داخل ہیں۔ پاسپورٹ یا شناختی کارڈ وغیرہ کیلئے بنوائی جانے والی تصویروں کا حکم الگ ہے کہ یہ ایک مجبوری ہے۔ جس کمرے میں جاندار کی تصویریں ہوں وہاں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر پاؤں کے نیچے ہوں یا اچھی طرح پہچانی نہ جاتی ہوں، یا ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہوں تو حرج نہیں۔ اس قسم کی تصاویر گھر میں ہوں تو فرشتگان رحمت داخل ہوتے ہیں۔ کتا اگر کسی نے شوقیہ پال رکھا ہو جیسے یہاں برطانیہ وغیرہ میں احساس کمتری کا شکار مسلمان پالتے اور گھروں میں رکھتے ہیں تو یہ ناجائز ہے۔ البتہ اگر چوکیداری یا حفاظت کیلئے کتا رکھا جائے تو جائز ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو دور ہی رکھا جائے کہ ناپاک جانور ہے۔ بیماری پھیلانے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ترہیب

نرد (1) (چوسر) کھیلنا

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ دَمِ خِنْزِيْرٍ" "جس نے چوسر کھیلا تو اس نے گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے لہو میں رنگ لئے"۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔ نیز مسلم کی ایک اور روایت اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے "فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّ دَمِهٖ" "گویا کہ اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو لئے"۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ لَعِبَ بِنَرْدٍ اَوْ نَرْشِيْرٍ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" "جس نے نرد یا نرشیر (چوسر) کھیلا اس نے بے شک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی"۔

اسے امام مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ امام مالک کے ہیں۔ باقی حضرات کے ہاں "او نرد شیر" کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ صرف "نرد" کا لفظ ہے۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

ترغیب

اچھا دوست (1)

اور ترہیب

برا ساتھی، حلقہ کے درمیان بیٹھنا، آداب مجلس وغیرہ

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھے دوست اور برے ساتھی کی

---

(1) جمہور علماء کے نزدیک چوسر حرام ہے۔ شطرنج کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے مباح قرار دیا ہے کیونکہ جنگی امور سمجھنے میں اس سے مدد مل سکتی ہے۔ اور اس کی اباحت تین شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ نمبر 1 اس کی وجہ سے نماز لیٹ نہ ہو، نمبر 2 اس میں جوا نہ ہو اور نمبر 3 دوران کھیل فحش گوئی و بدکلامی نہ ہو۔ جس کھیل میں کوئی دینی و دنیوی اور ذہنی و جسمانی فائدہ نہ ہو، صرف تضییع اوقات ہو وہ ناجائز ہے اور جس میں مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ کوئی فائدہ ہو وہ کھیل جائز ہے جیسے کشتی کبڈی، تیراندازی، گھوڑسواری وغیرہ۔ مؤمن کی یہ شان نہیں کہ قیمتی وقت کھیل کود اور لہو و لعب میں ضائع کرتا پھرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون) اور (کامیاب مؤمن وہ ہیں) جو بیہودہ و بے کار کاموں سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ (مترجم)

(2) کس کو دوست بنانا چاہیے اور کس کو نہیں اور آداب مجلس کیا ہیں؟ قرآن حکیم اس بارہ میں بھی خاموش نہیں بلکہ فرماتا ہے:

نمبر 1:۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (التوبہ) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والا اور بھٹی دھونکنے والا۔ مشک بیچنے والا یا تو تمہیں ویسے ہی کچھ عطیہ کر دے گا، یا تم اس سے خرید لو گے "وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً طَيِّبَةً" یا (کم ازکم) پاکیزہ خوشبو ہی سونگھ لو گے"۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا" وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً خَبِيثَةً" ورنہ بدبو تو ہر طور تمہیں سونگھنا ہی پڑے گی"۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک ساتھی کی مثال مشک والے جیسی ہے کہ اگر تمہیں اس سے کچھ بھی نہ ملے تب بھی مشک کی خوشبو تو پہنچ ہی جائے گی۔ اور برے ساتھی کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر تمہیں بھٹی کی سیاہی نہ بھی لگے۔ پھر بھی اس کا دھواں تو تمہیں ضرور پہنچے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ" بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے" (کیونکہ یہ تکبر بھی ہے اور اس کے پیچھے بیٹھنے والوں کی توہین بھی)۔

اسے ابوداؤد نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ آدمی کسی حلقہ کے درمیان میں بیٹھا تھا۔ (اسے دیکھ کر) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ" اس شخص پر حضور مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے لعنت ہے۔ یا حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے"۔

اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے) نیز حاکم نے بھی ایسے ہی روایت کی اور کہا: یہ حدیث برشرائط مسلم و بخاری صحیح ہے۔

حدیث: حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا جبکہ میں اس حالت میں بیٹھا تھا کہ اپنا بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھ کر اس پر تکیہ لگایا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) "مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست و مددگار ہوتے ہیں"۔

نمبر 3:۔ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (الانعام)

ترجمہ: "اور اگر کہیں تجھے شیطان بھلا دے (اور کسی برے کا دوست بنا دے) تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ"۔

آداب مجلس کس خوبصورت انداز میں ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ (المجادلہ)

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب (آنے والوں کیلئے) تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کشادہ کرو تو کشادگی کیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے (دنیا و آخرت میں) کشادگی پیدا فرمائے گا۔ اور جب (اختتام محفل پر) کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجات بلند فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھنے والا ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارشاد فرمایا: "لَا تَقْعُدْ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ" "ان لوگوں کی طرح مت بیٹھو جن پر اللہ کا غضب ہوا۔"

اسے ابوداؤد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ابن حبان نے یہ الفاظ زائد کئے: ابن جریج نے فرمایا: اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر لگالو۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس پاک میں ایک آدمی حاضر ہوا تو اس کی خاطر ایک صاحب اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھے۔ آنے والا اس جگہ بیٹھنے کیلئے آگے بڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت سعد بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کسی گواہی کے سلسلہ میں تشریف لائے تو ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا (تاکہ آپ وہاں بیٹھ جائیں) تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کردیا اور فرمایا: "اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا" "حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے"۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ اس جگہ پر خود بیٹھ جائے "وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ" "بلکہ (اگر کوئی آجائے اور جگہ کم ہو تو) جگہ میں وسعت پیدا کرو اور کشادگی کرو، اللہ تعالیٰ (دنیا و آخرت میں) تمہارے لئے کشادگی کریگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ کہا" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب کوئی آدمی ان کیلئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ وہاں نہیں بیٹھا کرتے تھے"۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر آنے والا وہیں بیٹھ جاتا تھا جہاں مجلس کی انتہا ہوتی تھی۔ (گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کرتا تھا)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے حسن کہا۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا" "کسی آدمی کو جائز نہیں ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے"۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے پھر واپس آئے تو "فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ" "وہی اس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے"۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: ۔ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ کہ جب وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اٹھ کر چلا جائے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔ (ترمذی، ابن حبان فی صحیحہ)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُھَا'' ''بہترین مجلس وہ ہے جس میں وسعت وکشادگی ہو۔'' (ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمیں تو وہاں بیٹھنا پڑتا ہے (کسی کا انتظار وغیرہ کرنے کی غرض سے اور) باتیں کرنا پڑ جاتی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرسکو (خواہی نخواہی بیٹھنا ہی پڑ جائے) تو راستے کا حق ادا کردیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ'' ''آنکھیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور بدی سے منع کرنا۔

اسے بخاری ومسلم اور ابوداؤد نے روایت فرمایا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ایسی چھت پر سونا جس کی منڈیر نہ ہو یا طوفان کے وقت بحری سفر کرنا

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد محترم رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَھْرِ بَیْتٍ لَّیْسَ لَہٗ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ" "جو شخص کسی ایسے گھر کی چھت پر رات کو سوئے جس کی منڈیر (پردہ یا روکاوٹ) نہ ہو تو اس سے (اللہ کی) ذمہ داری بری ہو گئی"۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جو منڈیر والی نہ ہو۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ نے فرمایا: جس نے رات گئے وقت ہم پر تیر پھینکا وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہو سکتا۔ "وَمَنْ رَّقَدَ عَلٰی سَطْحٍ لَّا جِدَارَ لَہٗ فَمَاتَ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ" "اور جو ایسی چھت پر سویا جس کی دیواریں نہ ہوں پھر گر کر مر گیا تو اس کا خون رائیگاں گیا"۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت ابو عمران خولانی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم فارس (ملک ایران) میں تھے ہمارے امیر کا نام زہیر بن عبداللہ تھا۔ انہوں نے ایک چھت پر ایک آدمی کو دیکھا۔ اس چھت کے اردگرد کوئی چیز (دیوار وغیرہ) نہیں تھی، مجھ سے کہنے لگے: اس شخص کے متعلق تم نے کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: مجھ سے ایک صاحب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی چھت پر رات کو سوئے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پاؤں کو (گرنے سے) روک سکے تو اس سے (اللہ کا) ذمہ فارغ ہو گیا۔ "وَمَنْ رَّکِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ مَا یَرْتَجُّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ" "اور جس نے اس وقت بحری سفر شروع کیا جب دریا میں طوفان تھا تو اس سے بھی ذمہ الٰہی الگ ہو گیا۔"

اسے امام احمد نے اسی طرح مرفوع اور موقوف روایت کیا۔ مرفوع وموقوف دونوں روایتوں کے راوی ثقہ ہیں۔ اور بیہقی نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے(1)۔

---

(1) ایسی چھت پر سونا جس کی منڈیریں نہ ہوں، اسی طرح دریا یا سمندر میں طوفان بپا ہو اور اس حالت میں کشتی ٹھیل دینا یا سمندری جہاز میں سوار ہو جانا کوئی بہادری و دانائی نہیں، بلکہ دانستہ موت کو خالہ جان کہنے والی بات ہے۔ اور خلاق کریم فرماتا ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرہ: 195) ترجمہ: "اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو"۔

ارشادات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مطلب یہ ہے کہ بغیر منڈیر کی چھت پر سونے والا اگر گر کر مر گیا اور سمندر و دریا میں طوفان کے وقت بحری سفر شروع کرنے والا اگر ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچانک موت پر اور ڈوب کر جاں بحق ہونے والوں پر جو نرمی فرمائی جاتی ہے، انہیں نصیب نہ ہو گی کہ ان لوگوں نے اپنی ہلاکت کا سامان خود کیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

بلا عذر پیٹ کے بل سونا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے قریب سے گذرے جو پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پاؤں مبارک سے اسے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: "اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ لَا یُحِبُّھَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ" "بے شک اس طرح لیٹنے کو اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے۔ (کہ اس حالت میں بے ادبی و بے حیائی پائی جاتی ہے)

اسے امام احمد و ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ امام بخاری نے اس حدیث کے متعلق کچھ کلام کیا ہے۔

حدیث: حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے (جو نہایت غریب صحابہ تھے رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ نے ان (اصحاب) سے فرمایا: ہمارے ساتھ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر چلو چنانچہ ہم چلے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے حلیم پیش کیا جو ہم نے کھایا۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! اور کھانا لاؤ۔ وہ چڑیا کے برابر حیسہ (گھی، کھجور اور پنیر وغیرہ سے تیار کیا ہوا کھانا) لے کر آئیں۔ ہم نے وہ بھی کھالیا۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ انہوں نے دودھ کا ایک بڑا پیالہ حاضر کیا۔ اسے ہم نے پی لیا پھر وہ ایک چھوٹا پیالہ لائیں وہ بھی ہم نے نوش کرلیا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ میں اسی حالت میں سحری تک اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک صاحب نے آکر اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دی اور کہا: "اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ یَبْغُضُھَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ" "لیٹنے کے اس طریقہ کو اللہ عزوجل سخت ناپسند فرماتا ہے"۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو وہ اللہ کے رسول ﷺ تھے۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ یہ الفاظ انہی کے ہیں۔ نسائی نے بھی اسے قیس بن طخفہ سے روایت کیا ہے۔

ترہیب

دھوپ اور سائے میں بیٹھنا

اور ترغیب

قبلہ رخ بیٹھنا

حدیث: حضرت ابوعیاض نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا: "مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ" "دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان بیٹھتا ہے"۔

اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ، بزار نے اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور ابن ماجہ نے صرف انہی بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دھوپ میں ہو۔ پھر اس پر سے سایہ گذر جائے اور اس کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ حصہ سائے میں ہو جائے تو اسے اس جگہ سے اٹھ جانا چاہیے۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اس کے تابعی راوی مجہول ہیں۔ حاکم نے بھی اس کو روایت کیا اور کہا: صحیح الاسناد ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: "نَهىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ والشَّمْسِ" "رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ آدمی دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھے"۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَّ اِنَّ سَيِّدَ الْمَجَالِسِ قُبَالَةُ الْقِبْلَةِ" "ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور بلاشبہ مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رخ ہو"۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَكْرَمُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةُ" "معزز ترین وہ مجلس ہے جس میں منہ قبلہ کی طرف ہو"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی معنی کی ایک اور حدیث روایت کی)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

ملک شام کی سکونت اور فضیلت

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا'' یا اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے یمن کو بابرکت بنا۔'' لوگوں (اہل نجد) نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں (بھی دعائے برکت فرمائیں) ارشاد ہوا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے یمن کو بابرکت بنا۔ انہوں نے عرض کیا: ہمارے نجد میں بھی؟ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ''هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ'' ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ جن کا نام عبد اللہ ہے، سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب یہ صورت حال ہوگی کہ تمہارے لشکر مختلف ہو جائیں گے۔ ایک لشکر شام کا، ایک یمن کا اور ایک عراق کا۔ حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر میں یہ صورت حال پاؤں تو فرمایئے کہ کس کو اختیار کروں، تو ارشاد فرمایا: ''عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِىْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ'' ''شام کو لازم جاننا کیونکہ اہل شام اللہ کی زمین میں بہتر لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو چن کر شام میں جمع کر دے گا۔'' لیکن اگر تم اس سے انکاری ہو تو پھر اپنے یمن والوں کے ساتھ ہو جانا اور انہیں اپنے حوضوں سے پانی پلانا ''فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ وَفِىْ رِوَايَةٍ تَكَفَّلَ لِىْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ'' ''اور بے شک اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میری خاطر ذمہ لے لیا ہے۔''

اسے ابوداؤد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: انہیں ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) میرے لئے کوئی شہر پسند فرمائیں جہاں میں رہائش اختیار کروں۔ اور اگر میں جان لوں کہ آپ حیات رہیں گے تو آپ کا قرب چھوڑ کر کوئی دوسری جگہ اختیار نہ کروں۔ تو حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''عَلَيْكَ بِالشَّامِ'' ''ملک شام میں رہنا''۔ پھر جب آپ ﷺ نے شام کیلئے میری ناپسندیدگی ملاحظہ کی تو ارشاد فرمایا: جانتے ہو اللہ تعالیٰ ملک شام کے بارے میں کیا ارشاد فرماتا ہے؟ بے شک اللہ جل وعز فرماتا ہے: ''يَا شَامُ اَنْتِ صَفْوَتِىْ مِنْ بِلَادِىْ اُدْخِلُ فِيْكِ خِيَرَتِىْ مِنْ عِبَادِىْ'' ''اے ملک شام! تو میرے شہروں میں میرا پسندیدہ شہر ہے۔ میں تجھ میں اپنے نیکوکار بندوں کو داخل فرماؤں گا۔'' بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام واہل شام کی ذمہ داری لے لی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

طبرانی نے اسے دوطریقوں سے روایت کیا ہے۔ان میں ایک جید ہے۔

حدیث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں کے مختلف لشکر بن جائیں گے، کوئی لشکر یمن کا ہوگا، کوئی شام کا، کوئی لشکر مشرق میں ہوگا اور کوئی مغرب میں، تو ایک آدمی عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) میرے لئے منتخب کردیجئے۔میں ایک کم عمر نوجوان ہوں، شاید میں یہ زمانہ پاؤں۔تو اس بارے میں آپ مجھے کیا حکم ارشادفرماتے ہیں؟ فرمایا: ''عَلَيْكَ بِالشَّام'' ''ملک شام میں رہنا''۔

اسے بھی طبرانی نے دوطریقوں سے روایت کیا ہے جن میں ایک حسن ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ارشادفرماتے ہوئے سنا: ہجرت (مدینہ) کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی۔تو اہل زمین میں سے بہترین وہ لوگ ہوں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت (شام) کو اختیار کرلیں گے۔اور زمین پر وہ لوگ رہ جائیں گے جو بدترین ہوں گے۔زمین انہیں تہہ وبالا کردے گی۔اللہ تعالیٰ انہیں سخت ناپسند فرمائے گا۔اور آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ساتھ کرے گی۔

اسے ابوداؤد نے شہر بن حوشب عنہ سے اور حاکم نے ابوہریرہ عنہ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث برشرائط شیخین صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہی حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک تحریر ستون کی صورت میں ہے جو میرے سرہانے کے نیچے سے نکل رہی ہے۔میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے دوڑائی تو دیکھا کہ ایک نور چمکتا ہوا ستون کی شکل میں ملک شام تک چلا گیا ہے۔تحریر تھی: ''اَلَا وَ اِنَّ الْاِيْمَانَ اِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ بِالشَّامِ'' ''خبردار ہوجاؤ، جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان ملک شام میں سمٹ جائیگا''۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث برشرط بخاری ومسلم صحیح ہے۔اور طبرانی کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ (فرمایا) ''اِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ فَالْاَمْنُ بِالشَّامِ'' ''جب فتنے واقع ہوں گے تو شام میں امن ہوگا''۔

اسے امام احمد نے بھی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام ممالک میں شام اللہ کا چنا ہوا ملک ہے۔اللہ اپنے منتخب بندوں کو اسی میں جمع فرمائے گا۔جو کوئی شام کو چھوڑ کر کسی اور ملک کو نکلا، وہ اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے نکلا اور جو کسی دوسرے ملک کو چھوڑ کر شام میں آیا وہ اس کی رحمت سے آیا۔

اسے طبرانی اور حاکم نے بروایت عفیر بن معدان روایت کیا۔اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں رہنے والے لوگ، ان کی بیویاں، ان کی اولادیں، ان کے غلام اور لونڈیاں جزیرۂ عرب تک سب جہاد کیلئے مورچہ بند ہیں۔جو شخص

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شام کے شہروں میں سے کسی شہر میں اتر او وہ اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے گھوڑے باندھنے والا ہے اور جو اس کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر پہنچا وہ جہاد میں ہے۔

اسے طبرانی نے معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز جبکہ ہم آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھے ارشاد فرمایا: "طُوبیٰ لِلشَّامِ" "ملک شام (میں رہنے والوں) کیلئے خوشخبری ہے (یا بھلائی یا برکت یا جنت کا شجرہ طوبیٰ ہے)"اِنَّ مَلَآئِکَۃَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْہِ" "بے شک رحمٰن کے فرشتے شام پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں"۔

اسے ترمذی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ترمذی نے صحیح کہا۔طبرانی کے الفاظ یوں ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جبکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے: شام کیلئے خوشخبری ہے۔ہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: "اِنَّ الرَّحْمٰنَ لَبَاسِطٌ رَحْمَتَہٗ عَلَیْہِ" "اس وجہ سے کہ رحمٰن تعالیٰ اس پر اپنی رحمت پھیلائے ہوئے ہے"۔

حدیث: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد بزرگوار سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: آخری زمانے میں حضر موت (1) (ایک جگہ کا نام) سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر (میدان قیامت میں) لے جائیگی۔ہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: "عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ" "تم شام کو چلے جانا"۔

اسے امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شام میں رہنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا کوڑا ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے انہیں کے ساتھ انتقام لیتا ہے۔شام کے منافقوں کیلئے حرام ہے کہ وہاں کے مومنوں پر غالب آئیں۔اور وہ غم واندوہ میں مریں گے (مگر مومنوں پر غالب نہ آسکیں گے)۔

اسے طبرانی نے اسی طرح مرفوعاً اور امام احمد نے موقوفاً روایت کیا۔شاید موقوف صحیح ہے۔راوی دونوں کے ثقہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک بڑی لڑائی (جو قرب

---

(1) "حضر موت" عدن سے جانب مشرق ایک شہر کا نام ہے۔اور صحیح یہ ہے کہ یہ ایک ملک کا حصہ ہے جس میں کئی شہر ہیں۔مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں برسائی گئی تھیں جن سے وہ مر گئے۔اس وجہ سے اس جگہ کو حضر موت کہتے ہیں۔ایک قول یہ ہے کہ وہاں حضرت صالح علیہ السلام نے انتقال شریف فرمایا۔بوقت انتقال انہوں نے یہ جملہ کہا "حَضَرَ الْمَوْتُ" "موت آحاضر ہوئی"۔اس وجہ سے یہی نام مشہور ہو گیا۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

قیامت مسلمانوں اور نصاری کے درمیان ہوگی) کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس وقت مسلمانوں کے خیمے ایسی زمین میں ہوں گے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے (غوطہ ان باغوں اور چشموں کا نام ہے جو دمشق شہر کے اردگرد ہیں۔ یا یہ دمشق کے قریب ایک بستی کا نام ہے) "فِيهَا مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ خَيْرُ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ" اس میں ایک شہر ہے جس کا نام دمشق (1) ہے، اس (لڑائی کے) روز وہ مسلمانوں کیلئے بہترین جگہ ہوگی"۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔ (ابوداؤد نے بھی اسے کچھ مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے)۔

ترہیب

بدشگونی (2)

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ" (تین مرتبہ) بدشگونی شرک ہے؟ بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔ (شرک عملی ہے) اور ہم میں سے جو کوئی بھی (بدشگونی سے شک وشبہ میں پڑ گیا) ہو، اللہ تعالیٰ اس (کے شبہ) کو توکل کے ذریعہ ختم فرما دیتا ہے۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (محدثین کے نزدیک "ہم میں سے جو کوئی بھی الی آخرہ" ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ ہیں)

حدیث: حضرت قطن بن قبیصہ اپنے والد صاحب رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ" پرندوں کے نام سے، کنکر پھینک کر اور جانور اڑا کر فال لینا بت (پرستی کے کاموں) میں سے ہے"۔ (یہ کام بت پرستوں، کاہنوں یا جادوگروں کے سے ہیں)

اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بلند درجات ہرگز حاصل نہیں کرسکتا جس نے کہانت کی یا تیروں سے فال نکالی یا بدشگونی کی بنا پر سفر سے لوٹ آیا (سفر ترک کردیا)

اسے طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔ طبرانی کی ایک اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

---

(1) دمشق، شام کا دارالخلافہ ہے، شام کو شام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام نے آباد کیا تھا۔ یا یہ مکہ معظمہ سے جانب شام یعنی بائیں طرف واقع ہے۔ یا وہاں کے پہاڑ شامات کی طرح یعنی سرخ وسفید مٹی کی طرح ہیں۔ یہ ملک انبیاء علیہم السلام کی سرزمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دارالہجرت ہے۔ اور قیامت بھی اسی ملک میں قائم ہوگی۔ اس لئے حدیث مبارک میں اس کے بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ فضائل زمین حرمین طیبین کے سوا باقی زمین پر ہیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے بعض طبقے تو عرش اعظم سے بھی افضل ہیں۔ (مترجم)

(2) بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے۔ محض ایک بے اصل وہم ہے۔ اگر کہیں یہ وہم پیدا ہو تو اللہ پر بھروسہ کر کے مسلمان کو وہ کام کر لینا چاہیے جو کرنا چاہتا ہو اور بدشگونی کے وہم کو کچھ اہمیت نہ دینی چاہیے۔ البتہ نیک فال لینا اچھی بات ہے کہ سرور عالم ﷺ بھی نیک فال لیا کرتے تھے۔ مثلاً کسی جھگڑے کا فیصلہ کرنا ہے اور کوئی فیصل نام کا شخص مل جائے تو یہ نیک فال لے سکتے ہیں کہ اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ وغیرہ۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

شکار یا حفاظت کی غرض کے علاوہ کتے پالنا

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ" "جس نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کی غرض کے سوا (شوقیہ) کتا پالا تو روزانہ اس (کے عمل) کے ثواب سے دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔"
(قیراط، تولنے کا ایک خاص باٹ ہے)

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے "حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا جبکہ وہ نہ محافظ کتا ہے نہ شکاری تو اس کے عمل (کے ثواب) سے روزانہ دو قیراط کم ہو گئے۔" اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ (فرمایا) "جس گھر کے مکینوں نے محافظ کتے یا شکاری کتے کے سوا کوئی کتا رکھا تو ان کے عملوں (کے اجر) سے ہر روز دو قیراط کم ہو گئے۔" (بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے)

حدیث: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس سے درخت کی شاخیں پرے ہٹا رہا تھا جبکہ آپ ﷺ (ایک درخت کے نیچے) خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ فرماتے تھے: اگر کتے مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کو مار ڈالنے کا ضرور حکم دے دیتا "فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ" "تم ان میں سے سیاہ کتوں کو قتل کر دیا کرو (1)۔" اور جتنے گھروں کے لوگ کتا رکھتے ہیں، ان کے عمل سے روزانہ ایک قیراط (ثواب) کم ہو جاتا ہے سوائے شکاری کتے یا کھیتی یا بکریوں کی حفاظت کیلئے رکھے گئے کتے کے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ نیز ابن ماجہ نے بھی اسے روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں: "اور جس قوم نے سوائے جانوروں کے محافظ کتے، شکاری کتے اور کھیتی باڑی کی حفاظت کرنے والے کتے کے کوئی اور کتا پالا تو ہر روز ان کے اجر سے دو قیراط کم ہوتے جائیں گے۔"

حدیث: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام نے کسی خاص وقت میں حاضر خدمت ہونے کا وعدہ کیا۔ وہ وقت آ گیا لیکن جبریل علیہ السلام نہ آئے۔ فرماتی ہیں

---

(1) خالص سیاہ کتا بہت خطرناک اور ڈراؤنا ہوتا ہے۔ نیز مسلم کی حدیث میں ہے کہ سیاہ کتا شیطان ہے۔ بدیں وجہ اس کیلئے یہ حکم ارشاد ہوا۔ مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ابتداء تمام قسم کے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم تھا۔ پھر صرف سیاہ کتے کے قتل کا حکم باقی رہا اور دیگر کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہو گیا۔ اور اب حکم یہ ہے کہ بے ضرر کتوں کو قتل نہ کیا جائے سیاہ ہوں یا کسی اور رنگ کے۔ ضرر و نقصان پہنچانے والے خاص طور پر باؤلے کتے کو ہلاک کر دینا ضروری ہے۔ چاہے کسی رنگ کا ہو۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک عصا تھا آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے پھینک دیا جبکہ ارشاد فرما رہے تھے: اللہ اور اس کے قاصد اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ آپ کے تخت مبارک کے نیچے ایک کتے کا پلا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ کتا گھر میں کب داخل ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم، مجھے معلوم نہیں ہوا۔ آپ نے حکم دیا تو اسے باہر نکال دیا گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام آئے تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا، میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ''مَنَعَنِی الْکَلْبُ الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتِكَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتاً فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ'' مجھے آپ کے پاس آنے سے اس کتے نے روکے رکھا جو آپ کے گھر کے اندر تھا بے شک ہم (ملائکہ) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔'' (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: میں آج رات آپ کے ہاں حاضر ہوا تھا تو مجھے آپ کے پاس آپ کے گھر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا سوائے اس کے کہ آپ کے گھر میں مردوں کی تصویریں تھیں۔ کیونکہ گھر کے اندر ایک باریک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں۔ اور سوائے اس کے کہ گھر میں ایک کتا تھا۔ لہٰذا آپ حکم دیں کہ دروازے والی تصویروں کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ وہ درخت کی طرح ہو جائیں۔ اور پردہ کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنا دیئے جائیں جو زمین پر پڑے قدموں کے نیچے روندے جاتے رہیں۔ اور کتے کو باہر نکال دینے کا حکم ارشاد فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا۔ (یعنی دروازے کے پردے پر تصویروں کے سر کاٹنے، گھر کے اندر تصویروں والے پردے کو کاٹ کر تکیے بنانے اور کتے کو گھر سے نکال دینے کا حکم صادر فرمایا اور اس کے حکم مطابق عمل درآمد ہوا) اور یہ کتا ایک پلا تھا جو امام حسین یا امام حسن (رضی اللہ عنہما) نے رکھا ہوا تھا اور ان کے پلنگ کے نیچے رہتا تھا۔ حضور انور ﷺ نے حکم فرمایا تو اسے نکال دیا گیا۔

اسے امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ الفاظ بھی ترمذی کے ہیں۔

حدیث: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ چہرۂ انور پر آثار رنج وغم تھے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا: تین دن سے جبریل علیہ السلام نہیں آئے۔ پھر اچانک اپنے گھروں میں کتے کا پلا (بچہ) دیکھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے مسرت کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور فرمایا: کیا وجہ تھی کہ آپ آ نہیں رہے تھے؟ تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ''اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتاً فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ'' ''ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوا کرتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔ نیز طبرانی نے بھی اسے کبیر میں اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ مذکورۃ فی الحدیث واقعہ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے قریب قریب الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

ترہیب

تنہا یا صرف ایک ساتھی کے ہمراہ سفر پر جانا، سفر میں کتنے ساتھی ہوں؟

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَّحْدَهٗ'' ''اگر لوگ تنہا سفر کرنے کے نقصان کو جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔''

اسے امام بخاری، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی مرد ہیجڑوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت (RESEMBLANCE) اختیار کرتے ہیں اور مرد بننے کی کوشش کرنے والی عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ ''وَرَاكِبَ الْفَلَاةِ وَحْدَهٗ'' اور (لعنت فرمائی) جنگل بیابان میں تنہا سفر کرنے والے سوار پر۔'' (کہ اپنی ہلاکت کو خود دعوت دیتا ہے)(1)

اسے امام احمد نے بروایت طیب بن محمد روایت کیا۔ ان کے بقیہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سفر سے واپس آیا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارا ساتھی کون تھا؟ اس نے عرض کیا: میں نے کسی کو ساتھ نہیں لیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا {''اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَّ الرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ'' ''ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں (یعنی شیطان کی طرح گناہگار ہیں) اور تین سوار ہی (دراصل) سوار ہیں۔'' (یعنی سفر میں کم از کم تین ساتھی ہونے چاہئیں۔ مجبوری کا معاملہ الگ ہے)

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام مالک ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ (حاکم نے یہ مضمون حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خَيْرُ الصَّحَابَةِ

---

(1) تنہا سفر کرنے میں احساس تنہائی، چوروں لٹیروں کا خوف، اچانک صحت وغیرہ کی خرابی، آندھی طوفان کا اندیشہ اور رستے کی دیگر مشکلات کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اکیلے سفر کرنے کو ناپسند فرمایا۔ یہ ہے رحمت عالم ﷺ کی اپنے غلاموں سے محبت! کیوں نہ ہو جبکہ ان کا رب خود فرماتا ہے: عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ (التوبہ:128)'' (اے مسلمانو) تمہارا کسی مشقت میں پڑنا اس محبوب پر گراں گزرتا ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَرْبَعَۃٌ'' ''بہترین ساتھی (کم از کم) چار ہیں(1)۔'' ''بہترین دستہ وہ ہے جس میں چار سو افراد ہوں اور بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو۔ ''وَلَنْ یُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفاً مِّنْ قِلَّۃٍ'' اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے ہرگز مغلوب نہیں ہوگا۔'' (اگر بارہ ہزار کا لشکر مغلوب و مفتوح ہو جائے تو وجہ قلت تعداد نہیں ہوگی بلکہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے)

اسے ابو داؤد، ترمذی اور ابن حبان و ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

(1) جس زمانے میں سید عالم ﷺ نے یہ ارشادات فرمائے اس میں سفر کرنا تو خیر بڑا ہی کٹھن اور خطرات سے پر تھا، آجکل بھی سفری مشکلات و تکالیف سے انکار ممکن نہیں۔ بہرکیف تنہا سفر کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ بالکل منع نہیں کیا۔ بوقت ضرورت کوئی ساتھی میسر نہ ہو تو بھی سفر کی اجازت ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

عورت کا بغیر محرم کے تنہا سفر کرنا

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور ذی رحم محرم ہو۔ اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْمَحْرَمٍ مِّنْھَا اَوْ زَوْجُھَا''

''عورت زمانے میں دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم یا شوہر ہو۔''

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْمَحْرَمٍ مِّنْھَا'' ''اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے تین دن کا سفر کرنا حلال نہیں سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔'' (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْھَا'' ''اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو جائز نہیں کہ وہ ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر کرے سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو(1)۔'' ایک روایت میں صرف ایک دن کا اور ایک دوسری روایت میں صرف ایک رات کی مسافت کا بیان ہے۔ اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ابوداؤد اور ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ ''اَنْ تُسَافِرَ بَرِیْدًا'' (بغیر محرم کے) عورت کو ایک برید کا سفر بھی جائز نہیں ہے۔'' (برید بارہ کوس یعنی اٹھارہ میل کا ہوتا ہے: بیان اللسان)

---

(1) یہاں چند باتیں ذہن میں رکھ لی جائیں، نمبر 1 بغیر محرم کے کوئی عورت سفر نہیں کر سکتی چاہے یہ سفر حج کا ہو، نمبر 2 عورت کا کوئی محرم نہ ہو تو اس پر حج کو جانا فرض نہیں، کیونکہ محرم شرط وجوب ہے، نمبر 3 البتہ عورت کے گھر اور مکہ مکرمہ کے درمیان مدت سفر سے کم فاصلہ ہو تو جا سکتی ہے، نمبر 4 محرم وہ رشتہ دار ہوتا ہے، جس کے ساتھ نسب یا رضاعت یا سسرال کی وجہ سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو۔ لہٰذا دیور، جیٹھ، بہنوئی، چچا تایا زاد بھائی وغیرہ محرم نہیں ہو سکتے۔ ان سے پردہ کرنا بھی فرض ہے، نمبر 5 احادیث مذکورۃ الصدر میں کہیں تین دن کا کہیں دو دن کا کہیں ایک دن رات کا کہیں صرف ایک دن یا صرف ایک رات کا اور کہیں چند کوس کا بیان ہے۔ اس سے حد بندی مقصود نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ عورت بغیر محرم کے کوئی بھی چھوٹا بڑا سفر نہیں کر سکتی۔ یا یہ احکام مختلف حالات کے ہیں۔ حالات نازک ہوں جیسے آجکل تو کوئی سفر بھی بغیر محرم جائز نہیں اور اگر اچھے حالات ہوں تو تین دن سے کم کا سفر کر سکتی ہے۔

کیا وہ مسلمان توجہ فرمائیں گے جو اپنی نوجوان لڑکیوں کو مخلوط تعلیم کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں یورپ و امریکہ جیسے گندے اور سیکس فری (SEX FREE) معاشرے میں دوسرے شہروں کو حصول تعلیم کیلئے بھیج دیتے ہیں۔ اور پھر مہینوں تک گھروں سے باہر رہنے دیتے ہیں۔ آئے دن اردو اور انگلش اخبارات میں ایسی ہی لڑکیوں کے روح فرسا واقعات چھپتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کے کان پر جونک تک نہیں رینگتی۔ اے غیرت مسلم تجھ کو کیا ہوا؟۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

حدیث: حضرت ابولاس الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کے ایک تھکے ماندے اونٹ پر سوار کرایا تو ہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ کا ہمیں اس پر سوار کرانا ہمیں سمجھ میں نہیں آیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''مَا مِنْ بَعِيرٍ اِلَّا فِيْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ'' ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے،لہٰذا جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ کا نام ذکر کیا کرو جیسا کہ اللہ نے تمہیں اس کا حکم (1) دیا ہے۔پھر اسے اپنے لئے مطیع و فرماں بردار بنا لو۔(ذکر اللہ سے مطیع و فرماں بردار ہو جائے گا) بے شک سوار تو اللہ عزوجل ہی کراتا ہے۔''

اسے امام احمد،طبرانی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا۔(راویٔ حدیث حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن غنمہ ہے۔کہا گیا ہے کہ ان سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔جن میں سے ایک یہ ہے)

حدیث: حضرت محمد بن حمزہ عمرو اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد بزرگوار (رضی اللہ عنہم) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:''عَلٰى كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَاِذَا رَكِبْتُمُوْهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تُقَصِّرُوْا عَنْ حَاجَاتِكُمْ'' ہر اونٹ پر ایک شیطان ہوتا ہے۔لہٰذا جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اللہ عزوجل کا نام لے لیا کرو اور اپنے کاموں سے رکے نہ رہو۔'' (یہ سوچ کر کہ ہر اونٹ پر شیطان ہوتا ہے لہٰذا سوار نہ ہونا چاہیے۔یہ غلط طریقہ ہے بلکہ اللہ کا نام لے کر سوار ہو جاؤ اور اپنے کام کرو،اللہ کا نام تمہیں شر شیطان سے محفوظ رکھے گا)

اسے امام احمد و طبرانی نے روایت کیا۔دونوں کی اسناد جید ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔جب ٹھیک طرح سے بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ،تین دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تین دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ایک دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔پھر ان کی طرف مسکراتے ہوئے مائل بہ کرم ہوئے۔پھر ان کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا:''مَا مِنِ امْرِئٍ يَرْكَبُ دَابَّتَهٗ فَصَنَعَ مَا صَنَعْتُ اِلَّا اَقْبَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ فَضَحِكَ اِلَيْهِ'' جو شخص اپنی سواری پر سوار

(1) اس بارے میں فرمان الٰہی ہے:

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (الزخرف)

ترجمہ:''اور وہ اللہ وہ ہے جس نے ہر طرح کے جوڑے پیدا فرمائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چار پائے بنائے جن پر تم سواری کرتے ہو۔تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک طرح سے بیٹھ سکو۔پھر یاد کرو اپنے رب کی نعمت کو جب خوب جم کر ان پر بیٹھ جاؤ۔اور زبان سے یوں کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے فرماں بردار بنا دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔'' (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہو پھر وہ کچھ کرے جو میں نے کیا (وہ کلمات جو میں نے پڑھے ہیں وہ بھی پڑھ لے) تو یقیناً اللہ عزوجل اس کی طرف متوجہ بہ رحمت ہوگا اور اس پر خوش ہوگا (اس کے اس عمل کو قبول فرما کر اس کے گناہ بخش دیگا)۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَا مِنْ رَّاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرَةٍ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّا رَدِفَهٗ مَلَكٌ وَّلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ اِلَّا رَدِفَهٗ شَيْطَانٌ'' جو سوار اپنے سفر میں اللہ اور اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اس کے ساتھ ایک فرشتہ سوار ہو جاتا ہے (جو اس کی رہنمائی اور حفاظت کرتا ہے) اور جو شخص شعر ونغمہ میں مصروف رہتا ہے اس کے پیچھے ایک شیطان سوار ہو جاتا ہے (1)۔ (جو اس کے خیالات کو پریشان اور اعمال و افعال میں دخل اندازی کرتا ہے)۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

ترہیب

سفر وغیرہ میں کتا یا گھنٹی (گھنگرو، جھانجر وغیرہ) ساتھ رکھنا

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَصْحَبُ الْمَلَآئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ'' فرشتے مسافروں کی اس جماعت کا ساتھ نہیں دیتے جس میں کتا (جسے شوقیہ رکھا گیا ہو) یا گھنٹی (گھنگرو وغیرہ) ہو۔'' مسلم، ابوداؤد، ترمذی۔

حدیث: انہی (ابوہریرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ'' ''گھنٹیاں شیطان کی مزامیر (ساز اور باجے گاجے) ہیں۔

اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گھر میں گھنٹی ہو رحمت کے فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے اور جس قافلہ میں گھنٹی ہو (حفاظت کے) فرشتے اس کا ساتھ نہیں دیتے۔

اسے ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا۔ (اس مضمون کی ایک حدیث سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ جسے ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے)

حدیث: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اونٹوں

---

(1) پاکستان کے کس روٹ کی کونسی ویگن، کوچ یا بس ہے جس میں ٹیپ ریکارڈر پر گندے اور فحش فلمی گانے پوری آواز کے ساتھ نہ بجائے جاتے ہوں۔ اور اب تو ٹی وی، وی سی آر بھی فٹ ہو گئے ہیں۔ فحش اور مخرب اخلاق فلمیں چل رہی ہوتی ہیں۔ کوئی نوٹس لینے والا نہیں ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کی گردنوں سے گھنٹیاں کاٹ ڈالنے کا حکم صادر فرمایا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ان کی کنیز حضرت زبیر کی لڑکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لائی جس کے پاؤں میں گھنٹیاں (گھنگرو) تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ کر پھینک دیا اور فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّ مَعَ کلِّ جَرَسٍ شَیطَانً'' ''ہر گھنگرو کے ساتھ ایک شیطان (1) ہوتا ہے۔'' (ابوداؤد)

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیز بنانہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھیں کہ ان کے پاس ایک لڑکی آئی جس کے پاؤں میں گھنگرو بج رہے تھے تو آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس مت آنے دو جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ پھینکو۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے مزید ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''لَا تَدخُلُ المَلَائِکَةُ بَیتاً فِیهِ جَرَسٌ'' ''اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں گھنگرو ہوں۔''

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

---

(1) قارئین اندازہ فرمائیں کہ جو نام نہاد جعلی پیر فقیر خود اور ان کے چیلے گھنگرو اور جھانجریں پہن کر گلیوں بازاروں اور مزاروں پر دھمالیں ڈالتے پھرتے ہیں۔ ان کے ساتھ شیطانوں کا کتنا بڑا لشکر موجود ہوتا ہے۔ ان کا چہرہ مہرہ اور حلیہ دیکھ کر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھی شیاطین کی ہی کسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلام جیسے صاف ستھرے دین کیساتھ ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ، پوچھو تو جواب ملتا ہے کہ تم لوگوں کو نہیں معلوم۔ نماز و روزہ سے آگے بھی ایک مقام ہے جس پر ہم فائز ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ سب بکواسات و کفریات دین سے انکار اور اعمال و احکام دین سے فرار کے بہانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سادہ لوح مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

رات کے وقت سفر کرنا

ترہیب

رات کے پہلے پہر سفر شروع کر لینا، راستوں پر پڑاؤ کرنا

اور جائے قیام پر الگ الگ ٹھہرنا

اور ترغیب

جب پڑاؤ کر لیں تو نماز ادا کرنا

حدیث: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ'' سفر پر جانا ہو تو رات کے وقت جایا کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (سفر جلدی طے ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ رات کو راستہ پرامن ہو) ابوداؤد۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج غروب ہونے کے بعد اپنے مال مویشی کھلے نہ چھوڑو یہاں تک کہ عشاء کا اندھیرا (ستارے وغیرہ نکل آنے سے) غائب نہ ہو جائے۔ ''فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ'' کیونکہ غروب آفتاب کے وقت شیطانوں کو چھوڑا جاتا ہے (وہ جانوروں، بچوں وغیرہ کو اذیت پہنچاتے ہیں نیز اس وقت میں بھیڑیے اور سانپ وغیرہ کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے) یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی دور ہو جائے۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم کے الفاظ اس طرح ہیں: ''اِحْبِسُوْا صِبْيَانَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْعَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تَخْرِقُ فِيْهَا الشَّيَاطِيْنُ'' اپنے بچوں کو اپنے پاس روکے رکھو (باہر گلیوں بازاروں میں مت جانے دو) یہاں تک کہ رات کی تاریکی کا پہلا حصہ گذر جائے۔ (کہ پھر خود ہی سو جائیں گے)۔'' حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: انہی (جابر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبُثُّ فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مَا يَشَاءُ'' جب لوگوں کے چلنے پھرنے کی آواز تھم جائے تو باہر کم نکلا کرو (رات کو بلاضرورت باہر مت نکلو) بے شک اللہ عزوجل رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے چھوڑتا ہے۔ (شیاطین، جن، سانپ، بچھو، درندے اکثر رات ہی کو نکلا کرتے ہیں)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بھی برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی زرخیز زمین (جس میں گھاس چارہ عام ہو) میں سفر کرو تو اپنی سواری کے اونٹوں کو اس زمین سے ان کا حصہ دو۔ (انہیں چر کر پیٹ بھر لینے دو)۔ اور جب کسی بنجر علاقے میں سفر کرو تو وہاں سے جلدی گذر جاؤ اور اونٹوں کی ہڈیوں کا مغز بچا کر لے جاؤ (یعنی زیادہ عرصہ ایسی زمین میں ٹھہرے نہ رہو کہ بھوک پیاس سے اونٹوں کی ہڈیوں کا مغز بھی سوکھ جائے) جب پڑاؤ کرو تو راستوں پر ٹھہرنے سے اجتناب کرو "فَاِنَّهَا طَرِيْقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ" کیونکہ رات کے وقت یہ (سانپ، بچھو، بھیڑیئے اور دیگر وحشی) جانوروں کی گذرگاہیں اور کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔

اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت فرمایا رحمہم اللہ۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلٰى جَوَادِ الطَّرِيْقِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعِنُ" راستوں پر پڑاؤ کرنے اور وہاں نماز ادا کرنے سے بچتے رہو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کے ٹھکانے ہیں اور راستوں پر قضائے حاجت کرنے سے بھی اجتناب کرو کیونکہ یہ کام باعث لعنت ہے۔"

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) جب کہیں پڑاؤ کرتے تو مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا یوں مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ "فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذَالِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ" "پھر اس کے بعد جب کہیں پڑاؤ کرتے تو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ مل کے رہتے۔"

یہ ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے۔

ترغیب

سواری ٹھوکر کھا کر گر پڑے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے

حدیث: حضرت ابوالملیح اپنے والد رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نبی انور ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ

اس باب کی حدیث نمبر 2 اور 3 کو مسلمان بغور مطالعہ فرمائیں کہ حضور رسالتمآب ﷺ نے اپنی امت کو حکم فرمایا ہے کہ رات کے وقت باہر نکلنا بہت کم کرو، خصوصاً اپنے بچوں کو اپنے پاس گھروں میں روکے رکھو۔ آج کا پرفتن دور! خدا کی پناہ، سورج ڈوبنے کی دیر ہوتی ہے کہ ہر شیطان، ہر برائی اور بدی گلیوں بازاروں میں ننگا ناچ شروع کر دیتی ہے۔ اور اب تو یہ افعال بد رات کا انتظار نہیں کرتے۔ ایسے میں اپنی اولاد کو محفوظ رکھنا کس قدر ضروری ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہمارے اونٹ کوٹھوکر لگی تو میں کہنے لگا: ''تَعِسَ الشَّيْطٰنُ'' ''شیطان برباد ہو'' اس پر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یہ مت کہو کہ شیطان برباد ہو۔ کیونکہ یہ سن کر وہ خود کو بڑا سمجھنے لگتا ہے حتیٰ کہ (اپنے خیال میں) کسی حویلی کی طرح بڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ (ٹھوکر) میری طاقت سے لگی ہے۔ بلکہ (ایسے موقعہ پر) کہا کرو، ''بِسْمِ اللّٰهِ'' ''اللہ کے نام کی برکت سے اللہ سے مدد مانگتا ہوں'' کیونکہ یہ کہنے سے شیطان چھوٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔

اسے نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوتمیمہ ہجیمی ان صاحب سے راوی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک گدھے پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ وہ گدھا ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ میں نے کہا: شیطان تباہ ہو جائے۔ یہ سن کر نبی اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا: (ایسے مواقع پر) یہ نہ کہا کرو کہ شیطان تباہ ہو جائے، کیونکہ جب تم کہتے ہو کہ شیطان تباہ ہو جائے تو وہ اپنے آپ میں خود کو عظیم جاننے لگتا ہے۔ اور کہتا ہے: ''صَرَعْتُهٗ بِقُوَّتِيْ'' ''اس کو میں نے اپنی طاقت سے گرا دیا ہے۔'' اور جب تم بِسْمِ اللّٰهِ'' کہتے ہو تو ''تَصَاغَرَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ اَصْغَرَ مِنْ ذُبَابٍ'' ''اس کا نفس اس کو ذلیل و خوار کرنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ مکھی سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔''

اسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ، بیہقی اور حاکم نے روایت کیا۔ لیکن حاکم کے الفاظ یہ ہیں: ''وَاِذَا قِيْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ خَنَسَ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الذُّبَابِ'' جب بِسْمِ اللّٰهِ: کہا جاتا ہے تو شیطان سکڑ جاتا ہے حتیٰ کہ مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔''

ترغیب

کسی جگہ پڑاؤ کرتے وقت کیا دعا کی جائے؟

حدیث: سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ کرے پھر پڑھے: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' (میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) تو اپنی اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

اسے امام مالک، مسلم، ترمذی اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں حمص (ملک شام میں ایک شہر ہے) سے سفر پر نکلا، راستہ میں رات ہوگئی تو میں ایک گرجا (CHURCH) میں چلا گیا تو وہاں کے لوگ میرے پاس آ پہنچے۔ میں نے سورۂ اعراف کی یہ آیت تلاوت کر لی: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (اعراف) ''بے شک تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔ پھر متمکن ہوا عرش پر (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) ڈھانپتا ہے رات سے دن کو۔ وہ تیزی سے ایک دوسرے کے پیچھے چلے آتے ہیں۔ اور سورج، چاند اور ستاروں کو اس نے پیدا فرمایا جو اس کے حکم کے پابند ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم فرمانا اسی کے ساتھ خاص ہے۔ بڑی برکتوں والا ہے اللہ جو سب جہانوں کا پروردگار ہے''۔ وہ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اب صبح تک اس کی حفاظت کرو، جب صبح ہوئی تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر چل پڑا۔ (آیت کی برکت سے کوئی مشکل پیش نہ آئی بلکہ برخلاف اس کے اجنبی لوگ میری حفاظت و نگہداشت کرتے رہے)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ سوائے میسّب بن واضح کے اس کے راوی صحیح کے ہیں۔

ترغیب

بندے کا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں خصوصاً مسافر کیلئے دعا کرنا

حدیث: حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی کیلئے اس کی عدم موجودگی میں کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ''وَلَكَ بِمِثْلٍ'' ''یہ دعا تیرے حق میں بھی قبول ہوگی''۔

اسے مسلم و ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں (فوراً قبول ہو جاتی ہیں) نمبر 1 مظلوم کی دعا اور نمبر 2 اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں دعا۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ'' ''سب سے زیادہ جلدی قبول ہونے والی دعا، غائب کی، غائب کیلئے کی جانے والی دعا ہے''۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے بروایت عبد الرحمٰن بن زیاد بن نعیم روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں مقبول ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک وشبہ نہیں، نمبر 1 باپ کی دعا، نمبر 2 مظلوم کی دعا اور نمبر 3 مسافر کی دعا۔

اسے ابوداؤد نے اور ترمذی نے دو جگہ روایت کیا ان میں ایک کو حسن کہا۔ نیز بزار نے بھی روایت کیا ان کے الفاظ ہیں: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو رد نہ کرنے کی ذمہ داری قبول فرما رکھی ہے۔ نمبر 1 روزہ دار جب تک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ افطار کر لے، نمبر 2 مظلوم جب تک کہ اس کی مدد نہ کر دی جائے اور نمبر 3 مسافر جب تک کہ سفر سے لوٹ نہ آئے۔''

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثَلَاثٌ مُسْتَجَابٌ دَعْوَتُهُمُ الْوَالِدُ وَالْمُسَافِرُ وَالْمَظْلُوْمُ'' ''تین شخصوں کی دعائیں قبول فرمائی جاتی ہیں۔ نمبر 1 باپ، نمبر 2 مسافر اور نمبر 3 مظلوم۔

اسے طبرانی نے ایک حدیث میں جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ترغیب

پردیس میں موت

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اسی شہر (مدینہ منورہ) میں وفات پا گیا جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر ارشاد فرمایا: کاش! یہ شخص اپنے پیدائشی شہر کے علاوہ کہیں اور فوت ہوتا، صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کس لئے؟ تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ بَيْنَ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِى الْجَنَّةِ'' بے شک جب مسلمان آدمی اپنے پیدائشی شہر کے علاوہ کہیں اور فوت ہوتا ہے تو اس کے شہر سے لے کر اس کے قدم پہنچنے کے مقام تک جگہ ناپ کر اسے جنت عطا فرمائی جاتی ہے۔

اسے نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ'' ''بے وطنی کی موت شہادت ہے۔''

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ نیز طبرانی نے بھی اسے عبدالملک بن ہارون بن عنترہ (جو کہ متروک ہیں) کے طریق سے روایت کیا ہے۔ وہ اپنے والد سے اور ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک روز پوچھا: تم اپنے میں شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے۔ (بلکہ) جو راہ خدا میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ بلندی سے گر کر مرنے والا بھی شہید ہے۔ (خودکشی کرنے والا اس میں داخل نہیں) بچہ پیدا ہونے پر حالت نفاس میں مر جانے والی عورتیں بھی شہید ہیں۔ ڈوب جانے والا بھی شہید ہے۔ سینے کے درد سے مرنے والا بھی شہید ہے (HEART ATTACK دل کے فیل ہونے سے مرنے والا بھی داخل ہونا چاہیے) جل جانے والا بھی شہید ہے اور غریب الوطنی میں مرنے والا بھی شہید ہے۔''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب التوبۃ والزہد

توبہ اور زہد کا بیان

ترغیب

توبہ(1)، توبہ کرنے میں جلدی کرنا اور گناہ کر بیٹھنے کے بعد نیکی کرنا

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ

---

(1) ''لفظ توبہ'' بنا ہے: ''تَوْبٌ'' سے، جس کے معنی ہوتے ہیں۔ لوٹنا، رجوع کرنا، توبہ اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے اور بندے کی بھی، مگر علیحدہ علیحدہ معنی سے۔ بندے کی توبہ تو یہ ہے کہ گناہ ونافرمانی چھوڑ کر اطاعت وفرماں برداری کی طرف لوٹ آئے اور اللہ کریم کی توبہ ہے بندے کی سزا معاف کرکے اس کی مغفرت وبخشش کی طرف رجوع فرمانا۔ بندے کی مکمل توبہ یہ ہے کہ گذشتہ گناہوں سے نادم وشرمندہ ہو، فی الحال گناہ چھوڑ دے اور آئندہ گناہ سے بچنے کا عزم صمیم کرے۔ اگر توبہ حقوق سے ہے تو ان کو ادا بھی کرے۔ مثلاً نمازیں رہ گئی ہوں تو ان کی قضاء کرے۔ اگر کسی کا قرض تھا تو ادا کرے اور قرضخواہ سے معافی مانگے۔ توبہ کا لفظ اگر اللہ کی طرف منسوب ہو تو معنی ہوگا ''توبہ قبول فرمانا''، اور بندے کی طرف ہو تو پھر معنی ہوگا ''اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔'' اب آیئے قرآن حکیم کی طرف، لفظ توبہ ان دونوں معانی کے لئے استعمال فرمایا گیا ہے ''لفظ توبہ ذات باری تعالیٰ کی طرف منسوب اور اس کا معنی''۔

نمبر1:۔ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''پھر سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات، تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ بے شک وہی بہت توبہ قبول فرمانے والا رحم کرنے والا ہے''۔

نمبر2:۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''(حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام عرض گذار ہیں کہ اے ہمارے رب!) ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا دے اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا رحم کرنیوالا ہے''۔

نمبر3:۔ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں، اپنی اصلاح کرلیں اور (جو احکام الٰہی اب تک چھپاتے رہے ہیں) ظاہر کردیں تو میں (اللہ) ایسے لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہوں، اور میں ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا رحمت کرنے والا ہوں''۔

نمبر4:۔ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الشوریٰ)

ترجمہ: ''وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کی خطاؤں سے درگذر کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے''۔

نمبر5:۔ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (التوبہ)

ترجمہ: ''پھر اللہ تعالیٰ ان (جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ رضی اللہ عنہم) پر مائل بہ کرم ہوا تاکہ وہ توبہ کرلیں، بے شک اللہ ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم فرمانے والا ہے''۔

نمبر6:۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ (النصر)

ترجمہ: ''تو اپنے رب کی تعریف کہتے ہوئے اس کی تسبیح بیان کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے، بلاشبہ وہ بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْئُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا"
''بلاشبہ اللہ تعالیٰ عزوجل رات کو اپنا دست قدرت پھیلا دیتا ہے تا کہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) آیات مذکورہ بالا سے پتہ چلا کہ اللہ کریم بہت توبہ قبول فرماتا ہے۔ اب چند آیات وہ بھی ملاحظہ کر لیں اور غور کریں کہ جب وہی مجرم کو جرم کی معافی مانگنے کی ترغیب دے رہا ہو جس کا جرم کیا گیا ہو، وہ کتنا مہربان ہے، کیا وہ معاف کر دینے کا ارادہ نہیں کر چکا؟ اور اگر ایسے سنہری موقع سے مجرم فائدہ نہ اٹھائے تو اس سے بڑھ کر بدنصیب اور محروم القسمت کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟

نمبر 1: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: ''اور یہ (اہل تقویٰ) وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی برا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے لگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہوں کو بخش بھی کون سکتا ہے۔ اور جو (گناہ) وہ کر چکے ہوتے ہیں، ان پر اصرار (ضد وہٹ دھرمی) نہیں کرتے حالانکہ وہ جانتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزاء ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ اور وہ جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔ یہ لوگ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے''۔

نمبر 2:۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (النساء)

ترجمہ: ''جس توبہ کے قبول فرمانے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے وہ تو ان لوگوں کی توبہ ہے جو جہالت کی وجہ سے گناہ کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جلدی جلدی توبہ کر لیتے ہیں تو انہیں لوگوں کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا بڑی حکمتوں والا ہے۔ اور ان لوگوں کی توبہ (قابل قبول) نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ حاضر ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو حالت کفر میں مرتے ہیں۔ ان ہی کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

نمبر 3:۔ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المائدہ)

ترجمہ: ''تو کیا وہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور اس سے بخشش نہیں مانگتے؟ اور اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت فرمانے والا رحمت کرنے والا ہے''۔

نمبر 4:۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ (الفرقان)

ترجمہ: ''مگر وہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اعمال صالحات کئے تو یہ ہیں وہ لوگ جن کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل فرما دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ اور جس نے توبہ کی اور نیک اعمال کئے (توبہ کے بعد پھر آلودہ عصیاں نہیں ہوا) تو بے شک اس نے اللہ کی بارگاہ میں ایسی توبہ کی جیسا توبہ کرنے کا حق ہے''۔

نمبر 5:۔ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ (ہود)

ترجمہ: ''اور یہ کہ مغفرت مانگو اپنے رب سے پھر اس کی بارگاہ عالی شان میں توبہ کرو، وہ تمہیں زندگی کی راحتوں سے ایک وقت مقرر (قیامت یا ہر ایک کی زندگی) تک اچھی طرح لطف اندوز کرے گا۔ اور ہر نیکی کرنے والے کو اس کی نیکی کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو میں یقیناً تم پر ایک بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا خوف کھاتا ہوں''۔

نمبر 6:۔ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ (طٰہٰ)

ترجمہ: ''اور بلاشبہ میں (اللہ) بہت بخشنے والا ہوں اسے جو توبہ کرے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے پھر ہدایت پر قائم رہے''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بڑھاتا ہے تاکہ رات کا گناہگار توبہ کرلے۔ (اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ (قیامت کا) آفتاب مغرب سے طلوع ہو جائے۔

اسے مسلم ونسائی نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: ''مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ'' ''جس نے مغرب کی جانب سے سورج نکلنے سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔''

اسے مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانب مغرب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی راہ ہے۔ اللہ عزیز وجلیل نے اسے توبہ کیلئے اس دن سے کھول رکھا ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی تھی۔ جب تک سورج مغرب سے نہیں نکل آتا اسے بند نہیں فرمائے گا۔

اسے ترمذی نے بیہقی کی ایک حدیث میں روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ بیہقی کے ہیں اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ، وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ'' جنت کے آٹھ دروازے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نمبر7:۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (النور)

ترجمہ: ''اور سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اے ایمان والو! تاکہ کامیابی پاؤ''۔

نمبر8:۔ فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ (غافر)

ترجمہ: '' (حاملین عرش ملائکہ اہل ایمان کیلئے یوں دعا کرتے ہیں) تو (اے ہمارے پروردگار!) ان لوگوں کی مغفرت فرما دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں عذاب جہنم سے بچالے''۔

نمبر9:۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (التحریم)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں خلوص دل سے توبہ کرلو۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیاں دور فرما دے اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اس (قیامت کے) روز اللہ تعالیٰ رسوا نہیں کرے گا اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو آپ (ﷺ) کے ساتھ ایمان لائے۔ اس دن ان کا نور ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ وہ عرض کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور مکمل فرما دے اور ہمیں بخش دے۔ بلاشبہ تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

رحیم وکریم اور غفار وتواب کے کلام رحمت نظام میں اور بھی متعدد آیات ہیں جو گنہگار کو متوجہ کرتی ہیں کہ وہ اپنے خالق و مالک کی آغوش رحمت میں چھپ جائے تو روز محشر فرشتے اس کے دفتر اعمال سے کوئی ایسی چیز تلاش نہ کرسکیں گے جو اس کی ذلت ورسوائی کا باعث ہو سکے۔ کاش! ہم بچی توبہ کرلیں، ورنہ تو قائل بہ کرم ہے کوئی سائل ہی نہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں، سات مقفل ہیں۔ صرف ایک دروازہ توبہ کیلئے مغرب سے سورج طلوع ہونے تک کھلا ہوا ہے۔

اسے ابویعلی اور طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ'' ''اگر تم اتنے گناہ بھی کر بیٹھو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر (خالص) توبہ کر لو تو اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری توبہ قبول فرما (1) لے گا۔''

اسے ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمْرُہٗ وَیَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْاِنَابَةَ'' ''بندے کی خوش بختی ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے توفیق توبہ عنایت فرما دے''۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْبِقَ الدَّآئِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْیَكُفَّ عَنِ الذُّنُوْبِ'' ''جسے یہ پسند ہو کہ سخت ترین عابد و زاہد سے (ثواب میں) آگے بڑھ جائے، اسے چاہیے کہ گناہ کرنے چھوڑ دے''۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ سوائے یوسف بن میمون کے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمُؤْمِنُ وَاہٍ رَاقِعٌ فَسَعِیْدٌ مَنْ هَلَكَ عَلٰی رَقْعِهٖ'' ''بندۂ مومن گناہ بھی کر بیٹھتا ہے توبہ بھی کرتا رہتا ہے تو خوش قسمت ہے وہ بندہ جس کی موت توبہ پر (قائم رہتے ہوئے) واقع ہو۔

اسے بزار نے اور طبرانی نے صغیر و اوسط میں روایت کیا اور کہا کہ ''وَاہٍ'' کے معنی گناہگار اور ''رَاقِعٌ'' کے معنی توبہ و استغفار کرنے والا کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی اور ایمان کی مثال اپنی کھونٹی (کلہ) کے ساتھ بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے۔ (ایسے ہی مومن کے دل میں ایمان بندھا ہوا ہے) کہ گھوڑا کبھی اچھلتا کودتا ہے، پھر اپنی کھونٹی کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اور مومن بھی کبھی بھول چوک (سے گناہ) کر بیٹھتا ہے، پھر لوٹ آتا ہے (توبہ کر لیتا ہے) تو تم اپنے کھانے پرہیز گاروں کو کھلایا کرو اور نیکی کے کام اہل ایمان

(1) سبحان اللہ! قربان جائیں اس تواب رحیم کے۔ مجھ جیسے ناہنجاروں کیلئے تو یہی ارشادات توشۂ آخرت ہیں۔ وہ تواب اپنے رحیم و کریم محبوب ﷺ کے صدقہ میں توبۃ النصوح کی توفیق ارزانی فرمائے۔ سچ ہے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں ۔۔۔ راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے ساتھ کیا کرو۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ" "تمام بنی آدم خطا کار ہیں (سوائے انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ حضرات معصوم عن الخطاء ہیں) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بہت جلد توبہ کر لینے والے ہوتے ہیں"۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے بروایت علی بن مسعدہ روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے ہم (محدثین) اسے سوائے علی بن مسعدہ عن قتادہ کی حدیث کے نہیں جانتے اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بندہ کوئی گناہ کر لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے میرے رب! میں نے گناہ کر لیا ہے، اسے بخش دے، تو اس کا رب اسے فرماتا ہے: "عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَأْخُذُ بِهٖ" "میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ایسا ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور (چاہے تو) اس پر پکڑ بھی فرماتا ہے۔ پھر اس بندے کا گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر جس قدر اللہ چاہے بندہ (گناہوں سے) رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی اور گناہ کر بیٹھتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ کوئی اور گناہ کر بیٹھتا ہے تو عرض کرنے لگتا ہے: اے میرے پروردگار! میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے اس کی معافی عطا فرما دے۔ اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے۔ میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ایسا ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر اللہ کی مرضی کے مطابق بندہ کچھ عرصہ ٹھہرا رہتا ہے۔ پھر کسی دوسرے گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور اکثر ارشاد فرمایا کہ وہ کسی دوسرے گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے اور عرض گذار ہوتا ہے "یَا رَبِّ اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِیْ" "یا مولیٰ! میں نے گناہ کر لیا، مجھے وہ بخش دے۔ تو اس کا مالک و مولیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخش بھی دیتا ہے اور (اگر چاہے تو) اس پر گرفت بھی کر لیتا ہے، پھر اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: "غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَعْمَلْ مَاشَاءَ" "میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرما دی۔ (اے بندے!) اب تو جو چاہے کر (1)"۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ رنگ کا نقطہ بن جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے، گناہ سے باز آ جائے اور معافی مانگ لے تو دل کو شفاف کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو وہ نقطہ بھی بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ دل کو ڈھانپ لیتا ہے۔

---

(1) یہ فرمان عالی شان گناہوں کی اجازت دینے کیلئے نہیں بلکہ اپنی بخشش و رحمت کی وسعت ظاہر فرمانے کیلئے ہے۔ یعنی اس طرح اگر بندہ لاکھوں بار گناہ کرے اور ہر گناہ ہو جانے پر سچی توبہ کرے کہ بوقت توبہ پھر گناہ کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو میں بھی لاکھوں بار معافی دیتا جاؤں گا۔ یاد رہے کہ توبہ کے بھروسے پر گناہ کرنا سخت برا بلکہ کفر ہے کہ چلو کیا حرج ہے گناہ کر لو توبہ کر لیں گے۔ یہ توبہ نہیں شریعت کا مذاق ہے۔ اس ارشاد ربانی کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ توبہ کی برکت سے قوت گناہ ہی سلب کر لی جاتی ہے پھر گناہ ہوتا ہی نہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ: كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (المطففین) ''ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے ان کے گندے کرتوتوں کی وجہ سے''۔

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حاکم نے اسے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا اور ایک کے بارے میں کہا کہ بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قریش حضور نبی محترم ﷺ سے عرض کرنے لگے: اپنے رب سے دعا کیجئے کہ صفا پہاڑ کو سونا بنادے۔ اگر یہ پہاڑ سونا بن جائے تو ہم آپ کی اتباع کر لیں گے (مسلمان ہو جائیں گے)۔ آپ ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر عرض گذار ہوئے: آپ کا رب آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: اگر آپ چاہیں تو میں کوہ صفا کو سونا بنا دیتا ہوں، اگر اس کے بعد ان میں سے کسی نے انکار کیا تو میں (اللہ) اسے وہ عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں کسی کو نہ دوں گا۔ ''وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ'' اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کیلئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں۔'' تو رحمت عالم ﷺ نے عرض کیا ''بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ'' (نہیں، اے پروردگار! ان کو عذاب نہ دے) بلکہ ان کیلئے توبہ و رحمت کا دروازہ کھول دے''۔ (رحمت عالمین ﷺ کے اخلاق عالیہ پر قربان جائیں۔ یہ وہی قریش ہیں جنہوں نے راہ ہدایت میں ہر طرح کی رکاوٹ کھڑی کی اور ہر طرح ظلم روا رکھا تھا)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ'' ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک اس پر غرغرہ کی حالت نہ طاری (1) ہو جائے''۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ممکن ہو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا خوف لازم کر لو۔ ہر حجر و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ ''وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لَهٗ تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ'' اور جب کوئی برا کام کر بیٹھو تو ہر برے کام کیلئے نئی توبہ کرو۔ اگر گناہ خفیہ کیا ہو تو توبہ بھی خفیہ کرو اور اگر گناہ علانیہ ہے تو توبہ بھی علانیہ کرو۔ (جسے تمہارے گناہ کی خبر ہے اسے تمہاری توبہ کا بھی علم ہونا چاہیے)۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا ہے۔ البتہ عطا راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ نیز بیہقی

(1) حالت نزع جبکہ ملائکہ موت نظر آجائیں کو غرغرہ کہتے ہیں۔ اس وقت گناہوں سے توبہ قبول فرمائی جاتی ہے نہ کہ کفر و شرک سے، کیونکہ کفر و شرک سے توبہ کا نام ایمان ہے اور اس کیلئے ایمان بالغیب ضروری ہے۔ اور اس حالت میں غیب ظاہر ہو چکا ہوتا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے بھی اسے روایت کیا اور معاذ وعطا کے درمیان ایک غیر معروف راوی کا نام ذکر کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے محافظ فرشتوں (کراماً کاتبین) کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے۔ اور اسی طرح اس کے اعضاء (ہاتھ پاؤں جو کل قیامت کو اس کے خلاف گواہی دیں گے) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے۔ "حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِّنَ اللّٰهِ بِذَنْبٍ" یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کریگا کہ اللہ کی طرف سے اس پر اس کے گناہوں کا کوئی گواہ نہیں ہو گا"۔ (اصبہانی)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلنَّادِمُ يَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةَ وَالْمُعْجِبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ" نادم (اپنے گناہوں پر شرمسار ہو کر توبہ کرنے والا) اللہ کی طرف سے اس کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور متکبر (گناہوں پر اڑنے والا اور گناہوں کو اچھا سمجھنے والا) اللہ کے غضب کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔" اور اے اللہ کے بندو! یاد رکھو کہ ہر (اچھا یا برا) عمل کرنے والا اپنے عمل کی بنا پر آگے بڑھے گا۔ اور دنیا سے نہیں جائے گا جب تک کہ اپنے اچھے عمل (کی جزا) اور برے عمل (کی سزا) نہ دیکھ لے گا۔ اعمال (کے اچھا برا ہونے) کا دارومدار خاتمہ پر ہی ہے۔ اور رات، دن دو سواریاں ہیں (جو اعمال تک پہنچاتی ہیں کہ ان کے آنے جانے سے اعمال کے اوقات معلوم ہوتے ہیں) لہٰذا ان کے ذریعہ آخرت کی طرف اچھا سفر اختیار کرو۔ اور توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آ جاتی ہے (کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ کا موقع ہی نہ ملے) تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم و بردباری سے دھوکہ میں نہ پڑ جائے۔ جنت و دوزخ تم میں سے ہر کسی کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال) "پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ بھی اسے دیکھ لے گا"۔

اسے اصبہانی نے بروایت ثابت بن محمد کوفی عابد روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ" "گناہ سے توبہ کر لینے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو۔"

اسے ابن ماجہ اور طبرانی نے بروایت ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود عن ابیہ روایت کیا۔ ابو عبیدہ کا ابن مسعود سے سماع ثابت نہیں۔ البتہ طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ نیز اسے ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے مرفوعاً بھی روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ بھی زائد کئے: "وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ" "اور گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس گناہ کی معافی مانگنے والا ایسے ہے جیسے اپنے رب کے ساتھ مذاق

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرنے والا''۔

یہ زائد الفاظ موقوفاً بھی مروی ہیں اور شاید یہی انسب ہے۔

حدیث: حضرت حمید الطویل سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضور نبی انور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا ہے؟: ''اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ'' ''گناہ پر ندامت و شرمساری بھی توبہ ہی ہے''۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے تو میرے والد صاحب نے ان سے عرض کیا: کیا آپ نے نبی انور علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟: (گناہ پر) ندامت بھی توبہ ہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں (سنا ہے)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ عفیفہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ علیہ السلام سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''مَاعَلِمَ اللّٰہُ مِنْ عَبْدٍ نَدَامَۃً عَلٰی ذَنْبٍ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَہٗ مِنْہُ'' ''اللہ تعالیٰ جب کسی گناہ پر (گناہگار) بندے کی ندامت دیکھتا ہے تو توبہ کرنے سے پہلے ہی اس کا گناہ بخش دیتا ہے۔''

اسے حاکم نے بروایت ہشام بن زیاد روایت کیا حالانکہ یہ راوی ساقط ہیں اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو اپنی تعریف پسندیدہ نہیں (نہ ہونی چاہیے کہ اپنی تعریف فقط اسی کو زیبا ہے) اسی لئے اس نے اپنی تعریف (قرآن کریم میں جابجا) فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص بھی غیرت و شرم والا نہیں ہے۔ اسی واسطے اس نے سب بے حیائیاں حرام فرمادی ہیں۔ ''وَ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰہِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ اَنْزَلَ الْکِتَابَ وَ اَرْسَلَ الرُّسُلَ'' اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو معذرت (توبہ و ندامت) قبول کرنا محبوب نہیں، اسی لئے تو اس نے اپنی کتاب (قرآن پاک) نازل کی ہے اور اپنے رسولوں کو بھیجا ہے۔'' (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ السلام سے راوی ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ'' ''اس ذات پاک کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہیں کرو گے (1) تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائیگا (آسمانوں پر اور فرشتوں کے ساتھ ملا دے گا کیونکہ بالکل گناہ نہ کرنے سے تم فرشتوں کی طرح معصوم ہو جاؤ گے) اور لے آئے گا (تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو جو گناہ کریں گے، پھر اللہ کی بارگاہ میں مغفرت مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا''۔ (کیونکہ وہ تواب وغفور ہے

(1) فرمان عالی کا مقصد لوگوں کو گناہ پر دلیر کرنا نہیں بلکہ توبہ کی طرف مائل کرنا ہے۔ یعنی گناہگار و رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو بلکہ توبہ و استغفار کا دامن پھیلا دے وہ غفور رحیم ہے۔ دامن مراد بھر دے گا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور اپنی صفت توبہ و مغفرت کا ظہور چاہتا ہے)۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، اسے زنا کا حمل تھا۔ عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! (ﷺ) میں وہ کام (زنا) کر بیٹھی ہوں جس پر حد واجب ہوتی ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم فرمادیں۔ نبی اللہ ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ پھر ایسا ہی ہوا (کہ بعد وضع حمل ولی اسے لے کر حاضر خدمت ہو گیا) تو اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے اس کے کپڑوں کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر سرور عالم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ دی حالانکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا؟ اس پر حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ" "یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی یہ توبہ اہل مدینہ کے ستر (گناہگار) افراد پر تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے (ان کی مغفرت ہو جائے) اور کیا تم اس سے افضل کوئی عمل پاتے ہو کہ اس نے اپنی جان خود اللہ عزوجل کیلئے پیش کر دی؟ (مسلم)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حدیث بیان فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے آپ ﷺ سے یہ ایک دو مرتبہ حتیٰ کہ سات مرتبہ تک نہیں سنی بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جو کسی گناہ کے ارتکاب سے نہیں بچتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی۔ اس نے اسے ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ اس کے ساتھ بدکاری کرے۔ (وہ عورت مجبوراً راضی تو ہو گئی مگر) جب وہ اس مقام پر بیٹھ گیا جہاں مرد ایسا کام کرنے کے وقت بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی۔ مرد نے کہا: روکیوں رہی ہو، کیا میں زبردستی کر رہا ہوں؟ کہنے لگی: ایسی بات نہیں لیکن میں نے یہ (بدکاری جیسا) کام کبھی نہیں کیا اور مجھے اس پر صرف (میری مالی) ضرورت مجبور کر رہی ہے۔ اس مرد نے کہا: تجھے یہ کام کرنا پڑ رہا ہے حالانکہ تو نے پہلے کبھی نہیں کیا، جا چلی جا، یہ دینار بھی لے جا، اور اللہ کی قسم، میں اس کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا (سچی توبہ کرتا ہوں) پھر اسی رات وہ جوان فوت ہو گیا۔ صبح ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ" "اللہ تعالیٰ نے اس جوان کو بخش دیا ہے۔"

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔ نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ (حاکم اور بیہقی نے بھی مختلف الفاظ کے ساتھ یہ روایت کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی کہا ہے)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: دو بستیاں تھیں،ایک نیک تھی (وہاں رہنے والے لوگ نیک پاک پرہیزگار تھے)اور دوسری ظالم،ظالموں کی بستی سے ایک آدمی نکلا،اس کا ارادہ نیک لوگوں کی بستی میں چلے جانے کا تھا کہ رستے میں جہاں اللہ نے چاہا اسے موت آگئی۔تو اس (کی روح) کو لے جانے پر فرشتے اور شیطان نے جھگڑا کیا۔شیطان نے کہا:اللہ کی قسم،اس نے میری کبھی نافرمانی نہیں کی تھی۔اور فرشتے نے کہا: (یہ صحیح ہے مگر) بلا شبہ یہ توبہ کے ارادے سے گھر سے نکلا تھا۔تو فرشتے اور شیطان کے درمیان فیصلہ فرمایا گیا کہ دیکھیں دونوں بستیوں میں سے مرنے والا کس کے زیادہ قریب ہے۔''فَوَجَدُوْهُ اَقْرَبَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ'' تو انہوں نے اسے نیک لوگوں کی بستی کے بالشت بھر قریب پایا،اس پر اس کی مغفرت فرمادی گئی۔''حضرت معمر کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا:''قَرَّبَ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ'' ''اللہ تعالیٰ نے نیکوں کی بستی اس کے قریب کردی۔''

اسے طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔اور یہ روایت ایسے ہی میرے (مصنف کے) نسخہ میں غیر مرفوع ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے افراد قتل کئے تھے۔(وقت موت قریب آ لگا اور رحمت خداوندی نے سبقت فرمائی) تو اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم سے مسئلہ پوچھا،عالم نے کسی راہب (تارک دنیا) کا پتہ بتایا۔یہ اس کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ اس نے ننانوے افراد قتل کر دیئے ہیں۔کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ راہب نے جواب دیا،نہیں ہوسکتی۔چنانچہ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر ڈالا (کیونکہ توبہ کی قبولیت کی نفی کر کے راہب نے اسے رحمت الٰہی سے مایوس اور گناہوں پر دلیر کر دیا تھا) اور اس نے سو قتل پورے کر دیئے۔پھر اہل زمین میں سے کسی بڑے عالم سے سوال کیا۔اس نے کسی اور عالم شخص کی طرف رہنمائی کی۔یہ اس کے پاس جا کر عرض کرنے لگا کہ ''اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ'' اس نے سو آدمی قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ وہ عالم کہنے لگا: ہاں توبہ قبول ہوسکتی ہے اور کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کی قبولیت کے درمیان رکاوٹ بن سکتا ہے؟ فلاں فلاں علاقے کی طرف چلا جا کیونکہ وہاں کچھ ایسے (اللہ والے) لوگ رہتے ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔تو بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جا اور اپنی زمین کی طرف لوٹ کر کبھی مت آنا کیونکہ یہ گناہوں کی سرزمین ہے۔قاتل (عالم کے فرمان کے مطابق) چل پڑا حتیٰ کہ نصف راستہ طے کیا تھا کہ فرشتۂ اجل آ پہنچا۔(اس کے مرنے پر) رحمت کے فرشتوں اور ملائکہ عذاب میں جھگڑا ہوگیا۔رحمت کے فرشتے کہنے لگے: یہ شخص توبہ کرتے ہوئے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آرہا تھا۔(لہٰذا ہم اسے جنت میں لے کر جائیں گے) اور ملائکۂ عذاب بولے: اس نے خیر کا کوئی عمل نہیں کیا تھا۔(اس لئے جہنم میں پہنچایا جائے گا) اسی اثنا میں ایک فرشتہ (حضرت جبریل علیہ السلام) انسانی شکل میں ان کے پاس آیا تو فرشتوں نے اسے اپنے درمیان فیصل بنالیا۔اب اس فرشتے نے انہیں فیصلہ دیا کہ دونوں زمینوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔جس زمین (بستی) کے قریب ہو اسی کے ساتھ اسے شمار کرلو۔(اللہ والوں کی بستی کے قریب ہو تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جنتی ورنہ دوزخی) اس پر فرشتوں نے فاصلہ ناپا تو انہوں نے اسے اس بستی کے قریب پایا جس کی طرف وہ (بارادۂ توبہ) جارہا تھا۔ تو اسے رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ایک روایت میں ہے "فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا" "یہ شخص (بوقت موت) ایک بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب تھا پس انہیں میں شمار کرلیا گیا۔" ایک اور روایت کے الفاظ ہیں "فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعِدِيْ وَاِلَى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوْهُ اِلَى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ" "پس اللہ تعالیٰ نے (اس کی اپنی بستی کی طرف) زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور (نیکوں کی بستی کی) زمین کو ارشاد فرمایا کہ تو قریب ہو جا۔ اور اب (وہ فیصلہ کرنے والا فرشتہ) بولا کہ دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلے کو ناپ لو۔ فاصلہ ناپنے پر فرشتوں نے اسے نیکوں کی بستی کے بالشت بھر قریب پایا، چنانچہ اس کی بخشش کر دی گئی۔" اور ایک اور روایت میں الفاظ یوں بھی ہیں: حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: "ذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ لَمَّا اَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ نَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا" "ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب اس (قاتل) کے پاس ملک الموت آ گئے تو (گرتے وقت) اس نے اپنا سینہ اللہ والوں کی بستی کی طرف پھیر لیا۔ (جس پر اس کی بخشش ہو گئی)۔

اسے بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوعبد ربہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص نے اپنی جان پر زیادتی کر لی پھر ایک آدمی سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا: اس نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں یہ سب کے سب ظلماً قتل کئے تھے۔ "فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ" "کیا تمہارے نزدیک میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟" اس نے کہا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں فرماتا تو میں جھوٹ بولوں گا (کیونکہ وہ تو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے) یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ تم بھی ان کے پاس حاضر ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ۔ یہ شخص ان (عابدین) کی طرف چل پڑا۔ اور پھر رستے میں ہی اس کی موت واقع ہو گئی۔ تو ملائکہ رحمت اور فرشتگان عذاب وہاں آ جمع ہوئے۔ (اور جھگڑا ہونے لگا) اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ اس نے انہیں کہا: دونوں جگہوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔ یہ جس جگہ کے قریب ہو اسی جگہ کے لوگوں میں شمار کر لو۔ "فَوَجَدُوْهُ اَقْرَبَ اِلَى دَيْرِ التَّوَّابِيْنَ بِاَنْمُلَةٍ فَغُفِرَ لَهٗ" "(فاصلہ ناپنے پر) فرشتوں نے اسے توابین (عابدین) کی جگہ کے ایک پورا برابر قریب پایا تو اس کی مغفرت فرما دی گئی۔"

اسے طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک جید ہے۔ نیز طبرانی نے یہ روایت ایسی ہی اسناد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔ حدیث بیان کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (قاتل) ایک اور راہب کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے سو انسانوں کو قتل کیا ہے، تو کیا اب میری توبہ تمہارے خیال میں قبول ہو سکتی ہے؟۔ راہب نے جواب دیا: تم نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا اور میں نہیں جانتا (کہ تمہاری توبہ قبول ہو سکتی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے یا نہیں) لیکن یہاں دو بستیاں ہیں۔ ایک بستی کا نام ''نصرۃ'' ہے اور دوسری کو ''کفرۃ'' کہا جاتا ہے۔ نصرہ بستی کے لوگ جنتیوں والے عمل کرتے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کا غیر (برے عمل کرنے والا) نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن کفرہ والے لوگ اہل جہنم کے سے اعمال کرتے ہیں۔ اس بستی میں ان کا غیر (نیکی کرنے والا) نہیں رہ سکتا۔ تم اہل نصرہ کے پاس چلے جاؤ۔ ''فَاِنْ ثَبَتَّ فِیْهَا وَعَمِلْتَ عَمَلَ اَهْلِهَا فَلَا شَكَّ فِیْ تَوْبَتِكَ'' ''اگر تم ان میں ٹھہرے رہے اور اہل بستی کے سے عمل کرتے رہے تو تمہاری توبہ کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔'' وہ شخص اس بستی کو جانے کے ارادے سے چل پڑا۔ حتیٰ کہ جب دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو موت نے آلیا۔ فرشتوں نے اپنے پروردگار سے اس کے متعلق پوچھا (کہ اسے جنت میں لے جایا جائے یا دوزخ میں پھینک دیا جائے) تو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: دیکھ لو دونوں بستیوں میں سے کس کے قریب ہے۔ اسی بستی کے لوگوں میں اس کو بھی لکھ لو ''فَوَجَدُوْهُ اَقْرَبَ اِلٰی نَصْرَةَ بِقَیْدِ اَنْمُلَةٍ فَكُتِبَ مِنْ اَهْلِهَا'' تو فرشتوں نے اسے نصرہ (صالحین کی بستی) کے ایک پورا کے برابر قریب پایا تو اسے اسی بستی کے لوگوں میں لکھ دیا گیا(1)''۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْكُرُنِیْ'' ''میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں (جیسا میرے متعلق گمان رکھتا ہے، مجھے ویسا ہی پائے گا) اور میں اس کے ساتھ رہتا ہوں مجھے وہ جہاں بھی یاد کرے۔'' اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی جنگل میں اپنے گم شدہ سواری کے جانور کے مل جانے پر خوش ہوتا ہے۔ (اور فرماتا ہے) ''وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَّ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَّ اِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ یَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اُهَرْوِلُ'' جو بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں (اپنی رحمت اس کے قریب کر دیتا ہوں) اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس کے نزدیک آجاتا ہوں۔ اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی جانب جاتا ہوں۔''

اسے مسلم نے روایت کیا یہ الفاظ مسلم ہی کے ہیں نیز بخاری نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت شریح بن الحرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضور نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''یَا ابْنَ اٰدَمَ قُمْ اِلَیَّ اَمْشِ اِلَیْكَ وَامْشِ اِلَیَّ اُهَرْوِلُ اِلَیْكَ'' ''اے آدم کی اولاد! تم (میری عبادت کیلئے) میری طرف اٹھو میں چل کر تمہاری طرف آؤں گا۔ اور تم چل کر میری جانب آؤ میں بھاگ کر تمہاری طرف آؤں گا۔''

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد شریف ہے: یقیناً

---

(1) اوپر کی مذکورہ چاروں احادیث میں بظاہر ایک ہی واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ چاروں مختلف واقعات ہوں۔ اسی لئے مترجم نے چاروں احادیث کا ترجمہ دے دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے وہ شخص جو اپنی سواری کے اونٹ کو پالینے پر خوش ہوتا ہے حالانکہ پہلے وہ اسے کسی جنگلی زمین میں گم کر چکا تھا۔ (اور ناامید ہو چکا تھا)۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث: اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ (فرمایا) ''بے شک اللہ اپنے بندے کی توبہ پر جب وہ بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے، اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے وہ بندہ (خوش ہوتا ہے) جو اپنی سواری پر کسی جنگل بیابان میں جا رہا ہو۔ تو سواری کا جانور اس سے چھوٹ کر بھاگ جائے جبکہ اس پر اس کا کھانے پینے کا سامان بھی ہو اور وہ اس (جانور اور سامان خورد و نوش) سے مایوس ہو جائے۔ پھر کسی درخت کے سائے میں آ کر (موت کے انتظار میں) لیٹ جائے۔ اپنی سواری (اور زندگی) سے مایوس و ناامید ہو چکا ہو۔ اچانک اسی حالت میں اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہو جائے۔ اور وہ اس کی نکیل پکڑ لے۔ پھر شدت خوشی میں کہہ بیٹھے 'اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ'' اے میرے پروردگار! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ (حالانکہ کہنا یہ چاہتا تھا کہ اے میرے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے) خوشی کی شدت میں غلطی کر جائے۔'' (بے خودی کے ایسے الفاظ پر ایسے مواقع پر اللہ تعالیٰ پکڑ نہیں فرماتا)۔ (بخاری و مسلم نے حضرت حرث بن سوید عن عبداللہ سے بھی اسی طرح کے الفاظ کے ساتھ حدیث روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا 'مَنْ اَحْسَنَ فِیْمَا بَقِیَ غُفِرَلَهٗ مَا مَضٰی وَمَنْ اَسَاءَ فِیْمَا بَقِیَ اُخِذَ بِمَا مَضٰی وَمَا بَقِیَ'' جو شخص بقیہ زندگی میں نیک ہو گیا (پچھلی زندگی کے گناہ آلود رستے کو ترک کر دیا) اس کے ماضی کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے بقیہ زندگی گناہوں میں گزاری اس کے ماضی و مستقبل کے گناہوں پر پکڑ ہوگی''۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو پہلے برائیوں میں مشغول تھا پھر نیک اعمال کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے جس کے بدن پر تنگ زرہ ہو جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو۔ پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زرہ کا ایک حلقہ کھل گیا۔ پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ بھی کھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتیٰ کہ وہ تنگ زرہ کھل کر زمین پر آ گری (1)۔

اسے امام احمد و طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ان میں ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہیں سفر پر جانے کا ارادہ کیا تو عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) کوئی نصیحت ارشاد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) کچھ مزید ارشاد فرمائیں۔ تو آپ ﷺ

---

(1) قرآن حکیم میں فرمان خداوندی ہے: اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ (ہود)

ترجمہ: ''بے شک نیکیاں برائیاں مٹا ڈالتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے فرمایا''اِذَا اَسَأتَ فَاحْسِنْ وَلْیَحْسُنْ خُلُقُكَ'' ''جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو فوراً نیکی کرو اور تمہارا اخلا اچھا ہونا چاہیے''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: اور طبرانی نے اسے حضرت ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضر معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فر اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ ہر پتھر کے پاس اور ہر درخت ساتھ اللہ کا ذکر کرو۔ ''وَاِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَةً فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ'' ''اور جب ک برا عمل کر بیٹھو تو فوراً اس کے ساتھ ہی کوئی نیکی کا کام کر لو (جو گناہ کے اثر کو زائل کر دے) خفیہ (نیکی) خفیہ (گناہ) کے سا اور علانیہ علانیہ کے ساتھ ہو''۔

اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ابوسلمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی، اور بیہقی نے بھی اسے بروایت اسمٰعیل بن رافع المدنی عن ثعلبہ بن صالح عن سلیمان بن موسیٰ عن معاذ (رضی اللہ عنہم) روایت کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا، تھوڑی دور چلے پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرتے رہنے کی، سچی بات کہنے اور وعدہ پورا کرنے کی، غصہ پی جانے اور نرم کلام کرنے کی، سلام عام کرنے اور امام وقت کے ساتھ رہنے کی، قرآن پاک سمجھنے اور آخرت کے ساتھ محبت کرنے کی، (آخرت کے) حساب و کتاب سے ڈرنے، امیدوں کو تھوڑا کرنے اور حسن عمل کی، اور تمہیں منع کرتا ہوں مسلمان کو گالی دینے، جھوٹے کی تصدیق کرنے اور سچے کو جھوٹا کہنے سے، عادل حکمران کی نافرمانی کرنے اور زمین میں فساد پھیلانے سے۔ ''یَا مُعَاذُ اذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّاَحْدِثْ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ'' ''اے معاذ! ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور ہر گناہ پر نئی توبہ کرو، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ''۔

حدیث: حضرت ابوذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا كُنْتَ وَ اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ'' ''جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ برائی ہو جانے کے بعد نیکی کا کام کر ڈالو جو اس برائی کو مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ''۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی برا عمل کر بیٹھو تو فوراً بعد کوئی نہ کوئی نیکی کر لو جو اس برے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عمل کو محو کر دے۔ کہتے ہیں: میں عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنا بھی نیکیوں میں سے ہے؟ ارشاد فرمایا: "ھِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ" "یہ تو افضل ترین نیکیوں میں سے ہے"۔

اسے امام احمد نے بروایت شمر بن عطیہ عن بعض اشیاخہ عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مدینہ کے ایک کنارے پر ایک عورت سے میرا واسطہ پڑ گیا اور میں اس کے ساتھ زنا سے کم درجہ کی حرکت کر بیٹھا۔ اب میں حاضر ہوں۔ آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی فرمادی تھی، کاش! تو بھی اپنی پردہ پوشی کرتا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ اٹھ کر چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے واپس بلایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ (ہود): "اور نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے) لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) کیا یہ حکم صرف اسی شخص کے ساتھ خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بَلْ لِلنَّاسِ کَافَّۃً" "(اسی کے ساتھ خاص نہیں) بلکہ تمام لوگوں کیلئے عام ہے"۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت ابوطویل شطب الممد و درضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس آدمی کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو تمام گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو، کوئی گناہ ترک نہ کرتا ہو اور اس سلسلے میں اپنی ہر چھوٹی بڑی خواہش و حاجت پوری کر لیتا ہو؟ "فَھَلْ لِذٰلِکَ مِنْ تَوْبَۃٍ؟" "کیا ایسے شخص کی توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے؟"۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسلام قبول کر چکے ہو؟ (اللہ کی طرف سے عطا کردہ علم سے آپ ﷺ نے جان لیا کہ یہ اپنے بارے میں ہی پوچھ رہے ہیں) وہ عرض کرنے لگے: یہ میں ہی ہوں اور اب پڑھتا ہوں: "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ" "آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کام کرو اور گناہوں کو ترک کر دو تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو بھی تمہارے لئے نیکیوں میں تبدیل فرمادے گا۔ وہ عرض گذار ہوئے: اور جو میں نے دھوکہ بازیاں کی ہیں اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہے؟ (ان کا کیا ہوگا؟) ارشاد فرمایا: ہاں (وہ بھی بخش دیئے جائیں گے) وہ بولے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" "پھر یہی الفاظ کہتے چلے گئے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا: یہ الفاظ طبرانی کے ہیں اور ان کی اسناد جید قوی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

عبادت کیلئے وقت نکالنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ لو لگانا

اور ترہیب

دنیا کو ہی اہم جاننا اور اسی میں منہمک (1) رہنا

حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد! میری عبادت کیلئے (دنیوی دھندوں سے) وقت نکالو، میں تمہارے دلوں کو قناعت سے بھر دوں گا اور تمہارے ہاتھ رزق سے بھرپور فرما دوں گا۔ اے اولاد آدم (علیہ السلام) مجھ سے دور مت بھاگو، ورنہ میں تمہارے دلوں کو فقیری سے پر کر دوں گا (کہ بے صبرے ہو جاؤ گے، سب کچھ ہونے کے باوجود، لٹ گئے، کچھ نہیں رہا،

---

(1) فراخی و تنگ دستی، امارت و غربت، خوشحالی و قحط سالی غرضیکہ ہر چیز اسی مالک الملک کے دست قدرت میں ہے۔ جسے جو چاہے عطا فرمائے اور جسے جس میں چاہے مبتلا کر دے۔ کسی کو مجال دم زدن نہیں ہے۔ اپنے کلام مقدس میں بار بار فرماتا ہے:

نمبر 1:۔ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (سبا)

ترجمہ: (اے حبیب محترم! ﷺ) فرمائیں کہ میرا رب جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ لیکن لوگوں کی اکثریت (اس بات کو) نہیں جانتی"۔

نمبر 2:۔ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ (سبا)

ترجمہ: "آپ فرمائیں کہ بے شک میرا رب ہی رزق کشادہ کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے اور جس کیلئے چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کی جگہ اور عطا فرماتا ہے۔ اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے"۔

نمبر 3:۔ اَوَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (الزمر)

ترجمہ: "کیا انہیں معلوم نہیں کہ بے شک اللہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے) تنگ فرما دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان والے لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں"۔

نمبر 4:۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝ (الشوریٰ)

ترجمہ: "اور اگر اللہ تعالیٰ کشادہ کر دیتا رزق کو اپنے تمام بندوں کیلئے (سب ہی مال دار ہوتے غریب کوئی نہ ہوتا) تو یہ بندے زمین میں بغاوت کرنے لگتے۔ لیکن وہ نازل کرتا ہے ایک اندازے کے مطابق (جس کیلئے) جتنا چاہتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا اور دیکھتا ہے"۔ جب یہ طے ہے تو بندہ اپنے معبود و مالک و رازق کی عبادت کے اوقات کو ضائع کر کے حصول رزق کی خاطر کیوں ذلیل و رسوا ہوتا پھرتا ہے؟ پھر اس قسام ازلی نے بندوں کو بار بار متنبہ بھی فرمایا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر مجھے مت بھولو، جو ہمیں ملنا چاہے گا ہم اسے سب کچھ دیں گے اور جو دنیا کے پیچھے پھرتا رہے گا، ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہو گی۔ آیئے اس بارے میں چند آیات ملاحظہ کرتے ہیں:۔

نمبر 1:۔ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ (آل عمران) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مارے گئے؟ کہتے پھرو گے) اور تمہارے ہاتھوں کو (بےکار) مصروفیات میں ڈال دوں گا۔ (آج کسی مسلمان کو نماز وغیرہ کا کہہ کر دیکھ لیجئے۔ کہے گا: وقت نہیں ملتا، بہت مصروف ہوں)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: مَّ نْ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: ''خوبصورت بنادی گئی ہے لوگوں کیلئے خواہش عورتوں کی، بیٹوں کی، سونے اور چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانوں کی، نشان زدہ گھوڑوں کی، چوپایوں اور کھیتی کی، یہ سب کچھ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اور اچھا ٹھکانہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (اے محبوب اکرم! ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کیلئے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں رواں دواں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کیلئے پاکیزہ بیویاں ہونگی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔ اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! بے شک ہم ایمان لائے۔ تو ہمارے لئے ہمارے گناہ بخش دے، اور ہمیں دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچالے۔ یہ لوگ صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، عاجزی کرنے والے، (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور بوقت سحر استغفار کرنے والے ہیں''۔

نمبر 2:۔ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ (النساء)

ترجمہ: ''جو شخص صرف دنیا کا ثواب چاہے (تو یہ اس کی اپنی بدقسمتی ہے) اللہ کے پاس تو دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے۔ (اور انسان صرف دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے) اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح سننے والا خوب جاننے والا ہے''۔

نمبر 3:۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ (النساء)

ترجمہ: ''(اے رسول اکرم! ﷺ) فرما دیں کہ دنیا کا ساز و سامان تو بہت تھوڑا ہے۔ اور آخرت (کا ثواب) بہتر ہے اس کیلئے جو تقویٰ اختیار کرے اور تم پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگہ کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا''۔

نمبر 4:۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ (لقمان)

ترجمہ: ''اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے اور ڈرو اس دن سے کہ جس میں کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کوئی بدلہ پیش کر سکے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ تو دنیوی زندگی تمہیں کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور نہ تمہیں اللہ کے بارے میں بڑا مکار (شیطان) فریب میں مبتلاء کردے''۔

نمبر 5:۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (الحدید)

ترجمہ: ''جان رکھو کہ دنیاوی زندگی تو صرف کھیل تماشہ، سامان زینت، ایک دوسرے کے سامنے آپس میں فخر و غرور اور مال و اولاد میں کثرت حاصل کرنا ہی ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے بادل برسے جس سے کسان کو اپنی کھیتی (کی شادابی) خوش کردے۔ پھر وہ کھیتی سوکھنے لگے کہ تو اس کا رنگ زرد پڑتا ہوا دیکھے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے (بالکل تباہ ہو جائے) اور آخرت میں (دنیاداروں کیلئے) شدید عذاب ہوگا اور (خدا پرستوں کیلئے) اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہوگی، اور اس دنیا کی زندگی تو محض ایک دھوکہ ہی ہے''۔

نمبر 6:۔ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (الحدید)

ترجمہ: ''تیزی کے ساتھ اپنے رب کی مغفرت کی طرف بڑھو اور اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو تیار فرمائی گئی ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ اور اس کے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لے آئے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ (الشوریٰ) ''جو شخص آخرت کی کھیتی طلب کرے ہم اس کی اس کھیتی میں اور اضافہ فرما دیں گے اور جو بندہ صرف دنیا کی کھیتی کا ہی طلبگار رہو، ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے۔ اور آخرت میں اس کیلئے کوئی حصہ نہیں ہوگا) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے بنی آدم! میری عبادت کیلئے فراغت حاصل کر میں تجھے دل کی مالداری عطا فرماؤں گا۔ اور تنگ دستی کو تجھ سے روک دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو (دنیا کی) مصروفیات سے بھر دوں گا اور تنگ دستی کو تجھ سے نہیں روکوں گا (بلکہ تجھ پر مسلط کروں گا)۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان نے مختصراً، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا، یہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آفتاب جب بھی

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نمبر 7:۔ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (الحدید)

ترجمہ: ''کوئی مصیبت نہیں آتی زمین پر اور نہ تمہاری جانوں پر مگر وہ لکھی ہوئی ہے کتاب میں اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں۔ بے شک یہ بات اللہ تعالیٰ کیلئے نہایت آسان ہے۔ تاکہ تم غمزدہ نہ ہو جاؤ اس چیز پر جو تمہیں نہ مل سکے اور اترانے نہ لگو اس پر جو تمہیں حاصل ہو جائے۔ اور اللہ پسند نہیں فرماتا کسی مغرور شیخی باز کو، یہ لوگ وہ ہیں جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور جو روگردانی کرے تو اللہ ہی بے نیاز سب تعریفوں کا مالک ہے''۔

نمبر 8:۔ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں اور اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے۔ تو تم جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کا حکم سنو اور اسے بجا لاؤ اور اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جنہیں ان کے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں''۔

نمبر 9:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المنافقون)

''اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں کہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے، اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی لوگ گھاٹے میں ہوں گے''۔

نمبر 10:۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى ۝ (الاعلیٰ)

ترجمہ: ''بلا شبہ وہی کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو (دنیوی آلائشوں سے) پاک کر لیا، اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت اس سے بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بے شک یہ سب کچھ پہلے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں میں''۔

چیست دنیا؟ از خدا غافل بودن | نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

مال و اولاد کا ہونا دنیاداری نہیں بلکہ خدا سے غافل ہو جانے کا نام دنیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

طلوع ہوتا ہے اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو سوائے ثقلین (جن وانس) کے تمام اہل زمین کو سنا کر کہتے ہیں: ''يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ فَاِنَّ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى'' اے لوگو! (کثرت عبادت کے ذریعے) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بھاگ کر حاضر ہو جاؤ۔ بے شک وہ چیز (مال و دولت) جو اگر چہ تھوڑی ہو مگر (ضروریات زندگی کو) کفایت کرے وہ بہتر ہے اس چیز سے جو اگر چہ بہت زیادہ ہو مگر (اللہ سے) غافل کر دے۔'' اور سورج ہر گز غروب نہیں ہوتا مگر اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو باآواز بلند پکارتے ہیں: ''اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِّمُنْفِقٍ خَلَفًا وَّ عَجِّلْ لِّمُمْسِكٍ تَلَفًا'' ''اے اللہ! اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو جلد بدلہ عطا فرما اور کنجوس کے مال کو بہت جلد تباہ و برباد فرما''۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ نیز بیہقی نے بھی اسے بطریق حاکم روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں ''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس دن بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کی دونوں جانب دو فرشتے ہوتے ہیں جو ایسی آواز کے ساتھ پکار کرتے ہیں جسے جنوں اور انسانوں کے سوا اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے (کہتے ہیں:) اے انسانو! اپنے رب کی بارگاہ کی طرف دوڑو۔ یقیناً وہ چیز جو اگر چہ تھوڑی ہو مگر کافی ہو وہ اس چیز سے کہیں بہتر ہے جو ہو تو بہت مگر ذکر الٰہی سے غفلت میں مبتلاء کر دے، اور سورج ہر گز غروب نہیں ہوتا مگر اس کی دونوں جانب دو فرشتے ہوتے ہیں جو ایسی آواز سے پکارتے ہیں جسے جنوں اور انسانوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سنتی ہے (وہ کہتے ہیں:) ''اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا'' ''اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور کنجوس کے مال کو تباہ کر ڈال۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس قول کہ لوگو! اپنے رب کی بارگاہ کی طرف دوڑ کر آؤ۔ کے بارے میں سورۂ یونس کے اندر قرآن پاک کی یہ آیت نازل فرمائی ہے: وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ (یونس)

''اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے (لوگوں کو) سلامتی والے گھر (جنت) کی طرف، اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے) اور فرشتوں کے اس قول کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور کنجوس کے مال کو تباہ کر''۔ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ (اللیل) ''قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب وہ خوب چمک اٹھے اور قسم اس کی جس نے نر و مادہ پیدا کیے بے شک تمہاری کوششیں مختلف قسموں کی ہیں۔ تو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا۔ اور جس نے اچھی بات (دین اسلام) کی تصدیق کی، ہم اس کیلئے آسان راہیں مزید آسان کر دیں گے اور جس نے کنجوسی کی اور بے پروائی اختیار کر لی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کیلئے آسان کر دیں گے (جہنم کی) مشکل راہیں''۔

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہو سکے دنیا کی مصروفیات سے (عبادت الٰہی کیلئے) وقت فارغ کیا کرو کیونکہ جس شخص کی سب سے بڑی مصروفیت صرف دنیا ہی ہو (اور عبادات واداے حقوق کیلئے کوئی فارغ وقت نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار کو تو پھیلا دے گا (اگر وہ چاہے گا) جبکہ اس کی بدحالی (و پریشانی) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ دے گا (نہ دیکھنے والے کو اور نہ خود کو کبھی خوشحال نظر آئے گا) اور جس بندے کی سب سے زیادہ مصروفیت آخرت کیلئے اعمال میں) ہو، اللہ تعالیٰ اس کے (دنیا و آخرت کے) تمام معاملات درست فرما دے گا اور اس کے دل میں مال (کی قناعت) ڈال دے گا۔"وَ مَا اَقْبَلَ عَبْدٌ بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَفِدُ اِلَيْهِ بِالْوُدِّ وَ الرَّحْمَةِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ بِكُلِّ خَيْرٍ اَسْرَعَ" اور جو بندہ اپنے دل کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو اس کیلئے ایسا مائل کر دے گا کہ محبت و رحمت کے ساتھ اس کی طرف جھکتے چلے جائیں گے اور اللہ عزیز و جلیل ہر بھلائی اس کی طرف بہت جلد پہنچا دیا کرے گا۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی صرف دنیا ہی مطلوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کے کام پراگندہ کر دے گا اور اس کی تنگ دستی و بدحالی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا۔ اور اس کو دنیا بھی اتنی ہی دے گا جتنی اس کے مقدر میں لکھی گئی ہے۔"وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهٗ جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَ اَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ" اور جس بندے کی نیت آخرت کمانا ہو گی، اللہ تعالیٰ اس کے کام درست فرما دے گا اور مال داری (قناعت) اس کے دل میں ڈال دے گا اور یہ دنیا ذلیل و خوار ہو کر اس کے پاس حاضر (1) ہوا کرے گی۔"

اسے ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔ابن ماجہ کے راوی ثقہ ہیں۔(طبرانی کے الفاظ کچھ مختلف ہیں) نیز اسی مفہوم کی احادیث ترمذی، ابن حبان، بزار وغیرہم نے بھی بالفاظ مختلفہ روایت کی ہیں)۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنِ

---

(1) مندرجہ بالا دو احادیث کا مفہوم قرآن پاک کی یہ آیات بھی بیان فرماتی ہیں:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ:" جو صرف دنیا ہی طلب کرتا ہے تو ہم اسی دنیا میں جتنا جس کو چاہتے ہیں، دے دیتے ہیں پھر ہم اس کیلئے جہنم مقرر فرما دیتے ہیں، وہ اس میں اس حالت میں داخل ہو گا کہ مذمت شدہ دھتکارا ہوا ہو گا۔ اور جو بندہ آخرت کی طلب رکھتا ہے اور اس کیلئے پوری پوری محنت کرتا ہے جبکہ ہو مؤمن تو یہ ہی وہ لوگ ہیں جن کی محنت وکوشش مقبول ہو گی۔ ہم ہر ایک کی مدد فرماتے ہیں، ان کی بھی (جو طالب دنیا ہیں) اور ان کی بھی (جو آخرت کے متلاشی ہیں) آپ کے رب کی بخشش سے اور آپ کے رب کی عطائیں کسی کیلئے بند نہیں ہیں۔ دیکھو! ہم نے کیسی بزرگی دی ان کے بعض کو بعض پر (کسی کو کم دیا کسی کو زیادہ) اور آخرت یقیناً درجوں کے لحاظ سے بڑی اور فضیلت کے لحاظ سے بہت اعلیٰ ہے"۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

انْقَطَعَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللّٰهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَّ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ اِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْهَا'' جو اللہ عزوجل کیلئے (سب غلط کاموں اورناجائز طلب دنیا سے) الگ تھلگ ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر مشکل میں اس کیلئے کافی ہوتا ہے اور اسے وہاں سے رزق فراہم فرماتا ہے جہاں سے (رزق ملنے کا) اسے گمان تک بھی نہیں ہوتا (1)۔ اور جو (کم نصیب) دنیا کی خاطر (اللہ کے کاموں سے) الگ ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کردیتا ہے (اور اپنا دست رحمت اٹھالیتا ہے)۔ اسے ابوالشیخ ابن حبان اور بیہقی نے بروایت حسن عن عمران روایت کیا۔ ان کی سماعت میں اختلاف ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَّاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُوْمُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ'' جو شخص اپنی تمام مصروفیات کو ایک ہی مصروفیت (طلب رضاء الٰہی) میں تبدیل کرلیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے دنیا کے غموں کیلئے خود کافی ہوجاتا ہے اور جس کی مصروفیات بہت پھیل جائیں (خدا کیلئے کوئی وقت نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ دنیا کی کون سی وادی میں وہ ہلاک ہوتا ہے۔''

اسے حاکم نے اور بیہقی نے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسے ایک حدیث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان پاک ہے ''مَنْ اَصْبَحَ وَهَمُّهُ الدُّنْيَا فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ'' جو شخص صبح بیدار ہو اور اس کا ارادہ صرف دنیا ہی اکٹھی کرنا ہے تو اس (بدنصیب) کا اللہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (مسلمان کو تو صبح صبح اللہ کو یاد کرنا چاہیے نماز و تلاوت قرآن کے بعد دنیا کا خیال کرے)۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَصْبَحَ حَزِيْنًا عَلَى الدُّنْيَا اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلٰى رَبِّهٖ'' جس نے دنیا (حاصل کرنے) کے غم میں صبح کی، اس نے اپنے رب (کی رحمت، تقسیم رزق اور تقدیر) پر ناراضگی کی حالت میں صبح کی (2)''۔ اسے بھی طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق)

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے، اللہ اس کیلئے راہ نجات بنادیتا ہے۔ اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو بندہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہوتا ہے۔ یقیناً اللہ اپنے کام پورے کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر فرما رکھا ہے۔ (مترجم)

(2) خیال رہے کہ احادیث مذکورۃ الصدر اور حاشیہ میں دی گئی آیات کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ مسلمان کاروبار زندگی چھوڑ کر تارک دنیا ہوجائے کہ یہ تو اسلام میں جائز ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی زندگی، کاروبار، مال، اولاد اور باقی سب کچھ اللہ کی رضا کیلئے ہونا چاہیے۔ مسلمان حلال ذرائع سے مال ضرور خوب کمائے مگر خدا و مصطفیٰ جل وعلا و ﷺ کو کبھی فراموش نہ کرے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

دنیا میں بدعملی اور فساد کے وقت نیک اعمال کرنا

حدیث: حضرت ابوامیہ الشعبانی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو ثعلبہ! آپ اس آیت کے بارہ میں کیا کہتے ہیں: عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ (1) ''اپنی اپنی جانوں کی فکر کرو''؟ انہوں نے فرمایا: سنو! میں نے اس کے متعلق بڑی ہی خبردار ہستی سے سوال کیا تھا یعنی میں نے اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت ہے، حرص وطمع کی اتباع ہے، (ہر چیز پر) دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی ہی رائے پر اتراتا ہے تو (اس وقت) صرف اپنی ہی جان کی فکر کرو اور عوام کو چھوڑ دو۔ ''فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ اَلصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ'' ''کیونکہ تمہارے بعد صبر کرنے کے دن ہوں گے، ان دنوں میں صبر کرنا چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہوگا، ان ایام میں (نیک) عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر ثواب ملے گا۔''

اسے ابن ماجہ، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد روایت کیے ہیں: ''عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اس زمانہ میں نیک عمل کرنے والے کو جو پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا) کیا وہ ہمارے (زمانہ صحابہ) جیسے پچاس آدمیوں کا ثواب ہوگا یا ان (زمانہ فتنہ) کے پچاس آدمیوں جیسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ'' بلکہ تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا''۔

حدیث: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عِبَادَةٌ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ'' ''فتنہ وبدعملی کے زمانہ میں عبادت کرنا (ثواب میں) میری طرف (مکہ سے مدینہ کی طرف) ہجرت کرنے کی مثل ہے''۔

اسے مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت فرمایا۔ رحمہم اللہ۔

---

(1) باحوالہ پوری آیت کریمہ یوں ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (المائدہ)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کی فکر لازم ہے، نہیں نقصان پہنچا سکے گا تمہیں جو گمراہ ہوا جبکہ تم خود ہدایت یافتہ ہو۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کی خبر دے گا''۔ جب تک اصلاح احوال کی امید ہو وعظ ونصیحت اور تبلیغ وتذکیر کا سلسلہ بند نہیں کرنا چاہیے اور جب امید اصلاح نہ رہے تو خاموشی اگرچہ جائز ہے مگر سلسلہ وعظ وتبلیغ پھر بھی جاری رکھنا افضل ہے کیونکہ اگر کسی پر کوئی اثر نہ بھی ہوا تو مبلغ وواعظ کو تو بہر حال ثواب حاصل ہوتا رہے گا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

عمل اگرچہ تھوڑا ہو مگر ہمیشہ جاری رہنا چاہئے

حدیث: اماں عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی۔ آپ ﷺ رات کو اس کا ایک حجرہ سا بنا لیتے اور اس میں نماز ادا فرمایا کرتے، دن کے وقت اسے بچھا لیتے اور اس پر تشریف فرما ہوتے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے لگے کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ سکیں۔ حتیٰ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کثرت ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان پر توجہ کی اور ارشاد فرمایا: لوگو! اتنے اعمال اختیار کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (تو اجر و ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکتا، تم عمل کر کے تھک جاتے ہو(1)۔'' وَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ مَادَامَ وَاِنْ قَلَّ'' اور یقین کر لو کہ اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ (پابندی کے ساتھ) کیا جائے اگرچہ قلیل ہی ہو''۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں ''وَکَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ اِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا اَثْبَتُوْہُ'' اور حضرت محمد مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کی آل پاک کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی عمل کرتے تو پھر اسے ہمیشہ کرتے رہتے تھے۔''

ایک اور روایت میں ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ اَدْوَمُہٗ وَ اِنْ قَلَّ'' اللہ کے رسول ﷺ سے سوال پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عمل جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔'' اور ایک اور روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہر معاملہ میں) میانہ روی اختیار کرو اور (اللہ کا) قرب چاہو اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کریگا (بلکہ یہ تو رحمت خداوندی سے ہوگا اور نفلی اعمال طاقت کے مطابق کرو خود کو مصیبت میں مت ڈال لو)'' وَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ'' اور بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو(2)''۔

ان سب کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ (کسی عبادت کیلئے) دنوں میں سے کوئی دن خاص فرمایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''لَا کَانَ

---

(1) چونکہ یہ نفل نماز تھی، اس لئے حضور انور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: اگر نماز فرض ہوتی تو یہ ارشاد نہ ہوتا کیونکہ جماعت میں شمولیت کیلئے تو سختی کے ساتھ حکم فرمایا گیا ہے۔ (مترجم)

(2) یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لئے راہ نجات صرف وہی ہے جو اللہ و رسول جل وعلاو ﷺ نے متعین فرما دی ہے۔ فرض سے غافل ہو کر نفل میں مشغول ہونا، مسجد میں نماز فرض کی جماعت ترک کر کے ذکر کی محافل میں شریک ہونا، کلمہ، نماز اور قرآن درست نہ کرنا اور ہر وقت تسبیح کے دانے گراتے رہنا، ماں باپ اور دیگر رشتے داروں کے حقوق تلف کر کے پیروں فقیروں کے پیچھے پھرنا وغیرہ اسلامی تعلیمات کے بالکل برخلاف ہے۔ ایسے اعمال سے خدا و مصطفیٰ جل وعلاو ﷺ کی رضا کبھی حاصل نہیں ہو سکتی، اللہ ہم سب کو اپنی رضا و خوشنودی عنایت فرمائے۔ آمین۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عَمَلُهُ دِيمَةً وَ اَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ؟""نہیں، آپ کی عبادت ہمیشہ ہوتی تھی۔ اورتم میں سے کون اتنی عبادت کی طاقت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے؟۔"

اسے ابوداؤد (اور مسلم) اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ ہیں: "كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ" "رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی کی جاتی"۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ ام المؤمنین عائشہ اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا "مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ" (آپ ﷺ کا پسندیدہ ترین وہ عمل تھا) جس پر ہمیشگی کی جاتی اگرچہ وہ قلیل ہی ہوتا۔"

حدیث: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی جبکہ آپ کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں۔ "وَ كَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ مَادَامَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا" "اور آپ ﷺ کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر بندہ ہمیشہ عمل کرتا رہے، اگرچہ وہ تھوڑا سا ہی ہو۔"

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

فقر وتنگ دستی

فقراء ومساکین اور کمزوروں کی فضیلت، ان کے ساتھ محبت اور میل ملاپ رکھنا

حدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ عَقَبَةً کَئُوْداً لَا یَنْجُوْ مِنْهَا اِلَّا کُلُّ مُخِفٍّ" "بے شک تمہارے سامنے (قیامت کے حساب وکتاب کی) ایک مشکل گھاٹی ہے جسے سوائے ہلکے بوجھ والے کے کوئی عبور نہ کر سکے گا"۔

اسے بزار نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ام درداء حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے ان سے (ابو درداء رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: تم وہ (مال ودولت) کیوں نہیں تلاش کرتے جس کی طلب فلاں فلاں لوگ رکھتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً تمہارے آگے ایک دشوار گذار گھاٹی ہے جس پر سے زیادہ بوجھ والے نہیں گذر سکیں گے "فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ" اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ خود کو اس گھاٹی سے گذرنے کیلئے ہلکا رکھوں"۔

اسے طبرانی نے باسناد صحیح روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول ﷺ حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے ابوذر! تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے سامنے ایک دشوار گذار گھاٹی ہے جس پر سوائے تھوڑے بوجھ والے کے کوئی نہ چڑھ سکے گا؟ ایک آدمی عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا میں ہلکے بوجھ والوں میں سے ہوں یا زیادہ بوجھ والوں میں سے؟ فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں اور کل کیلئے بھی ہے، فرمایا: اور کیا کل کے بعد کیلئے بھی خوراک جمع کر رکھی ہے؟ بولا کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "لَوْ کَانَ عِنْدَكَ طَعَامُ ثَلَاثٍ کُنْتَ مِنَ الْمُثْقِلِیْنَ" "اگر تمہارے پاس تین روز کا کھانا جمع ہوتا تو تم بھاری بوجھ والوں میں سے ہوتے"۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی سرور ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَیَحْمِیْ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الدُّنْیَا وَهُوَ یُحِبُّهٗ کَمَا تَحْمُوْنَ مَرِیْضَکُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ" "اللہ عزیز وجلیل اپنے بندے کو دنیا (کے ناجائز مال واسباب) سے بچاتا ہے جبکہ اس سے محبت رکھتا ہے جیسے تم اپنے (کسی عزیز) بیمار کو کھانے پینے سے پرہیز کراتے ہو(1)"۔

(1) یعنی اپنے محبوب مؤمن بندے کو اللہ تعالیٰ دنیا کا وہ مال واسباب نہیں دیتا جس سے بندہ اپنے پروردگار سے غافل ہو جائے۔ وہ مال واسباب دنیا جس سے بندہ اپنے مولیٰ کی رضا کا طالب ہو درحقیقت وہ دنیا ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو خالص دین ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ" "جب اللہ عزوجل اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے دنیا سے محفوظ فرماتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔"

اسے طبرانی نے باسناد حسن، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے ابوقتادہ کی حدیث کے الفاظ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ" "میں نے جنت میں جھانکا تو میں نے اکثر اہل جنت فقراء دیکھے اور میں نے دوزخ میں نظر کی تو دوزخ میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔"

اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ نیز امام احمد نے بھی اسے باسناد جید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا۔ مگر ان کے ہاں یہ الفاظ ہیں: "وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْاَغْنِيَآءَ وَالنِّسَآءَ" "اور میں نے دوزخ میں نظر کی تو اہل دوزخ کی اکثریت مال داروں اور عورتوں کی دیکھی۔" (مال دار اپنے مال سے اللہ اور خلق اللہ کے مالی حقوق ادا نہ کر کے اور عورتیں اپنے شوہروں کی نافرمانی کر کے دوزخ میں پہنچیں گی)۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے پر اس دنیا میں (مال وغیرہ کی) تنگی فرماتا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: اس پر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کی طرف نظر کی (مؤمن کیلئے باغات محلات اور دیگر نعمتیں دیکھیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یاموسیٰ! هٰذَا مَا اَعْدَدْتُ لَهٗ" "میں نے مؤمن بندے کیلئے یہ سب کچھ تیار فرما رکھا ہے۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت وجلال کی قسم، اگر یہ مؤمن بندہ ہاتھ پاؤں سے معذور ہو اور جب سے تو نے مخلوق پیدا فرمائی ہے اس وقت سے لے کر قیامت کے روز تک منہ کے بل چلتا رہے تب بھی اس کو کوئی تنگی و تکلیف محسوس نہ ہو جبکہ اس کا ٹھکانہ یہ ہو (جو جنت میں میں نے دیکھا ہے) آپ ﷺ فرماتے ہیں: (ایک روز) پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو اپنے کافر بندے پر اس دنیا میں (مال و دولت کی) وسعت فرماتا ہے؟ فرمایا کہ اس پر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے دوزخ کا ایک دروازہ کھولا گیا (اور آپ نے دوزخ کے عذاب ملاحظہ فرمائے) موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا گیا: "یَا مُوْسٰی هٰذَا مَا اَعْدَدْتُ لَهٗ" "اے موسیٰ! میں نے اس کافر کیلئے یہ عذاب تیار کئے ہوئے ہیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام عرض کرنے لگے: اے میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم، جب سے تو نے یہ مخلوق پیدا فرمائی ہے، اس وقت سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لے کر روز قیامت تک ساری دنیا اس کو مل جائے جبکہ اس کی منزل وہ ہے (جو میں ملاحظہ کر چکا ہوں) تو بھی ہرگز وہ کوئی اچھائی نہ دیکھ سکے گا۔ (معلوم ہوتا ہے، کافروں کے پاس مال و دولت اور آسائشات دنیا کی کثرت اور اہل ایمان کا تنگ و فاقہ مست ہونا کوئی نئی بات نہیں، مؤمن کی آسائش جنت میں ہے)۔

اسے امام احمد نے بطریق ابن لہیعہ عن دراج روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ'' ''اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: وہ وہ فقراء و مہاجرین ہیں جن کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت ہوتی ہے اور ان ہی کے طفیل مصائب زمانہ سے نجات طلب کی جاتی ہے۔ اور (ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ) ان میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو جاتا ہے کہ اس کی (دنیوی) حاجات اس کے سینے میں رہ جاتی ہیں، انہیں پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ عزوجل (بروز قیامت) اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہے گا حکم دے گا: (اے فرشتو!) ان (فقراء و مہاجرین) کے پاس حاضر ہو کر انہیں سلام عرض کرو۔ تو فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تیرے آسمان کے ساکنین اور تیری مخلوق میں افضل ہیں، ہمیں حکم فرماتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور ان پر سلام پیش کریں؟ (یہ عرض و معروض بطور اعتراض نہ ہوگی بلکہ ان پاک لوگوں کے مراتب کو مزید اجاگر کرنے کیلئے ہوگی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بلاشبہ یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری عبادت کی، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، ان کے طفیل سرحدوں کی حفاظت ہوتی تھی اور ان کی برکت سے حوادث زمانہ سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا۔ اور جب ان میں سے کوئی وفات پاتا تو اس کے دل کی خواہشیں دل ہی میں رہ جاتی تھیں۔ (مالی تنگی کی بنا پر) انہیں پورا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا تھا۔ فرمایا کہ پھر اس وقت فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور جنت کے ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے ان پر داخل ہوں گے: سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ''تم پر سلامتی ہو اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا یہ گھر (تمہارے لئے) کیا ہی عمدہ ہے (1)۔''

---

(1) قرآن حکیم بیان فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (الرعد)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہمارے عطا فرمائے رزق سے (ہماری راہ میں) خرچ کیا پوشیدہ بھی اور علانیہ بھی اور برائی کو نیکی کے ذریعہ دور کرتے رہے انہیں کے لئے ہیں آخرت کے گھر کی نعمتیں۔ سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی داخل ہوں گے جو ان کے آباء واجداد، بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیکوکار ہوں گے۔ اور فرشتے ہر دروازے میں سے یہ کہتے ہوئے ان پر داخل ہوں گے کہ تم پر سلام ہو اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا پس (اب یہ تمہارے لئے) آخرت کا گھر کتنا اچھا اور عمدہ ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد و بزار نے روایت کیا، دونوں کے راوی ثقہ ہیں، نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض کوثر عدن (شام میں ایک شہر) سے لے کر عمان (یمن میں ایک شہر کا نام) تک وسیع ہوگا۔ اس کے کوزے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔ ''وَ اَکْثَرُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْہِ فُقَرَآءُ الْمُھَاجِرِیْنَ'' ''اور اس پر حاضر ہونے والوں کی اکثریت فقراء ومہاجرین پر مشتمل ہوگی''۔ ہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمیں ان کے کچھ اوصاف بیان فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شُعْثُ الرُّءُ وْسِ دُنُسُ الثِّیَابِ الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَھُمُ السُّدُدُ الَّذِیْنَ یُعْطُوْنَ مَا عَلَیْھِمْ وَلَا یُعْطُوْنَ مَا لَھُمْ'' ''ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے، کپڑے میلے کچیلے ہوں گے، ناز ونعمت والی عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے۔ (کیونکہ ایسی عورتیں تقویٰ و پرہیزگاری میں معاون نہیں ہوسکتیں) اور ان کیلئے بند دروازے نہیں کھولے جاتے (کیونکہ غریب ہیں دنیوی مال و منال نہیں رکھتے، دنیادار لوگ انہیں حقیر جانتے ہوئے ملاقات سے کتراتے ہیں) یہ لوگ اپنے اوپر واجب حقوق ادا کرتے رہتے ہیں (مگر) ان کے حقوق انہیں نہیں دیئے جاتے۔''

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور یہ روایت ترمذی وابن ماجہ میں بھی اسی طرح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''یَدْخُلُ فُقَرَآءُ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآئِھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا'' ''میری امت کے غریب، مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے۔'' عرض کی گئی: ان کے متعلق کچھ بیان فرمادیں۔ تاکہ لوگ ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے، سر کے بال غبار آلود ہوں گے (مگر دل کے بڑے صاف ستھرے ہوں گے) بند دروازوں میں داخل ہونے کی انہیں اجازت نہیں ملا کرے گی۔ (حالانکہ عنداللہ ان کا یہ مقام ہوگا کہ) زمین کے مشرق ومغرب کی مخلوق ان کی برکت سے روزی پائے گی۔ یہ لوگ مال ومنال والی عورتوں سے شادی نہیں کریں گے۔ اپنے اوپر فرض وواجب ہونے والے سارے حقوق ادا کریں گے، دوسروں پر عائد ہونے والے ان کے حقوق کو ادا نہیں کیا جائیگا۔ (لوگ ان سے زیادتی کرلیں گے مگر یہ کسی سے زیادتی نہ کریں گے)۔

اسے طبرانی نے کبیر واوسط میں روایت کیا۔ راوی ثقہ ہیں۔ مسلم نے بھی اسے مختصراً روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّ فُقَرَآءَ اُمَّتِی الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا'' ''میری امت کے غریب مہاجرین قیامت کے روز مالداروں سے چالیس برس آگے (جنت میں) چلے جائیں گے۔''

ابن حبان نے بھی مختصراً اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے تو فرمایا جائے گا: اس امت کے غریب کہاں ہیں؟ فرمایا کہ جب وہ پیش ہوں گے تو پوچھا جائیگا: تم نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ عرض گذار ہوں گے: "رَبَّنَا ابْتَلِيتَنَا فَصَبَرْنَا وَوَلَّيْتَ الْاَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا" اے پروردگار! ہمیں آزمائشوں میں ڈالا گیا تو ہم نے صبر کیا اور ہمارے مالوں اور حکومت پر تو نے ہمارے غیروں کو والی بنا دیا۔" اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا: تم نے سچ کہا، حضور انور ﷺ نے فرمایا: "فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ" پھر یہ (غریب) دوسرے لوگوں (مالداروں) سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے"۔ اور مال و جاہ و جلال والے لوگوں پر حساب و کتاب کی سختی باقی رہے گی۔ یہ لوگ کہیں گے: آج اہل ایمان لوگ کہاں ہیں؟ ارشاد ہوگا: "يُوْضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُوْرٍ وَ يُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُوْنُ ذَالِكَ الْيَوْمُ اَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ سَاعَةٍ مِّنْ نَّهَارٍ" آج تو ان کی خاطر نور کی کرسیاں لگائی جائیں گی اور ان پر (اللہ کی رحمت کے) بادل سایہ فگن ہوں گے۔ وہ (قیامت کا) دن مؤمن بندوں کیلئے (دنیا کے) دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا (حالانکہ قرآن پاک اسے پچاس ہزار سالہ دن کہتا ہے)"۔

اسے طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن سابط سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا (یہ جہاد کیلئے کسی علاقے میں گئی ہوئی فوج کے سالار تھے) کہ ہم نے تمہیں ان (مجاہدین) پر مقرر کیا ہے۔ انہیں دشمن کے علاقہ میں (جہاد کیلئے) لے چلو اور ان کے ساتھ مل کر خود بھی جہاد کرو، اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی جس میں کہا کہ حضرت سعید نے فرمایا: میں فوج کے ہراول دستے سے کبھی پیچھے نہیں رہا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے: غریب مسلمان (جنت کی طرف) یوں لپکتے جائیں گے جیسے کبوتر لپکتا ہے۔ تو انہیں حکم ہوگا کہ حساب دینے کیلئے رک جاؤ، وہ عرض کریں گے "وَاللّٰهِ مَا تَرَكْنَا شَيْئاً نُحَاسَبُ بِهٖ" خدا کی قسم، ہم نے کوئی چیز پیچھے نہیں چھوڑی جس کا ہم سے حساب لیا جائے"۔ اس پر اللہ عزوجل فرمائیگا: میرے یہ بندے سچ کہتے ہیں۔ "فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِيْنَ عَاماً" تو وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے"۔

اسے طبرانی نے اور ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔ یزید ابن ابی زیاد کے سوا دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر تھا کہ سورج طلوع ہوا تو آپ ﷺ ارشاد فرمانے لگے: قیامت کے روز کچھ لوگ پیش ہوں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح چمک رہا ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ فرمایا: نہیں، تمہارے لئے تو وہاں خیر کثیر ہوگی۔ بلکہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو غریب و مہاجر ہوں گے جن کو زمین کی مختلف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اطراف سے اٹھایا جائے گا۔ (الحدیث)

اسے امام احمد وطبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوالصدیق ناجی نبی اقدس ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: غریب مسلمان مال داروں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ تو چالیس سال ذکر کرتے ہیں؟ تو وہ فرمانے لگے: حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے چار سو سال ہی مروی ہیں۔ یہاں تک کہ مال دار مسلمان کہے گا: کاش کہ میں سخت کنگال ہوتا۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہمیں ان کے نام بتا دیجئے، فرمایا: ''هُمُ الَّذِيْنَ إِذَا كَانَ مَكْرُوْهٌ بُعِثُوا إِلَيْهِ وَإِذَا كَانَ نَعِيْمٌ بُعِثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُحْجَبُوْنَ عَنِ الْأَبْوَابِ'' ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی مشکل درپیش ہو تو اس کا سامنا کرنے کیلئے انہیں روانہ کیا جاتا ہے (کیونکہ مشکلات کا سامنا ایماندار بےنفس اور حرص و لالچ نہ رکھنے والے ہی کر سکتے ہیں) اور جب کہیں مال و دولت سمیٹنے کا موقع ہو تو انہیں نظر انداز کر کے دوسروں کو بھیج دیا جاتا ہے (اور یہ گلا بھی نہیں کرتے) اور یہ ایسے حضرات ہیں کہ انہیں دیکھ کر دروازوں پر پردے گرا لئے جاتے ہیں (ان سے کوئی ملنا پسند نہیں کرتا ان کی غربت و ناداری کی وجہ سے)۔

اسے امام احمد نے بروایت زید بن الحواری عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''يَدْخُلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّ هُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ'' ''غریب مسلمان امیروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا۔

اسے امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے جو ایک جگہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے آج رات جنت میں تمہارے مقام ملاحظہ کئے اور (خدا کی بارگاہ میں) تمہارے درجات کا قرب دیکھا ہے، پھر اللہ کے رسول ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! بلاشبہ میں ایک آدمی کو پہچانتا ہوں، اس کا، اس کے ماں باپ کا نام بھی جانتا ہوں۔ ''لَا يَأْتِيْ بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا قَالُوْا : مَرْحَبًا مَّرْحَبًا'' وہ جنت کے جس دروازے سے بھی آئے گا۔ جنت کے فرشتے اسے ''مبارک سلامت'' کی دعائیں دیں گے۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) بے شک یہ تو اس کی بڑی رفعت شان ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہیں (رضی اللہ عنہما) پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتی کا بنا ہوا ایک محل دیکھا، جس پر سفید موتی جڑے ہوئے تھے اور یاقوت کی کشیدہ کاری تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کا محل ہے؟ بتایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گیا کہ ایک قریشی جوان کا ہے۔ جس پر میں سمجھا کہ میرا ہوگا۔ تو میں اس میں داخل ہونے کیلئے آگے بڑھا۔ دربان نے عرض کیا: یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ تو اے ابوحفص! (حضرت عمر کی کنیت) مجھے اس میں داخل ہونے سے تمہاری غیرت کے سوا کسی اور چیز نے نہ روکا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ''بِاَبِیْ وَاُمِّیْ عَلَیْكَ اَغَارُ'' ''میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟''۔ اس کے بعد سرور عالم ﷺ نے چہرۂ انور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کیا اور فرمایا: ''یَا عُثْمَانُ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقًا فِی الْجَنَّةِ وَاَنْتَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ'' ''اے عثمان! جنت میں ہر نبی کا کوئی نہ کوئی رفیق ہوگا اور جنت میں میرے رفیق تم ہوگے۔'' پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''یَا عَلِیُّ اَوَ مَا تَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَنْزِلُكَ فِی الْجَنَّةِ مُقَابِلَ مَنْزِلِیْ'' ''اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہارا گھر میرے گھر کے بالکل سامنے ہو؟''۔ بعدازیں آپ ﷺ نے حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: اے طلحہ وزبیر!''اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیَّ وَاَنْتُمَا حَوَارِیِّیَ'' ''ہر نبی کیلئے کوئی نہ کوئی حواری (مخلص ساتھی) ہوتا ہے اور تم دونوں میرے حواری ہو''۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور فرمایا: تم میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے ہم سے پیچھے رہ گئے۔ حتیٰ کہ میں ڈر گیا کہ کہیں تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور مجھے سخت پسینہ آ گیا (تمہاری فکر کی وجہ سے) میں نے تم سے پوچھا کہ تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ تو تم نے جواب دیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اپنے مال کی کثرت کی وجہ سے میں پیچھے رہ گیا، مجھے حساب لینے کے لیے روک لیا گیا مجھ سے میرے مال کے متعلق سوالات ہوئے کہ میں نے یہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا؟ یہ سن کر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے عرض کیا: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذِهٖ مِائَةُ رَاحِلَةٍ جَآءَ تْنِی اللَّیْلَةَ مِنْ تِجَارَةِ مِصْرَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّهَا عَلٰی فُقَرَآءِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ اَیْتَامِهِمْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُخَفِّفُ عَنِّیْ ذَالِكَ الْیَوْمَ'' یارسول اللہ! (ﷺ) یہ ایک سو اونٹنیاں ہیں جو آج رات ہی مصر میں تجارت کے منافع میں میرے پاس آئی ہیں، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب مدینہ کے غریبوں اور ان کے یتیم بچوں پر میں نے صدقہ کر دیا، شاید کہ اللہ تعالیٰ اس (قیامت کے) دن مجھ سے میرا بوجھ ہلکا فرما دے (1)''۔

اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ بزار کے ہیں، طبرانی کے راوی سوائے عمار بن یوسف کے ثقہ ہیں، عمار کو بھی ثقہ کہا گیا ہے۔

حدیث: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی تھی، مال والوں کو باہر روک لیا گیا تھا، علاوہ ازیں دوزخیوں کو دوزخ میں ڈال دینے کا حکم فرما دیا گیا، اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا

(1) اس حدیث پاک سے جہاں کثرت مال ودولت کی برائی وناپسندیدگی ظاہر ہوتی ہے وہاں سرور عالم ﷺ کے صحابہ خصوصاً خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب اور مراتب بھی اجاگر ہوتے ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ دوزخ میں جانے والوں کی اکثریت عورتیں تھیں۔ (مسلم و بخاری)۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں، تو جنت میں غریب مہاجر لوگوں اور مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کو بلند مرتبہ دیکھا اور وہاں مال دار اور عورتیں بہت کم تھیں۔ (میرے پوچھنے پر) مجھے بتایا گیا کہ مال دار لوگ تو اس لئے کم ہیں کہ انہیں جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے۔ اور انہیں پاک کیا جا رہا ہے اور عورتیں اس لئے تھوڑی ہیں کہ ''فَاَلْهَاهُنَّ الْاَحْمَرَانِ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ'' ''انہیں دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے (یادِ خدا سے) غافل کر رکھا تھا''۔ الحدیث

اسے ابوالشیخ ابن حبان وغیرہ نے بطریق عبداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی سرور ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَ اَمِتْنِىْ مِسْكِيْنًا وَ احْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' اے میرے پروردگار! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین ہی دنیا سے اٹھا اور قیامت کے روز مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر فرما۔'' یہ سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ نے کس وجہ سے یہ دعا مانگی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ مسکین لوگ مال والوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ''يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّىْ مِسْكِيْنًا وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ حُبِّىْ الْمَسَاكِيْنَ وَ قَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی مت لوٹانا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں ہو (وہی دیدو) اے عائشہ! مسکین لوگوں کے ساتھ محبت رکھو اور انہیں اپنے قریب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے روز (اس کے بدلہ میں) اپنا قرب عطا فرمائیگا۔''

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَ تَوَفَّنِىْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ وَاِنَّ اَشْقَى الْاَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ'' ''اے میرے رب! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین ہی دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر فرما اور بے شک بدبختوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا میں غربت اور آخرت میں عذاب جمع ہو جائیں''۔

اسے ابن ماجہ، المساکین تک اور حاکم نے مکمل روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔ نیز اسے ابوالشیخ اور بیہقی نے عطا بن ابی رباح سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: لوگو! غربت تمہیں حرام ذرائع سے رزق تلاش کرنے پر آمادہ نہ کرے کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِىْ فَقِيْرًا وَلَا تَوَفَّنِىْ غَنِيًّا وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اَشْقَى الْاَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

وَعَذَا بُ الْاٰخِرَةِ'' اے پروردگار! مجھے فقیری کی حالت میں وفات دے اور امیری کی حالت میں موت نہ دے اور میرا حشر مسکینوں کی جماعت میں فرما، کیونکہ کم بختوں میں بڑا کم بخت وہ ہے جس پر دنیا کی فقیری اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائیں''۔ ابوالشیخ کہتے ہیں کہ ابوزرعہ راوی کے علاوہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے یہ الفاظ زائد روایت کئے (اور فرمایا کہ) ''وَلَا تَحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْاَغْنِیَآءِ'' ''اور میرا حشر مال داروں کے زمرہ میں نہ فرمانا۔''

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ (فرمایا): ''اَحِبُّوا الْفُقَرَآءَ وَ جَالِسُوْهُمْ وَاَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدُّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ'' ''فقیروں سے محبت کرو اور ان سے میل ملاپ رکھو اور اہل عرب کے ساتھ دل سے محبت رکھو، اور جو (برائیاں) تم اپنے اندر پاتے ہو لوگوں کو ان سے محفوظ رکھو۔''

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، صہیب اور بلال (رضی اللہ عنہم) کے پاس کچھ لوگوں کی موجودگی میں حضرت ابوسفیان آئے (یہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) تو انہوں (سلمان، صہیب و بلال رضی اللہ عنہم) نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمنوں کی گردنوں میں سے کچھ کو ابھی پکڑا نہیں ہے۔ (یعنی اے ابوسفیان تم ابھی تک بچے ہوئے ہو) یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ایسی بات قریش کے بزرگ اور سردار کے بارے میں کہتے ہو؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ابوسفیان کیلئے امان چاہی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر شاید تم نے انہیں حضرت سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) ناراض کر دیا ہے؟ یقیناً اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ان حضرات کے پاس آئے اور فرمایا: بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا؟ انہوں نے جواب دیا ''لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ'' ''ایسی بات نہیں، اے بھائی، اللہ آپ کو معاف فرمائے (1)''۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ''يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ'' ''مسلمان مسکینوں کے طفیل فتح و نصرت طلب فرماتے تھے''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں، یہ روایت مرسل ہے۔ ایک اور روایت میں ہے ''يَسْتَنْصِرُ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ'' ''مسلمان فقراء کے طفیل مدد طلب فرماتے تھے''۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک منہ بولا بھائی تھا جو عبادت و اطاعت الٰہی میں آپ کا موافق تھا۔ ایک دن اس نے آپ سے پوچھا

---

(1) امام نووی نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب ابھی حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے۔ حدیث مذکور میں ان تینوں حضرات کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ یہ تینوں صاحبان فقراء صحابہ میں سے تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی دلجوئی اور خاطرداری کا حکم فرمایا گیا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ آپ کی آنکھوں کی روشنی کس وجہ سے ضائع ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: یوسف (علیہ السلام) کی جدائی پر رونے کی وجہ سے اس نے کہا: آپ کی کمر کس چیز نے جھکا دی ہے؟ آپ نے جواب دیا: بنیامین کے غم نے، تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے یعقوب! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: میرے غیر کے سامنے میری شکایت کرتے ہوئے آپ نے جھجک محسوس نہیں کی؟ آپ نے جواب دیا: میں اپنے غم واندوہ کی شکایت اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: جس چیز کی آپ شکایت کرتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے اے یعقوب! (علیہ السلام)، پھر حضرت یعقوب علیہ السلام عرض کرنے لگے: اے میرے رب! کیا تو ایک سن رسیدہ بوڑھے پر رحم نہ فرمائیگا! تو نے میری آنکھیں لے لیں اور کمر کو دوہرا کر دیا۔ میرے دونوں پھول مجھے واپس کر دے کہ موت سے پہلے ان کی خوشبو سونگھ لوں۔ پھر میرے ساتھ جیسا چاہے معاملہ فرما۔ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام پھر ان کے پاس آئے اور کہا: اللہ آپ کو سلام بھیجتا اور فرماتا ہے کہ آپ کو بشارت ہو اور آپکا دل خوش ہو جانا چاہیے، مجھے میری عزت کی قسم، اگر وہ دونوں (حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کا بھائی بنیامین) فوت بھی ہو چکے ہوتے تو میں ان کو زندہ فرما دیتا۔ اب مسکینوں کیلئے کھانا تیار فرمایئے (اور انہیں کھلایئے) کیونکہ مجھے میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ نبی اور مسکین لوگ محبوب ہیں۔ اور کیا آپ جانتے ہیں کہ کیوں میں نے آپ کی آنکھیں لیں؟ کس وجہ سے آپ کی پشت کو جھکا دیا؟ اور یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ ان کے بھائیوں نے جو کچھ کیا کیوں کیا؟ (یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ) تم لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی، پھر تمہارے ہاں ایک مسکین ویتیم (سائل بن کر) آیا تھا تو تم نے اسے کچھ نہیں کھلایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی کہ جب آپ کھانے کا ارادہ کرتے تو ایک منادی کو حکم دیتے وہ یہ اعلان کیا کرتا: ''اَلَا مَنْ اَرَادَ الْغَدَآءَ مِنَ الْمَسَاكِيْنِ فَلْيَتَغَدَّ مَعَ يَعْقُوْبَ'' ''لوگو! سنو، جو کوئی مسکین کھانا کھانا چاہتا ہو وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر کھالے۔'' اور اگر آپ روزہ سے ہوتے تو آپ کے حکم سے منادی کرنے والا یوں منادی کرتا تھا: ''اَلَا مَنْ كَانَ صَآئِمًا مِّنَ الْمَسَاكِيْنِ فَلْيُفْطِرْ مَعَ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ'' ''خبردار ہو جاؤ، جو کوئی مسکین روزہ دار ہو وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ روزہ افطار کرے''۔

اسے حاکم نے اور ان ہی کے طریق سے بیہقی نے حفص بن عمر بن زبیر عن انس سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل جناب رسول اللہ ﷺ نے چند اچھے کاموں کی نصیحت فرمائی۔ ''اَوْصَانِيْ اَنْ لَّا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ'' آپ ﷺ نے مجھے نصیحت کی کہ میں ایسے شخص کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے (مال وجاہ میں) اوپر ہو بلکہ اس کی طرف نظر کروں جو مجھ سے نیچے ہو (اور خدا کا شکر کروں)۔'' ''وَاَوْصَانِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَ الدُّنُوِّ مِنْهُمْ'' ''اور مجھے مسکینوں کے ساتھ محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی تاکید فرمائی۔'' ''وَاَوْصَانِيْ اَنْ اَصِلَ رَحِمِيْ وَاِنْ اَدْبَرَتْ'' ''نیز یہ بھی نصیحت فرمائی کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے منہ پھر جائیں۔" الحدیث

اسے طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ؟ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّسْتَضْعَفٍ لَوْ یُقْسِمُ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ" "کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دے دوں؟ (کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ پھر خود ہی فرمایا) ہر کمزور، ضعیف سمجھا جانے والا ایسا بندہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی قسم اٹھا لے تو اللہ اسے ضرور پورا فرما دے۔" "اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ؟ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ" "کیا تمہیں دوزخیوں کے بارے میں نہ بتا دوں؟ ہر بد اخلاق، اکڑ کر چلنے والا متکبر دوزخی ہے۔"

اسے بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اَھْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ جَمَّاعٍ مَّنَّاعٍ وَّ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوْبُوْنَ" "ہر شیخی باز، اکڑنے والا متکبر، مال جمع کرنے کا بہت حریص، سخت کنجوس دوزخی ہے اور کمزور، مغلوب (مسلمان) جنتی ہیں۔

اسے امام احمد و حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ (ایسی ہی ایک روایت طبرانی اور حاکم نے حضرت سراقہ بن مالک سے بھی کی ہے)۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اللہ کے بدترین بندوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (خود ہی فرمایا) "اَلْقَطُّ الْمُسْتَکْبِرُ" "وہ سخت دل متکبر لوگ ہیں۔" کیا تمہیں اللہ کے بہترین بندوں کی خبر نہ دیدوں؟ "اَلضَّعِیْفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُوالطِّمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ" "وہ ضعیف، کمزور سمجھے جانے والے دو پرانے کپڑوں میں ملبوس کہ جن کی کچھ پروا نہیں کی جاتی۔ (اور ان کا اللہ کے ہاں یہ مقام ہے کہ) اگر اللہ کے سامنے کوئی قسم اٹھا لیں تو اللہ ضرور اسے پورا فرما دیتا ہے۔"

اسے امام احمد نے روایت کیا، محمد بن جابر کے سوا ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنْ مُلُوْکِ الْجَنَّۃِ؟" "کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے متعلق خبر نہ دوں؟" میں نے عرض کی: کیوں نہیں! (ضرور فرمائیں) فرمایا: "رَجُلٌ ضَعِیْفٌ مُّسْتَضْعَفٌ ذُوْطِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ" "وہ کمزور، ضعیف خیال کیا جانے والا دو پھٹے پرانے کپڑوں والا آدمی جس کی کوئی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ پر قسم اٹھا بیٹھے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا فرما دے۔ (جنت کا بادشاہ ہے)"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا، سوید بن عبدالعزیز کے علاوہ ان کے راوی صحیح کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ کی آپس میں تکرار ہوگئی، دوزخ نے کہا: میرے اندر جابر و متکبر لوگ ہیں، اور جنت بولی: مجھ میں ضعیف و مسکین مسلمان ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا کہ (اے جنت) بے شک تو میری رحمت ہے۔ میں جس پر رحم فرمانا چاہوں تیرے ذریعے (اسے تیرے اندر داخل فرما کر) فرماتا ہوں اور (اے دوزخ) یقیناً تو میرا عذاب ہے، میں جسے عذاب دینا چاہوں تیرے ذریعے دیتا ہوں۔ اور تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ'' بے شک ایک بہت بڑا موٹا تازہ آدمی قیامت کے روز پیش ہوگا حالانکہ اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گذرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے فرمایا: اس گذرنے والے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ قریش کے سرداروں میں سے ایک سردار نے عرض کیا: یہ بڑا بلند مرتبہ شخص ہے کہ اگر کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اس کا یہ پیغام قبول ہو جاتا ہے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی مان لی جاتی ہے۔ یہ سماعت فرما کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ایک اور آدمی گذرا تو رسول اللہ ﷺ نے (پھر اسی آدمی سے) پوچھا: اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ تو غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص ہے۔ یہ تو اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو قبول نہ ہو، اگر کسی کی سفارش کرے تو نہ مانی جائے اور اگر کچھ کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ (غریب جو ہوا)۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا'' اس (شان و شوکت اور مال و جاہ والے) شخص جیسے لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو تو بھی یہ (غریب مسلمان) اکیلا ان سب سے کہیں بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا سمجھتے ہو کہ کثرت مال ہی امارت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! (ﷺ) فرمایا: پھر تو تم قلت مال کو ہی غربت خیال کرتے ہو گے؟ میں عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اصل مال داری تو دل کی امیری (قناعت) ہے اور (دراصل) فقیری دل کی غربت (بے صبری حرص و طمع لالچ) کا نام ہے۔ پھر مجھ سے ایک قریشی آدمی کے بارے میں پوچھا، فرمایا: کیا تم فلاں شخص کو جانتے ہو؟ میں عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) جی ہاں، (جانتا ہوں) فرمایا: وہ تمہیں کیسا نظر آتا ہے یا تمہاری رائے اس کے بارے میں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: وہ ایسا شخص ہے کہ جب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کسی سے کچھ مانگے تو جو مانگے اسے مل جائے۔ اور اگر کہیں جائے تو اندر بلا لیا جائے۔ (لوگ اس کی عزت و توقیر کرتے ہیں)، فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اہل صفہ (وہ غریب صحابہ جو مسجد نبوی میں بنے ہوئے ایک چبوترے پر بیٹھے آپ ﷺ سے دین کی باتیں سیکھتے رہتے، ان کا کوئی کاروبار گھر بار نہ تھا۔ کچھ مل جاتا تو کھا لیتے ورنہ صبر و شکر کرتے) میں سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا: کیا فلاں صاحب کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! (ﷺ) میں تو اسے نہیں جانتا، پھر آپ ﷺ اس کا حلیہ بیان فرماتے اور اس کی پہچان کراتے رہے یہاں تک کہ میں اسے پہچان گیا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) اب وہ میری پہچان میں آ گیا ہے (یعنی وہ صاحب نہایت ہی غیر معروف تھے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی پہچان کرانا پڑی) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم کیسا دیکھتے ہو یا تمہاری رائے میں کیسا شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ تو اہل صفہ (رضی اللہ عنہم) میں سے ایک مسکین آدمی ہے۔ یہ سن کر سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هُوَ خَيْرٌ مِّنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ مِنَ الْاٰخَرِ'' وہ دوسرے شخص (وہ امیر جس کا پہلے ذکر ہوا) سے روئے زمین میں بہتر ہے۔ (یعنی اگر ساری زمین اس امیر جیسے لوگوں سے بھر جائے تو بھی یہ غریب و مسکین آدمی ان سب سے بہتر و افضل ہے کیونکہ اگرچہ فقیر و نادار ہے مگر اپنے پروردگار کا اطاعت گذار ہے) میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا جو کچھ (مال) اس دوسرے کو دیا جاتا ہے اس میں سے اسے کچھ نہیں ملتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا اُعْطِیَ خَيْرًا فَهُوَ اَهْلُهٗ وَاِذَا صُرِفَ عَنْهُ فَقَدْ اُعْطِیَ حَسَنَةً'' جب اسے کچھ مال وغیرہ دیا جائے تو یہ اس کو لینے کا حقدار ہے (کیونکہ غریب ہے) اور اگر نہ دیا جائے تو (اس کے صبر کی وجہ سے) اسے نیکیاں عطا فرمائی جاتی ہیں۔''

اسے نسائی نے مختصراً اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: اور انہیں (ابوذر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: دیکھو، مسجد میں (دنیوی لحاظ سے) سب سے بلند مرتبہ کون شخص ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو ایک آدمی تھا جس نے بہت عمدہ جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے عرض کی: یہ شخص ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھ سے (پھر) ارشاد ہوا کہ دیکھو، مسجد میں سب سے پست کون ہے؟ کہتے ہیں: میں نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک صاحب ہیں جن کے جسم پر پھٹے پرانے کپڑے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں عرض گذار ہوا: وہ صاحب ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا'' بلا شبہ یہ (پھٹے پرانے لباس والا) آدمی قیامت کے روز اللہ کے نزدیک اس (امیر کبیر) جیسے لوگوں سے بھری ہوئی زمین سے کہیں بہتر ہوگا۔''

اسے امام احمد نے کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا۔ جن کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں۔ نیز ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اپنے سے کم درجہ لوگوں پر انہیں کچھ فضیلت حاصل ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِکُمْ'' ''تمہیں مدد اور رزق تمہارے ضعیفوں کے سبب عطا کیا جاتا ہے۔''

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں: تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّمَا تُنْصَرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِضَعِیْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلٰوتِهِمْ وَ اِخْلَاصِهِمْ'' ''اس امت مسلمہ کی امداد اس کے ضعیفوں کی وجہ سے فرمائی جاتی ہے یعنی ان کی دعاؤں، نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔''

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَآئِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَآئِکُمْ'' ''مجھے اپنے کمزوروں ضعیفوں میں تلاش کرو، تمہیں روزی اور امداد تمہارے ضعیفوں ہی کے سبب عنایت کی جاتی ہے۔''

اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس صفہ میں تشریف لائے جبکہ ہمارے سروں پر چھوٹے چھوٹے عمامے تھے۔ (کپڑے کی عدم دستیابی کی وجہ سے) یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اُدُّخِرَ لَکُمْ مَا حَزِنْتُمْ عَلٰی مَا زُوِیَ عَنْکُمْ وَلَیُفْتَحَنَّ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ'' ''کاش! تمہیں معلوم ہو جاتا کہ مال دنیا کی محرومی پر تمہاری پریشانی کی وجہ سے تمہارے لئے (آخرت میں) کیا کچھ جمع فرمایا گیا ہے۔ اور (دنیا میں بھی تم اسی طرح محروم تنگ دست نہیں رہو گے بلکہ) تمہارے لئے ملک فارس (ایران) اور روم ضرور فتح ہوں گے۔ (اور مخبر صادق ﷺ کی یہ سچی خبر حرف بحرف پوری ہوئی)۔

امام احمد نے اسے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جن میں کوئی خرابی نہیں۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مالک (عزوجل)! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور یہ شہادت دے کہ میں تیرا رسول ہوں، تو اپنی ملاقات اسے محبوب کر دے، اپنی قضا اس پر آسان فرما دے اور دنیا اس کیلئے قلیل کر دے (تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ تیری عبادت و اطاعت میں مشغول رہے) اور جو آدمی تجھ پر ایمان نہ لائے اور یہ گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اسے محبوب نہ کر، اس پر اپنی قضا آسان نہ فرما اور دنیا (کا مال و اسباب) اس کیلئے بہت زیادہ کر دے۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور ابوالشیخ ابن حبان نے بھی کتاب الثواب میں روایت کیا ہے۔ نیز ابن ماجہ نے بھی اسے عمرو بن غیلان ثقفی کی حدیث سے روایت کیا۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ یہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَنِیْ وَعَلِمَ اَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَقْلِلْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ وَحَبِّبْ اِلَیْهِ لِقَآئَكَ وَ عَجِّلْ لَهُ الْقَضَآءَ'' ''اے پروردگار من! جو شخص مجھ پر ایمان لائے، میری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تصدیق کرے اور یہ سمجھے کہ جو کچھ (احکام شریعت) میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں، وہ حق ہے، تو اس کے مال و اولاد میں کمی رکھ، اپنی ملاقات اسے محبوب بنادے اور اس کی موت جلد لے آ۔" وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِیْ وَلَمْ یُصَدِّقْنِیْ وَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَكْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ وَ اَطِلْ عُمْرَهٗ" اور جو بندہ مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ یقین نہ رکھتا ہو کہ میں جو کچھ تیری طرف سے لے آیا ہوں وہ حق ہے، تو اس کے مال و اولاد زیادہ کر دے اور اس کی عمر طویل کر دے"۔

حدیث: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِثْنَتَانِ یَکْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ: اَلْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَیْرٌ مِّنَ الْفِتْنَةِ وَ یَکْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَ قِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ" "ابن آدم دو چیزوں کو مکروہ جانتا ہے۔ ان میں سے ایک ہے موت، حالانکہ موت فتنہ میں مبتلاء ہونے سے بہتر ہے۔ اور ابن آدم قلت مال کو بھی برا سمجھتا ہے حالانکہ قلت مال سے (قیامت کے روز) حساب و کتاب میں کمی ہوگی۔"

اسے امام احمد نے دو سندوں سے روایت کیا۔ ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَلَّ مَالُهٗ وَکَثُرَتْ عِیَالُهٗ وَحَسُنَتْ صَلٰوتُهٗ وَلَمْ یَغْتَبِ الْمُسْلِمِیْنَ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ هُوَ مَعِیَ کَهَاتَیْنِ" "جس کا مال تھوڑا ہو، بال بچے زیادہ ہوں، اس کی نماز درست ہو اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو وہ روز قیامت اس حالت میں آئے گا کہ میرے قریب ان دو انگلیوں کی طرح ہوگا۔" (ابو یعلیٰ و اصبہانی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" "کئی بکھرے بالوں والے غبار آلود چہروں والے جن کو دروازوں کے قریب بھی نہیں آنے دیا جاتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے سامنے قسم کھالیں اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔" (مسلم) (اسی مفہوم کی ایک حدیث طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میری امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس آ کر ایک دینار کا سوال کریں تو وہ انہیں نہ دے، اگر ایک درہم مانگیں تو بھی نہ دے اور اگر ایک پیسہ ہی مانگیں تو انہیں ایک پیسہ بھی نہ دے۔" وَ لَوْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ اَعْطَاهَا اِیَّاهُ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لیں تو اللہ انہیں جنت عطا فرمادے (ان کی حالت تو یہ ہے) دو پھٹے پرانے کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہوتے ہیں، ان کا کچھ خیال نہیں کیا جاتا (لیکن اللہ کے ہاں ان کی عظمت یہ ہے کہ) اگر اللہ پر کوئی قسم اٹھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسے پورا فرما دیتا ہے۔"

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ اَغْبَطَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَوْلِیَائِی عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضاً فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافاً فَصَبَرَ عَلٰی ذَالِكَ'' بلاشبہ میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک قابل رشک وہ بندۂ مؤمن ہے جو دنیا کا مال بہت کم رکھتا ہے، نماز کا وافر حصہ اس کے پاس ہے، اپنے پروردگار کی عبادت باحسن طریق کرتا ہے اور خفیہ اس کی اطاعت و فرماں برداری میں رہتا ہے (ریاکاری و دکھاوے سے کام نہیں لیتا)، لوگوں میں پوشیدہ رہتا ہے۔ (مشہور و معروف نہیں ہوتا، اپنے رب کے کاموں میں مصروف ہوتا ہے) انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہیں کئے جاتے (کہ وہ دیکھو فلاں چوہدری صاحب جا رہے ہیں) اور اس کا رزق بقدر ضرورت ہوتا ہے، وہ اس پر صبر کرتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا: ''عَجِلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ'' اس کی موت جلد واقع ہوتی ہے، اسباب بہت کم ہو جاتے ہیں، اس کا ترکہ قلیل ہوتا ہے''۔

اسے ترمذی نے بطریق عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامہ رضی اللہ عنہم روایت کیا، پھر کہا: اور یہ اسناد نبی اکرم ﷺ سے ہے کہ ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے پیش کش فرمائی کہ میرے لئے وہ بطحاء مکہ (مکہ کے پہاڑ وغیرہ) کو سونا بنا دے۔ تو میں نے عرض کیا: ''لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْماً وَّ اَجُوْعُ یَوْماً اَوْ قَالَ ثَلَاثاً اَوْ نَحْوَ ھٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَ ذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ شَکَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ'' ''نہیں، میرے مالک! بلکہ (میں چاہتا ہوں کہ) ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ تین دن یا کم و بیش فرمایا، جب بھوک آئے تو تیری بارگاہ میں زاری کروں اور تجھے یاد کروں، اور جب پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیرا شکر کروں اور تیری حمد و ثناء بجا لاؤں۔'' پھر امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ (نیز اسی طرح کی حدیث ابن ماجہ و حاکم نے بھی روایت کی اور حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے)۔

حدیث: حضرت زید بن اسلم اپنے والد محترم رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں آئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کے پاس روتے ہوئے پایا۔ ان سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے رولایا ہے؟ وہ کہنے لگے: مجھے اس حدیث نے رونے پر مجبور کیا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اَلْیَسِیْرُ مِنَ الرِّیَاءِ شِرْكٌ وَ مَنْ عَادٰی اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَۃِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِنْ غَابُوْا لَمْ یُفْتَقَدُوْا وَ اِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُعْرَفُوْا قُلُوْبُھُمْ مَصَابِیْحُ الدُّجٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَۃٍ'' تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے جس نے اللہ کے دوستوں کے ساتھ دشمنی رکھی اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کا چیلنج دیا۔ بے شک اللہ محبت فرماتا ہے نیکوکاروں، پرہیزگاروں سے جو (مخلوق کی نظروں سے) چھپے رہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر کہیں غائب ہو جائیں تو انہیں کوئی تلاش نہیں کرتا اور اگر موجود و حاضر ہوں تو انہیں پہچانا نہیں جاتا۔ ان کے دل اندھیروں میں منارہائے نور ہیں۔ وہ ہر خاک آلود اندھیری جگہوں سے نکلیں گے (غربت زدہ اور بے چراغ کٹیوں اور جھونپڑوں میں پیدا ہوں گے، پرورش پائیں گے اور مخلوق خدا کو فیض پہنچائیں گے)۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں، یہ الفاظ بھی حاکم کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

دنیا سے بے رغبتی اور تھوڑے پر اکتفاء کرنا

ترہیب

دنیا سے محبت، دنیا کی کثرت اور اس پر فخر و تکبر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے پینے اور لباس مبارک کا کچھ بیان

حدیث: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کسی ایسے عمل کی رہنمائی فرمائیں کہ جب اسے بجالاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت فرمانے لگے اور لوگ بھی مجھے محبوب بنالیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي اَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ'' دنیا میں رغبت ترک کردو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگے گا۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال و اسباب دنیا) ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے''۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ بعض مشائخ نے اس کی اسناد کو حسن کہا ہے۔ (اسی معنی کی ایک حدیث ابن ابی الدنیا نے بھی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے: ''اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ'' ''دنیا کی بے رغبتی دل اور جسم کو راحت پہنچاتی ہے۔''

اسے طبرانی نے روایت کیا، اس کی اسناد مقارب ہے۔

حدیث: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم): ''مَنْ اَزْهَدُ النَّاسِ؟'' ''سب سے بڑا زاہد کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰى وَتَرَكَ فَضْلَ زِيْنَةِ الدُّنْيَا وَاٰثَرَ مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا فِي اَيَّامِهِ وَعَدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتٰى'' ''سب سے بڑا زاہد وہ ہے جس نے قبر اور فنا کو فراموش نہ کیا، دنیا کی فضول زیب و زینت ترک کردی، باقی (آخرت کی زندگی) کو فانی (دنیوی حیات) پر ترجیح دی آنے والے کل کو اپنی زندگی کے ایام میں شمار نہ کیا اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیا''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے مرسلاً روایت کیا، موت کے ذکر میں اس کی بہت سی نظائر آرہی ہیں انشاء اللہ۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (کوہ طور پر) ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ساتھ گفتگو فرمائی، پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی گفتگو سنی (کہ کیا پتہ یہ اللہ کا کلام تھا یا کسی اور کی آواز تھی؟۔ یہ بات آپ کے ساتھ کوہ طور پر جانے والے ستر آدمیوں نے کہی تھی) تو آپ ان پر سخت غضبناک ہوئے۔ جب آپ کے کانوں میں رب عزوجل کے کلام کی آواز پہنچی تو جو کچھ ان کے پروردگار نے ان سے کلام فرمایا اس میں یہ ارشاد بھی تھا کہ: اے موسیٰ (علیہ السلام) میرے لئے (میری خوشی کی خاطر) کچھ کرنے والوں نے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی کام نہیں کیا۔ میرا قرب حاصل کرنے والوں میں سے کسی نے ایسا قرب حاصل نہیں کیا جیسا میری حرام فرمودہ چیزوں سے اجتناب کرنے والوں نے کیا، اور میری عبادت کرنے والوں میں سے کسی نے میرے خوف سے رونے والوں کی طرح عبادت نہیں کی۔ (یعنی مجھے خوش کرنے کیلئے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی عمل نہیں، میری حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا میرے قرب کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور میرے خوف سے رونا سب سے بڑی عبادت ہے)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے تمام مخلوق کے پروردگار، اے مالک یوم الدین اور اے ساری عظمتوں اور بزرگیوں والے مولیٰ! تو نے ان لوگوں کیلئے کیا کچھ تیار فرمایا ہے اور انہیں کیا جزاء عطا فرمائے گا؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: ''اَمَّا الزّٰھِدُ فِی الدُّنْیَا فَاِنِّی اَبَحْتُھُمْ جَنَّتِی یَتَبَوَّءُ وْنَ مِنْھَا حَیْثُ شَآءُ وْا'' ''جو لوگ دنیا سے بے رغبت ہیں، میں نے ان کیلئے اپنی جنت مباح کر دی ہے۔ وہ جنت میں جہاں مرضی ہو رہیں''۔ ''وَاَمَّا الْوَرِعُوْنَ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَیْھِمْ فَاِنَّہٗ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ لَمْ یَبْقَ عَبْدٌ اِلَّا نَاقَشْتُہٗ وَفَتَّشْتُہٗ اِلَّا الْوَرِعُوْنَ فَاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْھِمْ'' ''میری حرام فرمودہ چیزوں سے اجتناب کرنے والوں کی شان یہ ہوگی کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو کوئی بندہ ایسا باقی نہیں بچے گا جس کا میں خوب حساب نہ لوں اور تفتیش نہ کروں سوائے ان لوگوں کے (کہ ان سے حساب وتفتیش نہ فرماؤں گا) کیوں کہ ان سے حساب لیتے اور تفتیش فرماتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے''۔ ''وَاُجِلُّھُمْ وَاُکْرِمُھُمْ فَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ'' ''میں ان کو بزرگی دوں گا، ان کا اکرام کروں گا، پھر بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل فرمادوں گا۔'' ''وَاَمَّا الْبَکَّآءُ وْنَ مِنْ خَشْیَتِیْ فَاُولٰئِکَ لَھُمُ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی لَایُشَارَکُوْنَ فِیْہِ'' ''اور جو میرے خوف سے رونے والے ہیں میں انہیں جنت میں وہ اعلیٰ مقام عطا فرماؤں گا جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔'' اسے طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَا تَزَیَّنَ الْاَبْرَارُ فِی الدُّنْیَا بِمِثْلِ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا'' ''دنیا میں اللہ کے نیک بندوں کیلئے دنیا سے بے اعتنائی جیسا کوئی زیور نہیں۔'' (ابویعلیٰ)

حدیث: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَزْھَدُ فِی الدُّنْیَا فَادْنُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلَقَّی الْحِکْمَةَ'' ''جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو رغبت دنیا نہیں رکھتا تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اس کو حکمت ودانائی کا الہام کیا جاتا ہے۔'' (ابویعلیٰ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور میں (مؤلف) اس روایت کو مرفوع ہی جانتا ہوں۔ فرماتے ہیں: ''صَلَاحُ اَوَّلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ وَالْيَقِيْنِ وَهَلَاكُ اٰخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْاَمَلِ'' ''ابتداء میں یہ امت مسلمہ زہد اور یقین کی وجہ سے بہتر ہوگی اور آخر میں بخل اور لمبی امیدیں باندھنے کی بنا پر ہلاک ہوگی''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا، اس کی اسناد میں احتمال تحسین ہے اگرچہ متن غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے اسے مرفوع کیا۔ فرماتے ہیں: ایک منادی کرنے والا یہ ندا کر رہا تھا کہ دنیا اہل دنیا کیلئے چھوڑ دو، دنیا کو دنیا داروں کیلئے ترک کر دو، دنیا کو دنیا والوں کیلئے خود سے الگ کر دو۔ ''مَنْ اَخَذَ مِنَ الدُّنْيَا اَكْثَرَ مِمَّا يَكْفِيْهِ اَخَذَ حَتْفَهٗ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ'' ''جس نے ضرورت سے زیادہ دنیا جمع کر لی، اس نے اپنی ہلاکت و بربادی اختیار کر لی جبکہ وہ اسے محسوس نہیں کرتا''

اسے بزار نے روایت کیا اور کہا کہ نبی پاک ﷺ سے یہ روایت صرف اسی طریق سے مروی ہے۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ اَوِالْعَيْشِ مَايَكْفِيْ'' ''بہترین ذکر، ذکر خفی (آہستہ) ہے اور بہترین روزی یا معاش وہ ہے جو ضرورت کیلئے کافی ہو۔'' (رزق یا معاش میں) شک ابن وہب راوی کی طرف سے ہے۔

اسے ابوعوانہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ'' ''یہ دنیا بے شک شیریں اور دلکش ہے (جسے تم جمع کر رہے ہو) حالانکہ اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے بعد والوں کو پیدا فرمانے والا ہے (جو تمہاری جگہ اسے کھائیں پئیں استعمال کریں گے) لہٰذا تم دنیا (کو بلاضرورت جمع کرنے) سے اجتناب کرو اور عورتوں سے بچتے رہو (کہ دنیوی آزمائشوں میں ایک آزمائش عورتیں بھی ہیں)

اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا اور نسائی نے یہ الفاظ زائد کئے۔ (فرمایا): ''فَمَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ'' ''میں اپنے پیچھے مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ اور کوئی نہیں چھوڑ کے جا رہا (1)''۔

حدیث: حضرت عمرہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بَارَكَ اللّٰهُ لَهٗ فِيْهَا وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَهُ النَّارُ يَوْمَ

---

(1) عورتیں مردوں کیلئے سامان فتنہ ہیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ (آل عمران:14) ''لوگوں کیلئے حسین بنادی گئی ہے عورتوں کی خواہش کی محبت۔ (یعنی طبعی لگاؤ)''۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ (یوسف) ''یقیناً تم عورتوں کا فریب (فتنہ) بہت بڑا (خطرہ) ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَلْقِيَامَةِ'' ''دنیا بڑی میٹھی اور من موہنی چیز ہے۔ جس نے اسے حق حلال طریقہ سے حاصل کیا اللہ تعالیٰ اسے اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ اور بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) کے مال (2) میں خلط ملط کرنے والے ہیں۔ ایسوں کیلئے قیامت کے روز دوزخ ہے''۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔ (اسی مفہوم کی ایک اور حدیث طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جس کے راوی ثقہ ہیں)

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کی خواہشات کو اسی دنیا میں پورا کرلیا۔ آخرت میں اس کے اور اس کی خواہشوں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائیگی (آخرت کی نعمتوں سے محروم رہے گا)، جس نے آنکھ اٹھا کر مال داروں کی زیب وزینت کی طرف (لالچ وحرص سے) دیکھا، آسمانوں کی بادشاہی میں (فرشتوں میں) ذلیل ورسوا ہوگا۔ ''وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْقُوْتِ الشَّدِيْدِ صَبْرًا جَمِيْلًا اَسْكَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ حَيْثُ مَاشَاءَ'' اور جس نے سخت ضروری روزی پر اچھی طرح صبر کیا (اپنے رب کا گلا شکوہ نہ کیا) اللہ تعالیٰ جنت ''الفردوس'' میں جہاں وہ بندہ چاہے گا ٹھہرائے گا''۔

اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں بروایت اسمٰعیل بن عمرو البجلی روایت کیا۔ ان کے باقی راوی صحیح کے ہیں نیز اصبہانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: بندے کو دنیا (کے مال ومنال) سے جو کچھ ملتا ہے اس سے اللہ کے ہاں اس کے درجات میں کمی آجاتی ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر کریم ہے۔ (کریم ہے جبھی تو دنیا کی نعمتیں دیتا ہے)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ اس کی اسناد جید ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے اگرچہ موقوف زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) دنیا سے میرے لئے کتنا کافی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا سَدَّ جَوْعَتَكَ وَوَارٰى عَوْرَتَكَ وَاِنْ كَانَ لَكَ بَيْتٌ يُظِلُّكَ فَذَاكَ وَاِنْ كَانَتْ لَكَ دَابَّةٌ فَبَخٍ'' اتنا جو تمہاری بھوک مٹا دے اور تمہاری عورت (جو مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک اور عورت کیلئے دونوں ہاتھوں، دونوں پاؤں اور چہرے کی ٹکیہ کے سوا پورا بدن ہے) کو چھپا دے۔ اگر تمہارا گھر ہو جو تمہیں چھت کا سایہ فراہم کرے تو یہ کافی ہے اور اگر تمہارے پاس سواری کا جانور بھی ہو تو کیا ہی بات ہے''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت گھر سے باہر

---

(1) معلوم ہوا کہ دنیا کی دولت ومال اور نعمتیں اللہ اور رسول ﷺ کی ملکیت ہیں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں — دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں۔ (اعلیٰ حضرت) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تشریف لائے۔ میرے گھر کے پاس سے گذرے مجھے یاد فرمایا تو میں نکل حاضر خدمت ہوا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ''اللہ ان پر رحم فرمائے'' کے گھر کے پاس سے گذرے انہیں بلایا وہ بھی حاضر ہوئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب سے گذر ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں بھی بلالیا ''اللہ ان پر رحم کرے'' وہ بھی آ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ چلنے لگے حتیٰ کہ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے آئے، باغ کے مالک سے فرمایا: ہمیں کچھ کھلاؤ، وہ پھلوں کا ایک گچھا لے آیا اور سامنے رکھ دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کھایا پھر ٹھنڈا پانی منگوا کر نوش فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' ''قیامت کے دن تم سے ان چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔'' کہتے ہیں: اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گچھا پکڑا اور زمین پر دے مارا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی خشک کھجوریں بکھر گئیں۔ پھر عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) اس (معمولی سے کھجوروں کے گچھے) کے متعلق ہم سے سوال کیا جائیگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا عَوْرَتَهٗ اَوْكِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهٗ اَوْ جُحْرٍ يَدْخُلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ'' ہاں لیکن تین چیزیں ہیں (جن کے بارے میں روز قیامت سوال نہیں ہوگا۔ وہ یہ ہیں) نمبر 1 ایک کپڑے کا ٹکڑا جو بندے کی شرمگاہ کو چھپا سکے، نمبر 2 ایک روٹی کا ٹکڑا جو اس کی بھوک مٹادے اور نمبر 3 ایک سوراخ (چھوٹی سی جائے رہائش) جس میں گرمی اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہو سکے۔''

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يُكِنُّهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ'' ''سوائے ان تین چیزوں کے ابن آدم کا کسی چیز میں کوئی حق نہیں، ایک گھر جس میں وہ آباد ہو، ایک کپڑا جو اس کی شرمگاہ کو چھپائے اور ایک موٹی خشک روٹی اور اس کیساتھ پانی۔'' (بعض نے ''جلف'' کا معنی بغیر سالن کے روٹی بھی کیا ہے)۔

اسے ترمذی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی وحاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوعبدالرحمٰن جبلی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ایک آدمی نے ان سے ایک سوال کیا اور کہا: کیا میں مہاجرین فقراء میں سے نہیں ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس رہتے ہو؟ وہ بولا: جی ہاں، آپ نے پوچھا: تمہارا گھر ہے جس میں سکونت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کی: ہاں جی ہے۔ یہ سن کر آپ نے کہا: ''اَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ'' ''تم مالداروں میں سے ہو۔ (فقیر نہیں ہو) وہ کہنے لگا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ'' ''ارے پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔''

اسے امام مسلم نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَظِلِّ الْحَائِطِ وَحَرِّ الْمَاءِ فَضْلٌ يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ يُسْأَلُ عَنْهُ'' ''تہبند سے زائد کپڑا، دیوار کے سائے سے زیادہ رہائش گاہ اور عمدہ پانی سے زیادہ مشروبات وہ فاضل چیزیں ہیں جن کا قیامت کے روز بندے سے حساب لیا جائیگا یا ان کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔''

اسے بزار نے روایت کیا۔ لیث ابن ابی سلیم کے سوا ان کے راوی ثقہ ہیں اور متابعات میں ان صاحب کی احادیث عمدہ ہوتی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان پاک ہے: ''اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يُقَالَ لَهُ اَلَمْ اُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَاَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ'' ''یوم قیامت بندے کا سب سے پہلے جو حساب لیا جائیگا وہ یہ ہوگا کہ پوچھا جائیگا: کیا میں نے تجھے صحت مند جسم نہیں دیا تھا اور کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں فرمایا تھا؟ (1)''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ''اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ'' ''اگر (جنت میں) میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو پھر دنیا کا سامان تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہونا چاہیے جتنا ایک مسافر سوار کے پاس ہوتا ہے۔ (کہ وہ آسانی کے ساتھ اٹھا لے جا سکتا ہے)، مال داروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کرتی رہو۔ (غرباء و مساکین کا ساتھ اختیار کرو) اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھو جب تک اس میں پیوند نہ لگا لو۔''

اسے ترمذی، حاکم اور بیہقی نے بروایت صالح بن حسان روایت کیا۔ یہ منکر الحدیث ہے اس نے عروہ سے عروہ نے ام المؤمنین سے روایت کی۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔ نیز رزین نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زائد کئے ہیں: عروہ نے کہا: اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ نیا کپڑا نہ لیتی تھیں جبتک پہلے پر پیوند نہ لگا لیتیں اور وہ خوب پرانا نہ ہو جاتا۔ ایک روز ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسی ہزار درہم کی رقم آئی۔ شام تک ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔ (سب صدقہ و خیرات میں خرچ کر ڈالے) آپ کی کنیز کہنے لگی: آپ نے ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت ہی خرید لیا ہوتا! آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم مجھے یاد دلا دیتیں تو میں خرید دیتی''۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کیلئے گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ بھائی

---

(1) اللہ کی عطا فرمودہ نعمتوں کے بارے میں قیامت کے روز سب سے پہلے مذکورہ چیزوں کے متعلق سوال ہوگا ورنہ حدیث صحیح کے مطابق اعمال و عبادات میں سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائیگا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تمہیں کیا بات رلا رہی ہے؟۔ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی ؟ کیا تم میں فلاں نیکی نہیں ہے؟ اور کیا تم میں فلاں خوبی نہیں پائی جاتی ؟ (تو آخرت کے خوف سے کیوں رو رہے ہو؟) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ان باتوں پر نہیں روتا اور نہ دنیا کو چھوڑنے پر رونا آ رہا ہے۔ اور نہ ہی آخرت کی مصیبت مجھے رلا رہی ہے۔ بلکہ (دراصل رو اس وجہ سے رہا ہوں کہ) اللہ کے رسول ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے: آپ ﷺ نے کون سا عہد تم سے لیا تھا؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضور انور ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ تم میں سے ہر کسی کیلئے اتنا دنیوی مال کافی ہے جتنا ایک سوار کے پاس سامان سفر ہوتا ہے۔ اور میرا تو اپنے بارے میں یہی خیال ہے کہ میں نے اس عہد سے تجاوز کر لیا ہے۔ لیکن اے سعد! تم جب بھی کوئی فیصلہ کرو تو فیصلہ کرتے وقت، جب کچھ تقسیم کرو تو تقسیم کرتے وقت اور جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرو تو ارادہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ (تم کہیں یہ عہد نہ توڑ دینا) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''فَبَلَغَنِیْ اَنَّهٗ مَاتَرَكَ اِلَّا بِضْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ نُفَيْقَةٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ'' مجھے خبر پہنچی کہ (بوقت وفات) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے صرف بیس سے کچھ زائد درہم چھوڑے جو اخراجات کیلئے ان کے پاس جمع تھے (1)''۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی ثقہ ہیں۔ سوائے جعفر بن سلیمان کے شیخین نے ان سے روایات لی ہیں اور ان جعفر سے صرف مسلم نے روایات حاصل کی ہیں۔ (یہی واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ ابو سفیان سے حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''طُوْبٰی لِمَنْ هُدِیَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَّ قَنِعَ'' بشارت ہو (جنت کی) انہیں جن کو اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی، ان کی زندگی کی ضروریات پوری ہوئیں اور انہوں نے قناعت سے کام لیا۔''

اسے مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت نقادہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کے پاس بھیجا کہ وہ اپنی اونٹنی عاریۃً آپ ﷺ کو دے۔ اس نے انکار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ایک اور شخص کے پاس عاریۃً اونٹنی لانے کیلئے روانہ فرمایا۔ اس نے اونٹنی بھیج دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی ملاحظہ فرمائی تو دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا وَفِيْمَنْ بَعَثَ بِهَا'' ''اے اللہ! اس اونٹنی میں برکت فرما اور بھیجنے والے کو بھی برکت عطا فرما۔'' حضرت نقادہ رضی

(1) حافظ منذری کہتے ہیں کہ صحیح ابن حبان میں آیا ہے کہ بعد وفات حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا مال اکٹھا کیا گیا تھا تو پندرہ درہم بنا۔ اور طبرانی میں ہے کہ ان کا مال فروخت کیا گیا تو صرف چودہ درہم قیمت بنی تھی۔ بس اتنی سے بات پر رو رہے تھے کہ بہت مال جمع ہو گیا ہے۔ اللہ رے زہد و تقویٰ! آج مسلمان اپنے اپنے جمع شدہ مال کا اندازہ تو لگائیں اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے اعمال صالحہ اور اپنی بدعملیوں کا بھی موازنہ کریں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی کامیابی اور اپنی ناکامیوں کی حقیقت اظہر من الشمس ہو جائیگی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اور جو اسے لے کر آیا اس کے متعلق (بھی دعا فرمادیں) آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اور اے اللہ! جو لے کر آیا ہے اسے بھی برکتیں عطا فرما۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے دوہا گیا تو اس نے بہت دودھ دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَ فُلَانٍ لِلْمَانِعِ الْاَوَّلِ وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ یَوْمًا بِیَوْمٍ لِلَّذِیْ بَعَثَ بِالنَّاقَۃِ'' اے اللہ! فلاں جس نے پہلے اونٹنی نہیں دی کے مال میں زیادتی فرما اور فلاں جس نے اونٹنی روانہ کی تھی کو روز کا روز نیا رزق عطا فرما۔ (تا کہ بروز حشر مال کے متعلق کثرت سوالات سے محفوظ رہے)۔

اسے ابن ماجہ نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے میں نے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفَافًا'' اے مالک! آل محمد (ﷺ) کو صرف زندگی بحال رکھنے کے مطابق رزق عطا فرما۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''جس سے ان کی ضرورت پوری ہوتی رہے۔'' (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا مِنْ غَنِیٍّ وَلَا فَقِیْرٍ اِلَّا وَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنَّہٗ اُوْتِیَ مِنَ الدُّنْیَا قُوْتًا'' قیامت کے روز ہر مالدار اور ہر فقیر یہ تمنا کرے گا کہ کاش! اسے دنیا میں صرف اتنا رزق ملتا جس سے اس کی زندگی کے دن پورے ہوتے رہتے۔'' (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (مرنے کے بعد جب انسان کو دفن کیلئے لے جایا جاتا ہے تو) تین چیزیں اس کے پیچھے جاتی ہیں یعنی اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اس کے اعمال، پھر دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے۔ ''یَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَ یَبْقٰی عَمَلُہٗ'' اس کے اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور اس کے اعمال اس کے ساتھ باقی رہ جاتے ہیں''۔

اسے امام بخاری وامام مسلم نے روایت فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مرد اور ہر عورت کے تین گہرے دوست ہوتے ہیں۔ ایک دوست اس سے کہتا ہے: میں تیرے پاس ہوں، مجھ سے جتنا چاہے لے لے (راہ خدا میں خرچ کر ڈال) اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ ''فَذَالِكَ مَالُہٗ'' یہ اس کا مال ہے''۔ دوسرا کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں لیکن جب تو بادشاہ حقیقی کے دروازے پر پہنچے گا تو میں تجھے چھوڑ جاؤں گا۔ ''فَذَالِكَ خَدَمُہٗ وَاَھْلُہٗ'' یہ اس کے نوکر چاکر واہل وعیال ہوتے ہیں۔'' او تیسرا دوست کہتا ہے: تو جہاں بھی آئے جائے گا میں تیرے ساتھ رہوں گا (تنہا کبھی نہ چھوڑوں گا)۔ ''فَذَالِكَ عَمَلُہٗ'' تو یہ دوست اس کے اپنے اعمال ہیں۔

اسے طبرانی نے کبیر میں کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک سند صحیح ہے۔ نیز طبرانی نے اسے اوسط میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بجی (مختلف الفاظ کے ساتھ) روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کی، اس کے مال، اہل و عیال اور اعمال کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی ہو اس کے تین بھائی یا تین دوست ہوں۔ تو ان میں سے ایک کہے: میں تیری زندگی تک تیرا ساتھ دوں گا پھر جب تو مر جائے گا تو نہ میرا تیرے ساتھ کوئی تعلق ہوگا اور نہ تیرا میرے ساتھ۔ (یہ ہے اس کا مال) دوسرا کہے: میں تیرا ساتھی رہوں گا۔ لیکن جب تو اس درخت (موت) کے پاس پہنچ جائیگا۔ تو میرا واسطہ تیرے ساتھ رہے گا نہ تیرا میرے ساتھ۔ (یہ اہل و عیال کا حال ہے) اور تیسرا کہے: ''اَنَا مَعَكَ حَيًّا وَّ مَيِّتًا'' میں تیرا ساتھ نبھاؤں گا چاہے تو زندہ ہو یا مردہ۔'' (یہ اعمال ہیں نیک ہوں یا بد)۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا رہتا ہے: ''مَالِي مَالِي'' (یہ میرا مال وہ میرا مال) '' حالانکہ اسے اپنے مال سے صرف تین چیزیں ہی ملتی ہیں۔ نمبر 1 وہ جو کچھ اس نے کھا پی کر ختم کر دیا، نمبر 2 وہ جو کچھ اس نے پہن کر پرانا کر دیا اور نمبر 3 وہ جو کچھ اس نے (راہ خدا میں) خرچ کر کے (آخرت کیلئے) ذخیرہ کر لیا۔ ''مَا سِوٰى ذَالِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّ تَارِكُهُ لِلنَّاسِ'' اس کے علاوہ سب کچھ برباد ہونے والا ہے اور یہ اسے دوسرے لوگوں کیلئے چھوڑ جانے والا ہے''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی انور ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (التکاثر 1:) '' (تمہیں کثرت مال کی خواہش نے خدا کی یاد سے غافل کر ڈالا) '' تلاوت فرما رہے تھے۔ (مجھے دیکھ کر) ارشاد فرمانے لگے: ابن آدم کہتا ہے: میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اے ابن آدم! تیرا اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ جو تو نے کھا کر فنا کر دیا، پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے اپنے لئے آگے بھیج دیا۔

اسے مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ بازار میں سے گذرے۔ آپ ﷺ کی دونوں جانب لوگ چل رہے تھے کہ آپ کا گذر بھیڑ کے ایک چھوٹے کانوں والے مردہ بچے کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے کان سے پکڑ لیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی ہے جو اسے ایک درہم کے بدلے میں لینا پسند کرے؟ تو لوگ عرض گذار ہوئے: ہم اسے کسی چیز کے عوض بھی لینا نہیں چاہیں گے۔ اور اسے لے کر ہم کریں گے بھی کیا؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: کیا پسند کرتے ہو کہ یہ تمہیں (بغیر کسی قیمت کے) مل جائے؟ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو بھی اس میں عیب تھا کہ اس کے کان چھوٹے چھوٹے ہیں۔ (زندہ ہوتا تو بھی نہ لیتے) اب جبکہ یہ مر چکا ہے تو اسے لے کر کیا کریں گے؟ اس پر سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ'' ''قسم ہے اللہ کی، اللہ عزوجل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے سامنے ساری دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل (بے قدر) ہے جتنا یہ بھیڑ کا مردہ بچہ تمہارے سامنے ذلیل ہے"۔

حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے قریب سے گذرے جس پر بھیڑ کا ایک مردہ بچہ پڑا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے مالکوں کو اس کی کوئی حاجت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) مالکوں کو اگر اس کی کوئی حاجت ہوتی تو اس کو وہ یہاں نہ پھینک دیتے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ السَّخْلَةِ عَلٰى اَهْلِهَا فَلَا اُلْفِيَنَّهَا اَهْلَكَتْ اَحَدًا مِّنْكُمْ" "خدا کی قسم، اللہ کے نزدیک یہ دنیا اس سے بھی زیادہ بے قدر ہے جتنا کہ یہ بھیڑ کا مردہ بچہ اس کے مالکوں کیلئے بے وقعت ہے۔ لہٰذا میں ہرگز تمہیں ایسا نہ پاؤں کہ یہ دنیا تم میں سے کسی کو ہلاکت میں ڈال دے"۔

اسے بزار نے اور طبرانی نے کبیر میں ابن عمر کی حدیث سے روایت کیا دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ امام احمد نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ بھیڑ کے ایک خارش زدہ بچے کے قریب سے گذرے جسے اس کے مالکوں نے باہر نکال دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ اب اپنے مالکوں کیلئے بے کار ہو چکا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! (ﷺ) حضور ﷺ نے فرمایا: "اَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا" "اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے کار ہے جتنا یہ اپنے مالکوں کیلئے بے قدر و قیمت ہے"۔ طبرانی کی ایک روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ "وَلَوْ كَانَتْ تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ لَّمْ يُعْطِهَا اِلَّا لِاَوْلِيَائِهٖ وَاَحْبَابِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ" "اگر یہ دنیا (کا مال و منال) اللہ کے نزدیک رائی کے دانے کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ اپنی مخلوق میں سے صرف اپنے اولیاء اور دوستوں کو ہی عطا فرماتا۔" (حالانکہ دوستوں کو بہت کم اور دشمنوں کو بہت زیادہ دے رکھی ہے)۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ" "اگر یہ دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ کافر کو اس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا"۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارے پاس کھانا ہے؟ عرض کرنے لگے: ہاں جی۔ فرمایا: تو کیا پانی بھی رکھتے ہو؟ وہ بولے جی ہاں۔ فرمایا: تو کیا وہ ٹھنڈا بھی ہوتا ہے؟ عرض گذار ہوئے جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ان دونوں چیزوں کا انجام دنیا کے انجام کی مثل ہے۔ (جس طرح کھانا پانی غلاظت میں تبدیل ہو جاتا ہے ایسے ہی دنیا کا بھی حال ہوتا ہے) تم میں سے کوئی اٹھ کر اپنے گھر کے پچھواڑے جاتا ہے تو اپنی ناک کو (گندگی کی) بدبو سے بچاتا ہے۔ (ایسے ہی تم دنیا سے بچو)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے روایت کیا اور ان کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں۔

حدیث: حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے ضحاک! تمہارا کھانا کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) گوشت اور دودھ ہیں۔ فرمایا: پھر یہ چیزیں کیا بن جاتی ہیں؟ وہ عرض کرنے لگے: وہ تو آپ ﷺ جانتے ہی ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ضَرَبَ مَا يَخْرُجُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا'' تو بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کیلئے انسان سے خارج ہونے والی چیز (گندگی) کی مثال بیان فرمائی ہے۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ علی بن زید بن جدعان کے سوا ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ'' دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جسے وہ اپنا دوست بنا لے اور عالم یا طالب علم کے۔''

اسے ابن ماجہ، بیہقی اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: بنی فہر کے بھائی حضرت مستولد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈبوئے۔ اور یحییٰ بن یحیی راوی نے اپنی انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا۔ ''فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ'' پھر وہ دیکھے کہ (سمندر کے پانی میں سے) انگلی اپنے ساتھ کتنا پانی لاتی ہے''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: برباد ہو جائے دیناروں کا غلام، درہموں کا لالچی اور اچھے لباس کا بندہ، کہ اگر اس کو (مدعا) مل جائے تو بڑا خوش ہوتا ہے اور اگر نہ ملے تو غضب آلود ہو جاتا ہے۔ ہلاک ہو اور سر کے بل گرے۔ اور جب اسے کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (کوئی اس کی اتنی سی بھی مدد نہ کرے) بشارت ہو اس بندے کو جس نے اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے رستہ میں جہاد کی خاطر تھام لی۔ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے اور قدم خاک آلود ہوتے ہیں۔ اگر اسے ہراول دستہ میں رکھا جائے تو ہراول دستہ میں رہتا ہے اور اگر اسے لشکر کے پیچھے آنے والے (محافظ) دستہ میں رکھا جائے تو یہ اسی دستہ میں رہتا ہے (اپنے امیر کا تو اسقدر مطیع ہوتا ہے اور تواضع کی حالت یہ کہ) اگر کسی کے گھر داخل ہونے کی اجازت مانگے تو اجازت نہیں ملتی اور اگر کسی کی سفارش کرے تو کوئی اس کی سفارش نہ مانے۔ (بخاری)

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبت کی، اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کو محبوب رکھا، اس نے اپنی دنیا میں نقصان اٹھایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی" "لہٰذا تم باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فنا ہونے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دو"۔

اسے امام احمد، بزار، ابن حبان نے اپنی صحیح میں حاکم اور بیہقی نے اپنی کتاب الزہد میں روایت کیا۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت آ پہنچا تو انہوں نے (اپنی قوم جو کہ اشعری تھی سے) فرمایا: اے اشعریوں کی جماعت! یہاں موجود لوگ غیر حاضر لوگوں کو یہ بات پہنچا دیں کہ بلاشبہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "حُلْوَۃُ الدُّنْیَا مُرَّۃُ الْاٰخِرَۃِ وَمُرَّۃُ الدُّنْیَا حُلْوَۃُ الْاٰخِرَۃِ" "دنیا کی شیرینی آخرت کی کڑواہٹ اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے"۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں حب دنیا سرایت کر جائے اسے تین چیزیں لاحق ہو جاتی ہیں۔ نمبر 1 بدبختی، جو اس کے رنج و الم ختم نہ ہونے دے گی۔ نمبر 2 حرص، جو اس کو تونگری (دل کی قناعت) تک نہ پہنچنے دے گی اور نمبر 3 لمبی امیدیں، جن کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ پس دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی (کبھی یہ لوگوں کو چاہتی ہے اور کبھی لوگ اس کو)۔ "فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا طَلَبَتْہُ الْاٰخِرَۃُ حَتّٰی یُدْرِکَہُ الْمَوْتُ فَیَاْخُذَہٗ وَمَنْ طَلَبَ الْاٰخِرَۃَ طَلَبَتْہُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ مِنْھَا رِزْقَہٗ" "جو شخص طالب دنیا ہو آخرت (موت) اس کو ڈھونڈتی ہے حتیٰ کہ موت اسے آ لیتی ہے اور پکڑ لیتی ہے۔ (خاطر خواہ دنیا حاصل نہیں ہوتی) اور جو بندہ (نیک اعمال کے ذریعے) آخرت کا طالب ہوتا ہے تو یہ دنیا اس کے پیچھے پیچھے اسے تلاش کرتی پھرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس سے اپنی روزی کا پورا پورا حصہ لے لیتا ہے۔" اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ" "دو بھوکے بھیڑیئے جن کو بکریوں میں کھلا چھوڑ دیا گیا ہو وہ بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کسی شخص کی مال اور جاہ و جلال کی حرص اس کے دین کو پہنچاتی ہے"۔

اسے ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خطرناک بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں کے باڑے میں رات گذاریں، بکریوں کے مالک ان کی حفاظت سے غافل ہوں (رات بھر یہ بھیڑیئے) بکریوں کو چیریں پھاڑیں اور کھاتے رہیں تو بھی اتنی تیزی سے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ دولت اور جاہ و مرتبہ کی محبت مسلمان آدمی کے دین کو پہنچاتی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا۔ یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ دونوں کی اسناد جید ہیں۔ (اور یہی مفہوم اس حدیث کا ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بزار نے باسناد حسن روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اس کو مرفوع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی شخص ہے جو پانی پر چلے مگر اس کے قدموں کو تری نہ پہنچے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! (ﷺ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''كَذَالِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوب'' ''اسی طرح دنیادار بندہ ہے کہ گناہوں سے نہیں بچ سکتا''۔ اسے بیہقی نے کتاب الزھد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَ فِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ'' ''ہر امت کیلئے ایک فتنہ (ذریعۂ امتحان) ہوا کرتا تھا اور میری امت کا فتنہ (1) مال ہے''۔

اسے ترمذی اور حاکم نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ'' ''دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو (الحمد للہ مومن کا اصلی گھر تو جنت ہے) اور اسے وہی جمع کریگا (اور آخرت کے گھر کیلئے نیک اعمال نہ کریگا) جو عقل سے کورا ہو''۔

اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا۔ بیہقی نے یہ الفاظ بھی زائد کئے: ''وَ مَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ'' ''اور دنیا اس کیلئے مال ہے جس کے پاس کوئی مال (نیک اعمال) نہ ہو''۔ دونوں کی اسناد جید ہیں۔

---

(1) قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر وارننگ (WARNING) دی ہے کہ مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ دامن احتیاط ہاتھ سے مت جانے دینا۔ ارشاد ہے:

نمبر 1:۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ (التوبہ)

ترجمہ: ''(غزوہ تبوک کیلئے جہاد کا حکم ہوا تو منافقین بہانے بازیاں کرنے لگے۔ ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ) اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ (اے رسول! ﷺ) مجھے اجازت دیدیں (کہ میں اپنے گھر ہی ٹھہرا رہوں) اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں (گویا جہاد ان کے نزدیک فتنہ تھا) یاد رکھو کہ فتنہ میں تو وہ گر چکے (حب مال و اولاد جس کے ہی بہانے بنا رہے ہیں) اور بے شک دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

نمبر 2:۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال)

ترجمہ: ''اور ڈرو اس فتنہ سے (جو اگر برپا ہو گیا تو) نہ پہنچے گا صرف انہیں لوگوں کو خاص طور پر تم میں سے جنہوں نے ظلم کیا۔ (بلکہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے گا) اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے''۔

نمبر 3:۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (الانفال)

ترجمہ: ''اور خوب جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں اور بے شک اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے''۔

نمبر 4:۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (التغابن)

ترجمہ: ''یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو فتنہ ہی ہیں۔ اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے''۔ اور فتنہ کس قدر خطرناک ہوتا ہے! قرآنی الفاظ ہیں:

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ: 191) ترجمہ: ''فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے''۔

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ: 217) ترجمہ: ''اور فتنہ قتل سے بھی بڑا ہوتا ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کا ارادہ دنیا ہی حاصل کرنے کا ہے تو اللہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں (کہ اللہ پر اسے اعتماد و بھروسہ ہی نہیں) ''وَمَنْ اَعْطَى الذِّلَّةَ مِنْ نَفْسِهٖ طَائِعاً غَيْرَ مُكْرَهٍ فَلَيْسَ مِنَّا'' اور جس نے (دنیا کی خاطر) خوشی سے بغیر کسی مجبوری کے اپنے آپ کو ذلیل کر لیا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں (وہ ہمارے طریقہ پر نہیں)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا پر غم کرتے ہوئے صبح کی وہ اپنے رب تعالیٰ پر ناراضگی کی حالت میں بیدار ہوا۔ جس نے اپنے اوپر نازل ہونے والی مصیبت کا شکوہ کرتے ہوئے صبح کی، اس نے اللہ عزوجل کی شکایت کی۔ ''وَمَنْ تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ لِيَنَالَ مِمَّا فِيْ يَدَيْهِ اَسْخَطَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اُعْطِيَ الْقُرْاٰنَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ'' اور جو کسی مال دار کیلئے جھکا (اور خود کو ذلیل و خوار کر لیا) تاکہ اس کے مال میں سے کچھ حاصل کر سکے، اس نے اللہ عزیز و جلیل کو (اپنے اوپر) غضبناک کر لیا، اور جسے قرآن (کا علم) عطا فرمایا گیا وہ پھر بھی (ارتکاب معاصی سے) دوزخ میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے''۔

اسے طبرانی نے صغیر میں روایت کیا۔ نیز ابوالشیخ نے بھی اسے اپنی کتاب الثواب میں روایت کیا مگر آخر میں یہ الفاظ زائد کئے: ''وَمَنْ قَعَدَ اَوْ جَلَسَ اِلٰى غَنِيٍّ فَتَضَعْضَعَ لَهٗ لِدُنْيَا تُصِيْبُهٗ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ وَ دَخَلَ النَّارَ'' ''جو شخص کسی مال دار کے سامنے بیٹھا پھر اس کیلئے جھکا تاکہ دنیا (کا مال اس سے) پا سکے اس کا دین دو تہائی ضائع ہو گیا، اور وہ دوزخ میں داخل ہوا''۔

حدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے میری بات سنی یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچا دی۔ تین چیزیں ہیں کہ مسلمان آدمی کا دل ان پر بخل نہیں کرے گا۔ نمبر 1 عمل کا خالص اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہونا، نمبر 2 مسلمان حکمرانوں کیلئے خیر خواہ ہونا اور نمبر 3 ان کے ساتھ جماعت میں حاضری لازمی جاننا۔ کیونکہ ان (منصف و عادل نیک دل حکمرانوں) کی دعا ہر طرف سے گھیرنے والی (قبول ہونے والی) ہے۔ بلاشبہ جس کی نیت فقط دنیا ہی ہو، اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کے چہرہ پر لکھ دیتا ہے اور اس کی خواہشات متفرق کر دیتا ہے۔ اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کیلئے (اس کی تقدیر میں) لکھ دیا گیا ہو۔ ''وَمَنْ تَكُنِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهٗ يَجْعَلِ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَيَكْفِيْهِ ضَيْعَتَهٗ وَ تَاْتِيْهِ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ'' اور جس کی نیت حصول آخرت ہو، اللہ تعالیٰ مالداری (قناعت) اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی حاجات کی کفایت فرماتا ہے اور دنیا ناک رگڑتی ہوئی اس کی چوکھٹ پر حاضر ہوتی ہے''۔

اسے ابن ماجہ، طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ اہل بحرین سے جزیہ وصول کر کے لائیں۔ وہ بحرین سے مال لے کر واپس آئے انصار (رضی اللہ عنہم) نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر سنی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم فرمائی تو انصار آپ ﷺ کے سامنے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو تبسم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم سن چکے ہو کہ ابوعبیدہ (رضی اللہ عنہ) بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ! (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوشحال کر دے گی۔ (آئندہ مختلف ممالک کا مفتوح ہونا اور مال غنیمت وغیرہ کا بکثرت آنا)۔ ''فَوَ اللّٰہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَ لٰکِنْ اَخْشٰی اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا فَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ'' خدا کی قسم، مجھے تم پر غربت کا خوف نہیں ہے بلکہ ڈر ہے تو اس بات کا کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی پھر تم اس پر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے تم سے پہلے لوگوں نے کیا۔ اور یہ دنیا (کا مال) تمہیں بھی ہلاکت میں ڈال دے جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ڈالا تھا۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الْفَقْرَ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ التَّکَاثُرَ وَمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الْخَطَأَ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ التَّعَمُّدَ'' ''مجھے تم پر فقر و غربت کا خوف نہیں ہے۔ بلکہ تم پر مال و دولت کی کثرت کی خواہش کا ڈر ہے۔ اور میں تم پر بھول (کر گناہ کر لینے) کا خوف نہیں رکھتا ہوں بلکہ ڈرتا ہوں کہ کہیں تم دانستہ گناہ کرنے لگ جاؤ''۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی صحیح کے ہیں۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث بر شرائط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کو (بروز قیامت) اس طرح پیش کیا جائیگا جیسے کہ بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کر دیا جائیگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میں نے تجھے (مال و دولت) عطا فرمائی، تجھے اس کا مالک بنایا اور تجھ پر انعام فرمایا۔ پھر تو نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے جمع کیا، اسے زیادہ کیا اور پہلے سے زیادہ کر کے (دنیا میں) چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے واپس بھیج تاکہ اسے تیرے پاس لے آؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ کہاں ہے جو تو نے آگے بھیجا تھا؟ وہ پھر عرض کرے گا: یا میرے رب! میں نے اسے جمع کیا، بڑھایا اور پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ آیا۔ تو مجھے واپس بھیج دے کہ میں اسے تیرے سامنے لا کر پیش کر دوں۔ ''فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ'' پھر یہ بندہ جب نیکی کا کوئی کام پیش نہ کر سکے گا تو اسے دوزخ میں ڈال دیا جائیگا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ترمذی نے اسمٰعیل بن مسلم جو کہ مکی ہیں سے انہوں نے حسن اور قتادہ سے روایت کیا۔ اور کہا کہ اسے ایک سے زائد راویوں نے حسن سے روایت کیا اور انہوں نے اس کی سند ذکر نہیں کی۔

حدیث: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا (اصلی) دشمن وہ نہیں ہے جسے اگر تو قتل کرے تو تیرے لئے نور ہو (تو غازی کہلائے) اور اگر وہ تجھے قتل کر دے تو (تو شہید بن کر) جنت میں داخل ہو جائے۔ بلکہ تیرا (اصلی) دشمن تو تیری اولاد ہے جو تیری پشت سے پیدا ہوتی ہے اور تیرا (اصلی اور) سب سے بڑا دشمن تیری وہ دولت ہے جس کا تو مالک ہے (1)۔ (جبکہ یہ دونوں چیزیں تجھے یاد خدا سے غافل کر دیں)۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان پر اللہ کی لعنت ہو وہ کہتا ہے: مال دار شخص مجھ سے ہرگز نہیں بچ سکتا، تین ذرائع میں سے کسی ایک سے تو میں ضرور اسے قابو کر لیتا ہوں۔ (اور) صبح و شام یہ ذرائع اس پر پیش کرتا رہتا ہوں۔ نمبر 1 حرام ذریعے سے مال حاصل کرنا، نمبر 2 ناجائز جگہ خرچ کرنا اور نمبر 3 مال کی محبت اس کے دل میں ڈال دیتا ہوں پھر وہ حقوق کی ادائیگی کیلئے بھی خرچ کرنے سے رک جاتا ہے۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْأَغْنِيَاءَ وَالنِّسَاءَ'' ''میں نے (شب اسریٰ) جنت میں جھانکا تو اکثر اہل جنت فقراء دیکھے اور دوزخ میں نظر فرمائی تو دوزخیوں کی اکثریت مال داروں اور عورتوں کی دیکھی''۔

اسے امام احمد نے باسناد جید روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے جبکہ ہم آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ مِمَّا اخاف عَلَيْكُمْ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتِهَا'' ''جس چیز کا مجھے تم پر خوف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کی شادابی (مال و دولت) اور زیب و زینت کے دروازے کھول دے گا۔ (کہیں ان چیزوں کی محبت میں ڈوب نہ جاؤ)۔

---

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التغابن)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں لہٰذا تم ان سے ہوشیار رہو۔ اور اگر تم معاف کرو، درگذر سے کام لو اور بخش دیا کرو تو بیشک اللہ تعالیٰ غفور ہے رحیم ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام بخاری و مسلم نے ایک حدیث میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسنان دوٌلی روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ جبکہ آپ کے پاس مہاجرین اولین کی جماعت موجود تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹا سا صندوق منگوایا جو کہ عراق کے قلعہ سے (عراق کی فتح کے وقت) آپ کے پاس لایا گیا تھا۔ اس میں ایک انگوٹھی تھی۔ تو آپ کے کسی بیٹے نے انگوٹھی پکڑ کر اپنے ہاتھ میں ڈال لی۔ (بچے ایسا کر ہی لیا کرتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی بچے سے چھین لی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح سے سرفراز فرمایا، آپ کو آپ کے دشمن پر غالب کیا اور آپکی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں؟۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''لَا تُفْتَحُ الدُّنْيَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَنَا اَشْفَقُ مِنْ ذَالِكَ'' ''دنیا کے دروازے جن لوگوں پر بھی کھول دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت تک کیلئے عداوت و بغض ڈال دیتا ہے اور میں اس سے ڈرتا ہوں''۔

اسے امام احمد نے باسناد حسن، بزار اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا جس میں کچھ درشتگی تھی۔ عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمیں بجو کھا گیا۔ (سخت قحط پڑ گیا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ میں تو تم پر اس وقت سے خوف کھا رہا ہوں جب دنیا تم پر ڈالی جائے گی (مال و دولت کی کثرت ہو جائیگی)''فَيَا لَيْتَ اُمَّتِيْ لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ'' کاش! اس وقت میری امت سونا نہ پہنے''۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا۔ امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم پر تنگ دستی کے فتنہ سے زیادہ خوشحالی کے فتنہ کا خوف کھاتا ہوں۔ تنگ دستی کے فتنہ میں تمہیں مبتلاء کیا گیا تو تم نے صبر کر لیا۔ اور یہ دنیا بے شک بڑی شیریں اور دلکش ہے۔ (اس سے بچنا)۔

اسے ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا۔ اس میں ایک راوی کا نام مذکور نہیں۔ باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ کی پتھریلی زمین میں چل رہا تھا کہ احد پہاڑ سامنے آ گیا۔ تو حضور انور ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: ''لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه'' ''(یارسول اللہ! (ﷺ) میں حاضر ہوں)'' آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو، اس پر تین روز اس طرح گذر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہ جائے (بلکہ سب کا سب راہ خدا میں اس سے پہلے ہی خرچ کر ڈالوں) سوائے اس کے جو تھوڑا سا قرض کی ادائیگی کیلئے رکھ لوں۔ بلکہ اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے بندوں میں اعلان کردوں کہ یہ پڑا ہے مال، ادھر ہے ادھر ہے، اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پیچھے سے (جدھر بھی ہو بنام خدا لے جاؤ) پھر آپ ﷺ چلتے رہے۔ پھر فرمایا: ''اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَ وَ هٰکَذَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ'' بلاشبہ (دنیا میں) زیادہ مال دولت رکھنے والے ہی قیامت کے روز سب سے زیادہ کم مایہ ہوں گے سوائے اس (مالدار) کے جو مال کو اس طرح کرے کہ اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور اپنے پیچھے سے خرچ کرتا رہے مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔'' پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اسی جگہ ٹھہرے رہو۔ جب تک میں واپس نہ آ جاؤں یہاں سے جانا نہیں۔ الحدیث۔

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ مسلم کے الفاظ ہیں کہ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا جبکہ آپ ﷺ کعبہ معظمہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھا تو فرمایا ''هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ'' ''رب کعبہ کی قسم، وہ لوگ بہت خسارہ پانے والے ہیں''۔ کہتے ہیں: میں قریب آ گیا حتیٰ کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ پر میرے ماں باپ نثار، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''هُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ'' ''وہ بہت زیادہ مالدار لوگ ہیں سوائے اس شخص کے جو کہے کہ ادھر مال ہے، ادھر مال ہے (لینے والو لے جاؤ) اپنے سامنے سے، پیچھے سے، اپنے دائیں سے اور بائیں سے (کثرت کے ساتھ اللہ کیلئے) خرچ کرتا رہتا ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں''۔ الحدیث۔ اور ابن ماجہ نے بھی اسے مختصراً یوں روایت کیا ہے کہ (فرمایا): ''اَلْاَکْثَرُوْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ وَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَ کَسْبُهٗ مِنْ طَیِّبٍ'' ''زیادہ مال والے ہی پست درجہ والے ہوں گے قیامت کے دن سوائے اس کے جس نے ایسے ایسے (راہ خدا میں) خرچ کیا جبکہ اس کی کمائی حلال وطیب ہو''۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اہل مدینہ میں سے کسی کے کھجوروں کے باغ میں چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ ''هَلَكَ الْمُکْثِرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَثَا بِکَفَّیْهِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَ عَنْ یَّسَارِهٖ وَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ'' ''مال و دولت کی کثرت والے ہلاک ہو گئے سوائے اس (مالدار) کے جس نے کہا: اس طرح اس طرح اور اس طرح یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ اپنے دونوں ہاتھ بھر بھر کر اپنے دائیں، بائیں اور اپنے آگے (اللہ کیلئے) دیتا رہا۔ اور ایسے لوگ تو بہت تھوڑے ہیں''۔

اسے امام احمد و ابن ماجہ نے روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نَحْنُ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَسْفَلُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ وَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَ یَحْثِیْ بِثَوْبِہٖ'' ہم (دنیا میں آنے کے لحاظ سے) آخر ہیں، قیامت کے روز (اٹھنے اور جنت میں داخلہ کے لحاظ سے) اول ہوں گے۔ اور بلا شبہ مال کثیر والے لوگ پست درجوں میں ہوں گے سوائے اس شخص کے جس نے اپنے دائیں بائیں اور سامنے کی طرف سے کہا (کہ اللہ کے نام پر لے جاؤ) اور دامن بھر بھر کر لوگوں کو دیتا رہا۔''

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز ابن ماجہ نے بھی اختصاراً روایت کیا اور ابن ماجہ کے ابتدائی الفاظ میں یہ بھی ہے: ''وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ'' ''بربادی ہے شرک کرنے والوں کے لئے''۔

حدیث: سیدہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ سے (خصال حمیدہ کے بارے میں) سوال پوچھے یا جسے یہ بات خوش کن لگتی ہو کہ مجھے دیکھے تو وہ کسی بدحال بدلے ہوئے رنگ والے، (نیکی کیلئے) کمر بستہ شخص کو دیکھ لے جس نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی (بلڈنگیں تعمیر نہیں کر رکھی ہیں) اور نہ بانس پر بانس جوڑا (کوئی جھونپڑا ابھی نہیں بنایا) اس کے سامنے (جہاد کا) جھنڈا بلند ہوا تو اس نے جانے کیلئے پوری تیاری کر لی۔ ''اَلْیَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا نِ السِّبَاقُ وَالْغَایَۃُ الْجَنَّۃُ اَوِ النَّارُ'' آج (یہ دنیا) شرط جیتنے کیلئے گھوڑوں کو تیار کرنے (یعنی نیک اعمال بجالانے) کا دن ہے اور کل (یوم قیامت) گھوڑ دوڑ کا روز ہوگا (جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہی جیتے گا) اور انجام یا جنت ہے یا دوزخ کی آگ''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَقِلُّوا الدُّخُوْلَ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعَمَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ'' مالداروں کے پاس بہت کم جایا کرو کیونکہ یہ (مالداروں کے پاس کم آنا جانا اس بات کیلئے) بہت مناسب ہے کہ کہیں تم (اپنے اوپر) اللہ عزوجل کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگو۔'' (نہ ان کے پاس جاؤ گے نہ ان کے مال و دولت دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو گے۔ بلکہ اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے انعامات کا شکر ادا کرو گے)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

سید العالمین ﷺ اور آپکی آل پاک کی گذر اوقات

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: "مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔" "حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل پاک نے تین دنوں تک مسلسل پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ ابو حازم کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کئی مرتبہ دیکھا کہ (اپنے پیٹ کی طرف) اشارہ کر کے کہا کرتے تھے: "وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا" "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے کبھی تین دن تک مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں تناول فرمائی حتیٰ کہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔" (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کئی کئی راتیں مسلسل خالی پیٹ گذار دیتے تھے، رات کا کھانا نہیں پاتے تھے۔ "وَاِنَّمَا كَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمُ الشَّعِيْرَ" اور اکثر ان (نفوس قدسیہ) کا کھانا جو کی روٹی ہوتی تھی (1)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: ام المؤمنین سیدہ عائشہ عفیفہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ "مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔" "حضور محمد کریم ﷺ کی آل پاک نے دو روز تک متواتر جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ اللہ کے رسول ﷺ وصال شریف فرما گئے۔"

اسے بخاری و مسلم نے روایت فرمایا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرماتی ہیں: "لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّ زَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ" "رسول اللہ ﷺ نے اس حال میں انتقال فرمایا کہ کسی ایک دن بھی دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل (بطور سالن) پیٹ بھر کر نہیں کھایا"۔

---

(1) مختار کائنات ﷺ کا یہ فقر و فاقہ اضطراری نہیں بلکہ اختیاری تھا، حکم ہوتا ہے کہ اے فخر رسولاں! (ﷺ) آپ چاہیں تو پہاڑ سونے چاندی کے بن کر پیچھے پیچھے پھریں، عرض کرتے ہیں نہیں میرے مالک، میں چاہتا ہوں کہ ایک وقت کھانے کو دے اور ایک وقت نہ ملے۔ کھاؤں تو تیرا شکر ادا کروں اور نہ ملے تو صبر کروں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں — دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
ان چھنا آٹا روٹی موٹی — وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا ﷺ

(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمانے لگیں: میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو جی چاہتا ہے پھر رو پڑتی ہوں۔ میں نے عرض کیا: آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ ''وَاللہِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَ لَحْمٍ مَّرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ'' ''اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت تناول نہیں فرمایا۔ اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃً مُّتَوَالِیَۃً وَ لَوْ شِئْنَا لَشَبِعْنَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یُؤْثِرُ عَلٰی نَفْسِہٖ'' ''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے لگا تار تین روز تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں تناول فرمایا۔ اور اگر ہم (اہل بیت رسول ﷺ) چاہتے تو سیر ہو کر کھا بھی سکتے تھے لیکن آپ ﷺ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیا کرتے تھے (1)''۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ (زہرا طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ خاتون قیامت و جنت) رضی اللہ عنہا نے نبی سرور ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا تناول فرمانے کی خاطر پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ھٰذَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَکَلَہٗ اَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ'' (جان پدر!) تین دنوں میں یہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے باپ نے کھایا''۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور طبرانی نے یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں کہ: (جب خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے وہ ٹکڑا پیش کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا ''مَا ھٰذِہٖ'' ''یہ کیا ہے؟''۔ انہوں نے عرض کیا: یہ ایک روٹی ہے میں نے جب یہ پکائی تو میرا دل نہ چاہا کہ میں کھاؤں یہاں تک کہ یہ ٹکڑا آپ کی خدمت میں حاضر نہ کر دوں تو اس پر آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔''

دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں گرم گرم کھانا پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے تناول فرمایا جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، مَادَخَلَ بَطْنِیْ طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ کَذَا وَ کَذَا'' ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے زیبا ہیں، کئی دنوں سے میرے بطن میں گرم کھانا داخل نہ ہوا تھا''۔

اسے ابن ماجہ نے حسن اسناد کے ساتھ اور بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے حتیٰ کہ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ خشک کھجوریں چن چن کر تناول فرمانے لگے۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر!

---

(1) ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں تربیت پانے والے غلاموں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ ''یعنی وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں خود شدید حاجت ہوتی ہے''۔ یہ بھی پتہ چلا کہ یہ سب کچھ اختیاری تھا نہ کہ اضطراری، جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تمہیں کیا ہے، تم نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے بھوک نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن مجھے تو بھوک لگی ہوئی ہے اور یہ چوتھا روز ہے کہ میں نے کوئی کھانا چکھا تک نہیں ہے۔ اور اگر میں چاہتا تو اپنے پروردگار عزوجل سے دعا کرتا، وہ مجھے کسریٰ وقیصر جیسی بادشاہی عطا فرما دیتا (مگر میں یہ نہیں چاہتا) تو اے ابن عمر! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم ایسی قوم میں زندہ رہو گے جو کئی سالوں کیلئے اپنا رزق ذخیرہ کرلیا کریگی اور اس کا یقین کمزور ہو جائیگا؟۔ قسم بخدا ہم ایسے ہی باتیں کررہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی: وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰ (العنکبوت)

ترجمہ: ''اور زمین پر چلنے والے کتنے ہی چار پائے ہیں جو اپنا رزق (اپنے ساتھ) اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے۔ اور وہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے''۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ نے مجھے دنیا (کا مال) ذخیرہ کرنے اور خواہشات کی پیروی کا حکم نہیں دیا (بلکہ اس سے منع فرمایا ہے) تو جو شخص دنیا (کا مال) اس ارادہ سے ذخیرہ کرتا ہے کہ اس سے اس کی زندگی لمبی ہو جائیگی تو اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ زندگی تو اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے۔ اور سن لو کہ میں نے دینار و درہم جمع نہیں کئے ہیں اور نہ کل کیلئے رزق ذخیرہ کیا ہے۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَآءَ مَکَّةَ ذَهَبًا'' ''میرے رب نے مجھے پیش کش فرمائی کہ وہ میرے لئے مکہ کے پہاڑوں کو سونا بنا دے''۔ تو میں نے عرض کیا: ''لَا یَارَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَّ اَجُوْعُ یَوْمًا'' ''نہیں میرے پروردگار، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں''۔ اور یہ الفاظ آپ نے تین یا زائد مرتبہ ارشاد فرمائے۔ (اور فرمایا): ''فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَ ذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَ حَمِدْتُكَ'' ''جب بھوکا رہوں تو تیرے سامنے زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب شکم سیر ہو کر کھاؤں تو تیرا شکر بجالاؤں اور تیری حمد کروں''۔

اسے امام ترمذی نے بطریق عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عنہ روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے اس حال میں کہ آپ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔

اسے بزار نے باسناد حسن روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے انہیں کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے کھانے سے انکار کردیا اور کہا: ''خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ'' ''اللہ کے رسول ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور شکم سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی''۔ (بخاری و ترمذی)

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَبْعَتَيْنِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا'' ''رسول اللہ ﷺ نے کبھی ایک دن میں دو وقت سیر ہو کر نہیں کھایا حتیٰ کہ دنیا کو داغ مفارقت دے گئے''۔ (طبرانی)

حدیث: اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی (طبرانی میں) روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''وَاللهِ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَدَآءٍ وَّعَشَاءٍ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ'' ''اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے صبح اور رات کا کھانا کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جا ملے''۔

حدیث: اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ: ''مَاكَانَ يَبْقٰى عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ قَلِيْلٌ وَّلَا كَثِيْرٌ'' ''رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان شریف پر تھوڑی بہت جو کی روٹی بھی نہیں بچا کرتی تھی''۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔ طبرانی ہی کی ایک روایت میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ کا دسترخوان آپ کے سامنے سے کبھی نہیں اٹھایا گیا کہ اس پر بچا ہوا کچھ کھانا موجود ہو''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے بھی روایت کیا مگر ان کے الفاظ یوں ہیں کہ ''آپ ﷺ کے سامنے سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی بچا ہوا نہیں اٹھایا گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے''۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ'' ''نبی اقدس ﷺ کے اہل بیت (اطہار رضی اللہ عنہم) سے کبھی جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی (کہ اتنی کم ہوتی تھی)۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔

حدیث: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی انور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ چہرۂ انور کا رنگ (بھوک سے) بدلا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ قربان جائیں، کیا بات ہے کہ میں رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَادَخَلَ جَوْفِيْ مَا يَدْخُلُ جَوْفَ ذَاتِ كَبِدٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ'' ''تین روز سے میرے شکم میں کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو کسی جاندار کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے۔'' (کسی قسم کا کوئی کھانا نہیں کھایا ہے) کہتے ہیں کہ میں چلا گیا تو ایک یہودی کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا ہے۔ میں نے ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور مزدوری پر اس کے اونٹ کو پانی پلایا اور کچھ کھجوریں جمع کر کے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا (کھجوریں پیش کیں) تو فرمایا: اے کعب! یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے ساری بات عرض کر دی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کعب! کیا تم مجھ سے محبت رکھتے ہو؟ میں عرض گذار ہوا: آپ پر میرے ماں باپ صدقے جائیں، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر و فاقہ یوں تیزی سے بڑھتا ہے جیسے پانی اپنے گڑھوں کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔ اور یقیناً تمہیں عنقریب مصائب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لہٰذا تمہیں اس کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک روز غیر حاضر پایا تو فرمایا: کعب کو کیا ہوا؟ حاضرین نے عرض کیا کہ وہ تو بیمار ہیں۔ تو آپ ﷺ پیدل چلتے ہوئے نکلے حتیٰ کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور انہیں فرمایا: کعب! تمہیں بشارت ہو، اس پر ان کی والدہ کہنے لگیں: اے کعب! تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جرأت کرنے والی کون عورت ہے؟ میں عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ میری والدہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے کعب کی ماں! تمہیں کیسے معلوم ہوا (کہ کعب جنتی ہیں) ہوسکتا ہے کہ کعب نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہو جو انہیں نفع نہ دے سکتی ہو اور کسی ایسی چیز کو (راہ خدا میں) دینے سے روک لیا ہو جو انہیں بچا نہ سکتی ہو۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس وقت میرے (مصنف کے) ذہن میں اس کی اسناد حاضر نہیں البتہ ہمارے شیخ حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کی اسناد جید ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دستر خوان پر کبھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ وصال فرما گئے اور نہ آپ ﷺ نے کبھی پتلی روٹی تناول فرمائی یہاں تک کہ دنیا سے پردہ فرما لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ "اور آپ ﷺ نے اپنی چشم مبارک سے کبھی بھنی ہوئی مسلم بکری نہیں دیکھی"۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید روٹی (گندم کی) نہیں دیکھی جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (آٹا چھاننے والی) چھلنی تمہارے پاس ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے چھلنی نہیں دیکھی تھی جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی روح انور قبض فرمالی۔ پھر پوچھا گیا کہ تم لوگ ان چھنے جو (کا آٹا) کیسے کھا لیتے تھے؟ حضرت سہل نے جواب دیا: ہم اسے پیستے تھے اور اس کو پھونکتے تھے۔ جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی بچتا تھا اسے گوندھ لیا کرتے تھے۔

اسے بھی بخاری نے روایت کیا۔

حدیث: سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آٹا چھانا پھر نبی کریم ﷺ کیلئے اس کی روٹی تیار کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ وہ عرض کرنے لگیں: یہ ایک کھانا ہے جو ہم لوگ اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند آئی کہ آپ کیلئے اس سے روٹی تیار کر کے پیش کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (چھان بورے) کو آٹے میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دوبارہ ملاؤ پھر اس کو گوندھو (اور روٹی پکاؤ)۔

اسے ابن ماجہ نے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ (کی روٹی) کیلئے آٹا چھانا نہیں جاتا تھا۔ اور آپ کے پاس سوائے ایک قمیص کے اور کوئی قمیص نہیں تھی۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جو کچھ تم چاہتے ہو کھاتے پیتے نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ ردی کھجور بھی اسقدر نہ پاتے تھے جس سے شکم سیر ہو جائیں۔

اسے مسلم اور ترمذی نے روایت کیا اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حاصل ہونے والے دنیوی مال کا ذکر کیا اور فرمایا: "لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظِلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِىْ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ" "میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ بھوک کی وجہ سے سارا سارا دن بے قرار رہتے تھے، ردی کھجوریں بھی اتنی نہ ملتی تھیں کہ آپ ﷺ کا شکم شریف بھرتا"۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آل اطہار پر کئی کئی چاند (مہینے) گذر جاتے کہ ان میں سے کسی کے ہاں چراغ نہ جلتا اور نہ آگ روشن ہوتی، اگر کہیں زیتون کا تیل مل جاتا تو اسے لگا لیتے اور اگر چربی میسر ہو جاتی تو اسے کھا لیا کرتے تھے (ﷺ)۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ ان کے راوی سوائے عثمان بن عطا خراسانی کے ثقہ ہیں۔ جبکہ عثمان کی توثیق بھی کی گئی ہے۔

حدیث: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ آپ فرمایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم، اے بھانجے! ہم لوگ ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، پھر تیسرا دیکھتے، دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے (یعنی تین تین ماہ گذر جاتے تھے) کہ اللہ کے رسول ﷺ کے گھروں میں (کھانا پکانے کیلئے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے عرض کیا: خالہ جان! پھر آپ لوگ کیا کھاتے پیتے تھے؟ آپ نے فرمایا: "اَلْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ" "صرف دو سیاہ رنگ کی چیزیں یعنی کھجوریں اور پانی"۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ انصاری ہمسائے تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے ان کا دودھ بھیج دیتے تو آپ ﷺ ہمیں وہ پلا دیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: ام المؤمنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے یہ بیان کرے کہ ہم (اہل بیت رسول ﷺ) پیٹ بھر کھجوریں کھا لیا کرتے تھے، اس نے تم سے جھوٹ کہا۔ بلکہ (صورت حال یہ تھی کہ) جب رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ (قبیلۂ یہود) پر فتح پائی تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی میسر آئی تھی۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر (بھوک کی وجہ سے) بندھے ہوئے پتھروں پر سے کپڑے اٹھا کر دکھائے تو "فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ" رسالتمآب ﷺ نے اپنے شکم اطہر پر بندھے ہوئے دو پتھروں پر سے کپڑا اٹھا کر انہیں دکھایا۔ (اللہ اکبر)۔ ترمذی

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ایک روز میں اللہ کے رسول پاک ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے شکم مبارک کو ایک رومال کے ساتھ باندھ رکھا ہے۔ میں نے بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے دریافت کیا کہ حضور انور ﷺ نے اپنا شکم مبارک باندھا ہوا کیوں ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ میں حضرت ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا۔ (ابوطلحہ حضرت انس کے سوتیلے باپ تھے رضی اللہ عنہم) اور انہیں بتایا کہ ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنا پیٹ شریف رومال سے باندھا ہوا تھا۔ تو میں نے آپ کے بعض اصحاب (رضی اللہ عنہم) سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے (لہٰذا آپ کوئی کھانے کا انتظام کریں) یہ سن کر حضرت ابوطلحہ میری والدہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کے پاس گئے اور پوچھ: کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "نَعَمْ عِنْدِیْ کِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّ تَمَرَاتٍ فَاِنْ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحْدَہٗ اَشْبَعْنَاہُ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَہٗ قَلَّ عَنْھُمْ" جی ہاں میرے پاس روٹی کا ایک ٹکڑا اور چند کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف لائیں تو ہم پیٹ بھر کھانا پیش کر سکتے ہیں اور آپ کے ساتھ کوئی اور بھی آ گیا تو یہ کھانا کافی نہیں ہوگا۔" (پھر اس کے بعد بقیہ حدیث ذکر کی)۔ بخاری و مسلم

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام صفا پہاڑی پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! اس ذات کی قسم جس نے تمہیں حق (وحی) دیکر بھیجا ہے، محمد (ﷺ) کی آل نے رات سے آٹے کی ایک چٹکی یا ستو کی ایک مٹھی بھی نہیں پائی ہے، ابھی آپ ﷺ اپنی بات ختم بھی نہ کر پائے تھے کہ آسمان سے ایک سخت آواز سنی جس سے آپ ﷺ پر گھبراہٹ طاری ہو گئی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَمَرَ اللّٰہُ الْقِیَامَۃَ اَنْ تَقُوْمَ" کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم ہونے کا حکم فرما دیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: نہیں، بلکہ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا ہے۔ وہ آپ کی بات سن کر آپ کی طرف نازل ہو رہے ہیں۔ پھر اسرافیل علیہ السلام آ حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے "اِنَّ اللّٰہَ سَمِعَ مَاذَکَرْتَ فَبَعَثَنِیْ اِلَیْکَ بِمَفَاتِیْحِ الْاَرْضِ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْرِضَ عَلَیْکَ اَنْ اُسَیِّرَ مَعَکَ جِبَالَ تِھَامَۃَ زُمُرُّدًا وَّیَاقُوْتًا وَّ ذَھَبًا وَّفِضَّۃً فَعَلْتُ فَاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِکًا وَّاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْدًا" اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سن لی ہے اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو اس بات کی پیش کش کروں کہ تہامہ (مکہ مکرمہ اور حجاز کا شمالی علاقہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یاذات عرق سے سمندر اور جدہ تک یا ذات عرق سے لے کر مکہ سے دو منزل آگے تک) کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی کے بنا کر آپ کے ساتھ ساتھ چلا دوں، اگر آپ ایک بادشاہ نبی بننا چاہتے ہیں تو میں یہ کر دیتا ہوں۔ اور اگر آپ ایک عبد نبی بننا چاہتے ہیں تو (اسرافیل علیہ السلام یہاں تک کہنے پائے تھے) تو حضرت جبریل علیہ السلام نے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) تواضع اختیار کرنے کا اشارہ کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "بَلْ نَبِیاً عَبْدًا ثَلَاثًا" (میں بادشاہ نبی نہیں بننا چاہتا) بلکہ عبد نبی بننا چاہتا ہوں۔ یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے"۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن، بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دوسروں نے روایت کیا۔ نیز ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختصراً روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آسمان کی طرف نظر فرمائی تو ایک فرشتے کو نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یہ فرشتہ جب سے پیدا ہوا ہے قبل قیامت کبھی نازل نہیں ہوا۔ جب وہ نازل ہو کر خدمت میں حاضر ہوا تو عرض گذار ہوا: "یَا مُحَمَّدُ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ رَبُّكَ اَمَلِكًا اَجْعَلُكَ اَمْ عَبْدًا رَّسُوْلًا؟" "یا محمد! (ﷺ) آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کے پاس (یہ پیغام دیکر) بھیجا ہے کہ آپ کو بادشاہ بنا دوں یا عبادت گذار رسول؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اے محمد! (ﷺ) اپنے رب کے حضور تواضع کا اظہار کیجیے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "لَا، بَلْ عَبْدًا رَّسُوْلًا" "بادشاہ بننا مجھے پسند نہیں ہے بلکہ میں عبادت گذار رسول بننا چاہتا ہوں"۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اُتِیْتُ بِمَقَالِیْدِ الدُّنْیَا عَلٰی فَرَسٍ اَبْلَقَ عَلٰی قَطِیْفَةٍ مِّنْ سُنْدُسٍ" "دنیا (کے خزانوں) کی چابیاں ایک ابلق (سفید منہ اور ہاتھ پاؤں والے) گھوڑے پر ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر میرے پاس لائی گئیں"۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: سیدہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالے میں دودھ اور شہد پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: ایک مشروب میں پینے کی دو چیزیں اور ایک ہی پیالے میں یہ دو سالن ہیں۔ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے حرام تو تصور نہیں کرتا لیکن یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ روز قیامت اللہ عزوجل مجھ سے دنیا کی فالتو چیزوں کے متعلق سوال فرمائے۔ میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تواضع کرتا ہوں۔ "فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اقْتَصَدَ اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ اَحَبَّهُ اللّٰهُ" "کیونکہ جو بندہ اللہ کی بارگاہ میں تواضع (عجز و انکسار) اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلندیوں سے نوازتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ اسے گرا دیتا ہے (ذلیل و رسوا کر دیتا ہے) جو آدمی میانہ روی سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو موت کو اکثر یاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت سلمیٰ زوجۂ ابورافع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ (ایک روز) میرے ہاں حضرت امام حسن بن علی، عبداللہ بن جعفر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم آئے اور کہنے لگے: آج ہمارے لئے وہ کھانا بنائیں جسے تناول کرنا نبی اکرم ﷺ کو نہایت مرغوب تھا۔ وہ بولیں کہ بیٹو! تب تو آج (شاید) تم اس کیلئے بھوک نہ پاؤ (یعنی اس زمانہ میں وہ کھانا کھانا مشکل ہوگا کہ آج تو ہر چیز میسر ہے)۔ (فرماتی ہیں کہ) میں اٹھی کچھ جو لے کر پیسے پھر اس (آٹے) میں پھونک لگائی (تاکہ چھلکے وغیرہ اڑ جائیں) اور پھر اس سے روٹیاں پکائیں۔ اور سالن کے طور پر روغن زیتون تھا۔ میں نے اس پر مرچیں بکھیر (دھوڑ) دیں پھر ان (مہمانوں) کے سامنے لائی اور کہا: "کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ ھٰذَا" "نبی اکرم ﷺ تو یہ کھانا پسند فرمایا کرتے تھے"۔

اسے طبرانی نے باسناد جید روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنا مجھے اللہ سے ڈرایا گیا کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا، جتنا مجھے اللہ کے راستہ میں ستایا گیا، کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ اور مجھ پر تیس تیس دن رات ایسے بھی گذرے ہیں کہ میرے اور بلال کے پاس ایسا کوئی کھانا نہیں تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہو سوائے تھوڑے سے کھانے کے جو بلال (رضی اللہ عنہ) کی بغل میں دبا ہوتا تھا۔

اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ چٹائی پر آرام فرماتے جب بیدار ہوتے تو کروٹوں پر نشان پڑے ہوتے۔ ہم (غلاموں) نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا ہم آپ کیلئے بستر نہ بنالیں؟ یہ سن کر سید العلمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا لِیْ وَ لِلدُّنْیَا مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَکَھَا" "مجھے دنیا کے ساتھ کیا تعلق، میں تو اس دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں جو کسی درخت کے سائے میں آیا پھر کچھ دیر آرام کیا اور اس درخت کو (دوسروں کیلئے) چھوڑ کر چلا گیا"۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں کہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ اپنے بالا خانے میں تھے جو حمام کی طرح (گرم اور بے آرام) تھا۔ آپ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے پہلوؤں پر چٹائی کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ! کیوں روتے ہو؟ میں عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) کسریٰ (ایران کے بادشاہ) اور قیصر (روم کے بادشاہ) تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ریشم، دیباج اور حریر کے بستروں پر لیٹتے ہوں اور آپ اس چٹائی پر آرام فرما رہے ہیں جبکہ آپ کے مبارک پہلوؤں پر نشانات پڑ گئے ہیں۔ یہ سن کر فخر عالم ﷺ نے فرمایا: ''فَلَا تَبْكِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَإِنَّ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَمَثَلِ رَاكِبٍ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ سَارَ وَتَرَكَهَا'' اے عبد اللہ! روؤ نہیں، کیونکہ ان (کسریٰ وقیصر وغیرھم) کیلئے تو صرف یہی دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت (کی نعمتیں اور جنت) ہے۔ مجھے دنیا سے کوئی مطلب نہیں۔ اور میری اور اس دنیا کی مثال تو اس مسافر سوار جیسی ہے جس نے کسی درخت کے نیچے (کچھ دیر کیلئے) پڑاؤ کیا پھر (اپنے سفر پر) روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔''

اور ابو الشیخ نے بھی اسے کتاب الثواب میں طبرانی ہی کی مثل روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر دراز تھے جس کے نشان آپ ﷺ کے مبارک پہلوؤں پر نمایاں تھے۔ یہ دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ ایک بستر بنا لیتے تو اس سے اچھا ہوتا تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ''مَالِي وَلِلدُّنْيَا مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا'' ''مجھ کو دنیا سے کیا مطلب؟ میری اور دنیا کی مثال تو اس مسافر سوار کی سی ہے جو ایک گرم دن میں سفر کر رہا تھا تو کسی درخت کے سائے میں ایک گھڑی بھر ٹھہر گیا پھر کچھ آرام کیا اور بعد ازیں درخت کو چھوڑ کر (اپنے اگلے سفر پر) چل دیا''۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: اور یہ بھی انہیں (ابن عباس) رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی شریف پر آرام فرما رہے ہیں۔ بیان فرماتے ہیں کہ میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ صرف تہبند شریف زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ کوئی کپڑا جسم اقدس پر نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ چٹائی کے نشانات مبارک پہلوؤں پر ظاہر ہیں۔ ایک صاع (عرب میں غلہ ماپنے کا ایک پیمانہ) کے برابر جو پڑے ہوئے تھے کمرے کے ایک کونے میں چمڑا صاف کرنے کا مسالہ رکھا ہوا تھا اور ایک کھال لٹک رہی تھی۔ یہ حالت دیکھ کر میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ سید العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) کیوں نہ روؤں، جبکہ حالت یہ ہے کہ اس چٹائی نے آپ کے پہلوئے اقدس پر نشان ڈال دیئے ہیں۔ اور آپ کی کل پونجی بس یہی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اور ادھر کسریٰ وقیصر ہیں جو باغوں اور نہروں میں موجیں اڑا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ پھر بھی آپ کا سارا خزانہ بس یہی کچھ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''يَا بْنَ الْخَطَّابِ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا'' اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کیلئے صرف یہی دنیا؟۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ اور حاکم نے (لفظی اختلاف کے ساتھ) روایت کیا اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کیلئے ایک چارپائی تھی جو سرکنڈے (کے پتوں سے) بھری ہوئی تھی۔ اس پر ایک سیاہ رنگ کا کمبل ہوا کرتا تھا جس میں ہم نے سرکنڈے بھر دیئے ہوئے تھے۔ ایک دن حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما حاضر خدمت ہوئے۔ دیکھا کہ نبی کریم ﷺ اسی چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ جب ان دونوں حضرات کو دیکھا تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ تو دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلوئے انور پر چارپائی کے نشانات دیکھے۔ اس پر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کا بستر شریف اور چارپائی جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کی سختی آپ کو کس قدر تکلیف پہنچاتی ہے؟ اور یہ دوسری طرف کسریٰ وقیصر ریشم و دیباج کے بستروں پر لیٹتے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَقُوْلُوْا ھٰذَا فَاِنَّ فِرَاشَ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِي النَّارِ وَ اِنَّ فِرَاشِيْ وَ سَرِيْرِيْ ھٰذَا عَاقِبَتُهٗ اِلَى الْجَنَّةِ'' یہ مت کہو، کیونکہ کسریٰ اور قیصر کے بستر دوزخ میں ہوں گے اور میرے اس بستر اور چارپائی کا انجام جنت ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں بروایت ماضی بن محمد روایت کیا۔

حدیث: انہیں (عائشہ صدیقہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں: ''اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ'' اللہ کے رسول ﷺ جس بستر شریف پر نیند فرمایا کرتے تھے وہ تو رنگے ہوئے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی''۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ'' رسول اللہ ﷺ کا تکیہ مبارک جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے رنگی ہوئی کھال کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی''۔ (بخاری ومسلم وغیرہما)

حدیث: اور یہ روایت بھی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میرے گھر ایک انصاری خاتون (صحابیہ رضی اللہ عنہا) آئیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا بستر شریف دیکھا کہ دوہرا کیا ہوا ایک کمبل ہے۔ تو انہوں نے اپنے گھر جا کر میرے پاس ایک بستر بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) فلاں انصاری خاتون آئی تھیں۔ آپ کا بستر مبارک دیکھ کر واپس چلی گئیں اور یہ بستر (آپ کیلئے) انہوں نے بھیجا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''رُدِّيْهِ يَا عَائِشَةُ فَوَاللّٰهِ لَوْ شِئْتُ لَاَجْرَى اللّٰهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ'' اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ بستر واپس کر دو، اللہ کی قسم، میں اگر چاہوں تو اللہ تعالیٰ سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ ساتھ چلا دے (1)''۔

---

(1) میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا (امام احمد رضا رحمہ اللہ) (مترجم)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بیہقی نے بروایت عباد بن عباد مہلبی عن مجالد بن سعید روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اون کا (موٹا) لباس زیب تن فرماتے اور ٹانکے لگے نعلین پہنتے تھے۔ مزید فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بشع تناول فرماتے اور کھردرا کمبل اوڑھا کرتے تھے۔ حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ یہ بشع کیا چیز ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سخت جووں (شعیر) کو کہتے ہیں۔ یہ اتنے سخت ہوتے کہ نبی اکرم ﷺ پانی کے گھونٹ کے ساتھ حلق شریف سے نیچے اتارتے تھے۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم دونوں نے بروایت یوسف بن ابی کثیر سے جو کہ مجہول ہیں۔ انہوں نے نوح بن ذکوان سے روایت کیا۔ یہ بھی وہی ہیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور ان کے ہاں لفظ "بَشِع" کی بجائے "خَشِن" (کھردرا اور سخت) کا لفظ ہے۔

حدیث: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ "خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ" ایک صبح رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور جسم انور پر سیاہ بالوں سے بنا ہوا کمبل شریف تھا جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصاویر تھیں"۔

اسے مسلم ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی میں کجاوے کی تصاویر کا ذکر نہیں۔

حدیث: حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہم نے ہمیں ایک پیوند زدہ کمبل اور موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا: "قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ" "اللہ کے رسول ﷺ نے ان دو کپڑوں میں وصال شریف فرمایا تھا"۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی وغیرہم نے روایت فرمایا۔

حدیث: سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ (اپنے والد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک توشہ دان تیار کیا جس وقت آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ اس توشہ دان اور مشکیزہ کا منہ باندھنے کیلئے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی تو میں نے حضرت ابوبکر (والد گرامی) رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ کی قسم میں سوائے اپنے اس پٹکے (جو کپڑا اعرب خواتین اپنی کمر پر باندھا کرتی تھیں) کے (توشہ دان اور مشکیزہ کا منہ) باندھنے کیلئے کوئی چیز نہیں پاتی ہوں؟ (کیا کروں؟) انہوں نے فرمایا: اس پٹکے کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کرلو، ایک کے ساتھ مشکیزہ اور دوسرے کے ساتھ توشہ دان باندھ دو۔ تو میں نے ایسا ہی کیا۔ اسی واسطے میرا نام ذات النطاقین (دو پٹکوں والی) پڑ گیا۔ (بخاری)

حدیث: سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس ان کی کنیز موجود تھی اس نے ایک قمیص پہنی ہوئی تھی جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ آپ نے (اس آدمی سے) فرمایا: اس میری کنیز کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو کہ یہ گھر کے اندر بھی اس قمیص کو پہننا پسند نہیں کرتی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میرے پاس بھی اتنی ہی قیمت کی ایک قمیص ہوتی تھی تو مدینہ کی جو عورت بھی (بیاہ شادی خوشی کے مواقع پر) زینت کرنا چاہتی تو مجھ سے وہ قمیض عاریتاً منگوالیا کرتی تھی۔ (بخاری)

حدیث: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا وصال شریف ہوا تو میرے پاس ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی ہے سوائے تھوڑے سے جوؤں کے جو میری الماری میں پڑے ہوئے تھے۔ میں انہیں میں سے کھاتی رہی (ان میں اللہ نے برکت کی) یہاں تک کہ کافی زمانہ گذر گیا۔ ''فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ'' ''پھر (ایک روز) میں نے انہیں تول لیا تو (برکت جاتی رہی اور) وہ جو ختم ہو گئے۔'' (بخاری، مسلم، ترمذی)

حدیث: حضرت عمرو بن الحرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِرْهَمًا وَّ لَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّ لَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِاِبْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً'' ''بوقت وفات شریف رسول اللہ ﷺ نے ترکہ میں نہ کوئی درہم چھوڑا نہ دینار، نہ کوئی غلام نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز سوائے اپنی سفید خچر کے جس پر آپ ﷺ سواری فرماتے تھے، اپنے اسلحہ کے اور کچھ زمین کے جو آپ ﷺ نے مسافروں کیلئے صدقہ فرما رکھی تھی''۔ (بخاری)

حدیث: ام المؤمنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ ''تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِيْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ'' ''اللہ کے رسول ﷺ نے جب وصال فرمایا تو آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔ (بعد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ قرض ادا کر کے زرہ چھڑائی تھی) بخاری، مسلم، ترمذی۔

حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ نے پانی طلب فرمایا۔ تو آپ کی خدمت میں پانی اور شہد پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا تو آپ رونے لگے اور دیر تک روتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں خیال گذرا کہ آپ کو کوئی سخت تکلیف پہنچی ہے۔ ہم نے پوچھا کچھ نہیں۔ پھر جب فارغ ہو گئے تو ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ کو اس رونے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے آپ سے کوئی چیز دور فرما رہے ہیں حالانکہ مجھے کوئی شے نظر نہ آ رہی تھی۔ تو میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کس چیز کو خود سے دور فرما رہے ہیں؟ مجھے تو کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میری طرف بڑھتی آ رہی تھی تو میں نے اس سے کہا: ''اِلَيْكِ عَنِّيْ'' ''مجھ سے دور رہ''۔ تو وہ بولی: یقیناً آپ مجھے حاصل کرنے والے نہیں ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات مجھ پر شاق گذری ہے اور میں خوف محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کی ہے اور دنیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میرے ساتھ آ چمٹی ہے (کہ میں نے پانی مانگا تھا اور مجھے پانی کے ساتھ شہد بھی پیش کیا گیا ہے۔ خوف یہ ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سوال نہ فرمائے)۔

اسے ابن ابی الدنیا اور بزار نے روایت کیا۔ بزار کے راوی سوائے عبدالواحد بن زید کے ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ عبدالواحد کے اوپر والا اور نیچے والا راوی اگر ثقہ ہو تو اس کی حدیث معتبر ہوتی ہے اور مذکورہ بالا روایت میں ایسا ہی ہے۔

حدیث: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پینے کیلئے کچھ مانگا تو ان کی خدمت میں وہ پانی پیش کیا گیا جس میں شہد ملا ہوا تھا۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا: یہ یقیناً ہے تو بہت اچھا لیکن میں نے اللہ عزوجل کا فرمان سنا ہوا ہے کہ اس نے ایک قوم پر خواہشات کی پیروی کرنے کا عیب بیان فرمایا ہے (ارشاد ہے) اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ''تم نے ختم کرلیا اپنی نعمتوں کا حصہ اپنی دنیا کی زندگی ہی میں اور ان سے خوب تم نے مزے اڑا لئے (1)۔ مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں اسی دنیا میں ہی نہ دے دیا گیا ہو (اور آخرت میں محروم رہ جائیں) تو آپ نے وہ (شہد سے بنا ہوا) مشروب نوش نہیں فرمایا۔

اسے رزین نے ذکر کیا اور میں (مولف) نے یہ حدیث کہیں نہیں دیکھی۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ درہم کیا کرو گے؟ وہ بولے: اپنے اہل خانہ کیلئے گوشت خریدنے کا ارادہ ہے کہ اہل خانہ نے اس کی شدید خواہش ظاہر کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ہر وہ چیز جسے تمہارا دل چاہے خرید لیتے ہو؟ تم میں سے کوئی اپنے چچازاد بھائی بہنوں اور اپنے پڑوسیوں کیلئے اپنے پیٹ کو لپیٹنا (بھوک برداشت کرنا) نہیں چاہتا؟ تم لوگوں نے اس آیت کو کہاں فراموش کردیا ہے؟ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (حوالہ اور ترجمہ اوپر والی حدیث میں اور حاشیے میں گذر چکا ہے)۔

اسے حاکم نے روایت کیا بروایت قاسم بن عبداللہ بن عمر اور یہ صاحب وہی ہیں اس کے باوجود ان کی تصحیح کی گئی ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جبکہ آپ امیر المؤمنین (خلیفۃ المسلمین) تھے۔ ''وَقَدْ رَقَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلَاثٍ لَبَّدَ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ'' اور آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ کے (کرتے کے) کندھوں کے درمیان تین پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ نے یہ پیوند ایک دوسرے کے

---

(1) یہ چھبیسویں پارے سورۃ الاحقاف کی بیسویں آیت کا ایک ٹکڑا ہے۔ پوری آیت بمع ترجمہ پڑھ لیجئے:

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝

ترجمہ: ''اور جس روز کافروں کو آگ کے سامنے لا کر کھڑا کردیا جائیگا (فرمایا جائیگا) تم نے ختم کرلیا تھا اپنی نعمتوں کا حصہ اپنی دنیا کی زندگی ہی میں اور ان سے خوب تم نے مزے اڑا لئے تھے۔ آج تو تمہیں ذلت ناک عذاب کی سزا دی جائیگی، اس تکبر کی وجہ سے جو تم زمین میں ناحق کیا کرتے تھے اور اس سبب سے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اوپر لگائے ہوئے تھے۔'' (اللہ رے شان فاروقی! پوری دنیائے اسلام کے واحد حکمران اور یہ شان بے نیازی۔ کیا آج کے مسلمان حکمران کچھ غیرت کھائیں گے؟)۔

اسے امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان (امیر المؤمنین) رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دیکھا۔ آپ نے ایک موٹی عدنی چادر جس کی قیمت چار پانچ درہم ہوگی اور ایک کوفے کا بنا ہوا باریک رنگدار کپڑا پہن رکھا تھا۔ آپ دبلے پتلے، لمبی داڑھی اور حسین چہرے والے تھے۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مسجد میں حاضر تھے کہ اچانک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آ گئے۔ وہ ایک چھوٹی سی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس میں کھال کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو رو پڑے کہ کبھی یہ شخص (دنیا کی) نعمتوں میں کھیلا کرتا تھا اور آج اس حالت میں ہے (کہ سوائے اس پیوند لگی چھوٹی سی چادر کے اس کے پاس پہننے کو کپڑا بھی نہیں) پھر رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم صبح کے وقت ایک خوبصورت لباس پہنو گے اور شام کو دوسرا بہترین لباس زیب تن کرو گے۔ تمہارے سامنے (انواع واقسام کے کھانوں کے) بڑے بڑے پیالے رکھے جائیں گے اور خالی ڈونگے اٹھائے جائیں گے (ایک کے بعد ایک مزیدار لذیذ کھانا تمہیں پیش کیا جائیگا) اور تم اپنے گھروں میں یوں پردے لٹکایا کرو گے جیسے کعبہ معظمہ پر لٹکائے جاتے ہیں؟ (مسلمان تھوڑا سا غور کرلیں کیا یہ سب کچھ آج ہمیں میسر نہیں ہے؟ اور مخبر صادق ﷺ کی یہ سچی خبر من وعن پوری نہیں ہو چکی ہے؟) صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) اس وقت تو ہم آج سے زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے (کیونکہ) ہم عبادت الٰہی کیلئے فراغت پائیں گے اور (روزی وغیرہ کمانے کی) محنت ومشقت سے جان چھوٹ جائیگی (کیا عظیم سوچ تھی ان نفوس قدسیہ کی! کہ فارغ البالی پائیں گے تو اور بھی زیادہ خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف ہو جائیں گے۔ کاش! آج ہماری یہ ہی حالت ہوتی)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَاَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ'' (نہیں بلکہ) تم آج اس وقت سے کہیں بہتر ہو''۔

اسے ترمذی نے دو طریقوں سے روایت کیا۔ ایک کے الفاظ مختصراً پہلے گذر چکے ہیں۔ دونوں میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے راوی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو یعلیٰ نے بھی یہ روایت ذکر کی اور راوی مذکور کا نام نہیں بیان کیا۔

حدیث: سیدتنا فاطمۃ الزہرا خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز اللہ کے رسول ﷺ ان کے ہاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تشریف لائے اور پوچھا: میرے بیٹے (نواسے) یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: صبح ہمارے گھر میں چکھنے کے قابل بھی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہ میں انہیں (دونوں صاحبزادگان کو) باہر لے جاتا ہوں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ (بھوک سے) تمہارے سامنے رونے لگیں گے جبکہ ہمارے گھر میں کھانے کی کوئی چیز تو ہے نہیں۔ اس لئے وہ فلاں یہودی کے ہاں گئے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ اسی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچنے پر آپ ﷺ نے دیکھا کہ دونوں صاحبزادے پانی کے حوض میں کھیل رہے ہیں، ان کے سامنے کچھ بچی ہوئی کھجوریں پڑی ہوئی ہیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: اے علی! گرمی شدید ہونے سے پہلے پہلے میرے ان دونوں بیٹوں کو گھر نہیں لے چلو گے؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: صبح ہم نے اس حالت میں کی تھی کہ ہمارے ہاں کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی، یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر آپ کچھ دیر تشریف رکھیں تو میں فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کیلئے کچھ کھجوریں جمع کرلوں (تو بہتر ہوگا پھر چلیں گے) تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے حتیٰ کہ علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیلئے کچھ کھجوریں اکٹھی کرلیں اور ایک کپڑے میں باندھ لیں۔ پھر حاضر خدمت ہوئے۔ اب ایک صاحبزادے کو نبی پاک ﷺ نے اٹھالیا اور دوسرے کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اور یوں گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ (یعنی تنگ دستی کی یہ حالت بھی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم نے دیکھی ہے)۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی میں حاضر ہوئے۔ ہم نے اس سے اچھی شادی کبھی نہیں دیکھی۔ ہمارے لئے فرش کھجور کی چھال کا بچھایا گیا۔ اور کھجور اور روغن زیتون کھانے کو پیش کیا گیا جسے ہم نے کھایا۔ شادی کی رات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بستر شریف ایک مینڈھے کی کھال کا تھا۔

اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر کے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں روانہ فرمایا تو ان کے ساتھ بطور جہیز ایک خمیل بھیجا۔ عطاء نے پوچھا کہ خمیل کیا ہے؟ تو انہوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: ''قَطِيفَةٌ وَ وِسَادَةٌ مِنْ اُدُمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَ اِذْخَرٌ وَقِرْبَةٌ كَانَا يَفْتَرِشَانِ الْخَمِيلَ وَ يَلْتَحِفَانِ بِنِصْفِهِ'' ''ایک حاشیہ دار چادر (خمیل کہلاتی ہے) ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال اور گھاس بھری ہوئی تھی اور مشکیزہ۔ دونوں (بزرگ علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما) اس حاشیہ دار چادر کو آدھا نیچے بچھاتے اور آدھا اوپر اوڑھا کرتے تھے''۔

اسے طبرانی نے بروایت عطاء بن السائب روایت کیا۔ نیز اسے ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں عطاء بن السائب سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جَهَّزَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِیْ خَمِیْلَةٍ وَّوِسَادَةٍ اُدُمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ'' رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک حاشیہ دار چادر اور تکیہ دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے ایک خاتون تھیں جو اپنے کھیت میں چقندر اگاتی تھیں۔ جب جمعہ کا دن آتا تو وہ چقندر کی جڑیں اکھاڑ کر ہنڈیا میں ڈالتی تھیں پھر کچھ جو پیس کر اس میں شامل کر دیتیں تو اس طرح (ہنڈیا میں) چقندر کی جڑوں کا شوربا بن جاتا تھا (اور پھر وہ یہ کھانا ہمیں کھلایا کرتی تھیں) حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز جمعہ سے فارغ ہو کر ان کے ہاں جاتے انہیں سلام کہتے پھر وہ یہ کھانا ہمیں پیش کرتی تھیں۔ تو جمعہ کے دن ہم ان خاتون کے اس کھانے کی خواہش کیا کرتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: ''لَیْسَ فِیْهَا شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ وَّ کُنَّا نَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ'' اس کھانے میں نہ چربی ہوتی تھی اور نہ کوئی چکناہٹ اور ہم جمعہ کے روز (اس دعوت کی وجہ سے) بہت خوش ہوتے تھے۔'' (بخاری)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بھوک کی وجہ سے میں زمین پر لیٹ جایا کرتا تھا اور بھوک کی بنا پر مجھے پیٹ پر پتھر باندھنے پڑتے تھے۔ ایک روز میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم نکلا کرتے تھے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گذرے۔ میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا۔ میرے سوال کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ مگر وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے تو میں نے ان سے بھی اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میرے سوال کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ مجھے کچھ کھانے کو دیں۔ وہ بھی تشریف لے گئے اور میرے (کھانے کے) لئے کچھ نہ کیا۔ اس کے بعد (غریبوں کے آقا بے سہاروں کے سہارا) حضور اکرم ابو القاسم ﷺ کا میرے قریب سے گذر ہوا۔ ''فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَ عَرَفَ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَمَا فِیْ وَجْهِیْ'' آقا نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا پڑے (وہ مسکرائے تو جان سی کلیوں میں پڑ گئی) اور میرے دل کی حالت جان گئے اور میرے چہرے کو پڑھ لیا۔'' پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: لَبَّیْكَ یا رسول اللہ! (ﷺ) فرمایا: میرے ساتھ آجاؤ اور چل پڑے، میں بھی پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ گھر پہنچ کر اجازت طلب فرمائی، اجازت ملی تو آپ ﷺ اندر داخل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ایک پیالہ میں دودھ دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اہل خانہ عرض گذار ہوئے: فلاں شخص یا فلاں خاتون نے آپ کیلئے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: لَبَّیْكَ یا رسول اللہ! (ﷺ) فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ کہتے ہیں کہ اہل صفہ تو اسلام کے مہمان تھے، وہ کسی کے اہل وعیال اور مال میں پناہ نہیں ڈھونڈتے تھے۔ جب حضور انور ﷺ کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آجاتی تو آپ ﷺ ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب کوئی ہدیہ آتا تو آپ ﷺ ان کے پاس بھی روانہ فرماتے اور خود بھی اس میں سے (بطور تبرک) کچھ لے لیتے۔ اور انہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھی اس میں شریک فرماتے۔ تو مجھے یہ بات کچھ ناگوار سی گذری۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: یہ دودھ ہے ہی کتنا جو اہل صفہ میں تقسیم ہو سکے گا۔ اس کا تو صرف میں ہی حقدار تھا کہ اسے پی کر کچھ طاقت میرے اندر آتی۔ اب وہ حضرات آ جائیں گے تو آپ ﷺ مجھے ہی حکم فرمائیں گے کہ میں یہ دودھ انہیں پیش کر دوں۔ مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی فرماں برداری کے سوا چارہ بھی نہیں تھا۔ خیر میں ان کے پاس گیا اور انہیں دعوت دے دی۔ وہ حضرات آ گئے اور اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی، اور گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) حاضر ہوں۔ فرمایا: پکڑو اور ان حضرات کو پلانا شروع کر دو۔ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک آدمی کو پیش کرنے لگا۔ ہر آدمی پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا، یہاں تک کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (پیالہ لے کر) پہنچ گیا جبکہ یہ تمام حضرات خوب سیراب ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے پیالہ پکڑ کر اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا پھر مسکرائے اور فرمانے لگے: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه! (ﷺ) فرمایا: میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ سچ فرماتے ہیں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو، میں نے پیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور پیو، میں نے اور پیا، آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے کہ اور پیو اور پیو، حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: ''لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا'' ''نہیں، آقا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب تو پینے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر مجھے دیدو، میں نے پیالہ آپ ﷺ کو پیش کر دیا۔ ''فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ'' ''آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی (کہ اس نے یہ معجزہ ظاہر فرمایا) اور بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر بچا ہوا خود نوش فرما لیا (1)''۔

اسے بخاری وغیرہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں: لوگ کہا کرتے تھے کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ میں اپنا پیٹ بھرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہتا تھا یہاں تک کہ نہ میں خمیری روٹی کھاتا اور نہ ریشمی لباس پہنتا تھا (اتنا وقت ہی میرے پاس کہاں تھا؟) اور نہ کوئی مرد یا عورت میری خدمت کرتی تھی۔ بلکہ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اور (کبھی کبھی) میں کسی شخص کے سامنے کوئی آیت پڑھتا جو مجھے یاد ہوتی (اور اس کا مطلب پوچھتا تھا) کہ شاید وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جائے اور کچھ کھلائے۔ اور حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سب

---

(1) امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان عرض کرتے ہیں:

کیوں جناب بو ہریرہ! کیسا تھا وہ جام شیر — جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

یہ سرور عالم ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو بے شمار معجزات عطا فرمائے۔ بعض علماء کے نزدیک ایک ہزار، بعض کے نزدیک تین ہزار اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو معجزات دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کی تعداد دس ہزار ہے اور جو نہیں دیکھے ان کے بارے میں اللہ ہی کو معلوم ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لوگوں سے زیادہ مسکینوں کے خیر خواہ تھے۔ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کچھ ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر وہ تیل کی کپی نکال کر لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو ہم اسے پھاڑ کر جو کچھ اس میں لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔ (اللہ! یہ حالت تھی ان صبر واستقامت کے پہاڑوں کی!)۔

اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ اس طرح ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں (کبھی کبھی) رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے قرآن پاک کی آیات کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا (ان کا مطلب پوچھا کرتا تھا) حالانکہ میں خود ان کا مطلب بہتر جانتا تھا۔ میں تو صرف اس لئے سوال کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔ اور جب کبھی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے میں کوئی سوال پوچھتا تو وہ مجھے جواب نہ دیتے بلکہ اپنے ساتھ گھر لے جاتے پھر اپنی زوجۂ محترمہ سے فرماتے: اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب کھانا کھا چکتے تو آپ مجھے میرے سوال کا جواب دیا کرتے تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت فرماتے، ان کے پاس بیٹھتے، ان سے باتیں کرتے اور مساکین بھی ان کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔ ''وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ'' اور اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین''، یعنی مسکینوں سے بہت (محبت) کرنے والے رکھی ہوئی تھی''۔

حدیث: حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ آپ نے دو رنگدار ریشمی چادریں پہنی ہوئی تھیں۔ انہوں نے ایک چادر کے ساتھ ناک صاف کیا پھر کہنے لگے: واہ، کیا بات ہے، ابو ہریرہ اب تو ریشمی چادر کے ساتھ ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں بھی دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر شریف اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کی وجہ سے گر پڑتا تھا مجھ پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک آنے والے نے میری گردن پر اپنا پاؤں رکھ دیا۔ اس نے خیال کیا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں حالانکہ یہ پاگل پن نہیں بلکہ بھوک کی وجہ سے تھا۔

اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح بھی کہا۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہوتے تو کئی لوگ بھوک وفاقہ کی وجہ سے (نماز پڑھتے پڑھتے) گر پڑتے تھے۔ یہ صفہ والے حضرات تھے (یہ وہ غریب صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جو دنیا کی اغراض کو چھوڑ چھاڑ کر صرف حصول علم کیلئے معلم کائنات علیہ الصلوٰت والتحیات کے در پر پڑے رہتے تھے) حتیٰ کہ اعرابی لوگ کہا کرتے کہ یہ پاگل ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز ختم فرماتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے: ''لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَّحَاجَةً'' ''اگر تم جان لو کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس کتنا اجر وثواب ہے تو تم تمنا کرنے لگو کہ یہ تمہارا فقر وفاقہ اور بڑھ جائے''۔

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.com

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ پر تین دن ایسے بھی گذرے کہ میں نے کچھ نہیں کھایا۔ صفہ جانے کے ارادہ سے نکلا تو گرنے لگا۔ (بھوک کی وجہ سے چلا نہ جارہا تھا) مجھے اس حالت میں دیکھ کر بچے شور مچانے لگے کہ ابوہریرہ پاگل ہوگئے ہیں۔ میں نے ان کو پکار کر کہا کہ میں نہیں بلکہ تم پاگل ہو۔ اسی طرح ہم صفہ پہنچ گئے، میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ کی خدمت میں ثرید (اہل عرب کا ایک مرغوب کھانا) کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے اہل صفہ حضرات کو کھانے کیلئے بلالیا، وہ کھانے لگے، میں گردن اٹھا اٹھا کے دیکھنے لگا کہ مجھے بھی کھانے کی دعوت دیں (مگر کسی نے نہیں دی) یہاں تک کہ وہ لوگ یہ کھانا کر اٹھ گئے۔ اور پیالے میں سوائے کونوں میں لگے ہوئے تھوڑے سے کھانے کے کچھ باقی نہ رہا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس (کونوں میں لگے ہوئے) کو جمع کیا تو وہ ایک لقمہ بن گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی انگلی شریف پر رکھا اور مجھے ارشاد فرمایا: بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھالو۔ ''فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَازِلْتُ اٰکُلُ مِنْهَا حَتّٰی شَبِعْتُ'' ''تو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے بس یہی ایک لقمہ کھایا حتیٰ کہ میرا پیٹ بھر گیا۔ (یہ بھی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے معجزات میں سے ہے)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک سال تک قیام کیا۔ وہ ایک دن جبکہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس تھے مجھ سے کہنے لگے: میں نے اپنے اوپر یہ حالت بھی دیکھی ہے کہ ہمارے پاس سوائے موٹی چادروں کے کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ اور ہم میں سے کئی حضرات پر ایسے دن بھی آئے ہیں کہ وہ اتنا کھانا بھی نہیں پاتے تھے کہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکیں۔ یہاں تک کہ کئی لوگ ہم میں سے پتھر لے کر اپنے بھوکے پیٹ پر باندھ لیتے پھر اس پر کپڑا باندھ لیا کرتے تاکہ کمر سیدھی رہ سکے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے چہروں پر بھوک کے آثار ملاحظہ فرمائے تو ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ تم پر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تمہارے سامنے صبح کے وقت ثرید (ایک قسم کا عربی کھانا) کے بڑے بڑے طباق پیش کیے جائیں گے اور شام کے وقت بھی یہی حالت ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) اس وقت تو ہماری حالت بہت اچھی ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ''بَلْ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ'' ''(نہیں) بلکہ آج تم اس وقت سے اچھی حالت میں ہو''۔ (اللہ کے ہاں جو آج تمہارا مقام ہے اس دور کے لوگوں کا نہیں ہوگا)۔

اسے بزار نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم کسی جہاد پر تھے کہ مشرکین کے کچھ آدمیوں سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہماری مڈ بھیڑ ہوگئی۔ تو ہم نے ان کو ان کے مالوں سے بھگا دیا۔ (وہ اپنے اموال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے) پھر ہم ان اموال پر قابض ہو گئے تو ان میں کھانے کی چیزیں کھانے لگے۔ ہم زمانہ جہالت میں سنا کرتے تھے جو شخص روٹیاں کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ ہم نے جب (وہ کفار کی چھوڑی ہوئی) روٹیاں کھالیں تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پہلو دیکھنے لگا کہ واقعی وہ موٹا ہو گیا ہے؟۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر روانہ کیا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا۔ قریش کے ایک قافلہ (جو ملک شام سے آرہا تھا) سے مڈ بھیڑ ہوگئی۔ اور ہمیں کھجوروں کا ایک تھیلہ زادراہ کیلئے آپ ﷺ نے عطا فرمایا تھا۔ اس کے سوا ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ لہٰذا حضرت ابو عبیدہ (ہمارے امیر) ہمیں ایک ایک کھجور کھانے کو دیا کرتے تھے۔ اِس پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ اس ایک کھجور سے کیسے گذارہ کرتے تھے؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: ہم اسے اس طرح چوستے تھے جیسے بچے چوستے ہیں۔ پھر اس پر پانی پی لیا کرتے تھے تو یہ ہمارے لئے صبح سے رات کیلئے کافی ہو جاتا تھا۔ اور اپنے ڈنڈوں کے ساتھ درختوں کے پتے جھاڑ لیتے پھر انہیں پانی سے تر کر کے کھا لیتے تھے۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں (ایک دفعہ) بہت بھوک لگی ہوئی تھی اور وہ سات حضرات تھے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے سات کھجوریں عنایت فرمائیں یعنی ہر آدمی کیلئے ایک کھجور۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اہل عرب میں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (دشمنان دین پر) پہلا تیر پھینکا تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جبکہ ہمارے پاس سوائے کیکر کے پتوں اور ان جھاڑیوں کے کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو بکری کی مینگنیوں کی طرح کرتا کہ اس میں چپک نہ ہوتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت خالد بن عمیر العدوی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جبکہ آپ بصرہ کے امیر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمانے لگے: اما بعد! بیشک دنیا اپنے ختم ہونے کی خبر دے رہی ہے اور اپنے اختتام کی جانب بھاگے جارہی ہے۔ اب اس کا صرف اتنا وقت باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن میں (پانی وغیرہ) رہ جاتا ہے جب برتن والا اسے گرادے۔ (بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے) اور تم اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو جس کو کبھی زوال نہیں ہوگا۔ تو تم یہاں سے اچھے اعمال لے کر جاؤ۔ کیونکہ ہمیں بتادیا گیا ہے کہ ایک پتھر کو اگر جہنم کے کنارے سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گرادیا جائے پھر وہ ستر سال تک گرتا چلا جائے تو بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ خدا کی قسم، جہنم کو بھرا ضرور جائیگا۔ تو کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے، اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے (اللہ کے رسول ﷺ کی زبانی) کہ جنت کے (دروازوں کے) ایک پٹ سے دوسرے پٹ تک چالیس برس کی مسافت ہے اور ایک دن جنت پر ایسا آنے والا ہے کہ وہ ہجوم سے لبا لب بھر دی جائیگی۔ تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات میں سے ساتواں شخص دیکھ چکا ہے کہ جب ہمارے پاس درخت کے پتوں کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ (پتے کھاتے کھاتے) ہمارے جبڑے زخمی ہو گئے۔ (اور لباس کا حال یہ تھا کہ) ایک چادر پھاڑ کر میں نے اپنے اور سعد بن مالک (رضی اللہ عنہ) کے درمیان تقسیم کر لی پھر اس کا آدھا حصہ میں اوڑھ لیتا تھا اور دوسرا آدھا حضرت سعد آج تو ہم میں سے ہر کوئی شہروں میں سے کسی نہ کسی شہر کا گورنر بن گیا ہے۔ اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنی ذات کو عظیم سمجھوں حالانکہ اللہ کے ہاں بہت چھوٹا ہوں۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر (اے مخاطب) تو ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو اس وقت دیکھتا جب ہم اپنے نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو تو یہی خیال کرتا کہ ہماری (کپڑوں وغیرہ سے اٹھنے والی) بو بھیڑوں کی بو کی طرح ہے، ہمارے لباس صرف اون کے ہوتے تھے اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجوریں اور پانی ہوتی تھی۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے ہیں اور یہ روایت ترمذی وغیرہ میں بھی موجود ہے لیکن وہاں لباس کا ذکر نہیں۔

حدیث: حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ہجرت کی چنانچہ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر رہا۔ پھر ہم سے کئی حضرات فوت ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اجر سے (دنیا میں) کوئی چیز وصول نہیں کی۔ انہیں میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ہمارے پاس انہیں کفن دینے کیلئے سوائے ایک چادر کے کوئی چیز نہیں تھی۔ جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ اس پر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (ایک گھاس) ڈال دیں۔ اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں (جو اب تک حیات ہیں اور) ان کی محنت بارآور ہوئی اور وہ اس کا پھل پا رہے ہیں (اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں)۔

اسے بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداؤد نے اختصاراً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابراہیم بن اشتر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ (مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی ہے جہاں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بستی مدینہ طیبہ سے تین میل کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فاصلے پر واقع تھی اور ابتدائے زمانہ اسلام میں آباد تھی۔اب بالکل ختم ہو چکی ہے) میں تھے کہ آپ کی وفات کا وقت آ گیا۔تو آپکی زوجہ محترمہ رونے لگیں۔آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ وہ بولیں کہ میں آپ کو بچا نہیں سکتی اور میرے پاس کوئی کپڑا بھی نہیں ہے جو آپ کے کفن کیلئے کافی ہو۔آپ نے کہا: رونا بند کر دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم (میرے صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے ایک آدمی کی وفات جنگل بیابان میں ہوگی اس (کے کفن و دفن) کے لئے اہل ایمان کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔فرمایا کہ اس مجلس میں میرے ساتھ جتنے لوگ موجود تھے وہ لوگوں کے درمیان اور بستیوں میں فوت ہو گئے۔اب ان میں سے میرے علاوہ کوئی بھی زندہ موجود نہیں ہے۔اور آج میں اس بیابان میں قریب المرگ ہوں [illegible] راستے پر (اہل ایمان کے آنے کا) انتظار کرو۔جو کچھ میں نے کہا ہے عنقریب تم دیکھو گی، کیونکہ اللہ کی قسم میں نے کبھی [illegible] بولا، اور نہ میری کسی نے کبھی تکذیب کی ہے۔زوجہ محترمہ نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حاجی جا چکے ہیں؟ (اب اس راستے پر کون آئے گا؟) آپ نے فرمایا: تم انتظار کرو۔(جو میں کہہ چکا ہوں وہ ہو کے رہے گا کیونکہ میرے رسول ﷺ نے ایسا فرما دیا ہے) راوی کہتے ہیں: وہ انتظار میں تھیں کہ کیا دیکھتی ہیں کہ یکا یک کچھ لوگ اپنی سواریوں کو یوں بھگاتے چلے آرہے ہیں جیسے پرندوں کی ڈار ہوتی ہے۔چنانچہ وہ لوگ پہنچ گئے حتی کہ ان کے سامنے آن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: (محترمہ!) کیا بات ہے؟ (آپ یہاں پریشان کیوں ہیں؟) انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے ایک صاحب ہیں (جو آخری سانس لے رہے ہیں) تم لوگ ان کا کفن دفن کر دو تمہیں اجر و ثواب ملے گا۔ان لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ یہ بولیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، وہ بولے: ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں۔اور اپنے کوڑے سواریوں کے سامنے ڈال کر جلدی سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے۔آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: بشارت ہو، تم ہی وہ لوگ ہو جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے یہ کچھ بیان فرمایا تھا۔آج میں اس حالت (نزع) میں ہوں جسے تم دیکھ رہے ہو۔اگر میرے کپڑوں میں تم ایسا کوئی کپڑا پاؤ جو میرا کفن بن سکتا ہو تو اسی میں کفنانا، تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے مجھے کوئی ایسا آدمی کفن نہ پہنائے جو چوہدری یا حکمران یا (حکمرانوں کا) مخبر رہا ہو، اب جو دیکھا تو سوائے ایک انصاری نوجوان کے سبھی لوگ کبھی نہ کبھی ایسے ہی رہے تھے۔یہ انصاری نوجوان جوان لوگوں کے ساتھ تھا کہنے لگا: میں آپکا (اے ابوذر) ساتھی ہوں (کفن میں دوں گا) میرے تھیلے میں دو کپڑے ہیں جو میری ماں نے سوت کات کر بنائے ہیں۔ان میں سے ایک تو یہ ہے جو میں اس وقت پہنے ہوئے ہوں۔(اور ایک آپ کے کفن میں دوں گا) یہ سن کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واقعی تو ہی میرا ساتھی و دوست ہے۔

اسے امام احمد اور بزار نے ایسے ہی مختصراً روایت کیا۔یہ الفاظ امام صاحب کے ہیں۔اور آپ کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے صفہ والے ستر حضرات کو دیکھا ہے۔ان میں سے کسی صاحب کے جسم پر چادر نہ ہوتی تھی۔یا تہبند ہوتا یا صرف کمبل۔جو انہوں نے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھ رکھا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوتا تھا۔ وہ تہبند یا کمبل کبھی نصف ساق تک ہوتا اور کبھی ٹخنوں تک، اور وہ اسے ہاتھوں سے پکڑ کر لپیٹے رکھتے اس خوف سے کہ کہیں ان کا ستر نہ کھل جائے۔

اسے بخاری اور حاکم نے روایت کیا، حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لباس کے نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے مجھے دو موٹی کھردری چادریں عطا فرمائیں۔ (اس وقت تو حالت یہ تھی لیکن اس سے پہلے) میں نے خود کو دیکھا ہے کہ اپنے ساتھیوں میں میں سب سے زیادہ خوش لباس ہوا کرتا تھا۔

اسے ابوداؤد نے بروایت اسمٰعیل بن عیاش روایت کیا۔

حدیث: حضرت یحیٰی بن جعدہ سے روایت ہے کہ حضرت جناب رضی اللہ عنہ (بیمار ہو گئے تو ان) کی عیادت کو رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب ان کے ہاں گئے اور کہنے لگے: اے ابوعبد اللہ! تمہیں بشارت ہو کہ حوض کوثر پر حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ہو۔ حضرت جناب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس (جائیداد) کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور اپنے گھر کے اوپر نیچے والے حصوں کی طرف اشارہ کیا (نیز فرمایا) حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے تو ارشاد فرمایا تھا: "اِنَّمَا یَکْفِی اَحَدَکُمْ کَزَادِ الرَّاکِبِ" "تم میں سے ہر کسی کے لئے اتنا ہی سامان کافی ہے جتنا ایک مسافر سوار کے پاس ہوتا ہے۔ (تمہیں مسافر کی سی زندگی بسر کرنی چاہیے)۔

اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے باسناد جید روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے (انہیں طاعون ہو گئی تھی)۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی بیمار پرسی کو آئے تو انہیں روتے ہوئے پایا۔ یہ دیکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: خالو جان! کیوں رو رہے ہیں؟ درد کی شدت کی وجہ سے یا دنیا کی حرص کی بنا پر؟ انہوں نے جواب دیا: یہ بات ہرگز نہیں بلکہ دراصل بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا جس پر ہم قائم نہیں رہ سکے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا عہد تھا؟ فرمانے لگے: میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اِنَّمَا یَکْفِیْ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" "دنیا کا مال صرف اسی قدر جمع کرنا کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور ایک جہاد فی سبیل اللہ کیلئے سواری ہو اور بس"۔ "وَاَجِدُنِی الْیَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ" "جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کر لیا ہے"۔ (سبحان اللہ! کیا جمع کر لیا تھا؟ یہ کہ کل ترکہ تیس درہم بنتا تھا جس میں ان کا وہ پیالہ بھی تھا جس میں آٹا گوندھتے اور اسی میں کھانا بھی کھاتے تھے)۔

اسے ترمذی، نسائی اور ابوداؤد نے عن ابی وائل عن سمرہ عن سہم الاخر روایت کیا۔

حدیث: حضرت عامر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پہنچا تو حاضرین نے ان پر کچھ پریشانی کے آثار دیکھے۔ پوچھا: اے ابوعبداللہ! آپ اسقدر پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟ حالانکہ آپ قبل ازیں بہت نیکیاں کما چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں خوب حاضر ہوتے رہے اور بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔ انہوں نے جواب دیا: پریشان یہ بات کر رہی ہے کہ ہمارے حبیب ﷺ نے ہم سے جدا ہوتے وقت ایک عہد لیا تھا۔ فرمایا تھا: "لِيَكْفِ الْمَرْءَ مِنْكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ فَهٰذَا الَّذِىْ اَجْزَعَنِىْ" "تم میں سے ہر شخص کیلئے اتنا سامان دنیا کافی ہونا چاہیے جتنا ایک مسافر کے پاس ہوتا ہے۔ بس یہی ایک بات مجھے خوف زدہ کر رہی ہے"۔ پھر بعد از وفات حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان جمع کیا گیا تو اس کی قیمت پندرہ درہم ہی تھی۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت علی بن بدیمہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں: بِيْعَ مَتَاعُ سَلْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَلَغَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا" "(وفات کے بعد) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا تو صرف چودہ درہموں (1) کا بنا تھا"۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کی اسناد جید ہے، مگر علی (راوی) نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

---

(1) اللہ اکبر کبیرا، یہ حال تھا ان نفوس قدسیہ کا، چودہ پندرہ دراہم کا سامان جمع ہو جانے پر کتنے خوف زدہ تھے۔ کیا بنے گا ہم جیسے دنیاداروں کا؟ دنیا کی ہر نعمت ہمارے پاس موجود ہے۔ ذرہ خوف خدا نہیں۔ موت کا ڈر نہیں۔

خوف خدا شرم نبی ﷺ وہ بھی نہیں یہ بھی نہیں

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محترم ﷺ کے صدقہ سے رحم ہی فرمائے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کی فضیلت (1)

حدیث: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سات حضرات ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دن اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا (یعنی قیامت کے دن) نمبر 1 عدل و انصاف کرنے والا حکمران، نمبر 2 وہ نوجوان جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہوئے پلا بڑھا، نمبر 3 وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہو، نمبر 4 وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں، اسی محبت کی وجہ سے ملتے ہوں اور اسی کی وجہ سے جدا ہوتے ہوں، نمبر 5 وہ شخص جسے کسی جلال و جمال والی عورت نے دعوت گناہ دی تو اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، نمبر 6 وہ بندہ جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہو تو اس کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہوں۔

اسے امام بخاری و مسلم وغیر ہما نے روایت فرمایا۔

حدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی انور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ

---

(1) خوف الٰہی سے لرزنا، کانپنا اور رونا ذات الٰہی کو بڑا ہی پسند ہے۔ ایسے لوگوں کا تذکرہ کلام الٰہی نے بڑے محبوبانہ انداز میں جا بجا فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو:

نمبر 1:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ (المؤمنون)

ترجمہ: ''بے شک وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں، اور جو اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے، اور وہ جو (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ وہ دیتے ہیں جبکہ ان کے دل ڈر رہے ہوتے ہیں کہ یقیناً انہیں پروردگار کی بارگاہ میں لوٹ کر جانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور وہ بھلائیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں''۔

نمبر 2:۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ (الانبیاء)

ترجمہ: ''بے شک وہ (انبیاء کرام علیہم السلام جن کا ذکر شریف ماقبل ہو چکا ہے) نیکی کے کاموں میں بہت جلدی کرتے تھے اور ہمیں بڑی امید اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے بڑے عجز و نیاز کرنے والے ہوتے تھے''۔

نمبر 3:۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ (الفاطر)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی پوری طرح اس سے ڈرتے ہیں۔ (کیونکہ علم معرفت الٰہی کا ذریعہ ہے اور جب تک معرفت نصیب نہ ہو گی خشیت الٰہی پیدا نہیں ہوگی) بلاشبہ اللہ سب پر غلبے والا، بہت زیادہ مغفرت فرمانے والا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس مال میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں جو ہم نے ان کو دیا ہے خفیہ بھی اور علانیہ بھی، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جسے ہرگز نقصان نہیں ہوگا۔ تاکہ اللہ انہیں پورا پورا اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ان کے اجر میں مزید اضافہ فرمادے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، بڑا ہی قدردان ہے''۔

نمبر 4:۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ﴿۲۷﴾ (المعارج)

ترجمہ: ''(پرہیزگار و نیکوکار مومنین کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا) اور وہ جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ہمیشہ ڈرنے والے ہیں''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصِیْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِہٖ لَمْ یُعَذَّبْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا پھر اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے حتیٰ کہ آنسو زمین پر گرنے لگے، تو روز قیامت اسے عذاب میں مبتلا نہ کیا جائے گا۔''

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰی عَیْنٍ دَمَعَتْ اَوْبَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰی عَیْنٍ سَہِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ'' دوزخ کی آگ اس آنکھ پر حرام فرما دی گئی ہے جو اللہ کے خوف سے روتی رہی، اور آتش جہنم اس آنکھ کے لئے بھی حرام کردی گئی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں جاگتی رہی۔ اور آپ ﷺ نے تیسری آنکھ کا بھی ذکر فرمایا (جو راوی نے یہاں بیان نہیں کیا)۔

اسے امام نسائی، امام احمد اور حاکم نے روایت کیا، الفاظ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھیں ایسی ہیں کہ انہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی ہو اور دوسری وہ جو اللہ کے راستہ میں (مجاہدین اسلام کی) حفاظت کرتے ہوئے جاگتی رہی ہو۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ دُخَانُ جَھَنَّمَ'' اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا آدمی دوزخ میں نہیں جا سکتا جب تک کہ دودھ واپس تھنوں میں نہ چلا جائے (اور یہ ممکن نہیں) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پہنچنے والا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں۔

اسے ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: اَفَمِنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ ﴿۶۰﴾ (النجم) ''تو کیا تم اس (قیامت کی) بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟ اصحاب صفہ اسے سن کر رونے لگے حتیٰ کہ آنسوؤں نے ان کے رخساروں کو تر کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کا یہ حال سنا تو آپ ﷺ خود بھی ان کے ساتھ رو پڑے۔ آپ ﷺ کے رونے کو دیکھ کر ہم بھی رونے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُصِرٌّ عَلٰی مَعْصِیَۃٍ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ'' جو بندہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا رہا وہ جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا، اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جو گناہوں پر اصرار کرتا رہا وہ جنت میں نہیں جائے گا، اور اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے (اور ان پر توبہ واستغفار نہیں کرو گے) تو اللہ تعالیٰ (تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے (پھر رو رو کر توبہ کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دے گا۔ (یہ الفاظ گناہوں پر دلیر کرنے کیلئے نہیں بلکہ گناہ سرزد ہو جانے پر توبہ واستغفار کی ترغیب دلانے کیلئے ہیں)۔

اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) دوزخ کی آگ سے میں کیسے بچ سکتا ہوں؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بِدُمُوعِ عَيْنَيْكَ فَإِنَّ عَيْنًا بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ اَبَدًا'' تم اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعہ اس آگ سے بچ سکتے ہو کیونکہ جو آنکھ خوف خدا سے روتی ہوا سے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھو سکے گی۔

اسے ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آنکھیں ایسی ہیں جو دوزخ کی آگ نہیں دیکھیں گی، ایک وہ آنکھ جس نے (لشکر اسلام کی) اللہ کی راہ میں پہرے داری کی، دوسری وہ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے روتی رہی اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام فرمودہ چیزوں کو دیکھنے سے رکی رہی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں سوائے ابو حبیب عنقری کے کہ اس کا حال اس وقت میرے (امام منذری کے) ذہن میں حاضر نہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے تین آنکھوں کے، ان میں ایک تو وہ آنکھ ہے جو اللہ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں (مثلاً مرد کیلئے غیر محرم عورتیں، عورتوں کیلئے غیر محرم مرد، گندی تصویریں، ننگے ٹی وی ڈرامے اور فلمیں وغیرہ) کو دیکھنے سے باز رہی، دوسری وہ جو جہاد فی سبیل اللہ میں جاگتی رہی ''وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ'' اور تیسری وہ آنکھ ہے جس سے مکھی کے سر کی مانند اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہتے رہے۔

اسے اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندہ مومن کی آنکھوں سے خوف الٰہی کی بنا پر آنسو بہہ نکلیں اگرچہ مکھی کے سر کی مثل ہوں پھر اس کے چہرے کو پونچھ دیں (چہرہ تر ہو جائے) ''اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ'' تو اللہ تعالیٰ ضرور دوزخ کی آگ اس پر حرام فرما دے گا۔

اسے ابن ماجہ، بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا۔ ابن ماجہ کی اسناد مقارب ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَيْسَ شَيْئٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَ اَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ قَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ" اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو قدموں سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہیں۔ ایک وہ آنسو کا قطرہ جو خوف خدا سے گرا اور دوسرا وہ قطرۂ خون جو راہ خدا میں بہایا گیا۔ اور دو قدموں میں سے ایک قدم تو وہ ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں اٹھایا گیا اور دوسرا وہ جو اللہ عزوجل کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کیلئے اٹھا ہو۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آنکھ سے (خوف الٰہی سے) آب اشک رواں ہو گیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے (باقی) سارے جسم کو دوزخ کی آگ پر حرام فرما دے گا۔ اور (قیامت کے روز) اس کے رخساروں پر (ندامت کے) قطرے نہیں بہیں گے اور نہ ہی اس کے چہرے پر سیاہی و رسوائی چھائے گی (جیسا کہ اہل نار کا حال ہوگا) "وَلَوْ اَنَّ بَاكِيًا بَكٰى فِيْ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمُوْا وَمَا مِنْ شَيْئٍ اِلَّا لَهٗ مِقْدَارٌ وَّ مِيْزَانٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فَاِنَّهٗ تُطْفَئُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ نَّارٍ" اور اگر امتوں میں سے کسی امت میں کوئی ایک بھی رونے والا (خالصاً خوف الٰہی سے) روئے تو اس پوری امت پر رحم کر دیا جاتا ہے۔ اور ہر چیز کا کوئی نہ کوئی اندازہ اور ناپ تول ہوتا ہے سوائے آنسوؤں کے کیونکہ اس (ندامت کے ساتھ بہائے گئے) ایک آنسو سے آگ کے کئی سمندر بجھا دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث کو بیہقی نے ایسے ہی مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ایک راوی کا نام مذکور نہیں۔ نیز اسے حسن بصری، عمران جونی اور خالد بن معدان نے غیر مرفوع روایت کیا اور یہی مناسب ہے۔

حدیث: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس حطیم کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ فرمانے لگے: رویا کرو اور اگر رو نہیں سکتے تو کم از کم رونے والی صورت بنا لیا کرو۔ "لَوْ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لَصَلّٰى اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَنْكَسِرَ ظَهْرُهٗ وَلَبَكٰى حَتّٰى يَنْقَطِعَ صَوْتُهٗ" اگر تمہیں (یوم قیامت میں شدت عذاب کا) علم ہو جائے تو تم میں سے ہر کوئی اتنی نمازیں پڑھنے لگے کہ اس کی کمر دوہری ہو جائے اور اس قدر روئے کہ روتے روتے آواز ٹوٹ جائے۔

اسے حاکم نے مرفوعاً روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت مطرف اپنے والد محترم رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا: "رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحَا مِنَ الْبُكَاءِ" میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ آپ ﷺ کے سینہ اقدس سے (خوف الٰہی کی وجہ سے) چکی کی آواز کی مثل آواز نکلتی تھی۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور بعض محدثین نے روایت کیا کہ "آپ ﷺ کے پیٹ مبارک سے یوں آواز آتی تھی جیسے ابلتی ہوئی ہنڈیا سے آتی ہے۔"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کے روز سوائے مقداد (رضی اللہ عنہ) کے کوئی سوار نہ تھا اور میں نے دیکھا کہ سوائے اللہ کے رسول ﷺ کے سب کو نیند آ رہی تھی۔آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے نماز ادا فرماتے اور روتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تین دن تک ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات سے گفتگو فرمائی۔موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس ہونے والی گفتگو اور مناجات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا: ''یَامُوسٰی اِنَّہٗ لَمْ یَتَصَنَّعْ اِلَیَّ الْمُتَصَنِّعُوْنَ بِمِثْلِ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا وَلَمْ یَتَقَرَّبْ اِلَیَّ الْمُتَقَرِّبُوْنَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یَتَعَبَّدْ اِلَیَّ الْمُتَعَبِّدُوْنَ بِمِثْلِ الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَتِیْ'' اے موسیٰ! (علیہ السلام) دنیا میں میرے لئے محنت ومشقت کرنے والوں میں سے کسی نے زہد جیسی محنت و مشقت نہیں اٹھائی۔اور میرا قرب تلاش کرنے والوں میں سے کسی نے ایسا قرب حاصل نہیں کیا جیسا میری حرام فرمائی ہوئی چیزوں سے بچنے والوں نے کیا۔اور میری عبادت کرنے والوں میں سے کسی نے ایسی عبادت نہیں کی جیسی میرے خوف سے رونے والوں نے کی۔پھر اس کے بعد یہاں تک حدیث بیان کی کہ فرمایا: ''وَاَمَّا الْبَکَّاؤُوْنَ مِنْ خَشْیَتِیْ فَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی لَا یُشَارَکُوْنَ فِیْہِ'' اور جو میرے خوف سے رونے والے ہیں یہ ہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے ''رفیق اعلیٰ'' (جنت میں بلند درجہ یا بلند مقام ساتھی یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) ہے جس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا۔

اسے طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا۔پوری حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) نجات (دوزخ سے خلاصی) کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَمْسِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ'' اپنی زبان کو (غلط ولغو باتوں سے) روکے رہو، تمہارا گھر تمہارے لئے وسیع ہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو (تو نجات ہو جائیگی)۔

اسے ترمذی، ابن ابی الدنیا اور بیہقی سب نے بطریق عبیداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عنہ روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: ''طُوْبٰی لِمَنْ مَلَکَ نَفْسَہٗ وَوَسِعَہٗ بَیْتُہٗ وَبَکٰی عَلٰی خَطِیْئَتِہٖ'' اس شخص کو (جنت کی) بشارت ہو جسے اپنے نفس پر قابو حاصل رہا، اس کیلئے اس کا گھر کھلا اور وسیع ہوا اور وہ اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتا رہا۔

اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا اور اس کی اسناد کو حسن قرار دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص رونے لگا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج اگر ہر وہ مومن بندہ جس پر فلک بوس پہاڑوں کی مانند گناہوں کے انبار ہوں (یہاں) تمہارے پاس حاضر ہو جائے تو اس آدمی کے رونے کی وجہ سے اس کی بھی بخشش فرما دی جائے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ فرشتے بھی اس شخص کی وجہ سے رو رہے ہیں اور اس کیلئے دعا مانگ رہے ہیں۔ کہہ رہے ہیں: ''اَللّٰھُمَّ شَفِّعِ الْبَکَّائِیْنَ فِیْمَنْ لَّمْ یَبْکِ'' اے پروردگار عالم! رونے والوں کی سفارش ان کے حق میں بھی قبول فرمالے جو نہیں روتے۔

اسے بیہقی نے روایت کیا اور یہ حدیث اسی طرح مرسل ہی آئی ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (تحریم: 6) ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے''۔ (1) تو رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اسے اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کے سامنے تلاوت فرمایا، اسے سن کر ایک نوجوان غش کھا کر گر پڑا۔ نبی اقدس ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو دل دھڑکتا ہوا پایا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھو، اس نے پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم میں سے کسی اور کی یہ حالت ہو جائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کیلئے بھی یہی بشارت ہے) کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا؟ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (ابراہیم) یعنی یہ بشارت اس شخص کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے عذاب دینے کے حکم سے خوف کھاتا رہا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے کذا قال۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (مکمل آیت اور اس کا ترجمہ ماقبل کی حدیث کے حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں) اور ارشاد فرمایا: ان (انسانوں اور پتھروں) پر (دوزخ کے اندر) ایک ہزار سال تک آگ جلائی جائے گی حتیٰ کہ سرخ ہو جائیں گے۔ پھر ایک ہزار سال تک جلائی جائیگی یہاں تک کہ وہ سفید پڑ جائیں گے اور پھر ایک اور ہزار سال تک آگ جلائی جائے گی حتیٰ کہ سیاہ ہو جائیں گے۔ اب وہ بالکل سیاہ ہو جائیں گے کہ ان کی بھڑک نہ بجھائی جا سکے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ آدمی رسول

---

(1) باترجمہ و باحوالہ پوری ملاحظہ فرمالیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ (التحریم)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تندخو اور سخت مزاج ہیں۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جس کا اس نے انہیں حکم دے رکھا ہے اور وہ وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ ﷺ کی خدمت میں سامنے بیٹھا تھا وہ زور زور سے رونے لگا۔ اس پر جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کرنے لگے: یہ آپ کی خدمت میں بیٹھ کر رونے والا شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک حبشی آدمی ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس شخص کی اچھی طرح تعریف بھی فرمائی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ''فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ وَارْتِفَاعِيْ فَوْقَ عَرْشِيْ لَا تَبْكِيْ عَيْنُ عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا مِنْ مَّخَافَتِيْ اِلَّا اَكْثَرْتُ ضَحِكَهَا فِي الْجَنَّةِ'' بلاشبہ اللہ عزوجل فرمارہا ہے: مجھے میری عزت وجلال اور اپنے عرش پر رفعت وبلندی کی قسم، میرے کسی بندے کی آنکھ اس دنیا میں نہیں روتی مگر میں جنت میں اس کی ہنسی زیادہ کردیتا ہوں۔

اسے بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا'' جب اللہ کے خوف سے بندے کی کھال پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں تو اس کے گناہ یوں گرنے لگتے ہیں جس طرح سوکھے ہوئے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

اسے ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں اور بیہقی نے روایت کیا۔ بیہقی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ تیز ہوا چلنے لگی تو اس درخت پر سے سوکھے سڑے پتے گر گئے اور صرف سبز پتے باقی رہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَا مَثَلُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ؟'' اس درخت کی کیا مثال ہوسکتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ''اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ'' اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَثَلُ الْمُؤْمِنِ اِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ'' یہ بندہ مومن کی مثال ہے کہ جب خوف خداوندی کی وجہ سے اس کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں تو اس کے گناہ اس پر سے گر جاتے ہیں۔ ''وَبَقِيَتْ لَهٗ حَسَنَاتُهٗ'' اور صرف اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ (سبز پتے درخت پر باقی رہ گئے تھے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

موت کی یاد اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے بچنا(1)

نیز نیک عمل میں جلدی کرنا، نیک آدمی کیلئے لمبی عمر کی فضیلت اور تمنائے موت کی ممانعت

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ'' لوگو! الذائذ دنیا کو توڑ پھوڑ ڈالنے والی چیز یعنی موت کو اکثر یاد کرتے رہا کرو۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے حسن بھی قرار دیا۔ نیز طبرانی نے اوسط میں باسناد حسن اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔ ابن حبان نے یہ الفاظ زائد روایت کیے ہیں۔ (فرمایا): ''فَإِنَّهُ مَا ذَكَرَهُ أَحَدٌ فِي ضِيقٍ إِلَّا وَسَّعَهُ وَلَا ذَكَرَهُ فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهَا عَلَيْهِ'' کیونکہ جو بھی کوئی اسے تنگی میں یاد کرے یہ اس کیلئے وسعت و کشادگی پیدا کرتی ہے۔ اور جو شخص وسعت میں اس کا ذکر کرے اس پر تنگی کر دیتی ہے۔

---

(1) موت ایک ناقابل تردید اور اٹل حقیقت ہے جس سے انکار و فرار کسی کیلئے ممکن نہیں۔ حیات ابدی فقط اسی ذات بے ہمتا کیلئے خاص ہے جو ہر ذی حیات کو حیات مستعار عطا فرمایا کرتی ہے۔ قرآن حکیم ان حقائق کو جا بجا واشگاف الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

نمبر 1: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: ''ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے روز تمہیں پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ تو جو شخص آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل فرمایا گیا اس نے یقیناً کامیابی پائی۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا مال ہے''۔

نمبر 2: اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ (النساء:78)

ترجمہ: ''تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں کے اندر ہو''۔

نمبر 3: قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (الاحزاب)

ترجمہ: ''(اے حبیب! ﷺ) فرما دیں کہ تمہیں کچھ نفع نہ دے گا بھاگنا، اگر تم بھاگنا چاہو موت سے یا قتل سے اور (اگر تم بھاگ کر جان بچا بھی لو تو) پھر بھی تم لطف نہ اٹھا سکو گے (اس ذلت آمیز زندگی کا) مگر تھوڑی مدت کیلئے''۔

نمبر 4: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (الانبیاء)

ترجمہ: ''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم تمہیں آزماتے ہیں برائی اور بھلائی کے ساتھ امتحان میں ڈال کر۔ اور تمہیں ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے''۔

نمبر 5: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (العنکبوت) ''ہر جان والے کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم ہماری طرف ہی لوٹو گے''۔

نمبر 6: قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (الجمعہ)

ترجمہ: ''آپ (ﷺ) فرمائیں کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں ضرور مل کے رہے گی۔ پھر اس (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمہیں سب بتا دے گا جو تم عمل کیا کرتے تھے''۔

نمبر 7: وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (المنافقون)

''اور ہرگز اللہ تعالیٰ کسی جان کو مہلت نہیں دے گا جب اس (کی موت) کا وعدہ آجائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب خبر رکھتا ہے جو تم اعمال کرتے ہو''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَکْثِرُوا ذِکْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِي الْمَوْتَ فَاِنَّهٗ مَا کَانَ فِيْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَهٗ وَلَا قَلِیْلٍ اِلَّا جَزَّاَهٗ'' لذتوں کو توڑ دینے والی چیز یعنی موت کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ موت کی یاد اگر (مال و دولت کی) کثرت میں ہو تو اس کو (انسان کی نظر میں) قلیل کر دیتی ہے اور اگر قلت میں ہو تو اس کا تیا پانچا کر دیتی ہے۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک محفل کے پاس سے تشریف لے جا رہے تھے جس میں اہل محفل ہنس رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لذائذ دنیا کو قطع کرنے والی موت کا زیادہ ذکر کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر کوئی شخص موت کا ذکر تنگ دستی میں کرے تو اس کو وسعت ملتی ہے اور اگر وسعت میں کرے تو تنگی ہو جاتی ہے۔

اسے بزار نے باسناد حسن اور بیہقی نے بالاختصار روایت کیا ہے اور ماقبل ''اَلتَّرْهِیْبُ مِنَ الظُّلْمِ'' میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث گذر چکی ہے۔ جس میں تھا کہ: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحائف کیا تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمام کے تمام عبرت آموز باتوں پر مشتمل تھے۔ (مثلاً) ''عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ یَفْرَحُ'' اس شخص پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے پھر بھی وہ خوشیاں مناتا پھرتا ہے۔ ''عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ یَضْحَكُ'' میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جسے جہنم کی موجودگی کا یقین ہے وہ پھر بھی ہنستا ہے۔ ''عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ هُوَ یَنْصَبُ'' اس آدمی پر تعجب ہے جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی رنج والم اٹھاتا ہے (کیونکہ تقدیر میں جو لکھا ہے وہ تو بہرکیف ہو کر رہے گا اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو پھر اس پر رنج کرنا پریشان ہونا بےکار ہے) ''عَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْیَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَأَنَّ اِلَیْهَا'' اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جو دنیا اور اہل دنیا کے نشیب و فراز دیکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن رہتا ہے۔ ''وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا یَعْمَلُ'' اور مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہوتا ہے جو کل (قیامت کے روز) حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر عمل (صالح) نہیں کرتا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور دوسروں نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ زور زور سے ہنس رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لذات دنیا کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کا ذکر اکثر کرتے تو وہ ذکر تمہیں اس (ہنسی) سے جو میں دیکھ رہا ہوں روک دیتا۔ لہٰذا تم اس قاطع لذات کا ذکر اکثر کیا کرو اس لئے کہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ کلام نہ کرتی ہو: ''اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ'' میں جدائیوں کا گھر ہوں، میں تنہائیوں کی جگہ ہوں، میں پراز خاک مقام ہوں اور میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دھوئیں سے بھرا ہوا مکان ہوں۔ جب کوئی بندہ مومن دفن ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے: "مَرْحَباً وَّاَهْلاً" بہت خوب، تیرا آنا مبارک ہو۔ تو وہ ہے کہ تیرا میری پشت پر چلنا پھرنا مجھے پسند تھا آج جبکہ میں تیرے اوپر مختار بنی ہوں تو تو بہت جلد اپنے ساتھ میرا سلوک مشاہدہ کرے گا۔ اب منتہائے نظر تک اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور جنت کی طرف سے ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کسی بدکار یا کافر کو دفن کیا جاتا ہے تو اسے قبر کہتی ہے: تیرا آنا منحوس ہے اور تیرے لئے یہ کوئی اچھی جگہ نہیں۔ یقیناً تو ہی وہ شخص ہے کہ میری پشت پر تیرا چلنا پھرنا مجھے مبغوض تھا۔ آج میں نے تیرے اوپر قابو پالیا ہے اور تو آج میرے اندر آ پہنچا ہے۔ تو ابھی دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں۔ اب قبر اس پر غضب ناک ہوتی ہے یہاں تک کہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں سے نکل جاتی ہیں۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو پکڑ کر ایک دوسری میں داخل فرمایا۔ (یعنی یوں پسلیاں ایک دوسری میں سے گذر جاتی ہیں) فرمایا: اس پر ستر اژدھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں کہ اگر ایک ان میں سے زمین پر پھونک مار دے تو جب تک دنیا قائم ہے کوئی چیز زمین پر اگ نہ سکے۔ وہ اژدھے اس (بدبخت) کو ڈنگ مارتے اور کاٹتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اسے حساب تک لے جایا جاتا ہے۔ (پھر) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ" قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (یعنی مومن پرہیزگار کیلئے) یا پھر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (یعنی فاسق و فاجر اور کافر و مشرک کیلئے)۔

اسے ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ دونوں نے بطریق عبیداللہ بن الولید الوصافی (یہ عبیداللہ واہی ہے) عن عطیہ عوفی عن ابی سعید روایت کیا۔ اور ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے سوائے اس وجہ کے نہیں پہچانتے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے کے ساتھ گئے۔ تو آپ ﷺ ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمانے لگے: اس قبر پر کوئی دن ایسا نہیں آتا جس میں یہ تیز و بلند آواز میں پکارتی نہ ہو کہ اے ابن آدم! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تنہائی کا گھر ہوں، جدائی کا مقام ہوں، ایک وحشت خانہ ہوں۔ دھواں دار جگہ اور تنگی کا مکان ہوں۔ مگر اللہ جس کیلئے مجھے وسیع کر دے۔ (اس کیلئے یہ مصائب نہیں) پھر رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمانے لگے: "اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ" قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: میں دیگر دس آدمیوں کے ساتھ نبی اقدس ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا تو انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: یا نبی اللہ! (ﷺ) لوگوں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سب سے زیادہ عقل منداور بہت زیادہ محتاط شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: "اَکْثَرُھُمْ ذِکْرًا لِلْمَوْتِ وَاَکْثَرُھُمْ اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ اُولٰئِكَ الْاَکْیَاسُ ذَھَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْیَا وَکَرَامَةِ الْاٰخِرَةِ" وہ جولوگوں میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتے ہیں اور سب سے زیادہ موت کیلئے (عمل صالح کے ذریعے) تیاری کرتے ہیں یہی لوگ سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ یہ لوگ دنیا کی عزت وشرافت اور آخرت کی بزرگی حاصل کر کے دنیا سے گذر گئے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الموت میں اور طبرانی نے صغیر میں حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ نیز ابن ماجہ نے مختصرا جید اسناد کے ساتھ اور بیہقی نے کتاب الزھد میں روایت کیا۔ بیہقی کے الفاظ یوں ہیں "حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کیا: مومنین میں کون شخص سب سے افضل ہے؟ حضورانور ﷺ نے فرمایا: "اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا" جوان میں سب سے زیادہ حسن اخلاق کا مالک ہو۔ سائل نے عرض کیا: اہل ایمان میں سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا وَّ اَحْسَنُھُمْ لِمَا بَعْدَهٗ اسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَکْیَاسُ" وہ جو ان میں سب سے زیادہ موت کو یاد رکھنے والا ہو۔ اور موت کے بعد کے لئے (روز قیامت کے لئے بذریعہ اعمال صالحہ) سب سے اچھی تیاری کرنے والا ہو۔ یہی لوگ سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔

اور اسے رزین نے بھی اپنی کتاب میں بیہقی کے الفاظ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کی ہے جسے میں (مصنف) نے نہیں دیکھا۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب فوت ہو گئے۔ تو اصحاب رسول ﷺ ان کی تعریف کرنے اور ان کی عبادت وریاضت کا تذکرہ کرنے لگے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائے رکھی۔ جب یہ حضرات خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ فوت ہونے والا شخص موت کا اکثر ذکر کرتا رہتا تھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو کیا اس نے اشتہاء انگیز (نفس کو مرغوب) اشیاء میں سے اکثر کو ترک کر رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَا بَلَغَ صَاحِبُکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا تَذْھَبُوْنَ اِلَیْهِ" جو باتیں تم کر رہے ہو ان میں سے اکثر کو تمہارا یہ ساتھی نہیں پا سکا ہے۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا اور بزار نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایث کیا ہے۔ فرمایا کہ: جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کی عبادت وریاضت کا ذکر ہونے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس ساتھی کی موت کے ذکر کے بارے میں کیا کیفیت ہوتی تھی؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم نے اسے موت کا ذکر کرتے ہوئے تو نہیں سنا اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: "لَیْسَ صَاحِبُکُمْ ھُنَاكَ" تمہارا یہ دوست اس مقام پر (جہاں تم سمجھتے ہو) نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا جبکہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد حاضر تھے: لوگو! اللہ سے ایسی شرم کیا کرو جیسا شرم کرنے کا حق ہے۔تو ایک آدمی عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہیں۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُسْتَحْیِیاً فَلَا یَبِیْتَنَّ لَیْلَةً اِلَّا وَاَجَلُهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا وَعٰی وَالرَّأْسَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَلْیَتْرُكْ زِیْنَةَ الدُّنْیَا'' تم میں سے جوکوئی شرم کرنے والا ہے وہ اپنی ہر رات اس حال میں بسر کرے کہ (وہ سمجھے کہ) موت اس کی آنکھوں کے سامنے ہے (موت سامنے نظر آرہی ہو تو پھر کس کی آنکھ لگ سکتی ہے) اسے چاہیے کہ اپنے پیٹ کی اور پیٹ کے ساتھ متعلقہ چیزوں (شرمگاہ وغیرہ) کی حفاظت کرے (کہ حرام و ناجائز کھانے سے بچے اور زنا و بدکاری سے دور رہے) اور سر کی اور سر کے ساتھ متعلقہ اعضاء (آنکھ کان زبان وغیرہ) کی نگرانی کرے۔ (کہ زبان کو جھوٹ غیبت بدکلامی گالی گلوچ سے، آنکھ کو غیرمحرم کی طرف نظر کرنے سے، کان کو حرام آوازیں گانا وغیرہ سے اور منہ کو حرام کھانے پینے سے محفوظ رکھے) موت اور گل سڑ جانے کو یاد رکھے اور دنیا کی زیب و زینت ترک کردے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے (اور ایسی ہی ایک حدیث ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اسے حدیث غریب کہا ہے)۔

حدیث: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) لوگوں میں سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''مَنْ لَّمْ یَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰی وَتَرَكَ فَضْلَ زِیْنَةِ الدُّنْیَا وَاٰثَرَ مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی وَلَمْ یَعُدَّ غَدًا مِّنْ اَیَّامِهٖ وَعَدَّ نَفْسَهٗ مِنَ الْمَوْتٰی'' سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو قبر اور قبر کے اندر گل سڑ جانے کو فراموش نہ کرے۔باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فنا ہو جانے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دے۔دنیا کی بیکار زیب و زینت کو چھوڑ دے آنے والے کل کو اپنی زندگی کے ایام میں شمار نہ کرے اور اپنے آپ کو مردوں میں تصور کرے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا اور یہ روایت مرسل ہے۔

حدیث: امیرالمومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: ''کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظاً وَّکَفٰی بِالْیَقِیْنِ غِنًی'' موت نصیحت کیلئے کافی ہے اور غنی ہونے کیلئے (اللہ تعالیٰ پر) یقین ہی بہت ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ قبر کے کنارے پر بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ قبر کی مٹی (آنسوؤں سے) تر ہوگئی پھر ارشادفرمایا: ''یَا اِخْوَانِیْ لِمِثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا'' میرے بھائیو! اس جیسی قبر کیلئے (اعمال صالحہ سے) تم بھی تیاری کرلو۔ (یعنی ہر کسی کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سپرد خاک ہونا ہے لہٰذا اچھی تیاری رکھو)۔

اسے ابن ماجہ نے باسناد حسن روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَرْبَعَةٌ مِّنَ الشَّقَاءِ جُمُوْدُ الْعَيْنِ وَ قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَ طُوْلُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصُ عَلَى الدُّنْيَا'' چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں نمبر 1 یعنی آنکھوں کا خشک ہونا (کسی بھی حال میں آنسو نہ بہانا) نمبر 2 سخت دل ہونا، نمبر 3 لمبی لمبی امیدیں باندھنا (اپنی موت سے غافل رہنا) اور نمبر 4 دنیا کی (ناجائز) حرص۔

اسے بزار نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔اس کا مرفوع ہونا معلوم نہیں۔فرماتے ہیں کہ ''صَلَاحُ اَوَّلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالزَّهَادِ وَالْيَقِيْنِ وَهَلَاكُ اٰخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْاَمَلِ'' اس امت مسلمہ کی ابتداء میں فلاح و بہتری زہد (دنیا سے بے رغبتی) اور (اللہ پر) یقین کامل کی بنا پر ہوگی اور اس کی انتہاء میں ہلاکت بخل اور لمبی امیدوں سے ہوگی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔اس کی اسناد میں احتمال تحسین ہے۔(ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے بھی اسے روایت کیا ہے)۔

حدیث: سیدہ ام الولید بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ ایک شام رسول اللہ ﷺ اچانک تشریف لائے اور فرمانے لگے: لوگو! کیا تم حیا نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کس بات سے؟ ارشاد فرمایا: تم لوگ اس قدر جمع کرتے ہو جسے کھا نہیں سکتے، ایسی عمارات بنا رہے ہو جنہیں آباد نہ کر سکو گے (کیا پتہ ان میں تمہیں رہنا نصیب ہو کہ نہ ہو) اور ایسی ایسی لمبی امیدیں باندھ رہے ہو جن کو حاصل نہیں کر سکتے۔''اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ مِنْ ذَالِكَ'' کیا تمہیں ایسی باتوں سے حیا نہیں آتی۔اسے اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ایک سو دینار میں ایک ماہ کے ادھار پر ایک لونڈی خریدی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کیا تمہیں اسامہ (رضی اللہ عنہ) کے متعلق تعجب نہیں ہوتا جنہوں نے ایک ماہ کے ادھار پر لونڈی خریدی ہے؟ بلا شبہ اسامہ (رضی اللہ عنہ) تو لمبی امیدیں باندھنے والے شخص ہیں۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری آنکھیں نہیں جھپکتیں مگر مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید میری آنکھوں کے کنارے بند ہونے سے پہلے اللہ میری روح قبض کر لے۔پانی کا پیالہ اپنے منہ کی طرف نہیں اٹھاتا کہ خیال کرتا ہوں شاید اسے نیچے نہ رکھنے پاؤں کہ قبض کر لیا جاؤں اور کھانے کا لقمہ نہیں لیتا کہ یہ سوچ دامن گیر ہو جاتی ہے کہ ممکن ہے اسے نگلنے نہ پاؤں کہ موت کی وجہ سے حلق میں ہی اٹک جائے۔(یعنی انسان خصوصاً مسلمان کو تو یوں اپنے متعلق گمان کرنا چاہیے۔یہ اور اس جیسے دیگر ارشادات تعلیم امت کیلئے ہوتے ہیں)''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّمَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ''اس ذات کریمہ کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم سے تو جلد آنے والی (موت یا قیامت) کا وعدہ کیا جاتا ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے ہو (اسے ٹال نہیں سکتے ہو)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب قصر الامل میں، ابونعیم نے الحلیہ میں، بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ'' دنیا میں یوں رہو جیسے تم کوئی اجنبی یا مسافر ہو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے۔ جب تو (اے انسان!) شام کرے تو صبح کا انتظار مت کر (کیا پتہ تیری زندگی کی یہ آخری شام ہو)، جب صبح کر لے تو شام کے انتظار میں مت بیٹھو، اپنی صحت کے زمانے میں بیماری کیلئے کچھ حاصل کر اور اپنی زندگی میں اپنی موت کیلئے کچھ (نیک اعمال) جمع کر لے۔

اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ یوں ہیں کہ فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے میرا جسم تھام کر ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہو گویا کہ تم ایک اجنبی یا کوئی مسافر ہو۔ خود کو اہل قبور میں شمار کرو۔ مجھے مزید ارشاد فرمایا: اے عمر کے بیٹے! جب تم صبح کرو تو اپنے دل سے شام کی باتیں نہ کرو، اور جب صبح پالو تو شام کے متعلق دل میں مت سوچو۔ بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھاؤ (کہ اعمال صالح بجالانے کی کوشش کرو بیمار ہو گئے تو وقت نہ ملے گا) اور اپنی زندگی میں موت سے پہلے پہلے کچھ حاصل کر لو۔ ''فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ مَا اسْمُکَ غَدًا'' کیونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہوگا (زندہ یا مردہ)۔ اور اسے بیہقی وغیرہ نے بھی ترمذی کی مثل روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کچھ وصیت ارشاد فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کو یاد کرتے رہا کرو۔ اور جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کیساتھ ہی کوئی نیک کام کر لیا کرو۔ ''اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ'' خفیہ برائی کے بدلہ میں خفیہ نیکی اور علانیہ برائی کے مقابل علانیہ نیکی کرتے رہو۔ اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے البتہ اس میں ابوسلمہ راوی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا جبکہ میں اور میری والدہ اپنی دیوار کا لیپ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ تو میں عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ دیوار کمزور ہو گئی تھی، ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِکَ'' موت کا امر تو اس سے بھی جلد (کمزور و بوسیدہ) کر دینے والا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس سے گذرے جبکہ ہم اپنے مٹی سے بنے ہوئے گھر کی مرمت کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ہم عرض گذار ہوئے کہ یہ ہمارا کچا گھر ہے جو بوسیدہ ہو گیا تھا اور اب ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''مَا اَرَی الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذَالِكَ'' میں پیغام اجل کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: یہ (مثلاً) انسان ہے۔ اس کی دوسری طرف ایک اور لکیر کھینچی اور فرمایا: یہ (مثلاً) اس انسان کی موت کا وقت ہے۔ پھر اس سے ذرہ دور ایک اور لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: یہ انسان کی امیدیں ہیں۔ انسان اسی (اپنی امیدوں کو حاصل کرنے کی تگ ودو) میں لگا رہتا ہے کہ اچانک قریب والی لکیر (موت کا وقت) اس تک آ پہنچتی ہے(1)۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا۔ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔ نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث: اور یہ روایت بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت کا وقت ہے۔ اور (یہ اشارہ کرتے ہوئے) اپنا دست مبارک اپنی گردن شریف کے قریب رکھا (یعنی گردن کے پاس ہی موت موجود ہے زیادہ دور نہیں) پھر دست مبارک کو پھیلایا (ذرا اوپر کیا) اور فرمایا اس جگہ انسان کی امیدیں ہیں۔ یہاں اس کی خواہشات ہیں۔ (موت کا وقت قریب ہے خواہشات کی تکمیل دور کی بات ہے۔ یہ تو پوری نہیں ہوں گی کہ موت آ جائے گی)۔

اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز نسائی اور ابن ماجہ نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا تَزْدَادُ مِنْهُمْ اِلَّا بُعْدًا'' قیامت قریب پہنچ گئی حالانکہ انسان میں (خدا سے) دوری بڑھ رہی ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے راویوں سے صحیح بخاری میں روایات لی گئی ہیں۔ نیز اسے حاکم نے بھی روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔ حاکم کے الفاظ یوں ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا اِلَّا حِرْصًا وَّلَا تَزْدَادُوْنَ مِنَ اللهِ اِلَّا بُعْدًا'' قیامت قریب آ گئی جبکہ حالت یہ ہے کہ دنیا کیلئے لوگوں کی حرص بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اور تم لوگ اللہ سے دور ہی ہوتے جا رہے ہو۔

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِّنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَالِكَ'' جنت تم میں سے ہر کسی کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور

---

(1) ان لکیروں کی صورت ملاحظہ فرمائیں:

| خواہشات و امیدیں | وقت اجل | انسان |

یعنی خواہشات پوری نہیں ہو پاتیں کہ موت کا وقت آ جاتا ہے اور انسان چل بستا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دوزخ بھی اسی طرح ہے۔(یعنی مومن کیلئے جنت اور کافر کیلئے دوزخ چونکہ موت کے بعد ہے اور موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ممکن ہے اگلا لمحہ، لمحہ موت ہی ہو)۔

اسے امام بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی محترم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں۔حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''عَلَيْكَ بِالْاِيَاسِ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ'' لوگوں کے مال و منال سے بالکل ناامید ہو جاؤ۔''وَاِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَاِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ'' اور لالچ و طمع سے اجتناب کرتے رہو کیونکہ یہ تو خود موجودہ غربت و فقیری ہے۔(یعنی اس سے حاصل تو کیا ہوگا یہ بذات خود ایک محتاجی ہے جس میں لالچی انسان مبتلا ہوتا ہے)۔''وَصَلِّ صَلٰوتَكَ وَاَنْتَ مُوَدِّعٌ'' اپنی نمازیوں ادا کرو گویا کہ تم دنیا سے رخصت ہو رہے ہو۔(تمہاری زندگی کی یہ آخری نماز ہے)''وَاِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ'' اور ان کاموں سے بچو جن سے (شرمندگی کی وجہ سے) معذرت کرنی پڑے۔

اسے حاکم نے اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔یہ الفاظ انہی کے ہیں۔نیز طبرانی نے بھی اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ان کے الفاظ یہ ہیں۔فرمایا: حضور نبی سرور ﷺ کی خدمت عالیہ میں ایک آدمی حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے کوئی بات ارشاد فرمایئے اور اسے ذرا مختصر رکھئے (تاکہ میں آسانی سے یاد رکھ سکوں) تو نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ وَ اِيَاسٌ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ تَكُنْ غَنِيًّا وَاِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ'' دنیا سے کوچ کرنے والے شخص کی طرح نماز ادا کرو پس اگر تم اپنے معبود کو سامنے نہیں دیکھتے تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔لوگوں کے مال و دولت سے مایوس ہو جانا تمہیں بے نیاز کر دے گا۔اور ایسے کاموں سے اجتناب کرو جن پر معذرت کرنی پڑے۔

طبرانی نے اسے بنی النخع کے ایک صاحب سے بھی روایت کیا ہے جو کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آ پہنچا تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى وَ اِيَّاكَ وَ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا يُسْتَجَابُ''۔الحدیث۔اللہ کی عبادت یوں کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو پھر اگر تم اسے نہیں دیکھتے (عبادت کے اس مقام پر نہیں پہنچے کہ اپنے معبود کو اپنے سامنے دیکھ سکو) تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔اور خود کو مردوں میں شمار کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو کیونکہ وہ قبول ہو جاتی ہے۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے۔کہتے ہیں: ہم نے مدائن شہر (عراق کا ایک شہر جو نوشیرواں بادشاہ کا پایہ تخت تھا) سے ایک فرسخ (تین میل) کے فاصلے پر پڑاؤ کیا۔جمعہ کا روز آیا تو ہم نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوئے۔حضرت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: بلا شبہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ (القمر) یعنی قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند شق (1) ہو گیا خبردار ہو جاؤ، یقیناً قیامت قریب آ چکی ہے۔ سن لو، چاند شق ہو چکا ہے (دو ٹکڑے ہو چکا ہے) یاد رکھو، دنیا نے اپنے اختتام کا اعلان کر دیا ہے۔ خبردار! آج کا دن میدان عمل ہے اور کل کا روز انعام جیتنے کا روز ہے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: کیا کل کو لوگ دوڑ لگائیں گے؟ والد نے کہا: بیٹے، تم تو نرے جاہل ہو۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ آج کے دن عمل کر لو، کل (قیامت) کے روز جزاء پالو گے۔ پھر جب اگلا جمعہ آیا ہم جمعہ کی نماز کیلئے حاضر ہوئے پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ (حوالہ و ترجمہ ابھی گذرا) خبردار ہو جاؤ، دنیا اپنے اختتام کا اعلان کر چکی ہے۔ سن لو کہ آج کا دن گھڑ دوڑ کا دن ہے اور کل کا روز جیتنے کا روز ہے۔ یاد رکھو کہ (بدکرداروں کیلئے) انجام کار دوزخ کی آگ ہے۔ اور جیتنے والا صرف وہ ہے جو جنت میں داخل ہو گیا۔

(1) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز سرور عالم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سورج قریب الغروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مَا بَقِيَ مِنْ دُنْيَاكُمْ فِيمَا مَضٰى اِلَّا مِثْلُ مَا بَقِيَ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ فِي مَا مَضٰى" دنیا کی مقررہ مدت میں سے اب اسی قدر وقت باقی ہے جتنا اس دن سے سورج غروب ہونے میں باقی ہے۔ یعنی دنیا کا زیادہ زمانہ گذر چکا اب قیام قیامت میں بہت تھوڑا وقت ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى" حضور انور ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطی کے ساتھ اشارہ کیا اور فرمایا: میری بعثت اور قیامت یوں ملی ہوئی ہیں۔ آیہ مذکورہ میں یہی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے آنے میں بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔ آیت مقدسہ کے دوسرے حصے میں سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے ایک عظیم الشان معجزہ یعنی شق القمر کا بیان بھی فرمایا گیا ہے۔ اس کے متعلق علامہ قرطبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک روز مشرکین جمع ہو کر سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد (ﷺ) اگر آپ سچے ہیں تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایئے۔ مخدوم کائنات ﷺ نے فرمایا: "اِنْ فَعَلْتُ تُؤْمِنُوْنَ" اگر میں نے ایسا کر دیا تو کیا ایمان لے آؤ گے؟ کہنے لگے: ہاں ضرور ضرور۔ چاند کی چودھویں تھی۔ محبوب خدا ﷺ نے اپنے خدا سے عرض کی کہ کفار و مشرکین کے مطالبے کو پورا کرنے کی قوت عطا فرمائی جائے۔ چنانچہ یہ قوت عطا فرمائی گئی اور آپ ﷺ نے انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے کر دیا۔ حضور انور ﷺ اس وقت مشرکین کا نام لے لے کر فرما رہے تھے: "يَا فُلَانُ يَا فُلَانُ اَشْهَدُوْا" اے فلاں فلاں! اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اور گواہ ہو جاؤ کہ تمہاری فرمائش پوری دی گئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفار نے جب یہ معجزہ عظیمہ اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لیا تو ایمان لانے کی بجائے کہنے لگے: "سَحَرَ ابْنُ اَبِي كَبْشَةَ" "ابو کبشہ کے بیٹے نے جادو کر دکھایا ہے"۔ چند روز کے بعد باہر سے کچھ قافلے آنے والے ہیں۔ ہم ان سے پوچھیں گے پھر اس جادو کی حقیقت خود بخود کھل جائے گی۔ پھر جب وہ قافلے پہنچے اور ان سے دریافت کیا گیا کہ فلاں رات کو تم نے چاند شق ہوتے ہوئے دیکھا ہے یا نہیں؟ تو سب نے اس کی تصدیق کی۔ لیکن اس کے باوجود کفار کو توفیق ایمان نصیب نہ ہوئی۔ یہ معجزہ ہجرت سے پانچ سال قبل وقوع پذیر ہوا۔ یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے راوی ہیں مثلاً سیدنا علی مرتضی، سیدنا انس، سیدنا ابن مسعود، سیدنا حذیفہ، سیدنا جبیر بن مطعم، سیدنا ابن عمر، سیدنا ابن عباس وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین۔ بعض لوگ اس معجزے پر کئی قسم کے عقلی استحالے پیش کرتے اور دور دور کی کوڑی لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تفصیلات میں جائے بغیر ہم عرض کریں گے کہ یہ استحالات اور تکلفات پیش کرنے کی ضرورت تو تب تھی جب اپنے آپ چاند دو ٹکڑے ہو جاتا۔ جب ہمارا ایمان ہے کہ خلاق کائنات نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کی تصدیق و تائید کیلئے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا تو اب کسی مدعی ایمان کو شک کی گنجائش ہی کیوں باقی رہے۔ جو خالق چاند کو بنانے والا ہے وہ اسے توڑ بھی سکتا ہے جوڑ بھی سکتا ہے۔ باقی رہے کفار و مشرکین، تو وہ پہلے ہی کون سے ہمارے پیغمبر ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کر رہے ہیں کہ اس عظیم معجزے کو تسلیم کر لیں گے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے، چاند اشارے سے ہو چاک ‏ ‏ ‏ ‏ اندھے منکر دیکھ لے قدرت رسول اللہ (ﷺ) کی (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اندھیری رات کے ٹکڑے کی مثل فتنہ بپا ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کر لو (اس وقت فرصت اعمال نہ ہو گی۔ اس فتنہ کے زمانہ میں) صبح کے وقت ایک آدمی مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر ہو گا۔ "یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا" آدمی اپنا دین وایمان سامان دنیا کے بدلے بیچتا پھرے گا۔ (یہ تو آج کل عام دیکھنے کو ملتا ہے)۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ (نیز ترمذی نے بھی روایت کیا اور حسن صحیح کہا ہے)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ فتنوں کے ظہور سے پہلے پہلے اعمال صالحہ انجام دینے میں جلدی کر لو۔ (یہ فتنے قرب قیامت کی علامات ہیں) یعنی نمبر 1 سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، نمبر 2 دھوئیں کا اٹھنا، نمبر 3 دجال، نمبر 4 دابۃ الارض کا نکلنا، نمبر 5 موت اور نمبر 6 قیامت۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرماتے ہوئے ایک آدمی سے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، مال و دولت کو غربت وفقیری سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: لوگو! مرنے سے پہلے اپنے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لو۔ دنیا میں مصروفیت سے پہلے نیک اعمال انجام دے لو، اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان تعلق کو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کر کے اور خفیہ وعلانیہ صدقہ دے کر مضبوط کر لو۔ تو تمہیں رزق بھی ملے گا تمہاری مدد بھی کی جائے گی اور تمہارے نقصان بھی پورے کر دیئے جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ" عقلمند وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل وخوار کیا۔ اور موت کے بعد (قبر وقیامت) کیلئے نیک عمل کرتا رہا۔ اور عاجز (وکم عقل) وہ ہے جس نے اندھا دھند اپنے نفس کی پیروی کی اور اللہ سے (جنت کی) تمنا بھی رکھی۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ موت سے ہم کنار ہوتا ہے (بعد از موت) شرمندہ ہوتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اس کی شرمندگی کیا ہوتی ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ" اگر مرنے والا نیکو کار ہوتا ہے تو اس بات پر شرم سار ہوتا ہے کہ اس نے اس سے زیادہ نیکیاں کیوں نہ کما لیں اور اگر وہ گناہ گار ہو تو اس لئے شرمندہ ہوتا ہے کہ اس نے خود کو گناہوں سے کیوں نہ روکا۔

اسے ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بہتری کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کام لیتا ہے۔ عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: "یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ" اسے موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اسے شہد کی طرح میٹھا بنا دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اسے شہد جیسا میٹھا بنا دینے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: "یُوَفِّقُ لَہٗ عَمَلاً صَالِحاً بَیْنَ یَدَیْ رِحْلَتِہٖ حَتّٰی یَرْضیٰ عَنْہُ جِیْرَانُہٗ اَوْ قَالَ مَنْ حَوْلَہٗ" اس سے یہ مراد ہے کہ موت سے پہلے اسے ایسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش ہو جاتے ہیں یا فرمایا کہ اس کے ارد گرد رہنے والے لوگ اس سے راضی ہو جاتے ہیں (اور اس کی مغفرت ہو جاتی ہے)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں نیز حاکم و بیہقی وغیرہما نے بھی ابن حبان کے طریق سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلَی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَۃً" اللہ تعالیٰ نے اس شخص کیلئے معذرت کا کوئی موقعہ باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو موخر کئے رکھا یہاں تک کہ وہ ساٹھ برس کی عمر کو پہنچ گیا۔ (ساٹھ برس کی عمر تک بھی تائب نہ ہوا تو پھر کب ہو گا؟)۔ (بخاری)

حدیث: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہتے ہیں: "مَنْ عَمَّرَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ سَنَۃً فَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فِی الْعُمُرِ" میری امت میں سے جس نے ستر سال کی عمر پائی، اللہ نے عمر کے متعلق اس کا کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیا۔ (اب وہ یہ نہیں کہہ سکے گا کہ عمر کچھ زیادہ ہوتی تو میں توبہ کر لیتا)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تم میں سے اچھے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: جی حضور۔ تو ارشاد فرمایا: "خِیَارُکُمْ اَطْوَلُکُمْ اَعْمَارًا وَّاَحْسَنُکُمْ اَعْمَالاً" تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور اعمال اچھے ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ نیز حاکم نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) بہترین لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ'' جن کی عمریں لمبی اور عمل نیک ہوں۔ وہ عرض گذار ہوا: بدترین لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَآءَ عَمَلُهٗ'' جن کی عمریں تو لمبی ہوں مگر اعمال برے ہوں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز طبرانی نے باسناد صحیح حاکم اور بیہقی نے کتاب الزھد میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خَیْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ'' لوگوں میں بہترین وہ لوگ ہیں جن کی عمریں دراز اور اعمال حسین ہوں۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ انہیں قتل (وغیرہ آفات و بلیات) سے بچائے رکھتا ہے (اور ان کی صحت محفوظ رکھتا ہے)، نیک اعمال کے ساتھ ان کی زندگیاں دراز فرما دیتا ہے۔ اچھی طرح رزق بہم پہنچاتا ہے۔ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے، بستر پر امن و اطمینان کے ساتھ ان کی ارواح قبض فرماتا ہے۔ اور انہیں شہداء کے مرتبے عطا فرماتا ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد اس وقت ذہن میں حاضر نہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنی قضاعہ کے دو آدمی پرانے دوست تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر اسلام قبول کیا تھا۔ ان میں سے ایک (کسی لڑائی میں) شہید ہو گیا۔ اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا۔ حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سال بعد میں فوت ہونے والا، شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا ہے۔ صبح میں نے جا کر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں یہ معاملہ ذکر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلَیْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهٗ رَمَضَانَ وَصَلّٰی سِتَّةَ اٰلَافِ رَکْعَةٍ وَکَذَا رَکْعَةً صَلٰوةَ سَنَةٍ'' کیا اس نے شہید کے بعد ایک رمضان کے (مزید) روزے نہیں رکھے تھے؟ اور کیا اس نے (سال بھر میں) چھ ہزار رکعت (فرض) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ اور اتنی اتنی (نفل) نمازیں سال بھر نہیں پڑھتا رہا تھا؟۔ (یعنی اسے سال بھر کیلئے شہید سے زیادہ عبادات کا موقع مل گیا تھا جس کی وجہ سے وہ جنت میں پہلے چلا گیا۔ مقصود یہ بتانا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ جو لمبی عمر نیک اعمال کے ساتھ ہو باعث برکت ونجات ہے)۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے باسناد حسن روایت کیا۔ نیز ابن ماجہ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔ ان سب کی روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہے اور روایت مذکورہ سے طویل ہے۔ نیز ابن ماجہ اور ابن حبان نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے "فَلَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ" اسی لئے ان کے درمیان زمین وآسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔ (جنت کے اندر درجات میں اتنا فرق ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ بنی عذرہ کے تین آدمیوں کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی کفایت (کھانے پینے رہنے سہنے کا انتظام) کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت طلحہ کے پاس رہنے لگے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے (کسی جہاد پر) لشکر روانہ فرمایا تو ان حضرات میں سے ایک آدمی اس لشکر میں شامل ہو کر جہاد پر گیا اور شہید ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک اور لشکر روانہ فرمایا تو اس میں ایک آدمی گیا اور شہادت پا گیا۔ پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر (طبعی موت) انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے ان تینوں حضرات کو جو میرے پاس رہا کرتے تھے (خواب میں) جنت کے اندر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ آخر میں بستر پر فوت ہونے والا آدمی ان کا امام ہے، دوسرے لشکر میں شہید ہونے والے کو ملاحظہ کیا کہ وہ اس امام کے ساتھ ساتھ ہے۔ اور سب سے پہلے جام شہادت نوش کرنے والے کو ان سب سے (مرتبہ کے لحاظ) آخر میں دیکھا۔ اس سے میرے دل میں کچھ خلجان سا محسوس ہوا۔ تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض کی۔ اس پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذَالِكَ؟ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ" اور کیا تم کو اس سے انکار ہے؟ اللہ عزوجل کے نزدیک اس مومن بندے سے کوئی بھی افضل نہیں ہے جس نے اپنی عمر اسلام کی حالت میں اللہ کی تسبیح، تکبیر اور تہلیل کرتے ہوئے گزاری ہو۔ (تہلیل کے معنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھنا ہے)۔

اسے امام احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام احمد کے نزدیک اس کے اول میں ارسال ہے جیسا کہ گذرا۔ ابویعلیٰ نے حضرت طلحہ کے ذکر سے اسے موصل کیا ہے۔

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

حدیث: سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ بیماری کے عالم میں تھے اور موت کی تمنا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس، اے اللہ کے رسول ﷺ کے چچا! موت کی تمنا مت کرو۔ اگر تم نیکوکار ہو تو اپنی پہلی نیکیوں کے ساتھ اور نیکیاں جمع کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم گناہ گار ہو پھر تمہیں (زندگی کی) مہلت دی جائے تو (ہو سکتا ہے کہ) تم اپنے گناہوں سے باز آ جاؤ (اور سچی توبہ کر لو) یہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھی تمہارے لئے اچھا ہے۔"لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ" لہٰذا موت کی آرزو ہرگز نہ کرو(1)۔اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور یہ روایت مکمل ہے۔حاکم نے کہا یہ حدیث برشرائط بخاری ومسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِيْدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَ يَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْاِنَابَةَ" موت کی تمنا نہ کیا کرو کیونکہ اس چوٹی (موت) کی وحشت بڑی شدید ہے۔(دنیا کی تمام تکالیف سے بڑھ کر ہے) اور یہ تو نیک بختی کی بات ہے کہ بندے کی عمر دراز ہو اور اللہ اسے توبہ کی توفیق نصیب فرمادے۔اسے امام احمد نے حسن اسناد کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:"لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ" تم سے کوئی بھی موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک آدمی ہے تو ممکن ہے کہ اپنی نیکیاں بڑھالے اور اگر گناہ گار ہے تو ہوسکتا ہے کہ توبہ کرلے۔اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔الفاظ بخاری کے ہیں۔اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ ہی موت کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے۔"وَاِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا" اور یقین جانو کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہوجاتے ہیں (جو وہ زندگی میں کرسکتا تھا) اور مومن کی درازی عمر نیکی ہی بڑھاتی ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (دنیا میں) نازل ہونے والی مصیبتوں کی وجہ سے تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔پھر اگر یہ تمنا کرنی پڑ ہی جائے تو یوں کہے:"اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَاكَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ" اے میرے پروردگار! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت سے ہمکنار فرمادے۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

---

(1) علماء فرماتے ہیں موت کی آرزو اچھی بھی ہے اور بری بھی۔سرور عالم ﷺ کے دیدار کیلئے یا دنیوی فتنوں سے بچنے کیلئے آرزوئے موت اچھی ہے۔اور اگر دنیوی مصائب وآلام سے گھبرا کر موت کی تمنا کی تو بری چیز ہے۔البتہ موت کی یاد بہترین عبادت ہے خصوصاً جبکہ ساتھ ساتھ موت کی تیاری بھی ہو۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

خوف الٰہی کی فضیلت

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے سائے میں اس (قیامت کے) دن جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔اس کے بعد ان سات اشخاص کا ذکر کیا۔یہاں تک کہ فرمایا:(ان سات میں سے) ایک وہ مرد ہوگا جسے کسی جاہ و جلال اور حسن و جمال والی عورت نے دعوت گناہ دی تو اس نے کہا:''اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ''میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں(اور عورت کی دعوت کو رد کر دیا)۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔یہ پوری حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک آدمی تھا جو کسی گناہ کے کام سے بچتا نہ تھا۔ایک دفعہ ایک عورت(کسی مجبوری سے) اس کے پاس آئی تو اس شخص نے اسے ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا۔پھر جب اس نے اس عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرنی چاہی تو وہ کانپنے اور رونے لگی۔مرد نے پوچھا:کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی:یہ وہ (برا) کام ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں کیا۔اور اپنی مجبوری کی وجہ سے مجھے یہ کچھ کرنا پڑ رہا ہے۔وہ بولا:تو یہ(کانپنا اور رونا) اللہ کے خوف کی وجہ سے کر رہی ہے پھر تو مجھے تجھ سے زیادہ اللہ کا خوف کرنا چاہیے۔جا چلی جا اور جو کچھ میں تجھے دے چکا ہوں وہ بھی لے جا۔اور اللہ کی قسم میں(وعدہ کرتا ہوں کہ) آج کے بعد اللہ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا۔پھر وہ اسی رات کو فوت ہو گیا۔صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا:''اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لِلْکِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذَالِکَ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرما دی ہے۔یہ دیکھ کر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن کہا۔نیز حاکم نے بھی روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:تم سے پہلے لوگوں میں تین آدمی اپنے اہل و عیال کیلئے تلاش رزق میں سفر پر نکلے۔راستے میں بارش شروع ہوگئی۔تو انہوں نے کسی پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔(خدا کی قدرت کہ) غار کے دہانے پر ایک بڑا پتھر آگرا(اور غار کا منہ بند ہو گیا) تو آپس میں کہنے لگے:ہمارے قدموں کے نشان(بارش کی وجہ سے) مٹ چکے ہیں۔اور غار کے دہانے پر پتھر گر پڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارے اس ٹھکانے کو کوئی جانتا بھی نہیں(لہٰذا بچ نکلنے کا اب بظاہر کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔)اس لئے اب تو اللہ تعالیٰ سے اپنی یقینی مقبول اعمال کے وسیلہ سے دعا کرو۔تو ان میں سے ایک نے یوں دعا کی:اے میرے پروردگار!تو جانتا ہے کہ میرے پاس ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عورت ہوتی تھی (جو میری بیوی نہ تھی) مجھے اچھی لگتی تھی۔ میں نے اس سے خواہش نفسانی کی تکمیل چاہی تو اس نے انکار کیا۔ میں نے اسے کچھ مال پیش کیا۔ (وہ مجبور تھی راضی ہو گئی) جب اس نے اپنے آپ کو میرے قریب کر دیا تو میں نے (تیرے خوف کی وجہ سے) اسے چھوڑ دیا۔ تو اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے ایسا کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ اس پر وہ بڑا پتھر ایک تہائی ہٹ گیا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: اے اللہ! یقیناً تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ تھے۔ ان کے لئے دودھ دوہ کر لایا کرتا تھا۔ (ایک دن) جب میں دودھ لے کر ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے۔ میں دودھ لئے ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے وہ دودھ پیا۔ پس اگر تجھے معلوم ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے ایسا کیا تھا تو ہمیں نجات عطا فرما دے۔ اب وہ پتھر ایک تہائی اور سرک گیا۔ اور تیسرا آدمی یوں دعا کرنے لگا: اے خدائے من! بے شک تو جانتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو ایک دن کی اجرت دی تو اس نے آدھا دن میرے واسطے کام کیا۔ میں نے اس کو اس کی اجرت دی تو وہ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مزدوری نہ لی (اور چلا گیا) پھر میں اس کی مزدوری (کی رقم) پر اضافہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کا اتنا مال ہو گیا (کئی وادیاں اس کی بھیڑ بکریوں سے بھر گئیں) پھر ایک روز وہ آیا اور اپنی اجرت طلب کی تو میں نے کہا: یہ تمام مال لے جاؤ۔ اور اگر میں چاہتا تو اسے سوائے اس کی پہلے دن والی اجرت کے اور کچھ نہ دیتا۔ اب اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے ڈر سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ اب وہ پتھر (مکمل طور پر غار کے منہ سے) ہٹ گیا اور وہ لوگ غار سے نکل کر چل پڑے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز بخاری و مسلم وغیرہما نے بھی اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی تھا جو اپنی جان پر (گناہوں کی وجہ سے) ظلم کرتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر میری خاک کو پیس دینا اور پھر میری خاک کے ذرے ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم، اگر اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے وہ عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اس کے کہنے کے مطابق کیا گیا (اس کی میت کو جلا کر راکھ ہوا میں اڑا دی گئی) اب اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ تیرے اندر ہے میرے سامنے جمع کر دے۔ چنانچہ زمین نے ایسا ہی کر دیا۔ اب جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تیری خشیت نے یا فرمایا کہ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔ ''فَغَفَرَ لَهٗ'' تو اللہ نے اسی بات پر اس کی بخشش فرما دی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی جس نے کبھی کوئی اچھا عمل نہیں کیا تھا، نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اپنے اہل وعیال سے کہا کہ جب وہ مرجائے تو وہ اس کو جلا دیں پھر اس کی راکھ کے نصف ذرات خشکی میں اور نصف سمندر میں اڑا دیں۔ (یہ سب اس نے اس خیال سے کیا کہ) اللہ کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑ لیا تو اسے ایسا عذاب دے گا کہ جو سارے جہانوں میں کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب وہ آدمی مرگیا تو اس کے اہل خانہ نے اس کے ساتھ وہی کیا جس کا اس نے حکم دیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے جو کچھ اس کے اندر تھا جمع کر کے پیش کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اپنے اندر کے ذرات پیش کر دیئے۔ پھر اس سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ عرض گذار ہوا: ''مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لَهُ'' اے میرے پالنے والے! تیرے خوف کی وجہ سے میں نے ایسا کیا تھا اور تو تو بہت اچھی طرح جانتا ہے (کہ میں نے ایسا کیوں کیا تھا) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

اسے امام بخاری اور مسلم نے نیز امام مالک ونسائی نے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جسے اللہ نے مال کی برکت عطا فرما رکھی تھی۔ جب اس کا وقت موت آن پہنچا تو اس نے اپنے بچوں سے پوچھا: تمہارے لئے میں کیسا باپ ثابت ہوا ہوں؟ بیٹوں نے جواب دیا کہ آپ ایک اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہے۔ میں جب مرجاؤں تو تم مجھے جلا دینا پھر میری راکھ پیس دینا اور پھر میری راکھ کے ذرے تیز ہوا میں اڑا دینا۔ بیٹوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو اکٹھا کر کے فرمایا: تجھے یہ کچھ کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ تو اس نے عرض کیا: ''مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ'' اے اللہ! تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ اس سے ملاقات فرمائی (1)۔ (اس کی بخشش کر دی)۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل (بروز قیامت) فرمائے گا: ''اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْماً اَوْخَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ'' (اے فرشتو!) اس بندے کو دوزخ کی آگ سے نکال دو (اور جنت میں داخل کر دو) جس نے کسی دن مجھ کو یاد کیا ہو یا میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا ہو (اور پھر فرائض کی ادائیگی اور نیکیوں کی انجام دہی میں مصروف اور گناہوں سے تائب ہوگیا ہو)۔

اسے ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: (فرشتو!) جب میرا بندہ کوئی گناہ کرنے کا ارادہ کرے تو اسے مت لکھو جب تک کہ گناہ کر نہ گذرے۔ پھر اگر وہ گناہ کر ہی لے تو اسی کی مثل (یعنی ایک گناہ) لکھو۔ ''وَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً''۔ الحدیث۔ اور اگر میری وجہ سے گناہ کرنا

---

(1) احادیث میں مذکورہ واقعہ چار دفعہ ذکر فرمایا گیا ہے۔ الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔ البتہ مفہوم ایک ہی ہے۔ ممکن ہے، یہ ایک ہی شخص کا واقعہ ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چار مختلف افراد کے مختلف واقعات ہوں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔

اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ اخلاص کے بیان میں پوری حدیث گذر چکی ہے۔ اور مسلم کے الفاظ میں یوں ہے: "اِنْ تَرَکَھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً اِنَّمَا تَرَکَھَا مِنْ جَرَّایَ اَیْ مِنْ اَجْلِیْ" اگر بندہ گناہ ترک کر دے تو اسے اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دو۔ یقیناً اس نے میری ہی خاطر گناہ کو ترک کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ان احادیث میں سے روایت کی جو آپ ﷺ اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہیں (یعنی یہ حدیث قدسی ہے) کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَعِزَّتِیْ لَا اَجْمَعُ عَلٰی عَبْدِیْ خَوْفَیْنِ وَاَمْنَیْنِ اِذَا خَافَنِیْ فِی الدُّنْیَا اٰمَنْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِذَا اَمِنَنِیْ فِی الدُّنْیَا اَخَفْتُہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ" مجھے میری عزت کی قسم، میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن (بیک وقت) اکٹھے نہیں فرماؤں گا۔ جب میرا بندہ دنیا میں میرا خوف رکھے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن میں رکھوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے گا تو آخرت میں میں اس پر خوف طاری کر دوں گا۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو خوف رکھتا ہو وہ منہ اندھیرے ہی سفر شروع کر دیتا ہے۔ اور جو منہ اندھیرے سفر شروع کرتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ "اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ" خبردار! اللہ کا مال ومتاع بہت قیمتی ہے (جسے حاصل کرنے کیلئے انسان کو اپنی زندگی کی ابتدا ہی میں نیک اعمال کا سفر شروع کر دینا چاہیے) یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا مال ومتاع جنت ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ بنی قشیر کی مسجد میں ہمیں حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے نماز کی امامت کرائی تو "سورۃ المدثر" تلاوت کرنے لگے۔ جب فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ (مدثر) (1) پر پہنچے تو گر کر انتقال فرما گئے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ

---

(1) سورۃ المدثر کی ابتدائی چند آیات با ترجمہ ملاحظہ ہوں۔ ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝ (المدثر)

ترجمہ: "اے چادر لپیٹنے والے محبوب! اٹھیے اور لوگوں کو ڈرائیے۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔ اور اپنے لباس کو پاک صاف رکھیے اور بتوں سے دور رہیے۔ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کیجئے۔ اور اپنے پروردگار کی رضا کی خاطر صبر کیجئے۔ پھر جب صور پھونکا جائیگا۔ تو وہ دن بڑا سخت ہوگا، کافروں پر آسان نہیں ہوگا"۔ اس دن کی سختی کے خوف سے حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی اور ان کا انتقال ہوگیا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْ بَۃِ مَاطَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَاعِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ رَّحْمَتِہٖ" اگر مومن جان لے کہ اللہ کا عذاب کس قدر ہے تو کوئی جنت کا طمع نہ کرے اور اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کتنی وسیع ہے تو وہ اس کی رحمت سے کبھی نا امید نہ ہو۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل! کیا میں تمہیں اس فیصلہ کے متعلق خبر نہ دوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرما رکھا ہے؟ میں عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیوں نہیں؟ (ضرور ارشاد ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہارے دل کو زندہ رکھے۔ اور اس دن اسے نہ مرنے دے جس دن تمہارا بدن موت سے ہم کنار ہو۔ اے ابو کاہل! جان لو کہ رب العزت اس شخص پر غضب ناک نہیں ہوگا جس کے دل میں اس کا خوف موجود ہو۔ اور اس کا کوئی حصہ بدن آگ نہ کھائے گی۔ اے ابو کاہل! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے اپنی شرم گاہ کو خفیہ اور علانیہ چھپاتا رہے، اللہ کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ روز قیامت اس کے شرم کے کاموں (گناہوں) کو چھپائے۔ ابو کاہل! یہ بھی جان رکھو کہ جس شخص کے دل میں نماز کی حلاوت داخل ہو جائے حتیٰ کہ وہ نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل کیا کرے، تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ قیامت کے روز اس کو راضی فرما دے۔ ابو کاہل! تمہیں علم ہونا چاہیے کہ جو بندہ چالیس دن اور چالیس راتیں جماعت کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولی پائے، اللہ کے ذمہ کرم پر ضروری ہے کہ اس کیلئے دوزخ کی آگ سے براءت لکھ دے۔ اے ابو کاہل! ضرور جان لو کہ جو آدمی رمضان کے علاوہ ہر ماہ تین روزے رکھے گا، اللہ تعالیٰ کے ذمہ حق ہے کہ اسے پیاس کے (قیامت) روز جام نوش کرائے۔ تمہیں ضرور معلوم ہونا چاہیے اے ابو کاہل! کہ جو آدمی اپنی اذیت سے لوگوں کو محفوظ رکھے، اللہ کے ذمہ حق ہے کہ اسے عذاب قبر سے محفوظ کر دے۔ ابو کاہل! یہ بھی ضرور علم میں رکھو کہ جو شخص اپنے زندہ یا فوت شدہ والدین کے ساتھ نیکی کرے اللہ کریم کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ روز قیامت اس کو راضی فرمائے۔ میں نے عرض کی: جب کسی کے والدین فوت ہو چکے ہوں تو وہ ان کے ساتھ کیسے نیکی کر سکتا ہے؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: فوت شدہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ ان کیلئے دعائے مغفرت کرتا رہے، ان کو گالی نہ دے اور کسی کے والدین کو گالی نہ دے کہ وہ اس کے والدین کو گالیاں دے۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے اے ابو کاہل! کہ جس شخص نے زکوۃ کا وقت آجانے پر اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی، اللہ کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ اسے انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں میں شامل کر دے۔ اے ابو کاہل! جان لو کہ جس آدمی کی نیکیاں کم ہوں اور گناہ بڑے بڑے ہوں (اور وہ مذکورہ بالا اعمال بجالائے) تو اللہ کے ذمہ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کی (نیکیوں کی) میزان بھاری کر دے۔ ابو کاہل! جان رکھو کہ جو بندہ اپنی بیوی بچوں اور ماتحتوں کیلئے محنت مشقت کرتا ہو، ان میں اللہ کا حکم نافذ کرتا ہو۔ انہیں حلال کھلاتا پلاتا ہو تو اللہ کے ذمہ واجب ہے کہ اسے شہداء کے درجات میں داخل فرمائے۔ اے ابو کاہل! ضرور یاد رکھو کہ جو بندہ ہر روز تین مرتبہ میری محبت میں اور میرے شوق کیلئے مجھ پر درود بھیجتا ہو، "کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَلَہٗ بِکُلِّ مَرَّۃٍ ذُنُوْبَ حَوْلٍ" اللہ کے ذمہ کرم پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

واجب ہے(1) کہ ہر مرتبہ درود بھیجنے کے بدلہ میں اس کے ایک سال کے گناہ بخش دے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ یہ ساری روایت منکر ہے۔ البتہ اس کتاب میں جا بجا ایسی روایات گذری ہیں جو اس کے بعض حصے کے صحیح ہونے کی شاہد ہیں۔ واللہ اعلم بحالہ۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روتے رہو اور بہت تھوڑا ہنسنا تمہیں نصیب ہو۔ تم یقیناً پہاڑوں کے راستوں کی طرف نکل جاؤ۔ اللہ کی بارگاہ میں زاری کرتے پھرو، تم نہیں جانتے تمہاری نجات ہوگی یا نہیں۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ (الدہر) ”بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی گذرا ہے جب یہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا“۔ پڑھی حتیٰ کہ سورۃ ختم فرمائی پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔ آسمان چر چر کرتا ہے(ایک آواز نکالتا ہے جیسے کوئی چیز چرچراتی ہے)اور اس کو چرچرانا ہی چاہیے۔(میں آسمان کی یہ آواز بھی سنتا ہوں) آسمان میں ایک قدم رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے اپنی پیشانیاں رکھے ہوئے نہ ہوں۔(میں یہ دیکھتا ہوں) اللہ کی قسم، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ روتے رہو۔ اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہو سکو۔ یقیناً تم جنگل کی راہوں کو نکل جاؤ۔ اللہ کے سامنے زاری کرو۔ اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ ڈالا جاتا۔

اسے امام بخاری نے مختصراً اور ترمذی نے روایت کیا۔ مگر ترمذی کے الفاظ میں ہے کہ ”مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ“ آسمان میں چار انگلی کی بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے سجدہ ریز نہ ہوں۔

حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ یہ الفاظ حاکم کے ہی ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ وہ جان جاؤ جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔ ’فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ“(اس خطبہ شریفہ کا اثر اس قدر ہوا کہ) اصحاب رسول ﷺ و رضی اللہ عنہم نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے صرف ان کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔(بخاری و مسلم)

---

(1) اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز غیر محتاج ہے۔ اس پر کسی کا کچھ واجب نہیں، جسے جو چاہے مرتبہ عطا فرمائے اور جس کی جب اور جیسے چاہے پکڑ فرمالے، کسی کو مجال دم زدن نہیں، نہ کسی قسم کا کوئی دعویٰ کر سکتا ہے۔ حدیث مذکور میں جو بار بار واجب کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے خود اپنے ذمہ واجب فرمالیا ہے۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے کوئی بات پہنچی، تو آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ''عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا'' مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی۔ تو میں نے آج کی طرح (جنت کو) اچھی حالت میں اور (دوزخ کو) بری حالت میں نہیں دیکھا اور اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ روتے رہو۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر اس سے سخت تر دن کبھی نہیں آیا تھا۔ انہوں نے اپنے سروں کو ڈھانپ لیا جب کہ ان کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

حدیث: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ کَمَا یَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْیَابِسَةِ وَرَقُهَا'' اللہ تعالیٰ کے خوف سے جب بندے کی کھال پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اس کے گناہ یوں گرنے لگتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

اسے ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: اور بیہقی کی ایک روایت میں یوں ہے: فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ سخت ہوا چلنے لگی۔ جس سے درخت پر سے سوکھے پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس درخت کی مثال کیسی ہو سکتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول جل وعلا ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَثَلُ الْمُؤْمِنِ اِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ وَبَقِیَتْ لَهٗ حَسَنَاتُهٗ'' یہ بندہ مومن کی مثال ہے کہ جب اللہ عزوجل کے خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (التحریم: 6) ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے''۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک روز یہ آیت اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے سامنے تلاوت فرمائی۔ اسے سن کر ایک نوجوان غش کھا کر گر پڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست رحمت اس کے دل پر رکھا تو ملاحظہ فرمایا کہ اس کا دل دھڑک رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھو تو اس نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ بشارت ہم میں سے کسی کے لئے بھی ہو سکتی ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (ابراہیم) ''یہ بشارت ہر اس شخص

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کیلئے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور میرے عذاب سے خوف زدہ رہا''۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَوَّفَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَّ مَنْ لَّمْ يَخَفِ اللّٰهَ خَوَّفَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ'' جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوف زدہ رکھتا ہے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتا رہتا ہے (1)۔ اسے ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا۔ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔

---

(1) کیا خوب فرمایا حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ نے

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　　که گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

''یعنی تو اے انسان! اپنی گردن اپنے خالق کے سامنے جھکا دے۔ دنیا کی ہر چیز تیرے سامنے سرنگوں ہو جائے گی''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

اللہ تعالیٰ سے مغفرت ورحمت کی امید (1) اور حسن ظن خصوصاً بوقت موت

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو نے جب مجھ سے دعا کی اور مجھ سے امید رکھی تو میں نے تیرے تمام گناہ معاف فرما دیئے اور مجھے اس کی کچھ پروانہیں (میں قادر ہوں سب کچھ کرسکتا ہوں) اے آدم (علیہ السلام) کے فرزند! اگر تیرے گناہ آسمان کی حدوں تک بھی پہنچ جائیں۔ پھر تو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا۔ "یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" اے ابن آدم! اگر تو ساری زمین بھر کے گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر بخشش کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔

---

(1) اللہ غفار وستار نے کلام مجید میں متعدد مقامات پر اپنی مغفرت ورحمت کی بندوں کو امید دلائی ہے اور ناامیدی و مایوسی سے منع فرمایا ہے۔ چند آیت باعث تقویت ایمان ملاحظہ ہوں:

نمبر 1:۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ (النساء)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس چیز کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ (باقی تمام گناہ) جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ گناہ عظیم کا ارتکاب کرتا ہے"۔

نمبر 2:۔ وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (الاعراف)

ترجمہ: "(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر دعا کی تھی) اے اللہ! ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔ بے شک ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں جسے چاہوں اپنا عذاب پہنچادوں اور میری رحمت تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ تو عنقریب میں اپنی اس رحمت کو لکھ دوں گا ان لوگوں کیلئے جو ڈرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ اور وہ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں"۔

نمبر 3:۔ وَ لَا تَایْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (یوسف)

ترجمہ: "(حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ یوسف و بنیامین علیہما السلام کو تلاش کرو) اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت سے مایوس و ناامید صرف کافر لوگ ہی ہوتے ہیں"۔

نمبر 4:۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ (الزمر)

ترجمہ: "اے حبیب! (ﷺ) آپ فرمائیں کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ بے شک وہ بہت بخشنے والا بڑا ہی رحم فرمانے والا ہے۔ اور لوٹ آؤ اپنے پروردگار کی طرف، اور اسکے سامنے سرتسلیم خم کردو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہیں مہلت نہ دی جائے"۔

نمبر 5:۔ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ (الانعام)

ترجمہ: "پھر اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرمادیں کہ تمہارا پروردگار وسیع رحمت والا ہے۔ اور مجرم لوگوں سے اس کا عذاب ٹالا نہیں جاسکتا"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ ایک نوجوان کے پاس (عیادت کیلئے) تشریف لائے جو موت وحیات کی کش مکش میں تھا۔ اس سے ارشاد فرمایا: اس وقت کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ سے (رحمت کی) امید بھی رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے خوف بھی کھاتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ اٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ'' ایسے (موت وحیات کی کش مکش کے) موقعہ پر کسی بندہ مومن کے دل میں دونوں (امید وخوف کی) حالتیں جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید کے مطابق اسے عطا فرماتا ہے اور جس چیز کا اسے ڈر ہوتا ہے، اس سے مامون ومحفوظ فرما دیتا ہے۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا سب نے بروایت جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا ارشاد فرمائے گا اور اہل ایمان سب سے پہلے اس کی بارگاہ میں کیا عرض کریں گے؟ ہم عرض گذار ہوئے: جی ہاں، یارسول اللہ! ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل مومنین سے فرمائے گا: کیا میری ملاقات تم لوگوں کو پسند تھی؟ وہ عرض کریں گے: ہاں، ہمارے پروردگار (پسند تھی)۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا: کیوں؟ وہ عرض گذار ہوں گے: اس لئے کہ ہم تیری طرف سے معافی اور تیری مغفرت کی امید رکھتے تھے۔ اس پر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: ''قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ'' جاؤ تمہارے لئے میری مغفرت واجب ہوگئی ہے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے عبید اللہ بن زحر کی روایت سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ''۔ الحدیث۔ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (وہ میرے بارے میں جیسا گمان کرتا ہے میں ویسا ہی اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ الحمد للہ ہر مسلمان کو اپنے گناہوں سے خوف کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت ومغفرت کا گمان ہی نہیں بلکہ پکا یقین ہے) اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں (اپنی رحمت لئے) اس کے پاس ہوتا ہوں۔

اسے بخاری ومسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان شریف ہے: ''حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ'' (اللہ کے ساتھ) حسن ظن عبادت کے حسن میں سے ہے۔

اسے ابوداؤد وابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ یہ الفاظ ان دونوں حضرات کے ہیں۔ نیز ترمذی وحاکم نے بھی اسے روایت کیا۔ ان کے الفاظ ہیں: ''اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ'' بے شک حسن ظن اللہ کی عبادت کے حسن میں سے ہے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے تین روز پہلے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ''، تم میں سے جو بھی فوت ہو تو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

اسے مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت حیان ابی النضر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر سے حضرت یزید بن اسود کی بیمار پرسی کیلئے نکلا تو حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ وہ بھی انہیں کی بیمار پرسی کیلئے جا رہے تھے۔ ہم حضرت یزید بن اسود کے ہاں داخل ہوئے۔ جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ بڑھایا اور اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ آگے بڑھ کر بیٹھ گئے۔ حضرت یزید نے حضرت واثلہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھ لیا۔ تو حضرت واثلہ ان سے فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسا گمان رکھتے ہو؟ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم، اللہ کے ساتھ تو میرا گمان حسن ہے۔ (بہت اچھا ہے) واثلہ نے فرمایا: پھر تمہیں بشارت ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَلَہٗ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَہٗ''، میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے۔ اگر اچھا گمان رکھتا ہو تو اس کیلئے وہی کچھ ہے۔ اور اگر برا گمان کرتا ہے تو اس کے ساتھ وہی کچھ ہوتا ہے۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ لَا یُحْسِنُ عَبْدٌ بِاللّٰہِ الظَّنَّ اِلَّا اَعْطَاہُ ظَنَّہٗ وَذَالِکَ بِاَنَّ الْخَیْرَ فِیْ یَدِہٖ'' قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو بندہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو تو اللہ اسے اس کے ظن کے مطابق عطا فرما دیتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ بھلائی تو اسی کے دست قدرت میں ہے۔

اسے طبرانی نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے اعمش کے جنہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ ایک بندے کو دوزخ کا حکم دے دے گا۔ جب وہ جا کر دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہو جائے گا تو مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: اللہ کی قسم، اے میرے پروردگار! کیا میں تیرے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتا تھا؟ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''رُدُّوْہُ اَنَا عِنْدَ حُسْنِ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ''، (فرشتو!) اسے واپس (جنت کی طرف) لے جاؤ۔ میں اپنے بندے کے ساتھ وہی کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔

اسے بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے۔ جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کتاب الجنائز

ترغیب

اللہ تعالیٰ سے معافی اور خیر و عافیت کا سوال کرنا

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا! یا رسول اللہ! (ﷺ) کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ'' اپنے رب سے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت اور صحت و تندرستی کا سوال کیا کرو۔ پھر وہ سائل دوسرے دن حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے وہی پہلا جواب عطا فرمایا۔ پھر وہ شخص تیسرے روز بھی آ حاضر ہوا اور وہی پہلے جیسا سوال عرض کر دیا۔ تو حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ'' جب تجھے دنیا میں خیر و عافیت عطا فرما دی گئی اور آخرت میں بھی دے دی جائے تو یقیناً تم بامراد ہو گئے۔

اسے ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے سلمہ بن وردان عن انس کی حدیث سے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حدیث حسن کہا اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے۔ اور پھر فرمایا: پہلے سال رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان منبر شریف پر کھڑے ہوئے پھر رو پڑے اور فرمایا: ''سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ'' (لوگو!) اللہ تعالیٰ سے معافی اور خیر و عافیت کا سوال کیا کرو کیونکہ کسی شخص کو (ایمان و) یقین کے بعد خیر و عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں فرمائی گئی۔

اسے امام ترمذی نے بروایت عبداللہ بن محمد بن عقیل روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز اسے نسائی نے بھی متعدد طرق سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کیا ان میں سے ایک اسناد صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جو دعائیں کرتا ہے ان میں ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ'' (اے میرے خدا! میں تجھ سے معافی اور خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں) سے بہتر کوئی دعا نہیں ہے۔ اور ایک روایت میں دعا کے الفاظ یہ آئے ہیں: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ'' اے میرے پروردگار! تجھ سے میں دنیا و آخرت میں خیریت و تندرستی کا سوال کرتا ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد محترم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) میں جب اپنے رب کی بارگاہ میں دست سوال دراز کیا کروں تو کیسے عرض کیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہا کرو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ'' (اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) نصیب فرما) اور آپ ﷺ نے اپنی انگشتان مبارکہ کو سوائے انگوٹھے کے اکٹھا فرما لیا (اور فرمایا) پس یہ طریقہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کا جامع ہوگا۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی انور ﷺ نے فرمایا: اے عباس، اے نبی ﷺ کے چچا! دعا میں خیر و عافیت کا اکثر سوال کرتے رہا کرو۔

اسے ابن ابی الدنیا اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ'' اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم کیا دعا کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: ''سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ'' اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کیا کرو۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور حدیث حسن کہا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ'' عافیت سے زیادہ محبوب کسی چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کیا گیا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا: حدیث غریب ہے۔ ابن ابی الدنیا اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں، اگر میں لیلۃ القدر معلوم کرلوں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ'' اے میرے پروردگار! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف فرما دے۔

اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے فرمایا: بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

کسی مبتلائے تکلیف کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے؟

حدیث: حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ (بیمار، تنگ دست، پریشان حال وغیرہ) کو دیکھے تو یہ پڑھ لے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا'' تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں بہت سے افراد پر فضیلت دی۔ یہ دعا پڑھنے والے کو یہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (مصیبت زدہ کے پاس یہ دعا آہستہ پڑھی جائے ورنہ اسے روحانی کوفت ہو سکتی ہے)۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حدیث حسن غریب کہا۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اور بزار نے اور طبرانی نے صغیر میں صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''فَاِذَا قَالَ ذَالِكَ شَكَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ'' جب دیکھنے والا یہ الفاظ کہہ لے تو اس نعمت (مصیبت سے عافیت) کا شکر یہ اس نے ادا کر لیا۔

ترغیب

صبر کی فضیلت خصوصاً اس شخص کیلئے جو کسی جانی یا مالی مصیبت میں (1) مبتلا ہو مصیبت، بیماری اور بخار کی فضیلت نیز جس کی نظر جاتی رہی ہو اس کا ثواب

حدیث: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' (کے الفاظ) میزان کو (ثواب سے) بھر دیں گے۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' دونوں یا ان میں سے ہر ایک آسمان و زمین کے درمیان کو (اجر و ثواب سے) بھر دیں گے۔ نماز ایک نور ہے (دنیا میں نور

---

(1) رب العالمین کی طرف سے آنے والے مصائب و آلام پر صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایسے مواقع پر صبر کرنے والوں کی تعریف و توصیف خود خلاق عالم اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے:

نمبر 1:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! مدد طلب کیا کرو (اللہ سے) صبر اور نماز کے ذریعے۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

نمبر 2:۔ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ: ''اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف سے اور کچھ بھوک سے اور جانوں اور مالوں میں کمی کرنے سے۔ اور (اے حبیب ﷺ! ان مصائب و امتحانات میں) صبر کرنے والوں کو (جنت کی) بشارت دیں۔ یہ (صبر کرنے والے) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم صرف اللہ ہی کے ہیں اور بے شک ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی وہ (خوش نصیب) لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمت ہوتی ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہدایت ہے اور قیامت میں نورِ نجات ہوگا) صدقہ برہان (صدقہ دینے والے کے صاحب ایمان ہونے پر دلیل قوی) ہے۔ "وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ" اور صبر ایک روشنی ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں (اگر اس پر تو نے عمل کیا تو) یا تیرے خلاف (اگر تو نے اس پر عمل نہ کیا) حجت ہے۔ ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنی جان کو (اعمال کے ذریعہ) خریدنے والا ہوتا ہے۔ اب یا تو (نیک اعمال کے ذریعے دوزخ سے) اسے آزاد کروالیتا ہے یا پھر (اعمال بد سے) اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" جو بندہ صبر کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمادیتا ہے۔ اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ نہیں دیا گیا۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ پوری حدیث سوال کے باب میں گذر چکی ہے۔ نیز حاکم نے بھی اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مختصراً روایت کیا ہے۔ الفاظ ہیں: "مَا رَزَقَ اللّٰهُ عَبْدًا خَيْرًا لَّهُ وَلَا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" اللہ نے کسی بندے کو صبر سے بہتر اور بڑا رزق نہیں عطا فرمایا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں کسی کو نصیب ہو جائیں تو تعجب ہے۔ (یعنی ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ یہ چاروں بیک وقت کسی کو نصیب ہو جائیں)۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نمبر 3:۔ جنگ احد میں مسلمانوں پر آنے والے مصائب و تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ (آل عمران)

ترجمہ: "(یہ مصائب و آلام تم پر اس لئے آئے تھے) تا کہ اللہ تعالیٰ آزمالے جو کچھ تمہارے سینوں میں تھا اور صاف کردے (میل کچیل) جو تمہارے دلوں میں تھی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے سینوں کے رازوں کو خوب جاننے والا ہے"۔

نمبر 4:۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ (آل عمران)

ترجمہ: "تم ضرور بالضرور آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اور یقیناً تمہیں سننا پڑیں گی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے اور مشرکین سے بہت سی اذیت ناک باتیں۔ اور اگر تم (ان کفار و مشرکین کی تکلیف دہ اور اذیت ناک باتوں پر) صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کئے رہو تو بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے"۔

نمبر 5:۔ الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ (العنکبوت)

ترجمہ: "الف۔ لام۔ میم۔ کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں صرف اتنی سی بات پر چھوڑ دیا جائیگا کہ وہ کہیں ہم پر ایمان لے آئے ہیں اور انہیں آزمایا نہیں جائیگا؟ اور بے شک ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا۔ پس اللہ ضرور دیکھے گا انہیں جو سچے تھے (اور جو صابر و ثابت قدم تھے تا کہ انہیں جزا عطا فرمائے) اور انہیں بھی ضرور دیکھے گا جو جھوٹ بولنے والے تھے (تا کہ انہیں سزا دے)"۔

نمبر 6:۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ (العنکبوت)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہم انہیں ضرور جنت کے بالا خانوں میں ٹھہرائیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ کتنا عمدہ بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور یہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نمبر 1 صبر، حالانکہ یہ سب سے پہلی عبادت ہے۔ نمبر 2 عجز و انکساری۔ نمبر 3 اللہ تعالیٰ کی یاد اور نمبر 4 ضروریات زندگی کی قلت (یعنی قناعت)۔

اسے طبرانی اور حاکم نے بروایت عوام بن جویریہ روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) حلال کو حرام کرنے اور مال کو ضائع کر دینے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے پاس (مال و دولت) ہے وہ تیرے لئے اس سے زیادہ با اعتماد نہ ہو جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یعنی تیرا اعتماد و بھروسہ اپنے مال و دولت کی بجائے اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر ہو) اور یہ کہ تو مصیبت کے اجر و ثواب (کے حصول کی کوشش) میں لگا رہے۔ جب تجھے مصیبت پہنچے تو تیری رغبت ہو کہ یہ مصیبت تیرے لئے باقی رہے (تاکہ تیرا اجر و ثواب جاری رہے)۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ (لیکن ترمذی میں یہ روایت حضرت انس کی بجائے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے ہے۔ ترمذی ابواب الزہد)۔

حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ وَالْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ'' صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورے کا پورا ایمان ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ روایت موقوف ہے اور بعض نے اسے مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

حدیث: حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلصَّبْرُ مِعْوَلُ الْمُسْلِمِ'' صبر مسلمان کی ڈھال ہے۔ (جس سے وہ مصائب و آلام کا مقابلہ کرتا ہے)۔

اسے رزین العبدری نے روایت کیا۔ میں (مصنف) نے اسے کہیں نہیں دیکھا۔

حدیث: حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کا سارے کا سارا معاملہ خیر ہی خیر ہے۔ اور یہ مومن ہی کیلئے خاص ہے کسی اور کو نصیب نہیں۔ ''اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ'' اگر اسے کوئی خوشی نصیب ہو تو اللہ کا شکر کرتا ہے یہ بھی اس کیلئے بہتر ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کیلئے اچھا ہی ہوتا ہے۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے عیسیٰ! (علیہ السلام) یقیناً تمہارے بعد میں ایک ایسی امت پیدا فرمانے والا ہوں کہ اگر انہیں ان کی محبوب چیزیں ملیں گی تو وہ اللہ کی حمد کیا کریں گے۔ اور اگر ناپسندیدہ مصائب پہنچیں گے تو وہ اس پر ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کریں گے۔ حالانکہ نہ وہ بردبار ہوں گے نہ علم والے۔ اس پر عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: (حلم و علم کے بغیر) یہ سب کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اُعْطِیْھِمْ مِّنْ حِلْمِیْ وَ عِلْمِیْ'' میں اپنے حلم اور علم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے کچھ حصہ ان کو عطا فرمادوں گا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندے کو کوئی نعمت ملی تو اس نے شکریہ ادا کیا، مصیبت میں مبتلا ہوا تو صبر کیا، گناہ کر بیٹھا تو گناہ کی معافی مانگ لی اور اس پر کسی نے زیادتی کی تو اس نے معاف کر دیا۔ یہ فرما کر حضور انور ﷺ خاموش ہو گئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اس کے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ (انعام) انہی لوگوں کو (روز قیامت، قیامت کی سختیوں سے) امن نصیب ہوگا اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (طبرانی)

حدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے خوشے کی سی ہے کہ اسے ہوا جھونکے دیتی رہتی ہے۔ کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کھڑا کر دیتی ہے۔ (اسی طرح مومن پر مصائب آتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ (یعنی پک جاتا ہے ایسے ہی مومن موت سے ہم کنار ہو کر واصل بحق ہو جاتا ہے)۔

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: (بندہ مومن کو مصائب پہنچتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ اس کا وقت اجل آ جاتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ وہ اپنی جڑ پر اکڑا کھڑا رہتا ہے۔ کوئی چیز اسے ہلا نہیں سکتی حتیٰ کہ (کسی وقت) وہ جڑ سے اکھڑ کر گر پڑتا ہے۔ (مسلم)

(علاوہ ازیں اسی مفہوم کی ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم اور ترمذی نے روایت کی جسے ترمذی نے حدیث حسن صحیح کہا)۔

حدیث: حضرت مصعب بن سعد اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) سب سے زیادہ سخت آزمائش کن لوگوں کی ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) کی۔ پھر درجہ بدرجہ (جتنا قرب الٰہی زیادہ اتنی آزمائش سخت) آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر اس کا دین مضبوط ہو تو آزمائش سخت ہوگی اور اگر اس کا دین کمزور ہو تو آزمائش بھی اس کے دین کے مطابق (نرم) ہوگی۔ "فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ" بندہ پر آزمائش آتی رہتی ہے۔ (اور اس سے اس کے گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں) حتیٰ کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

اسے ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ کو سخت بخار تھا اور آپ ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کمبل کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ کو کس قدر شدید بخار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم (انبیاء علیہم السلام) پر ایسے ہی سخت تکالیف آیا کرتی ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور ہمیں ان پر دوگنا اجر ملتا ہے۔ پھر انہوں (ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) سب سے زیادہ سخت تکلیفیں کن لوگوں پر آتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) پر۔ وہ عرض کرنے لگے: ان کے بعد کن پر؟ فرمایا: (باعمل) علماء پر۔ وہ عرض گذار ہوئے: پھر ان کے بعد؟ ارشاد فرمایا: پھر نیک بندوں پر۔ ان میں سے کسی کو جوؤں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ انہیں مارتا ہے اور کسی کو غربت و تنگ دستی کی آزمائش میں ڈال دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سوائے پہننے کی ایک چادر کے اپنے پاس کچھ نہیں پاتا "وَلَاَحَدُهُمْ كَانَ اَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَآءِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِالْعَطَآءِ" اور بے شک ان میں سے ہر کوئی مصیبت کے آنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ تم میں سے کوئی نعمت ملنے پر خوش ہوتا ہے۔ (کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس سے اس کی خطائیں معاف ہو جائیں گی)۔ اسے ابن ماجہ نے، ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض و الکفارات میں اور حاکم نے روایت کیا۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے اور اس کے شواہد بہت زیادہ ہیں۔ یہ الفاظ حاکم کے ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَآءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ" قیامت کے روز جب اہل مصائب کو (ان کے مصائب پر) ثواب عطا فرمایا جائے گا تو امن و سکون میں رہنے والے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ان کی کھالیں قینچیوں کے ساتھ کاٹی جاتیں۔ اسے ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے بروایت عبدالرحمٰن بن مغراء روایت کیا۔ بقیہ راوی ثقہ ہیں اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نیز طبرانی نے اسے کبیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ اس میں ایک راوی کا نام مذکور نہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن شہید پیش کیا جائے گا اور حساب و کتاب کیلئے روک لیا جائے گا۔ پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا اور حساب کیلئے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر (دنیا میں) مصائب اٹھانے والوں کو حاضر کیا جائے گا تو ان کیلئے میزان نصب نہ کی جائے گی اور نہ عدالت لگائی جائے گی۔ "فَيُصَبُّ عَلَيْهِمُ الْاَجْرُ صَبًّا حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْمَوْقِفِ اَنَّ اَجْسَادَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللّٰهِ" پھر ان پر اجر و ثواب کی زبردست بارش کی جائیگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ثواب کو دیکھ کر امن و عافیت والے لوگ میدان حشر میں تمنا کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں کے ساتھ کاٹے جاتے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں بروایت مجاعہ بن زبیر روایت کیا۔ جن کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے یا چاہتا ہے کہ اسے (گناہوں سے) صاف پاک کردے تو اس پر بلاؤں کی بارش کرتا ہے اور پانی کی طرح اس پر (مصائب) بہا دیتا ہے۔ پھر جب یہ بندہ پکار کر عرض کرتا ہے: اے میرے پالنے والے! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَبَّيْكَ يَا عَبْدِيْ لَا تَسْئَلُنِيْ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَيْتُكَ اِمَّا اَنْ اُعَجِّلَهٗ لَكَ وَ اِمَّا اَنْ اَدَّخِرَهٗ لَكَ" اے میرے بندے! میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تیرے پاس موجود ہوں۔ تو جو کچھ بھی مجھ سے مانگے گا میں تجھے ضرور عطا کر دوں گا۔ یا تو (اسی دنیا میں) تجھے جلد دوں گا یا پھر (آخرت میں) تیرے لئے ذخیرہ کر دوں گا۔ اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ'' اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بہتری و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اس پر مصیبتیں نازل فرما دیتا ہے۔

اسے امام مالک و بخاری نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کے افراد کو (مصائب و آلام میں) مبتلا کر دیتا ہے۔ ''فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ'' تو جو کوئی صبر کرے اس کیلئے صبر (کا ثواب) ہے اور جو کوئی بے صبری کا اظہار کرے، اس کیلئے بے صبری (کا گناہ) ہے۔

اس کو امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت تو کی ہے لیکن ان کی آپ ﷺ سے سماعت میں اختلاف ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ'' بے شک بڑا ثواب بڑی آزمائشوں پر ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کے افراد کو مبتلائے مصائب کر دیتا ہے۔ اب جو (ان مصائب پر) راضی رہے اس کیلئے (اللہ کی) رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کیلئے (اللہ کی) ناراضگی ہے۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حدیث حسن غریب کہا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص مرتبہ ہوتا ہے جسے وہ آدمی اپنے عمل کے ذریعے نہیں پا سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے مصائب و تکالیف میں مبتلا کئے رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔

اسے ابویعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے دادا کو صحابی رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بندے کیلئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جب کوئی ایسا مرتبہ مقدر فرما دیا جاتا ہے جسے وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پا سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کے بارے میں مبتلائے مصیبت کر دیتا ہے پھر وہ بندہ صبر اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ یہ صبر اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ عزوجل کی جانب سے اس کیلئے مقدر فرمایا گیا ہوتا ہے۔

اسے امام احمد، ابوداؤد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ محمد بن خالد سے سوائے ابوالملیح الرقی کے کسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نے روایت نہیں کی۔ اور خالد سے بھی صرف ان کے بیٹے محمد نے ہی روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے (فلاں) بندے کے پاس جاؤ اور اس پر خوب مصائب و بلیات ڈال دو۔ (تم دیکھو گے کہ) وہ پھر بھی اللہ کی حمد ہی کرتا رہے گا۔ (فرشتے جاتے ہیں مصائب و آلام میں اسے مبتلا کرتے ہیں وہ اس کے باوجود حمد الٰہی میں مشغول رہتا ہے)۔ تو فرشتے واپس آ کر عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم نے اس پر اچھی طرح آفات و بلیات ڈالیں جیسے تو نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا۔ (مگر وہ تو تیری حمد و ثناء میں ہی لگا رہا) اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِرْجِعُوْا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَهٗ'' فرشتو! لوٹ جاؤ، کیونکہ میں اس کی آواز کو سننا محبوب رکھتا ہوں۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

حدیث: اور انہی (حضرت ابو امامہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مصیبت میں ڈال کر پرکھتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی سونے کو آگ میں ڈال کر پرکھتا ہے۔ (مصیبت میں پڑنے کے بعد) اب یا تو کوئی خالص سونے کی طرح نکلتا ہے۔ اور یہ وہ شخص ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شبہ والی چیزوں سے بھی بچائے رکھا۔ کوئی اس سے کم درجہ نکلتا ہے اور یہ وہ ہے جو بعض شک والی چیزوں میں پڑ جاتا ہے، اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو اس سیاہ سونے کی مثل نکلتے ہیں یہ وہ ہیں جو فتنوں کا شکار ہو گئے۔

اسے بھی طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْمُصِیْبَةُ تُبَیِّضُ وَجْهَ صَاحِبِهَا یَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوْهُ'' مصیبت، صاحب مصیبت کے چہرے کو اس (قیامت کے) روز سفید و روشن کرے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتّٰی الشَّوْكَةُ یُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ'' بندہ مومن کو جو بھی کوئی تکلیف، بیماری، پریشانی، رنج، اذیت اور غم پہنچتا ہے حتیٰ کہ جو کانٹا اسے چبھ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَّصَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ وَّلَا حُزْنٍ حَتّٰی الْهَمَّ یَهُمُّهٗ اِلَّا كُفِّرَ بِهٖ مِنْ سَیِّئَاتِهٖ'' مومن کو جب بھی کوئی بیماری، تکلیف، مرض اور ملال لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ پریشانی جو اسے پریشان کر دیتی ہے اس سے اس کی خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ اور اسے ابن ابی الدنیا نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھی اکیلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ اور ان کی ایک اور روایت میں یوں ہے: "مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُشَاكُ بِشَوْكَةٍ فِی الدُّنْيَا يَحْتَسِبُهَا اِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جس مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا بھی چبھا جس پر اس نے صبر کیا تو قیامت کے روز اس کے بدلہ میں اس کی خطائیں مٹادی جائیں گی۔

حدیث: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جبکہ ایک طبیب ان کی پشت کے پھوڑے کا علاج معالجہ کر رہا تھا۔ اور آپ تکلیف کا اظہار کر رہے تھے۔ تو میں نے ان سے کہا: اگر ہم میں سے کوئی نوجوان ایسا کرتا تو ہم اس کا مذاق اڑاتے۔ اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات پر کوئی خوشی نہیں پاتا کہ یہ تکلیف مجھے نہ ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِّنْ جَسَدِهِ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّخَطَايَاهُ" جس مسلمان کو اس کے جسم میں کوئی اذیت پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگی۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ اور امام احمد نے اسے ان سے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ مگر ان کے الفاظ اس طرح ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ" جس چیز نے بھی مومن کو اس کے جسم میں اذیت پہنچائی اللہ اس کے بدلہ اس کی خطائیں مٹادے گا۔

نیز اسے طبرانی اور حاکم نے بھی روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: "مَا مِنْ مُّصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا" جو مصیبت بھی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے چبھ جائے (وہ بھی کفارہ سیأت ہوتا ہے)۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: "لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا نَقَصَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ" بندہ مومن کو جو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس کے بدلہ میں اللہ اس کے گناہوں کو کم کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے: "اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً" اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ ساقط کر دیتا ہے۔ اور مسلم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ: ایک قریشی نوجوان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ میں تھیں۔ لوگ اس جوان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ تو آپ فرمانے لگیں: تمہیں کیا چیز ہنسا رہی ہے؟ وہ کہنے لگے: فلاں شخص (یہ نوجوان) خیمہ کی طناب سے گر پڑا قریب تھا کہ اس کی گردن ٹوٹ جاتی یا آنکھ پھوٹ جاتی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس پر مت ہنسو، کیونکہ میں نے رسول اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُشَاكُ بِشَوْکَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّ مُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ''، جس مسلمان کو کوئی کانٹا چبھے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف پہنچے تو اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ (جنت میں) بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک خطاء مٹا دی جاتی ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ''، مومن مرد اور مومنہ عورت کو اس کے نفس، اولاد اور مال میں کوئی آفت لاحق رہتی ہے۔ (اور اس کی خطائیں معاف ہوتی رہتی ہیں) یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی خطا باقی نہیں ہوتی۔

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے فرمایا کہ بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''مَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ بِمَالِهٖ اَوْ فِيْ نَفْسِهٖ فَكَتَمَهَا وَلَمْ يَشْكُهَا اِلَى النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ'' جس (مسلمان) شخص کو اس کے مال میں یا اس کی جان کے بارے میں کوئی مصیبت پہنچی تو اس نے اسے چھپائے رکھا اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے قریب تشریف لائے اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے اتنے پتے گر گئے جتنے اللہ نے چاہا کہ گر جائیں۔ پھر ارشاد فرمایا: ''لَلْمُصِيْبَاتُ وَالْاَوْجَاعُ اَسْرَعُ فِيْ ذُنُوْبِ ابْنِ اٰدَمَ مِنِّيْ فِيْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ'' بلاشبہ مصائب اور امراض ابن آدم کے گناہوں کو اس سے بھی جلدی گرا دیتے ہیں جتنی جلدی میں نے اس درخت کے پتے گرا دیئے ہیں۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ابویعلیٰ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت بشیر بن عبد اللہ بن ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم اپنے والد صاحب سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لے گئے اور اس پر جھک گئے، اس کا حال دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) سات روز سے آنکھ بھی نہیں جھپکی ہے اور کوئی شخص میرے پاس (عیادت کو) نہیں آیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَیْ اَخِيْ اصْبِرْ اَیْ اَخِيْ اصْبِرْ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ ذُنُوْبِكَ كَمَا دَخَلْتَ فِيْهَا'' اے بھائی صبر کرو، اے برادر صبر سے کام لو۔ حتیٰ کہ تم اپنے گناہوں سے نکل جاؤ جیسے کہ تم ان میں داخل ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مزید) فرمایا: ''سَاعَاتُ الْاَمْرَاضِ يُذْهِبْنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سَاعَاتِ الْخَطَايَا'' بیماروں کے لمحے گناہوں کے لمحات کو مٹا ڈالتے ہیں۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِّخَطَايَاهُ'' مومن بندے کی لمبی بیماری اس کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ'' جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں اور اس کے پاس ایسا کوئی عمل نہ ہو جو انہیں مٹا سکے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو حزن وملال میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ مٹا دے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ سوائے لیث بن ابی سلیم کے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ'' مومن بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک فرما دیتا ہے جیسا بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

حدیث: حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے۔ کہتے ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہیں اہل جنت میں سے ایک خاتون نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! (ضرور دکھائیں) آپ نے (ایک عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: یہ سیاہ رنگ والی خاتون نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: مجھے مرگی (EPILEPSY) کا دورہ پڑتا ہے اور میرا پردہ کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرما دیں (کہ مجھے شفا عطا فرمائے) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ'' اگر تم چاہو تو صبر کرلو تمہیں جنت مل جائے گی اور چاہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرما دے۔ تو اس نے عرض کیا: میں صبر کر لیتی ہوں، پھر عرض گذار ہوئی: میں (دورہ پڑنے پر) بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ وہ میرا پردہ محفوظ رکھے۔ ''فَدَعَا لَهَا'' تو سرور عالم ﷺ نے اس کے حق میں یہ دعا فرما دی (اور اس کے پردے کو محفوظ کر دیا گیا) (بخاری ومسلم)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئی۔ اسے کچھ جنون (MADNESS) کی شکایت تھی۔ عرض گذار ہوئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ میرے لئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ تعالیٰ سے (شفا کی) دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتی ہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں، وہ تمہیں شفا دے دے۔ اور اگر چاہتی ہو تو صبر کر جاؤ (قیامت کے روز) تم پر کوئی حساب نہ ہوگا۔ اس نے عرض کیا: ''بَلْ اَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَیَّ'' بلکہ میں صبر کر لیتی ہوں، مجھ پر حساب نہ ہو۔ (معلوم ہوا کہ حالت دیوانگی میں سرزد ہونے والے اعمال کا حساب نہیں ہوگا)۔

اسے بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاذ بن عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: کیا تم بیمار نہ ہونا پسند کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم، ہم تو صحت و تندرستی ہی پسند کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَمَا خَیْرُ اَحَدِکُمْ اَنْ لَّا یَذْکُرَہُ اللّٰہُ'' اس میں تمہاری کوئی بھلائی نہیں کہ (تندرستی میں بندہ اللہ کو کم ہی یاد کرتا ہے)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں اسحاق بن محمد الفروی ہیں۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''مَا ضَرَبَ عَلٰی مُؤْمِنٍ عِرْقٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ عَنْہُ خَطِیْئَۃً وَّ کَتَبَ لَہٗ حَسَنَۃً وَّ رَفَعَ لَہٗ دَرَجَۃً'' مومن کی کوئی رگ بھی مبتلائے تکلیف ہو جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا مٹا دیتا ہے، ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی نے اوسط میں باسناد حسن اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا'' جب (مسلمان) بندہ بیمار ہو جائے یا سفر پر چلا جائے تو اس کیلئے انہی (نیک) کاموں کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ گھر پر حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔ (بخاری و ابوداؤد)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے جس کو بھی کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت پر مامور فرشتوں کو حکم دیتا ہے، فرماتا ہے: ''اُکْتُبُوْا لِعَبْدِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ مَّا کَانَ یَعْمَلُ مِنْ خَیْرٍ مَا کَانَ فِیْ وَثَاقِیْ'' میرے بندے کے لیے ہر رات دن میں اس سے بہتر (ثواب) لکھو جو وہ میری عطا فرمودہ صحت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ امام احمد رحمہ اللہ کے ہیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جب کوئی بندہ اچھے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

طریقہ پر عبادت میں لگا ہوا ہوتا ہے، پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اس فرشتے کو جو اس پر اعمال لکھنے کیلئے مامور ہوتا ہے فرمایا جاتا ہے: ''اُکْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَهٗ اَوْ اَکْفِتَهٗ اِلَیَّ'' اس کیلئے انہی اعمال کا ثواب لکھتا رہ جو یہ زمانہ صحت میں کرتا تھا حتیٰ کہ یا تو میں اسے صحت عطا فرما دوں یا اپنے پاس بلا لوں۔

اس کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کو کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے تو فرشتے سے ارشاد فرماتا ہے: یہ جو پہلے عمل کرتا تھا اب اس کیلئے ان سے بھی بہتر اعمال کا ثواب لکھو ''وَاِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَ لَهٗ وَرَحِمَهٗ'' اور اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دیدے تو اس کے گناہ دھو کر اسے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر اس کی روح قبض کر لے تو اس کو بخش دیتا ہے اور اس پر رحمت فرماتا ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بندہ کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ اگر اس سے برا عمل سرزد ہو جائے تو اسے مت لکھو اور اگر نیک عمل کرے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھ دو۔ نیز اس کے وہ نیک اعمال برابر لکھتے جاؤ جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا اگرچہ اب نہ کر رہا ہو۔ (ابو یعلیٰ و ابن ابی الدنیا)

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن بھی عجیب ہے اور اس کا بیماری پر گھبرانا بھی تعجب انگیز ہے۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ بیماری میں اسے کیا کچھ ثواب ملے گا تو ساری عمر بیمار رہنا پسند کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر انور آسمان کی طرف بلند فرمایا اور ہنس پڑے تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے سر اقدس آسمان کی جانب بلند فرمایا اور ہنس پڑے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان دو فرشتوں پر تعجب ہوا جو ایک بندے کو اس کی جائے نماز میں ڈھونڈ رہے تھے جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ جب انہوں نے اسے وہاں نہ پایا تو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: اے ہمارے رب! تیرا فلاں بندہ جو رات دن نیک عمل کرتا تھا ہم انہیں لکھا کرتے تھے۔ اب ہم نے دیکھا کہ تو نے اسے اپنی قید میں بند کر دیا ہے (وہ بیمار ہو گیا ہے) اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میرے اس بندے کے وہ سارے اعمال لکھتے جاؤ جو وہ رات دن میں کیا کرتا تھا اور ان میں کوئی کمی مت کرو۔ ''وَعَلَیَّ اَجْرُهٗ مَا حَبَسْتُهٗ وَلَهٗ اَجْرُ مَا کَانَ یَعْمَلُ'' اس کو (بیماری کی وجہ سے) روک دیئے جانے کا ثواب میرے ذمہ کرم پر ہے اور اسے ان اعمال کا ثواب بھی دیا جائے گا جو وہ (حالت صحت میں) کرتا تھا (اور اب نہیں کر سکتا)۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے اوسط میں اور بزار نے اختصاراً روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابواشعث صنعانی سے روایت ہے کہ وہ دمشق (ملک شام کا ایک شہر) کی مسجد میں گئے۔ دن ڈھلے باہر نکلے تو شداد بن اوس سے ملاقات ہوگئی۔ ان کے ساتھ صنابجی بھی تھے۔ تو میں نے ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، کہاں کے ارادے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہاں قبیلہ مضر کے ہمارے ایک بھائی رہتے ہیں ہم ان کی عیادت کو جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ جب یہ دونوں اس آدمی کے پاس پہنچے تو پوچھنے لگے: صبح تمہارا کیا حال تھا؟ اس نے کہا: اللہ کا احسان ہے۔ اس پر حضرت شداد نے کہا: تمہیں گناہوں کی معافی اور خطاؤں کی بخشش کی بشارت ہو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُہٗ فَاجْرُوْا لَہٗ کَمَا کُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَہٗ وَھُوَ صَحِیْحٌ'' میں جب اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو مبتلائے مصیبت کروں اور وہ اس ابتلاء پر میری حمد و ثنا کرتا رہے تو (اے فرشتو!) تم اس کیلئے اتنا ہی اجر لکھتے رہا کرو جتنا اس وقت لکھتے تھے جب وہ تندرست تھا۔

اسے امام احمد نے بطریق اسماعیل بن عیاش عن راشد الصنعانی اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ اس کی صحت کے کئی شواہد ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے مومن بندے کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنے بیمار پرسی کرنے والوں کے سامنے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اپنی قدرت سے اسے شفا دیتا ہوں پھر اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون دے دیتا ہوں ''ثُمَّ یَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ'' پھر از سر نو نیکی کرنے لگتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی ایمان والا مرد اور ایمان والی عورت مسلمان مرد اور مسلمان عورت بیمار پڑ جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرماتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ خَطَایَاہُ'' تو اللہ اس کی کچھ خطائیں مٹا دیتا ہے۔

اسے امام احمد، بزار، ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ مگر ابن حبان کے الفاظ ہیں کہ: ''اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِذٰلِكَ خَطَایَاہُ کَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَۃُ عَنِ الشَّجَرَۃِ'' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کی خطائیں یوں گرا دیتا ہے جیسے (خشک) درخت سے پتے گر جاتے ہیں۔

حدیث: حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی العلمین ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَلْمَرِیْضُ تَحَاتُّ خَطَایَاہُ کَمَا یَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ'' بیمار اپنی خطائیں یوں گراتا ہے جیسے (خشک) درخت کے پتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گرتے ہیں۔

اسے عبداللہ بن احمد نے اپنی زوائد میں اور ابن ابی الدنیا نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ یہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی صاحبہ تھیں اور بیعت کرنے والی خواتین میں شامل تھیں۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کو تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام العلاء! تمہیں خوش خبری ہو۔ کیونکہ مسلمان کی بیماری سے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں یوں صاف کردیتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے میل کو دور کردیتی ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث: قبیلہ خضر کے عامر الرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوداؤد نے کہا: نفیلی جو کہ اسی قبیلہ خضر سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے علاقے میں تھا کہ اچانک ہمارے سامنے کچھ جھنڈے اور نشانیاں ظاہر ہوئیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ میں حاضر خدمت ہوا دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کمبل بچھایا گیا ہے جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور ارد گرد آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجمع ہے۔ تو میں بھی آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیماریوں کا ذکر فرمانے لگے۔ فرمایا: "اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَ مَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ" بلاشبہ مومن بندے کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس سے شفا دے دیتا ہے تو یہ بیماری اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ اور آئندہ کیلئے نصیحت بن جاتی ہے۔ "وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ اَرْسَلُوْهُ" اور جب منافق بیمار پڑتا ہے پھر اسے شفا دے دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی مثل ہوتا ہے جس کے مالک نے اسے پہلے باندھا پھر چھوڑ دیا۔ اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ مالک نے اسے کیوں باندھا اور کیوں چھوڑ دیا۔ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم، میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: "قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا" ہمارے پاس سے اٹھ جاؤ تم ہم میں سے نہیں ہو۔ (یعنی ہماری عادات و اطوار کے مطابق نہیں ہو۔ یہ فرمان بیماری کی اہمیت و ثواب ظاہر کرنے کیلئے ہے۔ سائل سے اظہار ناراضگی کیلئے نہیں۔ کیونکہ بیمار نہ ہونے میں ان کا کوئی قصور نہ تھا)۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں ایک راوی مذکور نہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (نساء:123) "جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا"۔ تو انہوں نے کہا: اگر ہمارے ہر برے عمل کا ہمیں بدلہ دیا گیا پھر تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا "نَعَمْ يُجْزٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِيْ جَسَدِهٖ مِمَّا يُؤْذِيْهِ" ہاں، ان اعمال کا بدلہ دنیا میں بندے کے جسم میں ایسی مرض پیدا کر کے دیا جاتا ہے جو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے اذیت دیتی رہتی ہے۔(ابن حبان فی صحیحہ)

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اس آیت کے نزول کے بعد بہتری کیسے ہوسکتی ہے؟ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ ۙ (النساء:123) ''تمہاری آرزوؤں پر (نجات) نہیں اور نہ اہل کتاب کی ہوس پر ہے (بلکہ) جو براعمل کرے گا، وہ اس کا بدلہ پا کر رہے گا۔جبکہ ہر عمل کا بدلہ ہمیں بھگتنا پڑا؟''۔ تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تمہاری بخشش کرے، کیا تم بیمار نہیں ہوتے؟ کیا تم غمزدہ نہیں ہوتے؟ کیا تمہیں کبھی تنگی و تکلیف نہیں پہنچتی؟ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! (یہ تو ہوتا رہتا ہے) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ھُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِہٖ'' یہی ہے جس سے تمہیں (تمہارے اعمال کا) بدلہ ملتا رہتا ہے۔

اسے بھی ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: سیدہ امیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان آیات کے بارے میں سوال کیا وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللہُ (البقرۃ:284) ''اور چاہے تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے لے گا''۔ اور مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ (النساء:123) ''جو بھی براعمل کریگا بدلہ پائے گا۔ (سوال یہ تھا کہ دل میں تو کئی قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں اور چھوٹا موٹا ناپسندیدہ عمل بھی بندے سے سرزد ہو جاتا ہے تو پھر صورت نجات کیا ہوگی؟) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے یہ سوال پوچھا ہے کسی نے مجھ سے ایسا سوال نہ کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے سے ارشاد فرمایا تھا: اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ خرید و فروخت کا معاہدہ ہے (یعنی وہ مصیبتیں بھیج کر گناہ معاف فرما دیتا ہے) ان مصائب کے بدلہ میں جو وہ بندے پر ڈالتا ہے کبھی بخار کبھی درد والم اور کبھی کانٹا چبھنے کی صورت میں حتیٰ کہ وہ رقم جو اس نے اپنی قمیص کی آستین میں رکھی ہوتی ہے، اس کو گم پاتا ہے تو گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے (کہ کہاں گئی) پھر اسے اپنی بغل کے تھیلا میں پاتا ہے (تو اطمینان حاصل ہوتا ہے گویا اتنی سی پریشانی سے بھی گناہوں کی معافی ہوتی رہتی ہے)۔ ''حَتّٰی اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ الذَّھَبُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ'' یہاں تک کہ مومن بندہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے سرخ سونا آگ کی بھٹی سے نکلتا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے بروایت علی بن یزید عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: دیکھو، یہ اپنے عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ اب اگر وہ (اس بیماری پر) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو فرشتے اس کی یہ گفتگو اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کیلئے میرے ذمے ہے کہ اگر میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے وفات دے دوں تو جنت میں داخل فرماؤں۔ اور اگر اسے شفا سے نوازوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت اور خون کو بہتر خون سے تبدیل کر دوں اور اس کے گناہوں کو مٹا دوں۔

اسے امام مالک نے مرسلاً اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ ابن ابی الدنیا کے ہاں یہ الفاظ ہیں: تو اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے: "اِنَّ لِعَبْدِیْ هٰذَا عَلَیَّ اِنْ اَنَا تَوَفَّیْتُهٗ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ اَنَا رَفَعْتُهٗ اَنْ اُبْدِلَهٗ لَحْمًا خَیْرًا مِّنْ لَّحْمِهٖ وَدَمًا خَیْرًا مِّنْ دَمِهٖ وَاَغْفِرَ لَهٗ" بے شک میرے اس بندے کیلئے یہ میرا ذمہ ہے کہ اگر میں اسے موت سے ہمکنار کر دوں تو جنت میں داخل فرماؤں اور اگر اسے زندہ رکھوں تو اس کا گوشت بہتر گوشت سے اور خون بہتر خون سے تبدیل کر دوں اور اس کی بخشش فرما دوں۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نبی انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے جسم انور کو چھو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کو تو شدید بخار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، مجھے اتنا بخار ہے جتنا تمہارے دو آدمیوں کو ہوتا ہے (یعنی تمہاری نسبت دوگنا بخار ہے) میں عرض کرنے لگا: یہ اس لئے ہے کہ آپ کو دوہرا ثواب حاصل ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اَجَلْ مَامِنْ مُّسْلِمٍ یُّصِیْبُهٗ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَیِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا" ہاں (یہی وجہ ہے) جو مسلمان بھی بیماری یا کسی اور وجہ سے مبتلائے اذیت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یوں گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے (خشک) پتے گراتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا ارشاد ہے ان بیماریوں کے متعلق جو ہمیں لاحق ہوتی رہتی ہیں، ہمیں ان سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (گناہوں کے) کفارے ہوتی ہیں۔ حضرت ابی عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) اگرچہ بہت تھوڑی سی بیماری ہو؟ ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ کانٹا ہو یا اس سے بھی چھوٹی تکلیف ہو۔ اس پر انہوں نے اپنے لئے یہ دعا کی کہ وفات تک ان سے بخار جدا نہ ہو اور انہیں حج، عمرے، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت نماز فرض سے نہ روکے۔ راوی فرماتے ہیں: "فَمَا مَسَّ اِنْسَانٌ جَسَدَهٗ اِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتّٰی مَاتَ" اس کے بعد (ساری زندگی) کوئی صاحب جب بھی ان کے جسم کو چھوتا تو بخار کی حرارت محسوس کرتا یہاں تک کہ انتقال کر گئے۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دردِ سر اور بخار بندے کو لگے رہتے ہیں۔ بندے کے گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں تو یہ اس وقت تک بندے کو نہیں چھوڑتے جب تک اس پر رائی کے ایک دانے کے برابر بھی گناہ باقی ہو۔

ایک اور روایت میں یوں ہے: "مَا یَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِیْلَةُ وَالصُّدَاعُ وَاِنَّ عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا لَاَعْظَمَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مِنْ اُحُدٍ حَتّٰی تَتْرُکَہٗ مَا عَلَیْہِ مِنَ الْخَطَایَا مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ'' مسلمان آدمی کو بخار کی حرارت اور درد سر برابر لگے رہتے ہیں۔ اور اس پر احد پہاڑ سے بھی بڑے گناہوں کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ دونوں (بخار و درد سر) بندے کو تب چھوڑتے ہیں جب اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ باقی نہیں رہتا۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ امام احمد کے ہیں۔ اس کی اسناد میں ابن لہیعہ اور سہل بن معاذ ہیں۔ (علاوہ ازیں ابویعلیٰ نے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث ثقہ راویوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ صُدِعَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَ لَہٗ مَاکَانَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ ذَنْبٍ'' جس شخص کو اللہ کے راستہ میں درد سر ہوا تو اس نے صبر کے ساتھ ثواب طلب کیا، اس کے اس سے پہلے کے سارے گناہ بخش دیئے گئے۔

اسے طبرانی اور بزار نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو سر درد ہونا، کانٹا چبھنا یا کسی اور چیز کا اذیت پہنچانا، قیامت کے دن اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمائے گا اور اس کے گناہ مٹا دے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ''اِنَّ اللّٰہَ لَیَبْتَلِیْ عَبْدَہٗ بِالسَّقَمِ حَتّٰی یُکَفِّرَ ذَالِكَ عَنْہُ کُلَّ ذَنْبٍ'' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بیماری اس بندے کے تمام گناہوں کو مٹا ڈالتی ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کی موت کا وقت آن پہنچا تو ایک آدمی نے کہا: اسے مبارک ہو کہ یہ اس حال میں فوت ہوا ہے کہ کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَیْحَكَ مَا یُدْرِیْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ابْتَلَاہُ بِمَرَضٍ یُکَفِّرُ عَنْہُ مِنْ سَیِّاٰتِہٖ'' تیری خرابی ہو، تجھے کیا معلوم کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی مرض میں مبتلا کر دیتا تو اس کے گناہ معاف فرما دیتا۔

اسے امام مالک نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَا مِنْ عَبْدٍ یُصْرَعُ صَرْعَۃً مِّنْ مَّرَضٍ اِلَّا بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنْھَا طَاھِرًا'' جس بندے کو بھی کسی بیماری سے صدمہ پہنچا اللہ تعالیٰ (اسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قیامت کے دن گناہوں سے) پاک اٹھائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لائے تو فرمایا: کیا ہوا تم کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بخار ہو گیا ہے، اللہ اس میں برکت نہ کرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ“ بخار کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ بنی آدم کے گناہوں کو یوں صاف کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔ (مسلم)

حدیث: سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں بیمار تھی، رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کو تشریف لائے تو فرمایا: اے ام العلاء! تمہیں بشارت ہو ”فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ“ کیونکہ مسلمان کی بیماری کے سبب اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں دور کر دیتا ہے جیسے کہ آگ چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن کو جب بخار ہوتا ہے تو اس کی مثال اس لوہے کی سی ہوتی ہے جو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی میل کچیل دور ہو جاتی ہے اور اصلی لوہا باقی رہ جاتا ہے۔ (اسی طرح اس مومن کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں)۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: سیدہ فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہے کہ نبی محترم ﷺ ایک انصاریہ خاتون کی عیادت کو تشریف لے گئے جو بیمار تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: خود کو کیسا محسوس کرتی ہو؟ وہ عرض کرنے لگیں: خیریت ہے، البتہ ام ملدم (بخار) نے بہت تنگ کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اِصْبِرِيْ، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَبَثَ ابْنِ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ“ صبر کرو، کیونکہ یہ بخار انسان کے میل (گناہ) یوں دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اسے مرفوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمّٰى لَيْلَةٍ“ ایک رات کے بخار سے اللہ تعالیٰ مومن کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے بروایت ابن المبارک عن عمر بن المغیرہ الصنعانی عن حوشب عنہ روایت کیا اور کہا: ابن المبارک کہتے ہیں کہ یہ حدیث جید احادیث میں سے ہے۔

حدیث: انہی (امام حسن) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ”كَانُوْا يَرْجُوْنَ فِيْ حُمّٰى لَيْلَةٍ كَفَّارَةً لِمَا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مَضٰی مِنَ الذُّنُوْبِ" صحابہ رضی اللہ عنہم ایک رات کے بخار سے پچھلے تمام گناہوں کے کفارے کی امید رکھتے تھے۔(ظاہر ہے یہ امید رحمت عالم ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ہی ہوگی)۔

اسے بھی ابن ابی الدنیا نے ہی روایت کیا۔اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ وُّعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ" جسے ایک رات بخار ہوا تو اس نے صبر کیا اور اللہ عزوجل سے راضی رہا، وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الرضا میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ بخار نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اس نے عرض کیا: میں بخار ہوں۔آپ ﷺ نے اسے اہل قبا کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔تو ان میں سے اتنے لوگوں کو بخار ہوگیا جتنے اللہ کے علم میں تھے(کہ انہیں بخار ہو) وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بخار کی شکایت کرنے لگے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ اسے تم سے دور کردے گا۔اور اگر تم چاہو تو یہ تمہارے لئے (تمہارے گناہوں سے) پاک ہونے کا ذریعہ بن جائے۔ وہ عرض گذار ہوئے: کیا ایسا ہی ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہوگا) اس پر وہ عرض کرنے لگے: تو آپ اسے رہنے دیں۔ (تاکہ ہماری خطاؤں کی پاکیزگی کا ذریعہ بن جائے)۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔نیز طبرانی نے بھی اسے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔جس میں ہے: تو اہل قبا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بخار کی شکایت پیش کی۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَدَفَعَهَا عَنْكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُمُوْهَا وَاَسْقَطَتْ بَقِيَّةَ ذُنُوْبِكُمْ قَالُوْا فَدَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" "تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اسے تم سے دور کردے گا۔اور اگر تم چاہو تو اسے رہنے دو۔یہ تمہارے باقی گناہوں کو گرادے گا۔وہ لوگ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ اسے ہمارے ساتھ رہنے ہی دیں۔" (محبوب خدا کی خدا کی بارگاہ میں عزت وعظمت بھی ظاہر ہوگی)۔

حدیث: حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَهِيَ نَصِيْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ" بخار دوزخ کے جوش کا ایک ٹکڑا ہے۔اور بس یہی آگ میں سے مومن کا حصہ ہے۔ (گناہوں وغیرہ کی وجہ سے اسے جو دوزخ میں سزا ہوگی وہ اس کے علاوہ نہیں ہوگی تو دنیا میں بخار کا ہونا گناہوں کا کفارہ ہوا)۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی دونوں نے بروایت شہر بن حوشب عنہ روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْحُمّٰی کِیْرٌ مِّنْ جَھَنَّمَ فَمَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْھَا کَانَ حَظَّهٗ مِنْ جَھَنَّمَ" بخار دوزخ کی بھٹی ہے۔ مومن کو جو اس سے پہنچتا ہے بس اسی قدر اس کا دوزخ میں سے حصہ ہوتا ہے۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْحُمّٰی حَظُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنَ النَّارِ" دوزخ میں سے ہر مومن کا حصہ بس بخار ہی ہے۔

اسے بزار نے باسناد حسن روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

بینائی چلے جانے پر اجر و ثواب

حدیث: سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ یُرِیْدُ عَیْنَیْهِ'' میں جب اپنے بندے کو دو پیاری چیزوں کی مصیبت میں مبتلاء کرتا ہوں (بینائی لے لیتا ہوں) تو وہ صبر کرتا ہے (میری شکایت نہیں کرتا)، میں اسے ان کے عوض جنت دوں گا۔ حضور انور ﷺ کی دو پیاری چیزوں سے مراد آنکھیں تھیں۔

اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اِذَا اَخَذْتُ کَرِیْمَتَیْ عَبْدِیْ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ جَزَآءُ عَبْدِیْ اِلَّا الْجَنَّةَ'' جب میں اپنے بندے کی اس دنیا میں آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے پاس اس بندے کیلئے جنت کے سوا کوئی اور بدلہ نہیں ہے۔ ترمذی کی ہی ایک اور روایت میں ہے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے): ''مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ'' میں جس بندے کی پیاری آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے اور طالب ثواب ہوتا ہے تو میں اس کیلئے سوائے جنت کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

حدیث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے راوی ہیں کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِذَا سَلَبْتُ مِنْ عَبْدِیْ کَرِیْمَتَیْهِ وَهُوَ بِهِمَا ضَنِیْنٌ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ اِذْ هُوَ حَمِدَنِیْ عَلَیْهِمَا'' جب میں اپنے بندے کی آنکھیں چھین لیتا ہوں حالانکہ وہ اسے بہت عزیز تھیں تو میں اس کیلئے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا بشرطیکہ وہ ان پر میری حمد کرتا ہو (گلے شکوے نہ کرتا ہو)۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: سیدہ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عَزِیْزٌ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَّاْخُذَ کَرِیْمَتَیْ مُؤْمِنٍ ثُمَّ یُدْخِلَهُ النَّارَ'' اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے کہ وہ مومن کی دو کریم چیزیں لے لے پھر اسے دوزخ میں بھی ڈال دے۔ یونس راوی کہتے ہیں کہ دو کریم چیزیں آنکھیں ہیں۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے بروایت عبدالرحمٰن بن عثمان الحاطبی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَذْهَبُ اللّٰهُ بِحَبِیْبَتَیْ عَبْدٍ فَیَصْبِرُ وَ یَحْتَسِبُ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ'' اللہ تعالیٰ کسی بندے کی آنکھیں لے لے پھر وہ بندہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کو گمراہی میں مبتلا کر دینے کے بعد اس کی بینائی لے لینے سے بڑھ کر کسی کو مبتلائے مصیبت نہیں کیا۔ (یعنی سب سے بڑی مصیبت گمراہی ہے۔ باقی مصائب میں سب سے بڑی مصیبت بینائی کا چلا جانا ہے) ''وَمَنِ ابْتُلِیَ بِبَصَرِهٖ فَصَبَرَ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ لَقِیَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَا حِسَابَ عَلَیْهِ'' اور جسے بینائی کی مصیبت میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے اللہ کی ملاقات (موت) تک صبر کیا تو اللہ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔

اسے بزار نے بروایت جابر الجعفی روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بَصَرَهٗ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ وَاجِبًا اَنْ لَّا تَرٰی عَیْنَاهُ النَّارَ''۔ جس شخص کی آنکھیں اللہ تعالیٰ لے لے اور وہ صبر کرے اور امیدوار ثواب رہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ اس بندے کی آنکھیں دوزخ کی آگ کو نہ دیکھیں۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے، آپ ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت جبریل علیہ السلام اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ''یَا جِبْرِیْلُ مَا ثَوَابُ عَبْدِیْ اِذَا اَخَذْتُ كَرِیْمَتَیْهِ اِلَّا النَّظَرُ اِلٰی وَجْهِیْ وَالْجِوَارُ فِیْ دَارِیْ'' اے جبریل! جب میں بندے کی آنکھیں لے لوں تو اس کا ثواب میری ذات کا دیدار اور میرے گھر (جنت) کی سکونت ہی ہے (1)۔ حضرت انس فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے

---

(1) مصائب وآلام پر صبر وشکر سے کام لینے اور اس پر اجر وثواب کے حصول کے متعلق چند آیات مزید ملاحظہ فرمائی جائیں تا کہ کشت ایمان کی شادابی مزید دو چند ہو جائے۔

نمبر 1 وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۞ (البقرہ)

ترجمہ: ''اور اپنا عہد پورا کرنے والے جب وہ عہد کریں اور مصیبت، تنگی اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے، یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی بات سچ کر دکھائی اور یہی پرہیزگار ہیں''۔

نمبر 2:۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۞ (الانفال)

ترجمہ: ''اور اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

نمبر 3:۔ مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۞ (النحل)

ترجمہ: ''جو کچھ تمہارے پاس (دنیوی مال ومنال) ہے ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور ہم ضرور صبر کرنے والوں کو وہ بدلہ دیں گے جو ان کے سب اچھے عمل کے لائق ہو''۔

نمبر 4:۔ اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۞ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۞ (الفرقان)

ترجمہ: ''یہی وہ لوگ ہیں جن کے صبر کے بدلہ میں انہیں جنت کا بالا خانہ دیا جائے گا اور اس میں دعا وسلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت ہی عمدہ ٹھکانہ اور قیام گاہ ہے''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے گرد روتے رہتے تھے، چاہتے تھے کہ ان کی آنکھیں بینائی سے محروم ہو جائیں۔ (تاکہ وہ یہ شرف وفضل حاصل کرسکیں)۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

ترغیب

جسے جسمانی تکلیف ہو وہ کیا کرے؟

حدیث: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں درد کی شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں یہ درد اپنے جسم میں محسوس کرتے ہیں۔ تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے جسم میں جس جگہ درد پاتے ہو، اس پر اپنا ہاتھ رکھو۔ تین مرتبہ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہو: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ" میں اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس چیز (بیماری درد وغیرہ) کی برائی سے جسے میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں اور جس سے خوف کھاتا ہوں۔ اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔ امام مالک کے ہاں یہ الفاظ ہیں: "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ" اللہ کی عزت وقدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی برائی سے جسے محسوس کرتا ہوں۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا وہ درد دور فرما دیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دیگر لوگوں کو اس عمل کا حکم دیا کرتا تھا۔ امام ترمذی اور ابوداؤد کے ہاں ایسے ہی ہے لیکن انہوں نے دونوں حدیثوں کے شروع میں یوں بیان کیا ہے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں): رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں درد میں مبتلا تھا۔ میں اس درد سے ہلاکت کے قریب پہنچ گیا تھا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (درد والے مقام کو) اپنے داہنے ہاتھ سے سات دفعہ مس کرو پھر پڑھو "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ"۔ الحدیث۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جس کسی کو یا اس کے بھائی کو کسی چیز (بیماری وغیرہ) کی شکایت ہو تو وہ یہ دعا پڑھے: "رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نمبر 5:۔ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (ہود)

ترجمہ: "اور صبر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں فرماتا"۔

نمبر 6:۔ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ (القصص)

ترجمہ: "یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا ان کے صبر کی وجہ سے اور وہ نیکی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْوَجَع "اے ہمارے پروردگار! اے اللہ! تو ہی وہ ہے جس کا نام آسمان میں پاک ہے اور تیرا حکم آسمان وزمین میں جاری ہے۔ جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے، اسی طرح اپنی رحمت زمین میں بھی نازل فرما۔ ہماری تکالیف اور خطائیں معاف فرمادے۔ تو طیبین کا پروردگار ہے۔ اپنی رحمت کا حصہ نازل فرما اور اپنی شفا میں سے اس مرض پر شفا اتار دے۔ جو شخص یہ پڑھ لے گا، اسے تندرستی مل جائے گی۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت محمد بن سالم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ثابت البنانی نے کہا: اے محمد! جب تمہیں کوئی تکلیف ہو تو تکلیف والے مقام پر ہاتھ رکھو پھر پڑھو: "بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجَعِیْ هٰذَا" اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کی عزت وقدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس درد کی برائی سے جسے میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں (1)۔ پھر اپنا ہاتھ اٹھالو پھر طاق تعداد میں (تین پانچ سات نو وغیرہ مرتبہ) اس عمل کو دہراؤ (اللہ تعالیٰ شفا دے گا)۔

(محمد بن سالم کہتے ہیں کہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ بیان فرمایا تھا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا۔

(1) جہاں بھی دعاؤں اور وظیفوں کا بیان ہوا ہے۔ وہاں ذہن میں رہے کہ صرف دعا کے الفاظ پڑھے جائیں۔ ترجمہ نہ پڑھا جائے۔ کہ ترجمہ صرف دعا کا مطلب واضح کرنے کی خاطر دیا گیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

ناجائز تعویذ دھاگے لٹکانا (1)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:"مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ"جس نے تعویذ لٹکایا،اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے۔اور جو ودعہ (کوڑی یا سیپ،جو سمندر کے کنارے پڑے ملتے ہیں) لٹکائے،اللہ اس کی تکلیف رفع نہ فرمائے۔

اسے امام احمد،ابویعلیٰ نے باسناد جید اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا:یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ دس سواروں کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (بیعت اسلام کیلئے) حاضر ہوا۔حضور انور ﷺ نے ان میں سے نو کی تو بیعت لے لی اور ایک آدمی کو بیعت فرمانے سے رک گئے۔لوگوں نے عرض کیا:اس کا کیا حال ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا:اس کے بازو میں تعویذ بندھا ہوا ہے۔اس پر اس آدمی نے تعویذ توڑ کر پھینک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بیعت فرمالیا پھر ارشاد فرمایا:"مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ"،جس نے (تعویذ گنڈا) لٹکایا،اس نے شرک کیا۔

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا۔الفاظ حاکم کے ہیں۔امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت عیسیٰ بن حمزہ سے روایت ہے۔کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔انہیں سرخ بادہ (ایک قسم کا ورم ہے) کی تکلیف تھی۔یہ دیکھ کر میں نے کہا:کیا آپ گلے میں تعویذ نہیں لٹکاتے؟تو فرمانے لگے:اللہ ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ"،جس نے کوئی چیز لٹکائی،اسے اسی کے سپرد کر دیا گیا۔(اس سے اللہ نے اپنی حفاظت و رحمت اٹھالی)۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔مگر ترمذی کے الفاظ یوں ہیں:ہم نے انہیں کہا:آپ کوئی چیز گلے میں نہیں لٹکا لیتے؟تو وہ فرمانے لگے"اَلْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ"اس سے تو موت زیادہ قریب ہے۔(یعنی تعویذ لٹکانے کی بجائے مرنا

---

(1) جس تعویذ میں شرکیہ اور کفریہ الفاظ ہوں یا لٹکانے والے کا عقیدہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے بغیر یہ چیزیں فائدہ مند ہوں گی،ایسے تعویذات حرام و ناجائز ہیں۔لیکن اگر تعویذ میں آیات قرآنی،اسمائے الٰہی یا اسمائے رسول جل وعلا و ﷺ ہوں اور نظریہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے شفاء عطا فرمائے یا نظر بد سے محفوظ فرمائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔علمائے اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔اس باب کی احادیث میں جن تعویذ گنڈوں وغیرہ سے منع فرمایا گیا ہے،وہ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں اہل عرب میں پائے جاتے تھے اور مشرکین عرب انہیں مؤثر بالذات جانتے تھے۔طیبی کہتے ہیں کہ ان احادیث میں مذکور وہ گنڈے تعویذ و منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں۔مثلاً ان میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں۔مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا ان سے تندرستی چاہنا۔اگر اسمائے الٰہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دعائیں ہوں تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہیں۔ابن اثیر نے کہا:کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گنڈے سے ضرور شفا ہوتی ہے۔حضور انور ﷺ نے اس کو شرک قرار دیا۔کیونکہ کافر ان تعویذ گنڈوں سے اللہ کی تقدیر روکنا چاہتے تھے۔اور غیر خدا سے مصیبت رفع کرنے کی درخواست کرتے تھے۔حالانکہ مصیبت دور کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔(مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بہتر ہے)۔

ترمذی نے فرمایا: ہم اسے سوائے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی حدیث کے نہیں پہچانتے۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بازو پر ایک کڑا دیکھا۔ راوی کا خیال ہے کہ وہ کڑا پیتل کا تھا۔ تو حضور اقدس ﷺ نے اسے فرمایا: تجھے خرابی ہو، یہ کیا پہن رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یہ کڑا) درد ریح کیلئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَمَا اِنَّھَا لَا تَزِیْدُ اِلَّا وَھْنًا اَنْبِذْھَا عَنْكَ فَاِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَھِیَ عَلَیْكَ مَا اَفْلَحْتَ اَبَدًا'' خبردار! یہ تو تیرے درد کو اور زیادہ کریگا۔ اس کو توڑ کر پھینک دے۔ کیونکہ اگر تو اسی حال میں مرگیا اور یہ تیرے جسم پر ہی ہوا تو تو کبھی نجات نہ پا سکے گا۔

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ابن ماجہ کے ہاں ''توڑ کر پھینکنے'' کا ذکر نہیں ہے۔ نیز ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ''فَاِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَھِیَ عَلَیْكَ وُکِلْتَ اِلَیْھَا'' اگر تو اسے پہنے ہوئے ہی مرگیا تو تجھے اسی کے حوالے کردیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ۔ علی کے ملنگوں کا پتہ نہیں کیا بنے گا!)۔ حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت زینب زوجہ عبداللہ کے بھتیجے حضرت زینب رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک بڑھیا ہمارے ہاں آیا کرتی تھی جو بادہ سرخ (ایک قسم کا ورم) کا منتر جانتی تھی۔ ہمارے پاس ایک لمبے لمبے پایوں والا تخت تھا۔ حضرت عبداللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو پہلے کھانستے اور آواز دیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آئے۔ جب میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ کرلیا۔ وہ آئے اور میرے پاس ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر مجھے ٹٹولا تو انہوں نے ایک دھاگہ (میرے گلے میں) محسوس کیا۔ پوچھنے لگے: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ میری سرخ بادہ کی بیماری کا منتر ہے۔ تو انہوں نے اسے نوچ لیا اور توڑ کر پھینک دیا پھر فرمایا: آل عبداللہ شرک سے بے نیاز ہوچکی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَةَ شِرْكٌ'' جنتر منتر، تعویذ دھاگے اور محبت کے گنڈے سب شرک ہیں۔ میں نے کہا: میں ایک روز باہر نکلی تو مجھے فلاں شخص نے دیکھ لیا تھا۔ پس میری آنکھ جو اس طرف تھی اس سے آنسو بہنے شروع ہوگئے۔ اب جب میں یہ منتر پڑھتی ہوں تو آنسو ٹھہر جاتے ہیں اور جب اسے چھوڑ دیتی ہوں تو آنسو پھر بہنے لگتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شیطان ہے، جب تم اس کی پیروی کرتی ہو تو وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے۔ اور جب اس کی نافرمانی کرتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں انگلی مارتا ہے۔ لیکن اگر تم ایسا کرتیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہوتا اور تمہاری شفا کیلئے بھی زیادہ مناسب ہوتا۔ اپنی آنکھ میں پانی کے چھینٹے مارو۔ اور یہ پڑھا کرو ''اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا'' اے انسان کے رب! اس بیماری کو دور فرمادے۔ شفا عطا فرما کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں ایسی شفاء دے کہ بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ الفاظ انہی کے ہیں۔ ابوداؤد نے بھی مختصراً اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی زوجہ کے پاس آئے اور ان کے گلے میں کوئی چیز (تعویذ گنڈا وغیرہ) بندھی ہوئی دیکھی تو آپ نے اس چیز کو نوچ کر توڑ ڈالا۔ پھر فرمایا: عبداللہ کی آل اس بات سے بے نیاز ہو چکی ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ پھر فرمانے لگے: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ" جنتر منتر اور تعویذ اور محبت کے گنڈے (جادو ٹونے) سب شرک ہیں۔ حاضرین نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ جنتر منتر اور تعویذ تو ہم جانتے ہیں مگر یہ محبت کے گنڈے کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے عورتیں کرتی ہیں تاکہ اپنے شوہروں کی نظر میں محبوب ہو جائیں۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے اس سے مختصر روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ مصیبت دور ہو جانے کے بعد (گلے وغیرہ میں) کوئی چیز لٹکانا وہ تعویذ نہیں (جس کی مذمت سرکار ﷺ نے فرمائی ہے) بلکہ یہ وہ تعویذ ہے جو مصیبت آنے سے پہلے لٹکایا جائے (1)۔ (اور یہ عقیدہ ہو کہ یہ مؤثر بالذات ہے۔ اور اس میں شرکیہ کلمات ہوں)۔

---

(1) خلاصۃ الباب یہ ہے کہ کڑے چھلے زنجیریں ٹل وغیرہ اسی طرح جادو ٹونے وغیرہ سب غیر اسلامی چیزیں ہیں۔ آج کل برصغیر کا مسلمان شدت کے ساتھ ان چیزوں میں مبتلا ہے۔ باقاعدہ دفاتر قائم ہیں۔ کارڈ تقسیم ہوتے ہیں۔ اخبارات و رسائل ایسے لوگوں کے اشتہارات سے بھرے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ کڑے چھلے مندریوں زنجیروں اور ٹلوں سے لدے ہوئے بیڑیوں سے جکڑے ہوتے ہیں اور اسے مذہب کا نام دیتے ہیں اور خود کو علی کا ملنگ کہتے ہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

پچھنے لگوانا

پچھنے کب لگوائے جائیں

حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگوانے، شہد کے شربت اور آگ سے داغنے میں ہے۔ ''وَمَا أُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ'' اور میں آگ سے داغ لگوا کر علاج کروانا پسند نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّمَّا تَدَاوَیْتُمْ بِہٖ خَیْرٌ فَالْحِجَامَۃُ'' جن چیزوں سے تم علاج معالجہ کرتے ہو ان میں سے کسی میں اگر کچھ بھلائی ہے تو وہ صرف پچھنے لگوانے میں ہے۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)۔

حدیث: انہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو القاسم ﷺ نے خبر دی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ''اِنَّ الْحَجْمَ اَنْفَعُ مَا تَدَاوٰی بِہِ النَّاسُ'' جن چیزوں سے لوگ علاج معالجہ کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ مفید پچھنے لگوانا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنْ کَانَ دَوَآءٌ یَبْلُغُ الدَّآءَ فَاِنَّ الْحِجَامَۃَ تَبْلُغُہٗ'' اگر کوئی دوا بیماری کی تہہ تک پہنچتی ہے (اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے) تو وہ بلا شبہ پچھنے لگوانا ہی پہنچ سکتا ہے۔

اسے امام مالک نے اسی طرح اپنے موطا میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: جناب رسول اللہ ﷺ کی خادمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جس کسی نے بھی دردِ سر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے یہی فرمایا کہ پچھنے لگواؤ۔ اور جس کسی نے پاؤں میں تکلیف کی شکایت کی اسے یہی حکم دیا کہ انہیں مہندی لگاؤ۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فائد (راوی) کی حدیث سے ہی جانتے ہیں۔ (حافظ منذری کہتے ہیں کہ اس کی اسناد غریب ہے)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے بھی گذرے انہوں نے مجھے یہی کہا کہ میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دوں۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔دو تو ان میں سے آپ کیلئے اور آپ کے اہل خانہ کیلئے اجرت پر پچھنے لگاتے اور ایک آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو (بوقت ضرورت) پچھنے لگاتا تھا۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:"نِعَمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ الدَّمَ وَ يُخَفِّفُ الصُّلْبَ وَ يَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ" پچھنے لگانے والا آدمی کتنا اچھا بندہ ہے کہ فاسد خون کو دور کرتا ہے۔پیٹھ ہلکی کر دیتا ہے اور آنکھوں کو جلا دیتا ہے۔اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گذرے۔انہوں نے عرض کیا کہ آپ پچھنے ضرور لگوایا کریں۔ نیز فرمایا کہ جن دنوں میں تم پچھنے لگواتے ہو ان میں سترہویں، انیسویں اور اکیسویں بہترین تاریخیں ہیں۔نیز فرمایا:"اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحَجَامَةُ وَالْمَشْىُ"جن چیزوں سے تم اپنا علاج معالجہ کرتے ہو ان میں سعوط (ناک میں ڈالنے والی دوا، یا اس کے معنی پیدل چلنا بھی ہیں۔یقیناً صحت کیلئے پیدل چلنا بے حد مفید ہے) بہترین ہیں۔اور رسول اللہ ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے منہ میں ڈالنے والی دوا دی تھی۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منہ میں ایک طرف دوا کس نے ڈالی تھی؟ تو سب کے سب خاموش ہو گئے۔اس پر حضور انور ﷺ نے فرمایا: گھر میں میرے چچا عباس (رضی اللہ عنہ) کے سوا سب کے منہ میں ایک جانب سے یہی دوا ڈالی جائے۔نضر کہتے ہیں: لدود وجور ہے یعنی منہ میں ایک طرف سے ڈالی جانے والی دوا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم (محدثین) اسے سوا عباد بن منصور یعنی ناجی کی حدیث کے نہیں جانتے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ"جس شخص نے مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگوائے، یہ اس کیلئے ہر بیماری کی دوا و شفاء ہو جائیں گے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔ابو داؤد نے بھی اسے اس سے طویل روایت کیا ہے۔ الفاظ ہیں:"مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَآءٍ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ"جس نے سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے یہ اس کے لئے ہر بیماری کی شفاء ثابت ہوں گے۔

حدیث: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا ہے۔تم میرے لئے پچھنے لگانے والا ڈھونڈ کے لاؤ جو نرم مزاج ہو بہت بوڑھا نہ ہو اور نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہی بہت کم عمر۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَلْحَجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَ فِيْهَا شِفَاءٌ وَ بَرَكَةٌ وَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَالْحِفْظِ وَاحْتَجِمُوْا عَلٰى بَرَكَتِ اللّٰهِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَاجْتَنِبُوْا بِالْحَجَامَةِ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَالْاَحَدِ تَحَرِّيًا وَّاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ عَافَى اللّٰهُ فِيْهِ اَيُّوْبَ وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَلَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ'' نہار منہ پچھنے لگوانا بہت مفید ہے اور اس میں شفا اور برکت ہوتی ہے۔ یہ عقل اور یادداشت میں اضافہ کرتا ہے۔ اللہ کی برکت کے حصول کیلئے جمعرات کو پچھنے لگواؤ۔ اور بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو پچھنے لگوانے سے اجتناب کرو۔ پیر اور منگل کو پچھنے لگوالیا کرو۔ کیونکہ منگل کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو شفا بخشی تھی۔ اور بدھ کے روز انہیں مبتلائے تکلیف فرمایا تھا۔ جذام اور برص بدھ کے دن یا بدھ کی رات ہی کو ظاہر ہوتے ہیں۔

اسے ابن ماجہ نے سعید بن مامون سے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت معمر رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ'' جس شخص نے بدھ یا ہفتہ کے دن پچھنے لگوائے پھر اسے برص کی بیماری لاحق ہوگئی تو وہ اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔ (کہ نہ وہ خلاف فرمان نبوی ﷺ کرتا نہ اس مصیبت میں پڑتا)۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور کہا کہ اسے مسند کیا گیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو (اس کو دور کرنے کیلئے) پچھنے لگوا کر مدد حاصل کیا کرو۔ اس سے تمہارے خون میں جوش پیدا نہیں ہوگا جو بلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

بیمار پرسی کی فضیلت اور تاکید نیز بیمار آدمی سے دعا کروانا

حدیث: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ" "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ نمبر 1 سلام کا جواب دینا۔ نمبر 2 مریض کی بیمار پرسی کرنا۔ نمبر 3 جنازے کے ساتھ جانا۔ نمبر 4 دعوت قبول کرنا اور نمبر 5 چھینک کا جواب دینا۔

اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کہے۔ جب تجھے دعوت دے تو تو اس کی دعوت قبول کرے۔ جب تجھ سے مشورہ طلب کرے تو اسے (مخلصانہ) مشورہ دے۔ جب وہ چھینک کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو تو اسے جواب میں "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے(1)۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ نکلے۔

ترمذی اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم (علیہ السلام) کے فرزند! میں بیمار ہو گیا تھا تو میری بیمار پرسی کو نہیں آیا تھا؟ (کیوں؟) وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا، تو تو رب العالمین ہے؟ (تو تو بیمار نہیں ہوتا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا تو تو نے اس کی بیمار پرسی نہیں کی تھی "اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ" کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا۔ (یعنی میں بے شمار اجر و ثواب تجھے عطا فرماتا) اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے مجھے کچھ نہ کھلایا؟ وہ عرض گذار ہوگا: میرے پروردگار! بھلا میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں تو تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تجھے پتہ نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانے کا سوال کیا تھا پر تو نے اسے کچھ نہیں کھلایا تھا؟ "اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ" کیا جانتا نہیں کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا بدلہ تو میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا تھا؟ وہ عرض کرے گا: میرے پرورش فرمانے والے! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں حالانکہ تو تو سب جہانوں کا پروردگار ہے؟ رب تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی کا سوال کیا تھا مگر تو نے اسے کچھ نہ پلایا تھا۔ "اَمَا

---

(1) چھینکنے والا ذرا بلند آواز سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے اب سننے والے کو "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا ضروری ہے۔ اور اگر چھینکنے والے نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" نہ کہا تو سننے والے پر جواب ضروری نہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِيْ'' سن لے! تو اگر اسے پانی پلا دیتا تو اس کا اجر و ثواب میرے ہاں پالیتا۔

اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عُوْدُوا الْمَرْضیٰ وَاتْبَعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ'' بیماروں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو، اس سے تمہیں آخرت کی یاد آتی رہے گی۔

اسے امام احمد، بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: اور یہ بھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پانچ عمل ایسے ہیں کہ جو بندہ ان کو ایک دن میں کر لے، اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت میں لکھ دے گا۔ (وہ یہ ہیں) نمبر 1 جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے۔ نمبر 2 کسی جنازے کے ساتھ جائے۔ نمبر 3 ایک دن کا روزہ رکھے۔ نمبر 4 نماز جمعہ کیلئے جلدی جائے اور نمبر 5 غلام آزاد کرے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اعمال ایسے ہیں کہ جو بندہ ان میں سے کوئی ایک بھی انجام دے لے، وہ اللہ عزیز و جلیل کی پناہ میں ہو جائے گا۔ (وہ ہیں) نمبر 1 جو بندہ کسی بیمار کی عیادت کرے۔ نمبر 2 کسی جنازے کے ساتھ نکلے۔ نمبر 3 جہاد کیلئے جائے۔ نمبر 4 کسی حکمران کے پاس اس کو نصیحت کرنے اور اس کی تعظیم و توقیر کیلئے پہنچے۔ نمبر 5 یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے تاکہ لوگ اس (کی شرارت) سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں (کی شرارت) سے بچا رہے۔

اسے امام احمد، طبرانی، ابویعلیٰ، ابن حبان و ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز ابوداؤد نے بھی اسے اسی طرح حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے آج کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: آج کون تم میں سے کسی جنازے کے ساتھ گیا؟ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: میں۔ فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر بولے: میں نے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِيْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ'' جس بندے میں یہ اعمال اکٹھے ہو جائیں وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: ''طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا'' تو نے خوب کیا، تیرا چلنا بابرکت ہوا اور تو نے اپنا گھر جنت میں بنالیا۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ سب کی روایت بطریق ابی سنان عیسیٰ بن سنان القسملی عن عثمان بن ابی سودہ عنہ ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ ابن حبان کے الفاظ ہیں کہ: حضور نبی اقدس ﷺ سے روایت ہے (کہ فرمایا): ''اِذَا عَادَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ'' جب آدمی اپنے بھائی کی بیمار پرسی کو یا اس کی ملاقات کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو نے بہت اچھا کیا، تیرا چل کر آنا مبارک ہوا اور تو نے اپنا گھر جنت کے اندر بنالیا۔

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ'' مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو مسلسل جنت کے میوے چننے میں مصروف رہتا ہے جب تک لوٹ نہ آئے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) ''خُرْفَةُ الْجَنَّةِ'' کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ جنت کے میوے ہیں۔

اسے امام احمد، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا'' جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کو حصول ثواب کی نیت سے جائے تو اسے دوزخ سے ستر خریف کی راہ دور کر دیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا: اے ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) خریف کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: خریف سال کو کہتے ہیں۔

اسے ابوداؤد نے بروایت فضل بن دلہم القصاب روایت کیا۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰی عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ'' جو مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت کو صبح کے وقت جائے، شام تک ستر ہزار فرشتہ اس کیلئے دعائے رحمت و مغفرت کرتا رہتا ہے۔ اور اگر شام کو جائے تو بھی ستر ہزار ملائکہ اس کے حق میں صبح تک رحمت و بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور (مزید برآں) اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث موقوفاً بھی مروی ہے۔ انتہٰی۔ اور ابوداؤد نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا پھر کہا کہ اسے بغیر وجہ صحیح سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عن النبی ﷺ مسند بھی روایت کیا گیا ہے اور پھر مسنداً معنی مذکور کے ساتھ روایت کیا۔ موقوف کے الفاظ ہیں: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کو بوقت شام جائے، اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے ہوئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔ اور اسے جنت میں ایک باغ بھی دیا جاتا ہے۔ اور جو بندہ صبح کے وقت عیادت مریض کو جائے تو بھی ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں جو اس کیلئے شام تک طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

اور اسے اسی طرح امام احمد اور ابن ماجہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس کے اول میں ابن ماجہ نے یہ الفاظ بھی زائد کئے: ''اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ مَشٰی فِیْ خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ'' جب ایک مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کو جاتا ہے تو وہ (مریض بھائی کے پاس جا کر) بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چل رہا ہوتا ہے اور جب وہ جا کر بیٹھ جاتا ہے تو رحمت خداوندی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

نیز ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ: جو مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی کیلئے دن کی کسی بھی گھڑی میں نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ستر ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے جو شام تک اس کیلئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور ایسے ہی رات کی کسی بھی گھڑی میں نکلے تو صبح تک وہ ستر ہزار فرشتے اس کی خاطر طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

اور حاکم نے بھی اسے مرفوعاً ترمذی کی طرح روایت کیا اور فرمایا: حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ عَادَ مَرِیْضاً وَجَلَسَ عِنْدَهٗ سَاعَةً اَجْرَی اللّٰهُ لَهٗ عَمَلَ اَلْفِ سَنَةٍ لَا یُعْصَی اللّٰهُ فِیْهَا طَرْفَةَ عَیْنٍ'' جو شخص کسی مریض کی عیادت کو جائے اور اس کے پاس ایک گھڑی بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک ہزار سال کا عمل ایسا لکھ دے گا جس میں ایک لمحہ کیلئے بھی اللہ کی نافرمانی نہیں ہوئی ہوگی۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات میں روایت کیا۔ اس میں آثار وضع نمایاں ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ دونوں فرماتے ہیں کہ جو بندہ اپنے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے کیلئے چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کا اس پر سایہ کرتا ہے جو اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور فارغ ہونے تک یہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن رہتا ہے۔ پھر جب فارغ ہو جائے (اپنے بھائی کی ضرورت پوری کر چکے) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ ''وَمَنْ عَادَ مَرِیْضاً اَظَلَّهُ اللّٰهُ بِخَمْسَةٍ وَّ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا یَرْفَعُ قَدَماً اِلَّا كُتِبَ لَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَلَا یَضَعُ قَدَماً اِلَّا حُطَّ عَنْهُ سَیِّئَةٌ وَّرُفِعَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ حَتّٰی یَقْعُدَ فِیْ مَقْعَدِہٖ فَاِذَا قَعَدَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا اَقْبَلَ حَیْثُ یَنْتَهِیْ اِلٰی مَنْزِلِہٖ" اور جو شخص کسی بیمار کی عیادت کو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے۔ وہ جو قدم اٹھائے اس پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جب قدم زمین پر رکھے تو اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (مریض کے پاس جا کر) اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔ اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے۔ تو رحمت الٰہی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ پھر وہ مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں سے نکل کر اپنے گھر پہنچ جائے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اور میرے (مصنف کے) اصلی نسخے میں اس کا مرفوع ہونا نہیں ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ جب مریض کے پاس جا کر بیٹھتا ہے تو رحمت الٰہی اسے آغوش میں لے لیتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ تو اس تندرست آدمی کا ثواب ہے جو مریض کی عیادت کرے، پھر مریض کو کیا اجر ملتا ہے؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: "تَحُطُّ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ" اس کے گناہ اس پر سے گر جاتے ہیں۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے صغیر و اوسط میں روایت کیا۔ طبرانی نے یہ الفاظ زائد کئے: تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ كَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ" جب بندہ تین روز تک بیمار رہتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

فصل

بیمار سے دعا کرانے کا بیان

حدیث: حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْهُ یَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ" جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اسے کہو کہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (مقبول) ہے۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی مشہور ثقہ ہیں۔ سوائے میمون بن مہران کے کہ ان کی سماعت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عُوْدُوا الْمَرْضٰی وَمُرُوْهُمْ فَلْیَدْعُوْا لَكُمْ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِیْضِ مُسْتَجَابَةٌ وَّ ذَنْبَهٗ مَغْفُوْرٌ" بیماروں کی عیادت کو جایا کرو اور انہیں کہا کرو کہ تمہارے حق میں دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مقبول ہے اور اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد: فرمایا "لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتّٰى يَبْرَأَ" تندرست ہونے تک بیمار کی دعا رد نہیں فرمائی جاتی۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات۔ روایت کیا۔

ترغیب

دعا جو مریض کیلئے کی جائے یا مریض خود کرے

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کو جائے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو (کہ موت کا تو علاج ہی نہیں) تو اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا کرے: "اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ" میں اللہ عظمت والے سے جو عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے شفا عطا فرما دے گا۔

اسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا کہ بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ کہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" "اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔" تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ" "میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔جب کہتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَهٗ" "کوئی لائق عبادت نہیں سوائے اس اکیلے کے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ" مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں۔جب بندہ کہتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" اللہ واحد لاشریک کے سوائی معبود نہیں۔تو اللہ فرماتا ہے: "صَدَقَ عَبْدِيْ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ" میرے بندے نے سچی بات کہی۔میں اکیلا لائق عبادت ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔جب بندہ کہتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کو زیبا ہیں۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ" میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میری ہی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں میرے لئے ہیں۔اور جب بندہ کہتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، کسی کے لئے کوئی طاقت نہیں اور نہ ہی قوت ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی عطا کے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(واقعی) میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور سوائے میرے عطا کرنے کے کسی کے پاس نہ کوئی طاقت ہے اور نہ قوت۔ اور حضور انور ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ'' جو بندہ یہ کلمات (جو بندے نے کہے نہ کہ وہ جو جواباً اللہ فرماتا ہے) اپنی بیماری کی حالت میں کہے پھر فوت ہو جائے تو اس کو آگ نہیں کھا سکے گی۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور نسائی کی ایک روایت میں جو صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے یوں ہے کہ: جس نے پڑھا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔'' (ترجمہ اوپر والی حدیث میں ہو چکا ہے) ان کلمات کو اپنی انگلیوں پر پانچ مرتبہ گن لے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''مَنْ قَالَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ اَوْ فِيْ لَيْلَةٍ اَوْ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِيْ ذَالِكَ الْيَوْمِ اَوْ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَوْ فِيْ ذَالِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ'' جو بندہ انہیں کسی دن یا کسی رات یا کسی مہینے میں پڑھ لے پھر اسی دن یا اسی رات یا اسی مہینے فوت ہو جائے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

حدیث: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ (انبیاء) ''تیرے سوا (اے اللہ!) کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے۔ میں ہی حد سے گذرنے والوں میں سے ہوں'' ۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے ان کلمات کے ساتھ اپنی بیماری میں چالیس دفعہ دعا کی پھر اپنی اسی بیماری میں وفات پا گیا۔ ''اُعْطِيَ اَجْرَ شَهِيْدٍ وَّ اِنْ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهٖ'' اسے شہید کا اجر ملے گا، اور اگر تندرست ہو گیا تو شفاء یاب ہو گیا اور اس کے تمام گناہ بخش دیے گئے۔''

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ اسے احمد بن عمرو بن ابی بکر السکسکی نے عن ابیہ عن محمد بن زید عن المسیب عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دے دوں جو حق ہے، جو بندہ اپنی بیماری کے پہلے ہی روز اسے پڑھ لے (پھر اگر فوت ہو جائے تو) اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات دے گا؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر صدقے جائیں، ضرور فرمائیں، ارشاد فرمایا: تو پھر جان لو کہ جب تم نے صبح کر لی تو شام نہ کرو گے اور جب شام کر لی تو صبح نہیں پاؤ گے۔ اور اگر تم یہ کلمات اپنی مرض کے ابتدائی مرحلے میں کہہ لو گے تو اللہ تمہیں آگ سے نجات عطا فرما دے گا۔ یہ کہو: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ، اَللّٰهُمَّ اِنْ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِيْ مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِيْ فِيْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنْكَ الْحُسْنٰى وَاَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعَذْتَ اَوْلِيَاءَكَ الَّذِيْنَ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنْكَ الْحُسْنٰی'' اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ کیلئے جو بندوں اور بستیوں کا مالک ہے۔ اور سب تعریفیں کثرت کے ساتھ پاکیزہ مبارک ہر حال میں اس اللہ ہی کیلئے ہیں۔ ہمارے رب کی بڑائی، جلال اور قدرت ہر جگہ پر ہے۔ اے میرے پروردگار! اگر تو نے مجھے اس لئے بیمار کیا ہے کہ تو میری روح اس بیماری میں قبض فرمائے تو میری روح کو ان لوگوں کی ارواح میں شامل فرما دے جن کو تو نے جنت عطا فرما دی ہے۔ اور مجھے آتش دوزخ سے بچا جیسے کہ تو نے اپنے ان دوستوں کو بچایا جن کو تیری طرف سے جنت مل چکی ہے۔''

(فرمایا): ''فَاِنْ مُتَّ فِیْ مَرَضِكَ ذَالِكَ فَاِلٰی رِضْوَانِ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَاِنْ كُنْتَ قَدِ اقْتَرَفْتَ ذُنُوْبًا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ'' ''تو اگر تم اپنی اسی بیماری میں فوت ہو گئے تو اللہ کی رضا اور جنت پا لو گے۔ اور اگر (صحت یاب ہو گئے اور) گناہوں کے مرتکب ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔''

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات میں روایت کیا۔ اس کی اسناد کے متعلق اس وقت میرے (مصنف کے) ذہن میں کچھ حاضر نہیں ہے۔

حدیث: حضرت حجاج بن فرائصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بیمار یہ دعا پڑھ لے: ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الرَّحْمٰنِ الْمَلِكِ الدَّيَّانِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُسَكِّنُ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَةِ، وَمُنِيْمُ الْعُيُوْنِ السَّاهِرَةِ'' پاک ہے بادشاہ ہے مقدس، رحمٰن ہے، شہنشاہ ہے۔ سب سے بڑا حاکم ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو ہی تڑپتی رگوں کو سکون دینے والا اور بے خواب آنکھوں کو نعمت نیند سے نوازنے والا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس بیمار کو تندرستی عطا فرمائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اسی طرح معضل کتاب المرض والکفارات کے آخر میں روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

وصیت کرنا(1) اور اس میں عدل وانصاف ملحوظ خاطر رکھنا

ترہیب

وصیت نہ کرنا، اس میں کسی عزیز کو نقصان پہنچانا اور بوقت موت غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کا بیان

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْئٌ يُوْصِي فِيْهِ يَبِيْتُ فِيْهِ لَيْلَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ" کسی مسلمان کو مناسب نہیں جس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے متعلق وہ وصیت کرنا چاہتا ہو کہ وہ دوراتیں اور ایک روایت میں ہے کہ تین

---

(1) وصیت کس قدر اہم ہے: آیئے قرآن حکیم کی چند آیات ملاحظہ کرتے ہیں۔ نمبر 1 مختلف ورثہ کے حصے بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے:

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ (النساء:11)

ترجمہ: "(یہ حصے) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہیں جو میت نے کی اور قرض کے ادا کرنے کے بھی بعد ہیں"۔ (قرض اور وصیت کے لئے رقم نکالنے کے بعد وراثت تقسیم ہوگی)۔

نمبر 2۔ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ (النساء:12)

ترجمہ: (پھر چند اور ورثاء کے حصے بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ یہ حصے) اس وصیت کو جو تم نے کی ہو، کو پورا کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد دیئے جائیں گے۔

نمبر 3۔ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ (النساء)

ترجمہ: "(یہ تقسیم وراثت) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہے جو کی گئی ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہے۔ بشرطیکہ (اس وصیت سے کسی وارث کے حصے کو) نقصان نہ پہنچایا گیا ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکیدی حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا نہایت بردبار ہے"۔

نمبر 4۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ (المائدہ)

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وصیت کرتے وقت آپس میں تمہاری گواہی یوں ہونی چاہیے کہ دو معتبر آدمی تم (مسلمانوں) میں سے ہوں یا (اگر مسلمان نہ ہوں تو) دو اور تمہارے غیروں (غیر مسلموں) میں سے ہوں۔ اگر تم سفر کر رہے ہو زمین میں پھر تمہیں موت کی مصیبت پہنچے۔ ان دو گواہوں کو نماز کے بعد روک لو تا کہ وہ قسم اٹھائیں اللہ کی جبکہ تمہیں شک پڑ جائے (کہ بیان وصیت میں گڑبڑ ہے تو وہ قسم یہ اٹھائیں) کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی مال نہ خریدیں گے۔ اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے۔ (اگر ہم ایسا کریں) تب تو یقیناً ہم گناہ گاروں میں سے ہوں گے۔ امام نووی نے فرمایا کہ جمہور علمائے کرام کے نزدیک وصیت کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو تو وصیت کرنا واجب ہو گا۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس پر گواہ بنا لے۔ وصیت میں تمام امور کا بالتفصیل لکھنا ضروری نہیں بلکہ امور ضرور یہ تحریر کر دیئے جائیں تو کافی ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

راتیں اس حالت میں گذار دے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گذری کہ میرے پاس میری لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّةٍ مَاتَ عَلٰی سَبِیْلٍ وَ سُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ'' جو آدمی وصیت کر کے مرا وہ سیدھے راستے اور سنت پر مرا۔ پرہیز گاری اور شہادت پر موت سے ہم آغوش ہوا۔ اور اس حالت میں فوت ہوا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی۔ (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آ کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) فلاں شخص فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ابھی ہمارے ساتھ نہیں تھا کیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا اَخْذَةٌ عَلٰی غَضَبٍ، اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ وَصِیَّتَهٗ'' سبحان اللہ، گویا کہ موت نے اسے غصے کے ساتھ اچک لیا۔ وہ شخص (اجر و ثواب سے) محروم ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا''۔

اسے ابو یعلیٰ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ابن ماجہ نے بھی اسے اختصاراً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ وَصِیَّتَهٗ'' وہ آدمی محروم ہے جو اپنی وصیت کرنے سے محروم ہو گیا''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''تَرْكُ الْوَصِیَّةِ عَارٌ فِی الدُّنْیَا وَنَارٌ وَّ شَنَارٌ فِی الْاٰخِرَةِ'' وصیت ترک کرنا دنیا میں شرمندگی اور آخرت میں آگ اور رسوائی ہے''۔

اسے طبرانی نے صغیر واوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرد یا عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو وصیت کرتے ہوئے (کسی وارث کو) نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ تو ان کیلئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ۙ غَیْرَ مُضَآرٍّ (النساء:12) ''حصوں کی تقسیم اس وصیت کو جو کی جاتی ہے پورا کرنے اور قرض ادا کر دینے کے بعد ہے بشرطیکہ وصیت میں کسی وارث کو نقصان نہ پہنچایا گیا ہو''۔ تلاوت فرمائی حتیٰ کہ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (النساء:13) (1) (اور یہ بہت

---

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو آیات تلاوت کیں، باترجمہ آپ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ۙ غَیْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (النساء) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بڑی کامیابی ہے) تک پہنچ گئے"۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابن ماجہ کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ستر سال تک نیک لوگوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، پھر جب وصیت کرتا ہے تو اپنی وصیت میں (کسی وارث کا حق مار کر) ظلم کر جاتا ہے۔ تو برے عمل کے ساتھ اس کا خاتمہ ہوتا ہے پھر آگ میں جا داخل ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی ستر برس تک برے لوگوں کی طرح عمل کرتا رہتا ہے اور (وصیت کے وقت) اپنی وصیت میں عدل و انصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا خاتمہ نیک اعمال کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْاِضْرَارُ فِی الْوَصِیَّةِ مِنَ الْکَبَائِرِ" "وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا (یوں کہ کسی وارث کا حصہ ختم یا کم کر دینا) کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔" پھر حضور انور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ (نساء:13) "یہ اللہ کی مقرر فرمودہ حدیں ہیں"۔ (حاشیہ میں ابھی پوری آیت باترجمہ دی گئی ہے۔ وہاں دیکھ لیں) (نسائی)۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "مَنْ فَرَّ بِمِیْرَاثِ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِیْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" جو شخص اپنے وارث کو ترکہ دینے سے بھاگے (کوشش کرے کہ کسی طرح اس کے وارث میراث پانے سے محروم ہو جائیں) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت میں سے اس کا حصہ کاٹ لے گا"۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اس وقت صدقہ کرے جب تو صحت مند ہو، مال کا متمنی ہو، غریب ہو جانے کا خوف بھی رکھتا ہو اور مال دار

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: "(یہ تقسیم میراث) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہے جو کی جاتی ہے اور قرض ادا کر دینے کے بعد ہے۔ بشرطیکہ (اس وصیت سے کسی وارث کو) نقصان نہ پہنچایا جائے۔ یہ اللہ کا تاکیدی حکم ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ یہ اللہ کی مقرر فرمودہ حدیں ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے، اللہ اسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ (ایسی جنت کا حصول) بہت بڑی کامیابی ہے"۔ اور لگتے ہاتھ اس سے اگلی آیت بھی دیکھ لیتے ہیں تاکہ حدود الہیہ کی خلاف ورزی کی سنگینی بھی ذہن نشین ہو جائے۔

فرمان ہوتا ہے۔

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (النساء)

ترجمہ: "اور جو بندہ نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اللہ کی مقرر فرمائی ہوئی حدوں سے تجاوز کرے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا وہ اس آگ میں ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہونے کی امید بھی۔ اور (صدقہ کرنے میں) تاخیر نہ کر یہاں تک کہ جب تیری روح حلق تک پہنچ جائے تو پھر کہے کہ اتنا فلاں کو دے دینا اتنا فلاں کو۔ حالانکہ اب تو وہ فلاں فلاں کا ہو چکا۔ (اب تو کہے یا نہ کہے وقت گذر چکا)۔

اسے بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ مگر ابوداؤد کے الفاظ میں یوں ہے کہ فرمایا: "اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ حَرِیْصٌ تَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَی الْفَقْرَ" (سب سے زیادہ باعث ثواب یہ صدقہ ہے کہ) تو اس وقت صدقہ کرے جب تو تندرست ہو، مال کا خواہش مند ہو، زندگی کا امیدوار ہو اور غربت سے ڈرتا ہو"۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیَاتِهٖ وَصِحَّتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عِنْدَ مَوْتِهٖ بِمِائَةٍ" اپنی زندگی اور تندرستی کی حالت میں آدمی کا ایک درہم صدقہ کرنا اپنی موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں دونوں نے شرحبیل بن سعد عن ابی سعید روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ" "اس آدمی کی مثال جو اپنی موت کے وقت غلام آزاد کرے، اس شخص کی سی ہے جو اس وقت کسی کو ہدیہ بھیجے جب خود شکم سیر ہو چکا ہو"۔ (یعنی بچا کھچا بھیجنے کے مترادف ہے اگرچہ ثواب اس کا بھی ہے)۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حدیث حسن صحیح کہا۔ ابن حبان کے الفاظ میں یوں ہے کہ "مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَعْدَ مَا یَشْبَعُ" "اس آدمی کی مثال جو بوقت موت صدقہ کرتا ہے، اس شخص کی طرح ہے جو خود شکم سیر ہونے کے بعد کسی کو ہدیہ دیتا ہے۔"

نیز نسائی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ان کے ہاں الفاظ اس طرح ہیں کہ کہا: ایک آدمی نے کچھ دیناروں کی اللہ کی راہ میں وصیت کی تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ وَیَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَعْدَ مَا شَبِعَ" "اس آدمی کی مثال جو اپنی موت کے وقت غلام آزاد کرتا اور صدقہ دیتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو خود شکم سیر ہونے کے بعد کسی کو ہدیہ بھیجے۔

ترہیب

انسان کا موت کو ناپسند کرنا

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات فرمانا پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) اگر اس (ملاقات) سے مراد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

موت کی ناپسندیدگی ہے تو ہم میں سے ہر کوئی موت کو ناپسند کرتا ہے۔ (پھر تو ہم سب سے اللہ تعالیٰ ملاقات فرمانا ناپسند فرماتا ہوگا؟)۔ سرورعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَیْسَ ذَالِكَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهٗ، وَ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ کَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَکَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ'' یہ بات نہیں۔ بلکہ جب بندہ مومن کو (بوقت موت) اللہ کی رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دے دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے۔ اور جب کافر کو اللہ کے عذاب اور غضب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ (اپنے اعمال کی بنا پر اپنے انجام بد کی وجہ سے) اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات فرمانا پسند نہیں کرتا۔

بخاری و مسلم، ترمذی اور نسائی نے اسے روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند نہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ ہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم تو سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں؟ (تو اب کیا ہوگا؟) تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد نہیں ہے۔ بلکہ (مطلب یہ ہے کہ) مومن بندے کی موت کا جب وقت آتا ہے تو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک (جنت کی) بشارت دینے والا آتا ہے، اس وقت اس کیلئے اللہ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی تو اللہ بھی اس سے ملاقات فرمانا محبوب رکھتا ہے۔ اور جب بدکار یا کافر کی موت قریب پہنچتی ہے تو اس کے پاس وہ پہنچتا ہے جو اس کی برائی اس کی طرف پھیرتا ہے۔ (یعنی اس کے بداعمال کا بھیانک انجام اسے دکھاتا ہے) یا اس کی اپنی برائی اس کے سامنے آجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ نیز نسائی نے بھی اسے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مگر ان کے الفاظ یوں ہیں کہ: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو موت کو ناپسند کرتا ہو۔ تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّهٗ لَیْسَ بِکَرَاهِیَةِ الْمَوْتِ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا جَآءَهُ الْبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یَکُنْ شَیْئٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ لِّقَاءِ اللّٰهِ وَکَانَ اللّٰهُ لِلِقَآئِهٖ اَحَبَّ۔ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا جَآءَهٗ مَا یَکْرَهُ لَمْ یَکُنْ شَیْئٌ اَکْرَهَ اِلَیْهِ مِنْ لِقَاءِ اللّٰهِ وَکَانَ اللّٰهُ لِلِقَآئِهٖ اَکْرَهَ'' اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد نہیں ہے۔ (موت کا خوف اور ناپسندیدگی تو سب کو ہوتی ہے بلکہ معنی یہ ہے کہ) بندہ مومن کو (بوقت اجل) جب اللہ عزوجل کی طرف سے (جنت کی) خوشخبری پہنچتی ہے تو اسے اللہ کی ملاقات سے بڑھ کر (دنیا کی) کوئی چیز پیاری نہیں ہوتی اور اللہ بھی اس کی ملاقات پسند فرماتا ہے۔ اور کافر کو (بوقت جانکنی) جب وہ کچھ سامنے آتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے (یعنی عذاب جہنم) تو اس کیلئے اللہ کی ملاقات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے زیادہ کوئی چیز مکروہ نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند رکھتا ہے۔''

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَآئِیْ اَحْبَبْتُ لِقَآئَہٗ وَاِذَا کَرِہَ لِقَآئِیْ کَرِھْتُ لِقَآئَہٗ'' جب میرا بندہ میری ملاقات کو محبوب رکھتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہوں۔ اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات ناپسند رکھتا ہوں۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی۔

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے میرے پروردگار! جو بندہ تجھ پر ایمان لایا اور یہ شہادت دی کہ میں تیرا رسول ہوں، تو اسے اپنی ملاقات محبوب کر دے، اپنی قضا (اس کی موت) اس پر آسان فرما دے اور مال دنیا اس کیلئے قلیل کر دے (تا کہ تیری یاد میں مشغول رہے) اور جو شخص تجھ پر ایمان نہیں لایا، اور یہ گواہی نہیں دی کہ میں تیرا رسول ہوں تو اسے اپنی ملاقات محبوب نہ کر، اس پر اپنی قضا آسان نہ کر اور مال دنیا اس کیلئے زیادہ کرے۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز ابن ماجہ نے بھی عمرو ابن غیلان الثقفی کی حدیث سے اسے روایت کیا۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَنِیْ وَعَلِمَ اَنَّ مَا جِئْتُ بِہِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَقْلِلْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَحَبِّبْ اِلَیْہِ لِقَآءَکَ وَعَجِّلْ لَہُ الْقَضَآءَ وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِیْ وَلَمْ یُصَدِّقْنِیْ وَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ مَا جِئْتُ بِہِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَاَطِلْ عُمُرَہٗ'' یا میرے مولیٰ! جو بندہ مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور یہ یقین کیا کہ میں جو کچھ (تیری طرف سے) لے کر آیا ہوں وہ سب کچھ حق ہے، تو اس کے مال اور اولاد میں کمی کر دے۔ اپنی ملاقات اسے محبوب کر دے اور اس کی قضا (موت) میں جلدی فرما۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا، اس نے میری تصدیق نہیں کی اور نہ یہ یقین رکھا کہ جو میں لایا ہوں وہ حق ہے تو اس کے مال واولاد میں کثرت کر دے اور اس کی عمر لمبی کر دے''۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ'' مومن کا تحفہ موت ہے۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا ارشاد فرمائے گا اور اہل ایمان سب سے پہلے بارگاہ الٰہی میں کیا عرض کریں گے؟ ہم عرض کرنے لگے: جی ہاں، یارسول اللہ! (ﷺ) تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزیز وجلیل مومن بندوں سے ارشاد فرمائے گا: ''هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ'' کیا تم مجھ سے ملنا پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ''نَعَمْ یَا رَبَّنَا'' اے ہمارے رب، ہاں (ہم پسند کرتے تھے)۔ارشاد ہوگا: کس وجہ سے؟ عرض گذار ہوں گے: ''رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَ مَغْفِرَتَكَ'' اس لئے کہ ہم تیری رحمت و مغفرت کے امید وار تھے۔اس پر اللہ کریم فرمائے گا: ''قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِیْ'' (اچھا تو پھر جاؤ) میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

ترغیب

جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے، وہ کیا کہے؟

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس یا قریب المرگ شخص کے ہاں جاؤ تو اچھی بات (دعا) کرو کیونکہ تمہاری بات پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ (ان کے پہلے شوہر) وفات پاگئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) فوت ہوگئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً'' اے میرے خدا! میری اور ان (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما اور مجھے ان سے بہتر بھلائی عطا کردے۔میں نے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر (شوہر) یعنی جناب محمد ﷺ عطا فرمادیئے۔

اسے مسلم نے اسی طرح شک کے ساتھ (یعنی جب تم مریض کے پاس یا قریب الموت کے پاس جاؤ، اس میں مریض فرمایا کہ قریب المرگ) روایت کیا اور ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے صرف میت (یعنی قریب المرگ) کہہ کر بغیر شک کے روایت کیا۔

حدیث: انہی (ام المومنین ام سلمہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ پڑھے: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا'' ہم اللہ تعالیٰ کی ہی ملکیت ہیں اور ہمیں اس کی طرف یقیناً لوٹ کر جانا ہے اے اللہ! میری اس مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس سے بہتر بدلہ عطا کر۔'' تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں اجر بھی دیتا ہے اور اچھا بدلہ بھی عطا فرماتا ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ ان کے پہلے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے (دل میں) کہا کہ حضرت ابوسلمہ سے بہتر مسلمانوں میں کون شخص ہوسکتا ہے جنہوں نے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے رسول اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ان (ابوسلمہ) سے بہتر بدلہ یعنی رسول اللہ ﷺ مجھے عطا فرما دیئے۔

اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ ہیں کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ پڑھا کرے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ بِھَا وَ اَبْدِلْنِیْ خَیْرًا مِّنْھَا'' بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور یقیناً ہمیں اس کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے۔ اے میرے پروردگار! میں اپنی مصیبت میں تجھ سے ہی ثواب کا امیدوار ہوں مجھے اس میں اجر عطا فرما اور اس سے اچھا بدلہ عنایت کر۔'' جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا وقت وفات آیا تو انہوں نے یہ دعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اخْلُفْنِیْ فِیْ اَھْلِیْ خَیْرًا مِّنِّیْ'' ''اے اللہ! میرے اہل خانہ کو میرے بعد مجھ سے بہتر بدلہ عطا فرمانا۔ پھر جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پڑھا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا''۔

اسے ابن ماجہ نے بھی ترمذی کی مثل روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت ہے: اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (البقرۃ)'' (جو بشارت جنت کے مستحق ہیں) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہمیں بلاشبہ اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ان لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمت ہوتی رہتی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے (اپنے اس ارشاد گرامی میں) خبر دی ہے کہ مومن جب حکم الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے، اسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور مصیبت آنے پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہتا ہے تو اس کیلئے نیکی کی تین چیزیں لکھ دی جاتی ہیں۔ نمبر 1 اللہ کی نوازش، نمبر 2 اس کی رحمت اور راہ ہدایت کی روشنی و حقیقت۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ جَبَرَ اللّٰہُ مُصِیْبَتَہٗ وَاَحْسَنَ عُقْبَاہُ وَجَعَلَ لَہٗ خَلَفًا یَّرْضَاہُ'' جو بندہ بوقت مصیبت ''اِنَّا لِلّٰہِ'' پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے نقصان کو پورا کرتا ہے، اس کی عاقبت اچھی کر دیتا ہے اور اسے اپنی پسند کا بدلہ عطا فرماتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ طبرانی کی ہی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ایک ایسی چیز عطا فرمائی گئی ہے جو مصیبت کے وقت کسی اور امت کو نہیں دی گئی (اور وہ ہے بوقت مصیبت) اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا۔

حدیث: فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی ہے: جس کو (ماضی میں) کوئی تکلیف پہنچی پھر (کسی وقت) اسے وہ تکلیف یاد آ گئی تو اس نے پھر سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ لیا اگرچہ اس تکلیف کا زمانہ بہت پرانا ہو۔ ''کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَہٗ یَوْمَ اُصِیْبَ'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کے روز سے لے کر آج تک اتنا ہی اجر عطا فرمائے گا۔ (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کا بچہ تم نے قبض کرلیا؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا میوہ قبض کرلیا؟ عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ ارشاد فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟۔ وہ عرض کرتے ہیں۔ اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اَبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ'' ''میرے اس بندے کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر کردو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو''۔ اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے حسن کہا۔

ترغیب

قبر کھودنا اور میت کو غسل وکفن دینا

حدیث: حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَۃً وَمَنْ حَفَرَ لِاَخِیْہِ قَبْرًا حَتّٰی یُجْنِبَہٗ فَکَاَنَّمَا اَسْکَنَہٗ مَسْکَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ'' ''جس نے کسی (مسلمان) مردے کو غسل دیا اور اس کے عیوب چھپائے، اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دے گا۔ اور جس بندے نے اپنے بھائی کیلئے قبر کھودی اور اس کو اس میں دفن کیا تو گویا اس نے اسے قیامت تک کیلئے رہائش گاہ دے دی (یعنی اتنا اجر پائے گا جتنا قیامت تک کسی کو مفت رہائش فراہم کرنے پر ملتا ہے)۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ اس کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں اور حاکم نے بھی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ''مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً وَمَنْ کَفَّنَ مَیِّتًا کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَیِّتٍ قَبْرًا فَاَجَنَّہٗ فِیْہِ اَجْرَی اللّٰہُ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَاَجْرِ مَسْکَنٍ اَسْکَنَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ'' ''جس نے کسی میت کو غسل دیا، اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔ جس نے کسی مرنے والے کو کفن پہنایا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس اور استبرق (ریشم کی دو قسمیں ہیں) کا لباس پہنائے گا۔ اور جس نے کسی مردے کیلئے قبر کھود کر اسے دفن کیا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسا اجر جاری فرمادے گا جیسا کہ اس نے قیامت کے روز تک اسے کسی گھر میں سکونت فراہم کردی ہو۔''

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کی سند میں خلیل بن مرہ ہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ حَفَرَ قَبْرًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ'' ''جس نے قبر کھودی، اللہ اس کیلئے جنت میں محل تعمیر فرمائے گا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

"وَمَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ" اور جس شخص نے کسی میت کوغسل دیا، وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل گیا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔"وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتاً كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ" اور جو بندہ کسی میت کو کفن پہنائے، اللہ تعالیٰ اسے بہشتی حلے پہنائے گا۔"وَمَنْ عَزّٰى حَزِيْناً اَلْبَسَهُ اللّٰهُ التَّقْوٰى" اور جو شخص کسی غمزدہ کی دلجوئی کرے، اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس عطا کرے گا۔"وَصَلّٰى عَلٰى رُوْحِهٖ فِي الْاَرْوَاحِ" اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت نازل فرمائے گا۔"وَمَنْ عَزّٰى مُصَاباً كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ لَا نُقَوِّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا" اور جو آدمی کسی مصیبت زدہ سے اظہار ہمدردی کرے، اللہ تعالیٰ اسے بہشتی حلوں میں سے دوایسے حلے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔"وَمَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلَاثَةَ قَرَارِيْطَ اَلْقِيْرَاطُ مِنْهَا اَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ" اور جو شخص کسی جنازے کے ساتھ جائے یہاں تک ساتھ دے کہ دفن مکمل ہو جائے تو اللہ اس کیلئے (ثواب کے) تین قیراط لکھ دے گا، ان میں ہر قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہوگا۔"وَمَنْ كَفَلَ يَتِيْمًا اَوْ اَرْمَلَةً اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ" اور جو بندہ کسی یتیم کی یا بیوہ کی کفالت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ عطا کرے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔"

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَّكَفَّنَهٗ وَحَنَّطَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا رَاٰى خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ مِثْلَ مَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ" "جس نے میت کو غسل دیا، کفن دیا اور خوشبو لگائی، اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اگر (دوران غسل) اس کا کوئی عیب دیکھا اسے ظاہر نہ کیا۔ تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔" (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے، مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ جسد خاکی کا علاج اچھی نصیحت ہے۔ اور جنازوں کی نماز پڑھا کرو، شاید یہ تمہیں غم آخرت میں مبتلا کردے کیونکہ غمگین اللہ کے سائے میں ہوگا اور ہر نیکی کا بدلہ پائے گا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

جنازے کے ساتھ جانا اور دفن کے وقت حاضر ہونا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نمبر 1 یہ کہ جب تم اس سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو، نمبر 2 وہ جب تمہیں دعوت دے تو قبول کرلو، نمبر 3 جب تم سے مشورہ چاہے تو اچھی نصیحت کرو، نمبر 4 جب اسے چھینک آئے (اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے) تو اسے (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ کر) جواب دو، نمبر 5 جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کو جاؤ۔ ''وَ اِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ'' نمبر 6 ''اور اگر فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔'' (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ فرمایا کرتے تھے: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ارشاد فرماتے تھے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دو آدمی آپس میں محبت کرتے ہوں پھر جب مل کر جدا ہوں تو ان میں کسی پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ حضور انور ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں یعنی نمبر 1 جب وہ چھینکے تو اسے جواب دے، نمبر 2 جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائے، نمبر 3 اس کی خیر خواہی کرے جب وہ غائب ہو یا موجود ہو، نمبر 4 اسے سلام دے جب اس سے ملے، نمبر 5 جب وہ دعوت پر بلائے تو اس کی دعوت کو قبول کرے، ''وَيَتْبَعُهُ اِذَا مَاتَ'' نمبر 6 ''اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔''

اسے امام احمد نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پانچ عمل وہ ہیں کہ جو بندہ ایک دن میں انہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں لکھ دے گا۔ یعنی جو بندہ کسی مریض کی عیادت کرے، کسی جنازے میں حاضر ہو، ایک دن کا روزہ رکھے، نماز جمعہ کیلئے (مسجد کو) جلدی جائے، اور غلام آزاد کرے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث: اور یہ بھی انہی (ابو سعید خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عُوْدُوا الْمَرْضٰى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ'' بیماروں کی بیمار پرسی کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو کہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتے رہیں گے۔

اسے امام احمد، بزار اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازے میں نماز جنازہ سے فارغ ہونے تک حاضر رہا، اسے ایک قیراط (ثواب) ہوگا۔اور جو دفن کیے جانے تک موجود رہا تو اس کیلئے دو قیراط ہیں۔عرض کی گئی: یہ دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ'' دو بڑے بڑے پہاڑوں کی مثل ہیں۔(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مسلم وغیرہ کی ایک اور روایت میں ہے: ''اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ'' ''ان میں چھوٹا احد پہاڑ کی مثل ہے۔'' (بڑے کا اندازہ خود کرلو) اور بخاری کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے گیا اور ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھ کر اس کے دفن سے فراغت ہوگئی تو یہ شخص اجر و ثواب کے دو قیراط لے کر لوٹے گا۔ہر قیراط احد پہاڑ کی مثل ہوگا۔اور جو بندہ میت پر نماز جنازہ پڑھے پھر دفن سے قبل لوٹ آئے۔وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔

حدیث: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں مقصورہ والے حضرت خباب رضی اللہ عنہ آگئے اور فرمانے لگے: اے عبداللہ بن عمر! آپ سنتے نہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص میت کے گھر سے جنازے کے ساتھ نکلا، اس پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن تک اس کے ساتھ رہا، اس کیلئے ثواب کے دو قیراط ہوں گے۔ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔اور جس بندے نے میت پر نماز پڑھی پھر (قبل دفن) لوٹ آیا، اس کیلئے احد پہاڑ کے برابر اجر ہوگا۔یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے متعلق سوال کریں پھر واپس آکر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس بارے میں ارشاد بتائیں۔اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریاں ہاتھ میں پکڑ لیں، انہیں الٹتے پلٹتے رہے حتی کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ واپس آگئے اور بولے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کنکریاں زمین پر پھینک دیں پھر فرمایا: ''لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ'' ''بے شک ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔'' (مسلم)

حدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی، اس کیلئے ایک قیراط ہے اور اگر اس کے دفن میں بھی حاضر رہا تو اس کیلئے دو قیراط ہیں۔ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

اسے مسلم نے روایت کیا۔اور ابن ماجہ نے بھی اسے ابوبکر بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کیے ''وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْقِيْرَاطُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ هٰذَا'' ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، ایک قیراط اس احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔''

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازے کے ساتھ گیا حتیٰ کہ اس پر نماز پڑھ لی گئی، اس کیلئے ایک قیراط ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے قیراط کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ان کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا (وہ قیراط) ہمارے ان موجودہ قیراطوں کے برابر ہے؟ ارشاد فرمایا: ''لَا بَلْ مِثْلُ اُحُدٍ اَوْ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ'' ''نہیں بلکہ احد پہاڑ کے برابر یا احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔''

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ جنازے پر اس کے اہل خانہ کے پاس آیا۔ اس کیلئے ایک قیراط ہے۔ اگر جنازے کے ساتھ (قبرستان) گیا تو اس کیلئے ایک اور قیراط ہے۔ پھر اگر اس پر نماز پڑھی تو ایک اور قیراط ہے۔ اس کے بعد اگر دفن تک انتظار کیا تو ایک اور قیراط ہے۔ (گویا ایسی صورت میں چار قیراط ہیں)۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ اس کے راوی معدی بن سلیمان کے علاوہ صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے آج روزے کی حالت میں کس نے صبح کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے، آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے آج کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: میں نے، سرور عالم ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی مریض کی بیمار پرسی کی؟ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے: میں نے، پھر حضور انور ﷺ گویا ہوئے: تم میں سے کون آج جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِيْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ'' ''جس آدمی میں بھی یہ اعمال جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَوَّلَ مَا يُجَازَى بِهِ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَتَهٗ'' مرنے کے بعد بندے کو جو سب سے پہلے بدلہ عطا فرمایا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ اس کے جنازے میں آنے والے تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

اسے بزار نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

جنازے پر نمازیوں کی کثرت اور تعزیت کا بیان

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُّصَلِّىْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ'' جس (مسلمان) میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جس کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہو وہ سب کے سب (اللہ کی بارگاہ میں) اس کی سفارش کریں (اس کیلئے دعائے مغفرت کریں) تو ان کی سفارش اس (میت) کے حق میں قبول فرمالی جائے گی۔

اسے مسلم، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے ہاں یہ الفاظ ہیں: ''مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا'' ان کی تعداد ایک سو یا سو کے قریب ہو۔

حدیث: حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا صاحبزادہ مقام قدید (مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک مقام) یا مقام عسفان (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے دوسری منزل پر ایک جگہ کا نام) میں انتقال کر گیا تو آپ نے فرمایا: اے کریب! جا کر دیکھو کتنے لوگ (جنازے کیلئے) جمع ہوئے ہیں؟ کریب کہتے ہیں: میں نے باہر نکل کر دیکھا تو کچھ لوگ اکٹھے ہو چکے تھے تو میں نے انہیں آ کر بتایا۔ فرمانے لگے: تمہارے خیال میں وہ لوگ چالیس ہوں گے؟ کہتے ہیں کہ میں جواب دیا: جی ہاں، اس پر انہوں نے فرمایا: جنازہ لے کر نکلو کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ'' ''اگر کوئی مسلمان آدمی فوت ہو جائے پھر اس کے جنازے پر چالیس ایسے مرد نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس کے حق میں قبول فرمالے گا۔''

مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا مِنْ رَّجُلٍ يُّصَلِّىْ عَلَيْهِ مِائَةٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ'' ''جس آدمی پر ایک سو آدمی نماز جنازہ پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے''۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔ اس کی اسناد میں مبشر بن ابی الملیح کے ہیں۔ ان کا حال اس وقت میرے (مصنف کے) ذہن میں حاضر نہیں ہے۔

حدیث: حضرت حکم بن فروخ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالملیح نے ہمیں ایک دفعہ نماز جنازہ پڑھائی۔ ہمارا خیال تھا کہ انہوں نے تکبیر تحریمہ کہہ دی ہے (لیکن ابھی کہی نہیں تھی) کہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: اپنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

صفوں کو درست کرو اور تمہاری سفارش (دعا) اچھی طرح ہونی چاہیے۔ ابوالملیح نے فرمایا کہ مجھ سے عبداللہ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی سے روایت کی یعنی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ سے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِعُوْا فِيْهِ'' جس (مسلمان) میت پر (مسلمان) لوگوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے تو ان کی سفارش اس میت کے حق میں منظور فرمائی جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے ابوالملیح سے جماعت کی تعداد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے چالیس افراد کہا۔ (نسائی)

حدیث: حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ'' جو مسلمان وفات پا جائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز جنازہ پڑھ لیں تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ اور حضرت مالک رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب جنازے میں شامل لوگوں کی طرف توجہ کرتے تو اس حدیث کی وجہ سے انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

فصل

تعزیت کا ثواب

حدیث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ صَاحِبِهٖ'' جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی، اسے مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔

اسے ترمذی نے روایت کیا۔ اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث موقوف بھی مروی ہے۔

حدیث: امام ترمذی نے ہی حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ'' جس کسی نے اس خاتون کے ساتھ تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہوگیا ہو تو اسے جنت میں (ایک خاص خوبصورت) چادر پہنائی جائے گی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بھی غریب ہے۔

حدیث: اور امام ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّيْ اَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ اِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' جس مومن نے اپنے بھائی کے ساتھ مصیبت میں تعزیت کی (1)، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت و کرامت کے حلے پہنائے گا۔

---

(1) تعزیت کا وقت موت سے تین دن بعد تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ اہل خانہ کا غم تازہ ہوگا۔ اگر تعزیت کرنے والا یا جس کے ساتھ تعزیت کرنی ہو وہ موجود نہ ہو یا تعزیت کرنے والے کو پتہ نہ چلا ہو تو تین دن کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ تعزیت دفن سے پہلے بھی ہو سکتی ہے مگر بعد میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

جنازہ لے جانے اور دفن کرنے میں جلدی کرنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذَالِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ'' جنازے کو (دفن کرنے کیلئے) جلدی لے جایا کرو کیونکہ اگروہ (میت) نیک ہے تو اسے بھلائی کی طرف جلد از جلد پہنچا دو اور اگر وہ برا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے اتار پھینکو۔

اسے بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ رحمہم اللہ

حدیث: حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد صاحب رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ وہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں موجود تھے، ہم آہستہ آہستہ چل رہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے سے آ کر شامل ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: ''لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْمُلُ رَمْلًا'' میں اپنے لوگوں کو دیکھتا ہوں (کہ ہم جنازے کے ساتھ آہستہ آہستہ چل رہے ہیں) حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم (جنازے میں تیز تیز چلا کرتے تھے''۔

اسے ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ سے جنازے کے ساتھ چلنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا دُوْنَ الْخَبَبِ اِنْ يَّكُنْ خَيْرًا فَعَجِّلْ اِلَيْهِ وَاِنْ يَّكُنْ غَيْرَ ذَالِكَ فَبُعْدًا لِّاَهْلِ النَّارِ'' (تیز چلو مگر)(1) دوڑنے سے کم، اگر وہ نیک ہے تو اسے بھلائی کی طرف جلد پہنچا دو اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اہل نار کو اپنے سے دور کر دو۔

اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) افضل ہے۔ تعزیت پر یوں کہنا چاہیے کہ اللہ مرنے والے کی مغفرت فرمائے۔ اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، اور آپ کو صبر کی توفیق اور اس مصیبت پر اجر عطا فرمائے۔ رحمت عالم ﷺ نے ان الفاظ میں تعزیت فرمائی: ''لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰى وَكُلُّ شَيْئٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى'' اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے ہاں ہر چیز ایک مدت مقررہ تک ہے۔ قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔ جو ایک بار تعزیت کر آئے اسے دوبارہ تعزیت کیلئے جانا مکروہ ہے۔ میت کے اہل خانہ کا تین دن تک بیٹھنا کہ لوگ تعزیت کو آئیں جائز ہے مگر ترک کرنا بہتر ہے۔ یہ جب ہے کہ دنیاداری، ریاکاری مقصود نہ ہو ورنہ سب ناجائز ہے۔ (از کتب فقہ) (مترجم)

(1) جنازہ معتدل تیزی کے ساتھ لے جانا چاہیے مگر اس طرح کہ میت کو جھٹکا نہ لگے، ساتھ جانے والوں کیلئے افضل یہ ہے کہ جنازے کے پیچھے پیچھے چلیں، دائیں بائیں نہ چلیں۔ اور پیدل چلیں، عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع و ناجائز ہے۔ جنازے کو کندھا دینا سنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا تھا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

میت کیلئے دعا اور اسے تعریفی کلمات کے ساتھ یاد کرنا

ترہیب

میت کو برائی کے ساتھ یاد کرنا اور اس کے حق میں دعا نہ کرنا

حدیث: امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اقدس ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے، وہاں ٹھہر جاتے اور ارشاد فرماتے: ''اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَاسْئَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْئَلُ'' ''اپنے بھائی کیلئے بخشش کی دعا کرو اور (نکیرین کے سوالات کا جواب دینے میں) ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اس وقت اس سے سوالات ہو رہے ہیں۔'' (ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گذرے تو پاس موجود صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی اچھی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کیلئے جنت) واجب ہو گئی۔ پھر لوگ ایک اور جنازہ لے کر گذرے تو حاضرین نے اس کو برائی کے ساتھ یاد کیا۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا (اس کیلئے دوزخ) واجب ہو گئی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ شَھِیْدٌ'' ''بلاشبہ تم لوگ ایک دوسرے پر گواہ ہو۔'' (جیسا کہتے ہو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کر دیتا ہے)۔

اسے ابوداؤد وابن ماجہ نے روایت کیا۔ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی اچھی طرح تعریف وتوصیف کی، اس پر نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ'' واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ ایک جنازہ اور گذرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ'' واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: آپ پر میرے ماں باپ صدقے واری جائیں، ایک جنازہ گذرا تو اس کی اچھی تعریف کی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ ایک اور جنازہ گذرا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ نے پھر ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ (کیا چیز واجب ہو گئی؟) اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص (میت) کی تم لوگوں نے تعریف کی اس کیلئے تو جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کیلئے آگ واجب ہو گئی۔ ''اَنْتُمْ شُھَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ'' ''تم لوگ زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو''۔ (تمہاری گواہی پر اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دیتا ہے)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو الاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ پاس سے ایک جنازہ گذرا، لوگوں نے میت کی تعریف کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وَجَبَتْ'' ''واجب ہوگئی۔'' پھر ایک اور جنازہ گذرا تو حاضرین مجلس نے اس میت کی برائی بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''وَجَبَتْ'' ''واجب ہوگئی۔'' پھر تیسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کہا ''وَجَبَتْ'' ''واجب ہوگئی۔'' ابو الاسود کہتے ہیں: میں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے وہی کہا ہے جو میرے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَیْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ'' ''جس مسلمان کے نیک ہونے کی چار افراد گواہی دے دیں، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دے گا''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اگر تین آدمی گواہی دیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی گواہی دیں تو بھی۔ پھر ہم عرض گذار ہوئے: اگر دو دیں پھر؟ ارشاد فرمایا: دو دیں تب بھی، پھر ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے ایک آدمی کے گواہی دینے کے متعلق سوال نہ کیا۔ (بخاری)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان فوت ہو جائے تو اس کے قریب ترین پڑوسی گھروں کے چار افراد گواہی دیتے ہوئے کہیں کہ وہ اس مسلمان کی نیکی کے سوا کچھ اور نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِیْهِ وَغَفَرْتُ لَهٗ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ'' جو کچھ تم اس کے متعلق جانتے تھے وہ میں نے قبول فرما لیا (یعنی اس کی نیکی) اور جو تم نہیں جانتے (یعنی اس کے گناہ) وہ میں نے اسے معاف کر دیا۔''

اسے ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مرجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ برا تھا جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ نیک آدمی تھا تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: ''قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِیْ عَلٰی عَبْدِیْ وَغَفَرْتُ لَهٗ عِلْمِیْ فِیْهِ'' ''میں نے اپنے بندوں کی اس اپنے بندے کے متعلق گواہی قبول فرمالی ہے اور جو میں اس کے بارے میں جانتا ہوں وہ میں نے بخش دیا ہے''۔ (بزار)

حدیث: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب کسی جنازے کیلئے بلایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے بارے میں دریافت فرمایا کرتے۔ اگر اس کی تعریف کی جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھا دیتے اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی (لوگ میت کی برائی بیان کرتے) تو میت کے ورثا سے ارشاد فرماتے: ''شَاْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهَا'' ''تم جانو تمہارا کام، اور اس پر نماز نہ پڑھاتے تھے''۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيهِمْ'' اپنے مرنے والوں کی خوبیاں بیان کیا کرو (جو حقیقتاً ان میں موجود تھیں) اور ان کی برائیوں سے زبان بند رکھا کرو۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں، ان سب نے بروایت عمران بن انس المکی عن عطاء عنہ روایت کیا۔ اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمران بن انس منکر الحدیث ہے۔

حدیث: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے (ایک دفعہ) فرمایا: یزید بن قیس نے کیا کر دیا؟ اللہ اس پر لعنت کرے، حاضرین نے عرض کیا: وہ تو مر چکا ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: ''فَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' ''پھر تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں''۔ اس پر لوگ عرض کرنے لگے: یہ کیا بات ہوئی کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی پھر کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں؟ تو فرمانے لگیں: (اس لئے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا'' ''مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال کے انجام کو پا چکے''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ بخاری میں بھی مذکورہ فی الحدیث واقعہ کے بغیر یہ حدیث موجود ہے۔ نیز ابوداؤد کے الفاظ میں یہ حدیث یوں ہے: ''اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ لَا تَقَعُوْا فِيْهِ'' جب تمہارا کوئی دوست فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (اس کی برائیاں بیان نہ کرو اسے حوالہ خدا کر دو) اور اس کی عیب جوئی میں مت پڑو (1)''۔

(1) یاد رہے یہ حکم مسلمان میت کا ہے، باقی رہے فساق فجار بدکار کفار، تو ان کی برائی ضرور بیان کرنی چاہیے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور وہ ایسے گھناؤنے جرائم اور کفر و شرک کے ارتکاب سے مجتنب رہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

میت پر بین اور نوحہ کرنا

موت کی خبر دینا، رخساروں کو پیٹنا، چہرہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا

حدیث: امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ'' ''میت پر نوحہ کرنے کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب ہوتا ہے (1)''۔ اور ایک روایت میں ''مَا نِیْحَ عَلَیْہِ'' ہے۔ (معنی وہی ہے)۔

اسے بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا۔ نسائی کی روایت میں ''بِالنِّیَاحَۃِ عَلَیْہِ'' کے الفاظ ہیں۔ (ان کا بھی وہی ترجمہ ہے)۔

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ نِّیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' ''جس پر نوحہ و بین کیا جائے تو قیامت کے روز اسے اس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہمشیرہ ان کے پاس روتے ہوئے کہنے لگیں: ہائے میرے پہاڑ (کی طرح مضبوط اور طاقتور بھائی) ہائے فلاں، ہائے فلاں۔ اس طرح کے کئی الفاظ کہے۔ جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے تو فرمایا: ''مَا قُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ: اَنْتَ کَذَالِكَ؟'' ''تم نے جو کچھ کہا، مجھے اسی طرح کہا گیا کہ کیا تم واقعی ایسے (پہاڑ وغیرہ) ہو؟ (تو مجھے سخت شرم ساری ہوئی) اور بخاری نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کئے کہ جب عبداللہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ہمشیرہ ان پر نہیں روئیں۔ اور طبرانی نے بھی کبیر میں اسے روایت اعمش عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ایسے ہی روایت کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھ پر غشی کا دورہ ہو گیا تو عورتیں چلانے لگیں: ہائے ہمارا عزیز، ہائے ہمارا پہاڑ جیسا رشتہ دار۔ تو (میں نے بے ہوشی میں دیکھا کہ) ایک فرشتہ لوہے کا گرز لے کر آیا اور میرے پاؤں کے درمیان رکھ کر کہنے لگا: کیا تم ایسے ہی ہو جیسے یہ عورتیں کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو فرشتہ مجھے اس گرز کے ساتھ مارتا۔ اعمش نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا۔ (طبرانی نے کبیر میں اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کیا ہے)۔

---

(1) مرنے والا اگر زندگی میں خود نوحہ کرتا تھا یا نوحہ کرنا پسند کرتا تھا یا اس نے اپنے مرنے پر نوحہ کرنے کی وصیت کی تو اسے قبر میں عذاب ہوگا۔ ورنہ صرف نوحہ خوان گنہگار ہوگا، میت کو عذاب نہیں ہوگا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی فوت ہونے والا فوت ہوتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے: ہائے میرے پہاڑ، ہائے میرے سردار! یا اسی طرح کی کوئی بات کرتا ہے تو اس پر دو فرشتے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے سینے میں ہاتھ مار کر کہتے ہیں: کیا تو ایسا ہی تھا؟۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: اور یہ ہی حضرت (ابوموسیٰ) رضی اللہ عنہ نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: میت کو اس پر زندوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔ جب کوئی کہنے والی کہتی ہے: افسوس میرا قوت بازو، ہائے میرا محافظ، ہائے میرا مددگار، ہائے میرا لباس پہنانے والا۔ تو میت کو پیچھے سے سختی کے ساتھ کھینچ کر کہا جاتا ہے ''اَنَاصِرُھَا اَنْتَ؟ اَکَاسِیْھَا اَنْتَ؟'' ''کیا (واقعی) تو اس کا مددگار تھا؟ کیا تو اس کو لباس پہنانے والا تھا؟''۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ ھُمَا بِھِمْ کُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ'' ''دو چیزوں کا ارتکاب کر کے لوگ کفر کرتے ہیں (یعنی کافروں جیسا کام کرتے ہیں) وہ ہیں نسب میں طعن کرنا (کہ فلاں فلاں کا بیٹا یا بیٹی نہیں وغیرہ) اور میت پر نوحہ کرنا''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین کام اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر ہیں: ''شَقُّ الْجَیْبِ وَالنِّیَاحَۃُ وَالطَّعْنُ فِی النَّسَبِ'' ''گریبان پھاڑنا، نوحہ کرنا اور کسی کے نسب میں طعن کرنا''

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا۔ اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے: ''ثَلَاثَۃٌ ھِیَ الْکُفْرُ'' ''تین باتیں کفر ہیں۔'' اور ایک اور روایت میں ہے: ''ثَلَاثٌ مِّنْ عَمَلِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُھُنَّ اَھْلُ الْاِسْلَامِ'' ''تین کام جاہلیت کے زمانہ کے ہیں جنہیں اہل اسلام نے چھوڑا نہیں۔''

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح فرمایا تو ابلیس زور زور سے رونے لگا جس پر اس کا لشکر اس کے پاس اکٹھا ہو گیا۔ ابلیس کہنے لگا: آج کے دن کے بعد سے تم امت محمد ﷺ کو شرک کی طرف لوٹا دینے سے ناامید ہو جاؤ۔ بلکہ اب ان کے دین میں فتنہ برپا کر دو ''وَافْشُوْا فِیْھِمُ النَّوْحَ'' ''ان کے درمیان نوحہ کرنا عام کر دو۔''

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَۃٍ وَّ رَنَّۃٌ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ'' ''دو آوازیں دنیا اور آخرت میں لعنتی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں، نعمت کے حصول پر گانے کی آواز اور مصیبت کے نزول پر چیخ کر رونے کی آواز''۔

اسے بزار نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا تُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَىٰ نَائِحَةٍ وَلَا مُرِنَّةٍ'' ''نوحہ کرنے والی اور چیخ چیخ کر رونے والی عورتیں کیلئے فرشتے دعائے رحمت نہیں کرتے''۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اور ان شاء اللہ اس کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چار چیزیں زمانہ جاہلیت کی ہیں جن کو میری امت ترک نہیں کرے گی (وہ یہ ہیں) نمبر 1 آباء و اجداد پر فخر، نمبر 2 نسب میں طعنہ زنی، نمبر 3 ستاروں سے بارش طلب کرنا اور نمبر 4 نوحہ خوانی۔ مزید ارشاد فرمایا: ''اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ'' ''نوحہ خوانی کرنے والی عورت نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اس پر تارکول کی شلوار اور خارش کی قمیص ہو گی۔ (خارش میں جسم جل رہا ہوگا)''۔

اسے مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ابن ماجہ کے الفاظ میں یوں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلنِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ النَّائِحَةَ إِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ دِرْعًا مِّنْ لَهَبِ النَّارِ'' ''نوحہ خوانی جاہلیت کا فعل ہے اور نوحہ کرنے والی عورت بغیر توبہ کئے اگر مر گئی اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے روز) تارکول (یا پگھلے ہوئے تانبے) کے کپڑے اور دہکتی آگ کی زرہ پہنائے گا''

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن نوحہ خوانی کرنے والیوں کی جہنم کے اندر دو صفیں بنا دی جائیں گی، ایک صف جہنمیوں کی دائیں طرف اور دوسری ان کی بائیں جانب۔ ''فَيَنْبَحْنَ عَلَىٰ أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ'' ''پھر یہ اہل نار پر یوں بھونکتی رہیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ'' ''اللہ کے رسول ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے''۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کوئی متروک راوی نہیں۔ نیز اسے بزار اور طبرانی نے بھی روایت کیا اور یہ الفاظ زائد کئے: ''وَقَالَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ فِي الْجَنَازَةِ نَصِيبٌ'' ''اور آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کا جنازہ میں کوئی حصہ (کوئی کام) نہیں''۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (ان کے سابق شوہر) فوت ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گئے تو میں نے کہا: یہ مسافر حالت سفر میں وطن سے دور فوت ہو گئے ہیں، میں ان پر ایسا روؤں گی کہ ان کا خوب چرچا ہو جائے۔ چنانچہ میں ان پر رونے کا ارادہ کر رہی تھی کہ ایک اور عورت آ گئی جو رونے میں ساتھ دینا چاہتی تھی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ اس کے سامنے تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا: کیا تو اس گھر میں شیطان کو پھر داخل کرنا چاہتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکال باہر کیا۔ ''فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ'' (ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) یہ سن کر میں رونے سے رک گئی اور پھر نہیں روئی۔'' (مسلم)

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو (جنگ موتہ میں) زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی تو رسول اللہ ﷺ اس حالت میں تشریف فرما تھے کہ چہرہ انور پر آثار غم نمایاں تھے۔ اور میں دروازے کی دراز سے جھانک رہی تھی کہ ایک آدمی آ کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) حضرت جعفر کے گھر کی خواتین آہ و بکا کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں منع کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ آدمی گیا۔ پھر واپس آ کر عرض کرنے لگا: قسم بخدا، وہ عورتیں مجھ پر یا ہم پر غالب آ گئیں۔ (ہماری بات نہیں سنتیں اور باز نہیں آ رہیں۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ'' ''ان کے مونہوں میں خاک ڈال دو۔'' تو میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے (تیرا برا ہو) خدا کی قسم، تو ایسا کرتا کیوں نہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کو دکھ دیا جا رہا ہے۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ رحمہما اللہ

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے کہا: جب میں مر جاؤں تو کسی کو میری موت کی اطلاع نہ کرنا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ موت کی تشہیر ہو جائے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت کی تشہیر کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے(1)''۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حدیث حسن کہا۔ اور رزین نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ زائد کئے: ''فَإِذَا مِتُّ فَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلُّونِي إِلَى رَبِّي سَلًّا'' ''جب میں مر جاؤں تو میری نماز جنازہ پڑھ کر چپکے سے مجھے میرے رب کے سپرد کر دینا۔'' نیز اسے ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ مگر انہوں نے یوں بیان کیا کہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کوئی عزیز فوت ہو جاتا تو آپ کہا کرتے تھے: اس کی اطلاع کسی کو نہ دو، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ موت کی تشہیر بن جائے۔ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ۔ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ان دونوں کانوں سے موت کی تشہیر سے منع فرماتے ہوئے سنا''۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ موت کی تشہیر کرنے سے منع فرماتے تھے۔

---

(1) کسی کی موت کا اعلان اس نیت سے کرنا کہ مجمع زیادہ ہو، تعلقات اور ناموری ظاہر ہو، دنیاداری اور ریاکاری مقصود ہو تو یہ ناجائز ممنوع ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اعلان کرنے میں ایسی کوئی غرض نہ ہو تو میت کے عزیزوں، رشتے داروں اور دوست احباب کو اطلاع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور فرمایا کرتے تھے: ''اِیَّاکُمْ وَالنَّعْیَ فَاِنَّهٗ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِیَّةِ'' ''موت کی تشہیر کرنے سے بچو کیونکہ یہ جاہلیت کے اعمال میں سے ہے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موت کی تشہیر موت کا اعلان کرنے کا نام ہے۔

اسے ترمذی نے مرفوعاً روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا (جو آپ کی صاحبزادی اور نبی سرور ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں) آپ پر چلا چلا کر رونے لگیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: اِنَّ الْمُعْوَلَ عَلَیْهِ یُعَذَّبُ ''جس پر چیخ چلا کر رویا جائے اسے عذاب ہوتا ہے۔'' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں (سنا ہے اور خاموش ہو گئیں)۔ اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ'' ''جو شخص (کسی مصیبت یا کسی کی موت پر) رخساروں پر طمانچے مارے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' (ہمارے طریقہ پر نہیں)۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔

حدیث: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے، ان کا سر اپنی زوجہ کی گود میں تھا کہ وہ چلا چلا کر رونے لگیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت انہیں کوئی جواب دینے کے قابل نہیں تھے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمانے لگے: میں اس سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ کے رسول ﷺ بری الذمہ ہو چکے ''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ'' ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے چیخ کر نوحہ کرنے والی، سر کے بال مونڈھ لینے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اظہار براءت فرما دیا''۔

اسے بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا مگر نسائی نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں: ''اَبْرَأُ اِلَیْکُمْ کَمَا بَرِیَٔ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا صَلَقَ'' ''میں تم سے ایسے ہی بری الذمہ ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ نے (یہ کہہ کر) اظہار براءت فرمایا تھا کہ وہ ہم میں سے نہیں جس نے (بوقت مصیبت) سر مونڈھ لیا، کپڑے پھاڑ ڈالے اور چیخ چلا کر رویا''۔

حدیث: حضرت اسید بن ابی اسید تابعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے ایک خاتون سے راوی ہیں کہ ان خاتون نے فرمایا: جن نیکی کے کاموں پر ہم سے رسول اللہ ﷺ بیعت لیا کرتے تھے، ان میں سے آپ ﷺ نے ان باتوں پر بھی بیعت لی تھی کہ ہم چہرے نہیں نوچیں گی، بین کر کے نہیں روئیں گی، گریبان چاک نہیں کریں گی اور نہ ہی بال بکھیریں گی۔ (ابوداؤد)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَۃَ وَجْھَھَا وَالشَّاقَّۃَ جَیْبَھَا وَالدَّاعِیَۃَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ" "جناب رسول اللہ ﷺ نے چہرہ نوچنے والی، گریبان پھاڑ لینے والی اور چیختے چلاتے دہائی دینے والی عورتوں پر لعنت (1) فرمائی"۔ اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

ترہیب

عورت کا شوہر کے علاوہ کسی اور عزیز کی وفات پر تین روز سے زیادہ سوگ کرنا

حدیث: زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ (اور ام المومنین) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زعفران وغیرہ ملا ہوا تھا۔ ایک کنیز کو یہ خوشبو لگائی پھر اپنے رخساروں پر ملی پھر فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر شریف پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: "لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا" "کوئی بھی عورت جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ منائے"۔ زینب کہتی ہیں: پھر میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (یہ بھی سید عالم ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ہیں) کے ہاں حاضر ہوئی اس وقت ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگوائی، اپنے جسم پر لگائی پھر فرمانے لگیں: قسم بخدا! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں تھی سوائے اس بات کے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ شوہر کے علاوہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرے۔ شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے (1)۔

---

(1) خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی مصیبت پر خصوصاً کسی کی موت پر چیخنا چلانا، نوحہ کرنا، زور زور سے گلا پھاڑ پھاڑ کر رونا، بال بکھیر لینا یا مونڈھ ڈالنا، گریبان چاک کرنا اور سر میں خاک ڈال لینا وغیرہ جیسے افعال ہرگز جائز نہیں بلکہ یہ سب کام بے صبری کے ہیں اور بے صبری کسی صورت پسندیدہ نہیں۔ قرآن پاک میں بے صبری کی مذمت اور صبر کی تعریف فرمائی گئی ہے۔ البتہ ایسے موقعہ پر آنکھوں سے آنسوؤں کا بہہ نکلنا، بغیر آواز کے رونا جائز بلکہ رحمت کی اور نرم دلی کی علامت ہے اور احادیث مبارکہ سے ثابت بھی ہے۔ اب اگر مذہب شیعہ کا سرسری نظر سے بھی جائزہ لیا جائے تو ان کے اکثر و بیشتر اعمال و افعال بے صبری پر مشتمل ہی نظر آئیں گے۔ سینہ کوبی کرنا، زنجیر زنی، نوحہ خوانی، چلا چلا کر رونا، سر میں خاک ڈالنا وغیرہ اگر بے صبری نہیں تو پھر دنیا میں بے صبری نام کی کوئی چیز ہی موجود نہیں۔ پھر تو اللہ و رسول جل وعلا و ﷺ نے جو صبر کی تعریف اور بے صبری کی مذمت فرمائی ہے بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ معاذ اللہ۔ (مترجم)

1۔ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت (بالفاظ دیگر سوگ) چار مہینے دس دن خود اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں مقرر فرمائی ہے۔ ارشاد ہے:
وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِہِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِہِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۳۴﴾ (البقرہ) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے بخاری اور مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ترجمہ: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن تک انتظار کریں۔ پھر جب وہ اپنی اس مدت کو پہنچ جائیں (چار مہینے دس دن گذر جائیں) تو تم پر اس بارے میں کچھ گناہ نہیں جو وہ اپنی ذات کے متعلق مناسب طریقہ سے کریں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے اچھی طرح خبردار ہے''۔

اس چار ماہ دس دن کی مدت میں احادیث صحیحہ کے مطابق بیوہ رنگین اور ریشمی لباس نہ پہنے، خوشبو اور مہندی نہ لگائے اور دیگر آرائش و زیبائش سے اجتناب کرے۔ اپنے متوفی شوہر کے گھر ہی پر یہ مدت پوری کرے۔ ہاں ضروری کام کی غرض سے دن کے وقت گھر سے نکل سکتی ہے۔ مگر رات پھر اسی گھر میں آکر گذارے۔ نئے نکاح کے لئے بھی اس دوران بات چیت نہیں کرسکتی۔ بیوہ کی عدت بھی اور سوگ کے ایام بھی یہی ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

یتیم (1) کا مال ناحق کھانا

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور آدمی دیکھتا ہوں اور تمہارے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو خود اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہوں۔ "لَا تُؤَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَیْنِ وَلَا تَلِیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ" "دو آدمیوں کا بھی امیر مت بننا اور یتیم کے مال کی ذمہ داری نہ لینا"۔ (جو شخص یہ ذمہ داریاں نبھانے کے قابل نہ ہو وہ انہیں قبول نہ کرے کہ فتنے کا اندیشہ ہے)۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات مہلک گناہوں سے بچتے رہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون کون سے ہیں؟ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا کرانا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل سوائے حق کے اللہ نے حرام فرمادیا، سود

---

(1) یتیم اور مال یتیم کے متعلق ارشادات قرآن ملاحظہ ہوں:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠ (النساء)

ترجمہ: "بے شک وہ لوگ جو ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی کھا رہے ہیں۔ اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے"۔

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا۠ (النساء)

ترجمہ: "اور یتیموں کو ان کا مال دے دو، اور اپنی خراب چیزوں کو ان کی عمدہ چیزوں سے مت بدل لو۔ اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر مت کھا جاؤ۔ یہ تو بہت بڑا گناہ ہے"۔

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا۠ (النساء)

ترجمہ: "اور یتیم بچوں کو آزماتے رہو حتیٰ کہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں (بالغ ہو جائیں) پھر اگر تم ان میں دانائی محسوس کرو تو ان کے مال انہیں لوٹا دو۔ اور ان کے مال فضول خرچی سے اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے جلدی جلدی کھانے نہ لگ جاؤ۔ اور جو (یتیم کا سرپرست) خود مالدار ہو، اسے چاہیے کہ (یتیم کے مال سے) اجتناب کرے۔ اور جو فقیر ہو تو وہ مناسب مقدار میں کھالے (تو حرج نہیں) تو جب تم ان کے مال ان کی طرف لوٹاؤ تو ان پر گواہ بنالو (تاکہ فسادی کوئی صورت نہ پیدا ہو) اور اللہ تعالیٰ حساب لینے والا کافی ہے"۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ (الانعام)

ترجمہ: "اور یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ مگر اس طریقہ سے جو بہت اچھا ہو یہاں تک کہ یتیم اپنی جوانی کو پہنچ جائے"۔ (یعنی نہ صرف حد بلوغ کو پہنچ جائے بلکہ مال کو استعمال کرنے کی سوجھ بوجھ بھی اس میں پیدا ہو جائے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی حد پچیس سال ہے)۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: "اور یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہت اچھا ہو حتیٰ کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ اور وعدے پورے کیا کرو۔ بے شک وعدوں کے متعلق (قیامت کے دن) سوال ہوگا"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے بوقت جہاد بھاگ جانا اور پاک دامن بے خبر ایمان والی خواتین پر تہمت لگانا۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ اور بزار نے بھی یہ روایت کی۔ ان کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں۔ ان میں سب سے پہلا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے (اس کے بعد) ناحق کسی جان کو قتل کرنا، سود خوری، مال یتیم کھانا، میدان جنگ سے بھاگ جانا، پاک دامن خواتین پر بہتان لگانا اور ہجرت کے بعد (مشرکین کے) دیہات کی طرف لوٹ جانا۔

حدیث: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نبی سرور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چار افراد ایسے ہیں کہ اللہ نے اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور جنت کی نعمتیں نہ چکھائے۔ (وہ بدقسمت یہ ہیں) ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، سود خور، یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔

اسے حاکم نے بطریق ابراہیم بن خثیم بن عراک عن ابیہ عن جدہ عن ابی ہریرہ روایت کیا۔ ابراہیم بن خثیم متروک ہیں۔ اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو قبروں سے اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے چہروں پر آگ بھڑک رہی ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ (النساء) ''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلماً کھا رہے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی ڈال رہے ہیں''۔

اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا۔ اور انہی کے طریق سے ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق زیاد بن المنذر ابی الجارود عن نافع بن الحارث عن ابی برزہ روایت کیا۔ زیاد اور نافع واہی اور متہم ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

مردوں کا زیارت قبور کو جانا

ترہیب

عورتوں کا قبروں کی زیارت کو اور جنازوں کے ساتھ جانا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی۔ تو خود بھی رو پڑے اور ارد گرد والوں کو بھی رلا دیا (1)۔ پھر ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے یہ اجازت نہیں (2) دی گئی۔ اور ان کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اس کی اجازت دے دی گئی۔ ''فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ'' لہٰذا تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبریں موت کی یاد دلاتی ہیں'' (مسلم وغیرہ)۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنِّی نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً'' ''میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا (کیونکہ شروع اسلام کا زمانہ تھا، لوگ نئے مسلمان ہوئے تھے۔ اندیشہ تھا کہ بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے قبر پرستی نہ شروع کر دیں۔ اب اسلام راسخ ہو چکا۔ وہ اندیشہ ختم ہو گیا لہٰذا وہ حکم منسوخ کر دیا گیا)۔ اب قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں (انسان کے لئے) عبرت ہے''۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ

---

(1) صلح حدیبیہ کے وقت آپ ﷺ اپنی والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی قبر کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ ایک ہزار یا کم و بیش صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ آپ ﷺ والدہ کی یاد میں روئے تو تمام صحابہ بھی رو پڑے۔

(2) اس جملہ سے یہ سمجھنا کہ وہ کافرہ تھیں سخت غلط ہے۔ معاذ اللہ، اگر وہ کافرہ ہوتیں تو آپ ﷺ کو ان کی قبر کی زیارت کی اجازت کیوں ملتی؟ قرآن پاک تو فرماتا ہے:

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (التوبہ)

ترجمہ: ''اور نہ کھڑے ہوں آپ (ﷺ) اس کی قبر پر۔ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت میں مر گئے''۔ زیارت قبر کی اجازت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا مسلمان تھیں۔ تعمیر کعبہ کے بعد خلیل اللہ علیہ السلام نے دعا مانگی تھی: وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ'' کہ ہماری اولاد میں بھی اے اللہ ایک مسلمان جماعت پیدا فرما'' اور رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ'' اور اے ہمارے رب اسی جماعت میں رسول آخر الزمان کو پیدا فرما''۔ معلوم ہوا کہ سید الطاہرین ﷺ کے تمام آباء و امہات مومن مسلمان تھے۔ اور دعائے مغفرت کی اجازت نہ ملنا اس وجہ سے تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا بے گناہ تھیں۔ انہوں نے احکام شرعیہ کا زمانہ پایا ہی نہیں تو پھر گناہ کیسا؟ مغفرت کی دعا گناہ گار کے لئے ہوتی ہے۔ سرور عالم ﷺ کے لئے دعائے مغفرت منع ہے۔ بچے کے لئے دعائے مغفرت نہیں ہوتی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ'' ''میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب تم قبروں کی زیارت کو جایا کرو کیونکہ یہ قبور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں (1)''۔

اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کر کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔ مردوں کو غسل دیا کر کیونکہ جسد خاکی کے لئے بہترین نصیحت ہے۔ جنازوں کی نماز پڑھا کر کہ ممکن ہے یہ تجھے غمگین کردے کیونکہ غمگین آدمی (قیامت کے روز) اللہ کے سائے میں ہوگا۔ ہر نیکی کا عوض پائے گا۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور یہ حدیث پہلے ابھی گذری ہے۔

حدیث: حضرت ابن بریدہ نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ'' ''میں تمہیں زیارت قبور سے منع فرماتا تھا۔ اب محمد (ﷺ) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے فلہذا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبریں آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔

اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ'' ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، اور قبروں پر مسجدیں بنانے والے اور ان پر چراغ جلانے والے لوگوں پر لعنت فرمائی''۔

اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن بھی قرار دیا۔ سب کی روایت بروایت ابی صالح عن ابن عباس ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ'' ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے''۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں، سب نے بروایت عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہ روایت کیا۔ عمر

---

(1) تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ زیارت قبور سنت ہے۔ اس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے۔ دل میں خوف خدا اور نرمی پیدا ہوتی ہے۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ گناہ سے نفرت اور نیکی کی محبت بیدار ہوتی ہے۔ زیارت قبور سے میت کو فائدہ ہوتا ہے۔ میت کو زائر سے انس ومحبت اور اس کے ایصال ثواب سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ زیارت کرنے والا قبر پر پہنچ کر پہلے صاحب قبر کو سلام کرے۔ پھر قبر کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور جس قدر ممکن ہو قرآن حکیم پڑھ کر اس کا ثواب اصحاب قبور کو پہنچائے۔ قبر پر پہنچ کر قبر کو چومنا درست نہیں ہے۔ اور نہ وہاں ناک پیشانی رگڑنی چاہیے۔ جمعہ کے دن اول وقت میں زیارت قبور بہت بہتر ہے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جمعہ کی رات کو مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ ہمارے اہل خانہ ہمارے لئے کوئی صدقہ خیرات کرتے ہیں یا نہیں۔ ہمارے علاقے پنجاب میں جمعرات کی شام کو لوگ گھروں میں ختم دلاتے ہیں۔ یہ بہت بہتر ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بن ابی سلمہ میں کلام ہے۔امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہم ایک میت کو دفنانے گئے۔جب فارغ ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے۔ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آئے۔جب رسول اللہ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس کے دروازے کے برابر پہنچے تو کھڑے ہوگئے۔کہ یکا یک ایک خاتون کو ہم نے آتے ہوئے دیکھا۔راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے:حضور انور ﷺ نے اس خاتون کو پہچان لیا۔خاتون جب اندر چلی گئیں تو معلوم ہوا کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا:اے فاطمہ!تمہیں اپنے گھر سے کس چیز نے نکالا؟انہوں نے عرض کی:یارسول اللہ!(ﷺ)میں اس میت کے اہل خانہ کے پاس گئی تھی چنانچہ میں نے ان کی میت کے لئے ان کے ہاں دعا کی اور تعزیت کی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:شاید تم ان کے ساتھ قبرستان بھی گئی ہو؟تو فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض گذار ہوئیں:معاذ اللہ۔(اللہ بچائے۔میں قبرستان ہرگز نہیں گئی)حالانکہ میں اس بارے میں آپ کے ارشادات سن چکی ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:اگر تم ان کے ساتھ قبرستان چلی جاتیں تو(ایسا ایسا گناہ ہوتا)آپ ﷺ نے اس بارے میں سخت کلمات ارشاد فرمائے۔راوی کہتے ہیں کہ میں ربیعہ بن سیف سے ''اَلْکُدَا''(یہ لفظ حدیث میں استعمال ہوا ہے)کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا:میرے خیال میں قبروں کو کہتے ہیں۔

اسے ابوداؤد نے اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے مگر اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے ہیں:تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''لَوْبَلَغْتِهَا معهم مَارأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ ابِيْكِ'' ''اگر تم ان لوگوں کے ساتھ قبرستان چلی جاتیں تو تم جنت کو اس وقت تک دیکھ نہ پاتیں جب تک تمہارے والد(ﷺ)کے دادا نہ دیکھ لیتے''۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کاشانہ انور سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:تم یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟بولیں کہ ہم ایک جنازے کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ارشاد فرمایا:کیا تم میت کو غسل دوگی؟کہنے لگیں کہ نہیں۔فرمایا:کیا جنازہ اٹھاؤ گی؟بولیں کہ نہیں۔سرور عالم ﷺ نے پوچھا:تو کیا میت کو قبر میں اتاروگی؟عرض کرنے لگیں:جی نہیں۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''فَارْجِعْنَ مَأْزُوْرَاتٍ غَيْرَ مَأْجُوْرَاتٍ'' ''گناہ اٹھائے ہوئے لوٹ جاؤ تمہیں کوئی اجر وثواب نہیں مل سکتا(1)''۔

---

(1)اس باب کی آخری چار احادیث بتارہی ہیں کہ عورتوں کو قبرستان جانے کی اجازت نہیں۔قبروں کی زیارت کو جانے والی عورتوں پر اللہ ورسول جل وعلاو ﷺ کی لعنت ہے۔انہیں سختی کے ساتھ قبرستان جانے سے روکنا چاہیے۔اس سلسلے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ایک فتویٰ بھی ملاحظہ فرمالیا جائے تو مناسب رہے گا۔

مسئلہ:کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زیارت قبور میں عورتوں کے واسطے کیا حکم ہے؟دیگر کسی کے بزرگوں کے پاس سے پشت در پشت کسی اولیاء اللہ کی مجاوری اور خدمت گزاری ملی ہے تو فاتحہ دینا اس قبر پر یا صندل چڑھانا،غلاف چڑھانا مجاور مرد لوگ موجود ہوکر عورت کو جائز ہے۔اس مزار پر ہمیشہ مرد مجاور رہا کرتے ہیں۔وہ عورت مجاوروں کے خاندان سے ہے۔مگر نہایت بدچلن ہے۔اس عورت کو کیا اختیار ہے؟

الجواب:عورتوں کو زیارت قبور منع ہے۔حدیث میں ہے:(بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اور ابو یعلیٰ نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔

ترہیب

ظالموں، کفار و مشرکین کی قبروں، ان کی بستیوں اور قتل گاہوں کے پاس سے ان کی بد اعمالیوں پر غور کیے بغیر گذر جانا

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا جس وقت یہ حضرات علاقہ حجر میں قوم ثمود کی بستیوں میں پہنچے (غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے یہ واقعہ ہوا): ان عذاب والے لوگوں (کی بستیوں) پر روتے ہوئے ہی داخل ہونا۔ ”فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَا اَصَابَهُمْ“ ”اگر تم روتے نہیں ہو تو ان پر داخل مت ہونا کہ کہیں تم پر بھی وہ (عذاب) نہ اتر آئے جو ان پر اترا تھا“

ایک اور روایت میں ہے کہ: جب نبی اکرم ﷺ علاقہ حجر سے گذرے تو (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے گھروں میں روتے ہوئے ہی داخل ہونا جنہوں نے (اپنے نبی کی نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ کہیں تمہیں بھی وہ (عذاب) نہ پہنچے جو ان کو پہنچا تھا۔ ”ثُمَّ قَنَعَ رَأْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ“ ”پھر اپنے سر اقدس کو جھکا کر تیز تیز چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی کو عبور (1) فرما گئے“۔ (بخاری و مسلم)۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ”لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ“ ”اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں“۔ مجاور مردوں کو ہونا چاہیے۔ عورت مجاور بن کر بیٹھے اور آنے جانے والوں سے اختلاط کرے۔ یہ سخت بد ہے۔ عورت کو گوشہ نشینی کا حکم ہے۔ نہ یوں مردوں کے ساتھ اختلاط کا۔ جس میں بعض اوقات مردوں کے ساتھ اسے تنہائی بھی ہوگی اور یہ حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کو قبروں پر فاتحہ کو جانا درست ہے یا نادرست؟

الجواب: اصح (زیادہ صحیح) یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ 165) عورتوں کا مزارات پر جانا کس قدر خرابیوں کی جڑ ہے۔ اظہر من الشمس ہے۔ (مترجم)

(1) قرآن پاک میں ہے کہ:

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿﴾ (الحجر) ”اور بے شک علاقہ حجر کے لوگوں نے رسولوں (علیہم السلام) کی تکذیب کی“۔

حجر سے مراد قوم ثمود کا وہ علاقہ ہے جو حجاز اور شام کی درمیانی زمین کا نام ہے۔ اسی علاقہ میں حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ جب یہاں کے لوگوں نے کفر و شرک ترک نہ کیا۔ صالح علیہ السلام کی تعلیمات پر کوئی دھیان نہ دیا بلکہ انہیں ستایا اور انہیں بطور معجزہ دی گئی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو گیا جس نے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سفر میں ہمارا گذر علاقہ حجر سے ہوا۔ ہم وہاں اترے۔ لوگوں نے وہاں کے کنوؤں سے پانی بھر لیا اور اس کے ساتھ آٹا گوندھا۔ تو حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اس پانی کو انڈیل دو۔ جو آٹا اس پانی سے گوندھا ہے اسے اونٹوں کے سامنے ڈال دو۔ اور حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لو جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے یہ ارشاد بھی فرمایا کہ ان لوگوں کے گھروں میں جب تم داخل ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو روتے ہوئے داخل ہوا ایسا نہ ہو کہ وہی عذاب تم پر نازل ہو جائے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

عذاب قبر، وہاں پر انعام الٰہی اور منکر ونکیر علیہما السلام کے سوالات

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور عذاب قبر کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگی: اللہ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ'' ''ہاں عذاب قبر حق ہے''۔ فرماتی ہیں: ''فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'' ''اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز ادا فرمائی ہو اور عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو''۔ (بخاری و مسلم)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الْمَوْتٰى لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ حَتّٰى اِنَّ الْبَهَائِمَ لَتَسْمَعُ اَصْوَاتَهُمْ'' ''(کفار و بدکار) مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے یہاں تک کہ ان (کے چیخنے چلانے) کی آوازیں چوپائے سنتے ہیں''۔

اسے طبرانی نے کبیر میں حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ'' ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم (اپنے مردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر (سے مردوں کی چیخ و پکار) سنا دے''۔ (مسلم)۔

حدیث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو رو پڑتے حتیٰ کہ آپ کی داڑھی شریف تر ہو جاتی۔ ان سے پوچھا گیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور جب قبر کا تذکرہ فرماتے ہیں تو رونے لگتے ہیں؟ (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ، فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ'' ''قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والا معاملہ آسان ہے۔ اور اگر اس سے نجات نہ مل سکی تو اس کے بعد کا معاملہ بہت سخت ہے''۔ فرمایا کہ میں نے

(بقیہ اگلے صفحہ پر) علامہ قرطبی اپنی تفسیر قرطبی میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نافرمانوں کے آثار و دیار کو ناپسند کرنا چاہیے، وہاں یہ دلیل بھی ہے کہ انبیاء و صالحین علیہم السلام کے آثار سے تبرک حاصل کرنا چاہیے۔

الغرض ایسے مقامات سے گذرتے وقت خوف الٰہی سے لرزتے کانپتے اور روتے ہوئے گذرنا چاہیے اور اللہ و رسول جل وعلاو ﷺ کی نافرمانی سے بچی توبہ کرنی چاہیے۔ مزید تفصیل کے لئے سورہ حجر کے آخری رکوع اور دیگر مقامات کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا ہے: "مَارَأَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلاَّ وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ" "میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور رزین نے اس میں یہ زیادہ الفاظ بھی بیان کئے ہیں جو میں (مصنف) نے ترمذی کے کسی نسخے میں نہیں دیکھے کہ ہانی کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک قبر پر یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

فَاِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِیْ عَظِیْمَةٍ وَاِلاَّ فَاِنِّیْ لَا اَخَالُكَ نَاجِیًا

"اے صاحب قبر! اگر تو نے اس قبر سے نجات پالی تو قیامت کی سختی سے بھی نجات پا جائے گا ورنہ میرا خیال نہیں کہ تجھے نجات نصیب ہو سکے"۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ مرنے والا جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو اہل دوزخ کا ٹھکانا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: "هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰی يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" "یہ ہے تیرا ٹھکانہ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے روز اٹھائے"۔

اسے بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا۔ ابوداؤد کے ہاں فیقال الیٰ اخرہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر پر قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ جو تا قیام قیامت اسے ڈستے اور ڈنگ مارتے رہیں گے۔ "فَلَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا نَفَخَتْ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا" "(وہ اژدھے اس قدر زہریلے ہیں کہ) اگر کوئی ایک اژدھا زمین میں پھونک مار دے تو زمین کوئی سبزہ نہ اگا سکے"

اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور اسی طریقہ سے ابن حبان نے اپنی صحیح میں، سب نے بطریق دراج عن ابی الہیثم روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بندہ مومن اپنی قبر کے اندر سرسبز و شاداب باغ میں ہوتا ہے۔ اور اس کی قبر ستر ہاتھ تک کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور یوں روشن کر دی جاتی ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ (طٰہٰ) "تو اس کے لئے زندگی تنگ کر دی جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے" ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تنگ زندگی کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ عذاب قبر ہے جو کافر کو دیا جاتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کافر پر ننانوے اژدھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ جانتے ہو، اژدھا کیا ہے؟ ایک اژدھا ستر سانپوں پر مشتمل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوتا ہے۔"لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعُ رُؤُوسٍ يَلْسَعُوْنَهُ وَيَخْدِشُوْنَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" "ہر ایک سانپ کے سات سر ہیں جو کافر کو قیامت کے روز تک ڈستے اور کاٹتے رہیں گے"۔

اسے ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق دراج عن ابن حجیرہ عنہ روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

حدیث: ام المومنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اس امت کے لوگ اپنی قبروں میں مبتلائے فتنہ کئے جائیں گے (ان سے سوال وجواب کئے جائیں گے) تو میرا کیا بنے گا کہ میں تو ایک کمزور عورت ہوں؟ اس پر سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یعنی یہ آیت پڑھ کر سنائی) يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراہیم:27) "اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو ثابت قدم رکھتا ہے اس پختہ قول (یعنی کلمہ شہادت) پر دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی"۔

اسے بزار نے روایت کیا، اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے دوست احباب واپس پلٹتے ہیں تو یہ ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے۔ جب لوگ واپس چلے جاتے ہیں تو دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: اس نبی محمد (ﷺ) کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ اب اگر مرنے والا مومن ہے تو کہتا ہے: "اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ" "میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں" پھر اس سے فرمایا جاتا ہے: اپنے دوزخ والے ٹھکانے کی طرف ذرا دیکھ، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں قیام گاہ عطا فرمادی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ (اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے دوزخ کے ٹھکانے سے بچا کر جنت کی قیام گاہ عنایت فرمائی ہے) اور اگر مردہ کافر یا منافق ہو تو کہتا ہے: مجھے کچھ پتہ نہیں، میں تو وہی کہتا تھا جو ان کے بارے میں لوگ کہتے تھے۔ اب اس سے کہا جاتا ہے: نہ تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ اطاعت اختیار کی: "ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ" "پھر اسے لوہے کے ہتھوڑوں کے ساتھ دونوں کانوں کے درمیان مارا جاتا ہے جس سے وہ چیختا ہے، اس کے چیخنے چلانے کی آوازیں جنوں اور انسانوں کے علاوہ اس کے قرب وجوار کی تمام مخلوق سنتی ہے"۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آکر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ اگر اللہ نے اسے ہدایت سے نوازا تھا تو کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پھر فرشتہ اسے کہتا ہے: "مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟" ان صاحب (سرور عالم ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: "هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ" "آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"۔ پھر اس کے بعد اس سے کوئی سوال نہیں ہوگا۔ اور اسے اس جگہ لے جایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جائے گا جو دوزخ میں اس کے لئے بنائی گئی تھی۔ کہا جائے گا: یہ جگہ تیرے لئے تھی لیکن اللہ نے تجھے اس سے بچالیا اور اس کے بدلہ میں جنت میں گھر دے دیا۔ تو وہ کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو، کہ میں جا کر اپنے گھر والوں کو یہ خوشخبری سناؤں۔ اس پر اسے کہا جاتا ہے: سکون سے ٹھہر جا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: کافر یا منافق کو جب اس کی قبر میں ڈال دیا جاتا ہے تو فرشتہ آتا ہے اور اسے جھڑک کر پوچھتا ہے: کس کی پوجا کرتا تھا تو؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ تو اسے کہا جاتا ہے: نہ تو تو نے سوچنے سمجھنے کی کوشش کی اور نہ ہی اطاعت اختیار کی۔ پھر پوچھا جاتا ہے: ان صاحب (ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: میں وہی کہتا ہوں جو لوگ کہا کرتے تھے۔ اب اسے ہتھوڑوں کے ساتھ کانوں کے درمیان مارا جاتا ہے تو وہ چیختا چلاتا ہے تو اس کی چیخ و پکار جن و انس کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے۔

اور اسے ابوداؤد نے بھی اور نسائی نے بھی اختصاراً روایت کیا ہے۔ نیز امام احمد نے بھی اسے صحیح اسناد کے ساتھ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے پہلی روایت کی مثل روایت کیا جس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے: تو بعض لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) جس شخص کے سر پر فرشتہ ہتھوڑا ہاتھ میں لئے کھڑا ہوگا وہ تو (بے ہوش ہوکر) گر پڑے گا؟ (سوالات کے جوابات کیسے دے پائے گا؟) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ۝ (ابراہیم) ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط قول (کلمہ شہادت) پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے میرے دروازے پر آ کر کھانا مانگا اور بولی: مجھے کھانا کھلاؤ، اللہ تمہیں فتنہ دجال اور عذاب قبر کے فتنے سے پناہ دے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے روکے رکھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ یہودیہ کیا کہتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا کہتی ہے؟ میں عرض کرنے لگی کہ یہ کہتی ہے: اللہ تمہیں فتنہ دجال اور قبر کے عذاب کے فتنہ سے پناہ میں رکھے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ اور اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے بلند فرما کر فتنہ دجال اور عذاب قبر کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: دجال کے فتنے سے تو ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ اور میں تمہیں ایک بات بتا دیتا ہوں کہ اس طرح کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں ڈرایا۔ یقین رکھو کہ دجال کانا (یک چشم) ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہے جسے ہر مومن بندہ پڑھ لے گا۔ (اب وہ اہل ایمان کو دھوکہ کیوں کر دے سکتا ہے؟) باقی رہا فتنہ عذاب قبر، تو میرے ہی بارے میں لوگوں کا امتحان ہوگا اور (قبر میں) میرے متعلق ہی ان سے سوال ہوگا۔ چنانچہ اگر دفن ہونے والا آدمی نیک ہوگا تو اسے قبر میں اس طرح بٹھایا جائے گا کہ وہ غمزدہ اور گھبرایا ہوا نہیں ہوگا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا: دین اسلام کے متعلق تو کیا کہتا تھا؟ اس کے بعد پوچھا جائے گا: ''مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْکُمْ'' ''ان صاحب کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ تھا جو تم لوگوں میں مبعوث

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوئے تھے؟ تو وہ جواب دے گا: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ'' ''آپ تو اللہ کے رسول محمد ہیں (ﷺ) آپ اللہ کی طرف سے روشن دلائل لے کر تشریف لائے تھے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی تھی'' اس کے بعد اس کے سامنے جہنم کی طرف سے ایک راستہ کھولا جائے گا تو وہ اس کی طرف نظر کرے گا دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔ (یعنی اس شدت سے بھڑک رہا ہے) اور اس سے فرمایا جائے گا: اس مقام کی طرف دیکھ، جس سے اللہ نے تجھے (اپنے فضل سے) بچالیا۔ پھر اس کے لئے جنت کی جانب سے ایک دروازہ کھول دیا جائے گا تو یہ جنت کی خوبصورتی اور اس کی نعمتیں دیکھے گا۔ اب اس کو فرمایا جائے گا کہ یہ تیرا جنت میں ٹھکانہ ہے۔ اور یہ ارشاد ہوگا کہ تو ایمان ویقین پر زندہ رہا، اس پر تیری موت واقع ہوئی اور ان شاء اللہ اسی پر تجھے (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔ اور اگر مرنے والا برا (کافر و منافق) آدمی ہوگا تو اسے قبر میں یوں بٹھایا جائے گا کہ غمگین ہوگا، اس پر گھبراہٹ چھائی ہوئی ہوگی۔ اس سے سوال ہوگا: بتا تو کیا کہا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تو لوگوں کو ایک بات کہتے سنا کرتا تھا چنانچہ میں بھی وہی کہا کرتا تھا جو وہ کہتے تھے۔ اس پر اس کے سامنے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جائے گی۔ تو وہ اس کی تروتازگی اور نعمتیں دیکھے گا۔ اب اس سے فرمان ہوگا: اس ٹھکانے کی طرف نظر کر جو اللہ نے تجھ سے (تیرے کفر وشرک کی بنا پر) چھین لیا۔ پھر جہنم کی طرف سے اس کے سامنے کھڑکی کھلے گی تو وہ اس جہنم کو دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ (شدت بھڑک سے) دوسرے حصے کو توڑے دے رہا ہے اور اس کو بتایا جائے گا کہ جہنم میں یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو شک (کفر ونفاق) پر جیا، اسی پر مرا اور اسی پر ان شاء اللہ تجھے اٹھایا جائے گا۔ پھر اسے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے جنازے میں گئے۔ قبر کے پاس پہنچے تو ابھی لحد تیار نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد (ادب کے ساتھ یوں) بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور انور ﷺ کے دست اقدس میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے (جیسا کہ پریشانی میں آدمی کبھی کبھی کیا کرتا ہے) پھر سر انور کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'' ''عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

ایک روایت میں یہ زائد کیا کہ فرمایا: جب (دفن کر کے) لوگ واپس جا رہے ہوتے ہیں تو میت ان کے جوتوں کی چاپ سنتی ہے جبکہ اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ ''يَا هٰذَا مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ؟'' ''اے فلاں! تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟''۔

ایک اور روایت میں یوں ہے: اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: ''مَنْ رَّبُّكَ؟'' ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''رَبِّيَ اللّٰهُ'' ''میرا رب اللہ تعالیٰ ہے'' پھر فرشتے سوال کرتے ہیں: ''وَمَا دِيْنُكَ؟'' ''اور تیرا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دین کیا ہے؟" تو وہ جواب دیتا ہے: "دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ" "میرا دین اسلام ہے" فرشتے پھر اس سے پوچھتے ہیں: "مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ؟" "ان حضرت (ﷺ) کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہے جو تم لوگوں میں مبعوث فرما گئے تھے؟ تو وہ (بندہ مومن) جواباً کہتا ہے: "هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" "وہ اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)"۔ اب فرشتے کہتے ہیں: تجھے یہ (سب کچھ) کس نے بتایا؟ وہ جواب دیتا ہے: "قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ وَصَدَّقْتُ" "میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد بیان کئے کہ: یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (ابراہیم: 27) "اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو محکم بات (یعنی کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی"۔ پھر آسمان سے ایک منادی کرنے والا پکارتا ہے: "اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ" "میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اب اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ، اسے جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو"۔ پھر اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں پہنچنے لگتی ہیں اور تا حد نگاہ اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد آپ ﷺ نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (قبر میں) کافر کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے آ کر اس کو بٹھاتے اور پوچھتے ہیں: "مَنْ رَّبُّكَ؟" "تیرا رب کون ہے؟" وہ کہتا ہے: "هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ" "ہائے ہائے افسوس، مجھے تو کچھ پتہ نہیں" فرشتے کہتے ہیں: "مَادِیْنُكَ؟" "تیرا دین کیا ہے؟" وہ جواب دیتا ہے "ہائے ذلت وخواری، میں کچھ نہیں جانتا"۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں "ان حضرت (ﷺ) کے متعلق تیرا کیا عقیدہ تھا جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟" وہ پھر وہی جواب دیتا ہے کہ ہائے صد افسوس مجھے کچھ علم نہیں ہے۔ تو آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: "اَنْ قَدْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ" "اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو، اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے سامنے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو" "فَیَاْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ" "اب اسے دوزخ کی گرمی اور زہریلی ہوا آ پہنچتی ہے اور اس کی قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں"۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ: پھر اس پر ایک اندھا بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے (جو نہ اس کی حالت زار دیکھتا ہے نہ اس کی چیخ و پکار سنتا ہے کہ اس پر رحم کھائے بلکہ برابر مارے چلا جاتا ہے) اس کے ہاتھوں میں لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ اگر وہ اسے کسی پہاڑ پر مار دے تو پہاڑ مٹی کا ڈھیر بن جائے۔ وہ اس کے ساتھ کافر کو ایسی مار مارتا ہے کہ اس کی آواز مشرق و مغرب کی ساری مخلوق سوائے جن وانس کے سنتی ہے۔ یہ مار پڑنے پر وہ مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی روح اس میں لوٹا دی جاتی ہے (پھر فرشتہ مارتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے بھی اسے ایسی اسناد کے ساتھ جس کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں حدیث مذکورہ بالا سے طویل روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں کہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ اس کے بعد مثل سابق یہاں تک بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے سرانور بلند فرمایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: "اِسۡتَعِیۡذُوۡا بِاللّٰہِ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ" "عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے رہا کرو" پھر فرمایا: مومن بندے کا جب دنیا سے جانے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے کا وقت آتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے روشن چہروں والے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں گویا کہ سورج ہیں۔ ان کے پاس جنتی کفنوں میں سے کفن اور جنت کی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ میت کی حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں: "اَیَّتُھَا النَّفۡسُ الطَّیِّبَۃُ اخۡرُجِیۡ اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانٍ" "اے پاکیزہ روح! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل آ"۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ روح اس طرح (آسانی سے) نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشکیزے سے بہہ جاتا ہے۔ تو ملک الموت علیہ السلام اسے لے لیتے ہیں پھر دوسرے فرشتے ان کے ہاتھ میں لحہ بھر بھی نہیں رہنے دیتے بلکہ (احتراما) اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتے ہیں۔ پھر اسے اس کفن میں (جو جنت سے لائے تھے) اور اس خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ اور اس سے خوشبو یوں نکلتی ہے جیسے مشک کی خوشبو کا جھونکا جو سطح زمین پر پایا جاتا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں: پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمانوں کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں تو وہ جماعت کہتی ہے: "مَا ھٰذَا الرُّوۡحُ الطَّیِّبُ؟" "یہ کیا ہی پاکیزہ روح ہے؟" تو لانے والے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے، اور اچھے سے اچھا نام لے کر جو دنیا میں اس کے لئے بولا جاتا تھا، بتاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسے لے کر فرشتے آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچتے ہیں تو اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں۔ دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر ہر آسمان کے فرشتے اسے دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچا دیتے ہیں۔ تو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "اُکۡتُبُوۡا کِتَابَ عَبۡدِیۡ فِیۡ عِلِّیِّیۡنَ وَاَعِیۡدُوۡہُ اِلَی الۡاَرۡضِ فِیۡ جَسَدِہٖ" "میرے بندہ کا اعمال نامہ عِلِّیِّیۡن میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف اس کے جسم میں لوٹا دو" (اور جب اس کی روح قبر میں اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور یہ ایک لمحے میں ہو جاتا ہے) تو دو فرشتے اس کے پاس آجاتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: "مَنۡ رَّبُّکَ؟" "تیرا رب کون ہے؟" وہ کہتا ہے: "رَبِّیَ اللّٰہُ" "میرا رب اللہ تعالیٰ ہے" فرشتے سوال کرتے ہیں: "مَادِیۡنُکَ" "تیرا دین کیا ہے؟" وہ جواب دیتا ہے: "دِیۡنِیَ الۡاِسۡلَامُ" "میرا دین اسلام ہے"۔ پھر وہ کہتے ہیں: "مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیۡ بُعِثَ فِیۡکُمۡ؟" "ان حضرت (ﷺ) کے متعلق تیرا کیا عقیدہ تھا جو تم لوگوں میں تشریف فرما ہوئے؟" (رحمت عالمیاں ﷺ جو پہلے ہی اپنے غلام کو جلوہ جہاں آرا دکھانے تشریف لا چکے ہوتے ہیں کو دیکھ کر) وہ کہتا ہے: "ھُوَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ" "آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں" (مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا ﷺ کے واسطے) اب فرشتے دریافت کرتے ہیں: "مَایُدۡرِیۡکَ؟" "تجھے یہ کس نے بتایا؟" تو مومن جواب دیتا ہے: "قَرَأۡتُ کِتَابَ اللّٰہِ وَاٰمَنۡتُ بِہٖ وَصَدَّقۡتُہٗ" "میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پر ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی'' پھر آسمان سے ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اس کے لئے جنت کا بستر لگاؤ اور اس کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ اب اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آنے لگتی ہیں اور تاحدنگاہ اس کی قبر کشادہ فرما دی جاتی ہے۔ ارشاد فرمایا: اور اس کے پاس ایک حسین صورت اور خوبصورت کپڑوں والا آدمی آتا ہے۔ جس سے پاکیزہ خوشبو اٹھ رہی ہوتی ہے۔ کہتا ہے: تجھے بشارت ہو اس چیز کی جو تجھے مسرور کر دے گی۔ یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ یہ مومن بندہ پوچھتا ہے: تو کون ہے کہ تیرا چہرہ حسین چہرہ ہے جو میرے لئے بھلائیاں لا رہا ہے؟ تو یہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ یہ سن کر مومن کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم کر دے، اے میرے پروردگار! قیامت قائم فرما دے تاکہ میں اپنے (جنتی) اہل وعیال اور مال کی طرف لوٹ سکوں۔ اور جب کافر کے دنیا کو چھوڑنے اور آخرت کو جانے کا وقت پہنچتا ہے تو سیاہ چہروں والے فرشتے اس کے پاس اتر آتے ہیں۔ ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے۔ فرشتے اس کے پاس تاحد نظر بیٹھ جاتے ہیں (یہ عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں جیسا کہ مومن کے پاس ملائکہ رحمت آتے ہیں) پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں: ''اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ'' ''اے ناپاک روح اللہ کے عذاب اور غضب کی طرف نکل چل'' اب وہ روح خبیثہ اس کے جسم میں چھپتی پھرتی ہے تو ملک الموت اسے یوں کھینچتے ہیں جیسے بھیگی ہوئی اون سے گرم سیخ کھینچی جاتی ہے۔ پھر وہ اسے پکڑتے ہیں۔ جب پکڑ لیتے ہیں تو فرشتے اسے ایک لحہ کے لئے بھی ان کے پاس نہیں رہنے دیتے کہ فوراً اسے اس ٹاٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ اور اس سے اس مردار کی سی بدبو نکلتی ہے جو سطح زمین پر پڑا ہوا ہو۔ پھر اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ''مَاهٰذِهِ الرِّيْحُ الْخَبِيْثَةُ'' ''یہ کتنی ناپاک بدبو ہے؟'' تو فرشتے اس کا برے سے برا نام لے کر جو دنیا میں اس کے لئے بولا جاتا تھا، کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ یہاں تک کہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں۔ پھر اس کے لئے دروازہ کھولنے کو کہا جاتا ہے تو دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (الاعراف:40) ''یعنی ان (کفار ومشرکین) کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں نہ داخل ہو جائے اب اللہ عزیز وجلیل فرمائے گا: اس کا نامہ اعمال سب سے نچلی زمین کے اندر سجین میں لکھو۔ پھر اس کی روح نیچے پٹخ دی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ (الحج) ''یعنی اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو وہ ایسا ہے گویا کہ آسمان سے گر پڑا ہو پھر اسے کسی پرندے نے اچک لیا ہو یا ہوا نے اسے کسی دور دراز جگہ پر دے پھینکا ہو) پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''مَنْ رَّبُّكَ؟'' ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ'' ''ہائے افسوس، مجھے نہیں معلوم'' فرشتے کہتے ہیں: ''مَا دِيْنُكَ؟'' ''تیرا دین کیا ہے'' کہتا ہے: افسوس کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا کہ فرشتے پوچھتے ہیں: ''ما

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ؟'' ''ان صاحب (ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے جو تمہارے اندر مبعوث ہوئے تھے؟'' تو وہ جواب دیتا ہے کہ ہائے تباہی، میں تو انہیں نہیں جانتا۔ اس کے بعد آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: یہ جھوٹ بکتا ہے۔ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اب اس کو دوزخ کی گرمی اور زہرناک ہوا پہنچنے لگتی ہے۔ اور اس پر قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے پاس ایک بدشکل گندے لباس میں بدبودار شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے اس چیز کی بشارت ہو جو تجھے مبتلائے غم رکھے گی۔ یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ تو کافر پوچھتا ہے: تو کون ہے کہ تیرا چہرہ بدصورت ہے، میرے لئے برائی لا رہا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا ناپاک عمل ہوں۔ اس پر کافر کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم نہ ہونے دے۔ (تا کہ مجھے جہنم رسید نہ ہونا پڑے اور میری ذلت و رسوائی نہ ہو)۔

(یہی مضمون مختلف الفاظ کے ساتھ بہت سی دیگر احادیث میں بھی مذکور ہوا ہے)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن کی جب روح قبض ہونے لگتی ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشم (روح کے کفن کے لئے) لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اُخْرُجِیْ اِلٰی رَوْحِ اللّٰہِ'' ''اللہ کی رحمت کی طرف نکل آ'' تو وہ ایسے نکلتی ہے جیسے مشک کی پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے ایک دوسرے سے ہاتھوں ہاتھ اسے لیتے ہیں۔ اور اسے سونگھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسے لئے ہوئے آسمان کے دروازے پر آ جاتے ہیں اور آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: یہ کیسی نفیس خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے۔ لانے والے فرشتے جس آسمان پر بھی جاتے ہیں، ہر آسمان کے فرشتے یہی جملہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے لے کر اہل ایمان کی روحوں کے پاس پہنچتے ہیں۔ تو انہیں اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ کسی گم شدہ آدمی کے آ جانے پر اس کے اہل خانہ کو ہوتی ہے۔ یہ روحیں اس سے پوچھتی ہیں کہ فلاں فلاں بندہ (جس کو تو پیچھے چھوڑ کے آیا ہے) کیا کرتا ہے؟ اور ان میں سے بعض روحیں کہتی ہیں: اسے چھوڑ دو تا کہ کچھ آرام کر لے کیونکہ اس کو دنیا (چھوڑنے) کا غم ہے۔ وہ مومن کہتا ہے: وہ مر چکا ہے، کیا تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ ارواح مومنین کہتی ہیں کہ وہ تو (چونکہ کافر ہو کر مرا تھا اس لئے) ہاویہ دوزخ کے اندر اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا ہے۔ اور جب کافر کے مرنے کا وقت پہنچتا ہے تو اس کے پاس عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: ''اُخْرُجِیْ اِلٰی غَضَبِ اللّٰہِ'' ''چل نکل اللہ کے غضب کی طرف'' تو اس کی روح یوں نکلتی ہے جیسے مردار سے بدبو خارج ہوتی ہے۔ پھر اسے زمین کے دروازے کی طرف لے جایا جاتا ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور یہ ابن ماجہ کے ہاں بھی اسی طرح صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوئے۔ جب میت کو دفن کرنے سے فراغت ہوگئی اور لوگ واپس چلے تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس وقت مردہ تمہارے جوتوں کی چاپ سن رہا ہے۔ اس کے پاس منکر و نکیر آ گئے ہیں۔ ان کی آنکھیں تانبے کی دیگوں کے برابر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہیں، ان کے دانت بیل کے سینگوں کے برابر اور ان کی آواز بادل کی کڑک کی طرح ہے۔ وہ اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا تھا اور اس کا نبی کون تھا؟ اب اگر وہ اللہ کی عبادت کرنے والوں میں سے ہے تو جواب دیتا ہے: میں اللہ کی عبادت کرتا تھا اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس روشن دلائل اور ہدایت لے کر تشریف لائے تھے۔ ہم ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی اختیار کی۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ (ابراہیم: 27) ''یعنی اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (اس سے کہا جاتا ہے کہ تو ایمان و یقین پر زندہ رہا، اسی پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی قبر میں کشادگی فرما دی جاتی ہے۔ اور اگر مردہ اہل شک (کفار و منافقین) میں سے ہے تو جواب میں کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا، میں جو کچھ لوگوں کو کہتے سنتا تھا وہی کہہ دیا کرتا تھا۔ اس سے فرمایا جاتا ہے: تو شک ہی پر زندہ رہا۔ اسی پر مرا اور اسی پر تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر اس کے لئے جہنم کی جانب سے ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ اور اس پر بچھو اور اژدھے مسلط کر دیئے جائیں گے (وہ اتنے زہرناک ہیں کہ) اگر ان میں سے کوئی زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس پر کوئی چیز نہ اگ سکے۔ وہ اسے ڈسیں گے اور زمین کو حکم ملے گا کہ اس پر تنگ ہو جائے یہاں تک (زمین اس پر تنگ ہو جاتی ہے) کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جاتی ہیں۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور کہا کہ ابن لہیعہ اس روایت میں متفرد ہے۔

حدیث: یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میت کو یا فرمایا کہ تم میں سے کسی کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالے رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ یک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: اس شخص (ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ وہی کہے گا جو (دنیا میں) کہتا تھا کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ منکر و نکیر کہتے ہیں: ہم جانتے ہیں کہ تو یہی بتائے گا۔ پھر اس کی قبر ستر ستر گز چاروں جانب وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر اس میں روشنی فرما دی جاتی ہے پھر اسے فرمایا جاتا ہے: نَمْ ''سو جا'' وہ کہتا ہے: میں اپنے اہل و عیال کے پاس جانا چاہتا ہوں تا کہ ان کو (اس بندہ نوازی کی) خبر دوں۔ تو دونوں فرشتے کہتے ہیں: ''نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ'' ''اب تو اس دلہن کی طرح (بے فکر ہو کر) سو جا جسے اس کا سب سے پیارا عزیز (شوہر) ہی بیدار کر سکتا ہے''۔ حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ (بروز قیامت) اسی مقام استراحت سے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ مرنے والا منافق ہوتا ہے تو فرشتوں کو کہتا ہے کہ میں لوگوں کو ایک بات کہتے سنتا تھا چنانچہ میں بھی وہی بات کہتا تھا اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ اب زمین کو حکم ہو گا کہ اس پر مل جا تو وہ اس پر اس طرح مل جائے گی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری سے گذر کر آر پار ہو جائیں گی۔ چنانچہ اسے قبر میں عذاب دیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اسے اسی جائے عذاب سے (قیامت کے دن) اٹھائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: اور یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے جب وہ اسے دفن کر کے واپس لوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اب اگر وہ مومن ہو تو اس کی نمازیں اس کے سر کے پاس کھڑی ہو جاتی ہیں۔ روزے دائیں اور زکوۃ بائیں طرف آ جاتی ہے۔ اور دیگر نیکی کے کام جیسے صدقہ، نماز نفل، اور لوگوں کے ساتھ کی ہوئی نیکیاں اور احسان اس کے پاؤں کی طرف آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب عذاب کا فرشتہ میت کے سر کی طرف سے آنے لگتا ہے تو نماز کہتی ہے: "مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ" "میری طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے"۔ پھر فرشتہ اس کی دائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے: "مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ" "میری جانب سے داخل ہونے کی کوئی جگہ نہیں۔ پھر وہ بائیں جانب سے آنا چاہتا ہے تو زکوۃ سے کہتی ہے: میری جانب سے داخلہ ممکن نہیں۔ پھر عذاب کا فرشتہ پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو نیکی کے کام یعنی صدقہ، لوگوں کے ساتھ اچھائی اور احسان کہتے ہیں: ہماری جانب سے بھی کوئی داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اسے کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے سامنے سورج کی صورت پیش کی جاتی ہے کہ وہ غروب ہونے کے قریب ہے۔ اب اسے فرمایا جاتا ہے: ان صاحب ﷺ کے متعلق بتا تو کیا کہا کرتا تھا جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے؟ اور تو ان کے بارے میں کیا شہادت دیتا ہے؟ وہ کہتا ہے: "دَعُونِي حَتّٰى أُصَلِّيَ (1)" "مجھے چھوڑو تا کہ میں نماز (عصر) ادا کر لوں۔ فرشتے کہتے ہیں: یہ تو تو کر ہی لے گا، ہمیں ہمارے سوال کا جواب دے کہ تیری رائے کیا ہے؟ ان حضرت (ﷺ) کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا جو تمہاری طرف (نبی بن کر) تشریف فرما ہوئے تھے؟ اور تو ان کے بارے میں کیا شہادت دیتا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: "مُحَمَّدٌ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ" "آپ محمد ﷺ ہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں اور آپ دین حق لے کر اللہ کی طرف سے تشریف لائے تھے"۔ اسے فرمایا جائے گا: اسی عقیدے پر تو نے زندگی گذاری، اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ پھر اس کی خاطر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ اور فرمایا جائے گا: یہ تیرا جنت میں مقام ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں تیار فرمایا ہے وہ رشک وسرور کو اور بڑھا دے گا۔ پھر اس کے سامنے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اسے فرمایا جائے گا کہ جہنم میں یہ تیرا ٹھکانہ تھا۔ اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا تو جو کچھ اللہ نے تیرے لئے اس میں تیار کر رکھا تھا وہ تیرے لئے رشک وسرور نہ بڑھاتا (بلکہ تو عذاب وعقاب کا شکار ہو جاتا) پھر اس کی قبر کو ستر ستر گز کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ اور اس کا جسم پہلے والی حالت کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کی روح پاکیزہ روحوں میں رکھ دی جاتی ہے۔ اور یہ روحیں پرندوں کی صورت میں ہوتی ہیں جو جنت کے درختوں پر سے کھاتی رہتی ہیں۔ چنانچہ اللہ

---

(1) یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے میں اپنے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھ لوں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ (ابراہیم: 27)

''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو مضبوط قول پر ثابت قدم رکھتا ہے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی'' اور کافر کے پاس عذاب کا فرشتہ جب اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو وہاں کوئی شی نہیں پائی جاتی پھر دائیں طرف سے آتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا پھر بائیں جانب سے آتا ہے تو وہاں بھی کوئی شے نہیں ہوتی۔ پھر پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو پاؤں کے پاس بھی کوئی عمل موجود نہیں ہوتا (اب ہر طرف سے مبتلائے عذاب کیا جاتا ہے) کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جا تو وہ گھبرایا ہوا خوف زدہ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ پوچھا جاتا ہے: ان صاحب (ﷺ) کے متعلق تیری کیا رائے ہے جو تمہارے درمیان تشریف فرما تھے۔ تو ان کے متعلق کیا کہتا ہے اور ان پر کیا شہادت دیتا ہے؟ وہ کہتا ہے: کون صاحب؟ اور آپ ﷺ کا نام پاک بھول جائے گا۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ محمد ﷺ (کے متعلق سوال ہے) تو وہ جواب دیتا ہے: میں کچھ نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا چنانچہ میں نے بھی وہی کہا جو لوگ کہتے تھے۔ پس اسے کہا جاتا ہے: اسی (کفر و جحود) پر تو زندہ رہا، اسی پر مرا اور ان شاء اللہ اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ پھر اس کے لئے دوزخ کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور فرمایا جائے گا: یہ ہے دوزخ کے اندر تیرا ٹھکانہ اور جو کچھ اللہ نے اس میں تیرے لئے تیار کیا ہوا ہے وہ تیری حسرت و ہلاکت کو زیادہ کرتا رہے گا۔ پھر اس کے سامنے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ فرمایا جاتا ہے: یہ جنت میں تیرا مقام تھا اور اللہ نے اس میں تیری خاطر جو کچھ تیار کیا تھا اگر تو اللہ کی اطاعت و فرمان برداری کرتا تو تیری حسرت و ہلاکت نہ بڑھتا۔ پھر اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جاتی ہیں۔ چنانچہ یہی وہ تنگ زندگی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ (طہ) ''(اور جس نے میری یاد سے روگردانی کی) تو اس کی زندگی تنگ کر دی جائے گی اور ہم اسے قیامت کے روز اندھا کر کے اٹھائیں گے''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ اور طبرانی کی ایک روایت میں یوں ہے: آدمی کو قبر میں عذاب پہنچے گا: ''فَاِذَا اُتِيَ مِنْ رَّاْسِهٖ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ وَاِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَاِذَا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَهٗ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسَاجِدِ'' (الحدیث)'' تو جب عذاب سر کی جانب سے آئے گا تو اسے تلاوت قرآن روک دے گی۔ جب ہاتھوں کی جانب سے آئے گا تو صدقہ دور کر دے گا اور جب عذاب پاؤں کی طرف سے آئے گا تو اسے اس کا مسجدوں کی طرف (نماز کے لئے) جانا دفع کرے گا۔ (یہ مومن گناہ گار کا حال ہوگا)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ'' ''جو مسلمان جمعہ کے روز یا جمعہ کی رات (1) کو فوت ہو گیا، اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھے گا''۔

اسے امام ترمذی وغیرہ نے روایت کیا۔ اور فرمایا کہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

قبر کے اوپر چڑھ کر بیٹھنا اور میت کی ہڈی توڑنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ'' ''تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھ جائے اور انگارہ اس کے کپڑے جلا کر اس کے چمڑے تک پہنچ جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی (مسلمان) کی قبر(2) پر بیٹھے''۔ (کیونکہ یہ مسلمان میت کی توہین اور باعث تکلیف ہے)۔

اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَاَنْ اَمْشِیَ عَلٰی جَمْرَۃٍ اَوْ سَیْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِیْ بِرِجْلِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلٰی قَبْرٍ'' ''میں کسی انگارے پر یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں میں آگ کا جوتا پہن لوں، یہ مجھے کسی (مسلمان کی) قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے''۔

اسے ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمانے لگے: ''یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ انْزِلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِیْ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا یُؤْذِیْكَ'' ''اے قبر پر بیٹھنے والے! قبر پر سے نیچے اتر جا، نہ تو قبر والے کو تکلیف دے اور نہ وہ تجھے تکلیف دے''۔ (کہ اس کی قبر پر بیٹھنے کی وجہ سے تجھے عذاب ہو)۔

اسے طبرانی نے کبیر میں بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا'' ''میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندگی میں اس کی ہڈی توڑی(3) ہو''۔ (یعنی اسے اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی زندگی میں ہوتی تھی)۔

اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

---

(1) جمعہ کے دن اور رات سے مراد ہے جمعرات کی شام کو غروب آفتاب سے لے کر جمعہ کی شام کے غروب آفتاب تک کا وقت۔ (مترجم)

(2) قبر پر بیٹھنے سے مراد ہے قبر پر چڑھ کر بیٹھنا۔ قبر کے پاس تلاوت قرآن یا دعا کے لئے بیٹھنا منع نہیں ہے۔ (مترجم)

(3) اسی لئے علمائے کرام نے شدید مجبوری کے علاوہ پوسٹ مارٹم کو ناجائز فرمایا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

كِتَابُ الْبَعْثِ وَاَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کی ہولناکیوں کا بیان

فصل (1)

صور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: صور کیا چیز ہے؟ تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ'' ''ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی''۔

اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور ترمذی نے حسن قرار دیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں جبکہ سینگ والے (صور پھونکنے والے فرشتے) نے سینگ کو منہ سے لگایا ہوا ہے۔ اور وہ پیشانی جھکائے، کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ اسے حکم ملے تو اس میں پھونک لگا دے۔ یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم کو گراں گذری تو عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم کیا کریں یا کیا کہیں؟ ارشاد فرمایا: تم کہو: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ (آل عمران) عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (اعراف: 89) ''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے، وہی بہترین کارساز ہے اور اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں''۔ اور کبھی فرمایا: ''تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ'' (معنی وہی ہے)۔

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔ نیز امام احمد اور طبرانی نے اسے حضرت زید بن ارقم کی حدیث سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی حدیث سے بھی روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھا۔ وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر ہونے لگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: اے کعب! مجھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے متعلق کچھ بتاؤ۔ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

---

(1) اس باب میں چونکہ وہ حالات و واقعات بیان ہوں گے جو اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں پیش آئیں گے۔ صراحتاً کوئی ترغیب یا ترہیب نہیں ہے۔ اگرچہ ضمناً ترغیب بھی ان واقعات و حالات میں موجود ہے اور ترہیب بھی۔ اس لئے مؤلف کتاب امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری رحمہ اللہ نے اس باب کو فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

آپ (اہل بیت) کے پاس علم تو ہے۔ فرمایا: ہاں ہے۔ فرمایا: مگر تم کچھ بتاؤ۔ تو وہ عرض کرنے لگے: حضرت اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں۔ دو ہوا میں ہیں۔ ایک کو اوڑھے ہوئے ہیں اور ایک گردن پر ہے۔ قلم ان کے کان پر ہے۔ جب وحی اترتی ہے تو قلم لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتے اس کو سیکھتے ہیں۔ اور ملک الصور (صور پھونکنے والا فرشتہ) اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھا، دوسرے کو کھڑا کیے ہوئے، صور(1) کو منہ لگا کر کمر جھکائے ہوئے ہے۔ جونہی حضرت اسرافیل دیکھیں گے کہ حکم ہو گیا ہے تو

---

(1) کفار و مشرکین عرب قیامت کا انکار بڑی شدت سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عقیدہ قیامت کو بہت تفصیل سے بیان فرمایا اور اس پر ایمان لانا ضروری قرار دیا۔ قرآن حکیم کا کوئی پارہ ایسا نہیں جس میں کسی نہ کسی طرح قیامت یا اس کی ہولناکیوں کی تفصیل موجود نہ ہو۔ صور پھونکنے کے متعلق چند آیات درج کی جا رہی ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ (یٰسین)

ترجمہ: ''اور کفار و مشرکین کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب آئے گا۔ (اے مسلمانو! تم بتا کیوں نہیں دیتے) اگر تم سچے ہو۔ یہ نہیں انتظار کرتے مگر اس گرج (صور پھونکے جانے) کا جو انہیں دبوچ لے گی جبکہ یہ بحث مباحثہ کر رہے ہوں گے۔ تو اس وقت یہ کوئی وصیت بھی نہ کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے۔ اور (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو فوراً اپنی اپنی قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف بھاگنے لگیں گے۔ کہیں گے: ہائے بربادی، کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے اٹھا دیا ہے (فرمان ہوگا:) یہی ہے وہ جس کا وعدہ رحمٰن نے فرمایا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا (اور جس کا تم شدت سے انکار کرتے رہے تھے)''۔

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝ (الزمر)

ترجمہ: ''اور (جب پہلا) صور پھونکا جائے گا تو غش کھا کر گر پڑے گا جو کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے گا (کہ وہ بے ہوش نہ ہو جیسے چاروں بڑے فرشتے یا شہداء، یا موسیٰ علیہ السلام، یا جنت کی حوریں یا عرش و کرسی پر مامور فرشتے۔ باقوال مختلفہ) پھر (جب چالیس برس کے بعد) اس میں دوبارہ پھونک لگائی جائے گی تو اچانک وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے''۔

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝ (المدثر)

ترجمہ: ''تو جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔ کافروں پر آسان نہیں ہوگا''۔

صور یا ناقور وہ آلہ ہے جس میں قیامت کے قیام کے وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونک ماریں گے۔ اس کی حقیقی شکل و صورت کیا ہے؟ اس کے بارے میں وضاحت نہیں ملتی اور نہ اس کی تفتیش کے ہم مکلف ہیں۔ احادیث سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ سینگ کا ایک بگل ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام دو دفعہ اسے پھونکیں گے۔ درمیان میں دنیا کے دنوں کے حساب سے چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ پہلی پھونک زندوں کو مردہ کرنے کے لئے اور دوسری مردوں کو زندہ کرنے کے لئے ہوگی۔ اس کی بڑائی اور اس کی آواز کی ہیبت ہمارے وہم و گمان سے باہر ہے۔ ابتدا میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی۔ آہستہ آہستہ بہت بلند ہو جائے گی۔ لوگ کان لگا کر سنیں گے۔ پھر بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ آسمان زمین پہاڑ یہاں تک کہ صور، خود صور پھونکنے والے اسرافیل اور دیگر تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے۔ اس وقت سوائے اس واحد حقیقی جل و علا کے کوئی نہ ہوگا۔ فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ (المومن:16) ''آج کس کی حکومت ہے؟ کہاں ہیں جبارین اور کہاں ہیں متکبرین؟ مگر آج جواب کون دے؟ خود ہی ارشاد فرمائے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (المومن) ''آج تو صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے''۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونک مارنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکنے کی دیر ہوگی کہ تمام اولین و آخرین، فرشتے، انسان، جنات اور حیوانات زندہ ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے ہمارے رسول کریم ﷺ قبر انور سے اٹھیں گے۔ دائیں ہاتھ میں سیدنا صدیق اکبر اور بائیں ہاتھ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ہاتھ ہوگا۔ پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر میدان حشر میں تشریف فرما ہوں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

صور میں پھونک مارنے کے لئے اپنے پر کو ملالیں گے۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے جانب مغرب سے ایک سیاہ بادل تم پر ڈھال کی طرح بلند ہوگا۔ اور آسمان میں اونچا ہوتا جائے گا اور پھیلتا جائے گا یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا: یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ''لوگو! اللہ کا امر (یعنی قیامت کا وقت) آچکا ہے۔ اب جلدی مت مچاؤ''۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ دو آدمی کپڑا پھیلا رہے ہوں گے (خرید وفروخت کے لئے) ابھی لپیٹ نہ پائیں گے۔ آدمی اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا ابھی ایک قطرہ اس سے پینے نہ پائے گا اور کوئی آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا تو ابھی اسے پینے نہ پائے گا (کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی)۔

اسے طبرانی نے باسناد جید روایت کیا اور اس کے راوی مشہور ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہے۔ پوچھا گیا: چالیس دن کا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ سائل نے پوچھا: چالیس ماہ کا؟ فرمایا: یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ اس نے پوچھا: چالیس سال کا فاصلہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں یہ بھی کہنے سے قاصر ہوں (یعنی مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال، البتہ دوسری روایات میں چالیس سال کا تعین مذکور ہے) پھر آسمان سے ایک بارش ہوگی جس سے لوگ ایسے اگیں گے جیسے ساگ پات اگتا ہے۔ اور انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے سوائے ایک ہڈی کے۔ یہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ''مِنْهُ یُرَكَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ'' ''قیامت کے روز اسی سے مخلوق کو اکٹھا کیا جائے گا''۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔ اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ فرمایا: انسان کے اندر ایک ایسی ہڈی ہے جسے زمین کبھی نہیں کھا سکتی، اسی ہڈی پر قیامت کے دن مخلوق کو ترکیب دیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ کونسی ہڈی ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔

نیز اسے امام مالک، ابوداؤد اور نسائی نے بھی اختصاراً روایت کیا ہے کہ فرمایا: ''كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجَبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَكَّبُ'' ''پورے انسان کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اسی ہڈی سے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نفخہ اولی یعنی پہلے صور پھونکے جانے سے چالیس سال پہلے دنیا سے مسلمان ختم ہو جائیں گے ہر طرف کافر ہی کافر ہوں گے۔ اور ان چالیس برسوں میں کسی کافر کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ یعنی پہلے نفخہ کے وقت نہ کوئی مسلمان ہوگا اور نہ کوئی چالیس برس کی عمر سے کم کا انسان۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

انسان کی تخلیق ہوئی اور اسی میں ترکیب ہوگی''۔

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مٹی انسان کی ہر چیز کو کھالیتی (1) ہے سوائے عجب ذنب کے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ عجب ذنب کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: ''مِثْلُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْهُ تُنْشَئُوْنَ'' ''رائی کے دانے کے برابر ذرات ہیں (اجزائے اصلیہ) جن سے تمہاری پیدائش ہوتی ہے''۔

اسے امام احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق دراج عن ابی الہیثم روایت کیا۔

حدیث: انہی (ابو سعید) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اَلْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا'' ''میت انہیں کپڑوں میں اٹھائی جائے گی جن میں اس کی موت ہوگی''۔

اسے ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

(1) انبیاء کرام علیہم السلام اس میں داخل نہیں کیونکہ زمین پر ان کے اجسام مبارکہ کو کھانا حرام ہے۔ کما فی الاحادیث۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

حشر وغیرہ

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ ﷺ منبر شریف پر خطبہ دے رہے تھے: "اِنَّکُمْ مُلَاقُو اللّٰہِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا" "تم اللہ تعالیٰ سے برہنہ پا، ننگے بدن، بے ختنہ ملو گے"۔

ایک روایت میں یہ زائد ہے: "مُشَاۃً" "پیدل چلتے ہوئے"۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان میں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: لوگو! تمہیں برہنہ پا، ننگے بدن، بے ختنہ اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ (جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ ط وَعْدًا عَلَیْنَا ط اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ (الانبیاء) "جس طرح ہم نے انسان کو پہلے پیدا کیا، اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے (یعنی نہ جوتا ساتھ نہ لباس اور نہ مختون) یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم پورا فرمانے والے ہیں"۔ آگاہ رہو! مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ سن لو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ تو میرے امتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئے نئے کام ایجاد کیے؟ تو میں یوں عرض کروں گا جیسے عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) نے عرض کی تھی کہ: وَکُنْتُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْہِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ (المائدہ) ترجمہ: "اور میں تو ان پر اس وقت تک کا گواہ ہوں جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو ان پر تو ہی نگران تھا۔ اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی بخشش فرمادے تو بے شک تو ہی سب پر غالب، حکمت والا ہے"۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: "اِنَّہُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ مُنْذُ فَارَقْتَہُمْ" "جب سے آپ نے انہیں پیچھے چھوڑا (آپ کا وصال ہوا) یہ اپنی ایڑیوں پر ہی لوٹتے رہے (1) (مرتد ہی رہے)۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد کئے: "فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا" "تو میں کہوں گا: دفع کردو، انہیں مجھ سے دور لے جاؤ"۔

اسے بخاری، مسلم نے روایت کیا۔ نیز ترمذی اور نسائی نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

(1) یہ وہ لوگ ہوں گے جو زکوٰۃ کا انکار کر کے یا مسیلمہ کذاب یا مرزا قادیانی وغیرہ کو نبی مان کر مرتد ہو گئے تھے اور پھر مرتد ہی رہے۔ اور آپ ﷺ کا انہیں اپنا امتی فرمانا بطور عتاب وناراضگی ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ جہنمی کافر کے متعلق فرمائے گا: ذُقْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ (دخان) "لے چکھ (عذاب کا مزہ) تو بہت معزز مکرم ہے"۔ لہٰذا اس فرمان کو سرور عالم ﷺ کے لئے عدم علم کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ (قیامت کے روز) ننگے پاؤں، ننگے بدن بے ختنہ جمع کئے جائیں گے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مرد اور عورتیں سب ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ (یہ بے پردگی کیسے گوارہ ہوگی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یُّهِمَّهُمْ ذَالِكَ'' وہ حالت اس سے سخت تر ہوگی کہ کوئی دوسرے کو دیکھنے کی ہمت کر سکے''۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ''مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ'' (وہ حالت اس سے شدید تر ہوگی) کہ ایک دوسرے کی طرف نظر کر سکیں''۔

اسے بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن لوگ ننگے بدن برہنہ پا جمع کئے جائیں گے۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہائے انسان کی شرم گاہ، ہم میں سے بعض بعض کی طرف دیکھیں گے؟ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ ہمت کس کی ہوگی؟) لوگ مشغول ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا چیز لوگوں کو مشغول رکھے گی؟ فرمایا: اعمال ناموں کا کھولا جانا، جن میں چیونٹیوں کے برابر اور رائی کے دانوں کی مثل (بھی اعمال درج) ہوں گے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ ان کو پسینے کی لگام پہنا دی جائے گی۔ پسینہ ان کے کانوں کی لووں تک پہنچ جائے گا۔ تو میں عرض کرنے لگی: کیا ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ (عبس) ''لوگ (اپنی اپنی مصیبت میں) مشغول ہوں گے ان میں سے ہر شخص کا اس روز ایسا حال ہوگا جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گا''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے بدن جمع کئے جائیں گے۔ یہ سن کر ایک خاتون عرض کرنے لگیں: یارسول اللہ! (ﷺ) تو ہمارے بعض بعض کی طرف کیسے دیکھیں گے؟ فرمایا: ''اِنَّ الْاَبْصَارَ شَاخِصَةٌ'' ''اس وقت آنکھیں تاڑے لگ جائیں گی''۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ پاک آسمان کی طرف اٹھائی۔ تو وہ خاتون عرض گذار ہوئیں: یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میرے پردے کو قائم رکھے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتَهَا'' ''اے اللہ! اس کی عفت کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

باپردہ رکھنا''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔اس کی اسناد میں سعید بن مرزبان ہیں جو ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ایک سرخی مائل سفید زمین میں جمع کیے جائیں گے جو میدہ کی روٹی جیسی ہوگی۔ جس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ یا کسی اور نے کہا: اس میں کسی کے لئے کوئی علامت نہ ہوگی۔ (وہ زمین پہلے سے دیکھی بھالی نہ ہوگی۔ وہاں نہ کسی کا مکان ہوگا نہ دوکان۔ نہ کھیت نہ کھلیان، نہ وہاں کوئی پہاڑ نہ غار۔ بالکل صاف میدان ہوگا)۔ بخاری و مسلم۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ (الفرقان: 34)'' وہ (کفار و مشرکین) جو منہ کے بل جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے''(1)۔ تو کیا کافر کو منہ کے بل چلایا جائے گا؟ (یہ کیسے ہوگا؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ذات (باری تعالیٰ)

---

(1) قیامت کے بہت سے ناموں میں سے ایک نام حشر بھی ہے، جس کے معنی ہیں جمع کرنا یا جمع ہونا۔ کیونکہ اس روز تمام اولین و آخرین ایک مقام پر جمع کئے جائیں گے۔ آیئے قرآن حکیم کی نظر سے بھی یوم حشر کا نظارہ ہو جائے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (ابراہیم)

ترجمہ:'' اس دن یہ زمین دوسری (قسم کی) زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان (دوسری قسم کے آسمانوں سے بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ اللہ واحد قہار کے حضور میں حاضر ہو جائیں گے۔ اور تم دیکھو گے مجرموں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔ ان کا لباس (سیاہ اور بدبودار) تارکول کا ہوگا۔ اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ رہی ہوگی۔ یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے''۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ (مریم)

ترجمہ:'' جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی بارگاہ میں عزت و احترام کے ساتھ جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانک کر لائیں گے''۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (الحج)

ترجمہ:'' اس روز حکمرانی صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ وہ فیصلے فرمائے گا لوگوں کے درمیان۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہ نعمتوں بھرے باغوں میں ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی تو انہی لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا''۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ (المومن)

ترجمہ:'' وہ دن جب (قبروں سے نکل نکل کر لوگ) ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر ان کی کوئی چیز پوشیدہ نہ ہوگی۔ (اللہ فرمائے گا) کس کی بادشاہی ہے آج؟ کوئی جواب نہیں دے سکے گا تو خود ہی فرمائے گا) آج تو بادشاہی صرف اللہ کی ہے جو واحد ہے قہار ہے۔ آج بدلہ دیا جائے گا ہر جان کو اس کی کمائی کا۔ آج ذرہ ظلم نہ ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ (اے حبیب اکرم!) آپ ڈرایئے انہیں قریب آنے والے اس دن سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جس نے اسے دنیا میں پاؤں کے بل چلایا کیا اسے منہ کے بل چلا دینے پر قادر نہیں ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو جب یہ حدیث پہنچی تو کہنے لگے: "بَلٰی وَعِزَّةِ رَبِّنَا" "کیوں نہیں، ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم (وہ ایسا کرنے پر قادر ہے)۔
اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں پر اٹھائے جائیں گے۔ ایک قسم پیدل چلنے والوں کی، ایک قسم سواروں کی اور ایک قسم منہ کے بل چلنے والوں کی ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ لوگ اپنے مونہوں کے بل کس طرح چلیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّ شَوْكٍ" "وہ جس نے انہیں قدموں پر چلایا وہ انہیں چہروں کے بل چلانے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ سن لو کہ وہ اپنے چہروں کے ساتھ ہر ٹیلے اور کانٹے سے خود کو بچائیں گے"۔
اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّ رُكْبَانًا وَّ تُجَرُّوْنَ عَلٰی وُجُوْهِكُمْ" "بے

(بقیہ سابقہ صفحہ) جب دل گلوں میں اٹک کے رہ جائیں گے خوف و دہشت سے بھرے ہوئے۔ ظالموں کے لئے کوئی دوست اور سفارشی نہ ہوگا جس کی بات مانی جائے۔

یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ بِبَنِیْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰی ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ﴿۱۸﴾ (المعارج)

ترجمہ: "اس روز آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہوگا۔ اور پہاڑ رنگ برنگی (دھنی ہوئی) اون کی مثل ہوں گے۔ اور کوئی گہرا دوست اپنے گہرے دوست کا حال نہ پوچھے گا۔ ایک دوسرے کو دکھائی دیں گے۔ (اس روز) ہر مجرم تمنا کرے گا کہ کاش وہ بطور فدیہ دے سکتا آج کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔ اور زمین کے تمام لوگوں کو پھر یہ فدیہ اسے بچالے۔ لیکن یہ ہرگز نہ ہوگا۔ بے شک بھڑکنے والی آگ ہوگی۔ جو گوشت پوست کو نوچ لے گی۔ وہ اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور منہ موڑا ہوگا اور وہ مال جمع کرتا رہا اور پھر سنبھال سنبھال کر رکھتا رہا"۔

ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ (النبا)

ترجمہ: "یہ دن برحق ہے۔ تو جس کا جی چاہے اپنے رب کے جوار رحمت میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ بے شک ہم نے ڈرادیا ہے تمہیں جلد آنے والے عذاب سے۔ اس دن ہر شخص دیکھ لے گا اپنے اعمال کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے۔ اور کافر کہے گا کہ کاش میں خاک ہوتا (یا ہو گیا ہوتا)"۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ (عبس)

ترجمہ: "تو جب کان بہرے کردینے والا شور اٹھے گا۔ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے۔ ہر شخص کو اس دن اپنی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پروا کردے گی"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

شک تم پیدل اور سوار جمع کئے جاؤ گے اور کچھ چہروں کے بل کھینچے جاؤ گے۔ (یعنی جو تم میں سے کافر ہوں گے)۔

اسے بھی ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ صادق ومصدوق (نبی سرور) ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا: (قیامت کے دن) لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ سواروں کا ہوگا جو کھاتا پیتا اور لباس پہنے گا۔ ایک گروہ کو فرشتے چہروں کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے اور انہیں آگ جمع کر رہی ہوگی۔ اور ایک گروہ میں لوگ پیدل دوڑ رہے ہوں گے۔ الحدیث۔ (نسائی)۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھائے گا دوسرے لوگ انہیں پاؤں کے نیچے روندر ہے ہوں گے۔ تو پوچھا جائے گا کہ یہ چیونٹیوں کی صورت میں کون لوگ ہیں؟ اس پر جواب آئے گا: "هٰؤُلَآءِ الْمُتَكَبِّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا" "یہ دنیا میں تکبر وغرور کرنے والے لوگ ہیں"۔ (بزار)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین طریقوں پر جمع کئے جائیں گے۔ خوش خوش (جیسے انبیاء ومرسلین علیہم السلام اور صالحین)، ڈرنے والے (جیسے عام مومنین) ایک ایک اونٹ پر دو دو، ایک اونٹ پر تین تین، ایک اونٹ پر چار چار، اور ایک اونٹ پر دس دس۔ (جتنی کسی کی نیکی کم اتنی سواری میں شرکت زیادہ ہوگی) ان کے علاوہ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جہاں دوپہر کریں گے وہیں آگ بھی دوپہر کو موجود ہوگی۔ جہاں رات کریں گے یہ بھی ان کے ساتھ رات کرے گی۔ جہاں صبح کو ہوں گے وہیں آگ صبح کرے گی اور جہاں یہ لوگ شام کریں گے یہ بھی ان کے ساتھ بوقت شام موجود ہوگی۔ (کسی بھی وقت آگ انہیں فرصت نہ دے گی۔ یہ کفار ومشرکین لوگ ہوں گے)۔ بخاری ومسلم۔

حدیث: اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ پسینہ پسینہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک چلا جائے گا۔ "وَاِنَّهٗ يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ" "اور پسینہ ان کی لگام بن جائے گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا" (بخاری ومسلم)۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس آیت پاک يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المطففین) "جس دن لوگ حساب وکتاب کے لئے تمام جہانوں کے رب کے سامنے ہوں گے"۔ کے متعلق ارشاد فرمایا: "يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ" "ان میں سے کئی لوگ نصف کانوں تک پسینے میں غرق ہوں گے"۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور ترمذی نے بھی اسے مرفوع اور موقوف دونوں طرح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

روایت کیا۔ اور مرفوع کو صحیح قرار دیا۔

حدیث: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سورج مخلوق کے قریب کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ ایک میل کی مقدار ان سے دور رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم، میں نہیں جانتا کہ اس ''میل'' سے کیا مراد ہے؟ زمین کی مسافت کا میل (جو آٹھ فرلانگ کا ہوتا ہے) یا وہ میل جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے (یعنی سرچو)؟ ارشاد فرمایا: پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ان میں سے ٹخنے تک ڈوبا ہوگا۔ کوئی اپنے گھٹنے گھٹنے تک اور کوئی اپنی کمر تک غرق پسینہ ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ ہوں گے کہ پسینہ ان کی لگام بن جائے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ شریف سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (قیامت کے دن) سورج زمین سے قریب ہو جائے گا تو لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ کچھ لوگوں کا پسینہ ان کی ایڑھیوں تک پہنچ جائے گا۔ کسی کا پنڈلی کے نصف تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا اس کے سرین تک پہنچا ہوگا اور کسی کا پسینہ اس کی کمر تک ہوگا۔ کسی کا اس کے کندھوں تک، کسی کا اس کی گردن تک، اور کسی کا اس کے چہرے کے درمیان تک پہنچ جائے گا۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ پسینہ اس کے منہ کی لگام بن جائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی اشارہ فرماتے ہوئے دیکھا۔ (فرمایا کہ) اور کچھ وہ ہوں گے جن کو پسینہ ڈھانپ لے گا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ شریف مارا، اشارہ فرمایا اور ہاتھ شریف کو سر کے اوپر سے دائیں بائیں کے ساتھ ہتھیلیاں لگائے بغیر گذارہ (یعنی بعض لوگ اپنے اعمال بد کی وجہ سے بالکل پسینہ میں ڈوب جائیں گے)۔

اسے امام احمد، طبرانی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: حضرت عبدالعزیز العطار حضرت انس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں (راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اسے مرفوع ہی کیا ہے) کہ انہوں نے فرمایا: جب سے اللہ عزوجل نے انسان کو پیدا فرمایا ہے، اس نے موت سے شدید کسی چیز کو نہیں پایا۔ ''ثُمَّ اِنَّ الْمَوْتَ اَهْوَنُ مِمَّا بَعْدَهٗ'' ''پھر موت تو بعد میں آنے والے معاملات سے بہت آسان ہے''۔ اور لوگ اس (قیامت کے) دن کی ہولناکیوں سے مزید شدت کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ حتیٰ کہ پسینہ ان کی لگام بن جائے گا۔ ''حَتّٰی اِنَّ السُّفُنَ لَوْ اُجْرِيَتْ فِيْهِ لَجَرَتْ'' ''یہاں تک (پسینہ ہوگا) کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں''۔

اسے امام احمد نے اختصار کے ساتھ مرفوعاً اور طبرانی نے اوسط میں ایسے ہی شک کے ساتھ روایت کیا لفظ طبرانی کے ہیں۔ دونوں کی اسناد جید ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

قیامت کے دن جب پسینہ آدمی کی لگام بن جائے گا۔ (اس کے ناک تک پہنچ جائے گا) تو وہ عرض کرے گا: "یَارَبِّ اَرِحْنِی وَلَوْ اِلَی النَّارِ" "اے میرے پروردگار! مجھے (اس مصیبت سے) راحت دے اگرچہ آگ میں ڈال دے" (مجھے آگ میں پڑنا اس سے آسان ہے)۔

اسے طبرانی نے کبیر میں جید اسناد کے ساتھ، ابویعلیٰ نے اور اسی طریق سے ابن حبان نے روایت کیا۔ مگر دونوں نے کہا کہ یہ بات کافر کہے گا۔ نیز اسے بزار اور حاکم نے الفضل بن عیسیٰ وھو واہ عن المنکدر عن جابر کی حدیث سے روایت کیا۔ اور اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میدان حشر میں آدمی کو پسینہ اس قدر لازم ہوگا کہ وہ کہہ اٹھے گا: "یَارَبِّ اِرْسَالُكَ بِیْ اِلَی النَّارِ اَهْوَنُ عَلَیَّ مِمَّا اَجِدُ" "اے میرے رب! تیرا مجھے دوزخ میں ڈال دینا میرے لئے اس مصیبت سے آسان ہوگا جو اس وقت میں پاتا ہوں"۔ حالانکہ اسے معلوم ہوگا کہ دوزخ میں کس قدر شدید عذاب ہوگا۔

اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المطففین) "جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے" (یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا) اس پچاس ہزار سالہ دن (1) کا نصف حصہ مومن پر اتنا آسان ہوگا جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہو پھر غروب ہو جائے۔ (یعنی چند منٹ)۔

اسے ابویعلیٰ نے صحیح اسناد کے ساتھ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ عرض کی گئی: یہ دن کس قدر لمبا ہوگا؟ (یہ تو بہت طویل دن ہوگا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَخَفَّ عَلَیْهِ مِنْ صَلٰوةٍ مَّکْتُوْبَةٍ" "اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بندہ مومن پر یہ دن آسان کر دیا جائے گا یہاں تک کہ نماز فرض (کے پڑھنے میں جتنی دیر لگتی ہے)

---

(1) قیامت کے دن بعض کفار کے لئے پچاس ہزار سال کو ہوگا جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے کہ۔
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝
ترجمہ: "فرشتے اور روح الامین اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ یہ عذاب (جس کا ذکر پہلی آیات میں ہوا) اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے"۔
اور بعض کے لئے ایک ہزار سال کا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:
ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ (السجدہ)
ترجمہ: "پھر اسی کی طرف عروج کرے گا اس روز کہ جس کی مقدار ہزار سال ہے تمہاری گنتی کے حساب سے"۔
یعنی جتنا کافر اپنے کفر میں بڑھا ہوا ہوگا اسی قدر اس کے لئے اس دن کی لمبائی ہوگی۔ باقی رہے اہل ایمان تو ان کے لئے ایک فرض نماز کی ادائیگی سے بھی ہلکا ہوگا یا جتنا وقت سورج کے قریب الغروب ہونے سے غروب ہو جانے تک لگتا ہے۔ مومن کے لئے قیامت کا دن اس سے بھی چھوٹا ہوگا جیسا کہ احادیث میں آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس سے بھی آسان ہو جائے گا'' (یہ سختی اور لمبائی تو کفار و منافقین کے لئے ہے)۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں سب نے بطریق دراج عن ابی الہیثم روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن جمع کئے جاؤ گے تو فرمایا جائے گا: اس امت کے فقیر اور مسکین لوگ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے تو ان سے ارشاد ہوگا: تم نے کیا کیا عمل کئے؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں آزمائشوں میں ڈالا تو ہم صبر کرتے رہے اور تو نے مال و دولت اور بادشاہی ہمارے غیروں کو دے دی (تو ہم پھر بھی صبر و شکر ہی کرتے رہے) تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: تم سچ کہتے ہو۔ فرمایا کہ پھر یہ (فقراء و مساکین) جنت میں (مالدار و حکمران) لوگوں سے (پانچ سو سال) پہلے داخل ہو جائیں گے اور حساب و کتاب کی سختی مالداروں اور حکمرانوں پر بدستور باقی رہے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو اس دن اہل ایمان (جو فقراء و مساکین نہیں) کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُوْرٍ وَّ يُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُوْنُ ذَالِكَ الْيَوْمُ اَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ سَاعَةٍ مِّنْ نَّهَارٍ'' ''ان کے لئے نور کی کرسیاں لگائی جائیں گی، ان پر (رحمت کے) بادلوں کا سایہ ہوگا اور وہ (قیامت کا پچاس ہزار سالہ) دن اہل ایمان پر (دنیا کے) دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا''۔ اسے طبرانی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوم معلوم (قیامت کے دن) کے وقت اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ وہاں چالیس برس تک لوگ کھڑے رہیں گے۔ ان کی آنکھیں تاڑے لگی ہوں گی، اپنی تقدیر کے فیصلے کے منتظر ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ عزوجل بادلوں کے سائے میں عرش سے کرسی کی طرف نزول فرمائے گا (جیسا اس کی شان کے لائق ہوگا) پھر ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے پروردگار سے راضی نہیں ہو جس نے تمہیں پیدا فرمایا، تمہیں رزق دیا اور تمہیں حکم دیا کہ اسی کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کہ جس کی دنیا میں انسان عبادت کرے گا اسے اسی کے حوالے کر دیا جائے گا۔ کیا یہ تمہارے پروردگار کا عدل و انصاف نہیں ہے؟ لوگ عرض کریں گے: کیوں نہیں: چنانچہ سب لوگ اپنے اپنے معبودوں کی طرف چل پڑیں گے۔ اور دنیا میں جو ان کے دوست تھے انہیں کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ فرمایا: پھر لوگ چلیں گے اور ان کے سامنے ان کے معبودوں کی صورتیں بنا کر پیش کر دی جائیں گی۔ چنانچہ ان میں سے کچھ سورج کی طرف چلنے لگیں گے۔ بعض چاند، پتھر کے بتوں اور اپنے دیگر معبودوں کی صورتوں کی جانب چل پڑیں گے۔ فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام کے پجاریوں کے لئے شیطان کو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔ اور عزیر علیہ السلام کی پوجا کرنے والوں کے لئے شیطان کو عزیر علیہ السلام کی صورت دے دی جائے گی۔ اور حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت باقی رہ جائے گی تو رب تبارک و تعالیٰ ایک صورت اختیار فرما کر ان کے پاس آئے گا (کیفیت وہی جانتا ہے) اور ارشاد فرمائے گا: تمہیں کیا ہوا تم نہیں جاتے جیسے دوسرے چلے گئے؟ ارشاد فرمایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ وہ عرض کریں گے: ہمارا معبود وہ ہے جسے ہم نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تم اسے دیکھ لو تو کیا پہچان لو گے؟ تو عرض گذار ہوں گے، ہمارے اور اس کے درمیان ایک نشانی ہے جب ہم وہ دیکھیں گے تو اسے پہچان جائیں گے۔ سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ فرمائے گا: وہ کیا نشانی ہے؟ عرض کریں گے: ہمارا معبود (میدان حشر میں) اپنی ساق سے پردہ اٹھائے گا۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی ساق (1) سے پردہ اٹھا دے گا۔ تو ہر کوئی سجدہ میں گر پڑے گا کہ شرک خفی کرنے والا ریاکار بھی۔ اور کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی کمریں بیل کے سینگ کی طرح سخت ہو جائیں گی۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے مگر کر نہ سکیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی تھی جبکہ وہ (دنیا میں) ٹھیک ٹھاک تندرست تھے۔ پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: اپنے سروں کو اٹھاؤ۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔ تو ان کے اعمال کے مطابق انہیں نور عطا فرمایا جائے گا۔ چنانچہ ان میں سے کسی کو بہت بڑے پہاڑ کے برابر نور عطا ہوگا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ کسی کو اس سے تھوڑا ملے گا، کسی کو ہاتھ پر کھجور کے درخت کے برابر نور دیا جائے گا اور کسی کو اس سے بھی کم۔ حتیٰ کہ ان میں سے آخری آدمی کو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر تھوڑا سا نور ملے گا کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔ چنانچہ جب اس کا قدم روشن ہوگا تو یہ چل پڑے گا اور جب بجھ جائے گا تو ٹھہر جائے گا۔ سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ رب تبارک وتعالیٰ ان کے آگے آگے ہوگا حتیٰ کہ ان کو دوزخ کے پاس لے جائے گا۔ اور قدموں کے نشانات تلوار کی دھار کی طرح رہ جائیں گے۔ فرمایا کہ اب اللہ فرمائے گا: چلو گذرو تو وہ لوگ اپنے اپنے نور کے مطابق (رفتار سے) گذریں گے۔ ان میں سے کوئی تو آنکھ جھپکنے میں گذر جائے گا۔ کوئی بجلی کی طرح، کوئی بادل کی مثل، کوئی ایسے جیسے ستارے ٹوٹتے ہیں۔ کوئی ہوا کی طرح، کوئی تیز گھوڑے کی طرح اور کوئی تیز آدمی کی مثل گذرے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص بھی جس کے قدموں کی پشت پر نور دیا گیا ہوگا اپنے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں پر گھسٹتا ہوا گزرے گا۔ کبھی ایک ہاتھ کھینچا جائے گا اور کبھی ایک ہاتھ پھنس جائے گا۔ کبھی پاؤں کھینچے گا اور کبھی دوسرا پاؤں پھنس جائے گا۔ چاروں طرف سے اسے آگ گھیر رہی ہوگی۔ وہ اسی طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے چلتا رہے گا حتیٰ کہ بچ نکلے گا۔ چنانچہ جب خلاصی پالے گا تو دوزخ کے کنارے پر ٹھہر جائے گا اور کہے گا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ مَا لَمْ یُعْطِ

---

(1) ساق کے معنی پنڈلی کے ہیں۔ پنڈلی اور اس سے پردہ اٹھانا کیا ہے؟ اس کا معنی و مراد خدا و مصطفیٰ جل وعلا و ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہمیں بس اس پر ایمان رکھنے کا حکم ہے۔ قرآن پاک قیامت میں پیش آنے والے اس واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے:

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ (القلم)

ترجمہ: ''جس روز ساق سے پردہ اٹھایا جائے گا۔ اور ان کو سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں ندامت سے جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ حالانکہ (دنیا میں) انہیں سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی تھی جبکہ وہ صحیح سلامت تھے۔ بعض مفسرین نے ساق یعنی پنڈلی سے مراد قیامت کی سختیاں اور ہولناکیاں بھی لی ہیں''۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قیامت کے روز سجدہ نہ کر سکنے والے مذکورہ فی الآیت لوگوں کے متعلق روایات میں یہ بھی ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو پانچ وقت اذان سن کر مسجد میں جماعت کے لئے حاضر نہیں ہوتے تھے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَحَدًا اِذْ اَنْجَانِيْ مِنْهَا بَعْدَ اِذْ رَأَيْتُهَا'' ''ساری تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہیں عطا کیا کہ مجھے اس مصیبت سے نجات بخشی جسے میں دیکھ چکا ہوں''۔ رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جنت کے دروازے کے قریب واقع ایک نہر پر آئے گا اور اس میں غسل کرے گا تو اب جنتیوں کی خوشبوئیں اور رنگ اس کی طرف آنے لگیں گے۔ جنت کے دروازوں کی درازوں میں سے جنت کی نعمتیں دیکھے گا۔ تو عرض کرنے لگے گا: ''رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ'' ''اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جنت مانگ رہا ہے حالانکہ میں نے تجھے دوزخ سے نجات دے دی ہے؟ اس پر عرض کرے گا: میرے پروردگار! (تو پھر) میرے اور دوزخ کے درمیان پردہ کر دے کہ میں اس کی آواز نہ سنوں۔ فرمایا کہ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس سے آگے وہ خود ایک مقام (جنت میں) دیکھے گا یا وہ مقام اونچا کر کے اسے دکھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حلم و بردباری کے اعتبار سے (وہ سمجھے گا کہ) گویا کہ وہ اس مقام کے اندر ہے تو عرض کرے گا: اے میرے مولیٰ! یہ مقام مجھے عطا فرما دے۔ اللہ فرمائے گا: اگر تجھے یہ مقام دے دیا جائے تو تو ضرور اور بھی کچھ مانگے گا۔ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم، اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اور اس سے اچھا مقام اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ (جو میں مانگوں گا؟) اسے وہ مقام دے دیا جائے گا تو وہ اس میں جا ٹھہرے گا۔ پھر اس سے آگے ایک اور منزل دیکھے گا، اللہ کے حلم کی نسبت سے وہ خود کو اس میں خیال کرے گا۔ عرض گذار ہوگا: اے میرے رب! یہ منزل مجھے عنایت فرما دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا: اگر تجھے یہ منزل دے دی جائے تو اس کے علاوہ بھی تو سوال کرے گا؟ وہ کہے گا: نہیں، میرے مولیٰ! تیری عزت کی قسم۔ اور اس سے اچھی منزل اور کون سی ہوگی؟ چنانچہ وہ منزل اسے دے دی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر خاموش ہو جائے گا تو اللہ جل ذکرہ فرمائے گا: ''مَا لَكَ لَا تَسْئَلُ؟'' ''تجھے کیا ہوا کہ اب اور سوال نہیں کرتا؟'' (واہ ہمارے پروردگار! تیری بندہ نوازیوں پہ قربان جائیں) تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تجھ سے اتنے سوال کئے کہ اب تو مجھے سوال کرتے حیا آنے لگی ہے۔ اس پر اللہ جل ذکرہ ارشاد فرمائے گا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں تجھے جب سے میں نے دنیا پیدا کی ہے اس وقت سے لے کر اس کے ختم کرنے کے دن تک کے برابر عطا فرما دوں اور اس سے دس گنا اور بھی تجھے دے دوں؟ تو وہ عرض کرے گا: ''اَتَهْزَءُ بِيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ؟'' ''کیا میرے ساتھ مذاق فرماتا ہے حالانکہ تو رب العزت ہے؟'' فرمایا کہ رب جل ذکرہ فرمائے گا: ''لَا وَلٰكِنِّيْ ذَالِكَ قَادِرٌ'' ''میں مذاق نہیں فرماتا (یہ میری شان کے لائق نہیں) بلکہ میں ایسا کرنے پر قدرت رکھتا ہوں''۔ عرض کرے گا: مجھے (جنتی) لوگوں کے ساتھ ملا دے۔ اللہ فرمائے گا کہ جا ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ وہ ٹہلتا ہوا جنت میں چلے گا حتیٰ کہ جب لوگوں کے قریب جائے گا تو اس کے سامنے موتیوں سے بنا ہوا ایک محل ظاہر ہوگا۔ اس وقت وہ سجدے میں گر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: اپنا سر اٹھا۔ تجھے کیا ہوا؟ عرض کرے گا: میں نے اپنا رب دیکھ لیا یا مجھے میرے پروردگار نے اپنا جلوہ دکھا دیا۔ حکم ہوگا کہ یہ تو تیرے محلات میں سے ایک محل ہے۔ فرمایا کہ پھر ایک شخص کے پاس جائے گا اور اسے سجدہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرنا چاہے گا تو فرمایا جائے گا: ٹھہر جا۔ کہے گا: میرے خیال میں تم فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ ہو۔ وہ کہے گا: میں تیرے خزانچیوں میں سے ایک خزانچی اور تیرے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔ جس کام پر میری ڈیوٹی ہے اس میں میرے ماتحت ایک ہزار منشی ہے۔ وہ اس شخص کے آگے آگے چلنے لگے گا حتیٰ کہ ایک محل کا دروازہ کھولے گا۔ فرمایا کہ وہ محل اندر سے موتی کا بنا ہوگا، اس کی چھتیں، دروازے، تالے اور چابیاں سب موتی سے بنے ہوئے ہوں گے۔ اندر جا کر اس کے سامنے ایک سبز موتیوں کا محل آئے گا جو اندر سے سرخ ہوگا۔ اس میں ستر دروازے ہوں گے، ہر دروازہ اندر سے سبز ایک محل کی طرف پہنچائے گا۔ ہر محل سے ایک اور محل کی طرف راستہ جاتا ہوگا ان کے رنگ ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں گے۔ ہر محل کے اندر تخت بچھے ہوں گے، بیویاں اور کنیزیں ہوں گی۔ ان میں سے سب سے کم درجہ کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حور ہوگی جو ستر حلے پہنے ہوگی۔ ان حلوں کے باہر سے اس کی پنڈلیوں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ اس کا جگر اس بندے کے سامنے آئینہ ہوگا اور بندے کا جگر اس حور کے لئے آئینہ ہوگا۔ جب یہ بندہ اس کے سامنے جائے گا تو وہ پہلے سے ستر گنا زیادہ اس کی آنکھوں کو حسین لگے گی۔ تو اس سے کہے گا: اللہ کی قسم، تو تو میری آنکھوں میں ستر گنا زیادہ محبوب ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی اس سے کہے گی: تو بھی تو میری آنکھوں میں ستر گنا زیادہ محبوب ہوگیا ہے۔ اس وقت اسے فرمایا جائے گا۔ قریب ہوجا تو وہ قریب ہوجائے گا۔ اب کہا جائے گا: جہاں تک تیری نگاہ پہنچتی ہے وہاں سے سو سال کی راہ تک تیری ملکیت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! آپ نے نہیں سنا جو ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ادنیٰ جنتی کے مقام کے متعلق بیان کرتے ہیں؟ تو پھر بلند مرتبہ جنتیوں کا مقام کیسا ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ'' ''اے امیر المومنین! ان کے لئے تو وہ کچھ ہوگا جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں''۔ فذکر الحدیث۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے کئی طرق سے روایت کیا۔ جن میں ایک صحیح ہے۔ یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

حساب(1) وکتاب وغیرہ کا بیان

حدیث: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ؟ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ بِهٖ؟ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ؟ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ'' ''قیامت کے روز بندے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکیں گے (اسے اپنے رب کے حضور جواب دہی کے لئے کھڑا رہنا پڑے گا) جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کرلیا جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اسے کن کاموں میں صرف کیا؟ علم کے متعلق کہ اس پر کیا عمل کیا؟ مال و دولت کے متعلق کہ کہاں سے کمایا (حلال یا حرام) اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور جسم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کس کام میں لگائے رکھا؟

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (نیز بزار اور طبرانی نے بھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی ایک حدیث صحیح اسناد کے ساتھ روایت کی ہے)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے سخت حساب (رتی رتی کا) لیا گیا، اسے عذاب ہوگا (کیونکہ ایسے حساب مشکل پر کوئی بندہ پورا نہیں اتر سکتا، اس کے فضل کے بغیر کوئی

---

(1) حساب حق ہے، اس کا منکر کافر ہے۔ حساب کا ثبوت قرآن وحدیث دونوں سے ہے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ (البقرہ)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۶﴾ (الاعراف)

ترجمہ: ''پس ہم ضرور سوال کریں گے ان لوگوں سے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور ہم ضرور سوال کریں گے رسولوں سے بھی''۔

وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ (الاعراف)

ترجمہ: ''اس (قیامت کے) دن اعمال کا تولنا برحق ہے۔ تو جس (کی نیکیوں) کا ترازو بھاری ہوا تو وہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔ اور جن کا ترازو ہلکا ہوا تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے''۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (الحجر)

ترجمہ: ''پس آپ کے رب کی قسم، ہم ان سب سے ضرور سوال کریں گے۔ ان کے اعمال کے بارے میں جو وہ کرتے تھے''۔

اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ (الغاشیہ)

ترجمہ: ''بے شک ان کا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے پھر بے شک ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمہ ہے''۔

وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ (النور) ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چارہ نہیں) تو میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ (الانشقاق) ترجمہ: ''پس جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل کی طرف لوٹے گا''۔ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف ایک پیشی کا بیان ہے۔ اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ اس سے قیامت کے روز (پورا پورا) حساب لیا جائے اور وہ ہلاک نہ ہو جائے۔

اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حدیث: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: ''مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابُ هَلَكَ'' ''جس سے جانچ پڑتال کر کے حساب لیا گیا وہ مارا گیا''۔

اسے بزار نے اور طبرانی نے کبیر میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آدمی اپنے پیدا ہونے کے دن سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں چہرے کے بل سجدہ میں پڑا رہے تو بھی (اگر اللہ کا فضل نہ ہوا تو حساب و کتاب) قیامت کے روز اسے ذلیل کر دے گا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی سوائے بقیہ راوی کے ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت محمد بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نبی پاک ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے، انہوں نے اس حدیث کو نبی کریم ﷺ تک مرفوع کیا۔ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے یوم پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر فوت ہونے تک اپنے منہ کے بل اللہ عزوجل کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے سجدہ میں پڑا رہے پھر بھی وہ (قیامت کا) دن اسے حقیر و ذلیل کر دے گا۔ (حساب ایسا سخت ہوگا) اگرچہ وہ خواہش کرے کہ اسے دنیا میں واپس بھیجا جائے تو وہ اجر و ثواب بہت زیادہ کما کر لائے (تو بھی بوقت حساب ذلت ہی اٹھانی پڑے گی)۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز انسان کے تین رجسٹر نکالے جائیں گے۔ ایک رجسٹر میں اس کے نیک اعمال ہوں گے۔ دوسرے میں اس کے گناہ۔ اور ایک میں اللہ کی طرف سے اس پر ہونے والی نعمتوں کا اندراج ہوگا۔ اللہ عزوجل سب سے چھوٹی نعمت سے فرمائے گا (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ فرمایا نعمتوں کے رجسٹر میں سے سب سے چھوٹی نعمت سے فرمائے گا: اس انسان کے نیک اعمال سے اپنی قیمت وصول کر لے۔ تو وہ نعمت اس کے سارے نیک اعمال لے لے گی۔ پھر ایک طرف ہو جائے گی اور عرض کرے گی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم، ابھی میرا حساب پورا نہیں ہوا۔ جبکہ ابھی اس کے گناہ بھی باقی ہوں گے اور اللہ کی دوسری نعمتیں بھی رہتی ہوں گی اور اس کے نیک اعمال ختم ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ بندے پر رحم فرمانا چاہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گا (اس کے بغیر نجات بھی ممکن نہیں) تو فرمائے گا: ''یَا عَبْدِیْ قَدْ ضَاعَفْتُ لَكَ حَسَنَاتِكَ وَتَجَاوَزْتُ عَنْ سَيِّئَاتِكَ'' ''او میرے بندے! جا میں نے تیری نیکیاں دو چند کر دیں اور تیرے گناہوں کو نظر انداز فرما دیا''۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا: ''وَوَهَبْتُ لَكَ نِعَمِیْ'' ''اور اپنی نعمتیں تجھے ہبہ کر دیں''۔ (بزار)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک حبشی آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ لوگوں کو ہمارے اوپر رنگ اور نبوت کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ تو آپ کا کیا ارشاد ہے کہ اگر میں ایسے ہی ایمان لے آؤں جیسے آپ (اللہ، قیامت وغیرہ پر) ایمان رکھتے ہیں اور (بظاہر) آپ جیسے ہی عمل کروں تو کیا جنت میں میں آپ کے ساتھ ہو سکتا ہوں؟ حضور نبی اقدس ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے لئے ایک عہد ہو جاتا ہے۔ اور جو بندہ کہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ اس کے لئے ایک لاکھ نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ یہ سن کر وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) پھر اس کے بعد ہم (مسلمان) کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں؟ (ہمیں عذاب کیوں ہوگا؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بندہ قیامت کے روز اس قدر نیک اعمال لائے گا کہ اگر انہیں پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو پہاڑ کے لئے بوجھ بن جائیں پھر اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کھڑی ہو جائے گی اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فضل نہ فرمایا تو سارے اعمال پر چھا جائے گی (اور بندہ مبتلائے عذاب ہو جائے گا۔ اللہ کے فضل و رحمت پر بھروسہ چاہیے اعمال پر نہیں)۔ پھر (سورۃ الدھر کی) یہ آیات نازل ہوئیں: هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝۱ ترجمہ: ''بے شک انسان پر زمانے میں ایسا وقت بھی گذرا ہے جب یہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا''۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ (الدھر)(1) ترجمہ: ''اور جدھر بھی دیکھے گا، نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا''۔ پھر حبشی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا جنت میں آنکھیں وہی کچھ دیکھ سکیں گی جو آپ کی آنکھیں دیکھیں گی؟ نبی انور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ حبشی (رضی اللہ عنہ) رونے لگا (اور اس قدر رویا) کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اسے قبر میں (اپنے دست نبوت سے) اتار رہے ہیں۔

اسے طبرانی نے بروایت ایوب بن عتبہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اٹھائے گا جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: دو باتوں میں سے تجھے کون سی پسند ہے؟ تجھے تیرے اعمال کا بدلہ عطا فرماؤں یا تجھ پر کی جانے والی اپنی نعمتوں کا حساب لے لوں؟ وہ عرض کرے گا: میرے

---

(1) انتیسویں پارے میں سورۃ الدھر کی یہ پہلی بیس آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی دنیوی اور اخروی نعمتوں کو بیان فرمایا ہے۔ تفصیل کے لئے سورۃ کی تفسیر بہت مفید رہے گی۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں نے تیری کوئی نافرمانی نہیں کی ہے۔ (اب جو تیری مرضی ہو) اللہ فرمائے گا: (فرشتو!) میری نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کے بدلہ میں میرے اس بندے کو پکڑلو۔ چنانچہ اس کی تمام نیکیوں پر ایک نعمت چھا جائے گی۔ تو بندہ عرض کرنے لگے گا: میرے رب! تیری نعمت اور تیری رحمت (ہی مجھے درکار ہے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں) اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "بِنِعْمَتِيْ وَرَحْمَتِيْ" "ہاں میری نعمت ورحمت سے ہی تم نجات پا سکتے ہو" (طبرانی)۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ابھی ابھی میرے خلیل حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اے محمد! (ﷺ) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا جس نے سمندر کے اندر ایک پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اس چوٹی کا طول وعرض تیس تیس گز تھا۔ اور اسے سمندر چاروں طرف سے چار ہزار فرسخ (ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے) تک گھیرے ہوئے تھا۔ اللہ نے اس کے لئے انگلی کے برابر میٹھا چشمہ جاری فرما رکھا تھا جس سے میٹھا پانی بہہ کر پہاڑ کے نیچے جمع ہو جاتا۔ اور ایک درخت انار تھا جو اس کے لئے ہر رات کو ایک انار پیدا کرتا۔ یہ بندہ دن کے وقت عبادت میں مصروف رہتا اور شام کو نیچے اترتا۔ پانی لیتا اور انار لے کر کھاتا پھر اپنی نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا۔ پھر اس نے بوقت اجل اپنے رب سے سوال کیا کہ اس کی روح سجدہ کی حالت میں قبض فرمائی جائے۔ اور زمین یا کوئی اور چیز اس کی میت کو خراب نہ کرے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے تو وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کر دیا۔ ہم فرشتے آسمان پر چڑھتے اور اترتے اس کے قریب سے گذرا کرتے۔ پھر ہم نے اپنے علم کے مطابق دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو رب تعالیٰ اس کے لیے حکم فرمائے گا کہ (فرشتو!) میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! بلکہ میرے اعمال سے۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کرو۔ وہ پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! (رحمت سے نہیں) بلکہ میرے اعمال کی وجہ سے مجھے داخل جنت کیا جائے۔ اب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے اس بندے پر ہونے والی میری نعمتوں اور اس کے اعمال کا موازنہ کرو (موازنہ ہوگا) تو پتہ چلے گا کہ صرف آنکھ کی بینائی کی نعمت نے ہی اس کی پانچ سو سالہ عبادت کو گھیر لیا ہے۔ اور سارے جسم کی نعمت تو ابھی باقی ہے۔ تو اللہ فرمائے گا: میرے بندے کو دوزخ میں ڈال دو۔ چنانچہ جب اسے دوزخ کی طرف کھینچا جانے لگے گا تو پکار اٹھے گا: میرے پروردگار! اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس لے آو۔ چنانچہ واپس لا کر اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ تو اللہ کریم فرمائے گا: اے میرے بندے! بتا تجھے کس نے پیدا کیا جبکہ تو کچھ بھی نہیں تھا؟ عرض کرے گا: تو نے میرے رب۔ اللہ فرمائے گا: تجھے پانچ سو سال تک عبادت کی طاقت کس نے دی؟ عرض کرے گا: میرے رب! تو نے ہی۔ فرمائے گا: سمندر کی موجوں کے درمیان پہاڑ پر تجھے کس نے اتارا؟ کھارے پانی میں سے تیرے لئے میٹھا پانی کس نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جاری کیا؟ اور ہر رات ایک انار تیرے لئے کون پیدا کرتا تھا حالانکہ انار تو سال میں ایک ہی مرتبہ (اپنے موسم میں) پیدا ہوتا ہے؟ اور تو نے سوال کیا تھا کہ تیری روح کو سجدہ کی حالت میں قبض کیا جائے تو یہ کس نے کیا؟ عرض کرے گا: تو نے ہی اے میرے پروردگار، یہ سب کچھ کیا۔ اللہ کریم فرمائے گا: یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا اور اپنی رحمت سے ہی میں تجھے جنت میں داخل فرما رہا ہوں۔ (فرشتو!) میرے اس بندے کو جنت میں داخل کر دو۔ اے میرے بندے! تو کتنا اچھا بندہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کہنے لگے: "اِنَّمَا الْاَشْیَاءُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ یَا مُحَمَّدُ!" "تمام چیزیں اللہ کی رحمت ہی سے ہیں اے محمد (ﷺ)"۔

اسے حاکم نے عن سلیمان بن ھرم عن محمد بن منکدر عن جابر روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو، اللہ کا قرب تلاش کرو اور (اللہ کی رحمت کی) خوشخبری دیا کرو "فَاِنَّهٗ لَنْ یُّدْخِلَ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهٗ" کیونکہ کسی کے اعمال اسے جنت میں داخل نہیں کرائیں گے (بلکہ جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت سے ہی ممکن ہوگا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کو بھی نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ" "میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے"۔

اسے بخاری اور مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اللہ کی رحمت کے سوا جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا آپ بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک کو اپنے سر انور پر لے گئے۔

اسے امام احمد نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ اور بزار اور طبرانی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نیز طبرانی نے اسامہ بن شریک کی حدیث سے بھی اور علاوہ ازیں بزار نے شریک بن طارق کی حدیث سے بھی اسے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ" "قیامت کے دن حق والوں کو ان کے حق ضرور دلائے جائیں گے حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا"۔ (مسلم و ترمذی)

امام احمد نے بھی اسے روایت فرمایا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق کا ایک دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گا حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا بدلہ بھی سینگوں والی بکری سے دلوایا جائے گا اور یہاں تک کہ ایک چیونٹی کا بدلہ دوسری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چیونٹی سے لیا جائے گا (اگر انہوں نے ایک دوسری پر زیادتی کی ہوگی)۔ اوران کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَيَخْتَصِمَنَّ كُلُّ شَيْءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى الشَّاتَانِ فِيمَا انْتَطَحَتَا" "قیامت کے روز ہر چیز (اپنے حقوق کے لئے) ضرور جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ دو بکریاں بھی ایک دوسری سے اس بارے میں جھگڑیں گی کہ انہوں نے ایک دوسری کو سینگ مارا"۔

اسے امام احمد نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ نیز امام احمد اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اسے روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں۔ خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں مارتا اور گالیاں دیتا ہوں۔ تو میرا ان کے ساتھ یہ سلوک کیسا ہے؟ تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو وہ تیری خیانت کرتے، تیری نافرمانی کرتے اور تجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور جو تو ان کو سزا دیتا ہے، اس سب کا حساب ہوگا۔ چنانچہ اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے گناہوں سے کم ہے، تب تو تیرے لئے کچھ ثواب ہے۔ اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر ہے، نہ تجھے ثواب نہ تجھ پر گناہ۔ اور تیرا ان کو سزا دینا ان کے گناہوں سے زائد ہے تو پھر تیری طرف سے ہونے والی زیادتی کا تجھ سے قصاص لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے رونے اور چلانے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں پڑھی؟ (کہ فرماتا ہے): وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ (الانبیاء) ترجمہ: "اور قیامت کے دن ہم تولنے والے ترازو لگائیں گے۔ تو کسی جان پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے۔ ہم کافی ہیں حساب لینے والے"۔ یہ سن کر وہ شخص عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! (ﷺ) میں اپنے ان غلاموں سے علیحدگی کے سوا کوئی چیز بہتر نہیں سمجھتا۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب آزاد ہیں۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن غزوان کی حدیث کے سوا نہیں پہنچانتے۔ نیز امام احمد نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن غزوان سے بھی روایت کی ہے۔ انتہی (حافظ منذری نے فرمایا کہ امام احمد اور ترمذی کی اسناد متصل ہیں۔ دونوں کے راوی بھی ثقہ ہیں)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ ہاتھ مبارک میں مسواک تھی۔ کہ آپ ﷺ نے اپنی یا میری کنیز کو بلایا (وہ نہ ملی) حتیٰ کہ چہرہ انور پر غصہ کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا (اسے تلاش کرنے کو) حجروں کی طرف گئیں دیکھا کہ وہ ایک بھیڑ کے بچے کے ساتھ کھیل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

رہی ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تجھے بھیڑ کے بچے کے ساتھ کھیلتے دیکھ رہی ہوں حالانکہ رسول اللہ ﷺ تجھے طلب فرما رہے ہیں۔ تو وہ عرض کرنے لگی: نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَوْلَا خَشْيَةُ الْقَوَدِ لَاَوْجَعْتُكِ بِهٰذَا السِّوَاكِ" "اگر قصاص کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک کے ساتھ مارتا"۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: "لَوْلَا الْقِصَاصُ لَضَرَبْتُكِ بِهٰذَا السِّوَاكِ" "اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تجھے اس مسواک کے ساتھ مارتا"۔

اسے ابویعلیٰ نے کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا۔ ان میں ایک جید ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَهٗ سَوْطًا ظُلْمًا اُقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" "جس شخص نے اپنے غلام کو ڈنڈے کے ساتھ ظلماً مارا، قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا"۔

اسے بزار اور طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندوں کو یا فرمایا کہ لوگوں کو ننگے بدن، بے ختنہ بہم اٹھائے گا۔ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: بہم کیا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی۔ پھر انہیں ایسی آواز کے ساتھ پکارے گا جسے ہر دور و نزدیک والا سنے گا: میں ہی انصاف کرنے والا ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، کسی دوزخی کو مناسب نہیں کہ وہ دوزخ میں داخل ہو حالانکہ اہل جنت میں سے کسی پر اس کا حق ہو یہاں تک کہ میں اس سے بدلہ نہ لے لوں۔ اور کسی جنتی کو لائق نہیں کہ وہ جنت میں چلا جائے جبکہ اہل دوزخ میں سے کسی کا حق اس پر ہوتا آنکہ میں اس سے قصاص نہ لے لوں، چاہے ایک تھپڑ ہی ہو۔ فرماتے ہیں کہ ہم عرض گذار ہوئے: (یہ بدلہ لینا دینا) کیسے ہوگا جبکہ ہم تو وہاں ننگے بندے بے ختنہ بے سروسامان حاضر ہوں گے؟ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ" "وہاں بدلہ نیکیوں کا گناہوں کے ساتھ ہوگا"۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ظالم شخص آئے گا حتیٰ کہ جب اندھیرے اور سخت مشکل کے درمیان جہنم کے پل پر کھڑا ہوگا تو مظلوم آدمی کی اس سے ملاقات ہوگی وہ اسے پہچان لے گا اور اس کی طرف سے اپنے اوپر ہونے والا ظلم بھی جان جائے گا۔ چنانچہ مظلوم لوگ ظالموں سے اپنا قصاص لیتے جائیں گے حتیٰ کہ ظالموں کے پاس جس قدر نیکیاں ہوں گی وہ سب چھین لیں گے۔ "فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ حَسَنَاتٌ رُدَّ عَلَيْهِمْ مِّنْ سَيِّئَاتِهِمْ حَتّٰى يُوْرَدُوا الدَّرْكَ الْاَسْفَلَ مِنَ النَّارِ" "پھر اگر ظالموں کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مظلوموں کے گناہ ان پر لوٹائے جائیں گے یہاں تک کہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں انہیں پھینک دیا جائے گا"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راویوں کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے۔ اور غیبت کے بیان میں رسول اللہ ﷺ سے مروی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا غریب وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا جبکہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ چنانچہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ اسے دے دی جائیں گی اور کچھ اسے "فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ" "پس اگر اس کی نیکیاں اس کے جرائم کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا"۔

اسے مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت زاذان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا جبکہ مجھ سے پہلے کئی ریشم و دیباج پہننے والے (امیر لوگ) ان کی مجلس میں پہنچ چکے تھے۔ میں نے جا کر کہا: آپ نے دوسرے لوگوں کو تو اپنے قریب بٹھا لیا اور مجھے دور کر دیا؟ تو وہ مجھے فرمانے لگے: تم بھی قریب آ جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے قریب کر لیا اور اپنی مسند پر بٹھا لیا پھر فرمانے لگے: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کچھ والدین کا اپنے لڑکے پر قرض ہوگا تو جب قیامت کا دن آئے گا تو وہ دونوں اسے (اپنے قرض کی وصولی کے لئے) پکڑ لیں گے۔ لڑکا کہے گا: میں تو تمہارا بچہ ہوں (معاف کر دو مگر وہ نہ مانیں گے بلکہ) "فَيَوَدَّانِ اَوْ يَتَمَنَّيَانِ لَوْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ" "وہ دونوں ماں اور باپ تمنا کریں گے کہ کاش اس پر ہمارا قرض اس سے بھی زیادہ ہوتا (تاکہ آج زیادہ سے زیادہ اس کی نیکیاں ہم لے لیتے)۔ (طبرانی)۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ دانت شریف ظاہر ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے کہ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رب! میرے اس بھائی کی مجھ پر زیادتیوں کا حساب اس سے لے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا جبکہ اس کی تو کوئی نیکی باقی نہیں رہ گئی؟ (سب حقوق والے لے گئے ہیں) تو اس نے عرض کی: "يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِيْ" "اے میرے رب! تو پھر میرے گناہ اس پر ڈال دے" یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: "اِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُّحْمَلَ عَنْهُمْ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ" "بے شک وہ دن بڑا عظیم ہوگا، لوگ محتاج ہوں گے کہ ان کے کچھ گناہ ہی ان سے اتار دیئے جائیں"۔ فذکر الحدیث۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ وہ بادلوں میں نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں جی۔ فرمایا: تو کیا تم چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل محسوس کرتے ہو جبکہ وہ بادلوں کے پیچھے نہ ہو؟ لوگ عرض گذار ہوئے: جی نہیں، ارشاد فرمایا: تو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں بھی کوئی تکلیف محسوس نہیں کرو گے جیسا کہ سورج و چاند میں سے کسی کو دیکھنے میں محسوس نہیں کرتے ہو، پھر ایک بندہ اپنے رب سے ملے گا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی، کیا میں نے تجھے سردار نہ بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ اور گھوڑے اور اونٹ تیرے فرماں بردار نہیں بنا دیئے تھے؟ اور کیا یہ نہیں کہا تھا کہ تو رئیس بن جائے اور غنیمتوں کا چوتھا حصہ پائے؟ (زمانہ کفر میں سردار لوگ چوتھا حصہ غنیمت کا لے لیتے تھے) وہ کہے گا: کیوں نہیں! میرے پروردگار! (واقعی ایسا ہی تھا)۔ تو اللہ فرمائے گا: کیا تیرا گمان تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا میں نے تجھے نظر انداز فرما دیا جیسے کہ تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ (آج تیرا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا) پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملے گا اور فرمائے گا: اے فلان! کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی تھی؟ کیا تجھے سرداری نہیں دی تھی؟ کیا تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا گھوڑے اور اونٹ تیرے مطیع نہیں کر دیئے تھے؟ اور کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تو سردار بنے اور غنیمت کا چوتھا حصہ حاصل کرلے؟ تو بندہ عرض کرے گا: ہاں، میرے رب۔ فرمائے گا: کیا تجھے خیال تھا کہ تو مجھے ملے گا؟ کہے گا: نہیں خیال تھا۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے بھلا دیا (بے یارو مددگار چھوڑ دیا) جیسا کہ تو نے مجھے بھلائے رکھا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے ملاقات فرمائے گا اور ارشاد کرے گا: اے فلان! کیا میں نے تجھے عزت دار نہیں بنایا تھا۔ کیا تجھے سردار نہ کیا تھا؟ کیا تجھے بیوی نہ دی تھی؟ گھوڑے اور اونٹ تیرے ماتحت نہ کئے تھے؟ اور یہ نہیں کہا تھا کہ سردار بن کر غنیمت کا چوتھا حصہ پائے؟ وہ عرض کرے گا: بے شک میرے رب۔ ارشاد فرمائے گا: کیا تجھے یقین تھا کہ تجھے مجھ سے ملاقات کرنی ہوگی؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔ میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور صدقات کئے۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا اپنی تعریف کرے گا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا: اب ذرا یہاں ٹھہر جا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: اب ہم تجھ پر گواہ لائیں گے۔ وہ اپنے دل میں سوچنے لگے گا کہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا؟ (لوگوں کو تو میرے اندرونی کرتوتوں کا پتہ نہیں تھا) چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کو حکم ہوگا کہ بول، تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں بول بول کر اس کے عمل (1) بتائیں

(1) قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ (یٰسین)

ترجمہ: ''آج ہم ان (بدبختوں) کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔ اور ان کے ہاتھ ہمارے ساتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے ان کی کرتوتوں پر جو وہ کیا کرتے تھے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گی۔ اور یہ (اس کے اعضاء کا بلوانا) اس لئے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ بندے کے عذر دور کرے (کوئی بہانہ نہ بنا سکے) یہ بندہ منافق ہوگا اور وہی ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ (دنیا میں منافق تھا۔ اپنی کارستانیوں سے غضب الٰہی کو دعوت دیتا تھا۔ العیاذ باللہ) (مسلم)۔

حدیث: اور یہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! (ﷺ) فرمایا: کیا تمہیں سورج کو دیکھتے وقت شک وشبہ رہتا ہے جبکہ اس پر کوئی بادل موجود نہ ہو؟ لوگ عرض گذار ہوئے: جی نہیں۔ فرمایا: تو پھر تم اپنے پروردگار عالم کو بھی ایسے ہی (بے شک وشبہ) دیکھو گے۔ قیامت کے روز لوگ جمع کئے جائیں گے تو پروردگار عالم فرمائے گا: تم میں سے جو شخص جس کی عبادت کرتا تھا اسی کے پیچھے چلا جائے۔ چنانچہ ان میں سے کچھ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے (جو سورج کے پجاری ہوں گے) کچھ چاند کے پیچھے جائیں گے۔ اور کچھ لوگ بتوں کے پیچھے ہولیں گے۔ اور یہ امت (مسلمہ) باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافق لوگ بھی ہوں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: کیا میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہیں گے: ہم اپنی اس جگہ پر رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے (اس وقت نہیں پہچان سکیں گے) پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: کیا میں تمہارا رب ہوں؟ تو وہ (اب پہچان لیں گے اور) کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ تو اللہ ان کو بلائے گا اور جہنم کے درمیان پل قائم کیا جائے گا (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ) رسولوں میں سب سے پہلا میں ہوں گا جو اپنی امت کو لے کر اس پل کو پار کروں گا۔ اور اس روز سوائے رسولوں (علیہم السلام) کے کوئی شخص کلام نہ کر سکے گا۔ اور رسولوں کا سلام (دعا) اس دن یہ ہوگا کہ اے اللہ! سلامتی رکھ، سلامتی کے ساتھ گذار۔ اور جہنم کے اندر سعدان کے کانٹوں کی مثل کانٹے ہوں گے۔ (سعدان ایک کانٹے دار بوٹی جو علاقہ نجد میں پیدا ہوتی ہے) کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے لیکن ان کی بڑائی کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ کانٹے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ چنانچہ لوگوں میں سے کچھ وہ ہوں گے جو اپنے اعمال بد کی وجہ سے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اور کچھ وہ ہوں گے جو زخمی ہوں گے پھر نجات پا جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اہل نار میں سے کسی پر رحمت فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے (گناہ گار تھے مگر مومن تھے) انہیں دوزخ سے نکال لائیں تو فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان کر نکال لائیں گے اور اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دے گا کہ وہ سجدوں کے نشانات کو کھائے۔ اب وہ آگ سے اس طرح نکلیں گے کہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر آب حیات بہایا جائے گا۔ تو وہ یوں اگ آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے کے اوپر اگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور یہ دوزخ سے نکل کر جنت میں جانے والوں میں سے سب سے آخری ہوگا۔ اپنا منہ دوزخ کی طرف کئے ہوئے ہوگا پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ آگ کی طرف سے پھیر دے۔ اس کی لو نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا نہیں ہوگا کہ اگر میں یہ کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور مانگنے لگے گا؟ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان کرے گا اور اس کا چہرہ آگ کی طرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب اس کا چہرہ جنت کی طرف کر دے گا تو وہ جنت کی بہاریں دیکھے گا۔ جب تک اللہ چاہے گا یہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے پاس پہنچا دے۔ تو اللہ کریم فرمائے گا: کیا تو عہد و پیمان نہیں دے چکا کہ جو کچھ تو نے مانگ لیا ہے اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا: یا رب! کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تیری مخلوق میں سب سے بڑا بدبخت بن جاؤں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا ممکن ہے کہ یہ میں تجھے عطا فرمادوں تو تو کچھ اور بھی مانگے؟ وہ عرض گذار ہوگا: نہیں، تیری عزت کی قسم، اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اب وہ پھر اپنے رب سے جس قدر چاہے گا عہد و پیمان کرے گا تو رب تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کردے گا۔ اب جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچے گا تو جنت کی شادابی، بہاریں اور سرور دیکھے گا تو جب تک اللہ کو اس کی خاموشی منظور ہوگی، خاموش رہے گا۔ پھر بول پڑے گا: یا میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے آدم کے بچے! تیری خرابی ہو تو کس قدر عہد شکن ہے۔ کیا تو نے مجھ سے وعدے نہیں کئے تھے کہ جو کچھ عطا فرمایا گیا ہے اس کے علاوہ کچھ نہ مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! مجھے اپنی خلقت میں سب سے بڑا بدنصیب نہ بنا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوجائے گا پھر اسے حکم دے گا کہ جا جنت میں داخل ہوجا۔ اور فرمائے گا: کوئی اور تمنا ظاہر کر۔ چنانچہ وہ تمنائیں کرے گا (جو پوری کردی جائیں گی) یہاں تک کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: یہ تمنا بھی کرلے، یہ تمنا بھی کرلے (تاکہ میں پوری فرمادوں) خود اس کا پروردگار اس کی تمنائیں یاد دلائے گا۔ حتیٰ کہ جب اس کی تمناؤں کی انتہا ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''لَكَ ذَالِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ'' ''یہ سب کچھ (جو تو نے مانگا) تیرے لئے ہے اور اس کے برابر اور بھی (اپنے فضل سے) تجھے دیا''۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''لَكَ ذَالِكَ وَعَشْرَةُ اَمْثَالِهٖ'' ''تیرے لئے یہ ہے (جو تو نے مانگا) اور (ہماری طرف سے) دس گنا اور بھی''۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے آپ کا یہی فرمان یاد رکھ سکا ہوں کہ ''تیرے لئے یہ اور اس کی مثل بھی''۔ یہ سن کر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ: تیرے لئے یہ ہے اور دس گنا اور بھی۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والا یہ شخص آخری جنتی ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، کیا تم دو پہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس کرتے ہو جبکہ اس کے ساتھ کوئی ابر نہ ہو؟ اور کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی بادل کا ٹکڑا نہ ہو؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ، (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تم اتنی ہی دشواری محسوس کرو گے جتنی چاند سورج کو دیکھنے میں محسوس کرتے ہو (یعنی کوئی دشواری نہیں ہوگی) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: ہر جماعت اپنے اپنے معبود کے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں اور مجسموں کو پوجتا تھا، کوئی باقی نہ بچے گا سب کے سب یکے بعد دیگرے دوزخ میں گر جائیں گے۔ یہاں تک کہ صرف اللہ کی عبادت کرنے والے چاہے نیک ہوں یا گناہ گار اور کچھ اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ اب یہود کو بلا کر پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں فرمایا جائے گا: تم جھوٹ بکتے ہو، اللہ نے تو اپنے لئے کوئی بیوی اور بیٹا پسند ہی نہیں کیا۔ تو اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، ہمیں پانی پلا دے۔ تو ان کی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ کیا تم پینے نہیں جاؤ گے؟ پھر ان کو دوزخ کی طرف ہانک دیا جائے گا۔ یوں لگے گا گویا کہ ایک سراب ہے، اس کے شعلے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ سب دوزخ میں گر پڑیں گے۔ پھر نصاریٰ کو طلب کیا جائے گا اور فرمایا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح (علیہ السلام) کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی تو نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ کوئی بیٹا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا دے۔ تو ان کو اشارہ ہوگا کہ کیا تم پانی پینے نہیں جاؤ گے؟ پھر انہیں دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ انہیں یوں معلوم ہوگا جیسے سراب (وہ صحرا جو دور سے دیکھنے پر پانی معلوم ہوتا ہے) ہے شدت جوش سے اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا ہوگا۔ پھر یہ لوگ دوزخ میں گر پڑیں گے۔ حتیٰ کہ اب وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں گے نیک ہوں یا بد۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت کے مشابہ صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے۔ فرمائے گا: تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ تمام گروہ تو اپنے اپنے معبود کے ساتھ جا چکے ہیں؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم دنیا میں بھی ان (کفار و مشرکین) لوگوں سے الگ تھلگ رہے جبکہ ہم ان کے محتاج تھے اور ان کے ساتھ دوستی نہیں رکھی۔ (آج ان کے ساتھ کیسے جا سکتے ہیں؟) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہارا رب ہوں؟ وہ دو یا تین مرتبہ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض پھر جانے کے قریب ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا، کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی ایسی علامت ہے جس سے تم اسے پہچان سکو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پھر ساق سے پردہ اٹھا دیا جائے گا (جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) پھر وہ شخص جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو دل کی خوشی سے سجدہ کرتا تھا اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اور جو شخص کسی خوف اور ریاکاری کی وجہ سے سجدہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو تختہ (کی طرح سخت) کر دے گا۔ وہ جب بھی سجدہ کرنا چاہے گا تو گردن کے بل گر پڑے گا۔ پھر یہ لوگ اپنے سر سجدوں سے اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسی صورت میں موجود ہوگا جس صورت میں انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ چنانچہ ارشاد فرمائے گا: کیا میں تمہارا رب ہوں؟ تو سب کہہ اٹھیں گے: تو ہی ہمارا رب ہے۔ پھر جہنم کے اوپر پل صراط قائم کیا جائے گا۔ اور سفارش کی اجازت فرمائی جائے گی۔ اور سب لوگ کہہ رہے ہوں گے: "اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ" اے پروردگار عالم! سلامتی عطا فرما، ہمیں محفوظ رکھنا" عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) پل صراط کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا مقام ہوگا جہاں قدم پھسلتے جاتے ہیں۔ وہاں آنکڑے (ٹیڑھے منہ والے کانٹے)، کانٹے اور کانٹے دار بوٹی ہوگی جیسا کہ نجد میں ہوتی ہے اس میں کانٹے ہوتے ہیں اسے سعدان کہا جاتا ہے۔ اہل ایمان میں سے بعض تو یوں گذریں گے جیسے آنکھ کا پلکارا، بعض بجلی کی طرح، بعض آندھی کی رفتار سے، بعض پرندوں کی طرح اور بعض تیز رفتار گھوڑوں اور اونٹوں کی مثل گذر جائیں گے۔ چنانچہ کچھ سلامتی کے ساتھ نجات پا جائیں گے، کچھ چھل چھلا کر بچ نکلیں گے اور کچھ کانٹوں سے الجھ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔ یہاں تک کہ جب ایمان والے لوگ آگ سے خلاصی پا جائیں گے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی تم سے ان ایمان والوں سے زیادہ اپنے حق کے لئے جھگڑا کرنے والا نہیں ہوگا جیسا کہ قیامت کے روز وہ اپنے ان بھائیوں کے لئے جو دوزخ میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گے۔ اور ایک اور روایت میں یوں ہے: تو تم اتنا زیادہ جھگڑا نہیں کر سکتے اپنے حق کے حصول کے لئے جبکہ تمہارا حق تمہارے لئے ظاہر ہو چکا ہو جتنا کہ وہ مومنین اللہ جبار کے سامنے جھگڑا کریں گے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ وہ خود تو اپنے بھائیوں میں سے نجات حاصل کر چکے ہیں تو عرض کریں گے: اے ہمارے رب! وہ لوگ (جو جہنم میں گر گئے ہیں) ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نمازیں پڑھتے اور حج کیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہیں فرمایا جائے گا: جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لاؤ۔ اور ان کی شکلوں کو جلانا آگ پر حرام کر دیا گیا ہوگا۔ چنانچہ وہ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔ جن کی آدھی آدھی پنڈلیاں اور گھٹنے آگ جلا چکی ہوگی۔ پھر وہ مومنین عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اب تو جن لوگوں کو نکالنے کا تو نے ہمیں حکم فرمایا تھا ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں باقی نہیں رہا۔ اب فرمان ہوگا: واپس جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھلائی پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔ پس وہ بے شمار مخلوق کو نکال لائیں گے۔ پھر عرض گذار ہوں گے: ہم نے دوزخ میں ایسا کوئی شخص نہیں چھوڑا جسے نکالنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا۔ پھر خداوند عالم فرمائے گا: دوبارہ جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر خیر پاؤ اسے نکال کے لے آؤ۔ اب بھی وہ بہت سے لوگوں کو نکال لائیں گے۔ پھر عرض کرنے لگیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے دوزخ میں ایسا کوئی بندہ نہیں رہنے دیا جس کا تو نے ہمیں حکم فرمایا تھا۔ اللہ کریم پھر ارشاد فرمائے گا: اب پھر جاؤ اور جس کے قلب میں ایک ذرہ برابر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خیر دیکھو اسے نکال لاؤ۔ چنانچہ وہ پھر بہت سی مخلوق کو نکال کر لے آئیں گے۔ پھر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم نے دوزخ میں کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جس میں کچھ بھی بھلائی موجود تھی۔ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم لوگ اس حدیث میں میری تصدیق نہیں کرتے تو اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا (النساء) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اگر چہ معمولی سی نیکی ہو اسے بھی دوگنا کر دیتا ہے۔ اور اپنی طرف سے بھی اجر عظیم عطا فرماتا ہے''۔ اس وقت اللہ عزوجل فرمائے گا: فرشتے سفارش کر چکے، نبیوں (علیہم السلام) نے بھی شفاعت کر لی۔ اب تو ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ وہ دوزخ میں سے (دوزخی لوگوں کی) ایک مٹھی بھرے گا۔ اور دوزخ میں سے ایسے لوگوں کو نکال دے گا جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کمائی ہوگی۔ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ تو انہیں ایک نہر میں ڈال دے گا جو جنت کے دروازوں کے پاس ہوگی۔ اسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ اب وہ نہر سے یوں (تر و تازہ) نکلیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کے اوپر دانہ اگ آتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کبھی وہ دانہ پتھر کے پاس ہوتا ہے اور کبھی درخت کے پاس۔ جو دانہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ زرد اور سبز اگتا ہے۔ اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو ایسے بیان فرما رہے ہیں جیسے جنگل میں جانور چراتے رہے ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے دمکتے نکلیں گے۔ ان کی گردنوں میں جنتی پٹے ہوں گے۔ جنہیں دیکھ کر جنت والے لوگ انہیں پہچان لیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آزاد فرمائے ہوئے وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے جنت میں داخل فرمایا ہے حالانکہ انہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا اور نہ کوئی نیکی آگے بھیجی تھی۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا: ''اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَاَیْتُمُوْهُ فَهُوَ لَكُمْ'' ''جنت میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جو کچھ تم دیکھو وہ سب تمہارا ہے''۔ تو وہ عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عنایت فرمایا ہے جو تمام جہانوں میں کسی کو نہیں دیا۔ اس پر اللہ کریم فرمائے گا: ''لَكُمْ عِنْدِیْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا'' ''میرے پاس تو تمہارے لئے اس سے افضل چیز موجود ہے''۔ عرض کریں گے: ہمارے پروردگار! بھلا اس سے بھی افضل اور کون سی چیز ہو سکتی ہے؟ تو خداوند کریم فرمائے گا: ''رِضَایَ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ اَبَدًا'' ''وہ ہے میری خوشنودی کہ اب اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا''۔

اسے امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ الفاظ مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: جانتے ہو کہ میں کس چیز کی وجہ سے ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ایک بندے کی اپنے رب سے گفتگو پر (مجھے ہنسی آ گئی) کہ وہ عرض کرے گا: یا رب! کیا میری زیادتیوں پر مجھے سزا تو نہیں دے گا؟ رب تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ تو وہ کہے گا: آج تو میں اپنے خلاف سوائے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اپنی ذات کے کسی کو گواہی کی اجازت نہ دوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تو خود ہی اپنی ذات پر گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے بھی) گواہ ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دے گا۔ پھر اس کے اعضاء سے فرمائے گا: بولو، چنانچہ اعضاء بول بول کر اس کے اعمال بد بتا دیں گے۔ پھر اس بندے اور اس کی گفتگو کے درمیان خلوت کر دی جائے گی۔ (مہر اتار دی جائے گی اور زبان کو بولنے کی اجازت مل جائے گی) تو وہ (اپنے اعضائے جسمانی سے) کہے گا: ''بُعْدًا لَّكُنَّ وَ سُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ'' ''تمہاری بربادی ہو اور تمہارا بیڑا غرق، میں تمہاری ہی طرف سے جھگڑتا تھا۔ (دنیا میں بھی اور یہاں بھی تمہیں ہی بچانا چاہتا تھا اور تم نے میرے ہی خلاف گواہی دے ڈالی)۔

اسے امام مسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ (الزلزال) ترجمہ: ''اس (قیامت کے) روز زمین اپنی ساری خبریں بیان کر دے گی''۔ ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا: ''فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ كَذَا وَ كَذَا'' ''بلاشبہ اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دے گی کہ اس نے اس کی پشت پر کیا کام کئے۔ وہ کہے گی: اس نے یہ یہ اعمال کئے تھے''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ (بنی اسرائیل) ترجمہ: ''جس دن ہم ہر انسان کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے''۔ کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان (اہل محشر) میں سے ایک کو بلایا جائے گا اور اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کے جسم کو ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا۔ اور اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور اس کے سر پر موتی کا ایک تاج سجایا جائے گا جو جگمگ کرتا ہوگا۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے دوست احباب کی طرف جائے گا اور انہیں دور سے دیکھے گا۔ تو دوست (اس کے لئے) کہیں گے: اے اللہ! اس شخص کو ہمارے لئے بابرکت بنا دے۔ حتیٰ کہ وہ ان کے پاس پہنچے گا اور کہے گا: ''اَبْشِرُوْا فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِّثْلَ هٰذَا'' ''بشارت ہو، تم میں سے ہر آدمی کے لئے اس جیسا ہی (انعام) ہے''۔ اور باقی رہا کافر، تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں تھمایا جائے گا۔ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ آدمی کی شکل میں اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر آگ کا تاج رکھا جائے گا۔ اس کے یار اسے دیکھیں گے تو کہیں گے: اے اللہ! اسے ذلیل و رسوا کر۔ تو وہ کہے گا: ''اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِّثْلَ هٰذَا'' ''خدا تمہیں غارت کرے، تم میں سے بھی ہر شخص کے لئے یہی (سزا) ہوگی''۔

اسے امام ترمذی، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے کتاب البعث میں روایت کیا۔ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

حوض کوثر، میزان عمل اور پل صراط

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حَوْضِی مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَآئُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَا یَظْمَأُ اَبَدًا'' ''میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کا ہے (ایک کونے سے دوسرے کونے تک ایک مہینہ کا راستہ ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے کوزے (تعداد اور چمک دمک میں) آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں۔ جو (ایک بار) اس سے پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔

ایک اور روایت میں ہے: ''حَوْضِی مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ وَّ زَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَّ مَآئُہٗ اَبْیَضُ مِنَ الْوَرِقِ'' ''میرا حوض (1) ایک ماہ کی مسافت کا ہے۔ اس کے کونے (فاصلہ میں) برابر ہیں اور اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے''۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا حوض یہاں سے وہاں تک ہے (لمبائی چوڑائی بیان فرمائی) اس پر ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں۔ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ ''مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا وَّمَنْ لَّمْ یَشْرَبْ مِنْہُ لَمْ یَرْوَ اَبَدًا'' ''جو (خوش نصیب) اس سے ایک مرتبہ پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہ لگے گی اور جو (بدنصیب) اس سے نہ پی سکے گا وہ کبھی سیراب نہ ہو سکے گا''۔

اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی سوائے مسعودی کے ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ'' ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمادے گا'' یہ سن کر حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم، یہ تو آپ کی امت میں اس قدر بھی نہیں جتنا کہ مکھیوں میں سرخ مکھی ہوتی ہے۔ (یعنی کثرت امت کے لحاظ سے یہ تعداد تو بہت تھوڑی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے میرے ساتھ ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا وعدہ بھی فرمایا

---

(1) حضور انور ﷺ کے حوض دو ہیں۔ ایک میدان محشر میں اور ایک جنت میں۔ دونوں کا نام کوثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴿۱﴾ (الکوثر) ''بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا''۔ میدان محشر میں وزن اعمال سے پہلے اہل ایمان کو حوض کوثر کا پانی ملے گا۔ خوش بختوں کو ساقی کوثر خود اپنے دست رسالت سے جام کوثر عطا فرمائیں گے۔ بعض شارحین فرماتے ہیں کہ حوض کوثر ایک ہی ہے۔ اور وہ جنت میں ہے۔ قیامت کے روز جنت والے حوض سے ایک نہر نکال کر میدان محشر میں لائی جائے گی۔ (مترجم)

میدان عمل اور پل صراط کی تفصیلات احادیث میں ملاحظہ فرمایئے گا اور کچھ بیان پہلے گذر چکا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے اور تین مٹھیاں بھر کر میری خاطر مزید جنت میں بھیجے گا۔ (ان مٹھیوں کی وسعت خدا و مصطفےٰ ہی بہتر جانتے ہیں جل وعلا و ﷺ) وہ عرض گذار ہوئے: یا نبی اللہ! (ﷺ) آپ کے حوض کی وسعت کس قدر ہے؟ فرمایا: جنتی عدن اور عمان کے درمیان ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور زیادہ۔ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا۔ فرمایا کہ اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنالے گرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ خوشبودار ہوگا۔ جو بندہ ایک دفعہ اس سے پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور اس کا چہرہ سیاہ نہ ہوگا۔

اسے امام احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ امام صاحب کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ابن حبان کے الفاظ ہیں کہ کہا: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہوگی؟ فرمایا: جنتی عدن سے عمان کے درمیان ہے۔ اور اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنالے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (ﷺ) آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، ذائقے میں شہد سے زیادہ شیریں اور خوشبو میں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگا۔ جو اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہ ہوگا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کی چوڑائی لمبائی اتنی ہے جتنی عدن اور عمان کے درمیان ہے۔ اس کا پانی برف سے ٹھنڈا، شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں۔ جو اس سے ایک مرتبہ پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس پر سب سے پہلے آنے والے (اور سیراب ہونے والے) نادار و غریب مہاجرین ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان کے سروں کے بال پراگندہ ہیں، ان کے چہروں کا رنگ (غربت و ناداری کی وجہ سے) بدل چکا ہے۔ اور ان کے لباس میلے کچیلے ہیں۔ ان کی خاطر (غریب جان کر) بند دروازے نہیں کھولے جاتے۔ (اندر ہی سے جواب دے دیا جاتا ہے) وہ حسن و دولت والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان پر جو دوسروں کے حقوق ہیں انہیں پورا پورا ادا کرتے ہیں اور جو دوسروں پر ان کے حقوق ہیں ان کو پورے طور پر نہیں لیتے۔

اسے امام احمد نے باسناد حسن روایت کیا۔ (اسی مفہوم کی ایک حدیث حضرت ابو امامہ سے طبرانی نے بھی روایت کی)۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا بَيْنَ جَنْبَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ'' ''میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے: ''مِثْلُ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَعَمَّانَ'' ''مدینہ اور عمان کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے''۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ''تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ'' ''اس میں سونے اور چاندی کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نظر آئیں گے"۔

اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد کیے: "اَوْ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ" "یا آسمان کے ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ جام وکوزے ہیں"۔

اسے بخاری اور مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا حوض اس قدر ہوگا جتنا کعبہ اور بیت المقدس (1) کے درمیان فاصلہ ہے۔ دودھ کی طرح سفید ہوگا۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام میں سے میرے امتی سب سے زیادہ ہوں گے۔

اسے ابن ماجہ نے زکریا عن عطیہ عوفی عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خواب میں اپنے حوض پر کھڑا تھا کہ اچانک ایک گروہ کو دیکھا حتیٰ کہ جب میں نے ان لوگوں کو پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان میں سے ایک آدمی نکلا (بصورت انسان فرشتہ ہوگا) اور کہنے لگا: چلو بھاگو۔ تو میں نے پوچھا: کہاں؟ وہ بولا: خدا کی قسم دوزخ کی طرف۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ (کون لوگ ہیں) تو اس نے جواب دیا: بلاشبہ یہ لوگ الٹے پاؤں پلٹ گئے تھے (مرتد ہو گئے تھے) پھر ایک اور جماعت کو دیکھا یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچان گیا تو میرے اور ان کے درمیان میں سے ایک آدمی ظاہر ہوا اور انہیں کہنے لگا: بھاگ چلو۔ میں نے کہا: کہاں کو؟ وہ بولا: اللہ کی قسم، دوزخ کی جانب۔ میں نے پوچھا: ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ لوگ الٹے پاؤں پلٹ گئے تھے۔ "فَلَا اَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ" "چنانچہ میں نہیں دیکھتا کہ ان میں سے اتنے لوگ بھی نجات پا جائیں جتنے گم شدہ جانور ہوتے ہیں" (یعنی بہت کم لوگ نجات پائیں گے)۔ (بخاری ومسلم)۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: "حوض پر میری امت میرے سامنے پیش ہوگی جبکہ میں لوگوں کو اپنے حوض سے روک رہا ہوں گا (کہ دوسری امتوں کے لوگ شامل نہ ہوں) جیسے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے اونٹوں کو اپنے اونٹوں سے پرے دھکیلتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یا نبی اللہ! کیا آپ ہمیں وہاں پہچان جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، تمہاری ایک خاص علامت ہوگی جو تمہارے سوا کسی اور میں نہیں پائی جائے گی۔ تم میرے پاس روشن پیشانی چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں لے کر آؤ گے جو کہ وضو کے آثار کی وجہ سے ہوں گے۔ اور تم میں سے (منافقین کا) ایک گروہ میرے پاس آنے

---

(1) خیال رہے کہ احادیث میں کہیں تو یہ ذکر ہے کہ حوض کوثر کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔ کہیں عدن اور عمان، کہیں مدینہ اور عمان، کہیں ایلہ اور صنعاء، کہیں صنعاء اور بصریٰ اور کہیں کچھ اور، یہ سب فرامین سمجھانے کے لئے ہیں۔ قطعی حد بندی کے لئے نہیں۔ جیسا آدمی ویسا ہی اس سے خطاب ہے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کعبہ اور بیت المقدس کے درمیانی فاصلہ کا علم تھا ان سے ان دونوں مقامات کا ذکر فرمایا اور جن کو دوسرے مقامات کی خبر تھی ان سے ان شہروں اور مقامات کا بیان فرمایا گیا۔ لہٰذا احادیث میں تعارض نہ سمجھا جائے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے روک دیا جائے گا۔ وہ میرے پاس نہ آنے پائیں گے تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ لوگ میرے ساتھی (امتی) ہیں۔ اس پر ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا: کیا آپ جانتے نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا نئے کارہائے بد پیدا کر لئے تھے؟

حدیث: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے: بے شک میں اپنے حوض پر تم میں سے ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو میرے پاس آئیں گے تو اللہ کی قسم کچھ آدمی مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ لوگ تو میری امت میں سے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا نئے نئے کام ایجاد کئے تھے؟ یہ اپنی ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے (1) (مرتد ہو گئے تھے)۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا۔ اور اس معنی میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔

حدیث: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، فرماتی ہیں کہ مجھے دوزخ کی یاد آ گئی تو میں رونے لگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: دوزخ یاد آ گئی تھی اس لئے مجھے رونا آ گیا۔ کیا قیامت کے دن آپ (مرد) حضرات اپنے اہل و عیال (بیوی بچوں) کو یاد رکھیں گے؟ تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا: تین مواقع ایسے ہوں گے کہ کوئی کسی کو یاد نہ آئے گا۔ میزان عمل، اعمال ناموں کے اڑ کر پہنچنے کے وقت جب تک یہ پتہ نہ چل جائے گا کہ نامہ اعمال کہاں آ کر ملتا ہے، دائیں ہاتھ میں، بائیں ہاتھ میں یا پشت کے پیچھے سے؟ "وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَجُوْزَ" "اور پل صراط پر جبکہ اسے جہنم کے درمیان قائم کیا جائے گا جب تک بندہ خود اسے عبور نہ کر لے گا"۔

اسے ابو داؤد نے بروایت الحسن عن عائشہ رضی اللہ عنہا اور حاکم نے روایت کیا۔ مگر حاکم نے یہ الفاظ بیان کئے ہیں: "وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ حَافَتَاهُ كَلَالِيبُ كَثِيرَةٌ وَّ حَسَكٌ كَثِيرَةٌ يَحْبِسُ اللّٰهُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَنْجُوْا اَمْ لَا" "پل صراط پر سے گذرتے وقت کوئی کسی کو یاد نہ آئے گا جس وقت اس پل کو دوزخ کے درمیان قائم کیا جائے گا، اس کے دونوں طرف بڑے بڑے بہت زیادہ ٹیڑھے منہ والے اور بہت سے تین شاخہ کانٹے ہوں گے۔ وہاں اپنی مخلوق میں سے اللہ جسے چاہے گا روک لے گا۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے گا کہ بندہ خود نجات پا گیا ہے یا نہیں؟" (معلوم ہوا کہ یہ مراحل طے کر لینے کے بعد دوسروں کی یاد آئے گی اور در شفاعت کھل جانے کے بعد ایک دوسرے کی سفارش بھی ہو گی)۔ الحدیث

حاکم کہتے ہیں کہ اگر حسن و عائشہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ارسال نہ ہو تو یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔

---

(1) یہ لوگ منافقین ہوں گے اور ان کا حوض کوثر پر آنا پھر واپس کیا جانا۔ حضور انور کا فرمانا کہ یہ میری امت میں سے ہیں اور پھر اللہ کی طرف سے ان کے کرتوتوں کا ظاہر کیا جانا، یہ سب کچھ ان کم بختوں کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے ہو گا۔ اس سے ساقی کوثر ﷺ کے علم کی نفی کوئی عقل کا دشمن ہی ثابت کرے گا۔ دلائل اپنی جگہ موجود ہیں۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سوال کیا کہ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَنَا فَاعِلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی'' ''ان شاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری شفاعت کروں گا۔ میں عرض گذار ہوا: میں آپ کو (اس روز) کہاں تلاش کروں؟ ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر پل صراط پر ملاقات نہ کرسکوں تو؟ فرمایا: پھر مجھے میزان پر ڈھونڈ لینا۔ عرض کیا: اگر میزان پر شرف باریابی نہ پاؤں پھر؟ شفیع قیامت ﷺ نے فرمایا: ''فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّي لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَةَ مَوَاطِنَ'' ''تو پھر مجھے حوض کوثر پر تلاش کرلینا کیونکہ ان تین مقامات کے علاوہ میں کہیں اور نہیں ہوں گا''۔

اسے امام ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب البعث وغیرہ میں روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اسے مرفوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میزان پر ایک فرشتہ مقرر ہوگا۔ پھر کسی آدمی کو لاکر میزان کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اب اگر اس کی (نیکیوں کی) میزان بھاری ہوگی تو وہ فرشتہ ایسی آواز کے ساتھ پکارے گا جسے تمام مخلوق سنے گی کہ ''سَعِدَ فُلَانٌ سَعَادَةً لَا يَشْقٰی بَعْدَهَا اَبَدًا'' ''فلاں شخص کامیاب ہوگیا ایسی کامیابی کے ساتھ کہ اس کے بعد کبھی بدبخت نہیں ہوگا''۔ اور اگر اس کی (نیکیوں والی) میزان ہلکی ہوگئی تو فرشتہ ایسی ہی آواز کے ساتھ ندا کرے گا جسے ساری مخلوق سنے گی کہ: ''شَقِيَ فُلَانٌ شَقَاوَةً لَا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا'' ''فلاں شخص بدبخت ہوگیا اسے ایسی بدنصیبی ملی ہے کہ اب کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکے گا''۔ (بزار و بیہقی)

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز (اتنی بڑی) میزان قائم کی جائے گی کہ اگر اس میں سارے آسمان اور زمین رکھ دیئے جائیں تو بھی اس میں وسعت باقی رہے۔ ملائکہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس سے کس کا وزن ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا وزن کروں گا۔ تو فرشتے عرض کریں گے: تو ہر عیب ونقص سے پاک ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کرسکے۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ پل صراط دوزخ کے درمیان قائم کیا جائے گا جو تیز تلوار کی دھار کی طرح ہوگا، ڈھلوان اور پھسلن والا ہوگا۔ اس پر آگ کے بڑے بڑے کانٹے ہوں گے۔ ان کانٹوں کے ساتھ (لوگوں کو) اُچک لے گا۔ چنانچہ کچھ لوگ الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ کچھ زخمی ہوں گے (مگر بچ جائیں گے) اور کچھ لوگ بجلی کی مانند گذر جائیں گے کہ ان کے نجات پانے میں کچھ دیر نہیں لگے گی۔ پھر کوئی تیز ہوا کی مثل گزر جائے گا کہ اس کے خلاصی پانے میں بھی کچھ وقت صرف نہیں ہوگا۔ پھر کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح، پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح، پھر کوئی آدمی کے پیدل چلنے کی مثل گذرے گا۔ پھر ان میں سے آخری انسان وہ آدمی ہوگا جس کا رنگ آگ نے (جلا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کر) تبدیل کردیا ہوگا۔ اور اس نے پل صراط عبور کرتے ہوئے بہت تکلیف اٹھائی ہوگی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت وافرہ سے جنت میں داخل فرمادے گا۔ اس سے ارشاد ہوگا: ''تَمَنَّ وَسَلْ'' ''جو چاہتا ہے خواہش کر اور مانگ لے'' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو رب العزت ہو کر مجھ سے مذاق فرماتا ہے۔ تو پھر فرمایا جائے گا: تمنا کر اور جو چاہے مانگ۔ یہاں تک کہ (وہ سوال کرتا جائے گا اور اس کا ہر سوال پورا کردیا جائے گا) جب اس کی تمام تمنائیں پوری ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''لَكَ مَا سَأَلْتَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ'' ''جو کچھ تو نے مانگا وہ تیرا ہوگیا اور اتنا ہی اس کے ساتھ (ہماری طرف سے) اور بھی''۔

اسے طبرانی نے باسناد حسن روایت کیا۔ میرے (مصنف کے) اصل نسخہ میں اس کا مرفوع ہونا مذکور نہیں ہے۔

حدیث: ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: درخت کے نیچے (1) بیعت کرنے والے لوگوں میں سے کوئی بھی ان شاءاللہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیوں نہیں داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے انہیں جھڑک دیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے): وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم: 71) ''اور تم میں سے ہر کسی کو دوزخ پر سے گذرنا ہی پڑے گا'' اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی تو فرمایا ہے: ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ (مریم) ''پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور رہنے دیں گے ظالموں کو کہ اس میں گھٹنوں کے بل پڑے رہیں''۔ (مسلم وابن ماجہ)۔

حدیث: حضرت ابوسمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ورود پر ہمارے درمیان اختلاف ہوا۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے کہا کہ مومن اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ اور بعض حضرات کہنے لگے کہ سب داخل ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اس سے نجات دے دے گا۔ پھر میری ملاقات جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو میں نے کہا کہ یہاں ہمارے درمیان ورود کے متعلق اختلاف ہوگیا ہے تو وہ فرمانے لگے کہ سبھی کو وارد ہونا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسی میں تو ہم اختلاف کا شکار ہوئے ہیں کہ ہم میں سے کچھ کہتے ہیں کہ مومن داخل نہیں ہوں گے اور کچھ کا کہنا ہے کہ سب داخل ہوں گے۔ یہ سن کر انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں کو لگائیں اور فرمانے لگے: یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو: ''اَلْوُرُوْدُ الدُّخُوْلُ لَا يَبْقٰى بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُوْنُ عَلٰى

---

(1) چھ ہجری کو سرور عالم ﷺ عمرہ کے ارادہ سے چودہ پندرہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لئے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ مکہ سے چند میل دور حدیبیہ کے مقام پر معلوم ہوا کہ کفار مکہ، مکہ میں داخلہ کی اجازت دینے سے انکاری ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بطور سفیر روانہ فرمایا گیا۔ بعد میں اطلاع ملی کہ اہل مکہ نے انہیں شہید کردیا ہے۔ اس پر حضور انور ﷺ نے خون عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے کیکر کے درخت کے نیچے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیعت لی اور وہاں حاضر تمام حضرات نے سرور عالم ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ انہیں حضرات رضی اللہ عنہم کا ذکر اس حدیث پاک میں فرمایا گیا: تفصیل کے لئے چھبیسواں پارہ سورۃ الفتح ملاحظہ فرمائی جائے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

الْمُؤْمِنِينَ بَرْدًا وَ سَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلَى اِبْرَاهِيمَ حَتّٰى اِنَّ لِلنَّارِ اَوْقَالَ لِجَهَنَّمَ ضَجِيْجًا مِّنْ بَرْدِهِمْ ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ'' ورود سے مراد دوزخ میں داخل ہونا ہے۔کوئی نیک و بد باقی نہ رہے گا،سبھی اس میں داخل ہوں گے۔تو اہل ایمان پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (نار نمرود ٹھنڈی) ہو گئی تھی۔یہاں تک کہ آگ یا فرمایا: جہنم شور مچائے گی کہ (اہل ایمان کو مجھ سے نکال لیا جائے) میں ان کی ٹھنڈک سے سرد پڑ رہی ہوں۔پھر اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کو نکال لیں گے اور ظالموں کو وہیں رہنے دیں گے''۔

اسے امام احمد نے بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔امام صاحب کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کی گود میں سر رکھے لیٹے ہوئے تھے کہ رونے لگے۔تو ان کی زوجہ بھی رو پڑیں۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں رونے لگی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رو پڑی۔تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ رہا ہے: وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم:71)''اور تم میں سے ہر کسی کو دوزخ سے گذرنا پڑے گا''۔''وَلَا اَدْرِيْ اَنَجُوْ مِنْهَا اَمْ لَا؟'' ''اور مجھے معلوم نہیں کہ میں اس سے نجات پاتا ہوں یا نہیں؟''۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے کذا قال۔

حدیث: حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔اس کے بعد یہاں تک حدیث بیان کی کہ فرماتے ہیں: تو (اہل محشر پھر پھرا کر) حضور محمد مصطفےٰ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں گے۔آپ کھڑے ہو جائیں گے تو آپ ﷺ کو (شفاعت کا) اذن ملے گا۔اور آپ ﷺ کے ساتھ امانت اور رشتہ داری بھیجے جائیں گے۔چنانچہ امانت اور رشتہ داری پل صراط کے دونوں طرف دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے۔(امانت ادا کرنے اور رشتہ داری کا پاس کرنے والوں کی امداد کریں گے) تو تمہاری پہلی جماعت بجلی کی طرح گذر جائے گی۔کہتے ہیں کہ میں عرض گذار ہوا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون سی چیز بجلی کی طرح گذرتی ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے بجلی نہیں دیکھی کہ کیسی گذرتی ہے اور کس طرح آنکھ کے پلکارے میں واپس آ جاتی ہے؟ پھر ہوا کے گذرنے کی مثل، پھر پرندے کے گذرنے کی مانند اور آدمیوں کے دوڑنے کی طرح ان کے اعمال انہیں بہا لے جائیں گے۔''وَنَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ'' اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے دعا کر رہے ہوں گے کہ اے میرے رب! (میری امت کو) سلامتی کے ساتھ گذار دے، سلامتی سے پار لگا دے''۔حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی آئے گا جو سوائے رینگنے کے چل نہ سکتا ہوگا۔فرمایا کہ پل صراط کے دونوں طرف ٹیڑھے منہ والے کانٹے لٹکتے ہوں گے جو حکم کے پابند ہوں گے۔جس کے لئے انہیں حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔تو کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کچھ آگ میں ہاتھ پاؤں بندھے گر جائیں گے۔اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، ''اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا'' ''جہنم کی گہرائی ستر سال کی ہے''۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا اور یہ پوری حدیث شفاعت کے بیان میں ان شاء اللہ آئے گی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حشر کے بیان میں گذر چکی ہے۔ جس میں یہ فرمان ہے: پل صراط تلوار کی دھار کی طرح ڈھلوان اور پھسلن والا ہوگا۔ فرمایا کہ لوگ اپنے نور کی مقدار کے مطابق (پل پر سے) گذریں گے۔ چنانچہ کچھ تو ستارے کے ٹوٹنے کی طرح گذر جائیں گے۔ کچھ ان میں سے آنکھ جھپکنے میں گذریں گے۔ کچھ ہوا کی مانند اور کچھ آدمی کی دوڑ کی مثل جبکہ وہ تیز تیز چلتا ہو۔ پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق گذر جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی گذرے گا جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھوں پر ہوگا۔ ایک ہاتھ کھینچے گا اور دوسرا ہاتھ پھنس جائے گا۔ کبھی ایک پاؤں کھینچے گا اور دوسرا پاؤں الجھ جائے گا۔ اور چاروں طرف سے آگ اسے جلا رہی ہوگی۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا۔ الفاظ حاکم کے ہیں۔ نیز حاکم نے اسے ایک اور اسناد کے ساتھ بھی حضرت مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور کہا بر شرط مسلم ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: کہتے ہیں کہ میں حضرت مرہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم:71) ''اور تم میں ہر کسی کو دوزخ سے گذرنا ہوگا'' کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ دوزخ پر آئیں گے پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے گذر جائیں گے۔ اور ان میں سب سے پہلے لوگ بجلی کی چمک کی مثل گذریں گے۔ پھر تیز آندھی کی مانند، پھر تیز رفتار گھوڑے کی طرح، پھر اپنے کجاوے پر سوار کی طرح، پھر آدمی کے دوڑنے کی مثل، پھر اس کے پیدل چلنے کی مانند۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

شفاعت وغیرہ کا بیان

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی (علیہ السلام) نے کوئی نہ کوئی (خاص) سوال کرلیا یا فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک (خاص) دعا تھی جو اس نے اپنی امت کے لئے (دنیا میں ہی) مانگ لی ہے۔ "وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ" اور میں نے اپنی (خاص) دعا کو (قیامت کے دن) اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال رکھا ہے"۔ (بخاری و مسلم)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں جو کچھ خرابیاں ہوں گی اور ان کا آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانا مجھے دکھایا گیا تو اس نے مجھے غمگین کردیا جبکہ اللہ عزوجل کا فیصلہ ان کے بارے میں ہوچکا جیسا کہ ان سے پہلی امتوں میں ہوچکا تھا (کہ ان میں بھی قتل و غارت اور دوسری خرابیاں ہوں گی) "فَسَأَلْتُهٗ اَنْ یُّوَلِّیَنِیْ فِیْهِمْ شَفَاعَةً یَّوْمَ الْقِیَامَةِ فَفَعَلَ" "تو میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے قیامت کے روز ان کی شفاعت کا اختیار عطا فرمایا جائے تو اس نے مجھے یہ اختیار دے دیا"۔

اسے بیہقی نے کتاب البعث میں روایت کیا اور اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے سال رات کو نماز (تہجد) پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم حفاظت کی غرض سے ارد گرد جمع ہوگئے۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ نماز ادا فرما کر ان کی طرف متوجہ ہوئے تو انہیں ارشاد فرمایا: آج رات مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ (وہ یہ ہیں کہ) مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے۔ مجھے دشمن پر رعب سے مدد دی گئی اگرچہ میرے اور دشمن کے درمیان ایک مہینے کی دوری ہو پھر بھی اس کا دل میرے رعب سے بھر دیا جاتا ہے۔ میرے لئے غنیمت کا مال کھانا حلال فرمایا گیا جبکہ مجھ سے پہلے لوگوں کے لئے اس کا کھانا حرام کردیا جاتا تھا وہ اسے جلا دیا کرتے تھے۔ میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے۔ جہاں بھی مجھے نماز کا وقت آجائے (اور پانی میسر نہ ہو تو) میں زمین کو چھوؤں (تیمم کرلوں) اور نماز ادا فرمالوں۔ (یہی سہولت آپ ﷺ کی امت کو عطا فرمائی گئی ہے) جبکہ مجھ سے پہلے لوگوں کے لئے یہ جائز نہیں کیا گیا تھا۔ وہ صرف اپنے کنیسوں اور گرجوں میں نماز پڑھ سکتے تھے۔ اور پانچویں چیز، وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ مجھ سے فرمایا گیا: "سَلْ فَاِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ قَدْ سَأَلَ فَاَخَّرْتُ مَسْأَلَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَهِیَ لَکُمْ وَلِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" "آپ کوئی (خاص) سوال کرلیں کیونکہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی سوال کرلیا ہے۔ تو میں نے اپنا سوال قیامت کے دن کے لئے مؤخر کرلیا چنانچہ وہ تمہارے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(تمہاری شفاعت کے) اور ہر اس شخص کے لئے ہے جو یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں)۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوا جب ہم پہنچے تو دروازے کے پاس اونٹوں کو بٹھا دیا۔ اور ہمیں لوگوں میں اس آدمی سے زیادہ ناپسند کوئی شخص نہیں تھا جس کے پاس ہم جائیں۔ اس لئے ہم جاتے ہی نہ تھے (قبل اسلام، اپنے تکبرو غرور کی وجہ سے)۔ یہاں تک کہ (مسلمان ہونے کے بعد یہ حالت ہوئی کہ) ہمیں اس آدمی سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں تھا جو سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ہم سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا آپ نے اپنے رب تعالیٰ سے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہی کا سوال نہیں کیا؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔ پھر ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارے دوست (حضور علیہ السلام) کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے بھی افضل کوئی چیز ہے۔ بلاشبہ اللہ نے جو بھی پیغمبر مبعوث فرمایا اسے ایک خاص دعا عطا فرمائی۔ چنانچہ کسی نے ان میں سے اس دعا سے دنیا مانگ لی تو اسے دنیا دے دی گئی (جیسے داؤد و سلیمان علیہما السلام) اور کسی نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف مانگ لی تو وہ اس سے ہلاک کردی گئی۔ ''فَاِنَّ اللہَ اَعْطَانِیْ دَعْوَۃً فَاخْتَبَاْتُھَا عِنْدَ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک خاص دعا عنایت فرمائی جسے میں نے اپنے رب کے پاس محفوظ رکھ لیا تاکہ قیامت کے روز اس سے اپنی امت کی شفاعت کروں''۔

اسے طبرانی اور بزار نے باسناد جید روایت کیا۔

حدیث: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے حتیٰ کہ رات ہوگئی (ہم نے آرام کے لئے ایک جگہ پڑاؤ کیا) میری آنکھیں دکھنے لگیں۔ مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔ تو میں اٹھ گیا۔ دیکھا کہ لشکر میں ہر چارپایہ اپنے گال زمین پر رکھے محوآرام ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر طرح کے خدشات دل میں واقع ہورہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا جاتا ہوں تاکہ آج رات صبح تک آپ ﷺ کی چوکیداری کرتا رہوں۔ چنانچہ میں نکل پڑا۔ لوگوں کے درمیان میں چلتا ہوا لشکر سے نکل گیا۔ تو اچانک میں نے ایک سایہ سا دیکھا چنانچہ اس کے پیچھے چل پڑا۔ پتہ چلا کہ وہ حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما ہیں۔ مجھ سے کہنے لگے: تم کس کام کے لئے نکلے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ جس کام کے لئے آپ دونوں نکلے ہیں۔ پھر ہم ایک گھنے درخت کے پاس چلے گئے جو ہمارے قریب ہی تھا۔ جب ہم اس گھنے درخت کی طرف جارہے تھے تو اچانک ہم نے مکھی کے بھنبھنانے اور ہوا کی سرسراہٹ جیسی آواز سنی کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے: کیا یہاں ابوعبیدہ بن الجراح ہیں؟ ہم نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا معاذ بن جبل ہیں؟ ہم بولے: جی ہاں۔ پوچھا: کیا عوف بن مالک ہیں؟ ہم عرض گذار ہوئے: جی ہاں ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لے آئے۔ ہم نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا نہ آپ ﷺ نے ہم سے کچھ پوچھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے کجاوے کے پاس تشریف لے آئے۔ تو ارشاد فرمانے لگے: کیا تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کی ابھی ابھی میرے رب نے مجھے خبر دی ہے؟ ہم عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے دو چیزوں میں سے ایک پسند کرنے کا اختیار دیا کہ یا تو وہ میری امت کے دو تہائی لوگوں کو بغیر حساب وعذاب جنت میں داخل فرمادے یا مجھے شفاعت کا اختیار دے دے۔ ہم عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ نے ان دونوں میں سے کون سی چیز اختیار فرمائی؟ ارشاد فرمایا: ''اِخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ'' ''شفاعت کرنا اختیار کر لیا''۔ ہم سب عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) اپنی شفاعت کے حق داروں میں ہمیں بھی شامل فرما لیجئے۔ شافع محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ شَفَاعَتِیْ لِکُلِّ مُسْلِمٍ'' ''میری شفاعت ہر مسلمان کے لئے ہوگی''۔

اسے طبرانی نے کئی اسانید کے ساتھ جن میں ایک جید ہے اور ابن حبان نے بھی ایسے ہی اپنی صحیح میں روایت کیا مگر ان کے نزدیک وہ دو آدمی معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما ہیں (جن کا ذکر حدیث میں گذرا ہے) اور طبرانی کی بعض روایات میں بھی ایسے ہی ہے اور معروف بھی یہی ہے۔ ابن حبان نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں، آپ میرا مقام پہچانتے ہیں (کہ میں غلام بے دام ہوں) اس لئے مجھے شفاعت کے حق داروں میں شامل فرمالیں۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ حضرت عوف بن مالک اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ جانتے ہیں کہ ہم نے اپنے مال، اہل وعیال اور بچے بچیاں چھوڑ دیئے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے لہٰذا ہمیں حق داران شفاعت میں شامل فرمالیجئے۔ ارشاد فرمایا: تم دونوں کو بھی داخل فرمالیا۔ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قوم کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا اور مجھے اس میں کہ میرا رب میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرمادے اور شفاعت میں اختیار دیا (کہ ان دونوں باتوں میں جسے چاہوں پسند کرلوں) تو لوگ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) ہمیں اہل شفاعت میں شامل فرمائیں۔ تو فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ تو سب لوگ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ کوئی شخص بھی نہیں بول رہا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''هِیَ لِمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا'' ''میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا''۔

حدیث: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز سورج کو دس سالوں کے برابر گرمی دی جائے گی پھر اسے لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب کردیا جائے گا اس کے بعد یہاں تک حدیث بیان کی کہ کہا: (لوگ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دوسرے انبیاء علیہم السلام کے دروازوں پر سے مایوس ہو کر) پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ اور عرض کریں گے: یا نبی اللہ! (ﷺ) آپ ہی وہ ذات ہیں جن کے لئے اللہ نے باب شفاعت کھولا۔ اور آپ کے صدقہ سے آپ کے اگلے پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔ اور آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیں۔ تو آپ ﷺ فرمائیں گے: میں ہی تمہارا دوست ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلیں گے اور جنت کے دروازے پر پہنچیں گے۔ پھر دروازے میں لگا ہوا سونے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ عرض کریں گے: میں محمد ہوں (ﷺ) تو آپ کے لئے دروازہ کھل جائے گا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل کے سامنے جا کھڑے ہوں گے پھر سجدہ کریں گے۔ تو آواز دی جائے گی: "اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَذَالِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ" "اپنا سرانور اٹھائیں۔ مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں کہ آپ کی شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ یہی مقام محمود ہے (جس کا وعدہ اللہ نے فرمایا ہوا ہے)۔

اسے طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: میں (پل صراط پر) کھڑے ہو کر اپنی امت کے گذر جانے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ عیسٰی علیہ السلام میرے پاس آئیں گے۔ فرمایا کہ وہ کہیں گے: اے محمد! (ﷺ) یہ انبیا (علیہم السلام) آپ کے پاس سوال لے کر آئے ہیں یا فرمایا کہ آپ کے پاس جمع ہوئے ہیں۔ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ امتوں کے اجتماع کو جہاں چاہے الگ الگ کر دے کیونکہ لوگ بڑی مصیبت میں گرفتار ہیں۔ مخلوق پسینے میں غرق ہے۔ مومن پر تو پسینہ زکام کی طرح (معمولی) ہے۔ لیکن کافر کو موت ڈھانپ رہی ہے۔ حضور انور ﷺ فرمائیں گے: اے عیسٰی (علیہ السلام) آپ میرے واپس آنے کا انتظار کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ چل پڑیں گے اور عرش کے نیچے جا کر کھڑے ہو جائیں گے۔ تو آپ ﷺ وہ (مقام و مرتبہ) پائیں گے جو کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل نے نہ پایا ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس جائیں اور عرض کریں: "اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ" "اپنا سر مبارک اٹھاؤ اور مانگو جو کچھ مانگو گے، عطا فرمایا جائے گا اور شفاعت کرو آپ کی شفاعت منظور فرمائی جائے گی۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا تو ہر ننانوے انسانوں میں سے ایک کو (دوزخ سے) نکال لاؤں گا۔ ارشاد فرمایا کہ میں بار بار اپنے رب کے سامنے عرض کرتا رہوں گا۔ میں جب تک وہاں کھڑا رہوں گا مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ (میری شفاعت کا صلہ) عطا فرما دے گا کہ ارشاد فرمائے گا: "اُدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَوْمًا وَّاحِدًا مُّخْلِصًا وَّ مَاتَ عَلٰى ذَالِكَ" "(اے محبوب! ﷺ) مخلوق خدا میں سے اپنی امت کے ہر اس شخص کو جنت میں داخل فرمالیں جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ شہادت دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کی موت ہوئی ہو"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ اور ان کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قبلہ کو ماننے والوں (مسلمانوں) میں سے اس قدر لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی ہوگی، گناہوں پر جلد بازی سے کام لیا ہوگا اور اللہ کی فرماں برداری کے خلاف کام کئے ہوں گے۔ پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت فرمائی جائے گی تو میں سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کروں گا جیسے کہ کھڑے ہو کر کر چکا ہوں گا۔ تو مجھے ارشاد فرمایا جائے گا: ''اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ'' سر اٹھایئے اور مانگئے جو مانگیں گے پائیں گے اور شفاعت کیجئے، قبول فرمائی جائے گی''۔

اسے طبرانی نے کبیر و صغیر میں باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ کی شفاعت کے جواب میں آپ کا رب آپ کو کیا دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ میرا گمان ہے کہ میری امت میں تم پہلے شخص ہو جس نے مجھ سے اس بارے میں سوال کیا ہے کیونکہ میں نے تمہاری علمی حرص کو دیکھا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ مجھ کو اپنی شفاعت پوری ہونے سے زیادہ اس بات کی فکر ہے کہ کہیں جنت کے دروازوں سے میری امت کے لوگ ہٹا نہ دیئے جائیں (یعنی قبول شفاعت بہت عظیم درجہ ہے مگر مجھے اس سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوگی کہ کسی طرح امت کے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں۔ یہ سرور عالمیان و شفیع عاصیاں کی ہم گناہ گاروں پر ذرہ نوازی ہے ﷺ) ''وَشَفَاعَتِیْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا وَّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ لِسَانَهٗ قَلْبَهٗ وَقَلْبَهٗ لِسَانَهٗ'' اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے اخلاص کے ساتھ شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اس حالت میں کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو اور زبان دل کی مصدق ہو''۔

اسے امام احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ صبح بیدار ہوئے اور نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر بیٹھے رہے حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ ہنسے اور اپنے مقام پر تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ ظہر، عصر اور مغرب وہیں پر ادا فرمائی۔ اس سارے وقت میں کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ حتیٰ کہ نماز عشاء بھی ادا فرمائی پھر اٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔ تو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کہ آپ ﷺ کا کیا حال ہے؟ آج آپ ﷺ نے ایسا کیا ہے کہ پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ تو (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عرض کرنے پر) ارشاد فرمایا: ہاں، دنیا اور آخرت کے آئندہ ہونے والے تمام معاملات میرے سامنے پیش کئے گئے چنانچہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(مجھے دکھایا گیا کہ) تمام اولین وآخرین ایک میدان میں جمع کیے گئے۔ پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گئے۔ جبکہ پسینہ ان (لوگوں کو) لگام ڈال رہا تھا (کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے) اور عرض کرنے لگے: اے آدم (علیہ السلام) آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیں۔ تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے بھی ایک خطا سرزد ہو چکی ہے جیسے تم خطا کار ہو۔ تم اپنے باپ کے بعد (میرے بعد) اپنے دوسرے باپ نوح (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ۔ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ (آل عمران) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے چن لیا آدم (علیہ السلام) اور نوح (علیہ السلام) کو اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام جہانوں پر''۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری سفارش فرما دیں کہ آپ کو اللہ نے چن لیا اور آپ کی دعا کو قبول فرمایا (جو یہ تھی) کہ یا اللہ! زمین پر کفار کا کوئی گھر بھی باقی نہ رہنے دے۔ (سب کو تباہ و برباد کر دے) تو آپ نے جواب دیا کہ تمہارے اس مسئلے کا حل میرے پاس نہیں ہے۔ تم ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا تھا۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے (اور عرض کیا) تو آپ نے فرمایا: تمہارے مسئلے کا حل میرے پاس نہیں ہے۔ تم لوگ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس حاضر ہو جاؤ کیونکہ اللہ نے ان سے کلام فرمایا۔ (وہ کلیم اللہ ہیں) اب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے (اور شفاعت کی درخواست کی) تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا مسئلہ مجھ سے حل نہیں ہوگا۔ لیکن تم عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ اندھوں اور کوڑھوں کو ٹھیک کرتے تھے اور مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ (چنانچہ ان کے پاس جا کر عرض مدعا کرنے لگے) تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے مسئلے کا حل کرنا میرے بس میں نہیں۔ لیکن تم اولاد آدم کے سردار جناب سید الاولین والآخرین (ﷺ) کی بارگاہ میں جاؤ کیونکہ آپ وہ ہیں جن کے لئے قیامت کے روز سب سے پہلے زمین شق ہوئی۔ جاؤ محمد (ﷺ) کی جناب میں پہنچ جاؤ۔ بلاشبہ وہی تمہارے رب کی جناب میں تمہاری شفاعت کریں گے۔ ارشاد فرمایا کہ پھر لوگ میرے پاس حاضر ہوئے۔ اور جبریل علیہ السلام میرے پاس تھے۔ تو وہ رب تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے۔ انہیں (حضرت محمد ﷺ کو) شفاعت کی اجازت عطا فرما اور جنت کی بشارت بھی دے۔ فرمایا کہ پھر جبریل علیہ السلام چلے گئے۔ تو حضور علیہ السلام ایک ہفتہ پورا سجدہ میں پڑے رہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ'' ''اے محمد! (ﷺ) اپنا سر مبارک اٹھائیے، کہئے آپ کی بات سنی جائے گی اور شفاعت کیجئے کہ آپ کی شفاعت منظور ہوگی''۔ تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور جب اپنے رب کو دیکھا تو پھر ایک اور جمعہ کی مقدار (یعنی پورا ہفتہ) سجدہ میں پڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! (ﷺ) اپنے سر کو اٹھائیے اور بات کیجئے کہ آپ کی بات سنی جائے گی۔ اور شفاعت فرمائیے کہ آپ کی شفاعت شرف قبولیت پائے گی۔ تو آپ ﷺ نے پھر سجدہ میں گر جانا چاہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کا بازو پکڑ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر دعا کے وہ دروازے کھول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دیئے کہ اس سے پہلے کسی بشر پر کبھی نہیں کھولے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے نسل آدم کا سردار بنایا۔ مجھے اس پر فخر نہیں اور مجھے سب سے پہلا وہ شخص بنایا جس پر قیامت کے دن زمین کھولی گئی۔ (قبر انور شق ہوئی) یہاں تک کہ آپ ﷺ حوض پر تشریف لائے جو کہ شہر ایلہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی بڑا تھا۔ پھر کہا گیا کہ انبیاء (علیہم السلام) کو بلاؤ۔ چنانچہ ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی جماعت تھی۔ ایک اور نبی آئے اور ان کے ساتھ پانچ چھ افراد تھے۔ اس کے بعد ایک اور نبی آئے ان کے ساتھ کوئی شخص بھی نہیں تھا۔ پھر فرمایا گیا کہ صدیقین کو بلاؤ تاکہ وہ شفاعت کریں۔ پھر ارشاد ہوا کہ شہدا کو بلاؤ تاکہ وہ جس کے حق میں چاہیں شفاعت کرلیں۔ چنانچہ جب شہداء بھی شفاعت کر چکے تو اللہ جل وعلا نے ارشاد فرمایا: ''اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اُدْخُلُوْا جَنَّتِیْ مَنْ کَانَ لَا یُشْرِكُ لِیْ شَیْئًا'' ''میں تو ارحم الراحمین ہوں، وہ سب لوگ میری جنت میں داخل ہو جاؤ جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے'' تو وہ تمام لوگ جنت میں چلے گئے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: (فرشتو!) جاؤ دوزخ میں دیکھو، وہاں کوئی ایسا شخص تو نہیں جس نے کبھی کوئی نیک عمل کیا تھا۔ چنانچہ فرشتوں نے دوزخ میں ایک بندے کو پایا تو پوچھا: کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا؟ اس نے کہا: کبھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت میں نرمی سے کام لیتا تھا۔ (کیونکہ یہ بندہ تاجر تھا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اِسْمَحُوْا لِعَبْدِیْ کَاِسْمَاحِهٖ اِلٰی عَبِیْدِیْ'' ''میرے اس بندے کے ساتھ تم بھی نرمی کرو جیسا کہ یہ میرے دوسرے بندوں کے ساتھ نرمی کرتا تھا'' پھر دوزخ سے آخری شخص کو نکالا گیا اور اس سے کہا گیا: کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا تھا؟ اس نے جواب دیا: نہیں، اس کے سوا کہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دیں۔ پھر میری راکھ کو پیس لیں۔ حتیٰ کہ جب سرمے کی مثل باریک ہو جائے تو دریا پر لے جا کر میرے ذرے ہوا میں اڑا دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: یا اللہ تیرے خوف کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سب سے بڑے ملک کی طرف دیکھ۔ اس کے برابر تیرے لئے ہے اور اس سے دس گنا اور بھی۔ تو وہ بندہ عرض کرنے لگا: ''لِمَ تَسْخَرُبِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟'' ''میرے اللہ! تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کیوں فرماتا ہے؟'' چنانچہ یہ بات تھی جس کی وجہ سے میں بوقت چاشت ہنسا تھا۔

اسے امام احمد، بزار، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ابن حبان نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم نے کہا: یہ حدیث اشرف الاحادیث میں سے ہے۔ اور اس حدیث کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ جیسے حضرت حذیفہ، ابومسعود اور حضرت ابوہریرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم۔ انتہیٰ۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کے لئے نور کا ایک منبر ہوگا۔ اور میرا منبر سب سے زیادہ لمبا اور سب سے زیادہ نورانی ہوگا۔ پھر ایک منادی آکر ندا کرے گا: نبی امی کہاں ہیں؟ فرمایا کہ انبیا (علیہم السلام) کہیں گے: ہم سب نبی امی ہیں۔ آپ کو کس کے پاس بھیجا گیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے؟ منادی پھر آکر کہے گا: نبی امی عربی کہاں ہیں؟ فرمایا کہ اس پر حضرت محمد ﷺ اپنے منبر سے اتر کر چلیں گے حتیٰ کہ باب جنت پر تشریف لے آئیں گے اور اسے کھٹکھٹائیں گے تو اندر سے آواز آئے گی: کون ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ کہیں گے: محمد یا احمد (ﷺ)۔ اس پر پوچھا جائے گا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہیں گے: جی ہاں۔ دروازہ کھل جائے گا تو آپ ﷺ اندر داخل ہوں گے پھر رب تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ پر وہ تجلی ظاہر فرمائے گا کہ اس سے پہلے کسی پر ایسی تجلی نہ فرمائی ہوگی۔ تو آپ ﷺ اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں گر جائیں گے۔ اور ایسی تعریفوں سے اس کی حمد بیان کریں گے کہ نہ اس سے پہلے کسی نے ایسی حمد کی ہوگی اور نہ اس کے بعد کوئی کر سکے گا۔ اب آپ ﷺ سے فرمان ہوگا: ''یَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ تَكَلَّمْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ'' ''یا محمد! (ﷺ) اپنا سر انور اٹھائیے، بات کیجئے سنی جائے گی اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی''۔ اس کے بعد باقی حدیث بیان کی۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، دونوں بزرگ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو (قیامت کے دن) جمع فرمائے گا۔ تو مومن کھڑے رہیں گے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کردی جائے گی۔ پھر اہل محشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے۔ اے ہمارے والد محترم! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا دیں۔ آپ فرمائیں گے: تمہارے باپ کی خطا نے ہی تو تمہیں جنت سے نکالا تھا۔ میں اس کام کی اہلیت نہیں رکھتا۔ تم میرے فرزند ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ۔ تو ابراہیم علیہ السلام بھی فرمائیں گے: میں تو اس کا اہل نہیں ہوں۔ میں تو باہر باہر سے ہی خلیل تھا (اندرونی خلیل تو کوئی اور ہے) تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ کہ انہیں اللہ نے اپنا کلیم بنایا تھا۔ فرمایا کہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ بھی فرمادیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں ہوں۔ تم لوگ عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تو (آخر کار) لوگ حضرت محمد ﷺ کے حضور حاضر ہوں گے تو آپ ﷺ کھڑے ہوجائیں گے اور آپ کو اذن شفاعت دے دیا جائے گا۔ اور امانتداری اور رشتے داری کو (بصورت انسان، واللہ اعلم) بھیجا جائے گا۔ یہ دونوں پل صراط کے دونوں طرف دائیں بائیں کھڑی ہوجائیں گی۔ تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائے گا۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون سی چیز بجلی کی طرح گذر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بجلی نہیں دیکھی کہ کیسے گذرتی ہے اور کیسے آنکھ کے پلکارے میں لوٹ جاتی ہے؟ پھر لوگ پرندے کے گذرنے کی طرح گذریں گے اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی طرح۔ ان کے اعمال انہیں گذار کرلے جائیں گے۔ ''وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ'' ''اور تمہارے نبی (ﷺ) پل صراط پر کھڑے دعا کررہے ہوں گے کہ اے میرے رب! میری امت کو سلامتی کے ساتھ گذار دے۔ بحفاظت پل صراط پار کرا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دے(1)''۔ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے (کہ اب اعمال کے سہارے کوئی پل عبور نہ کر سکے گا) حتیٰ کہ ایک آدمی آئے گا جو سوائے خود کو گھسیٹنے کے چلنے کی طاقت نہ رکھتا ہوگا۔ فرمایا کہ پل صراط کے دونوں کناروں میں دو مونہوں والے بڑے بڑے کانٹے لٹک رہے ہوں گے جو اللہ کے حکم کے پابند ہوں گے جسے پکڑنے کا حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔ چنانچہ کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کچھ اُلجھ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔ ''وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا'' ''قسم اس رب کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر سالہ راہ کے برابر ہے''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا (دنیا میں بھی آپ ﷺ ہی سردار ہیں) اور اس پر مجھے فخر نہیں (بلکہ اللہ کا شکر ہے)، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس پر بھی فخر نہیں کرتا۔ اس دن تمام بنی آدم اور دیگر ساری مخلوق میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوگی اور میں ہی وہ ہوں جس کے لئے (قبر انور کی) زمین سب سے پہلے کھلے گی۔ اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔ فرمایا کہ اہل محشر تین مرتبہ گھبرائیں گے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اس کے بعد یہاں تک حدیث بیان کی کہ فرمایا: پھر وہ میرے پاس حاضر ہوں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابن جدعان راوی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اب بھی گویا رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا۔ کہا جائے گا: کون ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ تو فرشتے میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور خوش آمدید کہیں گے۔ چنانچہ عرض کریں گے: مرحبا۔ اب میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی ثناء و حمد مجھے الہام کرے گا (جس سے میں اس کی تعریف کروں گا) پھر مجھے ارشاد ہوگا: ''اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ یُسْمَعْ لِقَوْلِكَ'' ''سر انور اٹھا لیجئے۔ سوال کیجئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ شفاعت فرمائیے آپ کی شفاعت قبول ہوگی اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی''۔ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (بنی اسرائیل) ترجمہ: ''آپ کا رب آپ کو یقیناً مقام محمود پر فائز فرمائے گا''۔

اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابن ماجہ نے بھی اس کا اول حصہ روایت کیا۔ فرمایا: ''میں آدم (علیہ السلام) کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ میں ہی پہلا شخص ہوں جس کے لئے قیامت کے دن زمین شق ہوگی اور اس پر بھی فخر نہیں ہے۔ میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں ہے۔ اور حمد کا جھنڈا قیامت کے روز میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر فخر نہیں کرتا۔

---

(1) قربان جائیں اس شفیع مجرماں، غمگسار عاصیاں ﷺ کے کہ اپنی نگرانی میں اپنے نام لیواؤں کو پل صراط سے اتار رہے ہیں اور دعا بھی فرما رہے ہیں۔ امام احمد رضا رحمہ اللہ کیا خوب کہتے ہیں۔

رضا پل سے اب وجد کرتے گذریئے — کہ ہے رب سلم دعائے محمد (ﷺ) (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اس کی دونوں اسناد میں علی بن یزید بن جدعان ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کے دست کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ اسے شوق سے تناول فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھانے لگے۔ اور ارشاد فرمایا: ''اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ'' ''قیامت کے دن میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا'' کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیونکر ہوگا؟ (یہ یوں ہوگا کہ) اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ دیکھنے والا انہیں دیکھے گا اور بلانے والے کی آواز ان سب کو پہنچے گی۔ اور سورج ان کے اتنا قریب ہو جائے گا کہ لوگوں کا غم اور تکلیف طاقت سے باہر ہو جائے گا اور وہ اسے برداشت نہ کر سکیں گے۔ تو لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ تم کس مصیبت میں ہو اور تمہاری تکلیف کس حد کو پہنچ چکی ہے؟ کیا تم کسی ایسی ہستی کو تلاش نہیں کرو گے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری سفارش کر دے؟ تو آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے کہ یہ ہستی تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی ہو سکتی ہے چنانچہ آپ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے آدم (علیہ السلام) آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے تخلیق کیا۔ آپ میں اپنی روح پھونکی۔ فرشتوں کو اس نے حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ اور جنت میں آپ کو سکونت بخشی۔ ''اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَریٰ مَا نَحْنُ فِیْهِ وَمَا بَلَغْنَا'' ''کیا آپ ہماری شفاعت اپنے رب کی بارگاہ میں نہیں فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کسی مصیبت میں گرفتار ہیں اور ہماری حالت کس حد تک پہنچ گئی ہے؟'' تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا اور نہ کبھی اتنا اس کے بعد غضبناک ہوگا۔ اس نے مجھے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا مگر مجھ سے لغزش ہوگئی۔ ''نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ'' ''آج تو بس مجھے اپنا ہی خیال ہے۔ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ''۔ نوح (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے نوح (علیہ السلام)! آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اپنا شکر گذار بندہ رکھا۔ آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ ہماری تکلیف کس حد کو پہنچ چکی ہے؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت نہیں فرمائیں گے؟ تو آپ جواب دیں گے: میرا رب آج اس قدر غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے حق میں ایک بددعا کر دی تھی (جس سے میری قوم تباہ و برباد ہوگئی تھی) نفسی نفسی نفسی، میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: (اے ابراہیم! علیہ السلام) آپ زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہیں۔ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرما دیں۔ کیا دیکھتے نہیں کہ ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں؟ تو آپ ان کو جواب دیں گے: میرا پروردگار آج اس قدر غضبناک ہے کہ اتنا نہ کبھی اس سے پہلے غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ مجھ سے تین خلاف واقعہ باتیں ہوگئی تھیں۔ ان کا ذکر بھی کیا۔ نفسی نفسی، تم مجھے رہنے دو کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ اہل محشر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے: اے موسیٰ! (علیہ السلام) آپ تو اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات اور اپنی ہمکلامی کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرما دیجئے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ آپ فرمائیں گے: میرا پروردگار آج اس قدر غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ میں نے ایک (فرعونی) شخص کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہ تھا۔ نفسی نفسی، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ سو وہ اب عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں گے: اے عیسیٰ (علیہ السلام)! آپ اللہ کے رسول اور کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القا کیا اور آپ روح اللہ بھی ہیں۔ اور آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام فرمایا۔ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیں۔ آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مشکل میں ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں فرمائیں گے: آج تو میرا پروردگار اتنا غضبناک ہے کہ اس قدر نہ کبھی اس سے قبل ہوا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا۔ اور آپ کسی قصور کا ذکر نہیں کریں گے۔ نفسی نفسی، کسی میرے غیر کے پاس جاؤ۔ "اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" "تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ چنانچہ (آخرکار) لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اور عرض گذار ہوں گے: یا محمد! (ﷺ) آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل آپ کی امت کے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرما دیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ تو میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ جاؤں گا۔ پھر اپنے پروردگار کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور بہترین ثناء کا دروازہ کھولے گا کہ مجھ سے پہلے کسی پر نہ کھولا ہوگا۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: "یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ" "اے محمد (ﷺ) سر انور اٹھایئے سوال کیجئے، آپ کو عطا فرمایا جائے گا۔ اور شفاعت فرمایئے، آپ کی شفاعت قبول ہوگی"۔ چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: "اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ" "میری امت، اے میرے پروردگار! میری امت بخش دے اے میرے رب۔ میری امت پر رحم فرما، اے میرے پروردگار"۔ تو فرمان ہوگا: "یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ" "اے محمد! (ﷺ) اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے، انہیں جنت کے دائیں جانب والے دروازے سے داخل کر لیجئے اور آپ کی امت کے یہ لوگ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے"۔ پھر سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى" "قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقام ہجر (1) کے

---

(1) ہجر مدینہ طیبہ کے علاقہ میں ایک گاؤں بھی ہے اور بحرین میں ایک شہر کا نام بھی ہے۔ اور حدیث میں بحرین کا شہر ہی مراد ہے۔ بصری عراق کا مشہور شہر ہے۔ مقصود جنت کے دروازوں کی چوڑائی وکشادگی بیان فرمانا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

درمیان یا مکہ اور بصری کے درمیان ہے"۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے روز عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! رب جل وعلا فرمائے گا: ہاں، میں موجود ہوں، (کیا عرض کرنا چاہتے ہو؟) تو ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! تو نے میرے بچوں کو (دوزخ میں) جلا دیا؟ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ اَوْ شَعِیْرَةٌ مِّنْ اِیْمَانٍ" "دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک جو کے برابر بھی ایمان ہو"۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور اس کی اسناد میں کوئی خرابی مجھے معلوم نہیں۔ نیز اسے طبرانی نے بھی عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک روایت کیا کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یُشَفِّعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ فِیْ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفٍ وَعَشْرَةِ اٰلَافِ اَلْفٍ" "قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ آدم علیہ السلام کی سفارش ان کی اولاد کے گیارہ کروڑ افراد کے حق میں قبول فرمائے گا" (مگر یاد رہے یہ ساری سفارشیں سید الانبیاء علیہ السلامؐ کی شفاعت کے بعد ہوں گی۔ باب شفاعت آپ ہی کھلوائیں گے)۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن میں میں چوتھا آدمی تھا (وہ تین تھے) کہ ان میں سے ایک کہنے لگا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ" "میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کے ساتھ قبیلہ بنی تمیم کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے" ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) وہ آدمی آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میرے علاوہ ہوگا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص (راوی) سے پوچھا: کیا آپ نے خود یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ہاں۔ جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ابن الجدعاء یا ابن ابی الجدعاء تھے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور ابن ماجہ نے بھی اسے عن شقیق عن عبداللہ ابن ابی الجدعاء روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کے ذریعے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے کہ کسی نبی کی شفاعت سے بھی نہیں ہوں گے۔ ان کی تعداد ربیعہ اور مضر دو قبیلوں کے برابر ہوگی۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا ربیعہ قبیلہ مضر کی ہی شاخ نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: جو کچھ میں کہتا ہوں بس وہی کہتا ہوں۔

اسے امام احمد نے باسناد جید روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ'' ''(میری امت کا) ایک آدمی دو تین آدمیوں کی شفاعت ضرور کرے گا''۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) انبیاء کرام (علیہم السلام) کے لئے منبر نصب کیے جائیں گے جن پر وہ حضرات تشریف فرما ہوں گے۔ میرا منبر خالی رہ جائے گا۔ میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کے سامنے اس خوف سے کھڑا رہوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت بھیج دیا جائے اور میری امت پیچھے رہ جائے۔ چنانچہ میں عرض کروں گا: ''یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ'' ''اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما دے'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''یَا مُحَمَّدُ مَا تُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ؟'' ''اے محمد! (ﷺ) آپ کیا چاہتے ہیں، میں آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں عرض کروں گا: یا رب! ان کا حساب جلد از جلد لے لے (تا کہ محشر کی تکلیف سے ان کی جان چھوٹے) تو میری امت کے لوگوں کو بلا کر ان کا حساب لے لیا جائے گا۔ چنانچہ کچھ لوگ تو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے کچھ میری شفاعت سے جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر میں شفاعت کرتا ہی رہوں گا حتیٰ کہ مجھے ان لوگوں کی رہائی کا پروانہ بھی عطا فرما دیا جائے گا۔ جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا ہوگا۔ یہاں تک کہ داروغہ دوزخ مالک کہنے لگے گا: ''یَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ نِّقْمَةٍ'' ''اے محمد! (ﷺ) آپ نے تو اپنے رب کے غضب کے لئے اپنی امت میں سے عذاب میں کسی کو رہنے ہی نہیں دیا''۔

اسے طبرانی نے کبیر و اوسط میں اور بیہقی نے کتاب البعث میں روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کوئی متروک راوی نہیں ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرتا جاؤں گا۔ حتیٰ کہ میرا رب مجھے آواز دے گا اور فرمائے گا: ''اَقَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟'' ''اے محمد! (ﷺ) کیا آپ راضی ہوگئے ہیں؟ تو میں عرض کروں گا: ''اَیْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ'' ''ہاں میرے پروردگار! میں راضی ہوگیا ہوں''۔ (کیونکہ ساری امت جنت میں جا چکی ہے)۔

اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد ان شاء اللہ حسن ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ'' ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہوگی''۔

اسے ابوداؤد، بزار، طبرانی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز ابن حبان اور بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اور آدھی امت کے (بلاحساب) جنت میں داخلے کے درمیان اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا کیونکہ شفاعت ہی زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے۔ ''اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ'' یاد رکھو کہ یہ میری شفاعت صرف نیکوکار مومنین کے لئے نہیں بلکہ گناہ گاروں، خطا کاروں، بدکرداروں (1) کے لئے بھی ہوگی۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں اور ان کی اسناد جید ہے۔ نیز امام ابن ماجہ نے بھی اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی طرح روایت کیا۔

---

(1) حضور شافع قیامت ﷺ کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی۔ ان اقسام میں سے ایک شفاعت وہ ہے جو کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لئے ہوگی۔ اس باب کی آخری دو تین احادیث میں اسی کا ذکر ہے۔ (مترجم)

حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شہداء کی شفاعت کے متعلق احادیث باب جہاد میں بھی گزر چکی ہیں۔ احادیث شفاعت بہت زیادہ ہیں اور جو ہم نے ذکر کی ہیں وہ باقی سب سے مستغنی کردیتی ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

كتاب صفة الجنة والنار

جنت اور دوزخ کا بیان

ترغیب

جنت کا سوال کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ دعا یوں سکھایا کرتے جیسے کہ قرآن کی سورت سکھا رہے ہوں (فرماتے) کہو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ'' اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، میں تیری پناہ لیتا ہوں مسیح دجال (1) کے فتنہ سے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔
(مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔

حدیث: ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے سن لیا: یا اللہ! مجھے فیض یاب فرما میرے زوج رسول اللہ ﷺ سے، مجھے فائدہ پہنچا میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے (رضی اللہ عنہما)۔ تو ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے محدود عرصہ، چند ایام اور مقدر میں پہلے سے لکھے ہوئے رزق کی دعا کی ہے جو اپنے وقت سے نہ پہلے مل سکتا ہے اور نہ مؤخر ہو سکتا ہے۔ ''وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ اَنْ یُعِیْذَكِ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ كَانَ خَیْرًا وَ اَفْضَلَ'' ''اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتیں کہ وہ تمہیں دوزخ سے اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا''۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ دوزخ سے سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے: ''یَا رَبِّ اِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا اسْتَجَارَ مِنِّیْ فَاَجِرْهُ'' ''یا رب! تیرا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، اسے مجھ سے پناہ عطا فرما دے''۔ اور جب کوئی بندہ سات دفعہ جنت کا سوال کرے تو جنت عرض کرتی ہے: ''یَا رَبِّ اِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا سَأَلَنِیْ فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ'' ''اے میرے رب! تیرا فلاں بندہ تجھ سے میرا سوال

---

(1) دجال علیہ اللعنۃ کو مسیح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو شیطان نے مس کیا ہوا ہے اور اس کی ایک آنکھ یوں پچکی ہوئی ہے جیسے انگور کا پچکا ہوا دانا ہوتا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرتا ہے۔اسے جنت میں داخل فرمادے''۔

اسے ابویعلیٰ نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جو بخاری ومسلم کے مطابق ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین دفعہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے: ''اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ'' ''یا اللہ! اسے جنت میں داخل کردے''۔اور جو بندہ تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ عرض کرنے لگتی ہے: ''اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ'' ''اے اللہ! اس بندے کو دوزخ سے پناہ عطا فرمادے''۔

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ان سب کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو سیر کرتے رہتے ہیں۔وہ ذکر الٰہی کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔پھر جب کوئی ذکر کی مجلس پالیتے ہیں تو اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔اور اپنے پروں کے ساتھ ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں۔حتیٰ کہ زمین سے آسمان تک ساری جگہ بھر جاتی ہے۔جب لوگ اس محفل سے چلے جاتے ہیں تو فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود بہتر جانتا ہے: فرشتو! تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو تیری تسبیح، تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا)، تکبیر اور حمد کررہے تھے۔اور تجھ سے کچھ سوال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا سوال کرتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کا سوال کررہے تھے۔فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! نہیں دیکھی۔اللہ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ بھی مانگتے تھے۔فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ مانگتے تھے؟ عرض کرتے ہیں: یارب! تیری دوزخ سے۔اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض گذار ہوتے ہیں: نہیں۔اللہ پاک فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ دیکھ لیتے تو ان کا حال کیا ہوتا؟ فرشتے پھر عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے بخشش مانگ رہے تھے۔اس پر اللہ کریم فرماتا ہے: ''قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ وَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا'' ''میں نے ان کی بخشش فرمادی ہے۔جو مانگتے تھے وہ انہیں عطا فرمادیا ہے۔اور جس سے پناہ طلب کرتے تھے اس سے انہیں پناہ دے دی ہے''۔فرمایا کہ پھر فرشتے عرض کرنے لگتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں وہ بندہ بھی تھا جو ادھر سے گذرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا وہ بہت گناہ گار بندہ تھا۔(اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَلَہٗ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ'' ''میں نے اسے بھی بخش دیا یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم وبدنصیب نہیں رہتا''۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔الفاظ مسلم کے ہیں۔یہ حدیث باب الذکر میں گذر چکی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترہیب

دوزخ (1) کا بیان

اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے اس سے پناہ عطا فرمائے

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؀ (البقرۃ) ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بہتری سے نواز اور ہمیں عذاب نار سے محفوظ فرما''۔ (بخاری)

حدیث: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچتے رہو کہتے ہیں: اور آپ ﷺ کے چہرہ انور پر کچھ اثرات ظاہر ہوئے۔ پھر فرمایا: آگ سے بچو پھر آپ نے منہ شریف پھیر لیا اور آثار ظاہر ہوئے۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ ﷺ دوزخ کی آگ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ'' ''دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو اور جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ کسی اچھی بات کے ذریعہ (2) بچے''۔

اسے بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ؀ (الشعراء:214) (اور آپ اپنے قریب تر رشتے داروں کو ڈرائیں) تو رسول اللہ ﷺ نے قریش (جو آپ

---

(1) دوزخ اور اس سے اعمال صالحہ کے ذریعے بچنے کا بیان متعدد قرآنی آیات میں موجود ہے۔

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ؀ (البقرہ)

''ترجمہ: ''تو بچو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے''۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ؀ (آل عمران) ''ترجمہ: اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے''۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ؀ (التحریم)

''ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس پر تند خو سخت فرشتے مقرر ہیں۔ جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور جو انہیں حکم دیا جائے وہی کرتے ہیں''۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ؀ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ؀ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ؀ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ؀ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ؀ جَزَآءً وِّفَاقًا ؀ (النباء) ''ترجمہ: بے شک دوزخ تاک میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ انہیں اس میں کئی زمانے رہنا ہے۔ اس میں کوئی ٹھنڈک اور پینے کی کوئی چیز نہ چکھیں گے سوائے کھولتے پانی اور دوزخیوں کی جلتی ہوئی پیپ کے۔ یہ پورا پورا (ان کے کرتوتوں کا) بدلہ ہے''۔ (مترجم)

(2) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى (البقرہ) ''اچھی بات کہنا اور درگذر کرنا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے خاندان کے لوگ تھے) کو بلایا۔ چنانچہ وہ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے انہیں عام اور خاص وعظ و تلقین کی اور فرمایا: اے کعب بن لوی! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے بنی مرہ بن کعب! خود کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے بنی ہاشم! اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرلو۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچالو۔ اے فاطمہ! اپنی جان کو دوزخ سے بچا۔ "فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا" (اگر تم نے ایمان قبول نہ کیا اور ایمان قبول کر لینے کے بعد تادم آخر اس پر قائم نہ رہے) تو میں اللہ کے حضور تمہارے لئے کوئی اختیار نہیں رکھتا"۔

اسے امام مسلم، بخاری، ترمذی اور نسائی نے ایسے ہی روایت کیا۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرما رہے تھے: میں تمہیں دوزخ سے ڈراتا ہوں۔ میں تم لوگوں کو دوزخ سے ڈراتا ہوں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی بازار میں ہوتا تو وہ بھی میرے اس مقام سے ضرور سن لیتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کندھوں سے چادر مبارک پاؤں کے پاس گر پڑی۔

اسے حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث بر شرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے۔ (اور وہ انہیں پکڑ پکڑ کر پیچھے ہٹانے لگا کہ جل نہ جائیں) چنانچہ میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں (کہ دوزخ میں نہ گر جاؤ) اور تم ہو کہ اندھا دھند اس میں (اپنی بدکرداریوں سے) گرے پڑتے ہو۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: میری مثال تو اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی چنانچہ جب اس کا اردگرد روشن ہو گیا تو کیڑے پتنگے اور یہ جانور اس میں گرنے لگے۔ اور وہ انہیں گرنے سے روکنے لگا مگر وہ اس پر غالب آجاتے ہیں (اس کے روکنے سے رکتے نہیں) اور اس میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ: "فَذَالِكُمْ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ وَتَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا" "پس یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ اور میں تمہاری کمروں کو تھامے ہوئے دوزخ سے روک رہا ہوں۔ (اور کہہ رہا ہوں کہ) دوزخ سے بھاگ آؤ۔ دوزخ سے بھاگ آؤ۔ اور تم زور دیئے جاتے ہو (مانتے نہیں) اور اندھا دھند اس میں گرے پڑتے ہو"۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال تو اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو ٹڈے اور پتنگے اس میں گرنے لگے۔ اور وہ انہیں اس میں گرنے سے روکنے لگا۔ "وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ" "اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑے تمہیں نار دوزخ میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گرنے سے روک رہا ہوں (1) اور تم میرے ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو"۔ (مسلم)

حدیث: حضرت کلیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو، اور دوزخ سے مقدور بھر دور بھاگنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ جنت کا طالب سو نہیں سکتا۔ اور دوزخ سے بھاگنے والے کو نیند نہیں آسکتی۔ اور بلاشبہ آج آخرت (کی نعمتیں) مصائب کے ساتھ ڈھکی ہوئی ہیں اور دنیا لذات اور شہوات کے ساتھ ڈھانپ دی گئی ہے۔ "فَلَا تُلْهِيَنَّكُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ" تو تمہیں یہ (لذات و شہوات دنیا) کہیں آخرت سے غافل نہ کر دیں"۔ (طبرانی)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَارَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا" "میں نے دوزخ جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سوتا ہو۔ اور جنت کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کے چاہنے والے کو نیند آئی ہو"۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبید اللہ بن موہب التیمی کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ مسلمین! ان چیزوں کا شوق رکھو جن کی اللہ نے تمہیں رغبت دلائی ہے اور ان چیزوں سے ڈرتے رہو جن سے اللہ نے تمہیں ڈرایا ہے۔ ان چیزوں سے خوف کھاتے رہو جن کے عذاب و عقاب اور جہنم سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوف دلایا ہے۔ اس لئے کہ اگر جنت کا ایک قطرہ اس دنیا میں تمہیں مل جائے جس میں تم رہتے ہو تو ساری دنیا کو تمہارے لئے پاک و صاف کر دے اور اگر دوزخ کا ایک قطرہ تمہارے پاس اس دنیا میں آجائے جس میں تم موجود ہو تو پوری دنیا کو تمہارے اوپر ناپاک کر ڈالے۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد کا حال اس وقت میرے (مصنف کے) ذہن میں نہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) ایک گھوڑ (براق) پیش کیا گیا جو اپنا ہر قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ چنانچہ وہ (مجھے لے کر) چل پڑا اور جبریل علیہ السلام بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ تو جبریل علیہ السلام ایک قوم کے پاس پہنچے جو ایک دن کھیتی بوتی تھی اور دوسرے دن کاٹ لیتی تھی۔ اور جب وہ کھیتی کو کاٹ لیتی تو کھیتی پہلے کی طرح پھر پک کر تیار ہو جاتی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے جبریل! یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ ان کی نیکیاں سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہیں اور جو کچھ وہ (راہ خدا میں

---

(1) کیونکہ امت کا کسی تکلیف میں مبتلا ہونا آپ ﷺ کے لئے باعث گرانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (التوبہ)
"بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم ہی میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں۔ اہل ایمان پر کمال مہربان بہت رحمت والے ہیں"۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

خرچ کرتے ہیں اس کا صلہ پاتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام (مجھے ساتھ لئے ہوئے) ایک ایسی قوم کے پاس آئے جن کے سر بڑے پتھر کے ساتھ توڑے جا رہے تھے۔ جونہی ان کے سر توڑ دیئے جاتے فوراً پہلے کی طرح صحیح سلامت ہو جاتے۔ اور اس میں ان پر ذرا بھی وقفہ نہیں ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: "هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَتَاقَلَتْ رُءُ وْسُهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ" "یہ وہ لوگ ہیں کہ نماز کے وقت ان کے سر (سستی سے) بوجھل ہو جایا کرتے تھے"۔ پھر ایک اور قوم کے پاس پہنچے ان کے پیچھے بھی کاغذ کے پرچے (جن میں لوگوں کے حقوق تحریر ہوں گے جو ان لوگوں نے ادا نہ کئے ہوں گے) ہیں اور آگے بھی۔ چار پایوں کی طرح خاردار جھاڑیاں، تھوہر (جو نہایت بدبودار، بدذائقہ اور کانٹے دار ہوتی ہے) اور جہنم کے دہکتے ہوئے پتھر چر رہے ہیں۔ پوچھا کہ اے جبریل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کے صدقات (زکوۃ وفطرانہ وغیرہ) ادا نہیں کرتے تھے۔ پھر ایک آدمی کے پاس آئے جس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کر رکھا تھا جسے اٹھانے کی قوت نہ رکھتا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ اس پر اور لکڑیاں بھی رکھ لے۔ پوچھا: جبریل! یہ کون شخص ہے؟ وہ عرض گذار ہوئے: یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جس پر لوگوں کی امانتیں تھیں جنہیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا مگر چاہتا تھا کہ مزید امانتیں اٹھا لے۔ پھر کچھ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جن کے ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ جب ہونٹ اور زبانیں کٹ جاتیں تو پھر اپنی پہلی حالت پر آ جاتیں اور اس عمل میں ان سے کوئی نرمی نہیں برتی جاتی تھی۔ فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ وہ عرض کرنے لگے: "خُطَبَاءُ الْفِتْنَةِ" "یہ فتنہ باز خطباء ومقررین ہیں۔ پھر ایک چھوٹے سے بل (زمین میں سوراخ) پر آئے۔ جس میں سے ایک بہت بڑا بیل نکلتا ہے۔ پھر یہ بیل چاہتا ہے کہ جہاں سے نکلا ہے وہیں دوبارہ داخل ہو جائے مگر ایسا کر نہیں پاتا۔ پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اے جبریل! انہوں نے جواب دیا: یہ وہ شخص ہے جو بڑی بڑی باتیں منہ سے نکالتا تھا پھر ان پر شرمندہ ہو کر چاہتا تھا کہ ان کی تردید کر دے مگر اس سے ایسا کرنا ممکن نہ ہوتا تھا۔ اس کے بعد ایک وادی میں پہنچے۔ جس میں خوشگوار ہوا پائی۔ اور مشک کی خوشبو کے ساتھ ایک آواز آتی ہوئی محسوس کی۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام عرض گذار ہوئے: یہ جنت کی آواز ہے۔ جنت عرض کر رہی ہے: یا رب! جنتی لوگ اور جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہوا ہے، وہ مجھے دے دے۔ کیونکہ میرے درخت، میری ریشم، سندس، استبرق، عبقری (جنتی لباسوں کے نام) میرے موتی، چاندی، سونا اور میرے کوزے، پیالے، چھاگلیں، میوے، شہد، میرا پانی اور دودھ اور میری شراب زیادہ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا میرے ساتھ اپنے وعدہ کے مطابق مجھے عطا فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر مسلمان مرد، مسلمان عورت، مومن مرد، مومن عورت۔ جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا۔ نیک اعمال کرتا رہا۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا۔ اور میرے سوا کسی کو معبود نہ بنایا، یہ سب تیرے اندر داخل ہوں گے اور امن پائیں گے۔ جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا فرماتا ہوں۔ جو مجھے قرض دے (صدقہ وخیرات کرے) میں اسے بدلہ دیتا ہوں۔ اور جو مجھ پر بھروسہ کرے، میں اسے کافی ہو جاتا ہوں۔ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میرے وعدوں کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ کامیاب ہو چکے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ایمان لانے والے۔ اللہ تعالیٰ برکتوں والا ہے، بہترین تخلیق فرمانے والا ہے۔ اس پر جنت نے عرض کیا: "قَدْ رَضِیْتُ" "میں راضی ہوگئی ہوں"۔ پھر ایک اور وادی میں پہنچے اور ایک بری آواز سنائی دی۔ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! یہ آواز کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ آواز جہنم کی ہے جو عرض کر رہی ہے: اے میرے رب! اہل جہنم میرے سپرد فرمادے اور جو کچھ میرے ساتھ تو نے وعدہ فرمایا ہوا ہے، وہ بھی دے ڈال کہ میری زنجیریں، طوق، میری بھڑک، کھولتا ہوا پانی، میرے اندر دوزخیوں کی پیپ اور ان کی نچوڑن بہت زیادہ ہوچکی ہے۔ میری گہرائی دور تک پہنچ چکی اور میری گرمی شدت اختیار کر چکی ہے۔ لہٰذا اپنے وعدہ کے مطابق جو کچھ (مجھ میں ڈالنا ہے) میرے سپرد فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا: تیرے ہی لئے ہے ہر مشرک مرد و عورت، ہر خبیث مرد و خبیث عورت اور ہر وہ متکبر جو یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔ جہنم عرض گذار ہوئی: "قَدْ رَضِیْتُ" "میں خوش ہوگئی"۔

یہ حدیث واقعہ معراج اور نماز فرض وغیرہ کے ابواب میں ذکر ہوچکی ہے۔ اسے بزار نے عن الربیع بن انس عن ابی العالیۃ وغیرہ عن ابی ہریرہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم وہ کچھ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ روتے رہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ کیا دیکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: "رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ" "میں جنت اور دوزخ کو دیکھتا ہوں"۔ (مسلم اور ابو یعلیٰ)

حدیث: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو ہنس رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہنس رہے ہو حالانکہ جنت اور دوزخ کا ذکر تمہارے سامنے ہوتا رہتا ہے؟ (تم جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کی فکر سے آزاد ہوگئے ہو) راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے کسی کو تاحیات ہنستے نہیں دیکھا گیا۔ اور انہیں کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں: نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ (الحجر) "میرے بندوں کو بتادیں کہ میں بہت بخشش فرمانے والا، بے حد رحم کرنے والا ہوں۔ اور میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے"۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں کوئی راوی متروک اور متہم نہیں ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ دو عظیم چیزوں یعنی جنت اور دوزخ کو کبھی فراموش نہ کر بیٹھنا۔ پھر آپ ﷺ رونے لگے حتیٰ کہ ریش مبارک کی دونوں طرفیں آنسوؤں سے تر ہوگئیں۔ پھر فرمایا: "وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَۃِ لَمَشَیْتُمْ اِلَی الصَّعِیْدِ وَلَحَثَیْتُمْ عَلٰی رُءُ وْسِکُمُ التُّرَابَ" "قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے، اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم میدانوں کی طرف نکل جاؤ اور اپنے سروں پر خاک ڈال لو"۔ (ابو یعلی)۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہے کہ (ایک روز) حضرت جبریل علیہ السلام نبی محترم ﷺ کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوئے کہ پہلے ایسے وقت میں نہیں آیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: اے جبریل! کیا بات ہے، میں تمہارا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا تو میں آپ کی خدمت میں دوزخ میں پھونکنے کی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! میرے سامنے آگ کا وصف بیان کرو اور جہنم کا پورا پورا ذکر سناؤ۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض گذار ہوئے: اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہنم کے لئے حکم صادر فرمایا تو اس میں ایک ہزار سال تک پھونکا گیا یہاں تک کہ وہ سفید پڑ گئی۔ پھر حکم دیا تو ایک ہزار سال تک پھونکا گیا تو آگ کا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر حکم فرمایا تو ایک ہزار برس تک اور پھونکا گیا یہاں تک کہ اس کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ فلہذا اب وہ سخت سیاہ اور تاریک ہے۔ اس کے شعلے روشنی نہیں دیتے (جیسے دنیا کی آگ کے شعلے روشنی دیتے ہیں)۔ اور نہ اس کے انگارے بجھتے ہیں۔ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: "لَوْ اَنَّ قَدْرَ نُقْبِ اِبْرَةٍ فُتِحَ مِنْ جَهَنَّمَ لَمَاتَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا مِّنْ حَرِّهٖ" "اگر سوئی کے ناکے کے برابر جہنم کھل جائے تو زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں"۔ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، اگر جہنم کے نگرانوں میں سے کوئی نگران اہل زمین کے سامنے ظاہر ہو جائے تو زمین کے باسی سارے کے سارے اس کے چہرے کی بدصورتی اور اس کی بدبو سے مر مٹ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر جہنم کی زنجیروں میں سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے، کوئی زنجیر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور سب سے نچلی (ساتویں) زمین تک انہیں قرار نہ آسکے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: بس بس اتنا ہی بہت ہے، اے جبریل! کہیں میرا دل پھٹ نہ جائے اور میں انتقال نہ کر جاؤں۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو وہ رو رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: جبریل! تم رو رہے ہو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درجہ عظیمہ رکھتے ہو؟ وہ عرض گذار ہوئے: کیوں نہ روؤں۔ میں رونے کا زیادہ سزاوار ہوں، شاید اللہ کے علم میں اس مقام پر نہ ہوں جس پر نظر آتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کہیں میں اس مصیبت میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں جس میں ابلیس گرفتار ہوا۔ حالانکہ وہ فرشتوں میں رہتا تھا۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ کہیں اس آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں جس میں ہاروت و ماروت ڈال دیئے گئے تھے۔ فرماتے ہیں: یہ سن کر رسول اللہ ﷺ رونے لگے جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام بھی رو رہے تھے۔ چنانچہ دونوں روتے رہے۔ "حَتّٰى نُوْدِيَا اَنْ يَّاجِبْرِيْلُ وَيَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اٰمَنَكُمَا اَنْ تَعْصِيَاهُ" "یہاں تک کہ ندا فرمائی گئی کہ اے جبریل اور محمد (صلی اللہ علیہما وسلم) بلا شبہ اللہ عزوجل نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے معصوم کر دیا ہے"۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام تو آسمان پر چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ باہر تشریف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لے گئے تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گذر ہوا جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: تم ہنس رہے ہو حالانکہ جہنم تمہارے پیچھے کھڑی ہے؟ ''فَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَ لَمَا اَسَغْتُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصَّعَدَاتِ تَجْئَرُوْنَ اِلَى اللهِ'' ''تم اگر وہ جان لو جو مجھے معلوم ہے تو تم بہت تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ رویا کرو اور کھانا پینا حلق سے نیچے نہ اتار سکو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے بیابانوں کی طرف نکل جاؤ''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ (ایک روز) حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اس قدر غمگین تھے کہ سر اوپر نہیں اٹھا رہے تھے۔ انہیں اس حالت میں دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے جبریل! میں تمہیں اتنا غمگین دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے جہنم کو سانس لیتے دیکھا ہے تو اس وقت سے میری سانس نہیں لوٹی۔

اسے بھی طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ ہے، میں نے کبھی میکائیل علیہ السلام کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: ''مَاضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ'' ''جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے، میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے''۔

اسے امام احمد نے بروایت اسمٰعیل بن عیاش روایت کیا۔ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے سترویں حصے کا ایک حصہ ہے اور اگر اسے پانی کے ساتھ دو مرتبہ بجھایا نہ جاتا تو تم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ''وَاِنَّهَا لَتَدْعُو اللهَ اَنْ لَا يُعِيْدَهَا فِيْهَا'' ''اور یہ اللہ سے دعا کرتی رہتی ہے کہ اسے دوبارہ دوزخ میں نہ لوٹایا جائے''۔

اسے ابن ماجہ نے اسناد واہ سے اور حاکم نے جسر بن فرقد سے جو کہ واہی ہیں روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز دوزخ کو ستر ہزار لگامیں ڈالی جائیں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔

اسے مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

دوزخ کی گرمی کی شدت وغیرہ

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ جسے آدمی جلاتے ہیں۔ دوزخ کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: اللہ کی قسم، یہ ہی (انسان کو جلانے کے لئے) کافی تھی۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: دوزخ کی آگ کو اس آگ پر انہتر درجے زیادہ (گرم) رکھا گیا ہے اور اس کا ہر درجہ اس کی گرمی کے برابر ہے۔

اسے امام مالک، بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ امام مالک کے ہاں ''اس کا ہر درجہ اس کے مثل ہے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ نیز اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے بھی روایت کیا اور ان سب نے یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں: ''وَضُرِبَتْ بِالْبَحْرِ مَرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذَالِكَ مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْفِعَةً لِأَحَدٍ'' اور اس (دنیا کی آگ) کو دو مرتبہ سمندر میں ڈبویا گیا (اور اس کی گرمی کم کی گئی) اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی شخص کے لئے فائدہ بخش نہ بناتا''۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ جہنم کی آگ تمہاری اس آگ کی مثل ہے؟ وہ تو تارکول (لک) سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔ یہ (تمہاری آگ) اس کے ساٹھ سے اوپر اور چالیس سے زائد حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (یہ شک ابو سہل راوی کو ہے)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ جُزْءٌ مِّنْ مِائَةِ جُزْءٍ مِّنْ جَهَنَّمَ'' ''بے شک یہ (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے سو اجزاء میں سے ایک جزو ہے''۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نبی سرور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں اور ان میں اہل دوزخ میں سے کوئی شخص آکر سانس لے اور اس کی سانس اہل مسجد کو پہنچے تو مسجد و اہل مسجد کو جلا کر راکھ کر دے۔

اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا۔ اس کی اسناد حسن ہے۔ اور متن میں نکارت ہے۔ بزار نے بھی اسے روایت کیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَوْكَانَ فِي الْمَسْجِدِ مِائَةُ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ثُمَّ تَنَفَّسَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ لَاَحْرَقَهُمْ'' ''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں۔ پھر اہل دوزخ میں سے کوئی شخص سانس لے تو ان سب کو جلا ڈالے''۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جہنم میں سے ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ڈول زمین کے درمیان ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور گرمی کی شدت سے مشرق و مغرب کی مخلوق مبتلائے اذیت ہو جائے۔ اور اگر جہنم کے انگاروں میں سے کوئی انگارہ مشرق میں ہو تو مغرب والے اس کی گرمی پائیں۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں احتمال تحسین ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جنت کو دیکھو اور جو کچھ میں نے اس میں اہل جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے اس کا بھی مشاہدہ کرو۔ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے، جنت کو اور اہل جنت کے لئے اللہ تعالیٰ کی تیار فرمائی ہوئی نعمتوں کو دیکھا۔ فرمایا کہ پھر وہ واپس حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے: تیری عزت کی قسم، جو بھی اس کا ذکر سنے گا، اس میں داخل ہونا چاہے گا۔ چنانچہ بحکم خداوندی جنت کو تکالیف سے گھیر دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوبارہ جاؤ اور جنت اور اہل جنت کے لئے میرا تیار فرمودہ ساز و سامان دیکھو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام گئے تو دیکھا کہ اسے تکالیف و مصائب سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ واپس آ کر عرض گذار ہوئے: ''وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ'' ''قسم تیری عزت کی، مجھے خوف ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (سوائے تیری رحمت کے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اب) دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ و اہل دوزخ کے لئے جو کچھ (عذاب) میں نے تیار کیا ہے کہ دیکھو۔ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے دوزخ کی جانب نظر کی اور دیکھا کہ اس کے بعض حصے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر جبریل علیہ السلام بارگاہ خداوندی میں لوٹے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم، جو بھی اس کے بارے میں سن لے گا، اس میں داخل ہونے سے بچے گا۔ پھر حکم ہوا تو دوزخ کو شہوات (حب دنیا وغیرہ) سے ڈھانپ دیا گیا۔ اب پھر فرمایا کہ دوبارہ جاؤ۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض گذار ہوئے: ''وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا'' ''قسم ہے تیری عزت کی، میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بھی اس سے بچ نہ سکے گا بلکہ سب اس میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے''۔

اسے ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ (الفرقان) ''جب آگ انہیں دور کی جگہ سے دیکھے گی'' یہ دوری سو برس کی مسافت ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جب جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچ کر لایا جائے گا۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ اگر اسے (ذرا سا بھی) چھوڑ دیا جائے تو ہر نیک و بد کو آن گھیرے۔ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ (الفرقان: 12) ''تو وہ اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سنیں (1) گے''۔ جہنم ایک چنگھاڑ مارے گی تو آنسو کا ہر قطرہ گر پڑے گا پھر دوسری مرتبہ چنگھاڑے گی تو دلوں کو ان کی جگہ سے

(1) آیئے اس مقام پر قرآن حکیم سے جنت و دوزخ کے متعلق چند آیات ملاحظہ کر لیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کاٹ ڈالے گی۔ مسوڑھے اور حلق قطع کردے گی اور اسی کے متعلق ہے اللہ کا یہ ارشاد: وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (الاحزاب:10) ''اور دل حلقوں تک آپہنچے''۔

اسے آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں موقوفا روایت کیا ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿11﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿12﴾ وَاِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿13﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿14﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿15﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿16﴾ (فرقان)

ترجمہ: ''برکتوں والا ہے اللہ تعالیٰ جو اگر چاہے تو آپ کے لئے اس (جس کا کفار مطالبہ کرتے ہیں) سے بہتر بنادے۔ ایسے باغات ہوں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں اور آپ کے لئے بڑے بڑے محلات بنادے۔ بلکہ یہ (کفار) تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو لوگ قیامت کو جھٹلاتے ہیں ہم نے ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جب یہ آگ انہیں دور سے دیکھے گی (یہ دوری ابھی حدیث پاک میں سو سال کی مسافت بیان ہوئی ہے) تو یہ لوگ اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سنیں گے۔ اور جب انہیں زنجیروں میں جکڑ کر کسی تنگ جگہ سے اس میں پھینکا جائے گا تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ (فرمان ہوگا) آج ایک موت نہ مانگو بلکہ بہت سی موتیں مانگو۔ آپ (اے حبیب ﷺ!) فرمائیں کہ (بھلا بتاؤ تو) یہ بھڑکتی ہوئی آگ اچھی ہے یا وہ ہمیشہ ہمیشہ کی جنت، جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے؟ یہ جنت ان کے لئے جزاء اور ان کا ٹھکانہ ہوگی۔ ان (پرہیزگاروں) کے لئے اس میں ہر وہ نعمت ہوگی جس کی خواہش کریں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ آپ کے رب کے ذمہ وعدہ ہے جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

دوزخ کی تاریکی، سیاہی اور انگارے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی محترم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ کو ایک ہزار سال تک دہکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا یہاں تک کہ سفید پڑ گئی پھر ایک ہزار برس تک دہکایا گیا حتیٰ کہ کالی سیاہ ہوگئی۔ "فَهِيَ سَوْدَآءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ" چنانچہ اب وہ کالی رات کی طرح سیاہ ہے"۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا کہ اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ اسے یحییٰ بن ابی بکیر عن شریک کے سوا کسی نے مرفوع کیا ہو۔ نیز امام مالک نے اور بیہقی نے اسے شعب میں مختصراً موقوفاً روایت کیا کہ فرمایا: "اَتَرَوْنَهَا حَمْرَآءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهٖ لَهِيَ اَشَدُّ سَوَادًا مِّنَ الْقَارِ" "کیا تم سمجھتے ہو کہ دوزخ کی آگ تمہاری اس آگ کی طرح سرخ ہوگی (ایسا نہیں بلکہ) وہ تو تارکول (لک) سے بھی زیادہ سیاہ ہے"۔

رزین نے یہ الفاظ زائد کئے ہیں: "وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ اَصَابُوْا نَارَكُمْ هٰذِهٖ لَنَامُوْا فِيْهَا اَوْقَالَ لَقَالُوْا فِيْهَا" "اور اگر اہل دوزخ تمہاری اس آگ میں آپڑیں تو (اتنا آرام محسوس کریں کہ) اس میں سو جائیں یا فرمایا کہ اس میں قیلولہ کرلیں"۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تمہاری اس آگ کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ تو جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور یہ تم تک نہیں پہنچی (میرے خیال میں فرمایا)۔ جب تک اسے دو مرتبہ پانی سے تر نہیں کیا گیا۔ تاکہ تمہارے لئے روشنی کرے۔ اور نار جہنم سیاہ تاریک ہے۔

اسے بزار نے روایت کیا۔ اور گذر چکا کہ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

حدیث: اور یہ بھی انہی (انس) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (البقرة:24) "اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے" اور ارشاد فرمایا: اس پر ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو وہ سرخ ہوگئی۔ ایک ہزار سال تک دھونکا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوگئی اور ایک ہزار سال تک دھونکا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ سیاہ تاریک ہے۔ اس کے شعلے روشنی نہیں دیتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ "لَا يُطْفَأُ لَهَبُهَا" "اس کے شعلے ٹھنڈے نہیں کئے جاتے"۔ (مسلسل بھڑکتے ہیں مگر روشن نہیں)

اسے بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ (المرسلات) "بے شک وہ جہنم بڑے بڑے انگارے پھینکتی ہے جیسے محل ہیں"۔ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرمایا: میں یہ نہیں کہتا کہ وہ انگارے درختوں کی طرح (بلند اور سیدھے لمبے) ہیں بلکہ وہ محلات اور قلعوں کی طرح (طویل و عریض) ہیں۔

اسے بیہقی نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی اعتراض نہیں۔ اس میں خدیج بن معاویہ ہیں۔ جن کو ابو حاتم نے ثقہ قرار دیا ہے۔

فصل

دوزخ کے اندر وادیوں اور پہاڑوں کا بیان

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ویل'' جہنم کے اندر ایک وادی ہے جس میں کافر جہنم کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک گرتا چلا جائے گا۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔ مگر ترمذی نے یہ الفاظ کہے: ''وَادٍ بَیْنَ جَبَلَیْنِ یَھْوِیْ فِیْهِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ قَعْرَهٗ'' ''ویل'' (جہنم کے اندر) دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس میں کافر جہنم کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ستر برس تک گرتا رہے گا''۔

اسے ابن حبان نے بھی ترمذی کی طرح اور حاکم نے روایت کیا۔ اور صحیح الاسناد کہا۔ نیز بیہقی نے بھی اسے بطریق حاکم روایت کیا مگر ان کے الفاظ ہیں کہ: ''یَھْوِیْ فِیْهِ الْکَافِرُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَبْلَ اَنْ یُّفْرَغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ'' ''اس میں کافر آدمی لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے سے پہلے چالیس برس تک گرتا چلا جائے گا''۔

حدیث: اور آپ (ابو سعید) رضی اللہ عنہ ہی حضور نبی انور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؀ (المدثر) ''میں عنقریب اس (کافر) کو صعود پر چڑھاؤں گا'' کے متعلق ارشاد فرمایا: (صعود) جہنم میں آگ کا ایک پہاڑ ہے۔ کافر کو مجبور کیا جائے گا کہ اس پر چڑھے چنانچہ جب وہ اپنا ہاتھ اس پر (چڑھنے کے لئے) رکھے گا تو ہاتھ پگھل جائے گا۔ جب اٹھالے گا تو ٹھیک ہو جائے گا اور جب اس پر اپنا پاؤں رکھے گا تو وہ بھی پگھل جائے گا۔ جب اٹھالے گا تو پھر درست ہو جائے گا۔ کافر ستر برس تک اس پر چڑھتا رہے گا اور اسی طرح (ستر برس تک) گرتا رہے گا۔

اسے امام احمد اور حاکم نے بطریق دراج روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔ اور ترمذی نے بھی اسے بطریق ابن لہیعہ عن دراج مختصراً روایت کیا۔ فرمایا: ''اَلصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَّتَصَعَّدُ فِیْهِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَّ یَھْوِیْ بِهٖ کَذٰلِكَ اَبَدًا'' ''صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے۔ کافر اس پر ستر برس تک چڑھتا رہے گا اور ایسے ہی اس پر سے ہمیشہ (ستر سال تک) گرتا رہے گا''۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً سوائے ابن لہیعہ کی حدیث کے نہیں جانتے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ؀ (مریم) تو عنقریب وہ (کافر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

لوگ) غی کو پالیں گے) کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ "وَادٍ فِی جَهَنَّمَ يُقْذَفُ فِيهِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ" "(غی) جہنم کے اندر ایک وادی ہے جس میں ان لوگوں کو پھینکا جائے گا جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں"۔

اسے طبرانی اور بیہقی نے بروایت ابوعبیدہ عن ابیہ عبداللہ بن مسعود روایت کیا جبکہ ابوعبیدہ کی اپنے والد عبداللہ بن مسعود سے سماعت ثابت نہیں۔ اس کے بعض طرق کے راوی ثقہ ہیں۔ اور بیہقی کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: "نَهْرٌ فِي جَهَنَّمَ بَعِيدُ الْقَعْرِ خَبِيثُ الطَّعْمِ" "(غی) جہنم کے اندر ایک نہر ہے۔ جو بہت گہری اور اس کا پانی انتہائی بدمزہ ہے"۔ اور اس کی اسناد اگر انقطاع نہ ہوتا تو جید تھی۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے فرمان: وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا (الکھف) اور ہم ان (بت پرستوں اور ان کے بتوں) کے درمیان وادی موبق حائل کر دیں گے) کے متعلق روایت ہے، فرماتے ہیں: "وَادٍ مِّنْ قَيْحٍ وَّ دَمٍ" "موبق پیپ اور خون کی ایک وادی ہے"۔

اسے بیہقی وغیرہ نے بطریق یزید بن درہم روایت کیا۔ ان کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب الحزن یا وادی الحزن سے اللہ کی پناہ مانگو۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ جب الحزن یا وادی الحزن کیا ہے؟ تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِينَ" "یہ جہنم کے اندر ایک ایسی وادی ہے کہ باقی جہنم اس سے ہر روز ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ریا کار قاریوں کے لئے تیار فرمائی ہے"۔ (جو قرآن تو خوب پڑھتے ہیں مگر عمل کوئی اس کے مطابق نہیں کرتے اَعَاذَنَا اللّٰهُ عنه)۔

اسے بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سرور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ" "جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو"۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) جب الحزن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کے اندر یہ ایک وادی ہے۔ جس سے جہنم (کا باقی حصہ) ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! (ﷺ) اس وادی میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: "اُعِدَّ لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِينَ بِاَعْمَالِهِمْ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ الْاُمَرَاءَ الْجَوَرَةَ" "یہ وادی ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال سے ریا کاری کرتے ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ قاری وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس (دنیاوی لالچ سے) آتے جاتے ہیں"۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ اور ترمذی نے فرمایا: حدیث غریب ہے۔ طبرانی نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھی اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا جوانہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا: ''اِنَّ فِی جَھَنَّمَ لَوَادِیًا تَسْتَعِیْذُ جَھَنَّمُ مِنْ ذَالِکَ الْوَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَمِائَۃِ مَرَّۃٍ اُعِدَّ لِلْمُرَائِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' ''جہنم کے اندر ایک ایسی وادی ہے کہ جہنم اس وادی سے ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ یہ محمد ﷺ کی امت کے ریاکاروں کے لئے بنائی گئی ہے''۔

حدیث: حضرت شفی بن ماتع سے روایت ہے، کہتے ہیں: جہنم کے اندر ایک محل ہے جسے ''ہوی'' کہا جاتا ہے۔ اس کی بلندی سے کافر کو پھینکا جائے گا جو اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک گرتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسی کے بارے میں فرماتا ہے: وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی ﴿۸۱﴾ (طٰہٰ) اور وہ جس پر میرا غضب اترتا ہے وہ یقیناً (ھوی میں) گر کر رہتا ہے) اور جہنم کے اندر ایک وادی ہے جس کا نام اثام ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی زہر نا کی زہر کے ستر گھڑوں کے برابر ہے۔ اور ان میں سے ہر بچھو پالان ڈالے ہوئے خچر کے برابر ہے۔ وہ آدمی کو ڈسیں گے اور باوجو یکہ آدمی جہنم کی (شدید) گرمی میں مبتلا ہوگا، بچھو کے ڈنگ کے زہر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ چنانچہ وہ ہر اس عذاب کا شکار ہوگا جس کے لئے اسے بنایا گیا تھا۔ اور جہنم کے اندر ایک اور وادی ہے جس کو غی کہا جاتا ہے اس میں پیپ اور خون بہتا ہے۔ اور جہنم کے اندر ستر بیماریاں ہیں اور ہر بیماری جہنم کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً علیہ روایت کیا۔ اور شفی بن ماتع کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

حدیث: حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: دوزخ کے اندر ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار بل (سوراخ) ہیں۔ ''وَفِیْ کُلِّ جُحْرٍ حَیَّۃٌ تَاْکُلُ وُجُوْہَ اَھْلِ النَّارِ'' اور ہر بل میں ایک سانپ ہے جو اہل دوزخ کے چہروں کو کھاتا رہے گا''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے بروایت اسمٰعیل بن عیاش روایت کیا۔ نیز بخاری نے بھی اسے اپنی تاریخ میں بطریق اسمٰعیل بن عیاش عن سعید بن یوسف عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلام عن الحجاج بن عبداللہ الثمالی روایت کیا۔ اور یہ صحابی ہیں۔ نفیر بن مجیب جو کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں ان کے قدماء میں سے ہیں، نے فرمایا: بے شک جہنم کے اندر ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں، ہر کمرے میں ستر ہزار کنوئیں ہیں، ہر کنوئیں میں ستر ہزار اژدھے ہیں، ہر اژدھے کی ایک ایک باچھ میں ستر ستر ہزار بچھو ہیں۔ ''لَا یَنْتَھِی الْکَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ حَتّٰی یُوَاقِعَ ذَالِکَ کُلَّہٗ'' ''کوئی کافر یا منافق اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچے گا جب تک ان تمام سے دوچار نہ ہوگا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جہنم کی تہہ کی گہرائی

حدیث: حضرت خالد بن عمیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر ایک پتھر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے اور ستر سال تک گرتا چلا جائے تو بھی جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ کی قسم یہ (اتنی بڑی جہنم) تم سے بھری جائے گی۔ تو کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟

اسے مسلم نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے اسے حضرت حسن بصری سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا وَّمَا تُفْضِىْ اِلٰى قَرَارِهَا'' ''اگر ایک بہت بڑا پتھر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا جائے تو پھر بھی اس کی تہہ تک نہ پہنچے گا''۔ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دوزخ کا ذکر اکثر کرتے رہا کرو کیونکہ اس کی گرمی بہت سخت ہے، اس کی تہہ بہت گہری ہے اور اس کے گرز لوہے کے ہیں۔

ترمذی نے بیان کیا کہ ہم حسن کی سماعت عتبہ بن غزوان سے نہیں جانتے۔ کیونکہ عتبہ بن غزوان تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں بصریٰ آئے تھے جبکہ حسن کی پیدائش اس وقت ہوئی جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے صرف دو سال باقی تھے۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک پتھر جہنم میں گرایا جائے جو ستر سال تک گرتا ہی چلا جائے تو اس کی تہہ تک نہ پہنچے گا۔

اسے بزار، ابویعلیٰ، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے، سب نے بطریق عطا بن سائب روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے گڑگڑاہٹ کی آواز سنی تو نبی انور ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آواز کیا تھی؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول (جل وعلاو ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هٰذَا حَجَرٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِىْ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَالْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا'' ''یہ ایک پتھر تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا تھا چنانچہ اب وہ اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔ (یہ آواز اس کے گرنے کی تھی۔ سبحان اللہ! سرور عالم ﷺ کی مقدس صحبت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی قوت سماعت میں اتنی برکت آ گئی) (مسلم)۔

اور طبرانی نے بھی اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہولناک آواز سنی۔ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے جبریل! یہ آواز کیا تھی؟ تو وہ عرض کرنے لگے: یہ ایک پتھر تھا جو جہنم کے کنارے سے ستر سال پہلے گرا تھا۔ تو وہ اب جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا کہ اس کی آواز آپ کو سنا دے۔ ''فَمَا رُئِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَاحِکًا مِّلْءَ فِیْہِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ'' ''پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو منہ بھر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا''۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک پتھر جس کا وزن دس موٹی تازی اونٹنیوں کے برابر ہو، دوزخ کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس کی تہہ تک نہ پہنچے گا۔ یہاں تک کہ غی اور اثام کی انتہا تک پہنچ جائے۔ عرض کی گئی: غی اور اثام کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: جہنم کے اندر دو کنوئیں ہیں جن میں اہل دوزخ کی پیپ بہتی رہتی ہے۔ اور یہ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (مریم) ''جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور خواہشات کے پیچھے چلے، تو عنقریب وہ غی کا جنگل پائیں گے'' اور یہ فرمان الٰہی: وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ (الفرقان) ''اور جو یہ کام یعنی شرک، قتل ناحق اور زنا وغیرہ کرے، وہ وادی اثام پائے گا''۔

اسے طبرانی اور بیہقی نے مرفوعاً اور ان کے غیر نے موقوفاً علی ابی امامہ روایت کیا۔ موقوف صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ کِثَفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً'' ''دوزخ کی چار دیواری چار موٹی موٹی دیواریں ہیں۔ ہر دیوار کی موٹائی چالیس سالہ راہ ہے''۔

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

فصل

دوزخ میں زنجیروں اور طوق وغیرہ کا بیان

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس جیسا سیسے کا گولہ اور آپ نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا، آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے حالانکہ یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے تو زمین پر رات سے پہلے پہنچ جائے۔ اور اگر زنجیر (جو دوزخ میں ہوگی) کے ایک سرے سے اسے چھوڑا جائے تو اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک (مسلسل) رات دن چلتا رہے۔ (اللہ کی پناہ، اتنی لمبی چوڑی وہ زنجیر ہوگی)۔

اسے امام احمد، ترمذی اور بیہقی، سب نے بطریق دراج عن عیسیٰ بن ہلال الصدفی عنہ روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایک سیاہ و تاریک بادل پیدا کرے گا۔ پھر آواز دی جائے گی: اے اہل دوزخ! تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ دنیا کے بادلوں کا تذکرہ کررہے ہوں گے۔ چنانچہ کہیں گے: پانی کی۔ "فَتُمْطِرُهُمْ اَغْلَالًا تَزِيْدُ فِيْ اَغْلَالِهِمْ وَسَلَاسِلَ تَزِيْدُ فِيْ سَلَاسِلِهِمْ وَجَمْرًا تَلْتَهِبُ عَلَيْهِمْ" "تو ان پر طوقوں کی بارش ہوگی جو ان کے پہلے سے پڑے ہوئے طوقوں میں اضافہ کریں گے، زنجیروں کا مینہ برسے گا جو ان کی پہلی زنجیروں میں اور زیادتی کردیں گی اور انگارے برسیں گے جو ان پر بھڑکیں گے"۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اور اسے موقوفاً بھی روایت کیا ہے جو کہ زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جہنم کے لوہے کے گرز کو زمین پر رکھ دیا جائے پھر تمام جن وانس جمع ہوکر زور لگائیں تو بھی اس کو زمین سے اٹھا نہیں سکیں گے۔

اسے امام احمد، ابو یعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام احمد اور ابو یعلیٰ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "لَوْ ضُرِبَ الْجَبَلُ بِمَقْمَعٍ مِّنْ حَدِيْدِ جَهَنَّمَ لَتَفَتَّتَ ثُمَّ عَادَ" "اگر جہنم کا لوہے کا ایک گرز پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائے پھر اپنی حالت پر دوبارہ آئے۔

اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا ہے مگر ان کے الفاظ یوں ہیں: "لَتَفَتَّتَ فَصَارَ رَمَادًا" "تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر راکھ بن جائے"۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد بھی کہا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (البقرہ: 24) "دوزخ کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے" کے متعلق روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پتھر گندھک (Sulphur) سے آسمان دنیا میں اس دن پیدا فرمادیئے تھے جس دن آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا تھا۔ یہ کافروں کیلئے تیار کیے گئے ہیں۔

اسے حاکم نے موقوفاً روایت کیا اور کہا بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمینیں کئی (یعنی سات) ہیں۔ ہر زمین کا ایک دوسری سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ چنانچہ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی کی پشت ہے۔ اس کی دونوں طرفیں آسمان کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ مچھلی ایک چٹان پر اور چٹان ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری زمین ہوا کا قید خانہ ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ ایسی ہوا چھوڑ دے جو قوم عاد کو تباہ کرڈالے۔ اس فرشتے نے عرض کی: یارب! بیل کے نتھنے کے برابر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ جبار تبارک وتعالیٰ نے اس سے فرمایا: جب تو یہ ساری زمین اور اہل زمین کو تباہ کردے گی۔ بلکہ ان پر ایک انگوٹھی کے برابر ہوا کا راستہ کھول دے۔ چنانچہ وہی ہوا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ فرمایا ہے: مَاتَذَرُ مِنْ شَیْءٍ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿الذاریات﴾ ''(وہ ہوا) نہیں چھوڑتی تھی کسی چیز کو جس پر گذرتی تھی مگر اس کو ریزہ ریزہ کر دیتی تھی''۔ تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں۔ اور چوتھی زمین میں جہنم کا گندھک ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا یہ گندھک آگ (بھڑکانے) کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جہنم کے اندر گندھک کی کئی وادیاں ہیں کہ اگر ان میں بڑے بڑے اونچے پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو پگھل کر رہ جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ وادیوں کے برابر کھلے ہیں، وہ کافروں کو اس طرح ڈسیں گے کہ ان کے چہرے کی ہڈیوں پر ذرہ گوشت باقی نہ رہے گا۔ چھٹی زمین میں جہنم کے ایسے ایسے بچھو ہیں کہ ان میں سب سے چھوٹا پالان ڈالی ہوئی خچر کے برابر ہے۔ کافر کو اتنا شدید ڈسیں گے کہ اسے جہنم کی تپش بھلا دیں گے (حالانکہ وہ بھی ناقابل برداشت ہوگی) اور ساتویں زمین میں سقر (جہنم کا ایک خاص طبقہ) ہے جس میں شیطان کو ایک ہاتھ آگے اور ایک پیچھے کر کے لوہے کی زنجیروں میں جکڑا گیا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ اسے اپنے بندوں میں سے کسی پر تسلط کے لئے کھولے تو کھول دیتا ہے۔

اسے حاکم نے روایت کیا۔ اور فرمایا کہ ابوالسمح اس روایت میں متفرد ہیں۔ جبکہ ان کا عادل ہونا امام یحییٰ بن معین کی نص کے ساتھ مذکور ہے۔ اور حدیث صحیح ہے اگرچہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

فصل

جہنم میں سانپوں اور بچھوؤں کا بیان

حدیث: حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جہنم کے اندر سانپ ہیں جو اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بار ڈس لے تو ستر سال تک اس کی گرمی (بندہ اپنے اندر) پاتا رہے۔ اور دوزخ کے اندر ایسے بچھو ہیں جو پالان ڈالی ہوئی خچروں کے برابر ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ڈنگ مار دے تو (آدمی) چالیس برس تک اس کا زہر محسوس کرتا رہے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے بطریق ابن لہیعہ عن دراج عنہ روایت کیا۔ نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے عمرو بن الحارث عن دراج عنہ کے طریق سے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: حضرت یزید بن (1) شجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جہنم کے اندر کئی کنوئیں ہیں۔ ہر کنوئیں کا اتنا بڑا ساحل ہے جتنا سمندر کا ہوتا ہے۔ ساحل پر کیڑے مکوڑے، اونٹوں کی طرح بڑے بڑے سانپ اور سدھائی ہوئی خچروں کے برابر بچھو ہیں جب کبھی دوزخی لوگ عذاب میں کمی کا سوال کریں گے تو کہا جائے گا: ساحل پر نکل آؤ۔ چنانچہ ساحل

---

(1) صاحب کتاب حافظ منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پر آتے ہی یہ کیڑے مکوڑے دوزخیوں کے ہونٹوں اور پہلوؤں پر چمٹ جائیں گے۔ اور جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کی کھال ادھیڑ دیں گے۔ تو لوٹ کر جلدی جلدی بہت بڑی آگ میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی کھال کھجلائے گا تو اس کی ہڈیاں ننگی ہو جائیں گی۔ پھر پوچھا جائے گا: او فلاں! کیا تجھے اس سے تکلیف ہوتی ہے؟ تو جواب دے گا: ہاں۔ اسے فرمایا جائے گا: "ذَالِكَ بِمَا كُنْتَ تُوْذِى الْمُؤْمِنِيْنَ" یہ اذیت وعذاب اس وجہ سے ہے کہ تو اہل ایمان کو اذیت پہنچایا کرتا تھا"۔ (ابن ابی الدنیا)۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق: زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ (النحل:88) "ہم نے ان کے عذاب پر اور عذاب زیادہ کر دیا"۔ فرماتے ہیں: "زِيْدُوْا عَقَارِبَ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ" "جہنم کے بچھوؤں کے دانت اتنے بڑے کر دیئے جائیں گے جیسے کھجور کے لمبے لمبے درخت ہوتے ہیں"۔

اسے ابویعلیٰ اور حاکم نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بر شرائط شیخین (بخاری و مسلم) صحیح ہے۔

فصل

اہل دوزخ کا پینا

حدیث: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "كَالْمُهْلِ (1)" (پگھلا ہوا تانبا) کے متعلق ارشاد فرمایا: "كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ" "یہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا۔ جب کافر کے منہ کے قریب (اسے پلانے کے لئے) کیا جائے گا تو (اس کی گرمی کی وجہ سے) اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی"۔

اسے امام احمد و امام ترمذی نے بطریق رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الہیثم روایت کیا اور ترمذی نے کہا: ہم اسے صرف رشدین کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھولتا ہوا پانی ان (کفار) کے سروں پر ڈالا جائے گا تو یہ کھولتا ہوا دوزخ کا پانی ان کے اندر سرایت کر جائے گا حتیٰ کہ پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اور

---

(1) اس مقام پر قرآن کریم کی چند آیات زیب نظر ہوں۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ (الدخان)

ترجمہ: "بے شک تھوہڑ کا درخت گناہ گاروں (کفار و مشرکین) کی خوراک ہوگا۔ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا۔ جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔ (حکم ہوگا فرشتوں کو کہ) اس (کافر) کو پکڑو اور زور سے کھینچتے ہوئے بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو۔ (فرمایا جائے گا) اس عذاب کا مزہ چکھو، ہاں ہاں تو بڑا عزت والا کرم والا (بنا پھرتا) تھا۔ بے شک یہ وہی عذاب ہے جس میں تم لوگ شبہ کرتے تھے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جو کچھ ان کے پیٹوں میں (انتڑیاں وغیرہ) ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا یہاں تک کہ قدموں سے نکل جائے گا (1)۔ اور یہی ''صہر'' ہے پھر بار بار ایسے ہی ہوتا رہے گا۔

اسے ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا۔ مگر بیہقی کے الفاظ یوں ہیں: ''فَيَخْلُصُ فَيَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ'' ''پس وہ کھولتا ہوا پانی (کافر کو) پہنچے گا پھر سرایت کرتا کرتا اس کی کھوپڑی میں آجائے گا یہاں تک کہ پیٹ میں پہنچے گا''۔

ترمذی و بیہقی نے اسے بطریق ابو السمح یعنی دراج عن ابن حجیرہ روایت کیا۔ اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول: وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ (ابراہیم) ''اور اس (کافر) کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ بمشکل تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا''۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: پیپ کا پانی کافر کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا۔ پھر جب قریب کیا جائے گا تو اس کا منہ بھن جائے گا۔ اور اس کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اور جب اسے پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ پچھلے راستے سے نکل پڑیں گی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ (محمد) ''اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا''۔ اور ارشاد فرماتا ہے: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ (الکہف) ''اور اگر وہ پانی کے لئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا کہ ان کے مونہوں کو بھون دے گا۔ کتنا برا ہے یہ پینا''۔

اسے امام احمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا کہ حدیث غریب ہے اور حاکم نے کہا کہ برشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جناب نبی محترم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُّهْرَاقُ فِى الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا'' ''اگر اہل جہنم کی پیپ (2) کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو تمام دنیا والوں کو بدبو میں مبتلا کر دے''۔

اسے امام ترمذی نے رشدین عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الہیثم کی حدیث سے روایت کیا۔ ترمذی فرماتے ہیں

---

(1) قرآن حکیم میں ہے: وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ (محمد) ''اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا''۔ (مترجم)

(2) اللہ جل وعلا فرماتے ہیں: هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ (ص) ''یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے۔ پس چاہیے کہ کافر اس کو چکھیں''۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ (النباء)

ترجمہ: ''جہنم میں کفار کسی طرح کی ٹھنڈک کا اور پینے کا مزہ نہ پائیں گے سوائے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے۔ یہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ہے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کہ ہم اسے صرف رشدین کی حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ یعنی ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جب ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا مرے گا تو اللہ جل وعلا اسے ''نہر غوطہ'' سے پلائے گا۔ عرض کی گئی: ''نہر غوطہ'' کیا ہے؟ تو سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''نَهْرٌ يَجْرِيْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ يُؤْذِيْ اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِمْ'' یہ ایک نہر ہے جو زانیہ عورتوں کی شرم گاہوں سے نکلے گی۔ ان کی شرم گاہوں کی بدبو اہل دوزخ کو اذیت میں مبتلا کر دے گی (حالانکہ وہ پہلے ہی انتہائی اذیت میں ہوں گے)۔

اسے امام احمد، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا کہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو (ایک مرتبہ) شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ چالیس راتیں اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ (بغیر توبہ کے اور شراب نوشی کو حلال جانتے ہوئے) مرگیا تو کافر ہو کر مرا۔ اور اگر شراب نوشی اس نے دوسری مرتبہ کی تو اللہ کے ذمہ پر ہے کہ اسے ''طینۃ الخبال'' سے پلائے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ ''طینۃ الخبال'' کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: ''صَدِيْدُ اَهْلِ النَّارِ'' ''یہ دوزخیوں کی پیپ ہے''۔

اسے امام احمد نے باسناد حسن روایت کیا۔ اور ابن حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ذرا طویل روایت کیا۔ ان کے الفاظ اس طرح ہیں: ''جس نے چوتھی دفعہ شراب پی، اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے کہ یوم قیامت اسے طینۃ الخبال سے پلائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! (ﷺ) طینۃ الخبال کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ'' ''اہل دوزخ کا پسینہ ہے''۔ یہ حدیث شراب نوشی کے بیان میں گذر چکی ہے۔ جہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی گذری ہے کہ: ''جو شخص دنیا سے نشہ کی حالت میں گیا، وہ قبر میں بھی نشہ کی حالت میں داخل ہوگا۔ جب قبر سے اٹھایا جائے گا تو بھی نشہ میں ہوگا۔ اور اسے دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو اس وقت بھی اس پر نشہ طاری ہوگا۔ ''فِيْهِ عَيْنٌ يَجْرِيْ مِنْهَا الْقَيْحُ وَ الدَّمُ هُوَ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ'' ''دوزخ میں ایک چشمہ ہے جس سے پیپ اور خون بہتا رہتا ہے۔ یہی اہل دوزخ کا کھانا پینا ہوگا جب تک آسمان و زمین موجود ہیں''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

دوزخیوں کا کھانا

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی انور ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان''۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمانے لگے: اگر دوزخ کے زقوم کا ایک قطرہ زمین میں ٹپک پڑے تو اہل دنیا کی زندگیاں ان پر تنگ کر دے۔ ''فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ'' ''تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا یہ ہوگا''۔

اسے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ مگر ابن حبان کے الفاظ ہیں: ''فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ'' ''تو کیا حالت ہوگی اس شخص کی جس کو اس کے سوا کوئی کھانا نہ ملے گا''۔

حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر ان کے الفاظ اس طرح ہیں کہ: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں ٹپک پڑے تو انہیں خراب کر ڈالے۔ یا فرمایا: اہل زمین پر ان کی زندگیاں تلخ کر دے۔ پھر اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث بر شرائط بخاری و مسلم صحیح ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف بھی اسے روایت کیا گیا ہے۔

حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں پر بھوک ڈالی جائے گی تو یہ بھوک (اکیلی ہی) ان کے پہلے عذاب کے برابر ہوگی (گویا بھوک سے ان کا عذاب دوگنا ہو جائے گا) چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ''ضریع'' (دوزخ کی زہریلی خاردار گھاس) کے کھانے سے کی جائے گی۔ یہ کھانا نہ انہیں موٹا کرے گا اور نہ بھوک دور کرے گا۔ وہ پھر فریادی ہوں گے تو انہیں کانٹوں بھرا کھانا دیا جائے گا۔ وہ یاد کریں گے کہ دنیا میں حلق کے اندر اٹکنے والا کھانا پانی کے ساتھ نگل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ پانی کے لئے فریاد کریں گے۔ تو لوہے کے کانٹوں والا ابلتا ہوا پانی انہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ جب ان کے مونہوں کے قریب ہوگا تو مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ اور جب ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو پیٹوں کے اندر ہر چیز کو کاٹ دے گا۔ اب آپس میں کہیں گے: جہنم کے نگرانوں کو پکارو۔ تو نگران کہیں گے: اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (المومن) ''کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، نگران کہیں گے: تو اب پکارتے پھرو۔ اور کافروں کی پکار تو ہوتی ہی بیکار ہے''۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: وہ کہیں گے کہ مالک (داروغہ جہنم) کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پکارو۔ چنانچہ یہ لوگ مالک سے عرض کریں گے: یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ (الزخرف:77) ''اے مالک! تیرا رب ہمارا قصہ تمام کردے''۔ فرمایا کہ مالک انہیں جواب دے گا: اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ (زخرف) ''تمہیں یقیناً ایسا ہی رہنا ہے''۔ حوالہ مذکورہ) حضرت اعمش کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ان کے پکارنے اور مالک کے انہیں جواب دینے میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر آپس میں کہیں گے: اپنے رب کو ہی پکارو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر کوئی دوسرا نہیں۔ چنانچہ عرض کریں گے: قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۝ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ (المومنون) ''اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی۔ اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دوزخ سے نکال دے۔ اگر پھر ہم وہی کچھ (کفر وشرک) کریں تو ہم (واقعی) ظالم ہیں''۔ سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ انہیں جواب دے گا: قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ (المومنون) ''اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو''۔ فرمایا کہ چنانچہ وہ اس وقت ہر بھلائی سے مایوس ہوجائیں گے اور اب چیخنے چلانے لگیں گے اور ہائے حسرت وہائے بربادی پکاریں گے۔

اسے ترمذی وبیہقی دونوں نے قطبہ بن عبدالعزیز عن الاعمش عن شمر بن عطیہ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عنہ سے روایت کیا۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کیا۔ فرمایا کہ یہ حدیث صرف عن الاعمش عن شمر بن عطیہ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء مروی ہے۔ ان کا قول ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں۔ قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انتہیٰ۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (المزمل:13) گلے میں پھنس جانے والا کھانا)(1) کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''شَوْكٌ یَّأْخُذُ بِالْحَلْقِ لَا یَدْخُلُ وَلَا یَخْرُجُ'' ''دوزخیوں کا کھانا کانٹے ہوں گے جو حلق میں پھنس جائیں گے۔ نہ اندر داخل ہوں گے اور نہ باہر نکلیں گے''۔

اسے حاکم نے موقوفاً عن شبیب بن شیبہ عن عکرمہ عنہ روایت کیا اور صحیح الاسناد کہا۔

---

(1) سورۃ المزمل میں ارشاد فرمایا:
وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝ اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ۝ (المزمل)
ترجمہ: ''اور مجھ پر چھوڑ دو ان جھٹلانے والے مال داروں کو اور انہیں تھوڑی سی مہلت دو۔ بے شک ہمارے پاس (ان کے لئے) بھاری بیڑیاں، بھڑکتی آگ، گلے میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ۔ اور پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ بن جائیں گے''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

اہل جہنم کے اعضاء کا بڑا بڑا اور بدصورت ہونا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اگر دوزخیوں میں سے کوئی آدمی دنیا کی طرف نکل آئے تو دنیا والے اس کی شکل کی وحشت اور اس کی بدبو سے مر جائیں۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شدت کے ساتھ رونے لگے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔ اس کی اسناد میں ابن لہیعہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ'' ''کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کے لئے تین دن کا فاصلہ ہوگا''۔

اسے بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ اس کی ران بیضاء پہاڑ جتنی ہوگی۔ دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا قدید اور مکہ مکرمہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ (قدید مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے) اور اس کے جسم کی موٹائی جبار بادشاہ کے گزوں کے حساب سے بیالیس گز ہوگی۔

اسے امام احمد اور مسلم نے روایت کیا۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَ غِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ'' ''کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کے چمڑے کی موٹائی تین روز کی مسافت ہوگی''۔

اسے امام ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ اس طرح ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَ فَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ'' ''قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کی مثل ہوگی۔ اس کی ران بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل کی مسافت ہوگی یعنی مدینہ سے مقام ربذہ تک کے درمیانی فاصلہ کے برابر (ربذہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک بستی تھی)''۔

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ترمذی کی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: ''کافر کے چمڑے کی موٹائی بیالیس گز ہوگی۔ اس کی داڑھ احد پہاڑ کی مثل ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی مکہ اور مدینہ کے درمیان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہے''۔

امام ترمذی نے اس حدیث کے بارے میں کہا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں: ''جِلْدُ الْکَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ وَضِرْسُهٗ مِثْلُ اُحُدٍ'' ''کافر کی کھال جبار (ملک یمن کے بادشاہ) کے گزوں کے حساب سے بیالیس گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی''۔

اسے حاکم نے بھی روایت کیا اور صحیح کہا۔ ان کے اور امام احمد کی اسناد جید کے ساتھ ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''کافر کی داڑھ قیامت کے دن احد پہاڑ جتنی بڑی ہوگی۔ اس کی کھال کی چوڑائی ستر گز ہوگی۔ اس کا بازو بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگا۔ ران اس کی ورقان پہاڑ کی مثل ہوگی۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم کے اندر اتنی ہوگی جتنا میرے اور مقام ربذہ کے درمیان فاصلہ ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ اس کا پیٹ اضم (ایک مقام یا پہاڑ) کے برابر ہوگا۔

حدیث: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الْکَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّوْهُ النَّاسُ'' ''(قیامت کے روز) کافر کی زبان ایک دو فرسخ (ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے) لمبی کر دی جائے گی لوگ اسے پاؤں کے نیچے روندتے ہوں گے''۔

اسے ترمذی نے عن الفضل بن یزید عن ابی المخارق عنہ روایت کیا۔ اور کہا: اس حدیث کو ہم صرف اسی وجہ سے پہچانتے ہیں۔ فضل بن یزید سے بہت سے ائمہ نے روایت کی ہے۔ اور ابو المخارق معروف نہیں ہیں۔ انتہیٰ۔

حدیث: حضرت ابو العجلان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک کافر اپنی زبان کو دو فرسخ تک قیامت کے دن کھینچ کر چل رہا ہوگا لوگ اسے پاؤں کے نیچے روند رہے ہوں گے۔

اس کی تخریج بیہقی وغیرہ نے کی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ ترمذی کا کہنا کہ ابو المخارق معروف نہیں وہم ہے۔ وہ تو ابو العجلان المحاربی ہیں جن کا ذکر بخاری نے الکنیٰ میں کیا ہے۔ اور ابو بکر ربیع الحافظ کہتے ہیں: ابو العجلان کی رسول اللہ ﷺ سے اس اسناد کے ساتھ صرف یہی ایک حدیث ہے۔ انتہیٰ۔

حدیث: اور یہی (عبد اللہ بن عمرو) رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کے اندر دوزخیوں کے جسم بہت بڑے بڑے ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں کسی کے کان کی لو اور کندھے تک کا فاصلہ سات سو سالہ (1) راہ ہوگی۔ اس کی چمڑی ستر گز موٹی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے کبیر و اوسط میں روایت کیا۔ اس کی اسناد قریب الحسن ہے۔

(1) احادیث میں کفار کے اجسام کی لمبائی چوڑائی مختلف آئی ہے جیسا کہ قارئین نے پڑھا۔ تو اس کا مطلب واضح ہے کہ جو کافر جس قدر کفر و شرک اور بدعملی و سرکشی میں بڑھا ہوا ہوگا اس کا جسم بھی اسی قدر بڑا اور بدصورت ہوگا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ (بنی اسرائیل: 71) ''جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے'' کے متعلق ارشاد فرمایا: ان (اہل محشر) میں سے کسی کو پکارا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور اس کے جسم میں ساٹھ گز اضافہ کر دیا جائے گا۔ (یہ اضافہ اس کے لئے باعث خوبصورتی اور وجہ مسرت ہوگا) اس کا چہرہ روشن ہوگا۔ اور اس کے سر پر ایک نورانی تاج سجایا جائے گا جو جگمگ جگمگ کر رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے دوستوں کی طرف جائے گا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے: ''اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا'' ''یارب! ہمیں بھی یہ عطا فرما اور ہمارے لئے اسے بابرکت بنا''۔ حتیٰ کہ وہ ان کے پاس پہنچے گا اور کہے گا: ''اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِّثْلُ هٰذَا'' ''تمہیں بشارت ہو تم میں سے ہر شخص کو اسی جیسا انعام ملنے والا ہے''۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: اور کافر کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ آدمی کی شکل میں اس کا جسم ساٹھ گز بڑھا دیا جائے گا۔ اور آگ کا تاج اس کو پہنایا جائے گا۔ جب اس کے ساتھی اس کو دیکھیں گے تو کہہ اٹھیں گے: اس کے شر سے اللہ کی پناہ، اے ہمارے رب! ہمیں یہ کچھ نہ دینا۔ پھر وہ ان کے پاس پہنچے گا تو اس کے دوست کہیں گے: اے اللہ! اسے ذلیل کر، یہ سن کر وہ کہے گا: ''اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِّثْلَ هٰذَا'' ''اللہ تمہیں غارت کرے، بے شک تم میں سے ہر ایک کو بھی اسی جیسا عذاب ملنے والا ہے''۔

اسے امام ترمذی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ الفاظ بھی ترمذی کے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں کافر کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت ہوگی۔ اس کی ہر داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ اور ران ورقان پہاڑ جتنی ہوگی۔ اور اس کی ہڈیوں اور گوشت کو چھوڑ کر اس کی چمڑی چالیس گز موٹی ہوگی۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ اور حاکم نے سب نے بروایت ابن لہیعہ روایت کیا۔ اور ابن ماجہ نے بطریق عیسیٰ بن مختار عن محمد بن ابی لیلیٰ عن عطیہ العوفی عن ابی سعید عن النبی ﷺ روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ الْكَافِرَ لَيَعْظُمُ حَتّٰى اَنَّ ضِرْسَهٗ لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَّفَضِيْلَةُ جَسَدِهٖ عَلٰى ضِرْسِهٖ كَفَضِيْلَةِ جَسَدِ اَحَدِكُمْ عَلٰى ضِرْسِهٖ'' کافر کا جسم بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ اس کی ایک داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی اور اس کی داڑھ کے مقابلہ میں اس کے جسم کی بڑائی ایسی ہوگی جیسے تمہاری داڑھ کے مقابل تمہارا جسم بڑا ہے''۔

حدیث: حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہیں پتہ ہے جہنم کی وسعت کس قدر ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ فرمانے لگے: ہاں ہاں، قسم بخدا تم نہیں جانتے۔ (تو سن لو) ہر ایک دوزخی کے کان کی لو اور اس کے کندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت ہوگی۔ (اندازہ لگائیں کہ ہمارے کان کی لو اور کندھے کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

درمیان صرف چار پانچ انچ کا فاصلہ ہے) جس میں پیپ اور خون کی وادیاں بہہ رہی ہوں گی ۔ میں نے کہا: کیا نہریں بہہ رہی ہوں گی؟ فرمانے لگے: نہیں، بلکہ وادیاں۔ (کہ ایک وادی میں کئی نہریں ہوسکتی ہیں)۔

اسے امام احمد نے صحیح اسناد کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول: وَهُمْ فِيهَا كٰلِحُوْنَ ۝ (المومنون) ''اور کافر دوزخ میں دانت نکالے ہوئے ہوں گے''۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ'' ''کافر کو دوزخ کی آگ بھون ڈالے گی چنانچہ اس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا۔ اور نیچے والا ہونٹ لٹک جائے گا حتیٰ کہ اس کی ناف کو چھونے لگے گا''۔

اسے امام احمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

حدیث: حضرت ابوغسان الضبی رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (عراق میں کوفہ کے مضافات میں ایک بستی) حیرہ میں فرمایا: تم عبداللہ بن حمراش کو پہچانتے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جہنم میں اس کی ران احد پہاڑ جتنی ہوگی۔ اور اس کی داڑھ بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) کس وجہ سے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''كَانَ عَاقًّا بِوَالِدَيْهِ'' ''وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اس کی اسناد کا حال میرے (مصنف کے) ذہن میں اس وقت حاضر نہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

کفار کے عذاب کا کم وبیش ہونا اور ہلکے ترین عذاب کا بیان

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ'' ''دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ آدمی ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کے دو انگارے ہوں گے جن سے اس کا دماغ یوں کھولتا ہوگا جیسے ہنڈیا اور دیگ جوش مارتی ہے''۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں: دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب اس شخص کا ہوگا جسے آگ کے دو جوتے اور تسمے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ یوں ابلتا کھولتا ہوگا۔ جیسے ہنڈیا جوش مارتی ہو (جب اس کے نیچے آگ جل رہی ہوتی ہے) ''مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا'' ''وہ نہیں سمجھے گا کہ اس سے سخت تر عذاب بھی کسی کو ہوسکتا ہے حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا''۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم میں سب سے کم تر عذاب اس شخص کا ہوگا جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔ جن سے اس کا دماغ ابلتا کھولتا ہوگا ساتھ ہی ساتھ عذاب کے دوسرے حصے بھی اسے پہنچ رہے ہوں گے۔ کچھ اہل جہنم ٹخنوں تک آگ میں ہوں گے جبکہ دیگر عذاب بھی ہو رہا ہوگا۔ بعض دوسرے عذابوں کے ساتھ ساتھ گھٹنوں تک آگ میں دھنسے ہوئے ہوں گے۔ اور ان میں سے کئی وہ ہوں گے جو سارے کے سارے آگ میں غرق ہوں گے۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور یہ حدیث مسلم میں بھی مختصراً ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: ''اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرِّ نَعْلَيْهِ'' ''اہل دوزخ میں سب سے ادنیٰ عذاب اس شخص کو ہوگا جسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے، اس کے جوتوں کی گرمی سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا''۔

(اسی مفہوم کی ایک حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل نار میں سے سب سے ہلکا عذاب ابو طالب (1) کا ہوگا۔ انہیں آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے جن سے ان کا دماغ کھول رہا

1۔ ابو طالب امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم کے والد ہیں۔ انہوں نے رحمت عالم ﷺ کی بہت ہی زیادہ خدمت کی۔ آپ ﷺ نے اپنی یتیمی کا دور انہیں کے پاس گذارا۔ تین برس تک شعب ابی طالب میں نبی مختار ﷺ کی خاطر ہر دکھ ہر تکلیف برداشت کی۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ہوگا۔ (مسلم)

حدیث: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عذاب کے اعتبار سے اہل نار میں سب سے کم تر وہ شخص ہوگا جس کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے۔ جن سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح جوش مارتا ہوگا۔ اس کے کان انگارے، اس کی داڑھیں انگارے اور اس کے ہونٹ آگ کے شعلے ہوں گے۔ اس کی دونوں طرف کی انتڑیاں قدموں کی طرف سے نکلیں گی۔ ''وَسَائِرُهُمْ كَالْحَبِّ الْقَلِيْلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيْرِ فَهُوَ يَفُوْرُ'' اور سارے دوزخی یوں ہوں گے جیسے بہت سارے پانی میں چھوٹے چھوٹے دانے ہوں اور پانی ابل رہا ہو''۔

اسے بزار نے مرسلاً صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم میں سے کچھ لوگوں کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، کچھ کو آگ گھٹنوں تک جکڑے ہوئے ہوگی، کئی لوگ آگ میں کمر تک دھنسے ہوئے ہوں گے۔ بعض کو آتش دوزخ نے گردن تک پکڑا ہوگا اور کچھ کو نار جہنم حلق تک جکڑ لے گی۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کو جب جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو جہنم ان سے اس طرح ملے گی کہ ایسی بھڑک ان پر مارے گی کہ کسی ہڈی پر گوشت نہ رہنے دے گی حتیٰ کہ کونچوں تک پہنچ جائے گی۔

(بقیہ سابقہ صفحہ) جب پورا مکہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت پر تل گیا۔ قریش جان کے دشمن بن گئے تو بھی ابو طالب نے اپنی برادری کے برخلاف اعلان کیا کہ اے بھتیجے! تم جیسے چاہو اپنے دین کی تبلیغ کرو، جب تک میں زندہ ہوں، کوئی بھی تمہارا بال بیکا نہیں کرسکتا۔ اب اپنی حکمتیں اللہ ہی جانتا ہے کہ ایسی مخلص و ہمدرد شخصیت کے مقدر میں نور ایمان کیوں نہیں ہوا۔ بہر کیف ہم یہاں حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی صاحب گجراتی کی مراۃ شرح مشکوۃ سے ایک پیراگراف نقل کررہے ہیں۔ امید ہے، مفید رہے گا۔ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ابو طالب کے ایمان کے متعلق علماء اہل سنت میں اختلاف ہے۔ علامہ احمد دحلان رحمہ اللہ نے ایک کتاب لکھی ہے ''اسنی المطالب فی ایمان ابی طالب'' وہاں ان کا ایمان ثابت فرمایا ہے۔ صاحب تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ وہ شرعاً مومن نہ تھے کہ انہوں نے صراحتہ کلمہ نہ پڑھا۔ مگر عنداللہ مومن تھے۔ ان بزرگوں کے نزدیک ابو طالب کو یہ عذاب عارضی ہوگا جیسے بعض گناہ گار مسلمانوں کو اور وہ اللہ کے اس لپ کے ذریعے دوزخ سے نکالے جائیں گے جو شفاعتیں ختم ہوجانے پر اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے بھرا ہوا اپنا ایک لپ جنت میں ڈالے گا۔ عام علماء فرماتے ہیں کہ ان کا ایمان ثابت نہیں۔ خیال رہے کہ کوئی شخص ان پر زبان طعن دراز نہ کرے وہ حضور ﷺ کے بڑے ہی خدمت گذار ہیں۔ حضور کو اپنے ساتھ لے کر سونے والے، حضور کی خاطر کفار مکہ کے ہاتھوں بہت ہی دکھ درد سہنے والے۔ ممکن ہے کہ ان پر طعن کرنے سے حضور ﷺ کو دکھ ہو ہم اپنی فکر کریں کہ ہمارا انجام کیا ہوگا۔ (مراۃ جلد ہفتم صفحہ 534)۔

یہ فقیر حقیر کچھ عرض کرنے کی پوزیشن میں تو نہیں، لیکن سرور عالم ﷺ کے اس ہمدرد، غمگسار، مددگار چچا کو کافر کہنے پر دل کسی طرح آمادہ نہیں ہوتا جو مرتے دم تک ہمدردی و غمگساری کا حق ادا کرتا رہا ہو۔ احادیث اپنی جگہ اور ان کی فنی حیثیت اپنے مقام پر لیکن اگر ابو طالب کو مذکور عذاب ہو رہا ہو تو کیا نبی رحمت ﷺ کا قلب انور بے چین نہ ہوگا اور کیا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اکرم کے قلب انور کو بے چین ہونے دے گا وہ تو فرماتا ہے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (والضحیٰ)

مزید تسلی کے لیے حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری قدس العزیز کی تصنیف لطیف ضیاء النبی جلد دوم میں ایمان ابو طالب کی بحث ملاحظہ فرمائیں انشاء اللہ العزیز تمام شکوک وشبہات ختم ہوجائیں گے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کیا۔ ان کے علاوہ نے موقوفاً علیہ روایت کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ (الرحمٰن) ''مجرموں کو پیشانی کے بالوں اور قدموں سے پکڑ لیا جائے گا''۔ کے متعلق روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجرم کا سر اور پاؤں پکڑ کر ملا دیئے جائیں گے۔ پھر اسے یوں توڑا پھوڑا جائے گا جیسے لکڑیوں کو توڑا جاتا ہے۔

اسے بیہقی نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت کریمہ پڑھی: كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ (النساء) ''جب کبھی ان کی کھالیں جل جل کر پک جائیں گی تو ہم انہیں دوسری کھالوں سے تبدیل کردیں گے تاکہ عذاب چکھتے رہیں''۔ تو فرمانے لگے: اے کعب! مجھے اس کی تفسیر بتاؤ۔ اگر تم نے سچ کہا تو میں تمہاری تصدیق کروں گا اور اگر تم نے غلط کہا تو تمہاری تردید کروں گا۔ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اِنَّ جِلْدَ ابْنِ اٰدَمَ يُحْرَقُ وَيُجَدَّدُ فِيْ سَاعَةٍ اَوْ فِيْ يَوْمٍ مِّقْدَارَ سِتَّةِ الْاٰفِ مَرَّةٍ'' (کافر) آدمی کی کھال ایک گھڑی یا ایک دن میں چھ ہزار مرتبہ جلائی اور تبدیل کی جائے گی'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

اسے بھی بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی اس فرمان الٰہی: كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ (نساء)، (ترجمہ وحوالہ اوپر گذرا) کے بارے میں روایت کیا۔ فرماتے ہیں: کفار کو ہر روز آگ ستر ہزار دفعہ کھائے گی۔ جب بھی آگ انہیں کھالے گی تو انہیں فرمایا جائے گا: ''عُوْدُوْا فَيَعُوْدُوْنَ كَمَا كَانُوْا'' ''پہلے کی حالت میں آجاؤ چنانچہ وہ ایسے ہی ہوجائیں گے جیسے پہلے تھے''۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز دنیا میں عیش و عشرت کرنے والے لوگوں میں سے ایک دوزخی کو حاضر کیا جائے گا اور آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تونے (دنیا میں) کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی تھی؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم، اے میرے رب نہیں۔ (ساری زندگی کی عیش وعشرت اور نعمتیں بھول جائے گا) اور دنیا میں سخت مصائب اٹھانے والے ایک جنتی کو بھی لایا جائے گا اور جنت میں ایک غوطہ لگوا کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تونے (دنیا میں) کوئی تکلیف دیکھی تھی؟ کیا تجھ پر کوئی مصیبت آئی تھی؟ تو وہ عرض کرے گا: ''لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ'' ''نہیں میرے رب، اللہ کی قسم، مجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی تھی۔ اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی تھی'' (جنت کے ایک غوطہ سے وہ دنیا کی ساری مصیبتیں، تکلیفیں بھول جائے گا)۔ (مسلم)۔

حدیث: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل دوزخ کو نظر انداز کردینے کا ارادہ فرمائے گا تو اہل دوزخ میں سے ایک شخص کے لئے اس کے قد کے برابر آگ کا ایک صندوق بنائے گا جس میں پسینہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

بھی حرکت نہ کر سکے گا (اتنا تنگ ہوگا) مگر اس کے اندر آگ کی کیلیں ہوں گی۔ (اسے اس میں بند کر کے) اس میں آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر آگ کے تالے سے مقفل کر دیا جائے گا۔ پھر اس صندوق کو آگ کے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا پھر ان دونوں صندوقوں کے درمیان آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اسے آگ کے تالے کے ساتھ بند کیا جائے گا۔ پھر یہ صندوق بھی آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق کے اندر رکھا جائے گا پھر ان دونوں کے درمیان آگ دہکائی جائے گی۔ پھر اسے بھی تالہ لگا دیا جائے گا۔ پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی کے متعلق ہے: لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ (الزمر) ''ان کفار کے لئے اوپر سے بھی آگ کے شعلے ہوں گے اور نیچے سے بھی آگ کے شعلے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس (عذاب) سے ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو''۔ اور یہ فرمان بھی اسی کے بارے میں ہے: لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ (الانبیاء) ''کفار و بدکار لوگ جہنم میں (شدت عذاب سے) چیخیں چلائیں گے اور وہ اس میں اور کچھ نہ سن سکیں گے'' فرماتے ہیں کہ دوزخی کو پتہ بھی نہ چلے گا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی دوسرا دوزخ میں موجود ہے۔

اسے بیہقی نے باسناد حسن موقوفاً روایت کیا۔ اور ایسے ہی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منقطع اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا۔

فصل

اہل (1) جہنم کا رونا اور چیخ و پکار کرنا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اہل نار مالک (داروغہ دوزخ) کو پکاریں گے تو وہ انہیں چالیس برس تک جواب نہیں دے گا۔ پھر کہے گا: اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ (زخرف) ''تمہیں وہیں پڑے رہنا ہوگا''۔

---

(1) اہل جہنم کی حالت زار پر کلام الٰہی سے مزید چند آیات ملاحظہ کر لیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (یونس)

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے برے کام کئے تو برائی کی سزا اسی جیسی ہوگی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ انہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ گویا ان کے چہرے سیاہ رات کے کسی ٹکڑے سے ڈھانپ دیئے گئے ہیں۔ یہی لوگ اہل نار ہیں۔ اس نار میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ (ہود)

ترجمہ: ''تو وہ جنہوں نے بدبختی اختیار کئے رکھی تو وہ آگ میں ہوں گے۔ ان کیلئے اس میں چیخنا اور چلانا ہی ہوگا''۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ (القمر)

ترجمہ: ''بے شک (آج) مجرم لوگ گمراہی اور پاگل پن کا شکار ہیں۔ (لیکن) اس روز انہیں گھسیٹا جائے گا آگ میں مونہوں کے بل (اور کہا جائے گا) اب چکھو آگ میں جلنے کا مزہ''۔

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پھر دوزخی اپنے رب کو پکاریں گے چنانچہ کہیں گے: رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ (المومنون) ”اے ہمارے پروردگار! اس دوزخ سے ہمیں نکال دے اور اگر ہم پھر بھی وہی (کفر وشرک) کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے“۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی مدت عمر تک جواب نہ دے گا۔ پھر فرمائے گا: قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ (المومنون) ”ذلت کے ساتھ وہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو“۔ پھر یہ لوگ مایوس ہو جائیں گے تو سوائے چیخنے اور چلانے کے کچھ نہ ہوگا۔ ان کی آوازیں گدھے کی آواز جیسی ہوں گی۔ پہلے چیخیں چلائیں گے اور آخر میں دھاڑیں ماریں گے۔

اسے طبرانی نے موقوفاً اور حاکم نے روایت کیا۔ طبرانی کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں اور حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث برشرائط بخاری ومسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل دوزخ پر رونا ڈال دیا جائے گا چنانچہ روئیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون کے آنسوؤں کے ساتھ رونے لگیں گے۔ یہاں تک کہ (روتے روتے) ان کے چہروں پر بڑے بڑے گڑھے بن جائیں گے (اتنے بڑے کہ) اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چلنے لگیں۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ (الواقعہ)

ترجمہ: ”اور بائیں ہاتھ والے کیا حالت ہوگی بائیں ہاتھ والوں کی؟ یہ لوگ جھلستی لو، کھولتے ہوئے پانی اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ پہلے بڑے خوشحال تھے۔ اور بڑے بھاری گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے باپ دادے بھی زندہ کئے جائیں گے؟ (اے حبیب کریم! ﷺ) آپ فرما دیں کہ سب اگلوں کو اور پچھلوں کو جمع کیا جائے گا ایک مقررہ وقت پر ایک جانے پہچانے دن میں۔ پھر تمہیں اے گمراہو، جھٹلانے والو! ضرور کھانا پڑے گا زقوم کے درخت سے۔ چنانچہ تم بھرو گے (اس سے مجبوراً) اپنے پیٹوں کو۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی بھی پینا پڑے گا۔ تم اسے اس طرح پیو گے جیسے پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ یہ ان کی مہمان نوازی ہوگی قیامت کے روز“۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ (المرسلات)

ترجمہ: ”وہ جہنم بڑے بڑے انگارے پھینک رہی ہوگی جیسے محل ہوں۔ گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے“۔

كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ (المعارج)

ترجمہ: ”ہرگز (اے کافرو تمہارا چاہا) نہ ہوگا۔ بے شک وہ تو آگ بھڑک رہی ہوگی۔ جو گوشت پوست کو نوچ لے گی۔ وہ (ہر اس شخص کو) بلائے گی جس نے (حق بات سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ہوگا۔ اور مال جمع کرتا رہا پھر سنبھال سنبھال کر رکھتا رہا ہوگا“۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ (الھمزہ)

ترجمہ: ”ہرگز نہیں، اسے ضرور حطمہ میں پھینک دیا جائے گا اور تمہیں کیا پتہ حطمہ کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں تک جا پہنچے گی۔ بے شک وہ آگ ان پر بند کر دی جائے گی۔ اس کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے“۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ابن ماجہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا۔ ابو یعلیٰ کے الفاظ ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگو! رویا کرو، اگر رو نہیں سکتے تو رونے والی صورت ہی بنالو۔ کیونکہ دوزخ والے دوزخ کے اندر روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسوان کے گالوں پر یوں جاری ہوں گے جیسے نہریں ہوں۔ حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں تو آنکھوں سے خون بہنے لگے گا۔ پھر آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔

دونوں کی اسناد میں یزید الرقاشی ہے اور ابن ماجہ کے بقیہ راوی وہ ہیں جن سے بخاری و مسلم نے روایات کی ہیں۔ نیز حاکم نے بھی اسے مختصراً حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ فرمایا: ''اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ حَتّٰى لَوْ اُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِيْ دُمُوْعِهِمْ لَجَرَتْ وَاِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ مَكَانَ الدَّمْعِ'' ''اہل دوزخ اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں (کے پانی) میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل جائیں۔ اور وہ بجائے آنسوؤں کے آنکھوں سے خون بہائیں گے''۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد بھی کہا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ترغیب

جنت(1) اور جنت کی نعمتیں

حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (ذمی وغیرہ) کو ناحق قتل کردیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ ''فَاِنَّ رِیۡحَ الْجَنَّةِ لَیُوۡجَدُ مِنۡ مَّسِیۡرَةِ مِائَةِ عَامٍ'' حالانکہ جنت کی خوشبو ایک سو سال کی دوری سے بھی محسوس کی جائے گی''۔

ایک روایت میں ہے: ''وَاِنَّ رِیۡحَهَا لَیُوۡجَدُ مِنۡ مَّسِیۡرَةِ خَمۡسِمِائَةِ عَامٍ'' ''اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی

---

(1) جنت، اہل جنت اور جنت کی نعمتوں کا بیان آیات قرآنی کے حوالہ سے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهۡدِیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِیۡمَانِهِمۡ ۚ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۹﴾ دَعۡوٰىهُمۡ فِیۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰﴾ (یونس)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کا رب انہیں (جنت کی طرف) ان کے ایمان کے سبب راہ دے گا۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔ (بہار جنت دیکھ کر) وہاں ان کی صدا یہ ہوگی: اے اللہ! تو پاک ہے اور جنت میں ملاقات کے وقت ان کی پہلی بات یہ ہوگی: سلامتی ہو اور ان کی آخری پکار یہ ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَزِیَادَةٌ ؕ وَلَا یَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾ (یونس)

ترجمہ: ''ان کے لئے جنھوں نے نیکیاں کمائیں نیک بدلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کے چہروں پر غبار اور ذلت نہیں ہوگی (بلکہ چہرے خوشی سے چمک رہے ہوں گے) یہی لوگ جنت والے ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے''۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ (الکہف)

ترجمہ: ''بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کی مہمان نوازی کے لئے فردوس (جو سب سے اعلیٰ جنت ہے) کے باغات ہوں گے۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو چھوڑ کر کوئی اور جگہ بدلنا نہیں چاہیں گے''۔

نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُكُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ فِیۡهَا مَا تَشۡتَهِیۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِیۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾ (حٰم السجدہ)

ترجمہ: ''(فرشتے مخلص مومنین سے کہتے ہیں) ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور تمہارے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تمہارے لئے اس میں وہ بھی ہے جو تم چاہو۔ یہ تمہاری مہمان نوازی ہوگی بخشنے والے مہربان کی طرف سے''۔

وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۱۱﴾ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِیۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیۡنَ عَلَیۡهَا مُتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوۡفُ عَلَیۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكۡوَابٍ وَّاَبَارِیۡقَ ۙ وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِیۡنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا یُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحۡمِ طَیۡرٍ مِّمَّا یَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوۡرٌ عِیۡنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِیۡمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۷﴾ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِیۡرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۳۸﴾ (الواقعہ)

ترجمہ: ''(دنیا میں نیکی کے کاموں میں) آگے رہنے والے، (قیامت کے روز بھی) آگے آگے ہوں گے۔ یہی لوگ مقرب بارگاہ الٰہی ہیں۔ عیش و سرور کے باغات میں، ایک بڑی جماعت پہلوں سے اور قلیل تعداد پچھلوں سے۔ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے پلنگوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے آگے پیچھے گردش کرتے ہوں گے نوخیز لڑکے جو ہمیشہ (اپنے حسن و جمال میں) ایک جیسے ہی رہیں گے۔ یہ لڑکے اپنے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مسافت سے محسوس ہو جائے گی''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رِيحُ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ، وَاللّٰهِ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ'' ''جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی دوری سے بھی محسوس ہوگی۔ (لیکن) اللہ کی قسم یہ خوشبو والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا نہیں پاسکیں گے''۔

اسے طبرانی نے بروایت جابر الجعفی روایت کیا۔ اس کتاب میں بہت سی احادیث گذر چکی ہیں۔ جن میں مختلف مقامات سے جنت کی خوشبو کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(بقیہ سابقہ صفحہ) ہاتھوں میں پیالے اور کوزے اور شراب طہور کے چھلکتے جام لئے ہوئے ہوں گے۔ (جنتی اس شراب سے دنیا کی شرابوں کی طرح) نہ سر درد محسوس کریں گے اور نہ مدہوش ہوں گے۔ وہ لڑکے میوہ جات بھی پیش کریں گے جو اہل جنت پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت بھی جس کی وہ رغبت کریں گے۔ اور خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو چھپائے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گی۔ یہ بدلہ ہوگا ان کے نیک کاموں کا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔ وہ بیکار اور گناہ والی باتیں جنت میں نہیں سنیں گے۔ بلکہ ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں ہی آئیں گی۔ اور یہ دائیں ہاتھ والے، کیا شان ہوگی دائیں ہاتھ والوں کی! ۔ بے خار بیری کے درختوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور لمبے لمبے سایوں میں۔ اور پانی کے آبشاروں میں اور پھلوں کی بہتات میں کہ نہ وہ ختم ہوں گے اور نہ انہیں ان سے روکا جائے گا اور بستر بچھے ہوئے ہوں گے اونچے اونچے پلنگوں پر۔ ہم نے ان کی بیویوں کو حیرت انگیز طریقہ سے پیدا فرمایا۔ پس ہم نے انہیں کنواریاں بنادیا۔ پیار کرنے والیاں ہم عمر۔ (یہ سب نعمتیں) اصحاب یمین (دائیں ہاتھ والوں) کے لئے مخصوص ہوں گی''۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ (الدھر)

ترجمہ: ''بے شک نیک لوگ پئیں گے ایسے جام جن میں کافور کی آمیزش ہوگی کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے خاص بندے پئیں گے۔ اور جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے''۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ (الدھر)

''تو اللہ تعالیٰ بچالے گا ان (نیک باعمل مومنوں) کو اس (قیامت کے) دن کے شر سے۔ اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلوں کا سرور بخش دے گا۔ اور ان کے صبر کے بدلہ میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔ وہ وہاں پلنگوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ جنت میں نہ سورج کی تپش دیکھیں گے اور نہ ٹھٹھرنا۔ اور ان کے قریب ہوں گے درختوں کے سائے اور پھلوں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے۔ اور ان کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے چمکدار گلاس گردش میں ہوں گے۔ یہ شیشے کے گلاس چاندی کی قسم سے ہوں گے جن کو ساقیوں نے اندازے کے ساتھ بھرا ہوگا۔ اور انہیں وہاں شراب کے ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے سامنے ایسے نوخیز لڑکے پھرتے ہوں گے جو (ہر حالت میں حسن وخوبی کے لحاظ سے) یکساں رہیں گے۔ جب تو انہیں دیکھے تو خیال کرے کہ یہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور وہاں تو جدھر بھی دیکھے گا نعمتیں ہی نعمتیں اور وسیع مملکت نظر آئے گی۔ ان (اہل جنت) پر باریک لباس ہوگا سبز ریشم اور اطلس کا بنا ہوا۔ اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور انہیں ان کا پروردگار شراب طہور پلائے گا۔ (اور انہیں فرمایا جائے گا) یہ تمہارے اعمال کا صلہ ہے اور تمہاری کوششیں مقبول فرمالی گئی ہیں''۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

اہل جنت کا جنت میں داخلہ

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ (مریم) ''جس دن ہم لے جائیں گے پرہیز گاروں کو رحمٰن کی بارگاہ کی طرف وفد کی صورت میں''۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وفد تو سواروں کا ہوتا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب وہ (پرہیز گار) لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو سفید اونٹنیوں سے ان کا استقبال ہوگا۔ ان اونٹنیوں کے پر ہوں گے جن پر سونے کے کجاوے رکھے ہوں گے۔ ان لوگوں کی جوتیوں کے تسمے نور کے ہوں گے جو جگمگا رہے ہوں گے۔ اونٹنیوں کا ہر قدم منتہائے نظر پر ہوگا۔ اور اس طرح یہ حضرات جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ سونے کے بڑے بڑے ٹکڑوں پر سرخ یاقوت کا حلقہ ہے اور جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت ہے جس کی جڑ کے پاس دو چشمے بہہ رہے ہیں۔ چنانچہ جب یہ لوگ ان چشموں سے پئیں گے تو ان کے چہروں پر نعمتوں کی شگفتگی نمایاں ہوجائے گی۔ اور جب ان میں سے ایک سے وضو کریں گے تو ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہونے پائیں گے۔ پھر سونے کے تختے پر لگے ہوئے زنجیر کے حلقے کو کھٹکھٹائیں گے۔ اے علی! کاش کبھی تم اس حلقے کی آواز سنتے! چنانچہ یہ آواز سن کر ہر حور کو پتہ چل جائے گا کہ اس کا خاوند آ گیا ہے تو وہ جلدی جلدی کرنے لگے گی۔ چنانچہ اپنے خادم کو بھیجے گی جو اس جنتی آدمی کے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا۔ اگر اللہ نے اس کو اپنی پہچان نہ کرادی ہوتی تو یہ (جنت کے اندر) نور و شگفتگی دیکھ کر اس خادم کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتا۔ (گویا یہ خادم اس قدر خوبصورت ہوگا) یہ عرض کرے گا: میں تیرا نوکر ہوں، مجھے تیرے حکم کا پابند کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے پیچھے پیچھے اس کے قدموں کی پیروی کرتا چلنے لگے گا۔ اور جنتی اپنی بیوی (حور) کے پاس آئے گا تو وہ جلدی جلدی اپنے خیمہ سے نکل اس سے بغل گیر ہوجائے گی اور کہے گی: تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبت ہوں۔ میں ایسی خوش ہوں کہ کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ میں وہ خادمہ ہوں کہ کبھی تکلیف نہ ہونے دوں گی۔ اور میں ہمیشہ تیرے ساتھ رہوں گی، کبھی تجھ سے جدا نہ ہوں گی۔ پھر وہ ایک محل میں داخل ہوگا۔ جس کی اونچائی بنیاد سے لے کر چھت تک ایک لاکھ گز ہوگی۔ جو موتی اور یاقوت کے پتھروں سے بنایا گیا ہوگا۔ اس کی

(بقیہ سابقہ صفحہ) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ (المطففین)

ترجمہ: ''بے شک نیکو کار لوگ راحت و آرام میں ہوں گے۔ پلنگوں پر بیٹھے (جنت کا) نظارہ کر رہے ہوں گے۔ آپ پہچان لیں گے ان کے چہروں سے راحتوں کی شگفتگی۔ انہیں سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی۔ جس کی مہر کستوری کی ہوگی۔ اس کے لئے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے سبقت لے جانے والے۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے صرف مقربین بارگاہ الٰہی پئیں گے''

اور ایسی سیکڑوں آیات ہیں جن میں نعمت ہائے جنت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کچھ راہداریاں سرخ، کچھ سبز اور کچھ زرد رنگ کی ہوں گی۔ ہر راہداری شکل وصورت میں ایک دوسری سے مختلف ہوگی۔ پھر وہ اپنے پلنگ پر پہنچے گا تو دیکھے گا کہ ایک تخت ہے۔ تخت پر ستر بستر بچھے ہوئے ہیں۔ ہر بستر پر اس کی ستر بیویاں ہیں۔ ہر بیوی ستر بہشتی جوڑے پہنے ہوئے ہے۔ بہشتی جوڑوں کے اندر سے اس کی بیوی کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ وہ اپنی بیویوں کی اس جماعت سے ایک رات کے برابر الگ رہے گا۔ ان کے نیچے کئی نہریں ساتھ ساتھ بہہ رہی ہوں گی۔ کچھ نہریں صاف ستھرے نہ خراب ہونے والے پانی کی ہوں گی، اس پانی میں گدلا پن نہیں ہوگا۔ کچھ نہریں خالص شہد کی ہوں گی جو ابھی مکھیوں کے پیٹ سے نکلا نہ ہو (کہ نکلنے کے بعد موم وغیرہ کئی کچھ اس میں مل جاتا ہے) کچھ نہریں شراب کی کہ جس کے پینے میں لذت ہوگی پینے والوں کے لئے۔ شراب ایسی کہ لوگوں نے اسے اپنے پیروں سے کشید نہیں کیا ہوگا (بلکہ کارخانہ قدرت میں تیار کی گئی ہوگی) اور کچھ نہریں دودھ کی ہوں گی جس کا مزہ تبدیل نہیں ہوا ہوگا۔ یہ ایسا دودھ ہوگا جو چارپایوں کے پیٹوں سے نہیں نکلا (1) (بلکہ قدرت نے خود تیار فرمایا ہوگا) اہل جنت کو جب کھانے کی بھوک ہوگی تو ان کے پاس سفید رنگ کے پرندے آجائیں گے اور اپنے پر اٹھا دیں گے (کہ لو ہمیں کھاؤ) چنانچہ وہ ان کے پہلوؤں سے جس رنگ سے چاہیں گے کھائیں گے۔ پھر پرندے اڑ کر چلے جائیں گے۔ اور جنت کے اندر مختلف اقسام کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔ اہل جنت کا جب انہیں کھانے کو جی چاہے گا تو شاخیں ان کے قریب جھک آئیں گی۔ چنانچہ جس قسم کا پھل کھانا چاہیں گے کھا سکیں گے۔ اگر کوئی چاہے گا تو کھڑے ہو کر کھائے گا اور اگر کسی کا دل چاہے گا تو تکیہ لگا کر کھائے تو وہ تکیہ لگا کر کھالے گا۔ اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ (الرحمٰن) ''اور دونوں جنتوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے ہوں گے کہ نیچے سے چن لو''۔ اور ان کے سامنے موتیوں کی طرح چمکتے دمکتے نوکر چاکر ہوں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب صفۃ الجنۃ میں عن الحارث الاسود عن علی اسی طرح موقوفاً روایت کیا۔ نیز ابن ابی الدنیا اور بیہقی وغیرہما نے بھی اسے عن عاصم بن ضمرہ عن علی موقوفاً علیہ اس کی مثل روایت کیا ہے جو کہ زیادہ صحیح اور بہت مشہور ہے۔ ابن ابی الدنیا کے الفاظ ہیں کہ فرمایا: اپنے پروردگار سے ڈرنے والوں کو جو جماعتوں کی صورت میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے کے پاس پہنچیں گے تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے جس کے تنے کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہوں گے۔ جو جاری ہوں گے۔ چنانچہ جنتی لوگ ان میں سے کسی ایک کے قریب ہونے کا

---

(1) قرآن حکیم نے اس کی منظر کشی یوں فرمائی ہے:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ (محمد)

ترجمہ: ''اور حال اس جنت کا جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے۔ اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ہو۔ اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے۔ اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف ستھرا ہو۔ اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔ کیا ایسے چین والے ان کے برابر ہو جائیں گے جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا ہے اور جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ارادہ کریں گے گویا کہ انہیں اس کا حکم دیا گیا ہو۔ پھر اس سے پئیں گے تو ان کے پیٹوں سے گندگی یا غلاظت یا بری چیزیں دور ہو جائیں گی۔ پھر دوسرے چشمے کے پاس جائیں گے اور اس سے وضو کریں گے تو ان پر راحت و آرام کی تازگی جاری ہو جائے گی۔ پھر اس کے بعد کبھی ان کے چہروں کی تازگی و شگفتگی میں تبدیلی نہیں آئے گی (ہمیشہ ترو تازہ رہیں گے) اور ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے وہ تو گویا یوں ہوں گے کہ تیل لگا کر سنوارے گئے ہوں۔ پھر جنت کے دربانوں کے پاس پہنچیں گے تو دربان انہیں کہیں گے: تم پر سلامتی ہو، تم پاک صاف ہوئے۔ اب جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔ سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ان کی ملاقات لڑکوں (غلمان) سے ہوگی وہ ان کے قریب آئیں گے جس طرح دنیا کے لڑکے اپنے گہرے دوست کے نزدیک ہوتے ہیں جو کہیں دور سے آیا ہو۔ پھر یہ لڑکے کہیں گے: (اے جنتی!) اس عزت و کرامت کی بشارت ہو جو اللہ نے تیرے لئے تیار فرمائی ہے۔ فرمایا کہ پھر ان لڑکوں میں سے ایک نوخیز لڑکا اس جنتی کی خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں ایک بیوی کے پاس آکر کہے گا: فلاں شخص آیا ہے اور اس کا وہ نام لے گا جس سے دنیا میں اس کو پکارا جاتا ہوگا۔ تو وہ پوچھے گی: کیا تو نے اسے دیکھا؟ چنانچہ وہ جواب دے گا: میں نے اسے دیکھا ہے اور وہ میرے پیچھے آرہا ہے۔ اب وہ حور خوشی سے جلدی جلدی اٹھے گی حتیٰ کہ اپنے دروازے کی دہلیز پر آکر کھڑی ہو جائے گی۔ چنانچہ جب جنتی اپنے ٹھکانے پر پہنچے گا تو اپنے مقام کی بنیادوں میں لگی ہر چیز کو دیکھے گا کہ یہ تو موتیوں کی بنی ہوئی ہے جس کے اوپر سبز، زرد، سرخ اور ہر رنگ کا محل ہے۔ پھر اپنا سر اٹھا کر چھت کی طرف نظر کرے گا۔ تو دیکھے گا کہ مثل برق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا انداز مقرر نہ فرمایا ہوتا تو وہ اتنی چمک مارتا کہ اس کی نظر جاتی رہتی۔ پھر سر جھکا کر اپنی بیویوں کو دیکھے گا جبکہ وہاں (آب کوثر کے) رکھے ہوئے کوزے، برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں موجود ہوں گی۔ چنانچہ جنتی لوگ ان نعمتوں کو دیکھیں گے پھر اپنے پلنگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائیں گے اور کہیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (الاعراف) ”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم راہ نہ پاتے اگر وہ ہمیں راہ نہ دکھاتا“ پھر ایک منادی ندا کرے گا: اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کہ تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہاں ہمیشہ قیام پذیر رہو گے کہ کبھی یہاں سے تمہیں کوچ نہیں کرنا پڑے گا۔ اور صحت مند رہو گے (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے، فرمایا: کہ تمہیں کبھی بیماری نہیں آئے گی (1)۔

---

(1) اس حدیث کی تائید بہت سی آیات قرآنی سے ہوتی ہے جن میں سے کچھ پچھلے حاشیوں میں گذر چکی ہیں اور چند ایک اور ملاحظہ کرلیں:

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ (الزمر)

ترجمہ: ”اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے ان کو جماعتوں کی صورت میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے دربان ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم تو خوب رہے۔ اب جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔ اور جنتی کہیں گے: سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمادیا۔ اور ہمیں (جنت کی) زمین کا وارث بنادیا کہ ہم جہاں چاہیں جنت میں رہیں۔ تو کیا ہی اچھا اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کا“۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت خالد بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: ''اَمَّا بَعْدُ!'' آگاہ ہو جاؤ، دنیا نے اپنے خاتمہ کی خبر دے دی ہے۔ اور دنیا سے اب کچھ باقی نہیں رہ گیا مگر صرف اتنا کہ جتنا کسی برتن کی تہہ میں بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جسے اس کا مالک چھوڑ دیتا ہے۔ (حقیر اور قلیل سمجھ کر گرا دیتا ہے پیتا نہیں) تم دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہو رہے ہو جسے پھر زوال نہیں ہے۔ اس لئے جہاں حاضر ہونے جا رہے ہو نیک اعمال بھیج کر جاؤ۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔ اور جنت پر ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ وہ ہجوم کی وجہ سے لبالب بھری ہوئی ہوگی۔

اسے مسلم نے ایسے ہی موقوفاً روایت کیا ہے۔ اور یہ پوری حدیث کتاب الزہد میں بیان ہو چکی ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقام ہجر کے درمیان ہے۔ اور ہجر و مکہ کے درمیان ہے۔ (ہجر ملک شام میں ایک بستی کا نام ہے)۔

اسے بخاری و مسلم نے ایک حدیث میں روایت کیا۔ اور ابن ماجہ نے بھی مختصراً روایت کیا مگر ان کے الفاظ میں یوں ہے۔ دونوں چوکھٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان یا جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان میں ہے۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ (ابو حازم راوی کو شک ہے) افراد جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے پہلا شخص داخل نہ ہوگا جب تک کہ ان کا آخری شخص داخل نہ ہو جائے ''وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ'' ''ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے''۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح (نورانی اور خوبصورت) ہوں گی۔ اور جو لوگ ان

(بقیہ صفحہ گزشتہ) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ (الغاشیہ)

ترجمہ: ''کتنے ہی چہرے اس دن چین میں ہوں گے۔ اپنی کوشش پر راضی، بلند باغ میں، کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔ اس (جنت) میں رواں چشمہ ہے۔ اس میں بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے ہیں اور برابر بچھے ہوئے قالین ہیں اور پھیلی ہوئی چاندنیاں ہیں''۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ (الاعراف)

ترجمہ: ''اور ہم نے ان (اہل جنت) کے سینوں میں سے کینے کھینچ لئے۔ ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ کہیں گے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کو جس نے ہمیں اس (جنت) کی راہ دکھائی۔ اور ہم راہ نہ پاسکتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے۔ اور ندا دی جائے گی کہ یہ جنت تمہیں میراث میں دی گئی ہے جو بدلہ ہے تمہارے نیک اعمال کا''۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کے بعد داخل جنت ہوں گے، ان کی شکلیں انتہائی چمکدار ستاروں کی مثل ہوں گی۔ یہ لوگ (جنت میں) نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ۔ نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود (خوشبودار لکڑی) سلگتا ہوگا۔ ان کی بیویاں بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک ہی آدمی کے خلق پر ہوں گے۔ (سب کا اخلاق ایک جیسا ہوگا) اپنے باپ آدم (علیہ السلام) کی صورت پر ہوں گے، ہر ایک کا قد ساٹھ گز ہوگا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی۔ وہ جنت میں نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے۔ اور نہ پاخانہ کی انہیں حاجت ہوگی۔ جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا۔ اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا مغز بوجہ حسن و خوبی گوشت کے باہر سے نظر آئے گا: ''لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ يُسَبِّحُوْنَ اللهَ بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا'' ''ان کے درمیان کوئی اختلاف اور بغض و عداوت نہیں ہوگا۔ ان کے دل ایک دل کی مثل ہوں گے۔ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کریں گے''۔

اسے بخاری و مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ بَنِىْ ثَلَاثٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ'' ''اہل جنت، جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہوگا۔ سب کی عمر تینتیس سال ہوگی''۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز ترمذی نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی روایت کیا اور حدیث غریب کہا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ'' ''جنتی لوگوں کے بدن پر بال نہیں ہوں گے، وہ بے ریش ہوں گے، آنکھوں میں سرمہ ہوگا۔ ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی اور ان کے لباس پرانے نہیں ہوں گے''۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے۔ سفید رنگت، گھنگریالے بال اور آنکھوں میں سرمہ ہوگا۔ ہر ایک کی عمر تینتیس برس کی ہوگی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت میں ہوں گے۔ اور قد لمبائی میں ساٹھ گز اور چوڑائی میں سات گز ہوگا۔

اسے امام احمد، ابن ابی الدنیا، طبرانی اور بیہقی سب نے بروایت علی بن زید بن جدعان عن المسیب عنہ روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناکمل (وقت پیدائش سے پہلے پیدا ہو جانے والا) بچہ اور بہت بوڑھا شخص اور اس کے درمیان میں پیدا ہونے والے لوگ، جو کسی بھی عمر میں فوت ہو جائیں گے، سب کو (قیامت کے دن) تینتیس سال کی عمر کا اٹھایا جائے گا۔ اب اگر وہ جنتی ہوگا تو آدم علیہ السلام کی نشانیوں، (خوبصورتی میں) حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت، اور (اخلاص ووفا میں) حضرت ایوب علیہ السلام کے دل کے مطابق ہوگا۔ اور جو لوگ دوزخی ہوں گے ان کے اجسام بڑے بڑے اور پہاڑوں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے۔

اسے بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جنت میں ادنیٰ ترین جنتی کا مقام

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا: سب سے کم درجے والا جنتی کون ہوگا؟ تو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ آدمی ہوگا جو سب جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! بھلا میں جنت میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں جبکہ لوگ تو اپنے اپنے مقام پر پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے ٹھکانے قائم کر لئے ہیں۔ اسے فرمایا جائے گا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تجھے اتنا ملک دے دیا جائے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کو دیا گیا تھا؟ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔ اس پر اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا ہم نے تجھے اتنا ملک عنایت فرما دیا اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اتنا اور عنایت کر دیا تو وہ پانچویں مرتبہ پر عرض کرنے لگے گا: میں راضی ہو گیا ہوں، اے میرے رب۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سارا بھی تجھ کو دیا اور اس سے دس گنا اور بھی تیرے حوالے کیا۔ اس کے علاوہ وہ بھی سب کچھ تجھے دیا جو تیرے دل کو بھائے اور تیری آنکھوں کو بھلا معلوم ہو۔ تو وہ عرض گذار ہوگا: اے میرے پالنے والے! میں راضی ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پھر سب سے بلند مرتبہ جنتی کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: ''اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِیَدِیْ وَخَتَمْتُ عَلَیْهَا فَلَمْ تَرَ عَیْنٌ وَّ لَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَّ لَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ'' ''یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو میں نے خود منتخب فرمایا۔ ان کی عزت و بزرگی کو اپنے دست قدرت سے بڑھایا۔ اور میں نے ہی اس پر مہر بھی لگا دی۔ (جو کچھ ان کے لئے میں نے تیار فرما رکھا ہے) تو وہ تو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور نہ (ان نعمتوں کا) خیال کسی بشر کے دل پر گذرا ہے''۔ (مسلم)۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرتبے کے لحاظ سے سب سے ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کا منہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے جنت کی طرف پھیر دے گا اور اسے ایک سایہ دار درخت دکھائے گا۔ یہ دیکھ کر وہ عرض کرنے لگے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں ہو جاؤں۔ پھر اس کے جنت میں داخل ہونے اور اس کی تمناؤں کے پورا ہونے کے بارے میں حدیث ذکر کی یہاں تک پہنچے کہ جب اس کی تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ تجھے دیا اور اس جیسا دس گنا اور بھی تیرے لئے ہے۔ فرمایا کہ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاكَ لَنَا وَاَحْیَانَا لَكَ'' حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت وہ کہہ اٹھے گا: ''مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِیْتُ'' ''جو کچھ مجھے ملا ہے، کسی کو بھی نہیں دیا گیا''۔ (مسلم)۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنت میں داخل ہونے والا آخری جنتی وہ ہوگا کہ اس کا رب عزوجل اس کے پاس تشریف لائے گا (یہ اس کی عزت افزائی ہوگی) اور فرمائے گا: چل اٹھ، جنت میں داخل ہوجا۔ تو وہ ناراض ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: تونے میرے لئے (جنت میں) کچھ باقی رہنے دیا ہے؟ (جس میں میں جاؤں؟) اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "نَعَمْ لَكَ مِثْلُ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ غَرَبَتْ" "ہاں، تیرے لئے اتنا ہے کہ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے (یعنی پوری دنیا کے برابر ہے)۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ اور میرے (مصنف کے) اصلی نسخہ میں اس کا مرفوع ہونا مذکور نہیں۔ میرا خیال ہے کہ کاتب نے (غلطی سے) نبی اکرم ﷺ کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل تمام اولین و آخرین کو ایک مقرر مقام پر ایک معلوم دن میں جمع فرمائے گا جہاں چالیس برس تک لوگ کھڑے رہیں گے۔ ان کی آنکھیں پھٹی پھٹی ہوں گی۔ اللہ کی قضا و قدر کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اس کے بعد یہاں تک حدیث ذکر کی کہ فرمایا: پھر رب تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: اپنے سروں کو اٹھاؤ۔ چنانچہ وہ سروں کو اٹھائیں گے تو ان کے اعمال صالحہ کے مطابق انہیں نور عطا فرمایا جائے گا۔ چنانچہ ان میں سے بعض کو ایک بہت بڑے پہاڑ کے برابر نور دیا جائے گا۔ جو ان کے آگے دوڑتا ہوگا۔ بعض کو ان کا نور اس سے کم دیا جائے گا۔ کچھ کو ان کے ہاتھ پر کھجور کے درخت کے برابر نور عطا ہوگا۔ اور کچھ کو اس سے بھی تھوڑا۔ یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص وہ ہوگا جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھوں پر دیا جائے گا۔ یہ نور کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔ جب روشن ہوگا تو وہ شخص اپنا قدم آگے بڑھائے گا اور جب بجھ جائے گا تو ٹھہر جائے گا۔ چنانچہ لوگ اپنے اپنے نور کے مطابق (پل صراط پر سے) گذریں گے۔ کوئی تو آنکھ جھپکنے میں گذر جائے گا۔ کچھ کا گذرنا بجلی کے کوندنے کی طرح ہوگا۔ بعض بادل کی طرح گذریں گے۔ بعض ستارے کی چمک کی مثل گذر جائیں گے۔ کچھ ہوا کی مثل، کچھ گھوڑے کی رفتار کی مثل، اور کچھ تیز دوڑنے والے آدمی کی طرح گذر جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی بھی گذرے گا جس کو قدموں کی پشت پر نور ملا ہوگا۔ وہ اپنے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے بل گھسٹ کر چل رہا ہوگا۔ کبھی ایک ہاتھ چھوٹ جائے گا اور دوسرا ہاتھ پھنس جائے گا۔ کبھی ایک پاؤں پھسل جائے گا اور دوسرا پاؤں اٹک جائے گا۔ اور چاروں طرف سے اسے آگ گھیر رہی ہوگی۔ چنانچہ وہ اسی طرح گرتا پڑتا چلتا رہے گا حتیٰ کہ خلاصی پالے گا۔ جب چھٹکارا حاصل کرلے گا تو دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوکر کہے گا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَعْطَانِىْ مَا لَمْ يُعْطِ اَحَدًا اِذْ نَجَّانِىْ مِنْهَا بَعْدَ اِذْ رَاَيْتُهَا" "ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ کچھ عطا کیا جو کسی کو نہیں دیا جبکہ اس دوزخ سے نجات دے دی جسے میں دیکھ چکا تھا"۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ جنت کے دروازے کے قریب ایک نہر پر پہنچے گا۔ اور اس میں غسل کرے گا تو اہل جنت کی خوشبو اور ان کے رنگ روپ اس کی طرف آنے لگیں گے۔ جنت کے دروازے کے سوراخوں سے جنت کے اندر کی بہاریں دیکھے گا تو عرض کرے گا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

''رَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ'' ''اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے'' اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تو جنت مانگنے لگا ہے جبکہ میں نے تجھے دوزخ سے نجات بخش دی ہے؟ تو عرض گذار ہوگا: اے میرے پروردگار! میرے اور دوزخ کے درمیان کوئی پردہ کھڑا کر دے تاکہ میں اس کی آواز نہ سن سکوں۔ فرمایا کہ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور دیکھے گا یا اس کے سامنے ایک مقام ظاہر کیا جائے گا گویا کہ وہ ایک خواب دیکھ رہا ہے۔ اب عرض کرنے لگے گا: اے میرے پروردگار! یہ مقام مجھے عطا فرما دے۔ تو رب تعالیٰ فرمائے گا: ''لَعَلَّکَ اِنْ اَعْطَیْتُکَہٗ تَسْأَلُ غَیْرَہٗ'' ''میں نے اگر تجھے یہ مقام عطا فرما دیا تو یقیناً تو اس کے علاوہ بھی سوال کرے گا''۔ وہ عرض کرے گا: نہیں (میرے مولیٰ!) تیری عزت کی قسم اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس سے اچھا بھلا اور کون سا مقام ہو سکتا ہے؟ چنانچہ وہ اسے عنایت فرما دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں فروکش ہو جائے گا۔ اب اس سے آگے ایک اور منزل دیکھے گا۔ اسے یوں لگے گا جیسے وہ خواب دیکھ رہا ہو۔ کہے گا: اے میرے مالک! یہ منزل مجھے عنایت فرما دے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ارشاد فرمائے گا: اگر میں تجھے یہ عطا فرما بھی دوں تو تو یقیناً اس کے علاوہ بھی سوال کرے گا۔ وہ عرض گذار ہوگا: نہ، میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم، اس سے بہتر مقام ہے کون سا؟ چنانچہ اسے یہ منزل بھی دے دی جائے گی۔ اور وہ اس میں جا قیام کرے گا۔ پھر خاموش ہو جائے گا تو اللہ جل ذکرہ پوچھے گا: ''مَا لَکَ لَا تَسْأَلُ؟'' ''تجھے کیا ہوا کہ اب اور سوال نہیں کرتا؟'' (واہ ہمارے مالک و مولیٰ! تیری نوازشوں کے کیا کہنے ہیں!) وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اتنے سوال کئے ہیں کہ اب مجھے حیا آنے لگی ہے۔ اور اتنی قسمیں کھا چکا ہوں (اور انہیں توڑ چکا ہوں) کہ اب شرمندگی ہو رہی ہے۔ اس پر اللہ جل ذکرہ ارشاد فرمائے گا: ''اَلَمْ تَرْضَ اَنْ اُعْطِیَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا مُنْذُ خَلَقْتُھَا اِلٰی یَوْمِ اَفْنَیْتُھَا وَعَشَرَۃَ اَضْعَافِہٖ'' ''کیا تو اس پر خوش نہیں کہ میں تجھے اتنا دے دوں کہ جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس کے فنا ہونے کے دن تک کے برابر ہو اور اس کے برابر دس گنا اور بھی؟'' تو وہ عرض کرے گا: ''اَتَھْزَءُ بِیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعِزَّۃِ؟'' ''تو رب العزت ہو کر مجھ سے مذاق فرماتا ہے؟'' (اپنے رب کی عطاؤں پر حیران جو ہو گیا ہوگا) اس کی بات پر رب تبارک وتعالیٰ اپنی رضا اور خوشنودی کی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود حدیث بیان کرتے ہوئے جب اس مقام پر پہنچے تو ہنس پڑے یہاں تک کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ فرماتے ہیں کہ اس پر رب جل ذکرہ ارشاد فرمائے گا: ''لَا وَلٰکِنِّیْ عَلٰی ذَالِکَ قَادِرٌ سَلْ'' ''نہیں، میں مذاق نہیں فرماتا بلکہ یہ سب کچھ عطا فرمانے پر قدرت رکھتا ہوں، تو سوال تو کر''۔ (پھر ہماری قدرت کی کرشمہ سازی دیکھ) تو وہ بولے گا: مجھے جنتی لوگوں کے ساتھ ملا دے۔ چنانچہ رب فرمائے گا: جا ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جا۔ وہ دوڑتا ہوا جنت میں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ جب لوگوں کے قریب جائے گا تو موتی کا بنا ایک محل اس کے سامنے نمودار ہوگا۔ یہ دیکھ کر وہ سجدہ میں گر پڑے گا۔ تو اسے حکم ہوگا: تجھے کیا ہو گیا ہے، اٹھا اپنے سر کو۔ وہ عرض کرے گا میں نے اپنے رب کے نور کو دیکھا یا میرے رب نے مجھے اپنی تجلی دکھائی ہے۔ اس پر فرمان ہوگا: وہ تو تیری قیام گاہوں میں سے ایک قیام گاہ ہے۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ ایک آدمی سے ملاقات کرے گا تو (اس کے حسن و جمال کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

دیکھ کر) اس کے سامنے سجدہ کرنے کو تیار ہو جائے گا۔ حکم ہوگا: ٹھہر جا۔ وہ کہے گا: میں سمجھتا ہوں کہ تم فرشتوں میں سے ایک فرشتے ہو۔ وہ آدمی کہے گا: (یہ بات نہیں) بلکہ میں تو تیرے خزانچیوں میں سے ایک خزانچی اور تیرے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔ جس خزانے پر میں متعین ہوں اس پر میرے ماتحت ایک ہزار منشی ہیں۔ فرمایا کہ وہ شخص اس جنتی کے آگے آگے چل پڑے گا حتیٰ کہ اس کے لئے محل کا دروازہ کھولے گا۔ فرمایا کہ محل اس موتی سے بنا ہوگا جو اندر سے خالی ہو۔ اس کی چھتیں، دروازے، تالے اور چابیاں سب موتی کے ہوں گے۔ اس محل کے بالمقابل ایک اور سبز رنگ کا محل ہوگا جو اندر سے سرخ ہوگا۔ اس میں ستر دروازے ہوں گے۔ ہر دروازہ اندر سے سبز رنگ کے ایک اور محل کی جانب کھلے گا۔ ہر محل سے ایک اور محل کی طرف راستہ جاتا ہوگا جس کا رنگ پہلے سے مختلف ہوگا۔ ہر محل کے اندر پلنگ لگے ہوں گے، بیویاں اور خادمائیں موجود ہوں گی۔ جن میں سب سے کم درجہ والی وہ خوبصورت آنکھوں والی حور ہوگی جس نے ستر بہشتی حلے پہن رکھے ہوں گے۔ ان حلوں کے باہر سے اس کی پنڈلیوں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ اس کا سینہ جنتی کے لئے آئینہ ہوگا اور جنتی کا سینہ اس کا آئینہ ٹھہرے گا (ایک دوسرے میں اپنی اپنی صورت دیکھیں گے) جب وہ اس حور کے سامنے آئے گا تو حور اس کی آنکھوں میں پہلے سے بھی ستر گنا زیادہ حسین ہو جائے گی۔ اب اس کو فرمایا جائے گا۔ ذرا آگے دیکھ، چنانچہ وہ دیکھے گا تو فرمان ہوگا: یہ تیری ملکیت ہے جو ایک ہزار سالہ راہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں تک تیری نگاہ پہنچتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر فرمانے لگے: اے کعب! کیا آپ سنتے نہیں کہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ادنیٰ جنتی کے مقام کے متعلق ہمارے سامنے کیا بیان کر رہے ہیں؟ (اگر ادنیٰ جنتی کا یہ مقام ہے) تو پھر اعلیٰ جنتی کا کیا حال ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یا امیر المومنین! (اس کے لئے تو) وہ کچھ ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں۔ بلاشبہ اللہ جل ذکرہ نے ایک گھر پیدا فرمایا جس میں اپنی منشا کے مطابق (اعلیٰ جنتی کے لئے) بیویاں، پھل اور مشروبات بنائے۔ پھر اسے اوپر سے ڈھانپ دیا۔ چنانچہ اسے اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ نہ ہی جبریل علیہ السلام نے اور نہ فرشتوں میں سے کسی اور نے دیکھا ہے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ (السجدہ) ''پس کسی جان کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان اعلیٰ جنتیوں کیلئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ جزا ہے ان کے اعمال صالحہ کی''۔ فرمایا: اور اس کے علاوہ دو جنتیں پیدا فرمائیں اور اپنی مرضی کے مطابق انہیں مزین فرمایا۔ اور اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا دکھا بھی دیں۔ پھر فرمایا: جس کا اعمال نامہ علیین میں ہوگا وہ اس گھر میں داخل ہوگا جسے کسی نے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ علیین والوں میں سے ایک آدمی نکل کر اپنی ملکیت میں سیر کرتا ہوگا تو جنت کے خیموں میں سے کوئی خیمہ ایسا نہ رہے گا جس میں اس کے چہرے کی روشنی داخل نہ ہو جائے گی۔ اہل جنت اس کی خوشبو سے خوش ہو جائیں گے اور کہنے لگیں گے: واہ، کیا بات ہے اس خوشبو کی، یہ خوشبو تو علیین والوں میں سے کسی شخص کی ہے جو اپنے ملک میں سیر کرنے نکلا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تمہارا بھلا ہو جائے، (جنت اور اہل جنت کے یہ احوال سن کر)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یہ دل تو آزاد ہو گئے ہیں (بے عمل ہو جائیں گے) انہیں قبضہ میں لاؤ۔ (کوئی وہ بات کرو جس سے لوگ عمل پر راغب ہوں) تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن بے شک جہنم کی ایسی چنگھاڑ ہوگی کہ ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گھٹنوں کے بل گر پڑے گا۔ حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی پکارنے لگیں گے: "رَبِّ نَفْسِيْ نَفْسِيْ" یا میرے پروردگار! مجھے محفوظ رکھنا" یہاں تک کہ اگر (اے مخاطب) ستر انبیاء کے اعمال بھی تیرے اعمال کے ساتھ مل جائیں تو میرے خیال میں تیری نجات نہ ہونے پائے۔ (اگر فضل خداوندی دست گیری نہ فرمائے)۔

اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی اور حاکم نے اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا اور آخر میں کہا: "اللہ نے ایک گھر تعمیر فرمایا ہے" آخر تک حضرت کعب رضی اللہ عنہ پر موقوفًا روایت کیا۔ طبرانی کے طرق سے ایک طریق صحیح ہے۔ الفاظ بھی طبرانی کے ہیں۔ اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ اور مسلم میں بھی اس سے مختصر یہ روایت موجود ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں سب سے کم درجہ والے جنتی کے متعلق نہ کچھ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) ضرور ارشاد فرمائیے۔ تو حضور انور ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی جنت کے دروازے سے داخل ہوگا تو اس کی خدمت پر مامور نوخیز لڑکے اس سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے: خوش آمدید، ہمارے آقا۔ ہم سے ملنے کا اب آپ کو وقت ملا ہے؟ فرمایا کہ پھر اس کے لئے چالیس سال کی راہ تک قالین بچھا دیئے جائیں گے۔ پھر وہ دائیں بائیں نظر کرے گا تو کئی باغات دیکھے گا، پوچھے گا: یہ کس لئے ہیں؟ جواب ملے گا: یہ سب تیری خاطر ہیں۔ یہاں تک کہ جب آگے پہنچے گا تو اس کے سامنے ایک سرخ یاقوت یا سبز زبرجد بلند ہوگا۔ جس میں ستر راہداریاں ہوں گی۔ ہر راہداری میں ستر بالا خانے ہوں گے۔ ہر بالا خانے میں ستر دروازے ہوں گے۔ چنانچہ اسے حکم ہوگا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ چنانچہ وہ چڑھنے لگے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے ملک کے تخت کے پاس پہنچ جائے گا تو اس پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائے گا۔ اس تخت کی وسعت میلوں ہوگی۔ اس میں کئی محل ہوں گے۔ پھر اس کے سامنے سونے کے بنے بڑے بڑے ستر پیالے لائے جائیں گے۔ ان میں ایسا کوئی پیالہ نہیں ہوگا جس کا رنگ دوسرے پیالے سے ملتا ہوگا۔ ان میں سے آخری پیالے میں بھی وہی لذت پائے گا جو پہلے میں پائی ہوگی۔ پھر اسے مختلف اقسام کے مشروبات پیش کئے جائیں گے۔ چنانچہ ان میں سے جی بھر کر نوش کرے گا۔ پھر غلمان (نوخیز لڑکے) آپس میں کہیں گے: اسے چھوڑ دو تا کہ اب اپنی بیویوں سے ملاقات کرے۔ چنانچہ غلمان چلے جائیں گے۔ پھر وہ نظر کرے گا تو دیکھے گا کہ خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے ایک حور اپنے ملک کے تخت پر بیٹھی ہوئی ہے۔ جس نے ستر حلے پہن رکھے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی حلہ دوسرے کے رنگ سے ملتا جلتا نہیں ہے۔ جبکہ اس کا لباس اس کے اوپر ہے۔ وہ اس کی طرف نظر اٹھائے گا اور کہے گا: تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ایک حور ہوں جنہیں تیرے لئے محفوظ رکھا گیا تھا۔ تو وہ چالیس برس تک اسے دیکھتا ہی چلا جائے گا۔ اس سے نگاہ نہ ہٹائے گا۔ پھر بالا خانے کی طرف نظر اٹھائے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

تو وہاں اس پہلی حور سے بھی زیادہ حسین وجمیل حور ہوگی۔ چنانچہ وہ کہے گی: اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تجھ سے ہمیں بھی حصہ حاصل ہوگا۔ تو وہ چالیس سال تک اس کی طرف (بالا خانے پر) چڑھتا جائے گا۔ اس سے نگاہیں نہیں ہٹا سکے گا۔ پھر جب یہ سارے جنتی مکمل طور پر جنت کی راحتوں میں پہنچ جائیں گے تو خیال کریں گے کہ ان سے افضل اب اور کوئی نعمت نہیں ہوگی۔ تو رب تبارک وتعالیٰ کا اسم ان پر تجلی فرمائے گا۔ تو وہ رحمٰن کا چہرہ دیکھیں گے۔ اور رحمٰن تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے جنت والو! میری تہلیل وتسبیح بیان کرو۔ چنانچہ وہ رحمٰن کی تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) کہہ کر جواب دیں گے۔ پھر فرمائے گا: اے داؤد! اٹھو اور (اپنی حسین آواز میں) میری بزرگی بیان کرو۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر حضرت داؤد علیہ السلام رب عزوجل کی بزرگی بیان کرنے لگیں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ اس کی اسناد میں ایسا راوی ہے جس کو میں اس وقت نہیں پہچانتا۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی ہوگا جو اپنے باغات، بیویاں، نعمتیں، خادم اور اپنے تخت ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا (اتنے علاقے میں یہ چیزیں پھیلی ہوں گی) ''وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّ عَشِيًّا'' ''اللہ تعالیٰ کے ہاں ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام اس کے دیدار سے بہرہ یاب ہوگا''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں: وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیامہ) ''اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کا نظارہ کرتے ہوں گے''۔

اسے امام ترمذی، ابویعلی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔ اور امام احمد نے بھی اسے مختصراً روایت کیا کہ فرمایا: ''اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَيَنْظُرُ فِيْ مُلْكِهٖ اَلْفَيْ سَنَةٍ يَرٰى اَقْصَاهُ كَمَا يَرٰى اَدْنَاهُ يَنْظُرُ اِلٰى اَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ'' ''مرتبے کے اعتبار سے سب سے کم درجہ والا جنتی اپنی مملکت میں دو ہزار سال کی مسافت تک نظر کرے گا۔ آخری کنارے کو بھی ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب والے کنارے کو، وہ اپنی بیویوں اور نوکروں چاکروں کو بھی نظر میں رکھے گا''۔

بیہقی نے اس پر اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد کیے ہیں: ''وَاِنَّ اَفْضَلَهُمْ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ وَجْهِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ'' ''اور اہل جنت میں سب سے افضل وہ (خوش نصیب) ہوگا جو اللہ عزوجل کا دیدار ہر روز دو مرتبہ کرے گا''

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّ يُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّ يَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ'' ''سب سے ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔ اس کی خاطر موتی، زبرجد اور یاقوت کا ایک خیمہ نصب کیا جائے گا جو چوڑائی میں جابیہ (شام میں ایک بستی) اور صنعاء (یمن میں ایک مقام) کے درمیانی علاقے کے برابر ہوگا''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم صرف رشدین بن سعد یعنی عن عمرو بن الحارث عن دراج کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں سب سے نچلے درجہ میں وہ شخص ہوگا جس کے سر کے پاس دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے۔ ایک پیالہ سونے کا اور ایک چاندی کا۔ ہر پیالے میں ایسے رنگ کا کھانا پینا ہوگا کہ دوسرے میں اس جیسا نہیں ہوگا۔ جنتی آخری پیالے میں سے بھی ایسا ہی کھائے گا جیسا کہ پہلے پیالے سے کھایا ہوگا۔ آخری پیالے میں بھی وہی راحت ولذت پائے گا جیسی کہ پہلے پیالے میں پاچکا ہوگا۔ (دنیا میں تو جتنا کھاتے جائیں لذت میں کمی آتی جاتی ہے حتیٰ کہ پوری طرح سیر ہوجانے پر ایک لقمہ بھی اٹھانے کو دل نہیں مانتا مگر جنت میں ایسا نہیں ہوگا بلکہ آخر تک لذت ایک جیسی رہے گی) پھر یہ سب کچھ (جو اس نے کھایا پیا ہوگا) پاکیزہ مشک کی خوشبو بن جائے گا۔ جنتی لوگ نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کی حاجت ہوگی اور نہ ناک صاف کریں گے۔ بھائیوں کی طرح اپنے پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مرتبے کے لحاظ سے اہل جنت میں سب سے کم درجہ کا وہ جنتی ہوگا جبکہ ان میں کمینہ پن نہیں ہوگا۔ جس کی خدمت میں ہر روز صبح شام پندرہ ہزار (1) خادم پیش ہوا کریں گے۔ ہر خادم کے پاس (پیش کرنے کے لئے) ایک ایسا تحفہ ہوگا جو اس کے ساتھی دوسرے خادم کے پاس نہیں ہوگا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

---

(1) قارئین کرام نے دیکھا کہ ایک حدیث اسی ہزار خادم بیان کرتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں دس ہزار اور اس آخری حدیث میں پندرہ ہزار کا بیان ہے۔ تو اس سے احادیث میں تناقض و منافات نہ سمجھی جائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان ادنی جنتیوں کے بھی درجے ہوں۔ کسی کو اسی ہزار، کسی کو پندرہ ہزار اور کسی کو دس ہزار خادم عنایت کئے جائیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہوں تو اسی ہزار مگر ان میں سے دس ہزار تو اس کی خدمت میں ہر وقت اشارے کے منتظر کھڑے رہیں۔ پندرہ ہزار ہر صبح و شام اس کے سامنے پیش ہوتے ہوں اور باقی پچپن ہزار اس کی خدمت کے دیگر امور کی انجام دہی میں مصروف ہوں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جنت کے درجات اور بالا خانے

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے لوگ اپنے اوپر بالا خانوں میں رہنے والوں کو یوں ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے تم (اس دنیا میں) مشرق اور مغرب کے کنارے میں ڈوبنے والے ستارے ایک دوسرے کو دکھاتے ہو۔ (یعنی بالا خانے پر رہنے والے دوسرے جنتیوں کو اتنی دور دکھائی دیں گے) یہ ان کے درجات میں فضیلت کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ درجات تو انبیاء (علیہم السلام) کے ہوں گے جن تک کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ''بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ'' ''ہاں کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ لوگ بھی ان درجات پر فائز ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور مرسلین کی تصدیق کی۔ (بخاری و مسلم)۔

اور امام ترمذی نے بھی اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایسے ہی روایت کیا اور صحیح قرار دیا مگر ان کے الفاظ یہ ہیں: بے شک اہل جنت (اپنے اپنے بالا خانوں میں) ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جیسے مشرقی ستارے کو یا مغربی ستارے کو افق میں غروب ہوتے یا طلوع ہوتے وقت دیکھتے ہیں۔ یہ ان کے درجات میں فرق کی وجہ سے ہوگا۔ الحدیث۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اہل جنت جنت میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جیسے تم ایک دوسرے کو دکھاتے ہو یا دیکھتے ہو وہ چمکتا ہوا ستارہ جو آسمان کے مشرق کنارے میں غروب ہو رہا ہو۔ یہ درجات میں تفاضل کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) وہ انبیاء علیہم السلام ہوں گے؟ (جو اتنے ارفع مقامات پر جلوہ فرما ہوں گے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ'' ''کیوں نہیں (یقیناً وہ انبیاء ہوں گے) اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور مرسلین (علیہم السلام) کی تصدیق کی''۔

اسے امام احمد نے روایت کیا۔ اس کے راویوں سے صحیح میں روایات لی گئی ہیں۔ اسے ترمذی نے بھی روایت کیا۔ ان کے الفاظ ابھی گذرے ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے بالا خانوں کے متعلق نہ کچھ بتاؤں؟ میں عرض گذار ہوا: کیوں نہیں یارسول اللہ (ﷺ) ہمارے ماں باپ آپ کے صدقے واری جائیں۔ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقین رکھو کہ جنت میں سارے کے سارے بالا خانے موتی کی اقسام کے ہوں گے۔ جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آ رہا ہوگا۔ ان میں نعمتیں، لذتیں اور مرتبے ہوں گے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے مخصوص ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''لِمَنْ اَفْشَى السَّلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ'' ''یہ ان لوگوں کے لئے ہوں گے جنہوں نے سلام عام کیا، لوگوں کو کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ دار رہے اور رات کے اس پہر نماز (تہجد) پڑھتے رہے جب دوسرے نیند کے مزے لوٹتے تھے''۔ الحدیث۔

اسے بیہقی نے روایت کیا پھر کہا یہ اسناد غیر قوی ہے مگر پہلی دونوں حدیثوں کی اسناد کے ساتھ مل کر ایک دوسری کو قوی کرتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

حافظ منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس نوع کی اس کے علاوہ قیام اللیل و اطعام الطعام کے بیان میں صحیح حدیث گذر چکی ہے اور حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث بھی بیان ہو چکی ہے کہ: جنت میں کئی بالا خانے (چوبارے) ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آئے گا: ''اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَى السَّلَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ'' ترجمہ اوپر مذکور ہوا۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث اسی طرح ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ'' ''جنت کے اندر سو ایسے درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لئے تیار فرمائے ہیں۔ ان میں دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ (بخاری)

حدیث: یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ'' ''جنت میں سو ایسے درجے ہیں کہ ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی راہ ہے''۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نیز طبرانی نے بھی اسے روایت کیا مگر ان کے الفاظ یہ ہیں کہ: ''مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ'' ''ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی راہ کا فاصلہ ہے''۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جنت کے محلات، مٹی اور سنگریزے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمیں جنت بتایئے کہ اس کی عمارتیں کس چیز کی بنی ہوئی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کی اینٹوں اور چاندی کی اینٹوں سے، ان کا گارا مشک ہے۔ ان کے سنگریزے موتی اور یاقوت ہیں اور ان کی مٹی زعفران کی ہے۔ جو شخص ان میں داخل ہوگا، ناز و نعم میں رہے گا اور محروم و نامراد نہ ہوگا۔ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کا لباس پرانا نہیں ہوگا اور اس کے شباب کو فنا نہیں ہوگی۔ الحدیث۔

اسے امام احمد، ترمذی، بزار، طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں اور ان محدثین کے نزدیک یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا کہ فرماتے ہیں: جنت کی دیواریں کچھ سونے کی اینٹوں اور کچھ چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں اور اس کی سیڑھیاں یاقوت اور موتی کی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم روایت کیا کرتے تھے کہ جنت کی نہروں کی کنکریاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جنت کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا، زندہ رہے گا، اسے موت نہیں آئے گی، نعمتیں ہی نعمتیں پائے گا محروم و نامراد نہیں ہوگا۔ اس کا لباس پرانا نہیں ہوگا اور اس کا شباب فنا نہیں ہوگا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! (ﷺ) اس کی عمارتیں کس چیز کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ" "اس کی عمارتیں سونے کی اینٹوں اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں۔ اس کا گارا مشک ہے، مٹی زعفران ہے اور اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت ہیں"۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے روایت کیا۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت کو سونے کی اینٹوں اور چاندی کی اینٹوں سے تخلیق فرمایا۔ اور ان میں گارہ مشک کا لگایا۔ اور پیدا کرنے کے بعد فرمایا: بول۔ تو جنت نے کہا: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ (المومنون) "ایمان والے کامیاب ہوگئے (کہ وہ مجھ میں داخل ہوں گے) اس پر فرشتوں نے کہا: "طُوْبٰى لَكِ مَنْزِلُ الْمُلُوْكِ" "تجھے مبارک ہو کہ تو (پرہیزگاروں کے) بادشاہوں کی قیام گاہ بنے گی"۔

اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا۔ لفظ مرفوعاً و موقوفاً بزار کے ہیں اور بزار نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

مرفوع بیان کیا ہو سوائے عدی بن الفضل یعنی عن الجریری عن ابی نضرۃ عنہ کے اور عدی بن الفضل حافظ نہیں ہیں۔ اور وہی شیخ بصری ہیں۔ انتہی۔

حافظ منذری فرماتے ہیں کہ عدی بن الفضل نے اس کے رفع میں وہب بن خالد عن الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید کی اتباع کی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں: ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جنت کی چار دیواری سونے کی اینٹوں اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر فرمائی۔ پھر اس میں نہریں کھودیں اور اس میں درخت لگائے۔ چنانچہ جب فرشتوں نے اس کا حسن دیکھا تو کہنے لگے: تجھے بشارت ہو تو بادشاہوں کی آرام گاہ بنے گی۔

اس کی تخریج بیہقی وغیرہ نے کی ہے۔ لیکن موقوف قرار دیا ہے اور یہ زیادہ صحیح اور مشہور ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ اس کے پھلوں کو قریب کیا (کہ جنتی آسانی سے انہیں کھا سکیں) پھر اس کی طرف نظر فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''وَعِزَّتِی لَا یُجَاوِرُنِی فِیْكِ بَخِیْلٌ'' ''مجھے میری عزت کی قسم، تیرے اندر بخیل میرے قریب نہ رہ سکے گا''۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں دو اسناد کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک جید ہے اور ابن ابی الدنیا نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کچھ طویل روایت کیا۔ اس کے الفاظ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ کچھ اینٹیں سفید موتی کی، کچھ اینٹیں سرخ یاقوت کی اور کچھ اینٹیں سبز زبرجد کی لگائیں۔ اس کا گارا مشک کا ہے، گھاس زعفران، سنگریزے موتی اور اس کی مٹی عنبر ہے۔ پھر اسے حکم دیا کہ بات کرلے۔ تو جنت نے کہا بے شک ایمان والے کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔ اس وقت اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔ مجھے میری عزت وجلال کی قسم، تیرے اندر بخیل میرا پڑوسی نہیں ہوگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:9، التغابن:16) ''اور جن لوگوں کو ان کے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی کامیاب ہیں''۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی زمین سفید ہے، اس کے میدان کافور کے بڑے بڑے ٹکڑے ہیں اور اسے مشک نے یوں گھیرا ہوا ہے جیسے ریت کے ذرے ہوں۔ اس میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اس میں جمع فرمائے گا۔ سب ادنیٰ و اعلیٰ جنتی موجود ہوں گے پھر ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی ہوا بھیجے گا۔ اور ان پر مشک بھری ہوا چلے گی۔ اس کے بعد جنتی آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے گا جبکہ اس کا حسن اور پاکیزگی زیادہ ہو چکی ہوگی۔ تو وہ اس سے کہے گی: تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا حالانکہ میں تجھے خوش کرنے والی ہوں۔ اور اس وقت میں تیرے ساتھ بہت زیادہ خوش ہوں۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مَرَاغًا مِّنْ مِّسْكٍ مِّثْلَ مَرَاغِ دَوَآبِّكُمْ فِی الدُّنْيَا'' ''بے شک جنت میں مشک کی چراگاہیں ہیں جیسے تمہارے جانوروں کے لئے دنیا میں چراگاہیں ہوتی ہیں''۔

اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت کریب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی جنت کی تیاری نہیں کرتا؟ جبکہ اس سے کوئی روک ٹوک نہیں (بشرطیکہ اعمال نیک ہوں) رب کعبہ کی قسم، اس میں نور چمک رہا ہے، پھول جھومتے ہیں، مضبوط قلعے ہیں، نہریں رواں ہیں، پکے ہوئے پھل ہیں حسین و جمیل بیویاں ہیں، بہت سے حلے ہیں اور وہ سلامتی کے گھر میں ہمیشہ کا مقام ہے۔ وہاں میوے ہیں، سبزہ ہے اور اس بلند پر بہار محل میں سرور اور نعمتیں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ کہو۔ تو سب حضرات نے کہا: ان شاء اللہ۔

اسے ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، بزار، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے، سب نے بروایت محمد بن مہاجر عن الضحاک المغافری عن سلیمان بن موسیٰ عنہ روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فصل

جنت میں خیموں اور بالا خانوں کا بیان

حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے لئے جنت میں اندر سے خالی ایک موتی کا خیمہ ہوگا، بلندی میں اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس میں مومن کے اہل وعیال قیام پذیر ہوں گے۔ یہ مومن بندہ ان کے پاس آیا جایا کرے گا۔ "فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا" اور وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے نہیں (یعنی پردہ ہوگا کہ یہ اہل ایمان کی ایک بہت پسندیدہ صفت ہے جسے جنت میں برقرار رکھا جائے گا۔ لیکن جہنم میں اہل جہنم ننگے اور بے پردہ مبتلائے عذاب ہوں گے)۔

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ لیکن ترمذی کے ہاں الفاظ ہیں کہ "اس خیمہ کا عرض یعنی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی"۔ اور یہ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں بھی ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے کئی اچھی بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی کے لئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے سے ان بیویوں کے پاس تحفے، ہدیے اور کرامتیں داخل ہوں گی جو اس سے پہلے حاصل نہ ہوئے ہوں گے وہ بیویاں نہ تکبر کرنے والیاں ہوں گی، نہ ان سے بدبو آئے گی، نہ مسخری کریں گی اور نہ ہی ان میں نفرت ہوگی۔ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ (واقعہ) كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ (صفت) "وہ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی گویا کہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں"۔

اسے ابن ابی الدنیا نے بروایت جابر الجعفی موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق روایت ہے: حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ (الرحمٰن) "خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں" فرماتے ہیں: خیمے اندر سے کھوکھلے موتی کے ہوں گے۔ ان کی لمبائی ایک فرسخ (تین میل) ہوگی۔ ہر خیمے کے ایک ہزار سونے کے دروازے ہوں گے۔ ان کے گرد فصیلیں ہوں گی۔ فصیل کی گولائی پچاس فرسخ (ڈیڑھ سو میل) ہوگی۔ "يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِّنْهَا مَلَكٌ بِهَدِيَّةٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" "ہر دروازے سے جنتی کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے ایک فرشتہ ہدیہ لے کر داخل ہوگا"۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی کی ایک اور روایت میں ہے کہ: "اَلْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُّجَوَّفَةٌ فَرْسَخٌ فِيْ فَرْسَخٍ لَهَا اَرْبَعَةُ الَافِ مِصْرَاعٍ مِّنْ ذَهَبٍ" "خیمے ایک ایسے موتی کے ہوں گے جو اندر سے ایک فرسخ لمبائی چوڑائی میں کھوکھلا ہوگا۔ ہر خیمہ کی چار ہزار سونے کی چوکھٹیں ہوں گی"۔

اور اس کی اسناد زیادہ صحیح ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کن لوگوں کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے لئے جو اچھی بات کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں اور رات (نماز میں) کھڑے گذارتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

اسے طبرانی اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ نیز اسے امام احمد اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔ البتہ ابن حبان کے الفاظ اس طرح ہیں کہ فرمایا: ''اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَى السَّلَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ'' یہ بالاخانے اللہ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرما رکھے ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ سلام عام کرتے ہیں اور رات کے وقت نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں جبکہ اور لوگ سوتے ہیں''۔

حدیث: حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے اس فرمان: وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ (الصف) ''(اور اللہ داخل کرے گا اہل ایمان کو) پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں'' کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے جواب دیا۔ جنت میں موتی کا بنا ہوا محل ہوگا جس میں سرخ یاقوت سے بنے ستر گھر ہوں گے۔ ہر گھر میں سبز زمرد کے ستر کمرے ہوں گے۔ ہر کمرے میں ستر تخت لگے ہوئے ہوں گے۔ ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر بستر بچھے ہوں گے۔ ہر بستر پر ایک بیوی (حور) ہوگی، ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے، ہر دسترخوان پر ستر رنگ کا کھانا رکھا ہوگا۔ ہر کمرے میں ستر ستر غلام اور کنیزیں ہوں گی۔ ''يُعْطَى لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يَأْتِيْ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ فِيْ غَدَاةٍ وَّاحِدَةٍ'' ''مومن بندے کو اتنی قوت دی جائے گی کہ وہ ایک ہی دن میں ان تمام (بیویوں اور کنیزوں) کے پاس سے فارغ ہو سکے گا''۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور بیہقی نے بھی اسی کے مثل روایت کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جنت کی نہریں

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر (جو ہمارے حضور ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہے) جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ اور پانی بہنے کی جگہ میں موتی اور یاقوت پڑے ہوئے ہیں۔ اس کی مٹی مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے بڑھ کر ٹھنڈا ہے۔

اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ عزوجل کے اس ارشاد: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ (الکوثر) "ہم نے آپ کو اے (حبیب ﷺ!) کوثر عطا فرمائی"۔ کے بارے میں روایت ہے، فرماتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے۔ (فرسخ تین میل کا ہوتا ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے کنارے موتی، زبرجد اور یاقوت کے ہیں۔ "خَصَّ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْاَنْبِيَاءِ" "اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے پہلے ہی یہ اپنے نبی ﷺ کے لئے خاص فرمادی ہے"۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت میں جنت میں سیر فرما رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا، جس کے کناروں پر کھوکھلے موتی کے خیمے تھے۔ تو میں نے دریافت کیا کہ اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: "هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ" "یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے"۔ فرماتے ہیں کہ پھر ایک فرشتے نے اس میں اپنا ہاتھ مارا تو اس کی مٹی خالص مشک تھی۔ (بخاری)۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ تِلَالٍ اَوْ مِنْ تَحْتِ جِبَالِ الْمِسْكِ" "جنت کی نہریں مشک کے یا مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں"۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت سماک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس وقت ملے جب ان کی آنکھیں بند ہوچکی تھیں۔ تو ان سے پوچھا: اے ابن عباس! جنت کی زمین کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا: چاندی سے زیادہ سفید سنگ مرمر کی ہے گویا کہ آئینہ ہو۔ میں نے پوچھا: اس کا نور کیسا ہے؟ فرمانے لگے: میں نے کوئی ایسی ساعت نہیں دیکھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جس میں سورج طلوع ہوتا ہو اور اس کا نور اس جیسا ہو۔ (یعنی سورج کا عین نصف النہار پر ہونا بھی جنت کے نور کے مقابل ہیچ ہے) مگر اس میں نہ سورج ہے اور نہ ٹھنڈک۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: تو اس کی نہروں کی کیا کیفیت ہے؟ کیا وہ (دنیا کی نہروں کی طرح) کھائیوں میں بہتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ زمین کے اوپر ٹھیک راہ پر چلتی ہیں اور ادھر ادھر نہیں بہتیں۔ اللہ نے (جب انہیں بنانا چاہا تو) انہیں فرمایا: بن جاؤ تو وہ بن گئیں۔ میں عرض کرنے لگا: جنت کے حلے کیسے ہیں؟ فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس پر انار کی طرح کے پھل ہیں۔ چنانچہ جب کوئی اللہ کا دوست (صالح بندہ) جنت میں حلے کا ارادہ کرے گا تو اس درخت کی ٹہنی سے ایک پھل اس کے سامنے گر پڑے گا اور اس سے ستر مختلف رنگوں کے حلے اس کے لئے نکل آئیں گے۔ پھر وہ پھل بند ہو کر واپس اپنی جگہ پر جا لگے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے باسناد حسن موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت حکیم بن معاویہ القشیری اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنت میں ایک دریا پانی کا ہے۔ ایک دریا دودھ کا، ایک دریا شہد کا اور ایک دریا شراب کا ہے۔ پھر بعد میں ان دریاؤں سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ (بیہقی)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: شاید تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جنت کی نہریں (دنیا کی نہروں کی طرح) زمین میں کھائیاں ہیں۔ نہیں، اللہ کی قسم، وہ تو زمین کی سطح پر بہتی ہیں۔ ایک کے کنارے موتی کے ہیں اور دوسری کے یاقوت کے۔ اور اس کی مٹی مشک اذفر کی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یہ اذفر کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ خالص مشک، جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔ اور دوسروں نے مرفوعاً روایت کیا۔ اور موقوف زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جنت میں دو چشمے ہیں ایک مشک کا دوسرا عنبر کا۔ دونوں جنت کے گھروں پر یوں چھڑکاؤ کریں گے جیسے بارش دنیا کے مکانوں پر چھڑکاؤ کرتی ہے''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حدیث: اور یہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کوثر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر میٹھا ہے۔ وہاں پرندے بھی ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہیں۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ پرندے تو بڑے خوش نصیب ہیں (کہ جنت میں رہتے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا'' ان کو کھانے والے (جنتی) ان سے بھی زیادہ خوش نصیب ہوں گے''۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جنت کے درخت اور پھل

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تو بھی اس کو طے نہ کر پائے۔ اگر چاہو تو پڑھ لو: وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ (الواقعہ) ''اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری رہنے والے پانی میں''۔

اسے امام بخاری اور امام ترمذی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے کہ تیز رفتار عمدہ گھوڑے کا سوار سو برس تک بھی چلتا رہے تو اس کے سائے کو طے نہیں کر سکتا۔

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے یہ الفاظ زائد روایت کئے ہیں: ''وَذَالِکَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ'' ''اور یہی ہمیشہ کا سایہ ہے (جس کا قرآن میں بیان ہے)''۔

حدیث: سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سدرۃ المنتہٰی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے: ایک سوار اس (سدرہ یعنی بیری کے درخت) کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے۔ یا سو سوار اس کے سائے میں آرام کر سکتا ہے۔ یحییٰ راوی کو شک ہوا۔ اس میں سونے کے گھونسلے ہیں۔ اس کے پھل مٹکوں کے برابر ہیں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ظل ممدود جنت میں ایک طرف اتنا بڑا ایک درخت ہے کہ عمدہ سوار اس کے سائے میں ہر طرف سو سال تک چل سکتا ہے۔ اہل جنت اور بالا خانوں میں رہنے والے اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل کر اس کے سائے میں آ کر آپس میں بات چیت کیا کریں گے۔ فرمایا: ان میں سے کسی کا جی چاہے گا اور وہ دنیا کے کھیل کو دیاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا چلائے گا تو وہ اس درخت کو حرکت دے گی جس سے دنیا کے ہر قسم کے کھیل کود کا سامان پیدا ہو جائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً بطریق زمعہ بن صالح عن سلمۃ بن حرم روایت کیا۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور ترمذی نے تحسین۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار فرمایا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا۔ اور کسی بشر کے دل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

یں اس کا خیال بھی نہیں گذرا۔ پڑھو اگر چاہو: وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (الواقعہ) ''اور (وہ جنتی) ہمیشہ کے سایوں میں ہوں گے''۔ اور جنت میں ایک چھڑی رکھنے کی جگہ دنیا و مافیھا سے کہیں بہتر ہے۔ اور اگر چاہو تو (اس کی تائید میں) پڑھ لو: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (آل عمران) ''پس جو آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا''۔

اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ اور بخاری و مسلم نے بھی اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: آپ کا وہ حوض کیسا ہے جس کا آپ بیان فرماتے ہیں؟ اس کے بعد راوی نے یہاں تک حدیث ذکر کی کہ کہا: تو اعرابی عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا جنت میں میوہ جات ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ہیں، اس میں ایک درخت بھی ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں، یہ فردوس (جنت کا اعلیٰ حصہ) پر چھایا ہوا ہے۔ تو اس نے عرض کی: ہماری زمین کے کس درخت سے وہ ملتا جلتا ہے؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: تمہاری زمین کی کسی چیز سے وہ کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ لیکن تم کبھی شام گئے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، یا رسول اللہ (ﷺ)۔ فرمایا: شجر طوبیٰ شام میں اگنے والے ایک درخت سے مشابہت رکھتا ہے جسے جوزہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک تنے پر بڑھتا جاتا ہے۔ پھر اوپر جا کر پھیل جاتا ہے۔ اعرابی عرض گذار ہوا۔ اس کی جڑ کتنی بڑی ہے؟ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تمہارے گھر کے اونٹوں میں سے ایک بچہ چلے اور بوڑھا ہو کر گردن ٹوٹ جانے تک چلتا رہے تو بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔ اس نے عرض کی: کیا جنت میں انگور بھی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ہیں۔ عرض کی: ان کے گچھے کتنے بڑے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک ماہ کا سفر ہے اس سفید کوے کے لئے جو نہ تھک کر گرے، نہ راستہ سے ادھر ادھر بھٹکے اور نہ رفتار میں سستی کا مظاہرہ کرے۔ سائل نے عرض کیا: تو اس میں ایک دانہ کتنا بڑا ہوگا؟ سرور عالم ﷺ نے جواب دیا: کیا تمہارے باپ نے اپنی بکریوں میں سے کوئی بڑا بکرا ذبح کیا ہے پھر اس کی کھال اتار کر تمہاری ماں کو دی ہے اور کہا ہے کہ اس کو رنگے۔ پھر اس کو کاٹ کر ایک ڈول بنا دے جس سے ہمارے مویشی پانی پیا کریں؟ وہ عرض گذار ہوا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یہ ایک دانہ (اس ڈول کے برابر ہے) مجھے اور میرے اہل بیت کو شکم سیر کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور تمہارے خاندان کے تمام افراد کو بھی۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا۔ یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔ اور بیہقی نے بھی اسی طرح اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انگور کی بجائے درخت کے ذکر کے ساتھ روایت کیا۔ نیز امام احمد نے بھی اختصاراً اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن ابی الہدیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام میں یا عمان میں تھے کہ ہم میں جنت کا ذکر چھڑ گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اِنَّ الْعُنْقُوْدَ مِنْ عَنَاقِیْدِھَا مِنْ ھٰھُنَا اِلٰی صَنْعَآءَ'' ''جنت کے خوشوں میں سے ایک ایک خوشہ یہاں سے صنعاء شہر تک بڑا ہے''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے جنت پیش کی گئی تو میں نے چاہا کہ انگور کا ایک گچھا تمہیں دکھانے کے لئے پکڑلوں تو (حکمت الٰہی سے) میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ پیدا کردی گئی۔ یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) انگور کے ایک دانے میں کتنا جوس ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ''کَاَعْظَمِ دَلْوٍ فَرَتْ اُمُّكَ قَطُّ'' ''اس ڈول کے برابر جو تیری والدہ نے کبھی بنایا ہو''۔

اسے ابویعلیٰ نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَافِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَ سَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ'' ''جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے''۔

اسے امام ترمذی، ابن ابی الدنیا اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ان سب کی روایت بطریق زیاد بن الحسن بن فرات ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم مقام صفاح (جو حنین کے قریب ہے) میں اترے (کسی سفر میں ہوں گے) تو دیکھا کہ ایک شخص درخت کے نیچے سویا ہوا ہے جبکہ دھوپ اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام سے کہا کہ اس آدمی کے پاس جاکر اس پر سایہ کرے۔ کہتے ہیں کہ اس نے جاکر سایہ کردیا۔ پھر جب وہ سونے والا بیدار ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس جاکر سلام پیش کیا۔ تو وہ فرمانے لگے: ''یَا جَرِیْرُ تَوَاضَعْ لِلّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ فِی الدُّنْیَا رَفَعَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ'' ''اے جریر! اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عاجزی اختیار کرو۔ کیونکہ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز بلندیاں عطا فرمائے گا''۔ اے جریر! کیا تمہیں خبر ہے کہ قیامت کے دن تاریکیاں کیا ہوں گی؟ میں نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمانے لگے: وہ لوگوں کے ایک دوسرے پر کئے ہوئے ظلم ہیں۔ پھر ایک تنکا (اتنا چھوٹا) پکڑا کہ میں ان کی انگلیوں کے درمیان دیکھ نہیں سکتا تھا اور فرمانے لگے: اے جریر! اگر تم جنت میں اس تنکے کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو (بغیر فضل خداوندی) نہ پاؤ گے میں نے کہا: تو کھجوروں کے درخت اور دوسرے شجر کہاں؟ انہوں نے فرمایا: ان کی تو جڑیں بھی موتی اور سونے کی ہیں اور ان کے اوپر پکی کھجوریں ہیں۔

اسے بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا۔

حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ (الدھر) ''اور جنت کے پھلوں کے گچھے جھکا کر نیچے کردیئے گئے ہوں گے'' کے بارے میں روایت ہے، فرماتے ہیں: جنتی لوگ جنت کے پھل کھڑے، بیٹھے اور لیٹے لیٹے کھایا کریں گے۔

اسے بیہقی وغیرہ نے موقوفاً باسناد حسن روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑیں سونے کی اور شاخیں زبرجد اور موتی کی ہیں۔ جب اس پر ہوا چلے گی تو وہ (موسیقی کے سروں کی طرح) بجنے لگے گا۔ ''فَمَا سَمِعَ السَّامِعُوْنَ بِصَوْتِ شَیْءٍ قَطُّ اَلَذَّ مِنْہُ'' تو (اس کی آواز اتنی خوبصورت ہوگی کہ) سننے والوں نے کبھی اس سے زیادہ دلکش آواز نہ سنی ہوگی''۔

اسے ابونعیم نے صفۃ الجنۃ میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنت میں کھجور کے درخت کی جڑیں سبز زمرد کی ہیں۔ اس کی ڈالیوں کے جوڑ سرخ سونے کے ہیں اور اس کی شاخیں (جن پر پتے ہیں) اہل جنت کا لباس ہوں گے۔ ان سے جنتیوں کے جوڑے اور حلے بنیں گے۔ اور اس کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کے برابر ہیں۔ جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے بڑھ کر نرم ہیں۔ ان میں گٹھلی نہیں۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً باسناد جید اور حاکم نے روایت کیا۔ اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بر شرائط مسلم صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) طوبیٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شَجَرَۃٌ مَسِیْرَۃُ مِائَۃِ سَنَۃٍ ثِیَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ تَخْرُجُ مِنْ اَکْمَامِھَا'' ''یہ ایک درخت ہے (جنت میں) جس کی لمبائی چوڑائی ایک سو سالہ راہ ہے۔ اہل جنت کے لباس اس کے پھلوں کے چھلکوں سے نکلیں گے''۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق دراج عن ابی الہیثم روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

اہل جنت کا کھانا پینا وغیرہ

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کھائیں پئیں گے لیکن نہ ناک صاف کریں گے نہ پاخانے کی حاجت ہوگی اور نہ پیشاب کریں گے۔ "طَعَامُهُمْ ذَالِكَ جُشَاءٌ كَرِيْحِ الْمِسْكِ" "ان کا وہ کھانا ڈکار کی صورت میں مشک کی خوشبو بن کر نکل جائے گا۔ "يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ" "انہیں تسبیح اور تکبیر کا الہام ہوگا جیسے کہ انہیں سانس کا الہام کیا جائے گا (یعنی جیسے سانس لینے سے کسی کام میں روکاٹ نہیں ہوتی ایسے ہی تسبیح و تکبیر ہوتی رہے گی اور اہل جنت کے معمولات میں کوئی روکاٹ نہیں ہوگی)۔

اسے مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جنت کے کسی آدمی کو جنت کی شراب پینے کی خواہش ہوگی تو کوزہ خود اس کے پاس آکر اس کے ہاتھ میں آجائے گا چنانچہ وہ اس سے پی لے گا۔ پھر وہ کوزہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! (ﷺ) آپ کا خیال ہے کہ اہل جنت کھائیں اور پئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، "اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ" "ہر جنتی کو ایک سو آدمی کے برابر کھانے پینے اور جماع کی قوت عطا کی جائے گی"۔ وہ کہنے لگا: تو جو شخص کھائے پئے اسے (پیشاب پاخانہ کی) حاجت ہوتی ہے جبکہ جنت میں تو کوئی تکلیف (یا گندگی وغیرہ) نہیں ہوگی۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: ان کی حاجت بس پسینہ ہوگا جو ان کی کھالوں سے مشک کی طرح ٹپ جائے گا (اور وہ پسینہ بھی دنیوی پسینے کی طرح نہیں ہوگا بلکہ خوشبودار آرام دہ ہوگا) "فَيَضْمُرُ بَطْنُهٗ" "پھر ان کا پیٹ ہلکا پھلکا ہوجائے گا"۔

اسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح میں محتج بہم ہیں۔ اور طبرانی نے بھی صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان کی روایات میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں کہ فرمایا: ہم نبی انور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی آگیا جسے ثعلبہ بن الحارث کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" (ﷺ) تو آپ ﷺ نے جواب دیا وَعَلَيْكُمْ وہ یہودی کہنے لگا: آپ خیال کرتے ہیں کہ جنت میں کھانا پینا اور بیویاں ہوں گی؟ تو نبی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیا تو مشک کے درخت پر ایمان رکھتا ہے؟ بولا جی ہاں، فرمایا: کیا تو اسے اپنی کتاب میں پاتا ہے؟ کہنے لگا: جی ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فَاِنَّ الْبَوْلَ وَالْجَنَابَةَ عَرَقٌ يَسِيْلُ مِنْ تَحْتِ ذَوَائِبِهِمْ اِلٰى اَقْدَامِهِمْ مِسْكٌ'' ''پیشاب اور جنابت پسینہ بن جائے گا، ان کے بالوں کے نیچے سے قدموں کی طرف مشک کی صورت میں بہہ جائے گا''۔

نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں: یہود کا ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا: اے ابو القاسم! (ﷺ) کیا آپ یہ گمان نہیں کرتے کہ اہل جنت، جنت میں کھائیں اور پئیں گے؟ اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ اگر انہوں نے میرے سامنے اس کا اقرار کر لیا تو میں ان کے ساتھ بحث کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، ان میں سے ہر ایک کو سو آدمیوں کے برابر کھانے پینے شہوت اور جماع کی طاقت دی جائے گی۔ یہ سن کر یہودی کہنے لگا: تو جو شخص کھائے پیئے، اسے حاجت بھی ہوتی ہے۔ (پھر جنت میں قضائے حاجت کہاں اور کیسے کرے گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''حَاجَتُهُمْ عَرَقٌ يَفِيْضُ مِنْ جُلُوْدِهِمْ مِّثْلَ الْمِسْكِ فَاِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَمُرَ'' ''ان کی حاجت پسینہ ہو گا جو ان کی کھالوں سے مشک کی مثل بہہ جائے گا۔ پھر ان کا پیٹ ہلکا پھلکا ہو جائے گا''۔ نسائی کے الفاظ بھی اسی کی مثل ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تمام اہل جنت میں سے سب سے نچلے درجے والا جنتی وہ ہو گا جس کے سر کے پاس دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس دو بڑے پیالے ہوں گے۔ ایک پیالہ چاندی کا ہو گا اور ایک سونے کا۔ ہر پیالے میں ایک رنگ کا کھانا ہو گا جو دوسرے پیالے میں نہیں ہو گا۔ جنتی آخری پیالے سے بھی اتنا ہی کھائے گا جتنا پہلے سے کھایا ہو گا۔ آخری پیالے میں وہ لذت ومزہ پائے گا کہ پہلے میں نہیں پایا ہو گا۔ پھر اس کھانے پینے کے بعد مشک کا پسینہ اور مشک ہی کا ڈکار آئے گا۔ جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانے کی حاجت محسوس کریں گے اور نہ ناک چھڑکیں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ ابن ابی الدنیا کے ہیں اور طبرانی کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں مرتبے کے لحاظ سے ادنیٰ جنتی وہ ہو گا کہ اس کو (جنت میں) سات درجے عطا ہوں گے۔ وہ چھٹے درجے پر رہے گا اور ساتواں درجہ اس کے اوپر ہو گا۔ بلاشبہ اس کے تین سو خادم ہوں گے اور وہ صبح وشام تین سو کھانے کے پیالے لئے ہوئے اس کی خدمت میں پیش ہوا کریں گے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) مجھے یہی معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پیالے سونے کے ہوں گے۔ ہر پیالے میں ایسے رنگ کا کھانا ہو گا جو دوسرے میں نہ ہو گا۔ ان میں پہلا پیالہ اتنا ہی لذیذ ہو گا جتنا آخری مزیدار ہو گا۔ اور مشروبات کے لئے بھی تین سو برتن ہوں گے۔ ہر برتن میں ایسے رنگ کا شربت ہو گا جو دوسرے میں نہیں ہو گا۔ پہلا برتن اتنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہی پرلطف ہوگا جتنا دوسرا لذیذ ہوگا۔ اور وہ جنتی عرض کرے گا: ''یَا رَبِّ لَوْ اَذِنْتَ لِیْ لَاَطْعَمْتُ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَسَقَيْتُهُمْ لَمْ يَنْقُصْ مِمَّا عِنْدِیْ شَیْءٌ'' ''اے میرے رب! اگر تو مجھے اجازت مرحمت فرمائے تو میں اہل جنت کو کھلاؤں پلاؤں تو جو کچھ (تیرا دیا ہوا) میرے پاس ہے اس میں کچھ کمی نہ آئے''۔ الحدیث۔

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے عن شہر عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے پرندے اونٹوں کے برابر ہیں۔ جنت کے درختوں میں چرتے ہیں، اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) یہ پرندے تو بڑے خوش نصیب ہیں (کہ جنت میں رہتے وہاں کے درختوں میں چرتے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو کھانے والے (جنتی) ان سے بھی زیادہ خوش نصیب ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ ''وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّاْكُلُ مِنْهَا'' ''اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہیں کھانے والوں میں سے ہوگے''۔

اسے امام احمد نے باسناد جید اور امام ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ پرندے بڑے خوش قسمت ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو کھانے والے ان سے بھی بڑھ کر خوش قسمت ہیں۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّكَ لَتَنْظُرُ اِلَى الطَّيْرِ فِی الْجَنَّةِ فَتَشْتَهِيْهِ فَيَجِیْءُ مَشْوِيًّا بَيْنَ يَدَيْكَ'' ''جنت میں تو کسی پرندے کو دیکھے گا تو تیری بھوک جاگ اٹھے گی، تو بھنا ہوا پرندہ تیرے سامنے آموجود ہوگا''۔

اسے ابن ابی الدنیا، بزار اور بیہقی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنتی لوگوں میں سے کوئی جنتی اگر کوئی جنتی پرندہ کھانا چاہے گا، ''فَيَقَعُ فِیْ يَدِهٖ مُنْفَلِقًا نَضِجًا'' ''تو پرندہ بوٹیاں بن کر پکا پکایا اس کے ہاتھ میں آجائے گا''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی آدمی اگر جنت کے پرندے کو کھانا چاہے گا تو وہ پرندہ اونٹ کے برابر بن کر اس کے دسترخوان پر آجائے گا۔ نہ اسے دھواں پہنچا ہوگا اور نہ آگ نے اسے چھوا ہوگا (اسے پکانے بھوننے کے لئے آگ و دھواں کی ضرورت ہی نہ ہوگی) ''فَيَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى يَشْبَعَ ثُمَّ يَطِيْرُ'' ''تو جنتی اس میں سے (مرضی کے مطابق) کھائے گا حتیٰ کہ شکم سیر ہوجائے گا۔ پھر پرندہ اڑ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جائے گا"۔(ابن ابی الدنیا)

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ستر ہزار پروں والا پرندہ آئے گا اور اہل جنت میں سے کسی جنتی (جو گوشت کھانا چاہے گا) کے پیالے میں داخل ہو جائے گا اور پروں کو ہلائے گا تو ہر پر سے ایک کھانا برآمد ہوگا جو برف سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ لذیذ ہوگا۔کوئی کھانا دوسرے سے مشابہہ نہیں ہوگا پھر جب جنتی حسب منشا کھا چکے گا تو پرندہ اڑ جائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔امام ترمذی نے اس متن کے سوا اس کی اسناد کی تحسین کی ہے۔

حدیث: حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعرابیوں (عرب کے دیہاتی) اور ان کے مسائل سے نفع پہنچاتا ہے (کہ یہ لوگ مسائل پوچھتے ہیں اور ہم سن سن کر اپنے علم میں اضافہ کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! (ﷺ) اللہ عزوجل نے جنت کے اندر ایک درخت کا بیان فرمایا ہے جو تکلیف دہ ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت کے اندر کوئی درخت اپنے قریب بیٹھنے والوں کو تکلیف دے؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے عرض کیا: بیری کا درخت، جس کے کانٹے ہوتے ہیں جو تکلیف دہ ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ (الواقعہ) "جنتی لوگ بغیر کانٹوں والی بیریوں میں ہوں گے"۔اللہ تعالیٰ اس بیری کے کانٹے توڑ دے گا اور ہر کانٹے کی جگہ پر پھل لگا دے گا۔چنانچہ وہ درخت (کانٹے نہیں بلکہ) پھل نکالے گا۔پھل پھٹے گا تو اس میں سے بہتر اقسام کے کھانے برآمد ہوں گے۔کوئی کھانا دوسرے سے ملتا جلتا نہیں ہوگا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے۔نیز اسے عن سلیم بن عامر عن ابی امامہ الباہلی عن النبی ﷺ بھی اسی کے مثل روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں: جنت کے اناروں میں سے ایک ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے اردگرد خلق کثیر جمع ہوگی۔لوگ اس سے کھائیں گے۔"فَاِنۡ جَرٰی عَلٰی ذِکۡرِ اَحَدِھِمۡ شَیۡءٌ یُرِیۡدُہٗ وَجَدَہٗ فِیۡ مَوۡضِعِ یَدِہٖ حَیۡثُ یَاۡکُلُ" "پھر اگر (اس دوران) کسی جنتی کو کوئی اور نعمت یاد آ جائے گی تو وہ اسے اپنے ہاتھ کے قریب ایسی جگہ پائے گا جہاں سے (آسانی کے ساتھ) کھا سکتا ہو"۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔نیز ابن ابی الدنیا نے اسی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا ہے:"اِنَّ التَّمۡرَۃَ مِنۡ تَمۡرِ الۡجَنَّۃِ طُوۡلُھَا اثۡنَا عَشَرَ ذِرَاعًا لَیۡسَ لَھَا عَجَمٌ" "جنت کی کھجوروں میں سے ایک ایک کھجور اتنی بڑی ہوگی کہ اس کی لمبائی بارہ گز ہوگی۔اس میں گٹھلی نہیں ہوگی"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جنتیوں کے لباس اور حلے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یَنْعَمُ وَلَا یَبْأَسُ لَا تَبْلٰی ثِیَابُہٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ فِی الْجَنَّۃِ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ" "جو (خوش بخت) جنت میں داخل ہوگا نعمتوں سے متمتع ہوگا اور محروم و نا کام نہ ہوگا۔ اس کے لباس پرانے نہیں ہوں گے (بلکہ ہمیشہ نئے رہیں گے) اور نہ اس کی جوانی برباد ہوگی۔ جنت میں وہ نعمتیں ہیں کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھیں، کسی کان نے نہ سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گذرا"۔ (مسلم)

حدیث: حضرت عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جن لوگوں کا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے یوں چمکتے ہوں گے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند کی چمک ہوتی ہے۔ اور ان کے بعد دوسری جماعت کے چہروں کے رنگ آسمان پر چمکنے والے ستارے سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کو خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے دو دو بیویاں ملیں گی۔ ہر حور کے بدن پر ستر ستر حلے ہوں گے۔ ان کی پنڈلیوں کے مغز ان کے گوشت اور حلوں کے باہر سے یوں نظر آئیں گے جیسے سرخ شراب سفید شیشے کے گلاس سے نظر آتی ہے۔

اسے طبرانی باسناد صحیح اور بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا۔ اور اسی طرح کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے، جو متفق علیہ ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا اسے شجر طوبیٰ کے پاس لے جایا جائے گا۔ پھر اس کے لئے اس درخت کے خوشوں کے غلاف کھولے جائیں گے۔ چنانچہ اپنی مرضی کا لباس ان میں سے لے لے گا۔ چاہے سفید، چاہے سرخ، چاہے سبز، چاہے زرد اور چاہے تو سیاہ لے کر زیب تن کر لے گا۔ وہ لباس گل لالہ کی مثل، صاف ستھرے اور خوبصورت ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا)۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی آدمی جنت میں کسی اور طرف آنے جانے سے پہلے ستر برس تک تکیہ لگائے آرام و سکون کے مزے لوٹتا رہے گا۔ پھر اس کی بیوی اس کے پاس آکر اس کا کندھا ہلائے گی۔ تو یہ اس کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا اس کا رخسار آئینے سے بھی زیادہ صاف ہوگا۔ جو موتی اس نے پہن رکھے ہوں گے ان میں سے کم ترین موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔ چنانچہ وہ اسے سلام کہے گی۔ یہ اسے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا: تو کون ہے؟ تو وہ جواب دے گی: میں تیرے اوپر ہونے والی عنایات میں سے ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

عنایت ہوں۔ اس پر شجر طوبی کے ستر لباس ہوں گے کم ترین لباس گل لالہ کی مثل ہوگا (یہ ایک سرخ پھول ہوتا ہے) جب یہ اس پر اپنی نگاہ ڈالے گا تو اس کی پنڈلی کا گودا ان لباسوں کے باہر سے نظر آئے گا۔ اور اس کے سر پر کئی تاج ہوں گے۔ ان تاجوں کے موتیوں میں سے کم ترین موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔

اسے امام احمد نے بطریق ابن لہیعہ عن دراج عن ابی الہیثم اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الہیثم روایت کیا۔ نیز امام ترمذی نے اس میں سے صرف ''تاجوں'' کا ذکر بروایت رشدین عن عمرو بن الحارث کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم اسے صرف رشدین کی حدیث سے ہی جانتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنت میں مومن کا محل ایک موتی ہوگا (جو اندر سے خالی ہوگا) اس میں چالیس ہزار گھر ہوں گے۔ اس میں ایک درخت بھی ہوگا جس سے حلے نکلیں گے چنانچہ آدمی دو انگلیوں کے ساتھ ستر حلے (بہشتی لباس) پکڑ لے گا اور انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کی طرف اشارہ کیا۔ ان حلوں میں موتی اور مرجان کے کمر بند ہوں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت شریح بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''لَوْ اَنَّ ثَوْبًا مِّنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ لُبِسَ الْيَوْمَ فِي الدُّنْيَا لَصَعِقَ مَنْ يَّنْظُرُ اِلَيْهِ وَمَا حَمَلَتْهُ اَبْصَارُهُمْ'' ''اگر جنتی کپڑوں میں سے کوئی کپڑا آج اس دنیا میں پہن لیا جائے تو جو اس کی طرف دیکھ لے غش کھا جائے اور آنکھیں اس (کی چمک دمک) کو برداشت نہ کر سکیں''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث آرہی ہے جس میں ہے کہ: ''وَلَوِاطَّلَعَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ لَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَاَضَاءَتْ بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيْفُهَا يَعْنِيْ خِمَارَهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا'' ''اور اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین آسمان کا درمیان خوشبو سے بھر جائے اور ان کے درمیان کی ہر چیز چمک اٹھے۔ اور اس نصیف یعنی اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے''۔

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

فصل

جنت کے بستر

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فرمان: وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ (الواقعہ:24) ''جنتی بلند بچھونوں میں ہونگے'' کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان کی بلندی اتنی ہوگی جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے (یعنی وہ تخت جن پر بچھونے بچھیں گے وہ تخت اتنے بلند ہوں گے) اور دو بچھونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم (محدثین) اسے سوائے رشدین یعنی عن عمرو بن الحارث عن دراج کی حدیث کے نہیں پہچانتے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بلند بچھونوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک بچھونے کا اوپر والا کونہ نیچے پھینکا جائے تو اس کے نیچے والے کونے تک پہنچنے کے لئے سو سال تک گرتا جائے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ ان کے سوا نے اسے ابو امامہ پر موقوف روایت کیا۔ اور یہی زیادہ صحیح بھی ہے۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے اس ارشاد: فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ (الرحمٰن) ''جنتی ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کا استر (اندر کا حصہ) سنگین ریشم کا ہوگا'' کے متعلق روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں (ان بستروں کے) استر کی خبر دے دی گئی ہے تو (خود اندازہ کرلو) ان کے ابرے (بیرونی حصے) کیسے ہوں گے۔

اسے بیہقی نے موقوفاً حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

فصل

اہل جنت کی عورتوں کا حسن و جمال

حدیث: حافظ منذری علیہ الرحمۃ کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ادنیٰ جنتی کے بارے میں گذر چکی ہے۔ جس میں یہ بیان تھا کہ: پھر جنتی نظر اٹھائے گا تو خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے ایک حور کو دیکھے کہ اپنے ملک کے تخت کے اوپر بیٹھی ہے۔ اس نے ستر مختلف رنگوں کے حلے پہن رکھے ہیں۔ اس کے گوشت، خون اور ہڈیوں کے باہر سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہے۔ اور جو اس نے لباس پہنا ہوا ہے وہ ان سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ چنانچہ جنتی اس کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: تو کون ہے؟ تو وہ جواب دے گی: میں ان خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے ایک ہوں جنہیں تیری خاطر محفوظ رکھا گیا تھا۔ تو وہ اس کی طرف چالیس سال تک دیکھتا ہی چلا جائے گا (اس کے حسن و جمال میں اتنا محو ہو جائے گا کہ) اس سے نظر ہی نہ اٹھائے گا۔ پھر اپنی نگاہ بالا خانے کی طرف اٹھائے گا تو ایک اور حور کو دیکھے گا جو پہلی سے بھی زیادہ حسین و جمیل ہوگی۔ اس پر وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تیری ذات سے ہمیں کچھ فائدہ پہنچے؟ چنانچہ وہ اس کی طرف چالیس سال تک چڑھتا جائے گا کہ اس سے نظر نہ ہٹائے گا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرتبے کے اعتبار سے کم ترین جنتی کو سات درجے ملیں گے۔ وہ چھٹے درجے پر ہوگا اور ساتواں درجہ اس کے اوپر ہوگا۔ اس کے لئے تین سو خادم ہوں گے جو ہر روز صبح وشام تین سو کھانے کے پیالے لئے ہوئے اس کے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) مجھے یقین ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پیالے سونے کے ہوں گے۔ ہر پیالے میں ایسے رنگ کا کھانا ہوگا جو دوسرے سے مختلف ہوگا پہلا کھانا وہی لذت دے گا جو آخری دے گا اور مشروبات کے تین سو برتن بھی پیش کریں گے۔ ہر برتن میں ایسے رنگ کا مشروب ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا۔ پہلا مشروب اتنا ہی لذیذ ہوگا جتنا کہ دوسرا ہوگا۔ اور وہ جنتی عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں تمام اہل جنت کی دعوت کروں اور انہیں مشروبات پیش کروں تو جو کچھ مجھے عطا فرمایا گیا ہے اس میں کچھ کمی واقع نہ ہو۔ اور اس کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی جو اس کی دنیا کی بیویوں کے علاوہ ہوں گی۔ اور ان میں ہر ایک کی زمین پر بیٹھنے کی جگہ ایک میل تک ہوگی۔

اسے امام احمد نے عن شہر عنہ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کے وقت کچھ دیر کو یا شام کے وقت کچھ دیر کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلنا دنیا اور سامان دنیا سے بہتر ہے، اور تمہاری کمان کے برابر یا چھڑی رکھنے کے برابر جنت میں جگہ ساری دنیا اور دنیا کے تمام مال ومتاع سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو خوشبو سے معمور کر دے، اور ان کے درمیان کی ہر چیز روشن ہو جائے۔ اور اسکا نصیف یعنی اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیھا سے زیادہ قیمتی ہے۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت فرمایا۔ نیز طبرانی نے بھی مختصراً اسے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا مگر ان کے الفاظ میں ہے کہ: "وَلَتَاجُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا" "اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیھا سے زیادہ قیمتی ہے"۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی اور جو جماعت ان کے بعد جنت میں جائے گی ان کے چہرے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے کی مثل روشن ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں (خصوصًا) ایسی ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز ان کے گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ "وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ" "اور جنت میں کوئی آدمی بغیر بیوی کے نہیں ہوگا"۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت فرمایا۔

حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی عورتوں کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر حلوں کے اندر سے بھی نظر آئے گی یہاں تک کہ پنڈلیوں کا مغز بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اللہ عزوجل فرماتا ہے: کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ (الرحمٰن) ''جنتی عورتیں گویا کہ یاقوت اور مرجان ہیں'' یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ تم اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو (وہ ایسا صاف ہے کہ) باہر سے دھاگہ دیکھ سکتے ہو۔

اسے ابن ابی الدنیا، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ ترمذی کے ہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع بھی مروی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

حدیث: حضرت سعید بن عامر بن خریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''لَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَشْرَفَتْ لَمَلَأَتِ الْاَرْضَ رِیْحَ مِسْكٍ وَّلَاَذْھَبَتْ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ'' ''جنتی عورتوں میں سے کوئی عورت اگر (زمین کی جانب) جھانک لے تو زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے۔ اور آفتاب و ماہتاب کی روشنی پر اس کی چمک دمک چھا جائے''۔

اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا۔ متابعات میں اس کی اسناد حسن ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے یہ بتایا ہے۔ کہتے ہیں کہ جنتی مرد ایک حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ معانقہ (گلے مل کر) اور مصافحہ کرکے اس کا استقبال کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ حور جن انگلیوں کے ساتھ اس سے مصافحہ کرے گی اگر ان کے پوروں کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو اس کی روشنی سورج چاند کی روشنی پر غالب آ جائے۔ اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ کھل جائے تو مشرق و مغرب کو اس کی خوشبو کی مہک بھر دے۔ ابھی وہ اس حور کے ساتھ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا کہ اس کے اوپر سے ایک نور چمکے گا۔ تو یہ خیال کرے گا کہ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق کو اپنی تجلی دکھائی ہے۔ اچانک دیکھے گا کہ ایک حور اسے پکار رہی ہے: ''یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَمَا لَنَا فِیْكَ مِنْ دَوْلَۃٍ'' ''اے اللہ کے دوست! کیا ہمارے لئے تیری ذات میں کوئی حصہ نہیں ہے؟ یہ پوچھے گا: اے خاتون! تو کون ہے؟ تو وہ جواب دے گی: میں ان نعمتوں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ (ق) ''جنت میں جنتیوں کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کریں گے''۔ اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے''۔ تو یہ جنتی اس کے پاس چلا جائے گا تو دیکھے گا کہ اس کے پاس اتنا جمال و کمال ہے کہ پہلی کے پاس اتنا نہیں تھا۔ ابھی وہ اس کے پاس اپنے تخت پر تکیہ رکھے بیٹھا ہوگا کہ ایک اور حور اس کو آواز دے کر کہے گی: یا ولی اللہ! کیا تیرے پاس ہمارا نصیبہ نہیں ہے؟ یہ اسے کہے گا: اے آواز دینے والی! تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی: میں ان نعمتوں میں سے ایک ہوں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا تھا: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (السجدۃ) ''تو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کیا آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا''۔ چنانچہ وہ ایک بیوی سے دوسری بیوی کے پاس جاتا رہے گا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ (الرحمٰن) ''جنتی عورتیں گویا کہ یاقوت اور مرجان ہوں گی'' کے متعلق ارشاد فرمایا: جنتی مرد اس جنتی عورت کے آئینے سے زیادہ شفاف رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا اور اس نے جو موتی پہن رکھے ہوں گے ان میں ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کردے گا۔ اس پر ستر حلے ہوں گے۔ ان حلوں میں سے جنتی کی نظر گذر جائے گی حتیٰ کہ ان کے باہر سے اس کی پنڈلیوں کا مغز دیکھے گا۔

اسے امام احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ایک حدیث میں روایت کیا۔ جو اسی کی مثل گذر چکی ہے۔ نیز بیہقی نے بھی ابن حبان کی اسناد کے ساتھ اسے روایت کیا ہے اور الفاظ بیہقی کے ہی ہیں۔

حدیث: حضرت محمد بن کعب القرظی ایک انصاری سے راوی ہیں کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جبکہ آپ ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ اس کے بعد صور پھونکے جانے کی حدیث طویل یہاں تک بیان کی کہ فرمایا: پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا تو اب اہل جنت کے متعلق میری شفاعت قبول فرما کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: میں نے آپ کی شفاعت قبول فرمالی ہے اور انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، تم دنیا میں اپنی ازواج اور اپنے گھروں کی بنا پر اتنے معروف نہیں ہو جتنے جنتی لوگ اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کی وجہ سے معروف ہوں گے۔ چنانچہ ایک جنتی آدمی بہتر (۷۲) بیویوں کے پاس جائے گا (جن کو جنت میں اس کے لئے) اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہوگا۔ اور دو بیویاں نسل آدم سے ہوں گی۔ یہ دونوں فضل ہوں گی اس شخص پر جسے اللہ نے دنیا میں اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہوگا۔ یہ جنتی ان دونوں میں سے پہلی کے پاس اس کے بالا خانے میں جائے گا جو یاقوت کا بنا ہوگا۔ سونے کے تخت پر موتیوں کا تاج سر پر پہلے سخت ریشم اور استبرق کے ستر جوڑے زیب تن کئے ہوگا۔ پھر اپنا ہاتھ اس بیوی کے کندھے پر رکھے گا پھر اس کے سینے کی طرف سے اپنے ہاتھ کو اس کے کپڑوں، کھال اور گوشت میں سے دیکھ لے گا۔ اور وہ اس کی پنڈلی کے مغز کو یوں دیکھ لے گا جیسے تم میں سے کوئی دھاگے کو یاقوت کے موتی میں دیکھ لیتا ہے۔ اس جنتی کا سینہ اس زوجہ کے لئے آئینہ ہوگا اور اس کا سینہ اس کے لئے شیشہ ہوگا۔ چنانچہ یہ اس بیوی کے پاس اس طرح رہے گا کہ نہ اس کو بیزار کرے گا نہ وہ اسے پریشان ہونے دے گی۔ اور جب بھی اس کے پاس آئے گا ہر مرتبہ اسے کنواری ہی پائے گا۔ اس میل ملاقات میں دونوں کو کوئی کمزوری بھی نہیں آئے گی۔ وہ اسی حال میں ہوگا کہ ندا آئے گی: ہم جانتے ہیں کہ تو نہ تھکا ہے اور نہ بیزار ہوا ہے مگر یہ کہ یہاں نہ ناپاکی ہے اور نہ موت۔ البتہ اس کے علاوہ بھی تیرے لئے بیویاں ہیں۔ چنانچہ وہ اس بیوی کے بالا خانے سے نکلے گا اور ایک ایک کے پاس جائے گا۔ جب ایک کے بعد دوسری کے پاس جائے گا تو وہ یہی کہے گی: ''وَاللّٰهِ مَا فِی الْجَنَّةِ شَیْءٌ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

اَحْسَنَ مِنْكِ وَمَا فِی الْجَنَّةِ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْكِ'' ''جنت میں کوئی چیز تجھ سے زیادہ حسین نہیں ہے اور نہ ہی کوئی شے جنت میں مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے''۔الحدیث۔

اسے ابویعلیٰ نے اور بیہقی نے اپنی کتاب کے آخر میں بروایت اسمٰعیل بن رافع بن ابی رافع روایت کیا۔ جو محمد بن یزید بن ابی زیاد عن محمد بن کعب سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''لَوْ اَنَّ حَوْرَآءَ اَخْرَجَتْ كَفَّهَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَافْتَتَنَ الْخَلَائِقُ بِحُسْنِهَا'' ''اگر کوئی حور زمین و آسمان کے درمیان اپنی ہتھیلی نکال دے تو مخلوق اس کے حسن کو دیکھ کر فتنے میں مبتلا ہو جائے''۔ ''وَلَوْ اَخْرَجَتْ نَصِیْفَهَا لَكَانَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهٖ مِثْلَ الْفَتِیْلَةِ فِی الشَّمْسِ لَا ضَوْءَ لَهَا'' ''اور اگر وہ اپنا دوپٹہ ظاہر کر دے تو سورج اس کے حسن کے سامنے چراغ میں بتی کے مثل ہو جائے۔ اس کی کوئی روشنی نہ رہے'' ''وَلَوْ اَخْرَجَتْ وَجْهَهَا لَاَضَآءَ حُسْنُهَا مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ'' ''اور اگر وہ اپنا چہرہ کھول دے تو اس کا حسن آسمان و زمین کے درمیان کو چمکا دے''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَوْ اَنَّ حَوْرَآءَ بَزَقَتْ فِیْ بَحْرٍ لَعَذُبَ ذَالِكَ الْبَحْرُ مِنْ عُذُوْبَةِ رِیْقِهَا'' ''اگر جنت کی کوئی حور کسی (کھاری) سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سارا سمندر شیریں ہو جائے''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اہل بصرہ کے کسی شیخ سے روایت کیا جن کا نام ذکر نہیں کیا۔

حدیث: اور ابن ابی الدنیا نے ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: ''لَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَصَقَتْ فِیْ سَبْعَةِ اَبْحُرٍ لَكَانَتْ تِلْكَ الْاَبْحُرُ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ'' ''اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت اگر سات سمندروں میں تھوک دے تو یہ ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں''۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ کہنے لگے: اگر حور کا ہاتھ اپنی سفیدی اور زیور کے ساتھ آسمان سے لٹک پڑے تو اس سے ساری زمین روشن ہو جائے جیسے دنیا والوں کے لئے سورج روشنی پھیلا دیتا ہے۔ پھر فرمایا: ''اِنَّمَا قُلْتُ یَدَهَا فَكَیْفَ بِالْوَجْهِ بَیَاضُهٗ وَحُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ وَتَاجُهٗ وَیَاقُوْتُهٗ وَلُؤْلُؤُهٗ وَزَبَرْجَدُهٗ'' ''یہ تو میں نے اس کے ہاتھ کی بات کی ہے تو (خود اندازہ کر لو کہ) اس کے چہرے کی سفیدی، حسن و جمال، تاج و یاقوت اور موتی و زبرجد کیسے ہوں گے''۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا اور اس کی اسناد میں عبید اللہ بن زحر راوی ہیں۔

حدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خوبصورت آنکھوں والی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حوریں تعداد میں تم سے زیادہ ہیں جو اپنے ہونے والے شوہروں کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنی عزت کے طفیل ان کی اپنے دین کے کاموں میں مدد فرما۔ اپنی اطاعت پر ان کے دلوں کو متوجہ کر۔ اور اپنے قرب میں انہیں ہمارے پاس پہنچا دے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے مرسلاً روایت کیا۔

حدیث: حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے متعلق کچھ بتایئے: حُوۡرٌ عِیۡنٌ ''اہل جنت کے لئے بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی'' حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: حوریں سفید رنگت، بڑی آنکھوں والی، موٹی تازی، لمبی پلکوں والی ہیں۔ ایک حور بمنزل پر شاہین ہوگی (بہت طاقت والی) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ عزیز و جلیل کے اس ارشاد کے بارے میں مجھے خبر دیجئے: كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ۚ﴿۵۸﴾ (الرحمٰن) ''جنتی عورتیں گویا کہ یاقوت اور مرجان ہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی صفائی اس موتی کی صفائی کے مثل ہوگی جو ابھی سیپیوں میں ہوں جنہیں ابھی کسی کے ہاتھوں نے چھوا تک نہ ہو۔ میں عرض کرنے لگی: تو مجھے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق خبر دیجئے: فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ﴿۷۰﴾ (الرحمٰن) ''ان جنتوں میں عورتیں ہیں جو بہت نیک نہایت حسین ہیں'' ارشاد فرمایا: ان کے اخلاق نیک ہیں، چہرے بہت خوبصورت ہیں۔ میں عرض گذار ہوئی: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے بارے میں فرمائیں: كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ (الصافات) ''جنتی عورتیں گویا کہ انڈے ہیں چھپا کر رکھے ہوئے'' آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: ان کی کھال اتنی باریک ہے جتنی وہ جھلی باریک ہوتی ہے جو انڈے کے اندر چھلکے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں فرمایئے: عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ﴿۳۷﴾ (الواقعہ) ''شوہروں سے بہت محبت کرنے والیاں ہم عمر'' سرور عالم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہوں گی جو دار دنیا سے بڑھاپے کی حالت میں رخصت ہوئیں، بڑھاپے کی وجہ سے ان کی آنکھیں گِدآلود ہوتی تھیں، ان کے سروں کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بڑھاپے کے بعد پھر پیدا فرمائے گا اور انہیں کنوار ان، شوہر سے محبت، عشق پیار کرنے والیاں بنا دے گا۔ ہم عمر ایسی کہ جیسے ایک ہی روز پیدا ہوئی ہوں۔ میں عرض گذار ہوئی: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی حوریں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: دنیا کی عورتیں بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوروں سے اتنی افضل ہیں جتنا کسی چیز کا ظاہری حصہ اندرونی حصہ سے افضل ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! (ﷺ) اس کی وجہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کی نمازوں، روزوں اور اللہ کی عبادت کی وجہ سے اللہ عزوجل ان کے چہروں پر نور پیدا فرمائے گا اور ان کے جسموں کو ریشم کا لباس پہنائے گا۔ ان کے رنگ سفید، لباس سبز، زیورات زرد، ان کی انگیٹھیوں میں موتی روشن ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ وہ کہیں گی: یاد رکھو! ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں۔ ہمیں کبھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

موت نہیں آئے گی۔ سن لو! ہم خوش نصیب ہیں۔ ہم بدنصیب کبھی نہیں ہوں گی۔ خبردار! ہم جنت میں سکونت پذیر رہیں گی چنانچہ کبھی یہاں سے نہ جائیں گی۔ سن لو! ہم خوش ہیں، کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ "طُوبٰی لِمَنْ کُنَّالَهٗ وَکَانَ لَنَا" "خوشخبری ہو اسے جس کے لئے ہم بنائی گئی ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے"۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہم میں سے ایک عورت دو شوہروں سے، تین سے یا چار سے دنیا میں (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہے۔ پھر مرجاتی ہے اور جنت میں داخل ہوتی ہے۔ اور اس کے شوہر بھی جنت میں جاتے ہیں۔ تو جنت میں ان میں سے اس کا کون شوہر ہوگا؟ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ! اسے اختیار دیا جائے گا (جسے چاہے بطور شوہر پسند کرلے) تو وہ ان میں سے سب سے اچھے اخلاق والے کو اختیار کرلے گی۔ اور عرض کرے گی: "اَیْ رَبِّ اِنَّ هٰذَا کَانَ اَحْسَنَهُمْ مَعِیَ خُلُقًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَزَوِّجْنِیْهِ"
"اے میرے پروردگار! یہ بندہ دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھے اخلاق سے پیش آتا تھا تو اسے میرا شوہر بنادے"
اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا اور آخرت کی بھلائیاں لاتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا اور یہ الفاظ اوسط کے ہیں۔

فصل

حوران بہشتی کا گانا

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں خوبصورت آنکھوں والی حوروں کے اکٹھا ہونے کی ایک جگہ ہے جہاں یہ جمع ہوکر (ایسی دل کش) آوازیں بلند کرتی ہیں کہ ایسی آوازیں مخلوق نے کبھی نہیں سنیں۔ وہ یہ گاتی ہیں: "نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَانَبِیْدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَهٗ" "ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی ہلاک نہیں ہوں گی، ہم خوش قسمت ہیں۔ بدقسمت نہیں ہوں گی۔ ہم راضی خوشی ہیں، کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ بشارت ہو اسے جو ہمارے لئے ہے اور جس کے لئے ہم ہیں"۔

اسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر کے پاس اور پاؤں کے قریب خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں ہوں گی جو ایسی حسین آواز میں گائیں گی جسے سب انسان و جن سنیں گے۔ اور یہ گانا شیطانی آلات (ڈھول باجہ وغیرہ) کے ساتھ نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدیس کے ساتھ ہوگا۔

اسے بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی مردوں کی بیویاں اپنے شوہروں کو انتہائی دلکش آواز میں گانے سنائیں گی جو کبھی کسی نے نہ سنے ہوں گے۔ ان میں سے کچھ یہ گائیں گی: ''نَحنُ الْخیرَاتُ الْحِسَانُ، اَزْوَاجُ قَوْمٍ کِرَامٍ، یَنظُرُوْنَ بِقُرَّةِ اَعْیَانٍ'' ''ہم اچھے اخلاق والیاں خوبصورت ہیں، ہم عزت والے مردوں کی بیویاں ہیں، وہ ہمیں دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں''۔ اور بعض کا گانا یہ ہوگا: ''نَحنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُتْنَہ، نَحنُ الاٰمِنَاتُ فَلَا نَخفنَہ نَحنُ الْمُقِیمَاتُ فَلَا نَظعَنَہ'' ''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم مریں گی نہیں، ہم امن والی ہیں، خوف زدہ نہیں ہوں گی۔ ہم جنت میں قیام پذیر رہیں گی کہیں اور نہیں جائیں گی''۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں حوریں گانا گاتے ہوئے کہیں گی: ہم حسین حوریں ہیں۔ ہم عزت والے شوہروں کے لئے (اللہ کی طرف سے) تحفہ ہیں۔

اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے روایت کیا۔ الفاظ طبرانی کے ہیں اور اس کی اسناد مقارب ہے۔ نیز بیہقی نے بھی اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے روایت کیا ہے جس کی سماعت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نہیں۔

حدیث: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر جنتی مرد کا نکاح چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار شوہر دیدہ عورتوں سے کیا جائے گا (یہ آٹھ ہزار شاید وہ عورتیں ہوں گی جن کے شوہر دوزخ میں گئے ہوں گے۔ لیکن جنت میں ان عورتوں کا حسن حوروں سے بھی بڑھ کر ہوگا) نیز ایک سو حوریں بھی اس کی بیویاں بنیں گی۔ یہ حوریں ہر ہفتے اکٹھی ہوں گی اور حسین آوازوں میں گائیں گی کہ ایسی آوازیں مخلوقات میں سے کسی نے نہیں سنی ہوں گی۔ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں ہلاکت نہیں آئے گی۔ ہم خوش بخت ہیں کبھی بد بخت نہ ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناخوش نہیں ہوں گی۔ ہم جنت کی رہائشی ہیں کہیں اور نہیں جائیں گی۔

اسے ابونعیم نے صفۃ الجنۃ میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جو جنت کے برابر طویل ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں ایک دوسری کے آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ بڑی سریلی آواز میں گاتی ہیں کہ مخلوق نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی۔ یہاں تک کہ مخلوقات نے جنت کے اندر اس کی مثل کوئی دوسری لذت نہیں دیکھی۔ ہم نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ گانا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ۔ یہ گانا اللہ کی تسبیح، تحمید، تقدیس اور رب عزوجل کی ثناء ہوگا۔

اسے بیہقی نے موقوفاً روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

بازار جنت

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے (یہ بازار کاروبار کا نہیں بلکہ رب تعالیٰ کے دیدار کا ہے) یہاں ہر جمعہ کو جنتی لوگ آیا کریں گے تو شمالی ہوا (پروا) چلا کرے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں میں (خوشبو) بھر دے گی۔ اور ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر وہ اپنے گھر والوں (بیویوں) کے پاس واپس آئیں گے تو ان کا حسن و جمال بھی بڑھ چکا ہوگا۔ انہیں ان کے گھر والے کہیں گے: اللہ کی قسم تم تو ہمارے بعد پہلے سے زیادہ حسین و جمیل ہو چکے ہو۔ تو وہ جواب میں کہیں گے: "وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالًا" "اور تم بھی تو اللہ کی قسم ہمارے بعد حسن و خوبصورتی میں بہت بڑھ گئے ہو"۔ (مسلم)

حدیث: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ حضرت سعید نے کہا: کیا جنت میں بازار بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے خبر دی۔ فرمایا: اہل جنت جب اس میں داخل ہوں گے تو اپنے اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس بازار میں اتریں گے۔ تو انہیں دنیا کے دنوں کے حساب سے جمعہ کے دن کے برابر وقت میں اجازت دی جائے گی۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا عرش ان کے سامنے ظاہر فرمائے گا اور جنت کے باغات میں سے کسی ایک باغ میں ان کے لئے تجلی فرمائے گا۔ ان لوگوں کے لئے کچھ منبر نور کے، کچھ منبر موتی کے، کچھ منبر یاقوت کے، کچھ منبر زبرجد کے، کچھ منبر سونے کے اور کچھ منبر چاندی کے بچھائے جائیں گے۔ ان میں سے ادنیٰ جنتی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے حالانکہ ان میں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا۔ یہ ادنیٰ لوگ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہ دیکھیں گے۔ (وہاں تو ہر شخص خود کو خوش قسمت ترین خیال کرے گا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا وہاں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں دیکھیں گے۔ کیا تمہیں آفتاب کو دیکھنے اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی نہیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: اسی طرح اپنے رب کو دیکھنے میں بھی تمہیں کوئی شک شبہ نہیں ہوگا۔ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ کلام نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ تم میں سے ایک آدمی سے ارشاد فرمائے گا: اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے ایسا ایسا کام کیا تھا؟ اُسے اس کے دنیا میں کئے ہوئے گناہ یاد دلائے گا۔ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میری مغفرت نہیں فرما دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں! میری وسعت مغفرت کی وجہ سے ہی تو تو اپنے اس مقام تک پہنچا ہے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اوپر سے ایک بادل آ کر انہیں ڈھانپ لے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

گا۔ اوران پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ انہوں نے اس خوشبو کی مثل کوئی چیز کبھی نہیں پائی ہوگی۔ پھر ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اس انعام واکرام کی طرف اٹھو جو میں نے تمہارے لئے تیار فرما رکھا ہے۔ اور اس سے جتنا چاہتے ہو لے لو۔ فرمایا کہ پھر ہم ایک بازار میں آئیں گے جسے فرشتوں نے ڈھانپ رکھا ہوگا۔ اس بازار میں وہ نعمتیں ہوں گی ایسی نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں ان کا خیال ہی گذرا ہوگا۔ فرمایا کہ ہر وہ چیز اٹھا کر ہمارے سامنے کر دی جائے گی جسے ہمارا دل چاہے گا۔ اس بازار میں خرید وفروخت نہیں ہوگی۔ اور اس بازار میں جنتی لوگ ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے۔ ارشاد فرمایا: بلند مرتبے والا آگے بڑھ کر اپنے سے ادنیٰ مرتبے والے سے ملاقات کرے گا۔ اور ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ادنیٰ مرتبہ والا اعلیٰ مرتبہ والے کے لباس کو دیکھ کر گھبرائے گا تو ابھی ان کی آخری بات ختم بھی نہ ہونے پائے گی کہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا۔ اور یہ اس لئے ہوگا کہ وہاں کسی کا غم زدہ ہونا مناسب نہیں ہوگا۔ ارشاد فرمایا کہ پھر ہم اپنی اپنی منزل پر آئیں گے تو ہماری (جنتی) بیویاں ہم سے ملیں گی اور کہیں گی: خوش آمدید، مرحبا، تم آگئے ہو۔ اور بے شک تمہاری خوبصورتی اور خوشبو تو اس وقت سے کہیں افضل ہے جب تم ہمیں چھوڑ کر گئے تھے۔ اس پر ہم کہیں گے: "اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّوَجَلَّ وَبِحَقِّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا نْقَلَبْنَا" "آج ہمیں اپنے رب جبار عزوجل کی بارگاہ میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور ہمارا حق ہے کہ ہم اس حالت میں لوٹیں جس میں لوٹے ہیں" (اس شرف کی برکت ہے)

اسے ترمذی اور ابن ماجہ دونوں نے بروایت عبدالحمید بن حبیب بن ابی العشرین عن الاوزاعی عن حسان بن عطیہ عن سعید روایت کیا۔ اور ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سوائے اس طریق کے نہیں پہچانتے۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے اندر ایک بازار ہے اس میں خرید وفروخت نہیں ہوتی۔ وہاں صرف مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی۔ چنانچہ جب کوئی آدمی کسی تصویر کو دیکھنا چاہے گا تو اس بازار میں داخل ہو جائے گا۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اہل جنت ایک دوسرے سے کہیں گے: چلو بازار چلیں۔ چنانچہ وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر جب اپنی بیویوں کے پاس واپس آئیں گے تو نہیں کہیں گے: ہم تمہارے پاس وہ خوشبو پاتے ہیں جو پہلے نہیں تھی۔ ارشاد فرمایا کہ بیویاں جواب دیں گی: تم بھی ایسی خوشبو لے کر لوٹے ہو جو تم میں اس وقت نہیں تھی جب تم ہمارے پاس سے رخصت ہوئے تھے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی یہ روایت بھی ہے، فرماتے ہیں: جنت میں ایک بازار ہے جس میں مشک کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ٹیلے ہوں گے۔اہل جنت ان کی طرف جائیں گے اور وہاں اکٹھے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا اور ان کے گھروں میں داخل کردے گا۔جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ انہیں کہیں گے: تم ہمارے پاس سے جانے کے بعد بہت حسین ہوگئے ہو۔تو وہ اپنے گھر والوں کو جواب دیں گے: تم بھی ہمارے پیچھے بہت خوبصورت ہو چکے ہو۔

اسے بھی ابن ابی الدنیا نے موقوفاً اور بیہقی نے روایت کیا۔

فصل

اہل جنت کا ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا اور ان کی سواریاں

حدیث: حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی نعمتوں میں سے ایک یہ بھی نعمت ہوگی کہ وہ سواریوں اور تیز رفتار اونٹوں پر ایک دوسرے کی ملاقات کو جایا کریں گے۔اور جنت میں انہیں زین ڈالے لگام لگے گھوڑے بھی دیئے جائیں گے جو نہ لید کریں گے اور نہ بول۔چنانچہ وہ لوگ ان پر سوار ہو کر جہاں اللہ عزوجل چاہے گا پہنچ جایا کریں گے۔پھر ان پر بادل جیسی کوئی چیز چھا جائے گی جس میں وہ کچھ ہوگا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نہیں سنا۔تو وہ کہیں گے: ہم پر برس جا۔چنانچہ وہ ان پر برستی رہے گی حتیٰ کہ ان کی خواہشات سے بھی زیادہ برسے گی۔پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو تکلیف دہ نہیں ہوگی۔یہ ہوا مشک کے ٹیلے اڑا کر ان کے دائیں بائیں لے آئے گی تو وہ لوگ یہ مشک لے لے کر اپنے گھوڑوں کے پیشانیوں، ان کی گردنوں کے بالوں اور سروں پر لگائیں گے۔اور ان میں سے ہر آدمی کے لئے بالوں کی لٹ ہوگی جہاں اس کا دل چاہے گا۔چنانچہ یہ مشک ان لٹوں، گھوڑوں اور ان کے علاوہ کپڑوں میں رچ بس جائے گی۔وہ پھر چلیں گے حتیٰ کہ جہاں اللہ چاہے گا پہنچیں گے۔تو اچانک ان میں سے کسی کو ایک عورت آواز دے گی: اواللہ کے بندے! کیا تجھے ہماری ضرورت نہیں؟ وہ پوچھے گا: تو کیا ہے اور کون ہے؟ وہ کہے گی: ''اَنَا زَوْجَتُكَ وَحِبُّكَ'' میں تیری بیوی اور محبوبہ ہوں'' وہ کہے گا: میں تو تیرا اتہ پتہ بھی نہیں جانتا تھا۔اس پر وہ کہے گی: کیا تجھے پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (السجدہ) ''تو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کیا آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔یہ ان کے نیک اعمال کی جزا ہے''۔تو وہ جواب دے گا: کیوں نہیں (بالکل جانتا ہوں) میرے پروردگار کی قسم۔شاید اس سے چالیس سال وہاں کھڑا رہنے کی وجہ سے غفلت ہوگئی۔اس نے توجہ نہ کی اور نہ لوٹا۔حالانکہ وہاں کے انعام واکرام نے اسے اس بیوی سے غافل کردیا ہوگا۔

اسے ابن ابی الدنیا نے بروایت اسماعیل بن عیاش روایت کیا۔

حافظ منذری (صاحب کتاب) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شفی (مذکورہ بالا حدیث کے راوی) کا ذکر امام بخاری اور ابن حبان نے تابعین میں کیا ہے۔ان کا صحابی رسول ﷺ ہونا ثابت نہیں۔اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کے بارے میں اختلاف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چنانچہ ایک قول ان کے صحابی ہونے کا بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو بھائی ایک دوسرے کے لئے شوق کا اظہار کریں گے۔ چنانچہ اس کا تخت اس کی طرف اور اس کا تخت اس کی طرف چل پڑے گا۔ یہاں تک کہ تمام اکٹھے ہو جائیں گے۔ پھر وہ اپنے تخت پر اور یہ اپنے تخت پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائے گا۔ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا: کیا تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کب بخشا تھا؟ اس پر اس کا ساتھی کہے گا: ہاں۔ اس دن جب ہم فلاں فلاں جگہ پر تھے تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی تو اس نے ہماری مغفرت فرمادی تھی۔

اسے ابن ابی الدنیا اور بزار نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنتی لوگ مختلف رنگوں کے اونٹوں جن کے کجاوے ملیس (ملیس ایک سخت لکڑی والا درخت ہے جس سے اونٹوں کے کجاوے بنائے جاتے ہیں) کے ہوں گے پر بیٹھ کر ایک دوسرے کی زیارت کو جایا کریں گے۔ اور ان اونٹوں کے پاؤں مشک کا غبار اڑاتے ہوں گے۔ ان میں سے کسی ایک کی لگام یا مہار بھی دنیا اور سامان دنیا سے کہیں بہتر ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر (یعنی پھلوں کے غلافوں) سے بہشتی جوڑے (حلے) نکلیں گے اور نیچے سے سونے کے گھوڑے برآمد ہوں گے۔ جن کی زینیں اور لگامیں موتی اور یاقوت کی ہوں گی۔ وہ نہ لید کریں گے اور نہ پیشاب، یہ گھوڑے پروں والے ہوں گے۔ ان کا قدم حد نگاہ پر پڑے گا۔ جنتی ان پر سوار ہوں گے تو جہاں جنتی چاہیں گے انہیں یہ گھوڑے اڑا کر لے جائیں گے۔ ان سے کم درجہ والے جنتی عرض کریں گے: اے ہمارے رب! تیرے یہ بندے اس مقام تک کیسے پہنچے ہیں؟ فرمایا کہ ان سے فرمایا جائے گا: ''کَانُوا یُصَلُّونَ بِاللَّیلِ وَکُنتُم تَنَامُونَ وَکَانُوا یَصُومُونَ وَکُنتُم تَأکُلُونَ، وَکَانُوا یُنفِقُونَ وَکُنتُم تَبخَلُونَ وَکَانُوا یُقَاتِلُونَ وَکُنتُم تَجبُنُونَ'' یہ لوگ راتوں کو نمازیں پڑھتے تھے جبکہ تم سو رہے ہوتے تھے۔ یہ روزہ رکھتے جبکہ تم کھاتے رہتے تھے۔ یہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے تھے جبکہ تم کنجوسی سے کام لیتے تھے اور یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی کا مظاہرہ کرتے تھے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبد الرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے گھوڑوں سے محبت تھی چنانچہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبد الرحمٰن! اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل فرمادیا تو وہاں تمہیں یاقوت کا گھوڑا دیا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے۔ جہاں تم چاہو گے اڑا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کر لے جائے گا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حدیث: حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی انور ﷺ سے سوال کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں لے گیا تو سرخ یاقوت کے جس گھوڑے پر تم سواری کرنا چاہو گے وہ تمہیں اڑا کر جہاں تم چاہو گے لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک اور آدمی نے سوال عرض کیا: کہنے لگا: یا رسول اللہ (ﷺ) کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ سرور عالم نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا (بلکہ) فرمایا: ''اِنْ یُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ یَکُنْ لَكَ فِیْهَا مَاشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ'' ''اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل فرما دیا تو وہاں تمہارے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جسے تمہارا دل چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محظوظ ہوں گی''۔

اسے ترمذی نے بطریق المسعودی عن علقمہ عن عبدالرحمٰن بن سابط عن النبی ﷺ روایت کیا اور اس کے ہم معنی ایک اور مرفوع حدیث روایت کی جو اس مسعودی (اوپر مذکور) کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی نے آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے گھوڑوں سے محبت ہے، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہو گئے تو تمہیں یاقوت کا گھوڑا دیا جائے گا: ''لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَیْثُ شِئْتَ'' ''اس کے دو پر ہوں گے۔ تمہیں اس پر سوار کر دیا جائے گا پھر جہاں تم چاہو گے وہ تمہیں اڑا کر لے جائے گا''۔

اسے امام ترمذی نے روایت فرمایا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

اہل جنت کو رب تبارک وتعالیٰ کا دیدار

حدیث: امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب جنتی جنت میں سکونت پذیر ہو جائیں گے تو ان کے پاس ایک فرشتہ آ کر کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ اس کی زیارت کرلو۔ چنانچہ وہ لوگ جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمائے گا کہ بلند آواز میں تسبیح وتہلیل کریں (کیونکہ آپ کی آواز انتہائی سریلی تھی) پھر خلد بریں کا دسترخوان بچھایا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ خلد کا دسترخوان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جنت کے کونوں میں سے ایک کونہ ہے جو مشرق ومغرب سے زیادہ وسیع ہے۔ چنانچہ جنتیوں کو وہاں کھانا کھلایا جائے گا پھر شراب طہور پلائی جائے گی۔ پھر جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ اب یہ لوگ کہیں گے: ہمارے پروردگار کے دیدار کے سوا کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی (جو عطا نہ فرمادی گئی ہو) چنانچہ رب تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا تو سب سجدہ ریز ہو جائیں (عادت جو پڑ گئی تھی۔۔۔) تو انہیں ارشاد ہوگا: "لَسْتُمْ فِیْ دَارِ عَمَلٍ اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْ دَارِ جَزَآءٍ" (سجدہ سے سروں کو اٹھاؤ) اب تم عمل کی دنیا میں نہیں ہو، بلکہ اس وقت تم جزا کے جہان میں ہو"۔

اسے ابونعیم نے صفۃ الجنۃ میں روایت کیا۔

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اپنے والد سے وہ صفی یمامی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ان سے عبدالعزیز بن مروان (جو کہ اس وقت اسلامی حکومت کا بادشاہ تھا) نے اہل جنت کے وفد کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ بے شک جنتی لوگ ہر جمعرات کو وفدوں کی صورت میں اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کریں گے۔ تو ان کے لئے تخت لگائے جائیں گے۔ ان میں سے ہر انسان اپنے تخت پر تجھ سے زیادہ معروف ہوگا جتنا تو آج اپنے تخت پر سجتا ہے (وہ تجھ سے زیادہ جچے گا) جب وہ لوگ ان پر بیٹھ جائیں گے اور اپنی اپنی نشست پر متمکن ہو جائیں گے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: (فرشتو!) میرے بندوں، میری مخلوق، میرے پڑوسیوں اور میرے اس وفد کو کھانے کھلاؤ۔ چنانچہ انہیں کھانے کھلائے جائیں گے۔ پھر فرمائے گا: انہیں جام پلاؤ۔ بیان کیا کہ ان کے پاس مختلف رنگوں کے برتن لائے جائیں گے ان برتنوں پر مہریں لگی ہوں گی (یعنی انہیں پہلے کسی نے استعمال نہیں کیا ہوگا) چنانچہ جنتی ان سے پئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے، میرے پڑوسی، میری مخلوق اور میرے وفد کھا پی چکے۔ اب انہیں جنت کے پھل پیش کرو۔ تو جھکے ہوئے درختوں کے پھل ان کے قریب آ جائیں گے چنانچہ جتنا چاہیں گے ان میں سے کھائیں گے۔ پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں، میری مخلوق، میرے پڑوسیوں اور میرے وفد کو کھلا پلا دیا گیا اور انہیں پھل بھی پیش کیے جا چکے۔ ان کو لباس پہناؤ۔ چنانچہ ان کے سامنے سبز، سرخ اور زرد رنگوں کے درختوں کے پھل آئیں گے اور ہر رنگ سے بہشتی جوڑے برآمد ہوں گے، ان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پر حلے اور قمیصیں پھیل جائیں گی۔ پھر ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں، میری مخلوق، میرے پڑوسیوں اور میرے وفد کو کھلایا پلایا گیا، پھل پیش کئے گئے اور انہیں لباس پہنا دئے گئے۔ اب انہیں خوشبو لگا دو۔ چنانچہ ان پر بارش کے قطروں کی طرح مشک برسے گا۔ پھر اللہ جل شانہ فرمائے گا: میرے بندوں، میری مخلوق، میرے پڑوسیوں اور میرے وفد کو کھلایا پلایا گیا۔ پھل پیش کئے گئے۔ لباس پہنائے گئے۔ خوشبو لگا دی گئی۔ اب میں ان کے سامنے تجلی فرماؤں گا حتیٰ کہ وہ میرا دیدار کرلیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا اور وہ دیدار کریں گے تو ان کے چہرے شگفتہ ہو جائیں گے (بے پناہ حسن و جمال چہروں پر ظاہر ہوگا) پھر ارشاد ہوگا: اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ (جب اپنی قیام گاہوں میں پہنچیں گے) تو ان کی بیویاں انہیں کہیں گی: (کیا وجہ ہے کہ) تم ہمارے پاس سے گئے تھے تو اور شکل وصورت پر تھے۔ اور واپس آئے ہو تو اس صورت و شکل پر نہیں ہو (بلکہ اس سے بہت زیادہ حسین وجمیل ہو کر آئے ہو؟ (تو وہ جواب دیں گے: ''ذَالِكَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاءُهٗ تَجَلّٰی لَنَا فَنَظَرْنَا اِلَيْهِ فَنَضَرَتْ وُجُوْهُنَا'' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ جل ثنا نے ہمارے سامنے تجلی فرمائی اور ہم نے اس کا دیدار کیا جس سے ہمارے چہرے حسین وجمیل ہو گئے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث: حضرت محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے۔ اگر تیز رو گھوڑے کا سوار اس کے سائے میں چلے تو سو سال چلتا رہے (پھر بھی طے نہ کر سکے) اس کے پتے سبز چادریں، اس کی کلیاں زرد رنگ کے کپڑے، اس کی شاخیں نرم ریشم اور سنگین ریشم، پھلوں کے غلافوں میں بہشتی حلے، اس کی گوند زنجبیل وشہد۔ اس کے پاس سنگریزے سرخ یاقوت اور سبز زمرد کے، اس کی مٹی مشک، عنبر اور زرد کافور، اس کی گھاس پھونس محفوظ زعفران اور لوبان کی ہے جو بغیر ایندھن کے جگمگاتے ہیں۔ اس درخت کی جڑ سے سلسبیل، معین اور رحیق (یہ تینوں جنت کے چشمے ہیں) پھوٹتے ہیں۔ اور اس کی جڑوں کے پاس جنتیوں کی مجلسوں میں سے ایک مجلس ہوگی۔ وہاں اہل جنت اکٹھے ہوں گے ایک آواز دینے والا (فرشتہ) انہیں وہاں جمع کرے گا۔ ایک دن وہ اس درخت کے سائے میں بیٹھے باتیں کر رہے ہوں گے کہ اچانک کچھ فرشتے ان کے پاس آئیں گے جو تیز رو اونٹوں کو کھینچ کر لا رہے ہوں گے یہ اونٹ یاقوت سے پیدا کئے جائیں گے پھر ان میں جان ڈال دی جائے گی، سونے کی زنجیروں سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ ان کے چہرے حسن و شگفتگی کی وجہ سے گویا چراغ ہوں گے۔ ان کے بال سرخ ریشم کے اور پشم سفید ہوگی۔ بال اور پشم ملے جلے ہوں گے۔ ان جیسا حسن و جمال دیکھنے والوں نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ فرماں بردار ہوں گے مگر ہیبت زدہ نہ ہوں گے۔ تیز رفتار ہوں گے لیکن مشقت میں نہیں پڑیں گے۔ ان پر کجاوے ہوں گے جن کے تختے موتی اور یاقوت کے ہوں گے جو لؤلؤ اور مرجان سے آراستہ ہوں گے۔ اور بڑے تختے سرخ سونے کے ہوں گے جن پر عبقری (عمدہ ریشم) اور ارغوان (سرخ ریشم) چڑھایا گیا ہوگا۔ چنانچہ فرشتے ان تیز رو اونٹوں کو اہل جنت کے لئے بٹھائیں گے پھر انہیں کہیں گے: تمہارا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پروردگار تمہیں سلام کہتا ہے اور تمہیں ملاقات کے لئے طلب فرماتا ہے تاکہ تم اس کا دیدار کرلو اور وہ تم پر نظر رحمت فرمائے۔ تم اس سے شرف ہم کلامی پالو اور وہ تم سے مخاطب ہو۔ اور تم اس کی بارگاہ کے آداب بجالاؤ اور وہ تم پر سلامتی نازل فرمائے۔ اور تمہیں اپنے فضل اور اپنی وسعت سے مزید عطا فرمائے۔ کیونکہ وہ وسیع رحمت اور عظیم فضل والا ہے۔ چنانچہ ہر شخص اپنی سواری پر بیٹھ جائے گا پھر وہ صف باندھے درمیانی چال سے چلیں گے۔ کوئی چیز دوسری چیز سے کچھ بھی گم نہ کرے گی حتیٰ کہ اونٹنی کا کان اپنے سوار کے کان کو گم نہ کرے گا۔ (ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر موجود و قائم ہوگی) وہ جس بھی درخت کے پاس سے گذریں گے وہ اپنے پھلوں سے انہیں ڈھانپ لے گا۔ ان کے رستے سے ہر وہ چیز ہٹادی جائے گی جو ان کی صف کو منتشر کرنے والی یا آدمی اور اس کے ساتھی کے درمیان جدائی ڈالنے والی ہوگی۔ پھر جب وہ لوگ جبار تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ اپنے وجہ کریم کو ان کے لئے ظاہر فرمادے گا اور اپنی بہت بڑی عظمت کے ساتھ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا۔ جنت میں ان کی ملاقات کے وقت آداب کا لفظ ''السلام'' ہوگا۔ عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار! سلامتی کا مالک تو ہی ہے۔ اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ اور جلالت وعزت کا حق صرف تجھے زیبا ہے۔ تو ان کا پروردگار انہیں فرمائے گا: بے شک سلامتی میرے ہی پاس ہے اور میری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ اور جلالت وعزت میرا ہی حق ہے۔ میرے ان بندوں کو خوش آمدید جنہوں نے میرے احکام کی حفاظت کی، میرے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کا پاس کیا۔ پوشیدہ بھی مجھ سے ڈرتے رہے۔ اور ہر حال میں مجھ سے خوف کھاتے رہے۔ وہ عرض گذار ہوں گے: تیری عزت، بزرگی اور تیری عظمت بلند کی قسم، ہم تیری اتنی قدر نہ کرسکے جتنا تیرا حق تھا۔ اور نہ تیرے تمام حقوق ہم سے ادا ہوسکے۔ چنانچہ اب ہمیں اجازت فرما کہ ہم تیری بارگاہ میں سربسجود ہوجائیں۔ تو انہیں ان کا رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: بے شک اب میں نے تم سے عبادت کی مشقت اٹھادی ہے۔ اور تمہارے بدنوں کو راحت فراہم کردی ہے۔ (دنیا میں میری عبادت کرتے ہوئے) تم نے اپنے جسموں کو بہت تھکایا اور اپنے چہروں کو مشقت میں ڈالے رکھا۔ چنانچہ اب میں تمہیں اپنی نوازش، رحمت اور عزت میں داخل کروں گا۔ اب تم مجھ سے مانگو اور مجھ سے اپنی تمنا بیان کرو۔ میں تمہاری آرزوئیں پوری فرماؤں گا۔ بلاشبہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق جزا نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت، عزت، طاقت، بزرگی، اپنے مرتبے کی بلندی اور اپنی عظمت شان کے مطابق عطا فرماؤں گا۔ چنانچہ وہ اپنی آرزو، عزوشرف اور عطیات سوال کرتے رہیں گے (جو انہیں عطا کردیا جائے گا) حتیٰ کہ سب سے کم مانگنے والا اتنی تمنا کرے گا کہ جب سے اللہ نے دنیا کو پیدا کیا اس وقت سے لے کر اس کے فنا کرنے کے دن تک کے برابر ہوگی۔ (جو پوری کردی جائے گی) تو ان کا پروردگار فرمائے گا: تم نے بہت کم تمنا کی ہے اور جو کچھ تمہارے لائق تھا اس سے کم پر راضی ہوگئے ہو۔ جاؤ جو کچھ تم نے مانگا اور تمنا کی میں نے وہ سب کچھ تمہارے لئے واجب کردیا۔ اور جس سے تمہاری آرزوئیں قاصر ہوگئیں وہ تمہیں مزید عطا فرمادیا۔ تو تم اپنے رب کی ان عطاؤں کو دیکھو جو اس نے تم پر کی ہیں۔ چنانچہ وہ دیکھیں گے کہ وہ بہت بلند و بالا خیموں اور موتی و مرجان کے بالا خانوں میں ہیں۔ جن کے دروازے سونے کے، تخت یاقوت کے، بچھونے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سندس واستبرق کے اور منبر نور کے بنے ہوئے ہیں۔ ان کے دروازوں اور دیگر سامان سے سورج کی شعاعوں کی طرح نور بکھر رہا ہے۔ جیسے روشن دن میں چمک دار ستارہ ہوتا ہے۔ اور اعلیٰ علیین میں یاقوت سے بنے اونچے اونچے محلات ہیں۔ جن کا نور اس قدر چمک رہا ہے کہ اگر اسے قابو میں نہ رکھا جاتا تو آنکھوں کو چندھیا دیتا۔ چنانچہ جو محلات سفید یاقوت کے ہیں ان میں سفید ریشم کے فرش بچھے ہوئے ہیں۔ جو سرخ یاقوت کے ہیں ان میں سرخ نرم ریشم کا فرش ہے۔ جو سبز یاقوت کے ہیں ان میں سبز دبیز ریشم کا فرش بچھایا گیا ہے۔ اور جو محلات زرد یاقوت کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں فرش بھی زرد ارغوان کا ہے۔ جن پر سبز زمرد، سرخ سونے اور سفید چاندی کی کشیدہ کاری کی ہوئی ہے۔ ان کے پائے اور ستون یاقوت کے ہیں۔ ان میں بلند ترین موتی کے خیمے ہیں۔ ان میں رہائش گاہیں مرجان سے بنے بالا خانے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے رب کے عطا فرمودہ عطیات کی طرف جائیں گے تو سفید یاقوت کے گھوڑے ان کے پاس لائے جائیں گے جن میں روح ڈالی گئی ہوگی۔ انہیں ہمیشہ نوخیز رہنے والے لڑکے لے کر چلیں گے۔ اور ان میں سے ہر لڑکے کے ہاتھ میں ایک گھوڑے کی لگام ہوگی۔ لگامیں اور گردنیں سفید چاندی کی ہوں گی جن پر موتی اور یاقوت جڑے ہوں گے۔ ان کے پالان بچھے ہوئے تخت ہوں گے جن پر سندس واستبرق پڑا ہوگا۔ یہ گھوڑے ان جنتیوں کو لے کر تیز تیز چلیں گے اور وہ جنت کے باغات دیکھتے جائیں گے۔ جب وہ لوگ اپنی اپنی منزلوں پر پہنچیں گے تو وہ سب کچھ پائیں گے جو ان کے رب نے ان کے سوال اور تمنا کرنے پر انہیں عطا فرمایا ہوگا۔ اور ان محلات میں سے ہر محل کے دروازے پر دو جنتیں ہیں جن کی بہت سی ڈالیاں ہیں اور دو اور جنتیں ہیں جو نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں۔ ان دونوں میں دو چھلکتے ہوئے چشمے ہیں اور دونوں میں ہر ایک میوہ دو دو قسم کا ہے اور خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں چنانچہ جب وہ اپنی اپنی منزلوں میں قیام پذیر ہو جائیں گے اور ان کو اپنا مستقل ٹھکانہ بنالیں گے۔ تو ان کا رب انہیں فرمائے گا: فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا (اعراف:44) ''کیا تم نے پالیا وہ کچھ جس کا سچا وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا تھا؟'' وہ عرض کریں گے: ہاں، ہم راضی ہو گئے تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا: تم سے راضی ہو کر ہی تو میں نے تمہیں اپنی جنت میں داخل کیا۔ تمہیں میرا دیدار نصیب ہوا اور میرے فرشتوں نے تم سے مصافحہ کیا۔ لہٰذا تمہیں بہت بہت مبارک ہو میری وہ عطا جو کبھی ختم ہونے والی نہیں اور جس میں کوئی تبدیلی اور کمی نہ کی جائے گی۔ چنانچہ اس وقت اہل جنت کہہ اٹھیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙﹰ۳۴ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ۳۵ (الفاطر) ''ساری تعریفیں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تھکاوٹ پہنچے اور نہ اس میں ہمیں کوئی تکلیف چھوئے''۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے ایسے ہی معضل روایت کیا ہے۔ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جنتی لوگ نہ پاخانہ کی حاجت محسوس کریں گے، نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

ناک چھڑکیں گے اور نہ (بوقت جماع) ان کی منی خارج ہوگی۔ جو بھی نعمتیں کھائیں پئیں گے وہ ان کی کھالوں سے مشک بن کر موتیوں کی صورت میں گر جائیں گی۔ ان کے دروازوں پر مشک کے ٹیلے ہوں گے۔ ہر جمعہ کو اللہ عزوجل کا دومرتبہ دیدار پائیں گے۔ چنانچہ سونے کی کرسیوں پر بیٹھیں گے جن پر موتی یاقوت اور زبرجد جڑے ہوں گے اللہ عزوجل کی طرف دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر عنایت فرمائے گا۔ پھر جب اٹھیں گے تو ہر ایک اپنے بالا خانے کی طرف جائے گا جس کے ستر دروازے ہوں گے جو یاقوت اور زبرجد سے مزین ہوں گے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے موقوفاً روایت کیا۔

فصل

اہل جنت کا رب تعالیٰ کو دیکھنا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں کی رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، یارسول اللہ! (ﷺ) فرمایا: کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش آتی ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو؟ وہ عرض گذار ہوئے: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فَاِنَّکُمْ تَرَوْنَہٗ کَذَا'' تو پھر تم اپنے رب کو بھی اسی طرح (بغیر کسی مشکل کے) دیکھو گے''۔ پھر طویل حدیث ذکر فرمائی۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا: کوئی اور چیز چاہتے ہو جو تمہیں مزید عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں فرما دیئے۔ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (اب اور کیا چاہیں؟) فرماتے ہیں کہ پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دیدار سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں عطا فرمائی ہوگی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ (یونس:26) ''بھلائی کرنے والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے زیادہ بھی''۔

اسے مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں اندر سے کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر ایک کونے میں (مومن بندے کی) بیویاں ہوں گی۔ مومن ان کے پاس آیا جایا کرے گا۔ اور دو جنتیں ہوں گی جن کے برتن اور باقی سب کچھ چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی جن کے برتن اور باقی سامان سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

چادر حائل ہوگی۔ (کبریائی کی چادر سے مراد اللہ تعالیٰ کا جلال، اکرام اور تعظیم ہے)۔

اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت ایک مجلس میں بیٹھے ہوں گے تو اچانک باب جنت پر ایک نوران کے سامنے ظاہر ہوگا۔ وہ سروں کو اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ رب تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے اہل جنت مجھ سے سوال کرو۔ وہ عرض کریں گے: ہم سوال کرتے ہیں کہ تو ہم سے راضی ہو جا۔ فرمائے گا: میں تم پر راضی ہوں جبھی تو اپنی جنت تم پر حلال فرمائی ہے۔ اور اب تو میں تم پر مزید احسان فرمانا چاہتا ہوں اور یہی اس کا وقت ہے۔ چنانچہ تم مجھ سے اور مانگو۔ عرض کریں گے: ہم پر مزید احسانات فرمادے۔ سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں: تو سرخ یاقوت کے اونٹ انہیں پیش کئے جائیں گے جن کی مہاریں سبز زمرد اور سرخ یاقوت کی ہوں گی۔ اور انہیں ان پر سوار کیا جائے گا۔ وہ چلتے وقت اپنے پاؤں حد نگاہ پر رکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پھلوں سے لدے درختوں کو حکم فرمائے گا (تو وہ ان کے پاس آجائیں گے) پھر خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں گوری رنگت والی حوریں پہنچ جائیں گی اور کہہ رہی ہوں گی: ہم خوش بخت ہیں ہم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیاں ہیں، ہمیں موت نہیں آئے گی۔ ہم مومنین معززین کی بیویاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خالص سفید مشک کے ٹیلوں کو حکم فرمائے گا تو وہ ٹیلے ان پر خوشبو کی برسات کرنے لگیں گے جسے مثیرہ کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اونٹ اہل جنت کو جنت عدن میں پہنچا دیں گے۔ اور یہ جنت میں ایک بڑا شہر ہے۔ تو ملائکہ عرض کریں گے: اے پروردگار! لوگ آچکے ہیں۔ اللہ پاک فرمائے گا: سچے لوگوں کو خوش آمدید، اہل شوق کا آنا مبارک۔ فرمایا کہ پھر ان کے سامنے سے حجاب اٹھا دیا جائے گا۔ اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور رحمٰن کے نور سے فیض یاب ہوں گے۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ (ایسے دیدار الٰہی میں مستغرق ہوں گے) پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: ان تحفوں کو لئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ لوٹیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی کے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝۳۲ (حٰم سجدہ) "یہ مہمان نوازی ہوگی بخشنے والے رحم فرمانے والے کی طرف سے"۔

اسے ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا یہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔ کہا کہ اس کتاب یعنی کتاب البعث اور کتاب الرویہ میں ایسی روایات گذر چکی ہیں جو اس حدیث کے مضمون کی تاکید وتوثیق کرتی ہیں۔ انتہیٰ۔ اور یہ روایت ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا کے ہاں بھی مختصراً ہے کہ فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اہل جنت اپنی حاصل شدہ نعمتوں میں ہوں گے کہ ایک نوران کے لئے چمکے گا۔ تو وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔ دیکھیں گے کہ رب جل جلالہ نے ان کے سامنے اوپر سے جلوہ فرمایا ہے تو رب جل جلالہ فرمائے گا: السلام علیکم اے اہل جنت۔ اور اسی کے متعلق ہے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝۵۸ (یٰسین) "ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا" جب تک دیدار خداوندی میں محو رہیں گے جنت کی نعمتوں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

سے کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔حتیٰ کہ ان سے جلوہ فرمائی موقوف فرمادی جائے گی جبکہ اس کی برکت اور نور باقی رہے گا۔

یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں اور دوسروں کے اسی کے مثل ہیں۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا۔ جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا۔ تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ (آئینہ) جمعہ ہے جو آپ کا رب آپ کو پیش فرماتا ہے تاکہ آپ اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لیے عید بن جائے۔ آپ اول ہوں اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد ہو جائیں (کہ یہود کے لئے ہفتہ اور نصاریٰ کے لئے اتوار ہے اور یہ دونوں دن جمعہ کے بعد آتے ہیں) حضور انور ﷺ نے فرمایا: اس میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اس میں آپ کی امت کے لئے بھلائی ہے۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو بندہ اس ساعت میں اپنے رب سے ایسی بھلائی کی دعا کرے جو اس کی قسمت میں ہو تو اللہ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے اور اگر اس کی قسمت میں نہیں تو اس کے لئے اس سے بھی بڑی بھلائی محفوظ کر دیتا ہے (جو آخرت میں اسے عطا فرمائی جائے گی) یا اس ساعت میں کسی شر سے پناہ مانگے جو اس کے لئے لکھی جا چکی ہو تو اللہ ضرور اسے اس سے پناہ عطا فرماتا ہے۔ یا اگر اس کے مقدر میں لکھی نہیں گئی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی کسی بڑے شر سے پناہ دے دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: اس آئینے میں یہ سیاہ نقطہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ ساعت ہے جو جمعہ کے روز قائم ہوتی ہے (جو ساعت اجابت ہے) اور جمعہ ہم فرشتوں کے ہاں سید الایام (سب دنوں سے افضل دن) ہے۔ اور ہم اس دن کو آخرت میں یوم المزید کہیں گے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: تم یوم المزید کیوں کہیں گے؟ وہ عرض گذار ہوئے: آپ کے رب عزوجل نے جنت میں ایک وادی بنائی ہے جس کی خوشبو سفید مشک سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ جب جمعہ کا دن ہوا کرے گا تو رب تعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر جلوہ فرمایا کرے گا۔ پھر اس کرسی کے ارد گرد نور کے منبر لگائے جائیں گے اور انبیاء (علیہم السلام) آکر ان پر بیٹھ جائیں گے۔ پھر منبروں کے گرد سونے کی کرسیاں لگائی جائیں گی۔ پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے اور ان پر تشریف فرما ہوں گے۔ پھر دیگر اہل جنت آئیں گے حتیٰ کہ مزین ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا رب تبارک وتعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا حتیٰ کہ یہ تمام حضرات اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اور رب تعالیٰ فرمائے گا: میں ہوں وہ (تمہارا پروردگار) جس نے تمہارے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ پورا فرمادیا۔ اور تم پر اپنی (دیدار کی) نعمت پوری کردی۔ یہ تم پر میرے مزید احسان کا مقام ہے۔ لہٰذا تم مجھ سے سوال کرو۔ چنانچہ وہ حضرات اللہ سے اس کی رضا کا سوال کریں گے۔ تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: اپنی رضا سے ہی میں نے تم پر اپنی جنت میں داخلہ حلال فرمایا ہے۔ (راضی تو میں تم پر ہو چکا) اب تو میں تم پر کچھ اور فضل فرمانا چاہتا ہوں۔ لہٰذا اور مانگو۔ چنانچہ وہ مانگتے جائیں گے (اور ان کا مانگا ان کو دیا جائے گا) حتیٰ کہ ان کی تمام چاہتیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

پوری ہو جائیں گی تو اب ان کے لئے ان نعمتوں کے دروازے کھولے جائیں گے کہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ ہوں گی۔ کسی کان نے سنی نہ ہوں گی اور کسی انسان کے دل پر ان کا خیال تک نہ گذرا ہوگا۔ یہ دروازے اگلے جمعے لوگوں کے لوٹنے تک کھلے رہیں گے (اور اگلے جمعہ پھر اسی طرح یہ مجلس سجائی جائے گی) پھر رب تبارک و تعالیٰ اپنی کرسی پر (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) جلوہ افروز ہوگا۔ اور شہداء اور صدیقین بھی اس کے ساتھ ہی (اپنی اپنی منازل پر) چڑھ جائیں گے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ فرمایا: اور بالا خانوں والے اپنے بالا خانوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔ یہ بالا خانے اور ان کے دروازے ایک سفید چمکدار موتی سے یا سرخ یاقوت سے یا سبز زبرجد سے بنائے گئے ہیں جس میں نہ کوئی داغ ہے اور نہ کوئی پھٹن۔ ان میں نہریں بہتی ہیں۔ ان کے درختوں کے پھل جھک کر قریب آ جاتے ہیں۔ ان میں اہل جنت کی بیویاں اور ان کے خادم رہتے ہیں۔ تو ان جنتیوں کو روز جمعہ سے زیادہ کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی تا کہ (اس دن) ان پر مزید فضل و احسان فرمایا جائے اور تا کہ زیادہ سے زیادہ رب تعالیٰ کا دیدار پا سکیں۔ ''ولذالك دعی یوم المزید'' اور اسی وجہ سے اسے یوم المزید (زیادہ سے زیادہ فضل و احسان کا دن) کہا جاتا ہے''۔

اس ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط میں دو اسناد کے ساتھ روایت کیا جن میں ایک جید و قوی ہے۔ نیز ابو یعلیٰ نے بھی مختصراً روایت کیا۔ ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ بزار نے بھی اسے روایت کیا۔ یہ الفاظ بزار ہی کے ہیں۔

حدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے جو سب آئینوں سے زیادہ شفاف اور خوبصورت ہے۔ اور اس کے درمیان میں ایک سیاہ نقطہ ہے۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا چیز ہے؟ وہ کہنے لگے: یہ دنیا کی پاکیزگی اور حسن ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اس کے درمیان میں یہ سیاہ نقطہ سا کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ یوم جمعہ ہے۔ فرمایا کہ میں نے کہا: اور جمعہ کیا ہے؟ وہ عرض گذار ہوئے: یہ آپ کے رب کے دنوں میں سے ایک عظیم دن ہے۔ اور میں اس کا شرف، اس کی فضیلت اور دنیا و آخرت میں اس کا نام ابھی آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اس دن کا نام دنیا میں جمعہ رکھنے کی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے معاملات اسی دن جمع فرمائے (اور جمعہ جمع سے ہی ماخوذ ہے) اور اس دن امیدیں جمع ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان مرد یا مسلمان عورت اگر اسے پا لے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور یہ بھلائی انہیں عطا فرماتا ہے۔ اور آخرت میں اس کی شرافت، فضیلت اور اس کا نام جمعہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں منتقل فرما دے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کر دے گا اور ان پر دن اور ساعتیں جاری ہوں گی۔ ان میں رات دن (دنیا کی طرح) نہیں ہوں گے (کیونکہ رات دن تو سورج کے طلوع و غروب سے بنتے ہیں جبکہ وہاں سورج ہوگا ہی نہیں) مگر ان دنوں اور ساعتوں کے وقت کی مقدار اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہوگا۔ اور جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ ساعت ہو جائے گی جس میں جمعہ پڑھنے والے جمعہ کی ادائیگی کے لئے نکلتے ہیں تو ایک منادی اعلان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

کرے گا: اے اہل جنت! دارالمزید (زیادہ فضل واحسان کے گھر) کی طرف نکل چلو جس کی وسعت، چوڑائی اور لمبائی اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ چنانچہ وہ مشک کے ٹیلوں میں نکلیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشک تمہارے اس آٹے سے زیادہ سفید ہوگا۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا: تو انبیاء (علیہم السلام) کے غلام نور کے منبر لے کر نکلیں گے اور اہل ایمان کے خادم یاقوت کی کرسیاں لے کر آئیں گے۔ فرمایا کہ جب ان حضرات کے لئے یہ منبر اور کرسیاں لگا دی جائیں گی اور وہ لوگ اپنی اپنی نشست پر بیٹھ جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجے گا جسے مثیرہ کہا جاتا ہے یہ ان پر سفید مشک کی خوشبو برسائے گی۔ یہ خوشبو ان کے کپڑوں سے داخل ہوگی اور ان کے چہروں اور بالوں سے خارج ہوگی۔ چنانچہ یہ ہوا اس مشک کو استعمال کرنا تمہاری اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہوگی جسے اللہ کے اذن سے روئے زمین کی تمام خوشبوئیں دی جائیں (تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ کون سی خوشبو کہاں، کب اور کیسے استعمال کرنی ہے) پھر اللہ سبحانہ حاملین عرش کو حکم فرمائے گا تو عرش کو جنت کے درمیان میں رکھ دیا جائے گا اور اللہ اور بندوں کے درمیان حجابات ہوں گے۔ بندے جو سب سے پہلی بات اللہ کی طرف سے سنیں گے وہ یہ ہوگی کہ فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ بندے جنہوں نے غیب میں میری اطاعت کی حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ تھا۔ میرے رسولوں کی تصدیق کرتے رہے اور میرے احکام کے مطابق زندگی گذارتے رہے۔ مجھ سے مانگو کہ آج کا دن یوم المزید ہے۔ فرمایا کہ وہ سب بیک زبان ہو کر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تجھ سے راضی ہوئے تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا فرمان پھر دہرائے گا کہ اے جنتیو! میں اگر تم پر راضی نہ ہوتا تو تمہیں اپنی جنت میں سکونت نہ دیتا۔ پس تم سوال کرو کیونکہ آج کا دن یوم المزید ہے۔ فرمایا کہ وہ پھر بیک زبان ہو کر عرض گذار ہوں گے: یارب! ہمیں اپنا دیدار عطا فرما ہم تجھے دیکھ سکیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ یہ حجابات اٹھا دے گا۔ اور ان کے لئے تجلی ظاہر فرمائے گا۔ تو ان کو نور ڈھانپ لے گا۔ اگر اللہ نے ان کے جل نہ جانے کا فیصلہ نہ فرمایا ہوتا تو اپنے اوپر چھا جانے والے نور سے یہ سب جل جاتے۔ فرمایا کہ پھر انہیں فرمان ہوگا کہ اپنی اپنی منازل کی طرف واپس چلے جاؤ۔ فرمایا: چنانچہ وہ لوگ اپنی منازل کی طرف لوٹ جائیں گے جبکہ اپنی بیویوں سے چھپ چکے ہوں گے اور ان کی بیویاں ان پر مخفی ہو چکی ہوں گی۔ یہ چھپنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے نور کے ان پر چھا جانے کی وجہ سے ہوگا۔ چنانچہ جب اپنی منازل میں پہنچ جائیں گے تو یہ نور لوٹ جائے گا حتیٰ کہ یہ لوگ اپنی پہلی صورتوں میں واپس آ جائیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: تم جب ہم سے رخصت ہوئے تھے تو اور صورت میں تھے اب واپس آئے ہو تو اور شکل میں ہو (جو پہلے سے زیادہ حسین ہے) فرمایا کہ وہ جواب دیں گے: "ذٰلِكَ بِاَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَجَلّٰى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ اِلٰى مَا خَفِيْنَا بِهٖ عَلَيْكُمْ" یہ سب اس لئے ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی تجلی ظاہر فرمائی چنانچہ ہم نے اس کا دیدار کیا۔ اسی لئے ہم تم سے چھپ گئے تھے"۔ فرمایا: ہر ہفتے ان کی پہلی نعمتوں میں کئی گنا اضافہ ہوتا رہے گا۔ ارشاد فرمایا: اسی بارے میں اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (السجدہ) "تو کوئی جان نہیں جانتی کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان کے لئے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا''۔

اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرتبہ کے اعتبار سے سب سے کم وہ جنتی ہوگا جو اپنے باغات، بیویاں، نعمتیں، نوکر چاکر اور اپنے تخت ایک ہزار سالہ راہ میں پھیلے ہوئے دیکھے گا۔ ''وَاَکْرَمُهُمْ عَلَی اللّٰهِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّ عَشِیَّةً'' ''اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح شام اس کا دیدار پائے گا''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (القیامہ) '' کچھ چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے رب کا دیدار پاتے ہوں گے''۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔ یہ روایت پہلے گذر چکی ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے بھی اسے مختصراً روایت کیا ہے۔ مگر ان کے الفاظ میں یوں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اَفْضَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَّنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی کُلَّ یَوْمٍ مَّرَّتَیْنِ'' ''مرتبے کے لحاظ سے سب سے افضل جنتی وہ ہوگا جو ہر روز دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا''۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل جنتیوں سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں۔ تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتے ہیں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ ارشاد فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ تو عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں گے اے ہمارے رب! حالانکہ تو نے ہمیں وہ انعام و اکرام عطا فرمائے ہیں جو اپنی مخلوق میں کسی اور کو عطا نہیں فرمائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں اس سے بھی افضل نہ عطا فرما دوں؟ وہ عرض گذار ہوں گے: اس سے افضل اور کون سی چیز ہے؟ تو اللہ پاک فرمائے گا: ''اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا'' ''تم پر اپنی خوشنودی حلال فرماتا ہوں۔ اس کے بعد کبھی میں تم پر ناراض نہیں ہوں گا''۔

اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

جو حسن وخوبی اور انعام واکرام وغیرہ کا خیال کسی انسان کے دل پر گذر سکتا ہے یا جو عقل میں آسکتا ہے جنت اور اہل جنت اس سے کہیں بلند تر ہوں گے

حدیث: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار فرما رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی بشر کے دل پر اس کا خیال تک نہیں گذرا۔ اور اگر تم چاہو تو پڑھ لو: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (السجدہ:17) ''تو کسی جان کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے''۔

اسے امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں حاضر ہوا جس میں آپ ﷺ جنت کا بیان فرما رہے تھے حتیٰ کہ مجلس اختتام پذیر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ارشاد کے آخر میں فرمایا: جنت میں وہ نعمتیں ہیں کہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، کسی کان نے نہیں سنیں اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک نہیں گذرا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں: تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۖ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (السجدہ) ''نیکوکاروں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں (اس کی پکڑ سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید کرتے ہوئے۔ اور ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کیا آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ بدلہ ہے ان کے اعمال صالحہ کا''۔ مسلم۔

حدیث: حضرت داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ناخن سے بھی کم جنت کی کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمانوں اور زمین کے اطراف جگمگا اٹھیں۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی آدمی زمین کی طرف جھانک لے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی کو چھپا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی چھپا دیتا ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں وہ چیزیں بنائیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، کسی کان نے نہیں سنیں اور کسی قلب بشر میں ان کا خیال تک نہیں گذرا۔ پھر اسے فرمایا: بات کر۔ تو وہ بولی: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ (مومنون) ''ایمان والے مراد کو پہنچے''۔

ایک اور روایت میں یوں ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے جنت کو پیدا کیا۔ اس کے پھلوں کو قریب کر دیا اور اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

میں نہریں نکالیں پھر اس کی طرف نظر کی اور فرمایا: بات کر۔ تو وہ کہنے لگی: ایمان والے مراد کو پہنچے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يُجَاوِرُنِي فِيكِ بَخِيلٌ" "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، تجھ میں کوئی بخیل میرے قریب نہ ہو سکے گا"۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں دو اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ جن میں ایک جید ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی کی مثل روایت کیا۔ ان کے الفاظ گذر چکے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے کوڑا رکھنے کے برابر جنت میں جگہ دنیا اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور دنیا سے بھی بہتر ہے۔ اور تم میں سے کسی کی کمان کے برابر جنت میں جگہ دنیا اور اس کے برابر ایک اور دنیا سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور جنتی عورت کا نصیف دنیا اور اسی جیسی ایک اور دنیا سے کہیں افضل ہے۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ نصیف کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ جنتی عورت کا دوپٹہ ہے۔

اسے امام احمد نے باسناد جید روایت کیا۔ امام بخاری نے بھی اسے روایت فرمایا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں کمان کے برابر جگہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور فرمایا: صبح کے وقت کچھ وقت کے لئے شام کیوقت کچھ دیر کیلئے جہاد فی سبیل اللہ کو جانا ہر اس چیز سے افضل ہے جس پر آفتاب چمکتا ہے۔

اسے امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔ ان کے الفاظ میں یوں ہے: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو پڑھ لو: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿١٨٥﴾ (آل عمران) "جو آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا مال ہے"۔

طبرانی نے بھی اسے اوسط میں مختصراً ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں ان کے الفاظ یوں ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جنت میں کوڑا رکھنے کے برابر جگہ آسمان اور زمین کے درمیان تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے۔

نیز ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا۔ اور ان کے لفظوں میں یہ ہے کہ فرمایا: صبح کو کچھ دیر کے لئے اور شام کو کچھ وقت کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کے کوڑے کے برابر یا قدم رکھنے کے برابر جنت میں جگہ دنیا اور ساز و سامان دنیا سے افضل ہے اور اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان اور زمین کے درمیان ہر چیز کو روشن کر ڈالے۔ اور زمین و آسمان کے درمیان کو خوشبو سے بھر دے۔ اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔

(اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے بھی معمولی فرق کے ساتھ روایت کیا ہے اور ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ مِمَّا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ" "جنت میں دنیا کی کوئی چیز نہیں سوائے ناموں کے" (یعنی نام تو دنیا والے ہوں گے لیکن چیز دنیا والی نہیں ہوگی مثلاً ایک پھل کا نام انار ہو گا مگر وہ دنیا کا انار نہیں۔ اس کی خوشبو اور مزہ اللہ ہی جانے)۔

اسے بیہقی نے موقوفاً جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

فصل

اہل جنت کا جنت میں اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا اور موت کا ذبح کیا جانا

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ جب وہ اہل یمن کے پاس پہنچے تو انہیں فرمایا: لوگو! میں اللہ کے رسول ﷺ کا تمہاری طرف بھیجا گیا قاصد ہوں جو تمہیں خبر دیتے ہیں کہ سب کو اللہ کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔ پھر جنت میں یا دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا، موت نہیں ہوگی، قیام ہوگا، کہیں نکل بھاگنا ممکن نہ ہوگا۔

اسے طبرانی نے کبیر میں جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ مگر اس میں انقطاع ہے اور بنائے جنت کے بیان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے۔ جس میں ہے کہ: جو جنت میں داخل ہوگا ناز و نعم میں ہوگا گرفتار بلا کبھی نہ ہوگا۔ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی۔ اس کا لباس بوسیدہ نہ ہوگا اور نہ اس کی جوانی زائل ہوگی۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اس کی مثل ہے۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما حضور نبی اقدس ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا: (اے اہل جنت!) بے شک تمہارے لئے یہ مقرر ہو چکا ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ یہ کہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور یہ کہ راحت و آرام میں رہو گے کبھی کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہو گے۔ اور یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا: وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (الاعراف) ''اور ندا دی جائے گی کہ یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنا دیئے گئے ہو اپنے نیک اعمال کی وجہ سے''۔ مسلم و ترمذی۔

حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے روز) موت کو چت کبرے (سیاہ و سفید رنگ والے) مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ گردنیں اونچی کر کے دیکھیں گے۔ منادی کہے گا: کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ اور وہ سب اسے دیکھ چکے ہوں گے۔ وہ پھر آواز دے گا: اے دوزخیو! تو وہ بھی گردنیں لمبی کر کے دیکھنے لگیں گے۔ وہ پوچھے گا: کیا تم لوگ اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہاں، یہ تو موت ہے۔ اور یہ تمام بھی اسے (مرتے وقت) دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر منادی پکار کر کہے گا: اے جنت والو! اب تم یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے اب موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ! تمہیں ہمیشہ یہیں رہنا ہوگا۔ اب موت نہیں ہوگی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

(مریم) ''اور انہیں ڈر سنائیں پچھتاوے کے دن کا جب فیصلہ فرما دیا جائے گا۔ اور وہ غفلت میں ہیں۔ ایمان نہیں لاتے'' اور آپ علیہ السلام نے دست مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ فرمایا۔ (یعنی دنیا کی محبت میں پڑے ہوئے ہیں اور فیصلے کے دن سے غافل ہیں)۔

اسے امام بخاری، مسلم، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ ہیں کہ فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو چتکبرے مینڈھے کی طرح لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اسے ذبح کیا جائے گا جبکہ وہ (جنتی اور دوزخی) لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ (یہ منظر دیکھ کر کہ موت مر چکی اب کسی کو اس کا شکار نہ ہونا پڑے گا) اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنتی مر جاتے۔ اور اگر کوئی غمی سے مرتا تو دوزخی مرتے (کہ اب نہ موت آئے گی نہ دوزخ سے رہائی ہوگی)۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز موت کو لا کر پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو جنتی ڈرتے ڈرتے گھبرائے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں انہیں ان کی جگہ (جنت) سے نکال دیئے جانے کا حکم تو نہیں۔ پھر کہا جائے گا: اے دوزخیو! تو وہ خوشی خوشی فرحت کے عالم میں ادھر دیکھیں گے کہ شاید انہیں ان کے مقام (دوزخ) سے نکلنے کا حکم آ گیا ہے۔ اب آواز دی جائے گی: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں، یہ موت ہے۔ حضور انور علیہ السلام نے فرمایا: پھر حکم ہوگا اور اسے پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر دونوں فریقوں سے کہا جائے گا: ''خُلُوْدٌ فِیْمَا یَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِیْهَا اَبَدًا'' ''جو کچھ وہ پاتے ہیں (جنت یا دوزخ) اسی میں ہمیشہ رہیں گے وہاں موت کبھی نہیں آئے گی''۔

اسے ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا گویا کہ وہ سیاہ و سفید رنگ کا مینڈھا ہے۔ اور اسے جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں، فرمایا کہ کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض گذار ہوں گے: ہاں، ہمارے رب! یہ موت ہے۔ پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل نار! وہ کہیں گے: ہمارے رب! ہم حاضر ہیں۔ فرمایا کہ کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ کہیں گے: ہاں، اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے۔ پھر اسے بکری کی طرح ذبح کر دیا جائے گا۔ ''فَیَاْمَنُ هٰؤُلَآءِ وَیَنْقَطِعُ رَجَآءُ هٰؤُلَآءِ'' چنانچہ جنتیوں کو (خروج از جنت کے خوف سے) امن مل جائے گا اور اہل دوزخ کی (دوزخ سے رہائی کی) امید ٹوٹ جائے گی۔

اسے ابو یعلیٰ، طبرانی اور بزار نے روایت کیا۔ الفاظ ابو یعلیٰ کے ہیں۔ سب کی اسانید صحیح ہیں۔

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت لائی جائے گی حتیٰ کہ جنت و دوزخ کے درمیان کھڑی کی جائے گی پھر ذبح کر دی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

جائے گی۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا: اے جنت والو! موت نہیں رہی۔ اور اے دوزخ والو! موت ختم ہو چکی۔ "فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرْحًا اِلٰى فَرْحِهِمْ وَاَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ" "تو اہل جنت کی پہلی خوشی میں اور اضافہ ہو جائے گا اور دوزخیوں کے پہلے غم میں مزید زیادتی ہو جائے گی"۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرما دے گا۔ پھر ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہو کر اعلان کرے گا: "يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ" "اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ کے باسیو! اب موت ختم ہو چکی ہے۔ جو کوئی جس حالت میں ہے اسی میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا"۔

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

(مؤلف کتاب ہذا حضرت الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں)

ہم اپنی اس کتاب کو اس حدیث پر ختم کرتے ہیں جس پر امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (صحیح بخاری شریف) کو ختم فرمایا۔ اور وہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث کہ فرماتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" "دو کلمے ہیں جو رحمٰن تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں۔ زبان پر آسانی کے ساتھ جاری ہو جاتے ہیں۔ میزان عمل پر بہت بھاری ہوں گے۔ (وہ دو کلمے یہ ہیں) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ"۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

الحمد للہ کہ آج مورخہ 29 رجب المرجب 1419ھ بمطابق 19 نومبر 1998ء بروز بدھ بوقت سوا بارہ بجے (12:15) دن قبل نماز ظہر بمقام بولٹن برطانیہ۔ 64-RISHTON LANE BL36QG ENGLAND۔

الترغیب والترہیب کا انتخاب و ترجمہ مجھ جیسے بے علم و بے عمل ناکارہ خلائق کے ہاتھوں بتوفیق ایزد متعال بوسیلہ رسول بے مثال جل وعلاو ﷺ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ آج بہت خوش ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اے رب العلمین! اپنے گناہ گار کی اس کوشش کو رحمۃ للعلمین ﷺ کے طفیل شرف قبولیت سے نوازدے کہ تیری ذات بڑی ہی کرم نواز ہے۔ اور اسے اہل ذوق کے لئے مفید و نافع بنا کر اس (مترجم) کے تمام گناہوں کا کفارہ بنا دے۔ اور مزید خدمت دین کی توفیق مرحمت فرما۔

آخر میں قارئین ذوی الاحترام والاکرام سے نہایت ہی مؤدبانہ التجا کرتا ہوں کہ جب اس کتاب کو پڑھیں تو مؤلف، مترجم اور ان کے والدین اور جملہ معاونین و قارئین کے حق میں دعائے خیر ضرور فرمائیں۔ (شکریہ)

المترجم۔ حافظ محمد صابر علی صابر (ایم۔اے)

64-RISHTON LANE GREAT LEVER BOLTON

BL36QG. ENGLAND U.K.

KHATEEB OF MAKKAH MOSQUE BOLTON

پاکستان میں پتہ: گنج حسین آباد مانک روڈ نزد جامع مسجد نور نارووال تحصیل وضلع نارووال پاکستان۔ 29 رجب المرجب 1419ھ 18 نومبر 1998ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی

یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سیرت پر منفرد کتاب
ضیاء النبی ﷺ
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

سنت خیر الانام
فتنۂ انکار سنت پر تحقیقی

مقالات
(۲ جلد)

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فون:
• گنج بخش روڈ لاہور 7221953-7220479
فیکس 7238010
• ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 7225085-7247350
• ۱۴۔ انفال سنٹر اردو بازار کراچی 2210212-2212011
2630411

1Z 448

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

http://ataunnabi.blogspot.in

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی

یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہلِ دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

ضیاء النبی ﷺ
سیرت پر عظیم کتاب

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

سنت خیر الانام
فتنۂ انکار سنت پر تحقیقی

مقالات
کا مجموعہ
۲ جلد

مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فون:
• گنج بخش روڈ لاہور 7221953-7220479
فیکس 7238010
• ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 7225085-7247350
• ۱۴۔ انفال سنٹر اردو بازار کراچی 2210212-2212011
2630411

1Z 448

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

5766

احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کتب ذخیرہ
میثم قادری

الترغیب والترہیب کامل

من الحدیث الشریف

3

تصنیف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج
مفتی معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم عالیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے

"فقہ حنفی PDF BOOK"

چینل کو جوائن کریں

http://T.me/FiqaHanfiBooks

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترھیب

من الحدیث الشریف

3

مصنف: امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۶۵۶-۵۸۱ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوۃ والسلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	الترغیب والترہیب (جلدسوم)
مصنف	....	امام ابومحمد زکی الدین عبدالعظیم منذری
ترجمہ وتخریج	....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	936
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	....	دسمبر 2017ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب "الترغیب والترہیب" اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

فہرست

مضامین	صفحہ
كتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا	
کتاب: نیکی، صلہ رحمی اور دیگر امور کے بارے میں روایات	۱۳
باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے ساتھ صلۂ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۳
اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	۱۳
باب: والدین کی نافرمانی کے بارے میں ترہیبی روایات	۲۸
باب: صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اگرچہ آدمی کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے	۳۶
اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات	۳۶
یتیم کی کفالت اس پر رحمت اس پر خرچ کرنا اور بیوہ اور غریبوں کیلئے کوشش کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۱
باب: پڑوسی کو اذیت پہنچانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۵۹
اور اس کے حق کے بارے میں تاکید کے طور پر کیا کچھ منقول ہے؟	۵۹
باب: بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۴
اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۷۴
باب: مہمان نوازی کرنے اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے حق کی تاکید اور مہمان کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اتنا عرصہ مقیم رہے کہ میزبان کو گناہ گار کردے	۷۸
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اس چیز کو حقیر سمجھے جو دوسرے نے اس کے سامنے پیش کی ہو یا آدمی اپنے پاس موجود کسی چیز کو مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے حقیر سمجھے	۸۵
باب: کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۶
باب: بخل اور کنجوسی کے بارے میں ترہیبی روایات اور جود وسخا کے بارے میں ترغیبی روایات	۹۰
باب: ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے کے بارے میں ترہیبی روایات	۹۹
مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان پر خوشی داخل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۰۰
اور اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو سفارش کرتا ہے' اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جاتی ہے	۱۰۰
كتَابُ الْاَدَبِ وَغَيْرِه	
کتاب: ادب اور دیگر امور کے بارے میں روایات	۱۱۰
باب: حیاء کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۱۰
فحش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ترہیبی روایات	۱۱۰
باب: اچھے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی فضیلت برے اخلاق کے بارے میں ترہیبی روایات اور ان کی مذمت	۱۱۵
باب: نرمی مہربانی اور بردباری کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۳۰
باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے اور پاکیزہ گفتگو کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۳۷

مضامین	صفحہ
اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ	۱۳۷
باب: سلام پھیلانے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور آدمی کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اس چیز کو پسند کرے کہ اس کے لئے قیام کیا جائے	۱۴۱
باب: مصافحہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور سلام کرتے ہوئے اشارہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۱۴۱
کفار کو سلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۵۱
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی شخص اندر آنے کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانک کر دیکھے	۱۵۷
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جائے جس کے بارے میں وہ ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی اسے سنے	۱۶۰
باب: ایسے شخص کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۶۰
جسے گھلنے ملنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو	۱۶۰
باب: غضب کے بارے میں ترہیبی روایات' غضب کو دور کرنے اور اس پر قابو رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور غضب کے وقت کیا کرنا چاہیے؟	۱۶۸
باب: آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے' ناراضگی رکھنے اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر لینے کے بارے میں ترہیبی روایات	۱۷۶
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی' کسی مسلمان کو یہ کہے: اے کافر!	۱۷۸
باب: گالی دینے لعنت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات خاص طور پر جب وہ لعنت متعین شخص یا متعین جانور یا کسی اور متعین چیز پر کی گئی ہو اور مرغ، برغوث، ہوا کو برا کہنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے'	۱۸۹
جو شخص پاکدامن عورت یا غلام پر جھوٹا الزام لگاتا ہے' اس کے بارے میں ترہیبی روایات	۱۸۹
باب: زمانے کو برا کہنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۱۹۹
باب: مسلمان کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۲۰۱
باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۰۵
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کے سامنے اس کا کوئی بھائی معذرت پیش کرے	۲۰۹
تو وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے	۲۰۹
باب: چغلی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۲۱۱
باب: غیبت کرنے بہتان لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۲۱۶
اور ان دونوں کا بیان اور ان دونوں کی تردید کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۱۶
باب: بھلائی کے علاوہ خاموش رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۳۳
اور بکثرت کلام کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۲۳۳
باب: حسد کے بارے میں ترہیبی روایات اور سینے کو سلامت رکھنے (یعنی حسد سے پاک رکھنے) کی فضیلت	۲۵۴
تواضع کے بارے میں ترغیبی روایات' اور تکبر' خود پسندی اور فخر کے اظہار کے بارے میں ترہیبی روایات	۲۶۰
باب: کسی فاسق یا بدعتی شخص کو "یا سیدی" یا اس جیسے ایسے کلمات کے ذریعے بلانے	۲۷۷
کے بارے میں ترہیبی روایات' جو کلمات تعظیم پر دلالت کرتے ہیں	۲۷۷
باب: سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جھوٹ	

مضامین — صفحہ

بولنے کے بارے میں ترہیبی روایات ___ ۲۷۷
باب: دوغلے پن اور دوغلی زبان کے بارے میں ترہیبی
روایات ___ ۲۷۹
باب: غیر اللہ' بطورِ خاص امانت کے نام پر حلف اٹھانے کے
بارے میں ترہیبی روایات ___ ۳۰۱
اور جو شخص یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں' یا میں
کافر ہو جاؤں' یا اس کی مانند کوئی اور بات کہے ___ ۳۰۱
باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے بارے میں
ترغیبی روایات' اور اس کے علاوہ جو کچھ ذکر ہوا ہے ___ ۳۰۸
باب: چھپکلی کو مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات' سانپوں
کو مارنے کے بارے میں ___ ۳۱۴
اور دیگر چیزوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۳۱۴
باب: وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کے بارے میں
ترغیبی روایات ___ ۳۲۶
باب: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنے کے بارے
میں ترغیبی روایات ___ ۳۲۷
باب: جادوگروں' کاہنوں' قیافہ شناسوں' ریت یا کنکریوں کے
ذریعے حساب لگانے والوں' یا اس طرح کے لوگوں کے پاس
جانے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں ترہیبی
روایات ___ ۳۵۲
گھروں میں' یا ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں' جانوروں یا
پرندوں ___ ۳۵۸
کی تصویر لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات ___ ۳۵۸
باب: "نرد" کھیلنے کے بارے میں ترہیبی روایات ___ ۳۶۳
باب: نیک ہم نشین کے بارے میں ترغیبی روایات ___ ۳۶۵
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی ایسی چھت پر
سوئے' جس کے اطراف نہ بنے ہوئے ہوں ___ ۳۶۹
یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر جائے ___ ۳۶۹
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی عذر کے
بغیر چہرے کے بل (اُلٹا ہو کر) سوئے ___ ۳۷۱
باب (ایک ہی وقت میں) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے
بارے میں ترہیبی روایات ___ ۳۷۳
نیز قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھنے کے بارے میں ترغیبی
روایات ___ ۳۷۳
باب: شام میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی
روایات ___ ۳۷۴
اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۳۷۴
باب: فال لینے کے بارے میں ترہیبی روایات ___ ۳۸۱
باب: کتا رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات ___ ۳۸۲
البتہ شکار کرنے کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے اسے
رکھا جا سکتا ہے ___ ۳۸۲
باب: عورت کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ محرم
کے بغیر اکیلی سفر کرے ___ ۳۸۸
باب: جو شخص سواری پر سوار ہونے لگے' اس کے لیے اللہ تعالیٰ
کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات ___ ۳۸۹
باب: سفر کے دوران کتا' یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے بارے میں
ترہیبی روایات ___ ۳۹۱
باب: "دلجہ" یعنی رات کے وقت سفر کرنے کے بارے میں
ترغیبی روایات ___ ۳۹۴
باب: جب جانور کو ٹھوکر لگے' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے
بارے میں ترغیبی روایات ___ ۳۹۶
باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو وہ شخص
پڑھے گا' جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے ___ ۳۹۷
باب: آدمی کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اپنے

مضامین	صفحہ
بھائی کی غیر موجودگی میں	۳۹۸
اس کے لئے دعا کرے بطور خاص مسافر (شخص کا دعا کرنا)	۳۹۸
باب: غریب الوطنی میں انتقال کر جانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۰۰
کتاب التوبۃ والزهد	
کتاب: توبہ اور زہد کے بارے میں روایات	۴۰۲
باب: توبہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بارے میں جلدی کرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا	۴۰۲
باب: عبادت کے لئے یکسو ہونے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۱
اور دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۲۱
باب: زمانے کی خرابی کے وقت نیک عمل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۷
عمل پر باقاعدگی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات، خواہ وہ تھوڑا ہو	۴۲۸
باب: غربت اور تھوڑی چیزیں رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۳۱
فقراء، مساکین، کمزوروں کی فضیلت، اُن کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کی ہم نشینی اختیار کرنا	۴۳۱
دنیا میں زہد اختیار کرنے اور دنیا میں سے تھوڑی سی چیز پر اکتفاء کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۵۶
فصل:	۴۸۶
باب: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۲۶
باب: موت کا یاد کرنے، کم زندگی کی امید رکھنے، عمل کرنے میں جلدی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس شخص کے لئے طویل عمر ہونے کی فضیلت، جس کا عمل اچھا ہو اور موت کی آرزو کرنے کی ممانعت	۵۳۵
باب: خوف کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کا تذکرہ	۵۵۵
باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید، اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن	۵۶۶
خاص طور پر مرتے وقت ایسا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۶۶
کتاب الجنائز وما یتقدمها	
کتاب: جنائز کے بارے میں روایات اور جو چیزیں اس سے پہلے ہوتی ہیں	۵۷۰
باب: معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۷۰
باب: کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۷۳
صبر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۷۳
فصل	۶۰۲
باب: ان کلمات کو پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جسے جسم میں کوئی تکلیف محسوس ہو	۶۰۴
باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۰۶
باب: پچھنے لگوانے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز کب پچھنے لگوائے جائیں؟	۶۱۰
باب: بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی تاکید	۶۱۲
اور بیمار کی دعا کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۱۶
فصل	۶۲۴
باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے	

مضامین	صفحہ
بیمار کے لئے دعا کی جائے	۶۲۵
اور اُن کلمات کا بیان' جنہیں بیمار پڑھے گا	۶۲۵
باب: وصیت کرنے اور اس کے بارے میں عدل سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۲۹
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان موت کو ناپسند کرے	۶۳۳
باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جنہیں وہ شخص پڑھے گا' جس کا (کوئی عزیز) فوت ہو جائے	۶۳۶
باب: قبریں کھودنے' مرحومین کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۳۹
باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت' موجود ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۴۱
باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز تعزیت کا بیان	۶۴۶
باب: جنازے کو تیزی سے لے جانے' جلدی دفن کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۴۸
میت کے لئے دعا کرنے اس کی تعریف کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۵۰
اور اس کے علاوہ کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۵۰
باب: میت پر نوحہ کرنے' انتقال کا اعلان کرنے' چہرہ پیٹنے' گال نوچنے اور گریبان پھاڑنے	۶۵۴
کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۵۴
باب: عورت کے اپنے شوہر کے علاوہ' کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے	۶۶۲
کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۶۲
باب: یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۶۳
باب: مردوں کے لئے قبرستان کی زیارت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۶۵
ظالموں کی قبروں اور ان کے علاقوں اور ان کی تباہی کے مقامات سے غفلت کے ساتھ گزرنے	۶۶۹
فصل	۶۶۹
باب: قبر پر بیٹھنے' یا مردے کی ہڈی توڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۸۸

كتاب البعث وأهوال يوم القيامة

مضامین	صفحہ
کتاب: دوبارہ زندہ کیے جانے' اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے بارے میں روایات	۶۹۰
فصل: صور میں پھونک ماری جانا' اور قیامت قائم ہونا	۶۹۰
فصل: حشر اور دیگر امور کا بیان	۶۹۵
فصل: حساب اور دیگر امور کا تذکرہ	۷۰۹
فصل: حوض کوثر' میزان اور پل صراط کا تذکرہ	۷۳۱
فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان	۷۴۶

كتاب صفة الجنة والنار

مضامین	صفحہ
کتاب: جنت وجہنم کی صفت کا بیان	۷۶۵
باب: جنت کی دعا مانگنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۶۵
باب: جہنم کے بارے میں ترہیبی روایات' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ذریعے ہمیں اُس سے بچا کے رکھے	۷۶۷
باب: اس (جہنم) کی گرمی کی شدت کا بیان اور دیگر امور کا بیان	۷۷۷
فصل: اس کی تاریکی' سیاہی اور شراروں کا تذکرہ	۷۸۱
فصل: جہنم کی وادیوں اور پہاڑوں کا تذکرہ	۷۸۲
فصل: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ	۷۸۷
فصل: جہنم کی زنجیروں وغیرہ کا تذکرہ	۷۹۰

مضامین	صفحہ
فصل: جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا تذکرہ	۷۹۴
فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان	۷۹۵
فصل: اہل جہنم کا کھانا	۸۰۰
فصل: اہل جہنم کے جسم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا	۸۰۰
فصل: اُن کے عذاب میں تفاوت کا ذکر اور جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا' اُس کا تذکرہ	۸۰۸
فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ وپکار کرنا	۸۱۳
باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں ترغیبی روایات' یہ چند فصول پر مشتمل ہے	۸۱۶
فصل: اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کی صفت اور دیگر امور کا بیان	۸۱۶
فصل: اہل جنت میں سے سب سے کمتر شخص کے لئے جنت میں کیا ہوگا؟	۸۲۴
فصل: جنت کے درجات اور اُس کے بالا خانوں کا تذکرہ	۸۳۵
فصل: جنت کی تعمیر' اُس کی مٹی' اُس کی کنکریاں اور اُس کی دیگر چیزوں کا بیان	۸۳۸
فصل: جنت کے خیموں' اُس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر چیزوں کا تذکرہ	۸۴۲
فصل: جنت کی نہروں کا بیان	۸۴۵
باب: جنت کے درختوں اور اس کے پھلوں کا تذکرہ	۸۴۸
فصل: اہل جنت کے کھانے' پینے' اور دیگر چیزوں کا تذکرہ	۸۵۳
فصل: اہل جنت کے کپڑوں اور حلوں کا تذکرہ	۸۵۹
فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان	۸۶۱
فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان	۸۶۳
فصل: حور عین کا غناء	۸۷۱
فصل: جنت کے بازار کا بیان	۸۷۴
فصل: اُن کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اُن کی سواریوں کا بیان	۸۷۷
فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی زیارت کرنا (یعنی اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونا)	۸۸۱
فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا	۸۸۸
فصل: اس بات کا بیان کہ اس سے پہلے جنتی بھی صفات بیان ہوئی ہیں' تو ذہن میں جو بھی خیال آ سکتا ہے' اور عقل جس چیز کو بھی سوچ سکتی ہے' جنت اور اہل جنت اس سے بھی ماوراء ہوں گے	۸۹۶
فصل: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنا اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنا	۹۰۱
اور موت کو ذبح کیے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۹۰۱
باب: ان راویوں کا تذکرہ جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کتاب میں (مختلف مقامات پر) ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے	۹۰۷
ابان بن اسحاق مدنی	۹۰۷
ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی	۹۰۷
ابراہیم بن رستم	۹۰۷
ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی	۹۰۷
ابراہیم بن مسلم ہجری	۹۰۷
ابراہیم بن ہشام غسانی	۹۰۸
ابراہیم بن یزید خوزی	۹۰۸
ازہر بن سنان	۹۰۸
اسحاق بن اسید خراسانی	۹۰۸
اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابوفروہ	۹۰۸
اسماعیل بن رافع مدنی	۹۰۸
اسماعیل بن عمرو بن نجیح بجلی کوفی	۹۰۸
اسماعیل بن عیاش حمصی	۹۰۸

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۰۹	اصبغ بن زید جہنی	۹۱۳	ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری
۹۰۹	ایوب بن عتبہ ابو یحییٰ	۹۱۳	رجاء بن صبیح سقطی
۹۰۹	بشار بن حکم	۹۱۳	رشدین بن سعد
۹۰۹	بشر بن رافع ابو اسباط نجرانی	۹۱۳	رواد بن جراح عسقلانی
۹۰۹	بقیہ بن ولید	۹۱۴	روح بن جناح
۹۱۰	بکار بن عبد العزیز بن ابو بکرہ	۹۱۴	زبان بن فائد
۹۱۰	بکر بن خنیس کوفی عابد	۹۱۴	زمعہ بن صالح
۹۱۰	بکیر بن معروف خراسانی	۹۱۴	زہیر بن محمد تمیمی مروزی
۹۱۰	تمام بن نجیح	۹۱۴	زیاد بن عبد اللہ نمیری
۹۱۰	ثابت بن محمد کوفی عابد	۹۱۴	زید بن حواری عمی ابو حواری بصری
۹۱۰	جابر بن یزید جعفی کوفی	۹۱۴	سعد بن سنان
۹۱۰	جمیع بن عمیر تیمی، تیم اللہ بن ثعلبہ کوفی	۹۱۵	سعید بن بشیر
۹۱۱	جنادہ بن سلم	۹۱۵	سعید بن عبد اللہ بن جریج بصری
۹۱۱	حارث بن عبد اللہ ہمدانی اعور	۹۱۵	سعید بن مرزبان ابو سعد بقال
۹۱۱	حارث بن عمیر بصری	۹۱۵	سعید بن یحییٰ لخمی
۹۱۱	حجاج بن ارطاۃ	۹۱۵	سعدان کوفی
۹۱۲	حسن بن قتیبہ خزاعی	۹۱۵	سعد بن یحییٰ ابو سفیان حمیری
۹۱۲	حکم بن مصعب	۹۱۵	سلمہ بن وردان
۹۱۲	حکیم بن جبیر	۹۱۵	سلمہ بن وہرام
۹۱۲	حکیم بن نافع رقی	۹۱۶	سلیمان بن موسیٰ اشدق
۹۱۲	حمزہ بن ابو محمد	۹۱۶	سلیمان بن یزید ابو مثنیٰ کعبی
۹۱۲	خالد بن طہمان	۹۱۶	سہل بن معاذ بن انس
۹۱۲	خالد بن یزید بن عبد الرحمٰن بن ابو مالک دمشقی	۹۱۶	سوید بن ابراہیم بصری عطار
۹۱۲	خلیل بن مرہ ضبعی	۹۱۶	سوید بن عبد العزیز دمشقی
۹۱۲	دراج ابو سمح	۹۱۶	شرحبیل بن سعد مدنی
۹۱۳	راشد بن داؤد صنعانی دمشقی	۹۱۶	شریک بن عبد اللہ کوفی قاضی
۹۱۳	ربیع بن عبد الرحمٰن بن ابو سعید خدری	۹۱۷	شہر بن حوشب

مضامین	صفحہ
صالح بن ابواخضر	۹۱۷
صباح بن محمد بن بجلی	۹۱۷
صدقہ بن عبداللہ سمین	۹۱۷
صدقہ بن موسیٰ دقیقی	۹۱۷
ضحاک بن حمرہ املوکی	۹۱۸
طلحہ بن خراش	۹۱۸
طلیق بن محمد	۹۱۸
ضیب بن سلیمان	۹۱۸
عاصم بن بہدلہ	۹۱۸
عباد بن کثیر رملی	۹۱۸
عباد بن منصور ناجی	۹۱۸
عبداللہ بن ابوجعفر رازی	۹۱۹
عبداللہ بن صالح ابوصالح	۹۱۹
عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی	۹۱۹
عبداللہ بن عیاش بن عباس قتبانی	۹۱۹
عبداللہ بن کیسان مروزی	۹۱۹
عبداللہ بن لہیعہ	۹۲۰
عبداللہ بن عقیل بن ابوطالب	۹۲۰
عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی	۹۲۰
عبداللہ بن میسرہ ابولیلیٰ	۹۲۰
عبداللہ بن بہرام	۹۲۰
عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین	۹۲۰
عبدالحمید بن حسن ہلالی	۹۲۱
عبدالرحمٰن بن اسحاق	۹۲۱
عبداللہ بن احمد	۹۲۱
عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان دمشقی	۹۲۱
عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی	۹۲۱

مضامین	صفحہ
عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی	۹۲۱
عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون	۹۲۱
عبدالرحمٰن بن عطاء	۹۲۲
عبدالرحمٰن بن مغراء	۹۲۲
عبدالرحیم بن میمون ابومرحوم	۹۲۲
عبدالصمد بن فضل	۹۲۲
عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد	۹۲۲
عبیداللہ بن زحر	۹۲۲
عبیداللہ بن ابوزیاد قداح	۹۲۲
عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی	۹۲۳
عبیداللہ بن علی بن ابورافع	۹۲۳
عبیدہ بن اسحاق عطار	۹۲۳
عتبہ بن حمید	۹۲۳
عثمان بن عطاء بن ابومسلم خراسانی	۹۲۳
عطاف بن خالد مخزومی	۹۲۳
عطاء بن سائب بن زید ثقفی	۹۲۳
عطاء بن مسلم خفاف	۹۲۴
عطیہ بن سعد عوفی	۹۲۴
علی بن زید بن جدعان	۹۲۴
علی بن مسعدہ باہلی	۹۲۴
عدی بن یزید الہانی	۹۲۴
عمار بن سیف ضبی	۹۲۴
عمر بن راشد یمامی	۹۲۵
عمر بن ابوشیبہ	۹۲۵
عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ	۹۲۵
عمر بن کثیر بلخی	۹۲۵
عمران بن داور القطان	۹۲۵

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
عمران بن ظبیان	۹۲۵	مسروق بن مرزبان	۹۲۹
عمران بن عیینہ ہلالی	۹۲۵	مسلم بن خالد زنگی	۹۲۹
عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص	۹۲۵	مسیب بن واضح حمصی	۹۳۰
عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی	۹۲۵	مصعب بن ثابت	۹۳۰
غسان بن عبید موصلی	۹۲۶	معارک بن عباد	۹۳۰
فرقد تخی	۹۲۶	معاویہ بن صالح حضرمی حمصی	۹۳۰
فضل بن دلہم قصاب	۹۲۶	معدی بن سلیمان	۹۳۰
فضل بن موفق	۹۲۶	مغیرہ بن زیادہ موصلی	۹۳۰
قابوس بن ابوظبیان	۹۲۶	منہال بن خلیفہ بکری عجلی	۹۳۱
قاسم بن عبدالرحمٰن ابوعبدالرحمٰن	۹۲۶	مہدی بن جعفر رملی زاہد	۹۳۱
قاسم بن حکم	۹۲۷	موسیٰ بن وردان	۹۳۱
قرہ بن عبدالرحمٰن حیوئیل	۹۲۷	موسیٰ بن یعقوب زمعی	۹۳۱
قیس بن ربیع اسدی کوفی	۹۲۷	میمون بن موسیٰ مرئی	۹۳۱
کثیر بن زید اسلمی مدنی	۹۲۷	نعیم بن حماد خزاعی مروزی	۹۳۱
لیث بن ابوسلیم	۹۲۷	نعیم بن مورع	۹۳۲
محمد بن اسحاق بن یسار	۹۲۷	واصل بن عبدالرحمٰن ابوحرہ رقاشی	۹۳۲
محمد بن جحادہ	۹۲۸	ولید بن جمیل	۹۳۲
محمد بن عبداللہ مہاجر شعیثی	۹۲۸	ولید بن عبدالملک حرانی	۹۳۲
محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ انصاری کوفی	۹۲۸	یحییٰ بن ایوب غافقی	۹۳۲
محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی	۹۲۸	یحییٰ بن دینار ابوہاشم رمانی	۹۳۲
محمد بن عمرو انصاری واقفی	۹۲۸	یحییٰ بن راشد بصری	۹۳۲
محمد بن یزید ابوہشام رفاعی کوفی	۹۲۸	یحییٰ بن سلیم	۹۳۳
ماضی بن محمد غافقی مصری	۹۲۹	یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی	۹۳۳
مبارک بن حسان	۹۲۹	یحییٰ بن عبداللہ ابوحجیہ کندی اجلح	۹۳۳
مبارک بن فضالہ	۹۲۹	یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بابلتی	۹۳۳
مجاعہ بن زبیر	۹۲۹	یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کوفی	۹۳۳
مجالد بن سعید ہمدانی	۹۲۹	یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری	۹۳۴

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ
یحییٰ بن مسلم البکاء	۹۳۴
یزید بن ابان رقاشی	۹۳۴
یزید بن ابوزیاد کوفی	۹۳۴
یزید بن سنان' ابوفروہ' رہاوی	۹۳۴
یزید بن عطاء یشکری	۹۳۴
یزید بن ابومالک دمشقی	۹۳۴
یمان بن مغیرہ عنزی	۹۳۵
یوسف بن میمون	۹۳۵
ابواحوص	۹۳۵
ابواسرائیل ملائی کوفی	۹۳۵
ابوسلمہ جہنی	۹۳۵
ابوسنان قسملی	۹۳۵
ابوہاشم رمانی	۹۳۵
ابوہاشم رفاعی	۹۳۶
ابویحییٰ قتات	۹۳۶
ابن لہیعہ	۹۳۶

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا

کتاب: نیکی، صلہ رحمی اور دیگر امور کے بارے میں روایات

33 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَتِهِمَا وَتَاكِيْدِ طَاعَتِهِمَا وَالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمَا وَبِرِّ اَصْدِقَائِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

3740 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3741 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ

3741-صحيح مسلم - كتاب العتق' باب فضل عتق الوالد - حديث: 2858مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق الولاء' باب الخبر الدال على أن الرجل يملك أباه بالشرى حتى يعتقه - حديث: 3915صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر استحباب المبالغة للمرء في بر والده رجاء اللحوق بالبررة فيه' حديث:425سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث:4492سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب بر الوالدين - حديث:3657مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في بر الوالدين - حديث:24876السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' باب أي الرقاب أفضل - حديث: 4757شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب العتاق' باب الرجل يملك ذا رحم محرم منه ,هل يعتق عليه - حديث: 3031السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العتق' باب : من يعتق بالملك . - حديث:19905معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب العتق' باب العتق - من يعتق بالملك' حديث:6236مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:6984مسند ابن الجعد - زهير عن سهيل بن أبي صالح حديث:2248المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6770شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7582الأدب المفرد للبخاري - باب جزاء الوالدين' حديث:10

إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیٹا اپنے والد کو بدلہ نہیں دے سکتا' البتہ یہ صورت ہے کہ اگر وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3742 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيهِمَا فَجَاهِدْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں حصہ لینے کے لئے اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3743 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت اور جہاد کے حوالے سے آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا حصول چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

3742-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب الجهاد بإذن الأبوين - حديث:2863صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين - حديث:5635صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وأنهما أحق به - حديث:4729صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر ما يقوم مقام الجهاد النفل من الطاعات للمرء' حديث:319سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو - حديث:2180السنن للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدان - حديث:3066مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجهاد' الرجل يغزو ووالداه حيان أله ذلك - حديث:32798السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن كان له والدان - حديث:4180معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب السير' باب من له عذر بالضعف وغيره - حديث:5540السنن الصغير للبيهقي - كتاب السير' باب من لا يجب عليه الجهاد - حديث:2759مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6373مسند الطيالسي - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - وأبو العباس المكي عن عبد الله بن عمرو' حديث:2354مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:568مسند ابن الجعد - شعبة' حديث:463مسند عبد بن حميد - حديث بلال المؤذن' حديث:362معجم ابن الأعرابي' حديث:1162المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث:9173شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7561الأدب المفرد للبخاري - باب بر والديه ما لم يكن معصية' حديث:21

کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ دونوں ہی زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے ماں باپ کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو"۔

3744 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَىَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ہنساؤ جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3745 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من اَهْلِ الْيمن هَاجر اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اَحَد بِالْيمن قَالَ ابوای .قَالَ اذنا لَكَ قَالَ لَا .قَالَ فَارْجع اِلَيْهِمَا فاستاذنهما فَاِن اذنا لَكَ فَجَاهد وَاِلَّا فبرهما .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتے دار ہے؟ اس نے عرض کی میرے ماں باپ ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ان دونوں نے تمہیں (ہجرت کر کے یہاں آنے کی) اجازت دی تھی؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کے پاس واپس جاؤ اور ان سے اجازت مانگو اگر وہ تمہیں اجازت دے دیں تو جہاد میں حصہ لینا اور اگر اجازت نہ دیں تو (ہمیشہ) ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3744-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر البيان بأن إدخال المرء السرور على والديه في أسبابه يقوم' حديث:420المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البر والصلة' حديث:7319سنن أبي داود - كتاب الجهاد' بباب في الرجل يغزو - حديث: 2179سنن ابن ماجه - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وله أبوان - حديث:2779السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الهجرة - حديث:4114مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وأبوه كاره له - حديث:9010سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب ما جاء فيمن غزا وأبواه كارهان - حديث:2154السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الهجرة - حديث:7531السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يغزو إلا - حديث:16574مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6318مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:568البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2105شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7563الأدب المفرد للبخاري - باب جزاء الوالدين' حديث:14

3746 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِی الْجِهَاد فَقَالَ اَحَی والداك قَالَ نعم .قَالَ ففيهما فَجَاهد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو"

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3747 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اشتهی الْجِهَاد وَلَا اقدر عَلَيْهِ .قَالَ هَلْ بَقِی من والديك اَحد قَالَ اُمِّی قَالَ فَابل اللّٰه فِیْ برهَا فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنْت حَاج ومعتمر وَمُجَاهد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط واسنادهما جيد مَيْمُون بن نجيح وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جہاد میں حصہ لینے کی خواہش ہے لیکن میں اس کی قدرت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی میری والدہ زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا جب تم ایسا کرو گے تو تم حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد میں حصہ لینے والے شمار ہو گے"

یہ روایت امام ابویعلی نے امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند عمدہ ہے میمون بن نجیح نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

3748 - وَرُوِیَ عَن طَلْحَة بن مُعَاوِيَة السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِيد الْجِهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ امك حَيَّة قلت نَعَمْ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزم رجلهَا فثم الْجنَّة .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کی راہ میں جہاد میں شرکت کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے قدموں میں رہو! وہیں جنت ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3749 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْوَالِدين على ولدهما قَالَ هما جنتك ونارك .رَوَاهُ ابْن مَاجه من طَرِيْق عَلِیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ماں باپ کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں تمہاری جنت ہیں یا تمہاری جہنم ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

3750 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن جاهمة اَن جاهمة جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اردْتُ اَن أغزو وَقد جِئْت استشيرك فَقَالَ هَلْ لَكَ من ام قَالَ نَعَمْ قَالَ فالزمها فَإِن الْجَنَّة عِنْد رجلهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ معاویہ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لینے کا اردہ رکھتا ہوں اور میں اس سلسلے میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان کے پاؤں کے پاس ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3751 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَفظِهِ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشِيرهُ فِي الْجِهَاد فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ والدان قلت نعم .قَالَ الزمهما فَإِن الْجَنَّة تَحت أرجلهما

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد میں شرکت کے لیے آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان دونوں کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان دونوں کے پاؤں کے نیچے ہے''۔

3752 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَاهُ فَقَالَ اِن لي امْرَاَة وَاِن اُمِّي تَاْمُرنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فَإِن شِئْت فأضع هٰذَا الْبَاب اَوْ احفظه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ رُبمَا قَالَ سُفْيَان اُمِّي وَرُبمَا قَالَ اَبِي قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث صَحِيْح

3750-مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وأبوه كاره له - حديث: 9015المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديث: 2438السنن للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدة - حديث:3067السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدة - حديث:4181السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يغزو إلا - حديث:16576مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث معاوية بن جاهمة السلمي - حديث:15265معجم الصحابة لابن قانع - جاهمة السلمي أبو معاوية بن جاهمة' حديث:260شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7567

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میری بیوی ہے اور میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اس عورت کو طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو یا پھر اس کی حفاظت کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات سفیان نامی راوی نے لفظ ''میری ماں'' نقل کیا ہے اور بعض اوقات ''میرا باپ'' نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

3753 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ اَنَّ رجلا اَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اِنَّ اَبِي لم يزل بِي حَتّٰى زَوَّجَنِي وَاِنَّهُ الْاٰنَ يَاْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا قَالَ مَا اَنَا بِالَّذِي آمُرُكَ اَن تعق والديك وَلَا بِالَّذِي آمُرُكَ اَن تطلق امْرَاَتك غير اَنَّكَ اِن شِئْتَ حدثتك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوسط اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فحافظ على ذٰلِكَ الْبَابِ اِن شِئْتَ اَوْ دع . قَالَ فاحسب عَطَاءٍ قَالَ فَطلقهَا

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میرے والد مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے میری شادی کروادی اور اب وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ میں اس کو طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء نے فرمایا میں تمہیں یہ حکم نہیں دوں گا کہ تم اپنے والدین کی نافرمانی کرو اور نہ ہی میں تمہیں یہ ہدایت کروں گا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث بیان کر دیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب اگر تم چاہو تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا پھر اسے ترک کر دو''۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

3754 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ تحتي امْرَاَة أحبها وَكَانَ عمر يكرهها فَقَالَ لي طَلقهَا فأبيت فَاَتى عمر رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلقهَا .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

3754- سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث: 4493 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث: 2730 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4863 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطلاق' ما قالوا في الرجل أو المرأة تسأل ابنها أن يطلق امرأته - حديث: 15487 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر البيان بأن النبي صلى الله عليه وسلم أمر ابن عمر' حديث: 428 سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته - حديث: 2085 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' باب إباحة الطلاق - حديث: 13920 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وحمزة بن عبد الله بن عمر عن أبيه' حديث: 1920 مسند ابن الجعد - الحارث بن عبد الرحمن' حديث: 2327 مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 836 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حمزة بن عبد الله بن عمر' حديث: 13029 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث: 7585

صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی، جس سے میں محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس عورت کو طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اس عورت کو طلاق دے دو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3755 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يمد لَهُ فِيْ عمره وَيُزَاد فِيْ رزقه فليبر وَالِدَيهِ وليصل رَحمَه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ فِي الصَّحِيْح بِاخْتِصَار ذكر الْبر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کا رزق زیادہ ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ اچھائی کرنی چاہیے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے، اور صحیح میں یہ اختصار کے ساتھ منقول ہے، جس میں (والدین کے ساتھ) نیکی کرنے کا حکم ہے۔

3755/1 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بر وَالِديهِ طُوبَى لَهُ زَاد اللّٰه فِيْ عمره

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم والأصبهاني كلهم من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3756 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يُصِيبهُ وَلَا يرد الْقدر اِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيْد فِي الْعُمر اِلَّا الْبر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم بِتَقْدِيم وَتَاْخِير وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی بعض اوقات کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے، اور تقدیر کو صرف دعا پرے کر سکتی ہے،

اور عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے (الفاظ کی) تقدیم و تاخیر کے ہمراہ نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3757 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يرد الْقَضَاء إِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيد فِي الْعُمر إِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تقدیر کو صرف دعا پرے کر سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی (یعنی والدین کے ساتھ اچھے سلوک) کے ساتھ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3758 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُمْ تبر كم أبناؤكم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فليقبل ذٰلِكَ محقا كَانَ اَوْ مُبْطلًا فَإِن لم يفعل لم يرد على الْحَوْض .رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ سُوَيْد عَنْ اَبِيْ رَافع عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد عَنْ قَتَادَة هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز واه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگوں کی عورتوں سے پاکدامن رہو تمہاری عورتیں محفوظ رہیں گی تم اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو اسے اس کو قبول کر لینی چاہیے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر ہو اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا"

یہ روایت امام حاکم نے سوید کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ (یعنی قتادہ) ابن عبدالعزیز ہے اور ایک واہی راوی ہے۔

3759 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بروا آبَاءَكُمْ تبر كم أبناؤكم وعفوا تعف نِسَاؤُكُمْ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيْرُه من حَدِيْثِ عَائِشَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی اور تم پاکدامن رہو تمہاری بیویاں محفوظ رہیں گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ انہوں نے اور دیگر حضرات نے اسے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3760 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رغم انفه ثُمَّ رغم انفه ثُمَّ رغم انفه قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من اَدْرَكَ وَالِدَيهِ عِنْدَ الكبر اَوْ اَحدهمَا ثُمَّ لم يدْخل الْجَنَّةَ .رَوَاهُ مُسْلِم

رغم انفه اَی لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو اس شخص کی ناک خاک آلود اس شخص کی ناک خاک آلود ہو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! کس کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک کو بوڑھاپے کے عالم میں پائے (اور پھر ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ رغم انفه سے مراد یہ ہے کہ وہ رغام کے ساتھ مل جائے اس کا مطلب مٹی ہے۔

3761 - وَعَنْ جَابر يَعْنِی ابْن سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قَالَ آتَانِی جِبْرِيْل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرَكَ اَحَد اَبَوَيْهِ فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدهُ اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرَكَ شهر رَمَضَان فَمَاتَ فَلَمْ يغْفر لَهٗ فَاُدْخل النَّار فَاَبْعَدهُ اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذُكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدهُ اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ باسانيد اَحدهَا حسن وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدهُ اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْث الْحسن بن مَالك الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَتقدم وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرِهٖ من حَدِيْث كَعْب بن عجْرَة وَقَالَ فِیْ آخِره فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجَنَّة قلت آمين وَتقدم اَيْضا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِيْث ابْن عَبَّاس بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَدهُ اللّٰه واسحقه قلت آمين

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے فرمایا آمین آمین آمین آپ ﷺ نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے کے عالم میں) پائے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جا سکے) تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دیا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا جبریل نے کہا: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور مر جائے اور اس کی مغفرت نہ ہوئی ہو اور وہ جہنم میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین جبریل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اور وہ مر جائے اور جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کر دے۔ تو آپ آمین کہیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مر جائے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے! آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین''۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن مالک حویرث کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے بھی نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت امام حاکم اور دیگر حضرات نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کر سکیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین''۔

3762 - وَعَنْ مَالك بن عَمْرو الْقشيرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أعتق رَقَبَة مسلمة فَهِيَ فداؤه مِنَ النَّار وَمَنْ أدْرك اَحَد وَالِديهِ ثُمَّ لم يغْفر لَهُ فَاَبْعَده اللّٰه زَاد فِيْ رِوَايَةٍ واسحقه .رَوَاهُ اَحْمد من طرق اَحدهَا حسن

❀ حضرت مالک بن عمرو قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان غلام (یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے تو وہ (غلام یا کنیز) اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو پائے پھر اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے پرے کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے۔

3763 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطلق ثَلَاثَة نفر مِمَّن كَانَ قبلكُمْ حَتّٰى آواهم الْمبيت اِلَى غَار فدخلوه فانحدرت صَخْرَة من الْجَبَل فَسدتْ عَلَيْهِم الْغَار فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا ينجيكم مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة اِلَّا اَن تدعوا اللّٰه بِصَالح اَعمالكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُم اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كبيران وَكنت لَا أغبق قبلهمَا اَهلا وَلَا مَالا فناى بِي طلب شجر يَوْمًا فَلَمْ أرح عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فحلبت لَهما غبوقهما فوجدتهما نائمين فَكَرِهْت اَن أغبق قبلهمَا اَهلا اَوْ مَالا فَلَبِثت والقدح على يَدي أنْتَظر استيقاظهما حَتّٰى فرق الْفجْر فَاسْتَيْقَظَا فشربا غبوقهما اللّٰهُمَّ اِن كنت فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فَفرج

عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فانفرجت شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ وَقَالَ الْآخر اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ وَكَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فاردتها ...... الحَدِيْثَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَتَقدم بِتَمَامِهِ وَشرح غَرِيْبِهٖ فِي الْإِخْلَاص

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ کہیں جا رہے تھے وہ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں گئے اور اس میں داخل ہو گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر پھسلا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا تو انہوں نے کہا: اس پتھر سے تمہیں نجات صرف اس طرح مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں اور کنیزوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب میں واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا پھر میں نے انہیں سوتا ہوا پایا اور مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں یا کنیزوں کو کچھ کھانے کے لئے دوں تو میں ایسے ہی ٹھہرا رہا' وہ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان دونوں کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے انہوں نے اس دودھ کو پی لیا اے اللہ! اگر میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! اس پتھر کے حوالے سے جس میں ہم موجود ہیں تو وہ پتھر ہٹ گیا لیکن وہ لوگ ابھی نکل نہیں سکتے تھے ایک اور شخص نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی میں اس کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا تھا'' .... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے' اور اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی اخلاص سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3764 - وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نفر يتماشون اَخذهم الْمَطَر فمالوا اِلٰى غَار فِي الْجَبَل فانحطت على غارهم صَخْرَة من الْجَبَل فاطبقت عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض انْظُرُوا أعمالا عملتموها لله عَزَّ وَجَلَّ صَالِحَة فَادعوا الله بهَا لَعَلَّه يفرجها فَقَالَ احدهم اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ والدان شَيْخَان كبيران ولي صبية صغَار كنت أرعى فَإِذا رحت عَلَيْهِمْ فحلبت لَهُمْ بدأت بوالدي أسقيهما قبل وَلَدي وَاَنَّهُ نأى الشّجر فَمَا أتيت حَتّٰى أمسيت فوجدتهما قد نَامَا فحلبت كَمَا كنت أحلب فَجئْت بالحلاب فَقُمْت عِنْد رؤوسهما أكره اَن أوقظهما من نومهما وأكره اَن اَبدَأ بالصبية قبلهمَا والصبية يتضاغون عِنْد قدمي فَلَمْ يزل ذٰلِكَ دَابِي ودابهم حَتّٰى طلع الْفجْر فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فافرج لنا فُرْجَة نرى مِنْهَا السَّمَاء فَفرج الله عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَتّٰى رَاَوْا مِنْهَا السَّمَاء .... وَذكر الحَدِيْث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ تین افراد جا رہے ہیں انہیں بارش نے آلیا وہ پہاڑ میں موجود ایک غار کی طرف چلے گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر گرا اس نے غار کے دروازے کو بند کر دیا ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا: تم لوگ اپنے ان نیک اعمال کا جائزہ لو جو تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیے ہوں اور پھر ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ اس میں آسانی پیدا کر دے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے

اور عمر رسیدہ تھے اور میرے کمسن بچے تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا' جب میں شام کو ان کے پاس واپس آتا تھا' تو ان کے لئے دودھ دوہ کر اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب شام ہوئی تو میں واپس آیا اور میں نے ان دونوں کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے اور میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہ لیا تھا میں وہ دودھ لا کر اور ان کے سرہانے آ کر کھڑا ہو گیا' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو پینے کے لئے دوں میرے بچے میرے قدموں میں روتے رہے' لیکن میں اسی طرح رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں اتنی کشادگی کر دے کہ جس میں سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے اتنی کشادگی کر دی کہ وہ اس میں سے آسمان دیکھ سکتے تھے''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

3765 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيمَن كَانَ قبلكُمْ يرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاء فلجؤوا اِلٰى جبل فَوَقَعت عَلَيْهِمْ صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم اِلَّا الله فَادعوا الله باوثق اَعمالكُمْ فَقَالَ احدهم اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انه كَانَت لِىْ امْرَاَة تعجبنى فطلبتها فَاَبت عَلَىَّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابك فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الْاخر اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انه كَانَ لِىْ والدان وَكنت اَحْلب لَهما فِىْ اِنائهما فَاِذَا اَتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰى يستيقظا فَاِذَا استيقظا شربا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابك فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الثَّالِث اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّى اسْتَاْجَرت اَجِيرا يَوْمًا فَعمل لى نصف النَّهَار فاعطيته اجرا فسخطه وَلَمْ يَاْخُذهُ فوفرتها عَلَيْهِ حَتّٰى صَار من كل الْمَال ثُمَّ جَاءَ يطْلب اَجره فَقُلْتُ خُذ هٰذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم اعطه اِلَّا اَجره الْاَوَّل فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابك فافرج عَنَّا فَزَالَ الْحجر وَخَرجُوْا يتماشون .رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے کے زمانے میں تین افراد نکلے' انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی پناہ میں چلے گئے ان پر ایک پتھر آ گیا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کے نشان ختم ہو گئے اور پتھر بھی آ گیا ہے اب تمہاری صورت حال کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے بہت اچھی لگتی تھی میں نے اس سے قربت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے میری بات نہیں مانی میں نے اس کے لئے ایک رقم مقرر کی جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کیا تھا' تو' تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ تھے میں ان کے لئے ان کے برتن میں دودھ

دوہ لیا کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں نے ایسا کیا جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے پی لیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرمادے۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مزدور کو مزدور رکھا اس نے نصف دن تک میرے لئے کام کیا میں نے اسے معاوضہ دیا تو وہ ناراض ہو گیا اس نے اسے وصول نہیں کیا میں اس کے معاوضے کو کام میں استعمال کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بہت سامال بن گیا پھر ایک مرتبہ وہ اپنا معاوضہ مانگنے کے لئے آیا تو میں نے اس سے کہا: تم یہ سب چیزیں حاصل کرلو اور اگر میں چاہتا تو میں صرف اس کا پہلے والا معاوضہ ہی دے دیتا (اے اللہ!) اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف سے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب فرما تو وہ پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3766 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَحق النَّاس بِحسن صَحَابَتِىْ قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ اَبوك .رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3767 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت اَبِىْ بكر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قدمت عَلَىّ اُمِّى وَهِى مُشركَة فِىْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستفتيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت قدمت عَلَىّ اُمِّى وَهِى

3766-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب : من أحق الناس بحسن الصحبة - حديث:5634صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وأنهما أحق به - حديث:4727سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث:4494سنن ابن ماجه - كتاب الوصايا' باب النهي عن الإمساك في الحياة والتبذير عند الموت - حديث:2703السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب الاختيار في صدقة التطوع' حديث:7306مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8159مسند ابن الجعد - من حديث محمد بن طلحة بن مصرف' حديث:2280البحر الزخار مسند البزار - أبو زرعة بن عمرو بن جرير' حديث:3403مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5945المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث:4587المعجم الكبير للطبراني - باب الميم' من اسمه محمود - بهز بن حكيم' حديث:16724شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7574الآداب للبيهقي - باب في بر الوالدين' حديث:2

راغبة افأصل أُمِّي قَالَ نَعَمْ صلى أمك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَلَفظِهِ قَالَت قدمت عَلَيّ أُمِّي راغبة فِي عهد قريب وَهِي راغمة مُشركَة فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إن أُمِّي قدمت عَليّ وَهِي راغمة مُشركَة أفأصلها قَالَ نَعَمْ صلى أمك

راغبة أي طامعة فِيمَا عِندِي تسألني الْإِحْسَان إِلَيْهَا. راغمة أي كارهة لِلْإِسْلَام

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میری والدہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میرے ہاں آئیں وہ مشرک خاتون تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا میں نے عرض کی میری والدہ میرے پاس آئی ہیں وہ رغبت رکھتی ہیں (کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں) تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میری والدہ میرے پاس آئیں وہ رغبت رکھتی تھی لیکن وہ اسلام بھی نہیں قبول کرنا چاہتی تھیں اور مشرکہ تھیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ میرے ہاں آئی ہیں وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی اور وہ مشرکہ ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

لفظ رغبۃ کا مطلب ہے' جو کچھ میرے پاس موجود ہے وہ اس میں دلچسپی رکھتی ہے' اور اس نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔

لفظ راغمۃ کا مطلب ہے وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے (یعنی وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی)۔

3768 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رضَا اللّٰه فِي رضَا الْوَالِد وَسخط اللّٰه فِي سخط الْوَالِد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرجح وَقفه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث أبي هُرَيْرَة إِلَّا انه قَالَ طَاعَة اللّٰه طَاعَة الْوَالِد ومعصية اللّٰه مَعْصِيَة الْوَالِد وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيث عبد اللّٰه بن عمر أَو ابْن عَمْرو وَلَا يحضرني أيهمَا وَلَفظه قَالَ: رضَا الرب تبَارك وَتَعَالَى فِي رضَا الْوَالِدين وَسخط اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى فِي سخط الْوَالِدين

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضامندی' والد کی رضامندی میں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری باپ کی فرمانبرداری میں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی باپ کی نافرمانی میں ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے'

اور مجھے اس وقت یہ یاد نہیں ہے کہ یہ دونوں میں سے کس سے منقول ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''پروردگار کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے''۔

3769 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّیْ أذنبت ذنبا عَظِيْما فَهَلْ لي من تَوْبَة فَقَالَ هَلْ لَك من ام قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَك من خَالَة قَالَ نَعَمْ قَالَ فبرها

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَاللَّفظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا هَلْ لَكَ والدان بالتثنية وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کر لیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟''۔

یعنی یہ لفظ تثنیہ کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3770 - وَعَنْ اَبِیْ اُسید مَالك بن ربيعَة السَّاعِدِیّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل من بني سَلمَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِي من بر اَبَوی شَیْءٍ ابرهما بِهٖ بعد مَوْتهمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاة عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَار لَهما وانفاذ عهدهما من بعدهمَا وصلَة الرَّحِم الَّتِیْ لَا توصل اِلَّا بهما واكرام صديقهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَزَاد فِیْ آخِره قَالَ الرجل مَا اكثر هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ واطيبه قَالَ فاعمل بِهٖ

❀❀ حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ! کیا ماں باپ کے ساتھ اچھائی کی کوئی ایسی صورت ہے کہ جو میں ان کے مرنے کے بعد کر سکوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں ان کے لئے دعائے کرنا رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کے بعد ان کے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنا اور اس شخص کے ساتھ رشتے داری کے تعلق کو نبھانا جس کے ساتھ رشتہ صرف والدین کے حوالے سے بنتا ہو اور ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کتنی زیادہ اور کتنی پاکیزہ بات ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس پر عمل کرو''۔

3771 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَار عَنْ عبد الله بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا من الْاَعْرَاب لقِیه بطرِیْق مَکَّة فَسلم عَلَیْهِ عبد الله بن عمر وَحمله علی حمَار کَانَ یرکبه وَاَعْطَاهُ عِمَامَة کَانَت علی رَاسه

قَالَ ابْن دِیْنَار فَقُلْنَا لَهٗ اصلحك الله فَاِنَّهُم الْاَعْرَاب وهم یرضون بالیسیر فَقَالَ عبد الله بن عمر اِن اَبَا هٰذَا کَانَ ودا لعمر بن الْخطاب وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن ابر الْبر صلَة الْوَلَد اَهْل ود اَبِیه .رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے سواری کے لئے گدھا دیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوجائے اور اپنے سر پر موجود اپنا عمامہ اسے دے دیا ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے یہ دیہاتی لوگ تو تھوڑی چیز سے بھی راضی ہوجاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے اچھا حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3772 - وَعَنْ اَبِیْ بردة قَالَ قدمت الْمَدِیْنَة فَاَتَانِیْ عبد الله بن عمر فَقَالَ اَتَدرِی لم اَتَیْتُك قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن یصل اَبَاهُ فِیْ قَبره فَلیصل اِخْوَان اَبِیه بعده وَاِنَّهٗ کَانَ بَیْن اَبِیْ عمر وَبَیْن اَبِیك اِخاء وود فَاَحْبَبْت اَن اَصل ذَاك .رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور بولے: کیا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ قبر میں موجود اپنے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرے تو اس کو اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی تو میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس حوالے سے صلہ رحمی کروں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1 - التَّرْهِیب من عقوق الْوَالِدین

باب: والدین کی نافرمانی کے بارے میں ترہیبی روایات

3773 - عَن الْمُغِیرَة بن شُعْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله حرم عَلَیْکُم عقوق الْاُمَّهَات ووأد الْبَنَات ومنعا وهات وَکره لکم قِیلَ وَقَالَ وَکَثْرَة السُّؤَال واضاعة المَال

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے اور روکنے اور دینے کو حرام قرار دیا ہے' اور اس نے تمہارے لئے قیل وقال اور بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3774 - وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا انبئكم باكبر الْكَبَائِر ثَلَاثًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَكَانَ متكئا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلا وَقَول الزُّوْر وَشَهَادَة الزُّوْر فَمَا زَالَ يكررها حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَه سكت .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تین بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کی اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی بات کہنا یا جھوٹی گواہی دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَقتل النَّفس وَالْيَمين الْغمُوس .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے والدین کی نافرمانی کی جائے کسی کو قتل کیا جائے یا جھوٹی قسم اٹھائی جائے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3776 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر فَقَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين الحَدِيْث .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ

وَفِیْ كتاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ كتبه اِلٰى اَهْلِ الْيمن وَبعث بِه مَعَ عَمْرو بن حزم وَاِن اَكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر الْحق والفرار فِیْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(کبیرہ گناہ یہ ہیں) اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی''۔ الحدیث

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو جو مکتوب لکھا تھا اور جسے حضرت عمرو بن حزم کے ہمراہ بھیجا تھا اور اس میں یہ بات تحریر تھی:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے کبیرہ گناہوں میں یہ بات شامل ہوگی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا اللہ کی راہ میں جنگ کے موقع پر راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن عورت پر الزام لگانا جادو سیکھنا سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔ ......الحدیث۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3777 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَة الْعَاق لوَالِدیهِ ومدمن الْخمر والمنان عطاء ه وَثَلَاثَة لَا يدخلُوْنَ الْجَنَّة الْعَاق لوَالِديهِ والديوث والرجلة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ بِاِسْنَادَيْنِ جَيِّدين وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ شطره الْاَوَّل .الديوث بتَشْدِيد الْيَاء هُوَ الَّذِيْ يقر اَهله على الزِّنَا مَعَ علمه بهم والرجلة بِفَتْح الرَّاء وَكسر الْجِيم هِيَ المترجلة المتشبهة بِالرِّجَالِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا والدین کا نافرمان' باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور کچھ دے کر احسان جتانے والا شخص اور تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان' دیوث اور رجلہ۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ جو دو عمدہ اسناد کے ہمراہ منقول ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں صرف اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے

لفظ الدیوث میں ی پر شد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے زنا میں مبتلا ہونے کا علم رکھنے کے باوجود اسے برقرار رکھتا ہے

لفظ رجلہ میں ر پر زبر ہے ج پر زیر ہے اس سے مراد مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت ہے۔

3778 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حرم اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّة مدمن الْخمر والعاق والديوث الَّذِيْ يقر الْخبث فِيْ اَهله

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص (والدین کا) نافرمان اور وہ بے شرم شخص جو اپنی بیوی میں خرابی کو برقرار رکھتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے'

اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3779 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يراح ريح الْجَنَّة من مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام وَلَا يجد رِيحهَا منان بِعَمَلِهِ وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن یہ خوشبو وہ شخص نہیں پا سکے گا جو اپنے کام کے حوالے سے احسان جتائے یا (جو والدین کا) نافرمان ہو یا جو باقاعدگی سے شراب پینے والا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3780 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُم صرفا وَلَا عدلا عَاق وَلَا منان ومكذب بِقدر

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم فِيْ شرب الْخمر حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰه اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا (والدین کا) نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا''۔

یہ روایت امام ابن ابوعاصم نے کتاب ''السنہ'' میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے شراب نوشی سے متعلق باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے

''چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے باقاعدگی سے شراب پینے والا سود کھانے والا' یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا اور اپنے والدین کا نافرمان''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3781 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينفع مَعَهُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين والفرار من الزَّحْف .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین کام ایسے ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3782 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مِن الْكَبَائِرِ شتم الرجل وَالِدَيهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهل يشتم الرجل وَالِدَيهِ قَالَ نَعَمْ يسب اَبَا الرجل فيسب اَبَاهُ ويسب امه فيسب امه ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو برا کہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ وہ کسی دوسرے کے باپ کو برا کہے گا تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یہ اس کی ماں کو برا کہے گا' تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3783 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ اِن من اكبر الْكَبَائِرِ اَن يلعن الرجل وَالِدَيهِ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ يَلْعَنِ الرَّجُلَ وَالِدَيهِ قَالَ يسب اَبَا الرجل فيسب اَبَاهُ ويسب امه فيسب امه

❀❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا''۔

3784 - وَعَن عَمرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شهِدت اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الْخمس وَأديت زَكَاة مَالِي وَصمت رَمَضَان فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة هٰكَذَا وَنصب أصبعيه مَا لم يعق وَالِدَيهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرجائے وہ قیامت کے دن انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی (اور یہ بھی فرمایا) بشرطیکہ وہ اپنے والدین کا نافرمان نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3785 - وَعَن مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَوصَانِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِعشر كَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيئًا وَاِن قتلت وَحرقت وَلَا تعقن والديك وَاِن اَمراك اَن تخرج من اَهْلك وَمَالك

الْحَدِيْث .رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِه وَتقدم فِي ترك الصَّلَاة بِتَمَامِه

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دس باتوں کی تلقین کی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے اور تم والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ یا اپنے مال میں سے نکل جاؤ (یعنی ان سے لاتعلقی اختیار کرو)''......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔اس سے پہلے نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

3786 - وَرُوِيَ عَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسلِمين اتَّقوا الله وصلوا اَرْحَامكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب أسْرع من صلَة الرَّحِم وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَإِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة أسْرع من عُقُوبَة الْبَغي وَإِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجنَّة تُوجد من مسيرَة ألف عَام وَالله لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار إزَاره خُيَلَاء إِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين وَالْكذب كُله إِثْم إِلَّا مَا نفعت بِهِ مُؤمنا وَدفعت بِهِ عَن دين وَإِن فِي الْجنَّة لسوقا مَا يُبَاع فِيهَا وَلَا يشترى لَيْسَ فِيهَا إِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُورَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

وَتقدم فِي اللواط حَدِيْث اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن الله سَبْعَة من فَوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة على وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن كل وَاحِد مِنْهُم لعنة تكفيه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغير الله مَلْعُوْن من عق وَالِدَيْهِ الْحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . وَتقدم اَيْضًا حَدِيْث ابْن عَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن الله من ذبح لغير الله وَلعن الله من غير تخوم الْاَرْض وَلعن الله من سبّ وَالِدَيْهِ الْحَدِيْث .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی چیز کی سزا سرکشی کی سزا سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور والدین کی نافرمانی سے بچو! کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے اللہ کی قسم! (والدین کا) نافرمان شخص یا رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا یا بوڑھا زانی یا اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس خوشبو کو نہیں پا سکیں گے۔ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جھوٹ پورے کا پورا گناہ ہے البتہ اگر تم اس کے ذریعے کسی مومن کو نفع پہنچاؤ (اور کسی دوسرے کا نقصان نہ ہو رہا ہو تو) حکم مختلف ہوگا یا تم اس کے ذریعے کسی کے قرض کو پرے کرو اور جنت میں ایک بازار ہے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی وہاں صرف تصویریں ہوں گی جو مرد یا جو عورت جس کی بھی تصویر کو پسند کرے گی اس کی وہ شکل

وصورت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے قوم لوط کے سے عمل سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سات قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور ان میں سے ایک فرد پر تین مرتبہ لعنت کی ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کی ہے جو اس کے لئے کفایت کر جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے''۔۔۔۔۔۔الحدیث

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کے نشانات تبدیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے''۔۔۔۔۔الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3787 - وَعَنْ اَبِىْ بكرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل الذُّنُوب يُؤخر اللّٰه مِنْهَا مَا شَاءَ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا عقوق الْوَالِدين فَاِن اللّٰه يعجله لصَاحبه فِى الْحَيَاة قبل الْمَمَات

رَوَاهُ الْحَاكِم والأصبهانى كِلَاهُمَا من طَرِيْق بكار بن عبد الْعَزِيز وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو جتنا چاہے گا مؤخر کر دے گا' صرف والدین کی نافرمانی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مرنے سے پہلے اس کی زندگی میں ہی سزا دے گا''۔

یہ روایت امام حاکم اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3788 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ آتٍ فَقَالَ شَاب يجود بِنَفسِهِ فَقيل لَهُ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَلَمْ يسْتَطع فَقَالَ كَانَ يُصَلِّى فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونهضنا مَعَه فَدخل على الشَّاب فَقَالَ لَهُ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَقَالَ لَا اَسْتَطِيْع قَالَ لم قَالَ كَانَ يعق والدته فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احية والدته قَالُوْا نعم قَالَ ادعوها فدعوها فَجَاءَت فَقَالَ هٰذَا ابْنك قَالَت نعم فَقَالَ لَهَا اَرَاَيْت لَو اججت نَار ضخمة فَقيل لَك اِن شفعت لَهُ خلينا عَنهُ وَاِلَّا حرقناه بِهٰذِهِ النَّار اكنت تشفعين لَهُ قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا اشفع لَهُ. قَالَ فاشهدى اللّٰه واشهدينى قد رضيت عَنهُ. قَالَت اللّٰهُمَّ اِنِّى اشهدك وَاشهد رَسُولك اَنِّى قد رضيت عَن ابْنى فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَام قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ انقذه بِی مِنَ النَّار ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاحمد مُخْتَصرا

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ایک شخص مرنے کے قریب تھا' اس سے کہا: گیا کہ تم لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو تو وہ شخص نہیں پڑھ سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز پڑھا کرتا تھا' اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ اٹھے' آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھے نبی اکرم ﷺ اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم لا الٰہ الا اللہ پڑھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے بتایا: وہ اپنی والدہ کا نافرمان تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے بلاؤ نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) دریافت کیا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر بہت زیادہ آگ بھڑکائی جائے اور تم سے یہ کہا جائے کہ اگر تم نے اس کی سفارش کر دی تو ہم اسے چھوڑ دیں گے ورنہ ہم اسے اس آگ میں جلا دیں گے' تو کیا تم اس کی سفارش کرلو گی اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں' میں اس کی سفارش کروں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اللہ کو گواہ بنا کر اور مجھے گواہ بنا کر یہ کہو کہ میں اس سے راضی ہوں اس عورت نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: اے لڑکے! تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس شخص نے یہ کلمات پڑھ لئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے میری وجہ سے اس شخص کو جہنم سے بچالیا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

3789 - وَعَنِ الْعَوام بن حَوْشَب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلت مرّة حَيا وَالٰى جَانب ذٰلِكَ الْحَیّ مَقْبرَة فَلَمَّا كَانَ بعد الْعَصْر انْشَقّ مِنْهَا قبر فَخرج رجل رَاسه رَاس الْحمار وَجَسَده جَسَد اِنْسَان فنهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ انطبق عَلَيْهِ الْقَبْر فَاِذَا عَجُوز تغزل شعرًا اَوْ صُوفًا فَقَالَت امْرَاَة ترى تِلْكَ الْعَجُوز قلت مَا لَهَا قَالَت تِلْكَ ام هٰذَا قلت وَمَا كَانَ قصّته قَالَت كَانَ يشرب الْخمر فَاِذَا رَاح تَقول لَهُ أمه يَا بني اتَّقِ اللّٰهَ اِلٰى مَتى تشرب هٰذِهِ الْخمر فَيَقُوْلُ لَهَا اِنَّمَا اَنْت تنهقين كَمَا ينهق الْحمار قَالَت فَمَاتَ بعد الْعَصْر قَالَت فَهُوَ ينشق عَنْهُ الْقَبْر بعد الْعَصْر كل يَوْم فينهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ ينطبق عَلَيْهِ الْقَبْر ۔رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْاَصْبَهَانِیّ حدث اَبُو الْعَبَّاس الْاَصَم اِملاء بنيسابور بمشهد من الْحفاظ فَلَمْ ينكروه

❀❀ عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عربوں کے ایک قبیلے میں ٹھہرا اس قبیلے کے ایک طرف قبرستان تھا عصر کے بعد قبرستان میں سے ایک مردہ باہر آیا جس کا سر گدھے جیسا تھا اور اس کا جسم انسان جیسا تھا' اس نے تین مرتبہ رینکنے کی آواز نکالی اور پھر اس کی قبر بند ہوگئی وہاں ایک عورت اون کات رہی تھی ایک عورت نے کہا: تم نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا ہے میں

نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: یہ اس شخص کی ماں ہے میں نے کہا: اس شخص کا واقعہ کیا ہے؟ تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص شراب پیا کرتا تھا' جب وہ شام کو آتا تھا' تو اس کی ماں اسے کہتی تھی: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! آخر تم کب تک شراب پیتے رہو گے' تو وہ اپنی ماں سے کہتا تھا کہ تم کیا گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہو' تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص عصر کے بعد مر گیا تو عصر کے بعد اس کی قبر روزانہ کھلتی ہے۔ وہ اس میں سے تین مرتبہ رینکنے کی آواز نکلتی ہے' اور پھر بند ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اصبہانی بیان کرتے ہیں: ابوعباس اصم نے حافظان حدیث کی موجودگی میں نیشاپور میں یہ روایت املا کروائی تھی اور محدثین نے اسے ''منکر'' قرار نہیں دیا۔

2 - التَّرْغِيْبُ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قطعت و الترهيب من قطعها

باب: صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اگرچہ آدمی کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3790 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخر فَلْيصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ صلہ رحمی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3791 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يبسط لَهُ فِیْ رزقه وينسا لَهُ فِیْ اَثَره فَلْيصل رَحمَه .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

ينسا بِضَم الْيَاء وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْملَة مهموزا اَی يُؤخر لَهُ فِیْ اَجله

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر لمبی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ینسا میں ی پر پیش ہے' اور س پر شد ہے اس کے بعد ء ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی زندگی طویل ہو۔

3792 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن يبسط لَهُ فِیْ رزقه وَاَن ينسا لَهُ فِیْ اَثَره فَلْيصل رَحمَه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِه: قَالَ تعلمُوا من انسابكم مَا تصلونَ بِهِ اَرْحَامكُمْ فَإِن صلَة الرَّحِم محبَّة فِی الْاَهْل مثراة فِی الْمَال منسأة فِی الْاَثر

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمعنى منسأة فِي الْأَثر يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَة فِي الْعُمر انْتهى
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ الْعَلَاء بن خَارِجَة كَلَفْظِ التِّرْمِذِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں کشادگی ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''
یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:
''تم لوگ اپنے نسب کا علم حاصل کرو تا کہ اس کے ذریعے تم صلہ رحمی کر سکو کیونکہ صلہ رحمی اہل خانہ میں محبت پیدا کرنے کا باعث اور مال میں اضافہ کرنے کا باعث اور زندگی لمبی ہونے کا باعث ہے''۔
وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔
لفظ منساۃ فی الاثر اس سے مراد عمر کا زیادہ ہونا ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔
یہ روایت امام طبرانی نے علاء بن خارجہ کے حوالے سے امام ترمذی کے الفاظ کی مانند ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3793 - وَعَن عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يمد لَهُ فِي عمره ويوسع لَهُ فِي رزقه وَيدْفع عَنهُ ميتَة السوء فليتق اللّٰه وَليصل رَحمَه
رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الإِمَام اَحْمد فِي زوائده وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو اور اس سے بری موت کو پرے کر دیا جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے''
یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

3794 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ مَكْتُوب فِي التَّوْرَاة من اَحَبَّ اَن يُزَاد فِي عمره وَيُزَاد فِي رزقه فَليصل رَحمَه .رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تورات میں یہ تحریر ہے: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔
یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

3795 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمعه يَقُولُ اِن الصَّدَقَة وصلَة الرَّحِم يزِيد اللّٰه بهما فِي الْعُمر وَيدْفع بهما ميتَة السوء وَيدْفع بهما الْمَكْرُوه والمحذور .رَوَاهُ اَبُو يعلى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا ان (اعمال) کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ کرتا ہے اور ان کے ذریعے بری موت کو پرے کرتا ہے اور ان کی وجہ سے ناپسندیدہ اور نقصان دہ چیزوں کو پرے کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

3796 - وَعَن رجل من خثعم قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نفر من اَصْحَابه فَقُلْتُ اَنْتَ الَّذِيْ تزْعم اَنَّك رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ نعم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال اَحَبَّ اِلَى اللّٰه قَالَ الْاِيمَان بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ صلَة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْى عَن الْمُنكر

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال اَبْغض اِلَى اللّٰه قَالَ الْاِشْرَاك بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ قطيعَة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بالمنكر وَالنَّهْى عَن الْمَعْرُوف .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ صحابہ کرام کے درمیان موجود تھے میں نے دریافت کیا کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں جن کا یہ کہنا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر صلہ رحمی کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر قطع رحمی کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3797 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا عرض لرَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ سفر فَاَخذ بِخطَام نَاقَته اَوْ بزمامها ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ يَا مُحَمَّد اَخبرنِىْ بِمَا يقربنِىْ من الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِىْ مِنَ النَّار قَالَ فَكف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نظر فِيْ اَصْحَابه ثُمَّ قَالَ لقد وفق اَوْ لقد هدى قَالَ كَيْفَ قلت قَالَ فَاَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِه شَيْئًا وَتقيم الصَّلَاة وتؤتى الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم دع النَّاقة

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا اس وقت نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس نے عرض

کی: یارسول اللہ! (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے (حضرت) محمد! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور فرمایا: اسے توفیق عطا کی گئی ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی رہنمائی کی گئی ہے پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ اس نے اپنی بات دہرادی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو (پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

3798 - وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا ادبر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن تمسك بِمَا اَمرته بِهٖ دخل الْجنَّة .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارا رشتے دار ہے جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جو ہدایات دی ہیں اگر اس نے انہیں مضبوطی سے تھام لیا' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3799 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لیعمر بالقوم الدیار ویثمر لَهُمُ الْاَمْوَال وَمَا نظر اِلَیْهِمْ مُنْذُ خلقهمْ بغضا لَهُم

قیل وَکَیفَ ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بصلتهم ارحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَّالْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهٖ عمرَان بن مُوسَی الرَّمْلِیّ الزَّاهِد عَنْ اَبِی خَالِد فَاِن کَانَ حفظه فَهُوَ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آباد کرتا ہے' اور انہیں اموال عطا کرتا ہے حالانکہ جب سے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے انہیں ناپسند کرنے کی وجہ سے وہ ان کی طرف نظر نہیں کرتا عرض کی گئی: یارسول اللہ! ایسا کیوں ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمران بن موسیٰ رملی نامی زاہد اس روایت کو ابوخالد سے نقل کرنے میں منفرد ہے اگر اسے یہ روایت یاد ہے' تو پھر یہ روایت مستند ہے۔

3800 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّهٗ من اعطی حَظه من الرِّفْق فَقَدْ اعطی حَظه من خیر الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وصلَة الرَّحِم وَحسن الْجوَار اَوْ حسن الْخلق یعمرَانِ الدیار وَیَزِیْدَانِ فِی الْاَعْمَار .رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن الْقَاسِم لم یسمع من عَائِشَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کیا گیا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے حصہ عطا کیا گیا اور صلہ رحمی اور اچھا پڑوس (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھے اخلاق' آبادیوں کو آباد کردیتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ یہ ہے کہ عبدالرحمن بن قاسم نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

سماع نہیں کیا ہے۔

3801 - وَرُوِيَ عَن درة بنت اَبِيْ لَهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ اتقاهُم للرب واوصلهم للرحم وَآمرهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وانهاهم عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَغَيره

❀❀ سیّدہ درہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا ہو اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والا ہو''۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3802 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِيْ اَن لَا انظر اِلَى من هُوَ فَوقِي وَاَن انظر اِلَى من هُوَ دوني واوصاني بحب الْمَسَاكِين والدنو مِنْهُم واوصاني اَن اصل رحمي وَاِن اَدبرت واوصاني اَن لَا اَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم واوصاني اَن اَقُول الْحق وَاِن كَانَ مرا واوصاني اَن اكثر من لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو باتوں کی تلقین کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہے بلکہ میں اس کی طرف دیکھوں جو مجھ سے نیچے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غریبوں کے ساتھ محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صلہ رحمی کرنے کی تلقین کی تھی اگر چہ وہ رشتے دار پیٹھ پھیرلیتا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بھی تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں گا اگر چہ وہ کڑوی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا رہوں گا کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3803 - وَعَن مَيْمُونَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا اعتقت وليدة لَهَا وَلَمْ تستأذن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمهَا الَّذِيْ يَدُور عَلَيْهَا فِيهِ قَالَت اشعرت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اعتقت وليدتي قَالَ اَوْ فعلت قَالَت نَعَم قَالَ اما انك لَو اعطيتها اخوالك كَانَ اعظم لأجرك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي الْبر حَدِيث ابْن عمر قَالَ اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّيْ اذنبت ذَنبا عَظِيما فَهَل لي من تَوْبَة فَقَالَ هَل لَك من ام قَالَ لَا قَالَ فَهَل لَك من خَالَة قَالَ نَعَم قَالَ فبرها . رَوَاهُ ابْن حبَان وَالْحَاكِم

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنی کنیز کو آزاد کردیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

اجازت نہیں لی تھی جب ان کی باری کا مخصوص دن آیا تو اس میں نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ میں نے اپنی کنیز کو آزاد کردیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے ننھیالی عزیزوں کو وہ کنیز دے دیتیں تو یہ تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے نیکی سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے حوالے سے یہ روایت گزرچکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں ہے' اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ابن حبان اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

3804 - وَرُوِىَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تَقول اللّٰهُمَّ اِنِّىْ بك فَلَا اقطع وَالْاَمَانَة تَقول اللّٰهُمَّ اِنِّىْ بك فَلَا أخان وَالنعْمَة تَقول اللّٰهُمَّ اِنِّىْ بك فَلَا اكفر . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزیں عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہیں رشتے داری یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو مجھے کاٹا نہ جائے امانت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو خیانت نہ کی جائے نعمت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو میرا انکار نہ کیا جائے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3805 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِم مُتَعَلّقَة بالعرش تَقول من وصلنى وَصله اللّٰه وَمَنْ قطعنى قطعه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسلم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں رشتہ داری عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے وہ یہ کہتی ہے' جو مجھے ملا کے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3806 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انا اللّٰه وَاَنا الرَّحْمٰن خلقت الرَّحِم وشققت لَهَا اسْما من اسْمِى فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ قطعهَا قطعته اَوْ قَالَ بتته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ اَبِىْ سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَفِىْ تَصْحِيْح التِّرْمِذِىّ لَهُ نظر فَاِن اَبَا سَلمَة بن عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه

شَيْئًا قَالَهُ يحيى بن معين وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

من حَدِيث معمر عَن الزُّهْرِيّ عَن اَبِي سَلمَة عَن رواد اللَّيْثِيّ عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَقد اَشَارَ التِّرْمِذِيّ اِلَى هٰذَا ثُمَّ حكى عَن البُخَارِيّ انه قَالَ وَحَدِيث معمر خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے نام کی نسبت سے رکھا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کے ٹکڑے کردوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے ابوسلمہ کی ان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کا اس حدیث کو صحیح قرار دینا محل نظر ہے کیونکہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے کسی روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں معمر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے روادلیثی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے اور پھر امام بخاری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے معمر کی نقل کردہ روایت غلطی پر مبنی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3807 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَعَالٰى خلق الْخلق حَتّٰى اِذا فرغ مِنْهُم قَامَت الرَّحِم فَقَالَت هٰذَا مقَام العائذ بك من القطيعة

قَالَ نَعَمْ اما ترْضينَ اَن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قَالَت بَلٰى قَالَ فَذَاك لَك ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَهَلْ عسيتم اِن توليتم اَن تفسدوا فِي الْاَرْض وتقطعوا اَرْحَامكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لعنهم اللّٰه فاصمهم وأعمى اَبْصَارهم (مُحَمَّد). رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب وہ ان سے فارغ ہوا تو رشتے داری کھڑی ہوئی اس نے عرض کی: رشتے داری

3807-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب وتقطعوا أرحامكم' حديث: 4555صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها - حديث: 4740صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب صلة الرحم وقطعها - ذكر تعوذ الرحم بالباري جل وعلا عند خلقه إياها من القطيعة' حديث: 442المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' حديث: 2938السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة محمد صلى الله عليه وسلم - قوله تعالى : فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض' حديث: 11051مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8183شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' السادس والخمسون من شعب الإيمان : وهو باب في صلة الأرحام - حديث: 7678الأدب المفرد للبخاري - باب صلة الرحم' حديث: 51

کے حقوق کی پامالی سے تیری پناہ مانگنے کی یہی جگہ ہے پروردگار نے فرمایا: جی ہاں۔ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں اسے ملاؤں گا' جو مجھے ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا رشتے داری نے عرض کی: جی ہاں۔ پروردگار نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) اس آیت کی تلاوت کر لو:

''عنقریب اگر تم حکمران بن گئے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق پامال کرو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی بینائی کو اندھا کر دیا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3808 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن تقول يَا رب اِنِّىْ قطعت يَا رب اِنِّىْ اُسِىءَ اِلَىَّ يَا رب اِنِّىْ ظلمت يَا رب فيجيبها اَلا ترْضينَ اَن أصل من وصلك واقطع من قطعك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''رشتے داری رحمٰن سے واسطہ رکھتی ہے وہ عرض کرتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے کاٹ دیا گیا اے میرے پروردگار! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا اے میرے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا' تو پروردگار اسے جواب دیتا ہے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں اسے ملاؤں گا جو تمہیں ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3809 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الرَّحِم حجنة متمسكة بالعرش تكلم بِلِسَان ذلق اللّٰهُمَّ صل من وصلنى واقطع من قطعنى فَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى اَنا الرَّحْمٰن الرَّحِيم وَاِنِّىْ شققت للرحم من اسْمِى فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ بتكها بتكته . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

الحجنة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْجِيم وَتَخْفِيف النُّوْن هِىَ صنارة المغزل وَهِى الحديدة العقفاء الَّتِىْ يعلق بهَا الْخَيط ثُمَّ يفتل الْغَزل وَقَوله من بتكها بتكته اَى من قطعهَا قطعته

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشتے داری ایک تعلق ہے' جو عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے وہ واضح زبان کے ساتھ کلام کرتی ہے (اور یہ کہتی ہے): اے اللہ! تو اسے ملانا جو مجھے ملائے اور اسے کاٹ دینا جو مجھے کاٹ دے تو پروردگار فرماتا ہے میں رحمٰن اور رحیم ہوں اور میں نے رشتے داری کو اپنے نام کی نسبت سے مقرر کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا''۔ یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ الحجنه میں ح پر زبر ہے' اور ج پر بھی زبر ہے ن پر تخفیف ہے' اس سے مراد سوت کاتنے کا آلہ ہے۔ یہ لوہے کی بنی ہوئی چیز ہوتی ہے' جس کے ساتھ دھاگہ لپٹ جاتا ہے' اور پھر سوت کاتا جاتا ہے روایت کے الفاظ من بتكها بتكته سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کو کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔

3810 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن من أربى الرِّبَا

الاستطالة فِيْ عرض الْمُسْلِم بِغَيْر حق وَإن هٰذِهِ الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ قطعهَا حرم الله عَلَيْهِ الْجنَّة ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد ثِقَات

قَوْلِه شجنة من الرَّحْمٰن قَالَ اَبُوْ عبيد يَعْنِيْ قرَابَة مشتبكة كاشتباك الْعُرُوق وفيهَا لُغَتَانِ شجنة بِكَسْر الشين وَبِضَمِّهَا وَاِسْكَان الْجِيم

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''سب سے زیادہ زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے' جو ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے درپے ہوتا ہے' اور یہ رشتے داری' رحمٰن کی فیض یافتہ ہے' جو شخص اسے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

متن کے الفاظ: شجنة من الرحمٰن ان کے بارے میں ابوعبید کہتے ہیں: یعنی رشتے داری ایک دوسرے کے ساتھ یوں ملی ہوئی ہے' جس طرح رگیں ملی ہوئی ہوتی ہیں اس لفظ میں دو لغات ہیں لفظ شجنہ میں ش پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' اور ج ساکن ہے۔

3811 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِل بالمكافيء وَلٰكِن الْوَاصِل الَّذِيْ إِذا قطعت رَحمَه وَصلهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بدلہ دینے والا شخص رشتے داری کے حقوق کو ادا کرنے والا نہیں ہوتا رشتے داری کے حقوق ادا کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جائے' تو وہ پھر بھی رشتے داری کے حقوق ادا کرے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

3812 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تكُونُوْا إِمعة تَقولُوْنَ إِن أحسن النَّاس أحسنا وَإِن ظلمُوا ظلمنَا وَلٰكِن وطنوا اَنفسكُم إِن أحسن النَّاس اَن تحسنوا وَإِن أساؤوا اَن لَا تظلموا ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

قَوْلِه إِمعة هُوَ بِكَسْر الْهمزَة وَتَشْدِيد الْمِيم وَفتحهَا وبالعين الْمُهْملَة قَالَ اَبُوْ عبيد الإمعة هُوَ الَّذِيْ لَا رَاْي مَعَه فَهُوَ يُتَابع كل اَحَد على رَاْيه

3811-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب : ليس الواصل بالمكافء - حديث:5652سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب في صلة الرحم - حديث:1459مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6623مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:577البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2072شعب الإيمان للبيهقي - الاختيار في صدقة التطوع' حديث:3269الأدب المفرد للبخاري - باب ليس الواصل بالمكافء' حديث:69

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ناپختہ رائے والے نہ ہوجانا کہ تم یہ کہو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اگر وہ برا سلوک کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنی جگہ پر پختہ رہو اگر لوگ اچھا سلوک کریں تو تم بھی اچھا سلوک کرو اگر وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم نہ کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے الفاظ: امعۃ اس میں ء پر زیر ہے م پر شد ہے اور اس پر زبر بھی ہے اور پھر ع ہے ابوعبید کہتے ہیں: امعہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہو وہ ہمیشہ ہر ایک کی رائے کی پیروی کر لیتا ہو۔

3813 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لی قرَابَة أصلهم ویقطعونی وَاحسن اِلَیْهِمْ ویسیئون اِلَیّ واحلم عَلَیْهِمْ ویجهلون عَلیّ فَقَالَ اِن کنت کَمَا قلت فَکَاَنَّمَا تسفهم الْمل وَلَا یزَال مَعَك من اللّٰه ظهیر عَلَیْهِمْ مَا دمت علی ذٰلِك . رَوَاهُ مُسْلِم

الْمل بِفَتْح الْمِیم وَتَشْدِید اللَّام هُوَ الرماد الْحَار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے حوالے سے بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ویسے ہی ہو جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو گویا تم ان پر گرم راکھ ڈال دیتے ہو جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے خلاف ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''الْمل'' میں پر زبر ہے اور ل پر شد ہے اس سے مراد گرم راکھ ہے۔

3814 - وَعَنْ أم کُلْثُوم بنت عقبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة علی ذِی الرَّحِم الْکَاشِح

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَمعنی الْکَاشِح اَنه الَّذِیْ یضمر عداوته فِیْ کشحه وَهُوَ خصره یَعْنِیْ اَن أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة علی ذِی الرَّحِم الْمُضمر الْعَدَاوَة فِیْ بَاطِنه وَهُوَ فِیْ معنی قَوْله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَتصل من قَطعك

سیدہ اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ صدقہ ہے جو اس رشتے دار پر کیا جائے جو رشتے داری کے حقوق پامال کرتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کاشح سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پہلو میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ

اس رشتے دار کو صدقہ کرنا ہے جو اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے:
''جو تمہیں کاٹے تم اسے ملاؤ''۔

3815 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ من كن فِيْهِ حَاسبه الله حسابا يَسِيرا وَادخلهُ الْجنَّة برحمته

قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْت وَأمي قَالَ تُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يدخلك الله الْجنَّة . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أسانيدهم سُلَيْمَان بن دَاوُد الْيَمَانِيّ واه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے وسیلے سے اسے جنت میں داخل کردے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ چیزیں کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے اسے دو جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق رکھو اور جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس سے درگزر کرو جب تم ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کردے گا''۔

یہ روایت امام بزار امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی اسانید میں سلیمان بن داؤد یمانی نامی ایک راوی ہے جو ''واہی'' ہے۔

3816 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لقِيت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخذت بِيَدِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بفواضل الْاَعْمَال فَقَالَ يَا عقبَة صل من قَطعك وَاَعْطِ من حَرمك وَأعْرض عَمَّن ظلمك وَفِيْ رِوَايَةٍ واعف عَمَّن ظلمك رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَزَاد اَلا وَمَنْ اَرَادَ اَن يمد فِيْ عمره ويبسط فِيْ رزقه فَليصل رَحمَه ورواة اَحَد اِسنادی اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے فضیلت والے اعمال کے بارے میں بتایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ تم اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اسے عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرے''
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اس شخص کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرے''
یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''خبردار! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا رزق کشادہ ہوجائے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''
امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

3817 - وَعَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على اَكْرم اَخْلَاق الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں دنیا اور آخرت کے سب سے زیادہ معزز اخلاق کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ یہ کہ جو شخص تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حارث اعور کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3818 - وَعَن معَاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ إِن أفضل الْفَضَائِل اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وتصفح عَمَّن شتمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق زبان بن فائد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فضیلت والی چیزوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا کام یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے تم اس شخص کو عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تمہیں برا کہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3819 - وَرُوِيَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على مَا يرفع اللّٰه بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ إِلَّا انه قَالَ فِيْ اَوله اَلا انبئكم بِمَا يشرف الله بِهِ الْبُنيان وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات فَذكره

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تم لوگوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تم اس کے سامنے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تمہارے ساتھ قطع تعلقی اختیار کرے تم اس سے تعلق رکھو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمارت کو بلند کرتا ہے (یعنی آخرت میں بلند و بالا عمارتیں عطا کرے گا) اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے یہ روایت نقل کی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

3820 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسرع الْخَيْر ثَوَابًا الْبر وصلَة الرَّحِم واسرع الشَّرّ عُقُوبَة الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی میں سب سے زیادہ جلدی ثواب' نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا ملتا ہے' اور برائیوں میں سے سب سے زیادہ جلدی سزا سرکشی اور قطع رحمی کی ملتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3821 - وَعَنْ اَبِیْ بَكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنب اَجْدَر اَن يعجل اللّٰه لصاحبه الْعقُوبَة فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يدّخر لَهُ فِي الْاٰخِرَة من الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی گناہ ایسا نہیں ہے' جو اس بات کے زیادہ لائق ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے کرنے والے کو دنیا میں ہی جلدی سزا دیدے اور آخرت میں جو اس کے لئے (عذاب) تیار کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے (وہ گناہ) سرکشی اور قطع رحمی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3822 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَقَالَ فِيهِ من قطيعة الرَّحِم والخيانة وَالْكذب وَإِن أعجل الْبر ثَوَابًا لصلة الرَّحِم حَتّٰى إِن أَهْلِ الْبَيْت ليكونون فجرة فتنمو أَمْوَالهم ويكثر عددهم إِذا تواصلوا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه ففرقه فِي موضِعين وَلَم يذكر الْخِيَانَة وَالْكذب وَزَاد فِيْ آخِره وَمَا من أَهْل بَيت يتواصلون فيحتاجون

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(وہ گناہ) قطع رحمی خیانت اور جھوٹ بولنا ہیں' اور کوئی بھی نیکی ایسی نہیں ہے' جس کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ملتا ہو یہاں تک کہ کسی گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں لیکن جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں' تو ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے دو الگ الگ مقام پر الگ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے خیانت اور جھوٹ کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایسا نہیں ہوتا کہ کسی گھرانے کے افراد صلہ رحمی کرتے ہوں تو وہ محتاج رہ جائیں''۔

3823 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ الطابع مُعَلّق بقائمة الْعَرْش فَإِذا اشتكت الرَّحِم وَعمل بِالْمَعَاصِي واجترىء على اللّٰه بعث اللّٰه الطابع فيطبع على قلبه فَلَا يعقل بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم لَفظِهِ فِي الْحُدُوْد وَقَالَ الْبَزَّار لا نعلم رَوَاهُ عَن التَّيْمِيّ يَعْنِيْ سُلَيْمَان لا سُلَيْمَان بن مُسْلِم وَهُوَ بَصرِي مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''ایک مہر عرش کے پائے کے ساتھ معلق ہے جب رحم شکوہ کرتا ہے یا گناہ پر عمل کیا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جرأت کا اظہار کیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے' جو آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے بعد اس شخص کو کسی بات کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے حدود سے متعلق باب میں ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں

امام بزار بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق یہ روایت تیمی سے منقول ہے ان کی مراد سلیمان تیمی ہے سلیمان بن مسلم نہیں ہے' کیونکہ وہ بصری ہے' اور مشہور ہے۔

3824 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَعمال بني آدم تعرض كل خَمِيس لَيْلَةَ الْجُمُعَة فَلَا يقبل عمل قَاطع رحم . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر جمعرات کو شب جمعہ میں' اولاد آدم کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3825 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةَ النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي الهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ یہ شب برأت ہے' اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اتنی تعداد میں) لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جن کی تعداد بنو کلب کی بکریوں کے بالوں جتنی ہوتی ہے' لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک کی طرف یا کسی ناراضگی رکھنے والے شخص کی طرف یا قطع رحمی کرنے والے کی طرف یا (تکبر کے طور پر) کپڑے کو لٹکانے والے کی طرف یا والدین کے نافرمان کی طرف یا با قاعدگی سے شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک روایت میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر ایک باب میں مکمل روایت کے طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3826 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدخلُوْنَ الْجَنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ . رَوَاهُ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِيْ شرب الْخمر

وَتقدم فِيْهِ اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وقطيعتهم الرَّحِم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا، رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا''۔

یہ روایت امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت کے طور پر شراب نوشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اس سے پہلے یہ روایت بھی گزر چکی ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے:

''اس امت کا ایک گروہ کھاتے پیتے ہوئے اور لہو ولعب میں رات گزاریں گے اور اگلے دن صبح انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ شراب پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے اور قطع رحمی کرتے ہوں گے''۔

3827 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يدْخل الْجنَّة قَاطع . قَالَ سُفْيَان يَعْنِي قَاطع رحم رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم فِي اللبَاس حَدِيث جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنحن مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسلمين اتَّقوا الله وصلوا أَرْحَامكُم فَإِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب أسْرع من صلَة الرَّحِم

وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَإِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة أسْرع من عُقُوبَة بغي

وَإِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجنَّة تُوجد من مسيرَة ألف عَام وَالله لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا جَار إزَاره خُيَلَاء إِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور تم سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس خوشبو کو والدین کا نافرمان یا قطع رحمی کرنے والا یا تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکانے والا شخص نہیں پاسکیں گے کیونکہ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

3828 - وَعَنِ الْأَعْمَش قَالَ كَانَ ابْن مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسا بعد الصُّبْح فِي حلقَة فَقَالَ أنْشد الله قَاطع رحم لما قَامَ عَنَّا فَإِنَّا نُرِيد أَن نَدْعُو رَبنَا وَإِن أَبْوَاب السَّمَاء مرتجة دون قَاطع رحم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا أَن الْأَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُود

مرتجة بضم الميم وفتح التاء المثناة فوق وتخفيف الجيم اى مغلقة

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں جو قطع رحمی کرتا ہے کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے کیونکہ اب ہم اپنے پروردگار سے دعا مانگنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے شخص کے لئے بند ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے تاہم یہ بات ہے کہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ مرتجہ میں م پر پیش ہے ت پر زبر ہے ج پر تخفیف ہے اس سے مراد بند ہونا ہے۔

3829 - وَرُوِىَ عَنْ عبد الله بن اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يجالسنا الْيَوْمَ قَاطع رحم فَقَامَ فَتى من الْحلقَة فَأتى خَالَة لَهُ قد كَانَ بَيْنَهُمَا بعض الشَّيْء فَاسْتَغْفر لَهَا واستغفرت لَهُ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمجْلس فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرَّحْمَةَ لَا تنزل على قوم فيهم قَاطع رحم . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص نہ بیٹھے تو حلقے میں سے ایک نوجوان کھڑا ہوا وہ اپنی خالہ کے پاس گیا ان دونوں کے درمیان کوئی ناراضگی چل رہی تھی اس نے اپنی خالہ سے معافی کی درخواست کی خالہ نے اسے معاف کرنے کے لئے کہا (یعنی انہوں نے ایک دوسرے کے (معاف کر دیا) پھر وہ نوجوان واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک رحمت ان لوگوں پر نازل نہیں ہوتی جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص موجود ہو۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3830 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَة لَا تنزل على قوم فيهم قَاطع رحم

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا شخص موجود ہو''۔

3 - التَّرْغِيب فِىْ كَفَالَة الْيَتِيم وَرَحمته وَالنَّفقَة عَلَيْهِ وَالسَّعْى على الأرملة والمسكين

یتیم کی کفالت اس پر رحمت اس پر خرچ کرنا اور بیوہ اور غریبوں کیلئے کوشش کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3831 - عَن سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا وكافل الْيَتِيم فِى الْجنَّة هٰكَذَا وَاَشَارَ بالسبابة وَالْوُسْطٰى وَفرج بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی اور ان دونوں کے درمیان کشادگی رکھی۔

یہ روایت امام بخاری امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3832 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كافل الْيَتِيم لَهُ اَوْ لغيره وَاَنَا وَهُوَ كهاتين فِی الْجَنَّة - وَاَشَارَ مَالك بالسبابة وَالْوُسْطى

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك عَن صَفْوَان بن سليم مُرْسلا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے یا کسی اور کے (رشتے دار) یتیم کی کفالت کرنے والا شخص میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

امام مالک نامی راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3833 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُتَّصِلا وَلَفْظِهِ قَالَ من كفل يَتِيما لَهُ ذَا قرَابَة اَوْ لَا قرَابَة لَهُ فَاَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَضم اصبعيه وَمَنْ سعى على ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِی الْجَنَّة وَكَانَ لَهُ كَاَجر الْمُجَاهد فِیْ سَبِيْل اللّٰه صَائِما قَائِما

❀❀ امام بزار نے اسے متصل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے کسی رشتے دار یا غیر رشتے دار یتیم کی کفالت کرتا ہے' تو میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور جو شخص تین بیٹیوں کے لئے کوشش کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا اور اسے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے اور قیام کرنے کے ہمراہ جہاد کرنے والے شخص کی مانند اجر ملے گا''۔

3834 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَال ثَلَاثَة من الْاَيْتَام كَانَ كمن قَامَ لَيله وَصَامَ نَهَاره وَغدا وَرَاح شاهرا سَيْفه فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَكنت اَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة اَخَوَيْنِ كَمَا اَن هَاتين اختان والصق اصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین یتیم بچوں کی کفالت کرتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو رات بھر نوافل پڑھتا رہتا ہو اور دن بھر روزہ رکھے جو صبح اور شام کے وقت اللہ کی راہ میں تلوار لہرا کر جاتا ہے میں اور وہ جنت میں دو بھائیوں (یا ساتھیوں) کی طرح ہوں گے جس طرح یہ دونوں (انگلیاں) ساتھی ہیں نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3835 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قبض يَتِيما من بَيْن مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة اَلْبَتَّة اِلَّا اَن يعْمل ذَنبا لَا يغْفر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کے کھانے اور پینے کو اپنے ذمہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا البتہ اگر اس نے کوئی ایسا عمل کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو سکتی ہو تو معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3836 - وَعَنْ عَمْرِو بن مَالك الْقشيرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ ضم يَتِيما من بَيْنَ ابوين مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه وَجَبت لَهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاة اَحْمد مُحْتَج بهم اِلَّا عَلِيّ بن زيد

❀ حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کو کفالت میں لے اور اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3837 - وَعَنْ زُرَارَة بن اَبِيْ اَوْفٰى عَن رجل من قومه يُقَال لَهُ مَالك اَوْ ابْن مَالك سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ضم يَتِيما بَيْنَ مُسْلِمين فِيْ طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰى يَسْتَغْنِيْ عَنهُ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ ادرك وَالِدَيْهِ اَوْ اَحدهمَا ثُمَّ لم يبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه وَاَيّمَا مُسْلِم اعتق رَقَبَة مسلمة كَانَت فكاكه مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيّ وَاَحْمَدُ مُخْتَصِرًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ حضرت زرارہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک فرد جن کا نام حضرت مالک رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ ہے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کا کھانا پینا اپنا ذمہ لے اس وقت تک جب تک وہ یتیم اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا تو اس شخص کیلئے ضرور جنت واجب ہو جائے گی' اور جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کرے اور جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ (آزاد ہونے والا) اس کی جہنم سے رہائی کا باعث بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی اور امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3838 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قعد يَتِيم مَعَ قوم على قصعتهم فَيقرب قصعتهم شَيْطَان

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ والأصبهاني كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحسن بن وَاصل وَكَانَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضًا من حَدِيْث اَبِيْ مُوسَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی یتیم کسی قوم کے ساتھ ان کے پیالے میں (کھانے کے لئے) بیٹھتا ہے' تو شیطان ان کے پیالے کے قریب نہیں آتا''۔

یہ حدیث غریب ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اسے حسن بن واصل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے' اصبہانی نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3839 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَبَّ الْبُيُوت اِلَى اللّٰه بَيت فِيْهِ يَتِيم مكرم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ گھر ہے' جس میں کسی یتیم کی عزت افزائی کی جاتی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3840 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير بَيت فِي الْمُسلمين بَيت فِيهِ يَتِيم يحسن اِلَيْهِ وَشر بَيت فِي الْمُسلمين بَيت فِيهِ يَتِيم يساء اِلَيْهِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے' جس میں کوئی یتیم موجود ہو جس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے' جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3841 - وَرُوِىَ عَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا وَامْرَاَة سفعاء الْخَدين كهاتين يَوْم الْقِيَامَة وَاَوْمَا بِيَدِهِ يزِيد بن زُرَيْع الْوُسْطَى والسبابة امْرَاَة آمت زَوجهَا ذَات منصب وجمال حبست نَفسهَا على يتاماها حَتّٰى بانوا اَوْ مَاتُوا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

السفعاء بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْفَاء بعدهمَا عين مُهْملَة ممدودا

قَالَ الْحَافِظ هِيَ الَّتِي تغير لَوْنهَا اِلَى الكمودة والسواد من طول الأيمة يُرِيد بذلك اَنَّهَا حبست نَفسهَا على اَوْلَادهَا وَلَمْ تتَزَوَّج فتحتاج اِلَى الزِّينَة والتصنع للزَّوْج

وآمت الْمَرْاَة بِمد الْهمزَة وَتَخْفِيف الْمِيم اِذا صَارَت ايمًا وَهِي من لَا زوج لَهَا بكرا كَانَت اَوْ ثَيِّبًا تزوجت اَوْ لم تتَزَوَّج بعد وَالْمرَاد هُنَا من مَاتَ زَوجهَا وَتركهَا ايمًا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اور وہ عورت' جس کے گالوں کا رنگ اُڑ چکا ہو' قیامت کے دن ہم دونوں ان دو کی طرح ہوں گے' یہاں یزید بن زریع نامی راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) وہ عورت جو بیوہ

ہو جائے وہ صاحب حیثیت بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو لیکن اپنے یتیم بچوں کی خاطر خود کو روک کے رکھے یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (یعنی بڑے ہو جائیں) یا مر جائیں۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ 'سفعاء' میں س پر زبر ہے اور اس ف ساکن ہے اس کے بعد ع ہے اس کے بعد 'ممدودہ ہے

حافظ کہتے ہیں: اس سے مراد وہ عورت ہے بیوگی کی وجہ سے جس کا رنگ پھیکا اور سیاہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ کی اس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو اپنی اولاد کے لئے روک کے رکھتی ہے اور شادی نہیں کرتی کہ اسے شوہر کے لئے زیب و زینت یا بناؤ سنگھار کی ضرورت ہو۔

لفظ آمت المراۃ سے مراد یہ ہے کہ جب عورت بیوہ ہو جائے اس سے مراد ویسے وہ عورت ہوتی ہے جس کا شوہر نہ ہو خواہ وہ کنواری ہو یا ثیبہ ہو خواہ اس نے شادی کی ہو یا شادی نہ کی ہو لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے اور اسے بیوہ ہونے کے طور پر چھوڑ جائے۔

3842 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اَوَّل من يفتح بَاب الْجَنَّة اِلَّا اَنِّی أرى امْرَاَة تبادرنی فَاَقُوْل لَهَا مَا لَك وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا امْرَاَة قعدت على اَيْتَام لی

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا شخص ہوؤں گا جو جنت کا دروازہ کھولے گا البتہ میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو مجھ سے آگے ہوگی میں اس سے دریافت کروں گا تمہارا کیا معاملہ ہے اور تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی کہ میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی خاطر بیٹھی رہی تھی''۔ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

3843 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مسح على رَاس يَتِيم لم يمسحه اِلَّا لله كَانَ لَهُ فِیْ كل شَعْرَة مرت عَلَيْهَا يَده حَسَنَات وَمَنْ أحسن اِلٰی يتيمة اَو يَتِيم عِنْده كنت اَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَفرق بَيْن أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِه من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور وہ اس کے سر پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کا ہاتھ جتنے بالوں پر سے گزرتا ہے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں اسے نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص اپنے پاس موجود یتیم بچے یا یتیم بچی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے میں اور وہ شخص جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان فرق کر کے ارشاد فرمایا:

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3844 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يشكو قسوة قلبه

قَالَ اَتُحِبُّ اَن يلين قَلْبك وتدرك حَاجَتك ارْحَمْ الْيَتِيم وامسح رَأسه وأطعمه من طَعَامك يلن قَلْبك وتدرك حَاجَتك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة بَقِيَّة وَفِيه راو لم يسم اَيْضا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنے دل کی سختی کی شکایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہارا مقصد حاصل ہو جائے؟ تم یتیم پر رحم کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اپنے کھانے میں سے اُس کو کھلاؤ تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہارا مقصد تمہیں مل جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

3845 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا شكا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قسوة قلبه فَقَالَ امسح رَأس الْيَتِيم وَأطْعم الْمِسْكِين . رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور غریب کو کھانا کھلاؤ''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اُن کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3846 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِى الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يَتَطَاوَل على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن عَامر وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو یتیم پر رحم کرتا ہو اور اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرتا ہو وہ اس کی یتیمی اور اس کی کمزوری پر رحم کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کے حوالے سے اپنے پڑوسی کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار نہ کرتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبداللہ بن عامر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: وہ متروک نہیں ہے۔

3847 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وبكاء الْيَتِيم فَاِنَّهُ يسرى فِى اللَّيْل وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یتیم کے رونے سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ وہ رات کو اس وقت چلتا ہے جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3848 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا قَالَ لِيَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلَام مَا الَّذِىْ أذهب بَصرك وحنى ظهرك قَالَ اما الَّذِىْ اذهب بَصرِى فالبكاء على يُوسُف وَاما الَّذِىْ حنى

ظَهرى فالحزن على اَخِيه بنيامين فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اَتشكو الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُو بثى وحزني اِلَى اللهِ ۔ قَالَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام الله اَعْلَمُ بِمَا قلت مِنْك

قَالَ ثُمَّ انطَلِقُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَدخل يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلَام بَيته فَقَالَ اى رب اما ترحم الشَّيْخ الْكَبِير اذهبت بَصرِى وحنيت ظَهرى فاردد عَلَىَّ ريحانتي فاشمهما شمة وَاحِدَةٍ ثُمَّ اصْنَع بى بعد مَا شِئْت فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوب اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ ابشر فَاِنَّهُمَا لَو كَانَا ميتين لنشرتهما لَك لاقر بهما عَيْنك وَيَقُوْلُ لَك يَا يَعْقُوب اَتَدْرِى لم اذهبت بَصرك وحنيت ظهرك وَلَمْ فعل اِخْوَة يُوسُف بِيُوسُف مَا فَعَلُوهُ قَالَ لَا قَالَ اِنَّهُ اَتَاك يَتِيم مِسْكين وَهُوَ صَائِم جَائِع وذبحت اَنْت وَاَهْلك شَاة فاكلتموها وَلَمْ تطعموه وَيَقُوْلُ اِنِّى لم اَحَبَّ شَيْئًا من خلقى حبى الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِين فَاصْنَعْ طَعَاما وادع الْمَسَاكِين قَالَ انس قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَعْقُوب كلما اَمْسَى نَادَى مناديه من كَانَ صَائِما فليحضر طَعَام يَعْقُوب وَاِذَا اَصبح نَادَى مناديه من كَانَ مُفطرا فليفطر على طَعَام يَعْقُوب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ والاصبهاني وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم كَذَا فِىْ سَمَاع حَفْص بن عمر بن الزبير واظن الزبير وهم وَانه حَفْص بن عمر بن عبد الله بن اَبِى طَلْحَة فَاِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْثِ صَحِيْح وَقد اخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِىْ تَفْسِيره قَالَ انبانا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا: کس چیز نے آپ کی بینائی کو رخصت کر دیا اور آپ کی کمر کو خمیدہ کر دیا؟ انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری بینائی کی رخصتی کا تعلق ہے' تو یوسف پر رونے نے اسے رخصت کیا ہے جہاں تک میری پشت کے جھکنے کا تعلق ہے' تو اس کے بھائی بنیامین کے غم میں یہ جھک گئی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور بولے: کہ آپ اللہ تعالیٰ کی شکایت کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اپنے غم اور پریشانی کی شکایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی کرتا ہوں حضرت جبرائیل نے کہا: آپ نے جو کچھ بھی کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہے راوی کہتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل چلے گئے اور حضرت یعقوب اپنے گھر آ گئے انہوں نے دعا کی اے میرے پروردگار! کیا تجھے بوڑھے آدمی پر رحم نہیں آتا تو نے میری بینائی کو رخصت کر دیا میری کمر کو خمیدہ کر دیا اب تو میرے پھولوں کو مجھے لوٹا دے تاکہ میں انہیں سونگھ لوں پھر اس کے بعد تو میرے ساتھ جو چاہے گا' وہ کر لینا تو حضرت جبرائیل ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ وہ دونوں اگر مردہ ہوتے تو میں تمہارے لئے ان دونوں کو دوبارہ زندہ کر دیتا اور ان کے ذریعے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا پروردگار نے تم سے فرمایا ہے: اے یعقوب کیا تم جانتے ہو میں نے تمہاری بینائی کو کیوں رخصت کیا اور تمہاری پشت کو کیوں خمیدہ کیا اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ حضرت یعقوب نے جواب دیا: جی نہیں تو پروردگار نے فرمایا: ایک غریب یتیم تمہارے پاس آیا تھا اس نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ بھوکا تھا اس دن تم نے اور تمہارے گھر والوں نے بکری ذبح کی تھی تم لوگوں نے وہ بکری کھا لی اور اسے کھانے کے لئے نہیں دی

پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی مخلوق میں کسی بھی چیز سے اتنی محبت نہیں ہے جتنی محبت یتیموں اور غریبوں سے ہے تو تم اب کھانا تیار کرو اور غریبوں کی دعوت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد حضرت یعقوب روزانہ شام کے وقت اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو اور صبح کے وقت وہ یہ اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ نہیں رکھا ہوا وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو جائے

یہ روایت امام حاکم، امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: حفص بن عمر بن زبیر کے سماع میں اسی طرح منقول ہے اور میرا یہ گمان ہے کہ زبیر نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہیں اگر ایسا ہی ہو تو پھر یہ حدیث صحیح ہوگی اسے امام اسحٰق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمرو بن محمد نے زافر بن سلیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالملک کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3849 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَاَحْسبُهُ قَالَ و كالقائم لَا يفتر و كالصائم لَا يفطر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه اِلَّا انه قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْل اللّٰه و كالذى يَقُوْمُ اللَّيْل ويصوم النَّهَار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیوہ عورتوں اور غریبوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) نوافل ادا کرنے والے ایسے شخص کی مانند ہے جو وقفہ نہیں کرتا اور (نفلی) روزے دار کی مانند ہے جو نفلی روزہ ترک نہیں کرتا"

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"بیوہ اور غریب شخص کے لیے کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھ لیتا ہے"۔

3850 - وَرُوِيَ عَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه الْمَخْزُوْمِي قَالَ دخلت على أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا بنى الا أحدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت بَلَى يَا أمه. قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنفق على بنتين اَوْ أختين اَوْ ذواتى قرَابَة يحتسب النَّفَقَة عَلَيْهِمَا حَتّٰى يغنيهما من فضل اللّٰه اَوْ يكفيهما كَانَتَا لَهُ سترا مِنَ النَّار

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَتقدم لِهٰذَا الحَدِيْث نَظَائِر فِي النَّفَقَة على الْبَنَات

مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ امی جان تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتے دار خواتین پر خرچ کرتا ہے اور وہ ان پر خرچ کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دونوں (لڑکیوں) کو بے نیاز کر دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں کی کفایت کر جائے تو وہ دونوں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں اس سے ملتی جلتی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من اَذَى الْجَار وَمَا جَاءَ فِيْ تَاْكِيد حَقه

باب: پڑوسی کو اذیت پہنچانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور اس کے حق کے بارے میں تاکید کے طور پر کیا کچھ منقول ہے؟

3851 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلَا يؤذ جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فليكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر وہ خاموش رہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3852 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فليحسن اِلَى جَاره

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

3853 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاَسود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه مَا تَقُولُوْنَ فِي الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمه اللّٰه وَرَسُوله فَهُوَ حرَام اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يَزْنِيَ الرجل بِعشر نسْوَة ايسر عَلَيْهِ من اَن يَزْنِيَ بِامْرَاَة جَاره . قَالَ مَا تَقُولُوْنَ فِي السّرقَة قَالُوْا حرمهَا اللّٰه وَرَسُوله فَهِيَ حرَام

قَالَ لَاَن يسرق الرجل من عشرَة اَبْيَات ايسر عَلَيْهِ من اَن يسرق من جَاره

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ زنا کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حرام چیز ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے تو یہ قیامت

کے دن تک کے لئے حرام ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی دس عورتوں سے زنا کرلے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے آپ ﷺ نے فرمایا: چوری کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے تو یہ حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دس گھروں میں چوری کرلے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔اس کے راوی ثقہ ہیں۔امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3854 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِن وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِن وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِن . قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا يَاْمَن جَاره بوائقه . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَزَاد اَحْمد قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ شَره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام احمد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی زیادتیوں سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا شر۔

3855 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا يدْخل الْجنَّة من لَا يُؤْمِن جَاره بوائقه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

3856 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْح الْكَعْبِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِن وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِن وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِن قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد خَابَ وخسر من هٰذَا قَالَ من لَا يَاْمَن جَاره بوائقه قَالُوْا وَمَا بوائقه قَالَ شَره . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ رسوا ہوگیا اور خسارے کا شکار ہوگیا وہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو لوگوں نے عرض کی: لفظ بوائق سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا شر''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3857 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا هُوَ بِمُؤْمِن من لم يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ ابْنِ اِسْحَاق والاصبهانى اطول مِنْهُ وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لَا يكون مُؤمنا حَتّٰى يَاْمَن جَاره بوائقه يبيت حِيْن يبيت وَهُوَ آمن من شَره فَاِن الْمُؤمِن الَّذِىْ نَفسه مِنْهُ فِىْ غناء وَالنَّاس مِنْهُ فِىْ رَاحَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ابن اسحٰق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ اصبہانی نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جب وہ رات بسر کرے تو اس کے شر سے محفوظ ہو کیونکہ مومن وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کا نفس بے نیازی کے عالم میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں (یعنی اس کی وجہ سے کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں)''۔

3858 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى يحب لجاره اَوْ قَالَ لِاَخِيْهِ مَا يحب لنَفسِهٖ . رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3859 - وَرُوِىَ عَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ نزلت فِىْ محلّة بنى فلَان وَاِن اَشَدهم اِلَىَّ اَذَى اقربهم لى جوارا فَبعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بكر وَعمر وعليا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم يأتونَ الْمَسْجِد فَيَقُوْمُونَ على بَابه فيصيحون الا اِن اَرْبَعِيْنَ دَارا جَار وَلَا يدْخل الْجَنَّة من خَافَ جَاره بوائقه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

البوائق جمع بائقة وَهِى الشَّر وغائلته كَمَا جَاءَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الْمُتَقَدّم

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بنوفلاں کے محلے میں رہائش پذیر ہوا ہوں اور ان میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پریشانی کا باعث وہ شخص ہے' جس کا گھر میرے گھر سے زیادہ قریب ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگ اس محلے کی مسجد میں آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر انہوں نے بلند آواز میں اعلان کیا: خبردار! چالیس گھروں تک پڑوس ہوتا ہے' اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے خوف زدہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ بوائق لفظ بائقہ کی جمع ہے' اس سے مراد شر ہے' اور زیادتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی حدیث میں

گزر چکا ہے۔

3800 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَقِيمُ اِيمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة حَتّٰى يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَلّي بن مسْعدَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل ٹھیک نہیں ہوتا اور بندے کا دل اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان ٹھیک نہیں ہوتی اور بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3801 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤمن من اَمنه النَّاس وَالْمُسلم من سلم الْمُسلمُونَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُهَاجِر من هجر السوء وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يدْخل الْجَنَّة عبد لَا يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد جيد تَابع عَلّي بن زيد حميد وَيُونُس بن عبيد

❀❀ ان سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن وہ ہے جس سے لوگ محفوظ ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی سے لاتعلق ہو جائے اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے اور حمید اور یونس بن عبید نے علی بن زید کی سند کی متابعت کی ہے۔

3802 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قسم بَيْنكُم اخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُم اَرْزَاقكم وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُعْطى الدُّنْيَا من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُعْطى الدّين اِلَّا من اَحَبَّ فَمَنْ اعطاهُ الدّين فَقَدْ اَحبه وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يسلم عبد حَتّٰى يسلم قلبه وَلسَانه وَلَا يُؤمن حَتّٰى يَاْمَن جَاره بوائقه

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ غشمه وظلمه وَلَا يكْسب مَالا من حرَام فينفق مِنْهُ فيبارك فِيهِ وَلَا يتَصَدَّق بِهِ فَيقبل مِنْهُ وَلَا يتْركهُ خلف ظَهره اِلَّا كَانَ زَاده اِلَى النَّار

اِن اللّٰه لَا يمحو السيء بالسيء وَلَكِن يمحو السيء بالْحسنِ اِن الْخَبيث لَا يمحو الْخَبيث

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيره من طَرِيق اَبَان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق بھی اسی طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو بھی عطا کر دیتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور اسے بھی دے دیتا ہے' جسے وہ پسند نہیں کرتا اور دین (صرف) اسے عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور جسے وہ دین دے دیتا ہے' تو اسے وہ پسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آدمی اس وقت تک سلامت نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان سلامت نہ ہوں اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بوائق سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زیادتی اور اس کا ظلم' نیز یہ کہ وہ حرام طریقے سے مال نہ کمائے اگر وہ اس میں سے خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی' اور نہ ہی وہ اس کو صدقہ کرے کیونکہ وہ اس سے قبول نہیں ہوگا اور اگر وہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو یہ اس کے لئے آگ میں اضافے کا باعث ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہے بلکہ برائی کو اچھائی کے ذریعے ختم کرتا ہے ایک برائی دوسرے برائی کو نہیں مٹا سکتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3863 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من آذى جَاره فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى الله وَمَنْ حَارب جَاره فَقَدْ حاربني وَمَنْ حاربني فَقَدْ حَارب الله عَزَّ وَجَلَّ .رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے' جو شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے' جو شخص اپنے پڑوسی سے جنگ کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے' جو میرے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

3864 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غزَاة قَالَ لَا يصحبنا الْيَوْم من آذى جَاره .فَقَالَ رجل من الْقَوْم أَنا بلت فِيْ أصل حَائِط جاري فَقَالَ لَا تصحبنا الْيَوْم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کی بنیاد کے پاس پیشاب کر دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج ہمارے ساتھ نہ رہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

3865 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أعوذ بك

من جَار السوء فِيْ دَار المقامة فَإِن جَار الْبَادِيَة يتحوّل . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قیام گاہ کے برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ ویرانے کا پڑوسی (یعنی جو سفر کا ساتھی ہو) وہ تبدیل ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3866 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوّل خصمين يَوْم الْقِيَامَة جاران . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جو پہلے مقابل فریق ہوں گے وہ دو پڑوسی ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن دونوں میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

3867 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يشكو جَاره قَالَ اطرَح متاعك على طَرِيْق فطرحه فَجعل النَّاس يَمرُّوْنَ عَلَيْهِ ويلعنونه فجَاء اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقِيت مِنَ النَّاس . قَالَ وَمَا لقِيت مِنهُم قَالَ يلعنونني

قَالَ قد لعنك اللّٰه قبل النَّاس

فَقَالَ اِنِّي لَا اَعُوْد فجَاء الَّذِيْ شكاه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَعْ متاعك فَقَدْ كفيت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ ضع متاعك على الطَّرِيْق اَوْ على ظهر الطَّرِيْق فَوَضعه فَكَانَ كل من مر بِهِ قَالَ مَا شَانك قَالَ جاري يُؤْذِيني

قَالَ فيدعو عَلَيْهِ فجَاء جَاره فَقَالَ رد متاعك فَإِنِّي لَا اُوذيك اَبَدًا

❀❀ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے رکھ دیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس (یعنی پڑوسی) پر لعنت کرتے تھے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! مجھے لوگوں کی طرف سے مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے' تو اس نے عرض کی: وہ لوگ مجھ پر لعنت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت کی ہے' اس نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا' پھر وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس نے آپ سے شکایت کی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان اٹھالو کیونکہ تمہاری کفایت ہوگئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم اپنا سامان راستے پر رکھ لو (ایک لفظ کے بارے میں یہاں راوی کو شک ہے) اس نے اسے رکھ دیا تو جو شخص وہاں سے گزرتا تھا' تو دریافت کرتا تھا تمہارا کیا معاملہ ہے' تو وہ بتاتا تھا کہ میرا پڑوسی مجھے اذیت پہنچاتا ہے راوی کہتے ہیں' تو وہ شخص اس پڑوسی

کے خلاف دعا کیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کا پڑوسی آیا اور بولا تم اپنا سامان واپس رکھ دو اب میں تمہیں کبھی بھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا''۔

3868 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یشکو جَاره فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فاصبر فَاَتَاهُ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فاطرح متاعك فِی الطَّرِیْقِ ففعل فجعل النَّاس یَمرُوْنَ ویسالونه فیخبرهم خبر جَاره فجعلوْا یلعنونه فعل اللّٰه بِهِ وَفعل وَبَعْضهمْ یَدْعُو عَلَیْهِ فجاء اِلَیْهِ جَاره فَقَالَ ارْجع فَاِنَّك لن ترى منی شَیْئًا تکرههُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا تم جاؤ اور صبر سے کام لو وہ شخص دو یا شاید تین مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس سے دریافت کرتے تھے (کہ سامان یہاں رکھنے کی وجہ کیا ہے) تو وہ انہیں اپنے پڑوسی کے بارے میں بتاتا تھا' تو وہ لوگ اس پڑوسی پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے بعض لوگ اس کے خلاف بددعا کیا کرتے تھے اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور بولا تم واپس چلے جاؤ (یا سامان واپس لے جاؤ) اب تم میری طرف سے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھو گے جو تم ناپسند کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3869 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فُلَانَة تکْثر من صلَاتهَا وصدقتها وصیامها غیر اَنَّهَا تؤذی جیرانها بلسانها قَالَ هِیَ فِی النَّار قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِن فُلَانَة یذکر من قلَّة صیامها وصلاتها وَاَنَّهَا تَتَصَدَّق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذی جیرانها قَالَ هِیَ فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بن اَبِیْ شیبَة بِاِسْنَادٍ صَحِیْح اَیْضًا وَلَفظه وَهُوَ لفظ بَعْضهمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّیْل وتؤذی جیرانها قَالَ هِیَ فِی النَّار قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تصلی المکتوبات وَتصدق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذی جیرانها قَالَ هِیَ فِی الْجنَّة الأثوار بِالْمُثَلَّثَةِ جمع ثَوْر وَهِی قِطْعَة من الأقط والأقط بِفَتْح الْهمزَة وَکسر الْقَاف وَبِضَمِّهَا اَیْضًا وَبکسر الْهمزَة وَالْقَاف مَعًا وَبفتحهما هُوَ شَیْءٌ یتَّخذ من مخیض اللَّبن الغنمی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت بکثرت نماز پڑھتی ہے صدقہ کرتی ہے روزے رکھتی ہے تاہم وہ اپنی زبان کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جہنم میں جائے گی اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت کے نماز اور روزے کے کم ہونے کا ذکر کیا لیکن یہ بتایا کہ وہ صدقہ کرتی ہے' لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جوان حضرات میں سے بعض کی روایت کے الفاظ ہیں:

''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے' اور رات کو نفل پڑھتی رہتی ہے' لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت نماز پڑھتی ہے' اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے' لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی''۔

لفظ اثوار یہ لفظ ثور کی جمع ہے' جس سے مراد پنیر کا ٹکڑا ہے۔

لفظ اقط اس میں اپر زبر ہے ق پر زیر ہے' اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اپر زیر ہے' اور ق پر بھی زیر پڑھی گئی ہے ان دونوں پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے' جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے۔

3878 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أغلق بَابه دون جَاره مَخَافَة على اَهله وَمَاله فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِن وَلَيْسَ بِمُؤْمِن من لم يَأْمَن جَاره بوائقه

آتَدْرِي مَا حق الْجَار اِذا استعانك أعنته وَاِذَا استقرضك اَقْرَضته وَاِذَا افْتقر عدت عَلَيْهِ وَاِذَا مرض عدته وَاِذَا اَصَابَهُ خير هنأته وَاِذَا اَصَابَته مُصِيبَة عزيته وَاِذَا مَاتَ اتبعت جنَازَته وَلَا تستطيل عَلَيْهِ بالبنيان فتحجب عَنهُ الرّيح اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تؤذه بقُتَارِ ريح قدرك اِلَّا اَن تغرف لَهُ مِنْهَا وَاِن اشْتريت فَاكِهَة فاهد لَهُ فَاِن لم تفعل فَاَدْخلهَا سرا وَلَا يخرج بهَا ولدك ليغيظ بهَا وَلَده . رَوَاهُ الخرائطي من مَكَارِم الْاَخْلَاق

قَالَ الْحَافِظ وَلَعَلَّ قَوْلِهٖ اَتَدْرِي مَا حق الْجَار اِلٰى آخِره فِيْ كَلَام الرَّاوِي غير مَرْفُوْع لٰكِن قد روى الطَّبَرَانِيّ عَن مُعَاوِيَة بن حيدة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجَار عَليّ قَالَ اِن مرض عدته وَاِن مَاتَ شيعته وَاِن استقرضك اَقْرَضته وَاِن أعوز سترته . فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اپنے اہل خانہ اور اپنے مال (کو لاحق ہونے والے کسی نقصان) کے خوف کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے ڈر کی وجہ سے اپنا دروازہ بند کرلے تو وہ مومن نہیں ہے' اور وہ شخص بھی مومن نہیں ہے' جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ جب وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اور جب وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو جب وہ فقیر ہو تو تم اس کی دیکھ بھال کرو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو جب اسے کوئی بھلائی نصیب ہو تو تم اسے مبارک باد دو جب اسے کوئی مصیبت لاحق ہو تو تم اس کے ساتھ تعزیت کرو جب وہ مرجائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ تم اس کے مقابلے میں اونچی عمارت نہ بناؤ کہ اس کی ہوا رک جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو اور تم اپنی گندگی کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ اور تم اپنی ہنڈیا کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ البتہ اگر تم اس کی طرف تھوڑا سا سالن بھیج دو تو معاملہ مختلف ہے' اور اگر تم پھل خریدو تو اسے تحفے کے طور پر بھیجو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھل کو پوشیدہ طور پر لے کے جاؤ اور تمہارے بچے وہ پھل لے کر باہر نہ جائیں' کہیں اس کے بچے وہ پھل دیکھ کر پریشان نہ ہوں''۔

یہ روایت امام خرائطی نے مکارم اخلاق میں نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: شاید روایت کے یہ الفاظ ''کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حکم کیا ہے'' ۔اس سے لے کر آخرت تک راوی کا کلام ہے۔ یہ ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

لیکن امام طبرانی نے حضرت معاویہ بن حیدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو اگر وہ مرجائے' تو تم جنازے کے ساتھ جاؤ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اور اگر وہ پردہ پوشی کا طلبگار ہو تو تم اس کی پردہ پوشی کرو اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

3871 - وروى اَبُو الشَّيخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجوَار قَالَ إِن استقرضك اَقْرَضته وَإِن استعانك أعنته وَإِن احْتَاجَ أَعْطيته وَإِن مرض عدته

فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ وَزَاد فِيْ آخِره هَلْ تفقهون مَا اَقُوْل لكم لن يُؤَدِّي حق الْجَار اِلَّا قَلِيل مِمَّن رحم اللّٰه اَوْ كلمة نَحْوهَا

❀❀ ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اگر وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اگر وہ محتاج ہو تو تم اسے عطا کرو اگر وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''کیا تم لوگ سمجھ گئے ہو جو کچھ میں نے تم سے کہا: بے تھوڑے لوگ ہیں جو پڑوسی کا حق ادا کر سکتے ہیں ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا'' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا''۔

3872 - وروى اَبُو الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلْيُكرم جَاره

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حق الْجَار على الْجَار قَالَ إِن سَاَلَكَ فأعطه

فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ وَلَمْ يذكر فِيْهِ الْفَاكِهَة وَلَا يخفى اَن كَثْرَة هٰذِهِ الطّرق تكسبه قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابوالقاسم اصبہانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا پڑوسی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے مانگے تو تم اسے عطا کرو''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں انہوں نے پھلوں کا ذکر نہیں کیا ہے' اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس کے طرق کی کثرت قوت پیدا کر دیتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3873 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة من الفواقر إِمَام إِن اَحْسَنت لم يشكر وَإِن اَسَات لم يغْفر وجار سوء إِن رأى خيرا دَفنه وَإِن رأى شرا أذاعه وَامْرَاَة إِن

حضرت آذلك وَاِن غبت عَنْهَا خانتك ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأسَ بِهٖ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین قسم کے لوگ فقیر ہیں ایسا حکمران کہ اگر تم اچھائی کروتو وہ شکر گزار نہ ہواور اگر تم برائی کروتو وہ معاف نہ کرے برا پڑوسی کہ اگر وہ اچھی بات دیکھے تو اسے دفن کردے اور اگر بری بات دیکھے تو اسے پھیلا دے اور وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس موجود ہوتو وہ تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس کے پاس موجود نہ ہوتو وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے“۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں حرج نہیں ہے۔

3874 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِي من بَات شبعانا وجاره جَائِع اِلٰى جنبه وَهُوَ يعلم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاسْنَاده حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو سیر ہوکر رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو اور اسے اس بات کا پتہ بھی ہو“۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

3875 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يشْبع وجاره جَائِع ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عَائِشَة وَلَفْظِهٖ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يبيت شبعانا وجاره جَائِع اِلٰى جنبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو سیر ہو اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو“۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

”وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو سیر ہونے کے عالم میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو“۔

3876 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسني فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسني

فَقَالَ أما لَك جَار لَهُ فضل ثَوْبَيْنِ قَالَ بَلٰى غير وَاحِد ۔ قَالَ فَلَا يجمع اللّٰه بَيْنك وَبَيْنه فِي الْجَنَّة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے منہ پھیرلیا اس نے پھر عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی ایسا پڑوسی نہیں ہے جس کے پاس دو اضافی کپڑے ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ کئی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اور ان کو جنت میں اکٹھا نہیں کرے گا“۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3877 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كم من جَار مُتَعَلِق بجاره يَقُوْلُ يَا رب سل هٰذَا لم اغلق عني بَابه وَمَنَعَنِيْ فَضله رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کتنے ہی پڑوسی ایسے ہیں جو (قیامت کے دن) اپنے پڑوسی کے ساتھ چمٹ جائیں گے اور یہ کہیں گے اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے میرے لئے اپنا دروازہ کیوں بند کر دیا تھا' اور اس نے اضافی چیز کو مجھ سے کیوں روک دیا تھا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3878 - وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فليحسن اِلٰى جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3879 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيكرم جَاره رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر وہ خاموش رہے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3880 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يَاْخُذ عني هٰذِهِ الْكَلِمَات فَيعْمل بِهن اَوْ يعلم من يعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قلت انا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخذ بيَدي فعد خمْسا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تكن اعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَك تكن اغنى النَّاس وَاَحسن اِلٰى جَارك تكن مُؤمنا وَاَحبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُسلما وَلَا تكْثر الضحك فَاِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ الْحسن لم يسمع من اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهٖ فِيْ كتاب الزّهْد عَنْ مَكْحُول عَنْ وَاثِلَةَ عَنْهُ وَقد سمع مَكْحُول من وَاثِلَةَ قَالَه

التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِهٖ لٰكِنْ بَقِيَّةُ اَمْضَاهُ وَفِيْهِ ضعف

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کون شخص مجھ سے یہ کلمات سیکھ لے گا' اوران پر عمل کرے گا اوران لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا' جو اس پر عمل کریں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کروائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حرام چیزوں سے بچ کے رہو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نصیب کیا ہے تم اس سے راضی رہو تم لوگوں کے قریب ہو جاؤ گے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حسن (بصری) کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے یہی روایت امام بزار نے اور امام بیہقی نے اس کی مانند کتاب ''الزہد'' میں مکحول کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے مکحول نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ یہ بات امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے تاہم بقیہ نے اسے جاری رکھا ہے' اور اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

3881 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْاَصْحَاب عِنْد الله خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيرَان عِنْد الله خَيرهمْ لجاره . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے بارے میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3882 - وَعَن مطرف يَعْنِيْ ابْن عبد الله قَالَ كَانَ يبلغنِيْ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ حَدِيْثٌ وَكنت أشتهي لقاءه فَلَقِيته فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَر كَانَ يبلغنِيْ عَنْك حَدِيْثٌ وَكنت اشتهي لقاءك قَالَ لله اَبوك قد لقيتني فهات قلت حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثك قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يحب ثَلَاثَة ويبغض ثَلَاثَة قَالَ فَمَا اِخالني اكذب على رَسُوْل الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَنْ هؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يُحِبهمْ الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رجل غزا فِيْ سَبِيْلِ الله صَابِرًا محتسبا فقاتل حَتّٰى قتل وَاَنْتُم تجدونه عنْدكُم فِيْ كتاب الله عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تلا اِن الله يحب الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيله صفا كَاَنَّهُمْ بُنيان مرصوص (الصف) قلت وَمَنْ قَالَ رجل كَانَ لَهُ جَار سوء يُؤْذِيه فيصبر على اَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيه الله اِيَّاهُ بحياة اَوْ موت ..... فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَحْمد اِسْنَادَي اَحْمد رجالهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ

الْحَاكِم وَغَيْرِهٖ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھ تک ایک حدیث پہنچی تھی میری یہ خواہش تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں میری ان سے ملاقات ہوئی' تو میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر غفاری! آپ کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' تو میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ سے ملاقات کرتا تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کرلی ہے' تو اب تم بتاؤ میں نے کہا: ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیان کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے محبت کرتا ہے' اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے''۔

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ گمان نہیں ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا میں نے دریافت کیا: پھر وہ تین لوگ کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ایک وہ شخص جو صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے' اور تم لوگ اپنے پاس اللہ کی کتاب میں اس کے بارے میں پاتے ہو پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے' جو اس کے راستے میں یوں صف بنا کر لڑائی کرتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں''۔

میں نے دریافت کیا: اور کون شخص ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی برا ہو اور وہ اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کرے یہاں تک کہ زندگی یا موت کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ اس پڑوسی کے مقابلے میں اس کی کفایت کرلے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3883 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْت انه سيورثه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من حَدِيْثِ عَائِشَة وَحدهَا وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (یعنی پڑوسی کو) وارث قرار دے دیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اسے صرف سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3884 - وَعَنْ رجل من الْاَنْصَار قَالَ خرجت مَعَ اَهلِیْ اُرِید النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا بِه قَائِم وَاِذَا رجلٌ مقبل عَلَیْهِ فَظَنَنْتُ اَن لَهٗ حَاجَة فَجَلَست فوَاللّٰهِ لقد قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جعلت اَرثِی لَهٗ من طول الْقِیَام ثُمَّ انصرف فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد قَامَ بك هٰذَا الرجل حَتّٰی جعلت اَرثِی لَك من طول الْقِیَام - قَالَ اَتَدْرِی من هٰذَا قلت لَا

قَالَ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ یوصینی بالجار حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنه سیورثه اما اِنَّك لَو سلمت عَلَیْهِ لرد عَلَیْكَ السَّلَام - رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ روانہ ہوا' میرا ارادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آپ ﷺ کی طرف رخ کیے ہوئے تھا مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید اس شخص کو نبی اکرم ﷺ سے کوئی کام ہے' تو میں بیٹھ گیا

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے طویل قیام کی وجہ سے مجھے الجھن ہونے لگی پھر وہ شخص واپس چلا گیا' تو میں اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے آپ کو اتنی دیر کھڑا رکھا یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے مجھے پریشانی ہونے لگی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے اور وہ مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے اگر تم انہیں سلام کر دیتے تو انہوں نے تمہیں سلام کا جواب بھی دے دینا تھا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3885 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ علی نَاقَته الجدعاء فِیْ حَجَّة الْوَدَاع یَقُوْلُ اوصیکم بالجار حَتّٰی اکثر فَقُلْتُ اِنَّهٗ یورثه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پڑوسی کے بارے میں تلقین کر رہا ہوں یہ بات آپ ﷺ نے اتنی زیادہ مرتبہ ارشاد فرمائی کہ میں نے سوچا کیا آپ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3886 - وَعَنْ مُجَاهِد اَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذبحت لَهٗ شَاة فِیْ اَهله فَلَمَّا جَاءَ قَالَ اَهدیتم لجارنا الْیَهُوْدِیّ اَهدیتم لجارنا الْیَهُوْدِیّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِیْل یوصینی بالجار حَتّٰی ظَنَنْت اَنه سیورثه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الْمَتْن من طرق کَثِیْرَة وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ان کے گھر میں بکری ذبح کی جب وہ تشریف

لائے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو تحفے کے طور پر بھجوائی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ متن کئی طرق کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے۔

3887 - وَعَنْ نَافِعِ بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة الْمَرْء الْجَار الصَّالح والمركب الهنيء والمسكن الْوَاسِع . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی خوش نصیبی میں اچھا پڑوسی عمدہ سواری اور کھلا گھر شامل ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3888 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمركب الهنيء

وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَة السوء والمركب السوء والمسكن الضّيق

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں خوش نصیبی کا حصہ ہیں نیک بیوی کھلا گھر اچھا پڑوسی اور عمدہ سواری اور چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں برا پڑوسی بری بیوی بری سواری اور تنگ گھر''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3889 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدفع بِالْمُسْلِمِ الصَّالح عَن مائَة اَهْل بَيت من جِيرَانه الْبلَاء ثُمَّ قَرَاَ وَلَوْلَا دفع اللّٰه النَّاس بَعْضهمْ بِبَعْض لفسدت الْاَرْض (البقرۃ) . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ ایک نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوسیوں میں سے ایک سو گھروں سے آزمائش کو دور کر دیتا ہے

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان میں سے بعض کے ذریعے بعض کو پرے نہ کرے تو زمین میں فساد ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ زِيَارَةِ الاخوان وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا جَاءَ فِيْ اِكرام الزائرين

باب: بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کے بارے میں ترغیبی روایات اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3891 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عاد مَرِيضا اَوْ زار اَخا لَهُ فِی اللّٰه ناداه مُنَاد بِاَن طبت وطاب ممشاك وتبوات من الْجَنَّة منزلا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبان فِیْ صَحِيْحِهٖ كلهم من طَرِيْق اَبِیْ سِنَان عَن عُثْمَان بن اَبِیْ سَوْدَة عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی کی زیارت کرتا ہے' تو ایک منادی پکار کر یہ اعلان کرتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابوسنان کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3892 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد اَتَى اَخَاهُ يزوره فِی اللّٰه اِلَّا ناداه ملك من السَّمَاء اَن طبت وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّة وَاِلَّا قَالَ اللّٰه فِیْ ملكوت عَرْشه عَبدِی زار فِیَّ وَعلی قراه فَلَمْ يرض لَهُ بِثَوَاب دون الْجَنَّة الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے (دینی) بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے' تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے اور جنت تمہارے لئے تیار ہوگئی البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر یہ فرماتا ہے: میرا بندہ میری ذات کی خاطر زیارت کے لئے گیا ہے' اس کی مہمان نوازی مجھ پر لازم ہے' اور اللہ تعالیٰ جنت سے کم اور کسی ثواب پر اس کے لئے راضی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابو یعلی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3893 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اخبركُم بِرجالكم فِی الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیّ فِی الْجَنَّة وَالصديق فِی الْجَنَّة وَالرجل يزور اَخَاهُ فِیْ نَاحيَة الْمصر لَا يزوره اِلَّا للّٰه فِی الْجَنَّة الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِیْ حق الزَّوْجَيْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کیا میں تمہیں جنت میں تمہارے افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے اور وہ شخص جنتی ہے جو شہر کے کسی کونے میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسے ملنے جاتا ہے" ......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس سے پہلے میاں بیوی کے حق سے متعلق باب میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

3894 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رزین الْعقیلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا رزين اِن الْمُسْلِم اِذا زار اَخَاهُ الْمُسْلِم شيعه سَبْعُوْنَ اَلف ملك يصلون عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ كَمَا وَصله فِيك فَصله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلتے ہوئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس نے تیری ذات کے لئے جس طرح تعلق رکھا ہے تو بھی اسے ملا کے رکھنا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3895 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَبت محبتي للمتحابين فِيَّ وللمتجالسين فِيَّ وللمتزاورين فِيَّ وللمتباذلين فِيَّ . رَوَاهُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَفِيْه قصَّة اَبِيْ اِدْرِيس وَسَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الْحبّ لله مَعَ حَدِيْث عَمْرو بن عبسة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی ہے جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس میں ابوادریس کا واقعہ منقول ہے جو آگے چل کر اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے سے متعلق باب میں آئے گا جو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے ہمراہ ہوگا۔

3896 - وَرُوِیَ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا ترى ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدهَا اللّٰه للمتحابين فِيْهِ والمتزاورين فِيْهِ والمتباذلين فِيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3897 - وَعَنْ عَوْن قَالَ قَالَ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لاَصْحَابه حِيْن قدمُوا عَلَيْهِ هَلْ تجالسون قَالُوْا لَا نَتْرُكْ ذَاكَ

قَالَ فَهَلْ تزاورُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰنِ إِن الرجل منا ليفقد اَخَاهُ فَيَمْشِي على رجلَيْهِ إِلَى آخر الْكُوفَة حَتّٰى يلقاه . قَالَ إِنَّكُمْ لن تزالوا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ مُنْقَطع

❀❀ عون بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا' جب وہ لوگ ان کے پاس آئے؟ کیا تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اسے ترک نہیں کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ ایک دوسرے کی زیارت کرنے جاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اے ابوعبدالرحمٰن ہم میں سے کوئی ایک شخص جب اپنے کسی بھائی کو غیر موجود پاتا ہے' تو وہ پیدل چلتا ہوا کوفہ کے آخر تک جاتا ہے' اور اس سے ملتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جب تک ایسا کرتے رہو گے مسلسل بھلائی پر گامزن رہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

3898 - وَرُوِيَ عَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ اَتَيْنَا صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِيّ فَقَالَ أزائرين قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زار اَخَاهُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يرجع وَمَنْ عَاد اَخَاهُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِيْ رياض الْجَنَّة حَتّٰى يرجع . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ زر بن حبیش کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے مومن بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا اور جو شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3899 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى بني وَاقِف نزور الْبَصِيْر رجل كَانَ كفيف الْبَصَر . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَاد جَيِّد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ ہمارے ساتھ بنو واقف کی طرف چلو تاکہ ہم بصیر سے مل کے آئیں''۔

راوی کہتے ہیں: وہ ایسے صاحب تھے جن کی بینائی کمزور تھی۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3900 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر غبا تَزْدَدْ حبا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة ثُمَّ قَالَ لَا يعلم فِيْهِ حَدِيْث صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الْحَدِيْثِ قد رُوِىَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقد اعتنى غير وَاحِد من الْحفاظ بِجَمِيْع طرقه وَالْكَلام عَلَيْهِ وَلَمْ اقف لَهُ على طَرِيْق صَحِيْح كَمَا قَالَ الْبَزَّار بل لَهُ اَسَانِيد حسان عِنْد الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه وَقد ذكرت كثيرا مِنْهَا فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''وقفے سے ملا کرو محبت میں اضافہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر وہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی صحیح سند میرے علم میں نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے کئی حافظانِ حدیث نے اس کے تمام طرق اکٹھے کیے ہیں اور اس پر کلام کیا ہے تاہم میں اس کے کسی مستند طرق پر واقف نہیں ہو سکا جیسا کہ امام بزار نے بھی یہ بات بیان کی ہے' البتہ امام طبرانی اور دیگر محدثین نے اس کو حسن اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے میں نے ان میں سے بہت سی روایات اس کتاب کے علاوہ کسی اور جگہ نقل کر دی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3901 - وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه عَن عَطاءٍ قَالَ دخلت انا وَعبيد بن عُمَيْر على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فَقَالَت لِعبيد بن عُمَيْر قد آن لَك اَن تَزُورنَا فَقَالَ اَقُول يَا أمه كَمَا قَالَ الْاَوَّل زر غبا تَزْدَدْ حبا

قَالَ فَقَالَت دَعونَا من بَطَالَتكُمْ هٰذِه

قَالَ ابْن عُمَيْر اَخْبِرِنَا بِاَعْجَب شَيْءٍ رَاَيْته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الْحَدِيْثِ فِيْ نزُول اِن فِيْ خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض (الْبَقَرَة)

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تم ہم سے ملنے کے لئے آ ؤ؟ تو عبید بن عمیر نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا جو پہلے کسی نے کہا ہے: وقفے سے ملا کرو محبت میں اضافہ ہوتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اپنی یہ سمجھداری ہم سے رہنے دو پھر عبید بن عمیر نے کہا: آپ ہمیں کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیکھی ہو اور وہ سب سے زیادہ حیران کن ہو...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ہے: ''بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق میں''۔

3901/1 - وَعَن ام سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصلحى لنا الْمجْلس فَاِنَّهُ ينزل ملك اِلَى الْاَرْض لم ينزل اِلَيْهَا قطّ . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن التَّابِعِيّ لم يسم

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ہمارے لئے بیٹھنے کی جگہ ٹھیک کر دو' کیونکہ ابھی ایک فرشتہ زمین کی طرف نازل ہونے لگا ہے' جو پہلے کبھی اس کی طرف نازل نہیں ہوا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں تابعی کا نام بیان نہیں ہوا۔

3901/2 - وَعَن ام بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتينا فِيْ بني

عَمْرو بن عَوْف فاتخذ لَهٗ سويقا فِيْ قعبة فَاِذَا جَاءَ سقيتها اِيَّاه ۔رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات سوى ابْن اِسْحَاق
ام بجيد بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَفتح الْجِيم وَاسْمهَا حَوَّاء بنت يزِيْد الْاَنْصَارِيَّة

❀❀ سیّدہ ام بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں' بنوعمرو بن عوف کے محلے میں تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کے لئے برتن میں ستو تیار کئے' جب آپ ﷺ تشریف لائے تو وہ میں نے آپ ﷺ کو پینے کے لئے پیش کئے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ابن اسحاق کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

سیّدہ اُمّ بجید رضی اللہ عنہا کا نام حواء بنت یزید انصاریہ ہے۔

3902 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْم بن نشيط اَنه دخل على عبد الله بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرمى اِلَيْهِ بوسادة كَانَت تَحْتَهُ وَقَالَ من لم يكرم جليسه فَلَيْسَ من اَحْمد وَلَا من اِبْرَاهِيْم عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوفًا وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ ابراہیم بن نشیط بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان کے نیچے تکیہ رکھا جو ان کے نیچے موجود تھا پھر فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی کی عزت افزائی نہیں کرتا اس کا نہ حضرت محمد ﷺ سے کوئی تعلق ہے' اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الضِّيَافَة واكرام الضَّيْف وتأكيد حَقه وترهيب الضَّيْف اَن يُقيم حَتّٰى يؤثم اَهْلِ الْمنزل

باب: مہمان نوازی کرنے اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے حق کی تاکید اور مہمان کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اتنا عرصہ مقیم رہے کہ میزبان کو گناہ گار کردے

3903 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكْرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فليصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت ۔رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3904 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلم اخبر اَنَّك تقوم اللَّيْل وتصوم النَّهَار قلت بَلٰى قَالَ فَلَا تفعل قُم ونم وصم وَاَفْطر فَاِن لجسدك عَلَيْك حَقًّا وَاِن لعينك عَلَيْك حَقًّا وَاِن لزورك عَلَيْك حَقًّا وَاِن لزوجك عَلَيْك حَقًّا...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَغَیْرِهِمَا

وَقَولہ وَاِن لزورك عَلَیْك حَقًا اَی وَاِن لزوارك واضیافك عَلَیْك حَقًا یقَال للزائر زور بِفَتْح الزَّای سَوَاء فِیْهِ الْوَاحِد وَالْجمع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم نفل بھی پڑھا کرو سو بھی جایا کرو نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو چھوڑ بھی دیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے...... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ "تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے ملاقاتی اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے ملاقاتی کو زور یعنی ز پر زبر کے ساتھ کہا جاتا ہے اس میں واحد اور جمع برابر ہوتے ہیں۔

3905 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی مجهود فَاَرسل اِلٰی بعض نِسَائِهِ فَقَالَت لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِی اِلَّا مَاء ثُمَّ أرسل اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَت مثل ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلهنَّ مثل ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِی اِلَّا مَاء فَقَالَ من یضیف هٰذَا اللَّیْلَة رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلق بِهِ اِلٰی رَحْله فَقَالَ لامْرَاَته هَلْ عنْدك شَیْءٍ قَالَت لَا اِلَّا قوت صبیانی

قَالَ فعلليهم بِشَیْءٍ فَاِذَا اَرَادوا الْعشَاء فنومیهم فَاِذَا دخل ضیفنا فاطفئی السراج وأریه انا نَاْكُل

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاِذَا اَهْوٰی لیَاْكُل فقومی اِلٰی السراج حَتّٰی تطفئیه

قَالَ فقعدوا وَاَكل الضَّیْف وباتا طاویین فَلَمَّا أصبح غَدا علی رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد عجب اللّٰه من صنیعكما بضیفكما

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ فَنزلت هٰذِهِ الْاٰیَة ویؤثرُوْنَ علی انفسهم وَلَوْ كَانَ بهم خصَاصَة (الْحَشْر) رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں بھوکا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کی طرف پیغام بھجوایا تو اس خاتون نے عرض کی: جی نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا تو انہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا یہاں تک کہ تمام ازواج کی طرف سے یہی جواب آیا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو آج رات مہمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا تو ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا وہ شخص اسے اپنے ساتھ

اپنی رہائش گاہ پر لے گیا اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں۔ صرف بچوں کے کھانے کے لیے ہے تو اس شخص نے کہا: بچوں کو تم کسی چیز کے ساتھ بہلا دو جب رات کے کھانے کا وقت ہوگا تو تم انہیں سلا دینا جب ہمارا مہمان آئے گا تو تم چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ کھانا شروع کرے گا تو تم اٹھ کر چراغ کے پاس جانا اور اسے بجھا دینا راوی بیان کرتے ہیں: (کھانے کے وقت وہ لوگ بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھا لیا اور وہ دونوں میاں بھوکے رہے اگلے دن وہ (انصاری شخص) صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو کیا ہے اللہ تعالیٰ کو وہ چیز پسند آئی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: تو یہ آیت نازل ہوئی: ''اور وہ لوگ اپنی ذات پر ایثار کرتے ہیں خواہ انہیں خود ضرورت ہو''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3906 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح خویلد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤْمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيُكرم ضَيفه جائزته يَوْم وَلَيْلَة والضيافة ثَلَاثَة اَيَّام فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَة وَلَا يحل لَهُ اَن يثوى عِنْده حَتّٰى يُحرجهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجه

قَالَ التِّرْمِذِيّ وَمعنى لَا يثوى لَا يُقيم حَتّٰى يشْتَد على صَاحب الْمنزل والحرج الضّيق انْتهى

وَقَالَ الْخطابِيّ مَعْنَاهُ لَا يحل للضيف اَن يُقيم عِنْده بعد ثَلَاثَة اَيَّام من غير استدعاء مِنْهُ حَتّٰى يضيق صَدره فَيبْطل أجره انْتهى

قَالَ الْحَافِظ وللعلماء فِيْ هٰذَا الحَدِيْث تَأْوِيلَانِ اَحدهمَا اَنه يُعْطِيه مَا يجوز بِهِ ويكفيه فِيْ يَوْم وَلَيْلَة اِذا اجتاز بِهِ وَثَلَاثَة اَيَّام اِذا قَصده

وَالثَّانِيْ يُعْطِيه مَا يَكْفِيْه يَوْمًا وَلَيْلَة يستقبلهما بعد ضيافته

❀❀ حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے بھرپور دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی اور عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا تاہم مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ قیام کرے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں لفظ لا یثوی سے مراد یہ ہے کہ وہ قیام نہ کرے یہاں تک کہ میزبان کو مشقت کا شکار کر دے اور حرج سے مراد تنگی ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تین دن کے بعد بھی میزبان کے ہاں مقیم رہے جبکہ میزبان کی طرف سے استدعا نہ ہو یہاں تک کہ میزبان کا دل تنگی کا شکار ہو جائے اور اس کا اجر ضائع ہو جائے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: علماء نے اس حدیث کی دو تاویلیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اسے وہ چیز دے جو اس کے لئے جائز ہو اور ایک دن اور ایک رات تک اس کے لئے کفایت کر جائے اور وہ آگے گزر جائے اور تین دن کے لئے اس وقت ہو جب مہمان نے اس کے ہاں آنے کا قصد کیا ہو

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کے لئے اس کی کفایت کرنے والی چیز اسے دیدے اور پھر اس کی ضیافت کے بعد اگلے دو دن اس کے ساتھ رہے۔

3907 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ للضيف على من نزل بِهٖ من الْحق ثَلَاث فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وَعَلَى الضَّيْف اَن يرتحل لَا يؤثم اَهْلِ الْمنزل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات سوى لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مہمان جس شخص کے ہاں آ کے ٹھہرتا ہے اس کا حق ہے کہ وہ تین دن (مہمان کی عزت افزائی کرے) اس سے زیادہ جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ روانہ ہو جائے اور میزبان کو گناہ کا شکار نہ کرے''

یہ روایت امام احمد امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3908 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا ضيف نزل بِقوم فَاَصْبح الضَّيْف محروما فَلَهُ اَن يَاْخُذ بِقدر قراه وَلَا حرج عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مہمان کسی قوم کے ہاں ٹھہرتا ہے اور مہمان ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ محروم رہا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مہمان نوازی کے حساب سے کچھ وصول کر لے اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3909 - وَعَنْ اَبِیْ كَرِيمَة وَهُوَ الْمِقْدَام بن معديكرب الْكِنْدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة الضَّيْف حق على كل مُسْلِم فَمَنْ اصبح بفنائه فَهُوَ عَلَيْهِ دين اِنْ شَاءَ قضى وَاِنْ شَاءَ ترك .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوکریمہ رضی اللہ عنہ یہ حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہمان کی رات ہر مسلمان پر لازم ہے جو مہمان صبح کے وقت اس کے صحن میں اترے تو وہ اس کے ذمے قرض کی طرح ہوگا اگر وہ اسے چاہے تو آزاد کر دے اگر وہ چاہے تو اسے ترک کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3910 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيمَا رجل أضاف قوما فَأصبح الضَّيْف محروما فَإِن نَصره حق على كل مُسلم حَتَّى يَأْخُذ بقرى ليلته من زرعه وَمَاله

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے اور مہمان محروم ہونے کے عالم میں صبح کرے تو اگر وہ اس کی مدد کرتا ہے تو ہر مسلمان پر یہ لازم ہوگا کہ وہ میزبان کے کھیت اور مال میں سے اس رات کی مہمان نوازی کے حوالے سے کوئی چیز وصول کر لے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3911 - وَعَن التلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الضِّيَافَة ثَلَاثَة أَيَّام حق لَازم فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ فِيهِ نظر

❀❀ حضرت تلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین دن کی مہمان نوازی لازمی حق ہے' جو اس کے بعد ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

3912 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيكرم ضَيفه قَالَهَا ثَلَاثًا

قَالَ رجل وَمَا كَرَامَة الضَّيْف يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثَلَاثَة أَيَّام فَمَا زَاد بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَة

رَوَاهُ أَحْمد مطولا مُخْتَصرًا بِأَسَانِيد أَحدهَا صَحِيح وَالْبَزَّار وَأَبُو يعلى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! مہمان کی عزت افزائی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دن (تک کی مہمان نوازی) اس کے بعد جو زائد ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے مطول اور مختصر دونوں طرح سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے' اسے امام بزار اور امام ابو یعلی نے بھی نقل کیا ہے۔

3913 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَة ثَلَاثَة أَيَّام فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وكل مَعْرُوف صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہمان نوازی تین دن تک ہوگی جو اس سے زیادہ ہوگی وہ صدقہ شمار ہوگی اور ہر نیکی صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3914 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاة وَآتى الزَّكَاة وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے رمضان کے روزے رکھتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3915 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَة تصلي على اَحَدكُمْ مَا دَامَت مائدته مَوْضُوعَة .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے اس شخص کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3916 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْر اسْرع اِلَى الْبَيْت الَّذِيْ يُؤْكَل فِيْهِ من الشَّفْرَة اِلَى سَنَام الْبَعِير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من حَدِيْث انس وَغَيْره

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم بَاب فِي اِطْعَام الطَّعَام وَفِيْهِ غير مَا حَدِيْث يَلِيق بِهٰذَا الْبَاب لم نعد مِنْهَا شَيْئًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں کھانا کھایا جاتا ہے (یعنی جس میں مہمان کو کھانا کھلایا جاتا ہے) بھلائی اس گھر کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہے جتنی تیزی سے چھری اونٹ کی کوہان میں اترتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: کھانا کھلانے سے متعلق باب میں روایت گزر چکی ہے وہاں اور بھی روایات گزری ہیں جو اس باب کے لئے مناسب ہیں لیکن ہم نے کسی روایت کو دہرایا نہیں ہے۔

3917 - وَعَنْ شهَاب بن عباد اَنه سمع بعض وَفد عبد الْقَيْس وهم يَقُوْلُوْنَ قدمنَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ فَرَحهمْ فَلَمَّا انتهينا اِلَى الْقَوْم اوسعوا لنا فَقَعَدْنَا فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ودعا لنا ثُمَّ نظر اِلَيْنَا فَقَالَ من سيدكم وزعيمكم فاشرنا جَمِيْعًا اِلَى الْمُنْذر بن عَائِذ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهٰذَا الْاَشَج فَكَانَ اَوَّل يَوْم وضع عَلَيْهِ الِاسْم لضربة كَانَت بِوَجْهِهِ بحافر حمَار

قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتخلف بعد الْقَوْمِ فعقل رواحلهم وَضم مَتَاعهمْ ثُمَّ اخرج عيبته فالقى عَنْهُ ثِيَاب السّفر وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ اقبل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد بسط النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجله واتكا فَلَمَّا دنا مِنْهُ الْاَشَج اوسع الْقَوْم لَهُ وَقَالُوْا هَهُنَا يَا اشج فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واستوى قَاعِدا وَقبض رجله هَهُنَا يَا اشج فَقعدَ عَن يَمِين رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهِ والطفه وَسَاَلَهُ عَن بِلَادهم وسمى لَهُمْ قَرْيَة قَرْيَة الصَّفَا والمشقر وَغَيْر ذٰلِكَ من قرى هجر فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْت اَعْلَمُ باسماء قرانا منا فَقَالَ اِنِّيْ وطِئت بِلَادكُمْ وفسح لي فِيْهَا

قَالَ ثُمَّ اقبل على الْاَنْصَار فَقَالَ يَا معشر الْاَنْصَار اكرمُوا اِخْوَانكُمْ فَاِنَّهُم أشباهكم فِي الْاِسْلَام أشبه شَيْءٍ بكم أشعارا وأبشارا

اَسْلَمُوا طائعين غير مكرهين وَلَا موتورين اِذ اَبى قوم اَن يسلمُوا حَتّٰى قتلوا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحُوا قَالَ كَيفَ رَاَيْتُم كَرَامَة اِخْوَانكُمْ لكم وضيافتهم اِيَّاكُمْ

قَالُوْا خير اِخْوَان الانوا فرشنا واطابوا مطعمنا وَبَاتُوا وَاَصْبَحُوا يعلموننا كتاب رَبنَا تبَارك وَتَعَالٰى وَسنة نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاعجب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفرح

وَهٰذَا الحَدِيْث بِطُوْلِه رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهَا بَاء مُوَحدَة هِيَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيْهِ الثِّيَاب.

❀❀ شہاب بن عباد بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سناوہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں نے ہمارے لئے گنجائش پیدا کی ہم بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا سردار اور تمہارا قائد کون ہے؟ تو ہم سب نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ زخم والا شخص؟ تو پہلے دن ان کا یہ نام رکھا گیا جو اس ضرب کی وجہ سے تھا جو ایک گدھے کے پاؤں مارنے کی وجہ سے ان کے چہرے میں لگی تھی ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ یارسول اللہ! وہ حاضرین سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی سواری بندھوائی۔ سامان رکھوایا تھا پھر اپنا لباس نکال کر سفر کے کپڑے اتار کر عمدہ لباس پہنا تھا' اور پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں پھیلائے ہوئے تھے اور ٹیک لگائی ہوئی تھی' جب اشج قریب آئے' تو لوگوں نے ان کے لئے گنجائش پیدا کی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اشج ہیں نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: اے اشج! اس طرف بیٹھو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف بیٹھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان پر مہربانی کی اور ان کے علاقے کے بارے میں ان سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے سامنے ایک ایک بستی کا الگ سے نام لیا صفا کا مشقر کا اور ہجر کی دوسری بستیوں کا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہماری بستیوں کے ناموں کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے

علاقوں کا سفر کیا ہے اور اچھی طرح کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ انصار کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ تم لوگ اپنے بھائیوں کی عزت افزائی کرو کیونکہ اسلام کے حوالے سے یہ تمہارے ساتھ اسی طرح مشابہت رکھتے ہیں جس طرح کوئی بھی چیز تمہارے ساتھ مشابہت رکھ سکتی ہے علامت کے اعتبار سے اور خوشخبری کرنے کے حوالے سے بھی یہ لوگ اسلام قبول کر کے اپنی رضامندی کے ساتھ آئے ہیں زبردستی کے ساتھ نہیں آئے ہیں جب لوگوں نے انکار کر دیا تھا کہ اسلام قبول کریں یہاں تک کہ انہوں نے لڑائی کی اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے اپنے بھائیوں کی طرف سے کیسا طرز سلوک پایا اور انہوں نے تمہاری کیسی مہمان نوازی کی؟ تو ان لوگوں نے بتایا: یہ بہترین بھائی ہیں انہوں نے بچھونے نرم کر دیے اور عمدہ کھانے کھلائے رات بسر کی اور صبح انہوں نے ہمارے پروردگار کی کتاب اور ہمارے نبی کی سنت کی تعلیم بھی دی تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند آئی اور آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے''

یہ حدیث طویل روایت ہے جسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ العیبہ اس سے مراد وہ چیز ہے جس میں مسافر شخص اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

3918 - وَعَن حميد الطَّوِيل عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيْهِ قوم يعودونه فِي مرض لَهُ فَقَالَ يَا جَارِيَة هَلُمِّي لِاَصْحَابنَا وَلَوْ كسرا فَانِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَكَارِم الْاَخْلَاق من اَعمال الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حمید طویل نے حضرت انس بن مالک ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان کی بیماری کے دوران کچھ لوگ ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! ہمارے ساتھیوں کے لئے کوئی چیز پیش کرو خواہ روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اچھے اخلاق جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3919 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خير فِيمَن لَا يضيف رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيح خلا ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص میں بھلائی نہیں ہے جو مہمان نوازی نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔

التَّرْهِيب اَن يحقر الْمَرْء مَا قدم اِلَيْهِ اَوْ يحتقر مَا عِنْده اَن يقدمهُ للضيف

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اس چیز کو حقیر سمجھے جو دوسرے نے اس کے سامنے پیش کی ہو یا آدمی اپنے پاس موجود کسی چیز کو مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے حقیر سمجھے

3920 - عَن عبد اللّٰه بن عميرَة قَالَ دخل على جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نفر من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقدم اِلَيهِمْ خبزًا وَّخلا فَقَالَ كلوا فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نعم الادام الْخلّ

اِنَّهُ هَلَاكٌ بِالرجلِ اَن يدْخل اِلَيْهِ النَّفر من اِخوانه فيحتقر مَا فِيْ بَيته اَن يقدمهُ اِلَيْهِم وهلاك بالقوم اَن يحتقروا مَا قدم اِلَيْهِم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى اِلَّا انه قَالَ وَكفى بِالْمَرْءِ شرا اَن يحتقر مَا قرب اِلَيْهِ وَبَعض اسانيدهم حسن وَنعم الادام الْخلّ

فِي الصَّحِيح وَلَعَلَّ قَوْله اِنَّهُ هَلَاكٌ بِالرجلِ اِلَى آخِره من كَلَام جَابر مدرج غير مَرْفُوْع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انہوں نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھا اور فرمایا: تم لوگ کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے ہاں آئیں تو گھر میں جو کچھ موجود ہو وہ اسے اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کرنے کو حقیر سمجھے اور لوگوں کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان کے سامنے جو چیز پیش کی گئی ہو وہ اسے حقیر سمجھیں"۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس چیز کو حقیر سمجھے جو اس کے سامنے پیش کی گئی ہو"۔

اس کی اسانید میں سے بعض حسن ہیں جبکہ روایت کے یہ الفاظ کہ "سرکہ بہترین سالن ہے"۔ یہ صحیح میں بھی منقول ہے شاید روایت کے یہ الفاظ آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے اس کے بعد سے لے کے آخر تک کا کلام حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو جو مدرج ہو مرفوع نہ ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِيب فِي الزَّرْع وغرس الْاَشْجَار المثمرة

باب: کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3821 - عَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يغْرس غرسا اِلَّا كَانَ مَا اُكل مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَمَا سرق مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَلَا يرزؤه اَحَد اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَة اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو چیز بھی کھاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اس میں سے جو چیز چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اور جو شخص اس میں سے کچھ بھی حاصل کرتا ہے تو یہ چیز قیامت تک اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی"۔

3822 - وَفِيْ رِوَايَة فَلَا يغْرس الْمُسْلِم غرسا فيَاْكل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا طير اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَة اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا پرندہ کھاتا ہے' تو قیامت تک وہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار ہوگی''۔

3923 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ لَا یغرس مُسْلِم غرسا وَلَا یزرع زرعا فیاکل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَت لَهُ صَدَقَة . رَوَاهُ مُسْلِم

برزؤه بِسُکُوْن الرَّاء وَفتح الزَّای بعدهمَا همزَة مَعْنَاهُ یُصِیب مِنْهُ وینقصه

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا جو بھی چیز کچھ کھا لیتے ہیں' تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ یرزؤہ اس میں رساکن ہے زپر زبر ہے' اس کے بعدہ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سے حاصل کرے یا اس میں کمی کردے۔

3924 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یغْرس غرسا اَوْ یزرع زرعا فیأکل مِنْهُ طیر اَوْ اِنْسَان اِلَّا کَانَ لَهُ بِه صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے' تو اس میں سے کوئی بھی پرندہ یا انسان کچھ کھاتا ہے' تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3925 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی بنیانا فِیْ غیر ظلم وَلَا اعتداء اَوْ غرس غرسا فِیْ غیر ظلم وَلَا اعتداء کَانَ لَهُ اجر جَارِیا مَا انْتفع بِه من خلق الرَّحْمٰن تبَارَك وَتَعَالٰی . رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق زبان

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ظلم کے بغیر اور زیادتی کے بغیر کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی ظلم اور زیادتی کے بغیر کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس کو ایسا اجر ملے گا جو اس وقت تک جاری رہے گا' جب تک رحمان کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے زبان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3926 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یغْرس مُسْلِم غرسا وَلَا یزرع زرعا فیاکل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا طَائِر وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَ لَهُ اجر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا پرندہ یا جو بھی چیز اس میں سے کچھ کھاتے

ہیں'تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3927 - وَعَنْ خلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زرع زرعا فاكل مِنْهُ الطير اَوْ الْعَافِيَة كَانَ لَهٗ صَدَقَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھیت لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی پرندہ یا جاندار چیز کچھ کھالیتی ہے تو یہ اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام احمد کی سند حسن ہے۔

3928 - وَعَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ باذني هَاتين من نصب شَجَرَة فَصَبر على حفظهَا وَالْقِيَام عَلَيْهَا حَتّٰى تثمر كَانَ لَهٗ فِيْ كل شَيْءٍ يصاب من ثَمَرهَا صَدَقَة عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة وَاسْنَاده لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دار ہو جاتا ہے تو اس کے پھل میں سے جو بھی چیز لی جائے گی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس میں ایک واقعہ منقول ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3929 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا مر بِهٖ وَهُوَ يغرس غرسا بِدِمَشْق فَقَالَ لَهٗ أتفعل هٰذَا وَاَنْت صَاحب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تعجل عَلَيّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غرس غرسا لم يَاْكُل مِنْهُ آدَمِيّ وَلَا خلق من خلق اللّٰه اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَة . رَوَاهُ اَحْمد وَاسْنَاده حسن بِمَا تقدم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک شخص ان کے پاس سے گزرا وہ اس وقت دمشق میں پودا لگا رہے تھے اس شخص نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں جلدی نہ کرو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو بھی چیز اس کو کھاتی ہے' تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔اور اس کی سند حسن ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

3930 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ مَا من رجل يغرس غرسا اِلَّا كتب اللّٰه لَهٗ من الْاَجر قدر مَا يخرج من ذٰلِكَ الْغَرس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر نوٹ کر لیتا ہے جتنا اس پودے میں سے (اناج) نکلے گا''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3931 - وَتَقَدم فِيْ كتاب الْعلم وَغَيْرِهِ حَدِيْث انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يَجْرِي لِلْعَبْد اجرهن وَهُوَ فِيْ قَبره وَهُوَ بعد مَوته من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْم وَّالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اس سے پہلے کتاب العلم میں اور دیگر ابواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے جبکہ بندہ قبر میں ہوتا ہے' اور یہ اجر اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا ہے' جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو یا نہر جاری کی ہو یا کنواں کھدوایا ہو یا درخت لگایا ہو یا مسجد بنائی ہو یا قرآن مجید وارثت میں منتقل کیا ہو یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو مرنے کے بعد بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔
یہ روایت امام بزار امام ابونعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3932 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بني عَمْرو بن عَوْف يَوْم الْاَرْبَعَاء فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ يَا معشر الْاَنْصَار قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ كُنْتُم فِي الْجَاهِلِيَّة اِذْ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ تحملون الْكل وتفعلون فِيْ اَمْوَالكُم الْمَعْرُوْف وتفعلون اِلَى ابْن السَّبِيْل حَتّٰى اِذا من الله عَلَيْكُم بِالْاِسْلَامِ وبنبيه اِذا اَنْتُم تحصنون اَمْوَالكُم فِيمَا يَاْكُل ابْن آدم أجر وَفِيمَا يَاْكُل السَّبع وَالطير أجر قَالَ فَرجع الْقَوْم فَمَا مِنْهُم اَحَد اِلَّا هدم من حديقته ثَلَاثِينَ بَابا . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ وَفِيْهِ النَّهْي الْوَاضِح عَن تحصين الْحِيطَان والنخيل وَالْكَرم وَغَيْرِهَا من المحتاجين والجائعين اَن يَاْكُلُوْا مِنْهَا شَيْئًا انْتهى

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے محلے میں بدھ کے دن تشریف لایا کرتے تھے..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم حاضر ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے تو تم لوگوں کا بوجھ اٹھایا کرتے تھے اور اپنے اموال میں نیکیاں کیا کرتے تھے اور مسافر کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے نبی کے ذریعے تم پر احسان کیا تو اب تم اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے ہو انسان جو چیز کھاتا ہے' اس کا اجر ملتا ہے درندے اور پرندے جو چیز کھاتے ہیں اس چیز کا اجر ملتا ہے راوی کہتے ہیں' تو لوگوں نے پہلے والا طرز عمل دوبارہ شروع کر دیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے باغ کے دروازے گرا دیے یہاں تک کہ انہوں نے تیس دروازے گرا دیئے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے وہ فرماتے ہیں اس میں اس بات کی واضح ممانعت موجود ہے کہ باغات اور کھجوروں کے باغات اور دیگر پھلوں وغیرہ کے باغات کے گرد دیوار بنانا ممنوع ہے جوان لوگوں کے لئے ہو جو محتاج اور بھوکے ہوتے ہیں تا کہ وہ اس میں سے کچھ کھا نہ سکیں ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

التَّرْهِيب من الْبُخْل وَالشح وَالتَّرْغِيب فِي الْجُود والسخاء

باب: بخل اور کنجوسی کے بارے میں ترہیبی روایات اور جود وسخا کے بارے میں ترغیبی روایات

3933 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي اعوذ بك من الْبُخْل والكسل وأرذل الْعُمر وَعَذَاب الْقَبْر وفتنة الْمحيا وَالْمَمَات . رَوَاهُ مُسلم وَغَيره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی سے کسل مندی سے زیادہ طویل عمر ہو جانے سے قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3934 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَإِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاتَّقوا الشُّح فَإِن الشُّح أهلك من كَانَ قبلكُمْ حملهمْ على أَن سفكوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهم . رَوَاهُ مُسلم

الشُّح مُثَلّث الشين هُوَ الْبُخْل والحرص وَقيل الشُّح الْحِرْص على مَا لَيْسَ عنْدك وَالْبخل بِمَا عنْدك

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا اس نے ان لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الشح'' اس سے مراد بخل اور حرص ہے ایک قول کے مطابق شح سے مراد اس چیز کی حرص ہے جو آپ کے پاس نہ ہو اور بخل اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جو آپ کے پاس ہو۔

3935 - وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إيَّاكُمْ وَالْفُحْش والتفحش فَإِن الله لَا يحب الْفَاحِش الْمُتَفَحِّش وَإِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَإِنَّهُ هُوَ الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة وَإِيَّاكُمْ وَالشح فَإِنَّهُ دَعَا من كَانَ قبلكُمْ فسفكوا دِمَاءَهُمْ ودعا من كَانَ قبلكُمْ فقطعوا أرحامهم ودعا من كَانَ قبلكُمْ فاستحلوا حرماتهم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فحاشی اور فحش کلامی سے بچ کے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش کلامی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچ

کے رہو کیونکہ وہ قیامت کے دن تاریکیوں کے شکل میں ہوگا اور حرص سے بچ کے رہو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ قطع رحمی کریں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کی حرمتوں کو پامال کریں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3936 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَاِنَ الظُّلم ظلمات يَوْمِ الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحش والتفحش وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَاِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بالشح اَمرهم بالقطيعة فَقطعُوا وَامرهمْ بالبخل فبخلوا وَأمرهمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا فَقَامَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاِسْلَام افضل قَالَ اَن يسلم الْمُسْلِمُونَ من لسَانك ويدك

فَقَالَ ذٰلِكَ الرجل اَوْ غَيره يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْهِجْرَة افضل قَالَ اَن تهجر مَا كره رَبك وَالْهِجْرَة هجرتان هِجْرَة الْحَاضِر وهجرة البادى

فهجرة البادى اَن يُجيب اِذا دعِي ويطيع اِذا اَمر وهجرة الْحَاضِر اعظمها بلية وأفضلها أجرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد مُخْتَصرًا وَّالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم فحش کلامی اور فحاشی سے بچو اور تم بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کے ذریعے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے اس نے انہیں قطع رحمی کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اس نے انہیں بخل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کی کون سی چیز اچھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے سلامت رہیں اس شخص نے یا کسی اور صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہو ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب حکم دیا جائے تو اس کی اطاعت کرے لیکن شہری کی ہجرت زیادہ بڑی آزمائش ہوتی ہے اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3937 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرّ مَا فِي الرجل شح هَالع وَجبن خَالع ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

قَوْله شح هَالع اَى محزن والهلع اَشد الْفَزع

وَقَوله جبن خَالع هُوَ شدَّة الْخَوْف وَعدم الْاِقْدَام وَمَعْنَاهُ اَنه يخلع قلبه من شدَّة تمكنه مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی میں سب سے بری چیز وہ حرص ہے' جو غمگین کردے اور وہ بزدلی ہے' جو (دل کو) خالی کردے''
یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے
متن کے یہ الفاظ شح ھالع اس سے مراد غمگین کرنے والا ہے لفظ ہلع کا مطلب شدید گھبراہٹ ہے' اور متن کے الفاظ جبن خالع اس سے مراد شدید خوف ہے کہ جب آدمی آگے نہ بڑھ سکے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل اتنا خوف زدہ ہو کہ اسے ہلنے نہ دے۔

3938 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِع غُبَار فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه ودخان جَهَنَّم فِیْ جَوف عبد اَبَدًا وَّلَا يَجْتَمِع شح وَإِيمَان فِیْ قلب عبد اَبَدًا
رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ أطول مِنْهُ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم وَتقدم فِی الْجِهَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندے کے پیٹ میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور حرص اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3939 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا محق الْإِسْلَام محق الشُّح شَیْءٌ . رَوَاهُ اَبُوْ يعلی وَالطَّبَرَانِیّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
اسلام کو کوئی چیز اس طرح نہیں مٹاتی جس طرح بخل مٹاتا ہے۔
یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3940 - وَرُوِیَ عَن نَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رجلا يَقُوْلُ الشحيح أعذر من الظَّالِم فَقَالَ ابْن عمر كذبت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشحيح لَا يدْخل الْجنَّة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

نافع کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حرص کرنے والا شخص ظلم کرنے والے سے بھی زیادہ عہد شکن ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حرص کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3941 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة خب وَّلَا منان وَّلَا بخيل ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر هُوَ الخداع الْخَبيث

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دھوکہ دینے والا احسان جتانے والا اور کنجوسی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

لفظ الخب میں خ پر زبر ہے اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد برا دھوکہ ہے۔

3942 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهِ ودلى فِيهَا ثمارها وشق فِيهَا أنهارها ثمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يجاورني فِيك بخيل ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ صفة الْجَنَّة من حَدِيْثِ انس بن مَالك وَيَأْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس میں پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر اس نے اس جنت کی طرف دیکھا اور اسے فرمایا تم کلام کرو تو اس جنت نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تمہارے اندر کوئی بخیل آ کے نہیں رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں دو اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے صفت جنت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر آئے گی۔

3943 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مهلكات وَثَلَاث منجيات وَثَلَاث كَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات فَاَمَّا المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ الحَدِيْث ۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَتقدم فِيْ بَاب انْتِظَار الصَّلَاة حَدِيْثِ انس بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں تین چیزیں کفارہ بننے والی ہیں اور تین چیزیں درجات (میں اضافے کا باعث) ہیں جہاں تک ہلاک کرنے والے چیزوں کا تعلق ہے تو ایسی حرص جس کی پیروی کی جائے ایسی نفسانی خواہش جس کے پیچھے چلا جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا''.....الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس سے پہلے نماز کے انتظار سے کے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اس کی مانند ہے۔

3944 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَة يبغضهم اللّٰه . فَذكر الحَدِيْثِ اِلَى اَن قَالَ وَيبغض الشَّيْخ الزَّانِىْ والبخيل والمتكبر

رَوَاهُ ابن حبان فِىْ صَحِيْحِه وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِىْ صَدَقَةِ السِّرّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی' بخیل اور متکبر شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ یہ روایت پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3945 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا يَجْتَمِعَانِ فِىْ مُؤمِن الْبُخل وَسُوء الْخلق

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَغَيْرِه وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ صَدَقَة بن مُوسَى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصلتیں کسی مومن میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں' بخل اور برے اخلاق''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف صدقہ بن موسیٰ سے منقول روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں۔

3946 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السخى قريب من اللّٰه قريب من الْجَنَّة قريب مِنَ النَّاس بعيد مِنَ النَّار والبخيل بعيد من اللّٰه بعيد من الْجَنَّة بعيد مِنَ النَّاس قريب مِنَ النَّار ولجاهل سخى اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من عَابِد بخيل

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ من حَدِيْثِ سعيد بن مُحَمَّد الْوراق عَن يحيى بن سعيد عَن الْاَعْرَج عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ اِنَّمَا يرْوى عَن يحيى بن سعيد عَن عَائِشَة مُرسلا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سخی شخص اللہ تعالیٰ کے بھی قریب ہوتا ہے اور جنت کے بھی قریب ہوتا ہے' اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے' اور جہنم سے دور ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے' اور جہنم کے قریب ہوتا ہے' اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کنجوس عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے سعید بن محمد وراق کی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اعرج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3947 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اِن كل جواد فِي الْجَنَّة حتم على الله وَاَنَا بِهٖ كَفِيل

اَلا وَاِن كل بخيل فِي النَّار حتم على الله وَاَنَا بِهٖ كَفِيل

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من الْجواد وَمَنِ الْبَخِيل قَالَ الْجواد من جاد بِحُقُوق الله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَاله والبخيل من منع حُقُوق الله وبخل على ربه وَلَيْسَ الْجواد من اَخذ حَرَامًا وَّاَنفق اِسرافا ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار ہر سخی شخص جنت میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں اس کا کفیل ہوں اور خبردار ہر کنجوس شخص جہنم میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں اس کا کفیل ہوں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سخی کون ہے اور بخیل کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخی وہ ہے جو اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے کرتا ہو اور بخیل وہ ہے جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرتا ہو وہ اپنے پروردگار کے مقابلے میں بخل کا اظہار کرے وہ شخص سخی نہیں ہے جو حرام طور پر مال کو حاصل کرے اور اسراف کے طور پر اسے خرچ کرے''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت غریب ہے۔

3948 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِن غر كريم والفاجر خب لئيم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ لم يُضعفهُ اَبُوْ دَاوُد ورواتهما ثِقَات سوى بشر بن رَافع وَقد وثق

قَوْله غر كريم اَي لَيْسَ بِذِيْ مكر وَلَا فطنة للشر فَهُوَ ينخدع لانقياده وَلينه

والخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر هُوَ الخداع السَّاعِي بَيْنَ النَّاس بِالشَّرِّ وَالْفساد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن مہربان اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

حافظ بیان کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے بشر بن رافع کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس راوی کو بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

3948-سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن العشرة - حديث:4179المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' أما حديث معمر - حديث:115السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : بيان مكارم الأخلاق ومعاليها التي من كان متخلقا بها - حديث:19359مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8933مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5870معجم ابن الأعرابي' حديث:696المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' ما أسند كعب بن مالك - باب' حديث: 15924شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في لين الجانب - حديث:7871حلية الأولياء - الحجاج بن الفرافصة' حديث:3484الأدب المفرد للبخاري - باب ما ذكر في المكر والخديعة' حديث:431

متن کے الفاظ غر کریم اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فریب کرنے والا نہیں ہوتا اور شر اپنے اندر نہیں رکھتا کہ وہ شر کی پیروی کرے یا وہ شر اس کے لئے نرم ہو جائے اور لفظ خب کا مطلب دھوکہ دینا ہے' جو لوگوں کے درمیان شر اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3949 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ امراؤكم خياركم واغنياؤكم سمحاء كم وامور كم شُورى بَيْنَكُمْ فظهر الْاَرْض خير لكم من بَطنهَا وَاِذَا كَانَت امراؤكم شِرَارُكُمْ واغنياؤكم بخلاء كم وامور كم اِلٰى نِسَائِكُمْ فبطن الْاَرْض خير لكم من ظهرهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارے حکمران تمہارے بہترین لوگ ہوں گے' اور تمہارے خوش حال لوگ مہربان (یا سخی) ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس کے مشورے سے چلیں گے تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے اندر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگی' اور جب تمہارے امراء تمہارے برے لوگ ہوں گے اور تمہارے خوش حال لوگ تمہارے کنجوس لوگ ہوں گے اور تمہارے امور خواتین کے سپرد ہوں گے تو زمین کا نیچے والا حصہ تمہارے لئے اس کے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3950 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰه بِقوم خيرا ولى اَمرهم الْحُكَمَاء وَجعل المَال عِنْد السمحاء وَاِذَا اَرَادَ اللّٰه بِقوم شرا ولى اَمرهم السُّفَهَاء وَجعل المَال عِنْد البخلاء . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو ان کا حکمران سمجھ دار لوگوں کو بناتا ہے' اور مال سخی لوگوں کو دیتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں برائی کا ارادہ کرتا ہے' تو ان کا حکمران بے وقوفوں کو بناتا ہے' اور مال کنجوسوں کو دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

3951 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ السخاء خلق اللّٰه الْاَعْظَم . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سخاوت' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی (مخلوق) ہے''۔

یہ روایت امام شیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

3952 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جبل ولی للّٰه

عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا علی السخاء وَحسن الْخلق ۔ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيضا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کے ہر دوست کو سخاوت اور اچھے اخلاق فطری طور پر عطا کیے جاتے ہیں۔ یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔

3953 - وَرُوِیَ عَن عمرَان بن حُصَين رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه استخلص هٰذَا الدّين لنَفسِهِ فَلَا يصلح لدينكم اِلَّا السخاء وَحسن الْخلق اَلا فزينوا دينكُمْ بهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ والأصبهانی اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد اِن اللّٰه استخلص هٰذَا الدّين فَذكره بِلَفْظِهِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنے لئے خالص قرار دیا ہے' تو تمہارے دین کے لئے سخاوت اور اچھے اخلاق ہی مناسب ہیں خبردار تم اپنے دین کو ان دونوں کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو منتخب کیا ہے'...... اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔

3954 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من السَّيِّد قَالَ يُوسُف بن يَعْقُوب بن اِسْحَاق بن اِبْرَاهِيم قَالُوْا فَمَا فِيْ أمتك سيّد قَالَ بَلٰى رجل اعطى مَالا ورزق سماحة وَأدنى الْفَقِير وَقلت شكايته فِي النَّاس ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! سردار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہم السلام لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت میں سردار کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو مال دے اور نرمی کا مظاہرے اور غریب کے ساتھ رہے' اور لوگوں کو اس سے شکایات کم ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3955 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة بَيْتا يُقَال لَهُ بَيت السخاء ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ الْجَنَّة دَار الأسخياء

قَالَ الطَّبَرَانِيّ تفرد بِهٖ جحدر بن عبد اللّٰه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک گھر ہے' جسے بیت السخاء (سخاوت کا گھر) کہا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جنت سخیوں کا ٹھکانہ ہے''۔

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: بحدر بن عبداللہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

3956 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنّ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بعث حَبِیبِی جبرِیْل عَلَیْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَام فَقَالَ لَهٗ یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنِّیْ لم اتخذك خَلِیلًا علی اَنّك اعبد عباد لی وَلٰکِن اطّلعت علی قُلُوْب الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمْ اجد قلبا اسخی من قَلْبك . رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَالطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجا تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے حضرت ابراہیم علیہ السلام (اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے:) اے ابراہیم! میں نے تمہیں اس لئے اپنا خلیل نہیں بنایا کہ تم میرے بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو بلکہ میں نے اہل ایمان کے دلوں کا جائزہ لیا' تو مجھے تمہارے دل سے زیادہ سخی اور کوئی نہیں ملا''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

3957 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرزق اِلٰی اَهْل بَیت فِیْهِ السخاء اَسْرع من الشَّفْرَة اِلٰی سَنَام الْبَعِیر

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ اَیْضًا وَّلابْن مَاجَه من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس نَحْوِهٖ وَتقدم لَفْظِهٖ فِی الضِّیَافَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں سخاوت ہوتی ہو اس گھر کی طرف رزق اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے جتنی تیزی سے کوئی چھری اونٹ کی کوہان میں اترتی ہے''۔

یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ اس سے پہلے مہمان نوازی سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

3958 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجافوا عَن ذَنْب السخی فَاِنَّ اللّٰه آخذ بِیَدِهٖ کلما عثر

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا والاصبهانی وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سخی کی کوتاہی سے درگزر کرو کیونکہ جب کبھی بھی وہ غلطی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

10 - التَّرْهِيب من عود الْإِنْسَان فِيْ هِبته

باب: ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

3959 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يرجع فِيْ هِبته كَالْكَلْب يرجع فِيْ قيئه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے''۔

3960 - وَفِيْ رِوَايَةٍ مثل الَّذِيْ يعود فِيْ هِبته كَمثل الْكَلْب يقيء ثُمَّ يعود فِيْ قيئه فيأكله
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه
وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد الْعَائِد فِيْ هِبته كالعائد فِيْ قيئه . قَالَ قَتَادَة وَلَا نعلم الْقَيْء اِلَّا حَرَامًا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اپنا ہبہ واپس لیتا ہے' اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے' اور اس قے کو کھالیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''اپنا ہبہ واپس لینے والا اپنی قے کو دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے''۔
قتادہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق قے حرام ہے۔

3961 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حملت على فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَاَرَدْت اَن أشتريه فَظَنَنْت اَنه يَبِيعهُ برخص فَسَأَلت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تشتره وَلَا تعد فِيْ صدقتك وَاِن أعطاكه بدرهم فَاِن الْعَائِد فِيْ صدقته كالعائد فِيْ قيئه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم
قَوْله حملت على فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَي اَعْطَيْت فرسا لبَعض الْغُزَاة ليجاهد عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دے دیا پھر میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ وہ شخص اسے سستے داموں فروخت کردے گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو دوبارہ نہ لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں وہ چیز دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص اپنی قے دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
متن کے یہ الفاظ حملت علی فرس فی سبیل اللہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے ایک گھوڑا کسی غازی کو دیا تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر جہاد میں حصہ لے۔

3962 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لرجل

اَن يُعطي لرجل عَطِيَّة اَوْ يهب هبة ثُمَّ يرجع فِيهَا اِلَّا الْوَالِد فِيْمَا يُعْطي وَلَده وَمثل الَّذِي يرجع فِيْ عطيته اَوْ هبته كَالْكَلْبِ يَأْكُل فَاِذَا شبع قاء ثُمَّ عَاد فِيْ قيئه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو کوئی عطیہ دے یا ہبہ کے طور پر کوئی چیز دے اور پھر اس کو واپس لے البتہ باپ کا معاملہ اس چیز کے بارے میں مختلف ہے جو چیز وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے اپنے عطیہ یا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کوئی چیز کھاتا ہے جب وہ سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے اور پھر اپنی قے کو دوبارہ کھالیتا ہے“۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3963 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يسْتَردّ مَا وهب كَمثل الْكَلْب يقيء فيأكل قيئه فَاِذَا استردّ الْوَاهِب فليوقف فليعرف بِمَا استردّ ثُمَّ ليدفع مَا وهب . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص ہبہ کی ہوئی چیز واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کھالیتا ہے جب ہبہ کرنے والا کوئی چیز واپس لینا چاہیے تو اسے ٹھہرا کر اس بات کا اعلان کیا جائے گا کہ یہ چیز واپس لینا چاہ رہا ہے اور پھر وہ چیز اسے واپس کر دی جائے گی جو اس نے ہبہ کی تھی“۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ قَضَاء حوائج الْمُسلمين وَاِدْخَال السرُوْر عَلَيْهِمْ وَمَا جَاءَ فِيْمَن شفع فاهدى اِلَيْهِ

مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان پر خوشی داخل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جو سفارش کرتا ہے اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جاتی ہے

3964 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسلم اَخُو الْمُسلم لَا يَظْلمه وَلَا يُسلمهُ من كَانَ فِيْ حَاجَة اَخِيْه كَانَ اللّٰهِ فِيْ حَاجته وَمَنْ فرج عَن مُسْلِم كربَة فرج اللّٰه عَنهُ بهَا كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسلما ستره اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَزَاد فِيهِ رزين الْعَبدَرِي وَمَنْ مَشى مَعَ مظلوم حَتَّى يثبت لَهُ حَقه ثَبت الله قَدَمَيْهِ على الصِّرَاط يَوْم تَزُول الْاَقْدَام وَلَمْ أر هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اُصُوله اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا و الأصبهاني كَمَا سَيَأْتِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے' جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن کی کوئی پریشانی اس سے دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔
رزین عبدری نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کا حق دلوا دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں قدموں کو پلصراط پر ثابت رکھے گا جس دن پاؤں لڑکھڑا رہے ہوں گے''۔
مصنف کہتے ہیں: میں نے یہ اضافہ ''اصول'' میں کہیں نہیں دیکھا اسے ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کیا ہے جیسا کہ آگے چل کر یہ روایت آئے گی۔

3965 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسْلِم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وَمَنْ ستر على مُسْلِم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِيْ عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون اَخِيْه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی مسلمان سے دنیاوی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی فراہم کرے گا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3966 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن لله خلقا خلقهمْ لحوائج النَّاس يفزع النَّاس اِلَيْهِمْ فِيْ حوائجهم اُولٰئِكَ الْاٰمنون من عَذَاب اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب من حَدِيْث الجهم بن عُثْمَان وَلَا يعرف عَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف عَن الْحسن مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہے' جسے اس نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیدا کیا ہے لوگ اپنی ضروریات کے حوالے سے ان کی طرف رخ کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں جہم بن عثمان سے نقل کیا ہے' اور یہ روایت امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہونے کے حوالے سے معروف نہیں ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3967 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِنْد اَقوام نعما اَقرها عِنْدهم مَا كَانُوْا فِیْ حوائج الْمُسْلِمین مَا لم یملوهم فَاِذَا ملوهم نقلهَا اِلٰی غَیْرِهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کچھ لوگوں کے پاس مسلسل رہتی ہیں وہ ان نعمتوں کو ان لوگوں کے پاس رہنے دیتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتے' جب وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3968 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن لله اَقْوَامًا اختصهم بِالنعَم لمنافع الْعباد یقرهم فِیهَا مَا بذلوها فَاِذَا منعوها نَزعهَا مِنْهُم فحولها اِلٰی غَیْرِهم

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر والأوسط وَلَوْ قِیلَ بتحسین سَنَده لكَانَ مُمكنا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ اقوام ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ خاص نعمتیں عطا کرتا ہے' کیونکہ اس میں بندوں کا بھلا ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کو بندوں کے پاس اس وقت تک رہنے دیتا ہے جب تک وہ لوگ انہیں خرچ کرتے رہتے ہیں جب وہ لوگ انہیں خرچ کرنا بند کر دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے ہٹا کر انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اگر اس کی سند کو حسن قرار دیا جائے' تو یہ ممکن ہے۔

3969 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عظمت نعْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ علی عبد اِلَّا اشتدت اِلَیْهِ مُؤْنَة النَّاس وَمَنْ لم یحمل تِلْكَ الْمُؤْنَة للنَّاس فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَغَیْرهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندے پر زیادہ رہتی ہیں جب تک لوگ پریشانی میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو شخص لوگوں کی پریشانی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تو وہ ان نعمتوں کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے"۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3970 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد أنعم الله عَلَيْهِ نعمَة فاسبغها عَلَيْهِ ثُمَّ جعل من حوائج النَّاس إِلَيْهِ فتبرم فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اس نعمت کو خرچ کرتا ہے اور اسے لوگوں کی ضروریات میں استعمال کرتا ہے اور پھر کمینگی کا اظہار کرتا ہے تو گویا وہ اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3971 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِي حَاجَة أَخِيه كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه الله جعل الله بَيْنه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق كل خَنْدَق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد إِلَّا أَنه قَالَ لَأن يمشي أَحَدُكُمْ مَعَ أَخِيْهِ فِي قَضَاء حَاجته وَأَشَارَ بِأُصْبُعِه أفضل من أَن يعْتَكف فِي مَسْجِدي هٰذَا شَهْرَيْن

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"کسی شخص کا اپنے بھائی کے ساتھ چل کر جانا تا کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور اس کا اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ وہ شخص میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرے"۔

3972 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِي حَاجَة أَخِيه حَتّٰى يثبتها لَهُ أظلهُ الله عَزَّ وَجَلَّ بِخَمْسَة وَسبْعين ألف ملك يصلونَ لَهُ وَيدعونَ لَهُ إِن كَانَ صباحا حَتّٰى يُمْسِي وَإِن كَانَ مسَاء حَتّٰى يصبح وَلَا يرفع قدما إِلَّا حط الله عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی حاجت کو پوری کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے' جو اس کے لئے رحمت کرتے ہیں جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اگر اس نے صبح کے وقت کام کیا ہو تو وہ فرشتے شام تک ایسا کرتے ہیں اور اگر اس نے شام کے وقت کیا ہو تو وہ فرشتے صبح تک ایسا کرتے ہیں اور وہ شخص اپنے پاؤں نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اس سے پہلے ہی اس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3973 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحده رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَعَان عبدا فِیْ حَاجته ثَبت اللّٰه لَهُ مقامه یَوْم تَزُول الْاَقْدَام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بھی روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی بندے کے کام کے سلسلے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس جگہ ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے"۔

3974 - وَعَن زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال اللّٰه فِیْ حَاجَة العَبْد مَا دَامَ فِیْ حَاجَة اَخِیْه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3975 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخرج خلق من اَهْلِ النَّارِ فیمر الرجل بِالرجلِ من اَهْلِ الْجنَّة فَیَقُوْلُ یَا فلَان اما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ انا الَّذِیْ استوهبتنی وضُوءا فوهبت لَك فَیشفع فِیْهِ ویمر الرجل فَیَقُوْلُ یَا فلَان اما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ انا الَّذِیْ بعثتنی فِیْ حَاجَة كَذَا وَكَذَا فقضیتها لَك فَیشفع لَهُ فَیشفع فِیْهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا بِاخْتِصَار وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم لَفظِهِ والاصبهانی وَاللَّفْظ لَهُ

الْوضُوء بِفَتْح الْوَاو وَهُوَ الْمَاء الَّذِیْ یتَوَضَّا بِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جہنم میں سے کچھ لوگ نکلیں گے ان میں سے ایک شخص کسی جنتی کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہ شخص ہوں جس سے تم نے وضو کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں وہ دے دیا تھا' تو وہ جنتی اس شخص کی سفارش کرے گا اسی طرح ایک شخص گزرے گا اور کہے گا: اے شخص کیا تم نے مجھے

پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہ شخص ہوں کہ جسے تم نے فلاں فلاں کام کے سلسلے میں بھیجا تھا' تو میں نے تمہارا وہ کام کروا دیا تھا' تو وہ جنتی اس شخص کی شفاعت کرے گا تو اس شخص کی شفاعت مقبول ہوگی''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الوضوء اس میں و پر زبر ہے' اس سے مراد وہ پانی ہے' جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے۔

3976 - وَرُوِيَ عَنْـهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيْه الْمُسْلِم كتب اللّٰـه لَهُ بِكُل خطْوَة سَبْعِيْنَ حَسَنَة ومحا عَنهُ سَبْعِيْنَ سَيِّئَة اِلٰى اَن يرجع من حَيْثُ فَارقه فَإِن قضيت حَاجته على يَدَيْهِ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه وَإِن هلك فِيْمَا بَيْن ذٰلِكَ دخل الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف والأصبهاني

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' تو اس کے ہر قدم کے عوض میں اللہ تعالیٰ ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور اس کے ستر گناہ مٹا دیتا ہے' جب تک وہ شخص واپس نہیں آتا اگر اس کے ذریعے دوسرے شخص کا کام ہو جائے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' اور اگر وہ اس دوران انتقال کر جائے' تو وہ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے۔

3977 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ على كل مُسْلِم صَدَقَة قيل اَرَاَيْت اِن لم يجد قَالَ يعتمل بيدَيْهِ فينفع نَفسه وَيتَصَدَّق قَالَ اَرَاَيْت اِن لم يسْتَطع قَالَ يعين ذَا الْحَاجة الملهوف

قَالَ قِيْلَ لَهُ اَرَاَيْت اِن لم يسْتَطع قَالَ يَاْمر بِالْمَعْرُوفِ اَوْ الْخَيْر

قَالَ اَرَاَيْت اِن لم يفعل قَالَ يمسك عَن الشَّرّ فَاِنَّهَا صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی گنجائش نہیں ملتی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کر کے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے سائل نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ضرورت مند شخص کی مدد کرے سائل نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی کا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کا حکم دے سائل نے عرض کی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو وہ اپنے شر سے (دوسروں کو) بچا کے رکھے یہ چیز بھی صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3978 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمُوْا یثنون علی صاحب لَّهُمْ خیرا قَالُوْا مَا رَاَیْنَا مثل فلان هٰذَا قَطُّ مَا کَانَ فِیْ مسیر اِلَّا کَانَ فِیْ قِرَاءَ ةٍ وَّلَا نزلنا فِیْ منزل اِلَّا کَانَ فِیْ صَلَاةٍ قَالَ فَمَنْ کَانَ یَکْفِیْهِ ضیعته حَتّٰی ذکر وَمَنْ کَانَ یعلف جمله اَوْ دَابَّته قَالُوْا نحن قَالَ فکلکم خیر مِّنْهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیله

❀❀ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب آئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی تعریف کی انہوں نے کہا: ہم نے فلاں جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا سفر کے دوران وہ مسلسل تلاوت کرتا رہتا تھا پڑاؤ کی جگہ پر وہ مسلسل نماز پڑھتا رہتا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا تھا' اور اس کے جانور وغیرہ کو چارہ کون کھلاتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: ہم' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگ اس سے زیادہ بہتر ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

3979 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَ وصلَةً لِّاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مبلغ بر اَوْ تیسیر عسیر اَعَانَهُ اللّٰهُ علی اِجَازَةِ الصِّرَاطِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ دحض الْاَقْدَامِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الصَّغِیْرِ والاوسط وَابْنُ حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ اِبْرَاهِیْمَ بن هشام الغسانی. وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الصَّغِیْرِ والاوسط من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَ وصلَةً لِّاَخِیْهِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مبلغ بر اَوْ اِدْخَالِ سُرُوْرٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِی الدَّرَجَاتِ العلی من الْجَنَّةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی اچھائی کے حصول کے لئے یا کسی تنگی سے نجات کے لئے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حاکم وقت تک چل کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے تو پل صراط سے گزرنے میں اس شخص کی مدد کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابراہیم بن ہشام غسانی کے حوالے سے نقل کیا ہے

امام طبرانی نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی بھلائی کے حصول کے لئے یا کسی خوشی کے حصول کے لئے اپنے بھائی کو حاکم وقت کے پاس لے کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات کو بلند کرے گا"۔

3980 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَقِیَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا یحب لیسره بِذٰلِكَ سره اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الصَّغِیْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُو الشَّیْخِ فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو وہ چیز فراہم کرتا ہے' جو اس کو پسند ہوتا کہ وہ مسلمان بھائی اس کے ذریعے خوش ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو خوش کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ابوشیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے۔

3981 - وَرُوِیَ عَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة اِدخالك السرُوْر علی اَخِیك الْمُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3982 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ مَرْفُوعا افضل الْاَعْمَال اِدْخَال السرُوْر علی الْمُؤْمِن کسوت عَوْرَته اَوْ اشبعت جوعته اَوْ قضیت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ من حَدِیْثِ ابْن عمر وَلَفْظِهِ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله علی مُسْلِم اَوْ تکشف عَنهُ کربَة اَوْ تطرد عَنهُ جزعا اَوْ تقضی عَنهُ دینا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' روایت منقول ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کسی مومن پر خوشی داخل کرنا ہے تم اسے لباس فراہم کردو' یا یا بھوک میں اسے کھانا کھلا دو' یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کردو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی تکلیف دور کرتے ہو یا اس سے کوئی خوف دور کرتے ہو یا اس کی طرف سے قرض ادا کردیتے ہو''۔

3983 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه تَعَالٰی بعد الْفَرَائِض اِدْخَال السرُوْر علی الْمُسْلِم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کسی مسلمان پر خوشی داخل کرنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3984 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَدخل علی اَهْل بَیت من الْمُسْلِمین سرُوْرًا لم یرض اللّٰه لَهُ ثَوَابًا دون الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص کسی مسلمان گھرانے پر خوشی داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوگا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3985 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنّ رجلا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ای النَّاس اَحَبّ اِلَى اللّٰه فَقَالَ اَحَبّ النَّاس اِلَى اللّٰه انفعهم للنَّاس وَاَحَبّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم تكشف عَنهُ كربة اَوْ تقضى عَنهُ دينا اَوْ تطرد عَنهُ جوعا وَلَاَن اَمْشِي مَعَ اَخ فِي حَاجَة اَحَبّ اِلَيّ من اَن اعتكف فِي هٰذَا الْمَسْجِد يَعْنِي مَسْجِد الْمَدِيْنَة شهرا وَمَنْ كظم غيظه وَلَوْ شَاءَ اَن يمضيه اَمضَاهُ مَلاَ اللّٰه قلبه يَوْم الْقِيَامَة رضى وَمَنْ مَشى مَعَ اَخِيه فِي حَاجَة حَتّٰى يقضيها لَهُ ثبت اللّٰه قَدَمَيْهِ يَوْم تَزُوْل الْاَقْدَام . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن بعض اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يسمه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی پریشانی دور کردیتے ہیں یا اس کی طرف سے قرض ادا کردیتے ہو یا اس کی بھوک ختم کردیتے ہو میں کسی بھائی کے ساتھ چل کر کسی کام کے سلسلے میں جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں ایک مہینے تک اعتکاف کروں جو شخص اپنے غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس غصے کا اظہار کرسکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو رضامندی سے بھردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا کروادیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے"۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابن ابودنیا نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

3986 - وَعَنْ جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدخل رجل على مُؤْمِن سُرُوْرًا اِلَّا خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذٰلِكَ السرُوْر ملكا يعبد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويوحده فَاِذَا صَار العَبْد فِي قَبره اَتَاهُ ذٰلِكَ السرُوْر فَيَقُوْلُ اما تعرفنِي فَيَقُوْلُ لَهُ من اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا السرُوْر الَّذِي اَدخلتني على فلَان اَنا الْيَوْم اونس وحشتك والقنك حجتك واثبتك بالْقَوْل الثَّابِت واشهدك مشاهدك يَوْم الْقِيَامَة واشفع لَكَ اِلٰى رَبك واريك منزلك من الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُو الشَّيْخ فِي كتاب الثَّوَاب وَفِي اِسْنَاده من لَا يحضرني الْاٰن حَاله وَفِي مَتنه نكَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
"جب بھی کوئی شخص کسی مومن پر خوشی داخل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے ذریعے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ

تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا رہتا ہے جب بندہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور یہ کہتی ہے: کیا تم نے مجھے پہچانا؟ بندہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے: میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فلاں شخص پر داخل کیا تھا آج میں تمہاری وحشت میں تمہارا ساتھ دوں گی تمہاری حجت کی تمہیں تلقین کروں گی تمہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھوں گی اور قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گی اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کروں گی اور جنت میں تمہیں تمہارا ٹھکانہ دکھاؤں گی"۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3987 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شفع شَفَاعَة لأحَد فأهدى لَهُ هَدِيَّة عَلَيْهَا فقبلها فَقَدْ اَتٰى بَابا عَظِيْما من اَبْوَاب الْكَبَائِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنِ الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی کی سفارش کرے اور پھر اسے تحفے کے طور پر کوئی چیز دی جائے اور وہ اس کو قبول کرلے تو وہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

كِتَابُ الْاَدَبِ وَغَيْرِهٖ

کتاب: ادب اور دیگر امور کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْحَيَاءِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِه والترهيب من

باب: حیاء کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

فحش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ترہیبی روایات

3988 - الْفُحْش وَالْبذَاء عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على رجل من الْاَنْصَار وَهُوَ يعظ اَخَاهُ فِي الْحَيَاء فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعه فَاِن الْحَيَاء من الْاِيمَان رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3988 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاء لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَير . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا صرف بھلائی لے کے آتی ہے''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3989 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم الْحَيَاء خير كُله

3988-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب الحياء - حديث: 5772صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان - حديث: 78مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث: 19400مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث: 883المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - قتادة بن دعامة' حديث: 15069شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الرابع والخمسون من شعب الإيمان - حديث: 7425الأدب المفرد للبخاري - باب الحياء' حديث: 1354

3989-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان - حديث: 79سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الحياء - حديث: 4184مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الحياء وما جاء فيه - حديث: 24823مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث: 19388مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث: 884البحر الزخار مسند البزار - أول حديث عمران بن حصين' حديث: 2986المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم حديث: 230المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - حميد الطويل عن الحسن عن عمران حديث: 15212معجم الصحابة لابن قانع - عمران بن حصين بن عبيد بن خلف بن عبد نهم بن' حديث: 1198

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حیا ساری کی ساری بھلائی ہے''۔

3990 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيمَان بضع وَسَبْعُوْنَ اَوْ بضع وَسِتُّوْنَ شُعْبَة فافضلها قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَدْنَاهَا اِمَاطَة الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْق وَالْحيَاء شُعْبَة من الْاِيمَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''ایمان کے ستر سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لا الہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے اور اس کا سب سے کم تر مرتبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3991 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء من الْاِيمَان وَالْاِيمَان فِی الْجَنَّة وَالْبذَاء من الْجفَاء والجفاء فِی النَّار ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا بدزبانی جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3992 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء والعی شعبتان من الْاِيمَان وَالْبذَاء وَالْبيَان شعبتان من النِّفَاق ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ اَبِیْ غَسَّان مُحَمَّد بن مطرف والعی قلَّة الْكَلَام وَالْبذَاء هُوَ الْفُحْش فِی الْكَلَام وَالْبيَان هُوَ كَثْرَة الْكَلَام مثل هٰؤُلَاءِ الخطباء الَّذِيْن يخطبون فيتوسعون فِی الْكَلَام ويتفصحون فِيْهِ من مدح النَّاس فِيْمَا لَا يُرْضِی اللّٰه انْتهى

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء والعی من الْاِيمَان وهما يقربان من الْجنَّة ويباعدان مِنَ النَّار وَالْفُحْش وَالْبذَاء من الشَّيْطَان وهما يقربان مِنَ النَّار ويباعدان من الْجنَّة فَقَالَ اَعْرَابِی لِاَبِیْ اُمَامَةَ اِنَّا لنقول فِی الشّعْر العی من الْحمق فَقَالَ اِنِّیْ اَقُوْل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

3990-صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب أمور الإيمان - حديث:9صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان - حديث:75صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر تفرد به' حديث:167سنن أبي داود - كتاب السنة' باب في رد الإرجاء - حديث:4077السنن للنسائي - كتاب الإيمان وشرائعه' ذكر شعب الإيمان - حديث:4942مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9177مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2513المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه: محمد - حديث:7087

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونجبنی بشعرك المنتن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا اور کم کلام کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں فحش گوئی اور کثرت کلام نفاق کے دو شعبے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں''۔

لفظ العی سے مراد کم کلام کرنا ہے اور لفظ البذاء سے مراد فحش کلامی کرنا ہے لفظ البیان سے مراد بکثرت کلام کرنا ہے جس طرح خطیب لوگ تقریریں کرتے ہوئے بات کو پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے بڑھا چڑھا کر کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہی روایت امام طبرانی نے اس کی مانند نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حیا اور کم کلام کرنا ایمان میں سے ہیں اور یہ دونوں جنت کے قریب کر دیتے ہیں اور جہنم سے دور کر دیتے ہیں جبکہ فحش کلامی اور بدزبانی شیطان کی طرف سے ہیں یہ دونوں جہنم کے قریب کر دیتے ہیں اور جنت سے دور کر دیتے ہیں''۔

ایک دیہاتی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم تو شاعری میں العی حماقت کو کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اور تم میرے سامنے اپنا بدبودار شعر لے کے آ رہے ہو۔

3993 - وَرُوِىَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ عِنْدَهُ الْحَيَاءُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ الْحَيَاءُ من الدين فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بل هُوَ الدين كُله ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الْحَيَاءَ والعفاف والعى عى اللِّسَان لَا عى الْقلب والعفة من الْإِيمَان وانهن يزدن فِي الْآخِرَةِ وينقصن من الدُّنْيَا وَمَا يزدن فِي الْآخِرَةِ أَكثر مِمَّا ينقصن من الدُّنْيَا وَإِن الشُّح وَالْعجز وَالْبذاء من النِّفَاق وانهن يزدن فِي الدُّنْيَا وينقصن من الْآخِرَةِ وَمَا ينقصن من الْآخِرَةِ أَكثر مِمَّا يزدن من الدُّنْيَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاخْتِصَار وَأَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حیا کا ذکر کیا گیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ پورا دین ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا پاکدامنی اور کم کلام کرنا جس کا تعلق زبان سے ہو دل سے نہ ہو اور پاکدامنی ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں زیادہ ہوں گے اور دنیا میں کم ہوں گے دنیا میں یہ جتنی کمی کریں گے آخرت میں یہ اتنا ہی اضافہ کریں گے جبکہ حرص اور عاجزی اور بدزبانی نفاق کا حصہ ہیں یہ دنیا میں اضافہ کر دیتے ہیں لیکن آخرت میں کمی کریں گے اور یہ آخرت میں جو کمی کریں گے وہ اس سے زیادہ ہوگی جو یہ دنیا میں اضافہ کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ابوشیخ نے الثواب میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3994 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قلت قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة لَو كَانَ

اَلْحَيَاءُ رجلا كَانَ رجلا صَالحا وَلَوْ كَانَ الْفُحْش رجلا لَكَانَ رجل سوء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاَبُو الشَّيْخ اَيْضًا وَفِي اِسنادهما ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة رُوَاة الطَّبَرَانِيّ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اگر حیا کسی انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک نیک شخص ہوتی اور بدزبانی اگر انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک برا شخص ہوتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے طبرانی کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3995 - وَعَن زيد بن طَلْحَة بن ركَانَة يرفعهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل دين خلقا وَخلق الْاِسْلَام الْحيَاء

رَوَاهُ مَالك وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَغَيْرِهٖ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ اَيْضًا من طَرِيْق صَالح بن حسان عَن مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره

❀❀ زید بن طلحہ بن رکانہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے' اور اسلام کا مخصوص اخلاق حیا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت کو صالح بن حسان کے حوالے سے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:...... اس کے بعد انہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے۔

3996 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْش فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شانه وَمَا كَانَ الْحيَاء فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زانه ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده اَحَادِيْث فِيْ ذمّ الْفُحْش اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بدزبانی (یا فحاشی) جس چیز میں بھی ہوگی اسے عیب دار کردے گی' اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کردے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے آگے چل کر بعد والے باب میں فحش کلامی کی مذمت میں اس سے متعلق روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3997 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء وَالْاِيْمَان قرناء جَمِيْعًا فَاِذَا رفع اَحدهمَا رفع الْآخر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک کو اٹھالیا جائے' تو دوسرے کو بھی اٹھالیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی سند کے مطابق صحیح ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3999 - حسن وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيوا من الله حق الْحيَاء . قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لنستحي وَالْحَمْد لله

قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من الله حق الْحيَاء أَن تحفظ الرَّأْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَة ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من الله حق الْحيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ أبان بن إِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظُ أبان بن إِسْحَاق فِيهِ مقَال والصباح مُخْتَلف فِيهِ وَتكلم فِيهِ لرفعه هٰذَا الحَدِيْثِ وَقَالُوا الصَّوَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْف وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا من حَدِيْثِ عَائِشَة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جو حیا کرنے کا حق ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں ویسے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنا جس طرح حیا کرنے کا حق ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور اس چیز کی جسے وہ محفوظ کرتا ہے تم پیٹ کی حفاظت کرو اور اس چیز کی بھی جو پیٹ اپنے اندر ڈالتا ہے تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھو جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر دیتا ہے' اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرتا ہے' جو حیا کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں ہم اس روایت کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابان بن اسحاق نے صباح بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان بن اسحاق کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اور صباح کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرنے کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے لوگ یہ کہتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت ہے امام طبرانی نے یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4000 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الله عَزَّ وَجَلَّ إِذا أَرَادَ أَن يهْلك عبدا نزع مِنْهُ الْحيَاء فَإِذَا نزع مِنْهُ الْحيَاء لم تلقه إِلَّا مقيتا فَإِذَا لم تلقه إِلَّا مقيتا ممقتا نزعت مِنْهُ الْأَمَانَة فَإِذَا نزعت مِنْهُ الْأَمَانَة لم تلقه إِلَّا خائنا مخونا فَإِذَا لم تلقه إِلَّا خائنا مخونا نزعت مِنْهُ الرَّحْمَة فَإِذَا

نزعت مِنْهُ الرَّحْمَة لم تلفه اِلَّا رجيما ملعنا فَاِذَا لم تلفه اِلَّا رجيما ملعنا نزعت مِنْهُ ربقة الْاِسْلَام

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

الربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَاحِدَةِ الربق وَهِي عرى فِيْ حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے حیا الگ کر دیتا ہے جب وہ اس سے حیا الگ کر دیتا ہے تو وہ شخص صرف بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے اور جب وہ بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے تو پھر اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے جب اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے جب وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے تو اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے اور جب اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے تو وہ مردود اور ملعون ہو کے رہ جاتا ہے اور جب وہ ملعون اور مردود ہو کے رہ جاتا ہے تو اس سے اسلام کا پٹہ الگ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ربقہ اس میں ر پر زیر ہے اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اس کی واحد ربق ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے اسے دوسرے معانی کے لئے مستعار لیا جاتا ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْخلق الْحسن وفضله والترهيب من الْخلق السيء وذمه

باب: اچھے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی فضیلت برے اخلاق کے بارے میں ترہیبی روایات اور ان کی مذمت

4001 - عَن النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْبر وَالْاِثْم فَقَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْاِثْم مَا حاك فِيْ صدرك وكرهت اَن يطلع عَلَيْهِ النَّاس .

رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے' جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4002 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشا وَلَا متفحشا وَكَانَ يَقُوْلُ اِن من خياركم اَحسنكم اَخلَاقًا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ

4001-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تفسير البر والإثم - حديث:4738 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث:2114 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث النواس بن سمعان الكلابي الأنصاري - حديث:17322

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بدزبانی کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی آپ ﷺ تکلف کے ساتھ بدزبانی کیا کرتے تھے آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں''

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4003 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَیْءٍ اثقل فِیْ مِیزَان الْمُؤمن یَوْم الْقِیَامَة من خلق حسن وَان اللّٰه یبغض الْفَاحِش الْبَذِیء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَزَاد فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَان صَاحب حسن الْخلق لیبلغ بِهٖ دَرَجَة صَاحب الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ بِهٰذِهِ الزِّیَادَة الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ لم یذکر فِیْهِ الْفَاحِش الْبَذِیء

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد مُخْتَصرًا قَالَ مَا من شَیْءٍ اثقل فِی الْمِیزَان من حسن الْخلق

الْبَذِیء بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ الْمُتَکَلّم بالفحش ورديء الْکَلَام

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اچھے اخلاق والا شخص، اخلاق کی وجہ سے نمازی اور روزہ دار کے مقام تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ اضافہ امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والے کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

4002-صحیح مسلم - کتاب الفضائل' باب کثرة حیائه صلی اللہ علیه وسلم - حدیث: 4387صحیح البخاری - کتاب المناقب' باب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم - حدیث:3387صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب حسن الخلق - ذکر البیان بأن من خیار الناس من کان أحسن خلقا' حدیث:478مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' ما ذکر فی حسن الخلق وکراهیة الفحش - حدیث:24797السنن الکبرى للبیهقی - کتاب الشهادات' باب : بیان مکارم الأخلاق ومعالیها التی من کان متخلقا بها - حدیث: 19334مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما - حدیث:6331البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص' حدیث:2111المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما - أبو عبد الرحمن الحبلی' حدیث: 13463شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' السابع والخمسون من شعب الإیمان وهو باب فی حسن الخلق ودخل - حدیث:7734الأدب المفرد للبخاری - باب حسن الخلق' حدیث:279

لفظ البذی سے مراد فحش گفتگو کرنے والا اور فضول کلام کرنے والا شخص ہے۔

4004 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن اَکثر مَا یدْخل النَّاس الْجَنَّة فَقَالَ تقوى اللّٰه وَحسن الْخلق وَسُئِلَ عَن اَکثر مَا یدْخل النَّاس النَّار فَقَالَ الْفَم والفرجْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد وَغَیْرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی وجہ سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرم گاہ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

4005 - وَعَـن عَـائِشَة رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَـنهَـا قَـالَت قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من أکمل الْمُؤْمِنِیْنَ اِیمَانًا اَحسنهم خلقا وألطفهم بِاَهْله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا کَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِف لاَبِیْ قلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے زیادہ مہربان ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' کیونکہ ابوقلابہ کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔

4006 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الْمُؤْمِن لیدرك بِحسن الْخلق دَرَجَة الصَّائِم والقائم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا وَلَفْظِهٖ اِن الْمُؤْمِن لیدرك بِحسن الْخلق دَرَجَات قَائِم اللَّیْل وصائم النَّهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اِلَّا انه قَالَ اِن الرجل لیدرك بِحسن خلقه دَرَجَة الْقَائِم بِاللَّیْلِ الظامیء بالهواجر

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کے درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے رات کو نوافل پڑھنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کے وقت نوافل پڑھنے والے اور دن میں پیاسے رہنے والے (یعنی روزہ دار) کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

4067 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن الله ليبلغ العَبْد بِحسن خلقه دَرَجَة الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ أنس وَزَادَ فِیْ اَوله أكمل الْمُؤْمِنِيْنَ إِيمَانًا أحْسنهم خلقا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے نماز اور روزے کے درجے تک پہنچا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں''۔

4068 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن العَبْد ليبلغ بِحسن خلقه عَظِيْمِ دَرَجَات الْاٰخِرَة وَشرف الْمنَازل وَإِنَّهُ لضعيف الْعِبَادَة وَإِنَّهُ ليبلغ بِسوء خلقه أَسْفَل دَرَجَة فِیْ جَهَنَّم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات سوى شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے عظیم درجات اور معزز مقامات تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور وہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے ترین درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی کے استاد مقدام بن داؤد کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ویسے انہیں بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4069 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الْمُسلم المسدد ليدرك دَرَجَة الصوام القوام بآيَات الله بِحسن خلقه وَكرم ضريبته

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا ابْن لَهِیعَة

الضریبة الطبیعة وزنا وَمعنی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک وہ مسلمان جو اچھے اخلاق کا مالک ہو وہ روزہ رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آیات' نوافل میں پڑھنے والے افراد کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے' وہ اپنے اچھے اخلاق کی مدد سے اور مہربان طبیعت کی وجہ سے (وہ اس مقام پہنچتا ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ ضریبہ لفظ طبیعہ کے ساتھ وزن اور معانی کے اعتبار سے مناسبت رکھتا ہے۔

4010 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبر كُمْ بأيسر الْعِبَادَة وأهونها على الْبدن الصمت وَحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی کتاب الصمت مُرْسلا

❀❀ حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ آسان عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو جسم کے لئے سب سے زیادہ ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4011 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كرم الْمُؤمن دينه ومروء ته عقله وحسبه خلقه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَالْبَیْهَقِیّ كلهم من رِوَایَة مُسلم بن خَالِد الزنْجِی وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ اَیْضًا مَوْقُوْفًا على عمر صحح اِسْنَاده وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی عزت اس کا دین ہے' اور اس کی مروت اس کی عقل ہے' اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم اور بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اسے مسلم بن خالد زنگی کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے' اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4012 - وَعَنْ اَبِی ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَر لا عقل كالتدبير وَلَا ورع كَالْكَفِّ وَلَا حسب كحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه وَغَیْرِہٖ فِی آخر حَدِیْثٍ طَوِیل تقدم مِنْهُ قِطْعَة فِی الظُّلم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تدبیر کی مانند کوئی عقل مندی نہیں ہے'

اور پرہیز کی مانند کوئی احتیاط نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ ایک طویل حدیث کے آخر میں ذکر ہوئی ہے جس کا کچھ حصہ ظلم سے متعلق باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

4013 - وَتَقَدم فِی الْاِخلَاص حَدِیْثُ اَبِیْ ذَر عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد اَفلح من اخلص قلبه لِلْاِیمَان وَجعل قلبه سلیما وَلسَانه صَادِقًا وَنَفسه مطمئنة وخلیقته مُستَقِیمَة الحَدِیْث

❀❀ اخلاص سے متعلق باب میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنالیا زبان کو سچا بنادیا نفس کو مطمئن بنالیا اور اس کے اخلاق ٹھیک ہوں''......الحدیث۔

4014 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الشخیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قبل وَجهه فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْعَمَل افضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاهُ عَن یَمِینه فَقَالَ اَی الْعَمَل افضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاهُ عَن شِمَاله فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْعَمَل افضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاهُ من بعده یَعْنِی من خَلفه فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْعَمَل افضل فَالْتفت اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَك لَا تفقه حسن الْخلق هُوَ اَن لَا تغْضب اِن اسْتَطَعْت

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی فِی کتاب الصَّلَاة مُرْسلا هٰکَذَا

❀❀ حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سامنے کی طرف سے آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ دائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ بائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ پیچھے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سمجھ نہیں رہے؟ اچھے اخلاق اور اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم سے ہوسکے تو تم غصہ نہ کرو''

یہ روایت محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوۃ میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4015 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنا زعیم بِبَیْت فِی ربض الْجَنَّة لمن ترك المراء وَاِن کَانَ محقا وببیت فِی وسط الْجَنَّة لمن ترك الْکَذِب وَاِن کَانَ مازحا وببیت فِی اَعلَی الْجَنَّة لمن حسن خلقه

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِیّ وَتقدم لَفظه وَقَالَ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھگڑے کو ترک کردیتا ہے اگرچہ وہ حق پر ہی ہو اور اس

شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنے کو ترک کر دیتا ہے اگرچہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4016 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن من أحبكم إلَيّ وأقربكم مني مَجْلِسا يَوْمَ الْقِيَامَة احسنكم اَخلاقًا الحَدِيْث . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے"......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4017 - وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسن الْخلق خلق اللّٰه الْأَعْظَم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوق ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4018 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْل عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ إن هٰذَا دين ارتضيته لنَفْسِي وَلَنْ يصلح لَهُ إِلَّا السخاء وَحسن الْخلق فأكرموه بهما مَا صحبتموه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَتقدم فِي الْبُخْل والسخاء حَدِيْثُ عمرَان بن حُصَيْن بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"میں اپنی ذات کے لئے اس دین سے راضی ہو گیا ہوں اور اس کے لئے سب سے زیادہ مناسب چیز سخاوت اور اچھے اخلاق ہیں تو تم ان دونوں کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرو جب تک تم اس کے ساتھ رہتے ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے بخل اور سخاوت سے متعلق باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔

4019 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أوحى اللّٰه إِلَى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام يَا خليلي حسن خلقك وَلَوْ مَعَ الْكفَّار تدخل مدْخل الْأَبْرَار وَإِن كلمتي سبقت لمن حسن خلقه أن أظلهُ تَحت عَرْشِي وَأَن اسقيه من حَظِيرَة قدسي وَأَن أدنيه من جواري . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ اے میرے خلیل تم اپنے اخلاق کو اچھا رکھو خواہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو تم نیک لوگوں کی جگہ میں داخل ہو جاؤ گے اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں اس کے بارے میں میری طرف سے یہ بات پہلے سے طے ہو چکی ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا اور میں اسے اپنے حظیرۃ القدس میں سے پلاؤں گا اور میں اسے اپنا پڑوس نصیب کروں گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4020 - وَعَنۡهُ اَيۡضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ مَا حسن اللّٰه خلق رجل و خلقه فتطعمه النَّار اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الۡاَوۡسَطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جس بندے کی ظاہری شکل وصورت اور اخلاق اللہ تعالیٰ نے اچھے رکھے ہوں اسے آگ کبھی نہیں کھائے گی''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4021 - وَعَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا انه سمع رَسُوۡلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ اَلا اخبركُم باحبكم اِلَیّ واقربكم منی مَجۡلِسا يَوۡم الۡقِيَامَة فَاَعَادَهَا مرَّتَيۡنِ اَوۡ ثَلَاثًا قَالُوۡا نَعَمۡ يَا رَسُوۡل اللّٰهِ قَالَ احسنكم خلقا . رَوَاهُ اَحۡمد وَابۡن حبَان فِیۡ صَحِيۡحه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا؟ یہ بات آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ دہرائی لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو''۔
یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4022 - وَعَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ لَقِی رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك علی خصلتين هما اخف علی الظّهر واثقل علی الۡمِيزَان من غَيرهمَا قَالَ بَلٰی يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيۡك بِحسن الۡخلق وَطول الصمت فوالذی نفسی بِيَدِهٖ مَا عمل الۡخَلَائق بمثلهما

رَوَاهُ ابۡن اَبِی الدُّنۡيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَالۡبَزَّار وَاَبُوۡ يعلی بِاِسۡنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات وَاللَّفۡظ لَهٗ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيۡخ ابۡن حبَان فِیۡ كتاب الثَّوَاب بِاِسۡنَادٍ واه عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍ وَلَفۡظِهٖ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَلا اَدلك علی اَفضل الۡعِبَادَة واخفها علی الۡبدن واثقلها فِی الۡمِيزَان واهونها علی اللِّسَان قلت بَلٰی فدَاك اَبِیۡ وَاُمی قَالَ عَلَيۡك بطول الصمت وَحسن الۡخلق فَاِنَّك لست بعامل يَا اَبَا ذَر بمثلهما

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں جو کرنے میں آسان ہیں اور میزان میں دیگر خصلتوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوں گی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ تر خاموش رہنا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسا عمل نہیں کیا ہوگا

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور امام بزار اور امام ابویعلی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابوشیخ بن حیان نے کتاب الثواب میں واہی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت کی طرف نہ کروں جو جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگی اور زبان پر آسان ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اے ابوذر! تم ان جیسا اور کوئی عمل نہیں کرو گے''۔

4023 - وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا أنبئك بأمرين خَفِيف مؤنتهما عَظِيْمٍ أجرهما لم تلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمثلهما طول الصمت وَحسن الْخلق

❀❀ انہوں نے یہی روایت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسے کاموں کے بارے میں نہ بتاؤں جن میں محنت کم ہوتی ہے اور جن میں اجر عظیم ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسے (کسی اور عمل) کے ہمراہ حاضر نہیں ہوگے؟ زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق''۔

4024 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُمْ بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أطولكم أعمارا وَاَحسنكُمْ اَخلَاقًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة ابْن اِسْحَاق وَلَمْ يُصَرح فِيْهِ بِالتَّحْدِيْثِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر کے حوالے سے طویل اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے لوگ''۔

یہ روایت امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں اس نے تحدیث کی صراحت نہیں کی ہے۔

4025 - وَعَن اُسَامَة بن شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير مَا يتَكَلَّم منا مُتَكَلّم اِذْ جَاءَهُ اُنَاس فَقَالُوْا من اَحَبَّ عباد اللّٰه اِلَى اللّٰه تَعَالٰى قَالَ اَحْسنهم خلقا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس یوں بیٹھے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ کے ساتھ کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب بندے کون سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4026 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ حِبَّانَ بِنَحْوِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا خیر مَا أعطی الْإِنْسَان قَالَ خلق حسن

وَرَوَاہُ الْحَاکِم وَالْبَیْہَقِیّ بِنَحْوِ ھٰذِہٖ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطھمَا وَلَمْ یخرجَاہُ لِاَن اُسَامَۃ لَیْسَ لَہٗ سوی راو وَاحِد کَذَا قَالَ وَلَیْسَ بصواب فَقَدْ روی عَنْہُ زِیَاد بن علاقَۃ وَابْن الْاَقْمَر وَغَیْرِھمَا

❀❀ ابن حبان کی ایک روایت جو اس کی مانند ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ اسامہ نامی راوی سے ایک راوی کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نہیں کی اور یہ بات درست نہیں ہے

زیاد بن علاقہ اور ابن اقمر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

4027 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کنت فِیْ مَجْلِس فِیْہِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسمرَۃ وَاَبُوْ اُمَامَۃ فَقَالَ اِن الْفُحْش والتفحش لیسَا من الْاِسْلَام فِیْ شَیْءٍ وَّاِن أحسن النَّاس إسلاما أحْسنھم خلقا ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد جید وَرُوَاتہ ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فحش کلامی اور بدزبانی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور لوگوں میں سب سے اچھا اسلام اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4028 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن مَعَاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرَادَ سفرا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اوصنی قَالَ اعبد اللّٰہ لَا تشرك بِہٖ شَیْئًا

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ زِدْنِی ۔ قَالَ اِذا اَسَات فَاَحْسن

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ اسْتَقِم ولیحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مزید ارشاد فرمایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر دو تو پھر اچھائی بھی کر لینا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید ارشاد فرمایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مستقیم رہنا اور تمہارے اخلاق اچھے رہیں"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4029 - وَرَوَاهُ مَالك عَن معَاذ قَالَ كَانَ آخر مَا اَوْصَانِىْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن وضعت رجْلى فِى الغرز اَن قَالَ يَا معَاذ أحسن خلقك للنَّاس

❀❀ یہی روایت امام مالک نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی یہ اس وقت کی تھی جب میں نے اپنا پاؤں لگام میں رکھ دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے معاذ! لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو اچھے رکھنا۔

4030 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰه حَيْثُمَا كنت واتبع السَّيئَة الْحَسَنَة تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا وہ اچھائی اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

4031 - وَعَن عُمَيْر بن قَتَادَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الصَّلَاة أفضل قَالَ طول الْقُنُوت

قَالَ فَاَى الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل . قَالَ اَى الْمُؤْمِنِيْنَ أكمل اِيمَانًا قَالَ اَحْسنهم خلقا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَط من رِوَايَةِ سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْمَ اَبِىْ حَاتِم وَلَا بَاْس بِهٖ فِى المتابعات

❀❀ حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں طویل قیام ہو اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غریب شخص محنت کر کے کرے اس نے دریافت کیا: کون سے مومن کا ایمان زیادہ کامل ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سوید بن ابراہیم ابو حاتم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور متابعات میں اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4032 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خلقي فَاَحسن خلقي . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری تخلیق خوبصورت کی ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھے رکھنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4033 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن احبكم اِلَيّ احاسنكم اَخلَاقًا الموطئون اكنافا اَلَّذِيْنَ يالفون ويؤلفون وَاِن ابغضكم اِلَيّ المشاؤون بالنميمة المفرقون بَيْنَ الْاَحِبَّة الملتمسون للبرآء الْعَيْب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد بِاخْتِصَار وَيَاْتِيْ فِي النميمة اِنْ شَاءَ اللّٰه حَدِيْثُ عبد الرَّحْمٰن بن غنم بِمَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور جو منکسر المزاج ہوں وہ دوسروں سے محبت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت رکھتے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں دوستوں کے درمیان علیحدگی کروا دیتے ہیں اور لوگوں کی عیب چینی کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' آگے چل کر چغلی کرنے سے متعلق باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث آئے گی جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے اگر اللہ نے چاہا۔

4034 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَت أم حَبِيبَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة يكون لَهَا زوجان ثُمَّ تَمُوْت فَتدخل الْجنَّة هِيَ وزوجاها لأيهما تكون لِلْاَوَّلِ اَوْ لِلْاخر قَالَ تخير أحسنهما خلقا كَانَ مَعهَا فِي الدُّنْيَا يكون زَوجهَا فِي الْجنَّة يَا أم حَبِيبَة ذهب حسن الْخلق بِخَير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا فِي الْكَبِير والأوسط من حَدِيْثِ أم سَلمَة فِيْ آخر حَدِيْثٍ طَوِيل يَاْتِيْ فِيْ صفة الْجنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کسی عورت کے دو شوہر ہوتے ہیں پھر جب وہ انتقال کر کے جنت میں داخل ہوگی' اور وہ عورت بھی جنت میں چلی جائے گی' اور اس کے دونوں شوہر بھی جنت میں چلے جائیں گے تو وہ عورت کس کو ملے گی پہلے شوہر کو یا دوسرے شوہر کو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت ان دونوں میں سے اس کو اختیار کرے گی جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ اچھے اخلاق کے ساتھ رہتا رہا ہو تو وہی شخص جنت میں بھی اس کا شوہر بن جائے گا: اے اُم حبیبہ! اچھے اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے۔ یہ حدیث آگے چل کر جنت کی صفت سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

4035 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخلق الْحسن یذیب الْخَطَایَا کَمَا یذیب المَاء الجلید والخلق السوء یفْسد الْعَمَل کَمَا یفْسد الْخلّ الْعَسَل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ والأوسط وَالْبَیْھَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اچھا اخلاق گناہوں کو یوں ختم کردیتا ہے' جس طرح پانی چٹیل پتھر سے پھسل جاتا ہے' اور برا اخلاق گناہوں کو یوں خراب کردیتا ہے' جس طرح سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4036 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أكمل الْمُؤْمِنِیْنَ إِیمَانًا أحْسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لأَھله

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْبَیْھَقِیّ إِلَّا أنہ قَالَ وخیارکم خیارکم لنسائھم . وَالْحَاکِم دون قَوْلہ وخیارکم خیارکم لأَھله . وَرَوَاہُ بِدُوْنِہٖ اَیْضًا مُحَمَّد بن نصر الْمروزِیّ وَزَاد فِیْہِ وَإِن الْمَرْء لیکُوْن مُؤمنا وَإِن فِیْ خلقه شَیْئًا فینقص ذٰلِکَ من إِیمَانه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے' جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''۔

امام حاکم نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''۔

اسی روایت کو ان الفاظ کے بغیر محمد بن نصر مروزی نے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایک شخص مومن ہوتا ہے' لیکن اس کے اخلاق میں کچھ خرابی ہوتی ہے' تو اسی حساب سے اس کے ایمان میں کمی ہوجاتی ہے''۔

4038 - وَعَن رجل من مزینة قَالَ قِیلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا أفضل مَا أُوْتِیَ الرجل الْمُسلم قَالَ الْخلق الْحسن . قَالَ فَمَا شَرّ مَا أُوْتِیَ الرجل الْمُسلم قَالَ إِذا کرھت أَن یرى عَلَیْكَ شَیْءٍ فِیْ نَادِی الْقَوْم فَلَا تَفْعَلہ

اِذا خلوت ۔ رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابِهٖ عَن معمر عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَنْهُ

❀❀ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! مسلمان شخص کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق اس نے عرض کی: مسلمان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ بری چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں جس چیز کی طرف اپنی نسبت تمہیں ناپسند ہو تم وہ کام اس وقت بھی نہ کرنا جب تم تنہائی میں ہو''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں معمر کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے۔

4039 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ الْاَخْلَاق من اللّٰه فَمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خيرا منحه خلقا حسنا وَمَنْ اَرَادَ بِهٖ سوء ا منحه خلقا سَيِّئًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے اچھا اخلاق عطا کر دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے برا اخلاق عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4040 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن احبكم اِلَیَّ واقربكم منی فِي الْاٰخِرَةِ محاسنكم اَخْلَاقًا وَّاِن ابغضكم اِلَیَّ وابعدكم منی فِي الْاٰخِرَةِ اسوؤكم اَخْلَاقًا الثرثارُوْنَ المتفيهقون المتشدقون

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْث جَابر وَحسنه لم يذكر فِيْهِ اسوؤكم اَخْلَاقًا

وَزَاد فِيْ آخِره قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارُوْنَ والمتشدقون فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

الثرثار بثاء ين مثلثين مفتوحتين هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا

والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بملء شدقه تفاصحا وتعظيما لكَلَامه

والمتفيهق اَصله من الفهق وَهُوَ الامتلاء وَهُوَ بِمَعْنى المتشدق لِاَنَّهُ الَّذِيْ يمْلَا فَمه بالْكلَام ويتوسع فِيْهِ اِظْهَارًا لفصاحته وفضله واستعلاء على غَيره وَلِهٰذَا فسره النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالمتكبر

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہیں اور بنا سنوار کر منہ ٹیڑھا کر کے بات کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے تاہم انہوں نے اس میں برے اخلاق کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ثرثارون اور متشدقون کا تو ہمیں پتہ ہے۔ یہ متفیہقون کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ"

ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ بکثرت کلام کرنا ہے

لفظ متشدق سے مراد باچھوں کو پھیلا کر بنا سنوار کر کلام کرنا ہے

لفظ متفیہق اصل میں فہق سے ماخوذ ہے جس کا مطلب بھر جانا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بنا سنوار کر کلام کرتا ہو وہ اپنا منہ کلام کے ذریعے بھر لیتا ہے اور اپنی فصاحت اور فضیلت اور دوسروں پر اپنی نمایاں حیثیت کے اظہار کے لئے اس میں گنجائش سے کام لیتا ہے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد متکبر شخص ہے۔

4041 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الْخلق نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تدفع ميتَة السوء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد باخْتِصَار وَفِيْ اِسناده مَا راو لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اچھے اخلاق بہتری اور برے اخلاق نحوست ہیں نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور صدقہ بری موت کو پرے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی ہے جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

4042 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشؤم قَالَ سوء الْخلق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! نحوست کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برے اخلاق۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4043 - وَرَوَاهُ فِيهِ اَيْضًا من حَدِيْثِ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشؤم سوء الْخلق

❀❀ یہ روایت انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "نحوست، برے اخلاق ہیں"۔

4044 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَيْءٍ اِلَّا لَهُ تَوْبَة

اِلَّا صَاحب سوء الْخلق فَاِنَّهٗ لَا يَتُوْب من ذَنْب اِلَّا عَاد فِيْ شَرّ مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والاصبهاني

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر کام کی توبہ ہو سکتی ہے البتہ برے اخلاق والے شخص کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ کسی گناہ سے توبہ کرے گا تو اس سے زیادہ برے گناہ کا دوبارہ ارتکاب کرلے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4045 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْاَصبهانِي عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجزيرة لم يسمه عَنْ مَيْمُوْن بن مهْرَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنْب أعظم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من سوء الْخلق وَذٰلِكَ اَن صَاحبه لَا يخرج من ذَنْب اِلَّا وَقع فِيْ ذَنْب . وَهٰذَا مُرْسل

❀❀ اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برے اخلاق سے زیادہ بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کرنے والا شخص جب کسی ایک گناہ سے نکلتا ہے تو ایک اور گناہ میں مبتلاء ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت مرسل ہے۔

4046 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من الشقاق والنفاق وَسُوء الْاَخلاق . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں بدنصیبی منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الرِّفْق والأناة والحلم

باب: نرمی مہربانی اور بردباری کے بارے میں ترغیبی روایات

4047 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق فِي الْاَمر كُله . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4048 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق وَيُعْطِي على الرِّفْق مَا لَا يُعْطى على العنف وَمَا لَا يُعْطى على سواهُ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے وہ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور وہ مہربانی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں کرتا یا اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں کرتا''۔

4049 - وعنها ايضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّفق لا يكون فِي شَيْءٍ اِلَّا زانه وَلَا ينزع من شَيْءٍ اِلَّا شانه . رَوَاهُ مُسْلِم

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نرمی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے سنوار دے گی اور جس کسی چیز سے الگ کی جائے گی اسے بدنما کر دے گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4050 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ ليعطي على الرِّفق مَا لَا يُعْطي على الْخرق وَاِذَا اَحَبَّ الله عبدا اعطاهُ الرِّفق مَا من اَهْل بَيت يحرمُونَ الرِّفق اِلَّا حرمُوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد مُخْتَصرًا من يحرم الرِّفق يحرم الْخَيْر زَاد اَبُوْ دَاوُد كُله

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے' جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اسے نرمی عطا کر دیتا ہے' جس بھی گھرانے کے لوگ نرمی سے محروم ہوں وہ واقعی محروم ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:) ''جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا''۔

امام ابوداؤد نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وہ پوری کی پوری بھلائی سے محروم رہا''۔

4051 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعطي حَظه من الرِّفق فَقَدْ اعطي حَظه من الْخَيْر وَمَنْ حرم حَظه من الرِّفق فَقَدْ حرم حَظه من الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کر دیا جائے اسے بھلائی میں سے اس کا حصہ عطا کر دیا جاتا ہے' اور جس شخص کو نرمی میں سے حصے سے محروم رکھا جائے اسے بھلائی میں سے اس کے حصے سے محروم رکھا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4052 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يحب الرِّفق ويرضاه ويعين عَلَيْهِ مَا لَا يعين على العنف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة صَدَقَة بن عبد الله السمين وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے راضی رہتا ہے اور اس کے حوالے سے وہ مدد کرتا ہے جو وہ سختی پر نہیں کرتا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے صدقہ بن عبداللہ سمین سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4053 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَة ارفقي فَإِن اللّٰه إِذا اَرَادَ بِاَهْلِ بَيْت خيرا اَدخل عَلَيْهِمُ الرِّفْق
رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ جَابر ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عائشہ! نرمی سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو ان پر نرمی داخل کر دیتا ہے"۔
یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان دونوں کی روایتوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4054 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّفْق يمن والخرق شُؤْم ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"نرمی برکت ہے اور سختی نحوست ہے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4055 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أعطى اَهْل بَيت الرِّفْق إِلَّا نفعهم ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جس گھرانے والوں کو نرمی عطا کی جائے وہ انہیں فائدہ ہی دیتی ہے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4056 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَاَدخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان إِلَى الْمَمْلُوك
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کو پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا کمزور کے ساتھ نرمی والدین پر شفقت اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک"
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4057 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الرِّفْق فِي شَيْءٍ قطّ

اِلاَّ زانه وَلَا كَانَ الْخرق فِيْ شَيْءٍ قط اِلَّا شانه وَاِن الله رَفِيق يحب الرِّفْق . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لين وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَعِنْده الْفُحْش مَكَان الْخرق وَلَمْ يقل وَاِن الله اِلَى آخِره

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نرمی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کردے گی' اور سختی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے بدنما کردے گی بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے' اور مہربانی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور انہوں نے لفظ ''سختی'' کی جگہ لفظ ''فحاشی'' استعمال کیا ہے' اور یہ الفاظ نقل نہیں کئے:

''بے شک اللہ تعالیٰ''۔ اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

4058 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَال اَعْرَابِي فِي الْمَسْجِد فَقَامَ النَّاس اِلَيْهِ ليقعوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعوه واريقوا على بَوْله سجلا من مَاء اَوْ ذنوبا من مَاء فَاِنَّمَا بعثتم ميسرين وَلَمْ تبعثوا معسرين . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ . السّجل بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُون الْجِيم هِيَ الدَّلْو الممتلئة مَاء والذنوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة مثل السّجل وَقِيْلَ هِيَ الدَّلْو مُطلقًا سَوَاء كَانَ فِيهَا مَاء اَوْ لم يكن وَقِيْلَ دون الملاى

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف جانے لگے تاکہ اس کی پٹائی کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کرنے دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہادینا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تمہیں آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ سجل یہ اس ڈول کو کہتے ہیں: جو پانی سے بھرا ہوا ہو۔

لفظ ذنوب یہ بھی ڈول کی مانند ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد مطلق طور پر ڈول ہوتا ہے خواہ اس میں پانی موجود ہو یا نہ ہو اور ایک قول کے مطابق وہ ڈول ہوتا ہے' جو مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔

4059 - وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يسروا وَلَا تُعَسِّرُوا وبشروا وَلَا

4059-صحيح البخاري - كتاب العلم' باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم - حديث:69صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " يسروا ولا - حديث:5780صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب في الأمر بالتيسير - حديث:3351مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر الموجب على الموجه لقتال المشركين - حديث:5268مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الغضب وما يقوله الناس - حديث:24858السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' التخول بالموعظة - حديث:5719مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12114مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - وأبو التياح عن أنس' حديث:2185مسند ابن الجعد - أبو التياح يزيد بن حميد الضبعي' حديث:1147مسند أبي يعلى الموصلي - أبو التياح' حديث:4061المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10747الأدب المفرد للبخاري - باب التسكين' حديث:488

تنفروا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''آسانی فراہم کرو سختی نہ کرو خوشخبری دو متنفر نہ کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4060 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خير رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمرَيْنِ قطّ اِلَّا اَخذ ايسرهما مَا لم يكن اِثْمًا فَإِن كَانَ ثَمَّ اِثم كَانَ أبعد النَّاس مِنْهُ وَمَا انتقم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لنفسِهِ فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اَن تنتهك حُرْمَة اللّٰه فينتقم للّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں زیادہ آسان ہوتا تھا جبکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہوتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب سے زیادہ دور رہتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4061 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا اخبركُم بِمن يحرم على النَّار اَوْ بِمن تحرم عَلَيْهِ النَّار تحرم على كل هَين لين سهل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه فِيْ اِحْدَى رواياته اِنَّمَا تحرم النَّار على كل هَين لين قريب سهل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو آگ پر حرام ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آگ اس پر حرام ہوگی وہ ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو آسان' نرم اور سہل ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک آگ ہر آسان' نرم' ساتھ رہنے والے اور سہل شخص پر حرام ہے''۔

4062 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التاني من اللّٰه والعجلة من الشَّيْطَان وَمَا اَحَد اكثر معاذير من اللّٰه وَمَا من شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من الْحَمد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آرام سے کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا اور کوئی نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حمد سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4063 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للأشج إِن فِيك لخصلتين يحبهما اللّٰه وَرَسُوله الْحلم والأناة . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبدالقیس قبیلے کے سردار) اشج سے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں بردباری اور نرمی"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4064 - وَرُوِيَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا جمع اللّٰه الْخَلَائق نَادَى مُنَاد اَيْنَ اَهْلِ الْفضل قَالَ فَيَقُوْمُ نَاس وهم يسير فَيَنْطَلِقُوْنَ سرَاعًا إِلَى الْجنَّة فتتلقاهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُوْنَ إِنَّا نرَاكُم سرَاعًا إِلَى الْجنَّة فَمَنْ اَنْتُم فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلِ الْفضل فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا فَضلكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا إِذا ظلمنَا صَبرنَا وَإِذَا أُسِيءَ إِلَيْنَا حلمنا فَيُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجنَّة فَنعم أجر العاملين

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو (قیامت کے دن) جمع کرے گا تو ایک منادی پکار کر کہے گا کہ فضیلت والے لوگ کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ چل پڑیں گے وہ تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جائیں گے راستے میں انہیں فرشتے ملیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جارہے ہو تم کون لوگ ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم فضیلت والے لوگ ہیں فرشتے دریافت کریں گے تمہیں کیا فضیلت حاصل تھی؟ وہ جواب دیں گے جب ہمارے ساتھ ظلم کیا جاتا تھا' تو ہم صبر سے کام لیتے تھے جب ہمارے ساتھ برائی کی جاتی تھی' تو ہم بردباری سے کام لیتے تھے تو ان سے کہا: جائے گا کہ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ جو عمل کرنے والوں کے لئے عمدہ اجر ہے"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4065 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن العَبْد ليدرك بالحلم دَرَجَة الصَّائِم الْقَائِم

زَاد بعض الرواة فِيهِ وَإِنَّهُ ليكتب جبارا وَمَا يملك إِلَّا اَهْل بَيته

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بندہ بردباری کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے"۔

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"کسی بندے کو جبار (یعنی سخت مزاج یا متکبر کے) طور پر نوٹ کیا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے اہل خانہ کا مالک ہوتا ہے"۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4066 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت اَمْشِی مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ برد نجرانی غلیظ الْحَاشِیَۃ فادر کہ اَعْرَابِی فَجَذَبَہُ بردائہ جذبۃ شَدِیْدَۃ فَنَظرت اِلٰی صفحۃ عنق رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقد اثر بھا حَاشِیَۃ الرِّدَاءِ من شدۃ جذبتہ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّد مر لی من مَال اللّٰہ الَّذِی عندک فَالْتفت اِلَیْہِ فَضحِک ثُمَّ امر لَہٗ بعطاء

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موٹے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا تو میں نے دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس چادر کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر پڑ چکا تھا پھر اس شخص نے کہا: اے حضرت محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم دیں جو آپ کے پاس موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ دینے کے لئے فرمایا۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4067 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَاَنِّیْ انظر اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِی نَبیا من الْاَنْبِیَاء ضربہ قومہ فادموہ وَھُوَ یمسح الدَّم عَن وَجھہ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغفر لقومی فَاِنَّھُم لَا یعلمُوْنَ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں اتنا مارا کہ ان کا خون نکل آیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4068 - وَعَنْ عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَجبت محبَّۃ اللّٰہ علی من اغضب فحلم

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَفِیْ سَنَدہ اَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار الْمصْرِیّ شیخ الْحَاکِم وَقد وَثقہُ الْحَاکِم وَحدہ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"اللہ تعالیٰ کی محبت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو غصے میں آنے کے باوجود بردباری کا مظاہرہ کرے"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں امام احمد بن داود بن عبدالغفار مصری ہے جو امام حاکم کا استاد ہے صرف امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

4066-صحیح البخاری - کتاب اللباس باب البرود والحبرۃ والشملۃ - حدیث:5480 صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ باب إعطاء من سأل بفحش وغلظۃ - حدیث:1813 صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ ذکر ما کان یعطی صلی اللہ علیہ وسلم من سألہ من - حدیث:6466 مسند أحمد بن حنبل مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ - حدیث:12323 شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان فصل فی الحلم والتؤدۃ والرفق فی الأمور کلہا - حدیث:8211

4069 - وَتقدم حَدِیْث عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الا انبئکم بِمَا یشرف اللّٰه بِهٖ الْبُنیان وَیرْفَع بِهٖ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ تحلم علی من جهل عَلَیْكَ وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِی من حرمك وَتصل من قطعك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلند عمارتیں (جنت میں) نصیب کرے گا اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرے گا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرے تم اس کے لئے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو شخص تم سے قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

4070 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِید بالصرعة اِنَّمَا الشَّدِید الَّذِیْ یملك نَفسه عِنْد الْغَضَب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم ۔ قَالَ الْحَافِظ وَسَیَاْتِیْ بَاب فِی الْغَضَب وَدفعه اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: غصب اور اس کو دور کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِیْب فِیْ طلاقة الْوَجْه وَطیب الْکَلَام وَغَیْر ذٰلِكَ مِمَّا یذکر

باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے اور پاکیزہ گفتگو کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

4071 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَیْئًا وَّلَوْ اَن تلقی اَخَاك بِوَجْه طلیق ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

4070-صحیح البخاری - کتاب الأدب' باب الحذر من الغضب - حدیث:5769صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب فضل من یملك نفسه عند الغضب وبأی شیء یذهب الغضب - حدیث:4830موطأ مالك - کتاب حسن الخلق' باب ما جاء فی الغضب - حدیث: 1631جامع معمر بن راشد - الغضب والغیظ وما جاء فیه' حدیث: 897مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' ما ذکر فی الغضب مما یقوله الناس - حدیث:24863السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' من الشدید - حدیث: 9860السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبیة - حدیث: 19615مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 7060شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فی ترك الغضب - حدیث:8021الأدب المفرد للبخاری - باب الغضب' حدیث:1359

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بھلائی میں کسی بھی چیز کو حقیر ہرگز نہ سمجھو خواہ وہ چیز تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4072 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من الصَّدَقَة اَن تسلم على النَّاس وَاَنت طليق الْوَجْه

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

حسن بصری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''صدقہ کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کرو''
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت مرسل ہے۔

4073 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوف صَدَقَة وَاِن من الْمَعْرُوف اَن تلقى اَخَاك بِوَجْه طلق وَاَن تفرغ من دلوك فِي اِنَاء اَخِيك

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وصدره فِي الصَّحِيْحَيْنِ من حَدِيْث حُذَيْفَة وَجَابر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو اور تم اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے برتن میں پانی انڈیل دو''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4074 - وَعَن اَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تبسمك فِي وَجه اَخِيك صَدَقَة وامرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَدَقَة وارشادك الرجل فِي اَرض الضلال لَك صَدَقَة واماطتك الْاَذَى والشوك والعظم عَن الطَّرِيق لَك صَدَقَة وافراغك من دلوك فِي دلو اَخِيك لَك صَدَقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَزَاد وبصرك للرجل الرَّدِيء الْبَصَر لَك صَدَقَة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کے ملنا صدقہ ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے تمہارا کسی شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کر دینا صدقہ ہے تکلیف دہ چیز کو یا کانٹے کو یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے یا تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''تمہارا اس شخص کی رہنمائی کرنا جس کی بینائی کمزور ہو صدقہ ہے''۔

4075 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تبسمك فِي وَجه اَخِيك يكْتب لَك بِهِ صَدَقَة واماطتك الْاَذَى عَن الطَّرِيق يكْتب لَك بِهِ صَدَقَة وَاِن اَمرك بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وارشادك الضال يكْتب لَك بِهِ صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة يحيى بن اَبِي عَطاء وَهُوَ مَجْهُوْل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا ہے تمہارا بھٹکے ہوئے شخص کو راستہ بتا دینا تمہارے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے یحییٰ بن ابوعطاء سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ راوی مجہول ہے۔

4076 - وَعَنْ اَبِي جرى الْهُجَيْمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قوم من اَهْلِ الْبَادِيَة فعلمنَا شَيْئًا ينفعنا اللّٰه بِهِ فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِي اِنَاء المستسقي وَلَوْ اَن تكلم اَخَاك ووجهك اِلَيْهِ منبسط وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهُ من المخيلة وَلَا يُحِبهَا اللّٰه وَاِن امْرُؤ شتمك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تشتمه بِمَا تعلم فِيهِ فَاِن اجره لَك ووباله على من قَالَه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ مفرقا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم دیہاتوں کے رہنے والے لوگ ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے شخص کے برتن میں پانی ڈال دو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ جب کلام کرو تو تمہارے چہرے پر خوشی کے آثار ہوں اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کا حصہ ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اور کوئی شخص تمہارے اندر موجود برائی کے حوالے سے تمہیں برا کہے تو تم اس چیز کے حوالے سے اسے برا نہ کہنا کہ جس کے بارے میں تمہیں پتہ ہو کہ یہ برائی اس میں پائی جاتی ہے کیونکہ تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اس نے جو کچھ کہا ہے اس کا وبال اس پر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام نسائی نے الگ الگ کر کے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4077 - وَفِي رِوَايَة للنسائي فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا اَن تَأتيه وَلَوْ اَن تهب صلَة الْحَبل وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِي اِنَاء المستسقي وَلَوْ اَن تلقى اَخَاك الْمُسلم ووجهك بسط اِلَيْهِ وَلَوْ اَن تونس الوحشان بِنَفسِك وَلَوْ اَن تهب الشسع

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم کسی بھی نیکی کے ارتکاب کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ یہ ہو کہ تم رسی کا ٹکڑا ہبہ کر دو یا اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے

کے برتن میں پانی ڈال دو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے ملو اور تم اس سے خندہ پیشانی سے ملو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنی ذات کے ذریعے پریشان شخص کو انسیت فراہم کرو خواہ وہ یہ ہو کہ تم تسمہ ہبہ کر دو''۔

4078 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ والکلمة الطَّیبَة صَدَقَة رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4079 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم یجد فبکلمة طیبة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کے نصف ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اگر کسی کو یہ بھی نہیں ملتا تو وہ اچھی بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4080 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن شُرَیْح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِیْ بِشَیْءٍ یُوجب لی الْجَنَّة قَالَ مُوجب الْجَنَّة اِطْعَام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَحسن الْكَلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا عَلَیْك بِحسن الْكَلَام وبذل الطَّعَام وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح وَلَا عِلَّة لَهٗ رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِیْث أنس قَالَ قَالَ رجل للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِیْ عملا یدخلنی الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وأطب الْكَلَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

❀❀ مقدام بن شریح نے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کو واجب کرنے والی چیزیں' کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور اچھی بات کہنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم پر لازم ہے کہ اچھا کلام کرو اور کھانا خرچ کرو''۔

• امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے امام بزار نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ اور پاکیزہ گفتگو کرو رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

4081 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفَة

يرى ظاهرها من بَاطِنِهَا وباطنها من ظاهرها فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن اطاب الْكَلَام وَاطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا وَتقدم جملَة من اَحَادِيْث هٰذَا النَّوْع فِيْ قيام اللَّيْل واطعام الطَّعَام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک بالاخانہ ہے جس کا اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسے ملے گا جو پاکیزہ گفتگو کرے گا کھانا کھلائے گا اور رات کو نوافل ادا کرے گا جب لوگ سورہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث رات کے وقت قیام کرنے اور کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

التَّرْغِيْب فِيْ اِفشاء السَّلَام وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله وترهيب الْمَرْء من حب الْقيام لَهُ

باب: سلام پھیلانے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اور آدمی کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اس چیز کو پسند کرے کہ اس کے لئے قیام کیا جائے

4082 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَي الْاِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اسلام میں کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور یہ کہ تم اس شخص کو بھی سلام کرو جس سے تم واقف ہو اور اس کو بھی جس سے تم واقف نہیں ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4083 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰى تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰى تحَابوا اَلا أدلكم على شَيْءٍ اِذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السَّلَام بَيْنكُم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کام کرلوگے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ تم اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4084 - وَعَنِ ابْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَيْكُمْ دَاءِ الْاُمَمِ قبلكُمُ الْبغضَاء والحسد والبغضاء هِيَ المحالقة لَيْسَ حالقة الشّعْر وَلٰكِن حالقة الدّين وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰى تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰى تحابوا اَلَا انبئكم بِمَا يثبت لكم ذٰلِكَ افشوا السّلام بَيْنكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم سے پہلے کی امتوں کی بیماریاں بغض رکھنا حسد کرنا تمہاری طرف بھی آئیں گی بغض مونڈ دینے والی چیز ہے۔ یہ بالوں کو نہیں مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے لئے اس چیز (یعنی آپس کی محبت) کو ثابت کردے گی؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4085 - وَرُوِيَ عَنْ شيبَة الحجبي عَن عَمه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث يصفين لَك ود اَخِيك تسلم عَلَيْهِ اِذا لَقيته وَتوسع لَهُ فِي الْمجْلس وَتَدْعُوهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهِ اِلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ شیبہ حجبی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے اپنے چچا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تین چیزیں تمہارے لئے تمہارے بھائی کی محبت کو نکھار دیں گی جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو محفل میں اس کے لئے گنجائش پیدا کرو اور اسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4086 - وَعَنِ الْبراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افشوا السّلام تسلموا رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تم سلام کو پھیلاؤ تم سلامت رہو گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4087 - وَعَنْ اَبِيْ يُوسُف عبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس افشوا السّلام واطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخلوا الْجنَّة بِسَلام رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

❀❀ حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ اور رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4088 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأفشوا السَّلَام واطعموا الطَّعَام تدخلوا الْجنان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم غير مَا حَدِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے علاوہ اس نوعیت کی دیگر روایات کھانا کھلانے سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

4089 - وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِشَيْءٍ يُوجب لي الْجَنَّة قَالَ طيب الْكَلَام وبذل السَّلَام وإطعام الطَّعَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه فِيْ حَدِيْث وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیزہ گفتگو، سلام کرنا اور کھانا کھلانا''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4090 - وَتقدم فِيْ رِوَايَةٍ جَيِّدَة للطبراني قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل يدخلني الْجَنَّة قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة بذل السَّلَام وَحسن الْكَلَام

❀❀ اس سے پہلے امام طبرانی کے حوالے سے ایک عمدہ روایت گزر چکی ہے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سلام کرنا اور عمدہ گفتگو کرنا شامل ہیں۔

4091 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلم على الْمُسلم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُو دَاوُد

وَلمُسْلِم حق الْمُسلم على الْمُسلم سِتّ

قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَاِذَا دعَاك فاجبه وَاِذَا استنصحك فانصح لَهٗ وَاِذَا

عطس فَحَمِدَ اللّٰہ فشمته وَاِذَا مرض فعده وَاِذَا مَاتَ فَاتبعهٗ

وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِ هٰذَا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اسے ملو تو اسے سلام کرو، جب وہ تمہیں بلائے تو تم اسے جواب دو جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے اس کا جواب دو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4092 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفشوا السَّلَام كي تعلوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم سربلندی حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4093 - وَعَنِ الْاَغَرِ اغر مزينة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امر لی بجريب من تمر عِنْد رجل من الْاَنْصَار فمطلني بِهٖ

فكلمت فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغدُ يَا اَبَا بكر فَخذ لَهٗ تمره فوعدني اَبُوْ بَكْرٍ الْمَسْجِد اذا صلينَا الصُّبْح فَوَجَدته حَيْثُ وَعَدَنِی فَانْطَلَقْنَا فَكلما رای اَبَا بكر رجل من بعيد سلم عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اما ترى مَا يُصِيب الْقَوْم عَلَيْك من الْفضل لَا يسبقك اِلَى السَّلَام اَحَد فَكُنَّا اِذا طلع الرجل من بعيد بادرناه بِالسَّلَامِ قبل اَن يسلم علينا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والْاَوسط وَاَحَد اِسنادی الْكَبِيْر رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀ حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو اغر مزینہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھجوروں کا ایک جریب دینے کا حکم دیا جو ایک انصاری کے پاس موجود تھا اس شخص نے مجھے دینے میں ٹال مٹول کی میں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر کل صبح تم جا کے اس سے کھجوریں حاصل کر لینا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مسجد میں ملنے کا وعدہ کیا جب ہم نے صبح کی نماز ادا کر لی تو میں نے انہیں پایا کہ جس طرح انہوں نے وعدہ کیا تھا وہ وہاں موجود تھے ہم وہاں سے روانہ ہوئے جو بھی شخص دور سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا وہ انہیں سلام کرتا تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات

دیکھی ہے کہ لوگوں نے کس طرح تم پر فضیلت حاصل کی ہے ہر شخص پہلے سلام کر لیتا ہے' تو جب بھی ہمیں دور سے کوئی شخص نظر آتا اس کے بعد ہم اسے سلام کرنے میں جلدی کرتے اس سے پہلے کہ وہ ہمیں سلام کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے معجم کبیر میں مختلف اسناد میں سے ایک سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4094 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ من بـداهم بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَلَفْظه قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيهمَا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ قَالَ اَوْلَاهما بِاللّٰهِ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مقرب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرتا ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''عرض کی گئی: یا رسول اللہ! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں' تو ان میں سے کون سلام میں پہل کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مقرب ہوگا''۔

4095 - وَعَن جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسلم الرَّاكِب على الْمَاشِي والماشی على الْقَاعِد والماشيان اَيهمَا بَدَاَ فَهُوَ افضل . رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سوار شخص پیدل کو سلام کرے گا پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہل کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4096 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَام اسْم من اَسمَاء اللّٰه تَعَالٰی وَضعه فِی الْاَرْض فافشوه بَيْنكُمْ فَاِن الرجل الْمُسلم اِذا مر بِقوم فَسلم عَلَيْهِمْ فَردُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فضل دَرَجَة بتذكيره اِيَّاهُم السَّلَام فَاِن لم يردوا عَلَيْهِ رد عَلَيْهِ من هُوَ خير مِنْهُم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحد اِسنادی الْبَزَّار جيد قوی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''السلام''۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں رکھا ہے' تو تم آپس میں اسے پھیلاؤ کیونکہ جب کوئی مسلمان شخص کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے' اور انہیں سلام کرتا ہے' اور وہ لوگ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں' تو اس مسلمان کو ان لوگوں پر ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو سلام یاد کروایا ہے' اور اگر وہ لوگ اسے سلام کا جواب نہیں دیتے تو سلام کا جواب وہ ذات اسے دیتی ہے' جو ان سب سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام بزار کی دو اسناد میں سے ایک سند قوی ہے۔

4097 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتفرق بَيْنَنَا شَجَرَة فَإِذَا الْتَقَيْنَا يسلم بَعْضنَا على بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اگر ہمارے درمیان ایک درخت کی وجہ سے جدائی آجاتی تو پھر جب ہم ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4098 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا انْتهى اَحَدُكُم اِلَى الْمَجْلِسِ فليسلم فَإِذَا اَرَادَ اَن يَقُوْمُ فليسلم فَلَيْسَتْ الْاُوْلَى بِاَحَق من الْاٰخِرَة
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ
وَزَاد رزين وَمَنْ سلم على قوم حِيْن يَقُوْمُ عَنْهُم كَانَ شريكهم فِيْمَا خَاضُوا من الْخَيْر بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص محفل میں آئے تو سلام کرے اور جب وہ اٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق نہیں رکھتا (یعنی دوسرا (سلام) بھی پہلے کی طرف اہم ہے)''
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔
رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''جو شخص لوگوں کے پاس سے' اٹھتے وقت انہیں سلام کرتا ہے وہ اس بھلائی میں بھی حصے دار ہوتا ہے' جو بھلائی وہ لوگ اس کے جانے کے بعد کرتے ہیں''۔

4099 - وروى اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ حق على من قَامَ على جمَاعَة اَن يسلم عَلَيْهِمْ وَحق على من قَامَ من مَجْلِس اَن يسلم فَقَامَ رجل وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَكَلَّم فَلَمْ يسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْرع مَا نسي

❀ امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص لوگوں کے پاس سے اٹھنے لگتا ہے' تو اس پر لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو سلام کرے جو شخص محفل سے اٹھنے لگتا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ انہیں سلام کرے ایک صاحب اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کلام کررہے تھے۔ ان صاحب نے سلام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کتنی جلدی بھول گیا ہے۔

4100 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا بني اِذا كنت فِيْ مَجْلِس ترجو خَيره فعجلت بك حَاجَة فَقل السَّلَام عَلَيْكُمْ فَإِنَّك شريكهم فِيْمَا يصيبون فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِس
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَمَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْف اَصح

❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اے میرے بیٹے! جب تم کسی محفل میں موجود ہو جس میں بھلائی کی تمہیں توقع ہو اور تمہیں وہاں سے جلدی اٹھنا پڑ جائے تو تم یہ کہو السلام علیکم کیونکہ اس محفل میں وہ لوگ جو بھی اچھائی کریں گے تم اس میں حصہ دار شمار ہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

4101 - وَعَنْ عِمْرَانَ بن الحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ فَرد عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عشر ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ عشرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَحسنه اَيْضًا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من طَرِيْق اَبِيْ مَرْحُوم واسمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُوْن عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ مَرْفُوْعا بِنَحْوِهِ

وَزَاد: ثُمَّ اَتَى آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته ومغفرته فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ قَالَ هٰكَذَا تكون الْفَضَائِل

❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا: وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام بیہقی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے' اس کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چالیس نیکیاں ملیں گی آپ ﷺ نے فرمایا: فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔

4102 - وَرُوِيَ عَنْ سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ كتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه كتبت لَهُ عشرُوْنَ حَسَنَة وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته كتبت لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4103 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رجلا مر علی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مجلس فَقَالَ سَلام عَلَيْكُمْ فَقَالَ عشر حَسَنَات ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سَلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ عشرُوْنَ حَسَنَةً ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سَلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاته فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً فَقَامَ رجل من الْمجْلس وَلَمْ يسلم فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اوشك مَا نسی صَاحبكُمْ اِذا جَاءَ اَحدُكُمْ اِلَی الْمجْلس فليسلم فَاِن بدا لَهٗ اَن يجلس فليجلس وَاِن قَامَ فليسلم فَلَيْسَتْ الْاُوْلٰی بِاَحق من الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابن حبَان فِیْ صَحِيْحه ۔ مَا اوشك اَی مَا اَسْرع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ ﷺ اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے اس نے کہا: سلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص گزرا اور وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی محفل میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سلام نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ساتھی جلدی بھول گیا ہے جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے پھر اگر اسے مناسب لگے تو بیٹھ جائے اور جب وہ اٹھنے لگے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کی بہ نسبت زیادہ حق دار نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ ما اوشک اس کا مطلب ہے وہ کتنی جلدی ایسا کر گیا۔

4104 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُوْنَ خصْلَة أعلاهن منيحة العنز مَا من عَامل يعْمل بخصلة مِنْهَا رَجَاء ثَوَابهَا وتصديق موعودها اِلَّا أدخلهُ اللّٰه بهَا الْجنَّة

قَالَ حسان فعددنا مَا دون منيحة العنز من رد السَّلَام وتشميت الْعَاطِس واماطة الْاَذَی عَن الطَّرِيْق وَنَحْوَهٗ فَمَا استطعنا اَن تبلغ خمس عشرَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چالیس خصلتیں ہیں جن میں سے سب سے بلند تر چیز یہ ہے کہ بکری کا بچہ عطیہ کے طور پر دے دیا جائے جو شخص ان میں سے کسی بھی خصلت پر اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے عمل کرے گا اور اس کے بارے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حسان بیان کرتے ہیں: بکری کے بچے کو عطیہ کرنے کے بعد جو چیزیں ہیں ہم نے انہیں شمار کرنا شروع کیا تو اس میں سلام کا جواب دینا چھینکنے والے کو جواب دینا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا اور اس جیسی دیگر چیزیں شامل ہیں لیکن پھر بھی ہم پندرہ سے زیادہ تک نہیں پہنچ سکے۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4105 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعجز النَّاس من عجز فِی الدُّعَاء وابخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا یروی عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ اِسْنَاد جید قوی

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے' جو دعا مانگنے کے حوالے سے عاجز ہو' اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ عمدہ اور قوی سند ہے۔

4106 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسرق النَّاس الَّذِیْ یسرق صلَاته قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیفَ یسرق صلَاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها وابخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَاد جید

❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس میں رکوع اور سجود مکمل ادا نہیں کرتا ہے' اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4107 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اتی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن لفُلَان فِی حائطی عذقا وَاِنَّهُ قد آذانِی وشق عَلَیّ مَکَان عذقه فَاَرْسل اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بعنی عذقك الَّذِیْ فِی حَائِط فلَان قَالَ لَا قَالَ فهبه لی

قَالَ لَا قَالَ فبعنیه بعذق فِی الْجنَّة

قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْت الَّذِیْ هُوَ ابخل مِنْك اِلَّا الَّذِیْ یبخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاس بِهٖ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِیْمَا یَقُوْلُ اِذا دخل بَیته اَحَادِیْث من السَّلَام فاغنی عَن اِعَادَتهَا هُنَا

❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجوروں کا ایک گچھہ ہے وہ شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے' اور اس کے گچھے کی جگہ میرے لئے پریشانی کا باعث ہے نبی

اکرم ﷺ نے اسے پیغام بھیج کر دریافت کیا: تم فلاں شخص کے باغ میں موجود اپنا کھجور مجھے فروخت کر دو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہ مجھے ہبہ کر دو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جنت میں ایک کھجے کے عوض میں وہ مجھے فروخت کر دو اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تم سے بڑا بخیل ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہوتا ہے

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند کے راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے سے متعلق باب میں سلام کرنے سے متعلق روایات گزر چکی ہیں' تو اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

4108 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ اَن يَتَمَثَّل لَهُ الرِّجَال قياما فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَده مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4109 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متوكئا على عَصا فقمنا اِلَيْهِ فَقَالَ لَا تقوموا كَمَا تقوم الْاَعَاجِم يعظم بَعْضهَا بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَاده حسن

فِيْهِ اَبُوْ غَالب واسمه حزور وَيُقَال نَافِع وَيُقَال سعيد بن الحزور فِيْهِ كَلَام طَوِيل ذكرته فِيْ مُخْتَصر السّنَن وَغَيْرِهٖ وَالْغَالِب عَلَيْهِ التوثيق وَقد صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصا کے ساتھ ٹیک لگا کر ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ابوغالب ہے' جس نام حزور ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام نافع ہے' اور ایک قول کے مطابق سعید بن حزور ہے' اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے مختصر السنن اور دیگر جگہوں پر نقل کیا ہے غالب یہ ہے کہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِیْب فِی المصافحة و الترهیب من الْاِشَارَةِ فِی السَّلَام وَمَا جَاءَ فِی السَّلَام علی الْکفار

باب: مصافحہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور سلام کرتے ہوئے اشارہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات کفار کو سلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4110 - عَنِ الْبَرَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین یَلْتَقِیَانِ فیتصافحان اِلَّا غفر لهما قبل اَن یَتفرَّقَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ کِلَاهُمَا من رِوَایَة الْاَجْلَح عَنْ اَبِیْ اِسْحَاق عَنْ اَبِیْ الْبَرَاء وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں' تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ان دونوں نے اسے اجلح کے حوالے سے ابواسحٰق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4111 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللّٰه واستغفراه غفر لهما

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَة اَبُوْ بلج بِفَتْح الْبَاء وَسُکُوْن اللَّام بعْدهَا جِیم واسْمه یحیی بن سلیم وَیُقَال یحیی بن اَبِیْ الْاَسود وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ وَعَلَی الْاَجْلَح واسْمه یحیی بن عبد اللّٰه اَبُوْ حجیة الْکِنْدِیّ وَاِسْنَاد هٰذَا الْحَدِیْث فِیْهِ اضْطِرَاب

❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں: اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ابوبلج سے منقول ہے' جس کا نام یحییٰ بن سلیم ہے' اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن اسود ہے' اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اجلح کے بارے میں بھی کلام آئے گا جس کا نام یحییٰ بن عبداللہ ابوحجیہ کندی ہے' اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

4112 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ دَاوُد الْاَعْمَی وَهُوَ مَتْرُوْك قَالَ لَقِیَنِیْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَاَخذ بِیَدِی وصافحنی وَضحك فِیْ وَجْهی ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِی لم اخذت بِیَدِك قلت لَا اِلَّا اننی ظَنَنْت اَنَّك لم تَفْعَلهُ اِلَّا لخیر فَقَالَ اِن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَنِیْ فَفعل بِی ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِی لم فعلت بك ذٰلِكَ قلت لَا قَالَ قَالَ

النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِمین اِذا التقیا وتصافحا وَضحك کل مِنْھُمَا فِیْ وَجه صَاحبه لَا یفْعَلَانِ ذٰلِكَ اِلَّا للّٰه لم یَتفَرَّقَا حَتّٰی یغْفر لَھما

❀❀ امام طبرانی نے ابوداؤد نابینا کے حوالے سے جوایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مسکرا کے مجھے ملے پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ البتہ میرا یہ گمان ہے کہ آپ نے کسی بھلائی کی وجہ سے ہی یہ کام کیا ہوگا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مجھ سے ملے تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے مسکرا کر ملتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایسا کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

4113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمین التقیا فَاَخذ اَحدھمَا بید صَاحبه اِلَّا کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَن یحضر دعاءھما وَلَا یفرق بَیْنَ اَیْدِیھِمَا حَتّٰی یغْفر لَھما وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی ورواۃ اَحْمد کلھم ثِقَات اِلَّا مَیْمُون الْمَرَادِی وَھٰذَا الحَدِیْثِ مِمَّا انکر عَلَیْہِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دے''۔

روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار اور امام ابو یعلی نے بھی نقل کیا ہے امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف میمون مرادی کا معاملہ مختلف ہے اور اس حدیث کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے۔

4114 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا تلاقوا تصافحوا وَاِذَا قدمُوا من سفر تعانقوا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4115 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ بن الْیَمَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤْمِن اِذا لَقِی الْمُؤْمِن فَسلم عَلَیْہِ وَاَخذ بِیَدِهٖ فصافحه تناثرت خطایاھما کَمَا یَتَنَاثَر ورق الشّجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَرُوَاته لَا اَعْلَمُ فیھم مجروحا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن جب کسی دوسرے مومن سے ملتا ہے اور اسے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راویوں میں سے کسی کے بارے میں مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔

4116 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِی حُذَیْفَةَ فَاَرَادَ اَن یصافحه فتنحی حُذَیْفَةَ فَقَالَ اِنِّیْ کنت جنبا فَقَالَ اِن الْمُسلم اِذا صَافح اَخَاهُ تحاتت خطایاهما کَمَا یتحات ورق الشّجر . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَة مُصعب بن ثَابت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کا ارادہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے انہوں نے عرض کی: میں جنبی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ یہ روایت امام بزار نے مصعب بن ثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4117 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسلمین اِذا التقیا فتصافحا وتساء لا أنزل اللّٰه بَیْنَهُمَا مائَة رَحْمَة تِسْعَة وَتِسْعین لأبشهما وَأطلقهمَا وَابَرهمَا وأحسنهما مساء لة بِأَخِیه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

لأبشهما أی لأکثرهما بشاشة وَهِی طلاقة الْوَجْه مَعَ الْفَرح والتبسم وَحسن الإقبال واللطف فِی الْمَسْأَلَة وَأطلقهمَا أی أکثرهما وأبلغهما طلاقة وَهِی بِمَعْنى البشاشة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے حال احوال دریافت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے لئے ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے جن میں سے ننانویں رحمتیں اس شخص کے لئے ہوتی ہیں جو زیادہ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ اور اچھے طریقے کے ساتھ ملتا ہے' اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی کا حال احوال دریافت کرتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔
لفظ لابشهما سے مراد یہ ہے کہ جو زیادہ بشاشت کے ساتھ ملتا ہے' اس سے مراد خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہے' اور اچھی طرح سے سامنا کرنا ہے' اور حال احوال دریافت کرتے ہوئے مہربانی کرنا ہے
اطلقه کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہے' اس کا مطلب بھی بشاشت ہے۔

4118 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا التقی الرّجلَانِ الْمُسلمَان فَسلم أحدهمَا على صَاحبه فَإِن أحبهما إِلَى اللّٰه أحسنهما بشرا لصَاحبه فَإِذا تصافحا

نزلت عَلَيْهِمَا مائة رَحْمَة وللبادى مِنْهُمَا تسعون وللمصافح عشرة ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو زیادہ اچھے طریقے سے ملتا ہے' اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں' تو ان دونوں پر ایک سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان دونوں میں سے پہل کرنے والے کو نوے ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4119 - وَعَنْ سلْمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا لَقِي اَخَاهُ فَاخذ بِيَدِهٖ تحاتت عَنْهُمَا ذنوبهما كَمَا يتحات الْوَرق عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة فِي يَوْم ريح عاصف وَاِلَّا غفر لَهما وَلَوْ كَانَت ذنوبهما مثل زبد الْبَحْر ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے' اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا والے دن میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4120 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَمام التَّحِيَّة الْاَخْذ بِالْيَدِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل لم يسمه عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4121 - وَعَن قَتَادَة قَالَ قُلْتُ لأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَكَانَت المصافحة فِي اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4122 - وَعَن اَيُّوْبَ بن بشير الْعَدوي عَن رجل من عنزة قَالَ قُلْتُ لاَبِي ذَر حَيْثُ سير اِلَى الشَّام اِنِّي

اُرِیدُ اَنْ اَسَالَكَ عَنْ حَدِیْثٍ من حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذن اخبرك بِهٖ اِلَّا اَن یکون شرا قلت اِنَّهُ لَیْسَ بشر هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یصافحکم اِذا لقیتموه قَالَ مَا لَقِیته قطّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبعث اِلَیّ ذَات یَوْم وَلَمْ اكن فِیْ اَهلِیْ فَجئْت فَاخبرت اَنه ارسل اِلَیّ فاتیته وَهُوَ علی سَرِیْره فالتزمنی فَكَانَت تِلْكَ اَجود واجود . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالرجل الْمُبْهم اسْمه عبد الله مَجْهُوْل

❀❀ ایوب بن بشیر عدوی نے عنزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے شام روانگی کے وقت میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا البتہ اگر وہ منفی پہلو کے حوالے سے ہوئی تو پھر میں بیان نہیں کروں گا میں نے کہا: نہیں اس میں منفی پہلو نہیں ہوگا سوال یہ ہے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ سے لوگوں سے ملتے تھے تو کیا آپ کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ میرے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں پیغام بھیجا میں اس وقت گھر نہیں تھا جب میں گھر واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پیغام بھیجا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پلنگ پر آرام فرما تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے سب سے زیادہ سخی تھے

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اس میں مبہم راوی کا نام عبداللہ ہے جو ایک مجہول راوی ہے۔

4123 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تصافحوا یذهب عَنْكُمُ الغل وتهادوا تحابوا وَتذهب الشحناء . رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا معضلا وَقد اُسْند من طرق فِیْهَا مقَال

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو تمہارا آپس کا غصہ ختم ہو جائے گا ایک دوسرے کو تحفے دو ایک دوسرے سے محبت رکھو آپس کی ناراضگی ختم ہو جائے گی

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت ایک سند کے ساتھ بھی منقول ہے جس میں کلام کی گنجائش ہے۔

4124 - وَرُوِیَ عَنْ عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منا من تشبه بغیرنا لَا تشبهوا بالیهود وَلَا بالنصاری

فَاِن تَسْلِیم الْیَهُود الْاِشَارَة بالاصابع وَاِن تَسْلِیم النَّصَارٰی بالاكف

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد وَلَا تقصوا النواصی واحفوا الشَّارِب وَاعْفُوا اللحی وَلَا تَمْشُوا فِی الْمَسَاجِد والاسواق وَعَلَیْكُمُ القمص اِلَّا وتحتها الازر

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کرتا ہے تم لوگ یہودیوں یا عیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا طریقہ انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلی

کے ذریعے اشارہ کرنا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تم صرف پیشانی کے بال نہ کاٹو اور مونچھیں پست رکھو اور داڑھی بڑھا کے رکھو! اور جب تم مسجد میں یا بازار میں آؤ تو تم نے قمیص پہنی ہوئی ہو اور نیچے تہبند بھی ہو (یعنی صرف قمیص پہن کر نہ آؤ)"۔

4125 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيم الرجل باصبع وَاحِدَةٍ يُشِير بهَا فعل الْيَهُود . رَوَاهُ اَبُوْ يعلي وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص کا دوسرے شخص کو انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے سلام کرنا' یہ یہودیوں کا طریقہ ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4126 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تبدؤوا الْيَهُود وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيتُم احدهم فِي طَرِيق فاضطروهم اِلٰى اضيقه

رَوَاهُ مُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یہودیوں یا عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4127 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سلم عَلَيْكُم اَهْلِ الْكتاب فَقولُوْا وَعَلَيْكُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَنْ نوع هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْن كثير لَيْسَ من شَرط كتَابنَا فتركناها

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم "وعلیکم" کہہ دو!"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ ان دونوں روایات سے متعلقہ روایات اور بھی بہت سی ہیں جو ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لیے ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے۔

7 - التَّرْهِيب اَن يطلع الْاِنْسَان فِيْ دَار قبل اَن يسْتَاْذن

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی شخص اندر آنے کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانک کر دیکھے

4128 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِيْ بَيت قوم بِغَيْر اِذْنهمْ فَقَدْ حل لَهُمْ اَن يفقؤوا عينه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد اِلَّا اَنه قَالَ ففقؤوا عينه فَقَدْ هدرت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اجازت کے بغیر کسی گھر میں جھانک کر دیکھے تو گھر والوں کے لئے یہ اجازت ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دیں''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر وہ گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو یہ نقصان رائیگاں جائے گا''۔

4129 - وَفِيْ رِوَايَة للنسائي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِيْ بَيت قوم بِغَيْر اِذْنهمْ ففقؤوا عينه فَلَا دِيَة لَهُ وَلَا قصاص

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانک کر دیکھے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس شخص کو نہ دیت ملے گی اور نہ ہی قصاص ملے گا۔

4130 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيمَا رجل كشف سترا فَاَدْخل بَصَره قبل اَن يُؤذن لَهُ فَقَدْ اَتَى حدا لَا يحل لَهُ اَن يَاْتِيه وَلَوْ اَن رجلا فَقَاَ عينه لهدرت وَلَوْ اَن رجلا مر على بَاب لَا ستر لَهُ فَرَاَى عَوْرَة اَهله فَلَا خَطِيئَة عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيئَة على اَهْلِ الْمنزل

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث غَرِيْب لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پردہ ہٹا کر اندر دیکھتا ہے اس سے پہلے کہ اسے اجازت ملی ہوئی ہو تو وہ ایک ایسی حد کی خلاف ورزی کرتا ہے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ رائیگاں جائے گی اور اگر کسی شخص کا گزر کسی ایسے دروازے

4128-صحيح البخاري - كتاب الديات' باب من اطلع في بيت قوم ففقئوا عينه - حديث: 6522صحيح مسلم - كتاب الآداب' باب تحريم النظر في بيت غيره - حديث:4111السنن للنسائي - كتاب البيوع' من اقتص وأخذ حقه دون السلطان - حديث: 4802السنن الكبرى للنسائي - كتاب القسامة' ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول واختلاف الناقلين له - حديث:6850سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث:3010السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' جماع أبواب صفة السوط - باب التعدي والاطلاع' حديث: 16415السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأشربة' باب التعدي والاطلاع - حديث:2746مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8812المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:2046المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث:169

سے ہو جس پر پردہ نہ ہو اور پھر وہ اہل خانہ کی پوشیدہ چیز دیکھ لے تو پھر اس کو گناہ نہیں ہوگا کیونکہ غلطی اب گھر والوں کی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔ یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

4131 - وَعَنْ عبادة يَعْنِي ابْن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن الاسْتِئْذَان فِي الْبيُوت فَقَالَ من دخلت عينه قبل اَن يسْتَأْذن وَيسلم فَلَا اِذن وَقد عصى ربه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اِسْحَاق بن يحيى عَن عبَادَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اجازت لینے سے پہلے اندر نظر ڈالتا ہے' اور سلام کرتا ہے' تو یہ ٹھیک نہیں ہے' اس نے پروردگار کی نافرمانی کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسحاق بن یحییٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حالانکہ انہوں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4132 - وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اطلع من بعض حجر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمشقص اَوْ بمشاقص فَكَاَنِّيْ انظر اِلَيْهِ يخْتل الرجل ليطعنه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه اَن اَعْرَابِيًا اَتَى بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فالقم عينه خصاصة الْبَاب فَبصر بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتوخاه بحديدة اَوْ عود ليفقأ عينه فَلَمَّا اَن ابصره انقمع فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما اِنَّك لَو ثَبت عَلَيْك لفقأت عَيْنك

المشقص بِكَسْر الْمِيم بعْدهَا شين مُعْجمَة سَاكِنة وقاف مَفْتُوحَة هُوَ سهم لَهُ نصل عريض وَقِيْلَ طَوِيل وَقِيْلَ هُوَ النصل العريض نَفسه وَقِيْلَ الطَّوِيل

يختله بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق اَي يخدعه ويراوغه

وخصاصة الْبَاب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الثقب فِيْهِ والشقوق وَمَعْنَاهُ اَنه جعل الشق الَّذِيْ فِي الْبَاب محاذيا عينه

توخاه بتَشْدِيد الْخَاء الْمُعْجَمَة اَي قَصده

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیر پکڑ کر اس کی طرف بڑھے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یوں دھمکایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تیر مارنے لگے ہیں

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا اس نے دروازے کی جھری کے ساتھ آنکھ لگائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے دیکھ لیا' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود لوہے یا چھری کو اس کی طرف بڑھایا کہ جیسے اس کی آنکھ پھوڑ دیں' جب اس شخص نے دیکھا' تو وہ پیچھے ہٹ گیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تو میں نے تمہاری آنکھ پھوڑ دینی تھی"۔

مشقص یہ اس تیر کو کہتے ہیں: جس کا چوڑا پھل نہ ہو اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد لمبا پھل ہوتا ہے ایک اور قول کے مطابق چوڑے پھل کو ہی مشقص کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق طویل کو کہتے ہیں:

لفظ یختله اس سے مراد اسے دھوکہ دینا اور ڈرانا ہے۔

لفظ خصاصه الباب اس سے مراد سوراخ اور کھلی جگہ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے دروازے میں موجود جھری میں آنکھ لگائی تھی۔

لفظ توخاه سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس کا قصد کیا۔

4133 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اطلع على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جُحر فِيْ حجرَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدراة يحك بهَا رَاسه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو علمت اَنَّك تنظر لطعنت بهَا فِيْ عَيْنك اِنَّمَا جعل الاسْتِئْذَان من اجل الْبَصَر - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرے میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی' جس کے ذریعے آپ ﷺ سر کھجا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں نے یہ تمہاری آنکھ میں چبھو دینی تھی اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ نظر نہ پڑے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4134 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يحل لاحَد اَن يفعلهن لَا يؤم رجل قوما فيخص نَفسه بِالدُّعَاءِ دونهم فَإِن فعل فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا ينظر فِيْ قَعْر بَيت قبل اَن يسْتَأْذن فَإِن فعل فَقَدْ دخل وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حقن حَتّٰى يتخفف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَّرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ثوبان ﷛ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین کام کسی بھی شخص کے لئے کرنا جائز نہیں ہے' جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ صرف اپنے لئے دعا کرے ان کے لئے نہ کرے (یہ درست نہیں ہے) اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا اور کوئی بھی شخص اجازت لینے سے پہلے گھر کے اندر جھانک کے نہ دیکھے اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی بھی شخص اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ پیشاب یا پاخانے کو روکے ہوئے ہو جب تک وہ اس سے فارغ نہیں ہو جاتا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابوداؤد نے اسے حضرت ابوہریرہ ﷛ سے

منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَاْتُوا الْبُيُوت من اَبْوَابهَا وَلٰكِن ائتوها من جوانبها فَاسْتَاْذنُوْا فَاِن اذن لكم فادخلوا وَاِلَّا فَارْجعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طرق اَحدهَا جيد

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گھروں میں دروازوں کے بالکل سامنے سے نہ آؤ بلکہ اطراف سے آؤ اور پہلے اندر آنے کی اجازت مانگو اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو اندر داخل ہو جاؤ ورنہ واپس چلے جاؤ''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی ایک سند عمدہ ہے۔

8 - التَّرْهِيب اَن يتسمع حَدِيْثٍ قوم يكْرهُوْنَ اَن يسمعهُ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جائے جس کے بارے میں وہ ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی اسے سنے

4136 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تحلم بحلم لم يره كلف اَن يعْقد بَيْن شعيرتين وَلنْ يفعل وَمَنْ اسْتمع اِلَى حَدِيْثٍ قوم وهم لَهٗ كَارِهُوْن صب فِي اُذُنَيْهِ الْآنك يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ صور صُوْرَة عذب اَوْ كلف اَن ينْفخ فِيهَا الرّوح وَلَيْسَ بنافخ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

الآنك بِمد الْهمزَة وَضم النُّوْن هُوَ الرصاص الْمُذَاب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو (تو قیامت کے دن) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرے جبکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص تصویر بنائے گا تو اسے یہ عذاب دیا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا''۔ یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آنک سے مراد پگھلا ہوا سیسہ ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْعُزْلَة لمن لَا يَاْمَن على نَفسه عِنْد الِاخْتِلَاط

باب: ایسے شخص کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات جسے گھلنے ملنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو

4137 - عَن عَامر بن سعد قَالَ كَانَ سعد بن اَبِي وَقَّاص فِي بَيته فَجَاءَهُ ابْنه عمر فَلَمَّا رَآهُ سعد قَالَ

اعوذ بالله من شر هذا الراكب فنزل فقال لهٗ انزلت فِيْ اِبلك وغنمك وتركت الناس يتنازعون المُلك بَيْنَهُمْ فضرب سعد فِيْ صدره وَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يحب العَبْد التقى الْغَنِيّ الخفي - رَوَاهُ مُسْلِم

الْغَنِيّ اى الْغَنِيّ النَّفس القنوع

❀❀ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ گھر میں موجود تھے ان کے صاحبزادے عمر ان کے پاس آئے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو بولے: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ صاحبزادے سواری سے اترے اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے درمیان رہ رہے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ حکومت کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے رہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور بولے: تم خاموش رہو! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو پرہیزگار ہو بے نیاز ہو اور پوشیدہ رہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الغنی سے مراد وہ ہے جو ذات کا غنی ہو یعنی قناعت پسند ہو۔

4138 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل اى النَّاس أفضل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِن يُجَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ من قَالَ ثُمَّ رجل معتزل فِيْ شعب من الشعاب يعبد ربه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ہمراہ جہاد کرے اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے۔

4139 - وَفِيْ رِوَايَةٍ يَتَّقِي اللّٰه ويدع النَّاس من شَره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شَرطهمَا اِلَّا انه قَالَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْمُؤْمِنِيْنَ أكمل اِيمَانًا قَالَ الَّذِيْ يُجَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله وَرجل يعبد ربه فِيْ شعب من الشعاب وَقد كفى النَّاس شَره

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔امام حاکم نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا مومن سب سے زیادہ کامل ایمان رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے اور وہ جو کسی گھاٹی میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے''۔

4140 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشك اَن يكون خير مَال

الْمُسْلِم غنم يتبع بِهَا شعف الْجِبَال ومواقع الْقطر يفر بِدِينِهِ من الْفِتَن

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

شعف الْجبَال بالشين الْمُعْجَمَة وَالْعين الْمُهْملَة مفتوحتين هُوَ أعلاها ورؤوسها

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلوں) میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے ایسا کرے گا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

شعف الجبال اس سے مراد پہاڑ کا بالائی حصہ اور اس کی چوٹی ہے۔

4141 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من خير معايش النَّاس لَهُم رجل مُمْسك عنان فرسه فِي سَبِيل الله يطير على مَتنه كلما سمع هيعة أَو فزعة طَار عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْل أَو الْمَوْت مظانه وَرجل فِي غنيمَة فِي رَأس شعفة من هَذِه الشعف أَو بطن وَاد من هَذِه الأودية يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعبد ربه حَتَّى يَأْتِيهِ الْيَقِين لَيْسَ من النَّاس إِلَّا فِي خير

رَوَاهُ مُسلم وَتقدم بشرح غَرِيبه فِي الْجِهَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں زندگی گزارنے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے وہ گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے جب بھی وہ کسی خوفزدہ کرنے والی چیز کے بارے میں سنتا ہے تو لپک کر اس کی طرف جاتا ہے وہ شہید ہو جانے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مر جانے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ شخص ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں موجود ہوتا ہے یا کسی نشیبی وادی میں ہوتا ہے وہاں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس موت آجاتی ہے لوگ اس کے بارے میں صرف بھلائی میں ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اس سے پہلے اس کے نادر الفاظ کی وضاحت جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4142 - وَعَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلا أخبركُم بِخَير النَّاس رجل مُمْسك بعنان فرسه فِي سَبِيل الله أَلا أخْبركُم بِالَّذِي يتلوه رجل معتزل فِي غنيمَة لَهُ يُؤَدِّي حق الله فِيهَا أَلا أخْبركُم بشر النَّاس رجل يسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيث حسن غَرِيب وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه أَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَلَيْهِم وهم جُلُوس فِي مجْلِس لَهُم فَقَالَ أَلا أخبركُم بِخَير النَّاس منزلا قَالُوا بلَى يَا رَسُول الله قَالَ رجل آخذ بِرَأْس فرسه فِي سَبِيل الله حَتَّى يَمُوت أَو يقتل

أَلا أخْبركُم بِالَّذِي يَلِيهِ قُلْنَا بلَى يَا رَسُول الله قَالَ امْرُؤ معتزل فِي شعب يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعتزل شرور النَّاس أَلا أخْبركُم بشر النَّاس قُلْنَا بلَى يَا رَسُول الله

قَالَ الَّذِیْ يسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِی

وَرَوَاهُ ابن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْعُزْلَة من حَدِيْثه وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ ام مُبشر الْاَنْصَارِيَّة أطول مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے کیا میں تمہیں اس کے بعد والے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں میں لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے وہ ان بکریوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوۃ) کو ادا کرتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ لوگ ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور پھر مر جاتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شہید ہو جاتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کر نماز قائم کرتا ہے زکوۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ رہتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلہ'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اور امام طبرانی نے اس کو اُمّ مبشر انصاریہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے جو اس سے ذرا طویل حدیث ہے۔

4143 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاهد فِیْ سَبِيْل اللّٰـه كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ عَاد مَرِيضا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ دخل على إِمَامه يعزره كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ جلس فِیْ بَيته لم يغتب اِنْسَانا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمـد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهُ وَعند الطَّبَرَانِیّ اَوْ قعد فِیْ بَيته فَسلم النَّاس مِنْهُ وَسلم مِنَ النَّاس

وَهُوَ عِنْـد اَبِیْ دَاوُد بِنَحْوِهِ وَتقدم لَفظِهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ عَائِشَة وَلَفظِهِ قَالَ خِصَال سِتّ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فِیْ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اِلَّا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه اَن يدْخل الْجنَّة فَذكر مِنْهَا وَرجل فِیْ بَيته لَا يغتاب الْمُسْلِمين وَلَا يجر اِلَيْهِمْ سخطا وَلَا نقمة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص حاکم وقت کے پاس اس کی مدد کرنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے' اور وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے لوگ اس سے سلامت رہتے ہیں اور وہ لوگوں سے سلامت رہتا ہے''۔

اس کی مانند روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''چھ خصوصیات ہیں جو بھی مسلمان ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے''۔ اس کے بعد اس میں ایک ایسے شخص کا بھی ذکر ہے کہ وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے اور ان کی طرف ناراضگی یا انتقام نہ لے جائے۔

4144 - وَرُوِیَ عَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اعجب النَّاس اِلَیّ رجل يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتی الزَّكَاة ويعمر مَاله ويحفظ دينه ويعتزل النَّاس . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِی الْعُزْلَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو' نماز قائم کرتا ہو' روزے رکھتا ہو' زکوٰۃ ادا کرتا ہو' اپنے مال کو آباد رکھے' اپنے دین کی حفاظت کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلۃ'' میں نقل کی ہے۔

4145 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَی لمن ملك لِسَانه ووسعه بَيته وَبكی علی خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کو مبارک ہو جو اپنی زبان کا مالک رہے (یعنی اس پر قابو رکھے)' اس کا گھر کشادہ ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے (یا انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے)۔

4146 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ اَمسك عَلَيْك لسَانك

وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق عبيد الله بن زحر عَن عَلِيّ بن يزِيْد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان کو روک کے رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو اور تم اپنی خطاؤں پر رو‌ؤ!

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4147 - وَعَن مَكْحُول رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل مَتى قيام السَّاعَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا المسؤول عَنْهَا بِاَعْلَم من السَّائِل وَلٰكِن لَهَا اَشْرَاط وتقارب أسواق

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تقَارب أسواقها قَالَ كسادها ومطر وَلَا نَبَات وَاَن تَفْشُو الْغَيْبَة وتكثر اَوْلَاد الْبغية وَاَن يعظم رب المَال وَاَن تعلو اصوات الفسقة فِي الْمَسَاجِد وَاَن يظْهر اَهْلِ الْمُنكر على اَهْلِ الْحق قَالَ رجل فَمَا تَاْمُرنِيْ قَالَ فر بدينك وَكن حلسا من أحلاس بَيْتك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا هٰكَذَا مُرْسلا

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ اس کی کچھ نشانیاں ہیں اور کچھ تقارب اسواق ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! تقارب اسواق کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ کساد بازاری ہوگی' بارش ہوگی لیکن نباتات نہیں اگیں گے غیبت پھیل جائے گی فاحشہ عورتوں کی اولاد زیادہ ہو جائے گی مالدار شخص کی تعظیم کی جائے گی مسجد میں فاسق لوگوں کی آوازیں بلند ہوں گی اہل منکر اہل حق پر غالب آجائیں گے ایک شخص نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دین کو لے کر راہ فرار اختیار کرنا اور اپنے گھر میں بیٹھے رہنا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4148 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن بَيْن اَيْدِيكُمْ فتنا كَقطع اللَّيْل المظلم يصبح الرجل فِيْهَا مُؤمنا ويمسي كَافِرًا وَيمسي مُؤمنا وَيُصبح كَافِرًا الْقَاعِد فِيْهَا خير مِنَ الْقَائِم والقائم فِيْهَا خير مِنَ الْمَاشِي والماشي فِيْهَا خير مِنَ السَّاعِي

قَالُوْا فَمَا تَاْمُرنَا قَالَ كونُوْا أحلاس بُيُوتكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِيْ هٰذَا الْمَعْنى اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

الحلس هُوَ الكساء الَّذِيْ يَلِيْ ظهر الْبَعِير تَحت القتب يَعْنِيْ الزموا بُيُوتكُمْ فِي الْفِتَن كلزوم الحلس لظهر الدَّابَّة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سامنے ایسے فتنے آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے ان فتنوں کے دوران اگر آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اس وقت میں بیٹھا ہوا شخص' کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' اور اس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں میں ہی رہنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس مفہوم کی روایات صحاح میں اور دیگر کتابوں میں بہت سی ہیں۔

لفظ الحلس سے مراد وہ چادر ہے' جو پالان کے نیچے اونٹ کی پشت کے اوپر ڈالی جاتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ فتنے کے زمانے میں تم اپنے گھروں میں یوں رہنا جس طرح وہ چادر اونٹ کی پشت کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

4149 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاَسود قَالَ ایم الله لقد سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن وَلمن ابْتُلِيَ فَصَبر فواها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

واها كلمة مَعْنَاهَا التلهف وَقد تُوضَع للاعجاب بالشَّيْء

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ رہے' اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے اور پھر صبر سے کام لے تو اس کے تو کیا کہنے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''واها'' اس کا مطلب کسی چیز پر حیرانگی کا اظہار کرنا ہے۔

4150 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حول رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ ذكر الْفِتْنَة فَقَالَ اِذا رَاَيْتُمُ النَّاس قد مرجت عهودهم وَخفت اماناتهم وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشبك بَيْن اَصَابعه قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ افعل عِنْد ذٰلِكَ جعلني الله تَبَارَك وَتَعَالٰى فداك قَالَ الزم بَيْتك وابك على نَفسك واملك عَلَيْكَ لسَانك وَخذ مَا تعرف ودع مَا تنكر وَعَلَيْك بِاَمْر خَاصَّة نَفسك ودع عَنْك اَمر الْعَامَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حسن . مرجت اَى فَسدتْ وَالظَّاهِر اَن معنى قَوْله خفت اماناتهم اَى قلت من قَوْلهم خف الْقَوْم اَى قلوا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے اردگرد موجود تھے آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد خراب ہونے لگے ہیں (یعنی وہ عہد شکنی کرنے لگے ہیں) اور ان کی امانتیں کم ہوگئی ہیں (یعنی وہ امانت میں خیانت کرنے لگے ہیں) اور وہ اس طرح ہوگئے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کے آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کی: ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کردے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہنا اپنی ذات پر رونا اپنی زبان پر قابو رکھنا جو چیز بھلی محسوس ہو اسے حاصل کر لینا جو چیز منکر محسوس ہو اسے ترک کر دینا تم پر صرف اپنا دھیان

رکھنا لازم ہے لوگوں کے معاملے کو (ان کے حال پر) چھوڑ دینا

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ مرجت کا مطلب کسی چیز کا خراب ہو جانا ہے

لفظ خفت کا مطلب کم ہونا جیسے کہا: جاتا ہے خف القوم یعنی وہ لوگ کم ہو گئے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4151 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن عمر خرج اِلَى الْمَسْجد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكي فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز بالمحاربة

اِن اللّٰه يحب الْاَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ رو رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ جنگ کی دعوت دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نیک پرہیزگار پوشیدہ رہنے والے کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غیر موجود ہوں تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی اور اگر وہ موجود ہوں تو وہ نمایاں نہیں ہوتے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور وہ ہر تاریک غبار آلود جگہ سے نکل جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

4152 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ على النَّاس زَمَان لَا يسلم لذِي دين دينه اِلَّا من هرب بِدِيْنِهِ من شَاهِق اِلَى شَاهِق وَمَنْ جُحر اِلَى جُحر فَاِن كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لم تنَلْ الْمَعِيشَة اِلَّا بسخط اللّٰه فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَ هَلَاك الرجل على يَدي زَوجته وَولده فَاِن لم يكن لَهُ زَوجَة وَلَا ولد كَانَ هَلَاكه على يَدي اَبَوَيْهِ فَاِن لم يكن لَهُ اَبَوَان كَانَ هَلَاكه على يَدي قرَابَته اَوْ الْجِيرَان . قَالُوْا كَيفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُعَيِّرُوْنَهُ بضيق الْمَعيشَة فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُورد نَفسه الْمَوَارِد الَّتِي يهْلك فِيهَا نَفسه . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی دین دار کے لیے اس کا دین سلامت نہیں رہے گا' ماسوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگا پھرے گا اور ایک بل سے دوسری بل کی طرف بھاگا' پھرے گا اور اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گا تو اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی' اور اگر وہ وہیں ٹھہرا رہے گا تو پھر آدمی اپنی بیوی اور بچوں کی

وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگا اگر کسی کے بیوی بچے نہیں ہوں گے تو وہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' اگر کسی کے ماں باپ نہیں ہوں گے تو وہ اپنے رشتے داروں اور پڑوسیوں کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اسے غربت کے حوالے سے عار دلائیں گے تو ایسی صورت میں وہ شخص وہ کام کرنے پر تیار ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ خود کو ہلاکت کا شکار کر دے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4153 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه كَفَاهُ اللّٰه كل مُؤْنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه إِلَيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَأَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَإِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ مقارب وأملينا لهٰذَا الحَدِيْث نَظَائِر فِي الاقتصاد والحرص وَيَأْتِي لَهُ نَظَائِر فِي الزّهْد إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عمران بن حصین ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوگا اور جو شخص منقطع ہو کر دنیا کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور ابو شیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے امام طبرانی کی سند مقارب ہے ہم نے اس موضوع سے متعلق دیگر روایات میانہ روی اختیار کرنے اور لالچ سے متعلق باب میں نقل کی ہیں اور زہد سے متعلق باب میں اس جیسی دیگر روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من الْغَضَب وَالتَّرْغِيب فِي دَفعه و كظمه وَمَا يفعل عِنْد الْغَضَب

باب: غضب کے بارے میں ترہیبی روایات' غضب کو دور کرنے اور اس پر قابو رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور غضب کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

4154 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوصني قَالَ لَا تغْضب فردد مرَارًا قَالَ لَا تغْضب . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا اس نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4155 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ رجل من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني . قَالَ لَا تغْضب

قَالَ ففكرت حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَب يجمع الشَّرّ كُله

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی' تو میں نے اس بارے میں غور وفکر کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ غصہ کرنا تمام برائیوں کو جمع کر لیتا ہے

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4156 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يباعدني من غضب الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تغْضب . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ مَا يَمْنعنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی چیز مجھے اللہ کے غضب سے دور کرسکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کون سی چیز مجھے روک سکتی ہے''۔

4157 - وَعَن جَارِيَة بن قدامَة اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لي قولا وأقلل لعَلي اعيه قَالَ لَا تغْضب فَاَعَادَ عَلَيْهِ مرَارًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تغْضب

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط اِلَّا اَنه قَالَ عَن الْاَحْنَف بن قيس عَن عَمه وَعَمه جَارِيَة بن قدامَة اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لي قولا يَنْفَعنِي الله بِهٖ فَذكره

وَاَبُوْ يعلى اِلَّا اَنه قَالَ عَن جَارِيَة بن قدامَة اَخْبرنِي عَم اَبِي اَنه قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحْوه وَرُوَاته اَيْضًا رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایک بات ارشاد فرمائیے اور بات مختصر ہو' تاکہ میں اسے یاد رکھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا' اس شخص نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ احنف بن قیس کے حوالے سے ان کے چچا سے منقول ہے ان کے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے''۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ''میرے والد کے چچا نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض

کی"۔اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے'اس کے تمام راوی بھی صحیح کے راوی ہیں۔

4158 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دلَّنِیْ علی عمل یدخلنی الْجَنَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا تغضب وَلَك الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا صَحِیْح

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا تمہیں جنت نصیب ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ہمراہ نقل کی ہے'جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4159 - وَعَنِ ابْنِ الْمسیب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس وَمَعَهُ اَصْحَابه وَقع رجل بِاَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فآذاه فَصمت عَنهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ آذاه الثَّانِیَة فَصمت عَنهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ آذاه الثَّالِثَة فانتصر اَبُوْ بَكْرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اوجدت عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نزل ملك من السَّمَاء یكذبهُ بِمَا قَالَ لَك فَلَمَّا انتصرت ذهب الْملك وَقعد الشَّیْطَان فَلَمْ اَكن لأجلس اِذن مَعَ الشَّیْطَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا مُرْسلا ومتصلا من طَرِیْق مُحَمَّد بن غیلَان عَنْ سَعِیْدِ بن اَبِیْ سعید الْمَقْبُرِی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِنَحْوِهٖ وَذكر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه اَن الْمُرْسل اصح

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ آپ ﷺ کے اصحاب بھی تشریف فرما تھے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کردی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے دوسری مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے'اس نے تیسری مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیدیا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا یہ شخص تمہیں جو بھی کہہ رہا تھا وہ فرشتہ اسے جھوٹا قرار دے رہا تھا جب تم نے اسے جھوٹا قرار دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اور شیطان بیٹھ گیا' تو اب میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسی طرح مرسل اور متصل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو محمد بن غیلان کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

4160 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدید بالصرعة اِنَّمَا الشَّدید الَّذِیْ یملك نَفسه عِنْد الْغَضَب . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دے طاقتور وہ ہوتا ہے' جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4161 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ مُخْتَصِرًا لَيْسَ الشَّدِيد من غلب النَّاس اِنَّمَا الشَّدِيد من غلب نَفسه

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو لوگوں پر غالب آجائے طاقتور وہ ہوتا ہے' جو اپنے اوپر غالب آئے''۔

4162 - وَرَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل عَن رجل شهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب وَلَمْ يسمه وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصرعة قَالَ قَالُوا الصريع

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الرجل الَّذِيْ يغْضب فيشتد غَضَبه ويحمر وَجهه ويقشعر جلده فيصرع غَضَبه

قَالَ الْحَافِظ الصرعة بِضَم الصَّاد وَفتح الرَّاء هُوَ الَّذِيْ يصرع النَّاس كثيرا بقوته وَأما الصرعة بِسُكُوْن الرَّاء فَهُوَ الضَّعِيف الَّذِيْ يصرعه النَّاس حَتّٰى لَا يكَاد يثبت مَعَ اَحَد. وكل من يكثر عَنهُ الشَّيْء يُقَال فِيهِ فعلة بِضَم الْفَاء وَفتح الْعين مثل حفظة وخدعة وضحكة وَمَا أشبه ذٰلِكَ فَإِذَا سكنت ثَانِيه فعلى الْعَكْس اَى الَّذِيْ يفعل بِهِ ذٰلِكَ كثيرا

یہ روایت امام احمد نے ایک طویل حدیث میں' ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اس خطبے کے دوران وہاں موجود تھے تاہم انہوں نے ان صاحب کا نام بیان نہیں کیا اور انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پچھاڑنا کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہی کہ کوئی کسی کو پچھاڑ دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو وہ طاقتور جو مکمل طاقتور ہو یہ وہ شخص ہے' جو غصے میں آتا ہے' اس کا غصہ شدید ہو جاتا ہے' اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے' اس کی جلد پھڑکنے لگتی ہے' لیکن وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دیتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ الصرعہ میں ص پر پیش ہے ر پر زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی طاقت کے ذریعے لوگوں کو پچھاڑ دے جہاں تک لفظ صرعہ کا تعلق ہے' جس میں ر ساکن ہوتی ہے' اس سے مراد کمزور شخص ہے' جسے لوگ پچھاڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی کے مقابلے میں بھی جما ہوا نہیں رہ سکتا جس بھی شخص کے بارے میں کسی چیز کے کثرت سے ہونے کا مفہوم بیان کیا جا رہا ہو اس میں فعلۃ کا وزن استعمال ہوتا ہے' جس میں ف کلمہ پر پیش ہوتی ہے' اور عین کلمہ پر زبر ہوتی ہے' جیسے حفظۃ، خدعۃ، ضحکۃ اور اس جیسے دیگر الفاظ ہیں جب اس میں دوسرا حرف ساکن پڑھا جا رہا ہو تو اس کے برعکس مفہوم ہوگا یعنی اس شخص کے ساتھ بکثرت ایسا ہوتا ہے۔

4163 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةُ الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يدع شَيْئًا يكون إِلٰى قيام السَّاعَة إِلَّا أخبرنَا بِهِ حفظه من حفظه ونسيه من نسيه وَكَانَ فِيمَا قَالَ اِن الدُّنْيَا خضرَة حلوة وَاِن اللّٰه مستخلفكم فِيهَا فناظر كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ الا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاء وَكَانَ فِيمَا قَالَ الا لَا يمنعن رجلا هَيْبَة النَّاس اَن يَقُوْلُ بِحَق إِذا علمه

قَالَ فَبكى اَبُوْ سعيد وَقَالَ وَقد وَاللّٰه رَاَينَا اَشْيَاء فهبنا. وَكَانَ فِيمَا قَالَ الا اِنَّهُ ينصب لكل غادر لِوَاء يَوْم

الْقِيَامَة بِقدر غدرته وَلَا غدرة أعظم من غدرة إِمَام عَامَّة يركز لِوَاءُهُ عِنْد استه

وَكَانَ فِيمَا حفظناه يَوْمئِذٍ أَلا إِن بني آدم خلقُوا على طَبَقَات أَلا وَإِن مِنْهُم البطيء الْغَضَب السَّرِيع الْفَيْء وَمِنْهُم سريع الْغَضَب سريع الْفَيْء فتلك بِتِلْكَ

أَلا وَإِن مِنْهُم سريع الْغَضَب بطيء الْفَيْء

أَلا وَخَيرهمْ بطيء الْغَضَب سريع الْفَيْء وشرهم سريع الْغَضَب بطيء الْفَيْء أَلا وَإِن الْغَضَب جَمْرَة فِي قلب ابْن آدم أما رَأَيْتُمْ إِلَى حمرَة عَيْنَيْهِ وانتفاخ أوداجه فَمن أحس بِشَيْء من ذَلِك فليلصق بِالْأَرْضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک رونما ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ ہمیں اس کے بارے میں بتا دیا تو جس نے انہیں یاد رکھنا تھا' اُس نے انہیں یاد رکھا اور جس نے انہیں بھولنا تھا وہ بھول گیا جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی اس میں یہ بات بھی تھی کہ

''یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں نائب مقرر کیا ہے تا کہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچ کے رہنا اور عورتوں سے بچ کے رہنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں جو ارشاد فرمایا تھا: اس میں یہ بات بھی تھی کہ ''لوگوں کی ہیبت کسی شخص کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اپنے علم کے مطابق حق بات بیان کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے' اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھیں لیکن ہم ان سے خوف زدہ ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں ارشاد فرمائی تھیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے ہوگا اور کسی بھی عہد شکن کا جھنڈا حکمران کی عہد شکنی سے بڑا نہیں ہوگا اس کا جھنڈا اس کی سرین پر گاڑ دیا جائے گا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بات ہمیں یاد رہی اس میں یہ بات بھی شامل تھی:

انسان کو مختلف طبقات میں تخلیق کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں کچھ وہ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں' تو یہ برابر کا معاملہ ہو گیا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں اور ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں خبردار غصہ کرنا انسان کے دل میں ایک انگارہ ہے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں جو شخص اس طرح کی کیفیت محسوس کرے وہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4164 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحسن (الْمُؤْمِنُوْن)

قَالَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعفو عِنْدَ الْإِسَاءَ ۃ فَإِذَا فعلوا عصمھم اللّٰہ وخضع لَھُمْ عدوھم
ذکرہ الْبُخَارِیّ تَعْلِیقا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''تم اس چیز کے ذریعے پرے کرو جو زیادہ اچھی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد غصے کے وقت صبر کرنا ہے زیادتی کے وقت درگزر کرنا ہے جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محفوظ کر دے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔

یہ روایت امام بخاری نے تعلیق کے طور پر نقل کی ہے۔

4165 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ آواہ اللّٰہ فِیْ کنفہ وَستر عَلَیْہِ بِرحمتہ وَأدخلہُ فِیْ محبتہ من إِذا أعطی شکر وَإِذَا قدر غفر وَإِذَا غضب فتر
رَوَاہُ الْحَاکِم من رِوَایَۃِ عمر بن رَاشد وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے پردے میں رکھے گا اور اس پر اپنی رحمت کا پردہ رکھے گا اور اسے اپنی محبت میں داخل کرے گا وہ شخص جسے کچھ دیا جائے' تو وہ شکر گزار ہو اور جب وہ قادر ہو تو معاف کر دے اور جب غصے میں ہو تو الگ ہو جائے''

یہ روایت امام حاکم نے عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4166 - وَرُوِیَ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبہ دفع اللّٰہ عَنْہُ عَذَابہ وَمَنْ حفظ لِسَانہ ستر اللّٰہ عَوْرَتہ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اپنے غصے کو پرے کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کر دے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4167 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من جرعۃ أعظم عِنْد اللّٰہ من جرعۃ غیظ کظمھا عبد ابْتِغَاء وَجہُ اللّٰہِ
رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَرُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ غصے کے اس گھونٹ سے بڑا نہیں ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پی لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4168 - وَعَن معاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كظم غيظا وَهُوَ قَادر على اَن ينفذهُ دَعَاهُ اللّٰه سُبْحَانَهُ على رُؤُوس الْخَلَائق حَتّٰى يخيره من الْحور الْعين مَا شَاءَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَة كلهم من طَرِيْق اَبِيْ مَرْحُوم وَاسْمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن معَاذ عَنهُ وَيَأْتِي الْكَلَام على سهل وَاَبِيْ مَرْحُوم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص غصے پر قابو پالے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا یہاں تک کہ اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور عین کو چاہے حاصل کرلے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان سب نے اسے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے' اس کے حوالے سہل بن معاذ کے حوالے سے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے سہل بن معاذ اور ابومرحوم کے بارے میں کلام آگے آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

4169 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا غضب اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِم فليجلس فَإِن ذهب عَنهُ الْغَضَب وَاِلَّا فليضطجع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة اَبِيْ حَرْب بن الْاَسود عَنْ اَبِيْ ذَر وَقد قِيْلَ اِن اَبَا حَرْب اِنَّمَا يروي عَن عَمه عَنْ اَبِيْ ذَر وَلَا يحفظ لَهُ سَمَاع من اَبِيْ ذَر وَقد رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا عَن دَاوُد وَهُوَ ابْن هِنْد عَن بكر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا ذَر بِهٰذَا الحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَهُوَ أصح الْحَدِيْثين يَعْنِيْ اَن هٰذَا الْمُرْسل أصح من الْاَوَّل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو غصہ آئے اگر اس کا غصہ ختم ہوجائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے ابوحرب بن اسود کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ایک روایت کے مطابق ابوحرب نے اسے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تاہم ان کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع محفوظ نہیں ہے یہی روایت امام ابوداؤد نے داؤد بن ابوہند کے حوالے سے بکر سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد یہی حدیث ہے پھر امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ دونوں حدیثوں میں زیادہ مستند ہے یعنی یہ مرسل روایت پہلی والی روایت سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4170 - وَعَن سُلَيْمَان بن صرد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ استب رجلَانِ عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَحدهمَا يغْضب ويحمر وَجهه وتنتفخ أوداجه فَنظر اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنهُ ذَا أعوذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم فَقَامَ اِلَى الرجل رجل مِمَّن سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفا قَالَ لَا قَالَ اِنِّيْ لأعلم كلمة لَو قَالَهَا

لذهب ذَا أعوذ بِاللهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم فَقَالَ لَهُ الرجل أمجنونا ترانى رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا ان میں سے ایک غصے میں آ گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا رگیں پھول گئیں نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا' تو ارشاد فرمایا: میں ایک کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ یہ ہے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی تھی وہ اٹھ کر اس شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ابھی کیا ارشاد فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص اسے پڑھ لے گا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے' تو اس شخص نے اس سے کہا: کیا تم مجھے مجنوں سمجھتے ہو؟ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4171 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استب رجلَان عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضب اَحدهمَا غَضبا شَدِيْدا حَتّٰى خيل اِلَيّ اَن اَنفه يتمزع من شدَّة غَضَبه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لأَعْلم كلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنهُ مَا يجد من الْغَضَب

فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقول اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اعوذ بك من الشَّيْطَان الرَّجِيم

قَالَ فَجعل معَاذ يَأْمُرهُ فَاَبٰى وَضحك وَجعل يزْدَاد غَضبا

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ كلهم من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي ليلى عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسل عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي ليلى لم يسمع من معَاذ بن جبل

مَاتَ معَاذ فِيْ خلَافَة عمر بن الْخطاب وَقتل عمر بن الْخطاب وَعبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى غُلَام ابْن سِتّ وسنين وَالَّذِيْ قَالَه التِّرْمِذِيّ وَاضح فَاِن الْبُخَارِيّ ذكر مَا يدل على اَن مولد عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى سنة سبع عشرَة وَذكر غير وَاحِد اَن معَاذ بن جبل توفّي فِيْ طاعون عمواس سنة ثَمَان عشرَة وَقِيلَ سنة سبع عشرَة وَقد روى النَّسَائِيّ هٰذَا الحَدِيْث عَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى عَنْ اَبِيْ بن كَعْب وَهٰذَا مُتَّصِل وَاللّٰهُ اَعْلَم

4170-صحيح البخاري - كتاب بدء الخلق' باب صفة إبليس وجنوده - حديث: 3123 صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب الغضب - حديث: 4833 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الشيطان الرجيم لمن اعتراه' حديث: 5770 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة حم السجدة - حديث: 4171 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حديث: 24860 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا غضب - حديث: 9858 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' من مسند القبائل - حديث ابن صرد' حديث: 26614 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سليمان' ما أسند سليمان بن صرد - حديث: 6357 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في ترك الغضب - حديث: 8033 الأدب المفرد للبخاري - باب ما يقول إذا غضب' حديث: 1361

سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب ما يقال عند الغضب - حديث: 3583

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمی ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے ان میں سے ایک کو شدید غصہ آ گیا یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہوا کہ غصے کی شدت کی وجہ سے کہیں اس کی ناک پھٹ نہ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا جو غصہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اس نے دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ کہنا شروع کیا لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی اور ہنسنے لگا اور اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ان سب نے اسے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا' اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ چھ سال کے بچے تھے امام ترمذی نے جو چیز بیان کی ہے وہ واضح ہے' کیونکہ امام بخاری نے یہ بات ذکر کی ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی پیدائش سترہ ہجری میں ہوئی تھی اور کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال عمواس کے طاعون میں اٹھارہ ہجری میں اور ایک قول کے مطابق سترہ ہجری میں ہوا تھا امام نسائی نے یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ سند متصل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4172 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِلِ الْقَاصِ قَالَ دَخَلْنَا علی عُرْوَة بن مُحَمَّد السَّعْدِیّ فَكَلمهُ رجل فاغضبه فَقَامَ فَتَوَضَّا فَقَالَ حَدثنِی اَبِی عَن جدی عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْغَضَب من الشَّيْطَان وَاِن الشَّيْطَان خلق مِنَ النَّار وَاِنَّمَا تطفا النَّار بِالْمَاءِ فَاِذَا غضب اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

ابووائل جو ایک خطیب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ایک شخص ان کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے وضو کیا پھر انہوں نے بتایا: میرے والد نے میرے دادا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے' اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے' تو جب کسی شخص کو غصہ آئے تو اسے وضو کر لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

11 - التَّرهِيب من التهاجر والتشاحن والتدابر

باب: آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے' ناراضگی رکھنے اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

4173 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقاطعوا وَلَا تدابروا وَلَا

تباغضوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عباد الله إِخْوَانًا وَلَا يحل لِمُسْلِمٍ أَن يهجر أَخَاهُ فَوق ثَلَاث

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ مُسلم أخصر مِنْهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد فِيهِ يَلْتَقِيَانِ فَيعرض هَذَا وَيعرض هَذَا وَخَيرهمْ الَّذِي يبْدَأ بِالسَّلَامِ وَالَّذِي يبْدَأ بِالسَّلَامِ يسْبق إِلَى الْجنَّة

قَالَ مَالك وَلَا أَحسب التدابر إِلَّا الْإِعْرَاض عَن الْمُسلم يدبر عَنهُ بِوَجْهِهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک دوسرے سے قطع تعلقی اختیار نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے کس حسد نہ رکھو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے اسے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام طبرانی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ ادھر منہ پھیر لے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان میں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا جو سلام میں پہل کرے گا وہ جنت کی طرف سبقت لے جائے گا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق لفظ تدابر سے مراد کسی مسلمان سے منہ پھیر لینا ہے کہ آدمی اس سے منہ پھیر کر پیٹھ کر کے چلا جائے۔

4174 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لِمُسْلِمٍ أَن يهجر أَخَاهُ فَوق ثَلَاث لَيَال يَلْتَقِيَانِ فَيعرض هَذَا وَيعرض هَذَا وخيرهما الَّذِي يبْدَأ بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے جب وہ دونوں ملیں تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4175 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لِمُسْلِمٍ أَن يهجر أَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَمَنْ هجر فَوق ثَلَاث فَمَاتَ دخل النَّار

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَاد على شَرط البُخَارِيّ وَمُسلم

4173-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم الظن - حديث: 4754السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث: 19594مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7677مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وعياض' حديث: 2645مسند الحميدي - أحاديث أنس بن مالك رضي الله عنه' حديث: 1130المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث: 3098المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إسحاق' حديث: 281

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے جو شخص تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے گا اور مرجائے گا تو وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

4176 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحل لمُؤمِن اَن یهجر مُؤمِنا فَوق ثَلَاث فَاِن مرت بِه ثَلَاث فليلقه فليسلم عَلَيْهِ فَاِن رد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْاَجر وَاِن لم يرد عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بالاثم وَخرج الْمُسلم من الْهِجْرَة

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مومن سے لاتعلقی اختیار کرے اگر اس پر تین دن گزر جائیں اور پھر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہو تو وہ اسے سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب دیدے تو یہ دونوں اجر میں شراکت دار ہوں گے اور اگر وہ اسے سلام کا جواب نہیں دے گا تو وہ گناہ لے کر واپس جائے گا اور یہ لاتعلقی سے نکل جائے گا''۔

4177 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يكون لمُسلم اَن يهجر مُسلما فَوق ثَلَاثَة اَيَّام فَاِذا لقِيه سلم عَلَيْهِ ثَلَاث مَرَّات كل ذٰلِكَ لَا يرد عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِه ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے کہ جب وہ اس سے ملے تو اسے تین مرتبہ سلام کرے اگر وہ اسے ہر مرتبہ جواب نہیں دیتا تو وہ دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4178 - وَعَن هِشَام بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسلم اَن يهجر مُسلِما فَوق ثَلَاث لَيَال فَاِنَّهُمَا ناكبان عَن الْحق مَا داما على صرامهما واَوّلهما فَيْءٌ يكون سبقه بالفيء كَفَّارَة لَهٗ وَاِن سلم فَلَمْ يقبل ورد عَلَيْهِ سَلَامه ردَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة ورد على الْاخر الشَّيْطَان فَاِن مَاتَا على صرامهما لم يدخلا الْجَنَّة جَمِيعًا اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه اِلَّا انه قَالَ لم يدخلا الْجَنَّة وَلَمْ يجتمعا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل اَن يصطرما فَوق ثَلَاث فَاِن اصطرما فَوق ثَلَاث لم يجتمعا فِي الْجَنَّة اَبَدًا وَّايهمَا بَدَاَ صَاحبه كفرت ذنُوبه وَاِن هُوَ سلم فَلَمْ يرد عَلَيْهِ وَلَمْ يقبل سَلَامه رد عَلَيْهِ الْملك ورد على ذٰلِكَ الشَّيْطَان

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے لاتعلقی اختیار کرے کیونکہ جب تک وہ دونوں اپنی ناراضگی پر برقرار رہیں گے وہ حق سے دور رہیں گے اور ان میں سے جو شخص ناراضگی ختم کرنے میں پہل کرے گا تو اس کا یہ پہل کرنا اس کے حق میں کفارہ بن جائے گا اور اگر وہ سلام کرے اور دوسرا شخص اسے سلام کا جواب دیدے تو فرشتے بھی اسے سلام کا جواب دیں گے اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دے گا اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مر جائیں تو وہ دونوں کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابویعلیٰ امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

یہی روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہیں اگر وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہتے ہیں تو وہ دونوں جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے ان میں سے جو شخص دوسرے کے مقابلے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگر وہ سلام کرتا ہے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہیں دیتا اور اس کے سلام کو قبول نہیں کرتا تو فرشتہ اسے سلام کا جواب دے گا اور اس (دوسرے) شخص کو شیطان جواب دے گا۔

4179 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تحل الْهِجْرَة فَوق ثَلَاثَة أَيَّام فَإِن التقيا فَسلم أحدهمَا فَرد الآخر اشْتَرَكَا فِي الْأجر وَإِن لم يرد برىء هَذَا من الْإِثْم وباء بِهِ الآخر وَأَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَا وهما متهاجران لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ دونوں ملیں اور ان میں سے ایک سلام کرے اور دوسرا سلام کا جواب دیدے تو وہ دونوں اجر میں برابر ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہیں دیتا تو یہ والا شخص گناہ سے لاتعلق ہو جائے گا اور دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اگر وہ دونوں ایسی حالت میں مر جائیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کیے ہوئے ہوں تو وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4180 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدابروا وَلَا تقاطعوا وَكُونُوا عباد الله إخْوَانًا هجر الْمُؤْمِنِينَ ثَلَاثًا فَإِن تكلما وَإِلَّا اعرض الله عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمَا حَتَّى يتكلما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا عبد الله بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ

❀ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو اہل ایمان کی باہمی لاتعلقی تین دن تک ہوگی اگر وہ آپس میں بات چیت کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اس وقت تک اعراض کیے رہے گا جب تک وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4181 - وَعَنْ فَضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَهُوَ فِي النَّار اِلَّا اَن يتدارك اللّٰهِ برحمته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہتا ہے وہ جہنم میں جائے گا البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے (اسے معاف کردے) تو معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4182 - وَعَنْ اَبِيْ خِرَاش حَدْرَد بن اَبِيْ حَدْرَد الاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من هجر اَخَاهُ سنة فَهُوَ كسفك دَمه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوحراش حدرد بن ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لاتعلق رہے' تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4183 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبده المصلون فِيْ جَزِيْرَة الْعَرَب وَلَكِن فِي التحريش بَيْنهم . رَوَاهُ مُسْلِم

التحريش هُوَ الاغراء وتغيير الْقُلُوْب والتقاطع

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ نماز عرب میں اس کی عبادت کریں گے البتہ وہ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ تحریش کا مطلب دھوکے کا شکار کرنا دلوں کی حالت کا تبدیل ہو جانا اور قطع تعلقی اختیار کرنا ہے۔

4184 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يتهاجر الرّجلَانِ قد دخلا فِي الْاِسْلَام اِلَّا خرج اَحدهمَا مِنْهُ حَتّٰى يرجع اِلَى مَا خرج مِنْهُ ورجوعه اَن يَاْتِيه فَيسلم عَلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کریں تو ان دونوں میں سے ایک اسلام سے نکل جاتا ہے جب تک وہ اس چیز کی طرف واپس نہیں آتا جس سے وہ نکلا ہے اور اس کا واپس آنا یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کے پاس آئے اور اسے سلام کرے

یہ روایت امام طبرانی نے "موقوف" روایت کے طور پر جید سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4185 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلَينِ دخلا فِي الْاِسْلام فاهتجرا لكَانَ اَحدهمَا خَارِجا عَن الْإِسْلَام حَتّٰى يرجع يَعْنِيْ الظَّالِم مِنهُمَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کرلیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا"۔ (راوی کہتے ہیں:) ان کی مراد یہ تھی کہ جو ان دونوں میں سے زیادتی کرنے والا ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4186 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تعرض الْأَعْمَال فِيْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرُؤ كَانَت بَيْنه وَبَيْنَ اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتركُوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں، تو اس دن میں اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو پروردگار (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے"۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4187 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل كَانَ بَيْنه وَبَيْنَ اَخِيْه شَحْنَاء فَيُقَال أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے، جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو (فرشتوں کو) حکم ہوتا ہے کہ

ان دونوں کومہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے''

4188 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْضِ فِيْ دواوين اَهْلِ السَّمَاءِ فِيْ كل الثنين وخميس فيغفر لكل مُسْلِم لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء . قَالَ اَبُوْ دَاوٗد اِذا كَانَت الْهِجْرَة لله فَلَيْسَ من هٰذَا بِشَيْءٍ فَاِن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هجر بعض نِسَائِهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّابْن عمر هجر ابْنا لَهُ اِلٰى اَن مَاتَ انْتهى

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل زمین کے دیوان اہل آسمان کے دیوان میں منتقل ہوجاتے ہیں ایسا ہر پیر اور جمعرات کے دن ہوتا ہے اور ہر اس مسلمان کی مغفرت ہوجاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو''۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اگر یہ لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج سے چالیس دن تک لاتعلقی اختیار کی تھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے سے لاتعلقی اختیار کیے رکھی تھی جو مرتے دم تک اختیار کی تھی...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4189 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهُ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات ـ الضغائن بالضاد والغين المعجمتين هِيَ الأحقاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے جو شخص توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیا جاتا ہے جب تک وہ لوگ توبہ نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں

لفظ الضغائن سے مراد آپس کی ناراضگی ہے۔

4190 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع الله اِلٰى جَمِيْع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيْع خلقه اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِلَفْظِهِ من حَدِيْثِ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت کردیتا ہے

البتہ شرک کرنے والے اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بزار اور امام حاکم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4191 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوضع عَنهُ ثوبيه ثُمَّ لم يستتم اَن قَامَ فلبسهما فَاَخَذَتْنِیْ غيرَة شَدِيْدَة ظَنَنْت انه يَاْتِیْ بعض صُوَيْحِبَاتِیْ فَخرجت اتبعه فَاَدْرَكته بِالبَقِيعِ بَقِيعِ الْغَرْقَد يَسْتَغْفر للْمُؤْمِنِين وَالْمُؤْمِنَات وَالشُّهَدَاءِ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَامی اَنْت فِیْ حَاجَة رَبك وَاَنا فِیْ حَاجَة الدُّنْيَا فَانْصَرَفت فَدخلت حُجْرَتی ولی نفس عَال ولحقنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا النَّفس يَا عَائِشَةَ قلت بِاَبِیْ وَامی اتيتنی فَوضعت عَنك ثوبيك ثُمَّ لم تستتم اَن قُمْت فلبستهما فَاَخَذَتْنِیْ غيرَة شَدِيْدَة ظَنَنْت اَنَّك تَاْتِی بعض صُوَيْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَاَيْتُك بِالبَقِيعِ تَصْنَع مَا تصنع

فَقَالَ يَا عَائِشَة اكنت تخافين اَن يَحِيف اللّٰه عَلَيْك وَرَسُوله اَتَانِیْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيهَا اِلٰی مُشْرك وَلَا مُشَاحِن وَلَا اِلٰی قَاطع رحم وَلَا اِلٰی مُسبل وَلَا اِلٰی عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰی مدمن خمر

قَالَ ثُمَّ وضع عَنهُ ثوبيه فَقَالَ لی يَا عَائِشَة اَتَاْذَنِينَ لی فِیْ قيام هٰذِهِ اللَّيْلَة

قلت بِاَبِیْ وَامی فَقَامَ فَسجدَ لَيْلًا طَوِيلا حَتّٰی ظَنَنْت انه قد قبض فَقُمْت اَلْتَمِسهُ وَوضعت يَدی علی بَاطِن قَدَمَيْهِ فَتحَرك فَفَرِحت وسمعته يَقُوْلُ فِیْ سُجُوده اعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوذ برضاك من سخطك وَاَعُوذ بك مِنْك جلّ وَجهك لَا اُحصی ثَنَاء عَلَيْك اَنْت كَمَا اثنيت علی نَفسك فَلَمَّا اصبح ذكرتهن لَهُ فَقَالَ يَا عَائِشَة تعلميهن فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ تعلميهن وعلميهن فَاِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام علمنيهن وَاَمرنِیْ اَن ارددهن فِی السُّجُود . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اضافی لباس (یعنی عمامہ شریف وغیرہ) کو اتارنا شروع کیا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکمل نہیں اتارا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں چیزوں کو پہنا تو مجھے بڑا غصہ آیا میں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری کسی سوکن کی طرف جانے لگے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کے لئے نکلی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں موجود تھے اور مومن مردوں اور مومن خواتین اور شہداء کے لئے دعائے مغفرت کر رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو اپنے پروردگار کے ساتھ مصروف ہیں اور میں یہ سمجھ رہی تھی کہ شاید آپ دنیاوی کام میں ہوں گے میں وہاں سے واپس آ گئی جب میں اپنے حجرے میں داخل ہوئی تو میرا سانس تیز چل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عائشہ! کیا تمہارے سانس کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میرے پاس تشریف لائے پھر آپ نے اپنے اضافی کپڑے اتارنے شروع کیے ابھی مکمل نہیں اتارے تھے کہ آپ پھر کھڑے ہوئے آپ

نے ان دونوں کو پہنا تو مجھے بڑا شدید غصہ آیا میں نے سوچا شاید آپ کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے جائیں گے لیکن پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ تو جنت البقیع میں ہیں اور جو کچھ آپ کر رہے تھے وہ کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اور اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے البتہ اللہ تعالیٰ اس رات کسی مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص اور قطع رحمی کرنے والے اور تہبند کو لٹکانے والے اور اپنے والدین کے نافرمان اور باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اضافی کپڑے اتارے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دو گی کہ میں اس رات میں نوافل ادا کروں میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کا وصال نہ ہو گیا ہو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے اٹھی (کیونکہ اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا وہ حرکت کر رہا تھا' تو مجھے خوشی ہوئی' تو میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذات عظمت والی ہے میں تیری ثناء کا شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے' جس طرح تو نے اپنی ثناء خود بیان کی ہے''۔

اگلے دن صبح میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کلمات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے انہیں سیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں سیکھ لو اور ان کی تعلیم بھی دو کیونکہ جبرائیل نے مجھے ان کی تعلیم دی تھی اور مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں سجدے میں انہیں بار بار پڑھوں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4192 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتِل نفس . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور کسی کو قتل کرنے والا شخص''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4193 - وَعَنْ مَكْحُول عَنْ كثير بن مرّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان يغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لاَهْلِ الْاَرْض اِلَّا مُشْرك اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد

❀❀ مکحول نے کثیر بن مرہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ تمام اہل زمین کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ

مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

4194 - قَالَ الْحَافِظِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن مَكْحُول عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى عباده لَيْلَة النّصف من شعْبَان فَيغْفر للْمُؤْمنين ويمهل الْكَافرين ويدع اَهْلِ الْحقد بحقدهم حَتّٰى يَدعُوهُ . قَالَ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ اَيْضا بَين مَكْحُول وَاَبِی ثَعْلَبَة مُرسل جيد

❀❀ حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شب برات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمام اہل ایمان کی مغفرت کر دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیتا ہے جب تک وہ اسے ترک نہیں کرتے''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ اور مکحول کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

4195 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من لم يكن فِيهِ وَاحِدَة مِنْهُنَّ فَاِن اللّٰه يغْفر لَهُ مَا سوى ذٰلِكَ لمن يَشَاء من مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يكن سَاحِرًا يتبع السَّحَرَة وَلَمْ يحقد على اَخِيه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِی الْكَبِير والأوسط من رِوَايَة لَيْث بن اَبِی سليم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان تین میں سے کوئی بھی نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اس کے علاوہ جس کی وہ چاہے کہ (مغفرت کر دے گا) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ جادوگر نہ ہو جادو کے پیچھے نہ جاتا ہو اور اپنے بھائی سے ناراضگی نہ رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4196 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث اَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت اَنه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت اِبهامه فَتحَرك فَرجع فَلَمَّا رفع رَاْسه من السُّجُود وَفرغ من صلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَو يَا حميراء أظننت اَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّی ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِينَ اَی لَيْلَة هٰذِهٖ قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم

قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِی لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَقَالَ هٰذَا مُرسل جيد وَيحْتَمل اَن يكون الْعَلَاء اَخذه من مَكْحُول

قَالَ الْاَزْهَرِی يُقَال للرجل اِذا غدر بِصَاحِبِه فَلَمْ يؤته حَقه قد خاس بِهِ يَعْنِی بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالسِّين الْمُهْملَة

علاء بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے سجدے کو طول دیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے جب میں نے یہ صورت حال محسوس کی تو میں اٹھی میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو وہ حرکت کر رہا تھا' تو میں واپس آ گئی جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے گوری! کیا تم یہ گمان کر رہی تھیں کہ نبی ﷺ تمہاری ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ گمان کر رہی تھی کہ کہیں آپ کا وصال نہ ہو گیا ہو کیونکہ آپ نے سجدہ اتنا طویل کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے نبی زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف توجہ کر کے مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' اور ناراضگی رکھنے والوں کا معاملہ مؤخر کر دیتا ہے جب تک وہ ایسے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل اور عمدہ ہے' اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ علاء نے یہ روایت مکحول سے حاصل کی ہو۔

ازہری بیان کرتے ہیں: آدمی سے کہا: جاتا ہے کہ جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے' اور اس کا حق اسے نہیں دیتا تو اس کے لئے کہا جاتا ہے خاس بہ (یعنی اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی)۔

4197 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ترفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخوَان متصارمان

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله لَهُمْ صَلَاة فَذكر نَحوه قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الْحَسَد حَدِيْث انس الطَّوِيل اِنْ شَاءَ الله تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں جن کی نمازیں ان کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جاتی ہیں ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت جو ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو دو بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوئے ہوں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تین لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں کرتا''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسد سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول طویل حدیث آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

12 - التَّرهِيب من قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی مسلمان کو یہ کہے: اے کافر!

4198 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَالَ الرجل لأَخِيهِ يَا كَافِر فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحدهمَا فَإِن كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رجعت عَلَيْهِ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہتا ہے: اے کافر! تو یہ کفر اُن دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ دوسرا شخص ویسا ہی ہو جیسے اس نے کہا: تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے (جس نے یہ کہا تھا)"

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4199 - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ دَعَا رجلا بالْكفْر أَوْ قَالَ يَا عَدو الله وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَار عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْث حَار بِالْحَاء الْمُهْملَة وَالرَّاء اى رَجَعَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص دوسرے شخص کو کفر کے ساتھ بلائے یا یہ کہے: اے اللہ کے دشمن! اور دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ چیز اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

لفظ حار سے مراد یہ ہے: وہ واپس آجاتا ہے۔

4200 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لأَخِيهِ يَا كَافِر فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحدهمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اے کافر" تو (یہ کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4201 - وَعَنْ أَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أكفر رجل رجلا إِلَّا بَاءَ أَحدهمَا بهَا إِن كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كفر بتكفيره . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4200-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال - حديث:5759صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم : يا كافر - حديث:117مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها الرجل وعملها كان كفرا وفسقا واستوجب - حديث:37موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما يكره من الكلام - حديث:1791مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4549

''جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ شخص کافر ہو جائے گا جس نے اسے کافر قرار دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4202 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اخبرهُ انه بَایع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف علی یَمِین بِملَّة غیر الْاِسْلَام کَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة وَلَیْسَ علی رجل نذر فِیْمَا لَا یملك وَلعن الْمُؤْمِن کقتله وَمَنْ رمی مُؤْمِنا بِکفْر فَهُوَ کقتله وَمَنْ ذبح نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة ـ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَلَفظه اَنَّ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ علی الْمَرْء نذر فِیْمَا لَا یملك ولاعن الْمُؤْمِن کقاتله وَمَنْ قذف مُؤْمِنا بِکفْر فَهُوَ کقاتله وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِمَا قتل بِهٖ نَفسه یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا: ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور جو شخص کسی بھی چیز کے ذریعے خود کو ذبح کرے گا قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی پر اس چیز کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو اور مومن پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے تو یہ اسے قتل کرنے والے مانند ہے جو شخص جس بھی چیز کے ذریعے خودکشی کرتا ہے قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے قتل کیا جائے گا (یا قیامت کے دن وہ اسی چیز کے ذریعے خود کو قتل کرے گا)''۔

4203 - وَعَنْ عِمْرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الرجل لِاَخِیهِ یَا کَافِر فَهُوَ کقتله ـ رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے کہ ''اے کافر'' تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

التَّرْهِيب من السباب واللعن لَا سِيمَا لمُعين آدَمِيًّا كَانَ اَوْ دَابَّة وَغَيْرِهمَا وَبَعض مَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن سبّ الديك والبرغوث وَالرّيح والترهيب من قذف المحصنة والمملوك

باب: گالی دینے لعنت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

خاص طور پر جب وہ لعنت متعین شخص یا متعین جانور یا کسی اور متعین چیز پر کی گئی ہو اور مرغ، برغوث، ہوا کو برا کہنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو شخص پاکدامن عورت یا غلام پر جھوٹا الزام لگاتا ہے' اس کے بارے میں ترہیبی روایات

4204 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستبان مَا قَالَا فعلى البادیء مِنْهُمَا حَتّٰی یَتَعَدّٰی الْمَظْلُوم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں' تو اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی نہیں کرتا''۔ یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سباب الْمُسْلِم فسوق وقتاله كفر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اسے قتل کرنا کفر ہے (یا اس کے ساتھ جھگڑا کرنا کفر ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4206 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ سباب الْمُسْلِم كالمشرف على الهلكة رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''مسلمان کو برا کہنا ہلاکت کی طرف جھانکنے کے مترادف ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4207 - وَعَنْ عِیَاض بن جمان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ الرجل یَشْتمنِیْ وَهُوَ دونی أعلى من بَأْس اَن أنتصر مِنْهُ قَالَ المستبان شيطانان يتهاتران ويتكاذبان . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عیاض بن جمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے اگر میں اسے جواب دوں تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد' دو شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔

4208 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمين اِلَّا وَبَيْنَهُمَا ستر من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قَالَ اَحدهمَا لصَاحبه كلمة هجر خرق ستر اللّٰهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا مَرْفُوْعا وَقَالَ الصَّوَاب مَوْقُوْف

الهجر بِضَم الْهَاء وَسُكُوْن الْجِيم هُوَ رَدِيْء الْكَلَام وفحشه

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان ہوں تو ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی ایک شخص دوسرے کو نامناسب کلمہ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: درست یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ لفظ ھجر کا مطلب بری بات اور فحش کلام ہے۔

4209 - وَعَنْ اَبِيْ جرى جَابر بن سليم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رجلا يصدر النَّاس عَن رَاْيه لَا يَقُوْلُ شَيْئا اِلَّا صدرُوا عَنهُ قلت من هٰذَا قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت عَلَيْك السَّلَام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تقل عَلَيْك السَّلَام عَلَيْك السَّلَام تَحِيَّة الْمَيِّت قل السَّلَام عَلَيْك قَالَ قُلْتُ اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ اَنا رَسُوْلُ اللّٰه الَّذِيْ اِذا اَصَابَك ضرّ فدعوته كشفه عَنْك وَاِن اَصَابَك عَام سنة فدعوته أنبتها لَك وَاِذا كنت بِاَرْض قفر اَوْ فلاة فضلت رَاحلتك فدعوته ردهَا عَلَيْك قَالَ قُلْتُ اعهد اِلَيّ قَالَ لَا تسبن اَحَدًا فَمَا سببت بعده حرا وَلَا عبدا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاة قَالَ وَلَا تحقرن شَيْئا من الْمَعْرُوف وَاَن تكلم اَخَاك وَاَنت منبسط اِلَيْهِ وَجهك اِن ذٰلِكَ من الْمَعْرُوف وارفع اِزَارك اِلَى نصف السَّاق فَاِن اَبيت فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهَا من المخيلة وَاِن اللّٰه لَا يحب المخيلة وَاِن امْرُؤ شتمك وعيرك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تعيره بِمَا تعلم فِيهِ فَاِنَّمَا وبال ذٰلِكَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرًا فِي رِوَايَة لِابْنِ حبَان نَحوه وَقَالَ فِيهِ وَاِن امْرُؤ عيرك بِشَيْء يُعلمهُ فِيك فَلَا تعيره بِشَيْء تعلمه فِيهِ ودعه يكون وباله عَلَيْهِ واجره لَك وَلَا تسبن شَيْئا

قَالَ فَمَا سببت بَعْدَ ذٰلِكَ دَابَّة وَلَا اِنْسَانا

السّنة هِيَ الْعَام المقحط الَّذِيْ لم تنْبت فِيهِ الْاَرْض سَوَاء نزل غيث اَوْ لم ينزل

المخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

❀❀ حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے کی طرف متوجہ ہوتے تھے ان کی ہر بات کو وزن دیا جاتا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم کہو: السلام علیک میں نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ کہ جب تمہیں

کوئی مصیبت لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو تو وہ تم سے مصیبت کو دور کر دے گا' اگر تمہیں قحط سالی لاحق ہو اور تم دعا کرو تو وہ تم سے قحط سالی کو ختم کر دے گا اور تم کسی ویرانے یا کسی بے آب و گیاہ جگہ پر موجود ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے' تو تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری سواری واپس کر دے گا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو برا نہ کہنا راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام یا اونٹ یا بکری کو کبھی برا نہیں کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی اچھائی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ اچھائی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے بات کرو یہ بھی نیکی کا حصہ ہے' اور تم اپنے تہبند کو نچلی پنڈلی تک رکھنا اگر یہ نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھنا لیکن تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ چیز تکبر کا حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' اور تمہیں اس چیز کے حوالے سے عار دلائے جو وہ جانتا ہے کہ یہ چیز تمہارے اندر ہے' تو تم اسے اس چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے (اگر وہ ایسا کرے گا) تو اس کا وبال اس پر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان کی ایک روایت میں اس کی مانند منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر کوئی شخص تمہیں اس کے حوالے سے عار دلائے جس ... بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ تمہارے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے' تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا اس کا وبال اس پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور تم کسی چیز کو برا نہ کہنا''۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا:

لفظ السنه سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہیں ہوتی ہے خواہ بارش نازل ہوئی ہو یا بارش نازل نہ ہوئی ہو۔

لفظ المخیلہ یہ لفظ اختیال ماخوذ ہے' جس کا مطلب تکبر اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

4210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ من أكبر الْكَبَائِر أَن يلعن الرجل وَالِديهِ

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يلعن الرجل وَالِديهِ قَالَ يسب أَبَا الرجل فيسب أَبَاهُ ويسب أمه فيسب أمه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4210-صحيح البخارى - كتاب الأدب' باب : لا يسب الرجل والديه - حديث:5636صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان الكبائر وأكبرها - حديث:155صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر وهم فيه' حديث: 413مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' من قال : لا تسب أحدا ولا تلعنه - حديث:26035السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث:19616مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6359شعب الإيمان للبيهقي - فصل في بيان كبائر الذنوب وصغائرها وفواحشها' حديث:284

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ یہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو برا کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4211 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِی لِصِدِّیقٍ اَنْ یَکُوْنَ لَعَّانًا . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه وَالْحَاکِم وَصَححهُ وَلَفظِهِ قَالَ لَا یجْتَمع اَن تکُونُوا لعانین صدیقین

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی صدیق کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''یہ بات اکٹھی نہیں ہوسکتی کہ تم لعنت بھی کرو اور صدیق بھی ہو''۔

4212 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بکر وَهُوَ یلعن بعض رَقِیقه فَالْتفت اِلَیْهِ وَقَالَ لعانین وصدیقین کلا وَرب الْکَعْبَة فَعتق اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمئِذٍ بعض رَقِیقه قَالَ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْد . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' تو وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کررہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والا اور صدیق ہرگز اکٹھے نہیں ہوسکتے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے کچھ غلام آزاد کیے پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4213 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یکون اللعانون شُفَعَاء وَلَا شُهَدَاءِ یَوْم الْقِیَامَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد لم یقل یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شفاعت کرنے والے ہوں گے اور نہ گواہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے لفظ ''قیامت کے دن'' نقل نہیں کیا۔

4214 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یکون الْمُؤمن لعانا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4215 - وَعَن جرموذ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اوصيك اَلا تكون لعانا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عبيد بن هَوْذَة عَن جرموذ وَقد صححها ابْن اَبِيْ حَاتِم وَتكلم فِيهَا غَيْرِهٖ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ اَحْمد فَاَدخل بَيْنَهُمَا رجلا لم يسم

❀❀ حضرت جرموذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں یہ تلقین کرتا ہوں کہ تم لعنت کرنے والے نہ ہونا۔

یہ روایت امام طبرانی نے عبید بن ہوذہ کے حوالے سے حضرت جرموذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ابن ابوحاتم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے ان دونوں راویوں کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا۔

4216 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلاعنوا بلعنة اللّٰه وَلَا بغضبه وَلَا بالنَّار

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ الْحسن الْبَصْرِيّ عَن سَمُرَة وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کے ہمراہ لعنت نہ کرو اور نہ ہی اس کے غضب کے ہمراہ (لعنت کرو) اور نہ ہی آگ کے ہمراہ (لعنت کرو)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان تمام حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حسن بصری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4217 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِين بملَّة غير الْإِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ

وَمن قتل نَفسه بِشَيْءٍ عذب بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ على رجل نذر فِيمَا لَا يملك وَلعن الْمُؤْمِن كقتله

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتقدم

❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسے اس نے کہا ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

4218 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا رَاَيْنَا الرجل يلعن اَخَاهُ رَاَيْنَا اَن قد اَتى بَابا من الْكَبَائِر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم جب کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہوتا تھا' تو ہماری یہ رائے ہوتی تھی کہ یہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4219 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد اِذا لعن شَيْئا صعدت اللَّعْنَة اِلَى السَّمَاء فتغلق اَبْوَاب السَّمَاء دُوْنَهَا ثُمَّ تهبط اِلَى الْاَرْض فتغلق اَبْوَابهَا دُوْنهَا ثُمَّ تَاْخُذ يَمِينا وَشمَالًا فَاِن لم تَجِد مساغا رجعت اِلَى الَّذِيْ لعن فَاِن كَانَ اَهلا وَاِلَّا رجعت اِلَى قَائِلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے' تو وہ لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے' اور آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے پھر زمین کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہیں جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس شخص کی طرف واپس آ جاتی ہے' جس پر وہ لعنت کی گئی ہو اگر وہ شخص اس کا اہل ہوگا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4220 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللَّعْنَة اِذا وجهت اِلَى من وجهت اِلَيْهِ فَاِن اَصَابَت عَلَيْهِ سَبِيلا اَوْ وجدت فِيْهِ مسلكا وَاِلَّا قَالَت يَا رب وجهت اِلَى فلَان فَلَمْ اجد فِيْهِ مسلكا وَلَمْ اجد عَلَيْهِ سَبِيْلا فَيُقَالُ لَهَا ارجعي من حَيْثُ جِئْت رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى .

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم لعنت کو اس شخص کی طرف بھیجتے ہو جس کی طرف تم بھیجتے ہو اگر تو اسے اس شخص کی طرف جانے کا راستہ مل جائے' تو ٹھیک ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اگر اس کے بارے میں اسے راستہ مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے فلاں کی طرف بھیجا گیا لیکن میں نے اس کی طرف جانے کا راستہ نہیں پایا اور مجھے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ملا تو اس سے کہا جاتا ہے: تم وہیں واپس چلی جاؤ جہاں سے آئی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں پورا واقعہ منقول ہے' اس کی سند عمدہ ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

4221 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بعض اَسْفَاره وَامْرَاَة من الْاَنْصَار على نَاقَة فضجرت فلعنتها فَسمع ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

خُذُوا مَا عَلَيْهَا ودعوها فَإِنَّهَا ملعونة

قَالَ عمرَان فَكَأَنِّي اَرَاهَا الْاٰن تمشي فِي النَّاس مَا يعرض لَهَا احد . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ایک اونٹنی پر سوار تھی اس اونٹنی نے اسے تنگ کیا تو اس خاتون نے اس اونٹنی پر لعنت کی' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان موجود ہے' اسے اتار لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا تھا۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4222 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَار رجل مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلعن بعيره فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد الله لَا تسر مَعنا على بعير مَلْعُوْن .

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن اَبِي الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اس نے اپنے اونٹ پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ اونٹ پر سفر نہ کرو

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4223 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر يسير فلعن رجل نَاقَة فَقَالَ اَيْنَ صَاحب النَّاقة فَقَالَ الرجل اَنا فَقَالَ اَخرهَا فَقَدْ اُجِيب فِيْهَا . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے ایک شخص نے اونٹنی پر لعنت کی آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی والا شخص کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک طرف کر دو! کیونکہ اس کے بارے میں (لعنت کی دعا) کو قبول کر لیا گیا ہے

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4224 - وَعَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الديك فَاِنَّهٗ يوقظ للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فَاِنَّهٗ يَدْعُو للصَّلَاة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُسْنَدًا وَّمرسلا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

4221-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب النهي عن لعن الدواب وغيرها - حديث:4805' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في لعن البهيمة - حديث: 25399' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث:19435' مسند الروياني - أبو المهلب' حديث: 94' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران أيوب عن أبي' حديث:15275

"یہ نماز کے لیے بلاتا ہے"۔

یہی روایت امام نسائی نے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کی ہے۔

4225 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن دیکا صرخ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهُ رجل فنهی عَنْ سبّ الدیك

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَالطَّبَرَانِیّ اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ قَالَ لَا تلعنه وَلَا تسبه فَاِنَّهٗ یَدْعُوْ اِلَی الصَّلَاة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بانگ دی تو ایک شخص نے مرغ کو برا کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تم اس پر لعنت نہ کرو اور اسے برا نہ کہو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے"۔

4226 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن دیکا صرخ قَرِیْبًا من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل اللّٰهُمَّ العنه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مه کلا اِنَّهٗ یَدْعُوْ اِلَی الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح اِلَّا عباد بن مَنْصُوْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! ایسا ہرگز نہ کرو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں صرف عباد بن منصور کا معاملہ مختلف ہے۔

4227 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فلدغت رجلا برغوث فلعنها فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تلعنها فَاِنَّهَا نبهت نَبیا من الْاَنْبِیَاء للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ لَا تسبه فَاِنَّهٗ ایقظ نَبیا من الْاَنْبِیَاء لصَلَاة الصُّبْح

وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح اِلَّا سُوَیْد بن اِبْرَاهِیْم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَفْظِهٖ ذکرت البراغیث عِنْدَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا توقظ للصَّلَاة .ورواة الطَّبَرَانِیّ ثِقَات اِلَّا سعید بن بشیر

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص کو برغوث نے ڈنک مارا اس شخص نے اس پر لعنت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے ایک نبی کو نماز کے لئے بیدار کیا تھا

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تم اسے برا نہ کہو کیونکہ اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا تھا"۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف سوید بن ابراہیم کا معاملہ مختلف ہے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے براغیث کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز کے لئے بیدار کرتے ہیں''

امام طبرانی کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف سعید بن بشیر کا معاملہ مختلف ہے۔

4228 - وَرُوِیَ عَن عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نزلنَا منزلا فآذتنا البراغیث فسببناھا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تسبوھا فنعمت الدَّابَّۃ فَاِنَّھَا أیقظتکم لذکر اللّٰہ .

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا وہاں براغیث نے ہمیں اذیت پہنچائی ہم نے انہیں برا کہنا شروع کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں برا نہ کہو کیونکہ یہ اچھا جانور ہے۔ یہ اللہ کے ذکر کے لئے تمہیں بیدار کرتا ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4229 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رجلا لعن الرّیح عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تلعن الرّیح فَاِنَّھَا مامورۃ من لعن شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْل رجعت اللَّعْنَۃ عَلَیْہِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعلم اَحَدًا اَسْنَدَہٗ غیر بشر بن عمر

قَالَ الْحَافِظ وَبشر ھٰذَا ثِقَۃ احتج بِہِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیرھمَا وَلَا أَعْلَمُ فِیْہِ جرحا

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے' جو شخص کسی بھی چیز پر لعنت کرتا ہے' اور وہ چیز اس کی لعنت کی اہل نہ ہو' تو وہ لعنت اس (کرنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہمارے علم کے مطابق بشر بن عمر کے علاوہ اور کسی نے اسے مسند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا

حافظ کہتے ہیں: بشر نامی یہ راوی ثقہ ہے امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

4230 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھن قَالَ الشّرك بِاللّٰہِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِی حرم اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقّ وَاَکل الرِّبَا وَاَکل مَال الْیَتِیم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی ایسے شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاکدامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا جھوٹا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4231 - وَفِیْ کتاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کتبه اِلٰی اَهْلِ الْیمن قَالَ وَان أکبر الْکَبَائِر عِنْد اللّٰـه یَوْم الْقِیَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَیْر الْحق والفرار فِیْ سَبِیْل اللّٰه یَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدین وَرمی المحصنة وَتعلم السحر الحَدِیْث

رَوَاهُ ابن حبان فِی صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ بکر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جده

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں یہ تحریر تھا' وہ مکتوب' جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھجوایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کبیرہ گناہوں میں یہ چیزیں شامل ہوں گی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن کو ناحق قتل کرنا اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پاکدامن عورت پر الزام لگانا اور جادو سیکھنا''......الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4232 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذکر امْرأ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لیعیبه بِهٖ حَبسه اللّٰهُ فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاد مَا قَالَ فِیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّیَاْتِیْ هُوَ وَغَیْرِهٖ فِی الْغِیْبَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی شخص کے حوالے سے کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اس میں نہ ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا اور وہ شخص اس وقت تک وہاں رہے گا جب تک وہ اس الزام کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات غیبت سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4233 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قذف

4233-صحیح البخاری - کتاب الحدود' باب قذف العبید - حدیث:6480صحیح مسلم - کتاب الأیمان' باب التغلیظ علی من قذف مملوکه بالزنا - حدیث:3223مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الوصایا' أبواب فی الممالیك - بیان التشدید فی قذف الرجل مملوکه وضربه' حدیث:4906المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب الحدود' حدیث: 8178سنن أبی داود - کتاب الأدب' أبواب النوم - باب فی حق المملوك' حدیث: 4518السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الرجم' قذف المملوك - حدیث:7114سنن الدارقطنی - کتاب الحدود والدیات وغیره' حدیث:3056مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللّٰه عنه - حدیث: 9381المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه أحمد' حدیث: 192شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الثامن والخمسون من شعب الإیمان وهو باب فی الإحسان إلی الممالیك - حدیث:8305'

مَمْلُوكه بِالزِّنَا يُقَام عَلَيْهِ الْحَد يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا ان يكون كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم لَفظه فِي الشَّفَقَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے غلام پر زنا کا الزام لگاتا ہے قیامت کے دن اس شخص پر حد جاری کی جائے گی البتہ اگر وہ الزام درست ہو تو معاملہ مختلف ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ شفقت سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

4234 - وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه زار عمَّة لَهُ فدعَتْ لَهُ بِطَعَام فابطات الْجَارِيَة فَقَالَت آلا تستعجلي يَا زَانِيَة فَقَالَ عَمْرو سُبْحَانَ اللّٰهِ لقد قلت عَظِيما هَل اطَّلَعت مِنْهَا على زنا قَالَت لَا وَاللّٰه فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ايمَا عبد اَوْ امْرَاَة قَالَ اَوْ قَالَت لوليدتها يَا زَانِيَة وَلَمْ تطلع مِنْهَا على زنا جلدتها وليدتها يَوْم الْقِيَامَة لِاَنَّهُ لَا حد لَهُنَّ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ الْحَافِظ كَيفَ وَعبد الْملك بن هَارُوْن مَتْرُوك مُتَّهم وَتقدم فِي الشَّفَقَة اَحَادِيث من هٰذَا الْبَاب لم نعدها هُنَا

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنی پھوپھی سے ملنے کے لئے گئے اس خاتون نے ان کے لئے کھانا تیار کیا کنیز کو کھانا لانے میں دیر ہوگئی' تو اس خاتون نے کہا: اے زنا کرنے والی عورت! کیا تم جلدی نہیں کر سکتی تھیں؟ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے کیا آپ نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی نہیں۔ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ یا عورت اپنی کنیز کو یہ کہے: اے زنا کرنے والی اور اس نے اس کنیز کو زنا کرتے ہوئے نہ دیکھا بھی ہو تو قیامت کے دن اس کی کنیز اسے کوڑے لگائے گی کیونکہ دنیا میں تو ان پر حد جاری نہیں ہو سکی تھی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ عبدالملک بن ہارون نامی راوی متروک بھی ہے' اور تہمت یافتہ بھی ہے شفقت سے متعلق باب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں لیکن ہم انہیں یہاں نہیں دہرائیں گے۔

14 - التَّرْهِيب من سبّ الدَّهْر

باب: زمانے کو برا کہنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4235 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يسب بَنو آدم الدَّهْر وَاَنا الدَّهْر بيَدي اللَّيْل وَالنَّهَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان جب زمانے کو برا کہتا ہے' تو میں زمانہ ہوں' کیونکہ رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں''۔

4236 - وَفِیْ رِوَايَةٍ اقلب ليله ونهاره وَاِذَا شِئْتَ قبضتهما

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رات اور دن کو میں تبدیل کرتا ہوں اور جب میں چاہوں گا انہیں قبضے میں لے لوں گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4237 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يسبب اَحَدُكُمُ الدَّهْر فَاِنَ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4238 - وَفِیْ رِوَايَةِ الْبُخَارِیّ لَا تسموا الْعِنَب الْكرم وَلَا تَقُولُوْا خيبة الدَّهْر فَاِنَ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْر

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انگور کو کرم نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ خراب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4239 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِیْ ابْن آدم يَقُوْلُ يَا خيبة الدَّهْر فَلَا يقل اَحَدُكُمْ يَا خيبة الدَّهْر فَاِنِّیْ اَنا الدَّهْر اقلب ليله ونهاره

رَوَاهُ اَبُوْ دواد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ زمانہ خراب ہے کوئی شخص نہ کہے کہ زمانہ خراب ہے' کیونکہ میں زمانہ ہوں کیونکہ میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4240 - وَرَوَاهُ مَالك مُخْتَصرًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقل اَحَدُكُمْ يَا خيبة الدَّهْر فَاِنَ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْر

❀❀ یہ روایت امام مالک نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی خرابی' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4241 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْحَاكِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه استقرضت عَبدِی فَلَمْ يقرضنی وَشَتَمَنِیْ عَبدِی وَهُوَ لَا يدرِی يَقُوْلُ وادهراه وادهراه وَاَنا الدَّهْر

قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الدَّهْر قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنا الدَّهْر الْاَيَّام والليالی أجددها وأبليها وَآتِی بملوك بعد مُلُوك

قَالَ الْحَافِظ وَمعنى الحَدِيْث اَن الْعَرَب كَانَت اِذا أنزلت باحدهم نازلة وأصابته مُصِيبَة اَوْ مَكْرُوه

يسب الدَّهْر اعتقادا مِنهُم أن الَّذِي أَصَابَهُ فعل الدَّهْر كَمَا كَانَت الْعَرَب تستمطر بالأنواء وتقول مُطِرْنَا بِنَوْء كَذَا اعتقادا أن فعل ذَلِك فعل الأنواء فَكَانَ هَذَا كاللعن للْفَاعِل وَلَا فَاعل لكل شَيْء إِلَّا الله تَعَالَى خَالق كل شَيْء وفعله فنهاهم النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذَلِك وَكَانَ أَبُو دَاوُد يُنكر رِوَايَة أهل الحَدِيث وَأَنا الدَّهْر بِضَم الرَّاء وَيَقُول لَو كَانَ كَذَلِك كَانَ الدَّهْر اسْما من أَسمَاء الله عز وَجل وَكَانَ يرويهِ وَأَنا الدَّهْر أقلب اللَّيْل وَالنَّهَار بِفَتْح رَاء الدَّهْر على الظّرْف مَعْنَاهُ أَنا طول الدَّهْر وَالزَّمَان أقلب اللَّيْل وَالنَّهَار وَرجح هَذَا بَعضهم وَرِوَايَة من قَالَ فَإِن الله هُوَ الدَّهْر يرد هَذَا الْجُمْهُور على ضم الرَّاء وَاللهُ أَعْلَم

❀ امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہیں دیا میرے بندے نے مجھے برا کہا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ کہتا ہے ہائے زمانہ ہائے زمانہ حالانکہ میں زمانہ ہوں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم زمانہ کو برا نہ کہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں رات اور دن میں میں تبدیلی کرتا ہوں اور میں اسے بوسیدہ کرتا ہوں اور ایک قسم کے بادشاہوں کے بعد میں دوسری قسم کے بادشاہ لے کے آتا ہوں"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عربوں کا یہ محاورہ تھا کہ جب ان میں سے کسی ایک پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی یا کوئی پریشانی لاحق ہوتی تھی یا ناپسندیدہ صورت حال سامنے آتی تھی تو وہ زمانے کو برا کہا کرتے تھے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ سب کچھ زمانے سے ہی ہے زمانے نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح عرب ستاروں کے ذریعے بارش کے نزول کا اعتقاد رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ ستاروں کے کرنے کی وجہ سے ہے تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ جیسے آپ ایسا کرنے والے پر لعنت کر رہے ہیں اور ہر چیز کا حقیقی فاعل تو اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اسی نے ایسا کیا ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

امام ابوداؤد نے محدثین کی اس روایت کا انکار کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: "میں زمانہ ہوں" وہ فرماتے ہیں اگر ایسا ہوتا تو دہر اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہوتا انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"زمانے کو یعنی رات اور دن کو میں پلٹانے والا ہوں ان کے نزدیک متن میں لفظ "دہر" ظرف کے طور پر استعمال ہوگا اور اس کی مراد یہ ہوگی کہ میں زمانے کو اور دہر کو لمبا کرنے والا ہوں رات اور دن کو پلٹانے والا ہوں اس مفہوم کو بعض حضرات نے ترجیح دی ہے اور ایک روایت میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے تو اس اعتبار سے جمہور نے دہر لفظ کے "ر" پر پیش پڑھی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے"۔

15 - التَّرْهِيب من ترويع الْمُسلم وَمن الْإِشَارَة إِلَيْهِ بسلاح وَنَحْوه جادا أَو مازحا

باب: مسلمان کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور جو شخص ہتھیار کے ذریعے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور حرکت کرتا ہے خواہ وہ سنجیدگی

کے ساتھ کرے یا مزاح کے طور پر کرے

4242 - عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی قَالَ حَدثنَا اَصْحَاب مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انهم كَانُوا يَسِيرُوْنَ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنهُم فَانْطَلق بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبل مَعَه فَاَخذه فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يروع مُسْلِما . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص سوگیا' تو کوئی دوسرا شخص رسی لے کر گیا اور اس شخص کو باندھ دیا وہ شخص گھبرا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو گھبراہٹ کا شکار کرے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4243 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مسير فخفق رجل على رَاحِلَته فَاَخذ رجل سَهْما من كِنَانَته فانتبه الرجل فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لرجل اَن يروع مُسْلِما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ ابْن عمر مُخْتَصرًا لَا يحل لمُسْلِم اَوْ مُؤمن اَن يروع مُسْلِما . خفق الرجل إِذا نعس

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک شخص کو اپنی سواری پر اونگھ آنے لگی ایک اور شخص نے اس کے ترکش میں سے تیر نکال لیا' تو وہ شخص بیدار ہوا اور گھبرا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''کسی مسلمان کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مومن کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے''۔

لفظ خفق الرجل کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کو اونگھ آجائے۔

4244 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب بن يزِيْد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه يَقُوْلُ لَا يَاْخُذن اَحَدُكُم مَتَاع اَخِيْه لاعبا وَلَا جادا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کوئی شخص اپنے بھائی کا سامان حاصل نہ کرے خواہ مذاق کے طور پر ہو یا سنجیدگی کے طور پر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4245 - وَرُوِيَ عَن عَامر بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَخذ نعل رجل فغيبها وَهُوَ يمزح فَذكر ذٰلِكَ

لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تروعوا الْمُسْلِم فَاِن روعة الْمُسْلِم ظلم عَظِيْم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کا جوتا لے کر اسے چھپا دیا وہ مذاق کے طور پر ایسا کر رہا تھا اس بات کا پتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو پریشان نہ کرو کیونکہ مسلمان کو پریشان کرنا بڑا ظلم ہے۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے امام ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

4246 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الْحسن وَكَانَ عقبيا بَدْرِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل وَنسی نَعْلَيْه فَاَخذهُمَا رجل فوضعهما تَحْتَهٗ فَرجع الرجل فَقَالَ نَعْلی فَقَالَ الْقَوْم مَا رأيناهما فَقَالَ هُوَ ذه فَقَالَ فكيف بروعة الْمُؤمن فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنعته لاعبا فَقَالَ فكيف بروعة الْمُؤمن مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' جنہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا بھی شرف حاصل ہے' اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اٹھ کر گیا وہ اپنا جوتا بھول گیا ایک اور شخص نے ان دونوں کو لیا اور اپنے نیچے رکھ لیا وہ شخص واپس آیا اور اس نے دریافت کیا: میرے جوتے کہاں ہیں؟ تو حاضرین نے کہا: ہم نے تو انہیں نہیں دیکھا' تو اس شخص نے کہا: وہ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مومن کو پریشان کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے مذاق کے طور پر ایسا کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو پریشان کیوں کیا؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو' یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4247 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَخَاف مُؤمنا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن لَا يُؤمنهُ من أفزاع يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن کی ہولناکی سے محفوظ نہ رکھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4248 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نظر اِلٰى مُسْلِم نظرة يخيفه فِيْهَا بِغَيْر حق أخافه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھے جس کے ذریعے وہ اس کو ناحق طور پر خوف زدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس

شخص کوخوف زدہ کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4249 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرِ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يدرِى لَعَلَّ الشَّيْطَان ينزع فِىْ يَدِه فَيَقع فِىْ حُفْرَة مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم .

ينزع بِالْعينِ الْمُهْمَلَة وَكسر الرَّاء اَى يَرْمِى وَرُوِىَ بِالْمُعْجَمَةِ مَعَ فتح الزَّاى وَمَعْنَاهُ اَيْضًا يَرْمِى وَيفْسد واصل النزع الطعْن وَالْفساد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑوا کر (دوسرے بھائی کو نقصان پہنچادے) تو وہ شخص اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر جائے"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ینزع اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مار دے اور ایک روایت کے مطابق اس میں "ز" پر زبر پڑھی گئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ وہ پھینک دے یا خراب کردے۔

لفظ نزع کا اصل مطلب چھونا یا خراب کرنا ہے۔

4250 - وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَشَارَ اِلٰى اَخِيْه بحديدة فَاِن الْمَلَائِكَة تلعنه حَتّٰى يَنْتَهِى وَاِن كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ وَامه . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ ایسا کرنے سے باز نہیں آتا خواہ وہ دوسرا شخص اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4251 - وَعَنْ اَبِىْ بكرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول فِى النَّار

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب دو مسلمان تلواریں لے کر آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے"۔

4249-صحيح البخاري - كتاب الفتن' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " من حمل - حديث: 6679صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم - حديث: 4849المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه - حديث:6196مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب اللقطة' باب ذكر رفع السلاح - حديث:18009مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8029المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد - أبو هريرة عن سهل بن سعد' حديث:5527

4252 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حمل اَحدھُمَا علی اَخِیْہِ السِّلَاح فھما علی حرف جَھَنَّم فَاِذَا قتل اَحدھُمَا صَاحبه دخلاھا جَمِیْعًا . قَالَ فَقُلْنَا اَوْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِل فَمَا بَال الْمَقْتُوْل قَالَ اِنَّہٗ قد اَرَادَ قتل صَاحبه . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب دو مسلمان ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھالے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عرض کی گئی: یارسول اللہ! قاتل کا تو معاملہ ٹھیک ہے مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سباب الْمُؤْمِن فسوق وقتاله كفر

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْاَحَادِیْث من ھٰذَا النَّوْع کَثِیْرَۃ وَتقدم بَعْضھَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس موضوع سے متعلق احادیث بہت سی ہیں جن میں سے کچھ پہلے گزر چکی ہیں۔

16 - التَّرْغِیْب فِی الْاِصْلَاح بَیْنَ النَّاس

باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4254 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل سلامی مِنَ النَّاس عَلَیْہِ صَدَقَۃ کل یَوْم تطلع فِیْہِ الشَّمْس یعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ صَدَقَۃ ویعین الرجل فِیْ دَابَّته فیحمله عَلَیْھَا اَوْ یرفع لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعه صَدَقَۃ والکلمة الطّیبَة صَدَقَۃ وَبِکُل خطْوَۃ یمشیھا اِلَی الصَّلَاۃ صَدَقَۃ ویمیط الْاَذَی عَن الطَّرِیْق صَدَقَۃ . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

یعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ ای یصلح بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ

4254-صحیح البخاری - کتاب الصلح' باب فضل الإصلاح بین الناس - حدیث: 2580صحیح البخاری - کتاب الجهاد والسیر' باب من أخذ بالركاب ونحوه - حدیث: 2848صحیح مسلم - کتاب الزکاة' باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف - حدیث: 1739صحیح ابن حبان - کتاب الزکاة' فصل ذکر الخصال التی تقوم لعدم المال مقام الصدقة لباذلها - ذکر الأشیاء التی یكتب لمستعملها بها الصدقة' حدیث: 3440السنن الكبری للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع ، - باب وجوه الصدقة ' حدیث: 7357مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:8000شعب الإیمان للبیهقی - التحریض علی صدقة التطوع' حدیث:3168

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر آدمی دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لے تو یہ صدقہ ہے آدمی کسی شخص کی اس کے جانور کے بارے میں مدد کرتے ہوئے اسے اس پر سوار کروا دے یا اس کا سامان جانور پر رکھوا دے تو یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ بات کہنا صدقہ ہے ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کی طرف جاتا ہے وہ صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ متن کے یہ الفاظ ''آدمی دو آدمیوں کے درمیان عدل کرے'' اس سے مراد یہ ہے کہ عدل کے ساتھ ان دونوں کے درمیان صلح کروا دے۔

4255 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا اخبركُمْ بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة قَالُوْا بَلٰی قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَیْن فَاِن فَسَاد ذَات الْبَیْن هِیَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ صَحِیْح

قَالَ ویروی عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ هِیَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن تحلق الدّين انْتهى

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں روزے اور نماز سے زیادہ فضیلت والے درجے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں صلح کروانا کیونکہ آپس کا فساد مونڈ دینے والا (یعنی تباہ کر دینے والا) ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مونڈ دینے والا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتا ہے''...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4256 - وَعَن ام كُلْثُوم بنت عقبَة بن اَبِی معيط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لم یكذب من نمى بَیْن اثْنَیْنِ لیصلح

سیدہ اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابومعیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے (غلط بیانی) کرتا ہے''۔

4257 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَیْسَ بالكاذب من اَصلح بَیْنَ النَّاس فَقَالَ خيرا اَوْ نمى خيرا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَقَالَ الْحَافِظ يُقَال نميت الحَدِیْث بتَخْفِیف الْمِیم اِذا بلغته على وَجه الْاِصْلَاح وبتشديدها اِذا كَانَ على وَجه اِفْسَاد ذَات الْبَیْن كَذَا ذكر ذٰلِكَ اَبُوْ عبيد وَابْن قُتَیْبَة والأصمعي والجوهري وَغَیْرهم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ بھلائی کی بات کہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی پھیلاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے نمیت الحدیث اس میں م پر تخفیف ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کوئی بات بہتری کے لئے پھیلائیں اور جب یہ شد کے ساتھ پڑھا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ نے لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے لئے وہ بات پھیلائی ہے ابوعبید، ابن قتیبہ، اصمعی، جوہری اور دیگر حضرات نے یہ اسی طرح ذکر کیا ہے۔

4258 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل شَیْءٍ أفضل من الصَّلَاة وَإِصْلَاح ذَات الْبَیْن وَخلق جَائِز بَیْنَ الْمُسْلِمین . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور مسلمانوں کے درمیان اچھے اخلاق اختیار کرنے سے زیادہ فضیلت والا عمل اور کوئی نہیں ہے''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4259 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة إِصْلَاح ذَات الْبَیْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَفِیْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن انعم وَحَدِیْثه هٰذَا حسن لحَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ الْمُتَقَدّم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ لوگوں کے درمیان صلح کروانا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم ہے اور اس کی نقل کردہ یہ حدیث حسن ہے اس کے علاوہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے جو اس سے پہلے گزری ہے۔

4260 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ اَیُّوْبَ اَلا ادلك علی تِجَارَة قَالَ بلٰی قَالَ صل بَیْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَیْنَهُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَعِنْدَهٗ: اَلا أدلك علی عمل یرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰی قَالَ صل بَیْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَیْنَهُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ . وَعِنْده: اَلا أدلك علی عمل یرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰی فَذكره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہاری رہنمائی کسی تجارت کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان تعلق قائم کرواؤ جب ان کے درمیان فساد پیدا ہو چکا ہو اور ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ جب وہ ایک دوسرے سے

دور ہو چکے ہوں۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فساد آجائے' تو ان کے درمیان تعلق قائم کرواؤ اور جب وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔اور ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں!......اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4261 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا وَّالاصبهاني عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ لِى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ اَلا أدلك على صَدَقَة يُحِبهَا اللهُ وَرَسُوله تصلح بَيْنَ النَّاس إِذا تباغضوا وتفاسدوا

لفظ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظ الْاَصْبَهَانِيّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على صَدَقَة يحب الله موضعهَا قلت بِاَبِىْ اَنْت وَاُمي قَالَ تصلح بَيْنَ النَّاس فَإِنَّهَا صَدَقَة يحب الله موضعهَا

❀❀ یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ جب وہ ایک دوسرے کے درمیان بغض رکھے ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے درمیان خرابی پیدا کیے ہوئے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔اصبہانی کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ایسا کیجیے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

4262 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصلح بَيْنَ النَّاس أصلح الله أمره وَاَعْطَاهُ بِكُل كلمة تكلم بهَا عتق رَقَبَة وَرجع مغفورا لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جدا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور اس نے اس دوران جتنے کلمات کہیں ہوں ان میں سے ہر ایک کلمے کے عوض میں اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے' اور جب وہ شخص واپس آتا ہے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔اور یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

17 - اَلتَّرْهِيب اَن يعْتَذر اِلَي الْمَرْء اَخُوهُ فَلَا يقبل عذره

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کے سامنے اس کا کوئی بھائی معذرت پیش کرے تو وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے

4263 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُمْ تبركم ابناؤكم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فليقبل ذٰلِكَ محقا كَانَ اَوْ مُبْطلًا فَاِن لم يفعل لم يرد عَلَيّ الْحَوْض . رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ سُوَيْد عَن قَتَادَة عَنْ اَبِیْ رَافع عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل سُوَيْد هٰذَا هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز واه

وروى الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهٖ صَدره دون قَوْلِهٖ وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ اِلَى آخِرِهٖ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ حسن

التنصل الِاعْتِذَار

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دوسروں کی خواتین کے حوالے سے پاکدامن رہو تمہاری خواتین پاکدامن رہیں گی اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کرو تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو وہ حق پر ہو یا باطل پر ہو اسے معذرت قبول کر لینی چاہیے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے سوید کی قتادہ کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جی نہیں' بلکہ سوید نامی یہ روای سوید بن عبدالعزیز ہے' اور یہ ایک واہی راوی ہے۔ یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''جس شخص کے پاس اس کا بھائی آئے''۔ اس کے بعد سے لے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ تنصل کا مطلب عذر پیش کرنا ہے۔

4264 - وَعَن جودان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعتذر اِلَى اَخِيْهِ الْمُسلِم فَلَمْ يقبل مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا على صَاحب مكس

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادَيْنِ جَيِّدين اِلَّا انه قَالَ كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ جَابر بن عبد اللّٰه وَلَفْظِهٖ قَالَ من اعتذر اِلَى اَخِيْهِ فَلَمْ يقبل عذره كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس

قَالَ اَبُو الزبير والمكاس العشار

❀ حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے اس کا بھائی معذرت پیش کرے اور وہ شخص اس کی معذرت قبول نہ کرے تو اس شخص کو بھتہ وصول کرنے والے جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مراسیل میں نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے دو عمدہ اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص پر اس کی مانند گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص اپنے بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ معذرت کو قبول نہ کرے تو اس شخص کو اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے''۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: مکاس سے مراد بھتہ وصول کرنے والا ہے۔

4265 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تنصل اِلَیْہِ فَلَمْ یقبل لم یرد عَلَیَّ الْحَوْض

قَالَ الْحَافِظ رُوِیَ عَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَحَدِیْثٍ جودان اصح وجودان مُخْتَلف فِیْ صحبته وَلَمْ ینسب

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے معذرت کی جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے اور حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث مستند ہے حضرت جودان رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کا اسم منسوب بھی ذکر نہیں ہوا۔

4266 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا تعف نِسَاؤُکُمْ وبروا آبَاءَکُمْ تبرکم أبناؤکم وَمَنْ اعتذر اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسلِم فَلَمْ یقبل عذرہ لم یرد عَلَیَّ الْحَوْض

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''تم لوگ پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے تو وہ (قبول نہ کرنے والا) میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4267 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الا أنبئکم بشرارکم قَالُوْا بَلٰی اِن شِئْت یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِن شِرَارکُمُ الَّذِیْ ینزل وَحدہ ویجلد عَبدہ وَیمْنَع رفدہ أفلا أنبئکم بشر من ذٰلِکَ قَالُوْا بَلٰی اِن شِئْت یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ من يبغض النَّاس ويبغضونه قَالَ اَفلا انبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْل اللّٰهِ
قَالَ الَّذِيْنَ لَا يقيلون عَثْرَة وَلَا يقبلُوْنَ معذرة وَلَا يغتفرُوْنَ ذنبا
قَالَ اَفلا انبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ
قَالَ من لَا يُرْجٰى خيره وَلَا يُؤمن شره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں (تو بیان فرمائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے برے لوگ وہ ہیں کہ جو اکیلے پڑاؤ کرتے ہیں اپنے غلام کو کوڑے لگاتے ہیں مہمان نوازی نہیں کرتے کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں سے بغض رکھتے ہیں اور لوگ ان سے بغض رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو کسی کوتاہی کو معاف نہیں کرتے معذرت کو قبول نہیں کرتے اور غلطی کو معاف نہیں کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے فرد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے گی اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

18 - التَّرْهِيب من النميمة

باب: چغلی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4268 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة نمام وَفِيْ رِوَايَةٍ قَتَّات . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

قَالَ الْحَافِظ القَتَّات والنمام بِمَعْنى وَاحِد وَقِيْلَ النمام الَّذِيْ يكون مَعَ جمَاعَة يتحدثون حَدِيْثا فينم عَلَيْهِمْ والقتات الَّذِيْ يتسمع عَلَيْهِمْ وهم لَا يعلمُوْنَ ثُمَّ ينم

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا'' ایک روایت میں لفظ ''قتات'' منقول ہے۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ قتات اور لفظ نمام ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے ایک قول کے مطابق نمام اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو اور پھر بات چیت کرنے کے دوران ان کے سامنے چغلی کرے اور قتات اس شخص کو کہا جاتا ہے

4268- صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان غلظ تحريم النميمة - حديث:176' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:22771' البحر الزخار مسند البزار - عبيدة بن معتب حديث:2510

جو لوگوں کی بات چوری چھپے سن رہا ہو اور لوگوں کو اس کا علم نہ ہو اور پھر وہ اس بات کی چغلی کر دے۔

4269 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين يعذبان فَقَالَ اِنَّهُمَا يعذبان وَمَا يعذبان فِیْ كَبِيْرٍ بَلٰی اِنَّهٗ كَبِيْرٌ اما احدهمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاما الْاٰخر فَكَانَ لَا يستتر من بَوْله الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4270 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْم شَدِيْد الْحر نَحْو بَقِيع الْغَرْقَد قَالَ فَكَانَ النَّاس يَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِیْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰی قدمهم اَمَامه لِئَلَّا يَقع فِیْ نَفسه شَیْءٌ مِّنَ الْكبر فَلَمَّا مر ببقيع الْغَرْقَد اِذا بقبرين قد دفنُوْا فِيْهِمَا رجلَيْنِ قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم الْيَوْم هٰهُنَا قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ اما اَحدهمَا فَكَانَ لَا يتنزه من الْبَوْل وَاما الْاٰخر فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاَخذ جَرِيْدَة رطبَة فشقها ثُمَّ جعلهَا على الْقَبْر قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ ليخففن عَنْهُمَا قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَتّٰی مَتٰی هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا تمزع قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِی الْحَدِيْثِ لسمعتم مَا اَسمع

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق عَلِیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شدید گرم دن میں جنت البقیع کے پاس سے ہوا لوگ آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے جب آپ ﷺ نے لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنی تو اس سے آپ ﷺ کو الجھن ہوئی آپ ﷺ بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے سے آگے چلنے کے لئے کہا تاکہ آپ کے من میں تکبر نہ آئے جب آپ ﷺ کا گزر جنت البقیع سے ہوا' تو آپ ﷺ نے دو قبریں پائیں جس میں دو افراد کو دفن کیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ وہاں ٹھہر گئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم لوگوں نے آج کسے دفن کیا ہے لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک خشک شاخ لی اسے چیرا اور اسے قبر پر رکھ دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غیب ہے' جس کا علم صرف اللہ کو ہے اگر تمہارے دلوں کی بے چینی کا اندیشہ نہ ہوتا تو تم نے وہ بات سنی تھی' جو میں سنتا ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4271 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ النمیمۃ والشتیمۃ وَالْحمیۃ فِی النَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چغلی کرنا' برا کہنا اور حمیت' جہنم میں جائیں گے''۔

4272 - وَفِیْ لفظ اِن النمیمۃ والحقد فِی النَّار لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قلب مُسْلِم ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چغلی کرنا اور کینہ پروری جہنم میں جائیں گے یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4273 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اِن الْکَذِب یسود الْوَجْہ والنمیمۃ من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْہَقِیّ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْہُ کلھم من طَرِیْق زِیَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث عَنْہُ

وَزِیَاد ھٰذَا ھُوَ اَبُو الْجَارُوْد الْکُوفِی الْاَعْمَی تنْسب اِلَیْہِ الجارودیۃ من الروافض

وَنَافِع ھُوَ نفیع اَبُوْ دَاوُد الْاَعْمَی اَیْضًا وَّکِلَاھُمَا مَتْرُوْک مُتَّھم بِالْوَضْع

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے' اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث کے حوالے سے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

زیاد نامی یہ راوی ابوجارود کوفی اعمیٰ ہے روافض کا فرقہ جارودیہ اسی کی طرف منسوب ہے رافع نامی راوی نفیع ابوداؤد اعمیٰ ہے۔

یہ دونوں راوی متروک ہیں اور ان پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

4274 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَ کُنَّا نمشی مَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فمررنا علی قبرین فَقَامَ فقمنا مَعَہ فَجعل لَوْنہ یتغَیَّر حَتّٰی رعد کم قَمِیصہ فَقُلْنَا مَا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اما تستمعون مَا اسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاک یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَانِ رجلَان یعذبان فِیْ قبورھما عذَابا شَدِیْدا فِیْ ذَنْب ھین ۔ قُلْنَا فِیمَ ذَاک قَالَ کَانَ اَحدھمَا لَا یستنزہ من الْبَوْل وَکَانَ الْاٰخر یُؤْذِیْ النَّاس بِلِسَانِہٖ وَیَمْشی بَیْنَھُمْ بالنمیمۃ فَدَعَا بجریدتین من جرائد النّخل فَجعل فِیْ کل قبر وَاحِدَۃ

قُلْنَا وَھل یَنْفَعھُمْ ذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ یُخَفف عَنْھُمَا مَا دامتا رطبتین ۔ رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

قَوْلُه فِيْ ذَنْبٍ هَيِّنٍ اَيْ هَيِّنٍ عِنْدَهُمَا وَفِيْ ظَنِّهِمَا لَا اَنَّهُ هَيِّنٌ فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ فَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْرٌ وَقَدْ اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ وَاَنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے جارہے تھے ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین بھی کپکپانے لگی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ وہ چیز سن رہے ہو جو میں سنتا ہوں ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں افراد کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور شدید عذاب ہو رہا ہے اور بظاہر آسان گناہ کی وجہ سے ہو رہا ہے ہم نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر شاخ رکھ دی ہم نے عرض کی: کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ "آسان گناہ" اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ان دونوں کے نزدیک آسان تھا اور وہ دونوں اس کو آسان گمان کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ نفس امر میں وہ گناہ آسان تھا اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جی ہاں وہ بڑا ہے"۔

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چغلی کرنا حرام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔

4275 - وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنِّيْ ذُوْ حَسَدٍ وَلَا نَمِيْمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا اَنَا مِنْهُ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُبِيْنًا (الاحزاب) . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حسد کرنے والا چغلی کرنے والا کہانت کرنے والا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرا اس سے تعلق ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کی کسی (جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان کا اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4276 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ

رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ شَهْرٍ عَنْهُ وَبَقِيَّةُ اِسْنَادِهِ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ

الدُّنْیَا عَنْ شهر عَنْ اَسمَاء عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا المفسدون بَیْنَ الْاَحِبَّة وَالطَّبَرَانِی من حَدِیْثِ عبَادَة عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا اَیْضًا فِیْ کتاب الصمت عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثِ عبد الرَّحْمٰن اصح وَقد قِیْلَ لَهُ اِن لَهُ صُحْبَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہترین وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے' تو اللہ یاد آئے اور اللہ کے بندوں میں برے لوگ وہ ہیں جو چغلی کر کے دوستوں کے درمیان علیحدگی پیدا کرتے ہیں' اور بے گناہ لوگوں کے لیے فساد کی کوشش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے' اس کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام ابن ابودنیا نے شہر کے حوالے سے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ لوگ' دوستوں کے درمیان فساد پیدا کرتے ہیں''۔

امام طبرانی نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے امام ابن دنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

4277 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الهمازون واللمازون والمشاؤون بالنمیمة الباغون للبرآء الْعَنَت یحشرهم اللّٰه فِیْ وُجُوْه الْکلاب

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب التوبیخ معضلا هٰکَذَا

وَتقدم فِیْ بَاب الْاِصْلَاح حَدِیْثِ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبرکُمْ بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّیام وَالصَّلَاة وَالصَّدَقَة قَالُوْا بلٰی قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَیْن فَاِن فَسَاد ذَات الْبَیْن هِیَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ ثُمَّ قَالَ ویروی عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ هِیَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰکِن اَقُوْل تحلق الدّین

❀❀ حضرت علاء بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(رُوبرو) طعنہ زنی کرنے والے' (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرنے والے' اور چغلی کرنے والے لوگ' جو بری الذمہ لوگوں کے حوالے سے سرکشی کے طلبگار رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں کتوں کی شکل میں اٹھائے گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے اصلاح سے متعلق باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو روزہ' نماز اور صدقے سے زیادہ فضیلت والا درجہ رکھتا ہوگا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے والا کیونکہ لوگوں کے درمیان فساد مونڈ دینے والی چیز ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے پھر وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مونڈنے والی چیز ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈ دیتی ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔

اَلتَّرْھِیب من الْغِیْبَۃ والبھت وبیانھما وَالتَّرْغِیب فِیْ ردھما

باب: غیبت کرنے بہتان لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اوران دونوں کا بیان اوران دونوں کی تردید کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4278 - عَنْ اَبِیْ بکرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خطبتہ فِیْ حجّۃ الْوَدَاعِ اِن دماء کم وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضکُمْ حرَام عَلَیْکُمْ کحُرْمَۃِ یومکم ھٰذَا فِیْ شھرکم ھٰذَا فِیْ بلدکم ھٰذَا اَلا ھَلْ بلغت . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَیرھمَا

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خون (یعنی تمہاری جانیں) اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دین اس مہینے میں اوراس شہر میں قابل احترام ہے خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4279 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کل الْمُسلم علی الْمُسلم حرَام دَمہ وَعرضہ وَمَالہ . رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4280 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ بَابا أدناھا مثل اِتْیَان الرجل امہ وَاِن أربی الرِّبَا استطالۃ الرجل فِیْ عرض اَخِیْہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط من رِوَایَۃِ عمر بن رَاشد

❀❀ حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سود کے بہتر دروازے ہیں جن میں سے کمتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4281 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکر اَمر الرِّبَا وَعظم شَانہ وَقَالَ اِن الدِّرْھَم یُصِیبہُ الرجل من الرِّبَا اعظم عِنْد اللّٰہ فِی الْخَطِیئَۃ من سِتّ وَثَلَاثِیْنَ زنیۃ

یزنیھا الرجل وَإن اربی الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب ذم الغیبة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سود کا ذکر کیا اور اس کی اہمیت کو واضح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک درہم جسے آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کا ارتکاب کرنے سے زیادہ بڑا ہے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت (پر حملہ کیا جائے)''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''ذم الغیبہ'' میں نقل کی ہے۔

4282 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّبَا نَیف وَسَبْعُوْنَ بَابا أهونهن بَابا من الرِّبَا مثل من آتی امه فِی الْإِسْلَام وَدِرْهَم من الرِّبَا اَشد من خمس وَثَلَاثِیْنَ زنیة وَاَشد الرِّبَا وأربی الرِّبَا واخبث الرِّبَا انتهاك عرض الْمُسْلِم وانتهاك حرمته

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ وروی الطَّبَرَانِیّ مِنْهُ ذکر الرِّبَا فِیْ حَدِیْث تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں جن میں سے سود کا سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے جیسے کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سود کا ایک درہم پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے اور سب سے شدید اور سب سے بڑا سود اور سب سے خبیث سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر حملہ کیا جائے اور اس کی حرمت کی بے حرمتی کی جائے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔امام طبرانی نے اس میں سے صرف سود کا ذکر کیا ہے جو اس سے پہلے والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

4283 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أربی الرِّبَا استطالة الْمَرْء فِیْ عرض اَخِیْه

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا قوی وَهُوَ فِیْ بعض نسخ اَبِیْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ اِن من الْکَبَائِر استطالة الرجل فِیْ عرض رجل مُسْلِم بِغَیْر حق وَمِنْ الْکَبَائِر السبتان بالسبة

وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا أطول مِنْهُ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا وأیسرها کنکاح الرجل أمه وَإن أربی الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم ۔ الْحُوب بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الْإِثْم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک قوی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد (کی ''سنن'') کے بعض نسخوں میں منقول ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی مسلمان شخص کی عزت پر ناجائز حملہ کرے اور کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک مرتبہ برا کہنے کے مقابلے میں دو مرتبہ برا کہا جائے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اس سے طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: "سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر لے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

لفظ الحوب سے مراد گناہ ہے۔

4284 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه تَدْرُوْنَ اَربی الرِّبَا عِنْد اللّٰه قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ فَاِن اربی الرِّبَا عِنْد اللّٰه استحلال عرض امرىء مُسْلِم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَیْر مَا اکتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبِیْنًا (الاحزاب)

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا سود کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت کو حلال کر لیا جائے (یعنی اس کی بے حرمتی کی جائے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4285 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من اربی الرِّبَا الاستطالة فِیْ عرض الْمُسْلِم بِغَیْر حق . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر ناحق طور پر حملہ کیا جائے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4286 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت قلت للنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسبك من صَفِیَّة کَذَا وَکَذَا قَالَ بعض الرُّوَاة تَعْنِیْ قَصِیْرَة

فَقَالَ لقد قلت کلمة لَو مزجت بِمَاء الْبَحْر لمزجته

قَالَت وحکیت لَہٗ اِنْسَانا فَقَالَ مَا اَحَبَّ اَن حکیت لی اِنْسَانا وَاَن لی کَذَا وَکَذَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہ خامی ہے اور یہ خامی ہے بعض راویوں نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ ان کا قد چھوٹا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملایا جائے تو یہ اس کو بھی کڑوا کر دے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح ایک شخص کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم میرے سامنے اس شخص کا تذکرہ اس اس طرح کرو اگرچہ مجھے اس کے عوض میں یہ یہ مل جائے

یہ روایت امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4287 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّه اعتل بعير لصفية بنت حيي وَعند زَيْنَب فضل ظهر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَب اعطيها بَعِيرًا فَقَالَت اَنا أعطي تِلْكَ الْيَهُودِيَّة فَغَضب رَسُوْل الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهجرها ذَا الْحجَّة وَالْمحرم وَبَعض صفر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن سميَّة عَنْهَا وَسُميَّة لم تنْسب

❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہوگیا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اسے اونٹ دے دو انہوں نے کہا: کیا میں یہودی عورت کو اونٹ دے دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آگئے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے لاتعلقی اختیار کی یہ لاتعلقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحج کے مہینے میں محرم کے مہینے میں اور صفر کے مہینے میں کچھ عرصے تک اختیار کیے رکھی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے سمیہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور سمیہ نامی خاتون کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا گیا۔

4288 - وَرُوِيَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قلت لامْرَاَة مرّة وَاَنا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِه لطويلة الذيل فَقَالَ الفظي الفظي فلفظت بضعَة من لحم . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

الفظي مَعْنَاهُ ارمي مَا فِيْ فمك والبضعة الْقطعَة

❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی میں نے کسی عورت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اس کا دامن لمبا ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تھوک دو! تم تھوک دو! میں نے تھوکا تو اس میں سے گوشت کا ٹکڑا نکلا۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ الفظی اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے منہ میں جو ہے اسے باہر پھینک دو۔

لفظ البضعة سے مراد ٹکڑا ہے۔

4289 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اعجز فلَانا اَوْ قَالُوْا مَا اَضْعَف فلَانا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغتبتم صَاحبكُم واكلتم لَحْمه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه اَن رجلا قَامَ من عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَوْا فِيْ قِيَامه عَجزا فَقَالُوْا مَا اعجز فلَانا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكلتُم اَخَاكُم واغتبتموه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص کتنا عاجز ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے

اپنے ساتھی کی غیبت کی ہے اور تم نے اس کا گوشت کھایا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھا لوگوں نے دیکھا کہ اس کے کھڑے ہونے میں کمزوری پائی جاتی تھی تو انہوں نے کہا: فلاں شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی (کا گوشت) کھایا ہے اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

4290 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ انهم ذكروا عِنْد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا فَقَالُوْا لَا يَاكُل حَتّٰى يطعم وَلَا يرحل حَتّٰى يرحل لَهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغتبتموه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا حدثنَا بِمَا فِيْهِ قَالَ حَسبك اِذا ذكرت اَخَاك بِمَا فِيْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا لوگوں نے بتایا: وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے اور وہ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتا جب تک اسے روانہ نہ کیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی غیبت کی ہے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے تو وہ چیز بیان کی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی کا ذکر اس چیز کے ہمراہ کرو جو اس میں پائی جاتی ہے (تو یہی غیبت شمار ہوگی)

یہ روایت امام اصبہانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4291 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَوَقع فِيْهِ رجل من بعده فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحلل فَقَالَ وَمِمَّا أتحلل مَا أكلت لَحْمًا قَالَ اِنَّك أكلت لحم اَخِيك . حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو اس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس پر تنقید کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حلال کرو اس نے عرض کی: میں کس چیز سے حلال کروں؟ جبکہ میں نے گوشت نہیں کھایا (یہاں شاید درست لفظ یہ ہے کہ تم خلال کرو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4292 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بِصَوْم يَوْم وَقَالَ لَا يفطرن اَحَدٌ مِنْكُمْ حَتّٰى آذن لَهُ فصَام النَّاس حَتّٰى اِذا اَمسوا فَجعل الرجل يَجِيْء فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي ظللت صَائِما فائذن لي فَاُفطر فَيَاْذَن لَهُ الرجل وَالرجل حَتّٰى جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتاتان من اَهلك ظلتا صائمتين وانهما يستحيان اَن يأتياك فَاْذن لَهما فليفطرا فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ اِنَّهُمَا لم يصوما وَكَيْفَ صَامَ من ظلّ هٰذَا الْيَوْم يَاْكُل لُحُوم النَّاس اذْهَبْ فمرهما اِن كَانَتَا صائمتين فليستقيئا فَرجع اِلَيْهِمَا فَاَخْبرهمَا فاستقاءتا فقاءت كل وَاحِدَةٍ

علقۃ من دم فرجع اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخبرہُ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ لَو بَقِیَتَا فِیْ بطونھما لاکلتھما النَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد الطَّیَالِسِیّ وَابن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ ذمّ الْغِیبَۃ وَالْبَیْہَقِیّ وَرَوَاہُ اَحْمد وَابن اَبِیْ الدُّنیَا اَیْضًا وَالْبُیْھَقِیّ من رِوَایَۃٍ رجل لم یسم عَن عبید مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ اِلَّا اَن اَحْمد قَالَ فَقَالَ لاحداھما قیئی فقاء ت قَیْحا ودما وصدیدا وَلَحْمًا حَتّٰی مَلَأت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخریٰ قیئی فقاءن من قیح وَدم وصدید وَلحم عبیط وَغَیْرِہٖ حَتّٰی مَلَأت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن ھَاتین صامتا عَمَّا أحل اللّٰہ لَھما وافطرتا علی مَا حرم اللّٰہ عَلَیْھِمَا جَلَست اِحْدَاھمَا اِلَی الْاُخریٰ فجعلتا تاکلان من لُحُوم النَّاس

وَتقدم لفظ اَحْمد بِتَمَامِہٖ فِی الصّیام

❀ حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک افطاری نہ کرے (یا روزہ ترک نہ کرے) جب تک میں اسے نہ کہوں لوگوں نے روزہ رکھ لیا یہاں تک کہ جب شام ہوئی' تو ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سارا دن روزہ رکھا ہے اب آپ مجھے اجازت دیں کہ میں افطاری کرلوں نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی اور ایک شخص کو بھی اجازت دے دی پھر ایک اور شخص آیا' پھر ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے اہل خانہ میں سے دو خواتین سارا دن روزے سے رہی ہیں ان دونوں کو اس بات سے شرم آرہی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ان دونوں کو اجازت دیں کہ وہ افطاری کرلیں نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے منہ پھیر لیا ان صاحب نے اپنی بات دہرائی' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا منہ پھیر لیا ان صاحب نے پھر اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا انہوں نے پھر اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے پھر ان سے منہ پھیر لیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ شخص کیسے روزہ دار ہوسکتا ہے' جس کا پورا دن اس طرح گزرا ہو کہ وہ لوگوں کے گوشت کھاتا رہا ہو تم جاؤ اور ان دونوں سے یہ کہو کہ اگر ان دونوں نے روزہ رکھا تھا' تو وہ دونوں قے کردیں وہ صاحب ان دونوں خواتین کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا ان دونوں نے قے کی تو ان میں سے ہر ایک نے گوشت کے لوتھڑے قے کیے وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور اس بارے میں آپ ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر یہ گوشت ان کے پیٹ میں رہ جاتا تو ان دونوں کو آگ نے کھانا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد طیالسی نے اور ابن ابودنیا نے ذم الغیبہ' میں نقل کی ہے امام بیہقی امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے بھی اسے نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا اس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے غلام عبید سے یہ روایت منقول ہے' جو اس کی مانند ہے' البتہ امام احمد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:-

''ان صاحب نے ان خواتین میں سے ایک سے کہا: آپ قے کریں انہوں نے خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ نصف پیالہ بھر گیا پھر ان صاحب نے دوسری خاتون سے کہا: آپ قے کریں تو انہوں نے بھی خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ پورا پیالہ بھر گیا پھر انہوں نے کہا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے روزہ رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں

کے لئے حلال قرار دی اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دی تھی ان میں سے ایک دوسرے کے پاس آ کر بیٹھی اور ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کیا۔

امام احمد کی نقل کردہ روایت اس سے پہلے روزے سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

4293- وَعَنْ شفى بن ماتع الأصبحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ على مَا بهم من الْاَذَى يسعون مَا بَيْنَ الْحَمِيمِ والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثبور يَقُوْلُ بعض اَهْلِ النَّارِ لبعض مَا بَالَ هؤلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا من الْاَذَى قَالَ فَرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاء ه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحمه فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانَا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد قد مَاتَ وَفِي عُنُقه اَمْوَال النَّاس ثُمَّ يُقَال للَّذي يجر أمعاء ه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانَا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِيْ اَيْنَ اَصَاب الْبَوْل مِنْهُ ثُمَّ يُقَال للَّذي يسيل فوه قَيْحا ودما مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانَا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ ينظر اِلٰى كلمة فيستلذها كَمَا يستلذ الرَّفَث ثُمَّ يُقَال للَّذي يَاْكُل لَحمه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانَا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس بالغيبة وَيَمْشِي بالنميمة

رَوَاهُ ابن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَفِيْ ذمّ الْغَيْبَة وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَاد لين وَاَبُوْ نُعَيْم وَقَالَ شفى بن ماتع مُخْتَلف فِيْ صحبته فَقيل لَهُ صُحْبَة

قَالَ الْحَافِظ شفى ذكره الْبُخَارِيّ وَابْن حبَان فِي التَّابِعين

❀❀ حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چار قسم کے لوگ اہل جہنم کو اذیت پہنچائیں گے اس چیز سمیت جو وہ پہلے سے اذیت میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ حمیم اور جحیم کے درمیان بھاگتے پھریں گے اور تباہی اور بربادی پکارتے پھر رہے ہوں گے اہل جہنم میں سے کوئی دوسرے سے پوچھے گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے تکلیف میں تھے۔ انہوں نے مزید تکلیف کا شکار کر دیا ہے ایک وہ شخص ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور ایک وہ شخص ہوگا جو اس کا گوشت کھا رہا ہوگا تابوت والے سے کہا: جائے گا اس بیچارے کا کیا معاملہ ہے اس نے ہمیں پہلے سے تکلیف کی موجودگی میں اور اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ وہ بدنصیب ہے کہ جب یہ مرا تھا' تو اس کی گردن میں لوگوں کے اموال تھے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے ہی اتنی اذیت کا شکار ہیں اس نے ہمیں اور اذیت کا شکار کر دیا ہے' تو یہ کہا جائے گا یہ منحوس اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس کے جسم پر کہاں پیشاب لگ رہا ہے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جس کے منہ سے خون اور پیپ نکل رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے کہ اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں مزید اذیت پہنچائی ہے' تو یہ کہا جائے گا یہ منحوس کسی کلمے کی طرف دیکھتا تھا' تو اس کے ذریعے یوں لذت حاصل کرتا تھا جس طرح گندگی سے لذت حاصل کی جاتی ہے' پھر اس شخص سے کہا جائے گا' جو گوشت کھا رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے' اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں مزید اذیت پہنچائی ہے' تو وہ کہے گا یہ منحوس لوگوں کا گوشت غیبت

کے ذریعے کھاتا تھا' اور چغلی کیا کرتا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں اور ذم الغیبہ میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے حافظ ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حافظ فرماتے ہیں حضرت شفی رضی اللہ عنہ کا ذکر امام بخاری اور امام ابن حبان نے تابعین کے طبقے میں کیا ہے۔

4294 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اكل لحم اَخِيه فِى الدُّنيَا قرب اِلَيهِ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ لَهُ كُلّه مَيتا كَمَا اكلته حَيا فيأكله ويكلح ويضج

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ وَاَبُو الشَّيْخ فِىْ كتاب التوبيخ اِلَّا انه قَالَ يَصِيح بالصَّاد الْمُهْملَة كلهم من رِوَايَة مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاة بَعْضهمْ ثِقَات

بضج بالضاد الْمُهْملَة بعْدهَا جِيم ويصيح كِلَاهُمَا بِمَعْنى وَاحِد كَذَا قَالَ بعض اَهْلِ اللُّغَة وَالظَّاهِر اَن لَفْظَة يضج بالضاد الْمُعْجَمَة فِيهَا زِيَادَة اِشْعَار بمقارنة فزع اَوْ قلق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ويكلح بِالْحَاء الْمُهْملَة اى يعبس وَيقبض وَجهه من الْكَرَاهَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے سامنے کیا جائے گا اور کہا جائے گا: تم اس مردار کو کھاؤ جس طرح تم نے زندگی میں کھایا تھا' تو وہ اسے کھائے گا اور تیوری چڑھائے گا اور چیخ و پکار کرے گا"۔

یہ روایت امام ابویعلی امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے اسے کتاب التوبیخ میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ لفظ ہے: "یصیح" یعنی وہ چیخے گا' ان سب نے اسے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس کے باقی راویوں میں سے بعض ثقہ ہیں۔

لفظ یضج اور لفظ یصیح ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے بعض اہل لغت نے یہی بات بیان کی ہے' البتہ لفظ یضج میں زیادہ چیخ و پکار کا مفہوم پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ یکلح اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ناپسندیدگی کی وجہ سے چہرے پر بل ڈال لے گا۔

4295 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر على بغل ميت فَقَالَ لبَعض اَصْحَابه لَاَن يَاْكُل الرجل من هٰذَا حَتّٰى يمْلَاَ بَطْنه خير لَهُ من اَن يَاْكُل لحم رجل مُسلم .

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبان وَغَيره مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کا گزر ایک مردہ خچر کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا آدمی اس کا گوشت کھالے یہاں تک کہ اس کے ذریعے اپنا پیٹ بھر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان شخص کا گوشت کھائے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4296 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشهد على نَفسه بِالزِّنَا اَربع شَهَادَات يَقُوْلُ اتيت امْرَاَة حَرَامًا وَّفِيْ كل ذٰلِكَ يعرض عَنهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْل قَالَ اُرِيد اَن تطهرني فَامر بِه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يرْجم فرجم فَسمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَيْنِ من الْاَنْصَار يَقُوْلُ اَحدهمَا لصَاحبه انْظُر اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ ستر اللّٰه عَلَيْهِ فَلَمْ يدع نَفسه حَتّٰى رجم رجم الْكَلْب

قَالَ فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَار سَاعَة فَمر بجيفة حمَار شائل بِرجلِه فَقَالَ اَيْن فَلَان وَفُلَان فَقَالُوْا نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهما كلا من جيفة هٰذَا الْحمار فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غفر اللّٰه لَك من يَاْكُل من هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نلتما من عرض هٰذَا الرجل آنِفا اَشد من اَكل هٰذِهِ الجيفة فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ الْاٰن فِيْ اَنهَار الْجَنَّة ينغمس فِيْهَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْلَة اُسرِي بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنظر فِي النَّار فَاِذَا قوم يَاْكُلُوْن الْجِيَف قَالَ من هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن لُحُوم النَّاس وَرَاى رجلا اَحْمَر اَزْرَق جدا فَقَالَ من هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا عَاقِر النَّاقة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح خلا قَابُوس بن اَبِيْ ظَبْيَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلمی (یعنی اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص) نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کی اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔ اس نے بتایا: میں نے حرام طور پر ایک عورت کے ساتھ صحبت کی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس سے منہ پھیر لیتے تھے اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے یہاں تک کہ آگے چل کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس قول کے ذریعے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کردیا جائے اسے سنگسار کردیا گیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو سنا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ تم بھلا اس شخص کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے آپ کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کتے کی طرف سنگسار کیا گیا راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ کچھ دیر گزرنے کے بعد آپ کا گزر ایک گدھے کے مردار کے پاس سے ہوا جس کی ٹانگ اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس گدھے کا گوشت کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے کون اس کا گوشت کھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو اس شخص کی عزت پر حملہ کیا تھا یہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی اور آپ ﷺ نے جہنم میں دیکھا' تو وہاں کچھ لوگ تھے' جو مردار کھا رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو انتہائی سرخ اور نیلا تھا آپ ﷺ نے دریافت

کیا: اے جبرائیل! یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا ہے (یعنی جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی ٹانگیں کاٹی تھیں)

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف قابوس بن ابوظبیان کا معاملہ مختلف ہے۔

4297 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما عرج بِی مَرَرْت بِقوم لَھُمْ اظفار من نُحَاس یخمشون وُجُوْھِھِمْ وصدورھم فَقُلْتُ من ھٰٓؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ ھٰٓؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْن لُحُوم النَّاس ویقعون فِیْ اعراضھم . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَذکر اَن بَعْضُھُمْ رَوَاہُ مُرْسلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سیسے کے ناخن تھے وہ ان کے ذریعے اپنے چہروں کو اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملے کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ان میں سے بعض لوگوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4298 - وَعَن رَاشد بن سعد المقرائی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما عرج بِی مَرَرْت بِرِجَال تقْرض جُلُوْدھمْ بمقاریض من نَار فَقُلْتُ من ھٰٓؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ الَّذِیْنَ یتزینون للزنیة قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّیح فَسَمِعت فِیْہِ أصواتا شَدِیْدَۃ فَقُلْتُ من ھٰٓؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ نسَاء کن یتزین للزنیة ویفعلن مَا لا یحل لَھُنَّ ثُمَّ مَرَرْت علی نسَاء وَرِجَال معلقین بثدیھن فَقُلْتُ من ھٰٓؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل فَقَالَ ھٰٓؤُلَاءِ اللمازون والھمازون وَذٰلِکَ قَول اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ویل لکل ھمزَۃ لُمزَۃ (الْھُمَز)

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ من رِوَایَۃ بَقِیَّۃ عَنْ سَعِیْدِ بن سِنَان وَقَالَ ھٰذَا مُرْسل وَقد رویناہُ مَوْصُوْلًا ثُمَّ رُوِیَ عَنِ ابْنِ جریج قَالَ الْھَمْز بِالْعینِ والشدق وَالْیَد واللمز بِاللِّسَانِ قَالَ وَبَلغنِیْ عَن اللَّیْث انہ قَالَ اللمزۃ الَّذِیْ یعیبک فِیْ وَجھک والھمزۃ الَّذِیْ یعیبک بِالْغَیْبِ

❀❀ حضرت راشد بن سعد مقرائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی کھالیں آگ سے بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرنے کے لئے آراستہ ہوا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا جس میں سے انتہائی تیز بو آ رہی تھی میں نے اس میں تیز آوازیں بھی سنیں میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کے لئے آراستہ ہوا کرتی تھیں اور وہ کام کیا کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں ہوتا تھا پھر میرا گزر کچھ مردوں اور عورتوں کے پاس سے ہوا جو چھاتیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا:

فَقَالَ ھٰٓؤُلَاءِ اللمازون والھمازون وَذٰلِکَ قَول اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ویل لکل ھمزَۃ لُمزَۃ (الْھُمَز)

یہ وہ لوگ ہیں جو عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ”ہر طعنہ زنی کرنے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لیے بربادی ہے“۔

یہ روایت امام بیہقی نے بقیہ کی سعید بن سنان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ روایت مرسل ہے ہم نے اسے موصول کے طور پر بھی نقل کیا ہے پھر یہ ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

لفظ الھمز آنکھ باچھوں اور ہاتھ کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ لمز زبان کے ساتھ ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: لیث کے حوالے سے مجھ تک یہ بات پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ”اللمزۃ“ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہارے چہرے کے بارے میں عیب بیان کرے اور الھمزۃ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہاری غیر موجودگی میں تمہارا عیب بیان کرے۔

4299 - وَعَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فارتفعت ريح مُنْتِنَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح هٰذِهٖ ريح الَّذِيْنَ يغتابون الْمُؤْمِنِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا ورواة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران بدبودار بو آنا شروع ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کس چیز کی بو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے جو اہل ایمان کی غیبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

4301 - وَعَنْ اَبِيْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا انا أماشي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخذ بيَدِي وَرجل على يسَاره فَإِذَا نَحْنُ بقبرين امامنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِير وبلى فَاَيكُمْ يأتيني بجريدة فاستبقنا فسبقته فَاَتَيْته بجريدة فكسرهَا نِصْفَيْنِ فَاَلْقى على ذَا الْقَبْر قِطْعَة وَعَلى ذَا الْقَبْر قِطْعَة قَالَ اِنَّهُ يهون عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رطبتين وَمَا يعذبان اِلَّا فِي الْغَيْبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهٖ بِاِسْنَادٍ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کے چل رہا تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایک شخص آپ ﷺ کے بائیں طرف تھا ہمارے سامنے دو قبریں آئیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا تم میں سے کون میرے پاس کوئی شاخ لے کے آئے گا؟ تو ہم نے سبقت کی میں آگے نکل گیا اور میں وہ شاخ لے کے آگیا نبی اکرم ﷺ نے اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور ایک قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا اور دوسری قبر پر دوسرا ٹکڑا رکھ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف رہے گی جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان دونوں کو غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی ثقہ ہیں۔

4302 - وَعَن يعلى بن سيابة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه عهد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واتى على قبر يعذب صَاحبه فَقَالَ اِن هٰذَا كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس ثُمَّ دَعَا بجريدة رطبَة فوضعها على قَبره وَقَالَ لَعَلَّه اَن يُخَفف عَنهُ مَا دَامَت هٰذِهٖ رطبَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا عَاصِم بن بَهْدَلَة

❀ حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قبر پر آئے' جس کے مردے پر عذاب ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: یہ شخص لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا' پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اور اس کی قبر پر رکھ دی' پھر فرمایا: جب تک یہ تر رہے گی اس وقت تک اس کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف عاصم بن بہدلہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4303 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَقِیعَ الْغَرْقَد فَوقف علی قبرین ثریین فَقَالَ ادفنتم فلانا وفلانة اَوْ قَالَ فلانا وَفُلَانًا قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قد أقعد فلَان الْاٰن فَضرب ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ لقد ضرب ضَرْبَة مَا بَقِی مِنْهُ عُضو اِلَّا انْقَطع وَلَقَد تطاير قَبره نَارا وَلَقَد صرخَ صرخة سَمعهَا الْخَلَائق اِلَّا الثقلَیْن الْاِنْس وَالْجِنّ وَلَوْلَا تمريج قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِی الحَدِیْث لسمعتم مَا أسمع ثُمَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذنبهما قَالَ اما فلَان فَاِنَّهٗ کَانَ لَا یستبرئ من الْبَوْل وَأما فلَان اَوْ فُلَانَة فَاِنَّهٗ کَانَ یَاْکُل لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِیّ من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق اَحْمد بِغَیْر هٰذَا اللَّفْظ وَزَاد فِیْهِ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَتّٰی مَتی هما یعذبان قَالَ غیب لَا یُعلمهُ اِلَّا اللّٰه ۔ وَتقدم لَفظه فِی النميمة

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِیْث من طرق کَثِیْرَة مَشْهُوْرَة فِی الصِّحَاح وَغَیرهَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم وَفِیْ اَکْثَرهَا اَنَّهُمَا یعذبان فِی النميمة وَالْبَوْل وَالظَّاهِر اَنه اتّفق مروره صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مرّة بقبرین یعذب اَحدهمَا فِی النميمة وَالْاٰخر فِی الْبَوْل وَمرَّة اُخْرٰی بقبرین یعذب اَحدهمَا فِی الْغِیبَة وَالْاٰخر فِی الْبَوْل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو تازہ قبروں کے پاس آ کر ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں اور فلاں عورت کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں اور فلاں شخص کو دفن کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کو اب بٹھایا گیا پھر اسے ایسی ضرب لگائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اسے ایسی ضرب لگائی گئی ہے کہ اس کا ہر عضو ٹوٹ گیا ہے' اور اس کی قبر آگ سے بھر گئی ہے' اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے' جسے دو قسم کے گروہوں انسانوں اور جنات کے علاوہ باقی سب مخلوق نے سنا ہے' اگر تمہارے دلوں کی بے قراری اور تمہاری زیادہ گفتگو نہ ہوتی' تو تم بھی وہ بات سنتے' جو میں سنتا ہوں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کا کیا گناہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک فلاں شخص کا تعلق ہے' تو وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور جہاں تک فلاں شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں عورت کا تعلق ہے' تو وہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا۔

یہ روایت ابن جری طبرانی نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے' اسی سند کے ساتھ امام احمد نے اسے نقل کیا ہے تاہم ان کے الفاظ مختلف ہیں اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا غیب ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

اس سے پہلے کے الفاظ اس سے پہلے چغل خوری سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے منقول ہے جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مشہور ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے جن میں سے زیادہ تر میں یہ بات مذکور ہے کہ ان دونوں کو چغلی کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا بظاہر یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک مرتبہ گزر ایسی دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو چغلی کرنے اور دوسرے کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا' اور دوسری مرتبہ ان دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو غیبت کرنے اور دوسرے شخص کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4304 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْغِيْبَة والنميمة يحتان الْإِيمَان كَمَا يعضد الرَّاعِي الشَّجَرَة . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''غیبت کرنا اور چغلی کرنا ایمان کو یوں جھاڑ دیتے ہیں جس طرح چرواہا درخت کے پتے اتارتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ من الْمُفلس قَالُوا الْمُفلس فِينَا من لَا دِرْهَم لَهُ وَلَا مَتَاع فَقَالَ الْمُفلس من أمتِي من يَأْتِي يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِيْ قد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَاَكل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فيعطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَإِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضِي مَا عَلَيْهِ اَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِي النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی سامان ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوۃ لے کے آئے گا اور یوں آئے گا کہ اس نے کسی شخص کو برا کہا ہوگا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' اور ابھی اس کے ذمے ادائیگی باقی ہوگی تو دوسرے لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4306 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليؤتى كِتَابه منشورا فَيَقُوْلُ يَا رب فَاَيْنَ حَسَنَات كَذَا وَكَذَا عملتها لَيست فِيْ صحيفتي فَيَقُوْلُ محيت باغتيابك

النَّاس . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص کو لایا جائے گا اس کا نامہ اعمال کھلا ہوا ہوگا وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! وہ فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئی ہیں؟ جو میں نے عمل کیا تھا وہ میرے صحیفے میں نہیں ہے' تو پروردگار فرمائے گا لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ مٹا دی گئی ہیں۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4307 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَة قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ ذكرك اَخَاكَ بِمَا يكره

قِيلَ اَرَاَيْتَ اِن كَانَ فِيْ اخي مَا اَقُوْل قَالَ اِن كَانَ فِيْهِ مَا تَقول فَقَدْ اغْتَبْتَه وَاِن لم يكن فِيْهِ مَا تَقول فَقَدْ بهته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة اكتفينا بِهٰذَا عَن سائرها لضَرُوْرَة الْبَيَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا یوں ذکر کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہو عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو بات میں نے کہی ہو وہ میرے بھائی میں موجود ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود ہوگا تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے بیان کی ضرورت کے لئے ہم نے دیگر تمام روایات میں سے صرف اس پر اکتفاء کیا ہے۔

4308 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر امرا بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ ليعيبه بِه حَبسه اللّٰه فِيْ نَار جَهَنَّم حَتّٰى يَاْتِيْ بنفاد مَا قَالَ فِيْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4307-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم الغيبة - حديث: 4796صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغيبة - ذكر الإخبار عن الفصل بين الغيبة والبهتان' حديث: 5837سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب: في الغيبة - حديث: 2668سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الغيبة - حديث: 4252مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما قالوا في النهي والوقيعة في الرجل والغيبة - حديث: 25013السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الحجرات - قوله تعالى: ولا يغتب بعضكم بعضا' حديث: 11072مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8801مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6359شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث: 6425

''جوشخص کسی شخص کا کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے عیب بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4309 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اَیُّمَا رجل اشاع علی رجل مُسْلِم بِکَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء یشینه بهَا فِی الدُّنْیَا کَانَ حَقًّا علی اللّٰه اَن یذیبه یَوْم الْقِیَامَة فِی النَّار حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاد مَا قَالَ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جوشخص کسی مسلمان کے حوالے سے کوئی بات پھیلاتا ہے اور وہ مسلمان اس سے لاتعلق ہو اور اس شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس بات کے ذریعے دنیا میں اس شخص کو رسوائی کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس شخص کو قیامت کے دن آگ میں گھول دے جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

4310 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَالَ فِیْ مُؤْمِن مَا لَیْسَ فِیْهِ اَسْکَنهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰی یخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِیْثٍ وَالطَّبَرَانِیّ زَاد وَلَیْسَ بِخَارِج وَالْحَاکِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

ردغة الخبال هِیَ عصارة اَهْل النَّار کَذَا جَاءَ مُفَسرًا مَرْفُوْعا وَهُوَ بِفَتْح الرَّاء وَاِسْکَان الدَّال الْمُهْملَة وبالغين الْمُعْجَمَة . والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وبالموحدة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جوشخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ردغۃ خبال میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا) سے نکل نہیں جاتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''وہ اس میں سے نکل نہیں پائے گا''۔

امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ ردغۃ خبال سے مراد اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کی خون اور پیپ وغیرہ ہیں) جیسا کہ ایک ''مرفوع'' حدیث میں اس کی یہی وضاحت منقول ہے اس میں ر پر زبر ہے د ساکن ہے اور پھر اس کے بعد غ ہے جبکہ لفظ خبال میں خ پر زبر ہے۔

4311 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمس لَیْسَ لَهُنَّ کَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَیَمِین صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق . رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیق بَقِیَّة وَهُوَ قِطْعَة من حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''پانچ کام ایسے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' مومن پر بہتان

لگانا' میدان جنگ سے فرار ہو جانا اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا"۔
یہ روایت امام احمد نے بقیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔

4312 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذب عَن عرض اَخِيْه بالغيبة كَانَ حَقًا على الله اَن يعتقهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيرِهم

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص اپنے کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو جہنم سے آزاد کر دے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

4313 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رد عَن عرض اَخِيْه رد الله عَن وَجهه النَّار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب التوبيخ وَلَفْظِهِ قَالَ من ذب عَن عرض اَخِيْه رد الله عَنهُ عَذَاب النَّار يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَقًا علينا نصر الْمُؤْمِنِيْنَ (الروم)

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص اپنے بھائی کی عزت (پر حملے) کو رد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو پرے کر دے گا"۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے کتاب "التوبیخ" میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کے عذاب کو دور کر دے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: "اور ہم پر یہ لازم ہے کہ اہل ایمان کی مدد کریں"۔

4314 - وَعَنْ سهل بن معَاذ بن أنس الْجُهَنِيّ عَنْ اَبِيْه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمى مُؤْمِنا من مُنَافِق أرَاهُ قَالَ بعث الله ملكا يحمي لَحْمه يَوْم الْقِيَامَة من نَار جَهَنَّم وَمَنْ رمى مُسْلِما يُرِيد بِهِ شينه حَبسه الله على جسر جَهَنَّم حَتّٰى يخرج مِمَّا قَالَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظ وَسهل بن معَاذ يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَقد أخرج هٰذَا الحَدِيْث ابْن يُوْنُس فِيْ تَارِيخ مصر من رِوَايَة عبد الله بن الْمُبَارك عَن يحيى بن اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ مصري كَمَا أخرجه اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ ابْن يُوْنُس لَيْسَ هٰذَا الحَدِيْث فِيْمَا علم بِمصْر وَمُرَاده أنه اِنَّمَا وَقع لَهُ من حَدِيْث الغرباء وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ سہل بن معاذ بن انس جہنی' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص کسی منافق سے' کسی مومن کی حفاظت کرتا ہے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: تو اللہ

تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا' جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس شخص کو بچائے گا' اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام لگاتا ہے' اور اس کا مقصد مسلمان کے بے عزتی کرنا ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا' جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا سے) نکل نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سہل بن معاذ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں' عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' یحییٰ بن ایوب سے' مصری سند کے ساتھ نقل کی ہے' جیسا کہ اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' ابن یونس کہتے ہیں: مصر کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے' اس حوالے سے یہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' ان کی مراد یہ تھی کہ ان کے سامنے یہ روایت نادر سند کے ساتھ منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4315 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمى عرض اَخِيه فِي الدُّنْيَا بعث الله عَزَّ وَجَلَّ ملكا يَوْم الْقِيَامَة يحميه عَن النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ وأظن هٰذَا الشَّيْخ أبان بن اَبِي عَيَّاش وَهُوَ مَتْرُوك كَذَا جَاءَ مُسَمّى فِيْ رِوَايَةِ غَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں' اپنے بھائی کی عزت کو بچاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتے کو بھیجے گا' جو اس شخص کو جہنم سے بچائے گا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' ان کے حوالے سے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' میرا یہ خیال ہے کہ اس بزرگ سے مراد ابان بن ابوعیاش ہوگا' جو ایک متروک راوی ہے' کیونکہ دوسری روایت میں اس کا نام یہی ذکر ہوا ہے۔

4316 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغتيب عِنْده اَخُوهُ الْمُسْلِم فَلَمْ ينصره وَهُوَ يَسْتَطِيْع نَصره أدْركهُ اِثمه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب التوبيخ والأصبهاني أطول مِنْهُ وَلَفْظِه قَالَ من اغتيب عِنْده اَخُوهُ فاستطاع نصرته فنصره نَصره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وَان لم ينصره أدْركهُ اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی موجودگی میں' اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے' اور وہ اس بھائی کی مدد نہ کرے' حالانکہ وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' تو اس کام کا گناہ' دنیا اور آخرت میں اس تک پہنچے گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے' اسے اصبہانی نے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جس شخص کی موجودگی میں' اس کے بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور پھر اس کی مدد کرے' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا' اور اگر وہ اس کی مدد نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ

دنیا اور آخرت میں اس کی گرفت کرے گا"۔

4317 - وَعَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من نصر اَخَاهُ الْمُسْلِم بِالْغَيْبِ نَصره الله فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة . رَوَاهُ ابْنِ اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4318 - وَعَنْ جَابِر بن اَبِيْ طَلْحَة الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من امرىء مُسْلِم يخذل امرا مُسلِما فِي مَوْضِع تنتهك فِيْهِ حرمته وينتقص فِيْهِ من عرضه اِلَّا خذله الله فِيْ موطن يحب فِيْهِ نصرته وَمَا من امرىء مُسْلِم ينصر مُسْلِما فِيْ مَوْضِع ينتقص فِيْهِ من عرضه وينتهك فِيْهِ من حرمته اِلَّا نَصره الله فِيْ موطن يحب فِيْهِ نصرته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَغَيرهمَا وَاخْتلف فِيْ اِسْنَاده

❀❀ حضرت جابر بن ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو مسلمان شخص کسی مسلمان شخص کو کسی ایسی جگہ پر رسوا کرتا ہے جہاں اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو اور اس کی عزت خراب کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہاں رسوائی کا شکار کرے گا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوگی اور جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آرہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اس جگہ پر مدد کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو پسند کرتا ہوگا (یا اس کا خواہش مند ہوگا)"

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الصمت اِلَّا عَن خير والترهيب من كَثْرَة الْكَلَام

باب: بھلائی کے علاوہ خاموش رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور بکثرت کلام کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4319 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْمُسْلِمين افضل قَالَ من سلم الْمُسْلِمُوْنَ من لِسَانه وَيَده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4320 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم من سلم الْمُسْلِمُوْنَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُهَاجِر من هجر مَا نهى الله عَنهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اس چیز سے لاتعلق اختیار کرے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4321 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الْاَعْمَال افضل قَالَ الصَّلَاة على ميقاتها قلت ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يسلم النَّاس من لسَانك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وصدره فِي الصَّحِيْحَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں مذکور ہے۔

4322 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِي عملا يدخلني الْجَنَّة قَالَ اِن كنت اقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة اعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فاطعم الجائع واسق الظمآن وَامر بِالْمَعْرُوْفِ وانه عَن الْمُنكر فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فَكف لسَانك اِلَّا عَن خير

مُخْتَصر رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْعتْق

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں اور بڑا مسئلہ دریافت کیا ہے' تم جان کو آزاد کرو' گردن کو چھڑاؤ' اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے' تو اپنی زبان کو بھلائی کے علاوہ ہر چیز سے روک کے رکھو۔

یہ روایت مختصر ہے' اسے امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

4323 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ امسك عَلَيْك لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِي الْعُزْلَة وَفِي الصمت وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَغَيره كلهم من طَرِيْق عبد اللّٰه بن زحر عَن عَلّي بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَن اَبِيْ اُمَامَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حَسَن غَرِيْب

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان روک کے رکھو تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو اور تم اپنے گناہوں پر رو دو۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلہ'' میں امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اس کو حضرت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ابوامامہ کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4324 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك لِسَانه ووسعه بَيته وَبكى على خطيئته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جو اپنی زبان کا مالک ہو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

4325 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر وَيشْهد اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰه فليسعه بَيته وليبك على خطيئته وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا ليغنم وليسكت عَن شَرّ فيسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزّهْد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہونا چاہیے (یعنی اسے اپنے گھر میں ہی رہنا چاہیے) اور اسے اپنے گناہوں پر رونا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کرنی چاہیے تاکہ وہ غنیمت حاصل کرے اور برائی کے حوالے سے خاموش رہنا چاہیے تاکہ وہ سلامت رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4326 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يضمن لي مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ اضمن لَهُ الْجنَّة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دیدے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4327 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ مَا بَيْن لحييْهِ وَشر مَا بَيْن رجلَيْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا إِلَّا أَنه قَالَ من حفظ مَا بَين لحييْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس چیز کے شر سے بچالے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس چیز کی حفاظت کرے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان)''۔

4328 - وَعَنْ أبي جُحَيْفَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي الْأَعْمَال أحب إِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتُوا فَلم يجبهُ أحد قَالَ هُوَ حفظ اللِّسَان

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إِسْنَاده من لَا يحضرني الْآن حَاله

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' تو لوگ خاموش رہے' کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے نقل ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

4329 - وَرُوِيَ عَنْ أنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع الله عَنهُ عَذَابه وَمن حفظ لِسَانه ستر الله عَوْرَته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَأَبُو يعلى وَلَفظه قَالَ من خزن لِسَانه ستر الله عَوْرَته وَمن كف غَضَبه كف الله عَنهُ عَذَابه وَمن اعتذر إِلَى الله قبل الله عذره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوعا وموقوفا على أنس وَلَعَلَّه الصَّوَاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غصے کو پرے کردے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کردے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابو یعلی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کی ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' اور شاید یہی درست

4330 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط عَنهُ أَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يبلغ الْعَبْد حَقِيقَة الْإِيمَان حَتَّى يخزن من لِسَانه

❀❀ امام طبرانی نے 'معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا''۔

4331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ لَا إِلَه غَيْرِه مَا على ظهر الْأَرْض من شَيْء أحوج إِلَى طول سجن من لِسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' روئے زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں ہے' جو زبان سے زیادہ طویل قید کی ضرورت مند ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4332 - وَعَن عَطاءِ بن يسَار أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلا تخبرنا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقَالَته فَقَالَ الرجل أَلا تخبرنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ ذهب الرجل يَقُوْلُ مثل مقَالَته فأسكته رجل إِلَى جنبه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ . رَوَاهُ مَالك مُرْسلا هٰكَذَا . ولج أَي دخل الْجَنَّة

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات دہرائی' تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہی بات ارشاد فرمائی' تو وہ شخص اپنی بات دہرانے لگا' تو اس کے پہلو میں موجود شخص نے اسے خاموش کروادیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک وہ جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)''

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ولج کا مطلب' یعنی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

4333 - وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَيْن لحييه وفرجه دخل الْجَنَّة . رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَأَبُو يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دو جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی حفاظت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4334 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلطبرانی قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا احدثك بثنتین من فعلھما دخل الْجَنَّۃ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یحفظ الرجل مَا بَیْن فقمیه وَمَا بَیْن رجلَیْهِ وَالْمرَاد بِمَا بَیْن فقمیه هُوَ اللِّسَان وَبِمَا بَیْن رجلَیْهِ هُوَ الْفرج والفقمان بِفَتْح الْفَاء وَسُکُوْن الْقَاف هما اللحیان

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جو شخص ان کو کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)۔

راوی کہتے ہیں: یہاں جبڑوں کے درمیان موجود چیز سے مراد زبان ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز سے مراد شرمگاہ ہے

لفظ فقمان سے مراد دونوں جبڑے ہیں۔

4335 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَیْن فقمیه وفخذیه دخل الْجَنَّۃ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو جبڑوں اور دو زانوؤں کے درمیان موجود چیزوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4336 - وَعَنْ رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوبٰی لمن عمل بِعِلْمِهِ وَاَنْفق الْفضل من مَاله وَاَمْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی التَّوَاضُعِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀❀ حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے' اور اضافی بات سے رک کے رہتا ہے (یعنی فضول بات نہیں کرتا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر تواضع سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4337 - وَعَنْ سفین بن عبد اللّٰہ الثَّقَفِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّثنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِہٖ قَالَ قل رَبِّی اللّٰہ ثُمَّ اسْتَقِم قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا أخوف مَا تخَاف عَلَیَّ فَاَخذ بِلِسَان نَفسه ثُمَّ قَالَ هٰذَا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے

بارے میں بتایئے! جسے میں مضبوطی سے تھام لوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: میرا پروردگار' اللہ ہے' پھر تم اس پر استقامت اختیار کرو' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو میری ذات کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4338 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى شَىْءٍ أتقى فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کونسی چیز کے بارے میں سب سے زیادہ احتیاط کرنی چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4339 - وَعَنِ الْحَارِث بن هِشَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِىْ بِاَمر اَعْتَصِم بِه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ املك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے' جسے میں مضبوطی سے تھام لوں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے مالک رہو (یعنی اس پر قابو رکھو) نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

4340 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقِيم اِيمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة رجل لَا يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَلِيّ بن مسْعدَة الْبَاهِلِيّ عَن قَتَادَة عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے ان دونوں اسے علی بن مسعدہ باہلی کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

4341 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ بِعَمَل يدخلني الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِيْ عَن النَّار قَالَ لقد

سَاَلت عَن عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لیسیر علی من یسرہ اللہ عَلَیْہِ تعبد اللّٰہِ وَلَا تشرک بِہٖ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاۃ وتؤتی الزَّکَاۃ وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَیْت ثُمَّ قَالَ اَلا ادلك علی اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّوْم جنَّۃ وَالصَّدَقَۃ تطفیء الْخَطِیئَۃ کَمَا یطفیء الْمَاء النَّار وَصَلَاۃ الرجل فِیْ جَوف اللَّیْل شعار الصَّالِحین ثُمَّ تَلا قَوْلہٖ تَتَجَافٰی جنُوبهم عَن الْمَضَاجِع حَتّٰی بلغ یعْمَلُوْنَ (السَّجدۃ) ثُمَّ قَالَ اَلا اخبرك بِرَاْس الْاَمر وعموده وذروۃ سنامه قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاس الْاَمر الْاِسْلَام وعموده الصَّلَاۃ وذروۃ سنامه الْجِهَاد ثُمَّ قَالَ اَلا اخبرك بملاك ذٰلِكَ کُله قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کف عَلَیْكَ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانه قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لمؤاخذون بِمَا نتکلم بِہٖ قَالَ ثکلتك امك وَهل یکب النَّاس فِی النَّار علی وُجُوْهِهِمْ اَوْ قَالَ علی مناخرهم اِلَّا حصائد اَلسنتهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ کلهم من رِوَایَۃِ اَبِیْ وَائِل عَن معَاذ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ وَائِل اَدْرك معَاذًا بِالسِّنِّ وَفِیْ سَمَاعه عِنْدِی نظر وَکَانَ اَبُوْ وَائِل بِالْکُوْفَۃِ ومعاذ بِالشَّام وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

قَالَ الدَّارَقُطْنِیّ هٰذَا الحَدِیْث مَعْرُوْف من رِوَایَۃِ شهر بن حَوْشَب عَن معَاذ وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ علی اخْتِلَاف علمه فِیْهِ کَذَا قَالَ وَشهر مَعَ مَا قِیْلَ فِیْهِ لم یسمع معَاذًا وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرہٖ عَن مَیْمُوْن بن اَبِیْ شبیۃ عَن معَاذ وَمَیْمُوْن هٰذَا کُوْفِیْ ثِقَۃ مَا اَرَاهُ سمع من معَاذ بل وَلَا اَدْرکهٗ فَاِنَّ اَبَا دَاوٗد قَالَ لم یدْرك مَیْمُوْن بن اَبِیْ شبیۃ عَائِشَۃ وَعَائِشَۃ تَاَخَّرت بعد معَاذ من نَحْو ثَلَاثِیْنَ سنۃ وَقَالَ عَمْرو بن عَلِیّ کَانَ یحدث عَن اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ عندنَا فِیْ شَیْءٍ مِنْهُ یَقُوْلُ سَمِعت وَلَمْ اخبر اَن اَحَدًا یزْعم اَنه سمع من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھا ہم سفر کر رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' یہ اس شخص کے لئے آسان ہے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو' تم بیت اللہ کا حج کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں

4341-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة السجدة - حديث: 3483سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب كف اللسان في الفتنة - حديث: 3971مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في كف اللسان - حديث: 25958السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة السجدة - قوله تعالى : تتجافى جنوبهم عن المضاجع' حديث: 10952مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث معاذ بن جبل - حديث: 21474مسند الطيالسي - أحاديث معاذ بن جبل رحمه الله' حديث: 555مسند عبد بن حميد - مسند معاذ بن جبل رضي الله عنه' حديث: 113المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - شهر بن حوشب' حديث: 16945شعب الإيمان للبيهقي - الحادي والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الصلاة' حديث: 2677

تمہاری رہنمائی بھلائی کے راستوں کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو بجھادیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھادیتا ہے اور آدمی کا نصف رات کے وقت نماز ادا کرنا' نیک لوگوں کا معمول ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان لوگوں کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''یعملون''

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کے سرے اور اس کی کوہان کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: معاملے کا سرا اسلام ہے' اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے روک کے رکھو' نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی' تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہمارا اس چیز کے حوالے سے بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کلام کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتی کی وجہ سے ان کے چہروں کے بل (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کے نتھنوں کے بل' اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ابووائل کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابووائل نے عمر کے حساب سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' لیکن ان کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنا میرے نزدیک محل نظر ہے' کیونکہ ابووائل کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام میں رہتے تھے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث شہر بن حوشب کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر معروف ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب محسوس ہوتی ہے اگرچہ اس بارے میں ان کے علم میں اختلاف پایا جاتا ہے' باوجودیکہ شہر کے بارے میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے میمون بن شیبہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' لیکن میمون نامی یہ راوی بھی کوفی ہیں اور ثقہ ہیں میرا نہیں خیال کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا' بلکہ انہوں نے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا ہوگا' کیونکہ امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: میمون بن ابوشیبہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے' اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے تقریباً تیس سال بعد ہوا تھا' عمرو بن علی نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں' لیکن ہمارے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے' وہ یہ کہتے ہیں: کہ میں نے یہ روایت سنی ہے' لیکن میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات بیان نہیں کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سماع کیا ہے۔

4342 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مُخْتَصرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكل مَا نتكلم بِهِ يكْتب علينا قَالَ ثكلتك أمك وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِي النَّار إِلَّا حصائد ألسنتهم إِنَّك لن تزَال سالما مَا سكت فَإِذا تَكَلَّمت كتب لَك أَو عَلَيْك

یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کلام کرتے ہیں وہ ہمارے بارے میں نوٹ کرلیا جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتیوں کی وجہ سے نتھنوں کے بال جہنم میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا' تم اس وقت تک سلامت رہو گے جب تک تم خاموش رہو گے جب تم کلام کرو گے' تو یا تمہارے حق میں نوٹ کیا جائے گا' یا تمہارے خلاف نوٹ کیا جائے گا۔

4343 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيره عَن عبد الحميد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم اَن مُعَاذًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل فَقَالَ الصَّلَاة بعد الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ الصَّوْم بعد صِيَام رَمَضَان قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ فالصدقة بعد الصَّدَقَة الْمَفْرُوضَة قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل قَالَ فَاَخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانه ثُمَّ وضع إصبعه عَلَيْهِ فَاسْتَرْجع مُعَاذ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنؤاخذ بِمَا نقُول كُله وَيكْتب علينا قَالَ فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منْكب مُعَاذ مرَارًا فَقَالَ لَهٗ ثكلتك اُمك يَا مُعَاذ بن جبل وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِيْ نَار جَهَنَّم اِلَّا حصائد السنتهم

امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ روایت عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے' شہر بن حوشب کے حوالے سے عبدالرحمن بن غنم سے نقل کی ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرض نماز کے بعد' دوسری نماز ادا کرنا' انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے' لیکن میری مراد اس کے بارے میں دریافت کرنا نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد' اور روزے رکھنا' انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے' لیکن میری مراد یہ نہیں تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض صدقے (یعنی زکوۃ) کے بعد (مزید) صدقہ ادا کرنا' انہوں نے عرض کی: یہ بھی اچھا کام ہے' لیکن میری مراد یہ نہیں ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان باہر نکالی' پھر اپنی انگلی اس پر رکھی' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور بولے: یارسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں' اس کے حوالے سے ہمارا مواخذہ ہوگا اور ان سب چیزوں کو ہمارے بارے میں نوٹ کیا جاتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر کئی مرتبہ ہاتھ مارا اور ان سے فرمایا: اے معاذ بن جبل تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتیوں کی وجہ سے ہی جہنم کی آگ میں' ان کے نتھنوں کے بل' اوندھا ڈال دیا جائے گا۔

4344 - وَعَن اَسود بن اَصْرَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوصنى فَقَالَ تملك يدك قلت فَمَاذَا اَملك إِذا لم اَملك يَدى قَالَ تملك لسَانك قلت فَمَاذَا اَملك إِذا لم اَملك لساني قَالَ لَا تبسط يدك اِلَّا اِلَى خير وَلَا تقل بلسانك اِلَّا مَعْرُوفا ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھ کے مالک رہو' میں نے عرض کی: اگر میں اپنے ہاتھ کا ہی مالک نہ رہوں' تو پھر میں کس

چیز کا مالک ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی زبان کے مالک رہو! میں نے عرض کی: اگر میں اپنی زبان کا ہی مالک نہ ہوا' تو پھر میں کس چیز کا مالک ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ' صرف بھلائی کے کام کی طرف بڑھاؤ' اور اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرو۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4345 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَن قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنى قَالَ أوصيك بتقوى الله فَاِنَّهَا زين لأمرك كُله قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِى قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآن وَذكر الله عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذكر لَكَ فِي السَّمَاء وَنور لَكَ فِي الْاَرْض قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِى قَالَ عَلَيْكَ بطول الصمت فَاِنَّهٗ مطردَة للشَّيْطَان وَعون لَكَ على اَمر دينك قلت زِدْنِى قَالَ وَاِيَّاكَ وَكَثْرَة الضحك فَاِنَّهٗ يُمِيت الْقلب وَيذْهب بِنور الْوَجْه قلت زِدْنِى قَالَ قل الْحق وَاِن كَانَ مرا قلت زِدْنِى قَالَ لَا تخف فِي الله لومة لائم قلت زِدْنِى قَالَ ليحجزك عَن النَّاس مَا تعلم من نَفسك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقد أملينا قِطْعَة من هٰذَا الحَدِيْثِ أطول مِنْ هٰذِهٖ بِلَفْظ ابْن حبَان فِي التَّرْهِيب من الظُّلم وفِيهَا حِكَايَة عَن صحف اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں' اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمہارے سارے معاملے کے لئے آراستگی کا باعث ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ آسمان میں تمہارا ذکر کرے گا اور یہ چیز زمین میں تمہارے لئے نور ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر زیادہ تر خاموش رہنا لازم ہے' کیونکہ یہ چیز شیطان کو پرے کردیتی ہے اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہاری مددگار ہوگی' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر کثرت ہنسنے سے بچنا لازم ہے' کیونکہ یہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کردیتا ہے' میں نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حق بات کہنا' اگرچہ وہ کڑوی ہو' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی' ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو' اس کے حوالے سے تم لوگوں سے دور رہنا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ہم نے اس روایت کا ایک ٹکڑا' جو اس روایت سے زیادہ طویل ہے' اور امام ابن حبان نے نقل کیا ہے' وہ ظلم کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں نقل کیا ہے' جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کے بارے میں حکایت منقول ہے۔

4347 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اوصنی قَالَ عَلَیْکَ بتقوی اللّٰہ فَاِنَّھَا جماع کل خیر وَعَلَیْکَ بِالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ فَاِنَّھَا رَھْبَانِیَّۃ الْمُسْلِمِیْن وَعَلَیْکَ بِذکر اللّٰہ وتلاوۃ کِتَابِہٖ فَاِنَّہٗ نور لَک فِی الْاَرْض وَذکر لَکَ فِی السَّمَاء واخزن لسانک اِلَّا من خیر فَاِنَّکَ بِذٰلِکَ تغلب الشَّیْطَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر وَاَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم وَرَوَاہُ ابن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ اَیْضًا مَرْفُوْعا عَلَیْہِ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمام بھلائی کا مجموعہ ہے اور تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے' اور تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا اور آسمان میں تمہارے تذکرے کا باعث ہوگا' اور تم اپنی زبان کی حفاظت کرنا' صرف بھلائی کے بارے میں بات کرنا' کیونکہ اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ روایت ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو مختصر روایت ہے۔

4348 - وَعَنْ معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اوصنی قَالَ اعبد اللّٰہ کَاَنَّکَ تراہُ واعدد نفسک فِی الْمَوْتٰی وَاِن شِئْت اَنْبَاْتُک بِمَا ھُوَ املک بک من ھٰذَا کُلہ قَالَ ھٰذَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی لِسَانہ

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو' گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور تم اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو' اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جس کے ذریعے تم ان سب چیزوں کو حاصل کرلو گے' وہ یہ ہے' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے' اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4349 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا ذر فَقَالَ یَا اَبَا ذر اَلا ادلک علی خصلتین ھما خفیفتان علی الظّھر واثقل فِی الْمِیزَان من غَیرھمَا قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلَیْکَ بِحسن الْخلق وَطول الصمت فو الَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ مَا عمل الْخَلَائق بمثلھما

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو یعلی وَرُوَاتہ ثِقَات وَالْبَیْہَقِیّ بِزِیَادَۃ وَرَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا انبئک بِاَمرین خَفِیف مؤنتھما عَظِیم اجرھما لم تلق اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بمثلھما طول الصمت وَحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ الدُّنْيَا اَيْضًا عَنْ صَفْوَان بن سليم مُرْسلا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا اخبر كُمْ بايسر الْعِبَادَة وأهونها على الْبدن الصمت وَحسن الْخلق

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں' جو کرنے میں ہلکی ہیں اور میزان میں دیگر اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اچھے اخلاق اختیار کرو' اور زیادہ تر خاموش رہو' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مخلوق نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام بزار امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بیہقی نے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جن میں مشقت کم ہے اور ان کا اجر زیادہ ہے؟ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' ان جیسی کسی اور چیز کے ساتھ حاضر نہیں ہو گے' زیادہ تر خاموش رہنا' اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

یہ روایت بھی امام ابن ابودنیا نے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو عبادت میں سب سے آسان ہے' جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

4350 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ اِذا اصبح ابْن آدم فَاِن الْاَعْضَاء كلهَا تكفر اللِّسَان فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بك فَاِن اسْتَقَمْت استقمنا وَاِن اعوججت اعوججنا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَغَيْرهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ رَوَاهُ غير وَاحِد عَنْ حَمَّاد بن زيد وَلَمْ يرفعوه قَالَ وَهُوَ أصح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب صبح ہوتی ہے' تو انسان کے تمام اعضاء' زبان کے حوالے سے فکر مند ہوتے ہیں' اور (زبان کو) یہ کہتے ہیں: تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا' کیونکہ ہم تمہارے آسرے پر ہیں' اگر تم ٹھیک رہیں' تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے' اگر تم ٹیڑھی ہوگئی' تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

4351 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِل عَنْ عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه ارْتقی الصَّفَا فَاخذ بِلِسَانِهِ فَقَالَ يَا لِسَان قل خيرا تغنم واسكت عَنْ شَرّ تسلم من قبل اَن تندم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اكثر خطا ابْن آدم فِیْ لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

ابووائل نے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ صفا پر چڑھے انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا اور بولے: اے زبان تم بھلائی کی بات کرنا' تاکہ تمہیں غنیمت حاصل ہو اور تم برائی سے بچ کے رہنا' تاکہ تم سلامت رہو اس سے پہلے کہ تم ندامت کا شکار ہو پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انسان کی زیادہ تر غلطیاں' اس کی زبان کے حوالے سے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4352 - وَعَنْ أسلم اَن عمر دخل يَوْمًا على اَبِیْ بكر الصّديق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يجبذ لِسَانه فَقَالَ عمر مَه غفر الله لَك فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِن هٰذَا اوردنی شَرّ الْمَوَارِد . رَوَاهُ مَالك وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِیّ

اسلم بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رک جائیں! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4353 - وَفِیْ لفظ للبيهقی: قَالَ اِن هٰذَا اوردنی شَرّ الْمَوَارِد اِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَیْءٌ من الْجَسَد اِلَّا يشكو ذرب اللِّسَان على حِدته مَه اَی اكفف عَمَّا تفعله

وذرب اللِّسَان بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِيعًا هُوَ حِدته وشره وفحشه

امام بیہقی کی روایت کے الفاظ ہیں:

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسم کا ہر ایک عضو زبان کی تیزی کے حوالے سے اس کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: رک جاؤ!''

(راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی تم جو کر رہی ہو اس سے باز آجاؤ۔

لفظ ذرب اللسان سے مراد زبان کی تیزی' اس کا شر اور اس کی بدزبانی ہے۔

4354 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا يصبن اِلَّا بعجب الصمت وَهُوَ اَوّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر الله عَزَّ وَجَلَّ وَقلة الشَّیْء . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده الْعَوام وَهُوَ ابْن جويرية قَالَ ابْن حبَان كَانَ يروی الموضوعات وَقد عد هٰذَا الحَدِيْث من مَنَاكِيره وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اشبه اخرجه اَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب وَغَيْرِه

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں' بھرپور خاموشی کے نتیجے میں ہی ملتی ہیں' عبادت کا آغاز' تواضع' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کی قلت''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عوام ہے' جو ابن جویریہ ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے اورانہوں نے اس حدیث کا شمار بھی اس کی منکر روایات میں کیا ہے' یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے اور یہی زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

ابوشیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4355 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنْ وھب قَالَ: قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ صلوٰات اللّٰہ عَلَیْہِ اَربع لَا یجتمعن فِیْ اَحَد مِنَ النَّاس اِلَّا بعجب ......الحَدِیْث

اخرجه ابن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَاَبُو الشَّیْخ وَغَیْرِھمَا

❀❀ وہب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا:

''چار چیزیں کسی شخص میں صرف 'عجب' کے نتیجے میں ہی اکٹھے ہوسکتی ہیں'' ......(الحدیث)

یہ روایت امام ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور ابوشیخ نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4356 - وَرُوِیَ عَنْ مُجَاھد عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سمعته یَقُوْلُ خمس لَھُنَّ احسن من الدھم الموقفة لَا تکلم فِیْمَا لَا یَعْنِیك فَاِنَّهٗ فضل وَلَا آمن عَلَیْكَ الْوزر وَلَا تکلم فِیْمَا یَعْنِیك حَتّٰی تَجد لَهٗ موضعا فَاِنَّهٗ رب مُتَکَلم فِیْ اَمر یعنیه قد وَضعه فِیْ غیر مَوْضِعه فعیب وَلَا تمار حَلِیْمًا وَلَا سَفِیْھًا فَاِنَّ الْحَلِیْم یقلیك وَاِن السَّفِیْه یُؤْذِیْك وَاذْکر اَخَاكَ اِذا تغیب عَنْك بِمَا تحب اَن یذکرك بِهٖ واعفه مِمَّا تحب اَن یعفیك مِنْهُ واعمل عمل رجل یری اَنه مجازی بِالْاِحْسَانِ مَاْخُوذ بالاجرام . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو عمدہ گھوڑوں سے بہتر ہیں' تم اس چیز کے بارے میں کلام نہ کرو' جو لایعنی ہو' کیونکہ یہ فضول چیز ہوگی' اور اس صورت میں تمہارے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوگا' اور تم بامعنی گفتگو اس صورت میں کرو' جب تمہیں اس کا موقع مل رہا ہو' کیونکہ بعض اوقات کوئی کلام کرنے والا شخص کوئی بامعنی بات کرتا ہے' لیکن غیر مناسب جگہ پر کرتا ہے' تو یہ چیز عیب بن جاتی ہے اور تم کسی بردبار یا کسی بھی بے وقوف کے ساتھ بحث نہ کرنا' کیونکہ بردبار شخص تمہیں نظرانداز کرے گا' اور بے وقوف شخص تمہیں اذیت پہنچائے گا' اور جب تم اپنے کسی ایسے بھائی کا ذکر کرو' جو تمہارے پاس موجود نہ ہو' تو تم اس طرح سے اُس کا ذکر کرنا' کہ جس کے بارے میں تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تمہارا ذکر بھی اسی طرح کیا جائے' اور تم اس چیز کے حوالے سے اس کا ذکر نہ کرنا' جس کے بارے میں تمہیں یہ ناپسند ہو کہ اس کے حوالے سے تمہارا ذکر کیا جائے' اور تم اس شخص کی طرح کا عمل کرو' جس کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ وہ احسان کا بدلہ دے رہا ہے' اور جرم میں پکڑا جارہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صمت نجا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص خاموش رہے' وہ نجات حاصل کرلیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4358 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سرہ اَن یسلم فلیلزم الصمت ۔ رَوَاہُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخِ وَغَیْرِھِمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ سلامت رہے' تو اسے خاموش رہنا چاہیے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا' ابوشیخ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4359 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن العَبْد لیتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ مَا یتَبَیَّن فِیْھَا یزل بھَا فِی النَّار أبعد مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَرَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا: اِن الرجل لیتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ لَا یرٰی بھَا بَاْسا یھوی بھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

قَوْلُہ: مَا یتَبَیَّن فِیْھَا اَی مَا یتفکر ھَلْ ھِیَ خیر اَوْ شَرّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بعض اوقات بندہ کوئی ایسی بات کہتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے سامنے واضح نہیں ہوتا' لیکن وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی تک چلا جاتا ہے' جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات آدمی کوئی کلام کرتا ہے' جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا' لیکن اس کی وجہ سے وہ ستر برس کی مسافت جتنا (جہنم میں گر جاتا ہے)''

متن کے یہ الفاظ ''ما یتبین فیہا'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتا کہ کیا یہ بھلائی کی بات ہے' یا برائی کی بات ہے؟

4361 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لیتحدث بِالْحَدِیْثِ مَا یُرِید بِہٖ سوء ا اِلَّا لیضحک بِہِ الْقَوْم یھوی بِہٖ أبعد من السَّمَاء

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ اِسْرَائِیل عَنْ عَطِیَّۃَ وَھُوَ الْعَوْفِیّ عَنْہُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص کوئی بات کہتا ہے' اس کا مقصد اس کے ذریعے صرف برائی ہوتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے' وہ لوگوں کو ہنسائے اور اس بات کی وجہ سے' وہ (جہنم میں) اتنا گر جاتا ہے' جو آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے ابواسرائیل کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس سے مراد عطیہ عوفی ہیں' ان کے

حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا هَلْ عَسى رَجُلٌ مِّنْكُمْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ يضحك بهَا الْقَوْم فَيسْقط بهَا أبعد من السَّمَاء اَلا هَلْ عَسى رَجُلٌ مِّنْكُمْ يَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضحك بهَا اَصْحَابه فيسخط اللّٰه بهَا عَلَيْهِ لَا يرضى عَنهُ حَتّٰى يدْخلهُ النَّار

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ عَن عَليّ بن زيد عَن الْحسن مُرْسلا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا' جس کے ذریعے وہ کچھ لوگوں کو ہنسائے گا اور پھر وہ اس کی وجہ سے' اس سے زیادہ نیچے گر جائے گا' جتنا فاصلہ (زمین سے) آسمان (تک) کا ہے اور تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا' جس کے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسائے گا' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا اور اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگا' جب تک اسے جہنم میں داخل نہیں کردے گا''۔

یہ روایت بھی ابوشیخ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے حسن بصری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4363 - وَعَن بِلَال بن الْحَارِث الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من رضوَان اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه تَعَالٰى لَهُ بهَا رضوانه اِلٰى يَوْم يلقاه وَاِن الرجل لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من سخط اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه لَهُ بهَا سخطه اِلٰى يَوْم يلقاه

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اپنی رضامندی اس دن تک کے لئے نوٹ کر لیتا ہے' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟

4363- موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام - حديث: 1795 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' ذكر رجاء تمكن المرء من رضوان الله جل وعلا في القيامة - حديث: 279 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث محمد بن بشر - حديث: 128 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء' بلال بن الحارث المزني - حديث: 1125 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب كف اللسان في الفتنة - حديث: 3967 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب قتال أهل البغي - باب ما على الرجل من حفظ اللسان عند السلطان وغيره' حديث: 15504 مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث بلال بن الحارث المزني - حديث: 15572 مسند الحميدي - حديث بلال بن حارث المزني رضي الله عنه' حديث: 880 مسند عبد بن حميد - حديث بلال بن الحارث المزني' حديث: 359 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه: عبدان - حديث: 4654 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء' بلال بن الحارث المزني - حديث: 1119

لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اس دن تک کے لئے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4364 - وَعَنْ أمة بنت الحكم الغفارية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل ليدنو من الْجنَّة حَتّٰى مَا يكون بَيْنه وَبَيْنهَا اِلَّا قيد رمح فيتكلم بِالْكَلِمَةِ فيتباعد مِنْهَا أبعد من صنعاء . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا والأصبهاني كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق

❀❀ سیدہ امہ بنت حکم غفاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی شخص جنت کے قریب ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اُس کے اور جنت کے درمیان' صرف ایک نیزے جتنا فاصلہ رہ جاتا ہے' پھر وہ کوئی ایسی بات کہتا ہے' جس کی وجہ سے' وہ جنت سے' اِس سے زیادہ دور ہو جاتا ہے' جتنا یہاں سے صنعاء کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4365 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله فَاِن كَثْرَة الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله قسوة للقلب وَاِن أبعد النَّاس من الله تَعَالٰى الْقلب القاسي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ' بکثرت کلام نہ کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ' بکثرت کلام کرنا' دل کو سخت کر دیتا ہے اور سخت دل' اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4366 - وَعَنْ مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بلغه اَن عِيسَى ابْن مَرْيَم عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَقُوْلُ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله فتقسو قُلُوْبكُمْ فَاِن الْقلب القاسي بعيد من الله وَلٰكِن لَا تعلمُونَ وَلَا تنظروا فِيْ ذنُوب النَّاس كَاَنكُمْ اَرْبَاب وانظروا فِيْ ذنوبكم كَاَنكُمْ عبيد فَاِنَّمَا النَّاس مبتلى ومعافى فارحموا اَهْلِ الْبَلَاء واحمدوا الله على الْعَافِيَة . ذكره فِي الْمُوَطَّا

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کلام' کثرت کے ساتھ نہ کیا کرو' ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے' اور سخت دل' اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے' اور تمہیں اس کا علم بھی نہیں ہوگا' اور تم لوگوں کے گناہوں کی طرف یوں دیکھو جیسے تم مالک ہو اور اپنے گناہوں کی طرف یوں دیکھو جیسے تم غلام ہو' کیونکہ لوگ تو آزمائش کا شکار بھی ہوتے ہیں اور انہیں عافیت بھی مل جاتی ہے' تو تم آزمائش کا شکار لوگوں

پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو"۔
یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں نقل کی ہے۔

4367 - وَعَنْ ام حَبِيبَة زوج النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل كَلَام ابْن آدم عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا اَمر بِمَعْرُوف اَوْ نهي عَنْ مُنكر اَوْ ذكر الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن يزِيْد بن خُنَيْس

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات وَفِيْ مُحَمَّد بن يزِيْد كَلَام قريب لَا يقْدَح وَهُوَ شيخ صَالح

❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
"انسان کا ہر کلام' اس کے خلاف ہوگا' اس کے حق میں نہیں ہوگا' البتہ نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف محمد بن یزید بن خنیس سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں' محمد بن یزید کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے' جو اس کے قریب ہے کہ قدح نہ کی جائے' وہ ایک نیک بزرگ ہے۔

4368 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله كره لكم ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ واضاعة المَال وَكَثْرَة السُّؤَال

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة بنحوه

❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے' فضول بحث کرنا' مال ضائع کرنا اور بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4369 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر النَّاس ذنوبا اكثرهم كلَاما فِيمَا لَا يعنيه . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"لوگوں میں سب سے زیادہ گناہگار وہ ہوں گے' جو سب سے زیادہ لایعنی کلام کرتے ہوں گے"۔
یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4370 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حسن اِسْلَام الْمَرْءِ تركه مَا لَا يعنيه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات اِلَّا قُرَّة بن حَيْوِيل فَفِيْهِ خلاف وَقَالَ ابْن عبد الْبر النمری هُوَ مَحْفُوْظ عَن الزُّهْرِیّ بِهٰذَا الْاِسْنَاد من رِوَايَةِ الثِّقَات انْتهی فعلی هٰذَا يكون اِسْنَاده حسنا لٰكِن قَالَ جمَاعَة من الْاَئِمَّة الصَّوَاب اَنه عَن عَلیّ بن حُسَيْن عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل كَذَا قَالَ اَحْمد وَابْن معِين وَالْبُخَارِیّ وَغَيرهم وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَالك عَن الزُّهْرِیّ عَن عَلیّ بن حُسَيْن وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ اَيْضًا عَن قُتَيْبَة عَن مَالك بِهٖ وَقَالَ وَهٰذَا عندنَا أصح من حَدِيْث اَبِی سَلمَة عَن اَبِی هُرَيْرَة وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کو ترک کردے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں صرف قرہ بن حیویل کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ روایت زہری سے اس سند کے ساتھ محفوظ ہے جو ثقہ راویوں نے نقل کی ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

(حافظ کہتے ہیں:) اس اعتبار سے اس کی سند حسن شمار ہوگی لیکن ائمہ کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے امام احمد، یحییٰ بن معین، امام بخاری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت کو امام مالک نے اسی طرح زہری کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت امام ترمذی نے قتیبہ کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4371 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّی رجل فَقَالَ رجل آخر وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسمع أبشر بِالْجنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَا تَدْرِی فَلَعَلَّهُ تكلم فِيْمَا لَا يعنيه اَوْ بخل بِمَا لَا ينقصهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا' تو ایک شخص نے (میت کو مخاطب کرتے ہوئے) یہ بات کہی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن رہے تھے' کہ تمہیں جنت کی خوشخبری ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' یا اس چیز کے حوالے سے بخل کا اظہار کیا ہو' جو کمی نہیں کرتی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4372 - وروی ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلی عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استشهد رجل منا يَوْم اُحد

فوجد على بَطْنه صَخْرَة مربوطة من الْجُوْع فمسحت امه التُّرَاب عَن وَجهه وَقَالَت هَنِيْئًا لَك يَا بني الْجَنَّة فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يدْريك لَعَلَّه كَانَ يتَكَلَّم فِيْمَا لَا يعنيه وَيمْنَع مَا لَا يضرّهُ

ابن ابودنیا اور امام ابویعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

"غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم میں سے ایک شخص شہید ہو گیا' تو اس کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا پایا گیا' جو بھوک کی شدت کی وجہ سے تھا اس کی ماں نے اس کے چہرے سے مٹی پونچھتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تمہیں جنت مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' اور ایسی چیز روک دی ہو (یعنی نہ دی ہو) جس (کو دینے سے) اس کو نقصان نہ ہوتا"۔

4373 - وروى اَبُوْ يعلى اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قتل رجل على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيدا فَبَكَتْ عَلَيْهِ باكية فَقَالَت واشهيداه قَالَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يدْريك انه شَهِيد لَعَلَّه كَانَ يتَكَلَّم فِيْمَا لَا يعنيه اَوْ يبخل بِمَا لَا ينقصهُ

یہ روایت امام ابویعلی اور امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص شہید ہو گیا' تو کسی رونے والی خاتون نے اس پر روتے ہوئے کہا: ہائے یہ شہید ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ یہ شہید ہوا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' یا ایسی چیز کے حوالے سے بخل کا مظاہرہ کیا ہو جس نے اس کو کمی نہیں کرنی تھی (یعنی جس کو دے کر اس کے مال میں کمی نہیں ہونی تھی)۔

4374 - وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَة بن عبد الرَّحْمٰن اَن امْرَاَة كَانَت عِنْد عَائِشَة وَمَعَهَا نسْوَة فَقَالَت امْرَاَة مِنْهُنَّ وَاللّٰه لَادخلن الْجنَّة فَقَدْ اسلمت وَمَا سرقت وَمَا زَنَيْت فَاتيت فِي الْمَنَام فَقيل لَهَا اَنْتَ المتألية لتدخلن الْجنَّة كَيفَ وَاَنْت تبخلين بِمَ لَا يُغْنِيك وتتكلمين فِيْمَا لَا يَعْنِيك فَلَمَّا اَصبحت الْمَرْاَة دخلت على عَائِشَة فَاَخْبَرتهَا بِمَا رَاَتْ وَقَالَت اجمعي النسْوَة اللَّاتِيْ كن عندك حِيْن قلت مَا قلت فَاَرْسلت اِلَيْهِنَّ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فجئن فحدثتهن الْمَرْاَة بِمَا رَاَتْ فِي الْمَنَام . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' اس کے ہمراہ دیگر خواتین بھی تھیں ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور جنت میں داخل ہوؤں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے چوری نہیں کی میں نے زنا نہیں کیا' تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا گیا: تم اس بات کی توقع رکھتی ہو کہ تم ضرور جنت میں داخل ہو گی؟ ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ تم اس چیز کے حوالے سے بھی بخل سے کام لیتی ہو' جس کی تمہیں ضرورت نہیں ہوتی' اور تم لایعنی کلام بھی کرتی ہو' اگلے دن وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو خواب اس نے دیکھا تھا' اس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم نے یہ بات کہی تھی' اس وقت یہاں جتنی بھی خواتین تھیں' ان سب کو جمع کر کے لاؤ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان خواتین کو پیغام بھجوایا' وہ خواتین آئیں' اس عورت نے ان سب خواتین کو یہ بات بتائی' جو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

21 - اَلتَّرْهِيب من الْحَسَد وَفضل سَلامَة الصَّدْر

باب: حسد کے بارے میں ترہیبی روایات اور سینے کو سلامت رکھنے (یعنی حسد سے پاک رکھنے) کی فضیلت

4375 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّن فَإِن الظَّن اَكذب الحَدِيْث وَلَا تحسسوا وَلَا تجسسوا وَلَا تنافسوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تباغضوا وَلَا تدابروا وَكُونُوا عباد اللّٰه اِخْوَانًا كَمَا اَمركُم الْمُسلم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَاَشَارَ اِلَى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسلِم كل الْمُسلِم على الْمُسلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اهم الرِّوَايَات وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ گمان کرنے سے بچو' کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے' اور تم تفتیش اور جاسوسی نہ کرو' اور ایک دوسرے کے لیے بخل نہ کرو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو' اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں سمجھتا' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی (اور یہ فرمایا:) آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کی جان' مال اور عزت' دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ اہم روایات میں سے ایک ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4376 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد مُؤْمِن غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه وفيح جَهَنَّم وَلَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد الْإِيمَان والحسد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَمن طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی مومن بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کی تپش اکٹھے نہیں ہوں گے' اور کسی بندے کے پیٹ (یعنی سینے' یعنی دل) میں' ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور ان کے حوالے سے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4377 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ والحسد فَإِن الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب اَوْ قَالَ العشب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَغَيْرهمَا من حَدِيْث انس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء

الْمَاء النَّار وَالصَّلَاة نور الْمُؤْمِن وَالصِّيَام جنَّة مِنَ النَّار

❀ اُن کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ حسد سے بچو! کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے' اور صدقہ گناہوں کو یوں بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی' آگ کو بجھا دیتا ہے' نماز مومن کا نور ہے' اور روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے''۔

4378 - وَعَنْ ضَمْرَة بن ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال النَّاس بِخَير مَا لم يتحاسدوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے' جب تک وہ ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4379 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مني ذُو حسد وَلَا نميمة وَلَا كهَانَة وَلَا اَنا مِنْهُ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبينًا (الاحزاب)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِيْ بَاب أجلاء الْعلمَاء حَدِيْثه اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَاف على امتِيْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدون

❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسد کرنے والے' چغلی کرنے والے' کہانت کرنے والے کا مجھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں' تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے علماء کی عزت افزائی کے بارے میں باب میں' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے یہ کہ دنیا ان کے لئے زیادہ ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے.....''۔

4380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

ذئبان جائعان ارسلا فِيْ زريبة غنم بافسد لَهَا من الْحِرْص على الْمَال والحسد فِيْ دين الْمُسْلِم وَاِن الْحَسَد لَيَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب

عبداللہ بن کعب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنی خرابی نہیں کرتے جتنی مال کی حرص اور حسد مسلمان کے دین کو خراب کرتے ہیں حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔

4381 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِيَّاكُمْ والحسد فَاِنَّهٗ يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار العشب

ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من اُصُوْله بِهٰذَا اللَّفْظ اِنَّمَا روى التِّرْمِذِيّ صَدره وَصَححهُ وَلَمْ يذكر الْحَسَد بل قَالَ على الْمَال والشرف وَبَقِيَّة الحَدِيْث تقدمت عِنْد اَبِيْ دَاوُد من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ حسد سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ گھاس پھوس کو کھا جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے لیکن ان کے ''اصول'' میں میں نے یہ روایت ان الفاظ میں نہیں دیکھی ہے امام ترمذی نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے حسد کا ذکر نہیں کیا بلکہ مال اور شرف (یعنی دنیاوی مرتبہ ومقام) کا ذکر کیا ہے بقیہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو امام ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4382 - وَعَنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَيْكُمْ دَاءِ الْاُمَم قبلكُمْ الْحَسَد والبغضاء والبغضاء هِيَ الحالقة اما اِنِّيْ لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن تحلق الدّين

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کی امتوں کی خرابیاں حسد اور بغض تمہاری طرف بھی آجائیں گی بغض مونڈ دینے والی چیز ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4383 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بني اِن قدرت على اَن تصبح وتمسي لَيْسَ فِيْ قَلْبك غش لاحد فافعل ...... الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم اس بات کی قدرت رکھو کہ تم صبح اور شام ایسی حالت میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بغض نہ ہو تو تم ایسا کرنا''..... الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4384 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يطلع الْاٰن عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّة فطلع رجل من الْاَنْصَار تنطف لحيته من وضوئِهٖ قد علق نَعْلَيْهِ بِيَدِهٖ

الشمال فَلَمَّا كَانَ الْغد قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ فطلع ذٰلِكَ الرجل مثل الْمرة الْاَوْلٰى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم الثَّالِث قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل مقالته اَيْضًا فطلع ذٰلِكَ الرجل على مثل حاله الْاَوَّل فَلَمَّا قَامَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تبعه عبد الله بن عَمْرو فَقَالَ اِنِّي لاحيت اَبِيْ فاقسمت اَنِّيْ لَا اَدخل عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَاِن رَاَيْت اَن تؤويني اِلَيْك حَتّٰى تَمْضِي فعلت قَالَ نعم قَالَ انس فَكَانَ عبد الله يحدث انه بَات مَعَه تِلْكَ الثَّلَاث اللَّيَالِيْ فَلَمْ يره يَقُوْمُ من اللَّيْل شَيْئًا غير اَنه اِذا تعار تقلب على فِرَاشه ذكر الله عَزَّ وَجَلَّ وَكبر حَتّٰى لصَلَاة الْفجر قَالَ عبد الله غير اَنِّيْ لم اسمعهُ يَقُوْلُ اِلَّا خيرا فَلَمَّا مَضَت الثَّلَاث اللَّيَالِيْ و كدت اَن احتقر عمله قُلْتُ يَا عبد الله لم يكن بيني وَبَيْن اَبِيْ غضب وَلَا هجرَة وَلٰكِن سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَك ثَلَاث مَرَّات يطلع عَلَيْكُمُ الْاٰن رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فطلعت اَنْتَ الثَّلَاث المرات فَاَرَدْت اَن آوي اِلَيْك فَانْظُر مَا عَمَلك فاقتدي بك فَلَمْ ارك عملت كَبِيْر عمل فَمَا الَّذِيْ بلغ بك مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت فَلَمَّا وليت دَعَانِي فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت غير اَنِّيْ لَا اجد فِيْ نَفسِي لاحد من الْمُسْلِمين غشا وَلَا احسد اَحَدًا على خير اعطاهُ الله اِيَّاه فَقَالَ عبد الله هٰذِهِ الَّتِيْ بلغت بك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَاد على شَرط الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَرُوَاته احتجا بهم اَيْضًا اِلَّا شَيْخه سُوَيْد بن نصر وَهُوَ ثِقَة وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بنحوه وسمى الرجل الْمُبْهم سَعْدا

وَقَالَ فِيْ آخِره: فَقَالَ سعد مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت يَا ابْن اخي اِلَّا اَنِّيْ لم ابت ضاغنا على مُسْلِم اَوْ كلمة نحوهَا

زَاد النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَة لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني فَقَالَ عبد الله هٰذِهِ الَّتِيْ بلغت بك وَهِي الَّتِيْ لَا تطيق

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سامنے آیا' جس کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے' اگلے دن پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہی شخص اسی طرح کے حلیے میں پھر آ گیا' جب تیسرا دن ہوا' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسی بات کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہ شخص اسی حالت میں پھر سامنے آ گیا' جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے گئے اور اس شخص سے یہ کہا: میری اپنے والد کے ساتھ لڑائی ہوگئی ہے' میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے ہاں نہیں جاؤں گا' اگر آپ مناسب سمجھیں' تو مجھے اپنے ہاں رہنے کا موقع دیں' اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ اس شخص کے ساتھ تین راتوں تک رہے' انہوں نے اسے رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف یہ ہوتا تھا کہ جب وہ رات کو بیدار ہوتا تھا' اور کروٹ بدلنے لگتا تھا' تو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا اور تکبیر کہہ لیتا تھا' یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تاہم میں نے اس دوران اسے صرف بھلائی کی بات کہتے ہوئے ہی سنا' جب تین راتیں

گزر گئیں اور یہ صورت حال ہوئی کہ مجھے اس کا عمل تھوڑا محسوس ہو رہا تھا' تو میں نے اُس سے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی اور کوئی لاتعلقی نہیں ہے' لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "اب تمہارے سامنے ایک شخص جنتی آئے گا" اور تینوں مرتبہ تم ہی سامنے آئے' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہارے ساتھ آ کر رہوں گا' اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو اس حوالے سے میں تمہاری پیروی کروں گا' لیکن میں نے تمہیں کوئی زیادہ عمل کرتے ہوئے تو نہیں دیکھا' تو تم اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے کہا: میری تو وہی حالت ہے' جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) جب میں اس کے پاس سے اُٹھ کے آنے لگا' تو پھر اس نے مجھے بلایا اور بولا: میری وہی حالت ہے' جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' البتہ میں اپنے من میں کسی مسلمان کے لیے اس بھلائی کے حوالے سے' جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہو' کوئی رنجش محسوس نہیں کرتا' اور میں کسی کے ساتھ حسد نہیں کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے' جس کے ذریعے تم اس مقام پر پہنچے ہو۔

یہ روایت امام احمد نے' امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے اس کے راویوں سے' ان دونوں حضرات نے استدلال کیا گیا ہے' صرف ان کے استاد سوید بن نصر کا معاملہ مختلف ہے اور وہ راوی بھی ثقہ ہے' اسے امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کیا ہے' انہوں نے اس مبہم شخص کا نام سعد بیان کیا ہے' اور روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

"سعد نے کہا: اے میرے بھتیجے! میری وہی صورت حال ہے' جو تم نے دیکھ لی ہے' البتہ میں نے کسی مسلمان کے ساتھ ناراض ہونے کے عالم میں رات بسر نہیں کی' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ اس نے کہا۔

امام نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اور انہیں امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہی وہ چیز ہے' جس نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور اس کی طاقت (ہر کسی میں) نہیں ہوتی ہے"۔

4385 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَنْ سَالم بن عبد الله عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ ليطلعن عَلَيْكُمْ رجل من هٰذَا الْبَاب من اَهْلِ الْجنَّة فَجَاء سعد بن مَالك فَدخل مِنْهُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ: فَذكر الحَدِيْثِ قَالَ فَقَالَ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا اَنا بِالَّذِيْ اَنْتَهِي حَتّٰى اُبايت هٰذَا الرجل فَانْظر عمله قَالَ فَذكر الحَدِيْثِ فِيْ دُخُوله عَلَيْهِ قَالَ:

فناولني عباء ة فاضطجعت عَلَيْهَا قَرِيْبًا مِنْهُ وَجعلت أرمقه بعيني لَيْلَه كلما تعار سبح وَكبر وَهَلل وَحمد الله حَتّٰى اِذا كَانَ فِيْ وَجه السحر قَامَ فَتَوَضَّأ ثُمَّ دخل الْمَسْجد فصلى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة باثنتي عشرَة سُوْرَة من الْمفصل لَيْسَ من طواله وَلَا من قصاره يَدْعُو فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ بعد التَّشَهُّد بِثَلَاث دعوات يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار اللّٰهُمَّ اكْفِنَا مَا اَهمنا من اَمر آخرتنا ودنيانا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلك من الْخَيْر كُله وَاَعُوْذ بك من الشَّرّ كُله حَتّٰى اِذا فرغ

قَالَ فَذكر الحَدِيْثِ فِيْ استقلاله عمله وَعوده اِلَيْهِ ثَلَاثًا اِلٰى اَن قَالَ: فَقَالَ آخذ مضجعي وَلَيْسَ فِيْ

لِبی غمر علی احد الغمر بِكَسْرِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَسُكُوْنِ الْمِيمِ هُوَ الحقد وَقَوله تنظف ای تقطر لاحيت بِالْحَاء الْمُهْمَلَة بعْدهَا يَاء مثناة تَحت اَی خَاصَمت تعار بِتَشْدِيد الرَّاء ای استيقظ

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے' سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ایک جنتی شخص تمہارے سامنے آئے گا' تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہاں سے اندر آ گئے۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات سے باز نہیں آیا کہ میں اس شخص کے ساتھ رات بسر کروں اور اس کے عمل کے بارے میں جائزہ لوں' اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے: کہ میں اس کے گھر گیا اس نے مجھے ایک عباء پکڑائی' میں اس کی عباء پر اس کے قریب لیٹ گیا' اور میں رات بھر اس کا جائزہ لیتا رہا' جب کبھی بھی وہ بیدار ہوتا تھا' تو سبحان اللہ پڑھتا تھا' الحمد للہ پڑھتا تھا' اللہ اکبر پڑھتا تھا' لا الہ الا اللہ پڑھتا تھا' یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو وہ اٹھا اور اس نے وضو کیا' وہ جائے نماز پر گیا اور اس نے بارہ رکعت ادا کیں' جن میں اس نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بارہ سورتیں تلاوت کیں' جو زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں' اور زیادہ چھوٹی بھی نہیں تھیں' ہر دو رکعت کے بعد وہ تشہد میں دعا کرتا تھا' وہ تین دعائیں کرتا تھا' وہ یہ کہتا تھا:

''اے اللہ تو مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا''

''اے اللہ ہماری آخرت اور ہماری دنیا کے جو معاملات ہمارے لئے ضروری ہیں' ان کے حوالے سے ہماری کفایت کر لے''

''اے اللہ ہم تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہر قسم کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا...... اس کے بعد راوی نے تذکرہ کیا کہ وہ مستقل یہی عمل کرتا رہا اور وہ تین مرتبہ اس کے پاس آتے رہے' یہاں تک کہ آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

''اُس نے بتایا: جب میں اپنے بستر پر آتا ہوں' تو میرے دل میں کسی کے لئے ناراضگی نہیں ہوتی''۔

لفظ الغمر سے مراد' ناراضگی ہے۔

لفظ تنظف کا مطلب' اس کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

لفظ لاحیت کا مطلب ہے' میرا جھگڑا ہو گیا۔

لفظ تعار کا مطلب ہے' وہ بیدار ہوا۔

4386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی النَّاس افضل قَالَ كل مخموم الْقلب صَدُوق اللِّسَان قَالُوْا صَدُوق اللِّسَان نعرفه فَمَا مخموم الْقلب قَالَ هُوَ التقی النقی لَا اِثْم فِيهِ وَلَا بغی وَلَا غل وَلَا حسد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِیّ وَغَيْرِهٖ اطول مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دل ''مخموم'' ہو اور زبان سچی ہو' لوگوں نے عرض کی: زبان کے سچے ہونے کا' تو ہمیں پتہ ہے' دل

کے "مخموم" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پرہیزگار اور نیک شخص' کہ جس کے دل میں کوئی گناہ نہ ہو' کوئی سرکشی نہ ہو' کوئی رنجش نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4387 - وروى الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن بدلاء أمتِي لم يدخلُوا الْجَنَّة بِكَثْرَة صَلَاة وَلَا صَوْم وَلَا صَدَقَة وَلَٰكِن دخلوها برحمة الله وسخاوة الْاَنْفس وسلامة الصُّدُور. رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْاَوْلِيَاء مُرْسلا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس امت کے ابدال' بکثرت نماز روزے' یا صدقے کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت' اور (اپنی) طبیعت کی سخاوت' اور دلوں کی سلامتی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الاولیاء میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4388 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من اَخْلص قلبه لِلْإِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْإِخْلَاص

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس کا دل ایمان کے لئے خالص ہوگیا' اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنالیا' اپنی زبان کو سچا بنالیا' اپنے نفس کو اطمینان رکھنے والا بنایا' اور اس کے اخلاق (یا اس کا ظاہری جسم) ٹھیک ہو"......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

التَّرْغِيْب فِي التَّوَاضُع والترهيب من الْكبر وَالْعجب والافتخار

تواضع کے بارے میں ترغیبی روایات' اور تکبر' خود پسندی اور فخر کے اظہار کے بارے میں ترہیبی روایات

4389 - عَن عِيَاض بن حَمَّاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله أوحى إِلَيَّ اَن تواضعوا حَتّٰى لَا يفخر اَحَد على اَحَد وَلَا يَبْغِي اَحَد على أحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4389-صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار - حديث:5218سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في التواضع - حديث:4271البحر الزخار مسند البزار - ما روى عياض بن حمار عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2949المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عياض - نسبته' حديث:14819شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث:6378الأدب المفرد للبخاري - باب المستبان شيطانان يتهاتران ويتكاذبان' حديث:441

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو' کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار نہ کرے' کوئی شخص کسی دوسرے کے خلاف سرکشی نہ کرے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4390 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد الله عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه الله . رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا' اور معاف کرنے کے نتیجے میں' اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4391 - وَعَن نصیح الْعَنسِی عَن رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُوبَی لمن تواضع فِیْ غیر منقصة وذل فِیْ نَفسه من غیر مَسْاَلَة وَاَنْفق مَالا جمعه فِیْ غیر مَعْصِیَة ورحم اَهْلِ الذل والمسکنة وخالط اَهْلِ الْفِقْه وَالْحِکْمَة طُوبَی لمن طَابَ کَسبه وصلحت سَرِیْرَته وکرمت عَلَانِیَته وعزل عَن النَّاس شَره طُوبَی لمن عمل بِعِلْمِهِ وَاَنْفق الْفضل من مَاله وَاَمْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلَی نصیح ثِقَات وَقد حسن هٰذَا الحَدِیْثِ اَبُوْ عمر النمری وَغَیْرِه

وَرکب قَالَ الْبَغَوِیّ لَا اَدْرِی سمع من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ام لَا وَقَالَ ابْن مَنْدَه لَا نَعْرِف لَهٗ صُحْبَة وَذکر غَیْرِهمَا اَن لَهٗ صُحْبَة وَلَا أعرف لَهٗ غیر هٰذَا الحَدِیْث

❀❀ نصیح عنسی نے' حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جو کسی کمی کے بغیر تواضع اختیار کرتا ہے' اور مانگے بغیر' خود کو عاجز قرار دیتا ہے' اور وہ مال خرچ کرتا ہے' جو اس نے کسی گناہ کے نتیجے میں خرچ نہیں کیا ہوتا' وہ کمزور غریب لوگوں پر رحم کرتا ہے' اور سمجھ بوجھ رکھنے والوں اور حکمت والوں کے ساتھ گھل مل کے رہتا ہے' اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جس کی کمائی پاکیزہ ہو' اس کا باطن ٹھیک ہو' اس کا ظاہر عزت والا ہو' اور وہ لوگوں کے شر سے لاتعلق رہے' اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے' اور غیر ضروری بات سے بچ کے رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' نصیح تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اس حدیث کو امام ابوعمر نمری اور دیگر حضرات نے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے بارے میں علامہ بغوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سماع کیا ہے' یا نہیں کیا ہے' ابن مندہ کہتے ہیں: ہمیں ان کے صحابی ہونے کا پتہ نہیں ہے' دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' تاہم مجھے اِن کے حوالے سے کسی اور حدیث کا علم نہیں ہے۔

4392 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَهُوَ بَرِیء من

الْكبر والغلول وَالدّين دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَقد ضَبطه بعض الْحفاظ

الْكنز بالنُّون وَالزَّاي وَلَيْسَ بِمَشْهُور وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهِ فِي الدّين

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ تکبر' خیانت اور قرض سے لاتعلق ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض حافظان حدیث نے اس میں لفظ ''کنز'' نقل کیا ہے' لیکن یہ لفظ مشہور نہیں ہے' قرض سے متعلق باب میں' اس کے بارے میں کلام پہلے گزر چکا ہے۔

4393 - وَعَن طَارق قَالَ خرج عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الشَّام ومعنا أَبُو عُبَيْدَة فَأتوا على مخاضة وَعمر على نَاقَة لَهُ فَنزل وخلع خفيه فوضعهما على عَاتِقه وَأخذ بزمام نَاقَته فخاض فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَة يَا أَمِير الْمُؤمنِينَ أَنْت تفعل هَذَا مَا يسرني أَن أهل الْبَلَد استشرفوك فَقَالَ أوه وَلَو يقل ذَا غَيْرك أَبَا عُبَيْدَة جعلته نكالا لأمة مُحَمَّد إِنَّا كُنَّا أذلّ قوم فأعزنا الله بِالْإِسْلَامِ فمهما نطلب الْعِزّ بِغَيْر مَا أعزنا الله بِهِ أذلنا الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

طارق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' ہم لوگوں کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے وہ لوگ استقبال کے لیے آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' وہ اس سے نیچے اترے' انہوں نے اپنے جوتے اتارے اور اپنے کندھے پر رکھ لئے اور اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور چل پڑے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ یہ کر رہے ہیں؟ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس شہر کے لوگ آپ کو اس حال میں دیکھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے' اے ابوعبیدہ! کاش یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی' تو پھر میں اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سامنے عبرت کا نشان بنا دیتا' ہم لوگ کمتر لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے ہمیں عزت عطا کی' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کے ذریعے عزت عطا کی ہے اگر ہم اس کی بجائے کسی اور حوالے سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے' تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت کا شکار کر دے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4394 - وَعَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تواضع لله دَرَجَة يرفعهُ الله دَرَجَة حَتَّى يَجعله الله فِي أَعلَى عليين وَمن تكبر على الله دَرَجَة يَضَعهُ الله دَرَجَة حَتَّى يَجعله فِي أَسْفَل سافلين وَلَو أَن أحدكُم يعْمل فِي صَخْرَة صماء لَيْسَ عَلَيْهَا بَاب وَلَا كوَّة لخرج مَا غيبه للنَّاس كَائِنا مَا كَانَ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من طَرِيق دراج عَن اَبِي الْهَيْثَم عَنهُ وَلَيْسَ عِنْد ابْن مَاجَه وَلَو اَن اَحَدكُم اِلَى آخِره

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے' اور اگر کوئی شخص کسی بند پتھر کے اندر عمل کرے' جس کا کوئی دروازہ یا کوئی کھڑکی نہ ہو' تو وہ اس چیز کو لوگوں سے چھپا بھی لے' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا' خواہ وہ جو بھی ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''اگر تم میں سے کوئی ایک شخص''...... اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

4395 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لَا أعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ يَقُولُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى من تواضع لي هٰكَذَا وَجعل يزِيْد بَاطِن كَفه اِلَى الْاَرْض وَاَدْنَاهَا رَفعته هٰكَذَا وَجعل بَاطِن كَفه اِلَى السَّمَاء ورفعها نَحْو السَّمَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ على الْمِنبَر اَيهَا النَّاس تواضعوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تواضع لله رَفعه اللّٰه وَقَالَ انتعش نعشك اللّٰه فَهُوَ فِي أعين النَّاس عَظِيم وَفِي نَفسه صَغِير وَمَنْ تكبر قصمه اللّٰه وَقَالَ اخسأ فَهُوَ فِي أعين النَّاس صَغِير وَفِي نَفسه كَبِير

❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے لئے اس طرح تواضع اختیار کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کر کے اشارہ کیا' اور اسے زمین کے قریب کر دیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) تو میں اُسے اِس طرح بلند کرتا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کا رُخ آسمان کی طرف کیا' اور اسے آسمان کی طرف بلند کیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم تواضع اختیار کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے' وہ فرماتا ہے: تم سربلندی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں سربلندی عطا کرے گا' تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہوگا' اور اپنے من میں چھوٹا ہوتا ہے' اور جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے کمتر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے: تم رُسوا ہو جاؤ! ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے' اور اپنی نظروں میں بڑا ہوتا ہے''۔

4396 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من آدَمِيّ إِلَّا فِي رَاسه حِكْمَة بيد ملك فَإِذا تواضع قِيْلَ للْملك ارْفَعْ حكمته وَإِذا تكبر قِيْلَ للْملك ضع حكمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَة وإسنادهما حسن

الْحِكْمَة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْكَاف هِيَ مَا تجْعَل فِيْ رَاس الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آدمی کے سر میں حکمت (یعنی لگام) ہوتی ہے' جو کسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے' جب آدمی تواضع اختیار کرتا ہے' تو فرشتے سے کہا جاتا ہے' اس کی لگام کو اوپر کر دو' اور جب آدمی تکبر اختیار کرتا ہے' تو فرشتے سے کہا جاتا ہے' اس کی لگام کو نیچے کر دو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اس کی مانند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی سند حسن ہے۔

لفظ حکمۃ سے مراد وہ چیز ہے' جو جانور کے سر میں ڈالی جاتی ہے' جیسے لگام وغیرہ۔

4397 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تواضع لِأَخِيْهِ الْمُسْلِم رَفعه الله وَمَنْ ارْتَفع عَلَيْهِ وَضعه الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور جو شخص اس کے سامنے خود کو بلند ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4398 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من يرائي يرائي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يسمع يسمع اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ تطاول تَعْظِيْمًا يخفضه الله وَمَنْ تواضع خشيَة يرفعهُ اللّٰه الْحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ الْمَسْعُوْدِيّ وَلَيْسَ فِيْ أَصْلِي رَفعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دکھاوا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کر دیتا ہے' جو شخص شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے شہرت کی حصول کی خواہش کو ظاہر کر دیتا ہے' جو شخص خود کو بڑا ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے' جو شخص خشیت کی وجہ سے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے''.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے مسعودی کی روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور میری اصل کے مطابق یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

4399 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْكبر فَإِنَّ الْكبر يكون فِي الرجل وَإِن عَلَيْهِ العباءة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ تکبر سے بچو! کیونکہ تکبر آدمی میں موجود ہوتا ہے' خواہ اس کے جسم پر عام سا لباس ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4400 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من احبكم اِلَيّ واقربكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة احاسنكم اَخلاقًا وَاِن ابغضكم اِلَيّ وابعدكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة الثرثارُوْنَ والمتشدقون والمتفيهقون قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارين والمتشدقين فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْث اَبِيْ ثَعْلَبَة وَتقدم

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين وتكرير الرَّاء هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بملء شدقيه تفاصحا وتعاظما واستعلاء على غَيره وَهُوَ معنى المتفيهق اَيْضا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہوں گے بناوٹی فصیح گفتگو کرتے ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لفظ ''ثرثارین'' اور لفظ ''متشدقین'' کا تو ہمیں پتہ ہے لفظ ''متفیہقون'' سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام احمد امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ کثرت سے کلام کرنا ہے۔

لفظ متشدق سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی باچھیں بھر کر کلام کرے جو فصاحت کے اظہار کے لئے یا اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے یا دوسرے کے سامنے اپنی حیثیت نمایاں کرنے کے لئے ہو۔

لفظ متفیہق کا بھی یہی مطلب ہے۔

4401 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4401-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الإخبار بأن من تقرب إلى الله قدر شبر أو ذراع' حديث: 329المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث سمرة بن جندب - حديث:187سنن أبي داود - كتاب اللباس' باب ما جاء في الكبر - حديث:3585سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب البراءة من الكبر والتواضع - حديث: 4173مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الكبر - حديث:26039معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث: 6355مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7221مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - والأغر أبو مسلم' حديث:2498مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث:1096المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث: 4797المعجم الصغير للطبراني - من اسمه جعفر' حديث:332مسند الشهاب القضاعي - الكبرياء ردائي والعظمة إزاري' حديث:1337شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في التواضع - حديث:7912الأدب المفرد للبخاري - باب الكبر' حديث:570

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَاره والكبرياء رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُّنَازِعنِيْ عذبته

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ البرقاني فِيْ مستخرجه من الطَّرِيْق الَّذِيْ اخرجه مُسْلِم وَلَفظه: يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَارِيْ والكبرياء رِدَائِي فَمَنْ نَازَعَنِيْ شَيْئًا مِنْهُمَا عذبته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَحده: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْكِبْرِيَاء رِدَائِي وَالْعَظَمَة اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قذفته فِي النَّار

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر ہے' جو شخص (ان کے حوالے سے) میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' برقانی نے اسے اپنی ''مستخرج'' میں اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے ساتھ امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: غلبہ' میرا تہبند ہے' کبریائی' میری چادر ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے' میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی' میری چادر ہے' عظمت' میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

4402 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا الْكِبْرِيَاء رِدَائِي وَالْعَظَمَة اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا القيته فِي النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَطاء بن السَّائِب

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی' میری چادر ہے' عظمت' میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے' کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4403 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يسْأَل عَنْهُم رجل نَازع اللّٰه رِدَاءَهٗ فَاِن رِدَاءَهٗ الْكبر وَاِزَاره الْعِزّ وَرجل فِيْ شكّ من اَمر اللّٰه والقنوط من رَحمته

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه اطول مِنْهُ

❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ ایسے ہیں' جن سے سوال نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا) ایک وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' کیونکہ اس کی چادر' کبریائی ہے' اور اس کا تہبند' عزت ہے' اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے' اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4404 - وَعَنْ حَارِثَة بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اخبركُمْ بِاَهْلِ النَّار كل عتل جواظ مستكبر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم
العتل بِضَم الْعين وَالتَّاء وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الغليظ الجافي
والجواظ بِفَتْح الْجِيم وَتَشْدِيد الْوَاو وبالظاء الْمُعْجَمَة هُوَ الجموع المنوع وَقيل الضخم المختال فِي مشيته وَقِيلَ الْقصير البطين

❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سخت مزاج' کنجوس اور متکبر شخص (جہنمی ہے)''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
لفظ العتل سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔
لفظ الجواظ سے مراد جو شخص مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو' ایک قول کے مطابق وہ موٹا تازہ شخص ہے' جو چلنے میں تکبر کا اظہار کرتا ہے' اور ایک قول کے مطابق چھوٹے قد کا موٹا شخص مراد ہے۔

4405 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يدْخل الْجَنَّة الجواظ وَلَا الجعظري .
قَالَ والجواظ الغليظ الْفظ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''سخت مزاج شخص اور متکبر (لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔
راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''جواظ'' سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4406 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا أخبرك بِاَهْلِ الْجَنَّة وَاَهْلِ النَّارِ قلت بلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اما اَهْل النَّار فَكل جعظري جواظ مستكبر وَأما اَهْلِ الْجَنَّة فالضعفاء المغلوبون
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو (دنیا) ہر بد دماغ' سخت مزاج' متکبر شخص (جہنمی ہے)' اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے (تو دنیا میں) کمزور اور مغلوب لوگ (جنتی ہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4407 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ قَالَ اَلا اُخبرُكُمْ بشر عباد اللّٰه الْفظ المستكبر اَلا اُخبرُكُمْ بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَابَره ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو' کیا میں تمہیں اللہ کے بہتر بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو کمزور اور منکسر المزاج ہو' جس نے عام سے کپڑے پہنے ہوئے ہوں' اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن اس کی حالت یہ ہو) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف محمد بن جابر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4408 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجنَّة وَالنَّار فَقَالَت النَّار فِي الجبارُوْنَ والمتكبرُوْنَ وَقَالَت الْجنَّة فِي ضعفاء الْمُسلمين ومساكينهم فَقضى اللّٰه بَيْنَهُمَا اِنَّك الْجنَّة رَحْمَتي اَرْحم بك من اَشَاء وَاِنَّك النَّار عَذَابي اعذب بك من اَشَاء ولكليكما عَليّ ملؤُهَا رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی' جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ آئیں گے' جنت نے کہا: میرے اندر کمزور مسلمان اور مسکین لوگ آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو' جو میری رحمت ہے اور تمہارے ذریعے' میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم جہنم ہو' جو میرا عذاب ہے' میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا' عذاب دوں گا' اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4409 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يكلمهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ العائل بِالْمدِّ هُوَ الْفَقِير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ ہیں' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' ان تزکیہ نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' اوران کے لئے دردناک عذاب ہوگا' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اورغریب متکبر''۔

یہ روایت امام مسلم اورامام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ العائل سے مراد غریب شخص ہے۔

4410 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم الله الباع الحلاف وَالْفَقِير المختال وَالشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ اُن کے حوالے سے' یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چار (قسم کے) لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' قسمیں اٹھا کر چیزیں فروخت کرنے والا' غریب متکبر' بوڑھا زانی اورظالم حکمران''۔

یہ روایت امام نسائی نے اورامام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4411 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوّل ثَلَاث يدْخلُوْنَ النَّار اَمِير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق الله فِيْهِ وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' (زبردستی) مسلط ہونے والا حکمران' ایسا مالدار شخص' جو اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا' اور متکبر غریب''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اورامام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4412 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الْكَذَّاب والعائل المزهو . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اورغریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ المزہو سے مراد خود پسندی کا شکار' تکبر کرنے والا شخص ہے۔

4413 - وَعَن نَافِع مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة مِسْكين مستكبر وَلَا شيخ زَان وَلَا منان على الله بِعَمَلِه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الصَّباح بن خَالِد بن اُمَيَّة عَن نَافِع وَرُوَاته اِلَى الصَّباح ثِقَات

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''غریب متکبر' بوڑھا زانی' اور اپنے عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صباح بن خالد بن امیہ کے حوالے سے نافع سے نقل کی ہے اور صباح تک اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4414 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف قَالَ التقی عبد الله بن عمر وَعبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم علی الْمَرْوَة فتحدثا ثُمَّ مضی عبد الله بن عَمْرو وَبَقِي عبد الله بن عمر يبكي فَقَالَ لَهُ رجل مَا يبكيك يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ هٰذَا يَعْنِيْ عبد الله بن عَمْرو زعم اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ فِيْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من كبر كَبه الله لوجهه فِي النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ملاقات مروہ پہاڑی پر ہوئی' یہ دونوں حضرات بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے' تو ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: ان صاحب نے' یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4415 - وَفِيْ اُخْرٰی لَهُ اَيْضًا رواتهما رُوَاة الصَّحِيْح سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل الْجَنَّةَ اِنْسَان فِيْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من كبر

❀❀ ایک اور روایت' جو ان سے منقول ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر موجود ہوگا''۔

4416 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يَمُوْت حِيْن يَمُوْت وَفِيْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من كبر تحل لَهُ الْجَنَّة اَن يرِيْح رِيْحهَا وَلَا يَرَاهَا الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة شهر بن حَوْشَب عَن رجل لم يسم عَنهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص فوت ہو اور فوت ہونے کے وقت اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر موجود ہو' تو ایسا نہیں ہوگا کہ اس کے لئے جنت حلال ہو جائے' یا وہ اس کی خوشبو محسوس کرے' اگرچہ وہ اسے دیکھے نہیں''...... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے شہر بن حوشب کے حوالے سے' ایک شخص سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا۔

4417 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر فِي السُّوق وَعَلَيْهِ حزمة من حطب فَقيل لَهُ مَا يحملك على هٰذَا وَقد اَغْنَاكَ الله عَن هٰذَا قَالَ اَردْت اَن اَدفع الْكبر سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يدخل الْجنَّة من فِي قلبه خردلة من كبر
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ والأصبهاني إِلَّا انه قَالَ مِثْقَال ذرة من كبر

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کا گزر بازار سے ہوا' انہوں نے لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا ہوا تھا' ان سے کہا گیا: آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بے نیاز کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں یہ چاہ رہا تھا کہ تکبر کو پرے کردوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اسے امام اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا''۔

4418 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ يحْشر المتكبرون يَوْم الْقِيَامَة اَمْثَال الذَّر فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهٗ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال
رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن
بولس بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُوْن الْوَاو وَفتح اللَّام بعْدهَا سين مُهْملَة
والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح انسانی شکل میں اٹھایا جائے گا' ہر طرف سے ذلت انہیں اپنی لپیٹ میں لے گی' پھر انہیں جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا' جس کا نام ''بولس'' ہوگا' وہاں سب آگوں سے زیادہ آگ ہوگی' اور وہاں انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی خون پسینہ اور پیپ وغیرہ) یعنی ''طینہ خبال'' پلایا جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ بولس میں ب پر پیش ہے و ساکن ہے ل پر زبر ہے' اس کے بعد س ہے۔
لفظ الخبال میں خ پر زبر ہے' اس کے بعد ب ہے۔

4419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجنَّة من

4419-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم الكبر وبيانه - حديث:156 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها العبد أو عملها لم يدخل الجنة - حديث:68 صحيح ابن حبان - كتاب الزينة والتطييب' ذكر ما يستحب للمرء تحسين ثيابه وعمله إذا قصد به غيره - حديث:5544 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث معمر - حديث:68 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3678 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4770 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - يحيى بن أيوب المصري' حديث:7686

كَانَ فِيْ قلبه مِثقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل إِن الرجل يحب اَن يكون ثَوْبه حسنا وَنعله حَسَنَة قَالَ إِن اللّٰه جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

بطر الْحق بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا هُوَ دَفعه ورده

وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم وَكَذٰلِكَ غمصهم بالصَّاد الْمُهْملَة وَقد رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس وَقَالَ احتجا برواته

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: بعض اوقات کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کا جوتا عمدہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ حق سے منہ موڑ لیا جائے' اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ بطر الحق سے مراد اسے پرے کرنا اور مسترد کر دینا ہے۔

لفظ غمط الناس اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور انہیں پرے کرنا ہے۔

اسی طرح لفظ غمص کا بھی یہی مفہوم ہے' یہ لفظ امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: لیکن تکبر یہ ہے کہ حق کو مسترد کر دیا جائے' لوگوں کو پرے کر دیا جائے' وہ فرماتے ہیں اس روایت کے راویوں سے دونوں حضرات نے استدلال کیا ہے۔

4420 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يجر إِزَاره من الْخُيَلَاء خسف بِهِ فَهُوَ يتجلجل فِي الْاَرْض اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَغَيْرِهمَا

الْخُيَلَاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبفتح الْيَاء ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب

ويتجلجل بجيمين اَي يغوص وَينزل فِيْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے کا ایک شخص تکبر کی وجہ سے تہبند لٹکا کر چل رہا تھا' تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا' تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الخیلاء سے مراد تکبر کرنا اور خود پسندی کا شکار ہونا ہے۔

لفظ لم تیجلجل سے مراد اس کا اندر دھنسنا اور نیچے کی طرف اترنا ہے۔

4421 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ خرج فِيْ بردين أخضرين يختال فِيهِمَا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْاَرْض فَاَخَذته فَهُوَ يتجلجل فِيهَا اِلٰى يَوْم

الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار باسانيد رُوَاة اَحدهَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں' ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھ کر جا رہا تھا' وہ ان دونوں کو پہن کر تکبر کر رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا' تو زمین نے اسے پکڑ لیا' تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں سے ایک کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4422 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحْسبهُ رَفعه اَن رجلا كَانَ فِيْ حلَّة حَمْرَاء فتبختر واختال فِيْهَا فَخسف اللّٰه بِهِ الْاَرْض فَهُوَ يتجلجل فِيْهَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ایک شخص نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا' اور وہ اس میں تکبر کر رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' تو وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

4423 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشي فِيْ حلَّة تعجبه نَفسه مرجل رَأسه يختال فِيْ مشيته اِذْ خسف اللّٰه بِهٖ فَهُوَ يتجلجل فِي الْاَرْض اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم ـ مرجل اَي ممشط

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص حلہ پہن کر چل رہا تھا' وہ خود پسندی کا شکار تھا' اس نے اپنے بالوں میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی' اور اس کی چال میں تکبر پایا جاتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مرجل'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی۔

4424 - وَرُوِيَ عَن كريب قَالَ كنت اَقُود ابْن عَبَّاس فِيْ زقاق اَبِيْ لَهب فَقَالَ يَا كريب بلغنَا مَكَان كَذَا وَكَذَا قلت اَنْت عِنْده الْاٰن فَقَالَ حَدثنِي الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْموضع اِذْ اَقبل رجل يتبختر بَيْن بردين وَينظر اِلٰى عطفيه وَقد اَعْجَبته نَفسه اِذْ خسف اللّٰه بِهِ الْاَرْض فِيْ هٰذَا الْموضع فَهُوَ يتجلجل فِيْهَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

کریب بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر ابولہب کی گلی سے گزر رہا تھا' انہوں نے فرمایا: اے کریب! کیا ہم فلاں' فلاں جگہ پر پہنچ گئے ہیں' تو میں نے کہا: اب آپ اس جگہ پر پہنچ گئے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ سے

گزر رہا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا' جس نے دو چادریں پہنی ہوئی تھیں' وہ اپنی چادروں پر خود پسندی کا شکار ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر' اسے اس زمین پر دھنسا دیا' تو وہ قیامت کے دن اس میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4425 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اِزَارِي يسترخي اِلَّا اَن اتعاهده فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن يَفْعَله خُيَلَاء . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي اللبَاس اَحَادِيث من هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تکبر کے طور پر' کپڑے کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے' اس کے لئے مجھے اس کا خاص خیال رکھنا پڑے گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان افراد میں سے نہیں ہو' جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے' اسے امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' اس بارے میں احادیث لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

4426 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تعظم فِيْ نَفسه اَوْ اختال فِيْ مشيته لَقِيَ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خود کو عظیم سمجھتا ہے' اور چلنے میں تکبر کرتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4427 - وَعَن خَوْلَة بنت قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مشت اُمتِي الْمُطَيْطَاء وخدمتهم فَارس وَالروم سلط بَعْضُهُمْ على بعض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عمر

الْمُطَيْطَاء بِضَم الْمِيم وَفتح الطاء ين الْمُهْمَلَتَيْنِ بَيْنَهُمَا يَاء مثناة تَحت ممدودا وَيقصر هُوَ التَّبَخْتُر وَمد الْيَدَيْنِ فِي الْمَشْي

❀❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب میری امت تکبر کا اظہار کرتے ہوئے چلے گی اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو وہ ایک دوسرے پر مسلط ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے ترمذی اور امام ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

لفظ مطیطاء سے مراد تکبر کا اظہار کرنا ہے اور چلتے ہوئے دونوں ہاتھ لہرا کر چلنا ہے۔

4428 - وَرُوِیَ عَنْ اَسمَاءَ بِنتِ عُمَيسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاختَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتٰى وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشَّهَوَاتِ بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من حَدِيثِ نعيم بن همار الْغَطَفَانِيِّ اخصر مِنْهُ وَتقدم

❀❀ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ بندہ برا ہے جو خیالوں میں رہتا ہے اور تکبر کا شکار ہوتا ہے اور بلند و برتر کبیر ذات کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو زیادتی کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے اور بلند و برتر جبار کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو بھول چوک کا شکار ہو جاتا ہے اور لہو و لعب میں مبتلاء ہو جاتا ہے اور قبرستان اور بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو سرکشی اور نافرمانی اختیار کرتا ہے اور آغاز و انجام کو بھول جاتا ہے وہ بندہ برا ہے جو نفسانی خواہشات کی وجہ سے دنیا کو دین کے ساتھ ملا دیتا ہے وہ بندہ برا ہے جس کا لالچ اسے لے کر چلتا ہے وہ بندہ برا ہے جس کی نفسانی خواہشات اس کو گمراہ کر دیتی ہیں وہ بندہ برا ہے جس کو رغبت ذلت کا شکار کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4429 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم وَاديا يُقَالُ لَهُ هبهب حَقًّا على اللّٰه اَن يسكنهُ كل جَبَّار عنيد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ اَزْهَر بن سِنَان وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد

هبهب بِفَتْح الهاء ين و موحدتين

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں ایک وادی ہے جس نام ''ہبہب'' ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر متکبر اور سرکش شخص کو اس میں ٹھہرائے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ازہر بن سنان سے منقول روایت کے

طور پر نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ" ھبھب "میں دونوں 'ہ' پر زبر ہے۔

4430 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال الرجل يذهب بِنَفسِهِ حَتّٰى يكْتب فِي الجبارين فَيُصِيبهُ مَا اَصَابَهُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن . قَوْله يذهب بِنَفسِهِ اَي يترفع ويتكبر

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی مسلسل خود پسندی کا شکار رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کا نام تکبر کرنے والوں میں نوٹ کیا جاتا ہے' اور پھر اسے بھی وہی چیز (یعنی عذاب) لاحق ہوتی ہے' جو ان (تکبر کرنے والے) لوگوں کو لاحق ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے یہ الفاظ''وہ اپنی ذات کو لے جاتا ہے''اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خود کو بلند کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

4431 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو لم تذنبوا لَخَشِيت عَلَيْكُمْ مَا هُوَ اَكبر مِنْهُ الْعجب . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم لوگ گناہ نہ کرو' تو مجھے تمہارے بارے میں اس چیز کا اندیشہ ہوگا' جو اس سے بھی زیادہ بڑی ہے اور وہ خود پسندی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4432 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يفتخرُوْنَ بِآبائهم الَّذِيْنَ مَاتُوا اِنَّمَا هم فحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُوْنن اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْجعل الَّذِيْ يدهده الخرء بِاَنْفِهِ اِن اللّٰه اَذهب عَنْكُمْ عُبِّيَّة الْجَاهِلِيَّة وَفَخرهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤمن تَقِيّ وَفَاجِر شقي النَّاس بَنو آدم وآدم خلق من تُرَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَتَاْتِي اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِي التَّرْهِيب من احتقار الْمُسلم اِنْ شَاءَ اللّٰه . الْجعل بِضَم الْجِيم وَفتح الْعين الْمُهْملَة هُوَ دويبة اَرضية يدهده اَي يدحرج وَزنه وَمَعْنَاهُ والعبية بِضَم الْعين الْمُهْملَة وَكسرهَا وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسرهَا وَبعدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة اَيْضًا هِيَ الْكبر وَالْفَخْر والنخوة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ اپنے آباء واجداد پر فخر کرنے سے باز آجائیں گے' وہ آباء واجداد جو مر چکے ہیں اور جہنم کا ایندھن ہیں' یا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیڑے سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو اپنی ناک کے ذریعے اپنی بیٹ کو پرے کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی خود پسندی اور آباء واجداد پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے' ہر مومن پرہیزگار ہے اور ہر گنہگار بدنصیب ہے' سب لوگ

اولادِ آدم ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس نوعیت سے متعلق کچھ روایات آگے آئیں گی' جو مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں آئیں گی۔

لفظ الجعل اس میں ج پر پیش ہے اور ع پر زبر ہے' اس سے مراد ایک چھوٹا سا زمین کا کیڑا ہے۔

لفظ یدھدہ وزن اور معنی کے اعتبار سے یدحرج کے وزن پر ہے۔

لفظ العبیه اس سے مراد تکبر' فخر اور نخوت ہے۔

23 - التَّرْهِيب من قَوْلِهِ لفَاسِق اَوْ مُبْتَدِع يَا سَيِّدى اَوْ نَحْوَهَا من الْكَلِمَات الدَّالَّة على التَّعْظِيم

باب: کسی فاسق یا بدعتی شخص کو ''یا سیدی'' یا اس جیسے ایسے کلمات کے ذریعے بلانے کے بارے میں ترہیبی روایات' جو کلمات تعظیم پر دلالت کرتے ہیں

4433 - عَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقولُوْا لِلْمُنَافِقِ سيد فَإِنَّهُ إِن يَك سيدا فَقَدْ اسخطتم ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَلَفظِهِ قَالَ:

''إِذا قَالَ الرجل لِلْمُنَافِقِ يَا سيد فَقَدْ أغضب ربه''- وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی منافق کو ''سید'' نہ کہو' کیونکہ اگر وہ ''سید'' ہوگا' تو تم اپنے پروردگار کو ناراض کر دو گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی شخص کسی منافق کو ''اے سید'' کہتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کو غضبناک کر دیتا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

24 - التَّرْغِيب فِي الصدْق والترهيب من الْكَذِب

باب: سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جھوٹ بولنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4434 - عَن عبد الله بن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت كَعْب بن مَالك يحدث حَدِيْثه حِيْن تخلف عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تَبُوك

قَالَ كَعْب بن مَالك لم اتخَلَّف عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة غَزَاهَا قطّ إِلَّا فِيْ غَزْوَة تَبُوك غير أنِّيْ قد تخلفت فِيْ غَزْوَة بدر وَلَمْ يُعَاتب اَحَدًا تخلف عَنْهُ إِنَّمَا خرج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ والمسلمون يُرِيدُونَ عير قُرَيْشٍ حَتّٰى جمع اللّٰه بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عدوهم على غير ميعاد وَلَقَدْ شهدت مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعقبَة حِيْنَ تواثقنا على الْإِسْلَام وَمَا اَحَبَّ اَن لي بهَا مشهد بدر وَاِن كَانَت بدر اذكر فِي النَّاس مِنْهَا وَكَانَ من خبرى حِيْنَ تخلفت عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تبوك اَنِّي لم اكن قطّ اقوى وَلَا ايسر منى حِيْنَ تخلفت عَنهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَة وَاللّٰه مَا جمعت قبلهَا راحلتين قطّ حَتّٰى جمعتهما فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَة وَلَمْ يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيد غَزْوَة اِلَّا ورى بغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَت تِلْكَ الْغَزْوَة فغزاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حر شَدِيْد واستقبل سفرا بَعِيدا ومفاوز واستقبل عدوا كثيرا فجلا لِلْمُسْلِمين اَمرهم لِيَتَاَهَّبُوا اهبة غزوهم وَاَخْبرهمْ بوجههم الَّذِيْ يُرِيد الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكثير لَا يجمعهُمْ كتاب حَافظ يُرِيد بِذٰلِكَ الدِّيوَان

قَالَ كَعْب فَقل رجل يُرِيد اَن يتغيب اِلَّا ظن اَن ذٰلِكَ سيخفى مَا لم ينزل فِيْهِ وَحي من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وغزا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَة حِيْنَ طابت الثِّمَار والظلال فَاَنا اِلَيْهَا اصعر فتجهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمسلمون مَعَه وطفقت اغدو لكى اتجهز مَعَهم فارجع وَلَمْ اقض شَيْئًا وَاَقُوْل فِيْ نَفسِي اَنا قَادر على ذٰلِكَ اِذا اردت وَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِي حَتّٰى استمرّ بِالنَّاسِ الْجد فَاَصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غاديا والمسلمون مَعَه وَلَمْ اقض من جهازى شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْت فَرَجَعت وَلَمْ اقض شَيْئًا فَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِي حَتّٰى اَسرعُوْا وتفارط الْغَزْو فهممت اَن ارتحل فادركهم فيا لَيْتَني فعلت ثُمَّ لم يقدر لي ذٰلِكَ وطفقت اِذا خرجت فِي النَّاس بعد خُرُوْج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحزنني اَنِّيْ لَا ارى لي اُسْوَة اِلَّا رجلا مغموصا عَلَيْهِ فِي النِّفَاق اَوْ رجلا مِمَّن عذر اللّٰه من الضُّعَفَاء وَلَمْ يذكرنِيْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بلغ تَبُوك فَقَالَ وَهُوَ جَالس فِي الْقَوْم بتبوك مَا فعل كَعْب بن مَالك فَقَالَ رجل من بني سَلمَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبسه برْدَاهُ وَالنَّظَر فِيْ عطفيه فَقَالَ لَهُ معاذ بن جبل بئْسَمَا قلت وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا علمنَا عَلَيْهِ اِلَّا خيرا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ على ذٰلِكَ فَرَاَى رجلا مبيضا يَزُوْل بِهِ السراب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كن اَبَا خَيْثَمَة فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَة الْاَنْصَارِيّ وَهُوَ الَّذِيْ تصدق بِصَاع التَّمْر حِيْنَ لمزه الْمُنَافِقُوْنَ

قَالَ كَعْب فَلَمَّا بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد توجه قَافِلًا من تَبُوك حضرني بثي فطفقت اتذكر الْكَذِب وَاَقُوْل بِمَا اخرج من سخطه غَدا واستعين على ذٰلِكَ بِكُل ذِيْ رَاْى من اَهلِيْ فَلَمَّا قِيلَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ظلّ قادما زَاح عنى الْبَاطِل حَتّٰى عرفت اَنِّيْ لن انجو مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فاجمعت صدقه وصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قادما وَكَانَ اِذا قدم من سفر بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس للنَّاس فَلَمَّا فعل ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فطفقوا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ ويحلفون لَهُ وَكَانُوْا بضعَة وَثَمَانِيْنَ رجلا فَقبل مِنْهُم علانيتهم وبايعهم واستغفر لَهُمْ ووكل سرائرهم اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى جِئْت فَلَمَّا سلمت تَبَسم تَبَسم الْمُغْضب ثُمَّ قَالَ تعال فَجِئْت اَمْشِي حَتّٰى جَلَست بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لي مَا

تخلفك الـم تكن قد ابتعت ظهرك قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰه لو جَلَست عِنْد غَيرك من اَهْلِ الدُّنْيَا لرأيت اَنِّيْ سأخرج من سخطه بِعُذْرٍ وَلَقَد اَعْطِيْت جدلا وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰه لقد علمت لَئِن حدثتك الْيَوْم حَدِيْثٌ كذب ترضي بِهِ عني ليوشكن اللّٰه اَن يسخطك عَلَيَّ وَلَئِن حدثتك حَدِيْثٌ صدق تَجِد عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لأرجو فِيْهِ عُقبى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَفْو اللّٰه وَاللّٰه مَا كَانَ لِيْ من عذر مَا كنت قط أقوى وَلَا ايسر مني حِيْن تخلفت عَنْك

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما هٰذَا فَقَدْ صدق فَقُمْ حَتّٰى يقضِي اللّٰه فِيك فَقُمْت وثار رجال من بني سَلِمَة فَاتبعُوني فَقَالُوْا وَاللّٰه مَا علمناك أذنبت ذَنبا قبل هٰذَا لقد عجزت فِيْ اَن لَا تكون اعتذرت اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعتذر اِلَيْهِ الْمُخَلفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كافيك ذَنْبك اسْتِغْفَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَك قَالَ فوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يؤنبونني حَتّٰى أردْت اَن ارجع اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأكذب نَفسِي قَالَ ثُمَّ قلت لَهُمْ هَلْ لَقِي هٰذَا معي اَحَد قَالُوْا نَعَمْ لَقِيه مَعَك رجلَانِ قَالَا مثل مَا قلت وَقِيلَ لَهما مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ من هما قَالُوْا مرَارَة بن ربيعَة العامري وهلال بن أُمَيَّة الوَاقِفِي قَالَ فذكرُوا لي رجلَيْنِ صالحين قد شَهدا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَة قَالَ فمضيت حَتّٰى ذكروهما لي قَالَ وَنهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسلمين عَن كلامنا أَيهَا الثَّلَاثَة من بَيْن من تخلف عَنهُ

قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاس اَوْ قَالَ تغيرُوا لنا حَتّٰى تنكرت لي فِيْ نَفسِي الْاَرْض فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اعرف فلبثنا على ذٰلِكَ خمسين لَيْلَة فَاَما صَاحِبَايَ فاستكانا وقعدا فِيْ بيوتهما يَبْكِيَانِ وَأما اَنا فَكنت اشب الْقَوْم واجلدهم فَكنت أخرج فَأشْهد الصَّلَاة وأطوف فِي الْاَسْوَاق فَلَا يكلمني اَحَد وَآتِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسه بعد الصَّلَاة فَأسلم فَاَقُوْلُ فِيْ نَفسِي هَلْ حرك شَفَتَيْه برد السَّلَام أم لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وأسارقه النّظر فَإِذَا أَقبلت على صَلَاتي نظر اِلَيَّ فَإِذَا الْتفت نَحْوه أعرض عني حَتّٰى إِذا طَال عَلَيَّ ذٰلِكَ من جفوة الْمُسلمين مشيت حَتّٰى تسورت جِدَار حَائِط اَبِي قَتَادَة وَهُوَ ابْن عمي وَاَحَبَّ النَّاس اِلَيَّ فَسلمت عَلَيْهِ فوَاللّٰهِ مَا رد عَلَيَّ السَّلَام فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَة أنْشدك بِاللّٰهِ هَلْ تعلمن اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ فَسكت فعدت فناشدته فَسكت فعدت فناشدته فَقَالَ اللّٰه وَرَسُوله أعلم فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وتوليت حَتّٰى تسورت الْجِدَار فبينا اَنا اَمْشِي فِيْ سوق الْمَدِيْنَة إِذا نبطي من اَنْبَاط اَهْلِ الشَّام مِمَّن قدم بِطَعَام يَبِيعهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ من يدل على كَعْب بن مَالك قَالَ فَطَفِقَ النَّاس يشيرُوْنَ لَهُ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِيْ فَدفع اِلَيَّ كتابا من ملك غَسَّان وَكنت كَاتبا فَقَرَأته فَإِذا فِيْهِ أما بعد فَإِنَّهُ قد بلغنَا اَن صَاحبك قد جفاك وَلَمْ يجعلك اللّٰه بدار هوان وَلَا مضيعة فَالْحق بنَا نواسك قَالَ فَقُلْتُ حِيْن قرأتها وَهٰذِهِ اَيْضًا من الْبلَاء فَتَيَمَّمت بهَا التَّنور فسجرتها حَتّٰى إِذا مَضَت اَرْبَعُوْنَ من الْخمسين واستلبث الْوَحْي وَإِذا رَسُول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني فَقَالَ إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرك اَن تعتزل امْرَأَتك

قَالَ فَقُلْتُ اطلقها أم مَاذَا افْعَل قَالَ لَا بل اعتزلها فَلَا تقربهَا وَأرْسل اِلٰى صَاحِبِي بِمثل ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ

لامراتي الحقي باهلك فكوني عِندهم حَتّٰى يقضِي اللّٰه فِيْ هٰذَا الْاَمر قَالَ فَجَاءَ ت امْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة رَسُوْلَ اللّٰـه صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هِلَال بن اُمَيَّة شيخ ضائع لَيْسَ لَهٗ خَادِم فَهَلْ تكره اَن اخدمـه قَالَ لَا وَلٰـكِن لَا يقربنك قَالَت اِنَّهٗ وَاللّٰه مَا بِهٖ حَرَكَة اِلٰى شَيْءٍ وَّوَاللّٰهِ مَا زَالَ يبكي مُنْذُ كَانَ من امره مَـا كَانَ اِلٰى يَوْمه هٰذَا قَالَ فَقَالَ لي بعض اَهلِيْ لَو اسْتَاْذَنت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اذن لامْرَاَة هِلَال بـن اُمَيَّة اَن تـخـدمـه قَـالَ فَقُلْتُ وَاللّٰه لَا اَسْتَاْذن فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريني مَا يَـقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا استاذنته فِيْهَا وَاَنَا رجل شَاب قَالَ فَلَبثت بِذٰلِكَ عشر لَيَال فكمل لنا خَمْسُوْنَ لَيْلَة من حِيْن نهى عَن كلامنا

قَـالَ ثُـمَّ صليت صَلَاة الصُّبْح صباح خمسين لَيْلَة على ظهر بَيت من بُيُوتنَا فَبينا اَنا جَالس على الْحَالة الَّتِيْ ذكـر الـلّٰـه عَزَّ وَجَلَّ منا قد ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْض بِمَا رَحبَتْ سَمِعت صَوْت صارخ اَوْفَـى عـلـى سـلع يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْته يَا كَعْب بن مَالك ابشر قَالَ فَخَرَرْت سَاجدا وَعلمت اَن قد جَاءَ فرج قَـالَ وَاٰذن رَسُوْلُ الـلّٰـه صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بتوبة اللّٰه علينا حِيْن صلى صَلَاة الْفجْر فَذهب النَّاس يبشـرونـنـا فَذهب قبل صَاحِبي مبشرُوْنَ وركض رجل اِلَيَّ فرسا وسعى سَاعٍ من اسلم من قبلي وَاَوْفى على الْجَبَل فَكَانَ الصَّوْت اسْرع من الْفرس فَلَمَّا جَاءَنِيْ الَّذِيْ سَمِعت صَوْته يبشرني نزعت لَهٗ ثوبي فكسوتهما اِيَّاه ببشارته وَاللّٰه مَا املك غَيْرهمَا يَوْمَئِذٍ واستعرت ثَوْبَيْنِ فلبستهما وَانْطَلَقت ايمم رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتلقاني النَّاس فوجا فوجا يهنئوني بِالتَّوْبَة وَيَقُوْلُوْنَ ولِيهنك تَوْبَة اللّٰه عَلَيْك حَتّٰى دَخَلنَا الْمَسْجِد فَاِذَا رَسُوْلُ الـلّٰـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حوله النَّاس فَقَامَ طَلْحَة بن عبيد اللّٰه يُهَرْوِل حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَاَنِيْ وَاللّٰه مَا قَامَ اِلَيَّ رجل من الْمُهَاجِرين غَيْره

قَالَ فَكَانَ كَعْب لَا ينساها لطَلْحَة

قَـالَ كَـعْـب فَـلَمَّا سلمت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبرق وَجهه من السرُوْر قَالَ ابشر بِخَير يَوْم مر عَلَيْكَ مُنْذُ وَلدتك امك قَالَ فَقُلْتُ اَمن عنْدك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ام من عِنْد اللّٰه قَالَ بل من عِنْد اللّٰه وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سر استنار وَجهه حَتّٰى كَاَن وَجهه قِطْعَة قمر قَالَ وَكُنَّا نَعْرِف ذٰلِك قَـالَ فَـلَـمَّـا جَـلَـسـت بَيْن يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن من تَوْبَتِيْ اَن اَنْخَلِع من مَالِيْ صَدَقَة اِلَى اللّٰه وَاِلٰى رَسُوْله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسك عَلَيْك بعض مَالك فَهُوَ خير لَك قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ امسك سهـمي الَّذِيْ بِخَيْبَر قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا انجاني اللّٰه بِالصّدقِ وَاِن من تَوْبَتِيْ اَن لَا احدث اِلَّا صدقا مَـا بـقـيـت قَـالَ فَوَاللّٰهِ مَا علمت اَحَدًا ابلاه اللّٰه فِيْ صدق الحَدِيْث مُنْذُ ذكرت ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يومي هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرجو اَن يحفظني اللّٰه فِيْمَا بَقِي

قَـالَ فَاَنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لقد تَابَ اللّٰه على النَّبِي والمهاجرين وَالْاَنْصَار الَّذِيْن اتَّبعُوْهُ فِيْ سَاعَة الْعسرَة حَتّٰى بلغ اِنَّهٗ بهم رؤوف رَحِيْم

وَعَلَى الثَّلاثَةِ الَّذِيْنَ خلفوا حَتّٰى اِذا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْض بِمَا رَحبَتْ- حَتّٰى بلغ -اتّقوا اللّٰه وَكُونُوْا مَعَ الصَّادِقِين (التّوبَة)

قَالَ كَعْب وَاللّٰه مَا انعم اللّٰه عَلَيَّ من نعْمَة قطّ بعد اِذْ هَدَانِيْ اللّٰه لِلْاِسْلَامِ أعظم فِيْ نَفسِي من صدقي لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا اكون كذبته فَاهْلك كَمَا هلك الَّذِيْنَ كذبُوا اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِلَّذِيْنَ كذبُوا حِيْن نزل الْوَحْي شَرّ مَا قَالَ لاحد فَقَالَ سيحلفون بِاللّٰهِ لكم اِذا انقلبتم اِلَيْهِمْ لتعرضوا عَنْهُم فاعرضوا عَنْهُم اِنَّهُم رِجْس وماواهم جَهَنَّم جَزَاء بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يحلفُوْنَ لكم لترضوا عَنْهُم فَاِن ترضوا عَنْهُم فَاِن اللّٰه لَا يرضى عَن الْقَوْم الْفَاسِقين (التّوبَة) قَالَ كَعْب كُنَّا خلفنا اَيهَا الثَّلَاثَة عَن اَمر اُولَئِكَ الَّذِيْنَ قبل مِنْهُم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن حلفوا لَهٗ فبايعهم واستغفر لَهُمْ وارجا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امرنَا حَتّٰى قضى اللّٰه تَعَالٰى فِيْهِ بذلك

قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ خلفوا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذكره مَا خلفنا تخلفنا عَن الْغَزْو وَاِنَّمَا هُوَ تخليفه اِيانا وارجاؤه امرنَا عَمَّن حلف لَهٗ وَاعْتذر اِلَيْهِ فَقبل مِنْهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ مفرقا مُخْتَصرًا وروى التِّرْمِذِيّ قِطْعَة من اَوله ثُمَّ قَالَ وَذكر الحَدِيْث

ورى عَن الشَّيْء اِذا ذكره بِلَفْظ يدل عَلَيْهِ اَوْ على بعضه دلَالَة خفِيَّة عِنْد السَّامع المفاز والمفازة هِيَ الفلاة لَا مَاء بهَا

يتمادى بِي اَي يتطاول ويتاخر وَقَوله تفارط الْغَزْو اَي فَاتَ وقته من اَرَادَهٗ وَبعد عَلَيْهِ اِدْرَاكه المغموص بالغين وَالصَّاد المعجمتين هُوَ الْمَعِيب الْمشَار اِلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَيَزُول بِهِ السراب اَي يظْهر شخصه خيالا فِيْهِ اَوْ فِي على سلع اَي طلع عَلَيْهِ وسلع جبل مَعْرُوف فِيْ اَرض الْمَدِيْنَة ايمم اَي اقصد ارجا امرنَا اَخره والارجاء التَّاخِير وَقَوله فَانا اِلَيْهَا اصعر بِفَتْح الْهمزَة وَالْعين الْمُهْملَة جَمِيْعًا وَسُكُوْن الصَّاد الْمُهْملَة اَي اميل اِلَى الْبَقَاء فِيْهَا واشتهي ذٰلِكَ والصعر الْميل وَقَالَ الْجَوْهَرِي فِي الخد خَاصَّة

❀ عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا' جو اس بارے میں تھا کہ جب وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی' میں کبھی بھی نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا' صرف غزوہ تبوک میں ایسا ہوا تھا' اس کے علاوہ میں غزوۂ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھا' لیکن اس میں شریک نہ ہونے والے کسی شخص پر عتاب نہیں کیا گیا تھا' اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ مسلمان' قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے' لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے سے طے شدہ صورت حال کے بغیر انہیں اور ان کے ان دشمن کو اکٹھا کر دیا تھا (جس کی وجہ سے غزوۂ بدر رونما ہوا تھا) میں شب عقبہ میں بھی' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے بدلے میں' مجھے غزوۂ بدر کی شرکت کا شرف حاصل ہوا ہوتا' اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کا ذکر شب عقبہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

میرا واقعہ یہ ہے: جب میں غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' اس وقت میں جتنا قوی تھا' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا' اور اس سے پہلے کبھی اتنا خوشحال نہیں تھا' جب میں اس غزوہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' اللہ کی قسم اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں' لیکن اس غزوۂ تبوک کے موقع پر میرے پاس دو سواریاں بھی تھیں' نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی غزوہ میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو پہلے اظہار نہیں کرتے تھے' لیکن اس غزوہ کے موقع پر' جب نبی اکرم ﷺ نے ارادہ کیا' تو وہ شدید گرمی اور طویل سفر والا غزوہ تھا' جس میں ویرانوں کو عبور کرنا تھا' اور اس میں بہت سے دشمن کا سامنا کرنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے اصل صورت حال واضح کر دی' تاکہ وہ لوگ اپنی جنگ کے لئے اچھی طرح تیاری کر لیں' آپ ﷺ نے انہیں منزل مقصود کے بارے میں بھی بتا دیا' جہاں مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانا تھا' اس وقت یہ نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں کے نام سرکاری دیوانوں میں نوٹ کیے جاتے تھے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اس جنگ میں حصہ نہیں لینا چاہتا تھا' وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا معاملہ پوشیدہ رہے گا' جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل نہیں ہوتی' جب نبی اکرم ﷺ اس غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے تو اس وقت پھل تیار ہو چکے تھے' سائے پھیل چکے تھے' میں ان کی دیکھ بھال کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ سامان تیار کر رہے تھے مسلمان بھی سامان تیار کر رہے تھے' میں جاتا تھا' تاکہ میں ان لوگوں کے ساتھ تیاری کروں' پھر میں واپس آ جاتا تھا' میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا' لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ میں جب بھی ارادہ کروں گا' تو یہ کام کر لوں گا' میں مسلسل اسی گومگو کا شکار رہا' یہاں تک کہ لوگوں نے تیاری مکمل کر لی' اگلے دن صبح روانہ ہونا تھا' اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روانہ ہونا تھا' لیکن میری تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی' میں صبح گیا اور میں پھر واپس آ گیا اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی' میں اسی طرح کوتاہی کا شکار رہا' یہاں تک کہ وہ لوگ تیزی کے ساتھ روانہ ہو گئے اور دور چلے گئے' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں گا۔

اے کاش! میں ایسا کر لیتا' لیکن میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں آتا تھا لوگوں کے درمیان جاتا تھا' تو یہ چیز مجھے غمگین کرتی تھی کہ میری طرح پیچھے صرف وہ لوگ رہے تھے' جن کے بارے میں منافقت کا شبہ پایا جاتا تھا' یا وہ لوگ رہ گئے تھے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا' جو ضعیف تھے' تبوک پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا' وہاں پہنچ کر ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان' تبوک میں تشریف فرما تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا معاملہ ہے؟ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی دو چادروں نے اور اس کی خوشحالی نے اسے روکے رکھا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کہی ہے' اللہ کی قسم یا رسول اللہ! ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے' آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے' اسی دوران آپ ﷺ نے دور سے کسی شخص کے ہیولی کو محسوس کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہو! تو وہ حضرت ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے' یہ وہی صاحب ہیں' جنہوں نے کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کیا تھا' تو منافقین نے ان پر تنقید کی تھی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپسی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں' تو مجھے پریشانی نے گھیر لیا' میں یہ سوچتا تھا کہ میں کیا غلط بیانی کروں جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے نکل آؤں؟ میں

نے اس بارے میں ہر سمجھ دار شخص سے مشورہ کیا' جب یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لانے والے ہیں' تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے یہ بات پتہ چل گئی کہ میں جھوٹ کے ذریعے کبھی نجات نہیں پا سکتا' تو میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔

اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ ﷺ جب بھی تشریف لاتے تھے' تو پہلے مسجد میں آتے تھے' وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے' پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہو جاتے تھے' جب آپ ﷺ نے ایسا کیا (یعنی جب آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے) تو پیچھے رہ جانے والے لوگ' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے' اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے' ان لوگوں کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی' نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کی ظاہری چیز کو ان سے قبول کرتے تھے' ان سے بیعت لیتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے' آپ ﷺ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے تھے۔

یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ یوں مسکرائے' جیسے کوئی شخص ناراضگی کے عالم میں مسکراتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آ جاؤ! میں چلتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے سواری کا جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کی بجائے' کسی اور دنیا دار شخص کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا' تو میرا یہ خیال ہے کہ میں نے کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل جانا تھا' کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ پتہ ہے کہ اگر میں آج آپ کے سامنے جھوٹ بولوں گا اور اس کے ذریعے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا' اور اگر آج میں آپ کے ساتھ سچ بولوں گا' جس کے نتیجے میں آپ مجھ سے ناراض ہوں گے' تو مجھے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انجام بہر حال اچھا ہو گا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہے' اللہ کی قسم میرا کوئی عذر نہیں ہے' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا' اور اتنا زیادہ خوشحال نہیں تھا' (جتنا اس وقت تھا) جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' تم اٹھ جاؤ! جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں دیتا' میں وہاں سے اُٹھا تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں ہمیں نہیں علم کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی معذرت پیش کر دیتے؟ جس طرح پیچھے رہنے والے دوسروں لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے معذرت کی تھی' تو تمہارے گناہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کا تمہارے حق میں دعائے مغفرت کرنا تمہارے لئے کافی ہو جاتا' حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم وہ لوگ مسلسل مجھے تنبیہ کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کو غلط قرار دیتا ہوں' پھر میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا اس طرح کی صورت حال کسی اور کے ساتھ بھی پیش آئی ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: جی ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ اس طرح کی صورت حال پیش آئی ہے انہوں نے بھی وہی بات کہی ہے' جو تم نے کہی (یعنی کوئی عذر پیش نہیں کیا) اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت دی گئی ہے' جو تمہیں دی گئی ہے میں نے دریافت کیا: وہ دو حضرات کون ہیں؟ ان لوگوں نے بتایا: حضرت مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرے سامنے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا تھا' جو غزوۂ بدر میں شرکت کر چکے تھے

تو ان کے طریقے کی پیروی ہی نمونہ تھی' جب ان لوگوں نے میرے سامنے ان دونوں حضرات کا ذکر کر دیا' تو میں آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تین افراد کے ساتھ کلام کرنے سے منع کر دیا' جو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے (اور انہوں نے کوئی عذر پیش نہیں کیا تھا) راوی کہتے ہیں: لوگوں نے ہم سے اجتناب کرنا شروع کر دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں کی صورت حال ہمارے لئے تبدیل ہو گئی' یہاں تک کہ زمین بھی مجھے اپنے لئے مختلف محسوس ہوتی تھی' یہ وہ جگہ ہی نہیں تھی' جس کو میں جانتا تھا' اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔

میرے باقی دونوں ساتھی' تو اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہتے تھے اور روتے رہتے تھے' میں ان دونوں کے مقابلے میں نوجوان اور مضبوط جسم کا مالک تھا' میں باہر نکلتا تھا' نماز میں شریک ہوتا تھا' بازار میں گھومتا پھرتا تھا' لیکن کوئی میرے ساتھ بات چیت نہیں کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ جب نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تھے' تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ جاتا تھا' جب میں سلام کرتا تھا' تو پھر میں دیکھتا تھا کہ کیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہی نماز ادا کرتا تھا' اور چوری چھپے آپ ﷺ کو دیکھا کرتا تھا' جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو آپ ﷺ بھی میری طرف دیکھ لیتے تھے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو آپ ﷺ رُخ دوسری طرف کر لیتے تھے' یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی لاتعلقی میرے لیے طویل ہو گئی' تو میں چلتا ہوا آیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر آ گیا' وہ میرے چچازاد تھے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' میں نے انہیں سلام کیا' اللہ کی قسم انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' میں نے کہا: ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے اپنی بات دہرائی اور دوبارہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے اپنی دہرائی اور پھر انہیں اللہ کا واسطہ دیا' تو انہوں نے (صرف یہ) جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں وہاں سے دیوار پار کر کے واپس آ گیا' ابھی میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا' تو اسی دوران اہل شام کا ایک نبطی' جو مدینہ منورہ میں فروخت کرنے کے لئے اناج لے کے آیا ہوا تھا' وہ یہ کہہ رہا تھا کعب بن مالک کے بارے میں کون میری رہنمائی کرے گا؟ تو لوگوں نے اشارہ کر کے میری طرف متوجہ کیا' وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے بادشاہ کا خط میرے حوالے کیا' میں کیونکہ پڑھا لکھا تھا' تو میں نے اس خط کو پڑھا' تو اس میں یہ تحریر تھا:

''اما بعد! ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رسوائی اور ضائع ہونے کی جگہ میں نہیں رہنے دے گا' تم ہم سے آملو' ہم تمہارا بھرپور خیال رکھیں گے''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے وہ خط پڑھا' تو میں نے سوچا' یہ ایک اور مصیبت ہے' میں نے وہ خط لے جا کر تندور میں ڈال دیا' یہاں تک کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے' اور اس دوران وحی نازل نہیں ہوئی' تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: اللہ کے رسول نے تمہیں حکم دیا کہ تم اپنی بیوی سے لاتعلق رہو' میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ یا پھر میں کیا کروں؟ اس نے کہا: جی نہیں! بس تم اس سے لاتعلق رہو اور اس کے قریب نہ جانا' نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی اس کی مانند پیغام بھیجا تھا' میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے والوں کی طرف چلی جاؤ اور وہیں رہو! جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتا' حضرت ہلال ابن

امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں' ان کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں ہے' کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے' لیکن وہ تمہارے قریب نہ آنے پائے' اس خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! انہوں نے (آپ کے منع کرنے کے بعد سے' لے کر) اب تک' ایسی کوئی حرکت نہیں کی' اللہ کی قسم! وہ مسلسل روتے رہتے ہیں' جب سے آپ نے انہیں حکم دیا ہے' اور آج کا دن آگیا ہے' حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے کہا: اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لیتے (تو مناسب تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی تو یہ اجازت دی ہے' کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے' میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس عورت کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لوں گا' مجھے نہیں معلوم کہ جب میں اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا جواب دیں گے؟ میں ایک نوجوان شخص ہوں (سارے کام خود کرسکتا ہوں)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی طرح دس دن مزید گزر گئے' اور ہمارے ساتھ بات چیت پر پابندی لگے ہوئے' پچاس دن پورے ہوگئے' اس کے بعد' میں پچاسویں رات کی صبح' فجر کی نماز ادا کر کے اپنے گھر کی چھت پر موجود تھا' میں وہیں بیٹھا ہوا تھا جس کا ذکر' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ میری اپنی ذات میرے لیے تنگی کا باعث ہوگئی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود میرے لیے تنگ ہوگئی تھی' اسی دوران میں نے ''سلع'' پہاڑ کے اوپر سے کسی شخص کو بھرپور بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: اس نے اپنی بلند ترین آواز میں یہ کہا: ''اے کعب بن مالک! آپ کے لیے خوشخبری ہے'' تو میں سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ اب کشادگی آگئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فجر کی نماز ادا کرلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بات بتائی' کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کرلی ہے' تو لوگ ہماری طرف' ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے چل پڑے' میری طرف بھی دو آدمی خوشخبری سنانے کے لئے آئے تھے' ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آرہا تھا' اور دوسرا اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جو دوڑتا ہوا آرہا تھا' وہ پہاڑ پر چڑھ گیا' تو اس کی آواز' گھوڑے سے پہلے (مجھ تک) پہنچ گئی' جب وہ شخص میرے پاس آیا' جس کی آواز میں نے سنی تھی' جس نے مجھے خوشخبری دی تھی' تو میں نے اپنا لباس اتار کر وہ اسے پہننے کے لئے دے دیا' یہ اس کی سنائی ہوئی خوشخبری کی وجہ سے تھا' اللہ کی قسم میرے پاس اُس وقت اس لباس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا' میں نے عاریت کے طور پر دو کپڑے لئے' انہیں پہنا اور نکل کھڑا ہوا' میرا ارادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا' راستے میں مجھے لوگ گروہ در گروہ ملتے اور توبہ قبول ہونے کے حوالے سے مجھے مبارکباد دیتے' کہ تمہیں مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے' وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لوگ موجود تھے' حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے آئے' انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی' اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے' اُن کے علاوہ کوئی اور اُٹھ کر میری طرف نہیں آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خوشی کی وجہ سے

جگمگا رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنی پیدائش کے بعد سے لے کر اب تک کے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ آپ کی طرف سے ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں جگمگانے لگتا تھا' جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے' تو ہمیں اس بات سے پتہ چل جاتا تھا (کہ آپ ﷺ کا مزاج خوش گوار ہے)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنے مال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے صدقے کے طور پر' اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش کردوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھو' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' میں نے عرض کی: پھر خیبر میں موجود اپنا حصہ' میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی وجہ سے نجات عطا کی ہے اور میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اب میں جب تک زندہ رہوں گا' ہمیشہ سچ بولوں گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے نہیں علم کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو سچ بولنے کے حوالے سے' اس طرح کی آزمائش کا شکار کیا ہو' جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی ہے' اس کے بعد سے لے کر آج تک' میں نے (کبھی غلط بیانی نہیں کی) اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ' باقی کی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے نبی کی' مہاجرین کی اور انصار کی توبہ قبول کی' اور ان لوگوں کی' جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں ان لوگوں کی پیروی کی''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ ان کے بارے میں مہربان اور رحم کرنے والا ہے' اور ان تین لوگوں کی' جن کے معاملے کو مؤخر کر دیا گیا تھا' یہاں تک کہ زمین' اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود' اُن پر تنگ ہوگئی تھی''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ!''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی جو ہدایت نصیب کی تھی' اس کے بعد' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی ایسا انعام نہیں کیا' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ عظیم ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بیانی کی تھی' اگر میں آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹ بولتا' تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاتا' جس طرح وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' جنہوں نے غلط بیانی کی تھی' جن لوگوں نے غلط بیانی کی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی' تو ان کے بارے میں' وہ برے ترین الفاظ استعمال کیے' جو کسی کے بارے میں استعمال فرمائے ہوں گے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسمیں اٹھائیں گے' جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے' تاکہ تم ان سے اعراض کرو' تو تم ان لوگوں سے اعراض کرو' کیونکہ وہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ کماتے ہیں' وہ تمہارے سامنے حلف اٹھائیں گے' تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ' اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ' تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پیچھے رہنے والے ہم تین افراد تھے' کہ جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو قبول کیا تھا' جب ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حلف اٹھایا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بارے میں توقع تھی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ نازل کر دیا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ان تین لوگوں کی' جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا''۔

اللہ تعالیٰ نے جو بات ذکر کی ہے' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو مؤخر کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے معاملے کے بارے میں یہ توقع تھی' جو ان لوگوں سے مختلف تھا' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حلف اٹھایا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عذر پیش کیا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے عذر کو قبول کیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اس کی مانند متفرق مقامات پر مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے' انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

''وری عن الشئ'' کا مطلب یہ ہے' جب آدمی ایسے الفاظ استعمال کرے' جو اس پر' یا اس کے کچھ حصے پر' سامع کے نزدیک دلالت کرے۔

المفاذ اور المفازہ سے مراد وہ بے آب وگیاہ جگہ ہے' جہاں پانی نہ ہو۔

لفظ یتمادیٰ سے مراد یہ ہے' کہ وہ لمبا ہو جاتا تھا' اور مؤخر ہو جاتا تھا۔

لفظ تفارط الغزو اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کا ارادہ رکھتا تھا اس کا وقت فوت ہو جائے اور اس کے لئے وہاں تک پہنچنا دور ہو جائے۔

لفظ المغموض اس سے مراد وہ عیب والی چیز ہے' جس کی طرف عیب کے ساتھ اشارہ کیا جائے۔

لفظ یزول بہ السراب اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص ظاہر ہوا جو محسوس ہو رہا تھا۔

لفظ اوفیٰ علی سلع اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پر چڑھ گیا۔

سلع مدینہ منورہ میں موجود معروف پہاڑ کا نام ہے۔

لفظ ایمم یعنی اقصد (یعنی میں قصد کرتا ہوں)۔

لفظ ارجاء امرنا اس سے مراد یہ ہے کہ اسے مؤخر کر دیا' کیونکہ ارجاء کا مطلب تاخیر کرنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انا الیہا اصعر اس سے مراد یہ ہے کہ میں وہاں باقی رہنے کی طرف مائل ہوا' اور میں نے اس بات کی خواہش کی' لفظ صعر کا مطلب مائل ہونا ہے

جوہری کہتے ہیں: یہ خاص طور پر گال (کے ایک طرف لٹک جانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

4435 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لي سِتا من

اَنفُسِكُمْ اَضمن لكم الْجَنَّةَ اصدقوا اِذا حدثتم واوفوا اِذا وعدتم وادوا اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا ابصاركم وَكفوا اَيْدِيَكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِىْ الدُّنيا وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ كلهم من رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ الْحَافِظ الْمطلب لم يسمع من عبَادَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی ذات کے حوالے سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات چیت کرو تو سچ بولو' جب وعدہ کرو تو پورا کرو' جب امین بنائے جاؤ تو ادائیگی کرو' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کے رکھو۔

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن ابودنیا نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حطب کے حوالے سے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4436 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوْا لي سِتا أتقبل لكم الْجَنَّة اِذا حدث اَحَدُكُم فَلَا يكذب وَاِذَا وعد فَلَا يخلف وَاِذَا ائْتمن فَلَا يخن غضوا أبصاركم وَكفوا اَيْدِيكُمْ واحفظوا فروجكم

رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِىْ شيبَة وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ ورواتهم ثِقَات اِلَّا سعد بن سِنَان

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب کوئی شخص بات کرے' تو غلط بیانی نہ کرے جب وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی نہ کرے جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت نہ کرے' اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو' اپنے ہاتھ روک کے رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو''۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ' امام ابویعلیٰ' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور سعد بن سنان کے علاوہ' اس کے تمام ثقہ ہیں۔

4437 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا زعيم بِبَيْت فِىْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ بِاِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ فِىْ حَدِيْث تقدم فِىْ حسن الْخلق

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4437-سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن الخلق - حديث: 4188 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث: 4795 المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سليمان بن حبيب المحاربي قاضي عمر بن عبد العزيز' حديث: 7320 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : المزاح لا ترد به الشهادة ما لم يخرج في - حديث: 19699 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 806

''میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں' جو جھوٹ بولنا ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے ایک حدیث کے ضمن میں اسے نقل کیا ہے' جو اچھے اخلاق سے متعلق باب میں پہلے گزر چکی ہے۔

4438 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن الْحَارِث بن اَبِیْ قراد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِطَهُور فَغمسَ یَده فَتَوَضَّأ فتتبعناه فحسوناه فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حملکم علی مَا فَعلْتُمْ قُلْنَا حب اللّٰه وَرَسُوله قَالَ فَإِن اَحْبَبْتُمْ اَن یحبکم اللّٰه وَرَسُوله فأدوا إِذا ائتمنتم واصدقوا إِذا حدثتم وأحسنوا جوَار من جاورکم .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈبو کر وضو کیا' بعد میں ہم نے وہ پانی حاصل کیا اور اس کے گھونٹ بھر لیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے جو کچھ کیا ہے' ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں' تو جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت ادا کرو' جب تم بات چیت کرو' تو سچ بولو' اور جو شخص تمہارے ساتھ ہو' (یا پڑوس میں آئے) اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4439 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع إِذا کن فِیك فَلَا عَلَیْكَ مَا فاتك من الدُّنْیَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِیْثٍ وَحسن خَلِیقَة وعفة فِیْ طعمة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ بأسانید حَسَنَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار باتیں' جب تمہارے اندر ہوں گی' تو تمہیں دنیا کی جو بھی چیز نہ ملے' تو تم پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' امانت کی حفاظت کرنا' سچ بولنا' اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حرام و مشکوک سے پرہیز)''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

4440 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دع مَا یریبك إِلَی مَا لَا یریبك فَإِن الصدْق طمأنینة وَالْکَذب رِیبَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات یاد ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تھا):

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اس چیز کو چھوڑ کر اس چیز کی طرف چلے جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی' کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ' شک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4441 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ ذُو الْقلب المخموم وَاللِّسَان الصَّادِق قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قد عرفنَا اللِّسَان الصَّادِق فَمَا الْقلب المخموم قَالَ التقي النقي الَّذِي لَا اِثْم فِيهِ وَلَا بغي وَلَا حسد قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ على آثره قَالَ الَّذِي يشنأ الدُّنْيَا وَيُحب الْآخِرَة قُلْنَا مَا نَعْرِف هٰذَا فِينَا اِلَّا رَافع مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ على آثره قَالَ مُؤْمِن فِي خلق حسن قُلْنَا اما هٰذِهِ ففينا .

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَتقدم لَفظه وَالْبَيْهَقِيّ وَهٰذَا لَفظه وَهُوَ اتم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخموم دل والا اور سچی زبان والا اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی سچی زبان کا تو ہمیں پتہ ہے' مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرہیز گار' پاک وصاف' جس میں کوئی گناہ نہ ہو' کوئی سرکشی نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو دنیا کو ناپسند کرتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو' ہم نے عرض کی: اپنے درمیان یہ چیز ہمیں صرف رافع میں ملتی ہے' جو اللہ کے رسول کے غلام ہیں' اس کے بعد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اچھے اخلاق کا مالک ہو' ہم نے عرض کی: یہ چیز ہمارے اندر پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4442 - وَعَن مَنْصُوْر بن الْمُعْتَمِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحروا الصدْق وَاِن رَاَيْتُم اَن الهلكة فِيهِ فَاِن فِيهِ النجَاة .

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الصمت هٰكَذَا معضلا وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ سچ بولنے کی کوشش کرو' خواہ تم یہ محسوس کرو کہ اس میں ہلاکت ہے' کیونکہ اس میں نجات ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4443 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُم بِالصدْقِ فَاِن الصدْق يهدي اِلَى الْبر وَالْبر يهدي اِلَى الْجنَّة وَمَا يزَال الرجل يصدق ويتحرى الصدْق حَتّٰى يكْتب عِنْد اللّٰه صديقا وَاِيَّاكُم وَالْكذب فَاِن الْكَذِب يهدي اِلَى الْفُجُور والفجور يهدي اِلَى النَّار وَمَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب حَتّٰى يكْتب عِنْد اللّٰه كذابا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَاللَّفْظُ لَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹا نوٹ ہوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4444 - وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبِرِّ وهما فِی الْجَنَّةِ وَاِیَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وهما فِی النَّارِ

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے' کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4445 - وَعَنْ مُعَاوِیَةَ بن اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ یهدی اِلَى الْبِرِّ وهما فِی الْجَنَّةِ وَاِیَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهٗ یهدی اِلَى الْفُجُوْرِ وهما فِی النَّارِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے' اور وہ دونوں جنت میں ہوں گے' اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے'

4443-صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله - حدیث:4826صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' ذکر رجاء دخول الجنان للدوام علی الصدق فی الدنیا - حدیث:272المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب العلم' فصل : فی توقیر العالم - حدیث:400موطأ مالک - کتاب الکلام' باب ما جاء فی الصدق والکذب - حدیث:1804سنن الدارمی - ومن کتاب الرقاق' باب : فی الکذب - حدیث:2669سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی التشدید فی الکذب - حدیث:4358سنن ابن ماجه - المقدمة' باب اجتناب البدع والجدل - حدیث:45جامع معمر بن راشد - باب الفخر' حدیث:681مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' ما جاء فی الکذب - حدیث:25073السنن الکبرى للبیهقی - کتاب الشهادات' باب : من کان منکشف الکذب مظهره غیر مستتر به ' - حدیث:19367مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالى عنه - حدیث: 3531مسند أبی یعلى الموصلی - مسند عبد الله بن مسعود' حدیث:5011المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب من اسمه محمود - حدیث:8024المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلی - خطبة ابن مسعود' حدیث:8397

کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4446 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عمل الْجَنَّة قَالَ الصدْق اِذا صدق العَبْد بر وَاِذَا بر آمن وَاِذَا آمن دخل الْجنَّة قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عمل النَّار قَالَ الْكَذِب اِذا كذب العَبْد فجر وَاِذَا فجر كفر وَاِذَا كفر يَعْنِيْ دخل النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ بولنا جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جہنم کا عمل کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے (تو یعنی وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4447 - وَعَنْ مَالك اَنه بلغه اَن ابْن مَسْعُوْد قَالَ لَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب فتنكت فِيْ قلبه نُكْتَة حَتّٰى يسود قلبه فَيكْتب عِنْد اللّٰه من الْكَاذِبين

ذكره مَالك فِي الْمُوَطَّا هٰكَذَا وَتقدم بِنَحْوِهٖ مُتَّصِلا مَرْفُوْعا

❀ امام مالک سے یہ روایت منقول ہے ان تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں نکتہ لگتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ جھوٹوں میں شمار ہونے لگتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں اسی طرح نقل کی ہے اس سے پہلے اس کی مانند روایت متصل سند کے ساتھ "مرفوع" حدیث کے طور پر گزر چکی ہے۔

4448 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ أتياني قَالَا لي الَّذِيْ رَاَيْته يشق شدقه فكذاب يكذب الكذبة فتحمل عَنهُ حَتّٰى تبلغ الْآفَاق فيصنع بِهٖ هٰكَذَا اِلَى يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ البُخَارِيّ هٰكَذَا مُخْتَصرًا فِي الْاَدَب من صَحِيْحه وَتقدم بِطُوْلِه فِيْ ترك الصَّلَاة

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ اس کی باچھیں چیری جا رہی تھیں تو وہ جھوٹا شخص تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اس کی وہ بات نوٹ کی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ دور دراز تک پھیل جاتی تھی قیامت تک اس شخص کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا"۔

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر اپنی "صحیح" کے کتاب الادب میں نقل کی ہے اس سے پہلے یہ طویل

روایت کے طور پر نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4449 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حدث کذب وَاِذَا وعد اخلف وَاِذَا عَاهَدَ غدر . رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم

وَزَادَ فِیْ مُسْلِمٍ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: وَاِن صلی وَصَامَ وَزعم انه مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں زائد ہیں:

''خواہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے''۔

4450 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من کن فِیْهِ کَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ کَانَ فِیْهِ خصْلَة مِنْهُنَّ کَانَت فِیْهِ خصْلَةَ النِّفَاق حَتّٰی یَدعهَا اِذا ائتمن خَان وَاِذَا حدث کذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4451 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلَاث من کن فِیْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلی وَحج وَاعْتَمر وَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِم اِذا حدث کذب وَاِذَا وعد اخلف وَاِذَا ائتمن خَان . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَةِ الرقاشِی وَقد وثق وَلَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا خواہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں جب وہ بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے رقاشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے، جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور متابعات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4452 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤمن العَبْد الْاِیْمَان کُله حَتّٰی یتْرك الْکَذِب فِی المزاحة والمراء وَاِن کَانَ صَادِقا . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ مزاح اور سنجیدگی ہر حال میں جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا خواہ وہ سچا ہو''۔
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4453 - وَرَوَاہُ اَبُوْ یعلی من حَدِیْثِ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَفظِہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یبلغ العَبْد صَرِیْح الْاِیْمَان حَتّٰی یدع المزاح وَالْکذب ویدع المراء وَاِن کَانَ محقا
وَفِیْ أسانیدھم من لَا یحضرنی حَالہ ولمتنہ شَوَاھد کَثِیْرَۃ

امام ابویعلی نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بندہ ایمان کے صریح درجے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مذاق اور جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا اور جھگڑے کو ترک نہیں کر دیتا' خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو''۔
اس کی اسانید میں ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے تاہم اس کے متن کے شواہد بہت سے ہیں۔

4454 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یطبع الْمُؤْمِن علی الْخلال کلھَا اِلَّا الْخِیَانَۃ وَالْکذب ۔ رَوَاہُ اَحْمد قَالَ حَدثنَا وَکِیع سَمِعت الْاَعْمَش قَالَ حدثت عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مومن کے دل پر تمام عادتوں کی مہر لگ جاتی ہے صرف خیانت اور جھوٹ کا معاملہ مختلف ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے میں نے اعمش کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے مجھے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

4455 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یطبع الْمُؤْمِن علی کل خلۃ غیر الْخِیَانَۃ وَالْکذب

رَوَاہُ الْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح وَذکرہ الدَّارَقُطْنِیّ فِی الْعِلَل مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَوْقُوْف أشبہ بِالصَّوَابِ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْھَقِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ عمر مَرْفُوْعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن پر ہر عادت کی مہر لگا دی جاتی ہے' صرف امانت اور جھوٹ کی نہیں لگائی جاتی''۔
یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''العلل'' میں مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے حضرت ابوعمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4456 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَذِب مُجَانب الْاِیْمَان

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الصَّحِيحِ انه مَوْقُوف

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جھوٹ ایمان سے لاتعلق کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

4457 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ايَكُوْن الْمُؤمِن جَبَانًا قَالَ نعم قيل لَهُ ايَكُوْن الْمُؤمِن بَخِيلًا قَالَ نعم قيل لَهُ ايَكُوْن الْمُؤمِن كذابا قَالَ لَا . رَوَاهُ مَالك هَكَذَا مُرْسلا

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا مومن کنجوس ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4458 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع الْكفْر وَالْإِيمَان فِيْ قلب امرىء وَلَا يجْتَمع الصدْق وَالْكذب جَمِيعًا وَلَا تجْتَمِع الْخِيَانَة وَالْأَمَانَة جَمِيعًا

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کفر اور ایمان کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور سچ اور جھوٹ کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے اور خیانت اور امانت کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4459 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاكَ حَدِيثا هُوَ لَكَ مُصدق وَاَنت لَهُ كَاذِب

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ شَيْخه عمر بن هَارُوْن وَفِيْه خلاف وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو کوئی بات بتاؤ' اور وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اپنے استاد عمر بن ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4460 - وَعَنْ سُفْيَان بن اسيد الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاكَ حَدِيثا هُوَ لَكَ مُصدق وَاَنت لَهُ بِه كَاذِب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد وَذكر اَبُو الْقَاسِم الْبَغَوِيّ فِيْ مُعْجَمه سُفْيَان هٰذَا وَقَالَ لَا اَعْلَمُ رَوَى غير هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ بات کرو وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے بقیہ بن ولید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے ابوالقاسم بغوی نے اپنی مجم میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نامی صحابی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

4461 - وَعَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اِن الْكَذِب یسود الْوَجْه والنمیمة عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ كلهم من رِوَایَة زِیَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث وَتقدم الْكَلَام عَلَیْهَا فِی النمیمة

❀❀ حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے''۔
یہ روایت امام ابویعلی امام طبرانی امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث سے نقل کیا ہے ان دونوں کے بارے میں کلام چغلی سے متعلق باب میں گزر چکا ہے۔

4462 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بر الْوَالِدین یزِید فِی الْعُمر وَالْكَذب ینقص الرزق وَالدُّعَاء یرد الْقَضَاء . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا زندگی میں اضافے کا باعث ہے اور جھوٹ رزق میں کمی کر دیتا ہے اور دعا تقدیر کے فیصلے کو پلٹا دیتی ہے''۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4463 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كذب الْعَبْد تبَاعد الْملك عَنهُ میلًا من نَتن مَا جَاءَ بِهٖ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب الصمت وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے' تو فرشتہ اس سے نکلنے والی بدبو کی وجہ سے اس بندے سے ایک میل دور چلا جاتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4464 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ من خلق اَبْغض اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الْكَذِب مَا اطلع علی اَحَد من ذَاك بِشَیْءٍ فَیخرج من قلبه حَتّٰی یعلم انه قد اَحدث تَوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفظه قَالَت مَا كَانَ من خلق اَبْغض اِلٰی رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الْكَذِب وَلَقَد كَانَ الرجل یكذب عِنْده الكذبة فَمَا یزَال فِیْ نَفسه حَتّٰی یعلم

انه قد احدث فِيهَا تَوْبَةً

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَاد وَلَفَظِهِ قَالَت مَا كَانَ شَيْءٍ اَبْغَض اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن الْكَذِب وَمَا جربه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَد وَاِن قل فَيخرج لَهُ من نَفسه حَتّٰى يجدد لَهُ تَوْبَةً

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اخلاق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کے لئے ناگواری رہتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اخلاق میں جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی بعض اوقات کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غلط بیانی کرتا تھا' تو اس کی ناپسندیدگی ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں رہتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی اور جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی طرف سے اس کا سامنا کرنا ہوتا تو خواہ وہ کتنا چھوٹا جھوٹ ہی کیوں نہ ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے جب تک وہ شخص توبہ نہیں کر لیتا تھا۔

4465 - وَعَن اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن قَالَت اِحدانا لشَيْءٍ تشتهيه لَا اشتهيه يعد ذٰلِكَ كذبا قَالَ اِن الْكَذِب يكْتب كذبا حَتّٰى تكْتب الكذيبة كذيبة

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِي الصمت وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ يُوْنُس بن يزِيْد الأيلي عَن اَبِيْ شَدَّاد عَن شهر بن حَوْشَب عَنْهَا وَعَنْ اَبِيْ شَدَّاد اَيْضًا عَن مُجَاهد عَنْهَا وَقد زعم بعض مَشَايِخنَا اَن اَبَا شَدَّاد مَجْهُوْل لم يرو عَنهُ غير ابْن جريج فقد روى عَنهُ يُوْنُس اَيْضًا كَمَا ذكرنَا وَغَيْرِهِ وَلَيْسَ بِمَجْهُوْل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی عورت کسی چیز کے بارے میں یہ کہتی ہے کہ اسے اس چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے حالانکہ اس کی خواہش محسوس نہ ہو رہی ہو' تو کیا یہ چیز بھی جھوٹ شمار ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ کو جھوٹ نوٹ کیا جائے گا یہاں تک کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ قرار دیا جائے گا

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے یونس بن یزید ایلی کے حوالے سے ابوشداد کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور ابوشداد کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے بھی سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے

ہمارے بعض مشائخ کا یہ کہنا ہے: ابوشداد نامی راوی مجہول ہے ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں حالانکہ یونس نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' تو یہ راوی مجہول نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4466 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ لصبی تعال هاك ثُمَّ لم يُعْطه فَهِیَ كذبة .

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْيَا كِلَاهُمَا عَن الزُّهْرِیّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی بچے سے یہ کہے: تم آؤ! تاکہ میں تمہیں کچھ دوں اور پھر وہ اسے کچھ نہ دے تو یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے زہری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ زہری نے ان سے سماع نہیں کیا ہے۔

4467 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دعتنی اُمِّی يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِیْ بيتنا فَقَالَت هَا تعال أعطك فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أردْت اَن تعطيه قَالَت أردْت اَن أُعْطِيه تَمرا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّك لَو لم تعطه شَيْئًا كتبت عَلَيْك كذبة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِیّ عَن مولی عبد اللّٰه بن عَامر وَلَمْ يُسَمِّيَاهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فَسَماهُ زِيَادا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا نبی اکرم ﷺ اس وقت ہمارے گھر میں تشریف فرماتے تھے اس خاتون نے کہا: تم آؤ تاکہ میں تمہیں کچھ دوں نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم کیا دینے کا ارادہ رکھتی ہو؟ اس خاتون نے بتایا: میں اسے کھجور دینے کا اردہ رکھتی ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اسے کچھ نہ دینا ہوتا تو یہ چیز تمہارے خلاف جھوٹ کے طور پر نوٹ ہوتی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے عبداللہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اس کا نام ذکر نہیں کیا اس غلام کے حوالے سے یہ روایت عبداللہ بن عامر سے منقول ہے یہی روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے اس غلام کا نام زیاد نقل کیا ہے۔

4468 - وَعَن بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ويل للَّذِی يحدث بِالْحَدِيْثِ ليضحك بِهِ الْقَوْم فيكذب ويل لَهُ ويل لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے بربادی ہے' جو کوئی بات بیان کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے اور وہ غلط بیانی کرتا ہے' تو ایسے شخص کے لئے بربادی ہے ایسے شخص کے لئے بربادی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی اور بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

4469 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يكلمهم اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4470 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يدخلُوْنَ الْجَنَّةَ الشَّيْخ الزَّانِیْ وَالْاِمَام الْكَذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ العائل هُوَ الْفَقِير المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ العائل کا مطلب غریب ہونا ہے۔

لفظ المزهو سے مراد خود پسندی کا شکار تکبر کرنے والا شخص ہے۔

25 - ترهيب ذِی الْوَجْهَيْنِ وَذی اللسانين

باب: دوغلے پن اور دوغلی زبان کے بارے میں ترہیبی روایات

4471 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تجدُونَ النَّاس معادن خيارهم فِی الْجَاهِلِيَّة خيارهم فِی الْاِسْلَام اِذا فقهوا وتجدون خِيَار النَّاس فِی هٰذَا الشَّاْن اَشدهم لَهُ كَرَاهَة وتجدون شَرّ النَّاس ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِی يَاْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْه وَهٰؤُلَاء بِوَجْه

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

4471-صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب قول الله تعالى : يا أيها الناس إنا خلقناكم من - حديث:3325صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب خيار الناس - حديث:4693صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة باب ذی الوجهين - ذكر الإخبار بأن ذا الوجهين من الناس يكون من شرار الناس' حديث:5836السنن المأثورة للشافعی - كتاب الزكاة' باب عمارة الأرضين - حديث:412معرفة السنن والآثار للبيهقی - من شوقی رواية أهل العراق حديث:38مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث:10573مسند الشافعی - ومن كتاب الأشربة وفضائل قريش وغيره' حديث:1249مسند الحميدی - جامع أبی هريرة' حديث:1006

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ اسلام کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور تم اس معاملے میں لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس کو (یعنی حکومت کے معاملے کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہوا اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ بُرا اُس شخص کو پاؤ گے' جو دوغلا ہوگا' اس کے پاس ایک رخ لے کے آتا ہوگا اور دوسرے کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہوگا''۔
یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4472 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زيد اَن نَاسا قَالُوْا لجده عبد الله بن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمِ اِنا ندخل على سلطاننا فَنَقُوْل بِخِلَاف مَا نتكلم اِذا خرجنَا من عِنْده فَقَالَ كُنَّا نعد هٰذَا نفَاقًا على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀❀ محمد بن زید بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حاکم وقت کے پاس جاتے ہیں اور وہاں اس کے برخلاف باتیں کرتے ہیں جو ہم اس کے پاس سے اٹھنے کے بعد بات چیت کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ اس چیز کو منافقت شمار کرتے تھے۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4473 - وَعَن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذُو الْوَجْهَيْنِ فِى الدُّنْيَا يَاتِىْ يَوْم الْقِيَامَة وَله وَجْهَان من نَار
رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''دنیا میں' دو رخ والا شخص قیامت کے دن جب آئے گا' تو اس کے آگ سے بنے ہوئے دو چہرے ہوں گے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4474 - وَعَن عمار بن يَاسر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ لَهٗ وَجْهَان فِى الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة لسانان من نَار
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4475 - وَرُوِىَ عَنْ اَنسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ ذَا لسانين جعل الله لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة لسانين من نَار
رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب الصمت وَالطَّبَرَانِىّ والأصبهانى وَغَيْرهم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص دو زبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں بنا دے گا''۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور امام طبرانی اور امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيب من الْحلف بِغَيْر اللّٰه سِيمَا بالأمانة وَمَنْ قَوْلِهِ انا بَرِیءٌ من الْإِسْلَام اَوْ كَافِر وَنَحْو ذٰلِك

باب: غیر اللہ' بطور خاص امانت کے نام پر حلف اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات اور جو شخص یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں' یا میں کافر ہو جاؤں' یا اس کی مانند کوئی اور بات کہے

4476 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تحلفوا بِآبَائِكُمْ من كَانَ حَالفا فليحلف بِاللّٰهِ اَوْ ليصمت

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف اٹھاؤ' جس شخص نے حلف اٹھانا ہو تو وہ اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' یا پھر وہ خاموش رہے''۔
یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4477 - وَفِي رِوَايَةٍ لابْنِ مَاجَه من حَدِيْثِ بُرَيْدَة قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يحلف بِاَبِيهِ فَقَالَ لَا تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من حلف بِاللّٰهِ فليصدق وَمَنْ حلف لَهُ بِاللّٰهِ فليرض وَمَنْ لم يرض بِاللّٰهِ فَلَيْسَ من اللّٰهِ

❀❀ امام ابن ماجہ کی ایک روایت' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے باپ کے نام پر حلف اٹھاتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ جو شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے تو وہ سچ بولے اور جس شخص کے سامنے اللہ کے نام کا حلف اٹھالیا جائے' تو وہ اس سے راضی رہے' جو شخص اللہ کے نام پر راضی نہیں ہوگا تو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ واسطہ نہیں ہوگا۔

4478 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رجلا يَقُوْلُ لَا والكعبة فَقَالَ ابْن عمر لَا يحلف بِغَيْر اللّٰه فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حلف بِغَيْر اللّٰه فَقَدْ كفر اَوْ اَشْرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: جی نہیں! خانہ کعبہ کی قسم! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غیر اللہ کے نام پر حلف نہ اٹھایا جائے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص غیر اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہے وہ کفر کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ شرک کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4479 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْحَاكِم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل يَمِين يحلف بهَا دون اللّٰه شرك

امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر وہ قسم جس میں اللہ کے نام کی بجائے کسی اور کے نام سے حلف اٹھایا گیا وہ شرک ہوگی''۔

4480 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَن اَحْلف بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبّ اِلَيّ من اَن اَحْلف بِغَيْرِهِ وَاَنَا صَادِق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھالوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اس کے غیر کے نام پر سچی قسم اٹھاؤں۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4481 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف بالأمانة فَلَيْسَ منا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص امانت کے نام پر حلف اٹھاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4482 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف قَالَ اِنِّي بَرِيء من الْاِسْلَام فَاِن كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِن كَانَ صَادِقا فَلَنْ يرجع اِلَى الْاِسْلَام سالما رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو اگر وہ شخص جھوٹا ہوا تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسے اس نے کہا ہے اور اگر وہ سچا ہوا تو بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح

4483 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على يَمِين فَهُوَ كَمَا حلف اِن قَالَ هُوَ يَهُوْدِيّ فَهُوَ يَهُوْدِيّ وَاِن قَالَ هُوَ نَصْرَانِيّ فَهُوَ نَصْرَانِيّ وَاِن قَالَ هُوَ بَرِيء من الْاِسْلَام فَهُوَ بَرِيء من الْاِسْلَام وَمَنْ ادعى دُعَاء الْجَاهِلِيَّة فَاِنَّهُ من جثاء جَهَنَّم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن صَامَ وَصلى قَالَ

وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَاللَّفظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی قسم کے نام پر حلف اٹھاتا ہے تو وہ اپنے حلف کے مطابق ہو جاتا ہے اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ یہودی ہو جائے تو وہ یہودی ہو جاتا ہے اور اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ عیسائی ہو جائے تو وہ عیسائی ہو جاتا ہے اگر وہ یہ کہے: وہ اسلام سے لاتعلق ہو تو وہ اسلام سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعویٰ کرتا ہے وہ جہنم میں جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ وہ روزہ رکھتا ہو نماز پڑھتا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4484 - وروى ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يَقُوْلُ اَنَا اِذا يَهُوْدِيّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجبت

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ میں پھر یہودی ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہو گئی''۔

4485 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف بِملَّة غير الْإِسْلَام كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِيْ حَدِيْثٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کے نام کا حلف اٹھائے اور وہ جھوٹا ہو تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے' جیسا اس نے کہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

4485- صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب ما جاء في قاتل النفس - حديث:1309 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه - حديث:186 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله - حديث: 101 صحيح ابن حبان - كتاب الأيمان' ذكر الزجر عن أن يحلف المرء بسائر الملل سوى الإسلام - حديث: 4430 سنن أبي داود - كتاب الأيمان والنذور' باب ما جاء في الحلف بالبراءة وبملة غير الإسلام - حديث: 2851 سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب من حلف بملة غير الإسلام - حديث: 2095 السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بملة سوى الإسلام - حديث: 3730 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بملة سوى الإسلام - حديث: 4576 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب التغليظ على من قتل نفسه' حديث: 14793 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ثابت بن الضحاك الأنصاري - حديث: 16091 مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 997 المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء' من اسمه ثابت - ثابت بن الضحاك بن خليفة الأنصاري يكنى أبا زيد' حديث: 1313 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث: 6372

التَّرْهِيب من احتقار الْمُسْلِم وَاَنه لَا فضل لاحَد على اَحَد اِلَّا بالتقوى

مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات' نیز اس بات کا بیان کہ کسی بھی شخص کو کسی دوسرے شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے

4486 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِير اِلٰى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسلم كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حَرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں سمجھتا' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی (اور مزید فرمایا:) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کی جان' عزت اور مال' دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4487 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة من كَانَ فِیْ قلبه مِثْقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل اِن الرجل يحب اَن يكون ثَوْبه حسنا وَنَعله حسنا فَقَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰی جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِیّ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس

وَقَالَ الْحَاكِم: احتجا برواته

بطر الْحق دَفعه ورده وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم كَمَا جَاءَ مُفَسّرًا عِنْد الْحَاكِم

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: ایک شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے عمدہ ہوں اور اس کا جوتا عمدہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے' اور جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ حق کو پرے کیا جائے' اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تاہم تکبر اس شخص کا ہوتا ہے' جو حق کو پرے کر دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے اس کے راویوں سے استدلال کیا ہے۔

لفظ ''بطر الحق'' کا مطلب اسے پرے کرنا اور مسترد کرنا ہے۔

لفظ "غمط الناس" اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور دھتکارنا ہے جیسا کہ امام حاکم کی روایت میں اس بات کی وضاحت منقول ہے۔

4488 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذا سَمِعْتُمُ الرجل یَقُوْلُ هلك النَّاس فَهُوَ اَهْلَكهم - رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَقَالَ قَالَ اَبُوْ إِسْحَاق سمعته بِالنصب وَالرّفْع وَلَا اَدْرِی ایهمَا قَالَ یَعْنِیْ بنصب الْكَاف من اَهْلَكهم اَوْ رَفعهَا وَفسرهُ مَالك إِذا قَالَ ذٰلِكَ معجبا بِنَفسِهِ مزدریا بِغَیْرِهٖ فَهُوَ اَشد هَلَاكًا مِنْهُم لِاَنَّهٗ لَا یدْرِی سرائر اللّٰه فِیْ خلقه انْتهی

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوگا"۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابواسحاق فرماتے ہیں: میں نے اس کو نصب اور رفع دونوں کے ساتھ سنا ہے مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ ان کی مراد یہ تھی کہ لفظ اهلكهم میں 'ک' پر رفع ہوگا یا اس پر نصب ہوگا؟

امام مالک نے اس کی وضاحت یہ کی ہے: کہ جب وہ خود پسندی کا شکار ہو کر دوسرے کو پرے کرنے کے لئے یہ کہے گا تو وہ سب سے زیادہ سخت ہلاکت کا شکار ہوگا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا "سر" کیا ہے؟

......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4489 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجل وَاللّٰه لَا یغْفر اللّٰه لفُلَان فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذَا الَّذِیْ یتألی عَلَیَّ اَن لَا اَغْفر لَهٗ اِنِّیْ قد غفرت لَهٗ واحبطت عَمَلك - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو میری طرف کوئی بات لازم کرتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تمہارے عمل کو ضائع کر دیا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4490 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِن الْمُسْتَهْزِئِیْنَ بِالنَّاسِ یفتح لاَحدهم فِی الْاٰخِرَةِ بَاب من الْجنَّة فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ فَیَجِیْءُ بكربه وغمه فَإِذَا جَاءَهٗ اغلق دونه ثُمَّ یفتح لَهٗ بَاب آخر فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ هَلُمَّ فَیَجِیْءُ بكربه وغمه فَإِذَا جَاءَهٗ اغلق دونه فَمَا یزَال كَذٰلِكَ حَتّٰی إِن احدهم لیفتح لَهٗ الْبَاب من اَبْوَاب الْجنَّة فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ فَمَا یَاْتِیْهِ من الْإِیَاس - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُرْسلا

❀❀ حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگ لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں ان میں سے کسی ایک کے لیے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے

کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا' جب وہ اس دروازے کے پاس آئے گا' تو وہ دروازہ اس کے لئے بند کر دیا جائے گا' پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: آجاؤ! آجاؤ! وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا' جب وہ اس کے پاس آئے گا' تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا' اس کے ساتھ مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا' (آخر کار یہ ہوگا) اُس کے لئے جنت کا کوئی دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ مایوس ہو کر وہاں نہیں آئے گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4491 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن انسابكم هٰذِهٖ لَيست بسباب على اَحَد وَاِنَّمَا اَنْتُمْ ولد آدم طف الصَّاع لم تملؤوه لَيْسَ لاَحَد فضل على اَحَد اِلَّا بِالدّين اَوْ عمل صَالح

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ قَالَ: لَيْسَ لاَحَد على اَحَد فضل اِلَّا بِالدّين اَوْ عمل صَالح حسب الرجل اَن يكون فَاحِشا بذيا بَخِيلًا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے یہ نسب' کسی شخص کے لئے گالی کا باعث نہیں ہیں' تم لوگ' برابر کی سطح پر' حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو' کسی شخص کو کسی شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین اور نیک عمل کے حوالے سے حاصل ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ امام بیہقی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کسی شخص کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین اور نیک اعمال کا معاملہ مختلف ہے' اور آدمی کے لئے (برا ہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بدزبان' بدتمیز اور کنجوس ہو''۔

4492 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: لَيْسَ لاَحَد على اَحَد فضل اِلَّا بدين اَوْ تقوى وَكفى بِالرجلِ اَن يكون بذيا فَاحِشا بَخِيلًا ـ قَوْلِهٖ طف الصَّاع بِالْاِضَافَة اَي قريب بَعْضكُمْ من بعض

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی بھی شخص کو کسی بھی دوسرے شخص پر' کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین یا تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے' اور آدمی کے لئے (برا ہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بدزبان' فحش کلام اور کنجوس ہو''

متن کے الفاظ ''طف الصاع'' یہ اضافت کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کے قریب قریب ہو۔

4493 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُر فَاِنَّك لست بِخَير من اَحْمَر وَلَا أسود اِلَّا اَن تفضله بتقوى

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ اِلَّا اَن بكر بن عبد اللّٰه الْمُزنِيّ لم يسمع من اَبِيْ ذَر

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! تم کسی بھی سفید فام' یا سیاہ فام سے بہتر نہیں ہو' البتہ تقویٰ کے حوالے سے تمہیں اس پر فضیلت حاصل ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں' صرف بکر بن عبداللہ مزنی نامی راوی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4494 - وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوسط اَيَّامِ التَّشرِيْقِ خطبَةَ الْوَدَاعِ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاسُ اِن ربكُم وَاحِد وَان اَباكُم وَاحِد اَلا لَا فضل لعربي على عجمي وَلَا لعجمي على عَرَبِيّ وَلَا لاحمر على اسود وَلَا لاسود على احمر اِلَّا بالتقوى اِن اَكرمكُم عِنْد اللّٰهِ اتقاكم اَلا هَلْ بلغت قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب-ثُمَّ ذكر الحَدِيْث فِيْ تَحْرِيم الدِّمَاء وَالْاَمْوَال والأعراض . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَاده بعض من يجهل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے درمیانے دن میں ہمیں خطبہ وداع دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے' تمہارے جدِ امجد ایک ہیں' خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر' اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے' جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو' خبردار کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو جان' اموال اور عزتوں کے قابلِ احترام ہونے کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے: اس کے بعض راوی مجہول ہیں۔

4495 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَمر اللّٰه مناديا يُنَادي اَلا اِنِّيْ جعلت نسبا وجعلتم نسبا فَجعلت اَكرمكُم اَتقاكُم فأبيتم اِلَّا اَن تَقولُوْا فلَان بن فلَان خير من فلَان بن فلَان فاليوم ارفع نسبي واضع نسبكم اَيْنَ المتقون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَحْفُوْظ الْمَوْقُوْف وَتقدم فِيْ اَوَّل كتاب الْعلم حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَفِيْهِ من بطأ بِهِ عمله لم يسْرع بِهِ نسبه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا اور وہ یہ اعلان کرے گا: خبردار میں نے ایک نسب بنایا تھا' تم نے بھی ایک نسب طے کیا تھا' میں نے تم میں سب سے زیادہ معزز اس شخص کو قرار دیا تھا' جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو' تم لوگوں نے یہ بات نہیں مانی' اور یہ کہا: کہ فلاں بن فلاں جو ہے' وہ فلاں بن فلاں سے بہتر ہے' آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا' اور تمہارے نسب کو کمتر کردوں گا' پرہیزگار لوگ کہاں ہیں؟''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' اس سے پہلے کتاب العلم کے آغاز میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جس شخص کا عمل اُسے سست کر دے اس کا نسب اُسے تیز نہیں کر سکتا''۔

4496 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اذهب عَنكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخرهَا بِالْاٰبَاءِ النَّاس بَنو آدم و آدَم من تُرَاب مُؤْمِن تَقِيّ وَفَاجِر شقى لينتهين اقوام يفتخرُوْنَ بِرِجَال اِنَّمَا هم فَحم من فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على الله من الْجعلان الَّتِىْ تدفع النتن بأنفها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَتقدم لَفظه وَالْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اَيْضًا وَاللَّفْظ لَهُ وَتقدم معنى غَرِيْبٌ فِي الْكبر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت (اور تکبر) اور زمانہ جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد پر فخر کو ختم کر دیا ہے سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا' مومن پرہیز گار ہوتا ہے اور کافر بدنصیب ہوتا ہے' لوگ لوگوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں گے' ان لوگوں پر جو جہنم کا ایندھن ہیں' یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''جعلان'' (نامی کیڑے) سے بھی زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو اپنی ناک کے ذریعے بدبودار چیز کو پرے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' امام بیہقی نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے پہلے اس روایت کے نادر الفاظ کا معانی تکبر سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

28 - التَّرْغِيْب فِيْ اِمَاطَةَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يذكر

باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے بارے میں ترغیبی روایات' اور اس کے علاوہ جو کچھ ذکر ہوا ہے

4497 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيمَان بضع وَسِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ شُعْبَة أدناها اِمَاطَة الْاَذٰى عَن الطَّرِيْق وارفعها قَول لَا اِلٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

اماط الشَّيْء عَن الطَّرِيْق نحاه وأزاله وَالْمرَاد بالأذى كل مَا يُؤْذِىْ الْمَار كالحجر والشوكة والعظم والنجاسة وَنَحْو ذٰلِك

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں' جن میں سے سب سے کم (یا سب سے چھوٹا شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور سب سے بلند تر' لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ایک طرف کر دیا جائے' یا اسے زائل کر دیا جائے' تکلیف دہ چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے' جو گزرنے والے شخص کو اذیت دیتی ہے' جیسے پتھر یا کانٹا یا ہڈی یا نجاست یا اس طرح کی کوئی بھی اور چیز۔

4498 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَیّ اعمال امتی حسنها وسيئها فوجدت فِیْ محاسن اعمالها الْاَذٰی يماط عَنِ الطَّرِيْقِ وَوجدت فِیْ مساوىء اعمالها النخامة تكون فِی الْمَسْجِد لا تدفن . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں اس گندگی کو بھی پایا جسے راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے اور میں نے ان کے برے اعمال میں بلغم کو پایا جو مسجد میں موجود ہوتا ہے اور اسے دفن نہیں کیا گیا ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4499 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ نَفْسِیْ تمضی اَوْ ابقی بعدك فزودنی شَيْئًا يَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افعل كَذَا وَامر الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی مجھے نہیں معلوم میری جان رخصت ہوجائے گی؟ یا میں آپ کے بعد زندہ رہوں گا؟ تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز عطا کردیجئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ یہ کام کرتے رہنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا بھی حکم دیا۔

4500 - وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ علمنی شَيْئًا انتفع بِهٖ قَالَ اعزل الْاَذٰی عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4501 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل سلامی مِنَ النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيْهِ الشَّمْس تعدل بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَة ويعين الرجل فِیْ دَابَّته فيحمله عَلَيْهَا او يرفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطَّيِّبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها اِلَی الصَّلَاة صَدَقَة ويميط الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْق صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' لوگوں کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا' یا اس کا وزن سواری پر لادینا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' ہر وہ قدم جس کے ذریعے چل کر آدمی نماز کے لئے جاتا ہے وہ صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4502 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْإِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من أشد مَا أنبأتنا بِهِ قَالَ أمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيف صَلَاة وإنحاؤك القذر عَن الطَّرِيق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها إِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: آپ نے ہمیں جو کچھ بھی بتایا ہے' یہ اس میں سب سے زیادہ سخت حکم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا' نماز (یعنی صدقہ) ہے' تمہارا کمزور شخص کو سامان لاد دینا صدقہ ہے' تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا صدقہ ہے' اور نماز کے لئے چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4503 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس ابْن آدم إِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَة فِيْ كل يَوْم طلعت فِيْهِ الشَّمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أَيْن لنا صَدَقَة نتصدق بهَا فَقَالَ إِن أَبْوَاب الْخَيْر لكثيرة التَّسْبِيح والتحميد وَالتَّكْبِير والتهليل وَالْأَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر وتميط الْأَذَى عَن الطَّرِيْق وَتسمع الْأَصَم وتهدي الْأَعْمَى وتدل الْمُسْتَدلّ على حَاجته وتسعى بشدة ساقيك مَعَ اللهفان المستغيث وَتحمل بشدة ذراعيك مَعَ الضَّعِيف فَهٰذَا كُله صَدَقَة مِنْك على نَفسك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرا وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ وتبسمك فِيْ وَجه أَخِيك صَدَقَة وإماطتك الْحجر والشوكة والعظم عَن طَرِيْق النَّاس صَدَقَة وهديك الرجل فِيْ أَرض الضَّالة صَدَقَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر انسان پر روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اتنی چیزیں ہمارے پاس کہاں سے آئیں گی' جنہیں ہم صدقہ کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کے دروازے بہت سے ہیں' سبحان اللہ پڑھنا' الحمدللہ پڑھنا' اللہ اکبر پڑھنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا' نیکی کا حکم دینا' برائی سے منع کرنا' راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا' بہرے کو کوئی بات سنوا دینا' نابینا کی رہنمائی کر دینا' کسی شخص کے کام کے سلسلے میں رہنمائی کر دینا' کسی ضرورت مند کے ساتھ چل کر جانا' کمزور شخص کے لئے اپنی کلائیاں مدد کے لئے پیش کرنا' یہ ساری چیزیں' تمہاری طرف سے تمہاری ذات کے لئے صدقہ ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ مسکرا کے ملنا صدقہ ہے' تمہارا لوگوں کے راستے سے پتھر' یا کانٹے' یا ہڈی کو ہٹا دینا صدقہ ہے' کسی

گمشدہ شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے''۔

4504 - وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ سِتُّوْنَ وثلاثمائۃ مفصل فَعَلَیْہِ اَنْ یتَصَدَّق عَن کل مفصل مِنْھَا صَدَقَۃ قَالُوْا فَمَنْ یُطِیق ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النخامۃ فِی الْمَسْجِد تدفنھا وَالشَّیْء تنحیہ عَن الطَّرِیْق فَاِن لم تقدر فرکعتا الضُّحٰی تجزی عَنْک

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحَیْھِمَا

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں اور اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بلغم جسے تم دفن کردو یا راستے سے تم کسی چیز کو ہٹا دو (تو یہ بھی صدقہ ہیں) اور اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے تو چاشت کے وقت کی دو رکعتیں تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ امام ابوداؤد امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4505 - وَعَنِ المستنیر بن اَخْضَر بن مُعَاوِیَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کنت مَعَ معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ بعض الطرقات فمررنا باذی فأماطہ اَوْ نحاہ عَن الطَّرِیْق فَرَاَیْت مثلہ فَاَخَذتہ فنحیتہ فَاَخذ بیدی وَقَالَ یَا ابْن اخی مَا حملک علی مَا صنعت قُلْتُ یَا عَم رَاَیْتُک صنعت شَیْئًا فصنعت مثلہ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من أماط اَذَی من طَرِیْق الْمُسْلِمین کتبت لَہٗ حَسَنَۃ وَمَنْ تقبلت مِنْہُ حَسَنَۃ دخل الْجَنَّۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر ھٰکَذَا وَرَوَاہُ الْبُخَارِیّ فِیْ کتاب الْاَدَب الْمُفْرد فَقَالَ عَن المستنیر بن اَخْضَر بن مُعَاوِیَۃ بن قُرَّۃ عَن جدہ ۔ قَالَ الْحَافِظ وَھُوَ الصَّوَاب

❀ مستنیر بن اخضر بن معاویہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہا تھا ہمارا گزر ایک تکلیف دہ چیز کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اسے راستے سے ہٹا دیا پھر مجھے اس طرح کی ایک اور چیز نظر آئی تو میں نے اس کو پکڑا اور اس کو ہٹا دیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اے میرے بھتیجے! تم نے جو کیا ہے وہ کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے چچا! میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ویسا ہی کر دیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور جس شخص کی نیکی نوٹ کی جائے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے جبکہ یہی روایت امام بخاری نے کتاب ''الادب المفرد'' میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ مستنیر بن اخضر بن معاویہ بن قرہ کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: درست بھی یہی ہے۔

4506 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حدث نَبِیّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ فَمَا فرحنا بِشَیْءٍ

مُنْذُ عرفنَا الْإِسْلَام أَشد من فرحنا بِهِ قَالَ إِن الْمُؤمن ليؤجر فِي إمَاطَة الْأَذَى عَن الطَّرِيق وَفِي هِدَايَة السَّبِيل وَفِي تَعْبِيره عَن الأرتم وَفِي منحة اللَّبن حَتَّى إِنَّه ليؤجر فِي السّلْعَة تكون مصرورة فيلمسها فتخطؤها يَده

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَزَاد إِنَّه ليؤجر فِي إِتْيَانه أَهله حَتَّى إِنَّه ليؤجر فِي السّلْعَة تكون فِي طرف ثَوْبه فيلمسها فيفقد مَكَانهَا أَوْ كلمة نَحْوهَا فيخفق بذلك فُؤَاده فيردها الله عَلَيْهِ وَيكْتب لَهُ أجرهَا

وَفِي إِسْنَاده الْمنْهَال بن خَليفَة وَقد وَثَّقَهُ غير وَاحِد وَتقدم مَا يشْهد لهَذَا الحَدِيث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی: جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد ہم کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے' جتنے اُس بات پر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کو اس کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجر دیا جائے گا' اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرنے پر بھی' اور جو شخص اپنا مفہوم واضح نہ کرسکتا ہو اس کی ترجمانی کرنے پر بھی' اور دودھ عطیہ کرنے پر بھی اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجر دیا جائے گا' جو اس نے تھیلی میں رکھا ہوا ہو اور جب وہ اس کو تلاش کرے' تو وہ گم ہو چکا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اسے اپنی بیوی کے قریب آنے پر بھی اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجر دیا جائے گا' جو اس کے کپڑے کے کونے میں موجود ہو' اور جب وہ اسے لینا چاہے' تو اسے غیر موجود پائے (راوی کو شک ہے کہ یہاں ایک کلمہ مختلف ہے) اور اس وجہ سے اس کے دل میں جو پریشانی آتی ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے بعد وہ سامان اسے واپس کر دے' تو اس پریشانی کا اجر بھی اس کے لئے نوٹ کیا جائے گا''۔

اس کی سند میں منہال بن خلیفہ نامی راوی ہے' جسے کئی حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں' جو اس حدیث کی تائید کرتی ہیں۔

4507 - وَعَنْ أَبِي شيبَة الْهَرَوِيّ قَالَ كَانَ معَاذ يمشي وَرجل مَعَه فَرفع حجرا من الطَّرِيق فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رفع حجرا من الطَّرِيق كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ كَانَت لَهُ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَط من حَدِيث أبي الدَّرْدَاء إِلَّا أَنه قَالَ من أخرج من طَرِيق الْمُسلمين شَيْئا يؤذيهم كتب الله لَهُ بِهِ حَسَنَة وَمَنْ كتب لَهُ عِنْده حَسَنَة أدخلهُ بهَا الْجنَّة

❀ ابوشیبہ ہروی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے جا رہے تھے' ان کے ساتھ ایک شخص بھی تھا' انہوں نے راستے میں سے ایک پتھر اٹھایا' تو اس شخص نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص راستے سے پتھر اٹھالے گا' اس کے لئے نیکی نوٹ کی جائے گی اور جس شخص کی نیکی نوٹ ہو گی' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' انہوں نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''جو شخص مسلمانوں کے راستے سے ایسی چیز ہٹا دے جو انہیں اذیت پہنچاتی ہو تو اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ایک نیکی نوٹ کرے گا اور جس شخص کے حق میں اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں نیکی نوٹ کرلے گا' اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

4508 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق كل اِنْسَان من بنى آدم عـلـى سِتِّيْنَ وثلاثمائة مفصل فَمَنْ كبر الله وَحمد الله وَهَلل الله وَسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عَنْ طَرِيْـق الْـمُسْلِمين اَوْ شَوْكَة اَوْ عظما عَنْ طَرِيْق الْمُسْلِمين وَامر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَنْ مُنكر عدد تِلْكَ السِّتين والثلاثمائة فَاِنَّهٗ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفسه عَنْ النَّار
قَالَ اَبُوْ تَوْبَة وَرُبمَا قَالَ يمشي يَعْنِيْ بِالْمُعْجَمَةِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ
❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اولادِ آدم میں سے ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کبریائی بیان کرتا ہے اور اس کی حمد بیان کرتا ہے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' سبحان اللہ پڑھتا ہے' استغفر اللہ پڑھتا ہے' مسلمانوں کے راستے سے کسی پتھر یا کانٹے' یا ہڈی کو ہٹا دیتا ہے' نیکی کا حکم دیتا ہے' یا برائی سے منع کرتا ہے' تو یہ تین سو ساٹھ کی تعداد (ہو جاتی ہے) اور اس دن جب وہ شام کرتا ہے' تو اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا ہوتا ہے''۔
ابوتوبہ نامی راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔
یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4509 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشي بطرِيْق وجد غُصْن شوك فَاَخَّرَهٗ فَشكر الله لَهٗ فغفر الله لَهٗ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم
❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں چلتا ہوا جا رہا تھا' اس نے کانٹوں والی ٹہنی پائی' تو اسے ہٹا دیا' اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کردی''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4510 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ لقد رَاَيْت رجلا يتقلب فِي الْجَنَّة فِيْ شَجَرَة قطعهَا من ظهر الطَّرِيْق كَانَت تؤذى الْمُسْلِمين

4509-صحيح البخارى - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب فضل التهجير إلى الظهر' حديث:633صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب بيان الشهداء - حديث:3629صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' فصل من البر والإحسان - ذكر رجاء الغفران لمن نحى الأذى عن طريق المسلمين' حديث:537موطأ مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب ما جاء في العتمة والصبح - حديث:294سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في إماطة الأذى عن الطريق' حديث:4586مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10536'

امام مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے ایک شخص کو دیکھا' جو جنت میں آ جا رہا تھا' وہ ایک درخت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا تھا' جسے اس نے راستے سے ہٹا دیا تھا' جو (درخت) مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا''۔

4511 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مر رجل بِغُصْن شَجَرَة علی ظهر الطَّرِیْق فَقَالَ وَاللّٰه لأنحين هٰذَا عَن الْمُسْلِمين لَا يؤذيهم فَاُدْخل الْجنَّة

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَفْظِهٖ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزع رجل لم يعْمل خيرا قطّ غُصْن شوك عَنِ الطَّرِيْقِ اِمَّا قَالَ كَانَ فِیْ شَجَرَة فَقَطعه وَاَمَّا كَانَ مَوْضُوعا فاماطه عَن الطَّرِيْقِ فَشكر اللّٰه ذٰلِكَ لَهٗ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا' جو راستے میں پڑی ہوئی تھی' تو اس نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں اسے مسلمانوں کے (راستے) سے ہٹا دوں گا' تاکہ یہ انہیں اذیت نہ پہنچائے' تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص' جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا' اس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹا دی (راوی کہتے ہیں:) شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ درخت پر لگی ہوئی تھی' تو اس نے اسے کاٹ دیا' یا زمین پر پڑی ہوئی تھی' تو اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

4512 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت شَجَرَة تؤذي النَّاس فَاَتَاهَا رجل فعزلها عَن طَرِيْق النَّاس قَالَ قَالَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَد رَاَيْته يتقلب فِیْ ظلها فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَلَا بَاس بِاِسْنَادِهٖ فِي المتابعات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درخت لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' ایک شخص اس درخت کے پاس آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سائے میں کروٹیں بدل رہا تھا (یا آ جا رہا تھا)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

29 - التَّرْغِيْب فِیْ قتل الوزغ وَمَا جَاءَ فِیْ قتل الْحَيَّات وَغَيْرِهَا مِمَّا يذكر

باب: چھپکلی کو مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات' سانپوں کو مارنے کے بارے میں اور دیگر چیزوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4513 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل وزغة فِیْ اَوَّل ضَرْبَة فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة وَمَنْ قَتلهَا فِی الضَّرْبَة الثَّانِيَة فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة دون الْحَسَنَة الْاُولٰى وَمَنْ

قتلها في الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة لدون الثانية
رواه مسلم وأبو داود والترمذي وابن ماجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چھپکلی کو پہلی ہی ضرب میں ماردیتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو شخص دوسری ضرب میں اسے مارتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو پہلی والی سے کم ہوں گی' اور جو شخص تیسری ضرب میں مارتا ہے' تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو دوسری والی سے کم ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4514 - وفي رواية لمسلم من قتل وزغا في أول ضربة كتبت له مائة حسنة وفي الثانية دون ذلك وفي الثالثة دون ذلك . وفي أخرى لمسلم وأبي داود انه قال في أول ضربة سبعين حسنة

قال الحافظ وإسناد هذه الرواية الأخيرة منقطع لأن سهيلا قال حدثتني أختي عن أبي هريرة وفي بعض نسخ مسلم أخي

وعند أبي داود أخي أو أختي على الشك وفي بعض نسخ أخي وأختي بواو العطف وعلى كل تقدير فأولاد أبي صالح وهم سهيل وصالح وعباد وسودة ليس منهم من سمع من أبي هريرة وقد وجد في بعض نسخ مسلم في هذه الرواية قال سهيل حدثني أبي كما في الروايتين الأوليين وهو غلط والله أعلم

الوزغ هو الكبار من سام أبرص

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مارتا ہے' اس کے لئے ایک سونیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور دوسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی' اور تیسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی''۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ملیں گی''۔

حافظ کہتے ہیں: اس آخری والی روایت کی سند منقطع ہے' کیونکہ سہیل نامی راوی یہ کہتے ہیں: میری بہن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان کی ہے' صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے' یا شاید میری بہن نے یہ روایت بیان کی ہے' یعنی یہ شک کے ساتھ ہے' بعض نسخوں میں بھائی ہے اور بہن ہے' یعنی عطف کے ساتھ ہے' بہر حال ہر صورت میں اصل بات یہ ہے کہ ابوصالح کی اولاد یہ تھی' سہیل، صالح، عباد اور سودہ ان میں سے کسی نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت میں امام مسلم کے بعض نسخوں میں یہ بات بھی پائی گئی ہے' سہیل بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' جیسا کہ پہلی والی دو روایات میں یہ بات منقول ہے' اور یہ بھی غلطی ہے' باقی اللہ جانتا ہے۔

لفظ وزغ یہ چھپکلی سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔

4515 - وعن سائبة مولاة الفاكه بن المغيرة أنها دخلت على عائشة رضي الله عنها فرأت في بيتها

رمحا مَوْضُوعا فَقَالَت يَا ام الْمُؤْمِنِينَ مَا تصنعين بِهٰذَا قَالَت اقْتل بِهِ الأوزاغ فَإِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبرنَا اَن اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام لما الْقِي فِي النَّار لم تكن دَابَّة فِي الْاَرْض اِلَّا اطفات النَّار عَنهُ غير الوزغ فَإِنَّهُ كَانَ ينفخ عَلَيْهِ فَامر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالنَّسَائِيّ بِزِيَادَة

❀❀ فاکہ بن مغیرہ کی کنیز سائبہ بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر نیزہ رکھا ہوا پایا' تو دریافت کیا: اے اُم المومنین! آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتی ہوں کیونکہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا جا رہا تھا' تو روئے زمین کے ہر جانور نے آگ کو بجھانے کی کوشش کی تھی' صرف چھپکلی نے ایسا نہیں کیا تھا' یہ اس پر پھونکیں مار رہی تھی (تاکہ وہ اور بھڑک اٹھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مار دینے کا حکم دیا ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام نسائی نے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے۔

4516 - وَعَن ام شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتل الأوزاغ وَقَالَ كَانَ ينفخ على اِبْرَاهِيم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار ذكر النفخ

❀❀ سیدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلیوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مار رہی تھیں (تاکہ ان کی آگ اور بھڑک اٹھے)''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں پھونک مارنے کا ذکر ہے۔

4517 - وَعَن عَامر بن سعد عَن اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتل الوزغ وَسَماهُ فويسقا . رَوَاهُ مُسلم وَاَبُو دَاوُد

❀❀ عامر بن سعد' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4518 - وَعَن ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل حَيَّة فَلهُ سبع حَسَنَات وَمَنْ قتل وزغا فَلهُ حَسَنَة وَمَنْ ترك حَيَّة مَخَافَة عاقبتها فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه دون قَوْله وَمَنْ ترك اِلٰى آخِره

قَالَ الْحَافِظ روياه عَن الْمسيب بن رَافع عَن ابْن مَسْعُوْد وَلم يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے' اسے سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے' اسے ایک نیکی ملتی ہے' جو شخص خوف زدہ ہو کر سانپ کو چھوڑ دیتا ہے' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:
"جو شخص چھوڑ دیتا ہے"...... اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو مسیتب بن رافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے تاہم انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4519 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِ قَالَ بَيْنَمَا ابْن مَسْعُوْد يخطب ذَات يَوْم فَإِذا هُوَ بحية تمشين علی الْجِدَار فَقطع خطبَته ثُمَّ ضربهَا بِقَضِيبِه حَتّٰى قَتلهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل حَيَّة فَكَاَنَّمَا قتل مُشْركًا قد حل دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ من قتل حَيَّة اَوْ عقربا

❀❀ ابواحوص جشمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' وہاں ایک سانپ دیوار پر چڑھتا ہوا نظر آیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ درمیان میں روکا اور اپنی چھڑی کے ذریعے اس سانپ کو مار دیا' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص سانپ کو مارتا ہے' وہ گویا کہ ایسے مشرک کو قتل کرتا ہے' جس کا خون بہانا حلال ہو"۔
یہ روایت امام احمد امام ابویعلی اور امام طبرانی نے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
"جو شخص سانپ' یا بچھو کو مار دیتا ہے"۔

4520 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّات كُلهنَّ فَمَنْ خَافَ ثارهن فَلَيْسَ منى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ باسانيد رواتها ثِقَات اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن مَسْعُوْد لم يسمع من اَبِيه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر قسم کے سانپ مار دیا کرو' جو شخص ان کی آگ سے خوف زدہ ہوا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن کے راوی ثقہ ہیں' صرف عبدالرحمٰن بن مسعود نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

4521 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن يَعْنِی الْحَيَّات وَمَنْ ترك قتل شَیْءٍ مِنْهُنَّ خيفة فَلَيْسَ منا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جب سے انہوں نے ہمارے ساتھ جنگ شروع کی ہے' ہم نے بھی انہیں سلامت نہیں رہنے دیا' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سانپ تھے' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص خوف کی وجہ' ان میں سے کسی کو چھوڑ دے' وہ ہم میں سے

نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4522 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك الْحَیَّات مَخَافَةَ طلبهن فَلَیْسَ منا مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ یجزم مُوسَی بن مُسْلِم رَاوِیه بِاَن عِكْرِمَة رَفعه اِلٰی ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سانپوں کا پیچھا کرنے کے ڈر سے سانپ کو چھوڑ دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ شروع کی ہے' ہم نے ان کے ساتھ صلح نہیں کی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' موسیٰ بن مسلم نے اس بارے میں جزم نہیں کیا کہ عکرمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا نہیں؟

4523 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نُرِید اَن نكنس زَمْزَم وَاِن فِیهَا مِنْ هٰذِهِ الْجنان یَعْنِیْ الْحَیَّاتِ الصغار فَامر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بقتلهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاِسْنَاده صَحِیْح اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط مَا اَرَاهُ سمع من الْعَبَّاس الْجنان بِكَسْر الْجِیم وَتَشْدید النُّوْن جمع جَان وَهِی الْحَیَّة الصَّغِیرَة كَمَا فِی الحَدِیْثِ وَقِیْلَ الدقیقة الْخَفِیفَة وَقِیْلَ الدقیقة الْبَیْضَاء ویروی عَنِ ابْنِ عَبَّاس الْجنان مسخ الْجِنّ كَمَا مسخت القردة من بنی اِسْرَائِیل

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم زم زم کے کنویں پر چھپر ڈال دیں' لیکن اس میں یہ چھوٹے سانپ پائے جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مار دینے کا حکم دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس کی سند صحیح ہے' البتہ عبدالرحمٰن بن سابط نامی راوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

لفظ ''الجنان'' اس سے مراد چھوٹے سانپ ہیں' جیسا کہ یہ بات حدیث میں مذکور ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد باریک کیڑا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد سفید کیڑا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی گئی ہے:

''یہ چھوٹے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے' جس طرح بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا تھا''۔

4524 - وَعَنْ اَبِیْ لیلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن جنان الْبُیُوت فَقَالَ اِذا رَاَیْتُم مِنْهُنَّ شَیْئًا فِیْ مَسَاكِنكُمْ فَقولُوْا اَنْشدكُمْ الْعَهْد الَّذِیْ اَخذ عَلَیْكُمْ نوح اَنْشدكُمْ الْعَهْد الَّذِیْ اَخذ عَلَیْكُمْ سُلَیْمَان اَن لَا تؤذونا فَاِن عدن فاقتلوهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ كلهم من رِوَایَة ابْن اَبِیْ لیلی عَن ثَابت عَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِی

لیلی عَنْ اَبِیهِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْهِ وَابْن اَبِی لیلی هُوَ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِی لیلی یَاْتِی

❀❀ حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھر میں دیکھو تو یہ کہو: کہ میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہارے خلاف لیا تھا' اور میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں' جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہمیں اذیت نہ پہنچاؤ' اگر وہ دوبارہ نظر آئیں' تو تم انہیں مار دو۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' ابن ابولیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن ابولیلیٰ ہیں' جن کا ذکر آگے آئے گا۔

4525 - وَعَنْ نَافِع قَالَ كَانَ ابْن عمر يقتل الْحَيَّات كُلهنَّ حَتّٰى حَدثنَا اَبُوْ لبَابَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ قتل جنان الْبيُوت فَامسك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر قسم کے سانپ مار دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں نکل آنے والے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4526 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ لِاَبِیْ دَاوُد وَقَالَ اَبُوْ لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ قتل الْجنان الَّتِیْ تكون فِی الْبيُوت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفيتين فَاِنَّهُمَا اللَّذَان يخطفان الْبَصَر ويتبعان مَا فِیْ بطُوْن النِّسَاء

❀❀ ان سے منقول ایک روایت' جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے' البتہ دم کٹے اور دو نقطوں والے سانپ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ یہ دونوں بینائی کو ضائع کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیتے ہیں۔

4527 - وَعَنْ اَبِی السَّائِب اَنه دخل على اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ بَيته قَالَ فَوَجَدته يُصَلِّی فَجَلَست انتظره حَتّٰى يقْضِی صلَاته فَسمِعت تحريكا فِیْ عراجين فِیْ نَاحيَة الْبَيْت فالتفت فَاِذَا حَيَّة فَوَثَبت لأقتلها فَاَشَارَ اِلَیَّ اَن اجْلِسْ فَجَلَست فَلَمَّا انْصَرف اَشَارَ اِلٰى بَيت فِی الدَّار فَقَالَ اَترى هٰذَا الْبَيْت فَقُلْتُ نَعَم قَالَ كَانَ فِيْهِ فَتى منا حَدِيْثٍ عهد بعرس قَالَ فخرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَق فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتى يسْتَاْذن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بانصاف النَّهَار فَيرجع اِلٰى اَهله فاستاذنه يَوْمًا فَقَالَ خُذ عَلَيْك سِلَاحك فَاِنِّیْ اَخْشٰى عَلَيْك قُرَيْظَة فَاَخذ الرجل سلاحه ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَته بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَة فَاَهوى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ ليطعنها بِهٖ واصابته غيرَة فَقَالَت لَهٗ اكفف عَلَيْك رمحك وادخل الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا الَّذِیْ

اخرجنی فَدخل فَاِذَا بحية عَظِيْمَة منطوية على الْفراش فَاهوى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فانتظمها بِهٖ ثُمَّ خرج فركزه فِي الدَّار فاضطربت عَلَيْهِ فَمَا يدْرِي ايهمَا كَانَ اسْرع موتا الْحَيَّة ام الْفَتى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكرنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْع اللّٰه اَن يحييه لنا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لصاحبكم

ثُمَّ قَالَ اِن بِالْمَدِيْنَةِ جنا قد اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُم شَيْئًا فآذنوه ثَلَاثَة اَيَّام فَاِن بدا لكم بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان

❀❀ ابوسائب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے ہاں داخل ہوئے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا' تو ان کے انتظار میں بیٹھ گیا' جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو میں نے ان کے گھر کے کونے میں موجود لکڑیوں کے درمیان حرکت کی آواز سنی' تو وہاں ایک سانپ موجود تھا' میں اسے مارنے کے لئے اٹھا' تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: کیا تمہیں وہ گھر نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے بتایا: اس گھر میں ہماری قوم کا ایک نوجوان رہا کرتا تھا' جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھودنے کے لئے گئے' وہ نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت اجازت لے کر اپنی بیوی کے پاس واپس چلا جاتا تھا' ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہتھیار ساتھ رکھنا' کیونکہ مجھے تمہارے خلاف قریظہ کے حوالے سے اندیشہ ہے' اس شخص نے اپنا ہتھیار پکڑ لیا' وہ واپس گیا' تو اس کی بیوی دروازے پر کھڑی ہوئی تھی' اس نے نیزہ اس کو مارنے کے لئے اس کی طرف نیزہ بڑھایا' اسے بڑا غصہ آیا تھا (کہ میری بیوی دروازے پر کھڑی ہے) اس عورت نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو اور گھر کے اندر جا کر دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر آنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ نوجوان گھر میں داخل ہوا' تو وہاں ایک بڑا سانپ موجود تھا' جو زمین پر لپٹا ہوا پڑا تھا' اس نوجوان نے وہ نیزہ اس سانپ کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو اس نیزے میں پرو دیا' پھر وہ باہر نکلا اور محلے میں اس نیزے کو گاڑ دیا' سانپ نے اس پر حملہ کیا اور پھر یہ پتہ نہیں چلا کہ کس کی موت جلدی واقع ہوئی؟ سانپ کی' یا نوجوان کی؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لئے زندہ کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے جنات ہیں' جو اسلام قبول کر چکے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تم تین دن تک انہیں وارننگ دو' اگر وہ اس کے بعد بھی تمہارے سامنے آئیں' تو تم انہیں مار دو! کیونکہ وہ شیطان ہوگا''۔

4528 - وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوِهٖ وَقَالَ فِيْهِ اِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لهٰذِهِ الْبيُوت عوامر فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فحرجوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِر وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فادفنوا صَاحبكُم رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ اس کی مانند ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں میں رہنے والے بھی کچھ (جنات وغیرہ) ہوتے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تین مرتبہ اسے جانے کے لئے کہو' اگر وہ چلا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دو' کیونکہ وہ کافر ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے ساتھی کو (یعنی اس نوجوان کو) دفن کر دو!

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4529 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب على الْمِنبر يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّات واقتلوا ذَا الطفيتين و الأبتر فَإِنَّهُمَا يطمسان الْبَصَر ويسقطان الْحَبل قَالَ عبد اللّٰه فبينا انا اُطارد حَيَّةً اقتلها ناداني اَبُوْ لبَابَةَ لَا تقتلها قلت اِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتل الْحَيَّات قَالَ انه نهى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَات الْبُيُوت وَهن العوامر

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِيُّ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبے کے دوران سنا' کہ سانپوں کو مار دو! دودھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو مار دو' کیونکہ وہ بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہا تھا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے پکار کر یہ کہا: تم اسے نہ مارو! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے بتایا' اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا' کیونکہ وہ گھروں کو آباد کرنے والے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے قریبی الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

4530 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامر بقتل الْكلاب يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّات وَالْكلاب واقتلوا ذَا الطفيتين والأبتر فَإِنَّهُمَا يلتمسان الْبَصَر ويستسقطان الحبالى

قَالَ الْاَزْهَرِي ونرى ذٰلِكَ من سميتهما وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ سَالم قَالَ عبد اللّٰه بن عمر فَلَبِثت لَا أترك حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قتلتها فَبَيْنَمَا انا اطارد حَيَّةً يَوْمًا من ذَوَات الْبُيُوت مر بِي زيد بن الْخطاب وَاَبُوْ لبَابَة وَانا أطاردها فَقَالَا مهلا يَا عبد اللّٰه فَقُلْتُ اِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر بقتلهن قَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ ذَوَات الْبُيُوت

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کتوں کو مار دینے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سانپوں اور کتوں کو مار دو' اور دودھاری دار اور دم کٹے سانپوں کو بھی مار دو' کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں''۔

ازہری بیان کرتے ہیں: ہماری یہ رائے ہے کہ یہ ان دونوں کی خصوصیت ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا' میں اسے مار دیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں گھر میں نکل آنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا جبکہ میں اس وقت سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' تو ان دونوں نے کہا: اے عبداللہ! رک جاؤ' تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں کو (یعنی گھر میں نکل آنے والے سانپوں

کو) مارنے سے منع کیا ہے۔

4531 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوُد قَالَ اِن ابن عمر وجد بعد مَا حَدثہُ اَبُوْ لبَابَة حَیَّة فِیْ دَاره فَامر بهَا فاخرجت اِلَی البقیع

قَالَ نَافِع ثُمَّ رَاَیْتهَا بعد فِیْ بَیته الطفیتان بِضَم الطَّاء الْمُهْملَة وَاِسْکَان الْفَاء هما الخطان الأسودان فِیْ ظهر الْحَیَّة وأصل الطفیة خوصَة الْمقل شبه الخطین علی ظهر الْحَیَّة بخوصتی الْمقل وَقَالَ اَبُوْ عمر النمری یُقَال اِن الطفیتین جنس یکون علی ظَهره خطان أبیضان

والأبتر هُوَ الأفعی وَقِیْلَ جنس اَبتر کَاَنَّهٗ مَقْطُوْع الذَّنب وَقِیْلَ هُوَ صنف من الْحَیَّات اَزْرَق مَقْطُوْع الذَّنب اِذا نظرت اِلَیْهِ الْحَامِل اَلْقَت قَالَه النَّضر بن شُمَیْل

وَقَوله یلتمسان الْبَصَر مَعْنَاہُ یطمسانه بِمُجَرّد نظرهما اِلَیْهِ بخاصیة جعلهَا اللّٰه فِیْهِمَا

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب طَائِفَة من اَهْلِ الْعلم اِلی قتل الْحَیَّات أجمع فِی الصحاری والبیوت بِالْمَدِیْنَةِ وَغیر الْمَدِیْنَة وَلَمْ یستثنوا فِیْ ذٰلِکَ نوعا وَلَا جِنسا وَلَا موضعا وَاحْتَجُّوا فِیْ ذٰلِکَ بِاَحَادِیْث جَاءَ ت عَامَّة کَحَدِیْثِ ابْن مَسْعُوْد الْمُتَقَدّم وَاَبِیْ هُرَیْرَة وَابْن عَبَّاس وَقَالَت طَائِفَة تقتل الْحَیَّات أجمع اِلَّا سواکن الْبُیُوت بِالْمَدِیْنَةِ وَغَیرهَا فَاِنَّهُنَّ لَا یقتلن لما جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ لبَابَة وَزید بن الْخطاب من النَّهْی عَن قتلهن بعد الْاَمر بقتل جَمِیْع الْحَیَّات وَقَالَت طَائِفَة تنذر سواکن الْبُیُوت فِی الْمَدِیْنَة وَغَیرهَا فَاِن بدین بعد الْاِنْذَار قتلن وَمَا وجد مِنْهُنَّ فِیْ غیر الْبُیُوت یقتل من غیر اِنذار وَقَالَ مَالك یقتل مَا وجد مِنْهَا فِی الْمَسَاجِد وَاسْتدلَّ هٰؤُلَاءِ بقوله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن لهٰذِهِ الْبُیُوت عوامر فَاِذَا رَاَیْتُم مِنْهَا شَیْئًا فحرجوا عَلَیْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ

وَاخْتَار بَعْضُهُمْ اَن یَقُوْلُ لَهَا مَا ورد فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ لیلی الْمُتَقَدّم وَقَالَ مَالك یَکْفِیْهِ اَن یَقُوْلُ أحرج عَلَیْك بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن لَا تبدو لنا وَلَا تؤذینا وَقَالَ غَیره یَقُوْلُ لَهَا اَنْت فِیْ حرج اِن عدت اِلَیْنَا فَلَا تلومینا اَن نضیق عَلَیْك بالطرد والتتبع وَقَالَت طَائِفَة لَا تنذر اِلَّا حیات الْمَدِیْنَة فَقَط لما جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سعید الْمُتَقَدّم من اِسْلَام طَائِفَة من الْجِنّ بِالْمَدِیْنَةِ وَأما حیات غیر الْمَدِیْنَة فِیْ جَمِیْع الْاَرْض والبیوت فَتقتل من غیر اِنذار لانا لَا نتحقق وجود مُسلمین من الْجِنّ ثُمَّ وَلقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمس من الفواسق تقتل فِی الْحل وَالْحرم وَذکر مِنْهُنَّ الْحَیَّة

وَقَالَت طَائِفَة یقتل الأبتر وَذُو الطفیتین من غیر اِنذار سَوَاء کن بِالْمَدِیْنَةِ وَغَیرهَا لحَدِیْثِ اَبِیْ لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن قتل الْجنان الَّتِیْ تکون فِی الْبُیُوت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفیتین وَلِکُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْاَقْوَال وَجه قوی وَدَلِیل ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث بیان کردی' تو اس کے بعد ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے محلے میں ایک سانپ پایا' تو ان کے حکم کے تحت اس سانپ

کو بقیع کی طرف نکال دیا گیا' نافع بیان کرتے ہیں: اس کے بعد بھی میں نے ان کے گھر میں سانپ کو دیکھا تھا۔
لفظ 'طفیتان' اس سے مراد سانپ کی پشت پر موجود دو سیاہ لکیریں ہیں۔
لفظ طفیہ کا مطلب 'گوگل کا پتہ ہے' جو سانپ کی پشت پر موجود دو لکیروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔
ابوعمر نمری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: دو دھاریاں ایک جنس ہے' جو اس کی پشت پر ہوتی ہے اور دو سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

''ابتر'' یہ 'افعی' کو بھی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ ایک قسم ہے' جس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ سانپوں کی ایک مخصوص قسم ہے' جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' اگر حاملہ اسے دیکھ لے تو اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے۔
یہ بات نضر بن شمیل نے بیان کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''یہ دونوں نظر تلاش کرتے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ محض ان کی طرف دیکھنے سے بینائی رخصت ہو جاتی ہے اور یہ ایک خصوصیت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ان میں رکھی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا' خواہ وہ صحرا میں ہوں یا گھروں میں ہوں' شہر میں ہوں یا شہر سے باہر ہوں' اس بارے میں کسی نوع یا جنس یا جگہ کا استثناء نہیں ہے' ان حضرات نے اس بارے میں ان احادیث سے استدلال کیا ہے' جو عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' اس کے علاوہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول احادیث ہیں۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا' صرف گھروں میں رہنے والے سانپوں کو نہیں مارا جائے گا' خواہ وہ گھر شہر کے اندر ہو' یا شہر سے باہر ہو' انہیں اس لئے نہیں مارا جائے گا' کیونکہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ ان کو مارنے سے منع کیا گیا ہے' اگرچہ پہلے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرایا جائے گا' خواہ وہ شہر کے اندر ہوں' یا شہر سے باہر ہوں اگر ڈرانے کے بعد بھی وہ ظاہر ہو جاتے ہیں' تو انہیں مار دیا جائے گا' اور گھروں سے باہر جو سانپ نظر آتے ہیں' انہیں ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: سانپوں میں سے' جو کوئی مسجد میں مل جائے' اسے مار دیا جائے گا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

''یہ گھروں میں رہنے والے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ دھمکاؤ اگر وہ چلا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے مار دو''۔

بعض حضرات نے یہ بات اختیار کی ہے: سانپ سے وہ چیز کہی جائے گی' جو حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے' جو حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: آدمی کے لئے یہ پڑھ لینا بھی کافی ہے:

''میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور آخرت کے دن کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم ہمارے سامنے ظاہر نہ ہونا اور ہمیں اذیت

نہ پہنچاتا''۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: آدمی سانپ سے یہ بھی کہے گا: ''اگر تم دوبارہ ہماری طرف آئے' اور تمہیں نقصان ہوا' تو پھر تم ہمیں ملامت نہ کرنا کہ ہم نے تمہیں پرے کر کے' یا تمہارا پیچھا کر کے تمہیں تنگی کا شکار کیا ہے''۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: صرف مدینہ منورہ کے سانپوں کو ڈرایا جائے گا' کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ مدینہ منورہ کے جنات کے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا ہے' لیکن مدینہ منورہ کے علاوہ تمام روئے زمین' اور اس میں موجود گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا' کیونکہ اس کے علاوہ اور کسی جگہ پر ہمیں جنات میں سے مسلمانوں کے وجود کا پتہ نہیں چل سکتا' اس کی ایک دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے:

''پانچ قسم کے جانور فاسق ہیں' جنہیں حل اور حرم میں مار دیا جائے گا'' اور ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کا بھی ذکر کیا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: دم کٹے اور دو دھاری دار سانپ کو ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا' خواہ وہ مدینہ منورہ میں ہو' یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو' اس کی دلیل حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنان (یعنی چھوٹے سانپوں) کو مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' جو گھروں میں ہوتے ہیں' البتہ دم کٹے اور دو دھاری دھار کا معاملہ مختلف ہے۔

ان میں سے ہر ایک قول کی ایک مضبوط وجہ ہے اور ظاہر دلیل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4532 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نملة قرصت نَبيا من الْاَنْبِيَاء فَاَمر بقرية النَّمْل فأحرقت فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ فِیْ اَن قرصتك نملة فاحرقت أمة من الْاُمَم تسبح

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ فَهَلا نملة وَاحِدَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا' تو انہوں نے چیونٹیوں کی وادی کو جلا دینے کا حکم دیا' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا' تم نے پوری امت کو جلا دیا ہے' جو تسبیح پڑھا کرتی تھی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تم نے صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4533 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد قَالَ نزل نَبِی من الْاَنْبِيَاء تَحت شَجَرَة فلدغته نملة فَاَمر بجهازه فَاُخْرِج من تحتهَا ثُمَّ اَمر فأحرقت فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ هلا نملة وَاحِدَة

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ من غير مَا وَجه اَن هٰذَا النَّبِی هُوَ عُزَيْر عَلَيْهِ السَّلام وَفِیْ قَوْله فَهَلا نملة وَاحِدَة دَلِيل على اَن التحريق كَانَ جَائِزا فِیْ شريعتهم وَقد جَاءَ فِیْ خبر اَنه بقرية اَوْ بِمَدِيْنَة اَهلكها اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ يَا رب كَانَ فيهم صبيان ودواب وَمَنْ لم يقترف ذَنبا ثُمَّ اِنَّهٗ نزل تَحت شَجَرَة فجرت بِهٖ هٰذِهِ الْقِصَّة الَّتِیْ قدرهَا اللّٰه على يَدَيْهِ تَنْبِيها لَهٗ على اعتراضه على بديع قدرَة اللّٰه وقضائه فِیْ خلقه فَقَالَ اِنَّمَا قرصتك نملة

وَاحِدَةً فَهَلَّا قَتَلْتَ وَاحِدَةً وَفِي الْحَدِيثِ تَنْبِيهٌ عَلَى أَنَّ الْمُنْكَرَ إِذَا وَقَعَ فِي بَلَدٍ لَا يُؤْمَنُ الْعِقَابُ الْعَامُ

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

''ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا' تو وہاں ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا' تو انہوں نے اپنے سامان سفر کے بارے میں حکم دیا' اسے ہٹایا گیا' تو نیچے چیونٹیوں کی بلیں موجود تھیں' ان (نبی) کے حکم کے تحت انہیں جلادیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: ''تم نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور متن کے یہ الفاظ کہ ''صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جلادینا' ان کی شریعت میں جائز تھا' اور ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: کہ وہ ایک بستی یا ایک شہر میں تھے' جسے اللہ تعالیٰ نے ہلاکت کا شکار کردیا تھا' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس میں بچے اور جانور بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں' جنہوں نے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا (تو اس پورے شہر کو کیوں ہلاکت کا شکار کیا گیا ہے؟)۔

اس کے بعد یہ اتفاق ہوا کہ وہ ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو اس کے بعد یہ واقعہ پیش آ گیا' جو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں تقدیر میں طے کیا تھا' تاکہ انہیں اس چیز کے حوالے سے تنبیہ کی جائے' جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تقدیر کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا' جو اس کی مخلوق کے بارے میں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں بھی تو ایک چیونٹی نے ہی کاٹا ہے' تم نے صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہیں قتل کیا؟ اس حدیث میں اس بات کی تنبیہ پائی جاتی ہے کہ جب کسی شہر میں برائی پھیل جائے' تو ان سب پر عمومی عذاب نازل ہوسکتا ہے۔

4534 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النملة والنحلة والهدهد والصرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِي صَحِيحه

الصرد بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَفتح الرَّاء طَائِر مَعْرُوف ضخم الرَّأْس والمنقار لَهُ رِيش عَظِيم نصفه أَبيض وَنصفه أسود

قَالَ الْخطابِيّ أما نَهْيه عَن قتل النَّمْل فَإِنَّمَا اَرَادَ نوعا مِنْهُ خَاصا وَهُوَ الْكِبَار ذَوَات الأرجل الطوَال لِأَنَّهَا قَلِيلَة الْأَذَى وَالضَّرَر وَأما النحلة فَلِمَا فِيهَا من الْمَنْفَعَة وَأما الهدهد

والصرد فَإِنَّمَا نهى عَن قَتلهمَا لتَحْرِيم لحمهما وَذَلِكَ اَن الْحَيَوَان إِذا نهى عَن قَتله وَلم يكن لِحُرْمَة وَلَا لضَرَر فِيهِ كَانَ ذَلِك لتَحْرِيم لَحْمه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے چیونٹی' شہد کی مکھی' ہدہد' اور صرد''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''صرد'' ایک معروف پرندہ ہے' جس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس کی چونچ ہوتی ہے اور بڑے بڑے پر ہوتے ہیں' اس کا نصف حصہ سفید اور نصف حصہ سیاہ ہوتا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جہاں تک چیونٹیوں کو مارنے کی ممانعت کا تعلق ہے' تو اس کے ذریعے چیونٹیوں کی ایک خاص قسم مراد ہے اور اس سے مراد بڑی چیونٹی ہے' جس کی بڑی ٹانگیں ہوتی ہیں کیونکہ یہ کم اذیت پہنچاتی ہیں اور کم نقصان پہنچاتی ہیں۔

جہاں تک شہد کی مکھی کا تعلق ہے' تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فائدہ پایا جاتا ہے۔

جہاں تک ہدہد اور صرد کا تعلق ہے' تو ان دونوں کو قتل کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے' کیونکہ ان کا گوشت کھانا حرام ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی جانور کو مارنے سے منع کیا گیا ہو اور وہ کسی حرمت کی وجہ سے نہ ہو' اور نہ ہی اس میں کوئی ضرر ہو' تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہوگا۔

4535 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عبان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن طَبِيبا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ضفدع يَجْعَلهَا فِي دَوَاء فَنَهَاهُ عَن قَتلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ الضفدع بِكَسْر الضَّاد وَالدَّال وَفتح الدَّال لَيْسَ بجيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے دریافت کیا: کیا اسے دوا میں ڈالا جا سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''ضفدع'' میں 'ض' پر زیر ہے اور 'د' پر زبر ہے' یہ عمدہ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيب فِي اِنْجَاز الْوَعْد وَالْاَمَانَة

وَالتَّرْهِيبُ مِنْ اِخْلَافِه وَمِنَ الْخِيَانَةِ وَالْغَدْرِ وَقَتْلِ الْمُعَاهَدِ اَوْ ظُلْمِه

باب: وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

وعدے کی خلاف ورزی' خیانت' عہد شکنی' ذمی کو قتل کرنے' یا اس پر ظلم کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4536 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوا لي سِتا اتقبل لكم بِالْجنَّةِ اِذا حدث اَحَدُكُم فَلَا يكذب وَاِذا وعد فَلَا يخلف وَاِذا ائْتمن فَلَا يخن الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم فِي الصدْق

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے' جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت نہ کرے''...... الحدیث

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے سچائی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4537 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لي سِتا اَضمن لكم الْجنَّة اصدقوا اِذا حدثتم واَوفوا اِذا وعدتم واَدوا اِذا ائتمنتم الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' تم لوگ جب بات کرو تو سچ بولو جب وعدہ کرو تو پورا کرو جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت واپس کرو''..... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

4538 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من امته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ

قلت مَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4539 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن الْاَمَانَة نزلت فِي جذر قُلُوْب الرِّجَال ثُمَّ نزل الْقُرْآن فَعَلمُوا من الْقُرْآن وَعَلمُوا من السّنة ثُمَّ حَدثنَا عَن رفع الْاَمَانَة فَقَالَ ينَام الرجل النومة فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اَثَرهَا مثل الوكت ثُمَّ ينَام الرجل فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اَثَرهَا مثل اثر الْمجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٍ ثُمَّ اَخذ حَصَاة فدحرجها على رجله فَيُصْبِح النَّاس يتبايعون لَا يكَاد اَحد يُؤَدِّي الْاَمَانَة حَتّٰى يُقَال اِن فِي بني فلَان رجلا اَمينا حَتّٰى يُقَال للرجل مَا أظرفه مَا أعقله وَمَا فِي قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من اِيْمَان

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره ۔ الجذر بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ أصل الشَّيْء والوكت بِفَتْح الْوَاو وَاِسْكَان الْكَاف بعْدهَا تَاء مثناة هُوَ الْاَثر الْيَسِير

المجل بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْجِيم هُوَ تنفط الْيَد من الْعَمَل وَغَيره

وَقَوله منتبرا بالراء اَي مرتفعا

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی:

''امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی' پھر قرآن نازل ہوا' لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا' انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور ارشاد فرمایا: ایک شخص سوئے گا تو اس کے

دل سے امانت کو قبض کرلیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا معمولی سانشان باقی رہ جائے گا' پھر اس کے دل سے امانت کو قبض کیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا نشان یوں رہ جائے گا جس طرح کسی چھالے کا نشان ہوتا ہے' جیسے کسی انگارے کو تم اپنی ٹانگ پر رکھ دو' تو اس کے نتیجے میں ایک چھالہ نمودار ہوتا ہے' تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے' لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ کنکریاں لے کر وہ اپنے پاؤں پر رکھیں (اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر لوگوں کا یہ عالم ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے' تو ان میں سے کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا' یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی: بنو فلاں میں ایک امین شخص ہے' یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا: وہ کتنا تیز طرار اور کتنا عقل مند ہے؟ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا"۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الجذر سے مراد کسی چیز کی بنیاد ہے۔

لفظ وقت سے مراد معمولی سانشان ہے۔

لفظ مجل سے مراد کام کاج کرنے کی وجہ سے ہاتھ میں پیدا ہونے والا چھالہ

لفظ منتبر سے مراد اونچا ہونا ہے۔

4540 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يكفر الذُّنُوب كلهَا اِلَّا الْاَمَانَةَ قَالَ يُؤْتى العَبْد يَوْم الْقِيَامَة وَان قتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ أد أمانتك فَيَقُوْلُ اى رب كَيفَ وَقد ذهبت الدُّنْيَا فَيُقَالُ انْطَلقُوْا بِهٖ اِلَى الهاوية فَينْطَلق بِهٖ اِلَى الهاوية وتمثل لَهُ اَمَانَته كهيئتها يَوْم دفعت اِلَيْهِ فيراها فيعرفها فَيهْوِى فِيْ اَثَرهَا حَتّٰى يُدْرِكهَا فيحملها على مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى اِذا ظن انه خَارج فلت عَن مَنْكِبَيْهِ فَهُوَ يهوى فِيْ اَثَرهَا اَبَد الْاَبدين ثُمَّ قَالَ الصَّلَاة اَمَانَة وَالْوُضُوْء اَمَانَة وَالْوَزْن اَمَانَة والكيل اَمَانَة وَاَشْيَاء عددهَا وَاَشد ذٰلِكَ الودائع قَالَ يَعْنِيْ زَاذَان فَاَتيت الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَقُلْتُ اَلا ترى اِلٰى مَا قَالَ ابْن مَسْعُوْد قَالَ كَذَا قَالَ صدق أما سَمِعت اللّٰهَ يَقُوْلُ اِن اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَات اِلٰى اَهلهَا - (النساء)

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا وَذكر عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد فِيْ كتاب الزّهْد انه سَاَلَ اَبَاهُ عَنهُ فَقَالَ اِسْنَاده جيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' البتہ امانت کا معاملہ مختلف ہے' وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کسی بندے کو لایا جائے گا' خواہ اسے اللہ کی راہ میں شہید ہی کیوں نہ کیا گیا ہو اور اس سے کہا جائے گا: کہ تم اپنی امانت کو ادا کرو وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ دنیا تو ختم ہو چکی ہے' تو حکم ہوگا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ' اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو اس کے سامنے اس کی امانت آئے گی' جو اس دن کی مانند ہوگی' جب وہ امانت اس کے سپرد کی گئی تھی' وہ اسے دیکھے گا اور اسے پہچان لے گا وہ اس کے پیچھے جائے گا' یہاں تک کہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اسے کندھے پر اٹھا کر لے آئے گا' یہاں تک کہ جب وہ یہ گمان کرے گا کہ اب اس کی جان چھوٹنے والی ہے تو اس کے کندھے سے وہ امانت پھسل جائے گی اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز' ایک امانت ہے اور وضو' ایک امانت ہے' وزن' ایک امانت ہے' ماپنا' ایک امانت ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) آپ ﷺ نے

کچھ اور چیزیں بھی شمار کرائیں (اور پھر فرمایا:) لیکن ان میں سب سے زیادہ سخت وہ چیز ہے' جو کسی کے پاس رکھوائی گئی ہو۔

زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے وہ بات ملاحظہ فرمائی ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے؟ انہوں نے یہ کہا ہے' تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکان کو ادا کر دو''

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اسے کتاب ''الزہد'' میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کی سند عمدہ ہے۔

4541 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِي الصَّلَوَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہے' جس کا وضو نہ ہو (یا طہارت نہ ہو)''...... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4542 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطلع علينا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَالِيَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِي بأشد شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الدّين وألينه فَقَالَ أَلينه شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله وأشده يَا اَخا الْعَالِيَة الْاَمَانَة اِنَّهُ لَا دين لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لَهُ وَلَا زَكَاة لَهُ الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بالائی علاقے کا رہنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتایئے' جو اس دین میں سب سے زیادہ سخت شمار ہوتی ہے اور جو سب سے زیادہ نرم شمار ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ نرم اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اے بالائی علاقے کے رہنے والے شخص! اس دین میں سب سے زیادہ سخت چیز امانت ہے' اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز بھی نہیں ہے اور اس شخص کی زکوٰۃ بھی نہیں ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4543 - وَعَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فعلت أمتِي خمس عشرَة خصْلَة فَقَدْ حل بهَا الْبلَاء قيل وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا كَانَ الْمغنم دولا وَاِذا كَانَت الْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وأطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اَبَاهُ وَارْتَفَعت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وَكَانَ

زعيم الْقَوْمِ أرذلهم وَأكرم الرجل مَخَافَة شَره وشربت الْخمر وَلبس الْحَرِيْر واتخذت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وَلعن آخر هٰذِهِ الْأمة أولهَا فليرتقبوا عِنْد ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاء أَوْ خسفا أَوْ مسخا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا نعلم أحدًا روى هٰذَا الحَدِيْث عَن يحيى بن سعيد الْأَنْصَارِيّ غير الْفرج بن فضَالة

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی' تو آزمائش ان کے لئے حلال ہو جائے گی عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے' جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے' زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے' آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے' اپنے دوست کے ساتھ اچھائی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ زیادتی کرے مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں' قوم کا سب سے کمینہ فرد ان کا سردار بن جائے' اور آدمی کے شر کے خوف کی وجہ سے اس کی عزت کی جائے' شراب پی جائے' ریشم پہنا جائے' گانے والی عورتیں رکھی جائیں' آلات موسیقی رکھے جائیں' اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں' تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی' یا زمین میں دھنسائے جانے' یا مسخ کیے جانے کے کا انتظار کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے' جس نے یہ روایت یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے نقل کی ہو صرف فرج بن فضالہ نے اسے نقل کیا ہے۔

4544 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَة إِذا اتخذ الْفَيْء دولا وَالْأَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وَتعلم لغير دين وأطاع الرجل امْرَأَته وعق أمه وَأدنى صديقه وأقصى أَبَاهُ وَظَهرت الْأَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وساد الْقَبِيلَة فاسقهم وَكَانَ زعيم الْقَوْمِ أرذلهم وَأكرم الرجل مَخَافَة شَره وَظَهرت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وشربت الْخُمُور وَلعن آخر هٰذِهِ الْأمة أولهَا فليرتقبوا عِنْد ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاء وخسفا ومسخا وقذفا وآيات تتَابع كنظام بَال قطع سلكه فتتابع . قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

امام ترمذی کی ایک روایت میں' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے' امانت کو غنیمت سمجھا جائے' زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے' دین کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کیا جائے' آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے' اور اپنے دوست سے قریب ہو اور اپنے باپ سے دور ہو مساجد میں آوازیں بلند ہوں' قبیلے کا سردار ان کا فاسق شخص بن جائے' سب سے کمینہ لوگوں کا لیڈر بن جائے' آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف کی وجہ سے کی جائے' گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی غالب آجائیں' شراب پی جانے لگے' اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں' تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی' یا زمین میں دھنسائے جانے' یا مسخ کیے جانے' یا پتھر مارے جانے کا انتظار کرنا چاہیے' یہ نشانیاں یکے بعد دیگرے رونما ہوں گی' جس طرح اگر کوئی ہار ٹوٹ جائے' تو اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4545 - وَرُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تقول اللّٰهُمَّ اِنِّيْ بك فلا اقطع وَالْاَمَانَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّيْ بك فلا اخان وَالنعمَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّيْ بك فلا اكفر . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہیں' رحم (یعنی رشتے داری) وہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو مجھے نہ کاٹا جائے' امانت' جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرے ساتھ خیانت نہ کی جائے' اور نعمت' جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرا کفران نہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4546 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير كُم قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يكون بعدهمْ قوم يشْهدُونَ وَلَا يستشهدون ويخونون وَلَا يؤتمنون وينذرُوْنَ وَلَا يُوفونَ وَتظهر فيهم السّمن . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے' جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی' وہ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں قرار نہیں دیا جائے گا' وہ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹاپا ظاہر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4547 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ الحمساء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبيع قبل اَن يبْعَث فَبَقيت لَهُ بَقِيَّة ووعدته اَن آتيه بهَا فِيْ مَكَانَهُ فنسيت ثُمَّ ذكرت بعد ثَلَاث فَجئْت فَإِذا هُوَ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا فَتى لقد شققت عَلَيّ اَنا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاث أنتظرك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت كِلَاهُمَا عَنْ اِبْرَاهِيْم بن طهْمَان عَنْ بديل بن ميسرَة عَنْ عبد الْكَرِيم عَنْ عبد اللّٰه بن شَقِيق عَنْ اَبِيْهِ عَنْهُ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ مُحَمَّد بن يحيى هٰذَا عندنَا عبد الْكَرِيم بن عبد اللّٰه بن شَقِيق .

وَقد ذكر عبد اللّٰه بن اَبِيْ الحمساء اَبُوْ عَلِيّ بن السكن فِيْ كتاب الصَّحَابَة فَقَالَ رُوِيَ حَدِيْث اِبْرَاهِيْم بن طهْمَان عَنْ بديل بن ميسرَة عَنِ ابْنِ شَقِيق عَنْ اَبِيْهِ وَيُقَال عَنْ بديل عَنْ عبد الْكَرِيم الْمعلم وَيُشبه اَن يكون مَا ذكره اَبُوْ عَلِيّ من اِسْقَاط عبد الْكَرِيم مِنْهُ هُوَ الصَّوَاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سودا کیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ادائیگی کرنی تھی' تو میں نے یہ وعدہ کیا کہ میں فلاں جگہ پر آپ کے پاس آتا ہوں' پھر میں بھول گیا' تین دن بعد مجھے یہ بات یاد آئی' جب میں وہاں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نوجوان!

تم نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے' میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے بدیل بن میسرہ کے حوالے سے عبدالکریم کے حوالے سے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حمساء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: یہ شخص ہمارے نزدیک عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ علی بن سکن نے کتاب "الصحابہ" میں کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے شقیق کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد سے روایت منقول ہے' اور ایک قول کے مطابق بدیل کے حوالے سے' عبدالکریم معلم کے حوالے سے روایت منقول ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

ابوعلی نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ساقط ہوگا اور یہی درست ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4548 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا ائتمن خَان . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَزَادَ مُسْلِم فِیْ رِوَایَةٍ لَهُ وَاِن صلی وَصَامَ وَزعم انه مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"منافق کی نشانیاں تین ہیں' جب بولتا ہے' تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے' تو خلاف ورزی کرتا ہے' اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے' تو خیانت کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"خواہ وہ نماز پڑھتا ہو' روزے رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے"۔

4549 - وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی من حَدِیْثِ انس وَلَفظِه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلَاثٌ من كن فِیْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلی وَحج وَاعْتمر وَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِم . فَذكر الحَدِیْث

❀❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ منافق ہوگا' خواہ وہ روزہ رکھے' نماز پڑھے' حج کرے اور عمرہ کرے' اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں"...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4548-صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب علامة المنافق - حدیث:33'صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب بیان خصال المنافق - حدیث:114'مستخرج أبی عوانة - کتاب الإیمان' بیان المعاصی التی یخرج صاحبها من الإیمان عند فعلها والمعاصی التی - حدیث:31'السنن للنسائی - کتاب الإیمان وشرائعه' علامة المنافق - حدیث:4959'السنن الکبری للنسائی - سورة النساء' علامة المنافق - حدیث:10686'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الإقرار' باب ما جاء فی إقرار المریض لوارثه - حدیث:10714'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:8503'مسند أبی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6399

4550 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من كن فِيهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَت فِيهِ خصْلَة مِنْهُنَّ كَانَت فِيهِ خصْلَة من النِّفَاق حَتّٰى يدعها اذا ائتمن خَان وَاِذَا حدث كذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی' تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا' جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4551 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جمع اللّٰه الْاَوَّلين وَالآخرين يَوْم الْقِيَامَة يرفع لكل غادر لِوَاء فَقِيلَ هٰذِهِ غدرة فلَان ابْن فلَان . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' جب اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' تو ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا بلند کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی (کا علامتی نشان) ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4552 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم لكل غادر لِوَاء يَوْم الْقِيَامَة يعرف بِهِ يُقَال هٰذِهِ غدرة فلَان

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قیامت کے دن' ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا ہوگا' جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا' یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے''۔

4553 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي أعوذ بك من الْجُوْع فَاِنَّهُ بئس الضجيع وَاَعُوْذ بك من الْخِيَانَة فَاِنَّهَا بئست البطانة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری شور مچانے والی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری ساتھی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4554 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى ثَلَاثَة اَنا خصمهم يَوْم الْقِيَامَة رجل اُعطي بِي ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَاَكل ثمنه وَرجل اسْتَاجر اَجِيرا فاستوفى مِنْهُ الْعَمَل وَلَمْ يوفه أجره - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن' میں اُن کا مقابل فریق ہوں گا' ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر پناہ دی ہو اور پھر اس کی خلاف ورزی کی ہو' ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی ہو اور ایک وہ شخص جس نے کسی کو مزدور رکھا ہو' اور اس سے کام پورا لے لیا ہو اور اسے معاوضہ پورا نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4555 - وَعَنْ يَزِيْد بن شريك قَالَ رَاَيْت عليا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على الْمِنْبَر يخْطب فَسَمعته يَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا عندنَا من كتاب نقرؤه اِلَّا كتاب اللّٰه وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَة فنشرها فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَان الْاِبِل وَاَشْيَاء من الْجِرَاحَات وفيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذمَّة الْمُسلمين وَاحِدَةٌ يسْعَى بهَا اَدْنَاهُم فَمَنْ اَخْفَر مُسلما فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه . يُقَال اَخْفَر بِالرجلِ اِذا غدره وَنقض عَهده

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی ایسی تحریر نہیں ہے' جسے ہم پڑھتے ہوں' صرف اللہ کی کتاب ہے' یا یہ صحیفہ ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کھولا' تو اس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے' اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے' ان کا عام فرد بھی اس کے بارے میں کوشش کرے گا' جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفر بالرجل'' یعنی جب اس نے عہد شکنی کی ہو اور عہد کو توڑ دیا ہو۔

4556 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ خطبَته فَذكر الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير من حَدِيْثِ ابْن عمر وَتقدم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں خطبہ دیتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کا عہد نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران یہ ارشاد فرمایا:''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے۔

4557 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد اِلَّا كَانَ الْقَتْل بَيْنَهُمْ وَلَا ظَهرت الْفَاحِشَة فِيْ قوم اِلَّا سلط عَلَيْهِمُ الْمَوْت وَلَا منع قوم الزَّكَاة اِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے' تو ان کے درمیان قتل و غارت گری پھیل جاتی ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی پھیل جائے' تو ان پر موت کو مسلط کر دیا جاتا ہے' اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کر دے' تو ان سے بارش کو روک لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4558 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم عَنْ عدَّة من اَبنَاء اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم معاهدا اَوْ انتقصه اَوْ كلفه فَوق طاقته اَوْ اَخذ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْر طيب نَفسه فَاَنَا حجيجه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْاَبْنَاء مَجْهُوْلُوْنَ

❀❀ صفوان بن سلیم نے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعدد صاحبزادوں کے حوالے سے' ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ذمی پر ظلم کرے' یا اس کی تنقیص کرے' یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ کام کا پابند کرے' یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کر لے' تو قیامت کے دن میں اس کا مقابل فریق ہوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے مجہول ہیں۔

4559 - وَعَنْ عَمْرو بن الْحمق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا رجل اَمن رجلا على دَمه ثُمَّ قَتله فَاَنَا من الْقَاتِل بَرِيء وَاِن كَانَ الْمَقْتُوْل كَافِرًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَه فَاِنَّهُ يحمل لِوَاء غدر يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جان کے حوالے سے امان دیدے اور پھر اسے قتل کر دے' تو میں اس قاتل سے لاتعلق ہوؤں گا' اگرچہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے' جو قیامت کے دن اپنی عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے گا۔

4560 - وَعَنْ اَبِى بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَيْرِ حَقِّهَا لم يرح رَائِحَة الْجَنَّة وَإِن ريح الْجَنَّة ليوجد من مسيرَة مائَة عَام

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

4561 - وَفِىْ رِوَايَةٍ من قتل معاهدا فِىْ عَهده لم يرح رَائِحَة الْجَنَّة وَإِن رِيحهَا ليوجد من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَهُوَ عِنْد اَبِىْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظ وَتقدم

قَوْلِه لم يرح قَالَ الْكسَائِى هُوَ بِضَم الْيَاء من قَوْلِه أرحت الشَّىْء فَأَنا أريحه إِذا وجدت رِيحه وَقَالَ اَبُوْ عَمْرو لم يرح بِكَسْر الرَّاء من رحت أريح إِذا وجدت الرّيح وَقَالَ غَيرهمَا بِفَتْح الْيَاء وَالرَّاء وَالْمعْنَى وَاحِد وَهُوَ شم الرَّائِحَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کے ساتھ معاہدے کے دوران اسے قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے مختلف الفاظ میں نقل کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''لم یرہ'' امام کسائی بیان کرتے ہیں: اس میں 'ی' پر پیش پڑھی جائے گی۔

لفظ ''ارحت'' سے مراد یہ ہے کہ میں نے اس کی خوشبو پائی۔

ابوعمرو کہتے ہیں: لفظ ''لم یرح'' اس میں 'ر' پر زیر ہے۔ یہ لفظ ''رحت اریح'' ہے کہ جب میں خوشبو کو پاؤں۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں ی اور ر پر زبر پڑھی جائے گی اور اس کا معنی ایک ہی ہے اور وہ خوشبو سونگھنا ہے۔

4562 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا من قتل نفسا معاهدة لَهُ ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله فقد أخفر بِذِمَّة اللّٰه فَلَا يرح رَائِحَة الْجَنَّة وَإِن رِيحهَا ليوجد من مسيرَة سبعين خَرِيفًا رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبردار! جو شخص کسی ذمی کو قتل کردے' جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہو اور اس کے رسول کا ذمہ ہو' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی کرے گا' اور وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

التَّرْغِيبُ فِي الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالٰى
والترهيب من حب الأشرار وَاَهْلِ الْبدعِ لاَنَ الْمَرْءَ مَعَ من أحب

باب: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات' کیونکہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھے گا

4563 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث من كن فِيْهِ وجد بِهن حلاوة الْإِيمَان من كَانَ اللّٰهِ وَرَسُوله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سواهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عبدا لَا يُحِبهُ اِلَّا لله وَمَنْ يكره اَن يعود فِي الْكفْر بعد اَن أنقذه الله مِنْهُ كَمَا يكره اَن يقذف فِي النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں' جس شخص کے اندر ہوں گی' وہ ان کے ذریعے ایمان کی حلاوت کو پالے گا' جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول' ان کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں' جو شخص کسی بندے سے محبت رکھتا ہو اور اس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو' اور جو شخص کفر کی طرف دوبارہ جانے کو' اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچالیا ہو' اسی طرح ناپسند کرتا ہو' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے''۔

4564 - وَفِيْ رِوَايَةٍ ثَلَاث من كن فِيْهِ وجد حلاوة الْإِيمَان وطعمه اَن يكون الله وَرَسُوله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سواهُمَا وَاَن يحب فِي الله وَيبغض فِي الله وَاَن توقد نَار عَظِيْمَة فَيَقَع فِيهَا اَحَبَّ اِلَيْهِ من اَن يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تین باتیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت اور اس کے ذائقے کو پالے گا' یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ان کے علاوہ ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہوں' اور یہ کہ وہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھے اور اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھے' اور یہ کہ اگر بہت سی آگ جلائی جائے' تو اس آگ میں گر جانا' اُس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4565 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْم الْقِيَامَة اَيْنَ المتحابون بجلالي الْيَوْم أظلهم فِي ظِلِّي يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّي . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنا سایہ فراہم کروں گا' جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4566 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يجد حلاوة الْاِيمَان فليحب الْمَرْءَ لَا يُحِبهُ اِلَّا لله . رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْقين وَصحح اَحدهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی حلاوت کو پالے' تو اسے کسی ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے' جس کے ساتھ اسے صرف اللہ کے لئے محبت ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے دو حوالوں سے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں میں سے ایک کو صحیح قرار دیا ہے۔

4567 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَة يظلهم الله فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِيْ عبَادَة الله وَرجل قلبه مُعَلّق فِي الْمَسَاجِد وَرجلَانِ تحابا فِي الله اجْتمعَا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّي اَخَاف الله وَرجل تصدق بِصَدَقَة فاخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر الله خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران وہ نوجوان' جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حالت پر اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں' اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے تو وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4568 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْاِيمَان اَن يحب الرجل رجلا لَا يُحِبهُ اِلَّا لله من غير مَال اعطاهُ فَذٰلِكَ الْاِيمَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی شخص کے ساتھ محبت رکھے اور وہ اُس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھے (وہ محبت) کسی مال کی وجہ سے نہ ہو' جو دوسرے شخص نے اسے دیا ہو' یہی چیز ایمان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4569 - وَعَنْ اَنَس بن مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تحاب رجلَانِ

فِی اللّٰہِ اِلَّا کَانَ احبھما اِلَی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اشدھما حبا لصاحبہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ یعلی وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح اِلَّا مبارك بن فضالۃ وَرَوَاہُ ابن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا کَانَ أفضلھما أشدھما حبا لصاحبہ ۔ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو دوسرے شخص کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف مبارک بن فضالہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والا وہ شخص ہوگا' جو دوسرے فرد کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4570 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم خیر الْاَصْحَاب عِنْد اللّٰہ خَیرھُمْ لصَاحبہ وَخیر الْجِیرَان عِنْد اللّٰہ خَیرھُمْ لجارہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک' پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4571 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یرفعہُ قَالَ مَا من رجلَیْنِ تحابا فِی اللّٰہ بِظَھْر الْغَیْب اِلَّا کَانَ أحبھما اِلَی اللّٰہ أشدھما حبا لصَاحبہ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب بھی دو افراد اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے کے ساتھ (ایک دوسرے کی) غیر موجودگی میں محبت رکھتے ہیں' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4572 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحبَّ

رجلا للہ فَقَالَ اِنِّیْ احبك للہ فدخلا جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ فَکَانَ الَّذِیْ اَحَبَّ ارفع منزلۃ من الْاخر واحق بِالَّذِیْ اَحَبَّ لِلّٰہِ . رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت رکھتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے اور (اُن دونوں میں سے) جو شخص زیادہ محبت رکھتا ہے وہ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بلند مرتبے پر ہوگا اور اس شخص سے زیادہ حق دار ہوگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4573 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رجلا زار اَخا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃ اُخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِید اَخا لی فِیْ هٰذِہِ الْقَرْیَۃ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْہِ من نعْمَۃ تربها قَالَ لَا غیر اَنِّیْ احبہ فِی اللہ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْكَ اِن اللہ قد احبك کَمَا احببتہ فِیْہِ . رَوَاہُ مُسْلِم

الْمدرجۃ بِفَتْح الْمِیم وَالرَّاء هِیَ الطَّرِیْق قَوْلہ :تربها ای تقوم بها وتسعی فِیْ صَلَاحها

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیجا' جب وہ شخص وہاں پہنچا' تو فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے بتایا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جارہا ہوں' فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی مہربانی کی تھی' جس کا تم بدلہ دینے جارہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے بتایا: میں اللہ کی طرف سے' تمہاری طرف قاصد کے طور پر آیا ہوں' اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اس سے محبت رکھتے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ المدرجہ سے مراد راستہ ہے

لفظ تربها سے مراد اس کا خیال رکھنا اور اس کی بہتری کی کوشش کرنا ہے۔

4574 - وَعَنْ اَبِیْ اِدْرِیس الْخولَانِیّ قَالَ دخلت مَسْجِد دمشق فَاِذَا فَتی براق الثنایا وَاِذَا النَّاس مَعَہ فَاِذَا اخْتلفُوا فِیْ شَیْءٍ اسندوہ اِلَیْہِ وصدروا عَن رَاْیہ فَسَاَلت عَنہُ فَقیل هٰذَا معَاذ بن جبل فَلَمَّا کَانَ من الْغَد هجرت فَوَجَدتہ قد سبقنی بالتهجیر وَوَجَدتہ یُصَلِّی فانتظرتہ حَتّٰی قضی صلَاتہ ثُمَّ جئتہ من قبل وَجهہ فَسلمت عَلَیْہِ ثُمَّ قلت لَہٗ وَاللہ اِنِّیْ لَاحبك للہ فَقَالَ آللّٰہُ فَقُلْتُ آللّٰہُ فَقَالَ آللّٰہُ فَقُلْتُ اللہ فَاَخذ بحبوۃ رِدَائی فجذبنی اِلَیْہِ فَقَالَ ابشر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

'' قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَجَبت محبتی للمتحابین فِیَّ وللمتجالسین فِیَّ وللمتباذلین فِیَّ''

رَوَاہُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نوجوان موجود تھے' جن کے سامنے کے دانت چمک دار تھے' ان کے ساتھ کچھ دیگر لوگ بھی تھے' جب بھی ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوتا تھا' تو وہ لوگ ان صاحب کی طرف رخ کرتے تھے اور ان کی رائے کی طرف رجوع کرتے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو بتایا گیا یہ (نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں' اگلے دن میں جلدی (مسجد میں) آ گیا' تو میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آ چکے ہوئے تھے' میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا' میں ان کا انتظار کرنے لگا' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا پھر میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے لئے' آپ سے محبت رکھتا ہوں' انہوں نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' تو انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں بھی نقل کیا ہے۔

4575 - وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِمعاذ وَاللّٰه اِنِّیْ لَاُحبك لغير دنيا اَرْجُو اَن أصيبها مِنْك وَلَا قرَابَة بيني وَبَيْنك قَالَ فَلَا شَیْءٍ قلت لله قَالَ فجذب حبوتي ثُمَّ قَالَ ابشر اِن كنت صَادِقا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ المتحابون فِي اللّٰه فِيْ ظلّ الْعَرْش يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله يَغْبِطُهُمْ بمكانهم النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ قَالَ وَلَقِيت عبَادَة بن الصَّامِت فَحَدَّثته بِحَدِيْثِ معَاذ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَن ربه تبَارَك وَتَعَالٰى حقت محبتي على المتحابين فِيْ وحقت محبتي على المتناصحين فِيْ وحقت محبتي على المتباذلين فِيْ هم على مَنَابِر من نور يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقُوْنَ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور یہ کسی دنیاوی فائدے کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ توقع ہو کہ مجھے آپ سے یہ فائدہ حاصل ہو جائے گا' اور نہ ہی (یہ محبت) میرے اور آپ کے درمیان' کسی رشتے داری کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: جب ایسی کوئی چیز نہیں ہے (تو پھر کس وجہ سے ہے؟) میں نے کہا: اللہ کی وجہ سے ہے' تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا اور پھر فرمایا: اگر تم سچے ہو' تو تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' اور ان لوگوں کے مقام پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے''۔

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سنائی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پروردگار کے حوالے سے' یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں' یہ لوگ نور کے بنے ہوئے منبروں پر موجود ہوں گے انبیاء' شہداء اور صدیقین' اِن دونوں پر رشک کریں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4576 - وروى التِّرْمِذِيّ حَدِيْث معاذ خَ فَقَط وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون فِيْ جلالي لَهُمْ مَنَابِر من نور يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ امام ترمذی نے' صرف حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کو نور سے بنے ہوئے منبر ملیں گے اور انبیاء اور شہداء' اُن لوگوں پر رشک کریں گے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4577 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأثر عَن ربه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ حقت محبتي للمتحابين فِيْ وحقت محبتي للمتواصلين فِيْ وحقت محبتي للمتزاورين فِيْ وحقت محبتي للمتباذلين فِي . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جانے والوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4578 - وَعَن شُرَحْبِيل بن السمط اَنه قَالَ لعَمْرو بن عبسة هَلْ اَنْت محدثي حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَان وَلَا كذب قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتحابون من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتزاورُوْنَ من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتباذلون من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتصادقون من اَجلي

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ شرحبیل بن سمط کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے؟ جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس میں کوئی بھول چوک اور غلط بیانی نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4579 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله جلساء يَوْم الْقِيَامَة عَن يَمِين الْعَرْش وكلتا يَدي الله يَمِين على مَنَابِر من نور وُجُوههم من نور لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ وَلَا صديقين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم المتحابون بِجلَال الله تبَارك وَتَعَالَى المتحابون بِجلَال الله تبَارك وَتَعَالَى . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَاد لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' عرش کے دائیں طرف اللہ تعالیٰ کے کچھ مہمان ہوں گے' ویسے اللہ تعالیٰ کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں' وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے' ان کے چہرے نور سے بنے ہوئے ہوں گے' وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے اور نہ صدیقین ہوں گے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے' وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4580 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من عباد الله عبادا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء يَغْبِطهُمْ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاء قِيلَ من هم لَعَلَّنَا نحبهم قَالَ هم قوم تحَابوا بِنور الله من غير اَرْحَام وَلَا اَنْسَاب وُجُوههم نور على مَنَابِر من نور لَا يخَافُونَ اِذا خَافَ النَّاس وَلَا يحزنون اِذا حزن النَّاس ثُمَّ قَرَاَ اَلا اِن اَوْلِيَاء الله لَا خوف عَلَيْهِم وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ (يُونُس)

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں' جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے' عرض کی گئی: وہ کون لوگ ہوں گے؟ (آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں) تاکہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جو کسی رشتے داری کے تعلق' یا نسبی تعلق کے بغیر' اللہ تعالیٰ کے نور (اور اس کی رضامندی) کی خاطر' ایک دوسرے سے

محبت رکھتے ہوں گے'ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے' جب لوگ غمگین ہوں گے' یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے' جب لوگ غمگین ہوں گے' تو یہ غمگین نہیں ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4581 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه عبادا يجلسهم يَوْمَ الْقِيَامَة على مَنَابِر من نور يغشى وُجُوْهِهِمُ النُّور حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىْ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں' جنہیں قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبروں پر بٹھائے گا' ان کے چہروں کو نور ڈھانپ لے گا' اور ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک مخلوق کا حساب پورا نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4582 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون بجلالى فِىْ ظلّ عَرْشِى يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّى . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ' اس دن میرے عرش کے سائے میں ہوں گے' جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4583 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبْعَثَن اللّٰه اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَة فِىْ وُجُوْهِهِمُ النُّور على مَنَابِر اللُّؤْلُؤ يَغْبِطُهُمُ النَّاس لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ قَالَ فجثى اَعْرَابِى على رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جلهم لنا نعرفهم قَالَ هم المتحابون فِى اللّٰه من قبائل شَتّٰى وبلاد شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ على ذكر اللّٰه يذكرُوْنَهٗ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا' جن کے چہرے نور کے ہوں گے' اور وہ موتیوں سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے' لوگ ان پر رشک کریں گے' وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہدا ہوں گے' راوی بیان کرتے ہیں' تو ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ! آپ ان کے بارے میں ہمیں بتائیں' تاکہ ہم ان کی شناخت حاصل کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جو مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4584 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن من عباد الله لأناسا ما هم بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَة بمكانهم مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فخبرنا من هم قَالَ هم قوم تحابوا بروح الله على غير اَرْحَام بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَال يَتَعَاطُونَهَا فَوَاللّٰهِ اِن وُجُوْهَهم لنور وَاِنَّهُم لعلى نور وَلَا يَخَافُوْنَ اِذا خَافَ النَّاس وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذا حزن النَّاس وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلا اِن اَوْلِيَاء اللّٰه لا خوف عَلَيْهِمْ وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ (يُونس) . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مرتبہ ومقام پر' قیامت کے دن انبیاء اور شہداء رشک کریں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جن کے درمیان آپس میں کوئی رشتے داری نہیں ہوگی' کوئی مالی لین دین کا تعلق نہیں ہوگا' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' اللہ کی قسم ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ لوگ نور پر ہوں گے' اور جب لوگ خوف زدہ ہوں گے' تو انہیں خوف نہیں ہوگا' جب لوگ غمگین ہوں گے تو یہ غمگین نہیں ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''خبردار! اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4585 - وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اسمعوا واعقلوا وَاعْلَمُوا اَن للّٰه عَزَّ وَجَلَّ عبادا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ على مَنَازِلِهِمْ وقربهم من الله فجثى رجل من الْاَعْرَاب من قاصية النَّاس وألوى بِيَدِهِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاس مِنَ النَّاس لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ على مَجَالِسِهِمْ وقربهم من الله أنعتهم لنا جلهم لنا يَعْنِيْ صفهم لنا شكلهم لنا فسر وَجه النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسؤال الْاَعْرَابِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هم نَاس من أفناء النَّاس ونوازع الْقَبَائِل لم تصل بَيْنَهُمْ اَرْحَام مُتَقَارِبَة تحابوا فِي الله وتصافوا يضع اللّٰه لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَة مَنَابِر من نور فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا فَيَجْعَل وُجُوْهَهُمْ نورا وثيابهم نورا يفزع النَّاس يَوْمَ الْقِيَامَة وَلَا يفزعون وهم اَوْلِيَاء اللّٰه لَا خوف عَلَيْهِمْ وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! سن لو اور سمجھ لو اور جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی قدر ومنزلت اور قربت پر انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے' تو ایک دیہاتی شخص گھٹنوں کے بل جھک گیا' وہ پیچھے بیٹھا ہوا تھا' اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' اور عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن انبیاء اور شہداء' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ' ان کے مرتبہ ومقام اور قربت پر رشک کریں گے

تو آپ اس کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کریں اور ان کی صفات ہمارے سامنے بیان کریں' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک دیہاتی کے اس سوال پر مسرور ہوگیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے' ان کے درمیان کوئی رشتے داری کا تعلق نہیں ہوگا' یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں گے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبر رکھوائے گا' تو یہ لوگ ان پر بیٹھیں گے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نورانی بنادے گا' ان کے کپڑوں کو نورانی بنادے گا' (دوسرے) لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن یہ لوگ خوف زدہ نہیں ہوں گے' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں' جنہیں کوئی خوف نہیں ہوگا' اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4586 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لعمدا من ياقوت عَلَيْهَا غرف من زبرجد لَهَا اَبْوَاب مفتحة تضیء كَمَا يضیء الْكَوْكَب الدُّرِّیّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من يسكنهَا قَالَ المتحابون فِی اللّٰه والمتباذلون فِی اللّٰه والمتلاقون فِی اللّٰه . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں یاقوت سے بنا ہوا ایک ستون ہے' جس کے اوپر زبرجد سے بنا ہوا بالاخانہ ہے' جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ یوں جگمگاتا ہے' جس طرح چمکتا ہوا ستارہ جگمگاتا ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں کون رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے' لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگ اور اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے لوگ (وہاں رہیں گے)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4587 - وَرُوِیَ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غرفا ترى ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدهَا اللّٰه للمتحابين فِيهِ والمتزاورين فِيهِ والمتباذلين فِيهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا اندر کا حصہ باہر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ذات کے لئے' ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں' اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں' اور اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4588 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أفضل الْاِيمَان قَالَ اَنْ تحب لله وَتبغض لله وتعمل لسانك فِی ذكر اللّٰه قَالَ وماذا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تحب للنَّاس مَا تحب لنَفسك وَتكره لَهُم مَا تكره لنَفسك . رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھو تم اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم لوگوں کے لئے اُسی چیز کو پسند کرو' جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے اُسی چیز کو ناپسند کرو' جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4589 - وَعَنْ عَمْرِو بن الجموح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجِد العَبْد صَرِيْح الْإِيمَان حَتّٰى يحب لله تَعَالٰى وَيبغض لله فَإِذَا اَحَبَّ لله تَبَارَك وَتَعَالٰى وَاَبْغض لله فَقَدْ اسْتحق الْوَلَايَة لله تَعَالٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْه رشدين بن سعد

❀❀ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ صریح ایمان کو اس وقت تک نہیں پا سکتا' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت نہیں رکھتا' اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض نہیں رکھتا' جب وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے۔

4590 - وَعَنْ مَعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعْطى لله وَمنع لله وَاَحَبَّ لله وأنكح لله فَقَدْ اسْتكْمل إِيمَانه

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ مُنكر وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهم

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیتا' اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لئے نکاح کرتا ہے' وہ اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

4591 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لله وَاَبْغض لله وَاَعْطى لله وَمنع لله فَقَدْ اسْتكْمل الْإِيمَان . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) نہیں دیتا ہے' وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4592 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اى

عرى الْإِسْلَام اوثق قَالُوا الصَّلَاة قَالَ حَسَنَة وَمَا هِيَ بِهَا قَالُوا صِيَام رَمَضَان قَالَ حسن وَمَا هُوَ بِهِ قَالُوا الْجِهَاد قَالَ حسن وَمَا هُوَ بِهِ قَالَ إِن اوثق عرى الْإِيمَان اَن تحب فِي اللّٰه وَتبغض فِي اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة لَيْث بن اَبِي سليم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث ابْن مَسْعُود اخْتَصَر مِنْهُ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نماز؛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اچھی ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے لوگوں نے عرض کی: رمضان کے روزے رکھنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے لوگوں نے عرض کی: جہاد کرنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن یہ مراد نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک ایمان کی سب سے زیادہ مضبوط رسی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھو۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4593 - وَعَنْ اَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْأَعْمَال الْحبّ فِي اللّٰه والبغض فِي اللّٰه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهُوَ عِنْد اَحْمد أطول مِنْهُ وَقَالَ فِيهِ: اِن اَحَبَّ الْأَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْحبّ فِي اللّٰه والبغض فِي اللّٰه . وَفِي اِسْنَادهمَا رَاوٍ لم يسم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل' اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام احمد نے اسے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے زیادہ پسندیدہ عمل' اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھنا ہے''۔

ان دونوں کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

4594 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتى السَّاعَة قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ اِلَّا اَنِّي اَحَبَّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ اَنْت مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ انس فَمَا فَرِحنَا بِشَيْءٍ فَرحنَا بقول النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْت مَعَ من اَحْبَبْت

قَالَ انس: فَاَنا أحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بكر وَعمر وَاَرْجُو اَن اكون مَعَهم بحبي اِيَّاهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: کوئی تیاری نہیں کی' البتہ یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے

رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی بھی بات کی اتنی خوشی نہیں ہوئی' جتنی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے خوشی ہوئی کہ "تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں' اور مجھے یہ امید ہے کہ میری اِن حضرات کے ساتھ محبت کی وجہ سے' میں اِن حضرات کے ساتھ ہوؤں گا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4595 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ اَن رجلا من اَهْلِ الْبَادِیَة اَتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتی السَّاعَة قَائِمَة قَالَ وَیلك وَمَا اَعددْت لَهَا قَالَ مَا اَعددْت لَهَا اِلَّا اَنِّی اُحبّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ اِنَّك مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ وَنَحْنُ کَذٰلِكَ قَالَ نعم ففرحنا یَوْمَئِذٍ فَرحا شَدِیْدا

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی' لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' اس نے عرض کی: کیا ہم اسی طرح ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!"

راوی کہتے ہیں' تو ہمیں اس دن انتہائی خوشی ہوئی۔

4596 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَلَفظه قَالَ رَاَیْت اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فرحوا بِشَیْءٍ لم أرهم فرحوا بِشَیْءٍ اَشد مِنْهُ

قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل یحب الرجل علی الْعَمَل من الْخَیْر یعْمل بِهِ وَلَا یعْمل بِمثلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

❀❀ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا' وہ کسی بات پر بھی اتنے خوش نہیں ہوئے' جتنے خوش وہ اس بات پر ہوئے تھے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہے' کیونکہ دوسرا شخص بھلائی کا عمل کرتا ہے' اور وہ شخص اس طرح کا عمل نہیں کرتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی اس کے ساتھ ہو گا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے"۔

4597 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیفَ تری فِیْ رجل اَحَبَّ قوما وَلَمْ یلْحق بهم فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ مُخْتَصرًا من حَدِیْثِ جَابر الْمَرْء مَعَ من أحب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان کے ساتھ جا کے مل نہیں پایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے''۔

4598 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرجل یحب الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَن یعْمل بعملھم قَالَ اَنْتَ یَا اَبَا ذَر مَعَ من اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحبَّ اللّٰہ وَرَسُولہ قَالَ فَاِنَّکَ مَعَ من اَحْبَبْتَ قَالَ فَاَعَادَھَا اَبُوْ ذَر فَاَعَادَھَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کی طرح کے عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو' تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' پھر حضرا بوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی بات دہرادی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4599 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تصاحب اِلَّا مُؤمنا وَلَا یَاْکُل طَعَامک اِلَّا تَقِیّ . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم صرف کسی مومن کے ساتھ رہنا (یا کسی مومن کو اپنا دوست بنانا) اور تمہارا کھانا' صرف پرہیزگار لوگ کھائیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4600 - وَعَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث ھن حق لَا یَجْعَل اللّٰہ من لَہٗ سھم فِی الْاِسْلَام کمن لَا سھم لَہٗ وَلَا یتَوَلّٰی اللّٰہ عبدا فیولیہ غَیرہ وَلَا یحب رجل قوما اِلَّا حشر مَعَھم

4600-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث معمر - حديث:48جامع معمر بن راشد - باب: المرء مع من أحب' حديث:928مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الإيمان والرؤيا' باب - حديث:29756السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرائض' ذو السهم - حديث:6164مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24591مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4447المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي - باب' حديث:8669

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير من حَدِيث ابْن مَسْعُود

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں حق ہیں: جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا دوست بنائے' اور پھر اسے کسی اور کا دوست بنا دے' اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4601 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْإِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ وأسهم الْإِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يحب رجل قوما إِلَّا جعله اللّٰه مَعَهم الحَدِيث

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اُس کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا حصہ نہ ہو اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز روزہ اور زکوۃ' اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا دوست بنا لے' اسے قیامت کے دن کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اُن کے ساتھ کر دے گا''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4602 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك أخْفى من دَبِيب الذَّر على الصَّفَا فِي اللَّيْلَة الظلماء وَأَدْنَاهُ أَن تحب على شَيْءٍ من الْجور وَتبْغض على شَيْءٍ من الْعدْل وَهل الدّين إِلَّا الْحبّ والبغض قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قل إِن كُنْتُم تحبون اللّٰه فَاتبعُونِي يحببكم اللّٰهِ (آل عمران)

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شرک' تاریک رات میں پتھر پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے' اور اس کا سب سے ہلکا مرتبہ یہ ہے کہ تم کسی ظلم کو پسند کرو اور کسی انصاف کو ناپسند کرو' اور دین صرف محبت رکھنے اور بغض رکھنے کا نام ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''تم فرما دو! کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

اَلتَّرْھِیب من السحر وإِتیان الْکُھَّان والعرافین والمنجمین بالرمل والحصی اَوْ نحو ذٰلِکَ وتصدیقھم

باب: جادوگروں، کاہنوں، قیافہ شناسوں، ریت یا کنکریوں کے ذریعے حساب لگانے والوں، یا اس طرح کے لوگوں کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4603 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھن قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشرك بِاللّٰہِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقِ وَاکل الرِّبَا وَاکل مَال الْیَتِیم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیرھمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والے سات کاموں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (کسی کو) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوالبتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن غافل مومن خواتین پر زنا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4604 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من عقد عقدۃ ثُمَّ نفث فِیھَا فَقَدْ سحر وَمَنْ سحر فَقَدْ أشرك وَمَنْ تعلق بِشَیْءٍ وکل اِلَیْہِ

رَوَاہُ النَّسَائِیّ من رِوَایَۃِ الْحسن عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ وَلَمْ یسمع مِنْہُ عِنْد الْجُمْھُور

وَقَوله تعلق اَی وعلق علی نَفسه العوز والحروز

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص گرہ لگائے گا اور پھر اس میں پھونک مارے گا وہ جادو کرے گا اور جو شخص جادو کرے گا' وہ شرک کا مرتکب ہوگا اور جو شخص جس چیز کے ساتھ متعلق ہوگا' اُسے اسی کے حوالے کر دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے حسن بصری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور جمہور کے نزدیک حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''جو متعلق ہوگا'' اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ کوئی تعویذ یا اس طرح کی کوئی چیز لٹکائے گا۔

4605 - وَعَنِ الْحسن عَنْ عُثْمَان بن اَبِی الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لداوُد نَبِیَّ اللّٰہِ صلوَات اللّٰہ وَسَلَامه عَلَیْہِ سَاعَۃ یوقظ فِیھَا اَھله یَقُوْلُ یَا آل دَاوُد قُوْمُوْا فصلوا فَاِنَّ ھٰذِہِ السَّاعَۃ یستجیب اللّٰہ فِیھَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر

رَوَاہُ اَحْمد عَنْ عَلیّ بن زید عَنْہُ وَبَقِیَّۃ رُوَاته مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیح وَاخْتلف فِی سَمَاع الْحسن من

عُثْمَان

❀❀ حسن بصری نے' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت داؤد علیہ السلام' جو اللہ کے نبی تھے' ان کا ایک مخصوص وقت تھا' جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے اور فرماتے تھے: اے داؤد کے اہل خانہ! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرو' کیونکہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے' البتہ جادو کرنے والے یا بھتہ وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے' اس کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حسن بصری کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

4606 - وَعَنْ عمران بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من تطير اَوْ تطير لَهُ اَوْ تكهن اَوْ تكهن لَهُ اَوْ سحر اَوْ سحر لَهُ وَمَنْ اَتَى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس دون قَوْلِهٖ وَمَنْ اَتَى اِلَى آخِره بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو فال نکالتا ہے' یا جس کے لئے فال نکالی جاتی ہے' جو کہانت کرتا ہے' یا جس کے لئے کہانت کی جاتی ہے' جو جادو کرتا ہے' یا جس کے لئے جادو کیا جاتا ہے' جو شخص کاہن کے پاس آتا ہے' اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو شخص جاتا ہے'' یہاں سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں' انہوں نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

4608 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي الْفِرَار من الزَّحْف

وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه حَدِيْث اَبِيْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِيْ كتاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كتبه اِلَى اَهْلِ الْيمن فِي الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات وَالزَّكَاة فَذكر فِيْهِ وَاِن أكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر حق والفرار فِيْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمي الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم

❀❀ عبید بن عمیر لیثی نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ

کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نو ہیں' جن میں سب سے بڑا' کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا ہے (اور باقی یہ ہیں:) کسی مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو کرنا' یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا ہے۔.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے مکتوب کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف لکھا تھا' جو فرائض' سنتوں' دیتوں اور زکوٰۃ کے بارے میں تھا' اس میں یہ بات بھی ذکر تھی:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہوگا' (اور اس کے علاوہ دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔

4609 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اتى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے' اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4610 - وَعَنْ انس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اتى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ بَرِيء مِمَّا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اتاهُ غير مُصدق لَهُ لم تقبل لَهُ صَلَاة أَرْبَعِينَ لَيْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ رشدين بن سعد . الكاهن هُوَ الَّذِيْ يخبر عَن بعض الْمُضْمَرَات فَيُصِيب بَعْضهَا ويخطىء أَكْثَرهَا وَيَزْعُم أَن الْجِنّ تخبره بذلك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی اور جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے اگرچہ اس کی بات کی تصدیق نہیں کرتا' تو اس کی بھی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''کاہن'' اس شخص کو کہتے ہیں' جو پوشیدہ چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور اس میں سے کوئی بات صحیح ہو جاتی ہے

اور زیادہ تر غلط ثابت ہوتی ہیں اور اس کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ جن نے اسے اس چیز کے بارے میں بتایا ہے۔

4611 - وَرُوِیَ عَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من آتى كَاهِنًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ حجبت عَنهُ التَّوْبَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَإِن صدقه بِمَا قَالَ كفر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو چالیس دن تک توبہ اس سے محجوب ہو جاتی ہے اور اگر وہ کاہن کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کر دے تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4612 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يَنَال الدَّرَجَات العلى من تكهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سَفَره تطيرا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا' جو کہانت کرے' یا پانسہ کھیلے' یا فال نکال کر سفر سے واپس آئے''

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

4613 - وَعَنْ صَفِيَّة بنت اَبِی عبيد عَن بعض اَزْوَاج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتى عرافا فَسَاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ فَصدقهُ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا . رَوَاهُ مُسْلِم

العراف بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الرَّاء كالكاهن وَقِيْلَ هُوَ السَّاحر

وَقَالَ الْبَغَوِیّ العراف هُوَ الَّذِیْ يَدعِي معرفَة الْاُمُور بمقدمات وَاَسْبَاب يسْتَدلّ بهَا على موَاقعهَا كالمسروق من الَّذِیْ سَرقه وَمَعْرِفَة مَكَان الضَّالة وَنَحْو ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يُسَمِّي المنجم كَاهِنًا انْتهى

❀❀ سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عراف کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے' اور اس کی بات کی تصدیق کرے' تو اس شخص کی چالیس دن تک' نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ العراف یہ کاہن کی مانند ہوتا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد جادو کرنے والا شخص ہے' علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: عراف اس شخص کو کہتے ہیں' جو مقدمات اور اسباب کی مدد سے امور کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہو' جن کے ذریعے وہ ان کے وقوع پر استدلال کرے' جیسے چوری کے سامان کے ذریعے وہ یہ بتائے کہ کس نے اسے چوری کیا ہے؟ یا گمشدہ چیز کی جگہ کے بارے میں معرفت حاصل کرلے' یا اس کی طرح کی کوئی اور بات ہو' بعض حضرات نے نجومی کو بھی کاہن کا نام دیا ہے......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4614 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اتى عرافا اَوْ كاهنًا فصدقهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِىْ اسانيدهم كَلَام ذكرته فِىْ مُخْتَصر السّنَن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عراف یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب حضرات کی اسانید کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے مختصر السنن میں نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4615 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اتى عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا فَسَاَلَهٗ فصدقهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاہن کے پاس جائے اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور پھر اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلی نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4616 - وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اتى عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا يُؤمن بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات پر ایمان رکھے' تو وہ اس چیز کا کفر کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4617 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا مُؤمن بِسحر وَلَا قَاطع رحم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مستقل شراب پینے والا' جادو پر ایمان رکھنے والا' اور قطع رحمی کرنے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

4618 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اقتبس علما من

النُّجُوْمِ اقتبس شُعْبَةً من السحر زَاد مَا زَاد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

قَالَ الْحَافِظ والمنهى عَنهُ من علم النُّجُوْم هُوَ مَا يَدعِيهِ اَهلهَا من معرفَة الْحَوَادِث الْآتِيَة فِيْ مُسْتَقْبل الزَّمَان كمجيء الْمَطَر وَوُقُوْع الثَّلج وهبوب الرِّيح وتغيير الأسعار وَنَحْو ذٰلِكَ ويزعمون اَنهم يدركون ذٰلِكَ بسير الْكَوَاكِب واقترانها وافتراقها وظهورها فِيْ بعض الْاَزْمَان وَهٰذَا علم اسْتَأْثر اللّٰه بِهِ لَا يُعلمهُ اَحد غَيره فَاَما مَا يدْرك من طَرِيْق الْمُشَاهدَة من علم النُّجُوْم الَّذِيْ يعرف بِهِ الزَّوَال وَجه الْقبْلَة وَكم مضى من اللَّيْل وَالنَّهَار وَكم بَقِي فَاِنَّهُ غير دَاخل فِي النَّهْي وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تھوڑا سا علم نجوم سیکھتا ہے' تو وہ جادو کا ایک حصہ سیکھتا ہے' اب وہ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علم نجوم میں سے اُس علم کی ممانعت ہے' جس کے حاصل کرنے والے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مستقبل میں پیش آنے والے حادثات کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں' جیسے بارش کب ہوگی؟ برف باری کب ہوگی؟ ہوائیں کب چلیں گی؟ قیمتیں کب تبدیل ہوں گی؟ یا اس طرح کے دیگر امور' لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ذریعے ستاروں کی رفتار اور ان کے ملنے جلنے کے اوقات اور ان کی علیحدگی کے اوقات اور بعض زمانوں میں ان کے ظہور کے بارے میں ادراک حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو یہ وہ علم ہے' جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے' اس کے علاوہ یہ کوئی نہیں جان سکتا' اور مشاہدے کے طریق سے علم نجوم کے ذریعے جو چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں' جیسے اس کے ذریعے زوال کا وقت' یا قبلہ کی سمت' یا رات اور دن کے اوقات کتنے گزر چکے ہیں' کتنے باقی ہیں؟ تو اس طرح کے امور اس ممانعت میں داخل نہیں ہوں گے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4619 - وَعَن قطن بن قبيصَة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط انْتهى

وَقَالَ ابْن فَارس الطّرق الضَّرْب بالعصى وَهُوَ جنس من التكهن

الطّرق بِفَتْح الطَّاء وَسُكُوْن الرَّاء

والجبت بِكَسْر الْجِيم كل مَا عبد من دون اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لکیریں لگانا' فال نکالنا اور طرق' (یہ تینوں) ''جبت'' کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے.....ان کی بات ختم ہوگئی۔

ابن فارس کہتے ہیں: طرق سے مراد لاٹھی کے ذریعے ضرب لگانا ہے' اور یہ کہانت کی ایک قسم ہے طرق میں 'ط' پر زبر ہے اور 'ر' ساکن ہے۔

لفظ الجبت میں 'ج' پر زبر ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے۔

التَّرْهِيب من تَصْوِير الْحَيَوَانَات والطيور فِي الْبُيُوت وَغَيْرِهَا

گھروں میں' یا ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں' جانوروں یا پرندوں کی تصویر لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

4620 - عَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِيْنَ يصنعون هٰذِهِ الصُّور يُعَذبُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة يُقَال لَهُمْ احيوا مَا خلقتُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں' قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا: جو کچھ تم نے بنایا ہے' اسے زندہ کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4621 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قدم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سفر وَقد سترت سهوة لي بقرام فِيهِ تماثيل فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلون وَجهه وَقَالَ يَا عَائِشَة اَشد النَّاس عذَابا عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يضاهون بِخلق اللّٰه . قَالَت فقطعناه فَجعلنَا مِنْهُ وسَادَة اَوْ وسادتين

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے ایک ایسے کپڑے کا پردہ لگایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے ذریعے ایک یا شاید دو تکیے بنا دیے۔

4622 - وَفِي رِوَايَة قَالَت دخل عَليّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْت قرام فِيهِ صور فَتَلَوَّنَ وَجهه ثُمَّ تنَاول السّتْر فهتكه وَقَالَ اِن من اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يصورون هٰذِهِ الصُّور

❀❀ :ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے

4620-صحيح البخاري - كتاب اللباس' باب عذاب المصورين يوم القيامة - حديث:5614صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة - حديث:4036السنن للنسائي - كتاب الزينة' ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة - حديث:5290جامع معمر بن راشد - باب التماثيل وما جاء فيه' حديث:78مصنف ابن أبي شيبة - كتاب اللباس والزينة' في المصورين وما جاء فيهم - حديث:24693السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة' التصاوير - حديث:9454مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4331المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1215المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:1037

تو گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ ﷺ اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ نے اسے اتار دیا' آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں''۔

4623 - وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّهَا اشترت نمرقة فِيْهَا تصاوير فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ على الْبَاب فَلَمْ يدْخل فعرفت فِيْ وَجهه الْكَرَاهِيَة قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْب اِلَى اللّٰه وَاِلٰى رَسُوله مَاذَا اذنبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال هٰذِهِ النمرقة فَقُلْتُ اشْتَرَيْتهَا لَك لتقعد عَلَيْهَا وتوسدها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَصْحَاب هٰذِهِ الصُّوَر يُعَذبُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ لَهُمْ احيوا مَا خلقتُمْ وَقَالَ اِن الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَر لَا تدخله الْمَلَائِكَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

السهوة بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة هِيَ الطاق فِي الْحَائِط يوضع فِيْهِ الشَّيْء وَقِيْلَ هِيَ الصّفة وَقِيْلَ المخدع بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ وَقِيْلَ بَيت صَغِير كالخزانة الصَّغِيرَة والقرام بِكَسْر الْقَاف هُوَ السّتْر والنمرقة بِضَم النُّوْن وَالرَّاء اَيْضًا وَقد تفتح الرَّاء وبكسرهما هِيَ المخدة

❀❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ ؓ نے ایک تکیہ خریدا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو باہر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے' سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں: مجھے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات محسوس ہوگئے' سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں' میں نے کیا جرم کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کپڑے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے' تاکہ آپ اس پر ٹیک لگائیں اور اس کا تکیہ بنائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگوں نے جو کچھ بنایا ہے' اسے زندہ کرو! آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویر موجود ہوتی ہے' فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ سهوة اس سے وہ طاق ہے' جو دیوار میں موجود ہوتا ہے' جس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چبوترا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دو گھروں کے درمیان موجود کھڑکی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چھوٹا کمرہ ہے' جس میں سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

لفظ قرام سے مراد پردہ ہے' لفظ نمرقة اس سے مراد تکیہ ہے۔

4624 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن اَبِى الْحسن رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى ابْن عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ اِنِّىْ رجل اصور هٰذِهِ الصُّوَر فافتنى فِيْهَا فَقَالَ ادن منى فَدَنَا ثُمَّ قَالَ ادن منى فَدَنَا حَتّٰى وضع يَده على رَأسه وَقَالَ أنبئك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل مُصَور فِي النَّار يَجْعَل لَهُ بِكُل صُوْرَة صورها نفسا فيعذبه فِيْ جَهَنَّم

قَالَ ابْن عَبَّاس فَإِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَاصْنَعْ الشّجر وَمَا لَا نفس لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے ان سے کہا: میں ایک شخص ہوں' جو تصویریں بناتا ہے' تو آپ مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دیجیے! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے قریب آجاؤ' وہ قریب ہوا' تو انہوں نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ' وہ اور قریب ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا اور فرمایا: میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتانے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا' اس نے جتنی بھی تصویریں بنائی ہوں گی' ان میں سے ہر تصویر کو ایک وجود کی شکل دے دی جائے گی اور وہ تصویر اسے جہنم میں عذاب دے گی''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے کچھ بنانا ہی ہے' تو تم درخت کی تصویر بنالو' یا ایسی چیز کی بنالو' جس میں جان نہ ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4625 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کنت عِنْد ابْن عَبَّاس اِذْ جَاءَہٗ رجل فَقَالَ یَا ابْن عَبَّاس اِنِّی رجل اِنَّمَا معیشتی من صَنْعَۃ یَدی وَاِنِّی اَصنع هٰذِہِ التصاویر فَقَالَ ابْن عَبَّاس لَا احدثك اِلَّا مَا سَمِعت من رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سمعته یَقُوْلُ من صور صُوْرَۃ فَاِن اللّٰہ معذبه حَتّٰی ینفخ فِیْھَا الرّوح وَلَیْسَ بنافخ فِیْھَا اَبَدًا فربا الرجل ربوۃ شَدِیْدَۃ فَقَالَ وَیحك اِن اَبیت اِلَّا اَن تصْنَع فَعَلَیْك بِھٰذَا الشّجر وكل شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ روح رَبَّا الْاِنْسَان اِذا انتفخ غیظا اَوْ کبرا

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت ابن عباس! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا روزگار میرے ہاتھ کے ذریعے بنائے گئے کام سے وابستہ ہے' میں یہ تصویریں بناتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تصویر بنائے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکے گا''۔

تو وہ شخص شدید غصے میں آگیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نہیں مانتے اور تم نے یہی کام کرنا ہے' تو تم درخت کی تصویر بنالو' یا کسی ایسی چیز کی تصویر بنالو' جس میں روح موجود نہ ہو۔

لفظ ربا الانسان سے مراد یہ ہے' جب انسان غصے سے پھول جائے اور بڑا ہو جائے۔

4626 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَشد النَّاس عذَابا یَوْم الْقِیَامَۃ المصورون ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب' تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4627 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَمَنْ اظلم مِمَّن ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا ذرة وليخلقوا حَبَّة وليخلقوا شعيرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا؟ جو میری تخلیق کی مانند تخلیق کرنے چل پڑے گا' وہ ایک چیونٹی تو بنا کے دکھائیں' وہ ایک دانہ تو بنا کے دکھائیں' وہ ایک جو کا دانہ تو بنا کے دکھائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4628 - وَعَنْ حَيَّان بن حُصَيْن قَالَ قَالَ لی عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلا اَبْعَثك علی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تدع صُوْرَة اِلَّا طمستها وَلَا قبرا مشرفا اِلَّا سويته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

حیان بن حصین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس پیغام کے ہمراہ نہ بھیجوں؟ جس کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا' (وہ پیغام یہ تھا) کہ جو بھی تصویر نظر آئے' تو اسے میں مٹادوں اور جو بھی بلند قبر نظر آئے' اسے میں برابر کردوں۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4629 - وروی اَحْمد عَن عَلِیّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَة فَقَالَ اَيكُم يَنْطَلِق اِلَى الْمَدِيْنَة فَلَا يدع فِيهَا وثنا اِلَّا كَسره وَلَا قبرا اِلَّا سواهُ وَلَا صُوْرَة اِلَّا لطخها فَقَالَ رجل اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فهاب اَهْلَ الْمَدِيْنَة قَالَ فَانْطَلق ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم أدع بهَا وثنا اِلَّا كَسرته وَلَا قبرا اِلَّا سويته وَلَا صُوْرَة اِلَّا لطختها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد اِلٰی صَنْعَة شَیْءٍ من هٰذَا فَقَدْ كفر بِمَا أنزل علی مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَاِسْنَادہ جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه

امام احمد نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص مدینہ کی طرف جائے گا اور وہاں موجود ہر بت کو توڑ دے گا؟ قبر کو برابر کردے گا اور تصویر کو خراب کردے گا؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا' اس پر اہل مدینہ پریشان ہوگئے' راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص گیا پھر وہ واپس آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے وہاں موجود ہر بت کو توڑ دیا ہے' ہر قبر کو برابر کردیا ہے اور ہر تصویر کو خراب کردیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب جو شخص دوبارہ ان میں سے کوئی کام کرے' گا تو وہ اس چیز کا کفر کرے گا' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔

اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند عمدہ ہوگی۔

4630 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة

بَیْتًا فِیْہِ کلب وَّلَا صُوْرَۃ . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀❀ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4631 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم لَا تدخل الْمَلَائِکَۃ بَیْتًا فِیْہِ کلب وَّلَا تماثیل

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

4632 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ وَاعد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن یَّاْتِیہِ فَرَاثَ عَلَیْہِ حَتّٰی اشْتَدَّ علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخرج فَلَقِیَہُ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَا اِلَیْہِ فَقَالَ اِنَّا لَا ندخل بَیْتًا فِیْہِ کلب وَّلَا صُوْرَۃ . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

راث بالثاء الْمُثَلَّثَۃ غیر مَھْمُوز اَی اَبْطَاَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات طے کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے انہیں آنے میں تاخیر ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت گراں گزری' آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی' تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے

لفظ راث اس سے مراد کسی کے آنے میں تاخیر ہونا ہے۔

4633 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِکَۃ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃ وَلَا جنب وَّلَا کلب . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ کلھم من رِوَایَۃِ عبد اللّٰہ بن یحیی قَالَ الْبُخَارِیّ فِیْہِ نظر

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر' یا جنبی شخص' یا کتا موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے عبداللہ بن یحییٰ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

4634 - وَعَنْ اَبِیْ ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْل عَلَیْہِ السَّلَام فَقَالَ لی اَتَیْتُکَ البارحۃ فَلَمْ یَمْنَعنِیْ اَن اَکون دخلت اِلَّا اَنہ کَانَ علی الْبَاب تماثیل وَکَانَ فِی الْبَیْت قرام ستر فِیْہِ تماثیل وَکَانَ فِی الْبَیْت کلب فَمر بِرَاْس التمثال الَّذِیْ فِی الْبَیْت یقطع فَیصیر کَھَیْئَۃِ الشَّجَرَۃ وَمر بالستر فَیقطع فَیجْعَل وسادتین منبوذتین توطآن وَمر بالکلب فَلیخْرج

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَتَاتِیْ اَحَادِیْث من ھٰذَا النَّوْع فِیْ اقتناء الْکَلب اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے کہا میں گزشتہ رات آپ کی طرف آیا تھا لیکن میں اندر اس لئے داخل نہیں ہوسکا کہ دروازے پر تصویریں لگی ہوئی تھیں اس وقت گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی موجود تھا' تو آپ تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں کہ جو گھروں میں تصویریں لگی ہوئی ہیں ان کے سروں کو کاٹ دیا جائے اور وہ درخت کی مانند ہوجائیں اور پردے کے بارے میں آپ حکم دیں اسے کاٹ دیا جائے اور اس کے تکیے بنالیے جائیں یا اسے نیچے بچھالیا جائے جس کے اوپر پاؤں آئیں اور کتے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسی نوعیت سے متعلق احادیث آگے آئیں گی' جو کتا پالنے سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4635 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یخرج عنق مِنَ النَّار یَوْم الْقِیَامَۃ لَہٗ عینان یبصر بھما واذنان تسمعان ولسان یَنْطق یَقُوْلُ اِنِّیْ وکلت بِثَلَاثَۃ بِمن جعل مَعَ اللّٰہ اِلٰھًا آخر وَبِکُل جَبَّار عنید وبالمصورین . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

عنق بِضَم الْعین وَالنُّوْن اَی طَائِفَۃ وجانب مِنَ النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آگ (یعنی جہنم) سے ایک گردن نکلے گی' جس کے دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے وہ دیکھتی ہوگی دو کان ہوں گے' جن کے ذریعے وہ سنتی ہوگی' ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے وہ کلام کرتی ہوگی' وہ گردن یہ کہے گی: مجھے تین آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی اور کو معبود قرار دیتا ہو' اور ہر سرکش متکبر شخص' اور جو تصویریں بنانے والے ہیں (ان کے لئے مجھے مقرر کیا گیا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ عنق اس سے مراد گروہ ہے' یا جہنم کا ایک حصہ ہے۔

34 - التَّرْھِیب من اللّعب بالنرد

باب: ''نرد'' کھیلنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4636 - عَنْ بُرَیْدَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من لعب بالنردشیر فَکَاَنَّمَا صبغ یَدہ فِیْ دم خِنْزِیر

رَوَاہُ مُسْلِم وَلہ وَلِاَبِیْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ فَکَاَنَّمَا غمس یَدہ فِیْ لحم خِنْزِیر وَدَمہ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''نردشیر'' کھیلتا ہے' وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون میں لت پت کر لیتا ہے''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی ایک روایت میں' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''گویا وہ شخص اپنا ہاتھ' خنزیر کے خون اور اس کے گوشت میں ڈبو لیتا ہے''۔

4637 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لعب بنرد اَوْ نردشير فَقَدْ عصى اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَلَمْ يَقُوْلُوْا اَوْ نردشير وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وروينا من وَجه آخر عَن مُحَمَّد بن كَعْب عَنْ اَبِیْ مُوسَی عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقلب كعباتها اَحَد يَنْتَظر مَا تَاْتِی بِهٖ اِلَّا عصى اللّٰه وَرَسُوله

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب جُمْهُور الْعلمَاء اِلٰى اَن اللّعب بالنرد حرَام وَنقل بعض مَشَايِخنَا الْاِجْمَاع على تَحْرِيمه وَاخْتلفُوا فِي اللّعب بالشطرنج فَذهب بَعضهم اِلٰى اِبَاحَته لِاَنَّهٗ يستعان بِهٖ فِيْ اُمُور الْحَرْب ومكائده لٰكِن بِشُرُوط ثَلَاثَة اَحدهَا اَن لَا يُؤخر بِسَبَبِهٖ صَلَاة عَن وَقتهَا
وَالثَّانِیْ اَن لَا يكون فِيْهِ قمار
وَالثَّالِث اَن يحفظ لِسَانه حَال اللّعب عَن الْفُحْش والخنا ورديء الْكَلَام فَمَتَى لعب بِهٖ اَوْ فعل شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمُور كَانَ سَاقِط الْمُرُوءَة مَرْدُوْد الشَّهَادَة وَمِمَّنْ ذهب اِلٰى اِبَاحَته سعيد بن جُبَير وَالشَّعْبِيّ وَكَرِهَهُ الشَّافِعِي كَرَاهَة تَنْزِيه وَذهب جماعات من الْعلمَاء اِلٰى تَحْرِيمه كالنرد وَقد ورد ذكر الشطرنج فِيْ اَحَادِيْث لَا اَعْلَم لشَيْءٍ مِنْهَا اِسْنَادًا صَحِيحا وَلَا حسنا وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص نرد (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نردشیر کھیلتا ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے''۔
یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے لفظ ''نردشیر'' نقل نہیں کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام بیہقی بیان کرتے ہیں: ہم نے اسے ایک اور حوالے سے' محمد بن کعب کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اس کے مہروں کو پلٹتا ہے' تاکہ اس بات کا انتظار کرے کہ اس کا کیا نتیجہ آئے گا؟ تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے''۔
حافظ کہتے ہیں: جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نرد کھیلنا حرام ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے' تاہم شطرنج کھیلنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اسے مباح قرار دیا ہے' کیونکہ اس کے ذریعے جنگی امور اور اس کی چالوں میں مدد حاصل کی جاتی ہے' لیکن اس کے لئے تین چیزیں شرط ہیں' ایک یہ کہ اس کی وجہ سے نماز میں

تاخیر نہ ہو دوسرا یہ کہ اس میں جوانہ کھیلا جائے اور تیسرا یہ کہ کھیلتے ہوئے زبان کی فحش کلامی بدزبانی اور عامیانہ گفتگو سے اجتناب کیا جائے اور جو شخص اس کو کھیلتے ہوئے ان میں سے کوئی کام کرے گا تو ایسے شخص کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی اور اس کی شہادت مسترد ہو گی۔

سعید بن جبیر اور امام شعبی اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں امام شافعی نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے علماء کی ایک جماعت نے اسے ''نرد'' کی طرح حرام قرار دیا ہے بعض احادیث میں شطرنج کا ذکر بھی ہوا ہے لیکن مجھے ان میں سے کسی ایک کی مستند سند کا یا حسن سند کا علم نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْب فِی الجلیس الصَّالح

والترھیب من الجلیس السیء وَمَا جَاءَ فِیْمَن جلس وسط الْحلقَة وأدب الْمجْلس وَغَیْر ذٰلِك

باب: نیک ہم نشین کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے ہم نشین کے بارے ترہیبی روایات جو شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ جاتا ہے اس کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟ مجلس کے آداب اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

4638 - عَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل الجلیس الصَّالح والجلیس السوء کحامل الْمسك ونافخ الْکِیر فحامل الْمسك اِمَّا اَن یحذیك وَاِمَّا اَن تبْتَاع مِنْہُ وَاِمَّا اَن تجد مِنْہُ رِیْحًا طیبَة ونافخ الْکِیر اِمَّا اَن یحرق ثِیَابك وَاِمَّا اَن تجد مِنْہُ رِیْحًا خبیثة

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم . یحذیك ای یعطیك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے شخص اور بھٹی جلانے والے شخص کی طرح ہے مشک والا شخص یا تو وہ تمہیں دیدے گا یا تم اس سے کچھ خرید لو گے یا پھر تم اس کی پاکیزہ خوشبو ضرور پاؤ گے اور بھٹی جلانے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس سے بری بو آئے گی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ یحذیك اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں دیدے گا۔

4639 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الجلیس الصَّالح کَمثل صَاحب الْمسك اِن لم یصبك مِنْہُ شَیْءٌ اَصَابَك من رِیْحه وَمثل الجلیس السوء کَمثل صَاحب الْکِیر اِن لم یصبك من سوَادہ اَصَابَك من دخانه . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک ہم نشین کی مثال مشک والے شخص کی مانند ہے کہ اگر تمہیں اس سے مشک نہیں بھی ملتا تو اس کی خوشبو تم تک آئے گی اور برے ہم نشین کی مثال بھٹی والے شخص کی طرح ہے کہ اگر اس کے سیاہی تم تک نہ بھی پہنچی تو اس کا دھواں تم تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4640 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من جلس وسط الْحلقة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4641 - وَعَنْ اَبِیْ مجلز اَن رجلا قعد وسط حَلقَة قَالَ حُذَيْفَة مَلْعُوْن على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لعن اللّٰه على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ گیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص نبی اکرم ﷺ کی زبانی ملعون قرار پایا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے' جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے اس کی مانند نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4642 - وَعَنِ الشرید بن سُوَيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا جَالس وَقد وضعت يَدی الْيُسْرٰى خلف ظَهْرِی واتكأت على الية يَدی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقعد قعدة الْمَغْضُوب عَلَيْهِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَزَاد: قَالَ ابْن جريج :وضع راحتيك على الْاَرْض

❀❀ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا' میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا' میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا' اور اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹیک لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح نہ بیٹھو! جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں' جن پر غضب کیا گیا ہو۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن جریج کہتے ہیں: یعنی تم اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو۔

4643 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهٗ رجل عَن مَجْلِسه فَذهب ليجلس فِيْهِ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو ایک اور شخص اس کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا' وہ شخص وہاں آ کے بیٹھنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4644 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَن سعد بن اَبِی الْحسن قَالَ جَاءَ اَبُوْ بكرَة فِیْ شَهَادَة فَقَامَ لَهٗ رجل من مَجْلِسه

فَاَبِيْ اَن يجلس فِيْهِ وَقَالَ اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن ذَا

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سعد بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی گواہی کے سلسلے میں تشریف لائے' تو ایک شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا' تو انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

4645 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقيمن اَحَدُكُمْ رجلا من مَجْلِسه ثُمَّ يجلس فِيْهِ وَلٰكِن توسعوا وتفسحوا يفسح اللّٰه لكم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص' کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے' بلکہ تم گنجائش اور کشادگی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کرے گا''۔

4646 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَكَانَ ابْن عمر اِذا قَامَ لَهُ رجل من مَجْلِسه لم يجلس فِيْهِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تھا' تو وہ اس جگہ پر بیٹھتے نہیں تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4647 - وَعَن جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذا اَتَيْنَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جلس اَحَدنَا حَيْثُ يَنْتَهِي . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو ہم میں سے کوئی شخص وہیں بیٹھ جاتا تھا' جو محفل کا آخری حصہ ہوتا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4648 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لرجل اَن يفرق بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دو افراد کے درمیان جدائی ڈالے (یعنی ان کے درمیان میں آ کے بیٹھ جائے) البتہ ان کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4649 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُد لَا يجلس بَيْنَ رجلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان' اُن کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے''۔

4650 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ من مجْلِس ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَق بِهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر وہاں واپس آئے' تو وہ اس جگہ کے بارے میں زیادہ حق رکھتا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4651 - وَعَنْ وهب بن حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرجل اَحَق بمجلسه فَاِذَا خرج لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَق بمجلسه ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے جب وہ کسی کام کے سلسلے میں جائے اور واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4652 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خير الْمجَالِس أوسعها - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''محافل میں سب زیادہ بہتر وہ ہیں' جن میں سب سے زیادہ گنجائش ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4653 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوس بالطرقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لنا بُد من مجالسنا نتحدث فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبَيْتُمْ فأعطوا الطَّرِيْق حَقه قَالُوْا وَمَا حق الطَّرِيْق يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غض الْبَصَر وكف الْاَذَى ورد السَّلَام وَالامر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْي عَنِ الْمُنكر ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

4650-صحيح مسلم - كتاب السلام' باب إذا قام من مجلسه - حديث:4142سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب إذا قام الرجل من مجلس ثم رجع - حديث:4233صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذي ذكرنا' جماع أبواب الأذان والخطبة في الجمعة - باب ذكر قيام الرجل من مجلسه يوم الجمعة ثم يرجع' حديث:1707صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الصحبة والمجالسة - ذكر الإخبار بأن المرء أحق بموضعه إذا قام منه بعد رجوعه' حديث:589سنن الدارمي - ومن كتاب الاستئذان' باب : إذا قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق - حديث:2609سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب من قام عن مجلس فرجع فهو أحق به - حديث:3715جامع معمر بن راشد - باب الرجل أحق بوجهه' حديث:396السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجمعة' 13 جماع أبواب التبكير إلى الجمعة وغير ذلك - باب الرجل يقوم من مجلس لحاجة عرضت له ' ثم عاد' حديث:5510مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7401مسند الشافعي - ومن كتاب إيجاب الجمعة' حديث:274الأدب المفرد للبخاري - باب إذا قام ثم رجع إلى مجلسه' حديث:1178 ﴿

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے' کیونکہ ہم اس طرح آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو' تو راستے کو اس کا حق دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکا کے رکھنا' تکلیف پہنچانے سے بچنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب اَن ينام الْمَرْء على سطح لَا تحجير لَهُ اَوْ يركب الْبَحْر عِنْد ارتجاجه

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی ایسی چھت پر سوئے' جس کے اطراف نہ بنے ہوئے ہوں یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر جائے

4654 - عَن عبد الرَّحْمَن بن عَلِيّ يَعْنِيْ ابْن شَيبَان عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات على ظهر بَيت لَيْسَ لَهُ حجار فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ هٰكَذَا وَقع فِيْ روايتنا حجار بالراء بعد الْاَلف وَفِيْ بعض النّسخ حجاب بِالْبَاء الْمُوَحدَة وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص گھر کی چھت پر رات بسر کرے' جس کے کنارے نہ بنے ہوئے ہوں' تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے

حافظ کہتے ہیں: اسی طرح ہماری روایت میں یہ لفظ نقل ہوا ہے' جو لفظ ''حجار'' ہے' جبکہ بعض نسخوں میں لفظ ''حجاب'' ہے اور اس کا معنی بھی یہی ہے۔

4655 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ينَام الرجل على سطح لَيْسَ بمحجور عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی چھت پر سوئے' جس کے کنارے (یعنی منڈیر نہ بنے ہوئے ہوں)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4656 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رمانا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ منا وَمَنْ رقد على سطح لَا جِدَار لَهُ فَمَاتَ فدمه هدر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت ہم پر تیراندازی کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے جس کی دیواریں

نہ بنی ہوئی ہوں اگر وہ نیچے گرے اور مر جائے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4057 - وَعَنْ اَبِىْ عمرَان الْجونِىْ قَالَ كُنَّا بِفَارِس وعلينا اَمِير يُقَال لَهٗ زُهَيْر بن عبد الله فابصر اِنْسَانا فَوق بَيت اَوْ اِجار لَيْسَ حوله شَىْءٍ فَقَالَ لى سَمِعت فِىْ هٰذَا شَيْئًا قلت لَا قَالَ حَدثنِىْ رجل اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات فَوق اِجار اَوْ فَوق بَيت لَيْسَ حوله شَىْءٍ يرد رجله فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ ركب الْبَحْر بَعْدَمَا يرتج فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

رَوَاهُ اَحْمد مَرْفُوْعا هٰكَذَا وموقوفا ورواتهما ثِقَات وَالْبَيْهَقِىّ مَرْفُوْعا

❀❀ ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ فارس میں تھے ہمارے ایک امیر تھے جن کا نام زہیر بن عبداللہ تھا انہوں نے ایک شخص کو گھر کی چھت پر دیکھا اس چھت کے اطراف نہیں بنے ہوئے تھے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی چھت پر سوئے یا گھر کے اوپر سوئے جبکہ اس کے اردگرد ایسی چیز نہ ہو جو رکاوٹ بن سکتی ہو تو اس سے ذمہ لاتعلق ہوجاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے دوران سمندری سفر پر جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہوجاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح "مرفوع" روایت کے طور پر اور "موقوف" روایت کے طور پر (یعنی دونوں طرح سے) نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4058 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِى عَنْ اَبِىْ عمرَان اَيْضًا قَالَ كنت مَعَ زُهَيْر الشنوى فاتينا على رجل نَائِم على ظهر جِدَار وَلَيْسَ لَهٗ مَا يدْفع رجلَيْهِ فَضربهُ بِرجلِه ثُمَّ قَالَ قُم ثُمَّ قَالَ زُهَيْر قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات على ظهر جِدَار وَلَيْسَ لَهٗ مَا يدْفع رجلَيْهِ فَوَقع فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ ركب الْبَحْر فِىْ ارتجاجه فغرق فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

قَالَ الْبَيْهَقِىّ وَرَوَاهُ شُعْبَة عَنْ اَبِىْ عمرَان عَنْ مُحَمَّد بن اَبِىْ زُهَيْر وَقِيْلَ عَنْ مُحَمَّد بن زُهَيْر بن اَبِىْ عَلىّ وَقِيْلَ عَنْ زُهَيْر بن اَبِىْ جبل عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ غير ذٰلِك

الاِجار بِكَسْر الْهمزَة وَتَشْدِيد الْجِيم هُوَ السَّطْح وارتجاج الْبَحْر هيجانه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں زہیر شنوی کے ساتھ تھا ہم ایک شخص کے پاس آئے جو ایک دیوار پر سویا ہوا تھا اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی جو اس کی ٹانگوں کو روک سکتی تو زہیر نے اپنا پاؤں اسے مارا اور بولے: اٹھو! پھر زہیر نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی دیوار پر سوئے اور وہاں پر کوئی رکاوٹ نہ ہو جو اس کی ٹانگوں کو پرے کردے اور پھر وہ مر جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہوجاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے وقت میں سمندری پر سفر پر جائے اور مارا جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہوجاتا ہے"۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اسے شعبہ نے ابوعمران کے حوالے سے محمد بن ابوزہیر سے نقل کیا ہے اور ایک قول کے مطابق محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور ایک قول کے مطابق زہیر بن ابوجبل کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے ایک قول کے مطابق راوی کا نام مختلف ہے۔

لفظ اجار سے مراد سطح (یعنی چھت ہے) اور ارتجاج البحر کا مطلب سمندر کی طغیانی ہے۔

37 - التَّرْهِيب اَن يَنَام الْاِنْسَان عَلٰى وَجهه من غير عذر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی عذر کے بغیر چہرے کے بل (اُلٹا ہو کر) سوئے

4659 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل مُضْطَجع على بَطْنه فغمزه بِرجلِهِ وَقَالَ اِن هٰذِهِ ضجعة لَا يُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَقد تكلم البُخَارِيّ فِي هٰذَا الحَدِيث

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل (اُلٹا ہو کر لیٹا ہوا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اسے پاؤں چھبویا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

4660 - وَعَن يعِيش بن طخفة بن قيس الْغِفَارِيّ قَالَ كَانَ اَبِي من اَصْحَاب الصّفة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انطلقُوا بِنَا اِلٰى بَيت عَائِشَة فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَت بجشيشة فأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَت بحيسة مثل القطاة فأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة اسقينا فَجَاءَت بعس من لبن فشربنا فَجَاءَت بقدح صَغِير فشربنا ثُمَّ قَالَ اِن شِئْتُم بتم وَاِن شِئْتُم انطلقتم اِلَى الْمَسْجد قَالَ فَبينا اَنا مُضْطَجع من السحر على بَطْنِي اِذْ جَاءَ رجل يحركني بِرجلِهِ فَقَالَ اِن هٰذِهِ ضجعة يبغضها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَنَظَرت فَاِذا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة قَالَ حَدثنِي اَبِي فَذكره وَابْنُ مَاجَة عَن قيس بن طهفة بِالْهَاءِ عَن اَبِيه مُخْتَصرا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة عَن اَبِيه كَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضًا عَن ابْن طهفة اَو طخفة على اخْتِلَاف النّسخ عَن اَبِي ذَر قَالَ مر بِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مُضْطَجع على بَطْنِي فركضني بِرجلِهِ وَقَالَ يَا جنيدب اِنَّمَا هٰذِهِ ضجعة اَهْلِ النَّار

قَالَ اَبُو عمر النمري اخْتلف فِيهِ اخْتِلَافا كثيرا واضطرب فِيهِ اضطرابا شَدِيدا فَقيل طهفة بن قيس بِالْهَاءِ وَقيل طخفة بِالْخَاءِ وَقيل ضغفة بالغين وَقيل طقفة بِالْقَافِ وَالْفَاء وَقيل قيس بن طخفة وَقيل عبد اللّٰه بن طخفة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقيل طهفة عَن اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وحديثهم كلهم وَاحِد

قَالَ كنت نَائِما بِالصّفةِ فركضنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برجله وَقَالَ هٰذِهٖ نومَة يبغضها الله وَكَانَ من اَهْلِ الصفة وَمَنْ اَهْلِ الْعلم من يَقُوْلُ اِن الصُّحْبَةَ لِاَبِيهِ عبد الله وَاَنّهُ صَاحب الْقِصَّة انْتهى وَذكر الْبُخَارِىّ اخْتِلَافا كثيرا وَقَالَ طغفة بالغين خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الحيسة على معنى الْقطعَة من الحيس وَهُوَ الطَّعَام الْمُتَّخذ من التَّمر والأقط وَالسمن وَقد يَجْعَل عوض الأقط دَقِيق

والعس الْقدح الْكَبِيْرُ الضخم حرز ثَمَانِيَة اَرْطَال اَوْ تِسْعَة

❀ حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد ''اصحاب صفہ'' میں سے تھے۔انہوں نے یہ بات بتائی ہے: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر کی طرف چلو ہم روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے دو وہ جشیشہ لے کے آئیں' ہم نے اسے کھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے کچھ اور دو' تو وہ حیسہ لے کے آئیں' جو تھوڑا سا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لئے کچھ دو' تو وہ ایک پیالہ لے کر آئیں جو دودھ کا تھا' ہم نے اسے پی لیا پھر وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں' ہم نے اسے بھی پی لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو' تو یہاں رات ٹھہر جاؤ اور اگر تم چاہو' تو مسجد چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: سحری کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی' اس نے کہا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے قیس بن طغفہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے قیس بن طہفہ کے حوالے سے ان کے والد سے مختصر روایت کے طور نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے قیس طغفہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے' جس طرح امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ نے اسے ابن طہفہ یا طخفہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' کیونکہ اس کے نسخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے' ان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے چھویا اور فرمایا: اے جندب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا طریقہ ہے''۔

ابوعمر نمری بیان کرتے ہیں: اس کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے اور بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق راوی کا نام طہفہ بن قیس ہے' ایک قول کے مطابق طخفہ ہے' ایک قول کے مطابق ضغفہ ہے ایک قول کے مطابق طقفہ ہے ایک قول کے مطابق قیس بن طخفہ ہے ایک قول کے مطابق عبداللہ بن طخفہ ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے' ایک قول کے مطابق یہ طہفہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تاہم ان سب کے حوالے سے منقول روایت ایک ہی ہے' راوی بیان کرتے ہیں:

''میں صفہ کے چبوترے پر سویا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلایا اور مجھ سے فرمایا: یہ سونے کا وہ

طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے''۔

یہ راوی صحابی اہل صفہ میں سے ہیں اہل علم میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ ان کے والد ''عبداللہ'' کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ واقعہ بھی اُن کے والد کا ہے..... علامہ ابن عبدالبر کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام بخاری نے بھی اس بارے میں بہت سا اختلاف کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: لفظ طغفہ نقل کرنا غلطی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ الحیسہ سے مراد حیس کا کچھ حصہ ہے یہ وہ کھانا ہے جو کھجور پنیر اور گھی کے ذریعے بنایا جاتا ہے اور آٹے کی جگہ اس میں پنیر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ العس سے مراد بڑا پیالہ ہے جس میں آٹھ یا نو رطل چیز آجاتی ہے۔

التَّرْهِيب من الْجُلُوس بَيْنَ الظل وَالشَّمْس وَالتَّرْغِيب فِي الْجُلُوس مُسْتَقْبل الْقبْلَة

باب (ایک ہی وقت میں) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے بارے میں ترہیبی روایات نیز قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4661 - عَنْ اَبِىْ عِيَاض عَنْ رجل من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يجلس الرجل بَيْنَ الضح والظل وَقَالَ مجْلِس الشَّيْطَان

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَزَّار بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ جابر وَابْنُ مَاجَةَ بِالنَّهْى وَحده من حَدِيْثِ بُرَيْدَة

الضح بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَة هُوَ ضوء الشَّمْس إِذا استمكن من الْاَرْض وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِى هُوَ لون الشَّمْس

❀❀ ابوعیاض نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں (ایک ساتھ) بیٹھے آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بزار نے اس کی مانند روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے صرف ممانعت کی روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ الضح سے مراد سورج کی روشنی ہے جب وہ زمین پر جم جائے ابن اعرابی کہتے ہیں: اس سے مراد سورج کی رنگت ہے۔

4662 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا كَانَ اَحَدُكُم فِى الْفَىْءِ وَفِىْ رِوَايَةٍ فِى الشَّمْس فقلص عَنهُ الظل فَصَارَ بعضه فِى الشَّمْس وَبَعضه فِى الظل فَلْيقمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وتابعيه مَجْهُوْل وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَفظه نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يجلس الرجل بَيْنَ الظل وَالشَّمْس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سائے میں ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب وہ شخص دھوپ میں ہو اور سایہ اس سے ہٹ جائے

اور پھر اس کا کچھ حصہ دھوپ میں آ جائے اور کچھ حصہ سائے آ جائے تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کے تابعی مجہول ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں بیٹھے''۔

4663 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَیْءٍ سيدا وَاِن سيد الْمجَالِس قبالة الْقبْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کا (کوئی) بہترین طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4664 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرم الْمجَالِس مَا اسْتقْبل بِهِ الْقبْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیٹھنے کا سب سے معزز طریقہ یہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4665 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَیْءٍ شرفا وَاِن اَشرف الْمجَالِس مَا اسْتقْبل بِهِ الْقبْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِيْهِ اَحَادِيْث غير هٰذِهٖ لَا تسلم من مقَال

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کا ایک معزز طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا معزز طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس بارے میں ایسی احادیث منقول ہیں جو ان کے علاوہ ہیں لیکن وہ کلام سے خالی نہیں ہیں (یعنی ان میں ضعف پایا جاتا ہے)۔

39 - التَّرْغِيْب فِیْ سُكْنی الشَّام وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلهَا

باب: شام میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4666 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ شامنا وَبَارك لنا فِی يمننا قَالُوْا وَفِیْ نجدنا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ شامنا وَبَارك لنا فِیْ يمننا قَالُوْا وَفِیْ نجدنا قَالَ هُنَاكَ الزلازل والفتن وَبهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يخرج قرن الشَّيْطَان .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے' ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے' (کچھ) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے' اور ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے' (کچھ) لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا فرمائیے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے' اور وہاں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم مفہوم یہی ہے) شیطان کا سینگ نکلے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4667 - وَعَنِ ابْنِ حِوَالَةَ وَهُوَ عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيصير الْأَمر اَن تَكُوْنُوْا اجنادا مجندة جند بالشَّام وجند باليمن وجند بالعراق قَالَ ابْن حِوَالَةَ خر لي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَدْرَكْت ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام فَاِنَّهَا خيرة اللّٰه من ارضه يجتبي اِلَيْهَا خيرته من عباده فَاَما اِن اَبَيْتُم فَعَلَيْكُم بيمنكم واسقوا من غدركم فَاِن اللّٰه توكل وَفِيْ رِوَايَةٍ تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب یہ صورت حال ہوجائے گی کہ تم لوگ مختلف لشکروں میں تقسیم ہوجاؤ گے' ایک لشکر شام میں ہوگا' ایک لشکر یمن میں ہوگا' ایک لشکر عراق میں ہوگا' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کسی کو تجویز کردیں' کہ اگر میں وہ صورت حال پاؤں' تو کہاں جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ شام میں رہو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں منتخب شدہ حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے منتخب لوگوں کو اسی وہاں بھیجے گا' اگر تم نہیں مانتے' تو پھر تم پر لازم ہے کہ تم یمن میں رہو' اور اس کے حوض سے پانی پی لو (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4668 - وَعَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لي بَلَدا اكون فِيْهِ فَلَو اَعْلَمُ اَنَّك تبقى لم اَختر عَن قربك شَيْئًا فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام فَلَمَّا راى كراهيتي للشام قَالَ اَتَدْرِي مَا يَقُوْلُ اللّٰه فِي الشَّام اِن اللّٰه جلّ وَعز يَقُوْلُ يَا شام اَنْت صفوتي من بلادي اَدخل فِيك خيرتي من عبَادي اِن اللّٰه تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

4666-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' أبواب الاستسقاء - باب ما قيل في الزلازل والآيات' حديث:1003صحيح البخاري - كتاب الفتن' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: " الفتنة من - حديث:6699صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالبركة للشام واليمن - حديث:7409مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5820

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من طَرِيقَين اِحْدَاهُمَا جَيِّدَة

❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ میرے لئے ایک شہر تجویز کر دیں' جس میں میں رہوں' اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ آپ زندہ رہیں گے' تو میں آپ کے قرب کے علاوہ کسی اور چیز کو اختیار نہیں کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم شام میں رہو' جب آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی' کہ مجھے شام جانا پسند نہیں ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: اے شام! تم شہروں میں میرے منتخب شدہ ہو' اور میں تمہارے اندر اپنے بندوں میں سے بہترین بندوں کو داخل کروں گا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

4669 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَامَ يَوْمًا فِي النَّاس فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس توشكون اَن تَكُونُوا أجنادا مجندة جند بِالشَّام وجند بالعراق وجند بِالْيمن فَقَالَ ابْن حِوَالَة يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِن أدركني ذٰلِكَ الزَّمَان فاختر لي قَالَ إِنِّي أَختَار لَك الشَّام فَإِنَّهُ خيرة الْمُسلمين وصفوة الله من بِلَاده يجتبي إِلَيْهَا صفوته من خلقه فَمَنْ اَبى فليلحق بيمنه وليسق من غدره فَإِن الله قد تكفل لي بالشَّام وَاَهله

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيُّ اَيْضًا من حَدِيثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ حسن

❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! عنقریب یہ صورت حال ہوگی کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ عراق میں ہوگا' ایک گروہ یمن میں ہوگا' تو حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں' تو آپ میرے لیے (کوئی شہر) تجویز کر دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کو تجویز کرتا ہوں' کیونکہ وہ مسلمانوں کا بہترین حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے' اس کا منتخب شدہ حصہ ہے' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے منتخب بندے ہی اس کی طرف جائیں گے' جو شخص نہیں مانتا' تو وہ یمن میں رہے اور وہاں کے حوض سے پانی پی لے (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' جو حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔

4670 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجند النَّاس أجنادا جند بِالْيمن وجند بِالشَّام وجند بالمشرق وجند بالمغرب فَقَالَ رجل يَا رَسُولَ اللّٰهِ خر لي إِنِّي فَتى شَاب فلعلي أدْرك ذٰلِكَ فَاَي ذٰلِكَ تَأْمُرنِي قَالَ عَلَيْك بِالشَّام ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من طَرِيقَين اِحْدَاهُمَا حَسَنَة

❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک گروہ یمن میں ہوگا' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ مشرق میں ہوگا' ایک

گروہ مغرب میں ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کوئی (شہر یا علاقہ) تجویز کر دیں! میں نوجوان شخص ہوں' ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے بعد بھی زندہ رہوں اور اس صورت حال کو پالوں' تو آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک حسن ہے۔

4671 - وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحُذَیْفَة بن الْیَمان ومعاذ بن جبل وهما یستشیرانه فِی الْمنزل فَاَوْما اِلَی الشَّام ثُمَّ سالاه فَاَوْما اِلَی الشَّام قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّام فَاِنَّهَا صفوة بِلَاد اللّٰه یسکنهَا خیرته من خلقه فَمَنْ اَبی فلیلحق بیمنه ولیسق من غدره فَاِن اللّٰه تکفل لی بِالشَّام وَاَهله

❀❀ ان سے ایک روایت میں یہ منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اُن دونوں نے رہائش گاہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مشورہ لیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں شام کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے پھر اس بارے دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے شہروں میں بہترین جگہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہترین لوگ وہاں سکونت اختیار کریں گے' جو شخص نہیں مانتا تو وہ یمن چلا جائے اور وہاں کے حوض سے پانی پیے' (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے۔

4672 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتَکُوْنُ هِجْرَة بعد هِجْرَة فخیار اَهْلِ الْاَرْض الزمهم مهَاجر اِبْرَاهِیْم وَیبقی فِی الْاَرْض شرار اَهلهَا تلفظهم أرضوهم وتقذرهم نفس اللّٰه وتحشرهم النَّار مَعَ القردة والخنازیر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن شهر عَنهُ وَالْحَاکِم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة عَنهُ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ کَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی' اور اس وقت اہل زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ جا کر رہیں گے اور باقی زمین میں' برے لوگ رہ جائیں گے' ان کی زمین انہیں باہر پھینکے گی اور انہیں گندا کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ہانک کرلے جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے شہر کے حوالے سے' ان سے نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4673 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّی رَاَیت کَاَن عَمُود الْکتاب انتزع من تَحت وِسَادَتِی فَاَتبعته بَصرِی فَاِذَا هُوَ نور سَاطِع عمد بِهِ اِلَی الشَّام اَلا وَاِن الْاِیْمَان اِذا وَقعت الْفِتَن بِالشَّام - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے الگ کیا گیا' میں نے اپنی نگاہ (اس کے) پیچھے رکھی

"تو وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا' جو شام کی طرف جا رہا تھا' خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے' تو ایمان' شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4674 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني إِذا وَقعت الْفِتَن فالأمن بِالشَّام .

وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْث عَمْرو بن الْعَاصِي

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جب فتنے واقع ہوں گے تو محفوظ رہنا شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4675 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِم رَاَيْت عَمُود الْكتاب احْتمل من تَحت رَاْسِي فَعمد بِهِ إِلَى الشَّام اَلا وَإِن الْإِيمَان حِيْن تقع الْفِتَن بِالشَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا اور وہ شام کی طرف گیا' خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے' تو ایمان شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4676 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حِوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْت لَيْلَة اُسرِي بِي عمودا اَبيض كَاَنَّهُ لؤلؤة تحمله الْمَلَائِكَة قلت مَا تحملون فَقَالُوْا عَمُود الْكتاب أمرنَا اَن نضعه بِالشَّام وَبينا اَنا نَائِم رَاَيْت عَمُود الْكتاب اختلس من تَحت وِسَادَتِي فَظَنَنْت اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تخلى من اَهْلِ الْاَرْض فَاَتْبَعته بَصرِي فَإِذَا هُوَ نور سَاطِع بَيْن يَدي حَتّٰى وضع بِالشَّام فَقَالَ ابْن حِوَالَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لي قَالَ عَلَيْك بِالشَّام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میں نے دیکھا کہ ایک سفید ستون ہے' جو موتی کی طرح ہے' اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے' میں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: کتاب کا ستون ہے' ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اسے شام میں رکھ دیں' اسی طرح ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ کتاب کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے نکالا گیا' میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ اسے اہل زمین سے الگ کر دے گا' میں نے اپنی نگاہ اس کے پیچھے رکھی' تو وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا' جو میرے سامنے تھا' اور پھر اسے شام میں رکھ دیا گیا' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے تجویز کر دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4677 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّام صفوة اللّٰه من بِلَاده

اِلَيْهَا يجتبى صفوته من عباده فَمَنْ خرج من الشَّام اِلٰى غَيْرِهَا فبسخطه وَمَنْ دَخلهَا من غَيْرِهَا فبرحمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عفير بن معدان وَهُوَ واه عَن سليم بن عَامر عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شام اللہ تعالیٰ کا اس کے شہروں میں سے منتخب شدہ حصہ ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے منتخب بندوں کو ہی وہاں لائے گا' جو شخص شام سے نکل کر کہیں اور جائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوگا اور جو شخص کہیں اور سے یہاں آجائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے سلیم بن عامر کے حوالے سے یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4678 - وَعَن خَالِد بن معدان اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نزلت عَلَيَّ النُّبُوَّة من ثَلَاثَة اَمَاكِن مَكَّة وَالْمَدِينَة وَالشَّام فَإِن اُخرجت من إِحْدَاهُنَّ لم ترجع اِلَيْهِنَّ اَبَدًا

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل من رِوَايَة بَقِيَّة

❀❀ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نبوت' مجھ پر تین علاقوں سے نازل ہوئی' مکہ' مدینہ اور شام' اگر تمہیں ان میں سے کسی ایک سے نکال دیا گیا' تو تم دوبارہ کبھی ان کی طرف نہیں جاسکو گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مراسیل میں بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4679 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الشَّام وأزواجهم وذراريهم وعبيدهم وإماؤهم اِلٰى مُنْتَهى الجزيرة مرابطون فَمَنْ نزل مَدِينَة من الْمَدَائِن فَهُوَ فِي رِبَاط اَوْ ثغرا من الثغور فَهُوَ فِي جِهَاد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيره من مُعَاوِيَة بن يحيى اَبِي مُطِيع وَهُوَ حسن الحَدِيث عَن اَرْطَاة بن الْمُنْذر عَمَّن حَدثهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَم يسمه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل شام' ان کی بیویاں' ان کے بچے' ان کے غلام' ان کی کنیزیں' جزیرے کی آخری حد تک پہرا دینے والے شمار ہوں گے جو شخص شہروں میں سے کسی شہر میں پڑاؤ کرے' وہ پہرا دینے والا ہوگا' جو کسی وادی (یا پہاڑ) پر پڑاؤ کرے' وہ جہاد میں شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معاویہ ابومطیع کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حسن الحدیث ہے' اس کے حوالے سے ارطاۃ بن منذر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس شخص کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

4680 - وَعَنْ زيد بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْده طُوْبٰى للشام اِن مَلَائِكَة الرَّحْمٰن باسطة اَجْنِحَتها عَلَيْه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَحَّحَهُ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْده طُوْبٰى للشام قُلْنَا مَا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرَّحْمٰن لباسط رَحمته عَلَيْه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل شام کے لئے مبارکباد ہے' کیونکہ رحمٰن کے فرشتوں نے اپنے پَر اُس پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' شام کے لئے مبارک باد ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس بات کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس بات کی کہ) رحمٰن نے اپنی رحمت اس پر پھیلائی ہوئی ہے''۔

4681 - وَعَنْ سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيخرج عَلَيْكُمْ فِيْ آخر الزَّمَان نَار من حضر موت تحشر النَّاس قَالَ قُلْنَا بِمَا تَامُرنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّام . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آخری زمانے میں' تم پر حضرموت سے ایک آگ نکل کر آئے گی' جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام میں رہنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4682 - وَعَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ الشَّام سَوْط اللّٰه فِيْ اَرضه يَنْتَقِم بهم مِمَّن يَشَاء من عباده وَحرَام على منافقيهم اَن يظهروا على مؤمنيهم وَلَا يموتوا اِلَّا هما وغما .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَاحمد مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه الصَّوَاب ورواتهما ثِقَات وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اہل شام زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہیں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہے گا' انتقام لے گا' اور وہاں کے منافقین کے لئے یہ بات حرام ہے کہ وہاں کے مومنوں پر غالب آ جائیں اور وہ لوگ (یعنی منافقین) صرف پریشانی اور غم کے عالم میں ہی مریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے اسے موقوف حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی درست ہے ویسے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4683 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الملحمة الْکُبْرٰی فسطاط الْمُسْلِمین بِاَرْض یُقَال لَهَا الغوطة فِیْهَا مَدِیْنَة یُقَال لَهَا دمشق خیر مَنَازِل الْمُسْلِمین یَوْمَئِذٍ رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد . قَوْلِهٖ فسطاط الْمُسْلِمین بِضَم الْفَاء ای مُجْتَمع الْمُسْلِمین

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی جنگ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کے خیمے ایسی سرزمین پر ہوں گے جن کا نام غوطہ ہوگا وہاں ایک شہر ہوگا جس کا نام دمشق ہوگا جو اس وقت مسلمانوں کے لئے پڑاؤ کے لئے سب سے بہتر جگہ ہوگی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

متن کے یہ الفاظ فسطاط المسلمین اس سے مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

40 - التَّرْهِیب من الطِّیَرَة

باب: فال لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

4684 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّیَرَة شرك الطِّیَرَة شرك الطِّیَرَة شرك وَمَا منا اِلَّا وَلٰکِن اللّٰه یذهبه بالتوکل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

قَالَ الْحَافِظ قَالَ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ وَغَیْرِہٖ فِی الْحَدِیْثِ اِضْمَار وَالتَّقْدِیْر وَمَا منا اِلَّا وَقد وَقع فِیْ قلبه شَیْءٌ من ذٰلِكَ یَعْنِیْ قُلُوْب أمته وَلٰکِن اللّٰه یذهب ذٰلِكَ عَن قلب کل من یتوکل علی اللّٰه وَلَا یثبت علی ذٰلِكَ هٰذَا لفظ الْاَصْبَهَانِیّ وَالصَّوَاب مَا ذکره الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہٖ اَن قَوْلِهٖ وَمَا منا اِلٰی آخِره من کَلَام ابْن مَسْعُوْد مدرج غیر مَرْفُوْع

قَالَ الْخطابِیّ وَقَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِیل کَانَ سُلَیْمَان بن حَرْب یُنکر هٰذَا الْحَرْف وَیَقُوْلُ لَیْسَ من قَوْل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَاَنَّهٗ قَول ابْن مَسْعُوْد وَحکی التِّرْمِذِیّ عَن الْبُخَارِیّ اَیْضًا عَن سُلَیْمَان بن حَرْب نَحْو هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فال شرک ہے فال شرک ہے''

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اور ہم میں سے ہر ایک شخص (میں یہ پائی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے (اس کو انسان سے) دور کرتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم اصبہانی اوردیگر حضرات نے حدیث میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں پوشیدہ مفہوم پایا جاتا ہے اوراصل صورت یوں ہوگی کہ ہم میں سے ہرایک شخص کے دل میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ پایا جاتا ہے اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی امت کے افراد کے دل ہیں اور اللہ تعالیٰ اس چیز کو ہراس شخص کے دل سے رخصت کردیتا ہے جو اللہ تعالیٰ پرتوکل رکھتا ہواوراس کے دل میں اس چیز کو ثابت نہیں رہنے دیتا' یہ الفاظ اصبہانی کے ہیں' تاہم درست بات یہ ہے' جسے امام بخاری اوردیگر حضرات نے نقل کیا ہے کہ متن کے یہ الفاظ ''ہم میں سے ہرایک'' اس سے لے کر آخر تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں شامل ہوگیا ہے' یہ ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: سلیمان بن حرب نے ان الفاظ کا انکار کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نہیں ہے' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول محسوس ہوتا ہے' امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے سلیمان بن حرب کے حوالے سے اس کی مانند بات نقل کی ہے۔

4685 - وَعَنْ قطن بن قبيصة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عیافہ (یعنی لکیریں لگا کر حساب لگانا) طیرہ (بدشگونی یا فال لینا) اورطرق' یہ جبت کی طرف سے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے۔

4686 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن ينَال الدَّرَجَات العلى من تكهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سفر تطيرا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاَحد اِسنادى الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا' جو کہانت کرے' یا پانسے کے ذریعے حساب لگائے' یا فال کی وجہ سے سفر سے واپس آئے''

یہ روایت امام طبرانی اورامام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

41 - التَّرْهِيب من اقتناء الْكَلْب اِلَّا لصيد اَوْ مَاشِيَة

باب: کتا رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

البتہ شکار کرنے کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے اسے رکھا جاسکتا ہے

4687 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتنى

كَلْبًا اِلَّا كلب صيد اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ ينقص من أجره كل يَوْم قيراطان
رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کتا رکھتا ہے' جو کہ شکار کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4688 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتنى كَلْبًا لَيْسَ بكلب مَاشِيَةٍ اَوْ صيد نقص من عمله كل يَوْم قيراطان

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص ایسا کتا رکھتا ہے' جو جانوروں کی حفاظت کے لئے' یا شکار کے لئے نہ ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

4689 - وَلِمُسْلِم اَيُّمَا اَهْل دَار اتَّخذُوا كَلْبًا اِلَّا كلب مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبًا صائدا نقص من عَمَلهم كل يَوْم قيراطان

❀❀ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جس گھر کے افراد کتے رکھتے ہیں' جو جانوروں کے لئے یا شکار کے لئے نہ ہوں' تو ان کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

4690 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أمسك كَلْبًا فَاِنَّهٗ ينقص من عمله كل يَوْم قِيرَاط اِلَّا كلب حرث اَوْ مَاشِيَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کتا رکھتا ہے' اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے' البتہ کھیت یا جانوروں کی حفاظت والے کتے

4687-صحيح البخاري - كتاب الذبائح والصيد' باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية - حديث:5169صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب الأمر بقتل الكلاب - حديث:3025مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب إثبات تحريم ثمن الكلب - حديث:4306صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب قتل الحيوان - ذكر نقص الأجر عن مقتني الكلاب إلا أجناسا معلومة منها' حديث:5728موطأ مالك - كتاب الاستئذان' باب ما جاء في أمر الكلاب - حديث:1756سنن الدارمي - ومن كتاب الصيد' باب في اقتناء كلب الصيد - حديث:1983السنن للنسائي - كتاب الصيد والذبائح' الرخصة في إمساك الكلب للماشية - حديث:4233مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيد' في اتخاذ الكلب وما ينقص من أجره - حديث:19535السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيد' الرخصة في إمساك الكلب للصيد - حديث:4661السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب بيوع الكلاب وغيرها مما لا يحل - باب ما جاء فيما يحل اقتناؤه من الكلاب' حديث:10316مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4411مسند الشافعي - ومن كتاب البيوع' حديث:633مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:610

کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4691 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم من اقتنی کَلْبا لَیْسَ بکلب صید وَلَا مَاشِیَۃ وَلَا اَرْض فَاِنَّہٗ ینقص من أجره قیراطان کل یَوْم

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کتا رکھتا ہے' جو شکار کے لئے نہ ہو' یا کھیت کے لئے' یا زمین کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں''۔

4692 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لمن یرفع اَغْصَان الشَّجَرَة عَن وَجه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یخْطب فَقَالَ لَوْلَا اَن الْکلاب أمة من الْاُمَم لأمرت بقتلها فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کل أسود بهیم وَمَا من اَهْل بَیت یرتبطون کَلْبا اِلَّا نقص من عَمَلهم کل یَوْم قِیرَاط اِلَّا کلب صید اَوْ کلب حرث اَوْ کلب غنم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ وَمَا من قوم اتَّخذُوا کَلْبا اِلَّا کلب مَاشِیَة اَوْ کلب صید اَوْ کلب حرث اِلَّا نقص من اُجُورهم کل یَوْم قیراطان

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں سے ایک تھا' جو نبی اکرم ﷺ کے چہرے سے درخت کی شاخیں ہٹا رہے تھے' آپ ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک باقاعدہ قسم نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا' البتہ تم کالے سیاہ کتے کو مار دو' جس بھی گھرانے کے لوگ کتا رکھتے ہیں' ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے' البتہ شکار والے کتے' یا کھیت کی حفاظت والے کتے' یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بھی لوگ کتا رکھتے ہیں جو کہ جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو ان لوگوں کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

4693 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت وَاعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جبْرِیْل فِیْ سَاعَة اَن یَاْتِیهِ فَجَاءَ ت تِلْكَ السَّاعَة وَلَمْ یَاْته قَالَت وَکَانَ بِیَدِهٖ عَصا فطرحها من یَده وَهُوَ یَقُوْلُ مَا یخلف اللّٰه وعده وَلَا رسله ثُمَّ الْتفت فَاِذَا جرو کلب تَحت سَرِیْره فَقَالَ مَتی دخل هٰذَا الْکَلْب فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا دَرِیت فَامر بِهٖ فَاُخْرج فَجَاءَهُ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَدتنِیْ فَجَلَست لَك وَلَمْ تأتنی فَقَالَ مَنَعَنِیْ الْکَلْب الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتك اِنَّا لَا ندخل بَیْتا فِیْهِ کلب وَلَا صُوْرَة . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ کسی مخصوص وقت میں

ملاقات طے کی کہ وہ اس وقت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں گے وہ مخصوص وقت آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں آئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں عصا تھا' آپ ﷺ نے اسے ایک طرف رکھ دیا' آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا' اور اس کے قاصد بھی ایسا نہیں کرتے' پھر آپ ﷺ نے توجہ کی' تو آپ ﷺ کے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ موجود تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کتا کب اندر آیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم مجھے پتہ نہیں چلا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے باہر نکال دیا گیا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا' اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا' لیکن آپ آئے ہی نہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں اس کتے کی وجہ سے نہیں آیا' جو آپ کے گھر میں موجود تھا' ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4694 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احتبس جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حبسك قَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہوگئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو تاخیر کیوں ہوگئی؟ انہوں نے بتایا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا موجود ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4695 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل فَقَالَ اِنِّيْ كنت اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنَعنِيْ اَن اكون دخلت عَلَيْكَ الْبَيْت الَّذِيْ كنت فِيْهِ اِلَّا انه كَانَ فِيْ بَاب الْبَيْت تِمْثَال الرِّجَال وَكَانَ فِي الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت كلب فَمر بِرَاْس التمثال الَّذِيْ فِي الْبَاب فليقطع فَيصير كَهَيْئَةِ الشَّجَرَة وَمر بالستر فليقطع وَيجْعَل مِنْهُ وسادتين منتبذتين توطآن وَمر بالكلب فَيخرج فَفعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْب جروا للحسين اَوْ لِلْحسنِ تَحت نضد لَهُ فَامر بِهٖ فَاُخرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه النضد بِفَتْح النُّوْن وَالضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ السرير لِاَنَّهُ ينضد عَلَيْهِ الْمَتَاع

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے میں گزشتہ رات آپ کی طرف آنے لگا تھا لیکن آپ جس گھر میں موجود تھے۔ میں اس گھر کے اندر اس لئے نہیں آسکا کیونکہ گھر کے دروازے پر آدمیوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں (راوی کہتے ہیں:) گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' اور گھر میں ایک کتا بھی تھا' تو آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیجئے' جو دروازے پر لگی ہوئی ہیں' انہیں کاٹ دیا جائے اور انہیں درختوں کی شکل بنادی جائے' اور پردے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ دیا جائے

اوراس کے ذریعے تکیے رکھ دیے جائیں' جنہیں نیچے رکھا جائے اور روندا جائے' اور کتے کے بارے میں آپ حکم دیں کہ اسے باہر نکالا جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا' وہ ایک چھوٹا کتا تھا' جو امام حسین یا امام حسن کا تھا (یعنی جب وہ بچے تھے تو وہ اس کے ساتھ کھیلتے تھے) وہ نبی اکرم ﷺ کے پلنگ کے نیچے تھا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے نکال دیا گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ النضد سے مراد چارپائی ہے' کیونکہ اس پر سامان رکھا جاتا ہے۔

4696 - وَعَنْ أُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيهِ الكآبة فَسَأَلته مَا لَهُ فَقَالَ لم يأتنى جِبْرِيلِ مُنْذُ ثَلَاث فَإِذَا جرو كلب بَيْن بيوته فَأمر بِهِ فَقتل فَبدَا لَهُ جِبْرِيلِ عَلَيْهِ السَّلَام فهش إِلَيْهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَك لم تأتنى فَقَالَ إِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب وَلَا تصاوير

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِنَحْوِهِ وَقد روى هٰذِهِ الْقِصَّة غير وَاحِد من الصَّحَابَة بِأَلْفَاظ مُتَقَارِبَة وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ پریشان نظر آئے' میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جرائیل علیہ السلام تین دن سے میرے گھر نہیں آئے' وہاں گھر میں ایک چھوٹا کتا موجود تھا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے مار دیا گیا' حضرت جرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے' نبی اکرم ﷺ خوشی کے عالم میں ان کی طرف گئے' اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم میرے پاس نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کیا ہے' یہ واقعہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ایک دوسرے کے قریب الفاظ سے منقول ہے' ہم جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

التَّرْهِيب من سفر الرجل وَحده أَوْ مَعَ آخر فَقَط وَمَا جَاءَ فِيْ خبر الْأَصْحَاب عدَّة

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اکیلا سفر کرے یا صرف ایک شخص کے ساتھ سفر کرے اور متعدد افراد کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4697 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو أَن النَّاس يعلمُوْنَ من الْوحدَة مَا أعلم مَا سَار رَاكب بلَيْل وَحده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

بڑ اگر لوگوں کو وہ پتہ چل جائے کہ اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے؟) جو میں جانتا ہوں' تو کوئی بھی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے"

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

4698 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مخنثى الرِّجَال الَّذِيْنَ يتشبهون بِالنِّسَاء والمترجلات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراكب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ الطّيب بن مُحَمَّد وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردوں میں سے ہیجڑوں پر لعنت کی ہے' جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں' اور عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے' اور ویرانے میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے طیب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے بقیہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4699 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَن رجلا قدم من سفر فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَحِبت قَالَ مَا صَحِبت اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِب شَيْطَان والراكبان شيطانان وَالثَّلَاثَة ركب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وروى الْمَرْفُوْع مِنْهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَبَوَّبَ عَلَيْهِ بَاب النَّهْى عَن سير الِاثْنَيْنِ وَالدَّلِيل على اَن مَا دون الثَّلَاثَة من الْمُسَافِرين عصاة اِذْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَعْلَمَ اَن الْوَاحِد شَيْطَان والاثنان شيطانان وَيُشبه اَن يكون معنى قَوْله شَيْطَان اَى عَاص كَقَوْلِه شياطين الْاِنْس وَالْجِنّ مَعْنَاهُ عصاة الْاِنْس وَالْجِنّ انْتهى

❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص سفر سے آیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون تھا؟ اس نے عرض کی: میرے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکیلا سوار' شیطان ہوتا ہے' اور دو سوار' دو شیطان ہوتے ہیں' اور تین آدمی سوار ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اس کا کچھ حصہ "مرفوع" حدیث کے طور پر' امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اسے نقل کیا ہے اور اس کا یہ باب قائم کیا ہے: "دو آدمیوں کے سفر کرنے کی ممانعت"۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ تین مسافروں سے کم' سفر کرنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کے نافرمان شمار ہوں گے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: "ایک مسافر شیطان ہوتا ہے' دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں" تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہاں شیطان سے مراد' نافرمان شخص ہو' جیسا کہ یہ الفاظ ہیں: "انسان اور جنات کے شیاطین" اس سے مراد یہ ہے کہ انسانوں اور جنات میں سے نافرمان لوگ...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِد شَيْطَان

والاثنان شيطانان وَالثَّلَاثَةُ ركب . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک (یعنی اکیلا سفر کرنے والا شخص) شیطان ہوتا ہے' دو افراد' دو شیطان ہوتے ہیں اور تین لوگ' سوار ہوتے ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4701 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الصَّحَابَةِ اَرْبَعَة وَخير السَّرَايَا اَرْبَعمِائَة وَخير الجيوش اَرْبَعَة آلَاف وَلنْ يغلب اثْنَا عشر الفا من قلَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا يُسْندهُ كَبِير اَحَد وَذكر انه رُوِيَ عَن الزُّهْرِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین ساتھی چار ہوتے ہیں' بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے' بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے' اور بارہ ہزار لوگ کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' کسی نے اس کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

43 - ترهيب الْمَرْاَة اَن تُسَافِر وَحدهَا بِغَيْر محرم

باب: عورت کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ محرم کے بغیر اکیلی سفر کرے

4702 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر اَن تُسَافِر سفرا يكون ثَلَاثَة اَيَّام فَصَاعِدا اِلَّا وَمَعَهَا اَبوهَا اَوْ اَخُوهَا اَوْ زَوجهَا اَوْ ابْنهَا اَوْ ذُوْ محرم مِنْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اکیلی کرے' البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا باپ' یا اس کا بھائی' یا اس شوہر' یا اس کا بیٹا یا کوئی اور محرم ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4700-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديث:2431صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' باب النهي عن سير الاثنين - حديث:2393موطأ مالك - كتاب الاستئذان' باب ما جاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء - حديث:1779سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يسافر وحده - حديث:2254السنن الكبرى للنسائي - كتاب السير' النهي عن سير الراكب وحده - حديث:8579السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب آداب السفر - باب كراهية السفر وحده' حديث:9719مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6585

4703 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَۃُ یَوْمَیْنِ من الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ محرم مِنْھَا اَوْ زَوْجھَا

❀❀ امام بخاری اورامام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی بھی عورت دودن کا سفر نہ کرے البتہ اگراس کا کوئی محرم یااس کا شوہراس کے ساتھ ہوتوحکم مختلف ہے''۔

4704 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن تُسَافِر ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ محرم مِنْھَا . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن پرایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن کاسفر (اکیلی) کرے البتہ اگراس کے ساتھ کوئی محرم ہوتوحکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اورامام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4705 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر تُسَافِر مسیرَۃ یَوْم وَلَیْلَۃ اِلَّا مَعَ ذِیْ محرم عَلَیْھَا-وَفِیْ رِوَایَۃٍ: مسیرَۃ یَوْم-وَفِیْ اُخْرٰی: مسیرَۃ لَیْلَۃ اِلَّا وَمَعَھَا رجل ذُوْ حُرْمَۃ مِنْھَا

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَۃ :اَن تُسَافِر بریدا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن پرایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن اورایک رات کاسفر(اکیلی کرے) البتہ اگرکوئی محرم اس کے ساتھ ہوتوحکم مختلف ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:''ایک دن کی مسافت''

ایک اورروایت میں یہ الفاظ ہیں:''ایک رات کی مسافت کاسفر' البتہ اگراس کے ساتھ اگرکوئی ایسامرد ہو' جواس کامحرم ہو' توحکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے اورامام ابن خزیمہ نے اپنی''صحیح'' میں نقل کی ہے

امام ابوداؤداورامام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:''وہ ایک برید کاسفرکرے''۔

44 - التَّرْغِیْب فِیْ ذکر اللّٰہ لمن رکب دَابَّتہ

باب: جوشخص سواری پرسوارہونے لگے' اس کے لیے اللہ تعالیٰ کاذکرکرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4706 - عَنْ اَبِیْ لاس الْخُزَاعِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حملنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی اِبل من

اِبِلِ الصَّدَقَةِ بلح فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نرى اَن تحملنا هٰذِهٖ فَقَالَ مَا من بعير اِلَّا فِيْ ذروله شَيْطَان فاذكروا اسْم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا ركبتموها كَمَا اَمركُمُ اللّٰه ثُمَّ امتهنوها لانفسكم فَاِنَّمَا يحمل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

قَوْلِهٖ بلح هُوَ بِضَم الْمُوَحدَة وَتَشْدِيد اللَّام بعدهَا حاء مُهْملَة وَمَعْنَاهُ اَنَّهَا قد اعيت وعجزت عَن السّير يُقَال بلح الرجل بتخفيف اللَّام وتشديدها اِذا اعيا فَلَمْ يقدر اَن يَتَحَرَّك وَاسم اَبِيْ لاس بِالسِّين الْمُهْملَة عبد اللّٰه بن غنمة وَقيل زِيَاد لَهُ حديثان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحدهمَا هٰذَا

❀❀ حضرت ابولاس خزاعی ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سواری کے لئے دیا' جو تھک چکا تھا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ نہیں لگتا کہ ہم اس پر سواری کر پائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے' جب تم اس پر سواری کرنے لگو' تو اللہ کا نام لے لو' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور پھر تم اسے اپنے لئے آسان کرلو' یہ اللہ تعالیٰ نے (تمہیں) سواری کے لئے دیے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''بلح'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تھک چکا تھا' اور سفر کرنے سے عاجز آ چکا تھا' یہ کہا جاتا ہے: بلح الرجل' جب آدمی تھک چکا ہو اور وہ حرکت کرنے کے لائق نہ ہو' حضرت ابولاس ﷺ کا نام عبداللہ بن غنمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق زیاد ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث منقول ہیں' جن میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

4707 - وَعَنْ مُحَمَّد بن حَمْزَة عَن عَمْرو الْاَسْلَمِيّ انه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على كل بعير شَيْطَان فَاِذَا ركبتموها فسموا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تقصروا عَن حاجاتكم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما جيد

❀❀ محمد بن حمزہ نے حضرت عمرو اسلمی ﷺ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر اونٹ پر شیطان ہوتا ہے' تو جب تم اس پر سوار ہونے لگے تو اللہ کا نام لے لو' اور اپنی حاجت کے بارے میں کوتاہی نہ کرو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4708 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اردفه على دَابَّته فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا كبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَحمد اللّٰه ثَلَاثًا وَسبح اللّٰه ثَلَاثًا وَهلل اللّٰه وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتلْقى عَلَيْهِ فَضَحِك ثُمَّ اَقبل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا من امرىء يركب دَابَّته فَيصنع مَا صنعت اِلَّا اَقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ فَضَحِك اِلَيْهِ - رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا' جب وہ اس پر بیٹھ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ تکبیر کہی' تین مرتبہ الحمدللہ کہا' تین مرتبہ سبحان اللہ کہا' ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ

پڑھا' پھر آپ ﷺ سیدھے ہوئے اور ہنسنے لگے پھر آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:
''جو شخص جانور پر سوار ہو اور پھر وہ کام کرے' جو میں نے کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4709 - وَعَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من راكب يَخْلُو فِيْ مسيره بِاللّٰهِ وَذكره إِلَّا ردفه ملك وَلَا يَخْلُو بشعر وَنَحْوَهُ إِلَّا ردفه شَيْطَان
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر ﷛ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سفر کے دوران' اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے' اور جو شخص شعر وغیرہ سنتا سناتا رہتا ہے' اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

45 - التَّرْهِيب من استِصْحَاب الْكَلْب والجرس فِيْ سفر وَغَيْرِه

باب: سفر کے دوران کتا' یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4710 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا كلب أَوْ جرس . رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان کتا' یا گھنٹی موجود ہو''۔
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4711 - وَفِيْ رِوَايَة لِأَبِيْ دَاوُد: وَلَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جلد نمر - ذكرهَا فِي اللبَاس

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان چیتے کی کھال موجود ہو''۔
امام ابوداؤد نے اسے لباس سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔

4712 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الجرس مَزَامِير الشَّيْطَان
رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''گھنٹی شیطان کا باجہ ہے''۔
یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4713 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيهِ جرس وَلَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جرس
رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی موجود ہو اور فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4714 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جرس . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه قَالَ إِن العير الَّتِي فِيهَا الجرس لَا تصحبها الْمَلَائِكَة

❀❀ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''وہ قافلہ جس میں گھنٹی موجود ہو' فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

4715 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بالأجراس اَن تقطع من اَعْنَاق الْإِبِل يَوْم بدر . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھنٹیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں اونٹوں کی گردن سے کاٹ لیا جائے' یہ غزوہ بدر کے موقع کی بات ہے۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4716 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بِقطع الْاَجْرَاس
رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه اَيْضا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھنٹیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4717 - وَعَن عَامر بن عبد اللّٰه بن الزبير اَن مولاة لَهُم ذهبت بابنة الزبير إِلَى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَفِي رِجْلَيْهَا اَجْرَاس فقطعها عمر وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِن مَعَ كل جرس شَيْطَانا .

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد ومولاة لَهُم مَجْهُولَة وعامر لم يدْرك عمر بن الْخطاب

❀❀ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی ایک کنیز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کو لے

کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اُس صاحبزادی (جو چھوٹی بچی تھی) کے پاؤں میں گھنٹیاں تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں توڑ دیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان حضرات کی کنیز ایک مجہول عورت ہے اور عامر نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

4718 - وَعَنْ بنانة مولاة عبد الرَّحْمٰن بن حَيَّان الْاَنْصَارِيّ اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ دخل عَلَيْهَا جَارِيَة وَعَلَيْهَا جلاجل يصوتن فَقَالَت لَا تدخلنها اِلَّا اَن تقطعن جلاجلها وَقَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ جرس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

بنانة بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة ونونين

❀❀ بنانہ جو عبدالرحمن بن حیان انصاری کی کنیز ہے وہ بیان کرتی ہے: ایک مرتبہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی اسی دوران ایک لڑکی ان کے ہاں آئی جس نے پازیبیں پہنی ہوئی تھیں جو آوازیں پیدا کرتی تھیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کو اس وقت تک اندر نہ آنے دو جب تک اس کی پازیبیں اتار نہیں لی جاتیں انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں گھنٹی موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ بنانة میں 'ب' پر پیش ہے اور دو 'ن' ہیں۔

4719 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جلجل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان پازیب (یا گھنٹی) موجود ہو''۔

4720 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيخ كنت جَالِسا مَعَ سَالم فَمر بِنَا ركب لأم الْبَنِيْنَ مَعَهم اَجْرَاس فَحدث سَالم عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة ركبا مَعَهم جلجل كم ترى مَعَ هَؤُلَاءِ من جلجل . رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوبکر بن ابوشیخ بیان کرتے ہیں: میں سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ہمارے پاس سے اُمّ البنین کے کچھ سوار گزرے' جن کے ساتھ گھنٹیاں تھیں' تو سالم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے ساتھ گھنٹیاں موجود ہوں''۔

اور ان لوگوں کے ساتھ کتنی ہی گھنٹیاں نظر آ رہی ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْب فِی الدلجة وَھُوَ السّفر بِاللَّیْلِ

والترھیب من السّفر اوله وَمَنْ التَّعریس فِی الطّرق والافتراق فِی الْمنزل وَالتَّرْغِیْب فِی الصّلاة اِذا عرس النَّاس

باب: "دلجہ" یعنی رات کے وقت سفر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے' اور راستوں میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' اور جب لوگ رات کے وقت پڑاؤ کیے ہوں' اس وقت (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4721 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بالدلجة فَإِن الْاَرْض تطوی بِاللَّیْلِ -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے' کیونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4722 - وَعَن جَابر وَھُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا مواشیکم إِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰی تذْهب فَحْمَة الْعشَاء فَإِن الشَّیَاطِین تبْعَث إِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰی تذْهب فَحْمَة الْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالْحَاکِم وَلَفظه: احْبِسُوا صِبْیَانکُمْ حَتّٰی تذْهب فورعة الْعشَاء فَإِنَّهَا سَاعَة تخترق فِیهَا الشَّیَاطِین . وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب سورج ڈوب جائے' تو تم اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا' کیونکہ جب سورج ڈوب جاتا ہے' تو شیاطین کو بھیجا جاتا ہے (اور وہ اس وقت تک رہتے ہیں) جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک کے رکھو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں شیاطین چیر پھاڑ کرتے ہیں"

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4723 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقلوا الْخُرُوْج إِذا هدات الرجل إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یبث فِیْ لیله من خلقه مَا یَشَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب رات ہو جائے' تو باہر نکلنا کم کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں' اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے' پھیلا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4724 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سافرتم فِی الخصب فاعطوا الْاِبِل حظها من الْاَرْض وَاِذَا سافرتم فِی الجدب فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوا بهَا نقيها وَاِذَا عرستم فَاجْتَنبُوا الطَّرِيْق فَاِنَّهَا طَرِيْق الدَّوَابّ وماوى الْهَوَام بِاللَّيْلِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

نقيها بِكَسْر النُّوْن وَسُكُوْن الْقَاف بعدهَا يَاء مثناة تَحت اَی مخها وَمَعْنَاهُ اَسْرِعُوْا حَتَّى تصلوا مقصدكم قبل اَن يذهب مخها من ضنك السّير والتعب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم ہریالی میں سفر کر رہے ہو' تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو' اور جب تم خشکی میں سفر کرو' تو وہاں سے تیزی سے گزر جاؤ' اور اونٹوں کی تندرستی کے عالم میں جلدی کرو' جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو' تو راستے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہاں سے جانور گزرتے ہیں اور کیڑے مکوڑے گزرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ نقیھا سے مراد اس کا گودا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تیزی سے سفر کرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ جاؤ' اس سے پہلے کہ تمہارے آہستہ چلنے کی وجہ سے اور تھکاوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے اس کا گودا ختم ہو جائے (یعنی وہ کمزور ہو جائے اور چلنے کے قابل نہ رہے)۔

4725 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا ماوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات . التَّعْرِيس هُوَ نزُول الْمُسَافِر آخر اللَّيْل ليستريح

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''راستے کے درمیان میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو' اور وہاں نماز پڑھنے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں' اور وہاں قضائے حاجت کرنے سے بھی اجتناب کرو' کیونکہ یہ لعنت کا کام ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ تعریس کا مطلب رات کے آخری حصے میں مسافر کا پڑاؤ کرنا ہے' تاکہ وہ آرام کر لے۔

4726 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَة الْخُشَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاس اِذا نزلُوْا تفرقُوْا فِی الشّعاب والأودية

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن تفرقكم فِي الشعاب والأودية إِنَّمَا ذٰلِكُمْ من الشَّيْطَان فَلَمْ ينزلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ منزلا إِلَّا انضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بعض . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِي

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب لوگ پڑاؤ کرتے تھے' تو مختلف وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے' اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو ایک دوسرے کے قریب رہتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4727 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَةٌ يبغضهم الله اما الَّذِيْنَ يُحِبهُمُ اللّٰه فقوم سَارُوا ليلتهم حَتّٰى إِذا كَانَ النوم اَحَبَّ إِلٰى احدهم مِمَّا يعدل بِهِ نزلُوْا فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقني وَيَتْلُو آياتي فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا -وتقدم فِيْ صَدَقَة السِّرّ بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو اس کی صورت یوں ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پسندیدہ ہو جاتی ہے' تو وہ لوگ پڑاؤ کرتے ہیں' اپنے سر رکھ کر (سو جاتے ہیں) اور اس وقت ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں التجائیں کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل روایت گزر چکی ہے۔

47 - التَّرْغِيْب فِيْ ذكر اللّٰه لمن عثرت دَابَّته

باب: جب جانور کو ٹھوکر لگے' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4728 - عَنْ اَبِی الْمليح عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت رَدِيف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعثر بعيرنا فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَان فَقَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقل تعس الشَّيْطَان فَإِنَّهٗ يعظم حَتّٰى يصير مثل الْبَيْت وَيَقُوْلُ بقوتي وَلٰكِن قل بِسم اللّٰه فَإِنَّهٗ يصغر حَتّٰى يصير مثل الذُّبَاب

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ابوالملیح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی' تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم یہ نہ کہو: کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ وہ پھول کا گھر جتنا ہو جاتا

ہے اور یہ کہتا ہے: کہ یہ میری قوت کی وجہ سے ہوا ہے' تم ایسی صورت میں بسم اللہ کہہ دیا کرو' وہ چھوٹا ہو جائے گا' یہاں تک کہ مکھی جتنا ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4729 - وَعَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِى عَمَّنْ كَانَ ردف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كنت ردفه على حمَار فعثر الْحمار فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَان فَقَالَ لى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقل تعس الشَّيْطَان فَاِنَّك اِذا قلت تعس الشَّيْطَان تعاظم فِىْ نَفسه وَقَالَ صرعته بقوتى وَاِذَا قلت بسم الله تصاغرت اِلَيْهِ نَفسه حَتّٰى يكون اَصْغَر من ذُبَاب . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِىّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ وَاِذَا قِيلَ بِسم الله خنس حَتّٰى يصير مثل الذُّبَاب . وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابوتمیمہ ہجیمی نے' ان صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھے پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اس کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ جب تم یہ کہو گے کہ شیطان برباد ہو جائے' تو وہ خود کو بڑا محسوس کرے گا اور وہ یہ کہے گا کہ میں نے اپنی قوت کے ذریعے اسے پچھاڑ دیا ہے' اور جب تم بسم اللہ کہہ دو گے' تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی سے بھی زیادہ چھوٹا ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کے ہیں: ''جب بسم اللہ کہا جائے' تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی جتنا ہو جائے گا''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

48 - التَّرْغِيْب فِىْ كَلِمَات يقولهن من نزل منزلا

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو وہ شخص پڑھے گا' جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے

4730 - عَنْ خَوْلَةَ بنت حَكِيم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نزل منزلا ثُمَّ قَالَ اَعوذ بِكَلِمَاتِ اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم يضرّهُ شَىْءٌ حَتّٰى يرتحل من منزله ذٰلِك رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے اور پھر یہ کلمات پڑھ لیتا ہے:

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے' جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

تو اس شخص کے اس پڑاؤ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4731 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت من حمص فآوانى اللَّيْل اِلَى الْبيعَة فحضرنى

من اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَرَاتُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ من سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خلق السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ (الْاَعْرَاف) -اِلٰى آخر الْاٰيَةَ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبعض احرسوه الْاٰن حَتّٰى يصبح فَلَمَّا اَن اَصبحت ركبت دَابَّتِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ وَرُوَاته رُوَاةُ الصَّحِيْحِ اِلَّا الْمسيب بن وَاضح

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حمص سے لکارات کے وقت میں ایک گرجے میں ٹھہر گیا' تو میرے پاس زمین کے مختلف (درندے یا چوپائے) آ گئے' تو میں نے سورہ اعراف کی یہ آیت پڑھی:

''بے شک تمہارا پروردگار' وہ اللہ ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے''۔

اس آیت کو آخر تک پڑھا' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اب اس کی حفاظت کرو' جب تک صبح نہیں ہو جاتی' راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو میں اپنی سواری پر سوار ہوا (اور وہاں سے روانہ ہو گیا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف میتب بن واضح کا معاملہ مختلف ہے۔

49 - التَّرْغِيْبُ فِیْ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ سِيَمَا الْمُسَافِرِ

باب: آدمی کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا کرے' بطور خاص مسافر (شخص کا دعا کرنا)

4732 - عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنِیْ سَيِّدِیْ اَنَّه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَعَا الرجل لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ وَلَكَ بِمثل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْحَافِظُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ هٰذِهِ هِیَ الصُّغْرٰى تابعية وَاسْمهَا هجيمة وَيُقَال جهيمة بِتَقْدِيْمِ الْجِيْمِ وَيُقَال جمانة لَيْسَ لَهَا صُحْبَة اِنَّمَا الصُّحْبَةُ لِاُمِّ الدَّرْدَاءِ الْكُبْرٰى وَاسْمهَا خيرة وَلَيْسَ لَهَا فِی الْبُخَارِیِّ وَلَا مُسْلِم حَدِيْثٌ قَالَه غير وَاحِد من الْحفاظ

❀❀ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے سردار (یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: تمہیں بھی اس کی مانند نصیب ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا نامی یہ خاتون چھوٹی والی ہیں' جو تابعیہ ہیں' ان کا نام ہجیمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق جہیمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق جمانہ ہے' انہیں صحابیہ ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے صحابیہ' وہ والی سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا ہیں' جو بڑی ہیں ان کا نام خیرہ ہے' اس خاتون کے حوالے سے صحیح بخاری' یا صحیح میں مسلم میں کوئی حدیث منقول نہیں ہے یہ بات کئی حافظان حدیث نے بیان کی ہے۔

4733 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوتان لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللّٰه حجاب دَعْوَةُ الْمَظْلُوم ودعوة الْمَرْءِ لِاَخِيهِ بظهر الْغَيْب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان دونوں کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور آدمی کی اس کے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4734 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَسْرع الدُّعَاء اِجَابَة دَعْوَة غَائِب لغَائِب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن انعم وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے' جو کوئی شخص کسی کی غیر موجودگی میں (اس کے لئے) کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4735 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث دعوات مستجابات لَا شكّ فِيهِنَّ دَعْوَة الْوَالِد ودعوة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ فِىْ موضِعين وَحسنه فِىْ اَحدهمَا وَالْبَزَّار وَلَفظه قَالَ ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین دعائیں ہیں جن کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے والد کی دعا مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے دو مختلف مقامات پر نقل کی ہے انہوں نے ان دونوں میں سے ایک مقام کو حسن قرار دیا ہے' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین دعائیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ انہیں مسترد نہ کرے روزہ دار کی دعا جب تک وہ افطار نہیں کر لیتا مظلوم کی دعا جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی اور مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آجاتا''۔

4735-صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر البيان بأن دعوة المسافر لا ترد ما دام في سفره' حديث:2744سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب الدعاء بظهر الغيب' حديث:1326سنن ابن ماجه - كتاب الدعاء' باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم - حديث:3860مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الدعاء' ما قالوا في الدعاء الذي يستجاب - حديث:29226مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7341مسند عبد بن حميد - من مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث:1424المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:23

4736 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث مستجاب دعوتهم الْوَالِد وَالْمُسَافِر والمظلوم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي حَدِيْثٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی دعا مستجاب ہوتی ہے باپ، مسافر اور مظلوم''

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

50 - التَّرْغِيب فِي الْمَوْت فِي الغربة

باب: غریب الوطنی میں انتقال کر جانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4737 - عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ رجل بِالْمَدِينَةِ مِمَّن ولد بهَا فصلى عَلَيْهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا لَيْتَه مَاتَ بِغَيْر مولده

قَالُوْا وَلم ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِن الرجل إِذا مَاتَ بِغَيْر مولده قيس بَيْن مولده إِلَى مُنْقَطع أَثَره فِي الْجنَّة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہو گیا' جس کی پیدائش بھی وہیں ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا: کاش اس نے اپنی جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال کیا ہوتا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال کرتا ہے' تو اس کے انتقال کی جگہ سے لے کر اس کی جائے پیدائش تک کے درمیان کی زمین کو ماپا جاتا ہے' اور جنت میں (اتنی ہی جگہ اس کو دے دی جائے گی)''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4738 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موت غربَة شَهَادَة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب الوطنی کی موت شہادت ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4739 - وروى الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق عبد الْملك بن هَارُوْن بن عنترة وَهُوَ مَتْرُوك عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم مَا تعدونَ الشَّهِيد فِيكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِي سَبِيل اللّٰه قَالَ إِن شُهَدَاءِ أمتِي إِذا لَقَلِيل من قتل فِي سَبِيل اللّٰه فَهُوَ شَهِيد والمتردي شَهِيد وَالنُّفَسَاء شَهِيد وَالْغَرق شَهِيد والسل شَهِيد والحريق شَهِيد والغريب شَهِيد

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِي أَن موت الْغَرِيْبُ شَهَادَة جملَة من الْأَحَادِيْث لَا يبلغ شَيْء مِنْهَا دَرَجَة

الحسن فیما اعلم

❀❀ امام طبرانی نے' عبدالملک بن ہارون بن عنترہ' جوایک متروک راوی ہے' اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری امت کے شہید لوگ کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' جو شخص گر کے مر جائے وہ شہید ہے' جو عورت نفاس کے دوران مر جائے وہ شہید ہے ڈوب کر مرنے والا شہید ہے سل کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور غریب الوطنی میں مرنے والا شہید ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: روایت میں اسی طرح منقول ہے کہ غریب الوطنی کی موت بھی شہادت ہوتی ہے' لیکن اس بارے میں منقول تمام تر روایات میرے علم کے مطابق حسن کے درجہ تک بھی نہیں پہنچتی ہیں۔

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالزُّهْدِ

کتاب: توبہ اور زُہد کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي التَّوْبَة والمبادرة بها واتباع السَّيئة الْحَسَنَة

باب: توبہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بارے میں جلدی کرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا

4740 - عَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يبسط يَده بِاللَّيْلِ ليتوب مسيء النَّهَار ويبسط يَده بِالنَّهَارِ ليتوب مسيء اللَّيْل حَتّٰى تطلع الشَّمْس من مغربهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تا کہ دن کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تا کہ رات کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک (قیامت سے پہلے) سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4741 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَابَ قبل اَن تطلع الشَّمْس من مغْرِبهَا تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4742 - وَعَن صَفْوَان بن عَسَّال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من قبل الْمغرب لبابا مسيرَة عرضه اَرْبَعُوْنَ عَاما اَوْ سَبْعُوْنَ سنة فَتحه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للتَّوْبَة يَوْم خلق السَّمَاوَات وَالْاَرْض فَلَا يغلقه حَتّٰى تطلع الشَّمْس مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِیْ حَدِيْثِ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس کی مسافت

جتنی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس دن توبہ کے لئے کھولا تھا جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' جو ایک حدیث کے ضمن میں ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4743 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ وصححها اَیْضًا قَالَ زر یَعْنِیْ ابْن حُبَیْش فَمَا برح یَعْنِیْ صَفْوَان یحدثنی حَتّٰی حَدثنِیْ اَن اللّٰه جعل بالمغرب بَابا عرضه مسیرَة سَبْعِیْنَ عَاما للتَّوْبَة لَا یغلق مَا لم تطلع الشَّمْس من قبله وَذٰلِكَ قَول اللّٰه یَوْم یَاْتِیْ بعض آیَات رَبك لَا ینفع نفسا اِیْمَانهَا (الْاَنْعَام) الْآیَة

وَلَیْسَ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَة وَلَا الْاَوّل تَصْرِیْح بِرَفْعِهِ کَمَا صرح الْبَیْهَقِیّ وَاِسْنَاده صَحِیْح اَیْضا

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک روایت' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے: زر بن حبیش نے یہ بات بیان کی کہ اس کے بعد وہ یعنی حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ مجھے حدیث بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ بات بیان کی:

''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت میں ایک دروازہ بنایا ہے' جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے اور وہ توبہ کے لئے ہے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہو جاتا''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جس دن تمہارے پروردگار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی آ گئی' تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا''۔

اس روایت میں اور پہلے والی روایت میں' اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے' جیسا کہ امام بیہقی نے بھی اس بات کی صراحت کی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

4744 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ للجنة ثَمَانِیَة اَبْوَاب سَبْعَة مغلقة وَبَاب مَفْتُوح للتَّوْبَة حَتّٰی تطلع الشَّمْس من نَحْوِهِ . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4745 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اخطاتم حَتّٰی تبلغ السَّمَاء ثُمَّ تبتم لتاب اللّٰه عَلَیْکُم . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم توبہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4746 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَعَادَة الْمَرْء اَن يطول عمره وَيرْزقهُ اللّٰه الْإِنَابَة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع کرنے کی توفیق نصیب کردے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4747 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يسْبق الدائب الْمُجْتَهد فليكف عَن الذُّنُوب . رَوَاهُ اَبُو يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا يُوسُف بن مَيْمُون

الدائب بِهَمْزَة بعد الْأَلف هُوَ المتعب نَفسه فِي الْعِبَادَة الْمُجْتَهد فِيهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس کو پسند کرتا ہو کہ وہ اہتمام کے ساتھ بھرپور عبادت کرنے والے شخص سے سبقت لے جائے' اسے گناہوں سے بچنا چاہیے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف یوسف بن میمون کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ ''الدائب'' سے مراد وہ شخص جو عبادت کر کے' اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کردے اور اس بارے میں بھرپور کوشش کرے۔

4748 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤمن واه راقع فسعيد من هلك على رقعه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَقَالَ معنى واه مذنب وراقع يَعْنِي تائب مُسْتَغْفِر

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن گناہ بھی کرتا ہے اور توبہ بھی کرتا ہے' تو وہ شخص خوش نصیب ہے' جو توبہ کر کے انتقال کرے''

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: لفظ واہ کا مطلب گناہ کرنے والا ہے اور راقع سے مراد توبہ کرنے والا اور مغفرت طلب کرنے والا ہے۔

4749 - وَعَنْ اَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُؤمن وَمثل الْإِيمَان كَمثل الْفرس فِي آخيته يجول ثُمَّ يرجع اِلَى آخيته وَاِن الْمُؤمن يسهو ثُمَّ يرجع فأطعموا طَعَامكُم الأتقياء وَاَوْلُوا مَعْرُوفكُم الْمُؤمنِينَ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه . الآخية بِمد الْهمزَة وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة هِيَ حَبل يدْفن فِي الأَرْض مثنيا ويبرز مِنْهُ كالعروة تشد اِلَيْهَا الدَّابَّة وَقِيلَ هُوَ عود يعرض فِي الْحَائِط تشد اِلَيْهِ الدَّابَّة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے کی طرح ہے' جو اپنی کھونٹی کے گرد گھومتا رہتا ہے اور پھر اپنی کھونٹی کی طرف واپس آجاتا ہے

مومن بھول جاتا ہے پھر رجوع کر لیتا ہے تو تم لوگ اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اہل ایمان کے ساتھ بھلائی کرو"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ آخیہ سے مراد وہ رسی ہے جو زمین میں دفن کی جاتی ہے اور اس میں سے کچھ حصہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ رسی کی طرح کی چیز ہوتی ہے جس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ لکڑی ہے جو دیوار میں لگائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے۔

4750 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ كل ابن آدم خطاء وَخير الْخَطَّائِيْنَ التوابون

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن مسْعدَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عَلِيّ بن مسْعدَة عَن قَتَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر انسان خطا کار ہوتا ہے اور خطا کرنے والوں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے لوگ ہیں"

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے صرف علی بن مسعدہ کی قتادہ سے نقل کردہ روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4751 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عبدا أصَاب ذَنبا فَقَالَ يَا رب اِنِّيْ أذنبت ذَنبا فاغفره فَقَالَ لَهُ ربه علم عَبدِي اَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخذ بِهِ فغفر لَهُ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب اِنِّيْ أذنبت ذَنبا آخر فاغفره لي قَالَ ربه علم عَبدِي اَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخذ بِهِ فغفر لَهُ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب اِنِّيْ أذنبت ذَنبا فاغفره ليفقال ربه علم عَبدِي اَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخذ بِهِ فَقَالَ ربه غفرت لعبدي فليعمل مَا شَاءَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَوْله فليعمل مَا شَاءَ مَعْنَاهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انه مَا دَامَ كلما أذْنب ذَنبا اسْتغْفر وَتَابَ مِنْهُ وَلَمْ يعد اِلَيْهِ بِدَلِيل قَوْله ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر فَلْيفْعَل اِذا كَانَ هٰذَا دأبه مَا شَاءَ لِاَنَّهُ كلما أذْنب كَانَت تَوْبَته واستغفاره كَفَّارَة لذنبه فَلَا يضرّهُ لَا انه يُذنب الذَّنب فيستغفر مِنْهُ بِلِسَانِهِ من غير اِقلاع ثُمَّ يعاوده فَاِن هٰذِهِ تَوْبَة الْكَذَّابين

4740-صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة - حديث:5061مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري - حديث:19119مسند الطيالسي - أبو عبيدة عن أبي موسى' حديث:486مسند عبد بن حميد - تتمة حديث أبي موسى' حديث:563البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث: 2599شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث:6793السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' جماع أبواب الحكم في الساحر - باب قبول توبة الساحر ، وحقن دمه بتوبته' حديث:15354

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرلے اور یہ کہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تُو اِس کی مغفرت کردے' تو اس کا پروردگار اس سے فرماتا ہے: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے' جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے پھر پروردگار اس کی مغفرت کر دیتا ہے' اس کے بعد کچھ عرصہ گزرتا ہے' جو اللہ کو منظور ہوتا ہے' پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کرتا ہے (یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پھر وہ بندہ ایک اور گناہ کرتا ہے' تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے ایک اور گناہ کردیا ہے' تو اس کے حوالے سے میری مغفرت کردے' تو اس کا پروردگار فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک پروردگار ہے' جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے' تو پروردگار اس گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوتا ہے' اتنا عرصہ گزر جاتا ہے' پھر وہ شخص ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے (یہاں پر راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) پھر بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اس کی مغفرت کردے' تو پروردگار فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس کی گرفت بھی کرسکتا ہے' پھر اس کا پروردگار فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے' اب وہ جو چاہے وہ عمل کرے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''وہ جو چاہے عمل کرے'' ویسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے' لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ بندہ اس حال میں رہے گا کہ جب بھی گناہ کرے تو مغفرت طلب کرے اور مجھ سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کرنے کوشش نہ کرے اس کی دلیل یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے''۔

تو اگر کسی شخص کا یہ معاملہ ہو' تو جب وہ چاہے گا ایسا کرلے گا' کیونکہ جب بھی وہ گناہ کرتا ہے' وہ توبہ بھی کرلیتا ہے اور استغفار بھی کرلیتا ہے' تو یہ چیز اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے' تو یہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی ہے' کیونکہ وہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد اپنی زبان کے ذریعے' اس سے مغفرت طلب کرلیتا ہے' لیکن جو شخص پختہ ارادے کے بغیر' صرف زبانی طور پر مغفرت طلب کرتا ہے' اور پھر گناہ کرلیتا ہے' تو یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہوگی۔

4752 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُؤمِن اِذا اَذْنب ذَنبا كَانَت نُكْتَة سَوْدَاء فِي قلبه فَاِن تَابَ وَنزع واستغفر صقل مِنْهَا وَاِن زَاد زَادَت حَتّٰى يغلف بهَا قلبه فَذٰلِكَ الران الَّذِيْ ذكر اللّٰه فِيْ كِتَابه كلا بل ران على قُلُوْبهم (المطففين)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ من طَرِيْقين قَالَ فِيْ اَحدهمَا صَحِيْح عَلٰى شَرط مُسْلِم

وَلفظ ابْن حبَان وَغَيره اِن العَبْد اِذا اَخطَا خَطِيْئَة ينكت فِيْ قلبه نُكْتَة فَاِن هُوَ نزع واستغفر وَتَابَ صقلت فَاِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰى تعلو قلبه الحَدِيْث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے (اور اس گناہ سے) الگ ہو جائے اور مغفرت طلب کر لے' تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے' اور اگر وہ مزید گناہ کرے' تو اس نکتے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے' یہ وہ زنگ ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (ان الفاظ میں کیا ہے:)

''بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے دو حوالوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک کے بارے میں کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن حبان اور دیگر حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ اس سے الگ ہو جائے اور اس سے مغفرت طلب کر لے اور توبہ کر لے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس نکتے میں اضافہ ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے''......الحدیث۔

4753 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَت قُرَيْش للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْع لنا رَبك يَجْعَل لنا الصَّفَا ذَهَبا فَإِن أصبح ذَهَبا اتَّبَعْنَاك فَدَعَا ربه فَاتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِن رَبك يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُولُ لَك إِن شِئْت أصبح لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبا فَمَنْ كفر مِنْهُم عَذبته عذَابا لَا أعذبه اَحَدًا من الْعَالمين وَإِن شِئْت فتحت لَهُمْ بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة قَالَ بل بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دے اگر وہ سونے کا بن گیا' تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس آئے اور بولے آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں' تو ان لوگوں کے لئے وہ پہاڑ سونے کا بن جائے گا لیکن پھر ان میں سے جو شخص کفر کرے گا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ جو تمام جہانوں میں اور کسی کو نہیں دوں گا اور اگر آپ چاہیں' تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ (کھولے جانے کو میں اختیار کرتا ہوں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4754 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه يقبل تَوْبَة العَبْد مَا لم يُغَرْغر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

يُغَرْغر بغينين معجمتين الْاُوْلٰى مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وبراء مكررة مَعْنَاهُ مَا لم تبلغ روحه حلقومه فَيكون بِمَنْزِلَة الشَّيْء الَّذِيْ يتغرغر بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس (بندے) پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ یغرغر سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی روح حلقوم تک نہیں پہنچتی تو یہ اس چیز کی مانند ہوگا کہ وہ جیسے اس کے ذریعے غرارہ کر رہا ہے۔

4754 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوصني قَالَ عَلَيْكَ بتقوى الله مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كل حجر وَشجر وَمَا عملت من سوء فاحدث لَهُ تَوْبَةً السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَن عَطاءِ لم يدْرك معَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فَاَدخل بَيْنَهُمَا رجلا لم يسم

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے اور تم ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب بھی تم کوئی برائی کرو تو اس کے بعد توبہ کرلو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے کیونکہ عطاء نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے یہی روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان ایک صاحب کا تذکرہ کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

4756 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَابَ العَبْدُ من ذنُوبه أنسى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حفظته ذنُوبه وأنسى ذٰلِكَ جوارحه ومعالمه من الْاَرْض حَتّٰى يلقى الله يَوْمَ الْقِيَامَة وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهد من الله بذنب . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء اور زمین کے نشانات کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی بھی گناہ کا گواہ نہیں ہوگا"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4757 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النادم يَنْتَظر من الله الرَّحْمَة والمعجب يَنْتَظر المقت وَاعْلَمُوا عباد الله اَن كل عَامل سيقدم على عمله وَلَا يخرج من الدُّنْيَا حَتّٰى يرى حسن عمله وَسُوء عمله وَإِنَّمَا الْاَعْمَال بخواتيمها وَاللَّيْل وَالنَّهَار مطيتان فَاَحْسِنُوا السّير عَلَيْهِمَا اِلَى الْاٰخِرَة واحذروا التسويف فَاِنَّ الْمَوْت يَاْتِي بَغْتَة وَلَا يغترن اَحَدُكُم بحلم الله عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ الْجَنَّة وَالنَّار أقرب اِلَى اَحَدِكُم من شِرَاك نَعله ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة خيرا يره وَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة شرا يره (الزلزلة) . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من رِوَايَة ثَابت بن مُحَمَّد الْكُوفِي العابد

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ندامت کا اظہار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسندی کا شکار ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے' اے اللہ کے بندو! تم لوگ یہ بات جان لو! کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے پاس آ جائے گا اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک وہ اپنے اچھے یا برے عمل کو دیکھ نہیں لے گا' اعمال میں خاتمے کا اعتبار ہوتا ہے' رات اور دن کو لپیٹ دیا جاتا ہے' تو تم ان پر آخرت کی طرف اچھے طریقے سے جاؤ اور تسویف (یعنی یہ کہنا کہ میں عنقریب ایسا کرلوں گا) سے اجتناب کرو' کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بردباری کسی شخص کو غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ جنت اور جہنم کسی بھی شخص کے جوتوں کے تسموں سے زیادہ اس کے قریب ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ثابت بن محمد کوفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4758 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التائب من الذَّنب كمن لَا ذَنب لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اَبِي عُبَيْدَة بن عبد الله بن مَسْعُوْد عَنْ اَبِيهِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ ورواة الطَّبَرَانِيّ رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوعا اَيْضًا من حَدِيثِ ابْن عَبَّاس وَزَاد والمستغفر من الذَّنب وَهُوَ مُقِيم عَلَيْهِ كالمستهزىء بربه وَقد رُوِيَ بِهَذِهِ الزِّيَادَة مَوْقُوفًا وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گناہ سے توبہ کرلینے والا شخص' اس کی مانند ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے' امام طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہی روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''گناہ سے مغفرت طلب کرنے والا شخص' جبکہ وہ اس گناہ کو کیے جا رہا ہو' اپنے پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ اضافہ ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل ہوا ہے' اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4759 - وَعَنْ حميد الطَّوِيل قَالَ قُلْتُ لأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَم تَوْبَة قَالَ نعم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ ''ندامت' توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4760 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ معقل قَالَ دخلت اَنا وَاَبِي على ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الندم توبة قال نعم ۔ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

❀❀ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ''ندامت' توبہ ہوتی ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4761 - وعن عائشة رضی اللہ عنھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علم اللہ من عبد ندامة علی ذنب الا غفر لہ قبل ان یستغفرہ منہ ۔

رواہ الحاکم من روایة ھشام بن زیاد وھو ساقط وقال صحیح الاسناد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کو جب کسی بندے کی طرف سے کسی گناہ کے بارے میں ندامت کا علم ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ہشام بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور وہ ساقط الاعتبار راوی ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4762 - وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد احب الیہ المدح من اللہ من اجل ذلک مدح نفسہ ولیس احد اغیر من اللہ من اجل ذلک حرم الفواحش ولیس احد احب الیہ العذر من اللہ من اجل ذلک انزل الکتاب وارسل الرسل ۔ رواہ مسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی کے نزدیک اپنی تعریف اتنی زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' جتنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی تعریف پسندیدہ ہے' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے' کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غصہ نہیں آتا' اور اسی وجہ سے اس نے فحش چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور کسی بھی شخص کے نزدیک 'عذر' اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل کی ہے اور رسولوں کو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4763 - وعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم ۔ رواہ مسلم وغیرہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں رخصت کر دے گا اور اس قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4764 - وَعَن عمرَان بن الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة من جُهَيْنَة اَتَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حُبْلَى من الزِّنَا فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصبت حدا فاقمه عَلَيّ فَدَعَا نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيهَا فَقَالَ احسن اِلَيْهَا فَاِذَا وضعت فأتني بهَا فَفعل فَامر بهَا نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فشدت عَلَيْهَا ثِيَابهَا ثُمَّ اَمر بهَا فرجمت ثُمَّ صلى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عمر تصلي عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقد زنت قَالَ لقد تابت تَوْبَة لَو قسمت بَيْن سَبْعِيْنَ من اَهْلِ الْمَدِيْنَة لوسعتهم وَهل وجدت افضل من اَن جَادَتْ بِنَفسِهَا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی تھی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' وہ حد میرے اوپر جاری کر دیں' نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا اچھی طرح سے خیال رکھنا' جب یہ بچے کو جنم دیدے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اس ولی نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا' اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیے گئے' پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اس کو سنگسار کر دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں؟ جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کی جائے' تو ان سب کے لئے کافی ہو جائے' کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص ملتا ہے؟ کہ جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحدث حَدِيْثًا لَو لم اسمعهُ اِلَّا مرّة اَوْ مرَّتَيْنِ حَتّٰى عد سبع مَرَّات وَلٰكِن سمعته اكثر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بني اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارا على اَن يَطَاهَا فَلَمَّا قعد مِنْهَا مقْعد الرجل من امْرَاَته أرعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك اكرهتك قَالَت لَا وَلكنه عمل مَا عملته قطّ وَمَا حَملَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا وَمَا فعلته قطّ اذهبي فَهِيَ لَك وَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا اعصي اللّٰه بعْدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاَصْبح مَكْتُوْبًا على بَابه اِن اللّٰه قد غفر للكفل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من عِشْرِيْنَ مرّة يَقُوْل

فَذكر بِنَحْوِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک حدیث ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اگر میں نے وہ ایک مرتبہ' یا دو مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ گنوا کر یہ فرمایا' کہ میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں ''کفل'' نام کا ایک شخص تھا' جو کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا ایک عورت اس کے پاس

آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرے گا' جب وہ اس عورت کے قریب ہونے لگا تو وہ عورت کپکپانے لگی اور رونے لگی اس نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہے؟ کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور انتہائی مجبوری کے عالم میں میں ایسا کرنے پر مجبور ہوئی ہوں تو کفل نے کہا: تم یہ کام کر رہی ہو اور تم نے یہ کام کبھی بھی نہیں کیا؟ تم جاؤ اور یہ مال تمہارا ہوا' پھر کفل نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا' تو اگلے دن صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیس سے زیادہ مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔ امام حاکم اور امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4766 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَرْيَتَانِ اِحْدَاهُمَا صَالِحَة وَالْاُخْرٰى ظَالِمَة فَخرج رجل من الْقَرْيَة الظالمة يُرِيد الْقَرْيَة الصَّالِحَة فَأَتَاهُ الْمَوْت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه فاختصم فِيهِ الْملك والشيطان فَقَالَ الشَّيْطَان وَاللّٰه مَا عَصَانِي قطّ فَقَالَ الْملك اِنَّهُ قد خرج يُرِيد التَّوْبَة فقضى بَيْنَهُمَا اَن ينظر اِلٰى اَيهمَا أقرب فوجدوه أقرب اِلَى الْقَرْيَة الصَّالِحَة بشبر فغفر لَهُ

قَالَ معمر وَسمعت من يَقُوْلُ قرب اللّٰه اِلَيْهِ الْقَرْيَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَهُوَ هٰكَذَا فِي نُسْخَتي غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو بستیاں تھیں' جن میں سے ایک نیک تھی اور دوسری ظالم تھی' تو ظالم لوگوں کی بستی میں سے ایک شخص نکلا وہ نیک لوگوں کی بستی میں جانا چاہ رہا تھا' جہاں اللہ کو منظور تھا' وہاں اسے موت آ گئی اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان کے درمیان اختلاف ہو گیا' شیطان نے کہا: اللہ کی قسم اس شخص نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی فرشتے نے کہا: یہ شخص توبہ کرنے کے لئے نکلا تھا' تو ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا گیا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ شخص دونوں میں سے کس بستی کے زیادہ قریب تھا؟ تو ان لوگوں نے اس شخص کو پایا کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک راوی کو یہ الفاظ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو اس شخص کے قریب کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور میرے نسخے میں یہ اسی طرح ''غیر مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

4767 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَن كَانَ قبلكُمْ رجل قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا فَسَاَلَ عَن اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْض فَدلَّ على رَاهِب فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قتل تِسْعَة

وَتِسْعِين نفسا فَهَلْ لَهُ من تَوْبَة فَقَالَ لَا فَقتله فكمل بِهِ مائَة ثُمَّ سَأَلَ عَن أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْض فَدلَّ على رجل عَالم فَقَالَ إِنَّهُ قتل مائَة نفس فَهَلْ لَهُ من تَوْبَة فَقَالَ نَعَمْ من يحول بَيْنه وَبَيْنَ التَّوْبَة انْطَلِقْ إِلَى أَرْض كَذَا وَكَذَا فَإِن بهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهِ فاعبد الله مَعَهم وَلَا ترجع إِلَى أَرْضك فَإِنَّهَا أَرْض سوء فَانْطَلق حَتَّى إِذا نصف الطَّرِيق فَأَتَاهُ ملك الْمَوْت فاختصمت فِيهِ مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَقَالَت مَلَائِكَة الرَّحْمَة جَاءَ تَائِبًا مُقبلا بِقَلْبِهِ إِلَى الله تَعَالَى وَقَالَت مَلَائِكَة الْعَذَاب إِنَّهُ لم يعْمل خيرا قطّ فَأَتَاهُم ملك فِي صُورَة آدَمِيّ فجعلوه بَيْنَهُم فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ الْأَرْضين فَإلَى أيتهما كَانَ أدنى فَهُوَ لَهُ فقاسوا فوجدوه أدنى إِلَى الْأَرْض الَّتِي أَرَادَ فقبضته مَلَائِكَة الرَّحْمَة

وَفِي رِوَايَةٍ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَة الصَّالِحَة أقرب بشبر فَجعل من أَهلهَا

وَفِي رِوَايَةٍ فَأوحى الله إِلَى هَذِهِ أَن تباعدي وَإِلَى هَذِهِ أَن تقربي وَقَالَ قيسوا بَيْنَهُمَا فوجدوه إِلَى هَذِهِ أقرب بشبر فغفر لَهُ

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَتَادَة قَالَ الْحسن ذكر لنا أَنه لما أَتَاهُ ملك الْمَوْت نأى بصدره نَحْوهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه بِنَحْوِهِ

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک راہب کے بارے میں کی گئی' تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے بتایا: اس نے ننانوے قتل کیے ہیں' کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس راہب نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا' یوں اس کے ایک سو مکمل ہو گئے' پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی رہنمائی ایک بڑے عالم شخص کی طرف کی گئی' اس نے بتایا: اس نے ایک سو قتل کیے ہوئے ہیں' کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو اس عالم نے جواب دیا: ہاں اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہوسکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین کی طرف چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ موجود ہوں گے جو اللہ کی عبادت کر رہے ہوں گے' تم ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا' اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کی جگہ ہے وہ شخص چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ نصف راستہ طے کر چکا تھا' تو موت کا فرشتہ اس کے پاس آ گیا اس شخص کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا رحمت کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ شخص توبہ کرتے ہوئے اور اپنے دل کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان فرشتوں کے پاس آیا ان لوگوں نے اسے ثالث مقرر کیا تو اس فرشتے نے کہا: تم دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کر لو یہ جس علاقے کے زیادہ قریب ہو گا ان میں سے شمار ہو گا جب انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس شخص کو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا جہاں جانے کا وہ ارادہ رکھتا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو وہ وہاں کے لوگوں میں شمار ہوا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی بستی کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس طرف کی بستی کی

طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ اور پھر فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان پیائش کر لو تو فرشتوں نے اسے اس (نیک لوگوں کی) بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب پایا' تو اس کی مغفرت ہو گئی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی: جب موت کا فرشتہ اس شخص کے پاس آیا' تو وہ اپنے سینے کے بل گھسٹ کر نیک لوگوں کی بستی کی طرف ہو گیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4768 - وَعَنْ اَبِیْ عبد ربه انّه سمع مُعَاوِيَة بن اَبِیْ سُفْيَان علی الْمِنْبَر يحدث انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا أسرف على نَفسه فلقى رجلا فَقَالَ اِن الْآخر قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا كلهم ظلـما فَهَلْ تجد لى من تَوْبَة فَقَالَ اِن حدثتك اَن اللّٰه لَا يَتُوْب على من تَابَ كذبتك هَهُنَا قوم يتعبدون فأتهم تعبد اللّٰه مَعَهم فَتوجه اِلَيْهِمْ فَمَاتَ على ذٰلِكَ فاجتمعت مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَبعث اللّٰه اِلَيْهِمْ ملكا فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ المكانين فَاَيهمْ كَانَ أقرب فَهُوَ مِنْهُم فوجدوه أقرب اِلٰى دير التوابين بأنملة فغفر لَهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

وَرَوَاهُ اَيْضًا بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ ثُمَّ اَتٰى رَاهِبًا آخر فَقَالَ اِنِّیْ قتلت مائَة نفس فَهَلْ تجد لى من تَوْبَة فَقَالَ لقد اسرفت وَمَا اَدْرِى وَلٰكِن هَهُنَا قَرْيَتَان قَرْيَة يُقَال لَهَا نصْرَة وَالْاُخْرٰى يُقَال لَهَا كفرة فَاَما اَهْل نصْرَة فيعملون عمل اَهْلِ الْجنَّة لَا يثبت فِيْهَا غَيرهمْ وَاَما اَهْل كفرة فيعملون عمل اَهْلِ النَّارِ لَا يثبت فِيْهَا غَيرهمْ فَانْطَلق اِلٰى اَهْل نصْرَة فَاِن ثَبت فِيْهَا وعملت عمل اَهلهَا فَلَا شكّ فِیْ توبتك فَانْطَلق يؤمها حَتّٰى اِذا كَانَ بَيْنَ القريتين اَدْركهُ الْمَوْت فَسَاَلت الْمَلَائِكَة رَبهَا عَنهُ فَقَالَ انْظُرُوا اِلٰى اَى القريتين كَانَ أقرب فاكتبوه من اَهلهَا فوجدوه أقرب اِلٰى نصْرَة بِقيد اُنْمُلَة فَكتب من اَهلهَا

❀❀ ابوعبدربہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک شخص نے اپنے اوپر ظلم کیا' اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی اور اس نے کہا: کہ ایک بیچارے نے ننانوے قتل کر دیے ہیں اور سب ظلم کے طور پر کیے ہیں' تو کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والی کی توبہ قبول نہیں کرے گا تو میں تمہارے ساتھ غلط بیانی کروں گا' فلاں جگہ پر کچھ لوگ عبادت کر رہے ہیں' تم ان کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو وہ شخص ان لوگوں کی طرف روانہ ہوا اور راستے میں اس کا انتقال ہو گیا رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اکٹھے ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اور فرشتے کو بھیجا اور فرمایا: کہ دونوں جگہ کے درمیان پیائش کر لو' یہ ان میں سے جس کے زیادہ قریب ہو گا' ان میں شمار ہو گا' تو ان فرشتوں نے اس شخص کو توبہ کرنے والے لوگوں کی عبادت گاہ کے زیادہ قریب پایا' جو چند پوروں کے حساب سے زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے' یہی روایت انہوں نے اس کی مانند نقل کی

ہے جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ شخص ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس نے بتایا: میں نے ایک سو لوگوں کو قتل کر دیا ہے کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: تم نے ظلم کیا ہے مجھے نہیں سمجھ آ رہی (کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟) البتہ یہاں دو بستیاں ہیں ایک کو نصرہ کہا جاتا ہے اور دوسری کو کفرہ کہا جاتا ہے جہاں تک نصرہ والے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جنت کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا اور جہاں تک کفرہ نامی بستی کے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جہنم کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا تو تم نصرہ والوں کی طرف چلے جاؤ اگر تم وہاں رہ گئے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کی طرح تم نے عمل کیا تو پھر تمہاری توبہ کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا تو وہ شخص اس بستی کا قصد کر کے روانہ ہو گیا جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو اسے موت نے آ لیا فرشتوں نے پروردگار سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو پروردگار نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ دونوں بستیوں میں سے کون سی زیادہ قریب ہے؟ تو اس کا شمار اس بستی والوں میں کر لو تو فرشتوں نے اسے نصرہ نامی بستی کے زیادہ قریب پایا جو چند پوروں کے حساب سے تھا تو اس کا شمار وہاں کے رہنے والے لوگوں میں ہوا''۔

4769 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْد ظن عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَه حَيْثُ يذكرنِی وَاللّٰه للّٰه أفرح بتوبة عَبده من اَحَدُكُمْ يجد ضالته بالفلاة وَمَنْ تقرب اِلَیّ شبْرًا تقربت اِلَيْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَیّ ذِرَاعا تقربت اِلَيْهِ باعا وَاِذَا اقبل اِلَیّ يمشى اقبلت اِلَيْهِ أهرول ـ رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبُخَارِیّ بِنَحْوِهِ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس طرح کوئی شخص بے آب و گیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ سواری کو پا لے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ذراع (کہنی سے لے بڑی انگلی کے کنارے تک کا حصہ) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک باع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4770 - وَعَن يزِيْد بن نعيم قَالَ سَمِعت اَبَا ذَر الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ على الْمِنْبَر بالفسطاط يَقُوْلُ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تقرب اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شبْرًا تقرب اِلَيْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَيْهِ ذِرَاعا تقرب اِلَيْهِ باعا وَمَنْ اقبل اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَاشِيا اقبل اِلَيْهِ مهرولا وَاللّٰه اَعلى وأجل وَاللّٰه اَعلى

وَاجل وَاللهُ اَعلٰى وَاَجل ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وإسنادهما حسن

❀❀ یزید بن نعیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فسطاط میں منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک بالشت قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک باع قریب ہوتا ہے اور جو شخص چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے' اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے' اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند حسن ہے۔

4771 - وَعَن شُرَيْح هُوَ ابْن الْحَارِث قَالَ سَمِعت رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْن آدم قُم إِلَيّ أمش إِلَيْك وامش إِلَيّ أهرول إِلَيْك رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ شریح بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! تم میری طرف کھڑے ہوگئے' تو میں تمہاری طرف چل کے آؤں گا' اور اگر تم میری طرف چل کے آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑ کر آؤں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4772 - وَعَن اَنَس بن مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لله افرح بتوبة عَبده من اَحَدكُم سقط على بعيره وَقد اضله بِاَرْض فلاة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے' اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جتنا کوئی شخص اپنے اس اونٹ کے ملنے پر خوش ہوتا ہے' جسے وہ کسی بے آب و گیاہ جگہ پر گم کر چکا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4773 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لله اشد فرحا بتوبة عَبده حِين يَتُوب اِلَيْهِ من اَحَدكُم كَانَ على رَاحِلَته بِاَرْض فلاة فانفلتت عَنهُ وَعَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فأيس مِنْهَا فَاتى شَجَرَة فاضطجع فِي ظلها قد أيس من رَاحِلَته فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِك اِذا هُوَ بهَا قَائِمَة عِنْده فاخذ بخطامها ثمَّ قَالَ من شدَّة الْفَرح اللَّهُمَّ انت عَبدِي وَاَنا رَبك اخطأ من شدَّة الْفَرح

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے' اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے (تو وہ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے) جتنا کوئی شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر موجود سواری کے حوالے سے خوش ہوتا ہے' جو اس کو چھوڑ کر چلی گئی ہو اور اس

کے کھانے اور پینے کا سامان اس سواری پر ہی موجود ہو اور وہ اس سوری کے حوالے سے مایوس ہو جائے اور وہ ایک درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا ہو تو ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ اس سواری کو اپنے پاس کھڑا ہوا پائے تو وہ اس کی لگام پکڑے اور خوشی کی زیادتی کی وجہ سے یہ کہے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں یعنی وہ خوشی کی زیادتی کی وجہ سے غلط الفاظ بول جائے۔

4774 - وَعَنِ الْحَارِث بن سُوَيْد عَن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لَلّٰه أفرح بتوبة عَبده الْمُؤمن من رجل نزل فِيْ أَرْض دوية مهلكة مَعَه رَاحِلَته عَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فَوضع رَأسه فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقد ذهبت رَاحِلَته فطلبها حَتّٰى إِذا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحر والعطش أَوْ مَا شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى قَالَ أرجع إِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ كنت فِيْهِ فأنام حَتّٰى أَمُوْت فَوضع رَأسه على ساعده لِيَمُوْت فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَته عِنْده عَلَيْهَا زَاده وَشَرَابه فَالله أَشد فَرحا بتوبة الْعَبْد الْمُؤمن من هٰذَا براحلته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الدوية بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَتَشْديد الْوَاو وَالْيَاء جَمِيْعًا هِيَ الفلاة القفر والمفازة

❀❀ حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ ہلاکت کا شکار کرنے والی جگہ پر پڑاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی سواری ہوتی ہے جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان موجود ہوتا ہے وہ شخص سر رکھ کر سو جاتا ہے جب وہ بیدار ہوتا ہے تو یہ پاتا ہے کہ اس کے سواری جا چکی ہے وہ اس کی تلاش میں نکلتا ہے جب گرمی اور پیاس شدید ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اللہ نے چاہا تو وہ شخص یہ سوچتا ہے کہ میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں جہاں میں موجود تھا وہاں سو جاتا ہوں یہاں تک کہ وہیں فوت ہو جاؤں گا پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر موت کا انتظار کرنے لگتا ہے (یعنی سو جاتا ہے) پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے اس کا زادِ سفر بھی ہوتا ہے اس کا پانی بھی ہوتا ہے تو وہ شخص اس سواری کے ملنے پر جتنا خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ دوية سے مراد بے آب و گیاہ جگہ اور ویرانہ ہے۔

4775 - وَعَنْ أَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحسن فِيْمَا بَقِي غفر لَهُ مَا مضى وَمَنْ أَسَاءَ فِيْمَا بَقِي أَخذ بِمَا مضى وَمَا بَقِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص باقی رہنے والی زندگی میں اچھائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص باقی رہ جانے والی زندگی میں برائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور بعد والی زندگی کے گناہوں (یعنی ان سب) کے حوالے سے اُس کی

پکڑ ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4776 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الَّذِيْ يعْمل السَّيِّئَات ثُمَّ يعْمل الْحَسَنَات كَمثل رجل كَانَت عَلَيْهِ درع ضيقَة قد خنقته ثُمَّ عمل حَسَنَة فانفكت حَلقَة ثُمَّ عمل حَسَنَة أُخْرَى فانفكت أُخْرَى حَتّٰى تخرج اِلَى الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی مثال جو گناہ کرتا ہے اور پھر نیکیاں کر لیتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جس کے جسم پر تنگ زرہ موجود ہو' جو اس کا گلا گھونٹ رہی ہو' پھر وہ نیکی کا کام کرتا ہے' تو اس کا حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے' پھر وہ ایک اور نیکی کرتا ہے' تو ایک اور حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ زمین پر گر جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن معَاذ بن جبل اَرَادَ سفرا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اِذا اَسَأْت فَأحْسن وليحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو تو اچھائی کر لینا اور اپنے اخلاق اچھے رکھنا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4778 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ وَرُوَاته ثِقَات عَنْ اَبِيْ سَلمَة عَن معَاذ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه كَاَنَّك ترَاهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَاِذا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية . وَاَبُوْ سَلمَة لم يدْرك معَاذًا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن رَافع الْمدنِي عَن ثَعْلَبَة بن صَالح عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن معَاذ قَالَ اَخذ بيَدي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمشى قَلِيلا ثُمَّ قَالَ يَا معَاذ أوصيك بتقوى اللّٰه وَصدق الحَدِيْث ووفاء الْعَهْد وَاَدَاءِ الْاَمَانَة وَترك الْخِيَانَة ورحم الْيَتِيم وَحفظ الْجوَار وكظم الغيظ ولين الْكَلَام وبذل السَّلَام وَلُزُوْم الاِمَام والتفقه فِي الْقُرْآن وَحب الْاٰخِرَة والجزع من الْحساب وَقصر الْأمل وَحسن الْعَمَل وأنهاك اَن تَشْتُم مُسلما اَوْ تصدق كَاذِبًا اَوْ تكذب صَادِقًا اَوْ تعْصِي اِمَامًا عادلا وَاَن تفْسد فِي الْاَرْض يَا معَاذ اذكر اللّٰه عِنْد كل شجر وَحجر وأحدث لكل ذَنْب تَوْبَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة

بالعلانية

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے اسے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور تم اپنا شمار مرحومین میں کرو اور تم ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کرنا' اور جب تم کوئی برائی کرلو تو اس کے ساتھ ہی اچھائی بھی کرلینا' پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کی جگہ علانیہ۔

ابوسلمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسماعیل بن رافع مدنی کے حوالے سے ثعلبہ بن صالح سے نقل کی ہے انہوں نے اسے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی' سچ بولنے کی' عہد پورا کرنے کی' امانت ادا کرنے کی' خیانت ترک کرنے کی' یتیم پر رحم کرنے کی' پڑوسی کی حفاظت کرنے کی' غصے پر قابو رکھنے کی' نرم گفتگو کرنے کی' سلام پھیلانے کی حاکم وقت کے ساتھ رہنے کی' قرآن کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی' آخرت سے محبت کرنے کی' حساب سے خوف زدہ رہنے کی' امید کم رکھنے کی' اچھا عمل کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اور میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم کسی مسلمان کو برا کہو' یا کسی جھوٹے کو سچا قرار دو' یا کسی سچے کو جھوٹا قرار دو' یا عادل حکمران کی نافرمانی کرو' یا تم زمین میں فساد کرو' اے معاذ! تم ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کا ذکر کرنا' اور جب بھی کوئی گناہ کرلو تو اس کے بعد توبہ کرلینا' پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ''۔

4779 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ ومعاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰه حَيْثُمَا كنت واتبع السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور برائی کے بعد اچھائی کرلینا' وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4780 - وروى اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ ومعاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَيَّام ثُمَّ اعقل يَا اَبَا ذَر مَا يُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم السَّابِع قَالَ اوصيك بتقوى اللّٰه فِيْ سر اَمرك وعلانيته وَاِذَا اَسَاْت فَاَحْسن وَلَا تسالن اَحَدًا شَيْئًا . وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبض اَمَانَة

❀❀ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ دن ہیں' اے ابوذر! تم یہ بات سمجھ لو کہ اس کے بعد تم سے کیا کہا جائے گا؟ جب ساتواں دن آیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' جو تمہارے پوشیدہ معاملے کے بارے میں بھی ہو اور اعلانیہ کے بارے میں بھی ہو اور جب تم کوئی برائی کرلو' تو اچھائی کرلینا' اور تم کبھی کسی سے کچھ نہ مانگنا' خواہ تمہارا کوڑا گر جائے' اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

4781 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنى قَالَ اِذا عملت سَيِّئَة فاتبعها حَسَنَة تمحها قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن الْحَسَنَات لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ هِىَ افضل الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَحْمد عَن شمر بن عَطِيَّة عَن بعض اشياخه عَنهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کرلو' تو اس کے بعد اچھائی کرلینا وہ اسے مٹادے گی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نیکیوں میں لا الہ الا اللہ پڑھنا شامل ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نیکی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے شمر بن عطیہ کے حوالے سے ان کے بعض مشائخ کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4782 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رجلا اَصَاب من امْرَاَة قبْلَة -وَفِى رِوَايَةٍ: جَاءَ رجل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى عَالَجت امْرَاَة فِى اَقْصَى الْمَدِيْنَة وَاِنِّى اصبت مِنْهَا مَا دون اَن اَمسهَا فَاَنا هٰذَا فَاقْض فِىَّ مَا شِئْت فَقَالَ لَهُ عمر لقد سترك اللّٰه لَو سترت نَفسك قَالَ وَلَمْ يرد عَلَيْهِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرجل فَانْطَلق فَاَتبعهُ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا فَدَعَاهُ فَتلا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَة وَاَقم الصَّلَاة طرفِى النَّهَار وَزلفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِيْنَ -(هود)- فَقَالَ رجل من الْقَوْم يَا نَبِىَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّة قَالَ بل للنَّاس كَافَّة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے آخری کنارے پر میں نے ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی' میں نے اسے ساتھ لگالیا' البتہ میں نے اس کے ساتھ زنا نہیں کیا' اب میں حاضر ہوں' آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ دے دیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا' اگر تم بھی اپنی ذات پر پردہ رکھتے' تو یہ مناسب ہوتا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھجوا کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ اس کے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ سب کے لئے ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4783 - وَعَنْ اَبِیْ طَوِيلِ شطب الْمَمْدُوْد انه اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْت من عمل الذُّنُوب كلهَا وَلَمْ يتْرك مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لم يتْرك حَاجَة وَلَا داجة اِلَّا اَتَاهَا فَهَلْ لذٰلِكَ من تَوْبَة قَالَ فَهَلْ اسلمت قَالَ اما انا فَاَشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُول اللّٰه قَالَ تفعل الْخيرَات وتترك السَّيِّئَات فيجعلهن اللّٰه لَك خيرات كُلهنَّ قَالَ وغدراتي وفجراتي قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰه اكبر فَمَا زَالَ يكبر حَتّٰى توارى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاِسْنَاده جيد قوي وشطب قد ذكره غير وَاحِد فِي الصَّحَابَة اِلَّا اَن الْبَغَوِيّ ذكر فِيْ مُعْجَمه اَن الصَّوَاب عَن عبد الرَّحْمٰن بن جُبَير بن نفير مُرْسلا اَن رجلا اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيل شطب . والشطب فِي اللُّغَة الْمَمْدُوْد فصحفه بعض الروَاة وظنه اسْم رجل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت ابوطویل ڈٹائڈ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو شخص ہر قسم کے گناہ کر لیتا ہے اور کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا اور وہ اسی حالت میں رہتا ہے وہ کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا' اُس کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے' تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھائیاں کرو برائیاں ترک کرو' تو اللہ تعالیٰ ان سب کو تمہارے لئے نیکیاں بنا دے گا' اس نے کہا: جو میں نے عہد شکنیاں کی ہیں اور بدزبانیاں کی ہیں ان کو بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: اللہ اکبر! اس کے بعد وہ مسلسل اللہ اکبر کہتا رہا' یہاں تک کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

لفظ شطب یہ ایک صحابی کا نام ہے کئی حضرات نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے' البتہ امام بغوی میں اپنی مجم میں یہ بات نقل کی کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت عبدالرحمٰن بن نفیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو لمبا تڑنگا تھا۔

لفظ شطب لغت میں لمبے شخص کو کہتے ہیں' تو بعض راویوں سے اس میں غلطی ہوئی' وہ یہ سمجھے کہ شاید اس کا نام یہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ والاقبال على اللّٰه تَعَالٰى والترهيب من الاهتمام بالدنيا والانهماك عَلَيْهَا

باب: عبادت کے لئے یکسو ہونے' اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4784 - عَن معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ربكُم يَا ابْن آدم تفرغ لعبادتي املأ قَلْبك غنى وَاَمْلَأ يدك رزقا يَا ابْن آدم لَا تبَاعد مني املأ قَلْبك فقرا وَاَمْلَأ يدك شغلا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اے انسان تم میری عبادت کے لئے یکسو ہو جاؤ' میں تمہارے دل کو خوش حالی سے بھر دوں گا تمہارے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا اے انسان تم مجھ سے دور نہ ہونا' ورنہ میں تمہارے دل کو غربت سے بھر دوں گا' اور تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4785 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد حرث الْآخِرَة (الشورى) الْآيَة قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه ابْن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وَأسد فقرك وَإِلَّا تفعل مَلَأت صدرك شغلا وَلَم اسد فقرك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِاخْتِصَار إِلَّا انه قَالَ مَلَأت يدك شغلا - وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص آخرت کی پیدوار چاہتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میری عبادت کے لئے یکسو ہو جاؤ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند کر دوں گا ورنہ میں تمہارے سینے کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4786 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ إِلَّا بعث بجنبتيها ملكان إنَّهُمَا يسمعان اَهْلِ الْاَرْض إِلَّا الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا إِلَى ربكُمْ فَإِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا غربت شمس قطّ إِلَّا وَبعث بجنبتيها ملكان يناديان اللَّهُمَّ عجل لمنفق خلفا وَعجل لممسك تلفا . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه إِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاء يسمعهُ مَا خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يأيها النَّاس هلموا إِلَى ربكُم

إِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس إِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاء يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اللَّهُمَّ اعْط منفقا خلفا وَاعْطِ ممسكا تلفا وَانزل اللّٰه عزَّ وَجلَّ فِيْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِيْ قَول الْملكَيْنِ يَا اَيهَا النَّاس هلموا إِلَى ربكُمْ فِيْ سُوْرَة يُوْنُس وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَار السَّلَام وَيهْدِي من يَشَاء

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یونس) وَاَنزل اللّٰه فِيْ قَوْلِهِمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسكا تلفا وَاللَّيْلِ اِذا يغشى وَالنَّهَارِ اِذا تجلى وَمَا خلق الذكر وَالْاُنثى اِلٰى قَوْلِهٖ للعسرى (الليل)

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دوفرشتے بھیجے جاتے ہیں جن کی آواز کو (تمام روئے زمین کی مخلوق) سنتی ہے' صرف دوگروہ (یعنی انسان اور جنات نہیں سن پاتے ہیں) وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کرجائے' وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کردے' جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دوفرشتوں کو بھیجا جاتا ہے' جو یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ جلدی عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کردے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

یہی روایت امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس سورج کے پہلو میں دوفرشتے ہوتے ہیں جو پکار کر یہ اعلان کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دوگروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کرجائے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کردے اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دوفرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں جو ایسا اعلان ہوتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دوگروہ (یعنی جنات اور انسان) اسے نہیں سنتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کردے۔

تو ان دونوں فرشتوں کی بات کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ آیت نازل کی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ''

یہ سورۂ یونس میں ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''۔

اسی طرح ان فرشتوں کا یہ کہنا کہ ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کردے'' اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ چھا جائے' دن کی قسم ہے! جب وہ روشن ہوجائے اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تنگی کے لئے''۔

4787 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تفرغوا من هموم الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهُ من كَانَت الدُّنْيَا اكبر همه افشى اللّٰه ضيعته وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ كَانَت الْاٰخِرَة اكبر همه جمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اُمُوْره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وَمَا اقبل عبد بِقَلْبِه اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا

جعل اللّٰه قُلُوْب الْمُؤْمِنِيْنَ تفد اِلَيْهِ بالود وَالرَّحْمَة وَكَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ بِكُل خير أسرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا کی پریشانیوں سے جہاں تک ہو سکے لاتعلق رہو کیونکہ جس شخص کی توجہ کا مرکز دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو کو پھیلا دے گا اس کی غربت کو اس کے سامنے کردے گا اور جس شخص کو سب سے زیادہ آخرت کی فکر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو سمیٹ دے گا اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور جو بھی بندہ اپنے دل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو محبت اور رحمت کے ہمراہ اس بندے کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی اس کی طرف تیزی سے بھیجتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4788 - وَعَن زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَت الدُّنْيَا همه فرق اللّٰه عَلَيْهِ امره وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْته من الدُّنْيَا اِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَت الْاٰخِرَة نِيَّته جمع اللّٰه لَهُ أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ من تكن الدُّنْيَا نِيَّته يَجْعَل اللّٰه فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ ويشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَا يؤتيه مِنْهَا اِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ تكن الْاٰخِرَة نِيَّته يَجْعَل اللّٰه غناهُ فِيْ قلبه ويكفيه ضيعته وتأتيه الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ فِيْ حَدِيْثٍ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بنحوه وَتقدم لَفظه فِي الْعلم

قَوْله شتت عَلَيْهِ ضيعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت مَعْنَاهُ فرق عَلَيْهِ حَاله وصناعته ومعاشه وَمَا هُوَ مهتم بِهِ وشعبه عَلَيْهِ ليكثر كده ويعظم تَعبه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی پریشانی دنیا کے بارے میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کردے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا دنیا صرف اتنی ہی اس کے سامنے آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا اور اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا اور اس کے معاملات کو بکھیر دے گا اور دنیا اس کے پاس صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے سامنے آئے گی''۔

یہ روایت انہوں نے ایک حدیث میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

متن کے یہ الفاظ 'شتت عليه الضيعته'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت متفرق ہو جائے گی اور اس کے کام اور زندگی متفرق ہو جائیں گے' اور جن چیزوں کے حوالے سے بھی اس نے کوشش کرنی ہوتی ہے' وہ متفرق ہو جائیں گے تا کہ اس کی پریشانی اور بے قراری میں اضافہ ہو جائے۔

4789 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت الْاٰخِرَةِ همه جعل اللّٰه غناهُ فِيْ قلبه وَجمع لَهُ شَمله وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة وَمَنْ كَانَت الدُّنْيَا همه جعل اللّٰه فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَفرق عَلَيْهِ شَمله وَلَمْ يَاْتِه من الدُّنْيَا اِلَّا مَا قدر لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن يزِيْد الرقاشِي عَنهُ وَيزِيْد قد وثق وَلَا بَاس بِه فِي المتابعات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت نِيَّته الْاٰخِرَة جعل اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْغنى فِيْ قلبه وَجمع لَهُ شَمله وَنزع الْفقر من بَيْن عَيْنَيْهِ وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة فَلَا يصبح اِلَّا غَنِيا وَلَا يُمْسِي اِلَّا غَنِيا وَمَنْ كَانَت نِيَّته الدُّنْيَا جعل اللّٰه الْفقر بَيْن عَيْنَيْهِ فَلَا يصبح اِلَّا فَقِيرا وَلَا يُمْسِي اِلَّا فَقِيرا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِلَفْظ تقدم فِي الاقتصاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی فکر' آخرت کے بارے میں ہوگی' اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا' اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور جس شخص کی فکر دنیا کے بارے ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیگا' اس کے معاملات متفرق کر دے گا اور دنیا صرف اتنی ہی اس کے پاس آئے گی' جو اس کے نصیب میں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یزید نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے متابعات کے بارے میں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی نیت آخرت ہوگی' اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے غربت کو الگ کر دے گا' اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی' اور ایسا شخص صبح کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور شام کے وقت بھی خوشحال ہوگا' اور جس شخص کی نیت دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور وہ صبح کے وقت بھی غریب ہوگا اور شام کے وقت بھی غریب ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ان الفاظ میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے میانہ روی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4790 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه اِلَيْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة الْحسن عَن عمرَان وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حسن بصری کے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4791 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جعل الْهم هما وَاحِدًا كَفاهُ اللّٰه هم دُنْيَاهُ وَمَنْ تشعبته الهموم لم يبال اللّٰه فِيْ اَى اَودية الدُّنْيَا هلك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجه فِيْ حَدِيْثٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جس شخص کی پریشانی ایک ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور جو شخص مختلف پریشانیوں کا شکار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی کونسی ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اسی سند کے ساتھ اور دیگر اسناد کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4792 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد اَيْضًا قَالَ سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جعل الهموم هما وَاحِدًا هم الْمعَاد كَفاهُ اللّٰه هم دُنْيَاهُ وَمَنْ تشعبت بِهِ الهموم اَحْوَال الدُّنْيَا لم يبال اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَى أَودِيته هلك

ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جس شخص کی پریشانی' صرف ایک (یعنی آخرت کے بارے میں) ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا' اور جس شخص کی دنیا کے مختلف معاملات کے بارے میں مختلف پریشانیاں ہوں گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کون سی وادی میں ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟''۔

4793 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِيْ شَيْءٍ . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے' کہ اس کی پریشانی کا مرکز دنیا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بھی چیز میں نہیں

ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوگا)''......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4794 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح حزينًا على الدُّنْيَا اصبح ساخطا على ربه- رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

قَالَ الْحَافِظُ وَتقدم فِی الاقتصاد فِی طلب الرزق وَغَيْرِهٖ غير مَا حَدِيْثٍ يَلِيق بِهٰذَا الْبَاب وَيَاْتِیْ فِی الزُّهْدِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَادِيْث اخر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص دنیا کے حوالے سے غمگین ہونے کے عالم میں صبح کرے گا' وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے رزق حاصل کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے سے متعلق باب میں' اور احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں اور کچھ روایات آگے چل کر زہد سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

3 - التَّرْغِيْب فِی الْعَمَل الصَّالح عِنْد فَسَاد الزَّمَان

باب: زمانے کی خرابی کے وقت' نیک عمل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4795 - عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ سَاَلت اَبَا ثَعْلَبَة الْخُشَنِیَّ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَة كَيفَ تَقول فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَة عَلَيْكُمْ اَنفسكُمْ (المَائِدَة) قَالَ اَما وَاللّٰه لقد سَاَلت عَنْهَا خَبِيْرا سَاَلت عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وانتهوا عَن الْمُنكر حَتّٰى اِذا رَاَيْت شحا مُطَاعًا وَهوى مُتبعا وَدُنْيا مُؤثرَة وَاِعْجَاب كل ذِیْ رَاْی بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْك بِنَفْسِك ودع عَنْك الْعَوام فَاِن من وَرَائِكُمْ اَيَّام الصَّبْر فِيْهِنَّ مثل الْقَبْض على الْجَمْر لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مثل اجر خمسين رجلا يعْملُوْنَ مثل عمله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوٗد وَزَاد قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجر خمسين رجلا منا اَوْ مِنْهُم قَالَ بل اجر خمسين مِنْكُم

❀❀ ابوامیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' میں نے کہا: اے حضرت ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ''تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے''۔

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس آیت کے بارے میں' ایک باخبر شخص سے سوال کیا ہے' میں نے اس آیت کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کہ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو' یہاں تک کہ جب تم یہ صورت حال دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جارہی ہے' خواہش نفس کے پیچھے چلا جارہا ہے' دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے' ہر صاحب رائے' اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہے' تو اس وقت تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے' تم لوگوں کو ان

کے حال پر چھوڑ دو' کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے' جن میں صبر کرنا انگارہ مٹھی میں لینے کے مترادف ہوگا' اس وقت میں جو شخص عمل کرے گا' اُسے اس طرح کے پچاس عمل کرنے والے افراد جتنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ پچاس (افراد) ہم میں سے ہوں گے؟ یا اُن میں سے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم میں سے پچاس افراد کے برابر اجر ملے گا''۔

4796 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبَادَة فِي الْهَرج كهجرة اِلَيّ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

الْهَرج هُوَ الِاخْتِلَاف والفتن وَقد فسر فِيْ بعض الْاَحَادِيْث بِالْقَتْلِ لِاَن الْفِتَن وَالِاخْتِلَاف من اَسبابه فأقيم الْمُسَبّب مقام السَّبَب

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قتل و غارت گری کے زمانے میں' عبادت کرنا' میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''ہرج'' کا مطلب اختلاف کرنا اور فتنے کا شکار ہونا ہے' بعض احادیث میں' اس کی وضاحت میں قتل کرنا مذکور ہے' کیونکہ فتنہ اور اختلاف' قتل کے اسباب میں سے ہیں' اس لئے مسبب کو سبب کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي المداومة على الْعلم وَاِن قل

عمل پر باقاعدگی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات' خواہ وہ تھوڑا ہو

4797 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ لرَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِير وَكَانَ يحجزه بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ويبسطه بِالنَّهَارِ فيجلس عَلَيْهِ فَجعل النَّاس يثوبون اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيصلون بِصَلَاتِهِ حَتّٰى كَثُرُوا فَاَقبل عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس خُذُوا من الْاَعْمَال مَا تطيقون فَاِن اللّٰه لَا يمل حَتّٰى تملوا وَاِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه مَا دَامَ وَاِن قل

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک چٹائی تھی' جسے آپ ﷺ رات کے وقت لٹکالیا کرتے

4797- صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره - حديث:1342 صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب الرخصة في الاقتداء بالمصلي الذي ينوي الصلاة منفردا' حديث:1528 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الصيام' باب بيان خروج النبي صلى الله عليه وسلم من بيته بالليل - حديث:2457 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمرء أن يحتجر بالحصير' حديث:2613 السنن للنسائي - كتاب القبلة' المصلي يكون بينه وبين الإمام سترة - حديث:758 السنن الكبرى للنسائي - سترة المصلي' في المصلي تكون بينه وبين الإمام سترة - حديث:823 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب صلاة المأموم في المسجد أو على ظهره أو في رحبته' حديث:4866

تھے اور اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہوتے تھے لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا لیکن تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو"۔

4798 - وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَّكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ اِذَا عمِلُوْا عملا اثبتوه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آل محمد جب کوئی عمل کیا کرتے تھے تو وہ باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے"۔

4799 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ اِنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰه قَالَ اَدْوَمه وَاِن قل

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"نبی اکرم ﷺ سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ یہ جواب دیتے تھے: جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو"۔

4800 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا انه لن يدخل اَحَدُكُمْ عمله الْجَنَّةَ وَاِن اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰه ادومها وَاِن قل - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

ولمالك وَالْبُخَارِیّ اَيْضًا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّذِیْ يَدُوم عَلَيْهِ صَاحبه

وَلِمُسْلِم كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰه ادومها وَاِن قل وَكَانَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذا عملت الْعَمَل لَزِمته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكلفوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَاِن اللّٰه لَا يمل حَتّٰى تملوا وَاِن اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰه اَدْوَمه وَاِن قل وَكَانَ اِذا عمل عملا اَثْبته

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ میانہ روی اختیار کرو! اور یہ بات جان لو! کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مالک اور امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا اسے باقاعدگی سے سرانجام دے"

امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو"

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کیا کرتی تھیں تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود کو اُتنے عمل کا پابند کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' تم لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے' جو باقاعدگی سے کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو''
(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

4801 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَـهٗ قَـالَ سَـاَلت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا کَیفَ کَانَ عمل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّـم هَلْ کَانَ یخص شَیْئًا من الاَیَّام قَالَت لَا کَانَ عمله دِیمَة وَاَیکُمْ یَسْتَطِیْع مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَطِیْع

وَرَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَلَفظِه : کَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا دیم عَلَیْهِ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل کیسا ہوتا تھا؟ کیا آپ ﷺ کچھ دنوں کو عمل کے لئے مخصوص کر لیتے تھے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا' اور تم میں سے کون اُس چیز کی استطاعت رکھتا ہے' جس کی استطاعت نبی اکرم ﷺ رکھتے تھے''۔
یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا' جسے باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے''۔

4802 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَـهٗ سُئِلت عَائِشَة وَاُم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَی الْعَمَل کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا دیم عَلَیْهِ وَاِن قل ۔ یحجره اَی یَتَّخِذهُ حجرَة وناحیة ینفرد عَلَیْهِ فِیْهَا یثوبون بثاء مُثَلّثَة ثُمَّ وَاو ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَی یرجعُوْنَ اِلَیْهِ ویجتمعون عِنْده

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ تھا؟ ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے' خواہ وہ تھوڑا ہو۔
لفظ یحجرہ سے مراد یہ ہے کہ آپ اس کا حجرہ بنالیتے تھے اور کونے میں ہو کر اس میں انفرادی طور پر نماز ادا کرتے تھے۔
لفظ یثوبون کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے تھے۔

4803 - وَعَن اُم سَـلـمَـة قَـالَـت مَـا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَانَ اکثر صلَاته وَهُوَ جَالس وَکَانَ اَحَبَّ الْعَمَل مَا داوم عَلَیْهِ العَبْد وَاِن کَانَ شَیْئًا یَسِیرا ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ ﷺ کی زیادہ تر نماز بیٹھ کر ادا نہیں ہوتی تھی' آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا' جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے' خواہ وہ تھوڑی سی چیز ہو''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرغِيب فِي الْفقر وَقلة ذَات الْيَد
وَمَا جَاءَ فِيْ فضل الْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِين وَالْمُسْتَضْعَفِينَ وحبهم ومجالستهم

باب: غربت اور تھوڑی چیزیں رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات
فقراء مساکین کمزوروں کی فضیلت اُن کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کی ہم نشینی اختیار کرنا

4804 - عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن بَيْن اَيْدِيكُمْ عقبَة كؤودا لَا ينجو مِنْهَا اِلَّا كل مخف . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے نجات صرف وہ شخص ہی پا سکے گا' جس کے پاس وزن کم ہو''۔
یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4805 - وَعَن ام الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَا تطلب مَا يطْلب فلَان وَفُلَان قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن وراء كم عقبَة كؤودا لَا يجوزها المثقلون فَانا اُحِبُّ اَن اتخفف لتِلْك الْعقبَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

الكؤود بِفَتْح الْكَاف وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة هِيَ الْعقبَة الصعبة

❀❀ سیّدہ اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ وہ کچھ طلب نہیں کرتے' جوفلاں اور فلاں طلب کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تمہارے آگے ایک گھاٹی ہے جو دشوار گزار ہے' اسے وزن والے لوگ پار نہیں کر سکیں گے''
تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھاٹی کے لئے میرا بوجھ کم ہو۔
یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
لفظ کعؤود اس سے مراد مشکل گھاٹی ہے۔

4806 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ آخذ بيد اَبى ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اعلمت اَن بَيْن اَيْدِيْنَا عقبَة كؤودا لَا يصعدها اِلَّا المخفون قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن المخفين اَنا ام من المثقلين قَالَ عنْدك طَعَام يَوْم قَالَ نعم وَطَعَام غَد قَالَ وَطَعَام بعد غَد قَالَ لَا قَالَ لَو كَانَ عنْدك طَعَام ثَلَاث كنت من المثقلين -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے اس وقت حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو؟ ہمارے آگے ایک بہت دشوار گھاٹی ہے جس پر صرف وہی لوگ چڑھ سکتے ہیں' جن کے پاس وزن کم ہو' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کم بوجھ والوں میں سے

ہوں یا زیادہ بوجھ والوں میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! اور اس کے بعد والے دن کا بھی ہے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کے بعد والے دن کا بھی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا' تو تم بوجھ والے افراد میں سے ہوتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4807 - وَعَنْ اَبِیْ اَسمَاء اَنه دخل على اَبِیْ ذَر وَهُوَ بالربذة وَعِنْده امْرَاَة سَوْدَاء مشنعة لَيْسَ عَلَيْهَا أثر المحاسن وَلَا الخلوق فَقَالَ الا تنظرُوْنَ اِلٰى مَا تَاْمُرنِیْ هٰذِهِ السويداء تَاْمُرنِیْ اَن آتِی الْعرَاق فَإِذا أتيت الْعرَاق مالوا عَلَیّ بدنياهم وَإِن خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَیّ اَن دون جسر جَهَنَّم طَرِيقا ذَا دحض ومزلة وَإنَّا إِن نأتي عَلَيْهِ وَفِیْ أحمالنا اقتدار واضطمار اَحْرٰی اَن ننجو من اَن ناتي عَلَيْهِ وَنَحْنُ مواقير

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

الدحض بِفَتْح الدَّال وَسُكُوْن الْحَاء الْمُهْمَلَتَيْنِ وبفتح الْحَاء اَيْضًا وَآخره ضاد مُعْجَمَة هُوَ الزلق

❀❀ ابو اسماء بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ربذہ میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ایک سیاہ فام خاتون تھی جن کی شکل وصورت عام سی تھی وہ لباس بھی عمدہ نہیں پہنے ہوئے تھی اور اس نے خوشبو بھی نہیں لگائی ہوئی تھی' انہوں نے کہا: کیا تم لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ یہ سیاہ فام عورت مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں' اگر میں عراق چلا جاؤں' تو لوگ اپنی دنیا سمیت میری طرف آجائیں گے' اور میرے خلیل ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ جہنم کے پل سے پہلے ایک راستہ ہے' جو چکنا اور پھسلنے والا ہے' جب ہم اس پر آئیں اور ہماری گردنوں پر عام سی چادروں میں ہوں' یہ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ ہم نجات پا جائیں' بہ نسبت اس کے' کہ ہم جب وہاں آئیں' تو ہم بوجھل (یا وزن اٹھائے ہوئے) ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ دحض کا مطلب 'پھسلن' ہے۔

4808 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليحمي عَبده الْمُؤْمِن الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبهُ كَمَا تحمون مريضكم الطَّعَام وَالشرَاب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات' اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہوتا ہے (یا وہ مومن بندہ دنیا سے محبت کرتا ہوتا ہے) جس طرح تم لوگ اپنے بیمار کو کھانے اور پینے سے بچاتے ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4809 - وَعَنْ رَافِع بن خديج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا اَحَبَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عبدا حماه الدُّنْيَا كَمَا يظل اَحَدُكُمْ يحمي سقيمه المَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم بِلَفْظِهِ من حَدِيْثِ اَبِیْ قَتَادَة وَقَالَ

الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے یہی الفاظ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4810 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعت فِي الْجَنَّة فَرَايَت اكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَايَت اكثر اَهلهَا النِّسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ من حَدِيْث عبد الله بن عَمْرو اِلَّا انه قَالَ فِيهِ واطلعت فِي النَّار فَرَايَت اكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی' اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے وہاں کے رہنے والوں میں' اکثریت خواتین کی نظر آئی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے اس کے رہنے والوں میں اکثریت' خوشحال لوگوں اور خواتین کی نظر آئی''۔

4811 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن مُوسَى صلوَات الله وَسَلَامه عَلَيْهِ قَالَ اَي رب عَبدك الْمُؤمن تقتر عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيفتح لَهُ بَاب من الْجَنَّة فَينْظر اِلَيْهَا قَالَ لَهُ يَا مُوسَى هٰذَا مَا اَعدَدْت لَهُ فَقَالَ مُوسَى اَي رب وَعزَّتك وجلالك لَو كَانَ اقطع الْيَدَيْنِ وَالرجلَيْنِ يسحب عَلَى وَجهه مُنْذُ يَوْم خلقته اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ هٰذَا مصيره لم ير بؤسا قطّ قَالَ ثُمَّ قَالَ مُوسَى اَي رب عَبدك الْكَافِر توسع عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيفتح لَهُ بَاب مِنَ النَّار فَيُقَالُ لَهُ يَا مُوسَى هٰذَا مَا اَعدَدْت لَهُ فَقَالَ مُوسَى اَي رب وَعزَّتك وجلالك لَو كَانَ لَهُ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقته اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ هٰذَا مصيره كَانَ لم ير خيرا قطّ . رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيق ابْن لَهِيعَة عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اپنے جس مومن بندے کے لئے تو دنیا کو تنگ کر دیتا ہے (تو اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو ان کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا گیا' انہوں نے جنت کی طرف دیکھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: اے موسیٰ! یہ وہ چیز ہے' جو میں نے اس کے لئے تیار کی ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے! اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیئے جائیں' اور جس دن تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو' اس دن سے لے

کر قیامت کے دن تک اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو تو گویا اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی' نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اپنے کافر بندے کو دنیا میں گنجائش عطا کر دیتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھلوایا اور ان سے کہا گیا: اے موسیٰ میں نے اُس (کافر) کے لئے یہ تیاری کی ہے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے' جس دن سے تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو اس دن سے لے کر' قیامت کے دن تک' اگر ساری دنیا بھی اُس بندے کو مل جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو' تو گویا اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کی ہے۔

4812 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَوَّل من يدْخل الْجَنَّة من خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اَللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ الْفُقَرَاء الْمُهَاجرُوْنَ الَّذِيْنَ تسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت أحدهم وَحَاجته فِيْ صَدره لَا يَسْتَطِيع لَهَا قَضَاء فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لمن يَشَاء من مَلَائكته ائتوهم فحيوهم فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة رَبنَا نَحْنُ سكان سمائك وخيرتك من خلقك أفتامرنا اَن نأتي هَؤُلَاءِ فنسلم عَلَيْهِمْ قَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا عبادا يعبدوني وَلَا يشركُونَ بِي شَيْئًا وتسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت احدهم وَحَاجته فِيْ صَدره لَا يَسْتَطِيع لَهَا قَضَاء قَالَ فتاتيهم الْمَلَائِكَة عِنْد ذٰلِكَ فَيدْخلُوْنَ عَلَيْهِمْ من كل بَاب سَلَام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے' جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین' جن کے لئے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور مشکل صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے' ان میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے' تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے' وہ اسے پورا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہے گا' اُن سے یہ فرمائے گا: تم اُن کے پاس جاؤ اور انہیں خوش آمدید کہو! فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین ہیں' کیا تو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے؟ کہ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں سلام کریں؟ تو پروردگار فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں' جو میری عبادت کرتے رہے انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا' ان کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ ہوتا تھا' اور ناپسندیدہ صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا تھا' اور ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا تھا' جبکہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی' جس کو پورا کرنے کی وہ استطاعت نہیں رکھتا تھا' تو فرشتے اس وقت ان لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

''تم پر سلام ہو! اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر سے کام لیا اور یہ آخرت کا بہترین ٹھکانہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اس کو امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل

کیا ہے۔

4813 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عدن إِلَى عمان أكوابه عدد النُّجُوْم مَاؤُهُ أشد بَيَاضًا من الثَّلج وَأحلى من الْعَسَل وَأكْثر النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا قَالَ شعث الرؤوس دنس الثِّيَاب الَّذِيْنَ لَا يَنكحُونَ المتنعمات وَلَا تفتح لَهُمُ السدد الَّذِيْنَ يُعطون مَا عَلَيْهِمْ وَلَا يُعطون مَا لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ ۔ السدد هُنَا هِيَ الْاَبْوَاب

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض عدن سے لے کے عمان جتنا ہوگا' اور اس کے پیالے (یا گلاس) ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور وہاں سب سے زیادہ تعداد میں غریب مہاجرین آئیں گے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے ہوں گے' وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے ہوں گے' ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے' جو ادائیگی ان پر لازم ہوتی ہے' وہ ان سے لی جائے گی' اور جو ان کا حق بنتا ہے' وہ انہیں نہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسی کی مانند روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ السدد سے یہاں مراد دروازے ہیں۔

4814 - وَعَنْ أَبِي سَلام الْأسود أَنه قَالَ لعمر بن عبد الْعَزِيز سَمِعت ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَا بَيْنَ عدن إِلَى عمان البلقاء مَاؤُهُ أشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وَأَوَانِيهِ عدد النُّجُوْم من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا أبدًا وَأوّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا يَنكحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمُ السدد قَالَ عمر لكني قد نكحت الْمُتَنَعِّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت إِلَيّ السدد لَا جرم أَنِّي لَا أغسل رَأْسِي حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتّٰى يتسخ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ابو سلام اسود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بتایا: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء جتنا ہوگا' اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور اس حوض پر سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کپڑے میلے ہوتے ہیں وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔

(یہ روایت سننے کے بعد) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک خوشحال عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے

ساتھ شادی کی ہوئی ہے اور میرے لیے تو بند دروازے کھولے جاتے ہیں اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر نہ دھوؤں جب تک وہ غبار آلود نہیں ہو جاتا اور میں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہ نہ اتاروں جب تک یہ میلے کچیلے نہیں ہو جاتے۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4815 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يدْخل فُقَرَاء أمتِي الْجنَّة قبل اغنيائهم بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا فَقيل صفهم لنا قَالَ الدنسة ثِيَابهمْ الشعثة رؤوسهم الَّذِيْنَ لَا يُؤذن لَهُمْ على السدات وَلَا ينكحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ توكل بهم مَشَارِق الْأَرْض وَمَغَارِبهَا يُعطون كل الَّذِي عَلَيْهِمْ وَلَا يُعطون كل الَّذِي لَهُم - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

وَرَوَاهُ مُسْلِم مُخْتَصرًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن فُقَرَاء أمتِي الْمُهَاجِرين يسبقون الْأَغْنِيَاء يَوْم الْقِيَامَة بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه مُخْتَصرًا أَيْضًا وَقَالَ بِأَرْبَعِيْنَ عَاما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے' عرض کی گئی: آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے ان کے بال غبار آلود ہوں گے انہیں دروازوں سے اندر آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کرسکیں گے زمین کے مشرق اور مغرب ان کے سپرد کیے جاتے ہیں ان کے ذمہ جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ ان سے پورے کروائے جائیں گے اور جو ان کے حق ہیں وہ ادا نہیں کیے جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں یہی روایت امام مسلم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:'' قیامت کے دن میری امت کے غریب مہاجرین' خوشحال لوگوں سے زیادہ چالیس سال پہلے (جنت میں چلے جائیں گے)''

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے (لفظ ''خریف'' کی جگہ) لفظ ''عام'' نقل کیا ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے)۔

4816 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَال أَيْنَ فُقَرَاء هٰذِهِ الْأمة قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتلينا فصبرنا وَوليت الْأَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا صدقتم قَالَ فَيدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل النَّاس وَيبقى شدَّة الْحساب على ذَوي الْأَمْوَال وَالسُّلْطَان قَالُوْا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يوضع لَهُمْ كراسي من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم أقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن لوگ اکٹھے ہوں گے تو کہا جائے گا: اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ پھر ان سے دریافت کیا جائے گا: تم لوگ کیا عمل کرتے تھے؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جب ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا تھا' تو ہم صبر سے کام لیتے تھے اور تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو عطا کر دی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو دوسرے لوگوں سے پہلے' وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور مالدار اور حکومت والے لوگوں کے ساتھ سختی سے حساب لیا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: پھر اس دن اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کے لئے بادل سایہ کیے ہوئے ہوگا اور وہ دن اہل ایمان کے لئے دن کی ایک گھڑی سے بھی زیادہ مختصر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4817 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سابط قَالَ ارسل عمر بن الْخطاب اِلٰى سعيد بن عَامر اِنَّا مستعملوك على هٰؤُلَاءِ تسير بهم اِلٰى اَرْض الْعَدو فتجاهد بهم - قَالَ فَذكر حَدِيْثا طَوِيلا قَالَ قَالَ فِيْهِ: قَالَ سعيد وَمَا انا بمتخلف عَن الْعُنُق الْاَوَّل بعد اِذْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فُقَرَاء الْمُسلمين يزفون كَمَا تزف الْحمام فَيُقَالُ لَهُمْ قفوا لِلْحساب فَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰه مَا تركنَا شَيْئًا نحاسب بِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صدق عِبَادِيْ فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل النَّاس بِسَبْعِيْنَ عَاما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حَبَان فِي الثَّوَاب ورواتهما ثِقَات اِلَّا يزِيْد بن اَبِيْ زِيَاد

عبدالرحمٰن سابط بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تمہیں ان لوگوں پر عامل مقرر کرنے لگے ہیں' تم انہیں لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف جاؤ' اور ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرو...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: سعید نے کہا: میں اس پہلی گردن سے پیچھے رہنے والا نہیں بنوں گا' جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات سن لی ہے:

''غریب مسلمانوں کو یوں تیزی سے لے جایا جائے گا' جس طرح پرندہ تیزی سے جاتا ہے اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگ حساب کے لئے ٹھہر جاؤ! تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے' جس کا ہمیں حساب دینا پڑے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا ہے' تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' صرف یزید بن ابوزیاد کا معاملہ مختلف ہے۔

4818 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كنت عِنْد رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فطلعت الشَّمْس فَقَالَ يَاْتِيْ قوم يَوْم الْقِيَامَة نورهم كنور الشَّمْس قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَحْنُ هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلكم خير كثير وَلكنهُمْ الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ من اقطار الْاَرْض - فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: ثُمَّ قَالَ طُوْبٰى للغرباء قيل من الغرباء قَالَ اناس صَالِحُوْنَ قَلِيل فِيْ نَاس

سوء كَثِيرٍ مِّن يعصيهم اكثر مِمَّن يطيعهم ۔ وَاَحَدَ اِسنادى الطَّبَرَانِيّ رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا سورج طلوع ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ آئیں گے، جن کا نور سورج کے نور کی مانند ہوگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم لوگوں کو بہت سی بھلائی ملے گی لیکن وہ لوگ غریب مہاجرین ہوں گے، جنہیں زمین کے مختلف علاقوں سے اکٹھا کیا جائے گا"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے، یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے، انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریبوں (یعنی غریب الوطن افراد) کے لئے مبارکباد ہے، عرض کی گئی: یارسول اللہ! غریب الوطن لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نیک لوگ جو تھوڑے سے ہوں اور بہت سے برے لوگوں کے درمیان رہتے ہوں اور ان کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں ان کی نافرمانی کرنے والے لوگوں کی تعداد زیادہ ہو"۔

امام طبرانی کی دو اسناد میں سے، ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4819 - وَعَنْ اَبِىْ الصديق النَّاجِي عَن بعض اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يدْخل فُقَرَاء الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء باربعمائة عَام قَالَ فَقُلْتُ اِن الْحسن يذكر اَرْبَعِيْنَ عَاما فَقَالَ عَن اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعمِائَة عَام حَتّٰى يَقُولُ الْمُؤْمِن الْغَنِيّ يَا لَيْتَنِى كنت عيلا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سمهم لنا بِاَسْمَائِهِمْ قَالَ هم الَّذِيْنَ اِذا كَانَ مَكْرُوه بعثوا اِلَيْهِ وَاِذَا كَانَ نعيم بعث اِلَيْهِ سواهُم وهم الَّذِيْنَ يحجبون عَن الْاَبْوَاب ۔ رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة زيد بن الْحوَارِى عَنْهُ

❀ ابوصدیق ناجی نے، نبی اکرم ﷺ ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب اہل ایمان، خوشحال لوگوں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: حسن نے تو یہ روایت نقل کرتے ہوئے "چالیس سال" کا ذکر کیا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے، تو یہی بات منقول ہے کہ "چار سو سال پہلے داخل ہوں گے" یہاں تک کہ خوشحال مومن یہ سوچے گا کہ کاش میں (دنیا میں) تنگ دست ہوتا، راوی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ناپسندیدہ صورت حال ہو، تو انہیں پیغام بھیج کر بلو الیا جائے گا، اور جب نعمتوں کا موقع ہو، تو ان کی بجائے دوسروں کو بلایا جائے گا، اور ان لوگوں کو دروازے پر روک دیا جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے زید بن حواری کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے، جو انہوں نے ابوصدیق ناجی سے نقل کی ہے۔

4820 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدْخل فُقَرَاء الْمُسْلِمين الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِنصْف يَوْم وَهُوَ خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِزِيَادَة من حَدِيْث مُوسَى بن عُبَيْدَة عَن

عبد الله بن دِيْنَارٍ عَن عبد الله بن عمر

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب مسلمان خوشحال لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے جو نصف دن پانچ سو سال کا ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے جو موسیٰ بن عبیدہ نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

4821 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى مُؤْمِنَانِ على بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِن غَنِيّ وَمُؤْمِن فَقِير كَانَا فِي الدُّنْيَا فَادخل الْفَقِير الْجَنَّة وَحبس الْغَنِيّ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يحبس ثُمَّ اَدخل الْجَنَّة فَلَقِيَهُ الْفَقِير فَقَالَ يَا اخي مَاذَا حَبسك وَاللّٰه لقد حبست حَتّٰى خفت عَلَيْك فَيَقُوْلُ يَا اخي اِنِّيْ حبست بعدك محبسا فظيعا كريها مَا وصلت اِلَيْك حَتّٰى سَالَ مني من الْعرق مَا لَو ورده ألف بعير كلهَا اكلة حمض النَّبَات لصدرت عَنهُ رواء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى . الحمض مَا ملح وَامر من النَّبَات

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مومن جنت کے دروازے پر ایک دوسرے سے ملیں گے ایک مومن خوشحال ہوگا اور ایک مومن غریب ہوگا (یعنی) وہ دنیا میں ایسے تھے تو غریب شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور خوشحال کو جب تک اللہ چاہے گا روک کے رکھا جائے گا پھر اسے جنت میں داخل کیا جائے گا پھر غریب شخص اس سے ملے گا اور کہے گا: تم کو کس وجہ سے روک لیا گیا تھا؟ اللہ کی قسم جب تمہیں روکا گیا تو مجھے تو تمہارے حوالے سے اندیشہ ہونے لگا تھا (کہ کہیں تم جنت میں داخل ہو ہی نہ سکو) تو وہ کہے گا: اے میرے بھائی! تمہارے بعد مجھے روک لیا گیا جو انتہائی ناپسندیدہ اور پریشان کن روکنا تھا میں تمہارے پاس اس وقت پہنچا ہوں جب میرا اتنا پسینہ بہہ چکا تھا کہ اگر ایک ہزار اونٹوں نے نمکین نباتات کھائے ہوئے ہوتے اور انہیں (شدید پیاس لگی ہوئی ہوتی) اور وہ اس پسینے کو پی لیتے تو وہ انہیں سیر کر دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ الحمض کا مطلب وہ نباتات ہیں جو نمکین اور کڑوے ہوں۔

4822 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَصْحَابه اجمع مَا كَانُوْا فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْت اللَّيْلَة مَنَازِلكُم فِي الْجَنَّة وَقرب مَنَازِلكُم ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقبل على اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بكر اِنِّيْ لأعرف رجلا أعرف اسْمه وَاسم اَبِيه وَامه لَا يَاْتِيْ بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة اِلَّا قَالُوْا مرْحَبًا مرْحَبًا فَقَالَ سلمَان اِن هٰذَا الْمُرْتَفع شَانه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهُوَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ قُحَافَة ثُمَّ اقبل على عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عمر لقد رَاَيْت فِي الْجَنَّة قصرا من درة بَيْضَاء لؤلؤه اَبيض مشيد بالياقوت فَقُلْتُ لمن هٰذَا فَقيل لفتى من قُرَيْش فَظَنَنْت انه لي فَذَهَبت لأدخله فَقَالَ يَا مُحَمَّد هٰذَا لعمر بن الْخطاب فَمَا مَنَعَنِيْ من دُخُوله اِلَّا غيرتك يَا اَبَا حَفْص فَبكى عمر وَقَالَ بِاَبِيْ وَامي

عَلَيْكَ اغار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اقبل على عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُثْمَان اِن لكل نَبِي رَفِيقًا فِي الْجَنَّةِ وَاَنت رفيقي فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ اَخذ بيد عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيّ اَوْ مَا ترضى اَن يكون مَنْزِلك فِي الْجَنَّةِ مُقَابل منزلي ثُمَّ اقبل على طَلْحَة وَالزُّبَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا طَلْحَة وَيَا زبير اِن لكل نَبِي حوارِي وانتما حوارِيي ثُمَّ اقبل على عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لقد بطأ بك عَنَّا من بَيْن اَصْحَابِي حَتّٰى خشيت اَن تكون هَلَكت وعرقت عرقا شَدِيْدا فَقُلْتُ مَا بطأ بك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من كَثْرَة مَالِيْ مَا زلت مَوْقُوْفًا محاسبا اسأل عَن مَالِيْ من اَيْنَ اكتسبته وَفِيْمَا انفقته فَبكى عبد الرَّحْمٰن وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ مِائَة رَاحِلَة جَاءَتْنِيْ اللَّيْلَة من تِجَارَة مصر فَاِنِّيْ اشهدك اَنَّهَا على فُقَرَاء اَهْلِ الْمَدِيْنَة وايتامهم لَعَلَّ اللّٰه يُخَفف عني ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عمار بن سيف وَقد وثق

قَالَ الْحَافِظ وَقد ورد من غير وَجه وَمَنْ حَدِيْث جمَاعَة من الصَّحَابَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يدْخل الْجَنَّةَ حبوا لِكَثْرَة مَاله وَلَا يسلم اَجودهَا من مقَال وَلَا يبلغ مِنْهَا شَيْءٌ بِانْفِرَادِهٖ دَرَجَة الْحسن وَلَقَد كَانَ مَاله بِالصّفة الَّتِيْ ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم المَال الصَّالح للرجل الصَّالح فَاَنّى تنقص دَرَجَاته فِي الْاٰخِرَة اَوْ يقصر بِهٖ دون غَيْرِه من اَغْنِيَاء هٰذِهِ الْاُمة فَاِنَّهٗ لم يرد هٰذَا فِيْ حق غَيْرِهٖ اِنَّمَا صَحَّ سبق فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة اَغْنِيَاء هم على الْاِطْلَاق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے' جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات میں نے (خواب میں) تمہارے ٹھکانوں کو دیکھ لیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں ایک شخص سے واقف ہوں میں اس کا نام بھی جانتا ہوں اس کے ماں باپ کا نام بھی جانتا ہوں وہ جنت کے جس بھی دروازے پر آئے گا' وہاں پر موجود فرشتے اسے خوش آمدید کہیں گے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ اس کی شان تو بہت بلند ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ابوبکر بن ابوقحافہ ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتی کا بنا ہوا ایک محل دیکھا' جو یاقوت کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے' تو بتایا گیا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا ہے' میں یہ سمجھا کہ شاید وہ میرا ہوگا' میں اس میں داخل ہونے لگا' تو فرشتے نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! یہ عمر بن خطاب کا ہے' اے ابوحفص! تو میں اُس میں اِس وجہ سے داخل نہیں ہوا' کہ مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا' پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور تم جنت میں میرے رفیق ہو گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری رہائش' میری رہائش کے مدمقابل ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اور اے زبیر! ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے' اور تم دونوں میرے حواری ہو' پھر نبی اکرم ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے دیگر اصحاب میں سے تمہیں (جنت میں) ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا

کہ کہیں تم ہلاکت کا شکار نہ ہو جاؤ' جب تم آئے تو تمہیں بہت زیادہ پسینہ آیا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: تمہیں تاخیر کیوں ہوئی؟ تو تم نے جواب دیا: یارسول اللہ! میرا مال زیادہ تھا اس وجہ سے تاخیر ہوگئی' مجھے ٹھہرالیا گیا' اور حساب لیا جاتا رہا' مجھ سے میرے پورے مال کے بارے میں حساب لیا گیا' کہ میں نے اسے کہاں سے کمایا تھا' اور کہاں خرچ کیا (یعنی خواب میں ایسا ہوا) یہ سن کر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رونے لگے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مصر کی تجارت سے گزشتہ رات ایک سو اونٹنیاں آئیں ہیں' میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ یہ اہل مدینہ کے غریبوں اور یتیموں کے لئے صدقہ ہیں' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے تخفیف عطا کرے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں صرف عمار بن سیف کا معاملہ مختلف ہے اور اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اور حوالوں سے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ حدیث منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ گھسٹ کر جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ ان کا مال بہت زیادہ تھا۔

اس بارے میں جو سب سے زیادہ عمدہ روایت منقول ہے وہ بھی کلام سے خالی نہیں ہے اور کوئی بھی روایت انفرادی طور پر حسن کے مرتبے تک بھی نہیں پہنچتی ہے اور ان کے مال کی یہ صفت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''اچھا مال عمدہ ہے' جو کسی نیک آدمی کا ہو''

تو پھر آخرت میں ان کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یا اس امت کے دیگر خوشحال لوگوں کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یہ چیز ان کے علاوہ کے حق میں وارد نہیں ہوئی' صرف یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ اس امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' یہ بات مطلق طور پر منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4823 - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْت علی بَاب الْجَنَّة فَكَانَ عَامَّة من دَخلهَا الْمَسَاكِين وَاَصْحَاب الْجد محبوسون غير اَن اَصْحَاب النَّار قد اَمر بهم اِلَى النَّار وَقمت على بَاب النَّار فَإِذَا عَامَّة من دَخلهَا النِّسَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الْجد بِفَتْح الْجِيم هُوَ الْحَظ والغنى

❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے' اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا' البتہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الجد کا مطلب حصہ اور خوشحالی ہے۔

4824 - وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اَنِّى دخلت الْجَنَّة فَإِذَا اعالى اَهْلِ الْجَنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذرارى الْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا اَحد اقل من الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء فَقيل لى اما الْاَغْنِيَاء فَإِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَاما النِّسَاء فالهاهن الأحمران الذَّهَب

وَالْحَرِيْرِ الحَدِيْثَ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ ابْنِ حبَّان وَغَيْرِهِ من طَرِيْقِ عبد الله بن زحر عَن عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' تو جنت کے بالائی حصے' غریب مہاجرین کے لئے اور اہل ایمان کے بچوں کے لئے تھے اور وہاں خوشحال لوگوں اور خواتین کی تعداد بہت کم تھی' مجھے بتایا گیا: جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے' تو انہیں روک دیا گیا اور ان سے تفتیش کی جارہی ہے' اور جہاں تک خواتین کا تعلق ہے' تو دوسرخ چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے انہیں غافل کردیا تھا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4825 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ احيني مِسْكينا وامتني مِسْكينا واحشرني فِيْ زمرة الْمَسَاكِين يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَت عَائِشَة لم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهم يدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل أغنيائهم بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَة لَا تردي مِسْكينا وَلَوْ بشق تَمْرَة يَا عَائِشَة حبي الْمَسَاكِين وقربيهم فَإِن الله يقربك يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَتَقدم فِيْ صَلَاة الْجَمَاعَة حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّي فِيْ أحسن صُوْرَة -فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ: قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْك فَقَالَ إِذا صليت قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسالك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِين وَإِذا اردت بعبادك فتْنَة فاقبضني اِلَيْك غير مفتون......الحَدِيْثِ -رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا' اور قیامت کے دن مجھے غریب لوگوں کے ہمراہ اٹھانا''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (غریب) لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے' اے عائشہ! تم کسی غریب کو (کچھ دیے بغیر) واپس نہ کرنا' خواہ وہ نصف کھجور ہی کیوں نہ ہو' اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا اور انہیں قریب رکھنا' تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی قیامت کے دن قریب کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

اس سے پہلے باجماعت نماز سے متعلق باب میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا......''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میرا پروردگار بہترین صورت میں' میرے پاس آیا......''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

''اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اس نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو یہ پڑھو (یعنی یہ دعا مانگو:)

''اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کرنے اور منکرات ترک کرنے اور غریبوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلاء کیے بغیر اپنی طرف بلالینا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

4826 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ احینی مِسْکینا وتوفنی مِسْکینا واحشرنی فِیْ زمرة الْمَسَاکِین وَاِن اَشْقَی الأشقیاء من اجْتمع عَلَیْهِ فقر الدُّنْیَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه اِلٰی قَوْلِهٖ الْمَسَاکِین وَالْحَاکِم بِتَمَامِهٖ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ وَالْبَیْهَقِیّ عَنْ عَطَاءِ بن اَبِیْ رَبَاح سمع اَبَا سعید یَقُوْلُ: یَا اَیهَا النَّاس لَا تحملنکم الْعسرَة علی طلب الرزق من غیر حله فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اللّٰهُمَّ توفنی فَقِیرا وَلَا توفنی غَنِیا واحشرنی فِیْ زمرة الْمَسَاکِین فَاِن اَشْقَی الأشقیاء من اجْتمع عَلَیْهِ فقر الدُّنْیَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

قَالَ اَبُو الشَّیْخ زَاد فِیْهِ غیر اَبِیْ زرْعَة عَنْ سُلَیْمَان بن عبد الرَّحْمٰن وَلَا تحشرنی فِیْ زمرة الْاَغْنِیَاء

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا اور مجھے غریبوں میں اُٹھانا سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہوگا' جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہوجائیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ان الفاظ تک نقل کی ہے: ''مساکین'' امام حاکم نے اس مکمل روایت کو نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت ابوشیخ اور امام بیہقی نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے لوگو! غربت تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم رزق کو ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں موت دینا' تو مجھے خوشحال ہونے کے عالم میں موت نہ دینا' اور میرا حشر غریب لوگوں میں کرنا' اور سب سے زیادہ بدبخت وہ شخص ہوگا' جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہوجائیں''

ابوشیخ بیان کرتے ہیں: ابوزرعہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس روایت میں سلیمان بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تو خوشحال لوگوں میں میرا حشر نہ کرنا''۔

4827 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اَحِبُّوا الْفُقَرَاء وجالسوهم وَاَحِبَّ الْعَرَب من قلبك وليردك عَن النَّاس مَا تعلم من نَفسك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"غریبوں سے محبت رکھو اور اُن کے ساتھ اُٹھو بیٹھو! اور عربوں کے ساتھ دلی محبت رکھو اور تم لوگوں کے پاس سے اس چیز کے ہمراہ واپس جاؤ' جو تم اپنے بارے میں جانتے ہو"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4828 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو اَن اَبَا سُفْيَان اَتٰى على سلمَان وصهيب وبلال فِيْ نفر فَقَالُوْا مَا اخذت سيوف الله من عنق عَدو الله مأخذها فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اتقولون هٰذَا لشيخ قُرَيْش وسيدهم فَاتى النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاجاره فَقَالَ يَا اَبَا بكر لَعَلَّك اغضبتهم لَئِن كنت اغضبتهم لقد أغضبت رَبك فَاَتَاهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخوتاه اغضبتكم قَالُوْا لَا يغْفر الله لَك يَا اخي . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جب غیر مسلم تھے' تو ایک مرتبہ وہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو ان حضرات نے کہا: اللہ کی تلواریں' اللہ کے دشمن کی گردن پر' اپنے مقام تک نہیں پہنچی ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگ قریش کے ایک بزرگ اور سردار کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہو؟ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دی' اور پھر فرمایا: اے ابوبکر! شاید تم ان لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو' اگر تم ان پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو' تو تم اپنے پروردگار کو غضبناک کر رہے ہو' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن حضرات (یعنی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں! اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4829 - وَعَنْ اُمَيَّة بن عبد الله بن خَالِد بن اسيد قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستفتح بصعاليك الْمُسْلِمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ مُرْسل وَفِيْ رِوَايَة :يستنصر بصعاليك الْمُسْلِمين

❀❀ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسلمانوں کے وسیلے سے فتح کے حصول کی دعا کیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت مرسل ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"آپ غریب مسلمانوں کے وسیلے سے مدد (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگا کرتے تھے"۔

4830 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ليعقوب اَخ مؤاخ فِي اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ ذَات يَوْم يَا يَعْقُوب مَا الَّذِيْ اذهب بصرك قَالَ الْبكاء على يُوسُف قَالَ مَا الَّذِيْ

قوس ظهرك قَالَ الحزن على بنيامين فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوب اِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلام وَيَقُوْلُ اما تستحى اَن تشكونى اِلى غَيْرِى قَالَ اِنَّمَا اَشكو بثى وحزنى اِلَى اللّٰه فَقَالَ جِبْرِيْل اللّٰه اَعْلَمُ بِمَا تَشْكو يَا يَعْقُوب ثُمَّ قَالَ يَعْقُوب اَى رب اما ترحم الشَّيْخ الْكَبِيْر اذهبت بَصرِى وقوست ظَهرِى فاردد عَلَىَّ ريحانتى اشمه شمة قبل الْمَوْت ثُمَّ اصْنَع بِى مَا اردْت قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ اِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلام وَيَقُوْلُ لَكَ أبشر وليفرح قَلْبك فَوَعِزَّتِى لَو كَانَا ميتين لنشرتهما فاَصْنَعْ طَعَاما للْمَسَاكِين فَاِن اَحَبَّ عِبَادِى اِلَىَّ الْاَنْبِيَاء وَالْمَسَاكِين وَتَدْرِى لم أذهبت بَصرك وقوست ظهرك وصنع اِخْوَة يُوسُف بِيُوسُف مَا صَنَعُوْا اِنَّكُمْ ذبحتم شَاة فاتاكم مِسْكين يَتِيم وَهُوَ صَائِم فَلَمْ تطعموه مِنْهُ شَيْئًا

قَالَ فَكَانَ يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلام بَعْدَ ذٰلِكَ اِذا اَرَادَ الْغَدَاءِ اَمر مناديا فَنَادَى اَلا من اَرَادَ الْغَدَاءِ من الْمَسَاكِين فليتغد مَعَ يَعْقُوب وَاِن كَانَ صَائِما اَمر مناديا فَنَادَى اَلا من كَانَ صَائِما من الْمَسَاكِين فليفطر مَعَ يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلام

رَوَاهُ الْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ عَن حَفْص بن عمر بن الزبير عَنْ اَنَس قَالَ الْحَاكِم كَذَا فِي سَمَاعى عَن حَفْص بن عمر بن الزبير واظن الزبير وهم وَاَنه حَفْص بن عمر بن عبد اللّٰه بن اَبِىْ طَلْحَة فَاِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْث صَحِيْح وَقد أخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِيْ تَفْسِيره قَالَ اَنبَاَنَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ اَنَس عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جو اللہ کی راہ میں ان کا بھائی بنا ہوا تھا' ایک دن اس نے کہا: اے یعقوب! تمہاری بینائی کیوں رخصت ہوئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: یوسف پر رونے کی وجہ سے' اس نے دریافت کیا: تمہاری کمر کیوں خمیدہ ہوگئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: بنیامین کی وجہ سے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے: آپ کو اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوئی؟ کہ آپ میرے غیر کے سامنے میرا شکوہ کریں؟ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں تو اپنے غم اور پریشانی کی شکایت' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب! آپ جس چیز کی شکایت کررہے ہیں' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تجھے ایک بوڑھے شخص پر رحم نہیں آتا؟ تو نے میری بینائی رخصت کردی اور میری پشت خمیدہ کردی' اب تو میرے پھول مجھے واپس کردے' تاکہ میں مرنے سے پہلے انہیں سونگھ لوں' پھر تو میرے ساتھ جو چاہے گا وہ کر لینا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ فرمایا ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو اور تمہارا دل اس بات پر خوش ہو جائے' مجھے میری عزت کی قسم ہے! اگر وہ دونوں مر بھی گئے ہوتے' تو میں اُن دونوں کو دوبارہ زندہ کر دیتا' اب تم غریبوں کے لئے کھانا تیار کرو' کیونکہ میرے بندوں میں' میرے سب سے زیادہ نزدیک انبیاء ہیں اور غریب لوگ ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہاری بینائی کیوں رخصت ہوئی' اور تمہاری پشت کیوں خمیدہ ہوگئی؟ اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف

کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ جو کچھ انہوں نے کیا' (اس سب کی وجہ یہ ہے:) ایک مرتبہ تم نے ایک بکری ذبح کردائی' تو ایک غریب یتیم آیا تھا' اس نے روزہ رکھا ہوا تھا' تو تم لوگوں نے اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ معمول ہو گیا' جب وہ صبح کا کھانا کھانے لگتے تھے' تو ایک منادی کے ذریعے یہ اعلان کرتے تھے کہ جس بھی غریب نے ناشتہ کرنا ہے وہ آ کر یعقوب کے ساتھ ناشتہ کر لے اور جب انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا' تو پھر وہ منادی کو یہ کہتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرے کہ جس غریب نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے ساتھ افطاری کر لے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' ان کے حوالے سے امام بیہقی نے' اسے حفص بن عمر بن زبیر کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: میرے سماع (کے ریکارڈ) میں اسی طرح تحریر ہے کہ یہ حفص بن عمر بن زبیر سے منقول ہے اور میرا خیال ہے' اس میں لفظ زبیر وہم ہے' کیونکہ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول ہے' اگر ایسا ہی ہو' تو پھر یہ حدیث صحیح ہے' اسے اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن محمد نے' زافر بن سلیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4831 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِىْ اَنْ لَا أنظر اِلٰى من هُوَ فوقِى وَاَنْظر اِلٰى من هُوَ دونى واوصانى بحب الْمَسَاكِين والدنو مِنْهُم وأوصانى اَنْ أصل رحمى وَاِنْ اَدْبَرت

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ چیزوں کی تلقین کی تھی' جن کا تعلق بھلائی سے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں اپنے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں غریبوں کے ساتھ محبت رکھوں' ان کے قریب رہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں' خواہ میری طرف پیٹھ کی جا رہی ہو'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4832 - وَعَنْ حَارِثَة بن وهب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اُخبركُم بِاَهْل الْجنَّة كل ضَعِيْفٍ مستضعف لَو يقسم على الله لَابَره اَلا أخبركُم بِاَهْل النَّار كل عتل جواظ مستكبر . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه

العتل بِضَم الْعين وَالتَّاء وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الجافى الغليظ

والجواظ بِفَتْح الْجِيم وَتَشْدِيد الْوَاو وَآخره ظاء مُعْجَمَة هُوَ الضخم المختال فِىْ مشيته وَقِيْلَ الْقصير البطين وَقِيْلَ الجموع المنوع

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کیا میں اہل جنت کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور ضعیف شخص جنتی ہے کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے' کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش' بد دماغ اور متکبر شخص جہنمی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ عتل کا مطلب سخت مزاج اور الگ تھلگ رہنے والا شخص ہے۔

لفظ جواظ کا مطلب وہ موٹا تازہ شخص ہے' جس کی چال میں تکبر پایا جاتا ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے قد کا بڑے پیٹ والا شخص مراد ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ شخص ہے' جو مال جمع کرتا ہو اور کسی کو دیتا نہ ہو۔

4833 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ كل جعظرى جواظ مستكبر جماع مناع وَاَهْلِ الْجنَّة الضُّعَفَاء المغلوبون

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ . الجعظرى بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الْعين الْمُهْملَة وَفتح الظَّاء الْمُعْجَمَة قَالَ ابْن فَارس هُوَ المنتفخ بِمَا لَيْسَ عِنْده

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اہل جہنم میں' ہر بد مزاج' متکبر شخص' جو مال جمع کرتا ہو اور دیتا بالکل نہ ہو' وہ شامل ہیں' (جبکہ) اہل جنت میں کمزور اور مغلوب لوگ ہوں گے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ جعظری اس کے بارے میں ابن فارس یہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے کہ جو اس چیز کے حوالے سے پھولا ہوا ہو جو اس کے پاس نہ ہو۔

4834 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى جَنَازَة فَقَالَ اَلا اُخبركُم بشر عباد اللّٰه الْفظ الْمُسْتَكْبر اَلا اُخبركُم بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَابَره . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

الطمر بِكَسْر الطَّاء هُوَ الثَّوْب الْخلق

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے' سب سے زیادہ برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو' اور کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہتر بندوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو کمزور ہو' جس نے عام سی چادریں پہنی ہوئی ہوں' اور اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو' لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر کوئی قسم اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف محمد بن جابر کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ الطمر اس سے مراد پرانا کپڑا ہے۔

4835 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُم عَن مُلُوك الْجنَّة قلت بلٰى قَالَ رجل ضَعِيف مستضعف ذُو طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَابَره

رَوَاهُ ابْنِ مَاجه وروَاةِ اِسْنَاده مُحْتَج بِهِم فِي الصَّحِيحِ اِلَّا سُوَيْد بن عبد الْعَزِيز

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کمزور اور ضعیف شخص جس نے پرانی چادریں پہنی ہوئی ہوں اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف سوید بن عبدالعزیز کا معاملہ مختلف ہے۔

4836 - وَعَن سراقة بن مَالك بن جعشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا اُخبرك باَهل الْجنَّة وَاَهلِ النَّارِ قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اما اَهلِ النَّارِ فكل جعظرى جواظ مستكبر وَاما اَهلِ الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو ہر بدمزاج بددماغ متکبر شخص جہنمی ہے اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے تو ہر کمزور اور مغلوب شخص جنتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4837 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجنَّة وَالنَّار فَقَالَت النَّار فِي الجبارُوْنَ والمتكبرُوْنَ وَقَالَت الْجنَّة فِيَّ ضعفاء الْمُسلِمين ومساكينهم فَقضى اللّٰه بَيْنَهُمَا اِنَّك الْجنَّة رَحْمَتي ارْحم بك من اَشَاء وَانَّك النَّار عَذَابى أعذب بك من اَشَاء ولكليكما عَلَيَّ ملؤُهَا-رَوَاهُ مُسلِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی تو جہنم نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر لوگ آئیں گے جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور غریب مسلمان آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو جو میری رحمت ہے میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور تم جہنم ہو جو میرا عذاب ہے اور میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4838 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ ليَاْتِي الرجل الْعَظِيم السمين يَوْم الْقِيَامَة لَا يزن عِند اللّٰه جنَاح بعوضة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک موٹا تازہ بڑا آدمی آئے گا' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4839 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لرجل عِنْده جَالس مَا رَأْيك فِيْ هٰذَا قَالَ رجل من اَشْرَاف النَّاس هٰذَا وَاللّٰه حرى اِن خطب اَن ينْكح وَاِن شفع اَن يشفع فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مر رجل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيك فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رجل من فُقَرَاء الْمُسْلِمين

هٰذَا اَحْرٰى اِن خطب اَن لَا ينْكح وَاِن شفع اَن لَا يشفع وَاِن قَالَ اَن لَا يسمع لقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير من ملْء الْاَرْض مثل هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس شخص نے کہا: یہ لوگوں کے معززین میں سے ایک ہے' اللہ کی قسم یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے' تو اس کا نکاح کردیا جائے اور اگر یہ سفارش کرے' تو اس کی سفارش قبول کی جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر ایک اور شخص گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ غریب مسلمان ہے' یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے' تو اس کی شادی نہ کروائی جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو' اور اگر یہ کوئی بات کہے' تو اس کی بات کو سنا نہ جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) اُس (امیر) کے جیسے اُتنے افراد سے زیادہ بہتر ہے' جو پوری دنیا کو بھر دیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4840 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَترى كَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنى قلت نعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فترى قلَّة المَال هُوَ الْفقر قلت نعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب ثُمَّ سَاَلَنِي عَن رجل من قُرَيْش قَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت نعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكيف ترَاهُ اَوْ ترَاهُ قلت اِذا سَاَلَ أعطى وَاِذَا حضر اَدخل قَالَ ثُمَّ سَاَلَنِي عَن رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الصّفة فَقَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يجليه وَينْعتهُ حَتّٰى عرفته فَقُلْتُ قد عرفته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكيف ترَاهُ اَوْ ترَاهُ قلت هُوَ رجل مِسْكين من اَهْلِ الصّفة فَقَالَ هُوَ خير من طلاع الْاَرْض من الْآخر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفلا يُعطي من بعض مَا يُعطي الْآخر فَقَالَ اِذا أعطي خيرا فَهُوَ اَهله وَاِذَا صرف عَنهُ فقد أعطي حَسَنَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ مُخْتَصرًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کمی غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی

ہے اور غربت دل کی غربت ہوتی ہے' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اگر وہ کچھ مانگے تو اسے دیا جائے' جب وہ آ جائے' تو اسے محفل میں شامل کیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں اسے نہیں پہچانتا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ مسلسل اس کی شناخت بتاتے رہے' یہاں تک کہ مجھے اس کی پہچان ہوگئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا (کہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: وہ ایک غریب آدمی ہے' جس کا تعلق اصحاب صفہ سے ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (غریب) اتنا زیادہ بہتر ہے کہ دوسرے (امیر) جیسے لوگوں سے اگر پوری زمین بھر جائے (تو وہ ان سب سے بہتر ہے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسرے والے (خوشحال شخص) کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سے کچھ اس (غریب) کو کیوں نہیں دے دیا جاتا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اسے کوئی بھلائی دی جاتی ہے' تو وہ اس کا اہل ہوتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی نہیں دی جاتی' تو اسے نیکی عطا کر دی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4841 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُر ارفع رجل فِي الْمَسْجِد قَالَ فَنظرت فَإِذا رجل عَلَيْهِ حلَّة قلت هٰذَا قَالَ قَالَ لي انْظُر أوضع رجل فِي الْمَسْجِد قَالَ فَنظرت فَإِذا رجل عَلَيْهِ أخلاق قَالَ قُلْتُ هٰذَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا عِنْد اللّٰه خير يَوْم الْقِيَامَة من مل‌ء الأَرْض مثل هٰذَا . رَوَاهُ أَحْمد بأسانيد رواتها مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مسجد میں موجود بلند حیثیت کے شخص کا جائزہ لو! میں نے دیکھا' تو وہاں ایک شخص موجود تھا' جس نے حلہ پہنا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ مسجد میں سب سے کم حیثیت کا مالک کون ہے؟ میں نے وہاں دیکھا کہ وہاں ایک شخص تھا' جس نے پرانا لباس پہنا ہوا تھا' میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) شخص قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اُس (خوشحال شخص) جیسے اتنے افراد سے زیادہ بہتر ہوگا' جو پوری زمین کو بھر دیں۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

4842 - وَعَن مُصعب بن سعد قَالَ رأى سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن لَهُ فضلا على من دونه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تنصرُوْنَ وترزقون إِلَّا بضعفائكم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعِنْده فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تنصر هٰذِهِ الْأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے نیچے والے افراد پر فضیلت حاصل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس امت کے کمزور افراد کی وجہ سے ان کی دعاؤں ان کی نماز اور ان کے اخلاق کی وجہ سے اس امت کی مدد کی جاتی ہے''۔

4843 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ابغونی فِیْ ضعفائکم فَاِنَّمَا ترزقون وتنصرُوْنَ بضعفائکم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنے کمزور لوگوں میں شمار کرو کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4844 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت فِیْ اَصْحَاب الصّفة فَلَقَدْ رَاَیْتنَا وَمَا منا اِنْسَان عَلَیْهِ ثوب تَامّ وَاَخذ الْعرق فِیْ جلودنا طرقا من الْغُبَار والوسخ اِذْ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لیبشر فُقَرَاء الْمُهَاجرین اِذْ اقبل رجل عَلَیْهِ شارة حَسَنَة فَجعل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یتَکَلَّم بِکَلَام اِلَّا کلفته نَفسه اَن یَاْتِیْ بِکَلَام یَعْلُو کَلَام النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا یحب هٰذَا وضربه یلوون السنتهم للنَّاس لی الْبَقر بلسانها المرعی کَذٰلِكَ یلوی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ السنتهم ووجوههم فِی النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ باسانید اَحدهَا صَحِیْح

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا مجھے اپنے بارے میں یاد ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے جسم پر مکمل لباس ہو اور ہمارے جسم پر آنے والے پسینے کے اندر غبار اور میل کچیل مل گیا ہوتا تھا (ایک مرتبہ) اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین خوشخبری حاصل کرلیں اسی دوران ایک شخص آیا جس نے عمدہ لباس پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کلام کرتے تھے وہ شخص یہ کوشش کرتا تھا کہ اس کا کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے زیادہ اونچا ہو جب وہ چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اپنی زبان یوں موڑتے ہیں جس طرح گائے اپنی زبان چارہ کھاتے ہوئے موڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ جہنم میں ان کی زبانوں اور ان کے چہروں کو اسی طرح موڑ دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4845 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخرج اِلَیْنَا فِی

الصفة وعلينا الحوتكية فَقَالَ لو تعلمونَ مَا ادخر لكم مَا حزنتم على مَا زوى عَنكُمْ ولتفتحن عَلَيْكُم فَارس
وَالروم . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ الحوتكية بحاء مُهْملَة مَفْتُوحَة ثُمَّ وَاو سَاكِنة ثُمَّ تَاء مثناة فَوق قَبْلَ
هِيَ عمَّة يتعممها الأعْرَاب يسمونها بِهَذَا الِاسْم وَقِيْلَ هُوَ مُضَاف إِلَى رجل يُسمى حوتكا كَانَ يتعممها
والحوتك الْقصير وَقِيْلَ هِيَ خميصة منسوبة إِلَيْهِ وَإِلَى الْقصر وَهَذَا اظهر وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس صفہ کے چبوترے پر تشریف لائے' ہم
نے چھوٹے سے کپڑے کا عمامہ باندھا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ بات پتہ چل جائے کہ تمہارے لئے
کیا چیز تیار کر کے رکھی گئی ہے؟ تو تم اس حوالے سے غمگین نہ ہو کہ جو چیزیں تمہیں ابھی حاصل نہیں ہو رہی ہیں' اور عنقریب تمہارے
لئے فارس اور روم کو فتح کر دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ''حوتکیہ'' اس سے مراد وہ عمامہ ہے' جسے دیہاتی لوگ باندھا کرتے تھے اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے ایک قول کے مطابق
اس کی نسبت ایک شخص کی طرف ہے' جس کا نام حوتکا تھا' وہ یہ عمامہ باندھا کرتا تھا' حوتک کا مطلب چھوٹا ہونا ہے' ایک قول کے مطابق
اس سے مراد وہ چادر ہے' جو اس شخص کی طرف منسوب تھی' یا چھوٹے ہونے کی طرف منسوب ہوتی ہے' یہی زیادہ بہتر لگتا ہے' باقی اللہ
بہتر جانتا ہے۔

4846 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ من آمن
بك وَشهد اَنِّي رَسُولك فحبب إِلَيْهِ لقاءك وَسهل عَلَيْهِ قضاءك وأقلل لَهُ من الدُّنْيَا وَمَنْ لم يُؤمن بك وَيشْهد
اَنِّي رَسُولك فَلَا تحبب إِلَيْهِ لقاءك وَلَا تسهل عَلَيْهِ قضاءك وَكثر عَلَيْهِ من الدُّنْيَا
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَرَوَاهُ ابْن
مَاجَه من حَدِيث عَمْرو بن غيلَان الثَّقَفِيّ وَهُوَ مُخْتَلف فِي صحبته قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ من آمن بِي وصدقني وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فأقلل مَاله وَولده وحبب إِلَيْهِ لقاءك وَعجل
لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِي وَلَمْ يصدقني وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَأَكْثر مَاله وَولده وأطل
عمره

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے
نزدیک محبوب کر دینا' اور اپنے فیصلے کو اس کے لئے آسان کر دینا' اسے دنیا تھوڑی عطا کرنا' اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے اور یہ
گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا' اور اپنے فیصلے کو اس کے لیے آسان نہ
کرنا اور اسے دنیا بکثرت دے دینا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب
الثواب میں نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے عمرو بن غیلان ثقفی سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جن کے صحابی ہونے

کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لے آئے اور میری تصدیق کرے اور وہ یہ بات جان لے کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے اور تیری طرف سے آیا ہے تو تُو اس کا مال و اولاد تھوڑے کر دینا اور اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب کر دینا اور اس کے بارے میں قضا کے فیصلے کو جلدی کر دینا اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور وہ یہ نہ جانتا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے تو تُو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا اور اس کی عمر لمبی کر دینا''۔

4847 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يكرههما ابْن آدم الْمَوْت وَالْمَوْت خَيْرٌ مِّنَ الْفِتْنَة وَيكره قلَّة المَال وَقلة المَال اقل لِلْحساب

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح ومحمود لَهُ رُؤْيَة وَلَمْ يَصح لَهُ سَماع فِيمَا ارى وَتقدم الْخلاف فِيْ صحبته فِيْ بَاب الرِّيَاء وَغَيْرِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے موت حالانکہ موت فتنے سے زیادہ بہتر ہے اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی کے نتیجے میں حساب بھی کم دینا پڑے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے تاہم ان کا نبی اکرم ﷺ سے سماع درست نہیں ہے ان کے صحابی ہونے کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو ریاکاری سے متعلق باب میں اور دیگر مقام پر ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4848 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قل مَاله وَكثرت عِيَاله وَحسنت صَلَاته وَلَمْ يغتب الْمُسلمين جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَهُوَ معي كهاتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا مال کم ہو اور اس کے عیال زیادہ ہوں اس کی نماز عمدہ ہو اور وہ مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ اور میں اِن دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4849 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب اَشْعَث اغبر مَدْفُوْع بالأبواب لَو أقسم على اللّٰه لَأَبره-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی ایسے بندے ہیں جو بکھرے ہوئے بالوں کے مالک اور غبار آلود ہوتے ہیں جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن ان کا عالم یہ ہوتا ہے) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4850 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رب اَشْعَثَ اغبر ذِیْ طمرین مصفح عَنْ اَبْوَابِ النَّاسِ لَوْ اقسم علی اللّٰہ لَاَبَرَّہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتُہ رُوَاۃُ الصَّحِیْحِ اِلَّا عبد اللّٰہ بن مُوْسَی التَّیْمِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کئی بکھرے ہوئے بالوں والے غبار آلود لوگ جنہوں نے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں لوگوں کے دروازوں سے پرے کر دیا جاتا ہے (ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عبداللہ بن موسیٰ تیمی کا معاملہ مختلف ہے۔

4851 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن من اُمَّتِی من لو جَاءَ اَحَدَکُمْ یَسْاَلُہ دِیْنَارًا لم یُعْطِہ وَلَوْ سَاَلَہ درھما لم یُعْطِہ وَلَوْ سَاَلَہ فلسا لم یُعْطِہ فَلَو سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ اَعْطَاھَا اِیَّاہ ذِیْ طمرین لَا یؤبہ لَہ لَو اقسم علی اللّٰہ لَاَبَرَّہ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتُہ مُحْتَجٌّ بِھِم فِی الصَّحِیْحِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں ایسا فرد بھی ہوگا کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے پاس آکر وہ ایک دینار مانگے تو اسے نہ ملے اور اگر وہ ایک درہم مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے اگر وہ ایک سکہ مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا وہ پرانے کپڑوں والا فرد ہوگا جس کی پرواہ نہیں کی جاتی ہوگی لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4852 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أغبط اَوْلِیَائِی عِنْدِی لَمُؤْمِن خَفِیْفُ الحاذ ذُو حَظٍّ من صَلَاۃ احسن عِبَادَۃ ربہ وأطاعہ فِی السِّرِّ وَکَانَ غامضا فِی النَّاسِ لَا یشار اِلَیْہِ بالأصابع وَکَانَ رزقہ کفافا فَصَبَر علی ذٰلِکَ ثُمَّ نقر بِیَدِہ فَقَالَ عجلت منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ من طَرِیْقِ عبید اللّٰہ بن زحر عَنْ عَلِیّ بن یزِیْد عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ثُمَّ قَالَ وَھٰذَا الْاِسْنَاد عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَیَّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَکَّۃَ ذَھَبا قلت لَا یَا رب وَلٰکِن أشبع یَوْمًا وأجوع یَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحو ھٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَیْکَ وذکرتک وَاِذَا شبعت شکرتک وحمدتک ۔ ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِیّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جس کے پاس چیزیں کم ہوں اور نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہو وہ اپنے پروردگار کی اچھے طریقے عبادت گزار ہو اور پوشیدہ طور پر بھی اس کا فرمانبردار ہو اور لوگوں کے درمیان چھپا رہتا ہو

انگلیوں کے ذریعے اس کی طرف اشارہ نہ کیا جاتا ہوا سے بنیادی ضرورت کا رزق مل جاتا ہو اور وہ اس پر صبر سے کام لیتا ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کسی چیز کو کریدا اور فرمایا: اسے موت جلدی آ جائے اور اس پر رونے والے کم ہوں اور اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات نقل کی ہے اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیشکش کی کہ وہ میری خاطر مکہ کے پورے میدان کو سونے کا کر دے تو میں نے عرض کی: جی نہیں! اے میرے پروردگار! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک دن سیر ہو کر رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں"

(راوی کو شک ہے شاید) ایک دن کی جگہ تین دن کا تذکرہ ہے یا اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں:

"جب میں بھوکا ہوؤں تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہوؤں تو تیرا شکر ادا کروں اور تیری حمد بیان کروں"۔

پھر امام ترمذی نے یہ بات بیان کی: یہ حدیث حسن ہے۔

4853 - وروی ابن مَاجه وَالْحَاكِم الحَدِيْثِ الْاَوَّل اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا أغبط النَّاس عِنْدِي وَالْبَاقِي بنَحْوِهِ -قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

قَوْلِه خَفِيف الحاذ بحاء مُهْملَة وذال مُعْجمَة مُخَفّفَة خَفِيف الْحَال قَلِيل المَال

❀❀ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے پہلے والی حدیث نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے"...... باقی کا حصہ حسب سابق ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

متن کے الفاظ "خفیف الحاذ" سے مراد وہ شخص ہے جس کی حالت ہلکی پھلکی ہو اور (اس کے پاس) مال کم ہو۔

4854 - وَعَن زيد بن أسلم عَنْ اَبِيْهِ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خرج اِلَى الْمَسْجد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكي فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء الله فَقَدْ بارز الله بالمحاربة إِن الله يحب الْاَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الدجى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهٗ

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِي بَقِيَّة اَحَادِيْث هٰذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت

دیتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نیک' پرہیزگار' اور پوشیدہ رہنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہ ہو اور اگر وہ موجود ہوں' تو ان کی شناخت نہ ہو' اُن کے دل تاریکیوں میں چراغوں کی طرح ہوتے ہیں' اور وہ ہر غبار آلود تاریکی سے نکل جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب سے تعلق رکھنے والی' باقی احادیث' بعد والے باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْغِيْب فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا والاكتفاء مِنْهَا بِالْقَلِيلِ

والترهيب من حبها وَالتَّكَاثُر فِيهَا والتنافس وَبَعض مَا جَاءَ فِيْ عَيْش النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الماكل والملبس وَالْمشرَب وَنَحْو ذٰلِك

دنیا میں زہد اختیار کرنے اور دنیا میں سے تھوڑی سی چیز پر اکتفاء کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور دنیا سے محبت رکھنے اور دنیا میں بکثرت مال حاصل کرنے' اور دنیا میں مشغول ہو جانے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز نبی اکرم ﷺ کے کھانے پینے اور اس طرح کے دیگر امور کے بارے میں طرز زندگی کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟

4855 - عَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِيْ على عمل اِذا عملته اَحبَّنِيَ اللّٰه وأحبني النَّاس فَقَالَ ازهد فِي الدُّنْيَا يحبك اللّٰه وازهد فِيمَا فِيْ اَيدِي النَّاس يحبك النَّاس

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَقد حسن بعض مَشَايِخنَا اِسْنَاده وَفِيه بعد لِاَنَّهُ من رِوَايَة خَالِد بْن عَمْرو الْقرشِي الْاَمَوِي السعيدى عَن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَنْ اَبِيْ حَازِم عَن سهل وخَالِد هٰذَا قد ترك واتهم وَلم ار من وَثَّقَهُ لٰكِن على هٰذَا الحَدِيْث لامعة من أنوار النُّبُوَّة وَلَا يمْنَع كَون رَاوِيه ضَعِيفا اَن يكون النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَه وَقد تَابعه عَلَيْهِ مُحَمَّد بن كثير الصَّنْعَانِيّ عَن سُفْيَان وَمُحَمّد هٰذَا قد وثق على ضعفه وَهُوَ أصلح حَالا من خَالِد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے' کہ جب میں وہ عمل کرلوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی مجھ سے محبت رکھیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے' اس سے بے رغبتی اختیار کرو' تو لوگ بھی تم سے محبت رکھیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے' لیکن یہ بات بعید از امکان ہے' کیونکہ یہ روایت خالد بن عمرو قرشی اموی سعیدی نے سفیان ثوری کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل

کی ہے اور خالد نامی اس راوی کو متروک قرار دیا گیا ہے اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے میں نے کسی کو اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا' تاہم اس حدیث سے ''نبوت'' کے انوار پھوٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور یہ چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی' کہ اس کا راوی ایک ضعیف شخص ہے' تو یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی ہوگی' اس بارے میں محمد بن کثیر صنعانی نے اس کی متابعت کی ہے' انہوں نے اسے سفیان ثوری سے نقل کیا ہے' محمد نامی اس راوی کو ضعیف ہونے کے باوجود ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے' اور یہ خالد کے مقابلے میں زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4856 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بن ادهم قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ على عمل يحبنی اللّٰه عَلَيْهِ ويحبنی النَّاس عَلَيْهِ فَقَالَ اما الْعَمَل الَّذِیْ يحبك اللّٰه عَلَيْهِ فالزهد فِی الدُّنْيَا وَاما الْعَمَل الَّذِیْ يحبك النَّاس عَلَيْهِ فانبذ اِلَيْهِمْ مَا فِیْ يَدَيك من الحطام

رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْيَا هٰكَذَا معضلا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنهُ عَنْ مَنْصُوْر عَنْ ربعی بن حِرَاش قَالَ جَاءَ رجل فَذكره مُرْسلا

❀❀ ابراہیم بن ادھم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی اس کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا' تو وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے' اور جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے لوگ تم سے محبت رکھیں گے' تو لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے' تم ان کے پاس ہی رہنے دو''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' بعض حضرات نے اسے ان کے حوالے سے منصور کے حوالے سے ربعی بن حراش سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص آیا'' ......اس کے بعد راوی نے مرسل روایت ذکر کی ہے۔

4857 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزّهْد فِی الدُّنْيَا يريح الْقلب والجسد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاده مقارب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا' دل اور جسم کو راحت پہنچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند مقارب ہے۔

4858 - وَعَنْ الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس قَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا وآثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلم يعد غَدا فِی أَيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتى . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مُرْسلا وَسَيَأْتِیْ لَهُ نَظَائِر فِیْ ذكر الْمَوْت اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو بھولے نہیں' دنیا کی زینت میں سے اضافی

چیز کو ترک کر دے اور جو باقی رہ جائے گا' وہ اس کو اس چیز پر ترجیح دے جو فنا ہو جائے گی اور وہ آنے والے کل کی توقع نہ رکھے اور وہ خود کو مرحومین میں شمار کرے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے موت سے متعلق باب میں اس سے متعلق احادیث آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4859 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ناجى مُوسَى بِمِائَة الف وَاَرْبَعين الف كلمة فِي ثَلَاثَة اَيَّام فَلَمَّا سمع مُوسَى كَلَام الْآدَمِيِّين مقتهم لما وَقع فِي مسامعه من كَلَام الرب عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ فِيمَا ناجاه ربه اَن قَالَ يَا مُوسَى اِنَّهُ لم يتصنع لي المتصنعون بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يتقرب اِلَيّ المتقربون بِمثل الْوَرع عَمَّا حرمت عَلَيْهِمْ وَلَمْ يتعبد اِلَيّ المتعبدون بِمثل الْبكاء من خَشْيَتِي قَالَ مُوسَى يَا رب الْبَرِيَّة كلهَا وَيَا مَالك يَوْم الدّين وَيَا ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام مَاذَا اَعدَدْت لَهُمْ وماذا جزيتهم قَالَ اما الزهاد فِي الدُّنْيَا فَاِنِّي اُبِيحهم جنتي يتبوؤون مِنْهَا حَيْثُ شاؤوا وَاَما الورعون عَمَّا حرمت عَلَيْهِم فَاِنَّهُ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة لم يبْق عبد اِلَّا ناقشته وفتشته اِلَّا الورعون فَاِنِّي أستحييهم واجلهم وَاكرمهمْ فادخلهم الْجنَّة بِغَيْر حِسَاب وَاما البكاؤون من خَشْيَتِي فَاُولَئِكَ لَهُمُ الرفيق الْاَعْلَى لَا يشاركون فِيهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تین دن میں' ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے کلام کیا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کا کلام سنا' تو انہیں وہ اچھا نہیں لگا' کیونکہ ان کی سماعتوں میں پروردگار کا کلام آ چکا تھا' پروردگار نے ان کے ساتھ جو کلام کیا تھا' اس میں یہ بات بھی شامل تھی: اس نے فرمایا:

''اے موسیٰ! لوگ میری خاطر جو کچھ بھی کرتے ہیں' (اس سب میں) وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسا کوئی عمل نہیں کریں گے' اور قرب حاصل کرنے والے لوگ' جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے ہیں' وہ پرہیزگاری جیسی کسی چیز پر عمل نہیں کریں گے' جو اس چیز سے بچنا ہو' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے' اور عبادت کرنے والے لوگ میری عبادت اس طرح نہیں کریں گے کہ جو میری خشیت کی وجہ سے رونے جیسی کوئی چیز ہو''

حضرت موسیٰ نے عرض کی: اے ساری مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تو نے ان لوگوں کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ تو انہیں کیا جزا دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا:

جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے' تو میں انہیں اپنی جنت میں داخل کروں گا' وہ اس میں جہاں چاہیں گے وہاں رہیں گے' جہاں تک پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے' جو اس چیز سے بچے رہیں' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو ہر بندے سے میں حساب لوں گا اور تفتیش کروں گا لیکن پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں سے میں ایسا نہیں کروں گا' کیونکہ مجھے ان سے حیاء آئے گی' میں ان کی عزت افزائی کروں گا' اور انہیں کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دوں گا' جہاں تک میری خشیت کی وجہ سے

رونے والے لوگوں کا تعلق ہے' تو یہ لوگ رفیق اعلیٰ میں رہیں گے' جہاں ان کے ساتھ کوئی اور نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4860 - وَرُوِیَ عَن عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تزين الْاَبْرَار فِي الدُّنْيَا بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نیک لوگ' دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے' جیسی کسی اور چیز سے آراستہ نہیں ہوئے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4861 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا رَاَيْتُم من يزهد فِي الدُّنْيَا فادنوا مِنْهُ فَاِنَّهُ يلقى الْحِكْمَة-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے بے رغبت ہے' تو اس کے قریب ہو جاؤ' کیونکہ اسے حکمت القاء کی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4862 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا اعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح اَوَّل هٰذِهِ الْأمة بالزهادة وَالْيَقِين وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاده مُحْتَمل للتحسين وَمَتنه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' شاید ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) ''اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی اور یقین کی وجہ سے ہوگی' اور اس کے آخری حصے کی ہلاکت' کنجوسی اور لمبی زندگی کی توقع کی وجہ سے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے' لیکن اس کا متن غریب ہے۔

4863 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ يُنَادي مُنَاد دعوا الدُّنْيَا لاَهلهَا دعوا الدُّنْيَا لاَهلهَا دعوا الدُّنْيَا لاَهلهَا من اَخذ من الدُّنْيَا اكثر مِمَّا يَكْفِيهِ اَخذ حتفه وَهُوَ لَا يشْعر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: دنیا کو اہل دنیا کے کے لئے ترک کردو' دنیا کو اہل دنیا اہل دنیا کے لئے ترک کردو' دنیا کو اہل دنیا کے لئے ترک کردو' جو شخص دنیا میں سے اپنی بنیادی ضرورت سے زیادہ حاصل کرے گا وہ اپنی خرابی حاصل کرے گا اور اسے اس کا پتہ بھی نہیں چلے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

4864 - وَعَن سعد بن اَبِىْ وَقَاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خير الذكر الْخفِى وَخير الرزق اَوْ الْعَيْش مَا يَكْفِى الشَّك من ابْن وهب

رَوَاهُ اَبُوْ عوانة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَيْهَقِىّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ذکر میں سب سے بہتر پوشیدہ ذکر ہے اور رزق میں (راوی کہتے ہیں: یا شاید یہ الفاظ ہیں) زندگی میں سب سے بہتر وہ چیز ہے جو کفایت کر جائے (یعنی بنیادی ضروریات پوری کر دے)''...... یہ شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔

یہ روایت امام ابوعوانہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4865 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدُّنْيَا حلوة خضرَة وَاِن اللّٰه تَعَالٰى مستخلفكم فِيْهَا فَينْظر كَيفَ تعْملُوْنَ اتَّقوا الدُّنْيَا وَاتَّقوا النِّسَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَزَاد: فَمَا تركت بعدِى فتْنَة اَضرّ على الرِّجَال من النِّسَاء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ مقرر کرے گا' تاکہ اس بات کو واضح کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو تم لوگ دنیا سے بچ کے رہنا اور تم عورتوں سے بچ کے رہنا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''میں نے اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑی' جو مردوں کے لئے' خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو''۔

4866 - وَعَن عمْرَة بنت الْحَارِث رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حلوة خضرَة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك اللّٰه لَهُ فِيْهَا وَرب متخوض فِىْ مَال اللّٰه وَرَسُوله لَهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حسن

عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا۔ اور کئی لوگ ہیں' جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں' اور قیامت کے دن انہیں جہنم میں نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4867 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّنْيَا حلوة خضرَة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك اللّٰه لَهُ فِيْهَا وَرب متخوض فِيْمَا اشتهت نَفسه لَيْسَ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا

اور اس میں دلچسپی رکھنے والے کئی لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو اس کے خواہش مند ہوں گے اور انہیں قیامت کے دن صرف جہنم نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4868 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قضى نهمته فِي الدُّنْيَا حيل بَيْنه وَبَيْن شَهْوَته فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ مد عَيْنَيْهِ اِلٰى زِيْنَة المترفين كَانَ مهينا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَمَنْ صَبر على الْقُوْت الشَّديد صبرا جميلا اَسْكنهُ اللّٰهُ من الفردوس حَيْثُ شَاءَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَمْرو الْبَجلِيّ وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اِلَّا انه قَالَ: كَانَ ممقوتا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَالْبَاقِي مثله

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں' اپنی خواہش پوری کرلے گا' تو آخرت میں' اس شخص کے' اور اس کی خواہش کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوجائے گی' اور جو شخص اپنی نگاہیں' خوشحال لوگوں کی زیب و زینت کی طرف پھیلائے گا' وہ آسمانوں کی بادشاہی میں' بے حیثیت شمار ہوگا اور جو شخص بنیادی ضرورت پر صبر کرے گا' جو عمدہ صبر ہو' تو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں' جہاں وہ (شخص) چاہے گا' اُسے رہائش عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' اسماعیل بن عمرو بجلی سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' یہی روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ (شخص) آسمانوں کی بادشاہی میں ناپسندیدہ ہوگا''۔ باقی کی روایت اس کی مانند ہے۔

4869 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يُصِيب عبد من الدُّنْيَا شَيْئًا اِلَّا نقص من درجاته عِنْد اللّٰه وَاِن كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاِسْنَاده جيد وَرُوِيَ عَن عَائِشَة مَرْفُوْعا وَالْمَوْقُوْف أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بندہ دنیا میں سے جو چیز حاصل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے درجات میں اتنی ہی کمی ہوجاتی ہے' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔ یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مستند ہے۔

4870 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَكْفِيْنِي من الدُّنْيَا قَالَ مَا سد جوعتك ووارى عورتك وَاِن كَانَ لَكَ بَيت يظلك فَذَاك وَاِن كَانَت لَك دَابَّة فبخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں سے کتنی چیز میرے لئے حلال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہارے بھوک کو ختم کردے' تمہارے شرم گاہ کو چھپادے' اور اگر تمہیں گھر مل جائے' جو تم پر سایہ کرے' تو یہ بھی

کافی ہے اور اگر تمہیں جانور بھی مل جائے تو کیا کہنے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ عسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمر بِي فدعاني فَخرجت اِلَيْهِ ثُمَّ مر بِاَبِيْ بكر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ ثُمَّ مر بعمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ فَانْطَلق حَتّٰى دخل حَائِطا لبَعض الْاَنْصَار فَقَالَ لصَاحب الْحَائِط اطعمنَا فجَاء بعذق فَوَضعه فَاكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه ثُمَّ دَعَا بِمَاء بَارِد فَشرب فَقَالَ لتسئلن عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ فَاخذ عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ العذق فَضرب بِهِ الْاَرْض حَتّٰى تناثر الْبُسْر قبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لمسؤولون عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نَعَمْ اِلَّا من ثَلَاث خرقَة كف بهَا عَوْرَته اَوْ كسرة سد بهَا جوعته اَوْ جُحر يدْخل فِيْهِ من الْحر والقر . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انہیں بلایا' وہ نکل کر باہر آ گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بلایا' وہ نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کے مالک سے کہا: تم ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو! وہ انگوروں کا گچھا لے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے انہیں کھانا شروع کیا' پھر اس نے ٹھنڈا پانی منگوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی پیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگوں سے اس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گچھا پکڑا اور اسے زمین پر پھینک دیا' یہاں تک کہ اس کی خشک کھجوریں پھیل گئیں' پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! صرف تین چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا' کپڑے کا وہ ٹکڑا' جس کے ذریعے آدمی شرم گاہ ڈھانپ لے' روٹی کا وہ ٹکڑا' جس کے ذریعے آدمی اپنی بھوک مٹالے یا وہ گھر' جس میں آدمی گرمی و سردی میں اندر داخل ہو جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4872 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدم حق فِي سوى هٰذِهِ الْخِصَال بَيت يكنه وثوب يوارى عَوْرَته وجلف الْخبز وَالْمَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وصححاه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل شَيْءٍ فضل عَن ظلّ بَيت وَكسر خبز وثوب يوارى عَوْرَة ابْن آدم فَلَيْسَ لِابْنِ آدم فِيْهِ حق

قَالَ الْحسن فَقلت لحمران مَا يمنعك اَن تَاْخُذ وَكَانَ يُعجبهُ الْجمال فَقَالَ يَا اَبَا سعيد اِن الدُّنْيَا تقاعدت بِي . الجلف بِكَسْر الْجِيم وَسُكُوْن اللَّام بعدهمَا فَاء هُوَ غليظ الْخبز وخشنه وَقَالَ النَّضر بن شُمَيْل هُوَ الْخبز لَيْسَ مَعَه إدام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی حق نہیں ہے' وہ گھر ہو جواسے چھپا لے' وہ لباس ہو جواس کی شرم گاہ ڈھانپ لے یا موٹی روٹی اور پانی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ چیز' جو گھر کے سائے' روٹی کے ٹکڑے اور انسان کی شرمگاہ کو ڈھانپنے والے کپڑے کے علاوہ ہو' تو انسان کا اس میں کوئی حق نہیں ہے''۔

حسن بیان کرتے ہیں: میں نے حمران سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ تو یہ چیزیں حاصل کر لیتے ہیں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ ایک ایسے صاحب تھے' جنہیں اچھی چیزیں پسند آتی ہیں' تو انہوں نے کہا: اے ابوسعید! دنیا میرے اندر بسی ہوئی ہے۔

لفظ ''جلف'' کا مطلب موٹی اور سخت روٹی ہے

نضر بن شمیل کہتے ہیں: اس سے مراد وہ روٹی ہے' جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو۔

4873 - وَعَنْ اَبِي عبد الرَّحْمٰن الْبَجلِيّ قَالَ سَمِعت عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِي وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَلَسْت من فُقَرَاء الْمُهَاجِرين فَقَالَ لَهُ عبد الله اَلَك امْرَاَة تاوي اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَك مسكن تسكنه قَالَ نعم قَالَ فَاَنت من الْاَغْنِيَاء قَالَ فَاِنِّي لي خَادِمًا قَالَ فَاَنت من الْمُلُوك . رَوَاهُ مُسلِم مَوْقُوفًا

ابوعبدالرحمٰن بجلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو سنا: اُن سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا میں غریب مہاجرین میں سے ایک نہیں ہوں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمہاری بیوی ہے' جس کے پاس تم جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا گھر ہے' جہاں تم رہائش اختیار کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پھر تم خوشحال لوگوں میں سے ہو' اس شخص نے کہا: میرے پاس' تو ایک خادم بھی ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَوق الْاِزَار وظل الْحَائِط وحر الْمَاء فضل يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة اَوْ يسْاَل عَنهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِي سليم وَحَدِيْثه جيد فِي المتابعات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تہبند' دیوار کے سائے اور پانی کے علاوہ' جو کوئی چیز اضافی ہو' قیامت کے دن بندے کو اس کے بارے میں حساب دینا پڑے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف لیث بن ابوسلیم کا معاملہ مختلف ہے' متابعات میں اس کی روایت عمدہ شمار ہوتی ہے۔

4875 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يُقَالَ لَهُ اَلَمْ اُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَاُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ حساب لیا جائے گا اس سے یہ کہا جائے گا: کیا میں نے تمہیں جسمانی صحت عطا نہیں کی تھی؟ اور میں نے تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4876 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقِهِمَا وَغَيْرُهَا كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَذَكَرَهُ رَزِيْنٌ فَزَادَ فِيْهِ: قَالَ عُرْوَةُ فَمَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعَ ثَوْبَهَا وَتُنَكِّسَهُ وَلَقَدْ جَاءَهَا يَوْمًا مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ ثَمَانُوْنَ اَلْفًا فَمَا اَمْسٰى عِنْدَهَا دِرْهَمٌ قَالَتْ لَهَا جَارِيَتُهَا فَهَلَّا اشْتَرَيْتِ لَنَا مِنْهُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ قَالَتْ لَوْ ذَكَّرْتِنِيْ لَفَعَلْتُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو دنیا میں سے تمہارے لئے اتنی چیز کفایت کر جائے' جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے' اور تم خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا' اور کسی بھی کپڑے کو پرانا قرار دے کر (ترک نہ کرنا) جب تک تم اس میں پیوند نہ لگالو۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب نے اسے صالح بن حسان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور وہ شخص منکر الحدیث ہے' یہ اس کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک نیا کپڑا نہیں پہنتی تھیں' جب تک وہ اس میں پیوند نہیں لگالیتی تھیں' ایک مرتبہ ان کی خدمت میں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسی ہزار (درہم یا دینار) آئے' تو شام ہونے تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہیں بچا تھا' ان کی کنیز نے ان سے کہا: آپ نے ایک درہم کے عوض میں ہمارے لئے گوشت ہی خرید لینا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم مجھے یاد دلا دیتی' تو میں ایسا کر لیتی''۔

4877 - وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَشْيَاخِهِ قَالَ قَدِمَ سَعْدٌ عَلٰى سَلْمَانَ يَعُوْدُهُ قَالَ فَبَكٰى فَقَالَ سَعْدٌ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَتَلْقٰى اَصْحَابَكَ فَقَالَ مَا اَبْكِيْ جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَا حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا

عهدا قَالَ لتكن بلغة احدكم من الدُّنيا كزاد الرَّاكِب وحولي هٰذِهِ الأساود قَالَ وَانَّمَا حوله إجانة وجفنة ومطهرة فَقَالَ يَا سعد اذكر الله عِنْد همك إِذا هَمَمْت وَعند يَديك إِذا قسمت وَعند حكمك إِذا حكمت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ قَوْلِهِ وَهٰذِهِ الأساود حَولي قَالَ اَبُو عبيد اَرَادَ الشخوص من الْمَتَاع وكل شخص سَواد من إِنْسَان اَوْ مَتَاع اَوْ غَيره

❀❀ ابوسفیان نامی راوی نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو وہ رونے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس بات پر رورہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی تھے اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جائیں گے اور اپنے ساتھیوں سے ملیں گے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت کے خوف کی وجہ سے نہیں رو رہا اور نہ ہی دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا اور فرمایا تھا: دنیا میں سے تم میں سے کسی ایک کا حصہ صرف اتنا ہے جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے اور میرے اردگرد تو تکیے رکھے ہوئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ان کے اردگرد کپڑے دھونے کا ٹب تھا ایک پیالہ تھا اور وضو کا برتن تھا پھر انہوں نے فرمایا: اے سعد! جب بھی تم کوئی خواہش کرو تو اللہ کو یاد رکھنا اور جب بھی تم کوئی تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی چیز کے بارے میں فیصلہ دو (تو ان سب مواقع پر اللہ کو یاد رکھنا)۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے ویسے روایت کے یہ الفاظ: "میرے اردگرد یہ "اساود"...... ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد مختلف قسم کا سازوسامان ہے ہر چیز "سواد" شمار ہوتی ہے خواہ اس کا تعلق انسان سے ہو یا سامان سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو۔

4878 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى سلمَان فعاده سعد فَرَآهُ يبكي فَقَالَ لَهُ سعد مَا يبكيك يَا أخي اَلَيْسَ قد صَحِبت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ سلمَان مَا أبْكِي وَاحِدَةٍ من اثْنَتَيْنِ مَا أبْكِي ضنا على الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَة الْآخِرَة وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد إِلَيْنَا عهدا مَا اَرَانِي إِلَّا قد تعديت قَالَ وَمَا عهد إِلَيْك قَالَ عهد إِلَيْنَا انه يَكْفِيْ اَحَدكُم مثل زَاد الرَّاكِب وَلَا اَرَانِي إِلَّا قد تعديت وَأما اَنْت يَا سعد فَاتق اللّٰه عِنْد حكمك إِذا حكمت وَعند قسمك إِذا قسمت وَعند همك إِذا هَمَمْت

قَالَ ثَابت فبلغني اَنه مَا ترك إِلَّا بضعَة وَعشْرين درهما مَعَ نفيقة كَانَت عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات احْتج بهم الشَّيْخَانِ إِلَّا جَعْفَر بن سُلَيْمَان فاحتج بِهِ مُسلم وَحده

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِيْ صَحِيح ابْن حبَان اَن مَال سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جمع فَبلغ خَمْسَة عشر درهما وَفِي الطَّبَرَانِيّ اَن مَتَاع سلمَان بيع فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما وَسَيَأْتِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تو انہیں روتا ہوا پایا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے میرے بھائی! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کیا ویسا نہیں ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو چیزوں میں سے کسی

ایک چیز کی وجہ سے نہیں رو رہا' نہ تو میں دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں' اور نہ ہی آخرت کو ناپسند کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا' اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں اسے پورا نہیں کر سکا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کیا عہد لیا تھا؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ "تم میں سے کسی شخص کے لیے اتنی ہی چیز کفایت کر جائے گی' جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے" اور اپنے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے' تو اے سعد! اب تم فیصلہ دیتے ہوئے' جب فیصلہ دو' تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور جب تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی کام کا ارادہ کرو (تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا)"۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ترکے میں بیس سے کچھ زیادہ درہم چھوڑے تھے اور تھوڑا سا وہ خرچ تھا' جو ان کے پاس تھا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' شیخین نے ان سے استدلال کیا ہے' صرف جعفر بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے' صرف امام مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحیح ابن حبان نے میں یہ بات مذکور ہے:

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا جب تمام مال جمع کیا گیا' تو وہ پندرہ درہم تک پہنچتا تھا"۔

طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کا تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

4879 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قط اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان يناديان يسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن يَا ايها النَّاس هلموا اِلَى ربكُم فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر والهى .

رَوَاهُ اَحْمد فِىْ حَدِيْثٍ تقدم وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اس کے پہلو میں' دو فرشتے نکلتے ہیں' جو یہ اعلان کرتے ہیں' وہ اعلان زمین پر موجود ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں' وہ فرشتے کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اُس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے"۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4880 - وروى الطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثٍ فضَالة عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلَى ربكُم فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر والهى يَا ايها النَّاس اِنَّمَا هما نجدان نجد خير ونجد شَرّ فَمَا جعل نجد الشَّرّ اَحَبَّ اِلَيْكُم من نجد الْخَيْر

النجد هُنَا الطَّرِيْق وَمِنْهُ قَوْلِه تَعَالٰى وهديناه النجدين (البلد) اى الطَّرِيْقَيْنِ طَرِيْق الْخَيْر وَطَرِيْق الشَّرّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ امام طبرانی نے فضالہ کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' یہ اس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے' اے لوگو! دو قسم کے راستے ہوتے ہیں' نیکی کا راستہ ہے اور برائی کا راستہ ہے' تو برائی کے راستے کو تمہارے لئے' بھلائی کے راستے سے زیادہ پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا ہے''۔

لفظ نجد کا مطلب' یہاں راستہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے اس کی' دو راستوں کی رہنمائی کی''

اس سے مراد دو طریقے ہیں' بھلائی کا طریقہ اور برائی کا طریقہ۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4881 - وَعَنْ فضَالَة بن عبيد انه سمع رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لمن هدى لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنع

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہو جائے' اس کی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری ہوں' اور وہ قناعت اختیار کرے''۔

4883 - وروى اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب عَنْ سَعِيْد بن عبد الْعَزِيز انه سُئِلَ مَا الكفاف من الرزق قَالَ شبع يَوْم وجوع يَوْم

❀❀ ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ان سے سوال کیا گیا بنیادی ضرورت کے رزق سے مراد کیا ہے انہوں نے جواب دیا: ایک دن سیر ہو کر کھانا اور ایک دن بھوکے رہنا۔

4884 - وَعَنْ نقادة الْاَسدي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رجل يستمنحه نَاقَة فَرده ثُمَّ بَعَثَنِيْ اِلٰى رجل آخر يستمنحه فَاَرسل اِلَيْهِ بِنَاقَة فَلَمَّا ابصرهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك فِيْهَا وفيمن بعث بهَا

قَالَ نقادة فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفيمن جَاءَ بهَا قَالَ وفيمن جَاءَ بهَا ثُمَّ اَمر بهَا فحلبت فدرت فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم اللّٰهُمَّ اكثر مَال فلَان للمانع الْاَوَّل وَاجعَل رزق فلَان يَوْمًا بِيَوْم للَّذي بعث بالناقة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اونٹنی طلب کی وہ اس نے نہیں دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور شخص کی طرف بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی اونٹنی طلب کی'

تو اس شخص نے اونٹنی بھجوا دی' جب نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو دیکھا' تو دعا کی: اے اللہ! اس اونٹنی اور جس شخص نے اسے بھیجا ہے' اس میں برکت ڈال دے' حضرت نقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (اپنی دعا میں) اس کو بھی شامل کریں' جو اس کو لے کے آیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: جو اس کو لے کر آیا ہے' اس میں بھی برکت ڈال دے' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس اونٹنی کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ کافی زیادہ تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! فلاں شخص کے مال کو زیادہ کر دے' یہ دعا آپ ﷺ نے اُس شخص کے لئے کی' جس نے اونٹنی نہیں دی تھی' (جبکہ دوسرے شخص کے لیے آپ ﷺ نے یہ دعا کی:) اور فلاں شخص کو ایک دن رزق عطا فرما اور ایک دن عطا نہ فرما' یہ دعا اُس کے لئے تھی' جس نے اونٹنی بھیجی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4885 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رزق آل مُحَمَّدٍ قوتا - وَفِیْ رِوَايَةٍ كفافا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! محمد کے گھر والوں کا رزق' بنیادی ضرورت جتنا کر دے'' ایک روایت میں لفظ ''کفاف'' نقل ہوا ہے (جس کا مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4886 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من غَنِیٍّ وَّلَا فَقِيرٍ اِلَّا ود يَوْمَ الْقِيَامَةِ انه اُوْتِیَ من الدُّنْيَا قوتا - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر خوشحال اور غریب شخص' قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں سے' بنیادی ضرورت کے مطابق عطا کیا گیا ہوتا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4887 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتبع الْمَيِّتَ ثَلَاث اَهله وَمَاله وَعمله فَيرجع اثْنَان وَيبقى وَاحِد يرجع اَهله وَمَاله وَيبقى عمله رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں' اس کے اہل خانہ' اس کا مال اور اس کا عمل' دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہ

4885-کل ضعیف مستفصحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فی الکفاف والقناعة - حدیث: 1811صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر سؤال المصطفی صلی اللہ علیه وسلم ربه جل وعلا أن - حدیث: 6434سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب القناعة - حدیث: 4137مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الزهد' ما ذکر فی زهد الأنبیاء وکلامهم علیهم السلام - ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیه وسلم فی الزهد' حدیث: 33710السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حدیث: 11383السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة - باب الدلیل علی أن أزواجه صلی اللہ علیه وسلم من آله' حدیث: 2668مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث: 9563مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی هریرة' حدیث: 5967شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی زهد النبی صلی اللہ علیه وسلم وصبره علی شدائد' حدیث: 1432

جاتی ہے' اس کے اہل خانہ اور اس کا مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4888 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد وَلَا امة إِلَّا وَله ثَلَاث اخلاء فخليل يَقُوْلُ اَنا مَعَك فَخذ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَذٰلِكَ مَاله وخليل يَقُوْلُ اَنا مَعَك فَإِذَا اتيت بَاب الْملك تركتك فَذٰلِكَ خدمه وَاَهله وخليل يَقُوْلُ اَنا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بأسانيد اَحدهَا صَحِيح وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مثل الرجل وَمثل الْمَوْت كَمثل رجل لَهُ ثَلَاثَة اخلاء فَقَالَ احدهم هٰذَا مَالِي فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت وَاَعْطِ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك اخدمك فَإِذَا مت تركتك وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك اَدخل مَعَك وَاخرج مَعَك إِن مت وَإِن حييت فَاَما الَّذِيْ قَالَ هٰذَا مَالِي فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَهُوَ مَاله وَالْاٰخر عشيرته وَالْاٰخر عمله يدْخل مَعَه وَيخرج مَعَه حَيْثُ كَانَ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر بندے اور ہر کنیز کے تین ساتھی ہوتے ہیں' ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' تمہاری مرضی ہے' جو تم حاصل کرو' تمہاری مرضی ہے' جو تم چھوڑ دو! یہ اس کا مال ہے' ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم بادشاہ کے دروازے پر آؤ گے (یعنی مر جاؤ گے) تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا' یہ اس کے خدمت گزار اور اہل خانہ ہیں' اور ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' جہاں بھی تم داخل ہو گے اور جہاں سے بھی تم نکلو گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف سندوں کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے' انہوں نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اور موت کی مثال یوں ہے' جیسے کسی شخص کے تین دوست ہوں' ان میں سے ایک یہ کہے: یہ میرا مال ہے' تم اس میں سے جو چاہو حاصل کر لو' جو چاہو عطا کر دو' جو چاہو ترک کر دو' دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' میں تمہاری خدمت کروں گا' جب تم مر جاؤ گے' تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا' اور تیسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' تمہارے ساتھ داخل ہوؤں گا' تمہارے ساتھ نکلوں گا' خواہ تم مر جاؤ' خواہ تم زندہ رہو' تو جس شخص نے یہ کہا تھا: یہ میرا مال ہے' تم اس میں سے جو چاہو حاصل کر لو اور جو چاہو چھوڑ دو' تو اس سے مراد آدمی کا مال ہے' اور دوسری چیز سے مراد آدمی کے رشتے دار ہیں' اور تیسری چیز سے مراد آدمی کا عمل ہے' کہ جو آدمی کے ساتھ داخل ہوگا اور اس کے ساتھ ہی نکلے گا' خواہ آدمی جہاں کہیں بھی ہو"۔

4889 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل ابْن آدم وَمَاله وَاَهله وَعَمله كَرجل لَهُ ثَلَاثَة اِخْوَة اَوْ ثَلَاثَة اَصْحَاب فَقَالَ احدهم اَنا مَعَك حياتك فَإِذَا مت فلست مِنْك وَلست مني وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك فَإِذَا بلغت تِلْكَ الشَّجَرَة فلست مِنْك وَلست مني وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك حَيا وَمَيتًا .رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان اُس کے مال اُس کے اہل خانہ اور اس کے عمل کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس کے تین بھائی ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین ساتھی ہوں اُن میں سے ایک یہ کہے: میں تمہاری زندگی میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم مر گئے تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں رہے گا دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا لیکن جب تم اس درخت تک پہنچ جاؤ گے تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تیسرا یہ کہے: میں زندگی اور موت ہر حال میں تمہارے ساتھ رہوں گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4890 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْد مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهُ من مَاله ثَلَاث مَا أكل فأفنى اَوْ لبس فأبلى اَوْ أعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں تین چیزیں ہیں جسے وہ کھا کر فنا کر دے یا پہن کر بوسیدہ کر دے یا دے کر محفوظ کر لے اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ رخصت ہونے والا ہے جسے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4891 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يقْرَأ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر قَالَ يَقُوْلُ ابْن آدم مَالِیْ مَالِیْ وَهل لَكَ يَا ابْن آدم من مَالك اِلَّا مَا أكلت فأفنيت اَوْ لبست فأبليت اَوْ تَصَدَّقت فأمضيت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدمت اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الصَّدَقَة وَفِی الْاِنْفَاق

❀❀ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت سورۂ تکاثر کی تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: انسان کہتا ہے: میرا مال میرا مال اے انسان! تمہارے مال میں سے تمہارا حصہ صرف وہ چیز ہے جسے تم کھا کے فنا کر دو یا پہن کر بوسیدہ کر دو یا صدقہ کر کے آگے بھیج دو''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث پہلے گزر چکی ہیں جو صدقہ کرنے اور خرچ کرنے سے متعلق باب میں گزری ہیں۔

4892 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بِالسوقِ وَالنَّاس كنفتيه فَمر بجدی أسك ميت فتناوله باذنه ثُمَّ قَالَ اَيّكُمْ يحب اَن هٰذَا بدرهم فَقَالُوْا مَا نحب انه لنا بشَیْءٍ وَّمَا نصْنَع بِهٖ قَالَ أتحبون انه لكم قَالُوْا وَاللّٰه لَو كَانَ حَيا لَكَانَ عَيبا فِيهِ لِاَنَّهٗ أسك فَكيف وَهُوَ ميت فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من هٰذَا عَلَيْكُم -رَوَاهُ مُسْلِم

قَوْله كنفتيه اَی عَن جانبيه والأسك بِفَتْح الْهمزَة وَالسِّين الْمُهْملَة اَيْضًا وَتَشْدِيد الْكَاف هُوَ الصَّغِير

الأذن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر بازار سے ہوا' آپ ﷺ کے دونوں طرف لوگ موجود تھے' آپ ﷺ کا گزر بکری کے بچے کے پاس سے ہوا' جس کے کان چھوٹے تھے' وہ مردہ پڑا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے کان پکڑے اور دریافت کیا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ ایک درہم کے عوض میں اسے حاصل کر لے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض میں ملے' ہم نے اس کا کیا کرنا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تمہیں یہ مل جائے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا' تو بھی اس میں عیب موجود ہوتا تھا' کیونکہ اس کے کان چھوٹے ہیں' جبکہ اب تو یہ مردہ ہے' تو اب اس کا کیا ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے' جتنا تمہارے نزدیک یہ (بکری کا مردہ بچہ) بے حیثیت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کنفتیہ سے مراد اس' کے دونوں اطراف' لفظ اسك سے مراد چھوٹے کان ہیں۔

4893 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة ميتة قد اَلْقَاهَا اَهلهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ للدنيا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ على اَهلهَا. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردار بکری کے پاس سے ہوا' جسے اس کے مالکان نے کہیں ڈال دیا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4894 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدمنة قوم فِيهَا سخلة ميتَة فَقَالَ مَا لاَهلهَا فِيهَا حَاجَة قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو كَانَ لاَهلهَا فِيهَا حَاجَة مَا نبذوها فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهِ السخلة على اَهلهَا فَلَا اُلفينها اَهلكت اَحَدًا مِنْكُم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ ورواتهما ثِقَات وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بسخلة جرباء قد اَخرجهَا اَهلهَا فَقَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هينة على اَهلهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ على اَهلهَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر' ایک قوم کے کچرے کے پاس سے ہوا' تو وہاں ایک مردہ جانور پڑا ہوا تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے مالکان کو اس کی ضرورت نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر اس کے مالکان کو اس کی ضرورت ہوتی' تو وہ اسے یوں نہ پھینکتے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے تو میں اس دنیا کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ تم میں سے کسی ایک کو ہلاکت کا شکار کر دے''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی

ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خارش زدہ بکری کے پاس سے ہوا جسے اس کے مالکان نے باہر نکال دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے''۔

4895 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلطبرانى من حَدِيْثِ ابْن عمر اَيْضًا نَحْوِهٖ وزاد فِيْهِ وَلَوْ كَانَت تعدل عِنْد الله مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل لم يُعْطهَا اِلَّا لاَوْلِيائه واحبابه من خلقه

الدمنة بِكَسْر الدَّال هِىَ مُجْتَمع الدمن وَهُوَ السرجين الملبد بعضه على بعض والسخلة الْأُنْثَى من ولد الضَّأْن وَقَوله: فَلَا الفينها بِالْفَاءِ وَتَشْديد النُّوْن اَى فَلَا اجدنها

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں بھی اس کی مانند مذکور ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک رائی کے دانے کے وزن جتنی ہوتی تو اللہ تعالیٰ دنیا اپنی مخلوق میں سے اپنے اولیاء اور اپنے محبوب بندوں کو ہی دیتا''

لفظ دمنه سے مراد وہ گندگی ہے جو ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی ہو لفظ سخله سے مراد بھیڑ ہے متن کے یہ الفاظ فلا الفينها یعنی میں اس کو ہرگز نہ پاؤں۔

4896 - وَعَن سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَت الدُّنْيَا تعدل عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة مَا سقى كَافِرًا مِنْهَا شربة مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر حیثیت رکھتی ہوتی تو وہ دنیا میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4897 - وَعَن سلمَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ قوم اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ الكم طَعَام قَالُوْا نعم قَالَ فلكم شراب قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وتبردونه قَالُوْا نعم قَالَ فَاِن معادهما كمعاد الدُّنْيَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلَى خلف بَيته فَيمسك اَنفه من نتنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس پینے

کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے ٹھنڈا کر سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کا انجام وہی ہے جو دنیا کا انجام ہوگا' تم میں سے کوئی ایک شخص اٹھ کر اپنے گھر کے پیچھے جاتا ہے اور اس کی بو کی وجہ سے اپنے ناک کو پکڑ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4898 - وَعَنِ الضَّحَّاك بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحم وَاللَّبن قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت قَالَ فَإِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد بن جدعَان

❀ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ضحاک! تمہاری خوراک کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہی جو آپ جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں سے جو کچھ نکلتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال کے طور پر بنایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف علی بن زید بن جدعان کا معاملہ مختلف ہے۔

4899 - وَعَنْ اُبَيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنيا وَاِن قزحه وملحه فَانْظُر اِلٰى مَا يصير رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَوْلِهٖ قزحه بتَشْدِيد الزَّاي هُوَ من القزح وَهُوَ التابل يُقَال قزحت الْقدر اِذا طرحت فِيْهَا الأبزار وملحه بتَخْفِيف اللَّام مَعْرُوف

❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انسان کے کھانے کو دنیا کے لئے مثال بنایا گیا ہے کہ وہ کتنا خوش ذائقہ اور نمکین ہوتا ہے اور پھر دیکھو کہ وہ کیا بن جاتا ہے؟''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ قزحه اس میں 'ز' پر شد ہے اور لفظ قزح سے ماخوذ ہے' اس سے مراد مصالحہ دار ہونا ہے' کہا جاتا ہے: قزحت القدر جب آپ اس میں مرچ مصالحہ وغیرہ ڈال دیں' لفظ ملحه سے مراد (اس کا نمکین ہونا ہے)۔

4900 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالم اَوْ متعلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

4900- سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب مثل الدنيا - حديث:4110' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث:1665

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دنیا ملعونہ ہے اور اس میں جو کچھ بھی موجود ہے وہ ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس ذکر کو کرنے والا عالم اور متعلم (یعنی ان چار افراد) کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام بیہقی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4901 - وَعَنِ المستورد اخي بني فهر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اُصْبعه هٰذِهٖ فِي اليم وَاَشَارَ يحيى بن يحيى بالسبابة فَلْيَنْظُر بِمَ يرجع رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو فہر سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت وہ ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں داخل کرے۔ یہاں پر یحییٰ بن یحییٰ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔ اور پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کیا چیز لے کر واپس آئی ہے (یعنی اس انگلی پر کتنا پانی لگا ہے؟)''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4902 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّيْنَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخميصة اِن اعطى رَضِيَ وَاِن لم يُعْط سخط تعس وانتكس وَاِذَا شيك فَلَا انتقش طُوبَى لعبد اَخذ بعنان فرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه اَشْعَث رَاْسه مغبرة قدماه وَاِن كَانَ فِي الحراسة كَانَ فِي الحراسة وَاِن كَانَ فِي السَّاقَة كَانَ فِي السَّاقَة وَاِن اسْتَاْذن لم يُؤْذن لَهٗ وَاِن شفع لم يشفع
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَتقدم مَعَ شرح غَرِيْبه فِي الرِّبَاط

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دینار کا بندہ' درہم کا بندہ' کپڑے کا بندہ برباد ہو جائے' کہ اگر اسے کچھ دیدیا جائے' تو وہ راضی ہو جاتا ہے' اور اگر نہ دیا جائے' تو ناراض ہو جاتا ہے' وہ برباد ہو جائے اور رسوا ہو جائے' اگر اسے کانٹا لگے تو وہ نہ نکلے' اور اس بندے کے لئے مبارک باد ہے' جو اللہ کی راہ میں جانے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' اس کے پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں' اگر وہ پہریداری کر رہا ہو' تو وہ پہریداری کرتا ہے' اور اگر وہ ہراول دستے میں ہو' تو ہراول دستے میں رہتا ہے اور اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے' تو اسے اجازت نہیں ملتی' اور اگر وہ سفارش کرے' تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' پہریداری سے متعلق باب میں اس کے غریب الفاظ کی شرح گزر چکی ہے۔

4903 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَسُول لله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحبَّ دُنْيَاهُ اَضرَّ بآخرته وَمَنْ اَحبَّ آخرته اَضرَّ بدنياه فآثروا مَا يبْقى على مَا يفنى
رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيره كلهم من رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب عَنْ اَبِيْ مُوسَى وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا
قَالَ الْحَافِظ الْمطلب لم يسمع من اَبِيْ مُوسَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا کو پسند کرتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو شخص آخرت کو پسند کرتا ہے وہ دنیا کا نقصان کرتا ہے تو جو چیز باقی رہ جائے گی تم اسے اس چیز پر ترجیح دو جو فنا ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں امام حاکم نے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حطب کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4904 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه لما حضرته الْوَفَاة قَالَ يَا معشر الْاَشْعَرِيين ليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حلوة الدُّنْيَا مرّة الْاٰخِرَة وَمرَّة الدُّنْيَا حلوة الْاٰخِرَة-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَاد

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے اشعر قبیلے کے گروہ! موجود فرد غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4905 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أشرب حب لدُّنْيَا النَّاط مِنْهَا بِثَلَاث شقاء لَا ينفد عناه وحرص لَا يبلغ غناهُ وأمل لَا يبلغ منتهاه فالدنيا طالبة ومطلوبة فَمَنْ طلب الدُّنْيَا طلبته الْاٰخِرَة حَتّٰى يُدْرِكهُ الْمَوْت فَيَأْخذهُ وَمَنْ طلب الْاٰخِرَة طلبته الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَوْفِيْ مِنْهَا رزقه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو دنیا کی محبت دے دی جائے تو اس کے ساتھ اسے تین بدنصیبیاں دے دی جاتی ہیں اس کی پریشانی اور حرص ختم نہیں ہوتی' اسے خوشحالی نصیب نہیں ہوتی اور اس کی توقع پوری نہیں ہوتی' اور وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ پاتا' کیونکہ دنیا طلب کرنے والی بھی ہے اور مطلوب بھی ہے' جو شخص دنیا طلب کرتا ہے' اسے آخرت طلب کرتی ہے' یہاں تک کہ موت اس شخص تک آتی ہے اور اسے پکڑ لیتی ہے' اور جو شخص آخرت طلب کرتا ہے' اسے دنیا طلب کرتی ہے' یہاں تک کہ وہ شخص دنیا میں سے اپنا رزق پورا وصول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4906 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قضى الْاَمر وهم فِیْ غَفلَة وهم لَا يُؤمنُوْنَ (مَرْيَم)-قَالَ فِی الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِمَعْنَاهُ فِیْ آخر حَدِيْث يَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''جب معاملے کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا کے بارے میں ہے۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسی مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں منقول ہے' جو آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4907 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان ارسلا فِيْ غنم بأفسد لَهَا من حرص الْمَرْء على المَال والشرف لدينِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں پر چھوڑ دیا جائے' تو وہ اتنا نقصان نہیں کریں گے' جتنا مال اور شرف کی خواہش آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4908 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان جائعان باتا فِيْ زريبة غنم أغفلها أهلهَا يفترسان ويأكلان بأسرع فِيهَا فَسَادًا من حب المَال والشرف فِيْ دين الْمَرْء الْمُسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى بِنَحْوِهِ وإسنادهما جيد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو بھوکے بھیڑیے' اگر بکریوں کے ریوڑ کے درمیان رات بسر کریں' اور ان (بکریوں) کے مالکان ان سے غافل ہوں تو وہ جتنی چیر پھاڑ کریں گے' اور جتنی تیزی سے ان بکریوں کو کھائیں گے' اس سے زیادہ خرابی' مال اور شرف کی محبت' مسلمان شخص کے دین میں پیدا کرتی ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابویعلیٰ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4909 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان فِيْ حَظِيرَة يأكلان ويفسدان بأضر فِيْهَا من حب الشّرف وَحب المَال فِيْ دين الْمَرْء الْمُسلم
رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دو بھوکے بھیڑیے' کسی ریوڑ میں گھس کر کھاتے ہیں اور جو خرابی پیدا کرتے ہیں' وہ اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی' جتنی مال کی محبت' مسلمان شخص کے دین کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4910 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ یرفعهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ من اَحَد يمشي على الْمَاء اِلَّا ابتلت قدماه قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحب الدُّنْيَا لَا يسلم من الذُّنُوب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر کوئی شخص پانی میں چلتا ہوا جائے' تو کیا اس کے پاؤں گیلے ہوں گے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی نہیں (یعنی گیلے ہوں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیاوالے شخص کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ وہ گناہوں سے سلامت نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4911 - وَعَن كَعْب بن عِيَاض رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن لكل امة فتْنَة وفتنة أمتِي المَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر امت کی ایک مخصوص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4912 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَار من لَا دَار لَهُ وَلها يجمع من لَا عقل لَهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَزَاد وَمَال من لَا مَال لَهُ وَاسناده‌هما جيد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا اس شخص کا گھر ہوگی' جس کا کوئی گھر نہ ہو' اور اس کو وہ شخص جمع کرے گا' جس میں عقل نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد' امام بیہقی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''یہ اس کا مال ہے' جس کا کوئی مال نہ ہو''۔

ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4913 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه إِلَيْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب من رِوَايَة الْحسن عَن عمرَان وَفِيْ إِسْنَاده إِبْرَاهِيْم بن الْاَشْعَث ثِقَة وَفِيْه كَلَام قريب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے' جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص مکمل طور پر دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے

دنیا کے سپرد کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں حسن بصری کی حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن اشعث ہے جو ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں کچھ کلام بھی کیا گیا ہے۔

4914 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِيْ شَيْءٍ وَّمن اعطى الذلة من نَفسه طَائِعا غير مكره فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِي الْعدْل حَدِيْث اَبِيْ الدحداح عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه: وَمَنْ كَانَت همته الدُّنْيَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ جوارى فَاِنِّيْ بعثت بخراب الدُّنْيَا وَلَمْ اُبْعث بعمارتها-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی توجہ کا تمام تر مرکز دنیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی حیثیت کا مالک نہیں ہوتا' اور جو شخص اپنی مرضی سے کسی زبردستی کے بغیر اپنے آپ کو ذلت پہنچاتا ہے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے عدل سے متعلق باب میں' حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے:

''جس کی توجہ کا مرکز دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس پر میرا پڑوس حرام قرار دیدے گا' کیونکہ مجھے دنیا کی خرابی کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے' مجھے اس کی آبادکاری کے ہمراہ مبعوث نہیں کیا گیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4915 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح حَزِيْنًا على الدُّنْيَا أصبح ساخطا على ربه تَعَالٰى وَمَنْ اصبح يشكو مُصِيبَة نزلت بِهٖ فَاِنَّمَا يشكو اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تضعضع لغَنِيّ لينال مِمَّا فِيْ يَدَيْهِ اسخط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اعطى الْقُرْآن فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب من حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ اِلَّا انه قَالَ فِيْ آخِره وَمن قعد اَوْ جلس اِلٰى غَنِيّ فتضعضع لَهُ لدُنْيَا تصيبه ذهب ثلثا دينه وَدخل النَّار

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے حوالے سے غمگین ہو تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے' اور جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ سامنے آنے والی کسی مصیبت کا شکوہ کر رہا ہو' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہا ہوتا ہے' اور جو شخص کسی خوشحال شخص کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے' تاکہ اس سے کوئی چیز حاصل کر لے' وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے' جس شخص کو قرآن کا علم دیا جائے اور وہ پھر بھی جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کو مزید دور کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے کتاب الثواب میں' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص کسی خوشحال شخص کے پاس بیٹھے اور اس کے سامنے اس سے کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے چاپلوسی

کرے تو اس کا مخص دوتہائی دین رخصت ہو جاتا ہے اور وہ شخص جہنم میں داخل ہوگا“۔

4916 - وَعَن زيد بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رحم الله من سمع مَقَالَتِي حَتّٰى يبلغها غَيره ثَلَاث لَا يغل عَلَيهِنَّ قلب امرىء مُسلم اخلاص العَمَل لله والنصح لائمة المُسلمين واللزوم لجماعتهم فَإِن دعاءهم يُحِيط من وراءهم إِنَّهُ من تكن الدُّنيَا نِيَّته يَجعَل الله فقره بَين عَينَيهِ ويشتت عَلَيهِ ضيعته وَلَا يَأتِيهِ مِنهَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَن تكن الأخِرَة نِيَّته يَجعَل الله غناهُ فِي قلبه ويكفيه ضيعته وتأتيه الدُّنيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابن مَاجَه وَتقدم لَفظه وَشرح غَرِيبه فِي الفَرَاغ لِلعِبَادَةِ وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفظ لَهُ وَابن حبَان فِي صَحِيحه وَتقدم لَفظه فِي سَماع الحَدِيث

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو میری بات سنتا ہے اور اس کی دوسرے تک تبلیغ کر دیتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا مسلمان حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد تک محیط ہوتی ہے جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس شخص کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اس کے معاملات بکھیر دے گا اور دنیا میں سے اس کے پاس صرف اتنی ہی دنیا آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہوگی اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی“۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے الفاظ اور اس کے غریب الفاظ کی شرح عبادت کے لئے فارغ ہونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اس حدیث کے الفاظ سماع کرنے سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

4917 - وَعَن عَمرو بن عَوف الأَنصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بعث ابَا عُبَيدَة بن الجراح رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ إِلَى البَحرين يَأتِي بجزيتها فَقدم بِمَال من البَحرين فَسمِعت الأَنصَار بقدوم أَبِي عُبَيدَة فوافوا صَلَاة الفجر مَعَ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صلى رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ انصَرف فتعرضوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِين رَآهُم ثُمَّ قَالَ اظنكم سَمِعتُم أَن ابَا عُبَيدَة قدم بِشَيءٍ من البَحرين قَالُوا اجل يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَبشِرُوا وأملوا مَا يسركم فَوَاللّٰهِ مَا الفقر أخشَى عَلَيكُم وَلٰكِن أخشَى أَن تبسط الدُّنيَا عَلَيكُم كَمَا بسطت على من كَانَ قبلكُم فتنافسوها كَمَا تنافسوها فتهلككم كَمَا أَهلكتهم -رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ وہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں تو وہ بحرین سے مال لے کر آئے جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز میں زیادہ تعداد میں شریک ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو وہ

نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے' نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں ملاحظہ کیا' تو آپ ﷺ مسکرادیے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم نے یہ بات سن لی ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے' ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری حاصل کرو اور اس چیز کی توقع رکھو' جو تمہیں خوش کرے گی' اللہ کی قسم تم لوگوں کے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے' مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم پر پھیلا دی جائے گی' جس طرح وہ تم سے پہلے والے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم لوگ اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور پھر وہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی' جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4918 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الْفقر وَلٰـكِن اَخْشٰی عَلَیْکُمُ التكاثر وَمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الْخطا وَلٰكِن اَخْشٰی عَلَیْکُمُ التعمد . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں کثرت کا اندیشہ ہے مجھے تمہارے بارے میں غلطی (سے کیے جانے والے گناہوں) کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں جان بوجھ کر کیے جانے والے کاموں کا اندیشہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4919 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یجاء بابْن آدم كَاَنَّهُ بذج فَیُوْقف بَیْنَ یَدی اللّٰه فَیَقُوْلُ اللّٰه لَهُ اَعطیتك وخولتك وأنعمت عَلَیْك فَمَاذَا صنعت فَیَقُوْلُ لَهُ یَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنی آتك بِهٖ فَیَقُوْلُ لَهُ اَیْنَ مَا قدمت فَیَقُوْلُ یَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنی آتك بِهٖ فَاِذَا عبد لم یقدم خیرا فیمضی بِهٖ اِلَی النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن اِسْمَاعِیل بن مُسْلِم وَهُوَ الْمَكِّیّ رَوَاهُ عَن الْحسن وَقَتَادَة وَقَالَ رَوَاهُ غیر وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ یُسْنِدُوْهُ

قَوْلِهِ البذج بباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة وجیم هُوَ ولد الضَّاْن وَشبه بِهٖ من كَانَ هٰذَا عمله لما یكون فِیْهِ من الصغار والذل والحقارة والضعف یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کو لایا جائے گا' وہ بھیڑ کے بچے کی طرح ہوگا' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میں نے تمہیں عطا کیا' بہت کچھ دیا' تم پر نعمتیں کی تھیں' تو تم نے کیا کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اور اس کا پھل کھایا اور پھر جتنا تھا اس سے زیادہ کر کے اسے چھوڑ آیا' تو مجھے واپس بھیج دے' میں اسے تیرے پاس لے

آتا ہوں' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: وہ کہاں ہے جو تم نے آگے بھیجا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اس کا پھل کھایا اور پھر اسے پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ آیا' تو مجھے واپس کر دے' میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں' جب وہ بندہ کوئی بھلائی پیش نہیں کر سکے گا' تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے نقل کی ہے' جو مکی ہے انہوں نے اس کے حوالے سے حسن بصری اور قتادہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے اسے حسن بصری سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

لفظ بذج کا مطلب' بھیڑ کا بچہ ہے آدمی کو اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جس شخص کا عمل یہ ہوگا قیامت کے دن وہ ذلیل' حقیر اور کمزور ہوگا۔

4920 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابه فَقَالَ الْفقر تخافون اَوْ العوز أم تهمكم الدُّنْيَا فَإِن اللّٰه فاتح عَلَيْكُمْ فَارس وَالروم وتصب عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صبا حَتّٰى لَا يزيغكم بعد اَن زغتم اِلَّا هِيَ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة . العوز بِفَتْح الْعين وَالْوَاو هُوَ الْحَاجة

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں غربت اور حاجت مندی کا اندیشہ ہے؟ یا تمہاری توجہ کا مرکز دنیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فارس اور روم کو تمہارے لئے فتح کر دے گا' اور دنیا تمہارے اوپر انڈیل دی جائے گی' یہاں تک کہ بعد میں تم لوگوں کو بھٹکانے والی چیز صرف یہی (دنیا) ہوگی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے۔

لفظ ''عوز'' کا مطلب' حاجت ہے۔

4921 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَدوك الَّذِيْ اِن قتلته كَانَ لَكَ نورا وَاِن قتلك دخلت الْجَنَّة وَلٰكِن اعدى عَدو لَك ولدك الَّذِيْ خرج من صلبك ثُمَّ اَعدى عَدو لَك مَالك الَّذِيْ ملكت يَمِينك-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارا (اصل) دشمن وہ نہیں ہے کہ جسے تم قتل کر دو' تو یہ چیز تمہارے لئے نور کا باعث ہو' اور اگر وہ تمہیں قتل کر دے' تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ' بلکہ تمہارا سب سے بڑا دشمن' تمہاری اولاد ہے' جو تمہاری پشت سے نکلی ہے اور پھر تمہارا سب سے بڑا دشمن' تمہارا مال ہے' جس کے تمہارے ہاتھ مالک ہوتے ہیں''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4922 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْطَان لَعنه اللّٰه لن يسلم مني صَاحب المَال من اِحْدَى ثَلَاث اغدو عَلَيْهِ بِهن واروح اخذه من غير حلّه وانفاقه فِيْ غير حَقه واحبه اِلَيْهِ فيمنعه من حَقه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان' اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے' وہ یہ کہتا ہے: مالدار شخص مجھ سے نہیں بچ سکے گا' تین میں سے کوئی ایک صورت

ضرور ہوگی' میں صبح وشام اس کے پاس مال لے کے آؤں گا' اور وہ ناجائز طریقے سے اس مال کو حاصل کرے گا' یا پھر وہ اسے ناجائز طور پر خرچ کرے گا' یا پھر میں اس مال کو اس کے نزدیک محبوب کر دوں گا اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4923 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يُعْطِي النَّاس عطاء هم فَجَاءَهُ رجل فَاَعْطَاهُ الف دِرْهَم ثُمَّ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَهلك من كَانَ قبلكُمُ الدِّيْنَار وَالدِّرْهَم وهما مهلكاكم - رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی تنخواہیں دے رہے تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا' انہوں نے اسے ایک ہزار درہم دیے پھر یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں کو درہم و دینار نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا' تو یہ دونوں تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر سکتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4924 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلعت فِي الْجَنَّة فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء .

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا' تو میں نے اہل جنت کی اکثریت' غریب لوگوں کی پائی اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم کی اکثریت' خوشحال لوگوں اور خواتین کی پائی''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4925 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنبَر وَجَلَسْنَا حوله فَقَالَ اِن مِمَّا اَخَاف عَلَيْكُمْ مَا يفتح اللّٰه عَلَيْكُمْ من زهرَة الدُّنْيَا وَزينتهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زیب وزینت کو تمہارے لئے کھول دے گا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4926 - وَعَنْ اَبِيْ سِنَان الدؤلي اَنه دخل على عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْده نفر من الْمُهَاجرين الْاَوَّلين فَاَرْسل عمر اِلَى سفط اُتِيَ بِه من قلعة الْعرَاق فَكَانَ فِيْهِ خَاتم فَاَخذه بعض بنيه فَاَدْخلهُ فِيْ فِيْهِ فانتزعه عمر مِنْهُ ثُمَّ بَكَى عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ من عِنْده لم تبْكِي وَقد فتح اللّٰه عَلَيْك وَاَظْهَرك على عَدوك وَاَقر عَيْنك فَقَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تفتح الدُّنْيَا على اَحد اِلَّا اَلْقَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَة والبغضاء اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَاَنا اُشْفق من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى

السفط بسين مُهْملَة وَفَاء مفتوحتين هُوَ شَيْء كالقفة أَوْ كالجوالق

❀❀ ابوسنان دؤلی بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت ان کے پاس مہاجرین اوّلین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صندوق منگوایا' جسے عراق کے قلعے سے لایا گیا تھا' تو اس میں ایک انگوٹھی موجود تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے اسے پکڑ لیا اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ چھڑائی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے' جو لوگ ان کے پاس موجود تھے' انہوں نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کر دی ہے اور آپ کو آپ کے دشمن پر غلبہ عطا کر دیا ہے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

''دنیا' جب بھی کسی شخص کے لئے کشادہ کی جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ' قیامت تک کے لئے' ان لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیتا ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور مجھے ان کے بارے میں' اس حوالے سے اندیشہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ سفط یہ ایک چیز ہوتی ہے' جو صندوق کی مانند ہوتی ہے۔

4927 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِذْ قَامَ اَعْرَابِی فِیهِ جفَاء فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكلتنا الضبع فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير ذٰلِكَ أخوف عَلَيْكُمْ حِيْن تصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فيا لَيْت أمتِيْ لَا تلبس الذَّهَب

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح

الضبع بضاد مُعْجمَة مَفْتُوحَة وباء مُوَحدَة مَضْمُومَة هِيَ السّنة المجدبة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک دیہاتی وہاں آ کر کھڑا ہوا' جس کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی' اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں قحط سالی کے موقعہ پر کھانا کھلائیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کے علاوہ چیز کے بارے میں' تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا' اے کاش! میری امت سونا نہ پہنے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں

لفظ ضبع کا مطلب قحط سالی والا سال ہے۔

4928 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَا لفتنة السَّرَّاء أخوف عَلَيْكُمْ من فتنة الضراء اِنَّكُمْ ابتليتم بفتنة الضراء فصبرتم وَان الدُّنْيَا حلوة خضرَة

رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَفِيْه راو لم يسم وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تنگی کے فتنے کی بہ نسبت' خوشحالی کے فتنے کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے' اگر تم لوگ تنگی کے فتنے

کی آزمائش میں مبتلا ہوئے تو تم صبر سے کام لے لو گے دنیا میٹھی اور سرسبز ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایسا ہے جس نام بیان نہیں ہوا اس کے باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4929 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حرَّة بِالْمَدِيْنَة فَاسْتقبلنَا اَحد فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا يسرنی اَن عِنْدِی مثل اَحد هٰذَا ذَهَبا تمْضِی عَلَيْهِ ثَالِثَة وَعِنْدِی مِنْهُ دِيْنَار اِلَّا شَیْءٍ أرصده لدين اِلَّا اَن اَقُوْل فِیْ عباد اللّٰه هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَعَن خَلفه ثُمَّ سَار فَقَالَ اِن الْاَكْثَرين هم الأقلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَمَنْ خَلفه وَقَلِيل مَا هم ثُمَّ قَالَ لی مَكَانك لَا تبرح حَتّٰی آتِيك...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلِم وَفِیْ لفظ لمُسلِم قَالَ انتهيت اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالس فِیْ ظلّ الْكَعْبَة فَلَمَّا رَآنِیْ قَالَ هم الأخسرُوْنَ وَرب الْكَعْبَة قَالَ فَجِئْت حَتّٰی جَلَست فَلَم أتقار اَن قُمْت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فدَاك اَبِیْ وَاُمی من هم قَالَ هم الْاَكْثَرُوْنَ اَموَالًا اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا من بَيْن يَدَيْهِ وَمَنْ خَلفه وَعَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَقَلِيل مَا هم ......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه مُخْتَصرًا: الْاَكْثَرُوْنَ هم الأسفلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَكسبه من طيب

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جارہا تھا' اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر اس پر تین دن گزر جائیں' اور پھر ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچ جائے' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جسے میں نے کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو' میں یہ کروں گا کہ اللہ کے بندوں میں (اس سارے سونے کو) اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (تقسیم کردوں گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف اور بائیں طرف' پیچھے کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے (کثرت رکھنے والے) لوگ آخرت میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) قلت والے ہوں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے' یعنی اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور پیچھے (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہنا' ہلنا نہیں' جب تک میں تمہارے پاس نہیں آتا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے کا شکار ہونے والے ہیں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آیا اور آ کے بیٹھ گیا' اُٹھنے سے پہلے میں نے عرض کی: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان

ہوں' وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس (دنیا میں) مال زیادہ ہوتا ہے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے' یعنی اپنے آگے پیچھے' دائیں بائیں (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں"۔ ...الحدیث۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"(دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت والے لوگ' قیامت کے دن نچلے طبقے کے ہوں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح (اللہ کی راہ میں خرچ کرے) اور اس کی کمائی پاکیزہ (یعنی حلال) ہو"۔

4930 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نخل لبَعض اَهْلِ الْمَدِيْنَة فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة هلك المكثرُوْنَ اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاث مَرَّات حثا بكفيه عَن يَمِينه وَعَن يسَاره وَمَنْ بَيْن يَدَيْهِ وَقَلِيل مَا هم...... الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک باغ میں چلتا ہوا جارہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے ابوہریرہ! کثرت والے لوگ ہلاکت کا شکار ہوجائیں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح' اس طرح اور اس طرح کرے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' یعنی کہ وہ دونوں ہاتھ بھر کر دائیں طرف بائیں طرف' آگے خرچ کرے' اور ایسے لوگ کم ہیں"......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں' امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4931 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَولُونَ يَوْم الْقِيَامَة وَاِن الْاَكْثَرين هم الأسفلون اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن يسَاره وَمَنْ خَلفه وَبَيْن يَدَيْهِ ويحثي بِثَوْبِهٖ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار: وَقَالَ فِیْ اَوله ويل لِلْمُشْرِكين

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذَا الْمَعْنى اَحَادِيْث كَثِيْرَة تَدور على هٰذَا الْمَعْنى اختصرناها

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہم (دنیا میں) بعد والے ہیں اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور (قیامت کے دن) کثرت والے لوگ نیچے والے طبقے میں ہوں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح کرے' یعنی اپنے دائیں طرف بائیں طرف پیچھے اور آگے خرچ کرے وہ اپنے کپڑے میں بھر کر (چیزیں خرچ کرے)"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "مشرکین کے لیے بربادی ہے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس مفہوم کی احادیث بہت زیادہ ہیں' جن سب کا مرکزی مضمون یہی ہے' تو ہم نے انہیں اختصار کے

ساتھ نقل کردیا ہے۔

4932 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ عنى اَوْ سره اَن ينظر اِلَيّ فَلْيَنْظر اِلٰى اَشعَث شاحب مشمر لم يضع لبنة على لبنة وَلَا قَصَبَة على قَصَبَة رفع لَهُ علم فشمر اِلَيْهِ الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق والغاية الْجَنَّة اَوْ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے بارے میں دریافت کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ مجھے دیکھے تو اسے بکھرے ہوئے بالوں والے اس شخص کو دیکھ لینا چاہیے' جس کی رنگت تبدیل ہو چکی ہو اور وہ کمر ہمت باندھے ہوئے ہو اس نے کسی اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہو کانے پر کانا نہ رکھا ہو (یعنی گھر تعمیر نہ کیا ہو) جب اس کے لئے علم بلند کیا جائے' تو وہ پائینچے اوپر کر کے اس کی طرف دوڑ پڑے آج کا دن تیاری کا دن ہے اور کل کا دن آخری حد تک پہنچنے کا ہے' تو (آدمی کا انجام) یا جنت ہو گی' یا جہنم ہو گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4933 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقلوا الدُّخُول على الْاَغْنِيَاء فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَن لَا تزدروا نعم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال لوگوں کے پاس کم جایا کرو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہو گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کم تر نہیں سمجھو گے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

فصل:

4934 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع آل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَعَام ثَلَاثَة اَيَّام تباعا حَتّٰى قبض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے' کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

4935 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِم رَاَيْت اَبَا هُرَيْرَة يُشِير بِاُصْبُعِهِ مرَارًا يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نفس اَبِيْ هُرَيْرَة بِيَدِهِ مَا شبع نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَيَّام تباعا من خبز حِنْطَة حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہو جانے تک' کبھی بھی مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی نہیں کھائی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4936 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبيت اللَّيَالِي المتابعة وَاَهله طاويا لا يَجِدُوْنَ عشاء وَاِنَّمَا كَانَ اكثر خبزهم الشّعير

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ مسلسل چند راتیں ایسی حالت میں بھی گزار دیتے تھے کہ انہیں رات کا کھانا نہیں ملتا تھا' اور ان کی روٹی زیادہ تر' جو کی بنی ہوئی ہوتی تھی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4937 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت مَا شبع آل مُحَمَّد من خبز الشّعير يَوْمَيْنِ مُتَتَابعين حَتّٰى قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم---رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ فرماتی ہیں: حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں نے' نبی اکرم ﷺ کے وصال تک کبھی بھی جو کی روٹی مسلسل سیر ہو کر نہیں کھائی۔

یہ روایت امام بخاری اور مام مسلم نے نقل کی ہے۔

4938 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَت لقد مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شبع من خبز وزيت فِيْ يَوْم وَاحِد مرَّتَيْنِ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی ایک ہی دن میں' دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور زیتون کا تیل نہیں کھایا۔

4939 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ قَالَ مَسْرُوق دخلت على عَائِشَة فدعَتْ لي بِطَعَام فَقَالَت مَا أشْبع فأشاء اَن اَبْكِي اِلَّا بَكَيْت قلت لم قَالَت اذكر الْحَال الَّتِي فَارق عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰه مَا شبع من خبز وَلحم مرَّتَيْنِ فِي يَوْم

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ ﷞ کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: کتنی سیر کرنے والی صورت حال ہے؟ اگر میں رونا چاہوں تو رو بھی سکتی ہوں' میں نے دریافت کیا وہ کیوں؟ سیّدہ عائشہ ﷞ نے فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آ گئی' جس حالت میں نبی اکرم ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تھے' اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت' سیر ہو کر نہیں کھایا''۔

4940 - وَفِي رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَت مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة مُتَوَالِيَة وَلَوْ شِئْنَا لشبعنا وَلكنه كَانَ يُؤثر على نَفسه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا' اگر ہم چاہتے تو سیر ہو سکتے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ ایثار سے کام لیتے تھے''۔

4941 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ناولت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسرة من خبز شعير فَقَالَ لَهَا هٰذَا اَوَّلُ طَعَامٍ اكله ابوك مُنْذُ ثَلَاثَةِ ايام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَقَالَت قرص خبزته فَلَمْ تطب نفسي حَتّٰى آتَيْتُك بِهٰذِهِ الكسرة- فَقَالَ فَذكره-رواتهما ثقات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹی کا ٹکڑا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ وہ پہلا کھانا ہے' جو تمہارے باپ نے تین دن میں کھایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: روٹی کا ٹکڑا ہے' مجھے اس وقت تک تسلی نہیں ہوئی' جب تک میں یہ ٹکڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں آ گئی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے یہی حدیث ذکر کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

4942 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ سخن فَاكل فَلَمَّا فرغ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دخل بَطْنِي طَعَام سخن مُنْذُ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سخن (نامی کھانا) لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میرے پیٹ میں اتنے' اتنے عرصے کے بعد' سخن (نامی یہ مخصوص قسم کا کھانا) داخل کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4943 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دخل بعض حيطان الْاَنْصَار فَجعل يلتقط من التَّمْر وَيَاْكُل فَقَالَ لي يَا ابْن عمر مَا لَك لَا تَاْكُل قلت لَا اشتهيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنِّيْ اشتهيه وَهٰذِهٖ صبح رَابِعَة مُنْذُ لم اذق طَعَاما وَلَوْ شِئْت لَدَعَوْت رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَاَعْطَانِيْ مثل ملك كسْرٰى وَقَيْصَر فَكيف بك يَا ابْن عمر اِذا بقيت فِيْ قوم يخبئون رزق سنتهمْ ويضعف الْيَقِين فوَاللّٰهِ مَا برحنا حَتّٰى نزلت وكاين من دَابَّة لَا تحمل رزقها اللّٰه يرزقها وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم (العنكبوت)- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لم يَاْمُرنِيْ بكنز الدُّنْيَا وَلَا بِاتِّبَاع الشَّهَوَات فَمَنْ كنز دنيا يُرِيد بهَا حَيَاة بَاقِيَة فَاِن الْحَيَاة بيد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الا وَاِنِّيْ لَا اكنز دِينَارا وَلَا درهما وَلَا اخبا رزقا لغد-رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ہم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں چن' چن کر کھانے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! کیا بات ہے تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس کی خواہش نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن مجھے اس کی خواہش

محسوس ہو رہی ہے' کیونکہ یہ چوتھا دن ہے' میں نے کچھ نہیں کھایا' اگر میں چاہوں' تو میں اپنے پروردگار سے دعا کروں اور وہ مجھے کسریٰ اور قیصر کی سی بادشاہی عطا کردے' اے ابن عمر! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے' جو اپنا سال بھر کا رزق سنبھال کر رکھیں گے اور ان کا یقین کمزور ہوگا' راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! کچھ ہی دیر بعد یہ آیت نازل ہوگئی:

''کتنے ہی جانور ایسے ہیں؟ جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے ہیں' اللہ تعالیٰ (انہیں) رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی رزق عطا کرتا ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے خزانے' یا نفسانی خواہشات کی پیروی کا حکم نہیں دیا ہے' جو شخص دنیا میں خزانہ بنائے گا' اور وہ اس کے ذریعے باقی رہ جانے والی زندگی کا ارادہ رکھے گا' تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے خبردار! میں دینار یا درہم کا خزانہ نہیں بناؤں گا' اور نہ ہی کل کے لئے سنبھال کے رکھوں گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4944 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَیّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَکَّة ذَهَبا قلت لَا یَا رب وَلٰکِن اَشبع یَوْمًا وأجوع یَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو هٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَیْك وذکرتك وَاِذَا شبعت شکرتك وحمدتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من طَرِیْق عبید اللّٰه بن زحر عَن عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی پوری وادی کو سونے کا بنادے' تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! بلکہ میں ایک دن سیر ہو کے رہوں گا' اور ایک دن بھوکا رہوں گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ' یا اس کے آس پاس ارشاد فرمائی اور یہ فرمایا:

''جب میں بھوکا ہوؤں گا' تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں گا اور تجھے یاد کروں گا' اور جب میں سیر ہوؤں گا' تو تیرا شکر ادا کروں گا' اور تیری حمد بیان کروں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4945 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْیَا وَلَمْ یشْبع هُوَ وَلَا اَهله من خبز الشّعیر . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے' حالانکہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بِقوم بَیْن اَیدیهم شَاة مصلیة فدعوهُ فَاَبی اَن یَاْکُل وَقَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْیَا وَلَمْ یشْبع من خبز الشّعیر-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

مصلية اى مشوية

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری موجود تھی' اِن لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی' تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے یوں تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ مصلیة سے مراد بھنی ہوئی ہے۔

4947 - وَرُوِیَ عَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْم شبعتین حَتّٰی فَارق الدُّنْیَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے تشریف لے جانے تک' کبھی بھی ایک دن میں' دو مرتبہ سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4948 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من غداء وعشاء حَتّٰی لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک' کبھی بھی (ایک ہی دن میں) صبح اور شام کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا''۔

4949 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا كَانَ یبْقی علی مائدة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خبز الشّعیر قَلِیل وَلَا كثیر ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر' جو کی روٹی بھی باقی نہیں رہی' تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4950 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ مَا رفعت مائدة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَیْن یَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهَا فضلَة من طَعَام قطّ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا اِلَّا انه قَالَ وَمَا رفع بَیْن یَدَیْهِ كسرة فضلا حَتّٰی قبض

اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے' جب بھی دستر خوان اٹھایا گیا' تو ایسا کبھی نہیں ہوا' کہ اس پر کچھ کھانا بچ گیا ہو (یعنی اس پر اتنا کھانا ہوتا ہی نہیں تھا کہ وہ بچ جائے)۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے تک' کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے روٹی کا اضافی ٹکڑا نہیں اٹھایا گیا''۔

4951 - وللترمذی وَحسنه من حَدِیْث اَبِی اُمَامَة قَالَ مَا كَانَ یفضل عَن اَهْل بَیت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ خبز الشعير

امام ترمذی نے یہ روایت نقل کی ہے' جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس جو کی روٹی بھی اضافی نہیں بچتی تھی۔

4952 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرايته متغيرا فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْت مَا لي أَرَاك متغيرا قَالَ مَا دخل جوفي مَا يدْخل جوف ذَات كبد مُنْذُ ثَلَاث قَالَ فَذَهَبت فَإِذا يَهُودِيّ يسْقِي إبلا لَهُ فسقيت لَهُ على كل دلو بتمرة فَجمعت تَمرا فَأتيت بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من أَيْن لَك يَا كَعْب فَأَخْبَرته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتحبني يَا كَعْب قلت بِأبي أَنْت نعم قَالَ إِن الْفقر أسْرع إِلَى من يحبني من السَّيْل إِلَى معادنه وَإنَّهُ سيصيبك بلَاء فأعد لَهُ تجفافا قَالَ فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل كَعْب قَالُوْا مَرِيض فَخرج يمشي حَتّٰى دخل عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ابشر يَا كَعْب فَقَالَت امه هَنِيْئًا لَك الْجنَّة يَا كَعْب فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ المتألية على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قلت هِيَ أُمِّي يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ مَا يدْريك يَا أم كَعْب لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَنْفَعهُ وَمنع مَا لَا يُغْنِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرني الْآن إِسْنَاده إِلَّا أَن شَيخنَا الْحَافِظ أَبَا الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُوْلُ إِسْنَاده جيد

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی کیفیت تبدیل دیکھی' تو عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن سے میرے پیٹ میں کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی' جو کسی جاندار کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے' راوی کہتے ہیں: میں گیا' میں نے ایک یہودی کو دیکھا' جو اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا تھا' میں نے اس کے لئے پانی نکالنا شروع کیا' ہر ایک ڈول کا معاوضہ ایک کھجور طے پایا' میں نے وہ کھجوریں جمع کرنا شروع کیں اور پھر وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! یہ تم نے کہاں سے حاصل کی ہیں؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! کیا تم مجھ سے محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے' اُس کی طرف غربت اِس سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتی ہے' جتنی تیزی سے سیلابی پانی نشیبی علاقے کی طرف جاتا ہے' عنقریب تمہیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا' تو تم اس کے لئے تیاری کر کے رکھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غیر موجود پایا' تو دریافت کیا: کعب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بیمار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود چل کر تشریف لے گئے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے کعب! تم خوشخبری حاصل کرو! تو ان کی والدہ نے کہا: اے کعب! تمہیں جنت کی مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے والی یہ خاتون کون ہے؟ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میری والدہ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب کی والدہ! تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ کعب نے کوئی ایسی بات کہی ہو' جو اسے نفع نہ دیتی ہو' اور ایسی چیز روک لی ہو' جو اس کے پاس اضافی ہو'۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے البتہ ہمارے شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس کی سند عمدہ ہے۔

4953 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يَاْكل النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على خوان حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَاْكل خبزًا مرققا حَتّٰى مَاتَ-وَفِىْ رِوَايَةٍ: وَّلَا راى شَاة سميطا بِعَيْنِه قط-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال تک کبھی بھی چوکی پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا اور آپ ﷺ نے اپنے وصال تک کبھی بھی پتلی روٹی نہیں کھائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں کے ذریعے کبھی بھی بکری کا بھنا ہوا بچہ (یعنی اس کا گوشت) نہیں دیکھا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4954 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسى النَّاس بِنَفسِهِ حَتّٰى جعل يرقع اِزَاره بِالْاَدمِ وَمَا جمع بَيْن غداء وعشاء ثَلَاثَة اَيَّام وَلَاء حَتّٰى لحق بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْجُوْع مُرْسلا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ذات کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے آپ ﷺ اپنے لباس پر چمڑے کا پیوند لگالیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی مسلسل تین دن تک آپ ﷺ کے ہاں صبح اور شام کا کھانا اکٹھا نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4955 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا راى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النقى من حِيْن ابتعثه اللّٰه تَعَالٰى حَتّٰى قَبضه اللّٰه فَقيل هَلْ كَانَ لكم فِىْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منخل قَالَ مَا راى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منخلا من حِيْن ابتعثه اللّٰه حَتّٰى قَبضه اللّٰه فَقيل فَكيف كُنْتُم تَاْكُلُوْنَ الشّعير غير منخول قَالَ كُنَّا نطحنه وننفخه فيطير مَا طَار وَمَا بَقِى ثريناه رَوَاهُ الْبُخَارِىّ النقى هُوَ الْخبز الْاَبيَض الْحوَارى

ثريناه بثاء مُثَلّثَة مَفْتُوحَة وَرَاء مُشَدّدَة بعدهَا مثناة ثُمَّ نون اَى بللناه وعجناه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک آپ ﷺ نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ لوگوں کے پاس نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چھاننیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعثت سے لے کر اپنے وصال تک کبھی بھی چھانی نہیں دیکھی حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: پھر آپ لوگ چھانے بغیر جو کیسے کھالیتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ہم انہیں پیس لیتے تھے اور پھر ہم اس پر پھونک مارتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا جو باقی بچ جاتا تھا ہم اسے گوندھ لیتے تھے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نقی کا مطلب وہ روٹی ہے جو سفید ہو اور پتلی ہو۔ لفظ ثرینہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے گیلا کر کے گوندھ لیتے تھے۔

4956 - وَرُوِیَ عَنْ اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا غربلت دَقِیقًا فصنعته للنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رغیفا فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَت طَعَام نصنعه بِاَرضنا فَاَحْبَبْت اَن اصنع لَك مِنْهُ رغيفا فَقَالَ رديه فِيهِ ثُمَّ اعجنيه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْجُوع وَغَيرهمَا

❀❀ سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آٹا گوندھا اور نبی اکرم ﷺ کے لئے روٹی تیار کی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وہ کھانا ہے جو ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں آپ کے لئے اس کی روٹی بناؤں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لے جاؤ! اور پھر اس کا آٹا گوندھ لو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور ابن ابودنیا نے کتاب ''الجوع'' میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4957 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لم يكن ينخل لرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّقِيق وَلَمْ يكن لَهُ اِلَّا قَمِيص وَاحِد-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ آٹا چھنوایا نہیں کرتے تھے اور آپ ﷺ کے پاس صرف ایک ہی قمیص ہوا کرتی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4958 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ الستم فِي طَعَام وشراب مَا شِئْتُمْ لقد رَاَيْت نَبِيكُم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه-رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اب اس حالت میں نہیں ہو کہ تم لوگ جو چاہو کھا پی لیتے ہو؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے' کہ ان کے پاس عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ہوتی تھیں' کہ ان کا پیٹ بھر دیں۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4959 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم عَنِ النُّعْمَان قَالَ ذكر عمر مَا اَصَاب النَّاس من الدُّنْيَا فَقَالَ لقد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يظل الْيَوْم يلتوى مَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه

الدقل بدال مُهْملَة وقاف مفتوحتين هُوَ رَدِيء التَّمْر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ لوگوں کو کتنی دنیا نصیب ہو چکی ہے' اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' کہ آپ ﷺ سارا دن بھوکے رہے' اور آپ ﷺ کو عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ملیں کہ آپ ﷺ کا پیٹ بھر جاتا۔

لفظ دقل کا مطلب عام قسم کی کھجوریں ہیں۔

4960 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِن كَانَ ليمر بآل رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَهِلّة مَا يسرج فِي بَيت اَحَد مِنْهُم سراج وَلَا يُوقد فِيهِ نَار اِن وجدوا زيتا ادهنوا بِهِ وَاِن وجدوا ودكا اكلوه

رَوَاهُ اَبُو يعلى وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عُثْمَان بن عَطاء الْخُرَاسَانِي وَقد وثق

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں پر تین چاند گزر جاتے تھے اور اس دوران آپ ﷺ کے گھر میں نہ تو کبھی چراغ روشن ہوا ہوتا تھا اور نہ ہی کبھی آگ روشن ہوئی ہوتی تھی اگر انہیں زیتون کا تیل مل جاتا تھا تو وہ اسے لگا لیتے تھے اور اگر چربی مل جاتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عثمان بن عطاء خراسانی کا معاملہ مختلف ہے اسے بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4961 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ارسل اِلَيْنَا آل اَبِيْ بكر بقائمة شاة لَيْلًا فَاَمسكت وَقطع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَت فَاَمسك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقطعت قَالَ فَتَقُوْلُ لِلَّذِي تحدثه هٰذَا على غير مِصْبَاح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: فَقُلْتُ يَا اُم الْمُؤْمِنِيْنَ على مِصْبَاح قَالَت لَو كَانَ عندنَا دهن غير مِصْبَاح لأكلناه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رات کے وقت ہماری طرف پایہ بھیجا تو میں نے اسے پکڑا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کو کاٹا (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑا اور میں نے اسے کاٹا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سامع کو یہ بات بتائی کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت گھر میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"میں نے عرض کی: اے اُمّ المومنین! کیا چراغ نہیں تھا؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ کے علاوہ تیل ہوتا تو ہم اسے کھا ہی لیتے"۔

4962 - وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت تَقول وَاللّٰه يَا ابْن اُخْتِيْ اِن كُنَّا لننظر اِلَى الْهِلَال ثُمَّ الْهِلَال ثَلَاثَة اَهلة فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوقد فِيْ اَبْيَات رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَار قُلْتُ يَا خَالَة فَمَا كَانَ يعيشكم قَالَت الأسودان التَّمْر وَالْمَاء اِلَّا انه قد كَانَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جيران من الْاَنْصَار وَكَانَت لَهُمْ منايح فَكَانُوْا يرسلون اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَلْبَانهَا فيسقيناه - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی قسم اے میرے بھانجے! بعض اوقات ہم ایک پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلا دیکھ لیتے تھے پھر اس سے اگلا دیکھ لیتے تھے یعنی دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور اس دوران نبی اکرم ﷺ کے گھروں میں (کھانے پکانے کے لئے) آگ نہیں جلی ہوتی تھی میں نے دریافت کیا: خالہ جان پھر آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں کے ذریعے کھجور اور پانی البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے ان

4962-صحیح مسلم - کتاب الزهد والرقائق حدیث:5394 صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ ذکر ما کان فیه آل المصطفی صلی الله علیه وسلم من - حدیث: 6439 سنن ابن ماجه - کتاب الزهد باب معیشة آل محمد صلی الله علیه وسلم - حدیث:4143 السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الهبات باب التحریض علی الهبة والهدیة صلة بین الناس - حدیث:11160

کے پاس جانور ہوتے تھے وہ ان کا دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ وہ ہمیں پینے کے لئے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4963 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ من حَدثكُمْ انا كُنَّا نشبع من التَّمر فَقَدْ كذبكم فَلَمَّا افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَة اصبنَا شَيْئًا من التَّمر والودك-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بیان کرے کہ ہم لوگ سیر ہو کر کھجوریں کھالیا کرتے تھے تو وہ شخص تمہارے ساتھ غلط بیانی کرے گا' جب نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کو فتح کیا' تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4964 - وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْع ورفعنا ثيابنا عَن حجر حجر على بطوننا فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن حجرين-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی' ہم نے اپنے کپڑے ہٹائے اور دکھایا کہ ہمارے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے کپڑا اٹھایا' تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4965 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِئْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدته جَالِسا وَقد عصب بَطْنه بعصابة فَقُلْتُ لبَعض اَصْحَابه لم عصب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنه فَقَالُوْا من الْجُوْع فَذَهَبت اِلَى اَبِيْ طَلْحَة وَهُوَ زوج ام سليم فَقُلْتُ يَا أبتاه قد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عصب بَطْنه بعصابة فَسَاَلت بعض اَصْحَابه فَقَالُوْا من الْجُوْع فَدخل اَبُوْ طَلْحَة على اُمِّي فَقَالَ هَلْ من شَيْءٍ فَقَالَت نَعَمْ عِنْدِي كسر من خبز وتمرات فَإِن جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحده أشبعناه وَإِن جَاءَ آخر مَعَه قل عَنْهُم......فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ ﷺ کو تشریف فرما پایا' آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا' میں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ پر کپڑا کیوں باندھا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے' میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' جو سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد تھے)۔ میں نے کہا: اے ابا جان! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا ہے' میں نے آپ ﷺ کے بعض اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ایسا بھوک کی وجہ سے ہے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پاس روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کھجوریں ہیں' اگر نبی اکرم ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لے آئیں' تو ہم آپ ﷺ کو سیر ہو کر کھانا کھلا دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص آ گیا' تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا......''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4966 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم وَجِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلام على الصَّفَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْل وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِ مَا اَمْسَى لآل مُحَمَّد سفة من دَقِيق وَلَا كف من سويق فَلَمْ يكن كَلَامه باسرع من اَن سمع هدة من السَّمَاء افزعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر اللّٰه الْقِيَامَة اَن تقوم قَالَ لَا وَلٰكِن اَمر اِسْرَافيل فنزل اِلَيْك حِيْن سمع كَلامك فَاتَاهُ اِسْرَافيل فَقَالَ اِن اللّٰه سمع مَا ذكرت فَبَعَثَنِىْ اِلَيْك بمفاتيح خَزَائِن الْاَرْض وَاَمرنِىْ اَن اعرض عَلَيْك اَن اسير مَعَك جبال تهَامَة زمردا وياقوتا وذهبا وَفِضة فعلت فَاِن شِئْت نَبيا ملكا وَاِن شِئْت نَبيا عبدا فَاَومَا اِلَيْهِ جِبْرِيْل اَن تواضع فَقَالَ بل نَبيا عبدا ثَلَاثًا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِىّ فِى الزّهْد وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام صفا پہاڑ پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! اس ذات کی قسم جس نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس شام کے وقت تھوڑا سا آٹا' یا مٹھی بھر جو بھی نہیں تھے' ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو پریشان کن تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت کو قائم ہونے کا حکم دے دیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا ہے انہوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا' تو وہ اتر کر آپ کی طرف آرہے ہیں' حضرت اسرافیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو سن لیا ہے' جو آپ نے ذکر کی ہے' تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیوں کے ہمراہ' آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھوں کہ میں آپ کے ہمراہ' تہامہ کے پہاڑ زمرد' یاقوت' سونے اور چاندی کے بنا کر چلا دوں گا' تو میں ایسا بھی کر لیتا ہوں' اور اگر آپ چاہیں' تو ''بادشاہ'' نبی بن جائیں اور اگر آپ چاہیں' تو ''عبد'' نبی بنیں' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: ''میں ''عبد'' نبی بنوں گا'' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4967 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ مُخْتَصرًا من حَدِيْث اَبِىْ هُرَيْرَة وَلَفظِهٖ قَالَ جلس جِبْرِيْل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنظر اِلَى السَّمَاء فَاِذَا ملك ينزل فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْل هٰذَا الْملك مَا نزل مُنْذُ خلق قبل السَّاعَة فَلَمَّا نزل قَالَ يَا مُحَمَّد اَرسلنِىْ اِلَيْك رَبك املكا اجعلك ام عبدا رَسُولا قَالَ لَهٗ جِبْرِيْل تواضع لِرَبِّك يَا مُحَمَّد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بل عبدا رَسُولا

❀❀ امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں' مختصر روایت کے طور پر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا' تو ایک فرشتہ نیچے اتر رہا تھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: جب سے یہ فرشتہ پیدا ہوا ہے' اس وقت سے لے کر اب تک یہ کبھی بھی

نازل نہیں ہوا جب وہ فرشتہ اُتر آیا تو اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ دوصورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یا تو میں آپ کو بندہ رسول بنادیتا ہوں یا آپ بادشاہ بن جائیں؟

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تواضع اختیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ میں "عبد" رسول بنتا ہوں۔

4968 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتيت بمقاليد الدُّنْيَا على فرس أبلق على قطيفة من سندس - رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک ابلق گھوڑے پر سندس کے کپڑے میں دنیا کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4969 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقدح فِيْهِ لبن وَعسل فَقَالَ شربتين فِيْ شربة وادمين فِيْ قدح لَا حَاجَة لي بِهِ اما اِنِّيْ لَا أزعم انه حرَام وَلٰكِن اكره اَن يسألني اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَن فضول الدُّنْيَا يَوْم الْقِيَامَة أتواضع لله فَمَنْ تواضع لله رَفعه اللّٰه وَمَنْ تكبر وَضعه اللّٰه وَمَنْ اقتصد أغناه اللّٰه وَمَنْ اكثر ذكر الْمَوْت احبه اللّٰه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، جس میں دودھ اور شہد موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: دوقسم کے مشروب ایک ہی جگہ اکٹھے ہوگئے ہیں، دوقسم کی چیزیں ایک ہی پیالے میں ہیں، مجھے اس کی حاجت نہیں ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حرام ہے، لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قیامت کے دن، اللہ تعالیٰ مجھ سے دنیا میں ہونے والی فضول خرچی کے بارے میں حساب نہ لے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرتا ہوں، جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے، اور جو شخص بڑائی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پست کردیتا ہے، جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے، اللہ اُسے خوشحال کردیتا ہے اور جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4970 - وَعَنْ سلمى امْرَاَة اَبِيْ رَافع قَالَتْ دخل عَلَيَّ الْحسن بن عَلِيّ وَعبد اللّٰه بن جَعْفَر وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَقَالُوْا اصنعي لنا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يعجب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكله فَقَالَت يَا بني لَا تشتهونه الْيَوْم فَقُمْت فَاَخذت شَعِيرًا فطحنته ونسفته وَجعلت مِنْهُ خبزَة وَكَانَ أدمه الزَّيْت وَنثرت عَلَيْهِ الفلفل فقربته اِلَيْهِمْ وَقلت كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب هٰذَا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے یہ فرمائش کی: کیا آپ ہمارے لئے وہ کھانا تیار کریں گی؟ جو نبی اکرم ﷺ کھانا پسند کرتے تھے تو اس خاتون نے کہا: اے میرے بیٹو! تم آج اس کی خواہش نہ کرو، پھر میں اُٹھی، جو لے کر انہیں پیسا، انہیں صاف کیا اور ان کی روٹی بنائی اور اس کے ساتھ زیتون کے تیل کا سالن رکھا، اور اس

پر مرچیں چھڑک دیں وہ میں نے ان لوگوں کے سامنے رکھا اور میں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد اخفت فِي اللّٰه وَمَا يخاف اَحَد وَلَقَد اوذيت فِي اللّٰه وَمَا يُؤذى اَحَد وَلَقَد اَتَت عَلَيّ ثَلَاثُوْنَ من بَيْن يَوْم وَلَيْلَة وَمَا لي ولبلال طَعَام يَاكُلهُ ذُوْ كبد اِلَّا شَيْءٌ يواريه اِبط بِلَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَمعنى هٰذَا الحَدِيْث حِيْن خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبا من مَكَّة وَمَعَهُ بِلَال اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَال من الطَّعَام مَا يحمل تَحت اِبطه..... انْتهى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنا خوف زیادہ کیا گیا ہے' اتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا جائے گا' مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنی اذیت پہنچائی گئی ہے' اتنی اذیت کسی اور کو نہیں پہنچائی جائے گی' مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے' کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکے' صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو بلال کی بغل میں آسکتی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کے لئے اتنی سی چیز تھی' جو ان کی بغل کے نیچے رکھی جاسکتی تھی.....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4872 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَام رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على حَصِير فَقَامَ وَقد اثر فِيْ جنبه قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتخذنا لَك وطاء فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا انا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كراكب استظل تَحت شَجَرَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه: قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غرفَة كَاَنَّهَا بَيت حمام وَهُوَ نَائِم على حَصِير قد اثر بجنبه فَبَكَيْت فَقَالَ مَا يبكيك يَا عبد اللّٰه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كسْرى وَقَيْصَر يطؤون على الْخَزّ والديباج وَالْحَرِير وَاَنْت نَائِم على هٰذَا الْحَصِير قد اثر بجنبك قَالَ فَلَا تبك يَا عبد اللّٰه فَاِن لَهُمُ الدُّنْيَا وَلنَا الْآخِرَة وَمَا انا وَالدُّنْيَا وَمَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كَمثل رَاكب نزل تَحت شَجَرَة ثُمَّ سَار وَتركهَا

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب بِنَحْوِ الطَّبَرَانِيّ

قَوْله كَاَنَّهَا بَيت حمام هُوَ بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ اَن فِيْهَا من الْحر وَالْكرب كَمَا فِيْ بَيت الْحمام

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے پہلو پر اس کا نشان موجود تھا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے بچھونا استعمال کریں تو مناسب ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میں تو دنیا میں' ایک سوار کی طرح ہوں' جو کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتا ہے' اور پھر اُسے وہیں چھوڑ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت بالا خانے میں موجود تھے' جو کسی حمام کی طرح کا تھا' آپ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے' جس کا نشان آپ ﷺ پر لگ گیا تھا' میں رونے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کسریٰ اور قیصر' تو ریشم' دیباج اور حریر پر رہتے ہیں' اور آپ اس چٹائی پر سوئے ہوئے تھے' جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نہ روؤ! کیونکہ اُن (کافر) لوگوں کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہوگی' میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال' اُس سوار کی طرح ہے' جو کسی درخت کے نیچے پڑاؤ کرتا ہے' اور پھر اُسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں' امام طبرانی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ''جو کسی حمام کی طرح تھا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں گرمی اور پریشانی پائی جاتی تھی' جس طرح حمام میں پائی جاتی ہے۔

4973 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهِ عمر وَهُوَ على حَصِير قد أثر فِيْ جنبه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتَّخذت فراشا أوثر من هٰذَا فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كراكب سَار فِيْ يَوْم صَائِف فاستظل تَحت شَجَرَة سَاعَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ چکا تھا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کوئی بچھونا استعمال کریں تو یہ نشان نہیں لگے گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال' اس سوار کی طرح ہے' جو ایک گرم دن میں سفر کر رہا ہوتا ہے اور پھر گھڑی بھر کے لئے کسی درخت کے سائے میں رک جاتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

4974 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَدثنِيْ عمر بن الْخطاب قَالَ دخلت على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على حَصِير قَالَ فَجَلَست فَإِذا عَلَيْهِ إِزَاره وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيره وَإِذا الْحَصِير قد أثر فِيْ جنبه وَإِذا أَنا بقبضة من شعير نَحْو الصَّاع وقرظ فِيْ نَاحيَة فِي الغرفة وَإِذا إهَاب مُعَلّق فابتدرت عَيْنَايَ فَقَالَ مَا يبكيك يَا

ابن الخطاب فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَمَا لِي لَا ابكي وَهٰذَا الْحَصِير قد اثر فِي جَنْبكَ وَهٰذِهٖ خزائنك لا ارى فِيهَا إِلَّا مَا ارى وَذَاكَ كسرى وَقَيْصَر فِي الثِّمَار والانهار وَأنت نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وَهٰذِهٖ خزائنك فَقَالَ يَا ابن الخطاب اما ترضى ان تكون لنا الآخِرَةِ وَلَهُمُ الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِهٖ: قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنت على رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فدخلت عَلَيْهِ فِي مشربة وَانه لمضطجع على خصفة إن بعضه لعلى التُّرَاب وَتَحت رَاسه وسادة محشوة ليفا وَان فَوق رَاسه لإهابا عطنا وَفِي نَاحيَة الْمشربَة قرظ فَسلمت عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ أَنْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وكسرى وَقَيْصَر على سرر الذَّهَب وفرش الديباج وَالْحَرِير فَقَالَ أُولَٰئِكَ عجلت لَهُمْ طيباتهم وَهِي وشيكة الِانْقِطَاع وَإِنَّا قوم أخرت لنا طيباتنا فِي آخرتنا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَنْ أَنَسٍ أَن عمر دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحوه

الْمشربَة بِفَتْح الْمِيم وَالرَّاء وبضم الرَّاء أَيْضًا هِيَ الغرفة وشيكة الِانْقِطَاع أَي سريعة الِانْقِطَاع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' میں بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صرف تہبند باندھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر اور کوئی لباس نہیں تھا' اور چٹائی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر لگ چکا تھا' اور وہاں کچھ جو پڑے ہوئے تھے' جو ایک صاع کے قریب تھے اور کمرے کے ایک کونے ایک کھال پڑی ہوئی تھی اور کچھ کھالیں لگی ہوئی بھی تھیں' میری آنکھوں میں آنسو آگئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ اس چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے' اور یہ ساری چیزیں ہیں' جو مجھے نظر آرہی ہیں (اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے) جبکہ کسریٰ اور قیصر' پھلوں میں اور نہروں میں موجود ہیں' اور آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں' اور آپ کا ساز و سامان صرف یہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خطاب کے صاحبزادے! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ ہمیں آخرت نصیب ہو اور انہیں دنیا مل جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاخانے میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا کچھ حصہ مٹی پر بھی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے نیچے جو تکیہ تھا' اس میں پتے بھرے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کچھ کھالیں لگی ہوئی تھیں' بالاخانے کے ایک کونے میں کچھ پتے پڑے ہوئے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا' میں نے عرض کی: آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں' جبکہ کسریٰ اور قیصر' تو سونے کے پلنگوں' دیباج اور ریشم کے بچھونوں پر رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں ان کی نعمتیں جلدی مل گئی ہیں' اور یہ عنقریب منقطع ہو جائیں گی' اور ہم وہ لوگ ہیں کہ ہماری نعمتیں ہمارے لئے آخرت میں تیار رکھی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

لفظ مشربہ کا مطلب بالا خانہ ہے' لفظ شیکہ الانقطاع کا مطلب' جلدی سے منقطع ہونے والی چیز ہے۔

4875 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْر مزمل بالبردی عَلَيْهِ كساء أسود قد حشوناه بالبردی فدخل اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر عَلَيْهِ فَإِذَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِم عَلَيْهِ فَلَمَّا رآهما اسْتَوَى جَالِسا فنظر فَإِذَا اثر السرير فِيْ جنب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رضوان اللّٰه عَلَيْهِمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيك خشونة مَا نرى من فراشك وسريرك وَهٰذَا كسرى وَقَيْصَر على فِرَاش الْحَرِيْر والديباج فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقولا هٰذَا فَإِن فراش كسرى وَقَيْصَر فِي النَّار وَإِن فِرَاشِي وسريري هٰذَا عاقبته اِلَى الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من رِوَايَةِ الْمَاضِي بن مُحَمَّد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پلنگ تھا' جس پر چادر ڈالی جاتی تھی' جس پر ایک سیاہ چادر ہوتی تھی' ہم نے اسے بردی سے بھرا ہوا تھا' ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو رہے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ملاحظہ فرمایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پلنگ کا نشان بن گیا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی ؟ یہ جو آپ کا بچھونا ہے اور جو آپ کا پلنگ ہے' یہ ہمیں نظر آ رہا ہے' جبکہ قیصر اور کسریٰ دیباج پر رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم دونوں یہ بات نہ کہو' کسریٰ اور قیصر کے بچھونے جہنم میں جائیں گے اور میرے اس بچھونے اور پلنگ کا انجام جنت ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ماضی بن محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4876 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت اِنَّمَا كَانَ فراش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ينام عَلَيْهِ أدما حشوه لِيف

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے' وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

4877 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ وساد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يتكىء عَلَيْهِ من ادم حشوه لِيف رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیے پر ٹیک لگاتے تھے' وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4878 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخلت عَلَيّ امْرَاَة من الْاَنْصَار فرات فِرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيهِ وَسَلَّمَ قطيفة مثنية فبعثت اِلَيّ بفراش حشوه الصُّوف فدخل عَلىّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة قَالَت قُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فلانة الأنصارِيَّة دخلت فرات فراشك فذهبت فبعثت اِلَيّ بِهٰذَا فَقَالَ رديه يَا عَائِشَة فوَاللّٰهِ لَو شِئت لأجرى اللّٰه معى جبال الذَّهَب وَالفِضَّة

رَوَاهُ البَيهَقِيّ من رِوَايَةِ عباد بن عباد المهلبي عَن مجالد بن سعيد

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت میرے ہاں آئی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے بستر کو دیکھا کہ وہ دہری چادر کا بنا ہوا تھا' تو اس نے میری طرف ایک بچھونی بھجوائی' جس کے اندر روئی بھری ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت میرے ہاں آئی تھی' اس نے آپ کا بستر دیکھا' تو وہ گئی' اور اس نے یہ بستر مجھے بھجوا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ اسے واپس کردو! اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں' تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑوں کو چلانا شروع کردے''

یہ روایت امام بیہقی نے عباد بن عباد مہلبی کی' مجالد بن سعید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4979 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيخ فِي الثَّوَاب عَن ابنِ فُضَيل عَن مجالد عَن يحيى بن عباد عَن امراة من قَومهم لم يسمهَا قَالَت دخلت على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فمسست فرَاش رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ خشن وَإِذَا دَاخله بردى اَو ليف فَقلتُ يَا أم الْمُؤمنِينَ إِن عِندِي فراشا أحسن من هٰذَا والين-فذكره أطول مِنهُ

❀❀ یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں ابن فضیل کے حوالے سے' مجالد کے حوالے سے' یحییٰ بن عباد کے حوالے سے' اُن کی قوم کی ایک خاتون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس خاتون کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے نبی اکرم ﷺ کے بچھونے کو چھوا' تو وہ کھردرا تھا' اور اس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے' میں نے کہا: اے اُمّ المؤمنین! ہمارے پاس ایک بچھونا ہے' جو اس سے زیادہ عمدہ اور زیادہ نرم ہے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذرا طوالت کے ساتھ نقل کی ہے۔

4980 - وَعَن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لبس رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الصُّوف واحتذى المخصوف وَقَالَ اكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بشعا وَلبس حلسا خشنا

قيل لِلحسنِ مَا البشع قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

رَوَاهُ ابن مَاجه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة يُوسُف بن اَبِي كثير وَهُوَ مَجهُول عَن نوح بن ذكوَان وَهُوَ واه وَقَالَ الحَاكِم صَحِيح الإسنَاد وَعِندَه خشنا مَوضِع بشعا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُونی لباس پہن لیتے تھے' جوتا خود گانٹھ لیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ موٹے جو کھا لیا کرتے تھے اور کھردرا لباس پہن لیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے دریافت کیا گیا: لفظ بشع کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: موٹے جو' یہ وہ تھے

جنہیں نبی اکرم ﷺ پانی کے گھونٹ کے بغیر نگل نہیں سکتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے یوسف بن کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک مجہول راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ نوح بن ذکوان سے منقول ہے وہ بھی ایک واہی راوی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور انہوں نے لفظ' بشعا'' کی جگہ'' خشنا'' نقل کیا ہے۔

4981 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات غَدَاة وَعَلِيهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَلَمْ يقل مرحل

المرط بِكَسْر الْمِيم وَاِسْكَان الرَّاء هُوَ كسَاء من صوف أَوْ خَز يؤتزر بِهِ والمرحل بتَشْدِيد الْحَاء الْمُهْملَة مَفْتُوحَة هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ صور الرّحال

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کی نقش و نگار والی اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے لفظ'' مرحل'' نقل نہیں کیا۔

لفظ'' مرط'' اُون سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں' یا خز سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں' جسے تہبند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے' لفظ'' مرحل'' سے مراد وہ چادر ہے' جس میں کشیدہ کاری کی گئی ہو۔

4982 - وَعَنْ اَبِيْ بردة بن اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخرجت لنا عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كسَاء ملبدا وازارا غليظا قَالَت قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْن

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهم

قَوْله ملبدا اَي مرقعا وَقد لبدت الثَّوْب بِالتَّخْفِيفِ ولبدته بِالتَّشْدِيْدِ يُقَال للرقعة الَّتِيْ يرقع بهَا صدر الْقَمِيص اللبدة والرقعة الَّتِيْ يرقع بهَا قب الْقَمِيص الْقبيلَة

❀❀ حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ ؓ نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کے دکھائی' اور ایک موٹا تہبند نکال کے دکھایا' اور یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ملبد کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پیوند لگے ہوئے تھے

لفظ لبدت الثوب کا مطلب یہ ہے کہ جب اس میں کوئی پیوند لگایا گیا ہو جس کے ذریعے قمیص کے سینے کو سی لیا گیا ہو۔

لفظ لبدہ اور رقعہ کا مطلب یہ ہے کہ جس کے ذریعے قمیص کے آگے والے حصے کو سیا گیا ہو۔

4983 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت صنعت سفرة لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيت اَبِيْ بكر حِيْن اَرَادَ اَن يُهَاجر اِلَى الْمَدِيْنَة فَلَمْ يجد لسفرته وَلَا لسقائه مَا يربطهما بِهِ فَقُلْتُ لاَبِيْ بكر وَاللّٰه مَا اجد شَيْئًا اربط بِهِ اِلَّا نطاقي قَالَ فشقيه بِاثْنَيْنِ واربطي بِوَاحِد السقاء وبواحد السفرة فَفعلت فَلذٰلِكَ سميت ذَات النطاقين۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

النطاق بِكَسْر النُّون شَيْء تشد بِهِ الْمَرْأَة وَسطهَا لترفع بِهِ ثوبها عَن الْأَرْض عِنْد قَضَاء الْأَشْغَال

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے لئے سفر کا سامان تیار کیا' جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تھا' تو اس تھیلے کے لئے اور اس مشکیزے کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کو باندھنے کے لئے صرف اپنا کمربند مل رہا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے دو حصوں میں تقسیم کرو ایک حصے کے ذریعے مشکیزے کو باندھ دو اور ایک حصے کے ذریعے تھیلے کو باندھ دو' میں نے ایسا ہی کیا' اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نطاق کا مطلب وہ چیز ہے' جس کے ذریعے عورت اپنے پیٹ پر باندھتی ہے' تاکہ اس کا کپڑا کام کاج کے وقت زمین سے اوپر رہے۔

4984 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَن رجلا دخل عَلَيْهَا وَعِنْدهَا جَارِيَة لَهَا عَلَيْهَا درع ثمنه خَمْسَة دَرَاهِم فَقَالَت ارْفَعْ بصرك إِلَى جاريتي انْظُر إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تزهو على أَن تلبسه فِي الْبَيْت وَقد كَانَ لي مِنْهُنَّ درع على عهد رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَت امْرَأَة تقين بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أرسلت إِلَيّ تستعيره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص ان کے ہاں آیا' اس وقت ان کے ہاں ایک لڑکی موجود تھی' جس نے جو چادر لی ہوئی تھی' اس کی قیمت چار درہم تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نگاہ اٹھا کر میری اس کنیز کی طرف دیکھو' تم اس کا جائزہ لو! اس نے گھر میں اتنا عمدہ لباس پہنا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' اس طرح کی ایک چادر میرے پاس بھی ہوتی تھی' مدینہ منورہ میں جب بھی کسی لڑکی کی شادی ہوتی تھی' تو میری طرف پیغام بھیج کر وہ عاریت کے طور پر منگوائی جاتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4985 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت توفّي رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْء يَأْكُلهُ ذُو كبد إِلَّا شطر شعير فِي رف لي فَأَكَلت مِنْهُ حَتَّى طَال عَليّ فكلته ففني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا' تو اس وقت میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکتا' صرف کچھ جو تھے' جو میں نے رکھے ہوئے تھے' میں ان میں سے نکال کر کھا لیتی تھی' یہاں تک کہ کافی عرصہ ہو گیا (اور وہ ختم نہیں ہوئے) تو ایک دن میں نے انہیں ماپ لیا' تو وہ ختم ہو گئے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4986 - وَعَن عَمْرو بن الْحَارِث رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا ترك رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد مَوته درهما وَلَا دِينَارا وَلَا عبدا وَلَا أمة وَلَا شَيْئا إِلَّا بغلته الْبَيْضَاء الَّتِي كَانَ يركبهَا وسلاحه وأرضا جعلهَا لِابْنِ

السَّبِیْلِ صَدَقَۃً۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیْ

❀❀ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وصال کے وقت کوئی درہم کوئی دینار یا کوئی غلام یا کوئی کنیز یا کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی صرف آپ ﷺ کا سفید خچر تھا جس پر آپ ﷺ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہتھیار تھے اور آپ ﷺ کی زمین تھی جس کو آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4987 - وَعَنْ عَلِیِّ بن رَبَاح قَالَ سَمِعت عَمْرو بن الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لقد اَصْبَحْتُمْ وامسیتم ترغبون فِیمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یزهد فِیهِ اَصْبَحْتُمْ ترغبون فِی الدُّنْیَا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یزهد فِیهَا وَاللّٰه مَا اتت علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَة من دهره اِلَّا کَانَ الَّذِی عَلَیْهِ اکثر من الَّذِی لَهُ قَالَ فَقَالَ بعض اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد رَاَینَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یستسلف

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَالْحَاکِم اِلَّا انه قَالَ مَا مر بِهِ ثَلَاث من دهره اِلَّا وَالَّذِی عَلَیْهِ اکثر من الَّذِی لَهُ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحه مُخْتَصرًا کَانَ نَبِیکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ازهد النَّاس فِی الدُّنْیَا واصبحتم اَرغب النَّاس فِیهَا

❀❀ علی بن رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اب تم لوگ ایسی حالت میں صبح وشام کرتے ہو کہ تم جو چاہتے ہو وہ حاصل کر لیتے ہو حالانکہ تم لوگ جس دنیا میں رغبت رکھتے ہوئے صبح کرتے ہو نبی اکرم ﷺ اس سے لاتعلقی اختیار کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ پر ہر رات ایسی آتی تھی کہ آپ ﷺ کی ضرورت زیادہ ہوتی تھی اور چیز کم ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے یہ بات بتائی ہے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ادھار لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کبھی بھی آپ ﷺ پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ آپ ﷺ کی ضرورت کے مطابق چیز پوری ہوتی''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ابن حبان نے یہی روایت اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''تمہارے نبی ﷺ دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور تم لوگ دنیا میں سب سے زیادہ رغبت رکھتے ہو''۔

4988 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت توفّی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعه مَرْهُوْنَة عِنْد

يَهُودِيّ فِي ثَلَاثِينَ صَاعًا من شعير .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی' وہ جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن رکھی گئی تھی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4989 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم اَوْ لَيْلَة فَاِذَا هُوَ بِاَبِىْ بكر وَعمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخرجكما من بيوتكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا الْجُوع يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِىْ نَفسِي بِيَدِهٖ اخرجني الَّذِىْ اخرجكما قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتوا رجلا من الْاَنْصَار فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِىْ بَيته فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَة قَالَت مرْحَبًا وَاهلا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْن فلَان قَالَت ذهب يستعذب لنا المَاء اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيّ فَنظر اِلٰى رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وصاحبيه ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَجِد الْيَوْم اَكْرم أضيافا مني فَانْطَلق فَجَاءَهُمْ بعذق فِيْهِ بسر وتمر وَرطب وَقَالَ كلوا وَاَخذ المدية فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاك والحلوب فذبح لَهُمْ فَاَكَلُوْا من الشَّاة وَمن ذٰلِكَ العذق وَشربُوا فَلَمَّا اَن شبعُوْا ورووا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بكر وَعمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِىْ نَفسِي بِيَدِهٖ لتسألن عَن هٰذَا النَّعِيم يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك بلاغا بِاخْتِصَار وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ بِزِيَادَة والأنصارى الْمُبْهم هُوَ اَبُو الْهَيْثَم بن التيهاني بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْمُثَنَّاة تَحت وتشديدها كَذَا جَاءَ مُصَرحًا بِهٖ فِي الْمُوَطَّا وَالتِّرْمِذِيّ وَفِي مُسْند اَبِىْ يعلى ومعجم الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث ابْن عَبَّاس انه اَبُو الْهَيْثَم وَكَذَا فِي الْمُعْجم اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عمر وَقد رويت هٰذِهِ الْقِصَّة من حَدِيْث جمَاعَة من الصَّحَابَة مُصَرح فِىْ اَكْثَرهَا بِاَنَّهٗ اَبُو الْهَيْثَم

وَجَاء فِىْ مُعْجم الطَّبَرَانِيّ الصَّغِير والأوسط وصحيح ابْن حبَان من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَغَيره انه اَبُو اَيُّوْب الْاَنْصَارِيّ وَالظَّاهِر اَن هٰذِهِ الْقِصَّة اتّفقت مرّة مَعَ اَبِى الْهَيْثَم وَمرَّة مَعَ اَبِىْ اَيُّوب

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس فِي الْحَمد بعد الْاَكل العذق هُنَا بِكَسْر الْعين وَهُوَ الكباسة والقنو وَأما بِفَتْح الْعين فَهُوَ النَّخْلَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دن کے وقت' یا شاید رات کے وقت گھر سے نکلے

4988-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:2780 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب الإباحة لبائع الشيء بالنسيئة أن يسترهن من المشتري رهنا - حديث:4464 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن - ذكر خبر قد تشنع به بعض المعطلة على أهل الحديث حيث' حديث:6021 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرهن' باب جواز الرهن - حديث:10471 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:25459 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2632

تو آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نظر آئے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت میں کیوں اپنے گھر سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے بھی اس چیز نے باہر نکالا ہے' جس نے تمہیں نکالا ہے' تم لوگ اٹھو! تو یہ صاحبان اٹھے' یہ حضرات انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاں آئے' وہ صاحب اپنے گھر پر نہیں تھے' جب ان کی اہلیہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو انہوں نے عرض کی: خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ تو اس خاتون نے کہا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں' اسی دوران وہ انصاری آ گیا' تو اس نے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھا' تو کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' آج کسی کا بھی مہمان میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوگا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خوشہ لے کے آیا' جس میں خشک اور تر کھجوریں تھیں' اس نے عرض کی: آپ یہ کھایئے! پھر اس نے چھری پکڑی (تاکہ وہ جانور ذبح کرے) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا' اس نے ان حضرات کے لئے جانور ذبح کیا' ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا' اس خوشے میں سے کھجوریں کھائیں' پانی پیا' جب یہ حضرات سیر اور سیراب ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ سے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' تم سے ان نعمتوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

یہ روایت امام مالک نے ''بلاغ'' کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' جس انصاری کا مبہم تذکرہ ہوا ہے' وہ حضرت ابوالہیثم بن تیہانی ؓ ہیں' جیسا کہ ''مؤطا'' میں ان کا نام صراحت کے ساتھ موجود ہے' ترمذی' مسند ابویعلی اور معجم طبرانی میں' یہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے منقول حدیث کے طور پر منقول ہے' کہ وہ حضرت ابوالہیثم ؓ تھے ''معجم'' میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے منقول حدیث میں بھی اسی طرح مذکور ہے' یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے' جن میں سے زیادہ تر کی روایت میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ حضرت ابوالہیثم ؓ تھے۔

معجم طبرانی صغیر' معجم اوسط' اور صحیح ابن حبان کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عباس ؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ حضرت ابوایوب انصاری ؓ تھے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ واقعہ ایک مرتبہ حضرت ابو الہیثم ؓ کے ساتھ پیش آیا تھا' اور ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ کھانا کھانے کے بعد آپ ﷺ نے حمد بیان کی۔

لفظ العزق سے مراد گچھ ہے اگر ع پر زیر پڑھی جائے اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے' تو اس سے مراد کھجور کا درخت ہوتا ہے۔

4990 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَسْقٰى فَاُتِىَ بِمَاءٍ وَعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ بَكٰى وَانْتَحَبَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّ بِهِ شَيْئًا وَلَا نَسْاَلُهُ عَنْ شَىْءٍ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا الْبُكَاءِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا وَلَا اَرٰى شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِىْ اَرَاكَ تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا اَرٰى شَيْئًا قَالَ الدُّنْيَا تَطَوَّلَتْ

لی فقلت الیک عنی فقالت اما انک لست بمدرکی قال ابو بکر فشق ذلک علی وخفت ان اکون قد خالفت
امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ولحقتنی الدنیا

رواه ابن ابی الدنیا والبزار ورواته ثقات الا عبد الواحد بن زید وقد قال ابن حبان یعتبر حدیثه اذا
کان فوقه ثقة ودونه ثقة وهو هنا کذلک

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ
مانگا' تو ان کے لیے پانی اور شہد لایا گیا' جب انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑا' تو وہ رونے لگے اور ہچکیاں لینے لگے' یہاں تک کہ
ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی تکلیف ہے' لیکن ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا' جب ان کا رونا ترک گیا' تو ہم
نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ اس طرح کیوں روئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اسی طرح ایک مرتبہ میں نبی
اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے کوئی چیز دور کر رہے تھے' لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی
تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جسے آپ اپنے آپ سے دور کر رہے تھے؟ مجھے تو کوئی چیز نظر نہیں آئی' نبی اکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: دنیا میری طرف آ رہی تھی' تو میں نے کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ' تو اس نے کہا: آپ مجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے' حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے برخلاف نہ کر دیا
ہو اور دنیا مجھ تک پہنچ نہ گئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف عبدالواحد بن زید کا معاملہ مختلف ہے' ابن
حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث معتبر ہے' بشرطیکہ اس کے اوپر والا راوی اور نیچے والا راوی' ثقہ ہوں' اور یہاں ایسا ہی ہے۔

4991 - وعن زید بن اسلم قال استسقی عمر فجیء بماء قد شیب بعسل فقال انه لطیب لکنی اسمع
الله عز وجل نعی علی قوم شهواتهم فقال اذهبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بها (الاحقاف)
فاخاف ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربه - ذکره رزین ولم اره

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پینے کے لئے کچھ مانگا' تو ان کے لئے پانی لایا گیا' جس میں
شہد ملایا گیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ پاکیزہ ہے' لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے ان لوگوں
کا ذکر کیا ہے' جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں' اور یہ فرمایا ہے:

"تم نے اپنی نعمتیں' دنیاوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں' اور ان کے ذریعے نفع حاصل کر لیا تھا"۔

تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری اچھائیاں ہمیں جلدی تو نہیں مل گئیں ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
وہ مشروب نہیں پیا۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' لیکن میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

4992 - وعن ابن عمر رضی الله عنهما ان عمر رای فی ید جابر بن عبد الله درهما فقال ما هذا
الدرهم قال ارید ان اشتری به لاهلی لحما قرموا الیه فقال اکل ما اشتهیتم اشتریتم ما یرید احدکم ان
یطوی بطنه لابن عمه وجاره این تذهب عنکم هذه الآیة اذهبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بها

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ الْقَاسِم بن عبد الله بن عمر وَهُوَ واه وَارَاهُ صَحِحهُ مَعَ هٰذَا وَرَوَاهُ مَالك عَن يحيى بن سعيد اَن عمر بن الْخطاب أدْرك جَابر بن عبد الله فَذكره وَتقدم حَدِيْث جَابر فِي التَّرْهِيب من الشِّبَع

قَوْله قرموا اِلَيْهِ اَى اشتدت شهواتهم لَهُ وَالْقرم شدَّة الشَّهْوَة للحم حَتّٰى لَا يصبر عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھا' تو فرمایا: یہ درہم کس لئے ہے؟ انہوں نے بتایا: میں اس کے ذریعے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت خریدنا چاہتا ہوں' انہوں نے گوشت کی خواہش کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا تم لوگوں کو جس چیز کی خواہش ہوگی' وہ تم خرید لوگے؟ تم میں سے کوئی ایک شخص یہ ارادہ نہیں کرتا کہ وہ اپنے چچازاد یا اپنے پڑوسی کے لئے اپنے پیٹ کو لپیٹ لے؟ تم لوگ اس آیت سے کہاں غافل رہ گئے ہو؟

''تم لوگوں نے اپنی نعمتیں' دنیاوی زندگی میں حاصل کرلی تھیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے قاسم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک واہی راوی ہے' میرا خیال ہے امام حاکم نے اس کے باوجود اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ روایت امام مالک نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے ...... اس کے بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے' اس سے پہلے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' سیر ہو کر کھانے سے متعلق ترہیبی روایات کے باب میں گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''قرم الیہ'' سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ان کی خواہش شدید ہوگئی' قرم کا مطلب' گوشت کے لئے ان کی خواہش کا شدید ہونا ہے کہ اس کے بغیر صبر نہ آئے۔

4993 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمر وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ وَقد رقع بَيْن كَتفيهِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضهَا عَلٰى بَعْضٍ -رَوَاهُ مَالك

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ ان دنوں امیر المومنین تھے اور انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان تین پیوند لگائے ہوئے تھے' جو ایک دوسرے کے اوپر لگے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

4994 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَاَيْت عُثْمَان بن عَفَّان يَوْم الْجُمُعَة على الْمِنْبَر عَلَيْهِ اِزَار عدني غليظ ثمنه اَرْبَعَة دَرَاهِمَ اَوْ خَمْسَة وريطة كوفية ممشقة ضرب اللَّحْم طَوِيل اللِّحْيَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم فِي اللبَاس مَعَ شرح غَرِيْبٌ

❀❀ عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا' انہوں نے ایک موٹا عدنی تہبند باندھا ہوا تھا' جس کی قیمت چار درہم' یا شاید پانچ درہم تھی' اور ایک کوفی چادر اوڑھی ہوئی تھی' وہ بھرے ہوئے جسم کے مالک' لمبی داڑھی والے' خوبصورت چہرے کے مالک شخص تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جہاں اس کے غریب الفاظ کی شرح ہو چکی ہے۔

4995 - وَعَنْ مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ قَالَ حَدثنِي من سمع عَليّ بن اَبِي طَالب يَقُولُ إِنَّا لجُلُوس مَعَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجد إِذْ طلع علينا مُصعب بن عُمَيْر مَا عَلَيْهِ إِلَّا بردة لَهُ مَرْقُوعَة بفروة فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى للَّذي كَانَ فِيهِ من النَّعِيمِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ بكم إِذا غدا اَحَدُكُمْ فِي حلَّة وَرَاح فِي حلَّة وَوضعت بَين يَدَيْهِ صَحْفَة وَرفعت أُخْرَى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير منا الْيَوْم نتفرغ لِلْعِبَادَةِ ونكفى المؤونة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانْتُمْ الْيَوْم خير مِنْكُم يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيقَين تقدم لفظ اَحدهمَا مُخْتَصرًا وَلَمْ يسم فِيهِمَا الرَّاوِي عَن عَليّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَلَمْ يسمه اَيْضًا وَلَفْظه:

عَن عَليّ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِي غَدَاة شاتية وَقد أوبقني الْبرد فَاَخذت ثوبا من صوف كَانَ عندنَا ثُمَّ ادخلته فِي عنقِي وحزمته على صَدْرِي استدفئ بِهِ وَاللّهِ مَا فِي بَيْتِي شَيْءٍ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِي بَيت النَّبِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٍ لبلغني فَخرجت فِي بعض نواحي الْمَدِيْنَة فَانْطَلَقت إِلَى يَهُودِيّ فِي حَائِط فاطلعت عَلَيْهِ من ثغرة فِي جِدَاره فَقَالَ مَا لَك يَا اَعْرَابِي هَلْ لَك فِي دلو بتمرة قلت نَعَمْ افْتَحْ لي الْحَائِط فَفتح لي فَدخلت فَجعلت انزع الدَّلْو ويعطيني تَمْرَة حَتَّى مَلَأت كفي قلت حسبي مِنْك الْآن فاكلتهن ثُمَّ جرعت من المَاء ثُمَّ جِئْت إِلَى رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست إِلَيْهِ فِي الْمَسْجد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِي بردة لَهُ مَرْقُوعَة بفروة وَكَانَ أنعم غُلَام بِمَكَّة وأرهفه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيهِ من النَّعِيمِ وَرَأى حَاله الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا فذرفت عَيناهُ فَبكى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُم الْيَوْم خير أم إِذا غدى على اَحَدكُمْ بجفنة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِأُخْرَى وَغدا فِي حلَّة وَرَاح فِي أُخْرَى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ قَالَ بَلْ اَنْتُم الْيَوْم خير

❀❀ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جس میں پیوند لگا ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے اتنی نعمتوں میں رہے تھے اور اب اُن کی یہ حالت تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ کہ جب آدمی صبح کے وقت ایک حلہ پہنے گا اور شام کے وقت ایک حلہ پہنے گا اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھالیا جائے گا اور تمہارے گھروں پر یوں پردہ لٹکایا جائے گا جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف ڈالا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آج کے مقابلے میں اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے کیونکہ اس وقت میں ہم عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور ہمیں کام کاج کی ضرورت نہیں ہوگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ آج اُس وقت کے مقابلے میں زیادہ اچھی حالت میں ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک کے الفاظ پہلے مختصر طور پر گزر چکے ہیں' انہوں نے اس میں اس راوی کا نام ذکر نہیں کیا' جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہی روایت امام ابویعلٰی نے نقل کی ہے' انہوں نے بھی راوی کا نام ذکر نہیں کیا' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک دن' میں صبح کے وقت گھر سے نکلا' مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی' میں نے اپنے پاس موجود ایک اونی کپڑا لیا' اور اسے اچھی طرح اوڑھ لیا' تاکہ اس کے ذریعے گرمائش حاصل کروں' اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی' جس کو میں کھا سکتا' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کوئی چیز ہوتی' تو وہ مجھ تک پہنچ جاتی' میں مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں کہیں جانے کے لئے نکلا' میں ایک یہودی کے پاس آیا' جو ایک باغ میں موجود تھا' میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اس کی طرف جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا: اے دیہاتی! کیا کام ہے؟ کیا تم ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول نکال دو گے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے' تم میرے لئے دروازہ کھولو! اس نے میرے لئے دروازہ کھولا' میں اندر آیا' پھر میں ڈول نکالتا اور وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا' یہاں تک کہ میری ہتھیلی بھر گئی' تو میں نے کہا: میرے لئے اتنا کافی ہے' میں نے ان کھجوروں کو کھایا' پانی کا گھونٹ بھرا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور مسجد میں آ کر بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے' جن کے جسم پر ایک چادر تھی' جس میں پیوند لگے ہوئے تھے' حالانکہ مکہ مکرمہ میں وہ سب سے زیادہ نعمتوں میں رہنے والے نوجوان تھے' اور ان کی زندگی سب سے زیادہ خوشحال تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی نعمتیں یاد آئیں' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موجودہ حالت ملاحظہ فرمائی' جس میں وہ تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو؟ یا کل اس وقت ہو گے؟ جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا ایک پیالہ رکھا جائے گا' اور شام کے وقت دوسرا رکھا جائے گا' صبح کے وقت ایک حلہ ہوگا' اور شام کے وقت دوسرا ہوگا' اور تم اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف لٹکایا جاتا ہے' تو ہم نے عرض کی: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' کیونکہ ہم عبادت کے لئے یکسو ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

4996 - وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ اَيْنَ ابناى يَعْنِيْ حسنا وَحسينا قَالَتْ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٌ يذوقه ذائق فَقَالَ عَلِيّ اذهب بهما فَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَن يبكيا عَلَيْك وَلَيْسَ عندك شَيْءٌ فَذهب اِلٰى فلَان الْيَهُوْدِيّ فَتوجه اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوجدهما يلعبان فِيْ شربة بَيْنَ اَيْدِيهِمَا فضل من تمر فَقَالَ يَا عَلِيّ اَلا تقلب ابنى قبل اَن يشْتَد الْحر قَالَ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٌ فَلَو جَلَست يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اجمع لفاطمة فضل تمرات فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اجْتمع لفاطمة فضل من تمر فَجعله فِيْ خرقَة ثُمَّ اقبل فَحمل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحدهمَا وَعلى الْاٰخر حَتّٰى اقلبهما - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ سیّدہ فاطمہ ﷝ بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بچے یعنی حسن اور حسین کہاں ہیں؟ سیّدہ فاطمہ ﷝ بیان کرتی ہیں: اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ جسے کوئی چکھنے والا چکھ سکے' حضرت علی ﷜ نے فرمایا: تم ان دونوں کو لے جاؤ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ رونے نہ لگ پڑیں' اور تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے' پھر حضرت علی ﷜ فلاں یہودی کے پاس گئے' تو ان کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی' حضرت علی ﷜ نے ان دونوں بچوں کو پایا کہ وہ کھیل رہے تھے' اور ان کے پاس کچھ اضافی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم میرے بچوں کو گرمی شدید ہونے سے پہلے واپس نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی ﷜ نے عرض کی: ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے' یارسول اللہ! اگر آپ تشریف فرما رہیں (یعنی یہ بچے آپ کے پاس رہیں)' تاکہ میں فاطمہ کے لئے بھی کچھ حاصل کرلوں (تو مناسب ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ بیٹھے رہے' یہاں تک کہ میں نے فاطمہ کے لئے بھی کچھ کھجوریں حاصل کرلیں' انہیں کپڑے میں ڈالا' پھر میں آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک (بچے) کو مجھے پکڑایا' پھر دوسرے کو پکڑایا' یہاں تک کہ میں ان دونوں کو لے کے واپس آ گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4997 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرنَا عرس عَلِيّ وَفَاطِمَة فَمَا رَأينَا عرسا كَانَ أحسن مِنْهُ حشونا الْفراش يَعْنِي من الليف وأوتينا بِتَمْر وزيت فاكلنا وَكَانَ فراشها لَيْلَة عرسها إهَاب كَبْش

رَوَاهُ الْبَزَّار - الإهاب الْجلد وَقيل غير الْمَدْبُوغ

❀❀ حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی ﷜ اور سیدہ فاطمہ ﷝ کی شادی میں شریک ہوئے تھے' ہم نے ان سے زیادہ اچھی شادی اور کسی کی نہیں دیکھی' ہم نے ان کے بچھونے میں پتے بھرے تھے' کھجوریں اور زیتون کا تیل لایا گیا تھا' ہم نے اسے کھایا تھا' اور شادی کی رات' اُن کا جو بچھونا تھا' وہ دنبے کی کھال کا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

لفظ اہاب سے مراد کھال ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ کھال ہے' جو دباغت شدہ نہ ہو۔

4998 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة إِلَى عَلِيّ بعث مَعَهَا بخميل قَالَ عَطاءٍ مَا الخَمِيْل قَالَ قطيفة ووسادة من أدم حشوها لِيف وإذخر وقربة كَانَا يفترشان الخميل ويلتحفان بنصفِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة عَطاءِ بن السَّائِب وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه عَن عَطاءِ بن السَّائِب أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :قَالَ جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة فِيْ خَمِيْلَة ووسادة أدم حشوها لِيف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ ﷝ کی حضرت علی ﷜ کے ساتھ رخصتی کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ ﷝ کے ہاں ایک چادر بھی بھیجی۔

عطاء نے دریافت کیا: خمیل کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: چادر کو' اس کے علاوہ چمڑے کا ایک تکیہ تھا' جس میں پتے

بھرے ہوئے تھے' اوراذخر بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ تھا' وہ دونوں (نصف چادر) نیچے چادر بچھا لیتے تھے اور اس کا نصف حصہ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عطاء بن سائب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں ایک چادر اور چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ دیا تھا' جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی۔

4999 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت منا امْرَأَة تجْعَل فِي مزرعة لَهَا سلقا فَكَانَت إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة تنْزع أُصُول السلق فتجعله فِي قدر ثُمَّ تجْعَل قَبْضَة من شعير تطحنه فَتكون أُصُول السلق عرقه قَالَ سهل كُنَّا ننصرف إِلَيْهَا من صَلَاة الْجُمُعَة فنسلم عَلَيْهَا فتقرب ذَٰلِكَ الطَّعَام إِلَيْنَا فَكُنَّا نتمنى يَوْم الْجُمُعَة لطعامها ذَٰلِك

وَفِي رِوَايَة: لَيْسَ فِيهَا شَحم وَلَا ودك وَكُنَّا نفرح بِيَوْم الْجُمُعَة-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے یہاں کی ایک عورت اپنے کھیت میں چقندر لگایا کرتی تھی' جب جمعہ کا دن ہوتا تھا' تو وہ چقندر کی جڑیں اتار لیتی تھی' انہیں ہنڈیا میں ڈالتی تھی' پھر مٹھی بھر جو لے کر انہیں گوندھتی تھی' تو چقندر کی جڑیں اس کا سالن ہوتا تھا' حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس جاتے تھے' تو اسے سلام کرتے تھے' وہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی تھی' تو ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کے خواہش مند ہوا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں نہ چربی ہوتی تھی' نہ ہی تری ہوتی تھی' ہم جمعہ کے دن بڑے خوش ہوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5000 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَه إِلَّا هُوَ إِن كنت لأعتمد بكبدي على الأَرْض من الْجُوع وَإِن كنت لأشد الْحجر على بَطْني من الْجُوع وَلَقَد قعدت يَوْمًا على طريقهم الَّذِي يخرجُون مِنْهُ فَمر بِي أَبُو بَكْر فَسَأَلته عَن آيَة فِي كتاب الله مَا سَأَلته إِلَّا ليستتبعني فَمر فَلم يفعل ثُمَّ مر عمر فَسَأَلته عَن آيَة من كتاب الله مَا سَأَلته إِلَّا ليستتبعني ثُمَّ مر أَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِين رَآنِي وَعرف مَا فِي وَجْهي وَمَا فِي نَفسِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَة قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحق وَمضى فَاتَّبَعته فَاسْتَأْذن فَأذن لَهُ فَدخل فَوجدَ لَبَنًا فِي قدح فَقَالَ من أَيْن هَذَا اللَّبن قَالُوا أهداه لَك فلَان أَو فُلَانَة قَالَ يَا أَبَا هر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحق إِلَى أَهْل الصّفة فادعهم لي قَالَ وَأَهْل الصّفة أضياف الإِسْلَام لَا يأوون على أَهْل وَلَا

5000-صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب: کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ - حدیث: 6097صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر برکۃ اللہ جل وعلا فی اللبن الیسیر للمصطفی صلی اللہ - حدیث: 6629المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الہجرۃ' حدیث: 4233السنن الکبرٰی للنسائی - سورۃ الرعد' سورۃ الإخلاص - حدیث: 11382السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاۃ' جماع أبواب الصلاۃ بالنجاسۃ وموضع الصلاۃ من مسجد وغیرہ - باب المسلم یبیت فی المسجد' حدیث: 4033مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 10462الشریعۃ للآجری - کتاب الإیمان والتصدیق بأن الجنۃ والنار مخلوقتان' باب ذکر دلائل النبوۃ - حدیث: 1047

مَال وَلَا عَلَى احد اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَة بعث بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يتناول مِنْهَا شيئا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّة ارسل اِلَيْهِمْ وَاَصَاب مِنْهَا واشركهم فِيهَا فساء نى ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبن فِيْ اَهْلِ الصُّفة كنت اَحَق اَن اُصِيب من هٰذَا اللَّبن شربة اتقوى بِهَا فَاِذَا جاؤوا اَمرنِي فَكنت اَنَا اعطيهم وَمَا عَسى اَن يبلغنِي من هٰذَا اللَّبن وَلَمْ يكن من طَاعَة اللّٰه وَطَاعَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُد فاتيتهم فدعوتهم فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذن لَهُمْ وَاَخذُوا مجَالِسهمْ من الْبَيْت قَالَ يَا اَبَا هر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذ فاعطهم فَاَخذت الْقدح فَجعلت اعطيه الرجل فيشرب حَتّٰى يروى ثُمَّ يرد عَلَيَّ الْقدح حَتّٰى انْتَهَيْت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد رُوِيَ الْقَوْم كلهم فَاَخذ الْقدح فَوَضعه على يَده فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بقيت اَنَا وَاَنْت قلت صدقت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقعد فَاشْرَبْ فَشَرِبت فَقَالَ اشرب فَشَرِبت فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشرب حَتّٰى قلت لَا وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ لَا اجد مسلكا قَالَ فَاَرنِي فاعطيته الْقدح فَحَمدَ اللّٰه تَعَالٰى وسمى وَشرب الفضلة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین کے ساتھ ملا دیتا تھا اور میں بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا' ایک دن میں لوگوں کے راستے پر بیٹھا ہوا تھا' جہاں سے لوگ گزرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے' میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے ان سے صرف اس مقصد کے لئے دریافت کیا تھا' تا کہ وہ مجھے ساتھ لے کر جائیں گے (اور کچھ کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے' اور انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے' میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا' تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے (لیکن انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا) پھر حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' اور میرے چہرے پر اور میرے من میں جو کچھ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اندازہ ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھ آؤ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے' میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیالہ ملا جس میں دودھ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا: فلاں شخص نے' یا فلاں عورت نے آپ تحفے کے طور پر بھیجا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کے لاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے' ان کا کوئی گھر بار اور مال و متاع نہیں تھا' جب بھی صدقے کی کوئی چیز آتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھجوا دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس میں سے کچھ بھی استعمال نہیں کرتے تھے' اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیغام بھیج کر اس میں سے کچھ انہیں دیتے تھے' اس تحفے میں انہیں شریک کر لیتے تھے' مجھے یہ بات بہت بری لگی' میں نے سوچا کہ اتنا سا دودھ' اہل صفہ کے کیا کام آئے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ میں یہ دودھ پیوں اور اس کے ذریعے قوت حاصل کروں' اگر وہ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دے دیں گے کہ یہ

میں اُن کو دوں' اور پھر اس دودھ میں سے مجھ تک کچھ نہیں پہنچے گا' لیکن بہر حال اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں تھا' میں ان لوگوں کے پاس آیا اور انہیں بلا کے لایا' وہ لوگ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت عطا کی' وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ لو اور انہیں دو! میں نے پیالہ پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا' اس نے پی لیا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گیا' تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا (یہاں تک کہ سب لوگوں کو پلانے کے بعد) میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ سب لوگ سیر ہو چکے تھے' نبی اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑ کر اپنے دست مبارک میں رکھا اور مسکرائے' آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو! میں نے پی لیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا آپ ﷺ مسلسل یہی کہتے رہے' اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اب مجھے اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ملتی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے دو! میں نے وہ پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' بسم اللہ پڑھی اور باقی بچا ہوا دودھ پی لیا۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5001 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اكثر اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاِنِّیْ كنت اَلزم رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشبع بَطْنِی حِيْنَ لَا آكل الخمير وَلَا ألبس الْحَرِيْر وَلَا يخدمنی فلَان وفلانة وَكنت ألصق بَطْنِی بالحصباء من الْجُوْع وَاِن كنت لأستقرىء الرجل الْآيَة هِيَ معي لكي يَنْقَلِب بِي فيطعمنی وَكَانَ خير النَّاس للْمَسَاكِين جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب كَانَ يَنْقَلِب بِنَا فيطعمنا مَا كَانَ فِیْ بَيته حَتّٰی اِن كَانَ ليخرج اِلَيْنَا العكة الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَیْءٌ فنشقها فنلعق مَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفظه قَالَ اِن كنت لأسأل الرجل من اَصْحَاب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْآيَات من الْقُرْآن اَنا اَعْلَمُ بهَا مِنْهُ مَا اساله اِلَّا ليطعمنی شَيْئًا وَكنت اِذا سَاَلت جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب لم يجبنی حَتّٰی يذهب بِی اِلَی منزله فَيَقُوْلُ لامرأته اَسمَاء اطعمينا فَاِذَا اطعمتنا اجابنی وَكَانَ جَعْفَر يحب الْمَسَاكِين وَيجْلس اِلَيْهِمْ ويحدثونه وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكنيه بِاَبِی الْمَسَاكِين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: ابوہریرہ بکثرت روایات نقل کرتا ہے' حالانکہ میں پیٹ کی بھوک ختم کر کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا' میں نہ تو عمدہ کھانا کھاتا تھا اور نہ ریشمی لباس پہنتا تھا اور نہ ہی فلاں مرد یا فلاں عورت میری خدمت کیا کرتے تھے' بعض اوقات بھوک کی شدت کی وجہ سے' میں اپنا پیٹ کنکریوں کے ساتھ لگا دیتا تھا اور میں کسی شخص سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا تھا' تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور مجھے کچھ کھلا دے' غریبوں کے حق میں لوگوں میں سب سے بہتر حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' وہ ہمیں ساتھ لے جایا کرتے تھے' اور ان کے گھر میں جو بھی موجود ہوتا' وہ ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ بعض اوقات وہ ہمارے سامنے کوئی کپی لے آتے تھے' جس میں کوئی چیز نہیں ہوتی

تھی' تو ہم اسے چیر کر اس میں جو لگا ہوا ہوتا تھا' اس کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صاحب سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا' جس کے بارے میں' میں ان سے زیادہ جانتا تھا' میں نے ان سے صرف اس لئے دریافت کیا ہوتا تھا' تاکہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں' میں جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کچھ دریافت کرتا تھا' تو وہ مجھے کوئی جواب نہیں دیتے تھے' پہلے وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاتے تھے' اور اپنی اہلیہ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے تھے: تم ہمیں کچھ کھانے کے لئے دو! جب وہ ہمیں کچھ کھلا دیتی تھیں' تو پھر وہ مجھے سوال کا جواب دیتے تھے' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت رکھتے تھے' ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے' اور ان کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' رکھی ہوئی تھی۔

5002 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ كُنَّا عِنْد اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَان ممشقان من كتَّان فمخط فِىْ اَحدهمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ يمتخط اَبُوْ هُرَيْرَة فِى الْكَتَّان لقد رَاَيْتنِىْ وَاِنِّىْ لأخر فِيْمَا بَيْن مِنْبَر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة من الْجُوْع مغشيا عَلَىّ فَيَجِىْء الجائى فَيَضَع رجله على عنقِى يرى اَن بِى الْجُنُون وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْع -رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَصَححهُ

الْمشق بِكَسْر الْمِيم الْمغرَة وثوب ممشق مصبوغ بهَا

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے جسم پر کتان کے بنے ہوئے دو کپڑے تھے' انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے کے ذریعے ناک صاف کی' پھر فرمایا: بہت اچھے ابوہریرہ' بہت اچھے ابوہریرہ! تم کتان کے ساتھ ناک صاف کر رہے ہو؟ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے' زمین پر پڑا ہوا ہوتا تھا' مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی' کوئی شخص آتا تھا' تو آ کے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا تھا' اسے یہ محسوس ہوتا تھا کہ مجھے جنون کا دورہ پڑا ہے' حالانکہ یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ مشق کا مطلب وہ کپڑا ہے جسے رنگ کیا گیا ہو۔

5003 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا صلى بِالنَّاسِ يخر رجال من قامتهم فِى الصَّلَاة من الْخَصَاصَة وهم اَصْحَاب الصّفة حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَاب هؤُلَاءِ مجانين اَوْ مجانون فَاِذَا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصرف اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا لكم عِنْد اللّٰه لأحببتم اَن تزدادوا فاقة وحاجة . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح وَابْن حبان فِىْ صَحِيْحه

الْخَصَاصَة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِىَ الْفَاقَة والجوع

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' تو نماز کے دوران کچھ لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے' یہ اصحاب صفہ ہوتے تھے' یہاں تک کہ دیہاتی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ

پاگل ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی اور آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تمہارے لئے کیا اجر و ثواب ہے' تو تم لوگ اس بات کے خواہش مند ہو گے' کہ تمہارے فاقہ اور حاجت میں اضافہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''خصاصہ'' سے مراد فاقہ اور بھوک ہے۔

5004 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لَمْ اَطْعَمْ فَجِئْتُ اُرِيدُ الصّفة فَجعلت اسقط فَجعل الصّبيان يَقُوْلُوْنَ جن اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَجعلت اناديهم وَاَقُوْلُ بل اَنْتُمُ المجانين حَتّٰى انتهينا اِلَى الصّفة فَوَافَقت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بقصعتين من ثريد فَدَعَا عَلَيْهَا اَهْلِ الصّفة وهم يَاْكُلُوْنَ مِنْهَا فَجعلت اتطاول كي يدعوني حَتّٰى قَامَ الْقَوْمِ وَلَيْسَ فِي الْقَصعَة اِلَّا شَیْءٌ فِیْ نواحي الْقَصعَة فَجمعه رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَت لقْمَة فَوَضعه على اَصَابِعه فَقَالَ لي كل باسم الله فوالذي نَفسِي بِيَدِهٖ مَا زلت آكل مِنْهَا حَتّٰى شبعت—رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا' میں صفہ کے چبوترے پر آنے لگا تو گر پڑا' تو بچوں نے یہ کہنا شروع کیا: ابوہریرہ کو جنون ہو گیا ہے' میں نے انہیں بلند آواز میں پکار کر کہا: جی نہیں بلکہ تم پاگل ہو' یہاں تک کہ ہم لوگ اسی طرح صفہ کے چبوترے کے پاس آ گئے پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی آپ ﷺ کے پاس ثرید کے دو پیالے لائے گئے تھے آپ ﷺ نے اہل صفہ کو کھانے کے لئے بلوایا وہ لوگ ان میں سے کھانے لگے میں خود کو نمایاں کر رہا تھا تاکہ آپ ﷺ مجھے بھی بلائیں' یہاں تک کہ سب لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے اور پیالے میں' اس کے اطراف میں صرف تھوڑی سی چیز موجود تھی' نبی اکرم ﷺ نے اسے جمع کیا' تو وہ ایک لقمہ بنا' وہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیوں پر رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر تم کھا لو! (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس ایک لقمے کو کھاتا رہا' یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5005 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ اَقمت مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لي ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْد حجرَة عَائِشَة لقد رَاَيْتنَا وَمَا لنا ثِيَاب اِلَّا الأبراد الخشنة وَاِنَّهٗ لَيَاْتِیْ على اَحَدنَا الْاَيَّام مَا يجد طَعَاما يُقيم بِهٖ صلبه حَتّٰى اِن كَانَ اَحَدنَا لَيَاْخُذ الْحجر فيشد بِهٖ على اَخمص بَطْنه ثُمَّ يشده بِثَوْبِهٖ ليقيم صلبه رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ٹھہرا ہوا تھا' ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہم اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس موجود تھے' انہوں نے بتایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ اس وقت ہمارے پاس صرف موٹے اور کھردرے کپڑے ہوتے تھے' اور ہم پر ایسے دن بھی آتے تھے کہ ہمیں کھانے کے لئے

اتنا بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے ذریعے پشت سیدھی ہو سکے' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص پتھر لے کر اسے اپنے پیٹ پر باندھ لیتا تھا' وہ اسے کپڑے کے ذریعے باندھ لیتا تھا' تاکہ اس کی پشت سیدھی رہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5006 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجُوْعِ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابه فَقَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زمَان يغدى على اَحَدُكُمْ بالقصعة من الثَّرِيد وَيرَاح عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ- رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہرے پر بھوک محسوس کی تو ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب تم میں سے کسی ایک کے پاس صبح کے وقت ثرید کا پیالہ لایا جائے گا' اور شام کے وقت اس جیسا ایک اور (پیالہ) لایا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اُس وقت کے مقابلے میں' آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5007 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ غزَاة لنا فلقينا اُنَاسًا من الْمُشْركين فاجهضناهم عَن مِلَّة لَهُمْ فوقعنا فِيْهَا فَجعلنَا نَاْكُل مِنْهَا وَكُنَّا نسمع فِي الْجَاهِلِيَّة اَنه من اكل الْخبز سمن فَلَمَّا اكلنَا ذٰلِكَ الْخبز جعل اَحَدنَا ينظر فِيْ عطفيه هَلْ سمن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اجهضناهم اَي ازلناهم عَنْهَا واعجلناهم

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں شریک ہوئے' ہمارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے سامنا ہوا' ہم نے انہیں جلدی بھاگنے پر مجبور کر دیا' اور ان کا سازوسامان حاصل کرنا شروع کیا' ہم وہ سازوسامان کھاتے تھے' ہم نے زمانہ جاہلیت میں یہ بات سن رکھی تھی کہ جو شخص روٹی کھاتا ہے' وہ موٹا ہو جاتا ہے' جب ہم روٹی کھاتے تھے تو ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو کی طرف دیکھتا تھا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ ''اجہضنہم'' کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انہیں بھگا دیا اور جلدی کا شکار کیا۔

5008 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامر علينَا اَبَا عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَلْتَقِي عير قُرَيْش وزودنا جرابا من تمر لم نجد لنا غَيره فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَة يُعْطِينَا تَمْرَة تَمْرَة فَقيل كَيفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بهَا قَالُوْا نمصها كَمَا يمص الصَّبِي ثُمَّ نشرب عَلَيْهَا من المَاء فتكفينا يَوْمنَا اِلَى اللَّيْل وَكُنَّا نضرب بعصينا الْخبط ثُمَّ نبله فناكله..... فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا' ہم قریش کے لشکر کی تلاش میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھجوروں کا ایک توڑا زادِ راہ کے طور پر دیا تھا' ہمیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک' ایک کھجور دیا کرتے تھے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: آپ

لوگ اس کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اسے چوس لیتے تھے' جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے' پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے تھے پھر وہ ہمارے لئے پورے دن' یعنی رات تک کے لئے کافی ہو جاتی تھی اور پھر ہم اپنے عصا کے ذریعے پتے جھاڑ لیتے تھے' اور تر کر لیتے تھے اور کھا لیتے تھے...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5009 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَصَابَهُم جوع وهم سَبْعَة قَالَ فَاَعْطَانِىَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تمرات لكل اِنْسَان تَمْرَة-رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی وہ سات افراد تھے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات کھجوریں دیں' ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک کھجور تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5010 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن كَانَ الرجل من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ عَلَيْهِ ثَلَاثَة اَيَّام لَا يجد شَيْئا يَاْكُلهُ فَيَاْخُذ الْجلْدَة فيشويها فيأكلها فَاِذَا لم يجد شَيْئا اخذ حجرا فَشد صلبه-رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْجُوع بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب پر تین دن ایسے بھی آئے کہ جب انہیں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملا' تو انہوں نے چمڑا لے کر اسے بھونا اور اسے کھا لیا' پھر جب انہیں کچھ نہیں ملا' تو انہوں نے پتھر لے کر اسے اپنی پشت پر باندھ لیا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5011 - وَعَنْ سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّى لأوّل الْعَرَب رمى بِسَهْم فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه وَلَقَد كُنَّا نغزو مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الحبلة وَهٰذَا السمر حَتّٰى اِن كَانَ اَحَدنَا ليضع كَمَا تضع الشَّاة مَا لَهُ خلط-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

الْحَبل بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَاِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة والسمر بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَضم الْمِيم كِلَاهُمَا من شجر الْبَادِيَة

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عربوں میں وہ پہلا شخص ہوں' جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تھا' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے تھے' ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا' صرف درختوں کے پتے ہوتے تھے' یا اس ''سمر'' (نامی جنگلی) درخت کے پتے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص یوں پاخانہ کرتا تھا' جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے کہ اس میں کچھ ملا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ حبل پر 'ح' پر پیش ہے' ب' ساکن ہے' لفظ ''سمر'' سے مراد جنگل کا ایک درخت ہے۔

5012 - وَعَنْ خَالِدِ بْن عُمَيْر الْعَدوى قَالَ خطبنَا عتبَة بن غَزْوَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَمِيرا بِالْبَصْرَةِ

فَحَمِدَ اللهَ وَاثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اما بعد فَإِن الدُّنْيَا قد آذنت بِصرم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبق مِنْهَا إِلَّا صبابة كَصُبَابَةِ الْإِنَاء يتصابها صَاحبهَا وَانكُمْ منتقلون مِنْهَا اِلىٰ دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا بحضرتكم فَإِنَّهُ قد ذكر لنا اَن الْحجر يلقى من شفير جَهَنَّم فَيهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَاما لَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰهِ لتملأن افعجبتم وَلَقَد ذكر لنا اَن مَا بَيْنَ مصراعين من مصاريع الْجَنَّة مسيرَة اَرْبَعِينَ عَاما وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام وَلَقَد رَأَيْتنِي سَابِع سَبْعَة مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الشّجر حَتّٰى قرحت أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وَبَيْنَ سعد بن مَالك فاتزرت بِنِصْفِهَا واتزر سعد بِنِصْفِهَا فَمَا أصبح الْيَوْم منا اَحَد اِلَّا أصبح اَمِيرا على مصر من الْاَمْصَار وَاِنِّيْ اعوذ بِاللّٰهِ اَن اكون فِيْ نَفسِي عَظِيْما وَعند اللّٰه صَغِيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

آذنت بِمد الْأَلف اَي أعلمت بِصرم هُوَ بِضَم الصَّاد وَإِسْكَان الرَّاء بِانْقِطَاع وفناء حذاء هُوَ بحاء مُهْملَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة مُشَدّدَة ممدودا يَعْنِيْ سريعة والصبابة بِضَم الصَّاد هِيَ الْبَقِيَّة الْيَسِيرَة من الشَّيْء يتصابها بتَشْدِيد الْمُوَحدَة قبل الْهَاء اَي يجمعها والكظيظ بِفَتْح الْكَاف وظاء ين معجمتين هُوَ الْكثير الممتلىء ۔

❀❀ خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے بتایا: وہ بصرہ کے امیر تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! کیونکہ دنیا کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ اس نے فنا ہو جانا ہے اور جلدی سے رخصت ہو جانا ہے اس میں سے صرف اتنی ہی چیز باقی رہ گئی ہے جو کسی برتن کے نیچے رہ گئی ہوتی ہے جسے آدمی جمع کرتا ہے اور تم لوگوں کو یہاں سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا جو زائل نہیں ہوگا تو تم سے جو کچھ بھی ہو سکے تم اس بھلائی کے ہمراہ منتقل ہونا کیونکہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں ڈالا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر بھی اس گڑھے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا اور اللہ کی قسم! وہ بھر دی جائے گی کیا تم لوگ اس بات پر حیران ہوتے ہو؟ ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اس پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے وہ جگہ تنگ پڑ جائے گی مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات افراد میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درخت کے پتے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں میں نے ایک چادر لی اسے دو حصوں میں تقسیم کیا نصف حصہ میں نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور نصف حصہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور آج ہم میں سے ہر ایک فرد کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے گمان کے مطابق بڑا ہوؤں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوؤں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آذنت کا مطلب اس نے یہ بات بتادی ہے لفظ بصرم سے مراد انقطاع اور فنا ہونا ہے لفظ حذاء کا مطلب جلدی سے ہونا ہے لفظ صبابہ کا مطلب تھوڑی سی بچی ہوئی چیز ہے لفظ یتصابھا کا مطلب وہ اسے جمع کرتا ہے لفظ کظیظ کا مطلب بہت زیادہ اور بھرا ہوا ہونا ہے۔

5013 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ رَاَیْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لحسبت انما ریحنا الضَّأن اِنَّمَا لباسنا الصُّوف وطعامنا الأسودان التَّمر وَالْمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِهٖ دون قَوْلِهٖ اِنَّمَا لباسنا اِلٰی آخِره-وَتقدم فِی اللبَاس

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم میں سے بھیڑوں کی بوآیا کرتی تھی کیونکہ ہمارا لباس اونی ہوتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت امام ترمذی اور دیگر کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہے''ہمارا لباس'' اس سے لے کے آخر تک کے کلمات نہیں ہیں' یہ روایت اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5014 - وَعَنْ خباب بن الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هاجرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نلتمس وَجه اللّٰه فَوَقع أجرنا على اللّٰه فمنا من مَاتَ لم يَأْكُل من اجره شَيْئًا مِنْهُم مُصعب بن عُمَيْر قتل يَوْم اُحد فَلَمْ نجد مَا نكفنه بِهٖ اِلَّا بردة اِذا غطينا بهَا رَأسه خرجت رِجْلَاهُ وَاِذَا غطينا رجلَيْهِ خرج رَأسه فَامرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نغطي رَأسه وَاَن نجْعَل على رجلَيْهِ من الْإِذْخر وَمنا من أينعت لَهٗ ثَمَرَته فَهُوَ يهدبها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار

الْبردَة كسَاء مخطط من صوف وَهِي النمرة أينعت بياء مثناة تحت بعد الْهمزَة اَی أدركت ونضجت يهدبها بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَكسرهَا بعْدهَا بَاء مُوَحدَة اَی يقطعهَا ويجنيها

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہتے تھے' تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا' ہم میں سے کچھ لوگ انتقال کر گئے۔انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا' ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے' جو غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے' ہمیں انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک چادر ملی تھی جس کے ذریعے اگر ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں نکل آتے تھے' اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر نکل آتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے پھل کو حاصل کیا ہے' اور وہ اس میں سے چن کے کھا رہے ہیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

''البردۃ'' سے مراد کڑھائی والی اونی چادر ہے''اینعت'' سے مراد تیار ہو گیا ہے اور پک گیا ہے''یہدبھا'' یعنی وہ اس کو کاٹتا ہے اور اس کو چنتا ہے۔

5015 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْم يَعْنِیْ ابْن الأشتر اَن اَبَا ذَر حَضَره الْمَوْت وَهُوَ بالربذة فَبَكَتْ امْرَاَته فَقَالَ مَا يبكيك فَقَالَت اَبْكِي فَاِنَّهٗ لَا يَد لي بِنَفسِك وَلَيْسَ عِنْدِي ثوب يسع لَك كفنا قَالَ لَا تبكي فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ

اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليموتن رَجُلٌ مِّنكُمْ بفلاة من الْاَرْض يشهده عِصَابَة من الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فكل من كَانَ معى فِي ذٰلِكَ الْمجْلس مَاتَ فِيْ جمَاعَة وقرية فَلَمْ يبْق مِنْهُم غَيْرِي وَقد اَصبَحت بالفلاة اَمُوْت فراقبي الطَّرِيْق فَاِنَّكَ سَوف ترين مَا اَقُوْل فَاِنِّيْ وَاللّٰه مَا كذبت وَلَا كذبت

قَالَت واَنى ذٰلِكَ وَقد انْقَطع الْحَاج قَالَ راقبي الطَّرِيْق

قَالَ فَبينا هِيَ كَذٰلِكَ اِذا هِيَ بالقوم تخب بهم رواحلهم كَاَنَّهُمُ الرخم فَاَقبل الْقَوْم حَتّٰى وقفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوْا مَا لَك فَقَالَت امْرُؤٌ من الْمُسْلِمين تكفنوه وتؤجروا فِيْهِ قَالُوْا وَمَنْ هُوَ قَالَت اَبُوْ ذَر ففدوه بآبائهم وامهاتهم وَوَضَعُوْا سياطهم فِيْ نحورها يبتدرونه فَقَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّكُمْ النَّفر الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ ثُمَّ اَصبحت الْيَوْم حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ اَن لي ثوبا من ثِيَابِي يسع كفني لم اُكفن اِلَّا فِيْهِ فَانْشُدكم بِاللّٰهِ لَا يكفنني رَجُلٌ مِّنكُمْ كَانَ عريفا اَوْ اَمِيرا اَوْ بريدا فَكل الْقَوْم قد نَالَ من ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا فَتى من الْاَنْصَار وَكَانَ مَعَ الْقَوْم قَالَ اَنا صَاحبك ثَوْبَان فِيْ عيبتي من غزل اُمِّي وَاَحَد ثوبي هٰذَيْن اللَّذِيْنَ عَلَيَّ قَالَ اَنْت صَاحِبِي

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَاِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت بعْدهَا مُوَحدَة هِيَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيهَا ثِيَابه

❀❀ ابراہیم بن اشتر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا' تو وہ اس وقت ربذہ میں موجود تھے' ان کی اہلیہ رونے لگیں' تو انہوں نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ میں آپ کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی' میرے پاس ایسا کپڑا بھی نہیں ہے' جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ روؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ایک شخص کسی ویرانے میں انتقال کرے گا' لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا''۔

اس وقت اس محفل میں' میرے ساتھ جتنے بھی لوگ موجود تھے' ان سب کا انتقال بستیوں میں اور لوگوں کے درمیان ہوا' ان میں سے میرے علاوہ کوئی باقی نہیں بچا' اور میں اب ویرانے میں مرنے لگا ہوں' تو تم راستے کا دھیان رکھنا' عنقریب تم ایسی چیز کو دیکھو گی' جو میں نے بیان کی ہے' کیونکہ نہ تو اللہ کی قسم میں نے غلط بیانی کی ہے' اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی تھی' اس خاتون نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ اب تو حاجیوں کی آمد کا بھی کوئی امکان نہیں رہا' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: تم راستے کا دھیان رکھنا' وہ خاتون راستے کا دھیان رکھے ہوئی تھی' اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ سواریوں کو لے کر آ رہے تھے' اور وہ کئی افراد تھے وہ لوگ آئے اور اس خاتون کے پاس آ کر ٹھہر گئے' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے کہا: ایک مسلمان کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے' تم لوگ ایسا کر دو' تاکہ تمہیں اس کا اجر ملے' ان لوگوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ اس خاتون نے بتایا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' تو وہ لوگ یہ کہنے لگے: ہمارے ماں باپ اُن پر فدا ہوں' پھر وہ لوگ اپنے جانوروں سے اترے اور تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف گئے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو کہ تم وہ لوگ ہو کہ جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' اور آج وہ بات پوری ہوگئی' تم لوگ دیکھ رہے

ہوا گر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جس میں مجھے کفن دیا جا سکتا ہوتا' تو مجھے اس میں ہی کفن دیا جاتا' لیکن اب میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص مجھے کفن نہ دے' جو عریف یا امیر یا برید (یعنی سرکاری عہدے پر رہا ہو) تو سب لوگوں میں سے ہر ایک شخص کسی نہ کسی عہدے پر رہا تھا' صرف انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان تھا' جو کبھی کسی عہدے پر نہیں رہا تھا' وہ ان لوگوں کے ساتھ تھا' اس نے کہا: میں ایسا کروں گا میرے پاس دو کپڑے ہیں' جو میری ماں نے تیار کیے تھے' اور ایک کپڑا میں ان میں سے دوں گا' جو میرے جسم پر ہے' تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کر لینا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''العیبۃ'' کا مطلب وہ چیز ہے' جس میں مسافر اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

5016 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَاَيْت سبْعين من اَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَيْهِ رِدَاءٍ اِمَّا اِزَار وَاِمَّا كسَاء قد ربطوا فِي اَعْنَاقهم مِنْهَا مَا يبلغ نصف السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يبلغ الْكَعْبَيْنِ فيجمعه بِيَدِهِ كَرَاهِيَة اَن ترى عَوْرَته

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اہل صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے کہ ان میں سے ہر شخص کے جسم پر یا چادر ہوتی تھی' یا تہبند ہوتا تھا' یا لپیٹنے والی چادر ہوتی تھی' جسے وہ اپنی گردن میں لپیٹ لیتا تھا' وہ اس کی نصف پنڈلیوں تک آتی تھی اور کچھ کی ٹخنوں تک بھی آتی تھی' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے سمیٹ کے رکھتا تھا' اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5017 - وَعَن عتبَة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استكسيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فكساني خيشتين فَلَقَد رَاَيْتنِي وَاَنا اَكسى اَصْحَابِي

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش الخيشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت بعدهَا شين مُعْجَمَة هُوَ ثوب يتَّخذ من مشاقة الْكَتَّان يغزل غليظا وينسج رَقِيقا

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے لباس مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو خیشہ کپڑے پہننے کے لئے دیئے' تو اپنے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے عمدہ لباس میرا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''خیشہ'' سے مراد وہ کپڑا ہے' جس کا تانا کتان سے بنا ہوا ہوتا ہے' اسے موٹا بُنا جاتا ہے' اور باناپتلا بُنا جاتا ہے۔

5018 - وَعَن يحيى بن جعدة قَالَ عَاد خبابا نَاس من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَبْشر يَا اَبَا عبد اللّٰه ترد على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَوْض فَقَالَ كَيفَ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلَى اَعلَى الْبَيْت

واسفله وَقد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ كزاد الرَّاكِب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور بولے اے ابوعبداللہ! آپ کو مبارک ہو آپ حضرت محمد ﷺ کے حوض پر آئیں گے' تو انہوں نے فرمایا: اس کی موجودگی میں کیسا ہوسکتا ہے؟ انہوں نے گھر کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(دنیا میں سے) تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف اتنی چیز کافی ہے' جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5019 - وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِيْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مَرِيض يعودهُ فَوَجَدَهُ يبكي فَقَالَ يَا خَال مَا يبكيك أوجع يشئزك ام حرص على الدُّنْيَا قَالَ كلا وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا لم نَاْخُذ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاك قَالَ سمعته يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْ من جمع الْمَال خَادِم ومركب فِيْ سَبِيْل اللّٰه وأجدني الْيَوْم قد جمعت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِيْ وَائِل عَن سَمُرَة بن سهم عَن رجل من قومه لم يسمه قَالَ نزلت على اَبِيْ هَاشم بن عتبَة فَجَاءَهُ مُعَاوِيَة فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه عَن سَمُرَة بن سهم قَالَ نزلت على اَبِيْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مطعون فَاَتَاهُ مُعَاوِيَة فَذكر الحَدِيْث

وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَلَمَّا مَاتَ حصر مَا خلف فَبلغ ثَلَاثِيْنَ درهما وحسبت فِيْهِ الْقَصعَة الَّتِيْ كَانَ يعجن فِيْهَا وفيهَا يَاْكُل

يشئزك بشين مُعْجمَة ثُمَّ همزَة مَكْسُوْرَة وزاي اي يقلقك وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے جو بیمار تھے' وہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روتے ہوئے پایا' تو بولے: اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو تکلیف تنگ کر رہی ہے؟ یا دنیا کی محبت کی وجہ سے ایسا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا ہم اس پر کاربند نہیں رہ سکے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا تھا؟ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سارے مال میں سے' ایک خادم' اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کفایت کر جاتی ہے''

اور آج میں خود کو پاتا ہوں کہ میں نے کافی کچھ جمع کیا ہوا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے ابووائل کے حوالے سے سمرہ بن سہم کے حوالے سے ان کی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہاشم بن

عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کے ٹھہرا ہوا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں سمرہ بن سہم کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں' حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کر ٹھہرا' انہیں زخمی کیا گیا تھا (یا وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت رزین نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جب ان کا انتقال ہوا' تو انہوں نے جو ترکہ چھوڑا تھا' اُسے شمار کیا گیا' تو وہ تیس درہم کا بنتا تھا' اور اس میں ایک پیالہ بھی تھا' جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے' اور اسی میں کھا بھی لیا کرتے تھے"۔

لفظ "یشزک" اس سے مراد یہ ہے کہ کیا یہ چیز آپ کو قلق کا شکار کر رہی ہے یہ وزن اور اعتبار کے ساتھ اسی مفہوم کا ہے۔

5020 - وَعَنْ عَامر بن عبد الله اَن سلمَان الْخَيْر رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ حِيْن حَضَره الْمَوْت عرفُوا مِنْهُ بعض الْجزع فَقَالُوْا مَا يجزعك يَا اَبَا عبد الله وَقد كَانَت لَك سَابِقَة فِي الْخَيْر شهِدت مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مغازى حَسَنَة وفتوحا عظاما قَالَ يجزعني اَن حبيبنا صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن فارقنا عهد اِلَيْنَا قَالَ ليكف الْمَرْء مِنْكُمْ كزاد الرَّاكِب فَهٰذَا الَّذِيْ اجزعني فَجمع مَال سلمَان فَكَانَ قِيمَته خَمْسَة عشر درهما-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا' تو لوگوں کو ان کی طرف سے پریشانی محسوس ہوئی' لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس وجہ سے پریشان ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی میں سبقت کا شرف حاصل ہے' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا ہے' اور بہت سی فتوحات میں بھی شرکت کی ہے' انہوں نے فرمایا: مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تاکید کی تھی اور فرمایا تھا:

"تم میں سے کوئی ایک شخص صرف وہ چیز حاصل کرے' جتنا کسی سوار کا زادِ راہ ہوتا ہے"

اور مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تمام مال جمع کیا گیا' تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی 'صحیح' میں نقل کی ہے۔

5021 - وَعَن عَليّ بن بذيمة قَالَ بيع مَتَاع سلمَان رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد اِلَّا اَن عليا لم يدْرك سلمَان

قَالَ الْحَافِظ وَلَوْ بسطنا الْكَلَام على سيرة السّلف وزهدهم لَكَانَ من ذٰلِكَ مجلدات لكنه لَيْسَ من شَرط كتابنَا وَاِنَّمَا أملينا هٰذِهِ النبذة اسْتِطْرَادًا تبركا بذكرهم ونموذجا لما تركنَا من سيرهم وَاللّٰه الْموفق من اَرَادَ لَا رب غَيْرِه

❀❀ علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کا بنتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے البتہ علی بن بذیمہ نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں: اگر ہم اسلاف کی سیرت اور ان کی دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں تو یہ مواد کئی جلدوں میں چلا جائے گا لیکن یہ چیز ہماری اس کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہے ہم نے ان حضرات کے تذکرے سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور نمونہ پیش کرنے کے لئے یہ چند چیزیں املاء کروادی ہیں باقی اللہ تعالیٰ ہی اس چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

7 - التَّرْغِيبُ فِي الْبكاء من خشيَة الله تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5022 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشَا فِيْ عبَادَة اللّٰه عزَّ وَجلّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِك وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّىْ اَخَاف اللّٰه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن سایہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا عادل حکمران وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5023 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر اللّٰه فَفَاضَتْ عَيناهُ من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يُصِيب الْاَرْض من دُمُوعه لم يعذب يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں یہاں تک کہ اس کے

5022- صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فضل إخفاء الصدقة - حدیث: 1774 صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاۃ' باب فضل انتظار الصلاۃ والجلوس فی المسجد وذکر دعاء الملائکة لمنتظر - حدیث: 356 مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء' بیان ثواب الإمام العادل المقسط - حدیث: 5649 صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارة - ذکر إظلال اللہ جل وعلا الإمام العادل فی ظله یوم لا' حدیث: 4550 السنن للنسائی - کتاب آداب القضاۃ' الإمام العادل - حدیث: 5309

آنسوز مین تک پہنچ جائیں' تو قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہیں ہوگا''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5024 - وَعَنْ اَبِىْ رَيْحَانَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرمت النَّار على عين دَمعَتْ اَوْ بَكت من خشيَة اللّٰه وَحرمت النَّار على عين سهرت فِىْ سَبِيْل اللّٰه وَذكر عينا ثَالِثَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِىّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آگ ایسی آنکھ پر حرام کر دی گئی ہے' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام قرار دے دی گئی ہے' جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہتی ہے''۔

راوی نے ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا تھا' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5025 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عينان لَا تمسهما النَّار عين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس فِىْ سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔

5026 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم على عينين اَن تنالهما النَّار عين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس الْاِسْلَام وَاَهله من الْكفْر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَفِىْ مُسْنده انْقِطَاع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آنکھوں کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے کہ آگ ان تک پہنچے' وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اسلام کے لئے اور اہل اسلام کے لئے' کفر کے مقابلے میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' لیکن اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

5027 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج النَّار رجل بَكَى من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يعود اللَّبن فِى الضَّرع وَلَا يجْتَمع غُبَار فِىْ سَبِيْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِىّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

لَا يلج اَى لَا يدْخل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے (وہ اس وقت تک جہنم میں داخل نہیں ہوگا) جب تک دودھ تھن میں واپس نہیں چلا جاتا اور اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ لا یلج کا مطلب ہے وہ داخل نہیں ہوگا۔

5028 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت اَفَمِنْ هٰذَا الحَدِیْثِ تعجبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ (النجم) بَكَی اَصْحَاب الصّفة حَتّٰی جرت دموعهم علی خدودهم فَلَمَّا سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حسهم بَكَی مَعَهم فبكینا ببكائه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یلج النَّار من بَكَی من خشیَة اللّٰه وَلَا یدْخل الْجَنَّة مصر علی مَعْصِیَة وَلَوْ لم تذنبوا لجاء اللّٰه بِقوم یذنبون فَیغْفر لَهُم-رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم اس بات پر حیران ہوتے ہو' اور تم ہنستے ہو' اور تم روتے نہیں ہو'

تو اصحاب صفہ رونے لگے' یہاں تک کہ ان کے آنسوان کے رخساروں پر آگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو ملاحظہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ رونے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رویا ہو' اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو کسی گناہ پر اصرار کرتا ہو' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے' پھر وہ ان کی مغفرت کردے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5029 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عینان لَا تمسهما النَّار عین باتت تكلأ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه وَعین بَكت من خشیَة اللّٰه رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنه قَالَ عینان لَا تریان النَّار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی' ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے' ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو قسم کی آنکھیں آگ نہیں دیکھیں گی''

5030 - وَرُوِیَ عَنْ زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ اتقی النَّار قَالَ بدموع عَیْنَیْك فَاِن عینا بَكت من خشیَة اللّٰه لَا تمسها النَّار اَبَدًا-رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا والاصبهانی

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کس چیز کے ذریعے آگ سے بچ سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کی وجہ سے کیونکہ جو آنکھ اللہ کے خوف کی وجہ سے روتی ہے اسے آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5031 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا حبيب العنقرى لَا يحضرنى الْآن حَاله

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچ کے رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ ابوحبیب عنقری نامی راوی کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5032 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عينان لَا تمسهما النَّار عين بَكت فِيْ جَوف اللَّيْل من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عُثْمَان عَن عَطاءِ الْخُرَاسَانِيّ وَقد وثق

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو قسم کی آنکھیں ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو نصف رات کے وقت اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزار دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عثمان کی عطاء خراسانی کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5033 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عين باكية يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عين غضت عَن محارم اللّٰه وَعين سهرت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ -رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے حوالے سے جھکی رہے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات بھر جاگتی رہے اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر جتنا آنسو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5034 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُؤمن يخرج

من عَيْنَيْهِ دموع وَإِن كَانَ مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة الله ثُمَّ تصيب شَيْئا من حر وَجهه إِلَّا حرمه الله على النَّار-رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَإِسْنَاد ابْن مَاجَه مقارب

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلتے ہیں' خواہ مکھی کے سر جتنے ہوں' اور پھر وہ آنسو اس کے چہرے تک آ جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو آگ پر حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام بیہقی اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی سند مقارب ہے۔

5035 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى الله من قطرتين وأثرين قَطْرَة دموع من خشيَة الله وقطرة دم تهراق فِي سَبِيل الله وَأما الأثران فأثر فِي سَبِيل الله وَأثر فِي فَرِيضَة من فَرَائض الله عز وَجل-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے' ایک اس آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو' اور ایک اس خون کا قطرہ' جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو' جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے' تو ایک وہ نشان' جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران زخم کی شکل میں) لگتا ہے' اور ایک وہ نشان' جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے (پیشانی پر سجدے کے نشان کے طور پر) لگتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5036 - وَعَن مُسلم بن يسَار قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغرورقت عين بِمَائِهَا إِلَّا حرم الله سَائِر ذَلِك الْجَسَد على النَّار وَلَا سَالَتْ قَطْرَة على خدها فيرهق ذَلِك الْوَجْه قتر وَلَا ذلة وَلَو أَن باكيا بَكَى فِي أمة من الْأُمَم رحموا وَمَا من شَيْء إِلَّا لَهُ مِقْدَار وميزان إِلَّا الدمعة فَإِنَّهُ تطفأ بهَا بحار من نَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هَكَذَا مُرْسلا وَفِيه راو لم يسم وَرُوِيَ عَن الْحسن الْبَصْرِيّ وَأبي عمرَان الْجونِي وخَالِد بن معدان غير مَرْفُوع وَهُوَ أشبه

❀❀ مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی آنکھ سے پانی نکل آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے جسم کو آگ پر حرام قرار دے دے گا' اور اگر اس کا قطرہ اس کے رخسار پر بہہ جاتا ہے' جس کے نتیجے میں اس کے چہرے پر وہ آنسو آ جاتا ہے (تو اس کے چہرے تک) ذلت اور رسوائی نہیں پہنچے گی' اور اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کے درمیان روتا ہے' جن پر رحم کیا گیا ہو تو ہر چیز کی کوئی مقدار اور کوئی وزن ہوتا ہے' لیکن اس آنسو کا کوئی وزن نہیں ہوگا' اس آنسو کے ذریعے اس آگ کی تپش کو بجھا دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' یہی روایت حسن بصری اور عمران جونی اور خالد بن معدان کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

5037 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکۃ قَالَ جلسنا اِلٰی عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی الحجر فَقَالَ ابکوا فَاِن لم تجدوا بکاء فتباکوا لَو تعلموا العلم لصلی اَحَدُکُمْ حَتّٰی ینکسر ظهره ولبکی حَتّٰی یَنْقَطِع صَوْته
رَوَاهُ الْحَاکِم مَرْفُوْعا وَقَالَ صَحِیح علی شرطهمَا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: تم لوگ روؤ! اگر تمہیں رونا نہیں آتا' تو رونے جیسی شکل بنالو! اگر تمہیں واقعی علم ہو تو تم میں سے کوئی ایک شخص اتنی دیر نماز ادا کرتا رہے کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے' اور اتنی دیر روتا رہے کہ اس کی آواز بند ہو جائے۔

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5038 - وَعَن مطرف عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی ولصدره أزیز کأزیز الرحا من الْبکاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ ولجوفه أزیز کأزیز الْمرجل

قَوْله أزیز کأزیز الرحا اَی صَوْت کصوت الرحا وَیُقَال أزت الرحا اِذا صوتت والمرجل الْقدر وَمَعْنَاهُ اَن لجوفه حنینا کصوت غلیان الْقدر اِذا اشْتَدَّ

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے' ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ کے پیٹ (یعنی سینے) میں سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

متن کے یہ الفاظ'' ازیز کازیز الرحا'' سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے' یہ بات کہی جاتی ہے: ازت الرحا- اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کی آواز آرہی ہو۔

لفظ ''مرجل'' کا مطلب ہنڈیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ (یعنی سینے) سے یوں آواز آتی تھی' جس طرح ہنڈیا اُبلنے کے دوران' اُس میں سے آواز آتی ہے۔

5039 - وَعَن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا کَانَ فِینَا فَارس یَوْم بدر غیر الْمِقْدَاد وَلَقَد رَاَیْتنَا وَمَا فِینَا اِلَّا نَائِم اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة یُصَلِّی ویبکی حَتّٰی أصبح

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے دن' حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ' ہمارے درمیان کوئی اور گھڑسوار نہیں تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو گیا تھا' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درخت کے نیچے مسلسل نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5040 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ ناجى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام بِمائَة الف وَاَرْبَعين الف كلمة فِىْ ثَلَاثَة اَيَّام وَكَانَ فِيْمَا ناجاه بِه اَن قَالَ يَا مُوسَى اِنَّهُ لم يتصنع اِلَىّ المتصنعون بِمثل الزّهْد فِى الدُّنْيَا وَلَمْ يتقرب اِلَىّ المتقربون بِمثل الْورع عَمَّا حرمت عَلَيْهِم وَلَمْ يتعبد اِلَىّ المتعبدون بِمثل الْبكاء من خشيتى فَذكر الحَدِيْث اِلى اَن قَالَ وَاما البكاؤون من خشيتى فَاُولَئِكَ لَهُمْ الرفيق الْاَعْلَى لَا يشاركون فِيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ والأصبهانى وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کی شکل میں کلام کیا' جو تین دن میں ہوا' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو ارشاد فرمایا تھا' اس میں یہ بات بھی تھی: اُس نے فرمایا:

"اے موسیٰ! میری بارگاہ کے لیے' کوئی بھی عمل اختیار کرنے والے' اس جیسا عمل نہیں کریں گے' جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مانند ہو' اور میری بارگاہ میں قرب حاصل کرنے والے لوگ کوئی بھی ایسا عمل نہیں کریں گے' جو پرہیزگاری کی مانند ہو' جو پرہیزگاری ان چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہے' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہیں' اور میری عبادت کرنے والے لوگ کسی بھی طرح سے میری عبادت نہیں کریں گے' جو (عبادت) میرے خوف کی وجہ سے رونے کی مانند ہو"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

"جہاں تک میرے خوف کی وجہ سے رونے والے لوگوں کا تعلق ہے' تو وہ لوگ رفیق اعلیٰ میں رہیں گے' جہاں ان کے ساتھ کوئی اور حصہ دار نہیں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

5041 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجاة قَالَ امسك عَلَيْك لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِىّ كلهم مَن طَرِيْق عبيد الله بن زحر عَن عَلىّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان کو روک کے رکھو! تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو (یعنی اپنے گھر میں رہو) اور اپنے گناہوں پر روؤ"

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے عبداللہ بن زحر' علی بن یزید' قاسم کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5042 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك نفسه ووسعه بيته وبكى على خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنی ذات کا مالک ہو (یعنی خود پر قابو رکھے) اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو' اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

5043 - وَعَنِ الْهَيْثَم بن مَالك انه قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبكى رجل بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو شهدكم الْيَوْم كل مُؤْمِن عَلَيْهِ من الذُّنُوب كأمثال الْجبَال الرواسِي لغفر لَهُم ببكاء هٰذَا الرجل وَذٰلِكَ اَن الْمَلَائِكَة تبْكِي وَتَدْعُو لَهُ وَتقول اللّٰهُمَّ شفع البكائين فِيْمَن لم يبك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ هٰذَا الحَدِيْثُ مُرْسلا

❀❀ حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود ایک شخص رونے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آج تمہارے سامنے اس طرح کی صورت حال ہو کہ ہر مومن کے گناہ اتنے زیادہ ہوں کہ جتنے مضبوط پہاڑ ہوتے ہیں' تو اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے ان سب کی مغفرت ہو جاتی تھی' اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے بھی رونے لگے تھے' اور اس کے لئے دعا کرنے لگے تھے' اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو رونے والوں کی سفارش' ان لوگوں کے حق میں قبول فرمالے' جو نہیں روتے ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

5044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما انزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوا قوا اَنفسكُمْ واهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِيم) تلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على اَصْحَابه فَخر فَتى مغشيا عَلَيْهِ فَوضع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَاِذَا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّةِ فَقَالَ اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن بَيْننَا فَقَالَ اَوما سَمِعْتُمْ قَوْله تَعَالٰى ذٰلِكَ لمن خَافَ مقَامِي وَخَافَ وَعِيد (ابراهيم)-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: تو ایک نوجوان گر گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا' تو وہ حرکت کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان! تم لا الہ الا اللہ پڑھو' اس نے یہ کلمہ پڑھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کی خوشخبری دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ!

کیا ہمارے درمیان میں سے (یہ خوشخبری اس نوجوان کے لئے خاص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''یہ چیز اس شخص کے لئے ہے' جو میری ذات سے ڈر جائے اور وعید سے خوف زدہ ہو جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5045 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة فَقَالَ أوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَالف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِىَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يطفا لهيبها قَالَ وَبَيْنَ يَدى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل اسود فَهَتَفَ بالبكاء فَنزل عَلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلام فَقَالَ من هٰذَا الباكى بَيْنَ يَدَيك قَالَ رجل من الْحَبَشَة وَاثْنى عَلَيْهِ مَعْرُوفا قَالَ فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ وارتفاعى فَوق عَرْشِى لَا تبْكى عين عبد فِى الدُّنْيَا من مخافتى اِلَّا اكثرت ضحكها فِى الْجَنَّة رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ والأصبهانى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا ایندھن' انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' اب وہ تاریک سیاہ ہے' اور اس کے انگارے نہیں بجھیں گے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک سیاہ فام شخص موجود تھا' وہ اونچی آواز میں رونے لگا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے دریافت کیا: آپ کے سامنے رونے والا یہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کی تعریف کی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' اور عرش پر اپنے بلند ہونے کی قسم ہے' کہ دنیا میں جو بھی بندہ میرے خوف کی وجہ سے روئے گا' تو میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا''۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5046 - وَرُوِىَ عَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اقشعر جلد الْعَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِى الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِىّ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے' کسی انسان کی جلد کپکپانے لگے' تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں' جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5047 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ کُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تحت شَجَرَۃ فھاجت الرِّیح فَوَقَع مَا کَانَ فِیْھَا من ورق نخر وَبَقِی مَا کَانَ من ورق اَخضر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مثل ھٰذِہِ الشَّجَرَۃ فَقَالَ الْقَوْم اللّٰہ وَرَسُولہ اَعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤْمِنِ اِذا اقشعر من خشیَۃ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنہُ ذُنُوبہ وَبقیت لَہٗ حَسَنَاتہ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ہوا چلی اور خشک پتے نیچے گر گئے اور سبز پتے درخت پر رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مومن شخص پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کپکپی طاری ہوتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں اسی طرح باقی رہ جاتی ہیں''۔

8 - التَّرْغِیْب فِیْ ذکر الْمَوْت وَقصر الأمل والمبادرۃ بِالْعَمَلِ وَفضل طول الْعُمر لمن حسن عمله وَالنَّھْی عَن تمنی الْمَوْت

باب: موت کا یاد کرنے' کم زندگی کی امید رکھنے' عمل کرنے میں جلدی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس شخص کے لئے طویل عمر ہونے کی فضیلت' جس کا عمل اچھا ہو اور موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

5048 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثرُوا ذکر ھَاذم اللَّذَّات یَعْنِیْ الْمَوْت

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ وَزَاد فَاِنَّہٗ مَا ذکرہ اَحَد فِیْ ضیق اِلَّا وسعہ وَلَا ذکرہ فِیْ سَعَۃ اِلَّا ضیقھا عَلَیْہِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو'' نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص بھی اسے یاد کرے گا' تو اگر وہ تنگی میں ہوگا' تو اسے وہ گنجائش والی محسوس ہوگی' اور اگر وہ شخص گنجائش میں ہوگا اور اسے یاد کرے گا' تو وہ چیز اسے تنگ محسوس ہوگی''۔

5049 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثرُوا ذکر ھَاذم اللَّذَّات یَعْنِیْ الْمَوْت فَاِنَّہٗ مَا کَانَ فِیْ کثیر اِلَّا قلله وَلَا قَلِیل اِلَّا جزاہ - رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو''۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ''اگر وہ شخص

کثرت میں ہوگا' تو اسے تھوڑا سمجھے گا' اور اگر قلت میں ہوگا' تو اسے حصوں میں کردے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5050 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِمَجْلِس وهم يَضْحَكُوْنَ فَقَالَ اَكْثرُوْا من ذكر هاذم اللَّذَّات اَحْسبهُ قَالَ فَاِنَّهُ مَا ذكره اَحَد فِيْ ضيق من الْعَيْش اِلَّا وَسعه وَلَا فِيْ سَعَة اِلَّا ضيقه عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَتقدم فِيْ بَاب التَّرْهِيب من الظُّلم حَدِيْثُ اَبِيْ ذَر وَفِيْهِ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَيقن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يفرح عجبت لمن اَيقن بالنَّار ثُمَّ هُوَ يضْحك عجبت لمن اَيقن بِالْقدرِ ثُمَّ هُوَ ينصب عجبت لمن راى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعجبت لمن اَيقن بِالْحِسَابِ غَدا ثُمَّ لَا يعْمل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَغَيره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک محفل کے پاس سے ہوا' وہ لوگ ہنس رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کردینے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو! راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: جو شخص بھی زندگی کی تنگی کے دوران اسے یاد کرے گا' تو وہ اسے گنجائش والی محسوس ہوگی' اور جو شخص گنجائش کے عالم میں اسے یاد کرے گا' تو وہ اس کے لئے تنگ ہوجائے گی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اس سے پہلے ظلم کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سارے عبرت آمیز باتوں پر مشتمل تھے' جس میں یہ بات بھی تھی:

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو موت پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو جہنم کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ ہنستا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ تنگی کا شکار رہتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو دنیا کو اور اہل دنیا کے تبدیل ہونے کو دیکھتا ہے' اور پھر بھی دنیا سے اطمینان حاصل کرتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو حساب کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

5051 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاَى نَاسا كَاَنَّهُمْ يكتشرُوْنَ فَقَالَ اَما اِنَّكُمْ لَو اَكْثرتُمْ ذكر هاذم اللَّذَّات اشغلكم عَمَّا ارى الْمَوْت فَاَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات الْمَوْت فَاِنَّهُ لم يَاْتِ على الْقَبْر يَوْم اِلَّا تكلم فِيْهِ فَيَقُوْلُ اَنا بَيت الغربة وَاَنا بَيت الْوحدَة وَاَنا بَيت التُّرَاب وَاَنا بَيت الدُّود فَاِذَا دفن العَبْد الْمُؤْمِن قَالَ لَهُ الْقَبْر مرْحَبًا وَاَهلا اَما اِن كنت اَحَبَّ من يمشي على ظَهْرِي اِلَيَّ فَاِذْ وليتك الْيَوْم فسترى صنيعي بك قَالَ فيتسع لَهُ مد بَصَره وَيفتح لَهُ بَاب اِلَى

الْجَنَّةِ وَإِذَا دفن الْعَبْدُ الْفَاجِرِ اَوْ الْكَافِر فَقَالَ لَهُ الْقَبْر لا مَرْحَبًا وَلَا اَهلا اما اِن كنت لابغض من يمشي على ظَهْرِي اِلَيّ فَاِذَا وليتك الْيَوْم وصرت اِلَيّ فسترى صنيعي بك قَالَ فيلتئم عَلَيْهِ حَتَّى يلتقي عَلَيْهِ وتختلف اضلاعه قَالَ فَاخذ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باصابعه فَاَدْخل بَعْضهَا فِيْ جَوف بعض قَالَ ويقيض لَهُ سَبْعُوْنَ تنينا لَو اَن وَاحِدًا مِنْهَا نفخ فِي الْاَرْض مَا انبتت شَيْئًا مَا بقيت الدُّنْيَا فتنهشه وتخدشه حَتَّى يفضي بِهِ اِلَى الْحساب قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْر رَوْضَة من رياض الْجَنَّة اَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من طَرِيْق عبيد الله بن الْوَلِيد الْوَصَّافِيّ وَهُوَ واه عَن عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوْفِيّ عَنْ اَبِي سعيد وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنسی مذاق کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو بکثرت یاد کرو تو یہ تمہیں اس چیز سے مشغول کر دے گی' جو میں دیکھ رہا ہوں اور وہ چیز موت ہے' تم لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز موت کو بکثرت یاد کرو' کیونکہ قبر پر جو بھی دن آتا ہے' تو ہر دن میں وہ یہ کلام کرتی ہے' اور کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں اکیلے ہونے کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں' میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں' جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے' تو قبر کہتی ہے: تمہیں خوش آمدید ہے! میری پشت پر جو کوئی بھی چلتا ہے' تم میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' اب میں تمہاری نگران بن گئی ہوں' تو تم مجھے دیکھو گے کہ میرا تمہارے ساتھ طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حدنگاہ تک' قبر اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے' اور مومن کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور جب کسی کافر شخص کو دفن کر دیا جاتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو قبر اس سے کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے' میری پشت پر چلنے والے لوگوں میں تم میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' اب جب میں تمہاری نگران بن گئی ہوں' اور تم میری طرف آ گئے ہو' تو پھر تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ پھر وہ اس پر تنگ ہوتی ہے' اور جڑ جاتی ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور پھر فرمایا: اس شخص پر ستر اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں' اگر ان میں سے کوئی ایک روئے زمین پر پھونک مار دے' تو جب تک دنیا باقی رہے گی' تو وہاں پر کوئی چیز پیدا نہ ہو' وہ اژدھے اسے نوچتے ہیں' اسے کاٹتے ہیں' یہاں تک کہ اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا' جب تک اس بندے کو حساب کے لئے نہیں لے جایا جاتا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے عبیداللہ بن ولید وصافی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ عطیہ سے منقول ہے' جو عوفی ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

5052 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جنازَةَ فَجَلَسَ اِلٰى قبر مِنْهَا فَقَالَ مَا يَاْتِىْ على هٰذَا الْقَبْر يَوْم اِلَّا وَهُوَ يُنَادى بِصَوْت ذلق طلق يَا ابْن آدم نسيتنى الم تعلم اَنِّىْ بَيت الْوحدَة وَبَيت الغربة وَبَيت الوحشة وَبَيت الدُّود وَبَيت الضّيق اِلَّا من وسعنى اللّٰه عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْر اِمَّا رَوْضَة من رياض الْجَنَّة اَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر روزانہ بلند آواز میں پکار کر یہ کہتی ہے: اے ابن آدم! تم مجھے بھول گئے؟ کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں؟ میں غربت کا گھر ہوں' وحشت کا گھر ہوں' کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں' تنگی کا گھر ہوں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ مجھے کشادہ کردے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5053 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتيت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشر عشرَة فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ من اكيس النَّاس واحزم النَّاس قَالَ اَكْثَرهم ذكرا لِلْمَوْت وَاَكْثَرهم اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْت اُولَئِكَ الْاَكْيَاس ذَهَبُوا بشرف الدُّنْيَا و كرامة الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْمَوْت وَالطَّبَرَانِىُّ فِى الصَّغِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِىّ فِى الزّهْد وَلَفْظه اَن رجلا قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْمُؤْمِنِيْنَ افضل قَالَ اَحْسنهم خلقا قَالَ فَاَى الْمُؤْمِنِيْنَ اكيس قَالَ اَكْثَرهم لِلْمَوْت ذكرا وَاَحْسَنهمْ لما بعده اسْتِعْدَادًا اُولَئِكَ الْاَكْيَاس

وَذكره رزين فِىْ كِتَابه بِلَفْظ الْبَيْهَقِىّ من حَدِيْث انس وَلَمْ اره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں دس افراد میں سے' ایک کے طور پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سب سے زیادہ عقلمند کون ہے' اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص' جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو' اور موت کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو' یہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں' یہ لوگ دنیا کا شرف اور آخرت کی عزت لے جائیں گے۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الموت میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اہل ایمان میں زیادہ فضیلت کسے حاصل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں اس نے عرض کی: اہل ایمان میں سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے بعد آنے والی صورت حال کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو یہی لوگ سب سے زیادہ عقلمند ہیں"۔

رزین نے اپنی کتاب میں یہ روایت امام بیہقی کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

5054 - وَعَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ مَاتَ رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثنون عَلَيْهِ ويذكرُوْنَ من عِبَادَته وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِت فَلَمَّا سكتوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يكثر ذكر الْمَوْت قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ يدع كثيرا مِمَّا يَشْتَهِي قَالُوْا لَا قَالَ مَا بلغ صَاحبكُمْ كثيرا مِمَّا تذهبون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ انس قَالَ ذكر عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل بِعبَادَة واجتهاد فَقَالَ كَيفَ ذكر صَاحبكُمْ للْمَوْت قَالُوْا مَا نَسْمَعهُ يذكرهُ قَالَ لَيْسَ صَاحبكُمْ هُنَاكَ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کی تعریف کرنا شروع کی' اور اس کی عبادت کا تذکرہ کرنا شروع کیا' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ موت کا ذکر کثرت سے کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو جس چیز کی خواہش ہوتی تھی' کیا وہ اکثر اسے چھوڑ دیتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ساتھی بہت سی ایسی چیزوں تک نہیں پہنچا' جو تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کی عبادت اور ریاضت کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی موت کو کیسے یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا ہم نے اسے کبھی موت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر تمہارا ساتھی اس پائے کا نہیں ہے۔

5055 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنبَر وَالنَّاس حوله اَيهَا النَّاس اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيي من اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ من كَانَ مِنْكُمْ مستحييا فَلَا يبيتن لَيْلَة اِلَّا واجله بَيْن عَيْنَيْهِ وليحفظ الْبَطن وَمَا وعى وَالرَّاْس وَمَا حوى وليذكر الْمَوْت والبلى وليترك زِينَة الدُّنْيَا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا' اس وقت لوگ آپ ﷺ کے اردگرد موجود تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو' جو حیا کرنے کا حق ہے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حیا کرنے والا ہو گا' وہ ایسی حالت

میں رات بسر کرے گا کہ اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے ہوگی' وہ اپنے پیٹ کی حفاظت کرے گا' اور جو کچھ پیٹ میں جاتا ہے' اس کی بھی' اور اپنے سر کی بھی اور جو کچھ اس میں سماتا ہے' اس کی بھی' اور وہ موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے گا' اور دنیا کی زینت کو ترک کردے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5056 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا من اللّٰه حق الْحيَاء قَالَ قُلْنَا يَا نَبِىَ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيى وَالْحَمد لله قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من الله حق الْحيَاء اَن تحفظ الرَّأس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةِ ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من الله حق الْحيَاء

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ اَبان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ ابان والصباح مُخْتَلف فِيهِمَا وَقد قِيْلَ اِن الصَّباح اِنَّمَا رفع هٰذَا الحَدِيْث وهما مِنْهُ وَضعف بِرَفْعِهِ وَصَوَابه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں' الحمدللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرنا کہ جو حیا کرنے کا حق ہو' اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے سر کی اور جو سر میں سماتا ہے اس کی' اور پیٹ کی اور جو پیٹ میں جاتا ہے' اس کی حفاظت کرو' اور تم موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو' جو شخص آخرت کا ارادہ کرے گا' وہ دنیا کی زینت ترک کردے گا' اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرے گا' جو حیا کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے ابان بن اسحاق کی صباح بن محمد کی روایت کے طور پر واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان اور صباح کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک قول کے مطابق صباح نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ اس کا وہم ہے' اس روایت کے مرفوع ہونے کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5057 - وَعَنِ الضَّحَّاك رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَزْهد النَّاس فَقَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا وآثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلَمْ يعد غَدا من اَيَامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى - رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے اور دنیا کی زینت میں سے اضافی چیز کو ترک کردے اور جو چیز فنا ہو جاتی ہے' اس پر' اس چیز کو ترجیح دے' جو باقی رہے گی اور وہ کل کو اپنی زندگی میں شمار ہی نہ

کرے اور خود کو مرحومین میں شمار کرے۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

5058 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بِالْمَوْتِ واعظا وَكفى بِالْيَقِينِ غنى -رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نصیحت کرنے والے کے طور پر موت کافی ہے اور یقین کے حوالے سے خوشحالی کافی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5059 - وَعَنِ الْبَراء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَة فَجلَسَ على شَفِير الْقَبْر فَبكى حَتّٰى بل الثرى ثُمَّ قَالَ يَا اِخْوَانِیْ لمثل هٰذَا فاعدوا -رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے اور رونے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف تر ہوگئی یا زمین تر ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھائیو! اس طرح کی صورت حال کے لئے تیاری کرلو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5060 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة من الشَّقَاء جمود الْعين وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْيَا -رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں آنکھ کا جامد ہونا دل کا سخت ہونا لمبی زندگی کی امید اور دنیا کا لالچ''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5061 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا اعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح اَوَّل هٰذِهِ الْأمة بالزهادة وَالْيَقِين وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا والأصبهانی كِلَاهُمَا من طَرِيق ابْن لَهِيعَة عَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَجَا اَوَّلُ هٰذِهِ الْأمة بِالْيَقِينِ والزهد وَيهْلك آخر هٰذِهِ الْأمة بالبخل والأمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوگی اور اس امت کے آخری حصے کی ہلاکت کنجوسی اور لمبی زندگی کی امید کی وجہ سے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے

ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اس امت کا ابتدائی حصہ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات حاصل کرلے گا' اور اس امت کا آخری حصہ بخل اور لمبی زندگی کی توقع کا شکار ہو جائے گا''۔

5062 - وَرُوِیَ عَنْ ام الْوَلید بنت عمر قَالَتْ اطلع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذات عَشِیَّة فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاس اَلَا تستحیون قَالُوْا مِم ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تجمعون مَا لَا تَاْكُلُوْنَ وتبنون مَا لَا تعمرُوْنَ وتاملون مَا لَا تدركون اَلَا تستحیون من ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ سیدہ ام ولید بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن شام کے وقت نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس چیز سے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس چیز کو جمع کرتے ہو جو تم کھاتے نہیں ہو اور اس چیز کو تعمیر کرتے ہو جسے تم آباد نہیں کرتے اور اس چیز کی توقع رکھتے ہو جس تک تم پہنچو گے نہیں' کیا تمہیں اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوتی؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5063 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشترى اُسَامَة بن زید ولیدة بِمِائَة دِیْنَار اِلٰی شهر فَسَمِعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا تعجبُوْنَ من اُسَامَة الْمُشْتَرِی اِلٰی شهر اِن اُسَامَة لطویل الأمل وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ مَا طرفت عَیْنَایَ اِلَّا ظَنَنْت اَن شفری لَا یَلْتَقِیَان حَتّٰی یقبض اللّٰه روحی وَلَا رفعت قدحا اِلٰی فِیْ فَظَنَنْت اَنِّیْ وَاضعه حَتّٰی اَقبض وَلَا لقمت لقْمَة اِلَّا ظَنَنْت اَنِّیْ لَا اُسیغها حَتّٰی اغص بهَا من الْمَوْت وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ اِنَّمَا توعدون لآت وَمَا اَنْتُم بمعجزین

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب قصر الأمل وَاَبُوْ نُعَیْم فِی الْحِلْیَة وَالْبَیْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی' جو ایک سو دینار کے عوض میں تھی' جن کی ایک مہینے بعد ادائیگی کرنی تھی' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اسامہ پر حیرانگی نہیں ہو رہی؟ کہ اس نے ایک چیز خریدی ہے' جس کی ادائیگی ایک مہینے بعد کرنی ہے' اسامہ تو بڑی لمبی توقع رکھے ہوئے ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میری دونوں آنکھوں کے کنارے (یعنی پلکیں) دوبارہ ملنے سے پہلے' اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا' جب بھی میں پیالہ اپنے منہ کی طرف بلند کرتا ہوں' تو میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اسے رکھنے سے پہلے میرا انتقال ہو جائے گا' جب بھی میں کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں' تو یہ گمان کرتا ہوں کہ میں اسے نگلنے سے پہلے انتقال کر جاؤں گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جس چیز کی تمہیں وعید سنائی گئی ہے وہ آنے والی ہے' اور تم لوگ عاجز کرنے والے نہیں ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''قصر العمل'' میں نقل کی ہے' ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے۔

5064 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بمنکبی

فَقَالَ کن فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرِ سَبِیْلٍ وَکَانَ ابْن عمر یَقُوْلُ اِذَا امسیت فَلَا تنتظر الصَّباح وَاِذَا اَصبحت فَلَا تنتظر الْمَسَاء وَخذ من صحتك لمرضك وَمَنْ حیاتك لموتك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِهِ قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْض جَسَدِی فَقَالَ کن فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرِ سَبِیْلٍ وعد نَفسك فِیْ اَصْحَاب الْقُبُور وَقَالَ لی یَا ابْن عمر اِذَا اَصبحت فَلَا تحدث نَفسك بِالْمَسَاء وَاِذَا امسیت فَلَا تحدث نَفسك بالصباح وَخذ من صحتك قبل سقمك وَمن حیاتك قبل موتك فَاِنَّكَ لَا تَدْرِی یَا عبد اللّٰه مَا اسمك غَدا

وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهِ نَحْو التِّرْمِذِیّ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷢ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میرے کندھے پکڑے اور ارشاد فرمایا: تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر ﷢ فرماتے ہیں: جب تم شام کرو تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے دوران بیماری کے لئے اور زندگی کے دوران موت کے لئے تیاری کرلو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے میرے جسم کا کوئی حصہ پکڑا اور فرمایا: دنیا میں یوں رہو! جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو (یعنی مسافر ہو) اور خود کو مرحومین میں شمار کرو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم صبح کرو تو شام کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو اور جب تم شام کرو تو صبح کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو بیمار ہونے سے پہلے اپنی تندرستی سے اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے غنیمت حاصل کرلو کیونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا؟ (یعنی تم زندوں میں شمار ہو گے؟ یا مرحوم قرار دیے جاؤ گے)۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

5065 - وَعَنْ مُعَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوصنی قَالَ اعبد اللّٰه کَاَنَّكَ تَرَاهُ واعدد نَفسك فِی الْمَوْتَی وَاذْکُر اللّٰه عِنْد کل حجر وَعند کل شجر وَاِذَا عملت سَیِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِیَة بالعلانیة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَن فِیْهِ انْقِطَاعًا بَیْنَ اَبِیْ سَلَمَة ومعاذ

❀ حضرت معاذ ﷜ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو! جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اور خود کو مرحومین میں شمار کرو تم ہر پتھر اور درخت کے قریب اللہ کا ذکر کرو اور جب تم کوئی برا کام کرلو تو اس کے فوراً بعد نیکی کرلو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے جو ابوسلمہ نامی راوی اور حضرت معاذ ﷜ کے درمیان ہے۔

5066 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر بی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُطین

حَائِطا لي انا وَامي فَقَالَ مَا هذا يا عبد الله فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وهي فنحن نصلحه فَقَالَ الامر اسرع من ذلك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا میں اس وقت دیوار پر مٹی لگا رہا تھا' میں تھا اور میری والدہ تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گا۔

5067 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مر علينا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نعالج خصا لنا وهي فَقَالَ مَا هذا فَقُلْنَا خص لنا وهي فنحن نصلحه فَقَالَ مَا أرى الامر الا أعجل من ذلك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہمارے پاس سے ہوا' ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے جو خراب ہو چکا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ ہمارا چھپر ہے' جو خراب ہو گیا تھا' ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام ماجہ نے اور امام ابن حبان نے' اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

5068 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خط النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا مربعًا وَخط خطا فِي الْوسط خَارِجا مِنْهُ وَخط خُطُوطًا صغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوسط من جَانِبه الَّذِي فِي الْوسط فَقَالَ هَذَا الْإِنْسَان وَهَذَا اَجله مُحِيط بِهِ اَوْ قد اَحَاط بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارج أمله وَهَذِهِ الخطط الصغار الْأَعْرَاض فَإِن أخطأه هَذَا نهشه هَذَا وَإِن أخطأه هَذَا نهشه هَذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مربعہ کی شکل میں لکیریں لگائیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں لکیریں لگائیں' جو اس سے نکل رہی تھیں' اور پھر کچھ اور چھوٹی لکیریں لگائیں' جو اس درمیان والی لکیر کے اطراف میں تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے' اور یہ اس کی موت ہے' جو اسے گھیرے ہوئے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اسے گھیر لیا ہوا ہے' اور چیز جو نکلنے والی ہے' یہ اس کی توقع ہے' اور یہ چھوٹی لکیریں ہیں' جو اس کو پیش آنے والے حادثات ہیں' اگر یہ اُس تک نہیں پہنچے گا' تو یہ اُسے نوچ لے گا' اور اگر یہ اس تک نہیں پہنچے گا' تو دوسرا اسے نوچ لے گا"۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5069 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خط رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَان وَخط إِلَى جنبه خطا وَقَالَ هَذَا اَجله وَخط آخر بَعيدا مِنْهُ فَقَالَ هَذَا الأمل فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِك إِذْ جَاءَهُ الْأَقْرَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بنحوه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکیر لگائی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

پہلو میں ایک اور لکیر لگائی اور فرمایا: یہ اس کی موت ہے' پھر آپ ﷺ نے اس سے کچھ فاصلے پر ایک اور لکیر لگائی پھر فرمایا: یہ اس کی امید ہے' آدمی اسی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ سب سے زیادہ قریب والی چیز اس تک پہنچ جاتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے بھی اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5070 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْن آدم وَهٰذَا اَجله وَوضع يَده عِند قفاهُ ثُمَّ بسطها وَقَالَ وَثمّ أمله وَثمّ أمله

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهٖ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيضًا وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ انسان ہے' یہ اس کی موت ہے' آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی گدی پر رکھا اور پھر اسے پھیلایا' اور فرمایا: وہ اس کی امید ہے' اور وہ اس کی امید ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام نسائی نے بھی اسے نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5071 - وَعَن بُرَيدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدرُوْنَ مَا مثل هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرمى بحصاتين قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الأمل وَذَاكَ الْاَجَل

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟ اس کی اور اس کی مثال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دو کنکریاں ایک طرف رکھ کے ارشاد فرمایا' لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ امید ہے' اور یہ موت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5072 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اقْتَربت السَّاعَة وَلَا نزداد مِنهُم اِلَّا بعدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اقْتَربت السَّاعَة وَلَا يزْدَاد النَّاس على الدُّنْيَا اِلَّا حرصا وَلَا تزدادون من اللّٰه اِلَّا بعدا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت قریب آگئی ہے' اور ہم اُسے دور ہی سمجھ رہے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ

5070-صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بہا مقدما أو مؤخرا' فصل فی الأمل - ذکر الإخبار عما یجب علی المرء من تقریب أجلہ علی نفسہ' حدیث:3050 سنن ابن ماجہ - کتاب الزہد' باب الأمل والأجل - حدیث:4230 السنن الکبری للنسائی - سورۃ الرعد' سورۃ الإخلاص - حدیث:11345 مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ - حدیث:12022 الزہد والرقائق لابن المبارک - باب النہی عن طول الأمل' حدیث:253

بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''قیامت قریب آرہی ہے اور لوگوں کے دنیا کے بارے میں لالچ میں اضافہ میں ہورہا ہے اور لوگ اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ دور ہوتے جارہے ہیں''۔

5073 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّة اقرب اِلٰى اَحَدُكُمْ من شِرَاك نعله وَالنَّار مثل ذٰلِكَ-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور جہنم بھی اس کی مانند ہے''۔
یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5074 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى قَالَ عَلَيْك بالاياس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس وَاِيَّاك والطمع فَاِنَّهُ الْفقر الْحَاضِر وصل صَلَاتك وَاَنْت مُودع وَاِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہونا تم پر لازم ہے اور تم لالچ سے بچ کے رہنا' کیونکہ وہ ایسی غربت ہے' جو موجود رہتی ہے اور تم نماز یوں ادا کرنا' جیسے تم دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو اور تم ہر اس چیز سے بچ کے رہنا' جس کی وجہ سے معذرت پیش کرنی پڑے۔
یہ روایت امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

5075 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر قَالَ آتى رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِيْ بِحَدِيْثٍ واجعله موجزا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صل صَلَاة مُودع فَاِنَّك اِن كنت لَا تَرَاهُ فَاِنَّهُ يراك واياس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس تكن غَنِيا وَاِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات بیان کیجئے اور مختصر ارشاد فرمایئے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں نماز ادا کرو' جیسے دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو' اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے' اس کے حوالے سے تم مایوس ہو جاؤ' تم خوشحال ہو جاؤ گے' اور تم اس چیز سے بچ کے رہنا جس کی وجہ سے تمہیں معذرت پیش کرنی پڑے۔

5076 - وروى الطَّبَرَانِيّ عَن رجل من بنى النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ حِيْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُمْ حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَاَنَّك تَرَاهُ فَاِن لم تكن

تراهُ فَاِنَّهٗ يراك واعدد نفسك فِي الْمَوْتٰى وَاِيَّاكَ ودعوة الْمَظْلُوم فَاِنَّهَا تستجاب الحَدِيْث

❀ امام طبرانی نے یہ روایت بنونخع سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا' جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بتایا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ کی عبادت یوں کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم خود کو مرحومین میں شمار کرنا' اور تم مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ وہ قبول ہوتی ہے''......الحدیث۔

5077 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن السّلمِيّ قَالَ نزلنَا من الْمَدَائِن على فَرسَخ فَلَمَّا جَاءَت الْجُمُعَة حَضَرنَا فَخَطبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اقْتَرَبت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر (القمر) اَلا وَاِن السَّاعَة قد اقْتَربت اِلَّا وَاِن الْقَمَر قد انْشَقَّ اَلا وَاِن الدُّنْيَا قد آذَنت بِفِرَاق اَلا وَاِن الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق فَقُلْتُ لاَبِيْ أيستبق النَّاس غَدا قَالَ يَا بني اِنَّك لجَاهِل اِنَّمَا يَعْنِيْ الْعَمَل الْيَوْم وَالْجَزَاء غَدا فَلَمَّا جَاءَت الْجُمُعَة الْاُخْرٰى حَضَرنَا فَخَطبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ اِن الله يَقُوْلُ اقْتَربت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر اَلا وَاِن الدُّنْيَا قد آذَنت بِفِرَاق اَلا وَاِن الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق اَلا وَاِن الْغَايَة النَّار وَالسَّابِق من سبق اِلَى الْجَنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مدائن سے چند فرسخ کے فاصلے پر پڑاؤ کیا' جب جمعہ کا دن آیا' تو ہم اکٹھے ہوئے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ گئی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا''

خبردار! قیامت قریب آ چکی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے' خبردار! دنیا نے جدائی کے بارے میں بتا دیا ہے' آج کا دن تیاری کا ہے' اور کل کا دن نتیجے کا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: کیا کل لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم ناواقف ہو' ان کی مراد یہ ہے کہ آج کا دن عمل کا ہے' اور کل کا دن جزا کا ہے' پھر جب اگلا جمعہ آیا اور ہم اس میں شریک ہوئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ چکی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے''۔

''دنیا نے اپنی جدائی کے بارے میں بتا دیا ہے' آج کا دن عمل کا ہے' اور کل کا جزا کا ہے' خبردار! آخری حد جہنم ہے' اور وہ شخص (حقیقی طور) سبقت لے جائے گا' جو جنت کی طرف سبقت لے جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5078 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادرُوا بِالْاَعْمَالِ فتنا كَقطع اللَّيْل المظلم يصبح الرجل مُؤمنا ويمسي كَافِرًا ويمسي مُؤمنا وَيُصْبِح كَافِرًا يَبِيع دينه بِعرض من الدُّنْيَا- رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو جو فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کو کافر ہوجائے گا' اوراگر شام کے وقت مومن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہوجائے گا' وہ اپنے دین کو دنیاوی فائدے کے عوض میں فروخت کردے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5079 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بالاعمال سِتا طُلُوْع الشَّمْس من مغربها اَوْ الدُّخان اَوْ الدَّجَّال اَوْ الدَّابَّة اَوْ خَاصَّة اَحَدُكُمْ اَوْ امر الْعَامَّة—رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ چیزوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا' دھویں کا ظاہر ہونا' دجال کا نکلنا' دابۃ الارض کا آنا' یا خاص طور پر تمہارا (موت کا شکار ہوجانا) یا عمومی طور پر (لوگوں پر قیامت قائم ہوجانا)''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5080 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سبعا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فقرا منسيا اَوْ غنى مطغيا اَوْ مَرضا مُفْسِدا اَوْ هرما مفندا اَوْ موتا مجهزا اَوْ الدَّجَّال فشر غَائِب يُنْتَظر اَوْ السَّاعَة فالساعة أدهى وَأمر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مُحَرر وَيُقَال مُحرز بالزاى وَهُوَ وَاه عَن الْاَعْرَج عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! کیا تم منتظر ہو اس کے کہ وہ غربت جو بھلا دیتی ہے' یا وہ خوشحالی جو سرکش کردیتی ہے' یا وہ بیماری جو خراب کردیتی ہے' یا وہ بڑھاپا جو سٹھیا دیتا ہے' یا وہ موت جو رخصت کروا دیتی ہے' یا وہ دجال 'جو غیر موجود میں سب سے بری چیز ہے' جس کا انتظار کیا جارہا ہے' یا پھر قیامت اور قیامت' بہت ہی سخت اور تلخ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے محرر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''محرز'' ہے' یہ ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5081 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لرجل وَهُوَ يعظه اغتنم خَمْسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

5080- المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الرقاق' حديث: 7978 مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6408 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث: 4039 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث: 10146

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کونصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کوغنیمت سمجھو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو'بیماری سے پہلے تندرستی کو'غربت سے پہلے خوشحالی کو'مصروفیت سے پہلے فراغت کو'اور موت سے پہلے زندگی کو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے'وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5082 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاس تُوْبُوا اِلَی اللّٰہ قبل اَن تَمُوْتُوا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃ قبل اَن تشغلُوْا وصلوا الَّذِیْ بَیْنکُمْ وَبَیْنَ ربکُمْ بِکَثْرَۃ ذکرکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃ الصَّدَقَۃ فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَۃ تُرْزَقُوْا وَتنصرُوا وَتجبرُوا - رَوَاہُ ابْن مَاجَہ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس سے پہلے کہ تم مرجاؤ اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو! اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ'اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اُس (یعنی پروردگار) کا بکثرت ذکر کرکے تعلق قائم کرو'اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو'تمہیں رزق دیا جائے گا'تمہاری مدد کی جائے گی'تمہیں مضبوط کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5083 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکیس من دَان نَفسہ وَعمل لما بعد الْمَوْت وَالْعَاجِز من أتبع نَفسہ ہَوَاہَا وَتمنی علی اللّٰہ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عقل مند وہ ہوتا ہے'جو اپنے نفس کو اپنا پیروکار بنائے'اور اس مرنے کے بعد والی صورت حال کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہوتا ہے'جو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرے'اور اللہ تعالیٰ سے توقع رکھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے'وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5084 - وَعَنْ مُصعب بن سعد عَنْ اَبِیْہِ قَالَ الْاَعْمَش وَلَا اعلمہٗ اِلَّا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التؤدۃ فِیْ کل شَیْءٍ خیر اِلَّا فِیْ عمل الْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاکِم وَالْبَیْہَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطہمَا

قَالَ الْحَافِظ لم یذکر الْاَعْمَش فِیْہِ من حَدثہٗ وَلَمْ یجْزم بِرَفْعِہِ التؤدۃ بِفَتْح الْمُثَنَّاۃ فَوق وَبعدہَا ہمزَۃ مَضْمُوْمَۃ ثُمَّ دَال مُہْملَۃ مَفْتُوحَۃ وتاء تَأْنِیث ہِیَ التأنی والتثبت وَعدم العجلۃ

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر کام کے بارے میں آرام سے کرنا بہتر ہے'البتہ آخرت سے متعلق عمل کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد'امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے'امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے

مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اعمش نے اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اور انہوں نے اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار نہیں کیا۔

لفظ ''التؤدہ'' کا مطلب جلد بازی نہ کرنا ہے۔

5085 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من احد یَمُوْتُ اِلَّا ندم قَالُوْا وَمَا ندامته یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن کَانَ محسنا ندم اَن لَا یکون ازْدَادَ وَاِن کَانَ مسیئا ندم اَن لَا یکون نزع -رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص فوت ہوگا' وہ ندامت کا شکار ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسے ندامت کس بات پر ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے اچھائی زیادہ کیوں نہیں کی؟ اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے برائی کو چھوڑ کیوں نہیں دیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

5086 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْد خیرا اسْتَعْمَلَهُ قیل کَیفَ یَسْتَعْمِلهُ قَالَ یوفقه لعمل صَالح قبل الْمَوْت

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح علی شَرطهمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس سے کام لیتا ہے' عرض کی: گئی وہ اُس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5087 - وَعَن عَمْرو بن الْحمق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عبدا عسله قَالُوْا مَا عسله یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یوفق لَهُ عملا صَالحا بَیْن یَدی رحلته حَتّٰی یرضی عَنْهُ جِیرَانه اَوْ قَالَ من حوله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْقه وَغَیْرهمَا

عسله بِفَتْح الْعین وَالسِّین الْمُهْمَلَتَیْنِ من الْعَسَل وَهُوَ طیب الثَّنَاء وَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا مثل اَی وَفقه اللّٰه لعمل صَالح یتحفه بِهٖ کَمَا یتحف الرجل اَخَاهُ اِذا اَطْعَمَهُ الْعَسَل

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اس کی تعریف کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اس کی تعریف کیسے کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے (دنیا سے) رخصتی سے پہلے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے

پڑوسیوں کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے آس پاس کے افراد کو اس سے راضی کر دیتا ہے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔
لفظ ''عسلہ'' کا مطلب کسی اچھی تعریف کرنا ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق اسے تحفے کے طور پر دیتا ہے' جس طرح کوئی شخص کسی کو تحفہ دیتے ہوئے اسے شہد کھانے کے لئے دیتا ہے۔

5088 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعذر اللّٰه اِلٰی امرىء اخر اَجله حَتّٰی بلغ سِتِّیْنَ سنة -رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ اس شخص کو معذور قرار دے دیتا ہے' جس کی موت کو وہ اتنا مؤخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال تک پہنچ جائے''۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5089 - وَعَنْ سهل مَرْفُوْعا من عمر من اُمتِیْ سَبْعِیْنَ سنة فَقَدْ اعذر اللّٰه اِلَیْهِ فِی الْعُمر
رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث منقول ہے:
''میری امت کے جس فرد کو ستر سال کی زندگی دی جائے گی' تو عمر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اسے معذور قرار دیدے گا''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5090 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الا انبئكم بِخَیْرِكُمْ قَالُوْا نعم قَالَ خياركم اطولكم اعمارا وَاَحْسَنُكُمْ اعمالا
رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِیْث جَابر وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جن کی عمریں طویل ہوں اور اعمال اچھے ہوں''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5091 - وَعَنْ اَبِیْ بَكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی النَّاس خیر قَالَ من طَال عمره وَحسن عمله قَالَ فَاَی النَّاس شَرّ قَالَ من طَال عمره وساء عمله
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حَسَنٌ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَاد صَحِیْح وَالْحَاكِم وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد

وَغَيْرِه

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور جس کا عمل اچھا ہو انہوں نے عرض کی: کون سا شخص برا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل برا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسے نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5092 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير النَّاس من طَال عمره وَحسن عمله - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل اچھا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5093 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا انبئكم بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خياركم أطولكم أعمارا اِذا سددوا - رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں بہتر وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور وہ نیک رہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5094 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله عبادا يضن بهم عَن الْقَتْل ويطيل أعمارهم فِيْ حسن الْعَمَل وَيحسن اَرْزَاقهم ويحييهم فِيْ عَافِيَة وَيقبض اَرْوَاحهم فِيْ عَافِيَة على الْفرش ويعطيهم مَنَازِل الشُّهَدَاءِ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرني الْأن اِسْنَاده

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قتل ہونے سے بچا کے رکھتا ہے ان کے نیک عمل کی وجہ سے انہیں طویل عمر دیتا ہے انہیں اچھا رزق دیتا ہے اور انہیں عافیت کے ساتھ زندگی دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ بستر پر ان کی روح کو قبض کر لیتا ہے لیکن انہیں شہداء کے مرتبے پر فائض کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5095 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد اَحدهمَا وَأخر الأخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبد الله فَرَأَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا اَدخل الْجنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَاَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهِ أطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أبعد مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْأَرْض

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو افراد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا اور دوسرا' اس کے بعد دو سال تک زندہ رہا (اور پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا) تو جس کا انتقال بعد میں ہوا تھا' اسے میں نے خواب میں دیکھا کہ اُسے شہید ہونے والے سے پہلے' جنت میں داخل کردیا گیا' میں اس بات پر حیران ہوا' اگلے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے (جس کا انتقال بعد میں ہوا) اس (پہلے شہید ہونے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور چھ ہزار رکعات اور اتنی' اتنی رکعات سال بھر میں نماز ادا نہیں کی۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت کے طور پر' لیکن اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے''۔

5096 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ نَفرا من بني عذرة ثَلَاثَة أَتَوا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأسلموا قَالَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يكفيهم قَالَ طَلْحَة أَنا قَالَ فَكَانُوا عِنْد طَلْحَة فَبعث النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فَخرج فِيهِ أحدهم فاستشهد ثُمَّ بعث بعثا فَخرج فِيهِ آخر فاستشهد ثُمَّ مَاتَ الثَّالِث على فرَاشه قَالَ طَلْحَة فَرَأَيْت هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذين كَانُوا عِنْدِي فِي الْجنَّة فَرَأَيْت الْمَيِّت على فرَاشه أمامهم وَرَأَيْت الَّذِي استشهد أخيرا يَلِيهِ وَرَأَيْت أَوَّلهمْ آخِرهم قَالَ فداخلني من ذَلِك فَأتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت ذَلِك لَهُ فَقَالَ وَمَا أنْكرت من ذَلِك لَيْسَ أحد أفضل عِنْد اللّٰه عز وَجل من مُؤمن يعمر فِي الْإِسْلَام لتسبيحه وتكبيره وتهليله

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى ورواتهما رُوَاة الصَّحِيح وَفِي أَوله عِنْد أَحْمد إرْسَال كَمَا مر وَوَصله أَبُو يعلى بِذكر طَلْحَة فِيهِ

❀ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عذرہ سے تعلق رکھنے والے تین افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ان کی دیکھ بھال کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' وہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' تو ان تین افراد میں سے ایک شخص اس مہم میں چلا گیا' اور اس نے جام شہادت نوش کرلیا' پھر ایک اور مہم روانہ ہوئی' تو ان میں سے ایک اور شخص اس میں چلا گیا' اس نے بھی جام شہادت نوش کرلیا' پھر تیسرے فرد کا انتقال اپنے بستر پر ہوا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان تینوں حضرات کو خواب میں

دیکھا کہ وہ جنت میں میرے پاس موجود ہیں اور میں نے یہ دیکھا کہ جس شخص کا انتقال اپنے بستر پر ہوا تھا' وہ ان سب سے آگے ہے' اور جس نے بعد میں جام شہادت نوش کیا تھا' وہ اُس کے بعد ہے' اور جس نے سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا تھا' وہ ان سب سے آخر میں ہے' میں اس بات پر بڑا حیران ہوا' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس میں حیرانگی کی کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مومن سے زیادہ فضیلت اور کوئی شخص نہیں رکھتا' جو اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح' تکبیر اور تہلیل بیان کرتے ہوئے' زندگی بسر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اس کے آغاز میں امام احمد کے نزدیک ''ارسال'' پایا جاتا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' اور امام ابویعلیٰ نے اسے ''موصول'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

5097 - وَعَنْ أم الْفضل رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على الْعَبَّاس وَهُوَ يشكى فتمنى الْمَوْت فَقَالَ يَا عَبَّاس عَم رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تتمن الْمَوْت اِن كنت محسنا تزداد اِحسانا اِلَى اِحسانك خير لَكَ وَاِن كنت مسيئا فَاِن تُؤخر تستعتب من اِساءة تك خير لَكَ لَا تتمن الْمَوْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جو بیمار تھے' وہ موت کی آرزو کرنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ موت کی آرزو ہرگز نہ کریں' اگر آپ اچھائی کرنے والے ہوئے' تو آپ کی اچھائی میں اضافہ ہوگا اور یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا' اور اگر آپ برائی کرنے والے ہوئے اور آپ کی موت میں تاخیر ہوئی' تو ہوسکتا ہے کہ آپ برائی سے رجوع کرلیں' تو یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا' تو آپ موت کی آرزو نہ کریں۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5098 - وَعَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْت فَاِن هول المطلع شَدِيْد وَاِن من السَّعَادَة اَن يطول عمر العَبْد وَيَرْزقهُ اللّٰهُ الْاِنَابَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو! کیونکہ وہ بڑی ہولناک چیز ہے' سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے (اپنی طرف) رجوع کی توفیق عطا کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

5099 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمْ

الْمَوْت اِمَّا محسنا فَلَعَلَّهٗ يزْدَاد وَاِمَّا مسيئا فَلَعَلَّهٗ يستعتب-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے' (کیونکہ) اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے' اس کی اچھائی میں اضافہ ہوجائے' اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے' وہ رجوع کرلے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5100 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا يتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْت وَلَا يَدْعُو بِهٖ من قبل اَن يَّاْتِيهٖ وَاِنَّهٗ اِذا مَاتَ انْقَطع عمله وَاِنَّهٗ لَا يزِيْد الْمُؤْمِن عمره اِلَّا خيرا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے' اس کے بارے میں دعا کرے' کیونکہ جب وہ مرجائے گا' تو اس کا عمل منقطع ہوجائے گا' اور زندگی' مومن کی بھلائی میں اضافہ ہی کرتی ہے''۔

5101 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْت لضر نزل بِهٖ فَاِن كَانَ وَلَا بُد فَاعِلا فَلْيقل اللّٰهُمَّ احيني مَا كَانَت الْحَيَاة خيرا لي وتوفني اِذا كَانَت الْوَفَاة خيرا لي-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے' اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہے' تو وہ یہ کہے:

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا' جب تک زندگی میرے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور اس وقت مجھے موت دے دینا جب موت میرے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيب فِي الْخَوْف وفضله

باب: خوف کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کا تذکرہ

5102 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰهُ فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله فَذكرهمْ اِلٰى اَن قَالَ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّی اَخَاف اللّٰهَ-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَتقدم بِتَمَامِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا......

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

5103 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بني اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذنب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّينَ دِيْنَارا على اَن يَطَاهَا فَلَمَّا ارادها على نَفسهَا ارتعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت لِاَن هٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَملَنِي عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا من مَخَافَة الله فَاَنَا اَحْرى اذهبي فلك مَا اَعطيتك وَوَاللّٰهِ مَا اعصيه بعْدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاَصْبح مَكْتُوب على بَابه اِن الله قد غفر للكفل فَعجب النَّاس من ذٰلِك

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کفل کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا' وہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا' جب اس نے اس عورت کے قریب جانے کا ارادہ کیا' تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی' کفل نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا' انتہائی مجبوری نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے' کفل نے دریافت کیا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو (یعنی رو رہی ہو) تو میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں' (کہ میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤں' کیونکہ میں تو گناہگار ہوں) تم چلی جاؤ! میں نے جو تمہیں دیا' وہ تمہارا ہے' اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات کفل کا انتقال ہو گیا' تو اگلے دن اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی' تو لوگ اس بات پر حیران ہوئے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5104 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيمَن كَانَ قبلكُمْ يرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمْ السَّمَاء فلجؤوا اِلَى جبل فَوَقعت عَلَيْهِم صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم اِلَّا الله فَادعوا الله بأوثق اَعمالكُمْ فَقَالَ أحدهم اللّٰهُمَّ اِن كُنْتَ تَعْلَمُ اَنه كَانَت لي امْرَاَة تعجبني فطلبتها فَاَبت عَلَيّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِن كُنْت تَعْلَمُ اَنِّي اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابك فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الآخر اللّٰهُمَّ اِن كُنْتَ تَعْلَمُ اَنه كَانَ لِيْ والدان فَكنت أحلب لَهما فِيْ اِنائهما فَاِذَا أتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰى يستيقظا

5103-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الخبر الدال على أن ترك المرء بعض المحظورات لله جل' حديث: 388المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التوبة والإنابة' حديث: 7718مصنف ابن أبي شيبة - كتاب ذكر رحمة الله' ما ذكر في سعة رحمة الله تعالى - حديث:33544مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4608مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5593شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث:6827

فَإِذَا استيقظا شربا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فعلت ذَٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الحجر وَقَالَ الثَّالِث اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرت أجيرا يَوْمًا فعمل لي نصف النَّهَار فأعطيته أجرا فسخطه وَلَمْ يَأْخُذهُ فوفرتها عَلَيْهِ حَتَّى صَار من ذَٰلِكَ المَال ثُمَّ جَاءَ يطْلب أجره فَقُلْتُ خُذ هَذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم أعْطِيه إِلَّا أجره الأول فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ الحجر وَخَرجُوا يتماشون

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَرَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا من حَدِيْث عمر بنَحْوِه وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین افراد سفر پر روانہ ہوئے راستے میں انہیں بارش نے آلیا' تو وہ ایک پہاڑ کی آڑ میں چلے گئے ایک پتھر اُن پر گر گیا (اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کا نشان مٹ جائے گا پتھر آ کر واقع ہو گیا ہے اب تمہاری جگہ کے بارے میں صرف اللہ کو علم ہے' تو تم سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی' میں نے اس کی قربت کا مطالبہ کیا' تو اس نے انکار کر دیا' پھر میں نے اس سے مخصوص ادائیگی طے کی' جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید کرتے ہوئے' اور تیرے خوف سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا' دوسرے نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ ہیں' جن کے لئے میں برتن میں دودھ دوہ لیتا تھا' ایک مرتبہ میں ان کے پاس آیا' تو وہ سوئے ہوئے تھے' تو میں وہاں ٹھہرا رہا' یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوئے' تو بیدار ہونے کے بعد انہوں نے وہ دودھ پیا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے' اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں نجات عطا فرما دے' تو پتھر ایک تہائی ہٹ گیا' تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو مزدور رکھا' اس نے دوپہر تک میرے لئے کام کیا' میں نے اسے معاوضہ دیا' تو وہ اس پر ناراض ہو گیا' اس نے اسے وصول نہیں کیا' میں نے اس معاوضے کو کام میں استعمال کیا یہاں تک کہ وہ بہت سے مال مویشیوں میں تبدیل ہو گیا' پھر وہ مزدور اپنی مزدوری کا مطالبہ کرنے کے لئے آیا' تو میں نے کہا: یہ سب چیزیں تم حاصل کر لو' اگر میں چاہتا تو میں اسے صرف اُس کا پہلے والا معاوضہ بھی دے سکتا تھا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' اور وہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5105 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يسرف على نَفسه لما حَضَره الْمَوْت قَالَ لِبَنِيهِ إِذا أَنا مت فَأَحْرقونِي ثُمَّ اطحنوني ثُمَّ ذروني فِي الرّيح فَوَاللهِ لَئِن قدر الله عَلَيّ ليعذبني عذَابا مَا عذبه أحدًا فَلَمَّا مَاتَ فعل بِهِ ذَٰلِكَ فَأمر الله الأَرْض فَقَالَ اجمعي مَا فِيك فَفعلت فَإِذا

هُوَ قَائِم فَقَالَ مَا حملك على مَا صنعت قَالَ خشيتك يَا رب أَوْ قَالَ مخافتك فغفر لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص تھا' جو اپنے اوپر ظلم کرتا تھا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے بیٹوں سے کہا: جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلادینا اور پھر مجھے پیس کر ہوا میں اُڑادینا' اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تنگی کا شکار کیا' تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا' جو اس نے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا' جب وہ شخص مرگیا اور اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تمہارے اندر (اس کے جتنے بھی اجزاء ہیں) تم انہیں جمع کرو' تو زمین نے ایسا ہی کیا' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا' وہ کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

5106 - وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لم يعمل حَسَنَة قطّ لاهله إِذا مت فحرقوه ثُمَّ ذروا نصفه فِي الْبر وَنصفه فِي الْبَحْر فوَاللّٰهِ لَئِن قدر اللّٰه عَلَيْهِ ليعذبه عذَابا لَا يعذبه اَحَدًا من الْعَالمين فَلَمَّا مَاتَ الرجل فعلوا بِهِ مَا امرهم فَامر اللّٰه الْبر فَجمع مَا فِيهِ وَامر الْبَحْر اَن يجمع مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لم فعلت هٰذَا قَالَ من خشيتك يَا رب وَاَنْت اَعْلَمُ فغفر اللّٰه تَعَالٰى لَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَنَحْوَهُ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی' اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلادینا اور میرا نصف حصہ خشکی میں اور نصف حصہ سمندر میں بہادینا' اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر سختی کی تو اسے ایسا عذاب دے گا' جو وہ تمام جہانوں میں کسی کو بھی نہیں دے گا' جب اس شخص کا انتقال ہوگیا' تو اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ وہی کیا' جو اس نے انہیں ہدایت کی تھی' اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا' تو اس نے اپنے اندر موجود اس کے اجزاء کو اکٹھا کردیا اور سمندر کو حکم دیا' تو اس نے اپنے اندر موجود اجزاء کو اکٹھا کردیا' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار تیرے خوف کی وجہ سے اور تو اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کردی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5107 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا كَانَ قبلكُمْ رغسه اللّٰه مَالا فَقَالَ لِبَنِيهِ لما حضر اى اَب كنت لكم قَالُوْا خير اَب قَالَ فَانِّي لم اعمل خيرا قطّ فَإِذَا مت فاحرقوني ثُمَّ اسحقوني ثُمَّ ذروني فِيْ ريح عاصف فَفَعَلُوْا فَجَمعه اللّٰه فَقَالَ مَا حملك فَقَالَ مخافتك فَتَلقاهُ برحمته-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

رغسه بِفَتْح الرَّاء والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا سين مُهْملَة قَالَ اَبُو عُبَيْدَة مَعْنَاهُ اكثر لَهُ مِنْهُ وَبَارك لَهُ فِيهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے ایک شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت مال عطا کیا تھا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے

بیٹوں سے کہا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: بہترین باپ ہیں' اس نے کہا: میں نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا' جب میں مرجاؤں' تو مجھے جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا اور مجھے تیز ہوا والے دن میں اُڑا دینا' انہوں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جمع کیا' اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے' تو پروردگار نے رحمت کے ہمراہ اس سے ملاقات کی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''رغسہ'' کا مطلب ابوعبیدہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اسے مال کی کثرت عطا کی اور اس مال میں اس کے لئے برکت رکھی۔

5108 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اخرجُوا مِنَ النَّار من ذَكرنِيْ يَوْمًا اَوْ خافني فِيْ مقَام-رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ التِّرمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال دو! جس نے کسی دن بھی مجھے یاد کیا ہو' یا کسی موقع پر بھی میری ذات سے ڈر گیا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5109 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَرَادَ عَبدِي اَن يعْمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتّٰى يعملها فَاِن عَمِلَهَا فاكتبوها بِمِثْلِهَا وَاِن تَركهَا من اَجلي فاكتبوها لَهُ حَسَنَة ......الحَدِيْثَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْاِخْلَاص وَفِيْ لفظ لمُسْلِم اِن تَركهَا فاكتبوها لَهُ حَسَنَة اِنَّمَا تَركهَا من جراي اَي من اَجلي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی برے عمل کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو نوٹ نہ کرو جب تک وہ اس پر عمل نہیں کر لیتا' اگر وہ اس پر عمل کر لے گا' تو تم اسے ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا' اور اگر وہ میری ذات کی وجہ سے اسے ترک کر دے گا' تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لینا''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے' اخلاص سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر وہ اسے ترک کر دے' تو تم اس کو اس بندے کے لئے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا' اگر وہ اس کو میری ذات کی وجہ سے ترک کرتا ہے''۔

5110 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروي عَن ربه جلّ وَعلا انه قَالَ وَعِزَّتِي لَا اجْمَع على عَبدِي خوفين وأمنين اِذا خافني فِي الدُّنْيَا أمنته يَوْم الْقِيَامَة وَاِذا أمنني فِي الدُّنْيَا أخفته فِي الْاٰخِرَة-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ پروردگار فرماتا ہے:

"مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں اپنے بندے پر دو طرح کے خوف اور دو طرح کے امن جمع نہیں کروں گا' اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا' تو میں اسے قیامت کے دن امن نصیب کروں گا' اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہے گا' تو میں اسے قیامت کے دن خوف کا شکار کروں گا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5111 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بلغ المنزل اَلا اِن سلعَة اللّٰه غَالِيَة اَلا اِن سلعَة اللّٰه الجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

ادلج بِسُكُوْن الدَّال اِذا سَار من اَوَّل اللَّيْل وَمعنى الحَدِيْث اَن من خَاف الزمهُ الْخَوْف اِلَى السلوك اِلَى الْآخِرَة والمبادرة بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة خوفًا من القواطع والعوائق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص اندیشے کا شکار ہوتا ہے وہ رات کے وقت بھی سفر کرتا رہتا ہے' اور جو رات کے وقت بھی سفر کرتا رہتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ "ادلج" کا مطلب رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنا ہے' اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص خوف زدہ ہوتا ہے' وہ خوف اسے اس چیز پر مجبور کرتا ہے کہ وہ آخرت کی طرف جانے کی اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرنے کی کوشش کرے' کیونکہ اسے یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے۔

5112 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْهُ خَشْيَةُ اللّٰهِ فَكَانَ يَبْكِىْ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ حَتّٰى حَبَسَهُ ذٰلِكَ فِى الْبَيْتِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فِى الْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اِعْتَنَقَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّ مَيِّتًا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهِّزُوْا صَاحِبَكُمْ فَاِنَّ الْفَرَق فَلَذَ كَبِدَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ من طَرِيْقه وَغَيْرِه وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِى كتاب الْخَائِفِيْنَ والأصبهانى من حَدِيْث حُذَيْفَة وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس فِى الْبكاء قَرِيْبًا من مَعْنَاهُ وَحَدِيْث النَّبِى اَيْضا

الْفرق بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الْخَوْف وفلذ كبده بِفَتْح الْفَاء وَاللَّام وبالذال الْمُعْجَمَة اى قطع كبده

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے اندر اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف پیدا ہو گیا کہ وہ جہنم کو یاد کر کے روتا رہتا تھا' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گلے لگا لیا' وہ اسی وقت ہی گر کر مر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی تیاری کرو! کیونکہ خوف نے اس کے جگر کو کاٹ دیا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے ابن ابودنیا نے کتاب "الخائفین" میں اور اصبہانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے رونے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو اسی مفہوم کی ہے۔

لفظ فرق کا مطلب خوف ہے لفظ فلذ کبدہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جگر کو چیر دیا ہے۔

5113 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم قَالَ أمنا زُرَارَة بن اَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَسْجِد بني قُشَيْر فَقَرَأَ المدثر فَلَمَّا بلغ فَإِذَا نقر فِي الناقور (المدثر) خر مَيتا - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: مسجد بنو قشیر میں حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی انہوں نے سورۂ مدثر کی تلاوت کی جب انہوں نے یہ آیت پڑھی:

"جب ناقور (یعنی صور) میں پھونک ماری جائے گی"۔

تو وہ گر کر مر گئے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5114 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم الْمُؤمن مَا عِنْد الله من الْعقُوبَة مَا طمع بجنته اَحَد وَلَوْ يعلم الْكَافِر مَا عِنْد الله من الرَّحْمَة مَا قنط من رَحمته - رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کیسی سزا ہے؟ تو اس (پروردگار) کی جنت کی توقع کوئی نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسی ہے تو وہ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5115 - وَعَنْ اَبِي كَاهِل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل اَلا أخبرك بِقَضَاء قَضَاهُ الله على نَفسه قلت بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَحْيَا الله قَلْبك وَلَا يمته يَوْم يَمُوت بدنك اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل انه لم يغْضب رب الْعِزَّة على من كَانَ فِي قلبه مَخَافَة وَلَا تَأْكُل النَّار مِنْهُ هدبة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل انه من ستر عَوْرَته حَيَاء من الله سرا وَعَلَانِيَة كَانَ حَقًّا على الله اَن يستر عَوْرَته يَوْم الْقِيَامَة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل انه من دخل حلاوة الصَّلَاة قلبه حَتّٰى يتم ركوعها وسجودها كَانَ حَقًّا على الله اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل انه من صلى اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَاَرْبَعين لَيْلَة فِي جمَاعَة يدْرك التَّكْبِيرَة الاُوْلَى كَانَ حَقًّا على الله اَن يكْتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار اعلم يَا اَبَا كَاهِل انه من صَامَ من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام مَعَ شهر رَمَضَان كَانَ حَقًّا على الله اَن يرويه يَوْم الْعَطش اعلم يَا اَبَا كَاهِل انه من كف اَذَاهُ عَن النَّاس كَانَ حَقًّا على الله اَن يكف عَنهُ عَذَاب الْقَبْر اعلم يَا اَبَا كَاهِل انه من بر وَالِديهِ حَيا وَمَيتًا كَانَ حَقًّا على الله اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة قلت كَيفَ يبر وَالِديهِ إِذا كَانَا ميتين قَالَ برهما اَن يسْتَغْفر لوَالِديهِ وَلَا يسبهما وَلَا يسب وَالِدي اَحَد فيسب وَالِديهِ

اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من اَدّى زَكَاة مَاله عِنْد حلولها كَانَ حَقًا على الله اَن يَجعله من رُفَقَاء الْاَنْبِيَاء اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من قلت عِنْده حَسَنَاته وعظمت عِنْده سيئاته كَانَ حَقًا على الله اَن يثقل مِيزَانه يَوْم الْقِيَامَة اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من يسْعَى على امْرَاَته وَولده وَمَا ملكت يَمِينه يُقيم فيهم اَمر الله يُطعمهُمْ من حَلَال كَانَ حَقًا على الله اَن يَجعله مَعَ الشُّهَدَاءِ فِيْ درجاتهم اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من صلى عَلَيّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات حبا لي وشوقا اِلَيّ كَانَ حَقًا على الله اَن يغْفر لَهُ بِكُل مرّة ذنُوب حول

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ بجملته مُنكر وَتقدم فِيْ مَوَاضِع من هٰذَا الْكتاب مَا يشْهد لبعضه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَالِهِ

❀❀ حضرت ابوکاہل ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوکاہل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے طے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کو (یعنی روح کو) زندگی دی ہے اور وہ اس دن اس کو موت نہیں دے گا' جس دن تمہارا جسم مرجائے گا' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! کہ رب العزت اس شخص پر غضب کا اظہار نہیں کرے گا' جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) خوف ہو اور نہ ہی اسے آگ کھائے گی' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے اپنی شرم گاہ کو ڈھانپ کے رکھے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! جس شخص کے دل میں نماز کی حلاوت داخل ہو جائے' یہاں تک کہ وہ اس کے رکوع و سجود مکمل ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص چالیس دن تک باجماعت نمازیوں ادا کرے' کہ تکبیر تحریمہ میں بھی شریک ہو' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کرلے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص رمضان کے مہینے کے علاوہ' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ پیاس والے دن' اسے سیراب کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص لوگوں کو اذیت پہنچانے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قبر کے عذاب سے اسے محفوظ رکھے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ' ان کی زندگی اور موت' دونوں صورتوں میں اچھا سلوک کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے' میں نے عرض کی: اگر والدین فوت ہو جائیں' تو (کوئی شخص) ان کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی والدین کے لئے دعائے مغفرت کرے اور انہیں برانہ کہے' وہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو برانہ کہے' کہ جواب میں وہ (دوسرا شخص) اس کے ماں باپ کو برا کہے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کے وقت' اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو انبیاء کے رفقاء میں شامل کر دے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی نیکیوں کو کم سمجھے اور اپنی برائیوں کو زیادہ سمجھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کے (نیکیوں کے) پلڑے کو وزنی کر دے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی بیوی بچوں اور زیر ملکیت لوگوں کے لئے محنت کرتا ہے' اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم رکھتا ہے' اور انہیں حلال رزق کھلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو شہداء کے ہمراہ ان کے درجات میں رکھے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص روزانہ تین مرتبہ میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے' مجھ

پر درود بھیجے! تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس شخص کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کردے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ عمومی طور پر منکر ہے اس کتاب کے مختلف مقامات پر ایسی روایات گزر چکی ہیں جو اس روایت کے بعض حصوں کی تائید کرتی ہیں لیکن اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

5116 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لبكيتم كثيرا ولضحكتم قَلِيلا ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى اللّٰه لَا تَدْرُوْنَ تنجون اَوْ لَا تنجون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

تجاْرُوْنَ بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَاِسْكَان الْجِيم بعدهمَا همزَة مَفْتُوحَة اَی تضجون وتستغيثون

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم لوگ وہ بات جان لو! جو میں جانتا ہوں' تو تم زیادہ روؤ اور تھوڑا ہنسو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ' تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ تم نجات پا جاؤ گے یا نجات نہیں پاؤ گے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''تجارون'' کا مطلب یہ ہے کہ تم گریہ وزاری کرو اور مدد طلب کرو۔

5117 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتَى على الْإِنْسَان حِيْن من الدَّهْر (الْإِنْسَان) حَتّٰى ختمهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ أرى مَا لَا ترَوْنَ وأسمع مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أطت السَّمَاء وَحق لَهَا اَن تئط مَا فِيْهَا مَوْضِع قدم اِلَّا ملك وَاضع جَبهته سَاجِدا لله وَاللّٰه لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَمَا تلذذتم بِالنسَاء على الْفرش ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى اللّٰه وَاللّٰه لَوَدِدْت اَنِّیْ شَجَرَة تعضد رَوَاهُ الْبُخَارِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا انه قَالَ مَا فِيْهَا مَوْضِع اَربع اَصَابِع وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

أطت بِفَتْح الْهمزَة وَتَشْدِيد الطَّاء الْمُهْملَة من الأطيط وَهُوَ صَوت القتب الرحل وَنَحْوهمَا اِذا كَانَ فَوْقه مَا يثقله وَمَعْنَاهُ اَن السَّمَاء من كَثْرَة مَا فِيْهَا من الْمَلَائِكَة العابدين أثقلها حَتّٰى أطت والصعدات بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْملَتَيْنِ هِیَ الطرقات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تلاوت کی:

''کیا انسان پر ایسا زمانہ نہیں آیا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا تلاوت کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ہو آسمان چرچراتا ہے' اور اسے اس بات کا حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ آسمان میں ایک قدم جتنی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی نہ رکھی ہوئی ہو اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم بستر پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم ویرانوں کی طرف نکل

جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو اللہ کی قسم میری یہ خواہش ہے کہ میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا"

یہ روایت امام بخاری نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "آسمان میں چار انگلیوں جتنی جگہ بھی ایسی نہیں ہے"۔

یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اطت یہ لفظ اطیط سے ماخوذ ہے جس کا مطلب پالان کی آواز ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس پر کوئی وزن رکھا جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان میں اتنی کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والے فرشتے موجود ہیں کہ ان کے وزن کی وجہ سے اس میں سے آواز آتی ہے۔ لفظ صعدات کا مطلب مختلف راستے ہیں۔

5118 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطبة مَا سَمِعت مثلهَا قطّ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فغطى أَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهِهِمْ لَهُمْ خنين - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رو و تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ دیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5119 - وَفِيْ رِوَايَةٍ بلغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أَصْحَابه شَيْءٍ فَخَطب فَقَالَ عرضت عَليّ الْجنَّة وَالنَّار فَلَمْ أر كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْر وَالشَّر وَلَوْ تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فَمَا أَتَى على أَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم أَشد مِنْهُ غطوا رؤوسهم وَلَهُمْ خنين الخنين بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهَا نون هُوَ الْبكاء مَعَ غنة بانتشار الصَّوْت من الْأنف

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی آپ ﷺ نے خطبہ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی ایک ساتھ کبھی نہیں دیکھی اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رو و راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

لفظ الخنین اس سے مراد وہ رونا ہے جس میں ناک سے آواز آ رہی ہوتی ہے جو ناک سے نکلنے والی آواز میں انتشار ہوتا ہے۔

5120 - وَرُوِيَ عَنِ الْعَبَّاسِ بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا اقشعر جلد العَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة ورقها رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے انسان کی جلد کپکپاتی ہے' تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5121 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبيهقي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة فهاجت الرِّيح فَوَقع مَا كَانَ فِيهَا من ورق نخر وَبَقِي مَا كَانَ من ورق اَخضر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللّٰه وَرَسُوله أعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤْمِن إِذا اقشعر من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذنُوبه وَبقيت لَهُ حَسَنَاته

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ہوا چلی تو اس میں سے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مومن پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کپکپی طاری ہوتی ہے' تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

5122 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا قوا اَنفسكُمْ وَاهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التحريم) تلاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على اَصْحَابه فخر فَتى مغشيا عَلَيْهِ فَوضع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَإِذا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّةِ فَقَالَ اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن بَيْننَا قَالَ اَوْ مَا سَمِعْتُم قَوْله تَعَالٰى ذٰلِكَ لمن خَافَ مقامي وَخَافَ وَعِيد (ابراهيم) -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی تو ایک نوجوان گرا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو اس نے یہ کلمہ پڑھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے جنت کی خوشخبری دی آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! (کیا ہمارے درمیان میں سے یہ خوشخبری صرف اس کے لئے مخصوص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''یہ اس کے لئے ہے' جو میری ذات سے ڈر جائے اور جو وعید سے ڈر جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5123 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خَافَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خوف اللّٰه مِنهُ كل شَیْءٍ وَّمن لم يخف اللّٰه خوفه اللّٰه من كل شَیْءٍ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَرَفعه مُنكر

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے خوف میں مبتلاء کر دیتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔

10 - التَّرْغِيب فِي الرَّجَاء وَحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِيمَا عِنْد الْمَوْت

باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید' اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن

خاص طور پر مرتے وقت ایسا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5124 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ابْن آدم اِنَّكَ مَا دعوتني ورجوتني غفرت لَكَ على مَا كَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْن آدم لَو بلغت ذنوبك عنان السَّمَاء ثُمَّ استغفرتني غفرت لَكَ يَا ابْن آدم لَو اتيتني بقراب الْاَرْض خَطَايَا ثُمَّ لقيتني لَا تشرك بِي شَيْئًا لأتيتك بقرابها مغفرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن قراب الْاَرْض بِكَسْر الْقَاف وَضمّهَا أشهر هُوَ مَا يُقَارب ملأها

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو گے' اور مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تمہاری طرف سے جو بھی چیز سامنے آئے اے انسان میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا خواہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر اگر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اے انسان اگر تم پوری روئے زمین جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ اور پھر تم ایسی حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ قراب الارض اس میں ق پر زیر بھی پڑھی گئی ہے تاہم پیش پڑھنا زیادہ مشہور ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اسے بھر دے۔

5125 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على شَاب وَهُوَ فِي الْمَوْت فَقَالَ كَيفَ تجدك قَالَ اَرْجُو اللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَاف ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَان فِيْ قلب عبد فِيْ مثل هٰذَا الموطن اِلَّا اعطاهُ اللّٰه مَا يَرْجُو وامنه مِمَّا يخَاف

5125-سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث:4259السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول المريض إذا قيل له : كيف تجدك ؟ - حديث:10468شعب الإيمان للبيهقي - الثاني عشر من شعب الإيمان باب في الرجاء من الله تعالى' حديث: 1009مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث: 3321مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث:1372

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ اَبِيْ الدُّنْيَا كلهم من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَن انس

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن فَاِنَّ جعفرا صَدُوق صَالح احْتج بِه مُسْلِم وَوَثَّقَهُ النَّسَائِيّ وَتكلم فِيهِ الدَّارَقُطْنِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جو موت کے قریب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا صورت حال محسوس کررہے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل سے) امید بھی ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا خوف بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں یہ دونوں چیزیں جس بھی بندے کے دل میں اکٹھی ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی اسے امید ہو اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھے گا جس کا اسے خوف ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' کیونکہ جعفر نامی راوی صدوق اور صالح ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5126 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ أنبأتكم مَا أوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْمُؤْمنِينَ يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ للْمُؤْمنِينَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتي - رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد اللّٰه بن زحر

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيثِ الْغَار وَغَيرِه وَفِي الْبَاب اَحَادِيث كَثِيرَة جدا تقدمت فِي هٰذَا الْكتاب لَيْسَ فِيهَا تَصْرِيح بِفضل الْخَوْف والرجاء وَاِنَّمَا هِيَ ترغيب اَوْ ترهيب فِي لوازمهما ونتائجهما لم نعد ذٰلِكَ فليطلبه من شَاءَ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا' اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں اے ہمارے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں تیری رحمت اور مغفرت کی امید تھی تو پروردگار فرمائے گا: میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

یہ روایت امام احمد نے عبیداللہ بن زحر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے والے باب میں غار والی حدیث گزری ہے اور دیگر احادیث گزری ہیں اور اس باب میں بھی بہت سی احادیث ہیں جو اس سے پہلے اس کتاب میں گزر چکی ہیں لیکن ان میں خوف یا امید کی فضیلت کی صراحت موجود نہیں ہے ان روایات میں ان دونوں چیزوں کے لوازمات اور ان دونوں کے نتائج کے ترغیبی یا ترہیبی روایات ذکر ہوئی ہیں ہم نے ان کو دہرایا نہیں ہے جو شخص چاہے وہ وہاں رجوع کرسکتا ہے۔

5127 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهُ حَیْثُ یذکرنِیْ ......الحَدِیْثُ-رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں''-الحدیث

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5128 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الظَّن من حسن الْعِبَادَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَلَفْظهمَا قَالَ اِنْ حسن الظَّن من حسن عبَادَة اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھا گمان اچھی عبادت کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں۔

اسے امام ترمذی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''اچھا گمان رکھنا' اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے''۔

5129 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قبل مَوته بِثَلَاثَة اَیَّام یَقُوْلُ لَا یموتن اَحَدُکُمْ اِلَّا وَهُوَ یحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ-رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو بھی شخص مرنے لگے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5130 - وَعَنْ حَیَّان اَبِیْ النَّضر قَالَ خرجت عَائِدًا لیزِیْد بن الْاَسود فَلَقِیت وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَهُوَ یُرِید عیادته فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ فَلَمَّا رای وَاثِلَة بسط یَده وَجعل یُشِیر اِلَیْهِ فَاقبل وَاثِلَة حَتّٰی جلس فَاَخذ یزِیْد بکفی وَاثِلَة فجعلهما عَلٰی وَجهه فَقَالَ لَهُ وَاثِلَة کَیفَ ظَنک بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّیْ بِاللّٰهِ وَاللّٰهِ حسن قَالَ فابشر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه جل وَعلا اَنَا عِنْد ظن عَبدِي بِي اِن ظن خيرا فَلَهُ وَاِن ظن شرا فَلَهُ-رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حیان ابونضر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے نکلا' میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی' وہ بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے جارہے تھے' ہم ان کے پاس پہنچے' جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا کران کی طرف اشارہ کیا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تشریف فرما ہوئے' یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور انہیں اپنے چہرے پر رکھ لیا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں' اگر وہ بھلائی کا گمان رکھے گا' تو وہ اسے مل جائے گی' اور اگر وہ برائی کا گمان رکھے گا' تو وہ اسے ملے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5131 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰه غَيره لَا يحسن عبد بِاللّٰهِ الظَّن اِلَّا اعطاهُ ظَنّه ذٰلِكَ بِاَن الْخَيْر فِيْ يَده

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا اَن الْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق اسے عطا کرتا ہے' کیونکہ بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5132 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْد اِلَى النَّار فَلَمَّا وقف على شفتها الْتفت فَقَالَ اما وَاللّٰه يَا رب اِن كَانَ ظَنِّيْ بك لحسن فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رُدُّوْهُ اَنَا عِنْد حسن ظن عَبدِي بِي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من ولد عبَادَة بن الصَّامِت لم يسمه عَن اَبِي هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے بارے میں یہ حکم دے کہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے' جب وہ بندہ جہنم کے کنارے پر پہنچے گا' تو وہ مڑ کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم! تیری ذات کے بارے میں میرا گمان تو اچھا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ! میں اپنی ذات کے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا

کتاب: جنائز کے بارے میں روایات اور جو چیزیں اس سے پہلے ہوتی ہیں

1 - التَّرْغِيْبُ فِيْ سُؤَالِ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب: معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5133 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَ رجلا جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الدُّعَاء افضل قَالَ سل رَبك الْعَافِيَة والمعافاة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمّ اَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الدُّعَاء أفضل فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّالِث فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا اُعْطِيْت الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وأعطيتها فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ أفلحت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا كِلَاهُمَا من حَدِيْثِ سَلَمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی کا اپنے پروردگار سے سوال کرو پھر وہ دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی کی مانند جواب دیا (جو پہلے ارشاد فرمایا تھا) پھر وہ تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہی جواب ارشاد فرمایا: (جو پہلے دیا تھا) اور پھر فرمایا:

"جب تمہیں دنیا میں عافیت عطا کردی جائے اور آخرت میں بھی وہ عطا کردی جائے تو تم کامیاب ہو گئے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس روایت کو سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5134 - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَامَ على الْمِنْبَر ثُمّ بَكَى فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَام اَوَّل على الْمِنْبَر ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سلوا اللّٰه الْعَفو والعافية فَإِن اَحَدًا لم يُعْط بعد الْيَقِين خيرا من الْعَافِيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من

طرق وَعَن جماعَة من الصَّحَابَة وَاحد اسانيده صَحِيح

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر رونے لگے انہوں نے بتایا کہ ایک سال پہلے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرو کیونکہ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام نسائی نے مختلف طرق سے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کی اسانید میں سے ایک سند صحیح ہے۔

5135 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَعْوَة يَدْعُو بهَا العَبْد أفضل من اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسالك الْعَفو والعافية

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جو بھی دعا کرتا ہے اس میں سے کوئی بھی دعا اس سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی (کہ وہ یہ دعا کرے:)

''اے اللہ! میں تجھ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرتا ہوں''۔

5136 - وَفِي رِوَايَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسالك المعافاة فِي الدُّنْيَا وَالْاخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معاف کرنے کا سوال کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5137 - وَعَنْ اَبِي مَالك الْاَشْجَعِي عَنْ اَبِيهِ اَن رجلا اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ اَقُول حِين اَسال رَبِّي قَالَ قل اللّٰهُمَّ اغْفِر لي وارحمني وَعَافِنِي وارزقني وَيجمع اَصَابِعه اِلَّا الْاِبْهَام فَاِن هَؤُلَاءِ تجمع لَك دنياك وآخرتك-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں اپنے پروردگار سے مانگوں تو میں کیا کہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے مجھ پر رحم کر مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر!''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر شمار کرتے رہے صرف انگوٹھے پر کچھ نہیں آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس طرح تم اپنی دنیا اور آخرت سے متعلق سب چیزوں کو اکٹھا کرلو گے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5138 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاس يَا عَم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من الدُّعَاء بالعافية

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے نبی کے چچا! آپ عافیت کے بارے میں بکثرت دعا کیا کریں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5139 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء لَا يرد بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاخِرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5140 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰه شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ من الْعَافِيَة-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم فِي حَدِيْثٍ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيْق عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي بكر الْمليكِي وَهُوَ ذَاهِب الحَدِيْثِ عَن مُوسَى بن عقبَة عَن نَافِع عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں مانگی گئی' جو اس کے نزدیک عافیت سے زیادہ پسندیدہ ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ذاہب الحدیث ہے' اس کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' یہ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے منقول ہے۔

5141 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن علمت لَيْلَة الْقدر مَا اَقُوْل فِيْهَا قَالَ قولي اللّٰهُمَّ اِنَّك عفو تحب الْعَفو فَاعْفُ عني

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں شب قدر کے بارے میں جان لوں' تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کردے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2 - التَّرْغِيبُ فِيْ كَلِمَاتٍ يقولهن من رأى مبتلى

باب: کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

5142 - عَنْ عمر وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رأى صَاحب بَلَاء فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عافانی مِمَّا ابتلاك بِهٖ وفضلنی علی كثير مِمَّنْ خلق تَفْضِيلًا لم يصبهُ ذٰلِكَ الْبَلَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيْث ابْن عمر وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة وَحده وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ شكر تِلْكَ النِّعْمَة-وَاسْنَاده حسن

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص کسی آزمائش کے شکار شخص کو دیکھ کر یہ پڑھ لے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر بھرپور فضیلت عطا کی ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی (جس نے یہ دعا پڑھی ہوگی)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں اسے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے تو تم اس نعمت کا شکر ادا کر دو گے"

اس کی سند حسن ہے۔

3 - التَّرْغِيبُ فِی الصَّبْرِ سِيمَا لمن ابْتُلِیَ فِیْ نَفسه اَوْ مَاله وَفضل الْبَلَاءِ وَالْمَرَض والحمی وَمَا جَاءَ فِيْمَن فَقَدْ بَصَره

صبر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5142-سنن ابن ماجه - كتاب الدعاء' باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء - حديث:3890'جامع معمر بن راشد - القول إذا رأيت المبتلى' حديث:252'مسند الطيالسي - ما رواه عنه عبد الله بن عمر رضي الله عنه' حديث: 12'مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 39'البحر الزخار مسند البزار - وما روى عمرو بن دينار قهرمان دار الزبير' حديث: 139'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5429'شعب الإيمان للبيهقي - الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في تعديد نعم الله' حديث:4259

خاص طور پر اس شخص کے لئے جو اپنی ذات یا مال کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا ہو جائے' نیز آزمائش' بیماری اور بخار کی فضیلت کا تذکرہ اور اس شخص کے بارے میں کیا منقول ہے' جو اس کو دیکھے؟

5143 - عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُور شطر الْاِیْمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِیْزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِیَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَكَ اَوْ عَلَیْكَ كل النَّاس یَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت' نصف ایمان ہے' الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا' یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر ضیاء ہے' قرآن تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ یا تو اپنے آپ کو خرید کر اسے آزاد کروا دیتا ہے' یا خود کو ہلاکت کا شکار کروا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5144 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ یتصبر یصبره اللّٰه وَمَا اعطی اَحَد عَطَاءً خیرا واوسع من الصَّبْر رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِیْثٍ تقدم فِی الْمَسْاَلَة

وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة مُخْتَصرًا مَا رزق اللّٰه عبدا خیرا لَهُ وَلَا اوسع من الصَّبْر - وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے' اور کسی بھی شخص کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی' جو صبر سے زیادہ بھلائی والی اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے مانگنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' یہی روایت امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی بندے کو' جو کچھ بھی عطا کیا ہو' اس میں کوئی بھی چیز بندے کے لئے صبر سے زیادہ بہتر اور زیادہ گنجائش والی نہیں ہے''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5145 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبع لَا یصبن اِلَّا بعجب الصَّبْر وَهُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر اللّٰه وَقلة الشَّیْء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ الْعَوام بن جویریة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد وَتقدم فِی الصمت

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں صرف صبر کے نتیجے میں حاصل ہوسکتی ہیں عبادت' تواضع' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کا کم ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ان دونوں نے اسے عوام بن جویریہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت اس سے پہلے خاموشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5146 - وروى التِّرْمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزهادة فِي الدُّنْيَا لَيست بِتَحْرِيم الْحَلَال وَلَا اِضَاعَة المَال وَلٰكِن الزهادة فِي الدُّنْيَا اَن لَا تكون بِمَا فِيْ يدك أوثق مِنْك بِمَا فِيْ يَد اللّٰه وَاَن تكون فِيْ ثَوَاب الْمُصِيبَة اِذا اَنْت أصبت بهَا اَرغب فِيهَا لَو اَنَّهَا أبقيت لَك

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ حلال چیز کو حرام قرار دے دیا جائے' یا مال کو ضائع کر دیا جائے (یعنی سب کچھ خرچ کر دیا جائے) بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اُس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہے یا کوئی مصیبت لاحق ہو تو اس کا ثواب تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو' خواہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی رہ جائے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5147 - وَعَن عَلْقَمَة قَالَ قَالَ عبد اللّٰه الصَّبْر نصف الْإِيمَان وَالْيَقِين الْإِيمَان كُله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهُوَ مَوْقُوف وَقد رَفعه بَعضهم

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''صبر نصف ایمان ہے' اور یقین پورے کا پورا ایمان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت ''موقوف'' روایت ہے' اور بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5148 - وَعَن جَعْفَر بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْر معول الْمُسلم-ذكره رزين الْعَبدَرِي وَلَم اره

❀❀ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبر' مسلمان کی کدال ہے''۔

یہ روایت رزین عبدری نے نقل کی ہے' اور میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

5149- وَعَن صُهَيْب الرُّومِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبا لأمر الْمُؤمن اِن أمره لَهٗ كُله خير وَلَيْسَ ذٰلِكَ لاحد اِلَّا لِلْمُؤمِنِ اِن اَصَابَته سراء شكر فَكَانَ خيرا لَهٗ وَاِن اَصَابَته ضراء صَبر فَكَانَ خيرا لَهٗ-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے' اس کا معاملہ ہر حوالے سے بھلائی والا ہوتا ہے' اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل

ہے اگر اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ چیز اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے تنگی نصیب ہوتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ چیز بھی اس کے حق میں بہتر ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5150 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِن اللّٰه عز وَجلَّ قَالَ يَا عِيسَى اِنِّي بَاعث من بعدك أمة إن أصَابَهُم مَا يحبونَ حمدوا اللّٰه وَإن أصَابَهُم مَا يكرهُونَ احتسبوا وصبروا وَلَا حلم وَلَا علم فَقَالَ يَا رب كَيفَ يكون هٰذَا قَالَ أعطيهم من حلمي وَعلمي.

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت کو پیدا کروں گا اگر انہیں وہ چیز مل جائے گی جسے وہ پسند کرتے ہوں گے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے اور اگر انہیں اس چیز کا سامنا ہو جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو وہ اس پر ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر سے کام لیں گے اور انہیں نہ تو بردباری حاصل ہوگی اور نہ ہی علم ہوگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی: اے میرے پروردگار پھر یہ کیسے ہوگا؟ تو پروردگار نے فرمایا میں اپنی بردباری اور اپنے علم میں سے انہیں عطا کردوں گا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5151 - وَرُوِیَ عَنْ سَخْبَرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعطى فَشكر وابتلى فَصَبر وظلم فَاسْتَغْفر وظلم فغفر ثُمَّ سكت فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَهُ قَالَ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْن وهم مهتدون - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سَخْبَرَة بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَإسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة وَيُقَال إِن لَهُ صُحْبَة وَاللّٰه أعْلَم

❀❀ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو کچھ ملے اور وہ شکر سے کام لے اور جو آزمائش میں مبتلا ہو اور صبر سے کام لے اگر وہ ظلم کرے تو مغفرت طلب کرے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے تو وہ معاف کردے' پھر نبی اکرم ﷺ خاموش ہوگئے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص کو کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں امن نصیب ہوگا' اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5152 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤمن كَمثل الخامة من الزَّرْع تفيئها الرّيح تصرعها مرّة وتعدلها أُخْرَى حَتَّى تهيج

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال کھیت میں سے بالی کی مانند ہے کہ جسے ہوا کبھی نیچے کر دیتی ہے اور کبھی اوپر کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اسی طرح حرکت کرتا رہتا ہے''۔

5153 - وَفِىْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَاْتِيهِ اَجله وَمثل الْكَافِر كَمثل الْأرزة المجذبة على اَصْلهَا لَا يُصِيبهَا شَىْءٌ حَتّٰى يكون انجعالها مرّة وَاحِدَة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہاں تک کہ اس کی موت اس کے پاس آجاتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے اسے کوئی چیز لاحق نہیں ہوتی' یہاں تک کہ اسے ایک ہی مرتبہ اکھاڑ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5154 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن كَمثل الزَّرْع لَا تزَال الرِّيَاح تفيئه وَلَا يزَال الْمُؤْمِن يُصِيبهُ بلَاء وَمثل الْمُنَافِق كَمثل شَجَرَة الْأرز لَا تهتز حَتّٰى تستحصد-رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

الْأرز بِفَتْح الْهمزَة وتضم وَإسكَان الرَّاء بعدهمَا زَاى هِىَ شَجَرَة الصنوبر وَقيل شَجَرَة الصنوبر الذّكر خَاصَّة وَقيل شَجَرَة العرعر وَالْأول أشهر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال اس پودے کی طرح ہے جسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں تو مومن کو بھی آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اسے ہلایا نہیں جاسکتا ہے یہاں تک کہ اسے اکھاڑ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

لفظ ''ارز'' اس سے مراد صنوبر کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق صنوبر کا نر درخت مراد ہے' ایک قول کے مطابق ''عرعر'' کا درخت ہے' تاہم پہلا قول مشہور ہے۔

5155 - وَعَن أم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ابتلى اللّٰه عبدا بِبلَاء وَهُوَ على طَرِيقَة يكرههَا إِلَّا جعل اللّٰه ذٰلِكَ الْبلَاء كَفَّارَة وطهورًا مَا لم ينزل مَا أَصَابَهُ من الْبلَاء بِغَيْر اللّٰه عزّ وَجلّ اَوْ يَدْعُو غير اللّٰه فِىْ كشفه

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَام عبد اللّٰه ابْنة اَبِىْ ذئاب لَا اعرفهَا

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور اس کی یہ حالت ہو کہ وہ اس آزمائش کو ناپسند کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس آزمائش کو کفارے اور طہارت کا باعث بنا دیتا ہے' جب تک وہ اس آزمائش کی وجہ سے' غیر اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کو دور کرنے کے لئے غیر اللہ سے دعا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب المرض والکفارات میں نقل کی ہے' اور ام عبداللہ بنت ابوذیب سے میں واقف نہیں ہوں۔

5156 - وَعَن مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس اَشد بَلاء قَالَ الانبياء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى الرجل على حسب دينه فَإِن كَانَ دينه صلبا اشْتَدَّ بلاؤه وَإِن كَانَ فِي دينه رقة ابتلاه اللّٰه على حسب دينه فَمَا يبرح الْبَلاء بِالْعَبدِ حَتّٰى يمشى على الْاَرْض وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو' پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) آدمی اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے' اگر اس کا دین مضبوط ہوگا' تو آزمائش بھی سخت ہوگی' اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دین کے حساب سے اسے آزمائش کا شکار کرے گا' آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے' یہاں تک کہ بندہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5157 - وَلابْن حبَان فِيْ صَحِيحه من رِوَايَةِ الْعَلَاء بن الْمسيب عَنْ اَبِيهِ عَن سعد قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى النَّاس اَشد بَلاء قَالَ الْاَنْبِيَاء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى النَّاس على حسب دينهم فَمَنْ ثخن دينه اشْتَدَّ بلاؤه وَمَنْ ضعف دينه ضعف بلاؤه وَإِن الرجل ليصيبه الْبَلاء حَتّٰى يمشي فِي النَّاس مَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں علاء بن میتب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: سب سے زیادہ سخت آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو' پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) لوگوں کو اُن کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے' جس کا دین مضبوط ہوتا ہے' اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے' اور جس کا دین کمزور ہوتا ہے' اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے' آدمی کو آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے' یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے' اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

5158 - وَعَن اَبِي سعِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه دخل على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ موعوك عَلَيْهِ قطيفة فَوضع يَده فَوق القطيفة فَقَالَ مَا اَشد حماك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّا كَذٰلِكَ يشدد علينا الْبَلاء ويضاعف لنا الْأجر ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَشد النَّاس بلاء قَالَ الْاَنْبِيَاء قَالَ ثُمَّ من قَالَ الْعلمَاء قَالَ ثُمَّ من قَالَ الصالحون كَانَ أحدهم يبتلى بالقمل حَتّٰى يقتله ويبتلى أحدهم بالفقر حَتّٰى مَا يجد اِلَّا العباءة يلبسها ولأحدهم كَانَ اَشد فَرحا بالبلاء من اَحَدُكُم بالعطاء

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ مُسْلِم وَلَه شَوَاهِد كَثِيرَة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر چادر موجود تھی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر سے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا' تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم (یعنی انبیاء کرام) کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے' ہم پر آزمائش سخت ہوتی ہے' اور ہمیں اجر بھی زیادہ ملتا ہے' پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کا کس کو سامنا کرنا پڑتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو' انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علماء کو' انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کو' یہاں تک کہ ان میں سے کسی شخص کو قمل کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' موت کا شکار کردیتی ہے' اور ان میں سے کسی ایک کو غربت کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' یہاں تک کہ اسے پہننے کے لئے عباء بھی نہیں ملتی' اور ان میں سے کسی شخص کو آزمائش کی وجہ سے اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے' جتنی اور کسی شخص کو کچھ ملنے پر خوشی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے کتاب المرض والکفارات میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

5159 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يود اَهْلِ الْعَافِيَة يَوْم الْقِيَامَة حِين يعطى اَهْلِ الْبَلاء الثَّوَاب لَو اَن جُلُوْدهمْ كَانَت قرضت بِالْمَقَارِيضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن مغراء وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيْهِ رجل لم يسم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن (دنیا میں) عافیت والے لوگ' جب یہ دیکھیں گے کہ آزمائش کا شکار لوگوں کو کتنا اجر و ثواب دیا جارہا ہے' تو وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کی کھالیں قینچی کے ذریعے کاٹ دی جاتیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا نے عبدالرحمٰن بن مغراء کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے باقی راوی ثقہ ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

5160 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِيْ بالشهيد يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف لِلْحساب ثُمَّ يُؤْتِيْ بالمتصدق فينصب لِلْحساب ثُمَّ يُؤْتِيْ بِاَهْلِ الْبَلاء فَلَا ينصب لَهُمْ ميزَان وَلَا ينصب لَهُمْ ديوَان فَيصب عَلَيْهِمُ الْاَجر صبا حَتّٰى اِن اَهْلِ الْعَافِيَة لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْموقف اَن اَجْسَادهم قرضت بِالْمَقَارِيضِ من حسن ثَوَاب الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ مجاعَة بن الزبير وَقد وثق

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا' اور اسے حساب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا' پھر صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا'

اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا' پھر آزمائش کا شکار افراد کو لایا جائے گا' تو نہ ان کے لئے میزان نصب کیا جائے گا' اور نہ دیوان رکھا جائے گا' اور ان پر اجر انڈیل دیا جائے گا' یہاں تک کہ میدان محشر میں (دنیا میں) عافیت والے لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں کے ذریعے کاٹ دیے جاتے' اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عمدہ ثواب ہوگا (جو عافیت کا شکار لوگوں کو دیا جائے گا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مجاعہ بن زبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5161 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰه عبدا اَوْ اَرَادَ اَنْ يصافيه صب عَلَيْهِ الْبَلاء صبا وثجه عَلَيْهِ ثَجًّا فَاِذَا دَعَا الْعَبْد قَالَ يَا رباه قَالَ اللّٰه لَبَّيْكَ يَا عَبْدِى لَا تَسْاَلُنِىْ شَيْئًا اِلَّا اَعطيتك اِمَّا اَنْ أعجله لَك وَاِمَّا اَنْ أدخره لَك - رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کسی بندے کو پاک وصاف کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس پر آزمائش کو انڈیل دیتا ہے' اور اس پر (آزمائش کو) بہا دیتا ہے پھر جب بندہ دعا کرتے ہوئے یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں متوجہ ہوں تو مجھ سے جو بھی چیز مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا یا تو وہ تجھے جلدی دے دوں گا یا پھر تیرے لئے سنبھال کر رکھ لوں گا (اور آخرت میں اس دعا کا اجر وثواب تمہیں عطا کروں گا)''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5162 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يرد اللّٰه بِهِ خيرا يصب مِنْهُ - رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ

يصب مِنْهُ اَى يُوَجه اِلَيْهِ مُصِيبَة ويصيبه ببلاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جس بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ ''یصب منہ'' کا مطلب یہ ہے کہ مصیبت کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے' اور اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

5163 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰه قوما ابْتَلَاهُم فَمَنْ صَبر فَلَهُ الصَّبْر وَمَنْ جزع فَلَهُ الْجزع - رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

ومحمود بن لبيد رأى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتلف فِىْ سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جو شخص صبر کرتا ہے' اسے صبر نصیب ہوگا' اور جو شخص آہ وزاری کرتا ہے' اسے آہ وفریاد ہی ملتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم ان کے نبی اکرم ﷺ سے سماع کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

5164 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن عظم الْجَزَاء مَعَ عظم الْبلَاء وَاِن اللّٰه تَعَالٰی اِذا اَحَبَّ قوما ابْتَلَاهُم فَمَنْ رَضِی فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سخط فَلَهُ السخط

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک زیادہ جزا' زیادہ آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے' اور اللہ تعالیٰ جب کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' (ان لوگوں میں سے) جو راضی رہتا ہے' اسے رضامندی نصیب ہوتی ہے' اور جو ناراض ہوتا ہے' اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5165 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لیَکُوْن لَهٗ عِنْد اللّٰه الْمنزلَة فَمَا یبلغهَا بِعَمَل فَمَا یزَال یَبْتَلِیه بِمَا یکره حَتّٰی یبلغهٗ اِیَّاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه من طَرِیْقه وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات کسی بندے کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام ہوتا ہے' اور وہ بندہ عمل کی وجہ سے' اس مقام تک نہیں پہنچ پاتا' تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل ناپسندیدہ صورت حال میں مبتلا رکھتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5166 - وَرُوِیَ عَن بُرَیْدَة الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَصَاب رجلا من الْمُسلمین نکبة فَمَا فَوْقهَا حَتّٰی ذکر الشَّوْکَة اِلَّا لاحدی خَصْلَتَیْنِ اِمَّا لیغفر اللّٰه لَهٗ من الذُّنُوب ذَنبا لم یکن لیغفره لَهٗ اِلَّا بِمثل ذٰلِكَ اَوْ یبلغ بِهٖ من الْکَرَامَة کَرَامَة لم یکن لیبلغها اِلَّا بِمثل ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀❀ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمانوں میں سے' جس کسی کو بھی کوئی زخم لاحق ہوتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز لگتی ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے کانٹا لگنے کا بھی ذکر کیا' تو (اس کے نتیجے میں) اسے دو میں سے ایک چیز ملتی ہے' یا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے کسی گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' جس گناہ کی مغفرت' صرف اس صورت حال کا سامنا کرنے کے نتیجے میں ہو سکتی تھی' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے مرتبے میں اضافہ کرتا ہے کہ اس مقام تک بندہ' صرف اسی صورت میں پہنچ سکتا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5167 - وَعَنْ مُحَمَّد بن خَالِد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَة من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه يَقُوْلُ اِن العَبْد اِذا سبقت لَهٗ من اللّٰه منزلة فَلَمْ يبلغهَا بِعَمَل ابتلاه اللّٰه فِيْ جسده اَوْ مَاله اَوْ فِيْ وَلَده ثُمَّ صَبر على ذٰلِكَ حَتّٰى يبلغهُ الْمنزلَة الَّتِيْ سبقت لَهٗ من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوٗد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والاْوسط وَمُحَمَّد بن خَالِد لم يرو عَنهُ غير اَبِي الْمليح الرقي وَلَمْ يرو عَن خَالِد اِلَّا ابْنه مُحَمَّد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ محمد بن خالد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کسی بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو چکا ہو اور بندہ اپنے عمل کی وجہ سے اس مقام تک نہ پہنچ پائے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے حوالے سے آزمائش کا شکار کر دیتا ہے تو وہ بندہ اس پر صبر سے کام لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو اس بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکا ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابویعلی نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے محمد بن خالد نامی راوی کے حوالے سے ابوملیح رقی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے اور خالد نامی راوی سے صرف ان کے صاحبزادے محمد بن خالد نے یہ روایت نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5168 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة انْطَلِقُوْا اِلٰى عَبدِي فصبوا عَلَيْهِ الْبلَاء صبا فيحمد اللّٰه فيرجعون فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا صببنا عَلَيْهِ الْبلَاء صبا كَمَا امرتنا فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَن اسمع صَوته-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کے پاس جاؤ اور اس پر آزمائش کو انڈیل دو! تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے جب وہ فرشتے واپس آتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے حکم کے مطابق اس پر تیری آزمائش انڈیل دی تھی تو پروردگار فرماتا ہے تم واپس جاؤ! کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اس بندے کی آواز سنوں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5169 - وَرُوِيَ فِيْهِ اَيْضًا عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليجرب اَحَدُكُمْ بالبلاء كَمَا يجرب اَحَدُكُمْ ذهبه بالنَّار فَمِنْهُ مَا يخرج كالذهب الابريز فَذَاكَ الَّذِيْ حماه اللّٰه من الشُّبُهَات وَمِنْه مَا يخرج دون ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يشك بعض الشَّك وَمِنْه مَا يخرج كالذهب الْاَسود فَذَاكَ الَّذِيْ افتتن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعے کسی بندے کو یوں نکھارتا ہے جس طرح کوئی شخص آگ کے ذریعے اپنے سونے کو نکھارتا ہے

تو اس میں سے خالص سونے کی مانند چیز نکل آتی ہے' یہ وہ چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ بندے کو مشتبہ چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے' اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے' جو اس سے کم ہوتی ہے' تو یہ وہ چیز ہوگی کہ جس طرح کوئی بندہ شک کا شکار ہو جائے' اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے' جو سیاہ سونے کی طرح کی ہوتی ہے' تو یہ یوں ہو جائے گا جیسے کسی بندے کو آزمائش کا شکار کیا گیا ہو"۔

5170 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصِيبَة تبيض وَجه صَاحبهَا يَوْم تسود الْوُجُوه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مصیبت اس دن' مصیبت میں مبتلا شخص کے چہرے کو سفید کرے گی' جب کئی چہرے سیاہ ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5171 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا وصب وَلَا هم وَلَا حزن وَلَا اَذَى وَلَا غم حَتَّى الشَّوْكَة يشاكها اِلَّا كفر اللّٰه بهَا من خطاياه - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلَفْظِه مَا يُصِيب الْمُؤْمِن من وصب وَلَا نصب وَلَا سقم وَلَا حزن حَتَّى الْهم يهمه اِلَّا كفر بِه من سيئاته وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا من حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَة وَحده

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب بھی کسی مومن کو کوئی پریشانی' یا بیماری' یا غم' یا حزن' یا تکلیف' یا غم لاحق ہوتا ہے' یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے لگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جس بھی مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف یا خرابی یا حزن یا پریشانی لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

5172 - وَفِی رِوَايَةٍ لَهُ مَا من مُؤْمِن يشاك بشوكة فِی الدُّنْيَا يحتسبها اِلَّا قصّ بهَا من خطاياه يَوْم الْقِيَامَة النصب التَّعَب الوصب الْمَرَض

❀❀ ان کے حوالے سے ابن ابودنیا نے ایک روایت یہ نقل کی ہے: (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

"جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا لگے' اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف کرے گا"۔

لفظ نصب کا مطلب تنگی (اور پریشانی) ہے' لفظ وصب کا مطلب بیماری ہے۔

5173 - وَعَنْ اَبِی بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد مُعَاوِيَة وطبيب يعالج قرحَة فِی ظَهره وَهُوَ يتضرر فَقُلْتُ لَهُ لَو بعض شبابنا فعل هٰذَا لعبنا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا يسرني اَنِّی لَا اَجدهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يُصِيبهُ اَذَى من جسده اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لخطاياه

رَوَاهُ ابن اَبِیْ الدُّنْيَا وروى الْمَرْفُوْع مِنهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْحِ اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من شَيْءٍ يُصِيب الْمُؤمِن فِيْ جسده يُؤْذِيه اِلَّا كفر اللّٰه بِهٖ عَنهُ من سيئاته-وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ایک طبیب ان کی کمر میں موجود زخم کا علاج کر رہا تھا' جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی تھی' میں نے ان سے کہا: اگر ہمارے کسی نوجوان کے ساتھ ایسا ہو رہا ہوتا' تو ہم نے اس حوالے سے اس کا مذاق اڑانا تھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس تکلیف کو نہ محسوس کروں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو یہ چیز اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس روایت کا مرفوع حصہ ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مومن کو اس کے جسم میں کوئی ایسی تکلیف لاحق ہوتی ہے' جو اسے اذیت پہنچاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کی وجہ سے اس بندے کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5174 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُصِيبَة تصيب الْمُسلِم اِلَّا كفر اللّٰه عَنهُ بهَا حَتَّى الشَّوْكَة يشاكها-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو جو بھی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے' (تو اس کی وجہ سے بھی اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5175 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسلِم لَا يُصِيب الْمُؤمِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا نقص اللّٰه بهَا من خطيئته

وَفِيْ اُخْرَى اِلَّا رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی مومن کو جو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی جو تکلیف ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات میں اضافہ کر دیتا ہے' اور اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

5176 - وَفِيْ اُخْرَى لَهُ قَالَ دخل شباب من قُرَيْش على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَهِي بمنى وهم يَضْحَكُوْنَ فَقَالَت مَا يُضْحِككُمْ قَالُوْا فلَان خر على طُنب فسطاط فكَادَتْ عُنُقه اَوْ عينه اَن تذْهب فَقَالَت لَا تضحكوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلِم يشاك بشوكة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا كتبت

لَهُ بِهَا دَرَجَة ومحيت عَنهُ بِهَا خَطِيئَة

❀❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو اس وقت منیٰ میں موجود تھیں' وہ نوجوان ہنس رہے تھے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے بتایا: فلاں شخص خیمے کی لکڑی سے الجھ کر گر پڑا ہے' تو یہ حال ہوا کہ اس کی گردن یا اس کی آنکھ ختم ہو جائے گی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ نہ ہنسو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مسلمان کو جو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اس کی وجہ سے اس کے لئے درجہ نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے لئے گناہ مٹا دیا جاتا ہے''۔

5177 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يزَال الْبلَاء بِالْمُؤْمِنِ والمؤمنة فِيْ نَفسه وَولده وَمَاله حَتّٰى يلقى الله تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آزمائش مسلسل مومن مرد یا مومن عورت کے ساتھ رہتی ہے وہ آزمائش جان یا مال یا اولاد کے حوالے سے ہوتی ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5178 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اُصِيب بمصيبة بِمَالِه اَوْ فِيْ نَفسه فكتمها وَلَمْ يشكها اِلَى النَّاس كَانَ حَقًّا على الله اَن يغْفر لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اس کے مال یا اس کی جان کے حوالے سے کوئی آزمائش لاحق ہو اور وہ اس کو چھپالے اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کی مغفرت کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5179 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرَة فهزها حَتّٰى تساقط وَرقهَا مَا شَاءَ الله اَن يتساقط ثُمَّ قَالَ للمصيبات والأوجاع اَسْرع فِيْ ذنُوب ابْن آدم مني فِيْ هٰذِهِ الشَّجَرَة- رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہلایا تو اس کے پتے گر گئے جتنے اللہ کو منظور تھا کہ وہ گریں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں اور تکلیفیں انسان کے گناہوں

کو اس سے زیادہ تیزی سے گراتی ہیں جتنی تیزی سے اس درخت نے (اپنے پتے گرائے ہیں)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

5181 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من شَیْءٍ يُصِيب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا حزن وَلَا وصب حَتَّى الْهم يهمه اِلَّا يكفر اللّٰه عَنهُ بِه سيئاته

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی تکلیف یا غم یا بیماری لاحق ہوتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو پریشانی لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5182 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وصب الْمُؤْمِن كَفَّارَة لخطاياه -رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کی بیماری' اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے حوالے سے صحیح ہے۔

5183 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كثرت ذنُوب الْعَبْد وَلَمْ يكن لَهُ مَا يكفرهَا ابتلاه اللّٰه بالحزن ليكفرها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جائیں اور کوئی ایسی چیز نہ ہو' جو ان گناہوں کو ختم کر سکتی ہو' تو اللہ تعالیٰ بندے کو پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے' تاکہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5184 - وَعَنْ عَائِشَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اشْتَكَى الْعَبْد الْمُؤْمِن اخلصه اللّٰه من الذُّنُوب كَمَا يخلص الْكِير خبث الْحَدِيْد

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مومن بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی

''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5185 - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا-رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: وہ سیاہ فام عورت' وہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: بعض اوقات مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے' اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم صبر سے کام لو اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں عافیت نصیب کر دے' تو اس خاتون نے کہا: میں صبر سے کام لیتی ہوں' اس نے عرض کی: لیکن میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیں کہ میں بے پردہ نہ ہوا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کر دی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5186 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِهَا لَمَمٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكِ وَاِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَا حِسَابَ عَلَيْكِ قَالَتْ بَلْ اَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَیَّ-رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' جسے مرگی کی شکایت تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں' وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا' اور اگر تم چاہو تو صبر سے کام لو تو تمہیں (قیامت کے دن) حساب نہیں دینا پڑے گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ میں اس بات کو اختیار کرتی ہوں کہ میں صبر کروں' اور مجھے حساب نہ دینا پڑے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5187 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِاَصْحَابِهِ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ لَا تَمْرَضُوْا قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنَّا لَنُحِبُّ الْعَافِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَيْرُ اَحَدِكُمْ اَنْ لَا يَذْكُرَهُ اللّٰهُ-رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْيَا وَفِیْ اِسْنَادِهِ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِیُّ

❀❀ معاذ بن عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص بہتر نہیں ہوگا' جس کا اللہ تعالیٰ ذکر ہی نہ کرے''۔ (یعنی جو شخص بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتا ہے)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن محمد فروی ہے۔

5188 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ضَرَبَ

على مُؤْمن عرق قط اِلَّا حط اللّٰه بِهِ عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ حَسَنَة وَرفع لَهُ دَرَجَة

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مومن کو جب بھی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' اور اس کے لئے نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کی وجہ سے' اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5189 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مرض الْعَبْد اَوْ سَافر كتب لَهُ مثل مَا كَانَ يعْمل مُقيما صَحِيحا -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے' یا سفر پر جاتا ہے' تو اس کے لئے وہی اجر و ثواب نوٹ کیا جاتا ہے' جو عمل' وہ مقیم ہونے' اور صحت مند ہونے کے دوران کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5190 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد مِنَ النَّاس يصاب ببلاء فِيْ جسده اِلَّا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ قَالَ اكتبوا لعبدي فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة مَا كَانَ يعْمل من خير مَا كَانَ فِيْ وثاقي -رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش کا شکار کیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے روزانہ کا وہی عمل نوٹ کرو' جو وہ پہلے نیکیاں کیا کرتا تھا' جب تک یہ بندہ میری بندش (یعنی میری طرف سے آنے والی بیماری) میں مبتلا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5191 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد اِذا كَانَ على طَرِيقَة حَسَنَة من الْعِبَادَة ثُمَّ مرض قِيلَ للْملك الْمُوكل بِهِ اكْتُبْ لَهُ مثل عمله اِذا كَانَ طليقا حَتَّى اطلقهُ اَوْ اكفته اِلَيّ

وَاِسْنَاده حسن -قَوْله اكفته اِلَيّ بكاف ثُمَّ فَاء ثُمَّ تَاء مثناة فَوق مَعْنَاهُ اضمه اِلَيّ واقبضه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہتا ہے' اور پھر بیمار ہو جاتا ہے' تو اس کے موکل فرشتے سے کہا جاتا ہے: تم اس کے عمل کی مانند اس کے لئے (اجر و ثواب) نوٹ کرتے رہو' جب تک یہ اس بیماری کا شکار ہے' یہاں تک کہ میں اسے (اس بیماری

سے) آزاد کردوں یا پھر اپنی طرف بلالوں"۔

اس کی سند حسن ہے متن کے الفاظ "اکفته الی" کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ ملالوں اور اس کی جان قبض کرلوں۔

5192 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابتلى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ ببلاء فِيْ جسده قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ للملك اُكْتُبْ لَهُ صَالح عمله الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَإِن شفاه غسله وطهره وَإِن قبضه غفر لَهُ ورحمه- رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو اس کے جسم کے بارے میں آزمائش کا شکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے: تم اس کا وہ نیک عمل نوٹ کرتے رہو جو وہ پہلے کیا کرتا تھا اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دیدے گا تو اسے دھو دے گا اور پاک وصاف کردے گا اور اگر اس کی روح قبض کرلے گا تو اس کی مغفرت کردے گا اور اس پر رحم کرے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5193 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يمرض مَرضا إِلَّا أَمر اللّٰه حافظه أَن مَا عمل من سَيِّئَة فَلَا يَكْتُبهَا وَمَا عمل من حَسَنَة أَن يَكْتُبهَا عشر حَسَنَات وَأَن يكْتب لَهُ من الْعَمَل الصَّالح كَمَا كَانَ يعْمل وَهُوَ صَحِيح وَإِن لم يعْمل- رَوَاهُ أَبُو يعلى وَابْن أبي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتے کو یہ کہتا ہے: یہ بندہ پہلے جو برائی کیا کرتا تھا وہ اسے نوٹ نہ کرے اور جو اچھائی کیا کرتا تھا اس کو دس گنا کر کے نوٹ کرے اور جو وہ نیک عمل پہلے کیا کرتا تھا اس کی مانند اس کے لئے نیک عمل نوٹ کرے جب وہ تندرست ہوتا تھا اگرچہ (بیماری کے دوران) اس نے وہ نیک عمل نہ کیا ہو"۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5194 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب لِلْمُؤْمِنِ وجزعه من السقم وَلَو كَانَ يعلم مَا لَهُ من السقم أحب أَن يكون سقيما الدَّهْر ثُمَّ إِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رفع رَأسه إِلَى السَّمَاء فَضَحِك فَقيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِم رفعت رَأسك إِلَى السَّمَاء فَضَحكت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبت من ملكين كَانَا يلتمسان عبدا فِيْ مصلى كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَلم يجداه فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبنَا عَبدك فلَان كُنَّا نكتب لَهُ فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل فوجدناه حبسته فِيْ حبالك قَالَ اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى اكتبوا لعبدي عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته وَلَا تنقصوا مِنْهُ شَيْئا وَعلي أجره مَا حبسته وَله أجر مَا كَانَ يعْمل- رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن بندے اور بیماری کی وجہ سے اس کے آہ وزاری کرنے پر حیرت ہوتی ہے اور اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس بیماری

کا اسے کیا اجر وثواب ملے گا' تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ ہمیشہ بیمار رہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور ہنس پڑے' عرض کی: گئی یارسول اللہ! آپ آسمان کی طرف سر اٹھا کر ہنسے کیوں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دو فرشتوں پر حیرت ہوئی' وہ اس کو اس کی جائے نماز پر تلاش کر رہے تھے' جہاں وہ بندہ نماز ادا کیا کرتا تھا' ان دونوں کو وہ بندہ نہیں ملا' تو وہ دونوں واپس گئے' تو ان دونوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تیرے فلاں بندے کے لئے' ہم اس کے دن اور رات کا مخصوص عمل نوٹ کیا کرتے تھے' جو عمل وہ کیا کرتا تھا' اب ہم نے اس بندے کو پایا ہے کہ تو نے اسے اپنی رسی میں جکڑ دیا ہے۔ (یعنی بیماری کا شکار کر دیا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم لوگ میرے بندے کے لئے وہی عمل نوٹ کرو' جو پہلے دن اور رات میں کیا کرتا تھا' اور تم اس میں سے کوئی کمی نہ کرنا' اس کا اجر میرے ذمہ ہوگا' ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک میں نے اسے پابند کیا ہوا ہے' اور اسے اس چیز کا اجر ملے گا' جو وہ پہلے عمل کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

5195 - وَعَنْ اَبِىْ الْاَشْعَثْ الصَّنْعَانِيّ اَنه رَاحَ اِلٰى مَسْجد دمشق وهجر الرواح فلقي شَدَّاد بن اَوْس والصنابحي مَعَه فَقُلْتُ اَيْنَ تريدان يرحمكما اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَا نُرِيد هَهُنَا اِلٰى اَخ لنا من مُضر نعوده فَانْطَلَقت مَعَهُمَا حَتّٰى دخلا على ذٰلِكَ الرجل فَقَالَا لَهُ كَيفَ اَصبحت فَقَالَ اَصبحت بِنِعْمَة فَقَالَ شَدَّاد أبشر بكفارات السَّيِّئَات وَحط الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يَقُوْلُ اِذا ابْتليت عبدا من عِبَادِيْ مُؤمنا فحمدني على مَا ابتليته فاجروا لَهُ كَمَا كُنْتُم تجرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِيح

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن رَاشد الصَّنْعَانِيّ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀ ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی مسجد کی طرف گئے اور جلدی چلے گئے' تو ان کی ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جن کے ساتھ صنابحی بھی تھے' میں نے دریافت کیا: آپ دونوں حضرات کہاں جا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے! تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم یہاں اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہے ہیں' جس کا تعلق مضر قبیلے سے ہے' ہم اس کی عیادت کرنے جا رہے ہیں' راوی کہتے ہیں: تو میں بھی اُن حضرات کے ساتھ چلا گیا' یہاں تک کہ یہ دونوں صاحبان اس شخص کے پاس پہنچے' ان دونوں نے اس سے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ٹھیک ہوں' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گناہوں کے مٹائے جانے اور کفارے اور خطاؤں کے مٹائے جانے کی خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش کا شکار کرتا ہوں اور میں نے اسے جس آزمائش کا شکار کیا ہوا اس پر وہ میری حمد بیان کر دے' تو تم اس کے لئے وہی چیز نوٹ کرو جو تم پہلے اس کے لئے نوٹ کیا کرتے تھے' جبکہ وہ تندرست تھا (یعنی وہ تندرستی کے زمانے میں جو نیک عمل کرتا تھا' اس کا اجر وثواب نوٹ کرو)''۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے' راشد صنعانی سے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

5196 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِى الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يشكنى اِلٰى عواده اطلقته من اِسارى ثُمَّ ابدلته لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه ثُمَّ يَسْتَانف الْعَمَل - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ مزاج پرسی کے لئے آنے والوں کے سامنے میری شکایت نہیں کرتا' تو پھر میں اسے اپنی بندش سے آزاد کر دیتا ہوں اور اس کے پہلے گوشت سے زیادہ بہتر گوشت اور پہلے خون سے زیادہ بہتر خون اسے عطا کرتا ہوں اور پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرتا ہے (یعنی اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5197 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يمرض مُؤْمِن وَلَا مُؤْمِنَة وَلَا مُسْلِم وَلَا مسلمة اِلَّا حط اللّٰه بِهٖ خطيئته - وَفِىْ رِوَايَةٍ اِلَّا حط اللّٰه عَنْهُ من خطاياه - رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ: اِلَّا حط اللّٰه بِذٰلِكَ خطاياه كَمَا تنحط الورقة عَن الشَّجَرَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مومن مرد یا مومن عورت' یا مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس کی خطاؤں کو اُس سے الگ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''البتہ اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

5198 - وَعَنْ اَسد بن كرز رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرِيض تحات خطاياه كَمَا يتحات ورق الشّجر - رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِىْ زوائده وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیمار کی خطائیں یوں جھڑ جاتی ہیں' جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے' ابن ابودنیا نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

5199 - وَعَنْ ام الْعَلَاء وَهِى عمَّة حَكِيم بن حزَام وَكَانَت من المبايعات رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت عادنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيضَة فَقَالَ يَا ام الْعَلَاء اَبْشِرِى فَاِن مرض الْمُسْلِم يذهب اللّٰه بِهٖ خطاياه كَمَا تذْهب النَّار خبث الْحَدِيْد وَالْفِضَّة - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا جو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں' اور بیعت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے' میں اس وقت بیمار تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام العلاء! تم خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' جس طرح آگ لوہے' اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5200 - وَعَنْ عَامر الرام اخي الْخضر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخضر وَلٰكِن كَذَا قَالَ قَالَ اِنِّيْ لبلادنا اِذْ رفعت لنا رايات والوية فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتـه وَهُوَ تَحت شَجَرَة قد بسط لَهُ كسَاء وَهُوَ جَالس عَلَيْهِ وَقد اجْتمع اِلَيْهِ اَصْحَابه فَجَلَست اِلَيْهِ فَذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأسقام فَقَالَ اِن الْمُؤْمِن اِذا اَصَابَهُ السقم ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰه مِنْهُ كَانَ كَفَّارَة لما مضى من ذنُوبه وموعظة لَهُ فِيْمَا يسْتَقْبل وَاِن الْمُنَافِق اِذا مرض ثُمَّ اعفي كَانَ كالبعير عقله اَهله ثُمَّ اَرْسلوهُ فَلَمْ يدر لم عقلوه وَلَمْ يدر لم اَرْسلوهُ فَقَالَ رجل مِمَّن حوله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الأسقام وَاللّٰه مَا مَرضت قطّ قَالَ قُم عَنَّا فلست منا - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

عامر الرام' جو خضر کے بھائی ہیں' امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: نفیلی فرماتے ہیں: وہ خود خضر ہیں (یعنی ان کا نام ہی خضر ہے) لیکن انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقوں میں جب جھنڈے اور چھوٹے جھنڈے اٹھائے گئے' (یعنی کوئی لشکر سامنے آیا) تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چادر بچھائی گئی تھی' جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہوئے تھے' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مومن بندے کو جب کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے' اور پھر جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس بیماری سے عافیت عطا کرتا ہے' تو یہ چیز گزشتہ گناہوں کے حوالے سے' اس بندے کے لئے کفارہ بن جاتی ہے' اور آئندہ کے حوالے سے' اس کے لئے نصیحت کا باعث بن جاتی ہے' اور منافق شخص جب بیمار ہوتا ہے' اور پھر جب ٹھیک ہوتا ہے' تو اس کی مثال اونٹ کی مانند ہے' جس کے اہل خانہ اسے باندھ دیتے ہیں اور پھر اسے چھوڑ دیتے ہیں' اُسے یہ سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے باندھا کیوں تھا؟ اور یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے چھوڑا کیوں ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد کے موجود افراد میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمارے پاس سے اُٹھ جاؤ! کیونکہ تم ہم میں سے نہیں ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

5201 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت من يعْمل سوء ا يجز بِهِ (النِّسَاء) فَقَالَ اِنَّا لنجزى بِكُل مَا عَملنَا هلكنا اِذا فَبلغ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نعم يجزى بِهِ فِي الدُّنْيَا من مُصِيبَة

فِيْ جسده مِمَّا يُؤْذِيه-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص برا کام کرے گا' اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (یا کسی شخص نے کہا:) ہم نے جو بھی عمل کیا ہے' اگر ہمیں اس سب کا بدلہ دیا جائے گا' پھر تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! آدمی کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا' جو جسم میں لاحق ہونے والی مصیبت کی شکل میں ہوگا' جو اسے اذیت پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5202 - وَعَنْ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ الصّلاح بعد هٰذِهِ الْآيَة لَيْسَ بامانيكم وَلَا أماني اَهْلِ الْكتاب من يعْمل سوءا يجز بِهِ (النِّسَاء) الْآيَة وكل شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ جزينا بِهِ فَقَالَ غفر اللّٰه لَك يَا اَبَا بكر اَلَسْت تمرض اَلَسْت تحزن اَلَسْت يصيبك اللأواء قَالَ فَقُلْتُ بلَى قَالَ هُوَ مَا تُجْزونَ بِهِ-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحِهِ اَيْضا

واللأواء بِهَمْزَة سَاكِنة بعد اللَّام وهمزة فِيْ آخِره ممدودة هِيَ شدَّة الضّيق

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس آیت کے بعد کیسے ٹھیک رہا جا سکتا ہے؟

''یہ نہ تو تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہوگا' اور نہ ہی اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہوگا' جو شخص برائی کرے گا' اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی:) ہر وہ کام جو ہم نے کیا ہے' ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں سختی لاحق نہیں ہوتی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے' جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا (یا یہی وہ چیز ہے' جو تمہیں بدلے کے طور پر دی جائے گی)۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''اللاواء'' اس سے مراد سختی اور تنگی ہے۔

5203 - وَعَن اُمَيْمَة اَنَّهَا سَاَلت عَائِشَة عَن هٰذِهِ الْآيَة وَاِن تبدوا مَا فِيْ اَنفسكُم اَوْ تُخْفُوهُ (الْبَقَرَة) الْآيَة وَمَنْ يعْمل سوءا يجز بِهِ فَقَالَت عَائِشَة مَا سَاَلَنِي اَحد مُنْذُ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة هٰذِهِ مبايعة اللّٰه العَبْد بِمَا يُصِيبهُ من الْحمى والنكبة والشوكة حَتَّى البضاعة يَضَعهَا فِيْ كمه فيفقدها فيفزع لَهَا فيجدها فِيْ ضبنه حَتَّى اِن الْمُؤْمِن ليخرج من ذنُوبه كَمَا يخرج الذَّهَب الْاَحْمَر من الْكِير-رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عَلَيّ بن يزِيْد عَنهُ

الضبن بضاد مُعْجمَة مَكْسُوْرَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة سَاكِنة ثُمَّ نون هُوَ مَا بَيْنَ الْاِبط والكشح وَقد أضبنت

الشَّیْءِ اِذا جعلته فِیْ ضبنك فامسكته

❀❀ اُمیمہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''جو تمہارے من میں ہے' اُسے تم ظاہر کر دو یا اُسے تم پوشیدہ رکھو''۔

(اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''جو شخص برا کام کرے گا' اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' اس کے بعد سے لے کر اب تک اس کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا (جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ وہ معاملہ ہے' جو وہ بندے کو بخار میں' تکلیف میں' یا کانٹا لگنے کی شکل میں مبتلا کر دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ چیز جسے آدمی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے' اور پھر اسے گمشدہ پاتا ہے' تو وہ پریشان ہو جاتا ہے' تو اس کی پریشانی (کا بھی اسے اجر ملے گا' اگرچہ) بعد میں' وہ اسے اپنی بغل میں پالے' یہاں تک کہ (پریشانیوں کا سامنا کرتے ہوئے) مومن اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح بھٹی میں سے سرخ سونا نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے علی بن یزید کے حوالے سے' امیمہ نامی خاتون سے نقل کی ہے۔

لفظ ''الضبن'' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو بغل اور پہلو کے درمیان ہو' لفظ ''اضبنت الشی'' کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ نے اسے اپنی بغل میں رکھ کے سنبھال لیا ہو۔

5204 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مرض العَبْد بعث اللّٰه اِلَيْهِ ملكَيْنِ فَقَالَ انْظُرُوا مَا يَقُوْلُ لعواده فَاِن هُوَ اِذا جاؤوه حمد اللّٰه وَاثْنى عَلَيْهِ رفعا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰه وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لعبدى عَلَىَّ اِن توفيته اَن أدخلهُ الْجَنَّة وَاِن اَنا شفيته اَن أبدله لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه وَاَن أكفر عَنهُ سيئاته

رَوَاهُ مَالك مُرْسلا وَابْن اَبِى الدُّنْيَا وَعِنْده: فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن لعبدى هٰذَا عَلَىَّ اِن اَنا توفيته أدخلته الْجَنَّة وَاِن اَنا رفعته اَن أبدله لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه وأغفر لَهُ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے' اور فرماتا ہے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ اپنے عیادت کے لئے آنے والوں سے کیا کہتا ہے' جب وہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں' تو اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس حمد کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہیں' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے میرے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی' تو اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں نے اسے شفا دے دی' تو اسے اس کے پہلے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے پہلے خون سے بہتر خون عطا کروں گا' اور میں اس کے گناہوں کو ختم کر دوں گا''۔

یہ روایت امام مالک نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دی' تو میں اسے جنت میں

داخل کروں گا' اور اگر میں نے اُٹھا لیا (یعنی تندرستی عطا کردی) تو اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون عطا کروں گا' اور اس کی مغفرت کردوں گا''۔

5205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت علی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فمسسته فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ توعك وعكا شَدِیْدًا فَقَالَ اجل اِنِّیْ اوعك كَمَا یوعك رجلَانِ مِنْكُمْ قلت ذٰلِكَ بِاَن لَكَ اَجْرَیْنِ قَالَ اجل مَا من مُسْلِم یُصِیبهُ اَذًى من مرض فَمَا سواهُ اِلَّا حط اللّٰه بِهِ سیئاته كَمَا تحط الشَّجَرَة وَرقهَا- رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے' جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے' میں نے عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ آپ کو دگنا اجر ملے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جس بھی مسلمان کو بیماری کے حوالے سے' یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہوں کو یوں ختم کردیتا ہے' جس طرح درخت پتے جھاڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5206 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْمُسلمین قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت هٰذِهِ الْاَمْرَاض الَّتِیْ تصیبنا مَا لنا بهَا قَالَ كَفَّارَات قَالَ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن قلت قَالَ وَاِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا فَدَعَا علی نَفسه اَن لَا یُفَارِقهُ الوعك حَتّٰی یَمُوْت وَاَن لَا یشغلهُ عَن حج وَلَا عمْرَة وَلَا جِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَلَا صَلَاة مَكْتُوْبَة فِیْ جمَاعَة قَالَ فَمَا مس اِنْسَان جسده اِلَّا وجد حرهَا حَتّٰی مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه الوعك الْحمی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ان بیماریوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہمیں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کا ہمیں کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کفارہ ہوں گی' میرے والد نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ یہ تھوڑی ہی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواہ کانٹا لگا ہو یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز ہو' تو میرے والد نے اپنے بارے میں یہ دعا کی: کہ مرتے دم تک انہیں ہمیشہ بخار رہے' لیکن وہ بخار انہیں حج یا عمرے' یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے' یا با جماعت فرض نماز ادا کرنے سے نہ روکے' تو جو بھی شخص ان کو چھوتا تھا' اسے گرمی محسوس ہوتی تھی (یعنی ان کا جسم بخار زدہ لگتا تھا) یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الوعک'' سے مراد بخار ہے۔

5207 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الصداع والمليلة لَا تزَال بِالْمُؤْمِنِ وَاِن ذَنبه مثل اُحد فَمَا تدعه وَعَلَیْهِ من ذٰلِكَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سر درد اور ہڈیوں کا بخار ہمیشہ مومن کے ساتھ رہتے ہیں' اور اس مومن کے گناہ اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور یہ (بیماریاں) مومن کو جب چھوڑتی ہیں' تو اس وقت اس پر ان میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنا (گناہ) رہ گیا ہوتا ہے''۔

5208 - وَفِي رِوَايَةٍ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمِ بِهِ المليلة والصداع وَإِن عَلَيْهِ من الْخَطَايَا لأعظم من اَحَد حَتّٰى تتركه مَا عَلَيْهِ من الْخَطَايَا مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة وَسَهل بن معَاذ المليلة بِفَتْح الْمِيم بعْدهَا لَام مَكْسُوْرَة هِيَ الْحمى تكون فِي الْعظم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن بندے کو مسلسل ہڈیوں کا بخار اور سر درد لاحق رہتے ہیں اور اس بندے کے گناہ اُحد پہاڑ سے زیادہ ہوتے ہیں' یہاں تک کہ یہ بیماریاں' اس کو ایسی حالت میں چھوڑتی ہیں کہ اس پر گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنے (گناہ) باقی رہ گئے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ اور سہل بن معاذ نامی راوی شامل ہیں۔

''الملیلہ'' اس سے مراد وہ بخار ہے' جو ہڈیوں میں ہوتا ہے۔

5209 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال المليلة والصداع بِالْعَبدِ وَالْأمة وَإِن عَلَيْهِمَا من الْخَطَايَا مثل اَحَد فَمَا تدعهما وَعَلَيْهِمَا مِثْقَال خردلة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہڈیوں کا بخار اور سر درد' مسلسل کسی بندے یا کنیز کے ساتھ رہتے ہیں' اور ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر احد پہاڑ کی مانند گناہ ہوتے ہیں' اور یہ دونوں جب اُسے چھوڑتے ہیں' تو ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر رائی کے وزن جتنے (گناہ رہ گئے ہوتے ہیں)''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صدع رَأسه فِي سَبِيْل اللّٰه فاحتسب غفر لَهُ مَا كَانَ قبل ذٰلِكَ من ذَنب رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں سر میں درد ہوتا ہے' اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے' تو اس شخص کے اس سے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5211 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صداع

المؤمن وشوكة يشاكها او شيء يؤذيه يرفعه الله بها يوم القيامة درجة ويكفر عنه بها ذنوبه رَوَاهُ ابن ابي الدُّنيا وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا سر کا درد' یا اُسے جو کانٹا لگتا ہے' یا جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درجہ میں اضافہ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس سے ختم کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5212 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله ليبتلي عَبده بِالسقمِ حَتّٰى يكفر ذٰلِكَ عَنهُ كل ذَنب - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' یہاں تک کہ اس بندے کے ہر گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5213 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرب سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أخرج اَحَدًا من الدُّنْيَا اُرِيد اَغْفِر لَهُ حَتّٰى أستوفي كل خَطِيئَة فِيْ عُنُقه بسقم فِيْ بدنه واقتار فِيْ رزقه - ذكره رزين وَلَمْ اره

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں کسی بھی ایسے بندے کو دنیا سے نہیں نکالوں گا' جس کے بارے میں' میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کر دوں' جب تک اس کے جسم میں بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کے حوالے سے' اس کی گردن میں موجود ہر گناہ کو ختم نہیں کر دیتا''۔

یہ روایت رزین نے ذکر کی ہے' میں نے اس کو نہیں دیکھا ہے۔

5214 - وَعَنْ يحيى بن سعيد اَن رجلا جَاءَهُ الْمَوْت فِيْ زمن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل هَنِيْئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يبتل بِمَرَض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيحك مَا يُدْرِيك لَو اَن الله ابتلاه بِمَرَض يكفر عَنهُ من سيئاته - رَوَاهُ مَالك عَنهُ مُرْسلا

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص کو موت آ گئی' تو ایک اور شخص نے کہا: اس کے لئے مبارکباد ہے' یہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تمہیں کیا پتہ؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا کر دیتا' تو (اللہ تعالیٰ نے اس بیماری کی وجہ سے) اس کے گناہوں کو اس سے ختم کر دینا تھا''۔

یہ روایت امام مالک نے ان سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5215 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد یصرع صرعۃ من مرض اِلَّا بَعثہ اللّٰہ مِنْھَا طَاھِرًا

رَوَاہُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَرُوَاتہ ثِقَات

❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ کسی بیماری کے ہاتھوں پچھاڑا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے اُسے پاک وصاف کر کے اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5216 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دخل علی أم السَّائِب اَوْ أم الْمسیب فَقَالَ مَا لَکِ تزفزفین قَالَت الْحمی لَا بَارك اللّٰہ فِیْھَا فَقَالَ لَا تسبی الْحمی فَاِنَّھَا تذْھب خَطَایَا بنی آدم کَمَا یذْھب الْکِیر خبث الْحَدِیْد-رَوَاہُ مُسْلِم

تزفزفین رُوِیَ براء ین وبزاء ین ومعناھما مُتَقَارب وَھُوَ الرعدۃ الَّتِیْ تحصل للمحموم

❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام سائب رضی اللہ عنہا' یا شاید سیّدہ ام مسیب رضی اللہ عنہا (یہ شک راوی کو ہے) کے ہاں تشریف لے گئے' آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم کیوں کپکپا رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: بخار کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو' کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے میل (یا زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''تزفزفین'' اس کا مطلب' وہ کپکپی ہے' جو بخار کے شکار شخص پر طاری ہوتی ہے۔

5217 - وَعَنْ أم الْعَلَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت عادنی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیضَۃ فَقَالَ اَبْشِرِیْ یَا أم الْعَلَاء فَاِن مرض الْمُسْلِم یذھب اللّٰہ بِہٖ خطایاہ کَمَا تذْھب النَّار خبث الْفضۃ-رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد

❀ سیّدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی' میں بیمار تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام العلاء! تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح آگ چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5218 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا

5216-صحیح مسلم - کتاب البر والصلۃ والآداب' باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض - حدیث:4778صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بہا مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء فی الصبر وثواب الأمراض والأعراض - ذکر کراہیۃ سب ألم الحمی لذہاب خطایاہ بہا' حدیث:2990مسند أبی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث:2027السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز' باب المریض لا یسب الحمی - حدیث:6178شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - فصل فی ذکر ما فی الأوجاع والأمراض والمصیبات من الکفارات' حدیث:9466

مثل العبد المؤمن حين يصيبه الوعك والحمى كحديدة تدخل النار فيذهب خبثها ويبقى طيبها
رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

❀ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن بندے کو جب بخار یا تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کی مثال لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کی خراب چیز ختم ہو جاتی ہے اور ٹھیک چیز باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5219 - وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً من الْاَنْصَار وهي وجعة فَقَالَ لَهَا كَيفَ تجدينك فَقَالَت بِخَير اِلَّا ان ام ملدم قد برحت بِي فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصبري فَاِنَّهَا تذهب خبث ابْن ادم كَمَا يذهب الْكِير خبث الْحَدِيد
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀ سیدہ فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری خاتون کی عیادت کے لئے تشریف لائے وہ خاتون بیمار تھیں نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ اس نے عرض کی: ٹھیک ہوں لیکن ام ملدم (یعنی بخار) نے مجھے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صبر سے کام لو! کیونکہ یہ انسان کی خرابی کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی خرابی (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5220 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ اِن اللّٰه ليكفر عَن الْمُؤمن خطاياه كلهَا بحمى لَيْلَة
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ ابْن الْمُبَارك عَن عمر بن الْمُغيرَة الصَّنْعَانِيّ عَن حَوْشَب عَنهُ وَقَالَ قَالَ ابْن الْمُبَارك هٰذَا من جيد الحَدِيث

❀ حسن بصری نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''ایک رات کے بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومن کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ابن مبارک کی ابن عمر صنعانی کے حوالے سے حوشب کے حوالے سے ان (یعنی حسن بصری) سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: یہ ایک عمدہ حدیث ہے۔

5221 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانُوا يرجون فِي حمى لَيْلَة كَفَّارَة لما مضى من الذُّنُوب
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات

❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

''پہلے لوگ یہ توقع رکھتے تھے کہ ایک رات کا بخار گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5222 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وعك لَيْلَة فَصَبر

وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه - رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الرِّضَا وَغَيْرِه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا رہے اور صبر سے کام لے اور اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں سے نکال کے اُسے یوں کر دیتا ہے جیسے وہ اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الرضا'' میں اور دیگر جگہ پر نقل کی ہے۔

5223 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاذَنت الْحمى على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ هٰذِهِ قَالَت ام ملدم فَامر بهَا اِلٰى اَهْلِ قبَاء فَلقوا مِنْهَا مَا يعلم اللّٰه فَاتوهُ فشكوا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت اللّٰه فكشفها عَنْكُمْ وَاِن شِئْتُمْ اَن تكون لكم طهُورا قَالُوْا اوتفعل قَالَ نعم قَالُوْا فدعها

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِه من حَدِيْث سلمَان وَقَالَ فِيْهِ: فشكوا الْحمى اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت اللّٰه فَدَفعهَا عَنْكُمْ وَاِن شِئْتُمْ تركتموهَا واسقطت بَقِيَّة ذنوبكم قَالُوْا فدعها يَا رَسُوْل اللّٰهِ

❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: ام ملدم (یعنی بخار) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ اہل قباء کی طرف چلا جائے تو جو چیز اللہ کے علم میں تھی اس کے مطابق اس بخار نے ان لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ان لوگوں نے اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ تمہارے لئے طہارت کے حصول کا باعث ہو گا ان لوگوں نے عرض کی: کیا آپ ایسا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو ان لوگوں نے عرض کی: پھر آپ اسے رہنے دیں (یعنی یہ ہمارے لئے پاکیزگی کے حصول کا باعث بن جائے)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے اس کی مانند حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

''ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخار کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا اور اگر تم چاہو تو تم اسے رہنے دو یہ تمہارے باقی رہنے والے گناہوں کو ختم کر دے گا تو ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے رہنے دیں''۔

5224 - وَعَنْ مُحَمَّد بن معَاذ بن اَبِي بن كَعْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جَزَاء الْحمى قَالَ تجْرِي الْحَسَنَات على صَاحبهَا مَا اختلج عَلَيْهِ قدم اَوْ ضرب عَلَيْهِ عرق

قَالَ اَبِي اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسَالك حمى لَا تمنعني خُرُوْجًا فِي سَبِيْلك وَلَا خُرُوْجًا اِلٰى بَيْتك وَلَا مَسْجِد نبيك

قَالَ فَلَمْ يمس اَبِي قطّ اِلَّا وَبِه حمى - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَسَنَده لَا بَاس بِهِ

مُحَمَّد وَابوهُ ذكرهمَا ابْن حبَان فِي الثِّقَات وَتقدم حَدِيث ابي سعيد بِقصَّة ابي ايضا

❀❀ محمد بن معاذ بن اُبی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بخار کی جزا کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تک بخار زدہ شخص کے پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں یا رگ جوش مارتی رہتی ہے اس وقت تک اس کے لئے نیکیاں جاری رہتی ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں (جہاد کے لئے) نکلنے اور تیرے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف جانے اور تیرے نبی کی مسجد کی طرف جانے سے نہ روکے راوی کہتے ہیں: تو جب بھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چھوا جاتا تھا تو انہیں بخار ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن معاذ نامی راوی اور ان کے والد کا تذکرہ امام ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اس سے پہلے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بھی حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزر چکا ہے۔

5225 - وَعَنْ اَبِیْ رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحمى من فيح جَهَنَّم وَهِي نصيب الْمُؤْمِن مِنَ النَّار -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب عَنهُ

❀❀ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اور یہ جہنم میں سے مؤمن کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے شہر بن حوشب کی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

5226 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمى كير من جَهَنَّم فَمَا أصَاب الْمُؤْمِن مِنهَا كَانَ حَظه من جَهَنَّم -رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اس میں سے جو چیز مومن کو لاحق ہوتی ہے تو وہ جہنم میں سے اُس (مومن کا) حصہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5227 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمى حَظ كل مُؤْمِن مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بخار جہنم میں سے ہر مومن کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل

5228 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِذَا ابْتليت عَبْدِي بحبيبتيه فَصَبر عوضته مِنْهُمَا الْجَنَّة يُرِيد عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اخذت كَرِيمَتي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لم يكن لَهُ جَزَاء عِنْدِي اِلَّا الْجنَّة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں) کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں' اور وہ صبر سے کام لیتا ہے' تو میں اسے ان دونوں کے عوض میں جنت دوں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اُس کی دونوں آنکھیں تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دو بہترین چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے لیتا ہوں' تو میرے نزدیک اس کی جزاء جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے''۔

5229 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضِ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

❀❀ اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس کی دو محبوب چیزوں (یعنی آنکھوں کی بینائی) کو میں رخصت کردوں' اور وہ صبر سے کام لے' اور ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا''۔

5230 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَن ربه تَبَارَك وَتَعَالَى اَنه قَالَ اِذَا سلبت من عَبْدِي كريمتيه وَهُوَ بهما ضنين لم اَرْض لَهُ ثَوَابًا دون الْجَنَّة اِذَا هُوَ حمدني عَلَيْهِمَا - رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میں اپنے کسی بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی) کو سلب کرلوں' اور وہ ان کے حصول کی خواہش رکھتا ہو' تو میں اس بندے کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا' جبکہ وہ ان دونوں کے (سلب ہوجانے پر) میری حمد بیان کرے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5231 - وَعَن عَائِشَة بنت قدامَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيز على اللّٰه اَن يَاْخذ كَرِيمَتي مُؤْمِن ثُمَّ يدْخلهُ النَّار - قَالَ يُونُس يَعْنِيْ عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن عُثْمَان الْحَاطِبِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ وہ کسی مومن کی دو پسندیدہ چیزیں واپس لے اور پھر اُسے جہنم میں داخل کرے''

یونس نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اُس کی دونوں آنکھیں (یعنی ان کی بینائی) تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبدالرحمٰن بن عثمان حاطبی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5232 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يذهب الله بحبيبتی عبد فيصبر ويحتسب اِلَّا ادخله الله الْجَنَّةَ-رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دو محبوب چیزوں کو رخصت کر دیتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5233 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه اِذا اخذت كَرِيمَتی عَبدِی فَصَبر واحتسب لم اَرْض لَهُ ثَوَابًا دون الْجَنَّة-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَمن طَرِيقه ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں کو لے لیتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اور اسی سند کے حوالے سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5234 - وَعَن زيد بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ابْتُلِیَ عبد بعد ذهَاب دينه بأشد من ذهَاب بَصَره وَمَنْ ابْتُلِیَ ببصره فَصَبر حَتّٰى يلقى الله لَقِیَ الله تبَارك وَتَعَالٰى وَلَا حِسَاب عَلَيْهِ-رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ جَابر الْجُعْفِیّ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین کی رخصتی کے بعد کسی بھی بندے کو ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو بینائی کی رخصتی سے زیادہ سخت ہو' جس شخص کو بینائی کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک صبر سے کام لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے ذمہ کوئی حساب نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5233-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء فی الصبر وثواب الأمراض والأعراض - ذكر الإخبار عما يجب الله جل وعلا لمن ذهبت كريمتاه' حديث:2982 مسند أبی يعلى الموصلی - أول مسند ابن عباس' حديث:2309 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12239

5235 - وَعَن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لن يبتلى عبد بشيء اشد عَلَيهِ من الشرك بِاللّٰهِ وَلَنْ يبتلى عبد بشيء بعد الشرك بِاللّٰهِ اشد عَلَيهِ من ذهاب بصره ولن يبتلى عبد بذهاب بَصَره فيصبر اِلَّا غفر الله لَهُ - رَوَاهُ البَزَّار من رِوَايَةِ جابر اَيضا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کو کسی بھی ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو اس کے لیے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے سے زیادہ سخت ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے بعد بندے کو ایسی کسی بھی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو اس پر بینائی کی رخصتی سے زیادہ سخت ہو اور جس بھی بندے کو بینائی کی رخصتی کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے جابر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5236 - وَرُوِيَ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من اذهب الله بَصَره فَصَبر واحتسب كَانَ حَقًّا على الله وَاجِبا اَن لا ترى عَيناهُ النَّار - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کی بینائی کو رخصت کر دے' اور وہ صبر سے کام لے اور ثواب کی امید رکھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے' کہ اس شخص کی آنکھیں آگ نہ دیکھیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5237 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن جِبرِيل عَلَيهِ السَّلام عَن ربه تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا جِبرِيل مَا ثَوَاب عَبدِي اِذا أخذت كريمتيه اِلَّا النّظر اِلَى وَجْهي والجوار فِي دَارِي قَالَ أنس فَلَقَد رَاَيت اَصحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَبْكُونَ حوله يُرِيدُونَ اَن تذهب اَبصَارهم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے بندے کا ثواب کیا ہونا چاہیے؟ کہ جب میں اس کی دو پسندیدہ چیزیں لے لوں' وہ ثواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ وہ میرا دیدار کرے اور میرے گھر میں (یعنی جنت میں) میرے پڑوس میں رہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد موجود تھے وہ رو رہے تھے' اور ان کی یہ خواہش تھی کہ ان کی بینائی رخصت ہو جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن من آلمه شَيْءٌ من جسده

باب: ان کلمات کو پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جسے جسم میں کوئی تکلیف محسوس ہو

5238 - عَن عُثمَان بن اَبِي العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه شكا اِلَى رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وجعا

بجسده فِيْ جسده مُنْذُ اسلم فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضع يدك على الَّذِيْ يألم من جسدك وَقل بِسم اللّٰه ثَلَاثًا وَقل سبع مَرَّات اعوذ بِاللّٰهِ وَقدرته من شَرّ مَا أجد وأحاذر
رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعند مَالك: أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته من شَرّ مَا أجد

قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فَاذْهب اللّٰه مَا كَانَ بِي فَلَمْ ازل آمُر بهَا أهلِيْ وَغَيرهم
وَعند التِّرْمِذِيّ وَاَبِيْ دَاوُد مثل ذٰلِكَ وَقَالَا فِيْ اَوَّل حَدِيْثهمَا: آتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وجع قد كَاد يهلكني فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسح بيمينك سبع مَرَّات ثُمَّ قل أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته الحَدِيْث

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص ﷺ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تکلیف کی شکایت کی جو اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں جسم میں محسوس ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہیں تمہارے جسم میں تکلیف ہو رہی ہے پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو پھر سات مرتبہ یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے' جسے میں محسوس کر رہا ہوں' اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں''۔
یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے' جو میں محسوس کر رہا ہوں''
راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا' اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو اسی کی تلقین کرتا ہوں۔
امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم ان دونوں حضرات نے اس روایت کے آغاز میں یہ بات نقل کی ہے: (راوی بیان کرتے ہیں:)
''اللہ کے رسول میرے پاس تشریف لائے' مجھے تکلیف تھی' جو مجھے ہلاک کر دیتی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ سات مرتبہ (تکلیف کی جگہ پر) پھیرو اور پھر یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں'...... الحدیث۔

5239 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اشتكى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوْ اشتكاه اَخ لَهُ فَلْيقل رَبنَا اللّٰه الَّذِيْ فِي السَّمَاء تقدس اسْمك وأمرك فِي السَّمَاء وَالْاَرْض كَمَا رحمتك فِي السَّمَاء فَاجْعَلْ رحمتك فِي الْاَرْض اغْفِر لنا حوبنا وخطايانا اَنْت رب الطيبين أنزل رَحْمَة من رحمتك وشفاء من شفائك على هٰذَا الوجع فَيبرأ- رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابودرداء ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جس شخص کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی بھائی اس کے سامنے تکلیف بیان کرے تو اس شخص کو یہ پڑھنا چاہیے:
''ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے جو آسمان میں ہے (اے پروردگار!) تیرا اسم پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں چلتا ہے جس طرح تو نے اپنی رحمت آسمان میں رکھی ہے اسی طرح تو اپنی رحمت زمین میں بھی رکھ دے تو ہمارے گناہوں کی اور خطاؤں کی مغفرت کر دے تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاء میں سے شفاء اس تکلیف پر نازل کر دے''
(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو وہ شخص ٹھیک ہو جائے گا۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5240 - وَعَن مُحَمَّد بن سَالم قَالَ قَالَ لي ثَابت الْبنانِيّ يَا مُحَمَّد إِذا اشتكيت فضع يدك حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قل بِسم الله أعوذ بعزة الله وَقدرته من شَرّ مَا أجد من وجعي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يدك ثُمَّ أعد ذَلِك وترا فَإِن أنس بن مَالك حَدثنِي أَنَّ رَسُولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ بذلك- رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ تو جہاں تمہیں تکلیف ہو وہاں تم ہاتھ رکھو اور یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے غلبے اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں اس تکلیف کے حوالے سے میں محسوس کر رہا ہوں''۔
پھر تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر تم یہی کام طاق تعداد میں کرو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ (اس طرح کرنا چاہیے)۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5 - التَّرْهِيب من تَعْلِيق التمائم والحروز

باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5241 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله يَقُوْلُ من علق تَمِيمَة فَلَا أتم الله لَهُ وَمَنْ علق ودعة فَلَا ودع الله لَهُ
رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش (کو پورا نہ کرے) جو شخص ودعہ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وداع نہ کرے''
یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5242 - وَعَن عقبَة أَيْضا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه جَاءَ فِي ركب عشرَة إِلَى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايع تِسْعَة وَأمسك عَن رجل مِنْهُم فَقَالُوا مَا شَأْنه فَقَالَ إِن فِي عضده تَمِيمَة فَقطع الرجل التميمة فَبَايعهُ

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من علق فَقَدْ اشرك

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ ورواة اَحْمد ثِقَات

التميمة يُقَال اِنَّهَا خرزة كَانُوْا يعلقونها يرَوْنَ اَنَّهَا تدفع عَنْهُم الْآفَات واعتقاد هٰذَا الرَّأْي جهل وضلالة اِذْ لَا مَانع اِلَّا الله وَلَا دَافع غَيْرِه–ذكره الْخطابِيّ

❀❀ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان سمیت دس افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے نوافراد سے بیعت لے لی' اوران میں سے ایک فرد سے بیعت نہیں لی' لوگوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بازو میں تعویذ لٹکا ہوا ہے' اس شخص نے وہ تعویذ اتار دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بیعت لی اور پھر ارشاد فرمایا: جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے' وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''التمیمۃ'' ایک قول کے مطابق' یہ منکوں کا بنا ہوا تھا' جسے وہ لوگ لٹکایا کرتے تھے' اور یہ سمجھتے تھے' یہ تعویذ اُن سے آفات کو دور کر دیتا ہے' اور یہ اعتقاد رکھنا جہالت اور گمراہی ہے' کیونکہ (کسی بھی آفت) کے لئے روکنے والی ذات اور پرے کرنے والی ذات' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے...... یہ بات علامہ خطابی نے بیان کی ہے۔

5243 - وَعَنْ عِيسَى بن حَمْزَة قَالَ دخلت على عبد الله بن حَكِيم وَبِه حمْرَة فَقُلْتُ اَلا تعلق تَمِيمَة فَقَالَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علق شَيْئًا وكل اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ: فَقُلْنَا اَلا تعلق شَيْئًا فَقَالَ الْمَوْت أقرب من ذٰلِكَ

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى

❀❀ عیسیٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن حکیم کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں بخار کی شکایت تھی' میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں پہن لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (تعویذ وغیرہ لٹکاتا ہے) اُسے اس (تعویذ) کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم نے کہا: آپ کچھ لٹکاتے کیوں نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: موت' اس سے زیادہ قریب ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے' صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5244 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصر على عضد رجل حَلقَة اَرَاهُ قَالَ من صفر فَقَالَ وَيحك مَا هٰذِهِ قَالَ من الواهنة قَالَ أما اِنَّهَا لَا تزيدك اِلَّا وَهنا انبذها عَنْك فَاِنَّك لَو مت وَهِي عَلَيْك مَا أفلحت اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة دون قَوْلِه انبذها اِلٰى آخِره وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ: فَاِنَّك لَو مت وَهِي

عَلَيْكَ و كلت اِلَيْهَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن مبارك بن فضالة عَن الْحسن عَن عمرَان وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا بِنَحْوِهِ عَن اَبِيْ عَامر الخزاز عَن الْحسن عَن عمرَان وَهٰذِهِ جَيِّدَة اِلَّا اَن الْحسن اخْتلف فِيْ سَمَاعه من عمرَان وَقَالَ ابْن الْمَدِيْنِيّ وَغَيْرِه لم يسمع مِنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم اَكثر مَشَايِخنَا على اَن الْحسن سمع من عمرَان وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ دیکھا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' وہ پیتل کا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کمزوری کے لئے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری کمزوری میں صرف اضافہ ہی کرے گا' اسے اپنے پر سے اتار دو' کیونکہ اگر تم ایسی حالت میں مر گئے کہ یہ تمہارے جسم پر ہوا' تو تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تم اسے اتار دو''

اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر تم مر گئے اور یہ تم پر ہوا' تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا''۔

یہی روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے مبارک بن فضالہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اس کی مانند روایت ابو عامر خزاز کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ عمدہ ہے' البتہ حسن بصری کے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں ف حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' جبکہ امام حاکم اور ہمارے اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5245 - وَعَنِ ابْنِ اُخْت زَيْنَب امْرَاَة عبد الله عَن زَيْنَب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَت عَجُوز تدخل علينا ترقى من الْحمرَة وَكَانَ لنا سَرِيْر طَوِيل الْقَوَائِم وَكَانَ عبد الله اِذا دخل تنحنح وَصَوت فَدخل يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعت صَوته احتجبت مِنْهُ فجَاء فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِي فمسني فَوجد مس خيط فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ رقى لي فِيْهِ من الْحمرَة فجذبه فَقطعه فَرمى بِهِ ثُمَّ قَالَ لقد أصبح آل عبد الله اَغْنِيَاء عَن الشّرك سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قلت فَاِنِّي خرجت يَوْمًا فابصرني فلَان فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِيْ تليه فَاِذا رقيتها سكنت دمعتها وَاِذا تركتهَا دَمَعَتْ قَالَ ذٰلِكَ الشَّيْطَان اِذا أطعته تركك وَاِذا عصيته طعن بِاُصْبُعِهِ فِيْ عَيْنك وَلٰكِن لَو فعلت كَمَا فعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خيرا لَك وأجدر اَن تشفى تنضحي فِيْ عَيْنك المَاء وتقولي أذهب الْبَاس رب النَّاس واشف اَنْتَ الشافي لَا شِفَاء اِلَّا

شفاؤك شِفَاء لَا يُغَادِر سقما

رَوَاهُ ابْنِ مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار عَنْهُ اِلَّا انه قَالَ عَنِ ابْنِ اخي زَيْنَب وَهُوَ كَذَا فِي بعض نسخ ابْنِ مَاجه وَهُوَ على كلا التَّقْدِيْرِ مَجْهُوْل وَرَوَاهُ الْحَاكِم اخصر مِنْهُمَا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَان الْخطابي الْمنْهِي عَنْهُ من الرقى مَا كَانَ بِغَيْر لِسَان الْعَرَب فَلَا يدرى مَا هُوَ وَلَعَلَّه قد يدخلهُ سحر اَوْ كفر فَاَما اِذا كَانَ مَفْهُوم الْمَعْنى وَكَانَ فِيهِ ذكر اللّٰه تَعَالٰى فَاِنَّهُ مُسْتَحب متبرك بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک بوڑھی عورت ہمارے ہاں آیا کرتی تھی' اور وہ بخار کا دم کرتی تھی' ہمارا ایک پلنگ تھا' جس کے پائے لمبے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بھی گھر آتے تھے' تو کھنکھار لیتے تھے' اور آواز پیدا کر لیتے تھے' ایک دن وہ گھر میں داخل ہوئے' تو جب اس بوڑھی عورت نے ان کی آواز سنی' تو اس نے پردہ کر لیا' وہ تشریف لائے اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' انہوں نے مجھے چھوا' تو ان کو دھاگا محسوس ہوا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس لئے ہے؟ میں نے کہا: یہ بخار کا تعویذ ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھینچ کر اسے کاٹ کر پھینک دیا اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ وہ شرک سے بے نیاز ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے اور تولہ شرک ہیں''۔

میں نے کہا: ایک دن میں نکلی' فلاں شخص نے مجھے دیکھا' تو میری آنکھوں سے پانی نکلنے لگا' پھر جب میں نے دم کروایا' تو وہ پانی نکلنا بند ہو گیا' پھر جب میں نے دم چھوڑا' تو پانی نکلنا دوبارہ شروع ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شیطان ہو گا' جب تم اس کی فرمانبرداری کرو گی' تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا' اور جب تم اس کی نافرمانی کرو گی' تو وہ اپنی انگلی تمہاری آنکھ میں چبھو دے گا' اگر تم اس طرح کرتی' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا اور یہ زیادہ مناسب بھی ہے' اور وہ اس بات کے زیادہ لائق بھی ہے کہ تم شفا پا لو' تم نے اپنی آنکھ پر پانی چھڑکنا تھا اور یہ پڑھنا تھا:

''تکلیف کو دور کر دے' اے لوگوں کے پروردگار! تو شفاء عطا کر دے' شفاء عطا کرنے والا تو ہی ہے' شفاء صرف وہ ہے' جو تو عطا کرے ایسی شفاء عطا کر دے' جو بیماری کو نہ رہنے دے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے کے حوالے سے منقول ہے' ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں بھی یہی منقول ہے' بہر حال دونوں صورتوں میں وہ شخص مجہول ہے' امام حاکم نے یہ روایت اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ابوسلیمان خطابی بیان کرتے ہیں: جس جھاڑ پھونک (یا تعویذ گنڈے) کی ممانعت ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو عربی زبان میں نہ ہو' اور یہ پتہ نہ چلے کہ اس کے کلمات سے مراد کیا ہے' کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات' یا کفر کے کلمات شامل ہو جائیں' لیکن جب کسی عبارت کا مفہوم واضح ہو' اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو' تو پھر وہ دم کرنا مستحب ہے' اور اس کے ذریعے

برکت حاصل کی جائے گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5246 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه دخل على امْرَاته وَفِيْ عُنُقها شَيْءٌ مَعْقُود فَجَذَبَهُ فَقطعه ثُمَّ قَالَ لقد اصبح آل عبد الله اَغْنِيَاء عَن اَن يشركوا بِاللّٰهِ مَا لم ينزل بِهِ سُلْطَانا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قَالُوْا يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن هٰذِهِ الرقى والتمائم قد عرفناهما فَمَا التولة قَالَ شَيْءٌ تصنعهُ النِّسَاء يتحببن اِلٰى اَزْوَاجهنَّ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

التولة بِكَسْر الْمُثَنَّاة فَوق وبفتح الْوَاو شَيْءٌ شَبيه بِالسحرِ اَوْ من اَنْوَاعه تَفْعَلهُ الْمَرْاَة ليحببها اِلٰى زَوجهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: ایک مرتبہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے' تو اس کی گردن میں کچھ (تعویذ نما چیز) ڈالی ہوئی تھی' میں نے اسے کھینچ کر توڑ دیا' اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' کہ وہ اس بات سے بے نیاز ہیں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کوئی حکم بھی نازل نہیں کیا ہے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جھاڑ پھونک' تعویذ گنڈے اور تولہ' شرک ہیں''۔

لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کا تو ہمیں پتہ ہے' تولہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک عمل ہوتا ہے' جسے عورتیں اس لئے کرتی ہیں' تاکہ اپنے شوہروں کے نزدیک محبوب ہو جائیں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے ان کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''تولہ'' یہ جادو کی مانند ایک چیز ہے' یا اس کی ایک قسم ہے' جسے عورت اس لئے کرتی ہے' تاکہ اپنے شوہر کے نزدیک محبوب ہو جائے۔

5247 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لَيْسَ التميمة مَا تعلق بِهِ بعد الْبلَاء اِنَّمَا التميمة مَا تعلق بِهِ قبل الْبلَاء - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تمیمہ (تعویذ نما ایک چیز) وہ نہیں ہوتی' جو آزمائش کے بعد لٹکائی جائے' تمیمہ وہ ہوتی ہے' جسے آزمائش سے پہلے لٹکایا گیا ہو۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الْحجامَة وَمَتٰى يحتجم

باب: پچھنے لگوانے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز کب پچھنے لگوائے جائیں؟

5248 - عَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن

كَانَ فِيْ شَيْءٍ من أدويتكم خير فَفِيْ شرطة محجم أَوْ شربة من عسل أَوْ لدغة بِنَار وَمَا أحب أَن أكتوى رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ جن طریقوں کے ساتھ علاج کرتے ہو اُن میں اگر کوئی چیز بہتر ہے تو پچھنے لگوانا' یا شہد پی لینا' یا آگ کے ذریعے داغ لگوانا ہے' ویسے مجھے آگ کے ذریعے داغ لگوانا پسند نہیں ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5249 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تداويتم بِهِ خير فالحجامة -رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جسے دوا (یعنی علاج) کے طور پر استعمال کرتے ہو اگر اس میں کوئی چیز بہتر ہے' تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5250 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخبرنِيْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن جِبْرِيْل أخبرهُ أَن الحجم أَنْفَع مَا تداوى بِهِ النَّاس -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں یہ بتایا تھا کہ لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہیں' اُن میں سب سے زیادہ بہتر پچھنے لگوانا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5251 - وَعَنْ مَالك بلغه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن كَانَ دَوَاء يبلغ الدَّاء فَإِن الْحجامَة تبلغه -ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀❀ امام مالک سے یہ بات منقول ہے: اُن تک یہ بات پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی دوا (یعنی علاج) بیماری تک پہنچ سکتا ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے ''مؤطا'' میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

5252 - وَعَنْ سلمى خَادِم رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت مَا كَانَ أحد يشتكي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجعا فِيْ رَأسه إِلَّا قَالَ احْتجم وَلَا وجعا فِيْ رجلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخضبهما

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ فائد

5249-سنن أبي داود - كتاب الطب' باب في الحجامة - حديث:3377 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطب' حديث:8316 سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الحجامة - حديث:3474 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب' في الحجامة من قال: هي خير ما تداوى به - حديث:23174 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا' جماع أبواب كسب الحجام - باب ما جاء في فضل الحجامة على طريق الاختصار' حديث:18157 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8326

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده غَرِيْبٌ–فائد هُوَ مولى عبيد الله بن عَلِيّ بن اَبِيْ رَافع يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَعلى شَيْخه عبيد الله بن عَلِيّ

❀❀ سیّدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر میں درد کی شکایت کرتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے تھے کہ تم پچھنے لگوالو! اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ مہندی لگالو۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف فائد سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند غریب ہے' فائد نامی راوی' عبیداللہ بن علی بن ابورافع کا غلام ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اور اس کے استاد عبیداللہ بن علی کے بارے میں بھی کلام آگے آئے گا۔

5253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة اسرِي بِه انه لم يمر على ملا من الْمَلَائِكَة اِلَّا امرُوهُ اَن مر أمتك بالحجامة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه عبد الله بن مَسْعُوْد وَقِيْلَ سمع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج کروائی گئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی گزارش کی: کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن نامی راوی نے' اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے سماع کیا ہے۔

5254 - وَعَن عِكْرِمَة قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غلمة ثَلَاثَة حجامون وَكَانَ اثْنَان مِنْهُم يغلان عَلَيْهِ وَعلى اَهله وَوَاحِد يحجمه ويحجم اَهله قَالَ وَقَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيّ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ العَبْد الْحجام يذهب الدَّم ويخف الصلب ويجلو عَن الْبَصَر وَقَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عرج بِه مَا مر على ملا من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا عَلَيْك بالحجامة وَقَالَ اِن خير مَا تحتجمون فِيْهِ يَوْم سبع عشرَة وَيَوْم تسع عشرَة وَيَوْم اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِن خير مَا تداويتم بِه السعوط واللدود والحجامة وَالْمَشْي وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لده الْعَبَّاس وَاَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لدني فكلهم اَمسكُوا فَقَالَ لَا يبْقى اَحد مِمَّن فِي الْبَيْت اِلَّا لد غير عَمه الْعَبَّاس

قَالَ النَّضر اللدود الوجور–رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عباد بن مَنْصُوْر يَعْنِي النَّاجِي

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے تین غلام تھے جو پچھنے لگایا کرتے تھے ان میں سے دو انہیں اوران کے اہل خانہ کو غلہ لا کر دیتے تھے (یا دوسروں کو پچھنے لگا کر خراج کی رقم انہیں ادا کرتے تھے) اور ایک انہیں اور ان کے اہل خانہ کو پچھنے لگایا کرتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پچھنے لگانے والا اچھا بندہ ہے' جو (فاسد) خون کو ختم کر دیتا ہے' پشت کو ہلکا کر دیتا ہے' اور بینائی کو تیز کر دیتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے یہی کہا: آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جن دنوں میں' تم پچھنے لگواتے ہو ان میں سب سے بہتر (اسلامی مہینے کے اعتبار سے) سترہ' یا انیس' یا اکیس تاریخ ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہو ان میں بہترین چیز' ناک میں دوا ٹپکانا' منہ میں دوا ٹپکانا' پچھنے لگوانا اور پیدل چلنا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے منہ میں دوا ٹپکائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی میرے منہ میں دوا ٹپکائی تھی' ان سب کو روک لیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: گھر میں موجود ہر فرد کے منہ میں دوا ٹپکائی جائے' البتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے منہ میں نہ ٹپکائی جائے۔

نضر بیان کرتے ہیں: لفظ ''لدود'' سے مراد منہ میں دوا ٹپکانا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اس سے صرف عباد بن منصور سے منقول روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں' ان کی مراد ناجی نامی راوی ہے۔

5255 - وَرَوَى ابْنُ مَاجَه مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اسرِى بِى بملاء من الْمَلَائِكَة إِلَّا كلهم يَقُوْلُ لى عَلَيْك يَا مُحَمَّد بالحجامة

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِتَمَامِهِ مفرقا فِىْ ثَلَاثَة اَحَادِيْث وَقَالَ فِىْ كل مِنْهَا صَحِيْح الْإِسْنَاد

امام ابن ماجہ نے' اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو ان سب نے مجھے یہی کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے''۔

امام حاکم نے یہ مکمل روایت الگ' الگ تین روایات کی شکل میں نقل کی ہے' اور ان میں سے' ہر ایک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5256 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحتجم فِى الأخدعين والكاهل وَكَانَ يحتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظه:اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احتجم ثَلَاثًا فِي الأخدعين والكاهل

قَالَ معمر احتجمت فَذهب عقلِيْ حَتّٰى كنت القن فَاتِحَة الْكتاب فِي صَلَاتِي وَكَانَ احتجم على هامته الهامة الرَّأْس والأخدع بخاء مُعْجمَة ودال وَعين مهملتين قَالَ اَهْلِ اللُّغَة هُوَ عرق فِي سالفة الْعُنُق والكاهل مَا بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''اخدعین''اور''کاہل''(نامی رگوں) میں پچھنے لگوایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ اور انیس تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخدعین اور کاہل (نامی رگوں) میں تین مرتبہ پچھنے لگوائے تھے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل رخصت ہوگئی یہاں تک کہ مجھے سورۂ فاتحہ بھی سکھائی جاتی تھی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

لفظ ''الہامہ'' سے مراد سر ہے لفظ ''اخدع'' اس سے مراد ایک رگ ہے جو گردن کی پچھلی طرف ہوتی ہے لفظ ''کاہل'' سے مراد دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ ہے۔

5257 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتجم لسبع عشرَة من الشَّهْر كَانَ لَهُ شِفَاء من كل دَاءٍ -رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد أطول مِنْهُ قَالَ: من احتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة وَاِحْدٰى وَعشْرين كَانَ شِفَاء من كل دَاءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اسے امام ابوداؤد نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص سترہ انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی''۔

5258 - وَفِي رِوَايَةٍ ذكرهَا رزين وَلَمْ أرها: إِذا وَافق يَوْم سبع عشرَة يَوْم الثُّلَاثَاء كَانَ دَوَاء السّنة لمن احْتجم فِيْهِ

وَقد روى اَبُوْ دَاوُد من طَرِيْق اَبِي بكرَة بكار بن عبد الْعَزِيز عَن كَبْشَة بنت اَبِي بكرَة عَن اَبِيهَا: انه كَانَ ينْهَى اَهله عَن الْحجامَة يَوْم الثُّلَاثَاء وَيَزْعُم عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَوْم الثُّلَاثَاء يَوْم الدَّم وَفِيْهِ سَاعَة لَا يرقأ

ایک روایت جسے رزین نے نقل کیا ہے اور میں نے وہ روایت نہیں دیکھی اس میں یہ الفاظ ہیں:
''اگر سترہ تاریخ کو منگل کا دن آ رہا ہو تو جو شخص اس دن میں پچھنے لگوائے تو یہ سال بھر کی دوا ہو گی''۔
امام ابوداؤد نے ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے کبشہ بنت ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنے اہل خانہ کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے تھے:
''منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں (اگر زخم لگ جائے) تو خون رکتا نہیں ہے''۔

5259 - وَعَن نَافِع اَن ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ يَا نَافِع تبيغ بِي الدَّم فالتمس لي حجاما واجعله رَفِيقًا اِن اسْتَطَعْت وَلَا تجْعَلهُ شَيخا كَبِيرًا وَلَا صَبيا صَغِيرا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحجامَة على الرِّيق أمثل وفيهَا شِفَاء وبركة وتزيد فِي الْعقل وَفِي الْحِفْظ واحتجموا على بركَة اللّٰه يَوْم الْخَمِيس وَاجْتَنبُوا بالحجامة يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْجُمُعَة والسبت والاحد تحريا واحتجموا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاء فَإِنَّهُ الْيَوْم الَّذِي عافى اللّٰه فِيهِ اَيُّوب وضربه بالبلاء يَوْم الْاَرْبَعَاء فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جذام وَلَا برص إِلَّا يَوْم الْاَرْبَعَاء وَلَيْلَة الْاَرْبَعَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ سَعِيْد بن مَيْمُون وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل عَنْ نَافِع وَعَنِ الْحسن بن اَبِي جَعْفَر عَنْ مُحَمَّد بن جحادة عَنْ نَافِع وَيَاْتِي الْكَلَام على الْحسن وَمُحَمَّد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم عَنْ عبد اللّٰه بن صَالح حَدثنَا عطاف بن خَالِد عَنْ نَافِع

قَالَ الْحَافِظ عبد اللّٰه بن صَالح هٰذَا كَاتب اللَّيْث أخرج لَهُ البُخَارِيّ فِي صَحِيحه وَاخْتلف فِيهِ وَفِي عطاف وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

تبيغ بِهِ الدَّم إِذا غَلبه حَتّٰى يقهره وَقِيلَ إِذا تردد فِيهِ مرّة إِلَى هُنَا وَمرّة إِلَى هُنَا فَلَمْ يجد مخرجا وَهُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مُوَحدَة ثُمَّ مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ غين مُعْجمَة

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے تم میرے لئے کسی حجام کو تلاش کرو اور اسے رفیق بنانا اگر تم سے ہو سکے (یعنی درمیانی عمر کا شخص ہو) نہ تو وہ بوڑھا ہو اور نہ ہی کمسن بچہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ریق (نامی رگ پر) پچھنے لگوانا زیادہ موزوں ہے اس میں شفاء اور برکت پائی جاتی ہے اور عقل اور یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جمعرات کے دن پچھنے لگوانا اور بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے بچنا تم پیر اور منگل کے دن پچھنے لگوانا کیونکہ یہ وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو عافیت عطا کی تھی جبکہ انہیں آزمائش میں بدھ کے دن مبتلا کیا تھا جذام اور برص ہمیشہ بدھ کے دن یا بدھ کی رات ظاہر ہوتے ہیں''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے ان کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حسن بن ابوجعفر کے حوالے سے محمد بن جحادہ کے حوالے سے یہ نافع سے منقول ہے حسن

اور محمد نامی راویوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاف بن خالد نے نافع کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن صالح نامی یہ شخص لیث کا کاتب ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں حدیث نقل کی ہے اس کے بارے میں اور عطاف کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

لفظ "تبیغ بہ الدم" سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غالب آجائے اور مقہور کردے ایک قول یہ ہے کہ جب اس میں تردد آجائے کبھی ادھر جائے اور کبھی ادھر جائے (شاید اس سے مراد بلڈ پریشر ہے) اور اسے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملے۔

5260 - وَعَن معمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتجم يَوْم الْأَرْبَعَاء أَوْ يَوْم السبت فَأَصَابَهُ وضح فَلَا يلومن إِلَّا نَفسه

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد هٰكَذَا وَقَالَ قد اسند وَلَا يَصح الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيعًا بعدهَا حاء مُهْملَة وَالْمرَاد بِهِ هُنَا البرص

❀❀ معمر نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص بدھ کے دن یا ہفتے کے دن پچھنے لگوائے اور پھر اسے برص لاحق ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسی طرح نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ مسند ہے لیکن مستند نہیں ہے۔

لفظ "الوضح" سے یہاں مراد برص ہے

5261 - وَعَنْ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا اشْتَدَّ الْحر فاستعينوا بالحجامة لَا يتبيغ الدَّم بأحدكم فيقتله - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب گرمی شدید ہو تو پچھنے لگوانے کے ذریعے مدد حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کا خون جوش مار کے اسے قتل کر دے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

7 - التَّرْغِيب فِي عِيَادَة الْمَرضى وتأكيدها وَالتَّرْغِيب فِي دُعَاء الْمَرِيض

باب: بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی تاکید اور بیمار کی دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

5262 - عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلم على الْمُسلم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَإِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

وَرَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں' سلام کا جواب دینا' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' دعوت قبول کرنا' اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5263 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حق الْمُسْلِم على الْمُسْلِم سِتّ قِيلَ وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذَا دعَاك فأجبه وَإِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذَا عطس فَحَمدَ الله فشمته وَإِذَا مرض فعده وَإِذَا مَاتَ فَاتبعهُ - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہ جب تم اسے ملو تو سلام کرو جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ' جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو' تو تم اس کی خیر خواہی کرو' اور جب وہ چھینکنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو تم اسے جواب دو' جب وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو' اور جب وہ انتقال کر جائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5264 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْم الْقِيَامَة يَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدني قَالَ يَا رب كَيفَ أعودك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت أَن عَبدِي فلَانا مرض فَلَمْ تعده أما علمت أَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِي عِنْده يَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمني قَالَ يَا رب كَيفَ أطعمك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت أَنه استطعمك عَبدِي فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت أَنَّك لَو أطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رب وَكَيف أسقيك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ استسقاك عَبدِي فلَان فَلَمْ تسقه أما إِنَّك لَو سقيته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِي - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا تھا' اور تو نے میری عیادت نہیں کی' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ اے انسان! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھلایا نہیں تھا' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہ اگر تم اسے کھلا دیتے' تو تم اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتے؟ اے انسان! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پلایا نہیں تھا' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پلایا نہیں تھا' اگر تم اسے

پلا دیتے' تو تم اس کا ثواب میرے پاس پا لیتے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5265 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذكركم الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو' اور جنازوں کے ساتھ جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5266 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِيْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' جنہیں کوئی شخص ایک دن میں کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کرلے گا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' جنازے کے ساتھ جائے' ایک دن روزہ رکھے' جمعہ کی نماز کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5267 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من فعل وَاحِدَة مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَاد مَرِيضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة اَوْ خرج غازيا اَوْ دخل على اِمَام يُرِيد تعزيره وتوقيره اَوْ قعد فِيْ بَيته فَسلم النَّاس مِنْهُ وَسلم مِنَ النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وروى اَبُوْ دَاوُد نَحْوه من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَة وَتقدم فِي الْاَذْكَار

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' جو شخص ان میں سے کوئی ایک کام بھی کرلے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' یا جنازے کے ساتھ جائے' یا جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے' یا کسی حکمران کے پاس جائے' اور اس کا مقصد اس کی تعظیم و توقیر کرنا ہو' یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور وہ لوگوں سے سلامت رہے' اور لوگ اُس سے سلامت رہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلی اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے پہلے ''اذکار'' سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5268 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح مِنْكُم

الْيَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من اَطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسكينا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا قَالَ من عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة - رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے طور پر صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے میں شریک ہوا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے آج کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خصائل جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5269 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا ناداه مُنَاد من السَّمَاء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الْجنَّة منزلا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم من طَرِيْق اَبِيْ سِنَان وَهُوَ عِيسَى بن سِنَان الْقَسْمَلِيّ عَنْ عُثْمَان بن اَبِيْ سَوْدَة عَنهُ وَلفظ ابْن حبَان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذا عَاد الرجل اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى طبت وطاب ممشاك وتبوأت منزلا فِي الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی اُسے پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے' تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا' اور تم نے جنت میں اپنے لئے ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ راوی عیسیٰ بن سنان قسملی ہے' اس کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے' یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے' یا اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا' اور تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

5270 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسلم اِذا عَاد اَخَاهُ الْمُسلم لم يزل فِيْ خرفة الْجنَّة حَتّٰى يرجع قيل يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا خرفة الْجنَّة قَالَ جناها

رَوَاهُ اَحْمد وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ

خرفة الْجَنَّة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وبعدهَا رَاء سَاكِنة هُوَ مَا يخْتَرف من نخلها أَي يجتنى

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! جنت کے خرفہ سے مراد کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھل کو توڑنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ ''خرفۃ الجنۃ'' اس سے مراد وہاں کے کھجور کے درخت سے کھجور اُتارنا ہے یعنی اسے چن لینا ہے۔

5271 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ الْوضُوء وَعَاد أَخَاهُ الْمُسلم محتسبا بوعد من جَهَنَّم سَبْعِينَ خَرِيفًا

قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَة مَا الخريف قَالَ الْعَام-رَوَاهُ أَبُو دَاوُد من رِوَايَة الْفضل بن دلهم القصاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اسے جہنم سے ستر خریف کے فاصلے جتنا دور کردیا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد) ابوحمزہ سے دریافت کیا: خریف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک سال- یہ روایت امام ابوداؤد نے فضل بن دلہم قصاب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5272 - وَعَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا من مُسلم يعود مُسلما غدْوَة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك حَتَّى يُمْسِي وَإِن عَاد عَشِيَّة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك حَتَّى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِيَ عَن عَليّ مَوْقُوفًا انْتهى وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد مَوْقُوفًا على عَليّ ثُمَّ قَالَ وَأسْندَ هٰذَا عَن عَليّ من غير وَجه صَحِيح عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْندًا بِمَعْنَاهُ وَلَفظ الْمَوْقُوف مَا من رجل يعود مَرِيضا ممسيا إِلَّا خرج مَعَه سَبْعُوْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتَّى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة وَمَنْ أَتَاهُ مصبحا خرج مَعَه سَبْعُوْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتَّى يُمْسِي وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة-وَرَوَاهُ بِنَحْوِ هٰذَا أَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ مَرْفُوعا وَزَاد فِي أَوله: إِذا عَاد الْمُسلم أَخَاهُ مَشى فِي خرافة الْجنَّة حَتَّى يجلس فَإِذا جلس غمرته الرَّحْمَة......الحَدِيْثِ- وَلَيْسَ عِنْدهمَا وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مَرْفُوعا أَيْضًا وَلَفظه: مَا من مُسلم يعود مُسلما إِلَّا يبْعَث اللّٰهُ إِلَيْهِ سبعين ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ فِي أَي سَاعَات النَّهَار حَتَّى يُمْسِي وَفِي أَي سَاعَات اللَّيْل حَتَّى يصبح-رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوعا بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

قَوْله فِي خرافة الْجنَّة بِكَسْر الْخَاء أَي فِي اجتناء ثَمَر الْجنَّة يُقَال خرفت النَّخْلَة أخرفها فَشبه مَا يحوزه

عائد المريض من الثواب بما يحوزه المخترف من الثمر - هذا قول ابن الانباری

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے' صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' اور اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر و ثواب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی روایت کی گئی ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور مستند حوالے سے' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل ہوئی ہے' پھر انہوں نے یہ حدیث اسی مفہوم کے طور پر نقل کی ہے' ''موقوف'' روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے' تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں' جو صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے' اور جو شخص صبح کے وقت اس کے پاس جاتا ہے' تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں' جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے''۔

اس کی مانند روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے' تو وہ جنت میں پھل چننے کے لئے چلتا ہے' جب تک وہ (اپنے بھائی کے پاس پہنچ کر) بیٹھ نہیں جاتا' جب وہ بیٹھ جائے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے''...... الحدیث۔

ان دونوں حضرات کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو بھی مسلمان' کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کی طرف بھیجتا ہے' جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' خواہ وہ شخص دن کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے) گیا ہو' اور جو شخص رات کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے) تو صبح ہونے تک (یعنی ستر ہزار فرشتے' اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو امام ترمذی کی روایت کی مانند ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''فی خرافۃ الجنۃ'' سے مراد جنت کے پھل چننا ہے' یہ کہا جاتا ہے: ''خرفت النخلۃ'' یعنی جب اس کے کھجوروں کو اتارا جائے' اسے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص وہی اجر و ثواب حاصل کرتا ہے' جس طرح کوئی پھل

چننے والا شخص کوئی چیز حاصل کرتا ہے...... یہ ابن انباری کا قول ہے۔

5273 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا وَجلسَ عِنْده سَاعَة اجْرى اللّٰه لَهُ عمل الف سنة لَا يعْصى اللّٰه فِيْهَا طرفَة عين

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات ولوائح الْوَضع عَلَيْهِ تلوح

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے اور گھڑی بھر کے لئے اس کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار سال کے ایسے عمل کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے جس کے دوران اس نے پلک جھپکنے کے عرصے میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے اور اس روایت کا ''موضوع'' (یعنی جھوٹی ایجاد شدہ) ہونا واضح طور پر آشکار ہے۔

5274 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن عمر وَاَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيه الْمُسلم أظلهُ اللّٰه بِخَمْسَة وَسَبْعين ألف ملك يَدْعُوْنَ لَهُ وَلَمْ يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يفرغ فَإِذَا فرغ كتب اللّٰه لَهُ حجَّة وَعمرَة وَمَنْ عَاد مَرِيضا أظلهُ اللّٰه بِخَمْسَة وَسَبْعين ألف ملك لَا يرفع قدما اِلَّا كتب لَهُ بِه حَسَنَة وَلَا يضع قدما اِلَّا حط عَنهُ سَيِّئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتّٰى يقْعد فِيْ مَقْعَده فَإِذَا قعد غمرته الرَّحْمَة فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذا أقبل حَيْثُ يَنْتَهِي إِلَى منزله - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَلَيْسَ فِيْ اَصْلِي رَفعه

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چل کے جاتا ہے اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کر دیتا ہے جو اس شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ایسا شخص فارغ ہونے تک مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب وہ فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج وعمرے کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے اور جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کرتا ہے وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو اس کے عوض میں اس کے لئے نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آدمی اس جگہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے تو جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے اور وہ شخص اس وقت تک مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے جب تک وہ واپس اپنے گھر تک نہیں پہنچ جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نہیں ہے۔

5275 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا رجل يعود مَرِيضا فَإِنَّمَا يَخُوض فِي الرَّحْمَة فَإِذَا قعد عِنْد الْمَرِيض غمرته الرَّحْمَة قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا للصحيح الَّذِي يعود الْمَرِيض فَمَا للْمَرِيض قَالَ تحط عَنهُ ذنُوبه

رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَزَاد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مرض الْعَبْد ثَلَاثَة أَيَّام خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حکم تندرست کے لئے ہے' جو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو بیمار کے لئے کیا اجر و ثواب ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ تین دن تک بیمار رہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

5276 - وَعَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا لم يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يجلس فَإِذَا جلس اغتمس فِيهَا

رَوَاهُ مَالك بلاغا وَأحمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے' تو وہ اس رحمت میں ڈبکیاں لگاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے ''بلاغ'' کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اس کو امام بزار اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5277 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذَا جلس عِنْده استنقع فِيهَا

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرَوَاهُ فِيهِمَا أَيْضًا من حَدِيْثِ عَمْرو بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيهِ: وَإِذَا قَامَ من عِنْده فَلَا يزَال يَخُوض فِيهَا حَتّٰى يرجع من حَيْثُ خرج -وَإِسْنَاده إِلَى الْحسن أقرب

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

5276-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث:1228 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما جاء في ثواب عيادة المريض - حديث:10648 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:13999 المرض والكفارات لابن أبي الدنيا' حديث:83

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے' تو وہ اس رحمت میں بھیگ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جب وہ اس بیمار کے پاس سے (واپسی کے لیے) اٹھتا ہے' تو مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب تک وہ وہاں واپس نہیں آجاتا' جہاں سے وہ گیا تھا''۔

اس کی سند حسن ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

فصل

5278 - عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا دخلت على مَرِيض فمره يَدْعُو لَك فَإِن دعاءه كدعاء الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ إِلَّا أَن مَيْمُون بن مهْرَان لم يسمع من عمر

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ' تو اس سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے' کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں' البتہ میمون بن مہران نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

5279 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى ومروهم فَلْيَدْعُوْا لكم فَإِن دَعْوَة الْمَرِيض مستجابة وذنبه مغْفُور - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو' اور ان سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں' کیونکہ بیمار کی دعا مستجاب ہوتی ہے' اور اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5280 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ترد دَعْوَة الْمَرِيض حَتّٰى يبرأ - رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی دعا مسترد نہیں ہوتی' جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِيب فِي كَلِمَات يدعى بِهن للْمَرِيض وكلمات يقولهن الْمَرِيض

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے بیمار کے لئے دعا کی جائے اور اُن کلمات کا بیان' جنہیں بیمار پڑھے گا

5281 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عاد مَرِيضا لم يحضر أَجله فَقَالَ عِنْده سبع مَرَّات أسأَل الله الْعَظِيم رب الْعَرْش الْعَظِيم اَن يشفيك إِلَّا عافاه الله من ذَلِكَ الْمَرَض رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ فِيْمَا دَعَا بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للْمَرِيض اَوْ اَمر بِهِ اَحَادِيْث مَشْهُورَة لَيست من شَرط كتابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ڈاٹھنا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کے لئے جائے' جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں عظیم اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا کردے''۔

تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس بیماری سے عافیت عطا کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیمار کے لئے جو دعا کی ہے' اور جس دعا کے بارے میں حکم دیا ہے' اس بارے میں بہت سی مشہور احادیث ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

5282 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهدا على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله أكبر صدقه ربه فَقَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنا وَاَنا أكبر وَاِذا قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ

5281-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب المريض وما يتعلق به - ذكر ما يدعو المرء به لأخيه المسلم إذا كان عليلا ويرجى' حديث: 3027المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث: 1201سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب الدعاء للمريض عند العيادة - حديث: 2716مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب' في المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث: 23067السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' موضع مجلس الإنسان من المريض عند الدعاء له - حديث: 10451مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2079مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 719مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2427المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث: 35المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث: 12063الأدب المفرد للبخاري - باب أين يقعد العائد ؟' حديث: 554

وَحـده قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلَه اِلَّا انا وحدى وَاِذَا قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لا شريك لَهٗ قَالَ يَقُوْلُ صدق عَبدِى لَا اِلَه اِلَّا انـا وحـدى لَا شـريك لى وَاِذَا قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلَه اِلَّا انـا لى الْملك ولى الْحَمد وَاِذَا قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلَه اِلَّا انا وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِى وَكَانَ يَقُوْلُ من قَالَهَا فِىْ مَرضه ثُمَّ مَاتَ لم تطعَمه النَّار

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھتا ہے: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' میں سب سے بڑا ہوں' جب بندہ یہ پڑھتا ہے' اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں ہی ایک معبود ہوں' جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' صرف میں ہی معبود ہوں' اور میرا کوئی شریک نہیں ہے' جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی میرے لئے مخصوص ہے' اور حمد بھی میرے لئے مخصوص ہے' اور جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھے اور پھر انتقال کر جائے' تو اسے آگ نہیں کھائے گی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

5283 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لـلنسـائى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَحده مَرْفُوْعا من قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر لَا اِلَه اِلَّا اللّٰـه وَحده لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَلَا شريك لَهٗ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه لَهُ الْملك وَله الْحَمد لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِـاللّٰـهِ يـعقدهن خمْسا بأصابعه ثُمَّ قَالَ من قالهن فِىْ يَوْم اَوْ فِىْ لَيْلَة اَوْ فِىْ شهر ثُمَّ مَاتَ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَوْ فِىْ تِلْكَ اللَّيْلَة اَوْ فِىْ ذٰلِكَ الشَّهْر غفر لَهٗ ذَنبه

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں

ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔
(نبی اکرم ﷺ نے) پانچ انگلیوں کے ذریعے اُن کو شمار کروایا' اور پھر یہ بات بیان کی:
''جو شخص دن میں یا رات میں' یا مہینے میں ان کلمات کو پڑھ لے اور پھر اس دن یا اس رات یا اس مہینے میں انتقال کر جائے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

5284 - وَعَنْ سعد بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْله: لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ اِنِّي كنت من الظَّالِمين (الأنبياء) اَيمَا مُسْلِم دَعَا بهَا فِي مَرضه اَرْبَعِينَ مرّة فَمَاتَ فِي مَرضه ذٰلِكَ أعطي أجر شَهِيد وَإِن برأ برأ وَقد غفر لَهُ جَمِيع ذنُوبه-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رَوَاهُ اَحْمد بن عَمْرو بن اَبِي بكر السكسكِي عَنْ اَبِيهِ عَن مُحَمَّد بن زيد عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنهُ

❀❀ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت یونس علیہ السلام نے یہ کہا تھا:)
''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں''۔
(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جو بھی مسلمان بیماری کے دوران چالیس مرتبہ اس کلمے کے ذریعے دعا کرے' اور پھر اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے' تو اسے شہید کا اجر دیا جائے گا' اور اگر وہ تندرست ہو گیا' تو ایسی حالت میں تندرست ہو گا کہ اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہو گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن عمرو بن ابوبکر سکسکی نے' اپنے والد کے حوالے سے محمد بن زید کے حوالے سے' سعید بن میب کے حوالے سے' حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

5285 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة اَلا أخبرك بِأَمْر هُوَ حق من تكلم بِهِ فِي اَوَّل مضجعه من مَرضه نجاه اللّٰه مِنَ النَّار قلت بَلى بِاَبِي وَأمي قَالَ فَاعْلَم اَنَّك اِذا اَصبحت لم تمس وَإِذَا أمسيت لم تصبح وَاَنَّكَ اِذا قلت ذٰلِكَ فِي اَوَّل مضجعك من مرضك نجاك اللّٰه مِنَ النَّار اَن تَقول لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه يحيي وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوْت وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعباد والبلاد وَالْحَمْد لِلّٰه كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيهِ على كل حَال الله أكبر كَبِيرًا كبرياء رَبنَا وجلاله وَقدرته بِكُل مَكَان اللَّهُمَّ إِن اَنْت أمرضتني لتقبض روحي فِي مرضِي هٰذَا فَاجْعَل روحي فِي اَرْوَاح من سبقت لَهُ مِنْك الْحُسْنٰى وأعذني مِنَ النَّار كَمَا أعذت اَوْلِيَاءك الَّذِينَ سبقت لَهُم مِنْك الْحُسْنٰى فَإِن مت فِي مرضك ذٰلِكَ فَإِلَى رضوَان اللّٰه وَالْجنَّة وَإِن كنت قد اقترفت ذنوبا تَابَ اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَلَا يحضرني الْاٰن إِسْنَاده

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو حق ہے کہ جو شخص بیماری میں مبتلا ہونے کے آغاز میں اس کو پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے نجات عطا کرے گا' میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جب تم ایسی حالت میں صبح کرو کہ تم شام نہ کر سکو اور جب تم ایسی حالت میں شام کرو کہ تم صبح نہ کر سکو اور تم نے اپنی بیماری کے آغاز میں ان کلمات کو پڑھ لیا ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے نجات عطا کرے گا' تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' اور اسے موت نہیں آئے گی' اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو بندوں کا اور شہروں کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' ہر حال میں اس کے لئے برکت موجود ہو' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' کبریائی والا ہے' اے ہمارے پروردگار! جس کا جلال اور جس کی قدرت ہر جگہ پر ہیں' اے اللہ! تو نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا' تاکہ تو اس بیماری کے دوران میری روح قبض کر لے' تو تُو میری روح کو ان ارواح میں شامل کرنا' جن کے بارے میں تیری اچھائی نازل ہو چکی ہو' اور تو مجھے جہنم سے بچانا' جس طرح تو نے اپنے دوستوں کو جہنم سے محفوظ رکھا ہے' جن کے بارے میں تیری اچھائی طے ہو چکی ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر تم اس بیماری کے دوران انتقال کر گئے' تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت کی طرف جاؤ گے' اور اگر تم نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے' اور اس کی سند کی حالت' اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5286 - وَرُوِيَ عَنْ حجاج بن فرافصة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مَرِيض يَقُولُ سُبْحَانَ الْملك القدوس الرَّحْمٰن الْملك الديَّان لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت مسكن الْعُرُوق الضاربة ومنيم الْعُيُون الساهرة اِلَّا شفَاه اللّٰه تَعَالٰى - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي آخر كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات هٰكَذَا معضلا

❀❀ حضرت حجاج بن فرافصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بیمار یہ پڑھ لیتا ہے:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جو بادشاہ ہے' پاک ہے' نہایت رحم کرنے والا ہے' بادشاہ ہے' عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو جوش مارنے والی رگوں کو پرسکون کرنے والا ہے' اور جاگنے والی آنکھوں کو نیند دینے والا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شفاء عطا کر دے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' کے آخر میں اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيب فِي الْوَصِيَّة وَالْعدْل فِيهَا والترهيب من تركهَا اَوِ المضارة فِيهَا

وَمَا جَاءَ فِيمَن يعْتق وَيتَصَدَّق عِنْد الْمَوْت

باب: وصیت کرنے اوراس کے بارے میں عدل سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات
اور جو شخص اسے ترک کردیتا ہے یا اس میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات
جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

5287 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حق امرىء مُسْلِم لَهُ شَيْءٌ يُوصي فِيهِ يبيت فِيهِ لَيْلَتَيْنِ -وَفِي رِوَايَةٍ: ثَلَاث لَيَال اِلَّا ووصيته مَكْتُوبَة عِنْده
قَالَ نَافِع سَمِعت عبد الله بن عمر يَقُوْلُ: مَا مرت عَلَيّ لَيْلَة مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِي وصيتي مَكْتُوبَة
رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جس بھی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو تو اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ دو راتیں گزار لے اور اس نے اس کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو"۔
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تین راتیں گزر جائیں" مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے"
نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "مجھ پر کبھی کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری مگر یہ کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی ہوتی ہے"
یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام بن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5288 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على وَصِيَّة مَاتَ على سَبِيل وَسنة وَمَات على تقى وَشَهَادَة وَمَات مغفورا لَهُ -رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص وصیت کر کے مرتا ہے وہ صحیح راستے اور سنت پر مرتا ہے اور پرہیزگاری اور شہادت پر مرتا ہے اور ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5289 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِند رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فلَان قَالَ اَلَيْسَ كَانَ مَعنا آنِفا قَالُوْا بَلٰى قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا اَخذَة على غضب المحروم من حرم وَصيته -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن
وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :المحروم من حرم وَصيته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ابھی تھوڑے دیر پہلے وہ ہمارے ساتھ نہیں تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا کہ اس کی ناراضگی کے عالم میں گرفت کی گئی ہے' کیونکہ وہ شخص محروم ہے' جو وصیت سے محروم رہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص محروم ہے' جو وصیت کرنے سے محروم رہے"۔

5290 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ترك الْوَصِيَّة عَار فِي الدُّنْيَا ونار وشنار فِي الْاٰخِرَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں:

"وصیت کو ترک کر دینا' دنیا میں عار اور آخرت میں نار' اور شنار کا باعث ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5291 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل ليعْمَل اَوْ الْمَرْاَة بِطَاعَة اللّٰه سِتِّينَ سنة ثُمَّ يحضرهما الْمَوْت فيضاران فِي الْوَصِيَّة فَتجب لَهما النَّار ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ من بعد وَصِيَّة يوصى بهَا اَوْ دين غير مضار حَتّٰى بلغ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمِ (النِّساء)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليعْمل بِعَمَل اَهْلِ الْخَيْر سَبْعِيْنَ سنة فَإِذا اَوْصى حاف فِي وَصِيَّتِه فَيُخْتَمُ لَهٗ بِشَرِّ عَمَلِه فَيدْخل النَّار وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الشَّرّ سَبْعِيْنَ سنة فيعدل فِيْ وَصِيَّته فيختم لَهٗ بِخَير عمله فَيدْخل الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرد یا ایک عورت ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں' پھر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے' تو وہ وصیت میں کسی کا نقصان کرتے ہیں' تو اُن کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے"۔

پھر حضرت ابوہریرہ ؓ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اس وصیت کے بعد' جو اس نے کی ہو' یا قرض کے بعد' جبکہ وہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو"۔

انہوں نے یہ آیت یہاں تک کہ تلاوت کی: "یہ بڑی کامیابی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک شخص ستر سال تک' اہل خیر کے سے عمل کرتا رہتا ہے' پھر جب وہ وصیت کرتا ہے تو وصیت میں زیادتی کر جاتا ہے' تو اس کے لیے برے عمل کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے' اور ایک شخص ستر سال تک' اہل شر کے سے عمل کرتا رہتا ہے'

لیکن پھر وہ وصیت کے بارے میں انصاف سے کام لیتا ہے' تو پھر اس کے عمل پر بہتر عمل کی مہر لگا دی جاتی ہے' اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے''۔

5292 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ من الْكَبَائِرِ ثُمَّ تَلا تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ - النِّسَاء - رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا' کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے''

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5293 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فر بميراث وَارثه قطع اللّٰه ميراثه من الْجَنَّة يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے وارث کی وراثت سے فرار اختیار کرنا چاہتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کی میراث سے لاتعلق کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5294 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الصَّدَقَة أعظم أجرا قَالَ اَن تصدق وَاَنْت صَحِيح شحيح تخشى الْفقر وَتَأمل الْغنى وَلَا تمهل حَتَّى اِذا بلغت الْحُلْقُوم قلت لفُلَان كَذَا وَلفُلَان كَذَا وَقد كَانَ لفُلَان كَذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ اَن تصدق وَاَنْت صَحِيح حَرِيص تَأمل الْبَقَاء وتخشى الْفقر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے حساب سے' سب سے زیادہ عظیم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم ایسے عالم میں صدقہ کرو' جبکہ تم تندرست ہو' اور تمہیں (مال کی) خواہش ہو' اور غربت کا اندیشہ ہو' خوشحالی کی توقع ہو' تم اسے اتنا مؤخر نہ کرنا' کہ جان حلقوم تک پہنچ جائے' اور پھر تم یہ کہو: فلاں کو اتنا ملے اور فلاں کو اتنا ملے' حالانکہ وہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم ایسی حالت میں صدقہ کرو' کہ تم تندرست ہو اور (مال کا) لالچ رکھتے ہو' تمہیں بقا کی توقع ہو' اور غربت کا اندیشہ ہو''۔

5295 - وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن يتَصَدَّق الْمَرْء فِي حَيَاته وَصِحَّته بدرهم خير لَهُ من اَن يتَصَدَّق عِنْد مَوته بِمِائَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا عَنْ شُرَحْبِيل بن سعد عَنْ اَبِيْ سعيد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی زندگی اور تندرستی کے دوران' ایک درہم صدقہ کردے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ مرتے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5298 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الَّذِيْ يعْتق عِنْد مَوته كَمثل الَّذِيْ يهدي إِذا شبع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ مثل الَّذِيْ يتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِيْ يهدي بَعْدَمَا يشْبع

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَعِنْده قَالَ: أوصى رجل بِدَنَانِير فِيْ سَبِيْل الله فَسئلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعْتق وَيتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِيْ يهدي بعد مَا شبع

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِيْ كتاب الْبيُوع مَا جَاءَ فِي الْمُبَادرَة اِلٰى قَضَاء دين الْمَيِّت وَالتَّرْغِيب فِيْ ذٰلِك

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مرتے وقت غلام کو آزاد کرتا ہے' اس کی مثال اُس شخص کی مانند ہے' جو سیر ہونے کے بعد (بچنے والی چیز کو) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''موت کے قریب صدقہ کرنے والے شخص کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی بچ جانے والی چیز) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دیناروں کے بارے میں وصیت کی' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص موت کے وقت غلام آزاد کرتا ہے' یا صدقہ کرتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی رہ جانے والی چیز کو) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے خرید وفروخت سے متعلق کتاب میں' یہ بات گزر چکی ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے' اور اس بارے میں جو ترغیبی روایات ہیں (وہ بھی گزر چکی ہیں)۔

التَّرْهِيب من كَرَاهِيَة الْإِنْسَان الْمَوْت
وَالتَّرْغِيب فِيْ تلقيه بالرضى وَالسُّرُوْر إِذا نزل حبا للقاء الله عَزَّ وَجَلَّ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان موت کو ناپسند کرے

اور اس بارے میں ترغیبی روایات کہ انسان رضامندی اور سرور کے ساتھ موت کا سامنا کرے جب اس کے پاس موت آجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہوئے (موت کا سامنا کرے)

5297 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء الله اَحَبَّ الله لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء الله كره الله لقاء ه فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اكراهية الْمَوْت فكلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الْمُؤْمِن إِذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته اَحَبَّ لِقَاء الله فَاَحَبَّ الله لقاء ه وَإِن الْكَافِر إِذا بشر بِعَذَاب الله وَسخطه كره لِقَاء الله وَكره الله لقاء ه- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مراد نہیں ہے' بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور کافر شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب' اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء الله اَحَبَّ الله لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء الله كره الله لقاء ه قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ كَرَاهِيَة الْمَوْت وَلٰكِن الْمُؤْمِن إِذا حضر جَاءَهُ الْبشير من الله فَلَيْسَ شَيْءٍ اَحَبَّ إِلَيْهِ من اَن يكون قد لَقِي الله فَاَحَبَّ الله لقاء ه وَإِن الْفَاجِر اَوْ الْكَافِر إِذا حضر جَاءَهُ مَا هُوَ صائر إِلَيْهِ من الشَّرّ اَوْ مَا يلقى من الشَّرّ فكره لِقَاء الله فكره الله لقاء ه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا اَنه قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا منا اَحَد إِلَّا يكره الْمَوْت قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بكراهية الْمَوْت إِن الْمُؤْمِن إِذا جَاءَهُ الْبُشْرَى من الله عَزَّ وَجَلَّ لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ إِلَيْهِ من لِقَاء الله وَكَانَ اللّٰهِ للقائه اَحَبَّ وَإِن الْكَافِر إِذا جَاءَهُ مَا يكره لم يكن شَيْءٍ اكره إِلَيْهِ من لِقَاء الله وَكَانَ اللّٰهِ للقائه اكره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا اُس کے پاس آتا ہے' اس وقت مومن کے نزدیک کوئی بھی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے' اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور فاجر شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر شخص کا جب آخری وقت قریب آتا ہے' تو اس کے پاس وہ چیز آتی ہے' جس برائی کی طرف اس نے جانا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس خرابی کا اس نے سامنا کرنا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص موت کو ناپسند کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ جب مومن کی طرف' اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے' تو اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے زیادہ پسندیدہ نہیں کوئی چیز نہیں ہوتی' اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ پسند کرتا ہے' اور کافر شخص کے پاس' جب وہ چیز آتی ہے' جسے وہ ناپسند کرتا ہے' تو اس کے نزدیک کوئی بھی چیز' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ ناپسند کرتا ہے''۔

5298/1 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لقائی اَحْبَبْتُ لقاءه وَاِذَا كره لقائی كرهت لقاءه

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیُّ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ' میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کیا ہے۔

5298/2 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لقاءه وَمَنْ كره لِقَاءَ اللّٰهِ كره اللّٰهُ لقاءه - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298/3 - وَعَنْ فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ من آمن بك وَشهد اَنِّيْ رَسُولك فحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَسهل عَلَيْهِ قضاء ك واقلل لَهُ من الدُّنْيَا وَمَنْ لم يُؤمن بك وَلَمْ يشهد اَنِّيْ رَسُولك فَلَا تحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَلَا تسهل عَلَيْهِ قضاء ك وَاَكثر لَهُ من الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ عَمْرو بن غيلَان الثَّقَفِيّ وَهُوَ مِمَّن اخْتلف فِيْ صحبته وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ من آمن بِيْ وصدقني وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فاقلل مَاله وَولده وحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَعجل لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِيْ وَلَمْ يصدقني وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَاَكثر مَاله وَولده واطل عمره

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے' اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو تُو اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری کو (اس کے لیے) محبوب کر دینا' اور اپنے فیصلے کو (یعنی اس شخص کی موت کو) اس کے لئے آسان کر دینا' اس کو دنیا تھوڑی عطا کرنا' اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو' اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اس کے نزدیک' اپنی بارگاہ میں' اس کی حاضری کو پسندیدہ نہ کرنا' اس کے لئے اپنے فیصلے (یعنی اس کی موت) آسان نہ کرنا' اور اس کو دنیا بکثرت عطا کرنا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے' اسے حضرت عمرو بن غیلان ثقفی کے حوالے سے نقل کیا ہے' یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں' جن کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے' اور اس بات کو جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کے مال اور اولاد کو کم کر دینا' اور اپنی بارگاہ میں' اس کی حاضری پسندیدہ کر دینا' اسے جلدی موت دے دینا' اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے' اور میری تصدیق نہ کرے' اور وہ یہ بات نہ جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا' اور اس کی عمر طویل کر دینا''۔

5298/4 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحفة الْمُؤمن الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا تحفہ' موت ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5298/5 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُمْ انبأتكم مَا اَوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

إن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِين هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتي -رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد اللّٰه بن زحر

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا؟ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا: کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض کریں گے: کیونکہ ہمیں تیرے درگزر کرنے اور مغفرت کرنے کی امید ہے تو پروردگار فرمائے گا: تو میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی''۔

یہ روایت امام احمد نے عبیداللہ بن زحر سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن من مَاتَ لَهُ ميت

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات، جنہیں وہ شخص پڑھے گا، جس کا (کوئی عزیز) فوت ہوجائے

5299 - عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا حضرتم الْمَرِيض اَوْ الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَإِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على مَا تَقولُوْنَ قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلمَة أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن اَبَا سَلمَة قد مَاتَ قَالَ قولي اللَّهُمَّ اغْفِر لي وَله واعقبني مِنْهُ عُقبى حَسَنَة فَقُلْتُ ذٰلِكَ فاعقبني اللّٰه من هُوَ خير لي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا بِالشَّكِّ وَاَبُوْ دَاوُد التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة الْمَيِّت بِلَا شكّ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم (قریب المرگ) بیمار یا کسی میت کے پاس موجود ہو تو بہتری کی بات کہو کیونکہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

5299-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند المريض والميت - حديث: 1578المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر أم المؤمنين أم سلمة بنت أبي أمية رضي الله عنها - حديث: 6803سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب ما يستحب أن يقال عند الميت من الكلام - حديث: 2724سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر - حديث: 1443السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1811مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجنائز' باب القول عند الموت - حديث: 5872مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما يقال عند المريض إذا حضر - حديث: 10661السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1931السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما يستحب من الكلام عنده - حديث: 6215مسند عبد بن حميد - حديث أم سلمة رضي الله عنها' حديث: 1541مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6806المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ومن روى عن أم سلمة من أهل الكوفة - أبو وائل شقيق بن سلمة' حديث: 19580

''اے اللہ! تو میری اور ان کی مغفرت کردے اور مجھے اُن کی جگہ بہترین نعم البدل عطا کردے''۔

میں نے یہ کلمات پڑھ لئے' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن کی جگہ وہ عطا کردیئے' جو میرے لئے ان سے زیادہ بہتر ہیں' یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کردیئے۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے' اسے مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے کسی شک کے بغیر نقل کی ہے' جس میں صرف لفظ ''میت'' منقول ہے۔

5300 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد تصيبه مُصِيبَة فَيَقُوْلُ اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اَللّٰهُمَّ آجرني فِيْ مصيبتي واخلف لي خيرا مِنْهَا اِلَّا آجره اللّٰه تَعَالٰى فِيْ مصيبته وأخلف لَهٗ خيرا مِنْهَا قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَة قلت اَى الْمُسْلِمين خير من اَبِيْ سَلَمَة اَوَّل بَيت هَاجر اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّيْ قلتهَا فأخلف اللّٰه لي خيرا مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفْظِهِ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَصَاب اَحَدُكُمْ مُصِيبَة فَلْيَقُل اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اَللّٰهُمَّ عنْدك أحتسب مصيبتي فأجرني بهَا وأبدلني خيرا مِنْهَا فَلَمَّا احتضر اَبُوْ سَلَمَة قَالَ اَللّٰهُمَّ اخلفني فِيْ اَهلِيْ خيرا مني فَلَمَّا قبض قَالَت أم سَلَمَة اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن (البقرة) عِنْد اللّٰه أحتسب مصيبتي فأجرني فِيهَا- رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس بندے کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ یہ پڑھ لے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف ہی لوٹ جانا ہے' اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت کا اجر عطا فرما' اور مجھے اس کی جگہ زیادہ بہتر عطا فرمادے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اُسے اس مصیبت کا اجر بھی عطا کرے گا' اور اس سے زیادہ بہتر اسے عطا کردے گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نے سوچا مسلمانوں میں ابوسلمہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے؟ (ان کا گھرانہ) وہ پہلا گھرانہ ہے' جس نے اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کی تھی' پھر بھی میں نے یہ کلمات پڑھ لئے' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کردیئے' یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کردیئے۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو' تو اسے یہ پڑھ لینا چاہیے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں' بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے' اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے ثواب کی تیرے بارگاہ میں امید رکھتی ہوں' تو مجھے اس کا اجر عطا کردے' اور مجھے اس کی جگہ اس سے زیادہ

بہتر عطا کر دے''۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! میری بیوی کو میری جگہ مجھ سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کر دینا' جب ان کا انتقال ہوا' تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا پڑھی:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی طرف لوٹ کے جانا ہے' میں اپنی اس مصیبت کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثواب کی امید رکھتی ہوں' تو تُو مجھے اس کا اجر عطا فرما''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

5301 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (البقرة) قَالَ اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا سَلَّمَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَرَجَعَ فَاسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِیبَةِ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُ خِصَالٍ مِنَ الْخَیْرِ الصَّلَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرَّحْمَةُ وَتَحْقِیقُ سَبِیلِ الْهُدٰی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِیبَةِ جَبَرَ اللّٰهُ مُصِیبَتَهُ وَاَحْسَنَ عُقْبَاهُ وَجَعَلَ لَهُ خَلَفًا یَرْضَاهُ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے' یہ وہ لوگ ہیں' جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت نازل ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: جب مومن شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتا ہے' اور مصیبت کے وقت ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھ لیتا ہے' تو اسے بھلائی کے حوالے سے تین خصوصیات نصیب ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے' اور ہدایت کے راستے کی وضاحت ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مصیبت کے وقت ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر عطا کرے گا' اور اس کی آخرت بہتر کرے گا' اور اسے اُس کی جگہ بہتر چیز عطا کرے گا' جس سے وہ راضی ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5302 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیَتْ اُمَّتِیْ شَیْئًا لَمْ یُعْطَهُ اَحَدٌ مِنَ الْاُمَمِ عِنْدَ الْمُصِیبَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

❀❀ اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کو ایک چیز عطا کی گئی ہے جو اور کسی امت کو عطا نہیں کی گئی' وہ مصیبت کے وقت ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا ہے''۔

5303 - وَرُوِیَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ من أُصِيب بمصيبة فَذكر مصيبته فأحدث استرجاعا وَإِن تقادم عهدها كتب الله لَهُ من الْأجر مثله يَوْم أُصِيب ـ رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ مصیبت کو یاد کر کے جلدی سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لے یا مصیبت گزرے وقت گزر گیا ہو اور پھر اُسے پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کی مانند اجر دے گا' جس طرح اس دن پڑھنے کا دیتا' جب اسے مصیبت لاحق ہوئی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5304 - وَعَن أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا مَاتَ ولد العَبْد قَالَ الله تَعَالَى لملائكته قبضتم ولد عَبدِي فَيَقُولُونَ نعم فَيَقُولُ قبضتم ثَمَرَة فُؤَاده فَيَقُولُونَ نعم فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبدِي فَيَقُولُونَ حمدك واسترجع فَيَقُولُ الله تَعَالَى ابنُوا لعبدي بَيْتا فِي الْجنَّة وسموه بَيت الْحَمد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی بندے کا بچہ انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

12 - التَّرْغِيب فِي حفر الْقُبُور وتغسيل الْمَوْتَى وتكفينهم

باب: قبریں کھودنے' مرحومین کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

5305 - عَن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيهِ غفر الله لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَة وَمَن حفر لِأَخِيهِ قبرا حَتَّى يجنبه فَكَأَنَّمَا أسكنهُ مسكنا حَتَّى يبْعَث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم وَلَفظه من غسل مَيتا فكتم عَلَيهِ غفر الله لَهُ أَرْبَعِينَ مرّة وَمَن كفن مَيتا كَسَاه الله من سندس وإستبرق فِي الْجنَّة وَمَن حفر لميت قبرا فأجنه فِيهِ أجْرى الله لَهُ من الْأجر كَأجر مسكن أسكنهُ إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من حَدِيث جَابر وَفِي سَنَده الْخَلِيل بن مرّة وَلَفظه قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من حفر قبرا بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَمَن غسل مَيتا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه وَمَن كفن مَيتا كَسَاه الله من حلل الْجنَّة وَمَن عزى حَزِينًا ألبسهُ الله التَّقْوَى وَصلى على روحه فِي الْأَرْوَاح وَمَن

عزی مصابا کساہ اللّٰہ حلتین من حلل الْجَنَّۃ لَا تقوم لَهما الدُّنْیَا وَمَنْ تبع جَنَازَۃ حَتّٰی یقْضی دَفنهَا کتب اللّٰہ لَهٗ ثَلَاثَۃ قراریط القیراط مِنْهَا اعظم من جبل اُحد وَمَنْ کفل یَتِیما اَوْ اَرملۃ اظلہُ اللّٰہ فِیْ ظله وَاَدخلهُ الْجَنَّۃ

❀❀ حضرت رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص کسی میت کو غسل دے' اوراس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کردے گا' اور جو شخص اپنے بھائی کی قبر کھودے' یہاں تک کہ اسے قبر میں اتاردے' تو گویا اس نے اسے اس وقت تک کے لئے ٹھکانہ فراہم کردیا' جب اُسے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جوشخص کسی میت کو غسل دے' اوراس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کرے گا' اور جو شخص کسی میت کو کفن دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس اور استبرق کا لباس پہنائے گا' اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اوراسے قبر میں اتاردے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کو اس طرح جاری کرے گا' جیسے اس نے قیامت کے دن تک کے لئے' اس کو رہائش گاہ فراہم کی ہو' تو اس کا جتنا اجر ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص قبر کھودتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنادیتا ہے' اور جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہوجاتا ہے' جیسے اس وقت تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' جو شخص میت کو کفن دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلے پہنائے گا' جو شخص کسی غمگین شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا' اور ارواح میں' اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا' جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلوں میں سے دو حلے پہنائے گا' جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی' جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے' یہاں تک کہ مردے کو دفن کردیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین قیراط کا ثواب نوٹ کرتا ہے' جن میں سے ایک قیراط اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے' جو شخص کسی یتیم' یا بیوہ کی کفالت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا' اوراسے جنت میں داخل کرے گا''۔

5306 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَیتا فکتم عَلَیْهِ طهره اللّٰہ من ذنُوبه فَاِن کَفنه کَساہ اللّٰہ من السندس - رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص میت کو غسل دیتا ہے' اوراس کے (ناپسندیدہ) معاملے کو پوشیدہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کے حوالے سے' پاک کردیتا ہے' اوراگر وہ اس کو کفن بھی دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے سندس (کا لباس) پہنائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5307 - وَرُوِیَ عَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَیتا وکفنه

وحنطه وَحمله وَصلى عَلَيْهِ وَلَمْ يفش عَلَيْهِ مَا راى خرج من خطيئته مثل مَا وَلدته امه -رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص میت کو غسل دیتا ہے اسے کفن دیتا ہے' اسے خوشبو لگاتا ہے' اسے کندھا دیتا ہے' اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے' اور جو (ناگوار) چیز اُس نے میت کے حوالے سے دیکھی ہوتی ہے' اسے پھیلاتا نہیں ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کریوں ہوجاتا ہے' جیسے (اس دن تھا' جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5308 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فَادى فِيهِ الْأَمَانَة وَلَمْ يفش عَلَيْهِ مَا يكون مِنْهُ عِنْد ذٰلِكَ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة جَابر الْجُعْفِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''جوشخص میت کو غسل دیتا ہے' اور اس میں امانت کوادا کرتا ہے' اور اس وقت میں' میت کی طرف سے اگر کوئی ناگوار چیز سامنے آتی ہے' تو وہ اسے پھیلاتا نہیں ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر اس دن کی مانند ہوجاتا ہے' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5309 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذكر بهَا الْآخِرَة واغسل الْمَوْتَى فَإِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن يحزنك فَإِن الحزين فِيْ ظلّ اللّٰه يتَعَرَّض كل خير -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاددلاتی ہیں' مرحومین کوغسل دو' کیونکہ مردہ جسم کے ساتھ ہونا' بہت بلیغ نصیحت ہے' نماز جنازہ ادا کرو' ہوسکتا ہے یہ چیز تمہیں غمگین کردے' اور غمگین شخص اللہ کے سائے میں ہوگا' اور وہ ہر بھلائی کے درپے ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ تشييع الْمَيِّت وَحُضُوْر دَفنه

باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت' موجود ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5310 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حق الْمُسلِم على الْمُسْلِم سِتّ قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذَا دعَاك فَأَجبهُ وَإِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذَا عطس فشمته وَإِذَا مرض فعده وَإِذَا مَاتَ فَاتبعهُ -رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم

اسے ملو تو اسے سلام کرو اور جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ اور جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکے تو تم اسے جواب دو اور جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ مرجائے تو تم اس کی (میت کے ساتھ) جاؤ''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5311 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمِ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمه وَلَا يَخْذُلُهُ وَيَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا تواد اثنان فَيُفَرق بَيْنَهُمَا اِلَّا بذنب يحدثه احدهمَا وَكَانَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ على الْمُسْلِمِ سِتّ يشمته اِذا عطس ويعوده اِذا مرض وينصحه اِذا غَابَ اَوْ شهد وَيسلم عَلَيْهِ اِذا لقِيه ويجيبه اِذا دَعَاهُ ويتبعه اِذا مَاتَ -رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' وہ اسے رسوائی کا شکار نہیں کرتا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جب بھی دو آدمیوں کے درمیان محبت ہو اور پھر ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے' تو وہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوگی' جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوگا' نبی اکرم ﷺ یہ بھی فرماتے ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' جب وہ چھینکے تو اسے جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے' جب وہ غیر موجود ہو یا موجود ہو' تو اس کی خیر خواہی کرے' جب اس سے ملاقات ہو' تو اسے سلام کرے' جب وہ بلائے' تو اس کے پاس جائے' اور جب وہ مرجائے تو اس کے (جنازے کے ساتھ) جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5312 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ على اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سِتّ خِصَال وَاجِبَة فَمَنْ ترك خصْلَة مِنْهَا فَقَدْ ترك حَقًّا وَاجِبا فَذكر الحَدِيْثِ بِنَحْوِ مَا تقدم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب ورواتهما ثِقَات اِلَّا عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀❀ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ایک) مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کے لیے چھ چیزیں واجب ہیں' جو شخص ان میں سے کوئی ایک خصلت کو ترک کر دیتا ہے' تو وہ ایک واجب حق کو ترک کر دیتا ہے''...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابو شیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' صرف عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

5313 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِي يَوْم كتبه الله من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتَق رَقَبَة -رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' اگر ایک دن میں' (کوئی) آدمی ان پر عمل کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اہل جنت میں نوٹ کرلے گا'

جو شخص بیمار کی عیادت کرے جنگ میں شریک ہو ایک دن روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے"۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5314 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذكركم الْاٰخِرَة -رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَتقدم هُوَ وَغَيره فِي العيادة

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بیماروں کی عیادت کرو جنازوں کے ساتھ جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی"۔
یہ روایت امام احمد نے اور امام بزار نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اس سے پہلے یہ روایت اور دوسری روایات عیادت سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

5315 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شهد الْجِنَازَة حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا فَلهُ قِيرَاط وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تدفن فَلهُ قيراطان قِيلَ وَمَا القيراطان قَالَ مثل الجبلين العظيمين -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه
وَفِي رِوَايَة لمُسْلِم وَغَيره: اَصْغَرهمَا مثل اُحُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے' تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے' اور جو شخص اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے' جب تک اسے دفن نہیں کر دیا جاتا' تو اسے دو قیراط ملتے ہیں' عرض کی گئی: دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ"۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی اور دیگر حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اُن دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا' اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے"۔

5316 - وَفِي رِوَايَة الْبُخَارِيّ من اتبع جَنَازَة مُسْلِم اِيمَانًا واحتسابا وَكَانَ مَعَه حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا ويفرغ من دَفنهَا فَاِنَّهُ يرجع من الْاَجر بقيراطين كل قِيرَاط مثل اَحَد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قبل اَن تدفن فَاِنَّهُ يرجع بقيراط

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے' اور وہ جنازے کے ساتھ رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے' اور اس کے دفن سے فارغ ہوا جائے' تو وہ شخص دو قیراط اجر ساتھ لے کر واپس آتا ہے' جس میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے' اور جو شخص اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد' دفن ہونے سے پہلے واپس آجاتا ہے' تو وہ ایک قیراط لے کر واپس آتا ہے"۔

5317 - وَعَن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنه كَانَ قَاعِدا عِنْد ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ طلع خباب صَاحب الْمَقْصُورَة فَقَالَ يَا عبد اللّٰه بن عمر اَلا تسمع مَا يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُوْلُ

اِنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج مَعَ جَنَازَة من بَيتهَا وَصلى عَلَيْهَا واتبعها حَتّٰى تدفن كَانَ لَهُ قيراطان من الْاَجر كل قِيرَاط مثل اَحَد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل اَحَد فَاَرْسل ابْن عمر اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يسْاَلهَا عَن قَول اَبِيْ هُرَيْرَة ثُمَّ يرجع اِلَيْهِ فيخبره بِمَا قَالَت وَاخذ ابْن عمر قَبْضَة من حَصى الْمَسْجِد يقلبها فِيْ يَده حَتّٰى يرجع فَقَالَ قَالَت عَائِشَة صدق اَبُوْ هُرَيْرَة فَضرب ابْن عمر بالحصى الَّذِيْ كَانَ فِيْ يَده الْاَرْض ثُمَّ قَالَ لقد فرطنا فِيْ قراريط كَثِيْرَة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران خباب جو صاحب مقصورہ ہیں وہ سامنے آئے اور بولے: اے حضرت عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جنازے کے گھر سے جنازے کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے جن میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آجاتا ہے تو اسے اُحد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک صاحب کو بھیجا تاکہ وہ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں دریافت کریں اور پھر انہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتائیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں کو مٹھی میں لیا وہ اپنے ہاتھ میں انہیں الٹتے پلٹتے رہے جب تک قاصد واپس نہیں آگیا اس نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ میں موجود کنکریاں پھینکیں اور پھر بولے: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کردیے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5318 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى على جَنَازَة فَلَهُ قِيرَاط وَاِن شهد دَفنهَا فَلَهُ قيراطان القيراط مثل أحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ بكر بن كَعْب وَزَاد فِيْ آخِره: وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ القيراط أعظم من اَحَد هٰذَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے ایک قیراط ملتا ہے اگر وہ دفن تک موجود رہے تو اسے دو قیراط ملتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے اور امام ابن ماجہ نے ابوبکر بن کعب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے ایک قیراط اس اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے''۔

5319 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تبع جَنَازَة حَتّٰى يصلى

عَلَيْهَا فَإِنَّ لَهُ قيراطا فسئل رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن القيراط فَقَالَ مثل احد
وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مثل قراريطنا هٰذِهِ قَالَ لَا بل مثل اَحد اَوْ اعظم من اُحد-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے' تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے' نبی اکرم ﷺ سے قیراط کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے قیراطوں کی مانند ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اُحد پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5320 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتى جَنَازَةً فِيْ اَهلهَا فَلَهُ قِيرَاط فَإِن اتبعها فَلَهُ قِيرَاط فَإِن صلى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاط فَإِن انتظرها حَتّٰى تدفن فَلَهُ قِيرَاط
رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا معدى بن سُلَيْمَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے گھر میں آتا ہے' اسے ایک قیراط ملتا ہے' اگر وہ اس کے ساتھ جاتا ہے' تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے' اگر وہ اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے' تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے' اور اگر وہ اس کے دفن ہونے تک انتظار کرتا رہتا ہے تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف معدی بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے۔

5321 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْم صَائِما قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من اطعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكينا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا قَالَ من عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة-رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے عالم میں صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے

5321- من أطعم منكم اليوم مسكينا صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب من جمع الصدقة - حديث: 1769 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث: 7843 صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر إيجاب الله عز وجل الجنة للصائم يوما واحدا إذا' حديث: 1982 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع - باب فضل من أصبح صائما' حديث: 7366 الأدب المفرد للبخاري - باب عيادة المرضى' حديث: 533

دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے کے ساتھ گیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خصائل' جس بھی شخص میں اکٹھی ہو جائیں گے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی' صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5322 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّلَ مَا یجازی بِہِ الْعَبْد بعد موتہ اَن یغْفر لجَمِیع من اتبع جنَازَتہ - رَوَاہُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے مرنے کے بعد' اُسے جو سب سے پہلی جزا دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ بھی اس کے جنازے کے ساتھ گئے ہوں ان کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

14 - التَّرْغِیْب فِیْ کَثْرَۃ الْمُصَلِّین علی الْجِنَازَۃ وَفِی التَّعْزِیَۃ

باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز تعزیت کا بیان

5323 - عَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من میت یُصَلِّی عَلَیْہِ أمۃ من الْمُسلمین یبلغون مائَۃ کلھم یشفعون لَہُ اِلَّا شفعوا فِیْہِ

رَوَاہُ مُسلم وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَعِنْدہ مائَۃ فَمَا فَوْقھَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی میت کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرے' جو ایک سو تک پہنچتا ہو اور وہ سب اس کے لئے سفارش کریں تو اس میت کے بارے میں' ان کی سفارش کو قبول کرلیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک سو' یا اس سے زیادہ (افراد نماز جنازہ ادا کریں)''۔

5324 - وَعَن کریب اَن ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَاتَ لَہُ ابْن بِقدید اَوْ بعسفان فَقَالَ یَا کریب انْظُر مَا اجْتمع لَہُ مِنَ النَّاس قَالَ فَخرجت فَاِذَا نَاس قد اجْتَمعُوْا فَاَخْبَرتہ فَقَالَ تَقول ھم اَرْبَعُوْنَ قَالَ قُلْتُ نعم قَالَ اَخرجُوْہُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من رجل مُسلم یَمُوْت فَیَقُوْمُ علی جنَازَتہ اَرْبَعُوْنَ رجلا لَا یشرکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا شفعھم اللّٰہ فِیْہِ - رَوَاہُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَہ

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: ''قدید' یا شاید' عسفان'' کے مقام پر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' تو انہوں نے فرمایا: اے کریب! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں؟ میں نکلا تو وہاں کئی لوگ اکٹھے ہو چکے تھے' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ چالیس لوگ

ہوں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی میت نکالو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان شخص فوت ہو جائے' اور چالیس ایسے افراد اُس کی نماز جنازہ ادا کریں' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں' تو اس میت کے بارے میں' اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5325 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل يُصَلِّي عَلَيْهِ مائَةٌ اِلَّا غفر الله لَهُ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْه مُبشر بن اَبِيْ الْمليح لَا يحضرني حَاله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی شخص کی نماز جنازہ ایک سو افراد ادا کر لیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبشر بن ابوملیح ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5326 - وَعَن الحكم بن فروخ قَالَ صلى بِنَا اَبُو الْمليح على جَنَازَة فظننا انه قد كبر فَاقبل علينا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَقِيمُوا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم

قَالَ اَبُو الْمليح حَدثنِي عبد الله عَن اِحْدَى اُمَّهَات الْمُؤمنِينَ وَهِي مَيْمُونَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت اَخبرنِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ امة مِنَ النَّاس اِلَّا شفعوا فِيْهِ فَسَاَلت اَبَا الْمليح عَن الْامة قَالَ اَربعُونَ-رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حکم بن فروخ بیان کرتے ہیں: ابوملیح نے ایک نماز جنازہ ہمیں پڑھائی' ہم نے یہ گمان کیا کہ اب وہ تکبیر کہہ دیں گے لیکن انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور بولے: تم لوگ اپنی صفیں درست کر لو اور اپنی سفارش اچھے انداز میں کرنا' ابوملیح نے بتایا: عبداللہ نامی راوی نے مجھے امہات المومنین میں سے ایک خاتون کے حوالے سے' (راوی کہتے ہیں:) وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں' اُن کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا:

''جس بھی میت کی نماز جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے' تو اس میت کے بارے میں' ان لوگوں کی سفارش قبول ہوتی ہے''۔

میں نے ابوملیح سے لفظ ''امۃ'' کا مفہوم دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد چالیس افراد ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے۔

5327 - وَعَن مَالك بن هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسلم يَمُوت فَيصَلي عَلَيْهِ ثَلَاثَة صُفُوف من الْمُسلمين اِلَّا اوجب

وَكَانَ مَالك اِذا استقبل اَهلِ الْجِنَازَة جزاهم ثَلَاثَة صُفُوف.لهٰذَا الحَدِيْث-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن-قَوْلِه اوجب اَي وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان فوت ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ ادا کرلیں' تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے''۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وہ کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے' تو شرکاء کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے' اس کی وجہ یہ حدیث تھی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اوجب'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

5328 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عزى مصابا فَلَهُ مثل أجر صَاحبه - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرتا ہے' تو اسے مصیبت میں مبتلا شخص کی مانند اجر نصیب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5329 - وروى التِّرْمِذِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِیْ بَرْزَة عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عزى ثكلى كسى بردا فِي الْجنَّة وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' جس کا بچہ فوت ہو چکا ہو' تو اسے جنت میں دو چادریں پہنائی جائیں گی''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5330 - وروى ابْن مَاجَه عَنْ عَمْرو بن حزم عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُؤْمِن يعزى أَخَاهُ بمصيبة إِلَّا كَسَاه اللّٰه من حلل الْكَرَامَة يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو بھی مومن' اپنے کسی بھائی کے ساتھ اسے لاحق ہونے والی مصیبت (یعنی اس کے ہاں ہونے والی فوتگی) کے حوالے سے تعزیت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو کرامت کے حلے پہنائے گا''۔

15 - التَّرْغِيب فِي الْإِسْرَاع بالجنازة وتعجيل الدّفن

باب: جنازے کو تیزی سے لے جانے' جلدی دفن کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5331 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرعُوا بالجنازة فَإِن تَكُ صَالِحَة فَخير تقدمونها إِلَيْهِ وَإِن تَكُ سوى ذَلِكَ فشر تضعونه عَن رِقَابكُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنازے کو جلدی لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو اسے تم ایک بھلائی کی طرف لے جارہے ہوگے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوا (یعنی برا ہوا) تو ایک برائی کو تم اپنی گردن سے اتار دو گے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5332 - وَعَنْ عُيَيْنَةَ بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْهِ انه كَانَ فِيْ جَنَازَة عُثْمَان بن اَبِيْ الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكُنَّا نمشي مشيا خَفِيفا فلحقنا اَبُوْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرفع صَوته قَالَ لقد رَاَيْتنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نرمل رملا-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے' ہم لوگ آرام سے چلتے ہوئے جارہے تھے' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آکر شامل ہوئے' انہوں نے بلند آواز میں یہ کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' اور ہم تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے جارہے تھے۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5333 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلنَا نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْمَشْي مَعَ الْجِنَازَة فَقَالَ مَا دون الخبب اِن يكن خيرا فَعجل اِلَيْهِ وَاِن يكن غير ذٰلِكَ فبعدا لاَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْث عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه يَعْنِيْ من حَدِيْث يحيى اِمَام بني تيم اللّٰه عَنْ اَبِيْ ماجد عَن عبد اللّٰه

قَالَ الْحَافِظ يحيى هٰذَا هُوَ ابْن عبد اللّٰه بن الْحَارِث الجابر الْكُوفِي التَّيْمِيّ

قَالَ اَحْمد لَيْسَ بِهِ بَاْس وَقَالَ ابْن معِين وَالنَّسَائِيّ ضَعِيف وَقَالَ ابْن عدى اَحَادِيْثه مُتَقَارِبَة وَاَرْجُو انه لَا بَاْس بِهِ وَاَبُوْ ماجد فِيْ عداد من لَا يعرف وَقَالَ الْبُخَارِيّ ضَعِيف وَقَالَ النَّسَائِيّ مُنكر الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الخبب بخاء مُعْجَمَة مَفْتُوحَة وباء ين موحدتين ضرب من الْعَدو وَقِيْلَ هُوَ الرمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تیز رفتاری سے کچھ کم ہوگا' کیونکہ اگر وہ میت بہتر ہوگی' تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگی' تو جہنمیوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث سے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر واقف ہیں' اور صرف اس سند کے حوالے سے واقف ہیں' ان کی مراد وہ روایت ہے' جسے یحییٰ نے نقل کیا ہے' جو بنو تیم اللہ کے امام ہیں' انہوں نے ابو ماجد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی یہ راوی' یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر کوفی تیمی ہیں' امام احمد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں'

لیکن مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابو ماجد نامی راوی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے' جن کی معرفت حاصل نہیں ہوسکی امام بخاری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''الخبب'' یہ تیز چلنے کی ایک قسم ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''رمل'' کے طور پر چلنا ہے

التَّرْغِيب فِي الدُّعَاء للْمَيِّت وإحسان الثَّنَاء عَلَيْهِ والترهيب من سوى ذٰلِك

میت کے لئے دعا کرنے اس کی تعریف کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اوراس کے علاوہ کے بارے میں ترہیبی روایات

5334 - عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا فرغ من دفن الْمَيِّت وقف عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفرُوا لأخيكم واسالوا لَهُ بالتثبيت فَإِنَّهُ الْآن يسْأَل- رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تھے' تو پھر اس کے پاس ٹھہر جاتے تھے' اور فرماتے تھے: اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو' اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو' کیونکہ اب اس سے سوال ہوں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5335 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مروا على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجنَازَة فَأَثْنوا عَلَيْهَا خيرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ مروا بِأُخْرَى فَأَثْنوا عَلَيْهَا شرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ قَالَ إِن بَعْضكُم على بعض شَهِيد رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس مرحوم کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' پھر کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس کی برائی بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ ایک دوسرے کے بارے میں گواہ ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

5336 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِجنَازَة فاثني عَلَيْهَا خير فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فاثني عَلَيْهَا شَرّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ عمر فدَاك اَبِیْ وَامی مر بِجنَازَة فاثني عَلَيْهَا خير فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فاثني عَلَيْهَا شَرّ فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اثنيتم عَلَيْهِ خيرا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ اثنيتم عَلَيْهِ شرا وَجَبت لَهُ النَّار اَنْتُم شُهَدَاءِ اللّٰهِ فِي الْاَرْض

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک جنازہ گزرا' اس کی اچھائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں' پہلے ایک جنازہ گزرا' اس کی تعریف کی گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کی گئی' تو آپ ﷺ نے پھر یہ ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی (اس کی حکمت کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تم اچھائی بیان کرو گے' اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی' اور جس شخص کی تم برائی بیان کرو گے' اس شخص کے لئے جہنم واجب ہوجائے گی' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

5337 - وَعَنْ اَبِیْ الْاَسود قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَجَلَست اِلٰی عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فمرت بهم جَنَازَة فَاثْنوا علی صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبت ثُمَّ مر بِأُخْرٰی فَاثْنوا علی صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر وَجَبت ثُمَّ مر بالثالثة فَاثْنوا علی صَاحبهَا شرا فَقَالَ عمر وَجَبت قَالَ اَبُو الْاَسود فَقُلْتُ مَا وَجَبت يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُسْلِم شهد لَهٗ اَرْبَعَة نفر بِخَير اَدخلهُ اللّٰه الْجنَّة قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَة فَقَالَ وَثَلَاثَة فَقُلْنَا وَاثْنَان قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لم نَسْأَلهُ عَن الْوَاحِد-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ ابو اسود بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' لوگوں نے مرحوم کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر تیسرا جنازہ گزرا' تو لوگوں نے اس شخص کی برائی بیان کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو اسود کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح کہا ہے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:)

"جس بھی مسلمان کے لئے' چار افراد بھلائی کی گواہی دے دیں' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا"

ہم نے عرض کی: اگر تین دیدیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تین دیدیں (تو یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا) ہم نے عرض کی: اگر دو دیدیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو دیدیں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا) ہم نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5338 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فَيشْهد لَهٗ اَرْبَعَة اَهْل اَبْيَات من جِيرَانه الْاَدنين اَنَّهُم لَا يعلمُوْنَ اِلَّا خيرا اِلَّا قَالَ اللّٰه قد قبلت علمكُمْ فِيْهِ وغفرت لَهٗ مَا لَا تعلمُوْنَ-رَوَاهُ اَبُوْ يعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو بھی مسلمان فوت ہوجائے' اور اس کے پڑوسیوں میں سے چار گھرانے کے افراد' اس کے حق میں یہ گواہی دے دیں کہ وہ

اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اس شخص کے بارے میں تمہارے علم کو قبول کرتا ہوں اوران چیزوں کے حوالے سے اس کی مغفرت کر دیتا ہوں جن سے تم واقف نہیں ہو"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

5339 - وروى اَحْمد عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرويه عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ مَا من عبد مُسْلِم يَمُوْت فَيشْهد لَهٗ ثَلَاثَة ابْيَات من جيرانه الأدنين بِخَير اِلَّا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد قبلت شَهَادَة عِبَادِىْ على مَا علمُوا وغفرت لَهٗ مَا أعلم

❀❀ امام احمد نے اہل بصرہ کے ایک بزرگ سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا ان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار سے یہ بات منقول ہے:

"جو مسلمان بندہ فوت ہو جائے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین افراد اس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کے علم کے مطابق اپنے بندوں کی گواہی قبول کر لی جس سے وہ واقف ہیں اور اس بندے کی اُن چیزوں کے حوالے سے مغفرت کر دی جن کا میں علم رکھتا ہوں"۔

5340 - وَرُوِىَ عَن عَامر بن ربيعَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ الْعَبْد وَاللّٰه يعلم مِنْهُ شرا وَيَقُوْلُ النَّاس خيرا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لمَلَائِكَته قد قبلت شَهَادَة عِبَادِىْ على عَبدِى وغفرت لَهٗ علمى فِيْهِ-رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں خراب ہونے کا علم رکھتا ہو اور لوگ اس کے بارے میں بھلائی کی بات کہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اپنے بندے کے بارے میں میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کر لی اور اس کے بارے میں اپنے علم کے حوالے سے چیزوں کے مغفرت کر دی"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5341 - وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِى اِلَى جَنَازَة سَاَلَ عَنْهَا فَاِن أثنى عَلَيْهَا خير قَامَ فصلى عَلَيْهَا وَاِن أثنى عَلَيْهَا غير ذٰلِكَ قَالَ لاَهلهَا شَانكُمْ بهَا وَلَمْ يصل عَلَيْهَا-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی جنازے میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر لوگ اس کی تعریف بیان کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے اور اگر اس کے بارے میں اس کے برخلاف کہا جاتا (یعنی اس کی برائی بیان کی جاتی) تو آپ اس کے اہل خانہ سے یہ فرماتے تھے: تم خود اُسے سنبھال لو! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5342 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكروا محاسن
موتكم وكفوا عن مساويهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَةِ عمرَان بن أنس الْمَكِّيّ عَن عَطاءٍ عَنهُ
وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ عمرَان بن أنس مُنكر الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْثٍ ام سَلَمَة الصَّحِيْح قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا حضرتم
الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَاِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُوْنَ على مَا تَقولُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے حوالے سے رُکے رہو''

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان سب نے اسے عمران بن انس مکی کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عمران بن انس نامی راوی منکر الحدیث ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول صحیح حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میت کے پاس موجود ہو تو بھلائی کی بات کہو' کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں''۔

5343 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا فعل يزِيْد بن قيس لَعنه اللّٰه قَالُوْا قد مَاتَ
قَالَت فأستغفر اللّٰه فَقَالُوْا لَهَا مَا لَك لعنته ثُمَّ قلت اَسْتَغْفِر اللّٰه قَالَت اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تسبوا الْاَمْوَات فَاِنَّهُم أفضوا اِلَى مَا قدمُوْا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَهُوَ عِنْد الْبُخَارِيّ دون ذكر الْقِصَّة وَلاَبِيْ دَاوُد: اِذا مَاتَ صَاحبكُم فَدَعوهُ
لَا تقعوا فِيْهِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یزید بن قیس کا کیا بنا؟ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے لوگوں نے کہا: اس کا انتقال ہو گیا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' لوگوں نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی' اور پھر آپ یہ بات کہہ رہی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کو برا نہ کہو! کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا' وہ اس کی طرف چلے گئے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ امام بخاری نے بھی نقل کی ہے' لیکن اس میں پورا واقعہ نہیں ہے امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب تمہارا کوئی ساتھی مرجائے' تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اس پر تنقید نہ کرو''

التَّرْهِيب من النِّيَاحَة على الْمَيِّت والنعي وَلَطم الخد وخمش الْوَجْه وشق الجيب

باب: میت پر نوحہ کرنے' انتقال کا اعلان کرنے' چہرہ پیٹنے' گال نوچنے اور گریبان پھاڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5344 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّت يعذب فِيْ قَبره بِمَا نيح عَلَيْهِ- وَفِيْ رِوَايَة: مَا نيح عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجه وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ بالنياحة عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت پر جو نوحہ کیا جاتا ہے' اس کی وجہ سے' اس میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ جو اس پر نوحہ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے''۔

5345 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نيح عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يعذب بِمَا نيح عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے' تو اس پر جو نوحہ کیا گیا' اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس شخص کو عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5346 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغمي على عبد الله بن رَوَاحَة فَجعلت أُخْته تبْكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عَلَيْهِ فَقَالَ حِين أَفَاق مَا قلت شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لي أَنْت كَذَلِك رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

وَزَاد فِيْ رِوَايَة فَلَمَّا مَاتَ لم تبك عَلَيْهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَن الْأَعْمَش عَن عبد الله بن عمر بنحوه وَفِيه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُغمي عَليّ فصاحت النِّسَاء واعزاه واجبلاه فَقَالَ ملك مَعَه مرزبة فجعلها بَين رجْلي فَقَالَ أَنْت كَمَا تَقول قلت لَا وَلَو قلت نعم ضَرَبَنِي بهَا- وَالْأَعْمَش لم يدْرك ابْن عمر

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی' ان کی بہن نے رونا شروع کیا اور یہ کہا: اے پہاڑ! اے یہ! اور اے وہ! اس خاتون نے ان کے بارے میں متعدد باتیں کہیں' جب ان کو ذرا ہوش آیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ بھی کہا' تو مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا تم اسی طرح تھے؟''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جب ان کا انتقال ہوگیا' تو پھر وہ خاتون ان پر نہیں روئی تھیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اعمش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو خواتین نے چیخ کر رونا شروع کیا اور یہ کہا: ہائے یہ کتنے زبردست تھے ہائے پہاڑ! تو ایک فرشتہ جس کے پاس ایک گرز بھی تھا اس نے وہ گرز میری ٹانگوں کے درمیان رکھا اور بولا: کیا تم اسی طرح ہو؟ جس طرح یہ عورت کہہ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اگر میں یہ کہہ دیتا کہ جی ہاں! تو اس (فرشتے) نے مجھے اس گرز کے ذریعے مارنا تھا''۔

اعمش نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5347 - وَعَنِ الْحسن قَالَ إِن معَاذ بن جبل أُغمى عَلَيْهِ فَجعلت أُخته تَقول واجبلاه أَوْ كلمة أُخرى فَلَمَّا أَفَاق قَالَ مَا زلت مؤذية لي مُنْذُ الْيَوْم قَالَت لقد كَانَ يعز عَليّ أَن أوذيك قَالَ مَا زَالَ ملك شَدِيد الانتهار كلما قلت واكذا قَالَ أكذاك أَنْت فَأَقُول لَا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْحسن لم يدْرك معَاذًا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن نے یہ کہنا شروع کیا: ہائے پہاڑ! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہا، تو انہوں نے فرمایا: آج تم مسلسل مجھے اذیت پہنچا رہی ہو اس خاتون نے کہا: اگر میں آپ کو اذیت پہنچاؤں، تو میری تعزیت کی جائے' (یعنی میں مرجاؤں) تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو زبردست ڈانٹنے والا تھا، وہ مسلسل مجھ سے یہ کہتا رہا، تم جب بھی کہتی تھیں: ہائے یہ! تو وہ کہتا تھا: کیا تم اسی طرح ہو؟ تو میں جواب دیتا تھا: جی نہیں!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، حسن بصری نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5348 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يَمُوت فَيقُوم باكيهم فَيَقُولُ واجبلاه واسيداه أَوْ نَحْو ذَلِكَ إِلَّا وكل بِهِ ملكان يلهزانه هَكَذَا كنت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اللهز هُوَ الدّفع بِجَمِيعِ الْيَد فِي الصَّدْر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی میت فوت ہو جائے، اور اس پر رونے والے کھڑے ہو کر یہ کہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہیں تو دو فرشتے اس میت پر مقرر کر دیے جاتے ہیں، جو اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں: کیا تم اسی طرح تھے؟''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ اللھذ سے مراد، سینے پر پورا ہاتھ مار کر پرے کرنا ہے۔

5349 - وَعنهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْمَيِّت ليعذب ببكاء الْحَيّ إِذا قَالَت واعضداه واماتعاه واناصراه واكاسياه جبذ الْمَيِّت فَقيل أناصرها أَنْت أكاسيها أَنْت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے جب وہ عورت یہ کہتی ہے: ہائے بازو! ہائے رکاوٹ والا فرد! ہائے مددگار! ہائے لباس فراہم کرنے والا! تو میت کو کھینچ کر دریافت کیا جاتا ہے: کیا تم اس کے مددگار تھے؟ کیا تم اسے لباس فراہم کرنے والے تھے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5350 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاس هما بهم كفر الطعْن فِي النّسَب والنياحة على الْمَيِّت-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں دو ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں' یہ دونوں ان کی طرف سے کفر (کے مترادف) ہیں' نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5351 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة من الْكفْر بِاللّٰهِ شقّ الجيب والنياحة والطعن فِي النّسَب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَفِيْ رِوَايَةٍ لابْنِ حبَان: ثَلَاثَة هِيَ الْكفْر

وَفِيْ أُخْرَى: ثَلَاث من عمل الْجَاهِلِيَّة لَا يتركهن اَهْلِ الْإِسْلَام فَذكر الحَدِيْث

الجيب هُوَ الْخرق الَّذِيْ يخرج الْإِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِي الْقَمِيص وَنَحْوَهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کا حصہ ہیں' گریبان پھاڑنا' نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین چیزیں کفر ہیں''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین کام زمانہ جاہلیت کے ہیں' جنہیں اہل اسلام نے ترک نہیں کیا''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

الجیب سے مراد گریبان ہے' قمیص یا اس کی طرح کا کوئی اور لباس پہنتے ہوئے' جس میں سے آدمی اپنا سر باہر نکالتا ہے۔

5352 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّة رن اِبْلِيس رنة اجْتمعت اِلَيْهِ جُنُوده فَقَالَ ايأسوا اَن تردوا امة مُحَمَّد على الشّرك بعد يومكم هٰذَا وَلٰكِن افتنوهم فِيْ دينهم وأفشوا فيهم النوح-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

5350-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب إطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب والنياحة على الميت - حديث:125 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها الرجل وعملها كان كفرا وفسقا واستوجب - حديث:51 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10226

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کرلیا' تو ابلیس رونے لگا' اس کے لشکر کے افراد اس کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا: تم لوگ اس بات سے مایوس ہو جاؤ کہ آج کے دن کے بعد حضرت محمد ﷺ کی امت شرک کی طرف جائے گی' لیکن ان کے دین کے حوالے سے' تم انہیں آزمائش کا شکار کرنا اور ان کے درمیان نوحہ کرنا' پھیلا دینا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5353 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صوتان ملعونان فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مزمار عِنْد نعْمَة وَرَنَّة عِنْد مُصِيبَة -رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی آوازیں' دنیا اور آخرت میں لعنت یافتہ ہیں' نعمت کے وقت بینڈ باجہ اور مصیبت کے وقت رونا پیٹنا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5354 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصلي الْمَلَائِكَة على نائحة وَلَا مرنة -رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے نوحہ کرنے والی عورت اور رونے والی عورت پر رحمت نازل نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

5355 - وَعَنْ اَبِىْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فِي اُمتِي من اَمر الْجَاهِلِيَّة لَا يتركونهن الْفَخر فِي الأحساب والطعن فِي الْاَنْسَاب وَالِاسْتِسْقَاء بالنجوم والنياحة وَقَالَ النائحة اِذا لم تتب قبل مَوتهَا تُقَام يَوْم الْقِيَامَة وَعَلَيْهَا سربال من قطران وَدرع من جرب

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّيَاحَة من اَمر الْجَاهِلِيَّة وَاِن النائحة اِذا مَاتَت وَلَمْ تتب قطع اللّٰه لَهَا ثيابًا من قطران وَدِرْعًا من لَهب النَّار

الْقطران بِفَتْح الْقَاف وَكسر الطَّاء قَالَ ابْن عَبَّاس هُوَ النّحاس الْمُذَاب وَقَالَ الْحسن هُوَ قطران الْاِبِل وَقِيْلَ غير ذٰلِك

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں' جنہیں وہ ترک نہیں کریں گے' حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے حوالے سے بارش کے نزول کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا' آپ ﷺ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت' مرنے سے پہلے اگر توبہ نہیں کرے گی' تو قیامت کے دن اسے کھڑا کیا جائے گا' اس کے جسم پر پگھلے ہوئے سیسے کا لباس ہوگا' اور آگ (یا خارش) کی اوڑھنی ہوگی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

''نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی عورت جب مرجائے اور اس نے توبہ نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پگھلے ہوئے سیسے کے کپڑے تیار کرے گا' اور آگ کے شعلے کی اوڑھنی تیار کرے گا''۔

لفظ ''القطران'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد پگھلا ہوا سیسہ ہے' حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے مراد اونٹ کا قطران ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کچھ اور مفہوم ہے (یہ کولتار کی مانند ایک چیز ہوتی ہے)۔

5356 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ النوائح يجعلن يَوْمَ الْقِيَامَة صفين فِيْ جَهَنَّم صف عَن يمينهم وصف عَن يسارهم فينبحن على اَهْلِ النَّارِ كَمَا تنبح الْكلاب-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں میں رکھا جائے گا' ایک صف ان کے دائیں طرف ہوگی اور ایک صف ان کے بائیں طرف ہوگی' اور یہ اہل جہنم پر یوں بھونکیں گی' جس طرح کتے بھونکتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5357 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النائحة والمستمعة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من ترك وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فزادا فِيْهِ وَقَالَ لَيْسَ للنِّسَاء فِي الْجَنَازَة نصيب

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور (اس نوحے کو) غور سے سننے والی پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے' اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خواتین کا جنازے میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔ (یعنی وہ جنازے کے ساتھ نہیں جائیں گی)۔

5358 - وَعَن أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما مَاتَ اَبُوْ سَلَمَة قلت غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْض غربَة لأبكينه بكاء يتحدث عَنهُ فكنت قد تهيأت للبكاء عَلَيْهِ اِذْ اَقبلت امْرَاَة تُرِيدُ اَن تساعدني فَاسْتَقْبلهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيدِيْنَ اَن تدخلي الشَّيْطَان بَيْتا اَخرجه اللّٰه مِنْهُ فكففت عَن الْبكاء فَلَمْ اَبك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں نے سوچا یہ ایک غریب الوطن شخص تھے' جن کا انتقال غریب الوطنی کے عالم میں ہوا ہے' اب میں ان پر اس طرح روؤں گی کہ یاد کیا جائے گا' میں نے ان پر رونے کی تیاری کرلی' اسی دوران ایک عورت آئی' اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ملاقات ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو؟ کہ شیطان کو ایک ایسے گھر میں داخل ہونے کا موقع دو' اللہ نے جسے باہر نکالنے کا حکم دیا ہے تو میں رونے

سے رک گئی اور پھر میں نہیں روئی"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5359 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لما جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتل زيد بن حارثة وجعفر بن اَبِیْ طالب وَعبد الله بن رَوَاحَة جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرف فِيْهِ الْحزن قَالَتْ وَاَنا اطلع من شق الْبَاب وَاَتَاهُ رجل فَقَالَ اَی رَسُوْلُ اللّٰه اِن نسَاء جَعْفَر وَذكر بكاءهن فَامر اَن ينهاهن فَذهب الرجل ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰه لقد غلبنني اَوْ غلبننا فَزَعَمت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فاحث فِيْ افواههن التُّرَاب فَقُلْتُ اَرْغم اللّٰه اَنْفك فوَاللّٰهِ مَا اَنْت بفاعل وَلَا تركت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من العنا- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے' غم کے آثار' نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازے کے جھری میں سے جھانک کر دیکھ رہی تھی' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس عرض کی: یارسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی خواتین' اس نے یہ بات ذکر کی کہ وہ خواتین رورہی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین کو منع کرے' وہ شخص چلا گیا پھر وہ آیا اور بولا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آگئی ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) وہ ہم پر غالب آگئی ہیں (یعنی وہ ہماری بات نہیں مان رہی ہیں) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دو! (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں نے سوچا' اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! تم نہ تو وہ کام کرتے ہو (جس کی نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہدایت کی ہے) اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کو پریشان کرنا چھوڑتے ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5360 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ اِذْ حضر اِذا اَنا مت فَلَا يُؤْذن عَلَيَّ اَحد اِنِّيْ اَخَاف اَن يكون نعيا وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَن النعي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَاِذَا مت فصلوا عَلَيَّ وسلوني اِلٰى رَبِّي سلا

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلَّا اَنه قَالَ كَانَ حُذَيْفَة اِذا مَاتَ لَهُ الْمَيِّت قَالَ لَا تؤذنوا بِهِ اَحَدًا اِنِّيْ اَخَاف اَن يكون نعيا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باذني هَاتين يَنْهَى عَن النعي

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میرا موت کا وقت قریب آئے اور میں مر جاؤں' تو کوئی بھی شخص مجھے اذیت نہ پہنچائے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میرے انتقال کا اعلان کیا جائے گا' اور میں نے انتقال کا اعلان سے منع کرتے ہوئے سنا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' رزین نے بھی اسے ذکر کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب میں مرجاؤں' تو تم لوگ میری نماز جنازہ ادا کرنا' اور مجھے میرے پروردگار کے حوالے کر دینا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے' جب کسی کا انتقال ہوتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم اس کے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ وہ مخصوص اعلان نہ ہو (جس کی ممانعت ہے) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِن دو کانوں کے ذریعے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے۔

5361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَن النعى وَقَالَ اِيَّاكُمْ والنعى فَاِنَّهُ من عمل الْجَاهِلِيَّة—قَالَ عبد الله والنعى اَذَان بِالْمَيتِ

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ مَرْفُوْعا وَقَالَ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ من طَرِيْق اُخْرٰى قَالَ نَحْوه وَلَمْ يرفعهُ وَلَمْ يذكر فِيْهِ والنعى اَذَان بِالْمَيتِ وَقَالَ وَهٰذَا أصح وَقد كره بعض اَهْلِ الْعلم النعى والنعى عِنْدهم اَن يُنَادى فِى النَّاس اَن فلَانا مَاتَ ليشهدوا جنَازَته وَقَالَ بعض اَهْلِ الْعلم لَا بَاْس اَن يعلم الرجل اَهْل قرَابَته واخوانه انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موت کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: موت کا اعلان کرنے سے بچو! کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے ایک اور حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ بھی اس کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' اور انہوں نے فرمایا ہے: ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہی زیادہ مستند ہے' بعض اہل علم نے موت کا اعلان کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان کے نزدیک ''نعی'' سے مراد یہ ہے کہ موت کے قریب یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص انتقال کر گیا ہے' تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں' جبکہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی کے رشتے داروں اور اس کے بھائیوں کو (اس کے انتقال کی) اطلاع دے دی جائے ...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لما طعن عولت عَلَيْهِ حَفْصَة فَقَالَ لَهَا عمر يَا حَفْصَة اما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمعول عَلَيْهِ يعذب قَالَت بَلٰى

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر رونا شروع کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''جس شخص پر رویا جائے' اس کو عذاب دیا جاتا ہے''۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5363 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من ضرب الخدود وشق الْجُيُوب ودعا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّة—

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گال پیٹتا ہے' یا گریبان پھاڑتا ہے' یا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5364 - وَعَنْ اَبِیْ بردة قَالَ وجع اَبُوْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاسه فِیْ حجر امْرَاَة من اَهله فَاَقبلت تصيح برنة فَلَمْ يسْتَطع اَن يرد عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاق قَالَ اَنا بَرِیء مِمَّن برِیء مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برِیء من الصالقة والحالقة والشاقة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه وَالنَّسَائِیّ اِلَّا انه قَالَ اَبْرَا اِلَيْكُمْ كَمَا برِیء رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من حلق وَلَا خرق وَلَا صلق

الصالقة الَّتِیْ ترفع صَوتهَا بالندب والنياحة والحالقة الَّتِیْ تحلق رَاسهَا عِنْد الْمُصِيبَة والشاقة الَّتِیْ تشق ثوبها

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تکلیف زیادہ ہوگئی' ان کا سران کے اہل خانہ میں سے ایک خاتون کی گود میں تھا' اس خاتون نے چیخ کر رونا شروع کیا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسے کچھ کہہ نہیں سکے' جب ان کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلق ہوں' جس سے نبی اکرم ﷺ نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' اور نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں رونے والی' سر مونڈ دانے والی اور گریبان چیرنے والی عورت سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں تمہارے سامنے اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں' جس سے نبی اکرم ﷺ نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ ہم میں سے جو سر مونڈ لے' یا گریبان پھاڑ دے' یا نوحہ کرے''۔

لفظ الصالقة سے مراد نوحہ کرتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے' لفظ الحالقة سے مراد مصیبت کے وقت سر مونڈ دینے والی عورت ہے' لفظ الشاقة سے مراد وہ عورت ہے' جو اپنا کپڑا پھاڑ دیتی ہے۔

5363-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب : ليس منا من ضرب الخدود - حديث:1248صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية - حديث:173صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في النياحة ونحوها - ذكر الزجر عن ضرب الخدود واستعمال دعوة الجاهلية لمن نزلت به' حديث:3206السنن للنسائي - كتاب الجنائز' دعوى الجاهلية - حديث:1846مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما ينهى عنه مما يصنع على الميت من الصياح وشق الجيوب - حديث:11147السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' دعوى الجاهلية - حديث:1966السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت - باب ما ينهى عنه من الدعاء بدعوى الجاهلية وضرب الخد وشق' حديث:6712مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3551مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:284البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن مرة وغيره من أصحاب مسروق' حديث: 1722مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5126المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:2182

5365 - وَعَنْ اسید بن اَبِیْ اسید التَّابِعِیّ عَنْ امْرَاَة من المبایعات قَالَت كَانَ فِيمَا اخذ علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوْف الَّذِیْ اخذ علینا اَن لا نخمش وَجها وَلَا نَدْعُو ویلا وَلَا نشق جیبا وَلَا ننشر شعرًا -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ اسید بن ابواسید جوایک تابعی ہیں انہوں نے بیعت کرنے والی ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نیکی کے حوالے سے ہم سے جو عہد لیا تھا اس میں ہم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ ہم چہرہ نہیں نوچیں گی بربادی نہیں پکاریں گی گریبان نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں بکھرائیں گی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5366 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن الخامشة وَجهها والشاقة جیبها والداعیة بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور -رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چہرہ نوچنے والی گریبان پھاڑنے والی اور تباہی و بربادی پکارنے والی عورت پر لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

18 - التَّرْهِيب من اِحداد الْمَرْاَة على غير زَوجهَا فَوق ثَلَاث

باب: عورت کے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5367 - عَنْ زَيْنَب بنت اَبِیْ سَلمَة قَالَت دخلت على ام حَبِيبَة زوج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن توفی اَبُوهَا اَبُوْ سُفْيَان بن حَرْب فدعَتْ بِطيب فِيْهِ صفرَة خلوق اَوْ غَيره فدهنت مِنْهُ جَارِيَة ثُمَّ مست بعارضيها ثُمَّ قَالَت وَاللّٰه مَا لی بالطیب من حَاجَة غير اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على الْمِنبَر لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر اَن تحد على میت فَوق ثَلَاث اِلَّا على زوج اَرْبَعَة اشهر وَعشرا قَالَت زَيْنَب ثُمَّ دخلت على زَيْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْن توفی اَخُوهَا فدعَتْ بِطيب فمست مِنْهُ ثُمَّ قَالَت اما وَاللّٰه مَا لی بالطیب من حَاجَة غير اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على الْمِنبَر لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر اَن تحد على میت فَوق ثَلَاث اِلَّا على زوج اَرْبَعَة اشهر وَعشرا -رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا انہوں نے ایک خوشبو منگوائی جس میں خلوق ملی ہوئی تھی تو ایک کنیز نے انہیں وہ خوشبو لگا دی پھر انہوں نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر بھی لگائی اور پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی صرف یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اس کے شوہر کا معاملہ مختلف ہے اُس پر وہ چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی''۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا' تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی لگائی' اور پھر یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی' (اس کی وجہ صرف یہ ہے) میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

19 - التَّرْهِيب من أكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق

باب: یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5368 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا اَبَا ذَر اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّیْ اَحَبَّ لَكَ مَا اَحَبَّ لِنَفْسِی لَا تؤمرن على اثْنَيْنِ وَلَا تلين مَال يَتِيم -رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں' میں تمہارے لئے اسی چیز کو پسند کرتا ہوں' جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں' تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا' اور یتیم کے مال کے نگران نہ بننا''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5369 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِی حرم الله اِلَّا بِالْحَقِ وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم والتولي يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم وفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَى الْاَعْرَاب بعد هِجْرَة -الموبقات المهلكات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی' سات چیزوں سے اجتناب کرنا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے

'سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سب سے پہلا کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے یہ ہیں:) کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی کی طرف منتقل ہو جانا"۔

لفظ الموبقات کا مطلب ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں ہیں۔

5370 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على الله اَن لَا يدخلهم الْجَنَّةَ وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيق اِبْرَاهِيم بن خثيم بن عرَاك وَقد ترك عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"چار لوگ ایسے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے' اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے' باقاعدگی سے شراب پینے والا' سود کھانے والا' ناحق طور پر یتیم کا مال کھانے والا' اور اپنے والدین کا نافرمان"۔

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہے یہ اس کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5371 - وَعَنْ اَبِي بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتب اِلَى اَهْلِ الْيمن بِكِتَاب فِيهِ وَاِن اَكبر الْكَبَائِر عِنْد الله يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنة بِغَيْر الْحق والفرار فِي سَبِيْل الله يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمي الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم –فَذكر الحَدِيْث وَهُوَ كتاب طَوِيل فِيهِ ذكر الزَّكَاة والديات وَغير ذَلِك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا تھا' جس میں یہ تحریر تھا:

"قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہوگا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے (اور دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاک دامن عورت پر الزام لگانا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ ایک طویل مکتوب ہے' جس میں زکوٰۃ' دیت اور دیگر امور سے متعلق احکام کا ذکر ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5372 - وَعَنْ اَبِىْ بَـرزَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبعث يَوْم الْقِيَامَة قوم من قُبُورهم تأجج اَفْوَاههم نَارا فَقيل من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الم تَرَ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِن الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن اَمْوَال الْيَتَامَى ظلما اِنَّمَا يَاْكُلُوْن فِيْ بطونهم نَارا (النساء)

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من طَرِيْق زِيَاد بن الْمُنْذر اَبِىْ الْجَارُود عَنْ نَافِع بن الْحَارِث وهما واهيان متهمان عَنْ اَبِىْ بَرزَة

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کرے گا' تو ان کے منہ میں آگ ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے یہ دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے ہیں' وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اور ان کے حوالے سے ہی اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ زیاد بن منذر ابو جارود کے حوالے سے' نافع بن حارث سے منقول ہے' یہ دونوں واہی راوی ہیں' اور ان پر تہمت لگائی گئی ہے' ان کے حوالے سے یہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ زِيَارَة الرِّجَال الْقُبُور والترهيب من زِيَارَة النِّسَاء واتباعهن الْجَنَائِز

باب: مردوں کے لئے قبرستان کی زیارت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

خواتین کے لئے (قبرستان کی) زیارت کے بارے میں' اور جنازوں کے ساتھ جانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5373 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زار النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبر امه فَبكى وابكى من حوله فَقَالَ اسْتَاْذَنت رَبِّى فِيْ اَن اَسْتَغْفر لَهَا فَلَمْ يُؤذن لى واستأذنته فِيْ اَن اَزور قبرها فَاذن لى فزوروا الْقُبُور فَاِنَّهَا تذكر الْمَوْت - رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس لوگوں کو بھی رُلا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں' تو مجھے اس کی اجازت نہیں ملی' پھر میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کرلوں' تو مجھے اجازت دے دی گئی' تو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5374 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَة الْقُبُور فزوروها فَاِن فِيْهَا عِبْرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' اب تم ان کی زیارت کرلیا کرو' کیونکہ ان میں عبرت موجود ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے'اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5375 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كنت نَهَيْتُكُمْ عَن زِيَارَة الْقُبُور فزوروا الْقُبُور فَإِنَّهَا تزهد فِي الدُّنْيَا وتذكر الْآخِرَة-رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم قبروں کی زیارت کرو' کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5376 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذكر بهَا الْآخِرَة واغسل الْمَوْتَى فَإِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذَلِكَ اَن يحزنك فَإِن الحزين فِىْ ظلّ اللّٰه يتعرّض كل خير-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات وَتقدم قَرِيبا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں' اور مردوں کو غسل دو' کیونکہ مردہ جسم کی دیکھ بھال بلیغ نصیحت ہے نماز جنازہ ادا کرو! ہوسکتا ہے یہ چیز تمہیں غمگین کردے اور غمگین شخص' اللہ کے سائے میں ہوگا' اور ہر قسم کی بھلائی کے درپے ہوگا''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

5377 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كنت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَة الْقُبُور فَقَدْ أذن لمُحَمد فِىْ زِيَارَة قبر أمه فزوروها فَإِنَّهَا تذكر الْآخِرَة
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ قد كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن زِيَارَة الْقُبُور نهيا عَاما للرِّجَال وَالنِّسَاء ثُمَّ اذن للرِّجَال فِىْ زيارتها وَاسْتمرّ النَّهْى فِىْ حق النِّسَاء وَقِيْلَ كَانَت الرُّخْصَة عَامَّة وَفِىْ هٰذَا كَلَام طَوِيل ذكرته فِىْ غير هٰذَا الْكتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ابن بریدہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے' تم ان (قبروں) کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' جو عمومی ممانعت تھی' جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی' اور خواتین کے حق میں یہ

ممانعت برقرار رہی' ایک قول یہ ہے کہ رخصت بھی عمومی ہے' اس بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے اس کتاب کی بجائے' کہیں اور ذکر کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5378 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زائرات الْقُبُور والمتخذين عَلَيْهَا الْمَسَاجِد والسرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ صَالح عَنِ ابْنِ عَبَّاس -قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ صَالح هٰذَا هُوَ باذام وَيُقَال باذان مكي مولى أم هانيء وَهُوَ صَاحب الْكَلْبِيّ قِيْلَ لم يسمع من ابْن عَبَّاس وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور قبروں پر چراغ رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے ابوصالح سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوصالح نامی یہ راوی باذام ہے' ایک قول کے مطابق یہ باذان ہے' یہ مکی ہے' اور سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے' یہ کلبی کا ساتھی ہے' ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے' امام بخاری' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5379 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زوارات الْقُبُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة اَيْضًا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَةِ عمر بن اَبِيْ سَلَمَة وَفِيْهِ كَلَام عَنْ اَبِيْه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے عمر بن ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں کلام پایا جاتا ہے' یہ اس کے حوالے سے' اس کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قبرنا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مَيتا فَلَمَّا فرغنَا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وانصرفنا مَعَه فَلَمَّا حاذى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابه وقف فَإِذَا نَحْنُ بامْرَأَة مقبلة قَالَ اَظُنهُ عرفهَا فَلَمَّا ذهبت إِذا هِيَ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أخرجك يَا فَاطِمَة من بَيْتك قَالَت أتيت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهل هٰذَا الْمَيِّت فرحمت اِلَيْهِمْ ميتهم اَوْ عزيتهم بِه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّك بلغت مَعَهم الكدا فَقَالَت معَاذ اللّٰه وَقد سَمِعتك تذكر فِيْهَا مَا تذكر قَالَ لَو بلغت مَعَهم الكدا فَذكر تشديدا فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَسَأَلت ربيعَة بن سيف عَن الكدا فَقَالَ الْقُبُور فِيْمَا اَحسب -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِه اِلَّا انه

قَالَ فِيْ آخِره: فَقَالَ لَو بلغتهَا مَعَهم مَا رَأَيْت الْجَنَّة حَتَّى يَرَاهَا جد أَبِيك

وَرَبِيعَة هٰذَا من تَابِعِيّ أَهْل مصر فِيْهِ مقَال لَا يقْدَح فِيْ حسن الْإِسْنَاد الكدا بِضَم الْكَاف وبالدال الْمُهْملَة مَقْصُورا هُوَ الْمَقَابِر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک میت کو دفن کیا' جب ہم اس سے فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی واپس آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے دروازے کے مقابل پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' وہاں سامنے سے ایک خاتون آرہی تھیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پہچان لیا تھا' جب وہ خاتون آگے آئیں' تو وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے باہر کیوں گئی تھیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس فوتگی والے گھر میں گئی تھی' تاکہ ان کی میت کے لئے دعائے رحمت کروں' اور ان لوگوں کے ساتھ اس حوالے سے تعزیت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ ''کدا'' تک گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے' جبکہ میں نے اس بارے میں آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا بھی ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ کدا تک گئی ہوتیں' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت کلمات ارشاد فرمائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ربیعہ بن سیف سے کدا کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ اس سے مراد قبرستان ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ وہاں تک گئی ہوتیں' تو تم اس وقت تک جنت نہ دیکھتی' جب تک تمہارے باپ کا دادا اُسے نہ دیکھتا''۔

ربیعہ نامی یہ راوی تابعی ہیں' ان کا تعلق مصر سے ہے' ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' جو سند کے حسن ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ لفظ الکدا اس سے مراد قبرستان ہے۔

5381 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نسْوَة جُلُوس قَالَ مَا يجلسكن قُلْنَ نَنْتَظِر الْجنَازَة قَالَ هَلْ تغسلن قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تحملن قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تدلين فِيْمَن يُدْلِيْ قُلْنَ لَا قَالَ فارجعن مَأْزُورَات غير مَأْجُورَات - رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرَوَاهُ أَبُو يعلى من حَدِيْث أنس

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے' کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے غسل دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے کندھا دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کیا تم نے قبر میں اتارنا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ! ایسی حالت میں کہ تم پر گناہ ہو اور تمہیں اجر نہ ملا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

التَّرْهِيبُ مِنَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ وَدِيَارِهِمْ وَمَصَارِعِهِمْ

مَعَ الْغَفْلَةِ عَمَّا اَصَابَهُمْ وَبَعْضُ مَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهٖ وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

ظالموں کی قبروں اوران کے علاقوں اوران کی تباہی کے مقامات سے غفلت کے ساتھ گزرنے

کے بارے میں ترہیبی روایات' جو غفلت اس عذاب کے حوالے سے ہو' جو انہیں لاحق ہوا تھا' نیز قبر کے عذاب اس کی نعمتوں اور منکر نکیر کے سوال کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' ان میں سے بعض امور کا تذکرہ

5382 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَصْحَابه يَعْنِيْ لما وصلوا الحجر ديار ثمود لَا تدخلُوْا على هؤُلَاءِ الْمُعَذَّبين اِلَّا اَن تكُونُوْا بَاكِين فَاِن لم تكُونُوْا بَاكِين فَلَا تدخلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبكُمْ مَا اَصَابَهُم رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا' یعنی جب وہ لوگ ''ہجر'' کے مقام پر پہنچے' جو قوم ثمود کا علاقہ تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان عذاب زدہ لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا' اگر تم رونہ رہے ہو' تو تم ان پر داخل نہ ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہ عذاب لاحق ہو' جو انہیں ہوا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5383 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لما مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحجرِ قَالَ لَا تدخلُوْا مسَاكِن الَّذِيْنَ ظلمُوْا أنفسهم اَن يُصِيبكُمْ مَا اَصَابَهُم اِلَّا اَن تكُونُوْا بَاكِين ثُمَّ قنع رَأسه وأسرع السّير حَتّٰى أجَاز الْوَادي

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر ''ہجر'' نامی بستی سے ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ' جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تم ان کے علاقے میں داخل نہ ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی چیز لاحق ہو' جو انہیں لاحق ہوئی تھی' البتہ تم روتے ہوئے وہاں داخل ہونا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر ڈھانپ لیا' اور آپ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے' اس وادی کو پار کر گئے''۔

فصل

5384 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن يَهُوْدِيَّة دخلت عَلَيْهَا فَذكرت عَذَاب الْقَبْر فَقَالَت لَهَا اَعَاذَكِ الله من عَذَاب الْقَبْر قَالَت عَائِشَة فَسَاَلت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن عَذَاب الْقَبْر فَقَالَ نَعَم عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَمَا رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد صلى صَلَاة اِلَّا تعوذ من عَذَاب الْقَبْر رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی اور اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! قبر میں عذاب ہوتا ہے' سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی دعا کرتے تھے' تو قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5385 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَوْتَى ليعذبون فِيْ قُبُورهم حَتّٰى اِن الْبَهَائِم لتسمع اَصْوَاتهم -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ جانور ان کی آواز سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5386 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن لَا تدافنوا لَدَعَوْت اللّٰه اَن يسمعكم عَذَاب الْقَبْر -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی (مردے کو قبر میں ہونے والا) عذاب سنائے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5387 - وَعَن هانیء مولى عُثْمَان بن عَفَّان قَالَ كَانَ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذا وقف على قبر يبكي حَتّٰى يبل لحيته فَقيل لَهُ تذكر الْجنَّة وَالنَّار فَلَا تبْكِي وتذكر الْقَبْر فتبكي فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْر اَوَّل منزل من مَنَازِل الْاٰخِرَة فَاِن نجا مِنْهُ فَمَا بعده أيسر وَاِن لم ينج مِنْهُ فَمَا بعده اَشد قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْت منْظرًا قطّ اِلَّا والقبر افظع مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَزَاد رزين فِيهِ مِمَّا لم أره فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ قَالَ هانیء وَسمعت عُثْمَان ينشد على قبر فَاِن تنج مِنْهَا تنج من ذِيْ عَظِيْمَة وَاِلَّا فَاِنِّيْ لَا اخالك

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ٹھہرتے تھے تو روتے تھے' یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی' ان سے کہا گیا: جب آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں' اس وقت نہیں روتے لیکن جب آپ قبر کا ذکر کرتے ہیں' تو رونے لگ جاتے ہیں' (اس کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قبر' آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے' اگر آدمی اس سے نجات پالے گا' تو باقی معاملہ زیادہ آسان ہوگا' اور اگر آدمی نے اس سے نجات نہ پائی' تو بعد کی صورت حال زیادہ سخت ہوگی''۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے (یا تم نے) جو بھی (ہولناک ترین) منظر دیکھا ہو' قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں جو میں نے ترمذی کے کسی نسخے میں نہیں دیکھے ہیں۔

ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سنا: وہ قبر کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہے تھے: اگر تم سے نجات پالی جائے تو ایک بڑی چیز سے نجات پالی جائے گی اور اگر نہ پائی گئی تو پھر تمہارے بارے میں میرا یہ خیال نہیں ہے"۔

5388 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَدُكُمْ اِذا مَاتَ عرض عَلَيْهِ مَقْعَده بِالْغَدَاةِ والعشى اِن كَانَ من اَهْلِ الْجنَّة فَمن اَهْلِ الْجنَّة وَاِن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ فَمن اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدك حَتّٰى يَبْعَثك اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد دون قَوْلِه فَيُقَالُ اِلٰى آخِره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم میں سے کوئی ایک شخص جب مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہوگا تو اہل جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ جہنمی ہو تو اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "تو اس سے کہا جاتا ہے"..... اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

5389 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلط على الْكَافِر فِيْ قَبره تِسْعَة وَتِسْعُوْنَ تنينا تنهشه وتلدغه حَتّٰى تقوم السَّاعَة فَلَو اَن تنينا مِنْهَا نفخت فِي الْاَرْض مَا أنبتت خضراء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اس کو نوچتے ہیں اور کاٹتے ہیں اور ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا اگر ان میں کوئی ایک اژدھا زمین پر پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5390 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤمن فِيْ قَبره لفى رَوْضَة خضراء فيرحب لَهُ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر اَتَدْرُوْنَ فِيْمَا أنزلت هٰذِهِ الْاٰيَة فَاِن لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْم الْقِيَامَة أعمى (طه) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعيشَة الضنك قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ عَذَاب الْكَافِر فِيْ قَبره وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِه اِنَّهٗ يُسَلط عَلَيْهِ تِسْعَة وَتِسْعُوْنَ تنينا اَتَدْرُوْنَ مَا التنين سَبْعُوْنَ حَيَّة لكل حَيَّة سبع رُؤُوس يلسعونه ويخدشونه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْنِ حبان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من طَرِيْق دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن اپنی قبر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے اس کے لئے اس کی قبر ستر بالشت تک کشادہ کردی جاتی ہے اور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن کردی جاتی ہے کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

''تو اس کے لئے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تنگ زندگی سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد کافر کو اس کی قبر میں دیا جانے والا عذاب ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس پر ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں کیا تم جانتے ہو؟ ''تنین'' سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد سانپ ہیں جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر ہوں گے اور وہ قیامت کے دن تک اس شخص کو کاٹتے اور نوچتے رہیں گے''

یہ روایت امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابن حجیرہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5391 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر فتان الْقَبْر فَقَالَ عمر أترد علينا عقولنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم كهيئتك الْيَوْم فَقَالَ عمر بِفِيْهِ الْحجر - رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کردی جائیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح جس طرح آج ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو منہ میں پتھر ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5392 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبتلى هَذِه الْأمة فِيْ قبورها فَكيف بِي وَاَنَا امْرَاَة ضَعِيفَة قَالَ يثبت اللّٰه الَّذين آمنُوا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَة (ابراهيم)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس امت کو ان کی قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ میں تو ایک کمزور عورت ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5393 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَ الْعَبْدَ اِذا وضع فِيْ قَبره وَتَولَّى عَنْهُ اَصْحَابه وَاِنَّهُ ليسمع قرع نعَالهمْ اِذا انصرفوا اَتَاهُ ملكان فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كنت تَقول فِيْ

هٰذَا النَّبِي مُحَمَّد فَاما الْمُؤمِن فَيَقُولُ اشهد انه عبد الله وَرَسُوله فَيُقَالُ لَهُ انظُر اِلٰى مَقْعَدك مِنَ النَّار أبدلك الله بِهِ مقْعدا من الْجَنَّة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَاما الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق فَيَقُولُ لَا اَدْرِى كنت اَقُول مَا يَقُولُ النَّاس فِيهِ فَيُقَالُ لَا دَريت وَلَا تليت ثُمَّ يضْرب بِمِطْرَقَةٍ من حَدِيد ضَرْبَة بَين اُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسْمعهَا من يَلِيهِ اِلَّا الثقلَيْن -رَوَاهُ البُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے' اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو ان کے واپس جاتے ہوئے' ان کے جوتوں کی آہٹ بھی (وہ مردہ) سنتا ہے' پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں' اور دریافت کرتے ہیں: تم اِن نبی' حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ مومن ہوگا' تو وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں' تو اس سے کہا جائے گا: تم جہنم کے ممکنہ ٹھکانے کی طرف دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی جگہ جنت کا ٹھکانہ عطا کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے گا' اور اگر کافر ہوگا' یا منافق ہوگا' تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم' میں ان کے بارے میں وہ کہا کرتا تھا' جو ان کے بارے میں لوگ کہا کرتے تھے' تو اس سے کہا جائے گا: نہ تمہیں سمجھ آئی اور نہ تم نے تلاوت کی' پھر لوہے سے بنا ہوا' ایک گرز اس کے دو کانوں کے درمیان اس طرح مارا جائے گا کہ وہ چیخ مارے گا' تو دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ہر چیز اس کی چیخ کو سنے گی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5394 - وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤمِن اِذا وضع فِي قَبره اَتَاهُ ملك فَيَقُولُ لَهُ مَا كنت تعبد فَاِن الله هداه قَالَ كنت أعبد الله فَيَقُولُ لَهُ مَا كنت تَقول فِي هٰذَا الرجل فَيَقُولُ هُوَ عبد اللّٰه وَرَسُوله فَمَا يسْأَل عَنْ شَيْءٍ بعْدهَا فَينْطَلق بِهِ اِلٰى بَيت كَانَ لَهُ فِي النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا كَانَ لَك وَلٰكِن الله عصمك فأبدلك بِهِ بَيْتا فِي الْجَنَّة فيرَاهُ فَيَقُولُ دَعونِي حَتّٰى اذهب فأبشر اَهلِي فَيُقَالُ لَهُ اسكن قَالَ وَاِن الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق اِذا وضع فِي قَبره اَتَاهُ ملك فينتهره فَيَقُولُ لَهُ مَا كنت تعبد فَيَقُولُ لَا اَدْرِى فَيُقَالُ لَا دَريت وَلَا تليت فَيُقَالُ لَهُ مَا كنت تَقول فِي هٰذَا الرجل فَيَقُولُ كنت اَقُول مَا يَقُولُ النَّاس فيضربه بمطراق بَيْن اُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسْمعهَا الْخلق غير الثقلَيْن

وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد نَحوه وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح من حَدِيث اَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ بِنَحْو الرِّوَايَة الْاُولٰى وَزَاد فِي آخِره فَقَالَ بعض الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحد يَقُوم عَلَيْهِ ملك فِي يَده مطراق اِلَّا هيل فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثبت الله الَّذِيْنَ آمنُوا بالْقَوْل الثَّابت (ابراھیم)

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مومن کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے' اور یہ کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب کردے' تو وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' فرشتہ اس سے دریافت کرتا ہے: تم ان صاحب (یعنی نبی اکرم ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس کے بعد اس

بندے سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا' اور پھر اسے ایک گھر کی طرف لے جایا جاتا ہے' جو جہنم میں' اس کا ہوسکتا تھا' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ہو جانا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا' اور اس کی جگہ تمہیں جنت میں گھر عطا کیا' وہ اس گھر کو دیکھتا ہے' اور پھر یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو! تاکہ میں جاکر اپنے گھر والوں کو یہ خوشخبری سناؤں' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم پرسکون رہو' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اگر کافر ہو' یا منافق ہو' تو جب اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے' اور وہ اسے جھڑکتا ہے' اور کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم' اس سے کہا جاتا ہے: نہ تم نے سمجھ بوجھ حاصل کی اور نہ تم نے پڑھا' پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہی کہتا ہوں' جو لوگ کہا کرتے تھے' پھر اس کے دو کانوں کے درمیان ایک گرز مارا جاتا ہے' اور وہ ایسی چیخ مارتا ہے' جسے دو قسم کی مخلوق (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے' امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' امام احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو پہلی روایت کی مانند ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہر شخص کے سرہانے فرشتہ گرز لے کے کھڑا ہوا ہوگا' تو وہ بندہ تو خوف زدہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا''۔

5395 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ تْ يَهُودِيَّةٌ استطعمت على بَابِي فَقَالَتْ أَطْعِمُونِي أعاذكم اللّٰه من فتْنَة الدَّجَّال وَمِنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَتْ فَلَمْ أزل أحبسها حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقول هٰذِهِ الْيَهُودِيَّة قَالَ وَمَا تَقول قلت تَقول أعاذكم اللّٰه من فتْنَة الدَّجَّال وَمن فتْنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَتْ عَائِشَة فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفع يَدَيْهِ مدا يستعيذ بِاللّٰهِ من فتْنَة الدَّجَّال وَمن فتْنَة عَذَاب الْقَبْر ثُمَّ قَالَ أما فتْنَة الدَّجَّال فَإِنَّهُ لم يكن نَبِي إِلَّا حذر أمته وَسَأُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ لم يحذره نَبِي أمته إِنَّهُ أَعور وَإِن اللّٰه لَيْسَ بأعور مَكْتُوب بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِر يقرأه كل مُؤمن فَأَما فتْنَة الْقَبْر فَبِي يفتنون وعني يسْأَلُوْنَ فَإِذَا كَانَ الرجل الصَّالح أجلس فِي قَبره غير فزع وَلَا مشعوف ثُمَّ يُقَال لَهُ فَمَا كنت تَقول فِي الْإِسْلَام فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِي كَانَ فِيكُمْ فَيَقُولُ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ من عِنْد اللّٰه فَصَدَّقْنَاهُ فيفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينْظر إِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فَيُقَال لَهُ انْظُر إِلَى مَا وقاك اللّٰه ثُمَّ تفرج لَهُ فُرْجَة إِلَى الْجنَّة فَينْظر إِلَى زهرتها وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَيُقَال على الْيَقِين كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث إِنْ شَاءَ اللّٰه وَإِذَا كَانَ الرجل السوء أجلس فِي قَبره فَزعًا مشعوفا فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كنت تَقول فَيَقُوْلُ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا فيفرج لَهُ فُرْجَة إِلَى الْجنَّة فَينْظر إِلَى زهرتها وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُر إِلَى مَا صرف اللّٰه عَنْك ثُمَّ يفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينْظر إِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا وَيُقَال هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا على الشَّك كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث إِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ يعذب

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح

قَوْلِهِ غير مشعوف هُوَ بشين مُعْجمَة بعْدهَا عين مُهْملَة وَآخره فَاء قَالَ اَهْلِ اللُّغَة الشعف هُوَ الْفَزع حَتَّى يذهب بِالْقَلْبِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت آئی اور اس نے میرے دروازے پر کھانے کے لئے کچھ مانگا' اور یہ کہا: تم لوگ مجھے کھانے کے لئے دو! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے روکے رکھا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ یہودی عورت کیا کہتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کہتی ہے؟ میں نے عرض کی: یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ سے دجال کی آزمائش سے' اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے پناہ مانگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک دجال کی آزمائش کا تعلق ہے' تو ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے' اور میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانے لگا ہوں' جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی' وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' اس (یعنی دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ لے گا' جہاں تک قبر کی آزمائش کا تعلق ہے' تو اس آزمائش میں لوگوں کو مبتلا کیا جائے گا' اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا' اگر کوئی نیک شخص ہوگا' تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا' وہ خوف زدہ اور پریشان نہیں ہوگا' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: تم اسلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور یہ صاحب' جو تمہارے درمیان ہیں ان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ جواب دے گا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' جو اللہ کے رسول ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے' ہم نے ان کی تصدیق کی' تو اس شخص کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جہنم کو دیکھے کہ اس کا ایک حصے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے' تو اس شخص سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ہے پھر اس کے لئے ایک اور کھڑکی کھولی جائے گی جو جنت کی طرف کی ہوگی' وہ جنت کی زیب و زینت کو دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں یہ تمہارا ٹھکانہ اور اس سے یہ کہا جائے گا: کہ تم یقین پر قائم رہے' اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اگر کوئی برا شخص ہو' تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے' وہ خوف زدہ اور پریشان ہوتا ہے' اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم کیا کہتے تھے؟ وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو میں بھی اسی طرح کہہ دیتا تھا' جس طرح وہ کہتے تھے' تو اس کی طرف جنت کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جنت کی زیب و زینت کی طرف دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پھیر دیا ہے' پھر جہنم کی طرف کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی' جس سے وہ دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے' تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے ٹھکانہ ہوگا' تم شک پر زندہ رہے' شک پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس شخص کو عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ غیر مشعوف اہل لغت کہتے ہیں: یہ لفظ شعف ہے' اس سے مراد گھبراہٹ ہے' جو دل کو رخصت کردے۔

5396 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

جَنَازَة رجل من الْاَنْصَار فَانتهَيْنَا اِلَى الْقَبْر وَلما يلْحد بعد فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حوله كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير وَبِيَدِهٖ عود ينكت بِهٖ فِي الْاَرْض فَرفع رَاسه فَقَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَالَ اِن الْمَيِّت يسمع خَفق نعَالهمْ إِذا ولوا مُدبرين حِيْن يُقَال لَهٗ يَا هٰذَا من رَبك وَمَا دينك وَمَنْ نبيك

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ من رَبك فَيَقُوْلُ رَبِّي اللّٰه فَيَقُوْلَان لَهٗ وَمَا دينك فَيَقُوْلُ ديني الْإِسْلَام فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يدْريك فَيَقُوْلُ قَرَأت كتاب اللّٰه وَآمَنت وصدقت

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: فَذٰلِكَ قَوْله يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراهیم) فينادي مُنَاد من السَّمَاء اَن صدق عَبدِي فافرشوه من الْجَنَّة وألبسوه من الْجَنَّة وافتحوا لَهٗ بَابا اِلَى الْجَنَّة فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهٗ فِيْ قَبره مد بَصَره وَاِن الْكَافِر فَذكر مَوته قَالَ فتعاد روحه فِيْ جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَان من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِي فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِي فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِي فينادي مُنَاد من السَّمَاء اَن قد كذب فافرشوه مِنَ النَّار وألبسوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهٗ بَابا اِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ يقيض لَهٗ أعمى أبكم مَعَه مرزبة من حَدِيْد لَو ضرب بهَا جبلا لصار تُرَابا فيضربه بهَا ضَرْبَة يسْمعهَا من بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب اِلَّا الثقلَيْن فَيصير تُرَابا ثُمَّ تُعَاد فِيْهِ الرّوح

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اطول من هٰذَا وَلَفظِهٖ قَالَ: خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر مثله اِلٰى اَن قَالَ فَرفع رَاسه فَقَالَ استعيذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اِن العَبْد الْمُؤْمِن اِذا كَانَ فِيْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا واقبال من الْاٰخِرَةِ نزل اِلَيْهِ مَلَائِكَة من السَّمَاء بيض الْوُجُوْه كَاَن وُجُوْههمْ الشَّمْس مَعَهم كفن من أكفان الْجَنَّة وحنوط من حنوط الْجَنَّة حَتّٰى يجلسوا مِنْهُ مد الْبَصَر وَيَجِيْء ملك الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام حَتّٰى يجلس عِنْد رَاسه فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الطّيبَة اخْرُجِي اِلٰى مغْفرَة من اللّٰه ورضوان قَالَ فتخرج فتسيل كَمَا تسيل القطرة من فِي السقاء فيأخذها فَاِذا اَخذهَا لم يدعوها فِيْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يأخذوها فيجعلوها فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَن وَفِيْ ذٰلِكَ الحنوط وَيخرج مِنْهُ كأطيب نفحة مسك وجدت على وَجه الْاَرْض قَالَ فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُوْنَ على ملاء من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرّوح الطّيب فَيَقُوْلَانِ فلَان ابْن فلَان بِاَحْسَن اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسمى بهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى ينْتَهوا بهَا اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتحون لَهٗ فَيفتح لَهٗ فيشيعه من كل سَمَاء مقربوها اِلَى السَّمَاء الَّتِيْ تَلِيهَا حَتّٰى ينْتَهي بهَا اِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كتاب عَبدِي فِيْ عليين وأعيدوه اِلَى الْاَرْض فِيْ

جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من ربك فَيَقُوْلُ رَبِّي الله فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ ديني الْإِسْلَام فيقولان ما هذا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلَانِ مَا يدريك فَيَقُوْلُ قرأت كتاب الله وآمنت به وصدقته فينادي مُنَادٍ من السَّمَاء أن قد صدق عَبْدِي فافرشوه من الْجَنَّة وافتحوا لَهٗ بَابا إِلَى الْجَنَّة قَالَ فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهٗ فِيْ قَبره مد بَصَره قَالَ ويأتيه رجل حسن الْوَجْه حسن الثِّيَاب طيب الرّيح فَيَقُوْلُ ابشر بِالَّذِيْ يَسُرك هذا يَوْمك الَّذِيْ كنت توعد فَيَقُوْلُ من أنْت فوجهك الْوَجْه الْحسن يَجِيْء بِالْخَيرِ فَيَقُوْلُ أنا عَمَلك الصَّالح فَيَقُوْلُ رب أقِم السَّاعَة رب أقِم السَّاعَة حَتّٰى أرجع إِلَى أَهلِي وَمَالِي وَإن الْعَبْد الْكَافِر إذا كَانَ فِيْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا وإقبال من الْآخِرَة نزل إِلَيْهِ مَلَائِكَة سود الْوُجُوْه مَعَهم المسوح فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مد الْبَصَر ثُمَّ يَجِيْء ملك الْمَوْت حَتّٰى يجلس عِنْد رَأسه فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الخبيثة اخْرُجِي إِلَى سخط من الله وَغَضب فَتفرق فِيْ جسده فينتزعها كَمَا ينتزع السفود من الصُّوف المبلول فيأخذها فَإِذا أَخذهَا لم يدعوها فِيْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يجعلوها فِيْ تِلْكَ المسوح وَتخرج مِنْهَا كأنتن جيفة وجدت على وَجه الْأَرْض فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُّوْنَ بهَا على ملاء من الْمَلَائِكَة إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرّيح الخبيثة فَيَقُوْلُوْنَ فلان ابْن فلان بأقبح أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسمى بهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى ينتهى بهَا إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتح لَهٗ فَلَا يفتح لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تفتح لَهُمْ أَبْوَاب السَّمَاء وَلَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة حَتّٰى يلج الْجمل فِيْ سم الْخياط (الأعراف) فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كِتَابه فِيْ سِجِّين فِي الْأَرْض السُّفْلى ثُمَّ تطرح روحه طرحا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُشْرِك بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خر من السَّمَاء فتخطفه الطير أَوْ تهوى بِهِ الرّيح فِيْ مَكَان سحيق (الحج) فتعاد روحه فِيْ جسده ويأتيه ملكانه فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أدْرِي قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أدْرِي قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا أدْرِي فينادي مُنَادٍ من السَّمَاء أن كذب فافرشوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهٗ بَابا إِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه ويأتيه رجل قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِيْ يسوؤك هٰذَا يَوْمك الَّذِيْ كنت توعد فَيَقُوْلُ من أنْت فوجهك الْوَجْه الْقَبِيح يَجِيْء بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ أنا عَمَلك الْخَبيث فَيَقُوْلُ رب لَا تقم السَّاعَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ بِمَعْنَاهُ وَزَاد: فيأتيه آتٍ قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرّيح فَيَقُوْلُ ابشر بهوان من الله وَعَذَاب مُقيم فَيَقُوْلُ بشرك الله بِالشَّرِّ من أنْت فَيَقُوْلُ أنا عَمَلك الْخَبيث كنت بطيئا عَن طَاعَة الله سَرِيعا فِيْ مَعْصِيَته فجزاك الله بشر ثُمَّ يقيض لَهٗ أعمى أصمّ أبكم فِيْ يَده مرزبة لَو ضرب بهَا جبل كَانَ تُرَابا فيضربه ضَرْبَة فَيصير تُرَابا ثُمَّ يُعِيدهُ الله كَمَا كَانَ فيضربه ضَرْبَة أُخْرَى فَيَصِيح صَيْحَة يسمعهُ كل شَيْءٍ إِلَّا الثقلَيْن قَالَ الْبَراء ثُمَّ يفتح لَهٗ بَاب مِنَ النَّار ويمهد لَهٗ من فرش النَّار

قَالَ الْحَافِظ هٰذَا الحَدِيْث حَدِيْثٌ حَسَنٌ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح كَمَا تقدم وَهُوَ مَشْهُوْر بالمنهال بن عَمْرو عَن زَاذَان عَن الْبَراء كَذَا قَالَ أَبُوْ مُوسَى الْأَصْبَهَانِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ والمنهال روى لَهٗ

الْبُخَارِيّ حَدِيثًا وَاحِدًا

وَقَالَ ابن معين المنهال ثِقَة وَقَالَ احمد العجلي كوفي ثِقَة وَقَالَ احمد بن حنبل تركه شُعْبَة على مُحَمَّد قَالَ عبد الرَّحْمٰن بن ابي حَاتِم لِانَّهُ سمع من داره صَوْت قِرَاءَة بالتطريب وَقَالَ عبد الله بن احمد بن حنبل سَمِعت ابي يَقُولُ ابو بشر احب إِلَيّ من الْمنْهَال وزاذان ثِقَة مَشْهُور الانه بَعْضُهُمْ وروى لَهُ مُسلم حديثين فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيق الْمنْهَال بِنَحْوِ رِوَايَةِ احْمد ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا حَدِيث صَحِيح الْإِسْنَاد وَقد رَوَاهُ عِيسَى بن الْمسيب عَن عدي بن ثَابت عَن الْبَراء عَن النَّبِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر فِيهِ اسْم الْملكَيْنِ فَقَالَ فِي ذكر الْمُؤمن فَيرد إِلَى مضجعه فياتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الأَرْض بأنيابهما ويلجفان الأَرْض بشفاههما فيجلسانه ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا هٰذَا من رَبك فَذكره وَقَالَ فِي ذكر الْكَافِر فياتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الأَرْض بأنيابهما ويلجفان الأَرْض بشفاههما أصواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيجلسانه ثُمَّ يُقَال يَا هٰذَا من رَبك فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فينادى من جَانب الْقَبْر لَا دَريت ويضربانه بمرزبة من حَدِيد لَو اجْتمع عَلَيْهَا من بَيْنَ الْخَافِقين لم يقلوها يشتعل مِنْهَا قَبره نَارا ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتَّى تخْتَلف أضلاعه

قَوْله هاه هاه هِيَ كلمة تقال فِي الضحك وَفِي الابعاد وَقد تقال للتوجع وَهُوَ أليق بِمَعْنى الحَدِيث وَاللّهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت براء بن عازب ﷛ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا جنازہ تھا' ہم قبر کے پاس آئے' تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے' یوں محسوس ہوتا تھا' جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' جس کے ذریعے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا' اور دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو!

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مڑ کر جاتے ہیں' تو میت ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتی ہے' پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: اے فرد! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے' دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا تھا' وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں' تو وہ فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس کا کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے' ثابت قدم رکھے گا' دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی''

پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے تم اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو جنت کا لباس پہنا دو اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو تا کہ اس کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس کے پاس آتی رہے اور حد نگاہ کو اس کے لئے کشادہ کر دیا جائے۔

(لیکن مردہ) اگر کافر ہو تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا ہے' وہ دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹ کہتا ہے' جہنم سے اس کے لئے ایک بچھونا بچھا دو' جہنم کا لباس اسے پہنا دو' اور جہنم کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو' تا کہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا اس کی طرف آئے' اور پھر اس مردے کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے' جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر وہ گرز پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ مٹی ہو جائے' پھر وہ اس گرز کے ذریعے اس میت کو ضرب لگاتا ہے' اور اس کے چیخنے کی آواز مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں' پھر وہ مردہ مٹی بن جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' انہوں نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گئے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے' اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے' تو آسمان سے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں' جن کے چہرے سفید ہوتے ہیں ان کے چہرے سورج کی مانند (چمک دار) ہوتے ہیں' ان کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے پاس اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں' جہاں تک نگاہ جاتی ہے' پھر موت سے متعلق فرشتہ آتا ہے' اور میت کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے پاکیزہ جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف جاؤ! تو وہ جان یوں پھسلتی ہوئی نکلتی ہے' جس طرح کسی مشکیزے میں سے قطرہ پھسلتا ہے' تو وہ فرشتہ اسے حاصل کرتا ہے' جب وہ اسے حاصل کرتا ہے' تو پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا' بلکہ وہ اسے لے کر اس کفن میں رکھ دیتا ہے' اور اس خوشبو میں رکھ دیتا ہے (جو فرشتے لے کر آئے ہوتے ہیں) تو اس میت میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو آتی ہے' جو روئے زمین پر پائی جا سکتی ہے' پھر فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ کس کی پاکیزہ روح ہے؟ تو دوسرے فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' وہ اس کا سب سے عمدہ نام لیتے ہیں' جس کے ذریعے دنیا میں اسے

بلایا جاتا تھا' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں اور ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے' تو ہر آسمان سے فرشتے اس کا ساتھ دیتے ہیں' اور اگلے آسمان تک پہنچاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کی روح ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا نام "علیین" میں نوٹ کرلو اور اسے دوبارہ اس کے جسم میں زمین کی طرف بھجوادو! پھر (یعنی قبر میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے' وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے' وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے' وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا' اور اس کی تصدیق کی' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو' اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو جنت کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس شخص تک آتی ہے' اور اس شخص کی قبر کو حد نگاہ تک وسیع کردیا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک شخص اس کے پاس آتا ہے' جس کا چہرہ خوبصورت اور کپڑے عمدہ ہوتے ہیں' خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یہ کہتا ہے: تم وہ خوشخبری حاصل کرو' جو تمہیں خوش کردے گی یہ وہ دن ہے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ بڑا خوبصورت ہے' اور تم بھلائی لے کے آئے ہو تو دوسرا شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں' تو آدمی دعا کرتا ہے: میرے پروردگار! قیامت قائم کردے' اے میرے پروردگار! قیامت قائم کردے' تاکہ میں اہل خانہ اور مال کی طرف واپس چلا جاؤں۔

جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے' اور آخرت کی طرف جاتا ہے' تو اس کی طرف ایسے فرشتے آتے ہیں' جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' ان کے پاس میلا کپڑا ہوتا ہے' وہ حد نگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے' اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ اس کے جسم سے یوں نکلتی ہے' اور یوں الگ کی جاتی ہے' جس طرح تر روئی میں سے سفود (گوشت بھوننے والی سیخ) کو الگ کیا جاتا ہے موت کا فرشتہ اس روح کو حاصل کرتا ہے' اور پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی الگ نہیں رکھتا' بلکہ اسے اس میلے کپڑے میں ڈال دیتا ہے' اس میں سے ایسی بو نکلتی ہے' جو کسی مردار کی انتہائی زیادہ بدبو ہوسکتی ہے' جو روئے زمین پر پائی گئی ہو' پھر وہ فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو وہ فرشتے کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث بو ہے؟ تو دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی ہے' دنیا میں جو اس کا سب سے برا نام ہوتا ہے' وہ اس کے حوالے سے اس کا نام لیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کے آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں' اس کے لئے دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں' تو دروازہ نہیں کھولا جاتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے' اور نہ ہی وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہوجائے"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے اعمال کو سب سے نیچے والی زمین میں' موجود "سجین" میں نوٹ کرلو' پھر اس کی روح کو پرے کردیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے' تو اس کی مثال یوں ہے' جیسے وہ آسمان سے گرے اور اسے پرندے اُچک لیں' یا اسے ہوائیں اُڑا کر دور دراز کی جگہ پر لے جائیں''

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے' دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے دریافت کرتے ہیں: یہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اس نے جھوٹ کہا ہے' اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو' اور اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو' تا کہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا' اس کے پاس آئے' پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک شخص آتا ہے' جس کا چہرہ بدصورت ہوتا ہے' کپڑے برے ہوتے ہیں اور وہ بدبودار ہوتا ہے' وہ شخص کہتا ہے: تم اس بات کی اطلاع حاصل کرو کہ جو تمہیں پریشان کرے گی' یہ وہ دن تھا' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ برا ہے' اور تم برائی لے کر آئے ہو' وہ شخص کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں' تو مردہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو قیامت قائم نہ کرنا''

ان کی ایک روایت جو اسی مفہوم کی ہے' اس میں یہ منقول ہے اور یہ بات زائد ہے:

''اس کے بعد ایک شخص آتا ہے' جس کا چہرہ برا ہوتا ہے' کپڑے برے ہوتے ہیں' وہ بدبودار ہوتا ہے' اور وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی اطلاع حاصل کرو' تو مردہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں بری اطلاع دے تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں' تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے سست تھے' اور اس کی نافرمانی کے حوالے سے تیز تھے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں برا بدلہ دیا ہے' پھر اس پر ایک اندھے' بہرے اور گونگے فرشتے کو متعین کیا جاتا ہے' جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ مٹی بن جائے' وہ فرشتہ اس پر وہ گرز مارتا ہے' تو وہ مٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے' جس طرح وہ پہلے تھا' پھر وہ دوسری مرتبہ اس پر ضرب لگاتا ہے' تو وہ چیخ مارتا ہے' جسے ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں''۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزری ہے' اور یہ منہال بن عمرو کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے' جیسا کہ ابوموسیٰ اصبہانی نے یہ بات بیان کی ہے' منہال نامی راوی کے حوالے سے' امام بخاری نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: منہال ثقہ ہیں احمد عجلی کہتے ہیں: یہ کوفی ہیں اور ثقہ ہیں' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: شعبہ نے اسے محمد کے حوالے سے متروک قرار دیا ہے' عبدالرحمٰن بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کے گھر سے ''تطریب'' والی قرأت کی آواز سنی تھی۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوبشر میرے نزدیک' منہال سے زیادہ پسندیدہ ہے' زاذان نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے' بعض حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے

حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں' امام بیہقی نے منہال کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے' جو روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور پھر امام بیہقی نے یہ فرمایا ہے: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت عیسیٰ بن مسیب نے' عدی بن ثابت کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اس میں دونوں فرشتوں کا نام ذکر کیا ہے' انہوں نے مومن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

''اسے اس کے ٹھکانے کی طرف لوٹایا جاتا ہے' پھر منکر نکیر اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' اور اپنے ہونٹوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' وہ دونوں اسے بٹھا لیتے ہیں اور پھر اس سے کہا جاتا ہے: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟''...... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' اور اس میں کافر کے ذکر کے بعد یہ بات منقول ہے:

''منکر اور نکیر اس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کاٹ رہے ہوتے ہیں اور ہونٹوں کے ذریعے زمین چبا رہے ہوتے ہیں' ان کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے' اور ان کی بینائی چمک دار چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے' وہ دونوں اسے بٹھا لیتے ہیں' اور کہتے ہیں: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم' تو قبر کے ایک طرف سے پکار کر یہ کہا جاتا ہے: تمہیں سمجھ نہیں آئی' پھر وہ دونوں اس پر لوہے کا بنا ہوا گرز مارتے ہیں' کہ اگر آسمان اور زمین کے درمیان موجود لوگ مل کر اسے اٹھانا چاہیں' تو اسے نہ اٹھا سکیں' پھر اس میت کی قبر کو آگ سے بھر دیا جاتا ہے' اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں''۔

متن کے الفاظ ''ہاہ ہاہ'' یہ وہ کلمہ ہے' جو ہنستے ہوئے بھی کہا جاتا ہے' اور کسی چیز کو بعید از امکان دیتے ہوئے بھی کہا جاتا ہے' اور تکلیف کے وقت بھی کہا جاتا ہے' اور یہاں حدیث کے مفہوم کے لئے یہی زیادہ مناسب ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5397 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذا قبض اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بحريرة بَيْضَاء فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِی اِلٰی روح اللّٰه فتخرج كاطيب ريح الْمسك حَتّٰی اِنَّهُ ليناوله بَعْضُهُمْ بَعْضًا فيشمونه حَتّٰی يَاْتُوا بِهٖ بَاب السَّمَاء فَيَقُوْلُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح الطّيبَة الَّتِیْ جَاءَ ت من الْاَرْض وَلَا يَاْتُوْنَ سَمَاء اِلَّا قَالُوْا مثل ذٰلِكَ حَتّٰی يَاْتُوا بِهٖ اَرْوَاح الْمُؤْمِنِيْنَ فَلهم اَشد فَرحا بِهٖ من اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم فَيَقُوْلُوْنَ مَا فعل فلَان فَيَقُوْلُوْنَ دَعوه حَتّٰی يستريح فَاِنَّهُ كَانَ فِی غم الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قد مَاتَ اَما اَتَاكُم فَيَقُوْلُوْنَ ذهب بِهٖ اِلٰی اُمه الهاوية وَاَما الْكَافِر فيأتيه مَلَائِكَة الْعَذَاب بمسح فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِی اِلٰی غضب اللّٰه فتخرج كأنتن ريح جيفة فَيذْهب بِهٖ اِلٰی بَاب الْاَرْض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بنحوه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن کی روح کو قبض کیا جاتا ہے' تو رحمت کے فرشتے' سفید ریشم لے کر اس کے پاس آتے ہیں' یہ کہتے ہیں: تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جاؤ' تو وہ روح یوں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' وہ فرشتے اس روح

کوایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں اور اسے سونگھتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان کے دروازے تک آتے ہیں' تو آسمان کے فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ خوشبو کتنی زیادہ پاکیزہ ہے' جو زمین کی طرف سے آئی ہے' وہ لوگ جس بھی آسمان پر جاتے ہیں' تو وہاں یہی بات کہی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اس کی روح کو لے کر مومنین کی ارواح کے پاس آتے ہیں' تو ان کو اس کے آنے کے پاس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے' جو کسی بھی غیر موجود فرد کے گھر میں آنے پر خوشی ہوتی ہے' وہ دریافت کرتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ تو کچھ دوسرے کہتے ہیں: اسے رہنے دو! جب تک وہ راحت حاصل نہیں کر لیتا' وہ دنیا کے غم میں تھا' تو وہ (مردہ) یہ کہتا ہے: اس کا انتقال ہو چکا ہے' تو کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ''ہاویہ'' کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔

جہاں تک کافر کا تعلق ہے عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ نکلتی ہے' تو اس کی بو انتہائی بدبودار مردار کی طرح ہوتی ہے' وہ اسے لے کر زمین کے دروازے تک آتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5398 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدنَا جَنَازَة مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فرغ من دَفنهَا وَانْصرف النَّاس قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ الْاٰن يسمع خَفق نعالكم اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير أعينهما مثل قدور النّحاس وأنيابهما مثل صياصي الْبَقر وأصواتهما مثل الرَّعْد فيجلسانه فيسألانه مَا كَانَ يعبد وَمَنْ كَانَ نبيه فَإِن كَانَ مِمَّن يعبد الله قَالَ أعبد الله ونبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهدى فَآمنا بِهِ واتبعناه فَذٰلِكَ قَول الله يثبت الله الَّذين آمنُوا بالقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَة (ابراهیم) فَيُقَالُ لَهُ على الْيَقِين حييت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب اِلَى الْجنَّة ويوسع لَهُ فِيْ حفرته وَإِن كَانَ من أهل الشَّك قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فقلته فَيُقَالُ لَهُ على الشَّك حييت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب اِلَى النَّار وتسلط عَلَيْهِ عقارب وتنانين لَو نفخ أحدهم على الدُّنْيَا مَا أنبتت شَيْئًا تنهشه وتؤمر الْأَرْض فتضطم عَلَيْهِ حَتّٰى تخْتَلف أضلاعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن لَهِيعَة

قَالَ الْحَافِظ ابْن لَهِيعَة حَدِيْثه حسن فِي المتابعات وَأما مَا انْفَرد بِهِ فقليل من يحْتَج بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ صياصي الْبَقر قُرُوْنهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دفن کر کے فارغ ہوئے' اور لوگ واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مردہ' ابھی تمہارے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوگا' اس کے پاس منکر اور نکیر آئیں گے' جن کی آنکھیں پیتل کی بنی ہوئی ہنڈیا کی مانند ہوں گی' اور ان کے دانت گائے کے سینگوں کے مانند ہوں گی' ان کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی' وہ دونوں اسے بٹھائیں گے اور اس سے سوال کریں گے: وہ کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور اس کا نبی کون ہے؟ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' تو وہ کہے گا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے

نبی حضرت محمد ﷺ ہیں' جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی پیروی کی'
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں' انہیں ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا''۔

تو اس مردے سے یہ کہا جائے گا: تم یقین پر زندہ رہے' اسی پر تم مرے اور اسی پر تمہیں زندہ کیا جائے گا' پھر اس کے لئے جنت کی طرف کا دروازہ کھول دیا جائے گا' اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا' اور اگر وہ مردہ اہل شک میں سے ہوا' تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم' میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہ بات کہہ دی' تو اس سے کہا جائے گا: تم شک پر زندہ رہے' اسی پر مرے' اور اسی پر تمہیں اٹھایا جائے گا' پھر اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا' اور اس پر بچھو اور سانپ مسلط کر دیے جائیں گے' اگر ان میں سے کوئی ایک دنیا (یعنی زمین) پر پھونک مار دے' تو وہاں کبھی کوئی چیز نہ اُگے' وہ اسے ڈنک ماریں گے اور زمین کو حکم دیا جائے گا' تو وہ اسے بھینچ لے گی' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں' ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ کی نقل کردہ حدیث' متابعات میں حسن شمار ہوتی ہے' لیکن جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنے والے لوگ کم ہیں۔

لفظ صیاصی البقر سے مراد' گائے کے سینگ ہیں۔

5399 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قبر الْمَيِّت اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ ملكان اسودان أزرقان يُقَال لاحدهمَا الْمُنكر وَلِلْآخر النكير فَيَقُوْلَان مَا كنت تَقول فِيْ هٰذَا الرجل فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عبد اللّٰه وَرَسُوله اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَيَقُوْلَان قد كُنَّا نعلم اَنَّك تَقول هٰذَا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ ينور لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَال لَهُ نم فَيَقُوْلُ ارجع اِلٰى اَهلِيْ فَاُخبرهُم فَيَقُوْلَان نم كنومة الْعَرُوْس الَّذِيْ لَا يوقظه اِلَّا اَحَبُّ اَهله اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِكَ وَاِن كَانَ منافقا قَالَ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ مثله لَا اَدْرِي فَيَقُوْلَان قد كُنَّا نعلم اَنَّك تَقول ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْض التئمي عَلَيْهِ فتلتئم عَلَيْهِ فتختلف اضلاعه فَلَا يزَال فِيْهَا معذبا حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِكَ -رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الْعَرُوْس يُطلق على الرجل وَعَلَى الْمَرْاَة مَا داما فِيْ أعراسهما

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے' تو سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر کہا جاتا ہے' اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے' جو پہلے کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم یہ بات جانتے

تھے کہ تم یہ بات کہو گے' پھر اس کے لئے اس کی قبر کو ستر ضرب ستر بالشت کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے قبر روشن کر دیا جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ! وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تم دلہن کی طرح سو جاؤ! جسے وہ بیدار کرتا ہے جو اس کے اہل خانہ میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے' اور اس وقت تک سوئے رہو جب تک اللہ تعالیٰ اسے اس کے ٹھکانے سے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا

اور اگر وہ منافق ہوگا' تو وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا تو اس کی مانند بات کہہ دی مجھے نہیں معلوم تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم نے یہی کہنا ہے' تو زمین سے یہ کہا جاتا ہے: تم اسے تنگ کرو تو وہ اسے تنگ کرتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' اور پھر قبر میں اس کو مسلسل عذاب ہوتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے ٹھکانے سے دوبارہ زندہ کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے لفظ العروس کا اطلاق' مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے جب تک وہ شادی میں ہوں۔

5400 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَيت اِذا وضع فِىْ قَبره اَنَّهُ يسمع خفق نعَالهمْ حِيْن يولوا مُدبرين فَاِن كَانَ مُؤمنا كَانَت الصَّلَاة عِنْد رَاسه وَكَانَ الصّيام عَن يَمِينه وَكَانَت الزَّكَاة عَن شِمَاله وَكَانَ فعل الْخيرَات من الصَّدَقَة وَالصَّلَاة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَى النَّاس عِنْد رجلَيْهِ فيُؤتى من قبل رَاسه فَتَقُولُ الصَّلَاة مَا قبلى مدْخل ثُمَّ يُؤتى عَن يَمِينه فَيَقُولُ الصّيام مَا قبلى مدْخل ثُمَّ يُؤتى عَن يسَاره فَتَقُولُ الزَّكَاة مَا قبلى مدْخل ثُمَّ يُؤتى من قبل رجلَيْهِ فَيَقُولُ فعل الْخيرَات من الصَّدَقَة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَى النَّاس مَا قبلى مدْخل فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس قد مثلت لَهُ الشَّمْس وَقد دنت للغروب فَيُقَالُ لَهُ أرأيتك هٰذَا الَّذِىْ كَانَ قبلكُمْ مَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُولُ دعونى حَتّٰى اُصَلِّى فَيَقُولُوْنَ اِنَّك ستفعل أخبرنَا عَمَّا نَسْاَلك عَنهُ أرأيتك هٰذَا الرجل الَّذِىْ كَانَ قبلكُمْ مَاذَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ قَالَ فَيَقُولُ مُحَمَّد أشهد انه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانه جَاءَ بِالْحَقِ من عِنْد اللّٰه فَيُقَالُ لَهُ على ذٰلِكَ حييت وَعَلٰى ذٰلِكَ مت وَعَلٰى ذٰلِكَ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا فَيزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا لَو عصيته فَيزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ يفسح لَهُ فِىْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ فِيْهِ ويعاد الْجَسَد كَمَا بَدَاَ مِنْهُ فتجعل نسمته فِى النسيم الطّيب وَهِى طير تعلق فِىْ شجر الْجَنَّة فَذٰلِكَ قَوْله يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِى الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَة (ابراهيم) الْاٰيَة وَاِن الْكَافِر اِذا اُتِىَ من قبل رَاسه لم يُوجد شَىْءٍ ثُمَّ اُتِىَ عَن يَمِينه فَلَا يُوجد شَىْءٍ ثُمَّ اُتِىَ عَن شِمَاله فَلَا يُوجد شَىْءٍ ثُمَّ اُتِىَ من قبل رجلَيْهِ فَلَا يُوجد شَىْءٍ فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس مَرْعُوبًا خَائِفًا فَيُقَالُ أرأيتك هٰذَا الرجل الَّذِىْ كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُولُ اى رجل وَلَا يَهْتَدِى لاسمه فَيُقَالُ لَهُ مُحَمَّد فَيَقُولُ لَا اَدْرِى سَمِعت النَّاس قَالُوْا قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاس فَيُقَالُ لَهُ على ذٰلِكَ حييت وَعَلَيهِ مت وَعَلَيهِ تبْعَث اِنْ شَاءَ

اللہ ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنَ النَّار وَمَا اعد اللّٰه لَك فِيهَا فيزداد حسرة وثبورا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة وَيُقَال لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا اعد اللّٰه لَك فِيهَا لَو اطعته فيزداد حسرة وثبورا ثُمَّ يضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تختلف فِيهِ اضلاعه فتلك الْمَعِيشَة الضنكة الَّتِي قَالَ اللّٰه فَإِن لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْم الْقِيَامَة اعمى (طه)-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَزَاد الطَّبَرَانِيّ: قَالَ اَبُوْ عمر يَعْنِي الضَّرِير قلت لحماد بن سَلمَة كَانَ هٰذَا من اَهْلِ الْقبْلَة قَالَ نعم قَالَ اَبُوْ عمر كَانَ شهد بِهٰذِهِ الشَّهَادَة على غير يَقِين يرجع اِلٰى قلبه كَانَ يسمع النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فيقوله

حضرت ابوہریرہ ﷛ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو وہ لوگوں کے واپس جاتے ہوئے' لوگوں کے قدموں کی آہٹ بھی سنتی ہے' اگر وہ مومن ہو' تو نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے' روزہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے' صدقہ' نماز' نیکی' لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے دوسری نیکیاں' اس کے پاؤں کے قریب ہوتی ہیں' جب اس کے سر کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کی دائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کے پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ' بھلائی' لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے مختلف نیکیاں کہتی ہیں: ہماری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس مردے سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ جاتا ہے' تو اس کے سامنے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔

تو اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے' تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے موقع دو! تاکہ میں نماز ادا کرلوں' تو فرشتے کہتے ہیں: تم ایسا کرلو گے' تم ہمیں اس چیز کے بارے میں بتاؤ' جس کے بارے میں' ہم نے تم سے پوچھا ہے' کہ ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد ﷺ ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے' اور تم اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے' اس میں وہ چیزیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تیار کی ہیں' تو اس شخص کے رشک اور خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس کے سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہو سکتا تھا' جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چیزیں تیار کی ہوئی تھیں' اگر تم نے اس کی نافرمانی کی ہوئی ہوتی' تو اس شخص کی خوشی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس شخص کی قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے اس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے' اور اس کے جسم کو دوبارہ اسی طرح کر دیا جاتا ہے جیسے آدمی پہلے اس سے پیدا ہوا تھا' اور اس کی جان (یعنی روح) کو ایک پاکیزہ نسیم یعنی پرندے میں ڈالا جاتا ہے' جو جنت کے درخت سے

ذکر رہتا ہے'اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جولوگ ایمان لائے'اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں'قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

اگر (وہ میت) کافر ہو'تو اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے'تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' دائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' بائیں طرف سے آیا جاتا ہے'تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' ٹانگوں کی طرف سے آیا جاتا ہے'تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' اس سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ! تو وہ یوں بیٹھتا ہے کہ وہ مرعوب اور خوف زدہ ہوتا ہے'اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے'جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اوران کے بارے میں کیا گواہی دیا کرتے تھے؟ وہ دریافت کرتا ہے: کون سے صاحب؟ اسے نبی اکرم ﷺ کے نام کا نہیں بتایا گیا ہوتا' تو اس سے کہا جاتا ہے: حضرت محمد ﷺ' تو وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم' میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی' جو لوگ کہا کرتے تھے'تو اسے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے'اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے'اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہوگا' اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ تیار کیا ہے'وہ یہ ہے'تو اس شخص کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہوجاتا ہے' پھر اس شخص کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے'اور کہا جاتا ہے: اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی' تو تمہیں جنت میں یہ ٹھکانہ ملنا تھا اور اس میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہیں' وہ ملنی تھیں' تو اس کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہوجاتا ہے' پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں' تو یہ وہ زندگی کی تنگی ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی' اور ہم قیامت کے دن' اسے نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں

امام طبرانی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابوعمر یعنی ضریر وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: وہ اہل قبلہ میں سے ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

ابوعمر کہتے ہیں: اس (یعنی مردے) نے' اس بات کی گواہی' کسی یقین کے بغیر دی تھی' جو (یقین) اس کے دل کی طرف لوٹا' وہ لوگوں ایک بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو وہ بات کہہ دیتا تھا۔

5401 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني: يُؤْتى الرجل فِيْ قَبره فَإِذَا أُتِيَ من قبل رَأسه دَفعته تِلَاوَة الْقُرْآن وَإِذَا أُتِيَ من قبل يَدَيْهِ دَفعته الصَّدَقَة وَإِذَا أُتِيَ من قبل رجلَيْهِ دَفعه مَشْيه إِلَى الْمَسَاجِد الحَدِيْث

النَّسمَة بِفَتْح النُّوْن وَالسِّين هِيَ الرّوح قَوْله تعلق بضَم اللَّام اي تَأْكُل

قَالَ الْحَافِظ وَقد أملينا فِي التَّرْهِيب من إِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَفِي النميمة جملَة من الْاَحَادِيْث فِيْ اَن عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل والنميمة لم نعد من تِلْكَ الْاَحَادِيْث هُنَا شَيْئا وَالْاَحَادِيْث فِيْ عَذَاب الْقَبْر وسؤال الْملكَيْنِ كَثِيْرَة وَفِيْمَا ذكرْنَاهُ كِفَايَة وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيره

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی کے پاس اس کی قبر میں آیا جاتا ہے' جب اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو قرآن کی تلاوت اسے پرے کردیتی ہے' جب سامنے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ اسے پرے کردیتا ہے' جب پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے پرے کردیتا ہے'' ......الحدیث

لفظ النسمة سے مراد روح ہے' لفظ تعلق اس سے مراد وہ کھاتی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے پیشاب کے کپڑے پر لگنے' اور چغلی سے متعلق ترہیبی روایات میں' وہ تمام احادیث املاء کروادی ہیں' جن میں یہ بات مذکور ہے کہ قبر کا عذاب' پیشاب سے نہ بچنے اور چغلی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے' ہم نے ان روایات کو یہاں نہیں دہرایا ہے' اس کے علاوہ قبر کے عذاب اور دونوں فرشتوں کے سوالات کے بارے میں' بہت سی احادیث ہیں' (لیکن جو ہم نے ذکر کردی ہیں) اُن میں کفایت پائی جاتی ہے' باقی اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے

5402 - وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَمُوْت يَوْم الْجُمُعَة اَوْ لَيلَة الْجُمُعَة اِلَّا وَقَاه الله فتنَة الْقَبْر

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ التِّرمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَاده بِمُتَّصِل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان' جمعہ کے دن' یا شب جمعہ میں انتقال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچالیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی و دیگر نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اس کی سند متصل نہیں ہے۔

22 - التَّرْهِيب من الْجُلُوس على الْقَبْر وَكسر عظم الْمَيِّت

باب: قبر پر بیٹھنے' یا مردے کی ہڈی توڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5403 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يجلس اَحَدُكُم على جَمْرَة فتحرق ثِيَابه فتخلص اِلَى جلده خير من اَن يجلس على قبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی انگارے پر بیٹھ جائے' جو اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5404 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَمْشِي على جَمْرَة اَوْ سيف اَوْ أخصف نَعْلي برجلي اَحَبّ اِلَيّ من اَن اَمْشِي على قبر - رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

5402- مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6410' مسند عبد بن حميد - مسند عبد الله بن عمرو رضي الله عنه' حديث: 324' المعجم الأوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3175

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں انگارے پر چلوں' یا تلوار پر چلوں' یا اپنے پاؤں کے ذریعے اپنا جوتا مرمت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قبر پر چلوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5405 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِاَن اَطَا على جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ من اَن اَطَا على قبر مُسْلِم-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَيْسَ فِيْ اَصْلِيْ رَفعه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انگارے پر پاؤں دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں دوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں اس کا مرفوع ہونا نہیں ہے۔

5406 - وَعَنْ عمَارَة بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسا على قبر فَقَالَ يَا صَاحب الْقَبْر انْزِلْ من على الْقَبْر لَا تؤذى صَاحب الْقَبْر وَلَا يُؤْذِيك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبر پر بیٹھے ہوئے فرد! قبر سے اتر آؤ' اور قبر والے شخص کو اذیت نہ پہنچاؤ' اور نہ ہی وہ تمہیں اذیت پہنچائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5407 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسر عظم الْمَيِّت ككسره حَيا-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردے کی ہڈی توڑنا' زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5407-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من تحفظ أذى الموتى ولا سيما' حديث: 3224سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان ؟ - حديث: 2808سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب في النهي عن كسر عظام الميت - حديث: 1612مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب العقول' باب كسر عظم الميت - حديث:17106سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره حديث:2974السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب التكبير على الجنائز ومن أولى بإدخاله القبر - باب من كره أن يحفر له قبر غيره إذا كان يتوهم' حديث:6677مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24214

كِتَابُ الْبَعْثِ وَأَهْوَالُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کتاب: دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے بارے میں روایات

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الْكتاب بجملته لَيْسَ صَرِيْحًا فِي التَّرْغِيْب والترهيب وَانَّمَا هُوَ حِكَايَة اُمُور مهولة تؤول بالسعداء اِلَى النَّعِيْمِ وبالأشقياء اِلَى الْجَحِيم وَفِيْ غضونها مَا هُوَ صَرِيْح فِيْهَا اَوْ كَالصَّرِيْحِ فلنقتصر على اِملاء نبذ مِنْهُ يحصل بِالْوُقُوْفِ عَلَيْهَا الْاِحَاطَة بِجَمِيْعِ مَعَانِي مَا ورد فِيْهِ على طرف من الْاِجْمَال وَلَا يخرج عَنْهَا اِلَّا زِيَادَة شَاذَّة فِيْ حَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ اَوْ مُنكر اِذْ لَو استوعبنا مِنْهُ كَمَا استوعبنا من غَيْره من اَبْوَاب هٰذَا الْكتاب لَكَانَ ذٰلِكَ قَرِيْبًا مِمَّا مضى ولخرجنا عَن غير الْمَقْصُوْد اِلَى الاِطناب الممل وَاللّٰه الْمُسْتَعَان وجعلناه فصولا

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کتاب (یعنی باب) میں عمومی طور پر وہ روایات نہیں ہیں جو ترغیب یا ترہیب کے بارے میں صراحت رکھتی ہیں ان میں کچھ ہولناک امور کی حکایت بیان کی گئی ہے جس کے نتیجے میں سعادت مند لوگ نعمتوں کی طرف چلے جائیں گے اور بدنصیب لوگ جہنم کی طرف چلے جائیں گے لیکن ان کے ضمن میں ایسی چیز موجود ہے جو اس بارے میں صریح ہوگی یا صریح کی مانند ہوگی اس لیے ہم نے ان میں سے کچھ روایات املاء کروانے پر اکتفاء کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے واقفیت حاصل کر کے تمام معانی کا علم حاصل ہو جائے جو اس بارے میں منقول ہوئے ہیں اور ہم نے اجمالی طور پر ایسا کیا ہے اور اس میں سے زیادہ چیز وہ نکلے گی جو کسی ضعیف یا منکر حدیث میں شاذ ہو اگر ہم ان تمام روایات کو اکٹھا کرنا چاہتے جس طرح ہم نے اس کتاب کے دیگر ابواب سے متعلق تمام روایات اکٹھی کی ہیں تو یہ تقریباً اتنا ہی حجم ہو جاتا تھا جتنا پہلے گزر گیا ہے اور پھر ہم نے مقصود سے نکل کر طوالت کی طرف چلے جانا تھا جو اکتاہٹ کا باعث ہوتا باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے ہم نے اس کتاب (یعنی باب) کو متعدد فصول میں تقسیم کیا ہے۔

فصل: فِي النَّفخِ فِي الصُّوْرِ وَقِيَامِ السَّاعَةِ

فصل: صور میں پھونک ماری جانا اور قیامت قائم ہونا

5408 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّور قَالَ قرن ينفخ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5409 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ انعم وَقد الْتقم صَاحب الْقرن الْقرن وحنى جَبهته وأصغى سَمعه ينْتَظر اَن يُؤمر فينفخ فَكَانَ ذٰلِكَ ثقل على اَصْحَابه فَقَالُوْا كَيفَ نَفْعل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نقُول قَالَ قُوْلُوْا حَسبنَا اللّٰه وَنعم الْوَكِيل على اللّٰه توكلنا وَرُبمَا قَالَ توكلنا على اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ زيد بن اَرقم وَمَنْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس اَيْضا

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نعمت میں کیسے رہ سکتا ہوں (یعنی میں پرسکون کیسے رہ سکتا ہوں) جبکہ سینگ والے والے فرد (یعنی صور پر مقرر فرشتے) نے اُسے منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے پیشانی جھکائی ہوئی ہے اور اپنی ساعت کو منتظر رکھا ہوا ہے اور یہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ وہ اس میں پھونک مار دے (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ بات بہت گراں گزری انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا''

یہاں بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اسے امام احمد اور طبرانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5410 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث قَالَ كنت عِنْد عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدهَا كَعْب الْاَحْبَار فَذكر إِسْرَافِيل فَقَالَت عَائِشَة يَا كَعْب اَخْبرنِیْ عَن إِسْرَافِيل فَقَالَ كَعْب عنْدكُمْ الْعلم قَالَت اَجل قَالَت فَاَخْبرنِیْ قَالَ لَهٗ اَرْبَعَة اَجْنِحَة جَنَاحَانِ فِی الْهَوَاء وَجَنَاح قد تسربل بِهٖ وَجَنَاح على كَاهِله والقلم على اُذُنه فَإِذَا نزل الْوَحْی كتب الْقَلَم ثُمَّ درست الْمَلَائِكَة وَملك الصُّور جاث على إِحْدٰی رُكْبَتَيْهِ وَقد نصب الْاُخْرٰی فالتقم الصُّور يحنی ظَهره وَقد اُمر إِذا رَاٰی إِسْرَافِيل قد ضم جناحه اَن ينْفخ فِی الصُّور فَقَالَت عَائِشَة هٰكَذَا سَمِعْتُ

5408-صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة ذکر الإخبار عن وصف الصور الذی ینفخ فیه یوم القیامة - حدیث: 7420المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر تفسیر سورة المدثر - حدیث:3805سنن الدارمی - ومن کتاب الرقاق باب : فی نفخ الصور - حدیث:2750سنن أبی داود - کتاب السنة باب فی ذکر البعث والصور - حدیث: 4138السنن الکبرٰی للنسائی - سورة الرعد قوله تعالٰی : ونفخ فی الصور - حدیث: 10871مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6334البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد الله بن عمرو بن العاص حدیث: 2167شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی کیفیة انتهاء الحیاة الأولی حدیث:354

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کے پاس حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ موجود تھے' انہوں نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ فرمایا: اے کعب! تم مجھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں بتاؤ! کعب نے کہا: آپ لوگوں کے پاس اس بارے میں علم ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن تم مجھے بتاؤ! تو کعب احبار نے یہ بتایا: حضرت اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں' دو پر ہوا میں ہیں' ایک پر انہوں نے قمیص کی طرح لیا ہوا ہے' اور ایک پر اُن کی پشت پر ہے' قلم اُن کے کان پر ہے' جب وحی نازل ہوتی ہے' قلم اسے لکھتا ہے' اور پھر فرشتوں کو اس کا درس دیا جاتا ہے' اور صور پر مقرر فرشتہ ایک گھٹنے کے بل کھڑا ہوا ہے' اور دوسرے کو اس نے بچھایا ہوا ہے' اس نے صور کو منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے' اور اپنی پشت کو خم دیا ہوا ہے' اسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیکھے کہ انہوں نے اپنے پر ملا لیے ہیں تو وہ صور میں پھونک مار دے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5411 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تطلع عَلَيْكُمْ قبل السَّاعَة سَحَابَة سَوْدَاءٍ من قبل الْمغرب مثل الترس فَلَا تزَال ترْتَفع فِي السَّمَاء وتنتشر حَتّٰى تملأ السَّمَاء ثُمَّ يُنَادي مُنَاد يَا اَيهَا النَّاس اَتٰى اَمر الله فَلَا تستعجلوه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوالذى نَفسِي بِيَدِهٖ اِن الرجلَيْنِ ينشران الثَّوْب فَلَا يطويانه وَاِن الرجل ليمدر حَوْضه فَلَا يسْقِي مِنْهُ شَيْئًا اَبَدًا وَالرجل يحلب نَاقَته فَلَا يشربه اَبَدًا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

مدر الْحَوْض اَى طينه لِئَلَّا يتسرب مِنْهُ الْمَاء

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت سے پہلے تمہارے سامنے مغرب کی طرف سے ڈھال کی طرح کا سیاہ بادل آئے گا' اور وہ آسمان کی طرف مسلسل بلند ہوتا جائے گا' اور پھیلتا جائے گا' یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا' پھر منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! اللہ کا حکم آ گیا ہے' تو تم جلدی نہ کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' دو آدمیوں نے کپڑے کو پھیلایا ہوا ہو گا' اور وہ اسے لپیٹ نہیں پائیں گے' ایک شخص اپنے حوض پر گارا لگا رہا ہو گا' لیکن وہ اس میں سے پی نہیں سکے گا' ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ لے گا' اور وہ اسے پی نہیں سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

لفظ مدر الحوض کا مطلب اس پر مٹی لگانا ہے' تا کہ اس میں پانی ٹھہر جائے۔

5412 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتقوم السَّاعَة وثوبهما بَيْنَهُمَا لَا يبايعانه وَلَا يطويانه ولتقوم السَّاعَة وَقد انْصَرف بِلَبن لقحته لَا يطعمهُ ولتقوم السَّاعَة يلوط حَوْضه لَا يسْقِيه ولتقوم السَّاعَة وَقد رفع لقمته اِلٰى فِيْهِ لَا يطعمها - رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

لاطه بالطاء المهملة بمعنى مدره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا قائم ہوگی' اور دو آدمیوں کا کپڑا اُن کے درمیان ہوگا' وہ اس کے بارے میں سودا کر رہے ہوں گے' اور وہ اسے لپیٹ نہیں سکیں گے' قیامت قائم ہوگی کہ جب آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جا رہا ہوگا' اور اسے استعمال نہیں کر سکے گا' قیامت قائم ہوگی' جب آدمی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا' اور اس میں سے پی نہیں سکے گا' قیامت قائم ہوگی' جب آدمی نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا' لیکن وہ اسے کھا نہیں پائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

لفظ لاطه کا مطلب اس پر مٹی لگاتا ہے۔

5413 - وَعَنْ اَبِىْ مربة عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَن عبد الله بن عَمرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النافخان فِى السَّمَاء الثَّانِيَة رَاس اَحدهمَا بالمشرق وَرجلاهُ بالمغرب اَوْ قَالَ رَاس اَحدهمَا بالمغرب وَرجلاهُ بالمشرق ينتظران مَتى يؤمران اَن ينفخا فِى الصُّور فينفخان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ هٰكَذَا على الشَّك فِىْ اِرْسَاله اَوْ اتِّصَاله

ابو مریہ یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''پھونک مارنے والے دو افراد دوسرے آسمان پر موجود ہیں' ان میں سے ایک کا سر مشرق میں' اور پاؤں مغرب میں ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) ان میں سے ایک کا سر مغرب میں ہے' اور دونوں پاؤں مشرق میں ہیں' اور وہ دونوں اس بات کے منتظر ہیں کہ کب انہیں حکم ہوتا ہے؟ کہ وہ صور میں پھونک ماریں' تو وہ اس میں پھونک ماردیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ' اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے کہ یہ مرسل ہے یا متصل ہے؟

5414 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النفختين اَرْبَعُوْنَ قِيلَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة اَبيت قَالَ اَرْبَعُوْنَ شهرا قَالَ اَبيت قَالَ اَرْبَعُوْنَ سنة قَالَ اَبيت ثُمَّ ينزل من السَّمَاء مَاء فينبتون كَمَا ينْبت البقل وَلَيْسَ من الْاِنْسَان شَىْءٌ لَا يبْلى اِلَّا عظم وَاحِد وَهُوَ عجب الذَّنب مِنْهُ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة- رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مرتبہ پھونک مارے جانے کے درمیان چالیس کا فرق ہوگا' ان سے دریافت کیا گیا: چالیس دن کا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' سائل نے دریافت کیا: چالیس مہینوں کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' سائل نے سوال کیا: چالیس سال کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' پھر آسمان سے پانی نازل ہوگا' اور لوگ زمین سے یوں

5414-صحيح البخارى - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب يوم ينفخ فى الصور فتأتون أفواجا : زمرا' حديث:4654صحيح مسلم - كتاب الفتن وأشراط الساعة' باب ما بين النفختين - حديث:5365سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر القبر والبلى - حديث:4264السنن الكبرى للنسائى - سورة الرعد' سورة الزمر - قوله تعالى : ثم نفخ فيه أخرى' حديث:11014شعب الإيمان للبيهقى - فصل فى كيفية انتهاء الحياة الأولى' حديث:360

پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سبزی نکل آتی ہے' انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے' صرف ایک ہڈی بوسیدہ نہیں ہوتی اور وہ ''عجب الذنب'' کہلاتی ہے' اسی کے ذریعے قیامت کے دن آدمی کی تخلیق دوبارہ ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5415 - وَلِمُسْلِم قَالَ اِن فِی الْاِنْسَان عظما لَا تَاْكله الْاَرْض اَبَدًا فِيهِ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة قَالُوْا اَى عظم هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عجب الذَّنب .

وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار قَالَ كل ابْن آدم تَاْكله الْاَرْض اِلَّا عجب الذَّنب مِنْهُ خلق وَفِيْهِ يركب

عجب الذَّنب بِفَتْح الْعين وَاِسْكَان الْجِيم بعْدهَا بَاء اَوْ مِيم وَهُوَ الْعظم الْحَدِيْد الَّذِیْ يكون فِیْ اَسْفَل الصلب واصل الذَّنب من ذَوَات الْاَرْبَع

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انسان کے جسم کی ایک ہڈی (یعنی ایک جز) ہے' جسے زمین کبھی نہیں کھاتی' قیامت کے دن' اسی کے ذریعے انسان کی دوبارہ تخلیق ہوگی' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عجب الذنب''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''انسان کے پورے وجود کو زمین کھا جاتی ہے' صرف عجب الذنب کا معاملہ مختلف ہے' اسی کے ذریعے اس کی تخلیق ہوئی تھی اور اسی کے ذریعے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

''عجب الذنب'' یہ ایک ہڈی ہے' جو پشت کے نیچے کی طرف ہوتی ہے' اور چوپایوں کی دم کی بنیاد یہی ہوتی ہے۔

5416 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُل التُّرَاب كل شَیْءٍ من الْاِنْسَان اِلَّا عجب ذَنبه قِيْلَ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مثل حَبَّة خَرْدَل مِنْهُ تنشؤون

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مٹی انسان کے وجود کا ہر حصہ کھا جاتی ہے' صرف ''عجب الذنب'' کا معاملہ مختلف ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ رائی کے دانے جتنی چیز ہے' جس کے ذریعے تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5417 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه لما حَضَرَه الْمَوْت دَعَا بِثِيَاب جدد فلبسها ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّت يبْعَث فِیْ ثِيَابه الَّتِیْ يَمُوْت فِيْهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَفِیْ اِسْنَاده يحيى بن اَيُّوْب وَهُوَ الغافقي الْمصْرِیّ احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا وَله مَنَاكِير وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَا يحْتَج بِهِ وَقَالَ اَحْمد سيء الْحِفْظ وَقَالَ النَّسَائِیّ لَيْسَ بِالْقَوِیّ وَقد قَالَ كل من وقفت على كَلَامه من اَهْلِ اللُّغَة اِن الْمُرَاد بقوله يبْعَث فِیْ ثِيَابه الَّتِیْ قبض فِيْهَا

اَیْ فِیْ اَعماله قَالَ الْهَرَوِیُّ وَهٰذَا کحدیثه الآخر یبْعَث العَبْد علی مَا مَاتَ عَلَيْهِ قَالَ وَلَيْسَ قول من ذهب اِلَی الاکفان بشَیْءٍ لِاَنَّ الْمَيِّتَ اِنَّمَا یکفن بعد الْمَوْت......انتهی

قَالَ الْحَافِظُ وَفعل اَبِیْ سعید رَاوِی الْحَدِيْثِ یدلّ علی اِجرائه علی ظَاهره وَاَن الْمَيِّت یبْعَث فِیْ ثِیَابه الَّتِیْ قبض فِيْهَا وَفِی الصِّحَاحِ وَغَيْرِهَا اَن النَّاس یبعثون عُرَاة كَمَا سَيَأْتِیْ فِی الْفَصْلِ بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاللّٰه سُبْحَانَهٗ اعلم

❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: جب ان کی موت کا وقت قریب آیا' توانہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور وہ پہن لئے اور انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جن میں اس کا انتقال ہوا تھا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ایوب ہے' جو غافقی مصری ہے' امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس سے منکر روایات منقول ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے' امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

میں' جن بھی اہل لغت کے کلام سے واقف ہوا ہوں' ان سب نے یہی بات بیان کی ہے کہ یہاں روایت کے یہ الفاظ'' اس کے انہیں کپڑوں میں اسے زندہ کیا جائے گا' جس میں اس کا انتقال ہوا تھا''- یہاں کپڑوں سے مراد آدمی کے اعمال ہیں۔

ہروی بیان کرتے ہیں: یہ اس روایت کی مانند ہوگا' جس میں یہ مذکور ہے: آدمی کو اسی حالت پر زندہ کیا جائے گا' جس پر اس کا انتقال ہوا تھا' تاہم ان لوگوں کا موقف درست نہیں ہے' جو اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے مراد وہ کپڑا ہے' جس میں اسے کفن دیا جائے گا' کیونکہ میت کو کفن مرنے کے بعد دیا جاتا ہے......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' جو اس حدیث کے راوی ہیں' ان کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا ظاہری مفہوم مراد لیا جائے' کہ میت کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائیگا' جن میں ان انتقال ہوا تھا' صحاح اور دیگر کتابوں میں یہ بات مذکور ہے: ''لوگوں کو برہنہ ہونے کے عالم میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا'' جیسا کہ آگے چل کر ایک فصل میں یہ بات آرہی ہے' اگر اللہ نے چاہا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِی الْحَشْرِ وَغَيْرِهٖ

فصل: حشر اور دیگر امور کا بیان

5419 - وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بموعظة فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاة عُرَاة غرلًا كَمَا بدأنا اَوَّل خلق نعيده وَعدا علينا اِنَّا كُنَّا فاعلين (الانبياء) اَلا وَاِن اَوَّل الْخَلَائق يكسى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام اَلا وَاِنَّهٗ سيجاء بِرِجَال من اُمتِیْ فَيُؤْخَذ بهم ذَات الشمَال فَاَقُوْل يَا رب اَصْحَابِیْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوا بعْدك فَاَقُوْل كَمَا قَالَ العَبْد الصَّالح وَكنت عَلَيْهِم شَهِيدا مَا دمت فيهم اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيز الْحَكِيم (الْمَائِدَة) قَالَ فَيُقَالُ لِی اِنَّهُم لم يزَالُوا مرتدين على اَعْقَابهم مُنْذُ فَارَقْتهم زَاد فِیْ

رِوَايَةٍ: فَأَقُوْلُ سحقا سحقا-رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِهِ

الغرل بِضَم الْغَيْنِ الْمُعْجَمَة وَاسْكَان الرَّاء جمع اغرل وَهُوَ الأقلف

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا' (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کیا تھا' اسی طرح دوبارہ کریں گے' یہ ہم پر لازم وعدہ ہے' بے شک ہم ایسا کریں گے''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) خبردار! مخلوق میں' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا' انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے؟ کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا؟ تو میں وہی بات کہوں گا' جو ایک نیک بندے نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن میں اِن الفاظ میں ہے:)

''میں ان پر گواہ تھا' جب تک میں اِن کے درمیان رہا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''غالب حکمت والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو مجھ سے کہا جائے گا: جب آپ اِن سے جدا ہوئے تھے' تو یہ ایڑیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ! دور ہو جاؤ!

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

لفظ الغرل یہ اغرل کی جمع ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

5420 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر النَّاس حُفَاة عُرَاة غرلًا قَالَت عَائِشَة فَقُلْتُ الرِّجَال وَالنِّسَاء جَمِيعًا ينظر بَعْضُهُمْ إِلَى بعض قَالَ الْأَمر أَشد من أَن يهمهم ذَلِك-وَفِي رِوَايَةٍ من أَن ينظر بَعْضُهُمْ إِلَى بعض رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: کیا مرد اور عورت سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاملہ اس سے زیادہ سخت ہوگا کہ انہیں اس چیز کا خیال بھی آئے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5421 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر

5420-حُفَاة عُرَاة غرلًا حُفَاة عُرَاة غرلًا صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب : كيف الحشر - حديث:6172 صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة - حديث:5211 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأهوال' حديث:8775 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' البعث - حديث:2185

النَّاس يَوْمَ الْقِيَامَة عُرَاة حُفَاة فَقَالَت ام سَلَمَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ واسوأتاه ينظر بَعْضنَا اِلٰى بعض فَقَالَ شغل النَّاس قلت مَا شغلهم قَالَ نشر الصحائف فِيهَا مَثَاقِيل الذَّر وَمَثَاقِيل الْخَرْدَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ جسم' برہنہ پاؤں اٹھایا جائے گا' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو بڑی حیران کن بات ہوگی' کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی توجہ کہیں اور ہوگی' میں نے دریافت کیا: لوگوں کی توجہ کس طرف ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صحیفے کھول دیے جائیں گے' جن میں چیونٹی کے وزن جتنا حساب ہوگا' اور رائی کے دانے کے وزن جتنا حساب ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5422 - وَعَن سَوْدَة بنت زَمعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث النَّاس حُفَاة عُرَاة غرلًا قد الجمهم الْعرق وَبلغ شحوم الْاذان فَقُلْتُ يبصر بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ شغل النَّاس لكل امرىء مِنْهُم يَوْمَئِذٍ شَأْن يُغْنِيه (عبس)-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا' ان کا پسینہ نکلا ہوا ہوگا' جو ان کے کانوں کی لو تک پہنچ رہا ہوگا' میں نے دریافت کیا: کیا لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی توجہ اور طرف ہوگی' ہر شخص کو ایسی پریشانی ہوگی' جو اسے بے نیاز کر دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5423 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حُفَاة عُرَاة فَقَالَت امْرَاَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكيف يرى بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ اِن الْاَبْصَار شاخصة فَرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يستر عورتي قَالَ اللَّهُمَّ استُرْ عورتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ سعيد بن الْمَرْزُبَان وَقد وثق

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم اٹھایا جائے گا' ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کیا ہوگا' جب ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہیں اُٹھی ہوئی ہوں گی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' تو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میری شرم گاہ پر پردہ رکھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کی شرم گاہ کو پردے میں رکھنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی سعید بن مرزبان ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5424 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم

الْقِيَامَة على اَرْض بَيْضَاء عفراء كقرصة النقى لَيْسَ فِيهَا علم لاحد-وَفِى رِوَايَةٍ قَالَ سهل اَوْ غَيره لَيْسَ فِيهَا معلم لاحد-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

العفراء هِىَ الْبَيْضَاء لَيْسَ بياضها بالناصع النقى هُوَ الْخبز الْاَبْيَض والمعلم بِفَتْح الْمِيم مَا يَجْعَل علما وعلامة للطريق وَالْحُدُود وَقِيلَ المعلم الْاَثر وَمَعْنَاهُ اَنَّهَا لم توطا قبل فَيكون فِيهَا اثر اَوْ عَلامَة لاحد

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو سفید' غیر چمک دار' زمین پر زندہ کیا جائے گا' جو سفید آٹے کی روٹی کی مانند ہوگی' اس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سہل' یا کسی اور راوی نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:''اس میں کسی شخص کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''- یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ''العفراء'' سے مراد ایسی سفیدی ہے' جس کی سفیدی میں چمک نہ ہو' لفظ''النقی'' سے مراد سفید آٹے کی روٹی ہے' لفظ ''معلم'' سے مراد وہ چیز ہے' جسے نشان اور راستے کی علامت' یا حد بندی کی علامت قرار دی جائے' ایک قول کے مطابق معلم کا مطلب اثر (یعنی نشان) ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس زمین پر' اس سے پہلے پاؤں نہیں دیا گیا ہوگا کہ وہاں کسی کا نشان' یا علامت بنتی۔

5425 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يحشرُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّم (الفرقان) ايحشر الْكَافِر عَلٰى وَجهه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ الَّذِىْ اَمْشَاهُ على الرجلَيْنِ فِى الدُّنْيَا قَادر على اَن يمشِيه عَلٰى وَجهه قَالَ قَتَادَة حِيْن بلغه بَلٰى وَعزة رَبنَا رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

تو کیا کافر کو اس کے چہرے کے بل اٹھایا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ذات' جو دنیا میں آدمی کو دو پاؤں پر چلانے پر قدرت رکھتی ہے' کیا وہ اسے چہرے کے بل چلانے کی قدرت نہیں رکھتی ہوگی؟

قتادہ کے بارے میں یہ مشہور ہے: جب ان تک یہ بات پہنچی' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ہمارے پروردگار کے غلبے کی قسم (یعنی ایسا ہو سکتا ہے)- یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5425-صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن' سورة البقرة - باب قوله : الذین یحشرون علی وجوههم إلی جهنم أولئك شر' حدیث:4487صحیح مسلم - کتاب صفة القیامة والجنة والنار' باب یحشر الکافر علی وجهه - حدیث:5127المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر' من تفسیر سورة الفرقان - حدیث:3452صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذکر الإخبار عن وصف ما یحشر الکفار به - حدیث:7431السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' سورة الفرقان - قوله تعالی : الذین یحشرون علی وجوههم إلی جهنم' حدیث:10925مسند أحمد بن حنبل مسند أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه - حدیث:12484مسند عبد بن حمید - مسند أنس بن مالك' حدیث:1183مسند أبی یعلی الموصلی - سعید بن سنان' حدیث:4163

5426 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة ثَلَاثَة اَصْنَاف صنفا مشَاة وَصِنْفًا ركبانا وَصِنْفًا على وُجُوْههم قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يَمْشُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِن الَّذِىْ اَمْشَاهُم على اَقْدَامهم قَادر على اَن يُمشيهمْ على وُجُوْهِهِمْ اما اِنَّهُم يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كل حدب وَشَوْك -رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' لوگوں کو تین قسموں میں اٹھایا جائے گا' ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی' ایک سوار ہو کر چلنے والوں کی ہوگی اور ایک قسم چہروں کے بل چلنے والوں کی ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ذات جو انہیں پاؤں پر چلاتی ہے' وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلائے' البتہ وہ اپنے چہروں کے ذریعے ہر رکاوٹ اور کانٹے سے بچنے کی کوشش کریں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5427 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تحشرُوْنَ رجَالًا وركبانا وَتجرُوْنَ على وُجُوْهكُم -رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ بہز بن حکیم نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگوں کو' پیادہ اور سوار ہونے کے عالم میں اٹھایا جائے گا' اور تمہیں چہروں کے بل چلایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5428 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن الصَّادِق المصدوق حَدثنِىْ اَن النَّاس يحشرُوْنَ ثَلَاثَة اَفْوَاج فوجا راكبين طاعمين كاسين وفوجا تسحبهم الْمَلَائِكَة على وُجُوْهِهِمْ وتحشرهم النَّار وفوجا يَمْشُوْنَ ويسعون......الحَدِيْثِ- رَوَاهُ النَّسَائِىّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کو تین قسم کے گروہوں میں اٹھایا جائے گا' ایک گروہ سوار ہوگا' انہیں کھانے کے لئے بھی ملے گا' اور لباس بھی ہوگا' ایک گروہ وہ ہے' جنہیں فرشتے' چہروں کے بل گھسیٹ کر لے جائیں گے اور ان کا انجام جہنم ہوگا' اور ایک گروہ وہ ہوگا' جو چلے گا' اور دوڑے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5429 - وَرُوِىَ عَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة نَاسا فِىْ صور الذَّر يطؤهم النَّاس بأقدامهم فَيُقَالُ مَا هٰؤُلَاءِ فِىْ صور الذَّر فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ المتكبرُوْنَ فِى الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھائے گا' لوگ اپنے پاؤں کے ذریعے انہیں روندیں گے تو دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جو چیونٹیوں کی شکل میں ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا: یہ لوگ دنیا میں تکبر کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5430 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحشر المتكبرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِ فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهُ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم مَعَ غَرِيْبِهٖ فِي الْكَبِيْر

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن' تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا' جو انسانی شکل میں ہوں گے' انہیں ہر طرف سے ذلت ڈھانپ لے گی' انہیں ہانک کر جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا' اس کا نام ''بولس'' ہوگا' اور سب سے زیادہ آگ ان پر غالب آئے گی اور انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ) یعنی طینۃ الخبال پلایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے اس کے غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5431 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة على ثَلَاث طرائق راغبين وراهبين وَاثْنَان على بعير وَثَلَاثَة على بعير وَاَرْبَعَة على بعير وَعشرَة على بعير ويحشر بَقِيَّتهمْ النَّار تقيل مَعَهم حَيْثُ قَالُوْا وتبيت مَعَهم حَيْثُ باتوا وتصبح مَعَهم حَيْثُ اَصْبَحُوا وتمسي مَعَهم حَيْثُ اَمْسوا-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم-الطرائق جمع طَرِيقَة وَهِي الْحَالة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' لوگوں کو تین قسم کے طبقوں میں اٹھایا جائے گا' کچھ لوگ رغبت رکھنے والے ہوں گے' کچھ لوگ دوڑنے والے ہوں گے' دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' تین آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' چار آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' دس آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' اور ان کے باقی کے افراد کو جہنم میں اکٹھا کیا جائے گا' وہ ان کے ساتھ رہی گے' جہاں وہ رہیں گے' وہ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' جہاں وہ رات بسر کریں گے' وہ ان کے ساتھ صبح کرے گی' جہاں وہ صبح کریں گے' وہ ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے''۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ الطرائق یہ لفظ طریقہ کی جمع ہے' اور اس سے مراد حالت ہے۔

5432 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعرق النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يذهب فِي الْاَرْض عرقهم سَبْعِيْنَ ذِرَاعا وَاِنَّهٗ يلجمهم حَتّٰى يبلغ آذانهم-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن لوگوں کا پسینہ نکلے گا' یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر بالشت تک (بلند) ہو جائے گا' اور اس پسینے کی ان لوگوں کو لگام ڈالی جائے گی جو ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5433 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ (المطففين) قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا وَصَحَّحَ الْمَرْفُوْعَ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے پسینے میں کھڑا ہوگا' جو اس کے نصف کان تک آ رہا ہوگا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے موقوف اور "مرفوع" روایت کے طور پر' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے "مرفوع" حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

5434 - وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ - قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ مَسَافَةَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِيْلَ الَّتِيْ تُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

❀ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب آ جائے گا' یہاں تک کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو وہ ایک میل جتنا دور محسوس ہوگا"۔

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ایک "میل" سے مراد زمین کی مسافت ہے' یا "میل" سے مراد وہ سلائی ہے جس کے ذریعے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا' اور کسی کا گھٹنوں تک ہوگا' کسی کا پشت تک ہوگا' کسی کو پسینے کی لگام ڈالی گئی ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ساتھ اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5435 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْاَرْضِ فَيَعْرَقُ النَّاسُ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرَقُهُ عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلَى الْعَجُزِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسَطَهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَلْجَمَهَا فَاهُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ هٰكَذَا

وَمِنهُم من یغطیه عرقه وَضرب بِیَدِہٖ وَاَشَارَ وَامر یَدہ فَوق رَاسه من غیر اَن یُصِیب الرَّاس دور رَاحَته یَمِینا وَشمَالا - رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سورج' زمین کے قریب ہو جائے گا' اورلوگوں کو پسینہ آ جائے گا' تو لوگوں میں کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی نصف پنڈلی تک آ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی پشت تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے پہلو تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے کندھوں تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی گردن تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہونگے جن کا ان کے درمیان تک پہنچ رہا ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے منہ میں اس کی لگام ڈال دی جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو آپ ﷺ نے اس طرح اشارہ کیا' کچھ ایسے ہونگے' جن کا پسینہ انہیں ڈھانپ لے گا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر پھیرا' البتہ آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں' دائیں ہتھیلی اور بائیں ہتھیلی سر کو نہیں لگائیں۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5436 - وَعَن عبد الْعَزِیز الْعَطَّار عَن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ لَا اعلمہُ اِلَّا رَفعه قَالَ لم یلق ابْن آدم شَیْئا مُنْذُ خلقه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَشد عَلَیْهِ من الْمَوْت ثُمَّ اِن الْمَوْت اَهْوَن مِمَّا بعده وَاِنَّهُم لیلقون من هول ذٰلِكَ الْیَوْم شدَّة حَتّٰی یلجمهم الْعرق حَتّٰی اِن السفن لَو اُجریت فِیهِ لجرت

رَوَاہُ اَحْمد مَرْفُوْعا بِاخْتِصَار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط علی الشَّك هٰكَذَا وَاللَّفْظ لَهٗ واسنادهما جید

❀❀ عبدالعزیز عطار نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے' اس کے بعد' اس نے کبھی بھی کسی ایسی چیز کا سامنا نہیں کیا ہوگا' جو اس کے لئے موت سے زیادہ سخت ہو' اور بعد کی صورت حال کے مقابلے میں' موت زیادہ آسان ہوگی' وہ اس دن ایسی ہولناکیوں کا سامنا کریں گے کہ آدمی کو پسینہ کی لگام ڈالی جائے گی' اور پسینہ اتنا ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں' تو وہ بھی چل جائیں''

یہ روایت امام احمد نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں اسی طرح شک کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں البتہ ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

5437 - وَعَن عَبْد اللّٰه بْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ الْاَرْض کلهَا نَار یَوْم الْقِیَامَة وَالْجنَّة من وَرَائهَا کواعبها واکوابها وَالَّذِی نفس عبد اللّٰه بِیَدِہٖ اِن الرجل لیفیض عرقا حَتّٰی یسیح فِی الْاَرْض قامته ثُمَّ یرْتَفع حَتّٰی یبلغ اَنفه وَمَا مَسّه الْحساب قَالُوْا مِم ذٰلِكَ یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ مِمَّا یری النَّاس یلقون

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَاد جید قوی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن' پوری زمین آگ کی ہوگی' جنت اس سے پرے ہوگی' اس کے پیالے اور برتن ہوں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں عبداللہ کی جان ہے' آدمی اتنا زیادہ پسینہ بہائے گا کہ وہ زمین میں اس کی قامت جتنا ہو جائے گا' پھر وہ اور بلند ہو کر اس کی ناک تک آ جائے گا' حالانکہ ابھی اس کو حساب نے چھوا بھی نہیں ہوگا' لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ لوگ جو صورت حال دیکھیں گے (اس کے خوف کی وجہ سے یہ صورت حال ہوگی)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5438 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل ليلجمه العرق يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ يَا رب ارحني وَلَوْ اِلَى النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا اِن الْكَافِر -وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ الْفضل بن عِيسَى وَهُوَ واه عَن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعرق ليلزم الْمَرْء فِي الْموقف حَتّٰى يَقُوْلُ يَا رب ارسالك بِي اِلَى النَّار اَهْون عَلَيّ مِمَّا اجد وَهُوَ يعلم مَا فِيهَا من شدَّة الْعَذَاب -وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' کسی بندے کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے راحت عطا فرما دے' خواہ جہنم کی طرف ہی بھیج دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے' اور ان کے حوالے سے امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کافر کو''

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے فضل بن عیسیٰ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے' ابن منکدر کے حوالے سے' یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محشر میں آدمی کا پسینہ آدمی کے ساتھ ہوگا' یہاں تک کہ آدمی یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے جہنم کی طرف بھیج دے تو یہ میرے نزدیک اس سے ہلکا ہوگا' جس صورت حال کا میں سامنا کر رہا ہوں' حالانکہ وہ یہ بات جانتا ہوگا کہ جہنم میں بھی شدید عذاب ہوگا''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5439 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْم يَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمين (المطففين) مِقْدَار نصف يَوْم من خمسين الف سنة فيهون ذٰلِكَ على الْمُؤْمِن كتدلي الشَّمْس للغروب اِلَى اَن تغرب -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس دن کا نصف' پچاس ہزار سال کا ہوگا' اور وہ مومن کے لئے اتنا آسان ہوگا' جس طرح سورج غروب ہونے کے قریب ہو' تو اس وقت سے لے کر' سورج کے غروب ہونے تک' جو وقت ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5440 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يَوْمًا كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة فَقيل مَا اطول هٰذَا الْيَوْم قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نفسِی بِيَدِهٖ اِنَّهٗ ليخفف على الْمُؤمن حَتّٰى يكون اخف عَلَيْهِ من صَلَاة مَكْتُوبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ ایک ایسا دن ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' عرض کی گئی: یہ تو بہت طویل دن ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' وہ مومن کے لئے اتنا مختصر ہوگا' کہ اس کے لئے فرض نماز کے وقت سے بھی زیادہ مختصر ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5441 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجتمعون يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَال اَيْنَ فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة ومساكينها فَيقُوْمُوْنَ فَيُقَال لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتليتنا فصبرنا وَوليت الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صدقتم قَالَ فَيدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل النَّاس وَتبقى شدَّة الْحساب على ذَوی الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان قَالُوْا فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ تُوضَع لَهُمْ كراسی من نور ويظلل عَلَيْهِم الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم اقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ اَن الْفُقَرَاء يدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِخَمْسِمِائَة عَام وَتقدم ذٰلِكَ فِی الْفقر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ قیامت کے دن اکٹھے ہوگے' تو دریافت کیا جائے گا: اس امت کے مسکین اور غریب لوگ کہاں ہیں؟ تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں آزمائش کا شکار کیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا' تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو دی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو وہ لوگ دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور (دنیا کے) مالدار لوگ اور غلبہ رکھنے والے لوگوں پر حساب کی شدت باقی رہے گی (راوی بیان کرتے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: اس وقت اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے نور سے بنی ہوئی کرسیاں رکھی جائیں گی' اور ان پر بادل سایہ کرلے گا' اور اہل ایمان کے لئے وہ دن (یعنی قیامت کا دن' دنیا کے حساب سے) ایک دن کی ایک گھڑی جتنا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہ روایت اس سے پہلے فقرے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5442 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجمع الله الْاَوَّلين والآخرين لميقات يَوْمٍ مَعْلُوم قياما اَرْبَعِيْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء قَالَ وَينزل الله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ظلل من الْغَمَام من الْعَرْش اِلَى الْكُرْسِيّ ثُمَّ يُنَادى مُنَاد ايها النَّاس ألم ترضوا من ربكُمُ الَّذِىْ خلقكُمْ ورزقكم وامركم اَن تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اَن يولى كل اِنْسَان مِنْكُمْ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الدُّنْيَا اَلَيْسَ ذٰلِكَ عدلا من ربكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَينْطَلق كل قوم اِلٰى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ويتولون فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ ويمثل لَهُمْ اَشباه مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَمنهمْ من يَنْطَلق اِلَى الشَّمْس وَمِنْهُم من يَنْطَلق اِلَى الْقَمَر والأوثان من الْحِجَارَة وَاَشْبَاه مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ قَالَ ويمثل لمن كَانَ يعبد عِيسَى شَيْطَان عِيسَى ويمثل لمن كَانَ يعبد عُزَيْرًا شَيْطَان عُزَيْر وَيبقى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمته قَالَ فيتمثل الرب تبَارَك وَتَعَالٰى فيأتيهم فَيَقُوْلُ مَا لكم لَا تنطلقون كَمَا انْطَلقَ النَّاس قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ إن لنا اِلٰهًا مَا رَاَيْنَاهُ فَيَقُوْلُ هَلْ تعرفونه اِن رَاَيْتُمُوْهُ فَيَقُوْلُوْنَ اِن بَيْننَا وَبَيْنه عَلَامَة اِذا رأيناها عرفناها قَالَ فَيَقُوْلُ مَا هِيَ فَيَقُوْلُوْنَ يكْشف عَن سَاقه فَعِنْدَ ذٰلِكَ يكْشف عَن سَاقه فيخر كل من كَانَ مُشْركًا يرائي لظهره وَيبقى قوم ظُهُوْرهمْ كصياصي الْبَقر يُرِيْدُوْنَ السُّجُود فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ وَقد كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُود وهم سَالِمُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمنهمْ من يعْطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْنَ اَيْدِيهم وَمِنْهُم من يعْطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يعْطى مثل النَّخْلَة بِيَدِهِ وَمِنْهُم من يعْطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخرهم رجلا يعْطى نوره على اِبْهَام قدمه يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَاِذَا اَضَاء قدمه قدم وَاِذَا أطفىء قَامَ قَالَ والرب تبَارَك وَتَعَالٰى أمامهم حَتّٰى يمر بهم اِلَى النَّار فَيبقى اَثَره كَحَد السَّيْف قَالَ فَيَقُوْلُ مروا فيمرُّوْنَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوَاكِب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتّٰى يمر الَّذِىْ يعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو عَلٰى وَجهه وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ تجر يَد وَتعلق يَد وتجر رجل وَتعلق رجل وتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى يخلص فَاِذَا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَعْطَانِىْ مَا لم يُعْطِ اَحَدًا اِذْ أنجاني مِنْهَا بعد اِذْ رَاَيْتهَا قَالَ فَينْطَلق بِهِ اِلٰى غَدِيْر عِنْد بَاب الْجنَّة فيغتسل فَيَعُوْد اِلَيْهِ ريح اَهْلِ الْجنَّة وألوانهم فَيرى مَا فِي الْجنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُوْلُ رب أدخلني الْجنَّة فَيَقُوْلُ الله أتسأل الْجنَّة وَقد نجيتك مِنَ النَّار فَيَقُوْلُ رب اجْعَل بيني وَبَيْنهَا حِجَابًا حَتّٰى لَا أسمع حَسِيسهَا قَالَ فَيدْخل الْجنَّة وَيرى اَوْ يرفع لَهُ منزل اَمَام ذٰلِكَ كَاَن مَا هُوَ فِيْهِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ حلم فَيَقُوْلُ رب اَعْطِنِىْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ لَعَلَّكَ اِن اَعْطَيْته تسْأَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا أسأَل غَيره وَاَى منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى اَمَام

ذٰلِكَ منزلا كَانَ مَا هُوَ فِيهِ بِالنِّسبَةِ اِلَيهِ حلم قَالَ رب اَعْطِنِي ذٰلِكَ المنزل فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ لَعَلَّكَ اِن اَعْطيته تسْاَل غَيرہ فَيَقُوْلُ لَا وَعزّتك وَاى منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثُمَّ يسكت فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره مَا لَكَ لَا تسْاَلُ فَيَقُوْلُ رب قد سَاَلتك حَتّٰى استحييتك فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره الم ترض اَن اُعْطِيكَ مثل الدُّنيَا مُنذُ خلقتها اِلٰى يَوْم افنيتها وَعشرَة أضعافه فَيَقُوْلُ أتهزأ بِي وَاَنت رب الْعِزَّة قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّيْ على ذٰلِكَ قَادر فَيَقُوْلُ الحقني بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الحق بِالنَّاسِ قَالَ فَينطَلق يرمل فِي الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهٗ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيَقُوْلُ لَهٗ ارْفَعْ رَاْسك مَا لَكَ فَيَقُوْلُ رَاَيت رَبِّي اَوْ تراءى لي رَبِّي فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثُمَّ يَاْتِي رجلا فيتهيأ للسُّجُود لَهٗ فَيُقَالُ لَهٗ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيت اَنَّك ملك مِنَ الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدي اُلُف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ قَالَ فَينطَلق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهٗ بَاب الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها واغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا يستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِيْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا أعرض عَنْهَا إعراضة ازدادت فِيْ عينه سبعين ضعفا عَمَّا كَانَت قبل ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَهَا وَاللّٰه لقد ازددت فِيْ عَيْنِي سبعين ضعفا وَتقول لَهٗ وَاَنت لقد ازددت فِيْ عَيْنِي سبعين ضعفا فَيُقَالُ لَهٗ أشرف فيشرف فَيُقَالُ لَهٗ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصَرك قَالَ فَقَالَ لَهٗ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا ابْن أم عبد يَا كَعْب عَن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلا فَكيف أعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤمنِينَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت...... فَذكر الحَدِيْثِ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنيَا وَالطَّبَرَانِيّ من طرق اَحدهَا صَحِيح وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مخصوص دن میں اللہ تعالیٰ سب پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' اور وہ چالیس سال تک کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' اور وہ تقدیر کے فیصلے کے منتظر ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ بادلوں کے سائے میں' عرش سے کرسی کی طرف نزول فرمائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے پروردگار سے راضی نہیں تھے؟ جس نے تمہیں پیدا کیا' تمہیں رزق عطا کیا' اور اس نے تمہیں یہ حکم دیا کہ تم اس کی عبادت کرو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' اب تم میں سے ہر ایک اس کے ساتھ چلا جائے' جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتا تھا' کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے عدل نہیں ہے؟ وہ لوگ کہیں گے: جی ہاں! تو ہر قوم اس کی طرف چلی جائے گی' جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی' اور جس کے ساتھ وہ دنیا میں تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ جس چیز کی عبادت کیا کرتے تھے' ان کے سامنے ان چیزوں کو ایک وجود کی شکل میں رکھا جائے گا' تو کچھ لوگ سورج کی طرف چلے جائیں گے' کچھ چاند کی طرف چلے جائیں گے' کچھ پتھر سے بنے ہوئے بتوں کی طرف چلے جائیں گے' اور اس طرح کی دیگر چیزوں کی طرف چلے جائیں گے' جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے' ان کے لئے شیطان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی شکل دے دی

جائے گی اور جو لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لئے شیطان کو حضرت عزیر علیہ السلام کی سی شکل دے دی جائے گی۔
پھر حضرت محمد ﷺ اور اُن کی امت باقی رہ جائیں گے تو پروردگار مثالی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم لوگ کیوں نہیں جاتے؟ جس طرح دوسرے لوگ چلے گئے ہیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ لوگ کہیں گے: ہمارا ایک پروردگار ہے جسے ہم نے دیکھا نہیں ہے پروردگار فرمائے گا: اگر تم اسے دیکھ لو تو کیا تم اسے پہچان لو گے؟ تو وہ کہیں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک مخصوص علامت ہے جب ہم اسے دیکھیں گے تو اسے پہچان لیں گے تو پروردگار فرمائے گا: وہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے: اُس کی پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو اسی وقت ہی اُس کی پنڈلی سے پردہ ہٹا دیا جائے گا تو اس وقت ہر وہ شخص جو شرک ہوگا وہ اپنی پشت کو جھکانے کی کوشش کرے گا اور کچھ لوگ ایسے باقی رہ جائیں گے جن کی پشتیں گائے کے سینگوں کی طرح ہوں گی (جو ہل نہیں سکیں گی) وہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں سجدے کی دعوت دی گئی ہوگی وہ ویسے ہی رہیں گے پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اٹھاؤ! وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔
پروردگار اُن کے اعمال کے حساب سے انہیں ان کا نور عطا کرے گا کسی کو بڑے پہاڑ جتنا نور دیا جائے گا وہ اس کے سامنے چلے گا کسی کو اس سے کم نور دیا جائے گا کسی کو کھجور کے درخت جتنا نور دیا جائے گا کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے جو آخری فرد ہوگا اسے اس کا نور دیا جائے گا جو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا وہ کبھی جل اٹھے گا اور کبھی بجھ جائے گا اور جب اس کا پاؤں روشن ہوگا تو وہ چل پڑے گا جب وہ نور بجھ جائے گا تو وہ ٹھہر جائے گا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار ان سے آگے ہوگا یہاں تک کہ ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو اس کا نشان تلوار کی دھار کی طرح رہ جائے گا۔
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار فرمائے گا: تم لوگ (پل صراط پر سے) گزرو! تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے کچھ ایسے گزریں گے جیسے پلک جھپکتی ہے ان میں سے کچھ لوگ بجلی کی مانند گزریں گے کچھ لوگ بادل کی مانند گزریں گے کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح تارہ ٹوٹتا ہے کچھ لوگ یوں گزریں گے جیسے ہوا ہوتی ہے کچھ یوں گزریں گے جیسے گھوڑا دوڑتا ہے کچھ یوں دوڑیں گے جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا جس کا نور اُس کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہوگا وہ اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے بل (گھسٹتا ہوا) گزرے گا وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے چمٹے گا اپنے پاؤں کے ذریعے کھینچے گا اپنے پاؤں کے ذریعے چمٹے گا (یعنی گھسٹ کر گزرے گا) اس کے اطراف کو آگ لگ رہی ہوگی وہ اسی طرح رہے گا آخر کار نجات پالے گا جب وہ نجات پالے گا تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس نے مجھے عطا کیا ہے اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کیا کہ میں نے اسے (یعنی جہنم کو) دیکھا اور پھر اس (پروردگار) نے مجھے اس (جہنم) سے نجات عطا کر دی''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جائے گا جنت کے دروازے کے قریب موجود کنویں کے پاس آئے گا وہاں غسل کرے گا تو دوبارہ اہل جنت کی خوشبو اور رنگینیاں اس کی طرف لوٹ آئیں گی تو وہ دروازے کی درز میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں ہیں تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے ہو؟ جبکہ میں تمہیں جہنم سے نجات دے چکا ہوں تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ڈال دے تاکہ میں اس کی آہٹ بھی نہ سن سکوں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تو وہ دیکھے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے اپنے سامنے ایک رہائش گاہ دکھائی دے گی' تو پہلے وہ جس صورت حال میں تھا' اس کے مقابلے میں' وہ خواب محسوس ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ رہائش گاہ مجھے عطا کر دے' پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی' تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگو گے' وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار وہ چیز اسے عطا کر دے گا' وہ وہاں رہنے لگے گا' پھر وہ اس سے آگے ایک اور رہائش گاہ دیکھے گا' جو پہلی والی کی بہ نسبت خواب کی طرح محسوس ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے یہ رہائشگاہ دیدے! پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی' تو تم اس کی بجائے کچھ اور مانگو گے' وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! اس سے زیادہ خوبصورت رہائشگاہ اور کیا ہو سکتی ہے تو وہ اسے دے دی جائے گی وہ اس میں رہنا شروع کرے گا' اور وہ خاموش رہے گا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے' کہ اب مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔

تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ دنیا کو جس دن میں نے پیدا کیا تھا' اُس دن سے لے کر جس دن میں نے اسے فنا کیا' اُس دن تک جتنا کچھ بھی دنیا میں آیا ہے' اس کی مانند' میں تمہیں دے دوں' اور اس کا مزید دس گنا بھی دے دوں؟ تو وہ عرض کرے گا: کیا تو میرے ساتھ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی نہیں! میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں' تو وہ بندہ عرض کرے گا: مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دے! تو پروردگار فرمائے گا: تو ان لوگوں کے ساتھ مل جا! تو وہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا' یہاں تک کہ وہ جب لوگوں کے قریب پہنچے گا' تو اس کے سامنے موتی کا ایک محل آئے گا' تو وہ سجدے میں گر جائے گا' پروردگار اس سے فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) میرا پروردگار مجھے نظر آیا ہے' تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہاری ایک رہائشگاہ (کا نور) ہے۔

پھر وہ ایک شخص کے پاس آئے گا' تو اس کے سامنے سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! وہ بندہ کہے گا: میرا خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو' تو وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تو تمہارا ایک منشی اور تمہارا ایک غلام ہوں' میرے ماتحت ایک ہزار ملازم ہیں' جن کا میں نگران ہوں' پھر وہ شخص آگے جائے گا' یہاں تک کہ اس کے محل کا دروازہ اس کے لئے کھولا جائے گا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ محل کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس کے اندر ہی اس محل کی چھت' دروازے' غلاف اور کنجیاں ہوں گی' ان میں سے سبز رنگ کا ایک (حصہ) اس کے سامنے آئے گا' جس کے اندر سرخ رنگ ہوگا' اس میں ستر دروازے ہوں گے' ہر ایک دروازہ ایک اور سبز حصے کی طرف جاتا ہوگا' جو اندر سے کھوکھلا ہوگا' اور ہر حصہ' دوسرے حصے سے مختلف ہوگا' ہر حصے میں پلنگ ہوں گے' بیویاں ہوں گی' ملازم ہوں گے' جن میں سے سب سے قریب حور عین ہوگی' جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے اور اس کی پنڈلی کا گودا' اُن کے اندر سے بھی نظر آتا ہوگا' اس کا جگر' آدمی کا آئینہ ہوگا' آدمی کا جگر اس کا آئینہ ہوگا' جب وہ اس سے رُخ پھیرے گا' تو اسی دوران اس کی نگاہوں میں حور کی خوبصورتی ستر گنا زیادہ ہو چکی ہوگی' جو اس سے پہلے تھی' تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم میری نگاہ میں تم ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو چکی ہو' حور کہے گی: تم بھی میری نگاہ میں' ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو چکے ہو' پھر اس سے کہا جائے گا: تم جھانک

کر دیکھو اوہ جھانک کر دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو برس کی فاصلے تک ہے' جو نگاہ کی مسافت ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے کعب! کیا تم نے سنا ہے؟ کہ جو ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ اہل جنت میں سے جس کا سب سے کمتر مرتبہ ہے' اس کا کیا عالم ہوگا' تو پھر اس شخص کیا عالم ہوگا' جو سب سے بلند مرتبے کا ہوگا' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! اس کو تو وہ چیزیں ملیں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں' اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اس کو امام ابن ابو دنیا نے اور امام طبرانی نے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک حوالہ مستند ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِیْ ذکر الْحساب وَغَیْرِہ

فصل: حساب اور دیگر امور کا تذکرہ

5443 - عَنْ اَبِیْ برزۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزول قدما عبد یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یسْأَل عَن اَربع عَن عمره فِیمَا افناه وَعَن علمه مَا عمل بِه وَعَن مَاله من اَیْن اكتسبهٔ وَفِیمَا انفقهٔ وَعَن جِسْمه فِیمَا ابلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' آدمی کے قدم اپنی جگہ سے' اس وقت تک نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' کہ اس نے عمر کس کام میں بسر کی؟ اس کا علم کہ اس نے پر اس کس حد تک عمل کیا؟ اس کا مال کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں پر اسے صرف کیا؟''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5444 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لن تزول قدما عبد یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یسْأَل عَن اَربع خِصَال عَن عمره فِیمَا افناه وَعَن شبابه فِیمَا ابلاه وَعَن مَاله من اَیْن اكتسبهٔ وَفِیمَا انفقهٔ وَعَن علمه مَاذَا عمل فِیهِ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آدمی کے قدم اس وقت تک (اپنی جگہ سے) نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' اس کی عمر کے بارے میں' کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کے مال کے بارے میں' کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں' کہ اس نے کتنا حاصل کیا اور کس حد تک عمل کیا؟''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5445 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نُوقِشَ الْحساب عذب فَقُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰه فَاَمَّا من اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوف يُحَاسب حسابا يَسِيرا وينقلب اِلٰى اَهله مَسْرُوْرا (الانشقاق) فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعرض وَلَيْسَ اَحَد يُحَاسب يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا هلك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا' اُسے عذاب دیا جائے گا' میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے ''تو جس شخص کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس سے آسان حساب لیا جائے گا' اور وہ اپنے اہل خانہ کی طرف خوش ہو کر جائے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف پیش کرنا ہے' قیامت کے دن جس شخص سے (تفصیلی) حساب لیا جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5446 - وَعَنِ ابْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نُوقِشَ الْحساب هلك-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5447 - وَعَنْ عتبَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رجلا يخر عَلٰى وَجهه من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم يَمُوْت هرما فِيْ مرضاة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِيَّة

❀❀ حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے' اس دن چہرے کے بل گر جائے (یعنی سجدے میں چلا جائے) جس دن وہ پیدا ہوا تھا' اور اس دن تک (سجدے میں رہے) جب اس کا انتقال ہو' تو قیامت کے دن' وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

5448 - وَعَنْ مُحَمَّد بن اَبِيْ عميرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسبهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رجلا خر عَلٰى وَجهه من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم يَمُوْت هرما فِيْ طَاعَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره ذٰلِكَ الْيَوْم ولود اَنه رد اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يزْدَاد من الْاَجر وَالثَّوَاب

5445-صحيح البخاري - كتاب العلم' باب من سمع شيئا فلم يفهمه فراجع فيه حتى يعرفه - حديث:102 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الانشقاق - حديث:11213 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4337

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاةُ الصَّحِيح

❀ حضرت محمد بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے لے کر اپنے انتقال کے دن تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے چہرے کے بل گر جائے تو اس دن (یعنی قیامت کے دن) وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش اسے دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تا کہ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5449 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يخرج لابْنِ آدم يَوْم الْقِيَامَة ثَلَاثَة دواوين ديوَان فِيهِ الْعَمَل الصَّالح وديوان فِيهِ ذنُوبه وديوان فِيهِ النعم من اللّٰه عَلَيْهِ فَيَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لأصغر نعْمَة اَحْسبهُ قَالَ فِي ديوَان النعم خذى ثمنك من عمله الصَّالح فتستوعب عمله الصَّالح ثُمَّ تنحى وَتقول وَعزَّتك مَا استوفيت وَتبقى الذُّنُوب وَالنعَم وَقد ذهب الْعَمَل الصَّالح فَإِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يرحم عبدا قَالَ يَا عَبدِي قد ضاعفت لَك حَسَنَاتك وتجاوزت عَن سيئاتك اَحْسبهُ قَالَ ووهبت لَك نعمى

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت کے دن انسان کے لئے تین دیوان لائے جائیں گے ایک دیوان میں اس کے نیک عمل کا حساب ہوگا ایک دیوان میں اس کے گناہوں کا حساب ہوگا اور ایک دیوان میں اس پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حساب ہوگا تو پروردگار اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا: تم اس سے حساب لے لو! (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) نعمتوں والے دیوان (میں سے اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا:) تم اس کے نیک عمل میں سے اپنی قیمت حاصل کر لو تو وہ نعمت اس شخص کے تمام نیک عمل کو حاصل کر لے گی اور پھر ایک طرف ہو جائے گی اور پھر عرض کرے گی: تیری عزت کی قسم ہے! میں نے پوری وصولی نہیں کی ابھی اس شخص کے گناہ اور باقی نعمتیں باقی ہوں گے اور اس کے تمام نیک عمل رخصت ہو چکے ہوں گے تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر رحم فرمانے کا ارادہ کرے گا تو فرمائے گا: اے میرے بندے! میں تجھے تیری نیکیوں کا کئی گنا عطا کرتا ہوں اور تیرے گناہوں سے درگزر کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) میں تجھے اپنی نعمتیں ہبہ کرتا ہوں"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5450 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا من الْحَبَشَة اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فضلتم علينا بالألوان والنبوة اَفَرَايْت اِن آمَنت بِمثل مَا آمَنت بِهِ وَعملت بِمثل مَا عملت بِهِ اِنِّي لكائن مَعَك فِي الْجنَّة فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم ثُمَّ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِله اِلَّا اللّٰه كَانَ لَهُ بهَا عهد عِنْد اللّٰه وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كتب لَهُ مائَة ألف حَسَنَة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ نهلك بعد هٰذَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِن الرجل ليجيء يَوْم الْقِيَامَة بِعَمَل

لو وضع على جبل لاثقله فتقوم النِّعمَة من نعم الله فتكاد تستنفد ذلك كله لولا ما يتفضل الله من رحمته ثم نزلت هَلْ أتى على الإنسان حين من الدهر لم يكن شيئًا مذكورًا (الانسان) الى قوله وَإِذَا رَأَيتَ ثُمَّ رَأَيتَ نعيما وملكا كبيرًا (الانسان) فقال الحبشي يا رسول الله وهل ترى عيني في الجنة مثل ما ترى عينك فقال النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم فبكى الحبشي حتى فاضت نفسه قال ابن عمر فانا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدليه في حفرته - رواه الطبراني من رواية ايوب بن عتبة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ لوگ اپنی رنگت اور نبوت کے حوالے سے ہم پر فضیلت رکھتے ہیں' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس چیز پر ایمان لے آؤں' جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں' اور اس طرح کا عمل کروں' جس طرح آپ عمل کرتے ہیں' تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

تو اس کلمے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے عہد ہوگا' اور جو شخص سبحان اللہ پڑھ لے' تو اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد ہم ہلاکت کا شکار کیسے ہو سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن ایک شخص عمل لے کر آئے گا' جو اتنا ہوگا کہ اگر اسے کسی پہاڑ پر رکھا جائے' تو اسے بھی بوجھل محسوس ہو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اُٹھے گی اور اس پورے عمل کو ختم کر دے گی' اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا فضل نہ ہو (تو وہ سب کچھ ختم ہو جائے گا) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا انسان پر وہ زمانہ نہیں گزرا' جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا'' ...... یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور جب تم نے دیکھا اور تم نے دیکھا' نعمت کو اور بڑی بادشاہی کو''

اس حبشی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میری آنکھیں بھی جنت میں وہی چیز دیکھیں گی' جو آپ کی آنکھیں دیکھیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو وہ حبشی رونے لگا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُسے قبر میں اتارا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایوب بن عتبہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5451 - وَرُوِىَ عَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبعث الله يَوْم الْقِيَامَة عبدا لا ذنب لَهُ فَيَقُوْلُ الله اى الامرين احب اليك ان اجزيك بعملك او بنعمتى عندك قَالَ يا رب انك تعلم انى لم اعصك قَالَ خذوا عبدى بنعمة من نعمى فما تبقى له حسنة الا استغرقتها تلك النِّعمَة فَيَقُوْلُ رب بنعمتك ورحمتك فَيَقُوْلُ بنعمتى ورحمتى - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایک ایسے بندے کو دوبارہ زندہ کرے گا' جس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دو صورتوں

میں سے کون سی صورت تمہیں زیادہ پسند ہے؟ ایک یہ کہ میں تمہیں تمہارے عمل کی جزا دے دوں؟ یا پھر اس نعمت کا حساب کروں جو تمہارے پاس تھی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری کبھی نافرمانی نہیں کی تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے عوض میں پکڑلو پھر اس شخص کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی تمام نیکیاں وہ نعمت حاصل کر لے گی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اپنی نعمت اور اپنی رحمت فرما! تو پروردگار فرمائے گا: میری نعمت اور میری رحمت (کے وسیلے سے تمہیں معاف کیا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5452 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خرج من عِنْدِي خليلي جِبْرِيْل آنِفا فَقَالَ يَا مُحَمَّد وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ إِن لله عبدا من عباده عبد الله خَمْسمِائَة سنة على رَأس جبل فِي الْبَحْر عرضه وَطوله ثَلَاثُوْنَ ذِرَاعا فِي ثَلَاثِينَ ذِرَاعا وَالْبَحْر مُحِيط بِهِ اَرْبَعَة آلَاف فَرسَخ من كل نَاحيَة وَاخرج لَهُ عينا عذبة بِعرْض الْاُصْبع تفيض بِمَاء عذب فيستنقع فِي اَسْفَل الْجَبَل وشجرة رمان تخرج لَهُ فِي كل لَيْلَة رمانة يتعبد يَوْمه فَإِذا اَمْسَى نزل فَأصَاب من الْوضُوء وَأخذ تِلْكَ الرمانة فَأكلهَا ثُمَّ قَامَ لصلاته فَسَأَلَ ربه عِنْد وَقت الْاَجَل اَن يقبضهُ سَاجِدا وَاَن لَا يَجْعَل للْاَرْض وَلَا لشَيْءٍ يُفْسِدهُ عَلَيْهِ سَبِيلا حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه وَهُوَ ساجد قَالَ فَفعل فَنحْن نمر عَلَيْهِ إِذا هبطنا وَإِذا عرجنا فنجد لَهُ فِي الْعلم اَنه يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة فَيُوقف بَيْن يَدي اللّٰه فَيَقُوْلُ لَهُ الرب ادخلُوا عَبدِي الْجنَّة برحمتي فَيَقُوْلُ رب بل بعملي فَيَقُوْلُ ادخلُوا عَبدِي الْجنَّة برحمتي فَيَقُوْلُ رب بل بعملي فَيَقُوْلُ اللّٰه قايسوا عَبدِي بنعمتي عَلَيْهِ وبعمله فتوجد نعْمَة الْبَصَر قد أحاطت بِعبَادة خَمْسمِائَة سنة وَبقيت نعْمَة الْجَسَد فضلا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ ادخلُوا عَبدِي النَّار فيجر إِلَى النَّار فينادي رب بِرَحْمَتك أدخلني الْجنَّة فَيَقُوْلُ ردُّوهُ فَيُوقف بَيْن يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا عَبدِي من خلقك وَلَم تَكُ شَيْئا فَيَقُوْلُ اَنْت يَا رب فَيَقُوْلُ من قواك لعبادة خَمْسمِائَة سنة فَيَقُوْلُ اَنْت يَا رب فَيَقُوْلُ من أنزلك فِي جبل وسط اللجة وَأخرج لَك المَاء العذب من المَاء المالح وَأخرج لَك كل لَيْلَة رمانة وَإِنَّمَا تخرج مرّة فِي السّنة وَسَأَلته اَن يقبضك سَاجِدا فَفعل فَيَقُوْلُ اَنْت يَا رب قَالَ فَذَلِكَ برحمتي وبرحمتي أدخلك الْجنَّة ادخلُوا عَبدِي الْجنَّة فَنعم العَبْد كنت يَا عَبدِي فَأدْخلهُ اللّٰه الْجنَّة قَالَ جِبْرِيْل إِنَّمَا الْاَشْيَاء برحمة اللّٰه يَا مُحَمَّد

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن سُلَيْمَان بن هرم عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے ہیں انہوں نے بتایا اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ پانچ سو سال تک ایک سمندر میں موجود ایک پہاڑ کی چوٹی پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا اس چوٹی کی لمبائی اور چوڑائی تیس بالشت جمع تیس بالشت تھی اور اس کے چاروں طرف چار ہزار فرسخ پر پھیلا ہوا سمندر تھا جو ہر طرف

موجود تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میٹھے پانی کا چشمہ نکالا تھا' جہاں سے میٹھا پانی نکلتا تھا' وہ پہاڑ کے نیچے والے حصے میں موجود تھا اور ایک انار کا درخت تھا' جو روزانہ اس کے لئے ایک انار پیدا کرتا تھا' وہ بندہ دن بھر عبادت کرتا رہتا تھا' جب شام ہوتی تھی' تو وہ نیچے اترتا تھا' پانی حاصل کرتا تھا اور انار لے کر اسے کھالیتا تھا' پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا' اس نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی: موت کے وقت سجدے کی حالت میں اس کی روح کو قبض کیا جائے' اور زمین کو یا کسی اور چیز کو یہ اختیار نہ دیا جائے کہ وہ اس کے جسم کو خراب کرے' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے' تو اس وقت بھی وہ بندہ سجدے کی حالت میں ہو' اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' ہم اس کے پاس سے گزرے' جب وہ جھک گیا تھا۔

پھر جب ہم اوپر گئے' تو ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ جب اسے قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا' تو پروردگار اس کے لئے فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے' پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو! وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے' تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اس پر جو نعمت کی ہے' اس کا اور اس کے عمل کا حساب کرلو' تو بینائی کی نعمت اس شخص کی پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی' اور باقی جسم کی نعمتیں ابھی باقی ہونگی' تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کر دو! اسے کھینچ کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو وہ بندہ پکار کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے وسیلے سے مجھے جنت میں داخل کر دے' پروردگار فرمائے گا: اسے واپس لے کر آؤ! اسے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ نہیں تھا' اس وقت تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' تو پروردگار فرمائے گا: پانچ سو سال کی عبادت کے لئے کس نے تجھے قوت عطا کی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' پروردگار فرمائے گا: سمندر کے درمیان میں کس نے تجھے پہاڑ پر رہنے کی جگہ دی؟ اور تیرے لئے میٹھے پانی کا چشمہ نمکین پانی کے درمیان میں سے نکالا؟ اور روزانہ تیرے لئے ایک نیا انار پیدا کیا' حالانکہ انار سال میں ایک مرتبہ پیداوار دیتا ہے؟ پھر تو نے کس سے یہ دعا کی تھی؟ کہ سجدے کی حالت میں وہ تیری روح قبض کرے تو اس نے ایسا ہی کیا تھا؟ تو بندہ عرض کرے گا: تو! تو پروردگار فرمائے گا: یہ سب میری رحمت کی وجہ سے تھا' اور میں اپنی رحمت کے وسیلے سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں (پھر فرشتوں کو حکم ہوگا:) تم لوگ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو' اے میرے بندے تم ایک اچھے بندے تھے' پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اشیاء اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے ہی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے سلیمان بن ہرم کے حوالے سے' محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5453 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انّهَا كَانَت تقول قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سددوا وقاربوا وَابْشِرُوا فَإِنَّهُ لن يدْخل اَحَدًا الْجَنَّة عمله قَالُوْا وَلَا انْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا انا إِلَّا اَن يتغمدني الله برحمته - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَغَيرهمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 'جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ سیدھے رہو! ٹھیک رہو اور یہ خوشخبری حاصل کرو کہ کوئی بھی شخص جنت میں اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں' البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5454 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يدْخل الْجَنَّةَ اَحَدٌ اِلَّا برحمة الله قَالُوْا وَلَا اَنْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنا اِلَّا اَن يتغمدني الله برحمته وَقَالَ بِيَدِهٖ فَوق رَاسه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ اَبِیْ مُوسَى وَالطَّبَرَانِیّ اَيْضًا من حَدِيْثِ اُسَامَة بن شريك وَالْبَزَّار اَيْضًا من حَدِيْثِ شريك بن طَارق بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی داخل ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی (رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوں گے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوؤں گا' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کو اپنے سر پر لے جا کر اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام احمد نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

5455 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتؤدن الْحُقُوق اِلٰى اَهلهَا يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يُقَاد للشاة الجلحاء من الشَّاة القرناء - رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِیّ

وَرَوَاهُ اَحْمد وَلَفْظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يقْتَص لِلْخلقِ بَعْضهمْ من بعض حَتّٰى للجماء من القرناء وَحَتّٰى للذرة من الذّرة - وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

الجلحاء الَّتِیْ لَا قرن لَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5454- صحيح البخاري - كتاب المرضى' باب تمني المريض الموت - حديث: 5357 صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى - حديث: 5143 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الأمر بالتشديد في الأمور وترك الاتكال على الطاعات' حديث: 349 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9641 مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 85 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6672

''قیامت کے دن' تمام حقوق' متعلقہ افراد کو ادا کیے جائیں گے' یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے' بغیر سینگ کی بکری کو قصاص دلوایا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخلوق کو ایک دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گا' یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے' اور ایک چیونٹی کو دوسری چیونٹی سے بدلہ دلوایا جائے گا''۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' لفظ الجلحاء اس سے مراد وہ بکری ہے' جس کے سینگ نہیں ہوتے۔

5456 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليختصمن كل شَیْءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی الشاتان فِيْمَا انتطحتا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِیْ سعيد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر چیز جھگڑا کرے گی' یہاں تک کہ دو بکریاں' جو ایک دوسرے کو سینگ مارتی تھیں' اس بارے میں جھگڑا کریں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اور امام ابویعلیٰ نے' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5457 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن رجلا من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جلس بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لی مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني وأضربهم وأشتمهم فكيف اَنا مِنْهُم فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحسب مَا خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اِيَّاهُم فَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم دون ذنوبهم كَانَ فضلا لَك وَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم بِقدر ذنوبهم كَانَ كفافا لَا لَك وَلَا عَلَيْك وَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم فَوق ذنوبهم اقْتصّ لَهُمْ مِنْك الْفضل الَّذِیْ بَقِی قبلك فَجعل الرجل يبكي بَيْنَ يَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويهتف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَك مَا تقْرَأ كتاب اللّٰه وَنَضَعُ الموازين الْقسْط لِيَوْم الْقِيَامَةِ فَلَا تظلم نفس شَيْئًا وَاِن كَانَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل اَتَيْنَا بهَا وَكفى بِنَا حاسبين (الْاَنْبِيَاء) فَقَالَ الرجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أجد شَيْئًا خيرا من فِرَاق هٰؤُلَاءِ يَعْنِیْ عبيده أشهدك اَنهم كلهم اَحْرَار

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان وَقد روی اَحْمد بن حَنْبَل هٰذَا الحَدِيْثِ عَن عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان...... انْتهى

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ متصلان وروَاتهما ثِقَات عبد الرَّحْمٰن هٰذَا يكنى اَبَا نوح ثِقَة احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَبَقِيَّة رجال اَحْمد ثِقَات احْتج بهم الْبُخَارِیّ وَمُسلم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب' آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ

میں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں تو میرا اُن کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ ان سے فرمایا: تم اس بات کا حساب لگاؤ کہ انہوں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہو یا جو نافرمانی کی ہو یا جو تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہو اُس کا اور جو تم نے انہیں سزا دی ہے اُس کا حساب کرلو اگر تو تمہاری انہیں دی ہوئی سزا اُن کے گناہ سے کم ہوگی تو یہ تمہاری طرف اضافی چیز ہوگی اگر تمہاری اُن کو دی ہوئی سزا اُن کے گناہ کے حساب سے ہوگی تو یہ برابری ہو جائے گی نہ تمہیں کچھ ملے گا اور نہ تمہارے ذمہ کچھ لازم ہوگا اور اگر تمہاری انہیں دی ہوئی سزا اُن کے گناہ سے بڑھ کر ہوگی تو انہیں تم سے بدلہ دلوایا جائے گا اس اضافی چیز کا جو تمہاری طرف باقی رہ گئی تھی تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر رونا شروع کردیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ تم نے اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پڑھی:

"قیامت کے دن ہم انصاف کے مطابق ترازو قائم کریں گے اور اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا خواہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں"

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کسی بھی چیز کو اس سے زیادہ بہتر نہیں پاتا کہ میں ان لوگوں سے علیحدگی اختیار کرلوں اس کی مراد اُس کے غلام تھے (پھر اس نے عرض کی:) میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس سے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کے طور پر ہی واقف ہیں امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے نقل کی ہے ..... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام احمد اور امام ترمذی کی اسناد متصل ہیں اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں عبدالرحمٰن نامی راوی کی کنیت ابونوح ہے یہ ثقہ ہے امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے امام احمد کے بقیہ راوی بھی ثقہ ہیں جن سے امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

5458 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَكَانَ بِيَدِهِ سواك فَدَعَا وصيفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰى استبان الْغَضَب فِي وَجهه فَخرجت أم سَلمَة اِلَى الحجرات فَوجدت الوصيفة وَهِي تلعب ببهمة فَقَالَت اَلا اَرَاك تلعبين بِهٰذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوك فَقَالَت لَا وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشيَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك-وَفِي رِوَايَة لَوْلَا الْقصاص لضربتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بأسانيد اَحدهَا جيد

❀❀ سیدہ ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے آپ ﷺ کے دست مبارک میں مسواک موجود تھی آپ ﷺ نے اپنی یا شاید سیدہ ام سلمہ ؓ کی خادمہ کو آواز دی (اس نے کوئی جواب نہیں دیا) تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے سیدہ ام سلمہ ؓ نکل کر حجروں کی طرف گئیں تو انہوں نے خادمہ کو بکری کے بچے کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا تو یہ فرمایا: کیا تمہیں یہ پتہ نہیں ہے؟ تم یہاں بکری کے بچے کے ساتھ کھیل رہی ہو اور نبی اکرم ﷺ تمہیں بلارہے

ہیں اس خادمہ نے (نبی اکرم ﷺ سے) کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر (قیامت کے دن کے) بدلے کا خوف نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں تکلیف پہنچائی تھی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اگر قصاص نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں مارنا تھا"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

5459 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مملوكه سَوْطًا ظلما اقتصّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَة-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر ایک کوڑا مارے گا' تو قیامت کے دن اُس سے بدلہ دلوایا جائے گا"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ انيس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر اللّٰه الْعباد يَوْمَ الْقِيَامَة اَوْ قَالَ النَّاس عُرَاة غرلًا بهما قَالَ قُلْنَا وَمَا بهما قَالَ لَيْسَ مَعَهم شَیْءٌ ثُمَّ يناديهم بِصَوْت يسمعهُ من بعد كَمَا يسمعهُ من قرب اَنا الديَّان اَنا الْملك لَا يَنْبَغِي لاحد من اَهْلِ النَّارِ اَن يدْخل النَّار وَله عِنْد اَحَد من اَهْلِ الْجنَّة حق حَتّٰى اقصه مِنْهُ وَلَا يَنْبَغِي لاحد من اَهْلِ الْجنَّة اَن يدْخل الْجنَّة ولاحد من اَهْلِ النَّارِ عِنْده حق حَتّٰى اقصه مِنْهُ حَتّٰى اللَّطْمَة قَالَ قُلْنَا كَيفَ وَاِنا نَاتِی عُرَاة غرلًا بهما قَالَ الْحَسَنَات والسيئات-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ بندوں کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اور 'بہم' حالت میں زندہ کرے گا' راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: 'بہم' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی' پھر وہ ان سے ایسی آواز میں خطاب کرے گا کہ جیسے دور کا آدمی بھی' اُسی طرح سن لے گا' جس طرح قریب کا فرد سن سکتا ہوگا' پروردگار فرمائے گا: میں "دیان" ہوں' میں بادشاہ ہوں' اہل جہنم میں سے کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے' جبکہ اس نے اہل جنت میں سے کسی کا حق دینا ہو' جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوا دیتا' اور اہل جنت میں سے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے' جبکہ اس نے اہل جہنم میں سے کسی کا حق دینا ہو' جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوا دیتا' یہاں تک کہ چانٹا مارنے کا بھی (بدلہ دلوایا جائے گا) راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: پھر ہمارا کیا ہوگا' جبکہ ہم ایسی حالت میں آئیں گے' (کہ ہم) برہنہ جسم ہوں گے' ختنے کے بغیر ہوں گے' جبکہ ہمارے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں (کا لین دین) ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5461 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِیْءُ الظَّالِم يَوْم

الْقِيَامَةِ حَتّٰى إِذَا كَانَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ بَيْنَ الظُّلْمَةِ وَالْوَعْرَةِ لَقِيَهُ الْمَظْلُومُ فَعَرَفَهُ وَعَرَفَ مَا ظَلَمَهُ بِهِ فَمَا يَبْرَحُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا يَقُصُّوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا حَتّٰى يَنْزِعُوْا مَا فِي أَيْدِيْهِمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَسَنَاتٌ رُدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ حَتّٰى يُوْرِدُوْا الدَّرْكَ الْأَسْفَلَ مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاتُهُ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيْقِهِمْ وَتَقَدَّمَ فِي الْغِيْبَةِ حَدِيْثٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ظالم آئے گا' یہاں تک کہ جب تاریکی اور راستے کی دشواری کے درمیان وہ جہنم کے پل پر پہنچے گا' تو مظلوم وہاں پہنچے گا' تو وہ اسے پہچان لے گا' اور اس پر جو ظلم کیا تھا' اسے پہچان لے گا' پھر جن لوگوں نے ظلم کیا تھا' وہ مسلسل ان لوگوں کو بدلہ دیتے رہیں گے' جن پر ظلم ہوا تھا' یہاں تک کہ ظالموں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہیں' وہ لے لی جائیں گی' جب ان کے پاس کوئی نیکیاں نہیں بچیں گی' تو مظلوموں کی برائیاں ان کی طرف لوٹادی جائیں گی' یہاں تک کہ انہیں جہنم کے سب سے نیچے والے طبقے میں پہنچا دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راویوں سے توثیق کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اس سے پہلے غیبت سے متعلق باب میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا مفلس وہ شخص ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور ایسی حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو پیٹا ہوگا' پھر اس کی نیکیاں' کچھ اس کو دی جائیں گی' کچھ اُس کو دے دی جائیں گی' جب اس کی نیکیاں' اس کے ذمہ لازم تمام ادائیگی' سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو دوسرے لوگوں کے گناہ حاصل کر کے اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے' اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5462 - وَرُوِيَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ سَبَقَ إِلٰى مَجْلِسِهِ أَصْحَابُ الْخَزِّ وَالدِّيْبَاجِ فَقُلْتُ أَدْنَيْتَ النَّاسَ وَأَقْصَيْتَنِيْ فَقَالَ لِيْ ادْنُ فَأَدْنَانِيْ حَتّٰى أَقْعَدَنِيْ عَلٰى بِسَاطِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ يَكُوْنُ لِلْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا دَيْنٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَتَعَلَّقَانِ بِهِ فَيَقُوْلُ أَنَا وَلَدُكُمَا فَيَوَدَّانِ أَوْ يَتَمَنَّيَانِ لَوْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

❀❀ زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو مجھ سے پہلے ریشم اور دیباج والے لوگ وہاں پہنچ چکے تھے' میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو قریب کر لیا ہے' اور مجھے دور کر دیا ہے' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم آگے آجاؤ! انہوں نے مجھے قریب کیا' یہاں تک کہ مجھے اپنے ساتھ چٹائی

پر بٹھالیا' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ماں باپ نے اپنی اولاد سے قرض لینا ہوگا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو وہ اپنے بچے کے پیچھے جائیں گے' وہ بچہ کہے گا: میں آپ کی اولاد ہوں' لیکن وہ ماں باپ یہ خواہش کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ آرزو کریں گے کہ کاش انہوں نے اس سے بھی زیادہ لینا ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5463 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِذ رَاَيْنَاهُ ضحك حَتّٰى بَدَت ثناياه فَقَالَ لَهُ عمر مَا اضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْت وَامي قَالَ رجلَانِ من أمتِيْ جثيا بَيْن يَدي رب الْعِزَّة فَقَالَ اَحدهمَا يَا رب خُذ لي مظلمتي من أخي فَقَالَ اللّٰه كَيفَ تَصْنَع بأخيك وَلَم يبْق من حَسَنَاته شَيْءٍ قَالَ يَا رب فليحمل من أوزاري وفاضت عينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبكاء ثُمَّ قَالَ اِن ذٰلِكَ لَيَوْم عَظِيْم يحْتَاج النَّاس اَن يحمل عَنْهُم من أوزارهم فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْعَفو

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' اسی دوران ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو افراد' پروردگار کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو میرے بھائی سے میرے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ مجھے دلوا دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی' تو تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرو گے؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! پھر میرے گناہ اس کے ذمہ ڈال دینا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک عظیم دن ہوگا' جس دن لوگوں کو اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوگی کہ ان کے گناہ بھی کسی اور کے ذمہ چلے جائیں''...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اس سے پہلے یہ روایت' مکمل روایت کے طور پر' معاف کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5464 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ هَلْ تضارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة الشَّمْس فِي الظهيرة لَيست فِيْ سَحَابَة قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تضارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَيْسَ فِيْ سَحَابَة قَالُوْا لَا قَالَ فوالذي نَفسِي بِيَدِهِ لَا تضارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة ربكُم اِلَّا كَمَا تضارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة اَحدهمَا فيلقى الْعَبْد ربه فَيَقُوْلُ اَي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لَك الْخَيل وَالْإِبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رب فَيَقُوْلُ اظننت اَنَّك ملاقي فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اَنساك كَمَا نسيتني ثُمَّ يلقى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ اَي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لَك الْخَيل وَالْإِبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رب

فَيَقُوْلُ اظننت انّك ملاقى فَيَقُوْلُ لا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ انساك كَمَا نسيتني ثُمَّ يلقى الثَّالِث فَيَقُوْلُ اى فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الْخَيل وَالْاِبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رب فَيَقُوْلُ اظننت انّك ملاقى فَيَقُوْلُ اى رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وَصليت وَصمت وتصدقت ويثنى بِخَير مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هَهُنَا اِذا ثُمَّ يَقُوْلُ الْاٰن نبعث شَاهدا عَلَيْك فيتفكر فِيْ نَفسه من ذَا الَّذِيْ يشْهد عَلَيّ فيختم على فِيْهِ وَيُقَال لفخذه انْطِقِي فينطق فَخذه ولحمه وعظامه بِعَمَلِه وَذٰلِكَ ليعذر من نَفسه وَذٰلِكَ الْمُنَافِق وَذٰلِكَ الَّذِيْ يسْخط الله عَلَيْهِ-رَوَاهُ مُسْلِم

تراس بمثناة فَوق ثُمَّ رَاء سَاكِنة ثُمَّ همزَة مَفْتُوحَة اى تصير رَئِيسا وتربع بموحدة بعد الرَّاء مَفْتُوحَة مَعْنَاهُ يَاْخُذ مَا يَاْخُذهُ رَئِيس الْجَيْش لنَفسِهِ وَهُوَ ربع الْمَغَانِم وَيُقَال لَهُ المرباع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب کوئی بادل موجود نہ ہو تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بادل موجود نہ ہو تو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی اسی طرح تمہارے پروردگار کے دیدار میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنوایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ میں نے تمہیں سردار بنا دیا تھا کہ تم کھاؤ پیو! وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پرودگار! پرودگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح بھلا دیتا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

پھر پروردگار دوسرے بندے سے مخاطب ہوگا اور فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرو اور مال حاصل کرو تو وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے؟ کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں تو پروردگار فرمائے گا: پھر میں آج تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملے گا اور اس سے دریافت کرے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کروائے؟ اور میں نے تمہیں ایسی حالت میں نہیں رکھا تھا کہ تم سردار بنو اور مال حاصل کرو؟ وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتاب پر تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا میں نے نماز ادا کی تھی میں نے روزہ رکھا تھا میں نے صدقہ کیا تھا وہ جہاں تک ہو سکے گا اچھائیوں کا ذکر کرے گا

تو پروردگار فرمائے گا: اب ہم تمہارے بارے میں گواہ کو اٹھائیں گے وہ بندہ تھوڑی دیر تک غور کرے گا کون اس کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے زانوں کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو! تو اس کا زانوں کلام کرے گا اس کا گوشت کلام کرے گا اس کی ہڈیاں کلام کریں گی وہ اس کے عمل کے بارے میں کلام کریں گے اس کی وجہ یہ ہو گی تاکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور وہ شخص منافق ہوگا اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ تراس اس سے مراد یہ ہے کہ تم رئیس بن گئے تھے لفظ تربع اس سے مراد یہ ہے کہ لشکر کا امیر اپنی ذات کے لئے جو کچھ حاصل کرتا ہے اور وہ مال غنیمت کا چوتھا حصہ ہوتا ہے اسی لئے اس کو مرباع کہا جاتا ہے۔

5465 - وَعنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَن النَّاس قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ هَلْ تمارُوْنَ فِي الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَيْسَ دونه سَحَاب قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تمارُوْنَ فِي الشَّمْس لَيْسَ دُوْنهَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَروْنَهٗ كَذٰلِكَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ من كَانَ يعبد شَيْئًا فليتبعه فَمنهم من يتبع الشَّمْس وَمِنْهُم من يتبع الْقَمَر وَمِنْهُم من يتبع الطواغيت وَتبقى هٰذِهِ الْاُمة فِيْهَا منافقوها فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ اَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَاننَا حَتّٰى يأتينا رَبنَا فَاِذَا جَاءَ رَبنَا عرفنَاهُ فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ اَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْت رَبنَا فيدعوهم وَيضْرب الصِّرَاط بَيْن ظهراني جَهَنَّم فَاَكُوْن اَوَّل من يجوز من الرُّسُل بأمته وَلَا يتَكَلَّم يَوْمَئِذٍ اَحَد اِلَّا الرُّسُل وَسَلام الرُّسُل يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سلم سلم وَفِيْ جَهَنَّم كلاليب مثل شوك السعدان هَلْ رَاَيْتُمْ شوك السعدان قَالُوْا نعم قَالَ فَاِنَّهَا مثل شوك السعدان غير اَنه لَا يعلم قدر عظمها اِلَّا اللّٰه تخطف النَّاس باعمالهم فَمنهمْ من يوبق بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُم من يخردل ثُمَّ ينجو حَتّٰى اِذا اَرَادَ اللّٰه رَحْمَة من اَرَادَ من اَهْلِ النَّارِ اَمر اللّٰه الْمَلَائِكَة اَنْ يُخرجُوْا من كَانَ يعبد اللّٰه فيخرجونهم بآثار السُّجُود وَحرم اللّٰه على النَّار اَن تَاْكُل اَثر السُّجُود فَيخْرجُوْنَ مِنَ النَّار وَقد امتحشوا فَيصب عَلَيْهِمْ مَاء الْحَيَاة فينبتون كَمَا تنْبت الْحبَّة فِيْ حميل السَّيْل ثُمَّ يفرغ اللّٰه من الْقَضَاء بَيْنَ الْعباد وَيبقى رجل بَيْنَ الْجَنَّة وَالنَّار وَهُوَ آخر اَهْلِ النَّارِ دُخُولا الْجَنَّة مقبل بِوَجْهِهٖ قبل النَّار فَيَقُوْلُ يَا رب اصرف وَجْهي عَن النَّار قد قشبني رِيْحهَا وأحرقني ذكاها فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْت اِن افعل اَن تسْاَل غير ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك فيعطي اللّٰه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فَيصْرف اللّٰه وَجهه عَن النَّار فَاِذَا اَقبل بِهٖ على الْجَنَّة رأى بهجتها سكت مَا شَاءَ اللّٰه اَن يسكت ثُمَّ قَالَ يَا رب قدمني عِنْد بَاب الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه اَلَيْسَ قد اَعْطَيْت الْعَهْد والميثاق اَن لَا تسْاَل غير الَّذِيْ كنت سَاَلت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا اَكُون اَشْقَى خلقك فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْت اِن اَعطيتك ذٰلِكَ اَن تسْاَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا اَسأَلك غير هٰذَا فيعطي ربه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فيقدمهُ اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَاِذَا بلغ بَابهَا رأى زهرتها وَمَا فِيْهَا من النضرة وَالسُّرُوْر فَسكت مَا شَاءَ اللّٰه اَن يسكت فَيَقُوْلُ يَا رب ادخلني الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه وَيحك يَا ابْن آدم مَا اَغدرك اَلَيْسَ قد اَعْطَيْتنِي العهود اَن لَا تسْاَل غير الَّذِيْ اَعْطَيْت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا تجعلني اَشْقَى خلقك فَيضْحك اللّٰه مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَن لَهٗ فِيْ دُخُول الْجَنَّة فَيَقُوْلُ تمن فيتمنى حَتّٰى اِذا انْقَطَعت اُمْنِيَته قَالَ اللّٰه

تمن من كَذَا وَكَذَا يذكرهُ ربه حَتّٰى اِذا انتهت بِهِ الْاَمَانِىُّ قَالَ اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ وَمثله مَعَه

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ لِاَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لم احفظ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلهٖ لَكَ ذٰلِكَ وَمثله مَعَه قَالَ اَبُوْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اشهد اَنِّىْ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَذٰلِكَ الرجل آخر اَهْلِ الْجنَّة دُخُولا الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ -اَى فل! اَى يَا فلَان حذفت مِنْهُ الْاَلف وَالنُّوْن لغير ترخيم اِذْ لَو كَانَ ترخيما لما حذفت الْاَلف قَالَ الْاَزْهَرِى لَيست ترخيم فلَان وَلٰكنهَا كلمة على حِدة توقعها بَنو اَسد على الْوَاحِد والاثنين وَالْجمع بِلَفْظ وَاحِد وَاما غَيرهمْ فيثنى وَيجمع وَيؤنث

اسودك بِتَشْدِيد الْوَاو وَكسرهَا اَى اجعلك سيدا فِىْ قَوْمك السعدان نبت ذُوْ شوك معقف المخردل المرمى المصروع وَقِيْلَ المقطع يُقَال لحم خراديل اِذا كَانَ قطعا وَالْمعْنَى انه تقطعه كلاليب الصِّرَاط حَتّٰى يهوى فِى النَّار امتحش بِضَم التَّاء وَكسر الْحَاء الْمُهْملَة بعدهَا شين مُعْجمَة اَى احْترق وَقَالَ الْهَيْثَم هُوَ اَن تذْهب النَّار الْجلد وتبدى الْعظم الْحبَّة بِكَسْر الْحَاء هِىَ بزور الْبُقُوْل والرياحين وَقِيْلَ بزر العشب وَقِيْلَ نبت فِى الْحَشِيش صَغِير وَقِيْلَ جمع بزور النَّبَات وَقِيْلَ بزر مَا نبت من غير بذر وَمَا بذر تفتح حاؤه حميل السَّيْل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَكسر الْمِيم هُوَ الزبد وَمَا يلقيه على شاطئه قشبنى رِيحهَا اَى آذانى ذكاها بذال مُعْجمَة مَفْتُوحَة مَقْصُوْرَة هُوَ اشعالها ولهبها

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چودھویں رات میں' جب بادل موجود نہ ہو' تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں' تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم پروردگار کو بھی اسی طرح دیکھو گے' قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا' پروردگار فرمائے گا: جو شخص جس کی بھی عبادت کرتا تھا' وہ اس کے پیچھے چلا جائے' تو لوگوں میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے اور کچھ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے' کچھ طاغوت کے پیچھے چلے جائیں گے' اور یہ امت باقی رہ جائے گی' جس میں اس کے منافق لوگ بھی موجود ہوں گے' پروردگار ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' وہ بندے کہیں گے: ہم اسی جگہ پر رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہیں آجاتا' جب ہمارا پروردگار ہمارے سامنے آئے گا' تو ہم اُسے پہچان لیں گے' تو پروردگار سامنے آئے گا' اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ عرض کریں گے: تو ہمارا پروردگار ہے' پھر پروردگار انہیں بلائے گا' اور جہنم کے اوپر اُن کے لئے پل صراط رکھا جائے گا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو رسولوں میں ''میں'' وہ پہلا فرد ہوؤں گا' جو اپنی امت کو لے کر اس کے اوپر سے گزرے گا' اس دن رسولوں کے علاوہ اور کوئی کلام نہیں کرے گا' اور اس دن رسول بھی صرف سلامتی کا سوال کر رہے ہوں گے' کہ اے اللہ! سلامتی عطا فرما' سلامتی عطا فرما' جہنم میں آنکڑے ہوں گے' جو سعدان (نامی پودے کے) کانٹوں کی مانند ہوں گے' کیا تم

لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے البتہ ان کی حجم کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حوالے سے اُچک لیں گے کوئی وہ شخص ہوگا جس کا عمل اسے ہلاکت کا شکار کردے گا' کوئی وہ شخص ہوگا' جو گر جائے گا' پھر نجات پا جائے گا' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے کچھ لوگوں پر رحمت کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ہر ایسے بندے کو نکال دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا' تو فرشتے سجدوں کے آثار کی وجہ سے ان لوگوں کو نکال دیں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ بات حرام کی ہے' کہ وہ سجدوں کی جگہ کو کھائے' وہ لوگ جہنم سے نکلیں گے' وہ لوگ جھلس چکے ہوں گے' ان پر آب حیات ڈالا جائے گا' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں' دانہ پھوٹ پڑتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا' اور ایک شخص باقی رہ جائے گا' جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا' وہ جہنم سے نکلنے والا آخری فرد ہوگا' جو جنت میں داخل ہوگا' اس کا رُخ جہنم کی طرف ہوگا' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے' کیونکہ اس کی بو نے مجھے پریشان کر دیا ہے' اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے ایسا کر دیا' تو پھر تم کچھ اور مطالبہ کر دو گے وہ عرض کرے گا: جی نہیں تیری عزت کی قسم ہے! پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے گا' اس سے عہد و پیمان لے گا' اور پھر اس کا چہرہ جہنم سے موڑ دے گا' جب اس کا چہرہ جنت کی طرف ہوگا' اور وہ جنت کی آرائش و زیبائش دیکھے گا' تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا' وہ اس وقت تک خاموش رہے گا' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ تم نے جو سوال کیا ہے' اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب بندہ نہیں بننا چاہتا' تو پروردگار فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر یہ چیز تمہیں عطا کر دی گئی' تو تم کچھ اور مانگو گے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا' پھر پروردگار جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان لے گا' پھر اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا' جب وہ بندہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا' تو وہ اس کی آرائش و زیبائش اور اس میں موجود چمک دمک اور خوشی کو دیکھے گا' تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا' اس وقت تک خاموش رہے گا' پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے' تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا ستیاناس ہو! اے انسان! تم کتنے عہد شکن ہو؟ کیا تم نے مختلف عہد نہیں کیے تھے کہ تمہیں جو چیز دے دی جائے گی' تم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب بندہ نہ بنا' تو اللہ تعالیٰ اس پر ہنس پڑے گا' پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم آرزو کرو! وہ آرزوئیں کرنا شروع کرے گا' یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم فلاں' فلاں چیز کی بھی آرزو کرو' اس کا پروردگار اسے یاد کروائے گا' یہاں تک کہ جب اس کی وہ والی آرزوئیں بھی ختم ہو جائیں گی' تو پروردگار فرمائے گا: یہ چیزیں تمہیں ملیں اور ان کے ہمراہ اس کی مانند مزید ملا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند دس گنا مزید ملیں''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف یہ الفاظ یاد ہیں:

"یہ چیزیں تمہیں ملیں اور اس کی مانند مزید ملیں"

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرمائے گا:)

"تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند مزید دس گنا ملیں"

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری جنتی ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

"ای فل" اس سے مراد "اے فلاں" ہے، جس میں 'ا' اور 'ن' کو ترخیم کے بغیر حذف کر دیا ہے، کیونکہ اگر یہ ترخیم کے لئے ہوتا' تو پھر اس میں سے 'ا' حذف نہیں ہوتا۔

ازہری کہتے ہیں: یہ ترخیم نہیں ہے' بلکہ یہ الگ سے ایک کلمہ ہے' جسے بنو اسد واحد' تثنیہ اور جمع ایک ہی لفظ کی شکل میں استعمال کرتے ہیں' جبکہ دیگر لوگ واحد' تثنیہ اور جمع اور مؤنث کو الگ استعمال کرتے ہیں۔

"اسودک" اس میں و پر شد ہے' اور اس پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے تمہیں تمہاری قوم میں سردار بنایا تھا۔

"سعدان" یہ ایک پودا ہے' جس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔

لفظ "مخردل" سے مراد جس کو پھینک دیا گیا ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ٹکڑا ہے' یہ کہا جاتا ہے: "لحم خرادیل" جبکہ وہ ٹکڑوں کی شکل میں ہو' اس سے مراد یہ ہے کہ پل صراط کے آنکڑے اُسے ٹکڑوں کی شکل میں کر دیں گے' اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔

لفظ امتحش اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جل جائے گا' ہیثم کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آگ جلد کو ختم کر دے اور ہڈی ظاہر ہو جائے۔

لفظ الحبۃ اس سے مراد سبزیوں اور پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد گھاس کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ مخصوص قسم کی گھاس ہے' جو چھوٹی ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق یہ اس چیز کے بیج ہیں' جو بیج کے بغیر نہیں اگتی' اور جو بیج کے ساتھ اگتی ہے' اس کے اندر 'ح' پر زبر ہوتی ہے۔

لفظ حمیل السیل اس سے مراد وہ جھاگ ہے' جو پانی کنارے پر بنا دیتا ہے۔

لفظ قشبنی ریحھا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز مجھے اذیت پہنچاتی ہے۔

لفظ ذکاھا اس سے مراد اس کا شعلہ اور اس کا انگارہ ہے۔

5466 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَهَلْ تضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بالظهيرة صحوا لَيْسَ مَعَهَا سَحَاب وَهَل تضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صحوا لَيْسَ فِيهَا سَحَاب قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحدهمَا اِذا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أذن مُؤذن لتتبع كل أمة مَا كَانَت تعبد فَلَا يبْقى اَحد كَانَ يعبد غير اللّٰه من الْاَصْنَام والأنصاب اِلَّا يتساقطون فِي النَّار حَتّٰى اِذا لم يبْق

إِلَّا من كَانَ يعبد اللّٰه من بر وَفَاجِر وغبر اَهْلِ الكتاب فيدعى الْيَهُود فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدون قَالُوْا كُنَّا نعْبد عُزَيْرًا ابْن اللّٰه فَيُقَالُ كَذبْتُمْ مَا اتخذ اللّٰه من صَاحِبَة وَلَا ولد فَمَاذَا تبغون قَالُوْا عطشنا يَا رَبنَا فاسقنا فيشار اِلَيْهِمْ اَلا تردون فيحشرُوْنَ اِلَى النَّار كَاَنَّهَا سراب يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فيتساقطون فِي النَّار ثُمَّ تدعى النَّصَارى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُون قَالُوْا كُنَّا نعْبد الْمَسِيح ابْن اللّٰه فَيُقَالُ لَهُمْ كَذبْتُمْ مَا اتخذ اللّٰه من صَاحِبَة وَلَا ولد فَمَاذَا تبغون فَيَقُوْلُوْنَ عطشنا يَا رَبنَا فاسقنا فيشار اِلَيْهِمْ اَلا تردون فيحشرُوْنَ اِلَى جَهَنَّم كَاَنَّهَا سراب يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فيتساقطون فِي النَّار حَتَّى إِذا لم يبْق إِلَّا من كَانَ يعبد اللّٰه من بر وَفَاجِر اَتَاهُم اللّٰه فِيْ أدنى صُوْرَة من الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا قَالَ فَمَا تنتظرُوْنَ تتبع كل أمة مَا كَانَت تعبد قَالُوْا يَا رَبنَا فارقنا النَّاس فِي الدُّنْيَا أفقر مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نصاحبهم فَيَقُوْلُ أَنا ربكُم فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ مِنْك لَا نشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِن بَعْضهمْ ليكاد اَن يَنْقَلِب فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنكُمْ وَبَيْنه آيَة فتعرفونه بهَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيكْشف عَن سَاق فَلَا يبْقى من كَانَ يسْجد للّٰه من تِلْقَاء نَفسه اَلا أذن اللّٰه لَهُ بِالسُّجُود وَلَا يبْقى من كَانَ يسْجد اتقاء ورياء إِلَّا جعل اللّٰه ظَهره طبقَة وَاحِدَة كلما اَرَادَ اَن يسْجد خر على قَفاهُ ثُمَّ يرفعون رؤوسهم وَقد تحول فِيْ صورته الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا اَوَّل مرّة فَقَالَ أَنا ربكُم فَيَقُوْلُوْنَ أَنْت رَبنَا ثُمَّ يضْرب الجسر على جَهَنَّم وَتحل الشَّفَاعَة وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سلم سلم قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الجسر قَالَ دحض مزلة فِيْهِ خطاطيف وكلاليب وحسكة يكون بِنَجْد فِيْهَا تشويكة يُقَال لَهَا السعدان فيمر الْمُؤْمِنُوْنَ كطرف الْعين وكالبرق وكالريح وكالطير وكأجاويد الْخَيل والركاب فناج مُسْلِم ومخدوش مُرْسل ومكدوش فِيْ نَار جَهَنَّم حَتَّى إِذا خلص الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّار فوالذى نَفسِي بِيَدِهٖ مَا من اَحَد مِنْكُمْ بأشد مناشدة للّٰه فِيْ استيفاء الْحق من الْمُؤْمِنِينَ للّٰه يَوْم الْقِيَامَة لإخوانهم الَّذِيْنَ فِي النَّار

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا اَنْتُم بأشد مناشدة فِي الْحق قد تبين لكم من الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ للجبار إِذا رَاَوْا اَنهم قد نجوا فِيْ إِخْوَانهمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعنا وَيصلونَ ويحجون فَيُقَالُ لَهُمْ أخرجُوْا من عَرَفْتُمْ فَتحرم صورهم على النَّار فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا قد أخذت النَّار إِلَى نصف سَاقه وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا مَا بَقِي فِيْهَا مِمَّن أمرتنا بِهِ فَيُقَالُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِيْ قلبه مِثْقَال دِيْنَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيْهَا اَحَدًا مِمَّن أمرتنا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِيْ قلبه مِثْقَال نصف دِيْنَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيْهَا مِمَّن أمرتنا اَحَدًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِيْ قلبه مِثْقَال ذرة من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيْهَا خيرا وَكَانَ اَبُوْ سعيد يَقُوْلُ إِن لم تصدقوني بِهٰذَا الحَدِيْث فاقرؤوا إِن شِئْتُمْ إِن اللّٰه لَا يظلم مِثْقَال ذرة وَإِن تَكُ حَسَنَة يُضَاعِفهَا وَيُؤْتِ من لَدنه أجرا عَظِيْمًا (النِّسَاء) فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شفعت الْمَلَائِكَة وشفع النَّبِيُّونَ وَلَمْ يبْق إِلَّا أرْحم الرَّاحِمِينَ فَيقبض قَبْضَة مِنَ النَّار فَيخرج مِنْهَا قوما مِنَ النَّار لم يعملوا خيرا قطّ قد عَادوا حمما فيلقيهم فِيْ نهر فِيْ اَفْوَاه الْجنَّة يُقَال لَهُ نهر الْحَيَاة فَيخْرجُونَ كَمَا تخرج الْحبَّة فِيْ حميل السَّيْل اَلا ترونها تكون إِلَى

الحجر اَوْ اِلَى الشجر مَا يكون اِلَى الشَّمس اصيفر واخيضر وَمَا يكون مِنْهَا اِلَى الظل يكون ابيض فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّكَ كنت ترعى بالبادية قَالَ فَيخرجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رقابهم الخواتيم يعرفهُمْ اَهْلِ الْجنَّة هَؤُلَاءِ عُتَقَاء الله الَّذِيْنَ ادخلهم الله الْجَنَّة بِغَيْر عمل عملوه وَلَا خير قدموه ثمَّ يَقُوْلُ ادخلُوا الْجَنَّة فَمَا رَاَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لكم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من الْعَالمين فَيَقُوْلُ لكم عِنْدِي افضل من هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا اَي شَيْءٍ افضل من هٰذَا فَيَقُوْلُ رضاى فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ

الغبر بغين مُعْجمَة مَضْمُومَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة مَفْتُوحَة جمع غابر وَهُوَ الْبَاقِي وَقَوله دحض مزلة الدحض بِاِسْكَان الْحَاء هُوَ الزلق والمزلة هُوَ الْمَكَان الَّذِي لَا يثبت عَلَيْهِ الْقَدَم اِلَّا زلت

المكدوش بشين مُعْجمَة هُوَ الْمَدْفُوْع فِي نَار جَهَنَّم دفعا عنيفا

الحمم بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتح الْمِيم جمع حممة وَهِي الفحمة وَبَقِيَّة غَرِيْبه تقدم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہو سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے کیا تمہیں چودھویں رات میں جب بادل نہ ہو چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے لوگوں نے عرض کی جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی جس طرح تمہیں ان دونوں چیزوں میں سے کسی کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اس کی طرف چلی جائے' جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو غیر اللہ کی عبادت کرنے والی' ہر امت خواہ وہ بتوں کی عبادت کرتی ہو' یا کسی اور چیز کی' وہ سب چلی جائیں گی اور وہ سب جہنم میں چلے جائیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے' جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں' یا اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگ ہوں' پھر یہودیوں کو بلوایا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ کہا ہے' نہ تو اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد ہے' اب تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لئے دے' تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ تم پانی تک نہیں پہنچ سکو گے' پھر ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' جو سراب کی مانند ہوگا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہوگا' تو وہ لوگ جہنم میں گر جائیں گے پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا' اور کہا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے غلط کہا ہے: اللہ کی نہ تو کوئی بیوی ہے' اور نہ ہی کوئی اولاد ہے' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لئے کچھ دے' تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا تم وہاں نہیں جاؤ گے؟ پھر وہ لوگ بھی جہنم میں اکٹھے ہوں گے جو ایک سراب کی طرح محسوس ہو رہا ہوگا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہوگا' تو وہ جہنم میں گر جائیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے' جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس سب سے آسان ترین شکل میں آئے گا' جس میں وہ لوگ اس کا دیدار کرسکیں

اور پھر فرمائے گا: تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت تو اس کے پیچھے چلی گئی ہے' جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! دنیا میں ہم لوگوں سے ایسی حالت میں جدا ہوئے تھے کہ دنیا میں ہمیں ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی' پھر بھی ہم ان کے ساتھ نہیں رہے تھے' تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' وہ کہیں گے: ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں' اور ہم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گے' یہ بات دو یا تین مرتبہ ہوگی' یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ قریب تھا کہ مڑ جائیں' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی مخصوص نشانی ہے' جس کے ذریعے تم اسے پہچان لو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اُس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا' اور جو بھی بندہ اپنی رضامندی سے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا' اور جو شخص بچنے کے لئے اور ریاکاری کے لئے سجدہ کیا کرتا تھا تو اس کی کمر تختہ ہو جائے گی' وہ جب بھی سجدے میں جانے کا ارادہ کرے گا' گدی کے بل گر جائے گا' پھر وہ لوگ اپنے سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے: پروردگار کی وہ صورت' جو انہوں نے پہلی دیکھی تھی' وہ تبدیل ہو چکی ہے' پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ عرض کریں گے: تو ہی ہمارا پروردگار ہے' پھر پروردگار جہنم پر پل بنائے گا' اور شفاعت کی اجازت دے گا' تو سب لوگ کہیں گے: اے اللہ! سلامتی عطا کرنا' سلامتی عطا کرنا!

عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ پل کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک پھسلنے کی جگہ ہوگی' جس میں پھسلن بہت زیادہ ہوگی' اس میں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے' جس طرح نجد میں (بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں) ان میں سے ایک کانٹے دار پودا ہوتا ہے' جسے سعدان کہا جاتا ہے' اس پل کے اوپر سے اہل ایمان یوں گزریں گے' جس طرح پلک جھپکتی ہے' یا جس طرح بجلی چمکتی ہے' یا جس طرح ہوا آتی ہے' یا جس طرح پرندہ جاتا ہے' یا جس طرح تیز رفتار گھوڑے جاتے ہیں' یا جس طرح سوار جاتے ہیں' ایک مسلمان' جو نجات پانے والا ہوگا' وہ زخمی ہوگا' وہ جہنم میں گر جائے گا' یہاں تک جب اہل ایمان' جہنم سے نجات پا لیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص' قیامت کے دن' اہل ایمان کے پورے حق کی وصولی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے زیادہ سختی کرنے والا نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ حق کے بارے میں اس سے زیادہ سختی سے بات کرنے والے نہیں ہوگے کہ جب تمہارے سامنے اہل ایمان کے بارے میں یہ بات واضح ہو جائے گی' جب وہ اس دن' جبار کی بارگاہ میں ہوں گے' جب وہ لوگ دیکھیں گے' وہ لوگ نجات پا چکے ہیں' تو عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے' حج کیا کرتے تھے' تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: جسے تم جانتے ہو اسے باہر نکال لو! تو ان کی شکلیں آگ پر حرام ہوں گی' پھر بہت سی مخلوق نکل آئے گی' جسے آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک' یا اس کے گھٹنے تک پکڑا ہوگا' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس میں صرف وہ باقی رہ گئے ہیں' جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' تو حکم ہوگا کہ تم لوگ واپس جاؤ! جس شخص کو تم پاتے ہو کہ اس کے دل میں بھلائی کا ایک دینار کے وزن جتنا حصہ موجود ہے' تو اسے نکال لو' تو وہ لوگ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جو حکم دیا تھا' ان میں سے ہم نے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس شخص کو پاؤ کہ اس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنی بھلائی موجود ہو' تو اسے بھی نکال دو' تو وہ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' ان میں

سے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر پروردگار فرمائے گا: تم واپس جاؤ! اور جس کے دل میں تم ذرے کے وزن جتنی بھلائی پاؤ' تم اسے نکال دو! پھر وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اس میں کوئی بھلائی نہیں رہنے دی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے' تو اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

''بے شک اللہ تعالیٰ ذرے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا' اگر کوئی نیکی ہوگی' تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا' اور اپنی طرف سے عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔

پھر (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے فرشتوں کی سفارش بھی قبول کر لی' انبیاء کی سفارش بھی قبول کر لی گئی' اب صرف ''ارحم الراحمین'' رہ گیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ جہنم میں سے ایک مٹھی لے گا' اور جہنم میں سے ان لوگوں کو نکالے گا' جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی' وہ لوگ کوئلہ بن چکے ہوں گے' پھر انہیں نہر میں ڈالا جائے گا' جو جنت کے ایک کنارے پر ہوگی' اسے نہر حیات کہا جاتا ہے' تو وہ لوگ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں پودا پھوٹ پڑتا ہے' کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ کہ وہ پتھر کے قریب' یا درخت کے قریب ہوتا ہے' جو حصہ اس کا سورج کی طرف ہوتا ہے' وہ زرد اور سبز ہوتا ہے' اور جو حصہ سائے کی طرف ہوتا ہے' وہ سفید ہوتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے آپ ویرانے میں بکریاں چراتے رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ لوگ اس سے یوں نکلیں گے کہ جیسے موتی ہوتے ہیں' ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوئی ہوگی' اہل جنت انہیں پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر' جنت میں داخل کر دیا ہے' اور کسی بھلائی کے بغیر جنت میں داخل کیا ہے' جو (بھلائی) انہوں نے آگے بھیجی ہو' پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! تم اس میں جو کچھ بھی دیکھو گے' وہ تمہیں مل جائے گا' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے تمام جہانوں میں سے کسی کو عطا نہیں کیا تو پروردگار ان سے فرمائے گا: میرے پاس اس سے بھی زیادہ فضیلت والی چیز موجود ہے' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میری رضامندی' اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الغبر غابر کی جمع ہے' اس سے مراد باقی رہ جانے والی چیز ہے۔

لفظ دحض اس سے مراد پھسل جانا ہے' یہ اس جگہ کو کہتے ہیں' جہاں پر پاؤں جمے نہیں رہ سکتے اور پھسل جاتے ہیں۔

مکدوش اس سے مراد وہ ہے' جسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا گیا ہو اور ایک ہی مرتبہ ڈال دیا گیا ہو۔

لفظ الحمم یہ حممہ کی جمع ہے اس سے مراد کوئلہ ہے' اس کے بقیہ غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5467 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْله اعلم قَالَ من مُخَاطبَة العَبْد ربه فَيَقُوْلُ يَا رب الم تُجِرْنِي من الظُّلم يَقُوْلُ بلَى فَيَقُوْلُ اِنِّي لَا اُجِيز الْيَوْم على نَفسِي شَاهدا اِلَّا منى فَيَقُوْلُ كفى بِنَفسِك الْيَوْم عَلَيْك حسيبا وَالْكِرَام الْكَاتِبين شُهُوْدًا قَالَ فيختم على فِيْهِ وَيَقُوْلُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقي فَتنْطق بِاَعْمَالِه ثُمَّ يخلي بَيْنه وَبَيْنَ الْكَلَام فَيَقُوْلُ

بعدا لٰكِن وَسُحقًا فَعَنكُنَّ كنت اُنَاضِل - رَوَاهُ مُسْلِم

اُنَاضِل بالضاد الْمُعْجَمَة اَی اجادل واخاصم وادافع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ ہنس پڑے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک بندے کے اپنے پروردگار سے بات چیت کرنے پر' میں ہنسا ہوں' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تو مجھے ظلم سے نہیں بچائے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! وہ بندہ سوچے گا کہ آج میری ذات کے بارے میں گواہ صرف میں ہی ہوں' تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا اپنا وجود ہی' آج تمہارے خلاف ہونے کے لئے کافی ہے' ویسے کراماً کاتبین بھی گواہ ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو! تو وہ اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں کلام کریں گے' اور پھر اُسے اس کلام کے درمیان چھوڑ دیا جائے گا' تو وہ بندہ کہے گا: تم دور ہی رہو اور پرے رہو! کیا میں تمہاری خاطر جھگڑا کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے لفظ ''اناضل'' سے مراد میں جھگڑا کرتا تھا خصومت کرتا تھا اور پرے کرتا تھا۔

5468 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة يَوْمَئِذٍ تحدث اَخْبَارهَا (الزلزلة) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارهَا قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ فَإِن اَخْبَارهَا اَن تشهد على كل عبد وَامة بِمَا عمل على ظهرهَا تَقول عمل كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اس کا خبر دینا کیا ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس بارے میں خبر دے گی' اور اس بارے میں گواہی دے گی کہ ہر بندے اور ہر بندی نے' اس کی پشت پر کیا عمل کیا تھا؟ وہ یہ کہے گی: اس نے یہ یہ عمل کیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5469 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْله: يَوْم ندعوا كل أنَاس بِإِمَامِهِم (الِاسْرَاء) -قَالَ يدعى أحدهم فَيُعْطى كِتَابه بِيَمِينِهِ ويمد لَهُ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَاسه تَاج من لُؤْلُؤ يتلالأ قَالَ فَينْطَلق اِلٰى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيهم فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوا فَاِن لكل رَجُلٍ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا وَاَما الْكَافِر فَيعْطى كِتَابه بِشِمَالِهِ مسودا وَجهه ويمد لَهُ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا عَلٰى صُوْرَة آدم وَيجْعَل على رَاسه تَاج من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم اللّٰه فَاِن لكل رَجُلٍ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِیّ فِی الْبَعْث

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک شخص کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کے لئے اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا اس کے چہرے کو سفید کر دیا جائے گا اس کے سر پر موتیوں کا جھلملاتا ہوا تاج رکھا جائے گا وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اس کے بارے میں ہمارے لئے برکت رکھ دے یہاں تک کہ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچے گا' تو یہ کہے گا تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی مانند ملے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا چہرہ تاریک ہوگا اس کا جسم ساٹھ بالشت کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا ہوگا' اس کے سر پر آگ سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اسے رسوائی کا شکار کر دے تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں اور دور کر دے تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے اسے کتاب البعث میں نقل کیا ہے۔

فصل فِی الْحَوْض وَالْمِیْزَان والصراط

فصل: حوض کوثر' میزان اور پل صراط کا تذکرہ

5470 - عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مسيرَة شهر مَاؤُهُ ابيض من اللَّبن وريحه أطيب من الْمسك وكيزانه كنجوم السَّمَاء من شرب مِنْهُ لَا يظمأ ابَدًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں' جو شخص اس میں سے پی لے گا اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''۔

5471 - وَفِي رِوَايَةٍ حَوْضِي مسيرَة شهر وزواياه سَوَاء وماؤه ابيض من الْوَرق رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5470-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب في الحوض - حديث:6220صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته - حديث:4344صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخبر الدال على أن ليس بين هذه الأخبار التي ذكرناها - حديث:6545البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2148المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عمرو - حديث:5005المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبيد بن أبي مليكة' حديث:11044

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اور اس کے دونوں کنارے برابر ہیں اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5472 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي من كَذَا اِلَى كَذَا فِيهِ من الْاٰنِيَة عدد النُّجُوْم اَطيب رِيحًا من الْمسك وَاحلى من الْعَسَل وابرد من الثَّلج وابيض من اللَّبن من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ اَبَدًا وَمَنْ لم يشرب مِنْهُ لم يرو اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْمَسْعُوْدِيّ

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض فلاں (جگہ) سے لے کر وہاں (فلاں جگہ) تک ہے اور اس کے پاس ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا' جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس میں سے نہیں پیے گا وہ کبھی سیر نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ صرف مسعودی کا معاملہ مختلف ہے۔

5473 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَعَدنِي اَن يدْخل الْجنَّة من اُمتِي سبعين الفا بِغَيْر حِسَاب فَقَالَ يزِيد بن الْاَخْنَس وَاللّٰهِ مَا اُولَئِكَ فِي اُمتك اِلَّا كالذباب الْاَصهب فِي الذُّبَاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد وَعَدنِي سبعين الفا مَعَ كل الف سبعين الفا وَزَادَنِي ثَلَاث حثيات

قَالَ فَمَا سَعَة حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَمَا بَيْن عدن اِلَى عمان واوسع واوسع يُشِير بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مثعبان من ذهب وَفِضة قَالَ فَمَاء حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل وَاَطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَلَفظه قَالَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَن يزِيد بن الْاَخْنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَعَة حوضك قَالَ مَا بَيْن عدن اِلَى عمان وَاِن فِيهِ مثعبين من ذهب وَفِضة قَالَ فَمَاء حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى مذاقة من الْعَسَل وَاَطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ لم يظمأ اَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه اَبَدًا

المثعب بِفَتْح الْمِيم وَالعين الْمُهْملَة جَمِيعًا بَيْنَهُمَا ثاء مُثَلّثَة وَآخِره مُوَحدَة وَهُوَ مسيل المَاء

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا' تو یزید ابن خنس نے عرض کی: اللہ کی قسم آپ کی امت میں اتنے لوگوں کی تعداد تو یوں ہوگی جس طرح مکھیوں کے درمیان اصہب مکھی ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ستر ہزار افراد کو داخل کرے گا' اور ان میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد ہوں گے اور مزید اس کے تین لپ ہوں گے راوی کہتے ہیں: انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے

بی پھر آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کیذریعے اشارہ کر کے یہ فرمایا اس میں سونے کے بنے ہوئے دو پرنالے ہیں راوی نے عرض کی اے اللہ کے نبی آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ مشروب پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ یزید بن اخنس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا حوض کتنا بڑا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عدن سے لے کے عمان تک کے درمیانی فاصلے جتنا ہے' اور اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے دو پرنالے ہیں انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

لفظ المثعب یہ پرنالے کو کہتے ہیں۔

5474 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لبعقر حَوْضِي أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن أضرب بعصاى حَتّٰى يرفض عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَن عرضه فَقَالَ من مقامي اِلٰى عمان وَسُئِلَ عَن شرابه فَقَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل يغت فِيهِ مِيزَابَان يمدانه من الْجنَّة اَحدهمَا من ذهب وَالْآخر من ورق رَوَاهُ مُسلم وروى التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ عَنْ اَبِيْ سَلام الحبشي قَالَ بعث اِلَيّ عمر بن عبد الْعَزِيز فَحملت على الْبَرِيد فَلَمَّا دخلت اِلَيْهِ قُلْتُ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ لقد شقّ عَلَيّ مركبي الْبَرِيد فَقَالَ يَا اَبَا سَلام مَا اردت اَن اشق عَلَيْك وَلَكِن بَلغنِي عَنْك حَدِيْثٍ تحدثه عَن ثَوْبَان عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْض فَاَحْبَبْت اَن تشافهني بِهِ فَقُلْتُ حَدثنِي ثَوْبَان اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مثل مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَأحلى من الْعَسَل وأكوابه عدد نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا ينكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمْ اَبْوَاب السدد فَقَالَ عمر قد انكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت لي اَبْوَاب السدد لَا جرم لَا أغسل رَاسِي حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِي حَتّٰى يتسخ عقر الْحَوْض بِضَم الْعين وَاِسْكَان الْقَاف هُوَ مؤخره

أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن اَى أطردهم وادفعهم ليرد اَهْلِ الْيمن

يرفض بِتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة اَى يسيل ويترشش

يغت فِيهِ مِيزَابَانِ هُوَ بِغَيْن مُعْجَمَة مَضْمُومَة ثُمَّ تَاء مثناة فَوق اَى يجريان فِيهِ جَريا لَهُ صَوْت وَقِيلَ يدفقان فِيهِ الْمَاء دفقا مُتَتَابِعًا دَائِما من قَوْلك غت الشَّارِب المَاء جرعا بعد جرع

الشعث بِضَم الشين الْمُعْجَمَة جمع اَشْعَث وَهُوَ الْبعيد الْعَهْد بدهن رَاسه وَغسل وتسريح شعره
الدنس بِضَم الدَّال وَالنُّوْن جمع دنس وَهُوَ الْوَسخ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے حوض کے کنارے پر کھڑا ہوا اہل یمن کے لئے دوسرے لوگوں کو پرے ہٹاؤں گا میں اپنے عصا کے ذریعے ماروں گا' یہاں تک کہ ان لوگوں کو پرے کر دیا جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (حوض کوثر کی) چوڑائی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس جگہ سے لے کے عمان تک (کے فاصلے جتنا چوڑا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے' اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں دو پرنالے گرتے ہیں' جو دونوں جنت سے آتے ہیں' ان میں سے ایک سونے سے بنا ہوا ہے' اور دوسرا چاندی سے بنا ہوا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اسے ابوسلام حبشی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا' تو میں برید (یعنی محکمہ ڈاک کے گھوڑوں) پر سوار ہو کر آیا' جب میں ان کے پاس آیا' تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! برید کی سواری نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام! میرا ارادہ تمہیں مشقت کا شکار کرنا نہیں تھا' البتہ مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور حوض کوثر کے بارے میں ہے' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں وہ حدیث براہ راست تم سے سنوں (ابوسلام کہتے ہیں:) تو میں نے بتایا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میرا حوض عدن سے لے کے عمان البلقاء (تک کے فاصلے جتنا) ہوگا' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہوگا' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے' جو شخص اس میں سے پی لے گا' اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور وہاں سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے کچیلے ہوں گے' جنہوں نے صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کی ہوگی' اور جن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے''۔

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک صاحب حیثیت عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے ساتھ شادی کی ہے' اور میرے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہیں' تو اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہ دھوؤں' جب تک وہ (یعنی میرے بال) بکھر نہیں جاتے' اور نہ ہی اپنے کپڑے تبدیل کروں' جو میں نے پہنے ہوئے ہیں' جب تک وہ میلے کچیلے نہیں ہو جاتے۔

عقر الحوض سے مراد اس کا کنارہ ہے۔

لفظ اذود الناس لاھل الیمن اس سے مراد یہ ہے کہ میں اہل یمن کے لئے لوگوں کو پرے اور دور کروں گا' تا کہ اہل یمن آ جائیں۔

لفظ یرفض کا مطلب یہ ہے' وہ بہتا ہے' اور پانی چھڑکتا ہے۔

لفظ ''یغط فیہ میزابان'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں دو قسم کے پانی آ کر گرتے ہیں' جن کی آواز ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق

یہ ہے کہ اس میں سے پانی اچھل کر گرتا ہے جو یکے بعد دیگرے اور ہمیشہ گرتا رہتا ہے' یہ لفظ'' غت الشارب الماء'' سے منقول ہے جب آدمی ایک گھونٹ کے بعد دوسرا گھونٹ پیتا چلا جائے۔

لفظ الشعث یہ اشعث کی جمع ہے' یہ اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کافی عرصے سے سر میں تیل نہ لگایا ہوا' اسے دھویا نہ ہو' اور بال سنوارے نہ ہوں۔

لفظ الدنس یہ دنس کی جمع ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

5475 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا بَيْن عدن وعمان ابرد من الثلج وَاحلى من الْعَسَل وَاطيب رِيحًا من الْمسك اكوابه مثل نُجُوْمِ السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا اَوَّل النَّاس عَلَيْهِ ورودا صعاليك الْمُهَاجرين قَالَ قَائِل من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشعثة رؤوسهم الشحبة وُجُوْهِهِمُ الدنسة ثِيَابهمْ لَا تفتح لَهُمُ السدد وَلَا ينكحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ الَّذِيْنَ يُعْطون كل الَّذِيْ عَلَيْهِم وَلَا يَاْخُذُوْنَ كل الَّذِيْ لَهُم -رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

قَوْلِهِ الشحبة وُجُوْهِهِمْ بِفَتْحِ الشين الْمُعْجَمَة وَكسر الْحَاء الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة هُوَ من الشحوب وَهُوَ تغير الْوَجْه من جوع اَوْ هزال اَوْ تَعب

وَقَوله لَا تفتح لَهُمُ السدد اَى لَا تفتح لَهُمُ الْاَبْوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا (اس کا مشروب) برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے' جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی' وہاں آنے والے سب سے پہلے لوگ غریب مہاجرین ہوں گے' ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ کہ جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' جن کے چہرے تبدیل ہوئے ہوں گے' جن کے کپڑے میلے ہوں گے' ان کے لئے دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے ہوں گے جو ان پر فرض عائد ہوتا ہے' وہ ان سے وصول کیا جائے گا' اور جو ان کا حق ہے وہ اسے حاصل نہیں کر سکیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ شحبہ لفظ شحوب سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب بھوک یا پریشانی یا تنگی کی وجہ سے چہرے کا تبدیل ہو جانا ہے۔

لفظ لاتفتح لھم السدد سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔

5476 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا بَيْن عدن وعمان فِيهِ اكاويب عدد نُجُوْمِ السَّمَاء من شرب مِنْهُ لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاِن من يردهُ عَلَيَّ من اُمتِي الشعثة رؤوسهم الدنسة ثِيَابهمْ لَا ينكحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يحضرُوْن السدد يَعْنِي اَبْوَاب السُّلْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن فِي المتابعات الأكاويب جمع كوب وَهُوَ كوب لَا عُرْوَة لَهُ وَقيل لَا

خرطوم لَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ اِبريق

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا' جس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا' اور میری امت میں سے وہاں میرے پاس آنے والے پہلے افراد وہ لوگ ہوں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے اور بند دروازوں پر نہیں گئے ہوں گے'' (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حاکم وقت کے دروازے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ''اکاویب'' یہ لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو' اور ایک قول کے مطابق اسے کہتے ہیں جس کی خرطوم (سونڈ) نہ ہو' اگر اس کی خرطوم ہو' تو اسے ''ابریق'' کہتے ہیں۔

5477 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ جنبتي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صنعاء وَالْمَدِينَة -وَفِيْ رِوَايَةٍ: مثل مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة وعمان -وَفِيْ رِوَايَةٍ: ترى فِيهِ اَبَارِيق الذَّهَب وَالْفِضَّة كعدد نُجُوْم السَّمَاء -زَاد فِيْ رِوَايَةٍ :اَوْ اَكثر من عدد نُجُوْم السَّمَاء -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ایک روایت میں الفاظ ہیں: ''تم اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں سونے اور چاندی کے برتن پاؤ گے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ تعداد میں پاؤ گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5478 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ الْكَوْثَر فَضربت بِيَدِي فَإِذَا هِيَ مسكة ذفرة وَإِذَا حصباؤها اللُّؤْلُؤ وَإِذَا حافتاه اَظُنهُ قَالَ قباب تجْرِي على الْاَرْض جَرِيا لَيْسَ بمشقوق

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن فِي المتابعات وَيَاْتِي اَحَادِيْث الْكَوْثَر فِيْ صِفَات الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے حوض کوثر عطا کیا گیا' میں نے اس میں ہاتھ ڈالا' وہ مشک اذفر کی طرح خوشبودار تھا' اس کی کنکریاں موتیوں کی تھیں اور اس کے دونوں کناروں پر خیمے لگے ہوئے تھے' وہ ایسی زمین پر بہتا تھا جو گڑھے والی نہیں تھی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند متابعات کے بارے میں حسن ہے' جنت سے متعلق باب میں حوض کوثر کے بارے میں احادیث آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

5479 - وَعَن عتبة بن عبد السلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِي تحدث عَنهُ فَقَالَ هُوَ كَمَا بَيْن صنعاء اِلٰى بصرى ثُمَّ يمدني اللّٰه فِيهِ بكراع لَا يدْرِي بشر مِمَّن خلق اَي طرفَيْهِ قَالَ فَكبر عمر رضوَان اللّٰه عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما الْحَوْض فيزدحم عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين الَّذِينَ يقتلُوْن فِيْ سَبِيْل اللّٰه ويموتون فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاَرْجُو اَن يوردني اللّٰه الكراع فاشرب مِنهُ-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الكراع بِضَم الْكَاف هُوَ الْأنف الممدد من الْحرَّة استعير هُنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کے بارے میں آپ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے' جتنا صنعاء اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے' اس کو میرے لیے ایک کراع بڑھا دیا' تو اب کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ اس کی تخلیق کیسے ہوئی؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی اس کے دونوں کناروں کے بارے میں نہیں جان سکتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا معاملہ ہے' تو اس پر غریب مہاجرین کا ہجوم ہوگا' جو اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے' جو اللہ کی راہ میں مرجائیں گے' مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس پر وارد کرے گا' اور میں سے پیوں گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الکراع'' اس سے مراد وہ ناک ہے' جو گرمی کی وجہ سے پھیل گئی ہو' یہاں اس لفظ کو استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5480 - وَعَنْ اَبِي بَرزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْن ناحيتي حَوْضِي كَمَا بَيْن اَيلَة اِلٰى صنعاء مسيرَة شهر عرضه كَطُوْلِه فِيهِ مرزابان ينبعثان من الْجنَّة من ورق وَذهب اَبيض من اللَّبن وأبرد من الثَّلج فِيهِ اَبَارِيْق عدد نُجُوْم السَّمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَة اَبِي الْوَازِع واسمه جَابر بن عَمْرو عَنْ اَبِي بَرزَة وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا' جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے' جو ایک مہینے کی مسافت ہے' اور اس حوض کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہوگی' اس میں دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو جنت سے آرہے ہوں گے اور چاندی اور سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا' اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جو ابو وازع کے حوالے سے منقول ہے' اس راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

5481 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لی حوضا مَا بَیْنَ الْکَعْبَة وَبَیت الْمُقَدّس اَبیض مثل اللَّبن آنیته کعدد النُّجُوم وَاِنِّی لاُکثر الْاَنْبِیَاء تبعا یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِیْثِ زَکَرِیَّا عَن عَطِیَّة وَهُوَ الْعَوْفِیّ عَنهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض اتنا بڑا ہے' جتنا خانہ کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان کا فاصلہ ہے (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید ہے' اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں' اور قیامت کے دن تمام انبیاء کرام میں سے میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زکریا کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ راوی عطیہ عوفی ہے۔

5482 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنا قَائِم علی الْحَوْض اِذا زمرة حَتّٰی اِذا عرفتهم خرج رجل من بینی وَبینهم فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّار وَاللّٰه فَقُلْتُ مَا شَأْنهمْ فَقَالَ اِنَّهُم ارْتَدُّوا علی أدبارهم الْقَهْقَرٰی ثُمَّ اِذا زمرة اُخْرٰی حَتّٰی اِذا عرفتهم خرج رجل من بینی وَبینهم فَقَالَ لَهُمْ هَلُمَّ قلت اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّار وَاللّٰه قلت مَا شَأْنهمْ قَالَ اِنَّهُم ارْتَدُّوا علی أدبارهم فَلَا أرَاهُ یخلص مِنْهُم اِلَّا مثل همل النعم-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے حوض پر کھڑا ہوا ہوں گا' اسی دوران ایک گروہ آئے گا' یہاں تک کہ میں انہیں پہچان لوں گا' تو میرے اور ان کے درمیان میں ایک فرد سامنے آئے گا' وہ (ان لوگوں سے) کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ (یعنی تم انہیں کہاں جانے کا کہہ رہے ہو؟) وہ کہے گا: جہنم کی طرف' اللہ کی قسم میں کہوں گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ بتائے گا: یہ لوگ الٹے قدم پیٹھ کے بل پھر گئے تھے' پھر ایک اور گروہ آئے گا' جب میں انہیں پہچان لوں گا' تو ایک شخص نکل کر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ بن جائے گا' اور وہ ان لوگوں سے کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ وہ جواب دے گا: جہنم کی طرف' اللہ کی قسم! میں کہوں گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ بتائے گا: یہ لوگ پیٹھ کے بل پھر گئے تھے' اس کے بارے میں میری یہ رائے ہوگی کہ وہ ان کو نہیں چھوڑے گا' مگر اس طرح جیسے گمشدہ اونٹ ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5483 - وَلِمُسْلِم قَالَ ترد عَلَیَّ أمتِی الْحَوْض وَاَنا أذود النَّاس عَنهُ کَمَا یذود الرجل اِبل الرجل عَن اِبله قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ تعرفنا قَالَ نَعَمْ لکم سِیمَا لَیست لاحد غَیْرکُم تردون عَلَیَّ غرا محجلین من آثَار الْوضُوء ولیصدن عنی طَائِفَة مِنْکُمْ فَلَا یصلونَ فَاَقُوْل یَا رب هٰؤُلَاءِ من اَصْحَابِی فیجیبنی ملك فَیَقُوْلُ وَهل تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بعْدك

همل النعم ضوالها وَمَعْنَاهُ اَن النَّاجِی قَلِیل کضالة النعم بِالنِّسْبَةِ اِلٰی جُمْلَتهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری امت میرے حوض پر میرے پاس آئے گی' اور میں کچھ لوگوں کو اس سے پرے کروں گا' جس طرح کوئی شخص اپنے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو پرے کرتا ہے'لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تمہاری مخصوص نشانی ہوگی' جو تمہارے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی' جب تم لوگ آؤ گے' تو تمہارے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے' پھر تم میں سے ایک گروہ کو مجھ سے دور کیا جائے گا' وہ پہنچ نہیں سکیں گے' تو میں دریافت کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں' تو فرشتہ مجھے جواب دے گا: کیا آپ انہیں جانتے ہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تھا؟

لفظ''ہمل النعم'' سے مراد گمشدہ اونٹ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پانے والے لوگ تھوڑے ہوں گے' جس طرح گمشدہ جانور ہوتا ہے۔

5484 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بَيْنَ ظهرانى اَصْحَابه اِنِّيْ على الْحَوْض أنظر من يرد عَلَيَّ مِنْكُمْ فوَاللّٰهِ ليقتطعن دونى رجال فلأقولن أى رب من امتِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوْا بعْدك مَا زَالُوْا يرجعُوْنَ على اَعْقَابهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْاَحَادِيْث فِيْ هٰذَا الْمَعْنى كَثِيْرَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے حوض پر موجود ہوؤں گا' اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے؟ اللہ کی قسم! کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا' تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری امت کے افراد ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟ یہ مسلسل ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے تھے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس مفہوم کی احادیث بہت سی ہیں۔

5485 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يبكيك قلت ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَهَلْ تذكرُوْنَ اَهْليكم يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اما فِيْ ثَلَاثَة مَوَاطِن فَلَا يذكر اَحَد اَحَدًا عِنْد الْمِيْزَان حَتّٰى يعلم أيخف مِيْزَانه أم يثقل وَعند تطاير الصُّحُف حَتّٰى يعلم اَيْنَ يقع كِتَابه فِيْ يَمِينه أم فِيْ شِمَاله أم وَرَاء ظَهره وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّم حَتّٰى يجوز

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة الْحسن عَن عَائِشَة وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّم حافتاه كلاليب كَثِيْرَة وحسك كَثِيْرَة يحبس اللّٰه بهَا من يَشَاء من خلقه حَتّٰى يعلم أينجو أم لَا الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا لَوْلَا اِرْسَال فِيْهِ بَيْنَ الْحسن وَعَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے جہنم کا خیال آیا' تو میں رونے لگی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے جہنم کا خیال آیا' تو میں رونے لگی' کیا آپ قیامت کے دن اپنی اہلیہ کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مواقع کا تعلق ہے' تو وہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا' میزان کے قریب' جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا پلڑا ہلکا ہے یا وزنی ہے؟ صحیفے کھولے جانے کے وقت جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا صحیفہ دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں آتا ہے یا پشت کے پیچھے جاتا ہے؟ اور پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے

گا' جب تک آدمی اسے پار نہیں کر لے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بصری کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا' اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے ہوں گے' اور بہت سے کانٹے ہوں گے' اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا' اسے وہاں روک لے گا' جب تک اس (شخص کو) یہ پتہ نہیں چل جاتا ہے کہ وہ نجات پالیتا ہے یا نہیں'' ......الحدیث۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اگر اس میں حسن بصری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ارسال نہ ہو۔

5486 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يشفع لي يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ انا فَاعل اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى قلت فَاَيْنَ اطلبك قَالَ اَوَّل مَا تطلبني على الصِّرَاط قلت فَاِن لم القك على الصِّرَاط قَالَ فاطلبني عِنْد الْمِيزَان قلت فَاِن لم القك عِنْد الْمِيزَان قَالَ فاطلبني عِنْد الْحَوْض فَاِنِّي لَا اخطىء هٰذِهِ الثَّلَاثَة مَوَاطِن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَغَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی: آپ قیامت کے دن میری شفاعت کیجئے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو میں ایسا کروں گا' میں نے دریافت کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کی: اگر پل صراط پر میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کی: اگر میزان کے پاس میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا' کیونکہ میں ان تین مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور مل جاؤں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام بیہقی نے کتاب البعث اور دیگر مقامات پر نقل کیا ہے۔

5487 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ يَرفَعهُ قَالَ ملك مُوَكل بالميزان فَيُؤْتى بِابْن آدم فَيُوقف بَيْن كفتي الْمِيزَان فَاِن ثقل مِيزَانه نَادَى ملك بِصَوْت يسمع الْخَلَائق سعد فلَان سَعَادَة لَا يشقى بعْدهَا اَبَدًا وَاِن خف مِيزَانه نَادَى ملك بِصَوْت يسمع الْخَلَائق شقي فلَان شقاوة لَا يسْعد بعْدهَا اَبَدًا—رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث منقول ہے:

''ایک فرشتے کو میزان پر مقرر کیا جائے گا' انسان کو لایا جائے گا' اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان میزان رکھا جائے گا' اگر اس کا پلڑا بھاری ہوگا' تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا' جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے کامیاب ہو گیا ہے کہ اس کے بعد کبھی بھی وہ بدنصیب نہیں ہوگا' اور اگر اس کا میزان کا پلڑا ہلکا ہوا' تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا' جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے بدنصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد اب کبھی بھی سعادت مند نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5488 - وَعَنْ سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يوضع الْمِيزَان يَوْم الْقِيَامَة فَلَو دري فِيهِ السَّمَوَات وَالْاَرْض لوسعت فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة يَا رب لمن يزن هٰذَا فَيَقُوْلُ الله لمن شِئْت من خلقي فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَكَ مَا عبدناك حق عبادتك -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا' اگر اس میں تمام آسمان اور زمین رکھ دیے جائیں' تو وہ بھی اس میں پورے آجائیں فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اس کے ذریعے کس کا وزن کرے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا' تو فرشتے عرض کریں گے: تو ہر عیب سے پاک ہے' ہم نے تیری اس طرح عبادت نہیں کی' جو تیری عبادت کرنے کا حق تھا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5489 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يوضع الصِّرَاط على سَوَاء جَهَنَّم مثل حد السَّيْف المرهف مدحضة مزلة عَلَيْهِ كلاليب من نَار يخطف بهَا فممسك يهوي فِيهَا ومصروع وَمِنْهُم من يمر كالبرق فَلَا ينشب ذٰلِكَ اَن ينجو ثُمَّ كَالرِّيحِ فَلَا ينشب ذٰلِكَ اَن ينجو ثُمَّ كجري الْفرس ثُمَّ كرمل الرجل ثُمَّ كمشي الرجل ثُمَّ يكون آخرهم اِنْسَانا رجل قد لوحته النَّار وَلَقي فِيهَا شرا حَتّٰى يدْخلهُ اللّٰه الْجَنَّة بفضل رَحمته فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل فَيَقُوْلُ اَي رب اتهزا مني وَاَنت رب الْعِزَّة فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل حَتّٰى اِذا انْقَطَعت بِهِ الْاَمَانِي قَالَ لَك مَا سَاَلت وَمثله مَعَه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَيْسَ فِيْ اُصْلِي رَفعه وَتقدم بِمَعْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة الطَّوِيل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہنم کے عین اوپر پل صراط رکھا جائے گا' جو تیز دھار والی تلوار کی مانند ہوگا' اور پھسلنے والا ہوگا' اس پر آگ سے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے' جو آدمی کو اُچک لیں گے' تو تھامنے والا شخص اس میں گر جائے گا' اور کچھ لوگ ویسے گریں گے' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے' جو اس پر سے برق کی مانند گزر جائیں گے' انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ نجات پائیں (یعنی انہیں نجات حاصل کرنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے' انہیں بھی گزرنے میں کوئی الجھن نہیں ہوگی' پھر کچھ گھوڑے کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے' کچھ آدمی کے چلنے کی مانند گزریں گے' ان میں سے جو آخری فرد ہوگا' وہ ایسا ہوگا کہ جسے آگ چھو رہی ہوگی' اور وہ اس میں بری صورت حال کا سامنا کرے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کے ذریعے اس شخص کو جنت میں داخل کردے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو میرا مذاق اڑاتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! یہاں تک کہ جب اس کی ساری خواہشات ختم ہو جائیں گی تو پروردگار فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے' وہ تمہیں ملا اور اس کی مانند مزید ملا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے

اور اسی مفہوم کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

5490 - وَعَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا (مریم) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (مریم)-رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ سیدہ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! یارسول اللہ! (یعنی انہیں جہنم پر وارد ہونا چاہیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''پھر ہم ان لوگوں کو نجات عطا کر دیں گے' جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ہم ظالموں کو گھٹنوں کے بل اس میں چھوڑ دیں گے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5491 - وَعَنْ أَبِيْ سُمَيَّةَ قَالَ اخْتَلَفْنَا فِي الْوُرُوْدِ فَقَالَ بَعْضُنَا لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَقَالَ بَعْضُنَا يَدْخُلُوْنَهَا جَمِيْعًا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَلَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْنَا إِنَّا اخْتَلَفْنَا هٰهُنَا فِي الْوُرُوْدِ فَقَالَ تَرِدُوْنَهَا جَمِيْعًا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُنَا لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَقَالَ بَعْضُنَا يَدْخُلُوْنَهَا جَمِيْعًا فَأَهْوٰى بِأُصْبُعَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوُرُوْدُ الدُّخُوْلُ لَا يَبْقٰى بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُوْنُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ حَتّٰى إِنَّ لِلنَّارِ أَوْ قَالَ لِجَهَنَّمَ ضَجِيْجًا مِنْ بَرْدِهِمْ ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِيْنَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ ابوسمیہ بیان کرتے ہیں: (جہنم پر) وارد ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہوگیا' ہم میں سے بعض کا یہ کہنا تھا: کوئی بھی مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' اور بعض کا یہ کہنا تھا: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کو اس سے نجات عطا کردے گا' میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو ہم نے کہا: ہمارے درمیان (جہنم پر) ''وارد ہونے'' کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سب لوگ اس پر وارد ہوگے' میں نے ان سے کہا: ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا ہے' بعض کا یہ کہنا ہے کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' اور بعض کا یہ کہنا ہے: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے' انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کی طرف بڑھائیں اور بولے: یہ دونوں (کان) بہرے ہو جائیں' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

''ورود'' سے مراد داخل ہونا ہے' ہر نیک اور گناہ گار شخص اس میں ضرور داخل ہوگا' لیکن وہ جہنم اہل ایمان کے لئے ٹھنڈی

اور سلامتی والی ہو جائے گی' جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہوگئی تھی' یہاں تک کہ جہنم کی ٹھنڈک کی وجہ سے اس کی آواز پیدا ہوگی' اور پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کو نجات عطا کر دے گا' اور ظالموں کو (جہنم) میں رہنے دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' امام بیہقی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے۔

5492 - وَعَنْ قيس هُوَ ابْن اَبِىْ حَازِم قَالَ كَانَ عبد الله بن رَوَاحَة وَاضِعا رَأسه فِي حجر امْرَاَته فَبَكَتْ امْرَاَته فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت رَاَيْتُكَ تبْكى فَبَكَيْت قَالَ اِنِّىْ ذكرت قَول الله تَعَالٰى وَاِن مِنْكُمْ اِلَّا واردها (مریم) وَلَا اَدْرِى انجو مِنْهَا أم لَا- رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جنہوں نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا تھا' وہ خاتون رونے لگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا ہے' اس لئے مجھے بھی رونا آگیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آگیا:

''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں اس سے نجات پالوں گا یا نہیں؟

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5493 - وَعَنْ حُذَيْفَة وَاَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع اللّٰه النَّاس فَذكرا الْحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَا فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيقوْم وَيُؤذن لَهُ وَترسل مَعَه الْاَمَانَة وَالرحم فيقومان جنبتي الصِّرَاط يَمِينا وَشمَالًا فيمر اَوَّلكُم كالبرق قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ اَنْت وَاُمِّى اَى شَىْءٍ كمر الْبَرْق قَالَ اَلَمْ تروا اِلَى الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِي طرفَة عين ثُمَّ كمر الرّيح ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّجَال تجْرِى بهم اَعْمَالهم ونبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِيْء الرجل فَلَا يَسْتَطِيع السّير اِلَّا زاحفا قَالَ وَفِيْ حافتي الصِّرَاط كلاليب معلقَة مأمورة تَأْخُذُ مِنْ أمرت بِهِ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِي النَّار وَالَّذِىْ نفس اَبِىْ هُرَيْرَة بِيَدِهٖ اِن قَعْر جَهَنَّم لَسَبْعين خَرِيْفًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَيَاْتِىْ بِتَمَامِهٖ فِى الشَّفَاعَة اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِيْث ابْن مَسْعُوْد فِي الْحَشْر وَفِيْهِ وَالصِّرَاط كَحَد السَّيْف دحض مزلة قَالَ فيمرُّوْنَ على قدر نورهم فَمنهمْ من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كالطرف وَمِنْهُم من يمر كَالرّيح وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل ويرمل رملا فيمرُّوْنَ على قدر اَعْمَالهم حَتّٰى يمر الَّذِىْ نوره على اِبْهَام قَدَمَيْهِ تخر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل فتصيب جوانبه النَّار

رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وروى الحاكم ايضا بِاِسْنَادٍ ذكر انه على شرط مُسْلِمٍ عَنِ الْمُسيب قَالَ سَاَلْتُ مرة عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا واردها فحدثني ان ابن مَسْعُوْد حدثهم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يرد النَّاس ثُمَّ يصدرُوْنَ عَنْهَا باعمالهم واولهم كلمح الْبَرق ثُمَّ كلمح الرِيح ثُمَّ كحضر الفرس ثُمَّ كالراكب فِيْ رَحْله ثُمَّ كشد الرجل ثُمَّ كمشيه

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' وہ اُٹھیں گے' انہیں اجازت دی جائے گی' ان کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا' وہ دونوں (یعنی امانت اور رشتہ داری) پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے' تو وہاں سے گزرنے والے پہلے لوگ برق کی مانند رفتار کے ساتھ (گزر جائیں گے) راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کون سی چیز ہے' جو برق کی مانند گزر سکتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے بجلی کو نہیں دیکھا ہے کہ وہ کیسے گزرتی ہے' اور کیسے پلک جھپکنے میں واپس آجاتی ہے؟ پھر کچھ لوگ ہوا گزرنے کی مانند گزریں گے' پھر کچھ لوگ پرندے کے گزرنے کی مانند گزریں گے' اور لوگ اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے' جبکہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کے پاس کھڑے ہوئے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے: اے میرے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے' یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' صرف گھسٹ کر جا سکتا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے' جو حکم کے پابند ہوں گے' جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا' وہ اسے پکڑ لیں گے تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا' اور جس کو کھینچا جائے گا وہ جہنم میں جائے گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت آگے چل کر شفاعت سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو حشر کے بارے میں ہے' اور اس میں یہ مذکور ہے ''پل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگا' اور اس پر پاؤں پھسلیں گے' وہ بیان کرتے ہیں: لوگ اپنے نور کے حساب سے اس پر سے گزریں گے' کچھ لوگ اس پر سے یوں گزر جائیں گے جس طرح سے ستارہ ٹوٹتا ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح ہوا گزرتی ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح آدمی دوڑتا ہوا گزرتا ہے' لوگ اس پر سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے' یہاں تک کہ وہ شخص بھی اس پر سے گزرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا' وہ ایک ہاتھ کے ذریعے گرے گا' اور ایک ہاتھ کے ذریعے لٹکے گا' ایک پاؤں کے ذریعے لٹکے گا' اور ایک پاؤں کے ذریعے گرے گا' اس کے اطراف کو آگ چھو رہی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے بارے میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' یہ روایت مسیب سے منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مرہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

تومرہ نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے انہیں یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگ اس پر آئیں گے اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزر جائیں گے' سب سے پہلے لوگ بجلی چمکنے کی طرح (اس پر سے گزریں گے) پھر ہوا چلنے کی طرح پھر گھوڑے کے دوڑنے کی طرح' پھر آدمی کے اپنے سواری پر سوار ہونے کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح' پھر آدمی کے چلنے کی طرح (تیزی سے گزریں گے)''۔

5494 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّرَاط على جَهَنَّم مثل حرف السَّيْف بجنبتيه الكلاليب والحسك فيركبه النَّاس فيختطفون وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ وَاِنَّهُ ليؤخذ بالكلوب الْوَاحِد اكثر من ربيعَة وَمُضر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا وموقوفا على عبيد بن عُمَيْر اَيْضا

❀❀ عبید بن عمیر' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا' جو تلوار کی دھار کی طرح ہوگا' اس کے دونوں طرف آنکڑے اور کانٹے ہوں گے' جب لوگ اس پر سے گزریں گے' تو وہ آنکڑے انہیں اچک لیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان میں سے ایک آنکڑے کے ذریعے ربیعہ اور مضر قبیلوں کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو پکڑا جاسکتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور عبید بن عمیر سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5495 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى رجل اَبَاهُ يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ يَا اَبَت اَى ابْن كنت لَكَ فَيَقُوْلُ خير ابْن فَيَقُوْلُ هَلْ اَنْت مطيعي الْيَوْم فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ خُذ بازرتي فَيَاْخذ بازرته ثُمَّ ينطلق حَتّٰى يَاْتِي اللّٰه تَعَالٰى وَهُوَ يعرض بَيْنَ الْخلق فَيَقُوْلُ يَا عَبدِي ادخل من اَى اَبْوَاب الْجَنَّة شِئْت فَيَقُوْلُ اَى رب وَاَبِيْ معي فَاِنَّك وَعَدتنِيْ اَن لَا تخزيني قَالَ فيمسخ اللّٰه اَبَاهُ ضبعا فَيهْوِى فِي النَّار فَيَاْخُذ بِاَنْفِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه يَا عَبدِي اَبوك هوى فَيَقُوْلُ لَا وَعزتكَ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرط مُسْلِم وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ اِلَّا اَنه قَالَ يلقى اِبْرَاهِيْم اَبَاهُ آزر فَذكر الْقِصَّة بنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ سے ملے گا' اور دریافت کرے گا: اے ابا جان! میں آپ کا کیسا بیٹا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: بہترین بیٹے تھے' بیٹا کہے گا: کیا آپ میری بات مانیں گے؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! بیٹا کہے گا: آپ میرے بازو کو پکڑ لیں پھر وہ اس کے بازو کو پکڑ لے گا' پھر وہ جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے گا' جبکہ وہ مخلوق کے درمیان میں سے گزرے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تم جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہو' اندر داخل ہو جاؤ' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ میرے والد بھی جائیں گے' کیونکہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ تو مجھے رسوا نہیں کرے گا' نبی

اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کو گوہ کی شکل میں تبدیل کر دے گا' اور وہ جہنم میں گرنے لگے گا' تو وہ اس کی ناک کے ذریعے اسے پکڑ لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تمہارا باپ گرنے لگا ہے' تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت صحیح بخاری میں بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد آزر کے ساتھ ملاقات ہوگی" ......اس کے بعد راوی نے حسب سابق پورا واقعہ نقل کیا ہے۔

فصل فِي الشَّفَاعَة وَغَيْرِهَا

فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان

قَالَ الْحَافِظ كَانَ الْاَوْلَى اَن يقدم ذكر الشَّفَاعَة على ذكر الصِّرَاط لِاَن وضع الصِّرَاط مُتَاَخر عَن الْإِذْن فِي الشَّفَاعَة الْعَامَّة من حَيْثُ هِيَ وَلٰكِن هٰكَذَا اتّفق الْإِمْلَاء وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَان

حافظ بیان کرتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے کہ پل صراط کے تذکرے سے پہلے شفاعت کو ذکر کیا جاتا کیونکہ عمومی شفاعت کی اجازت ملنے کے بعد پل صراط کو رکھا جائے گا' لیکن املاء میں اتفاق اس طرح ہو گیا کہ (اس کا ذکر پہلے ہو گیا) باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

5496 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل نَبِي سَاَلَ سؤالا اَوْ قَالَ لكل نَبِي دَعْوَة قد دَعَاهَا لأمته وَاِنِّيْ اخْتَبَاْت دَعْوَتِيْ شَفَاعَة لأمتي -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نبی کے لئے ایک مخصوص سوال تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دعا تھی' جو اس نے اپنی امت کے لیے کر دی' اور میں نے اپنی مخصوص دعا' اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ دی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5497 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ أريت مَا تلقى اُمتِيْ من بعدِي وَسفك بَعْضُهُم دِمَاء بعض فاحزنني وَسبق ذٰلِكَ من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَمَا سبق فِي الْأُمَم قبلهم فَسَاَلته اَن يوليني فيهم شَفَاعَة يَوْم الْقِيَامَة فَفعل

5496-صحيح البخاري - كتاب الدعوات' باب : لكل نبي دعوة مستجابة - حديث:5955صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب اختباء النبي صلى الله عليه وسلم دعوة الشفاعة لأمته - حديث:325مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان أنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة - حديث:198صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر البيان بأن كل نبي من الأنبياء كانت له دعوة مستجابة - حديث: 6287السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' جماع أبواب من تجوز شهادته ومن لا تجوز من الأحرار - حديث:19325مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12159مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث:2774

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَصحح اِسْنَاده

سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مجھے یہ بات بتائی گئی کہ میرے بعد میری امت کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرے گی اور کس طرح ایک دوسرے کا خون بہائے گی تو اس بات نے مجھے غمگین کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں پہلے سے ایک چیز طے کی ہے' جس طرح ان سے پہلے کی امتوں میں ایک چیز طے کی تھی' میں نے اس سے درخواست کی: کہ وہ قیامت کے دن' مجھے ان کی شفاعت کی اجازت دے تو پروردگار نے ایسا کر دیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

5498 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَام غَزْوَة تَبُوك قَامَ من اللَّيْل يُصَلِّي فَاجْتمع رجال من اَصْحَابه يحرسونه حَتّٰى اِذا صلى وَانْصَرف اِلَيْهِم فَقَالَ لَهُمْ لقد اُعْطِيت اللَّيْلَة خمْسا مَا أعطيهن اَحَد قبلي اما اَنا فَأرْسلت اِلَى النَّاس كلهم عَامَّة وَكَانَ من قبلي اِنَّمَا يُرْسل اِلَى قومه ونصرت على الْعَدو بِالرُّعْبِ وَلَوْ كَانَ بيني وَبَيْنه مسيرَة شهر لملىء مِنْهُ وَأحلت لي الْغَنَائِم أكلهَا وَكَانَ من قبلي يعظمون أكلهَا وَكَانُوْا يحرقونها وَجعلت لي الْاَرْض مَسَاجد وَطهُورًا اَيْنمَا أدركتني الصَّلَاة تمسحت وَصليت وَكَانَ من قبلي يعظمون ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانُوْا يصلونَ فِيْ كنائسهم وبيعهم وَالْخَامِسَة هِيَ مَا هِيَ قِيلَ لي سل فَاِن كل نَبِي قد سَاَلَ فاخرت مَسْاَلَتي اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَهِيَ لكم وَلمن شهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله -رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے' کچھ اصحاب اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کیا اور ان سے فرمایا: آج رات مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف عمومی طور پر مبعوث کیا گیا ہے' جبکہ مجھ سے پہلے کے رسولوں کو ان کی مخصوص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا' اور رعب کے ذریعے میری دشمن کے خلاف میری مدد کی گئی ہے' خواہ میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کی مسافت کا فاصلہ ہو' پھر بھی ان پر رعب طاری رہے گا' میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' مجھ سے پہلے کے لوگوں کے لیے وہ حرام تھا' وہ لوگ اسے جلا دیا کرتے تھے' میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے' اور طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے' جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آ جائے گا' میں مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر لوں گا' مجھ سے پہلے کے لوگ اس حوالے سے سختی میں تھے' وہ لوگ صرف اپنے عبادت خانوں میں نماز ادا کر سکتے تھے' اور پانچویں چیز یہ ہے: مجھ سے کہا گیا: تم کچھ مانگو! کیونکہ ہر نبی نے کوئی مخصوص دعا مانگی تھی' تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے' تو یہ تم لوگوں کے لئے ہو گی اور ہر اس شخص کے لئے ہو گی' جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5499 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ عقيل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقت فِيْ وَفد اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتيناه فانخنا بِالْبَابِ وَمَا فِي النَّاسِ أبغض إِلَيْنَا من رجل نلج عَلَيْهِ فَمَا خرجنا حَتَّى مَا كَانَ فِي النَّاسِ احب إِلَيْنَا من رجل دخل عَلَيْهِ فَقَالَ قَائِل منا يَا رَسُوْلَ اللهِ الا سَالت رَبك ملكا كملك سُلَيْمَان قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ فَلَعَلَّ لصاحبكم عِنْد اللهِ افضل من ملك سُلَيْمَان إن اللهَ لم يبْعَث نَبيا إِلَّا اعطاهُ دَعْوَة مِنْهُم من اتخذها دنيا فاعطيها وَمِنْهُم من دَعَا بهَا على قومه إِذْ عصوه فاهلكوا بهَا فَإِن اللهَ اَعْطَانِيْ دَعْوَة فاختبأتها عِنْد رَبِّي شَفَاعَة لامتي يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّد

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعقیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو ہم نے دروازے پر جانور بٹھا دیئے' پہلے ہماری یہ حالت تھی کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا سب سے زیادہ ناگوار لگتا تھا' اور جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کے آئے' تو ہماری یہ حالت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا' ہمارے لئے سب سے زیادہ محبوب تھا' ہم میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے پروردگار سے بادشاہی کیوں نہیں مانگتے؟ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہارے آقا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز حاصل ہو' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا' اسے ایک مخصوص دعا کا اختیار دیا' ان میں سے کچھ نے دنیا میں وہ دعا کر لی اور انہیں وہ چیز دے دی گئی' ان میں سے کچھ نے اپنی قوم کے خلاف وہ دعا کر لی' جب ان کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تھی' تو اس دعا کی وجہ سے ان کی قوم ہلاکت کا شکار ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا کا اختیار دیا' جسے میں نے اپنے پروردگار کے پاس سنبھال کے رکھ لیا ہے' تاکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی شفاعت کروں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5500 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَيْت خمْسا لم يُعْطهُنَّ اَحَد قبلي جعلت لي الْاَرْض طهُورا ومسجدا وَأحلت لي الْغَنَائِم وَلَمْ تحل لنَبِيّ كَانَ قبلي ونصرت بِالرُّعْبِ مسيرَة شهر على عدوي وَبعثت إِلَى كل اَحْمَر واسود وَاعطيت الشَّفَاعَة وَهِي نائلة من أمتِيْ من لا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَإِسْنَاده جيد إِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا وَالْاَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع كَثِيْرَة جدا فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

5500-صحيح البخاري - كتاب التيمم' حديث:332صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' حديث:841مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان أول مسجد وضع في الأرض وأول قبلة النبي صلى الله' حديث:913صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخصال التي فضل صلى الله عليه وسلم بها على غيره - حديث:6489السنن للنسائي - كتاب الغسل والتيمم' باب التيمم بالصعيد - حديث:431مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31004مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:14003مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 918مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1156البحر الزخار مسند البزار - مجاهد' حديث:3444شعب الإيمان للبيهقي - فصل في أصحاب الكبائر من أهل القبلة إذا وافوا القيامة بلا' حديث: 307الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر ما فضل الله عز وجل به نبينا صلى الله - حديث:1028

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنادیا گیا' میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا' میرے دشمن کے خلاف ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی' مجھے ہر سفید فام اور سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' اور مجھے شفاعت عطا کی گئی' جو میری امت کے ہر ایسے شخص کو نصیب ہوگی' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے البتہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے اس نوعیت کی احادیث بہت سی ہیں' جو صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہیں۔

5501 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سافرنا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سفرا حَتّٰى اِذا كَانَ فِي اللَّيْل ارقت عَيْنَايَ فَلَمْ يأتني النّوم فَقُمْت فَاِذَا لَيْسَ فِي الْعَسْكَر دَابَّة اِلَّا وَاضع خَده اِلَى الْاَرْض وَارى وَقع كل شَيْءٍ فِيْ نَفسِي فَقُلْتُ لآتِيَن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلأكلأنه اللَّيْلَة حَتّٰى اصبح فَخرجتَ اتخلل الرِّجَال حَتّٰى خرجت من الْعَسْكَر فَاِذَا انا بسواد فتيممت ذٰلِكَ السوَاد فَاِذَا هُوَ اَبُوْ عُبَيْدَة بن الْجراح ومعاذ بن جبل فَقَالَا لي مَا الَّذِيْ أخرجك فَقُلْتُ الَّذِيْ أخرجكما فَاِذَا نَحْنُ بغيضة منا غير بعيدَة فمشينا اِلَى الغيضة فَاِذَا نَحْنُ نسمع فِيهَا كدوي النَّحْل وكخفيق الرِّيَاح فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا اَبُوْ عُبَيْدَة بن الْجراح قُلْنَا نعم قَالَ ومعاذ بن جبل قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وعَوْف بن مَالك قُلْنَا نَعَمْ فَخرج اِلَيْنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسْاَلهُ عَنْ شَيْءٍ وَّلَا يسألنا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى رَحْله فَقَالَ الا اخبركُم بِمَا خيرني رَبِّي آنِفا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خيرني بَيْن اَن يدْخل ثُلثي أمتِي الْجنَّة بِغَيْر حِسَاب وَلَا عَذَاب وَبَيْنَ الشَّفَاعَة قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ اخْتَرْت قَالَ اخْتَرْت الشَّفَاعَة قُلْنَا جَمِيعًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا من اَهْل شفاعتك قَالَ اِن شَفَاعَتِي لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بأسانيد اَحدهَا جيد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه بِنَحْوِهِ اِلَّا اَن عِنْده الرجلَيْن معَاذ بن جبل وَاَبا مُوسَى وَهُوَ كَذٰلِكَ فِيْ بعض رِوَايَات الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ الْمَعْرُوف وَقَالَ ابْن حبَان فِيْ حَدِيثه فَقَالَ معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِي اَنْت وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد عرفت منزلتي فَاجْعَلْنِي مِنْهُم قَالَ اَنْت مِنْهُم

قَالَ عَوْف بن مَالك وَاَبُوْ مُوسَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد عرفت اَنا تركنَا اَمْوَالنَا وأهلينا وذرارينا نؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فاجعلنا مِنْهُم قَالَ اَنْتُمَا مِنْهُم قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْم فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي آتٍ من رَبِّي فخيرني بَيْن اَن يدْخل نصف أمتِي الْجنَّة وَبَيْنَ الشَّفَاعَة فَقَالَ الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا مِنْهُم فَقَالَ انصتوا فانصتوا حَتّٰى كَاَنَ اَحَدًا لم يتَكَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لمن مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' یہاں تک کہ جب رات ہوگئی' تو میں نے اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی' لیکن مجھے نیند نہیں آئی تو میں اٹھ کھڑا ہوا لشکر میں موجود ہر جانور اپنا

رخسار زمین پر رکھ کر (سویا ہوا تھا) مجھے الجھن ہو رہی تھی' میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آج رات صبح ہونے تک آپ ﷺ کی پہریداری کرتا رہوں گا' میں لوگوں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا لشکر سے باہر آ گیا' وہاں مجھے ایک ہیولیٰ نظر آیا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے ان دونوں حضرات نے مجھ سے دریافت کیا تم کیوں نکلے ہو؟ میں نے کہا میں بھی اسی سلسلے میں آیا ہوں جس کام کے لئے آپ آئے ہیں (یعنی نبی اکرم ﷺ کی پہریداری کے لیے نکلا ہوں) ہم سے کچھ فاصلے پر درختوں کا جھنڈ تھا' جو زیادہ دور نہیں تھا' ہم چلتے ہوئے اس کی طرف گئے' وہاں ہمیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ' یا ہوا کے چلنے کی سی آواز سنائی دی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہاں ابوعبیدہ بن جراح ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: معاذ بن جبل ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عوف بن مالک ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے' ہم نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا اور آپ ﷺ نے ہم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی رہائشی جگہ پر واپس آ گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس بارے میں نہ بتاؤں؟ جو ابھی میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ کسی حساب اور عذاب کے بغیر میری امت کے دو تہائی حصے کو جنت میں داخل کر دے گا' یا شفاعت ہو (ان دونوں کے درمیان اختیار دیا ہے) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ پھر آپ نے کس چیز کو اختیار کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے' ہم سب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی شفاعت کے مستحق افراد میں شامل فرمائیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کو نصیب ہو گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ دو افراد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے''

امام طبرانی کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے' اور یہی معروف ہے' امام ابن حبان کی نقل کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میری حیثیت سے واقف ہیں' آپ مجھے ان میں شامل کر لیں (جو آپ کی شفاعت کے مستحق ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ بات جانتے ہیں کہ ہم اپنے اموال اور بال بچے چھوڑ کر آئے ہیں' ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں' تو آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان میں سے ہو' راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگوں کے پاس واپس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور نے مجھے یہ اختیار دیا کہ وہ میری امت کے نصف حصے کو جنت میں داخل کر دے' یا پھر شفاعت ہو' تو حاضرین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر دیجئے گا! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! سب لوگ خاموش ہو گئے' یہاں تک کہ کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ (یعنی شفاعت) ہر اس شخص کو نصیب ہو گی جو ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

5502 - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حر عشر سِنِين ثُمَّ تدنى من

جماجم النَّاس - قَالَ فذكر الحَدِيْث: قَالَ فَيَأْتُونَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُوْنَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْتَ الَّذِيْ فتح اللّٰه لَكَ وَغفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَأَخر وَقد ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ فاشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ اَنا صَاحبكُمْ فَيخرج يجوس بَيْنَ النَّاس حَتّٰى يَنْتَهِي اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَيَأْخذ بحلقة فِي الْبَاب من ذهب فيقرع الْبَاب فَيَقُوْلُ من هٰذَا فَيَقُوْلُ مُحَمَّد فيفتح لَهُ حَتّٰى يَقُوْمُ بَيْنَ يَدى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْجد فينادى ارْفَعْ رَاسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع فَذٰلِكَ الْمقام الْمَحْمُود - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو دس سالوں کی گرمی عطا کی جائے گی' پھر وہ لوگوں کے میدان کے قریب ہو جائے گا.....اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کشادگی عطا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی' ہم جس صورت حال کا شکار ہیں آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے: میں ہی تمہارا متعلقہ فرد ہوں (یعنی وہ فرد جو شفاعت کر سکتا ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلیں گے' یہاں تک کہ جنت کے دروازے کے پاس آئیں گے' یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑیں گے' جو سونے سے بنا ہوا ہو گا' اور اسے کھٹکھٹائیں گے' اندر سے پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے' سجدے میں جائیں گے' تو پروردگار فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو! تمہیں دیا جائے گا' شفاعت کرو! وہ قبول کی جائے گی' تو یہ "مقام محمود" ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لقائم أنْتظر أمتِي تعبر اِذْ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِيَاء قد جَاءَ تك يَا مُحَمَّد يسألوْن اَوْ قَالَ يَجْتَمعُوْنَ اِلَيْك يدعُوْنَ اللّٰهِ اَن يفرق بَيْن جمع الْاُمَم اِلٰى حَيْثُ يَشَاء لعظم مَا هم فِيْهِ فالخلق ملجمون فِي الْعرق فَاَما الْمُؤمن فَهُوَ عَلَيْهِ كالزكمة وَأما الْكَافِر فيتغشاه الْمَوْت قَالَ يَا عِيسَى انْتظر حَتّٰى أرجع اِلَيْك قَالَ وَذهب نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحت الْعَرْش فلقى مَا لم يلق ملك مصطفى وَلَا نَبِي مُرْسل فَأوحى اللّٰه اِلٰى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَن اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّد فَقل لَهُ ارْفَعْ رَاسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع قَالَ فشفعت فِيْ أمتِي اَن اخرج من كل تِسْعَة وَتِسْعين اِنْسَانا وَاحِدًا قَالَ فَمَا زلت أتردد على رَبِّي فَلَا اقوم فِيْهِ مقَاما اِلَّا شفعت حَتّٰى اَعْطَانِيَ اللّٰه من ذٰلِكَ اَن قَالَ اَدخل من أمتك من خلق اللّٰه من شهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه يَوْمًا وَاحِدًا مخلصا وَمَاتَ على ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی: میں کھڑا ہوا اپنی امت کے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا' اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور یہ کہیں گے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ انبیاء آپ کے پاس آئے

ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اکٹھے ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ امتوں کے درمیان علیحدگی کروا دے اس وقت تک کے لئے جب تک وہ چاہے اس کی وجہ وہ پریشانی ہوگی جس میں لوگ مبتلا ہوں گے لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے لیکن مومن کی صورت حال یوں گی جیسے زکام ہوا ہے اور کافر کی یوں ہوگی جیسے اسے موت نے ڈھانپ لیا ہے نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) !تم انتظار کرو! جب تک میں واپس نہیں آ جاتا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے جائیں گے' آپ ﷺ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے تو آپ ﷺ کو اس صورت حال کا سامنا ہوگا' جو کسی مقرب فرشتے' یا کسی نبی کو پیش نہیں آئی ہوگی' اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: تم اپنا سر اٹھاؤ! تم مانگو! تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو! تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو میں اپنی امت کے بارے میں شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک شخص نکال لیا جائے پھر میں بار بار اپنے پروردگار کے پاس آتا جاتا رہوں گا' وہاں میں جب بھی کھڑا ہوؤں گا شفاعت کروں گا' یہاں تک کہ پروردگار مجھے یہ چیز عطا کر دے گا' اور فرمائے گا: تم اللہ کی مخلوق میں سے اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو (جنت میں) داخل کر دو جس نے اخلاص کے ساتھ ایک دن کے لئے بھی اس بات کی گواہی دی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا انتقال اسی حالت پر ہوا ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5504 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يدخل من اَهْل هٰذِهِ الْقبْلَة النَّار من لَا يحصي عَددهمْ إِلَّا الله بِمَا عصوا الله واجترؤوا على مَعْصِيَته وخالفوا طَاعَته فَيُؤذن لي فِي الشَّفَاعَة فأثني على الله سَاجِدا كَمَا أثني عَلَيْهِ قَائِما فَيُقَال لي ارْفَعْ رَأسك وسل تعطه وَاشْفَعْ تشفع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس قبلے کے ماننے والوں میں سے بہت سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے' جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا' ان کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوگی' گناہوں کے حوالے سے جرأت کی ہوگی' اس کی اطاعت کے برخلاف کیا ہوگا' تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی' تو میں سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کروں گا' جس طرح میں قیام کی حالت میں اس کی ثناء بیان کروں گا' تو مجھ سے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5505 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا رد اِلَيْك رَبك فِي الشَّفَاعَة قَالَ وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لقد ظَنَنْت اَنَّك اَوَّل من يسألني عَن ذٰلِكَ من

امتی لما رایت من حرصك على العلم وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لما یهمنی من انقصافهم علی اَبْوَاب الْجَنَّة اهم عندی من تمام شفاعتی لَهُمْ وشفاعتی لمن شهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مخلصا وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه یصدق لسانه قلبه وَقلبه لسانه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شفاعت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے توقع تھی کہ میری امت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے کیونکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم علم میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں پر ان کا یکے بعد دیگرے جانا میرے نزدیک شفاعت کی تکمیل سے زیادہ اہم ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5506 - وَعَنْ اَبِیْ بكر الصّديق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فصلى الْغَدَاة ثُمَّ جلس حَتّٰى اِذا كَانَ من الضُّحَى ضحك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجلس مَكَانَهُ حَتّٰى صلى الْاُوْلٰى وَالْعَصْر وَالْمغْرب كل ذٰلِكَ لَا يتَكَلَّم حَتّٰى صلى الْعشَاء الْاٰخِرَة ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَهله فَقَالَ النَّاس لِاَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَانه صنع الْيَوْم شَيْئًا لم يصنعه قطّ فَقَالَ نَعَمْ عرض عَلَیَّ مَا هُوَ كَائِن من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَجمع الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ بصعيد وَاحِد حَتّٰى انْطَلقُوْا اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام والعرق يكَاد يلجمهم فَقَالُوْا يَا آدم اَنْتَ اَبُو الْبشر اصطفاك اللّٰه اشفع لنا اِلٰى رَبك فَقَالَ قد لقِيت مثل الَّذِیْ لَقِيتُمْ انْطَلقُوْا اِلٰى أبيكم بعد أبيكم اِلٰى نوح إِن اللّٰه اصْطفى آدم ونوحا وَآل اِبْرَاهِيْم وَآل عمرَان على الْعَالمين (آل عمران) فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نوح عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُوْنَ اشفع لنا اِلٰى رَبك فَاَنْت اصطفاك اللّٰه واستجاب لَكَ فِیْ دعائك فَلَمْ يدع على الْاَرْض من الْكَافرين ديارًا فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِی فَانْطَلقُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْم فَاِن اللّٰه اتَّخذهُ خَلِيْلًا فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى اِبْرَاهِيْم عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِی فَانْطَلقُوْا اِلٰى مُوسَى فَاِن اللّٰه كَلمه تكليما فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِی وَلٰكِن انْطَلقُوْا اِلٰى عِيسَى ابْن مَرْيَم فَاِنَّهُ كَانَ يبرىء الأكمه والأبرص ويحيي الْمَوْتٰى فَيَقُوْلُ عِيسَى لَيْسَ ذاكم عِنْدِی وَلٰكِن انْطَلقُوْا اِلٰى سيد ولد آدم فَاِنَّهُ اَوّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة انْطَلقُوْا اِلٰى مُحَمَّد فليشفع لكم اِلٰى ربكُم قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلَیَّ وَآتِی جِبْرِيْل فَيَاْتِی جِبْرِيْل ربه فَيَقُوْلُ ائْذَنْ لَهُ وبشره بِالْجنَّة قَالَ فَيَنْطَلِق بِهٖ جِبْرِيْل فيخر سَاجِدا قدر جُمُعَة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاْسك وَقل يسمع وَاشفع تشفع فيرفع رَاْسه فَاِذَا نظر اِلٰى ربه خر سَاجِدا قدر جُمُعَة اُخْرٰى فَيَقُوْلُ اللّٰه يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاْسك

وَقل تسمع وَاشفَعْ تشفع فَيذهب ليَقع سَاجدا فَيَاْخذ جِبْرِيْل بضبعيه وَيفتح الله عَلَيْهِ من الدُّعَاء مَا لم يفتح علي بشر قطّ فَيَقُوْلُ اَى رب جَعَلتني سيد ولد آدم وَلَا فَخر وَاَوّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فَخر حَتّٰى اِنَّهُ ليرد علي الْحَوْض اكثر مَا بَيْن صنعاء وايلة ثُمَّ يُقَال ادعوا الصديقين فيشفعون ثُمَّ يُقَال ادعوا الْاَنْبِيَاء فَيَجِيْء النَّبِي مَعَه الْعِصَابَة وَالنَّبِيّ مَعَه الْخَمْسَة والستة وَالنَّبِيّ لَيْسَ مَعَه اَحَد ثُمَّ يُقَال ادعوا الشُّهَدَاءِ فيشفعون فِيْمَن اَرَادوا فَاِذَا فعلت الشُّهَدَاءِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ الله جلّ وَعلا اَنا اَرْحم الرَّاحِمِينَ ادخلُوْا جنتي من كَانَ لَا يُشْرك بِي شَيْئًا فَيدخلُوْنَ الْجنَّة ثُمَّ يَقُوْلُ الله تَبَارَك وَتَعَالٰى انْظُرُوا فِي النَّار هَلْ فِيْهَا من اَحَد عمل خيرا قطّ فيجدون فِي النَّار رجلا فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّي كنت اُسامح النَّاس فِي البيع فَيَقُوْلُ الله اسمحوا لعبدي كاِسماحه اِلٰى عَبِيْدِي ثُمَّ يخرج مِنَ النَّار آخر فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّي كنت اَمرت وَلَدي اِذا مت فاحرقوني بالنَّار ثُمَّ اطحنوني حَتّٰى اِذا كنت مثل الْكحل اذْهَبُوا بِي اِلَى الْبَحْر فذروني فِي الرّيح فَقَالَ الله لم فعلت ذٰلِكَ قَالَ من مخافتك فَيَقُوْلُ انْظُر اِلٰى ملك أعظم ملك فَاِن لَك مثله وَعشرَة اَمْثَاله فَيَقُوْلُ لم تسخر بِي وَاَنت الْملك فَذٰلِكَ الَّذِي ضحِكت بِهِ من الضُّحَى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلي وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ قَالَ اِسْحَاق يَعْنِي ابْن اِبْرَاهِيْم هٰذَا من اَشرف الحَدِيْثِ وَقد روى هٰذَا الحَدِيْثِ عدَّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْو هٰذَا مِنْهُم حُذَيْفَة وَاَبُوْ مَسْعُوْد وَاَبُوْ هُرَيْرَة وَغَيرِهِم انْتهى

الْعِصَابَة بِكَسْر الْعين الْجَمَاعَة لَا وَاحِد لَهُ قَالَهُ الْاَخْفَش وَقِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اَوْ الْعِشْرِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعين

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' پھر جب چاشت کا وقت ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی تمام نمازیں ادا کیں' لیکن اس دوران کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی' اور اُٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے' لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں کہ آج کیا معاملہ پیش آیا ہے؟ کیونکہ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا:) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! دنیا اور آخرت میں آگے چل کر جو کچھ بھی ہوگا وہ میرے سامنے پیش کیا گیا (جس میں یہ بات بھی تھی) سب پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' پسینے نے انہیں لگام ڈالی ہوئی ہوگی (یعنی وہ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے) وہ لوگ کہیں گے: اے حضرت آدم علیہ السلام! آپ بنی نوع انسان کے جدامجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کیجئے' حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے' جو پریشانی تم لوگوں کو لاحق ہے' مجھے بھی وہی لاحق ہے' تم لوگ میرے بعد' اپنے جدامجد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم' نوح' آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا"

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے' کیونکہ اللہ

تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا' اور آپ کی دعا کو قبول کیا تھا' اور اس نے روئے زمین پر کسی بھی کافر کو بستا ہوا نہیں چھوڑا تھا' تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: یہ چیز میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا تھا' وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ بھی یہی کہیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کلام کیا تھا' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ یہ کہیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتے تھے' اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: یہ میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ اولادِ آدم کے سردار (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں' جن کے لئے قیامت کے دن زمین کو شق کیا گیا تھا' تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ! وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' میں جبرائیل کے پاس آؤں گا' جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو! تو حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں ساتھ لے کے چلیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے جائیں گے' جو ایک ہفتے جتنا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ اور بولو! سنا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں گے' جب وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے' تو پھر مزید ایک ہفتے کے لئے سجدے میں چلے جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ' تم بولو سنا جائے گا' تم شفاعت کرو قبول کی جائے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدے میں جانے لگیں گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پکڑ لیں گے' پھر اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کی تعلیم دے گا' جو اس سے پہلے کسی انسان کو نہیں دی گئی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا ہے' اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' جس کے لیے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین کو چیرا گیا' وہ بنایا ہے' لیکن یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہاں تک کہ میرے حوضِ کوثر پر لوگ آئیں گے' جو صنعاء سے لے کر ایلہ تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ! وہ شفاعت کریں گے' پھر یہ کہا جائے گا: انبیاء کو بلاؤ! پھر انبیاء کو بلایا جائے گا' ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے' ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ پانچ یا چھ لوگ ہوں گے' ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی نہیں ہوگا' پھر یہ کہا جائے گا: شہداء کو بلاؤ! تو وہ شفاعت کریں گے' اس چیز کے بارے میں جو ان کا ارادہ ہوگا' جب شہداء ایسا کر لیں گے۔

تو پروردگار فرمائے گا: میں "ارحم الراحمین" ہوں' تو اے فرشتو! تم ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو' جو کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتا تھا' تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جہنم کا جائزہ لو! کیا اس میں کوئی ایسا شخص ہے' جس نے کبھی کوئی اچھائی کی ہو؟ تو فرشتے جہنم میں ایک شخص کو پائیں گے' اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے ساتھ اُسی طرح نرمی کرو' جس طرح یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا' پھر جہنم سے ایک اور شخص نکلے گا' اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ یہ ہوا تھا کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ ہدایت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں' تو مجھے آگ میں جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا' یہاں تک کہ جب میں سرمے کی مانند ہو جاؤں' تو تم مجھے

دریا میں ڈال دینا' اور ہوا میں اُڑا دینا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم (دنیا کے) سب سے بڑے ملک کا جائزہ لو! تمہیں اس کی مانند جگہ (جنت میں) ملے گی اور اس کی مانند مزید دس گنا بھی ملے گی' تو وہ عرض کرے گا' تو کیوں میرا مذاق اڑا رہا ہے؟ جبکہ تو بادشاہ ہے' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اس بات پر میں ہنس پڑا تھا' جو چاشت کے وقت ہنسا تھا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے معزز حدیث ہے۔

یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے متعدد صحابہ کرام سے منقول ہے' جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

لفظ العصابۃ میں 'ع' پر زیر ہے اس سے مراد ایک جماعت ہے' اس کی واحد نہیں ہوتی' یہ بات اخفش نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دس یا' بیس سے لے کر چالیس تک افراد ہوتے ہیں۔

5507 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل نَبِي يَوْم الْقِيَامَة منبرا من نور وَاِنِّيْ لعلى أطولها وأنورها فَيَجِيْء مُنَاد يُنَادى اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي قَالَ فَتَقُوْلُ الْاَنْبِيَاء كلنا نَبِي اُمِّي فَاِلٰى اَيْنَ أرسل فَيرجع الثَّانِيَة فَيَقُوْلُ اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي الْعَرَبِيّ قَالَ فَينزل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ بَاب الْجنَّة فيقرعه فَيَقُوْلُ من فَيَقُوْلُ مُحَمَّد اَوْ اَحْمد فَيُقَالُ أوقد أرسل اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيفتح لَهُ فَيدْخل فيتجلى لَهُ الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا يتجلى لشَيْءٍ قبله فيخر لله سَاجِدا وَيَحْمَدهُ بِمَحَامِد لم يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ قبله وَلَنْ يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ بعده فَيُقَالُ لَهُ يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاْسك تكلم تسمع وَاشْفَعْ تشفع..... فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کے لئے قیامت کے دن' نور سے بنا ہوا منبر رکھا جائے گا' اور میں سب سے زیادہ اونچے اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر ہوں گا' ایک منادی آ کر اعلان کرے گا: اُمی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کہیں گے: ہم سب اُمی نبی ہیں' تمہیں کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ وہ دوبارہ آئے گا' اور کہے گا: اُمی عربی نبی کہاں ہیں؟ تو حضرت محمد ﷺ منبر سے نیچے اتریں گے' اور جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھٹکھٹائیں گے' پوچھا جائے گا: کون؟ تو جواب دیا جائے گا: حضرت محمد ﷺ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احمد ﷺ تو کہا جائے گا: کیا انہیں پیغام بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! تو ان کے لئے دروازہ کھولا جائے گا' وہ اس میں داخل ہوں گے' پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' ان سے پہلے اس نے کسی کے سامنے تجلی نہیں کی ہوگی' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں گر جائیں گے' اور اس کی ایسی حمد وثناء بیان کریں گے' کہ ان سے پہلے کسی نے بھی اُن کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان نہیں کی ہوگی' اور ان کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو ان سے یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ! اور بات کرو! سنی جائے گی' شفاعت کرو! قبول کی جائے گی''..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5508 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاس قَالَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تزلف لَهُمُ الْجَنَّة فَيَاْتُوْنَ آدم فَيَقُوْلُوْنَ يَا ابَانَا استفتح لنا الْجَنَّة فَيَقُوْلُ وَهل اخرجكم من الْجَنَّة اِلَّا خَطِيْئَة ابيكم لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰى ابْنِى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمَ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اِنَّمَا كنت خَلِيْلًا من وَرَاء وَرَاء اعمدوا اِلٰى مُوْسَى الَّذِىْ كلمه اللّٰه تكليما قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسَى فَيَقُوْلُ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰى عِيْسَى كلمة اللّٰه وروحه فَيَقُوْلُ عِيْسَى لست بِصَاحِب ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذن لَهٗ وَترسل الْاَمَانَة وَالرحم فيقومان جنبتى الصِّرَاط يَمِينا وَشمَالًا فيمر اَوَّلكم كالبرق قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ وَاُمى اَى شَىْءٍ كالبرق قَالَ الم تروا اِلَى الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِىْ طرفَة عين ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّحَال تجْرِى بهم اَعْمَالهم ونبيكم قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِىْءُ الرجل فَلَا يَسْتَطِيْع السّير اِلَّا زحفا قَالَ وَفِىْ حافتى الصِّرَاط كلاليب معلقَة مامورة باخذ من امرت بِهٖ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِى النَّار وَالَّذِىْ نفس اَبِىْ هُرَيْرَة بِيَدِهٖ اِن قَعْر جَهَنَّم لسبعين خَرِيْفًا-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) سب لوگوں کو جمع کرے گا' اہل ایمان اٹھیں گے' یہاں تک کہ جنت ان کے لئے آراستہ ہوگی وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے جدامجد! آپ ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیں' تو وہ کہیں گے: تم لوگ جنت سے' اپنے باپ کی غلطی کی وجہ سے ہی نکلے تھے میرا یہ منصب نہیں ہے' تم میرے بیٹے: براہیم کے پاس جاؤ! جو اللہ کا خلیل ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہیں گے: میں اس منصب کے لئے نہیں ہوں' میں خلیل اور حوالوں سے ہوں' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا' وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ کہیں گے: میں متعلقہ فرد نہیں ہوں' تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ' اور اس کی روح ہیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا' پھر لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی جائے گی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا' وہ دونوں پل صراط کے کناروں پر دائیں بائیں کھڑے ہوجائیں گے' تو اس کے اوپر سے گزرنے والے پہلے افراد بجلی کی مانند گزریں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کون سی چیز برق کی مانند ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے (آسمانی) بجلی کو دیکھا نہیں ہے؟ کہ کیسے وہ پلک جھپکنے میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے' پھر لوگ پرندوں کی طرح گزریں گے' پھر تیز رفتار سواریوں کی طرح گزریں گے' ان کے اعمال انہیں لے کے جارہے ہوں گے' اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے (یعنی کم ہوں گے) یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' وہ گھسٹ کر جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جو حکم کے پابند ہوں گے کہ جس کے بارے میں حکم دیا جائے' اسے پکڑلیں تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا' اور جس کو کھینچ لیا گیا ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر برس کی گہرائی جتنی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5509 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سید ولد آدم يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر وَبِيَدِی لِوَاء الْحَمد وَلَا فخر وَمَا من بنی آدم يَوْمَئِذٍ فَمَنْ سواهُ اِلَّا تحت لِوَائِی وَاَنا اَوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض وَلَا فخر قَالَ فيفزع النَّاس ثَلَاث فزعات فَيَاْتُوْنَ آدم فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَيَاْتُونِی فَانْطَلق مَعَهم قَالَ ابْن جدعَان قَالَ اَنس فَكَاَنِّی انظر اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فآخذ بِحَلقَة بَاب الْجَنَّة فاقعقعها فَيُقَالُ من هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّد فيفتحون لی ويرحبون فَيَقُوْلُوْنَ مرْحَبًا فاخر سَاجِدا فيلهمنی اللّٰه من الثَّنَاء وَالْحَمْد فَيُقَالُ لی ارْفَعْ رَاْسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع وَقل يسمع لِقَوْلِك وَهُوَ الْمقَام الْمَحْمُود الَّذِیْ قَالَ اللّٰه عَسى اَن يَّبْعَثك رَبك مقَاما مَحْمُوْدًا (الاسراء)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وروى ابْن مَاجه صَدره قَالَ اَنا سید ولد آدم وَلَا فخر وَاَنا اَوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر وَاَنا اَوَّل شَافِع وَاَوَّل مُشَفع وَلَا فخر ولواء الْحَمد بيَدی يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فخر -وَفِی اِسْنَادهما عَلیّ بن يزِيْد بن جدعَان

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا' لیکن میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا (قیامت کے دن) لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' اور اس دن تمام بنی نوع انسان' اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے' وہ میں پہلا فرد ہوؤں گا' جس کے لئے زمین کو چیرا جائے گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑ کر اس کو کھٹکھٹاؤں گا' تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' تو وہ لوگ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور خوش آمدید کہیں گے اور وہ کہیں گے: آپ کو خوش آمدید ہے' پھر میں سجدے میں گر جاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے کلمات مجھے الہام کرے گا' پھر مجھے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ' تم مانگو' تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو' شفاعت قبول کی جائے گی' تم کہو' تمہاری بات سنی جائے گی' یہ وہ ''مقام محمود'' ہوگا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کردے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے ''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' قیامت کے دن میرے لئے سب سے پہلے زمین کو شق

کیا جائے گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا' اور میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا' جس کی شفاعت قبول ہوگی' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا''

ان دونوں کی سند میں علی بن یزید بن جدعان نامی راوی ہے۔

5510 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي فِيْ دَعْوَة فَرفع اِلَيْهِ الذِّرَاع وَكَانَت تعجبه فنهس مِنْهَا نهسة وَقَالَ انا سيد النَّاس يَوْم الْقِيَامَة هَلْ تَدْرُوْنَ مِم ذَاك يجمع لله الْاَوّلين والآخرين فِيْ صَعِيد وَاحِد فَيبصرهُمْ النَّاظر وَيسمعهُمْ الدَّاعِي وتدنو مِنْهُم الشَّمْس فَيبلغ النَّاس من الْغم وَالْكرب مَا لَا يُطِيقُوْنَ وَلَا يحتملُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاس اَلا ترَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ وَاِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلا تنظرُوْن من يشفع لكم اِلٰى ربكُمْ فَيَقُوْلُ بعض النَّاس لبَعض ابوكم آدم فياتونه فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدم اَنْت اَبُو الْبشر خلقك الله بِيَدِهٖ وَنفخ فِيك من روحه وَامر الْمَلَائِكَة فسجدوا لَك واسكنك الْجَنَّة اَلا تشفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بلغنَا فَقَالَ اِن رَبِّي غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَا يغْضب بعده مثله وَاِنَّهُ نهاني عَن الشَّجَرَة فعصيت نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوا اِلٰى نوح فَيَاْتُوْنَ نوحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نوح اَنْت اَوّل الرُّسُل اِلٰى اَهْلِ الْاَرْض وَقد سماك لله عبدا شكُورًا اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلا ترى اِلٰى مَا بلغنَا اَلا تشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ اِن رَبِّي غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنَّهُ قد كَانَ لِيْ دَعْوَة دَعَوْت بهَا على قومي نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْت نَبِيُّ اللهِ وخليله من اَهْلِ الْاَرْض شفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِن رَبِّي قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّيْ كنت كذبت ثَلَاث كذبات فَذكرهَا نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي ذَهَبُوا اِلٰى مُوسَى فَيَاْتُوْنَ مُوسَى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوسَى اَنْت رَسُوْلُ الله فضلك الله بِرِسَالَاتِهِ وبكلامه على النَّاس شفع لنا اِلٰى رَبك اما ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِن رَبِّي قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّيْ قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نَفسِي نَفسِي نَفسِي ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِي ذَهَبُوا اِلٰى عِيسَى فَيَاْتُوْنَ عِيسَى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيسَى اَنْت رَسُوْلُ الله وكلمته اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَم وروح مِنْهُ وَكلمت النَّاس فِي الْمهد شفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيسَى اِن رَبِّي قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَلَمْ يذكر ذَنبا نَفسِي نَفسِي نَفسِي اذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوا اِلٰى مُحَمَّد فَيَاْتُوني فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّد اَنْت رَسُوْلُ الله وَخَاتم الْاَنْبِيَاء وَقد غفر الله لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر اشفع

5510-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله تعالى : إنا أرسلنا نوحا إلى قومه أن - حديث: 3178صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث: 313مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' باب في صفة الشفاعة - حديث: 326صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر العلة التي من أجلها لا يشفع الأنبياء للناس يوم القيامة - حديث: 6558مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث: 31036السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا - حديث: 10843مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9432مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 103

لنا الٰی ربك الا تری الٰی ما نحن فیه فانطلق فاٰتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله علیّ من محامده وحسن الثناء علیه شیئا لم یفتحه علی احد قبلی ثم یقال یا محمد رفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل من امتك من لا حساب علیهم من الباب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب ثم قال والذی نفسی بیده ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری -رواه البخاری ومسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دعوت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستی پیش کی گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دانت کے ذریعے نوچ کر گوشت کھانا شروع کیا' اور ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوؤں گا' کیا تم جانتے ہو؟ اس کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا' دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا' پکارنے والا انہیں بات سنا سکے گا' سورج ان کے قریب آجائے گا' لوگوں کو ایسا غم اور پریشانی لاحق ہوگی' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے' جسے وہ برداشت نہیں کر سکیں گے' پھر کچھ لوگ یہ کہیں گے: تم لوگ یہ دیکھ نہیں رہے؟ کہ تم کیسی صورت حال کا شکار ہو اور تمہیں کیا بات لاحق ہوئی ہے؟ تم لوگ ایسے شخص کو تلاش کرو' جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں' تمہاری شفاعت کرے' تو کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (ان سے کہہ دیتے ہیں)۔

وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ہمارے جد امجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' اس نے فرشتے کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' اس نے جنت میں آپ کو ٹھہرایا' آج آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے کہ ہمیں کس صورت حال کا سامنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا' اور نہ اس کے بعد کبھی غضبناک ہوگا' اس نے مجھے درخت (کا پھل) کھانے سے منع کیا تھا' لیکن میں نے اس کی بات نہیں مانی' آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ' تم لوگ نوح کے پاس چلے جاؤ' وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت نوح! آپ وہ پہلے رسول ہیں' جنہیں اہل زمین کی طرف مبعوث کیا گیا' آپ وہ پہلے شخص ہیں' جس کا نام ''شکر گزار بندہ'' رکھا گیا' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے کہ ہمیں کیا چیز لاحق ہوئی ہے؟ کیا آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے وہ کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا تھا' اور اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا' مجھے دعا کا اختیار تھا اور میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف کر دی' تو آج مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ! تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ!

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے اُس کے خلیل ہیں آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں' تو حضرت

ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: آج میرا پروردگار جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا' میں نے تین مرتبہ خلاف واقعہ باتیں کہی تھیں' تو آج مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ! تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ذریعے آپ کو فضیلت عطا کی' اپنے کلام کے ذریعے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی' تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے: میرا پروردگار' آج جس طرح غضبناک ہے' وہ اس سے پہلے اس طرح غضبناک نہیں ہوا' اور وہ اس کے بعد اس طرح کبھی غضبناک نہیں ہوگا' میں نے ایک جان کو قتل کر دیا تھا' جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا' تو مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں' جسے اس نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا' آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے اتنا غضبناک نہیں ہوا' اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا' وہ کسی ذنب کا ذکر نہیں کریں گے' لیکن وہ کہیں گے: مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ' تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے رسول ہیں' انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو میں چل پڑوں گا' میں عرش کے نیچے آؤں گا' اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں گر جاؤں گا' تو پروردگار مجھے اپنی حمد وثناء کے کلمات القاء فرمائے گا' جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کیے ہوں گے' پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ' تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی' تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا' اور میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! تو کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنی امت میں سے' اُن افراد کو جنت کے دروازوں میں دائیں طرف والے سے دروازے سے اندر داخل کر دو' جن پر کوئی حساب لاگو نہیں ہوگا' اور باقی دروازوں میں وہ دیگر لوگوں کے ساتھ' حصے دار ہوں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5511 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اِبْرَاهِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رباه فَيَقُوْلُ الرب جلّ وَعلا يَا لبيكاه فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيمَ يَا رب حرقت بني فَيَقُوْلُ أخرجُوا مِنَ النَّارِ من كَانَ فِيْ قلبه ذرة اَوْ شعيرَة من اِيمَان - رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَا أَعْلَمُ فِيْ اِسْنَاده مطعنا

وروى الطَّبَرَانِيّ عَنْ زيد الرقاشي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشفع الله تَبَارَك وَتَعَالٰى آدم يَوْمَ الْقِيَامَة من ذُرِّيَّته فِيْ مائة الف الف وَعشرَة آلاف ألف

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: میں سن رہا ہوں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے میرے پروردگار! میرے بچے جل رہے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا تم جہنم میں سے ہر اس فرد کو نکال دو جس کے دل میں چیونٹی کے وزن جتنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) جو کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور اس کے بارے میں کسی طعن کا علم نہیں ہے۔

امام طبرانی نے زید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کی وجہ سے' اُن کی اولاد میں سے (کم و بیش) گیارہ کروڑ افراد کو جنت میں داخل کرے گا''۔

5512 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيق قَالَ جَلَست اِلٰى قوم اَنا رابعهم فَقَالَ احدهم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل من أمتِيْ اَكثر من بني تَمِيم قُلْنَا سواك يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ سواى قلت اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم فَلَمَّا قَامَ قلت من هٰذَا قَالُوْا ابن الجدعاء اَوْ ابْن اَبِيْ الجدعاء

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ عَنْ شَقِيق عَن عبد الله بن اَبِيْ الجدعاء

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں ان میں سے چوتھا فرد تھا' ان میں سے ایک نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میرے علاوہ کوئی اور ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب وہ صاحب اُٹھ کے چلے گئے' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابن جدعاء رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن ابوجدعاء تھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے شقیق کے حوالے سے' عبداللہ بن ابوجدعاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5513 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل لَيْسَ بِنَبِي مثل الْحَيَّيْنِ ربيعَة وَمُضر فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوَ مَا ربيعَة من مُضر قَالَ اِنَّمَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ -رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک شخص جو نبی نہیں ہوگا' اس کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں' یعنی ربیعہ اور مضر کے افراد کی تعداد جتنے لوگ' جنت میں داخل ہوں گے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ربیعہ قبیلہ' مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں وہ کہہ رہا ہوں"۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5514 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن الرجل ليشفع للرجلين وَالثَّلَاثَة-رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک آدمی دو' یا تین افراد کی بھی شفاعت کرے گا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5515 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوضع للأنبياء مَنَابِر من نور يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيبقى منبرى لَا اَجْلِس عَلَيْهِ اَوْ قَالَ لَا اقعد عَلَيْهِ قَائِما بَيْنَ يَدى رَبى مَخَافَة اَن يبْعَث بِي اِلَى الْجَنَّة وَتبقى امتِي بعدِي فَاَقُوْل يَا رب امتِي امتِي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا مُحَمَّد مَا تُرِيدُ اَن اصنع بامتك فَاَقُوْل يَا رب عجل حسابهم فيدعى بهم فيحاسبون فَمنهُم من يدْخل الْجَنَّة برحمته وَمِنْهُم من يدْخل الْجَنَّة بشفاعتي فَمَا اَزَال اشفع حَتّٰى اعطى صكاكا بِرِجَال قد بعث بهم اِلَى النَّار حَتّٰى إن مَالِكًا خَازِن النَّار لِيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد مَا تركت لغضب رَبك فِيْ أمتك من نقمة ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَلَيْسَ فِيْ اِسنادهما من ترك ـ الصكاك جمع صك وَهُوَ الْكتاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"انبیاء کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر رکھے جائیں گے' جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے' اور میرا منبر باقی رہ جائے گا' اور میں اس پر نہیں بیٹھوں گا (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں مجھے جنت کی طرف نہ بھجوا دیا جائے' اور میری امت میرے بعد رہ جائے' تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میری امت' میری امت' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم کیا چاہتے ہو؟ کہ میں تمہاری امت کے ساتھ کیا کروں؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو ان کا حساب جلدی لے لینا' تو انہیں بلایا جائے گا' اور ان سے حساب لیا جائے گا' تو ان میں سے کوئی شخص اس کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے گا' کوئی شخص میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا' میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ مجھے کچھ ایسے افراد کے بارے میں پروانہ دیا جائے گا' جنہیں جہنم میں بھیجا جا چکا ہوگا' یہاں تک کہ جہنم کا نگران فرشتہ مالک یہ کہے گا: اے حضرت محمد! آپ نے اپنی امت کے بارے میں اپنے پروردگار کے غضب میں سے کوئی سزا نہیں رہنے دی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔

لفظ الصکاک' یہ "صک" کی جمع ہے' اس سے مراد تحریر (پروانہ' یا اجازت نامہ) ہے۔

5516 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشفع لأمتي حَتّٰى يناديني رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُ اقد رضيت يَا مُحَمَّد فَاَقُوْلُ اِي رب قد رضيت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا' یہاں تک کہ میرا پروردگار مجھے مخاطب کر کے فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہو گی۔

5517 وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لاَهْلِ الْكَبَائِر من أمتِي -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ جَابر

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت' میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کے لئے ہو گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام بزار' امام طبرانی نے اور امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5518 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خيرت بَيْنَ الشَّفَاعَة اَوْ يدْخل نصف أمتِي الْجنَّة فاخترت الشَّفَاعَة لِاَنَّهَا اعم وأكفى أما اِنَّهَا لَيست للْمُؤْمنين الْمُتقدمين وَلكنهَا للمذنبين الْخَطَّائِينَ المتلوثين .رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاِسْنَاده جيد وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيْثِ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ بِنَحْوِهِ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْجِهَاد اَحَادِيْث فِيْ شَفَاعَة الشُّهَدَاءِ وَاَحَادِيْث الشَّفَاعَة كَثِيْرَة وَفِيمَا ذكرْنَاهُ غنية عَن سائرها وَاللّٰه الْمُوفق

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے شفاعت' یا اس چیز کے درمیان اختیار دیا گیا کہ میری امت کا نصف جنت میں داخل ہو جائے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا' کیونکہ وہ زیادہ عمومی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہو گی' اور یہ متقدمین اہل ایمان کے لئے نہیں ہو گی' بلکہ یہ گناہ گاروں' خطا کاروں اور گناہوں میں ملوث ہونے والوں کے لئے ہو گی''۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند عمدہ ہے' اسے امام ابن ماجہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں شہداء کی فضیلت کے بارے میں احادیث گزر چکی ہیں' شفاعت کے بارے میں' احادیث بہت سی ہیں' ہم نے جو ذکر کر دی ہیں' وہ باقی تمام کی جگہ کفایت کر جائیں گی' باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّار

کتاب: جنت وجہنم کی صفت کا بیان

1 - التَّرْغِيْبُ فِيْ سُؤَالِ الْجَنَّةِ والاستعاذة مِنَ النَّار

باب: جنت کی دعا مانگنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5519 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يعلمهُمْ هٰذَا الدُّعَاء كَمَا يعلمهُمُ السُّورَة من الْقُرْآن قُولُوا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من عَذَاب جَهَنَّم وَاَعُوْذ بك من عَذَاب الْقَبْر وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمَسِيح الدَّجَّال وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمحيا وَالْمَمَات

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے' جس طرح انہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:) تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5520 - وَعَنْ أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعَنِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ امتعني بزوجي رَسُوْلُ اللّٰه وبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَان وبأخي مُعَاوِيَة فَقَالَ سَاَلت اللّٰه لآجال مَضْرُوبَة وَاَيَّام مَعْدُودَة وأرزاق مقسومة لن يعجل شَيْئًا مِنْهَا قبل اَجله وَلَا يُؤخر وَلَوْ كنت سَاَلت اللّٰه اَن يعيذك مِنَ النَّار وَعَذَاب الْقَبْر كَانَ خيرا وَأفضل -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنا: میں یہ کہہ رہی تھی: (یعنی یہ دعا مانگ رہی تھی):

''اے اللہ! تو میرے شوہر اللہ کے رسول کو' میرے والد حضرت ابوسفیان کو' اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا' تو

5519-صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يستعاذ منه في الصلاة - حديث:962صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الاستعاذة - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الأشياء الأربع التي يستعيذ' حديث:1004موطأ مالك - كتاب القرآن' باب ما جاء في الدعاء - حديث:502سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب في الاستعاذة' حديث:1331السنن للنسائي - كتاب الجنائز' التعوذ من عذاب القبر - حديث:2046السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' التعوذ من عذاب القبر - حديث:2165مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2277الشريعة للآجري - كتاب التصديق بالدجال ، وأنه خارج في هذه الأمة' باب استعاذة النبي صلى الله عليه وسلم من فتنة الدجال - حديث:866

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے زندگی کے بارے میں دعا مانگی ہے' جو طے ہو چکی ہے' جس کے ایام گنے چنے ہیں' جس کا رزق تقسیم شدہ ہے' اس میں سے کوئی بھی چیز اپنے مخصوص وقت سے پہلے نہیں آئے گی اور نہ ہی مؤخر ہوگی' اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم سے اور قبر کے عذاب سے بچائے' تو یہ بہتر اور زیادہ فضیلت والا ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5521 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا استجار عبد مِنَ النَّار سبع مَرَّات اِلَّا قَالَت النَّار يَا رب اِن عَبدك فلانا استجار منى فَأَجره وَلَا سَأَلَ عبد الْجنَّة سبع مَرَّات اِلَّا قَالَت الْجنَّة يَا رب اِن عَبدك فلانا سَأَلَنِي فَأدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ على شَرْطِ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ جہنم سے سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے' تو تُو اسے پناہ دیدے' اور جو بھی بندہ جنت کی سات مرتبہ دعا مانگتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار تیرے فلاں بندے نے میرے بارے میں دعا مانگی ہے' تو اسے جنت میں داخل کر دینا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

5522 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَأَلَ اللّٰه الْجنَّة ثَلَاث مَرَّات قَالَت الْجنَّة اللّٰهُمَّ أدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ استجار مِنَ النَّار ثَلَاث مَرَّات قَالَت النَّار اللّٰهُمَّ أجره مِنَ النَّار - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنِ حَبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظهمْ وَاحِد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا مانگتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ دیدے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب کے الفاظ ایک ہی ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5523 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله مَلَائِكَة سيارة

5523-صحيح البخارى - كتاب الدعوات' باب فضل ذكر الله عز وجل - حديث:6054صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل مجالس الذكر - حديث:4961صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر إثبات مغفرة الله جل وعلا للقوم الذين يذكرون الله مع' حديث:856المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء - حديث:1760مسند أحمد بن حنبل' مسند أبى هريرة رضى الله عنه - حديث:8522مسند الطيالسى - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2545شعب الإيمان للبيهقى - فصل فى إدامة ذكر الله عز وجل' حديث:556

يتبعُوْن مجَالِس الذّكر فذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فيسالهم الله عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ من ايَن جئتم فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا من عِنْد عباد لَكَ يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسألونك قَالَ فَمَا يَسْألُوْنِي قَالُوْا يَسْألُوْنَكَ جنتك قَالَ وَهل رَاَوْا جنتي قَالُوْا لا اى رب قَالَ فكيف لَو رَاَوْا جنتي قَالُوْا ويستجيرونك قَالَ وَمِمَّا يستجيرونى قَالُوْا من نارك يَا رب قَالَ وَهل رَاَوْا نَارِى قَالُوْا لا قَالَ فكيف لَو رَاَوْا نَارِى قَالُوْا ويستغفرونك قَالَ فَيَقُوْلُ قد غفرت لَهُمْ واعطيتهم مَا سَألُوْا وأجرتهم مِمَّا استجاروا......الحَدِيْثِ - رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفظ لَهُ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الذّكر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو گھومتے پھرتے ہیں' وہ ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو تیری تسبیح بیان کر رہے تھے' اور تیری کبریائی بیان کر رہے تھے' تیری معبودیت کا اعتراف کر رہے تھے تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں (تو کیا ہو؟) فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے پناہ مانگ رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تیری آگ سے (یعنی جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے) پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! پروردگار فرماتا ہے' اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں تو کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے' تو پروردگار فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت کر دی' انہوں نے جو مانگا ہے' وہ انہیں دیا' اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی ہے' اس سے انہیں پناہ دی''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت اس سے پہلے مکمل روایت کے طور پر ذکر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2 - التَّرْهِيب مِنَ النَّار أعاذنا الله مِنْهَا بمنه وَكرمه

باب: جہنم کے بارے میں ترہیبی روایات' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ذریعے ہمیں اُس سے بچا کے رکھے

5524 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَكثر دُعَاء النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار (البقرہ) - رَوَاهُ البُخَارِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما' اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما' اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5525 - وَعَنْ عدى بن حَاتِم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا النَّار قَالَ واشاح ثُمَّ قَالَ اتَّقوا النَّار ثُمَّ اعرض واشاح ثَلَاثًا حَتّٰى ظننا انه ينظر اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم يجد فبكلمة طيبَة -رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

أشاح بشين مُعْجمَة وحاء مُهْملَة مَعْنَاهُ حذر النَّار كَأَنَّهُ ينظر اِلَيْهَا وَقَالَ الْفراء المشيح على مَعْنيين الْمقبل اِلَيْك وَالْمَانِع لما وَرَاء ظَهره قَالَ وَقَوله أعرض واشاح أى أقبل

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جہنم سے بچو! پھر نبی اکرم ﷺ نے کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی' پھر فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچو' پھر آپ ﷺ نے منہ پھیرا' اور پھر کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی' ایسا تین مرتبہ ہوا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ اس وقت جہنم کو دیکھ رہے ہیں' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے ہو' اور جس کو یہ بھی نہیں ملتی' تو وہ پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ اشاح اس کا مطلب یہ ہے آپ نے جہنم سے بچنے کی کوشش کی' یوں گویا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فراء بیان کرتے ہیں: لفظ ''مشیح'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے' کوئی چیز آپ کی طرف آرہی ہو' یا کسی ایسی چیز کو روکا جائے جو آپ کی پشت کے پیچھے ہو' وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ اعرض واشاح کا مطلب یہ ہے وہ آپ کے سامنے کی طرف سے آرہی تھی اور آپ اُس سے منہ پھیر رہے تھے۔

5526 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْآيَة وأنذر عشيرتك الْأَقْرَبين الشُّعَرَاء 412 دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمعُوْا فَعم وَخص فَقَالَ يَا بني كَعْب بن لُؤَىّ اَنْقِذُوا اَنفسكُم مِنَ النَّار يَا بني مرّة بن كَعْب اَنْقِذُوا اَنفسكُم مِنَ النَّار يَا بني هَاشم اَنْقِذُوا اَنفسكُم مِنَ النَّار يَا بني عبد الْمطلب اَنْقِذُوا اَنفسكُم مِنَ النَّار يَا فَاطِمَة اَنْقِذِىْ نَفسك مِنَ النَّار فَاِنِّىْ لَا أملك لكم من اللّٰه شَيْئًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ بِنَحْوِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو آپ ﷺ نے قریش کو بلایا' ان کے خاص و عام اکٹھے ہو گئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے اولادِ عبد المطلب! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس

کی مانند نقل کیا ہے۔

5527 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّار اَنْذَرْتُكُمُ النَّار حَتّٰى لَو اَن رجلا كَانَ بِالسوقِ لسمعه من مقَامِي هٰذَا حَتّٰى وَقعت خميصة كَانَت على عَاتِقه عِنْد رجلَيْهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہا ہوں' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بازار میں ہوگا' وہ اس کو میری اس جگہ پر سن لے' تو اس کی چادر' جو اس کی گردن پر موجود ہوگی' وہ گر کر اس کے پاؤں میں آجائے گی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5528 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثلي وَمثل اُمتِيْ كَمثل رجل استوقد نَارا فَجعلت الدَّوَابّ والفراش يقعن فِيهَا فَانَا آخذ بِحُجزِكُمْ وَاَنْتُم تقحمون فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' تو کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو میں تم لوگوں کے ڈب سے' تمہیں پکڑتا ہوں' اور تم ہو کہ اس میں گرنے کی کوشش کرر ہے ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5529 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اِنَّمَا مثلي كَمثل رجل استوقد نَارا فَلَمَّا اَضَاءَ ت مَا حوله جعل الْفراش وَهٰذِهِ الدَّوَابّ يقعن فِيهَا وَجعل يحجزهن ويغلبنه فيقتحمن فِيهَا قَالَ فذلكم مثلي ومثلكم وَاَنا آخذ بِحُجزِكُمْ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار فيغلبوني ويقتحمون فِيهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' جب اس کے اردگرد کا ماحول روشن ہو جاتا ہے' تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو وہ شخص انہیں پکڑنا شروع کرتا ہے' تو وہ اس کے قابو میں نہیں آتے اور اس میں گر جاتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال یہ ہے کہ میں تمہیں جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں' (اور یہ کہتا ہوں:) کہ تم جہنم سے بچ جاؤ' تم جہنم سے بچ جاؤ' لوگ مجھ پر غالب آجاتے ہیں اور اس میں گر جاتے ہیں''۔

5528-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب الانتهاء عن المعاصي - حديث: 6128صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب شفقته صلى الله عليه وسلم على أمته ومبالغته في تحذيرهم - حديث:4334مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7160مسند الحميدي - جامع أبي هريرة' حديث:999مسند الشهاب القضاعي - إني ممسك بحجزكم عن النار' حديث:1050الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر ما استنقذ الله عز وجل الخلق بالنبي صلى الله - حديث:988

5530 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثلي ومثلكم كمثل رجل أوقد نارا فجعل الجنادب والفراش يقعن فِيهَا وَهُوَ يذبهن عَنْهَا وَأَنا آخذ بِحُجزِكُمْ عَنِ النَّار وَأَنْتُمْ تفلتون من يدي- رَوَاهُ مُسْلِم

الحجز بِضَم الْحَاء وَفتح الْجِيم جمع حجزة وَهِي معقد الْإِزَار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں' وہ انہیں بچانے کی کوشش کرتا ہے' میں بھی تمہیں ڈب سے پکڑ کر جہنم سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے پھسلتے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الحجز یہ لفظ ''حجزۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے' جہاں تہبند باندھا جاتا ہے۔

5531 - وَرُوِيَ عَنْ كُلَيْب بن حزن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اطْلُبُوا الْجَنَّةَ جهدكم واهربوا مِنَ النَّار جهدكم فَإِن الْجَنَّةَ لَا ينَام طالبها وَإِن النَّار لَا ينَام هَارِبهَا وَإِن الْآخِرَة الْيَوْم محفوفة بالمكاره وَإِن الدُّنْيَا محفوفة باللذات والشهوات فَلَا تلهينكم عَنِ الْآخِرَة- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت کلیب بن حزن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''پوری کوشش کے ساتھ جنت حاصل کرنے کی کوشش کرو' اور پوری کوشش کے ساتھ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' کیونکہ جنت کا طلبگار سوتا نہیں ہے' اور جہنم سے بچنے والا بھی سوتا نہیں ہے' آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں کی تحت رکھا گیا ہے' اور دنیا کو لذتوں اور شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے' تو وہ (دنیا) تمہیں آخرت سے غافل نہ کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5532 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْت مثل النَّار نَام هَارِبهَا وَلَا مثل الْجَنَّة نَام طالبها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْث إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْث يحيى بن عبيد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن موهب التَّيْمِيّ

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ عبد اللّٰه بن شريك عَنْ أَبِيْهِ عَن مُحَمَّد الْأَنْصَارِيّ وَالسُّدي عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة أخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے آگ (یعنی جہنم) جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی' جس سے بچنے کی کوشش کرنے والا سو جائے' اور جنت جیسی چیز نہیں دیکھی ہے' جس کا طلبگار سو جائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبیداللہ سے منقول ہونے کے طور پر ہی جانتے ہیں' ان کی مراد ابن موہب تیمی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے عبداللہ بن شریک نے' اپنے والد کے حوالے سے' محمد انصاری اور سدی کے حوالے سے' ان کے

والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس روایت کو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

5533 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا معشر الْمُسْلِمین ارغبوا فِیمَا رغبکم اللّٰه فِیهِ واحذروا مِمَّا حذرکُمُ اللّٰه مِنْهُ وخافوا مِمَّا خوفکم اللّٰه بِهِ من عَذَابه وعقابه وَمَنْ جَهَنَّم فَاِنَّهَا لَوْ کَانَت قَطْرَة من الْجَنَّة مَعکُمْ فِیْ دنیاکم الَّتِیْ اَنْتُمْ فِیهَا حلتها لکم وَلَوْ کَانَت قَطْرَة مِنَ النَّار مَعکُمْ فِیْ دنیاکم الَّتِیْ اَنْتُمْ فِیهَا خبثتها عَلَیْکُم -رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَلَا یحضرنی الْاٰن اِسْنَاده

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اے مسلمانوں کے گروہ! تم اس چیز میں رغبت رکھو جس چیز میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے رغبت دلائی ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا کہا ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوف دلایا ہے جس کا تعلق اس کے عذاب اور عقاب سے ہے اور جہنم سے بچ کے رہو کیونکہ اگر جنت کا ایک قطرہ تمہاری دنیا میں تمہارے ساتھ ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے اسے تمہارے لئے حلال کر دینا اور اگر جہنم کا ایک قطرہ تمہارے ساتھ تمہاری اس دنیا میں ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے تمہارے لئے اس (دنیا کو) خراب کر دینا تھا"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5534 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بفرس یَجْعَل کل خطو مِنْهُ اَقْصَی بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَاتی علی قوم یزرعون فِیْ یَوْم ویحصدون فِیْ یَوْم کلما حصدوا عَاد کَمَا کَانَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِیْ سَبِیْل اللّٰه تضاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفَقُوْا من شَیْءٍ فَهُوَ یخلفه ثُمَّ اَتَی علی قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر کلما رضخت عَادَتْ کَمَا کَانَت وَلَا یفتر عَنْهُم من ذٰلِکَ شَیْءٍ قَالَ یَا جِبْرِیْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتَی علی قوم علی ادبارهم رقاع وَعَلٰی اقبالهم رقاع یسرحون کَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَی الضریع والزقوم ورضف جَهَنَّم قَالَ مَا هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَا یؤدون صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبید ثُمَّ اَتَی علی رجل قد جمع حزمة عَظِیْمَة لَا یَسْتَطِیْع حملهَا وَهُوَ یُرِید اَن یزِید عَلَیْهَا قَالَ یَا جِبْرِیْل مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رجل من امتك عَلَیْهِ اَمَانَة النَّاس لَا یَسْتَطِیْع اداء ها وَهُوَ یُرِید اَن یزِید عَلَیْهَا ثُمَّ اَتَی علی قوم تقْرض شفاههم والسنتهم بمقاریض من حَدِیْد کلما قرضت عَادَتْ کَمَا کَانَت لَا یفتر عَنْهُم من ذٰلِکَ شَیْءٍ قَالَ یَا جِبْرِیْل مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ خطباء الْفِتْنَة ثُمَّ اَتَی علی جُحر صَغِیر یخرج مِنْهُ ثَوْر عَظِیْم فیرید الثور اَن یدْخل من حَیْثُ خرج فَلَا یَسْتَطِیْع قَالَ مَا هٰذَا یَا جِبْرِیْل قَالَ هٰذَا الرجل یتکلم بِالْکَلِمَةِ الْعَظِیْمَة فیندم عَلَیْهَا فیرید اَن یردهَا فَلَا یَسْتَطِیْع ثُمَّ اَتَی علی وَاد فَوجدَ رِیحًا طیبَة وَوجد ریح مسك مَعَ صَوت فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ صَوت الْجَنَّة تَقول یَا رب ائْتِنِیْ باهلی وَبِمَا وَعَدتنِیْ فَقَدْ کثر غرسی وحریری وسندسی واستبرقی وعبقریی ومرجانی وفضتی وذهبی واکوابی وصحافی واباریقی وفواکهی وعسلی ومائی ولبنی وخمری ائْتِنِیْ بِمَا وَعَدتنِی قَالَ لَكَ کل مُسْلِم ومسلمة وَمُؤْمِن ومؤمنة وَمَنْ آمن بِی وبرسلی

وَعمل صَالحا وَلَمْ يُشرك بِي شَيْئًا وَلَمْ يتخذ من دوني اندادا فَهُوَ آمن وَمَنْ سَالَنِي اَعْطيته وَمَنْ اَقرضنِي جزيته وَمَنْ تو كل عَلَيّ كفيته اِنِّيْ اَنَا اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا خلف لميعادي قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ تَبَارَكَ اللّٰه احسن الْخَالِقِينَ فَقَالَت قد رضيت ثُمَّ اَتى علي وَاد فسمع صَوْتا مُنْكرا فَقَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذَا الصَّوْت قَالَ هٰذَا صَوْت جَهَنَّم تَقول يَا رب اِئْتِنِيْ بِاَهلي وَبِمَا وَعَدتنِيْ فَقَدْ كثرت سلاسلي واغلالي وسعيري وحميمي وغساقي وغسليني وَقد بعد قعري وَاشتَدَّ حري اِئْتِنِيْ بِمَا وَعَدتنِيْ قَالَ لَكِ كل مُشرك ومشركة وخبيث وخبيثة وكل جَبَّار لَا يُؤمن بِيَوْم الْحساب قَالَت قد رضيت فَذكر الحَدِيْث فِيْ قصَّة الْاِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة وَغَيْر ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن انس عَنْ اَبِي الْعَالِيَة اَوْ غَيْره عَنْ اَبِي هُرَيْرَة

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گھوڑے کو لایا گیا' جس کا ہر ایک قدم حد نگاہ تک جاتا تھا' نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' آپ ﷺ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' آپ ﷺ ایک قوم کے پاس تشریف لائے' جو ایک ہی دن میں ایک کھیت بوتے' اور ایک ہی دن میں اس کی فصل کاشت کر لیتے تھے' جب بھی وہ کاشت کر لیتے تھے' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی نیکی کا اجر سات سو گنا تک ہو جاتا ہے' اور یہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں' انہیں اس کی جگہ عطا کر دیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ ایک ایسی قوم کے پاس تشریف لائے' جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جا رہے تھے' جب بھی ان کے سر کچل دیا جاتا تھا' وہ پہلے کی مانند ہو جاتا تھا' اور اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں آ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے سر نماز سے بھاری رہتے تھے (یعنی یہ نماز کے وقت سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا' جن کی پشت پر اور آگے کی طرف پتے تھے' وہ اس طرح چلتے تھے' جس طرح جانور چلنے کے لیے جاتے ہیں' اور وہ (جہنمی) چلتے ہوئے ضریع' زقوم' اور جہنم کے انگاروں کی طرف جاتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے' پھر آپ ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو لکڑیوں کا گٹھا اکٹھا کرتا تھا' وہ اسے اٹھا نہیں پاتا تھا اور وہ اس میں مزید اضافہ کرنا چاہتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت سے تعلق رکھنے والا وہ شخص ہے' جس کے ذمہ لوگوں کی امانتیں تھیں' یہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا' اور یہ چاہتا تھا کہ اس کو مزید امانتیں دی جائیں' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ ایسے آدمیوں کے پاس سے ہوا' جن کی ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جا رہی تھیں' جب بھی وہ کاٹ دی جاتی تھیں' تو پہلے کی مانند ہو جاتی تھیں' اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ فتنہ پیدا کرنے والے خطیب ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک چھوٹی سی بل کے پاس سے ہوا' جس کے اندر سے ایک بڑا بیل نکلتا تھا' اور پھر وہ بیل یہ چاہتا تھا کہ جس بل سے وہ نکلا ہے اس بل میں دوبارہ داخل ہو جائے' لیکن وہ اندر جا نہیں سکتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے' جو بڑی بات کہہ دیتا تھا' پھر اس پر ندامت

کا اظہار کرتا تھا' پھر وہ چاہتا تھا کہ اسے واپس کر دے' لیکن وہ اسے واپس نہیں کر سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے اس میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کی' اور آواز کے ہمراہ مشک کی خوشبو محسوس کی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل نے بتایا کہ یہ جنت کی آواز ہے' اور یہ عرض کر رہی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ' اور جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے (ان کو میرے اندر لے آ) کیونکہ میری پیداوار' میرا ریشم' میرا سندس' میرا استبرق' میرا عبقر' میرا مرجان' میری چاندی' میرا سونا' میرے برتن' میرے پیالے' میرے کوزے' میرے پھل' میرا شہد' میرا پانی' میرا دودھ' میرا مشروب بہت سے ہوگئے ہیں' تو تو میرے پاس ان کو لے آ' جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت' مومن مرد اور مومن عورت' جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان رکھیں گے' اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے' اور میرے علاوہ کسی اور کو معبود قرار نہیں دیں گے' تو وہ امن میں ہوں گے' اور جو شخص مجھ سے سوال کرے گا' میں اسے عطا کروں گا' جو شخص مجھے قرض دے گا' میں اسے جزا دوں گا' جو شخص مجھ پر توکل کرے گا' میں اس کی کفایت کروں گا' میں اللہ ہوں' اور میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میرے وعدے کے خلاف ورزی نہیں ہو سکتی' مومنین کامیاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے' تو جنت عرض کرتی ہے: میں راضی ہوگئی' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی سے ہوا' تو وہاں سے آپ ﷺ کو ایک ناگوار آواز سنائی دی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! یہ آواز کیسی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ جہنم کی آواز ہے' وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ' جن کے بارے میں میرے ساتھ تو نے وعدہ کیا ہے' میری زنجیریں' میری بیڑیاں' میری آگ' میری گرمی' میرا حمیم' میرا غساق' میرا غسلین' زیادہ ہو گئے ہیں' میرا گڑھا گہرا ہو گیا ہے' میری تپش زیادہ ہو گئی ہے' تو میرے پاس ان کو لے آ' جن کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: تمہیں ہر مشرک مرد اور مشرک عورت' خبیث مرد اور خبیث عورت ملیں گے' ہر متکبر ملے گا' جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہوگا' تو جہنم عرض کرتی ہے: میں راضی ہوگئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پورا واقعہ معراج اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے' جس میں نماز کی فرضیت اور دیگر امور کا تذکرہ ہے۔

یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابوالعالیہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5535 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَو رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْت لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا قَالُوْا وَمَا رَأَيْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْت الْجَنَّة وَالنَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے کیا چیز دیکھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

5536 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِقوم وهم

یَضْحَکُونَ فَقَالَ تضحکون وَذکر الْجَنَّة وَالنَّار بَیْنَ اظْهرکُم قَالَ فَمَا رئی اَحَد مِنْهُم ضَاحِکا حَتّٰی مَاتَ قَالَ وَنزلت فیهم نبیء عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الغفور الرَّحِیم وَاَن عَذَابِی هُوَ الْعَذَاب الْاَلِیم (الحجر)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا اتهم

❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ہنس رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ جنت اور جہنم کا ذکر تمہارے سامنے ہوا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو ان میں سے کسی بھی شخص کو مرتے دم تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا' اور ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم میرے بندوں کو بتادو! کہ میں مغفرت کرنے والا' رحم کرنے والا ہوں' اور میرا عذاب دردناک عذاب ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔

5537 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه خطب فَقَالَ لَا تنسوا العظیمتین الْجَنَّة وَالنَّار ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی جری اَوْ بل دُمُوعه جَانِبی لحیته ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لَو تعلمُونَ مَا اَعْلَمُ من اَمر الْاٰخِرَةِ لمشیتم اِلَی الصَّعِید ولحثیتم علی رؤوسکم التُّرَاب - رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دو عظیم چیزوں کو نہ بھولو' جنت اور جہنم' پھر آپ ﷺ رونے لگے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسوؤں نے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کو تر کردیا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' آخرت کے امور سے متعلق جو کچھ میں جانتا ہوں' اگر تم جان جاؤ' تو تم ویرانوں کی طرف چلے جاؤ' اور اپنے سروں پر مٹی ڈالو''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

5538 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِیْل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حِیْن غیر حِینه الَّذِیْ کَانَ یَاْتِیه فِیْهِ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْل مَا لی اَرَاك متغیر اللَّوْن فَقَالَ مَا جئتُك حَتّٰی اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمنافخ النَّار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا جِبْرِیْل صف لی النَّار وانعت لی جَهَنَّم فَقَالَ جِبْرِیْل اِن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی اَمر بجهنم فَاوقد عَلَیْهَا اَلف عَام حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اَمر فَاوقد عَلَیْهَا اَلف عَام حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اَمر فَاوقد عَلَیْهَا اَلف عَام حَتّٰی اسودت فَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا یضیء شررها وَلَا یطفأ لهبها وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن قدر ثقب اِبرة فتح من جَهَنَّم لمات من فِی الْاَرْض کلهم جَمِیْعًا من حره وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن خَازِنًا من خَزَنَة جَهَنَّم برز اِلَی اَهْلِ الدُّنْیَا لمات من فِی الْاَرْض کلهم من قبح وَجهه وَمَنْ نتن رِیْحه وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن حَلقَة من حلق سلسلة اَهْلِ النَّار الَّتِیْ نعت اللّٰه فِیْ کِتَابه وضعت علی جبال الدُّنْیَا لارفضت وَمَا تقارت حَتّٰی یَنْتَهِی اِلَی الْاَرْض السُّفْلٰی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حسبی یَا جِبْرِیْل لَا ینصدع قلبی فاموت قَالَ فَنظر رَسُوْلُ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْل وَهُوَ يبكى فَقَالَ تبكي يَا جِبْرِيْل وَاَنت من الله بِالْمَكَانِ الَّذِىْ اَنت بِهٖ فَقَالَ وَمَا لى لَا اَبْكِى اَنا اَحق بالبكاء لعَلى اكون فِىْ علم الله على غير الْحَال الَّتِىْ اَنا عَلَيْهَا وَمَا اَدْرِى لعَلى ابتلى بِمَا ابْتُلِىَ بِهٖ اِبْلِيس فَقَدْ كَانَ من الْمَلَائِكَة وَمَا اَدْرِى لعَلى ابتلى بِمَا ابْتُلِىَ بِهٖ هاروت وماروت قَالَ فَبكى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَمَا زَالا يَبْكِيَانِ حَتّٰى نوديا اَن يَا جِبْرِيْل وَيَا مُحَمَّد اِن الله عَزَّ وَجَلَّ قد امنكما اَن تعصياه فارتفع جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَخرج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمر بِقوم من الْاَنْصَار يَضْحَكُوْنَ ويلعبون فَقَالَ اتضحكون ووراء كم جَهَنَّم فَلَو تعلمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَلما اسغتم الطَّعَام وَالشَّرَاب ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَتقدم شرح بعض غَرِيْبه فِىْ حَدِيْثٍ آخر فِىْ ذكر الْمَوْت

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب وہ عام طور پر نہیں آتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان کے پاس گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے کہ میں تمہاری رنگت کو تبدیل پا رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: میں آپ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا' جب تک اللہ تعالیٰ نے آگ کو تیز کرنے کا حکم نہیں دے دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے سامنے آگ کی صفت بیان کرو' اور جہنم کا حلیہ بیان کرو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہوگئی' پھر اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے' اس کے شرارے میں روشنی نہیں ہے' اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر جہنم میں سے سوئی کے ناکے جتنی جگہ کو کھول دیا جائے' تو روئے زمین پر' موجود سب لوگ اس کی تپش کی وجہ سے مرجائیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جہنم کے نگران فرشتوں میں سے' اگر کوئی ایک' اہل دنیا کے سامنے ظاہر ہوجائے' تو اس کے چہرے کی بدصورتی اور اس کی بدبو کی وجہ سے روئے زمین پر موجود سب لوگ مرجائیں' اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر اہل جہنم کی زنجیروں میں سے ایک حلقہ' جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے' اس کا ایک حلقہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے' تو وہ دھنسنے لگ جائیں' اور اپنی جگہ جمے نہ رہیں' یہاں تک کہ وہ سب سے نیچے والی زمین تک پہنچ جائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے لئے اتنا کافی ہے' ایسا نہ ہو کہ میرا دل تکلیف کا شکار ہو اور میں مرجاؤں' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! تم رو رہے ہو؟ جبکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام حاصل ہے' جس پر تم فائز ہو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ میں تو رونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں' میری وہ حالت ہو' جو اس کے برخلاف ہو جس پر میں اب ہوں' اور مجھے کیا پتہ کہ مجھے بھی اسی طرح کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے' جس میں ابلیس کو مبتلا کیا گیا تھا' وہ بھی پہلے فرشتوں میں سے تھا' کیا پتہ مجھے بھی اس طرح کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے' جس آزمائش میں ہاروت اور ماروت کو مبتلا کیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روئے اور حضرت جبرائیل بھی روئے' یہ دونوں روتے رہے' یہاں تک کہ ان دونوں کو پکار کر مخاطب کیا گیا: اے محمد! اے جبرائیل! اللہ تعالیٰ نے تم

دونوں پر فضل کیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی نہیں کرو گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اوپر چلے گئے' اور نبی اکرم ﷺ باہر چلے گئے' تو نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا' جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ تمہارے آگے جہنم ہے' اگر تم لوگ وہ بات جان لو' جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم سیر ہو کر نہ کھاؤ پیو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ' اور اللہ تعالیٰ کی پناہ تلاش کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس روایت کے بعض غریب الفاظ کی شرح' موت کے ذکر سے متعلق ایک اور حدیث میں گزر چکی ہے۔

5539 - وَرُوِىَ عَنْ عمر اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن جبرِيل عَلَيْهِ السَّلام جَاءَ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِينًا لا يرفع رَاسه فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لى اَرَاكَ يَا جِبْرِيل حَزِينًا قَالَ اِنِّى رَاَيْت نفحة من جَهَنَّم فَلَمْ ترجع اِلَىّ روحى بعد- رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے' وہ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں' انہوں نے کہا: میں نے جہنم کا ایک بھپکا دیکھا ہے' تو اس کے بعد میری روح میری طرف واپس نہیں آئی (یعنی میرا خوف ختم نہیں ہوا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5540 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لجبريل مَا لى لا ارى مِيكَائِيل ضَاحِكا قطّ قَالَ مَا ضحك مِيكَائِيل مُنْذُ خلقت النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے؟ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے' حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

5541 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِيم) فَقَالَ اُوقد عَلَيْهَا الف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَالف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِىَ سَوْدَاء مظلمَة لا يطفا لهبها...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ والأصبهانى وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الْبكاء

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی' پھر اسے ایک ہزار سال تک

جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' اب وہ سیاہ اور تاریک ہے' جس کا انگارہ (یا شعلہ) بجھتا نہیں ہے''......الحدیث

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت' مکمل روایت کے طور پر رونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5542 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِن سَبْعِيْنَ جُزْءًا من نَار جَهَنَّم وَلَوْلَا اَنَّهَا اطفئت بِالْمَاءِ مرَّتَيْنِ مَا استمتعتم بهَا وَاِنَّهَا لتدعو الله اَن لَا يُعِيدهَا فِيهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ واه وَالْحَاكِم عَن جسر بن فرقد وَهُوَ واه عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری یہ (دنیا کی) آگ' جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' اگر اسے دو مرتبہ پانی کے ذریعے بجھایا نہ گیا ہوتا' تو تم اس سے نفع حاصل نہ کرسکتے' اور اس آگ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ اب اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے واہی سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے جسر بن فرقد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5543 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِى بالنَّار يَوْم الْقِيَامَة لَهَا سَبْعُوْنَ اَلف زِمَام مَعَ كل زِمَام سَبْعُوْنَ اَلف ملك يجرونها–رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا' اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی' ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے' جو اسے کھینچ رہے ہوں گے''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ شدَّة حرهَا وَغَيْر ذٰلِك

باب: اس (جہنم) کی گرمی کی شدت کا بیان اور دیگر امور کا بیان

5544 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ مَا يُوْقد بَنو آدم جُزْء وَاحِد من سَبْعِيْنَ جُزْءًا من نَار جَهَنَّم قَالُوْا وَاللّٰهِ اِن كَانَت لكَافِيَة قَالَ اِنَّهَا فضلت عَلَيْهَا بِتِسْعَة وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلهنَّ مثل حرهَا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك كُلهنَّ مثل حرهَا

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ فزادوا فِيْهِ وَضربت بالبحر مرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جعل

اللّٰه فِيهَا مَنْفَعَة لأحد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری یہ آگ' جسے انسان جلاتے ہیں' یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم یہی کافی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اس پر انہتر اجزاء کی فضیلت دی گئی ہے' ان میں سے ہر ایک جزء کی تپش اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''ان میں سے ہر ایک کی تپش اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اسے دو مرتبہ سمندر میں ڈالا گیا' اگر ایسا نہ ہوتا' تو اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی کے لئے فائدہ نہیں رکھنا تھا''۔

5545 - وَفِي رِوَايَةٍ للبيهقي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحسبون اَن نَار جَهَنَّم مثل نَاركُمْ هٰذِهِ هِيَ اَشد سوادا من القار هِيَ جُزْء من بضعَة وَسِتِّينَ جُزْءا مِنْهَا اَوْ نَيف وَاَرْبَعين -شكّ اَبُو سُهَيْل

قَالَ الْحَافِظ وَجَمِيع مَا يَاْتِي فِي صفة الْجَنَّة وَالنَّار معزوا اِلَى الْبَيْهَقِيّ فَهُوَ مِمَّا ذكره فِي كتاب الْبَعْث والنشور وَمَا كَانَ من غَيره من كتبه أعزوه اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جہنم کی آگ' تمہاری آگ کی مانند ہوگی' وہ (یعنی جہنم کی آگ) تارکول سے زیادہ سیاہ ہوگی اور وہ اس (دنیاوی آگ) سے ساٹھ سے زیادہ گنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے زیادہ گنا (گرم ہوگی)''

یہ شک ابوسہیل نامی راوی کو ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جنت اور جہنم کی صفات کے بارے میں جتنی روایات آگے آئیں گی' جن کی نسبت امام بیہقی کی طرف کی گئی ہوگی' تو یہ وہ روایات ہوں گی' جنہیں امام بیہقی نے کتاب ''البعث والنشور'' میں نقل کیا ہے' اور جو روایات' ان کی دوسری کتابوں میں ہوں گی' ان کتابوں کی طرف میں ان کی نسبت کردوں گا' اگر اللہ نے چاہا۔

5546 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذِهِ النَّار جُزْء من مائَة جُزْء من جَهَنَّم -رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ آگ جہنم کے ایک اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5547 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو كَانَ فِي هٰذَا الْمَسْجِد مائَة ألف اَوْ يزِيْدُونَ وَفِيهِم رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فتنفس فَاَصَابَهُمْ نَفسه لاحترق الْمَسْجِد وَمَنْ فِيهِ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاسْنَاده حسن وَفِيْ مَتنه نكَارَة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ فِي الْمَسْجد مائَة الف اَوْ يزِيْدُوْنَ ثُمَّ تنفس رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ لأحرقهم

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں' اور ان میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے تو اس کی سانس ان کو لاحق ہو گی' اور مسجد میں موجود تمام افراد سمیت مسجد کو جلا دے گی''۔

یہ روایت امام ابو یعلی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اور اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں' اور پھر ایک جہنمی سانس لے تو وہ ان سب کو جلا دے گا''۔

5548 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن غربا من جَهَنَّم جعل فِيْ وسط الْاَرْض لآذى نَتن رِيْحه وَشدَّة حره مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب وَلَوْ اَن شررة من شرر جَهَنَّم بالمشرق لوجد حرهَا من بالمغرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

الغرب بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاسْكَان الرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هِيَ الدَّلْو الْعَظِيْمَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر جہنم کا ایک بڑا ڈول' زمین کے درمیان میں ڈال دیا جائے' تو اس کی بدبو اور اس کی تپش کی شدت' مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو اذیت پہنچائے گی' اور اگر جہنم کے شراروں میں سے ایک شرارہ' مشرق میں رکھا جائے' تو اس کی تپش مغرب میں محسوس ہو گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں حسن قرار دیے جانے کا امکان موجود ہے۔

لفظ الغرب اس سے مراد بڑا ڈول ہے۔

5549 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما خلق اللّٰه الْجَنَّة وَالنَّار أرسل جِبْرِيْل اِلَى الْجَنَّة فَقَالَ انْظُر اِلَيْهَا وَاِلَى مَا اَعددت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فجَاء فَنظر اِلَيْهَا وَاِلَى مَا أعد اللّٰه لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهِ قَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا فَأمر بهَا فحفت بالمكاره فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَانْظُر اِلَى مَا اَعددت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قد حفت بالمكاره فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لقد خفت اَن لَا يدخلهَا اَحَد وَقَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّار فَانْظُر اِلَيْهَا وَاِلَى مَا اَعددت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَنظر اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يركب بَعْضهَا بَعْضًا فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد فيدخلها فَأمر بهَا فحفت بالشهوات فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَرجع اِلَيْهَا فَقَالَ وَعزَّتك لقد خشيت اَن لَا ينجو مِنْهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اس کو دیکھو اور اہل جنت کے لئے میں نے اس میں جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھو' حضرت جبرائیل گئے انہوں نے جنت کو دیکھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھا' جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے' تو کہا: تیری عزت کی قسم ہے' اس کے بارے میں جو بھی سنے گا' وہ اس میں داخل ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اس کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ' اور میں نے اس میں جو کچھ اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس کو دیکھو' وہ واپس اس کی طرف گئے' تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ' اور اس کو دیکھو اور اس میں اہل جہنم کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے' اس کو دیکھو' حضرت جبرائیل نے اسے دیکھا' تو اس کا ایک حصہ' دوسرے پر سوار ہو رہا تھا' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ آئے' اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے' اس کے بارے میں جو بھی بندہ سنے گا' وہ اس میں داخل نہیں ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اسے شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اس کی طرف دوبارہ جاؤ' وہ دوبارہ اس کی طرف گئے (اور وہ واپس آ کر) عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے' اس سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا' ہر کوئی اس میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5550 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذا رأتهم من مَكَان بعيد (الفرقان) من مسيرَة مائَة عَام وَذٰلِكَ اِذا اُتِيَ بجهنم تقاد بسَبْعِيْنَ الف زِمَام يشد بِكُل زِمَام سَبْعُوْنَ الف ملك لَو تركت لأتت على كل بر وَفَاجِر سمعُوْا لَهَا تغيظا وزفيرا (الفرقان) تزفر زفرَة وَلَا تبقى قَطْرَة من دمع اِلَّا ندرت ثُمَّ تزفر الثَّانِيَة فتقطع الْقُلُوْب من اماكنها تقطع اللهوات والحناجر وَهِي قَوْلِهٖ وَبَلغت الْقُلُوْب الْحَنَاجِر (الْاَحْزَاب)

رَوَاهُ آدم بن اَبِيْ اِيَاس فِيْ تَفْسِيره مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''جب اُس نے انہیں دور سے دیکھا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُسے ایک سو سال کی مسافت سے دیکھا تھا' اس کی صورت یہ ہے کہ جب جہنم کو لایا جائے گا' تو اسے ستر ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچ کر لایا جائے گا' ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے' اگر اسے ویسے چھوڑ دیا جائے' تو وہ ہر نیک اور بد پر آ جائے گی' اور وہ لوگ اس کی چیخ و چنگھاڑ سنیں گے' وہ ایک مرتبہ پھنکارے گی' تو آنسو کا ہر قطرہ خشک ہو جائے گا' وہ دوسری مرتبہ پھنکارے گی' تو دل اپنی جگہ سے کٹ جائیں گے' اور وہ حلق اور حلقوم کو کاٹ دے گی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

"دل حلق تک آجائیں گے"۔

یہ روایت آدم بن ایاس نے اپنی تفسیر میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ ظلمتها وسوادها وشررها

فصل: اس کی تاریکی سیاہی اور شراروں کا تذکرہ

5552 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ذكر نَارِكُمْ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهَا لجزء من سَبْعِيْنَ جُزْءً ا من نَارِ جَهَنَّم وَمَا وصلت اِلَيْكُمْ حَتّٰى اَحْسبهُ قَالَ نضحت مرَّتَيْنِ بِالْمَاءِ لتضيء لكم. ونار جَهَنَّم سَوْدَاءِ مظْلمَة-رَوَاهُ الْبَزَّار وَتقدم اَن الْحَاكِم صَححهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہاری یہ آگ یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور یہ تم تک اس وقت تک نہیں پہنچی جب تک اس پر دومرتبہ پانی نہیں چھڑکا گیا' تاکہ یہ تمہارے لئے روشنی کر سکے لیکن جہنم کی آگ تو کالی سیاہ اور تاریک ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

5553 - وَرُوِیَ عَنهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة - فَقَالَ اوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَألف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يضيء لهبها

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ والأصبهاني وَتقدم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' تو وہ سیاہ ہوگئی تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے"۔

یہ روایت امام بیہقی نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے اور اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے۔

5554 - وَعَنْ عَلْقَمَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهَا ترمى بشرر كالقصر وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا يطفأ لهبها (المرسلات) قَالَ أما اِنِّیْ لست اَقُوْل كالشجرة وَلٰكِن كالحصون والمدائن

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ فِيْهِ خديج بن مُعَاوِيَة وَقد وَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِم

❀❀ علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)

"بیشک وہ (یعنی جہنم) محل کی طرح کے (بڑے حجم کے) شرارے پھینکے گی"

اور فرمایا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ درخت کی مانند ہوگا' بلکہ یہ قلعوں اور شہروں کی مانند ہوگا۔

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی خدیج بن معاویہ ہے جسے امام ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے۔

فصل فِیْ اَودیتھا و جبالھا

فصل: جہنم کی وادیوں اور پہاڑوں کا تذکرہ

5555 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل وَاد فِیْ جَهَنَّم یهوی فِیْهِ الْکَافِر اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ قَعْره

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا انه قَالَ وَاد بَیْن جبلین یهوی فِیْهِ الْکَافِر سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ قَعْره وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه بِنَحْوِ رِوَایَة التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق الْحَاکِم اِلَّا انه قَالَ یهوی فِیْهِ الْکَافِر اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یفرغ من حِسَاب النَّاس

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ کلهم من طَرِیْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِی الْهَیْثَم اِلَّا التِّرْمِذِیّ فَاِنَّهٗ رَوَاهُ من طَرِیْق ابْن لَهِیعَة عَن دراج وَقَالَ غَرِیْبٌ لا نعرفه اِلَّا من حَدِیْث ابْن لَهِیعَة عَنْ دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو پہاڑوں کے درمیان ایک نشیبی جگہ ہے جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں امام ترمذی کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے سے پہلے کافر اس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اس روایت کو عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے صرف امام ترمذی کا معاملہ مختلف ہے انہوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے ہم اس حوالے سے اس روایت کے واقف ہیں جو ابن لہیعہ نے دراج سے نقل کی ہے۔

5556 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْله سَاُرْهِقُهُ صَعُوْدًا (المدثر) قَالَ جبل من نَار یُکَلف اَن یَصْعَدهُ فَاِذَا وضع یَده عَلَیْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفعهَا عَادَتْ وَاِذَا وضع رجله عَلَیْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفعهَا عَادَتْ یصعد سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ثُمَّ یهوی کَذٰلِك

5555- مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11512 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة المدثر - حديث: 3808 مسند عبد الله بن المبارك' حديث:136 مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:926 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1352

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج مُخْتَصرًا قَالَ الصعُوْد جبل من نَار يتصعد فِيهِ الْكَافِر سبعين خَرِيفًا ويهوى بِهِ كَذَلِك اَبَدًا وَقَالَ غَرِيْبٌ لَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْث ابْن لَهِيعَة عَن دراج عَن اَبِي الْهَيْثَم عَنهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن شريك عَن عمار الدهنى عَن عَطِيَّة الْعَوْفِيّ عَنهُ مَرْفُوْعا اَيْضًا وَمن حَدِيْث اِسْرَائِيل وسُفْيَان كِلَاهُمَا عَن عمار عَن عَطِيَّة عَنهُ مَوْقُوْفًا بِنَحْوِهِ بِزِيَادَة

❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''میں عنقریب اسے مشقت کا شکار کروں گا''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کا ایک پہاڑ ہے' آدمی کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس پر چڑھے' جب وہ اس پر ہاتھ رکھے گا' تو وہ پگھل جائے گا' جب وہ ہاتھ اٹھائے گا' تو وہ ہاتھ دوبارہ ٹھیک ہو جائے گا' پھر جب وہ اس پر پاؤں رکھے گا' تو وہ پگھل جائے گا' جب وہ اس پاؤں کو اٹھائے گا' تو وہ پھر ٹھیک ہو جائے گا' تو وہ ستر سال تک اس پر چڑھتا رہے گا' اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور حاکم نے دراج کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ترمذی نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''صعود' جہنم میں ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر ستر سال تک چڑھتا رہے گا' اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا' اور ایسا ہمیشہ ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' ہم اسے مرفوع ہونے کے طور پر صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے حوالے سے جانتے ہیں' جو دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام بیہقی نے' یہ روایت شریک کے حوالے سے' عمار دہنی کے حوالے سے' عطیہ عوفی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور اسرائیل اور سفیان کے حوالے سے عمار کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے' اور اس میں کچھ اضافہ ہے۔

5557 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَوف يلقون غيا (مريم)

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا كَمَا تقدم من حَدِيْث عَمْرو بن الْحَارِث قَالَ: وَاد فِي جَهَنَّم يقذف فِيهِ الَّذين يتبعُوْن الشَّهَوَات

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة اَبِي عُبَيْدَة عَن اَبِيهِ عبد الله بن مَسْعُوْد وَلَم يسمع مِنْهُ ورواة بعض طرقه ثِقَات

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)

''عنقریب وہ ''غی'' تک پہنچ جائیں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ان لوگوں کو پھینکا جائے گا' جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جیسا کہ اس سے پہلے عمرو بن حارث سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے ابو عبیدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

ان کے طرق کے بعض راوی ثقہ ہیں۔

5558 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی قَالَ نهر فِیْ جَهَنَّم بعید القعر خَبِیث الطَّعْم وَإِسْنَاد هٰذِهٖ جید لَوْلَا الِانْقِطَاع

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ جہنم میں موجود ایک نہر کا نام ہے' جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اور جس کا ذائقہ انتہائی خراب ہے''۔

اس کی سند عمدہ ہے' اگر اس میں انقطاع نہ ہو۔

5559 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَجَعَلنَا بَیْنَهُمْ موبقا- الْكَهْف- قَالَ وَاد من قیح وَدم-رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهٖ من طَرِیْق یزِیْد بن دِرْهَم وَهُوَ مُخْتَلف فِیْهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور ہم نے ان کے درمیان ''موبق'' بنا دیا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خون اور پیپ کی ایک وادی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے یزید بن درہم کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

5560 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن اَوْ وَادی الْحزن قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن اَوْ وَادی الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة أعده اللّٰه للقراء المرائین

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن'' سے اللہ کی پناہ مانگو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن سے پناہ مانگو' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جب حزن (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک وادی ہے' جس سے جہنم بھی روزانہ ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دکھاوے کے لئے قرأت کرنے والوں کے لئے بنایا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5561 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل یَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة قیل یَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ من یدخلہ قَالَ اعد للقراء المرائین باعمالھم وَان من ابغض الْقُرَّاءِ اِلَی اللہ الَّذِیْنَ یزورُوْنَ الْاُمَرَاءَ الجورة

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَاللَّفظ لَہٗ وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِیْ جَھَنَّم لوادیا تستعیذ جَھَنَّم من ذٰلِکَ الْوَادی کل یَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة اعد للمرائین من امة مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جب حزن سے اللہ کی پناہ مانگو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چارسو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ان قاریوں (یا عالموں) کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں اور قاریوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام طبرانی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں ایک وادی ہے اس وادی سے جہنم بھی روزانہ چارسو مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے دکھاوا کرنے والے افراد کے لئے تیار کیا گیا ہے''۔

5562 - وَعَن شفي بن ماتع قَالَ اِن فِیْ جَھَنَّم قصرا یُقَال لَہٗ ھوی یرمی الْکَافِر من اَعْلَاہُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ اَصله قَالَ اللہ تَعَالٰی وَمَنْ یحلل عَلَیْہِ غَضَبی فَقَدْ ھوی (طه) وَان فِیْ جَھَنَّم وَادیا یدعی أثاما فِیْہِ حیات وعقارب فقار اِحْدَاھُنَّ مِقْدَار سَبْعِیْنَ قلَّة سم وَالْعَقْرَب مِنْھُنَّ مثل البغلة الموکفة تلدغ الرجل وَلَا یلھیه مَا یجد من حر جَھَنَّم عَن حموة لدغتھا فَھُوَ لمن خلق لَہٗ وَان فِیْ جَھَنَّم وَادیا یدعی غیا یسیل قَیحا ودما وَان فِیْ جَھَنَّم سَبْعِیْنَ دَاءِ کل دَاءِ مثل جُزْء من اَجزَاء جَھَنَّم

روہ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ وَفِیْ صحبته خلاف تقدم

❀❀ شفی بن ماتع بیان کرتے ہیں: جہنم میں ایک قصر ہے جس کا نام ''ہوی'' ہے کافر شخص کو اس کے اوپر والے حصے سے پھینکا جائے گا تو وہ اس کی اصل تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال گزار چکا ہوگا (یا چالیس سال تک گرتا رہے گا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس پر میرا غضب حلال ہوا وہ ہلاک ہوجائے گا''

جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''اثام'' ہے اس میں سانپ اور بچھو ہوں گے جن میں سے ایک کا ڈنک زہر کے ستر مٹکوں کی مقدار جتنا ہوگا اور بچھوان میں سے خچر کی مانند ہوگا وہ آدمی کو ڈنک مارے گا اور اس آدمی کو جہنم کی جو تپش محسوس ہو رہی ہوگی اس کے ڈنک کا درد اسے اس تپش سے غافل نہیں کرے گا یہ اس کے لئے ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے اور جہنم میں ایک وادی

ہے جس کا نام "غی" ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے اور جہنم میں ستر "داء" (بیماری یا وادی) ہیں جن میں سے ہر ایک "داء" جہنم کے اجزاء میں سے ایک جزء کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ان پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

5563 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِي النَّار سَبْعِينَ الف وَاد فِي كل وَاد سَبْعُوْنَ الف شعب فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ الف جُحر وَفِيْ كل جُحر حَيَّة تَأكُل وُجُوْه اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ ابْنِ اَبِيْ الدُّنْيَا من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه من طَرِيْق اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَنْ سَعِيْد بن يُوسُف عَنْ يحيى بن اَبِيْ كثير عَنْ اَبِيْ سَلام عَنِ الْحجَّاج بن عبد اللّٰه الثمالِيّ وَله صُحْبَة اَن نفير بن مجيب وَكَانَ منْ اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قدمائهم قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم سَبْعِينَ اَلف وَاد فِيْ كل وَاد سَبْعُوْنَ اَلف شعب فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ اَلف دَار فِيْ كل دَار سَبْعُوْنَ اَلف بَيت فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ اَلف بِئْر فِيْ كل بِئْر سَبْعُوْنَ اَلف ثعبان فِيْ شدق كل ثعبان سَبْعُوْنَ اَلف عقرب لَا يَنْتَهِي الْكَافِر اَوِ الْمُنَافِق حَتّٰى يواقع ذٰلِكَ كُله

قَالَ الْحَافِظ سعيد بن يُوسُف وَهُوَ اليمامي الْحِمصِي الرَّحبِي ضعفه يحيى بن معِين وَقَالَ النَّسَائِيّ لَيْسَ بِالْقَوِيّ وَقَالَ ابْن اَبِيْ حَاتِم لَيْسَ بالمشهور وَلَا أرى حَدِيْثه مُنْكرا كَذَا قَالَ فأورد عَلَيْهِ هٰذَا الحَدِيْثِ لظُهُور نكارته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار بلیں ہیں ہر ایک بل میں ایک سانپ ہوگا جو اہل جہنم کے چہرے کو کھائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے سعید بن یوسف کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے حجاج بن عبداللہ ثمالی سے نقل کیا ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت نفیر بن مجیب رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم اصحاب میں سے ایک ہیں وہ فرماتے ہیں:

"جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار محلے ہیں ہر ایک محلے میں ستر ہزار گھر ہیں ہر ایک ہزار گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں ہر ایک کنویں میں ستر ہزار اژدھے ہیں ہر ایک اژدھے کی باچھوں میں ستر ہزار بچھوں ہیں اور کافر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منافق شخص ان میں سے ہر ایک پر واقع ہوگا"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سعید بن یوسف نامی راوی یمامی حمصی رحبی ہے جسے یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: وہ مشہور نہیں ہے میں اس حدیث کو منکر نہیں سمجھتا انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے (ان کی) اس (بات) پر امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے کیونکہ اس کا منکر ہونا واضح ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِيُ بعد قعرها

فصل: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ

5564 - عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خطب عتبة بن غزوان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ ذكر لنا أَن الْحجر يلقى من شفير جَهَنَّم فَيهْوِى فِيهَا سَبْعِينَ عَاما مَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأنه أفعجبتم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے' تو وہ ستر برس تک اس میں گرتا رہے گا' پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا' اللہ کی قسم! تم لوگوں نے اس (جہنم) کو بھرنا ہے تو کیا تم حیران ہوتے ہو؟

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح نقل کی ہے۔

5565 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن الْحسن قَالَ قَالَ عتبَة بن غَزوَان على منبرنا هَذَا يَعْنِي مِنْبَر الْبَصْرَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الصَّخْرَة الْعَظِيمَة لتلقى من شَفير جَهَنَّم فتهوي فِيهَا سبعين عَاما وَمَا تُفْضِي إِلَى قرارها وَكَانَ عمر يَقُولُ أَكْثرُوا ذكر النَّار فَإِن حرهَا شَدِيد وَإِن قعرها بعيد وَإِن مقامعها حَدِيد

قَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نَعْرِف لِلْحسنِ سَمَاعا من عتبَة بن غَزوَان وَإِنَّمَا قدم عتبَة بن غَزوَان الْبَصْرَة فِي زمن عمر وَولد الْحسن لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا من خلَافَة عمر

❀❀ یہ روایت امام ترمذی نے حسن بصری کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے منبر یعنی بصرہ کے منبر پر' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک بڑے پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا گیا' تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہا' پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم کا ذکر کثرت سے کرو' کیونکہ اس کی گرمی شدید ہے' اور اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اور اس کے گرز لوہے سے بنے ہوئے ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہمیں حسن بصری کے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے' حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بصرہ تشریف لائے تھے' اور حسن بصری تب پیدا ہوئے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت کے آخری دو سال رہ گئے تھے۔

5566 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو أَن حجرا قذف بِهِ فِي جَهَنَّم لهوى سَبْعِينَ خَرِيفًا قبل أَن يبلغ قعرها

رَوَاهُ الْبَزَّار وَأَبُو يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيق عَطاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام بزار امام ابویعلیٰ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5567 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فسمعنا وجبة فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حجر اَرْسلهُ اللّٰه فِیْ جَهَنَّم مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِيْفًا فَالْاٰن حِيْن انْتهى اِلٰى قعرها

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں ڈالا تھا اور اب وہ اس کی تہہ تک پہنچا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5568 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتا هاله فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الصَّوْت يَا جِبْرِيْل فَقَالَ هٰذِهٖ صَخْرَة هوت من شَفِير جَهَنَّم من سَبْعِيْنَ عَاما فَهٰذَا حِيْن بلغت قعرها فَاَحَبَّ اللّٰه اَن يسمعك صَوْتهَا فَمَا رئى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكا ملْء فِيْهِ حَتّٰى قَبضه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک آواز سنی جو ہولناک تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کس چیز کی آواز تھی؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک پتھر کی آواز تھی جو ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے اس میں گرا تھا تو اب وہ تہہ تک پہنچا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ اس کی آواز آپ کو سنائے راوی کہتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی پورا منہ کھول کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی''۔

5569 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن صَخْرَة وزنت عشر خلفات قذف بهَا من شَفِير جَهَنَّم مَا بلغت قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا حَتّٰى تَنْتَهِی اِلٰى غی وأثام

قيل وَمَا غی وأثام قَالَ بئران فِیْ جَهَنَّم يسيل فِيْهِمَا صديد اَهْلِ النَّارِ وهما اللَّتَان ذكرهمَا اللّٰه فِیْ كِتَابه أضاعوا الصَّلَاة وَاتبعُوا الشَّهَوَات فَسَوف يلقون غيا (مَرْيَم) وَقَوله وَمَنْ يفعل ذٰلِكَ يلق أثاما (الفرقان)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيْرهمَا مَوْقُوْفًا على اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ اَصح

الخلفات جمع خلفة وَهِی النَّاقة الْحَامِل

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی ایسا پتھر ہو جس کا وزن دس اونٹنیوں جتنا ہو اور اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس کی تہہ

تک نہیں پہنچ سکے گا' یہاں تک کہ وہ ''غی'' یا ''اثام'' تک پہنچ جائے' عرض کی گئی: ''غی'' اور ''اثام'' کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں موجود دو کنویں ہیں' جن میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے' یہ دونوں وہ چیزیں ہیں' جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

''انہوں نے نماز کو ضائع کیا' اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی' تو وہ عنقریب ''غی'' تک پہنچ جائیں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسا کرے گا وہ ''اثام'' تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ درست ہے۔

لفظ الخلف لفظ خلفة کی جمع ہے' اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

5570 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يخبر اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِن بعد مَا بَيْن شفير النَّار اِلَى اَن يبلغ قعرها لصخرة زنة سبع خلفات بشحومهن ولحومهن واَوْلَادهن يهوى فِيْمَا بَيْن شَفير النَّار اِلَى اَن يبلغ قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا اَن الرَّاوِي عَن معَاذ لم يسم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جہنم کے کنارے سے لے کر اس کی تہہ تک کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' کہ اگر کوئی ایسا پتھر' جس کا وزن ساٹھ حاملہ اونٹنیوں جتنا ہو جس میں ان کی چربی' ان کا گوشت اور ان کی اولاد کا وزن شامل ہو' اگر اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے' تو وہ ستر برس میں اس کی تہہ تک پہنچے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے والے راوی کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

5571 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لسرادق النَّار اَرْبَعَة جدر كثف كل جِدَار مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم کے سرادق (پردے' شامیانے' خیمے) چار دیواروں کے ہیں' جن میں سے ہر ایک دیوار کی چوڑائی' چار سال کی مسافت جتنی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ سلاسلها وَغَيْر ذٰلك

فصل: جہنم کی زنجیروں وغیرہ کا تذکرہ

5572 - عَنْ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رصاصة مثل هٰذِهٖ وَاَشَارَ مثل الجمجمة اُرسلت من السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْض وَهي مسيرَة خَمْسِمِائَة سنة لبلغت الْاَرْض قبل اللَّيْل وَلَوْ اَنَّهَا اُرسلت من رَاس السلسلة لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْل وَالنَّهَار قبل اَن تبلغ اَصْلهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق دراج عَن عِيسَى بن هِلَال الصَّدَفِيْ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر اتنا سا سیسہ نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کر کے بتایا کہ جمجمہ جتنا' اگر اسے آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو اس کا فاصلہ پانچ سو سال کا ہے' لیکن وہ رات ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا' اور اگر زنجیر کے سرے کو (جہنم میں) چھوڑا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے کے لئے چالیس سال تک رات دن چلتی رہے گی''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' عیسیٰ بن ہلال صدفی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

5573 - وَعَن يعلى ابْن منية رفع الحَدِيْث اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينشىء الله سَحَابَة سَوْدَاءِ مظْلمَة فَيُقَال يَا اَهْلِ النَّارِ اَى شَيْءٍ تطلبون فَيذكرُوْنَ بهَا سَحَابَة الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا الشَّرَاب فتمطرهم اغلالا تزيد فِيْ اغلالهم وسلاسل تزيد فِيْ سلاسلهم وجمرا تلتهب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقد رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اَصح

ويعلى ابْن منية صَحَابِيّ مَشْهُور ومنية اُمه وَيُقَال جدته

وَهِي بنت غَزْوَان اُخْت عتبَة بن غَزْوَان وَكَثِيْرًا مَا ينْسب اِلَى اَبِيه اُمَيَّة

❀❀ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سیاہ رنگ کا تاریک بادل پیدا کرے گا' پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم تم کیا چیز طلب کرتے ہو تو انہیں اس کے ذریعے دنیا کا بادل یاد آ جائے گا' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پینا چاہتے ہیں' تو ان پر بیڑیوں کی بارش ہوگی' جو ان کی بیڑیوں میں اضافہ کر دے گی' اور زنجیروں کی بارش ہوگی' جو ان کے زنجیروں میں اضافہ کر دے گی' اور انگاروں کی بارش ہوگی' جو ان پر گرم ہو کے آئیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی درست ہے

حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں' منیہ ان کی والدہ کا نام تھا' اور ایک قول کے مطابق ان کی دادی (یا نانی) کا نام تھا' وہ خاتون غزوان کی صاحبزادی تھیں' اور عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں' زیادہ تر لوگ اس صحابی کا نام' اُن کے والد کی طرف

نسبت کر کے "یعلی بن امیہ" بیان کرتے ہیں۔

5574 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن مِقْمَعًا من حَدِیْد جَهَنَّم وضع فِی الْاَرْض فَاجْتمع لَهُ الثَّقَلَان مَا اَقلوهُ من الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر جہنم کے لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھا جائے اور جن وانس دونوں گروہ مل کر اسے زمین سے ہٹانا چاہیں تو نہیں ہٹا سکیں گے"۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5575 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمد وَاَبِیْ یعلی قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو ضرب الْجَبَل بمقمع من حَدِیْد جَهَنَّم لتفتت ثُمَّ عَاد

وروی هٰذِهِ الْحَاکِم اَیْضًا اِلَّا اَنه قَالَ لتفتت فَصَارَ رَمَادا -وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

الْمِقْمَع المطرق وَقِیْلَ السَّوْط

❀❀ امام احمد اور امام ابویعلیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر جہنم کے لوہے کے گرز کے ذریعے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر دوبارہ ہو جائے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ ہو جائے"

وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ "مقمع" کا مطلب گرز ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد کوڑا ہے۔

5576 - وَعَن مُحَمَّد بن هَاشم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْاٰیَة نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (الْبَقَرَة وَالتَّحْرِیم) قَرَاَهَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمعهَا شَاب اِلٰی جنبه فَصعِق فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسه فِیْ حجره رَحْمَة لَهُ فَمَکث مَا شَاءَ اللّٰه اَن یمْکث ثُمَّ فتح عَیْنَیْهِ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی مثل اَی شَیْءٍ الْحجر قَالَ اَمَا یَکْفِیك مَا اَصَابَك علی اَن الْحجر الْوَاحِد مِنْهَا لَو وضع علی جبال الدُّنْیَا کلهَا لذابت مِنْهُ وَاِن مَعَ کل اِنْسَان مِنْهُم حجرا وشیطانا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا عَن عبد اللّٰه بن الوضاح حَدثنَا عباءة بن کُلَیْب عَن مُحَمَّد بن هَاشم وعباءة قَالَ اَبُوْ حَاتِم صَدُوق فِیْ حَدِیْثه اِنْکَار اخرجه الْبُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء یحول من هُنَاك

❀❀ محمد بن ہاشم بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"آگ سے ڈراؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے تلاوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود ایک نوجوان نے جب اسے سنا تو وہ گر گیا نبی

اکرم ﷺ نے اس کے لئے رحمت کی وجہ سے اس کا سر اپنی گود میں رکھا' پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا وہ اتنا عرصہ بے ہوش رہا' پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور بولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ پتھر کونسی چیز کی مانند ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اگر اس میں سے کسی ایک پتھر کو دنیا کے پہاڑ پر رکھا جائے تو وہ پہاڑ اس کی وجہ سے پگھل جائے گا' اور ان (یعنی اہل جہنم) میں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ایک پتھر اور ایک شیطان ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عبداللہ بن وضاح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عباءہ بن کلیب نے محمد بن ہاشم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ عباءہ نامی راوی کے بارے میں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' تاہم اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے' اس کو وہاں سے منتقل کیا جائے۔

5577 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة قَالَ هِيَ حِجَارَة من كبريت خلقهَا اللّٰه يَوْم خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض فِي السَّمَاء الدُّنْيَا يعدها لِلْكَافِرِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَّقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کبریت کا پتھر ہوگا' جسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا تھا' جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسے اس نے آسمان دنیا میں رکھا ہے' اور اسے کافروں کے لئے تیار کیا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5578 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْاَرضين بَيْن كل اَرْض اِلَى الَّتِيْ تَلِيهَا مسيرَة خَمْسمِائَة سنة فالعليا مِنْهَا على ظهر حوت قد التقى طرفاه فِيْ سَمَاء والحوت على صَخْرَة والصخرة بيد ملك وَالثَّانِيَة مسجن الرّيح فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰه اَن يهْلك عادا اَمر خَازِن الرّيح اَن يُرْسل عَلَيْهِم رِيحًا تهْلك عادا قَالَ يَا رب أرسل عَلَيْهِمْ من الرّيح قدر منخر الثور قَالَ لَهُ الْجَبَّار تبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذا تكفأ الْاَرْض وَمَنْ عَلَيْهَا وَلٰكِن أرسل عَلَيْهِمْ بِقدر خَاتم فَهِيَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰه فِيْ كِتَابه مَا تذر من شَيْءٍ اَتَت عَلَيْهِ اِلَّا جعلته كالرميم (الذاريات) وَالثَّالِثَة فِيْهَا حجار جَهَنَّم وَالرَّابِعَة فِيْهَا كبريت جَهَنَّم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللنار كبريت قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ اِن فِيْهَا لأودية من كبريت لَو ارسل فِيْهَا الْجبَال الرواسي لماعت وَالْخَامِسَة فِيْهَا حيات جَهَنَّم اِن أفواهها كالأودية تلسع الْكَافِر اللسعة فَلَا يبْقى مِنْهُ لحم على وَضم وَالسَّادِسَة فِيْهَا عقارب جَهَنَّم اِن أدنى عقرب مِنْهَا كالبغا تضرب الْكَافِر ضَرْبَة تنسيه ضربتها حر جَهَنَّم وَالسَّابِعَة سقر فِيْهَا اِبْلِيس مصفد بالحديد يَد اَمَامه وَيَد خَلفه فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يُطلقهُ لما يَشَاء من عباده أطلقهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهٖ اَبُو السَّمْح وَقد ذكرت عَدَالَته بِنَصّ الاِمَام يحيى بن معِين والْحَدِيْث

صحیح ولم یخرجاہ

قَالَ الْحَافِظُ اَبُو السَّمْحِ هُوَ دراج وَقَبله عبد الله بن عَيَّاش الْقِتْبَانِيُّ وَبَاقِي الْكَلَامِ عَلَيْهِمَا وَفِي مَتنه نَكَارَةٌ وَاللَّهُ اَعْلَمُ

قَوْلُه تكفا الْاَرْض مَهْمُوز اَى تقلبها والوضم بِفَتْحِ الْوَاوِ وَالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ جَمِيعًا هُوَ كل شَىْءٍ يوضع عَلَيْهِ اللَّحم وَالْمرَاد هُنَا انه لَا يبْقى مِنْهُ لحم اِلَّا سقط عَن مَوْضِعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے ان میں سے جو سب سے اوپر والی ہے وہ ایک مچھلی کی پشت پر ہے جس کے دونوں اطراف آسمان میں ملتے ہیں وہ مچھلی ایک پتھر پر ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے دوسری زمین ہوا کے لئے مخصوص ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں پر آگ کو بھیج دے جو عاد کو ہلاک کردے تو اس نے عرض کی اے میرے پروردگار میں ان پر اتنی ہوا چھوڑ دوں جتنا بیل کا نتھنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا ایسی صورت میں تو وہ پوری دنیا کو تباہ کردے گی اور اس میں موجود سب چیزوں کو تباہ کردے گی تم ان پر ایک انگوٹھی جتنی ہوا کو چھوڑ دو تو یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

''اس نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا جس پر بھی وہ آئی اُسے راکھ کی طرح کر دیا''

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں چوتھی میں جہنم کا کبریت ہے لوگوں نے عرض کی: کیا جہنم کا بھی کبریت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس میں کبریت کی ایسی وادیاں ہیں کہ اگر ان میں مضبوط پہاڑوں کو ڈالا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ وادیوں کی طرح ہیں جب وہ کافر کو ڈسیں گے تو اس کے جسم پر کوئی گوشت کا ٹکڑا ہڈی پر باقی نہیں رہے گا چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں جن میں سب سے چھوٹا بچھو خچر کی طرح ہوگا وہ کافر کو ضرب لگائے گا جس کی ضرب کے نتیجے میں کافر کو جہنم کی تپش بھول جائے گی ساتویں زمین میں ''سقر'' ہے جس میں ابلیس کو لوہے کے ذریعے باندھا گیا ہے اس کا ایک ہاتھ آگے کی طرف ہے اور ایک ہاتھ پیچھے کی طرف ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اسے چھوڑنا چاہتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابوسمح اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین کی صراحت کے ساتھ ان کی عدالت کا ذکر کر دیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے البتہ ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوسمح یہ دراج ہے اس سے پہلے عبداللہ بن عیاش قتبانی ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تکفا الارض'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اُلٹ پلٹ دیا جائے۔

لفظ ''الوضم'' اس سے مراد وہ چیز ہے جس پر گوشت رکھا جاتا ہے ویسے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کے جسم پر گوشت باقی نہیں رہے گا اپنی جگہ سے گر جائے گا۔

فصل فِيْ ذكر حَيَاتهَا وعقاربها

فصل: جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا تذکرہ

5579 - عَنْ عبد الله بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي النَّار حيات كأمثال أعناق البخت تلسع اِحْدَاهُنَّ اللسعة فيجد حرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّاِن فِي النَّار عقارب كأمثال البغال الموكفة تلسع اِحْدَاهُنَّ اللسعة فيجد حموتها اَرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزءزبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہنم میں ایسے سانپ ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند (موٹے) ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک جب ڈنک مارے گا' تو اس کو ستر سال تک اس کی تپش محسوس ہوگی' اور جہنم میں ایسے بچھو ہوں گے' جو خچر کی مانند ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک ڈنک مارے گا' تو چالیس سال تک اس کی گرمی محسوس ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جبکہ امام حاکم نے اسے عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5580 - وَعَن يزِيْد بن شَجَرَة قَالَ اِن لِجَهَنَّم لجبابا فِيْ كل جب ساحلا كساحل الْبَحْر فِيْهِ هوَام وحيات كالبخاتي وعقارب كالبغال الذل فَاِذَا سَاَلَ اَهْلِ النَّارِ التَّخْفِيف قِيْلَ اخْرُجُوْا اِلَى السَّاحِل فتأخذهم تِلْكَ الْهَوَام بشفاههم وجنوبهم وَمَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فتكشطها فيرجعون فيبادرُوْنَ اِلٰى مُعظم النيرَان ويسلط عَلَيْهِمُ الجرب حَتّٰى اِن أحدهم ليحك جلده حَتّٰى يَبْدُو الْعظم فَيُقَالُ يَا فلَان هَلْ يُؤْذِيْك هٰذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ ذٰلِكَ بِمَا كنت تؤذى الْمُؤْمِنِيْنَ - رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن شَجَرَة الرهاوي مُخْتَلف فِيْ صحبته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ یزید بن شجرہ فرماتے ہیں: جہنم میں ایسے گڑھے ہیں کہ ہر گڑھے کا ایک ساحل ہے' جس طرح سمندر کا ساحل ہوتا ہے' اور اس میں حشرات الارض اور سانپ وغیرہ ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی طرح کے ہوں گے' اور بچھو ہوں گے' جو خچروں کی طرح کے ہوں گے' جب اہل جہنم تخفیف کی دعا مانگیں گے' تو ان سے کہا جائے گا: ساحل کی طرف جاؤ' تو وہ حشرات الارض' اُن کے منہ اور پہلوؤں کو پکڑ لیں گے' اور جو بھی اللہ کو منظور ہوگا (اس کو پکڑ لیں گے) اور انہیں کاٹیں گے' یہاں تک کہ اہل جہنم واپس آئیں گے' اور وہ جلدی سے سب سے زیادہ آگ کی طرف جائیں گے' اس وقت ان پر خارش مسلط کی جائے گی' یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی جلد پر خارش کرے گا' اور اتنی زیادہ کرے گا کہ اس کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی' تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے فلاں! کیا یہ چیز تجھے تکلیف دے رہی ہے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں۔ تو اس سے کہا جائے گا: یہ اس چیز کا بدلہ ہے' جو تم اہل ایمان

کو اذیت پہنچایا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یزید بن شجرہ رہاوی کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5581 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِه تَعَالٰی زدناهم عذابا فوق الْعَذَاب (النّحل) قَالَ زيدوا عقارب أنيابها كالنخل الطوال

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَّقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ہم انہیں ایک عذاب پر دوسرا عذاب مزید دیں گے''۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان پر مزید ایسے بچھو مسلط کیے جائیں گے' جن کے اطراف کے دانت کھجور کے لمبے درخت کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

فصل فِیْ شراب اَهْلِ النَّار

فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان

5582 - عَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِه كَالْمُهْلِ (الدّخان) قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْت فَاِذَا قرب اِلٰى وَجهه سَقَطت فَرْوَة وَجهه فِيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من طَرِيْق رشدين بن سعد عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث رشدين

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم من حَدِيْث ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''کالمھل''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد زیتون کے تیل کا گدلا حصہ ہوتا ہے' جب یہ اس کے قریب جائے گا' تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے' رشدین بن سعد کے حوالے سے' عمرو بن زید کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے ابن وہب کی عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5583 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيمَ ليصب على رؤوسهم فينفذ الْحَمِيمُ حَتّٰى يخلص اِلٰى جَوْفه فيسلت مَا فِىْ جَوْفه حَتّٰى يَمْرُق من قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصهر ثُمَّ يُعَاد كَمَا كَانَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ اِلَّا اَنه قَالَ فيخلص فينفذ الجمجمة حَتّٰى يخلص اِلٰى جَوْفه

روياه من طَرِيق اَبِىْ السَّمْح وَهُوَ دراج عَنِ ابْنِ حجيرة وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

الْحَمِيم هُوَ الْمَذْكُور فِى الْقُرْآن فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَسقوا مَاء حميما فَقطع امعاء هم (مُحَمَّد)

وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَغَيْرِهٖ اَن الْحَمِيم الْحَار الَّذِىْ يحرق وَقَالَ الضَّحَّاك الْحَمِيم يغلى مُنْذُ خلق اللّٰه السَّمٰوَات وَالْاَرْض اِلٰى يَوْم يسقونه ويصب على رؤوسهم

وَقِيْلَ هُوَ مَا يجْتَمع من دموع اَعينهم فِىْ حِيَاض النَّار فيسقونه وَقِيْلَ غير ذٰلِك

فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ويسقى من مَاء صديد يتجرعه (ابراهيم) قَالَ يقرب اِلٰى فِيهِ فيكرهه فَاِذَا ادنى مِنْهُ شوى وَجهه وَوَقعت فَرْوَة رَاسه فَاِذَا شربه قطع امعاءه حَتّٰى يخرج من دبره قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَسقوا مَاء حميما

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حمیم (یعنی کھولتے ہوئے گرم پانی کو) ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا' تو وہ ان کے اندر سے گزرتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا' اور ان کے پیٹ میں جو کچھ موجود ہے' اسے خراب کر کے ان کے پاؤں سے نکل جائے گا یہ "صہر" ہے' پھر اس شخص کو دوبارہ ویسا ہی کر دیا جائے گا' جس طرح وہ پہلے تھا"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہ جمجمہ کے اندر چلا جائے گا' یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک پہنچ جائے گا"۔

یہ روایت ان دونوں حضرات نے ابوسمح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو دراج ہے' اس کے حوالے سے' یہ ابن حجیرہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

لفظ "الحمیم" یہ وہ ہے' جس کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

"اور انہیں حمیم پانی پلایا جائے گا' جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: حمیم سے مراد وہ آگ ہے' جو جلا دے گی۔

ضحاک کہتے ہیں: حمیم وہ پانی ہے' جو اس وقت سے کھول رہا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور یہ اس دن تک کھولتا رہے گا' جس دن ان کو پلایا جائے گا' اور ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا۔

ایک قول یہ ہے: ان لوگوں کے جو آنسو جہنم کے حوض میں اکٹھے ہوں گے' وہ انہیں پلائے جائیں گے' ایک قول کے مطابق

اسے مراد کچھ اور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اور انہیں آب صدید پلایا جائے گا' جس کا وہ گھونٹ بھرے گا''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا' وہ اسے ناپسند کرے گا' اور جب یہ اس کے منہ کے قریب آئے گا' تو اس کے چہرے کو جلا دے گا' اور اس کے چہرے کی کھال گر جائے گی' جب یہ اسے پیئے گا' تو یہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا' یہاں تک کہ یہ اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل جائے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انہیں آب حمیم پلایا جائے گا''۔

5584 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی قوله تعالیٰ: وَيُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ (ابراهيم) قَالَ يقرب الی فيه فيكرهه فاذا ادنی منه شوی وجهه ووقعت فروة راسه فاذا شربه قطع أمعاء هم وَيَقُوْلُ: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف)

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ مدد مانگیں گے' تو ان کی مدد ایسے پانی سے کی جائے گی' جو پگھلے ہوئے سیسے کی مانند ہوگا' اور چہروں کو جلا دے گا' اور وہ برا مشروب ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5585 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لو ان دلوا من غساق يهراق فِی الدُّنْيَا لأنتن اَهْلِ الدُّنْيَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من حَدِيْثِ رشدين عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ رشدين

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرهٖ من طَرِيْق ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث بِهٖ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

الغساق هُوَ الْمَذْكُور فِی الْقُرْآن فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فليذوقوه حميم وغساق (ص) وَقوله لَا يذوقون فِيْهَا بردا وَلَا شرابًا اِلَّا حميما وغساقا (النبا)

وَقد اخْتلف فِیْ مَعْنَاهُ فَقِيل هُوَ مَا يسيل من بَيْن جلد الْكَافِر ولحمه قَالَه ابْن عَبَّاس وَقِيلَ هُوَ صديد اَهْلِ النَّارِ قَالَه اِبْرَاهِيْم وَقَتَادَة وعطية وَعِكْرِمَة وَقَالَ كَعْب هُوَ عين فِیْ جَهَنَّم تسيل اِلَيْهَا حمة كل ذَات حمة من حَيَّة اَوْ عقرب اَوْ غير ذٰلِكَ فيستنقع فَيُؤتی بالآدمی فيغمس فِيْهَا غمسة وَاحِدَةٍ فَيخرج وَقد سقط جلده

ولحمه عَنِ الْعِظَامِ وَيتعَلَّق جلده ولحمه فِيْ عَقِبَيْهِ وكعبيه فيجر لحمه كَمَا يجر الرجل ثَوْبه وَقَالَ عبد الله بن عَمْرو الغساق الْقَيْح الغليظ لَو اَن قَطْرَة مِنْهُ تهراق فِي الْمغرب لأنتنت اَهْلِ الْمشرق وَلَوْ تهراق فِي الْمشرق لأنتنت اَهْلِ الْمغرب وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے' تو تمام اہل دنیا کو بدبودار لگے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے 'رشدین کی عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف رشدین منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

''الغساق'' وہ ہے' جس کا ذکر قرآن میں' اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان میں ہے:

''پس وہ اس (جہنم میں) کھولتا ہوا پانی اور پیپ چکھیں گے''

اور اس فرمان میں ہے:

''نہ وہ اس (جہنم میں) ٹھنڈی چیز' یا مشروب چکھیں گے' وہ صرف کھولتا ہوا پانی اور پیپ (چکھیں گے)''۔

اور اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چیز ہے' جو کافر کی جلد اور اس کے گوشت کے درمیان بہتی ہے' یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ اہل جہنم کی پیپ ہے' یہ بات ابراہیم نخعی' قتادہ' عطیہ اور عکرمہ نے بیان کی ہے' کعب بیان کرتے ہیں: یہ جہنم میں موجود ایک چشمہ ہے' جس کی طرف ہر زہریلے سانپ اور بچھو کا زہر بہتا ہوا آئے گا' اور جمع ہو جائے گا' آدمی کو لایا جائے گا' اور اسے اس میں ڈبکی دلوائی جائے گی' جب وہ نکلے گا' تو اس کی ہڈیوں سے اس کی کھال اور گوشت گر چکے ہوں گے' اس کی کھال اور گوشت اس کے ٹخنوں کے ساتھ اور ایڑیوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں گے' اور وہ اپنے گوشت کو یوں کھینچ رہا ہوگا' جس طرح آدمی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غساق سے مراد گاڑھی پیپ ہے کہ اس کے ایک قطرے کو مغرب میں ڈالا جائے تو اہل مشرق کو بھی اس کی بو محسوس ہو' اور اگر اسے مشرق میں بہایا جائے' تو اہل مغرب کو بھی اس کی بو محسوس ہو' ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کوئی اور مفہوم ہے۔

5586 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَاِن مَاتَ مدمن الْخمر سقَاهُ اللّٰه جلّ وَعلا من نهر الغوطة قِيْلَ وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْرِي من فروج المومسات يُؤْذِيْ اَهْلِ النَّارِ ريح فروجهم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

المومسات بِضَم الْمِيم الْاُوْلَى وَكسر الثَّانِيَة هن الزانيات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا' قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا' جب باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص مرجائے گا' تو اللہ تعالیٰ نہر غوطہ میں سے اس کو پلائے گا' عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے' جس میں زنا کرنے والی عورتوں کی شرم گاہ کا مواد بہتا ہوگا' اور ان کی شرمگاہوں کی بو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ المومسات اس میں پہلی 'م' پر پیش ہے' اور دوسری پر 'زبر' ہے' اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

5587 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر لم يرض اللّٰه عَنهُ اَرْبَعِينَ لَيْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا فَإِن عَاد كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو أطول مِنْهُ إِلَّا اَنه قَالَ من عَاد فِي الرَّابِعَة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال يَوْم الْقِيَامَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ عصارة اَهْلِ النَّار

وَتقدم فِيْ شرب الْخمر وَتقدم اَيْضًا فِيْهِ حَدِيْثِ أنس من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَأمر بِهِ إِلَى النَّار سَكرَان فِيْهِ عين يجْرِي مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم هُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمَوَات وَالْاَرْض

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب پیے گا' اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے راضی نہیں ہوگا' اگر وہ (اس دوران) مرگیا' تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اگر وہ دوبارہ پیے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' اس سے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص چوتھی مرتبہ اسے پیے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی اُن کا خون اور پسینہ وغیرہ)''۔

یہ روایت اس سے پہلے شراب پینے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ نشے میں ہو' تو وہ قبر میں بھی نشے کی حالت میں داخل ہوگا' اور اسے قبر سے اٹھایا بھی نشے کے حالت میں جائے گا' اسے جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا' تو وہ اس وقت بھی نشے کی حالت میں ہوگا' جہنم میں ایک چشمہ

ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے یہ ان لوگوں کا کھانا اور پینا ہوگا اس وقت تک جب تک زمین اور آسمان باقی ہیں (یعنی ہمیشہ کے لئے ہوگا)''۔

فصل فِيْ طَعَام اَهْلِ النَّار

فصل: اہل جہنم کا کھانا

5588 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة اتقوا الله حق تُقَاته وَلَا تموتن اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ – آل عمران – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِيْ دَار الدُّنْيَا لافسدت على اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشهمْ فَكيف بِمن يكون طَعَامه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فَكيف بِمن لَيْسَ لَهُ طَعَام غَيره وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِيْ بحار الْاَرْض لافسدت اَوْ قَالَ لأمرت على اَهْلِ الْاَرْض مَعَايِشهمْ فَكيف بِمن يكون طَعَامه

وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا على ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف مسلمان ہونے کے عالم میں ہی مرنا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ڈال دیا جائے تو یہ تمام اہل دنیا کے لئے ان کی زندگی کو خراب کردے گا تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اس شخص کا کیا بنے گا؟ جس کا کھانا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں ٹپکا دیا جائے تو ان سب کو خراب کردے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اہل زمین کے لئے ان کی زندگی کو تلخ کردے' تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5589 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى على اَهْلِ النَّارِ الْجُوْع فيعدل مَا هم فِيْهِ من الْعَذَاب فَيَسْتَغِيثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام من ضَرِيع لَا يسمن وَلَا يُغني من جوع فَيَسْتَغِيثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام ذِيْ غُصَّة فَيذكرُوْنَ انهم يجيزون الْغصَص فِي الدُّنْيَا بِالشرابِ فَيَسْتَغِيثُوْنَ

بِالشراب فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمْ بِكَلَالِيب الْحَدِيْد فَاِذَا دنت من وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهِهِمْ فَاِذَا دخلت بطونهم قطعت مَا فِيْ بطونهم فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا خَزَنَة جَهَنَّم فَيَقُوْلُوْنَ الم تَكُ تَأْتِيكُمْ رسلكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادعوا وَمَا دُعَاء الْكَافِرِين اِلَّا فِيْ ضلال (غافر) قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالك لِيَقْضِ علينا رَبك (الزخرف) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (الزخرف) قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِمْ وَبَيْن اِجَابَة مَالك اِيَّاهُم الف عَام قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا ربكُمْ فَلَا اَحَد خير من ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّيْنَ رَبنَا اخرجنَا مِنْهَا فَاِن عدنا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ (الْمُؤْمِنُوْنَ) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اخسؤوا فِيْهَا وَلَا تكلمون (الْمُؤْمِنُوْنَ) قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يئسوا من كل خير وَعند ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِير وَالْحَسْرَة وَالْوَيْل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن قُطْبَة بن عبد الْعَزِيز عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن اُم الدَّرْدَاءِ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ عبد الله بن عبد الرَّحْمٰن وَالنَّاس لَا يرفعون هٰذَا الحَدِيْث قَالَ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن اُم الدَّرْدَاءِ عَن اَبِي الدَّرْدَاءِ

قَوْلِهِ وَلَيْسَ بمرفوع وَقُطْبَة بن عبد الْعَزِيز ثِقَة عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْث انْتهى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی' اور وہ اتنی ہی تکلیف دہ ہوگی' جتنے عذاب میں وہ مبتلا ہوں گے' وہ مدد مانگیں گے' تو ان کی مدد ''ضریع'' کے کھانے کے ذریعے کی جائے گی' جو نہ سیر کرے گا' اور نہ ہی بھوک سے بے نیاز کرے گا' پھر وہ مدد مانگیں گے' تو ان کی مدد ''ذی غصہ'' کے ذریعے کی جائے گی' پھر انہیں یہ بات یاد آئے گی کہ وہ دنیا میں شراب کے ذریعے پھندا لگوالیا کرتے تھے پھر وہ پینے کے لئے مانگیں گے' تو ان کی طرف لوہے کے آنکڑے بھیجے جائیں گے' جب وہ ان کے چہرے کے قریب آئیں گے' تو ان کے چہرے پگھل جائیں گے' جب وہ چیز ان کے پیٹ میں داخل ہوگی' تو ان کے پیٹ میں موجود چیزوں کو کاٹ دے گی' تو وہ لوگ کہیں گے: جہنم کے نگران فرشتوں کو بلاؤ' تو وہ فرشتے یہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں! فرشتے کہیں گے: تو پھر تم دعا کرو اور کافروں کا پکارنا صرف گمراہی کے بارے میں ہوگا' پھر وہ کہیں گے: تم لوگ مالک کو بلاؤ' وہ کہیں گے: اے مالک! ہمارے پروردگار کو ہمارے بارے میں فیصلہ دے دینا چاہیے' تو مالک جواب دے گا: تم لوگ (اس جہنم میں) ہمیشہ رہو!

اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے پکارنے' اور مالک کے انہیں جواب دینے کے درمیان' ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا' پھر وہ کہیں گے: تم لوگ اپنے پروردگار کو پکارو' کیونکہ تمہارے پروردگار سے بہتر اور کوئی نہیں ہے' تو وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے' اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں یہاں سے نکال دے' اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے' تو پروردگار انہیں جواب دے گا: تم اس (جہنم میں) ذلت کے ساتھ رہو! تو اس وقت وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو جائیں گے' اور اس وقت وہ لوگ چیخ و پکار' حسرت اور تباہی و بربادی کی بات کریں گے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے قطبہ بن عبدالعزیز کے حوالے سے' اعمش کے حوالے

سے شہر بن عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: لوگ اس حدیث کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اعمش کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو ان کے اپنے قول کے طور پر ہے "مرفوع" حدیث کے طور پر نہیں ہے جبکہ قطبہ بن عبدالعزیز نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

5590 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى طَعَاما ذَا غُصَّة (المزمل) قَالَ شوك يَأْخذ بِالْحلقِ لَا يدْخل وَلَا يخرج

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا عَن شبيب بن شيبَة عَن عِكْرِمَة عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"کھانا اچھو والا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ایک کانٹا ہوگا جو حلق میں پھنس جائے گا نہ اندر جائے گا اور نہ باہر نکلے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر شبیب بن شیبہ کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ عظم اَهْلِ النَّارِ وقبحهم فِيْهَا

فصل: اہل جہنم کے جسم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا

5591 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن رجلا من اَهْلِ النَّارِ اخرج اِلَى الدُّنْيَا لمات اَهْلِ الدُّنْيَا من وَحْشَة منظره ونتن رِيْحه قَالَ ثُمَّ بَكَى عبد الله بكاء شَدِيْدا

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جہنم میں سے اگر کسی شخص کو دنیا کی طرف لایا جائے تو اس کی شکل کی وحشت اور اس کی بو کی بدبو سے تمام اہل دنیا مر جائیں گے اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

5592 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْن مَنْكِبي الْكَافِر مسيرَة ثَلَاثَة اَيَّام للراكب المسرع-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

الْمُنْكب مُجْتَمع رَاس الْكَتف والعضد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5592-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب صفة الجنة والنار - حديث:6195صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث:5198المعجم الأوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث:3348

''کافر کے دو کندھوں کے کناروں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

منکب اس جگہ کو کہتے ہیں جو بازو اور کندھے کے ملنے کی جگہ ہے۔

5593 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَفَخذه مثل الْبَيْضَاء ومقعده مِنَ النَّار كَمَا بَيْن قديد وَمَكَّة و كثافة جسده اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاع الْجَبَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَلَفظه

قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَغلظ جلده مسيرَة ثَلَاث

وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرس الْكَافِر يَوْم الْقِيَامَة مثل اَحَد وَفَخذه مثل الْبَيْضَاء ومقعده مِنَ النَّار مسيرَة ثَلَاث مثل الربذَة-وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَوْلِه مثل الربذَة يَعْنِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة والربذة والبيضاء جبل انْتهى

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی اور اس کی ران بیضا نامی پہاڑ کے جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی قدید اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اس کا جسم اتنا موٹا ہوگا کہ وہ جبار (نامی حکمران کے) پیمائش کے ایک بالشت کے حساب سے بیالیس بالشت کا ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی داڑھ قیامت کے دن اُحد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کا زانو بیضا پہاڑ جتنا ہوگا اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت جتنی ہوگی جتنا یہاں سے ''ربذہ'' دور ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ربذہ'' کی مانند سے مراد یہ کہ جتنا مدینہ اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ ہے نیز بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5594 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ قَالَ اِن غلظ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل اَحَد وَاِن مَجْلِسه من جَهَنَّم مَا بَيْن مَكَّة وَالْمَدِيْنَة

وَقَالَ فِي هٰذِهٖ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبان فِي صَحِيْحه وَلَفظِهِ قَالَ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاع الْجَبَّار وضرسه مثل اَحَد وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَلَفظِهِ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد بِاِسْنَادٍ

جَيِّدٍ قَالَ ضرس الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَة مثل اُحد وَعرض جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وعضده مثل الْبَيْضَاء وَفَخذه مثل ورقان ومقعده مِنَ النَّار مَا بيني وَبَيْنَ الربذة

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُقَال بَطْنه مثل بطن اِضم

الْجَبَّار ملك بِالْيمن لَهُ ذِرَاع مَعْرُوف الْمِقْدَار كَذَا قَالَ ابْن حبَان وَغَيْرِه وَقِيْلَ ملك بالعجم

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

''کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس گز ہوگی' اور اس کی داڑھ' اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی' جتنا مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کافر کی کھال بیالیس ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی' جو جبار کے گز کے حساب سے ہے' اس کی داڑھ' اُحد پہاڑ جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام احمد نے بھی اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' کافر کی داڑھ' اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی' اور اس کی جلد کی موٹائی ستر گز ہوگی' اور اس کا بازو بیضا پہاڑ کی مانند ہوگا' اس کا زانو' ورقاء کی مانند ہوگا' اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی' جتنا یہاں سے لے کر ربذہ تک کا فاصلہ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے اس کا پیٹ ایسے ہوگا جیسے اضم کا اندرونی حصہ ہے۔

''جبار'' ایک بادشاہ کا نام ہے' جو یمن میں ہوتا تھا اس کا گز مقدار کے حساب سے معروف تھا' یہ بات ابن حبان اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ عجمیوں کا بادشاہ تھا۔

5595 - وَعَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر ليسحب لِسَانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن الْفضل بن يزِيْد عَنْ اَبِيْ الْمخَارِق عَنهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْث اِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه وَالْفضل بن يزِيْد كُوفِيّ قد روى عَنهُ غير وَاحِد من الْاَئِمَّة وَاَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف انْتهى

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْفضل بن يزِيْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کافر کی زبان' ایک یا دو فرسخ تک لٹکے گی' جسے لوگ اپنے پاؤں تلے دیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے فضل بن یزید کے حوالے سے' ابومخارق کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں' اور فضل بن یزید نامی راوی کوفی ہے' کئی ائمہ نے اس سے روایات نقل کی ہے' اور ابومخارق نامی راوی' معروف نہیں ہے.....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: فضل بن یزید نے اسے نقل کیا ہے۔

5596 - عَنْ اَبِي العجلان قَالَ سَمِعت عبد الله بن عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر لِيجر لِسَانه فرسخين يَوْم الْقِيَامَة يتوطؤه النَّاس

اخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيره وَهُوَ الصَّوَاب وَقَول التِّرْمِذِيّ اَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف وهم اِنَّمَا هُوَ اَبُو العجلان الْمحَارِبِي ذكره البُخَارِيّ فِي الكنى وَقَالَ اَبُو بكر مربع الْحَافِظ لَيْسَ لَهُ عَن رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاِسْنَاد اِلَّا هٰذَا الحَدِيْث انْتهى

❀❀ ابوعجلان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' کافر اپنی زبان کو دو فرسخ تک کھینچے گا' جسے لوگ پیروں تلے دے رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی درست ہے' امام ترمذی کا یہ کہنا کہ ابومخارق معروف نہیں ہے' یہ وہم ہے' کیونکہ وہ ابوعجلان محاربی ہے' امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الکنیٰ'' میں کیا ہے۔

حافظ ابوبکر کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اس سند کے ساتھ اس سے کوئی روایت منقول نہیں ہے' صرف یہی روایت منقول ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5597 - وَعنهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعظم اَهْلِ النَّارِ فِي النَّار حَتّٰى اِن بَيْن شحمة أذن أحدهم اِلٰى عَاتِقه مسيرَة سَبْعمِائة عَام وَاِن غلظ جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل أحد

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاِسْنَاده قريب من الْحسن

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''جہنم میں' اہل جہنم اتنے بڑے ہو جائیں گے کہ کسی شخص کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے کے درمیان کا فاصلہ' سات سو برس کی مسافت جتنا ہوگا' اور اس کی کھال اتنی موٹی ہوگی کہ وہ ستر گز کی ہوگی' اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے۔

5598 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْله تَعَالٰى يَوْم ندعوا كل أنَاس بِاِمَامِهم (الْاِسْرَاء) قَالَ يدعى أحدهم فَيعْطى كِتَابه بِيَمِينِهِ ويمد لَهُ فِي جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَأسه تَاج من نور يتلألأ فَينْطَلق اِلٰى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ آتنا بِهٰذَا وَبَارك لنا فِي هٰذَا حَتّٰى يَأْتِيهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوا لكل رَجُلٌ مِّنْكُم مثل هٰذَا قَالَ وَاما الْكَافِر فيسود وَجهه ويمد لَهُ فِي جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِي صُوْرَة آدم ويلبس تاجا من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من شَرّ هٰذَا اللّٰهُمَّ لَا تأتنا بِهٰذَا فيأتيهم فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم الله فَاِن لكل رَجُلٌ مِّنْكُم مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا' اس کا چہرہ روشن کر دیا جائے گا' اور اس کے سر پر نور سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا جو جھلملا رہا ہو گا وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس جائے گا' وہ لوگ دور سے اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ چیز عطا فرما' اور ہمارے لئے اس میں برکت رکھ دے' یہاں تک کہ جب وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا' تو ان سے کہے گا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو یہ چیز ملے گی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز جتنا کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا' اسے آگ سے بنا ہوا تاج پہنایا جائے گا' اس کے ساتھی اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اے اللہ! تو اسے ہمارے پاس نہ لے کر آنا' وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا' وہ کہیں گے: اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے' تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے' تم میں سے ہر ایک شخص کو اس کی مانند ملے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' روایت کے نقل کردہ الفاظ اُن کے ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

5599 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مقعد الْكَافِر فِی النَّار مسیرَة ثَلَاثَة اَیَّام وكل ضرس مثل اَحَد وَفَخذه مثل ورقان وَجلده سوی لَحْمه وعظامه اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاكِم كلهم من رِوَایَةِ ابْن لَهِیعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں' کافر کا مقعد تین دن کی مسافت جتنا ہو گا' اور اس کی ہر داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی' اور اس کا زانو ورقان جتنا ہو گا' اور اس کی جلد چالیس گز کی ہو گی' جو گوشت اور ہڈیوں کے علاوہ ہو گی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5600 - وروی ابْن مَاجَه من طَرِیق عِیسَی بن الْمُخْتَار عَن مُحَمَّد بن اَبِیْ لیلی عَن عَطِیَّة الْعَوْفِیّ عَنْ اَبِیْ سعید عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن الْكَافِر لیعظم حَتّٰی اِن ضرسه لأعظم من اَحَد وفضیلة جسده علی ضرسه كفضیلة جَسَد اَحَدكُمْ علی ضرسه

❀❀ امام ابن ماجہ نے عیسیٰ بن مختار کے حوالے سے' محمد بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' عطیہ عوفی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کافر اتنا بڑا ہو جائے گا' کہ اس کی داڑھ اُحد پہاڑ سے بڑی ہو گی' اور اس کا جسم اس کی داڑھ سے اتنا ہی بڑا ہو گا' جتنا تم میں سے کسی ایک کا جسم' اس کی داڑھ سے بڑا ہوتا ہے''۔

5601 - وَعَن مُجَاهد قَالَ قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَدْرِی مَا سَعَة جَهَنَّم قلت لَا قَالَ اَجل وَاللّٰه

5600-سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب صفة النار - حديث:4321

وَاللّٰه مَا تَدْرِي إِن بَيْن شحمة أذن أحدهم وَبَيْنَ عَاتِقه مسيرَة سَبْعِين خَرِيفًا تجْرِي فِيهِ أَوديَة الْقَيْح وَالدَّم قلت أَنهار قَالَ لَا بل أَودِيَة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ جہنم کتنی بڑی ہے؟ میں نے (انہیں) جواب دیا: جی نہیں' انہوں نے فرمایا: جی ہاں' اللہ کی قسم! تم یہ بات نہیں جانتے کہ اہل جہنم میں سے کسی ایک شخص کی کان کی لو سے لے کر اس کی گردن تک ستر برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا' جس میں پیپ اور خون وادیاں بہہ رہی ہوں گی' میں نے کہا: کیا نہریں بہہ رہی ہوں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5602 - وَعَنْ أَبِي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وهم فِيهَا كَالِحُونَ (المؤمنون) قَالَ تَشْوِيه النَّار فتقلص شفته الْعليا حَتَّى تبلغ وسط رَأسه وَتَسْتَرْخِي شفته السُّفْلى حَتَّى تضرب سرته

رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد ورد أَن من هَذِه الْأمة من يعظم فِي النَّار كَمَا يعظم فِيهَا الْكفَّار فروى ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَغَيرهمَا من حَدِيث عبد الله بن قيس قَالَ كنت عِنْد أبي بردة ذَات لَيْلَة فَدخل علينا الْحَارِث بن أقيش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحدثنا الْحَارِث ليلتئذ أَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من أمتِي من يدْخل الْجنَّة بشفاعته أَكثر من مُضر وَإِن من أمتِي من يعظم للنار حَتَّى يكون أحد زواياها

اللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وَإِسْنَاده جيد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرط مُسلم وَتقدم لَفظه فِيمَن مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْأَوْلَاد وَرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد جيد أَيْضا إِلَّا أَنه قَالَ عَن عبد الله بن قيس قَالَ سَمِعت الْحَارِث بن أقيش يحدث أَن أَبَا بَرزَة قَالَ سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول

فَذكره كَذَا فِي أُصلِي وَأرَاهُ تصحيفا وَصَوَابه سَمِعت الْحَارِث بن أقيش يحدث أَبَا بردة كَمَا فِي ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ أَعْلَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ اس میں بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ رہیں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ انہیں بھون دے گی' تو اس کا اوپر کا ہونٹ اس کے سر کے نصف تک پہنچ جائے گا' اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک آجائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اس امت کا ایک فرد جہنم میں اتنا بڑا ہوگا' جس طرح کفار بڑے ہوں گے' امام ابن ماجہ اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے عبداللہ بن قیس کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اس رات حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کی شفاعت کی وجہ سے مضر قبیلے کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' اور میری امت کا ایک شخص اتنا بڑا ہوگا کہ اس (یعنی جہنم) کے ایک گوشے میں سمائے گا''۔

روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند عمدہ ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' جو اس باب میں ہیں' جس میں' جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں' اس کی فضیلت کا تذکرہ ہے' یہی روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن قیس کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: میں نے حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کو سنا: انہوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے' لیکن میری اصل میں اسی طرح مذکور ہے' تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی ہے' درست یہ ہے کہ میں نے حارث بن اقیش کو سنا کہ وہ ابوبردہ کو حدیث بیان کر رہے تھے' جیسا کہ امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5603 - وَعَنْ اَبِیْ غَسَّانَ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِظهْر الْحيرَة تعرف عبد اللّٰه بن جراش وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَخذه فِیْ جَهَنَّم مثل اُحد وضرسه مثل الْبَيْضَاء قلت لم ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عاقا بِوَالِدَيْهِ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا يحضرنِی

ابوغسان ضبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''ظہر الحیرۃ'' کے مقام پر فرمایا: کیا تم عبداللہ بن جراش کو جانتے ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جہنم میں' اس کا زانو اُحد پہاڑ جتنا ہوگا' اور اس کی داڑھ' بیضاء پہاڑ جتنی ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس وقت میری ذہن میں نہیں ہے۔

فصل فِیْ تفاوتهم فِی الْعَذَاب وَذکر أهونهم عذَابا

فصل: اُن کے عذاب میں تفاوت کا ذکر' اور جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا' اُس کا تذکرہ

5604 - عَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل فِیْ اَخْمص قَدَمَيْهِ جمرتان يغلی مِنْهُمَا دماغه كَمَا يغلی الْمرجل بالقمقم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلَفْظِه اِن اَهْون اَهْلِ النَّار عذَابا من لَهُ نَعْلَانِ وشراكان من نَار يغلی مِنْهُمَا دماغه كَمَا يغلی الْمرجل مَا يرى اَن اَحَدًا اَشد مِنْهُ عذَابا وَاِنَّهُ لأهونهم عذَابا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس کے پاؤں پر انگارے رکھے جائیں گے' جن کے ذریعے اس کا دماغ کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص ہوگا' جس کے جوتے' اور تسمے آگ کے بنے ہوئے ہوں گے' اور اس کا دماغ یوں کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے' اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا' حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا''۔

5605 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَھْون اَھْلِ النَّارِ عذَابا رجل منتعل بنعلین من نَار یغلی مِنْھُمَا دماغہ مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْھُم من فِی النَّار اِلی کعبیہ مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْھُم من فِی النَّار اِلی رُکْبَتَیْہِ مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْھُم من قد اغتمر

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح وَھُوَ فِیْ مُسْلِم مُخْتَصرًا اِن ادنی اَھْلِ النَّارِ عذَابا منتعل بنعلین من نَار یغلی دماغہ من حر نَعْلَیْہِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جسے آگ کا جوتا پہنایا گیا ہوگا' ان جوتوں کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا' اور عذاب کے اجزاء اس کے ہمراہ ہوں گے' ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے' جو جہنم میں ٹخنوں تک ہوں گے' اور عذاب کے اجزاء اس کے ساتھ ہوں گے' کچھ ایسے ہوں گے جو گھٹنوں تک (آگ میں) ہوں گے' اور عذاب کے اجزاء ہمراہ ہوں گے' اور ان میں کچھ ایسے ہوں گے' جو اس (آگ) میں ڈوبے ہوئے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت صحیح مسلم میں' صحیح روایت کے طور پر منقول ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)
''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے آگ کی بنی ہوئی جوتیاں پہنی ہوئی ہوں گی' اور ان جوتوں کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

5606 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنی اَھْلِ النَّارِ عذَابا الَّذِیْ لَہٗ نَعْلَان من نَار یغلی مِنْھُمَا دماغہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس کی آگ سے بنی ہوئی جوتیاں ہوں گی' اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5607 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْوَن اَهْلِ النَّارِ عذَابا اَبُوْ طَالب وَهُوَ منتعل بنعلين يغلى مِنهُمَا دماغه-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا' جنہوں نے (آگ سے بنے ہوئے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے' جن کی وجہ سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5608 - وَعَن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن ادنى اَهْلِ النَّارِ عذَابا لرجل عَلَيهِ نَعْلَان يغلى مِنهُمَا دماغه كَانَّهُ مرجل مسامعه جمر وأضراسه جمر وأشفاره لهب النَّار وَتخرج أحشاء جَنْبَيهِ من قَدَمَيهِ وسائرهم كالحب الْقَلِيل فِي المَاء الْكثير فَهُوَ يفور رَوَاهُ الْبَزَّار مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے (آگ کے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھول رہا ہوگا' اس کی سماعت انگارہ ہوگی' اس کی داڑھیں انگارہ ہوں گی' اس کے ہونٹ آگ کے انگارے ہوں گے' اور اس کے پہلوؤں سے اندر کی چیزیں نکل آئیں گی' جو اس کے قدموں میں گر جائیں گی' اور یہ سب چیزیں یوں ہوں گی' جس طرح بہت سے پانی میں' تھوڑے سے دانے ڈالے گئے ہوں اور وہ کھول رہا ہو''

یہ روایت امام بزار نے مرسل روایت کے طور پر' صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5609 - وَعَن سَمُرَةَ بن جُندُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى كعبيه وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى رُكْبَتَيهِ وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى حجزته وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى عُنُقه وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى ترقوته-رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى كعبيه وَمِنهُم من تَاْخُذهُ اِلٰى حجزته وَمِنهُم من تَاْخُذهُ اِلٰى عُنُقه

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ گھٹنوں تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ پہلو تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ہنسلی کی ہڈی تک پکڑے گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5609-صحیح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها وما تأخذ من - حديث:5186 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب ذكر النار ما ذكر فيما أعد لأهل النار وشدته - حديث:33514 مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين ومن حديث سمرة بن جندب - حديث:19658 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة ما أسند سمرة بن جندب - أبو نضرة المنذر بن مالك عن سمرة حديث:6812

''ان میں سے کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ پہلو تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی''۔

5610 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن جَهَنَّم لما سيق اِلَيْهَا اَهلهَا تلقتهم فلفحتهم لفحة فَلَمْ تدع لَحْمًا على عظم اِلَّا القته على العرقوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوعا وَرَوَاهُ غَيرهمَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أصح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف ہانک کرلے جایا جائے گا' تو جہنم ان کے سامنے آئے گی' اور انہیں جھلسا دے گی یہاں تک کہ ہڈی پر گوشت پر باقی نہیں رہے گا' وہ سب ایڑیوں پر گر جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے اسے اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی درست ہے۔

5611 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَيُؤْخَذ بالنواصى والأقدام (الرَّحْمٰن) قَالَ يجمع بَيْن رَاسه وَرجلَيْهِ ثُمَّ يقصف كَمَا يقصف الْحَطب-رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے:

''انہیں پیشانی اور قدموں سے پکڑا جائے گا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے سر اور پاؤں کو اکٹھا کیا جائے گا' اور یوں ملا دیا جائے گا' جس طرح لکڑیوں کو ایک دوسرے پر رکھ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5612 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة كلما نَضِجَتْ جُلُوْدهم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيرهَا ليذوقوا الْعَذَاب (النِّسَاء) قَالَ يَا كَعْب اَخْبرنِيْ عَن تَفْسِيرهَا فَاِنْ صدقت صدقتك وَاِن كذبت رددت عَلَيْك فَقَالَ اِن جلد ابْن آدم يحرق ويجدد فِي سَاعَة اَوْ فِيْ يَوْم مِقْدَار سِتَّة آلَاف مرّة قَالَ صدقت رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب بھی ان کی کھال جل جائے گی' تو ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دے دیں گے' تا کہ وہ لوگ عذاب کا ذائقہ چکھیں''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تم مجھے اس کی تفسیر کے بارے میں بتاؤ' اگر تم نے صحیح بیان کیا' تو میں تمہاری بات کو درست قرار دوں گا' اگر تم نے غلط بیانی کی' تو میں تمہاری بات کو مسترد کر دوں گا' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک گھڑی میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک دن میں انسان کی کھال چھ ہزار مرتبہ جلائی جائے گی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5613 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ الْبَصْرِيّ قَالَ كلما نَضِجَتْ جُلُوْدهمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيرهَا ليذوقوا الْعَذَاب قَالَ تاكلهم النَّار كل يَوْم سبعين الف مرّة كلما اكلتهم قيل لَهُمْ عودوا فيعودون كَمَا كَانُوا

❀❀ حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب بھی ان کی کھال جل جائے گی ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دیدیں گے تا کہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں"

حسن بصری فرماتے ہیں: آگ انہیں روزانہ ستر ہزار مرتبہ کھائے گی جب وہ انہیں کھالے گی تو ان سے کہا جائے گا: تم دوبارہ بن جاؤ! تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

5614 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتى بانعم اَهْلِ الدُّنْيَا من اَهْلِ النَّارِ فيصبغ فِي النَّار صبغة ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَاَيْت خيرا قطّ هَلْ مر بك نعيم قطّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه يَا رب وَيُؤْتى باشد النَّاس بؤسا فِي الدُّنْيَا من اَهْلِ الْجنَّة فيصبغ صبغة فِي الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَاَيْت بؤسا قطّ هَلْ مر بك من شدَّة قطّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا مر بِي بؤس قطّ وَلَا رَاَيْت شدَّة قطّ - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"دنیا میں سب سے زیادہ نعمت والے فرد کو لایا جائے گا' جو جہنمی ہوگا' اور اسے جہنم کا ایک چکر لگوایا جائے گا' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی کوئی نعمت تم پر گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم اے میرے پروردگار! پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جو دنیا میں سب سے زیادہ پریشان رہا تھا' لیکن وہ جنتی ہوگا' تو اسے جنت کا ایک چکر لگوایا جائے گا' تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی ہے؟ کیا تم پر کبھی کوئی شدت گزری ہے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم' اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی کوئی پریشانی نہیں آئی اور میں نے کبھی کوئی شدت نہیں دیکھی"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5615 - وَعَنْ سُوَيْد بن غَفلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا اَرَادَ اللّٰه اَن ينسى اَهْلِ النَّارِ جعل للرجل مِنْهُم صندوقا على قدره من نَار لَا ينبض مِنْهُ عرق إِلَّا فِيهِ مِسْمَار من نَار ثُمَّ تضرم فِيهِ النَّار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِيْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهُمَا نَار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِيْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهُمَا نَار ثُمَّ يقفل ثُمَّ يلقى اَوْ يطْرَح فِي النَّار فَذٰلِكَ قَوْله

من فَوْقهم ظلل مِنَ النَّار وَمِنْ تَحْتهم ظلل ذٰلِكَ يخوف اللّٰه بِهِ عباده يَا عباد فاتقون (الزمر) وَذٰلِكَ قَوْله لَهُمْ فِيهَا زفير وهم فِيهَا لَا يَسْمَعُوْنَ (الانبياء) قَالَ فَمَا يرى اَن فِي النَّار اَحَدًا غَيره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ اَيْضًا بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد بِإِسْنَادٍ مُنْقَطع

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد بن غَفلَة ولد فِي الْعَام الَّذِي ولد فِيهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَام الْفِيل وَقدم الْمَدِيْنَة حِيْن دفنُوا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يره وَتُوفِّي فِيْ زمن الْحجَّاج وَهُوَ ابْن خمس

وَعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ سبع وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً

سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلا دینے (یعنی بھرپور سزا دینے) کا ارادہ کرے گا' تو ان میں سے ایک شخص کے لئے وہ ایک صندوق بنائے گا' جس پر ہر طرف آگ لگی ہوئی ہوگی' اس میں سے جو بھی پسینہ نکلے گا' وہ آگ کی مسمار میں ہوگا' پھر اس میں اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا' ان کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا' پھر ان (صندوقوں) کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر قفل لگادیا جائے گا' اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھینک دیا جائے گا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ان کے اوپر بھی آگ کے بادلوں (کی چھت) ہوگی' اور ان کے نیچے بھی (آگ کی) تہیں ہوں گی' اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے' تو اے میرے بندو! تم لوگ مجھ سے ڈرو!''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ان کی اس (جہنم) میں چیخ و پکار ہوگی' اور وہ اس میں (اس چیخ و پکار کے علاوہ) کچھ اور نہیں سنیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص یہ سمجھے گا کہ جہنم میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ کے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کی مانند ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید بن غفلہ نامی راوی اُسی سال پیدا ہوئے تھے' جس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے' اور یہ عام الفیل کا سال ہے' لیکن یہ مدینہ منورہ اس وقت آئے' جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے تھے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی' اِن کا انتقال حجاج بن یوسف کے عہد میں ہوا تھا' اس وقت اِن کی عمر ایک سو چھبیس سال' اور ایک قول کے مطابق' ایک سو ستائیس سال تھی۔

فصل فِيْ بكائهم وشهيقهم

فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ و پکار کرنا

5616 - عَنْ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِن اَهْلِ النَّارِ يَدْعُوْنَ مَالِكًا فَلَا يُجِيبهُمْ اَرْبَعِيْنَ عَاما ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا اخرجنَا مِنْهَا فَإِن عدنا فَإِنَّا ظَالِمُوْنَ فَلَا يُجِيبهُمْ مثل الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُوْلُ اخسؤوا فِيهَا وَلَا تكلمون (الْمُؤْمِنُوْنَ) ثُمَّ يياس الْقَوْم فَمَا هُوَ اِلَّا الزَّفِير والشهيق تشبه اَصْوَاتهم اصوات الْحمير اَولهَا شهيق وَآخِرهَا زفير

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا الشهيق فِي الصَّدْر والزفير فِي الْحلق وَقَالَ ابْن فَارس الشهيق ضد الزَّفِير لِاَن الشهيق رد النَّفس

والزفیر اخراج النفس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جہنم (جہنم کے نگران) ''مالک'' کو بلائیں گے وہ چالیس سال تک انہیں جواب نہیں دے گا' پھر وہ یہ کہے گا: تم (اس میں ہی) رہو گے پھر وہ اپنے پروردگار کو بلائیں گے تو یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے' لیکن وہ انہیں دنیا کے حساب سے جواب نہیں دے گا' پھر یہ فرمائے گا: تم لوگ اس میں رُسوا ہو کے رہو اور تم میرے بات چیت نہ کرو' پھر وہ لوگ مایوس ہو جائیں گے' اور وہ چیخ و پکار کریں گے' اور ان کی آواز گدھے کی آواز کی طرح ہوگی' جس کا ابتدائی حصہ شہیق ہوتا ہے' اور آخری حصہ زفیر ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''الشہیق'' اس آواز کو کہتے ہیں' جو سینے میں ہو' اور الزفیر اس کو کہتے ہیں' جو حلق میں ہو' ابن فارس کہتے ہیں: شہیق' زفیر کی ضد ہے' کیونکہ شہیق کا مطلب سانس کو اندر لے جانا ہے' اور زفیر کا مطلب سانس کو باہر لانا ہے۔

5617 - وروی الْبَيْهَقِيّ عَن مُعَاوِيَة بن صَالح عَن عَلّي بن اَبِي طَلْحَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس فِي قَوْلِه لَهُمْ فِيهَا زفير وشهيق قَالَ صَوْت شَدِيد وَصَوْت ضَعِيف

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيث اَبِي الدَّرْدَاءِ وَفِيه فَيَقُولُونَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالك لِيَقْضِ علينا رَبك قَالَ اِنَّكُم مَاكِثُونَ (الزخرف)

قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِم وَبَيْن اِجَابَة مَالك لَهُم اَلف عَام

قَالَ فَيَقُولُونَ ادعوا رَبكُم فَلَا اَحَد خير من ربكُم فَيَقُولُونَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّينَ رَبنَا أخرجنَا مِنْهَا فَإِن عدنا فَإِنَّا ظَالِمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَيُجِيبهُم اخسؤوا فِيهَا وَلَا تكلمون - قَالَ فَعِنْد ذَلِك يئسوا من كل خير وَعند ذَلِك يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِير والشهيق وَالْوَيْل - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀ امام بیہقی نے' معاویہ بن صالح کے حوالے سے' علی بن ابوطلحہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان کے لئے اس (جہنم میں) زفیر اور شہیق ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد تیز آواز اور ہلکی آواز ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے' وہ یعنی اہل جہنم یہ کہیں گے: تم مالک کو بلاؤ! تو وہ کہیں گے: اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارے بارے میں فیصلہ کر دے' تو وہ کہے گا: تم یہیں رہو گے۔

''اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے دعا کرنے' اور مالک کے جواب دینے کے درمیان' ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا' پھر وہ لوگ کہیں گے: تم اپنے پروردگار کو بلاؤ' کیونکہ کوئی بھی تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے' اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں

سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے تو پروردگار انہیں یہ جواب دے گا:
''تم لوگ رسوا ہو کر اس میں رہو اور تم میرے ساتھ کلام نہ کرو''
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس وقت' وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے' اور اس وقت وہ زفیر شہیق اور ویل (کی آوازیں نکالیں گے)۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5618 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسل الْبكاء على اَهْلِ النَّارِ فيبكون حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوع ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّم حَتّٰى يصير فِيْ وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْد لَو اُرْسلت فِيهَا السفن لجرت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاَبُوْ يعلى وَلَفْظِه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس ابكوا فَاِن لم تبكوا فتباكوا فَاِن اَهْلِ النَّارِ يَبْكُونَ فِى النَّار حَتّٰى تسيل دموعهم فِيْ خدودهم كَاَنَّهَا جداول حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوع فيسيل يَعْنِىْ الدَّم فيقرح الْعُيُون

وَفِىْ اِسناده‍ما يزِيْد الرقاشِي وَبَقِيَّة رُوَاة ابْن مَاجه ثِقَات احْتج بهم الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم مُخْتَصرًا عَنْ عبد اللّٰه بن قيس مَرْفُوْعا قَالَ اِن اَهْلِ النَّارِ ليبكون حَتّٰى لَو أجريت السفن فِيْ دموعهم لجرت وَاَنَّهُم ليبكون الدَّم مَكَان الدمع-وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

الْاُخْدُوْد بِالضَّمِّ هُوَ الشق الْعَظِيْم فِى الْاَرْض

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اہل جہنم پر رونے کو بھیجا جائے گا' تو وہ روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ خون کے آنسو روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھے سے بن جائیں گے کہ اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑا جائے' تو وہ بھی چلنے لگیں''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام یعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اے لوگو! تم روؤ' اگر تم روتے نہیں ہو' تو رونے جیسی شکل بنالو' کیونکہ اہل جہنم' جہنم میں روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر یوں بہیں گے' جیسے وہ نالے ہوتے ہیں' یہاں تک کہ جب ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ بہے گا' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ خون بہے گا' اور ان کی آنکھوں میں زخم ہو جائیں گے''۔
ان دونوں کی سند میں یزید رقاشی نامی راوی ہے' امام ابن ماجہ کے باقی راویوں سے' امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔
یہی روایت امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر عبداللہ بن قیس کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)
''اہل جہنم روئیں گے' یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں' تو وہ بھی چلیں گی' اور وہ آنسوؤں کی جگہ خون

سے روئیں گے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اخدود میں (''ا'' پر) پیش ہے اس سے مراد زمین میں موجود بڑا گڑھا ہے۔

3 - التَّرْغِيبُ فِي الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا ويشتمل على فُصُوْل

باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں ترغیبی روایات' یہ چند فصول پر مشتمل ہے

5619 - عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَيْر حَقهَا لم يرح رَائِحَة الْجنَّة فَإِن ريح الْجنَّة ليوجد من مسيرَة مائَة عَام

وَفِي رِوَايَة: وَإِن لريحها ليوجد من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام-رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کر دے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اس کی خوشبو' پانچ سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5620 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ريح الْجنَّة يُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ وَتقدم غير مَا حَدِيث فِيهِ ذكر رَائِحَة الْجنَّة فِي اَمَاكِن مُتَفَرِّقَة من هٰذَا الْكتاب لم نعدها

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی خوشبو' ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے' اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان' یا قطع رحمی کرنے والا اُسے نہیں پا سکیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے علاوہ اور احادیث گزر چکی ہیں' جو اس کے علاوہ متفرق مقامات پر نقل ہوئی ہیں' جو جنت کی خوشبو کے بارے میں ہیں' ہم انہیں (یہاں) نہیں دہرائیں گے۔

فصل فِي صفة دُخُول اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّةَ وَغَيْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کی صفت اور دیگر امور کا بیان

5621 - عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن هٰذِهِ الْآيَة يَوْم نحشر الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰن وَفْدًا (مريم) اِلَى آخره- قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْوَفْد اِلَّا ركب قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ إِذَا خَرَجُوْا من قُبُورهم استقبلوا بِنُوق بيض لَهَا اَجْنِحَة عَلَيْهَا رحال الذَّهَب شرك نعَالهمْ نور يتلالأ كل خطْوَة مِنْهَا مثل مد الْبَصَر وينتهون إِلَى بَاب الْجَنَّة فَإِذَا حَلقَة من ياقوتة حَمْرَاء على صَفَائِح الذَّهَب وَإِذَا شَجَرَة على بَاب الْجَنَّة يَنْبع من اَصْلهَا عينان فَإِذَا شربوا من اَحدهمَا جرت فِىْ وُجُوْهِهِمْ بنضرة النَّعِيْم وَإِذَا توضؤوا من الْأُخْرَى لم تشعث أشعارهم اَبَدًا فيضربون الْحلقَة بالصفيحة فَلَو سَمِعت طنين الْحلقَة يَا عَلّي فيبلغ كل حوراء اَن زَوجهَا قد أقبل فتستخفها العجلة فتبعث قيمها فَيفتح لَهُ الْبَاب فلولا اَن الله عَزَّ وَجَلَّ عرفه نَفسه لخر لَهُ سَاجِدا مِمَّا يرى من النُّور والبهاء فَيَقُوْلُ اَنا قيمك الَّذِىْ وكلت بِاَمْرك فيتبعه فيقفو أثره فَيَأْتِيْ زَوجته فتستخفها العجلة فتخرج من الْخَيْمَة فتعانقه وَتقول اَنْت حبى وَاَنا حبك وَاَنا الراضية فَلَا اَسخط اَبَدًا وَاَنا الناعمة بِلَا اَبأس اَبَدًا وَاَنا الخالدة فَلَا اظعن اَبَدًا فَيدْخل بَيْتا من اساسه إِلَى سقفه مائَة ألف ذِرَاع مَبْنِيّ على جندل اللُّؤْلُؤ والياقوت طرائق خضر وطرائق صفر مَا مِنْهَا طَرِيقَة تشاكل صاحبتها فَيَأْتِي الأريكة فَإِذَا عَلَيْهَا سَرِير على السرير سَبْعُوْنَ فراشا على كل فرَاش سَبْعُوْنَ زَوْجَة على كل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من بَاطِن الْحلَل يقْضِي جماعهن فِىْ مِقْدَار لَيْلَة تجْرِي من تَحْتهم أَنهَار مطردَة أَنهَار من مَاء غير آسن صَاف لَيْسَ فِيْهِ كدر وأنهار من عسل مصفى لم يخرج من بطُوْن النَّحْل وأنهار من خمر لَذَّة للشاربين لم تعصره الرِّجَال بأقدامها وأنهار من لبن لم يتَغَيَّر طعمه لم يخرج من بطُوْن الْمَاشِيَة فَإِذَا اشتهوا الطَّعَام جَاءَتْهُم طير بيض فترفع اَجْنِحَتهَا فَيَاْكُلُوْنَ من جنوبها من اَى الألوان شاؤوا ثُمَّ تطير فتذهب وفيهَا ثمار متدلية إِذا اشتهوها انبعث الْغُصْن إِلَيْهِمْ فَيَاْكُلُوْنَ من اَى الثِّمَار شاؤوا اِنْ شَاءَ قَائِما وَاِنْ شَاءَ مُتكئا وَذٰلِكَ قَوْلِهٖ وجنى الجنتين دَان (الرَّحْمٰن) وَبَيْنَ اَيْدِيهِم خدم كَاللُّؤْلُؤ

رَوَاهُ ابْنِ اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب صفة الْجَنَّة عَن الْحَارِث وَهُوَ الاَعْوَر عَن عَلىّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَرَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِىّ وَغَيْرهمَا عَن عَاصِم بن ضَمرَة عَن عَلىّ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ بِنَحْوِهٖ وَهُوَ أصح وَاشهر

وَلَفظ ابْن اَبِى الدُّنْيَا قَالَ يساق الَّذِيْنَ اتَّقوا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّة زمرا حَتّٰى إِذا انْتَهوا إِلَى بَاب من اَبْوَابهَا وجدوا عِنْده شَجَرَة يخرج من تَحت سَاقهَا عينان تجريان فعمدوا إِلَى إِحْدَاهمَا كَأَنَّمَا أمروا بهَا فَشَرِبُوا مِنْهَا فَاذهبت مَا فِىْ بطونهم من أَذَى اَوْ قذى اَوْ بَأْس ثُمَّ عَمَدُوا إِلَى الْأُخْرَى فتطهروا مِنْهَا فجرت عَلَيْهِمْ بنضرة النَّعِيْم فَلَنْ تَتَغَيَّر أبشارهم تغيرا بعْدهَا اَبَدًا وَلَنْ تشعث أشعارهم كَأَنَّمَا دهنوا بالدهان ثُمَّ انْتَهوا إِلَى خزنَة الْجَنَّة فَقَالُوْا سَلام عَلَيْكُمْ طبتم فادخلوها خَالِدين (الزمر) قَالَ ثُمَّ تلقاهم اَوْ يلقاهم الْوِلْدَان يطيفون بهم كَمَا يطيف ولدان اَهْلِ الدُّنْيَا بالحميم يقدم من غيبته فَيَقُوْلُوْنَ أبشر بِمَا أعد الله لَك من الْكَرَامَة قَالَ ثُمَّ ينْطَلق غُلَام من أُولَئِكَ الْوِلْدَان إِلَى بعض أَزوَاجه من الْحور الْعين فَيَقُوْلُ قد جَاءَ فلَان باسمه الَّذِىْ يدعى بِهٖ فِى الدُّنْيَا فَتَقُوْلُ اَنْت رَأَيْته فَيَقُوْلُ اَنا رَأَيْته وَهُوَ ذَا بِإِثْرِى فيستخف إِحْدَاهُنَّ الْفَرح حَتّٰى تقوم على أُسْكُفَّة بَابهَا فَإِذَا انْتهى إِلَى منزله نظر إِلَى اَى شَىْءٍ أساس بُنْيَانه فَإِذَا جندل اللُّؤْلُؤ فَوْقه صرح اَخْضَر وأصفر وأحمر وَمِنْ كل لون ثُمَّ رفع رَأسه فَنظر إِلَى سقفه فَإِذَا مثل الْبَرْق لَوْلَا اَن الله قدر لَهُ الاَلَم اَن يذهب ببصره ثُمَّ طأطأ

رَأْسه فَنظر اِلٰی اَزْوَاجه واكواب مَوْضُوعَة ونمارق مصفوفة وزرابی مبثوثة (الغاشیہ) فنظروا اِلٰی تِلْكَ النِّعْمَة ثُمَّ اتكئوا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هدَانَا لهٰذَا وَمَا كُنَّا لنهتدی لَوْلَا اَن هدَانَا اللّٰهُ (الاعراف) الْاٰيَة ثُمَّ يُنَادِی مُنَاد تحيون فَلَا تموتون اَبَدًا وَتقيمون فَلَا تظعنون اَبَدًا وَتصحون اَرَاهُ قَالَ فَلَا تمرضون اَبَدًا

الجندل الْحجر الآسن بِمد الْهمزَة وَكسر السِّين الْمُهْملَة هُوَ الْمُتَغَيّر الْحَمِيم الْقَرِيب الأكواب جمع كوب وَهُوَ كوز لَا عُرْوَة لَهُ وَقيل لَا خرطوم لَهُ فَإِذا كَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ إبريق النمارق الوسائد وَاحِدهَا نمرقة الزرابی الْبسط الفاخرة وَاحِدهَا زربية

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اس دن ہم پرہیزگار لوگوں کو رحمان کی بارگاہ میں وفد کی شکل میں اکٹھا کریں گے''...... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے جو سواری پر سوار ہو کر آتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب وہ لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سفید رنگ کی اونٹنیاں کھڑی ہوئی ہوں گی جن کے پر ہوں گے اور ان پر سونے کے بنے ہوئے پالان ہوں گے ان لوگوں کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے اور اس اونٹنی کا ہر ایک قدم حدنگاہ تک جاتا ہوگا وہ لوگ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو اس کا حلقہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا گا اور دروازہ سونے کے ٹکڑوں کا ہوگا جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت ہوگا جس کی جڑ میں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے جب وہ دو چشموں میں سے پی لیں گے تو نعمتوں کی چمک ان کے چہروں میں جاری ہو جائے گی جب وہ دوسرے (چشمے) سے وضو کریں گے تو اس کے بعد ان کی بینائی کبھی خراب نہیں ہوگی وہ لوگ اس کنڈی کو ٹکڑے پر ماریں گے: اے علی! کاش تم اس حلقے کی آواز سنتے تو ہر حور کو یہ اطلاع مل جائے گی کہ اس کا شوہر آ گیا ہے تو وہ جلدی کرے گی اور اپنے منشی کو بھیجے گی وہ شخص اس کے لئے دروازہ کھولے گا اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی پہچان اسے عطا نہ کی ہوتی تو وہ آدمی اس منشی کے سامنے سجدے میں گر جاتا کیونکہ وہ اس کے نور اور روشنی کو دیکھے گا پھر وہ منشی بتائے گا: میں تمہارا وہ منشی ہوں جسے تمہارے معاملے کا نگران مقرر کیا گیا ہے آدمی اس کے پیچھے جائے گا وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی تک پہنچ جائے گا وہ جلدی سے آئے گی خیمے سے باہر نکلے گی اور اس کو گلے ملے گی اور یہ کہے گی: تم میرے محبوب ہو اور میں تمہاری محبوبہ ہوں میں راضی رہنے والی ہوں کبھی ناراض نہیں ہوؤں گی میں نعمتوں والی ہوں کبھی پرانی نہیں ہوؤں گی ہمیشہ رہنے والی ہوں کبھی بوڑھی نہیں ہوؤں گی پھر وہ شخص گھر میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے لے کر چھت تک ایک لاکھ بالشت کا فاصلہ ہوگا اور وہ دیوار موتیوں اور یاقوت کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوگی اس پر سرخ پردے ہوں گے سبز پردے ہوں گے زرد پردے ہوں گے ان میں سے کسی ایک کی شکل کسی دوسرے سے نہیں ملتی ہوگی وہ شخص آرام کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک پلنگ ہوگا اس پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے ان پر ستر بیویاں بیٹھی ہوں گی ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے ان حلوں کے اندر سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دیتا ہوگا اور وہ شخص ایک ہی رات میں ان سب کے ساتھ صحبت کر سکے گا ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جو مختلف قسم کی ہوں گی ایک نہر صاف پانی کی ہوگی جو باسی نہیں ہوگا اور صاف ہوگا اس میں کوئی میلا پن نہیں ہوگا ایک نہر صاف شہد کی ہوگی جو کسی شہد کی مکھی کی پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا ایک نہر خمر کی ہوگی جو پینے والے کو لذت فراہم کرے گی لیکن اسے لوگوں نے اپنے پاؤں کے ذریعے نچوڑا نہیں

ہوگا' ایک نہر، دودھ کی ہوگی' جس کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا' اور وہ کسی جانور کے پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا' جب وہ جنتی کھانے کی خواہش کریں گے تو سفید پرندے ان کے پاس آئیں گے وہ اپنا پر اٹھائیں گے' وہ جنتی ان پرندوں کے پہلوؤں میں سے مختلف قسم کی چیزیں کھائیں گے جو وہ چاہیں گے' پھر وہ پرندہ اڑے گا' اور چلا جائے گا' اس جنت میں پھل ہوں گے' جو لٹکے ہوئے ہوں گے' جب آدمی کو اس کی خواہش محسوس ہوگی' تو ٹہنی اس کی طرف جھک آئے گی' اور وہ لوگ جو پھل چاہیں گے کھالیں گے' اگر وہ چاہیں گے' تو کھڑے ہو کر کھائیں گے' اگر چاہیں گے' تو بیٹھے بیٹھے کھالیں گے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''دونوں جنتوں کے پھل (ان کے) قریب جھک رہے ہونگے''

اور ان کے سامنے خادم ہوں گے جو موتیوں کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''صفۃ الجنۃ'' میں حارث کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حارث اعور ہے' اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' یہ اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' اسے ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ درست اور زیادہ مشہور ہے۔

ابن ابودنیا کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''پرہیزگار لوگوں کو ان کے پروردگار کی طرف' گروہوں کی شکل میں لے جایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئیں گے' تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے' جس کی جڑ میں سے دو چشمے بہتے ہوئے نکل رہے ہوں گے' وہ لوگ اس میں سے ایک چشمے کے پاس جائیں گے' یوں جیسے انہیں اس کا حکم دیا گیا ہو' اور اس میں سے پئیں گے' اور ان کے پیٹ میں موجود ہر تکلیف دہ چیز' ہر گندگی' اور ہر خرابی ختم ہو جائے گی' پھر وہ دوسرے کی طرف جائیں گے' تو اس کے ذریعے وضو کریں گے' تو ان پر نعمتوں کی چمک جاری ہو جائے گی' اس کے بعد ان کی جلد کبھی خراب نہیں ہوگی' اور نہ ہی اس کے بعد کبھی وہ غبارہ آلود ہوگی' ان کے بال غبار آلود نہیں ہوں گے' یوں لگے گا' جیسے انہوں نے تیل لگایا ہوا ہے' پھر وہ جنت کے نگران فرشتوں کے پاس آئیں گے' تو وہ (فرشتے) یہ کہیں گے: تم پر سلام ہو' تمہیں مبارک ہو' تم اس میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ رہو!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ولدان (یعنی ملازمین) ان لوگوں کے سامنے آئیں گے' اور وہ ان کے گرد یوں چکر لگائیں گے جس طرح اہل دنیا چکر لگاتے ہیں' جو کسی پسندیدہ شخصیت کے لئے ہوتا ہے' جب وہ غیر حاضری کے بعد آتی ہے' وہ کہیں گے: تمہیں اس بات کی خوشخبری حاصل ہو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عزت افزائی کی چیزیں تیار کی ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ان میں سے ایک لڑکا جائے گا' اور اس کی' حور عین سے تعلق رکھنے والی بیوی کو بتائے گا: فلاں شخص آ گیا ہے' وہ اس شخص کا وہ نام لے گا' جس کے ذریعے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا' تو وہ حور کہے گی: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آ رہا ہے' تو وہ حور خوشی کے عالم میں اٹھے گی' یہاں تک کہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہو جائے گی' جب آدمی اپنے گھر میں پہنچے گا' تو اس بات کا جائزہ لے گا' اس کی عمارت کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ تو اس کے پتھر موتی ہوں گے' جن کے اوپر سبز زرد سرخ اور مختلف رنگوں کے پردے ہوں گے' پھر وہ سر اٹھا کر اس کی چھت کا جائزہ لے گا' تو وہ برق کی مانند ہوگی' اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پابند نہ کیا ہوتا' تو اس کی چمک کی وجہ سے اس کی بینائی رخصت ہو جاتی' پھر وہ اپنا سر نیچا کرے گا' اور اپنی ازواج کی

طرف دیکھے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور برتن رکھے ہوئے ہوں گے اور تکیے رکھے ہوئے ہوں گے اور بچھونے بچھے ہوئے ہوں گے''۔

پھر وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھیں گے اور پھر ٹیک لگالیں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی اور ہم خود ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا نہ کرتا''۔

پھر ایک منادی پکار کر یہ کہے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی تم ہمیشہ جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے تم ہمیشہ تندرست رہو گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تم کبھی بیمار نہیں ہو گے''۔

لفظ الجندل کا مطلب پتھر ہے آسن کا مطلب تبدیل ہونے والا ہے الحمیم کا مطلب قریبی رشتے دار (یا پکا دوست) ہے اکواب لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کوزے کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اور ایک قول کے مطابق جس کا خرطوم (یعنی سونڈ) نہ ہو اگر اس کا خرطوم ہو تو اسے ''ابریق'' کہتے ہیں نمارق سے مراد تکیے ہیں جس کی واحد نمرقہ ہوتی ہے زرابی اس سے مراد قیمتی بچھونے ہیں اس کی واحد زربیہ آتی ہے۔

5622 - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَنَا عتبة بن غزوان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَإِنَّ الدُّنْيَا قد آذنت بِصرمٍ وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبْقَ مِنْهَا اِلَّا صبابَة كَصُبَابَةِ الْإِنَاء يصطبها صَاحبهَا وَاِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا اِلٰى دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا يحضرنكم وَلَقَد ذكر لنا أن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة بَيْنَهُمَا مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيط من الزحام

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوْفًا وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الزّهْد

وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى من حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصرًا قَالَ مَا بَيْنَ مصراعين فِي الْجَنَّة كمسيرة اَرْبَعِيْنَ سنة - وَفِيْ اِسْنَاده اضْطِرَاب

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''اما بعد! دنیا رخصت ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر جانے والی ہے اس میں سے صرف وہ چیز رہ گئی ہے جو تلچھٹ میں ہوتی ہے جیسے کسی برتن کے نیچے رہ جاتی ہے جسے آدمی چھوڑ دیتا ہے تم لوگ اس سے منتقل ہو کر ایک ایسے جہان کی طرف جاؤ گے جس میں زوال نہیں ہو گا تو تم اس بہترین چیز کو ساتھ لے کر منتقل ہونا جو تمہیں دستیاب ہو ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہو گا اور اس پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ جب اس پر لوگوں کا ہجوم ہو گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت زہد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر مختصر حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جنت (کے دروازوں) کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

اس کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

5623 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِن مَا بَيْنَ مصراعين من مصاريع الْجَنَّة لكمَا بَيْنَ مَكَّة وهجر وهجر وَمَكَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِيْثٍ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا اِلَّا اَنه قَالَ: لكمَا بَيْنَ مَكَّة وهجر اَوْ كمَا بَيْنَ مَكَّة وَبصرى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جنت کے کواڑوں میں سے' دوکواڑوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے' اور ہجر اور مکہ کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے''۔

5624 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليدخلن الْجَنَّة من اُمتِیْ سَبْعُوْنَ اَلفا اَوْ سَبْعمِائة ألف متماسكون آخذ بَعْضُهُمْ بِبَعْض لَا يدْخل اَوَّلهمْ حَتّٰى يدْخل آخِرهم وُجُوْهِهِمْ عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے ستر ہزار لوگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سات لاکھ لوگ' ایک دوسرے کو پکڑ کر جنت میں داخل ہوں گے' ان کا پہلا فرد اس وقت تک داخل نہیں ہوگا' جب تک آخری فرد داخل نہیں ہو جائے گا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح کے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5625 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد كَوْكَب درى فِی السَّمَاء اِضاءة لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتْفلُوْنَ امشاطهم الذَّهَب ورشحهم الْمسك ومجامرهم الألوة اَزْوَاجِهِمْ الْحور الْعين اَخْلَاقهم على خلق رجل وَاحِد عَلٰى صُوْرَة اَبِيهِمْ آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِی السَّمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5623-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث:313مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان باب في صفة الشفاعة - حديث:326صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم أنه مضاد - حديث:7497مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31036السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى: نسبة من حملنا مع نوح إنه كان عبدا - حديث:10843

''بے شک وہ پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے' جو روشنی کے اعتبار سے ہوں گے' وہ لوگ جنت میں نہ پیشاب کریں گے' نہ پاخانہ کریں گے' نہ ناک صاف کریں گے' اور نہ تھوک پھینکیں گے' ان کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی' ان کی خوشبو مشک ہوگی' ان کی انگیٹھیاں الوہ ہوں گی' ان کی بیویاں حورعین ہوں گی' اور ان کی ظاہری جسامت تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز لمبی ہوگی''۔

5626 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زمرة تلج الْجَنَّة صورهم عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَا يبصقون فِيهَا وَلَا يَمتخطون وَلَا يتغوطون آنيتهم فِيهَا الذَّهَب امشاطهم من الذَّهَب وَالْفِضَّة ومجامرهم الألوة ورشحهم الْمسك لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحْم من الْحسن لَا اخْتِلَاف بَيْنَهُمْ وَلَا تباغض قُلُوبهم قلب وَاحِد يسبحون الله بكرَة وعشيا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' ان کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی' وہ لوگ نہ جنت میں تھوکیں گے' اور نہ ناک صاف کریں گے' اور نہ پاخانہ کریں گے' جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' ان کی انگیٹھیوں میں ''الوہ'' سلگے گا' ان کی خوشبو مشک ہوگی' ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی' جن کی پنڈلی کا گودا' حسن کی زیادتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا' ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا' کوئی بغض نہیں ہوگا' ان سب کے دل ایک ہوں گے' اور وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

5627 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة من اُمتِي عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد نجم فِي السَّمَاء إضاءة ثُمَّ هم بَعْدَ ذٰلِكَ منَازِل..... فَذكر الحَدِيْث وَقَالَ قَالَ ابْن اَبِي شيبَة على خلق رَجل يَعْنِي بِضَم الْخَاء وَقَالَ اَبُو كريب على خلق يَعْنِي بفتحها الألوة بِفَتْح الْهمزَة وَضمّهَا وبضم اللَّام وَتَشْديد الْوَاو وَفتحهَا من اَسمَاء الْعود الَّذِي يتبخر بِهِ -قَالَ الْاَصْمَعِي: اَرَاهَا كلمة فارسية عربت

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' پھر اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے' پھر وہ اس کے بعد ایک جگہ کا قصد کریں گے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابوشیبہ نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ خلق رجل ہے' یعنی خ پر پیش ہے' ابوکریب کہتے ہیں: خ پر زبر ہے' یعنی لفظ خلق ہے

لفظ ''الوہ'' یہ ایک مخصوص قسم کی لکڑی کا نام ہے' جس کو دھونی میں استعمال کیا جاتا ہے' اصمعی کہتے ہیں: یہ ایک فارسی کا لفظ ہے جسے عربی میں منتقل کیا گیا ہے۔

5628 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يدخل اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة جردا مردا مُكَحَّلِينَ بني ثَلَاث وَثَلَاثِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلِ الْجَنَّة جرد مرد كحل لَا يفنى شبابهم وَلَا تبلى ثِيَابهمْ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں داخل ہوں گے (تو ان کی یہ حالت ہوگی) کہ ان کے جسم پر بال نہیں ہونگے' اور ان کی داڑھی مونچھ نہیں ہوگی' اور ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' اور عمر تینتیس سال کے لگ بھگ ہوگی (یعنی وہ بھرپور جوان ہوں گے)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے انہوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت غریب ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت' جسم پر بالوں کے بغیر ہوں گے' داڑھی مونچھ کے بغیر ہوں گے' اور ان کی آنکھیں خوبصورت ہوں گی' ان کی جوانی ختم نہیں ہوگی' اور ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے''۔

5629 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخل اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة جردا مردا بيضًا جِعَادًا مُكَحَّلِينَ اَبنَاء ثَلَاث وَثَلَاثِينَ وهم على خلق آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِي عرض سَبْعَة اَذْرع

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد بن جدعَان عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت' جب جنت میں داخل ہوں گے' تو ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے' داڑھی نہیں ہوگی' وہ گورے چٹے' گھنگھریالے بالوں والے ہوں گے' آنکھیں سرگیں ہوں گی' اور تینتیس برس کی عمر کے ہوں گے' اور ان کی ظاہری جسامت' حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز ہوگی' اور چوڑائی سات ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے علی بن زید بن جدعان کے حوالے سے' سعید بن میسب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5630 - وَعَنِ الْمِقْدَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد يَمُوْت سقطا وَلَا هرما وَاِنَّمَا النَّاس فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ اِلَّا بعث ابْن ثَلَاث وَثَلَاثِينَ سنة فَاِن كَانَ من اَهْلِ الْجَنَّة كَانَ على مسحة آدم وَصُوْرَة يُوسُف وقلب اَيُّوب وَمن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ عظموا وفخموا كالجبال رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ

حسن

❀❀ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھی مرے گا' خواہ وہ (دنیا میں) مردہ پیدا ہوا ہو' یا بوڑھا ہو کر مرا ہو' یا اُن کے درمیان جو بھی لوگ ہیں (یعنی عمر کے جس بھی حصے میں فوت ہوں گے) تو وہ تینتیس سال کے زندہ کیے جائیں گے' اگر وہ جنتی ہوں گے' تو ان کی ظاہری جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی مانند' شکل وصورت حضرت یوسف علیہ السلام کی مانند' اوردل کی حضرت ایوب علیہ السلام کی مانند ہوگا' اور جو لوگ جہنمی ہوں گے' تو وہ بڑے ہوں گے' اور پہاڑ کی طرح کے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل فِيمَا لأدنى اَهْلِ الْجنَّة فِيهَا

فصل: اہل جنت میں سے' سب سے کمتر شخص کے لئے جنت میں کیا ہوگا؟

5631 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام سَاَلَ ربه مَا ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة فَقَالَ رجل يَجِيْء بعد مَا دخل اَهْلِ الْجنَّة الْجنَّة فَيُقَالُ لَهُ ادخل الْجنَّة فَيَقُوْلُ رب كَيفَ وَقد نزل النَّاس مَنَازِلهمْ وَاَخذُوا أخذاتهم فَيُقَالُ لَهُ اترضى اَن يكون لَك مثل ملك من مُلُوك الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رضيت رب فَيَقُوْلُ لَهُ لَك ذٰلِكَ وَمثله وَمثله وَمثله وَمثله فَقَالَ فِي الْخَامِسَة رضيت رب فَيَقُوْلُ هٰذَا لَك وَعشرَة اَمْثَاله وَلَك مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك فَيَقُوْلُ رضيت رب قَالَ رب فأعلاهم منزلَة قَالَ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ اردْت غرست كرامتهم بيَدي وختمت عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عين وَلَمْ تسمع أذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا: اہل جنت میں' قدرومنزلت کے اعتبار سے سب سے کمتر شخص کو کیا ملے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل جنت کے' جنت میں داخل ہوجانے کے بعد' ایک شخص آئے گا' تو پروردگار فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہوجاؤ' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے داخل ہوسکتا ہوں؟ جبکہ لوگ اپنی رہائش گاہوں میں چلے گئے ہیں انہوں نے اپنی جگہیں حاصل کرلی ہیں' اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ کسی دنیاوی بادشاہ کی طرح کا' تمہیں رقبہ مل جائے؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اوراس کی مانند مزید' اور اس کی مانند مزید اوراس کی مانند مزید بھی ملا' اس کی مانند مزید بھی ملا' تو پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوگیا' تو پروردگار فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اوراس کی مانند دس گنا مزید بھی ملا' اور تمہیں وہ چیز بھی ملے گی' جس کی تمہارا نفس خواہش کرے گا' اور جو چیز تمہاری آنکھوں کو لذت دے گی' تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوگیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو جن کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا (انہیں کیا ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کی عزت افزائی کی تیاری' میں نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کی ہے' اوراس پر مہر لگادی ہے' اسے کسی

آنکھ نے دیکھا نہیں ہے' کسی کان نے سنا نہیں ہے' اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5632 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنی اَهْلِ الْجنَّة منزلة رجل صرف الله وَجهه عَن النَّار قبل الْجَنَّة وَمثل لَهُ شَجَرَة ذَات ظلّ فَقَالَ آی رب قربنی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة أكون فِیْ ظلها...... فَذكر الحَدِیْثِ فِیْ دُخُوله الْجَنَّة وتمنیه اِلٰی اَن قَالَ فِیْ آخِره: اِذا انْقَطعت بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ الله هُوَ لَكَ وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ ثُمَّ یدْخل بَیته فَتدخل عَلَیْهِ زوجتاه من الْحور الْعین فَیَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ احیاك لنا وَاَحیانا لَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ مَا اعطی اَحد مثل مَا اَعْطَیْت - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں' سب سے کم تر وہ شخص ہوگا' جس کا چہرہ' اللہ تعالیٰ جہنم سے پھیر دے گا' وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوا ہوگا' پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا' جو سایہ دار ہوگا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے' تاکہ میں اس کے سائے میں آجاؤں (اس کے بعد راوی نے' پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' اور مختلف قسم کی آرزوئیں کرے گا' یہاں تک کہ آگے چل کر اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) جب اس شخص کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ چیز تمہیں ملی اور اس کی مانند دس گنا مزید ملی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا' حور عین سے تعلق رکھنے والی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی' اور وہ دونوں یہ کہیں گی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمارے لئے تمہیں زندگی دی اور تمہارے لئے ہمیں زندگی دی' تو وہ بندہ یہ کہے گا: جو مجھے دیا گیا ہے' اس کی طرح کی چیز' کسی کو نہیں دی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5633 - وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخر رجلَیْنِ یخرجَانِ مِنَ النَّار یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لاحدهمَا یَا ابْن آدم مَا اَعددت لهٰذَا الْیَوْم هَلْ عملت خیرا قطّ...... فَذكر الحَدِیْثِ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَن قَالَ فِیْ آخِره: فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سل وتمنه فَیسْاَل ویتمنی مِقْدَار ثَلَاثَة اَیَّام من اَیَّام الدُّنْیَا ویلقنه الله مَا لَا علم لَهُ بِهٖ فَیسْاَل ویتمنی فَاِذَا فرغ قَالَ لَكَ مَا سَاَلت قَالَ اَبُوْ سعید وَمثله مَعَه قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَعشرَة اَمْثَاله مَعَه فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه حدث بِمَا سَمِعت وأحدث بِمَا سَمِعت

وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح اِلَّا عَلیّ بن زید وَهُوَ فِی الْبُخَارِیّ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَن اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ وَمثله وَقَالَ اَبُوْ سعید وَعشرَة اَمْثَاله علی الْعَکْس وَتقدم

❀❀ یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری دو افراد' جو جہنم میں سے نکلیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے انسان! تم نے آج کے دن کے

لیے کیا تیاری کی تھی؟ کیا تم نے کبھی کوئی اچھا کام کیا تھا؟ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آگے چل کر اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم مانگو اور تمنا کرو تو وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا ایسا دنیا کے دنوں کے حساب سے تین دن تک ہوتا رہے گا' اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے گا' جن کا اسے علم نہیں ہوگا' وہ مانگے گا' اور تمنا کرے گا' جب وہ اس سے فارغ ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے وہ تمہیں ملے گا......

یہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے ساتھ مزید اس کی مانند ملے گا''

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے ساتھ اس کا دس گنا مزید ملے گا''

تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ وہ حدیث بیان کریں' جو آپ نے سنی ہے' اور میں وہ بیان کروں گا' جو میں نے سنی ہوئی ہے۔

اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف علی بن زید کا معاملہ مختلف ہے' امام بخاری کی کتاب میں یہ حدیث اسی طرح منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے تھے: ''اس کی مانند مزید ملے گا'' اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: ''اس کی مانند مزید دس گنا ملے گا'' یعنی یہ پہلی روایت کے برعکس ہے' یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5634 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن آخر اَهْلِ الْجَنَّة دُخُولا الْجَنَّة رجل مر بِهِ ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ قُم فَادْخُلِ الْجَنَّة فَاقبل عَلَيْهِ عَابِسا فَقَالَ وَهل أبقيت لی شَيْئًا قَالَ نَعَمْ لَكَ مثل مَا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَيْسَ فِیْ اُصَلِی رَفعه وَاری الْكَاتِب أسقط مِنْهُ ذكر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں داخل ہونے والا آخری جنتی وہ شخص ہوگا' جس سے پروردگار فرمائے گا: تم اُٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ پیشانی پر بل ڈال کر جنت کی طرف آئے گا' اور کہے گا: کیا میرے لئے کوئی جگہ باقی بچی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! جس چیز پر سورج طلوع ہوتا تھا' یا غروب ہوتا تھا' اس کے جتنی جگہ (یعنی پوری روئے زمین جتنی جگہ) تمہاری ہوئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں ہوئی ہے میرا یہ خیال ہے کہ کاتب نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔

5635 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی قَالَ يجمع الله عَزَّ وَجَلَّ الْاَوَّلين والآخرين لميقات يَوْم مَعْلُوم قياما اَرْبَعِيْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء ......فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ يَعْنِیْ الرب تبَارَك وَتَعَالٰى ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمنهم من يعطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْهُم من يعطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يعطى مثل النَّخْلَة بِيَدِهٖ وَمِنْهُم من يعطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخرهم رجلا يعطى نوره على

اِبْهَام قَدَمَيْهِ يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَإِذَا اَضَاء قدم قدمه وَاِذَا اطفيء قَامَ فيمرُوْنَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتّٰى يمر الَّذِیْ يُعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو عَلٰى وَجهه وَيَدَيهِ وَرِجلَيْهِ تَخِر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل وَتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى يخلص فَإِذَا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ مَا لم يُعْطِ اَحَدًا اِذْ نجاني مِنْهَا بعد اِذْ رَاَيْتهَا قَالَ فَينْطَلق بِهٖ اِلٰى غَدِير عِنْد بَاب الْجَنَّة فيغتسل فَيَعُوْد اِلَيْهِ ريح اَهْلِ الْجنَّة والوانهم فَيرى مَا فِي الْجَنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُوْلُ رب ادخلني الْجَنَّة فَيَقُوْلُ لَهٗ اتسأل الْجَنَّة وَقد نجيتك مِنَ النَّار فَيَقُوْلُ رب جعل بيني وَبَيْنَهَا حِجَابا لَا اسمع حَسِيسهَا قَالَ فَيدْخل الْجَنَّة وَيرى اَوْ يرفع لَهٗ منزل اَمَام ذٰلِكَ كَاَن مَا هُوَ فِيْهِ اِلَيْهِ حلم فَيَقُوْلُ رب اَعْطِنِیْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ لَهٗ لَعَلَّكَ اِن أعطيتكه تسْأَل غَيْرِه فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا اَسأَلك غَيْرِه وَاَی منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى اَمَام ذٰلِكَ منزلا كَاَن مَا هُوَ فِيْهِ اِلَيْهِ حلم قَالَ رب اَعْطِنِیْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ فلعلك اِن أعطيتكه تسْأَل غَيْرِه فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك يَا رب وَاَی منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثُمَّ يسكت فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره مَا لَكَ لَا تسْأَل فَيَقُوْلُ رب قد سَأَلتك حَتّٰى ستحييتك وَاَقْسَمت حَتّٰى ستحييتك فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جلّ ذكره الم ترض اَن اُعْطِيك مثل الدُّنْيَا مُنْذُ خلقتهَا اِلٰى يَوْم أفنيتها وَعشرَة أضعافه فَيَقُوْلُ أتهزأ بِی وَاَنت رب الْعِزَّة فيضحك الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى من قَوْلِه قَالَ فَرَاَيْت عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد اِذا بلغ هٰذَا الْمَكَان من هٰذَا الحَدِيْثِ ضحك حَتّٰى تبدو اَضْرَاسه قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّیْ على ذٰلِكَ قَادر سل فَيَقُوْلُ الحقني بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الْحق بِالنَّاسِ فَينْطَلق يرمل فِي الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهٗ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيُقَالُ لَهٗ رفع رَاسك مَا لَكَ فَيَقُوْلُ رَاَيْت رَبِّی اَوْ تراءى لي رَبِّی فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثُمَّ يلقى رجلا فيتهيأ للسُّجُود لَهٗ فَيُقَالُ لَهٗ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيْت اَنَّكَ ملك من الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدي أنف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ قَالَ فَينْطَلق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهُ الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها وأغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا تستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيْهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِى اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِی اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِیْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كبدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا أعرض عَنْهَا اِعراضة زادت فِیْ عينه سَبْعِيْنَ ضعفا فَيُقَالُ لَهٗ اشرف فيشرف فَيُقَالُ لَهٗ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصرك قَالَ فَقَالَ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا بن أم عبد يَا كَعْب عَن أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلا فَكيف أعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِين مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت اِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا جعل فِيهَا مَا شَاءَ من الْاَزْوَاج والثمرات والأشربة ثُمَّ أطبقها فَلَمْ يرهَا اَحَد من خلقه لَا جِبْرِيْل وَلَا غَيره من الْمَلَائِكَة ثُمَّ قَرَاَ كَعْب فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِیَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السَّجْدَة) قَالَ وَخلق دون ذٰلِكَ جنتين

وزينهما بِمَا شَاءَ وأراهما من شَاءَ من خلقه ثُمَّ قَالَ من كَانَ كِتَابه فِيْ عليين نزل فِيْ تِلْكَ الدَّار الَّتِيْ لم يرهَا أَحَد حَتّٰى إِن الرجل من أهْلِ عليين ليخرج فيسير فِيْ ملكه فَلَا تبقى خيمة من خيم الْجَنَّة إِلَّا دَخلهَا من ضوء وَجهه فيستبشرُوْنَ بريحه فَيَقُوْلُوْنَ واها لهٰذَا الرّيح هٰذَا ريح رجل من أهْل عليين قد خرج يسير فِيْ ملكه قَالَ وَيحك يَا كَعْب إِن هٰذِهِ الْقُلُوْب قد استرسلت فاقبضها فَقَالَ كَعْب إِن لِجَهَنَّم يَوْم الْقِيَامَة لزفرة مَا من ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل إِلَّا خر لِرُكْبَتَيْهِ حَتّٰى إِن إِبْرَاهِيْم خَلِيْلُ اللّٰهِ لِيَقُوْلُ رب نَفسِي نَفسِي حَتّٰى لَو كَانَ لَكَ عمل سَبْعِيْنَ نَبيا إِلٰى عَمَلك لظننت أَن لَا تنجو

رَوَاهُ ابْنِ أَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم هٰكَذَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَرْفُوْعا وَآخره من قَوْلِهٖ إِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا إِلٰى آخِره مَوْقُوْفًا على كَعْب وَأحد طرق الطَّبَرَانِيّ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار عَنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''ایک مخصوص دن میں' جس کا وعدہ کیا گیا ہے' اس میں اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' وہ چالیس سال تک اس میں کھڑے رہیں گے' ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' اور وہ فیصلے کے منتظر ہوں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ آگے چل کر یہ نقل کرتے ہیں:) پھر وہ' یعنی رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے سروں کو اٹھاؤ! تو وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے' تو ان کے اعمال کے حساب سے ان کا نور انہیں دیا جائے گا' ان میں سے کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا' جو بڑے پہاڑ جتنا ہوگا' اور وہ اس کے آگے چلے گا' کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا' تو وہ اس سے کچھ کم ہوگا' کسی کو اس کے ہاتھ میں اتنا نور دیا جائے گا' جتنا کھجور کا درخت ہوتا ہے' کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا' یہاں تک کہ جو آخری شخص ہوگا' اس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر دیا جائے گا' جو کبھی جل اٹھے گا' اور کبھی بجھ جائے گا' جب وہ جل اٹھے گا' تو وہ آدمی چلے گا' اور جب وہ بجھ جائے گا' تو آدمی رک جائے گا' اور کھڑا ہو جائے گا' تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے' تو ان میں سے کچھ لوگ یوں گزریں گے' جیسے پلک جھپکنے کا عرصہ ہوتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے برق چمکتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ستارہ ہوتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ستارہ ٹوٹتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ہوا ہوتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جس طرح گھوڑا دوڑتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جس طرح آدمی دوڑتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے اوپر دیا گیا ہوگا' تو وہ اپنے چہرے' دونوں ہاتھوں اور دونوں ٹانگوں کے بل (گھسٹ کر) گزرے گا' اس کا ایک ہاتھ گرے گا' اور ایک ہاتھ لٹکا ہوا ہوگا' ایک ٹانگ گرے گی' اور ایک ٹانگ گزرے گی' اس کے اطراف کو آگ پہنچ رہی ہوں گی' وہ اسی طرح رہے گا' یہاں تک کہ نجات پالے گا' جب وہ نجات پالے گا' تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کی' کہ میرے اُسے (یعنی جہنم) دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات عطا کر دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ شخص جنت کے دروازے کے پاس موجود ایک کنویں پر آئے گا' وہاں غسل کرے گا' تو اہل جنت کی خوشبو اور رنگ اس کی طرف لوٹ آئیں گے' تو وہ دروازے کی جھری میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کچھ ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے

ہو؟ حالانکہ میں نے تمہیں جہنم سے نجات عطا کر دی ہے' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے اور جنت کے درمیان پھر کوئی حجاب پیدا کر دے' تا کہ میں اس کی نعمتوں کے بارے میں نہ سنوں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جنت میں داخل ہو گا' پھر وہ دیکھے گا' یا اس کے سامنے لایا جائے گا' ایک گھر' جو اس کے مدمقابل ہو گا' تو اس سے پہلے کی صورت حال خواب ہو گی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے عطا کر دے' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں نے تمہیں یہ دے دیا' تو ہو سکتا ہے' تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے' میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہو سکتا ہے؟ تو وہ اسے دے دیا جائے گا' وہ اس میں رہے گا' پھر اس کے سامنے ایک اور گھر آئے گا' تو وہ خواب کی مانند محسوس ہو گا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے دیدے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں نے تمہیں دے دیا' تو شاید تم کچھ اور بھی مانگو گے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے' میرے پروردگار میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہو سکتا ہے؟ وہ اسے دیدیا جائے گا' وہ اس میں رہنے لگے گا' پھر وہ خاموش رہے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے کہ اب مجھے تجھ سے حیا آتی ہے' میں نے تجھے اتنی مرتبہ قسم دی کہ اب مجھے حیا آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ جس دن سے میں نے دنیا کو پیدا کیا' اس دن سے لے کر' جس دن میں نے دنیا کو فنا کیا' اس دن تک جتنا کچھ بھی (دنیا میں) تھا' اتنا میں تمہیں دے دوں' اور اس کا دس گنا مزید بھی دوں؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے' تو پروردگار اس کی اس بات پر ہنس پڑے گا' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے' اس مقام پر پہنچتے تھے' تو ہنس پڑتے تھے' ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! میں نے آپ کو سنا ہے کہ آپ نے اس حدیث کو کئی مرتبہ بیان کیا ہے' اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں' تو آپ ہنس پڑتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اور نبی اکرم ﷺ اس حدیث میں' جب بھی اِس مقام پر پہنچتے تھے' تو آپ ﷺ ہنس پڑتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگتے تھے' پھر پروردگار فرمائے گا: (یعنی میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا) میں اس بات پر قادر ہوں' تم مانگو! تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو مجھے لوگوں کے ساتھ ملا دے' تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ' تو وہ بندہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے قریب پہنچے گا' تو اس کے سامنے موتی کا بنا ہوا محل آئے گا' تو وہ سجدے میں گر جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرا پروردگار میرے سامنے آیا ہے' تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارے گھروں میں سے ایک گھر ہے' پھر اس کی ملاقات ایک شخص سے ہو گی' تو وہ اس کے سامنے سجدہ کرنے کی تیاری کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: رُک جاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میرا یہ خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو' تو دوسرا شخص یہ کہے گا: میں تمہارا ایک منشی ہوں اور تمہارا ایک غلام ہوں' اور میرے ماتحت ایک ہزار ملازمین ہیں' جن کا میں نگران ہوں' پھر وہ سامنے کی طرف چل پڑے گا' یہاں تک کہ اس کے سامنے ایک محل آئے گا' جو کھوکھلے موتی کا بنا ہوا ہو گا' اس کی چھت' اس کے دروازے' اس کے تالے' اس کی چابیاں' اسی موتی سے بنے ہوئے ہوں گے' اس کے سامنے ایک سبز رنگ کا کمرہ ہو گا' جو اندر سے سرخ ہو گا' اور اس کے ستر دروازے ہوں گے' ہر کمرہ ایک اور سبز رنگ کے کمرے کی

طرف جاتا ہوگا' جس کے اندر ایک اور کمرہ ہوگا' اور ان میں سے ہر ایک کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا ہر ایک کمرے میں مختلف پلنگ' بیویاں اور ملازمین ہوں گے' جن میں سب سے کم حیثیت کی حور کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' اور ان حلوں کے پیچھے سے اس حور کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا' اس کا سینہ اس مرد کا آئینہ ہوگا' اور مرد کا سینہ' اس عورت کا آئینہ ہوگا' جب بھی وہ اس حور سے منہ پھیرے گا' تو اس کی نظر میں وہ حور اس کی نظر میں پہلے سے ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو جائے گی تو اس سے کہا جائے گا: تم جھانک کر دیکھو! وہ جھانکے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو سال کی مسافت جتنی ہے' جہاں تک تمہاری بینائی کام کرتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! کیا تم سن رہے ہو؟ ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں کیا حدیث بیان کررہا ہے؟ یہ اس شخص کے بارے میں ہے' جو جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک ہوگا' تو جو بلند تر حیثیت کے مالک ہوں گے' ان کا کیا عالم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے امیر المومنین! ان کو وہ ملے گا' جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں' کسی کان نے سنا نہیں' اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جہاں بنایا ہے' جس میں اس نے اپنی مشیت کے مطابق ازواج' پھل اور مشروبات رکھے ہیں' اور پھر اسے بند کر دیا ہے' اس کی مخلوق میں سے کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا' نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے' اور نہ ان میں سے کسی اور فرشتے نے' پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کی جزاء ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے''

پھر انہوں نے بتایا: اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے دو جنتیں پیدا کی ہیں' اور ان دونوں کو' جن چیزوں کے ذریعے اس نے چاہا ہے آراستہ کیا ہے' اور ان دونوں کو اپنی مخلوق میں سے' جس کو چاہا ہے' اسے دکھایا ہے' پھر انہوں نے بتایا: جس شخص کا شمار ''علیین'' میں ہوگا' وہ اس مقام پر ٹھہرے گا' جو کسی نے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ ''علیین'' سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص نکلے گا' اور اپنے علاقے میں سفر کرے گا' تو جنت کے ہر خیمے میں اس کے چہرے کی روشنی داخل ہو جائے گی' اور لوگ اس کی خوشبو کے ذریعے خوشخبری حاصل کریں گے' اور کہیں گے: واہ یہ کتنی اچھی خوشبو ہے' یہ اہل علیین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی خوشبو ہوگی' جو اپنے علاقے میں نکلا ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تمہارا ستیاناس ہو' یہ دل چھوٹ رہے ہیں' تو تم انہیں قبضے میں لو (یعنی خوشخبری والی باتیں سن کر یہ بے قابو ہو رہے ہیں' تو تم کوئی سختی والی بات بھی بیان کرو) تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن جہنم کی ایسی چنگھاڑ ہوگی کہ ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی' گھٹنوں کے بل جھک جائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری ذات' میری ذات' یہاں تک کہ اگر ستر انبیاء کرام کا عمل' آپ کے عمل کے ساتھ جمع کر دیا جائے' تو آپ یہ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پاسکیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' امام طبرانی نے' اور امام حاکم نے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک جہان پیدا کیا ہے''...... اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ' کعب بن احبار پر موقوف ہیں' امام ترمذی کے مختلف طرق میں سے ایک صحیح ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے اور صحیح مسلم میں اس کی مانند روایت اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے منقول ہے۔

5636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اخبركُمْ بِاَسْفَلِ اَهْلِ الْجنَّة دَرَجَة قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل يدْخل من بَاب الْجنَّة فيتلقاه غلمانه فَيَقُوْلُوْنَ مرْحَبًا بسيدنا قد آن لَك اَن تزورنا قَالَ فتمد لَهُ الزرابى اَرْبَعِيْنَ سنة ثُمَّ ينظر عَن يَمِينه وشماله فَيرى الْجنان فَيَقُوْلُ لمن مَا هَهُنَا فَيُقَالُ لَك حَتّٰى اِذا انْتهى رفعت لَهُ ياقوتة حَمْرَاء اَوْ زبرجدة خضراء لَهَا سَبْعُوْنَ شعبًا فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ غرفَة فِيْ كل غرفَة سَبْعُوْنَ بَابا فَيُقَالُ اقْرَا وارقه فيرقى حَتّٰى اِذا انْتهى اِلٰى سَرِيْر ملكه اتكا عَلَيْهِ سعته ميل فِيْ ميل لَهُ فِيْهِ قُصُوْر فيسعى اِلَيْهِ بِسَبْعِيْنَ صَحْفَة من ذهب لَيْسَ فِيْهَا صَحْفَة فِيْهَا من لون اُخْتهَا يجد لَذَّة آخرهَا كَمَا يجد لَذَّة اَولهَا ثُمَّ يسْعَى اِلَيْهِ بالوان الْاَشْرِبَة فيشرب مِنْهَا مَا اشْتهى ثُمَّ يَقُوْلُ الغلمان اتركوه وازواجه فَينْطَلق الغلمان ثُمَّ ينظر فَاِذَا حوراء من الْحور الْعين جالسة على سَرِيْر ملكهَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فَيرى مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْكِسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَينْظر اِلَيْهَا فَيَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا من الْحور الْعين من اللَّاتِي خبئن لَك فَينْظر اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ يرفع بَصَره اِلَى الغرفة فَاِذَا اُخْرٰى أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَك اَن يكون لنا مِنْك نصيب فيرتقي اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ اِذا بلغ النَّعِيْم مِنْهُم كل مبلغ وظنوا اَن لَا نعيم أفضل مِنْهُ تجلى لَهُمُ الرب تبَارك اسْمه فَينْظُرُوْنَ اِلٰى وَجه الرَّحْمٰن فَيَقُوْلُ يَا اَهْلِ الْجنَّة هللوني فيتجاوبون بتهليل الرَّحْمٰن ثُمَّ يَقُوْلُ يَا دَاوُد قُم فمجدني كَمَا كنت تمجدني فِي الدُّنْيَا قَالَ فيمجد دَاوُد ربه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَفِيْ اِسْنَاده من لَا أعرفهُ الْآن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کیا میں تمہیں جنت میں مرتبے کے اعتبار سے سب سے نیچے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت کے دروازے سے داخل ہوگا' اس کے غلمان اسے آ کر ملیں گے' اور کہیں گے: ہمارے آقا کو خوش آمدید ہے' اب وہ وقت آ گیا ہے کہ آپ ہمیں دیکھ لیں' پھر اس کے لئے چالیس سال تک کے فاصلے جتنا بچھونا بچھایا جائے گا' پھر وہ اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف باغات دیکھے گا' تو کہے گا' یہاں جو کچھ ہے' وہ کس کی ملکیت ہے' تو بتایا جائے گا: آپ کی' یہاں تک کہ جب وہ گھر کے پاس پہنچے گا' تو اس کے سامنے سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کی ایک عمارت آئے گی جس کے اندر ستر مختلف گھاٹیاں ہوں گی' ہر ایک گھاٹی میں ستر کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں ستر دروازے ہوں گے' اس سے کہا جائے گا: تم تلاوت کرو اور چڑھنا شروع کرو' وہ چڑھے گا' یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ کے آخری پلنگ تک پہنچ جائے گا' وہاں وہ ٹیک لگائے گا' اس کے پلنگ کی لمبائی اور چوڑائی ایک میل ضرب ایک میل ہوگی' اس میں اس کے محلات ہوں گے' ستر پیالے جو سونے کے بنے ہوئے ہوں گے' وہ اس کے پاس لائے جائیں گے' ان میں سے کسی بھی پیالے کا ذائقہ دوسرے پیالے سے ملتا نہیں ہوگا' وہ دوسرے کی لذت بھی اسی طرح پائے گا' جس طرح پہلے کی لذت پائی تھی (یعنی ان میں کوئی بھی بے لذت نہیں ہوگا) پھر اس کے

سامنے مختلف قسم کے مشروبات لائیں جائیں گے' اس کو جس کی خواہش ہوگی' وہ مشروب پیے گا' پھر غلمان کہیں گے: تم لوگ اسے اور اس کی بیویوں کو چھوڑ دو' پھر غلمان چلے جائیں گے' پھر وہ شخص دیکھے گا' تو حورعین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی اس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' جن میں سے کسی ایک حلے کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' اور اس کی پنڈلی کا گودا' گوشت' خون اور ہڈی کے پرے سے نظر آ رہا ہوگا' اور ان کے اوپر لباس بھی ہوگا' وہ شخص حور کی طرف دیکھے گا' اور کہے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں' حورعین میں سے ایک ہوں' جسے تمہارے لئے تیار کیا گیا ہے' وہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا' اور چالیس سال تک دیکھتا رہے گا' اس دوران وہ اس سے نگاہ نہیں ہٹائے گا' پھر وہ اپنی نگاہ اٹھا کر بالا خانے کی طرف دیکھے گا' تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی' جو اس (پہلی والی) سے زیادہ خوبصورت ہوگی' وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں تمہارا تعلق نصیب ہو؟ تو وہ اس کی طرف جائے گا' جو چالیس سال کا عرصہ ہوگا اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا' یہاں تک کہ جب وہ ہر قسم کی نعمتیں حاصل کرلیں گے' اور یہ گمان کریں گے کہ اب اُن سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی نعمت نہیں ہوسکتی' تو پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' وہ پروردگار کا دیدار کریں گے' تو پروردگار فرمائے گا: اے اہل جنت! تم لوگ میری معبودیت کا اعتراف کرو' تو وہ جواب میں رحمٰن کی معبودیت کا اعتراف کریں گے' پھر پروردگار فرمائے گا: اے داؤد! اُٹھو اور اُسی طرح میری بزرگی بیان کرو' جس طرح تم میری بزرگی (دنیا میں) بیان کیا کرتے تھے' تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کریں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایسا راوی ہے' جس سے میں ابھی واقف نہیں ہوں۔

5637 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة لمن ينظر اِلٰى جنانه وأزواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرَة ألف سنة وَاَكْرمهمْ على اللّٰه من ينظر اِلٰى وَجهه غدْوَة وعشيا ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ناضرة اِلٰى رَبهَا ناظرة (الْقِيَامَة)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصرًا قَالَ: اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة لينظر فِيْ ملكه ألفي سنة يرى أقصاه كَمَا يرى أدناه ينظر اِلٰى اَزْوَاجه وخدمه

زَاد الْبَيْهَقِيّ على هٰذَا فِيْ لفظ لَهُ: وَاِن أفضلهم منزلَة لمن ينظر اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ وَجهه فِيْ كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے' جنت میں سب سے کمتر شخص وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خادموں اپنے پلنگوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح و شام اپنے پروردگار کی زیارت کرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے' وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''قدرومنزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کمتر شخص اپنے علاقے کو اتنی دور تک دیکھے گا' جتنا دو ہزار سال کا فاصلہ ہوتا ہے' وہ دور کی چیز کو بھی اسی طرح دیکھے گا' جس طرح قریب کی چیز کو دیکھے گا' وہ اپنی ازواج اور خادموں کو دیکھے گا''۔

امام بیہقی نے یہاں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان میں قدرومنزلت کے اعتبار سے' سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا جو روزانہ دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا''۔

5638 - وروى ابن ابی الدُّنيا عن الْاَعْمَش عَن ثُوَيْر قَالَ اَرَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِن ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة لرجل لَهُ الف قصر بَين كل قصرين مسيرَة سنة يرى اقصاها كَمَا يرى أدناها فِي كل قصر من الْحور الْعين والرياحين والولدان مَا يَدْعُو بِشَيْءٍ اِلَّا اُتِيَ بِهِ-رَوَاهُ هٰكَذَا مَوْقُوفًا

❀❀ ابن ابودنیا نے' اعمش کے حوالے سے' ثویر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''اہل جنت میں' قدرومنزلت کے اعتبار سے' سب سے کم تر شخص وہ ہوگا' جس کے ایک ہزار محلات ہوں گے' ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا' اور وہ (جنتی) دور کی چیز بھی' اسی طرح دیکھ سکے گا' جس طرح قریب کی چیز دیکھ سکے گا' ان میں سے ہر ایک محل میں' حورعین ہوں گی' ریاحین ہوں گے' اور ملازمین ہوں گے' وہ جس بھی چیز کو منگوائے گا' وہ اس کے پاس لائی جائے گی''۔

انہوں نے اسے' اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر' نقل کیا ہے۔

5639 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادنى اَهْلِ الْجنَّة الَّذِي لَهُ ثَمَانُون الف خَادِم وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَة وينصب لَهُ قبَّة من لُؤْلُؤ وزبرجد وَيَاقُوت كَمَا بَين الْجَابِيَة اِلَى صنعاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيثِ رشدين بن سعد يَعْنِي عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه من حَدِيثِ ابْن وهب وَهُوَ اَحد الْاَعْلَام الثِّقَات الْاَثْبَات عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت میں' ایک کمتر شخص کے پاس بھی اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی' اس کے لئے موتی' زبرجد اور یاقوت کا بنا ہوا قبہ نصب کیا جائے گا' وہ اتنا بڑا ہوگا' جو' جابیہ'' سے لے کر ''صنعاء'' تک کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث سے صرف رشدین بن سعد سے منقول ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' ان کی مراد یہ ہے کہ یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' ابن وہب سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو جلیل القدر' ثقہ اور ثبت راویوں میں سے ایک ہیں' ان کے حوالے سے یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج سے منقول ہے۔

5640 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجنّة اَجْمَعِيْنَ دَرَجَة لمن يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلَاف خَادِم بيد كل وَاحِد صحفتان وَاحِدَةٍ من ذهب وَالْاُخرى من فضَّة فِيْ كل وَاحِدَةٍ لون لَيْسَ فِي الْاُخرى مثله يَاْكُل من آخرهَا مثل مَا يَاْكُل من اَولهَا تجد لآخرها من الطّيب واللذة مثل الَّذِيْ يجد لاَوّلها ثُمَّ يكون ذٰلِكَ ريح الْمسك الأذفر لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اِخْوَانًا على سرر مُتَقَابلين

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام اہل جنت میں سب سے کمتر درجہ جس شخص کا ہوگا' اس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے' جن میں سے ہرایک خادم کے ہاتھ میں دو برتن ہوں گے' جن میں سے ایک سونے کا ہوگا' اور دوسرا چاندی کا ہوگا' اوران میں سے ہرایک کا رنگ (اس میں موجود کھانے کی چیز) دوسرے سے مختلف ہوگی' وہ آخری میں سے بھی کھائے گا' جس طرح وہ پہلے میں سے کھائے گا' اور اسے آخری میں بھی خوشبو اور لذت الگ محسوس ہوگی' جس طرح اسے پہلے میں الگ سے محسوس ہوئی تھی' اور پھر وہاں کی خوشبو مشک اذفر کی ہوگی' وہ لوگ وہاں پیشاب نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' بلغم نہیں نکالیں گے' وہ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں گے''۔

یہ روایت امام ابو دنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5641 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة وَلَيْسَ فِيهم دني من يَغْدُو عَلَيْهِ كل يَوْم وَيروح خَمْسَة عشر الف خَادِم لَيْسَ مِنْهُم خَادِم اِلَّا وَمَعَهُ طرفَة لَيست مَعَ صَاحبه

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

قَالَ الْحَافِظ وَلَا مُنَافَاة بَيْن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث لِاَنَّهٗ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد أدنى اَهْلِ الْجنَّة الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُون الف خَادِم وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ أنس من يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلَاف خَادِم وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة من يَغْدُو عَلَيْهِ وَيروح خَمْسَة عشر الف خَادِم-فَيجوز اَن يكون لَهٗ ثَمَانُون ألف خَادِم يَقُوْمُ على رَاسه مِنْهُم عشرَة آلَاف وَيَغْدُو عَلَيْهِ مِنْهُم كل يَوْم خَمْسَة عشر ألفا وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے' سب سے کمتر شخص وہ ہوگا' ویسے تو ان میں کوئی بھی کمتر نہیں ہوگا' کہ جس کے پاس روزانہ صبح کے وقت اور شام کے وقت پندرہ ہزار خادم آئیں گے' اور اس میں سے ہرایک خادم کے پاس ایک ایسی چیز ہوگی' جو دوسرے کے پاس نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان احادیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ اہل جنت کے اسّی ہزار خادم ہوں گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: اس کے سرہانے دس ہزار خادم اکٹھے ہوں گے' اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے: صبح و شام' پندرہ ہزار خادم

آئیں گے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اسی ہزار خادم ہوں جن میں سے دس ہزار اس کے سرہانے کھڑے رہیں اور روزانہ پندرہ ہزار صبح وشام آئیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5642 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ يحيى بن اَبِىْ طالب حَدثنَا عبد الْوَهَّاب اَنبَانَا سعيد بن اَبِىْ عرُوبَة عَنْ قَتَادَة عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ عبد الله بن عَمْرو قَالَ اِن ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة من يسْعَى عَلَيْهِ الف خَادِم كل خَادِم على عمل لَيْسَ عَلَيْهِ صَاحبه قَالَ وتلا هٰذِهِ الْاٰيَة اِذا رَاَيْتهمْ حسبتهم لؤلؤا منثورا (الْانْسَان)

امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اہل جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب کم مرتبہ جس شخص کا ہوگا اس کے ایک ہزار خادم اس کے پاس آئیں جائیں گے جن میں سے ہر ایک خادم کا کام دوسرے سے مختلف ہوگا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب تم انہیں دیکھو گے ان کے بارے میں یہ بات گمان کرو گے کہ جیسے موتی بکھیر دیے گئے ہیں''۔

فصل فِيْ دَرَجَات الْجنَّة وغرفها

فصل: جنت کے درجات اور اس کے بالا خانوں کا تذکرہ

5643 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراء ون اَهْلِ الْغرف من فَوْقهم كَمَا يتراء ون الْكَوْكَب الدُّرِّيّ الغابر فِي الْاُفق من الْمشرق وَالْمغرب لتفاضل مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ منَازِل الْاَنْبِيَاء لَا يبلغهَا غَيرهمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ رجال آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدقُوا الْمُرْسَلِيْنَ –رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهما: كَمَا تراء ون الْكَوْكَب الغارب– بِتَقْدِيم الرَّاء على الْبَاء

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهٖ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراء ون الْكَوْكَب الشَّرْقِي اَوْ الْكَوْكَب الغربي الغارب فِي الْاُفق اَوْ الطالع فِىْ تفاضل الدَّرَجَات..... الحَدِيْث

وَفِىْ بعض النّسخ والكوكب الغربي اَوْ الغارب على الشَّك الغابر بالغين الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة الْمُرَاد بِهٖ هُنَا هُوَ الذَّاهِب الَّذِىْ تدلى للغروب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے رہنے والے لوگ بالا خانوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنے اوپر یوں دیکھیں گے جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں جو مشرقی یا مغربی افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے درمیان باہمی طور پر (درجات کے حوالے سے) فرق ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء کرام کے رہنے کی جگہ ہوگی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (ان میں وہ لوگ رہیں گے) جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جس طرح تم غروب ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو"۔ یعنی اس میں 'ر' 'ب' سے پہلے ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اہل جنت یوں دیکھیں گے: جس طرح وہ مشرق یا مغرب میں موجود ستارے کو دیکھتے ہیں' جو افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے' یا طلوع ہونے والا ہوتا ہے' ایسا اُن کے درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا"......الحدیث۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ تحریر ہے: "مغربی ستارہ' یا غروب ہونے والا ستارہ" یعنی یہ شک کے ساتھ منقول ہے۔

لفظ غابر سے یہاں مراد وہ ہے' جو جا رہا ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو۔

5644 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة لیتراء ون فِی الْجَنَّة كَمَا تراء ون اَوْ تروْنَ الْكَوْكَب الدُّرِّی الغارب فِی الْاُفق الطالع فِیْ تفاضل الدَّرَجَات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولَئِكَ النَّبِیُّوْنَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ واقوام آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِیْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَتَقْدِیْره كَمَا یروْنَ الْكَوْكَب الطالع الدُّرِّی الغارب وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَتقدم لَفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اہل جنت' جنت میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے' جس طرح تم افق میں غروب ہونے والے' یا طلوع ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن کے درجات میں تفاوت پایا جاتا ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ لوگ انبیاء ہوں گے (جو اوپر دکھائی دیں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ وہ لوگ ہوں گے' جو اللہ پر ایمان لائے ہوں گے' اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں' جو طلوع ہونے والا ہوتا ہے' یا غروب ہونے والا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

5645 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أحدثكُمْ بغرف الْجَنَّة قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بأبینا اَنْت وَامنا قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا من اَصْنَاف الْجَوْهَر كُله یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فِیْهَا من النَّعِیْم وَاللَّذَّات والشرف مَا لَا عین رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت قَالَ قُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الغرف قَالَ لمن افشی السَّلَام وَاَطْعم الطَّعَام وادام الصّیام وَصلی بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام ......الحَدِیْث - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد غیر قوی اِلَّا انه مَعَ الاسنادین الْاَوَّلین یقوی بعضه بِبَعْض وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظ تقدم من هٰذَا النَّوْع غیر مَا حَدِیْث صَحِیْح فِیْ قیام اللَّیْل واطعام الطَّعَام وَغیر ذٰلِكَ من حَدِیْث اَبِیْ مَالك عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِن فِی الْجَنَّة غرفا یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من

ظاهرها اعدها الله لمن اطعم الطَّعَام وَافشى السَّلام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام-وَحَدِيْث عبد الله بن عَمْرو بِنَحْوِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں بالا خانے ہوں گے' جو ہر قسم کے جواہرات سے بنے ہوئے ہوں گے' ان کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آئے گا' ان میں نعمتیں اور لذتیں ہوں گی' اور ایسی بزرگی ہوگی' جو آنکھ نے دیکھی نہیں' اور کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: وہ بالا خانے کسے ملیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سلام کو پھیلائے گا' کھانا کھلائے گا' ہمیشہ نفلی روزہ رکھے گا' اور رات کے وقت نوافل پڑھے گا' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سند قوی نہیں ہے' البتہ پہلے والی دو سندوں کے ساتھ مل کر یہ ایک دوسرے کو تقویت دے دیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس نوعیت کی حدیث' اس سے پہلے رات کے وقت نوافل پڑھنے' اور کھانا کھلانے' اور دیگر امور سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جو حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' اللہ تعالیٰ نے یہ ان کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے' سلام پھیلائے' اور رات کے وقت نوافل ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی اسی مانند ہے۔

5646 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة مائَة دَرَجَة أعدهَا الله للمجاهدين فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه مَا بَيْنَ الدرجتين كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے' ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5647 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنَّة مائَة دَرَجَة مَا بَين كل دَرَجَتَيْنِ مائَة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ اِلَّا انه قَالَ مَا بَين كل دَرَجَتَيْنِ مسيرَة خَمْسمِائَة عَام

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں' ایک سو درجے ہیں' جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان' ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل

کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے''۔

فصل فِيْ بِنَاءِ الْجَنَّةِ وترابها وحصبائها وَغَيْرِ ذٰلِكَ

فصل: جنت کی تعمیر اس کی مٹی اس کی کنکریاں اور اس کی دیگر چیزوں کا بیان

5648 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حدثنا عَنِ الْجَنَّةِ ما بناؤها قَالَ لبنة ذهب ولبنة فضَّة وملاطها المسك وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت وترابها الزَّعْفَرَان من يدخلها ينعم وَلَا يباس ويخلد لَا يَمُوْت لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه...... الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث عِنْدهم وروى ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا قَالَ: حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ودرجها الْيَاقُوْت واللؤلؤ قَالَ وَكُنَّا نُحدث اَن رَضْرَاض انهارها اللُّؤْلُؤ وترابها الزَّعْفَرَان

الرضراض بِفَتْح الرَّاء وبضادين معجمتين

والحصباء مَمْدُوْد بِمَعْنى وَاحِد وَهُوَ الْحَصَى قِيْلَ الرضراض صغارها

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں جنت کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس چیز کی بنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کا گارا مشک کا ہے اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا وہ کبھی غمگین نہیں ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی''......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے یہ روایت ان کی نقل کردہ ہے اسے امام ترمذی امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ ان حضرات کی نقل کردہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ابن ابودنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''موقوف'' روایت نقل کی ہے:

''جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی اس کی سیڑھی یاقوت اور موتی کی ہوگی اور ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ اس کی نہر کی کنکریاں موتیوں کی ہوں گی اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی''۔

لفظ رضراض کا مطلب کنکریاں ہیں حصباء یہ اسم ممدود کے ساتھ ہے اس سے مراد بھی کنکریاں ہیں ایک قول کے مطابق رضراض چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

5649 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ فَقَالَ من يدْخل الْجَنَّة يحيى فِيْهَا لَا يَمُوْت وينعم فِيْهَا لَا يباس لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بناؤها قَالَ لبنة من ذهب وَلبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وترابها الزَّعْفَرَان وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن بِمَا قبله

الملاط بِكَسْر الْمِيم هُوَ الطين الَّذِي يَجْعَل بَيْن سافي الْبناء يَعْنِيْ اَن الطين الَّذِي يَجْعَل بَيْن لبن الذَّهَب وَالْفِضَّة وَفِي الْحَائِط مسك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ شخص اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے موت نہیں آئے گی' وہ اس میں ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی تعمیر کس سے ہوئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اس کی مٹی زعفران کی ہے' اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ''الملاط'' یہ اُس مٹی کو کہتے ہیں' جو تعمیر کرتے ہوئے درمیان میں لگائی جاتی ہے' یعنی وہ مٹی جو سونے' اور چاندی کی اینٹوں کے درمیان میں لگی ہوئی ہوگی' وہ مشک کی ہوگی۔

5650 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلق اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَت الْمَلَائِكَة طُوبٰى لَك منزل الْمُلُوك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ مَرْفُوعا وموقوفا وَقَالَ لَا نعلم اَحَدًا رَفعه اِلَّا عدي بن الْفضل يَعْنِيْ عَن الْجريرِي عَنْ اَبِي نَضرة عَنهُ وعدي بن الْفضل لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ شيخ بَصرِي...... انْتهى

قَالَ الْحَافِظ قد تَابع عدي بن الْفضل على رَفعه وهب بن خَالِد عَن الْجريرِي عَنْ اَبِي نَضرة عَنْ اَبِي سعيد وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَحَاط حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ثُمَّ شقق فِيهَا الْاَنْهَار وغرس فِيهَا الْاَشْجَار فَلَمَّا نظرت الْمَلَائِكَة اِلٰى حسنها قَالَت طُوبٰى لَك مَنَازِل الْمُلُوك

اَخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيره وَلٰكِن وَقفه هُوَ الْاَصَح الْمَشْهُور وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے' جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہوگئے تو فرشتوں نے کہا: تمہارے لئے مبارک باد ہے کہ تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو!

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے اسے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو' صرف عدی بن فضل نے نقل کیا ہے' یعنی اس نے اسے جریری کے حوالے سے' ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عدی بن فضل نامی راوی' حافظ الحدیث نہیں ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بوڑھا ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے مرفوع ہونے میں عدی بن فضل کی متابعت وہب بن خالد نے کی ہے جس نے اسے جریری کے حوالے سے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کی دیوار سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنائی ہے اور پھر اس میں نہریں بہائی ہیں اس میں درخت لگائے ہیں جب فرشتوں نے اس کی خوبصورتی کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا: تمہیں مبارک ہو تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو"۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مستند اور زیادہ مشہور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5651 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهِ ودلى فِيْهَا ثمارها وشق فِيْهَا أنهارها ثُمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِي لَا يجاورني فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من حَدِيْث أنس اطول مِنْهُ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهِ لبنة من درة بَيْضَاء ولبنة من ياقوتة حَمْرَاء ولبنة من زبرجدة خضراء وملاطها مسك حشيشها الزَّعْفَرَان حصباؤها اللُّؤْلُؤ ترابها العنبر ثُمَّ قَالَ لَهَا انطِقِي قَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يجاورني فِيك بخيل ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُوقَ شح نَفسه فَأُولَئِك هم المفلحون (الحشر - والتغابن)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اس میں پھل لگائے ہیں اور اس میں نہریں جاری کی ہیں اور اُس نے اس (یعنی جنت) کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم کلام کرو! تو اس (یعنی جنت) نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری اندر کسی کنجوس کو رہنے نہیں دوں گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے اس گارا مشک کا ہے اس کے پتے زعفران کے ہیں اس کی کنکریاں موتیوں کی ہیں اس کی مٹی عنبر ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہارے اندر کسی بخیل کو نہیں رہنے دوں گا"

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"جس شخص کو نفس کی کنجوسی سے بچالیا گیا وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں"۔

5652 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرض الْجنَّة بَيْضَاء

عرصتها صخور الكافور وَقد اَحَاط بِهِ الْمسك مثل كُثبَان الرمل اَنهَار مطردة فيجتمع فِيهَا اَهْلِ الْجنَّة اَدْنَاهُم وَآخرهمْ فيتعارفون فيبعث اللّٰه ريح الرَّحْمَة فتهيج عَلَيْهِمْ ريح الْمسك فَيرجع الرجل اِلٰى زَوجته وَقد ازْدَادَ حسنا وطيبا فَتَقُولُ لَهُ لقد خرجت من عِنْدِي وَاَنا بك معجبة وَاَنا بك الْاٰن اَشد اِعجابا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کی زمین سفید ہے اس کا میدان کافور کے پہاڑوں پر مشتمل ہے جسے مشک نے گھیرا ہوا ہے جو ریت کے ٹیلوں کی مانند ہے اس میں نہریں پھیلی ہوئی ہیں اس میں اہل جنت اکٹھے ہوں گے ان کا ہر فرد وہاں اکٹھا ہوگا وہاں وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی ہوا بھیجے گا جو ان پر مشک برسائے گی جب آدمی اپنی بیوی کے پاس واپس جائے گا تو اس کی خوبصورتی اور خوشبو میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو اس کی بیوی یہ کہے گی: جب تم میرے پاس سے گئے تھے تو میں تب بھی تم سے محبت کرتی تھی اور اب میں تم سے زیادہ محبت کرتی ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5653 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة مراغا من مسك مثل مراغ دوابكم فِي الدُّنْيَا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں مشک کی چراگاہیں ہونگی جس طرح دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہیں ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5654 - وَعَن كريب اَنه سمع اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ مشمر للجنة فَاِن الْجنَّة لا حظر لَهَا هِيَ وَرب الْكَعْبَة نور يتلالأ وريحانة تهتز وَقصر مشيد ونهر مطرد وَثَمَرَة نضيجة وَزَوْجَة حسناء جميلَة وحلل كَثِيرَة ومقام فِي اَبَد فِي دَار سليمَة وَفَاكِهَة وخضرة وحبرة ونعمة فِي محلّة عالية بهية قَالُوْا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ المشمرُوْنَ لَهَا قَالَ قُوْلُوْا اِنْ شَاءَ اللّٰه فَقَالَ الْقَوْم اِنْ شَاءَ اللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة مُحَمَّد بن مهاجر عَن الضَّحَّاك المغافري عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضا مُخْتَصرا قَالَ عَن مُحَمَّد بن مهاجر الْاَنْصَارِيّ حَدثنِي سُلَيْمَان بن مُوسَى كَذَا فِي اُصُول مُعْتَمدَة لم يذكر فِيهِ الضَّحَّاك وَقَالَ الْبَزَّار لَا نعلم رَوَاهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اُسَامَة وَلَا نعلم لَهُ طَرِيقا عَن اُسَامَة اِلَّا هٰذِهِ الطَّرِيق وَلَا نعلم رَوَاهُ عَن الضَّحَّاك اِلَّا هٰذَا الرجل مُحَمَّد بن مهاجر

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم مُحَمَّد بن مهاجر وَهُوَ الْاَنْصَارِيّ ثِقَة احْتج بِهِ مُسلم وَغَيره وَالضَّحَّاك لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد غير ابْن مَاجه وَلَمْ اَقف فِيهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل لغير ابْن حبَان بل

هُوَ فِيْ عداد المجهولين وَسليمَان بن مُوسَى هُوَ الْاَشْدَق يَاْتِيْ ذكره

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی شخص ہے؟ بے شک جنت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے' رب کعبہ کی قسم! وہ ایک نور ہے' جو جھلملا رہا ہے' وہ ایک پودا ہے' جو لہرا رہا ہے' وہ ایک مضبوط قلعہ ہے' وہ ایک پھیلی ہوئی نہر ہے' وہ ایک پکا ہوا پھل ہے اس میں خوبصورت حسین وجمیل بیویاں ہیں' اور بہت سے لباس ہوں گے' اور وہ ایک ایسی جائے قیام ہے' جو ہمیشہ رہے گی' وہ ایک سلامتی کا گھر ہے' وہاں پھل ہوں گے' سبزہ ہوگا' عمدہ کپڑے ہوں گے' نعمتیں ہوں گی' جو بلند مقام پر ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم اُس کے لئے تیاری کرنے والے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ انشاء اللہ کہو! تو لوگوں نے 'ان شاء اللہ' کہا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا' امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اِسے محمد بن مہاجر کے حوالے سے' ضحاک معافری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' کریب سے نقل کیا ہے۔

ابن ابودنیا نے بھی اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن مہاجر انصاری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ سے منقول ہے' قابل اعتماد' اصول'' میں اِسی طرح مذکور ہے' اس میں ضحاک کا ذکر نہیں ہے' امام بزار کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اِسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ صرف اِسی سند کے ساتھ منقول ہے' اس کے علاوہ کسی (اور سند) کا ہمیں علم نہیں ہے' اور ہمارے علم کے مطابق ضحاک کے حوالے سے' اس روایت کو اس حوالے سے' صرف اسی شخص' یعنی محمد بن مہاجر نے نقل کیا ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: محمد بن مہاجر نامی راوی انصاری ہے' اور ثقہ ہے' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' ضحاک نامی راوی سے صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے' البتہ میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوں' صرف امام ابن حبان نے اس پر تبصرہ کیا ہے' ویسے اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے' سلیمان بن موسیٰ نامی راوی اشدق ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

فصل فِيْ خيام الْجَنَّة وغرفها وَغَيْر ذٰلِك

فصل: جنت کے خیموں' اس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر چیزوں کا تذکرہ

5655 - عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّة لخيمة من لؤلؤة وَاحِدَةٍ مجوفة طولهَا فِی السَّمَاء سِتُّوْنَ ميلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهلون يطوف عَلَيْهِم الْمُؤْمِن فَلَا يرى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا انه قَالَ عرضهَا سِتُّوْنَ ميلًا وَهُوَ رِوَايَة لَهما

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں مومن کوایک ہی کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ملے گا' جس کی اونچائی ساٹھ میل ہوگی' اس خیمے میں مومن کے اہل خانہ ہوں گے' اس خیمے میں مومن کی بیویاں ہوں گی' جن کے ساتھ مومن قربت کرے گا' لیکن وہ ایک دوسرے کونہیں دیکھ سکیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''اس کی چوڑائی بھی ساٹھ میل ہوگی''

ان دونوں کی ایک روایت میں یہ اسی طرح ہے۔

5656 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لكل مُسْلِم خيرة وَلِكُلِّ خيرة خيمة وَلِكُلِّ خيمة اَرْبَعَة اَبْوَاب يدْخل عَلَيْهَا من كل بَاب تحفة وهدية و كرامة لم تكن قبل ذٰلِكَ لَا مرحات وَلَا دفرات وَلَا سخرات وَلَا طماحات حور عين كأنهن بيض مَكْنُون- رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہر مسلمان کے لئے ایک مخصوص علاقہ ہوگا' اور ہر علاقے میں ایک خیمہ ہوگا' ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے ہر دروازے سے اس کے پاس تحفے' ہدیہ اور عزت افزائی آئے گی' جو اس سے پہلے نہیں ملی ہوئی ہوگی' نہ اترانے والی ہوں گی نہ بدبودار ہوں گی' نہ مذاق اڑانے والی ہوں گی' نہ شوہر کی نافرمان ہوں گی' وہاں حور عین ہوں گی' جو چھپے ہوئے موتی کی مانند ہوں گی''۔

یہ روایت' ابن ابودنیا نے' جابر جعفی کی نقل کردہ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5657 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا "حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِيْ الْخِيَامِ" (الرَّحمن) قَالَ الْخَيْمَة من درة مجوفة طولهَا فَرْسَخ وَلها ألف بَاب من ذهب حولهَا سرادق دوره خَمْسُوْنَ فرسخا يدْخل عَلَيْهِ من كل بَاب مِنْهَا ملك بهدية من عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ- رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ وللبيهقي: الْخَيْمَة درة مجوفة فَرْسَخ فِيْ فَرْسَخ لَهَا اَرْبَعَة آلَاف مصراع من ذهب وَإِسْنَاد هٰذِه أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہوں گی''

وہ فرماتے ہیں: یہ ایک خیمہ ہوگا' جو ایک کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس کی لمبائی ایک فرسخ ہوگی' اس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے' جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' اس کے اردگرد پردے لٹکے ہوئے ہوں گے' اس کے آس پاس پچاس فرسخ کا علاقہ ہوگا' اس خیمے کے ہر دروازے سے فرشتہ آئے گا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لے کر آئے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کی اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا' جو ایک فرسخ لمبا ہوگا' اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا' اس کے چار ہزار کواڑ ہوں گے' جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے''۔

اس روایت کی سند زیادہ مستند ہے۔

5658 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن اطاب الْكَلَام وَاَطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اِلَّا اَنه قَالَ اعدهَا اللّٰه لمن اطْعم الطَّعَام وَاَفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پاکیزہ کلام کرے' کھانا کھلائے' اور رات قیام کی حالت میں (نوافل پڑھتے ہوئے) بسر کرے' جبکہ لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے' یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے' سلام پھیلائے' اور رات کو نماز ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

5659 - وَرُوِيَ عَن عمرَان بن حُصَيْن وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَوْله تَعَالٰى ومساكن طيبَة فِيْ جنَّات عدن (التوبة) قَالَ قصر فِي الْجنَّة من لؤلؤة فِيهَا سَبْعُوْنَ دَارا من ياقوتة حَمْرَاء فِيْ كل دَار سَبْعُوْنَ بَيْتا من زمردة خضراء فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فراشا من كل لون على كل فرَاش امْرَاَة فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ مائدة على كل مائدة سَبْعُوْنَ لونا من طَعَام فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ وصيفا ووصيفة يُعْطى لِلْمُؤمنِ من الْقُوَّة مَا يَاْتِيْ على ذٰلِكَ كُله فِيْ غَدَاة وَاحِدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور پاکیزہ ٹھکانے' جو جنات عدن میں ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے' جو موتی سے بنا ہوا ہوگا' اس میں ستر کمرے ہوں گے' جو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے' ہر کمرے میں سبز زمرد سے بنے ہوئے ستر کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں ایک پلنگ ہوگا' ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے جو مختلف رنگ کے ہوں گے' ہر بچھونے پر ایک عورت بیٹھی ہوئی ہوگی' ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہوں گے' ہر دستر خوان پر ستر مختلف قسم کے کھانے ہوں گے' ہر کمرے میں ستر ملازم اور ملازمائیں ہوں گی' مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک ہی مرتبہ ان سب کے پاس جا سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام بیہقی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

فصل فِيْ انهار الْجنّة

فصل: جنت کی نہروں کا بیان

5660 - عَنْ عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَر نهر فِي الْجَنَّة حافتاه من ذهب وَمَجْرَاهُ على الدّر والياقوت تربته اطيب من الْمسك وماؤه أحلى من الْعَسَل وابيض من الثَّلج

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوثر" جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس میں پانی یاقوت اور موتیوں پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

5661 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر (الكوثر) قَالَ هُوَ نهر فِي الْجَنَّة عمقه سَبْعُوْنَ أَلف فَرسَخ مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل شاطئاه اللُّؤْلُؤ والزبرجد والياقوت خص الله بِه نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل الْاَنْبِيَاء - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کناروں پر موتی زبرجد اور یاقوت ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء سے پہلے بطور خاص اپنے نبی (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5662 - وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا انا اَسِير فِي الْجَنَّة اِذا انا بنهر حافتاه قباب اللُّؤْلُؤ المجوف فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا الْكَوْثَر الَّذِيْ اَعْطَاك رَبك قَالَ فَضرب الْملك بِيَدِهٖ فَاِذَا طينه مسك أذفر - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں جنت میں جا رہا تھا میں ایک نہر کے پاس آیا جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے بنے ہوئے خیمے لگے ہوئے تھے میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے

جب فرشتے نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو اس کی مٹی مشک اذفر کی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5663 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انهار الْجَنَّة تخرج من تَحت تلال اَوْ من تَحت جبال الْمسك - رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5664 - وَعَن سماك اَنه لَقِي عبد اللّٰه بن عَبَّاس بِالْمَدِیْنَةِ بعد مَا كف بَصَره فَقَالَ یَا بن عَبَّاس مَا اَرض الْجنَّة قَالَ مرمرة بَیْضَاء من فضَّة كَاَنَّهَا مرْآة قلت مَا نورها قَالَ مَا رَاَیْت السَّاعَة الَّتِیْ یَكُوْنُ فِیْهَا طُلُوْع الشَّمْس فَذٰلِكَ نورها اِلَّا اَنه لَیْسَ فِیْهَا شمس وَلَا زمهریر قَالَ قُلْتُ فَمَا انهارها اَفِیْ اخدُوْد قَالَ لَا وَلَكنهَا تجرِی على اَرض الْجنَّة مستكفة لَا تفیض هَهُنَا وَلَا هَهُنَا قَالَ اللّٰه لَهَا كونی فَكَانَت قلت فَمَا حلل الْجنَّة قَالَ فِیْهَا شَجَرَة فِیْهَا ثَمَر كَاَنَّهُ الرُّمَّان فَاِذَا اَرَادَ ولی اللّٰه مِنْهَا كسْوَة انحدرت اِلَیْهِ من غصنها فانفلقت لَهُ عَن سبْعین حلَّة الوانا بعد الوان ثُمَّ تنطبق فترجع كَمَا كَانَت - رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا بِاسْنَادٍ حسن

❀❀ سماک بیان کرتے ہیں: اُن کی ملاقات مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی اس وقت ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی انہوں نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن عباس! جنت کی زمین کس چیز کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: چاندی کے بنے ہوئے سفید مرمر کی جو آئینے کی طرح ہے میں نے دریافت کیا: اس کی روشنی کیسی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: تم نے وہ گھڑی نہیں دیکھی ہے جس میں سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے تو جنت میں اس طرح کی روشنی ہوگی البتہ وہاں نہ تو سورج ہوگا اور نہ ہی سخت سردی ہوگی میں نے دریافت کیا: اس کی نہریں کیسی ہیں؟ کیا وہ گڑھوں میں بہیں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ وہ جنت کی زمین پر بہیں گی اور بالکل سیدھی ہوں گی ان کا پانی اِدھر اُدھر سے چھلکے گا نہیں اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئیں میں نے دریافت کیا: جنت کے حلے کیسے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: جنت میں ایسا درخت ہوگا جس پر پھل لگے ہوئے ہوں گے جو انار کی طرح کے ہوں گے جب اللہ کا کوئی دوست ان میں سے کوئی لباس حاصل کرنا چاہے گا تو وہ درخت اپنی ٹہنی اس کی طرف جھکا دے گا تو اس سے ستر حلے نکلیں گے جو مختلف رنگوں کے ہوں گے پھر وہ مل جائے گا اور واپس چلا جائے گا جیسے پہلے تھا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے حسن سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5665 - وَرُوِیَ عَن حَكِیم بن مُعَاوِیَة الْقشیرِی عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْجَنَّة بَحر للْمَاء وبحر للبن وبحر للعسل وبحر للخمر ثُمَّ تشقق الْاَنْهَار مِنْهَا بعد رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایک سمندر (یا دریا) پانی کا ہے ایک سمندر دودھ کا ہے ایک سمندر شہد کا ہے ایک سمندر خمر کا ہے اور پھر اس میں سے نہریں نکلتی ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5666 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تظنون ان انهار الْجَنَّة أُخْدُوْدٍ فِى الْاَرْض لَا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لسائحة على وَجه الْاَرْض اِحْدَى حافتيها اللُّؤْلُؤ وَالْاُخْرَى الْيَاقُوْت وطينه الْمسك الأذفر قَالَ قُلْتُ مَا الأذفر قَالَ الَّذِىْ لَا خلط لَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَّرَوَاهُ غَيْرِهِ مَرْفُوْعًا وَّالْمَوْقُوْف اشبه بِالصَّوَاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جنت میں موجود نہریں گڑھوں کی شکل میں ہوں گی اللہ کی قسم! جی نہیں! وہ زمین کے اوپر ہی بہہ رہی ہوں گی ان کے ایک کنارے پر موتی ہوں گے اور دوسرے پر یاقوت ہوں گے اور ان کی مٹی مشک اذفر کی ہوگی میں نے دریافت کیا: اذفر کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مشک جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5667 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا: قَالَ نَضَّاخَتَانِ (الرَّحْمٰن) بالمسك والعنبر ينضخان على دور الْجَنَّة كَمَا ينضخ الْمَطَر على دور اَهْلِ الدُّنْيَا-رَوَاهُ ابْن اَبِى شيبَة مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''نضاختان'' (وہ دونوں چھلک رہے ہونگے)

''اس سے مراد مشک اور عنبر ہیں جو جنت کے گھروں پر چھڑکے جائیں گے جس طرح اہل دنیا کے گھروں پر بارش کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5668 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاك نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِىْ فِى الْجَنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير أعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمرَان اِن هٰذِهِ لناعمة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكلتها انعم مِنْهَا-رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

الجزر بِضَم الْجِيم وَالزَّاى جمع جزور وَهُوَ الْبَعِير

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کوثر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے یعنی یہ جنت میں ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی''۔

اس پر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو نعمتیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھانے کی چیزیں اس سے زیادہ زبردست

نعمتیں ہوں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ "الجزر" یہ "جزور" کی جمع ہے جس کا مطلب اونٹ ہے۔

فصل فِيْ شجر الْجَنَّة وثمارها

باب: جنت کے درختوں اور اس کے پھلوں کا تذکرہ

5669 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب فِيْ ظلها مائَة عَام لَا يقطعهَا اِن شِئْتُم فاقرؤوا وَظِلٍ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ (الْوَاقِعَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایسا درخت ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو اس کے سائے کو پار نہیں کر سکے گا" اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

"اور پھیلے ہوئے سائے اور بہتے ہوئے پانی"

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5670 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب الْجواد الْمُضمر السَّرِيع مائَة عَام لَا يقطعهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَزَاد وَذٰلِكَ الظل الْمَمْدُوْد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایسا درخت ہے کہ تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار شخص جو تیزی سے چلے تو وہ ایک سو سال میں بھی اس کو پار نہیں کر سکے گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "یہ پھیلے ہوئے سائے ہیں" (یعنی جن کا ذکر قرآن میں ہے)۔

5671 - وَعَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر سِدْرَة الْمُنْتَهى فَقَالَ يسير الرَّاكِب فِيْ ظلّ الفنن مِنْهَا مائَة سنة اَوْ يستظل بهَا مائَة رَاكب شكّ يحيى فِيْهَا فرَاش الذَّهَب كَاَن ثمارها القلال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

الفنن بِفَتْح الْفَاء وَالنُّوْن هُوَ الْغُصْن

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا: کوئی سوار اُس کی کسی ٹہنی کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک سو سال تک اس کے سائے میں رہے گا' یہ شک یحییٰ نامی راوی کو ہے اور اس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اس کے پھل گھڑوں کی مانند ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ الفنن اس سے مراد ٹہنی ہے۔

5672 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الظل الْمَمْدُوْد شَجرَة فِي الْجَنَّة على سَاق قدر مَا يسير الرَّاكِب الْمجد فِيْ ظلها مائَة عَام فِيْ كل نَوَاحِيهَا فَيخرج اَهْلِ الْجَنَّة اَهْلِ الْغرف وَغَيرهم فيتحدثُوْنَ فِيْ ظلها قَالَ فيشتهي بَعْضُهُمْ وَيذكر لَهو الدُّنْيَا فَيُرسل الله رِيْحًا من الْجَنَّة فَتحَرك تِلْكَ الشَّجَرَة بِكُل لَهو كَانَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَقد صححها ابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وحسنها التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''پھیلے ہوئے سائے'' (سے مراد یہ ہے:) کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا اتنا بڑا ہوگا کہ اگر کوئی تیز رفتار سوار اُس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو وہ اس درخت کے گرد چکر لگا پائے گا' اہل جنت اپنے بالا خانوں میں سے اور دوسرے گھروں میں سے نکلیں گے اور اس کے سائے میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے ان میں سے کسی کو خواہش ہوگی اور وہ دنیا کی دلچسپی کی کسی چیز کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ جنت سے ہوا بھیجے گا' تو وہ درخت کو حرکت دے گی' تو ہر وہ دلچسپی کی چیز سامنے آئے گی' جو دنیا میں ہوتی تھی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر' زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5673 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه اَعددت لعبادي الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر اقرؤوا إِن شِئْتُم وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (الْوَاقِعَة) وَمَوْضِع سَوْطٍ مِّنَ الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقرؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَاُدْخل الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ (آل عمران)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وروى الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم بعضه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے (اس کے بارے میں) سنا نہیں' اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا' تحقیق وہ کامیاب ہوگیا''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

5674 - وَعَنْ عَتَبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِي تحدث عَنهُ فَذكر الْحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيهَا فَاكِهَة قَالَ نَعَمْ وفيهَا شَجَرَة تدعى طُوْبٰى هِيَ تطابق الفردوس فَقَالَ اَى شجر اَرْضنَا تشبه قَالَ لَيْسَ تشبه شَيْئًا من شجر اَرْضك وَلٰكِن أتيت الشَّام قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا تشبه شَجَرَة بِالشَّام تدعى الجوزة تنْبت على سَاق وَاحِد ثُمَّ ينتشر اَعْلَاهَا قَالَ فَمَا عظم اَصلهَا قَالَ لَو ارتحلت جَذَعَة من اِبل اَهْلك لما قطعتها حَتّٰى تنكسر ترقوتها هرما قَالَ فِيهَا عِنَب قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عظم العنقود مِنْهَا قَالَ مسيرَة شهر للغراب الأبقع لَا يَقع وَلَا ينثني وَلَا يفتر قَالَ فَمَا عظم الْحبَّة مِنْهُ قَالَ هَلْ ذبح اَبوك تَيْسًا من غنمه عَظِيْما فسلخ اِهابه فَاَعْطَاهُ اُمك فَقَالَ ادبغي هٰذَا ثُمَّ افري لنا مِنْهُ ذنوبا يروي ماشيتنا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِن تِلْكَ الْحبَّة تشبعني وَاهل بَيْتِي فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامة عشيرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهِ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه بِذكر الشَّجَرَة فِي مَوضِع وَالْعِنَب فِي آخر وَرَوَاهُ اَحْمد بِاخْتِصَار

قَوْله افري لنا مِنْهُ ذنوبا اَى شقي واصنعي والذنوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ الدَّلْو وَقِيلَ لَا تسمى ذنوبا اِلَّا اِذا كَانَت ملأى اَوْ دون الملأى

❀ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس (یعنی جنت) میں پھل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' اس میں ایک درخت ہے' جس کا نام طوبیٰ ہے' جو فردوس تک جاتا ہے' اس نے دریافت کیا: ہماری اس سرزمین میں سے کون سا درخت' اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے علاقے کا کوئی درخت اس کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا' کیا تم شام گئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے' جسے ''جوزہ'' کہا جاتا ہے' وہ درخت اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اس کی پنڈلی (یعنی جڑ) ایک ہی ہوتی ہے' اور پھر اوپر جا کر شاخیں پھیل جاتی ہیں' اس نے دریافت کیا: وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گھر کے اونٹ کا ایک بچہ چلنا شروع کرے' تو وہ بوڑھا ہو کے مرجائے گا' لیکن پھر بھی اسے پار نہیں کرسکے گا' اس نے دریافت کیا: کیا اس (جنت) میں انگور ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: اس کے گچھے کا حجم کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ کی مسافت جتنا' جو فاصلہ ایک کوا (ایک ماہ میں) طے کرتا ہے' اور اس دوران وہ گرتا نہیں ہے' مڑتا نہیں ہے' پرواز بند نہیں کرتا' اس نے دریافت کیا: اس کے دانے کا حجم

کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (کبھی ایسا ہوا ہے؟) کہ تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کوئی نر جانور کبھی ذبح کیا ہو' جو موٹا تازہ ہو اور پھر اس کی کھال اتار کر تمہاری ماں کو دی ہو اور یہ کہا ہو: تم اس کی دباغت کردو اور پھر اس کے ذریعے ہمارے لئے کوئی ڈول تیار کردو' تاکہ اس کے ذریعے ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں' اس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں! اس (دیہاتی) نے کہا: پھر تو وہ ایک دانہ مجھے' اور میرے تمام اہل خانہ کو سیر کردے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ وہ تمہارے خاندان کے زیادہ طرف افراد کو بھی (سیر کردے گا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کیا ہے' امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں درخت کا تذکرہ ایک مقام پر کیا ہے' اور انگور کا تذکرہ' دوسرے مقام پر کیا ہے' امام احمد نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تم اس کے ذریعے ہمارے لئے ڈول تیار کردو'' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اسے چیر کر تیار کردو۔

لفظ الذنوب اس سے مراد ڈول ہے' ایک قول کے مطابق ڈول کے لئے ذنوب اس وقت استعمال ہوتا ہے' جب وہ پورا بھرا ہوا ہو' یا بھرے ہوئے سے کچھ کم ہو۔

5675 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الهديل قَالَ كُنَّا مَعَ عبد الله يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ بِالشَّام اَوْ بعمان فتذاكروا الْجنَّة فَقَالَ اِن العنقود من عناقيدها من هَهُنَا اِلٰى صنعاء

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀ عبداللہ بن ابو ہذیل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا شاید عمان میں تھے (یہ شک راوی کو ہے) لوگوں نے جنت کا تذکرہ شروع کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے گچھوں میں سے ایک گچھہ یہاں سے لے کے صنعاء تک ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5676 - وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت عَلَى الْجنَّة فَذَهَبت اتناول مِنْهَا قطفا اريكموه فحيل بيني وَبَيْنه فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَاء الْحبَّة من الْعِنَب قَالَ كاعظم دلو فرت امك قطّ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' میں اس کا ایک گچھہ حاصل کرنے لگا' تاکہ وہ تمہیں دکھاؤں' تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل ہوگئی' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے ایک دانے میں سے کتنا رس نکلے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بڑے سے بڑے ڈول جتنا' جس کو تمہاری والدہ نے کبھی تیار کیا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5678 - وَعَنْ جرير بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلنَا الصفاح فَاِذَا رجل نَائِم تَحت شَجَرَة قد كَادَت الشَّمْس تبلغه قَالَ فَقُلْتُ للغلام انْطَلِقْ بِهٰذَا النطع فاظله قَالَ فَانْطَلق فاظله فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَاِذَا هُوَ

سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَيته اسلم عَلَيْهِ فَقَالَ يَا جرير تواضع لله فَاِنَّهُ من تواضع لله فِي الدُّنْيَا رَفعه الله يَوْم الْقِيَامَة يَا جرير هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة قلت لَا اَدْرِي قَالَ ظلم النَّاس بَيْنَهُمْ ثُمَّ اَخذ عويدا لَا اكاد اَرَاهُ بَيْنَ اصبعيه فَقَالَ يَا جرير لَو طلبت فِي الْجَنَّة مثل هٰذَا لم تجدهُ قُلْتُ يَا اَبَا عبد الله فَاَيْنَ النخل وَالشجر قَالَ اُصُولهَا اللُّؤْلُؤ وَالذَّهَب وَاَعلاهُ الثَّمر - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ''صفاح'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' وہاں ایک شخص ایک درخت کے نیچے سویا ہوا تھا اور دھوپ اس کے پاس پہنچنے ہی والی تھی' میں نے ایک لڑکے سے کہا: تم یہ چمڑا لے کر اس کے پاس جاؤ اور اس پر سایہ کر دو' وہ لڑکا گیا اور اس نے اس شخص پر سایہ کر دیا' جب وہ صاحب بیدار ہوئے (تو پتہ چلا) وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں' میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ انہیں سلام کروں' تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرو' کیونکہ جو شخص دنیا میں' اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سر بلندی عطا کرے گا' اے جریر! کیا تم جانتے ہو؟ قیامت کے دن کی تاریکیاں کیسی ہوں گی؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' انہوں نے فرمایا: لوگوں نے (دنیا میں) جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہونگے (وہ قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہونگے) پھر انہوں نے ایک چھوٹی سی چھڑی لی' جو ان کے ان دو انگلیوں کے درمیان بھی پوری نہیں آتی تھی' اور پھر انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں سے اس کی مانند کوئی چیز حاصل کرنا چاہو' تو تم اسے نہیں پا سکو گے' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! پھر کھجور کے درخت اور دوسرے درخت کہاں جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: اُن کی جڑیں' موتیوں اور سونے کی ہوں گی' اور ان (درختوں) کے اوپر کھجوریں لگی ہوں گی۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5679 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ وذللت قطوفها تذليلا (الإنسان) قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة يَاْكُلُوْن من ثمار الْجَنَّة قيَاما وقعودا ومضطجعين - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور ان کے گچھے لٹک رہے ہونگے''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت' جنت کے پھل کھڑے ہو کر' بیٹھ کر اور لیٹ کر کھائیں گے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5680 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة جذوعها من ذهب وفروعها من زبرجد ولؤلؤ فتهب لَهَا ريح فتصطفق فَمَا سمع السامعون بِصَوْت شَيْءٍ قطّ الذ مِنْهُ - رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْم فِي صفة الْجَنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا درخت بھی ہوگا' جس کی جڑ سونے کی ہوگی' اس کی شاخیں زبرجد اور موتیوں کی ہوں گی' جب ہوا آئے گی' اور اس کو حرکت دے گی' تو سننے والوں نے کوئی بھی آواز ایسی نہیں سنی ہوگی' جو اس (درخت میں سے آنے والی آواز) سے زیادہ خوبصورت ہو''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5681 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نخل الْجَنَّة جذوعها من زمرد خضر وكربها ذهب أَحْمَر وسعفها كسْوَة لأهْلِ الْجنَّة مِنْهَا مقطعاتهم وحللهم وَثَمَرهَا أَمْثَال القلال والدلاء أَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وألين من الزّبد لَيْسَ فِيهَا عجم

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

الكرب بِفَتْح الْكَاف وَالرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هُوَ أصُول السعف الْغِلَاظ العراض

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنت میں کھجور کا درخت ایسا ہوگا کہ اس کی جڑ سبز زبرجد سے بنی ہوگی' اور اس کا تنے کے قریب کا حصہ سرخ سونے کا ہوگا' اس کی ٹہنیوں پر اہل جنت کا لباس ہوگا' اس میں سے' اُن کے لباس کی مختلف قسمیں اور حلے بنیں گے' اس کے پھل گھڑے' اور بڑے ڈولوں کی مانند ہوں گے (وہاں کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور پنیر سے زیادہ نرم ہوگا' جس میں کوئی سختی نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کرب کا مطلب ہے' ٹہنی کی جڑ جو موٹی اور چوڑی ہوتی ہے

5682 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ لَهُ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا طُوبَى قَالَ شَجَرَة مسيرَة مائَة سنة ثِيَاب أهْلِ الْجَنَّة تخرج من أكمامها

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه من طَرِيق دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے' جو ایک سو سال کی مسافت جتنا (بڑا ہے) اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں میں سے نکلیں گے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ أكل أَهْلِ الْجَنَّة وشربهم وَغَيْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے کھانے' پینے' اور دیگر چیزوں کا تذکرہ

5683 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُل أَهْلِ الْجَنَّة وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ طعامهم ذٰلِكَ جشاء كريح الْمسك يُلْهمُوْن التَّسْبِيح وَالتَّكْبِيْر كَمَا يُلْهمُوْن النَّفس-رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت کھائیں گے' اور پئیں گے' لیکن نہ تو بلغم نکالیں گے' نہ پاخانہ کریں گے' اور نہ پیشاب کریں گے' ان کا کھانا' ڈکار کی

صورت میں نکل جائے گا' اور اس کی خوشبو مشک کے جیسی ہوگی' انہیں تسبیح اور تکبیر اس طرح الہام کی گئی ہوگی' جس طرح سانس لینا الہام کیا گیا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5684 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجنَّة ليشتهي الشَّرَاب من شراب الْجنَّة فَيَجِیْء الابريق فَيَقَع فِیْ يَدِه فيشرب ثُمَّ يعود اِلٰی مَكَانَه -رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص جنت کے مشروبات میں سے کسی مشروب کی خواہش کرے گا' تو ایک پیالہ آئے گا' وہ اس کے ہاتھ میں آجائے گا' وہ اس میں سے پی لے گا' تو وہ پیالہ اپنی جگہ واپس چلا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5685 - وَعَن زيد بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكتاب اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِم تزْعم اَن اَهْلِ الْجنَّة يَاْكُلُوْن وَيشْرَبُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِه اِن اَحدهم ليُعطى قُوَّة مائَة رجل فِی الْاَكل وَالشرب وَالْجِمَاع قَالَ فَاِن الَّذِیْ يَاْكل وَيشْرب تكون لَهُ الْحَاجة وَلَيْسَ فِی الْجنَّة اَذًى قَالَ تكون حَاجَة اَحدهم رشحا يفِيض من جُلُوْدهمْ كَرَشْح الْمسك فيضمر بَطْنه

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم ﷺ! آپ کا یہ کہنا ہے کہ اہل جنت کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' ان میں سے کسی ایک شخص کو کھانے' پینے اور صحبت کرنے کے حوالے سے' ایک سو آدمیوں جتنی قوت دی جائے گی' اس شخص نے دریافت کیا: جو شخص کچھ بھی کھاتا ہے' یا پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے' جنت میں تو کوئی گندی چیز نہیں ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت' ڈکار کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگا' وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا' اور پیٹ میں گم ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5686 - وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفظه فِیْ اِحْدَى رواياته قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقبل رجل من الْيَهُود يُقَال لَهُ ثَعْلَبَة بن الْحَارِث فَقَالَ السَّلَام عَلَيْك يَا مُحَمَّد فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِیّ تزْعم اَن فِی الْجنَّة طَعَاما وَشَرَابًا وَاَزْوَاجا فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تؤمن بشجرة الْمسك قَالَ نعم قَالَ وتجدها فِیْ كتابكُمْ قَالَ نعم قَالَ فَاِن الْبَوْل والجنابة عرق يسيل من تَحت ذوائبهم اِلٰى اَقْدَامهم مسك

❀❀ امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' ان کی مختلف روایات میں سے' ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک یہودی آیا' جس کا نام ثعلبہ بن حارث تھا' اس نے کہا: اے

حضرت محمد (ﷺ)! آپ پر سلام ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو اس یہودی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جنت میں کھانا' پینا اور بیویاں ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' کیا تم مشک کے درخت پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی کتاب میں اس کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشاب اور جنابت پسینے کی شکل میں ہوں گے' جو ان کے بالوں سے لے کر ان کے قدموں تک بہے گا' اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

5687 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَلَفْظُهُمَا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل من الْيَهُودِ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَسْتَ تزعم اَن اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَيَقُوْلُ لاَصْحَابه اِن اقر لي بِهٰذَا خصمته فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ اِن أحدهم ليُعطى قُوَّةَ مائَة رجل فِي الْمطعم وَالْمشرب والشهوة وَالْجِمَاعِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ فَإِنَّ الَّذِي يَاْكُل وَيشْرب تكون لَهُ الْحَاجة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجتهم عرق يفِيض من جُلُوْدهمْ مثل الْمسك فَإِذَا الْبَطن قد ضمر - وَلَفظ النَّسَائِيّ نَحْو هٰذَا

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم! کیا آپ کا یہ کہنا نہیں ہے کہ اہل جنت' جنت میں کھائیں گے بھی' اور پئیں گے بھی' وہ اپنے ساتھیوں سے یہ کہہ کے آیا تھا کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا اعتراف کرلیا' تو میں آپ کے ساتھ بحث کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنتی شخص کو کھانے پینے' شہوت اور صحبت کرنے کے حوالے سے' ایک سو آدمیوں جتنی قوت عطا کی جائے گی' اس یہودی نے کہا: جو شخص کھاتا ہے' پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پڑتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح کا ہوگا' وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا' اور پھر ان کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5688 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ من يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلَاف خَادِم مَعَ كل خَادِم صحفتان وَاحِدَةٍ من فضَّة وَوَاحِدَةٍ من ذهب فِي كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِي الْأُخْرٰى مثلهَا يَاْكُل من آخِره كَمَا يَاْكُل من اَوله يجد لآخِره من اللَّذَّة والطعم مَا لَا يجد لأوَّله ثُمَّ يكون فَوق ذٰلِكَ رشح مسك وجشاء مسك لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''تمام اہل جنت میں سے سب سے کمتر مرتبے کا شخص وہ ہوگا' جس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے ہر خادم کے پاس دو پیالے ہوں گے' ایک چاندی سے بنا ہوا ہوگا' اور ایک سونے سے بنا ہوا ہوگا' ہر ایک پیالے میں کھانا مختلف ہوگا' اور آدمی اپنے آخری پیالے میں سے بھی اسی طرح کھائے گا' جس طرح اس نے پہلے پیالے میں سے کھایا تھا' وہ دوسرے پیالے

میں وہ ذائقہ اورلذت پائے گا' جو اُسے پہلے پیالے میں نہیں ملاتھا (یعنی ذائقہ مختلف ہوگا' لطف ایک جتنا آئے گا) پھراس کے بعد مشک والا ڈکار ہوگا' وہ لوگ (جنت میں) پیشاب نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' بلغم نہیں نکالیں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

5689 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنی اَهْلِ الْجنة منزلة اِن لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ على السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة اِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم ويغدى عَلَيْهِ كل يَوْم وَيرَاح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا اعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِیْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِی الْاُخْرٰی وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كَمَا يلذ آخِره وَمنَ الْاَشْرِبَة ثَلَاثمِائَة اِنَاء فِیْ كل اِنَاء لون لَيْسَ فِی الاخر وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كَمَا يلذ آخِره وَاِنَّهُ لِيَقُوْلُ يَا رب لَو اَذِنت لی لأطعمت اَهْلِ الْجنَّة وسقيتهم لم ينقص مِمَّا عِنْدِی شَیْءٍ -الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قدر ومنزلت کے اعتبار سے' سب سے کم مرتبے کا جنتی وہ ہوگا کہ جس کے سات درجات ہوں گے' وہ چھٹے درجے پر ہوگا' اوراس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا' اس کے تین سو خادم ہوں گے' اسے روزانہ صبح وشام تین سو پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں:) سونے کے بنے ہوئے پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی' ان میں سے ہرایک دوسرے سے مختلف ہوگا' اور آدمی پہلے سے بھی بھرپور لذت حاصل کرے گا' اور دوسرے سے بھی بھرپور لذت حاصل کرے گا' اسی طرح تین سو برتنوں میں اسے مشروب دیا جائے گا' ہرایک مشروب کا ذائقہ' دوسرے سے مختلف ہوگا' وہ پہلے سے بھرپور لطف حاصل کرے گا' جس طرح وہ آخری سے بھرپور لذت حاصل کرے گا' اور وہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کو کھلاتا بھی ہوں' اور انہیں پلاتا بھی ہوں' کیونکہ میرے پاس جو چیز ہے' اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی'' ......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5690 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن طير الْجنَّة كأمثال البخت ترعى فِیْ شجر الْجنَّة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذِهٖ لطير ناعمة فَقَالَ اكلتها أنعم مِنْهَا قَالَهَا ثَلَاثًا وَاِنِّیْ لأرجو اَن تكون مِمَّن يَاْكُل مِنْهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَفظه قَالَ سُئِلَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاكَ نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِیْ فِی الْجنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير اعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمر اِن هٰذِهٖ لناعمة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكلتها أنعم مِنْهَا

البخت بِضَم الْمُوَحدَة وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة هِیَ الْاِبِل الخراسانية

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کا پرندہ' بختی اُونٹوں کی مانند ہوگا' وہ جنت کے درختوں سے کھائے پیے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پرندہ تو پھر نعمتوں میں ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (پرندے) کو کھانا' اس سے زیادہ بڑی نعمت ہے' یہ بات آپ ﷺ نے

تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: مجھے یہ توقع ہے کہ تم بھی اُن افراد میں سے ہو جو اس کو کھائیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جنت میں مجھے عطا کی ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہے' جنت میں ایسے پرندے ہوں گے' جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو وہ نعمت میں ہوں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن کو کھانا' اس سے بڑی نعمت ہے''۔

لفظ بخت اس سے مراد' خراسانی اونٹ ہے۔

5691 - وَرُوِیَ عَن عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لتنظر اِلَی الطير فِی الْجَنَّة فتشتهيه فَيَجِیْء مشويا بَيْن يَدَيك

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں تم کسی پرندے کو دیکھو گے' تمہیں اس کی خواہش ہو گی' تو وہ تمہارے سامنے آ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' امام بزار نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5692 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة ليشتهي الطير من طيور الْجَنَّة فَيَقَع فِی يَده منفلقا نضجا - رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے' کوئی شخص جنت میں' پرندوں میں سے کسی پرندے کی خواہش کرے گا' تو وہ اس کے آگے تیار کیا ہوا' اور پکا ہوا آ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5693 - وَرُوِیَ عَن مَيْمُونَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل ليشتهي الطير فِی الْجَنَّة فَيَجِیْء مثل البختي حَتّٰی يَقع على خوانه لم يصبهُ دُخان وَلَمْ تمسه نَار فيأكل مِنْهُ حَتّٰی يشبع ثُمَّ يطير - رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی شخص' جنت میں کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا' تو وہ بختی کی مانند آئے گا' یہاں تک کہ اس کے دسترخوان پر گر جائے گا' اسے نہ تو کوئی دھواں لگا ہو گا' اور نہ ہی اسے آگ نے چھوا ہو گا' وہ شخص اس میں سے کھائے گا' جب وہ سیر ہو جائے گا' تو وہ پرندہ اُڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5694 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة طائرا لَهُ سَبْعُوْنَ الف ريشة يَجِیْء فَيَقَع على صَحْفَة الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة فينتفض فَيَقَع من كل ريشة

لون ابيض من الثلج والين من الزبد والذ من الشهد لَيْسَ مِنْهَا لون يشبه صاحبه ثُمَّ يطير

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَقد حسن التِّرْمِذِیْ اِسْنَاده لغير هٰذَا الْمَتْن

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا پرندہ ہوگا' جس کے ستر ہزار پر ہوں گے' وہ آئے گا' اور کسی جنتی شخص کے برتن میں گر جائے گا' پھر وہ پروں کو جھاڑے گا' تو اس کے ہر پر میں سے برف سے زیادہ سفید' پنیر سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ مزے دار چیز آئے گی' ان میں سے کسی ایک کا رنگ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا (شاید یہ مراد ہے کہ ایک کا ذائقہ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا) پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے' لیکن وہ سند کسی اور متن کی ہے۔

5695 - وَعَن سليم بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ اِن اللّٰه لينفعنا بالأعراب ومسائلهم قَالَ اقبل اَعْرَابِی يَوْمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجنَّة شَجَرَة مؤذية وَمَا كنت ارى اَن فِي الْجَنَّة شَجَرَة تؤذى صَاحبهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِيَ قَالَ السدر فَإِن لَهُ شوكا مُؤْذِيًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اللّٰه يَقُوْلُ فِيْ سدر مخضود (الْوَاقِعَة) خضد اللّٰه شوكه فَجعل مَكَان كل شَوْكَة ثَمَرَة فَإِنَّهَا لتنبت ثمرا تفتق الثَّمَرَة مِنْهَا عَن اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ لونا من طَعَام مَا فِيهَا لون يشبه الآخر

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن سليم بن عَامر عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثله

❀ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: ان دیہاتیوں کے ذریعے' اور ان کے سوالوں کے ذریعے' اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے' جو اذیت پہنچانے والا ہے' مجھے یہ نہیں لگتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت بھی ہوگا' جو کسی کو اذیت پہنچائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے عرض کی: بیری کا درخت' کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''فی سدر مخضود'' (خار کے بغیر بیریوں میں)

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے کو ختم کردیا ہے' اور ہر کانٹے کی جگہ اس نے پھل لگا دیا ہے' اس میں سے جو پھل نکلے گا' اس پھل میں سے بہتر مختلف قسم کے ذائقے آئیں گے' اور ان میں سے کوئی بھی (ذائقہ) دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسے سلیم بن عامر کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5696 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الرمانة من رمان الْجَنَّة يجْتَمع حولهَا بشر كثير يَأْكُلُوْن مِنْهَا فَإِن جرى على ذكر احدهم شَيْء يُرِيدهُ وجده فِيْ مَوْضِع يَده حَيْثُ يَأْكُل -رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا

وَرُوِیَ بِاِسْنَادِهٖ اَيْضًا عَنهُ قَالَ اِن التمرة من تمر الْجَنَّة طولهَا اثْنَا عشر ذِرَاعا لَيْسَ لَهَا عجم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جنت کے ایک انار کے گرد بہت سے لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ اس میں سے کھائیں گے اور اگر ان میں سے کوئی ایک شخص کسی چیز کا ذکر کرے گا اور اس کا خواہش مند ہوگا' تو وہ اس کو اپنے ہاتھ کے پاس پالے گا جہاں سے وہ اسے کھا سکے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے' انہوں نے فرمایا:

''جنت کی ایک کھجور کی لمبائی' بارہ گز ہوگی جو (گز) عجمی نہیں ہوگا''۔

فَصْلٌ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَحُلَلِهِمْ

فصل: اہل جنت کے کپڑوں اور حلّوں کا تذکرہ

5697 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يدخل الْجنَّة ينعم وَلَا ييأس لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه فِي الْجنَّة مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ نعمتوں میں رہے گا' وہ کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اس کا لباس پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی' اور جنت میں وہ چیزیں ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' کسی کان نے (ان کے بارے میں) سنا نہیں ہے' اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا''۔

5698 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة يدخلُوْنَ الْجنَّة كَاَنَ وُجُوْهِهِمْ ضوء الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر والزمرة الثَّانِيَة على لون أحسن كَوْكَب دري فِي السَّمَاء لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان من الْحور الْعين على كل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سوقهما من وَرَاء لحومهما وحللهما كَمَا يرى الشَّرَاب الْاَحْمَر فِي الزجاجة الْبَيْضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْمُتَّفق عَلَيْهِ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح چمکدار ہوں گے' دوسرا گروہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ خوبصورت ستارے کی مانند ہوگا' اہل جنت میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی' جو حورعین سے تعلق رکھتی ہوں گی' ان میں سے ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان کے گوشت اور حلوں کے پیچھے سے' ان کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا' جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو اس کی مانند ہے' اور وہ ''متفق علیہ'' ہے۔

5699 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحَد

یدخل الجنّة إلَّا انطلق به إلى طُوبىٰ فتفتح له اکمامها فیأخذ مِن ای ذٰلک شَاءَ إِنْ شَاءَ ابیض وَإِنْ شَاءَ احمر وَإِنْ شَاءَ اخضر وَإِنْ شَاءَ اصفر وَإِنْ شَاءَ اسود مثل شقائق النُّعمان وارق وَاحسن

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا' اسے طوبیٰ (نام کے درخت) کے پاس لے جایا جائے گا' وہ اپنی ٹہنیاں اس شخص کے لئے کھول دے گا' وہ شخص اس میں سے (جس بھی رنگ کا لباس) چاہے گا' حاصل کرے گا' اگر سفید چاہے گا' اگر سرخ چاہے گا' اگر سبز چاہے گا' اگر زرد چاہے گا' اگر سیاہ چاہے گا (تو انہیں حاصل کرلے گا) وہ نعمان کے شقائق کی مانند ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ نرم اور زیادہ خوبصورت ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5700 - وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل لیتکیء فِی الْجَنَّة سَبْعِیْنَ سنة قبل اَن یتحوّل ثُمَّ تَاتیه امْرَاَة فَتضرب مَنْکبه فَینْظر وَجهه فِی خدها اصفی من الْمرْآة وَإِن ادنی لؤلؤة عَلَیْهَا تضیء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب فتسلم عَلَیْهِ فَیرد السَّلَام ویسالها من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا من الْمَزِیْد وَإِنَّهُ لیکُوْن عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ ثوبا ادناها مثل النُّعْمَان من طُوبٰی فینفذها بَصَره حَتّٰی یری مخ سَاقهَا من وَرَاء ذٰلِکَ وَإِن عَلَیْهَا من التیجان إِن ادنٰی لؤلؤة مِنْهَا لتضیء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق ابْن لَھِیعَة عَن دراج عَنْ اَبِی الْھَیْثَم وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه من طَرِیْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِی الْھَیْثَم

وروی التِّرْمِذِیّ مِنْهُ ذکر التیجان فَقَط من رِوَایَة رشدین عَن عَمْرو بن الْحَارِث وَقَالَ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِیْث رشدین

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں' کوئی شخص ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا' اس سے پہلے کہ وہ اپنی حالت تبدیل کرے' پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی' اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی' تو وہ اس عورت کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا' اس سے زیادہ واضح طور پر' جس طرح سے وہ شیشے میں دیکھتا ہے' اور اس عورت کے جسم پر جو سب سے ہلکا موتی ہوگا' وہ ایسا ہوگا' جو مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کرسکتا ہے' وہ عورت اسے سلام کرے گی' وہ سلام کا جواب دے گا' اس سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ یہ کہے گی: میں مزید (نعمتوں) میں سے ایک ہوں' اس عورت نے ستر لباس پہنے ہوئے ہوں گے' جن میں سے سب سے ہلکا نعمان کی مانند ہوگا' جو طوبیٰ درخت میں سے آیا ہوگا' جب وہ شخص اس کا جائزہ لے گا' تو اس کپڑے کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا' اور اس عورت نے ایسا تاج پہنا ہوا ہوگا کہ جس کا سب سے ہلکا موتی' مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کرسکتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی

"صحیح" میں عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی نے اس میں سے صرف تاج کا ذکر کیا ہے اور وہ روایت رشدین نے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے

امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اسے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5701 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَار الْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّة لؤلؤة فِیهَا اَرْبَعُوْنَ الف دَار فِیْهَا شجرة تنبت الْحلَل فَیَاْخذ الرجل بِاُصْبُعَیْهِ وَاَشَارَ بالسبابة والابهام سَبْعِیْنَ حلّة متمنطقة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا' جس میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اس میں ایسا درخت موجود ہوگا' جس میں سے حلے نکلیں گے' اور وہ ایسے ہوں گے کہ آدمی دو انگلیوں کے ذریعے انہیں پکڑ سکے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور شہادت کے ذریعے اشارہ کر کے' یہ بات بیان کی' وہ دو انگلیوں کے ذریعے ستر حلے پکڑ لے گا' جن میں موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5702 - وَعَنْ شُرَیْح بن عبید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ کَعْب لَو اَن ثوبا من ثِیَاب اَهْلِ الْجَنَّة لبس الْیَوْم فِی الدُّنْیَا لصعق من ینظر اِلَیْهِ وَمَا حَملته اَبْصَارهم

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَیَاْتِی حَدِیْث أنس الْمَرْفُوْع وَلَوْ اطّلَعت امْرَاَة مِن نسَاء اَهْلِ الْجَنَّة اِلَی الْاَرْض لملأت مَا بَیْنَهُمَا رِیحًا وَلأضاءت بَیْنَهُمَا وَلنَصِیفهَا یَعْنِی خمارها عَلی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا- رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ شریح بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اہل جنت کے لباس میں سے' آج کوئی لباس دنیا میں پہن لیا جائے' تو جو شخص اس کی طرف دیکھے گا' وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گا' اور نگاہیں اس کو برداشت نہیں کر سکیں گی"۔

یہ روایت امام ابو ابن دنیا نے نقل کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث آگے آئے گی:

"اہل جنت کی خواتین میں سے اگر کوئی خاتون زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے' تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری چیز کو خوشبو سے بھر دے' اور ان دونوں کے درمیان جگہ کو روشن کر دے' اور اس کی اوڑھنی' جو اس کے سر پر موجود ہوگی' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

فصل فِی فرش الْجنَّة

فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان

5703 - عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (الْوَاقِعَة) قَالَ ارتفاعها کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض ومسیرة مَا بَیْنَهُمَا خَمسمِائَة عَام

رَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ الدُّنْیَا وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ رشدين يَعْنِیْ عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهِمَا من حَدِیْثِ ابْن وهب اَیْضًا عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور بلند بچھونوں ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس سے صرف رشدین کے حوالے سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ یہ اس کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے دیگر حضرات نے اسے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔

5704 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن الْفرش المرفوعة فَقَالَ لَو طرح فرَاش من اَعْلَاهَا لهوى اِلٰى قَرَارهَا مائَة خریف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ غَیْرِه مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند بچھونوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس کے اوپری حصے سے کسی پتنگے کو پھینکا جائے تو اس کے نیچے والے حصے تک پہنچنے میں ایک سو سال کا وقت درکار ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5705 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ بطائنها من اِستبرق (الرَّحْمٰن) قَالَ أخبرتم بالبطائن فَكيف بالظهائر - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس کا اندرونی حصہ استبرق کا ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے اندرونی حصے کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کے باہر والے حصے کا کیا عالم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ وصف نسَاء اَهْلِ الْجنَّة

فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان

قَالَ الْحَافِظ تقدم حَدِيْث ابْن عمر فِيْ اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة وَفِيْه فَيْنظر فَإِذَا حوراء من الْحور الْعين جالسة على سَرِيْر ملكها عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فَيرى مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْكسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَيْنظر اِلَيْهَا فَيَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ انا من الْحور الْعين من اللَّاتِيْ خبئن لَك فَيْنظر اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ يرفع بَصَره اِلَى الغرفة فَإِذَا اُخْرىٰ أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَك اَن يكون لنا مِنْك نصيب فيرتقي اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا الْحَدِيْث.

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے جو اہل جنت کے سب سے کمتر فرد کے بارے میں ہے اس میں یہ مذکور ہے:

''وہ دیکھے گا' تو حورعین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی' جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' ان میں سے کسی ایک حلے کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' اور گوشت' خون' ہڈی اور لباس سے پرے اس کا گودا نظر آ رہا ہوگا' وہ اس کی طرف دیکھے گا' اور دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں ان حورعین میں سے ہوں' جنہیں تمہارے لئے سنبھال کے رکھا گیا تھا' وہ چالیس سال تک اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا' اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا' پھر وہ نگاہ ہٹا کر بالاخانے کی طرف دیکھے گا' تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی' جو اس پہلی والی سے زیادہ خوبصورت ہوگی' وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں آپ کی خدمت کا موقع ملے؟ وہ (سیڑھیاں) چڑھ کر اس (بالاخانے) کی طرف چلا جائے گا' اور چالیس سال تک اس (دوسری حور) سے اپنی نگاہ نہیں ہٹائے گا''......الحدیث۔

5706 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة اِن لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ على السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة وَاِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم وَيغدى عَلَيْهِ كل يَوْم وَيراح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا أعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِيْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِي الْاُخْرى وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كم يلذ آخِره وَاِنَّهُ لِيَقُوْلُ يَا رب لَو اَذِنت لي لأطعمت اَهْلِ الْجنَّة وسقيتهم لم ينقص مِمَّا عِنْدِي شَيْءٍ وَاِن لَهُ من الْحور الْعين لاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَة سوى اَزْوَاجه من الدُّنْيَا وَاِن الْوَاحِدَةِ مِنْهُنَّ لتأخذ مقعدتها قدر ميل من الْاَرْض - رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنْهُ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سب سے کمتر جنتی وہ ہوگا کہ اسے سات درجات ملیں گے' وہ چھٹے درجے میں ہوگا' اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا' اور اس کے پاس تین سو خادم ہوں گے' جو روزانہ صبح و شام تین سو پیالے کھانے کے لے کر اس کے پاس آئیں گے (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ پیالے سونے کے بنے ہوئے ہوں گے' ہر پیالے میں دوسرے سے مختلف رنگ کا کھانا ہوگا' آدمی کو جو پہلے سے لذت محسوس ہوگی' اسی طرح کی لذت آخری سے بھی محسوس ہوگی' وہ کہے گا:

اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے' تو میں اہل جنت کو کھانا کھلاؤں اور انہیں پلاؤں؟ کیونکہ میرے پاس موجود چیزوں میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی ہے' اور اس شخص کو حورعین میں سے بہتر بیویاں ملیں گی' جو اس کی دنیا والی بیویوں کے علاوہ ہوں گی' اور ان حوروں میں سے کوئی ایک اتنی جگہ لے گی جو زمین کے ایک میل جتنی ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5707 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرَّجُلَّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة ليزوج خَمْسِمِائَة حوزاء وَاَرْبَعَة آلاف بكر وَثَمَانِيَة آلاف ثيب يعانق كل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِقْدَار عمره فِى الدُّنْيَا-رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ وَفِىْ اِسْنَاده راو لم يسم

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت میں سے ایک شخص چار ہزار پانچ سو کنواری اور آٹھ ہزار ثیبہ حوروں کے ساتھ شادی کرے گا' اور وہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ (اتنی دیر تک) معانقہ کرے گا' جتنی دنیا میں اس کی عمر تھی"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

5708 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوة فِىْ سَبِيْل اللّٰه اَوْ رَوْحَة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُكُمْ اَوْ مَوْضِع قَيده يَعْنِىْ سَوْطه من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اطَّلَعت امْرَاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة اِلَى الْاَرْض لملات مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلَاضاء ت مَا بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيْفَهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالطَّبَرَانِىّ مُخْتَصَرًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا انه قَالَ ولتاجها عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا النصيف الْخمار والقاب هُوَ الْقدر وَقَالَ اَبُوْ معمر قاب الْقوس من مقبضه اِلٰى رَاْسه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں جانا اور آنا) دنیا میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ' یا کوڑا رکھنے جتنی جگہ' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اگر جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے' تو ان دونوں (یعنی مشرق و مغرب' یا زمین و آسمان) کے درمیان کی جگہ کو خوشبو سے بھر دے' اور ان دونوں کے درمیان کی جگہ کو روشنی سے بھر دے' اور اس کے سر پر موجود چادر' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اس حور کے سر پر موجود تاج' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے"۔

لفظ نصیف سے مراد چادر ہے' لفظ قاب کا مطلب مقدار ہے۔

ابومعمر کہتے ہیں "قوس" کی "قاب سے" مراد اس کو پکڑنے کی جگہ سے لے کر اس کے سر تک کا حصہ ہے۔

5709 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّل زمرة يدخلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَر لَيْلَةَ الْبَدْر وَالَّتِیْ تَلِيهَا على اضوا كَوْكَب درى فِی السَّمَاء وَلِكُلِّ امرىء مِنْهُم زوجتان اثنتانِ يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحم وَمَا فِی الْجَنَّة اعزب - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اس کے بعد والے (لوگ) آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی مانند ہوں گے' ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے پار سے نظر آئے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5710 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَرْاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة ليرى بَيَاض سَاقهَا من وَرَاء سبعين حلَّة حَتّٰى يرى مخها وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ كَانهن الْيَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن) فَاَما الْيَاقُوْت فَاِنَّهُ حجر لَو ادخلت فِيْهِ سلكا ثُمَّ استصفيته لاريته من وَرَائه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَم يرفعهُ وَهُوَ اصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی خواتین میں سے' ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے پار سے نظر آئے گی' یہاں تک کہ اس کا گودا بھی نظر آئے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں''۔

اور یاقوت اگرچہ پتھر ہے' اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو' تو اس کے اندر سے بھی وہ دھاگہ نظر آجاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور وہی زیادہ مستند ہے۔

5711 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عَامر بن خريم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن امْرَاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة اشرفت لملات الْاَرْض ريح مسك ولاذهبت ضوء الشَّمْس وَالْقَمَر ......الحَدِيْث - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن فِی المتابعات

❀❀ حضرت سعید بن عامر بن خریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اہل جنت کی خواتین میں سے' کوئی عورت (دنیا کی طرف) جھانک کر دیکھے' تو تمام زمین کو مشک سے بھر دے' اور سورج اور چاند کی روشنی کو ماند کردے''۔ ......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے' متابعات میں اس کی سند حسن شمار ہوگی۔

5712 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يدخل الرجل على الْحَوْرَاء فتستقبله بالمعانقة والمصافحة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَيِّ بنان تعاطيه لو أن بعض بنانها بدا لغلب ضوؤه ضوء الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَلَوْ أَنَّ طَاقَةً من شعرها بَدَتْ لملأت مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب من طيب رِيْحِهَا فَبينا هُوَ متكیء مَعَهَا على اريكته إِذْ اشرف عَلَيْهِ نور من فَوْقه فيظن أن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد اشرف على خلقه فَإِذَا حوراء تناديه يَا ولي اللّٰه اما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من أَنْتِ يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ أَنَا من اللواتي قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ (ق) فيتحول عِنْدَهَا فَإِذَا عِنْدَهَا من الجمال والكمال مَا لَيْسَ مَعَ الْأُوْلَى فَبينا هُوَ متكیء مَعَهَا على اريكته وَإِذَا حوراء أُخْرَى تناديه يَا ولي اللّٰه اما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من أَنْتِ يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ أَنَا من اللواتي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السَّجدة) فَلَا يزال يتحوّل من زَوْجَةٍ إِلَى زَوْجَةٍ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

❀ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: آدمی حور کے پاس جائے گا' تو وہ اس سے گلے مل کر' اور مصافحہ کر کے اس کا استقبال کرے گی' اس کی پوروں کا عالم کیا ہوگا؟ کہ اگر وہ اس پور کا کچھ حصہ ظاہر کر دے' تو اس کی روشنی' سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آ جائے' اور اگر اس کے بال کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو' خوشبو کے ذریعے بھر دے' وہ شخص اس حور کے ساتھ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا ہوگا' کہ اسی دوران اسے اوپر کی طرف نور محسوس ہوگا' تو وہ یہ گمان کرے گا: شاید اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا ہے' تو وہ اصل میں ایک اور حور ہوگی' جو اسے پکار کر یہ کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ اے خاتون! وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور ہمارے پاس مزید بھی ہے''۔

تو وہ شخص پہلی والی حور کے پاس سے اُٹھ کر دوسری کے پاس جائے گا' اور دوسری کے پاس وہ خوبصورتی ہوگی' جو پہلی والی کے پاس نہیں ہوگی' پھر وہ دوسری والی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہوگا کہ ایک اور حور اُسے پکار کر کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ تو وہ جواب دے گا: اے خاتون! تم کون ہو؟ وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے لئے' آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کی جزاء ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

تو وہ ایک جنتی بیوی سے دوسری بیوی کی طرف جاتا رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5713 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَأَنَّهُن

الياقوت والمرجان (الرحمن) قَالَ ينظر إِلَى وَجهه فِيْ خدها اصفى من الْمرْآة وَإِن ادنى لؤلؤة عَلَيْهَا لتضيء مَا بَيْن الْمشرق وَالمغرب وَإِنَّهُ ليكُون عَلَيْهَا سبْعُوْنَ حلّة ينفذها بَصَره حَتّٰى يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء ذٰلِك

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه فِيْ حَدِيْث تقدم بِنَحْوِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادِ ابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ گویا یاقوت اور مرجان ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: آدمی اس حور کے رخسار میں اپنے چہرے کو اس سے زیادہ صاف دیکھے گا' جتنا آئینے میں نظر آتا ہے' اور اس حور نے جو موتی پہنے ہوئے ہوں گے' ان میں سب سے ہلکا موتی وہ ہوگا کہ جو (دنیا میں) مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کردے' اور اس حور کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' جب آدمی اس کو دیکھے گا' تو ان سب حلوں کے پار اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے اس کی مانند ایک اور حدیث گزر چکی ہے امام بیہقی نے اسے امام ابن حبان کی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5714 - وَعَن مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ عَن رجل من الْأَنْصَار عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ طَائِفَة من أَصْحَابه-فَذكر حَدِيْث الصُّور بِطُوْلِهٖ إِلَى أَن قَالَ: فَأَقُوْل يَا رب وَعَدتنِي الشَّفَاعَة فشفعني فِيْ أَهْلِ الْجنَّة يدْخلُوْنَ الْجنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه قد شفعتك وأذنت لَهُمْ فِيْ دُخُول الْجنَّة فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا باعرف بأزواجكم ومساكنكم من أَهْلِ الْجنَّة بأزواجهم ومساكنهم فَيدْخل رَجُلٌ مِّنْهُم على ثِنْتَيْنِ وَسبْعين زَوْجَة مِمَّا ينشيء اللّٰه وثنتين من ولد آدم لَهما فضل على من أنشأ اللّٰه لعبادتهما اللّٰه فِي الدُّنْيَا يدْخل على الْأُوْلَى مِنْهُمَا فِيْ غرفَة من ياقوتة على سَرِيْر من ذهب مكلل بِاللُّؤْلُؤِ عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ زوجا من سندس وإستبرق ثُمَّ يضع يَده بَيْن كتفيها ثُمَّ ينظر إِلَى يَده من صدرها من وَرَاء ثِيَابهَا وجلدها ولحمها وَإِنَّهُ لينْظر إِلَى مخ سَاقهَا كَمَا ينظر أَحَدُكُمْ إِلَى السلك فِيْ قَصَبَة الْيَاقُوْت كبده لَهَا مرْآة وكبدها لَهُ مرْآة فَبينا هُوَ عِنْدهَا لَا يملها وَلَا تمله وَلَا يَأْتِيهَا مرّة إِلَّا وجدهَا عذراء مَا يفتر ذكره وَلَا يشتكي قبلهَا فَبينا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ نُودي إِنَّا قد عرفنَا أَنَّك لَا تمل وَلَا تمل إِلَّا أَنه لَا مني وَلَا منية إِلَّا أَن لَك أَزْوَاجًا غَيْرهَا فَيخرج فيأتيهن وَاحِدَة وَّاحِدَة بعد كلما جَاءَ وَاحِدَة قَالَت وَاللّٰه مَا فِي الْجنَّة شَيْءٍ أحسن مِنْك وَمَا فِي الْجنَّة شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيّ مِنْك...... الحَدِيْث

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ آخر كِتَابه من رِوَايَةِ إِسْمَاعِيل بن رَافع بن أَبِيْ رَافع انْفَرد بِهٖ عَن مُحَمَّد بن يزِيْد بن أَبِيْ زِيَاد عَن مُحَمَّد بن كَعْب

محمد بن کعب قرظی نے ایک انصاری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی موجودگی میں' ہمیں یہ بات بیان کی: (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث

ذکر کی ہے' جو صور کے بارے میں ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ کیا تھا' تو اہل جنت کے بارے میں مجھے شفاعت کی اجازت دے' تاکہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں شفاعت کی اجازت دی (یا میں نے تمہاری شفاعت کو قبول کیا) اور ان لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کے بارے میں' جو دنیا میں ہیں' تم لوگ' اہل جنت سے زیادہ نہیں جانتے' جس طرح وہ اپنی بیویوں اور ٹھکانوں کے بارے میں جانتے ہوں' ان میں سے ایک شخص بہتر بیویوں کے پاس جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق (یعنی حوروں) میں سے ہوں گی' اور دو بیویاں' اولادِ آدم میں سے ہوں گی' ان دونوں بیویوں کو حوروں پر فضیلت حاصل ہوگی' کیونکہ ان دونوں بیویوں نے (دنیا میں اللہ تعالیٰ کی) عبادت کی ہوئی ہوگی' آدمی ان میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا' جو یاقوت کے بنے ہوئے بالا خانے میں ہوگی' اور موتیوں سے آراستہ سونے سے بنے ہوئے پلنگ پر ہوگی' اس نے سندس اور استبرق کی مختلف قسموں کے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے' آدمی اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے گا' اور پھر اس کے ہاتھ سے لے کر اس کے سینہ تک کا جائزہ لے گا' تو اس کے لباس کھال اور گوشت کے پار' اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ لے گا' جس طرح کوئی شخص یاقوت میں دھاگے کو دیکھ لیتا ہے' آدمی کا سینہ اس عورت کے لئے آئینہ ہوگا' اور عورت کا سینہ آدمی کے لئے آئینہ ہوگا' آدمی اس بیوی کے پاس ہوگا' نہ وہ اس عورت سے اکتائے گا' اور نہ وہ عورت اس سے اکتائے گی' وہ جب بھی اس کے پاس آئے گا' تو اسے کنواری پائے گا' نہ آدمی کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا' اور نہ عورت کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا' ابھی وہ اس بیوی کے پاس موجود ہوگا کہ یہ پکار کر کہا جائے گا: ہم یہ بات جانتے ہیں کہ نہ تم اکتاہٹ کے شکار ہوئے ہو اور نہ وہ اکتاہٹ کا شکار ہوئی ہے' البتہ اس کے علاوہ اور بھی بیویاں ہیں' تو آدمی وہاں سے نکلے گا' اور اپنی ان بیویوں کے پاس ایک' ایک کر کے جائے گا' وہ جس کسی کے پاس بھی جائے گا' تو وہ عورت یہی کہے گی: اللہ کی قسم جنت میں میرے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے اپنی کتاب کے آخر نقل کی ہے' جو اسماعیل بن رافع بن ابورافع کے حوالے سے منقول ہے' محمد بن یزید بن زیاد' اسے محمد بن کعب کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

5715 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن حوراء أخرجت كفها بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لافتتن الْخَلَائق بحسنها وَلَوْ أخرجت نصيفها لكَانَتْ الشَّمْس عِنْد حسنه مثل الفتيلة فِي الشَّمْس لَا ضوء لَهَا وَلَوْ أخرجت وَجههَا لأضاء حسنها مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی حور' آسمان اور زمین کے درمیان اپنی ہتھیلی نکال دے' تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے تمام مخلوق کو آزمائش کا شکار کر دے' اور اگر وہ اپنی اوڑھنی نکال دے' تو اس کی خوبصورتی کے سامنے سورج یوں محسوس ہو' جس طرح سورج کے سامنے (چراغ کی) بتی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی روشنی ہی نہیں ہوتی' اور اگر وہ اپنا چہرہ نکال دے تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے زمین اور آسمان کے درمیان موجود ساری جگہ کو روشن کر دے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5716 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن حوراء بزقت فِي

بحر لعذب ذٰلِكَ الْبَحر من عذوبة رِيقهَا - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی حور کسی سمندر میں اپنا لعاب دہن ڈال دے' تو اس کے لعاب کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر میٹھا ہو جائے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اہل بصرہ کے ایک شیخ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' اور اس شیخ کے حوالے سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5717 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوفًا قَالَ لَو اَن امْرَاَة مِن نِسَاء اَهْلِ الْجنَّة بصقت فِي سَبْعَة ابحر لكَانَتْ تِلْكَ الأبحر احلى من الْعَسَل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''موقوف'' روایت منقول ہے' وہ فرماتے ہیں:

''جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت' اگر سات سمندروں میں لعاب ڈال دے' تو وہ سب سمندر میٹھے ہو جائیں''۔

5718 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ كَعْب يَوْمًا فَقَالَ لَو اَن يدا من الْحور من السَّمَاء بياضها وخواتيمها دليت لَاَضَاءَتْ لَهَا الْاَرْض كَمَا تضيء الشَّمْس لاَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا قلت يَدهَا فَكيف بِالْوَجْهِ بياضه وَحسنه وجماله وتاجه وياقوته ولؤلؤه وزبرجده

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَفِي اِسْنَاده عبيد الله بن زحر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ کعب (احبار) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے بتایا: اگر آسمان سے کسی حور کا ہاتھ' اس کی خوبصورتی اور انگوٹھیوں سمیت لٹکایا جائے' تو اس کے ذریعے پوری زمین روشن ہو جائے جس طرح سورج اہل دنیا کو روشنی فراہم کرتا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات اس کے ہاتھ کے بارے میں کی ہے' تو اس کے چہرے' اس کی خوبصورتی' اس کے حسن و جمال' اس کے تاج' اس کے یاقوت' اس کے موتیوں' اور اس کے زبرجد کا کیا عالم ہوگا؟''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں عبیداللہ بن زحر نامی راوی ہے۔

5719 - وَرُوِيَ عَن عِكْرِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور الْعين لأَكْثَر عددا مِنْكُن يَدْعُونَ لاَزْوَاجهِنَّ يقلن اللّٰهُمَّ أعنه على دينك بعزتك وَاَقْبل بِقَلْبِه على طَاعَتك وبلغه اِلَيْنَا بقربك يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ - رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مُرْسلا

عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''حور عین' تم خواتین سے تعداد میں زیادہ ہوں گی' وہ اپنے شوہروں کے لئے یہ دعا کرتی ہیں:

''اے اللہ! تو اپنے غلبے کے ذریعے' اپنے دین کے بارے میں اس شخص کی مدد فرما' اور اس شخص کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ کر دے' اور اپنے قرب کے ہمراہ' اسے ہم تک پہنچا دے' اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5720 - وَرُوِيَ عَن ام سَلمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

أَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حور عين (الْوَاقِعَة) قَالَ حور بيض عين ضخام شفر الْحَوْرَاء بِمَنْزِلَة جناح النسر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كانهن الْيَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن) قَالَ صفاؤهن كصفاء الدّرّ الَّذِيْ فِي الاصداف الَّذِيْ لا تمسه الْاَيْدِي قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِنَّ خيرات حسان (الرَّحْمٰن) قَالَ خيرات الْاَخْلَاق حسان الْوُجُوْه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كانهن بيض مَكْنُوْن (الصافات) قَالَ رقتهن كرقة الْجلد الَّذِيْ فِيْ دَاخل الْبَيْضَة مِمَّا يَلِي القشر

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عربا اَتْرَابًا (الْوَاقِعَة) قَالَ هن اللواتي قبضن فِيْ دَار الدُّنْيَا عَجَائِز رمصا شُمْطًا خلقهنّ اللّٰه بعد الكبر فجعلهن عذراى عربا مُتَعَشِّقَات مُتَحَبِّبَات اَتْرَابًا على مِيْلَاد وَاحِد قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انساء الدُّنْيَا افضل ام الْحور الْعين قَالَ نساء الدُّنْيَا افضل من الْحور الْعين كفضل الظهارة على البطانة قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِمَ ذَاك قَالَ بصلاتهن وصيامهن وعبادتهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ البس اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وجوههن النُّور واجسادهن الْحَرِيْر بيض الألوان خضر الثِّيَاب صفر الْحلِيّ مجامرهن الدّرّ وامشاطهن الذَّهَب يقلن اَلَا نَحْنُ الخالدات فَلَا نموت اَبَدًا اَلَا نَحْنُ الناعمات فَلَا نباس اَبَدًا اَلَا وَنَحْنُ المقيمات فَلَا نظعن اَبَدًا اَلَا وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط اَبَدًا طُوْبٰى لمن كُنَّا لَهٗ وَكَانَ لنا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة منا تتزوّج الزَّوْجَيْنِ وَالثَّلَاثَة وَالْاَرْبَعَة فِي الدُّنْيَا ثُمَّ تَمُوْت فتدخل الْجَنَّة ويدخلون مَعَهَا من يكون زَوجهَا مِنْهُم قَالَ يَا ام سَلَمَة اِنَّهَا تخير فتختار اَحْسَنهم خلقا فَتَقُوْلُ اى رب اِن هٰذَا كَانَ اَحْسَنهم معى خلقا فِيْ دَار الدُّنْيَا فزوجنيه يَا ام سَلَمَة ذهب حسن الْخلق بِخَيْر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَهٰذَا لَفظه

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے: ''حورعین''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گوری چٹی حوریں ہوں گی' بڑی بڑی آنکھوں والی ہونگی اور حور کی پلکیں' باز کے پر جتنی ہونگی میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں مجھے بتائیے:

''یاقوت اور مرجان ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نفاست' اس موتی کی مانند ہوگی' جو صدف میں ہوتا ہے' جسے ہاتھ نہ لگا ہو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے:

''اُن میں خوب سیرت اور خوبصورت چہروں والی خواتین ہوں گی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے اخلاق بہتر ہوں گے' اور چہرے خوبصورت ہوں گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے:

''گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنی باریک ہوں گی' جس طرح وہ جلد باریک ہوتی ہے' جو انڈے کے اندر ہوتی ہے' اور چھلکے کے

ساتھ ہوتی ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے: ''وہ محبت کرنے والی اور ایک ہی عمر کی ہونگی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ خواتین ہیں' جن کا دنیا میں انتقال بڑھاپے کے عالم میں ہوا ہوگا' جبکہ وہ ایسی ہوں گی' کہ ان کی آنکھوں میں میل ہوگا اور بال کھچڑی ہونگے اور پھر ان کے بڑھاپے کے بعد' اللہ تعالیٰ انہیں یوں بنادے گا کہ انہیں کنواری اور دلکش' دلربا بنادے گا' ان سب کی عمریں ایک جتنی ہونگی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا دنیا کی خواتین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ یا حورعین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی خواتین' حورعین سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں' جس طرح کی فضیلت' (لباس کے) بیرونی حصے کو اندرونی حصے پر حاصل ہوتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان خواتین کی نماز' ان کا روزہ' اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا' اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور عطا کرے گا' ان کے جسموں پر ریشمی کپڑے عطا کرے گا' جو مختلف رنگوں کے ہوں گے' زیور سبز رنگ کے ہوں گے' انگیٹھیاں موتیوں کی ہوں گی' کنگھیاں سونے کی ہوں گی' وہ کہیں گی: خبردار! ہم ہمیشہ رہیں گی ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی ہم نعمتوں والی ہیں' ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی (یا پریشانی کا شکار نہیں ہوں گی) ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی' اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جس کے لئے ہم ہوں گی' اور وہ ہمارے لئے ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں کوئی عورت' دو یا تین' یا چار شادیاں کرتی ہے' پھر وہ انتقال کر کے جنت میں چلی جاتی ہے' اور وہ افراد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں' جن کے ساتھ اُس عورت نے (دنیا میں) شادی کی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! اس عورت کو اختیار دیا جائے گا' تو وہ اس شخص کو اختیار کرے گی' جس نے اس کے ساتھ (دنیا میں) سب سے اچھا سلوک کیا ہوگا' وہ یہ کہے گی: اے میرے پروردگار! دنیا کی زندگی میں' یہ شخص میرے ساتھ سب سے اچھے طریقے سے پیش آیا تھا' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''اے ام سلمہ! اچھے اخلاق' دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے گئے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

فصل فِيْ غناء الْحور الْعين

فصل: حورعین کا غناء

5721 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَ فِی الْجَنَّة لمجتمعا للحور الْعين يرفعن بِاَصْوَات لم يسمع الْخَلَائق بِمِثْلِهَا يقلن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نباس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط طُوبٰى لمن كَانَ لنا وَكُنَّا لَهُ-رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حورعین کا جنت میں اجتماع ہوگا' وہ جنت میں بلند آواز میں گائیں گی' مخلوق نے اس جیسی آواز نہیں سنی ہوں گی' وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم ختم نہیں ہوں گی' ہم نعمتوں والی ہیں ہم غمگین نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم ناراض نہیں ہوں گی اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو ہمارے لئے ہوگا' اور ہم اس کے لئے ہوں گی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

5722 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد یدخل الْجَنَّةَ اِلَّا عِنْد رَاسه وَعند رجلَیْهِ ثِنْتَانِ من الْحور الْعین تغنیَانِ بِاَحْسَن صَوْت سَمعه الْاِنْس وَالْجِنّ وَلَیْسَ بمزامیر الشَّیْطَان وَلٰکِن بتحمید اللّٰه وتقدیسه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا' تو اس کے سرہانے' اور اس کے پاؤں کے پاس دو حورعین ہوں گی' جو سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو آواز کسی بھی جن یا انسان نے سنی ہوگی' اور اس کی گائیکی' شیطان کے مزامیر نہیں ہوں گے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان پر مشتمل ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5723 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اَزْوَاج اَهْلِ الْجنَّة لیغنین اَزْوَاجهنَّ بِاَحْسَن اصوات سَمعهَا اَحَد قطّ اِن مِمَّا یغنین بِه نَحْنُ الْخیرَات الحسان اَزْوَاج قوم کرام ینظرُوْنَ بقرة اَعْیَان وَاِن مِمَّا یغنین بِه نَحْنُ الخالدات فَلَا نمتنه نَحْنُ الْاٰمنات فَلَا نخفنه نَحْنُ المقیمات فَلَا نظعنه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والْاَوْسط ورواتهما رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت کی بیویاں' اپنے شوہروں کے لئے اُس سب سے اچھی آواز میں گائیں گی' جو کسی بھی شخص نے اچھی آواز سنی ہو وہ جو گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوں گی:

''ہم اچھے اخلاق والی' سب سے اچھے چہرے والی ہیں' اور ان لوگوں کی بیویاں ہیں' جو معزز ہیں' وہ لوگ جو آنکھوں کی ٹھنڈک کے ذریعے دیکھتے ہیں''

اور وہ حوریں جو گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوگی:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہمیں موت نہیں آئے گی' ہم محفوظ رہنے والی ہیں' خوف کا شکار نہیں ہوں گی' ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم بوڑھی نہیں ہوں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5724 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور فِی الْجنَّة یغنین یقلن نَحْنُ الْحور الحسان هدینَا لِاَزْوَاج کرام

رَوَاهُ ابن اَبِیْ الدُّنیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفظ لَهٗ وَاِسنَاده مقارب وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ عَنِ ابْنِ لانس بن مَالك لم یسمه عَنْ انس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں حوریں گائیں گی اور یہ کہیں گی: ہم خوبصورت چہرے والی حوریں ہیں جنہیں معزز شوہروں کو عطا کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان کی سند مقارب ہے اسے امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

5725 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُزَوَّج کل رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّة اَرْبَعَة آلاف بکر وَثَمَانِیَة آلاف ایم وَمِائَة حوراء فیجتمعن فِیْ کل سَبْعَة اَیَّام فیقلن بِاَصْوَات حسان لم یسمع الْخَلَائق بمثلهن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبید وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الراضیات فَلَا نسخط وَنَحْنُ المقیمات فَلَا نظعن طُوْبٰی لمن کَانَ لنا وَکُنَّا لَهٗ -رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْم فِیْ صفة الْجَنَّة

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے ہر شخص کی شادی چار ہزار کنواری اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں اور ایک سو حوروں کے ساتھ کی جائے گی وہ سب ہفتے میں ایک دفعہ اکٹھی ہوں گی اور خوبصورت آواز میں یہ پڑھیں گی مخلوق نے ان جیسی آواز نہیں سنی ہوگی (وہ یہ کہیں گی:) ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہم ختم نہیں ہوگی ہم نعمتوں والی ہیں ہم غمگین نہیں ہوں گی ہم راضی رہنے والی ہیں ہم ناراض نہیں ہوں گی ہم مقیم رہنے والی ہیں ہم بوڑھی نہیں ہوں گی اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو ہمیں ملے گا اور ہم اُسے ملیں گی''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5726 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة نَهرا طول الْجَنَّة حافتاه العذاری قیام متقابلات یغنین بِاَحْسَن أصوات یسمعها الْخَلَائق حَتّٰی مَا یرَوْنَ اَن فِی الْجَنَّة لَذَّة مثلهَا قُلْنَا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا ذَاك الْغناء قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰه التَّسْبِیح والتحمید وَالتَّقْدِیس وثناء علی الرب عَزَّ وَجَلَّ -رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جو پوری جنت سے گزرتی ہے اس کے دونوں کناروں پر کنواری خواتین کھڑی ہوئی ہوں گی ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہو کر وہ سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی جو (سب سے زیادہ خوبصورت آواز) مخلوق نے سنی ہو یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھیں گے جنت میں اُس جیسی لذت اور کسی چیز کی نہیں ہے ہم نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ کیا گائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ پروردگار کی تسبیح تحمید اور تقدیس اور ثناء پر مشتمل کلام گائیں گی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِیْ سوق الْجنّة

فصل: جنت کے بازار کا بیان

5727 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة لسوقا یاتونها کل جُمُعَة فتهب ریح الشمَال فتحثو فِیْ وجوهم وثيابهم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون اِلٰی اَهْلِيهِمْ وَقد ازدادوا حسنا وجمالا فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلوهم وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک بازار ہے جس میں لوگ ہفتے میں ایک دفعہ آئیں گے پھر ہوا آئے گی' اوران کے چہروں اور کپڑوں پر کچھ نچھاور کرے گی' تو ان لوگوں کے حسن وجمال میں اضافہ ہوجائے گا' جب وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جائیں گے' تو ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا' تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد' تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہوگیا ہے' تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد' تمہارے حسن وجمال میں بھی اضافہ ہوگیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5728 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب انه لَقِی اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ أسال اللّٰه اَن يجمع بيني وَبَيْنك فِیْ سوق الْجَنَّة قَالَ سعيد اَوْ فِيهَا سوق قَالَ نَعَمْ اَخْبرنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة اِذا دخلوها نزلُوْا فِيهَا بِفضل اَعْمَالهم فَيُؤْذن لَهُمْ فِیْ مِقْدَار يَوْم الْجُمُعَة من اَيَّام الدُّنْيَا فيزورُوْنَ اللّٰه ويبرز لَهُمْ عَرْشه ويتبدى لَهُمْ فِیْ رَوْضَة من رياض الْجَنَّة فتوضع لَهُمْ مَنَابِر من نور ومنابر من لُؤْلُؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضَّة وَيجْلس اَدْنَاهُم وَمَا فيهم دنیء على كُثْبَان الْمسك والكافور مَا يرَوْنَ اَن اَصْحَاب الكراسي أفضل مِنْهُم مَجْلِسا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تتمارُوْنَ فِیْ رُؤْيَة الشَّمْس وَالْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تتمارُوْنَ فِیْ رُؤْيَة ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يبْقى فِیْ ذٰلِكَ الْمجْلس اَحَد اِلَّا حاضره اللّٰه محاضرة حَتّٰی اِنَّهٗ لِيَقُوْلُ للرجل مِنْكُمْ الا تذكر يَا فلَان يَوْم عملت كَذَا وَكَذَا يذكرهُ بِبَعْض غدراته فِی الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رب أفلم تغْفر لی فَيَقُوْلُ بَلٰی فبسعة مغفرتی بلغت منزلتك هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ غشيتهم سَحَابَة من فَوْقهم فأمطرت عَلَيْهِمْ طيبا لم يَجدوا مثل رِيحه شَيْئا قطّ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبنَا تبَارك وَتَعَالٰی قومُوْا اِلٰی مَا اَعدَدْت لكم من الْكَرَامَة فَخذُوا مَا اشتهيتم قَالَ فنأتی سوقا قد حفت بِهِ الْمَلَائِكَة فِيْهِ مَا لم تنظر الْعُيُوْن اِلٰی مثله وَلَم تسمع الْآذَان وَلَم يخْطر على الْقُلُوْب قَالَ فَيحمل لنا مَا اشتهينا لَيْسَ يُبَاع فِيْهِ شَیْءٌ وَلَا يشترى وَفِیْ ذٰلِكَ السُّوق يلقى اَهْلِ الْجَنَّة بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيقبل الرجل ذُو الْمنزلَة المرتفعة فَيلقى من دونه وَمَا فيهم دنیء فيروعه مَا يرى عَلَيْهِ من اللبَاس فَمَا يَنْقَضِی آخر حَدِيْثه حَتّٰی يتَمَثَّل عَلَيْهِ احسن مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنه لَا يَنْبَغِی لاحد اَن يحزن فِيهَا قَالَ ثُمَّ ننصرف اِلٰی

مَنَازِلَنَا فتتلقانا اَزْوَاجنا فيقلن مرحَبًا وَّاھلا لقد جِئت وَّان بك من الجمال وَالطيب افضل مِمَّا فارقتنا عَلَيهِ فَيَقُولُ اِنَّا جالسنا اليَوْم رَبنا الْجَبَّار عَزَّ وَجَلَّ وبحقنا اَن ننقلب بِمثل مَا انقلبنا

رَوَاهُ التِرمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الحميد بن حبيب ابْن اَبِي الْعِشْرِيْنَ عَن الْاَوْزَاعِيِّ عَن حَسَّان بن عَطِيَّة عَن سَعِيدٍ وَّقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الحميد هُوَ كَاتِبُ الْاَوْزَاعِيِّ مُخْتَلفٌ فِيهِ كَمَا سَيَاْتِي وَبَقِيَّة رُوَاة الْاِسْنَاد ثِقَات وَقد رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن هِقْل بن زِيَاد كَاتِب الْاَوْزَاعِيّ اَيضًا وَّاسمه مُحَمَّد وَقِيلَ عبد الله وَهُوَ ثِقَة ثَبت احتج بِهِ مُسْلِم وَغَيره عَن الْاَوْزَاعِيّ قَالَ نبئت اَن سعيد بن الْمسيب لَقِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَذكر الحَدِيْث

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے' اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے' سعید بن مسیب نے دریافت کیا: کیا اس میں بازار بھی ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت' جب جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو اپنے اعمال کے حساب سے وہ جنت میں ٹھہریں گے' دنیا کے دنوں کے حساب سے جب جمعہ کا دن آئے گا' تو ان لوگوں کو حکم ہوگا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کو ان کے سامنے ظاہر کرے گا' اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں' اُن کے سامنے آئے گا' ان لوگوں کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' موتیوں سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' یاقوت سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' زبرجد سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' چاندی سے بنے ہوئے منبر ہوں گے' ویسے تو ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا' لیکن ان میں سے' جو سب سے کم مرتبے کا ہوگا' وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا' اور وہ یہ گمان نہیں کرے گا کہ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں' وہ نشست میں اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں' یا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تمہارے لئے' تمہارے پروردگار کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی' اس محفل میں موجود ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا' یہاں تک کہ وہ تم میں سے ایک شخص سے یہ فرمائے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے فلاں دن کیا' کیا عمل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا میں کی ہوئی کوئی کوتاہی یاد کروائے گا' تو وہ (بندہ) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میری مغفرت نہیں کر دی ہے؟ پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! اپنی مغفرت کی وسعت کی وجہ سے' میں نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے' ابھی وہ لوگ وہاں موجود ہوں گے کہ اسی دوران اوپر کی طرف سے ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا' اور ان پر خوشبو کی بارش کرے گا' ان لوگوں نے اس جیسی خوشبو کبھی محسوس نہیں کی ہوگی' پھر ہمارا پروردگار ارشاد فرمائے گا: تم لوگ اُٹھو! اور اُٹھ کر اس چیز کی طرف جاؤ' جو میں نے تمہاری عزت افزائی کے لئے تیار کی ہے' اور اس چیز کو حاصل کرو' جس کی تمہیں خواہش ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو ہم لوگ بازار میں آجائیں گے' جسے فرشتوں نے ڈھانپا ہوا ہوگا' اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ آنکھوں نے ان جیسی چیزیں نہیں دیکھی ہوں گی' کانوں نے ان کے بارے میں نہیں سنا ہوگا' اور دلوں میں ان کے بارے میں خیال نہیں آیا ہوگا' تو وہ بازار ایسا ہوگا کہ اس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جارہی ہوگی' یا خریدی نہیں

جارہی ہوگی اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے ایک شخص جو بلند مرتبے پر فائز ہوگا وہ نیچے کے مرتبے کے شخص سے ملے گا ویسے ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا اس کا لباس دوسرے کو اچھا لگے گا تو اس کے بات چیت (ختم کرنے) سے پہلے ہی اس کا لباس اُس سے زیادہ خوبصورت ہوجائے گا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا مناسب نہیں ہے پھر ہم اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس آئیں گے تو ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور وہ خوش آمدید کہیں گی اور یہ کہیں گی: آپ جب آئے ہیں تو آپ کی خوبصورتی اور خوشبو اس وقت سے زیادہ ہوگئی ہے جب آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے تو آدمی جواب دے گا: آج ہم اپنے عظیم پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے تو ہمارے لئے ضروری تھا کہ جب ہم واپس آئیں تو اس طرح (تبدیل ہوکر یا پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوکر واپس آئیں)۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین کے حوالے سے امام اوزاعی کے حوالے سے حسان بن عطیہ کے حوالے سے سعید بن میسب سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس نے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالحمید نامی راوی امام اوزاعی کے کاتب ہیں ان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ یہ بات آگے آئے گی اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ہقل بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے جو امام اوزاعی کا کاتب ہے اس کا نام محمد ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ ہے وہ بھی ثقہ اور ثبت ہے امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اس کے حوالے سے یہ امام اوزاعی سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: سعید بن میسب کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

5729 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لسوقا مَا فِیْهَا شِرَاء وَلَا بیع اِلَّا الصُّور من الرِّجَال وَالنِّسَاء فَإِذَا اشْتهی الرجل صُورَة دخل فِیْهَا

رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وتقدم فِی عقوق الْوَالِدین حَدِیْثُ جَابر عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ وَاِنَّ فِی الْجَنَّة لسوقا مَا یُبَاع فِیْهَا وَلَا یشتری لَیْسَ فِیْهَا اِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُوْرَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِیْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں بازار ہے جس میں خرید وفروخت نہیں ہوگی اس میں مردوں اور خواتین کی تصویریں بنی ہوئی ہوں گی وہ ان میں سے جس تصویر کی خواہش کریں گے ان کی وہ شکل ہوجائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس سے پہلے والدین کی نافرمانی سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:

''جنت میں بازار ہوگا جس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جائے گی اور کوئی چیز خریدی نہیں جائے گی اس میں صرف تصویریں ہوں گی جو بھی مرد یا عورت جس تصویر کو پسند کریں گے اس میں داخل ہوجائیں گے (یعنی ان کی وہ شکل ہوجائے گی)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5730 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَقُوْلُ اَهْلِ الْجَنَّة انطلقوْا اِلَى السُّوق فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلى كُثْبَان الْمسك فَاِذَا رجعُوْا اِلَى اَزْوَاجِهِمْ قَالُوْا اِنَّا لنجد لٰكِن رِيْحًا مَا كَانَت لٰكِن قَالَ فيقلن وَلَقَد رجعتم بريح مَا كَانَت لكم اِذْ خرجْتُم من عندنَا-رَوَاهُ ابن اَبِى الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت کہیں گے: تم لوگ بازار کی طرف چلو پھر وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف جائیں گے جب وہ اپنی بیویوں کی طرف واپس آئیں گے تو یہ کہیں گے: ہمیں ایسی خوشبو محسوس ہو رہی ہے جو پہلے نہیں تھی تو وہ بیویاں یہ کہیں گی: تم بھی ایسی خوشبو لے کر واپس آئے ہو جو اس وقت نہیں تھی جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5731 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة لسوقا كُثْبَان مسك يخرجُون اِلَيْهَا ويجتمعون اِلَيْهَا فيبعث اللّٰه رِيْحًا فيدخلها بُيُوتهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهلوهم اِذا رجعُوْا اِلَيْهِمْ قد ازددتم حسنا بَعدنَا فَيَقُوْلُوْنَ لأهليهم قد ازددتم اَيْضًا حسنا بَعدنَا-رَوَاهُ ابن اَبِى الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا اَيْضًا وَّالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

''جنت میں بازار ہوں گے مشک کے ٹیلے ہوں گے وہ لوگ اس کی طرف جائیں گے وہاں اکٹھے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا کو بھیجے گا جب وہ اپنے گھر واپس آئیں گے تو ان کے اہل خانہ یہ کہیں گے: تمہارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے تو وہ اپنے اہل خانہ سے کہیں گے: ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں بھی اضافہ ہو گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

فصل فِيْ تزاورهم ومراكبهم

فصل: اُن کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اُن کی سواریوں کا بیان

5732 - عَن شفي بن ماتع اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من نعيم اَهْلِ الْجَنَّة اَنهم يتزاورُوْنَ على المطايا والنجب وَاَنَّهُم يُؤْتونَ فِي الْجَنَّة بخيل مسرجة ملجمة لَا تروث وَلَا تبول فيركبونها حَتّٰى ينتهوا حَيْثُ شَاءَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيأتيهم مثل السحابة فِيهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت فَيَقُوْلُوْنَ امطري علينا فَمَا يزَال الْمَطَر عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَنْتَهِي ذٰلِكَ فَوق أمانيهم ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰه رِيْحًا غير مؤذية فتنسف كثبانا من مسك عَن اَيْمَانهم وَعَن شمائلهم فَيَاْخُذُوْنَ ذٰلِكَ الْمسك فِيْ نواصي خيولهم وَفِيْ معارفها وَفِيْ رُؤُوسهم وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُم جمة على مَا اشتهت نَفسه فَيتَعَلَّق ذٰلِكَ الْمسك فِيْ تِلْكَ الجمام وَفِي الْخَيل وَفِيْمَا سوى ذٰلِكَ من الثِّيَاب ثُمَّ يقبلُوْنَ حَتّٰى ينتهوا اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰه فَاِذَا الْمَرْاَة تنادى بعض اُولٰئِكَ يَا عبد اللّٰه اما لَكَ فِينَا حَاجَة فَيَقُوْلُ مَا اَنْت وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا زَوجتك وحبك فَيَقُوْلُ مَا كنت علمت بمكانك فَتَقُوْلُ الْمَرْاَة اَوَ مَا تعلم اَن اللّٰه تَعَالٰى قَالَ فَلَا تعلم نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(السخدة) فيقول بلى وربى فلعله يشغل عنها بعد ذلك الموقف اربعين خريفا لا يلتفت ولا يعود وما يشغله عنها الا ما هو فيه من النعيم والكرامة - رواه ابن ابى الدنيا من رواية اسماعيل بن عياش

قال الحافظ وشفى ذكره البخاري وابن حبان في التابعين ولا تثبت له صحبة وقال ابو نعيم مختلف فيه فقيل له صحبة كذا والله اعلم

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی نعمتوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ سواریوں اور اونٹنیوں پر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے جو جنت میں ان کے پاس لائی جائیں گی' ان کے پاس ایک گھوڑا لایا جائے گا' جس پر زین رکھی ہوئی ہوگی' اور اسے لگام ڈالی گئی ہوگی' وہ نہ لید کرے گا' اور نہ پیشاب کرے گا' وہ لوگ اس پر سوار ہوں گے' یہاں تک کہ وہاں جائیں گے' جہاں اللہ کو منظور ہوگا' پھر ان کے پاس بادل جیسی ایک چیز آئے گی' جس میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوگی' وہ کہیں گے ہم پر بارش نازل ہو! تو ان پر مسلسل بارش نازل ہوتی رہے گی' یہاں تک کہ ان کی خواہش پوری ہو جائے گی' پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجے گا' جو اذیت پہنچانے والی نہیں ہوگی' تو وہ ان کے دائیں' بائیں مشک کے ٹیلے بنادے گی' وہ اس مشک کو اپنے گھوڑوں پر ان کی ہتھیلیوں پر اور ان کے سروں پر لگائیں گے' ان میں سے ہر ایک شخص کو بھرپور حصہ ملے گا' تو وہ مشک اس کی لگام کے ساتھ اور گھوڑے میں لگ جائے گا' اور اس کے علاوہ کپڑوں پر لگے گا' پھر وہ لوگ آئیں گے' یہاں تک کہ وہاں پہنچیں گے' جو اللہ کو منظور ہوگا' تو ایک عورت ان میں سے ایک کو مخاطب کر کے یہ کہے گی: اے اللہ کے بندے! کیا تمہیں میری ضرورت نہیں ہے؟ وہ کہے گا: تم کون ہو اور کس لئے ہو؟ وہ کہے گی: میں تمہاری بیوی اور تمہاری محبوبہ ہوں' وہ کہے گا: مجھے تو تمہارے بارے میں پتہ نہیں تھا' تو وہ کہے گی: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کرتے تھے''۔

تو وہ جنتی جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار کی قسم ہے' پھر وہ چالیس سال تک اس کے ساتھ مصروف رہے گا' اس دوران وہ اِدھر اُدھر توجہ نہیں دے گا' وہ اس میں موجود نعمت اور کرامت کی طرف ہی متوجہ رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ رایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''شفی'' نامی راوی کا ذکر امام بخاری نے' اور امام ابن حبان نے ''تابعین'' میں کیا ہے' ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے' ابونعیم کہتے ہیں: ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول یہ ہے کہ وہ صحابی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5733 - وَرُوِىَ عَنْ أنسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخل اَهْلِ الْجَنَّة الْجَنَّة فيشتاق الاخوان بَعْضُهُمْ اِلى بعض فيسير سَرِيْر هٰذَا اِلى سَرِيْر هٰذَا وسرير هٰذَا اِلى سَرِيْر هٰذَا حَتّٰى يجتمعا جَمِيْعًا فيتكىء هٰذَا ويتكىء هٰذَا فَيَقُوْلُ احدهمَا لصَاحبه اتعلم مَتى غفر الله لنا فَيَقُوْلُ صَاحبه نعم يَوْم كُنَّا فِيْ مَوْضِع كَذَا وَكَذَا فدعونا الله فغفر لنا - رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور کوئی شخص کسی دوسرے سے ملاقات کا خواہش مند ہوگا' تو اس کا پلنگ اُڑ کر دوسرے کے پلنگ کی طرف چلا جائے گا' دوسرے کا پلنگ اُڑ کر اس کے پلنگ کی طرف آ جائے گا' یہاں تک کہ وہ دونوں ملیں گے' یہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا' اور وہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا' ان میں سے ایک' دوسرے سے دریافت کرے گا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کب کی تھی؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! فلاں جگہ پر' ہم فلاں' فلاں جگہ پر موجود تھے' اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کر دی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

5734 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلِ الْجَنَّة ليتزاورُوْنَ على العيس الجون عَلَيْهَا رحال الميس ويثير مناسمها غُبَار الْمسك خطام اَوْ زِمَام اَحدهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

العيس اِبل بيض فِیْ بياضها ظلمَة خُفْيَة والمناسم بالنُّوْن وَالسِّين الْمُهْملَة جمع منسم وَهُوَ بَاطِن خف الْبَعِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت سفید اونٹ پر سوار ہو کر' ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے' جن پر میس (ایک بڑا درخت جس کی لکڑی کے ذریعے پالان تیار کیا جاتا ہے) کے پالان ہوں گے' اور ان کے پیروں سے مشک کا غبار اُڑے گا' اور ان میں سے کسی ایک کی لگام' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ العیس سفید رنگ کے اونٹ کو کہتے ہیں' جس کی سفیدی میں تھوڑی سی سیاہی ملی ہوئی ہو۔

لفظ مناسم کا مطلب اونٹ کے پاؤں کا اندرونی حصہ ہے' یہ لفظ منسم کی جمع ہے۔

5735 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِیْ الْجَنَّة لشَجَرَة يخرج من اَعْلَاهَا حلل وَمِنْ اَسْفَلهَا خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وَيَاقُوْت لَا تروث وَلَا تبول لَهَا اَجْنِحَة خطوها مد الْبَصَر فيركبهَا اَهْلِ الْجَنَّة فتطير بهم حَيْثُ شَاؤوا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَل مِنْهُم دَرَجَة يَا رب بِمَا بلغ عِبَادك هٰذِهِ الْكَرَامَة كلهَا قَالَ فَيُقَال لَهُمْ كَانُوْا يصلونَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُم تنامون وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَكُنْتُم تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ وَكُنْتُم تبخلون وَكَانُوْا يُقَاتلُوْن وَكُنْتُم تجبنون - رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایسا درخت ہے' جس کے اوپری حصے سے حلے نکلیں گے' اور اس کے نیچے گھوڑا موجود ہوگا' جس کی زین سونے کی بنی ہوئی ہوگی' اور اس کی لگام میں' موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے' وہ نہ لید کرے گا' اور نہ پیشاب کرے گا' اس کے پر ہوں گے' اور اس کا ایک قدم وہاں تک جائے گا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' اہل جنت اس پر سوار ہوں گے' تو وہ انہیں لے کر اُڑ کر وہاں جائے گا' جہاں وہ جانا چاہیں گے' ان سے نیچے کے طبقے کے لوگ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تیرے یہ بندے اس مقام تک کیسے

پہنچے ہیں؟ تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ سورہے ہوتے تھے (یہ لوگ دن میں نفلی) روزہ رکھا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ کھاتے پیتے تھے' اور یہ لوگ خرچ کیا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ بخل سے کام لیتے تھے' اور یہ لوگ جنگ میں حصہ لیتے تھے' جبکہ تم لوگ بزدلی کا مظاہرہ کرتے تھے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5736 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سَاعِدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَحَبَّ الْخَيل فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة خيل فَقَالَ اِن اَدخلك اللّٰه الْجَنَّة يَا عبد الرَّحْمٰن كَانَ لَكَ فِيْهَا فرس من يَاقُوت لَهٗ جَنَاحَانِ تطير بك حَيْثُ شِئْت - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گھوڑوں کو پسند کرتا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! جب اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے گا' تو تمہیں اس میں یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے' تم اس کے ذریعے اُڑ کر جہاں جانا چاہو گے چلے جاؤ گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5737 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من خيل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه اَدخلك الْجَنَّة فَلَا تشَاء اَن تحمل فِيْهَا على فرس من ياقوتة حَمْرَاء تطير بك فِي الْجَنَّة حَيْثُ شِئْت اِلَّا كَانَ قَالَ وَسَاَلَهٗ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من اِبل قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لصَاحبه قَالَ اِن يدخلك اللّٰه الْجَنَّة يكن لَكَ فِيْهَا مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْق المَسْعُوْدِيّ عَن عَلْقَمَة عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوِهِ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أصح من حَدِيْثِ المَسْعُوْدِيّ يَعْنِي الْمُرْسل

❀ سلیمان بن بریدہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو تم اس میں ایسے گھوڑے پر سوار ہو گے' جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہو گا' وہ تمہیں جنت میں جہاں تم چاہو گے' وہاں اُڑا کر لے جائے گا' ایک اور شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے وہ بات ارشاد نہیں فرمائی جو دوسرے شخص سے کہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو جنت میں تمہیں وہ چیز ملے گی' جس کی تم خواہش کرو گے' اور جس سے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہو گی"۔

یہ روایت امام ترمذی نے مسعودی کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ اسی مفہوم کی روایت ہے' اور یہ مسعودی کی روایت سے زیادہ مستند ہے' ان کی مراد مرسل روایت ہے۔

5738 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اَيُّوب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیل اَفِی الْجَنَّةِ خیل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ اُوْتیت بفرس من یاقوتة لَهُ جَنَاحَانِ فَحملت عَلَیْهِ ثُمَّ طَار بك حَیْثُ شِئْت

رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَیَاْتِیْ حَدِیْثُ مُحَمَّد بن الْحُسَیْنِ فِی الْفَصْلِ بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں' کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت میں داخل ہوگے' تو یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا لایا جائے گا' جس کے دو پر ہوں گے' تم اس پر سوار ہوگے' اور پھر وہ تمہیں لے کر اُڑ کر وہاں لے جائے گا' جہاں تم چاہو گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' محمد بن حسین سے منقول روایت بعد والی فصل میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

فصل فِیْ زِیَارَة اَهْلِ الْجَنَّة رَبَّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی زیارت کرنا (یعنی اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونا)

5739 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا سكن اَهْلُ الْجَنَّة الْجَنَّة اَتَاهُم ملك فَیَقُوْلُ اِن اللّٰه یَاْمُرُكُمْ اَن تزوروه فیجتمعون فیامر اللّٰه تَعَالٰی دَاوُد عَلَیْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فیرفع صَوته بالتسبیح والتهلیل ثُمَّ تُوضَع مائدة الْخلد قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا مائدة الْخلد قَالَ زَاوِیَة من زوایاها اوسع مِمَّا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب فیطعمون ثُمَّ یسقون ثُمَّ یکسون فَیَقُوْلُوْنَ لم یبْق اِلَّا النّظر فِیْ وَجه رَبنَا عز وَجل فیتجلی لَهُمْ فَیَخِرُّوْنَ سجدا فَیُقَالُ لَسْتُمْ فِیْ دَار عمل اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْ دَار جَزَاء - رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْم فِیْ صفة الْجنَّة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اہل جنت کو جنت میں ٹھہرا دیا جائے گا' تو ایک فرشتہ ان کے پاس آئے گا' وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ! تو وہ لوگ اکٹھے ہوں گے' اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا' تو وہ بلند آواز میں تسبیح و تہلیل پڑھیں گے' پھر دسترخوان رکھا جائے گا' جو ہمیشگی والا ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیشگی والے دسترخوان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک کونہ اس سے زیادہ بڑا ہوگا' جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے' وہ لوگ کھائیں گے' پئیں گے' لباس پہنیں گے' پھر وہ کہیں گے: اب ہمارے پروردگار کا دیدار باقی رہ گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا' وہ سجدے میں گر جائیں گے' ان سے کہا جائے گا: تم عمل کے گھر میں نہیں ہو' تم جزاء کے گھر میں ہو''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5740 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن یزِید عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَیْفِی الیمامی قَالَ سَاَلَهُ عبد الْعَزِیز بن مَرْوَان عَنْ وَفد اَهْلِ الْجَنَّة قَالَ اِنَّهُمْ یفدون اِلَی اللّٰه سُبْحَانَهُ کل یَوْم خَمِیس فتوضع لَهُمْ اسرة کل اِنْسَان مِنْهُم اعرف بسریره مِنْك بسریرك هٰذَا الَّذِیْ اَنْت عَلَیْهِ فَاِذَا قعدوا عَلَیْهِ وَاَخذ الْقَوْم مجَالِسهمْ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اطعموا عِبَادِیْ وَخلقِی وجیرانی ووفدی فیطعمون ثُمَّ یَقُوْلُ اسقوهم قَالَ فیؤتون بآنیة من اَلْوَان شَتّٰی مختمة

5741 - وَرُوِىَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا طُوبٰى لَوْ يسخر الرَّاكِبُ الْجَوَادُ يسير فِيْ ظلها لسار فِيْهِ مائَة عَام وَرقهَا برود خضر وزهرها رياط صفر وأفنانها سندس وإستبرق وَثَمَرهَا حلل وصمغها زنجبيل وَعسل وبطحاؤها ياقوت أَحْمَر وزمرد أَخْضَر وترابها مسك وَعَنْبَر وكافور أصفر وحشيشها زعفران مونع والألنجوج يتأجّجان من غير وقود يتفجر من أَصْلهَا السلسبيل والمعين والرحيق وَأَصلهَا مجْلِس من مجَالِس أهل الْجنَّة يألفونه ومتحدث يجمعهُمْ فَبينا هم يَوْمًا فِيْ ظلها يتحدثون إِذْ جَاءَتْهُم الْمَلَائِكَة يقودون نجبا جبلت من الْيَاقُوْت ثُمَّ نفخ فِيْهَا الرّوح مزمومة بسلاسل من ذهب كَأَن وجوهها المصابيح نضارة وحسنا وبرها خز أَحْمَر ومرعزى أَبيض مختلطان لم ينظر النَّاظِرُوْنَ إِلَى مثلهَا حسنا وبهاء ذلل من غير مهابة نجب من غير رياضة عَلَيْهَا رحائل ألواحها من الدّرّ والياقوت مفضضة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان صفائحها من الذَّهَب الْأَحْمَر ملبسة بالعبقري والأرجوان فأناخوا لَهُمْ تِلْكَ النجائب ثُمَّ قَالُوْا لَهُمْ إِنَّ ربكُمْ يقرئكم السَّلَام ويستزيركم لتنظروا إِلَيْهِ وَينْظر إِلَيْكُمْ وتكلمونه ويكلمكم وتحيونه ويحييكم ويزيدكم مِنْ فَضْلِهِ وَمَنْ سعته إِنَّهُ ذُوْ رَحْمَة وَاسِعَة وَفضل عَظِيْم فيتحول كل رَجُلٍ مِّنْهُم على رَاحِلَته ثُمَّ ينطلقون صفا معتدلا لَا يفوت شَيْءٌ مِنْهُ شَيْئًا وَلَا تفوت أذن نَاقَة أذن صاحبتها وَلَا يَمُرُّوْنَ بشجرة من أَشجَار الْجنَّة إِلَّا أتحفتهم بثمرها وزحلت لَهُمْ عَن طريقهم كَرَاهِيَة أَن ينثلم صفهم أَوْ تفرق بَيْنَ الرجل ورفيقه فَلَمَّا دفعُوْا إِلَى الْجَبَّار تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَسْفر لَهُمْ عَن وَجهه الْكَرِيْم وتجلى لَهُمْ فِيْ عَظمته الْعَظِيْمَة تحيتهم فِيْهَا السَّلَام قَالُوْا رَبنَا أَنْتَ السَّلَام ومنك السَّلَام وَلَكَ حق الْجلَال وَالْإِكْرَام فَقَالَ لَهُمْ رَبهم إِنِّيْ أَنا السَّلَام ومني السَّلَام ولي حق الْجلَال وَالْإِكْرَام فمرحبا بعبادي الَّذِيْنَ حفظوا وصيتي ورعوا عهدي وخافوني بِالْغَيْبِ وَكَانُوْا مني على كل حَال مشفقين قَالُوْا أما وَعزَّتك وجلالك وعلو مَكَانك مَا قدرناك حق قدرك وَلَا أدينا إِلَيْك كل حَقك فائذن لنا بِالسُّجُوْدِ لَك فَقَالَ لَهُمْ رَبهم تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنِّيْ قد وضعت عَنْكُمْ مُؤنَة الْعِبَادَة وأبحت لكم أبدانكم فطالما أنصبتم الْأَبدَان وأعنيتم الْوُجُوْه فَالْآن أفضيتم إِلَى روحي ورحمتي وكرامتي فسلوني مَا شِئْتُمْ وتمنوا عَلَيَّ أعطكم أمانيكم فَإِنِّيْ لن أجزيكم الْيَوْم بِقدر أَعمالكُمْ وَلٰكِن بِقدر رَحْمَتي وكرامتي وطولي وَجَلَالِيْ وعلو مَكَاني وعظمة شأني فَمَا يزالون فِي الْأَمَانِيْ والمواهب والعطايا حَتّٰى إِنَّ الْمقصر مِنْهُم ليتمنى مثل جَمِيْع الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى يَوْم أفناها قَالَ رَبهم لقد قصرتم فِيْ أمانيكم ورضيتم بِدُوْنِ مَا يحق لكم فقد أوجبت لكم مَا سَأَلْتُمْ وتمنيتم وزدتكم على مَا قصرت عَنْهُ أمانيكم فانظروا إِلَى مواهب ربكُمْ الَّذِيْ وهب لكم فَإِذَا بقباب فِي الرفيع الْأَعْلٰى وغرف مَبْنِيَّة من الدّرّ والمرجان أَبْوَابهَا من ذهب وسررها من ياقوت وفرشها من سندس وإستبرق ومنابرها من نور يثور من أَبْوَابهَا وأعراضها نور كشعاع الشَّمْس مثل الْكَوْكَب الدُّرِّي فِي النَّهَار المضيء وَإِذَا قُصُوْر شامخة فِيْ أَعلَى عليين من الْيَاقُوْت يزهو نورها فلولا أَنه سخر لالتمع الْأَبْصَار فَمَا كَانَ من تِلْكَ الْقُصُوْر من الْيَاقُوْت

الْاَبْيَض فَهُوَ مفروش بالحرير الْاَبْيَض وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَحْمَر فَهُوَ مفروش بالعبقرى الْاَحْمَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَخْضَر فَهُوَ مفروش بالسندس الْاَخْضَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَصْفَر فَهُوَ مفروش بالأرجوان الْاَصْفَر مموه بالزمرد الْاَخْضَر وَالذَّهَب الْاَحْمَر وَالْفِضَّة الْبَيْضَاء قواعدها واركانها من الْيَاقُوْت وشرفها قباب اللُّؤْلُؤ وبروجها غرف المرجان فَلَمَّا انصرفوا اِلٰى مَا اَعْطَاهُم رَبُّهُمْ قربت لَهُمْ براذين من الْيَاقُوْت الْاَبْيَض منفوخ فِيْهَا الرّوح يجنبها الْوِلْدَان المخلدون وبيد كل وليد مِنْهُم حِكْمَة برذون ولجمها واعنتها من فضَّة بَيْضَاء متطوقة بالدر والياقوت وسرجها سرر موضونة مفروشة بالسندس والإستبرق فَانْطَلَقت بهم تِلْكَ البراذين تزف بهم وَتنظر رياض الْجَنَّة فَلَمَّا انْتَهوا اِلٰى مَنَازِلهم وجدوا فِيْهَا جَمِيْع مَا تطول بِهٖ رَبُّهُمْ عَلَيْهِمْ مِمَّا سَأَلُوْهُ وتمنوا وَاِذَا على بَاب كل قصر من تِلْكَ الْقُصُوْر اَربع جنان جنتان ذواتا أفنان وجنتان مدهامتان وَفِيْهِمَا عينان نضاختان وَفِيْهِمَا من كل فَاكِهَة زوجان وحور مقصورات فِي الْخيام فَلَمَّا تبوأوا مَنَازِلهمْ وَاسْتقر بهم قرارهم قَالَ لَهُمْ رَبُّهُمْ هَلْ وجدْتُم مَا وعدكُمْ ربكُم حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ رَضِينَا فارض عَنَّا قَالَ برضاى عَنْكُمْ حَلَلْتُمْ دَارِيْ وَنَظَرْتُمْ اِلٰى وَجْهِيْ وَصَافحتكم مَلَائِكَتِيْ فهنيئا هَنِيْئًا عَطاءٍ غير مجذوذ لَيْسَ فِيْهِ تنغيص وَلَا تصريد فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أذهب عَنَّا الْحزن وأحلنا دَار المقامة مِنْ فَضْلِهٖ لَا يمسنا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يمسنا فِيْهَا لغوب اِن رَبنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ نُعَيْمٍ هٰكَذَا معضلا وَرَفعه مُنكر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الرياط بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت جمع ريطة وَهِي كل ملاءة تكون نسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقين وَقِيْلَ ثوب لين رَقِيق حَكَاهُ ابْن السّكيت وَالظَّاهِر انه المُرَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث

والألنجوج بِفَتْح الْهمزَة وَاللَّام وَاِسْكَان النُّوْن وجيمين الْاُوْلٰى مَضْمُوْمَة هِيَ عود البخور

تتأججان تتلهبان وَزنه وَمَعْنَاهُ

زحلت بزاى وحاء مُهْملَة مفتوحتين مَعْنَاهُ تنحت لَهُمْ عَن الطَّرِيْق

انصبتم اَى أتعبتم وَالنّصب التَّعَب

واعنيتم هُوَ من قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ (طه) اَى خضعت وذلت

وَالْحكمَة بِفَتْح الْحَاء وَالْكَاف هِيَ مَا تقاد بِهِ الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوه

المجذوذ بجيم وذالين معجمتين هُوَ الْمَقْطُوْع

والتصريد التقليل كَاَنَّهُ قَالَ عَطاءٍ لَيْسَ بمقطوع وَلَا منغص وَلَا متملل

❀❀ امام محمد بن علی بن حسین (یعنی حضرت امام زین العابدین) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک درخت ہے' جس کا نام طوبیٰ ہے' اگر تیز رفتار سوار' اس کے سائے میں چلتا رہے' تو وہ ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے گا' اس کے پتے سبز رنگ کے ہیں' اس کی ٹہنیاں سندس اور استبرق کی ہیں' اور اس کا پھل حلے ہیں' اس کا گوند زنجبیل اور شہد ہیں اس کی زمین سرخ یاقوت اور سبز زمرد کی ہے' اس کی مٹی مشک عنبر اور کافور کی ہے' اس کی گھاس زعفران کی

ہے اس کی انگیٹھی کی لکڑی جلے بغیر بھڑ کے گی اس میں سے سلسبیل معین اور رحیق پھوٹیں گی اس کی بنیاد اہل جنت کی بیٹھک ہوگی جہاں وہ بیٹھیں گے ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہو کر بات چیت کریں گے ایک مرتبہ وہ اس کے سائے میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے ہوں گے اسی دوران فرشتے ان کے پاس آئیں گے وہ اونٹنیاں لے کر آئیں گے جو یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی اور پھر ان میں روح کو پھونک دیا گیا ہوگا ان میں سونے کی زنجیریں لگی ہوئی ہوں گی ان کے چہرے چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے چراغوں کی مانند ہوں گے ان کا پالان سرخ ریشم کا ہوگا اور مرعزی سفید ہوگا وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں گے دیکھنے والوں نے اس طرح کی کوئی خوبصورت چیز نہیں دیکھی ہوگی وہ فرمانبردار ہونگی جو کسی خوف یا ریاضت کے بغیر (یعنی فطری طور پر ہی وہ ایسی ہونگی) ان پر جو پالان ہوں گے ان کی تختیاں یاقوت اور قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی ہوں گی ان پر موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے ان کے اوپر سرخ سونا لگا ہوا ہوگا جس پر عبقری چادر ہوگی وہ فرشتے ان اونٹنیوں کو ان لوگوں کے لئے بٹھائیں گے اور پھر ان سے یہ کہیں گے: تمہارے پروردگار نے تمہیں سلام کہا ہے اور تمہیں حاضری کے لئے بلایا ہے تا کہ تم اس کی زیارت کرو وہ تمہیں دیکھے تم اس کے ساتھ بات چیت کرو وہ تمہارے ساتھ بات چیت کرے تم اسے سلام کرو وہ تم پر سلام بھیجے وہ اپنے فضل اور اپنی گنجائش سے تمہیں مزید عطا کرے کیونکہ وہ وسیع رحمت اور عظیم فضل والا ہے تو ان میں سے ہر ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہوگا اور پھر وہ لوگ ایک سیدھی صف کی شکل میں روانہ ہوں گے ان میں سے کوئی بھی شخص پیچھے نہیں ہوگا بلکہ کسی اونٹنی کا کان بھی کسی دوسری اونٹنی سے پیچھے نہیں ہوگا وہ لوگ جنت کے درختوں میں سے جس بھی درخت کے پاس سے گزریں گے تو وہ اپنا پھل انہیں تحفے کے طور پر دے گا اور ان کے راستے سے ہٹ جائے گا مبادا کہیں اُن کی صف خراب نہ ہو یا کسی شخص اور اس کے ساتھی کے درمیان کوئی فرق نہ آئے جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنے چہرے کو روشن کرے گا اور ان کے سامنے اپنی تجلی کرے گا وہاں اُن کا کلام ''السلام'' ہوگا وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ''السلام'' ہے سلامتی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے جلال اور اکرام کا حق تیرے لئے ہے تو پروردگار اُن سے فرمائے گا: میں ''السلام ہوں'' سلامتی میری طرف سے ہوتی ہے جلال اور اکرام کا حق میرے لئے ہے میرے اِن بندوں کو خوش آمدید ہے جنہوں نے میرے حکم کی حفاظت کی میرے عہد کیا خیال رکھا اور غیب میں مجھ سے ڈرتے رہے وہ ہر حال میں مجھ سے ڈرتے رہے تو وہ لوگ کہیں گے: تیری عزت اور تیرے جلال اور تیرے بلند مرتبے کی قسم ہے ہم نے تجھے اس طرح نہیں پہچانا جو تیری معرفت کا حق تھا اور ہم نے تیرا حق مکمل طور پر ادا نہیں کیا تو ہمیں اجازت دے کہ ہم تیرے سامنے سجدہ کریں تو پروردگار اُن سے فرمائے گا: میں نے عبادت کی مشقت تمہیں معاف کر دی ہے اور تمہارے جسموں کو مباح کر دیا ہے تم نے بڑے عرصے تک اپنے جسموں کو مشقت کا شکار کیا اور فرمانبردار رہے آج تم لوگ میری طرف سے ملنے والی راحت اور میری رحمت اور میری بزرگی کی طرف آ گئے ہو اب تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو اور میرے سامنے جو چاہو وہ آرزو کرو میں تمہاری آرزوؤں کے مطابق تمہیں عطا کروں گا کیونکہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے جزاء نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت اپنی کرامت اپنے غلبے اپنے جلال اپنی شان اپنی عظمت کے حوالے سے تمہیں جزاء دوں گا تو وہ لوگ مسلسل آرزوئیں کریں گے چیزیں مانگیں گے عطایا مانگیں گے یہاں تک کہ جس شخص کی آرزو اُن میں سے سب سے کم ہوگی وہ بھی اس چیز کی آرزو کرے گا جو پوری دنیا جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا اس وقت سے لے کر جس دن اسے ختم کیا تھا اس وقت تک جو کچھ بھی تھا وہ اُس سب کی آرزو کرے گا تو ان کا پروردگار فرمائے گا: تمہاری

آرزوئیں کم ہیں اور جتنا تمہیں ملنا ہے تم اس سے کم پر راضی ہو گئے ہو تم نے جو کچھ مانگا اور جو آرزوئیں کیں وہ میں نے تمہارے لئے واجب کردیں اور جن چیزوں کے حوالے سے تمہاری آرزوئیں کم رہ گئیں وہ میں نے تمہیں مزید عطا کر دیا' تو تم اپنے پروردگار کی مزید عطاؤں کی طرف دیکھو جو اس نے تمہارے لئے کی ہیں' تو وہاں خیمے ہوں گے اور بالا خانے ہوں گے جو موتیوں اور مرجان سے بنے ہوئے ہوں گے' ان کے دروازے سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' ان کے پلنگ سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' ان کے بچھونے سندس اور استبرق کے ہوں گے' ان کے منبر نور کے ہوں گے' جو دروازوں کے پاس ہوں گے' اور ان کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی' جس طرح دن کے وقت' جب روشنی ہو' تو چمک دار ستارہ ہوتا ہے' وہاں محلات ہوں گے جو اعلیٰ علیین میں موجود ہوں گے' وہ یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن کا نور چمکتا ہوگا' اگر اس (نور) کو مسخر نہ کیا گیا ہوتا' تو وہ بینائی کو اچک لیتا' ان محلات میں' جو سفید یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے' ان میں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا' ان میں سے جو سرخ یاقوت کے بنے ہوئے محلات ہوں گے' ان میں سرخ عبقری بچھا ہوا ہوگا' ان محلات میں سے' جو سبز یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے' ان میں سبز سندس بچھی ہوئی ہوگی' ان محلات میں سے جو زرد یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے' ان میں زرد دار جوان بچھی ہوئی ہوگی' جس میں سبز زمرد ملا ہوا ہوگا' اور سرخ سونا اور سفید چاندی ہوگی' اس کی بنیادیں اور اس کے ارکان یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے' اس پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے ہوں گے' اس کے برج مرجان سے بنے ہوئے بالا خانے ہوں گے' ان کے پروردگار نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہوگا' اس کے بعد جب وہ لوگ واپس جانے لگیں گے' تو ان کے سامنے سفید یاقوت کے بنے ہوئے خچر لائے جائیں گے' جن میں روح پھونکی گئی ہوگی' اور ان کے پہلو میں ملازمین چلیں گے' ان میں سے ہر ایک کے ملازم کے ہاتھ میں اس خچر کی لگام ہوگی' جو سفید چاندی سے بنی ہوئی ہوگی' جس میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے' اس کی زین عمدہ ہوگی جس پر سندس اور استبرق بچھا ہوا ہوگا' وہ خچر ان کو لے کے جائیں گے' وہ لوگ جنت کے باغات میں سے گزریں گے' یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر میں پہنچیں گے' تو وہ یہ پائیں گے کہ ان کے پروردگار نے انہیں' جو کچھ عطا کیا ہے' جو انہوں نے مانگا تھا اور جو انہوں نے آرزو کی تھی' وہ سب ان محلات کے ہر دروازے پر موجود ہوگا' چار جنتیں ہیں' جن میں سے دو جنتیں گھنی شاخوں والی ہیں اور دو سیاہی مائل گہرے سبز رنگ کی ہونگی' ان میں بہتے ہوئے چشمے' ان میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہوں گے' اور حوریں ہوں گی' جو خیموں میں موجود ہوں گی جب وہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ جائیں گے' اور اپنی رہائش گاہ میں آ جائیں گے' تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرے گا: تمہارے پروردگار نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا؟ کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! ہم راضی ہو گئے ہیں' تو بھی ہم سے راضی ہو جا! تو پروردگار فرمائے گا: تم سے اپنی رضامندی کی وجہ سے ہی' میں نے اپنی یہ جگہ تمہارے لئے حلال قرار دی ہے' اور تم نے میرا دیدار کیا ہے' اور میرے فرشتوں نے تمہارے ساتھ مصافحہ کیا ہے' تو تمہیں ایسی عطاء کی مبارکباد ہو' جو الگ نہیں ہوگی' اس میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا' اس وقت وہ لوگ یہ کہیں گے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہم سے ہر غم کو دور کر دیا' اور دار المقامہ کو ہمارے لئے اپنے فضل کے تحت حلال کر دیا' جس میں ہمیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی' اور کوئی شور و غوغا نہیں ہوگا' بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور شکر کو قبول کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور ابونعیم نے اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کا مرفوع ہونا منکر ہے' باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔

لفظ ریاط یہ لفظ ریطہ کی جمع ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ایک ہی طریقے سے بنی گئی ہو اس میں دو چیزیں نہ ہوں ایک قول کے مطابق اس سے مراد نرم اور باریک کپڑا ہے یہ بات ابن سکیت نے بیان کی ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس حدیث سے یہی مراد ہے۔

لفظ الالنجوج اس سے مراد بخور میں جلائی جانے والی لکڑی ہے۔

لفظ تتاججان یہ لفظ اور معنی کے اعتبار سے لفظ تتلھبان (یعنی اس میں سے آگ کا الاؤ نکلنا) کے مطابق ہے۔

لفظ حلت اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راستے سے ہٹ جائیں گے۔

لفظ انصبتم یعنی تم پریشانی کا شکار ہوئے لفظ نصب کا مطلب مشقت ہے۔

لفظ اعنیتم اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مراد ہے: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ یعنی اس کے لئے جھکے ہوئے ہوں گے۔

لفظ حمہ اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے جانور کو لے کر چلا جاتا ہے جیسے لگام وغیرہ۔

لفظ المجذوذ اس سے مراد کاٹی ہوئی چیز ہے۔

لفظ تصرید کا مطلب تھوڑا ہونا ہے گویا کہ وہ ایک ایسی عطاء ہے جو منقطع نہیں ہوگی ختم نہیں ہوگی اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

5742 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يمنون اِنَّمَا نعيمهم الَّذِيْ هم فِيْهِ مسك يتحدر من جُلُوْدِهِمْ كالجمان وَعَلٰى اَبْوَابهم كُثْبَان من مسك يزورُوْنَ اللّٰه جلّ وَعلا فِي الْجُمُعَة مرّتَيْنِ فَيَجْلِسُوْنَ على كراسي من ذهب مكللة بِاللُّؤْلُؤِ والياقوت والزبرجد ينظرُوْنَ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَينظر اِلَيْهِمْ فَاِذَا قَامُوا انْقَلب أحدهم اِلَى الغرفة من غرفَة لَهَا سَبْعُوْنَ بَابا مكللة بالياقوت والزبرجد-رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت نہ پاخانہ کریں گے نہ بلغم نکالیں گے نہ منی خارج کریں گے وہ جن نعمتوں میں ہوں گے (یعنی جو کچھ کھائیں پئیں گے) وہ موتیوں کی مانند مشک کی خوشبو والا (پسینے کی شکل میں) ہو کر ان کی جلد سے نکل جائے گا ان کے دروازوں پر مشک سے بنے ہوئے ٹیلے ہوں گے اور وہ ہفتے میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے وہ سونے کی بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھیں گے جو موتیوں یاقوت اور زبرجد سے آراستہ کی گئی ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا جب وہ وہاں سے اٹھیں گے اور کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے گا تو ایک بالاخانے سے دوسرے بالاخانہ تک کے درمیان میں ستر دروازے ہوں گے جو سب یاقوت اور زبرجد سے آراستہ ہوں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِیْ نظر اَهْلِ الْجنة اِلٰی رَبّهِمْ تبارَكَ وَتعَالٰی

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا

5743 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَاسا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرٰی رَبنَا یَوْم الْقِیَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَة الْقَمَر لَیْلَةَ الْبَدْر قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تضَارُوْنَ فِی الشَّمْس لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذَا...... فَذكر الْحَدِیْثَ بِطُوْله - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں' تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے (یعنی اپنے پروردگار کو اسی طرح کسی رکاوٹ کے بغیر) دیکھو گے"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5744 - وَعَنْ صُهَیْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخل اَهْلِ الْجَنَّة الْجَنَّة یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ الم تبیض وُجُوْهنَا الم تُدْخِلنَا الْجَنَّة وتنجنا مِنَ النَّار قَالَ فَیكْشف الْحجاب فَمَا اُعْطُوْا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ من النّظر اِلٰی رَبّهِمْ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰیَة لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَة (یونس) - رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کوئی چیز چاہتے ہو جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں کر دی؟ تو اللہ تعالیٰ حجاب ہٹائے گا' تو انہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہوگا' اس میں کوئی بھی چیز اُن کے نزدیک اپنے پروردگار کے دیدار سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی' پھر انہوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی:

"جنہوں نے اچھائی کی ان کے لئے اچھائی ہوگی' اور مزید ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5745 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة خیمة من لؤلؤة مجوفة عرضهَا سِتُّوْنَ مِیلًا فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ مِنهَا اَهْل مَا یرَوْنَ الْآخرین یطوف عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِن وجنتان من فضَّة آنیتهما وَمَا فِیْهِمَا وجنتان من ذهب آنیتهما وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْم وَبَیْنَ اَن یَنْظُرُوا اِلٰی رَبّهِمْ اِلَّا رِدَاءِ الْكِبْرِیَاء عَلٰی وَجهه فِیْ جنَّات عدن - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ہوگا' جو سولہ میل چوڑا ہوگا' اس کے ہر گوشے میں' اس کے اہل خانہ ہوں گے' جنہیں یہ (دوسرے گوشے میں موجود اہل خانہ) نہیں دیکھ سکیں گے' مومن ان سب کے پاس جائے گا' اور دو باغ ہوں گے' جو چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے' ان کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز چاندی کی ہوگی' اور دو باغ سونے کے ہوں گے' جن کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے کی ہوگی' ان لوگوں اور ان کے پروردگار کے دیدار کے درمیان' صرف کبریائی کی چادر ہوگی' جو پروردگار کی ذات پر جنت عدن میں ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

5746 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بن عبد الله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلِ الْجَنَّةِ فِیْ مَجْلِس لَهُمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور علی بَابِ الْجَنَّةِ فرفعُوْا رؤوسهم فَاِذَا الرب تبَارَكَ وَتَعَالٰی قد اشرف عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَهْلِ الْجَنَّة سلونی فَقَالُوْا نَسْاَلك الرِّضَا عَنَّا قَالَ رضائی أحلكم دَاری وانالكم كَرَامَتِیْ وَهٰذَا اوانها فسلونی قَالُوْا نَسْاَلك الزِّيَادَة قَالَ فيؤتون بنجائب من ياقوت اَحْمَر أزمتها من زمرد اَخْضَر وَيَاقُوت اَحْمَر فيحملون عَلَيْهَا تضع حوافرها عِنْد مُنْتَهى طرفيها فيأمر الله عَزَّ وَجَلَّ بأشجار عَلَيْهَا الثِّمَار فتجیء جوَار من الْحور الْعين وَهن يقلن نَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الخالدات فَلَا نموت ازواج قوم مُؤْمِنين كرام وَيَاْمُر الله عَزَّ وَجَلَّ بكثبان من مسك اَبيض أذفر فينثر عَلَيْهِم رِيحًا يُقَال لَهَا المثيرة حَتّٰی تَنْتَهِی بهم اِلٰی جنَّة عدن وَهِی قَصَبَة الْجَنَّة فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة يَا رَبنَا قد جَاءَ الْقَوْم فَيَقُوْلُ مرْحَبًا بالصادقين مرْحَبًا بالطائعين

قَالَ فَيكْشف لَهُمُ الْحجاب فَيَنْظُرُوْنَ اِلَى الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فيتمتعون بِنور الرَّحْمٰن حَتّٰى لَا ينظر بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارجعوهم اِلَى الْقُصُوْر بالتحف فيرجعون وَقد اَبْصر بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْله نزلا من غَفُوْر رَحِيْم (فصلت)

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد مضى فِیْ هٰذَا الْكتاب يَعْنِیْ فِیْ كتاب الْبَعْث وَفِیْ كتاب الرُّؤْيَة مَا يُؤَكد مَا رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْخَبَر ......انْتهى

وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن اَبِی الدُّنْيَا مُخْتَصر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلِ الْجَنَّة فِیْ نعيمهم اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور فَرفعُوْا رؤوسهم فَاِذَا الرب جلّ جَلَاله قد أشرف عَلَيْهِمْ من فَوْقهم فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا اَهْلِ الْجَنَّة وَهُوَ قَوْله عَزَّ وَجَلَّ سَلام قولا من رب رَحِيْم (یٰس) فَلَا يلتفتون اِلٰى شَیْءٍ مِمَّا هم فِيْهِ من النَّعيم مَا داموا ينظرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يحتجب عَنْهُم وَتبقى فيهم بركته ونوره-هٰذَا لفظ ابْن مَاجَه وَالْآخر بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت بیٹھے ہوئے ہوں گے' اسی دوران ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا' وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار

نے ان کی طرف جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم مجھ سے مانگو' تو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے تیری رضا مانگتے ہیں تو پروردگار فرمائے گا: میری رضا کی وجہ سے ہی میں نے اپنے گھر کو (یعنی جنت کو) تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے' اور تمہیں یہ کرامت عطا کی ہے' تم مجھ سے کچھ مانگو' وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے ''مزید'' مانگتے ہیں' تو ان کے پاس سرخ یاقوت سے بنی ہوئی اونٹنیاں لائی جائیں گی' جن کی لگام میں سبز زمرد اور سرخ یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ ان پر سوار ہوں گے' ان کا ایک قدم وہاں تک جاتا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان درختوں کو حکم دے گا جن پر پھل ہوں گے' تو وہ حورعین کے ساتھ آئیں گے' وہ حوریں یہ کہیں گی: ہم نعمتوں والی ہیں' ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی' اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم کبھی نہیں مریں گی' ہم معزز مومنین کی بیویاں ہیں' اللہ تعالیٰ سفید اذفر مشک کے ٹیلوں کو حکم دے گا' وہ ان پر خوشبو نچھاور کریں گے' اسے مثیرہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر جنت عدن میں آئیں گی' جو جنت کا سرا ہے' تو فرشتے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ آگئے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: سچے لوگوں کو خوش آمدید ہے! فرمانبردار لوگوں کو خوش آمدید ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے سے حجاب ہٹائے گا' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے' اور رحمٰن کے نور سے فیض یاب ہوں گے' وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے' یہاں تک کہ پروردگار فرمائے گا: تم لوگ تحفے لے کر اپنے محلات کی طرف واپس چلے جاؤ' تو وہ لوگ واپس جائیں گے' اس وقت وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''مغفرت کرنے والے' رحم کرنے والے پروردگار کی مہمان نوازی''

یہ روایت امام ابونعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے کتاب میں یعنی کتاب ''البعث'' میں اور کتاب ''الرؤیا'' میں ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو اس روایت کی تائید کرتی ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت' اپنی نعمتوں میں ہوں گے' اسی دوران ان کے سامنے ایک نور آئے گا' وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار نے اوپر کی طرف سے ان کی طرف جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے سلام کہا جائے گا''۔

تو وہ لوگ' جن نعمتوں میں ہوں گے' ان میں سے کسی چیز کی طرف بھی توجہ نہیں کریں گے' جب تک وہ اپنے پروردگار کو دیکھتے رہیں گے' یہاں تک کہ جب پروردگار ان سے حجاب کرلے گا' تو بھی اس کی برکت اور اس کا نور ان لوگوں کے درمیان باقی رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5747 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام وَفِيْ يَده مرْآة بَيْضَاء فِيْهَا نُكْتَة سَوْدَاءِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضها عَلَيْك رَبك لتَكُوْنَ لَكَ عيدا ولقومك من بعْدك تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتَكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارى من بعْدك قَالَ مَا لنا فِيْهَا قَالَ

فیشربون منها ثم یقول عبادی وخلقی وجیرانی ووفدی قد طعموا وشربوا فکھوھم فتجیء ثمرات شجر مدلی فیاکلون منها ما شاؤوا ثم یقول عبادی وخلقی وجیرانی ووفدی قد طعموا وشربوا وفکھوا اکسوھم فتجیء ثمرات شجر اخضر واصفر واحمر وکل لون لم تنبت الا الحلل فینشر علیهم حللا وقمصا ثم یقول عبادی وجیرانی ووفدی قد طعموا وشربوا وفکھوا وکسوا طیبوھم فیتناثر علیهم المسک مثل رذاذ المطر ثم یقول عبادی وخلقی وجیرانی ووفدی قد طعموا وشربوا وفکھوا وطیبوا لاتجلین علیهم حتی ینظروا الی فاذا تجلی لهم فنظروا الیه نضرت وجوههم ثم یقال ارجعوا الی منازلکم فتقول لهم ازواجهم خرجتم من عندنا علی صورة ورجعتم علی غیرها فیقولون ذلک ان الله جل ثناؤه تجلی لنا فنظرنا الیه فنضرت وجوهنا- رواه ابن ابی الدنیا موقوفا

❀ عبدالرحمٰن بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے سیفی یمامی سے یہ بات نقل کی ہے: عبدالعزیز بن مروان نے ان سے اہل جنت کے وفد کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ وفد کی شکل میں ہر جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے' تو ان کے لئے پلنگ رکھے جائیں گے' اور ان میں سے ہر ایک شخص اپنے پلنگ سے' اس سے زیادہ واقف ہوگا' جتنا تم اپنے اِس پلنگ سے واقف ہو' جس پر تم اس وقت موجود ہو' جب وہ لوگ ان پر بیٹھ جائیں گے' اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں کو کھلاؤ! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں پلاؤ' تو ان کے لئے مختلف قسم کے برتن لائیں جائیں گے' جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی' جن میں پئیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں نے کھا پی لیا ہے' اب انہیں پھل کھلاؤ' تو پھل آئیں گے' جو ایک ایسے درخت کے ہوں گے' جس نے شاخیں لٹکائی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ اس میں سے جو چاہیں گے کھائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے وفد نے کھا پی لیا ہے' اور پھل بھی کھا لیے ہیں' تم انہیں لباس پہناؤ! تو مختلف قسم کے درخت آئیں گے' جن پر مختلف قسم کے حلے لگے ہوئے ہوں گے' کوئی سبز رنگ کا ہوگا' کوئی زرد رنگ کا ہوگا' کوئی سرخ رنگ کا ہوگا' ان درختوں پر صرف حلے ہوں گے' وہ اپنے حلے ان لوگوں پر پھیلائیں گے' اور قمیصیں پھیلائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے' پی بھی لیا ہے' پھل بھی کھا لئے ہیں' لباس بھی پہن لیا ہے' انہیں خوشبو لگاؤ! تو اُن پر مشک نچھاور کیا جائے گا' جس طرح بارش ہوتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے' اور پی بھی لیا ہے' پھل بھی کھا لیے ہیں' خوشبو بھی لگالی ہے' اب میں ان کے سامنے تجلی کروں گا' تا کہ وہ میرا دیدار کریں' جب اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا' اور وہ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے' تو ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے' پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا: تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ! تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے' اس وقت تمہاری شکل وصورت مختلف تھی' اور جب تم واپس آئے ہو تو وہ تبدیل ہو چکی ہے (یعنی زیادہ روشن اور زیادہ نورانی ہو چکی ہے) تو وہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی' ہم نے اس کا دیدار کیا تھا' جس کی وجہ سے ہمارے چہرے روشن ہو گئے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فِيهَا خير لك فِيهَا ساعة من دعا ربه فِيهَا بخير هُوَ لَهُ قسم إِلَّا اعطاهُ إِيَّاهُ اَوْ لَيْسَ لَهُ بقسم إِلَّا ادخر لَهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ اَوْ تعوذ فِيهَا من شر هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوب إِلَّا اَعَاذَهُ اَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ مَكْتُوب إِلَّا اَعَاذَهُ من اعظم مِنْهُ قلت مَا هٰذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءِ فِيهَا قَالَ هٰذِهِ السَّاعَة تقوم يَوْم الْجُمُعَة وَهُوَ سيد الْاَيَّام عندنا وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْمَزِيد قَالَ قُلْتُ لم تدعُونَهُ يَوْم الْمَزِيد قَالَ إِن رَبك عَزَّ وَجَلَّ اتخذ فِي الْجَنَّة وَاديا افيح من مسك أَبيض فَإِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة نزل تَبَارَكَ وَتَعَالَى من عليين على كرسيه ثُمَّ حف الْكُرْسِيّ بمنابر من نور وَجَاءَ النَّبِيُّونَ حَتَّى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ حف المنابر بكراسي من ذهب ثُمَّ جَاءَ الصديقون وَالشُّهَدَاءِ حَتَّى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِيءُ اَهْلِ الْجَنَّة حَتَّى يجلسوا على الْكَثِيب فيتجلى لَهُمْ رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى ينظُرُوا إِلَى وَجهه وَهُوَ يَقُولُ انا الَّذِي صدقتكم وعدي وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمتي هٰذَا مَحل كَرَامَتِي فسلوني فيسالونه الرِّضَا فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رضائي احلكم دَارِي وانالكم كَرَامَتِي فسلوني فيسالونه حَتَّى تَنْتَهِي رغبتهم فَيفتح لَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر اِلَى مِقْدَار منصرف النَّاس يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ يصعد الرب تَبَارَكَ وَتَعَالَى على كرسيه فيصعد مَعَهُ الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقُونَ اَحْسبهُ قَالَ وَيرجع اَهْلِ الغرف اِلَى غرفهم درة بَيْضَاء لَا فصم فِيهَا وَلَا وصم اَوْ ياقوتة حَمْرَاء اَوْ زبرجدة خضراء مِنْهَا غرفها وابوابها مطردة فِيهَا انهارها متدلية فِيهَا ثمارها فِيهَا ازواجها وخدمها فليسوا اِلَى شَيْءٍ اَحْوج مِنْهُم اِلَى يَوْم الْجُمُعَة ليزدادوا فِيهِ كَرَامَة وليزدادوا فِيهِ نظرا اِلَى وَجهه تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِذٰلِكَ دعِي يَوْم الْمَزِيد

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد قوي وَاَبُوْ يعلى مُخْتَصرًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ

الفصم بِالْفَاءِ هُوَ كسر الشَّيْء من غير اَن تفصله والوصم بِالْوَاو الصدع وَالْعَيْب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے' اُن کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا' جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا' میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لئے' اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے فرد ہوں گے' یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس میں ہمیں کیا ملے گا؟ انہوں نے بتایا: اس میں ایسی گھڑی ہے' جو آپ کے حق میں بہتر ہے' جو شخص اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے بھلائی کی جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردے گا' اگر وہ اس کے نصیب میں ہوئی' اور اگر وہ اس کے نصیب میں نہ ہوئی' تو وہ اس کی جگہ اجر وثواب سنبھال کے رکھے گا' جو اس سے زیادہ بڑا ہوگا' اس گھڑی میں جو شخص جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' اگر وہ اس کے بارے میں طے کردی گئی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے پناہ دے گا' اور اگر اس کے بارے میں طے نہ ہوئی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بری چیز سے اسے بچالے گا' میں نے دریافت کیا: یہ سیاہ نکتہ' جو اس میں موجود ہے' یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ گھڑی ہے' جو جمعہ کے دن میں ہوگی یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے' اور ہم آخرت میں اسے "یوم مزید" کہتے ہیں' میں نے دریافت کیا: تم لوگ اسے "یوم مزید" کیوں کہتے ہو؟ انہوں نے بتایا: پروردگار نے جنت میں ایک وادی بنائی ہے

جو سفید مشک کی ہے' اور چٹیل ہے' جب جمعہ کا دن ہوگا' تو پروردگار "علیین" میں اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا' پھر اس کرسی کے ارد گرد نور کے منبر ہوں گے' انبیاء آئیں گے' اور ان پر تشریف رکھیں گے' پھر وہ منبر بچھائے گا' جو سونے کی کرسی کی شکل میں ہوں گی' پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے' اور اس پر بیٹھیں گے' پھر اہل جنت آئیں گے' اور ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے' ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' یہاں تک کہ وہ پروردگار کا دیدار کریں گے' پروردگار فرمائے گا: میں وہ ذات ہوں' جس نے تمہارے ساتھ وعدے کو سچ ثابت کیا' اور تمہارے ساتھ کیے وعدے کو سچ کر دیا' یہ میری کرامت کا مقام ہے' تم لوگ مجھ سے مانگو' وہ لوگ اس سے رضامندی مانگیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میری رضامندی کی وجہ سے ہی' میں نے اس ٹھکانے کو تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے' اور تمہیں اپنی یہ عزت عطا کی ہے' تو لوگ مجھ سے مانگو' وہ مانگیں گے' یہاں تک کہ ان کی رغبتیں ختم ہو جائیں گی' اس وقت ان کے سامنے وہ چیز کھولی جائے گی' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں' اور کسی انسان کے دل میں اس کے بارے میں خیال بھی نہیں آیا' ایسا اُس وقت ہوگا' جب دنیا میں لوگ جمعہ پڑھ کے واپس جاتے تھے' پھر پروردگار اپنی کرسی پر تشریف لے جائے گا' اور اس کے ساتھ شہداء اور صدیقین بھی اوپر چلے جائیں گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) بالاخانوں والے لوگ اپنے بالاخانوں کی طرف چلے جائیں گے' جو سفید موتی کے بنے ہوئے ہوں گے' جن میں کوئی فصل اور کوئی عیب نہیں ہوگا' وہ سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہوں گے' ان میں سے کچھ بالاخانے ایسے ہوں گے کہ ان کے دروازوں کے پاس سے نہریں گزرتی ہوں گی' اور ان پر پھل جھکے ہوئے ہوں گے' ان بالاخانوں میں ان لوگوں کی بیویاں اور خادم ہوں گے' تو ان لوگوں کو سب سے زیادہ ضرورت صرف جمعہ کے دن کی محسوس ہوگی' تاکہ اس دن ان کی کرامت میں اضافہ ہو اور اس دن وہ اپنے پروردگار کا "مزید" دیدار کریں' تو اس لئے اس دن کو "یوم مزید" کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ اور قوی ہے امام ابویعلیٰ نے اسے عمدہ اور مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الفصم اس سے مراد کسی چیز کو فصل کیے بغیر توڑنا ہے' الوصم سے مراد تکلیف اور عیب ہے۔

5748 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاِذَا كَفه مرآة كأصفى المرايا وأحسنها وَاِذَا فِيْ وَسَطِهَا نُكْتَة سَوْدَاءِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ الدُّنْيَا صفاؤها وحسنها قَالَ قُلْتُ وَمَا هٰذِهِ اللمْعَة السَّوْدَاءِ فِيْ وَسَطِهَا قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَة قَالَ يَوْم من اَيَّام رَبك عَظِيم وسأخبرك بشرفه وفضله واسْمه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة أما شرفه وفضله واسْمه فِي الدُّنْيَا فَإِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى جمع فِيهِ أَمر الْخلق وَأما مَا يُرجى فِيهِ فَإِن فِيهِ سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسلم أَو أمة مسلمة يسألان اللّٰه فِيهَا خيرا إِلَّا أعطاهما إِيَّاه وَأما شرفه وفضله واسْمه فِي الْآخِرَة فَإِن اللّٰه تَعَالٰى إِذا صير اَهْلِ الْجنَّة اِلَى الْجنَّة وَاَدخل اَهْلِ النَّار النَّار وَجرت عَلَيْهِم اَيَّامهَا وساعاتها لَيْسَ بهَا ليل وَلَا نَهَار إِلَّا قد علم اللّٰه مِقْدَار ذٰلِك وساعاته فَاِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فِي الْحِين الَّذِي يبرز اَوْ يخرج فِيهِ اَهْلِ الْجُمُعَة اِلٰى جمعتهم نَادى مُنَاد يَا اَهْلِ الْجنَّة اخْرُجُوا اِلٰى دَار الْمَزِيْد لَا يعلم سعتها وعرضها وطولها اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيخرجون

فِيْ كُثْبَانٍ من الْمِسك قَالَ حُذَيْفَة وَاِنَّهُ لَهو اَشد بَيَاضًا من دقيقكم هٰذَا قَالَ فَيخرج غلْمَان الْاَنْبِيَاء بمنابر من نور وَيخرج غلْمَان الْمُؤْمِنِيْنَ بكراسي من ياقوت قَالَ فَاِذَا وضعت لَهُمْ وَاخذ الْقَوْم مجالسهم بعث الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِمْ رِيْحًا تدعى المثيرة تثير عَلَيْهِمْ اثابير الْمِسك الْاَبْيَض فتدخله من تَحت ثِيَابهمْ وتخرجه فِيْ وُجُوْهِهِمْ واشعارهم فَتلك الرّيح أعْلَمُ كَيفَ تَصْنَعُ بِذٰلِكَ الْمِسك من امْرَاَة اَحَدكُمْ لَو دفع اِلَيْهَا كل طيب على وَجه الْاَرْض لكَانَتْ تِلْكَ الرّيح أعْلَمُ كَيفَ تَصْنَعُ بِذٰلِكَ الْمِسك من تِلْكَ الْمَرْاَة لَو دفع اِلَيْهَا ذٰلِكَ الطّيب بِاِذن الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ثُمَّ يوحي الله سُبْحَانَهُ اِلٰى حَمَلَة الْعَرْش فَيوضع بَيْن ظهراني الْجَنَّة وَبَيْنه وَبَينهمْ الْحجب فَيكون اَوَّل مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ اَن يَقُوْلُ اَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَطَاعُوْنِيْ بِالْغَيْبِ وَلَمْ يروني وَصَدَّقُوْا رُسُلِيْ وَاتبعُوْا اَمْرِيْ فسلوني فَهٰذَا يَوْم الْمَزِيْد قَالَ فيجتمعون على كلمة وَاحِدَةٍ رب رَضِينَا عَنْك فارض عَنَّا قَالَ فَيرجع اللّٰه تَعَالٰى فِيْ قَوْلهم اَن يَا اَهْلِ الْجَنَّة اِنِّيْ لَو لم اَرْض عَنْكُمْ لما أسكنتكم جنتي فسلوني فَهٰذَا يَوْم الْمَزِيْد قَالَ فيجتمعون على كلمة وَاحِدَةٍ رب وَجهك أرنا نَنْظُر اِلَيْهِ قَالَ فَيكْشف الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تِلْكَ الْحجب ويتجلى لَهُمْ فيغشاهم من نوره شَيْءٍ لَوْلَا انه قضى عَلَيْهِمْ اَن لَا يحترقوا لاحترقُوْا مِمَّا غشيهم من نوره قَالَ ثُمَّ يُقَال لَهُمْ ارْجعُوْا اِلٰى مَنَازِلكُمْ قَالَ فيرجعون اِلٰى مَنَازِلهمْ وَقد خفوا على اَزْوَاجِهِمْ وخفين عَلَيْهِمْ مِمَّا غشيهم من نوره تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَاِذَا صَارُوا اِلٰى مَنَازِلهمْ ترادّ النُّور وَامكن حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلٰى صورهم الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قَالَ فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَزْوَاجهمْ لقد خرجْتُمْ من عندنَا على صُوْرَة وَرَجَعْتُمْ على غَيرهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ بِاَن الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تجلى لنا فَنَظَرْنَا مِنْهُ اِلٰى مَا خفينا بِهٖ عَلَيْكُم قَالَ فَلهم فِيْ كل سَبْعَة اَيَّام الضعْف على مَا كَانُوا

قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السَّجْدَة) رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں آئینہ تھا' جو سب سے زیادہ صاف اور سب سے زیادہ خوبصورت تھا' اس کے درمیان میں ایک سیاہ نکتہ تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دنیا ہے' اس کی صفائی اور اس کی خوبصورتی ہے' میں نے دریافت کیا: اس کے درمیان میں موجود سیاہ نکتہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے' میں نے دریافت کیا: جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے پروردگار کے مقرر کردہ ایام میں سے بڑا دن ہے' میں آپ کو اس کے شرف اور اس کی فضیلت اور دنیا اور آخرت میں اس کے نام کے بارے میں بتاتا ہوں' جہاں تک اس کے شرف اور اس کی فضیلت کا تعلق ہے اور دنیا میں اس کے نام کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس دن میں مخلوق کے معاملے کو طے کیا' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے' جس کی اس دن میں امید کی جاسکتی ہے' تو وہ ایک گھڑی ہے' جو بھی مسلمان بندہ' یا مسلمان کنیز' اس گھڑی میں' اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگیں گے' اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کردے گا' جہاں تک اس کے شرف' اس کی فضیلت اور آخرت میں اس کے نام کا تعلق ہے' تو جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں لے جائے گا' اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کردیا جائے گا' اور ان پر ان کی گھڑیاں اور دن گزر جائیں

گے تو وہاں رات اور دن تو ہوگا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کی مقدار کا پتہ ہے اور اس کی گھڑیوں کا پتہ ہے تو جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت آئے گا جس وقت میں لوگ نکل کر جمع کی ادائیگی کے لیے جایا کرتے تھے اس وقت ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! نکل کر ''دار مزید'' کی طرف جاؤ' جس کی وسعت اس کی لمبائی اور چوڑائی کا علم صرف اللہ کو ہے' تو وہ لوگ نکل کر مشک کے ٹیلوں پر آئیں گے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تمہارے اس آٹے سے زیادہ سفید ہوں گے' پھر انبیاء کرام کے ملازمین نور کے منبر لے کے آئیں گے' اہل ایمان کے ملازمین' یاقوت کی بنی ہوئی کرسیاں لے کے آئیں گے' جب وہ ان کے لئے رکھ دی جائیں گی' تو وہ ان پر بیٹھیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس کا نام ''مثیرہ'' ہوگا' وہ ان پر سفید مشک کا چھڑکاؤ کرے گی' جو ان کے کپڑوں کے نیچے بھی داخل ہو جائے گا' اور ان کے چہروں سے بھی نکلے گا' اور بالوں سے بھی نکلے گا' وہ ہوا اس مشک کو کیسے استعمال کرے گی؟ اس بارے میں وہ ہوا' اس سے زیادہ جانتی ہوگی جتنا کسی عورت کو روئے زمین پر موجود ہر قسم کی خوشبو دے دی جائے تو (تو اسے پتہ ہوگا کہ اسے کیسے استعمال کرنا ہے؟) اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کی طرف وحی کرے گا' تو جنت کے درمیان میں پروردگار اور ان لوگوں کے درمیان حجاب رکھا جائے گا' وہ لوگ جو سب سے پہلی بات سنیں گے' وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ جنہوں نے غیب کے طور پر میری اطاعت کی' انہوں نے مجھے دیکھا نہیں تھا' اور انہوں نے میرے رسولوں کی تصدیق کی' اور میرے حکم کی پیروی کی' تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ''یوم مزید'' ہے' تو وہ سب لوگ ایک ہی بات کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے راضی ہیں' تو بھی ہم سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کا جواب یہ دے گا: اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا' تو میں' تم لوگوں کو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا' تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ''یوم مزید'' ہے' تو وہ سب لوگ اکٹھے ہو کر ایک ہی بات کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اپنا جلوہ دکھا! ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان حجابات کو ہٹائے گا' اور ان کے سامنے تجلی کرے گا' تو نور انہیں ڈھانپ لے گا' اگر ان کے بارے میں یہ طے نہ ہو چکا ہوتا کہ وہ لوگ جلیں گے نہیں' تو جس نور نے انہیں ڈھانپ لیا ہوگا' اس کے ذریعے وہ جل جاتے' پھر ان سے کہا جائے گا: تم لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس چلے جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جائیں گے تو وہ اپنی ازواج سے پوشیدہ رہیں گے' اور ان کی بیویاں ان سے پوشیدہ رہیں گی' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے نور نے انہیں ڈھانپا ہوگا' جب وہ اپنے گھر پہنچ جائیں گے' تو وہ نور الگ ہو جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی شکلوں میں واپس آئیں گے' جو پہلے ان کی شکلیں تھیں' تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم لوگ ہمارے پاس سے گئے تھے' اس وقت تمہاری شکل وصورت اور تھی' اور جب تم واپس آئے ہو' اس وقت اور ہے' تو وہ جواب دیں گے: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی' تو ہم نے اس کا دیدار کیا تھا کہ جس نتیجے میں ہم تم سے پوشیدہ رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان لوگوں کو ہر ہفتے میں ایک مرتبہ' پہلے سے دگنا (اجر وثواب ملے گا)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5749 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجَنَّةِ منزلة لمن ينظر اِلٰى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرة الف سنة وَاكرمهم على اللّٰه من ينظر اِلٰى وَجهه غدوة وَعَشِيَّة ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ الْقِيَامَةِ-رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم وَرَوَاهُ ابن اَبِي الدُّنْيَا مُخْتَصرًا اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أفضل اَهْلِ الْجَنَّة منزلة من ينظر اِلٰى وَجه اللّٰه تَعَالٰى كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہل جنت میں سب سے کم مرتبے کا شخص وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خادموں' اپنے پلنگوں کی طرف ایک ہزار سال کی مسافت جتنے فاصلے تک دیکھ سکے گا' اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا' جو صبح و شام اپنے پروردگار کا دیدار کرے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے چمک دار ہوں گے وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ گزر چکی ہے' اس سے امام ابن ابودنیا نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں' قدرومنزلت کے اعتبار سے' سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا' جو اپنے پروردگار کی طرف روزانہ دو مرتبہ دیکھے گا''۔

5750 - وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لاَهْلِ الْجَنَّة يَا اَهْلَ الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا وَسَعْدَيْك وَالْخَيْر فِيْ يَدَيْك فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لنا لَا نرضى يَا رَبنَا وَقد اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من خلقك فَيَقُوْلُ اَلا اُعْطِيكُمْ أفضل من ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَى شَيْءٍ أفضل من ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ أحل عَلَيْكُمْ رضواني فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' سعادت مندی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے: ہم کیوں نہ راضی ہوں؟ اے ہمارے پروردگار! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت چیز عطا کروں؟ تو وہ عرض کریں گے: اس سے زیادہ

5750-صحیح البخاری - كتاب الرقاق' باب صفة الجنة والنار - حديث:6193'صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب إحلال الرضوان على أهل الجنة فلا يسخط عليهم أبدا - حديث:5164'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر الإخبار عن وصف رضا الله جل وعلا الذي يتفضل به - حديث: 7547'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النعوت' الرضا والسخط - حديث:7495'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11636

فضیلت والی چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اپنی رضامندی تمہارے لئے حلال کر دی اب میں اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوؤں گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ اَن اَعلىٰ مَا يخطر على البال اَوْ يجوزه الْعقل من حسن الصِّفَات الْمُتَقَدّمَة فالجنة وَاَهْلهَا فَوق ذٰلِك

فصل: اس بات کا بیان کہ اس سے پہلے جتنی بھی صفات بیان ہوئی ہیں، تو ذہن میں جو بھی خیال آ سکتا ہے، اور عقل جس چیز کو بھی سوچ سکتی ہے، جنت اور اہل جنت اس سے بھی ماوراء ہوں گے

5751 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعددت لعبادى الصَّالِحين مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِىَ لَهُمْ من قُرَّة اَعين (السَّجْدَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے، جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، اور کسی کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا"۔

تم لوگ اگر چاہو، تو یہ آیت تلاوت کرلو:

"کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5752 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شهِدت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5751-صحيح البخاري - كتاب بدء الخلق' باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة - حديث:3088صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة' حديث:4505صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة' حديث:4506صحيح البخاري - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : يريدون أن يبدلوا كلام الله - حديث:7082صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' حديث:5157صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' حديث:5158صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' حديث:5159صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - فصل ذكر الإخبار عن إعداد الله جل وعلا لعباده المطيعين ما' حديث:370سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : ما أعد الله لعباده الصالحين - حديث:2779سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب صفة الجنة' حديث:4327جامع معمر بن راشد - باب الجنة وصفتها' حديث:1490مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنة' ما ذكر في الجنة وما فيها مما أعد لأهلها - حديث:33309السنن الكبرى للنسائي - سورة آل عمران' قوله تعالى : فمن زحزح عن النار وأدخل الجنة فقد فاز - حديث:10645مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9457مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث:1080مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج' حديث:6144

مَجلسا وصف فِيهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انتهى ثُمَّ قَالَ فِي آخر حَدِيثه فِيهَا مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَرَأَ هَاتين الْآيَتَيْنِ تَتَجَافٰى جنوبهم عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السّجدة)-رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا (اس کے بعد راوی نے اس روایت میں) جنت کی صفت کا بیان نقل کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں: کہ اس حدیث کے آخر میں یہ ہے:)

''وہ چیز جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو آیات تلاوت کیں:

''اُن کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں' وہ خوف اور اُمید کے عالم میں اپنے پروردگار سے دعائیں کرتے ہیں' اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں' کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس کی جزاء ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5753 - وَعَنْ دَاوُد بن عَامر بن سعد بن اَبِي وَقَّاص عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن مَا يقل ظفر مِمَّا فِي الْجَنَّة بدا لتزخرف لَهُ مَا بَيْنَ خوافق السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَلَو اَن رجلا من اَهْلِ الْجَنَّة اطلع فَبَدَا سواره لطمس ضوء الشَّمْس كَمَا تطمس الشَّمْس ضوء النُّجُوْم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں جو کچھ ہے' اس میں سے ناخن جتنی چیز بھی اگر ظاہر ہو جائے' تو آسمانوں اور زمین کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کر دے' اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص جھانک لے اور اپنا کنگن ظاہر کر دے' تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دے گا' جس طرح سورج' ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5754 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه جَنَّة عدن خلق فِيهَا مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُوْنَ (المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا' تو اس میں وہ چیزیں پیدا کیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے''۔

5755 - وَفِي رِوَايَة خلق اللّٰه جَنَّة عدن بِيَدِهٖ ودلى فِيهَا ثمارها وشق فِيهَا انهارها ثُمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا

تكلمی فَقَالَت قد اَفلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلالِیْ لا يجاورنی فيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا من حَدِيْث أنس بِنَحْوِهٖ وَتقدم لَفظه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک کے ذریعے پیدا کیا' اس میں نہریں بہائیں' پھر اس کی طرف دیکھا اور اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہوگئے' پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' میں تمہارے اندر کسی کنجوس کو نہیں رہنے دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے' اسے امام ابن ابو دنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

5756 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِی الْجَنَّة مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں وہ چیزیں ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' اور کسی کان نے سنی نہیں ہیں' اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5757 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قيد سَوْط اَحَدُكُمْ فِی الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعهَا وَلَقَاب قَوس اَحَدُكُمْ من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعهَا ولنصيف امْرَاَة من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعهَا قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا النصيف قَالَ الْخمار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبُخَارِیّ وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَاب قَوس فِی الْجَنَّة خير مِمَّا تطلع عَلَيْهِ الشَّمْس وَقَالَ لغدوة اَوْ رَوْحَة فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تطلع عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ تغرب

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِع سَوْط فِی الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَاُدْخِلَ الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاة الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغرُوْر (آل عمران)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ رُوَاته رُوَاةُ الصَّحِيْح وَلَفظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لموْضِع سَوْط فِی الْجَنَّة خَيْرٌ مِّمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قدم من الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا ولملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کے ہمراہ اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ دنیا اور اس کی مانند اس جیسی چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور کسی جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! ''نصیف'' کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اوڑھنی۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کمان جتنی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جانا' یا آنا' ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا' تحقیق وہ کامیاب ہوگیا' دنیا کی زندگی' تو صرف دھوکے کا سامان ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر طور پر ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ کی راہ میں' صبح کے وقت جانا' یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور کسی شخص کی کمان رکھنے جتنی جگہ' یا پاؤں رکھنے جتنی جگہ' جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو وہ اس کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کردے' اور ان دونوں کے درمیان موجود سب چیزوں کو خوشبو سے بھر دے' اور اس کے سر پر موجود اوڑھنی' دنیا میں موجود چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

5758 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قده فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَنَّ

امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي خمارها خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهُ

القاب هُنَا قِيلَ هُوَ الْقدر وَقِيلَ من مقبض الْقوس إِلَى سيته وَلكُل قَوس قوبان

وَالْقد بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الدَّال هُوَ السَّوْط وَمعنى الحَدِيث ولقدر قَوس أحدكُم أَو قدر الْموضع الَّذِي يوضع فِيهِ سَوْطه خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

وَقد رَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرا بِإِسْنَاد حسن قَالَ مَوضِع سَوط فِي الْجنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں' صبح یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور کسی شخص کی کمان جتنی جگہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پاؤں رکھنے جتنی جگہ' جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت جھانک کر زمین کی طرف دیکھ لے' تو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں کو روشن کردے' اور ان دونوں کے درمیان موجود جگہ کو خوشبو سے بھر دے' اور اس کی اوڑھنی' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہاں استعمال ہونے والا لفظ ''قاب'' سے مراد مقدار ہے' اور ایک قول کے مطابق کمان کے دستے سے لے کر اس کے کنارے تک کی جگہ ہے' ہر کمان کے دو کنارے ہوتے ہیں۔

''القد'' اس سے مراد کوڑا ہے۔

اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی کمان جتنی جگہ' یا اتنی جگہ جہاں پر کوڑا رکھا جاتا ہے' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جنت میں کوڑا رکھنے جتنی جگہ' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

5759 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ مِمَّا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوفًا بِإِسْنَاد جيد

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنت میں دنیا کی جو چیز بھی ہے' اس کے ساتھ نسبت' صرف نام کے حوالے سے ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فَصْلٌ فِيْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَاَهْلِ النَّارِ فِيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ ذَبحِ الْمَوْت

فصل: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنا اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنا اور موت کو ذبح کیے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5780 - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثه اِلَى اليمن فَلَمَّا قدم عَلَيْهِمْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اِنِّيْ رَسُول رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يُخبِرُكُمْ اَنَّ المرد اِلَى اللّٰهِ اِلَى جَنَّة اَوْ نَار خُلُوْد بِلَا مَوْت وَاِقَامَة بِلَا ظعن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعًا وتقدم حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ بِنَاءِ الْجَنَّةِ وَفِيْهِ من يدخلها ينعم وَلَا يباس ويخلد لَا يَمُوْتُ لَا تبلى ثِيَابُه وَلَا يفنى شبابه وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا بِمِثْلِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا' اور وہ یمن آئے' تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں' جو تمہاری طرف آیا ہے' وہ تمہیں یہ خبر دے رہے ہیں کہ آخر کار (سب نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا ہے' آدمی یا جنت میں جائے گا' یا جہنم میں جائے گا' اور وہاں ہمیشہ رہے گا' وہاں موت نہیں ہوگی' اور وہاں ایسا ٹھہرنا ہوگا' جس میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ ؓ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو جنت کی تعمیر کے بارے میں ہے' اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

"جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا' وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' وہ ہمیشہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی"۔

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے منقول حدیث میں بھی اس کی مانند منقول ہے۔

5781 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دخل اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لكم اَنْ تصحوا فَلَا تسقموا اَبَدًا وَّاِنَّ لكم اَنْ تحيوا فَلَا تَمُوْتُوا اَبَدًا وَّاِنَّ لكم اَنْ تشبوا فَلَا تهرموا اَبَدًا وَّاِنَّ لكم اَنْ تنعموا فَلَا تباسوا اَبَدًا وَّذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ونودوا اَنْ تلكم الْجَنَّةُ اُورثتموها بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (الاعراف) - رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو منادی یہ اعلان کرے گا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تم تندرست رہو گے' اور کبھی بیمار نہیں ہو گے' اور تم زندہ رہو گے' اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی' اور تم جوان رہو گے' اور تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے' تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے' اور تم کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہو گے"

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

"اور انہیں ندا دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے' جس کا ہم نے تمہیں وارث کیا ہے' اس چیز کے بدلے میں' جو تم عمل

کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5762 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ کَهَیْئَةِ کَبْشٍ اَمْلَحَ فینادی بِهٖ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ فَیَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَکلهم قد رَآهُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ النَّارِ فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ فَیَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَکلهم قد رَآهُ فَیُذْبَحُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قضی الْاَمر وهم فِیْ غَفْلَةٍ وهم لَا یُؤْمِنُوْنَ (مریم) وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی الدُّنْیَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَفْظِهٖ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ کالکبش الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وهم ینظرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فرحا لمات اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حزنا لمات اَهْلُ النَّارِ

یشرئبون بشین مُعْجَمَة سَاکِنة ثُمَّ رَاء ثُمَّ همزَة مَکْسُوْرَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة ای یمدون اَعْنَاقهم لینظروا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے' تو وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: یہ موت ہے' کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے اسے دیکھا ہوا ہوگا' پھر وہ منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے' وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے' کیونکہ ان سب نے اسے دیکھا ہوا ہوگا' پھر جنت اور جہنم کے درمیان میں اُس موت کو ذبح کیا جائے گا' پھر وہ منادی کہے گا: اے اہل جنت! یہاں تم ہمیشہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم! یہاں تم ہمیشہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ! جب معاملے کا فیصلہ ہوگا' اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے' اور وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا کہ اس سے مراد دنیا ہے۔

5762- صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن' سورة البقرة - باب قوله : وأنذرهم یوم الحسرة' حدیث: 4460' صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها' باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء - حدیث: 5194' السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' قوله تعالی : وأنذرهم یوم الحسرة - حدیث: 10875' مسند عبد بن حمید - من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 916' الشریعة للآجری - کتاب الإیمان والتصدیق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذکر الإیمان بأن أهل الجنة خالدون فیها أبدا - حدیث: 930

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اور ذبح کر دیا جائے گا' جبکہ وہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے' اگر کسی شخص نے خوشی کے عالم میں مرنا ہوتا' تو اہل جنت مرجاتے' اور اگر کسی نے غم کی وجہ سے مرنا ہوتا' تو اہل جہنم مرجاتے''۔

لفظ یشرئبون اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی گردنیں اونچی کریں گے' تا کہ وہ دیکھیں۔

5763 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِیْ بِالْمَوْتِ يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف على الصِّرَاط فَيُقَالُ يَا اَهْلِ الْجَنَّة فيطلعون خَائِفِيْن وجلين اَنْ يَّخرجُوْا من مكانهم الَّذِیْ هم فِيْهِ ثُمَّ يُقَال يَا اَهْلِ النَّارِ فيطلعون مستبشرين فرحين اَنْ يُّخرِجُوْا مِنْ مَّكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْت قَالَ فَيُؤْمَر بِهٖ فَيذْبَح على الصِّرَاط ثُمَّ يُقَال لِلْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا خُلُوْد فِيْمَا يَجِدُوْنَ لَا مَوْت فِيْهَا اَبَدًا -روه ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' اور اسے پل پر کھڑا کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو وہ خوف اور پریشان ہو کر جھانکیں گے کہ کہیں انہیں اس جگہ سے نکال نہ دیا جائے' جہاں وہ موجود ہیں' پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوشی کے عالم میں خوشخبری حاصل کرنے کی نیت سے جھانکیں گے کہ شاید انہیں اس جگہ سے نکالا جانے لگا ہے' جہاں وہ ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے' اُس کے بارے میں حکم دیا جائے گا' تو اسے پل پر ذبح کر دیا جائے گا' پھر دونوں گروہوں سے کہا جائے گا: تم دونوں نے اس میں ہمیشہ رہنا ہے' جو تم پا رہے ہو اس میں (تم لوگوں کو) کبھی موت نہیں آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5764 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِیْ بِالْمَوْتِ يَوْم الْقِيَامَة كَاَنَّهُ كَبْش اَمْلَح فَيُوْقف بَيْنَ الْجَنَّة وَالنَّار ثُمَّ يُنَادی مُنَاد يَا اَهْلِ الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا قَالَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبنَا هٰذَا الْمَوْت ثُمَّ يُنَادی مُنَاد يَا اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبنَا هٰذَا الْمَوْت فَيُذْبَح كَمَا تذبح الشَّاة فَيَاْمَن هٰؤُلَاءِ وَيَنْقَطِع رَجَاء هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار واسانيدهم صِحَاح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' یوں جیسے وہ مینڈھا ہو' پھر اسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرا دیا جائے گا' پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ جواب دیں گے: ہم حاضر ہیں' اے ہمارے پروردگار! تو کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ جواب دیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے

ہمارے پروردگار! یہ موت ہے تو اُسے اِس طرح ذبح کیا جائے گا' جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے' تو یہ لوگ (یعنی اہل جنت) ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے' اور ان لوگوں (یعنی اہل جہنم) کی امید ختم ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام طبرانی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' ان حضرات کی سند صحیح ہے۔

5765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَاَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت کی طرف چلے جائیں گے' اور اہل جہنم' جہنم کی طرف چلے جائیں گے' تو موت کو لایا جائے گا' یہاں تک کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت کبھی نہیں آئے گی' اے اہل جہنم! اب کبھی موت نہیں آئے گی' تو اہل جنت کی خوشی میں مزید اضافہ ہو جائے گا' اور اہل جہنم کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو جائے گا''۔

5766 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر اُن کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہو گا' اور کہے گا: اے اہل جنت! اب کبھی موت نہیں آئے گی' اور اے اہل جہنم! اب کبھی موت نہیں آئے گی' جو جہاں ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5766-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب : يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب - حديث:6188'صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث:5195'مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5970'مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث:762

خاتمة الكتاب

ولنختم الكتاب بما ختم بِهِ الْبُخَارِیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كِتَابه وَهُوَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اب ہم اس کتاب کا اختتام اُس حدیث پر کر رہے ہیں' جس حدیث پر امام بخاری نے اپنی کتاب (صحیح بخاری) کا اختتام کیا تھا' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں' جو رحمٰن کے نزدیک پسندیدہ ہیں' زبان پر پڑھنے میں آسان ہیں' میزان میں بھاری ہوں گے (وہ دو کلمات یہ ہیں:).

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

''میں اس کی حمد کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ' جو عظمت والا ہے' (اس کے) ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں' (جو اس کی ذات کے لائق وشایاں نہ ہو)''۔

قَالَ الْحَافِظُ زكی الدين عبد الْعَظِيْمِ مملی هٰذَا الْكتاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد تمّ مَا اَرادنا اللّٰه بِهِ من هٰذَا الْاِمْلَاء الْمُبَارك ونستغفر اللّٰه سُبْحَانَهُ مِمَّا زل بِهِ اللِّسَان اَوْ دَاخله ذُهُوْل اَوْ غلب عَلَيْهِ نِسْيَان فَاِن كل مُصَنف مَعَ التؤدة والتانی وامعان النّظر وَطول الْفِكر قل اَن يَنْفَكّ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَكيف بالمملی مَعَ ضيق وقته وترادف همومه واشتغال باله وغربة وَطنه وغيبة كتبه وَقد اتّفق اِملاء عدّة من الْاَبْوَاب فِیْ اَمَاكِن كَانَ الْاَلْيَق بهَا اَن تذكر فِیْ غَيْرِهَا وَسبب ذٰلِكَ عدم استحضارها فِیْ تِلْكَ الْاَمَاكِن ونذكرها فِیْ

صحيح البخاری - كتاب الدعوات' باب فضل التسبيح - حديث6052:صحيح البخاری - كتاب الأيمان والنذور' باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم - حديث6315:صحيح البخاری - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط ليوم القيامة - حديث7146:صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء - حديث4967:صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر التسبيح الذی يحبه الله جل وعلا' حديث831:سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب فضل التسبيح - حديث3804:الجامع للترمذی - أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد' حديث3472:مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الدعاء' فی ثواب التسبيح - حديث28817:السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يثقل الميزان - حديث10258:مسند أحمد بن حنبل - مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث7008:مسند أبی يعلى الموصلی - مسند أبی هريرة' حديث5960:شعب الإيمان للبيهقی - فصل فی إدامة ذكر الله عز وجل' حديث611:

غَيْرِهَا فَأمليناه حسب مَا اتفق وَقدمنَا فهرست الْأَبْوَاب أول الْكتاب لأجل ذَلِكَ وَكَذَلِكَ تقدم فِي هَذَا الْإِمْلَاء أَحَادِيث كَثِيرَة جدا صِحَاح وعَلى شَرط الشَّيْخَيْنِ أَوْ أَحدهمَا وَلَكِن لم ننبه على كثير من ذَلِك بل قلت غَالِبا إِسْنَاده جيد أَوْ رُوَاته ثِقَات أَوْ رُوَاة الصَّحِيح أَوْ نَحْو ذَلِكَ وَإِنَّمَا منع من النَّص على ذَلِكَ تجويز وجود عِلّة لم تحضرني مَعَ الْإِمْلَاء وَكَذَلِكَ تقدم أَحَادِيث كَثِيرَة غَرِيبَة وشاذة متنا أَوْ إِسْنَادًا لم أتعرض لذكر غرابتها وشذوذها وَاللّٰه أسأَل أَن يَجعله خَالِصا لوجهه الْكَرِيم وَأَن ينفعنا بِهِ إِنَّهُ ذُو الطول الْوَاسِع الْعَظِيم

حافظ زکی الدین عبدالعظیم' جو اس کتاب کو املاء کروانے والے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس مبارک املاء کے بارے میں' ہمارے لئے جو ارادہ فرمایا تھا' وہ مکمل ہو گیا' ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' اس کے حوالے سے' جس کے حوالے سے زبان پھسل گئی ہو' یا جس میں بھول چوک داخل ہو گئی ہو' یا نسیان غالب آ گیا ہو' کیونکہ ہر مصنف خواہ' وہ کتنی ہی توجہ' کتنی ہی ژرف بینی سے کام لے' کتنا ہی غور و فکر کرے' وہ کم ہی اس سے بچ پاتا ہے' تو جو املاء کروانے والا ہو' وہ کیسے بچ سکتا ہے' جبکہ اس کے پاس وقت بھی تنگ تھا' مشکلات بھی زیادہ تھیں' مصروفیات بھی تھیں' غریب الوطنی بھی تھی' کتابیں بھی دور تھیں' تو متعدد ابواب کی املاء ان مقامات پر کروادی گئی' کہ جن کے لئے مناسب یہ تھا کہ انہیں کسی اور جگہ پر رکھا جاتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ذہن میں' ان مقامات کا خیال نہیں تھا' اس لئے ہم نے اسے دوسرے مقامات پر ذکر کر دیا' اور وہاں املاء کروادیا' جہاں اتفاق ہوا۔

ہم نے اس پہلے کتاب میں' ابواب کی فہرست دے دی ہے' اس کی وجہ بھی ہے' اسی طرح اس املاء کے دوران بہت سی احادیث ایسی گزری ہیں' جو صحیح ہیں' جو شیخین کی شرط کے مطابق ہیں' یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہیں' لیکن ہم نے ان میں سے زیادہ تر کے بارے میں تنبیہ نہیں کی' بلکہ زیادہ تر وہ ہیں جن کی سند عمدہ ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں' یا اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یا اس کی مانند ہیں' اور اس کی وضاحت ہم اس وجہ سے نہیں کر سکے' جو علت اس میں پائی جاتی تھی' کیونکہ املاء کے وقت وہ بات ذہن میں نہیں تھی' اسی طرح بہت سی احادیث ایسی بھی گزری ہیں' جو سند یا متن کے اعتبار سے غریب اور شاذ تھیں' تو ہم نے ان کے غریب ہونے یا شاذ ہونے کا ذکر بھی نہیں کیا' اور اللہ تعالیٰ سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو اپنی ذات کے لئے خالص بنادے اور اس کے ذریعے نفع عطا کرے' بے شک وہ وسیع اور عظیم فضل والا ہے۔

باب: ذکر الرواۃ المختلف فیھم المشار الیھم فی ھذا الکتاب

باب: ان راویوں کا تذکرہ جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کتاب میں (مختلف مقامات پر) ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اب ہم اپنے وعدے کے مطابق' اُن راویوں کے تذکرے کا آغاز کریں گے' جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ائمہ نے جرح وتعدیل کے حوالے سے' ان کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے' ہم اسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ بیان کریں گے' اور یہ حروفِ تہجی کی ترتیب کے حساب سے ہوں گے۔

ابان بن اسحاق مدنی

یہ حدیث میں کمزور ہے' ابوالفتح ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے امام احمد اور عجلی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اسے بہت وہم ہوتا ہے اور یہ قوی نہیں ہے البتہ امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام بن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ابراہیم بن رستم

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے تاہم اس کا محل صدق ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے

ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی

امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے شعبہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت کے نقل کی ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

ابراہیم بن مسلم ہجری

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اس کو ''ثقہ'' قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایات نقل کی ہیں جو ابواحوص کے حوالے سے نقل کردہ روایات کے علاوہ ہیں ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس نے ابواحوص کے حوالے سے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اس کی زیادہ تر روایات مستقیم ہیں۔

ابراہیم بن ہشام غسانی

امام طبرانی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل کی ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

ابراہیم بن یزید خوزی

اس میں 'خ' ہے اور 'ز' ہے' اس کی نسبت مکہ میں موجود ایک گھاٹی کی طرف ہے جس کا نام 'خوز' ہے' یہ ایک واہی راوی ہے جسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین اس کے حوالے سے خاموش ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔

ازہر بن سنان

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث زیادہ منکر نہیں ہوتی ہیں مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اسحاق بن اسید خراسانی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا' دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابوفروہ

یہ صدوق ہے' اس سے امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں نقل کیا ہے امام ابوداؤد نے اسے واہی قرار دیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اسماعیل بن رافع مدنی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی یہ واہی ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ ''ثقہ'' ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

اسماعیل بن عمرو بن نجیح بجلی کوفی

امام ابوحاتم اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جس میں اس کی متابعات نہیں کی گئی' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اسماعیل بن عیاش حمصی

یہ اہل شام کے عالم ہیں' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں بکثرت غلطی کرتے

ہیں جس نے انہیں اس حد سے نکال دیا کہ اس سے استدلال کیا جائے' علی بن مدینی کہتے ہیں: اسماعیل میرے نزدیک ''ضعیف''
ہیں ابن خزیمہ کہتے ہیں: ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے
اسماعیل بن عیاش ''ثقہ'' ہے اسی طرح عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے دحیم کہتے ہیں: یہ اہل شام کی
روایت میں آخری درجہ کے ہیں اور اہل مدینہ کی روایت میں اختلاط کا شکار ہو جاتے ہیں فسوی بیان کرتے ہیں کچھ لوگوں نے
اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے وہ ''ثقہ'' ہیں اور عادل ہیں اور اہل شام کی حدیث میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں
جن لوگوں نے ان کے بارے میں زیادہ کلام کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ حجازیوں کے ''ثقہ'' راویوں سے روایت نقل کرنے
میں یہ غریب ہیں امام بخاری بیان کرتے ہیں جب وہ اپنے شہر کے رہنے والوں سے حدیث روایت کریں تو وہ صحیح ہوگی
اور جب وہ ان کے علاوہ کسی اور سے روایت کریں تو پھر اس میں تحقیق کی گنجائش ہوگی' امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں یہ
کمزور ہیں۔

اصبغ بن زید جہنی

ان لوگوں کے ساتھ اس کی نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' یہ واسطی ہے' یہ صدوق ہے ابن سعد نے اسے ''ضعیف''
قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن
معین اور امام دارقطنی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے

ایوب بن عتبہ' ابو یحییٰ

یہ یمامہ کے قاضی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ کمزور ہیں عجلی
اور ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: جہاں
تک ان کی تحریروں کا تعلق ہے جو یحییٰ بن ابوکثیر سے منقول ہیں تو وہ مستند ہیں لیکن جب یہ اپنے حافظے کے حوالے سے حدیث بیان
کرتے ہیں' تو یہ غلطی کرتے ہیں۔

بشار بن حکم

ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں
ہوگا۔

بشر بن رافع ابو اسباط نجرانی

امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار یا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے ابن عدی
کہتے ہیں: اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

بقیہ بن ولید

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں اور جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہیں تاہم یہ تدلیس کرتے ہیں امام نسائی اور دیگر حضرات یہ

فرماتے ہیں: جب یہ کہیں کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی یا اس نے ہمیں خبر دی تو پھر یہ ''ثقہ'' شمار ہوں گے امام احمد فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک اسماعیل بن عیاش سے زیادہ پسندیدہ ہیں امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں ان کے حوالے سے شاہد کے طور پر روایت نقل کی ہے جو یہ ہے:

''جس شخص کو شادی یا اس کی مانند کسی اور کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے جانا چاہیے''

ان کے حوالے سے انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے اس میں بہت سا کلام پایا جاتا ہے اور اس بارے میں اس کی طرف رجوع کیا جائے گا جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ''ضعیف'' راویوں میں سے ایک ہیں جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا

بکر بن خنیس کوفی عابد

یہ واہی ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

بکیر بن معروف خراسانی

عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اس کی نقل کردہ حدیث زیادہ منکر نہیں ہے۔

تمام بن نجیح

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے ابن عدی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ثابت بن محمد کوفی عابد

یہ صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

جابر بن یزید جعفی کوفی

یہ شیعہ کا عالم ہے یحییٰ القطان نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا امام نسائی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے وکیع بیان کرتے ہیں تم لوگ جس چیز کے بارے میں مرضی شک کا شکار ہو لیکن اس بارے میں شک کا شکار نہ ہونا کہ جابر جعفی ''ثقہ'' ہے۔

جمیع بن عمیر تیمی، تیم اللہ بن ثعلبہ کوفی

ابن نمیر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور حدیث ایجاد کرتا ہے امام ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

جنادہ بن سلم

امام ابوزرعہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس کی حدیث روایت کی ہے۔

حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور

یہ تابعین کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں امام شعبی اور علی بن مدینی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ایوب کہتے ہیں: ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر جھوٹی ہیں منصور نے ابراہیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حارث پر تہمت عائد کی گئی ہے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین سے مختلف روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ''ثقہ'' ہیں امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے اس سے روایات بھی نقل کی ہیں اور اس کے معاملے کو قوی بھی قرار دیا ہے امام نسائی سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے یہ قوی نہیں ہیں ابن حبان کی رائے بھی اس بارے میں مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں: حارث غالی درجہ کا شیعہ تھا اور حدیث میں واہی تھا انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سود کے بارے میں نقل کی ہے امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: حارث اعور فقہ کا سب سے بڑا عالم تھا' علم وراثت کا سب سے بڑا عالم تھا اور حسب کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر تھا۔

حارث بن عمیر بصری

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' یحییٰ بن معین' ابوزرعہ امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے حماد بن زید نے اس کی تعریف کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں' امام حاکم کہتے ہیں: اس نے حمید اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

حجاج بن ارطاۃ

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں' امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ اور ابن اسحاق میرے نزدیک برابر ہیں ابوحاتم کہتے ہیں: جب یہ کہے کہ ''حدثنا'' تو پھر یہ صالح ہوگا اور اس کی سچائی اور حافظے میں شک نہیں کیا جائے گا سفیان ثوری کہتے ہیں: اب کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو اس چیز کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو جو اس کے سر سے نکل رہا ہے' حماد بن زید کہتے ہیں: سفیان سے روایت نقل کرنے کے حوالے سے یہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ زبردست ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظان حدیث میں سے ایک ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک روایت نقل کی ہے جو دوسری سند کے ساتھ ملی ہوئی ہے' شعبہ کہتے ہیں: تم لوگ حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق کے حوالے سے روایات نوٹ کرو' کیونکہ یہ دونوں حافظان حدیث ہیں۔

حسن بن قتیبہ خزاعی

یہ "ضعیف" ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

حکم بن مصعب

یہ کم درجہ کا صالح الحدیث ہے' ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے میرے علم کے مطابق اس سے روایت نقل نہیں کی ہے ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں اور الضعفاء دونوں میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں غلطی کر جاتا ہے۔

حکیم بن جبیر

امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے اور انہوں نے اس کے معاملے کو حسن قرار دیا ہے۔

حکیم بن نافع رقی

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یحییٰ بن معین' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

حمزہ بن ابومحمد

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خالد بن طہمان

یہ صدوق ہے اور شیعہ ہے یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اور امام ابوحاتم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابومالک دمشقی

امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ "ثقہ" نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے دحیم کہتے ہیں: یہ فتویٰ دینے والا شخص ہے احمد بن صالح اور ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

خلیل بن مرہ ضبعی

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ نیک بزرگ ہے۔

دراج ابوسمح

امام ابوحاتم' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین' علی بن مدینی

اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے ابوالہیثم کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔

راشد بن داؤد صنعانی دمشقی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے دحیم، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ربیع بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری

امام بخاری بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے محمد بن ابوعبداللہ بن عمار کہتے ہیں: ربیع ''ثقہ'' ہے۔

ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری

یہ ''ثقہ'' ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جو اس بات کے قریب ہے کہ وہ نقصان دہ نہ ہو۔

رجاء بن صبیح سقطی

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

رشدین بن سعد

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ یہ کس سے روایت نقل کر رہا ہے؟ اور دل کو نرم کرنے والے موضوعات سے متعلق روایات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ صالح الحدیث ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

رواد بن جراح عسقلانی

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں زیادہ لوگوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ سنت کا عالم ہے البتہ اس نے سفیان کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے ان سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ سفیان کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ غلطی کرتا ہے ان کی مراد یہ حدیث تھی:

''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔

روح بن جناح

ابوحاتم کہتے ہیں: کہ اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

زبان بن فائد

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام حاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ مصر کے مظالم کا نگران تھا اور یہ وہاں کے عادل اہلکاروں میں سے ایک تھا۔

زمعہ بن صالح

امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جس میں ساتھ دوسری سند بھی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اس کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا ہے' جو اس نے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں ایک مقام پر یہ کہا ہے: میرے ذہن میں زمعہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے' تاہم متعدد مواقع پر وہ اس کے بارے میں خاموش رہے ہیں۔

زہیر بن محمد تیمی مروزی

یہ ''ثقہ'' ہے جسے غریب قرار دیا گیا ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کے حافظے میں خرابی پائی جاتی ہے اس نے شام میں احادیث روایات کی ہیں' وہ عراق میں اس سے زیادہ نقل کردہ احادیث سے زیادہ منکر ہیں۔

زیاد بن عبداللہ نمیری

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان کا اس کے بارے میں قول متناقض ہے' کتاب ''الضعفاء'' میں انہوں نے یہ کہا ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور اس کا انہوں نے ''الثقات'' میں بھی کر دیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے۔

زید بن حواری' عمی' ابوحواری' بصری

یہ وہاں کا قاضی ہے' امام نسائی اور ابن عدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ یہی بات کہی ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

سعد بن سنان

ایک قول کے مطابق' اس کا نام سنان بن سعد ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ

منکر الحدیث ہے جوز جانی کہتے ہیں: اس کی احادیث واہی ہوتی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام احمد سے اس کی توثیق نقل کی گئی ہے امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے ابن خزیمہ نے کئی مقامات پر اس کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

سعید بن بشیر

یہ قتادہ کا شاگرد ہے ابومسہر بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام بخاری کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے دحیم اور ابن عیینہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں میں نے ان میں کوئی حرج نہیں دیکھا اور اس پر سچائی غالب ہے۔

سعید بن عبداللہ بن جریج بصری

ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

سعید بن مرزبان ابوسعد بقال

فلاس کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے۔

سعید بن یحییٰ لخمی

یہ ''ضعیف'' ہے۔

سعدان کوفی

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے۔

سعد بن یحییٰ ابوسفیان حمیری

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہے ابن سعد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

سلمہ بن وردان

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر منکر ہیں معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث اتنی پائے کی نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث حسن قرار دیا ہے۔

سلمہ بن وہرام

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ابن خزیمہ اور حاکم

نے اس سے استدلال کیا ہے۔

سلیمان بن موسیٰ اشدق

اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

سلیمان بن یزید ابومثنیٰ کعبی

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

سہل بن معاذ بن انس

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ اس کی حدیث کو صحیح بھی قرار دیا ہے ابن خزیمہ' حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

سوید بن ابراہیم بصری عطار

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

سوید بن عبدالعزیز دمشقی

یہ ''بعلبک'' کا قاضی تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ایک روایت کے مطابق (وہ یہ کہتے ہیں:) یہ متروک ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کے بارے میں 'میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا' یہ ''ثقہ'' ہونے کے قریب ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شرحبیل بن سعد مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے بشر بن عمر نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ ''ثقہ'' نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے لیکن اس کا اعتبار کیا جائے گا ابن ابوذئب نے اس پر تہمت عائد کی ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر میں منکر ہونا پایا جاتا ہے ابن سعد کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ کہتے ہیں: شرحبیل فتویٰ دیا کرتا تھا اور مغازی کے بارے میں اس سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کی ہے)۔

شریک بن عبداللہ کوفی قاضی

یحییٰ القطان نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شریک بن عبداللہ بن سنان بن انس جعفی ہے اس

کا دادا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا' امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: اہل کوفہ کی یہ احادیث کے بارے میں یہ ثوری سے زیادہ علم رکھتا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے شریک بن صالح کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا وہ عقل مند' صدوق اور محدث تھا امام مسلم نے متابعات میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

شہر بن حوشب

ابن عون کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کردیا تھا شبابہ نے شعبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے میں نے شہر سے ملاقات کی ہے میں اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتا' ابن عدی کہتے ہیں: شہر اُن افراد میں سے ایک ہے' جس کی نقل کردہ حدیث کو شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نقل کردہ حدیث کی بنیاد پر (کوئی دینی حکم) صادر ہوگا' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ابوزبیر سے کم مرتبے کا نہیں ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: شہر ''ثقہ'' ہے اس کے بارے میں بعض لوگوں نے طعن کیا ہے یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل' عجلی اور فسوی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو ''مقرون'' ہے' اس کے حوالے سے کئی لوگوں نے استدلال کیا ہے۔

صالح بن ابواخضر

یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے عجلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ''ضعیف'' راویوں میں سے ایک ہے جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

صباح بن محمد بن بجلی

ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا ذکر نہیں کیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں' احمد عجلی کہتے ہیں: صباح بن محمد کوفی ''ثقہ'' ہے۔

صدقہ بن عبداللہ سمین

امام احمد' امام بخاری' ابن نمیر' امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور کمزور ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث وہ ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ ''ضعیف'' ہونے کے زیادہ قریب ہے' دحیم' ابوحاتم اور احمد بن صالح مصری نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے

صدقہ بن موسیٰ دقیقی

یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' یہ قوی نہیں ہے' امام مسلم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ضحاک بن حمزہ املوکی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی روایات کو حسن قرار دیا ہے۔

طلحہ بن خراش

ازدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایات نقل کی ہیں۔

طلیق بن محمد

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

طیب بن سلیمان

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عاصم بن بہدلہ

یہ عاصم بن ابونجود کوفی ہے' جو سات قاریوں میں سے ایک ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں نے عاصم نامی ہر شخص کے حافظے کو خراب ہی پایا ہے' نسائی کہتے ہیں: عاصم حافظ نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: عاصم کے حافظے میں کچھ خرابی تھی امام حاتم کہتے ہیں: اس کا مقام یہ نہیں ہے کہ اسے ''ثقہ'' قرار دیا جائے ابوزرعہ اور احمد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن حدیث میں بکثرت غلطی کرتا ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے' اس میں ساتھ دوسری سند بھی شامل ہے اس کی نقل کردہ روایت ''حسن'' شمار ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

عباد بن کثیر رملی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے ابن عیینہ اس کا ذکر (برائی کے ساتھ) کرنے سے منع کرتے تھے (وہ یہ کہتے ہیں:) کہ صرف بھلائی کے حوالے سے ہی اس کا ذکر کیا جائے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابو مطیع کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک ''ثقہ'' ہے اسے اس کے مرنے کے تین سال بعد قبر سے نکالا گیا تھا' تو اس کے صرف چند بال خراب ہوئے تھے۔

عباد بن منصور ناجی

امام نسائی اور ساجی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کی طرف دعوت دیتا تھا عباس نے یحییٰ کا قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث قوی نہیں ہے تاہم اسے نوٹ کرلیا جائے گا ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اسے نوٹ کیا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس

روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے)۔

عبداللہ بن ابوجعفر رازی

محمد بن حمید کہتے ہیں: رازی فاسق تھا ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں ایسی بھی ہیں کہ جن میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ابوحاتم' ابوزرعہ اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن صالح ابوصالح

یہ لیث بن سعد کے اموال میں ان کا معتمد تھا' یہ صالح الحدیث ہے' ان سے منکر روایات منقول ہیں' صالح جزرہ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ ''ثقہ'' نہیں ہے یحییٰ بن بکیر میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ابوحاتم بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس کے احوال میں کم از کم یہ ہے کہ اس نے یہ تحریریں لیث کے سامنے پڑھی ہیں' اور انہوں نے اسے اس کی اجازت دی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ آغاز میں ''متماسک'' تھا' پھر آخر میں خرابی کا شکار ہوگیا' عبدالملک بن شعیب بن لیث کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ صدوق اور امین ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث ہے تاہم اس سے اسانید اور متون میں غلطی واقع ہو جاتی ہے' یہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتا' ابن حبان کہتے ہیں: اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق ہے اس کی احادیث میں منکر ہونا واقع ہوگیا ہے جو اس کی پڑوسی کی وجہ سے تھا میں نے ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی اس کے ساتھ دشمنی تھی وہ ابوصالح کے استاد کے حوالے سے جھوٹی روایات ایجاد کرتا تھا اور ایسی تحریر میں نقل کر دیتا تھا' جو عبداللہ کی تحریر سے مشابہت رکھتی تھی اور پھر وہ تحریر اس کی تحریروں کے درمیان داخل کر دیتا تھا' جس کی وجہ سے عبداللہ کو یہ وہم ہوتا تھا کہ شاید یہ اس کی اپنی تحریر ہے' تو وہ اس کے مطابق حدیث بیان کر دیتا تھا' امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں اس کی روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام نسائی اور امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام مالک اور سعید بن منصور نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عیاش بن عباس قتبانی

امام ابوداؤد اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یہ متین نہیں ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن کیسان مروزی

بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن لہیعہ

یہ مصر کا عالم ہے یحییٰ بن معین اور ابوزرعہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اسے کوئی چیز شمار نہیں کرتا میں نے ابن لہیعہ سے منقول وہ روایات سنی ہیں جو ابن مبارک سے منقول ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس سے پہلے بھی جب اس کی کتابیں جل گئیں تھیں اور ان کے جلنے کے بعد بھی ابن وہب کہتے ہیں: سچے اور نیک آدمی جو اللہ کی قسم! (واقعی) ایسے ہی ہیں یعنی عبداللہ بن لہیعہ نے مجھے حدیث بیان کی زید بن حباب بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن لہیعہ کے پاس ''اصول'' تھے اور ہمارے پاس ''فروع'' ہیں قتیبہ بیان کرتے ہیں جب ابن لہیعہ کا آخری وقت قریب آیا تو میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔ امام احمد کہتے ہیں: مصر میں احادیث کی کثرت ان کے ضبط اور اتقان کے حوالے سے کون ابن لہیعہ کی مانند ہے؟ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مصر کا محدث صرف ابن لہیعہ ہے۔

عبداللہ بن عقیل بن ابوطالب

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا ابوحاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ حدیث میں صدوق ہے اس کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے امام احمد اسحاق بن راہویہ اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے

عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی

یہ ''ضعیف'' ہے ابوحاتم اور ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دو روایتوں کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ابن خزیمہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن میسرہ ابولیلیٰ

میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن بہرام

یہ شہر بن حوشب کا شاگرد ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس نے شہر کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ صحیح ہیں امام احمد کہتے ہیں: شہر کے حوالے سے اس کی نقل کردہ احادیث ''مقارب'' ہیں یحییٰ بن معین امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین

دحیم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبدالحمید بن حسن ہلالی

علی بن مدینی' ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق

یہ ''ضعیف'' ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

عبداللہ بن احمد

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ان سے منکر روایات منقول ہیں یہ روایات میں اتنے پائے کے نہیں ہیں' امام ترمذی نے ان کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان دمشقی

یہ صدوق ہے جس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے علی بن مدینی' ابوحاتم' دحیم اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے صالح جزری کہتے ہیں: یہ قدری ہے لیکن صدوق ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے

عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نقل نہیں کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہے محمد بن سعید مصلوب سے روایت نقل کرنے میں یہ تدلیس کرتا ہے تاہم انہوں نے جو بات کی ہے وہ محل نظر ہے امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے انہوں نے اس کے معاملے کو قوی قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مقارب الحدیث ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن سعید نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور یہ میرے نزدیک ابوبکر بن ابومریم سے زیادہ محبوب ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے دریافت کیا: کیا آپ اس سے استدلال کریں گے؟ ان کی مراد عبدالرحمٰن بن زیاد تھا' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم

اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا دحیم' ابن حبان اور ابن عدی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عطاء

یہ مدنی ہے' امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے ان سے کہا گیا: امام بخاری نے تو اس کا ذکر اپنی کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے تو انہوں نے کہا: تم اسے وہاں سے منتقل کردو۔

عبدالرحمٰن بن مغراء

یہ "ثقہ" ہے' جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

عبدالرحیم بن میمون' ابومرحوم

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے امام نسائی نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس نے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس کی روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

عبدالصمد بن فضل

اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں دیکھی ہے۔

عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ترک کیے جانے کا مستحق ہے اور انتہائی منکر الحدیث ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے ہمیں اس کے حوالے سے صرف پانچ مستند احادیث کا علم ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا البتہ اس کو شمار کیا جائے گا یحییٰ بن معین امام احمد امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن زحر

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں جب یہ علی بن یزید کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہے تو جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اور جب یہ عبیداللہ علی بن یزید، قاسم بن عبدالرحمٰن کی اسانید کو اکٹھا کردے تو پھر اس حدیث کو اس نے ایجاد کیا ہوگا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے جو اس نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

عبیداللہ بن ابوزیاد قداح

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام احمد کہتے ہیں: یہ "ثقہ"

نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منکر چیز نہیں دیکھی ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ درمیانے درجہ کا ہے اتنے پائے کا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ''اسم اعظم'' کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی

امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' راویوں سے مقلوب روایات نقل کرنے میں منفرد ہے ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن علی بن ابورافع

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبیدہ بن اسحاق عطار

ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث منکر ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں امام ابوحاتم رازی نے اسے پسندیدہ قرار دیا ہے ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عتبہ بن حمید

امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے قوی نہیں ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عثمان بن عطاء بن ابومسلم خراسانی

امام مسلم' یحییٰ بن معین' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عطاف بن خالد مخزومی

امام بخاری کہتے ہیں: امام مالک نے اس کی تعریف بیان نہیں کی ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عطاء بن سائب بن زید ثقفی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ''ثقہ'' ہے اور نیک شخص ہے جس شخص نے اس سے پرانے زمانے میں سماع کیا تھا وہ درست ہے اور جس شخص نے اس سے بعد میں سماع کیا' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اپنی پرانی روایات میں یہ ''ثقہ'' ہے' تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا' شعبہ' ثوری' حماد بن زید نے اس

سے عمدہ روایات نقل کی ہیں' امام ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان' امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عطاء بن مسلم خفاف

امام ابوداؤد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے جو یوسف بن اسباط کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی کتابوں (یا تحریروں) کو دفن کر دیا گیا تھا' تو اس کی نقل کردہ حدیث ثبت نہیں ہے' وکیع اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عطیہ بن سعد عوفی

امام احمد اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے) امام ابن خزیمہ نے اس کی حدیث کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عطیہ کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

علی بن زید بن جدعان

امام بخاری اور امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ' امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین سے یہ بات منقول ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ان کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ اتنا قوی نہیں ہے' احمد عجلی فرماتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا ہے' یہ قوی نہیں ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہمیشہ سے کمزور رہا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے انہوں نے سلام کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔

علی بن مسعدہ باہلی

یہ حدیث میں کمزور ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

عدی بن یزید الہانی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور امام ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عمار بن سیف ضبی

یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' عثمان کے حوالے سے یحییٰ سے یہ بات منقول ہے یہ

''ثقہ'' ہے احمد عجلی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ثبت ہے عبادت گزار ہے اور سنت کا عالم ہے۔

عمر بن راشد یمامی

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام عجلی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمر بن ابوشیبہ

ابوحاتم' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مرسل ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور کثیر الحدیث ہیں۔

عمر بن کثیر بلخی

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' قتیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمران بن داور القطان

عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا عفان نے اس کے حوالے سے حدیث نوٹ کی ہے' اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام احمد نے اس کا ساتھ دیا ہے' ابن خزیمہ' ابن حبان' امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

عمران بن ظبیان

امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمران بن عیینہ ہلالی

ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص

اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جمہور نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور اس کی اُن روایات اسے استدلال کیا ہے' جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہیں۔

عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی

امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کی نقل

کردہ حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

غسان بن عبید موصلی

امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اس کی روایات کو میں نے جلا دیا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اپنی حدیث کے حوالے سے واضح طور پر ''ضعیف'' ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' دارقطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

فرقد سبخی

یہ صوفی ہے' امام نسائی اور دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

فضل بن دلہم قصاب

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظ نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ ہے' ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

فضل بن موفق

امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

قابوس بن ابوظبیان

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن حبان کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا' یہ اپنے والد سے ان روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے' جن کی کوئی ''اصل'' نہیں ہے' بعض اوقات یہ کسی ''مرسل'' روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' اور کسی ''مرفوع'' حدیث کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابن خزیمہ' امام ترمذی اور امام حاکم نے اس کی نقل کردہ احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن' ابوعبدالرحمٰن

یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' امام احمد فرماتے ہیں: علی بن یزید نے اس کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں خرابی کی وجہ قاسم ہی ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے ''معضل'' روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین' جوزجانی اور امام ترمذی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث

کو صحیح قرار دیا ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: بعض حضرات نے اسے ''ضعیف'' بھی قرار دیا ہے۔

قاسم بن حکم

یہ صدوق ہے لوگوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے میرے علم کے مطابق صرف ابوحاتم نے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

قرہ بن عبدالرحمٰن حیوئیل

امام احمد فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابن حبان نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو عمر بن حارث اور دیگر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

قیس بن ربیع اسدی کوفی

وکیع' یحییٰ بن معین' علی بن مدینی اور دار قطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے' شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے' یہ قوی نہیں ہے عفان بیان کرتے ہیں یہ ''ثقہ'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں اور اس بارے میں قول وہی ہے' جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کثیر بن زید اسلمی مدنی

نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے تاہم اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی زیادہ تر روایات میں کوئی حرج نہیں دیکھا ہے' ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

لیث بن ابوسلیم

اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' مؤمل بن فضل کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' بعض اوقات میں دن چڑھے اس کے پاس سے گزرتا تھا' تو وہ مینارے پر چڑھا ہوا' اذان دے رہا ہوتا تھا' امام دار قطنی فرماتے ہیں: یہ سنت کا عالم تھا لوگوں نے اس پر اس وجہ سے انکار کیا ہے' اس نے عطاء' طاؤس اور مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایات کو جمع کر دیا' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

محمد بن اسحاق بن یسار

یہ جلیل القدر اہل علم ائمہ میں سے ایک ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' ہشام بن عروہ اور سلیمان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' دار قطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' وہیب بیان کرتے ہیں میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں

دریافت کیا: توانہوں نے اِس پر الزام عائد کیا' عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک نے ابن اسحاق پر جرح کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سماع کیا ہے' کئی حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے' یہ صالح الحدیث ہے' میرے نزدیک اس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس نے سیرت میں کچھ منکر اور منقطع روایات اور جھوٹے اشعار ملا دیے ہیں' یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: ابن اسحاق کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اتنے پائے کا نہیں ہے' میں نے کہا: میرے ذہن میں اس کے حوالے سے' اس کے سچے ہونے کے بارے میں کچھ الجھن ہے' توانہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' وہ سچا تھا' امام احمد حنبل فرماتے ہیں: وہ حسن الحدیث ہے' امام احمد عجلی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' علی بن مدینی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے' شعبہ بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہے' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں ابن اسحاق کی نقل کردہ احادیث سے استدلال کیا ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' جو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور مذی کے بارے میں ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے استدلال کیا ہے' یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے لیکن یہ ''حسن الحدیث'' ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

محمد بن جحادہ

یہ ''ثقہ'' ہے' اس کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے' جو نقصان دہ نہیں ہے۔

محمد بن عبداللہ مہاجر شعیثی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ انصاری کوفی

یہ صدوق ہے' امام ہے' ''ثقہ'' ہے' اور انتہائی خراب حافظے کا مالک ہے' جمہور نے اس کے بارے میں یہی کہا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ خراب حافظے کا مالک تھا اور فحش غلطی کرتا تھا' جس کی وجہ سے اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات زیادہ ہو گئیں' تو یہ ترک کیے جانے کا مستحق قرار پایا' امام احمد اور یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی

ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

محمد بن عمرو انصاری واقفی

ابن حبان نے اسے کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

محمد بن یزید ابوہشام رفاعی کوفی

اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے محدثین کو دیکھا ہے' انہوں نے اس کا ''ضعیف'' ہونے

پر اتفاق ہے احمد عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے برقانی کہتے ہیں: ابو ہشام "ثقہ" ہے امام دارقطنی نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح میں شمار کروں۔

ماضی بن محمد غافقی مصری

ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان نے اس کا شمار "الثقات" میں کیا ہے انہوں نے اپنی "صحیح" میں یہ فرمایا ہے: ابن وہب نے ماضی بن محمد کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے جو مصری ہے اور "ثقہ" ہے۔

مبارک بن حسان

ازدی فرماتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے ابوداؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے تاہم ان کے حوالے سے کوئی حدیث نقل نہیں کی امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

مبارک بن فضالہ

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے جب یہ لفظ "حدثنا" استعمال کرے تو یہ ثبت شمار ہوگا' امام ابوزرعہ نے بھی اسی طرح کہا ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس نے حسن بصری سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں اس سے استدلال کیا جائے گا' اس سے عفان نے روایات نقل کی ہیں وہ اس کے درجہ کو بلند کرتے تھے اور اسے "ثقہ" قرار دیتے تھے' یہ بات ابوحاتم نے بیان کی ہے' یحییٰ القطان نے اس کی تعریف کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث کے بارے میں مجھے یہ امید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اِس کتاب میں نقل کی ہے)۔

مجاعہ بن زبیر

امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن سے علم حاصل کیا جائے گا اور جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کی ذات کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مجالد بن سعید ہمدانی

یحییٰ بن سعید' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک "مقرون" روایت نقل کی ہے۔

مسروق بن مرزبان

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

مسلم بن خالد زنگی

ایک روایت کے مطابق' یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام ابوداؤد نے بھی اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' دو روایات کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ابن حبان نے بھی اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اُس کے حوالے سے اپنی اِس کتاب میں نقل کی ہے) ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' یہ "حسن الحدیث" ہے۔

مسیّب بن واضح حمصی

امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور بکثرت غلطی کرتا ہے جب اس سے کہا جائے تو یہ اصلاح کو قبول نہیں کرتا' امام نسائی اور ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی "صحیح" میں روایت نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اپنی اِس کتاب میں اُس کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

مصعب بن ثابت

اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام احمد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' یہ نیک اور عبادت گزار شخص تھا' ایک قول کے مطابق یہ ہمیشہ نفلی روزے رکھتا تھا' اور دن اور رات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتا تھا۔

معارک بن عباد

ابن حبان نے اسے کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے' دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

معاویہ بن صالح حضرمی حمصی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے' امام احمد' ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

معدی بن سلیمان

ابوزرعہ کہتے ہیں: واہی الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

مغیرہ بن زیادہ موصلی

امام احمد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابوزرعہ اور ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں: امام بخاری نے اسے "الضعفاء" میں شامل کیا ہے میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس کا نام کتاب "الضعفاء" سے منتقل کر دیا تھا' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں' امام نسائی اُن کے حوالے سے' ایک روایت کے مطابق یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وکیع نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ابوداؤد کہتے ہیں: یہ صالح ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

منہال بن خلیفہ بکری عجلی

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' ابو بشر دولابی کی روایت کے مطابق' امام نسائی نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے' امام ابوحاتم امام ابوداؤد اور امام بزار نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

مہدی بن جعفر رملی' زاہد

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے "ثقہ" راویوں کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں' جن کے بارے میں' کسی نے اس کی متابعت نہیں کی' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

موسیٰ بن وردان

ایک روایت کے مطابق' امام ابوداؤد نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' تاہم ان سے مشہور روایت یہ منقول ہے کہ انہوں نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ "ثقہ" نہیں ہے' ایک اور روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے امام احمد کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' عجلی کہتے ہیں: یہ مصری ہے' تابعی ہے اور "ثقہ" ہے' ابوحاتم اور دارقطنی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ احادیث کو حسن قرار دیا ہے۔

موسیٰ بن یعقوب زمعی

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اور منکر الحدیث ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

میمون بن موسیٰ مرئی

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' یہ تدلیس کرتا ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عمرو بن علی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن "ضعیف" ہے ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

نعیم بن حماد خزاعی مروزی

یہ امام ہیں اور مشہور ہیں' ازدی کہتے ہیں: نعیم نے سنت کی تقویت کے لئے حدیثیں ایجاد کی تھیں اور امام ابوحنیفہ کی مذمت میں جھوٹی روایات ایجاد کی تھیں' ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ ان احادیث کو "موصول" روایات کے طور پر نقل کرتا ہے' جنہیں دوسرے لوگوں نے "موقوف" روایات کے طور پر نقل کیا ہے' ابن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم رکھتا تھا' اس نے "ثقہ" راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے میں اس کے بارے میں'

سب سے زیادہ بہتر جانتا ہوں' یہ بصرہ میں میرا رفیق تھا' اس نے روح بن عبادہ کے حوالے سے اس کی روایات نوٹ کی تھیں' امام احمد نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' عجلی بیان کرتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور صدوق ہے' امام بخاری نے اس کے حوالے سے ''مقرون'' روایت کے طور پر' روایت نقل کی ہے۔

نعیم بن مورع

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس کی کمزور توثیق کی گئی ہے۔

واصل بن عبدالرحمٰن' ابوحرہ' رقاشی

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ یہ صالح ہے امام نسائی نے ایک مقام پر یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حسن بصری سے روایت کرنے میں کلام کیا ہے' شعبہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ سچا ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

ولید بن جمیل

ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے نقل کی ہیں' اور وہ منکر روایات ہیں' ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور بزرگ ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ولید بن عبدالملک حرانی

ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' شمار ہوگا' جب یہ ''ثقہ'' راویوں سے روایات نقل کرے۔

یحییٰ بن ایوب غافقی

یہ مصری عالم ہے اور صالح الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں: ان کا حافظہ کمزور تھا امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' دارقطنی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث میں کچھ اضطراب پایا جاتا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک صدوق ہے' امام بخاری' امام مسلم' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

یحییٰ بن دینار' ابوہاشم' رمانی

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہیں اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن راشد بصری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی' امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ توقع

ہے کہ یہ اُن افراد میں سے نہیں ہوگا' جو جھوٹ بولتے ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے' جو حدیث میں کمزور ہے' امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غلطی بھی کرتا ہے اور اس کے برخلاف بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔

یحییٰ بن سلیم

یا یحییٰ بن ابوسلیم' اس کی کنیت ابوبلج ہے' امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ منکر احادیث نقل کرتا ہے جرجانی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے' امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین' امام نسائی' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' کیونکہ یہ ان افراد میں سے نہیں ہے' جو جھوٹ بولتے ہیں' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ' ابوحجیہ کندی' اجلح

جرجانی بیان کرتے ہیں اجلح جھوٹ بولتا ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی رائے خراب ہے ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یہ مضطرب الحدیث ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار کوفہ کے شیعہ لوگوں میں ہوتا ہے' یہ مستقیم الحدیث اور صدوق ہے' یحییٰ بن معین' احمد عجلی اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بابلتی

کئی حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کوفی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کھلے عام جھوٹ بولا کرتا تھا' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جرجانی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے اسے ترک کیا جائے گا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور مشہور ہے کوفہ میں اس کے جیسا اور کوئی نہیں تھا' اس کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے' صرف حسد کی وجہ سے کہا گیا ہے' محمد بن ہارون کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے حمانی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: وہ ''ثقہ'' ہے' میں نے کہا: لوگ تو اس کے بارے میں کلام کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: لوگ اس سے حسد کرتے ہیں' اُس اللہ کی قسم ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' یہ ''ثقہ'' ہے۔ ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حافظ ہے' رمادی بیان کرتے ہیں: یہ میرے نزدیک امام ابن ابوشیبہ سے زیادہ ''ثقہ'' ہے' لوگوں نے اس کے بارے میں کلام' صرف حسد کی وجہ سے کیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ حمانی کی ایک ''مسند'' تھی' جو عمدہ تھی' یہ بات کہی جاتی ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے اس نے ''مسند'' تصنیف کی تھی' اور بصرہ میں سب سے پہلے

مسدد نے "مسند" تصنیف کی تھی' مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے "مسند" تصنیف کی تھی' ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی مسند میں اور اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات نہیں دیکھی ہیں' اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری

حماد بن زید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے' یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کم درجہ کا صالح ہے اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

یحییٰ بن مسلم البکاء

اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ یحییٰ بن ابوخلید ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ بن البکاء اتنے پائے کا نہیں ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو یہ "ثقہ" ہوگا۔

یزید بن ابان رقاشی

یہ زاہد' بکثرت عبادت کرنے والا ہے' لیکن "ضعیف" ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اور ابن عدی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یزید بن ابوزیاد کوفی

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے' یحییٰ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے' عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے' علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے فرمایا: اگر میں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کرلوں' تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ میں نے کسی اور کے حوالے سے نوٹ نہ کی ہو' امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث' اتنی پائے کی نہیں ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے "مقرون" روایت کے طور پر روایت نقل کی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔

یزید بن سنان' ابوفروہ' رہاوی

یحییٰ بن معین' امام احمد' علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یزید بن عطاء یشکری

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام احمد نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔

یزید بن ابومالک دمشقی

یہ "ثقہ" ہے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کمزور ہے۔

یمان بن مغیرہ عنزی

عباس نے یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

یوسف بن میمون

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ابواحوص

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے' اس کی توثیق زہری کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جو اس روایت کے علاوہ ہیں (جو ہم نے اس کے حوالے سے نقل کی ہیں)۔

ابواسرائیل ملائی کوفی

اس کا نام ابواسماعیل بن ابواسحاق ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یہ حسن الحدیث ہے' اس سے غلطیاں منقول ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: ابن مہدی نے اسے ترک کر دیا تھا' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے قول مختلف ہیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ "ضعیف" ہے' ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ "ثقہ" ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن اس کی رائے میں غلو پایا جاتا تھا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' فلاس کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ شیعہ تھا اور "تشیع" میں غالی تھا' یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتا تھا (نعوذ باللہ من ذلک)۔

ابوسلمہ جہنی

ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے صحیح میں روایات نقل کی ہیں' ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

ابوسنان قسملی

اس کا نام عیسیٰ بن سنان ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوہاشم رمانی

اس کا نام یحییٰ بن دینار ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوہاشم رفاعی

اس کا نام محمد بن یزید کوفی ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابویحییٰ قتات

اس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''زاذان'' ہے' ایک قول کے مطابق ''دینار'' ہے' ایک قول کے مطابق ''یزید'' ہے' ایک قول کے مطابق ''عبدالرحمٰن بن یزید'' ہے' امام احمد فرماتے ہیں: شریک' ابویحییٰ قتات کو ''ضعیف'' قرار دیتے تھے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں ان سے اس کی ت ''ضعیف'' بھی منقول ہے اور اس کی توثیق بھی روایت کی گئی ہے۔

ابن لہیعہ

اس کا نام عبداللہ ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

•••------•••------•••

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: یہ مبارک املاء مکمل ہو گئی ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' ایسی حمد' جو اُس کی ذات کے جلال کے لائق ہو' جس کی تعداد کی کوئی آخری حد نہ ہو اور کوئی اختتام نہ ہو' ہم اُس سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذات کے لئے خالص کر لے' اور اسے ریاکاری کے شائبوں سے بھی بچالے' اور تعظیم کے دواعی سے بھی بچالے اور اس کے ذریعے مجھے اور ہر اس شخص کو نفع عطا کرے' جو اس پر واقف ہو' بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عظیم فضل والا اور عمومی احسان کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ' اپنی مخلوق میں' سب سے زیادہ بزرگ اور سب سے بلند مرتبہ فرد' جو اُس کی بارگاہ میں سب سے بلند حیثیت رکھتے ہیں' یعنی حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے! آپ ﷺ کی آل' آپ ﷺ کے اصحاب' آپ ﷺ کی ازواج' آپ ﷺ کی ذریت اور قیامت کے دن تک' احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والوں پر بھی (درود نازل کرے)' جب کبھی بھی ذکر کرنے والے' اُن کا (یعنی نبی اکرم ﷺ کا) ذکر کریں اور جب کبھی بھی غافل لوگ' اُن کے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے) ذکر سے غافل رہ جائیں۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری